تیسیر الباری

ترجمہ وتشریح

صحیح بخاری شریف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ، ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی، اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

besturdubooks.wordpress.com

نام کتاب ـــ ـــ ـــ ـــ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری
مؤلف ـــ ـــ ـــ ـــ امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم ـــ ـــ ـــ ـــ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالے
تصحیح و تحقیق ـــ ـــ ـــ مولانا عبدالصمد ریالوی
طابع ـــ ـــ ـــ ـــ بشیر احمد نعمانی
ناشر ـــ ـــ ـــ ـــ ضیاء ـ احسان پبلشرز لاہور
جلد ـــ ـــ ـــ ـــ چہارم
صفحات ـــ ـــ ـــ ـــ ۷۹۰ رکاپیاں ۹۹
تعداد ـــ ـــ ـــ ـــ ایک ہزار
ایڈیشن ـــ ـــ ـــ ـــ اوّل
تاریخ اشاعت ـــ ـــ ـــ جون ۱۹۹۰ء
قیمت مکمل ـــ ـــ ـــ ـــ
مطبع ـــ ـــ ـــ ـــ

besturdubooks.wordpress.com

فہرست ابواب تیسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری۔ جلد چہارم

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	سولہواں پارہ	
	کتاب المغازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کا بیان	
باب ۱	عشیرہ یا عسیرہ کے غزوہ کا بیان	۲۵
باب ۲	بدر میں فلاں فلاں لوگ مارے جائیں گے	۲۶
باب ۳	بدر کی لڑائی کا بیان	۲۸
باب ۴	اللہ تعالیٰ کا قول جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے۔	۲۹
باب ۵	پہلے باب سے متعلق۔	۳۱
باب ۶	جنگ بدر میں جو مسلمان شریک تھے ان کا شمار	〃
باب ۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں پر بددعا کرنا۔	۳۲
باب ۸	ابوجہل کا مارا جانا	۳۳
باب ۹	جو صحابہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کی فضیلت	۴۲
باب ۱۰	پہلے باب سے متعلق	۴۵
باب ۱۱	فرشتوں کا بدر میں حاضر ہونا	۵۲
باب ۱۲	پہلے باب سے متعلق	۵۳
باب ۱۳	ان لوگوں کے ناموں کا بیان جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے۔ اور وہ بدر میں شریک تھے۔	۶۹
باب ۱۴	بنی نضیر یہودیوں کا قصہ	۷۱
باب ۱۵	کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ	۷۸
باب ۱۶	ابو رافع یہودی کے قتل کا قصہ	۸۱
باب ۱۷	جنگ احد کا قصہ۔	۸۶
باب ۱۸	آیت اذ ہمت طائفتان منکم الخ کا بیان	۹۴
باب ۱۹	آیت ان الذین تولوا منکم کا بیان	۱۰۰
باب ۲۰	آیت اذ تصعدون ولا تلوٗن علی احد کا بیان	۱۰۲
باب ۲۱	آیت ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ کا بیان	〃
باب ۲۲	آیت لیس لک من الامر شئی کا بیان	۱۰۳
باب ۲۳	ام سلیط کا بیان	۱۰۴
باب ۲۴	حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا قصہ	۱۰۵
باب ۲۵	اُحد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم لگے ان کا بیان	۱۰۸
باب ۲۶	پہلے باب سے متعلق۔	۱۰۹
باب ۲۸	جو مسلمان احد کے دن شہید ہوئے	۱۱۰
باب ۲۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا۔ احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے	۱۱۳
باب ۳۰	غزوہ رجیع کا بیان اور رعل اور ذکوان، اور بئر معونہ کے غزوہ کا بیان	۱۱۴
باب ۳۱	جنگ خندق کا قصہ جسے جنگ احزاب بھی کہتے ہیں۔	۱۲۴
باب ۳۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے	۱۲۵

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	لوٹتا الخ	
باب ۳۳	ذات الرقاع کی جنگ کا بیان	۱۳۹
باب ۳۴	بنی مصطلق کی لڑائی کا بیان	۱۴۵
باب ۳۵	بنی انمار کی لڑائی کا قصہ۔	۱۴۶
باب ۳۶	حضرت عائشہ پر جو بہتان لگایا گیا تھا اس کا قصہ	〃
باب ۳۷	جنگ حدیبیہ کا قصہ	۱۵۹
باب ۳۸	عکل اور عرینہ کا قصہ	۱۷۷
	سترھواں پارہ (۱۷)	
باب ۳۹	ذات القرد کی لڑائی کا قصہ	۱۷۹
باب ۴۰	خیبر کی جنگ کا قصہ۔	۱۸۰
باب ۴۱	خیبر کا حاکم ایک شخص کو مقرر کرنا	۲۰۴
باب ۴۲	خیبر والوں سے بٹائی کرنا	۲۰۵
باب ۴۳	خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہر آلود بکری رکھنا	〃
باب ۴۴	زید بن حارثہ کا غزوہ	۲۰۶
باب ۴۵	عمرۂ قضاء کا بیان	〃
باب ۴۶	غزوہ موتہ کا بیان جو شام کے ملک میں ہوا۔	۲۱۱
باب ۴۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حرقات قبیلہ کی طرف جو جہنیہ کی شاخ تھا اسامہ بن زید کو بھجوانا۔	۲۱۴
باب ۴۸	فتح مکہ کا بیان	۲۱۶
باب ۴۹	غزوہ فتح کا ہونا رمضان ۸ھ ہجری میں	۲۱۷

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
باب ۵۰	فتح مکہ کے دن آپ نے جھنڈا کہاں گاڑا	۲۱۹
باب ۵۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی بلند جانب سے داخل ہونا۔	۲۲۴
باب ۵۲	فتح مکہ میں آپ کہاں ٹھہرے تھے	۲۲۵
باب ۵۳	پہلے باب سے متعلق	۲۲۶
باب ۵۴	جب مکہ فتح ہوا تو آپ کا وہاں ٹھہرنا	۲۲۹
باب ۵۵	پہلے باب سے متعلق۔	〃
باب ۵۶	جنگ حنین کا بیان	
باب ۵۷	غزوہ اوطاس کا بیان	۲۴۳
باب ۵۸	غزوہ طائف کا بیان جو شوال ۸ھ ہجری میں ہوا	۲۴۵
باب ۵۹	نجد کی طرف جو لشکر آپ نے روانہ کیا اس کا بیان	۲۵۶
باب ۶۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خالد بن ولید کو بنی جذیمہ قبیلہ کی طرف بھیجنا۔	〃
باب ۶۱	عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے ساتھ جو لشکر بھیجا گیا اس کا بیان	۲۵۷
باب ۶۲	ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رض کو حج وداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنے کا بیان	۲۵۸
باب ۶۳	حضرت علی اور خالد بن ولید کو یمن کی طرف حج وداع سے پہلے بھیجنا۔	۲۶۴
باب ۶۴	ذی الخلصہ کے غزوہ کا بیان	۲۶۸
باب ۶۵	غزوہ ذات السلاسل کا بیان	۲۷۰
باب ۶۶	جریر بن عبداللہ بجلی کا یمن کی طرف جانا۔	۲۷۱

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
باب ۶۷	غزوہ سیف البحر کا بیان	۲۷۳
باب ۶۸	۹ھ میں ابوبکر صدیقؓ کا لوگوں کے ساتھ حج کرنا۔	۲۷۵
باب ۶۹	بنی تمیم کے ایلچیوں کا قصہ	۲۷۶
باب ۷۰	پہلے باب سے متعلق۔	۲۷۷
باب	عبدالقیس کے ایلچیوں کا بیان	۲۷۸
باب ۷۲	بنی حنیفہ کے ایلچیوں اور ثمامہ بن اثال کا قصہ	۲۸۱
باب ۷۳	اسود عنسی کا قصہ	۲۸۶
باب ۷۴	نجران کے نصاریٰ کا قصہ	۲۸۷
باب ۷۵	عمان اور بحرین کا قصہ	۲۸۹
باب ۷۶	اشعری لوگوں اور یمن والوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا	۲۹۰
باب ۷۷	دوس قبیلہ اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان	۲۹۴
باب ۷۸	بنی طے کے ایلچیوں اور عدی بن حاتم کا قصہ	۲۹۵

اٹھارواں پارہ ۱۸

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
باب ۷۹	حج وداع کا بیان	۲۹۷
باب ۸۰	جنگ تبوک کا بیان جس کو غزوہ عسرۃ بھی کہتے ہیں	۳۰۸
باب ۸۱	کعب بن مالک کا قصہ جو جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے	۳۱۱
باب ۸۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجر میں اترنا	۳۲۲
باب ۸۳	پہلے باب سے متعلق۔	۳۲۳
باب ۸۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسریٰ شاہ ایران و قیصر شاہ روم کو خط لکھنا	۳۲۴
باب ۸۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان	۳۲۶
باب ۸۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت آخری بات کیا کی اس کا بیان	۳۴۴
باب ۸۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کب ہوئی	〃
باب ۸۸	پہلے باب سے متعلق	۳۴۵
باب ۸۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض موت میں اسامہ بن زید کو جہاد کے لیے روانہ کرنا	〃
باب ۹۰	پہلے باب سے متعلق۔	۳۴۶
باب ۹۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے۔	۳۴۷

کتاب التفسیر

قرآن کی تفسیر کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
باب ۹۲	سورۂ فاتحہ کی تفسیر	۳۴۸
باب ۹۳	غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی تفسیر	۳۴۹
	سورہ بقرہ کی تفسیر	〃
باب ۹۴	اللہ تعالیٰ کے قول وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ، کی تفسیر	۳۵۰
باب ۹۵	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ کی تفسیر	۳۵۲
باب ۹۶	اللہ تعالیٰ کے قول فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا ،	۳۵۳

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	وَاَنتُم تَعلَمُونَ کی تفسیر	
باب ۹۷	اللہ تعالیٰ کے قول، وَظَلَّلنَا عَلَیکُمُ الغَمَامَ وَاَنزَلنَا عَلَیکُمُ المَنَّ وَالسَّلوٰی کی تفسیر	۳۵۳
باب ۹۸	اللہ تعالیٰ کے قول وَاِذ قُلنَا ادخُلُوا ہٰذِہِ القَریَۃَ کی تفسیر	۳۵۴
باب ۹۹	اللہ تعالیٰ کے قول مَن کَانَ عَدُوًّا لِجِبرِیلَ کی تفسیر	〃
باب ۱۰۰	اللہ تعالیٰ کے قول، مَا نَنسَخ مِن آیَۃٍ اَو نُنسِہَا الخ کی تفسیر	۳۵۶
باب ۱۰۱	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبحَانَہٗ کی تفسیر	〃
باب ۱۰۲	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَاتَّخِذُوا مِن مَقَامِ اِبرَاہِیمَ مُصَلًّی الخ کی تفسیر	۳۵۷
باب ۱۰۳	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَاِذ یَرفَعُ اِبرَاہِیمُ القَوَاعِدَ مِنَ البَیتِ وَاِسمٰعِیلُ الخ کی تفسیر	۳۵۸
باب ۱۰۴	اللہ تعالیٰ کے قول۔ قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنزِلَ اِلَینَا کی تفسیر	۳۵۹
باب ۱۰۵	اللہ تعالیٰ کے قول، سَیَقُولُ السُّفَہَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰہُم کی تفسیر	〃
باب ۱۰۶	وکذلک جعلنکم کی تفسیر	۳۶۰
باب ۱۰۷	اللہ تعالیٰ کے قول، وَمَا جَعَلنَا القِبلَۃَ الَّتِی کُنتَ عَلَیہَا الخ کی تفسیر	۳۶۱
باب ۱۰۸	اللہ تعالیٰ کے قول، قَد نَرٰی تَقَلُّبَ وَجہِکَ فِی السَّمَاءِ الخ کی تفسیر	۳۶۲
باب ۱۰۹	اللہ تعالیٰ کے قول، وَلَئِن اَتَیتَ الَّذِینَ	〃

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	اُوتُوا الکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَۃٍ الخ کی تفسیر	
باب ۱۱۰	اللہ تعالیٰ کے قول اَلَّذِینَ اٰتَینٰہُمُ الکِتٰبَ یَعرِفُونَہٗ کَمَا یَعرِفُونَ اَبنَاءَہُم کی تفسیر	۳۶۲
باب ۱۱۱	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَلِکُلٍّ وِجہَۃٌ ہُوَ مُوَلِّیہَا کی تفسیر	۳۶۳
باب ۱۱۲	اللہ تعالیٰ کے قول، وَمِن حَیثُ خَرَجتَ فَوَلِّ وَجہَکَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرَامِ کی تفسیر	〃
باب ۱۱۳	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَمِن حَیثُ خَرَجتَ فَوَلِّ وَجہَکَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرَامِ وَحَیثُ مَا کُنتُم فَوَلُّوا وُجُوہَکُم شَطرَہٗ، کی تفسیر	〃
باب ۱۱۴	اللہ تعالیٰ کے قول۔ اِنَّ الصَّفَا وَالمَروَۃَ مِن شَعَائِرِ اللّٰہِ کی تفسیر	۳۶۴
باب ۱۱۵	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن یَّتَّخِذُ مِن دُونِ اللّٰہِ اَندَادًا کی تفسیر	۳۶۵
باب ۱۱۶	اللہ تعالیٰ کے قول، یٰاَیُّہَا الَّذِینَ اٰمَنُوا کُتِبَ عَلَیکُمُ القِصَاصُ کی تفسیر	۳۶۷
باب ۱۱۷	اللہ تعالیٰ کے قول، یٰاَیُّہَا الَّذِینَ اٰمَنُوا کُتِبَ عَلَیکُمُ الصِّیَامُ الخ کی تفسیر	〃
باب ۱۱۸	اللہ تعالیٰ کے قول۔ اَیَّامًا مَّعدُودٰتٍ الخ کی تفسیر	۳۶۹
باب ۱۱۹	اللہ تعالیٰ کے قول۔ فَمَن شَہِدَ مِنکُمُ الشَّہرَ فَلیَصُمہُ کی تفسیر	۳۷۰
باب ۱۲۰	اللہ تعالیٰ کے قول، اُحِلَّ لَکُم لَیلَۃَ الصِّیَامِ	〃

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	الرفث الی نسائکم کی تفسیر	۳۷۱
باب ۱۲۱	اللہ تعالیٰ کے قول، وکلوا واشربوا حتیٰ	۳۷۱
	یتبین لکم الخیط الابیض الخ کی تفسیر	۳۷۲
باب ۱۲۲	اللہ تعالیٰ کے قول ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورھا۔ الخ کی تفسیر	۳۷۲
باب ۱۲۳	اللہ تعالیٰ کے قول، وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ الخ کی تفسیر	؍؍
باب ۱۲۴	اللہ تعالیٰ کے قول وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ الخ کی تفسیر	۳۷۴
باب ۱۲۵	اللہ تعالیٰ کے قول فمن کان منکم مریضا الخ کی تفسیر	۳۷۵
باب ۱۲۶	اللہ تعالیٰ کے قول، فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج کی تفسیر	؍؍
باب ۱۲۷	اللہ تعالیٰ کے قول لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم کی تفسیر	۳۷۶
باب ۱۲۸	اللہ تعالیٰ کے قول، ثم افیضوا من حیث افاض الناس کی تفسیر	؍؍
باب ۱۲۹	اللہ تعالیٰ کے قول، ومنھم من یقول ربنا آتنا فی الدنیا الخ کی تفسیر	۳۷۷
باب ۱۳۰	اللہ تعالیٰ کے قول وھو الد الخصام کی تفسیر	۳۷۸
باب ۱۳۱	اللہ تعالیٰ کے قول، ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ الخ کی تفسیر	؍؍
باب ۱۳۲	اللہ تعالیٰ کے قول نساؤکم حرث لکم الخ کی تفسیر	۳۷۹
باب ۱۳۳	اللہ تعالیٰ کے قول۔ واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن الخ کی تفسیر	۳۸۰
باب ۱۳۴	اللہ تعالیٰ کے قول والذین یتوفون منکم و یذرون ازواجا الخ کی تفسیر	۳۸۱
باب ۱۳۵	اللہ تعالیٰ کے قول۔ حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ۔ الخ کی تفسیر	۳۸۴
باب ۱۳۶	اللہ تعالیٰ کے قول، وقوموا للہ قانتین کی تفسیر	۳۸۵
باب ۱۳۷	اللہ تعالیٰ کے قول۔ فان خفتم فرجالا او رکبانا کی تفسیر	؍؍
باب ۱۳۸	اللہ تعالیٰ کے قول، والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم کی تفسیر	۳۸۷
باب ۱۳۹	اللہ تعالیٰ کے قول۔ واذ قال ابراہیم رب ارنی کیف تحیی الموتیٰ کی تفسیر	؍؍
باب ۱۴۰	اللہ تعالیٰ کے قول ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ الخ کی تفسیر	؍؍
باب ۱۴۱	اللہ تعالیٰ کے قول۔ لا یسألون الناس الحافا الخ کی تفسیر	۳۸۸
باب ۱۴۲	اللہ تعالیٰ کے قول واحل اللہ البیع الخ کی تفسیر	۳۸۹
باب ۱۴۳	اللہ تعالیٰ کے قول یمحق اللہ الربوٰ الخ	؍؍

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	کی تفسیر	
باب ۱۴۴	اللہ تعالیٰ کے قول۔ فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ کی تفسیر	۲۹۰
باب ۱۴۵	اللہ تعالیٰ کے قول، وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ الخ کی تفسیر	"
باب ۱۴۶	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ کی تفسیر	"
باب ۱۴۷	اللہ تعالیٰ کے قول، وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ کی تفسیر	۲۹۱
باب ۱۴۸	اللہ تعالیٰ کے قول۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ الخ کی تفسیر	"
	سورہ آل عمران کی تفسیر	
باب ۱۴۹	اللہ تعالیٰ کے قول مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمٰتٌ الخ کی تفسیر	۲۹۳
باب ۱۵۰	اللہ تعالیٰ کے قول، وَاِنِّیْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کی تفسیر	۲۹۴
باب ۱۵۱	اللہ تعالیٰ کے قول۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الخ کی تفسیر	"
باب ۱۵۲	اللہ تعالیٰ کے قول۔ قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ الخ کی تفسیر	۲۹۶
باب ۱۵۳	اللہ تعالیٰ کے قول، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔	۴۰۱
باب ۱۵۴	اللہ تعالیٰ کے قول فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کی تفسیر	۴۰۲
باب ۱۵۵	اللہ تعالیٰ کے قول كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ الخ کی تفسیر	۴۰۳
باب ۱۵۶	اللہ تعالیٰ کے قول، اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر	۴۰۴
باب ۱۵۷	اللہ تعالیٰ کے قول، لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر	"
باب ۱۵۸	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِیْ اُخْرٰىكُمْ کی تفسیر	۴۰۵
باب ۱۵۹	اللہ تعالیٰ کے قول اَمَنَةً نُّعَاسًا کی تفسیر	۴۰۶
باب ۱۶۰	اللہ تعالیٰ کے قول اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ الخ کی تفسیر	"
باب ۱۶۱	اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ کی تفسیر	"
باب ۱۶۲	اللہ تعالیٰ کے قول، وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ کی تفسیر	۴۰۷
باب ۱۶۳	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ الخ کی تفسیر	"
باب ۱۶۴	اللہ تعالیٰ کے قول۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا الخ کی تفسیر	۴۱۰
باب ۱۶۵	اللہ تعالیٰ کے قول۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ کی تفسیر	۴۱۲
باب ۱۶۶	اللہ تعالیٰ کے قول۔ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ	"

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	قیاما الخ کی تفسیر	
باب ١٦٧	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ ربنا انک من تدخل النار الخ کی تفسیر	٤١٣
باب ١٦٨	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ ربنا اننا سمعنا منادیا الخ کی تفسیر	٤١٤
	سورہ نساء کی تفسیر	
باب ١٦٩	اللہ تعالیٰ کے قول وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمیٰ کی تفسیر	٤١٥
باب ١٧٠	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف الخ کی تفسیر	٤١٧
باب ١٧١	اللہ تعالیٰ کے قول واذا حضر القسمۃ اولو القربیٰ والیتمیٰ الخ کی تفسیر	〃
باب ١٧٢	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ کی تفسیر	٤١٨
باب ١٧٣	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ ولکم نصف ما ترک ازواجکم کی تفسیر	〃
باب ١٧٤	اللہ تعالیٰ کے قول، لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا الخ کی تفسیر	٤١٩
باب ١٧٥	اللہ تعالیٰ کے قول، ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون کی تفسیر	٤٢٠
باب ١٧٦	اللہ تعالیٰ کے قول ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ کی تفسیر	〃
باب ١٧٧	اللہ تعالیٰ کے قول، فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید الخ کی تفسیر	٤٢٢
باب ١٧٨	اللہ تعالیٰ کے قول وان کنتم مرضیٰ او علیٰ سفر الخ کی تفسیر	٤٢٣
باب ١٧٩	اللہ تعالیٰ کے قول اولی الامر منکم الخ کی تفسیر	٤٢٤
باب ١٨٠	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم کی تفسیر	〃
باب ١٨١	اللہ تعالیٰ کے قول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم کی تفسیر	٤٢٥
باب ١٨٢	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ الخ کی تفسیر	٤٢٦
باب ١٨٣	اللہ تعالیٰ کے قول فما لکم فی المنافقین فئتین کی تفسیر	〃
باب ١٨٤	اللہ تعالیٰ کے قول واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ کی تفسیر	٤٢٧
باب ١٨٥	اللہ تعالیٰ کے قول ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم کی تفسیر	〃
باب ١٨٦	ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام	٤٢٨
باب ١٨٧	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ لا یستوی القاعدون	
باب ١٨٨	من المؤمنین الخ کی تفسیر	٤٣٠
باب ١٨٩	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ ان الذین توفاھم الملائکۃ الخ کی تفسیر	٤٣١
باب ١٩٠	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ الا المستضعفین من الرجال الخ کی تفسیر	
	اللہ تعالیٰ کے قول فعسی اللہ ان یعفو عنھم الخ کی تفسیر	

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
باب ۱۹۱	اللہ تعالیٰ کے قول لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى الخ کی تفسیر	۴۳۲
باب ۱۹۲	اللہ تعالیٰ کے قول وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ الخ کی تفسیر	؍؍
باب ۱۹۳	اللہ تعالیٰ کے قول وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا الخ کی تفسیر	۴۳۳
باب ۱۹۴	اللہ تعالیٰ کے قول، إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ کی تفسیر	؍؍
باب ۱۹۵	اللہ تعالیٰ کے قول، إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ الخ کی تفسیر	۴۳۴
باب ۱۹۶	اللہ تعالیٰ کے قول يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ الخ کی تفسیر	۴۳۵
	سورۂ مائدہ کی تفسیر	
باب ۱۹۷	اللہ تعالیٰ کے قول، الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ الخ کی تفسیر	۴۳۶
باب ۱۹۸	اللہ تعالیٰ کے قول فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً الخ کی تفسیر	۴۳۷
باب ۱۹۹	اللہ تعالیٰ کے قول، فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا۔ الخ کی تفسیر	۴۳۹
باب ۲۰۰	اللہ تعالیٰ کے قول إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ الخ کی تفسیر	۴۴۰
باب ۲۰۱	اللہ تعالیٰ کے قول ، وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ الخ کی تفسیر	۴۴۱
باب ۲۰۲	اللہ تعالیٰ کے قول يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الخ کی تفسیر	۴۴۲
باب ۲۰۳	اللہ تعالیٰ کے قول لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ کی تفسیر	۴۴۲
باب ۲۰۴	اللہ تعالیٰ کے قول لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ کی تفسیر	۴۴۳
باب ۲۰۵	اللہ تعالیٰ کے قول إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ الخ کی تفسیر	؍
باب ۲۰۶	اللہ تعالیٰ کے قول۔ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ الخ کی تفسیر	۴۴۵
باب ۲۰۷	اللہ تعالیٰ کے قول لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ الخ کی تفسیر	۴۴۶
باب ۲۰۸	اللہ تعالیٰ کے قول۔ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ الخ کی تفسیر	۴۴۷
باب ۲۰۹	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ الخ کی تفسیر	۴۴۸
باب ۲۱۰	اللہ تعالیٰ کے قول إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ الخ کی تفسیر	۴۴۹
	سورۂ انعام کی تفسیر	۴۵۰
باب ۲۱۱	اللہ تعالیٰ کے قول وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ کی تفسیر	۴۵۱
باب ۲۱۲	اللہ تعالیٰ کے قول وعندہ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ الخ کی تفسیر	؍
باب ۲۱۳	اللہ تعالیٰ کے قول وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تفسیر	۴۵۲

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
باب ۲۱۴	اللہ تعالیٰ کے قول۔ ویونس ولوطاً الخ کی تفسیر	۴۵۲
باب ۲۱۵	اللہ تعالیٰ کے قول۔ اولٰئک الذین ھدی اللہ الخ کی تفسیر	۴۵۳
باب ۲۱۶	اللہ تعالیٰ کے قول وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر کی تفسیر	؍؍
باب ۲۱۷	اللہ تعالیٰ کے قول۔ ولا تقربوا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن کی تفسیر	۴۵۴
باب ۲۱۸	اللہ تعالیٰ کے قول ھلم شہداءکم کی تفسیر	۴۵۵
	سورۂ اعراف کی تفسیر	۴۵۶
باب ۲۱۹	اللہ تعالیٰ کے قول۔ انما حرم ربی الفواحش الخ کی تفسیر	۴۵۷
باب ۲۲۰	اللہ تعالیٰ کے قول، ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا الخ کی تفسیر	۴۵۸
باب ۲۲۱	اللہ تعالیٰ کے قول وانزل علیکم المن والسلوی کا بیان	۴۵۹
باب ۲۲۲	اللہ تعالیٰ کے قول قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم الخ کی تفسیر	؍؍
باب ۲۲۳	اللہ تعالیٰ کے قول وقولوا حطۃ کی تفسیر	۴۶۰
باب ۲۲۴	اللہ تعالیٰ کے قول خذ العفو وامر بالعرف کی تفسیر	۴۶۱
	سورۂ انفال کی تفسیر	۴۶۳
	اللہ تعالیٰ کے قول یسئلونک عن الانفال کی تفسیر	
باب ۲۲۵	اللہ تعالیٰ کے قول۔ ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الخ کی تفسیر	۴۶۴
باب ۲۲۶	اللہ تعالیٰ کے قول یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول الخ کی تفسیر	؍؍
باب ۲۲۷	اللہ تعالیٰ کے قول واذ قالوا اللہم ان کان ہذا ہو الحق الخ کی تفسیر	۴۶۵
باب ۲۲۸	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم الخ کی تفسیر	۴۶۶
باب ۲۲۹	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ الخ کی تفسیر	؍؍
باب ۲۳۰	اللہ تعالیٰ کے قول یا ایہا النبی حرض المؤمنین علی القتال کی تفسیر	۴۶۸
باب ۲۳۱	اللہ تعالیٰ کے قول الآن خفف اللہ عنکم الخ کی تفسیر	؍؍
	انیسواں (۱۹) پارہ	
	سورۃ براءۃ کی تفسیر	۴۷۱
باب ۲۳۲	اللہ تعالیٰ کے قول براءۃ من اللہ ورسولہ الی الذین عاہدتم من المشرکین کی تفسیر	۴۷۲
باب ۲۳۳	اللہ تعالیٰ کے قول۔ فسیحوا فی الارض اربعۃ اشہر واعلموا انکم غیر معجزی اللہ	۴۷۳

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	وَاَنَّ اللّٰہَ مُخْزِی الْکَافِرِیْنَ کی تفسیر	
باب ۲۳۴	اللہ تعالیٰ کے قول، وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ الآیہ کی تفسیر	۴۷۳
باب ۲۳۵	اللہ تعالیٰ کے قول اِلَّا الَّذِیْنَ عَاھَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ کی تفسیر	۴۷۴
باب ۲۳۶	اللہ تعالیٰ کے قول فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ کی تفسیر	〃
باب ۲۳۷	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ کی تفسیر	۴۷۵
باب ۲۳۸	اللہ تعالیٰ کے قول یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ الآیہ کی تفسیر	۴۷۶
باب ۲۳۹	اللہ تعالیٰ کے قول، اِنَّ عِدَّةَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا الآیہ کی تفسیر	〃
باب ۲۴۰	اللہ تعالیٰ کے قول ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ کی تفسیر	۴۷۷
باب ۲۴۱	اللہ تعالیٰ کا قول وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُھُمْ کی تفسیر	۴۸۰
باب ۲۴۲	اللہ تعالیٰ کے قول اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کی تفسیر	۴۸۱
باب ۲۴۳	اللہ تعالیٰ کے قول اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً کی تفسیر	۴۸۲
باب ۲۴۴	اللہ تعالیٰ کے قول وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ کی تفسیر	۴۸۴
باب ۲۴۵	اللہ تعالیٰ کے قول سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْھِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْھُمْ الآیہ کی تفسیر	۴۸۵
باب ۲۴۶	اللہ تعالیٰ کے قول وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا الآیہ کی تفسیر	〃
باب ۲۴۷	اللہ تعالیٰ کے قول مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ کی تفسیر	۴۸۶
باب ۲۴۸	اللہ تعالیٰ کے قول لَقَدْ تَّابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ الآیہ کی تفسیر	۴۸۷
باب ۲۴۹	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ الآیہ کی تفسیر	۴۸۸
باب ۲۵۰	اللہ تعالیٰ کے قول۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کی تفسیر	۴۹۰
باب ۲۵۱	اللہ تعالیٰ کے قول لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ	〃

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ الآیہ کی تفسیر	
	سورۂ یونس کی تفسیر	۴۹۲
باب ۲۵۲	اللہ تعالیٰ کے قول وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ ھُوَ الْغَنِیُّ کی تفسیر	۴۹۳
باب ۲۵۳	اللہ کے قول وَجَاوَزْنَا بِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَھُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُہٗ کی تفسیر	″
	سورہ ہود کی تفسیر	۴۹۴
باب ۲۵۴	اللہ تعالیٰ کے قول اَلَا اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ الآیہ کی تفسیر	۴۹۵
باب ۲۵۵	اللہ تعالیٰ کے قول وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ کی تفسیر	۴۹۶
باب ۲۵۶	اللہ تعالیٰ کے قول وَیَقُوْلُ الْاَشْھَادُ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ الآیہ کی تفسیر	۴۹۸
باب ۲۵۷	اللہ تعالیٰ کے قول وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ الآیہ کی تفسیر	۴۹۹
باب ۲۵۸	اللہ تعالیٰ کے قول وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ الآیہ کی تفسیر	″
	سورۂ یوسف کی تفسیر	۵۰۰
باب ۲۵۹	اللہ تعالیٰ کے قول وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اٰلِ یَعْقُوْبَ کَمَآ اَتَمَّھَا عَلٰٓی اَبَوَیْکَ مِنْ قَبْلُ کی تفسیر	۵۰۲
باب ۲۶۰	اللہ تعالیٰ کے قول لَقَدْ کَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَ	۵۰۳
	اِخْوَتِہٖٓ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ کی تفسیر	
باب ۲۶۱	اللہ تعالیٰ کے قول بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا کی تفسیر	۵۰۳
باب ۲۶۲	اللہ تعالیٰ کے قول وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِھَا عَنْ نَّفْسِہٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ الآیہ کی تفسیر	۵۰۵
باب ۲۶۳	اللہ تعالیٰ کے قول فَلَمَّا جَآءَہُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسْئَلْہُ الآیہ کی تفسیر	۵۰۶
باب ۲۶۴	اللہ تعالیٰ کے قول حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ کی تفسیر	۵۰۷
	سورہ رعد کی تفسیر	۵۰۸
باب ۲۶۵	اللہ تعالیٰ کے قول اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ کی تفسیر	۵۰۹
	سورۂ ابراہیم کی تفسیر	۵۱۰
باب ۲۶۶	اللہ تعالیٰ کے قول کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ الآیہ کی تفسیر	۵۱۱
باب ۲۶۷	اللہ تعالیٰ کے قول یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ کی تفسیر	۵۱۲
باب ۲۶۸	اللہ تعالیٰ کے قول اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا الآیہ کی تفسیر	
	سورۃ الحجر کی تفسیر	۵۱۳
باب ۲۶۹	اللہ تعالیٰ کے قول اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَہٗ شِھَابٌ مُّبِیْنٌ کی تفسیر	″
باب ۲۷۰	اللہ تعالیٰ کے قول وَلَقَدْ کَذَّبَ اَصْحٰبُ	۵۱۶

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	الحجر المرسلین کی تفسیر	
باب ۲۷۱	اللہ تعالیٰ کے قول ولقد آتینا سبعا من المثانی والقرآن العظیم کی تفسیر	۵۱۶
باب ۲۷۲	اللہ تعالیٰ کے قول - الذین جعلوا القرآن عضین کی تفسیر	۵۱۷
باب ۲۷۳	اللہ تعالیٰ کے قول واعبد ربک حتی یاتیک الیقین کی تفسیر	۵۱۸
	سورۃ النحل کی تفسیر	؍؍
باب ۲۷۴	اللہ تعالیٰ کے قول ومنکم من یرد الی ارذل العمر کی تفسیر	۵۲۰
	سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر	؍؍
باب ۲۷۵	اللہ تعالیٰ کے قول واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا الآیہ کی تفسیر	۵۲۲
باب ۲۷۶	اللہ تعالیٰ کے قول ذریۃ من حملنا مع نوح انہ کان عبدا شکورا کی تفسیر	۵۲۴
باب ۲۷۷	اللہ تعالیٰ کے قول وآتینا داؤد زبورا کی تفسیر	۵۲۸
باب ۲۷۸	اللہ تعالیٰ کے قول قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ کی تفسیر	؍؍
باب ۲۷۹	اللہ تعالیٰ کے قول - اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ الآیہ کی تفسیر	۵۲۹
باب ۲۸۰	اللہ تعالیٰ کے قول - وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس کی تفسیر	؍؍
باب ۲۸۱	اللہ تعالیٰ کے قول - ان قرآن الفجر کان مشھودا کی تفسیر	۵۲۰
باب ۲۸۲	اللہ تعالیٰ کے قول عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کی تفسیر	؍؍
باب ۲۸۳	اللہ تعالیٰ کے قول وقل جاء الحق وزھق الباطل - ان الباطل کان زھوقا کی تفسیر	۵۳۱
باب ۲۸۴	اللہ تعالیٰ کے قول ویسئلونک عن الروح کی تفسیر	
باب ۲۸۵	اللہ تعالیٰ کے قول ولا تجھر بصلوٰتک ولا تخافت بھا کی تفسیر	۵۳۲
	سورۃ الکہف کی تفسیر	۵۳۳
باب ۲۸۶	اللہ تعالیٰ کے قول وکان الانسان اکثر شیء جدلا کی تفسیر	۵۳۴
باب ۲۸۷	اللہ تعالیٰ کے قول واذ قال موسیٰ لفتٰہ الآیہ کی تفسیر	۵۳۵
باب ۲۸۸	اللہ تعالیٰ کے قول فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حوتھما الآیہ کی تفسیر	۵۴۰
باب ۲۸۹	اللہ تعالیٰ کے قول فلما جاوزا قال لفتٰہ آتنا غداءنا الآیہ کی تفسیر	۵۴۵
باب ۲۹۰	اللہ تعالیٰ کے قول قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الآیہ کی تفسیر	۵۴۹
باب ۲۹۱	اللہ تعالیٰ کے قول اولئک الذین کفروا بآیات ربھم ولقائہ فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا کی تفسیر	؍؍

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	کہیعص (سورۂ مریم) کی تفسیر	۵۵۰
باب ۲۹۲	اللہ تعالیٰ کے قول، وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ الآیۃ کی تفسیر	۵۵۱
باب ۲۹۳	اللہ تعالیٰ کے قول۔ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ کی تفسیر	۵۵۲
باب ۲۹۴	اللہ تعالیٰ کے قول۔ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا کی تفسیر	؍؍
باب ۲۹۵	اللہ تعالیٰ کے قول أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا کی تفسیر	۵۵۳
باب ۲۹۶	اللہ تعالیٰ کے قول كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا الآیہ کی تفسیر	۵۵۴
باب ۲۹۷	اللہ تعالیٰ کے قول وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا کی تفسیر	؍؍
	سورۂ طٰہٰ کی تفسیر	۵۵۵
باب ۲۹۸	اللہ تعالیٰ کے قول وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي الآیہ کی تفسیر	۵۵۷
باب ۲۹۹	اللہ تعالیٰ کے قول وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي الآیہ کی تفسیر	؍؍
باب ۳۰۰	اللہ تعالیٰ کے قول فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ کی تفسیر	۵۵۸
	سورۃ الانبیاء کی تفسیر	۵۵۹
باب ۳۰۱	اللہ تعالیٰ کے قول كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ	۵۶۰

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	نعیدہ کی تفسیر	
	سورۃ الحج کی تفسیر	۵۶۱
باب ۳۰۲	اللہ تعالیٰ کے قول وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ الآیہ کی تفسیر	۵۶۲
باب ۳۰۳	اللہ تعالیٰ کے قول وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ الآیہ کی تفسیر	۵۶۴
باب ۳۰۴	اللہ تعالیٰ کے قول هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ الآیہ کی تفسیر	
	سورۃ المؤمنون کی تفسیر	۵۶۵
	سورۃ النور کی تفسیر	۵۶۶
باب ۳۰۵	اللہ تعالیٰ کے قول وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ الآیہ کی تفسیر	۵۶۷
باب ۳۰۶	اللہ تعالیٰ کے قول وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ الآیہ کی تفسیر	۵۶۹
باب ۳۰۷	اللہ تعالیٰ کے قول وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ کی تفسیر	۵۷۰
باب ۳۰۸	اللہ تعالیٰ کے قول وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ کی تفسیر	۵۷۱
باب ۳۰۹	اللہ تعالیٰ کے قول إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ الآیہ کی تفسیر	۵۷۲

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
باب ۳۱۰	اللہ تعالیٰ کے قول ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا الآیہ کی تفسیر	۵۸۲
باب ۳۱۱	اللہ تعالیٰ کے قول ولولا فضل اللہ علیکم الآیہ کی تفسیر	۵۸۳
باب ۳۱۲	اللہ تعالیٰ کے قول اذ تلقونہ بالسنتکم الآیہ کی تفسیر	۵۸۴
باب ۳۱۳	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا الآیہ کی تفسیر	″
باب ۳۱۴	اللہ تعالیٰ کے قول ، یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدًا کی تفسیر	۵۸۵
باب ۳۱۵	اللہ تعالیٰ کے قول ، ویبین اللہ لکم الآیٰت واللہ علیم حکیم کی تفسیر	۵۸۶
باب ۳۱۶	اللہ تعالیٰ کے قول ۔ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا الآیہ کی تفسیر	۵۸۷
باب ۳۱۷	اللہ تعالیٰ کے قول ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ الآیہ کی تفسیر	″
باب ۳۱۸	اللہ تعالیٰ کے قول ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن الآیہ کی تفسیر	۵۹۳
	سورۃ الفرقان کی تفسیر	″
باب ۳۱۹	اللہ تعالیٰ کے قول الذین یحشرون علیٰ وجوھھم الیٰ جہنم الآیہ کی تفسیر	۵۹۴
باب ۳۲۰	اللہ تعالیٰ کے قول والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا اٰخر الآیہ کی تفسیر	۵۹۵
باب ۳۲۱	اللہ تعالیٰ کے قول یضاعف لہ العذاب یوم القیٰمۃ الآیہ کی تفسیر	۵۹۷
باب ۳۲۲	اللہ تعالیٰ کے قول الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحاً الآیہ کی تفسیر	″
باب ۳۲۳	اللہ تعالیٰ کے قول فسوف یکون لزامًا کی تفسیر	″
	سورۃ الشعراء کی تفسیر	۵۹۸
باب ۳۲۴	اللہ تعالیٰ کے قول ولا تخزنی یوم یبعثون کی تفسیر	۵۹۹
باب ۳۲۵	اللہ تعالیٰ کے قول وانذر عشیرتک الاقربین الآیہ کی تفسیر	۶۰۰
	سورۃ النمل کی تفسیر	۶۰۲
	سورۃ القصص کی تفسیر	″
باب ۳۲۶	اللہ تعالیٰ کے قول انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء کی تفسیر	″
باب ۳۲۷	اللہ تعالیٰ کے قول ان الذی فرض علیک القرآن الآیہ کی تفسیر	۶۰۵
	سورۃ العنکبوت کی تفسیر	″
	سورۃ الم غلبت الروم کی تفسیر	″
باب ۳۲۸	اللہ تعالیٰ کے قول لا تبدیل لخلق اللہ کی تفسیر	۶۰۷

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	سورۂ لقمان کی تفسیر	۶۰۸
باب ۳۲۹	اللہ تعالیٰ کے قول لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ کی تفسیر	"
باب ۳۳۰	اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الآیہ کی تفسیر	۶۰۹
	سورۂ تنزیل السجدہ کی تفسیر	۶۱۰
باب ۳۳۱	اللہ تعالیٰ کے قول فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ الآیہ کی تفسیر	۶۱۱
	سورۃ الاحزاب کی تفسیر	۶۱۲
باب ۳۳۲	اللہ تعالیٰ کے قول اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کی تفسیر	۶۱۳
باب ۳۳۳	اللہ تعالیٰ کے قول اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ کی تفسیر	"
باب ۳۳۴	اللہ تعالیٰ کے قول فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ الآیہ کی تفسیر	"
باب ۳۳۵	اللہ تعالیٰ کے قول۔ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا الآیہ کی تفسیر	۶۱۴
باب ۳۳۶	اللہ تعالیٰ کے قول وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الآیہ کی تفسیر	۶۱۵
باب ۳۳۷	اللہ تعالیٰ کے قول وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ اللّٰهُ مُبْدِيْهِ الآیہ کی تفسیر	۶۱۶
باب ۳۳۸	اللہ تعالیٰ کے قول تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ	"
	وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ الآیہ کی تفسیر	
باب ۳۳۹	اللہ تعالیٰ کے قول لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ الآیہ کی تفسیر	۶۱۷
باب ۲	اللہ تعالیٰ کے قول اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ الآیہ کی تفسیر	۶۲۲
باب ۳۴۱	اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الآیہ کی تفسیر	۶۲۳
باب ۳۴۲	اللہ تعالیٰ کے قول وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى کی تفسیر	۶۲۵
	سورۂ سبا کی تفسیر	"
باب ۳۴۳	اللہ تعالیٰ کے قول حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ الآیہ کی تفسیر	۶۲۶
باب ۳۴۴	اللہ تعالیٰ کے قول اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ کی تفسیر	
	بیسواں پارہ	
	سورۂ ملائکہ کی تفسیر	۶۲۹
	سورۂ یٰس کی تفسیر	"
باب ۳۴۵	اللہ تعالیٰ کے قول وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا الآیہ کی تفسیر	۶۳۰
	سورۂ والصافات کی تفسیر	۶۳۱
باب ۳۴۶	اللہ تعالیٰ کے قول وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر	۶۳۲

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	سورۃ ص کی تفسیر	۶۳۲
باب ۳۴۷	اللہ تعالیٰ کے قول هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ الآیہ کی تفسیر	۶۳۳
باب ۳۴۸	اللہ تعالیٰ کے قول وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ کی تفسیر	۶۳۴
	سورہ الزمر کی تفسیر	۶۳۵
باب ۳۴۹	اللہ تعالیٰ کے قول یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ الآیہ کی تفسیر	۶۳۶
باب ۳۵۰	اللہ تعالیٰ کے قول وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ کی تفسیر	//
باب ۳۵۱	اللہ تعالیٰ کے قول . وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الآیہ کی تفسیر	۶۳۷
باب ۳۵۲	اللہ تعالیٰ کے قول وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ الآیہ کی تفسیر	۶۳۸
	سورۂ مومن کی تفسیر	۶۳۹
	سورۂ حٰم سجدہ کی تفسیر	۶۴۱
باب ۳۵۳	اللہ تعالیٰ کے قول وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ الآیہ کی تفسیر	۶۴۴
باب ۳۵۴	اللہ تعالیٰ کے قول وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الآیہ کی تفسیر	۶۴۵
باب ۳۵۵	اللہ تعالیٰ کے قول فان یصبروا فالنار مثوی لهم الخ کی تفسیر	//
	سورۂ حٰم عسق کی تفسیر	۶۴۶
باب ۳۵۶	اللہ تعالیٰ کے قول اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی	//
	کی تفسیر	
	سورہ حٰم الزخرف کی تفسیر	۶۴۷
باب ۳۵۷	اللہ تعالیٰ کے قول وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ الآیہ کی تفسیر	۶۴۸
	سورہ الدخان کی تفسیر	۶۴۹
باب ۳۵	اللہ تعالیٰ کے قول یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ کی تفسیر	//
باب ۳۵۹	اللہ تعالیٰ کے قول یَغْشَی النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ کی تفسیر	۶۵۰
باب ۳	اللہ تعالیٰ کے قول رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ کی تفسیر	۶۵۱
باب ۳	اللہ تعالیٰ کے قول اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ کی تفسیر	//
باب ۳	اللہ تعالیٰ کے قول ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ کی تفسیر	۶۵۲
باب ۳	اللہ تعالیٰ کے قول یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ کی تفسیر	۶۵۳
	سورۃ الجاثیہ کی تفسیر	//
باب ۳۶۴	اللہ تعالیٰ کے قول وَمَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ کی تفسیر	۶۵۴
	سورۃ الاحقاف کی تفسیر	//
باب ۳۶۵	اللہ تعالیٰ کے قول وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ الآیہ کی تفسیر	//
باب ۳۶۶	اللہ تعالیٰ کے قول فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا	۶۵۵

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	مُستَقبِلَ اَودِیَتِھِم الآیہ کی تفسیر	
	سورۃ الذین کفروا کی تفسیر	٦٥٦
باب ٣٦٧	اللہ تعالیٰ کے قول وَتُقَطِّعُوا اَرحَامَکُم کی تفسیر	″
	سورہ الفتح کی تفسیر	٦٥٨
باب ٣٦٨	اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّا فَتَحنَا لَکَ فَتحًا مُّبِینًا کی تفسیر	″
باب ٣٦٩	اللہ تعالیٰ کے قول لِیَغفِرَ لَکَ اللہُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ کی تفسیر	٦٦٠
باب ٣٧٠	اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّا اَرسَلنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیرًا کی تفسیر	٦٦١
باب ٣٧١	اللہ تعالیٰ کے قول ھُوَ الَّذِی اَنزَلَ السَّکِینَۃَ کی تفسیر	″
باب ٣٧٢	اللہ تعالیٰ کے قول اِذ یُبَایِعُونَکَ تَحتَ الشَّجَرَۃِ کی تفسیر	٦٦٢
	سورہ الحجرات کی تفسیر	٦٦٤
باب ٣٧٣	اللہ تعالیٰ کے قول لَا تَرفَعُوا اَصوَاتَکُم فَوقَ صَوتِ النَّبِیِّ الآیہ کی تفسیر	″
باب ٣٧٤	اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ الَّذِینَ یُنَادُونَکَ الآیہ کی تفسیر	٦٦٦
باب ٣٧٥	اللہ تعالیٰ کے قول، وَلَو اَنَّھُم صَبَرُوا حَتّٰی تَخرُجَ اِلَیھِم الآیہ کی تفسیر	٦٦٧
	سورۂ قٓ کی تفسیر	″
باب ٣٧٦	اللہ تعالیٰ کے قول وَتَقُولُ ھَل مِن مَّزِیدٍ کی تفسیر	٦٦٨
باب ٣٧٧	اللہ تعالیٰ کے قول فَسَبِّح بِحَمدِ رَبِّکَ قَبلَ طُلُوعِ الشَّمسِ وَقَبلَ الغُرُوبِ کی تفسیر	٦٦٩
	سورۂ والذاریات کی تفسیر	٦٧٠
	سورۂ والطور کی تفسیر	٦٧١
	سورۂ والنجم کی تفسیر	٦٧٣
باب ٣٧٨	اللہ تعالیٰ کے قول فَکَانَ قَابَ قَوسَینِ اَو اَدنٰی کی تفسیر	
باب ٣٧٩	اللہ تعالیٰ کے قول فَاَوحٰی اِلٰی عَبدِہٖ مَا اَوحٰی کی تفسیر	٦٧٥
باب ٣٨٠	اللہ تعالیٰ کے قول لَقَد رَاٰی مِن اٰیٰتِ رَبِّہِ الکُبرٰی کی تفسیر	″
باب ٣٨١	اللہ تعالیٰ کے قول اَفَرَاَیتُمُ اللّٰتَ وَالعُزّٰی کی تفسیر	٦٧٦
باب ٣٨٢	اللہ تعالیٰ کے قول وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الاُخرٰی کی تفسیر	٦٧٧
باب ٣٨٣	اللہ تعالیٰ کے قول فَاسجُدُوا لِلّٰہِ وَاعبُدُوا کی تفسیر	″
	سورۂ اقتربت الساعۃ کی تفسیر	٦٧٨
باب ٣٨٤	اللہ تعالیٰ کے قول وَانشَقَّ القَمَرُ کی تفسیر	
باب ٣٨٥	اللہ تعالیٰ کے قول تَجرِی بِاَعیُنِنَا جَزَآءً لِّمَن کَانَ کُفِرَ الآیہ کی تفسیر	٦٧٩
باب ٣٨٦	اللہ تعالیٰ کے قول وَلَقَد یَسَّرنَا القُرآنَ	٦٨١

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	للذکر فہل من مدکر کی تفسیر	۶۸۱
باب ۳۸۷	اللہ تعالیٰ کے قول اعجاز نخل منقعر فکیف کان عذابی ونذر کی تفسیر	//
باب ۳۸۸	اللہ تعالیٰ کے قول فکانوا کہشیم المحتظر کی تفسیر	۶۸۲
باب ۳۸۹	اللہ تعالیٰ کے قول ولقد صبحہم بکرۃ عذاب مستقر الآیہ کی تفسیر	//
باب ۳۹۰	اللہ تعالیٰ کے قول ولقد اہلکنا اشیاعکم فہل من مدکر کی تفسیر	//
باب ۳۹۱	اللہ تعالیٰ کے قول سیہزم الجمع ویولون الدبر کی تفسیر	۶۸۳
باب ۳۹۲	اللہ تعالیٰ کے قول بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہی وامر کی تفسیر	//
	سورۂ رحمٰن کی تفسیر	۶۸۴
باب ۳۹۳	اللہ تعالیٰ کے قول ومن دونہما جنتان کی تفسیر	۶۸۷
باب ۳۹۴	اللہ تعالیٰ کے قول حور مقصورات فی الخیام	//
	سورۂ الواقعہ کی تفسیر	۶۸۸
باب ۳۹۵	اللہ تعالیٰ کے قول وظل ممدود کی تفسیر	۶۹۰
	سورۂ الحدید کی تفسیر	//
	سورۂ المجادلہ کی تفسیر	//
	سورۂ الحشر کی تفسیر	۶۹۱

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۹۶	اللہ تعالیٰ کے قول ما قطعتم من لینۃ الآیہ کی تفسیر	۶۹۱
باب ۳۹۷	اللہ تعالیٰ کے قول ما افاء اللہ علی رسولہ الآیہ کی تفسیر	۶۹۲
باب ۳۹۸	اللہ تعالیٰ کے قول وما آتاکم الرسول فخذوہ الآیہ کی تفسیر	//
باب ۳۹۹	اللہ تعالیٰ کے قول والذین تبوؤا الدار والایمان کی تفسیر	۶۹۳
باب	اللہ تعالیٰ کے قول ویؤثرون علی انفسہم الآیہ کی تفسیر	۶۹۴
	سورۂ الممتحنہ کی تفسیر	۶۹۵
باب	اللہ تعالیٰ کے قول لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء کی تفسیر	۶۹۶
باب	اللہ تعالیٰ کے قول اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات کی تفسیر	۶۹۸
باب	اللہ تعالیٰ کے قول اذا جاءک المؤمنات یبایعنک کی تفسیر	۷۰۰
	سورۂ الصف کی تفسیر	۷۰۱
باب ۴۰۴	اللہ تعالیٰ کے قول من بعدی اسمہ احمد کی تفسیر	//
	سورۂ جمعہ کی تفسیر	۷۰۲
باب ۴۰۵	اللہ تعالیٰ کے قول وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کی تفسیر	//
باب ۴۰۶	اللہ تعالیٰ کے قول واذا راوا تجارۃ	۷۰۳

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	الآیہ کی تفسیر	
	سورۂ منافقون کی تفسیر	۷۰۳
باب ۴۰۷	اللہ تعالیٰ کے قول اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ الآیہ کی تفسیر	〃
باب ۴۰۸	اللہ [illegible] اِتَّخَذُوْا اَیْمَانَهُمْ جُنَّۃً [illegible] تفسیر	۷۰۴
باب ۴۰۹	اللہ تعالیٰ کے قول ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا الآیہ کی تفسیر	۷۰۵
باب ۴۱۰	اللہ تعالیٰ کے قول وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُهُمْ الآیہ کی تفسیر	۷۰۶
باب ۴۱۱	[illegible] اِلٰی [illegible] وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کی تفسیر	۷۰[illegible]
باب ۴۱۲	اللہ تعالیٰ کے قول سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ الآیہ کی تفسیر	۷۰۸
باب ۴۱۳	اللہ تعالیٰ کے قول هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ الآیہ کی تفسیر	۷۰۹
باب ۴۱۴	اللہ تعالیٰ کے قول یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ کی تفسیر	۷۱۱
	سورۂ تغابن کی تفسیر	۷۱۲
	سورہ طلاق کی تفسیر	〃
باب ۴۱۵	اللہ تعالیٰ کے قول وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ	۷۱۳

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ الآیہ کی تفسیر	
	سورۂ تحریم کی تفسیر	۷۱۵
باب ۴۱۶	اللہ تعالیٰ کے قول یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ الآیہ کی تفسیر	〃
باب ۴۱۷	اللہ تعالیٰ کے قول تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ الآیہ کی تفسیر	۷۱۷
باب ۴۱۸	اللہ تعالیٰ کے قول وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا الآیہ کی تفسیر	۷۲۰
باب ۴۱۹	اللہ تعالیٰ کے قول اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا کی تفسیر	〃
باب ۴۲۰	اللہ تعالیٰ کے قول عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ الآیہ کی تفسیر	۷۲۱
	سورۂ ملک کی تفسیر	〃
	سورۂ نٓ والقلم کی تفسیر	〃
باب ۴۲۱	اللہ تعالیٰ کے قول عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ کی تفسیر	
باب ۴۲۲	اللہ تعالیٰ کے قول یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ کی تفسیر	۷۲۳
	سورۂ الحاقہ کی تفسیر	۷۲۴
	سورۂ سال سائل کی تفسیر	〃
	سورۂ نوح کی تفسیر	〃
باب ۴۲۳	اللہ تعالیٰ کے قول وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا الآیہ	۷۲۵

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	کی تفسیر	
	سورۂ جن کی تفسیر	۷۲۶
	سورۂ مزمل کی تفسیر	۷۲۷
	سورۂ مدثر کی تفسیر	〃
باب ۴۲۴	قُم فَاَنذِر کی تفسیر	۷۲۸
باب ۴۲۵	اللہ تعالیٰ کے قول وَرَبَّکَ فَکَبِّر	۷۲۹
باب ۴۲۶	کی تفسیر	۷۳۰
	اللہ تعالیٰ کے قول وَثِیَابَکَ فَطَھِّر	
باب ۴۲۷	اللہ تعالیٰ کے قول وَالرُّجزَ فَاھجُر کی تفسیر	〃
	سورۂ قیامۃ کی تفسیر	۷۳۱
باب ۴۲۸	اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ عَلَینَا جَمعَہٗ وَ	۷۳۲
	قُرآنَہٗ کی تفسیر	
باب ۴۲۹	اللہ تعالیٰ کے قول فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِع	〃
	قُرآنَہٗ کی تفسیر	
	سورہ دھر کی تفسیر	۷۳۳
	سورۂ والمرسلات کی تفسیر	۷۳۴
باب ۴۳۰	اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّھَا تَرمِی بِشَرَرٍ	۷۳۶
	کالقصر کی تفسیر	
باب ۴۳۱	اللہ تعالیٰ کے قول کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفرٌ	〃
	کی تفسیر	
باب ۴۳۲	اللہ تعالیٰ کے قول ھٰذَا یَومُ لَا یَنطِقُونَ	۷۳۷
	کی تفسیر	
	سورہ عم یتساءلون کی تفسیر	〃
باب ۴۳۳	اللہ تعالیٰ کے قول یَومَ یُنفَخُ فِی الصُّورِ	۷۳۸

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	فَتَاْتُونَ اَفوَاجًا کی تفسیر	۷۳۸
	سورۂ وَالنّٰزِعٰت کی تفسیر	〃
	سورۂ عَبَسَ کی تفسیر	۷۳۹
	سورۂ اِذَا الشَّمسُ کُوِّرَت کی تفسیر	۷۴۰
	سورۂ اِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَت کی تفسیر	۷۴۱
	سورۂ مُطَفِّفِین کی تفسیر	〃
باب ۴۳۴	قولہ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیرًا کی تفسیر	۷۴۲
	سورۂ اِنشَقَّت کی تفسیر	۷۴۳
باب ۴۳۵	لَتَرکَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ کی تفسیر	۷۴۴
	سورہ بروج کی تفسیر	〃
	سورۂ طارق کی تفسیر	۷۴۵
	سورۂ سَبِّحِ اسمَ رَبِّکَ الاَعلٰی کی تفسیر	〃
	سورۂ ھَل اَتٰکَ حَدِیثُ الغَاشِیَۃِ کی تفسیر	۷۴۶
	سورۂ وَالفَجرِ کی تفسیر	۷۴۷
	سورۂ لَا اُقسِمُ کی تفسیر	۷۴۸
	سورۂ وَالشَّمسِ کی تفسیر	۷۴۸
	سورۂ وَاللَّیلِ اِذَا یَغشٰی کی تفسیر	
باب ۴۳۶	اللہ تعالیٰ کے قول وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی کی تفسیر	〃
باب ۴۳۷	اللہ تعالیٰ کے قول وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالاُنثٰی کی تفسیر	
باب ۴۳۸	اللہ تعالیٰ کے قول فَاَمَّا مَن اَعطٰی وَاتَّقٰی	۷۴۹
	کی تفسیر	
باب ۴۳۹	اللہ تعالیٰ کے قول وَصَدَّقَ بِالحُسنٰی	۷۵۰
	کی تفسیر	
باب ۴۴۰	اللہ تعالیٰ کے قول فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلیُسرٰی	〃

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	کی تفسیر	
باب ۴۴۱	اللہ تعالیٰ کے قول وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی کی تفسیر	۷۵۱
باب ۴۴۲	اللہ تعالیٰ کے قول کَذَّبَ بِالْحُسْنٰی کی تفسیر	″
باب ۴۴۳	اللہ تعالیٰ کے قول فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی کی تفسیر	.
	سورۂ والضحیٰ کی تفسیر	۷۵۲
باب ۴۴۴	اللہ تعالیٰ کے قول مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی کی تفسیر	۷۵۳
باب ۴۴۵	قولہ ما ودّعک کی لغوی تحقیق	۷۵۴
	سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کی تفسیر	″
	سورۂ والتین کی تفسیر	۷۵۵
باب ۴۴۶	سورہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ کی تفسیر	
باب ۴۴۷	بلا ترجمہ	۷۵۸
باب ۴۴۸	اللہ تعالیٰ کے قول خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ کی تفسیر	″
	اللہ تعالیٰ کے قول اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ کی تفسیر	
باب ۴۴۹	اللہ تعالیٰ کے قول اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کی تفسیر	۷۵۹
باب ۴۵۰	اللہ تعالیٰ کے قول لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا کی تفسیر	″
	سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ کی تفسیر	۷۶۰
	سورۂ لَمْ یَکُنْ کی تفسیر	″
	سورۂ اِذَا زُلْزِلَتْ کی تفسیر	۷۶۱
باب ۴۵۱	اللہ تعالیٰ کے قول فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ کی تفسیر	۷۶۲
باب ۴۵۲	اللہ تعالیٰ کے قول وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ کی تفسیر	۷۶۲
	سورۂ وَالْعٰدِیٰتِ کی تفسیر	۷۶۳
	سورۂ اَلْقَارِعَۃُ کی تفسیر	″
	سورۂ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ کی تفسیر	″
	سورۂ وَالْعَصْرِ کی تفسیر	۷۶۴
	سورۂ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ کی تفسیر	″
	سورۂ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کی تفسیر	″
	سورۂ اَرَأَیْتَ الَّذِیْ کی تفسیر	″
	سورۂ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کی تفسیر	۷۶۵
	سورۂ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ کی تفسیر	۷۶۶
	سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ کی تفسیر	″
باب ۴۵۳	اللہ تعالیٰ کے قول وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کی تفسیر	۷۶۷
باب ۴۵۴	اللہ تعالیٰ کے قول فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ کی تفسیر	″
	سورۂ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ کی تفسیر	
باب ۴۵۵	اللہ تعالیٰ کے قول وَتَبَّ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ کی تفسیر	
باب ۴۵۶	اللہ تعالیٰ کے قول سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ کی تفسیر	۷۷۰
باب ۴۵۷	اللہ تعالیٰ کے قول وَامْرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ کی تفسیر	″

bestUrduBooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	سورہ قُل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ کی تفسیر	۷۷۱
باب	اللہ تعالیٰ کے قول اَللہُ الصَّمَدُ کی تفسیر	″
	سورہ قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ کی تفسیر	۷۷۲
	سورہ قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی تفسیر	″

کتاب فضائل القرآن

قرآن کی فضیلتوں کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۴۵۹	وحی کیونکر نازل ہوئی۔	۷۷۳
باب ۴۶۰	قرآن قریش کے محاورے میں اترا۔	۷۷۴
باب ۴۶۱	قرآن کو جمع کرنے کا بیان۔	۷۷۷
باب ۴۶۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن کون لکھا کرتا تھا۔	۷۸۰
باب ۴۶۳	قرآن کا سات طرح پر اترنا۔	۷۸۱
باب ۴۶۴	سورتوں کی یا آیتوں کی ترتیب کا بیان	۷۸۳
باب ۴۶۵	جبرائیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے	۷۸۵
	قرآن کا دور کیا کرتے۔	۷۸۵
باب ۴۶۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن کے قاری (حافظ) کون کون تھے۔	۷۸۶

besturdubooks.wordpress.com

جلد چہارم

سولہواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کِتَابُ الْمَغَازِی

باب غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ ثُمَّ بُوَاطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ

۱- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قِيلَ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلُ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ.

کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات یعنے جہادوں کے بیان میں

باب عشیرہ یا عسیرہ کے غزوہ کا بیان۔ محمد بن اسحاق نے کہا سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابواء کا غزوہ کیا۔ پھر بواط کا پھر عشیرہ کا[1]۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں زید بن ارقم کے بازو پر بیٹھا تھا اتنے میں ان سے پوچھا گیا (خود ابواسحاق نے پوچھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے ہیں۔ انہوں نے کہا انیس ۱۹ پھر پوچھا گیا ان میں سے تم کتنے غزوں میں آنحضرت صلعم کے ہمراہ تھے انہوں نے کہا سترہ میں ابواسحاق کہتے ہیں میں نے پوچھا کونسا غزوہ پہلے ہوا انہوں نے کہا عسیرہ یا عشیرہ شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے اس کو دریافت کیا تو انہوں نے کہا عشیرہ[2]

[1] غزوہ اس جہاد کو کہتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات سے تشریف لے گئے اور سریہ وہ جس میں آپ خود نہیں گئے ۱۲ منہ [2] ابواء ایک گاؤں ہے جحفہ سے مدینہ کی جانب ۲۳ میل پر بواط ایک پہاڑ کا نام ہے ینبوع کے قریب عشیرہ بھی ایک مقام ہے یا ایک قبیلہ ہے ان تینوں جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جنگ سے پہلے تشریف لے گئے تھے اور غرض آپ کی تھی کہ قریش کا قافلہ لوٹیں مگر قافلہ نکل گیا۔ کہتے ہیں ابواء میں سب سے پہلے مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہوئی سعد بن ابی وقاص رض نے اسدب پر چلایا۔ یہ پہلا تیر تھا جو خدا کی راہ میں مارا گیا۔ یہ تینوں جہاد ہجرت کے ایک سال بعد کیے گئے ۱۲ منہ [3] شین معجمہ سے شک نہیں کی یہ وہی جنگ ہے جس میں آپ قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے نکلے تھے لیکن قافلہ تو نکل گیا اور جنگ آن پڑی ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ

٢- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هٰذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کرنا کہ بدر میں فلاں فلاں لوگ مارے جائیں گے [1]

مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے ابواسحٰق سبیعی سے کہا مجھ سے عمرو بن میمون نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انہوں نے کہا ایسا ہوا سعد بن معاذ (انصاری صحابی) اور امیہ بن خلف (قریش کے بڑے کافر) میں دوستی تھی امیہ جب مدینہ پر سے (سوداگری کے لیے شام کے ملک کو) جاتا تو سعد بن معاذؓ کے گھر پر اترا کرتا اور سعد جب کبھی (حج یا عمرے کے لیے) مکہ جاتے تو امیہ کے گھر پر اترتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں آ گئے تو سعد عمرے کے لیے مکہ گئے وہاں امیہ کے پاس اترے اور اس سے کہنے لگے ذرا ایسا وقت دیکھتے رہو جب کعبہ میں کوئی نہ ہو تو میں اس وقت جا کر کعبے کا طواف کر لوں [2] خیر امیہ دوپہر کے قریب سعد کو ہمراہ لے کر نکلا (عین طواف میں) ابوجہل (مردود) ملا وہ امیہ سے کہنے لگا ابوصفوان [3] یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے امیہ نے کہا سعد ہے ابوجہل نے سعدؓ سے کہا کیا مزے سے بے ڈر ہو کر مکہ میں طواف کر رہا ہے اور دین بدلنے والوں [4] کو (فراغت سے) تم نے اپنے ملک میں جگہ دی اور لطف یہ کہ تم ان کی مدد کرتے ہو ان کی کمک کرتے ہو خدا کی قسم اگر تو ابوصفوان کے ساتھ (اس وقت) نہ ہوتا تو زندہ بچ کر اپنے گھر نہ جا سکتا (مارا جاتا) سعد نے بلند آواز سے جواب دیا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو طواف سے روکے گا تو میں تیرا وہ رستہ روک دوں گا جو اس سے

---

[1] اس باب میں امام مسلم نے جو روایت کی وہ زیادہ مناسب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ شروع ہونے سے ایک دن پہلے حضرت عمرؓ کو بتلایا تھا کہ یہاں فلانا کافر مارا جائے گا۔ یہاں فلانا حضرت عمرؓ کہتے ہیں آپ نے جو جو مقام ہر ہر کافر کے بتلائے تھے وہ کافر وہیں گرا اور مارا گیا یہ آپ کا ایک کھلا ہوا معجزہ تھا اور باب کی حدیث میں جو پیشینگوئی مذکور ہے وہ جنگ بدر سے پہلے کی ہے [2] سعد کو یہ ڈر تھا کہ اگر مکہ کے مشرک ان کو طواف کرتے دیکھیں گے تو تنگ کریں گے ستائیں گے ۱۲ منہ [3] یہ امیہ کی کنیت ہے ۱۲ منہ [4] حدیث میں صباۃ ہے جو صابی کی جمع ہے مکہ کے مشرک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو صابی کہا کرتے جس کے معنے دین بدل ڈالنے والا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيْقَكَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ
أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ
أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ
فَوَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي
فَفَزِعَ لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ
إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ
لِي سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا
أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا
أَدْرِي فَقَالَ أُمَيَّةُ وَاللهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا
كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُوْ جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ
أَدْرِكُوْا عِيْرَكُمْ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَّخْرُجَ فَأَتَاهُ
أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتٰى مَا
يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ
الْوَادِي تَخَلَّفُوْا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُوْ جَهْلٍ
حَتّٰى قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِي فَوَاللهِ لَأَشْتَرِيَنَّ
أَجْوَدَ بَعِيْرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ
صَفْوَانَ جَهِّزِيْنِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ
وَقَدْ نَسِيْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ
قَالَ لَا مَا أُرِيْدُ أَنْ أَجُوْزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيْبًا
فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا

بڑھ کر تجھ پر گراں گذرے گا یعنی تو مدینہ پر سے (شام کے ملک کو) نہ جانے پائے گا امیہ نے سعد کو سمجھایا ابو الحکم[1] پر اپنی آواز بلند نہ کر وہ اس ملک کا سردار ہے۔ سعد نے کہا امیہ بس کر ابو جہل کی اتنی طرف داری نہ کر قسم خدا کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو آنحضرتؐ اور ان کے اصحابؓ کے ہاتھ سے مارا جائے گا[2] امیہ نے پوچھا کیا مکہ میں ماریں گے سعد نے کہا یہ تو میں نہیں جانتا امیہ سعد کی یہ بات سن کر بہت ڈر گیا۔[3] جب امیہ اپنے گھر لوٹا اپنی جورو (صفیہ یا کریمہ بنت معمر) سے کہنے لگا ام صفوان تو نے سعد کی بات سنی اس نے کہا کیوں سعد کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا کہتا ہے کہ محمدؐ نے بیان کیا وہ مجھ کو مار ڈالیں گے میں نے پوچھا مکہ میں تو کہتا ہے میں نہیں جانتا خیر اس کے بعد یہ ہوا (امیہ نے قسم کھائی میں مکہ سے باہر نہیں نکلنے کا جب بدر کا دن ہوا ابو جہل نے لوگوں سے کہا لڑائی کے لیے نکلو اپنے قافلہ کو بچاؤ امیہ نے مکہ سے نکلنا ناپسند کیا (اس کو اپنی جان کا ڈر تھا) لیکن ابو جہل اس کے پاس آیا کہنے لگا ابو صفوان تم یہاں والوں کے سردار ہو جب لوگ دیکھیں گے تم نہیں نکلتے تو کوئی نہیں نکلے گا غرض اسی طرح ابو جہل اس کو سمجھاتا رہا آخر (مجبور ہو کر) امیہ نے کہا خیر جب تو کسی طرح نہیں مانتا (مجھ کو لیے ہی جاتا ہے) تو میں خدا کی قسم ایک ایسا تیز رو عمدہ اونٹ خریدوں گا جس کا ثانی مکہ میں نہ ہو[4] پھر امیہ نے اپنی جورو سے کہا ام صفوان میرے سفر کا سامان کر دے اس نے کہا ابو صفوان کیا تو اپنے مدینہ والے بھائی (سعد) کا کہنا بھول گیا اس نے کہا نہیں میں بھولا نہیں مگر تھوڑی دور تک ان لوگوں کے ساتھ

[1] ابو الحکم ابو جہل لعین کی کنیت تھی ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امیہ کے مارے جانے کے پیشتر ہی خبر دے دی تھی۔ کرمانی نے جو تفسیر کی اس کی بنا پر ترجمہ یہ ہوگا کہ ابو جہل اور اس کے ساتھی تجھ کو قتل کریں گے امیہ کو اسی وجہ سے تعجب ہوا کہ ابو جہل تو میرا دوست ہے وہ مجھ کو کیوں کر قتل کرے گا اس صورت میں قتل کرنے کا مطلب یہ ہے تیرے قتل کا سبب بنے گا ایسا ہی ہوا امیہ بدر کی لڑائی میں جانے پر راضی نہ تھا لیکن ابو جہل زبردستی اس کو پکڑ لے گیا اور خود بھی واصل جہنم ہوا۔ امیہ کو بھی ساتھ لیتا گیا۔ ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ہے امیہ نے کہا خدا کی قسم محمدؐ کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی ۱۲ منہ [4] تا کہ ڈر کے وقت اس پر سوار ہو کر بھاگ جاؤں جان بچاؤں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ الْآيَةَ

جاتا ہوں[۱]، جب امیہ نکلا تو رستے میں جہاں اترتا وہیں اونٹ کو اپنے پاس ہی باندھتا (تاکہ بھاگنے کا موقعہ ہاتھ سے نہ جائے) وہ برابر ایسے ہی احتیاط کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس کو قتل کرادیا[۲]

باب بدر کی لڑائی کا بیان[۳]

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا اور اللہ تعالیٰ بدر کی لڑائی میں تمہاری مدد کر چکا تھا جس وقت تم[۴] ذلیل[۵] تھے اس لیے اللہ سے ڈرتے رہو[۶] تاکہ تم شکر گذار ہو جب اے پیغمبر تو مسلمانوں سے کہہ رہا تھا کیا تم کو یہ بس نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لیے اتار دے بلکہ اگر تم (لڑائی) میں صبر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو (بھاگو نہیں) اور کافر اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو پروردگار پانچ ہزار نشاندار (یا عمدہ گھوڑوں پر سوار) فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا اور یہ جو اللہ نے فرشتوں کی مدد تمہارے لیے بھیجی تو تمہارے دلوں کو خوشی اور اطمینان دینے کے لیے ورنہ درحقیقت فتح خدا کی طرف سے ہے[۷] جو بڑا زبردست ہے حکمت والا اور فرشتوں کی مدد بھیجنے سے یہ بھی غرض تھی کہ کافروں کا ایک گروہ کاٹ ڈالے یا ان کو ایسا مغلوب کرے کہ وہ ناامید ہو کر لوٹ جائیں اور وحشی (بن حرب حبشی) نے کہا حمزہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا[۸] اور اللہ تعالیٰ نے[۹] فرمایا مسلمانو وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا[۱۰] ایک تم کو ضرور ملے گا اخیر تک۔

---

[۱] بعد اس کے لوٹ آؤں گا ۱۲ منہ [۲] بلال رضی اللہ عنہ نے یا رفاعہ بن رافع نے اس کو مار ڈالا مارے تلواروں سے اس کے جوڑ جوڑ کاٹ ڈالے اس کا قصہ ان شاء اللہ آگے آئے گا۔ ۱۲ منہ [۳] بدر ایک گاؤں تھا مشہور جو بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ کے نام سے آباد ہے یا بدر ایک کنوئیں کا نام ہے وہاں بڑے معرکہ کی لڑائی مسلمانوں اور قریش کے کافروں میں ۲ہجری میں ہوئی ۱۲ منہ [۴] دشمن کے مقابلہ میں ۱۲ منہ [۵] بے حقیقت بے سرو سامان ۱۲ منہ [۶] پیغمبر کا ساتھ نہ چھوڑو ۱۲ منہ [۷] ساز و سامان اور فوج کی کثرت سے کچھ نہیں ہوتا ۱۲ منہ [۸] جو امیر حمزہ کا قاتل ہے ۱۲ منہ [۹] صحیح یہ ہے کہ عدی بن نوفل بن عبد مناف کو امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ کہتے ہیں جبیر بن مطعم نے جو طعیمہ کا بھتیجا تھا وحشی سے کہا جو اس کا غلام تھا اگر تو حمزہ رضی اللہ عنہ کو مار ڈالے تو میں تجھ کو آزاد کر دوں گا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ [۱۰] سورۂ انفال میں ۱۲ منہ [۱۱] یا قافلہ یا کافروں کا لشکر ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳- حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ رض قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ

باب ۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب سے ان کے والد عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں کسی لڑائی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی آپ کو چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا سوا تبوک کی لڑائی کے اور بدر کی لڑائی میں جو میں پیچھے رہ گیا تو اس میں نہ جانے سے اللہ نے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں لڑنے کی نیت سے نہیں گئے تھے بلکہ قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے مگر اللہ نے ناگہاں مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بھڑا دیا[1]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں) فرمانا جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے۔ اس نے تمہاری فریاد سن لی فرمایا میں، لگاتار ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا[2] اور یہ مدد جو اللہ نے کی وہ صرف تم کو خوش کرنے اور تمہارے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے ورنہ فتح تو خدا کی طرف سے ہے۔ کیونکہ اللہ زبردست ہے حکمت والا یہ وہ وقت تھا جب تم کو بے ڈر بنانے کے لیے تم پر اونگھ ڈال رہا تھا اور تم کو پاک کرنے اور شیطان کی گندگی دور کرنے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس دینے اور تمہارے پاؤں جمانے کے لیے آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا یہ وہ وقت تھا جب اے پیغمبر تیرا مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں تم (جاکر) مسلمانوں کا دل مضبوط کرو اور میں ابھی ابھی کافروں کے دل میں دہشت ڈال دیتا ہوں تم ایسا کرنا ان کی گردنوں اوپر پور پور پر مارنا ان کی یہی سزا ہے کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے خلاف کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے

---

[1] ہرچند کعب بدر کی لڑائی میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے مگر چونکہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد جنگ کا نہ تھا اس لیے سب لوگوں پر آپ نے نکلنا واجب نہیں رکھا تھا۔ برخلاف جنگ تبوک کے اس میں سب مسلمانوں کو ساتھ جانے کا حکم تھا جو لوگ نہیں گئے اسی لیے ان پر عتاب ہوا ۱۲ منہ

[2] ربیع ابن انسؓ سے روایت ہے اللہ نے بدر کے دن مسلمانوں کو پہلے ہزار فرشتوں سے مدد کی پھر بڑھا کر تین ہزار کر دیئے پھر پانچ ہزار کر دیئے اس لیے یہ آیت سورۂ آل عمران کی آیت کے خلاف نہ ہوگی ۱۲ منہ

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

جو کوئی خلاف کرے اس کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ کا عذاب سخت ہے[1]

۴- حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَشْهَدًا لَاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے مخارق بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے ابن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مقداد بن اسود کی ایک ایسی بات دیکھی اگر وہ بات مجھ کو حاصل ہوتی تو اسکے مقابل میں کسی نیکی کو نہ سمجھتا سب سے زیادہ وہ مجھ کو پسند ہوتی ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[2] مشرکوں پر بددعا کر رہے تھے اتنے میں مقداد آن پہنچے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ[3] ہم اس طرح نہیں کہنے کے جیسے حضرت موسیٰؑ کی قوم نے ان سے کہا تھا تم اور تمہارا پروردگار دونوں جاؤ (جباروں سے لڑو) ہم تو آپ کے داہنے طرف بائیں طرف سامنے پیچھے (جدھر آپ فرمائیں گے یا جہاں آپ کا دشمن ہوگا اس سے لڑیں گے ابن مسعودؓ کہتے ہیں مقداد کو یہ کہتے ہی میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ چمکنے لگا آپ خوش ہو گئے[4]

۵- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا اللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنا وعدہ اور اقرار پورا کر[5] یا اللہ اگر تیری مرضی -

---

[1] اللہ ان سے بدلہ لے گا دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہونگی بعضے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ و رسول کی مخالفت کا اثر صرف آخرت ہی میں پڑے گا نہیں نہیں اللہ کا عذاب بہت سخت ہے دنیا میں بھی ایسے لوگ بچ نہیں سکتے آفت میں گرفتار ہوتے ہیں - دیکھو جب سے مسلمانوں نے قرآن اور حدیث کو چھوڑ دیا ان کی حکومت اور بادشاہت سب خاک میں مل گئی غیر قوم کی رعایا بن گئے اس سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی اور خرابی ہوگی ۱۲ منہ [2] جب صفراوادی میں پہنچے اور معلوم ہوا کہ قافلہ نکل گیا مشرک لڑنے کو تیار ہیں ۱۲ منہ [3] آپ کچھ فکر نہ کیجیے ۱۲ منہ [4] ہوا یہ تھا کہ بدر کے دن آنحضرتؐ قافلہ لوٹنے کی نیت سے لوگوں کو لے گئے تھے وہاں قافلہ تو نکل گیا فوج سے لڑائی آن پڑی آپ کا خیال تھا کہ شاید صحابیؓ لڑائی میں تامل کریں کیونکہ وہ اس قصد سے نہیں نکلے تھے جب مقداد نے یہ عرض کیا تو آپ خوش ہوئے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے پھر اور قریش کے مہاجرین نے آپ کو تسلی دی لیکن آپ مخاطب نہ ہوئے آپ کو انصار کا خیال تھا - کیونکہ بڑی جماعت انہی کی تھی مہاجرین تو ساٹھ ستر سے زائد نہ تھے اور انصار سے جو آپ نے عہد لیا تھا کہ مدینہ پر آپ کا کوئی دشمن آئے گا تو آپ کو بچائیں گے یہ لڑائی مدینہ میں نہ تھی نہ دشمن مدینہ پر چڑھ کر آئے تھے یہ حال دیکھ کر سعد بن معاذؓ اور دوسرے انصاریوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمارا خیال ہے ہم تو ہر طرح آپ کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہیں اگر آپ برک الغماد تک جو ایک دور دراز مقام تھا ہم کو لے جائیں تو ہم چلنے کو حاضر ہیں - اس وقت آپ خوش ہو گئے اللہ اللہ انصار کی بھی جان نثاری رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ منہ [5] وہ وعدہ یہ ہے کہ پیغمبروں کو غلبہ ہوگا - باقی بر صفحہ آئندہ ؎

besturdubooks.wordpress.com

إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُوبَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

یہی ہے (کہ یہ کافر غالب ہوں) تو پھر زمین میں تیرا پوجا کرنے والا رہنے والا نہیں کا ابوبکر صدیقؓ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بس کیجئے (دعا کرنے کی حد ہو چکی) اس وقت ڈیرے سے یہ آیت (سورہ قمر کی) پڑھتے ہوئے باہر نکلے اب یہ کافروں کا گروہ شکست پاتا ہے اور پیٹھ دکھاتا ہے

بَابٌ

باب

۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبدالکریم بن مالک نے خبر دی انہوں نے مقسم سے سنا جو عبداللہ بن حارث کے غلام تھے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے تھے (سورہ نساء کی) اس آیت سے جو مسلمان جہاد نہ کر کے گھروں میں بیٹھ رہیں وہ ان کے برابر نہیں ہو سکتے[۱] وہ لوگ مراد ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے جو اس میں شریک نہیں ہوئے۔

بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

باب جنگ بدر میں جو مسلمان شریک تھے ان کا شمار

۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں اور عبداللہ بن عمرؓ دونوں (بدر کے دنوں میں) چھوٹے (نا بالغ) سمجھے گئے[۲]

حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ نَيِّفًا وَأَرْبَعِينَ

دوسری سند امام بخاری کہتے ہیں اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں اور عبداللہ ابن عمرؓ دونوں بدر کی لڑائی میں کم سن سمجھے گئے اور بدر کی لڑائی میں مہاجرین کا شمار کچھ اوپر ساٹھ آدمی کا تھا اور انصار (دو سو) چالیس پر کچھ تھے (سب تین سو دس یا

سابقہ حاشیہ: ؎ جیسے اس آیت میں ہے ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون ابن اسحٰق کی روایت میں ہے کہ جب قریش کے کافر سامنے آئے تو آپ نے یوں دعا کی یا اللہ یہ قریش کے لوگ بڑے غرور اور فخر سے تیرے پیغمبر سے لڑنے اور تیرے پیغمبر کو جھٹلانے کو آرہے ہیں یا اللہ اپنی مدد بھیج جس کا تو نے وعدہ کیا ہے ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ہذا ؎۱ کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ آپ آخری پیغمبر ہیں اب دوسرا کوئی پیغمبر دنیا میں آنے والا نہیں تو اگر یہ گروہ ہلاک کر دیا گیا تو ساری زمین میں مشرک ہی مشرک رہ جائیں گے ۱۲ منہ ؎۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑائی میں جانے سے پہلے مسلمان دکھلائے جاتے تو جو لوگ جہاد کے قابل ہوتے ان کو آپ اجازت دیتے جو قابل نہ ہوتے ان کو منظور نہ کرتے چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ بدر کے دن آپ کے سامنے پیش کئے گئے اس وقت ان کی عمر تیرہ برس کی تھی آپ نے نامنظور کیا پھر احد کے دن پیش کئے گئے اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی جب بھی آپ نے نامنظور کیا ۱۲ منہ ؎۳ جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کریں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَبِاثْنَتَيْنِ.

۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض يَقُولُ حَدَّثَنِيْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوْا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَازُوْا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔

۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلٰى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَمِائَةٍ

۱۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ رض عَنِ الْبَرَاءِ رض۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تین سو تیرہ یا تین سو ستر یا تین سو انیس تھے[۵۱]

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحٰق نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ بدر کی جنگ میں جو لوگ شریک تھے ان کا شمار وہی تھا جو طالوت[۵۲] (بادشاہ) کے ساتھ والوں کا تھا جو نہر کے پار گئے تھے یعنے تین سو دس پر کئی آدمی براء رض نے کہا طالوت کے ساتھ نہر پار وہی لوگ گئے تھے جو ایماندار تھے (بے ایمان سب پانی غٹاغٹ پی کر نہر پر رہ گئے تھے)۔

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رض سے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یوں کہا کرتے تھے کہ بدر والوں کا شمار وہی تھا جو طالوت کے ساتھ والوں کا تھا جو طالوت کے ساتھ نہر پر گئے تھے یعنے تین سو دس پر کئی آدمی اور وہی لوگ طالوت کے ساتھ نہر پر گئے تھے جو ایمان دار تھے۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رض سے۔

دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء ابن عازب رض سے انہوں نے کہا ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ بدر کی جنگ والوں کا شمار تین سو دس پر کئی آدمی کا تھا جتنے لوگ طالوت کے ساتھ نہر پار گئے تھے اور طالوت کے ساتھ نہر پار وہی گئے تھے جو ایمان دار تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں

[۵۱] اور مشرک ایک ہزار یا سات سو پچاس تھے اور مسلح اور باسامان۔ اور مسلمان بے سامان جب بھی اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی ۱۲ منہ [۵۲] طالوت بنی اسرائیل کا ایک بادشاہ تھا جس کا قصہ مشہور اور قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيْدِ وَ أَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

۱۱- حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلٰى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا

شیبہ اور عتبہ اور ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے بد دعا کرنا اور ان کا مارا جانا۔

مجھ سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق سبیعی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف منہ کیا اور قریش کے کئی کافروں کے لیے بد دعا کی[۱] شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے عبداللہ بن مسعودؓ کہتے خدا گواہ ہے میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر کے میدان میں پڑا دیکھا دھوپ کی گرمی سے ان کی لاشیں بدبودار ہوگئی تھیں۔ اس دن بڑی گرمی تھی۔

بَابُ قَتْلِ أَبِيْ جَهْلٍ

باب ابوجہل کا مارا جانا۔

۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَتٰى أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم کو قیس بن ابی حازم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ جنگ بدر میں ابوجہل کے پاس آئے اس میں کچھ جان باقی تھی[۲] ابوجہل نے کہا بھلا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے جس کو تم نے مارا؟[۳]

۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان نے ان سے انسؓ نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عمرو بن خالد

[۱] جب انہوں نے سجدے میں اوجھڑی آپ کی پیٹھ پر ڈال دی تھی ۱۲ منہ [۲] اس کی گردن پر پاؤں رکھا اور کہا اللہ کے دشمن آخر اللہ نے تجھ کو ذلیل کیا ۱۲ منہ [۳] یعنے میں ان تمام لوگوں میں جو مارے گئے۔ سب سے بڑا اور سب کا سردار ہوں مجھے کیا غم ہے مردود نے مرتے وقت بھی غرور اور تکبر نہ چھوڑا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہا مجھ سے بھی زیادہ کسی شخص کا عجیب واقعہ ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو یعنے میرا مارا جانا بڑا عجیب معاملہ ہے کہ اپنے قوم والوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ بعضی روایتوں میں ھل اعزی ہے۔ یعنے مجھ سے زیادہ کون شخص ہے جس کا عذر زور دار ہو کیونکہ میں کچھ غیر لوگوں کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا۔ میں معذور ہوں بعضوں نے ھل اعمد کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ تم کیا فخر کرتے ہو میں بھی آخر ایک شخص ہوں۔ جس کو تم نے مار ڈالا یعنے احد من الناس ہوں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ آأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ۔

نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن صحابہؓ سے، فرمایا ابوجہل کو کون دیکھ کر اس کی خبر لاتا ہے[۱] یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ گئے دیکھا تو عفراء کے دونوں بیٹوں معاذ اور معوذ) نے اس کو (تلواروں) سے اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو رہا ہے (مرنے کے قریب ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر پوچھا کہ تو ہی ابوجہل ہے۔ وہ کیا کہنے لگا بھلا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے۔ جس کو تم نے قتل کیا یا یوں کہنے لگا اس شخص سے کون بڑھ کر ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو[۲]۔ احمد بن یونس نے اپنی روایت میں یوں کہا عبداللہ نے کہا تو ابوجہل ہے (بغیر استفہام کے)

۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا ابوجہل کو دیکھ کر اس کی کون خبر لاتا ہے یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اس کو اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے اس نے جواب دیا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے جس کو اس کی قوم نے یا تم لوگوں نے مارا ہے[۳]

۱۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنّٰى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ

مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم کو معاذ بن معاذ نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا کہا ہم کو انس بن مالک نے خبر دی پھر ایسی ہی حدیث بیان کی۔

---

[۱] کم بخت زندہ ہے یا مارا گیا ۱۲ منہ [۲] یہ راوی کی شک ہے یعنے سلیمان تیمی کی دوسری روایت میں یوں ہے وہ کہنے لگا کاش مجھ کو کسانوں نے نہ مارا ہوتا کسانوں سے اس نے انصار کو مراد لیا ان کو ذلیل سمجھا ایک روایت میں ہے کہ پھر عبداللہ بن مسعودؓ اس کا سر کاٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے اللہ کا شکر کیا کھڑے ہو کر ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اس امت کا فرعون مارا گیا عبداللہ بن مسعودؓ نے اس مردود کے ہاتھ سے مکہ میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائی تھیں ان کا دل جلا ہوا تھا اللہ نے ان کو یہ دن دکھایا کہ دشمن اس طرح ذلیل و خوار پڑا تھا انہوں نے اس کی ڈاڑھی پکڑی سر کاٹا ۱۲ منہ [۳] ایک روایت میں ہے کہ جب ابن مسعودؓ نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا تو مردود کیا کہنے لگا ارے ذلیل بکریاں چرانے والے تو سخت مقام پر چڑھ گیا پھر انہوں نے اس کا سر کاٹ لیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے یوسف بن ماجشون سے یہ حدیث لکھی انہوں نے صالح بن ابراہیم سے روایت کی انہوں نے اپنے والد ابراہیم سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے پھر یہی قصہ عفراء کے دونوں بیٹوں کا بیان کیا۔

١٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ

مجھ سے محمد بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد[۱] سے وہ کہتے تھے ہم سے ابو مجلز لاحق بن حمید نے بیان کیا انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا قیامت کے دن سب سے پہلے[۲] میں پروردگار کے سامنے جھگڑا چکانے کے لیے دو زانو بیٹھوں گا قیس بن عباد نے کہا اسی باب میں (سورۂ حج کی) یہ آیت اتری یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن جو اپنے پروردگار کے مقدمہ میں جھگڑے دونوں فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے ایک طرف سے حمزہ اور علیؓ اور عبیدہ یا ابو عبیدہ ابن حارث بن عبدالمطلب (مسلمانوں کی طرف سے) اور (دوسری طرف سے) شیبہ اور عتبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ[۳]

١٨- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے ابوذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن اخیر تک قریش کے چھ آدمیوں کے باب میں اتری علیؓ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن حارث ایک فریق اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ایک طرف

١٩- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے بیان کیا کہا ہم سے یوسف بن یعقوب نے وہ بنی ضبیعہ کے محلہ میں اترا کرتے تھے اور بنی سدوس کے غلام تھے

۱؎ سلیمان بن طرخان ۲؎ یعنے اس امت کے لوگوں میں ۱۲ منہ ۳؎ کافروں کی طرف سے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ

انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان نے بیان کیا انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن اخیر تک ہم لوگوں کے باب میں اتری۔

٢٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع بن جراح نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے یہ آیتیں ہذان خصمان اخیر تین آیتوں تک ان چھ آدمیوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن مقابل ہوئے تھے الیسی ہی حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری ۔

٢١۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو ہاشم نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس سے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے۔ یہ آیت ہذان خصمان اختصموا فی ربہم (سورۂ حج کی) ان لوگوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے تھے حمزہ اور علی اور عبیدہ (مسلمانوں کی طرف سے) اور عتبہ اور شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے اور ولید بن عتبہ (کافروں کی طرف سے)[1]

٢٢۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ۔

مجھ سے احمد بن سعید ابو عبداللہ اشقر نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور سلولی نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحٰق سبیعی سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نا معلوم) نے میرے سامنے براء بن عازبؓ سے پوچھا کیا حضرت علیؓ بدر کی لڑائی میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں شریک کیا مقابلہ کے لیے میدان میں نکلے تھے اور تلے اوپر دو زرہیں۔

[1] ہوا یہ کہ بدر کے دن کافروں کی طرف سے یہ تین شخص میدان میں نکلے اور کہنے لگے ای محمدؐ ہم سے لڑنے کے لیے لوگوں کو بھیجو ادھر سے انصار مقابلہ کو گئے تو کہنے لگے ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے ہم تو اپنی برادری والوں سے یعنی قریش سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمزہ اٹھ اے علی اٹھ اے عبیدہ اٹھ حمزہ شیبہ کے مقابل ہوئے اور علی ولید کے اور عبیدہ عتبہ کے حمزہ نے شیبہ کو اور علیؓ نے ولید کو مار لیا اور عبیدہ عتبہ دونوں ایک دوسرے پر وار کر رہے تھے علیؓ اور حمزہؓ نے جا کر عتبہ کو مار لیا اور عبیدہ کو میدان جنگ سے اٹھا لائے ۱۲ منہ سورہ حج کی

besturdubooks.wordpress.com

پہنے تھے [1]

۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے یوسف بن ماجشون نے انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے والد (ابراہیم) سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف رضی سے انہوں نے کہا مجھ سے اور امیہ بن خلف سے ایک تحریر ہو گئی تھی [2] پھر بدر کے دن امیہ اور اس کے بیٹے (علی) کے قتل ہونے کا قصہ بیان کیا اور یہ کہا بلال بدر کے دن مسلمانوں سے کہنے لگے اگر امیہ بن خلف بچ گیا تو میں (آخرت میں عذاب سے) بچ نہیں سکتا۔

۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِينِي

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید نخعی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی اس میں [3] سجدہ کیا آپ کے ساتھ (اس وقت) جتنے لوگ تھے (مسلمان کافر) سب نے سجدہ کیا مگر ایک بڈھے (امیہ بن خلف) نے کیا کیا ایک مٹھی لی اور اپنی پیشانی تک لگالی کہنے لگا بس مجھ کو یہی کافی ہے (سجدہ کے بدل عبداللہ

[1] اس شخص کو حضرت علی رضی کی کم سنی کی وجہ سے یہ گمان ہوا ہوگا کہ شاید آپ جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے ہوں براء رضی نے اس کا غلط گمان رفع کر دیا کہ لڑائی میں نکلنا کیا مقابلہ کے لیے میدان میں نکلے اور ولید بن عتبہ کو واصل جہنم کیا سبحان اللہ حضرت علی رضی کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا ولید کو اس طرح مارا پھر جنگ خندق میں عمرو بن عبدود بڑے پہلوان کو قتل کیا جنگ خیبر میں مرحب کو جو یہودیوں کا بڑا نامور سپاہی تھا جنگ صفین میں معاویہ رضی کے غلام کو مار ڈالا تھا خود جا کر قتل کیا غرض حضرت علی شجاعت بلانہ اور قوت رستمانہ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ زہد اور تقویٰ اور علم باطن میں تمام اولیاء اللہ کے سردار تھے اسی لیے آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں ایک رافضی اذان میں کہنے لگا اشہد ان علیاً ولی اللہ بعضے لوگوں نے اس پر فساد کرنا چاہا میں نے یہ کہا تم اس کلمہ پر کیوں ناراض ہوتے ہو میں تو اس سے بڑھ کر کہتا ہوں اشہد ان علیاً امام الاولیاء ہر چند اذان میں یہ کلمہ آنحضرت سے ماثور نہیں اس وجہ سے بدعت ہوگا لیکن فی نفسہ اس کا مضمون صحیح ہے کہ جب کوئی یہ کہے اشہد ان علیاً ولی اللہ تو ہم کہیں گے صدقت و بررت بل ہو امام الاولیاء و قدوۃ الاصفیاء امیر المومنین و یعسوب الصالحین رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [2] کہ امیہ مکہ میں عبدالرحمٰن وغیرہ کی جائداد وغیرہ محفوظ رکھے اس کے بدل عبدالرحمٰن امیہ کی جائداد وغیرہ کی مدینہ میں حفاظت کریں گے کہتے ہیں اس دستاویز میں عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنا نام عبدالرحمٰن لکھا تو امیہ مردود کہنے لگا میں رحمٰن نہیں پہچانتا جو تمہارا نام جاہلیت کے زمانے میں تھا وہی لکھو یعنی عبد عمرو ۱۲ منہ [3] بلال رضی پہلے امیہ ہی کے غلام تھے مردود نے ان کو سخت سخت تکلیفیں دی تھیں آخر بلال رضی ہی نے اس کو مارا کہتے ہیں عبدالرحمٰن بن عوف امیہ کو بچانے کے لیے اس پر آڑے پڑ گئے مگر مسلمانوں نے تلواریں گھسیڑ گھسیڑ کر اس کو گھونس کی طرح مار ڈالا عبدالرحمٰن کے بھی کچھ چھیٹ آئی [4] فاسجدوا للہ واعبدوا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا.

۲۵- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ: بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ: ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ

بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے اس بڈھے کو اخیر میں دیکھا بدر کے دن الکفر ہی کی حالت میں مارا گیا[۵۱]

مجھ کو ابراہیم بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام یوسف نے بیان کیا انہوں نے معمر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد، عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے کہا زبیر کو تین گہرے زخم لگے تھے ان میں ایک مونڈھے پر تھا میں (بچپنے میں) اپنی انگلیاں اس میں گھسیڑا کرتا عروہ نے کہا ان میں دو زخم تو بدر کے دن لگے تھے اور ایک یرموک کی لڑائی میں[۵۲] عروہ نے کہا جب عبداللہ بن زبیرؓ حجاج ظالم کے ہاتھوں شہید ہوئے[۵۳] تو عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگا عروہ تم اپنے والد زبیر کی تلوار پہچان سکتے ہو میں نے کہا ہاں اس نے کہا اس کی نشانی کیا ہے میں نے کہا بدر کی لڑائی میں اس کی دھار ایک طرف سے ذرا ٹوٹ گئی تھی عبدالملک نے کہا عروہ تو سچ کہتا ہے پھر نابغہ شاعر کا یہ مصرعہ پڑھا۔ لڑتے لڑتے ان کی تلواروں کی دھاریں ٹوٹی ہیں[۵۴] پھر عبدالملک نے وہ تلوار عروہ کو دے دی ہشام بن عروہ کہتے ہیں ہم نے آپس میں اس تلوار کی قیمت لگائی تو تین ہزار درم اس کی قیمت اٹھی اور ہمارے لوگوں میں سے ایک شخص (عثمان بن عروہ) نے (یہ قیمت دے کر) وہ تلوار لے لی مجھے آرزو رہ گئی (کاش) میں اس کو لے لیتا[۵۵]

۲۶- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ سَيْفُ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا میرے (والد) زبیر کی تلوار پر چاندی کا زیور تھا ہشام کہتے ہیں میرے والد عروہ

---

[۵۱] یہ حدیث اوپر باب سجدۃ النجم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۲] یرموک ملک شام میں ایک مقام کا نام تھا۔ وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۵ھ میں مسلمانوں اور نصاریٰ سے جنگ عظیم ہوئی تھی مسلمانوں کے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے اور نصاریٰ کا سردار باہان تھا اس جنگ میں چار ہزار مسلمان شہید ہوئے اور نصاریٰ ایک لاکھ پانچ ہزار مارے گئے چالیس ہزار قید ہوئے بدری صحابی ایک سو اس جنگ میں شریک تھے ۱۲ منہ [۵۳] اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے عیب کوئی ان میں ہے تو بس یہی ایک عیب ہے۔ اور یہ کلام مدح ہے بصورت ذم ۱۲ منہ [۵۴] باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ اس حدیث سے زبیر کا بدر والوں میں ہونا نکلتا ہے ۱۲ منہ [۵۵] اور حجاج نے ان کا کل سامان عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا ۱۲ منہ ۞

besturdubooks.wordpress.com

عُرْوَةُ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ رض عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَقَالَ إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ۔ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا۔

۲۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ

کی تلوار پر بھی چاندی کا زیور تھا (شاید وہی زبیرؓ کی تلوار ہوگی)

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا یرموک کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے زبیرؓ سے کہا چلو کافروں پر حملہ کرو ہم تمہارے ساتھ حملہ کریں گے انہوں نے کہا دیکھو میں حملہ کروں تم نہ کرو تو جھوٹے ہو گے انہوں نے کہا نہیں ہم ضرور حملہ کریں گے (جھوٹے نہیں بننے کے) خیر زبیر نے حملہ کیا اور کافروں کی صفیں چیرتے ہوئے ان کو مارتے ہوئے اپار نکل گئے ان کے ساتھ کوئی ایک بھی نہ رہا[1] پھر وہاں سے اپنے لوگوں کی طرف لوٹے تو روم کے کافروں نے ان کے گھوڑے کی باگ تھام لی اور ان کے مونڈھے پر دو ماریں لگائیں ان ماروں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کے دن لگی تھی عروہ کہتے ہیں میں بچپنے میں ان زخموں میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا[2] عروہ نے کہا یرموک کی لڑائی میں زبیر کے ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی تھے حالانکہ ان کی عمر اس وقت دس (بارہ) برس کی تھی زبیر نے عبداللہ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے (حفاظت کے لیے) ایک شخص کے سپرد کر دیا تھا۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے روح بن عبادہ سے سنا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا انس نے ابو طلحہ انصاری سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک گندے ناپاک کرنے والے کنویں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور آنحضرت

[1] سب پیچھے رہ گئے ۱۲ منہ [2] یہ اگلی روایت کے خلاف ہے جس میں بدر کے دن دو زخم اور یرموک کے دن ایک زخم لگنا مذکور ہے حافظ نے کہا ابن مبارک کی روایت زیادہ اعتماد کے لائق ہے بہ نسبت معمر کی روایت کے ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

خَبِيثٍ مُخْبِثٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نُرٰى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنَقِيمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا۔

۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ رح حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

کا قاعدہ یہ تھا جب کسی قوم پر غالب آتے تو تین راتیں انہی کے مقام میں ٹھیرتے یا ٹھیرنا کرتے (گزارتے) بدر میں بھی تین دن رہے تیسرے دن آپ نے حکم دیا اونٹنی پر زین کسا گیا پھر آپؐ چلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی چلے وہ سمجھے شاید آنحضرتؐ کسی کام کے لیے جا رہے ہیں خیر آپؐ چلتے چلتے اس کنویں کے مینڈ پر کھڑے ہوئے اور قریش کے کافروں کو[۱] نام بنام آواز دینے لگے ان کا نام لیتے اور ان کے باپوں کا فرماتے فلانے فلانے کے بیٹے فلانے فلانے کے بیٹے[۲] اب تم کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا فرمانا مان لیتے ہم سے تو جس کے ثواب اور اجر کا ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پالیا تم سے جس عذاب کا پروردگار نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی وہ پایا یا نہیں۔ ابوطلحہ نے کہا یہ سن کر حضرت عمر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی لاشوں سے بات کرتے ہیں جن میں جان نہیں (بھلا وہ کیا سنیں گے) آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ میں جو باتیں کر رہا ہوں تم ان کو ان سے زیادہ نہیں سنتے (انہی کے برابر سنتے ہو) قتادہ نے اس حدیث کی تفسیر میں یہ کہا اللہ نے اس وقت ان مردوں کو جلا دیا تھا[۳] ان کو تنبیہ کرنے اور ذلیل کرنے اور بدلہ لینے اور افسوس دلانے اور شرمندہ کرنے کے لیے[۴]

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عطاء

[۱] جن کی لاشیں اس میں ڈال گئی تھیں ۱۲ منہ [۲] امام احمد کی روایت میں یوں ہے۔ آپ نے پکارا یا عتبہ بن ربیعہ یا شیبہ بن ربیعہ یا امیہ بن خلف حالانکہ امیہ اس کنویں میں نہیں ڈالا گیا تھا مگر وہیں کہیں قریب اس کو مٹی میں تھوپ دیا تھا اس لیے اس کو بھی آواز دی ۱۲ منہ [۳] ان میں جان ڈال دی تھی ۱۲ منہ [۴] حافظ نے کہا قتادہ کی غرض اس تفسیر سے ان لوگوں کا رد کرنا ہے جو کہتے ہیں کہ مردے نہیں سنتے یعنی سماع موتی کے منکر ہیں حضرت عائشہ سے ایسا ہی منقول ہے اور معتزلہ اور حنفیہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے لیکن محققین اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ مردے زندوں کا کلام سنتے ہیں اور بے شمار حدیثیں اس باب میں وارد ہیں جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں نقل کیا ہے اگر مردے سنتے نہ ہوتے تو پھر قبروں پر جا کر سلام کیوں مشروع ہوتا اور قرآن شریف میں جو آیا ہے۔ انک لا تسمع الموتی اس سے اسماع کی نفی نکلتی ہے۔ نہ سماع کی اور اسماع یعنے مردوں کو زندوں کی آواز سنانا بیشک اللہ کا کام ہے قسطلانی نے کہا ابن اسحاق نے مغازی میں اور امام احمد نے حضرت عائشہ رضؓ سے ابوطلحہ کے موافق یہ حدیث نکالی اگر یہ روایت محفوظ ہو تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے خیال سے رجوع کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو وَهُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللّٰهِ وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ

بن ابی رباح سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے (سورہ ابراہیم کی) اس آیت کی تفسیر میں کہا اے پیغمبر کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کے احسان کے بدل ناشکری کی قسم خدا کی ان لوگوں سے مراد قریش کے کافر ہیں عمرو بن دینار نے کہا اس آیت میں، لوگوں سے مراد قریش ہیں اور اللہ کے احسان سے مراد آنحضرتؐ کی ذات ہے دارالبوار سے مراد دوزخ ہے یعنی بدر کے دن ان لوگوں نے اپنی قوم کو دوزخ رسید کیا۔

۳۰۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ فَقَالَتْ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِخَطِيْئَتِهٖ وَذَنْبِهٖ وَاِنَّ اَهْلَهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ الْاٰنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيْبِ وَفِيْهِ قَتْلٰى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَّا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ اِنَّمَا قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا ذکر آیا کہ مردے پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے[1] انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مردے پر اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اور اس کے عزیز اس پر روتے رہتے ہیں (ان کو یہ خبر نہیں کہ مردے کا کیا حال ہے اور یہ ویسا ہی مضمون ہے، جیسے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے گڑھے پر کھڑے ہوئے اس میں مشرکوں کی لاشیں تھیں جو بدر کے دن مارے گئے تھے آپ نے فرمایا وہ میرا کہنا سن رہے ہیں حالانکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اب ان کو معلوم ہوگیا کہ جو میں کہتا تھا (شرک چھوڑو اللہ پر ایمان لاؤ) سچ تھا پھر حضرت عائشہؓ نے (سورۂ نمل کی) یہ آیت اے پیغمبر تو مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا اور (سورۂ فاطر کی) یہ آیت اے پیغمبر تو قبر والوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا پڑھی[2] عروہ کہتے ہیں۔

[1] کہتے ہیں یہ مضمون عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلعم سے روایت کیا تھا ۱۲ منہ [2] ان دونوں آیتوں سے حضرت عائشہ نے نفی سماع موتیٰ پر دلیل لی اُن کو اصل ٹھہرایا اور حدیث کی تاویل کی قسطلانی نے کہا جماعت مفسرین کا یہ قول ہے کہ موتیٰ اور من فی القبور سے ان آیتوں میں کافر مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ حق باتیں سن کر ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے جیسے وہ کافر جو مر گئے قبر میں چلے گئے ہدایت اور دعوت سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو یہ سنانے سے ان کو فائدہ نہ پہنچا سکنا مراد ہے اس صورت میں آیتوں سے سماع موتیٰ کی نفی نہیں نکلتی باقی آئندہ

بر حاشیہ: [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

فِي الْقُبُوْرِ تَقُوْلُ حِيْنَ تَبَوَّءُوْا مَقَاعِدَهُمْ مِّنَ النَّارِ

۱۳۱- حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

حضرت عائشہ رض کا مطلب مردوں کو نہ سنا سکنے سے جس کا بیان ان آیتوں میں ہے ا یہ ہے کہ جب وہ دوزخ میں اپنے ٹھکانے پہنچ جائیں گے لہ

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے

بقیہ سابقہ حافظ نے کہا یہ حدیث ما انتم باسمع من ہولا صرف ابن عمر رض نے روایت نہیں کی بلکہ حضرت عمر اور ابوطلحہ نے بھی ایسی ہی روایت کی اور طبرانی نے ابن مسعود رض سے اور عبداللہ بن سیدان سے ایسا ہی نکالا اس میں یوں ہے، وہ تمہاری طرح سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے اور خود حضرت عائشہ رض سے بھی ابن اسحاق نے ایسا ہی نکالا اس کی اسناد جید ہے مترجم کہتا ہے آیت اور حدیث میں مخالفت نہیں آیت کا مطلب حدیثوں کے موافق لینا چاہیے تو آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو تم اس طرح نہیں سنا سکتے کہ وہ تمہاری بات کا جواب دیں ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ہذا لہ یعنے قبر میں یا قبر پر ان کی روح نہ رہے اس وقت تم مردوں کو سنا نہیں سکتے عروہ نے گویا حدیثوں میں اور آیتوں میں یوں تطبیق کی کہ حضرت عائشہ کا اگر یہ مطلب ہوتا تو وہ ابن عمر کی روایت کا کیوں رد کرتیں کیونکہ ممکن ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مشرکین کو پکارا اس وقت تک ان کی ارواح وہیں ہوں ابھی دوزخ میں نہ بھیجی گئی ہوں مترجم کہتا ہے اکثر اہلحدیث جو سماع موتی کو مانتے ہیں اس سے یہی مطلب ہے کہ مومنوں کی قبروں پر جاکر جو ہم ان کو سلام کرتے ہیں تو اس کی اطلاع ان کی ارواح کو ہوتی ہے اور کبھی وہ اپنے زائر کا آنا اور اس کا سلام کرنا پہچان لیتے ہیں اور کبھی زائر سے ان کو ایک طرح کا انس بھی پیدا ہوتا ہے جیسے زندگی کی حالت میں ملاقات سے ایک انس اور رشتہ اتحاد پیدا ہوتا ہے مگر اہل حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں یہ مردے زندوں کی سن لیتے ہیں ممکن ہے کہ جس وقت زائر ان کی قبر پر بھی زیارت کو جائے وہ اپنی حالت میں مستغرق ہوں اور زائر کی طرف ان کو التفات نہ ہو اور یہ کبھی کبھی سن لینا بھی مخصوص ہے قبر سے یعنے جب ان کی قبر پر جاکر سلام کرو تو وہ سنتے ہیں لیکن دوسرے مقاموں سے ان کا سننا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی میری قبر پر آن کر درود پڑھے تو میں خود سن لیتا ہوں اور جو کوئی دور سے پڑھے تو فرشتے مجھ کو لاکر پہنچاتے ہیں تو تو اب دوسرے اولیاء اللہ یا بزرگ دور دور سے پکارنے والے کی کیوں کر سنیں گے بعضے لوگ یوں دلیل لاتے ہیں کہ نماز میں جو السلام علیک ایہا النبی پڑھا کرتے ہیں تو ای ندا کا کلمہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ص دور دور کی سن لیتے ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ نماز میں ایہا النبی بطریق ندا کے نہیں پڑھا جاتا ہے نماز کے اذکار جو آنحضرت سے ماثور ہیں اسی طرح بطریق حکایت کے پڑھے جاتے ہیں جیسے قرآن میں یا ایہا النبی یا یا ایہا الرسول پڑھتے ہیں اس کے علاوہ بعضے صحابہ سے منقول ہے کہ وہ اسی وہم کو رفع کرنے کے لیے آنحضرت کی وفات کے بعد التحیات میں یوں پڑھا کرتے تھے السلام علی النبی اب جو کوئی قبر شریف کے سوا اور کہیں سے یوں کہے یا رسول اللہ تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر یہ اعتقاد رکھ کر کہے کہ آنحضرت ص ہر جگہ اور ہر مقام سے پکارنے والے کی سن لیتے ہیں تب وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہر جگہ اور ہر مقام سے سن لینا یہ صفت الہی ہے یعنے سمع محیط جو اللہ کے سوا اور کسی کیلئے ایسا سمع یا ایسی بصر یا ایسا علم ثابت کرے تو وہ مشرک ہو گیا اگر یہ اعتقاد نہیں ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرت خاص زمین والوں کی یا ایک قطعہ کی سن لیتے ہیں یا آنحضرت کو بہ نسبت دوسروں کے سمع کی قوت کچھ زیادہ ہے تو کافر نہیں ہوا مگر اس کا یہ خیال غلط ہے۔ اس لیے کہ کوئی دلیل شرعی اس پر قائم نہیں ہوئی اور نہ ایسے پکارنے میں کوئی ثواب اور اجر ہوگا۔ بلکہ ایک فعل لغو ہوگا اگر کوئی شخص اٹھتے بیٹھتے ہر وقت یا بہ طور وظیفہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک یا یا رسول اللہ کہا کرے یا اور کسی ولی کا نام لیا کرے جیسے حضرت علی رض یا غوث پاک کا وہ بھی مشرک ہو گیا اس لیے کہ ذکر ایک عبادت ہے خاص اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیئے۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ رَضِ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ۔

بَابُ ٩ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

٣٢- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ۔

٣٣- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَّالزُّبَيْرَ

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور مشرکوں کو جو مارے گئے تھے مخاطب کر کے فرمایا یہ تمہارے پروردگار نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ تحقیق تم نے پایا پھر فرمایا یہ لوگ اس وقت میرا کہنا سنتے ہیں ابن عمرؓ کی یہ روایت حضرت عائشہؓ سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا ان لوگوں کو اب معلوم ہو گیا جو میں ان سے کہتا تھا وہ سچ تھا پھر انہوں نے سورۂ نمل کی یہ آیت پڑھی اے پیغمبر تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اخیر آیت تک ۔

باب جو صحابہ جنگ بدر میں شریک ہوئے انکی فضیلت

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحٰق (ابراہیم بن محمد فزاری) انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے حارثہ بن سراقہؓ بدر کے دن شہید ہوئے[۵۱] وہ لڑکے تھے انکی والدہ ربیع بنت نضر انسؓ کی پھوپھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہنے لگیں یارسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اب اگر وہ بہشت میں (چین سے) ہے تو میں صبر کروں[۵۲] ثواب کی امید رکھوں اگر کسی اور (برے) حال میں ہے تو آپ دیکھیے میں کیا کرتی ہوں (کیسا روتی پیٹتی ہوں) آپ نے فرمایا افسوس کیا تو دیوانی ہے کیا بہشت ایک ہی بہشت ہے (اللہ کی) بہت سی بہشتیں ہیں اور تیرا بیٹا حارثہ تو فردوس میں ہے[۵۳]

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن ادریس نے خبر دی کہا میں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن حبیب) اسلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور ابو مرثد غنوی اور زبیر تینوں کو بھیجا ۔ تینوں گھوڑے پر سوار تھے

---

۵۱ حوض پر پانی پی رہے تھے ابن عرفہ نے ایک تیر مارا ۱۲ منہ ۵۲ خیر مجھ سے جدا مگر اچھا تو ہے ۱۲ منہ ۵۳ جو سب بہشتوں سے بلند ہے ۱۲ منہ

bestudybooks.wordpress.com

وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ
خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا
كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِيْ بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ
فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيْرُ عَلٰى بَعِيْرٍ لَّهَا حَيْثُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا
الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنَخْنَاهَا
فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ
الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ
أَهْوَتْ إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ
فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَ
الْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللّٰهِ
مَا بِيْ أَنْ لَّا أَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُّ أَنْ يَّكُوْنَ
لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ
أَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ
إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيْرَتِهِ مَنْ يَّدْفَعُ
اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا
تَقُوْلُوْا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رض إِنَّهُ

فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ مدینہ کے درمیان) وہاں ایک مشرک عورت ملے گی (اس کا نام سادہ تھا) اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے (مکہ کے) مشرکوں کے نام پر (وہ اس سے لے آؤ) حضرت علیؓ کہتے ہیں (ہم چلے روضہ خاخ میں) جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہیں ہم نے اس کو پایا وہ ایک اونٹ پر جا رہی تھی ہم نے اس سے کہا لا خط نکال اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا تلاشی لی تو کوئی خط نہ ملا[1] آخر ہم نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا جھوٹ نہیں ہو سکتا خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کر کے دیکھیں گے جب اس نے اتنی سختی دیکھی تو (مجبور ہو کر) اپنے نیفے پر ہاتھ ڈالا ایک چادر کی تہ بند باندھے ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا[2] خیر ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (خط پڑھا گیا) حضرت عمرؓ عرض کیا یا رسول اللہ حاطب نے اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت (دغابازی) کی آپ اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں آپ نے حاطب کو بلا کر (ان) سے پوچھا حاطب تو نے یہ کیا کیا حاطبؓ نے عرض کیا خدا کی قسم بھلا مجھ کو کیا جنون ہوا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں (یا خدا کی قسم میں تو دل سے اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہوں) میری غرض اس خط کے لکھنے سے صرف اتنی ہی تھی کہ قریش کے کافروں پر میرا کچھ احسان ہو جائے اس کے لحاظ سے میرے بال بچوں جائیداد وغیرہ کو (تباہ نہ کریں) اللہ ان کے ہاتھ سے بچائے رکھے (آپ جانتے ہیں آپ کے دوسرے اصحاب کے (مکہ میں) عزیز و اقربا ہیں جن کی وجہ سے ان کا گھر بار مال سب بچا ہوا ہے) اللہ بچاتا ہے (میرا کوئی ایسا عزیز وہاں نہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حاطب کا بیان سن کر) فرمایا سچ کہتا ہے اس کو اچھا ہی کہو (مسلمان سمجھو منافق ہو وغیرہ ایسے لفظ نہ کہو) حضرت عمرؓ

[1] بعض روایتوں میں ہے جوڑے میں سے نکالا ۱۲ منہ [2] کافروں کو ہمارے آنے کی خبر دے دی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَلأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ.

بَابٌ

۳۴۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ

۳۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کے ساتھ دغابازی کی[1] حکم دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا حاطب بدر کی لڑائی میں شریک تھا تم کو معلوم نہیں، اللہ نے (آسمان سے) بدر والوں کو دیکھا فرمایا اب تم جیسے چاہو اچھے برے کام کرو تمہارے لیے تو بہشت واجب ہو گئی یا میں نے تم کو بخش دیا یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ آبدیدہ ہو گئے[2] اور کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول ہر کام کی مصلحت، خوب جانتا ہے[3]

باب

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ابواحمد زبیری نے کہا۔ ہم سے عبدالرحمن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید اور زبیر بن منذر بن ابی اسید سے انہوں نے ابواسید (مالک بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تمہارے نزدیک آ جائیں (زد پر) اس وقت تیر مارو اور اپنے تیروں کو بچائے رکھو[4]

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم (صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہم سے ابواحمد زبیری نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید سے انہوں نے ابی اسید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تم پر

---

[1] اب دغا کھل گئی تو یہ بہانے کرتا ہے ۱۲ منہ [2] خوشی سے اللہ کی عنایت اور مہربانی دیکھ کر ۱۲ منہ [3] حضرت عمر کی رائے ملکی قانون اور سیاست ظاہری پر مبنی تھی جو شخص اپنی قوم یا بادشاہ سے نمک حرامی کرے اس کا راز کھول دے تو سزائے موت کے قابل ہے لیکن آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے حاطب کے دل کی نیت بتلا دی آپ کو معلوم ہو گیا کہ حاطب نے یہ امر بدنفسی بے ایمانی نفاق سے نہیں کیا بلکہ ناسمجھی سے کیا اس لیے معافی کے قابل ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے اہل بدر سے فرمایا تم جیسے چاہے کام کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم سے کوئی خطا بھی ہو جائے گی تو اللہ اس پر مواخذہ نہیں کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اہل بدر کے لیے گناہ کی باتیں درست ہو گئیں معاذاللہ ۱۲ منہ [4] یعنی جلد جلدی سب تیر نہ چلا دو نگیں یا نہ لگیں کیونکہ یہ تیروں کا ضائع کرنا ہے بلکہ ضرورت کے لیے ہمیشہ تھوڑے تیر ترکش میں رہنے دو سبحان اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے سب طرح کے کمالات عطا فرمائے تھے فوجی لیاقت بھی آپ میں بے حد تھی اپنی ذات سے فوج کی کمانڈ کرتے تھے جو لائق جنرل ہوتے ہیں وہ اپنی فوج کا گولہ بارود ضائع نہیں ہونے دیتے جب دشمن خوب نزدیک آ جاتا ہے اس وقت فائر کا حکم کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی قاعدہ صحابہؓ کو تعلیم کیا تھا ۔

يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي أَكْثَرُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ.

۳۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ.

۳۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

۳۸۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ

ہجوم کر آئیں[۱] اس وقت ان کو تیر مارو اور اپنے تیر ایسے وقت کے لیے بچا رکھو۔

مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں عبداللہ بن جبیر کو ریجاس تیر اندازوں پر سردار کیا[۲] کافروں نے ستر مسلمانوں کو شہید کیا اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے کافروں کے ایک سو چالیس نفر کا نقصان کیا تھا ستر کو قید کر لیا تھا ستر کو مار ڈالا تھا جنگ احد میں ابوسفیان یوں کہنے لگا بدر کے دن کا بدلہ آج ہو گیا[۳] اور لڑائی ڈولوں کی طرح ہے[۴]

مجھ سے ابوکریب محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہؓ (حماد بن اسامہ) نے انہوں نے (اپنے والد) ابوموسیٰ اشعریؓ سے عامر نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوموسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) جو اللہ خیر کا لفظ دیکھا اس کی تعبیر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ احد کے بعد مسلمانوں کو خیر (بھلائی) یعنی فتح دی اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو بدر کی لڑائی کے بعد اللہ نے ہم کو دیا[۵]

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے کہا بدر کے دن میں صف میں کھڑا

---

[۱] اکثبوکم کا معنے اس حدیث میں راوی نے یہ کیا ہے کہ بہت سے آجائیں یعنے ہجوم کر آئیں بعضوں نے کہا یہ تفسیر لغت کے موافق نہیں ہے لغت میں کثب کے معنے نزدیک ہونے کے آئے ہیں ۱۲ منہ [۲] ان کو ایک ناکہ پر مقرر کیا فرمایا یہاں سے نہ سرکنا مگر ان کے ساتھی لوٹ کی طمع میں وہاں سرک گئے دشمن ادھر سے گھس آئے ۱۲ منہ [۳] ابوسفیان اس وقت تک کافر تھا اس نے ایسا کہا بعضی روایتوں میں ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک یزید پلید کے پاس آیا تو وہ مردود بھی یوں کہنے لگا کہ بدر کا بدلہ میں نے بنی ہاشم سے لیا اگر یہ روایت صحیح ہو تو یزید کے کفر میں کوئی شک نہیں رہا اور امام غزالی شافعی سے تعجب ہے کہ انہوں نے یزید کے مظالم اور اہل بیت رسالت کی جو ہجو و توہین اس نے کی ہے اس کے متواتر ہونے پر بھی وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور یزید کو برا کہنا یا اس پر لعنت کرنا ناجائز سمجھتے ہیں ۱۲ منہ [۴] ایک ڈول خالی ہوتا ہے دوسرا بھرا نکلتا ہے۔ اس فقرے کی تفسیر پہلے پارہ شروع کتاب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵] یہ ٹکڑا ہے اس حدیث کا علامات النبوۃ میں گذر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ہجرت کا مقام دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ آپ نے ایک تلوار دو بار ہلائی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِذَا الْتَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ

۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ

تھا میں نے نگاہ پھیری تو کیا دیکھتا ہوں میرے داہنے بائیں دو نوجوان لڑکے ہیں (انصار کے) مجھے ان لڑکوں کو دیکھ کر ڈر پیدا ہوا[1] ان کے داہنے بائیں رہنے سے اطمینان جاتا رہا اتنے میں کیا ہوا ان میں سے ایک چپکے سے جس کی خبر اس کے ساتھی کو نہ ہوئی مجھ سے پوچھنے لگا چچا ذرا ابوجہل کو تو مجھ کو دکھا دو (وہ کون شخص ہے) میں نے کہا بھتیجے تجھ کو ابوجہل سے کیا مطلب تو کیا کرے گا وہ کہنے لگا میں نے خدا سے یہ عہد کیا ہے اگر میں ابوجہل کو دیکھوں تو اس کو مار ڈالوں گا یا خود مارا جاؤں گا[2] پھر دوسرے نے بھی اسی طرح چپکے سے جس کی خبر اس کے ساتھی کو نہ ہوئی مجھ سے یہی پوچھا جب تو مجھ کو[3] ان کے بدل دوسرے مردوں کے بیچ میں رہنے کی آرزو نہ رہی آخر میں نے ان کو اشارے سے بتلا دیا یہی ابوجہل ہے یہ سنتے ہی وہ دونوں لڑکے شکروں کی طرح اس پر جھپٹے[4] اور (مار تلواروں) اس کا کام تمام کر دیا یہ دونوں نوجوان عفراء کے بیٹے (معاذ اور معوذ) تھے[5]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب زہری نے خبر دی کہا مجھ کو عمر بن اسید بن جاریہ نے جو بنی زہرہ کا حلیف اور ابوہریرہؓ کے یاروں میں تھا اس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کی جاسوسی ٹکڑی بھیجی[6] اور اس کا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو کیا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے (یا ماموں) خیر

---

[1] کہ ان کا کیا بھروسا ہے ابھی بچے ہیں ناتجربہ کار ایسا نہ ہو جنگ کے وقت بھاگ جائیں اور دشمن کو مجھ پر حملہ کرنے کا موقع دے دیں بعضوں نے کہا عبدالرحمن نے ان کو نہ پہچانا سمجھے کہیں یہ دشمن ہی کے لوگ نہ ہوں ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں یوں ہے میں نے سنا ہے کہ ابوجہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے خدا کی قسم اگر میں اس کو دیکھوں تو اس سے جدا نہ ہوں گا یہاں تک کہ وہ مارا جائے یا میں مارا جاؤں ۱۲ منہ [3] خوشی ہوئی کہ میں ایسے بہادروں کے بیچ میں ہوں ۱۲ منہ [4] ابوجہل اونٹ پر سوار نکلا ۱۲ منہ [5] جیسے شکرہ چڑیا پر لپکتا ہے ۱۲ منہ [6] بعض روایتوں میں ہے کہ یہ دونوں معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے عفراء اور معاذ اور معوذ کی والدہ کا نام تھا ان کے باپ کا نام حارث بن رفاعہ تھا ۱۲ منہ [7] اس میں یہ لوگ تھے مرثد غنوی خالد بن بکیر خبیب بن عدی زید بن دثنہ عبداللہ بن طارق معتب بن عبید اس ٹکڑی کے سردار عاصم بن ثابت تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْهَدَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَاْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِيْ مَنْزِلٍ نَزَلُوْهُ فَقَالُوْا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوْا اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ لَجَئُوْا اِلٰى مَوْضِعٍ فَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمْ اِنْزِلُوْا فَاَعْطُوْا بِاَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَيُّهَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا وَّنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَّزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَاءِ اُسْوَةً يُّرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَّكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ

یہ لوگ جب ہدہ میں پہنچے جو ایک مقام ہے عسفان اور مکہ کے درمیان وہاں ہذیل قبیلے کی ایک شاخ بنی لحیان سے کسی نے ان کے آنے کا ذکر کر دیا انہوں نے سو آدمی تیرانداز ان کے تعاقب میں روانہ کئے یہ لوگ (یعنے بنی لحیان) اس ٹکڑی کا کھوج لگانے لگے ایک مقام پر جہاں اس ٹکڑی کے لوگ اترے تھے انہوں نے کھجور کی گٹھلیاں پائیں کہنے لگے یہ یثرب (یعنے مدینہ کی) کھجور معلوم ہوتی ہے[1] بس پتہ پر ان کے قدموں کا نشان دیکھتے چلے جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا یہ لوگ آن پہنچے تو ایک (بلند) جگہ پر پناہ لی بنی لحیان کے تیراندازوں نے ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم اتر آؤ) اپنے تئیں سپرد کر دو ہم تم سے عہد و پیمان کرتے ہیں ہم کسی کو نہیں مارتے کے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے کہا لوگو میں تو کافر کی پناہ میں نہیں اترتے کا اور دعا کی یا اللہ ہمارا حال ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دے بنی لحیان نے ان کو تیر مارنا شروع کئے عاصم (سات آدمیوں سمیت) شہید ہوئے رہ گئے تین آدمی خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک آدمی اور (عبداللہ بن طارق) یہ تینوں (لاچار ہو کر) ان کے عہد پر بھروسا کر کے اتر آئے جب انہوں نے ان تینوں پر قابو پائی تو کمانوں کی تانت نکالی اور اس سے ان کی مشکیں کسیں اس پر وہ تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی دغا ہے[2] میں تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ نہیں جانے کا میں اپنے ساتھیوں کے پاس جو مارے گئے جانا چاہتا ہوں انہوں نے اس کو کھینچا اور بہت زور لگایا کہ مکہ تک لے چلیں) لیکن اس نے کسی طرح نہ مانا[3] اور خبیب اور زید بن دثنہ کو اپنے ہمراہ لے گئے ان دونوں کو مکہ میں جا کر بیچا یہ واقعہ بدر کی لڑائی کے بعد ہوا تو خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا[4] ہوا یہ تھا کہ

[1] ادھر ہی سے یہ ٹکڑی گئی ہے ۱۲ منہ [2] یعنے انہوں نے تو عہد کیا تھا کہ ہم تم کو نہیں ستانے کے اب اترتے ہی ہماری مشکیں کسیں معلوم ہوا دغا باز ہیں اب انہوں نے یہ کیا ہے آئندہ اور معلوم نہیں کیا کیا کریں گے ۱۲ منہ [3] مجبور آخر انہوں نے اس کو مار ڈالا ۱۲ منہ [4] اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتّٰى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوسٰى بِيَدِهِ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ رض وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ رض دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسَبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ ۔

خبیب نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا[۱] خیر خبیب ایک مدت تک ابی حارث کے پاس قید رہے (ان کو حرام مہینے گذر جانے کا انتظار تھا) جب انہوں نے ان کے قتل کی ٹھان لی تو خبیبؓ نے حارث کی ایک بیٹی سے استرہ مانگا زیر ناف کے بال صاف کرنے کو اس نے دے دیا اتفاق سے اس کا ایک بچہ خبیب کے پاس چلا گیا ماں کو خبر نہ تھی اس نے جو دیکھا تو وہ بچہ خبیبؓ کی ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھ میں ہے یہ حال دیکھ کر بچہ کی ماں پریشان ہو گئی[۲] ایسی گھبرائی کہ خبیب نے اس کی پریشانی (چہرے سے) پہچان لی انہوں نے کہا (نیک بخت) کیا تو یہ ڈر رہی ہے۔ کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا میں ایسا کبھی نہیں کرنے کا (واہ رے خدا ترسی) اس بچے کی ماں کہتی ہے خدا کی قسم میں نے کوئی قیدی خبیب سے بڑھ کر نیک نہیں پایا خدا کی قسم میں نے ایک دن دیکھا وہ انگور کا خوشہ ہاتھ میں لیے انگور کھا رہے ہیں۔ حالانکہ وہ لوہے (کی زنجیروں) میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں کوئی میوہ نہ تھا وہ کہتی تھی یہ میوہ (خاص) اللہ تعالیٰ نے خبیبؓ کو بھیجا تھا[۳] خیر جب حارث کے بیٹے خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم کی سرحد سے باہر لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا ذرا مجھ کو دو رکعتیں پڑھ لینے دو انہوں نے کہا اچھا خبیب نے دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے قاتلوں سے کہنے لگے خدا کی قسم اگر تم یہ خیال نہ کرو کہ میں قتل ہونے سے گھبراتا ہوں تو اور زیادہ نماز پڑھتا بعد اس کے یوں دعا کی یا اللہ ان کو بالکل تباہ کر دے ایک ایک کر کے مار ڈال ان میں سے کسی کو مت چھوڑ پھر یہ شعر پڑھیں ۔

[۱] اور زید بن دثنہ شاید امیہ بن خلف کے قتل میں شریک ہوں گے اس لیے صفوان امیہ کے بیٹے نے ان کو خرید لیا یہ حارث کے بیٹوں نے خبیب کو اس لیے خریدا کہ حارث کے بدل ان کو قتل کریں ارے نامرد خبیب نے حارث کو میدان جنگ میں مارا تھا تم اس طرح اس کا عوض لیتے ہو ۱۲ منہ [۲] اس کو یقین ہوا کہ خبیب کو تو معلوم ہو گیا ہے۔ اب میں مارا جاتا ہوں وہ کہیں گے چلو اپنے قاتلوں کا ایک بچہ ہی ہاتھ آیا اس کو مار ڈالیں گے اگر خبیب کے سوا اور کوئی شخص موقع میں ہوتا تو بیشک وہ ایسا کرتا مگر خبیبؓ صحابی رسول اکرمؐ اور متقی اور پرہیزگار خدا ترس تھے بھلا وہ معصوم بچوں کو کیوں مارنے لگے اپنی جان گئی تو گئی ۱۲ منہ [۳] گویا حضرت خبیب کو اللہ تعالیٰ نے وہ کرامت عطا فرمائی جو حضرت مریمؑ کو دی گئی کہ بن فصل کا میوہ ان کے کھانے کو آتا قسطلانی باقی آئندہ ۔

فَلَسْتُ أُبَالِي حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ

وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ

يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٖ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُوْ سَرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهٗ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ وَأَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهٗ يَوْمَ أُصِيْبُوْا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا أَنَّهٗ قُتِلَ أَنْ يُّؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِّثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا أَنْ يَّقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوْا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا

۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذُكِرَ لَهٗ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَّ

جب مسلماں رہ کے دنیا سے چلوں

مجھ کو کیا ڈر ہے، کس کروٹ پر گروں

میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں

وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں

تن جو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خراب ہو جائیگا ؛ اس کے جوڑوں پر وہ برکت دے گا فرد ون ؛ اس کے بعد حارث کا بیٹا ابو سروعہ عقبہ اٹھا اور اس نے خبیب کو شہید کیا خبیب ہی سے یہ سنت نکلی جو مسلمان اس طرح بے بس ہو کر مارا جائے وہ دو رکعتیں نماز پڑھ لے[۲] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب[ؓ] کو عاصم اور ان کے ساتھیوں کے شہید ہونے کی اسی دن خبر دی جس دن وہ شہید ہوئے[۳] قریش کے کافروں نے چند لوگوں کو عاصم نے ان کافروں کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط ملعون) کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے بھڑوں (زنبوروں) کی ایک فوج ابر کی طرح ان کی لاش پر بھیج دی انہوں نے قریش کے آدمیوں سے لاش کو بچالیا (ایک کو پاس نہ پھٹکنے دیا) کچھ لاش میں سے کاٹنے نہ دیا اور کعب بن مالک (صحابی) نے کہا مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی دو نیک بخت شخص تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے (لیکن تبوک کی لڑائی میں پیچھے رہ گئے تھے[۴])

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا کسی نے عبداللہ بن عمرؓ سے جمعہ کے دن یہ بیان کی کہ سعید بن زید بن عمرو

۔ بقیہ سابقہ سے کہا اولیاء سے کرامات صادر ہوئی ہیں جیسے پیغمبروں سے معجزے صادر ہوتے ہیں ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا[۱] سبحان اللہ کیا خاتمہ ہے ایک تو شہادت دوسرے آخری کام نماز ۱۲ منہ [۲] خبیب کا یہ فعل سنت اس لیے ہوا کہ آنحضرتؐ نے اس کو سنا اور سکوت فرمایا ۱۲ منہ [۳] اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے آپ کو کہلا بھیجا عاصم اور خبیب کی دعا قبول کی کہ ہمارے حال کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی بیہقی نے روایت کیا کہ خبیب نے مرتے وقت یوں کہا یا اللہ میری طرف سے کون جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہیگا اسوقت حضرت جبرئیل آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی ۱۲ منہ [۴] اس سے دمیاطی کا رد ہوا جس نے کہا کہ ان دونوں شخصوں کو کسی نے بدریوں میں نہیں شریک کیا کیونکہ اثبات مقدم ہے نفی پر یہ مضمون ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے غزوہ تبوک میں وصل کیا ۱۲ منہ

كَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ

بن نفیل جو بدری صحابی تھے (اور عشرہ بشرہ میں) تھے. بیمار ہیں وہ سوار ہو کر ان کو دیکھنے گئے. اس وقت دن چڑھ گیا تھا۔ جمعہ کا وقت قریب تھا۔ انہوں نے جمعہ چھوڑ دیا[۲] اور لیث بن سعد[۳] نے کہا۔ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان کے والد عبداللہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو لکھا۔ کہ تم سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جاؤ۔ اور اس حدیث کو پوچھو۔ اور جو اس کے سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر بن عبداللہ نے جواب میں یہ لکھا کہ سبیعہ بنت حارث نے مجھ سے یہ بیان کیا۔ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی جو بنی عامر بن لوی کے قبیلے میں (یا ان کا حلیف) تھا اور وہ ان لوگوں میں تھا۔ جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ لیکن حجۃ الوداع میں گزر گیا۔ سبیعہ کو حاملہ چھوڑ گیا اس کے مرتے ہی کچھ مدت نہیں گزری کہ سبیعہ جنی (پچیس دن میں یا اس سے بھی کم)، جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو پیغام بھیجنے والوں کے لیۓ اس نے بناؤ سنگار کیا۔ اس وقت ابو السنابل بن بعکک عبد الدار قبیلے کا ایک شخص اس کے پاس گیا کہنے لگا۔ سبیعہ کیا کیفیت ہے میں دیکھتا ہوں تو پیغام بھیجنے والوں کے لیۓ بن ٹھن کر بیٹھی ہے۔ شاید تو نکاح کرنا چاہتی ہے خدا کی قسم تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک چار مہینے دس دن (عدت) کے نہ گزر جائیں سبیعہ کہتی ہے جب ابو السنابل کی یہ بات سنی تو اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت

[۱] اس حدیث کی یہاں بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سعید بن زید بدر والوں میں تھے گو یہ جنگ میں شریک نہ تھے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور طلحہ کو جاسوسی کے لیے بھیجا ان کے لوٹنے سے پہلے لڑائی شروع ہو گئی جب لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کی طرح ان کا بھی حصہ لگایا اس وجہ سے بدری ہوئے یہ حضرت عمرؓ کے عمزاد بھائی اور ان کے بہنوئی تھے عبداللہ بن عمرؓ نے ان کی عیادت ضروری سمجھی دونے کے قریب ہو رہے تھے اور جمعہ کی نماز اس عذر سے نہ پڑھ سکے [۲] امنہ[۳] اس کو قاسم بن اصبغ نے اپنی مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَا لِيْ تَابَعَهٗ اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ رض عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلٰى بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ اَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا اَخْبَرَهٗ۔

بَابُ شُهُوْدِ الْمَلٰٓئِكَةِ بَدْرًا

۴۱۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ اَبُوْهُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رض وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ رض

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ سے فتویٰ چاہا آپ نے یہ فتویٰ دیا کہ جب تو جن چکی تو تجھ کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو ہوگیا اور آپ نے فرمایا اگر تجھ کو خواہش ہے تو دوسرا نکاح کر لے لیث کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ بن فرج نے بھی عبداللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے روایت کیا[1] اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے یونس نے کہا ہم نے ابن شہاب سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ کو محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے خبر دی جو بنی عامر بن لوئی کا غلام تھا ان کو محمد بن ایاس بن بکیر نے خبر دی اور ان کے والد ایاس بدر کی جنگ میں شریک تھے[2]

باب فرشتوں کا بدر میں حاضر ہونا۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انہوں نے اپنے والد رفاعہ سے جو بدر والوں میں تھے انہوں نے کہا حضرت جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے آپ بدر والوں کو کیا سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا سب مسلمانوں میں افضل یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا حضرت جبریلؑ نے کہا اسی طرح وہ فرشتے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور فرشتوں سے افضل ہیں[3]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ان سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اور رفاعہ بدر والوں میں اور ان کے والد رافع

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اس حدیث کا باب سے یہ تعلق ہے کہ اس میں سعد بن خولہ کا بدری ہونا ثابت کیا گیا ہے [2] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں پورے طور سے بیان کیا ہے یہاں اتنی ہی سند پر اکتفا کی کیوں کہ یہاں یہی مقصود ہے کہ ایاس بدری تھے۔ [3] اگرچہ فرشتے اور جنگوں میں بھی اترے تھے مگر بدر میں فرشتوں نے لڑائی کی بیہقی نے روایت کی کہ فرشتوں کی مار پہچانی جاتی تھی گردن پر چوٹ اور گردن پر آگ کا سا داغ اسحاق کی مسند میں ہے جبیر بن مطعم سے کہ بدر کے دن میں نے کافروں کی شکست سے پہلے آسمان سے کالی کالی چیونٹیاں اترتی دیکھیں (یہ) فرشتے تھے ان کے اترتے ہی فوراً کافروں کو شکست ہوئی ایک روایت میں ہے کہ ایک کافر کو مارنے جا رہا تھا اتنے میں آسمان سے ایک کوڑے کی آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے اے حیزوم آگے بڑھ پھر وہ کافر مر کر گر پڑا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُوْلُ لِابْنِهٖ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَاَلَ جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَنَّ مَلَكًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيٰى اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ الْهَادِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَهٗ يَوْمَ حَدَّثَهٗ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَزِيْدُ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۴۴۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ۔

بَاب ۱۲

۴۵۔ حَدَّثَنِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ اَبُوْ زَيْدٍ لَمْ يَتْرُكْ

بیعت عقبہ والوں میں سے تھے رافع اپنے بیٹے رفاعہ سے کہا کرتے تھے عقبہ کے برابر مجھے بدر میں شریک ہونے کی خوشی نہیں ہے[۱] کہتے تھے حضرت جبریلؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پوچھا تھا (یعنے بدر والوں کو جیسے اوپر گذرا)

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے سنا ایک فرشتے (حضرت جبریلؑ) نے آنحضرت سے پوچھا[۲] اور یحییٰ بن سعید انصاری نے (اسی اسناد سے) یزید بن ہاد سے روایت کی یحییٰ اس دن یزید کے ساتھ تھے جب معاذ نے ان سے یہ حدیث بیان کی یزید نے کہا معاذ نے کہا پوچھنے والے حضرت جبریلؑ علیہ السلام تھے۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبریلؑ آن پہنچے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے لڑائی کے ہتھیار لگائے ہوئے[۳]

باب

مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ابوزید (قیس بن سکن، صحابی) لاولد مر گئے

[۱] بیعت عقبہ میں وہ شریک ہونا بدر میں شریک ہونے سے بھی افضل جانتے تھے کیونکہ بیعت عقبہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اطمینان اور ہجرت کا باعث ہوئی تو اسلام کی بنا وہی ٹھیری ۱۲ منہ [۲] پھر وہی حدیث بیان کی ۱۲ منہ [۳] سعید بن منصور کی روایت میں ہے کہ حضرت جبریلؑ سرخ گھوڑے پر سوار تھے اس کی پیشانی کے بال گندھے ہوئے تھے ابن اسحاق نے ابو داؤد لیثی سے نکالا میں بدر کے دن ایک کافر کو مارنے چلا اس کا سر خود بخود تن سے جدا ہو کر گر پڑا ابھی میری تلوار اس تک پہنچی بھی نہ تھی بیہقی نے نکالا کر بدر کے دن ایک سخت آندھی چلی پھر سخت آندھی چلی پہلی آندھی جبرائیل تھے دوسری آندھی میکائیل اگرچہ اللہ کا فرشتہ ساری دنیا کے کافروں کو مارنے کے لیے بس کرتا تھا مگر پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتوں کو بطور سپاہیوں کے بھیجے اور ان سے عادت اور قوت بشری کے موافق کام لے ۱۲ منہ [۴] جو ہجرت سے پہلے انصار کی تھی ۱۲ منہ

عَقَبًا وَكَانَ بَدْرِيًّا۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ؒ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضْحَى فَقَالَ مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقْضٌ لِمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۴۷۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا

وہ بدری تھے [1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے کہ ابوسعید خدریؓ سفر سے واپس آئے ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا انہوں نے کہا میں تو یہ نہیں کھانے کا جب تک مسئلہ نہ پوچھ لوں آخر وہ اپنے ماں جائے بھائی کے پاس گئے۔ جو بدری تھے یعنی قتادہ بن نعمان انصاریؓ کے پاس انہوں نے کہا تمہارے (سفر کو) جانے کے بعد ایک دوسرا حکم دیا گیا جس سے وہ حکم منسوخ ہو گیا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع ہوا تھا۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میرے والد (زبیر بن عوامؓ) کہتے تھے بدر کے دن میں نے عبیدہ بن سعید بن عاص کو دیکھا ہتھیاروں میں غرق صرف دونوں آنکھیں اس کی کھلی ہوئی تھیں اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی کہنے لگا میں ابوذات الکرش ہوں میں نے ایک برچھی لے کر اس پر حملہ کیا اس کی آنکھ پر ماری [2] وہ مر گیا ہشام کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا زبیرؓ کہتے تھے (جب عبیدہ مر گیا تو) میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا اور دونوں ہاتھ لمبے کر کے بڑی مشکل سے میں نے وہ برچھی اس کی آنکھ میں سے نکالی اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے (مڑ گئے تھے) عروہ نے کہا یہ برچھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے مانگی انہوں نے دے دی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو زبیرؓ نے لے لی پھر ابوبکرؓ نے مانگی ان کو دے دی جب ابوبکرؓ کی وفات ہوئی تو عمرؓ

[1] یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جو مناقب انصار میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے یا نہیں ۱۲ منہ [2] وہی کھلی ہے سارا بدن تو ڈھکا ہوا تھا ۱۲ منہ [4] برچھی آنکھ پھوڑتی ہوئی دماغ تک پہنچی زبیر نے وہی کام کیا جیسے فردوسی نے شاہنامہ میں نقل کیا ہے کہ رستم نے اسفندیار رویں تن کی آنکھ میں تیر مارا وہ مارا گیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰى قُتِلَ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ رض عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُو إِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رض وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايِعُوْنِيْ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ رض عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِّيْرَاثِهٖ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ

نے مانگی ان کو دے دی جب عمرؓ کی وفات ہوئی پھر زبیر نے لے لی تو عثمانؓ نے مانگی ان کو دے دی جب عثمان شہید ہوئے تو یہ برچھی حضرت علیؓ کے پاس ان کے بعد ان کی اولاد کے پاس رہی آخر عبداللہ بن زبیرؓ نے ان سے مانگ لی ان کے پاس رہی جب تک وہ شہید ہوئے[1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ خولانی نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت نے کہا جو بدری تھے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو (اخیر حدیث تک جو کتاب الایمان میں گذر چکی ہے۔)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ ابوحذیفہؓ ان لوگوں میں تھے جو بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے سالم کو جو ایک انصاری عورت (ثبیتہ ابوحذیفہ کی جورو) کا غلام تھا۔ (ایران کا رہنے والا) اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور اپنی بھتیجی یعنے ہندہ ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا تھا[3] جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ رسم تھی (جیسے اب ہندوؤں میں ہے) جب کوئی کسی کو اپنا بیٹا بنالیتا، متبنے کرلیتا، تو اسی کے نام سے پکارا جاتا (اسی کا بیٹا کہلاتا) اور اس کے مال

[1] پھر حجاج ظالم نے ان کو شہید کرنے کے بعد ان کا سارا مال اسباب عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا یہ برچھی بھی اس میں چلی گئی ہوگی باب کا مطلب اس سے نکلا کہ زبیرؓ نے یہ واقعہ بدر کے دن کا بیان کیا معلوم ہوا وہ بدری تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [2] یعنی بدر کی جنگ میں شریک تھے باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ ولید بن عتبہ وہی ہے جو جنگ بدر میں حضرت علیؓ کے ہاتھ سے مارا گیا ابوحذیفہ صحابی اس کے بھائی تھے ان کا نام و نسب یہ ہے ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ عبد شمس بن عبد مناف مہاجرین اولین میں سے ہیں سبحان اللہ خدا کی کیا قدرت ہے ایک بھائی تو اس درجہ پر پہنچے کہ مہاجرین اولین میں ہوئے اور ایک بھائی کفر کی حالت میں مارا گیا تعز من تشاء وتذل من تشاء ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

کا وارث ہوتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب کی) یہ آیت اتاری لے پالکوں کو ان کے ..... باپوں کا بیٹا کہو شعیب یہ آیت اتری تو سہلہ بنت سہیل ابوحذیفہ کی جورو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک [۵]

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هٰكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں ربیع بنت معوذ بن عفراء سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے جلوے کے روز (جس روز ان کے خاوند نے ان سے صحبت کی) میرے پاس تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو میرے پاس بیٹھا ہے (یہ ربیع نے خالد سے کہا) اور کچھ چھوکریاں اس وقت دف بجا رہی تھیں بدر کے دن جو ان کے بزرگ مارے گئے ان کی تعریفیں کر رہی تھیں [۶] ایک چھوکری ان میں گاتے گاتے ایوں کہنے لگی مصرعہ ہم میں ہے گا ایک نبی جو جانتا ہے کل کی بات ؛ یعنے کل کیا ہوگا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہہ [۷] اور پہلے جو کہہ رہی تھی وہی کہہ [۸]

۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى رض أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے

---

[۵] جوان کے اصل باپ ہوں اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے تبنی کو جو جاہلیت کی ایک رسم تھی باطل کیا اور متبنی کی بی بی سے اس کے پالنے والے کا نکاح درست رکھا اور مشرکوں کے اس اعتراض کو دفع کیا جو وہ آنحضرت پر کرتے تھے کہ آپ نے زید بن حارثہ کی بی بی اپنی بہو سے نکاح کر لیا ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے پوری حدیث نقل نہیں کی ابوداؤد نے اس پورا نقل کیا اس میں یہ ہے کہ سہلہ نے کہا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو بیٹے کی طرح سمجھتے تھے اس سے گوشہ پردہ نہ تھا اب آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا کر تو سالم کو دودھ پلا دے اس نے پانچ بار دودھ پلا دیا پھر سالم اس کا رضاعی بیٹا سمجھا گیا (یعنے گوشے پردے کی ضرورت نہ رہی) حضرت عائشہؓ کا عمل اسی حدیث پر تھا وہ جب کسی مرد سے گوشہ پردہ نہ کرنا چاہتیں تو اپنی بھتیجیوں یا بھانجیوں سے کہتیں اس کو پانچ بار دودھ پلا دو گو وہ بڑی عمر کا ہوتا پھر وہ شخص حضرت عائشہؓ کے پاس آتا جاتا رہتا کیونکہ دودھ پینے سے محرم ہو گیا آنحضرتؐ کی دوسری بی بیاں یعنے ام سلمہ وغیرہ نے اس کا انکار کیا کہ اس عمر کی رضاعت سے کوئی شخص ان کے پاس آیا جایا کرے جب تک بچپن میں نہ پیئے ۱۲ منہ [۶] بعضے نسخوں میں یوں ہے بدر کے دن جو میرے بزرگ مارے گئے تھے ان کی تعریفیں کر رہی تھیں ربیع کے والد معوذ اور ان کے چچا عوف یا معاذ بدر کے دن شہید ہوئے تھے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے مارا تھا ۱۲ منہ [۷] کیونکہ آئندہ کی بات سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا ۱۲ منہ [۸] اس حدیث سے شادی اور خوشی وغیرہ میں گانے بجانے کا جواز نکلا بشرطیکہ گانے والیاں فاحشہ یا غیر محرم عورتیں نہ ہوں ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ رض
صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ يُّرِيْدُ التَّمَاثِيْلَ الَّتِيْ
فِيْهَا الْأَرْوَاحُ۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا
يُوْنُسُ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا
عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ
مِّنْ نَّصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِيْ مِمَّا
أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا
أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ
رَجُلًا صَوَّاغًا فِيْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ أَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيَ
فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ
فَنَسْتَعِيْنَ بِهِ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ فَبَيْنَا أَنَا
أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ
وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلٰى جَنْبِ

دوسری سند اور امام بخاری نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے سلیمان بن بلال رض سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ ابن عباس رض نے کہا مجھ کو ابوطلحہ نے خبر دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اور بدر کی جنگ میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں کتا ہو یا مورتیں ہوں (ابن عباس رض نے کہا) جانداروں کی مورتیں مراد ہیں۔[۱]

ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی۔ کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو امام زین العابدین علی بن حسین نے خبر دی ان کو ان کے والد امام حسین علیہ السلام نے انہوں نے اپنے والد حضرت علی مرتضیٰ رض سے انہوں نے کہا بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی میرے حصے میں آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پانچواں حصہ اس دن اللہ نے عطا کیا تھا اس میں سے ایک اونٹنی آپ نے مجھ کو دی (ایسی دو اونٹنیاں ہاتھ آئیں) جب میں نے حضرت فاطمہ رض کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے صحبت کرنا چاہی تو میں نے ایک سنار (نام نامعلوم) سے وعدہ لیا جو بنی قینقاع کے یہود میں سے تھا میرے ساتھ چلے اور دونوں مل کر (اونٹنیوں پر لاد کر) اذخر گھاس لائیں (وہ سناروں کے کام آتی ہے) میرا مطلب یہ تھا یہ گھاس بیچ کر میں اپنے نکاح کا ولیمہ کروں خیر میں اسی خیال میں اپنی اونٹنیوں کے لیے پالان رسیاں فراہم کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصاری مرد

[۱] معلوم ہوا کہ درخت اور مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا جائز ہے قسطلانی نے کہا گو وہ حرام نہ ہوں مگر جس گھر میں ہوں گی وہاں رحمت کے فرشتوں کو آنے سے

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا اَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ اُجِبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوْا فَعَلَهٗ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عِنْدَهٗ قَيْنَةٌ وَّاَصْحَابُهٗ فَقَالَتْ فِيْ غِنَائِهَا ۞ اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ ۞ فَوَثَبَ حَمْزَةُ اِلَى السَّيْفِ فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَقِيْتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَّعَهٗ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهٖ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهٗ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَهٗ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُّحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى رُكْبَتِهٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِّاَبِيْ

(نام نامعلوم) کے گھر کے بازو بیٹھی تھیں جب سامان اکٹھا کر کے میں اونٹنیوں کے پاس گیا دیکھتا کیا ہوں کسی نے ان کے کوہان کاٹ لیے ہیں اور ان کی کوکھیں چیر کر کلیجی نکال لی ہے یہ سماں دیکھ کر میں بے اختیار رو دیا اور میں نے لوگوں سے پوچھا بھائی یہ کس کا کام ہے انہوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب کا اور کس کا اور وہ اس گھر میں کئی انصاریوں کے ساتھ شراب پی رہے ہیں ایک گانے والی لونڈی بھی ہے (نام نامعلوم) ان کے یار دوست بھی ہیں ہوا یہ کہ گانے والی نے یوں گایا ۱؎ اٹھو حمزہ کا لو یہ بلند اونٹنیاں (یہ سنتے ہی حمزہ تلوار لے لے کر لپکے اور دھڑ دھڑ ان اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں پھاڑ کر ان کی کلیجیاں نکال لیں ۲؎ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں وہاں سے چلا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ دیکھ کر پہچان لیا کہ میں سخت رنجیدہ ہوں پوچھا کیوں خیریت تو ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی سی مصیبت میں نے کبھی نہیں دیکھی حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے کوکھیں پھاڑ ڈالیں۔ اور ایک گھر بیٹھے شرابیوں کے ساتھ شراب پی رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی چادر اوڑھ کر آپ پیدل چلے میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے پیچھے چلے آپ اس گھر پر پہنچے جس میں حمزہ تھے اور اندر آنے کی اجازت مانگی اجازت دی گئی آپ نے حمزہ کو ملامت کرنی شروع کی تم نے یہ کیا کیا دیکھا تو حمزہ نشے میں ہیں ان کی آنکھیں سرخ حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالی پھر نظر اونچی کی اور گھٹنوں تک آپ کو دیکھا پھر اور اونچی کی اور آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا پھر کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ (عبدالمطلب) کے غلام

۱؎ شراب کے ساتھ گزک ضرور ہے اونٹ کی کوہان کا شوربا نہایت لذیذ ہوتا ہے اسی طرح کلیجی نہایت مزے دار ہوتی ہے حضرت امیر حمزہؓ نے نشہ کی حالت میں یہ کام کیا اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

معلوم ہوتے ہوئے۔ اس وقت آپ نے پہچان لیا کہ حمزہ بالکل نشہ میں (مست) ہیں اور آپ الٹے پاؤں وہاں سے لوٹے اور گھر کے باہر نکلے ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے ہے۔

۵۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ اَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ اَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ اِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا۔

مجھ سے محمد بن عباد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عبدالرحمن بن عبداللہ اصبہانی نے یہ حدیث مجھ کو لکھ کر بھیج دی انہوں نے عبداللہ بن معقل سے سنا کہ حضرت علیؓ نے سہل بن حنیف انصاری کے جنازے پر تکبیریں کہیں اور کہا کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِي اَمْرِي

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے کہا جب ام المومنین حفصہؓ بیوہ ہوگئیں ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گذر گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا میں حضرت عثمانؓ سے ملا ان کے سامنے حفصہؓ کا ذکر کیا کہ وہ بیوہ ہیں اگر تم کہو تو میں ان کا نکاح تم سے کر دوں انہوں نے کہا اچھا میں سوچ کر کہوں گا میں کئی راتوں تک ٹھیرا رہا پھر ان سے ملا تو کہنے لگے ابھی میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ ان دنوں

۵۱ یہ حمزہ نے نشہ میں کہا اس لیے ان پر کوئی گناہ نہیں ہوا اور ایک طرح صحیح بھی ہے کیونکہ حضرت علی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عبدالمطلب کے پوتے تھے اور عبدالمطلب دونوں صاحبوں کے دادا تھے دادا یا باپ کا ہر آدمی غلام یعنے چھوٹا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۵۲ دوسری روایت میں ہے کہ حمزہ کا نشہ جانے کے بعد آپ نے ان سے اونٹنیوں کی قیمت حضرت علیؓ کو دلوائی ۱۲ منہ ۵۳ تکبیریں تو سب کے جنازے پر کہی جاتی ہیں مطلب یہ ہے کہ اوروں سے زیادہ اپنر تکبیریں کہیں یعنے پانچ یا چھ جیسے دوسری روایتوں میں ہے گویا حضرت علیؓ نے زیادہ تکبیریں کہنے کی یہ وجہ بیان کی کہ سہل کو دوسرے لوگوں پر فضیلت تھی وہ جنگ بدر میں شریک تھے ابن خثیمہ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنازے پر چار تکبیریں کہتے کبھی پانچ کبھی چھ، کبھی سات، کبھی آٹھ، مگر اخیر میں آپ نے نجاشی پر چار تکبیریں کہیں اور اسی پر وفات تک قائم رہے نووی نے کہا صحابہ میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا پھر چار تکبیروں پر اجماع ہو گیا ۱۲ منہ

فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا۔

اور دوسرا نکاح نہ کروں[1] پھر میں ابو بکرؓ سے ملا ان سے کہا اگر تم چاہو تو میں حفصہؓ کو تمہارے نکاح میں دے دوں یہ سن کر ابو بکرؓ چپ ہو رہے اہست نیست کچھ جواب نہ دیا۔ مجھ کو ابو بکرؓ کے اس چپ رہنے سے اس سے زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمانؓ سے ہوا تھا[2] ئیں اور کئی راتیں ٹھہرا رہا اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کو پیغام بھیجا میں نے جھٹ ان کا نکاح آنحضرتؐ سے کر دیا[3] اس کے بعد ابو بکر مجھ سے ملے کہنے لگے شاید تم کو کچھ رنج ہوا ہو گا جب تم نے حفصہؓ کا ذکر مجھ سے کیا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا میں نے کہا بیشک مجھ کو رنج تو ہوا تھا انہوں نے کہا بات یہ ہے میں نے تم کو جواب نہ دیا وہ اس وجہ سے[4] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) حفصہؓ کا ذکر کیا تھا مجھ سے مشورہ لیا تھا میں اس سے نکاح کر لوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا[5] اگر آنحضرتؐ حفصہؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دیتے تو بیشک میں ان سے نکاح کر لیتا۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ أَبَا مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ابان سے انہوں نے اپنے نانا عبد اللہ بن یزید انصاری سے انہوں نے سنا ابو مسعودؓ[6] سے (عقبہ بن عمرو انصاری) سے جو بدری[7] تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی جو کچھ اپنے[8] گھر والوں پر خرچ کرے اس میں بھی

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں اس وجہ سے انہوں نے دوسرا نکاح ان دنوں مناسب نہ سمجھا ہو گا ۱۲منہ
[2] خیر انہوں نے جواب تو دیا تھا ابو بکرؓ نے تو جواب ہی نہ دیا ۱۲منہ [3] امید سے بڑھ کر مراد پائی ۱۲منہ [4] نہ تھا کہ میں نے کچھ حفصہؓ کو برا سمجھا بلکہ وجہ یہ تھی ۱۲منہ
[5] اس لیے میں نے ہاں کچھ نہ کہا میں منتظر رہا ۱۲منہ [6] امام بخاری اور مسلم اور طبرانی اور حاکم اور ابو احمد نے ایسا ہی کہا ہے کہ ابو مسعودؓ بدر کی لڑائی میں شریک تھے پر اکثر لوگوں نے یوں کہا ہے یہ بدر میں جا کر رہ گئے تھے اس لیے ان کو بدری کہنے لگے اسمٰعیل نے کہا ان کا جنگ بدر میں حاضر ہونا صحیح نہیں ہوا بلکہ بدر میں انہوں نے سکونت اختیار کی تھی ۱۲منہ [7] اللہ کی رضا مندی اور اس کا حکم بجا لانے کی نیت سے ۱۲منہ [8] جو دوسرے عزیزوں پر ۱۲منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

صَدَقَةٌ۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ اِمَارَتِهٖ اَخَّرَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْكُوْفَةِ فَدَخَلَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا اُمِرْتُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَّهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُهٗ فَحَدَّثَنِيْهِ۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ

صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ [۱]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کے زمانے کا حال بیان کرتے تھے تو کہنے لگے ایک روز مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے (جو معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے عصر کی نماز میں دیر کی تو ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری جو زید بن حسن بن علی علیہ السلام کے نانا تھے [۲] اور بدر کی جنگ میں شریک ہو چکے تھے مغیرہ سے کہنے لگے تم تو جانتے ہو کہ حضرت جبرئیل (معراج کی صبح کو) اترے انہوں نے نماز پڑھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں ان کے پیچھے پڑھیں پھر جبرئیل کہنے لگے تم کو (معراج کی رات میں) اسی طرح (انہی وقتوں میں) نماز پڑھنے کا حکم ہوا تھا عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے تھے۔

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے انہوں نے (اپنے چچا) علقمہ بن قیس سے انہوں نے ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا سورہ البقر کی اخیر کی دو آیتیں (امن الرسول سے اخیر سورت تک) جو کوئی رات کو پڑھے وہ اس کو بس کرتی ہیں [۳] عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا پھر میں خود ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملا وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے میں نے یہ حدیث ان سے پوچھی انہوں نے (اسی طرح) بیان کی [۴]

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو

۱؎ یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۲؎ ابو مسعود کی بیٹی، ام بشر پہلے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے منسوب تھیں پھر امام حسین علیہ السلام نے ان سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے امام زید بن حسن علیہ السلام پیدا ہوئے ۱۲ منہ ۳؎ رات بھر میں جن اور انس کے شر سے محفوظ رہے گا یا قیام شب کے بدل کافی ہوں گی ۱۲ منہ ۴؎ جیسے علقمہ نے ان سے نقل کی تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

بْنُ الرَّبِيعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَّهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ-

۶۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَ مِنْ اَكْبَرِ بَنِيْ عَدِيٍّ وَّكَانَ اَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُوْنٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ خَالُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتُكْرِيْهَا اَنْتَ قَالَ نَعَمْ

محمود بن ربیع نے خبر دی کہ عتبان بن مالک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ میں تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ آپ کے پاس آئے[۱]

ہم سے احمد نے بیان کیا جو صالح کے بیٹے تھے کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہ ابن شہاب نے کہا[۲] میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے شریف لوگوں میں تھے اس حدیث کو پوچھا جو محمود نے عتبان سے روایت کی انہوں نے کہا محمود سچ کہتے ہیں ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی اور وہ بنی عدی[۳] کے سب لوگوں میں بڑے تھے (جن سے زہری نے ملاقات کی) اور ان کے والد عامر بن ربیعہ بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ شریک تھے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے قدامہ بن مظعون[۵] کو بحرین کا حاکم بنایا اور قدامہ بھی بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ یہ قدامہ عبداللہ بن عمرؓ اور ام المومنین حفصہؓ کے ماموں تھے ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے زہری سے ان سے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا ان کے دونوں چچاؤں (ظہیر اور مظہر رافع بن عدی بن زید انصاری کے بیٹوں) نے ان سے بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ دینے سے منع کیا زہری نے کہا میں نے سالم سے کہا تم تو کرایہ پر دیا کرتے ہو انہوں

---

[۱] پوری حدیث کتاب الصلوۃ ابواب المساجد میں گذر چکی ہے یہاں اس کا ایک ٹکڑا امام بخاری اس لیے لائے کہ عتبان بن مالک کا بدری ہونا ثابت ہو ۱۲ منہ
[۲] محمود بن ربیع سے اوپر کی حدیث سن کر ۱۲ منہ [۳] عبداللہ بن عامر گو بنی عدی میں سے نہ تھے مگر ان کے حلیف تھے اس لیے ان کو بھی بنی عدی کہہ دیا بعضے نسخوں میں بنی عدی کے بدل بنی عامر ہے یعنی عامر بن ربیعہ جو مشہور ہیں ان کے سب بیٹوں میں عبداللہ بڑے تھے کہتے ہیں یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہی پیدا ہو چکے تھے عجلی نے ان کو ثقہ کہا ۱۲ منہ [۵] عثمان بن مظعون کے بھائی ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَىٰ نَفْسِهِ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَىٰ عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي أَخْشَىٰ أَنْ

نے کہا ہاں رافع نے اپنے اوپر زیادتی کی لہ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد لیثی سے سنا انہوں نے کہا میں نے رفاعہ بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے لہ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک مروزی نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے دونوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے مسعود بن مخرمہ صحابی نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور بدر کے جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیہ (ٹیکس) لانے کے لیے بھیجا آپ نے بحرین والوں سے صلح کر کے علاابن حضرمی کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تھا خیر ابوعبیدہ بحرین سے روپیہ لے کر آئے (ایک لاکھ درم) انصار نے جب یہ خبر سنی تو صبح کی نماز میں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آن موجود ہوئے جب آپ نے سلام پھیرا تو انصار کے لوگ سامنے آئے (حسن طلب کی) آپ ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم ابوعبیدہ کی روپیہ لانے کی خبر سن کر آئے ہو انہوں کہا جی ہاں یارسول اللہ یہی بات تو یہی ہے، آپ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو خدا کی قسم مجھ کو یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج ہو جاؤ گے مجھ کو یہ ڈر ہے کہیں تم کو بھی اگلی امتوں کی طرح دنیا کی فراغت ہو جائے پھر تم ایک دوسرے

لہ زمین کو مطلق کرایہ پر دینا منع سمجھا حالانکہ آنحضرتؐ نے جس سے منع کیا تھا وہ زمین ہی کی پیداوار پر کرایہ کو دینے سے یعنے بٹائی سے لیکن نقدی ٹھیرا دا سے آپ نے منع نہیں فرمایا وہ درست ہے اس کی اوپر کتاب المزارعۃ میں تفصیل سے گذر چکی ہے ۱۲ منہ لہ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو اسمٰعیلی نے پورا نکالا اس میں یوں ہے کہ رفاعہ نے نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہا دوسرے طریق میں یوں ہے اللہ اکبر کبیرا کہا امام بخاری نے پوری حدیث اس لیے بیان نہیں کی کہ وہ اس باب سے کچھ تعلق نہیں رکھتی تھی دوسرے موقوف ہے ۱۲ منہ

تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ ـ

سے رشک کرنے لگو اور دنیا تم کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسے اگلی اُمتوں کو اس نے تباہ کیا[1]

۶۴ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتّٰى حَدَّثَهُ اَبُوْ لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ عَنْهَا ـ

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے جو ابن عمرؓ کے غلام تھے۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ ہر سانپ کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابو البابہ (بشیر بن عبد المنذر) صحابی بدری نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے سپید یا پتلے پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے ان کا مارنا چھوڑ دیا[2]۔

۶۵ ـ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اِسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهٗ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَذَرُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا ـ

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہ ابن شہاب نے کہا ہم سے انسؓ بن مالک نے بیان کیا انصار کے کئی لوگوں نے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا ہم کو اجازت دیجئے ہم اپنے بھانجے حضرت عباسؓ کو ان کا فدیہ معاف کر دیں[3] آپ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم ایک روپیہ بھی نہ چھوڑنا[4]

۶۶ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے

---

[1] یہ حدیث اوپر باب الجزیہ میں گذر چکی ہے یہاں صرف اتنا مطلب اس کے نکالنا مقصود ہے کہ عمرو بن عوف بدری تھے ۱۲ منہ [2] کیونکہ سپید سانپ میں زہر نہیں ہوتا اور سانپ جو زہریلا نہ ہو اس کے رہنے میں یہ فائدہ ہے کہ وہ زہریلی ہوا جذب کر لیتا ہے اور فرحت بخش ہوا منہ سے چھوڑتا ہے جیسے درختوں کی خاصیت ہے یہ حدیث بدء الخلق میں اوپر گذر چکی ہے حافظ نے کہا ابو لبابہ گو خاص جنگ میں شریک نہ تھے مگر آپ نے ان کا حصہ بدر کی لوٹ میں نکالا تھا اس وجہ سے بدری ہوئے ۱۲ منہ [3] حضرت عباسؓ بدر کی لڑائی میں قید ہو کر آئے تھے وہ انصار کے بھانجے اس رشتے سے ہوئے کہ ان کی دادی یعنی عبدالمطلب کی والدہ ماجدہ بنی نجار کے قبیلے میں سے تھیں ۱۲ منہ [4] پورا فدیہ ان سے لو آپ نے ان سے فرمایا عباس تم اپنا اور اپنے دونوں بھتیجوں عقیل اور نوفل اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو کا فدیہ ادا کرو کیونکہ تم مالدار ہو انہوں نے کہا میں تو مسلمان ہوں مگر مکہ کے مشرک زبردستی مجھ کو پکڑ لائے تھے آپ نے فرمایا اللہ جانے اگر ایسا ہوا ہے تو اللہ تم کو اس کی تلافی کر دے گا ظاہر میں تو تم ان کے ساتھ ہو کر ہم سے لڑنے آئے تھے کہتے ہیں حضرت عباسؓ کو کعب بن عمرو انصاری نے پکڑا اور زور سے مشکیں کسیں وہ اس تکلیف سے ہائے ہائے کرتے رہے ان کی آواز سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رات بھر نیند نہ آئی آخر صحابہ نے ان کی مشکیں ڈھیلی کر دیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو جائیں اور صبح کو آپ کو خوش کرنے کے لیے یہ عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم ان کا فدیہ بھی معاف کر دیں لیکن یہ انصاف کے خلاف تھا اس لیے آپ نے منظور نہ کیا اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں کئی انصاری آدمیوں کا بدر کی لڑائی شریک ہونا مذکور ہے۔ گو ان کے نام مذکور نہیں ہیں۔ ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ
عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ
حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ
عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّ
عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهٗ
اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيْفًا
لِبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ
قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ
اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ
اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ
بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ
قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا
قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ
اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ
كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ ۔

۶۷ ۔ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا
اَنَسٌ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

زہری سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے عبید اللہ بن عدی سے انہوں نے مقداد بن اسود سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے کہا مجھ کو عطا بن یزید لیثی نے خبر دی ان کو عبید اللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی ان سے مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے حلیف اور بدر کی لڑائی میں [1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلایئے اگر میں (جنگ میں) ایک کافر سے مقابلہ کروں دونوں لڑیں پھر وہ کافر تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اس کے بعد ایک درخت کی پناہ لے کر مجھ سے کہے میں تو خدا کا تابعدار بن گیا (یعنے مسلمان ہو گیا) اب میں اس کو قتل کروں جب وہ ایسا کہتا ہے (اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں اس کو قتل نہ کر مقداد نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور ہاتھ کاٹ کر ایسا کہنے لگا آپ نے فرمایا (کچھ بھی ہو) اس کو قتل نہ کر ورنہ اس کو وہ درجہ حاصل ہو گا جو تجھ کو اس کے قتل سے پہلے حاصل تھا [2] اور تیرا وہ حال ہو جائے گا جو اسلام کا کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کا حال تھا [3]

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان تیمی نے کہا ہم سے انس رض نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا۔

[1] باب کا مطلب اسی جملہ سے نکلتا ہے ۱۲ منہ رح [2] تو اس کے قتل کرنے سے پہلے جیسے مسلمان معصوم الدم تھا ایسے ہی اسلام کا کلمہ پڑھنے سے وہ مسلمان معصوم الدم ہو گیا ۱۲ منہ [3] کہ اس کا مار ڈالنا درست تھا ایسے ہی اب تیرا مار ڈالنا اس کے قصاص میں درست ہو جائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَقَالَ آنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمٰنُ هٰكَذَا قَالَهَا أَنَسٌ قَالَ آنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ قَالَ سُلَيْمٰنُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِيْ۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ۔

ابوجہل کو کون جاکر دیکھتا ہے اس کا کیا حال ہوا یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے اس کو اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے ابن مسعودؓ نے کہا کیا تو ہی ابوجہل ہے ابن علیہ نے کہا سلیمان نے کہا انس نے یوں ہی نقل کیا تو ہی ابوجہل ہے اس نے دمرتے مرتے اکیا جواب دیا مجھ سے بھی بڑھ کر کوئی ہے جس کو تم لوگوں نے مارا ہو سلیمان نے کہا یا یوں جواب دیا جس کو اس کی قوم نے مارا ہو ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے کہا ابوجہل مرتے وقت ابن مسعودؓ سے کہنے لگا کاش مجھ کو کمینے[1] کے سوا اور کسی نے مارا ہوتا[2]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ کہا مجھ سے ابن عباسؓ نے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے ابوبکرؓ سے کہا چلو اپنے بھائی انصاریوں کے پاس چلیں (وہ کیا کر رہے ہیں) پھر ہم کو راستے میں) ان میں سے دو انصاری نیک بخت آدمی ملے دونوں بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے، عبیداللہ کہتا ہے میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیرؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا وہ دو آدمی عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی تھے۔

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن حازم سے انہوں نے کہا بدری صحابہ کا سالانہ[3] پانچ پانچ ہزار ٹھیرا[4] حضرت عمرؓ نے کہا میں بدری صحابہؓ کو دوسرے صحابہ سے زیادہ دوں گا[5]۔

[1] کسان کاشتکار ۱۲ منہ [2] اس مردود کو یہ رنج ہوا کہ میں مدینہ کے کاشتکاروں کے ہاتھ سے کیوں مارا گیا کاش کسی رئیس کے ہاتھ سے مارا جاتا ۱۲ منہ [3] حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۲ منہ [4] سال میں دو بار یعنی دس ہزار ہوا ۱۲ منہ [5] معلوم ہوا بدری صحابہ غیر بدری سے افضل ہیں کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے مہاجرین کے لیے سال میں دس ہزار اور انصار کے لیے سال میں آٹھ ہزار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لیے سال میں چوبیس ہزار مقرر کیے ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

۷۰ ۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَذٰلِكَ اَوَّلُ مَا وَقَرَ الْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِیْ وَعَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ كَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ وَقَالَ اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِیَةُ یَعْنِی الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَةِ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ والطور پڑھتے سنا اور یہ پہلا وقت تھا جب ایمان نے میرے دل میں جگہ لی تھی اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بیٹے یہ فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا۔ اور ان پلید لوگوں کی سفارش کرتا تو بلیں اس کے کہنے سے ان کو چھوڑ دیتا[1] اور لیث نے[2] یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا پہلا فساد اسلام میں جو ہوا یعنے حضرت عثمانؓ شہید کیے گئے[3] اس میں بدر والوں میں سے کوئی باقی نہ رہا[4] پھر دوسرا فساد حرہ کا ہوا۔ جس میں یزید پلید نے مدینہ والوں کو قتل کیا۔ اس فساد میں ان صحابیوں میں سے جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے کوئی باقی نہ رہا پھر ایک تیسرا فساد ہوا[5] وہ اس وقت تک نہیں گیا جب تک لوگوں میں کچھ بھی خوبی یا عقل باقی تھی[6]۔

---

[1] جبیر بن مطعم پہلی بار بدر کے قیدیوں میں قید ہو کر آئے تھے جب انہوں نے مغرب کی نماز میں سورۂ والطور آپ سے سنی اس سے اس کی مناسبت باب سے نکل آئی مطعم بن عدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ احسان کیا تھا کہتے ہیں آپ جب طائف سے پھرے تو اس کی پناہ میں داخل ہو گئے تھے۔ مطعم نے آپ کو بچانے کے لیے اپنے چاروں بیٹوں کو مسلح کر کے کعبے کے چاروں کونوں پر کھڑا کیا قریش ڈر گئے اور کہنے لگے ہم تیری پناہ نہیں توڑ سکتے۔ بعضوں نے کہا مطعم نے وہ قریش کا عہد نامہ تڑوا یا جو انہوں نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ستانے کے لیے کیا تھا جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] جمعہ کے دن آٹھویں ذی الحجہ کو ۱۲ منہ [4] اس میں یہ اشکال ہوا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد تو علیؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ یہ سب اصحاب زندہ تھے اور بدری تھے داؤدی نے کہا یہ سعید بن مسیب کی صریح غلطی ہے بعضوں نے کہا پہلے فساد سے ان کی مراد امام حسینؓ کی شہادت ہے اور دوسرے سے حرہ اور تیسرے سے ازارقہ کا فساد عراق میں بعضوں نے یوں جواب دیا ہے کہ سعید بن مسیبؒ کا مطلب یہ ہے کہ پہلے فساد یعنے قتل عثمانؓ سے لے کر دوسرے یعنے حرہ تک کوئی بدری باقی نہ رہا یہ صحیح ہے کیونکہ سب بدریوں کے اخیر میں سعد بن ابی وقاص مرے وہ بھی حرہ کے واقعہ سے پہلے گزر گئے تھے ۱۲ منہ [5] عبداللہ زبیر کا قتل مکہ کی خرابی ۱۲ منہ

۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا قُلْتِ تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيثَ الْإِفْكِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا میں نے زہری سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے سنا ان چاروں نے حضرت عائشہ رضؓ پر جو تہمت ہوئی تھی اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا حضرت عائشہ رضؓ کہتی تھیں میں اور مسطح کی ماں (سلمیٰ بنت ابی رہم) دونوں پاخانہ کے لیے چلیں[۵] اتنے میں مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں اُلجھا وہ گر پڑی اس نے (اپنے بیٹے) مسطح کو کوسا کہنے لگی ہوا انگوڑا میں نے کہا ہائیں بری بات ارے اس کو برا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا[۶] پھر سارا قصہ تہمت کا بیان کیا[۷]۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَثَمَانُونَ رَجُلًا وَ

ہم سے ابراہیم بن منذر خزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے بیان کیا انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے (آنحضرتؐ کے جہادوں کا ذکر کیا پھر کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد ہیں پھر بدر والوں کا قصہ بیان کیا کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کافروں کی لاشیں کنوئیں میں ڈال رہے تھے اس وقت آپ نے فرمایا اب کہو جی جو تمہارے پروردگار نے تم سے قطعی وعدہ کیا تھا (عذاب اور سزا کا) وہ تم نے پایا یا نہیں اور اسی سند سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا نافع نے کہا عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے (جن میں حضرت عمر رضؓ بھی تھے) عرض کیا رسول اللہ آپ مردوں کو پکارتے ہیں[۸] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے بڑھ کر تو میری بات تم بھی نہیں سنتے[۹] بدر میں قریش کے جو لوگ شریک تھے جن کا حصہ (لوٹ کے مال میں) لگایا گیا وہ اکاسی ۸۱

---

۱ یعنی کوئی بھی صحابی زندہ نہ رہا مطلب یہ ہے کہ اس فتنے نے تو صحابہ کا بالکل وجود ہی اڑا دیا تھا کوئی صحابی دنیا میں باقی نہ رہا ۱۲ منہ ۵ ان دنوں گھروں میں پاخانے نہ تھے ۱۲ منہ ۶ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۷ جو اوپر مفصل گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۸ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لاشوں سے یہ خطاب کیا ۱۲ منہ ۹ جن میں جان نہیں ۱۲ منہ ۱۰ امام

besturdubooks.wordpress.com

كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قَالَ الزُّبَيْرُ قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوْا مِائَةً وَاللهُ اَعْلَمُ۔

۳۷۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِيْنَ بِمِائَةِ سَهْمٍ۔

بَابُ ۱۳ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ

فِي الْجَامِعِ الَّذِيْ وَضَعَهُ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ۔ اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ۔ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ۔ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ۔ حَاطِبُ بْنُ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ۔ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ۔ حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ۔ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ۔ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ۔ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ۔ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ۔ اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ۔ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ

آدمی تھے اور عروہ بن زبیر کہتے تھے زبیر نے کہا میں نے ان لوگوں کے حصے تقسیم کیے وہ سو آدمی تھے اور اللہ خوب جانتا ہے

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زبیر بن عوام سے انہوں نے کہا بدر کے دن مہاجرین کے لیے سو حصے لگائے گئے؎۱

باب ان لوگوں کے ناموں کا بیان جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے جس کو امام بخاری نے بنایا کہ وہ بدر کی جنگ میں شریک تھے بہ ترتیب حروف تہجی؎۲

(۱) جناب رسالت مآب سرور عالم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن بکیر (۳) بلال بن رباح ابوبکر صدیق رض کے غلام۔ (۴) حمزہ بن عبدالمطلب۔ ہاشمی۔ (۵) حاطب بن ابی بلتعہ قریش کے حلیف۔ (۶) ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری جن کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں وہ (بچے تھے) صرف تماشہ دیکھنے کے لیے گئے تھے لیکن شہید ہوئے (پانی پینے میں ایک تیر لگا) (۸) خبیب بن عدی انصاری رض (۹) خنیس بن احذافہ سہمی رض (۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری رض۔ (۱۱) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری رض (۱۲) زبیر بن عوام قرشی رض۔ (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رض

؎۱ طبرانی اور بزار نے ابن عباس رض سے نکالا کہ بدر کے دن مہاجرین کا شمار ستر پر سات آدمیوں کا تھا ۱۲ منہ ؎۲ اس باب کا مطلب یہ ہے کہ اوپر کے باب میں یا اس کتاب میں اور کسی مقام پر جن جن صحابہ کی نسبت یہ صراحت کی گئی ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے ان کے ناموں کی فہرست بہ ترتیب حروف تہجی اس باب میں مذکور ہے یہ غرض نہیں کہ بدری کل صحابہ کے نام اس باب میں مذکور ہیں کیونکہ بہت سے بدری صحابیوں کے نام اس فہرست میں نہیں ہیں یہ غرض ہے کہ اس کتاب میں جن جن بدری صحابہ سے روایت ہے ان کی فہرست اس باب میں بیان کی گئی ہے کیونکہ ابوعبیدہ بن جراح بالاتفاق بدری ہیں اور اس کتاب میں ان سے روایتیں بھی ہیں مگر ان کا نام فہرست میں شریک نہیں ہے اس لیے کہ ابوعبیدہ کی نسبت اس کتاب میں کہیں یہ صراحت نہیں آئی ہے کہ وہ لڑائی میں شریک تھے اب اس فہرست میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک تو سب سے پہلے بلا رعایت حروف تہجی لکھ دیا ہے باقی نام بر ترتیب حروف تہجی مذکور ہیں بعضے نسخوں میں آنحضرت کے نام کے ساتھ خلفاء اربعہ کے نام بھی شروع ہی میں مذکور ہیں ۱۲ منہ

أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ ۔ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ۔
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ۔ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ
الْقُرَشِيُّ ۔ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ
الْقُرَشِيُّ ۔ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ ۔
ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ ۔ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ ۔ عُبَيْدَةُ
بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ۔ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ
الْأَنْصَارِيُّ ۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ ۔ عُثْمَانُ
بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ ۔ عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ ۔ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ
بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ۔ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ
عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ ۔ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيُّ ۔ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ ۔
عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ ۔ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ
قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ ۔ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو
بْنِ الْجَمُوحِ ۔ مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ ۔ مَالِكُ
بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ۔ مُرَارَةُ بْنُ
الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ ۔ مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ۔
مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ
مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ

(۱۴) ابوزید انصاری رضؓ (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص رضؓ (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی رض (۱۸) سہل بن حنیف انصاری رض (۱۹) - (۲۰) ظہیر بن رافع انصاری رض اور ان کے بھائی مظہر رض (۲۱) عبداللہ بن عثمان حضرت ابوبکر صدیق رض قرشی (۲۲) عبداللہ بن مسعود رضؓ ہذلی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہذلیؓ؎ (۲۴) عبدالرحمٰن بن عوفؓ زہری (۲۵) عبیدہ بن حارث قرشی رض (۲۶) عبادہ بن صامتؓ انصاری رض (۲۷) حضرت عمر بن خطاب عدوی رض (۲۸) حضرت عثمان بن عفان قرشی رض ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنی صاحبزادی کی خبرگیری کے لیے (جو بیمار تھیں) چھوڑ گئے تھے ۔ لیکن ان کا حصہ آپ نے لگایا ۔ (۲۹) حضرت علی بن ابی طالب حیدر کرار ہاشمی رض (۳۰) عمرو بن عوف بنی عامر بن لوئے کے حلیف (۳۱) عقبہ بن عامر انصاری رض (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی رض (۳۳) عاصم ابن ثابت انصاری رض (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری رض (۳۵) عتبان بن مالک انصاری رض (۳۶) قدامہ بن مظعون رض (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری رض (۳۸) ابن عمرو ابن الجموع رض (۳۹-۴۰) معوذ بن عفراء رض اور ان کے بھائی عوفؓ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابواسید انصاری رض (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاریؓ (۴۳) معن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ رض ابن عباد بن مطلب بن عبد مناف (۴۵) مقداد بن عمرو کندیؓ بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) بلال بن امیہ انصاری اللہ ان سب سے راضی ہو اور برزخ اور

؎ ان کا ذکر صحیح بخاری میں نہیں ہوا نہ مغازی والوں سفیان کا نام بدریوں میں لکھا ہے اکثر نسخوں میں اس کتاب کے یہ نام مذکور نہیں ہیں لیکن نسخہ مطبوعہ مصر اور متن قسطلانی میں موجود ہے ۱۲ منہ ۲ ۴ ۲

هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

بَابُ ۱۴ حَدِيْثِ بَنِي النَّضِيْرِ وَمَخْرَجِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا اَرَادُوْا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلٰى رَاْسِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مِّنْ وَّقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ اُحُدٍ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ وَجَعَلَهُ ابْنُ اِسْحٰقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ وَاُحُدٍ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُ وَقُرَيْظَةُ فَاَجْلٰى بَنِي النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ

حشر اور بہشت میں ہم کو ان کے پاس رکھے[۱]

باب بنی نضیر یہودیوں کا قصہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دو آدمیوں کی دیت میں مدد لینے کے لیے ان کے پاس جانا اور ان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دغا بازی کرنا[۲] زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت کی انہوں کہا یہ بنی نضیر کی لڑائی بدر کی لڑائی سے چھ مہینے کے بعد اور احد کی لڑائی سے پہلے ہوئی[۳] اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حشر میں) یہ فرمانا وہی پروردگار ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا یہ ان کا پہلا نکالنا تھا[۴] اور ابن اسحٰق نے بنی نضیر کی لڑائی بعد بئر معونہ اور جنگ احد کی رکھی ہے (صفر ۴ ھ ہجری میں)

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ابن جریج نے موسےٰ بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا بنی نضیر اور بنی قریظہ (دونوں یہود کی قوموں) نے آنحضرت سے لڑائی کی آپ نے بنی نضیر کو جلا وطن کیا اور بنی قریظہ پر احسان رکھ کر ان کو رہنے دیا لیکن انہوں نے

[۱] آنحضرت سمیت یہاں سب ۴۰ آدمی مذکور ہیں اور بعضے نسخوں میں علاوہ آنحضرت کے صرف ۴۴ آدمی مذکور ہیں حافظ ابوالفتح نے قریش کے لوگوں میں سے ۹۴ اور خزرج قبیلے کے ۱۹۵ اور اوس قبیلے کے ۷۴ کل تین سو تریسٹھ آدمیوں کے نام لکھے ہیں ۱۲ منہ [۲] بنی نضیر ان کافروں میں سے تھے جن سے آنحضرت سے عہد پیمان تھا کہ نہ خود آپ سے لڑیں گے نہ آپ کے دشمن کو مدد دیں گے ایسا ہوا کہ عامر بن طفیل نے جب قاریوں کو بیر معونہ پر فریب سے مار ڈالا تو عمرو بن امیہ ضمری کو جو مسلمان تھے اپنی ماں کی منت میں آزاد کر دیا رستے میں ان کو بنی عامر کے دو شخص ملے انہوں نے سوتے میں ان کو مار ڈالا اور سمجھے کہ میں نے بنی عامر سے جن میں کا ایک عامر بن طفیل تھا بدلہ لیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں آکر خبر کی ان کو یہ خبر نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان دو مردوں سے عہد پیمان ہے آپ نے عمرو سے فرمایا میں ان دو شخصوں کی دیت دوں گا بنی نضیر بھی بنی عامر کے ساتھ عہد رکھتے تھے آپ بنی نضیر کے پاس اس دیت میں مدد لینے کو تشریف لے گئے ان بدمعاشوں نے آپ کو اور آپ کے اصحاب رض کو بٹھایا اور ظاہر میں امداد و اعانت کا وعدہ کیا لیکن در پردہ یہ صلاح کی کہ آپ دیوار کے تلے بیٹھے تھے۔ دیوار پر سے ایک پتھر آپ پر پھینک دیں اور آپ کو شہید کریں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل ع کے ذریعہ سے اسی وقت ان کے منصوبے سے آپ کو خبر دے دی آپ وہاں سے ایک دم اٹھ کر مدینہ روانہ ہو لئے اصحاب آپ کا انتظار کرتے رہے سمجھے شاید آپ حاجت کو گئے ہیں جب بڑی دیر ہو گئی اور اصحاب کو معلوم ہوا کہ آپ مدینہ تشریف لے گئے ہیں تو وہ بھی لوٹے آپ سے آن کر ملے آپ نے ان کو بدمعاشوں پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا ۱۲ منہ [۳] اس کو عبدالرزاق نے مصنف میں وصل کیا معمر سے انہوں نے زہری سے ۱۲ منہ [۴] جو عرب سے شام کے ملک میں ہوا پھر حضرت عمر رض کی خلافت میں ان کا دوسرا نکالا خیبر سے شام کے ملک کو ہوا بعضوں نے کہا دوسرے نکالے سے آخرت کا

حشر مراد ہے یہ آیت بنی نضیر یہودیوں کے حق میں اتری ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَآءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِيْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ۔

(دوبارہ جنگ خندق میں) آپ سے لڑائی کی[۱] ان کے مردوں کو قتل کیا ان کی عورتیں بچے مال اسباب مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے مگر بعضے بنی قریظہ بچ گئے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آن کر مل گئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے آپ نے ان کو امن دیا اور مدینہ کے سب یہودیوں بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم والے تھے اور بنی حارثہ کے یہودیوں کو اور جو جو اور یہودی مدینہ میں تھے سب کو آپ نے نکال دیا۔

۷۵۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ۔

مجھ سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی انہوں نے ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ کے سامنے یوں کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یوں کہہ سورۂ نضیر[۲] ابو عوانہ کے ساتھ اس حدیث کو ہشیم نے بھی ابو بشر سے روایت کیا۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے والد سلیمان سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو[۳] لوگ کھجور کے درخت (بطور تحفہ کے الگ) دیتے (تاکہ آپ ان کا میوہ کھا کر گذر کریں) یہاں تک آپ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح حاصل کی[۴] پھر تو آپ ان لوگوں کے دیئے ہوئے درخت ان کو پھیرنے لگے۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے درخت کھجور کے جلوا دیئے اور کٹوا ڈالے یعنی بویرہ کے[۵] اس وقت (سورۂ حشر کی)

[۱] آپ نے ان کا محاصرہ کیا وہ عاجز ہو کر قلعہ سے اترے آپ نے ۱۲ منہ [۲] کیونکہ یہ سورت انہی کے حق میں اتری ۱۲ منہ [۳] جب آپ شروع شروع مدینہ میں تشریف لائے تھے ۱۲ منہ [۴] بویرہ بنی نضیر کے باغ کو کہتے تھے جو مدینہ منورہ کے قریب تھا ۱۲ منہ [۵] ان کے باغ ہاتھ آئے ۱۲ منہ

مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ۔

۷۸- حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ اَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِيْرِ قَالَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؎

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِیْ لُؤَیٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

قَالَ فَاَجَابَهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحٰرِثِ ؎

اَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ
وَحَرَّقَ فِیْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ
سَتَعْلَمُ اَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
وَتَعْلَمُ اَیَّ اَرْضَيْنَا تَضِيْرُ

۷۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِیُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض دَعَاهُ اِذْ جَآءَهٗ حَاجِبُهٗ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِیْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَاْذِنُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيْلًا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِیْ عَبَّاسٍ وَّعَلِیٍّ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ

یہ آیت اتری تم نے جو کھجور کے درخت کاٹ ڈالے یا ان کو ہاتھ تک نہ لگایا (اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا۔ تو یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا۔

مجھ سے اسحاق (بن منصور یا ابن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم کو جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے اور حسان بن ثابت (آنحضرتؐ کے شاعر نے اسی باب میں یہ کہی ہے ؎

بنی لوی کے شریفوں پر ہو گیا آسان
لگی ہو آگ بویرہ میں سب طرف پران[1]

ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب نے جو آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی اور اس وقت ایمان نہیں لائے تھے (حسان کا ان شعروں سے جواب دیا

خدا کرے کہ ہمیشہ رہے وہاں یہ حال
مدینہ کے چاروں طرف ہو آتش سوزاں
یہ جان لوگے تم اب عنقریب کون ہم ہیں
رہے گا بچا کس کا ملک اٹھائے گا نقصان[2]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو مالک بن اوس بن حدثان نے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا وہ گئے ان کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں یرفا ان کا دربان آیا کہنے لگا آپ چاہتے ہیں کہ عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص آپ سے ملیں یہ لوگ اذن مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا ان کو آنے دے تھوڑی دیر گزری تھی کہ پھر وہی یرفا آیا کہنے لگا آپ چاہتے ہیں کہ عباسؓ اور علیؓ آپ سے ملیں۔ انہوں نے کہا اچھا ان کو آنے دے جب وہ آئے انہوں نے

[1] بنی لوی قریش کے لوگوں کو کہتے ہیں ان میں اور بنی نضیر میں عہد و پیمان تھا حسان کا مطلب قریش کی ہجو کرنا ہے کہ ان کے دوستوں کے باغات جلائے گئے اور قریش منہ دیکھتے رہے اپنے دوستوں کی کچھ مدد نہ کر سکے ۱۲ منہ [2] ابو سفیان نے مسلمانوں کو بددعا دی یعنے خدا کرے تمہارے شہر میں ہمیشہ یہی حال رہے چاروں طرف آگ سلگتی رہے شہر دوزخ ہو جائے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي
الَّذِي أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ
فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ
بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ
اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ
مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ
قَالُوا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى
عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ
هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ
قَالَ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ
إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ
لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ
ذِكْرُهُ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ
مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَ
لَا رِكَابٍ إِلٰى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ
هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا

سلام کیا عباس نے کہا امیر المومنین میرا اور ان کا (یعنی علی رض کا جھگڑا) فیصلہ کر دیجیے، وہ دونوں اس میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ نے بنی نضیر کا مال اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بن لڑے بھڑے عنایت فرمایا تھا[۱] ان دونوں نے ایک دوسرے کو سخت سست کہا[۲] اور عثمان اور ان کے ساتھی (عبد الرحمٰن زبیر سعد) بول اُٹھے (اچھا تو ہے) امیر المومنین ان کا فیصلہ کر دیجیے (رات دن کے ٹنٹے سے ہر ایک کو نجات دلوایئے) حضرت عمر رض نے کہا ذرا دم لو جلدی نہ کرو میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان زمین قائم ہیں تم کو یہ معلوم ہے کہ نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں کا (اپنے تئیں اور دوسرے پیغمبروں کو (مراد لیا) کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو مال و اسباب (چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے ان لوگوں نے کہا بیشک آنحضرت صلعم نے یہ فرمایا ہے پھر حضرت عمر رض علی رض اور عباس رض کی طرف مخاطب ہونے لگے اب میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تم جانتے ہو یا نہیں انہوں نے کہا بیشک (آپ نے ایسا فرمایا ہے) تب حضرت عمر رض نے کہا اب میں تم سے اس معاملہ کی حقیقت بیان کرتا ہوں اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اس مال میں جو بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے ایک خاص حق دیا ہے جو اوروں کو دوسرے پیغمبروں کو[۳] نہیں دیا فرمایا (سورۂ حشر میں) اور اللہ نے بن لڑے بھڑے جو اپنے پیغمبر کو عنایت فرمایا اس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے اخیر آیت قدیر تک اس آیت کے بموجب اس قسم کے مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے (ان میں مجاہدین کا حق نہ تھا) مگر خدا کی قسم

[۱] اور حضرت عمر رض نے اپنی خلافت میں یہ مال علی رض اور عباس رض دونوں کے سپرد کر دیا تھا ۱۲ منہ [۲] یعنی برا بھلا جیسے مدعی مدعی علیہ ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں حدیث میں فاستب ہے یعنے گالی گلوچ کی گالی گلوچ سے یہاں یہی مراد ہے کہ برا بھلا کہا یہ نہیں کہ فحش اور حرام گالیاں دیں جو بزرگوں کی شان کے خلاف ہیں ۱۲ منہ [۳] کیونکہ دوسرے پیغمبروں کے لیے لوٹ کا مال درست ہی نہ تھا ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

احتازها دونكم ولا استأثرها عليكم لقد أعطاكموها وقسمها فيكم حتى بقي هذا المال منها فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق على أهله نفقة سنتهم من هذا المال ثم يأخذ ما بقي فيجعله مجعل مال الله فعمل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم حياته ثم توفي النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر فأنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبضه أبو بكر فعمل فيه بما عمل به رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنتم حينئذ فأقبل على علي وعباس وقال تذكران أن أبا بكر عمل فيه كما تقولان والله يعلم إنه فيه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفى الله أبا بكر فقلت أنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر فقبضته سنتين من إمارتي أعمل فيه بما عمل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر والله يعلم أني فيه صادق بار راشد تابع للحق ثم جئتماني كلاكما وكلمتكما واحدة وأمركما جميع فجئتني يعني عباسا فقلت لكما

آنحضرت نے ان مالوں کو خاص اپنی ذات کے لئے جوڑ نہیں رکھا نہ خاص اپنی ذات پر اٹھایا بلکہ تم لوگوں کو دیا اور بانٹا بانٹنے کے بعد جو بچ گیا وہ یہ مال ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے جو بچ رہتا اس کو انہی کاموں میں صرف کرتے جن کاموں میں اللہ کا مال صرف کیا جاتا ہے۔ (یعنی ہتھیار گھوڑے سامان جنگ کی تیاری میں آپ اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے جب آپ کی وفات ہو گئی تو ابو بکرؓ نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوں اور اس مال کو اپنے قبضے میں لے کر ویسا ہی کرتے رہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور تم دونوں حضرت عمرؓ علی اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے اسوقت یوں کہتے تھے کہ ابو بکر کی یہ کاروائی ٹھیک نہیں ہے [1] اور اللہ خوب جانتا ہے ابو بکر اس کاروائی میں سچے راستباز ٹھیک رستے پر حق کے تابع تھے [2] پھر اللہ تعالےٰ نے ابو بکر کو اٹھا لیا اور میں نے یہ سوچا اب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں میں نے شروع شروع اپنی خلافت میں دو برس تک اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسے جیسے ابو بکر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے (جن جن کاموں میں اس مال کو خرچتے تھے میں بھی وہی کرتا رہا اور اللہ خوب جانتا ہے میں اس مال کے مقدمہ میں سچا راستباز ٹھیک ستے پر حق کا تابع تھا پھر تم دونوں میرے پاس آئیں اس وقت تم دونوں کی بات ایک تھی تمہارا معاملہ ایک تھا [3] پھر عباسؓ تم (اکیلے بھی) میرے

[1] انکو چاہیے تھا۔ یہ مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وارثوں کے حوالے کر دیتا۔ ۱۲ منہ [2] انہوں نے خود اپنے کان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنی تھی کہ پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اس لئے انہوں نے یہ مال وارثوں میں تقسیم نہیں کیا بلکہ اپنے قبضے میں رکھ کر جو عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوتا تھا وہی قائم رکھا ۱۲ منہ [3] ملے جلے تھے آپس میں کوئی اختلاف نہ تھا ۱۲ منہ

[4] اسوقت حضرت فاطمہ گذر چکیں تھیں حضرت علی ان کا حصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور حضرت عباسؓ اپنا حصہ طلب کرتے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ فَلَمَّا بَدَا لِیْ اَنْ اَدْفَعَہٗ اِلَیْکُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُہٗ اِلَیْکُمَا عَلٰٓی اَنَّ عَلَیْکُمَا عَھْدَ اللّٰہِ وَمِیْثَاقَہٗ لَتَعْمَلَانِ فِیْہِ بِمَا عَمِلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّمَا عَمِلْتُ فِیْہِ مُذْ وَلِیْتُ وَاِلَّا فَلَا تُکَلِّمَانِیْ فَقُلْتُمَا ادْفَعْہُ اِلَیْنَا بِذٰلِکَ فَدَفَعْتُہٗ اِلَیْکُمَا اَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّیْ قَضَآءً غَیْرَ ذٰلِکَ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ بِاِذْنِہٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَآ اَقْضِیْ فِیْہِ بِقَضَآءٍ غَیْرِ ذٰلِکَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْہُ فَادْفَعَاہُ اِلَیَّ فَاَنَا اَکْفِیْکُمَاہُ قَالَ فَحَدَّثْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِکُ بْنُ اَوْسٍ اَنَا سَمِعْتُ عَآئِشَۃَ رض زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰٓی اَبِیْ بَکْرٍ یَسْاَلْنَہٗ ثُمُنَھُنَّ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ اَنَا اَرُدُّھُنَّ فَقُلْتُ لَھُنَّ اَلَا تَتَّقِیْنَ اللّٰہَ اَلَمْ تَعْلَمْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ

پاس آئے میں نے تم سے یہی کہا لے دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو (مال اسباب) چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے پھر مجھ کو (بوجہ کثرت کار) یہ مناسب معلوم ہوا میں یہ مال تمہارے حوالے کر دوں تو میں نے تم دونوں سے کہا دیکھو اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ مال تم کو دیئے دیتا ہوں بشرطیکہ تم پر خدا کا عہد و پیمان ہے کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور جیسے ابوبکر رض کرتے رہے اور میں کرتا رہا جب سے میں حاکم ہوا اگر تم کو یہ شرط منظور نہیں ہے تو مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو تم نے یہ کہا کہ اسی شرط پر یہ مال ہمارے حوالے کر دو میں نے حوالے کر دیا اب تم کیا اس کے سوا اور کوئی فیصلہ چاہتے ہو قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں تو قیامت تک اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں[2] البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہو سکتا تو پھر میرے سپرد کر دو میں یہ کام بھی کر لوں گا زہری نے کہا میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا مالک بن اوس نے سچ کہا میں نے حضرت عائشہ رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے حضرت عثمان کو ابوبکر صدیق رض کے پاس بھیجا ان مالوں میں سے جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بن لڑے بھڑے دیئے اپنا آٹھواں حصہ ترکہ کا مانگنے کے لیے میں نے ان کو منع کیا اور کہا کیا تم کو خدا کا خوف نہیں تم یہ نہیں جانتیں کہ آنحضرت صلی اللہ

[1] جب حضرت علی رض اپنی بی بی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ اور حضرت عباس رض اپنے بھتیجے (یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کا مانگتے تھے ۱۲ منہ [2] یعنے تم چاہو کہ میں یہ مال تم دونوں میں تقسیم کر دوں تو یہ ناممکن ہے ۱۲۰ منہ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهٰى اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخْبَرَتْهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَّهِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا اَرْضَهٗ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهٗ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ

علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آپ نے اپنے تئیں مراد لیا البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال میں سے کھائیگی (گذارے کے موافق اس میں سے اپنا خرچ لے گی) یہ سن کر آپؐ کی بیبیاں ترکہ مانگنے سے باز آگئیں عروہ نے کہا یہ مال حضرت علیؓ کے قبضے میں رہا انہوں نے حضرت عباسؓ کو اس پر قبضہ نہ کرنے دیا پھر حضرت علیؓ کے بعد امام حسنؓ کے قبضے میں رہا پھر امام حسینؓ کے پھر امام زین العابدین علی بن حسینؓ اور امام حسن بن حسنؓ (حسن مثنیٰ) دونوں کے قبضے میں دونوں باری باری اس کا انتظام کرتے رہے پھر زید بن حسن بن علیؓ (ان کے بھائی) کے پاس[1] اور ہر شخص کے پاس اسی طریق سے رہا کر آنحضرتؐ کا صدقہ ہے (یہ لوگ متولی رہے نہ مالک)

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہ زہراؓ اور حضرت عباسؓ دونوں ابوبکر صدیق کے پاس آن کر اپنا ترکہ مانگنے لگے کہنے لگے آپ کی زمین جو فدک میں ہے اور آپ کا دریا پانچواں حصہ جو خیبر کی آمدنی میں ہے وہ ہم کو دے دو ابوبکرؓ نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا ہے آپ فرماتے تھے ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ محمدؐ کی آل اس مال میں سے کھانے کے موافق لے گی (رہا سلوک کرنا تو ابوبکرؓ نے کہا، خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں سے

[1] پھر عبداللہ بن حسن کے پاس پھر خلفائے عباسیہ نے لے لیا ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

bestirdubooks.wordpress.com

قَرَابَتِي۔

بَابُ ۱۵ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ۔

۸۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضی يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ

سلوک کرنا مجھ کو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے[۱]

باب کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ[۲]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کعب بن اشرف کی کون خبر لیتا ہے۔ کون اس کا کام تمام کرتا ہے اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ستا رکھا ہے یہ سن کر محمد بن مسلمہ انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو منظور ہے میں اس کو مار ڈالوں آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو پھر اجازت دیجئے جو میں مناسب سمجھوں (کعب کو خوش کرنے کے لیے) کہوں آپ نے فرمایا جو مناسب سمجھے کہہ[۳] غرض محمد بن مسلمہ کعب کے پاس آئے اور کہنے لگے اجی یہ شخص (یعنے پیغمبر صاحب) ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے (ہمارے پاس خود کھانے کو نہیں) عجب تکلیف میں پھنسے ہیں میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں مجھ کو کچھ قرض ہی دلواؤ۔ کعب نے کہا ابھی کیا ہے قسم خدا کی آگے چل کر تم کو بہت تکلیف ہوگی[۴] محمد بن مسلمہ نے کہا (بھی) بات یہ ہے کہ

[۱] جناب سیدہ رضی نے یہ حدیث نہیں سنی تھی وہ قرآن کی آیتوں سے یہی سمجھیں کہ مال دولت کے بھی پیغمبر وارث ہوتے ہیں اور ان کے وارث ان کے عزیز ہوتے ہیں جیسے ایک آیت میں ہے فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب ایک آیت میں ہے وورث سلیمان داؤد جناب ابوبکر صدیق رضی نے یہ حدیث خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ان کے نزدیک وہ قرآن کی آیت کی طرح قطعی اور واجب التعمیل تھی ۱۲ منہ

[۲] یہ بڑا مالدار یہودی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہجو کیا کرتا قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لیے ابھارتا آخر مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ماہ ربیع الاول ۳ھ ہجری میں قتل کرا دیا ۱۲ منہ

[۳] گو آپکی اور مسلمانوں کی اس میں برائی نکلے ۱۲ منہ

[۴] محمد بن مسلمہ آنحضرت سے یہ وعدہ کرکے کئی روز تک متفکر رہے پھر ابونائلہ کے پاس آئے جو کعب کا رضاعی بھائی تھا اور عباد بن بشر اور حارث بن اوس اور ابوعبس بن جبیر کو بھی مشورہ میں شریک کیا وہ بھی محمد بن مسلمہ کے ساتھ ہوئے اور سب مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عرض کیا ہم کو اجازت دیجئے ہم جو مناسب سمجھیں کعب سے ویسی باتیں کریں آپ نے فرمایا شوق سے کرو جاؤ[۵] ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا واقدی کی روایت میں ہے کہ پھر کعب نے ابونائلہ سے پوچھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے انہوں نے کہا یہی ارادہ ہے کہ اب اس شخص سے الگ ہو جائیں وہ جانے اس کا دین جانے

کعب اس تقریر سے بہت خوش ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ
وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسْقًا أَوْ
وَسْقَيْنِ فَقَالَ أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ
فَقَالَ نَعَمْ ارْهَنُونِي قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ
تُرِيدُ قَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ
نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ
قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ
نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ
رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا
وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي
السِّلَاحَ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ
لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو
كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ
إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ
لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ
السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ
بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ وَ
قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا
كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا
هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي
أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ
إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ قَالَ وَ

ہم ایک بار اس کی پیروی کر چکے اب یہ بھی تو اچھا نہیں لگتا ۔ ایک دم اس کو چھوڑ دیں مگر دیکھ رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے خیر اب یہ کہو یار ہماری غرض یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق (کھجور یا غلّہ) ہم کو قرض دلواؤ سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار نے یہ حدیث ہم سے ایک بار نہیں کئی بار بیان کی تو ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا میں نے جب کہا کہ اس میں ایک وسق یا دو وسق تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر تھا کعب نے کہا اچھا دلائیں گے مگر کچھ گروی رکھواؤ ان لوگوں نے کہا تم کیا چیز گروی چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی جورویں گرو کر دو ان لوگوں نے کہا واہ اچھی ٹھیری سارے عرب لوگوں میں تو تم خوبصورت ہو بھلا جورویں تمہارے پاس کیوں کر گرو کریں اس نے کہا اچھا اپنے بیٹوں کو گرو کرو ان لوگوں نے کہا بیٹوں کو گرو کریں تو ساری عمر لوگ ان پر طعنہ مارتے رہیں گے کہ وسق یا دو وسق پر یہ گرو ہوئے تھے بڑے شرم کی بات ہے البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کر سکتے ہیں اتنی گفتگو کے بعد محمد بن مسلمہ رات کو پھر آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے رات کو آئے تو ابو نائلہ کو ساتھ لائے جو کعب کا دودھ شریک بھائی تھا کعب نے ان کو قلعہ کے پاس بلالیا اور خود قلعہ سے اتر کر نیچے آن کر ان سے ملا جب وہ قلعہ سے اترنے لگا تو اس کی جورو (نام نامعلوم) کہنے لگی اتنی رات کو کہاں جاتا ہے کعب کہنے لگا یہ محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابو نائلہ بلا رہے ہیں سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اس کی جورو کہنے لگی اس آواز سے تو گویا خون ٹپک رہا ہے

۱؎ اگر برا نقشہ ہوا تو یار لوگ الگ ہو جائیں گے ۱۲ منہ ۲؎ یہ راوی کی شک ہے کہ ایک وسق کہا یا دو وسق حافظ نے کہا یہ شک علی بن مدینی کو ہوئی کرمانی نے کہا سفیان کو ہوئی ۱۲ منہ ۳؎ یعنے محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں نے ۱۲ منہ ۴؎ عورتیں تم کو دیکھ کر فریفتہ ہو جائیں گی ۱۲ منہ ۵؎ یعنے یہ لوگ برے ارادے سے آئے معلوم ہوتے ہیں یہ جورو بڑی عاقلہ تھی ۱۲ منہ

يُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِسُفْيَانَ سَمَّاهُمْ عَمْرٌو قَالَ سَمَّى بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرٌو وَجَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَيْ أَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ

کعب نے کہا واہ وہاں ہے کون محمد بن مسلمہ میرا دوست اور ابو نائلہ میرا دودھ بھائی[1] اور شریف آدمی کو اگر رات کو برچھہ مارنے کو بلائیں تو وہ جائے گا[2] ادھر محمد بن مسلمہ اپنے ساتھ دو آدمی اور لے کر آئے تھے سفیان سے پوچھا کیا عمرو نے ان لوگوں کا نام لیا تھا انہوں نے کہا بعضوں کا نام لیا تھا محمد بن مسلمہ اور ابو نائلہ کا عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ دو آدمی اور اپنے ساتھ لے کر آئے تھے (ان کا نام نہیں لیا) اور دوسرے لوگوں نے ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر کا نام لیا خیر عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ جو اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے ان سے کہنے لگے جب کعب یہاں آئے گا میں اس کے سر کے بال تھام کر سونگھوں گا جب تم دیکھنا میں نے اس کا سر مضبوط تھام لیا ہے تو تم اپنا کام کر ڈالنا (تلوار کی ضرب لگانا ایک مرتبہ عمرو نے یوں کہا[3] غرض کعب سر سے چادر اوڑھے ہوئے اترا اس کے بدن سے خوشبو مہک رہی تھی محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے تو ساری عمر میں آج کی طرح خوشبودار ہوا نہیں سونگھی عمرو کے سوا دوسرے راوی یوں کہتے ہیں کعب نے جواب میں کہا میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال (یا علم و کمال) میں بھی بے نظیر ہے عمرو بن دینار نے بیان کیا پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے کہا تم مجھ کو اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتے ہو اس نے کہا اچھا سونگھو انہوں نے خود بھی سونگھا اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر دوبارہ درخواست کی میں تمہارا سر سونگھوں اس نے کہا اچھا محمد بن مسلمہ نے اس کا سر

[1] دوسری روایت میں ہے کہ وہ عورت اس سے لپٹ گئی اور کہنے لگی میں ہرگز نہ جانے دوں گی مگر کعب کے سر پر قضا کھیل رہی تھی اس نے ایک نہ سنی ۱۲ منہ[2] گویا کل پانچ آدمی تھے محمد بن مسلمہ ابو نائلہ اور یہ تین شخص ابن اسحاق نے کہا رات کے وقت جب یہ لوگ مدینہ سے چلے تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بقیع تک ان کے ساتھ آئے تھے چاندنی تھی آپ نے فرمایا اللہ کے نام پر جاؤ اور یہ دعا فرمائی یا اللہ ان کی مدد کر ۱۲ منہ

[2] یہ عربی کی ایک مثل ہے یعنے کوئی ملاقات کو آئے اور آدمی نہ ملے تو یہ مروت سے بعید ہے ۱۲ منہ [3] میں سونگھوں گا پھر تم کو سونگھاؤں گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ۔

بَابٌ ۱۶ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ

وَيُقَالُ سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ۔

۸۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيكٍ

روز سے تھا اور اپنے ساتھیوں سے کہا ہاں لیو انہوں نے اس کا کام تمام کر دیا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی ۱؎

باب ابورافع یہودی عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا قصہ

کہتے ہیں اس کا نام سلام بن ابی الحقیق تھا یہ خیبر میں رہتا تھا بعضوں نے کہا ایک قلعہ میں جو حجاز کے ملک میں واقع تھا ۲؎ زہری نے کہا ۳؎ ابورافع کعب بن اشرف کے بعد قتل ہوا۔ (رمضان ۶ سنہ ہجری میں)

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن آدم نے کہا ہم سے یحیٰی بن ابی زائدہ نے انہوں نے اپنے والد زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو ۴؎ ابورافع کے پاس بھیجا (منجملہ ان کے) عبداللہ بن عتیک رات کو اس کے گھر میں گھسے وہ سو رہا تھا اس کو قتل کیا۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسٰے نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع یہودی کے پاس انصار کے کئی آدمیوں کو بھیجا ان کا سردار عبداللہ بن عتیک کو کیا یہ ابورافع آنحضرت ؐ کو

۱؎ کہتے ہیں اس کا سر بھی کاٹ لے کر لیتے آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر ڈال دیا آپ نے خدا کا شکر کیا دوسری روایت میں ہے جب صحابہؓ نے پہلی ضرب لگائی تو اس نے چیخ ماری اور یہود دوڑے مگر انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو نہ پایا صبح کو یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے ہمارا سردار مارا گیا آپ نے اس کے کرتوت ان کو سنائے یہودی رعب میں آگئے کعب سے آپ کا معاہدہ نہ تھا اس وجہ سے اس کا مار ڈالنا جائز تھا سہیلی نے کہا معاہدہ تھا مگر جب ذمی کافر پیغمبر کو برا کہے تو اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور اس کا قتل جائز ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۲؎ یہ بھی کعب بن اشرف کی طرح مسلمانوں کو سخت ایذا دیتا تھا کعب کو اوس قبیلے والوں نے قتل کیا تھا تو خزرج قبیلے والوں کو رشک پیدا ہوئی انہوں نے ابورافع کے قتل کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی ۱۲ منہ ۳؎ اس کو یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ چار آدمی تھے ان کے سردار عبداللہ بن عتیک تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَكَانَ اَبُوْرَافِعٍ يُؤْذِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِيْ حِصْنٍ لَّهٗ
بِاَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ
الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ لِاَصْحَابِهٖ اجْلِسُوْا مَكَانَكُمْ فَاِنِّيْ
مُنْطَلِقٌ وَّمُتَلَطِّفٌ لِّلْبَوَّابِ لَعَلِّيْ اَنْ اَدْخُلَ
فَاَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ
كَاَنَّهٗ يَقْضِيْ حَاجَةً وَّقَدْ دَخَلَ النَّاسُ
فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ
تُرِيْدُ اَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ
اُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ
النَّاسُ اَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِيْقَ
عَلٰى وَدٍّ قَالَ فَقُمْتُ اِلَى الْاَقَالِيْدِ
فَاَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ
اَبُوْرَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهٗ وَكَانَ فِيْ عَلَالِيَّ
لَهٗ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ اَهْلُ سَمَرِهٖ
صَعِدْتُ اِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ
بَابًا اَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ فَقُلْتُ
اِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوْا بِيْ لَمْ يَخْلُصُوْا اِلَيَّ
حَتّٰى اَقْتُلَهٗ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ
فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّسْطَ عِيَالِهٖ لَا اَدْرِيْ

تکلیف دیتا تھا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا[1] حجاز میں اس کا قلعہ تھا اس میں رہا کرتا تھا خیر یہ لوگ جب اس قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج ڈوب گیا تھا لوگ اپنے جانوروں کو چرا کر لوٹ چکے تھے عبداللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم یہاں (قلعہ کے باہر) اس جگہ بیٹھے رہو میں جاتا ہوں اور دربان سے مل ملا کر قلعہ کے اندر جانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں وہ آئے قلعہ کے دروازے پر پہنچ کر کپڑا ڈھانک کر اس طرح بیٹھے جیسے کوئی پاخانہ پھر رہا ہو قلعہ کے لوگ سب اندر جا چکے تھے اتنے میں دربان نے ان کو آواز دی اور بندۂ خدا تو اندر آتا ہے تو آجا میں دروازہ بند کرتا ہوں[2] عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں یہ سن کر میں قلعہ کے اندر گیا اور[3] چھپ رہا جب قلعہ والے سب اندر آچکے تو دربان نے دروازہ بند کیا اور کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں (دربان غافل ہو گیا) میں نے اٹھ کر کنجیاں لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا (تاکہ بھاگتے وقت آسان ہو) ادھر ابورافع کے پاس رات کو داستان ہوا کرتی تھی[4] وہ اپنے بالاخانوں میں بیٹھا تھا جب داستان گو چل دیئے (ابورافع لیٹ رہا) تو میں بالاخانے پر چڑھا اور جس دروازے میں گھستا تھا اس کو اندر سے بند کر لیتا تھا میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے جب بھی ان کے پہنچنے تک (دروازے توڑنے تک) میں ابورافع کا کام تمام کر ڈالوں خیر میں ابورافع تک پہنچا وہ ایک اندھیری کوٹھڑی میں اپنے بال بچوں کے بیچ میں

[1] کہتے ہیں جنگ احزاب میں اسی نے عرب کے کئی قبیلوں کو ترغیب دے کر روپیہ سے ان کی مدد کر کے ان کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا ۱۲ منہ

[2] دوسری روایت میں یوں ہے کہ قلعہ والوں کا ایک گدھا گم ہو گیا تھا وہ اس کے ڈھونڈھنے کے لیے باہر نکلے میں بھی ان لوگوں میں شریک ہو گیا اور کپڑا اس لیے ڈھانپ لیا کہ کوئی مجھ کو پہچانے نہیں جب وہ لوگ قلعہ میں گئے میں بھی ان کے ساتھ اندر پہنچ گیا۔ اور بڑی رات تک گدھوں کے طویلہ میں مخفی رہا ۱۲ منہ [3] گدھوں کے طویلہ میں ۱۲ منہ [4] جیسے امیروں کا قاعدہ ہے رات کو کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر بیٹھتے ہیں اور قصہ خوان داستان گو آتے ہیں ادھر ادھر کی حکایتیں اور نقلیں تفریح کیلیے سناتے رہتے ہیں جب تک سونے کا وقت ہو اور نیند لگے ۱۲ منہ [5] یعنی عبداللہ بن عتیک اھ

besturdubooks.wordpress.com

أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ[3] حَتَّى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي

سو رہا تھا مجھے اس کا ٹھکانا معلوم نہ ہوا گھر میں کہاں ہے آخر میں نے پکارا ابورافع اس نے کہا کون ہے میں اسی طرف جھکا اور آواز پر تلوار کی ایک ضرب لگائی میرا دل خود دھک دھک کر رہا تھا دہشت بھرا تھا، اس ضرب سے کچھ کام نہ نکلا اور ابورافع چلایا میں کوٹھڑی کے باہر آگیا تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر کوٹھری میں گیا اور میں نے (آواز بدل کر) پوچھا ابورافع تم چلائے کیوں (وہ مجھ کو اپنا آدمی سمجھ کر) کہنے لگا ارے تیری ماں مرے ابھی ابھی کسی نے اس کوٹھڑی میں مجھ پر تلوار کا وار کیا یہ سنتے ہی میں نے اس پر ایک اور ضرب لگائی اگرچہ اب کے اس کو کاری زخم لگا پر وہ مرا نہیں آخر میں نے تلوار کی دھار اس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور کیا) وہ اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی جب مجھے یقین ہوا اب میں نے اس کو مار ڈالا اس وقت میں لوٹا ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا سیڑھیوں پر پہنچ کر اتر رہا تھا میں سمجھا کہ اب زمین آگئی چاندنی رات تھی[1] میں گر پڑا میری پنڈلی ٹوٹ گئی مگر میں نے عمامہ سے اس کو باندھ لیا اور وہاں سے چلتا ہوا (قلعہ کے باہر آکر) دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (اپنے دل میں) کہا میں یہاں[2] سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک مجھ کو ابورافع کی موت کا یقین نہ ہو جب مرغ نے بانگ دی (صبح ہو گئی) اس وقت قلعہ کی دیوار پر موت کی خبر دینے والا کھڑا ہوا پکارنے لگا (لوگو) ابورافع حجاز کے سوداگر گذر گئے یہ سنتے ہی میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور ان سے کہا جلدی بھاگو اللہ نے ابورافع کو قتل کرادیا وہاں سے (بھاگتا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ نے فرمایا ذرا اپنا پاؤں پھیلا میں نے پھیلایا آپ نے اس پر ہاتھ

[1] کہتے ہیں عبداللہ بن عتیک کی نگاہ بھی ضعیف تھی ۱۲ منہ [2] غرض رات بھر وہیں بیٹھا رہا ۱۲ [3] آج کی رات ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ فِي نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرَفَ قَالَ فَغَطَّيْتُ رَأْسِي كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ فَلَمَّا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي كَوَّةٍ

پھیر دیا مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے اس پاؤں پر کوئی صدمہ ہی نہیں ہوا[1]

ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کی طرف (اس کے مارنے کو) عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ اور کئی آدمیوں کو ان کے ساتھ بھیجا[2] یہ لوگ گئے جب قلعہ کے قریب پہنچے تو عبداللہ بن عتیک نے اپنے ہمراہیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرے رہو میں جا کر دیکھوں (کیا تدبیر کرنا چاہیئے) عبداللہ کہتے ہیں میں گیا اور دربان کو ملا ملو کر میں چاہتا تھا کہ قلعہ میں گھس جاؤں اتنے میں کیا ہوا قلعہ والوں کا ایک گدھا گم ہو گیا وہ روشنی لے کر (رات کے وقت) اس کو ڈھونڈھنے نکلے میں ڈرا کہیں مجھ کو پہچان نہ لیں[3] میں نے اپنا سر چھپا لیا (اور اس طرح بیٹھ گیا) جیسے کوئی پاخانے پھر رہا ہے اب دربان نے آواز دی ارے جس کو اندر آنا ہو وہ آجائے میں دروازہ بند کرتا ہوں یہ سن کر میں قلعہ کے اندر گھس گیا اور قلعہ کے دروازے جہاں گدھے بندھا کرتے تھے چھپ رہا قلعہ والوں نے ابو رافع کے پاس کھانا کھایا اور کچھ رات گذری تک وہیں (بیٹھے) باتیں کرتے رہے پھر اپنے اپنے گھروں کو چل دیے جب خاموشی ہو گئی اور کوئی آواز یا حرکت سنائی نہ دی (سب سو گئے) تو میں (اس طویلہ سے) باہر نکلا میں نے پہلے ہی (دربان کو دیکھ لیا تھا اس نے دروازے کی کنجی ایک

[1] آپ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے ٹوٹی ہڈی دم بھر میں جڑ گئی درد بھی جاتا رہا سبحان اللہ یہ آپ کا ایک معجزہ تھا ۱۲ منہ [2] وہ لوگ یہ تھے مسعود بن سنان اسلمی اور عبداللہ بن انیس اور ابو قتادہ انصاری اور خزاعی بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ [3] یہ غیر آدمی کہاں سے آیا ۱۲ منہ

فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ إِنْ نَذِرَ بِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي سُلَّمٍ فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِئَ سِرَاجُهُ فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي أُغِيثُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ أَلَا أُعْجِبُكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ قَالَ فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرَى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتَّى أَتَيْتُ السُّلَّمَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ

روزن میں رکھ دی تھی وہ کنجی لے کر میں نے دروازہ کھول دیا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو خبر ہو جائے تو میں آسانی سے چل دوں بھاگتے وقت قفل کھولنا نہ پڑے، اب میں قلعہ میں جو گھر تھے ان کے دروازوں پر گیا اور سب کی زنجیریں باہر سے چڑھا دیں تاکہ وہ باہر نہ نکل سکیں اس کے بعد میں سیڑھی پر چڑھا جہاں ابورافع تھا اوپر جا کر کیا دیکھتا ہوں جس کوٹھڑی میں ابورافع ہے وہاں بالکل اندھیرا ہے چراغ بھی گل ہو گیا ہے اس کا ٹھکانا مجھ کو معلوم نہ ہوا آخر میں نے پکارا ابورافع اس نے پوچھا کون میں آواز کی طرف گیا اور تلوار کی ایک ضرب لگائی[1] ابورافع نے چیخ ماری مگر اس ضرب سے کچھ کام نہ نکلا عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر میں ابورافع کے پاس گیا جیسے اس کی مدد کو آیا ہوں میں نے آواز بدل کر پوچھا ابورافع کیوں خیر تو ہے اس نے کہا بڑا تعجب ہے، ارے مادر بخطا ابھی ابھی کوئی میرے پاس گھس کر آیا اور مجھ پر تلوار کا وار لگایا یہ سنتے ہی میں نے ایک اور ضرب لگائی پر کچھ کام نہ نکلا اس نے چیخ ماری اس کی جورو جاگ اٹھی[1] عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں پھر تیسری بار میں آیا اور میں نے آواز بدلی جیسے کوئی مدد کو آتا ہے میں نے دیکھا وہ چت لیٹا ہوا ہے میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھی پھر اپنے سارے بدن کا بوجھ اس پر ڈالا[2] ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز میں نے سنی اس کے بعد میں ڈرتا ڈرتا زینہ پر آیا چاہتا تھا اتروں لیکن گھبراہٹ اور جلدی میں نیچے گر پڑا میرے پاؤں کا جوڑ نکل گیا[3] میں نے اس کو کپڑے سے باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس اس طرح سے

---

[1] ابن اسحاق کی روایت میں ہے وہ چلانے لگی میں نے اس پر تلوار اٹھائی جی میں آیا اس کو مار ڈالوں لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا خیال کیا آپ نے عورتوں کے قتل سے منع فرمایا تھا اس لیے میں نے اس کو نہیں مارا ۱۲ منہ [2] تلوار پیٹھ کی ہڈیوں تک پہنچ گئی ۱۲ منہ [3] یعنی ہڈی سرک گئی اگلی روایت میں پنڈلی ٹوٹنے کا ذکر ہے اور اسمیں جوڑ کھل جانے کا دونوں میں اختلاف نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور جوڑ بھی کسی جگہ سے کھل گیا ہو ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا
فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا
كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ
فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي
مَا بِي قَلَبَةٌ فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ
أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَشَّرْتُهُ۔

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ
أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ
لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ
ذِكْرُهُ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ
الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ إِنْ
يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ
مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ
النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللّٰهُ لَا

(آہستہ آہستہ چلتا آیا جیسے قیدی بیڑیوں میں چلتا ہے میں نے ان سے کہا تم جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دو میں تو یہاں سے اس وقت تک نہیں سرکوں گا جب تک خبر دینے والے کی آواز نہ سن لوں گا[1] جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا (قلعہ کی دیوار پر) چڑھا اس نے یوں پکارا لوگو. ابورافع گذر گئے اس وقت میں اٹھ کر چلا دیکھا کیا ہوں میرے پاؤں میں کچھ درد نہیں ہے میں نے اپنے ساتھیوں کو (جو مجھ سے آگے نکل چکے تھے) رستہ میں پایا ابھی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچے تھے میں نے خود پہنچ کر آنحضرت کو خوشخبری دی[1]

باب جنگ اُحد کا قصہ[2]

اور اللہ تعالےٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا اے پیغمبر جب تم صبح صبح اپنے گھر سے (احد پہاڑ کی طرف نکل کر) چلے گئے مسلمانوں کو مورچوں پر لڑائی کے لیے جمانے کے لیے اور اللہ سنتا جانتا ہے اور (اسی سورت میں) فرمایا ہمت نہ ہارو نہ رنجیدہ ہو اگر تم سچے ایمان دار ہو تو (آئندہ) تم ہی (ور) غالب رہو گے اگر اس لڑائی میں تم کو کچھ صدمہ پہنچا (تو بیدل کیوں ہوتے ہو) ان مشرکوں کو بھی (جنگ بدر میں) ایسا ہی صدمہ پہنچ چکا ہے یہ تو زمانہ کے اُلٹ پھیر ہیں جو ہم باری باری لوگوں پر لاتے ہیں (کبھی فتح کبھی شکست) اور اس شکست میں یہ بھی حکمت تھی اللہ کو سچے ایمان داروں کا کھول دینا اور تم میں سے

[1] یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تو میں بالکل اچھا ہوگیا کیونکہ احتمال ہے کہ عبداللہ بن عتیک کو خوشی میں چلتے وقت تکلیف معلوم نہ ہوئی ہو جب آپ کے پاس پہنچ گئے ہوں اس وقت درد کی بھی شدت ہوئی ہو اور ہڈی کا قاعدہ بھی یہی ہے ٹوٹتے وقت جب تک گرم رہتی ہے زیادہ تکلیف معلوم نہیں ہوتی تھوڑی دیر بعد بہت درد شروع ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ بہت بڑی جنگ تھی جو شوال ۳ھ ہجری میں ہوئی احد ایک پہاڑ ہے مشہور مدینہ منورہ سے تین میل پر اس میں اوّل اوّل مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی لیکن بعد میں لوٹ کی طمع سے انہوں نے وہ ناکہ چھوڑ دیا جس کی حفاظت کی آنحضرت نے تاکید فرمائی تھی کافروں نے عقب سے مسلمانوں پر حملہ کیا ان کے پاؤں اکھڑ گئے ستر مسلمان شہید ہوئے اور آنحضرت صلعم بھی زخمی ہوئے اللہ تعالیٰ کی اسی میں بڑی حکمت تھی چند منافقوں کا نفاق کھول دینا اور چند مسلمانوں کو شہادت کا درجہ دینا منظور تھا ۱۲ منہ [3] جو موت کی خبر دیتا ہے۔ ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِيْنَ اَمْ حَسِبْتُمْ
اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ
وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ
تَنْظُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ
وَعْدَهٗ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰى
اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ
وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا اَرٰىكُمْ
مَا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ
الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ
وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ۔

بعضوں کو شہیدوں کا درجہ دینا منظور تھا اور اللہ کسی حال میں بھی مشرکوں سے محبت نہیں رکھتا[1] اور یہ بھی غرض تھی کہ ایمان والوں کو صاف ستھرا کر دے اور کافروں کا ستیاناس کرے[2] مسلمانوں کیا تم یہ سمجھتے تھے کہ (مزے سے) بہشت میں چل دو گے نہ ابھی اللہ نے یہ کھولا کہ تم میں کون لڑنے والے ہیں کون صبر کرنے والے اور (تم اتنا گھبراتے کیوں ہو) اس جنگ[3] سے پہلے تو تم شہادت کی آرزو کرتے تھے اب تو شہادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور (اسی سورت میں) فرمایا اور جب تم کافروں کو اللہ کے حکم سے (شروع لڑائی میں) خوب قتل کر رہے تھے تو خدا نے اپنا وعدہ تم کو سچا کر دکھایا (تمہاری فتح ہوئی) پھر جب تم نے بزدلی کی اور پیغمبر کے حکم کو نہ سنا لگے اختلاف کرنے اور جو امر تم چاہتے تھے یعنی فتح[4] اس کو دیکھ کر بھی تم نے پیغمبر کی نافرمانی کی کوئی تو دنیا کے پیچھے پڑ گیا (لوٹ کی فکر میں) اور کوئی کوئی آخرت کے خیال میں تھا اللہ نے تم کو دشمنوں کی طرف سے پھرا دیا (تم بھاگ کھڑے ہوئے) اس میں تمہارا آزمانا بھی منظور تھا اور اللہ تمہارا یہ قصور (احد کے دن بھاگنا) معاف کر چکا اللہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے اور[5] فرمایا اللہ کی راہ میں جو لوگ مارے گئے (شہید) ان کو مردہ نہ سمجھنا اخیر آیت تک[6]

۸۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى
اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ

ہم سے ابراہیم بن موسٰے نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب بن عبدالمجید نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا

[1] یہ نہ سمجھنا کہ مشرکوں کو جو جنگ احد میں غلبہ ہوا تو اللہ ان کو پسند کرتا ہے یا ان سے محبت رکھتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی ان کافروں کا جو جنگ احد میں لڑتے تھے ان کا ستیاناس ہو کیونکہ اس فتح سے ان کا حوصلہ بڑھ گیا اب وہ پھر لڑنے آئیں گے اور اب کے ایسی مار کھائیں گے کہ پناہ بخدا ۱۲ منہ [3] ابن اسحاق نے کہا اللہ تعالیٰ نے جنگ احد کے باب میں سورۂ آل عمران کی ساٹھ آیتیں اتاریں عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا اس سورت کی ایک سو بیس آیتیں اسی باب میں ہیں ۱۲ منہ [4] مشہور یہ ہے آپ نے بدر کے دن یہ فرمایا تھا۔ جیسے اوپر گذر چکا احد کا لفظ اس میں شاید راوی کی غلطی سے ہے ۔ ۱۲ منہ [5] اسی سورت میں ۱۲ منہ ۱۲ [6] ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا یہ جبریل آن پہنچے ہتھیار لگائے ہوئے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے۔

۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّيْ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا وَإِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ

ہم سے محمد بن عبدالرحیم (صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہم کو زکریا بن عدی نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے حیوہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آٹھ برس کے بعد (یعنے آٹھویں برس میں) احد کے شہیدوں پر اس طرح سے نماز پڑھی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو رخصت کرتا ہے[1] پھر وہاں سے آن کر منبر پر چڑھے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے پہلے عالم آخرت میں جاتا ہوں) اور تمہارے اعمال کا گواہ ہوں اور میرے تمہارے ملنے کا وعدہ حوض کوثر پر ہے[2] اور میں تو (اس وقت بھی) اسی مقام سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں (بطور کشف کے) اور مجھ کو اب اس کا ڈر نہیں رہا کہ تم (دوبارہ) مشرک ہو جاؤ گے (اسلام سے پھر جاؤ گے) بلکہ مجھ کو جو ڈر ہے وہ یہ ہے کہ تم دنیا کے مزوں میں پڑ کر کہیں ایک دوسرے سے رشک وحسد نہ کرنے لگو عقبہ کہتے ہیں بس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] احد کی لڑائی ۳ھ ہجری شوال کے مہینے میں ہوئی اور ۱۱ھ ہجری ماہ ربیع الاول میں آپ کی وفات ہوئی اس لیے راوی کا یہ کہنا آٹھ برس کے بعد صحیح نہیں ہو سکتا مطلب یہ ہے کہ آٹھویں برس جیسے ہم نے ترجمہ میں واضح کر دیا ہے زندوں کا رخصت کرنا تو ظاہر ہے کیونکہ یہ واقعہ آپ کی حیات کے آخری سال کا ہے اور مردوں کا وداع اس معنے کر ہے کہ اب بدن کے ساتھ ان کی زیارت نہ ہو سکے گی۔ جیسے دنیا میں ہوا کرتی تھی حافظ نے کہا گو آنحضرت وفات کے بعد بھی زندہ ہیں لیکن وہ زندگی اخروی ہے جو دنیاوی زندگی سے مشابہت نہیں رکھتی اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مردوں کی قبر پر جب جائیں پھر جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہیں کیونکہ جنازے کی نماز خود ایک دعا ہے اور اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں نماز سے دعا مراد ہے حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ تین دن کے بعد پھر قبر پر نماز نہ پڑھیں ۱۲ منہ

[2] وہاں ہم سب مسلمان اپنے پیغمبر کے حضور میں ظاہر ہوں گے مسلمانو کوشش کرو کہ قیامت کے دن ہم اپنے پیغمبر کے سامنے شرمندہ نہ ہوں جہاں تک ہو سکے آپ کے دین کی مدد کرو قرآن حدیث پھیلاؤ جو لوگ حدیث شریف اور اہلحدیث سے دشمنی کرتے ہیں معلوم نہیں وہ پیغمبر صاحب کو کیا منہ دکھلائیں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوا إِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتّٰى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَأَخَذُوا يَقُولُونَ الْغَنِيمَةَ الْغَنِيمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَبْرَحُوا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوهُهُمْ فَأُصِيبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ قَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قُتِلُوا فَلَوْ كَانُوا

کا یہ میرا آخری دیدار تھا[1]

ہم سے عبیداللہ بن موسٰے نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق (عمرو بن عبیداللہ سبیعی) سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا احد کے دن مشرکوں سے ہمارا مقابلہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کی ایک ٹکڑی[2] بٹھا دی ان کا افسر عبداللہ بن جبیر کو کیا ان سے فرمایا تم اس جگہ سے نہ سرکنا خواہ تم دیکھو ہم ان کافروں پر غالب ہوئے جب بھی نہ سرکنا خواہ تم دیکھو ہم مغلوب ہوئے (جب بھی نہ سرکنا) ہماری مدد بھی نہ کرنا خیر جب ہماری اور کافروں کی مڈبھیڑ ہوئی تو وہ بھاگ نکلے میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھائے ہوئے پہاڑ پر بھاگی جا رہی تھیں ان کی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں[3] مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کیا ارے لوٹ کا مال لو لوٹ کا مال لو عبداللہ بن جبیر نے ان کو سمجھایا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاکید کر گئے ہیں کہ اس جگہ سے نہ سرکنا اس جگہ سے مت ہلو انہوں نے نہ مانا[4] اب مسلمانوں کے منہ پھر گئے (بھاگ نکلے) اور ستر مسلمان شہید ہوئے[5] اور ابوسفیان ایک اونچے مقام پر چڑھا پکار کر کہنے لگا کیا مسلمانوں میں محمد زندہ ہیں آپ نے[6] فرمایا خاموش رہو کچھ جواب نہ دو پھر کہنے لگا اچھا ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکرؓ) زندہ ہیں آپ نے فرمایا چپ رہو کچھ جواب نہ دو پھر کہنے لگا اچھا خطاب کے بیٹے (عمرؓ) زندہ ہیں[7] تب ابوسفیان[8] کہنے لگا بس

---

[1] اس کے چند ہی روز بعد آپ کی وفات ہوگئی ۱۲ منہ [2] جس میں پچاس آدمی تھے ایک ناکے پر ۱۲ منہ [3] ان کافر عورتوں کے نام یہ تھے جو اپنے خاوندوں کے ساتھ آئی تھیں ہندہ بنت عتبہ ام حکیم فاطمہ بنت ولید برزہ بنت مسعود ریطہ بنت جنیش ۔ سلافہ بنت سعد خناس بنت مالک عمرہ بنت علقمہ ۱۲ منہ [4] اور لوٹ کی طمع میں مورچہ چھوڑ دیا ۔ خالد بن ولید سواروں کا لشکر لیے ہوئے آن پہنچے اور مسلمانوں پر عقب سے حملہ کیا ۱۲ منہ ۔
[5] شیطان نے پکار دیا کہ محمد مارے گئے ۱۲ منہ [6] صحابہ سے جو اس وقت آپ کے ساتھ رہ گئے تھے ۱۲ منہ [7] ادھر سے کوئی جواب نہ ملا ۱۲ منہ
[8] اپنے لوگوں کی طرف منہ کر کے ۱۲ منہ　۱۲　۱۲　۱۲

bestUrduBooks.wordpress.com

أَحْيَاءً لَأَجَابُوْا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ أَبْقَى اللهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيْكَ قَالَ أَبُوْسُفْيَانَ أُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ قَالَ أَبُوْسُفْيَانَ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ قَالَ أَبُوْسُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ وَتَجِدُوْنَ مُثْلَةً لَمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ۔

۸۸- أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَاءَ۔

۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ

معلوم ہوگیا یہ سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے یہ سن کر حضرت عمر رض سے رہا نہیں گیا بے اختیار کہا اٹھے ارے خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے اللہ نے ابھی ان کو تجھے ذلیل[1] کرنے کے لیے قائم رکھا ہے ابوسفیان نے کہا اب کیا ہے ہبل تو بلند ہوجا[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض سے یہ فرمایا اس کو جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بلند اور سب سے زیادہ بزرگی والا ہے پھر ابوسفیان کہنے لگا۔ ہمارا مددگار عزیٰ ہے (جو ایک بت کا نام تھا) تم مسلمانوں کے پاس عزیٰ نہیں ہے آپ نے صحابہ رض سے فرمایا اس کو جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ ہمارا مددگار رہے تمہارا مددگار نہیں ابوسفیان نے کہا خیر بدر کا بدلہ ہوگیا[3] اور لڑائی تو ہیں ڈولوں کی طرح[4] دیکھو (بعض لاشوں میں) ناک کان کٹے ہوئے پاؤ گے میں نے ایسا حکم نہیں دیا گو میں اس کو برا بھی نہیں سمجھتا[5]

مجھ کو عبداللہ بن مسندی نے خبر دی کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا بعضے لوگوں نے صبح کو شراب پی[6] پھر جنگ میں شہید ہوئے[7]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد ابراہیم سے ان کے والد عبدالرحمن بن عوف روزہ دار

---

[1] یا تجھ کو رنج دینے ۱۲ منہ [2] ہبل ایک بت کا نام تھا خانہ کعبہ میں ابوسفیان کا یہ مطلب تھا کہ اب بت پرستی کو پھر فروغ ہوگیا ہبل کی عظمت بڑھ گئی ۱۲ منہ [3] اس دن ستر کافر مارے گئے تھے آج ستر مسلمان مارے گئے ۱۲ منہ [4] کبھی ادھر کبھی ادھر ۱۲ منہ [5] کہتے ہیں اس جنگ میں سب مسلمان بھاگ گئے یا تتر بتر ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ اصحاب رہ گئے تھے اسی جنگ میں ابن قمیہ نے آپ کو پتھر مارے آپ کا دندان مبارک شہید ہوا چہرے پر زخم آیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۱۲ منہ [6] اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا۔ [7] عبداللہ جابر کے والد بھی ایسے ہی لوگوں میں تھے شراب ان کے پیٹ میں رہنا شہادت کو مانع نہیں ہوا کیونکہ اس وقت شراب حرام نہ تھا ۱۲ منہ　۱۲　۱۲　۱۲

أُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ۔

۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ۔

تھے (شام کو) ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے مصعب بن عمیرؓ (احد کے دن) مارے گئے وہ مجھ سے اچھے تھے [1] ایک چادر میں ان کو کفن دیا گیا اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا اتنی چھوٹی چادر تھی ابراہیم کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا اور حمزہ بن عبدالمطلب (بھی اسی دن) مارے گئے وہ مجھ سے اچھے تھے پھر تو ہم لوگوں کو دنیا کی فراغت دی گئی کیسی فراغت یا یوں کہا پھر تو ہم کو دنیا دی گئی کیسی دی گئی (یعنے بہت دی گئی) اور ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری نیکیوں کا ثواب جلدی سے دنیا ہی میں نہ مل گیا ہو۔ اس کے بعد رونے لگے اتنا روئے کہ کھانا بھی نہیں کھایا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے جنگ احد کے دن آپ سے عرض کیا فرمایئے اگر میں مارا جاؤں تو (مارے جانے کے بعد) کہاں جاؤں گا آپ نے فرمایا بہشت میں وہ شخص یہ سن کر جو کھجوریں لیے ہوئے کھا رہا تھا۔ ان کو پھینک دیا پھر لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا [2]

[1] حالانکہ عبدالرحمٰن بن عوف عشرہ مبشرہ میں تھے مگر کسر نفسی اور تواضع کی راہ سے انہوں نے مصعب کو اپنے سے اچھا بنایا کوئی عقلمند آدمی اپنی آپ تعریف نہیں کرتا آخرت میں کچھ نہ ملے ۱۲ منہ [2] ابن بشکوال نے کہا اس شخص کا نام عمیر بن حمام تھا مسلم کی روایت میں ہے کہ عمیر بن حمام نے جنگ احد کے دن کچھ کھجوریں نکالیں ان کو کھانے لگا پھر کہنے لگا ان کھجوروں کے تمام کرنے تک اگر میں جیتا رہا یہ تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور لڑائی شروع کی مارا گیا اسدالغابہ میں ہے کہ عمیر بدر کے دن مارا گیا اور یہ سب انصار میں پہلا شخص تھا جو اللہ کی راہ میں جنگ میں مارا گیا ابن اسحاق نے روایت کیا کہ عمیر بن حمام جب کافروں سے جنگ بدر میں بھڑ گیا تو یہ کہنے لگا اللہ کے پاس جاتا ہوں توشہ دوشہ کچھ نہیں البتہ خدا کا ڈر اور آخرت میں کام آنے والا عمل اور جہاد پر صبر ہے بیشک خدا کا ڈر نہایت مضبوط کرنے والا امر ہے انس بن النضر انصاری کو عمر بن خطابؓ ملے جو گھبرائے ہوئے چلے آرہے تھے انہوں نے کہا بڑا غضب ہوگیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے انسؓ نے کہا پھر اب ہم تم زندہ رہ کر کیا کریں گے آنحضرت کا خدا تو زندہ ہے اسی دین پر لڑ کر مرو جس پر تمہارے پیغمبر لڑے یہ کہہ کر انس بن نضر کافروں کی صف میں گھس گئے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے کہتے ہیں احد کی جنگ میں کافروں کا جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ نے سنبھالا اس کو حضرت علیؓ نے مارا پھر عثمان بن ابی طلحہ نے اس کو امیر حمزہ نے مارا پھر ابو سعید بن ابی طلحہ نے اس کو سعد بن ابی وقاص نے مارا پھر نافع بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اس کو عاصم بن ثابت انصاریؓ نے مارا پھر حارث بن ابی طلحہ بن ابی طلحہ نے اسکو بھی عاصم نے مارا پھر کلاب بن ابی طلحہ نے اس کو زبیرؓ نے مارا پھر جلاس بن طلحہ نے پھر ارطاۃ بن شرحبیل نے ان کو حضرت علیؓ نے مارا پھر شریح بن قارظ نے وہ بھی مارا گیا پھر صواب ایک غلام نے اس کو سعد بن ابی وقاص یا حضرت

بقیہ: زبیرؓ نے مارا اس کے بعد کا حاشیہ صفحہ ۹۲ پر

bestudubooks.wordpress.com

۹۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ خَبَّابٍؓ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ وَمِنَّا مَنْ مَضٰى اَوْ ذَهَبَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلِهِ الْاِذْخِرَ اَوْ قَالَ اَلْقُوْا عَلٰى رِجْلِهٖ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ قَدْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

اَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ اَشْهَدَنِي اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ اُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِيْنَ وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهٖ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ اَيْنَ يَا سَعْدُ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن مسلمہ سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا ہم نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی (وطن چھوڑا) تو محض اللہ کی رضامندی کے لیے اب ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا[۵۱] ہم میں بعضے لوگ ایسے ہیں جو چل دیے گذر گئے انہوں نے دنیا میں کچھ بدلہ ہی نہ پایا انہیں لوگوں میں مصعب بن عمیرؓ تھے جو احد کے دن شہید ہوئے انہوں نے صرف ایک دھاری دار کملی چھوڑی جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے پاؤں باہر نکل آتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر باہر نکل آتا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پہ اذخر گھانس جما دو یا ڈال دو اور ہم میں بعضے ایسے ہیں جن کا میوہ خوب پکا وہ اس کو چن رہا ہے[۵۲] ہم کو حسان بن حسان نے خبر دی کہا ہم کو محمد بن طلحہ نے بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے ان کے چچا (انس بن نضر) بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے[۵۳] کہنے لگے ارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جنگ میں شریک نہ ہوا خیر اگر اللہ نے اب کے کسی لڑائی میں مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیسی کوشش کرتا ہوں[۵۴] جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگے تو انس بن نضر کہنے لگے یا اللہ میں تیری درگاہ میں اس کا عذر کرتا ہوں جو ان مسلمانوں نے کیا[۵۵] اور مشرکوں نے جو کیا اس سے میں بیزار ہوں یہ کہہ کر تلوار لے کر آگے بڑھے رستے میں سعد بن معاذ ملے (جو بھاگے آ رہے تھے) انس نے کہا کیوں سعد کہاں

[۵۱] وہ اپنے فضل سے مزدور عنایت کردے گا ۱۲ منہ [۵۲] مزے مزے سے کھا رہا ہے یعنی دنیا کا مال اسباب ملا ۱۲ منہ [۵۳] [illegible]ان کو افسوس ہوا ۱۲ منہ [۵۴] کیسے زور سے لڑتا ہوا ۱۲ منہ [۵۵] کافروں کے مقابلہ سے بھاگ نکلے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ فَمَضَى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ۔

جاتے ہو میں تو اس پہاڑ (احد) کے پاس سے بہشت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں غرض انس گئے اور یہاں تک لڑے کہ شہید ہوئے ان پر اتنے زخم تھے کہ ان کی لاش پہچانی نہ گئی ان کی بہن[1] نے ایک تل یا انگلی کی پور دیکھ کر ان کو پہچانا ان کو اسی ۸۰ پر کئی زخم بھالے اور تلوار اور تیر کے لگے تھے[2]

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو خارجہ ابن زید بن ثابت نے خبر دی انہوں نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تھے ہم جب حضرت عثمانؓ کی خلافت میں مصحف لکھ رہے تھے سورۂ احزاب کی ایک آیت اس میں نہ ملی جس کو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کرتا تھا آخر میں نے وہ آیت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس پائی مِنَ الْمُؤْمِنِینَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْہُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْہُمْ مَنْ یَنْتَظِرُ اور ہم نے مصحف میں اسی سورت میں شریک کر دی[3]۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن

[1] ربیع بنت نضر ۱۲ منہ [2] اور مشرک کم بختوں نے ان کے ناک کان جدا کاٹ ڈالے تھے اس وجہ سے لاش کا پہچاننا مشکل ہو گیا مسلمانو تمہارے باپ دادا نے ایسی ایسی بہادریاں کر کے خون بہا کر اسلام کو دنیا میں پھیلا دیا تھا اور اتنا بڑا وسیع ملک حاصل کیا تھا جس کی حد مغرب میں تونس اور اندلس یعنی ہسپانیہ تک اور مشرق میں چین اور برہما تک اور شمال میں روس تک اور جنوب میں روم و ایران و توران و ہندوستان و عرب و شام مصر و افریقہ سب ان کے زیر نگین تھیں تمہاری عیاشی اور بدینی نے اب یہ نوبت پہنچائی کہ خاص عرب کے سواحل اور بلاد بھی کافروں کے قبضے میں آ رہے ہیں اور ملک تو سب جا چکے اب جتنا رہ گیا ہے اسی کو سنبھالو خواب غفلت سے بیدار ہو قرآن اور حدیث کو مضبوط تھامو وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ [3] اس آیت کا ترجمہ یہ ہے مسلمانوں میں بعضے مرد تو ایسے ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو قول قرار کیا تھا وہ سچ کر دکھایا اب ان میں بعضے تو اپنا نام پورا کر چکے ہیں شہید ہو گئے (جیسے حمزہ اور مصعب) اور بعضے انتظار کر رہے ہیں (جیسے عثمان اور طلحہ وغیرہ) اس روایت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ آیت صرف خزیمہ کے کہنے پر قرآن میں شریک کر دی گئی بلکہ یہ روایت صحابہ کو یاد تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار سن چکے تھے مگر بھولے سے مصحف میں نہیں لکھی گئی تھی جب خزیمہ کے پاس لکھی ہوئی ملی تو اس کو شریک کر دیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالٰی۔

besturdubooks.wordpress.com

يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ۔

يزيد سے سُنا زید بن ثابت سے روایت کرتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف (جنگ کے لیے) نکلے تو کچھ لوگ جو نکلتے وقت آپ کے ساتھ تھے لوٹ آئے[1] ان کے باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے دو گروہ ہو گئے تھے ایک گروہ کہنے لگا ہم تو ان (منافقوں) کو قتل کریں گے ایک گروہ یہ کہتا تھا نہیں ان کو قتل نہیں کر سکتے[2] اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء کی یہ آیت اتاری مسلمانو تم کو کیا ہو گیا ہے منافقوں کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو حالانکہ اللہ نے ان کی بدکاریوں کی سزا میں ان کو (کفر کی طرف پھرا) الٹ دیا ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا۔ مدینہ کا نام طیبہ (پاکیزہ) ہے وہ گنہگاروں کو اس طرح نکال کر پھینک دیتا ہے جیسے بھٹی چاندی کا میل نکال دیتی ہے[3]

بَابٌ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ۔

باب[4] یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں[5] نے ہمت ہار دینی چاہی[6] اور اللہ ان کا مددگار تھا[7] اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیئے۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللهُ يَقُولُ وَاللهُ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی ہم لوگوں کے حق میں اتری اس میں دو گروہوں سے بنی سلمہ مراد ہیں[8] اور بنی حارثہ اور مجھے (اس آیت کا اترنا ناپسند نہیں[9] کیونکہ اللہ تعالےٰ

[1] تو یہ آیت عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے باب میں اتری یہی صحیح ہے۔ بعضوں نے کہا یہ آیت اس وقت اتری جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا کہ میرا بدلا اس شخص سے کون لیتا ہے جس نے میری بی بی کو بدنام کر کے مجھ کو ایذا دی اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ میں جھگڑا ہوا یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [3] اگرچہ اس میں ہمارا عیب مذکور ہے ۱۲ منہ [4] یہ عبداللہ بن ابی منافق کے ساتھ والے تھے ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ ظاہر میں مسلمان تھے ۱۲ منہ [5] سورہ آل عمران کی ۱۲ منہ [6] بنو سلمہ خزرج والے اور بنی حارثہ اوس والے ۱۲ منہ [7] اور منافقوں کے ساتھ لوٹ جانے کا قصد کیا ۱۲ منہ [8] اس نے سنبھال لیا آنحضرت کے ساتھ رہے ۱۲ منہ [9] جو خزرج میں تھے ۱۲ [10] جو اوس میں سے تھی ۱۲ منہ

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَلِيُّهُمَا۔

۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِيْ تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ -

۹۶- حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِيْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأٰى

اس میں فرماتا ہے کہ اللہ ان کا مددگار تھا[۱]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کنواری سے یا رانڈ سے میں نے کہا رانڈ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی رہتی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ احد کے دن شہید ہوئے اور نو بیٹیاں چھوڑیں تو میری نو بہنیں تھیں میں نے مناسب نہ سمجھا کہ انہی کی طرح ایک نادان لڑکی لا کر ان میں شریک کروں میں نے چاہا ایک سمجھ دار عمر والی عورت لاؤں جو ان کی کنگھی چوٹی اور ان کی خدمت کرے آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا۔

ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا کہا ہم کو عبیداللہ بن موسےٰ نے خبر دی کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا انہوں نے فراس بن یحیٰی سے انہوں نے عامر بن شعبی سے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ان کے والد احد کے دن شہید ہوئے اور اپنے اوپر قرضہ چھوڑ گئے اور چھ بیٹیاں جب ان کے باغ کی کھجور کٹنے کا وقت آیا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ سے عرض کیا دیا رسول اللہ آپ جانتے ہیں میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے اور قرضداری بہت چھوڑ گئے۔ میں چاہتا ہوں (آپ تشریف لے چلیں) آپ کو قرض خواہ دیکھیں گے[۲] آپ نے فرمایا اچھا تو باغ میں چل اور ہر ایک قسم کی کھجور کا الگ الگ ایک ڈھیر لگا میں نے ایسا ہی

---

[۱] تو اللہ کی ولایت یہ کتنا بڑا شرف ہے جو ہم کو حاصل ہوا جنگ احد میں جب عبداللہ بن ابی تین سو ساتھیوں کو لے کر رستے میں سے لوٹ آیا تو ان انصاریوں کے دلوں میں بھی شیطان نے وسوسہ ڈالا مگر اللہ نے انکو سنبھال لیا انہوں نے آنحضرت کا ساتھ نہ چھوڑا ۱۲ منہ [۲] تو شاید آپ کے لحاظ سے کچھ قرض معاف

besturdubooks.wordpress.com

مَا يَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَكَ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَّالِدِيْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً۔

کیا اور آپ کو بلا بھیجا جب انہوں نے آنحضرت کو دیکھا تو اس وقت اور ضد کرنے لگے[۱] آپ نے جب قرض خواہوں کو بلایا آپ برابر ان کو ماپ ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے والد کا پورا قرضہ ادا کرا دیا۔ اور میں تو اسی پر راضی تھا کہ اللہ میرے والد کا قرضہ پورا ادا کرا دے گو میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی کر نہ لوٹوں (یعنے مجھ کو ایک کھجور بھی نہ بچے) اللہ تعالیٰ نے[۲] سب ڈھیروں کو (جوں کا توں) بچا دیا اور جس ڈھیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں اس کو دیکھ رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی[۳]۔

۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍؓ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّمَعَهٗ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے کہا میں نے جنگ احد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرد دیکھے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد[۴]۔

۹۸- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے

---

[۱] زیادہ تقاضا شروع کیا جابرؓ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس خیال سے لائے تھے کہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ کچھ قرضہ چھوڑ دیں گے۔ لیکن نتیجہ بالعکس ہوا قرض خواہ یہ سمجھے کہ آنحضرتؐ کی جابرؓ پر عنایت ہے اگر جابرؓ کے والد کا مال قرضے کو کافی نہ ہوگا تو باقی قرضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے ادا کریں گے اس لیے انہوں نے اور سخت تقاضا شروع کیا ۱۲ منہ [۲] اپنی قدرت کاملہ سے ۱۲ منہ [۳] دوسری روایتوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قرض خواہوں کو کچھ قرضہ چھوڑ دینے کے لیے فہمایش کی مگر انہوں نے نہ مانا پھر آپ نے فرمایا اچھا اپنے قرض کے بدل باغ کا سب میوہ لے لو انہوں نے نہ مانا وہ یہ سمجھے کہ باغ کا میوہ ہمارے قرضہ کو کافی نہ ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پھرنے اور اس ڈھیر پر بیٹھ جانے کی وجہ سے ایسی برکت دی کہ سب ڈھیر جوں کے توں رہے اور یہ ڈھیر بھی کم نہ ہوا اور قرضہ سب ادا ہوگیا اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کھلا معجزہ مذکور ہے باب کا تعلق یہ ہے کہ اس میں جابر کے والد کا جنگ احد میں شہید ہونا مذکور ہے یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۴] مسلم کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں فرشتے تھے حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل اس حدیث سے یہ قول رد ہوا کہ فرشتوں نے جنگ بدر کے سوا اور جنگوں میں جنگ نہیں کی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ نَثَلَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔

کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنی ترکش میں سے تیر نکال کر میرے سامنے رکھے اور فرمایا ارای سعد! تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ قربان[۱]۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھ پر ملا دیا[۲]۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ سَعْدُ ابْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍؓ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيْدُ حِيْنَ قَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَهُوَ يُقَاتِلُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے ملایا سعد کا مطلب یہ تھا کہ میں لڑ رہا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّاؓ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ۔

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نہیں سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے سوا اور کسی سے یوں فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پر قربان ۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ

ہم سے یسرہ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد[۳] سے انہوں نے عبداللہ بن شداد

[۱] سعد بڑے تیرانداز تھے جنگ احد میں کافر پلے چلے آتے تھے آپ اپنے تیر بھی سعد کو دے دیتے کہ تم ہی مارو انہوں نے ایسے تیر مارے کہ ایک کافر کو آپ کے پاس پھٹکنے نہ دیا کہتے ہیں یہ تیر بھی ختم ہو گئے اور ایک کافر بالکل قریب آن پہنچا تو ایک تیر جس میں نری لکڑی تھی پیکان نہ تھی رہ گیا تھا آپ نے سعد سے فرمایا یہی تیر مار۔ سعد نے مارا وہ تیر اس کافر کے بدن میں گھس گیا ۱۲ منہ [۲] یعنی فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ۱۲ منہ

[۳] سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف ۱۲ منہ ۱۲ ۲

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔

۱۰۳- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ زَعَمَ اَبُوْ عُثْمٰنَ اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ يُقَاتِلُ فِيْهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا۔

۱۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رض فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ اُحُدٍ۔

۱۰۵ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا میں نے تو نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو تصدق کیا ہو سوا سعد بن مالک کے احد کے دن میں نے آنحضرت سے سنا آپ فرما رہے تھے سعد تیر مار تجھ پر میرے ماں باپ صدقے

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے اپنے والد سے[1] انہوں نے کہا ابو عثمان نہدی کہتے تھے کہ ایک جنگ میں جس میں آنحضرتؐ لڑے (یعنے احد کے دن) آپ کے ساتھ طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص کے سوا کوئی نہ رہا یہ ابو عثمان نے طلحہ اور سعد سے سنا تھا[2]

ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا انہوں نے کہا میں عبد الرحمٰن ابن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص کی صحبت میں رہا میں نے ان میں سے کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا البتہ طلحہ کو احد کا قصہ بیان کرتے سنا[3]

ہم سے ابوبکر عبد اللہ بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے طلحہ کا ایک ہاتھ بیکار (شل) دیکھا انہوں نے احد کے دن

---

[1] سلیمان بن طرخان ۱۲ منہ [2] یہ اس روایت کے خلاف نہیں جس میں مقداد بن اسود کا بھی ساتھ رہنا مذکور ہے کیونکہ شاید مقداد بعد کو آ گئے ہوں ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ کے ساتھ بارہ انصاری اور طلحہ رہے ایک روایت میں چودہ آدمی مذکور ہیں سات انصاری سات مہاجرین ۱۲ منہ [3] اس میں یہ بیان نہیں ہے کہ طلحہ نے کیا قصہ سنایا ابو یعلیٰ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے احد کے دن دو دو زرہیں تلے اوپر پہنی تھیں ابن اسحاق نے نکالا کہ آنحضرتؐ پہاڑ پر چڑھنے لگے تو طلحہ نیچے بیٹھ گئے آپ ان پر پاؤں رکھ کر چڑھ گئے آپ نے فرمایا کہ طلحہ نے اپنے لیے بہشت واجب کر لی کافروں نے آپ پر تلوار چلائی تو طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لی ان کا ہاتھ بیکار ہو گیا تھا کہتے ہیں جس طرف سے کافر تیر مار رہے تھے طلحہ نے اس طرف اپنی پیٹھ کر کے کافروں کے تیر اپنی پشت پر لیے اللہ اللہ طلحہؓ کی جانثاری ۱۲ منہ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

يَوْمَ اُحُدٍ۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهٗ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهٗ بِجَعْبَةٍ مِّنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ

آنحضرتؐ کو اس ہاتھ سے بچایا تھا[1]

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو عقدی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگے لیکن ابو طلحہ انصاری (انسؓ کی والدہ کے دوسرے خاوند) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال کی آڑ آپ پر کیے رہے (تاکہ آپ کو کافروں کا تیر وغیرہ نہ لگے) اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز زور دار کمان والے تھے انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں جو مسلمان اس دن تیروں کا ترکش لیے ہوئے گزرتا تو آنحضرتؐ اس سے فرماتے یہ تیر ابو طلحہ کے سامنے ڈال دے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (کھڑے کھڑے) سر اٹھا کر کافروں کو دیکھتے (کمبخت کیا کر رہے ہیں) ابو طلحہ آپ سے عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ سر نہ اٹھایئے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرے گلے پر تیر لگے وہ آپ کے گلے پر سے تصدیق ہے انس کہتے ہیں میں نے اس دن حضرت عائشہ اور (اپنی والدہ) ام سلیم کو دیکھا وہ کپڑا اٹھائے ہوئے پانی کی مشکیں بھر بھر کر اپنی پیٹھ پر لاتیں مردوں کے منہ میں ڈالتیں پھر لوٹ کر جاتیں مشک بھر کر لاتیں لوگوں کے منہ میں چھوڑتیں، ان کی پازیبیں میں نے دیکھیں[2] اور ایسا ہوا (اللہ نے اس

[1] طلحہ کی انگلی کٹ گئی کہتے ہیں احد کے دن ان کو ۳۵ زخم لگے تھے مشرکوں نے آنحضرتؐ کو گھیر لیا آپ نے فرمایا کون ایسا ہے جو ان کافروں کو ہم سے ہٹائے یہ سن کر انصاری لوگ جو آپ کے ساتھ تھے گئے اور لڑے اور شہید ہوئے پھر طلحہؓ نے لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ کافروں کو اللہ نے ہٹا دیا ۱۲ منہ [2] کیونکہ پنڈلیاں کھلی تھیں بے اختیار انسؓ کی نظر حضرت عائشہؓ پر پڑ گئی ہوگی جو کچھ گناہ نہیں ہے ام سلیم تو ان کی والدہ ہی تھیں اور ایک اعتبار سے حضرت عائشہؓ بھی والدہ تھیں کیونکہ آپ ام المومنین ہیں علاوہ اس کے یہ سخت گھبراہٹ کا وقت تھا ایسے وقت میں مجاہدین کو پانی پلانا ان کی جان بچانا نہایت ضروری تھا پردے کا خیال زیادہ اہم نہ تھا اس سب کے سوا انسؓ بہت کم سن تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تو بچوں سے پردے کی ضرورت نہ تھی ۱۲ منہ ۱۲ ؛

besturdubooks.wordpress.com

اَبِیْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَیْنِ وَاِمَّا ثَلٰثًا۔

۱۰۷- حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ ھُزِمَ الْمُشْرِکُوْنَ فَصَرَخَ اِبْلِیْسُ لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَیْ عِبَادَ اللّٰہِ اُخْرٰکُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلٰھُمْ فَاجْتَلَدَتْ ھِیَ وَاُخْرٰھُمْ فَبَصُرَ حُذَیْفَةُ فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْہِ الْیَمَانِ فَقَالَ اَیْ عِبَادَ اللّٰہِ اَبِیْ اَبِیْ قَالَتْ فَوَاللّٰہِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰی قَتَلُوْہُ فَقَالَ حُذَیْفَةُ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰہِ مَا زَالَتْ فِیْ حُذَیْفَةَ بَقِیَّةُ خَیْرٍ حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ بَصُرْتُ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِیْرَةِ فِی الْاَمْرِ وَاَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَیْنِ وَیُقَالُ بَصُرْتُ وَاَبْصَرْتُ وَاحِدٌ۔

بَابٌ ۱۹ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّھُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ۔

جنگ میں لوگوں پر اونگھ بھیجی (ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار تلوار چھوٹ پڑی۔

مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا احد کے دن (پہلے پہل) کافروں کو شکست ہوئی تو شیطان ملعون نے (دھوکا دینے کو) یوں آواز دی ارے خدا کے بندو تمہارے عقب میں جو لوگ آ رہے ہیں ان سے بچو[۱] یہ سنتے ہی اگلے لوگ پچھلوں پر پلٹ پڑے[۲] اتنے میں معلوم ہوا حذیفہ کے والد یمان کو مسلمان مارے ڈال رہے ہیں حذیفہ نے پکارا ارے خدا کے بندو یہ تو میرا باپ ہے عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رض نے کہا خدا کی قسم انہوں نے کسی طرح اس کو نہ چھوڑا مار ہی ڈالا[۳] حذیفہ ان سے کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (سبحان اللہ کیا صبر ہے) عروہ کہتے ہیں خدا کی قسم حذیفہ جب تک جیئے ان کے دل میں نیکی ہی رہی[۴] امام بخاری نے کہا حدیث میں جو بصر لفظ ہے بصرت سے ہے جو بصیرۃ سے نکلا ہے یعنے میں نے جانا اور اَبْصَرْتُ کا معنے آنکھ سے دیکھا بعضوں نے کہا بَصُرْتُ اور اَبْصَرْتُ کا ایک ہی معنی ہے (جیسے سرعت اور اسرعت)

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا جس دن (یعنے احد کے دن) دونوں گروہ بھڑ گئے تم میں سے جو لوگ بھاگ نکلے (کچھ کافر نہیں ہوئے بلکہ) شیطان نے ان کے بعضے کرتوتوں کے بدل ان کو بھڑکا دیا اور بیشک اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا کیونکہ اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے[۵]

---

[۱] حالانکہ وہ مسلمان تھے شیطان نے بھکا دیا کہ وہ کافر آ رہے ہیں ۱۲ منہ [۲] آپس ہی میں تلوار چل گئی ۱۲ منہ [۳] کہتے ہیں عتبہ بن مسعود عبداللہ بن مسعود رض کے بھائی نے ان کو کافر سمجھ کر مار ڈالا بعضوں نے کہا کئی آدمی ان کے قتل میں شریک تھے حذیفہ رض نے جب کہا تم نے میرے باپ کو مار ڈالا انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم نے ان کو نہیں پہچانا ۱۲ منہ [۴] اپنے باپ کے قاتلوں کے لیے دعا کرتے رہے اللہ ان کو بخشے ۱۲ منہ [۵] یعنی کرتوتوں سے مراد یہی ہے کہ بعضوں کی نافرمانی کی لوٹ کی طمع میں مورچہ چھوڑ دیا اس کی سزا یہ ہوئی کہ شیطان کے فریب میں آ گئے میدان جنگ سے بھاگ نکلے

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقُعُوْدُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّىْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ اَتُحَدِّثُنِىْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِاُخْبِرَكَ وَلِاُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَاَلْتَنِىْ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمٰنَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمٰنَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمٰنُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابوحمزہ نے خبر دی انہوں نے عثمان بن موہب سے انہوں نے کہا ایک شخص (یزید بن بشر سکسکی) نے بیت اللہ کا حج کیا اس نے وہاں کئی لوگوں کو بیٹھا دیکھا (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) پوچھا یہ کون لوگ ہیں کسی نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں پوچھا یہ بوڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ عمرؓ ہیں وہ شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں بتلاؤ گے میں تم کو اس گھر کی (یعنے خانہ کعبہ کی) عزت اور حرمت کی قسم دیتا ہوں کیا عثمان بن عفانؓ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بدر کی لڑائی میں غیر حاضر تھے اس میں شریک نہ تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو وہ بیعۃ الرضوان سے بھی محروم رہے تھے اس وقت حاضر نہ تھے انہوں نے کہا ہاں تب اس نے تکبیر کہی[۱] عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ادھر آمیں تجھ سے بیان کر دوں اور تیرے سوالات کی حقیقت کھولوں احد کے دن جو وہ بھاگ نکلے تھے تو میں گواہی دیتا ہوں یہ قصور (تو اللہ معاف کر چکا (جیسے اوپر آیت میں گذرا) رہا جنگ بدر میں شریک نہ ہونا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ رقیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آپ نے ان سے فرمایا تم مدینہ میں رہ کر ان کی تیمارداری کرو تم کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ایک شخص کو جو اس جنگ میں شریک ہو گا اور اتنا ہی لوٹ کے مال میں سے حصہ بھی ملے گا رہ گیا بیعۃ الرضوان میں شریک نہ ہونا تو اگر عثمانؓ سے زیادہ مکہ میں کوئی عزت (اور) شان والا ہوتا تو آنحضرتؐ مشرکوں کے سمجھانے کو اسی کو بھیجتے[۲] آپ نے انہی کو بھیجا اور

[۱] تعجب سے کہ جب عثمانؓ ان بڑے بڑے مقامات میں شریک نہ تھے تو ان کی کوئی فضیلت نہ ہوئی بلکہ طعن و تشنیع کے قابل ہیں ۱۲ منہ [۲] ان سے بڑھ کر کوئی عزت دار نہ تھا اس لیے ۱۲ منہ

bestUrduBooks.wordpress.com

إِلَىٰ مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَىٰ هٰذِهِ يَدُ عُثْمٰنَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَىٰ يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمٰنَ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ۔

بیعۃ الرضوان اس وقت ہوئی جب عثمانؓ مکہ کو جا چکے تھے[۱] تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے (گویا ان سے بیعت لے لی یہ تو اور زیادہ عثمانؓ کا شرف ہوا) جا اب جا یہ باتیں یاد رکھ[۲]

باب ۲۰ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَّالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرٰكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔ تُصْعِدُونَ تَذْهَبُونَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ۔

باب (سورۂ آل عمران) میں یہ فرمانا جب تم بگٹٹ چلے جا رہے تھے اور باوجودیکہ پیغمبر پچھلے گروہ میں رہ کر تم کو بلا رہا تھا لیکن تم مڑ کر بھی کسی کو نہیں دیکھتے تھے (بھاگنے کی دھن میں لگے تھے) آخر تم نے جو پیغمبر کو رنجیدہ کیا اللہ نے بھی اس کے بدل تم کو (شکست دے کر) رنجیدہ کیا اس میں یہ حکمت بھی تھی جب کوئی اچھی چیز تمہارے ہاتھ سے نکل جائے یا کوئی مصیبت تم پر آ جائے تو (صبر کرو) اور تم جو کرتے ہو اللہ کو اس کی پوری خبر ہے امام بخاری نے کہا اس آیت میں تصعدون کا معنے تذھبون یعنے چلے جا رہے تھے[۳] یعنے گھر کے اوپر چڑھ لیا[۴]

۱۰۹۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذٰلِكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ۔

مجھ سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پیدل ٹکڑی کا سردار عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا وہ مدینہ کی طرف بھاگتے ہوئے چلے اسی بات میں یہ آیت اتری۔

باب ۲۱ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَائِفَةً مِّنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا جب تم شکست کا غم کر چکے تو تم پر امن کی اونگھ بھیجی جو تم میں سے ایک گروہ کو دبا رہی تھی اور بعضوں کو اس وقت بھی اپنی جان کے لالے پڑے تھے (یعنے منافقوں کو) وہ اللہ کی نسبت جہالت کے

[۱] بلکہ بیعۃ الرضوان کے باعث حضرت عثمانؓ ہی ہیں لوگوں نے یہ خبر اڑا دی کہ مشرکین جنگ پر مستعد ہیں اور انہوں نے حضرت عثمانؓ کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام لے کر گئے تھے مار ڈالا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غصہ آیا اور سب صحابہ سے بیعت لی کہ جب تک جان باقی ہے مشرکین سے لڑیں گے ۱۲ منہ [۲] تاکہ پھر تو شیطان کے فریب میں آئے اور حضرت عثمان کی نسبت بدگمانی نہ کرے ۱۲ منہ [۳] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ تصعدون میں جو مجرد ہے اور اصعد میں جو مزید ہے فرق ہے صعد کا معنے چڑھا اور اصعد کا معنے گیا ۱۲ منہ [۴] اصعد سے عرب لوگ کہتے ہیں صعد فوق البیت ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضه قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا يَسْقُطُ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ فَآخُذُهُ۔

وقت کی سی بدگمانی کر رہے تھے کہہ رہے تھے اب وہ بات ہم کو کہاں ملی جس کا پیغمبر صاحب نے وعدہ کیا تھا (یعنی فتح) اے پیغمبر کہہ دے سارا کام اللہ کے اختیار میں ہے یہ لوگ دلوں میں اور بھی باتیں (کفر اور نفاق کی) چھپائے ہوئے ہیں جن کو تجھ پر نہیں کھولتے اپنے دل میں کہتے ہیں اگر ہماری بات چلتی تو ہم لوگ یہاں کیوں مارے جاتے اے پیغمبر کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے جب بھی جن کی قسمت میں مارا جانا لکھا تھا وہ (کسی بہانے سے) قتل گاہ میں آموجود ہوتے اس لڑائی میں یہ بھی حکمت تھی اللہ کو تمہارے دلوں کی بات آزمانا اور تمہارے دلی خیالات کو صاف کرنا منظور تھا اور اللہ دلوں کی بات خوب جانتا ہے اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے ابوطلحہ سے انہوں نے کہا میں بھی ان لوگوں میں تھا جن کو احد کے دن اونگھ نے دبا لیا تھا مجھ کو ایسی اونگھ آئی کئی بار میرے ہاتھ سے تلوار گر پڑی وہ گر جاتی تھی میں اٹھاتا جاتا تھا وہ گر جاتی تھی میں اٹھاتا جاتا تھا۔

باب ۲۲ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ. قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رضه شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔

باب (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اے پیغمبر تیرا کچھ اختیار نہیں اللہ کا اختیار ہے چاہے ان کو معاف کرے چاہے ان کو سزا دے کیونکہ وہ گنہگار ہیں حمید نے اور ثابت بنانی نے[1] انس رض سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں احد کے دن زخم آیا۔ آپ نے فرمایا بھلا اس قوم کو کیا فلاح ہوگی جنہوں نے اپنے پیغمبر کو زخمی کیا اس وقت (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر تیرا کچھ اختیار نہیں (اخیر تک)

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بن زیاد سلمی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے

[1] حمید کی روایت کو امام احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور ثابت کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

زہری سے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ جب فجر کی نماز میں اخیر رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا کرتے یا اللہ فلا نے (صفوان بن امیہ) اور فلا نے (سہیل بن عمرو) اور فلانے (حارث بن ہشام) پر لعنت کر یہ دعا آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد کرتے اس وقت اللہ تعالےٰ نے (سورۂ آل عمران کی یہ آیت اتاری لیس لک من الامر شیء فانہم ظالمون تک[۵] اور عبداللہ بن مبارک نے (اسی اسناد سے) حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب احد کے دن زخمی ہوئے تو آپ صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بددعا کرنے لگے اس وقت یہ آیت اتری، لیس لک من الامر شیء فانہم ظالمون تک[۵]

بَابُ ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ۔
باب ام سلیط کا بیان[۵]

۱۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا حضرت عمرؓ نے کچھ چادریں مدینہ کی عورتوں کو تقسیم کیں ایک عمدہ چادر بچ رہی تو بعضے لوگوں نے جو ان کے پاس بیٹھے تھے (ان کا نام معلوم نہیں ہوا)

[۵] اس کا ترجمہ ترجمہ باب میں بیان ہو چکا ۱۲ منہ [۵] یہ تینوں شخص اس وقت تک کافر تھے بعد اللہ تعالےٰ ان کو اسلام کی توفیق دی اور شاید یہی حکمت تھی جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو ان کے لیے بددعا کرنے سے منع فرمایا کہتے ہیں جنگ احد میں عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کا نیچے کا دانت توڑا اور نیچے کا ہونٹ زخمی کیا اور عبداللہ بن شہاب نے آپ کا چہرہ زخمی کیا اور عبداللہ بن قمیہ نے پتھر مار کر آپ کا رخسارہ زخمی کیا زرہ کے دو چھلے آپ کے مبارک رخسار میں گھس گئے آپ نے فرمایا یا اللہ تجھ کو ذلیل و خوار کرے گا ایسا ہی ہوا ایک پہاڑی بکری نے سینگ مار مار کر اس کو ہلاک کیا بعضوں نے کہا یہ آیت قاریوں کے قصے میں اتری جب آپ رعل اور ذکوان اور عصیہ وغیرہ ان قبائل پر لعنت کرتے تھے لیکن اکثر کا یہی قول ہے کہ یہ آیت احد کے باب میں اتری ۱۲ منہ [۵] یہ ایک انصاری عورت تھیں ان کا نام ام قیس بنت عبید تھا یہ ابو سعید خدریؓ صحابی کی والدہ تھیں ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۱۲- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِي عُبَيْدُ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ كَأَنَّهُ حَمِيتٌ قَالَ فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ

یوں کہا امیر المومنین یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دیجیے جو آپ کی بی بی ہیں یعنے ام کلثوم حضرت علیؓ کی صاحبزادی کو حضرت عمرؓ نے کہا نہیں ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہیں ام سلیط ایک انصاری عورت تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حضرت عمرؓ نے کہا یہ ام سلیط اُحد کے دن پانی کی مشکیں ہمارے لیے لاد کر لاتیں [1]

باب حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا قصہ [2]

مجھ سے ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حجین بن مثنے نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے سلیمان بن سیار سے انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے کہا میں عبیداللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر میں نکلا جب ہم لوگ حمص میں پہنچے (جو مشہور شہر ہے شام میں) تو عبیداللہ بن عدی نے کہا چلو وحشی (بن حرب حبشی) سے ملتے ہو اس سے حمزہ کے قتل کا حال پوچھیں گے میں نے کہا اچھا چلو وحشی حمص ہی میں رہا کرتا تھا خیر (ہم گئے) ہم نے اس کا پتہ پوچھا لوگوں نے کہا دیکھو وہ اپنے مکان کے سایہ میں بیٹھا ہے مشک کی طرح پھولا ہوا [3] جعفر نے کہا ہم جب اس کے پاس پہنچے تو تھوڑی دیر کھڑے رہے پھر ہم نے اس کو سلام

---

[1] اللہ اللہ حضرت عمرؓ کا عدل وانصاف انہوں نے ام سلیط کو اپنی بی بی پر مقدم سمجھا کیونکہ وہ قدیم الاسلام تھیں اور انہوں نے مسلمانوں کی بڑی خدمت ایک سخت وقت میں کی تھی۔ حضرت عمر بی بی ام کلثوم کو یہ چادر دے دیتے مگر انہوں نے اس خیال سے کہ ان کو مجھ سے تعلق ہے نہ دی اس حدیث سے رافضیوں کو نصیحت لینا چاہیے اگر حضرت عمر معاذ اللہ جیسا وہ سمجھے ہیں پیغمبر صاحب کے اور آپ کی آل کے مخالف ہوتے تو حضرت علی اپنی بیٹی کو ان کی زوجیت میں کیوں دیتے یہ سارا رافضیوں کا بہتان اور افترا ہے خذلہم اللہ تعا لے ۱۲ منہ [2] ایک حدیث میں ہے کہ سب شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ ہیں یہ بڑے بہادر اور شجیع تھے جنگ احد میں جدھر رخ کرتے کوئی مقابلہ میں نہ ٹھیرتا بہتوں کو تہ تیغ کیا آخر وحشی نے دھوکے سے حربہ پھینک کر ان کو شہید کیا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [3] وحشی بڑا موٹا کالا بھجنگ گویا دیو سیاہ تھا یہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا ایک روایت میں ہے ہم سے لوگوں نے کہا۔ دیکھو وہ شراب بہت پیتا ہے اگر نشہ میں ہو تو اس سے کچھ بات نہ کرنا اگر ہوش میں ہو تو جو جی چاہے۔ وہ پوچھنا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهٖ مَا يَرٰى وَحْشِيٌّ اِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَا وَحْشِيُّ اَتَعْرِفُنِيْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا اُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ اَبِي الْعِيْصِ فَوَلَدَتْ لَهٗ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ اَسْتَرْضِعُ لَهٗ فَحَمَلْتُ ذٰلِكَ الْغُلَامَ مَعَ اُمِّهٖ فَنَاوَلْتُهَا اِيَّاهُ فَلَكَاَنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ اِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِيْ مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّيْ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا اَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ اُحُدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ اِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفُّوْا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ اُمِّ اَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ اَتُحَادُّ اللّٰهَ

کیا اس نے سلام کا جواب دیا اس وقت عبیداللہ اپنا عمامہ سر پر لپیٹے ہوئے تھے وحشی کو ان کا کوئی عضو نظر نہیں آتا تھا صرف آنکھیں اور پاؤں دیکھتا تھا تو عبیداللہ نے اس سے پوچھا وحشی تو مجھ کو پہچانتا ہے وحشی نے ان کو دیکھا اور کہنے لگا نہیں خدا کی قسم میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت ام قتال بنت ابی العیص سے نکاح کیا تھا ام قتال مکہ میں ایک لڑکا جنی تھی میں اس کے لیے انا ڈھونڈھ رہا تھا میں نے اس کی ماں کے ساتھ اس لڑکے کو اٹھا لیا پھر وہ لڑکا میں نے اس کی ماں کو دے دیا اس کے دونوں پاؤں میں نے دیکھے تھے گویا اب میں وہی پاؤں دیکھ رہا ہوں[1] عبیداللہ نے یہ سن کر اپنا منہ کھول دیا پھر وحشی سے کہا حمزہ کے قتل کا قصہ تو بیان کر اس نے کہا قصہ یہ ہے کہ حمزہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا تھا (جو عبیداللہ کے باپ کا چچا تھا) جبیر بن مطعم نے جو میرے مالک تھے مجھ سے یہ کہا اگر تو حمزہ کو میرے چچا (طعیمہ) کے بدل مار ڈالے تو تو آزاد ہے جب قریش کے لوگ عینین کی جنگ جس سال ہوئی اس سال نکلے عینین ایک پہاڑ ہے احد پہاڑ کے بازو دونوں کے درمیان ایک نالہ ہے میں بھی قریش کے ساتھ لڑنے گیا جب لوگوں نے جنگ کے لیے صف باندھی تو (قریش کی طرف سے) ایک شخص سباع (بن عبدالعزی) میدان میں نکلا اور کہنے لگا مجھ سے کوئی لڑنے کو آتا ہے یہ سنتے ہی حمزہ بن عبدالمطلب اس کے مقابلہ کے لیے نکلے اور کہنے لگے ارے سباع ارے ام انمار (حجامنی) کے بیٹے تیری

[1] وحشی کی شناخت پر تعجب ہوتا ہے کیونکہ پچاس برس کی مدت اس واقعہ پر گذر چکی تھی اور اس وقت عبیداللہ شیر خوار بچہ تھے ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے قسم خدا کی میں نے تجھ کو اس وقت سے نہیں دیکھا جب سے میں نے تجھ کو اٹھا کر تیری ماں سعدیہ کو دیا تھا جس نے تجھ کو ذی طوی میں دودھ پلایا تھا وہ اپنے اونٹ پر سوار تھی میں نے تجھ کو اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دیا تیرے پاؤں چمکے تھے اب یہ پاؤں تیرے میں نے دیکھ کر پہچانا یہی پاؤں تھے وحشی عبیداللہ کے گھرانے کا غلام تھا کیونکہ جبیر بن مطعم جو اس کے مالک تھے عدی بن خیار کے پوتے تھے اور طعیمہ جس کو امیر حمزہ نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا جبیر بن مطعم کا چچا تھا جیسے آگے آتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ رَمَيْتُهٗ بِحَرْبَتِيْ فَاَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهٖ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَاَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتّٰى فَشَا فِيْهَا الْاِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَى الطَّآئِفِ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَهِيْجُ الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ اَنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّيْ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَاَخْرُجَنَّ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّيْ اَقْتُلُهٗ فَاُكَافِئَ بِهٖ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ قَالَ فَاِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِيْ ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَاَنَّهٗ جَمَلٌ اَوْرَقُ ثَائِرُ

ماں تو عورتوں کے ختنے تراشا کرتی تھی (بدبخت نائن تھی) اور تو اللہ و رسول سے مقابلہ کرتا ہے (بچہ خوش) یہ کہہ کر حمزہ نے اس پر حملہ کیا اور جیسے کل کا دن گزر جاتا ہے اس طرح صفحہ ہستی سے اس کو نابود کر دیا وحشی نے کہا میں ایک پتھر کی آڑ میں حمزہ کو مارنے کے لیے چھپ کر بیٹھ رہا[1] جب میرے قریب آئے تو میں نے اپنا حربہ (دو دھار دار چھرا) ان پر پھینک مارا وہ ان کے زیر ناف لگا اور دونوں سرین میں سے پار نکل گیا حمزہ اسی وقت مرگئے خیر جب جنگ کے بعد (اپنے مکانوں کو) لوٹے میں بھی ان کے ساتھ لوٹا اور مکہ ہی میں ٹھیرا رہا یہاں تک کہ اسلام کا دین وہاں پھیل گیا (مکہ فتح ہو گیا) اس وقت میں طائف چلا گیا طائف کے لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ ایلچی بھیجے (۸ شہ ہجری میں) مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایلچیوں کو نہیں ستاتے میں بھی ان کے ساتھ گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ نے مجھ کو دیکھا فرمایا کیا وحشی تو ہی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا حمزہ کو تو نے ہی قتل کیا تھا میں نے کہا آپ کو تو سب کیفیت پہنچ چکی ہے (کہ حمزہ کو میں نے کیوں مارا) آپ نے فرمایا[2] مگر تو ایسا کر سکتا ہے کہ اپنا منہ مجھ کو نہ دکھلائے[3] یہ سن کر میں آپ کے پاس سے چل دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور مسیلمہ کذاب (یمامہ والا) نمود ہوا[4] تو میں نے (اپنے دل میں) کہا میں ضرور جا کر مسیلمہ کو ماروں گا اور حمزہ کے قتل کا گناہ اتاروں گا[5] پھر میں مسلمانوں کے ساتھ نکلا اور مسیلمہ کے لوگوں نے جو کیا وہ کیا (بہت سے صحابہ کو مارا) میں کیا دیکھتا ہوں. کہ خود مسیلمہ

[1] وہ شیر ژیاں کی طرح آرہے تھے جو کافر سامنے آتا اس کو دو نیم کر تے وحشی کی مجال تھی کہ میدان میں مقابلہ کرتا ۱۲ منہ [2] خیر اب میں کیا کہوں تو مسلمان ہو گیا ہے ۱۲ منہ [3] یعنے کسی اور ملک میں رہے کیونکہ اس کے سامنے آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ یاد آتے آپ کو صدمہ ہوا ۱۲ منہ [4] فوجیں جمع کیں مسلمانوں سے لڑنے پر مستعد ہوا ۱۲ منہ [5] گو اسلام سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر وحشی نے خدا کے ڈر سے یہ نیت کی کہ جیسے میں نے ایک بڑے نیک بندے کو مارا ویسا ہی مسیلمہ خبیث کو مار کر پروردگار کے سامنے اپنا عذر پیدا کر لوں ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ۔

ایک دیوار کی روزن میں کھڑا ہے سر پریشان راکھے اونٹ کا سا رنگ میں نے وہی حربہ (جس سے حمزہ کو مارا تھا) اس کے چھاتیوں کے درمیان مارا وہ اس کے دونوں مونڈھوں کے پار نکل گیا اتنے میں ایک انصاری آدمی (عبداللہ بن زید بن عاصم یا عدی بن سہل یا ابو دجانہ) کود کر گیا اور اس کی کھوپری پر ایک تلوار بھی جمائی عبداللہ بن فضل (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں مجھ کو سلیمان بن یسار نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے (جب مسیلمہ مارا گیا) تو ایک چھوکری گھر کی چھت چڑھ کر) یوں کہنے لگی ہائے امیر المومنین (یعنے مسیلمہ) کو ایک کالے غلام نے مار ڈالا[۱]

بَابٌ ۲۵ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

باب احد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم لگے ان کا بیان۔

۱۱۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا سخت غصہ ہے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبر کے ساتھ یہ کیا آپ نے (مبارک) دانت کی طرف اشارہ کیا اللہ سخت غصہ ہوا اس شخص پر جس کو اللہ کے پیغمبر نے اللہ کی راہ میں مارا (جیسے ابی بن خلف کو آپ نے خود جنگ احد میں مارا)

۱۱۴- حَدَّثَنِي مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ

مجھ سے مخلد بن مالک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید اموی نے کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اللہ کا سخت غصہ اس پر ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[۱] مسیلمہ کے ساتھی اپنے تئیں مومن کہتے ہوں گے اس لیے مسیلمہ کو امیر المومنین کہا حالانکہ وہ مردود تو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا حافظ نے کہا امیر المومنین کا لقب تو حضرت عمرؓ کو سب سے پہلے دیا گیا یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے اس لیے اس حدیث میں تأمل کرنا چاہیئے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۲۶ -

۱۱۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَآءَ وَبِمَا دُوْوِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ الْمَآءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَآءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِّنْ حَصِيْرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ

۱۱۶- حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ

اللہ کی راہ میں ماریں اللہ کا سخت غصہ اس قوم پر ہے جو اپنے پیغمبر کا منہ خون آلود کریں (جیسے قریش کے کافروں نے کیا تھا)[1]

باب

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے سنا ان سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا انہوں نے کہا دیکھو خدا کی قسم میں جانتا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زخم کون دھو رہا تھا اور کون پانی ڈال رہا تھا اور کون سی دوا لگائی گئی ہوا یہ کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آپ کی صاحبزادی زخم دھورہی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لیے ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا جوں جوں پانی ڈالتے ہیں خون زیادہ نکلتا آتا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا لیا اس کو جلا کر زخم پر جما دیا اس وقت خون بند ہوا اسی دن (یعنے اُحد کے دن) آپ کا دانت توڑا گیا اور آپ کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور خود (پتھر مار کر) آپ کے سر پر توڑا گیا۔

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اللہ کا سخت غصہ اس شخص پر ہے جس کو پیغمبر خود قتل کریں اور اللہ کا

[1] اوپر گذر چکا ہے کہ ابن قمیہ ملعون نے آپ کا چہرہ پتھر مار کر زخمی کیا زرہ کے دو چھلے آپ کے رخسار میں گھس گئے تھے ابوعبیدہ نے دانت سے زور کر کے ان کو نکالا ان کے دانت ٹوٹ گئے مالک بن سنانؓ نے جو ابوسعید خدری کے والد تھے۔ آپ کا خون چوس لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے خون سے میرا خون مل گیا وہ دوزخ میں نہیں جانے کا سیوطی نے کہا احد کے دن کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کے ستر وار کیے مگر اللہ سبحانہ وعز شانہ نے آپ کو بچا یا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ دَمّٰى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سخت غصہ اس پر ہے جس نے اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ خون آلود کیا۔

بَابٌ ۲۷ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

باب (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت جن لوگوں نے زخمی ہونے پر اللہ اور رسول کا کہنا مانا۔ ؎۱

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ كَانَ اَبُوْكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَابَ يَوْمَ اُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُوْنَ خَافَ اَنْ يَرْجِعُوْا قَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِيْ اِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے ان سے حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یہ جو آیت ہے (سورہ آل عمران کی) جن لوگوں نے زخمی ہوئے پیچھے اللہ اور رسول کا کہا مانا ان میں جو نیک اور پرہیز گار ہیں ان کو بڑا ثواب ملے گا میرے بھانجے تیرے والد زبیرؓ اور (تیرے نانا) ابوبکرؓ انہی لوگوں میں تھے ہوا یہ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو احد میں جو صدمہ پہنچنا تھا وہ پہنچ چکا اور مشرک (مکہ کو) لوٹ گئے تو آپ کو یہ ڈر پیدا ہوا کہیں مشرک پھر نہ لوٹ کر آجائیں ؎۲ تو کافروں کا تعاقب کون کرتا ہے یہ سن کر ستر صحابہ نے آپ کا فرمانا قبول کیا ان میں ابوبکرؓ اور زبیر بھی تھے ؎۳۔

بَابٌ ۲۸ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَاَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

باب جو مسلمان احد کے دن شہید ہوئے جیسے حمزہ بن عبدالمطلب اور یمان اور نضر بن انس اور مصعب بن عمیر ان کا بیان۔

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم تو نہیں سمجھتے کہ عرب کے کسی قبیلے کے لوگ انصار سے زیادہ

؎۱ یعنے پھر کافروں سے لڑنے کے لیے چل کھڑے ہوئے ان میں جو نیک اور پرہیزگار لوگ ہیں ان کو بڑا ثواب ملے گا ۱۲ منہ ؎۲ کہیں اس وقت مسلمان کمزور ہو رہے ہیں ان کا قصہ ہی پاک کر دو ۱۲ منہ ؎۳ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عمارؓ بن یاسر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ رضی اللہ عنہم جب یہ لوگ حمراء الاسد میں جو مدینہ سے تین میل ہے پہنچے مشرک ڈر گئے کہ ابھی مسلمانوں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ خود ہمارے تعاقب میں آئے اور ڈر کر بگٹٹ مکہ کی طرف بھاگے لوٹنے کا نام تک نہ لیا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

شَهِيْدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُوْنَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُ مَعُوْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ أَبِيْ بَكْرٍ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

شہید یا قیامت کے دن انصار سے زیادہ عزت والے ہوں قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک رضؓ نے بیان کیا کہ احد کے دن انصار کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بیر معونہ کے دن بھی اتنے ہی آدمی (جن کو قاری کہا کرتے تھے) اور یمامہ کے دن بھی (جہاں مسیلمہ والوں سے لڑائی ہوئی) اتنے ہی آدمی بیر معونہ کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا اور یمامہ کا واقعہ ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں جس دن مسیلمہ کذاب سے مقابلہ ہوا تھا۔[1]

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلٰى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلُوْا وَقَالَ أَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِيْ جَعَلْتُ أَبْكِيْ وَأَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو دو شہیدوں کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹتے اور پوچھتے ان دونوں میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا جب کسی سے اشارہ کیا جاتا کہ اس کو (قرآن زیادہ یاد تھا) تو آپ اس کو آگے کرتے (یعنی قبلے کی طرف) اور آپ فرماتے قیامت کے دن ان لوگوں کا میں گواہ ہوں گا اور آپ نے حکم دیا ان لوگوں کو خون سمیٹ گاڑ دینے کا نہ ان پر نماز پڑھی نہ ان کو غسل دیا[2] اور ابوالولید نے شعبہ سے[3] روایت کی انہوں نے محمد منکدر سے انہوں کہا میں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے کہا جب میرے باپ (عبداللہ) احد کے دن (شہید ہوئے) تو میں ان کی لاش دیکھ کر رو رہا تھا بار بار ان کے منہ پر سے کپڑا کھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مجھ کو رونے سے منع کرتے لیکن

[1] جو پیغمبری کا دعوی کرتا تھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے قسطلانی نے کہا شہید کو غسل نہ دینا چاہیے گو وہ جنابت کی حالت میں شہید ہو نہ اس پر نماز پڑھنا چاہیے اور یہ جو بعض روایتوں میں احد کے شہیدوں پر نماز پڑھنا منقول ہے اس سے مراد دعا ہے اس طرح حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے حافظ نے کہا نماز پڑھے جانے کی کل روایتیں ضعیف ہیں اور حنفیہ نے جو کہا ہے کہ اثبات نفی پر مقدم ہے تو یہ عجیب ہے کہ اثبات اور نفی کی روایتیں ہم درجہ ہوں یہاں اثبات کی روایتیں ضعیف ہیں اور نفی کے راوی حافظ اور ثقہ ہیں تو ان کی روایت اثبات پر مقدم ہوگی ۱۲ منہ [3] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَنُوحُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ أَوْ مَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ۔

١٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

١٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ کرتے (کیونکہ جابر آہستہ سے روتے ہوں گے) آپ نے فاطمہ بنت عمرو (میری پھوپھی) سے فرمایا تو عبداللہ پر مت رو یا کیا روتی ہے اس پر تو فرشتے جب تک اس کا جنازہ اٹھایا گیا سایہ کیے رہے۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ بن عامر سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے (امام بخاری یا محمد بن علاء نے کہا) میں سمجھتا ہوں ابو موسیٰؓ نے آنحضرت سے نقل کیا آپ نے فرمایا میں نے خواب میں ایک تلوار ہلائی اس کی نوک ٹوٹ گئی اس کی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے پھر دوسری بار ہلائی تو خاصی اچھی ہو گئی اس کی تعبیر وہ تھی کہ اللہ نے اخیر میں مسلمانوں کو فتح دی ان میں ایکا کرا دیا اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں (جو ذبح ہو رہی تھیں) اور اللہ کے سب کام بہتر ہیں اس کی بھی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے خبابؓ بن ارتؓ سے انہوں نے کہا ہم نے خاص خدا کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا اب کچھ ... لوگ تو ہم میں دنیا سے گذر گئے انہوں نے اپنی محنت کا کچھ بدلہ (دنیا میں) نہیں کھایا انہی لوگوں میں مصعب بن عمیر تھے وہ احد کی جنگ میں شہید ہوئے اور ایک دھاری دھار چادر چھوڑ گئے جب ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں باہر نکل آتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

besturdubooks.wordpress.com

غَطُّوا بِهَا رَأْسَهٗ وَاجْعَلُوا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ اَوْ قَالَ اَلْقُوا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

ان کا سر ڈھانپ دو۔ اور پاؤں پر اذخر کی گھانس جما دو یا یوں فرمایا پاؤں پر اذخر کی گھانس تھوڑی ڈال دو اور کچھ لوگ ہم میں ایسے ہوئے جن کا میوہ (خوب) پکا وہ اس کو چن چن کر کھاتے ہیں۔[۵۱]

بَابُ ۲۹ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا قَالَهٗ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں[۵۲] یہ عباس بن سہل نے ابو حمید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[۵۳]۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے قرہ بن خالد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ احد پہاڑ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں[۵۴]۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عمرو بن عمرو سے جو مطلب کا غلام تھا انہوں نے انس رض بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر سے لوٹتے وقت احد پہاڑ دکھلائی دیا فرمانے لگے وہ یہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے ہم اس کو چاہتے ہیں یا اللہ ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو دونوں پتھریلے کناروں کے بیچ میں حرم کرتا ہوں۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ

مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر (مرثد) سے انہوں نے

---

[۵۱] دنیا کا مال خوب ملا ۱۲ منہ [۵۲] حافظ نے کہا احد کو احد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سب پہاڑوں سے الگ اکیلا واقع ہے ۱۲ منہ [۵۳] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] قسطلانی نے کہا پہاڑ حقیقۃً محبت رکھتا ہے کیونکہ اللہ اس میں ادراک اور علم پیدا کر سکتا ہے، جب تو حضرت داؤد کے ساتھ پہاڑ تسبیح کہا کرتے اور دوسری جگہ فرمایا وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ جب پتھر میں اللہ کا ڈر ہوا تو محبت بھی ہو سکتی ہے بعضوں نے کہا احد کی محبت رکھنے سے یہ مراد ہے کہ احد کے رہنے والے یعنی مدینہ کے لوگ ہم سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ [۵۵] تو مدینہ بھی حرم ہے اور جس نے مکہ کے سوا اور کسی زمین کو حرم کی طرح سمجھنے کو شرک قرار دیا اس نے غلطی کی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور احد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح مردوں پر نماز پڑھتے ہیں یعنی ان کے لیے دعا کی پھر (مدینہ میں) منبر پر آئے فرمانے لگے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں[۵۱] اور میں تمہارا گواہ بھی ہوں اور میں تو اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یا یوں فرمایا زمین کی کنجیاں (راوی کو شک ہوا) اور بات یہ ہے مجھ کو تم سے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد پھر مشرک بن جاؤ گے[۵۲] مجھ کو یہ ڈر ہے کہیں تم دنیا میں نہ پھنس جاؤ[۵۳]

بَابٌ غَزْوَةِ الرَّجِيْعِ وَرِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَحَدِيْثِ عَضَلٍ وَّالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَّخُبَيْبٍ وَّاَصْحَابِهٖ ۞ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ اَنَّهَا بَعْدَ اُحُدٍ۔

باب غزوہ رجیع کا بیان اور رعل اور ذکوان و بئر معونہ کے غزوہ کا بیان اور عضل اور قارہ کا قصہ اور عاصم بن ثابت اور خبیب اور ان کے ساتھیوں کا قصہ ابن اسحق نے کہا ہم سے عاصم بن عمر نے بیان کیا کہ غزوہ رجیع جنگ احد کے بعد ہوا[۵۴]

۱۲۸- حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَّهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جاسوسی ٹکڑی (قریش کی خبر لانے کے لیے بھیجی) اس کا افسر عاصم بن ثابت انصاری کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے[۵۵] یہ لوگ روانہ ہوئے جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو ہذیل قبیلے کے ایک خاندان بنی لحیان کو کسی نے ان کی خبر دے دی انہوں سو مرد تیر انداز ان کے تعاقب میں بھیجے یہ ان کا نشان ڈھونڈھتے رہے ایک جگہ جا کر ٹھہرے

[۵۱] تم سے پہلے آخرت کو سدھارتا ہوں ۱۲ منہ [۵۲] اسلام چھوڑ دو گے ۱۲ منہ [۵۳] ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو ۱۲ منہ [۵۴] رجیع ایک مقام کا نام ہے ہذیل کی بستیوں میں سے یہ غزوہ صفر ۴ھ میں جنگ احد کے بعد ہوا بیر معونہ بھی ایک مقام ہے مکہ اور عسفان کے درمیان وہاں قاری لوگوں کو رعل اور ذکوان قبیلے والوں نے دغا سے مار ڈالا تفصیل آگے آئے گا عضل اور قارہ بھی عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے ان کا قصہ غزوہ رجیع میں ہوا ۱۲ منہ [۵۵] کہتے ہیں یہ غلط ہے عاصم بن ثابت عاصم بن عمر کے ماموں تھے کیونکہ عاصم بن عمر کی ماں جمیلہ بنت ثابت تھیں جو عاصم بن ثابت کی بہن تھیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَتّٰى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوْهُ فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوَى
تَمْرٍ تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ
يَثْرِبَ فَتَبِعُوْا آثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوْهُمْ فَلَمَّا
انْتَهٰى عَاصِمٌ وَّأَصْحَابُهٗ لَجَؤُوْا إِلٰى فَدْفَدٍ وَّجَاءَ
الْقَوْمُ فَأَحَاطُوْا بِهِمْ فَقَالُوْا لَكُمُ الْعَهْدُ وَ
الْمِيْثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ
رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ
كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوْهُمْ حَتّٰى
قَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ
وَّزَيْدٌ وَّرَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ
فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ نَزَلُوْا إِلَيْهِمْ
فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ حَلُّوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ
بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِيْ مَعَهُمَا
هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ فَأَبٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوْهُ
وَعَالَجُوْهُ عَلٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ
فَقَتَلُوْهُ وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدٍ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا
بِمَكَّةَ فَاشْتَرٰى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ
عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَّكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ
الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا
حَتّٰى إِذَا أَجْمَعُوْا قَتْلَهٗ اسْتَعَارَ مُوْسٰى
مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا
فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِّيْ فَدَرَجَ
إِلَيْهِ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَضَعَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ فَلَمَّا
رَأَيْتُهٗ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّيْ وَفِيْ

تو وہاں کھجور کی گٹھلیاں پڑی پائیں جس کو عاصم بن ثابت اور ان کے ہمراہی بطور توشہ کے لیئے لے گئے تھے ان کو دیکھ کر کہنے لگے یہ کھجور مدینہ کی معلوم ہوتی ہے[1] اور ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ ان کو پکڑ پایا جب عاصم اور ان کے ہمراہی گھٹ گئے (بھاگ نہ سکے تو لاچار ہو کر ایک ٹیلہ پر پناہ لی اور بنی لحیان کے تیر اندازوں نے ان کو گھیر لیا کہنے لگے اگر تم ٹیلے سے اتر آؤ تو ہم مضبوط عہد و پیمان کرتے ہیں تم میں سے کسی کو قتل نہیں کرنے کے عاصم نے کہا میں تو کافر کی پناہ لے کر نہیں اتروں گا (جو ہو وہ ہو) یا اللہ ہماری خبر ہمارے پیغمبر کو پہنچا دے آخر بنی لحیان نے ان کو تیر مارنا شروع کیئے عاصم سمیت سات آدمی شہید ہوئے تین آدمی (خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک آدمی اور (عبداللہ بن طارق) بچ رہے کافروں نے ان سے عہد کیا کہ تم اتر آؤ ہم نہیں ماریں گے۔ وہ اقرار اور عہد سے کر اتر آئے ہی جب کافروں کے قابو میں آ گئے تو انہوں نے اپنی کمانوں کے تانت کھولے اور ان کی مشکیں باندھیں یہ حال دیکھ کر وہ تیسرا آدمی (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی دغا ہے (آئندہ معلوم نہیں کیا کرو گے) میں تو تمہارے ساتھ نہیں چلنے کا۔ انہوں نے اس کو گھسیٹا اور بہت کوشش کی کہ کھینچ کر ساتھ لے جائیں مگر اس نے نہ ماننا تھا نہ مانا آخر کافروں نے اس کو مار ڈالا رہ گئے دو آدمی خبیب اور زید ان کو پکڑ لے گئے اور مکہ پہنچ کر بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل نے خریدا کیونکہ انہوں نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا خیر خبیب ان کے پاس (ایک مدت تک) قید رہے جب ان کے قتل کے لیئے تیار ہوئے تو انہوں نے حارث کی ایک بیٹی (زینب) سے صفائی کرنے کو استرہ مانگا اس نے دیا زینب نے کہا میرا خیال اور طرف تھا آتنے میں خیر ایک اور بچہ (ابو حسین) خبیب کے پاس چلا گیا خبیب نے اسکو اپنی ران پر بٹھایا جب میں نے

[1] اد ھر ہی سے وہ لوگ گئے ہوں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَدِهٖ الْمُوْسٰى فَقَالَ اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ
مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكَانَتْ
تَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ
خُبَيْبٍ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ
عِنَبٍ وَّمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَّاِنَّهٗ
لَمُوْثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ وَمَا كَانَ اِلَّا
رِزْقٌ رَّزَقَهُ اللّٰهُ فَخَرَجُوْا بِهٖ مِنَ
الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فَقَالَ دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ
لَوْلَا اَنْ تَرَوْا اَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ مِّنَ
الْمَوْتِ لَزِدْتُّ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ
الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ

مَا اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٖ

ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحٰرِثِ فَقَتَلَهٗ
وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ
مِّنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ
عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَآئِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ
فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا

یہ دیکھا تو گھبرا گئی اور ایسا گھبرائی کہ خبیب نے میری گھبراہٹ پہچان لی۔ آخر انہی کے ہاتھ میں تھا[1] وہ کہنے لگے نیک بخت کیا ڈرتی ہے۔ کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا خدا چاہے تو ایسا کام مجھ سے کبھی نہیں ہونے کا زینب کہا کرتی تھی میں نے کوئی قیدی خبیب سے زیادہ نیک نہیں دیکھا میں نے خود دیکھا خبیب انگور کا خوشہ کھا رہے تھے اور ان دنوں مکہ میں میوے کا نام نہ تھا وہ لوہے میں جکڑے ہوئے تھے انہیں باہر سے لا بھی نہیں سکتے تھے، یہ اللہ کا رزق تھا جو اس نے خبیب کو عنایت کیا تھا خیر یہ کافر لوگ (حارث کے بیٹے) خبیب کو قتل کرنے کے لیئے حرم کی حد کے باہر لے گئے انہوں نے کہا مجھ کو اتنی مہلت دو میں ایک دوگانہ نماز کا ادا کروں (کافروں نے منظور کیا) نماز پڑھ کر خبیب ان سے کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ مرنے سے میں گھبراتا ہوں تو میں اور نماز پڑھتا غرض خبیب ہی سے یہ طریقہ جاری ہوا کہ قتل ہوتے وقت دو رکعت نماز پڑھنا نماز کے بعد خبیب نے یوں دعا کی یا اللہ ان سب کو گن گن کر مار کوئی باقی نہ رہے، پھر یہ شعر پڑھیں

جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ مروں
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں
جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائے گا اس کے جوڑوں پر وہ برکت دے فزوں

آخر ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) کھڑا ہوا اس نے خبیب کو قتل کیا ادھر قریش نے کیا کیا عاصم بن ثابت کی لاش پر لوگوں کو بھیجا کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائیں جس کو وہ پہچانیں عاصم نے بدر کے دن قریش کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی لاش پر بھڑوں کی ایک فوج ابر کی طرح بھیج دی انہوں نے عاصم کی لاش کو بچا لیا قریش کے بھیجے ہوئے لوگ

[1] زینب کو یہ یقین ہو گیا کہ خبیب اس بچہ کو مار ڈالیں گے ۱۲ منہ

مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُو سِرْوَعَةَ۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُونَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ أَبَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ

(ان کے پاس نہ پھٹک سکے) کچھ نہ کر سکے[۱]۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے سنا کہ خبیب کو ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر آدمیوں کو کسی کام کے لیے بھیجا[۲] جن کو قاری کہتے تھے رستے میں بنی سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان کے لوگ بیر معونہ کے پاس ان کے آڑے آئے، ان لوگوں نے کہا بھی ہم کو تم سے کچھ کام نہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کام کے لیے جا رہے ہیں جانے دو مگر انہوں نے نہ مانا ان کو مار ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک صبح کی نماز میں ان کافروں کے لیے بددعا کرتے رہے اسی وقت سے دعا قنوت شروع ہوئی اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے عبدالعزیز بن صہیب سے (اسی سند سے) روایت ہے ایک شخص (عاصم احول) نے انس سے پوچھا قنوت رکوع کے بعد پڑھیں یا جب قرأت سے فارغ ہوں (رکوع سے پہلے) انہوں نے کہا جب قرأت سے فارغ ہو (یعنی رکوع سے پہلے)

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ

[۱] یہ حدیث کئی بار اوپر گزر چکی ہے ابن اسحاق نے روایت کیا کہ عاصم نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ مشرک کو ہاتھ نہ لگائیں گے نہ مشرک ان کو ہاتھ لگائے حضرت عمر کہا کرتے تھے اللہ مومن کا نگہبان ہے جیسے زندگی میں اس کو محفوظ رکھتا مرنے کے بعد بھی حفاظت کرتا ہے ۱۲ منہ [۲] وہ کام یہ تھا کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان قبیلوں کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے ہم مسلمان ہو گئے ہیں ہماری مدد کے لیے کچھ مسلمان بھیجیے بعضوں نے کہا ابو براء عامر ان کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مسلمانوں کو نجد کی طرف بھیجیے تو مجھے امید ہے نجد والے اسلام قبول کریں گے آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں نجد والے ان کو ہلاک کریں کہنے لگا میں ان لوگوں کو اپنی پناہ دیں۔ کھوں گا اس وقت آپ نے یہ ستر آدمی روانہ کیے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ۔

۱۲۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ زَادَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوا

عرب کے چند قبیلوں (رعل ذکوان وغیرہ) پر بددعا کرتے تھے۔

مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان ان قبیلے کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی دشمنوں کے مقابل مدد چاہی آپ نے ستر انصاریوں کو ان کی کمک کے لیئے روانہ کیا جن کو ہم لوگ قاری کہا کرتے تھے یہ لوگ دن کو لکڑیاں لاتے[۱] اور رات کو نماز پڑھا کرتے جب بیر معونہ پر پہنچے تو ان قبیلے والوں نے دغا دی ان کو مار ڈالا۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ ایک مہینے تک فجر کی نماز میں عرب کے ان قبیلوں پر بددعا کرتے رہے یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان پر انسؓ کہتے ہیں ہم نے تو ان کے مقدمہ میں قرآن کی کئی آیتیں پڑھیں پھر اُن آیتوں کی تلاوت موقوف ہوگئی وہ آیتیں یہ تھیں ہماری طرف سے ہماری قوم والوں کو یہ پیغام پہنچا دو ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے خوش ہم اس سے خوش اور اسی سند سے، قتادہ سے مروی ہے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک مہینے تک قنوت پڑھی آپ عرب کے چند قبیلوں پر بددعا کرتے تھے یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان پر خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شیخ) نے اتنا اور بڑھایا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا کہ یہ انصار کے ستر قاری بیر معونہ پر مارے گئے، اس حدیث میں

---

[۱] یعنی جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کرکے لاتے ان کو بیچ کر اپنا گزارہ کرتے اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے سبحان اللہ ان میں سے ایک ایک صحابی کا درجہ بڑے بڑے قطب اور غوث سے کہیں زیادہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ایسی فضیلت ہے جس کے مقابل ساری عمر کی عبادت نہیں ہو سکتی جب صحبت کے ساتھ کسب معیشت حلال طریقہ سے ہو اور شب بیداری اور عبادت اس کے علاوہ تو ایسے لوگوں کا ہم مرتبہ کون ہو سکتا ہے رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا كِتَابًا نَحْوَهٗ ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهٗ اَخٌ لِاُمِّ سُلَيْمٍ فِيْ سَبْعِيْنَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيْسَ الْمُشْرِكِيْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُوْنُ لَكَ اَهْلُ السَّهْلِ وَلِيْ اَهْلُ الْمَدَرِ اَوْ اَكُوْنُ خَلِيْفَتَكَ اَوْ اَغْزُوْكَ بِاَهْلِ غَطَفَانَ بِاَلْفٍ وَّاَلْفٍ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِيْ بَيْتِ اُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِيْ بَيْتِ امْرَاَةٍ مِّنْ اٰلِ فُلَانٍ اِئْتُوْنِيْ بِفَرَسِيْ فَمَاتَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ اَخُوْ اُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ اَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ كُوْنَا قَرِيْبًا حَتّٰى اٰتِيَهُمْ فَاِنْ اٰمَنُوْنِيْ كُنْتُمْ وَاِنْ قَتَلُوْنِيْ اَتَيْتُمْ اَصْحَابَكُمْ فَقَالَ اَتُؤْمِنُوْنِيْ اُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ

قرانًا سے مراد کتاب ہے۔ یعنی اللہ کی کتاب

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے کہا، مجھ سے انس نے بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ کے ماموں (حرام بن ملحان) کو جو ام سلیم کے بھائی تھے ستر سواروں میں (بنی عامر کے پاس) بھیجا اور (بھیجنے کی وجہ یہ تھی) مشرکوں کا سردار عامر بن طفیل تھا اس نے (شرارت اور تکبر کی راہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا تھا۔ کہتا تھا یا تو یوں کیجیے کہ گنوار اور دیہاتیوں پر آپ حکومت کریں۔ اور شہر والوں پر میں یا میں آپ کا[۵۱] خلیفہ (جانشین) بنوں[۵۲] یا تو میں غطفان کے دو ہزار آدمی لے کر آپ سے لڑوں[۵۳] کا پھر عامر[۵۴] ایک عورت ام فلاں کے گھر میں طاعون میں مبتلا ہوا۔ اور (ڈھیٹ پنے سے کہا) کہنے لگا۔ فلاں خاندان کی عورت کے گھر میں اونٹ کے غدود کی طرح میری بھی غدود نکلی[۵۵]، میرا گھوڑا لاؤ (اس پر سوار ہوا) گھوڑے کی پیٹھ پر اس کا دم نکل گیا۔ خیر حرام بن ملحان جو ام سلیم کے بھائی تھے ایک لنگڑے آدمی[۵۶] اور ایک دوسرے آدمی کو ساتھ لے کر بنی عامر کے پاس پہنچے۔ حرام نے ان دونوں سے کہا تم دونوں میرے قریب قریب رہو پہلے میں ان لوگوں کے پاس جاتا ہوں[۵۷] اگر ان لوگوں نے مجھ کو امن دیا[۵۸] تو تم بھی چلے آنا۔ اگر انہوں نے مجھ کو مار ڈالا تو تم (بھاگ کر) اپنے ساتھیوں میں چلے جانا یہ کہہ کر حرام ان لوگوں کے پاس گئے ان سے

۵۱ آپ کی وفات کے بعد ۱۲ منہ ۵۲ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہو سکیں ۱۲ منہ ۵۳ طبرانی کی روایت میں یوں ہے بالف اشقر والف شقراء یعنی ہزار گورے سفید رنگ اور ہزار سرخ رنگ آدمی لے کر آپ سے لڑوں گا آپ نے یہ سن کر فرمایا یا اللہ عامر سے سمجھ لے ۱۲ منہ ۵۴ اس گستاخی کی سزا میں ۱۲ منہ ۵۵ ام فلان اور فلاں خاندان کی عورت سے سلول بنت شیبان مراد ہے، عامر کا یہ کہنا ڈھیٹ اپنے سے براہ تمرد تھا طاعون کی بیماری کو اس نے بے حقیقت سمجھا کہنے لگا یہ ایک غدود ہے جو اونٹ کو نکل آتا ہے مجھ کو بھی نکلا اور اپنا گھوڑا سواری کے لیے منگوایا لوگوں کو جتلایا کہ میں اس بیماری سے کچھ نہیں ڈرتا یہ نہ سمجھا کہ یہ غدود پیام اجل ہے ۱۲ منہ ۵۶ ظاہری ترجمہ تو یوں ہے کہ حرام بن ملحان لنگڑے آدمی تھے ایک اور آدمی کو ساتھ لے کر مگر یہ عبارت کی غلطی ہے کیونکہ حرام لنگڑے نہ تھے صحیح عبارت یوں ہے فانطلق حرام اخو ام سلیم وھو رجل اعرج ورجل من بنی فلان بیہقی کی روایت میں اس کی تصریح ہے اس لنگڑے شخص کا نام کعب بن زید اور دوسرے شخص کا نام منذر بن محمد تھا ۱۲ منہ ۵۷ ان کو دین کی باتیں سمجھاتا ہوں ۱۲ منہ ۵۸ مار ڈالا ستایا نہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَاَوْمَئُوْا اِلٰى رَجُلٍ فَاَتَاهُ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهٗ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ بِالرُّمْحِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْاَعْرَجِ كَانَ فِيْ رَاْسِ جَبَلٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ اِنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ يَقُوْلُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهٗ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ وَرَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْخُرُوْجِ حِيْنَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْاَذٰى فَقَالَ لَهٗ اَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَطْمَعُ

پوچھا کیوں تم مجھ کو امن دیتے ہو میں تم کو آنحضرتؐ کا پیغام پہنچا دوں اور ان سے باتیں کرنے لگے اتنے میں انہوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اُس نے پیچھے سے آکر حرام کو برچھا مارا ہمام راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں (اسحاق نے یوں کہا) وہ برچھا آپ کے آر پار نکل گیا حرام نے کہا اللہ اکبر کعبے کے مالک کی قسم میں نے تو اپنی مراد پالی (شہید ہوا) پھر وہ لوگ حرام کے ساتھی کے پیچھے لگے[۱] سب مارے گئے صرف وہ لنگڑا[۲] شخص بچ رہا جو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا اس وقت اللہ تعالے نے قرآن کی آیت اتاری جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہوا ہم اس سے خوش[۳] تو آپ نے تیس دن تک رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور عصیہ والوں کے لیے بددعا کی جنہوں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (دھوکے سے مسلمانوں کو مار ڈالا)

مجھ سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا انہوں نے انسؓ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے، جب حرام بن ملحان کو (جو انس کے ماموں تھے) بیر معونہ کے دن برچھا لگا تو انہوں نے خون کو ہاتھ سے لے کر منہ اور سر پر چھڑکا کہنے لگے، میں تو کعبے کے مالک کی قسم اپنی مراد کو پہنچ گیا

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب (مکہ میں) مشرک لوگ ابوبکر صدیق کو سخت تکلیف دینے لگے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت مانگی (دوسرے ملک میں چلے جانے کی) آپ نے

۱؎ اس کے بعد اور مسلمانوں کے غرض ۱۲ منہ ۲؎ خدا کی قدرت دیکھیے سالم ہاتھ پاؤں والے تو مارے گئے لنگڑے نے جان بچالی یہ وہی مثل ہوئی ہزار پایہ بمردو بے دست و پا گئے جاں بسلامت ببرد ۱۲ منہ ۳؎ جب یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَرْجُو ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الصُّحْبَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَأَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتّٰى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا فِيهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةٌ فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتّٰى قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ

فرمایا ابھی ٹھہر جا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کو امید ہے کہ آپ کو بھی ہجرت کی اجازت ملے گی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ کو تو امید ہے خیر حضرت ابوبکرؓ انتظار کرتے رہے۔ ایک دن ظہر کے وقت (خلاف معمول) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے پاس آئے۔ ان کو آواز دی۔ فرمایا۔ جو لوگ آپ کے پاس ہیں ان کو باہر کر دو[1] انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے) بس میری دو بیٹیاں ہیں (عائشہؓ اور اسماءؓ) آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہوا مجھ کو ہجرت کی اجازت مل گئی[3] ابوبکرؓ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ آپ نے فرمایا اچھا چلو۔ ابوبکرؓ نے کہا میرے پاس دو (تیز رو) اونٹنیاں ہیں میں نے ان کو (چارہ وغیرہ کھلا کر) بھاگ جانے کے لیے تیار رکھا تھا۔ غرض انہوں نے ان میں سے ایک اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گزرانی۔ اس کا نام جدعاء[2] تھا۔ دونوں سوار ہو کر غار ثور پر آئے۔ وہاں چھپ رہے۔ عامر بن فہیرہ جو عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ کا غلام تھا۔ یہ عبداللہ حضرت عائشہ کا ماں جائی بھائی تھا ابوبکر کے پاس جو ایک دودھیل اونٹنی تھی اس کو دن ڈھلے اور صبح سویرے ان کے پاس لے جاتا (تازہ دودھ دھو کر ان کو دے آتا) صبح کیا کرتا کہ تھوڑی رات رہے سے ان کے پاس جاتا اور صبح ہونے سے پہلے (دودھ دے کر) چراگاہ چل دیتا۔ کسی چرواہے کو اس کے آنے جانے کی خبر نہ ہوتی جب آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ غار سے نکل کر (مدینہ کو) روانہ ہوئے۔ تو عامر بن فہیرہ بھی ساتھ ہو گیا۔ دونوں باری باری عامر کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے۔ یہ عامر بن فہیرہ بیر معونہ پر (اور قاریوں کے ساتھ) شہید ہوا۔ اور (اسی سند سے) ابواسامہ سے روایت ہے مجھ سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے

۱؎ تاکہ ہجرت کا ارادہ کافروں کو معلوم نہ ہو جائے مثل مشہور ہے دیوار ہم گوش دارد ۱۲ منہ ۲؎ جدعاء کہتے ہیں کن کٹی کو وہ کن کٹی نہ تھی اس کا نام جدعاء تھا ۱۲ منہ ۳؎ یعنی بارگاہ الٰہی سے ۱۲ منہ

لَمَّا قُتِلَ الَّذِيْنَ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هٰذَا فَأَشَارَ إِلٰى قَتِيْلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ هٰذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيْبُوْا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوْا رَبَّهُمْ فَقَالُوْا رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيْبَ يَوْمَئِذٍ فِيْهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا۔

کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے کہا جب بیر معونہ کے قاری لوگ شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ ضمری قید کر لیے گئے تو عامر بن طفیل نے اُن سے ایک لاش کو پوچھا یہ کس کی لاش ہے[۵۲]۔ انہوں نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہیں عامر بن طفیل نے کہا جب یہ شخص قتل ہوا۔ تو اُس کی لاش آسمان کی طرف اٹھائی گئی میں نے دیکھا آسمان زمین کے بیچ میں معلق میں رہی پھر زمین پر رکھ دی گئی خیر ان لوگوں کے شہید ہونے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی (حضرت جبرئیل نے خبر دی) آپ نے (صحابہ سے) بیان کیا تمہارے ساتھی شہید کیے گئے اور (شہید ہوتے وقت) انہوں نے یوں دعا کی یا اللہ ہماری خبر ہمارے بھائیوں کو کر دے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے خوش اللہ نے ان کی خبر مسلمانوں کو پہنچا دی ان شہیدوں میں اس دن عروہ بن اسماء بن صلت بھی تھے تو عروہ بن زبیر جب پیدا ہوئے تو ان کا نام عروہ[۵۳] رکھا گیا[۵۴] اور انہی شہیدوں میں ایک منذر بن عمرو تھے تو انہی کے نام پر منذر رکھا گیا۔

۱۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو سلیمان تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز (لاحق بن حمید) سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی رعل اور ذکوان (قبیلوں) پر بددعا کرتے تھے اور کہتے تھے عصیہ (قبیلے) نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے (چچا) انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس[۳۰]

[۵۲] معلوم ہوا کہ عامر بن طفیل اس واقعہ کے بعد طاعون سے مرا ۱۲ منہ [۵۳] حالانکہ ان عروہ کی پیدائش اور ان عروہ کی شہادت میں کچھ اوپر دس برس کا فاصلہ تھا ۱۲ منہ [۵۴] انہی کے نام پر برکت کے لیے ۱۲ منہ [۵۵] زبیر کے ایک بیٹے کا نام ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

دن تک ان لوگوں کے لیے جنہوں نے بیر معونہ پر آپ کے اصحاب کو مار ڈالا یعنی رعل اور ذکوان اور لحیان قبیلوں کے لیے بددعا کی اور فرمایا عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی انسؓ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر ان لوگوں کے باب میں جو بیر معونہ پر مارے گئے قرآن کی آیتیں اتاریں، لیکن بعد میں ان کا پڑھنا موقوف ہو گیا وہ آیتیں یہ ہیں ہماری قوم کو یہ پیغام دو ہم اپنے مالک سے مل چکے وہ ہم سے راضی ہوا، ہم اس سے خوش۔

١٣٥۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا نماز میں قنوت پڑھنا کیسا ہے انہوں نے کہا درست ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے پڑھے یا رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلاں صاحب (محمد بن سیرین یا اور کوئی) تو تمہارا نام لے کر یہ کہتے ہیں کہ تم نے رکوع کے بعد کہا انہوں نے کہا غلط کہتے ہیں رکوع کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو مشرک لوگوں (بنی عامر) کی طرف بھیجا تھا (ان کو تعلیم دینے کو ان کی مدد کرنے کو) اس طرف جو دوسرے مشرک رہتے تھے (رعل اور ذکوان وغیرہ) ان اور آپ سے عہد تھا[1] مگر ان لوگوں نے جن سے عہد تھا (رعل ذکوان وغیرہ) دغابازی کی عہد کے خلاف ان قاریوں کو مار ڈالا[2] اس پر

[1] اس لیے آپ کو کوئی ڈر نہ تھا کہ رستے میں یہ لوگ مزاحمت کریں گے ۱۲ منہ [2] ان کو عامر بن طفیل نے بہکایا پہلے اس نے بنی عامر کو بلایا جن کی طرف یہ مسلمان بھیجے گئے تھے انہوں نے ان مسلمانوں سے لڑنا منظور نہ کیا پھر اس مردود نے رعل اور عصیہ اور ذکوان قبیلے کو جو بنی سلیم کے قبیلے میں سے تھے بہکایا حالانکہ بنی سلیم سے اور آنحضرتؐ سے عہد تھا مگر عامر کے کہنے سے ان لوگوں نے عہد شکنی کی اور قاریوں کو ناحق مار ڈالا بعضوں نے کہا آنحضرتؐ اور بنی عامر سے عہد تھا جب عامر بن طفیل نے بنی عامر کو ان مسلمانوں سے لڑنے کے لیے بہکایا تو انہوں نے عہد شکنی منظور نہ کی آخر اس نے رعل اور عصیہ اور ذکوان کے قبیلوں کو بھڑکایا جن سے عہد نہ تھا انہوں نے عامر کے بہکانے سے ان کو قتل کیا ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلَیْھِمْ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک (صبح کی نماز میں) رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے۔ ان دغابازوں پر بددعا کرتے تھے۔

بَابٌ ۳۱ غَزْوَۃِ الْخَنْدَقِ وَھِیَ الْاَحْزَابُ

قَالَ مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ کَانَتْ فِیْ شَوَّالٍ سَنَۃَ اَرْبَعٍ۔

باب جنگ خندق کا قصہ جس کو جنگ احزاب بھی کہتے ہیں[۵۱]

موسیٰ بن عقبہ نے کہا جنگ خندق شوال ۴ھ میں ہوئی (ابن اسحاق نے کہا ۵ھ میں ہوئی)

۱۲۶- حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ فَلَمْ یُجِزْہُ وَعَرَضَہٗ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَھُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ فَاَجَازَہٗ۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا۔ میں جنگ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا (تاکہ مجاہدین میں شریک ہوں) میری عمر چودہ برس کی تھی۔ آپ نے منظور نہ کیا۔ جنگ خندق میں پیش گیا۔ اس وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی۔ منظور کر لیا گیا[۵۲]

۱۲۷- حَدَّثَنِیْ قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَنْدَقِ وَھُمْ یَحْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰی اَکْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ۔

مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے۔ انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار سے) انہوں نے سہیل بن سعد ساعدیؓ سے۔ انہوں نے کہا ہم جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگ مٹی اپنے مونڈھوں پر ڈھو رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا"

۱۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَیْدٍ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا۔ ہم سے ابو اسحٰق فزاری نے انہوں نے حمید

---

۵۱ احزاب حزب کی جمع ہے حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ میں ابوسفیان عرب کے بہت سے گروہوں کو بہکا کر مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا اس لیے اس کا نام جنگ احزاب ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کی رائے سے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی اس کے کھودنے میں آپ بذات خاص بھی شریک تھے کافروں کا لشکر دس ہزار کا تھا اور مسلمان کل تین ہزار تھے بیس دن تک کافروں نے مسلمانوں کو گھیرے رکھا آخر اللہ نے ان پر آندھی بھیجی وہ بھاگ کھڑے ہوئے ابوسفیان کو ندامت ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا اب کافر ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے ہم ان پر چڑھائی کریں گے ۱۲ منہ

۵۲ اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ موسیٰ بن عقبہ کا قول صحیح ہے کہ جنگ خندق ۴ھ میں ہوئی کیونکہ جنگ احد بالاتفاق ۳ھ ہجری میں ہوئی تھی ۱۲ منہ

bestraudubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَهْ ٭ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ ٭ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

طویل سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق کے لیئے نکلے تو مہاجرین اور انصار سردی کے دن صبح کے وقت خندق کھود رہے تھے ان کے پاس غلام (خدمت گار) نہ تھے جو یہ کام کر لیتے (اس لیئے اپنے ہاتھوں سے کھود رہے تھے) جب آپ نے ان کی تکلیف اور بھوک کی حالت دیکھی تو یوں فرمانے لگے ؎ زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی ٭ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا ٭ انہوں نے یہ جواب دیا۔

ہم تو پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت کر چکے
جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں سے ہم سدا

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

قَالَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ ٭ فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ ٭ قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّيْ مِنَ الشَّعِيْرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيْحٌ مُنْتِنٌ۔

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمر مقعدی) نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا مہاجرین اور انصار نے مدینہ کے گرد خندق کھودنا شروع کی مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎

ہم تو پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت کر چکے
جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں سے ہم سدا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں یہ فرما رہے تھے فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ٭ کر دے انصار اور باہر والوں میں برکت خدا ٭ انسؓ نے کہا اس وقت (خوراک کا یہ حال تھا) ایک مٹھی زیادہ ولی جو بدبودار چربی ملا کر پکاتے ان کے سامنے رکھتے وہ بھوکے ہوتے (اسی کو کھا لیتے) حالانکہ وہ چربی بدمزہ حلق پکڑ لیتی اس میں سے خراب بو آتی۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے انہوں نے اپنے والد ایمن حبشی سے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آیا انہوں نے بیان کیا ہم خندق،

besturdubooks.wordpress.com

شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ
فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ
وَبَطْنُهٗ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ
فَعَادَ كَثِيبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ اِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ
لِامْرَاَتِيْ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ
فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِيْ شَعِيْرٌ
وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ
الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ
ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
الْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ
الْاَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ اَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ
طُعَيِّمٌ لِيْ فَقُمْ اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
وَرَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ
فَذَكَرْتُ لَهٗ قَالَ كَثِيْرٌ طَيِّبٌ قَالَ
قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ
مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى اٰتِيَ فَقَالَ قُوْمُوْا
فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَلَمَّا
دَخَلَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ

کے دن زمین کھود رہے تھے اتنے میں ایک قطعہ سخت نکلا (جو کدال سے کھدنہ سکا) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے عرض کیا یہ ایک سخت قطعہ ہے جو خندق میں نکل آیا (اب کیا کرنا) آپ نے فرمایا (ٹھہرو) میں خود اترتا ہوں (اس کو کھود دیتا ہوں) پھر آپ کھڑے ہوئے بھوک کی وجہ سے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا تھا[1] اور ہم لوگوں نے بھی تین دن سے کوئی کھانے کی چیز چکھی تک نہ تھی آپ نے کدال (پکاس) ہاتھ میں لی اور اس قطعہ پر ماری وہ بہتی ریتی ہوگیا (یا تو اتنا سخت تھا یا اتنا نرم ہوگیا) راوی کو شک ہے اہیل کا لفظ کہا یا اہیم کا معنی ایک ہی ہیں یعنی بہتی پھسلتی ریتی آخر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو گھر تک کی پروانگی دیجئے (آپ نے اجازت دی) میں نے گھر آن کر اپنی جورو (سہیلہ بنت مسعود) سے کہا آنحضرت صلی اللہ وسلم میں میں نے وہ بات دیکھی جس پر صبر نہیں ہو سکتا (یعنی آپ بہت بھوکے ہیں) تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے اس نے کہا ہاں تھوڑے جو ہیں (ایک صاع) اور ایک بکری کا بچہ ہے میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور میری جورو نے جو پیسے جب ہم گوشت ہانڈی میں ڈال چکے (اس کو پکنے چڑھا دیا) اور آٹا خمیر ہوگیا ہانڈی چولہے کے پتھروں پر تھی گوشت پک جانے کے قریب تھا اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور چپکے سے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ تھوڑا سا کھانا میرے پاس تیار ہے آپ تشریف لے چلئے اور ایک یا دو آدمی اپنے ساتھ لیجئے آپ نے پوچھا کتنا کھانا ہے میں نے بیان کیا (ایک صاع جو ایک بکری کا بچہ) آپ نے فرمایا بہت ہے اور عمدہ ہے تو جا اپنی جورو سے کہہ دے جب تک میں آؤں ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارے اور روٹی تنور میں سے نہ نکالے میں آتا ہوں

لہ جب بہت سخت بھوک ہو اور کھانا نہ ملے تو پیٹ پر ایک پتھر رکھ کر کپڑے سے باندھ لیں تو ذرا تسکین ہوتی ہے مؤمنوں کے رونے کا مقام ہے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سید الاولین والآخرین تھے دنیا میں اس تکلیف سے بسر کی حالانکہ آپ چاہتے تو ساری دنیا کی دولت آپ کے حوالے کر دی جاتی ۱۲ منہ ؟

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ۔

پھر آپ نے[۱] فرمایا اٹھو جابرؓ کی دعوت میں چلو یہ سن کر مہاجرین اور انصار کھڑے ہوئے جابرؓ اپنی جورو کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ہائے، اب کیا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مہاجرین اور انصار اور اُن کے ساتھ والے سب کو لے کر آرہے ہیں ان کی جورو نے کہا آنحضرت نے تم سے کچھ پوچھا تھا انہوں نے کہا ہاں پوچھا تھا آپ نے فرمایا اندر چلو پر دھکم دھکا نہ کرو آپ نے روٹیاں توڑ توڑ ان پر گوشت رکھ رکھ کے لوگوں کو دینا شروع کیا جب ہانڈی اور تنور میں سے کچھ لیتے تو ان کو ڈھانپ دیتے. آپ اسی طرح برابر روٹیاں توڑ توڑ کر دیتے رہے اور ہانڈی میں سے گوشت لیتے رہے یہاں تک کہ سب سیر ہوگئے اور تھوڑا کھانا بچ رہا، آپ نے جابرؓ کی جورو سے فرمایا تو بھی کھا اور اپنے لوگوں کو حصہ بھیج کیونکہ آج کل لوگ بھوکے ہو رہے ہیں۔[۲]

۴۱۰۱- حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہم کو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن میناء نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا، وہ کہتے تھے جب خندق کھودی گئی تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیٹ بھوک سے بہت لگ گیا ہے میں وہاں سے لوٹ کر اپنی جورو سہیلہ کے پاس آیا اس سے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا دیکھا ہے اس نے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک پلا ہوا بچہ[۳] تھا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری جورو نے جو پیسے وہ پیسنے سے اس وقت

[۱] اپنے سب اصحاب سے جو حاضر تھے ۱۲ منہ [۲] ایک روایت میں ہے جابرؓ نے کہا اس دن بھر اس میں سے کھاتے رہے اور لوگوں کو حصے بھیجتے رہے سبحان اللہ یہ آپ کا کتنا بڑا معجزہ تھا ۱۲ منہ [۳] پلا ہوا داجن کا ترجمہ ہے یعنی گھر میں پلا ہوا۔ جو گھر میں ہی رہا کرتا جنگل میں چرنے کو نہ جاتا ۱۲ منہ،،

ع[۵] کتنا کھانا ہے میں نے کہہ دیا تھا ان کی جورو نے کہا پھر کیا فکر اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سمیت جابرؓ کے گھر پر آپہنچے ۱۲ منہ؛

bestUrdubooks.wordpress.com

إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ
وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ
فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا
بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ
كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ
فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ
صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ
بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى
أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ
امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ
فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ
عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ
إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ
ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي
مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ
أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى
تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا
لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ

فارغ ہوئی جب میں بکری کا بچہ ذبح کر کے اس کا گوشت کاٹ کر، ہانڈی میں ڈالنے سے فارغ ہوا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے لگا میری جورو نے کہا دیکھو کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے سامنے مجھ کو شرمندہ نہ کیجیو (کہ بہت سے آدمی بلا لائے اور کھانا بس نہ ہو) میں آپ کے پاس آیا اور چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایک بکری کا بچہ کاٹا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس موجود تھا۔ تو آپ تشریف لے چلیے اور چند آدمیوں کو (دس سے کم) اپنے ساتھ لے لیجیے[2] یہ سنتے ہی آپ نے پکار کر (لوگوں سے) کہہ دیا خندق والو جابرؓ کے پاس تمہاری دعوت ہے[1] چلو جلدی چلو اور جابرؓ سے فرمایا جب تک میں نہ آؤں تم ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی، روٹیاں بنانا یہ سن کر میں (گھر میں) آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اپنے پیچھے لیے ہوئے آپ آگے تشریف لائے میری جورو[3] تو کہنے لگی اللہ تم سے سمجھے اللہ تم سے سمجھے (تم نے میرا منہ کالا کیا) میں نے کہا جیسا تو نے کہا تھا میں نے وہی کیا[4] پھر اس نے آٹا نکالا تو آنحضرت[5] نے اپنا لب اس میں ڈال دیا اور برکت کی دعا کی اس کے بعد آنحضرت ہانڈی کی طرف گئے اس میں بھی لب ڈالا میری جورو سے فرمایا روٹی پکانے والی ایک اور بلا لے (اس سے کہہ) میرے ساتھ مل کر روٹی پکا اور کف گیر سے ہانڈی میں سے گوشت نکالتی جا اس کو چولھے پر سے نہ اتارنا جابرؓ نے کہا یہ کھانے والے لوگ ایک ہزار آدمی تھے میں خدا کی قسم کھاتا ہوں سب نے کھایا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا (سیر ہو گئے) اور لوٹ گئے ہانڈی کا وہی حال تھا وہ گوشت سے بھری ہوئی جوش مار رہی تھی، آٹے کی بھی وہی کیفیت اس میں سے روٹیاں بن

[1] حدیث میں سور کا لفظ ہے قسطلانی نے کہا سور فارسی کا لفظ ہے اس کا معنی ضیافت اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ نے فارسی الفاظ بولے ہیں ۱۲ منہ [2] اتنے بہت سے آدمی دیکھے ۱۲ منہ [3] میرا کچھ قصور نہیں ۱۲ منہ [4] چپکے سے آپ کو دعوت دی اور کہہ دیا کھانا تھوڑا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كَمَا هُوَ۔

رہی تھیں[۵۱]۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سورۂ احزاب کی یہ آیت جب دشمن تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے چل پڑے مارے ڈر کے آنکھیں پتھرا گئیں الآیہ جنگ خندق کے بیان میں ہے[۵۲]۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوْ اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ ؎

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابواسحٰق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق کے دن بنفس نفیس مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ گرد سے چھپ گیا۔ یا گرد آلود ہو گیا[۵۳] آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے ؎

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

[۵۱] ایک روایت میں ہے کہ یہ کھانے والے آٹھ سو تھے ایک روایت میں ہے نو سو ایک روایت میں تین سو بہرحال یہ کھلا ہوا معجزہ ہے کیونکہ تین سو آدمیوں کے لیے بھی تین من آٹا اور تین من گوشت درکار ہے بھلا ایک صاع آٹے اور ایک بکری کے بچے میں کیا ہوتا ہے آٹھ دس آدمی کھائیں گے ۱۲ منہ [۵۲] اوپر کی طرف سے غطفان کے کافر مراد ہیں جن کا سردار عیینہ تھا اور نیچے کی طرف سے قریش کے لوگ جن کا سردار ابوسفیان تھا اس کے سوا تہامہ اور نجد وغیرہ کے دوسرے کافر بھی تھے کل کافروں کا شمار دس ہزار تک پہنچا تھا مسلمان سب تین ہزار تھے اوپر سے بنی قریظہ نے دغا دی جو خاص مدینہ میں رہتے تھے اور ان سے عہد تھا یہ بغلی گھونسہ بن گئے مسلمان یہ حال دیکھ کر بہت گھبرا گئے ۱۲ منہ [۵۳] سبحان اللہ اب کہاں ہیں وہ لوگ جو مسلمان سلطنت کو شخصی قرار دیتے ہیں اسلام کی حکومت پیغمبر صاحب ہی کے زمانہ سے بطور جمہوری شروع تھی اللہ نے فرمایا (امرھم شوریٰ بینھم) اور خلفاء راشدین کے عہد میں بھی جمہوری رہی پیغمبر صاحب ادنیٰ سپاہیوں کی طرح جنگ اور ہر کام کاج میں شریک ہوتے اسی طرح خلفاء راشدین بھی ایک ادنیٰ مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتے بیت المال میں سے ایک ہی مسلمان کا حصہ لیتے ہر مقدمہ میں مشورے پر کار روائی کرتے مسلمانوں کے خلیفہ بالکل مجلس شوریٰ کے میر مجلس ہوتے ان کو یہ اختیار نہ تھا کہ بیت المال میں سے ایک روپیہ بھی اپنی ذاتی عیش و عشرت میں اڑا دیں یا ملک کو اپنی ملکیت سمجھیں۔ خلافت راشدہ کے بعد جب سے مسلمانوں میں شخصی بادشاہت کا رواج ہوا سارا انتظام بگڑ گیا اور آج تک بگڑا ہوا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ اَبَيْنَا اَبَيْنَا۔

۱۴۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔

۱۴۵- حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمٰنَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارٰى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَاِنْ اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِاٰخِرِهَا۔

۱۴۶- حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

آپ اخیر میں سنتے نہیں ہم اُن کی بات اس کو پکار کر دو بار کہتے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہ نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو پوروا ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھاؤ سے ہلاک ہوئی۔

مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے کہا مجھ سے میرے والد یوسف بن اسحاق نے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحٰق سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے جنگ احزاب یعنی خندق کی لڑائی کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خندق کی مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کے پیٹ کی کھال گرد میں چھپ گئی تھی اور آپ کے مبارک سینے پر بال بہت تھے[۱] آپ عبداللہ بن رواحہ کی شعر یہ پڑھ رہے تھے، اور مٹی ڈھوتے جاتے تھے ؎

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰت
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں،
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم اُن کی بات

اور اخیر کی شعر پکار کر پڑھتے۔

مجھ سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے،

[۱] قسطلانی نے کہا یہ اس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسربہ بال یک تھی مسربہ بالوں کی لکیر جو سینہ سے پیٹ تک ہوتی ہے کیونکہ باریکی سے یہ مطلب ہے کہ بال پھیلے ہوئے نہ تھے بلکہ ایک جائے پر جمع تھے ۱۲ منہ۔

عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ اَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهٗ يَوْمُ الْخَنْدَقِ۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَاِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ وَاَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعٰوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ

عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے پہلے جس جنگ میں میں شریک ہوا وہ خندق کی جنگ تھی۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے معمر نے کہا اور مجھ کو عبداللہ بن طاؤس نے خبر دی انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں ام المومنین (بہن) حفصہؓ کے پاس گیا ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا[۵۱] میں نے کہا تم دیکھتی ہو لوگوں نے کیا کیا[۵۲] اور مجھے تو کچھ بھی حکومت نہیں ملی[۵۳]۔ انہوں نے کہا تم جاؤ لوگوں سے ملو تو وہ تو تمہارا انتظار کر رہے ہیں ایسا نہ ہو تم نہ جاؤ اور لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے[۵۴] غرض ام المومنین حفصہؓ نے ان کو نہ چھوڑا آخر وہ گئے[۵۵] جب (جلسہ برخاست ہوا) تو معاویہ نے خطبہ سنایا[۵۶] کیا کہنے لگے اگر کسی کو خلافت کے

۵۱ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت علیؓ اور معاویہ میں جنگ صفین ہو چکی تھی اور مسلمان بڑی پریشانی میں تھے کہ اب کس کو حاکم بنائیں تا کہ یہ جھگڑا دور ہو، جو صحابہ باقی رہ گئے تھے ان سے بھی مشورہ لیا آخر معاویہ کی خلافت قرار پائی ۱۲ منہ ۵۲ حالانکہ میرے والد اس قدر عمدگی کے ساتھ خلافت کر چکے ہیں ۱۲ منہ ۵۳ کوئی فساد کھڑا ہو جائے تمہارے جانے سے کچھ تو فائدہ ہوگا۔ فساد دبے گا شاید لوگ تم کو ہی حکومت دے دیں ۱۲ منہ ۵۴ جانے پر مجبور کیا ۱۲ منہ ۵۵ جہاں تحکیم ہو رہی تھی وہاں پہنچے ۱۲ منہ ۵۶ ہوا یہ کہ لوگوں نے رائے دی ہر فریق کی طرف سے ایک شخص حکم مقرر ہو اور دونوں حکم جو فیصلہ کر دیں وہ فریقین قبول کریں حضرت علیؓ کے فریق کی طرف سے ابو موسیٰ اشعریؓ اور معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم یعنی پنچ مقرر ہوئے عمرو نے ابو موسیٰؓ سے کہا اٹھو ہمارے باہمی مشورے میں جو بات ٹھہری ہے وہ بیان کرو ابو موسیٰ اٹھے اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو خطبہ سنایا مسلمانو! ہم نے خلافت کے باب میں غور کیا اس وقت سارا جھگڑا مٹانے کے لیے اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ ہم دونوں حکم علی اور معاویہ دونوں کو معزول کر دیں اور جب تک کوئی اور خلیفہ قرار پائے جس کو لوگ پسند کریں اس وقت تک خلافت کے کام ایک مجلس شوریٰ (پارلیمینٹ) کے سپرد رہیں۔ اس لیے میں نے علی اور معاویہ دونوں کو معزول کر دیا یہ کہہ کر ابو موسیٰ اتر آئے اب عمرو بن عاص چڑھے انہوں نے کہا لوگو تم نے سنا ابو موسیٰؓ نے اپنے صاحب یعنی علی کو معزول کر دیا میں نے بھی ان کو معزول کیا اور میں اپنے صاحب یعنی معاویہ کو خلافت پر قائم رکھتا ہوں وہ حضرت عثمان کے ولی اور ان کے خون کے دعوے دار ہیں جب عمرو یہ کہہ چکے تو لوگوں میں شور ہوا بہت لوگ عمرو کی مکاری سے ناراض ہو کر چل دیئے اس وقت معاویہؓ نے خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہے ابو موسیٰ اشعری ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ عمرو بن عاص نے مجھ سے دغا بازی کی ٹھہرا کچھ تھا انہوں نے کہا کچھ مترجم کہتا ہے اس قسم کی پولیٹیکل چالبازیاں جن کو دغا بازی کہنا چاہیے صحابہ کی شان سے بعید ہیں مگر صحابہ معصوم نہ تھے خصوصاً عمرو بن عاص جو چالبازی اور سازش باقی آئندہ ۵ شاید بتائی ہوں گی ۱۲ منہ

يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِيْ وَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَخَشِيْتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّيْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا

۱۴۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ

مقدمہ میں کچھ کہنا ہو تو ذرا اپنا سر تو اٹھائے ہم اُس سے اور اس کے باپ سے زیادہ خلافت کا حق رکھتے ہیں[۱] حبیب بن ابی مسلمہ اصحابی نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا تم نے معاویہ کی تقریر کا جواب کیوں نہ دیا انہوں نے کہا میں نے اپنی لنگی کھولی (جواب دینے کو تیار ہوا) جی میں، آیا یوں کہوں تم سے زیادہ حق دار خلافت کا وہ ہے جو تم سے اور تمہارے باپ سے دین کے لیئے لڑتا رہا[۲] پھر میں ڈرا کہیں ایسا کہنے سے جماعت میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور خون ریزی نہ ہو لوگ میرا مطلب کچھ اور سمجھ لیں (کہیں یہ نفسانیت کرتا ہے) میں نے بہشت میں جو نعمتیں اللہ تعالےٰ نے (صبر کرنے والوں کے لیئے) تیار رکھی ہیں ان کا خیال کیا حبیب بن مسلمہ نے کہا (اچھا ہوا) تم اچھے رہے آفت میں نہیں پڑے[۳] اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے) روایت کیا اس میں بجائے نسوتھا کے نوساتھا ہے[۵]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے سلیمان بن صرد سے وہ کہتے تھے جب جنگ احزاب میں کافر بھاگ گئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اب آج سے ہم ان پر (چڑھ کر) جائیں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے[۴]

ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابو اسحاق سے وہ

بقیہ حاشیہ سابقہ میں یکتائے روزگار تھے اللہ ان کو معاف کرے ہم سوا اس کے اور کیا کہیں۔ ان کے صحابی ہونے کی وجہ سے سکوت کرتے ہیں ورنہ ان کی اس کارروائی کے بُرے ہونے میں کوئی شک نہیں دنیا ایسی ہی چیز ہے اللھم حفظنا ۱۲ منہ **حواشی صفحہ ہذا** ۱؎ یہ معاویہؓ نے عبداللہ بن عمرؓ پر طنز کی کہ اگر ان کو خلافت کی ہوس ہے تو ہمارا حق ان سے بلکہ ان کے والد سے بھی زیادہ ہے یا حضرت علیؓ کی بہ نسبت ہم خلافت کے زیادہ مستحق ہیں صریح جھوٹ ہے معاویہ کا خلافت میں ذرا بھی حق نہ تھا عبداللہ بن عمر کا تو کچھ حق ہو بھی سکتا تھا کہ ان کے والد حضرت عمرؓ نے ایک مدت تک کس عمدگی سے خلافت کی تھی اور صدہا شہر فتح کیئے تھے اور وہاں اسلامی حکومت قائم کی تھی اور حضرت علیؓ تو سب سے زیادہ خلافت کے اس وقت مستحق تھے بلکہ خلیفہ برحق تھے ۱۲ منہ ۲؎ مراد حضرت علی شیر خدا ہیں جو ابوسفیان معاویہ کے باپ اور معاویہ اس وقت تک ہے جب یہ دونوں کافر تھے ۱۲ منہ ۳؎ گویا حبیب نے عبداللہ بن عمر کی رائے سے اتفاق کیا کہ تم نے جو اس وقت سکوت کیا تھا وہی ٹھیک تھا ۱۲ منہ ۴؎ یہ آپ کا ایک معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا جنگ خندق کے بعد کافروں کا حوصلہ ٹوٹ گیا انہوں نے پھر مسلمانوں پر چڑھائی نہیں کی ۱۲ منہ ۵؎ وہ اپنا کوئی حق سمجھتا ہو ۱۲ منہ ۵؎ معنی دونوں کے یہی زلفیں

besturdubooks.wordpress.com

يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ صُرَدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابُ عَنْهُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ۔

کہتے تھے میں نے سلیمان بن صرد سے سنا وہ کہتے تھے جب جنگ خندق میں کافروں کے گروہ (اپنے اپنے ملک کو) لوٹ گئے مطلع صاف ہو گیا میں نے آنحضرت سے سنا آپ نے فرمایا اب ہم ان سے لڑیں گے ان پر چڑھ کر جائیں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے۔

۱۵۰- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَاَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم نے ہشام بن حسان نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سلمانی نے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا خندق کے دن اللہ ان کافروں کے گھر اور قبریں آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہم کو سورج ڈوبنے تک بیچ والی نماز (عصر) نہ پڑھنے دی (لڑائی میں مشغول رکھا)

۱۵۱- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّاْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے حضرت عمر خندق کے دن (آنحضرت کے پاس) اس وقت آئے جب سورج ڈوب گیا تھا لگے قریش کے کافروں کو گالیاں دینے کہنے لگے یارسول اللہ ان مردود کافروں نے مجھ کو (عصر کی) نماز نہ پڑھنے دی، سورج ڈوبنے ہی کو تھا اس وقت میں نے پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ میں نے تو اب تک نہیں پڑھی پھر ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطحان میں گئے [۵۱] وہاں آپ نے نماز کے لیے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھائی اس وقت سورج ڈوب گیا تھا اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔

۱۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں فرمایا۔

[۵۱] بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینہ میں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

۱۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رض يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ

لوگو، بنی قریظہ کے یہودیوں کی کون جا کر خبر لاتا ہے[۱] زبیر بن عوام نے عرض کیا میں لاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں اس وقت آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری (خاص رفیق یا وزیر) ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے لا الٰہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنے اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس نے اپنی فوج (مسلمانوں) کو عزت دی اور اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں پر وہ اکیلا خداوند غالب آیا (سب کو بھگا دیا) اس کی سی ہستی کسی کی نہیں (سب نیست ہیں[۲])۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کے دن) کافروں کی فوجوں پر بد دعا کی فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) اتارنے والے جلد حساب لینے والے ان فوجوں کو بھگا دے یا اللہ ان کو شکست دے ان کے قدم اکھیڑ دے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر اور نافع سے دونوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی انہوں نے

۱؎ زبیر کی مستعدی اور بہادری دیکھ کر ۱۲ منہ ۲؎ یعنی اللہ کی ہستی کے سامنے کسی کی ہستی نہیں ہے کیونکہ اللہ کی ہستی قائم اور مستقل اور باقی ہے باقی دوسری سب چیزوں کی ہستی نیستی ہے وہ اللہ کی ذات سے قائم ہیں اسی کے وجود کا ایک پرتو ان پر پڑا ہے تو وہ موجود معلوم ہوتی ہیں حقیقت میں معدوم ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ کے بعد کوئی دوسری چیز نہیں یعنی سب فنا ہونے والی ہے سب کے بعد وہی خدا قائم رہے گا۔ جیسے فرمایا ھو الاول والآخر والظاھر والباطن ۱۲ منہ ۳؎ کیونکہ عہد توڑ کر قریش کے کافروں سے مل سکتے ہیں ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹ کر آتے تو پہلے تین اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اُسی کی بادشاہت ہے اسی کو تعریف سجتی ہے ، وہ سب کچھ کرسکتا ہے ہم لوٹ کر آرہے ہیں توبہ کرتے ہیں بندگی کرتے ہیں سجدہ کرتے ہیں اپنے مالک کے شکرگزار ہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کیا[۵۱] اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی کافروں کی فوجوں کو اکیلے اسی نے شکست دی[۵۲]

بَابُ ۳۲ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے لوٹنا اور بنی قریظہ پر چڑھائی کرنا ان کو گھیر لینا۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلَى أَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خندق سے (مدینہ کو) لوٹے اور ہتھیار اتارے غسل کیا (گرد و غبار صاف کیا) تو حضرت جبرئیلؑ آپ کے پاس آئے کہنے لگے تم نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم فرشتوں نے تو واللہ ابھی تک ہتھیار نہیں کھولے چلو ان پر حملہ کرو آپ نے پوچھا کدھر انہوں نے کہا ادھر بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپ ان سے لڑنے کے لیے نکلے۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرِيْلَ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جیسے میں (اس وقت) گرد دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم (خزرج کا ایک خاندان) کی گلیوں میں اٹھی تھی وہ حضرت جبرائیلؑ کی سواری کی تھی یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ بنی قریظہ سے لڑنے کے لیے چلے۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے

۵۱ مسلمانوں کو فتح دی حج یا عمرہ نصیب کیا ۱۲ منہ ۵۲ یعنی جنگ خندق میں

besturdubooks.wordpress.com

عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں (جب جنگ ہو چکی) یوں فرمایا تم میں سے ہر شخص عصر کی نماز[۱] بنی قریظہ کے پاس پہنچ کر پڑھے۔ اب نماز کا وقت رستے میں آن پہنچا تو بعضوں نے کہا ہم تو جب تک بنی قریظہ کے پاس پہنچ نہ لیں گے عصر کی نماز نہیں پڑھیں گے۔ اور بعضوں نے کہا ہم نماز پڑھ لیتے ہیں کیونکہ آنحضرت کا یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نماز قضا کر دیں[۳] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا گیا آپ نے کسی پر خفگی[۲] نہیں کی

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے انس سے انہوں نے کہا انصار میں کوئی کوئی ایسا کرتا کہ اپنے درختوں میں سے چند کھجور کے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتا[۵] یہاں تک کہ اللہ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح دی۔ انس کہتے ہیں میرے گھر والوں نے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لیے بھیجا کہ میں آپ سے وہ سب درخت یا ان میں

۵۱ مسلم کی روایت میں ظہر کی نماز ہے حالانکہ دونوں کی سند ایک ہی ہے اور ضرور ہے کہ ایک روایت غلط ہو اور بعضوں نے بے تکلف تطبیق کی ہے ۱۲ منہ
۵۲ حالانکہ ایک کا فعل ضرور ہوگا مگر چونکہ دونوں کی نیت بخیر تھی اس لیے کسی پر ملامت نہ ہوئی معلوم ہوا کہ مجتہد اگر اس مسئلہ میں جس میں نص نہ ہو قیاس کرے اور اسکی رائے غلط نکلے تب بھی اس پر مؤاخذہ نہ ہوگا بلکہ اس کو ایک اجر ملے گا جیسا دوسری حدیث میں ہے۔ اسی لیے اہل حدیث تمام مجتہدان امت کے مداح اور ثناخواں ہیں اور ہر ایک مجتہد سے محبت رکھتے ہیں اور اسکی تعظیم اور تکریم کرتے ہیں کیونکہ ان بزرگوں نے بڑی محنت اور جانفشانی کی اور شرع کے احکام قرآن اور حدیث سے نکالے اللہ ان کو جزائے خیر دے اور درجات عالیہ مرحمت فرمائے ان مجتہدوں میں امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور امام سفیان ثوری اور امام اوزاعی اور امام اسحٰق اور امام داؤد ظاہری اور امام بخاری اور امام ابن جریر طبری اور امام ابوثور وغیرہ ہیں اور متاخرین میں کئی مجتہد گزرے ہیں جیسے امام ابن حزم امام ابن تیمیہ امام ابن قیم امام شوکانی وغیرہم رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ۔ ان بزرگوں پر کوئی ملامت نہیں اگر ان کا قول یا قیاس حدیث کے خلاف نکلے تو وہ اس پر محمول کیا جاتا ہے کہ ان کو حدیث نہ پہنچی ہوگی ملامت ان لوگوں پر ہے جن کو حدیث صحیح مل جائے پھر بھی وہ حدیث کو چھوڑ کر ان بزرگوں کی رائے اور قیاس پر عمل کریں جیسے متعصب مقلدوں کا رویہ ہے اس قسم کے مقلد نہ مقلد ہیں نہ اہلحدیث اہل حدیث نہ ہونا تو ظاہر ہے مقلد اس وجہ سے نہیں ہیں کہ جن اماموں کی تقلید کا دعویٰ کرتے ہیں ان کی حدیث اور قول کے خلاف چلتے ہیں انہوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ جب ہمارا قول حدیث کے خلاف پاؤ تو فوراً چھوڑ دو حدیث پر عمل کرو ۱۲ منہ
۵۳ بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جلد جاؤ دیر نہ کرو ۱۲ منہ
۵۴ بعضوں نے بنی قریظہ پہنچنے تک نماز نہیں پڑھی بعضوں نے پڑھ لی ۱۲ منہ
۵۵ تاکہ آپ اس کا میوہ اپنے خرچ میں لائیں ۱۲ منہ
۵۶ ان کے باغات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں آئے اس وقت آپ نے انصار کے دیئے ہوئے درخت واپس کر دیئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللّٰهِ حَتَّى أَعْطَاهَا حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

یہ کچھ واپس مانگوں جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گزارنے تھے آپ نے درخت ام ایمن (اپنی کھلائی) کو دے دیئے تھے اتنے میں ام ایمن آگئی اور میری گردن میں کپڑا ڈال کر جھڑکنے لگیں کہنے لگیں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہ درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دے چکے ہیں اب تم کو واپس نہیں دینے کے یا ایسا ہی کچھ کہا (راوی کو شک ہے) اور آنحضرت[ف] فرما رہے تھے ام ایمن تم اتنے درخت ان درختوں کے بدلے لے لو مگر وہ یہی کہے جاتی تھیں خدا کی قسم میں نہیں دوں گی یہاں تک کہ میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اچھا ان کے دس گنے درخت لے لو یا انسؓ نے کچھ ایسا ہی کہا۔

١٦٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے ابوامامہ سے سنا کہتے تھے میں نے ابوسعید خدریؓ سے وہ کہتے تھے بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے[ف] آنحضرت نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے[ف] تو آپ نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کو لو (اتارو) یا یوں فرمایا اٹھو اس کو لو جو سب میں بہتر ہے پھر سعد سے فرمایا کہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر اترے ہیں[ف] انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں (مرد) وہ تو قتل کیے جائیں اور عورتیں بچے قیدی بنیں آپ نے فرمایا تو نے وہی فیصلہ کیا جیسے اللہ کا حکم تھا یا جیسے بادشاہ (یعنی خدا) کا حکم تھا[ف]

١٦١۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے

ف۱ جب ان درختوں کے دس گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دینا قبول کیے اس وقت ام ایمن راضی ہوگئیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور محبت تھی ام ایمن سے کیوں کہ وہ آپ کی کھلائی تھیں رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ ف۲ پندرہ روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو گھیرے رہے تیروں کی بارش ان پر ہوتی رہی۔ آخر مجبور ہو کر قلعہ سے اترنا قبول کیا سعد بن معاذ جو جنگ خندق میں زخمی ہو چکے تھے۔ بہت ناتواں اور ضعیف ہو گئے تھے انہوں نے دعا کی تھی یا اللہ میں اس وقت نہ مروں جب تک بنی قریظہ کی سزا نہ دیکھ لوں ۱۲ منہ ف۳ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے جیسے بادشاہ کا حکم تھا سات آسمانوں کے اوپر سے یعنی عرش پر سے ۱۲ منہ ف۴ ان کو خوش کرنے کے لیے ۱۲ منہ ف۵ یعنی اس مسجد کے جو آپ نے بنی قریظہ کے قریب نماز کے لیے بنالی تھی ۱۲ منہ ف۶ اب تم کیا حکم دیتے ہو ۱۲ منہ د

عَائِشَةَ رضی قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ
رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ
فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً
فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ
السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
هُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ
السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ
فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا
عَلٰى حُكْمِهٖ فَرَدَّ الْحُكْمَ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ
اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ
وَاَنْ تُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ
اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ
مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَخْرَجُوْهُ اللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ
الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ
قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِيْ لَهٗ حَتّٰى اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ
وَاِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ
مَوْتَتِيْ فِيْهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهٖ فَلَمْ يَرُعْهُمْ

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سعد کو جنگ خندق میں حبان بن عرقہ قریش
کے ایک کافر نے تیر مارا وہ ہفت اندام کی رگ میں لگا (جس کا خون مشکل
سے بند ہوتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد نبوی
میں ایک ڈیرہ لگا دیا تا کہ نزدیک سے ان کو پوچھ لیا کریں[۴] جب آپ جنگ
خندق سے لوٹ کر آئے اور ہتھیار اتارے اور غسل کیا تو حضرت جبرئیل
آن پہنچے (ایک گھوڑے پر سوار) وہ اپنے سر سے گرد جھاڑ رہے تھے انہوں
نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہتھیار اتار ڈالے خدا کی قسم میں نے تو
اب تک ہتھیار نہیں کھولے چلو بنی قریظہ کی طرف چلو آپ ان کے پاس
پہنچے (ان کو گھیر لیا) آخر آپ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اترے
آپ نے فرمایا سعد جو فیصلہ کرے وہ کرو پھر سعد آئے انہوں نے کہا میں
تو یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو لوگ ان میں لڑائی کے قابل ہیں وہ قتل کیے جائیں
عورت بچے قید کر لیے جائیں (لونڈی غلام بنیں) اور ان کے مال واسباب
(مسلمانوں میں) تقسیم ہو جائیں[۵]. ہشام نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر
دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی سعد بن معاذ جب
زخمی ہوئے، تو انہوں نے یہ دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے مجھ کو اس سے
زیادہ کوئی عمل پسند نہیں ہے کہ میں تیری راہ میں ان لوگوں سے
لڑوں جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا یا وطن سے نکال
دیا (یعنی قریش کے کافروں سے) یا اللہ میں یہ سمجھتا ہوں تو نے ہماری ان
کی لڑائی ختم کر دی پھر اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھ کو ان سے لڑنے
کے لیے زندہ رکھ تا کہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کروں اگر تو نے لڑائی ختم
کر دی ہو تو پھر میرا زخم بہا دے (اس کا خون جاری کر دے) میں اسی میں

۵ کہتے ہیں آپ نے پندرہ دن تک ان کا محاصرہ رکھا کہیں سے رسد نہیں پہنچتی تھی آخر تنگ آگئے ان کے سردار نے یہ صلاح دی کہ اپنی عورتوں بچوں کو قتل کر کے ایک بارگی نکل پڑو اور لڑ کر مرو نہیں تو مسلمان ہو جاؤ انہوں نے منظور نہ کیا جب سعد کے فیصلے پر راضی ہو کر اترے تو مسلمانوں نے ان کے قتل کے لیے نالیاں کھود دیں ان میں کھڑا کر کے گردنیں اڑائی گئیں نالیاں خون سے بھر گئیں یہ سب چھ سو یا چار سو آدمی تھے عورتیں بچے الگ وہ لونڈی غلام بنے دغا بازی اور عہد شکنی کی یہی سزا ہے ۱۲ منہ
۴ بیمار پرسی کے لیے دور نہ جانا پڑے ۱۲ منہ

وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

مر جاؤں (شہادت پاؤں) اس دعا کے بعد ان کا خون سینہ سے نکلا[۵۱] مسجد کے لوگ تو اس وقت ڈرے کر بنی غفار کا ڈیرہ جو مسجد میں لگا تھا خون بہ بہ کر اُس طرف سے آنے لگا مسجد والوں نے پوچھا اجی ڈیرے والو یہ تمہاری طرف سے بہہ بہہ کر کیا آرہا ہے دیکھا تو سعد کے زخم سے خون پھوٹ کر بہہ رہا ہے آخر وہ مر گئے اللہ ان سے راضی ہو۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے انہوں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبرئیلؑ تیری مدد پر ہیں ابراہیم بن طہمان نے شیبانی سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے یوں فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبرئیلؑ تیری مدد پر ہیں[۵۳]

بَابُ ۳۳ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ فَنَزَلَ نَخْلًا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ

باب ذات الرقاع کی جنگ کا بیان[۵۴]

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ[۵۵] کی اولاد تھے اور یہ خصفہ بنی ثعلبہ کی اولاد میں سے تھا جو غطفان قبیلے کی ایک شاخ ہیں[۵۶] اس لڑائی میں آنحضرتؐ نخل میں جا کر اترے تھے[۵۷] یہ لڑائی جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ

[۵۱] زخم کھل گیا بعضوں نے کہا سعد کی یہ دعا کہ اگر ابھی قریش کی لڑائی باقی ہو قبول نہیں ہوئی کیونکہ سعد کی وفات کے بعد بھی بہت سی لڑائیاں ہوئیں حافظ نے کہا سعد کی دعا قبول ہوئی اور لڑائی باقی رہنے سے مراد ہے کہ قریش کے کافر جنگ کا قصد کر کے لڑیں جنگ خندق کے بعد پھر قریش نے ایسی کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ حدیبیہ میں جنگ ہونے کو تھی مگر صلح ہو گئی مکہ کی فتح میں خود مسلمان چڑھ کر گئے تھے گو سعد کو ہفت اندام کی رگ میں زخم لگا تھا مگر ورم چڑھتے چڑھتے سینہ تک ورم ہو گیا تھا وہاں سے خون جاری ہو گیا اور انہوں نے وفات پائی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۵۲] یہ وہی ڈیرہ تھا جس میں سعد رکھے گئے تھے اس میں ایک عورت تھی رفیدہ جو زخمیوں کی دوا دارو کیا کرتی تھی ۱۲ منہ [۵۳] ابراہیم بن طہمان کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] اکثر کا یہ قول ہے کہ یہ جنگ ۴ھ ہجری میں خیبر کی جنگ کے بعد ہوئی بعضوں نے کہا خیبر سے پہلے بعضوں نے کہا جنگ خندق سے بھی پہلے چوتھے سال میں اور امام بخاری نے پہلے قول کو ثابت کیا کیونکہ ابو موسیٰ اشعریؓ اس جنگ میں شریک تھے اور وہ خیبر فتح ہونے کے بعد حبش کے ملک سے آئے تھے ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ آگے مذکور ہوگی ۱۲ منہ [۵۵] ظاہر مطلب یہ نکلتا ہے کہ محارب ثعلبہ کی اولاد تھے حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے محارب اور ثعلبہ چچازاد بھائی تھے قسطلانی نے کہا عبارت میں غلطی ہو گئی ہے صحیح یوں ہے و بنی ثعلبۃ من غطفان ۱۲ منہ [۵۶] بن قیس بن غیلان بن الیاس بن مضر ۱۲ منہ [۵۷] نخل ایک مقام ہے مدینہ سے دو منزل ۱۲ منہ

bestUrduBooks.wordpress.com

أَبَا مُوْسٰى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِي قَرَدٍ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوْسٰى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا

ابوموسیٰ اشعریؓ جنگ خیبر کے بعد (حبش سے) آئے تھے[۵۱] اور عبداللہ بن رجاء نے کہا[۵۲] ہم کو عمران قطان نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خوف کی نماز ساتویں غزوہ ذات الرقاع میں[۵۲] پڑھائی اور ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوف کی نماز ذی قرد میں پڑھی[۵۳] اور بکر بن سوادہ نے کہا مجھ سے زیاد بن نافع نے بیان کیا انہوں نے ابوموسیٰ (علی بن رباح) سے ان سے جابرؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب اور ثعلبہ کی لڑائی میں صحابہ کو خوف کی نماز پڑھائی اور ابن اسحاق نے کہا میں نے وہب بن کیسان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخل میں سے ذات الرقاع کی لڑائی میں گئے وہاں غطفان کے لوگ ملے مگر لڑائی نہیں ہوئی ہر ایک نے دوسرے کو ڈرایا (مسلمانوں نے کافروں کو اور کافروں نے مسلمانوں کو) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی[۵۵] اور یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرد کے دن جہاد کیا۔[۵۶]

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں نکلے ہم چھیوں آدمیوں کے لئے ایک ہی اونٹ تھا باری باری اس پر سوار ہوا کرتے آخر (چلتے چلتے) ہمارے

---

[۵۱] اس کو سراج نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] ذات الرقاع کو ساتواں غزوہ کہا تو ضرور وہ خیبر کے بعد ہوگا کیونکہ پہلا غزوہ بدر ہے دوسرا احد تیسرا خندق چوتھا قریظہ پانچواں مریسیع چھٹا خیبر ۱۲ منہ [۵۳] ذی قرد ایک مقام ہے مدینہ سے ایک منزل پر غطفان کے قریب اس کو نسائی اور طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۵] حافظ نے کہا ابن اسحاق کی یہ روایت مجھ کو نہیں ملی البتہ امام احمد نے ابن اسحاق سے یہ مضمون نکالا مگر وہ وہب کی روایت سے نہیں ہے ۱۲ منہ [۵۶] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہو چکی مگر غزوہ ذی قرد دوسرا ہے اور غزوہ ذات الرقاع دوسرا اس وجہ سے یہ روایت مفید نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ [۵۷] اور وہ اس میں شریک تھے ۱۲ منہ

وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ۔

پاؤں پھٹ گئے اور میرے تو پاؤں پھٹ کر ناخن بھی گر پڑے تو ہم کیا کرتے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (چندیاں) لپیٹ لیتے اسی سے اس لڑائی کا نام ذات الرقاع ہوا (یعنی چیتھڑے والی لڑائی) کیونکہ پاؤں پر پھٹ جانے کی وجہ سے چیتھڑے باندھتے اور ابوموسیٰ اشعری نے (پہلے) یہ حدیث بیان کی پھر انہوں نے اس کا بیان کرنا برا سمجھا انہوں نے کہا ہم نے یہ جو محنت (اللہ کی راہ میں) اٹھائی تھی تو اس لیے نہیں اٹھائی تھی کہ اس کو بیان کریں ان کو اپنے نیک عمل ظاہر کرنا برا معلوم ہوا۔[1]

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلوٰةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلوٰتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلوٰةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے اس شخص[2] سے جو غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا خوف کی نماز پڑھی تھی اس نے کہا ایک گروہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز میں) صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے مقابل رہا آپ نے اس گروہ کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھا ایک رکعت پڑھی پھر آپ (چپ چاپ) کھڑے رہے اور مقتدی ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کر کے لوٹ گئے دشمن کے مقابل صف باندھی اب دوسرا گروہ آیا (جو دشمن کے مقابل تھا) آپ نے ان کو رکعت ایک پڑھائی جو آپ کی نماز میں باقی رہی تھی پھر آپ (چپ چاپ) بیٹھے رہے اور مقتدیوں نے ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کی پھر ان کے ساتھ آپ نے سلام پھیرا اور معاذ بن ہشام نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم نخل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر خوف کی نماز کا ذکر کیا (جیسے اوپر گزرا) امام مالک نے کہا خوف کی نماز میں سب سے عمدہ یہی روایت میں نے سنی معاذ بن ہشام کے ساتھ اس

[1] بعضوں نے کہا اس لڑائی کو اس لیے ذات الرقاع کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اپنے جھنڈوں میں چندیاں باندھ رکھی تھیں بعضوں نے کہا رقاع نامی وہاں ایک درخت تھا بعضوں نے کہا ایک پہاڑ تھا ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں اس شخص کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا بعضوں نے کہا خوات بن جبیر ۱۲ منہ [3] اس کو طبرانی اور ابوداؤد طیالسی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] امام بخاری کی غرض اس روایت کے بیان کرنے سے یہی ہے کہ جس غزوہ میں آپ نے خوف کی نماز پڑھی وہ ذات الرقاع کا غزوہ تھا جابرؓ سے بالاتفاق یہی روایتیں منقول ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ

حدیث کو لیث بن سعد نے بھی ہشام بن سعد مدنی سے انہوں نے زید بن اسلم سے روایت کیا ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز غزوہ بنی انمار میں پڑھی۔ [۱]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا (خوف کی نماز میں) امام قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ (مسلمانوں کا) امام کے پیچھے ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کئے کھڑا ہو جو لوگ امام کے پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے (اب امام چپکا کھڑا رہے) مقتدی کھڑے ہو کر اپنے اپنے لئے ایک رکعت اور پڑھ لیں اسی جگہ دو سجدے کر کے ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جو دشمن کے روبرو کھڑے ہیں اب وہ لوگ آئیں ایک رکعت ان کے ساتھ امام پڑھے تو امام کی دو رکعتیں ہو گئیں یہ لوگ ایک رکعت اور اپنے اپنے لئے پڑھیں اور دو دو سجدے کریں (پھر امام اور یہ لوگ سب سلام پھیریں)۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث۔

مجھ سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا کہتے تھے مجھ کو صالح بن خوات نے خبر دی انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے ان کا قول بیان کیا۔ [۲]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے کہا

۱؎ اس کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں وصل کیا متابعت کے معنی یہاں سمجھ میں نہیں آتے کیونکہ لیث کی یہ روایت مسنداً اور متناً معاذ بن ہشام کی روایت سے مختلف ہے بعضوں نے کہا بنی انمار کے مقامات بنی ثعلبہ کے مقامات سے ملے ہوئے تھے حافظ نے کہا واقدی کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ بنی انمار ایک ہی ہے مگر غزوہ بنی انمار کو امام بخاری نے آگے چل کر الگ بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ عبارت تابعہ اللیث الخ کی حدیث کے بعد ہونا تھی صحیح بخاری کے ناسخین نے شاید سہو سے یہاں رکھ دی ۱۲ منہ ۲؎ یعنی موقوفاً نقل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ۔

۱۶۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ فَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰٓؤُلَاۤءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰٓؤُلَاۤءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

۱۶۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِنَانٌ وَّاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ۔

۱۷۰- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ اَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ اِذَا

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف (غطفان پر) جہاد کیا ہم لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہوئے اور صف باندھی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پہلے ایک گروہ کے ساتھ شروع کی دوسرا گروہ دشمن کی طرف منہ کیے ہوئے کھڑا رہا پھر (ایک رکعت پڑھ کر) یہ گروہ لوٹ گیا اور دوسرے گروہ کی جگہ پر (جو دشمن کے مقابل تھا) کھڑا ہوگیا اب وہ آئے ان کے ساتھ بھی آنحضرتؐ نے ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور ایک گروہ کھڑا ہوا اس نے ایک رکعت (جو باقی رہی تھی) ادا کی اور دوسرا گروہ کھڑا ہوا اس نے بھی ایک رکعت جو باقی تھی ادا کی۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی سنان اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا ان کو جابرؓ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا جب آپ وہاں سے لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا اتفاق سے دوپہر دن کو ایسے مقام میں پہنچے جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اتر پڑے اور آپ کے ساتھ لوگ جدا جدا درختوں کے سایہ میں ٹھہرے آپ ایک کیکر کے درخت کے تلے ٹھہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی (آپ سو گئے) جابرؓ کہتے ہیں ہم لوگ بھی ذرا سو رہے ایک ہی ایکا ایکی دیکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَا
فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا
نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ
لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ
ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ
ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ
تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللّٰهُ
فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا
وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ وَ
قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ
غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ

ہیں ہم آئے دیکھا تو آپ کے ساتھ ایک گنوار بیٹھا ہے (بدو) آپ نے فرمایا ابھی اس گنوار نے کیا کیا میں سو رہا تھا میری تلوار سونت لی میں جاگا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں دیکھی کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تم کو کون بچائے گا میں نے کہا اللہ بچائے گا دیکھو وہ گنوار یہ بیٹھا ہے ف۱ پھر آپ نے اس کو کوئی سزا نہ دی ف۲ اور ابان بن یزید نے کہا ف۳ ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک درخت بہت سایہ دار نظر آیا ہم نے وہ درخت آپ کے (آرام لینے) کے لیے چھوڑ دیا ف۴ اتنے میں ایک مشرک مرد آیا اور آپ کی تلوار جو درخت سے لٹکی تھی اس نے لے کر سونت لی کہنے لگا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں یا نہیں آپ نے فرمایا میں نہیں ڈرتا کہنے لگا۔ آپ کو کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ بچانے والا ہے آخر آپ کے اصحاب نے اس کو دھمکایا اور نماز کی تکبیر ہوئی آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں ف۵ پھر وہ ہٹ گئے (دشمن کے سامنے چلے گئے) اب آپ نے دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں ف۶ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں (دو فرض دو نفل) اور لوگوں نے دو رکعتیں پڑھیں ف۷ اور مسدد نے ابوعوانہ سے روایت کی ف۸ انہوں نے ابوالبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے کہ اس شخص کا نام ف۹ غورث بن حارث تھا اور آنحضرتؐ نے اس جنگ میں محارب خصفہ کے لوگوں سے لڑائی کی تھی اور ابوالزبیر نے جابرؓ سے یوں روایت کی،

ف۱ ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بچائے گا اسی وقت حضرت جبریلؑ نے اس کے سینے پر ایک گھونسہ لگایا تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھالی اور فرمایا اب میرے ہاتھ سے تجھے کون بچائے گا کہنے لگا کوئی نہیں بچائے گا ۱۲ منہ ف۲ یہ آپ کی بے انتہا بہادری کی دلیل تھی جو لوگ شجاع اور بہادر ہوتے ہیں ان میں رحم و کرم بھی زیادہ ہوتا ہے کہتے ہیں یہ گنوار بعد کو مسلمان ہوگیا اور اس کی وجہ سے بہت لوگوں نے ہدایت پائی اس گنوار کا نام آگے مذکور ہوگا ۱۲ منہ ف۳ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ف۴ آپ اس کے تلے اترے ۱۲ منہ ف۵ کم بخت پیغمبر صاحب سے ایسی بے ادبی کرتا ہے ۱۲ منہ ف۶ اور سلام پھیر دیا انہوں نے بھی سلام پھیر دیا ۱۲ منہ ف۷ اور سلام پھیرا انہوں نے بھی سلام پھیرا ۱۲ منہ ف۸ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے جیسے اہل حدیث کا قول ہے اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ف۹ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ف۱۰ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سونت لی تھی ۱۲ منہ ف۱۱ یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَاِنَّمَا جَاءَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِلَى النَّبِيِّ

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نخل میں (جو ایک مقام کا نام ہے) آپ نے خوف کی نماز پڑھی اور ابوہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کے جہاد میں خوف کی نماز پڑھی حالانکہ ابوہریرہؓ خیبر کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔[1]

بَابُ ۳۴ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ

وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيْعِ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيْثُ الْاِفْكِ فِيْ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيْعِ۔

باب بنی مصطلق جو بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہیں ان کی لڑائی

کا قصہ اس کو غزوہ مریسیع بھی کہتے ہیں[2] ابن اسحاق نے کہا یہ جنگ ۶ھ میں ہوئی اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ۴ھ ہجری میں[3] اور نعمان بن راشد نے زہری سے روایت کی کہ تہمت کا واقعہ (جو حضرت عائشہ پر لگائی گئی) اسی جنگ میں ہوا۔[4]

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَهٗ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ابن محیریز سے انہوں نے کہا میں مسجد نبوی میں گیا میں نے ابوسعید خدریؓ کو وہاں دیکھا میں نے اس سے عزل کا مسئلہ پوچھا[5] انہوں نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے وہاں ہم نے عرب لوگوں کو قید کیا۔ عورتوں کی ہم کو بہت خواہش ہوئی ہے۔ بے عورت رہنا مشکل ہوگیا ہم نے چاہا عزل کریں پھر ہم نے کہا کہ عزل کیسے کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں آپ سے پوچھ لیں تو عزل کریں آخر ہم نے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کرنے میں کیا برائی ہے کیوں نہیں کرتے اللہ کے علم میں قیامت تک جو جان (دنیا میں) آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی۔[6]

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق

[1] اس کو ابوداؤد اور طحاوی اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] تو معلوم ہوا کہ ذات الرقاع کی جنگ خیبر کے بعد ہوئی ۱۲ منہ [3] مریسیع ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام ہے جو ان کے ملک میں تھا اسی لڑائی میں حضرت عائشہ کا ہار گم ہوگیا تھا اور تیمم کا حکم اترا تھا ۱۲ منہ، [4] ابن اسحاق کا قول ان کے مغازی میں اور موسیٰ کا ان کے مغازی میں مروی ہے بیہقی نے قتادہ اور عقبہ سے نکالا ۵ھ ہجری میں ہوئی ۱۲ منہ [5] اس کو جوزقی اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] کہ عزل درست ہے یا نہیں یعنی جماع کے وقت جب انزال قریب ہو تو ذکر باہر نکال لینا تاکہ اولاد نہ ہو ۱۲ منہ [7] تمہارے عزل سے اس کا آنا بند نہ ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا اَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَاِذَا اَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَتَانِي وَاَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب۳۵ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ اَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا۔

بَاب۳۶ حَدِيْثِ الْاِفْكِ وَالْاَفَكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ اِفْكُهُمْ۔

نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم نے نجد کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اتفاق سے دوپہر کا وقت ایسے جنگل میں آیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے آپ ایک درخت کے سایہ میں اترے اور تلوار درخت سے لٹکا دی (تو آپ کے ہمراہی جدا جدا درختوں کے سایہ میں اُترے اسی اثناء میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے ہیں خیر ہم گئے دیکھا تو ایک گنوار آپ کے سامنے بیٹھا ہے آپ نے فرمایا ابھی یہ گنوار میرے پاس آیا۔ میں سو رہا تھا اس نے کیا کیا میری تلوار سونت لی میں جاگا تو کیا دیکھتا ہوں ننگی تلوار لیئے میرے سر پر کھڑا ہے کہنے لگا اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ میں نے کہا اللہ بچانے والا ہے یہ سنتے ہی اس نے تلوار نیام میں کر لی اور بیٹھ گیا دیکھو یہ بیٹھا ہے جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہ دی[۱]

باب بنی انمار کی لڑائی کا قصہ (جو ایک قبیلہ ہے)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے عثمان بن عبداللہ بن سراقہ نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا میں نے غزوہ انمار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے دیکھا آپ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے

باب حضرت عائشہؓ پر جو افک (یعنی طوفان) لگایا گیا

اس کا قصہ، افک کا لفظ نِجْس نَجَس کی طرح کہا جاتا ہے اِفْکُھُم[۲]

---

[۱] اسی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہ تھے بلکہ پیغمبر تھے دنیا کے بادشاہوں میں یہ قاعدہ ہے کہ بادشاہ پر جو کوئی حملہ کرے وہ سزا موت کے قابل ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] (سورہ احقاف میں جو آیا ہے) وذالک افکہم وہ بکسر ہمزہ ہے اور بفتح ہمزہ بسکون فا اور اَفَکَھُمْ یہ فتح ہمزہ و فا بھی آیا ہے جس نے افکہم بہ فتح ہمزہ و فا و کاف پڑھا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا اس نے ان کو ایمان سے پھیر دیا اور جھوٹا بنایا جیسے (سورہ الذاریات یؤفک عنہ من افک ہے یعنی قرآن سے وہی منحرف ہوتا ہے (پھیرا جاتا ہے) جو اللہ کے علم میں منحرف قرار پا چکا ہے (پھیرا جا چکا ہے ۱۲ منہ

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود (چاروں) نے حضرت عائشہؓ سے طوفان کا قصہ روایت کیا۔ اور ان میں ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا۔ ان میں سے کوئی، دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا تھا اور عمدگی سے یہ قصہ بیان کرتا تھا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی روایت یاد رکھی جو اس نے حضرت عائشہؓ سے نقل کی اور ایک کی روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ ایک دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا تھا[۱] ان لوگوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا آپ جب سفر میں جاتے تو اپنی بیبیوں پر قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے ایک بار ایسا ہوا ایک لڑائی میں (غزوہ مریسیع میں) آپ نے ہم پر قرعہ ڈالا میرا نام نکلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اس وقت پردے کا حکم اتر چکا تھا[۲] میں ایک ہودے میں بیٹھ کر (اونٹ پر) چڑھائی جاتی اور اسی میں رہ کر اتاری جاتی خیر ہم اسی طرح سفر کرتے رہے جب آپ اس جہاد سے لوٹے اور ہم مدینہ کے نزدیک پہنچے تو ایک رات آپ نے کوچ پکارا جب کوچ پکارا گیا تو میں اٹھی اور (حاجت کے لیے اکیلی) چلی لشکر کے پرے نکل گئی جب حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنی جگہ پر آئی میں نے اپنا سینہ جو چھوا تو معلوم ہوا میرا ہار جو اظفار[۳] کے نگینوں کا تھا ٹوٹ کر گر گیا ہے میں پھر لوٹی اور ہار ڈھونڈھنے لگی اس کو ڈھونڈھنے

۱؎ اس سارے کلام سے ابن شہاب کا مطلب یہ ہے کہ میں نے جو حدیث یہاں بیان کی ہے یہ بحیثیت مجموعی ان چاروں شخصوں سے منقول ہے مگر یہ نہیں ہے کہ اس کا ہر جملہ چاروں شخصوں نے بیان کیا ہو ۱۲ منہ ۲؎ معلوم ہوا کہ پردے کا مطلب یہ نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں گھروں سے باہر نہ نکلیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے ہمراہ سفر میں کیوں لیے جاتے حضرت عائشہؓ کا یہی مذہب تھا اسی لیے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حج کے لیے تشریف لے گئیں جنگ جمل میں گئیں لیکن بی بی ام سلمہؓ کا یہ خیال تھا کہ گھر کے باہر نہ جائیں اور قرنَ فی بیوتکنّ گھر ہی میں رہیں ۱۲ منہ ۳؎ ظفار ایک شہر کا نام ہے یمن میں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَوَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ قَالَتْ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ

میں مجھ کو دیر ہو گئی ادھر وہ لوگ آن پہنچے جو میرا ہودہ اٹھایا کرتے تھے وہ سمجھے میں ہودے میں بیٹھی ہوں انہوں نے ہودہ اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی تھیں ایسی موٹی پُرگوشت نہ تھیں ذرا سا تو کھانا کھاتیں اس لیئے ہودہ اٹھانے والوں نے جب ہودہ اٹھایا۔ انہوں نے اس کے ہلکے پنے پر خیال نہیں کیا اور یہ بھی تھا کہ میں اس وقت کم سن چھوکری تھی (میرا بوجھ ہی کیا تھا) غرض انہوں نے اونٹ اٹھایا اور چلتے ہوئے جب سارا لشکر چمپت ہو گیا اس وقت میرا ہار ملا میں جو ان کے ٹھکانوں میں آئی دیکھتی کیا ہوں آدمی کا نام نہیں نہ کوئی بات کرنے والا نہ کوئی جواب دینے والا آخر (مجبور ہو کر) میں اس مقام پر چلی گئی جہاں میں ٹھہری تھی میں نے یہ خیال کیا کہ جب قافلہ والے مجھ کو (ہودہ میں) نہ پائیں گے۔ تو یہیں ڈھونڈھنے آئیں گے خیر میں اسی جگہ بیٹھی تھی اتنے میں میری آنکھ لگ گئی یہیں سو گئی ایک شخص تھا صفوان بن معطل سلمی ذکوانی وہ لشکر کے پیچھے رہا کرتا (گرا پڑا اٹھا لیتا) وہ جو میرے ٹھکانے میں آیا اس نے دیکھا کوئی شخص سو رہا ہے اس نے دیکھتے ہی مجھ کو پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم اترنے سے پہلے اس نے مجھ کو دیکھا تھا اس نے مجھ کو پہچان کر جو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی میں نے اوڑھنی سے منہ ڈھانپ لیا خدا کی قسم نہ ہم دونوں نے کوئی بات کی نہ میں نے اس کی کوئی بات سنی ایک انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا تو سنا خیر وہ اونٹ پر سے اترا، اس نے اونٹ بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پاؤں رکھا میں کھڑی ہوئی اونٹ پر چڑھ گئی اور وہ بے چارہ پیدل چلتا رہا یہاں تک کہ ہم دونوں سخت گرمی کے وقت ٹھیک دوپہر کو لشکر میں پہنچے اس وقت لشکر کے لوگ (آرام کے لیئے اتر پڑے تھے حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر جو لوگ تباہ ہونے والے تھے وہ (اس مقدمہ میں طوفان لگا کر) تباہ ہوئے اور اس طوفان والوں کا سرغنہ (بانی مبانی) عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق مشہور) تھا۔ عروہ نے کہا مجھ کو

كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْمَعُهُ
وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ
أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ
بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ
لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ
بْنُ سَلُولَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ
يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ إِنَّهُ الَّذِي قَالَ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي !!!
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ !!!

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ
حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي
قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ
وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ
أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ
تِيكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ
بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِي
أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَ
كُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ

یہ خبر پہنچی ہے کہ اس طوفان کا اس کے پاس چرچا ہوتا لوگ بیان کرتے تو وہ اس کو تسلیم کرتا کان لگا کر سنتا کھود کر خواہ مخواہ اس کو پوچھتا اور (اسی سند سے) عروہ سے منقول ہے کہ ان طوفان جوڑنے والوں میں انہی لوگوں کا نام لیا گیا حسان بن ثابت مسطح بن اثاثہ، حمنہ بنت جحش باقی لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے مگر ان کی ایک جماعت تھی جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا[۱] ان سب میں مدّھ (یعنی بڑا) عبداللہ بن ابی سلول تھا (اسی سند سے) عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ باوجود اس کے کہ حسان نے ان کو تہمت لگائی تھی مگر وہ حسان کو برا کہنا پسند نہیں کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ حسان نے ہی یہ شعر کہی ہے۔ ؎

میرا باپ دادا میری ابرو
محمدؐ کی عزت کا کریں گے بچاؤ[۲]

حضرت عائشہؓ نے کہا (یہ بات تو بیچ میں آ گئی) خیر میں سفر سے مدینہ آئی بیمار پڑ گئی ایک مہینے تک بیمار رہی اُدھر لوگ طوفان والوں کی باتوں میں گھس پیٹھ کرتے رہے مجھ کو کچھ ہی نہیں ہوئی ایک ذرا وہم میرے دل میں اس وجہ سے آتا کہ جیسی مہربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر پہلے رکھتے تھے ویسی میں نے اس بیماری میں نہ پائی آپ اندر آ کر سلام کرتے اور صرف یہ پوچھ کر چلے جاتے اب کیسی ہے اس سے مجھ کو شک ہوتی (کہ آپ کچھ ناراض ہیں) مگر اس طوفان کی مجھ کو خبر نہ تھی خیر جب میں بیماری سے ذرا اچھی ہوئی تو مسطح کی ماں کی کے ساتھ مناصع کی طرف گئی[۳] وہاں ہم لوگ راتوں کو پاخانہ کو جایا کرتے تھے ایک رات کو جاتے پھر دوسری رات کو اس زمانہ میں ہمارے

[۱] جن لوگوں نے طوفان کھڑا کیا تم میں سے ایک گروہ ہیں ۱۲ منہ [۲] حسان نے یہ قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور مشرکین کی ہجو میں لکھا ہے مطلب یہ ہے کہ میں میرا باپ میرا دادا میری آبرو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو پر تصدق ہیں جہاں تک ہو سکے گا آپ کی عزت کا بچاؤ کریں گا حضرت عائشہؓ نے باوجودیکہ حسان نے ان کی نسبت ایسا سخت بہتان کیا تھا مگر اس وجہ سے کہ وہ آنحضرتؐ کا مداح اور ثناخواں تھا اس کا برا کہنا گوارا نہیں کیا سبحان اللہ پاک نفسی اور دیانتداری اس کو کہتے ہیں ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کا عجیب حال ہو گیا ہے اللہ رحم کرے جہاں کسی مولوی یا مشائخ سے ایک بات میں اختلاف آن پڑا تو بس پھر سارے فضائل اور مناقب اختلاف کرنے والے کے کالعدم ہو جاتے ہیں اور ایمان والوں کو کافر بنایا جاتا ہے اللہ ایسے تعصب اور نفسانیت سے بچائے رکھے ۱۲ منہ [۳] مناصع ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے باہر ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ

گھروں کے پاس پاخانے نہیں بنے تھے اور ہم اگلے زمانے کے عربوں کی طرح جنگل میں پاخانہ پھرنے کو جایا کرتے گھروں میں پاخانے بنانے سے ہم کو تکلیف ہوتی ہیں اور مسطح کی ماں (سلمیٰ) جو ابو رہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی ابوبکرؓ (میرے والد) کی خالہ تھی مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب اس کا بیٹا تھا[۱] ساتھ ساتھ گئے جب میں اور وہ دونوں پاخانے سے فراغت پا کر گھر کو لوٹے آ رہے تھے اس وقت اس کا پاؤں چادر میں الجھا وہ گر پڑی کہنے لگی موا نگوڑا مسطح میں نے کہا ہائیں بری بات مسطح بدر کی جنگ میں شریک تھا تو اس کو برا کہتی ہے اس نے کہا اری بندی تو نے مسطح کی بات نہیں سنی میں نے کہا کیا بات ہے اس نے بیان کی جب تو مارے رنج کے میری بیماری دونی ہو گئی[۲] جب میں گھر پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے آپ نے (دور ہی سے) سلام کیا پوچھا اب کیسی ہے میں نے عرض کیا مجھے آپؐ اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی پروانگی دیجیے میری نیت یہ تھی کہ میں ان کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں (شاید مسطح کی ماں نے غلط کہا ہو) آپ نے اجازت دی (میں گئی) میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں انھوں نے کہا بیٹا تو اتنا رنج نہ کر خدا کی قسم یہ تو اکثر ہوتا آیا ہے جب کسی خوب صورت عورت کی سوکنیں ہوں اور خاوند اس کو چاہتا ہو تو وہ ایسے بہت چلتر کرتی ہیں[۳]۔ میں نے کہا سبحان اللہ کیا لوگ ایسی (جھوٹی) بات منہ سے نکالنے لگے (اس کا چرچا کرنے لگے) میری ساری رات روتے دھوتے گزری صبح تک نہ آنسو تھمے نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم،

[۱] تو مسطح ابوبکرؓ کا بھانجا ہوا ۱۲ منہ [۲] ہائے کیسے قاسی القلب یہ طوفان لگانے والے تھے ایک بھولی بھالی شریف زادی دو کر بیمار پر ایسی تہمتیں جوڑنا ۱۲ منہ [۳] تاکہ یہ خوبصورت عورت خاوند کی نظر سے گر جائے ہر چند اس طوفان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بی بی نہ تھی مگر حمنہ بنت جحش جو ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں وہ بھی اس طوفان میں شریک تھی تو حضرت عائشہ کی والدہ نے یہ خیال کیا کہ شاید ان کی سوکنوں کی بھی اس میں کچھ سازش ہو ۱۲ منہ [۴] ایک کم سن بھولی بھالی شریف لڑکی دوسرے بیمار بھی ایسی تہمت سے اس کا کیا حال ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ
بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ
بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا
فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ
مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ
فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا
عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَ
النِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ
قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ
يَرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا
رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ
حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ
فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ
وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي
مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي
قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ

نے جب وحی اترنے میں دیر ہوئی تو حضرت علیؓ اور اسامہ بن زید کو بلوایا ان سے پوچھا مشورہ لیا۔ کہا میں اس عورت کو (یعنے حضرت عائشہؓ کو) چھوڑ دوں اسامہ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے وہ جانتے تھے کہ وہ عورت ایسی باتوں سے پاک ہے اور جیسے وہ ہمارے لوگوں سے دلی محبت رکھتے تھے یہی مشورہ دیا انہوں نے کہا یارسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو اس کو نیک (پاک دامن) ہی سمجھتے ہیںؓ اور علیؓ نے کہا یارسول اللہ اللہ نے آپ پر عورتوں کی تنگی نہیں رکھی کیا یہی عورت ہے اور بہت سی عورتیں ہیںؓ آپ ذرا بریرہ اس کی چھوکری سے تو پوچھیے وہ سچ سچ اس کا حال بتلا دے گی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کو بلایا اور پوچھا بریرہ (سچ کہیو) کیا تو نے عائشہؓ سے کبھی کوئی بات دیکھی ہے جس سے اس کی پاکدامنی میں شک پیدا ہو بریرہؓ نے کہا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں نے تو کبھی کوئی بات اس میں عیب کی نہیں دیکھی اتنی بات ہے (اللہ رکھے) ابھی کم عمر لڑکی ہے (ایسی بھولی بھالی ہے) گھر میں آٹا گندھا رکھا ہوتا ہے وہ سو جاتی ہے بکری آن کر آٹا کھا لیتی ہےؓ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرتؐ یہ سن کر اسی دن کھڑے ہوئے اور منبر پر آن کر عبداللہ بن ابی (مردود) کی شکایت کرنے لگے آپ نے فرمایا مسلمانو اس شخص سے کون میرا بدلہ لیتا ہے جس نے میری بی بی کی بدنامی مجھ تک پہنچائی خدا کی قسم میں تو اپنی بی بی کو نیک (پاک دامن) ہی سمجھتا ہوں اور جن (بیچارے) سے تہمت لگاتے ہیں اس کو بھی بھلا آدمی جانتا ہوں وہ کبھی میری بی بی کے پاس نہیں گیا جب تک میں اس کے ساتھ نہیں ہوا یہ سنتے ہی سعد بن معاذ بنی عبدالاشہل (اوس قبیلے) میں سے کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر یہ تہمت لگانے والا میرے

۵۱ بہتان لگانے والے بدبخت جھوٹے ہیں ۱۲ منہ ۵۲ یعنی شبہ ہے تو چھوڑ دیجیے۔ دوسری عورت کر لیجیے اسی وقت سے حضرت عائشہؓ کو حضرت علیؓ سے مقتضائے بشریت رنجش پیدا ہوئی اور یہ رنجش مدت تک قائم رہی یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ حضرت علی کا نام تک نہ لیتیں ۱۲ منہ ۵۳ بریرہؓ کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کو معاذ اللہ ایسے برے اور فحش کاموں سے کیا نسبت وہ تو بالکل کم سن بھولی بھالی لڑکی ہیں یہ کام تو چلتی عورتوں کے ہیں وہ تو آٹے کی حفاظت نہیں کر سکتیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْذِرُكَ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ قَالَتْ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ كُلَّهُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ

قبیلے اوس میں سے ہے تو ابھی اس کی گردن مارتا ہوں اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج میں کا ہے تو آپ حکم دیجیے جو آپ حکم دیں گے وہ ہم بجا لائیں گے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ سن کر خزرج کا ایک مرد کھڑا ہوا حسان (تہمت کرنے والے) کی ماں اس کی چچازاد بہن ہوتی تھی اس کے قبیلے کی تھی اس کا نام سعد بن عبادہ تھا وہ خزرج کا سردار تھا پہلے تو وہ اچھا نیک آدمی تھی مگر اس کو (سعد بن معاذ کے کلام پر) اپنی قوم کی پنج آئی وہ سعد بن معاذؓ سے کہنے لگا پروردگار کے بقاء کی قسم تو جھوٹا ہے تو اس کو نہیں مار سکتا تیری کیا مجال جو ہمارے اگر (وہ تہمت لگانے والا) تیری قوم کا ہوتا تو کبھی اس کا قتل گوارا نہ کرتا[۱] یہ سن کر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے انہوں نے سعد بن عبادہ سے کہا تو جھوٹا ہے قسم اللہ کے بقاء کی ہم تو ضرور اس کو قتل کریں گے تو منافق ہے جب تو منافقوں کی پنج کرتا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں (اس گفتگو پر) دونوں قبیلوں اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور لڑنے پر مستعد ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے آپ ان کو چپ کراتے (سمجھاتے) رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو رہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں برابر سارے دن روتی رہی نہ تو میرے آنسو تھمتے تھے نہ مجھ کو نیند آتی تھی میرے ماں باپ بھی میرے پاس رہے میں دو رات اور ایک دن سے برابر رو رہی تھی نہ تو میرا آنسو تھمتا تھا نہ مجھ کو نیند آتی تھی یہاں تک کہ میں سمجھی میرا کلیجہ (روتے روتے) پھٹ جائے گا اس حال میں میرے ماں باپ بھی میرے پاس تھے میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے

[۱] سعد بن عبادہ اس وقت شیطان کے اغوا میں آ گئے ان کو قومی جوش نے ناحق کوشش کر دیا ورنہ وہ صحابی تھے پکے مسلمان تھے حالانکہ سعد بن معاذ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم خزرج کے آدمی کو مار ڈالیں گے صرف یہ کہا تھا کہ آنحضرت کا حکم بجا لائیں گے اس میں سعد بن عبادہ کا غصہ محض بے جا تھا انہی سعد بن عبادہ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت کے وقت بھی خلاف کیا اور خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہیں مرے حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے اللہ ان کو تباہ کرے یعنی انہوں نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوانے اور سارا انتظام بگاڑ دینے کا قصد کیا تھا اگر وہ خلیفہ ہونے جیسے سعد بن عبادہ کہتے تھے تو ایک دن بھی کام نہ چلتا تھا منہ؟

besturdubooks.wordpress.com

امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَہَا فَجَلَسَتْ تَبْكِىْ مَعِىْ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِىْ مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِىْ شَاْنِىْ بِشَىْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ اِنَّهٗ بَلَغَنِىْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِى اللّٰهَ وَتُوْبِىْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِىْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِىْ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّىْ فِيْمَا قَالَ فَقَالَ اَبِىْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِىْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّىْ اَجِيْبِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَتْ اُمِّىْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِىْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَثِيْرًا اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ

(اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اس کو اجازت دی وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی خیر ہم اس حال میں تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے سلام کیا پھر بیٹھ گئے اور جس دن سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے تہمت کے بعد ایک مہینہ تک ٹھہرے رہے میرے باب میں کوئی وحی آپ پر نہیں آئی[1] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپ نے بیٹھ کر کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمانے لگے اما بعد عائشہ مجھ کو تیری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے اگر تو بے گناہ ہے تو اللہ عنقریب تیری پاک دامنی بیان کردے گا اور اگر (بالفرض) تو کسی گناہ میں آلودہ ہو گئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ توبہ کر کیونکہ بندہ اگر اپنے گناہ کا اقرار کرے پھر توبہ کرے تو اللہ معاف کر دیتا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریر ختم کر چکے۔ ایک ہی ایکا میرے آنسو بند ہو گئے ایسے بند ہوئے کہ ایک قطرہ بھی میں نے نہیں پایا[2] میں نے اپنے والد سے کہا ابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دو آپ کیا کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آپ کی بات کا کیا جواب دوں[3] پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا تم ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا کچھ جواب دو انہوں نے بھی یہی کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آپ کو کیا جواب دوں (جب میں نے دیکھا میرے ماں باپ بھی عاجز ہو گئے کچھ نہیں کہہ سکتے) تو میں نے خود ہی کہنا شروع کیا۔ اس وقت میں ایک کم سن لڑکی تھی قرآن بھی میں نے بہت نہیں پڑھا تھا میں نے کہا قسم خدا کی

---

[1] اور آپ ایک مہینے تک رنج اور تردد میں رہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو اپنے گھر کے متعلق بھی کوئی غیب کی بات بغیر اللہ کے بتلائے معلوم نہیں ہو سکتی پھر دوسرے اولیاء اللہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش بردار ہوتے ہیں ان کو ایسا علم کہاں سے آیا کہ جو بات غیب کی چاہیں وہ معلوم کرلیں البتہ اللہ تعالیٰ جب کوئی بات بتانا چاہے تو یہ اور بات ہے ۱۲ منہ [2] جب رنج حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو آنسو تھم جاتے ہیں آدمی ہکا بکا ہو کر رہ جاتا ہے ۱۲ منہ [3] ابو بکر صدیقؓ اول تو عاشق رسول تھے معشوق پر سے مال اولاد عزت سب تصدق ہے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ایسا معقول تھا کہ اس کا کچھ جواب نہیں ہو سکتا تھا ۱۲ منہ

لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ مِنْهُ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ فَوَاللّٰهِ لَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ حِيْنَئِذٍ بَرِيْئَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَاءَتِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيًا يُتْلٰى لَشَاْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ اَحْقَرَ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِاَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِيَ اللّٰهُ بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِّنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ قَالَتْ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ

تم نے تو یہ بات سُن لی اور وہ تمہارے دلوں میں جم گئی تم نے اس کو سچ سمجھا (جب تو میری طرف سے شبہ آگیا) اب اگر میں یہ کہوں میں بے گناہ ہوں جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھو گے ہاں اگر میں (جھوٹ) ایک گناہ کا اقرار کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے خدا کی قسم اب میری اور تمہاری وہی کیفیت ہے جو یوسف کے والد کی تھی[۵۱] انہوں نے کہا تھا اب اچھی طرح صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تم جو کہہ رہے ہو اس پر اللہ میری مدد کرنے والا ہے یہ کہہ کر میں نے اپنا منہ پھیر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ رہی مجھے معلوم تھا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں بے گناہ ہوں اور وہ ضرور میری پاکدامنی بیان کرے گا مگر مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ میرے باب میں قرآن اترے گا جو (قیامت تک) پڑھا جائے گا کیونکہ میں اپنی حیثیت اتنی نہ سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ (اتنا بڑا شہنشاہ) میرے باب میں کچھ کلام کرے[۵۲] مجھ کو یہ امید تھی کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے مقدمہ میں کوئی خواب . جائے گا جس کے ذریعہ اللہ میری پاکی کھول دے گا پھر خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے جہاں بیٹھے تھے سرکے بھی نہیں نہ کوئی گھر کا آدمی باہر گیا اتنے میں آپ پر وحی کی حالت طاری ہوئی جیسے سختی وحی کے وقت آپ پر ہوا کرتی تھی وہ ہونے لگی یہ سختی اس کلام کے بوجھ سے جو آپ پر اترتا تھا ایسی ہوتی تھی کہ سردی کے موسم میں آپ کے جسم سے موتی کی طرح پسینہ ٹپکنے لگتا خیر جب وحی کی حالت گزر چکی تو آپ (خوشی سے) ہنسنے لگے پہلی بات جو آپ نے منہ سے نکالی وہ یہ تھی عائشہؓ اللہ نے تیری پاک دامنی بیان فرما دی اس وقت میری والدہ کہنے لگیں اٹھ، آنحضرت کا شکریہ کر میں نے کہا خدا قسم میں تو کبھی اُٹھ کر آپ کا

[۵۱] حضرت عائشہؓ رنج میں یعقوبؑ کا نام بھول گئیں ۱۲ منہ [۵۲] کہاں میں ایک ناچیز بندی اور کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ سبحان اللہ حضرت عائشہؓ جب ہر طرف سے مایوس ہو گئیں ماں باپ کا آدمی کو بڑا آسرا ہوتا ہے وہ بھی خاموش ہو گئے خاوند عورت کو سب سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اس کے دل میں بھی وہم آگیا اب کوئی نہ رہا بجز خداوند کریم کے تب اس کا دریائے رحم وکرم جوش میں آیا اور اسی وقت اس نے تکلم فرمایا حضرت جبرائیل کو بھیجا اور پیغمبر صاحب پر اپنا کلام اتارا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاِنِّیْ لَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَتْ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِیْ بَرَآءَتِیْ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّیْقُ وَكَانَ یُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِیْ قَالَ لِعَآئِشَةَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّیْقُ بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِیْ كَانَ یُنْفِقُ عَلَیْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَآئِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ فَقَالَ لِزَیْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْ رَاَیْتِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ عَآئِشَةُ وَهِیَ الَّتِیْ كَانَتْ تُسَامِیْنِیْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِیْمَنْ هَلَكَ

شکریہ نہیں کرنے کی میں تو بس اپنے مالک پروردگار کا شکریہ کروں گی [1] اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں اتاریں جن لوگوں نے تم میں یہ بہتان اٹھایا اخیر تک اور اللہ تعالیٰ نے میری بے گناہی صاف فرما دی [2] اور ابوبکر صدیق جو رشتہ داری اور محتاجی کی وجہ سے مسطح سے کچھ سلوک کرتے تھے انہوں نے کہا اب میں مسطح سے کبھی کوئی سلوک نہیں کرنے کا اس نے ایسی شرارت کی، عائشہؓ پر ایسی تہمت لگائی تب اللہ تعالیٰ نے (اسی سورہ نور) میں یہ آیت اتاری جو لوگ تم میں بزرگی اور مقدور والے ہیں وہ یوں قسم نہ کھائیں اخیر آیت غفور رحیم تک اس وقت ابوبکر کہنے لگے کیوں نہیں میں تو یہ چاہتا ہوں اللہ مجھ کو بخشے اور انہوں نے مسطح کو جو دیا کرتے تھے پھر دینا شروع کر دیا کہنے لگے خدا کی قسم میں یہ معمول کبھی بند نہیں کرنے کا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (تہمت کے دنوں میں) ام المومنین (جو میری سوکن تھیں) زینب سے میرا حال پوچھا آپ نے فرمایا تم عائشہؓ کو کیسا سمجھتی ہو تم نے اس کو کیسا دیکھا۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کو بچائے رکھتی ہوں [3] خدا کی قسم میں تو عائشہ کو اچھا ہی سمجھتی ہوں حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت کی بی بیوں میں زینب ہی میرے برابر کی تھیں [4] اللہ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے ان کو بچائے رکھا [5] لیکن ان کی بہن حمنہ نے اپنی بہن کے خیال سے لڑنا شروع کیا وہ بھی دوسرے تہمت لگانے والوں کے ساتھ

---

[1] اس وقت حضرت عائشہؓ توحید میں مستغرق تھیں یہ کیفیت اکثر اولیاء اللہ کو بھی ہوتی ہے پروردگار کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اس کو توحید شہودی یا وجودی کہتے ہیں بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے یہ ناز محبوبیت کے طور پر فرمایا۔ اور ان کا ناز بجا تھا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو یہ توقع تھی کہ آپ اس خبر کو سنتے ہی اس کو جھوٹ اور لغو سمجھیں گے برخلاف توقع آپ کے دل میں بھی وہم آگیا اور آپ ایک مدت تک رنج اور تشویش میں رہے اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا پیغمبر صاحب اور حضرت عائشہؓ کے درجے بلند کرنا۔ منافقوں کو ذلیل اور خوار کرنا خیرخواہ اور مخلص مسلمانوں کی تمیز کرا دینا الیٰ غیر ذٰلک من الفوائد ۱۲ منہ [2] اب اگر کوئی حضرت عائشہ کی پاکدامنی کا انکار کرے تو کافر و ملعون ہے شیعہ بھی جو حضرت عائشہؓ سے دشمنی رکھتے ہیں انکی پاکدامنی کے معترف ہیں ۱۲ منہ
[3] جو بات نہیں سنی اس کو سنا اور جو نہیں دیکھی اس کو دیکھا نہیں کہتے ۱۲ منہ [4] یعنی میرے مقابلہ کی حسن اور جمال اور شرافت میں سبحان اللہ سوکن ہو کر سچی بات کہنا کتنی مشکل ہے ۱۲ منہ
[5] ارشاد ہوا سبحانک ھذا بہتان عظیم ۱۲ منہ [6] وہ اس تہمت میں نہ پھنسیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَمْلٰى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ مِنْ حِفْظِهٖ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبَلَغَكَ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيْمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَهُمَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِيْ شَاْنِهَا فَرَاجَعُوْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ مُسَلِّمًا بِلَا شَكٍّ فِيْهِ وَعَلَيْهِ كَانَ فِيْ اَصْلِ الْعَتِيْقِ كَذٰلِكَ۔

تباہ ہوئیں[۱] ابن شہاب نے کہا یہ وہ حدیث ہے جو ان چاروں شخصوں عروہ سعید، علقمہ، عبید اللہ سے مجھ کو پہنچی عروہ نے یہ بھی کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں خدا کی قسم جس مرد سے مجھ کو تہمت لگائی تھی (صفوان بن معطل) وہ بے چارہ یہ تہمتیں سن کر (تعجب سے) کہتا سبحان اللہ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے تو کسی عورت کا ستر تک کبھی نہیں کھولا (جماع کیسا) حضرت عائشہ کہتی ہیں اس کے بعد وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا[۲]۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہشام بن یوسف نے اپنی یاد سے مجھ کو لکھوایا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ولید بن عبدالملک بن مروان (خلیفہ) نے پوچھا کیا تم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علیؓ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ کو تہمت لگائی تھی میں نے کہا نہیں[۳] مگر تمہاری قوم (قریش) کے دو آدمیوں ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں حضرت علیؓ ان کے باب میں خاموش تھے (یا خطا پر تھے)[۴] پھر لوگوں نے ہشام بن یوسف یا زہری اسے دوبارہ پوچھا انہوں نے یہی کہا مُسَلِّمًا اس میں کوئی شک نہ کی مُسِیْئًا کا لفظ نہیں کہا اور علیہ کا لفظ زیادہ کیا (یعنے زہری نے ولید کو اور جواب نہیں دیا) اور پرانے نسخہ میں مسلمًا کا لفظ تھا[۵]

۱؎ ذلیل وخوار ہوئیں حد پڑی یہ تو وہی مثل ہوئی مدعی سست اور گواہ چست حمنہ کا یہ مطلب یہ تھا کہ اگر حضرت عائشہؓ الگ ہوگئیں تو پیغمبر صاحبؐ کی پوری توجہ میری بہن پر ہو جائے گی ۱۲ منہ ۲؎ پاکوں کا ایسا ہی نیک انجام ہوتا ہے جھوٹے ایک نہ ایک دن ذلیل اور خوار ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۳؎ مجھ کو تو ایسی خبر نہیں پہنچی ۱۲ منہ ۴؎ اکثر روایتوں میں مسلّم کا لفظ ہے یعنی وہ تہمت لگانے والے والوں میں شریک تھے نہ تہمت لگانے والوں کا رد کرتے تھے اسامہ کی طرح حضرت عائشہؓ کی تعریف اور توصیف کرتے تھے بعضی روایتوں میں مسیئًا ہے یعنی برا کرنے والا خطا کرنے والا مطلب یہی ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ کی ہمدردی نہ کی ان کی تہمت پر رنج نہ کیا یہ نہیں کہ معاذ اللہ حضرت علی ان کو تہمت لگانے میں شریک تھے ایسا امر قبیح حضرت علیؓ کی شان سے بہت بعید ہے ابن مردویہ کی روایت میں یوں ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ حضرت علیؓ نے میرے ساتھ برائی کی اللہ ان کو بخشے ۱۲ منہ ۵؎ نہ مسیئًا کا لیکن عبدالرزاق نے مسیئًا کا لفظ روایت کیا اور ابن مردویہ کی روایت میں سلاتی فی شانی ہے اس سے بھی مسیئًا کی تائید ہو جاتی ہے ہوا یہ تھا کہ بنی امیہ کم بخت حضرت علیؓ کے دشمن تھے ان کو خوش کرنے کے لیے لوگوں نے یہ لگا دیا کہ حضرت عائشہؓ پر تہمت ہوئی اس کے بانی مبانی معاذ اللہ حضرت علیؓ تھے بنی امیہ کو یہ عمدہ شگوفہ ہاتھ لگا ولید بن عبدالملک نے زہری سے اسی لیے پوچھا ہشام بن عبدالملک کا بھی یہی اعتقاد تھا یہ سب مروان کے بچے تھے شافعی نے روایت کی کہ سلیمان بن یسار ہشام بن عبدالملک کے پاس گئے ہشام نے پوچھا سلیمان اس تہمت کا بانی مبانی کون تھا! **باقی بر صفحہ آئندہ**

besturdubooks.wordpress.com

۱۷۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ وَمَا ذَاكِ قَالَتِ ابْنِي فِيمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيثَ قَالَتْ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ وَاللهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونِي مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللهُ عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے کہا مجھ سے مسروق بن اجدع نے بیان کیا کہا مجھ سے ام رومان نے جو حضرت عائشہؓ کی والدہ تھیں انہوں نے کہا میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ایک انصاری عورت آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے کو تباہ کرے فلانے کو تباہ کرے میں نے پوچھا سبب کیا کہنے لگی میرا بیٹا بھی اس بات کے بیان کرنے میں شریک ہے ام رومان نے کہا کون سی بات اس وقت اس نے بہتان کا حال بیان کیا عائشہؓ نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس بات کی خبر ہو گئی اس نے کہا ہاں پھر پوچھا ابوبکرؓ کو اس نے کہا ہاں یہ سنتے ہی عائشہؓ بیہوش ہو کر گر پڑی ہوش آیا تو لرزہ بخار چڑھا ہوا تھا میں نے اس کے کپڑے اس پر ڈال دیئے اور چھپا دیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پوچھا اس کو کیا ہوا میں نے عرض کیا لرزے سے بخار چڑھا ہے آپ نے فرمایا شاید اس نے وہ (طوفان) کی بات سن پائی میں نے کہا جی ہاں پھر عائشہ اٹھ کر بیٹھی کہنے لگی خدا کی قسم اگر میں قسم کھا کر بھی کہوں میں بے گناہ ہوں جب بھی تم لوگ مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور میں بیان کروںؑ تب بھی میرا عذر نہیں ماننے کے میری اور تمہاری کہاوت وہی ہے جو یعقوب کی ان کے بیٹوں کے ساتھ گزری یعقوب نے صبر کیا) کہا اللہ ان باتوں پر جو تم بناتے ہو مدد کرنے والا ہے ام رومان کہتی ہیں آنحضرت عائشہ کی یہ تقریر سن کر لوٹ گئے کچھ جواب نہیں دیا آخر اللہ نے خود عائشہؓ کی پاکدامنی اتاری وہ آنحضرتؐ سے کہنے لگی بس میں اللہ ہی کا شکر

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ انہوں نے کہا عبداللہ بن ابی اس نے کہا تو جھوٹا ہے علیؓ اس کے بانی مبانی تھے پھر زہری ان کے پاس آئے ہشام نے ان سے بھی یہی سوال کیا زہری نے وہی جواب دیا کہ عبداللہ بن ابی اس کا بانی مبانی تھا ہشام نے کہا تو جھوٹا ہے زہری نے کہا بھلا میں جھوٹ بولوں گا تیرا باپ نہیں خدا کی قسم اگر آسمان سے آواز آئے اللہ نے جھوٹ بولنا درست کر دیا جب بھی میں جھوٹ نہ بولوں انتہیٰ معلوم ہوا ہشام اور ولید خود دونوں جھوٹے تھے حضرت علی پر بہتان رکھتے تھے یہ بھی ان بہتان والوں کے بھائی تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ پر بہتان کیا تھا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ؎۱ کہ معاذ اللہ حضرت عائشہؓ کو فلاں شخص سے بدنام کرتے ہیں ۱۲ منہ ؎۲ لشکر سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے ۱۲ منہ ؎۳ کہ ہار ڈھونڈھنے میں دیر لگ گئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ وَّلَا بِحَمْدِکَ ۔

کرتی ہوں نہ تمہارا نہ اور کسی کا۔

۱۷۷- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی کَانَتْ تَقْرَأُ اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ وَتَقُوْلُ الْوَلْقُ الْکَذِبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ وَکَانَتْ اَعْلَمَ مِنْ غَیْرِهَا بِذٰلِکَ لِاَنَّهٗ نَزَلَ فِیْهَا ۔

مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے نافع بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ (سورۂ نور) اس آیت کو یوں پڑھتی تھیں اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بکسر لام اور کہتی تھیں یہ وَلق سے نکلا ہے ولق کے معنی جھوٹ [1] اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عائشہؓ ان آیتوں کو اوروں سے زیادہ جانتیں کیونکہ وہ خالص انہی کے باب میں اتری تھیں۔

۱۷۸- حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهٗ فَاِنَّهٗ کَانَ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هِجَاءِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ کَیْفَ بِنَسَبِیْ قَالَ لَاَسُلَّنَّکَ مِنْهُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَکَانَ مِمَّنْ کَثَّرَ عَلَیْهَا ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا میں حسان بن ثابت کو حضرت عائشہؓ کے سامنے برا کہنے لگا انہوں نے کہا حسان کو برا مت کہہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا حسان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی میں قریش کے کافروں کی ہجو کرتا ہوں آپ نے فرمایا میرا بھی تو خاندان قریش ہی میں ہے حسان نے کہا میں آپ کو اُن میں سے ایسا نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے (صاف) نکال لیا جاتا ہے اور محمد بن عقبہ (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے عثمان بن فرقد نے بیان کیا کہا میں نے ہشام سے سنا انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا میں نے حسان کو برا کہا انہوں نے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا تھا۔

۱۷۹- حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ رض وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ یُنْشِدُهَا شِعْرًا یُشَبِّبُ بِاَبْیَاتٍ لَهٗ وَقَالَ ؎

مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم حضرت عائشہؓ کے پاس گئے دیکھا تو وہاں حسان بن ثابت شعر سنا رہے ہیں (جن میں حضرت عائشہؓ کی تعریف تھی) اور نشیب کے طور پر بیتیں پڑھ رہے ہیں جب انہوں نے یہ بیت پڑھی [2] ؎

---

[1] یعنی جب تم اپنی زبانوں سے جھوٹ نکالنے لگے اور مشہور قراءت تَلَقَّوْنَهٗ بہ فتح لام یعنی جب تم اس کو اپنی زبانوں پر لینے لگے ۱۲ منہ [2] تشبیب عرب کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ شاعر قصیدے کے شروع میں کچھ جوانی کے مزوں شراب کباب اور عورتوں کا ذکر کرتا ہے اس کے بعد مطلب شروع کرتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ -
وَتُصْبِحُ غَرْثَىٰ مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ
فَقَالَتْ لَهُ عَآئِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ
قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِيْ لَهُ اَنْ
يَّدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ
الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
فَقَالَتْ وَاَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى قَالَتْ
لَهُ اِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ اَوْ يُهَاجِيْ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وہ سنجیدہ اور پاک دامن کبھی اس پہ تہمت نہ ہوئی
وہ ہر صبح بھوکی نہیں کھاتی نادان بہنوں کا گوشت[۱]
تو حضرت عائشہؓ نے کہا مگر تو تو ایسا نہیں ہے[۲] مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا آپ اس کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں اور اللہ نے تو سورۂ نور میں اس کے حق میں فرمایا اور جس نے ان میں سے طوفان کا بڑا حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا[۳] حضرت عائشہؓ نے کہا بھلا اندھے پنے سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہوگا۔ (اخیر عمر حسان اندھے ہوگئے تھے) یہ بھی کہا کہ حسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا یا یوں کہا کہ آپ کی طرف سے مشرکوں کی ہجو کیا کرتا۔

بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ

باب جنگ حدیبیہ کا قصہ[۵]

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ -

اور اللہ تعالیٰ کا سورہ فتح میں فرمانا اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ درخت کے تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے

۱۸۰- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ
بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍؓ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال (۶ھ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ایک رات ایسا ہوا، برسات آئی اس کی صبح کو آپ نے،

۱؎ یعنی نادان عورتوں کی جن کو کچھ خبر نہیں غیبت نہیں کرتی چاہیے غیبت کرنا گویا ان کا گوشت کھانا ہے اس بیت میں حسان نے حضرت عائشہؓ کی صفات بیان کیں ۱۲ منہ ۲؎ لوگوں کی غیبت کرتا ہے ان پر طوفان لگاتا ہے ۱۲ منہ ۳؎ مسروق نے والذی من تولی کبرہ سے مراد حسان کو سمجھا حالانکہ اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ مراد اس سے عبداللہ بن ابی منافق ہے کیونکہ وہی طوفان کا بانی مبانی تھا حسان ان طوفان والوں میں شریک تھے لیکن بانی مبانی نہ تھے مگر جب حضرت عائشہؓ نے مسروق کے قول کو تسلیم کیا اس کا رد نہ کیا تو مسروق کا خیال غلط نہیں کہہ سکتے ۱۲ منہ ۴؎ ان الحسنات یذہبن السیئات حسان کی یہ ایسی نیکی ہے جس نے برائی پر پردہ ڈال دیا سبحان اللہ حضرت عائشہؓ کی پاک نفسی سے مومنوں کو سبق لینا چاہیے باوجودیکہ حسان نے ان کو ایسی سخت تہمت لگائی تھی کہ اگر کوئی اور عورت ہوتی تو تمام عمر ان کو اپنے گھر نہ پھٹکنے دیتی احسان کبھی لیکن حضرت عائشہؓ نے اپنی ذاتی رنج کا کچھ خیال نہ کیا اور حسان سے یہ خیال کرکے احسان کرتی رہیں کہ وہ پیغمبر صاحبؐ کا ثناخواں تھا ابوبکر صدیق نے بھی مسطح کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا ایمان داری اور نیک نہادی اس کو کہتے ہیں ایک ہمارا زمانہ کے مسلمان ہیں یہ ایک فروعی مسئلہ میں کسی نے کلام کیا تو بس اس کی جان کے دشمن بن گئے اللہ اور رسول سے وہ کتنی ہی محبت رکھتا ہو مگر ان کے پیر یا مرشد یا گرو یا مجتہد کا جہاں خلاف کیا قابل گردن زدنی ہوگیا اس کے محاسن اور فضائل سب کالعدم ہوگئے معاذ اللہ اس نادانی اور بے ایمانی کو کیا کہا جائے ۱۲ منہ ۵؎ حدیبیہ ایک کنواں تھا مکہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۶ھ میں ذوالحجہ میں وہاں جاکر اترے تھے وہاں ایک کیکر کے درخت کے تلے بیعت الرضوان ہوئی تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِيْ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَبِرِزْقِ اللّٰهِ وَبِفَضْلِ اللّٰهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌ بِيْ۔

نماز پڑھائی پھر ہماری طرف منہ کیا فرمایا تم جانتے ہو تمہارے پروردگار جل جلالہ نے کیا ارشاد کیا انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے کہا اللہ فرماتا ہے (آج) میرے دو طرح کے بندوں نے صبح کی کچھ تو مومن ہیں کچھ کافر جس نے یوں کہا اللہ کے رحم و کرم اس کی روزی اس کے فضل سے پانی پڑا اس نے تو مجھ پر ایمان رکھا ستاروں کا منکر ہوا اور جس نے یوں کہا فلانے ستارے کی وجہ سے پانی پڑا اس نے ستاروں پر ایمان رکھا میرا انکار کیا۔[۵۱]

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے اُن سے انسؓ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل چار عمرے کیے سب ذیقعدہ میں مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا وہ ذوالحجہ میں کیا تھا حدیبیہ کا عمرہ ذیقعدہ میں تھا اس طرح دوسرے سال کا وہ بھی ذی قعدہ میں (جس کو عمرہ قضاء کہتے ہیں) اور جعرانہ کا عمرہ جہاں آپ نے حنین کی لوٹ بانٹی تھی وہ بھی ذیقعدہ میں تھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا جو ذی الحجہ میں تھا)

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهٗ وَلَمْ أُحْرِمْ۔

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے ان سے اُن کے والد (ابوقتادہ حارث بن ربعی صحابی) نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپ کے سب اصحاب احرام باندھے ہوئے تھے میں نے احرام نہیں باندھا تھا[۵۲]

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ تَعُدُّوْنَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا (لوگو) تم (سورہ انا فتحنا) فتح سے مراد مکہ کی فتح رکھتے ہو بیشک مکہ کی بھی ایک فتح تھی اور تو بیعت الرضوان کو جو حدیبیہ میں ہوئی۔

---

۵۱ وہ کافر ہو گیا کیونکہ ستاروں کو موثر یا فاعل سمجھا یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۲ امام بخاری نے اس حدیث کو بیان مختصر کر کیا ہے پوری حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ؛

besturdubooks.wordpress.com

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابَنَا۔

فتح سمجھتے ہیں[1] ہوا یہ کہ ہم چودہ سو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حدیبیہ ایک کنواں تھا ہم نے اس میں سے پانی لینا شروع کیا ایک قطرہ نہ چھوڑا (لوگ پیاسے ہوئے) یہ خبر آنحضرت صلی علیہ وسلم کو پہنچی آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے پانی کا برتن منگوایا وضو کیا کلی کی اور اللہ سے دعا کی پھر یہ پانی (جس سے آپ نے وضو کیا تھا) کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر ہم خاموش رہے اس کے بعد اس کنوئیں نے ہم کو اور ہمارے جانوروں کو جتنا چاہا ہم نے پانی پلا کر لوٹایا۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا۔

مجھ سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے حسن بن محمد بن اعین ابوعلی حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق سبیعی نے کہا ہم کو براء بن عازب نے خبر دی انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو یا زیادہ آدمی تھے[2] ایک کنوئیں پر اترے اس کا سارا پانی کھینچ ڈالا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (آپ سے عرض کیا پانی نہیں رہا اب کیا کریں) آپ کنوئیں پر تشریف لا کر اس کی مینڈیر پر بیٹھے فرمایا اس کے پانی کا ایک ڈول لاؤ لوگ لائے آپ نے اپنا لب اس میں ڈال دیا اور اللہ سے دعا کی پھر فرمایا ایک گھڑی خاموش رہو اس کے بعد اس کنوئیں کے پانی سے آدمیوں نے اپنے تئیں اور جانوروں سب کو سیراب کر لیا پھر وہاں سے چل کھڑے ہوئے

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ

ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھاگل تھی آپ نے اس

[1] حدیبیہ کی صلح گویا باعث تھی ترقی اسلام کی اس صلح کی وجہ سے بہت سے لوگ مسلمانوں میں آکر شامل ہو گئے اور اسلام کو بہت قوت حاصل ہوئی اس لیے اس کو فتح کہا ۱۲ منہ [2] کسی روایت میں پندرہ سو کسی میں تیرہ سو ہیں ۱۲ منہ

فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

۱۸۶- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

میں سے وضو کیا۔ پھر لوگ آپ کے پاس آئے۔ آپ نے پوچھا کیوں خیر تو ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے پاس نہ وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے ہے۔ بس اتنا ہی پانی ہے۔ جو آپ کی چھاگل میں ہے۔ آپ نے یہ سن کر اپنا ہاتھ اس چھاگل میں رکھ دیا۔ آپ کی انگلیوں سے پانی چشموں کی طرح بہنے لگا جابرؓ کہتے ہیں۔ ہم سب لوگوں نے پیا وضو کیا۔ سالم نے کہا میں نے جابر سے پوچھا۔ اس دن تم کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا اگر لاکھ ہوتے تو بھی وہ پانی ہم کو کفایت کرتا۔ ہم تو پندرہ سو آدمی تھے۔

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جابر بن عبداللہ ان لوگوں کا شمار (جو حدیبیہ میں آپ کے ساتھ تھے) چودہ سو بیان کرتے ہیں۔ سعید نے کہا مجھ سے تو جابرؓ نے یہ بیان کیا جن لوگوں نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ وہ پندرہ سو آدمی تھے۔ ابوداؤد طیالسی نے کہا[1] ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا۔ انہوں نے قتادہ سے اور محمد بن بشار نے بھی ابوداؤد طیالسی کے ساتھ اس کو روایت کیا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا۔ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن (صحابہ سے) فرمایا (آج) تم ساری زمین والوں سے افضل ہو۔ جابرؓ کہتے ہیں اس دن ہم چودہ سو آدمی تھے۔ اور اگر آج مجھ میں بینائی ہوتی[2] تو میں تم کو وہ (کیکر کے) درخت[3] کی جگہ بتلا دیتا سفیان کے ساتھ اس حدیث کو اعمش نے بھی روایت کیا۔ انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا انہوں نے جابرؓ سے اس میں چودہ سو آدمی مذکور ہیں[4]۔ عبیداللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد (معاذ بن معاذ)

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] جابرؓ آخر عمر میں اندھے ہو گئے تھے ۱۲ منہ [3] جس جگہ بیعت رضوان ہوئی تھی ۱۲ منہ [4] اس کو امام بخاری نے کتاب الاشربہ میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی رض کَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَّثَلٰثَ مِائَةٍ وَّکَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِیْنَ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ۔

نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہا جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے تلے بیعت کی ان کی تعداد تیرہ سو آدمی کی تھی[۵۱] اور اسلم قبیلے کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے[۵۲] عبیداللہ بن معاذ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا کہا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے[۵۳]

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عِیْسٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْاَسْلَمِیَّ یَقُوْلُ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ یُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰی حُفَالَةٌ کَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ لَا یَعْبَاُ اللّٰہُ بِهِمْ شَیْئًا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس بن مالک اسلمی سے سنا وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتے تھے (قیامت کے قریب) نیک لوگ ایک ایک کرکے اٹھ جائیں گے اور ان کے بعد ایسے لوگ رہ جائیں گے جیسے ردی (خراب) کھجور یا جو اللہ کو ان کی کچھ پرواہ نہ ہوگی[۵۴]

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَّرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا کَانَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْیَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا لَا اُحْصِیْ کَمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ سُفْیٰنَ حَتّٰی سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ لَا اَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِیِّ الْاِشْعَارَ وَالتَّقْلِیْدَ فَلَا اَدْرِیْ یَعْنِیْ مَوْضِعَ الْاِشْعَارِ وَالتَّقْلِیْدِ اَوِ الْحَدِیْثَ کُلَّهٗ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال اپنے اصحاب میں کئی سو آدمی ہمراہ لے کر نکلے جب ذی الحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا اس کا کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھا علی بن مدینی کہتے ہیں میں گن نہیں سکتا میں نے کتنی بار یہ حدیث سفیان سے سنی (یعنی بہت بار سنی) یہاں تک کہ میں نے سفیان سے سنا وہ کہنے لگے مجھ کو زہری سے کوہان چیرنا ہار ڈالنا یاد نہیں رہا اب میں نہیں جانتا ان کا مطلب کیا تھا یعنی اشعار اور تقلید کا مقام یاد نہیں رہا یا ساری حدیث یاد نہیں رہی۔

[۵۱] حافظ نے کہا ممکن ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو باقی آدمیوں کی خبر نہ ملی ہو اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے ۱۲ منہ [۵۲] کہتے ہیں مہاجرین اس وقت آٹھ سو تھے تو اسلم کے لوگ سو ہوں گے ۱۲ منہ [۵۳] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۵۴] اس حدیث کا مضمون باب سے تعلق نہیں رکھتا امام بخاری اس کو اس وجہ سے یہاں لائے ہیں کہ اس میں مرداس کا اصحاب بیعت میں سے ہونا مذکور ہے یہ حدیث یہاں پر موقوفاً بیان ہوئی ہے اور کتاب الرقاق میں مرفوعاً بھی نکالا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

١٩٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

١٩١ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا وَاللهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ

ہم سے حسن بن خلف ابو علی واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے انھوں نے ابوالبشر ورقا بن عمر سے۔ انھوں نے ابن ابی نجیح سے انھوں نے مجاہد سے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن ابی لیلی نے بیان کیا انھوں نے کعب بن عجرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا ان کے سر کی جوئیں (اتنی بہت ہوگئی تھیں) منہ پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا ان کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ان کو حکم دیا سر منڈا ڈالو اس وقت وہ حدیبیہ میں تھے ان کو معلوم نہیں ہوا تھا کہ وہ (عمرے سے روکے جائیں گے حدیبیہ ہی میں ان کو احرام کھول ڈالنا ہوگا بلکہ ان کو مکہ میں داخل ہونے کی (اور عمرہ پورا کرنے کی) امید تھی پھر اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ کی) فدیہ کی آیت اتری (فمن کان منکم مریضاً او بہ اذی) اس وقت کعب کو آپ نے یہ حکم دیا ایک فرق کھانا (سولہ رطل) چھ مسکینوں کو دے یا ایک بکری قربانی کرے یا تین روزے رکھے

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ بازار میں گیا وہاں ان کو ایک جوان عورت ملی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی امیرالمومنین میرا خاوند مر گیا اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے خدا کی قسم ان کو بکری کے پائے تک بھی نہیں ملتے جن کو پکا کر کھائیں نہ ان کے پاس کھیتی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں میں ڈر رہی ہوں کہیں قحط سالی میں وہ (بھوک کے مارے) مر نہ جائیں اور میں خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں[1] میرا باپ حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا حضرت عمرؓ یہ سن کر کھڑے ہوگئے آگے نہیں بڑھے کہنے لگے، مرحبا تیرا خاندان تو ہمارے خاندان (قریش) سے قریب ہے[2] پھر ایک مضبوط زور آور اونٹ کی طرف جو گھر میں بندھا ہوا تھا اس پر اناج کی دو گونیں بھر کر لادیں اور بیچ میں روپیہ اور کپڑے رکھے اور اونٹ کی نکیل اس عورت کے

[1] اس کا باپ خفاف اور دادا ایماء دونوں صحابی تھے ۱۲ منہ [2] کیونکہ غفار اور قریش دونوں کنانہ میں جاکر ملتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هٰذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ۔

ہاتھ میں دے دی کہا اس کو لے جا یہ ختم نہ ہوگا اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ تجھ کو اس سے بہتر دے گا[۱] اس وقت ایک شخص[۵] کہنے لگا امیر المومنین آپ نے اس عورت کو بہت دے دیا انہوں نے کہا ارے کمبخت (تیری ماں تجھ پر روئے خدا کی قسم میں نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو دیکھا[۲] دونوں (کافروں کے) ایک قلعہ کو گھیرے رہے یہاں تک کہ اس کو فتح کر لیا[۳] پھر ہم صبح کو ان دونوں کا حصہ لوٹ کے مال میں سے وصول کر رہے تھے[۴]۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا قَالَ مَحْمُودٌ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا بَعْدُ۔

مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار ابو عمرو فزاری نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے اس درخت کو دیکھا جس کے تلے بیعت الرضوان ہوئی تھی پھر دوسری بار جو میں وہاں گیا تو میں نے اس درخت کو نہیں پہچانا محمود بن غیلان نے اپنی روایت میں یوں نقل کیا پھر وہ درخت میں بھول گیا۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے طارق بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے کہا میں حج کی نیت سے چلا رستے میں کچھ لوگوں کو دیکھا نماز پڑھ رہے

---

[۱] یعنی اس سے زیادہ اور غلہ روپیہ کپڑا وغیرہ تجھ کو دیں گے حضرت عمرؓ کی رعایا پروری اور رحم و کرم کا کیا کہنا بے اختیار جی چاہتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے ایک ایک کام پر تصدق ہو جائیے، ہائے مسلمانوں کی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کرنے والا اور اپنی رعیت کی خبر رکھنے والا ہمارے زمانے میں کوئی بادشاہ نہیں ہے ہمارے زمانے کے مسلمان بادشاہوں کو اپنی ذاتی عیش و عشرت کے سوا کچھ نہیں سوجھتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں پر سے اللہ تعالیٰ نے اپنی نظر عنایت اٹھالی ہے اور وہ روز بروز تباہ و برباد ہوتے جاتے ہیں حضرت عمرؓ کے سے حاکم کو نہ فوج کی ضرورت ہے نہ لشکر کی ساری رعیت ایسے حاکم پر سے جان فدا کرنے کو مستعد رہتی ہے اور ہر مسلمان کے دل میں یہ خیال جما رہتا ہے کہ ملک ہمارا، خزانہ ہمارا، ہم مارے جائیں تو بھی کچھ فکر نہیں ہمارے بال بچوں کے لیے بیت المال پرورش کا کافی ذریعہ موجود ہے ہر شخص اپنے ملک اور اپنے خزانہ بچانے کے لیے مال اور جان سے دریغ نہیں کرتا کیونکہ آپ اور اپنے بال بچوں اپنے عزیزوں دوستوں سب کو ملک اور سلطنت کا حصہ دار سمجھتا ہے اور اپنی ذاتی جائداد کی طرح اس کی حفاظت میں کوشش کرتا ہے اس سے بڑھ کر جمہوری سلطنت کونسی ہوگی۔ ۱۲ منہ [۲] باپ تو خفاف تھا لیکن بھائی کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ [۳] شاید یہ کوئی خیبر کا قلعہ ہوگا کیونکہ خیبر حدیبیہ کے بعد فتح ہوا۔ ۱۲ منہ [۴] حضرت عمر کا مطلب یہ تھا کہ اس عورت کے باپ اور بھائی نے مسلمانوں کی وہ خدمتیں کی ہیں کہ میں نے جو کچھ اس کو دیا وہ کم ہے الٹا تو یہ کہتا ہے کہ آپ نے بہت کچھ دیا مجھے کیا معلوم حافظ نے خفاف کے باپ دادا ایماء اور رحضہ بھی صحابی تھے اور خفاف کے بیٹے بھی صحابی تھے اور چار پشت صحابی ہوئے بعضوں نے اس کو ابوبکر صدیقؓ سے خاص کیا ہے اور میں نے اس کو ڈھونڈا تو دس شخص ایسے پائے ایک ان میں زید بن حارثہ بھی ہیں واقدی نے کہا کہ خفاف کے والد ایماء نے نبی صلعم کو ابواء میں سو بکریاں ڈو دوھیل اونٹنیاں تحفہ بھیجیں آپ نے قبول کیں ان کیلئے بھی برکت کی دعا کی ۱۲ منہ [۵] جس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قُلْتُ مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ قَالُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَاَتَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِيْنَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوْهَا وَعَلِمْتُمُوْهَا اَنْتُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا اِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَكَانَ شَهِدَهَا۔

ہیں میں نے پوچھا یہ مسجد کیسی ہے (یہاں جنگل میں کس نے بنائی) لوگوں نے کہا یہی وہ درخت ہے جس کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان لی تھی (اسی کے نیچے لوگوں نے نماز کے لیے مسجد بنالی تھی) یہ سن کر میں سعید بن مسیب کے پاس آیا میں نے اس سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد (مسیب بن حزن) نے بیان کیا وہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے جب میں دوسرے سال وہاں گیا تو اس درخت کو بھول گیا سعید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو پہچان نہ سکے تم لوگوں نے کیسے پہچان لیا (اس کے تلے مسجد بنالی) تم ان سے زیادہ علم والے ٹھہرےؔ[۱]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے طارق بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے اپنے والد سے وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے جب ہم دوسرے سال ادھر گئے تو پہچان نہ سکے وہ کون سا درخت تھا[۲]

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے طارق بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر ہوا وہ ہنس دیے[۳] کہنے لگے میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا (وہی مضمون جو اوپر گزرا) میرے باپ اس بیعت میں شریک تھے[۴]

---

[۱] یہ سعید نے بطور انکار کے کہا یعنی تم صحابہ سے زیادہ علم والے نہیں ہو سکتے ان کو تو شجرہ رضوان کا پتہ نہ چلا تم کو پتہ لگ گیا۔ ابن سعید نے نافع سے باسناد صحیح نکالا حضرت عمرؓ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ اس درخت کے پاس آتے جاتے ہیں وہاں نماز پڑھتے ہیں آپ نے ان کو دھمکایا پھر حکم دیا وہ درخت کاٹ ڈالا گیا۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جس چیز کی نسبت ڈر ہو کہ لوگ اس کو پوجنے لگیں گے وہاں شرک کے مرتکب ہوں گے اس کو تلف کر ڈالنا درست ہے جب شجرہ رضوان جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے صرف شرک کے ڈر سے کاٹ ڈالا جائے۔ تو اور قبور اور مشاہد مشرکیہ جہاں پر ڈر کیا۔ روز شرک ہوتا ہے رہتا ہے ان کا گرانا یا جلانا یا تلف کرنا کیونکر درست نہ ہوگا یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں کی قبر کا احترام حدیث شریف سے نکلتا ہے مگر جب پروردگار عالم کی بے حرمتی ہو رہی ہو تو اس کو روکنے کے لیے ان کا احترام بالائے طاق رکھنا چاہیے ۱۲ منہ [۲] قسطلانی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے اور مشتبہ ہو جانے میں یہ حکمت تھی کہ جاہل خراب نہ ہوں اس کی تعظیم یا عبادت نہ کرنے لگیں ۱۲ منہ [۳] جس کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی ۱۲ منہ [۴] حافظ نے کہا سعید کے ایسے کہنے سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ شجرہ رضوان کا مقام کوئی نہیں پہچان سکتا کیونکہ خود جابرؓ کی روایت میں ہے کہ اگر مجھ کو بینائی ہوتی تو اس درخت کا مقام تجھ کو بتا دیتا قسطلانی نے شفاء الغرام سے نقل کیا کہ حدیبیہ وہی مقام ہے جہاں اب بیر شمس واقع ہے یہ مقام جدہ کے رستے میں ہے لیکن درخت یا حدیبیہ کا اب پتہ نہیں ایک موضع ہے حدّیہ وہ حدیبیہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ جدہ سے قریب ہے اور حدیبیہ مکہ کے قریب تھا، حرم کی حد میں یا حل میں یا کچھ حرم میں کچھ حل میں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۱۹۶- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے[ل] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتے تھے آنحضرت ؐ کے پاس جب کسی قوم کی زکوٰۃ آتی تو آپ یوں دعا کرتے یا اللہ ان پر تو رحمت کر۔ تو میرے والد[ل] اپنی زکوٰۃ لے کر آئے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ یا اللہ ابو اوفیٰ کی اولاد پر رحمت کر۔

۱۹۷- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَخِیْهِ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ یُبَایِعُوْنَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَیْدٍ عَلٰی مَا یُبَایِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ قِیْلَ لَهٗ عَلَی الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَایِعُ عَلٰی ذٰلِكَ اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَیْبِیَةَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید سے۔ انہوں نے سلیمان بن بلال سے۔ انہوں نے عمرو بن یحیٰی مازنی انہوں نے عباد بن تمیم سے۔ انہوں نے کہا جب حرہ[ل] کا دن ہوا۔ اور لوگ (مدینہ والے یزید پلید کی بیعت توڑ کر) عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کرنے لگے۔ تو عبداللہ بن زید (صحابی انصاری مازنی) نے پوچھا عبداللہ بن حنظلہ کس اقرار پر لوگوں سے بیعت لیتے ہیں لوگوں نے کہا موت پر (یعنی ان کے ساتھ ہو کر لڑیں گے مریں گے) عبداللہ بن زید نے کہا۔ اس شرط پر تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کسی سے بیعت نہیں کرنے کا۔ عبداللہ بن زید حدیبیہ میں آنحضرت ؐ کے ساتھ موجود تھے۔[ع]

۱۹۸- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَعْلَی الْمُحَارِبِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا اِیَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ

ہم سے یحیٰی بن یعلیٰ محاربی نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد یعلیٰ نے کہا ہم سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت سے بیعت

ل باب کا تعلق اس فقرے سے ہے یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ ل ابو اوفیٰ علقمہ بن خالد اسلمی ۱۲ منہ ل یہ ۶۳ھ کا واقعہ ہے مدینہ والوں نے یزید کے برے حالات دیکھ کر اس کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن حنظلہ کو اپنے اوپر حاکم بنایا ان کے والد حنظلہ وہی تھے جن کو غسیل الملائکہ کہتے ہیں یزید نے یہ حال سن کر مدینہ والوں پر ایک فوج بھیجی جس کا سردار مسلم بن عقبہ تھا۔ اس مردود نے مدینہ والوں کا قتل عام کیا شہر لوٹ لیا سات سو صرف عالموں کو شہید کیا جن میں تین سو صحابہؓ تھے مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے جو روضہ شریف کی طرف لید پیشاب کرتے تھے۔ معاذ اللہ کوئی دقیقہ پیغمبر صاحبؐ کی بے حرمتی کا نہ چھوڑا اوپر سے طرہ سنیئے جب مسلم بن عقبہ مرنے لگا تو مرتے وقت یوں دعا کی یا اللہ میں نے توحید کی شہادت کے بعد کوئی نیکی اس سے بڑھ کر نہیں کی کہ مدینہ والوں کو قتل کیا یہی نیکی ایسی ہے جس کے ثواب کی مجھ کو امید ہے ہمارے خبیث بندگان خدا پر ظلم کرتا ہے اللہ کے پیغمبر کی توہین کرتا ہے پھر ثواب کی امید رکھتا ہے اس کو یہ غرہ تھا کہ میں نے یزید خلیفہ وقت کی اطاعت کی اور مردود نہ سمجھا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت سب کی اطاعت پر مقدم ہے اگر گرو، یا مرشد، یا مجتہد، یا پیر کی اطاعت پر کوئی غرہ ہو کر اللہ اور اس کے رسول کی خلاف کرے وہ بھی یزیدی ہے لعنہ اللہ وغضب علیہ ۱۲ منہ ع موت پر آپ سے بیعت کی تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ۔

کی تھی کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے پھر (نماز سے فارغ ہوکر) جب لوٹتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا جس میں ہم سایہ لیتے[1]

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے میں نے سلمہ بن اکوعؓ سے کہا تم نے حدیبیہ کے دن کس اقرار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انہوں نے کہا موت پر۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ۔

مجھ سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے علاء بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں براء بن عازب سے ملا میں نے کہا اللہ مبارک کرے تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور درخت کے تلے آپ سے بیعت کی انہوں نے کہا میرے بھتیجے (یہ تو سب صحیح ہے) مگر تو کیا جانے ہم لوگوں نے آنحضرتؐ کے بعد کیا کیا نئے گُن کئے[2]۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوقلابہ (عبداللہ بن زید جرمی) سے ان سے ثابت بن ضحاک نے بیان کیا انہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا انا فتحنا لک فتحا مبینا اس سے مراد حدیبیہ کی صلح ہے[3] صحابہ نے کہا مبارک مبارک یارسول اللہ مگر ہمارے لئے کیا ہے اس وقت یہ آیت اتری تاکہ اللہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسے باغوں

---

[1] قسطلانی نے کہا یہ اسکی دلیل ہے جو جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھنا درست جانتا ہو ۱۲ منہ [2] یہ براء نے عاجزی اور تواضع کی راہ سے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم تو سب سے زیادہ بدعت سے بھاگنے والے اور پرہیز کرنے والے تھے اس پر بھی اپنے نیک اعمال پر ان کو غرہ نہ تھا ہمیشہ اپنے تئیں گنہگار سمجھتے ۱۲ منہ [3] جب اس آیت میں یہ اترا کہ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے تو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ۔

میں لے جائے جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ شعبہ نے کہا میں کوفہ میں آیا تو میں نے یہ ساری حدیث قتادہ سے نقل کی پھر لوٹ کر قتادہ کے پاس آیا۔ ان سے بیان کیا تو وہ کہنے لگے۔ انا فتحنا کی تفسیر تو انس سے منقول ہے اور "مبارک مبارک" یہ عکرمہ سے منقول ہے[1]۔

۲۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَعَنْ مَجْزَأَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے۔ انہوں نے مجزاۃ بن زاہر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد زاہر بن اسود سے وہ درخت کی بیعت میں شریک تھا۔ کہتے تھے میں (خیبر کی جنگ میں) ہانڈیوں میں گدھوں کا گوشت پکا رہا تھا۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں آواز دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں۔ اور (اسی سند سے) مجزاۃ سے روایت ہے اس نے ایک شخص سے جو درخت والی بیعت میں شریک تھا۔ اس کا نام اہبان بن اوس تھا اس کے گھٹنے میں بیماری تھی۔ جب وہ سجدہ کرتا تو گھٹنے کے تلے ایک نرم تکیہ رکھ لیتا۔

۲۰۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے۔ انہوں نے سوید بن نعمان سے۔ وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی تھی۔ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کے پاس (جنگ خیبر میں) صرف ستو کھانے کو لائے انہیں نے اسی کو چبالیا۔ ابن عدی کے ساتھ اس حدیث کو معاذ نے بھی شعبہ سے روایت کیا[2]۔

۲۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رض وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان (اسود بن عامر) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عائذ بن عمرو سے پوچھا وہ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے درخت کے تلے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ قتادہ نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا تو انس سے روایت کیا ہے اور دوسرا ٹکڑا عکرمہ سے ۱۲ منہ [2] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُوْتِرْ مِنْ آخِرِهِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ کیا وتر کا توڑ ڈالنا (ایک رکعت اور پڑھ کر) درست ہے۔ انہوں نے کہا جب تو شروع رات میں وتر پڑھ لے تو اخیر رات میں مت پڑھ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔

مجھ سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے۔ انہوں نے اپنے والد اسلم سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے (حدیبیہ کو) حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ رات کا وقت تھا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا (اس وقت آپ وحی میں مشغول تھے۔ حضرت عمرؓ کو خبر نہ تھی) آخر حضرت عمرؓ (اپنے دل میں) کہنے لگے خدا کرے (تو مر جائے) تیری ماں تجھ پر روئے۔ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار اس قدر عاجزی سے عرض کیا۔ اور آپ نے جواب نہیں دیا (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی۔ اور مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا۔ اور میں ڈرا کہیں میرے باب قرآن نہ اترے (اللہ تعالیٰ کا مجھ پر عتاب ہو) تھوڑی ہی دیر میں ٹھہرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والی کی آواز سنی جو مجھ کو پکار رہا تھا۔ مجھ کو اور ڈر ہوا۔ شاید میرے باب میں کچھ قرآن اترا۔ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا مجھ پر رات کو ایک آیت اتری جو مجھے ان تمام چیزوں سے پسند ہے جن پر سورج نکلا پھر آپ نے یہ سورت پڑھی۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا جب زہری نے یہ حدیث بیان کی (جو آگے مذکور ہوتی ہے) تو اس میں سے کچھ میں نے یاد رکھی اور معمر نے اس کو

۱؎ یعنی وتر کو توڑ نہیں اوپر اس کا بیان گزر چکا ہے اور مالکیہ، حنفیہ، شافعیہ کا یہی قول ہے۔ لیکن اہل حدیث کے نزدیک ایک رکعت پڑھ کر اگلا وتر توڑ ڈالنا درست ہے ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ
وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ
قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ
فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَهٗ
وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَّبَعَثَ عَيْنًا لَّهٗ مِنْ
خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى كَانَ بِغَدِيْرِ الْاَشْطَاطِ اَتَاهُ عَيْنُهٗ قَالَ
اِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوْا لَكَ جُمُوْعًا وَّقَدْ جَمَعُوْا لَكَ
الْاَحَابِيْشَ وَهُمْ مُّقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ
عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوْكَ فَقَالَ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ
عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ
هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ
الْبَيْتِ فَاِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ
مَحْرُوْبِيْنَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجْتَ
عَامِدًا لِّهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيْدُ قَتْلَ اَحَدٍ وَّلَا
حَرْبَ اَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهٗ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ

اچھی طرح یاد دلا دیا۔ انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا۔ انہوں نے مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم سے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے کچھ بڑھاتا ہے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال کئی سو اصحاب اپنے ساتھ لے کر (مکہ کو چلے) جب ذوالحلیفہ میں آئے تو قربانی کے گلے میں ہار ڈالا۔ اس کا کوہان چیرا (خون بہایا) وہیں سے عمرے کا احرام باندھا اور خزاعہ قوم کے ایک جاسوس (بسر بن سفیان) کو روانہ کیا (کہ قریش کی خبر لائے) اور آپ چلے جب غدیر الاشطاط میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں آپ کا جاسوس آیا کہنے لگا قریش کے لوگوں نے تو فوجیں اکٹھی کی ہیں۔ اور یہ فوجیں متفرق قبیلوں سے لی گئی ہیں وہ آپ سے لڑیں گے۔ اور بیت اللہ میں نہیں آنے دیں گے۔ روکیں گے اس وقت آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا۔ لوگو مجھ کو صلاح دو اب کیا میں ان کافروں کے بال بچوں[1] پر جھک پڑوں (قید کر لوں) جو ہم کو خانہ خدا سے روکنے آئے ہیں۔ اگر وہ ہم سے لڑنے آئے (اپنے بال بچوں کو بچانے) تو اللہ نے مشرکوں کے ہاتھ سے ہمارے جاسوس کو بچا دیا۔ ان کی جماعت کم کر دے[2] اگر نہ آئے تو ہم ان کو مفلس بنا کر چھوڑ دیں گے[3]۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو گھر سے (بیت اللہ کا عزم (قصد) کر کے نکلے تھے۔ نہ آپ کسی کو مارنے نکلے تھے نہ کسی سے لڑنے کے لیئے تو وہیں (یعنی بیت اللہ کی طرف) چلئے جو کوئی ہمیں بیت اللہ

[1] یعنی ان کافروں کے جو قریش کی مدد کے لیئے اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر مکہ میں آئے ہوئے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی جب یہ باہر والے لوگ اپنے بال بچوں کو بچانے آئیں گے تو قریش کے لوگ تو مکہ میں رہ جائیں گے۔ ان کے ساتھ آنے والے نہیں اس صورت میں کافروں کی جماعت کم ہو جائے گی بہ نسبت اس کے کہ ہم مکہ میں جا کر مقابلہ کریں کیونکہ وہاں تو یہ باہر والے اور قریش کا فرسب ایک جگہ ل کر ہمارا مقابلہ کریں گے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ باہر والے لوگ اپنے بال بچے کو بچانے آئے تو مارے جائیں گے اور ان کے مارے جانے سے قریش کے جاسوسوں میں کمی ہو گی کیونکہ یہی باہر والے ہماری خبریں قریش کو پہنچایا کرتے ہیں گویا ان کے جاسوس ہیں قسطلانی نے اس حدیث کی جو شرح کی ہے وہ یہ ہے کہ اگر یہ کافر ہمارے مقابلہ میں آئے تو اللہ نے مشرکوں کا ایک جاسوس دور کر دیا یعنی جس کو آنحضرتؐ نے بھیجا تھا یعنی ہم ان لوگوں کی طرح ہو گئے جنہوں نے جاسوس نہیں بھیجا اور دستبرد نہیں کیا اور لڑائی کے لیئے مقابل ہو گئے مگر یہ مطلب ذہن نشین نہیں ہوتا اور صاحب تیسیر القاری نے قسطلانی کی عبارت کا ترجمہ صرف فارسی میں کر دیا اور اس کے مطلب پر خیال نہیں فرمایا، اور ترجمہ میں بھی یہ غلطی کی کہ واجہم بالقتال کو جو اثبات تھا، بطور نفی بیان کیا ابن اثیر نے نہایہ میں اس عبارت کا یہ مطلب لکھا ہے کہ اللہ تعالے نے ان مشرکوں کے ہاتھ سے ہمارے جاسوس کو بچا لیا ان کی خبر ہم کو معلوم کرا دی [1] یعنی قریش کے لوگ کے ۱۲ منہ [3] مال اسباب بال بچے سب غائب ۱۲ منہ

bestUrdubooks.wordpress.com

قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

۲۰۸ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامَّعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روکے گا ہم اس سے لڑیں گے۔ آپ نے فرمایا چلو بسم اللہ

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے مجھ کو خبر دی مجھ سے ابن شہاب کے بھتیجے نے انہوں نے اپنے چچا محمد مسلم بن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی۔ انہوں نے مروان بن حکیم اور مسور بن مخرمہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ حدیبیہ کا قصہ بیان کرتے تھے محمد بن مسلم نے کہا عروہ نے جو ان دونوں سے سن کر مجھ سے بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو سے (جو قریش کا وکیل تھا) صلح کی اور صلح نامہ لکھوایا گیا اس میں سہیل نے یہ شرط بھی لکھوائی کہ اگر ہمارے میں کا کوئی آدمی آپ کے پاس آجائے گو وہ مسلمان ہو گیا تو آپ اس کو ہماری طرف پھیر دیجئے۔ ہم جو چاہیں اس کے ساتھ کریں۔ سہیل نے کہا میں تو اسی شرط پر صلح کر دوں گا۔ اور مسلمانوں نے اس شرط کو برا مانا ناراض ہوئے۔ انہوں نے گفتگو کی (کہا یہ کیونکر) ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو کافروں کے سپرد کر دیں) سہیل نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ تو صلح بھی نہیں ہو سکتی۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور کر لی۔ اور صلح نامہ لکھوایا۔ اسی شرط کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجندل بن سہیل کو (جو مسلمان ہو گیا تھا) اس کے باپ سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا گیا[۱]۔ اور مدت صلح کے اندر جو کوئی مرد گو مسلمان بن کر آیا آپ نے اس کو قریش والوں کے حوالے کر دیا عورتیں بھی مسلمان ہو کر اس صلح کے زمانہ میں آئیں انہوں نے ہجرت کی ان میں ام کلثوم بن ابی معیط کی بیٹی بھی تھی جو جوان (یا جوانی کے قریب) ہو گئی تھی وہ بھی (مدینہ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئیں۔ اس کے عزیز آپ کے پاس آئے۔ اس لئے کہ آپ اس کو لوٹا دیں۔

[۱] ابوجندل مسلمان ہو گیا تھا۔ مکہ کے کافروں نے اس کو پابہ زنجیر قید کر رکھا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے تو وہ قید سے بھاگ کر آئے اور مسلمانوں کے جتھے میں اپنے تئیں ڈال دیا لیکن باپ سہیل بن عمرو نے کہا یہ پہلا امر ہے جو شرط کے موافق آپ کو پورا کرنا چاہیے، آپ نے اس کو باپ کے حوالے کر دیا ۱۲ منہ۔

أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ.

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ وَقَالَ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمَ

(کافروں کو دے دیں)، اس وقت (سورۂ ممتحنہ کی) وہ آیت اتری جو مسلمان عورتوں کے باب میں ہے [1]۔ اسی سند سے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں۔ کہا کہ آنحضرتؐ ان عورتوں کو جو کہ مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آتیں جانچتے۔ ان کا امتحان لیتے اس آیت کی رو سے اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں تیرے پاس آئیں اخیر آیت تک اور ابن شہاب کے بھتیجے نے (اسی سند سے) اپنے چچا سے روایت کی ہم کو پہنچا کہ اللہ نے اپنے پیغمبرؐ کو یہ حکم دیا کہ مشرکوں نے اپنی بیویوں پر خرچ کیا وہ بی بیاں ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس چلی آئیں تو ان کا خرچہ پھیر دیا جائے۔ اور ابو بصیر کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا [2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے۔ انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ فتنے اور فساد کے زمانہ میں عمرے کی نیت سے نکلے [3]۔ کہنے لگے اگر میں خانہ کعبہ جانے سے روکا گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا یعنی حدیبیہ کے زمانہ میں، خیر انہوں نے عمرے کا احرام باندھا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے زمانے میں عمرے کا احرام باندھا تھا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے احرام باندھا اور کہنے لگے اگر لوگ مجھے کعبے جانے سے روکیں گے۔ تو میں وہی کروں گا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا تھا۔ جب قریش کے کافروں نے آپ کو روک دیا تھا اور یہ آیت پڑھی۔ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ دونوں

---

[1] یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات فامتحنوہن اخیر تک ۱۲منہ [2] جو کتاب الصلح میں اوپر تفصیل سے گزر چکا ہے خود مشرکوں نے صلح نامہ میں جو شرط لکھوائی تھی وہ بجائے مفید ہونے کے ان کے حق میں مضر ہوئی آخر کہنے لگے اس شرط سے باز آئے ۱۲منہ [3] وہ زمانہ مراد ہے جب حجاج ظالم عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے مکہ میں آیا تھا ۱۲منہ

bestUrdubooks.wordpress.com

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

۲۱۲ - حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذٰلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَهَبَ

نے خبر دی ان دونوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی۔

دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے بعضے بیٹوں نے ان سے کہا اس سال تم رہ جاؤ (عمرے کو نہ جاؤ) تو اچھا ہے کیونکہ ہم کو ڈر ہے شاید تم بیت اللہ تک نہ پہنچ سکو۔ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرے کی نیت سے) نکلے۔ قریش کے کافروں نے آپ کو بیت اللہ تک نہ جانے دیا۔ حائل ہوئے آخر آپ نے (حدیبیہ میں) اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں اور سر منڈایا آپ کے اصحاب نے بھی بال کترائے (احرام کھول ڈالا) پھر عبداللہ بن عمر کہنے لگے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کر لیا۔ اب اگر لوگوں نے بیت اللہ تک مجھ کو جانے دیا تو میں طواف کروں گا (عمرہ بجا لاؤں گا) اور اگر میں روکا گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ تھوڑی دور تک یہی کہہ کر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں (دونوں میں احصار یعنی روکے جانے کا ایک ہی حکم ہے۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے عمرے کے ساتھ حج بھی اپنے اوپر واجب کر لیا۔ پھر انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا۔ اور ایک ہی سعی کی اور دونوں کا احرام ایک ساتھ ہی (دسویں تاریخ) کھولا

مجھ سے شجاع بن ولید نے بیان کیا انہوں نے نضر بن محمد سے سنا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہوئے یہ صحیح نہیں ہے ہوا یہ کہ حدیبیہ کے دن حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ایک انصاری[1] کے پاس اپنا گھوڑا لانے کے لیے بھیجا۔ تاکہ اس پر سوار ہو کر جہاد کریں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے پاس (صحابہؓ) سے بیعت لے رہے تھے حضرت عمر کو اس کی خبر نہ تھی۔ تو عبداللہ نے آنحضرت ؐ سے بیعت کر لی۔ پھر گھوڑا لینے گئے۔ اور اس کو

۱ حافظ نے کہا اس انصاری کا نام معلوم نہیں ہوا ممکن ہے کہ وہی انصاری ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا بھائی بنا دیا تھا۔ حاشیہ

إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ
مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ
قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنِي
نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا
فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا
شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ
رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رض
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا
مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا
نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ
أَحَدٌ بِشَيْءٍ۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ

لیے ہوئے آنحضرتؐ پاس پہنچے حضرت عمرؓ لڑائی کے لیے اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے۔ ان کو یہ خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ یہ خبر سنتے ہی حضرت عمرؓ روانہ ہوئے۔ عبداللہ بھی ساتھ گئے اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ بس بات اتنی ہے جس کی وجہ سے لوگ یوں کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ اور ہشام بن عمارؒ نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن محمد عمری نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے وہ جدا جدا درختوں کے سایہ میں ٹھہرے تھے ایک ہی ایکا کیا دیکھا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرداگرد جمع ہیں حضرت عمرؓ نے (اپنے بیٹے) عبداللہ سے کہا دیکھ تو سہی یہ لوگ کیوں جمع ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں گھیرے ہیں انہوں نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا وہ آپ سے بیعت کر رہے ہیں عبداللہ نے بھی بیعت کی پھر لوٹ کر حضرت عمرؓ کے پاس آئے وہ بھی نکلے۔ انہوں نے بھی بیعت کی۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یعلیٰ بن عبید نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ (قضا) کیا تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے آپ نے طواف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف۔ آپ نے بھی نماز پڑھی ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ صفا و مروہ کے بیچ میں چلے۔ ہم آپ پر آڑ کیے ہوئے تھے۔ ایسا نہ ہو مکہ کا کوئی مشرک آپ پر حملہ کرے۔

ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے صادق بن مغول نے کہا میں نے ابو حصین سے سنا انہوں نے کہا ابو وائل شقیق بن سلمہ نے کہا جب سہل بن حنیف انصاری

۱؎ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّيْنَ اَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّاْيَ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا اَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هٰذَا الْاَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَدْرِيْ كَيْفَ نَاْتِيْ لَهُ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض قَالَ اَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ هٰذَا بَدَاَ۔

صفین سے لوٹ کر آئے[51]۔ ہم ان کے پاس خبر پوچھنے کو گئے انہوں نے کہا (بھلے آدمیو) اپنی رائے پر مت نازاں ہو[52]۔ ایک وہ دن تھا ابوجندل کا[53]۔ اس دن میں نے اپنے تئیں دیکھا۔ اگر مجھ سے ہو سکتا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ سنتا۔ (ابوجندل کو واپس نہ ہونے دیتا خوب لڑتا) لیکن اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے[54]۔ اور ہم نے تو اس جنگ سے پہلے جب کسی ڈر کے وقت تلواریں اپنے کندھوں پر سنبھالیں (لڑائی شروع کی) تو اس کا نتیجہ ایسا ہوا جس کو ہم اچھا سمجھتے تھے[55]۔ مگر اس جنگ کا عجب حال ہے[56] ہم فساد کا ایک کونا بند کرتے ہیں۔ تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے ہم نہیں جانتے کہ کیا تدبیر ہم کو کرنی چاہیے[57]۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے۔ انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے منہ پر جوئیں گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو ایسا سر منڈا ڈال اور تین روزے رکھ لے۔ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ یا ایک بکری قربانی کر۔ ایوب سختیانی نے کہا مجھ کو یاد نہیں آنحضرت نے ان تینوں باتوں میں سے پہلے کونسی فرمائی۔

---

۵۱ صفین ایک مقام کا نام ہے جہاں حضرت علی رض اور معاویہ رض میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔ سہل اس جنگ سے الگ رہنا چاہتے تھے ۱۲ منہ ۵۲ یہ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے خوب سوچ ۱۲ منہ ۵۳۔ جب وہ مسلمان ہو کر بیڑیاں پہنے ہوئے بھاگ کر مسلمانوں کے پاس آ گیا تھا۔ ۱۲ منہ ۵۴۔ کس کام میں مسلمانوں کا فائدہ ہے سہل کا مطلب یہ ہے کہ بعضی باتیں ظاہر میں تو بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر درحقیقت بری ہوتی ہیں۔ تو ہر کام میں شرع کی پیروی کرنی چاہیے۔ اپنی عقل پر نازاں نہ ہونا چاہیے۔ ابوجندل کا قصہ اوپر گزر چکا ہے۔ یہ حدیبیہ کے دن مسلمان ہو کر بھاگ کر مسلمانوں کے پاس آ گیا۔ لیکن اس کے باپ نے از روئے شرائط صلح آنحضرت سے واپس مانگا۔ مسلمانوں کو اس کا واپس دینا نہایت ناگوار گزرا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت کی اور ابوجندل کو کافروں کے سپرد کر دیا سہل کا مطلب یہ تھا۔ کہ ایسا ہی جنگ صفین گو بھلی معلوم ہوتی ہے اور تم عقل کی رو سے اس میں لڑنا اچھا سمجھو۔ مگر اپنی عقل پر بھروسہ نہ کرو، غور کرو کہ شریعت کی رو سے یہ جنگ جائز ہے یا نہیں ۱۲ منہ ۵۵ اسلام کی ترقی کافروں کی خرابی ۵۶۔ بجائے فائدے کے اس سے اور خرابی پیدا ہوئی ۱۲ منہ ۵۷ جس سے یہ فساد موقوف ہو ۱۲ منہ،

۲۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِي فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِنْ رَأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ۔

بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَّعُرَيْنَةَ

۲۱۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوْا بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ

مجھ سے محمد بن ہشام ابو عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (عمرے کا احرام باندھے تھے اور مشرکوں نے ہم کو دکعبہ جانے سے) روک دیا تھا کعب کہتے ہیں میرے سر پہ بال تھے جوئیں میرے منہ پر گرنے لگیں (اس کثرت سے ہو گئیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گذرے آپ نے پوچھا کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اس وقت (سورہ بقرہ کی) آیت اتری جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں (جوؤں وغیرہ کی) تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے یا روزے رکھے یا صدقہ نکالے یا قربانی کرے۔

باب عکل اور عرینہ والوں کا قصہ[۵۱]

مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینہ میں آئے اسلام کا کلمہ پڑھنے لگے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دودھیل جانور والے تھے[۵] کھیت والے نہیں تھے ان کو مدینہ کی ہوا نا موافق آئی آخر آپ نے چند اونٹ دے کر ایک چرواہا ساتھ کر کے حکم دیا تم ان کو لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ ان کا دودھ اور پیتے رہو وہ گئے جب حرّہ کی ایک طرف گئے تو اسلام سے پھر کر کافر ہو گئے اور آپ کے چرواہے کو (جس کا نام یسار تھا) مار ڈالا اور اونٹ بھگا لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے پکڑنے کو لوگ روانہ کئے (جب وہ پکڑ کر لے آئے) آپ نے حکم دیا ان کی آنکھوں

---

۵۱ عکل اور عرینہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں ابن اسحاق نے کہا یہ واقعہ ذی قرد کے غزوہ کے بعد ہوا ۱۲ منہ ۵ اپنے ملک میں دودھ پہ بسر کرتے تھے ۱۲ منہ

۵۲ حرّہ وہ پتھریلا میدان ہے جو مدینہ کے باہر ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَطَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَ تُرِكُوْا فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَ اَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَاَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ

۲۱۸ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهٗ بِالشَّامِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوْا حَقٌّ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ وَاَبُوْ قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيْرِهٖ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاَيْنَ حَدِيْثُ اَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ اِيَّايَ حَدَّثَهٗ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ ؛

میں گرم سلائیاں پھیری گئیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور حرہ کے ایک کونے میں ڈال دیئے گئے اسی حال میں مر گئے[۱] قتادہ نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خیرات کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ (ناک کان کاٹنا آنکھ پھوڑنا) اس سے منع فرماتے تھے اور شعبہ اور ابان اور حماد نے قتادہ سے صرف عرینہ کا لفظ نقل کیا ہے (عکل کا لفظ نہیں کہا) اور یحییٰ بن ابی کثیر اور ایوب اور قلابہ نے انس سے یوں روایت کیا ہے کہ عکل کے کچھ لوگ آئے[۲]

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن عمر ابو عمر حوضی نے کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب اور حجاج صواف نے کہا مجھ سے ابو رجاء نے جو ابو قلابہ کے غلام تھے اور شام کے ملک میں ابو قلابہ کے ساتھ تھے کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ایک دن لوگوں سے مشورہ لیا قسامت کے باب میں تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا قسامت حق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلیفوں نے اس کا حکم دیا ہے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اس وقت ابو قلابہ عمر بن عبدالعزیز کے تخت کے پیچھے کھڑے تھے اتنے میں عنبسہ بن سعید نے کہا انس نے جو عرینہ والوں کی حدیث روایت کی وہ کہاں گئی[۳] ابو قلابہ نے کہا یہ حدیث تو انس نے مجھ سے بھی روایت کی ہے عبدالعزیز بن صہیب نے اس حدیث کو انس سے روایت کیا اس میں صرف عرینہ کا لفظ مذکور ہے اور ابو قلابہ کی روایت میں انس سے عکل کا لفظ مذکور ہے اور یہی قصہ فقط۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

[۱] بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر ۱۲ منہ [۲] اس میں عرینہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ [۳] جب قتل کے گواہ نہ ہوں اور لاش کسی محلہ یا گاؤں میں ملے ان لوگوں پر قتل کا اشتباہ ہو تو ان میں سے پچاس آدمی چن کر ان سے حلف لیا جاتا ہے اس کو قسامت کہتے ہیں ۱۲ منہ [۴] یعنی آپ نے ان لوگوں کے لیے قسامت کا حکم نہیں دیا بلکہ ان سے قصاص لیا عنبسہ کا یہ اعتراض صحیح نہ تھا کیونکہ عرینہ والوں پر تو خون ثابت ہو چکا تھا اور قسامت وہاں ہوتی ہے جہاں ثبوت نہ ہو صرف اشتباہ ہو ۱۲ منہ؛

besturdubooks.wordpress.com

سترہواں پارہ ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۳۹ - غَزْوَةِ ذَاتِ الْقَرَدِ وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِيْ اَغَارُوْا عَلٰى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلٰثٍ۔

۲۱۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ يَقُوْلُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعٰى بِذِيْ قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلٰثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْا يَسْتَقُوْنَ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَّاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ وَاَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ

باب ذات القرد کی لڑائی کا قصہ۔ یہ وہ ہے غزوہ جس میں (غطفان قبیلے کے) لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دودھیل بیس[۱] اونٹنیاں بھگالے گئے تھے یہ خیبر کی لڑائی سے تین رات پہلے کا واقعہ ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا میں نے سلمہ بن اکوعؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں صبح کی اذان سے پہلے (مدینہ سے) نکل کر غابہ کی طرف گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں ذی قرد میں چررہی تھیں[۱] رستے میں مجھ کو عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا غلام ملا (نام نامعلوم) وہ کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئیں۔ میں نے پوچھا کون پکڑے گیا اس نے غطفان کے لوگ پکڑے گئے[۲] یہ سنتے ہی میں نے تین آوازیں کیں یا صباحاہ[۳] اور مدینہ کے دونوں کناروں میں آواز پہنچادی[۴] پھر میں سیدھا ان لٹیروں کے پیچھے چلا میں نے ان کو پکڑ پایا وہ (جانوروں کو) پانی پلانا چاہتے تھے میں نے تیر مارنا شروع کیا اور میں تیرانداز آدمی تھا یہ شعر پڑھتا جاتا تھا

میں ہوں سلمہ بن اکوع جان لو ٭ آج مرا ئے ہیں کمینے مان لو

آخر میں نے سب دودھیل اونٹنیاں (جن کو وہ لوٹ لے چلے تھے) ان سے

---

[۱] ذات القرد یا ذی قرد ایک چشمے کا نام ہے جو غطفان قبیلے کے قریب ہے ۱۲ منہ [۲] ایک روایت میں یوں ہے فزارہ کے لوگ پکڑے گئے فزارہ بھی غطفان قبیلے کی ایک شاخ ہے ۱۲ منہ [۳] عرب لوگ یہ کلمہ اس وقت پکارتے ہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے صبح صبح کوئی ان کا مال لوٹ لیتا ہے فریاد کے طور پر یہ کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

[۴] ایک روایت میں یوں ہے کہ میں سبع پہاڑ پر چڑھ گیا اور تین بار یا صباحاہ کہا میری آواز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنائی دی۔ لوگوں میں منادی ہوگئی ۱۲ منہ ٭

bestudybooks.wordpress.com

مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

باب ۴۰ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

۲۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

چھڑالیں اور تیس چادریں الگ چھین لیں سلمہ کہتے ہیں (میں اسی حال میں تھا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سمیت آن پہنچے ہیں[۵۱]، نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان لٹیروں کو تیر مار مار کر پانی نہیں پینے دیا ہے وہ پیاسے ہیں آپ اسی وقت ان کے تعاقب میں فوج روانہ کیجئے[۵۲] آپ نے فرمایا اکوع کے بیٹے جب وہ تیرے قابو میں آگئے تو اب نرمی کر[۵۳] اور آپ نے مجھ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھالیا مدینہ تک ہم اسی پر آئے[۵۴]

باب خیبر کی جنگ کا قصہ[۵۵]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے ان سے سوید بن نعمان نے بیان کیا وہ جس سال خیبر کی جنگ ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا[۵۶] میں جو خیبر کے نزدیک ہے پہنچے آپ نے وہاں عصر کی نماز پڑھی پھر توشے منگوائے فقط ستو آیا (اور کچھ نہ کھانا تھا) آپ نے حکم دیا وہ بھگویا گیا آپ نے کھایا ہم نے بھی کھایا پھر آپ مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں رات کو آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے ایک شخص (اسید بن حضیر) عامر سے کہنے لگا (جو سلمہ کے چچا تھے) عامر تم ہم کو اپنی شعر بن نہیں سناتے عامر شاعر تھے یہ سن کر عامر سواری سے اترے یہ شعر بن پڑھنے لگے ـــ

[۵۱] کہتے ہیں یہ چہار شنبہ کا دن تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانسو یا سات سو آدمی گئے تھے ۱۲ منہ [۵۲] تو وہ گرفتار ہو جائیں گے ابن سعد کی روایت میں یوں ہے اگر سو آدمی مجھ کو دیجئے تو میں جس قدر ان کے پاس جانور ہیں چھین لیتا ہوں اور خود ان کو بھی گرفتار کر لیتا ہوں ۱۲ منہ [۵۳] جانے دے اپنا مال تو مل گیا ۱۲ منہ [۵۴] آپ نے فرمایا آج ہمارے سب پیدل لوگوں میں سلمہ بہتر ہے اور ہمارے سب سواروں میں بہتر ابوقتادہ ہے انہوں نے ایک لٹیرے کو جو بڑا بہادر مشہور تھا اس دن مار لیا ۱۲ منہ

[۵۵] خیبر ایک بستی کا نام ہے مدینہ سے آٹھ برید شام کی طرف یہ لڑائی ۷ ہجری میں ہوئی وہاں یہود آباد تھے ان کے قلعے بنے ہوئے تھے آنحضرتؐ نے ان کا محاصرہ کیا ۱۲ منہ

[۵۶] صہبا ایک مقام کا نام ہے ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اَبْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوْا لَحْمِ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيْرًا فَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهٗ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات
تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکوٰۃ
تجھ پہ صدقے جب تلک ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو، لڑائی میں عطا کر ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات
جب وہ ناحق چیختے سنتے نہیں ہم ان کی بات [۱]
چیخ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون گا رہا ہے لوگوں نے کہا عامر بن اکوع آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے [۲] ایک شخص (حضرت عمرؓ) یہ سن کر کہنے لگے اب تو عامر کے لیئے شہادت لازم ہو گئی یا رسول اللہ آپ نے ہم کو عامر سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا خیر ہم خیبر میں پہنچے اور خیبر والوں کو گھیر لیا ہم کو بہت شدت سے بھوک لگی پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا۔ جب اس دن کی شام ہوئی جس دن خیبر فتح ہوا تھا تو لوگوں نے بہت آگ سلگائی (ہر ایک کھانے پکانے لگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگیں کیسی روشن ہیں کیا پکا رہے ہیں انہوں نے کہا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا کس جانور کا گوشت انہوں نے کہا بلیرو گدھوں کا گوشت آپ نے فرمایا یہ گوشت بہا دو ہانڈیاں توڑ کر پھینک دو ایک شخص (نام نامعلوم یا حضرت عمرؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں (توڑنے کے بدل) دھو ڈالیں آپ نے فرمایا ایسا ہی کر دیہ بھی ہو سکتا ہے جب دشمنوں کے مقابل صف بندی ہوئی تو عامر کی تلوار [۳] چھوٹی تھی وہ یہودی کے پاؤں پر مارنے لگے اس کی انی (نوک یا دھار)

[۱] اس مصرعہ میں بعضوں نے بجائے "ابینا" کے "اتینا" پڑھا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا جب کوئی لڑنے بلانے دوڑ کر ہم آتے ہیں ۱۲ منہ [۲] امام احمد کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اللہ اس کو بخشے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کے لیے یوں فرماتے اللہ اس کو بخشے تو وہ شہید ہوتا تھا عامر بھی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ ان کی تلوار پلٹ کر خود انہی کو لگ گئی ۱۲ منہ [۳] مرحب یہودی کے مقابل ہوئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فاصاب عين ركبة عامر فمات منه قال فلما
قفلوا قال سلمة رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو آخذ بيدي قال ما لك قلت له فداك
ابي وامي زعموا ان عامرا حبط عمله قال
النبي صلى الله عليه وسلم كذب من قاله ان
له اجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد
مجاهد قل عربي مشى بها مثله حدثنا
قتيبة حدثنا حاتم قال نشأ بها

۲۲۲ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا
مالك عن حميد الطويل عن انس ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اتى خيبر ليلا وكان
اذا اتى قوما بليل لم يغر بهم حتى يصبح فلما
اصبح خرجت اليهود بمساحيهم ومكاتلهم
فلما راوه قالوا محمد والله محمد والخميس فقال
النبي صلى الله عليه وسلم خربت خيبر انا اذا
نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين
اخبرنا صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عيينة
حدثنا ايوب عن محمد بن سيرين عن انس
بن مالك قال صبحنا خيبر بكرة فخرج اهلها
بالمساحي فلما بصروا بالنبي صلى الله عليه و
سلم قالوا محمد والله محمد والخميس
فقال النبي صلى الله عليه وسلم الله اكبر
خربت خيبر انا اذا نزلنا

خود ان کے لگ گئی گھٹنے کے اوپر زخم آیا عامر اسی زخم سے مر گئے
جب لوگ خیبر سے لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا
میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پوچھا کیوں سلمہ کیا حال ہے[ف۱] میں نے عرض کیا میرے
ماں باپ آپ پر قربان لوگ یوں کہتے ہیں کہ عامر کی نیکیاں بیکار ہو[ف۲]
گئیں آپ نے فرمایا کون کہتا ہے۔ جھوٹا ہے عامر کو تو دوہرا ثواب ملے
گا آپ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا فرمایا وہ تو جاہد مجاہد تھا[ف۳] کوئی
عرب زمین پر (یا مدینہ میں) عامر کی طرح نہیں چلا قتیبہ کی روایت حاتم
سے یوں ہے کوئی عرب مدینہ میں عامر کی طرح پیدا نہیں ہوا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم
کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس سے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں رات کو پہنچے اور آپ کا یہ قاعدہ
تھا جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہوتی ان کو نہ لوٹتے
خیر جب صبح ہوئی تو یہودی لوگ پکاسیں (ٹوکری) کھیتی کے سامان لے
کر نکلے (ان کو کچھ خبر ہی نہ تھی) جب آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد ہیں خدا
کی قسم محمد لشکر سمیت آن پہنچے آپ نے فرمایا خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی قوم
کی زمین پر اترے جو لوگ ڈرائے گئے تھے، ان کی صبح منحوس ہوتی
ہے[ف۴] ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے
خبر دی کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین
سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم صبح سویرے خیبر
میں پہنچے دیکھا تو وہاں کے لوگ پکاسین (کدالیں) لے کر نکلے ہیں
جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے
محمد ہیں خدا کی قسم محمد فوج سمیت آن پہنچے۔ آپ نے فرمایا۔۔۔
اللہ اکبر خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر

ف۱ دوسری روایت میں ہے آپ نے مجھے پریشان پایا تو پوچھا ۱۲ منہ ف۲ کیونکہ وہ اپنی تلوار سے آپ مرے ۱۲ منہ ف۳ یعنی جہاد کرنیوالا عجاہد مجاہد کی تاکید ہے ۱۲ منہ ف۴ یہ حدیث اوپر کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَاَصَبْنَا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ نَنَادٰى مُنَادِى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ

۲۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ جَاءٍ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ۔

۲۲۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيْبًا مِّنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ اِلٰى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

اترے پھر کیا ہے جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہوگی خیبر میں ہم کو گدھوں کا گوشت ملا۔ (ہم اس کو پکانے لگے) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں منادی دی اللہ اور رسول تم کو گدھوں کے گوشت کو منع کرتے ہیں وہ پلید ہے۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (جنگ خیبر میں) ایک آنے والا آیا کہنے لگا گدھوں کو تو لوگ چٹ کر گئے آپ یہ سن کر خاموش ہو رہے پھر دوسری بار آیا کہنے لگا گدھے چٹ ہوگئے پھر تیسری بار آیا کہنے لگا گدھے فنا ہو گئے آخر آپ نے ایک منادی کو حکم دیا اس نے لوگوں میں یہ منادی کی دیکھو اللہ اور رسول پلیدو گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں اسی وقت ہانڈیاں الٹ دی گئیں ان میں (گدھوں) کا گوشت ابل رہا تھا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے پاس پہنچ کر صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر اترے پھر کیا ہی ہے جن کو ڈرایا تھا۔ ان کی صبح منحوس[ہ] ہوگئی خیبر والے (پریشان ہو کر) گلیوں میں دوڑنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں جو لڑنے (جوان مضبوط) والے تھے ان کو قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا ان قیدیوں میں ایک عورت تھیں صفیہ (بنت حیی) وہ (پہلے) دحیہ کلبی کے حصہ میں آئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لے لیا اور ان کی آزادی مہر قرار پائی آپ نے ان سے نکاح کر لیا

ف اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ف یہ جملہ اقتباس ہے اس آیت سے فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین صبح منحوس ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسی دن ان پر آفت آئی وہ تباہ اور برباد ہو گئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَأَنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ،

٢٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا۔

٢٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ

عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا ابو محمد (یہ ثابت کی کنیت ہے) کیا تم نے انس سے پوچھا تھا کہ صفیہ رضؓ کا مہر آنحضرتؐ نے کیا دیا انہوں نے اپنا سر ہلایا یعنی ہاں میں نے پوچھا تھا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہ کو قید کیا پھر ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا ثابت نے انسؓ سے پوچھا ان کا مہر کیا قرار دیا انہوں نے کہا خود ان کی ذات مہر قرار پائی۔ آپ نے ان کو آزاد کر دیا۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا (خیبر کے دن) مقابلہ ہوا۔ دونوں طرف کے لوگ لڑے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فوج کی طرف لوٹے اور کافر اپنی فوج کی طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک شخص دکھائی دیا (قزمان ابو الغیداق) وہ کیا کرتا جہاں کسی کافر کو اکا دکا اکیلا پاتا اس کو پیچھے سے جا کر تلوار سے لیتا لوگوں نے کہا اس نے تو آج وہ کام کیا ہے جو ہم میں سے کوئی نہ کر سکا (بہت سے کافروں کو مار ڈالا) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہے تو ایسا ہی) مگر یہ دوزخی ہے مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن عبدالجون) نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا[1] غرض وہ شخص اس کے ساتھ ہوا۔ جہاں وہ ٹھہر جاتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جہاں وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ دوڑ کر جاتا راوی نے کہا پھر ایسا ہوا کہ وہ شخص (قزمان) بہت زخمی ہو گیا۔ اور جلد مر جانے کے لیے اس نے

١؎ دیکھوں گا یہ دوزخیوں کا کونسا کام کرتا ہے ظاہر میں تو بہشتی معلوم ہوتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلط نہیں ہو سکتا یہ کوئی نہ کوئی ایسا کام کرے گا جس کی وجہ سے دوزخی بنے گا تو میں دیکھتا رہوں گا یہ کام کب کرتا ہے اور کیسے کرتا ہے ۱۲۔

besturdubooks.wordpress.com

سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ـ

اپنی تلوار زمین پر ٹیکی اور اس انی (نوک) اپنے سینے پر رکھ کر سارا بوجھ اس پر ڈالا اپنے تئیں آپ مار لیا اس وقت وہ دوسرا شخص (اکثم) جو اس کا نگران بنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں آپ بیشک اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے پوچھا تو کہہ کیا کیفیت ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی آپ نے جس شخص کو دوزخی فرمایا تھا اور لوگوں پر آپ کا کہنا شاق گزرا تھا[۱] میں نے کہا چل کر اس کا حال دیکھوں اور اس کی کیفیت لوگوں سے بیان کروں میں اس کے پیچھے نکلا آخیر اس کا یہ حال گزرا جب وہ بہت زخمی ہو گیا تو جلد مرنے کے لیے اس نے کیا کیا اپنی تلوار کا مٹھ زمین پر رکھا اور نوک اپنی چھاتی سے لگائی اس طرح بوجھ[۳] ڈالا اپنے تئیں مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو فرمایا یہی تو ہے ایک آدمی لوگوں کی نظر میں بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک) دوزخی ہوتا ہے اور ایک آدمیوں کی نظر میں دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک) بہشتی ہوتا ہے[۲]

---

۱ طبرانی کی ایک روایت ہے کہ جب آپ نے اس کو دوزخی فرمایا تو لوگوں کو بہت گراں گزرا۔ انہوں نے کہا جب یا رسول اللہ ایسی محنت اور کوشش کرنے والا شخص دوزخی ہے تو پھر ہمارا حال کیا ہوگا آپ نے فرمایا یہ شخص منافق ہے اپنا نفاق چھپاتا ہے معلوم ہوا کہ بظاہر کسی کے اعمال عمدہ ہونے پر یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بہشتی ہے کیونکہ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی نیت اعمال میں خیر خالص نہیں ہوتی ریاء اور دکھلاوے کے لیے یا لوگوں میں اپنا شہرہ اور تعریف ہونے کے لیے اچھے کام کرتے ہیں کبھی دنیا کا فائدہ کمانے کے لیے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل میں ایمان نہیں ہوتا نفاق کے ساتھ اپنے تئیں مومن ظاہر کرتے ہیں ایسی حالت میں نیک اعمال کیا فائدہ دے سکتے ہیں یا اللہ ہم کو نفاق سے بچائے رکھ اور ہمارے سب اعمال میں خالص نیت تیری رضامندی کی عنایت فرما ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۱۲ منہ

۲ اس کا خاتمہ اچھا ہو جاتا ہے وہ توبہ کر کے مر جاتا ہے اپنے گناہوں پر نادم رہنے کی وجہ سے اللہ اس کو بخش دیتا ہے حضرت امام عبداللہ انصاری فرماتے ہیں مبارک وہ گناہ جو آدمی کو عاجزی کی طرف لے جائے اور منحوس وہ نیکی جو آدمی کو غرور کی طرف لے جائے میں نے بہت سے رند مشرب گنہگار لوگوں کو دیکھا ہے ان کو اللہ کا ڈر لگا رہتا ہے اپنے تئیں بدترین خلائق سمجھتے ہیں اور اپنی نجات محض پروردگار کے فضل و کرم پر منحصر جانتے ہیں کیونکہ نیک اعمال ان کے پاس نہیں ہیں اور کتنے ایک عابد زاہد لوگوں کو ایسے حال میں پایا کہ وہ اپنے زہد و تقویٰ پر نازاں ہیں دوسرے بندگان خدا کو حقیر اور گنہگار اور اپنے تئیں ان سے بہتر سمجھتے ہیں معاذ اللہ یہ شیطان کا اغوا ہے سارا زہد اور تقویٰ بیکار بلکہ مہلک ہے اگر ذرا سا بھی خیال دل میں آ جائے کہ ہم دوسروں سے اچھے ہیں ہزاروں گناہ کرو مگر اپنے مالک کے سامنے تضرع و زاری سے پیش آؤ تو سب بخش دیے جائیں گے اور ساری عمر عبادت اور تقویٰ اور پرہیزگاری میں گزارو لیکن (باقی بر صفحہ آئندہ)

۳ تو تلوار پیٹھ کے پار نکل آئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۲۲۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ اَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا اَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهٗ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ قُمْ يَا فُلَانُ فَاَذِّنْ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شَبِيْبٌ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا ہم خیبر کی جنگ میں موجود تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی کے حق فرمایا جو (بظاہر) اسلام کا دعویٰ کرتا تھا (لیکن دل میں منافق تھا) یہ دوزخی ہے جب لڑائی ہوئی تو یہ شخص خوب لڑا۔ بہت زخمی ہوگیا۔ اب بعضے لوگوں کو آنحضرت کے ارشاد میں شک پیدا ہونے کو تھی [۵۱] پھر ایسا ہوا زخموں کی تکلیف اس کو معلوم ہوئی تو اس نے ترکش میں ہاتھ ڈال کر ایک تیر نکالا دیا کئی تیر نکالے) وہ اپنی دہگدگی میں چبھو لیے (اپنے تئیں مار ڈالا) یہ حال دیکھتے ہی کئی مسلمان دوڑتے چلے آنحضرت پاس آئے عرض کرنے لگے یارسول اللہ اللہ نے آپ کی بات سچی کی اس شخص نے خودکشی کی (اپنے تئیں مار ڈالا) آپ نے ایک شخص [۵۱] سے فرمایا اٹھ اور لوگوں میں منادی کردے بہشت میں وہی جائے گا جو مومن [۵۲] ہوگا اور اللہ کی یہ قدرت ہے (وہ) بدکار آدمی سے اس دین کی مدد کرتا ہے [۵۳] شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا اور شبیب نے یونس [۵۴] سے۔ انہوں نے ابن شہاب سے یوں نقل کیا مجھ کو سعید بن مسیب اور عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا ہم جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ (پھر ذکر کیا حدیث کا)

(حاشیہ صفحہ سابقہ) ذرا سا بھی خیال کہ ہم دوسروں سے تو اچھے ہیں یا ذرا سا بھی ناز اپنے تقویٰ اور عبادت پر قاتل اور مہلک اور تباہ کرنے والا ہے حضرت صوفیہ فرماتے ہیں کہ درویشی کی راہ اس شخص پر حرام ہے جو اپنے تئیں کافر فرنگ سے بدتر نہ سمجھے یا اللہ کافر فرنگ ہم سے تو بدرجہا بہتر ہے ممکن ہے کہ مرتے وقت ایماندار ہو کے مرے ہم کو تو یہ بھی بھروسا نہیں کافر فرنگ تو آدمی اشرف المخلوقات ہے ہم تو گدھے اور کتے سے بھی بدتر ہیں نہ ہمارے پاس کوئی عبادت ہے نہ تقویٰ نہ پرہیزگاری نہ نیکی بس تیرا فضل و کرم ہی ہمارا سرمایہ ہے ربنا اغفرلنا ذنوبنا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۵۱] بلال یا عبدالرحمن بن عوف ۱۲ منہ [۵۲] اس کے دل میں نفاق نہ ہو ۱۲ منہ [۵۳] جیسے اس شخص سے مدد کرائی یہ شخص دوسرا تھا یا وہی قزمان نفاحص کا ذکر اگلی حدیث میں ہے اور شاید اس نے پہلے تیر اپنے بدن میں چبھوئے ہوں پھر اس نے تلوار ٹیک کر اپنے تئیں مار لیا ہو تو دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہ رہے گا ۱۲ منہ [۵۴] اصل یہ ہے کہ ابوہریرہؓ آنحضرت کے پاس اس وقت آئے جب جنگ خیبر ہو چکی تھی اس لیے شعیب اور معمر کی روایت میں جو خیبر کا لفظ آیا ہے اس میں شبہ رہتا ہے تو امام بخاری نے شبیب اور ابن مبارک کی روایتوں سے یہ ثابت کیا کہ ان میں بجائے خیبر کے حنین کا لفظ مذکور ہے صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں یہاں خیبر کا لفظ مذکور ہے بعضوں نے کہا وہی صحیح ہے ۱۲ منہ [۵۵] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۶] کہ ایسا اللہ کی راہ میں لڑنے والا دوزخی کیونکر ہوگا ۱۲ منہ

حُنَيْنًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اخیر تک) اور عبداللہ مبارک نے یونس[51] سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے آنحضرت سے اس حدیث کو (مرسلاً) روایت کیا اور عبداللہ بن مبارک کے ساتھ اس کو صالح بن کیسان نے بھی زہری سے روایت کیا[52] اور محمد بن ولید زبیدی نے کہا مجھ کو زہری نے خبر دی ان کو عبدالرحمن بن کعب نے انہوں نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن کعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جو جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود[53] زہری نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ اور سعید بن مسیب نے بیان کیا ان دونوں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً)[54]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رض سے انہوں نے کہا جب آنحضرت نے خیبر پر جہاد کیا یا خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تو (رستے میں) لوگ ایک بلند جگہ پر چڑھے انہوں نے پکار کر (چلا کر) تکبیر کہی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ آپ نے فرمایا اپنے اوپر آسانی کرو (زور سے چلانے کی تکلیف نہ اٹھاؤ) تم کیا اس کو پکارتے ہو جو بہرا ہے یا تم کو نہیں دیکھتا تم تو ایسے (خدا) کو پکارتے ہو جو (سب کی) سنتا ہے اور نزدیک ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہے[55] اس وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے ہی تھا آپ نے میری آواز سن لی میں کہہ رہا تھا لاحول و لاقوۃ الا باللہ آپ نے پکارا عبداللہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں تجھ کو ایک کلمہ نہ بتلاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلائیے یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ

[51] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ [52] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [53] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [54] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [55] یعنی علم و قدرت سے عموماً اور فضل و رحمت سے خصوصاً ۱۲ منہ

۲۲۹ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ -

۲۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَجْزَأَ أَحَدُهُمْ مَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوع کی پنڈلی میں ایک مار کا نشان دیکھا میں نے پوچھا ابو مسلم (سلمہ کی کنیت ہے) یہ نشان کیسا۔ انہوں نے کہا یہ مار مجھے خیبر کے دن لگی تھی لوگ کہنے لگے سلمہ مارے گئے (ایسی سخت مار لگی) پھر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے تین بار اس پر پھونک مار دی۔ مجھے آج تک کوئی تکلیف اس مار کی نہیں ہوئی۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا ایک لڑائی میں مقابلہ ہوا۔ لڑائی شروع ہوئی دونوں طرف کے لوگ اپنی اپنی فوج میں چلے مسلمانوں میں ایک شخص تھا (قزمان نامی) وہ جب کسی کافر کو اکہ دکہ (اکیلا) پاتا پیچھے جا کر ایک تلوار اس کو مار دیتا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے تو (آج) ایسا کام کیا ہے کہ ویسا کسی نے نہیں کیا آپ نے فرمایا وہ تو دوزخی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ دوزخی ہے تو پھر ہم لوگوں میں بہشتی کون ہوگا اتنے میں مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن ابی الجون) کہنے لگا۔ میں تو اس شخص کے ساتھ رہتا ہوں[۱] یہ شخص (اکثم)، اس کے ساتھ رہا وہ دوڑتا تو یہ بھی دوڑتا وہ ٹھہر جاتا تو یہ بھی ٹھہر جاتا۔ آخر وہ شخص زخمی ہوا اور جھٹ مر جانے کے لیے اس نے یہ کیا اپنی تلوار کا مٹھ زمین پر رکھا اس کی انی (نوک) اپنے سینے سے لگائی پھر اس پر اپنے تئیں زور دے کر ہلاک کیا (تلوار اس کے سینے کے پار ہوگئی) اس وقت اکثم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پوچھا کہہ تو کیا کیفیت ہے اس نے بیان کیا آپ نے فرمایا

[۱] دیکھوں اس کا انجام کیا ہوتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ،

یہی حال ہے، ایک شخص ظاہر میں لوگوں کی نگاہ میں بہشت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہے دوزخی اور ایک شخص لوگوں کی نگاہ میں دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا ہے بہشتی

۲۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْخُزَاعِیُّ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ اَنَسٌ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَرَاٰی طَیَالِسَۃً فَقَالَ کَاَنَّھُمُ السَّاعَۃَ یَھُوْدُ خَیْبَرَ،

ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے زیاد بن ربیع نے انہوں نے ابوعمران (عبدالملک بن حبیب) سے انہوں نے کہا انسؓ نے جمعہ کے دن لوگوں کو چادریں اوڑھے دیکھا تو کہنے لگے یہ تو اس وقت خیبر کے یہودی معلوم ہوتے ہیں[۱]

۲۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَیْبَرَ وَکَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّیْلَۃَ الَّتِیْ فُتِحَتْ قَالَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا اَوْ لَیَاْخُذَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلٌ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ یُفْتَحُ عَلَیْہِ فَنَحْنُ نَرْجُوْھَا فَقِیْلَ ھٰذَا عَلِیٌّ فَاَعْطَاہُ فَفُتِحَ عَلَیْہِ،

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جنگ خیبر میں ایسا ہوا حضرت علیؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں پھر کہنے لگے بھلا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاؤں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل گئے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو آپ نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا کل ایسا شخص جھنڈا سنبھالے گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں[۲] اس کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوگا ہم یہ سن کر سب امیدوار رہے (شاید ہم کو جھنڈا ملے) لوگوں نے آپ سے عرض کیا یہ علی آن پہنچے آپ نے انہی کو جھنڈا دیا۔ اور ان کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوا۔

۲۳۳- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابوحازم سے کہا مجھ کو سہل بن سعد نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن یوں فرمایا

---

[۱] حافظ نے کہا شاید یہ لوگ اکثر چادریں اوڑھتے ہوں گے اور دوسرے لوگ جن کو انس نے دیکھا تھا وہ اس قدر کثرت سے چادریں نہ اوڑھتے ہوں گے اس لیئے ان کو یہودیوں سے مشابہت دی۔ اس سے چادر اوڑھنے کی کراہت نہیں ملتی بعضوں نے کہا انس نے زرد رنگ کی چادریں اوڑھنے پر انکار کیا۔ مگر طبرانی نے ام سلمہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنی چادر اور ازار کو زعفران یا ورس سے رنگتے۔ بعضوں نے کہا یہ لوگ چادریں اس طرح اوڑھتے تھے جیسے یہودی اوڑھتے تھے کہ پیٹھ اور مونڈھوں پر ڈال کر دونوں کنارے لٹکے رہنے دیتے ہیں الٹتے نہیں انس نے اس پر انکار کیا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہود کی مخالفت کرو ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں یوں ہے وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے بہادر بھاگنے والا نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقِيْلَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ،

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ رض بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا

میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ خیبر فتح کرا دے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں آپ کا یہ فرمانا سن کر لوگ رات بھر کھسر پھسر کرتے رہے دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے صبح ہوتے ہی سب لوگ آنحضرت کے پاس آئے ہر ایک کو یہ امید تھی شاید جھنڈا مجھ کو ملے آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا ان کو بلا بھیجو خیر ان کو لے کر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا اور ان کے لیئے دعا کی پھر تو وہ ایسے تندرست ہو گئے جیسے کوئی شکوہ ہی نہ تھا۔ آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا وہ، کہنے لگے یا رسول اللہ میں یہودیوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا تو پہنچا کر چپکا چلا جا جب ان کی زمین پر پہنچے تو ان کو سلام کی دعوت دے اللہ کے جو حق ان پر واجب ہیں (نماز روزہ وغیرہ) وہ انکو بتلا خدا کی قسم اگر تیری وجہ سے اللہ ایک شخص کو راہ پر لے آئے تو وہ تیرے حق میں لال لال اونٹوں سے بہتر ہے[ف]

ہم سے عبدالغفار بن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے دوسری سند اور مجھ سے احمد بن عیسٰی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے خبر دی انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم خیبر پہنچے جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ فتح کرا دیا تو کسی نے حضرت صفیہ رض کے حسن و جمال کا حال بیان کیا جو حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں ان کا خاوند مارا گیا۔

ف لال اونٹ عرب کے ملک میں بہت قیمتی ہوتے ہیں ابن اسحٰق نے ابو رافع سے نکالا انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو سردار بنایا تو ہم ان کے ساتھ نکلے ایک یہودی نے حضرت علی پر حملہ کر دیا ان کے ڈھال گرا دی وہاں ایک دروازہ قلعہ کے پاس کھڑا تھا حضرت علی نے اسی کو اٹھا لیا اور ڈھال کی طرح اس کو لیے رہے یہاں تک کہ اللہ نے خیبر فتح کرا دیا ابو رافع کہتے ہیں میں اور سات آدمی اور آٹھ آدمیوں نے زور لگایا تو یہ دروازہ الٹ نہ سکے سبحان اللہ یہ زور خدا داد تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ،

۲۳۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ،

۲۳۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ

تھا وہ ابھی دلہن تھیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خاص اپنے لیے چن لیا[1] اور ان کو ساتھ لے کر خیبر سے نکلے جب ہم لوگ سد الصہباء میں پہنچے (جو خیبر سے ایک منزل ہے مدینہ کی طرف) تو وہ حیض سے پاک ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کی۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس تیار کیا[2] اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تیرے گرد و پیش ہیں ان کو بلا لے پس صفیہؓ کا یہی ولیمہ تھا جو آپ نے کیا پھر ہم مدینہ کی طرف روانہ ہوئے میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لیے اپنے پیچھے (اونٹ میں) کمبل کا گول گول گرد ہ بناتے پھر اونٹ کے پاس آپ بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹنا کھول دیتے صفیہ اس پر پاؤں رکھے اونٹ پر چڑھ جاتیں[3]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کو لے کر خیبر کے رستے میں تین دن ٹھہرے رہے ان سے صحبت کی اور وہ عورتوں میں شریک ہوگئیں جن کو پردے کا حکم تھا[4]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید نے انہوں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے بیچ میں تین رات ٹھہرے رہے (رستے میں)، آپ نے ام المومنین حضرت صفیہ سے صحبت کی اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا اس میں نہ

[1] آپ کو اختیار تھا کہ مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے جو چیز پسند فرمائیں وہ لے لیں کہتے ہیں حضرت صفیہؓ کا اصلی نام زینب تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چن لیا تو ان کا صفیہ پڑ گیا یعنی چنی ہوئی ۱۲ منہ [2] حیس وہ کھانا ہے جو کھجور گھی پنیر ملا کر بناتے ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ وہاں سیڑھی نہ تھی اور آنحضرتؐ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ حضرت صفیہ کو کوئی دوسرا سوار کرائے ۱۲ منہ [4] یعنی امہات المومنین میں کیونکہ پردہ آزاد بی بیوں پر واجب تھا نہ کہ لونڈیوں پر ۱۲ منہ

bestlibrarybooks.wordpress.com

خبز ولا لحم وما كان فيها إلا أن أمر بلالا بالأنطاع فبسطت فألقى عليها التمر والأقط والسمن فقال المسلمون إحدى أمهات المؤمنين أو ما ملكت يمينه قالوا إن حجبها فهي إحدى أمهات المؤمنين وإن لم يحجبها فهي مما ملكت يمينه فلما ارتحل وطأ لها خلفه ومد الحجاب،

روٹی تھی نہ گوشت تھا صرف یہ تھا کہ آپ نے بلالؓ کو فرمایا دسترخوان بچھاؤ پھر آپ نے کھجور پنیر گھی اس پر ڈالا۔ اب مسلمان کہنے لگے صفیہؓ مسلمانوں کی ماں ہیں (آزاد ہیں) یا لونڈی (حرم) ہیں پھر خود ہی کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپایا ان کو تب وہ مسلمانوں کی ماں ہیں ورنہ لونڈی ہیں جب آپ نے کوچ کیا تو صفیہ کے لیے (اونٹ پر) اپنے پیچھے جگہ درست کی اور پردہ لگایا۔

۲۳۷- حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة حدثني عبد الله بن محمد حدثنا وهب حدثنا شعبة عن حميد بن هلال عن عبد الله بن مغفلؓ قال كنا محاصري خيبر فرمى إنسان بجراب فيه شحم فنزوت لآخذه فالتفت فإذا النبي صلى الله عليه وسلم فاستحييت،

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا ہم لوگ خیبر کو گھیرے ہوئے تھے اتنے میں ایک آدمی نام نامعلوم نے ایک تھیلی چربی بھری پھینکی میں اس کے اٹھانے کو دوڑا۔ کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں مجھ کو شرم آگئی[1]۔

۲۳۸- حدثني عبيد بن إسماعيل عن أبي أسامة عن عبيد الله عن نافع وسالم عن ابن عمرؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن أكل الثوم وعن لحوم الحمر الأهلية نهى عن أكل الثوم هو عن نافع وحده ولحوم الحمر الأهلية عن سالم،

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع اور سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن لہسن اور پلید گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا لہسن کھانے کی ممانعت صرف نافع نے نقل کی (سالم نے نہیں نقل کی) اور گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت سالم نے نقل کی (نافع نے نہیں نقل کی)۔

۲۳۹- حدثني يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علي عن أبيهما عن علي بن أبي طالب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن أكل الحمر الإنسية،

مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ اور حسن سے جو محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا[2]۔

---

[1] آپ فرمائیں گے بڑا اندیدہ مر بھوکا ہے ۱۲ منہ [2] پھر فتح مکہ میں متعہ مباح ہوا پھر حجۃ الوداع میں حرام ہوا۔ اور قیامت تک اس کی حرمت قائم رہی مگر بعض صحابہؓ جیسے جابرؓ اور ابن عباسؓ وغیرہ کو اس کی حرمت کی خبر نہ ہوئی۔ ان کو شبہ رہ گیا حضرت عمرؓ نے برسر منبر اس کی حرمت بیان کی اور دوسرے صحابہؓ نے سکوت کیا گویا اجماع ہو گیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۲۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ،

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پلیر و گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ۵۱۔

۲۴۱- حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ،

ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے نافع اور سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پلیر و گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۲۴۲- حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِی الْخَیْلِ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام محمد باقرؒ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کھانے کی اجازت دی ۵۲۔

۲۴۳- حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی اَصَابَتْنَا مَجَاعَۃٌ یَوْمَ خَیْبَرَ فَاِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِیْ قَالَ وَبَعْضُہَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَاْکُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَیْئًا وَاَھْرِیْقُوْھَا قَالَ ابْنُ اَبِیْ اَوْفٰی فَتَحَدَّثْنَا اَنَّہٗ اِنَّمَا نَہٰی عَنْہَا لِاَنَّہَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُہُمْ نَہٰی عَنْہَا اَلْبَتَّۃَ لِاَنَّہَا کَانَتْ

ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام نے انہوں نے ابو اسحٰق شیبانی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا انہوں نے کہا خیبر کے دن ہم کو (سخت) بھوک لگی ہوئی تھی اور ہانڈیاں (گدھے کے گوشت کی) ابل رہی تھیں - بعض ہانڈیوں کا گوشت پک بھی گیا تھا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آن پہنچا۔ کہنے لگا گدھوں کا گوشت مت کھاؤ - اور ہانڈیاں انڈیل دو۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا پھر ہم لوگ (صحابہ آپس میں) یوں کہنے لگے کہ آنحضرت نے اس گوشت سے اس لئے منع فرمایا کہ ابھی لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا گیا تھا ۵۳ اور

۵۱ پلیر گدھے یعنی بستی کے گدھے۔ لیکن جنگل کا گدھا گورخر بالاتفاق حلال ہے ۱۲ منہ ۵۲ معلوم ہوا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے امام شافعی صاحبین اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور اس کی تفصیل انشاءاللہ کتاب الذبائح میں آئے گی۔ ۱۲ منہ ۵۳ یعنی تقسیم سے پہلے ہی صحابہؓ نے بھوک کے مارے گدھے کاٹ کر گوشت چڑھا دیا تھا۔ نہ اس لیے کہ گدھوں کا گوشت حرام ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ،

۲۴۴- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضـ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ،

۲۴۵- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رضـ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ،

۲۴۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ،

۲۴۷- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضـ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ،

۲۴۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ

بعضوں نے کہا اس لیئے منع فرمایا ہے کہ گدھا نجاست کھاتا ہے[۵]

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی انہوں نے براء اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے وہ جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے گدھے لوٹے ان کا گوشت پکایا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی ابو طلحہ نے یہ منادی کی ہانڈیاں الٹ دو (پھینک دو گوشت)

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے میں نے براء بن عازب اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن جب (گدھوں کے گوشت کی) ہانڈیاں چڑھا چکے تھے یہ فرمایا ہانڈیاں الٹ دو۔ (جو کچھ ان میں ہے وہ بہہ جائے)

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ میں ہم کو یہ حکم دیا کہ ہم گدھوں کا گوشت پھینک دیں پکا ہو یا کچا پھر آپ نے ہم کو اس کے کھانے کی اجازت نہیں دی (تو منع ہی رہا)

مجھ محمد بن ابی الحسین نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن حفص نے کہا ہم سے والد (حفص بن غیاث) نے انہوں نے عاصم بن

---

[۵] جانوروں کی لید وغیرہ مٹی کی گھانس بھی کھا لیتا ہے مگر نجاست کھانا کراہت کی بھی علت ہو سکتی ہے نہ تحریم کی اور شاید ممانعت سے یہی کراہت مقصود ہو بعضوں نے کہا ممانعت کی علت یہ تھی کہ گدھے کی نسل کم نہ ہو جائے جو فوجی بار برداری سواری وغیرہ کے لیئے نہایت مفید ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَا اَدْرِی اَنَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّہٗ کَانَ حَمُوْلَۃَ النَّاسِ فَکَرِہَ اَنْ تَذْھَبَ حَمُوْلَتُھُمْ اَوْ حَرَّمَہٗ فِیْ یَوْمِ خَیْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ،

۲۴۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ لِلْفَرَسِ سَھْمَیْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَھْمًا قَالَ فَسَّرَہٗ نَافِعٌ فَقَالَ اِذَا کَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَہٗ ثَلَاثَۃُ اَسْھُمٍ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ فَرَسٌ فَلَہٗ سَھْمٌ،

۲۵۰- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ جُبَیْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَہٗ قَالَ مَشَیْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَیْتَ بَنِی الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ وَتَرَکْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مِنْکَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ ھَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَیْرٌ وَّلَمْ یَقْسِمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِیْ نَوْفَلٍ شَیْئًا،

۲۵۱- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ

سلیمان سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بلیر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تو اس وجہ سے منع کیا کہ گدھا مال برداری کے کام آتا ہے آپ نے بار برداری کے جانوروں کا تلف کرنا برا سمجھا یا یہ کہ اس کو حرام کر دیا۔

ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھوڑے کے دو حصے رکھے اور پیدل آدمی کا ایک حصہ عبیداللہ نے کہا نافع نے اس کا یہ مطلب بیان کیا کہ جس شخص کے پاس گھوڑا ہو اس کو تین حصے دیے جائیں (ایک اس کا دو گھوڑے کے) جس کے پاس گھوڑا نہ ہو اس کو ایک ہی حصہ دیا جائے۔

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے ان کو جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے کہا میں اور حضرت عثمان دونوں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہم دونوں نے عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے پانچویں حصے میں سے مطلب بن عبد مناف کی اولاد کو دیا اور ہم کو نہیں دیا حالانکہ ہمارا اور ان کا رشتہ آپ کے ساتھ برابر ہے[1] آپ نے فرمایا (یہ صحیح ہے) مگر یہ بات ہے کہ ہاشم اور مطلب کی اولاد (ہمیشہ) ایک رہے (ملے جلے) غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کے حصے میں سے) عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو کچھ نہ دیا[2]

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

[1] کیونکہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم اور مطلب اور عبد شمس اور نوفل ہاشم کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور نوفل کی اولاد میں جبیر عبد شمس کی اولاد حضرت عثمان غنی رضہ ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کتاب الخمس میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ[1] أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللهِ كُنْتُمْ

کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم (اپنے ملک) یمن ہی میں تھے جب ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے نکل کر مدینہ کو) روانہ ہوتے کی خبر پہنچی ہم بھی ہجرت کی نیت سے آپ کے پاس روانہ ہوئے میں نکلا میرے ساتھ میرے دو بھائی بھی تھے ابوبردہ اور ابورہم میں تینوں بھائیوں میں چھوٹا تھا۔ راوی کہتا ہے مجھ کو یاد نہیں رہا ابوموسیٰ نے پچاس پر کئی آدمی یا ترپن یا باون آدمی اپنی قوم کے بیان کیے جو ان کے ساتھ نکلے تھے۔ خیر ابوموسیٰ کہتے ہیں ہم ان سب لوگوں کے ساتھ ایک جہاز میں سوار ہوئے اتفاق سے یہ جہاز حبش کے ملک میں نجاشی بادشاہ کے پاس پہنچا (ہوا اڑا کر لے گئی) وہاں جعفر بن ابی طالب ہم کو ملے ہم انہی کے پاس رہ گئے (پھر ایک مدت بعد) جعفر کے ساتھ ہم لوگ چلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے بعضے لوگ مسلمانوں میں سے یوں کہنے لگے ان جہاز والوں سے ہماری ہجرت پہلے ہوئی اور ہمارے ساتھ والوں میں سے (جو جہاز میں آئے تھے) اسماء بنت عمیس (جعفر کی بی بی) ام المومنین حفصہؓ کے پاس ملنے گئیں انہوں نے بھی صحابہ کے ساتھ نجاشی کے ملک میں ہجرت کی تھی وہاں حضرت عمرؓ بھی آن پہنچے اسماءؓ ان کے پاس بیٹھی تھیں تو حضرت عمر نے اسماءؓ کو دیکھ کر پوچھا یہ کون عورت ہے حفصہ رض نے کہا یہ اسماءؓ ہے عمیس کی بیٹی حضرت عمر رض نے کہا اخاہ وہ اسماء جو حبش کے ملک کو گئیں تھیں اب سمندر کا سفر کر کے آئی ہیں اسماء رض نے کہا ہاں میں وہی اسماء ہوں حضرت عمر کہنے لگے ہم نے تو تم سے پہلے ہجرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تم سے زیادہ ہمارا حق[1] ہے یہ سن کر اسماء کو غصہ گیا کہنے لگیں واہ واہ خدا کی قسم تم ہم سے

[1] یعنی ہم کو تم سے زیادہ قرب اور فضیلت ہے کیونکہ ہماری ہجرت مقدم ہے تم نے تو اخیر میں ہجرت کی ۱۲ منہ ؏

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْعِمُ
جَائِعَکُمْ وَیَعِظُ جَاھِلَکُمْ وَکُنَّا فِیْ دَارٍ اَوْ فِیْ
اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَۃِ وَذٰلِکَ
فِی اللّٰہِ وَفِیْ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَیْمُ
اللّٰہِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰی
اَذْکُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ کُنَّا نُؤْذٰی وَنُخَافُ وَسَاَذْکُرُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَسْاَلُہٗ وَاللّٰہِ لَا اَکْذِبُ وَلَا
اَزِیْغُ وَلَا اَزِیْدُ عَلَیْہِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ
کَذَا وَکَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَہٗ قَالَتْ قُلْتُ لَہٗ کَذَا
وَکَذَا قَالَ لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْکُمْ وَلَہٗ وَلِاَصْحَابِہٖ
ھِجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ وَلَکُمْ اَنْتُمْ اَھْلَ السَّفِیْنَۃِ
ھِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَبَا مُوْسٰی وَ
اَصْحَابَ السَّفِیْنَۃِ یَاْتُوْنِیْ اَرْسَالًا یَسْاَلُوْنِیْ
عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَا مِنَ الدُّنْیَا شَیْءٌ ھُمْ
بِہٖ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِیْ اَنْفُسِھِمْ مِمَّا قَالَ
لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَبُوْ بُرْدَۃَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَبَا مُوْسٰی
وَاِنَّہٗ لَیَسْتَعِیْدُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنِّیْ قَالَ
اَبُوْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَۃِ
الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ اللَّیْلَ

پڑھ کر نہیں تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جو تم میں بھوکا ہوتا آپ اس کو کھانا کھلاتے اور جو جاہل ہوتا اس کو دین کی بات سمجھاتے[51] اور ہم تو کہیں جاکر پڑے دور دراز دشمنوں کے ملک یعنی حبش میں آخر وہاں جو گئے تھے تو محض اللہ اور رسول کی رضامندی کے لیے (کچھ اپنا ذاتی فائدہ نہ تھا) خدا کی قسم دانہ پانی مجھ پر حرام ہے جب تک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کرلوں آپ سے نہ پوچھوں ہم لوگوں کو تو بڑی تکلیف اور ڈر کا سامنا رہا[52] اور تم کہتے ہو کہ ہم نے اخیر میں ہجرت کی اخدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بولنے کی نہ غلط کہنے کی نہ اپنی طرف سے کوئی بات بڑھانے کی خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا یا رسول اللہ عمر ایسا ایسا کہتے ہیں آپ نے پوچھا تو نے کیا جواب دیا اسماء نے کہا میں نے ایسا ایسا جواب دیا آپ نے فرمایا تم سے زیادہ کسی کا حق نہیں ہے عمر اور ان کے ساتھیوں کی تو ایک ہی ہجرت ہوئی اور تم جہاز والوں کی تو دو ہجرتیں ہوئیں۔ اسماء کہتی ہیں میں نے دیکھا ابوموسیٰ اور دوسرے جہاز والے لوگ گروہ گروہ میرے پاس آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کو پوچھنے لگے ساری دنیا میں ان کو کسی چیز سے ایسی خوشی نہیں ہوئی نہ اتنی عظمت والی معلوم ہوئی جتنی یہ حدیث معلوم ہوئی ابو بردہؓ نے کہا اسماء نے کہا میں نے ابوموسیٰ کو دیکھا وہ بار بار یہ حدیث مجھ سے سنتے ابو بردہؓ نے کہا ابوموسیٰ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اشعری لوگوں کی آواز پہچانتا ہوں جب وہ رات کو مدینہ میں آکر اپنے گھروں میں قرآن پڑھا کرتے ہیں اور میں ان کے

۵۱ غرض یہ ہے کہ تم آرام میں رہے ۱۲ منہ ۵۲ یعنی حبش کے ملک میں جو ہم جاکر پڑے تو کیا کچھ بے ڈر آرام سے رہے طرح طرح کی تکلیفیں اور صدمے اٹھاتے رہے تو ہماری ہجرت اسی روز سے رہی جب ہم مکہ سے نکلے ۱۲ منہ ۵۳ ایک حبش ایک مدینہ کو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَأْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ،

۲۵۲۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِاَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا،

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيْعٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً اِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْاِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَادِي الْقُرٰى وَمَعَهٗ عَبْدٌ لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ اَهْدَاهُ لَهٗ اَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن کی آواز سے ان کے ٹھکانے پہچان لیتا ہوں۔ گو دن کو جب وہ اترے تھے میں نے ان کے ٹھکانے نہ دیکھے ہوں اور ان اشعریوں میں ایک شخص حکیم ہے (یعنی حکیم اس کا نام ہے یا وہ حکمت والا ہے) جب وہ کافروں کے سواروں یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے ہمارے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ تم ذرا ٹھہر جاؤ یا ذرا سی مہلت دو[۱]۔

مجھ سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے حفص بن غیاث سے سنا کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (حبش کے ملک سے) اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے ہم کو بھی حصہ دلایا[۲] اور ہمارے سوا[۳] اور کسی کو نہیں دلایا جو خیبر کی فتح میں شریک نہ تھا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد فزاری نے انہوں نے امام مالک سے کہا مجھ سے ثور بن زید نے بیان کیا کہا مجھ سے سالم ابوالغیث نے جو عبداللہ بن مطیع کا غلام تھا اس نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے خیبر فتح کیا اور لوٹ میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ گائے بیل اونٹ اسباب باغات ہاتھ آئے۔ پھر وہاں سے لوٹ کر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی القریٰ میں آئے (ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب) آپ کے ساتھ ایک غلام تھا جس کو مدعم کہتے تھے یہ غلام آپ کو ضباب کے ایک شخص (رفاعہ بن زید وہب) نے تحفہ بھیجا تھا یہ غلام آپ کا کجاوہ اتار رہا تھا

۱؎ کیونکہ ہمارے ساتھی تم سے لڑنے کو تیار ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ حکیم بڑا بہادر ہے دشمنوں کے مقابلہ سے بھاگتا نہیں ہے بلکہ یہ کہتا ہے ذرا صبر کرو ہم تم سے لڑنے کیلئے حاضر ہیں یا یہ مطلب ہے کہ وہ بڑی حکمت اور دانائی والا ہے دشمنوں کو اس طرح ڈرا کر اپنے تئیں بچا لیتا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے اس کے ساتھی اور دوسرے آپہنچے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب وہ مسلمان سواروں سے ملتا ہے تو کہتا ہے ذرا ٹھہرو۔ یعنی ہمارے ساتھیوں کو جو پیدل ہیں آ جانے دو تم سب مل کر کافروں سے لڑیں گے ۱۲ منہ ۲؎ لوٹ کے مال میں سے ۳؎ حالانکہ ہم جنگ میں شریک نہ تھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتّٰى أَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَيْنِ مِنْ نَارٍ

۲۵۴ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَقُوْلُ أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلٰكِنِّيْ أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُوْنَهَا،

۲۵۵ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اتنے میں ایک ناگہانی تیر اس کو آلگا. معلوم نہیں کس نے مارا (وہ شہید ہوگیا)، لوگ کہنے لگے اس کو مبارک ہو شہید ہوا. آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں اس نے ایک چادر جو خیبر کے دن تقسیم سے پہلے لوٹ کے مال میں سے چرالی تھی وہ آگ ہو کر اس کو جلا رہی ہے، یہ حدیث سن کر ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جوتی کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا میں نے یہ لوٹ کے مال میں سے لیئے تھے آپ نے فرمایا (اگر تو داخل نہ کرتا) تو یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ بن جاتے (قیامت میں تجھ کو جلاتے)

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے سن لو قسم اس (خدا کی جس کے) ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ آئندہ جو لوگ مسلمان ہوں گے وہ مفلس اور محتاج رہیں گے ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بستی فتح ہوتی اس کو مسلمانوں میں اس طرح تقسیم کر دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر تقسیم کر دیا تھا لیکن میں یہ چاہتا ہوں ان مسلمانوں کے لیئے کچھ خزانہ رہنے دوں جس کو وہ (ضرورت کے وقت) بانٹتے رہیں[1]

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا اگر پچھلے مسلمان جو آئندہ اسلام لائیں گے نہ ہوتے تو میں جو بستی فتح ہوتی اس کو اس طرح (موجودہ مسلمانوں میں) بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ

---

[1] حدیث میں ببان کا لفظ ہے. دو بائے موحدہ سے دوسری بائے مشدد ہے ابوعبیدہ کہتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں یہ لفظ عربی زبان کا نہیں ہے زہری کہتے ہیں یہ یمن کی زبان کا ایک لفظ ہے جو عربوں میں مشہور نہیں ہوا. ببان کے معنے یکساں. ایک طریق. اور ایک روش پر. اور بعضوں نے کہا اس کے معنے نادار محتاج کے ہیں ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ خَيْبَرَ،

٢٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰى مِنْ قَدُومِ الضَّانِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ

نے خیبر کو بانٹ دیا تھا۔[1]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سُنا ان سے اسمٰعیل بن امیہ نے پوچھا تھا تو زہری نے کہا مجھ کو عنبسہ ابن سعید نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ (مسلمان ہو کر) آنحضرت صلی اللہ کے پاس (خیبر میں) آئے[2] سعید بن عاص اموی کے ایک بیٹے (ابان) نے کہا یا رسول اللہ ابوہریرہؓ کو کچھ نہ دیجئے (اس کا کوئی حق نہیں ہے) ابوہریرہ نے کہا اسی ابان نے تو (جنگ احد میں) نعمان بن قوقل (صحابی) کو قتل کیا تھا[3] ابان یہ سن کر (غصہ ہوئے) کہنے لگے واہ واہ کیا خوب ایک بِلّا ضان کے جنگل سے بھی اتر آیا ہے[4] اور محمد بن ولید زبیدی سے روایت کیا گیا ہے انہوں نے زہری سے[5] کہا مجھ کو عنبسہ بن سعید نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ سے سنا وہ سعید بن عاص سے بیان کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کو فوج کا سردار بنا کر مدینہ سے نجد کی طرف بھیجا ابوہریرہ نے کہا پھر ابان اور ان کے ساتھی (اس سفر سے) اس وقت لوٹ کر آئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فتح کر چکے تھے وہیں تشریف رکھتے تھے اس زمانہ میں مسلمان (ایسے مفلس تھے ان کے) گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے (چمڑہ بھی میسر نہ تھا) خیر ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

ف ۱ حضرت عمرؓ کا یہ مطلب ہے کہ اگر مجھ کو ان لوگوں کا خیال نہ ہوتا جو آئندہ مسلمان ہوں گے اور وہ محض نادار اور مفلس ہوں گے تو میں جس قدر ملک فتح ہوتا جاتا وہ سب کا سب مسلمانوں کو جاگیروں کے طور پر بانٹ دیتا اور خالصہ کچھ نہ رکھتا جس کا روپیہ بیت المال میں جمع ہوتا ہے مگر مجھ کو ان لوگوں کا خیال ہے جو آئندہ مسلمان ہوں گے وہ اگر بے معاش اور نادار ہوئے تو ان کی گذر اوقات کے لیے کچھ نہ رہے گا اس لیے خزانہ میں ملک کی تحصیل جمع رکھتا ہوں کہ آئندہ ایسے مسلمانوں کے لیے کام آئے ۱۲ منہ۔ ف ۲ جب جنگ ہو چکی تھی حضرت ابوہریرہؓ نے لوٹ کے مال میں سے حصہ مانگا ۱۲ منہ۔ ف ۳ اس وقت تک ابان مسلمان نہیں ہوئے تھے ابوہریرہؓ نے ابان کی برائی بیان کی کہ اس نے تو ایک مسلمان کا خون کیا ہے ۱۲ منہ۔ ف ۴ اور لگا دخل در معقولات کرنے اور ایسے امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیتا ہے۔ ابان نے ابوہریرہؓ کی تحقیر کی کہ ابھی ابھی تو پہاڑ سے اتر کر آیا ہے اور دخل در معقولات کرنے لگا ۱۲ منہ۔ ف ۵ بِلّا ایک جانور ہے بلی برابر۔ اس کا نام ہم کو ہندی میں نہ ملا اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ بِلّا کر دیا اور ضان اس پہاڑ کا نام ہے جو ابوہریرہ کے ملک یعنی دوس میں تھا ۱۲ منہ
ف ۶ اس کو ابوداؤد وغیرہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ اَبَانُ وَاَنْتَ بِهٰذَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ،

یارسول اللہ ابان اور ان کے ساتھیوں کا خیبر کی لوٹ میں حصہ نہ لگائیے ابان نے کہا واہ واہ تو بھی اس درجہ کو پہنچ گیا ارے بلے ابھی توضان پہاڑ سے (یا جنگل بیری سے) اتر کر آیا ہے (ابھی سے یہ باتیں ایاز قدر خود بہ شناس) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابان سے فرمایا اجی بیٹھو اور ان کو حصہ نہیں دلایا[1]

۲۵۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي جَدِّي اَنَّ اَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ اَقْبَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ اَبَانُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَانٍ يَنْعٰى عَلَيَّ امْرَأً اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ اَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهٖ،

ہم سے موسےٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو میرے دادا سعید بن عمرو نے خبر دی کہ ابان بن سعید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (خیبر میں) آئے جب خیبر فتح ہو چکا تھا آپ کو سلام کیا ابو ہریرہؓ کہنے لگے یارسول اللہ نعمان بن قوقل (صحابی) کو (احد کے دن) اسی نے قتل کیا تھا ابان کہا واہ رے بلے ابھی توضان کے جنگل سے لڑکھتا ہوا آیا ہے۔ ابھی سے یہ باتیں (میرے اوپر) ایسے شخص کا عیب دھرتا ہے جس کو میری وجہ سے اللہ نے (شہادت کا) دیا اور مجھ کو اس کے ہاتھ سے ذلیل نہ ہونے دیا[2]

۲۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَى اَبِي بَكْرٍ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ حضرت فاطمہ زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے کسی کو ابوبکر صدیقؓ پاس بھیجا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگتی تھیں ان مالوں میں سے جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں عنایت فرمائے تھے اور خیبر کے پانچویں حصے میں سے جو بچ رہا تھا ابوبکرؓ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم مال واسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے البتہ اس میں

[1] آنحضرت صلعم کو صلاح اور مشورہ دینے لگا ۱۲ منہ [2] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبداللہ الضال السدر یعنی امام بخاری نے کہا ضال جنگل بیری کو کہتے ہیں یہ تفسیر اس نسخہ پر ہے جس میں بجائے راس ضان کے راس ضال ہے ۱۲ منہ [3] اگر میں اس کے ہاتھ سے مارا جاتا تو دوزخی ہوتا ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ وَإِنِّي
وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ
عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى
فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ
فِي ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَ
عَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ
لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلّٰى عَلَيْهَا وَ
كَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا
تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ
مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ
يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً
لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰهِ لَا
تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ

شک نہیں کہ حضرت محمدؐ کی اولاد اسی مال میں سے کھائیں گے اور میں تو آنحضرت صلعم کی خیرات اسی حال پر رکھوں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ وسلم کی زندگی میں تھی اور جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کرتا رہوں گا۔ جس جس کو آپ دیتے تھے میں بھی انہی کو دیتا رہوں گا) غرض ابوبکر صدیقؓ نے حضرت فاطمہؓ کو اس ترکہ میں سے کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اور حضرت فاطمہؓ کو ابوبکر پر غصہ آیا انہوں نے ان کی ملاقات ترک کر دی اور مرتے تک ان سے بات نہ کی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں جب ان کی وفات ہوئی ان کے خاوند حضرت علیؓ نے رات ہی کو ان کو دفن کر دیا[1] اور ابوبکر صدیقؓ کو ان کی وفات کی خبر نہ دی اور حضرت علیؓ نے ان پر نماز پڑھی[2] اور جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ تھیں تو لوگ حضرت علیؓ پر بہت توجہ رکھتے تھے (حضرت فاطمہ کے خیال سے) جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت علیؓ نے دیکھا لوگوں کے منہ ان کی طرف سے پھرے معلوم ہوتے ہیں اس وقت انہوں نے ابوبکرؓ سے صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا چاہا اس لئے پہلے چھ مہینے تک انہوں نے ابوبکر سے بیعت نہیں کی تھی[3] پھر انہوں نے ابوبکر کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ تم اکیلے آؤ اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لاؤ! ان کو یہ منظور نہ تھا کہ حضرت عمرؓ ان کے ساتھ آئیں[4] حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا خدا کی قسم تم اکیلے ان کے پاس نہ جانا[5]

---

[1] کیونکہ حضرت فاطمہؓ نے وصیت کی تھی کہ ان کو رات ہی کو دفن کر دیا جائے ان کا مطلب یہ تھا کہ رات کو دفن کرنے میں اور زیادہ پردہ پوشی ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا حضرت عباسؓ نے ان پر نماز پڑھائی ۱۲ منہ [3] نہ دوسرے بنی ہاشم لوگوں نے اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ حضرت علیؓ یا بنی ہاشم ابوبکرؓ صدیقؓ کی خلافت کو ناجائز سمجھتے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صدمہ میں مبتلا تھے اور ان کو یہ خیال رہا کہ ابکرؓ صدیقؓ نے خلافت کے مشورہ میں ہم کو کیوں نہیں شریک کیا۔ خاص حضرت علیؓ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ یہ بھی ہوگی کہ حضرت فاطمہ کی دلجوئی اور تسلی اور بیمار داری سے ان کی فرصت نہ ملی ۱۲ منہ [4] کیونکہ حضرت عمرؓ کے مزاج میں ذرا سختی تھی۔ حضرت علیؓ نے یہ خیال کیا کہ اگر حضرت عمر آئیں گے تو ایسا نہ ہو کہ گفتگو بڑھ جائے اور ملاقات کا نتیجہ برعکس نکلے مخالفت پیدا ہو ۱۲ منہ [5] حضرت عمرؓ یہ ڈرے ایسا نہ ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں اکیلے جائیں اور بنی ہاشم ان کی تعظیم اور تکریم جیسی چاہیئے ویسی نہ کریں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رنج پیدا ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَبُوْبَكْرٍ وَمَا عَسَيْتَهُمْ اَنْ يَفْعَلُوْا بِيْ وَاللهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ رضـ فَقَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَرٰى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبًا حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ رضـ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ وَاَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَلَمْ اٰلُ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهٗ فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ رضـ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهٗ بِالَّذِي اعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ رضـ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِيْ بَكْرٍ رضـ وَحَدَّثَ اَنَّهٗ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رضـ وَ

ابوبکرؓ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے میں تو خدا کی قسم ضرور ان کے پاس جاؤں گا آخر ابوبکرؓ ان کے پاس گئے تو حضرت علیؓ نے خدا کو گواہ کیا اور کہنے لگے ابوبکرؓ ہم کو تمہاری فضیلت اور بزرگی معلوم ہے جو اللہ نے تم کو عنایت فرمائی اور اللہ نے جو عزت تم کو دی (مسلمانوں کا حاکم بنایا) اس پر ہم کچھ حسد نہیں کرتے مگر ہم کو یہی برا معلوم ہوا کہ تم نے اکیلے ہی اکیلے خلافت اڑالی (ہم سے صلاح نہ لی) ہم یہ خیال کرتے تھے کہ اس مشورے میں ہم لوگ ضرور شریک کیے جائیں گے کیونکہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری اور قرابت تھی (حضرت علی برابر ایسی ہی باتیں کرتے رہے) یہاں تک کہ ابوبکرؓ کی آنکھیں بھر آئیں (آنسو بہنے لگے) پھر ابوبکرؓ گفتگو شروع کی انہوں نے کہا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا خیال تو مجھ کو اپنی قرابت سے بھی زیادہ ہے[1] اب ان چند مالوں (فدک بنی نضیر خیبر وغیرہ) کی وجہ سے جو مجھ میں اور تم لوگوں میں جھگڑا ہو گیا تو میں نے اس مقدمہ میں بھی وہی کیا جو بہتر تھا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو جو کیا کرتے تھے وہی کیا کسی کام میں فرق نہیں کیا اس وقت حضرت علیؓ نے کہا اچھا آج شام کو ہم تم سے بیعت کرلیں گے جب ابوبکرؓ نے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر چڑھے تشہد پڑھا پھر حضرت علیؓ کا حال بیان کیا کہ ان کو اب تک بیعت نہ کرنے سے یہ عذر پیش آیا رہا ان کا عذر قبول کیا اور ان کے لیے بخشش کی دعا کی اس کے بعد حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکرؓ کے (فضائل بیان کیے ان کے حقوق جتلائے[2] کہنے لگے میں نے جواب تک ابوبکرؓ سے

[1] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے سلوک کرنا میں اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرنے پر مقدم سمجھتا ہوں ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں ہے پھر اٹھے اور ان سے بیعت کرلی حضرت علیؓ کے بیعت کرتے ہی سب بنی ہاشم نے بیعت کرلی ابوبکرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا اب بتلایئے ان کی خلافت کو جو کوئی صحیح نہ سمجھے وہ تمام صحابہ کا مخالف ہے یا نہیں اور اس آیت میں داخل ہے یا نہیں ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا اللہ تعالیٰ سمجھ عنایت فرمائے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَا اِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّا نَرٰى لَنَا فِي هٰذَا الْاَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ رض قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ،

۲۵۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الْاٰنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ،

۲۶۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ مَا شَبِعْنَا حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ۔

بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ،

۲۶۱- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا

بیعت نہیں کی تھی تو اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ مجھ کو ابوبکر رض کی خلافت پر کوئی حسد یا ان کی فضیلت اور بزرگی سے کچھ انکار تھا صرف بات یہ تھی ہم لوگوں کو یہ خیال تھا کہ خلافت کے مقدمہ میں ہماری رائے بھی ان کو لینا ضرور تھا انہوں نے نہ لی آپ ہی آپ اس مقدمہ کو کر لیا اس کا ہم کو رنج ہوا مسلمانوں نے جب حضرت علی رض کی یہ گفتگو سنی[1] تو خوش ہوے اور حضرت علی رض سے اور زیادہ محبت کرنے لگے جب دیکھا انہوں نے اچھی بات اختیار کی۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو عمارہ بن ابی حفصہ نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہوا تو ہم نے کہا اب تو ہم لوگ کھجور سے سیر ہو جائیں گے

ہم سے حسن بن محمد صباح نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن حبیب نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ہم تو (کھجور سے) اس وقت سیر ہوئے جب خیبر کو فتح کیا۔

باب خیبر کا حاکم ایک شخص کو مقرر کرنا۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالمجید بن سہیل سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوسعید خدری رض اور ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (سواد بن غزیہ) کو خیبر کا تحصیلدار مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی ساری کھجور ایسی ہی ہوتی ہے اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم ابری قسم کی کھجور دو یا تین صاع دے کر اس کا ایک صاع لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کر بلکہ بری قسم کی کھجور نقد پیسے کے بدلے بیچ ڈال پھر اس پیسے سے یہ

[1] اور دیکھا کہ انہوں نے ابوبکر رض سے بیعت کر لی ۱۲ منہ [2] کہ مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہو گئے اختلاف نہیں کیا ابن حبان نے ابوسعید سے روایت کیا کہ حضرت علی رض نے شروع ہی میں ابوبکر رض سے بیعت کر لی تھی بیہقی نے کہا یہی روایت صحیح ہے تو اب دوسری بیعت بطور تاکید کے ہو گی ۱۲ منہ [3] بہت سے باغات ہاتھ آئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ،

کھجور خریدے اور عبدالعزیز بن محمد نے عبدالمجید سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے سعید سے یوں روایت کی [1] کہ ابو سعید خدری اور ابوہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے جو انصار میں سے تھے ایک شخص (سواد بن غزیہ) کو خیبر کی طرف بھیجا ان کو وہاں کا حاکم مقرر کیا اور اسی سند سے عبدالمجید سے منقول ہے انہوں نے ابو صالح سمان سے روایت کی انہوں نے ابوہریرہؓ اور ابو سعید سے ایسی ہی حدیث ۔

بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

باب خیبر والوں سے بٹائی کرنا ۔

٢٦٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا،

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین خیبر کے یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں زراعت محنت مشقت کریں اور آدھی پیداوار وہ لیں (آدھی آنحضرتؐ کو دیں) ۔

بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہر آلود بکری رکھنا اس باب میں عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی [2]

٢٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعید نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلودہ بکری تحفہ بھیجی گئی [3]

---

[1] اس کو ابو عوانہ اور دارقطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے باب وفات النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ زینب بنت حارث یہودن نے بھیجی تھی جو سلام بن مشکم کی جورو تھی اس نے یہ دریافت کر لیا تھا کہ آنحضرتؐ کو دست کا گوشت بہت پسند ہے اس نے اسی میں خوب زہر ملایا تھا آپ نے ایک نوالہ چکھ کر تھوک دیا بشر بن براء کھا گئے وہ مر گئے دوسرے صحابہ کو آپ نے منع کر دیا کہ مت کھاؤ اس میں زہر ہے بیہقی کی روایت میں ہے آپ نے اس عورت کو بلا بھیجا اس سے پوچھا تو نے یہ کیا کیا وہ کہنے لگی میں نے یہ اس لیے کیا کہ اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو اللہ آپ کو خبر دے گا اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ کا مرنا ہی بہتر ہے۔ لوگ اس جھگڑے سے نجات پائیں آپ نے اس کو کوئی سزا نہ دی اور مونڈھے پر پچھنے لگائے زہری نے کہا یہ عورت مسلمان ہو گئی آپ نے اس کو چھوڑ دیا ابن سعد کی روایت میں یوں ہے جب بشر بن براء زہر کے اثر سے مر گئے تو آپ نے اس کو بشر کے وارثوں کے حوالہ کر دیا انہوں نے اس کو قتل کیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ زہر دے کر مار ڈالنا بھی قتل عمد ہے اور اس میں قصاص لازم آتا ہے اور حنفیہ کا رد ہوا جو اس کو قتل بالسبب کہتے ہیں اور قصاص اس میں ساقط کرتے ہیں ۱۲ منہ

بَابُ ۴۴ غَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ

بَابُ ۴۵ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

ذَكَرَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب زید بن حارثہ کا غزوہ[1]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو ایک فوج کا سردار مقرر کیا[2] بعضوں نے اسامہ کی سرداری پر طعنہ کیا[3] آپ نے فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) اس سے پہلے تم اس کے باپ زید بن حارثہ کی سرداری میں طعنہ مار چکے ہو حالانکہ قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو میں بہت چاہتا ہوں اب اس کا بیٹا یہ اسامہ ان لوگوں میں سے ہے جن کو اس کے بعد میں بہت چاہتا ہوں[4]

باب عمرۂ قضا کا بیان[5]

اس کو انسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[6]

---

[1] زید بن حارثہ کو آپ نے کئی لڑائیوں میں سردار بنا کر بھیجا سلمہ نے کہا ہم نے سات لڑائیاں ان کے ساتھ ہو کر کیں پہلے نجد کی طرف پھر بنی سلیم کی طرف پھر قریش کے قافلہ کی طرف جس میں ابوالعاص بن ربیع آنحضرتؐ کے داماد قید ہو کر آئے پھر بنی ثعلبہ کی طرف پھر حسمی کی طرف پھر وادی القریٰ کی طرف پھر بنی فزارہ کی طرف حافظ نے کہا امام بخاری کی مراد اس غزوہ سے یہی اخیر کا غزوہ ہے۔ [2] اس فوج میں بڑے بڑے مہاجرین اور انصار شریک تھے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہؓ اور سعدؓ اور سعید اور قتادہ وغیرہ ۱۲ منہ [3] ان طعنہ کرنے والوں کا سردار عیاش بن ابی ربیعہ تھا وہ کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوکرے کو مہاجرین کا افسر بنایا اس پر دوسرے لوگ بھی گفتگو کرنے لگے یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہنچی انہوں نے ان لوگوں کا رد کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپ بہت غصے ہوئے اور یہ خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہوتا ہے ۱۲ منہ [4] اسی کو جیش اسامہ کہتے ہیں جو آپ نے مرض موت میں روانہ کرنا چاہا تھا اور وفات کے وقت بھی وصیت فرمائی کہ اسامہ کا لشکر روانہ کر دینا اسامہ کے سردار کرنے میں یہ مصلحت تھی کہ ان کے والد ان کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے اسامہ کی دلجوئی منظور تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ وہ اپنے والد کی شہادت یاد کر کے اس لڑائی میں بہت کوشش کریں گے دشمنوں کو خوب ماریں گے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی سرداری اور امامت درست ہے کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ یقیناً اسامہ سے افضل تھے رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [5] اس کو عمرۂ قضا اس لیے کہتے ہیں کہ یہ عمرہ اس قضا یعنے فیصلے کے مطابق کیا گیا تھا جو آپ نے قریش کے کافروں کے ساتھ کیا تھا اس کا یہ معنے نہیں ہے کہ یہ اگلے عمرے کی قضا کا عمرہ تھا کیونکہ اگلا عمرہ بھی آپ کا پورا ہو گیا تھا۔ کافروں کی مزاحمت کی وجہ سے آپ اس کے ارکان بجا نہیں لا سکے تھے بعضوں نے کہا یہ عمرہ اس عمرے کی قضا کا تھا ۱۲ منہ [6] اس کو عبدالرزاق اور ابن حبان نے وصل کیا اس عمرے میں عبداللہ بن رواحہ آنحضرت کے سامنے شعریں پڑھے جاتے تھے حضرت عمر نے کہا عبداللہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعریں پڑھتے ہو آپ نے فرمایا عمر اس کو شعریں پڑھنے دے یہ کافروں پر تیروں سے زیادہ سخت ہیں دو شعریں یہ تھیں ؎ خلوا بنی الکفار عن سبیلہ قد انزل الرحمٰن فی تنزیلہ ۔ بان خیر القتل فی سبیلہ نحن قتلناکم علی تاویلہ ۔ کما قتلناکم علی تنزیلہ ویذہل خلیل عن خلیلہ ۔ یارب انی مومن بقیلہ ۔ یعنی اے کافروں کی اولاد آنحضرتؐ کا رستہ چھوڑ دو اللہ نے ان پر اپنا پاک کلام اتارا اور ہم تم کو اس پاک کلام کے موافق قتل کرتے ہیں یہ قتل اللہ کی راہ میں بہت عمدہ قتل ہے اب اس قتل کی وجہ سے ایک دوست اپنے دوست سے جدا ہو جائے گا پروردگار میں تو پیغمبر صاحب کے فرمودے پر ایمان لایا فقط ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۲۶۵۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ فَاَبٰی اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ یَّدَعُوْهُ یَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰی قَاضَاهُمْ عَلٰی اَنْ یُّقِیْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتٰبَ كَتَبُوْا عَلٰی مَا قَاضٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهٰذَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنٰكَ شَیْئًا وَّلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلِیٌّ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَیْسَ یُحْسِنُ یَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا یَدْخُلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ اِلَّا السَّیْفَ فِی الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا یَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ یَّتْبَعَهٗ وَاَنْ لَّا یَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَی الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِیًّا

مجھ سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا (سنہ ۷ ہجری میں) تو مکہ کے کافروں نے آپ کو روکا مکہ میں جانے نہ دیا۔ آخر آپ نے ان سے اس شرط پر فیصلہ کیا کہ (سال آئندہ عمرے کو آئیں اور) مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ رہیں جب صلح نامہ لکھا جانا شروع ہوا (حضرت علیؓ لکھ رہے تھے) انہوں نے یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمدؐ نے یہ فیصلہ کیا مکہ کے کافروں نے کہا ہم اس کو نہیں مانتے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوتے تو آپ کو روکتے ہی کاہیکو یوں لکھو جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا آپ نے یہ سن کر فرمایا میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد عبداللہ کا بیٹا بھی ہوں آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا رسول کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس کو نہیں میٹوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا آپ اچھی طرح لکھنا بھی نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے (معجزے کے طور پر) یوں لکھ دیا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا[1] کہ آپ مکہ میں ہتھیار نہیں لائیں گے صرف تلواریں غلاف میں لے کر آئیں گے اور مکہ والوں میں سے کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے تب بھی اس کو اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے اور اگر آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رہ جانا چاہے تو اس کو منع نہیں کریں گے خیر اس صلح نامہ کے بموجب جب (آپ (سال آئندہ) مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گذر گئے تو قریش کے کافر حضرت علیؓ کے پاس گئے

[1] امام ابوالولید باجی نے اس حدیث کا مطلب یہی بیان کیا کہ گو آپ لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپ نے معجزے کے طور پر اس وقت لکھ دیا اور اندلس کے علماء نے باجی کو اس تقریر پر بیدین ٹھہرایا چونکہ قرآن سے ثابت ہے ولا تخطہ بیمینک باجی نے اس کا جواب یہ دیا کہ قرآن میں کتابت کی نفی ہے جو قرآن اترنے سے پہلے ہو اور یہ اس کے مانع نہیں ہے کہ بعد قرآن اترنے کے آپ معجزے کے طور پر کچھ لکھ دیں قسطلانی نے کہا حدیث کا ترجمہ یوں ہے کہ آنحضرت نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا اور آپ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ کہاں ہے انہوں نے بتلایا آپ نے اپنے ہاتھ سے اسکو میٹ دیا پھر وہ کاغذ حضرت علیؓ کو دے دیا انہوں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا اس تقریر پر کوئی اشکال باقی نہ رہے گا صلح نامہ کا یہ مضمون تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

۲۶۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور کہنے لگے اپنے صاحب (یعنی آنحضرتؐ) سے کہو اب یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت گذر چکی (حضرت علیؓ نے عرض کیا) آپ وہاں سے روانہ ہوئے حمزہ کی بیٹی (عمارہ یا فاطمہ یا امامہ یا سلمیٰ) آپ کے پیچھے چلی چچا چچا پکارتی تھی[۱] حضرت علیؓ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہ زہراءؓ سے کہا لیو اپنے چچا کی بیٹی لیو انہوں نے اپنے کجاوے میں اس کو بٹھا لیا اب حضرت علیؓ اور زید بن حارثہؓ اور جعفر بن ابی طالبؓ تینوں اس مقدمہ میں جھگڑنے لگے[۲] حضرت علیؓ نے کہا میں نے اس کو اٹھایا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر نے کہا میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ (اسماء بنت عمیس) میرے نکاح میں ہے زید نے کہا میری بھتیجی ہے[۳] آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی اس کی خالہ کو دلادی (جعفر کے پاس رہی) آپ نے فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے اور حضرت علیؓ سے (ان کو تسلی دینے کو) فرمایا تو میرا ہے میں تیرا ہوں اور جعفر سے فرمایا تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے[۴] اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولیٰ (آزاد کیا ہوا) ہے حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا (واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے) وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے (میں اس کا چچا ہوں)[۵]

مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے

[۱] کیونکہ حمزہ آنحضرت کے رضاعی بھائی تھے۔ اس رشتہ سے چچا ہوئے ۱۲ منہ [۲] ہر ایک چاہتا تھا میں اس کی پرورش کروں ۱۲ منہ [۳] کیونکہ آنحضرتؐ نے زید اور حمزہ کو بھائی بھائی بنادیا تھا [۴] حافظ نے کہا اس حدیث سے جعفر کی بڑی فضیلت نکلی صورت میں تو اور لوگ بھی آنحضرتؐ کے مشابہ تھے جیسے حسنین اور حضرت فاطمہؓ اور ایسے لوگ دس سے زیادہ تھے قسطلانی نے کہا ستائیس تک شمار کیے گئے ہیں لیکن خصلت اور سیرۃ کی مشابہت جعفرؓ کا خاصہ ہے ۱۲ منہ [۵] یہ لڑکی جعفر کی زندگی تک ان کے پاس رہی جب جعفر شہید ہوئے تو ان کی وصیت کے موافق حضرت علیؓ کے پاس رہی انھی کے پاس جوان ہوئی اس وقت حضرت علیؓ نے آنحضرت سے عرض کیا آپ اس سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

خرج معتمرا فحال كفار قريش بينه وبين البيت فنحر هديه وحلق رأسه بالحديبية وقاضاهم على أن يعتمر العام المقبل ولا يحمل سلاحا عليهم إلا سيوفا ولا يقيم بها إلا ما أحبوا فاعتمر من العام المقبل فدخلها كما كان صالحهم فلما أن أقام بها ثلاثا أمروه أن يخرج فخرج

٢٦٧ - حدثني عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن مجاهد قال دخلت أنا وعروة بن الزبير المسجد فإذا عبد الله بن عمر جالس إلى حجرة عائشة ثم قال كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم قال أربعا ثم سمعنا استنان عائشة رض قال عروة يا أم المؤمنين ألا تسمعين ما يقول أبو عبد الرحمن إن النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر أربع عمر فقالت ما اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم عمرة إلا وهو شاهده وما اعتمر في رجب قط

٢٦٨ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن إسماعيل بن أبي خالد سمع ابن أبي أوفى يقول لما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم سترناه من غلمان المشركين ومنهم أن يؤذوا رسول الله صلى الله عليه وسلم

٢٦٩ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد هو ابن زيد عن أيوب عن سعيد بن جبير

مکہ کو روانہ ہوئے قریش کے کافر آڑے آئے آپ کو خانہ کعبہ نہ جانے دیا آخر آپ نے حدیبیہ ہی میں اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا ڈالا اور کافروں سے یہ ٹھیرا کہ سال آئندہ آپ عمرے کے لیے آئیں اور کسی قسم کے ہتھیار تلواروں کے سوا اپنے ساتھ نہ لائیں اور مکہ میں اتنے ہی دن ٹھیریں جتنے دن یہ کافر لوگ پسند کریں آپ نے اسی شرط کے موافق آئندہ سال عمرہ کیا اور صلح کے طور پر مکہ میں داخل ہوئے جب وہاں تین روز ٹھیرے رہے تو کافروں نے کہا اب جایئے آپ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور ابن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے دیکھا تو عبداللہ بن عمر رض حضرت عائشہ رض کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں عروہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کتنے عمرے کیے انہوں نے کہا چار عمرے (ایک عمرہ رجب میں تھا) پھر ہم نے آواز سنی حضرت عائشہ رض مسواک کر رہی ہیں عروہ نے ان سے کہا ام المومنین تم نے سنا ابو عبدالرحمن (یعنے ابن عمر رض) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عمرہ کیا اس میں ابن عمر رض شریک تھے مگر آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم آپ پر آڑ کیے ہوئے تھے ایسا نہ ہو کہ مشرک یا ان کے لونڈے آپ کو ستائیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر رض سے

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ اِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَاَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَاْمُرَهُمْ اَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَاْمَنَ قَالَ اُرْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ۔

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (عمرے کے لیے مکہ میں آئے) مشرک آپس میں کہنے لگے کچھ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں جن کو مدینہ کے بخار نے ناتواں کر دیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ (طواف کے) پہلے تین چکروں میں رمل کریںؓ اور رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں معمول چال سے چلیں (کیونکہ ادھر مشرکوں کی نظر نہیں پڑتی تھی) اور سارے پھیروں میں آپ نے رمل کا حکم نہیں دیا اس لیے کہ ان کو تکلیف نہ ہو حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اس میں اتنا زیادہ ہے جب آپ اس سال مکہ میں تشریف لائے جس سال کا قرون ے امان لی تھی تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا رمل کرو اس سے یہ غرض تھی کہ مشرک لوگ مسلمانوں کی قوت دیکھ لیں اس وقت مشرک قعیقعان کے پہاڑ کی طرف کھڑے تھے

۲۷۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار انہوں نے عطا ابن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف میں اور صفا اور مروے کے درمیان اس لیے دوڑے کہ مشرک لوگ آپ کی قوت دیکھ لیں ؎

۲۷۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا اور جب ان سے صحبت کی اس وقت آپ

ؔ۱ مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑ کر چلیں رمل کا بیان کتاب الحج میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ ؔ۲ اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ ؔ۳ قعیقعان ایک پہاڑ ہے وہاں سے شامی دونوں رکن کعبہ کے نظر پڑتے ہیں یمانی رکن نظر نہیں آتے ۱۲ منہ ؔ۴ ان کا یہ خیال درد ہو کر مدینہ کے بخار سے مسلمان ضعیف ہو گئے ہیں ۱۲ منہ ؎

besturdubooks.wordpress.com

وماتت بسرف وزاد ابن إسحٰق حدثني ابن أبي نجيح وأبان بن صالح عن عطاء ومجاهد عن ابن عباس قال تزوج النبي صلى الله عليه وسلم ميمونة رض في عمرة القضاء،

باب ۴۶ غزوة مؤتة من أرض الشام،

۲۷۴ - حدثنا أحمد حدثنا ابن وهب عن عمرو عن ابن أبي هلال قال وأخبرني نافع أن ابن عمر أخبره أنه وقف على جعفر يومئذ وهو قتيل فعددت به خمسين بين طعنة وضربة ليس منها شيء في دبره يعني في ظهره أخبرنا أحمد بن أبي بكر حدثنا مغيرة بن عبد الرحمٰن عن عبد الله بن سعيد عن نافع عن عبد الله بن عمر قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة مؤتة زيد بن حارثة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قتل زيد فجعفر وإن قتل جعفر فعبد الله بن رواحة قال عبد الله كنت فيهم في تلك الغزوة فالتمسنا جعفر بن أبي طالب فوجدناه في القتلى ووجدنا ما في جسده بضعا وتسعين من

احرام کھول چکے تھے اور میمونہ سرف میں مریں[1] (امام بخاری نے کہا) اور محمد بن اسحٰق نے اتنا زیادہ کیا مجھ سے عبداللہ بن ابی نجیح نے بیان کیا اور ابان بن صالح نے انہوں نے عطا اور مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ سے عمرہ قضا میں نکاح کیا[2]

باب غزوۂ موتہ کا بیان جو شام کے ملک میں (بلقاء) کے قریب (۸ھ) میں ہوا۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے عمرو بن حارث انصاری سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے[3] اور کہا مجھ کو نافع نے خبر دی ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا جس دن جعفر (غزوۂ موتہ میں) شہید ہوئے تو میں ان کی لاش پر کھڑا ہوا میں نے پچاس زخم بھالے اور تلوار کے ان پر دیکھے اور کوئی زخم ان کی پشت پر نہ تھا[4] ہم کو احمد بن ابی بکر نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار بنایا اور فرمایا اگر زید شہید ہوں تو جعفر سردار ہوں اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہوں، اتفاق سے تینوں شہید ہوئے، عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں اس لڑائی میں موجود تھا ہم نے (لڑائی کے بعد) جعفر کی لاش ڈھونڈی دیکھا تو لاشوں میں پڑی ہوئی ہے اور ان

[1] یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کی تھی یہ ایک موضع ہے مکہ سے دس میل پر ان کا انتقال ۵۱ھ ہجری میں ہوا ۱۲ منہ۔
[2] ام المومنین میمونہ ابن عباس کی خالہ تھیں ان کی بہن ام الفضل حضرت عباسؓ کی بی بی تھیں انہوں ہی نے میمونہ کا نکاح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا اس روایت کو ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی شعریں اور زید اور جعفر اور عبداللہ کی شہادت کا ذکر کیا ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ شجاعت اور بہادری اس کا نام ہے اتنے زخم کھائے پر منہ نہ پھیرا [5] ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند مسلمانوں کو ان اپنے بزرگوں کی بہادریاں صفحہ دل پر منقوش رکھنا چاہیے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ طَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ

کے بدن پر نوے (۹۰) پر کئی زخم بھالے اور تیر کے تھے[1]

۲۷۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مارے جانے کی خبر لوگوں کو سنا دی اور ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی آپ نے فرمایا پہلے زید نے (سرداری کا) جھنڈا اسنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ شہید ہوئے آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا اس کے بعد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا اسنبھالا اللہ نے اس کے ہاتھ پر فتح دی۔

۲۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ فَاَمَرَ اَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا کہا مجھ کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہا حضرت عائشہ رضؓ سے سنا وہ کہتی تھیں جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر آئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ رہے آپ کے چہرے پر رنج معلوم ہوتا تھا حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں دروازے کی دراڑ سے جھانک رہی تھی اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا یارسول اللہ جعفر کی عورتیں (چلا کر) رو رہی ہیں آپ نے فرمایا ان کو منع کردے وہ گیا پھر آیا اور کہنے لگا میں نے ان کو منع کیا لیکن وہ نہیں مانتیں آپ نے فرمایا پھر جا منع کردے وہ گیا پھر آیا کہنے لگا خدا کی قسم ان عورتوں نے ہم کو عاجز کر دیا ہمارا کہنا نہیں سنتیں (حضرت عائشہ رضؓ

---

[1] جعفر نے اتنے زخم کھائے اور زبان حال سے یوں کہہ رہے تھے [2] آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من ؛ آن منم کا ندر میان خاک و خون بینی سرے پر شجاعت خاندانی اور موروثی تھی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [3] یعنے خالد بن ولید نے جو بڑے عمدہ جنرل اور تدابیر جنگ سے واقف تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

۲۷۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ،

۲۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ،

۲۷۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ،

۲۷۸ - حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ

کہتی ہیں آخر آپ نے فرمایا جا ان کے منہ پر مٹی ڈال میں نے اس شخص سے کہا ارے ماٹ ملے تجھ پر خدا کی سنوار نہ تو عورتوں کو روک سکا نہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چھوڑا

مجھ سے محمد بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سے جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کہتے دو پنکھ والوں کے بیٹے تم پر سلام [1]۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے خالد بن ولید سے سنا وہ کہتے تھے۔ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ پر نو تلواریں لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں ایک یمنی تیغہ رہ گیا۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا میں نے خالد بن ولید سے سنا وہ کہتے تھے غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ پر نو تلواریں ٹوٹیں ایک یمنی تیغہ میرے ہاتھ میں رہ گیا (وہ نہیں ٹوٹا) [2]

مجھ سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے حصین عبدالرحمٰن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ (ایک بار بیماری سے) بیہوش ہوگئے ان کی بہن عمرہ (جو نعمان بن بشیر

[1] ہوا یہ تھا کہ جعفرؓ اس جنگ میں داہنے ہاتھ میں جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے دشمنوں نے وہ ہاتھ کاٹ ڈالا تو انہوں نے بائیں ہاتھ میں جھنڈا لے لیا دشمنوں نے اس کو بھی کاٹ ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو بہشت میں پرندے کی طرح دو پنکھ دیے ہیں وہ ان سے اڑتے پھرتے ہیں ۱۲ منہ [2] اللہ رے خالد کی شمشیر زنی اور بہادری افسوس ہے ان لوگوں پر جو رستم اور اسفندیار کی جھوٹی کہانیاں شاہنامہ کی پڑھتے ہیں اور صحابہ کی سچی بہادریاں اور شمشیر زنیاں نہیں دیکھتے نو تلواریں ایک ہی دن ٹوٹنا اللہ اکبر خالد نے اس دن کتنے کافروں کو واصل جہنم کیا ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَبْكِي وَا جَبَلَاهُ وَا كَذَا وَا كَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذٰلِكَ،

٢٧٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ،

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ

٢٨٠- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي

کی والدہ تھیں) پکار کر رونے لگیں ہائے میرا پہاڑ سا بھائی ہائے ایسا ہائے ویسا ان کی تعریفیں بیان کرنے لگیں جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے (اپنی بہن سے) کہا جب تو میری کوئی صفت بیان کرتی تھی تو فرشتے مجھ کو دھمکاتے کیا تو ایسا تھا۔[1]

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبثر بن قاسم کوفی نے انہوں حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا عبداللہ ابن رواحہ بیہوش ہو گئے پھر یہی حدیث بیان کی جب (غزوۂ) موتہ میں، عبداللہ شہید ہوئے تو ان کی بہن نے ان پر ماتم نہیں کیا۔

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حرقات قبیلے کی طرف جو جہینہ کی ایک شاخ تھا اسامہ بن زید کو بھجوانا

مجھ سے عمرو بن محمد بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو حصین نے خبر دی کہا ہم کو ابوظبیان (حصین بن جندب) نے کہا میں نے اسامہ بن زید سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حرقہ قبیلے والوں پر بھجوایا ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا ان کو شکست دی اور ایسا ہوا کہ میں اور ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) حرقہ کے ایک شخص (مرداس بن عمرو) سے بھڑ گئے جب ہم نے اس کو گھیر لیا تو (مجبور ہو کر) وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا یہ سنتے ہی انصاری نے تو ہاتھ روک لیا اور میں نے برچھا چلا کر اس کو مار ڈالا جب ہم اس جنگ سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا اسامہ تو نے یہ کیا کیا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اس کو مار ڈالا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (وہ دل سے نہیں کہتا تھا) اپنے بچانے کے لیے کہتا تھا آپ

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ لوہے کا گرز اٹھاتے اور عبداللہ سے پوچھتے کیا تو ایسا تھا معلوم ہوا کہ بعض بیماری میں مرنے سے پہلے ہی فرشتے نمودار ہو جاتے ہیں گو آدمی نہ مرے چنانچہ عبداللہ اس بیماری سے اچھے ہو گئے ۱۲ منہ۔

لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

۲۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا،

۲۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَةَ وَ

وہی فرماتے رہے بار بار[۵] نے آرزو کی کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا میں نے سلمہ بن الاکوع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جن فوجوں کو آپ نے روانہ کیا لیکن آپ خود ان کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے ایسی نو فوجوں میں میں گیا کبھی ابوبکر صدیق رضی ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ بن زید اور کبھی عمر ابن حفص بن غیاث نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں[۶]) ہم سے والد نے بیان کیا انھوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن الاکوع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور نو فوجوں میں شریک رہا جن کو آپ نے بھیجا لیکن آپ خود ان میں تشریف نہیں لے گئے کبھی ابوبکر رض ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ۔

ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن الاکوع سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور اسامہ بن زید بن حارثہ کے ساتھ بھی جہاد کیا جن کو آنحضرت[۷] نے ہمارا افسر بنایا تھا[۸]

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن مسعدہ نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن الاکوع رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات[۹] جہاد کیے پھر انہوں نے بیان کیا خیبر اور حدیبیہ اور حنین۔

---

[۱] یعنے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد تو نے اس کو مار ڈالا ۱۲ منہ [۲] اتنا شرمندہ ہوا کہ میں ۱۲ منہ [۳] تو میرا یہ گناہ معاف ہو جاتا ۱۲ منہ [۴] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہ اس روایت کے خلاف نہیں جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد مذکور ہیں شاید سلمہ نے وادی القریٰ اور عمرہ قضا کا سفر بھی جہاد سمجھ لیا اس طرح نو جہاد ہو گئے قسطلانی نے کہا یہ حدیث امام بخاری کی پندرھویں ثلاثی حدیث ہے ۱۲ منہ [۶] شاید قسطلانی کے نسخہ میں تسع کا لفظ ہو جب یہ حاشیہ ٹھیک ہوگا ورنہ نسخہ مولنا احمد علی صاحب[۷] و نسخہ صحیحہ استنبولی میں سبع کا لفظ ہے

besturdubooks.wordpress.com

يَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ قَالَ يَزِيدُ نَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ

اور یوم القرد یزید نے کہا باقی جہادوں کے نام میں بھول گیا

باب ۴۸ غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ ابْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب فتح مکہ کا بیان اور حاطب بن ابی بلتعہ نے جو مکہ کے کافروں کو خط بھیج دیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے لڑنے آتے ہیں اس کا ذکر۔

۲۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رض يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ قُلْنَا لَهَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو حسن بن محمد بن علیؓ نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو اور زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو بھیجا آپ نے فرمایا تم تینوں روضہ خاخ تک جاؤ (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں تم کو ایک عورت ہودے پر سوار ملے گی (اس کا نام سارا یا کنود تھا) اس کے پاس خط ہے وہ اس سے چھین لاؤ خیر ہم (تینوں) گھوڑے دوڑاتے چلے جب روضہ خاخ پہنچے تو واقعی وہاں ایک عورت دیکھی جو ہودے پر سوار تھی ہم نے اس سے کہا لا خط نکال وہ کہنے لگی میری پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا لے اب خط دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتاریں (تجھ کو ننگا کریں) آخر مجبور ہو کر اس نے اپنے جوڑے میں سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے چند مشرکوں (صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ ابن ابی جہل) کو معلوم ہو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کچھ خبریں لکھیں تھیں[1] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلا کر ان سے پوچھا ارے حاطب تو نے یہ کیا کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمایئے (میں اس کی وجہ عرض کرتا ہوں) بات یہ ہے کہ میں (اور دوسرے

---

[1] کہ آپ فوج لے کر مکہ پر آیا چاہتے ہیں تم لوگ اپنا بچاؤ کر لو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَالِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ۔

مہاجرین کی طرح قریش کے خاندان سے تو ہوں نہیں صرف ان کا حلیف بن کر ان سے جڑ گیا ہوں۔ اور دوسرے مہاجرین کے وہاں عزیز و اقرباء ہیں۔ جو ان کے گھر بار مال اسباب کی نگہبانی کرتے ہیں۔ میں نے یہ چاہا تھا کہ خیر جب میں خاندان کی رو سے انکا شریک نہ ہوں۔ تو کچھ احسان ہی ان پر ایسا کر دوں۔ جس کے خیال سے وہ میرے کنبے والوں کو نہ ستائیں۔ باقی خدانخواستہ میں کچھ اپنے دین سے نہیں پھرا۔ نہ میں مسلمان ہونے کے بعد کافر ہونا پسند کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان سن کر فرمایا۔ حاطب سچ کہتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اس منافق کی گردن اڑانے دیجیے۔ آپ نے فرمایا۔ واہ وہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ اور تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے (عرش پر سے) بدر والوں کو دیکھا۔ اور فرمایا اب تم جو چاہو کرو میں تو تم کو بخش چکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت اتاری مسلمانوں تم میرے اور اپنے دشمن (یعنی کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ ان سے دوستی کی خط و کتابت نہ کرو حالانکہ وہ اس سچے دین کا انکار کر چکے جو تمہارے پاس آیا۔ اخیر آیت۔ فقد ضل سواء السبیل تک [1]

بَابٌ ۴۹ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

باب غزوۂ فتح کا رمضان (۸ھ) میں ہونا

۲۸۵ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا۔ مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو ابن عباس رضؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا جہاد رمضان میں کیا۔ زہری نے (اسی سند ...

[1] حضرت عمرؓ کی رائے ظاہری قانون سیاست کے مطابق درست تھی اور حاطب قتل کے لائق تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی سچائی وحی سے معلوم ہوگئی۔ یہ اور بات ہے۔ اس حدیث کی شرح کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

bestfurdubooks.wordpress.com

قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ
وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ
الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ أَفْطَرَ فَلَمْ
يَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰى انْسَلَخَ الشَّهْرُ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ
الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذٰلِكَ عَلٰى رَأْسِ
ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ
فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى
مَكَّةَ يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَ
هُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَمَضَانَ إِلٰى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ
وَمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ دَعَا
بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى رَاحَتِهِ
أَوْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ

کہا میں نے سعید بن مسیب سے بھی یہی سنا۔ زہری نے عبیداللہ سے روایت کی کہ ابن عباسؓ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ روانہ ہوئے، تو کدید تک روزے رکھتے رہے کدید وہ چشمہ جو کدید اور عسفان کے بیچ میں ہے۔ جب کدید پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کر ڈالا۔ پھر مہینہ ختم ہونے تک روزہ نہیں رکھا۔[ف۱]

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی۔ کہا مجھ کو زہری نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ میں)، رمضان کے مہینے میں مدینہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس (یا بارہ) ہزار آدمی تھے اس وقت آپ کو مدینہ میں تشریف لائے ساڑھے آٹھ برس پورے ہونے والے تھے[ف۲]۔ خیر آپ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان تھے مکہ کو چلے۔ اور راستے میں کدید تک روزے رکھتے رہے۔ جب کدید پر پہنچے (جو ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان) وہاں آپؐ نے افطار کیا۔ صحابہ نے بھی افطار کیا۔ زہری نے کہا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آخری فعل ہو وہ لیا جائے[ف۳]

مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں حنین کی طرف روانہ ہوئے۔ اور آپ کے ہمراہی لوگوں کا ایک حال نہ تھا۔ کوئی تو روزہ دار تھا۔ کوئی بے روزہ جب آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ تو دودھ یا پانی کا ایک برتن منگوا کر اونٹنی پر یا اپنی ہتھیلی پر رکھا۔ (اس کو پیا) لوگوں نے آپ کو دیکھا

ف۱ کیونکہ سفر میں مسافر کو افطار کرنا جائز ہے۔ ۱۲ منہ ف۲ حافظ نے کہا صحیح ساڑھے سات برس ہیں۔ ۱۲ منہ ف۳ اور پہلے فعل کو منسوخ سمجھا جائے تو یہاں آخری فعل آپ کا یہ ہوا۔ کہ آپ نے سفر میں افطار کیا۔ گو رمضان شروع ہوتے وقت۔ آپ مسافر نہ تھے بعضوں نے اس میں اختلاف کیا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ لِلصُّوَّامِ اَفْطِرُوْا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

بَابٌ اَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَّحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَّبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ

(یا آپؐ نے لوگوں کو دیکھا) توجو لوگ بے روزہ تھے۔ انہوں نے روزہ داروں سے کہا۔ اب روزہ کھول ڈالو۔ اور عبدالرزاق نے کہا[۱] ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا۔ آپ (مدینہ سے) نکلے پھر یہی حدیث بیان کی اور حماد بن زید نے اس کو ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا[۲]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ فتح میں) رمضان میں سفر کیا۔ اور روزے رکھتے رہے جب عسفان میں پہنچے۔ تو پانی کا برتن منگوایا۔ اور علانیہ دن دہاڑے پی لیا۔ تاکہ لوگ دیکھیں۔ پھر مکہ پہنچنے تک آپ نے روزہ نہیں رکھا۔ ابن عباس رضؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا ہے۔ افطار بھی کیا ہے۔ جس کا جی چاہے روزہ رکھے۔ جس کا جی چاہے افطار کرے۔

باب فتح مکہ کے دن آپؐ نے جھنڈا کہاں گاڑا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے تو یہ خبر قریش کو پہنچی۔ ان میں سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء آپ کی خبر لینے کو نکلے۔ چلتے چلتے جب مرالظہران[۳] میں پہنچے تو انہوں نے عرفات

[۱] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ؛ [۲] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ؛ [۳] مرالظہران ایک مقام کا نام ہے مکہ سے ایک منزل پر۔ اب اس کو وادی فاطمہ کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ
الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ
فَقَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ مَا هٰذِهٖ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ
فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو
فَقَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ
نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ
اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ
قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ
حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ
فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيْبَةً
عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ يَا
عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰذِهٖ غِفَارُ قَالَ مَالِيْ
وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ
ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ
وَمَرَّتْ سُلَيْمُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اَقْبَلَتْ
كَتِيْبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ
هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا اَبَا سُفْيَانَ

طرح بہت سی آگیں روشن دیکھیں[۵۱] ابوسفیان نے کہا یہ آگیں کیسی! بالکل عرفات کی آگیں معلوم ہوتی ہیں بدیل بن ورقاء نے کہا بنی عمرو (یعنی خزاعہ قبیلے) کی آگیں معلوم ہوتی ہیں۔ ابوسفیان نے کہا خزاعہ قبیلے والے اتنے بہت کہاں سے آئے۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چوکیدار (جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے) ان تینوں کو گرفتار کر لیا۔ اور پکڑ کر آنحضرتؐ کے پاس لائے ابوسفیان (ڈر کے مارے) مسلمان ہو گیا[۵۲] جب سواری مبارک آنحضرتؐ کی چلی تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا ابوسفیان کو وہاں کھڑا کرو جہاں گھوڑوں کا ہجوم ہے (یا پہاڑ کی گھاٹی پر) تاکہ وہ مسلمان کی فوج دیکھ لے[۵۳] حضرت عباس نے اس کو کھڑا کر لیا۔ اب عرب کے ایک ایک قبیلے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے گزرنے لگے۔ ایک لشکر ابوسفیان کے سامنے سے نکلتا پھر دوسرا ایک لشکر گذرا تو ابوسفیان نے کہا عباس یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ غفار کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا مجھ کو ان سے کوئی غرض نہیں[۵۴]۔ پھر جہینہ کا لشکر گذرا تو ابوسفیان نے ایسا ہی کہا۔ پھر سعد بن ہذیم کا تب بھی اس نے یہی کہا۔ پھر سلیم کا تب بھی اس نے یہی کہا۔ اخیر میں ایک لشکر ایسا آیا کہ ابوسفیان نے ویسا (انبوہ) لشکر کبھی نہیں دیکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں۔ ان کا سردار سعد بن عبادہ ہے جو جھنڈا لیے ہوئے ہے سعد بن عبادہ نے ابوسفیان کو پکارا کہا ابوسفیان آج تو قتل کا دن ہے۔ آج کعبے میں لڑنا

۵۱ عرفات میں حاجیوں کی عادت تھی کہ ہر ایک آگ سلگاتا۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا۔ کہ الگ الگ آگ روشن کرو انہوں نے دس ہزار آگیں روشن کیں۔ ۱۲ منہ ۵۲ کہتے ہیں ابوسفیان نے پہلے مسلمان ہونے میں تامل کیا تو حضرت عباسؓ نے اس کو سمجھایا کہ اب مسلمان ہو جا ہے یا حضرت عمرؓ تیری گردن اڑا دیتے ہیں۔ اس وقت وہ مسلمان ہو گیا ۵۳ اس کو مسلمانوں کی قوت معلوم ہو جائے۔ ۱۲ منہ ۵۴ ان سے کوئی دشمنی نہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلَكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ قَالَ عُرْوَةُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ هٰهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَ

درست ہوگا۔ ابوسفیان حضرت عباس سے کہنے لگا۔ عباس تباہی کا دن اچھا[۱] آلگا۔ پھر ایک اور لشکر آیا جو سب لشکروں سے چھوٹا تھا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (مہاجرین) تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زبیر بن عوام کے ہاتھ میں تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے سامنے سے گزرے۔ تو اس نے عرض کیا آپ نے سعد بن عبادہ کا کہنا سنا۔ انہوں نے ایسا ایسا کہا کہ آپ قریش کا کام تمام کردیں گے (سب کو قتل کر ڈالیں گے) آپ نے فرمایا نہیں سعد نے غلط کہا۔ یہ تو وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ کعبہ کو بڑا کرے گا اس کو کپڑا اوڑھایا جائے گا عروہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ آپ کا جھنڈا حجون میں گاڑا جاوے (حجون جنۃ المعلیٰ کے پاس ہے) اور (اسی سند سے) عروہ نے کہا مجھ کو نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہا میں نے عباس رضؓ سے سنا وہ زبیر سے کہہ رہے تھے ابو عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اس جگہ جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا ہے اور آپ نے اس دن خالد بن ولید کو یہ حکم دیا کہ کداء کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدا[۲] کے نشیبی علاقے سے داخل ہوئے۔ اس دن خالد کے سواروں میں سے دو شخص مارے گئے۔ حبیش بن اشعر

[۱] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ دن اچھا ہے۔ جب تم کو مجھے بچانا چاہیئے۔ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے گزرے۔ تو ابوسفیان نے آپ کو قسم دے کر پوچھا کیا آپ نے اپنی قوم کے قتل کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں ابوسفیان نے سعد بن عبادہ کا کہنا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا نہیں آج تو رحمت اور کرم کا دن ہے۔ آج اللہ تعالیٰ قریش کو عزت دے گا اور سعد سے جھنڈا لے کر ان کے بیٹے قیس کو دیا[۲] کداء بالمد اور کدی بالقصر دونوں مقام کے نام ہیں پہلا مقام مکہ کے بالائی جانب میں ہے اور دوسرا نشیبی جانب میں اور یہ روایت ان صحیح روایتوں کے برخلاف ہے جن میں یہ مذکور ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء یعنی بالائی جانب سے داخل ہوئے۔ اور خالد کو کدی یعنی نشیبی جانب سے داخل ہونے کا حکم دیا ۱۲ منہ ع[۵] بتوں کی پلیدی وہاں سے دور کرے گا ۱۲ منہ۔

كُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَجَّتِهِ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اور کرز بن جابر فہری[1]

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا۔ آپ سورۂ انا فتحنا خوش آوازی[2] کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ معاویہ بن قرہ نے کہا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد اکٹھا ہو جائیں گے۔ تو میں اس طرح پڑھ کر سناتا جیسے عبداللہ بن مغفل نے پڑھ کر سنایا۔

ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے سعدان بن یحییٰ نے کہا ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے فتح مکہ کے زمانہ میں پوچھا یا رسول اللہ آپ کل (مکہ پہنچ کر) کہاں ٹھہریے گا آپ نے فرمایا عقیل نے کوئی مکان ہمارے لیے باقی بھی چھوڑا ہے (سب بیچ باچ کر برابر کیے) بعد اس کے آپ نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا زہری سے کسی نے پوچھا ابوطالب کا (جو مشرک رہ کر مرے تھے) کون وارث ہوا انہوں نے کہا عقیل اور طالب[3] معمر[4] نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ حج کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کل کہاں اتریے گا۔ اور یونس نے اپنی روایت میں نہ حج کا ذکر کیا نہ فتح مکہ کا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے

[1] جب خالد بن ولید سپاہ گراں لیے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو مشرکوں نے ایک ذرا سا مقابلہ کیا۔ جن کو صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو نے اکٹھا کیا تھا مسلمانوں میں سے دو شخص شہید ہوئے اور کافر بارہ تیرہ مارے گئے باقی سب بھاگ نکلے ۱۲ منہ۔ [2] جیسے گاتے ہیں ایک لفظ کو آہستہ سے پھر بلند آواز سے [3] جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور علی اور جعفر کو ابوطالب کا کچھ ترکہ نہیں ملا کیونکہ یہ دونوں صاحب مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ منہ۔ [4] اس کو خود امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ۔

انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سفر میں، فرمایا خدا چاہے تو ہم کل اگر اللہ نے فتح دی خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم[۵۱] کھائی تھی[۵۲]

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِیْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے سفر میں فرمایا کل ان شاءاللہ ہم خیف کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر پر قسم کھائی تھی۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سر پر خود پہر رکھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ عبداللہ بن خطل کعبے کے پردے پکڑے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو[۵۳]۔ امام مالک نے کہا ہم تو یہ سمجھتے ہیں آگے اللہ جانے کہ آنحضرت[۵۴] اس دن احرام نہیں باندھے تھے

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُ مِائَةِ نُصُبٍ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا اس دن آپ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت رکھے ہوئے تھے۔

۵۱؎ اور بنی ہاشم کو الگ کر دینے کی ۱۲ منہ ۵۲؎ خیف کہتے ہیں اس مقام کو جو معمولی زمین سے ذرا اونچا ہو۔ لیکن پہاڑ سے نیچا ہو۔ اسی مقام میں مسجد خیف ہے۔ یہاں آپ اس لیے اترے کہ اللہ کا احسان ظاہر ہو ایک دن وہ تھا کہ بنی ہاشم قریش کے کافروں سے ایسے مغلوب اور مرعوب تھے۔ یا ایک دن اللہ نے وہ دکھلایا کہ سارے قریش کے کافر مغلوب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ۱۲ منہ ۵۳؎ جو اسلام سے پھر گیا تھا۔ غدر کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گوایا کرتا تھا۔ ۱۲ منہ ۵۴؎ ابن اسحق کی روایت میں ہے کہ وہ کعبے کے پردوں نکالا گیا۔ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی گردن ماری گئی۔ آپ نے فرمایا اب کوئی قریشی اس طرح بے بسی نہ مارا جائے ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

نَجعَلَ يَطعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

آپ ہاتھ کی چھڑی سے ایک ایک کو ٹھونسا دیتے اور فرماتے حق آیا باطل مٹ گیا۔ حق آیا حق آیا۔ اور باطل سے نہ شروع میں کچھ ہو سکتا ہے۔ نہ آئندہ کچھ ہو سکتا ہے[۵۱]۔

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا مجھ سے والد (عبدالوارث) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو کعبے میں بت ہونے کی وجہ سے آپ نے اس کے اندر جانے سے انکار کیا پھر آپ نے حکم دیا وہ بت نکالے گئے ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی مورتیں بھی نکلیں۔ ان کے ہاتھ میں افال کھولنے کے پانسے تھے آپ نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے (کمبخت) یہ خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں بزرگوں نے کبھی فال نہیں کھولی اس کے بعد آپ کعبے کے اندر تشریف لے گئے (داخل ہوئے)، اور چاروں کونوں میں تکبیر کہی پھر باہر نکلے وہاں نماز نہیں پڑھی۔ عبدالصمد کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی ایوب سے[۵۲] روایت کیا اور وہیب بن خالد نے یوں کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا۔ انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۵۳]۔

بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی بلند جانب سے داخل ہونا اور لیث بن سعد نے کہا[۵۴]۔ مجھ سے یونس نے بیان کیا کہا مجھ کو نافع نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کی بلندی کی جانب سے اونٹنی پر سوار تشریف لائے

[۵۱] پہلی آیت سورۂ بنی اسرائیل میں دوسری آیت سورۂ سبا میں ہے حق سے مراد اسلام کا دین ہے اور باطل سے بت یا شیطان مراد ہیں ۱۲ منہ۔
[۵۲] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] یعنی مرسلاً روایت کیا ۱۲ منہ [۵۴] اس کو امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَمَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيْهِ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَآءَ الْبَابِ قَآئِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ۔

اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھلائے ہوئے۔ اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی (کلید بردار بھی) تھے آپ نے مسجد حرام میں اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان سے فرمایا کنجی لاؤ (کعبہ کھولو انہوں نے کھولا) آپ بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ کو لیے ہوئے تشریف لے گئے۔ وہاں بڑی دیر تک ٹھہرے رہے پھر باہر نکلے۔ تو۔ دوسرے لوگ (اندر جانے کے لیے) لپکے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں سب سے پہلے اندر پہنچا۔ میں نے بلال رضؓ کو دیکھا دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی۔ انہوں نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپ نے نماز پڑھی۔ عبداللہ نے کہا میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا۔ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں[1]۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ الَّتِيْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ وَوُهَيْبٌ فِيْ كَدَآءٍ۔

ہم سے ہیثم بن خارجہ نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن میسرہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے۔ انہوں نے اپنے والد سے ان کو حضرت عائشہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا۔ کداء کی جانب سے جو بلند جانب ہے مکہ میں داخل ہوئے حفص بن میسرہ کے ساتھ وہیب اور ابواسامہ نے بھی بلند جانب یعنی کداء سے داخل ہونا نقل کیا ہے۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَآءٍ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے۔

بَابٌ ۵۲ مَنْزِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ

باب فتح مکہ میں آپ کہاں ٹھہرے تھے۔

[1] ابن عباسؓ کی روایت میں ہے۔ کہ آپ نے کعبہ کے اندر نماز نہیں پڑھی۔ لیکن بلالؓ کی روایت میں نماز پڑھنے کا اثبات ہے۔ اور اثبات نفی پر مقدم ہے ممکن ہے کہ ابن عباس باہر ہوں۔ ان کو آپ کی نماز پڑھنے کی خبر نہ ہوئی ہو۔ کہتے ہیں آپ نے فراغت پاکر کعبے کی کنجی پھر عثمان کے حوالہ کردی اور فرمایا یہ ہمیشہ تیرے خاندان میں رہے گی۔ یہ میں نے تجھ کو نہیں دی۔ بلکہ اللہ نے دی ہے۔ اور جو کوئی ظالم ہوگا۔ وہ یہ کنجی تجھ سے چھینے گا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی غَیْرُ اُمِّ ھَانِیٍٔ فَاِنَّھَا ذَکَرَتْ اَنَّہٗ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اغْتَسَلَ فِیْ بَیْتِھَا ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ اَرَہٗ صَلّٰی صَلٰوۃً اَخَفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

بَابٌ ۵۳

۳۰۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ عُمَرُ یُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْیَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِمَ تُدْخِلُ ھٰذَا الْفَتٰی

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا ہم سے تو یہ کسی نے بیان نہیں کیا کہ اس نے آنحضرت صلعم کو اشراق کی نماز پڑھتے دیکھا۔ بس ایک امّ ہانی نے بیان کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر غسل کیا۔ اور اشراق کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ امّ ہانی کہتی ہیں میں نے آپ کو اتنی ہلکی نماز کبھی پڑھتے نہیں دیکھا۔ یہ تو تھا کہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح ادا کرتے (باقی قرأت بہت مختصر کی)

باب

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابوالضحٰے سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں یہ فرماتے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی ۵۱؎

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ ان بوڑھے صحابہ کے ساتھ جو بدر کی جنگ میں شریک تھے مجھ کو بھی اپنے پاس بلایا کرتے ۵۲؎

۵۱؎ یعنے تو پاک ہے اے خدا! ہمارے مالک تیری تعریف کرتے ہیں۔ یا اللہ مجھ کو بخش دے حدیث سے یہ نکلا کہ رکوع یا سجدے میں دعا کرنا منع نہیں ہے۔ اس حدیث کا تعلق باب سے یوں ہے کہ اس حدیث کے دوسرے طریق میں یوں مذکور ہے کہ جب آپ پر سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اتری یعنی فتح مکہ کے بعد تو آپ ہر نماز میں رکوع اور سجدے میں یوں ہی فرمانے لگے۔ اس سورت میں اللہ نے یہ حکم دیا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اسی کی تعمیل ہے ۱۲ منہ ۵۲؎ حضرت عمرؓ کا عمل اس پر تھا۔ بزرگی بعقل ست۔ نہ بہ سال۔ ابن عباسؓ اس امت کے بڑے عالم تھے۔ اور عالم گو جوان ہو مگر علم کی فضیلت سے وہ بوڑھوں کے برابر بلکہ ان سے بھی اچھا سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے پیشوا لے خلفائے راشدین اور دوسرے شاہان اسلام نے علم کی ایسی قدردانی کی ہے۔ جب مسلمان علم حاصل کرنے میں کوشش کرتے تھے مگر افسوس ہے کہ ہمارے زمانے کے مسلمان بادشاہ ایسے لائق ہیں جن کے مصاحبوں میں ایک بھی عالم فاضل یا حکیم فیلسوف نہیں ہوتا۔ نہ ان کو دینی علوم کی قدر ہے نہ دنیاوی علوم کی بلکہ سچ پوچھو تو علم اور لیاقت کے دشمن ہیں ان کے ملک میں اگر کوئی شاذ و نادر کوئی دین کا عالم پیدا ہو گیا۔ تو اس کو ستانے اور بے عزت کرنے اور نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اگر یہی بیل دمنا رہے۔ تو ایسے بادشاہوں کی حکومت کو بھی چراغ سحری سمجھنا چاہئے ۱۲ منہ

مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ قَالَ وَمَا رُئِيتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّي فَقَالَ مَا تَقُولُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِي وَلَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَذَاكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَهُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ۔

اس پر بعضے لوگ کہنے لگے۔ آپ اس جوان کو ہم لوگوں کے ساتھ کیوں بلا لیتے ہیں۔ اس کے برابر تو اللہ رکھے ہمارے بیٹے ہیں انہوں نے کہا یہ ان لوگوں میں ہے جن کا علم وفضل تم جانتے ہو خیر ایک دن ایسا ہوا حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کی یاد کی (یعنی بوڑھے صحابہ کی) مجھ کو بھی ان کے ساتھ بلا لیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ میرا علم ان کو بتلائیں گے۔ اس لیے مجھ کو ان کے ساتھ بلایا ہے۔ آخر انہوں نے ان صحابہ سے پوچھا یہ جو سورت ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ اخیر تک پڑھ ڈالی اس کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب ہم کو اللہ کی طرف سے مدد ملے اور فتح ہو تو ہم اللہ کی تعریف کریں اس سے بخشش چاہیں۔ بعضوں نے کہا ہم نہیں جانتے کیا مطلب ہے بعضوں نے کچھ جواب ہی نہیں دیا (سکوت کیا) اس وقت انہوں نے کہا ابن عباسؓ تو کیا کہتا ہے۔ کہا یہی مطلب ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں انہوں نے کہا تو پھر کیا مطلب ہے۔ میں نے کہا اس سورت میں اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتلایا کہ اب تمہاری وفات کا زمانہ آن پہنچا ہے۔ فتح سے مراد مکہ کی فتح مراد ہے مکہ کا فتح ہونا تمہاری عمر تمام ہونے کی نشانی ہے۔ اب تم اللہ کی طرف اس کی پاکی بیان کرو۔ اس سے بخشش چاہو وہ بڑا معاف کرنے والا ہے حضرت عمرؓ نے کہا ہاں بے شک میں بھی یہی مطلب سمجھتا ہوں[۵]

---

۵ اور رونے لگے اور فرمایا ہر کمال را زوال۔ حضرت عمرؓ نے دین کی ایک بات پوچھ کر ابن عباسؓ کی فضیلت بوڑھوں پر ظاہر کر دی۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے آدم کو علم دے کر بڑی بڑی عمر والے فرشتوں پر اُن کی فضیلت ظاہر کر دی اور ان فرشتوں سے فرمایا آدمؑ کو سجدہ کرو۔ قدر داں بادشاہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ مجھ کو اورنگزیب بادشاہ غازی نور اللہ مرقدہٗ کی ایک حکایت یاد آئی لوگوں نے ان سے شکایت کی کہ علم کی ایسی بے قدری ہو گئی ہے کہ طالب علم اور مولوی فاقہ کشی کر رہے ہیں انہوں نے کہا خیر میں اس کا بندوبست کروں گا۔ عین دربار میں جب سب امراء اور وزراء اور ارکان دولت جمع تھے۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا۔ دو رکعتیں نفل پڑھیں۔ ان میں سہو کیا نماز کے بعد سب حاضرین سے مسئلہ پوچھا۔ وہ لاعلم تھے حکم دیا جو کوئی فقہ اور شریعت کے مسائل نہ جانتا ہو۔ وہ ہمارے دربار میں نہ آئے۔ دوسرے روز سے مولویوں اور طالب علموں کی تلاش شروع ہوئی سب کے سب نوکر رکھ لیے گئے۔ اور ہر ایک امیر اور وزیر نے فقہ پڑھنا شروع کیا۔ بادشاہ کی ادنیٰ توجہ سے وہ وہ کام ہو جاتے ہیں جو دوسروں کی محنت شاقہ سے بھی پورے نہیں ہوتے اگر ہمارے مسلمان بادشاہ اب بھی ذرا سی توجہ فرمائیں تو علم کی رونق ہو جائے کوئی عہدہ یا خدمت جاہل کو نہ دیں خصوصاً دینی خدمات جیسے۔ قاضی محتسب امام وغیرہ باپ کے بعد بیٹے کو کر دیا۔ خواہ وہ لائق ہو یا نالائق۔ یہ رسم بالکل موقوف کر دی جائے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَرْبَةُ الْبَلِيَّةُ۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

ہم سے سعید بن شرجیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے۔ انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح عدوی سے انہوں نے عمرو بن سعید سے (جو یزید پلید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔) کہا وہ مکہ پر فوجیں[1] روانہ کر رہا تھا۔ اے امیر میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا۔ اُس کی صبح کو ارشاد فرمائی تھی میرے کانوں نے خود اس کو سنا۔ اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا میں نے آپ کو یہ حدیث فرماتے وقت اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا (لوگو) مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے نہیں کیا۔ جو کوئی اللہ اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہو۔ اس کو وہاں خون بہانا یا وہاں کا درخت کاٹنا درست نہیں۔ اگر کوئی (میرے بعد) یہ دلیل پکڑے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مکہ میں لڑائی کی۔ اس کو یوں جواب دو۔ کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کو اس کی اجازت دی[2] تم کو تو اجازت نہیں دی۔ اور دیکھو مجھ کو بھی جو وہاں لڑنے کی اجازت ہوئی تو دن کو ایک گھڑی بھر کیلئے۔ پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی ہوگئی جیسے کل تھی۔ جو لوگ حاضر ہیں وہ اس کی خبر ان کو کر دیں جو حاضر نہیں ہیں۔ لوگوں نے ابو شریح سے پوچھا یہ تو کہو کہ عمرو بن سعید (مردود) نے جواب کیا دیا انہوں نے کہا یوں کہنے لگا ابو شریح میں تجھ سے بڑھ کر یہ مسئلہ جانتا ہوں۔ حرم اس شخص کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو یا خون یا خرابہ کر کے بھاگ آیا ہو[3] امام بخاری نے کہا حدیث میں جو خرابہ کا لفظ ہے۔ اس کا معنی بلا (یا چوری ہے)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عطاء بن ابی

۱؎ عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لیے کیونکہ انہوں نے یزید سے بیعت نہیں کی تھی ۱۲ منہ ۲؎ ضرورت تھی مکہ کا شرک سے صاف کرانا منظور تھا ۱۲ منہ ۳؎ اس حدیث کی شرح کتاب العلم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضؓ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

بَابُ ۵۴ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَاِذَا زِدْنَا اَتْمَمْنَا۔

بَابُ ۵۵ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ

رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ جس سال مکہ فتح ہوا۔ فرماتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب بیچنا حرام کیا[۱]۔

باب جب مکہ فتح ہوا تو آپ کا وہاں ٹھہرنا (اقامت کرنا)۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے **دوسری سند** ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے یحییٰ بن ابی اسحٰق سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ہم (مکہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس دن ٹھہرے رہے۔ اور نماز کا قصر کرتے رہے

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن تک مکہ میں رہے دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ (یعنی قصر کرتے رہے[۲])

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب (عبدربن نافع) نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر (فتح مکہ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس دن تک ٹھہرتے رہے نماز کا قصر کرتے رہے۔ ابن عباس نے کہا ہم انیس دن تک جب کہیں ٹھہرتے ہیں تو قصر کرتے رہتے ہیں۔ انیس دن سے زیادہ ٹھہریں تو نماز پوری پڑھتے ہیں۔

باب۔ اور لیث بن سعد نے کہا[۳] مجھ سے یونس نے

---

[۱] یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے شراب پینا حرام کیا ہے۔ ویسے ہی شراب کی تجارت اور سوداگری بھی حرام کی ہے۔ اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو شراب کے گھڑے کے گھڑے اور قرابے کے قرابے لنڈھاتے ہیں۔ پر اگر کوئی ان سے کہ شراب کی دوکان لگاؤ۔ تو نہایت خفا ہوتے ہیں کہتے ہیں۔ شراب بیچنا مسلمانوں کا کام نہیں ہے۔ ارے گدھو۔ شراب پینا تو اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔ اگر تم شراب تیار کر کے بیچتے تو خیر شرعاً گناہ گار ہوتے۔ مگر دنیا کا کچھ فائدہ کما لیتے۔ تم نے نہ تو دین درست کیا۔ نہ دنیا حاصل کی۔ شراب بھی استعمال کی تو انگلستان یا فرانس کی تیار کی ہوئی۔ دنیا بھی گنوائی۔ اور آخرت بھی برباد کی خسر الدنیا والآخرۃ

[۲] قصر کے احکام اوپر کتاب الصلوٰۃ میں بیان ہو چکے ہیں۔ [۳] اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں اور ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ اَبِي جَمِيلَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ اَبُو جَمِيلَةَ اَنَّهُ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي اَبُو قِلَابَةَ اَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْاَلَهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْاَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ اَنَّ اللهَ اَرْسَلَهُ اَوْحَى اِلَيْهِ اَوْ اَوْحَى اللهُ بِكَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ وَكَاَنَّمَا يُقَرُّ فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ فَاِنَّهُ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ اَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ

بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا ان کے منہ پر (شفقت کی راہ سے) ہاتھ پھیرا تھا۔[1]

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سنین ابوجمیلہ سے زہری نے کہا ابوجمیلہ نے یہ حدیث ہم سے اس وقت بیان کی جب ہم سعید بن مسیب کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے ابوجمیلہ یہ کہتے تھے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا جس سال مکہ فتح ہوا۔ آپ کے ساتھ گئے تھے۔[2]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے ایوب نے کہا مجھ سے ابوقلابہ نے کہا عمرو بن سلمہ سے ملو ان سے (یہ قصہ) پوچھو ایوب نے کہا میں عمرو بن سلمہ سے ملا۔ ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہم پانی کے مقام پر رہا کرتے تھے ادھر سے مسافر سوار گذرا کرتے تھے۔ ہم ان سے پوچھتے رہتے تھے کہو لوگوں کا کیا حال ہے اس شخص (یعنی پیغمبر صاحب) کی کیا کیفیت ہے وہ کہتے یہ شخص تو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اس کو بھیجا ہے۔ اللہ اس پر وحی اتارتا ہے۔ یا یوں کہا کہ اللہ نے اس پر یہ وحی بھیجی ہے (قرآن کی آیتیں سناتے) میں اس کو یاد کر لیتا۔ جیسے کوئی میرے سینے میں جما دیتا[3]۔ عرب لوگ[4] مسلمان ہو جانے میں مکہ کی فتح کے منتظر تھے۔ وہ کہتے تھے ابھی خاموش رہو دیکھو اس شخص کی اپنی قوم قریش سے کیسے گذرتی ہے۔ اگر ان پر غالب

۱؎ امام بخاری نے اختصار کے لئے اصل حدیث بیان نہیں کی۔ صرف اسی جملہ پر اکتفا کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا ۱۲ منہ ۲؎ ابن منذہ اور ابن عبدالبر اور ابونعیم نے بھی ان ابوجمیلہ کا صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ انہوں نے حج وداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا ۱۲ منہ

۳؎ چپکا دیتا یا اکٹھا کر دیتا یہ کئی ترجمے اس بنا پر ہیں کہ بعضے نسخوں میں۔ یُغْرٰی فِي صَدْرِي ہے بعضوں میں یُقَرُّ فِي صَدْرِي بعضوں میں یُقْرَاُ فِي صَدْرِي ہے ۱۲ منہ

۴؎ یعنی قریش کے سوا دوسرے عرب ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا وَصَلُّوْا كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْیَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّیْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰی مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ وَكَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّیْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَیِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِیْ قَمِیْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ فَرَحِیْ بِذٰلِكَ الْقَمِیْصِ۔

آیا تب وہ سچا پیغمبر ہے۔ پھر جب مکہ فتح ہوگیا (قریش مغلوب ہو گئے) تو ہر ایک قوم نے چاہا پہلے وہ مسلمان ہو جائے میرے باپ نے بھی اپنی قوم سمیت مسلمان ہونے میں جلدی کی جب وہ (آنحضرتؐ کے پاس ہوکر) آیا تو کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں سچے پیغمبر سے مل کر تمہارے پاس آرہا ہوں۔ آپ نے یہ فرمایا ہے فلاں نماز فلاں وقت پر پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت پر۔ اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے۔ اور جس کو زیادہ قرآن یاد ہو۔ وہ نماز پڑھائے (امام بنے) میری قوم والوں نے دیکھا۔ تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا کیوں کہ میں مسافر سواروں سے سن سن کر بہت یاد کر چکا تھا آخر انہوں نے مجھ کو ہی امام بنایا۔ اس وقت میری عمر چھ سات برس کی تھی ایسا ہوا اس وقت میرے تن پر صرف ایک چادر تھی وہ (بھی ایسی چھوٹی) جب میں سجدہ کرتا تو سمٹ کر رہ جاتی۔ (میرا ستر کھل جاتا) ہماری قوم کی ایک عورت (یہ حال دیکھ کر) لوگوں سے کہنے لگی اپنے امام کے چوتڑ تو ڈھانکو۔ انہوں نے ایک کرتہ میرے لیے بنوایا (قطع کرایا) میں اس سے اتنا خوش ہوا۔ ویسا کسی چیز سے خوش نہیں ہوا [۱]

۳۰۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدٍ اَنْ یَّقْبِضَ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ

مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **دوسری سند** اور لیث بن سعد نے کہا [۲] مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے۔ مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی حضرت عائشہؓ نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (جو کافر مرا تھا)، نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو (مرتے وقت)

---

[۱] اس سے اہلحدیث اور شافعیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے۔ کہ نابالغ لڑکے کی امامت درست ہے۔ جب وہ تمیز دار ہو۔ فرائض اور نوافل سب میں۔ اور اس میں حنفیہ نے اختلاف کیا ہے اور فرائض میں امامت جائز نہیں رکھی۔ ۱۲ منہ۔

[۲] اس کو زہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عُتْبَةَ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِي هٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذٰلِكَ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ

یہ وصیت کی کہ زمعہ بن قیس کی لونڈی کا جو بچہ ہے اس کو لے لیجیو وہ میرا بیٹا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں مکے تشریف لائے۔ تو سعد اس بچے کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آیا سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی (عتبہ) کا بیٹا ہے وہ وصیت کر گیا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ زمعہ کا بیٹا ہے۔ ان کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے آپ نے اس بچہ کو دیکھا۔ تو سب لوگوں نے اس کی صورت عتبہ بن ابی وقاص سے بہت ملتی ہوئی پائی تو جس سے یہ گمان ہوا کہ عتبہ کا نطفہ ہے۔ مگر آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا۔ تو ہی اس بچے کو رکھ۔ وہ تیرا بھائی ہے تیرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی۔ تو آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا۔ تم اس سے پردہ کرو (حالانکہ وہ ان کا بھائی ہوا) ابن شہاب نے کہا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اسی کا ہوتی ہے جس کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور حرام کار کی سزا پتھروں سے مار ڈالنا ہے۔ ابن شہاب نے کہا ابو ہریرہؓ اس حدیث کو پکار پکار کر بیان کرتے تھے۔[52]

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ایک عورت (فاطمہ مخزومیہ) نے غزوہ فتح میں (زیور کی) چوری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کی قوم والے اسامہ بن زید کے پاس گئے چاہتے تھے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کریں (اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے)

---

۵۱ اس کو خود امام بخاری نے کتاب القدر میں وصل کیا ۱۲ منہ

۵۲ یعنی الولد للفراش وللعاہر الحجر کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عروہ نے کہا جب اسامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سفارش کی تو غصہ سے آپ کے چہرے (مبارک) کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا (اسامہ) تو اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے دعا کیجئے اللہ مجھ کو بخش دے۔ (میری خطا معاف کرے) جب شام ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے لئے کھڑے ہوئے۔ پہلے اللہ کی جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر فرمایا امابعد۔ تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے تباہ ہوگئے۔ جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے (سزا نہ دیتے) اور جب کوئی غریب آدمی چوری اس کو (فوراً) سزا دیتے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ آخر آپ نے حکم دیا اس عورت (فاطمہ مخزومیہ) کا ہاتھ کاٹا گیا اس کے بعد اس نے اچھی طرح توبہ کی اور (بنی سلیم کے ایک شخص سے) نکاح کر لیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر وہ عورت اس کے بعد میرے پاس آیا کرتی میں اس کا جو کام ہوتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی[1]

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا مجھ سے مجاشع بن مسعود نے بیان کیا انہوں نے کہا میں اپنے بھائی (مجالد) کو فتح مکہ کے بعد آنحضرت کے پاس لے کر آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے بھائی کو اس لئے لایا ہوں۔ کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لیجئے

[1] امام احمد کی روایت میں ہے۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے آپ نے فرمایا آج تو تو ایسی ہے جیسے اس دن تھی جس دن پیدا ہوئی تھی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِمَا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ الْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ۔

لیجیے۔ آپ نے فرمایا ہجرت کا تو ثواب ہجرت والے لے چکے (یعنی اب ہجرت کا زمانہ گذر گیا) میں نے عرض کیا پھر آپ کس بات پر اس سے بیعت لیں گے۔ آپ نے فرمایا اسلام اور ایمان اور جہاد پر ابوعثمان نہدی نے کہا جب میں مجاشع سے یہ حدیث سن چکا تو اس کے بعد ابو معبد (مجالد) سے ملا۔ وہ (دونوں بھائیوں میں بڑا تھا میں نے اس سے بھی یہ حدیث پوچھی۔ اس نے کہا مجاشع سچ کہتا ہے

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ الْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ۔

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے مجاشع بن مسعود سے انہوں نے کہا۔ میں (اپنے بھائی) ابو معبد کو ہجرت پر بیعت کرانے کو آنحضرت صلی اللہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو مہاجرین کے لیے گزر چکا البتہ میں اسلام اور جہاد پر اس سے بیعت لوں گا ابوعثمان کہتے ہیں۔ اس کے بعد میں ابو سعید سے ملا ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجاشع سچ کہتا ہے۔ اور خالد خلاء نے بھی اس حدیث کو ابوعثمان سے روایت کیا۔ انہوں نے مجاشع سے وہ اپنے بھائی مجالد کو لے کر آئے۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا۔ میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں رہی البتہ جہاد باقی ہے جاکر کوشش کر۔ اگر جہاد مل گیا بہتر ورنہ لوٹ آ اور نضر بن شمیل نے کہا۔ ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا ہم کو ابو بشر نے میں نے مجاہد سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا ہوں) انہوں نے کہا

۱۔ پھر حدیث کو آخر تک۔ بیان کیا اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲۔ اس کو بھی اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

هِجْرَةَ الْيَوْمَ اَوْبَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّیِّ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَاَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ اَحَدُهُمْ بِدِيْنِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يُّفْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ اَظْهَرَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَيْثُ شَآءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِیَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَلَمْ تَحْلِلْ

آج کے دن ہجرت کہاں ہے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر ہجرت کہاں رہی۔ اگلی روایت کی طرح بیان کیا۔

مجھ سے اسحٰق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام ابوعمرو اوزاعی نے انہوں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے انہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے مکہ فتح ہوئے بعد پھر ہجرت نہیں رہی۔

ہم سے اسحٰق بن یزید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام اوزاعی نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا۔ عبید نے حضرت عائشہ سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا اب ہجرت نہیں رہی ہجرت تو یہ تھی کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے آنحضرت کے پاس بھاگ آتا۔ اس کو یہ ڈر تھا کہیں آفت میں نہ پڑ جائے (کافر اس کو نہ ستائیں) اب آج تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا۔ اور مسلمان جہاں چاہے (وہاں رہ کر) اپنے پروردگار کی عبادت کر سکتا ہے۔ البتہ جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو حسن بن مسلم نے خبر دی۔ انہوں نے مجاہد بن جبیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے[1] فرمایا اللہ نے جس دن آسمان اور زمین پیدا کیے۔ اسی دن سے مکہ کو حرمت والا کیا وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرمت والا رہے گا۔ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا[2] اور نہ میرے بعد

---

[1] مجاہد تابعی ہیں تو یہ حدیث مرسل ہوئی۔ مگر امام بخاری نے اس کو کتاب الحج اور کتاب الجہاد میں وصل کیا ہے۔ مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے ۱۲ منہ [2] یعنی کسی کے لیے وہاں لڑنا بھڑنا جائز نہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوْتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ حَلَالٌ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هٰذَا اَوْ نَحْوِ هٰذَا رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کسی کے لیئے حلال ہو گا۔ اور میرے لیئے جو حلال ہوا تو ایک گھڑی کے لیئے۔[۱] وہاں کا جانور نہ چھیڑا جائے۔ وہاں کا کانٹا (درخت) نہ کاٹا جائے۔ وہاں کی گھاس نہ چھیلی جائے۔ وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی نہ اٹھائے۔ جو اس کے مالک کو ڈھونڈھتا رہے۔ اس وقت حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجیئے۔ وہ لوہاروں اور گھروں کے لیئے ضروری ہے۔ آپ خاموش ہو رہے۔ پھر فرمایا مگر اذخر کی اجازت ہے (اس کا کاٹنا درست ہے)

دوسری روایت میں ابن جریج سے (اسی سند سے) ایسی ہی ہے انہوں نے عبدالکریم بن مالک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور ابوہریرہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

بَابٌ ۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

باب جنگ حنین کا بیان[۲]۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ توبہ میں)

فرمانا اور خاص کر حنین کے دن کہ جب تم اپنی تعداد بہت ہونے پر اترا گئے تھے۔ پھر یہ بہت ہونا کچھ تمہارے کام نہ آیا (بھاگ کھڑے ہوئے) اور زمین اس قدر کشادہ ہونے پر تمہارے لیئے تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ موڑ کر بھاگ نکلے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی اتاری۔ آخیر آیت غفور رحیم تک۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ رَاَيْتُ بِيَدِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ شَهِدْتَّ حُنَيْنًا قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) کے ہاتھ پر مار کر نشان دیکھا وہ کہنے لگے یہ مار مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن لگی میں نے پوچھا حنین کی جنگ میں تم شریک تھے انہوں نے کہا میں اس سے پہلے بھی (لڑائیوں میں) شریک تھا

---

[۱] اس کو امام بخاری نے کتاب العلم میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] حنین ایک وادی کا نام ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں۔ وہاں آپ فتح مکہ کے بعد چھٹی شوال کو تشریف لے گئے تھے۔ آپ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ مالک بن عوف نے کئی قبیلے کے لوگ مسلمانوں سے لڑنے کے لیئے اکٹھے کیئے ہیں۔ جیسے ہوازن اور ثقیف وغیرہ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار اور کافروں کی چار ہزار تھی ۱۲ منہ [۳] یہ حدیبیہ میں پہلے شریک ہوئے تھے۔ ۱۲ منہ [۵] کیونکہ ضرورت تھی شرک مٹانا مقصود تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحٰرِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابواسحٰق سے کہا میں نے براء سے سنا ان کے پاس ایک شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا۔ ابو عمارہ (یہ براء کی کنیت ہے) کیا تم حنین کے دن بھاگ نکلے تھے[1]۔ انہوں نے کہا میں تو یہ گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ مسلمانوں میں چند جلد باز لوگ (لوٹ کا مال لینے کے لیے) بڑھے ہوازن کے لوگوں نے ان پر تیروں کی بوچھاڑ کی (وہ بڑے تیرانداز تھے) ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کے نقرہ خچر کی باگ تھامے رہے۔ آپ یہ فرماتے جاتے تھے ؎

میں تو عبدالمطلب کا ہوں پسر ✽ میں ہوں پیغمبر بلاخوف خطر

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوا رُمَاةً فَقَالَ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب سے سنا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کیا تم حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے۔ ہوا یہ تھا کہ ہوازن کے لوگ بڑے تیرانداز تھے[2] آنحضرت نے فرمایا ؎

میں تو عبدالمطلب کا ہوں پسر ✽ میں ہوں پیغمبر بلاخوف و خطر

۳۲۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے سُنا۔ ان سے قیس قبیلے کے ایک (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم حنین کے دن آنحضرت صلعم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا (ہم تو خیر) مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے[3]

[1] جیسے قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ [2] انہوں نے ایک دم مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کی [3] بلکہ آپ میدان میں ثابت قدم رہے اور چار آدمی اور آپ کے ساتھ رہے۔ تین بنی ہاشم کے ۔ اور ایک اور ۔ عباس آپ کے سامنے تھے۔ اور ابوسفیان آپ کی خچر کی باگ تھامے ہوئے تھے عبداللہ بن مسعود آپ کی دوسری طرف تھے ترمذی کی روایت میں ہے کہ سو آدمی بھی آپ کے پاس نہ رہے اور امام احمد اور امام حاکم کی روایت میں ہے ابن مسعود سے کہ سب لوگ بھاگ نکلے صرف اسّی آدمی مہاجرین میں سے آپ کے ساتھ رہ گئے ۱۲ منہ۔

أَمَّا بَعْدُ كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوْا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ قَالَ إِسْرَائِيْلُ وَزُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ۔

ہوا یہ کہ ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز تھے۔ پہلے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو ان کو شکست ہوئی ہم لوگ لوٹ کے مال پر جھک پڑے ہوازن کے لوگوں نے سامنے آکر تیروں کی بوچھاڑ کی ہم بھاگ کھڑے ہوئے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نقرہ خچر پر سوار تھے ابوسفیان بن حارث اس کی باگ تھامے ہوئے تھے آپ یہ فرما رہے تھے ۵ میں ہوں پیغمبر نہیں کچھ جھوٹ ہے۔ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں یوں ہے[۵۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سے اتر پڑے اور دعا مانگی[۵۲]

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے۔ **دوسری سند۔** مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن شہاب) نے محمد بن شہاب سے کہا عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے انہوں نے

[۵۱] اسرائیل کی روایت کو امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا۔ اور زہیر کی روایت کو باب من صف اصحابہ عند الہزیمۃ میں ۱۲ منہ [۵۲] آپ نے فرمایا یا اللہ اپنی مدد اتار۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ کافروں نے آپ کو گھیر لیا۔ آپ خچر پر سے اتر پڑے پھر ایک خاک کی مٹھی لی۔ اور کافروں کے منہ پر ماری اور فرمایا شاہت الوجوہ۔ کوئی کافر باقی نہ رہا جس کی آنکھوں میں مٹی نہ گھسی ہو۔ آخر شکست پا کر سب بھاگ نکلے۔ شاہت الوجوہ کا معنی ان کے منہ برے ہوئے قسطلانی نے کہا یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ ہے چار ہزار کافروں کی آنکھوں پر ایک مٹھی مٹی کا ایسا اثر پڑنا بالکل عادت کے خلاف ہے مترجم کہتا ہے آنحضرت کی شجاعت اور بہادری کو اس معنی سے دریافت کر لینا چاہیے کہ سارے ساتھی بھاگ نکلے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے اور آپ خچر پر سوار میدان میں تنے ہوئے ہیں۔ ایسے موقعوں میں بڑے بڑے بہادروں کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں۔ مگر آپ کا کوئی معجزہ ہم نہ دیکھیں۔ صرف آپ کی صفات اور اخلاق حمیدہ پر غور کریں۔ تب بھی آپ کی پیغمبری میں کوئی شک نہیں رہتا۔ شجاعت ایسی سخاوت ایسی کہ کسی سائل کو محروم نہ کرتے لاکھ روپیہ آیا تو اسی وقت سب کا سب بانٹ دیا۔ ایک روپیہ بھی اپنے لیے نہ رکھا۔ گھر میں ذرا سا سونا رہ گیا تھا۔ تو نماز کا سلام پھیرتے ہی تشریف لے گئے اس کو بانٹ دیا پھر سنتیں پڑھیں قوت اور طاقت ایسی کہ نو بی بیوں سے ایک رات میں صحبت کر آتے۔

صبر اور تحمل ایسا کہ گنوار نے تلوار کھینچ لی۔ مار ڈالنا چاہا۔ یہودیہ نے زہر دے دیا۔ مگر ان کو سزا نہ دی عفت اور پاک دامنی ایسی کہ کسی غیر عورت پر آنکھ تک نہ اٹھائی کیا یہ صفات کسی ایسے بشر میں ہو سکتے ہیں۔ جو مؤید من عند اللہ یا پیغمبر یا ولی نہ ہو۔ اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ کی سیرت اور سوانح عمری کو پڑھ کر پھر آپ کی نبوت میں شک کرے۔ معلوم ہوا کہ اس کو عقل سے کوئی واسطہ نہیں ہے ایک جاہل ناتربیت یافتہ قوم میں ایسی جامع کمالات اور مہذب اور صاحب علم اور معرفت کا وجود بغیر تائید الٰہی اور تعلیم خداوندی کے محض ناممکن ہے۔ کیا وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤد تو پیغمبر ہوں اور حضرت محمدؐ پیغمبر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو انصاف اور سمجھ دے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ

کہا جب ہوازن کے ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ مسلمان ہو گئے تھے (جنگ حنین کے بعد) اور انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دیے جائیں تو آپ (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ کتنے لوگ ہیں[۵۱] اور دیکھو مجھے سچی بات بہت پسند ہے۔ تم ایک چیز اختیار کر لو۔ یا تو اپنے قیدی لے لو۔ یا مال لے لو۔ اور میں نے اسی خیال سے[۵۲] دیر کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک ان لوگوں کے منتظر رہے جب طائف سے لوٹے (مال غنیمت تقسیم نہیں کیا۔) خیر جب ان کو معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (دونوں چیزیں دینے والے نہیں) ایک ہی چیز دیں گے۔ تو کہنے لگے۔ اچھا ہمارے قیدی واپس کر دیجئے (مال گیا تو گیا) اس وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے۔ پہلے جیسی چاہئیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد۔ تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے آئے ہیں (مسلمان ہو کر) میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی واپس کر دوں جو کوئی خوشی سے ایسا کرے بہتر ہے اور جس کو پسند نہ ہو اس کا حق قائم رہے گا۔ اور سب سے پہلی لوٹ جو اللہ ہم کو دے گا۔ ہم اس میں سے اس کا معاوضہ کر دیں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے اس پر راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا (تم لوگ بہت ہو) معلوم نہیں کون راضی ہے کون راضی نہیں۔ ایسا کرو اس وقت تو جاؤ۔ اور تمہارے نقیب اپنے اپنے لوگوں سے دریافت

۵۱؎ یعنی میں کچھ اکیلا نہیں ہوں کہ تمہاری لوٹ واپس کر دوں۔ میرے ساتھ بہت لوگ ہیں۔ ان سب کا حق اس لوٹ میں ہے۔ ۱۲ منہ

۵۲؎ کہ تم شاید مسلمان ہو کر آجاؤ لوٹ کا مال بانٹنے میں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ،

۳۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۳۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا

کر کے ان کی رضامندی کا حال ہم سے بیان کریں یہ سن کر لوگ چلے گئے ان کے نقیبوں نے اس باب میں ان سے گفتگو کی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے بیان کیا کہ وہ خوشی سے قیدی پھیر دینے پر راضی ہیں۔ انہوں نے اجازت دی ابن شہاب نے کہا ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہم کو پہنچا۔

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے حضرت عمرؓ نے بیان کیا یا رسول اللہ دوسری سند مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب ہم جنگ حنین سے لوٹ کر آئے تو حضرت عمرؓ نے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک اعتکاف کی مانی تھی کیا اس کا پورا کرنا ضروری ہے، آپ نے فرمایا (بیشک) پورا کرو بعضوں نے (احمد بن عبدہ نے) اس روایت کو حماد بن زید سے یوں روایت کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (موصولاً) روایت کیا[2]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے انہوں نے کثیر بن عمرو سے انہوں نے ابو محمد (نافع بن عباس) سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے کہا جس سال حنین کی لڑائی ہوئی ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے

۱؎ یعنی عبداللہ بن مبارک کی طرح اس کو موصولاً روایت کیا نہ مرسلاً جیسے محمد بن فضل نے احمد بن عبدہ کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

۲؎ جریر کی روایت کو امام مسلم نے اور حماد بن سلمہ کی بھی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

التقينا كانت للمسلمين جولة فرأيت
رجلا من المشركين قد علا رجلا من
المسلمين فضربته من ورائه على
حبل عاتقه بالسيف فقطعت الدرع
وأقبل علي فضمني ضمة وجدت منها
ريح الموت ثم أدركه الموت
فأرسلني فلحقت عمر فقلت ما بال
الناس قال أمر الله عز وجل ثم رجعوا
وجلس النبي صلى الله عليه وسلم فقال
من قتل قتيلا له عليه بينة فله
سلبه فقلت من يشهد لي ثم
جلست قال ثم قال النبي صلى الله
عليه وسلم مثله فقمت فقلت من
يشهد لي ثم جلست قال ثم قال
النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقمت
فقال ما لك يا أبا قتادة فأخبرته
فقال رجل صدق وسلبه عندي
فأرضه مني فقال أبو بكر لا
ها الله إذا لا يعمد إلى أسد من
أسد الله يقاتل عن الله ورسوله
صلى الله عليه وسلم فيعطيك سلبه
فقال النبي صلى الله عليه وسلم
صدق فأعطه فأعطانيه فابتعت

جب کافروں سے مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمان ذرا ڈگمگا گئے (یعنی آگے پیچھے ہوگئے[۵۱]) میں نے ایک مشرک کو دیکھا (نام نامعلوم) جو ایک مسلمان پر غالب آگیا تھا۔ (نام نامعلوم) میں (یہ حال دیکھ کر) پیچھے سے گیا۔ اور مشرک کے مونڈھے کی رگ پر ایک تلوار لگائی اس کی زرہ کاٹ ڈالی[۵۲] اس نے کیا کیا (اس مسلمان کو چھوڑ کر) مجھ کو آ دبایا کمبخت نے ایسا دبایا گویا موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی پھر (مجھ کو چھوڑ کر) خود ہی مرگیا میں حضرت عمر سے ملا ان سے پوچھا یہ مسلمانوں کو کیا ہوگیا (بھاگ کیوں نکلے) انہوں نے کہا اللہ کا حکم[۵۳] بعد اس کے مسلمان لوٹے[۵۴] پھر جنگ کے بعد آنحضرتؐ صلعم بیٹھے اور (ن) فرمایا جس نے کسی کافر کو مارا ہو اس کا سامان اسی کو ملے گا میں نے (اپنے دل میں) کہا میری گواہی کون دے گا (میں نے اس کافر کو مارا) یہ سمجھ کر میں بیٹھ رہا (میں نے آنحضرت کے سامنے اپنا حق بیان کیا) پھر آپ نے دوبارہ یہی فرمایا میں کھڑا ہوا اور (دل میں) کہنے[۵۵] لگا میری گواہی کون دے گا یہ سمجھ کر میں بیٹھ رہا پھر آپ نے (تیسری مرتبہ) بھی فرمایا (مجھ کو ولولہ آیا میں کھڑا ہوگیا اس وقت آنحضرتؐ نے (میرا بار بار کھڑا ہونا دیکھ کر) مجھ سے پوچھا ارے ابوقتادہ کیا حال ہے میں نے سارا قصہ بیان کیا۔ ایک شخص (اسود بن خزاعی اسلمی) کہنے لگا یارسول اللہ ابوقتادہ سچ کہتا ہے۔ اس کافر کا سامان میرے پاس ہے آپ ابوقتادہ کو راضی کر دیجیے (وہ سامان مجھ سے نہ لے) یہ سن کر ابوصدیق نے عرض کیا واہ واہ خدا کی قسم آنحضرت کبھی ایسا نہیں کرنے کے خدا کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو اللہ اور رسول کی طرف سے لڑتا ہے حق دبا کر تجھ کو دلا دیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ

[۵۱] ابوقتادہ نے کنایہ کے طور پر کہا ہے کہ مسلمان بھاگ نکلے ۱۲ منہ [۵۲] زرہ کٹ کر تلوار مونڈھے تک پہنچی اس کا ہاتھ کٹ گیا ۱۲ منہ [۵۳] یعنی تقدیر میں ایسا ہی تھا ۱۲ منہ [۵۴] کافروں پر حملہ کیا ان کو شکست دی ۱۲ منہ [۵۵] کہ میں نے ایک کافر کو مارا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

صَدَقَ فَاَعْطِهِ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاٰخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَخْتِلُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ لِيَقْتُلَهٗ فَاَسْرَعْتُ اِلَى الَّذِيْ يَخْتِلُهٗ فَرَفَعَ يَدَهٗ لِيَضْرِبَنِيْ وَاَضْرِبُ يَدَهٗ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ اَخَذَنِيْ فَضَمَّنِيْ ضَمًّا شَدِيْدًا حَتّٰى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ بَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَتَلْتُهٗ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَاِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيْلٍ قَتَلَهٗ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ لِاَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيْلِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَشْهَدُ لِيْ فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِيْ فَذَكَرْتُ اَمْرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ

سچ کہتے ہیں (ایسا کبھی نہیں ہو سکتا) وہ سامان ابو قتادہ کے حوالے کر۔ خیر اُس نے وہ سامان مجھ کو دیدیا۔ میں نے اس کے بدل بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو میں نے اسلام کے زمانہ میں پیدا کیا اور لیث بن سعد نے کہا[1] مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن کثیر افلح سے۔ انہوں نے ابو محمد سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے کہا ابو قتادہ کہتے تھے حنین کے دن ایسا ہوا میں نے ایک مسلمان کو دیکھا جو ایک مشرک سے لڑ رہا تھا۔ پیچھے سے ایک دوسرا مشرک آیا دھوکا دیکر یہ چاہتا تھا کہ اس مسلمان کو مارے۔ میں یہ حال دیکھ کر اس دوسرے مشرک کی طرف جو دھوکا دینا چاہتا تھا جھپٹا اس نے مجھ کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا لیکن میں نے اس کے ہاتھ پر وار کیا اور ہاتھ ہی صاف کر دیا (کاٹ دیا) اس نے کیا کیا مجھ کو دبا کر ایسا بھینچا میں ڈر گیا (اب میں مرتا ہوں) پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا (یا الگ ہو کر بیٹھ گیا اس کا زور کم ہو گیا (کیوں کہ خون بہہ رہا تھا) میں نے اس کو دھکیل دیا۔ پھر مار ڈالا۔ ادھر یہ حال ہوا کہ مسلمان بھاگ نکلے۔ میں بھی ان کے ساتھ بھاگا۔ دیکھتا کیا ہوں حضرت عمرؓ لوگوں میں (جمے ہوئے) ہیں۔ میں نے پوچھا یہ مسلمانوں کو کیا ہو گیا انہوں نے کہا کیا ہو گیا اللہ کی مرضی۔ اس کے بعد (حضرت عباسؓ کے آواز دینے پر) مسلمان لوٹے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گئے۔ آپ نے فرمایا جو شخص گواہی سے یہ ثابت کر دے کہ اس نے فلاں کافر کو مارا ہے تو اس کا سامان وہی لے۔ میں نے جس کافر کو مارا تھا اس کے مارنے کے گواہ ڈھونڈنے کو میں کھڑا ہوا۔ میں نے دیکھا تو کوئی گواہ نہ ملا۔ آخر میں پھر بیٹھ گیا۔ پھر میرے دل میں یہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض تو کر دوں

[1] اس کو خود امام بخاریؒ نے احکام میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ جُلَسَائِہٖ سِلَاحُ ھٰذَا الْقَتِیْلِ الَّذِیْ یَذْکُرُ عِنْدِیْ فَاَرْضِہٖ مِنْہُ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ کَلَّا لَا یُعْطِہٖ اُصَیْبِغَ مِنْ قُرَیْشٍ وَّیَدَعَ اَسَدًا مِّنْ اُسْدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَدَّاہُ اِلَیَّ فَاشْتَرَیْتُ مِنْہُ خِرَافًا فَکَانَ اَوَّلَ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ فِی الْاِسْلَامِ

میں نے سارا حال آپ سے بیان کیا یہ سن کر جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے ان میں سے ایک شخص کہنے لگا ابوقتادہ جس کافر کا مارنا بیان کرتے ہیں اس کا سامان میرے پاس ہے آپ ابوقتادہ کو راضی کر دیجئے اور سامان مجھ کو دلا دیجئے۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ آپ قریش کے ایک بجو یا ایک چڑیا کو تو سامان دلا دیں اور خدا کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم کر دیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت میں لڑتا ہے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے۔ اور وہ سامان مجھ کو دلا دیا۔ میں نے اس کو بیچ کر ایک باغ خریدا یہ پہلی جائداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی۔

بَابُ غَزْوَۃِ اَوْطَاسٍ

باب غزوہ اوطاس کا بیان[1]

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰی جَیْشٍ اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّۃِ فَقُتِلَ دُرَیْدٌ وَّھَزَمَ اللّٰہُ اَصْحَابَہٗ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَبَعَثَنِیْ مَعَ اَبِیْ عَامِرٍ فَرُمِیَ اَبُوْ عَامِرٍ فِیْ رُکْبَتِہٖ رَمَاہُ جُشَمِیٌّ بِسَھْمٍ فَاَثْبَتَہٗ فِیْ رُکْبَتِہٖ فَانْتَھَیْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَنْ رَمَاکَ فَاَشَارَ اِلٰی

ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے۔ انہوں نے ابوبردہ سے۔ انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین کی جنگ سے فارغ ہوئے۔ تو انہوں نے ابوعامر اشعری (عبید بن سلیم) کو (جو ابوموسیٰ اشعری کے چچا تھے) سردار کر کے ایک لشکر دے کر اوطاس کی طرف بھیجا وہاں درید بن صمہ (کافروں کے سردار) سے مقابلہ ہوا درید مارا گیا[2] اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔ ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھی ابوعامر کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ اتفاق سے ان کے گھٹنے پر زخم آیا۔ ایک جشمی[3] شخص نے ان کو تیر مارا۔ تیر ان کے گھٹنے میں گھسا دیا۔ میں ان کے پاس گیا۔ پوچھا چچا میاں یہ تیر

[1] اوطاس ایک وادی ہے ہوازن کے ملک میں۔ یہ جنگ حنین کے بعد ہوئی۔ ہوا یہ تھا کہ ہوازن کے لوگ بھاگ کر کچھ تو اوطاس کی طرف گئے کچھ طائف کی طرف تو اوطاس پر آپ نے ابوعامر اشعری کو سردار کر کے لشکر بھیجا اور طائف کی طرف بذات خود تشریف لے گئے۔

[2] اس کو ربیعہ بن رفیع یا زبیر بن عوام نے قتل کیا ۱۲ منہ [3] بنی جشم ایک قبیلہ ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي
رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا
رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ
لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا
ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ
لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ قَالَ
فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا
مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ
لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ
عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ
فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ
قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ
فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ
قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ
فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَ

کس نے مارا انہوں نے اس جشمی شخص کو اشارے سے بتلایا۔ اور کہنے لگے یہی شخص میرا قاتل ہے۔ میں چلا اور اس کے پیچھے لگا۔ اس نے جب مجھ کو دیکھا تو بھاگا۔ میں اس کے پیچھے ہوا۔ میں یہ کہتا جاتا تھا ارے (نامرد) بے حیا ٹھہرتا کیوں نہیں۔ آخر وہ ٹھہر گیا اور مجھ میں اس میں تلوار کے دو وار ہوئے۔ میں نے اس کو مار ڈالا۔ پھر ابو عامر کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا اللہ نے تمہارے مارنے والے کو قتل کرا دیا۔ انہوں نے کہا اب یہ تیر تو نکال میں نے وہ تیر نکالا تو زخم سے پانی بہہ نکلا۔ ابو عامر کہنے لگے میرے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کرنا۔ اور کہنا میرے لیے دعا فرمائیے۔ اور ابو عامر نے اپنا قائم مقام مجھ کو کر دیا اور تھوڑی دیر زندہ رہے پھر انتقال کیا جب میں جنگ سے لوٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ دیکھا تو آپ گھر میں، ایک بان کی چارپائی پر تشریف رکھتے ہیں۔ اس پر بستر بھی نہیں، ہے [1] بانوں کے نشان آپ کی پشت مبارک اور پہلوؤں میں پڑ گئے ہیں [2] میں نے اپنا حال اور ابو عامر کا حال سب بیان کیا میں نے یہ بھی عرض کیا کہ ابو عامر نے آپ سے دعا کی درخواست کی ہے آپ نے پانی منگوایا وضو کیا۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور دعا کی یا اللہ عبید بن عامر کو بخش دے۔ آپ نے اتنے ہاتھ اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی پھر یوں دعا کی یا اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنے بہت بندوں سے بڑھ کر (یعنی زیادہ مرتبے والا) کیجیو میں نے عرض کیا۔ میرے لیے بھی تو دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا یا اللہ عبد اللہ بن قیس (یعنی ابو موسیٰ) کے

[1] یہی صحیح ترجمہ ہے گو حدیث میں وعلیہ فراش ہے مگر اس میں غلطی ہوئی ہے ما نافیہ چھوٹ گیا ہے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اس طرح سے زندگی بسر کی اگر چاہتے تو اپنے لیے نہایت اور عمدہ اور نرم بچھونا تیار کر لیتے۔ کیا ان حالات کو بھی دیکھ کر کوئی آپ کی نبوت میں شک کر سکتا ہے زہد کا یہ حال عبادت کا یہ حال کہ راتوں کو نماز پڑھتے پاؤں سوج جاتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِيْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰى لِاَبِيْ مُوْسٰى،

گناہ بخش دے اور قیامت کے دن اس کی عزت کی جگہ (بہشت میں) لے جا۔ ابوبردہ کہتے ہیں آپ نے دو دعائیں کیں۔ ایک ابوعامر کے لیے اور ایک ابوموسیٰ کے لیے۔

بَابُ ۵۸ غَزْوَةِ الطَّائِفِ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ قَالَهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ،

باب غزوہ طائف کا بیان جو شوال ۸ھ میں ہوا[۱] یہ موسیٰ بن عقبہ نے (اپنے مغازی میں) بیان کیا۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَلْمُخَنَّثُ هِيْتٌ،

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہؓ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میرے پاس اس وقت ایک ہیجڑا بیٹھا تھا۔ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا۔ عبداللہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے تم کو طائف فتح کرا دیا تو تم غیلان کی بیٹی (بادیہ) کو لے لینا (کیا موٹی گبدی عورت ہے سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بٹیں اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے۔ تو آٹھ بٹیں دکھلائی دیتی ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہیجڑے آئندہ تمہارے پاس نہ آئیں۔ ابن عیینہ نے کہا اور ابن جریج نے کہا۔ اس ہیجڑے کا نام ہیت تھا[۲]

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ،

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے یہی حدیث اتنا زیادہ ہے کہ آپ ان دنوں طائف کو گھیرے ہوئے تھے۔

---

[۱] طائف ایک بستی ہے مکہ سے تین منزل پر اس کو طائف اس لیے کہتے ہیں کہ طوفان میں پانی کے اوپر تیرتی رہی یا حضرت جبریل نے اس کو ملک شام سے لے کر کعبہ کے گرد طواف کرایا۔ بعضوں نے کہا اس کے گرد ایک دیوار بنائی گئی تھی۔ اس لیے اس کا نام طائف ہوا۔ یہ صدف کے ایک شخص نے بنوائی تھی۔ جو حضرموت میں خون کر کے بھاگ آیا تھا اور مسعود بن معتب وہاں کے رئیس کے پاس اس نے پناہ لی تھی۔ ۱۲ منہ

[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مدینہ سے نکال دیا۔ پھر بہت بوڑھا ہو گیا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں اجازت دی کہ ہر جمعہ مدینہ میں آن کر بھیک وغیرہ مانگ لے کر اپنے مقام پر چلا جایا کرے۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْاَعْمٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّآئِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ الْخَبَرَ كُلَّهُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے - انہوں نے ابو العباس شاعر سے جو اندھا تھا (اس کا نام سائب بن فروخ تھا) اس نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے - انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن کا کچھ نقصان نہیں کیا[1] - آخر آپ نے فرمایا ہم کل یہاں سے لوٹ جائیں گے - یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا - وہ کہنے لگے واہ واہ ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں اور طائف کو فتح نہ کریں ایک بار راوی نے یوں کہا ہم یہاں سے لوٹ جائیں اور طائف فتح نہ کریں (یہ کیونکر ہو سکتا ہے) آپ نے فرمایا اچھا صبح کو جنگ کرو - صبح ہوئی اور مسلمان لڑے گئے تو زخمی ہوئے[2] پھر آپ نے فرمایا: اللہ چاہے تو کل ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے - یہ سن کر لوگ خوش ہوئے[3] آنحضرتؐ ہنس دیئے - ایک بار سفیان نے یوں کہا آپؐ مسکرا دیئے - امام بخاریؒ نے کہا حمیدی نے کہا ہم سے یہ ساری حدیث سفیان بن عیینہ نے بیان کی -

۳۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّآئِفِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا - کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا - ہم سے شعبہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے سعد وہ شخص تھے جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور میں نے ابو بکرہ سے بھی سنا وہ طائف

[1] بلکہ الٹا مسلمانوں کا نقصان ہوا - طائف والے قلعہ کے اندر تھے اور ایک برس کا ذخیرہ انہوں نے اس میں رکھ لیا تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھارہ دن یا پچیس[25] دن یا ستر دن یا چالیس دن تک اس کا محاصرہ کئے رہے - کافر قلعہ کے اندر سے مسلمانوں پر تیر چلاتے تھے اور لوہے کے ٹکڑے گرم کر کر کے پھینکتے تھے - کئی مسلمان شہید ہوئے - آپ نے نوفل بن معاویہ سے مشورہ لیا - انہوں نے کہا یہ لوگ تو لومڑی کی طرح ہیں جو اپنے بل میں گھس گئی ہے اگر آپ یہاں ٹھہرے رہیں گے تو لومڑی پکڑ پائیں گے - اگر چھوڑ دیں گے تو لومڑی آپ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتی ۱۲ منہ - [2] لوگوں کا حال دیکھ کر کہ پہلے تو لڑائی کے اور قلعہ فتح کرنے کے شائق تھے جب زخمی ہوئے اور تکلیف اٹھائی تو اب روانہ ہو جانا پسند کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] اور قلعہ والوں کا کچھ بگاڑ نہ کر سکے وہ آڑ میں تھے ۱۲ منہ [3] اور کل انہوں نے برا مانا تھا ۱۲ منہ

فِیْ اُنَاسٍ فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ وَقَالَ ھِشَامٌ وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ اَوْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَّ اَبَا بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَھِدَ عِنْدَکَ رَجُلَانِ حَسْبُکَ بِھِمَا قَالَ اَجَلْ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَاَوَّلُ مَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنَزَلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الطَّائِفِ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَۃِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کے قلعہ کی دیوار پر کئی آدمیوں کے ساتھ چڑھ گئے تھے (پھر لٹک کر اتر آئے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ گئے یہ دونوں صاحب (یعنی سعد[1] اور ابوبکرہؓ) کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنے اصلی باپ کے سوا جان بوجھ کر اور کسی کا بیٹا بنے تو اس پر بہشت حرام ہے اور ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے ابو العالیہ سے یا ابو عثمان نہدی سے (راوی کو شک ہے) انہوں نے کہا میں نے سعد اور ابوبکرہ صحابیوں سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم نے کہا میں نے ابو العالیہ یا عثمان سے کہا تمہارے سامنے تو دو شخصوں نے اس حدیث کی گواہی دی اور کیسے دو شخص صحابی یہ گواہی تو بالکل کافی ہے انہوں نے کہا ہاں ان دونوں میں ایک تو وہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا اور دوسرے (یعنی ابوبکرہ) وہ ہیں جو تئیسویں آدمی تھے۔ ان لوگوں میں جو طائف کے قلعہ سے اتر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے[2]

ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے۔ انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ جعرانہ میں اترے ہوئے تھے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے[3] بلال آپ کے ساتھ تھے اس وقت ایک گنوار (نام نامعلوم) آپ

---

[1] یعنی سعد بن ابی وقاصؓ ۱۲ منہ۔ [2] حافظ نے کہا یہ ہشام کی تعلیق مجھ کو موصولاً نہیں ملی اور اسی سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اگلی روایت کی تفصیل ہو جائے۔ اس میں مجملاً یہ مذکور تھا کہ کئی آدمیوں کے ساتھ قلعہ پر چڑھ گئے تھے۔ اس میں بیان ہے کہ وہ تئیس آدمی تھے ۱۲ منہ۔ [3] یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ مکہ اور طائف کے درمیان چونکہ جعرانہ وہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيهِ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ

پاس آیا کہنے لگا آپ نے جو مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ وہ پورا کیجئے۔ آپ نے فرمایا خوش ہو جا۔ اس نے کہا یہ کیا بات آپ اکثر یہی فرماتے رہتے ہیں خوش ہو جا یہ سن کر معلوم ہوا جیسے آپ غصے ہیں بلال اور ابو موسیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا اس گنوار نے خوش خبری قبول نہیں کی۔ تم قبول کرو۔ ان دونوں نے کہا ہم کو قبول ہے[۵] پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے۔ اور کلی بھی کی پھر (بلال اور ابو موسیٰ سے) فرمایا دونوں یہ پانی پیو۔ اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو۔ اور خوش ہو جاؤ دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ اتنے میں ام المومنین ام سلمہؓ نے پردے کے پیچھے سے پکارا۔ تھوڑا پانی اپنی ماں کے لئے بھی رہنے دو۔ انہوں نے کچھ پانی بچا کر ان کو بھی دیا۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن علیہ نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا۔ مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی۔ ان سے صفوان بن یعلےٰ بن امیہ نے بیان کیا کہ ان کے والد یعلےٰ کہتے تھے مجھ کو آرزو تھی کہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی اتر رہی ہو۔ پھر ایسا اتفاق ہوا۔ آپ جعرانہ میں تھے۔ اور ایک کپڑے کا سایہ آپ پر کر دیا گیا۔ اس میں آپ کے کئی اصحاب بھی تھے۔ اتنے میں ایک گنوار اپنے جبے میں خوشبو لیتھڑے ہوئے آیا۔ اور آپ سے فرمایا کہ یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص عمرے کا احرام ایسے جبے میں باندھے جس میں وہ خوشبو (احرام سے پہلے) لیتھڑ چکا تھا،

[۵] شاید اس گنوار سے آپ نے کچھ روپیہ پیسے یا لوٹ کا مال دینے کا وعدہ فرمایا ہوگا جب وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا مال کی کیا حقیقت ہے۔ بہشت تجھ کو مبارک ہو لیکن بدقسمتی سے اس گنوار نے یہ نعمت ابدی قبول نہ کی اور بے ادب یوں کہنے لگا کہ آپ اکثر ایسا ہی فرمایا کرتے ہیں آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور ابو موسیٰ اور بلال کو یہ نعمت سرفراز ہوئی یہ ہے تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را ۱۲ منہ [۶] اس حدیث کی مناسبت باب سے اس فقرے سے نکلتی ہے کہ آپ جعرانہ میں اترے ہوئے تھے کیونکہ جعرانہ میں غزوہ طائف میں ٹھہرے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ،

حضرت عمرؓ نے یعلی کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ (آپ پر وحی اترنا) دیکھو، یعلی آئے اور اپنا سر اس کپڑے کے اندر ڈال دیا (غور با؟) کھڑے رہے، دیکھا تو آنحضرت کا چہرہ سرخ ہوگیا ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں ایک گھڑی تک یہی حال رہا اس کے بعد یہ حالت موقوف ہوئی آپ نے پوچھا وہ (گنوار) کہاں گیا جس نے عمرے کا مسئلہ ابھی پوچھا تھا لوگ اس کو ڈھونڈھ کر لائے آپ نے فرمایا تو ایسا کر جو خوشبو تیرے کپڑے میں لگی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال[1] اور جبہ اتار کر پھینک دے پھر عمرے میں وہی کام کرتا رہ جو تو حج میں کرتا ہے (جیسے طواف وسعی وغیرہ)

۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بِي كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ مَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم سے، انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم (مازنی)[2] سے انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے حنین کی جنگ میں آپ کو لوٹ کا مال عنایت فرمایا تو آپ نے وہ مال ان لوگوں کو یا جن کا دل ملانا منظور تھا۔ اور انصار کو کچھ نہیں دیا انصار کو ذرا رنج ہوا کہ اور لوگوں کو مال ملا ان کو ملا نہیں آپ نے خطبہ سنایا فرمایا انصار لوگو کیا تم پہلے گمراہ نہ تھے پھر اللہ نے میری وجہ سے تمہارے دل ملا دیئے[3] اور تم محتاج نہیں تھے اللہ نے میری وجہ سے تم کو مالدار کر دیا جب آپ کوئی فقرہ فرماتے تو انصار کہتے، اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بہت احسان ہے آپ نے فرمایا تم اللہ کے

[1] اس حدیث کی بحث کتاب الحج میں گذر چکی ہے قسطلانی نے کہا حجۃ الوداع کی حدیث اس کی ناسخ ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عائشہ نے احرام باندھتے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی ۱۲ منہ

[2] یہ مشہور صحابی ہیں کہتے ہیں مسیلمہ کذاب کو انہی نے مارا تھا واقعہ حرہ میں ۶۳ھ میں یزید پلید کے لشکر والوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۱۲ منہ

[3] آپ نے یہ قریش کے ان لوگوں کو دیا جو نو مسلم تھے ابھی ان کا اسلام مضبوط نہیں ہوا تھا جیسے ابوسفیان سہیل حویطب حکیم بن حزام ابو السنابل، صفوان بن امیہ، عبدالرحمٰن بن یربوع وغیرہم ۵۴ اور اوس اور خزرج میں محبت ہوگئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

۳۳۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ

رسول کو جواب کیوں نہیں دیتے آپ جب کچھ فرماتے تو انصار یہی کہتے اللہ اور اس کے رسول کا احسان (ہم پر) بہت ہے آپ نے فرمایا نہیں تم بھی یہ کہہ سکتے ہو (اپنا احسان جتا سکتے ہو کہ) آپ ہمارے پاس اس حال میں آئے تھے[1] بھلا تم کو یہ پسند نہیں کہ دوسرے اونٹ وغیرہ لے کر (اپنے گھروں کو) جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر اپنے گھروں میں جاؤ۔ دیکھو اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی (میں مکے کا رہنے والا نہ ہوتا) تو میں بھی ایک انصاری آدمی ہوتا اور (انصار سے مجھ کو اتنی الفت ہے) اگر دوسرے لوگ ایک نالے یا رستے میں چلیں اور انصار ایک نالے یا رستے میں تو میں لوگ

انصار کے نالے یا رستے میں چلوں۔ انصار میرے استر ہیں اور دوسرے مسلمان ابرہ ہیں[2] دیکھو انصاریو! میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی[3] تم جب تک قیامت میں حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر کئے رہنا۔

مجھ سے عبداللہ محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام (بن یوسف صنعانی) نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی۔ انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے ہوازن کے مال اپنے پیغمبر کو (جنگ حنین میں) عطا فرمائے تو آپ نے (قریش کے) بعضے لوگوں کو سو سو اونٹ دینا شروع کئے۔ اس پر انصار کے کچھ لوگوں نے کہا اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کا خون ٹپک رہا ہے انس نے کہا

[1] دوسری روایت میں یوں ہے تم یہ کہہ سکتے ہو کہ آپ کی بات کا کوئی تصدیق کرنے والا نہ تھا ہم نے آپ کی تصدیق کی آپ کا کوئی مددگار نہ تھا۔ ہم نے آپ کی مدد کی۔ آپ کو کہیں رہنے کا ٹھکانہ نہ تھا ہم نے ٹھکانا دیا اور بیشک اگر تم ایسا کہو تو صحیح ہے انصار نے یہی کہا نہیں اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر احسان ہے ۱۲ منہ۔ [2] استر نیچے کا کپڑا جو بدن سے لگا رہتا ہے ابرہ اوپر کا کپڑا ۱۲ منہ [3] حاکم اور رئیس دوسروں کو حکومت دیں گے تم کو محروم رکھیں گے ۱۲ منہ [4] حاکم وقت سے جنگ اور فساد نہ کرنا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم بمقالتهم فارسل الى الانصار فجمعهم في قبة من ادم ولم يدع معهم غيرهم فلما اجتمعوا قام النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما حديث بلغني عنكم فقال فقهاء الانصار اما رؤساؤنا يا رسول الله فلم يقولوا شيئا واما ناس منا حديثة اسنانهم فقالوا يغفر الله لرسول الله صلى الله عليه وسلم يعطي قريشا ويتركنا وسيوفنا تقطر من دمائهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم فاني اعطي رجالا حديثي عهد بكفر اتألفهم اما ترضون ان يذهب الناس بالاموال وتذهبون بالنبي صلى الله عليه وسلم الى رحالكم فوالله لما تنقلبون به خير مما ينقلبون به قالوا يا رسول الله قد رضينا فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم ستجدون اثرة شديدة فاصبروا حتى تلقوا الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فاني على الحوض قال انس فلم يصبروا۔

۳۳۳ - حدثنا سليمن بن حرب حدثنا شعبة عن ابي التياح عن انس قال لما كان يوم فتح مكة قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائم بين قريش

انصار کی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گئی آپ نے ان کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک ڈیرے میں اکٹھا کیا انصار کے سوا دوسرے لوگ وہاں کوئی نہ رہے جب سب جمع ہو چکے تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچی انصار میں جو سمجھ دار لوگ تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں جو معتبر لوگ ہیں انہوں نے ایسا نہیں کہا چند نوجوان بچوں نے ایسی باتیں کیں (یہ ان کی نادانی تھی) کہنے لگے اللہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں اور ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی تازہ مسلمان ہوئے ہیں ان کا دل ملاتا ہوں (کہیں پھر کافر نہ ہو جائیں) کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے (لوگ مال دولت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ۔ قسم خدا کی تم جو لے کر جاتے ہو وہ کہیں اس سے بہتر ہے جس کو وہ لے کر جاتے ہیں انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم راضی ہیں (ہم کو کوئی شکایت نہیں) آپ نے فرمایا دیکھو تم قریب میں بڑی حق تلفی دیکھو گے[1] تم اللہ اور رسول سے ملنے تک صبر کیے رہنا میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر ہوں گا وہاں تم سے ملوں گا) انس نے کہا پھر انصار سے صبر نہ ہو سکا[2]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح (یزید بن حمید) سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جس زمانہ میں مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی) لوٹ قریش کے لوگوں میں بانٹی یہ حال دیکھ کر

---

[1] اوروں کو عہدے ملیں گے تم محروم رہو گے ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعضے انصار نے خلافت میں شرکت چاہی جیسے سعد بن عبادہ وغیرہ نے مگر اکثر انصار صبر کیے رہے اور بخوشی قریش کے خلفاء سے بیعت کر لی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ۔

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقَى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انصار کو غصہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کا غصہ فرو کرنے کے لیے) فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ دنیا کا مال واسباب لے کر (اپنے گھروں کو) جائیں اور تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ انہوں نے عرض کیا بیشک ہم اس کو پسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر (دوسرے) لوگ ایک نالے[1] یا ایک رستے کی طرف جائیں[2] تو میں انصار ہی کے نالے یا رستے کیطرف چلوں

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد سمان نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے کہا ہم کو ہشام بن زید بن انس نے خبر دی انہوں نے (اپنے دادا) انس سے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا اور ہوازن کی قوم سے مقابلہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار (مہاجرین اور انصار وغیرہ) تھے اور وہ لوگ جن کو آپ نے احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا[3] یہ سب لوگ (باستثناء چند صحابہ کے) بھاگ نکلے آنحضرتؐ نے پکارا انصار! انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ حاضر مستعد آپ کے سامنے موجود پھر آپ (خچر پر سے) اتر پڑے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا بھیجا ہوا ہوں۔ اس کے بعد کافروں کو شکست ہوئی (مسلمانوں نے دوبارہ ان پر حملہ کیا) لوٹ مال آپ نے مہاجرین اور ان لوگوں کو دیا جن کو احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا انصار کو کچھ نہ دیا انہوں نے گفتگو کی[4] آنحضرتؐ نے ان کو بلا بھیجا اور (چمڑے کے) ایک ڈیرے میں لے گئے فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ لوگ بکریاں اونٹ وغیرہ لے کر اپنے گھروں کو سدھاریں اور تم اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

۱؎ اور ایک انصار ایک نالے یا رستے کی طرف ۱۲ منہ ۲؎ دوسرے لوگوں کا ساتھ چھوڑ دوں ۱۲ منہ ۳؎ جیسے ابوسفیان ان کا بیٹا معاویہ حکیم بن حزام وغیرہ آپ نے فتح مکہ کے بعد نہ ان لوگوں کو قید کیا نہ قتل کیا بلکہ احسان رکھ کر ان کو چھوڑ دیا امن دیا ۱۲ منہ ۴؎ یہ گفتگو اوپر گزر چکی انہوں نے یہ کہا اللہ پیغمبر صاحب کو بخشے آپ قریش کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک قریش کا خون ٹپک رہا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ پھر فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار ایک رستے پر تو میں انصار کا رستہ اختیار کروں (انہی کے ساتھ رہوں)

۳۳۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سُنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا بات یہ ہے کہ قریش کے لوگ ابھی ابھی جاہلیت اور (قتل و قید کی) مصیبت سے نکلے ہیں میرا مطلب یہ تھا ان کے نقصان کی تلافی کروں (یا ان کو کچھ انعام اکرام دوں) ان کا دل ملاؤں، بھلا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ (دنیا کا مال و اسباب) لے کر لوٹ جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو[1] انہوں نے کہا ہم تو اس پر راضی ہیں (اس سے زیادہ کون سا شرف ہوگا) آپ نے فرمایا (مجھ کو تو تم لوگوں سے اتنی الفت ہے کہ اگر لوگ ایک رستے چلیں اور انصار دوسرے رستے تو میں انصار ہی کے میدان یا رستے کو اختیار کروں (دوسرے لوگ چھٹ جائیں تو چھٹ جائیں)

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَا اَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی لوٹ بانٹی تو انصار میں سے ایک شخص (معتب بن قشیر جو منافق تھا) بولا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے (نعوذ باللہ) ابن مسعود کہتے ہیں میں یہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے

[1] دوسرے لوگ تو عام براتی تھے حلوہ مانڈا مٹھائی لے کر چل دیئے اور تم دولہا کو اپنے ساتھ لے چلے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِىَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

بیان کیا آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصہ آگیا) پھر فرمایا اللہ موسیٰؑ پر رحم کرے ان کو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی[1] پر انہوں نے صبر کیا[2]

۳۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا اَعْطَى الْاَقْرَعَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَّا اُرِيْدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِىَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا (اور لوٹ کے جانور ملے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو بہت بہت جانور دیئے جیسے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے اور چند لوگوں کو بھی اسی طرح ایک شخص (منافق) یہ حال دیکھ کر بول اٹھا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں میں نے (اس منافق کی) یہ بات سن کر (اپنے دل میں) کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس کی خبر دوں گا[3] آپ نے فرمایا اللہ موسےٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ ایذا دی گئی مگر انہوں نے صبر کیا[4]

۳۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے ہشام بن زید بن انس بن مالکؓ سے انہوں نے (اپنے دادا)

---

[1] کیا کیا بہتان لگائے گئے ۱۲ منہ [2] حضرت موسیٰ کی مزاج میں شرم اور حیا بہت تھی وہ چھپ کر تنہائی میں نہایا کرتے تھے بنی اسرائیل کو شگوفہ ہاتھ آیا کسی نے کہا ان کو برص ہے کسی نے کہا خصیے بڑھ گئے ہیں اسی قسم کے بہتان کرنا شروع کئے آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکی اور بے عیبی ظاہر کردی یہ قصہ قرآن شریف میں مذکور ہے یا ایہا الذین آمنوا لاتکونوا کالذین آذوا موسیٰ اخیر تک۔ اس کمبخت منافق نے اتنا غور نہیں کیا کہ دنیا، دنیا کا مال اسباب سب پروردگار کی ملک ہے جس پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنا کر دنیا میں بھیجا ہو اس کو پورا اختیار ہے کہ جیسی مصلحت ہو اس طرح دنیا کا مال تقسیم کرے۔ اللہ کی رضامندی کا خیال جتنا اس کے پیغمبر کو ہوگا اس کا عشر عشیر بھی اوروں کو نہیں ہو سکتا یہ حنین کا مال تھا کیا چند اونٹ چند بکریاں وغیرہ اگر آپ زمین کے سارے خزانے بانٹ دیتے تو بھی اللہ تعالیٰ آپ سے ناخوش نہ ہوتا ساری دنیا کی کائنات اس پروردگار کے نزدیک ایک مچھر کے پر سے بھی کم ہے ۱۲ منہ

[3] پھر میں نے آپکو خبر دی ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ صبر عجب نعمت ہے پیغمبروں کی خصلت ہے جس نے صبر کیا وہ کامیاب ہوا اخیر میں اسکا دشمن ہی ذلیل و خوار ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ مِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ

انسؓ نے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا تو ہوازن اور غطفان قبیلے کے لوگ اپنے مویشی اور بال بچے سب ساتھ لے کر لڑنے آئے[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار (صحابہ) تھے اور کچھ وہ لوگ جن کو آپ نے احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا، خیر یہ لوگ بھاگ نکلے۔ آنحضرتؐ میدانِ جنگ میں اکیلے رہ گئے[2] اس دن آپ نے دو آوازیں کیں الگ الگ پہلے داہنے طرف نگاہ پھیری اور پکارا انصاریو! انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ خوش ہو جائیے۔ ہم آپ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں۔ پھر بائیں طرف نگاہ پھیری پکارا انصاریو! انہوں نے کہا یا رسول اللہ خوش ہو جائیے ہم آپ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں۔ آپ ایک نقرہ خچر پر سوار تھے[3] آخر اس پر سے اتر پڑے اور فرمانے لگے میں اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں پھر کافر بھاگ نکلے (ان کو شکست ہوئی) اور لوٹ کا مال بہت سا ہاتھ آیا۔ آپ نے وہ مال مہاجرین اور ان لوگوں کو جن کو احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا بانٹ دیا انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس وقت انصار کہنے لگے جب سخت وقت آتا ہے تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا جاتا ہے۔ یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی آپ نے سب انصاریوں کو ایک ڈیرے میں جمع کیا، پھر فرمایا انصاریو! یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچی ہے وہ خاموش رہے (شرمندہ ہو گئے) آپ نے

---

[1] ان کا مطلب یہ تھا خوب جم کر لڑیں بال بچے اور اسباب کے خیال سے میدان جنگ نہ چھوڑیں ۱۲ منہ [2] دشمن کی طرف منہ کئے لڑائی پر مستعد ۱۲ منہ [3] مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا شجرہ رضوان والوں کو آواز دو۔ ان کی آواز بہت بلند تھی، انہوں نے آواز دی ارے شجرہ رضوان والے کہاں گئے ان کے پکارتے ہی یہ لوگ اس طرح لپکے جیسے گائیں اپنے بچوں کی طرف شفقت سے لپکتی ہیں اور کہنے لگے حاضر حاضر اور کافروں پر بڑے زور کے ساتھ حملہ کیا خوب تلوار چلنے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اب تنور گرم ہوا یعنی لڑائی خوب چمکی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُوْنَهُ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامٌ يَّا اَبَا حَمْزَةَ وَاَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَاَيْنَ اَغِيْبُ

فرمایا دیکھو تم اس بات سے خوش نہیں ہو لوگ دنیا کا مال اسباب لے کر جائیں تم اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو لے کر سدھارو (اپنے گھروں میں پیغمبر کو لے جاؤ) سبحان اللہ اس شرف پر ساری دنیا تصدق ہے) انہوں نے کہا ہم خوش ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار دوسرے رستے چلیں تو میں انصار کے رستے پر چلوں ہشام نے (اپنے دادا انس رضؓ سے) کہا ابوحمزہ تم بھی اس وقت موجود تھے انہوں نے کہا موجود نہیں تو غائب کہاں ہو گیا تھا۔

بَابُ السَّرِيَّةِ الَّتِيْ قِبَلَ نَجْدٍ

باب نجد کی طرف جو لشکر آنحضرتؐ نے روانہ کیا۔ اس کا بیان[1]

۳۴۸ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيْهَا فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا بَعِيْرًا فَرَجَعْنَا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ بَعِيْرًا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک ٹکڑی بھیجی میں اس میں شریک تھا ہم لوگوں کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ اور زیادہ انعام کے طور پر ملا

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خالد بن ولید کو بنی جذیمہ قبیلہ کی طرف بھیجنا[3]

۳۴۹ - حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِيْ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی دوسری سند

لہ - دنیا کے مال اور اسباب کی حقیقت ہی کیا ہے۔ مجھ کو تم سے ایسی محبت ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس جنگ کو طائف کے بعد ذکر کیا لیکن اہل مغازی نے کہا ہے کہ یہ فتح مکہ کو جانے سے پہلے آپ نے روانہ کیا تھا ابن سعد نے کہا آٹھویں سنہ ہجری ماہ شعبان میں بعضوں نے کہا رمضان میں اس لشکر کے سردار ابوقتادہ تھے اس میں پچیس آدمی تھے۔ انہوں نے غطفان کے دو سو اونٹ دو ہزار بکریاں لوٹیں ۱۲ منہ [3] یہ بعد فتح مکہ کے تھا باتفاق اہل مغازی آپ نے خالد بن ولید کو تین سو پچاس آدمی دے کر اس لیے روانہ کیا کہ بنی جذیمہ کو اسلام کی دعوت دیں لڑائی کے لیے نہیں بھیجا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ

۱۴۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور مجھ سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا، انہوں نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکے ہم اسلام لائے (گھبراہٹ میں) کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل ڈالا۔ خالد نے ان کو قتل کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کا قیدی (حفاظت کے لیے) اسی کے سپرد کر دیا ایک دن خالد نے یہ حکم دیا کہ ہر ایک مسلمان اپنے قیدی کو مار ڈالے میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اپنے قیدی کو نہیں مارنے کا نہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی مارے گا۱؎۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا دیا (دونوں ہاتھ اٹھائے) اور دعا کی۔ یا اللہ میں خالد کے کام سے الگ ہوں۔ دو بار یہ فرمایا۔

باب عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے ساتھ جو لشکر بھیجا گیا اس کا بیان اس کو سریہ انصاری بھی کہتے ہیں

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے سعد بن عبیدہ نے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱؎ حالانکہ خالد بن ولید فوج کے سردار تھے مگر عبداللہ بن عمرؓ نے اس حکم میں ان کی اطاعت نہ کی کیونکہ ان کا حکم خلاف شرع تھا جب بنی جذیمہ کے لوگوں نے صبانا سے یہی مراد لی تھی کہ ہم مسلمان ہو گئے تو خالد کو ان کے قتل سے باز رہنا تھا اور یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کے فعل سے اپنی برات ظاہر کی گو خالد کو سزا نہ دی اس لیے کہ ان کی خطا اجتہادی خطا تھی اور وہ صبانا کا معنے اسلمنا نہ سمجھے اور انہوں نے ظاہر حکم پر عمل کیا کہ جب تک اسلام نہ لائیں ان سے لڑو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ فَغَضِبَ فَقَالَ اَلَيْسَ اَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطِيْعُوْنِيْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا فَقَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْهَا فَقَالَ ادْخُلُوْهَا فَهَمُّوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَّيَقُوْلُوْنَ فَرَرْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوْا حَتّٰى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهٗ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ

ایک فوج کی ٹکڑی بھیجی اس کا سردار ایک انصاری مرد (عبداللہ بن حذافہ سہمی) کو کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرو ایک بار ایسا ہوا کہ اس انصاری مرد کو غصہ آیا وہ لوگوں سے کہنے لگا کیا آنحضرتؐ نے تم کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا ہے لوگوں نے کہا کیونکر نہیں بے شک دیا ہے تب اس نے کہا اچھا جلانے کی لکڑیاں جمع کرو لوگوں نے جمع کیں اس نے کہا آگ روشن کرو آگ روشن کی اس نے کہا اب اس میں گھس جاؤ لوگوں نے قصد کیا اس میں گھس جائیں مگر ایک دوسرے کو روکنے لگا اور کہنے لگا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی لیے بھاگ کر آئے کہ (قیامت کے دن) آگ سے بچیں[1] خیر وہ یہی کہتے رہے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی اور اس انصاری سردار کا غصہ فرو ہو گیا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا[2] اگر گھس جاتے تو قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے (وہیں مر کر رہ جاتے یا خودکشی کی سزا میں جلتے رہتے) اطاعت اسی کام میں ضروری ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو[3]

بَابُ ٦٢ بَعْثِ اَبِيْ مُوْسٰى وَمُعَاذٍ اِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

باب ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو حج وداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنے کا بیان

٣٤٢ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مِخْلَافٍ قَالَ وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو موسےٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا ہر ایک کو ایک حصہ پر یمن کے دو حصے ہیں[4] پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا

---

[1] ایسا نہ ہو کہ دین چھوڑ کر ۱۲ منہ [2] ان لوگوں نے اچھا کیا جو آگ میں نہ گھسے [3] لیکن شریعت کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیئے بادشاہ ہو یا امام مولوی ہو یا سردار پیر ہو یا مرشد کیونکہ بڑا بادشاہ پروردگار ہے اور بڑے پیر پیغمبر صاحب ہیں ہم اپنے بادشاہ اور بڑے پیر کے خلاف کسی قول کا نہیں مانیں گے تمام جہان کے پیر اور ولی اور مرشدان کے غلام اور کفش بردار ہیں ۱۲ منہ [4] ایک بلند حصہ معاذ کو وہاں کا حاکم کیا ایک نشیبی حصہ ابوموسیٰ کو وہاں کا حاکم کیا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَيَّمَ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذَلِكَ فَانْزِلْ قَالَ مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ

دیکھو لوگوں پر آسانی کرنا ان کو مشکل میں پھنسانا ان کو خوش رکھنا (دین سے) نفرت نہ دلانا خیر ان میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے کام پر روانہ ہوا اور ان میں سے جو کوئی اپنے علاقہ کا دورہ کرتے کرتے اپنے ساتھی کے قریب آجاتا تو اس سے تازی ملاقات کر لیتا اس کو سلام کرتا[1] ایک بار ایسا ہوا معاذ اپنے علاقے کا دورہ دورہ کرتے کرتے موسےٰ کے قریب پہنچ گئے ایک خچر پر سوار ابو موسےٰ کے پاس آئے وہ بیٹھے ہوئے تھے لوگ ان کے پاس جمع تھے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہیں (مشکیں کسی ہیں) معاذ نے کہا عبداللہ بن قیس (ابو موسےٰ کا نام ہے) یہ کون شخص ہے (اس شخص کی مشکیں کیوں کسی ہیں) ابو موسےٰ نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گیا (اسلام سے پھر گیا ہے) معاذ نے کہا میں خچر پر سے نہیں اتروں گا جب تک وہ قتل نہیں کیا جائے گا ابو موسےٰ نے کہا اترو تو اس کو تو قتل کرنے ہی کے لیے لائے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نہیں اترنے کا جب تک وہ قتل نہ کیا جائے آخر ابو موسےٰؓ نے حکم دیا۔ قتل کیا گیا اس وقت معاذؓ خچر پر سے اترے[2] اور ابو موسےٰؓ نے کہا عبداللہ تم قرآن کی تلاوت کس طرح کرتے ہو انہوں نے کہا میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں[3] ابو موسےٰؓ نے کہا معاذ تم کس طرح تلاوت کرتے ہو انہوں نے کہا میں تو ایسا کرتا ہوں شروع رات میں سو جاتا ہوں اور پھر نیند لے کر اٹھتا ہوں اور جتنا قرآن اللہ نے میری

۱؎ یعنے دونوں حاکم اپنے اپنے ملک کا دورہ کرتے سرحد کے قریب آجاتے تو مل لیتے اگر کوئی بات پوچھنے کے قابل ہوتی تو صلاح اور مشورہ کر لیتے ۱۲ منہ ۲؎ اللہ اللہ معاذ بن جبلؓ کا تقویٰ شریعت کی پیروی صحابہ پر ختم ہو گئی۔ حدیث میں آیا ہے۔ جو کوئی اسلام سے پھر جائے اس کو قتل کر دو معاذؓ نے جب تک شریعت کا حکم جاری نہ کیا اس وقت تک ابو موسےٰ کے پاس نہ اترے اور ٹھہرنا منظور بھی نہ کیا ۱۲ منہ ۳؎ یعنے یہ نہیں کرتا کہ ایک ہی وقت ایک ہی منزل یا ایک ہی پارہ پڑھ ڈالوں ۱۲ منہ ے تو اس کو قتل کرو ۱۲ منہ عـــہ جب فرصت ہوتی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّوْمِ فَاَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِيْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِيْ۔

۳۴۳ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهٗ عَنْ اَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ قَالَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيْذُ الشَّعِيْرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ جَرِيْرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ۔

۳۴۴ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيْرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ

قسمت میں رکھا ہے اس کی تلاوت کرتا ہوں میں سوتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں جیسے اٹھتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں[1]

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا (یا اسحاق بن شاہین نے) کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے سعید ابن بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا میں نے آپ سے یمن کے شرابوں کا پوچھا جو وہاں تیار ہوتے ہیں آپ نے فرمایا کون سے شراب میں نے کہا بتع اور مزر سعید نے کہا میں نے ابو بردہ سے شراب بتع کیا ہے انہوں نے کہا شہد کا شراب اور مزر جو کا شراب آنحضرت نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (جو کا ہو یا جوار کا) اس حدیث کو جریر اور عبد الواحد نے بھی سلیمان شیبانی سے انہوں نے ابو بردہ سے روایت کیا[2]

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سعید کے دادا ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا آپ نے ان دونوں سے فرمایا دیکھو لوگوں پر آسانی کرتے رہنا ان کو مشکل میں نہ ڈالنا خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور دونوں مل جل کر رہنا[3] ابو موسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ملک (یعنی یمن میں مزر یعنے جو کی شراب اور بتع یعنے شہد کی شراب تیار ہوتی ہے (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے

[1] کیونکہ جب کھانے پینے سونے سے یہ غرض ہو کہ عبادت کی طاقت حاصل ہو تو سب میں ثواب ملتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا جریر کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اور عبد الواحد کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [3] آپس میں ضد اور نفسانیت نہ کرنا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ۔

وہ حرام ہے خیر معاذ اور ابو موسےٰؓ دونوں روانہ ہوئے، معاذؓ نے ابو موسےٰؓ سے پوچھا تم قرآن کس طرح پڑھا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کھڑے بیٹھے اونٹ پر سوار رہ کر میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت (جب فرصت ہوتی ہے) پڑھا کرتا ہوں، معاذ نے کہا میں تو یہ کرتا ہوں (شروع رات میں) سوجاتا ہوں پھر (عبادت کے لیے) اٹھتا ہوں مجھے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز کے لیے کھڑے ہونے میں ابو موسےٰ نے ایک خیمہ کھڑا کیا تھا دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کو جایا کرتے۔ ایک بار معاذ ابو موسےٰؓ سے ملنے کو آئے دیکھا تو ایک شخص بندھا ہوا ہے۔ پوچھا یہ کون ہے۔ ابو موسےٰ نے کہا یہ ایک یہودی ہے۔ جو مسلمان ہو گیا تھا اب پھر اسلام سے پھر گیا ہے، معاذ نے کہا میں تو اس کی گردن ماروں گا، مسلم بن ابراہیم کے ساتھ اس حدیث کو عبدالملک بن عمرو عقدی اور وہب بن جریر نے بھی شعبہ سے روایت کیا[1] اور وکیع اور نضر اور ابو داؤد نے اس کو شعبہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ سے انہوں نے سعید کے دادا ابو موسےٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور جریر بن عبدالحمید نے اس کو شیبانی سے روایت کیا انہوں نے ابو بردہ سے[2]

۳۴۵ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

مجھ سے عباس بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے ایوب بن عائذ سے کہا ہم سے قیس بن مسلم

لہ عقدی کی روایت کو امام بخاری نے احکام میں اور وہب کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲ہ وکیع کی روایت کو امام بخاری نے جہاد میں اور ابو داؤد طیالسی کی روایت کو امام بخاری نے ادب میں وصل کیا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ وکیع اور نضر اور ابو داؤد نے اس حدیث کو شعبہ سے موصولاً روایت کیا اور مسلم بن ابراہیم اور عقدی اور وہب بن جریر نے مرسلاً ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَرْضِ قَوْمِیْ فَجِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيْخٌ بِالْاَبْطَحِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ اِهْلَالًا كَاِهْلَالِكَ قَالَ فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا قُلْتُ لَمْ اَسُقْ قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتّٰی مَشَطَتْ لِیْ امْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ بَنِیْ قَيْسٍ مَكَثْنَا بِذٰلِكَ حَتّٰی اسْتُخْلِفَ عُمَرُ۔

نے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سُنا وہ کہتے مجھ سے ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے ملک (یعنی یمن کا) حاکم کر کے بھیجا میں جب وہاں سے لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابطح (یعنی محصب) میں اترے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کیا عبداللہ بن قیس تو نے حج کی نیت کی ہیں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو نے احرام باندھتے وقت کیا کہا میں نے کہا لبیک اسی احرام کے ساتھ جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا۔ آپ نے پوچھا کیا تو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر لے پھر احرام کھول ڈال میں نے ایسا ہی کیا۔ بنی قیس کی ایک عورت (نام نامعلوم) نے میرے بالوں کی کنگھی کی اور اسی قاعدے پر ہم اس وقت تک چلتے رہے جب تک حضرت عمر خلیفہ ہوئے[1]

۳۴۶ - حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ مَّوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَی الْيَمَنِ اِنَّكَ سَتَاْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰی اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ طَاعُوْا

مجھ سے حبان ابن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے زکریا ابن اسحاق سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے ابو معبد (نافذ) سے جو عبداللہ بن عباس کے غلام تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل سے جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا یہ فرمایا تم کو ایسے لوگ ملیں گے جو اہل کتاب ہیں (یہودی نصرانی وغیرہ) جب تو اس کے پاس پہنچے تو (پہلے) ان کو یہ کہہ کہ وہ اس بات کی گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اگر وہ یہ مان لیں تب ان سے کہہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں

[1] پھر حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں متعہ نسا اور متعہ حج دونوں سے منع کیا متعہ حج کی بحث اوپر کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ طَوَّعَتْ طَاعَتْ وَاَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَطُعْتُ وَاَطَعْتُ

تب ان سے کہہ اللہ نے ان کے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان سے لے کر ان ہی کے محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تب ایسا کر کہ (زکوٰۃ میں) عمدہ عمدہ مال مت لے (بیچ کا مال لے) اور دیکھ مظلوم کی بد دعا سے بچے رہیو مظلوم کی دعا سیدھی پروردگار تک پہنچ جاتی ہے (رکتی ہی نہیں) امام بخاری نے کہا (سورۃ مائدہ میں) جو طوعت کا لفظ آیا ہے اس کا معنی وہی ہے جو طاعت اور اطاعت کا ہے جیسے کہتے ہیں طعت طعت اطعت سب کا معنی ایک ہی ہے [1]

۳۴۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ اَنَّ مُعَاذًا رض لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَاَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ اُمِّ اِبْرٰهِيْمَ زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَرَاَ مُعَاذٌ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ قَرَّةُ عَيْنِ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عمرو بن میمون سے کہ معاذ رض جب یمن میں آئے تو انہوں نے صبح کی نماز پڑھائی اور یہ آیت پڑھی واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا ایک شخص (نام نامعلوم) عین نماز میں بول اٹھا ابراہیم کی ماں کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی [2] معاذ بن معاذ نے شعبہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے سعید سے انہوں نے عمرو بن میمون سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا معاذ رض نے صبح کی نماز پڑھائی اس میں سورۃ نساء پڑھی جب اس آیت پر پہنچے واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا تو ایک شخص ان کے پیچھے بول اٹھا ابراہیم کی والدہ کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوگئی۔

[1] حدیث میں اطاعوا کا یا طاعوا کا لفظ آیا تھا۔ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے لفظ طوعت کی تفسیر کردی کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہے اور غرض یہ ہے کہ اس میں تین لغت آتے ہیں طوع طاع اطاع معنے ایک ہی ہیں یعنی راضی ہوا مان لیا ۱۲ منہ [2] یعنے ان کو تو بڑی خوشی اور مبارک بادی ہے کہ ان کا بیٹا اللہ کا خلیل ہوا اس شخص نے مسئلہ نہ جان کر نماز میں بات کرلی اور اوپر گزر چکا ہے کہ اہل حدیث کے نزدیک نادانستہ نماز میں بات کر لینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ۔

باب ۶۳ - بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۳۴۸ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ فَغَنِمْتُ أَوَاقِيَّ ذَوَاتِ عَدَدٍ

۳۴۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَ

باب حضرت علیؓ اور خالد ابن ولیدؓ کو یمن کی طرف حج وداع سے پہلے بھیجنا

مجھ سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف ابن اسحاق بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا پھر خالد کی جگہ حضرت علی کو مقرر کیا اور فرمایا خالد کے ساتھ جو لوگ گئے تھے ان سے کہہ دینا اگر وہ چاہیں تو تمہارے ساتھ ہو کر پھر یمن کو لوٹ جائیں [1] اور اگر چاہیں تو چلے آئیں براء کہتے ہیں میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علیؓ کے ساتھ پھر یمن کو لوٹ گئے مجھ کو کئی اوقیہ (چاندی کے) لوٹ میں ملے [2]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے علی بن سوید بن منجوف نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیبؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو خالد بن ولید کے پاس بھیجا کہ لوٹ کا مال کا پانچواں حصہ ان سے لے آئیں میں اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے حضرت علیؓ کو برا سمجھا [3]

---

[1] اور زیادہ جہاد کریں ۱۲ منہ [2] اسمٰعیلی کی روایت میں ہے کہ جب ہم حضرت علیؓ کے ساتھ پھر یمن کو لوٹ گئے تو کافروں کی ایک قوم ہمدان سے مقابلہ ہوا حضرت علیؓ نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط سنایا وہ سب مسلمان ہو گئے حضرت علیؓ نے یہ حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا آپ نے سجدۂ شکر کیا اور فرمایا ہمدان سلامت رہے ۱۲ منہ [3] ہوا یہ کہ حضرت علیؓ نے خمس میں سے ایک لونڈی لے لی جو سب قیدیوں میں عمدہ تھی اور اس سے صحبت کی بریدہ کو یہ گمان ہوا کہ حضرت علیؓ نے مالِ غنیمت میں خیانت کی اس وجہ سے ان کو بُرا سمجھا حالانکہ یہ خیانت نہ تھی کیونکہ خمس اللہ اور رسول کا حصہ تھا اور حضرت علیؓ اس کے بڑے حقدار تھے اور شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تقسیم کے لیے بھی اختیار دیا تھا اب استبراء سے قبل لونڈی سے جماع کرنا تو وہ اس وجہ سے ہو گا کہ وہ لونڈی باکرہ ہو گی اور باکرہ کے لیے استبراء بعضوں کے نزدیک لازم نہیں ہے، شاید حضرت علیؓ کا بھی یہی مذہب ہو گا۔ یا وہ اسی دن حیض سے پاک ہو گئی ہو گی۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

قَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ اَلَا تَرٰى اِلٰى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ اَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَاِنَّ لَهٗ فِي الْخُمُسِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

انہوں نے وہاں غسل کیا (ایک لونڈی سے صحبت کی) میں نے خالد سے کہا تم دیکھتے ہو علی نے کیا کیا خیر جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا بریدہ کیا تو علیؓ سے دشمنی رکھتا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا علی سے دشمنی مت رکھ ان کا خمس میں اس سے زیادہ حصہ ہے۔

۳۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي اَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَّاَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَّزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ اِمَّا عَلْقَمَةُ وَاِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ كُنَّا نَحْنُ اَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَاْمَنُوْنِيْ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی نعم نے بیان کیا کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے حضرت علیؓ نے یمن سے ایک سونے کا ٹکڑا صاف کیے ہوئے چمڑے میں لپٹا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ابھی وہ سونا مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار آدمیوں میں بانٹ دیا۔ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل بن مہلہل میں چوتھا آدمی علقمہ بن علاثہ تھا یا عامر بن طفیل یہ حال دیکھ کر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا ہم تو ان لوگوں سے زیادہ اس سونے کے حقدار تھے۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا تم لوگ میرا اعتبار نہیں کرتے اور اس پروردگار کو میرا اعتبار ہے جو آسمانوں پر ہے

لہ کہ علی نے ایک لونڈی لے لی اس سے صحبت بھی کی ۱۲ منہ ۔ ان کے کام ہی ایسے ہیں ۱۲ منہ ۔ ایک لونڈی کیا چیز ہے ۱۲ منہ ۔ دوسری روایت میں ہے بریدہ نے کہا پھر تو حضرت علیؓ سے میں سب سے زیادہ محبت کرنے لگا۔ امام احمد کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ سے دشمنی مت رکھ وہ میرا ہے میں اس کا ہوں اور میرے بعد وہی تمہارا ولی ہے ایک روایت میں ہے کہ جب میں نے علیؓ کی شکایت کی تو آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا فرمایا میں جس کا ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۔ بلکہ کان سے نکلا کچا سونا تھا ۱۲ منہ ۔ صحیح یہ ہے کہ علقمہ بن علاثہ تھا کیونکہ عامر بن طفیل اس سے پہلے کفر کی حالت میں کان کے پھوڑے سے مرگیا تھا جیسے اوپر اس کا قصہ گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۔ اس حدیث سے باری تعالیٰ اور اس کا آسمانوں پر ہونا ثابت ہوتا ہے جیسے اہل سنت کا اعتقاد ہے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً قَالَ
قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ
مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ
اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ
أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَّتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ
وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَا
لَعَلَّهُ أَنْ يَّكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ وَّكَمْ مِّنْ
مُّصَلٍّ يَّقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ
أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ
قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ
إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ
يَّتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَّا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ
مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

صبح اور شام آسمان پر سے مجھ کو خبر آتی رہتی ہے۔ راوی نے کہا اس
وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جس[1] آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں
دونوں گال پھولے ہوئے تھے پیشانی بلند ڈاڑھی گھنی سر منڈا ہوا
تہ بند اٹھائے ہوئے کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے ڈرو آپ نے فرمایا
ہاتھ تیرے کی کیا میں ساری زمین والوں میں اللہ سے ڈرنے کے لیے
زیادہ لائق نہیں ہوں[2] خیر جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو خالد بن ولید نے
عرض کیا[3] یا رسول اللہ میں اس کی گردن اڑا دوں[4] آپ نے فرمایا۔
نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ
بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی زبان اور دل اور (یعنے منافق
ہیں) آپ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے) مگر مجھ کو یہ حکم نہیں ملا کہ
لوگوں کے دل کی بات کھود کر نکالوں یا ان کے پیٹ چیروں راوی
نے کہا وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس کو دیکھا فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے
جو قرآن کو بڑے مزے سے یا ہر وقت پڑھتے رہیں گے۔
مگر وہ ان کے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا بس زبان سے طوطے
کی طرح رٹیں گے[5] وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے[6]

[1] اس کا نام ذوالخویصرہ یا نافع یا حرقوص بن زہیر تھا ۱۲ منہ [2] کیونکہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جتنا میں اللہ کو پہچانتا ہوں تو کیا پہچانے مجھ کو اس کا ڈر سب سے زیادہ ہونا چاہیے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ سے نہ ڈروں تو پھر کون ڈرے گا ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ معروضہ کیا شاید دونوں نے کیا ہو ۱۲ منہ [4] اس اللہ کے رسول سے ایسی گستاخی اور بے ادبی کی ۱۲ منہ [5] ان کے دلوں پر قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا ہمارے زمانے میں بھی یہی حال ہے قرآن پڑھنے کو تو سینکڑوں آدمی پڑھتے ہیں لیکن اس کے معنے اور مطلب پر غور کر کے پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں بلکہ بعضے شیاطین ایسے پیدا ہوئے ہیں جو قرآن اور حدیث کا ترجمہ پڑھنے پڑھانے سے منع کرتے ہیں اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم ۱۲ منہ [6] ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی خارجی جن کے بھی ارمناع والمرار تھے۔ حضرت علیؓ کی خلافت میں ظاہر ہوئے حضرت علی نے ان کو خوب قتل کیا ہمارے زمانے میں بھی ان خارجیوں کے پیرو موجود ہیں سر منڈے ڈاڑھی نیچی ازار اونچی ظاہر میں بڑے متقی پرہیزگار مگر غریب مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کو لامذہب اور وہابی قرار دے کر ان پر حملہ کرتے ہیں طرح طرح سے ستاتے ہیں اور یہود اور نصاریٰ اور مشرکوں سے برابر میل جول رکھتے ہیں ان سے کچھ معترض نہیں ہوتے ہائے افسوس مسلمانوں کو کیا خبط ہو گیا ہے اپنے بھائیوں یعنی محمدؐ کا کلمہ پڑھنے والوں (باقی اگلے صفحہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

وَاَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ۔

(اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) راوی کہتا ہے میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلعم نے یہ بھی فرمایا اگر کہیں میں نے ان لوگوں کو پالیا تو ثمود کی قوم کی طرح بالکل قتل کر ڈالوں گا[1]

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهِ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَاَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطا بن ابی رباح نے کہا جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو جب وہ یمن سے لوٹ کر آئے یہ حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں محمد بن بکر نے ابن جریج سے اتنا بڑھایا کہ عطا نے کہا جابرؓ نے کہا حضرت علیؓ اپنی حکومت پر یمن سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا علی تم نے کا ہے کا احرام باندھا (حج یا عمرے کا) انہوں نے کہا میں نے تو وہی نیت کی جس کا احرام آپ نے باندھا ہو آپ نے فرمایا پھر تو قربانی کا جانور رکھ چھوڑ اور جیسے احرام باندھے ہے۔ اسی حال میں ٹھہرا رہ حضرت علیؓ آنحضرت کے لیے بھی قربانی کے جانور لائے تھے۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ اَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ فَقَالَ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَّكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے حمید طویل سے کہا ہم سے بکر بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے بیان کیا انسؓ نے ان سے یہ حدیث بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کا احرام باندھا ہم نے بھی حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ میں پہنچے، تو آپ نے فرمایا جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو حج کو عمرہ کر ڈالے (طواف اور سعی کر کے احرام کھول دے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے[2]

بقیہ حاشیہ سابقہ۔ کو تو ایک مسلہ پرستائیں اور ہندو اور پارسی اور انگریز سے دوستی اور محبت رکھیں ایسے مسلمان قیامت کے دن اپنے پیغمبر صاحب کو کیسے منہ بتلائیں گے حواشی صفحہ ہذا ۱۲ امنہ [1] ایک کو زندہ نہ چھوڑ وں گا ۱۲ امنہ [2] کیونکہ وہ ہدی ساتھ لائے تھے ۱۲ امنہ [3] اس وجہ سے احرام نہ کھول سکے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا

باب ٦٤ غَزْوَةُ ذِي الْخَلَصَةِ

٣٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمٍ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ

اس کے بعد حضرت علی یمن سے (لوٹ کر) آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے کاہیکا احرام باندھا تھا تمہاری بی بی بھی ہمارے ساتھ ہیں (یعنی حضرت فاطمہؓ) انہوں نے کہا میں نے تو وہی احرام باندھا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا پھر ٹھہرا رہ کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔

باب ذی الخلصہ کے غزوہ کا بیان[1]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے قیس ابن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے (اب وہاں جامع مسجد بن گئی ہے) اور کعبہ یمانی اور کعبہ شامی[2] بھی اس کا نام تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو ذی الخلصہ کو تباہ کر کے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا میں ڈیڑھ سو سوار (اپنی قوم احمس کے) لے کر گیا اور ذی الخلصہ کو توڑ پھوڑ کر وہاں جس کو پایا قتل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا۔ آپ نے میرے لیے اور احمس والوں کے لیے دعا فرمائی۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلی نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ارے جریر ذی الخلصہ کی طرف سے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا ذی الخلصہ خثعم قبیلے میں ایک بت خانہ تھا اس کو کعبہ یمانی بھی کہا کرتے تھے

[1] یہ ایک بت خانہ تھا جو یمن میں مشرکوں نے طیار کیا تھا اس کو کعبہ یمانیہ بھی کہتے تھے ۱۲ منہ [2] کعبہ شامی اس لیے کہتے تھے کہ اس کا دروازہ ملک شام کے مقابل بنایا تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ -

آپ کے ارشاد پر میں ڈیڑھ سو احمس قبیلے کے سوار لے کر وہاں گیا وہ سب لوگ اچھے سوار تھے ایک میں گھوڑے پر اچھی طرح نہیں جمتا تھا۔ آپ نے میرے سینے پر ایک مار لگائی یہاں تک کہ میں نے آپ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے میں پایا اور دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو رستہ بتلانے والا اور رستہ پایا ہوا کر دے غرض جریر ذی الخلصہ کی طرف گئے اس کو توڑ کر سب جلا دیا پھر ایک شخص کو ایلچی بنا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جریر کا ایلچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ کے پاس اس وقت آیا۔ جب ذی الخلصہ کو ایک خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر چھوڑا[1] آپ نے یہ خبر سن کر احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کو برکت کی دعا دی۔ پانچ بار دعا کی۔

۳۵۵- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ

ہم سے یوسف بن موسے نے بیان کیا کہا ہم کو ابواسامہ نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مجھ ذوالخلصہ اجاڑ کر بے فکر نہیں کرتا میں نے عرض کیا ضرور (ابھی جاتا ہوں) میں احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چلا۔ سب کے سب اچھے سوار تھے۔ ایک میری ران پڑی زین پر نہیں جمتی تھی۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا[2] میں نے آپ کے ہاتھ کا نشان اپنے سینے پر پایا اور دعا فرمائی۔

[1] خارشتی اونٹ پر ڈامر وغیرہ ملتے ہیں تو کالے کالے دھبے پڑ جاتے ہیں اسی طرح ذی الخلصہ کا حال جل بھن کر ہو گیا تھا ۱۲ منہ
[2] ایک روایت میں یوں ہے پھر سر پر ہاتھ رکھا اور منہ سینے پر زیر ناف تک پھرایا پھر سر پر ہاتھ رکھا اور پیٹھ پر سرین تک پھرایا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ثَبِّتْهُ وَ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ قَالَ وَ كَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمٍ وَ بَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ يُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَ كَسَرَهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَ لَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ قَالَ فَكَسَرَهَا وَ شَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِّنْ أَحْمَسَ يُكْنٰى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَ رِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ ۔

یا اللہ اس کو گھوڑے پر جمائے اور راہ بتلانے والا راہ پایا ہوا کر دے جریر کہتے ہیں آپ کی اس دعا کے بعد میں گھوڑے پر سے کبھی نہیں گرا[1] جریر نے کہا ذو الخلصہ یمن میں خثعم اور بجیلہ قبیلوں کا بت خانہ تھا وہاں بت رکھے تھے جن کو پوجتے تھے[2] اس کو کعبہ کہا کرتے تھے غرض جریر وہاں پہنچے اس کو آگ سے جلایا، توڑ پھوڑ دیا اور جب جریر یمن پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا جو تیروں پر فال کھولتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایلچی یہاں آگیا ہے اگر تجھ کو پالے گا تو تیری گردن اڑا دے گا۔ پھر ایسا ہوا کہ وہ فال کھول رہا تھا اتنے میں جریر وہاں پہنچ گئے انہوں نے کہا یہ فال کے تیر توڑ کر پھینک دے اور لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دے ورنہ ابھی تیری گردن مارتا ہوں۔ اس نے وہ تیر توڑ ڈالے اور ایمان کے کلمے کی گواہی دی۔ پھر جریر نے احمس قبیلے کے ایک شخص کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جس کی کنیت ابو ارطاۃ تھی آپ کو خوشخبری دینے کے لیے (کہ ذو الخلصہ جلا دیا گیا) جب وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا[3] تو کہنے لگا یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں اس وقت تک نہیں نکلا جب تک ذو الخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر نہیں چھوڑا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے پانچ بار برکت کی دعا فرمائی۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ ۶۵

باب غزوہ ذات السلاسل کا بیان[4]

[1] میری ران پڑی خوب جمنے لگی اچھا سوار ہو گیا ۱۲ منہ [2] یا پتھر گڑے تھے جہاں پر قربانیاں کرتے تھے ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں ہے کہ خود جریر آئے ۱۲ منہ [4] یہ غزوہ ۸ھ ہجری میں جمادی الآخری میں ہوا بعضوں نے کہا ۷ھ ہجری میں یہ مقام وادی القریٰ کے پرے مدینہ سے دس دن کی راہ پر ہے اس کو ذات السلاسل اس لیے کہتے ہیں کہ کافروں نے اسمیں جمع کرنے کیلئے اپنے تئیں زنجیروں سے باندھ لیا تھا انہوں نے کہا سلسل وہاں پانی کا چشمہ تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ قَالَهُ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عُرْوَةَ هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَّعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ

اس کو غزوہ لخم اور جذام بھی کہتے ہیں[1] یہ اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا اور محمد بن اسحٰق نے یزید بن رومان سے نقل کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ ذات السلاسل کا غزوہ بلی اور عذرہ اور بنی قین کی لستیوں میں ہوا۔

۳۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ عُثْمٰنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ آخِرِهِمْ

ہم سے اسحٰق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم کو خالد بن عبداللہ طحان نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو ذات السلاسل کے لشکر کا سردار کر کے بھیجا۔ عمرو کہتے ہیں جب میں (لوٹ کر) آپ کے پاس آیا میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ آپ سب لوگوں میں کس سے زیادہ محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہؓ سے میں نے پوچھا مردوں میں فرمایئے آپ نے فرمایا اس کے والد سے میں نے پوچھا پھر کس سے آپ نے فرمایا عمرؓ سے اسی طرح آپ نے (ایک کے بعد ایک) کئی شخصیتوں کا نام لیا پھر میں اس ڈر سے خاموش رہا کہیں مجھ کو سب کے آخیر میں نہ کر لیں[2]

بَابُ ۶۶ - ذَهَابِ جَرِيْرٍ إِلَى الْيَمَنِ

باب جریر بن عبداللہ بجلی کا یمن کی طرف جانا[3]

۳۵۷ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ

مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے اسماعیل

---

[1] لخم اور جذام دونوں قبیلوں کے نام ہیں ۱۲ منہ [2] بنی عذرہ اور بنی قین بھی قبیلوں کے نام ہیں ۱۲ منہ [3] اس لڑائی میں تین سو مہاجرین اور انصار اور تیس گھوڑے آپ نے بھیجے تھے عمرو کو ان کا سردار کیا تھا جب عمرو دشمن کے ملک کے قریب پہنچے تو انہوں نے اور کمکی فوج طلب کی آپ نے ابوعبیدہ بن جراح کو سردار مقرر کر کے دو سو آدمی اور روانہ کیے ان میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے ابوعبیدہ جب عمرو سے ملے تو انہوں نے امام بننا چاہا لیکن عمرو نے کہا آنحضرتؐ نے تم کو میری مدد کے لیے روانہ کیا ہے تو سردار میں ہی رہوں گا ابوعبیدہ نے مان لیا اور عمرو ہی امامت کرتے رہے حاکم کی روایت میں ہے کہ عمرو نے لشکر میں انگار روشن کرنے سے منع کیا عمرؓ نے اس پر انکار کیا ابوبکر صدیقؓ نے کہا چپ رہو۔ آنحضرتؐ نے جو عمرو کو سردار کیا ہے تو اس وجہ سے کہ وہ لڑائی کے فنون خوب جانتا ہے یہ سن کر عمرؓ خاموش ہو رہے بیہقی کی روایت میں ہے کہ عمرو جب لوٹ کر آئے تو اپنے دل میں یہ سمجھے کہ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ درجہ رکھتا ہوں جب انہوں نے آنحضرتؐ سے یہ سوال کیا اس حدیث سے نکلا کہ مفضول کی امامت باوجود افضل کے درست ہے کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم بالاتفاق عمرو سے افضل تھے ۱۲ منہ [4] تاکہ ان سے لڑیں ان کو اسلام کی دعوت دیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دوسرا واقعہ ہے اور ذی الخلصہ گرانے کے لیے جو بھیجے گئے تھے وہ دوسرا ہے ۱۲ منہ

بْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ
كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ
أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو وَ
فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو
وَلَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ
صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ
وَأَقْبَلَا مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ
الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ
فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ
وَالنَّاسُ صَالِحُونَ فَقَالَا أَخْبِرْ صَاحِبَكَ
أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ
بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ فَلَمَّا
كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو يَا جَرِيرُ إِنَّ
بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا
بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ فَإِذَا كَانَتْ
بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا يَغْضَبُونَ غَضَبَ
الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ

بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر
بن عبد اللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں یمن کے ملک میں تھا۔
وہاں دو شخصوں سے جو یمن والے تھے ملا یعنی ذی کلاع اور ذی عمرو
سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ان سے بیان کرنے
لگا ذو عمرو نے کہا تم جن صاحب کے یہ حالات بیان کرتے ہو اگر یہ
سچ ہیں تو ان کو مرکر تین دن گزر چکے[1] خیر وہ دونوں شخص میرے
ساتھ (مدینہ کی طرف) چلے رستہ میں کچھ سوار مدینہ کی طرف سے آتے ملے
ہم نے ان سے حال پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوگئی ہے اور ابوبکر رضؓ آپ کے خلیفہ ہوئے باقی سب
خیریت ہے یہ سن کر ذوالکلاع اور ذو عمرو نے کہا تم ابوبکر رضؓ کو
خبر دینا کہ ہم یہاں تک آئے تھے اور خدا نے چاہا تو ہم پھر آئیں
گے یہ کہہ کر وہ دونوں یمن کی طرف لوٹ گئے میں نے ابوبکر رضؓ
کو ان کا قصہ سنایا انہوں نے کہا تم ان کو میرے پاس کیوں نہ
لائے۔ پھر ایک مدت بعد (حضرت عمر کی خلافت میں) ایسا
ہوا ذو عمرو مجھ سے ملا کہنے لگا۔ جریر تمہارا مجھ پر احسان ہے اور
میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں۔ دیکھو عرب کے لوگو تم ہمیشہ اچھے رہو
گے (تمہاری حکومت قائم رہے گی) جب تک تم ایسا کرتے رہو گے
ایک امیر کے مرنے کے بعد سے دوسرے کو امیر بنا دگے۔ پھر
جب تلوار کے زور سے بادشاہت ہونے لگے گی تو یہ امیر دوسرے
بادشاہوں کی طرح غصہ کریں گے انہی کی طرح خوش ہوں گے۔[2]

[1] ذو عمرو کاہن ہوگا یا اس کو چپکے سے کوئی خبر پہنچ گئی ہوگی یا ان لوگوں میں سے ہوگا جن کو الہام ہوا کرتا ہے یعنے روشن ضمیر ۱۲ منہ [2]
خوشامد اور جھوٹی تعریف سے خوش ہوں گے جو کوئی حق بات قوم اور ملک کے لیے مفید کہے گا اس سے ناراض ہوں گے ذو عمرو نے بہت ٹھیک بات
کہی خلفاء راشدین کے زمانہ تک خلافت مسلمانوں کے مشورے اور صلاح سے ہوتی رہی اس کے بعد یہ عمدہ قاعدہ نسیا منسیا ہوگیا اور کسریٰ اور
قیصر کی طرح تلوار کے زور سے لوگ زبردستی بادشاہ بننے لگے اور مسلمانوں میں جبن آگیا انہوں نے جان کے ڈر سے سکوت اختیار کیا جس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے کلمے میں پھوٹ پڑ گئی اور مسلمان طوائف الملوک ہوگئے مسلمان پر بڑی آفت اس وجہ (باقی اگلے صفحہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ غَزْوَةِ سِيْفِ الْبَحْرِ

وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَأَمِيْرُهُمْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ

۳۵۸- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يَقُوْتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلٌ قَلِيْلٌ حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيْبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ

باب غزوہ سیف البحر کا بیان

اس لڑائی کا مقصد یہ تھا کہ قریش کا قافلہ لوٹیں۔ اس کے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے [1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک لشکر سمندر کے کنارے بھیجا اس کا سردار ابو عبیدہ بن جراح کو بنایا اس میں تین سو آدمی تھے خیر ہم لوگ (مدینہ سے) نکلے ابھی راستے ہی میں تھے کہ توشہ تمام ہو گیا۔ ابو عبیدہ نے یہ حکم دیا سب لوگ اپنے اپنے توشے ایک جگہ کر دیں ایسا ہی کیا تو سارا توشہ کھجور کے دو تھیلے تھے۔ ابو عبیدہ اس میں سے ہر روز تھوڑا تھوڑا ہم کو کھانے کے لئے دیتے رہے پھر وہ بھی تمام ہو گیا۔ پھر تو ہم کو ہر روز ایک ایک کھجور ملا کرتی۔ وہب نے کہا میں نے جابرؓ سے کہا بھلا ایک کھجور سے کیا کام چلتا ہو گا (اونٹ کے منہ میں زیرہ) انہوں نے کہا (واہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی پھر ہم سمندر پر پہنچے وہاں کیا دیکھتے ہیں بڑے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی (نکل کر پڑی) ہے سارے لشکر والے اسی کا گوشت اٹھارہ راتوں تک کھاتے رہے جب چلنے لگے تو ابو عبیدہؓ نے حکم دیا اس کی دو پسلیاں کھڑی

بقیہ حاشیہ سابقہ: آئی کہ باپ کے بعد بیٹا خواہ لائق ہو یا نالائق بادشاہ بنایا گیا گویا بادشاہت ایک موروثی حق ہو گئی حالانکہ اسلام میں شروع زمانہ سے خلافت موروثی حق نہ تھی ورنہ آنحضرتؐ کے بعد امام حسنؓ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق تھے ہائے افسوس اب تک مسلمانوں کو عقل نہیں آتی اور آپس میں اتفاق اور صلاح اور مشورہ کر کے اپنا امام اور بادشاہ مقرر نہیں کرتے اگر اب بھی اس تباہ کن رسم کو توڑیں اور اہل فرانس کی طرح مجلس شوریٰ مقرر کریں اور امام اور بادشاہ ارکان مجلس کے اتفاق یا غلبہ آراء سے بطور میر مجلس منتخب ہوا کرے تو پھر کہنا کہنا مسلمانوں کے گزرے ہوئے دن پھر لوٹ آئیں اور ان کی ساری خرابی دور ہو جائے ۱۲ منہ عہ صلاح اور مشورے اور رضامندی سے ۱۲ منہ عہ نہ یہ کہ صبر اور زور سے تلوار کے ڈر سے ۱۲ منہ۔ حواشی صفحہ ھذا۔ [1] اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۸ھ رجب کا ہے اس وقت تو قریش سے صلح تھی۔ بعضوں نے کہا یہ غزوہ جہینہ کی قوم پر تھا جو سمندر کے متصل رہتی تھی بعضوں نے کہا یہ واقعہ ۶ھ کا ہے صلح حدیبیہ سے پہلے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

۳۵۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

کی گئیں وہ اتنی اونچی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیا وہ ان کے تلے سے نکل گیا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث یاد رکھی۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو تین سو سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ ہمارے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے ہم لوگ قریش کا قافلہ تاک رہے تھے (کہ ادھر سے آئے تو اس کو لوٹیں) خیر ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور بھوک کی شدت سے پتے تک کھا گئے یہی سبب تھا کہ اس فوج کا نام پتوں کی فوج ہو گیا آخر (خدا کا کرنا) ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک جانور نکال کر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں[1]۔ ہم آدھے مہینے تک اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر لگاتے رہے جیسے موٹے تازے پہلے تھے ویسے ہی ہو گئے[2] ابو عبیدہ نے (چلتے وقت) اس کی ایک پسلی لی۔ اس کو کھڑا کیا اور سارے لشکر میں جو سب سے لمبا آدمی تھا۔ اس کو چنا ایک بار سفیان بن عیینہ نے یوں کہا اس کو ایک پسلی لی اس کو کھڑا کیا اور ایک آدمی اور ایک اونٹ لیا وہ اس کے تلے سے نکل گیا جابرؓ نے کہا لشکر میں ایک آدمی تھا اس نے[3] (لوگوں کے کھانے کیلئے) تین اونٹ کاٹے پھر دوسرے دن) تین اونٹ کاٹے پھر (تیسرے دن) تین اونٹ کاٹے ابو عبیدہ نے اس کو (اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا (ایسا نہ ہو سواریاں نہ رہیں اور سفر نہ ہو سکے) عمرو بن دینار کہتے تھے ہم کو ابو صالح ذکوان نے خبر دی قیس بن سعد نے اپنے باپ

---

[1] اس کی کھال سے ڈھالیں بناتے ہیں ۱۲ منہ [2] فاقہ کشی سے جو دبلا پا ہو گیا تھا وہ جاتا رہا [3] قیس بن سعد بن عبادہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ لِأَبِيهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيتُ

۳٦۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رض يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ

بَابُ حَجِّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ

۳٦۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ

(سعد بن عبادہ) سے کہا میں بھی اس لشکر میں تھا۔ لوگوں کو بھوک لگی ابو عبیدہ نے کہا اونٹ کاٹ لے میں نے کاٹا پھر بھوک لگی تو انہوں نے کہا کاٹ لے میں نے کاٹا پھر بھوک لگی۔ انہوں نے کہا کاٹ لے میں نے کاٹا پھر بھوک لگی انہوں نے کہا کاٹ لے (پھر قیس نے کہا) مجھ کو اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا گیا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رض سے سنا وہ کہتے تھے ہم پتوں کی فوج میں شریک تھے ابو عبیدہ سردار تھے ہم کو شدت سے بھوک لگی پھر ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک مری مچھلی کنارے پر پھینکی۔ ویسی مچھلی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کو عنبر کہتے ہیں آدھے مہینے برابر اس میں سے کھاتے رہے۔ پھر ابو عبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی۔ کھڑی کرائی تو اونٹ کا سوار اس کے تلے سے نکل گیا۔ ابن جریج نے کہا مجھ کو ابو الزبیر نے خبر دی انہوں نے جابر رض سے سنا وہ کہتے تھے ابو عبیدہ رض نے لشکر والوں سے کہا اس کا گوشت کھاؤ جب ہم مدینہ لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ نے جو روزی تمہارے لئے نکالی اس کو کھاؤ اگر کچھ تمہارے پاس ہو تو ہم کو بھی کھلاؤ یہ سن کر بعضے لوگ اس کا بچا ہوا گوشت لیکر آئے آپ نے بھی کھایا[1]

باب سنہ ۹ ہجری میں ابوبکر صدیق رض کا لوگوں کے ساتھ حج کرنا

ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا ہم سے فلیح

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ سمندر کی مری ہوئی مچھلی کھانا درست ہے اور حنفیہ نے جو تاویل کی ہے کہ یہ لشکر والے مضطر تھے ان کے لئے درست تھی وہ اس روایت سے ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مضطر نہ تھے۔

حدثنا فليح عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان ابا بكر الصديق بعثه في الحجة التي امره النبي صلى الله عليه وسلم قبل حجة الوداع يوم النحر في رهط يؤذن في الناس لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان

بن سلیمان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے ابو بکر صدیق نے ان کو کئی آدمیوں کے ساتھ اس حج میں جو حج وداع سے پہلے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا تھا[1]۔ دسویں ذیحجہ کو یہ منادی کرنے کے لئے یہ مقرر کیا لوگوں میں منادی کر دیں اب اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے (جیسے مشرکوں کی رسم تھی)

۳۶۲ حدثني عبد الله بن رجاء حدثنا اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء قال آخر سورة نزلت كاملة براءة و آخر سورة نزلت خاتمة سورة النساء يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة

مجھ سے عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا سب سے آخری سورت جو پوری اتری سورہ براءۃ تھی اور اخیر آیت جو اتری وہ سورہ نساء کی یہ آیت ہے: یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ[2]

باب وفد بني تميم

باب بنی تمیم کے ایلچیوں کا قصہ[3]

۳۶۳- حدثنا ابو نعيم حدثنا سفيان عن ابي صخرة عن صفوان بن محرز المازني عن عمران بن حصين قال اتى نفر من بني تميم النبي صلى الله عليه وسلم فقال اقبلوا البشرى يا بني تميم قالوا يا رسول الله قد بشرتنا فاعطنا فرئي ذلك في وجهه فجاء نفر من اليمن فقال اقبلوا

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو صخرہ (جامع بن شداد) سے انہوں نے صفوان بن محرز مازنی سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کئی آدمی (۹ ھ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپؐ نے فرمایا اے بنی تمیم (بہشت کی) خوشخبری قبول کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ خوشخبری دیتے ہیں تو کچھ دنیا مال اسباب بھی دلوائیے یہ سنتے ہی آپؐ کے مبارک چہرے پر ناراضی معلوم ہوئی[4] اسکے بعد یمن کے

[1] یعنی ابو بکر کو۔ یہ واقعہ سنہ ۹ ھ کا ہے سنہ ۱۰ ھ میں تو حج وداع ہوا اس پر سب کا اتفاق ہے ابو بکرؓ ماہ ذیقعد میں مدینے سے نکلے تھے ان کے ساتھ تین سو اصحاب تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس ۲۰ اونٹ بھی قربانی کے لیے ان کے ساتھ بھیجے تھے ۱۲ منہ [2] یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ سورہ براءۃ سب کی سب ایک بار نہیں اتری۔ شاید راوی کی مراد یہ ہے کہ اس کا اکثر حصہ یکبارگی اترا ۱۲ منہ [3] یہ سنہ ۸ ہجری کے اخیر میں آئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے لوٹ کر آئے تھے ان ایلچیوں میں عطارد اور اقرع اور زبرقان اور عمرو اور خباب اور نعیم اور قیس اور عیینہ بن حصن تھے ۱۲ منہ [4] ناراضگی کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے بہشت کی سی عمدہ اور دائمی نعمت پر قناعت نہ کی اور دنیا کے

besturdubooks.wordpress.com

الْبُشْرٰى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

چند آدمی آئے (اشعر قبیلے کے) آپؐ نے فرمایا بنی تمیم نے تو یہ خوشخبری قبول نہ کی تم قبول کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے قبول کی۔

بَابٌ: قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَاَغَارَ وَاَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبٰى مِنْهُمْ نِسَاءً [1]

باب محمد ابن اسحاق نے کہا عیینہ بن حصن ابن حذیفہ بن بدر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عنبر پر بھیجا۔ جو بنی تمیم کی شاخ ہیں اس نے ان کو لوٹا اور کئی آدمی مار ڈالے کئی عورتیں پکڑ لیں [1]

۳۶۴۔ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا فِيْهِمْ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيْهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمٍ اَوْ قَوْمِيْ

مجھ سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں بنی تمیم سے اس وقت سے برابر محبت کرنے لگا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی تین باتیں سنیں آپ فرماتے تھے بنی تمیم میری ساری امت میں دجال کے بڑے مخالف ہوں گے (جب وہ مردود نکلے گا) اور ایسا ہوا۔ بنی تمیم کی ایک عورت حضرت عائشہؓ کے پاس قید تھی آپؐ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے بنی تمیم حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہیں اور ایسا ہوا کہ سب قوموں کی زکوٰۃ آنحضرتؐ کے پاس آئیں۔ بنی تمیم کی زکوٰۃ آئی تو آپ نے فرمایا میری قوم کی زکوٰۃ ہے [2]۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے ان کو ابن جریج نے خبر دی۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سے عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا۔ بنی تمیم کے کچھ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے

---

[1] اس لڑائی کا سبب یہ تھا کہ بنی عنبر نے خزاعہ کی قوم پر زیادتی کی۔ آپ نے عیینہ کو پچاس آدمیوں کے ساتھ ان پر بھیجا کوئی انصاری یا مہاجر اس لڑائی میں شریک نہ تھا۔ کہتے ہیں عیینہ نے اس تھوڑی فوج سے بنی عنبر کی گیارہ عورتوں اور گیارہ مردوں کو قید کر لیا تیس بچے پکڑ لئے ۱۲ منہ [2] کیونکہ بنی تمیم الیاس بن مضر میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِيْ قَالَ عُمَرُ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِيْ ذٰلِكَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا حَتَّى انْقَضَتْ

اور آپ سے درخواست کی ہم میں سے کسی کو سردار بنا دیجئے ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا سردار کر دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا نہیں اقرع بن حابس کو سردار کر دیجئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس پر حضرت عمرؓ سے کہا تم تو میری مخالفت کرنا چاہتے ہو (اور کوئی غرض نہیں) حضرت عمرؓ نے کہا نہیں میری غرض مخالفت کی نہیں ہے[1]۔ دونوں اتنا جھگڑے کہ آوازیں بلند ہوئیں۔ آخر سورۂ حجرات کی یہ آیت اتری مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بناؤ اخیر تک

بَابُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ

باب عبد القیس کے ایلچیوں کا بیان[2]

۳۶۶۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ لِيْ جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِيْ نَبِيْذٌ فَاَشْرَبُهُ حُلْوًا فِيْ جَرٍّ اِنْ اَكْثَرْتُ مِنْهُ وَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَاَطَلْتُ الْجُلُوْسَ خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُّضَرَ وَاِنَّا لَا نَصِلُ

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عامر عقدی نے خبر دی کہا ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابو جمرہ سے کہا میں نے ابن عباس سے کہا میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں نبیذ (کھجور کا شربت) بنایا جاتا ہے میں میٹھا رہتے تک اس کو پیا کرتا ہوں بعضے وقت بہت پی لیتا ہوں اور لوگوں کے پاس دیر تک بیٹھتا ہوں۔ تو ڈرتا ہوں کہیں فضیحت نہ ہو (لوگ کہیں یہ نشہ میں ہے) ابن عباسؓ نے کہا عبد القیس قبیلے کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے[3]۔ آپؐ نے فرمایا اچھے آئے نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہو گئے لڑ کر ہوتے تو ذلت اور شرمندگی حاصل ہوتی) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافر بستے ہیں ہم آپ تک صرف حرام مہینوں

---

[1] بلکہ میں مصلحت کی بات کہتا ہوں ۱۲ منہ [2] عبد القیس ایک مشہور قبیلہ تھا جو بحرین پر رہتا تھا سب سے پہلے مدینہ منورہ کے بعد وہیں جمعہ کی نماز پڑھی گئی ۱۲ منہ [3] یہ ایلچی دو بار آئے پہلے بار میں تیرہ آدمی تھے اور دوسری بار میں چالیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پہنچنے سے پہلے صحابہ کو ان کے آنے کی خوشخبری دیدی تھی ان ایلچیوں میں اشج بھی تھا جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں دو خصلتیں عمدہ ہیں اخیر حدیث تک ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا
بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا
الْجَنَّةَ وَنَدْعُوا بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا
قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ
عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ
هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ
شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ
وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ
الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ
أَرْبَعٍ مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَ
وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۳۶۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ
عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا
الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ
إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ
نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا
قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ
الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

میں پہنچ سکتے ہیں (جن مہینوں میں عرب لوٹ کھسوٹ سے باز رہتے) تو ہم سے خلاصہ طور پر دین کی تمام باتیں بیان کر دیجئے۔ ہم خود بھی ان پر عمل کریں تو بہشت میں داخل ہوں اور دوسروں کو بھی ان پر عمل کرنے کو کہیں آپ نے فرمایا: میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں چار باتوں سے منع کرتا ہوں پہلے اللہ پر ایمان لانا تم جانتے ہو اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں۔ دوسرے نماز پڑھنا تیسرے زکوٰۃ دینا چوتھے رمضان کے روزے رکھنا[1] اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ (اللہ اور رسول کا) ادا کرنا[2] اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی گھڑی یا مرتبان میں اور روغنی برتن میں نبیذ بھگونے سے[3]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس کے ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ربیعہ قوم کی ایک شاخ ہیں اور مضر کے کافر ہمارے اور آپ کے بیچ میں حائل ہیں وہ ہم کو آپ تک آنے نہیں دیتے بس حرام مہینوں میں آپ تک آ سکتے ہیں تو ہم کو دین کی چند (ضروری) باتیں بتلا دیجئے جن پر ہم خود بھی عمل کریں دوسروں کو بھی سکھائیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لانا یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود

[1] ان چار باتوں کا تو عام سب لوگوں کو حکم ہے اور پانچویں بات کا خاص کر کے تم کو ۱۲ منہ۔ [2] عبدالقیس کے لوگ جنگی لوگ تھے تو ان کو خاص کر کے ایک حکم کی تاکید کی یعنی لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنے کی ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

وَعَقْدَ وَاحِدَةً وَّاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

۳۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَرْسَلُوْا اِلٰى عَائِشَةَ رض فَقَالُوْا اقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ اَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِىْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَاَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّوْنِىْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِىْ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا

نہیں ہے آپ نے ایک انگلی بند کی اور نماز درستی سے ادا کرنا زکوٰۃ دینا لوٹ کا مال جو کماؤ اس میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور جن باتوں سے منع کرتا ہوں وہ یہ ہے کدو کی تونبی میں کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن میں نبیذ بھگونے سے

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی۔ بکر بن مضر نے یوں کہا عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے روایت کی[1] انہوں نے بکیر سے ان سے کریب نے بیان کیا جو ابن عباس کے غلام تھے کہ ابن عباس رضؓ اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ تینوں نے کریب کو حضرت عائشہ رضؓ کے پاس بھیجا کہا ان کو ہماری سب کی طرف سے سلام کہو اور یہ پوچھو کہ آنحضرتؐ کے عصر کے بعد کیا دو رکعتیں (سنت کی) پڑھی ہیں ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم یہ سنتیں پڑھا کرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپؐ اس سے منع کرتے تھے (عصر کے بعد نماز پڑھنے سے) ابن عباس رضؓ نے کہا میں تو حضرت عمر رضؓ کے ساتھ مل کر لوگوں کو اس بات پر مارا کرتا[2]۔ کریب کہتے ہیں میں گیا اور عائشہ رضؓ کو ان تینوں کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے کہا ام المومنین ام سلمہ رضؓ سے پوچھو میں لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آیا ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ام المومنین ام سلمہ کے پاس جاؤ ان سے وہی کہلا بھیجا جو حضرت عائشہ رضؓ کو کہلا بھیجا تھا۔ ام المومنین ام سلمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ اس سے منع کرتے تھے پھر

[1] بکر کی روایت کو طحاوی نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ بکر نے بجائے اخبرنی عمرو کے عن عمرو بن الحارث کہا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ نماز کی سی عبادت بھی اگر خلاف سنت ادا کی جائے تو اس پر سزا ہو سکتی ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَاِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ قُوْمِي اِلَى جَنْبِهِ فَقُوْلِي تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ اَسْمَعْكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِي فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ اَبِي اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِنَّهُ اَتَانِي اُنَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى يَعْنِي قَرْيَةً مِّنَ الْبَحْرَيْنِ

(ایک دن) ایسا ہوا آپ عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس آئے اس وقت انصاری بنی حرام کی کئی عورتیں میرے پاس بیٹھی تھیں آپ نے یہ دوگانہ پڑھا میں نے لونڈی کو آپ کے پاس بھیجا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اُس نے کہہ دیا آپ کے پاس جا کر کھڑی ہو اور کہہ اُم سلمہؓ پوچھتی ہیں میں نے تو آپ کو ان رکعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے سُنا اور اب آپ خود ہی اُن کو پڑھ رہے ہیں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو سرک جائیو لونڈی گئی اُس نے یہی کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (چونکہ آپ نماز میں تھے) وہ سرک گئی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابوامیہ کی بیٹی[1] تو نے عصر کے بعد دوگانہ کو پوچھا بات یہ ہے کہ عبدالقیس[2] قبیلے کے چند لوگ مسلمان ہو کر اپنی قوم کا پیغام لے کر میرے پاس آئے میں اُن سے باتیں کرنے میں پھنس گیا ظہر کا دوگانہ نہ پڑھ سکا تو میں نے اب اُس کو پڑھ لیا[3]

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عبدالملک عقدی نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انھوں نے ابوجمرہ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد نبوی کے بعد پہلا جمعہ جو اور کہیں پڑھا گیا وہ عبدالقیس کی مسجد میں تھا جو جواثی بحرین کی ایک بستی ہے۔

[1] ابوامیہ ام المومنین ام سلمہ کے والد تھے ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی یہ عصر کا دوگانہ نہ تھا بلکہ ظہر کا دوگانہ تھا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے طحاوی کی روایت میں یوں ہے میرے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تھے میں اُن کو دیکھنے میں یہ دوگانہ بھول گیا تھا پھر یاد آیا تو میں نے مسجد میں لوگوں کے سامنے اُس کا ادا کرنا بُرا جانا اور یہاں گھر میں تیرے پاس آکر پڑھ لیا

بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ

باب بنی حنیفہ کے ایلچیوں اور ثمامہ بن اثال کا قصہ[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انھوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ کیے وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور مسجد کے ایک ستون سے اُس کو باندھ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے (مَیں تیرے ساتھ کیا کروں گا) اس نے کہا اچھا ہے اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں تو بھی کوئی قباحت نہیں کیونکہ مَیں خونی ہوں (مَیں نے بھی جنگ میں مسلمانوں کو مارا ہے[2]) اور اگر آپ احسان رکھ کر مجھ کو چھوڑ دیں گے تو مَیں آپ کا شکر گزار ہوں گا اگر آپ روپیہ چاہتے ہیں تو وہ بھی حاضر ہے آپ جتنا مانگیں یہ سُن کر آپ نے ثمامہ کو ویسا ہی بندھا رہنے دیا پھر دوسرے دن اُس کے پاس تشریف لائے پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے اُس نے کہا مَیں تو عرض کر چکا اگر آپ احسان رکھ کر چھوڑ دیں تو مَیں شکر گزار ہوں گا آپ نے اُس کو ویسا ہی بندھا رہنے دیا پھر جب تیسرا دن ہُوا تو پھر آپ تشریف لائے پوچھا ثمامہ کیا حال ہے اُس نے کہا مَیں تو عرض کر چکا آپ نے فرمایا اچھا ثمامہ کو چھوڑ دو (لوگوں نے اُسکو چھوڑ دیا) وہ مسجد کے قریب ایک پانی پر یا کھجور کے درخت کے پاس گیا اُس نے غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا مَیں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں سنو محمدؐ ساری زمین پر کسی کا منہ دیکھکر مجھکو اتنا غصہ نہیں آتا تھا جتنا آپکا منہ دیکھ کر آپ کے

[1] بنی حنیفہ ایک مشہور قبیلہ ہے یمامہ میں مکہ اور یمن کے درمیان یہ ایلچی ۹ھ ہجری میں آئے تھے واقدی نے کہا وہ سترہ آدمی تھے ان میں مسیلمہ کذاب بھی آیا تھا اور ثمامہ بن اثال تو فضلائے صحابہ میں سے ہیں اُن کا قصہ بنی حنیفہ کے قاصدوں کے آنے سے پہلے کا ہے ۱۲ منہ

[2] بعض نسخوں میں ذا دم کے بدل ذا ذم ہے یعنی اگر آپ مجھ کو ماریں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو عزت دار ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ
وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ
وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ
إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ
الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ
فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ صَبَوْتَ
قَالَ لَا وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ لَا
يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى
يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ
بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ
الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ
مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ
كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ

دن آپ کا منہ سب مونہوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے خدا کی قسم آپ کے دین سے زیادہ مجھ کو کسی دین سے نفرت نہیں تھی اب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے خدا کی قسم آپ کے شہر سے زیادہ مجھ کو کسی شہر سے نفرت نہیں تھی اب آپ کا شہر مجھ کو سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے آپ کے سواروں نے مجھ کو اُس حال میں پکڑ لیا جب میں عمرے کی نیت سے جا رہا تھا اب آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ثمامہ خوش ہو جا اور عمرہ ادا کر جب ثمامہ (عمرہ کرنے کو مکہ پہنچے تو کوئی کافر (نام نامعلوم) کہنے لگا ثمامہ تو نے دین بدل ڈالا اُس نے کہا نہیں تو میں تو حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان ہو گیا ہوں اور تم (مکہ کے کافرو) یہ سمجھ لو کہ یمامہ کے ملک سے تم کو گیہوں کا ایک دانہ بھی نہیں آنے کا جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حکم نہ دیں گے[1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب (مدینہ میں) آیا اور کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد مجھ کو اپنا جانشین کریں تو میں اُن کی تابعداری کرتا ہوں (مسلمان ہو جاتا ہوں) مسیلمہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت لوگوں کو لایا تھا[2] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے (اُس کو سمجھانے

[1] مکہ کے کافروں نے ثمامہ سے پُوچھا تو نے اپنا دین بدل ڈالا تو ثمامہ نے یہ جواب دیا میں نے دین نہیں بدلا بلکہ اللہ کا تابعدار بن گیا ہوں ثمامہ کا یہ کہنا بالکل صحیح تھا کیونکہ پہلے ثمامہ کا کوئی دین نہ تھا شرک کوئی دین تھوڑا ہی ہے بلکہ ایک لغو خیال اور اعتقاد ہے کہتے ہیں ثمامہ نے یمامہ جا کر یہ حکم دیا کہ مکہ کے کافروں کو غلہ نہ بھیجو آخر مکہ والوں نے مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا کہ آپ ناطہ پروری کرتے ہیں ہمارا غلہ کیوں روک دیا ہے اُس وقت آپنے ثمامہ کو اجازت دی کہ مکہ کو غلہ بھیجنا موقوف نہ کرے ۱۲ منہ [2] یعنے بنی حنیفہ کے لوگوں کو ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيْتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيْتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوْحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ۔

کو اسلام کی دعوت دینے کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے (انصار کے خطیب) اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ (کھجور کی) آپ مسیلمہ اور اُس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہوئے (اُس نے کہا آپ مجھ کو اپنا شریک کر لیجئے) آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تب بھی میں نہیں دینے کا اور اللہ نے جو تیری تقدیر میں لکھ دیا ہے تو اُس سے بچ نہیں سکتا اور اگر تو اسلام نہ لائے گا تو اللہ تجھ کو تباہ کر دے گا اور میں تو سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جس کا حال اللہ تعالیٰ مجھ کو (خواب میں) دکھلا چکا ہے[1] اور میری طرف سے یہ ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کرے گا یہ فرما کر آپ لوٹ آئے ابن عباسؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب دریافت کیا تو وہی شخص ہے جس کا حال خواب میں مجھ سے بیان کیا گیا تو ابو ہریرہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں تو مجھ کو فکر پیدا ہوئی (یہ عورتوں کا زیور میرے ہاتھ میں کیسا) پھر خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا اُن پر پھونک مار دیں میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اُس کی یہ تعبیر سمجھی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخص پیغمبری کا دعویٰ کریں گے ایک تو مسیلمہ کذاب دوسرے اسود عنسی[2]

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا آپ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں آپ نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے ایک کنگن سے مسیلمہ کذاب مراد تھا دوسرے کنگن سے اسود عنسی ۱۲ منہ [2] اسود عنسی تو آنحضرتؐ ہی کے زمانہ میں مارا گیا اور مسیلمہ کذاب حضرت صدیقؓ کی خلافت میں قتل ہوا۔ سچ آخر سچ ہوتا ہے اور جھوٹ چند روز تک چلتا ہے پھر مٹ جاتا ہے دیکھو اسود اور مسیلمہ کا ایک تابعدار بھی باقی نہ رہا اور حضرت محمدؐ کے تابعدار قیامت تک قائم رہیں گے روز بروز ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور بڑی نشانی اسلام کے سچے دین ہونے کی یہ ہے کہ نصرانی حاکم وقت ہیں اور اُن کے پادری اور مشنری ہزاروں لاکھوں روپے خرچ کر کے جا بجا وعظ کر کے بڑی مشکل سے چند نادانوں کو اپنے دام میں پھانس لیتے ہیں لیکن اسلام کا دین بے حکومت اور بے روپیہ پیسے خرچے ہر ایک ملک میں پھیل رہا ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انھوں نے معمر سے انھوں نے ہمام سے انھوں نے ابوہریرہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہُوا مَیں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانے لائے گئے میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے وہ مجھ کو بھاری معلوم ہوتے (گراں گزرے) پھر مجھ کو حکم ہُوا ان کو پھونک دو مَیں نے پھونک دیا وہ دونوں کنگن اڑ کر چل دیے مَیں نے اس خواب کی تعبیر یہ سمجھی ہے کہ ان کنگنوں سے وہ دونوں جھوٹے مراد ہیں جن کے بیچ میں مَیں ہوں ایک تو صنعاء والا (اسود عنسی) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب)

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهَا عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا مَیں نے مہدی بن میمون سے سُنا انھوں نے کہا مَیں نے ابورجاء عطاردی سے سُنا وہ کہتے تھے ہم (شرک کے زمانہ میں) پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے جب ایک پتھر پہلے پتھر سے اچھا نظر آتا تو پہلے پتھر کو پھینک دیتے دوسرے پتھر کی پوجا شروع کرتے اگر کوئی (پوجا کے قابل) پتھر نہ ملتا تو کیا کرتے مٹی کا ایک ٹبہ (ٹیلہ) بناتے اور بکری لا کر اس پر دودھ دوہتے پھر اس کے گرد طواف کرتے جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے اب (تیروں اور برچھوں کے) پھل اتار ڈالنے کا مہینہ آیا ہم کوئی برچھہ یا تیر جس میں لوہے کا پھل لگا ہوتا نہ چھوڑتے اس کا پھل نکال کر پھینک دیتے مہدی بن میمون نے کہا مَیں نے ابورجاء سے سُنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیغمبری مشہور ہوئی اس وقت مَیں بچہ تھا اپنے گھروالوں کے اونٹ چرایا کرتا جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے غلبہ کی خبر سنی تو ہم (آپ کو چھوڑ کر) دوزخ کی طرف

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ

بَابُ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چلے یعنے مسیلمہ کذاب کے تابعدار بن گئے[1]

باب اسود عنسی کا قصہ

ہم سے سعید بن محمد جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے عبیدہ بن نشیط کے بیٹے سے اس بیٹے کا نام عبداللہ تھا[2] کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہا ہم کو خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) مدینہ آیا تھا اور وہاں آن کر (اپنی جورو) حارث بن کریز کی بیٹی (کیسہ) کے گھر میں اُترا تھا یہ کیسہ عبداللہ بن عبداللہ ابن عامر کی ماں تھی[3] خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس بن شماس کو ہمراہ لے کر اُس کے پاس آئے یہ ثابت وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب کہلاتا تھا۔ اُس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی آپ مسیلمہ ملعون کے سامنے ٹھہر گئے اُس سے باتیں کیں (اسلام کی دعوت دی) اُس نے کہا میں اس شرط سے مسلمان ہوتا ہوں کہ آپ کے بعد مجھ کو حکومت ملے یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خلافت اور حکومت کیا) اگر تو یہ چھڑی بھی مجھ سے مانگے تو میں نہ دوں (تو اتنا حقیر ہے) اور میں تو سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جو خواب میں مجھ کو بتلایا گیا میری طرف سے ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کرے گا یہ فرما کر آپ لوٹ گئے عبیداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے

[1] پہلے ابورجاء مسیلمہ کذاب کے تابعدار بنے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی توفیق دی مگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا ۱۲ منہ [2] نہ موسیٰ کیونکہ موسیٰ ضعیف ہے حافظ نے کہا عبداللہ موسیٰ سے اسی برس بڑا تھا حالانکہ دونوں بھائی بھائی تھے ۱۲ منہ [3] اُنکے باپ عبداللہ بن عامر نے مسیلمہ کذاب کے مارے جانے کے بعد اس سے نکاح کر لیا تھا اُسکے پیٹ سے عبداللہ بن عبداللہ بن عامر پیدا ہوتے تھے راوی نے غلطی سے ایک عبداللہ کا لفظ چھوڑ دیا لیکن ہم نے ترجمہ بھی بڑھا دیا بعضے نسخوں میں یوں ہے وہ عبداللہ بن عامر کے اولاد کی ماں تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ۔

ابن عباسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن پہنا دیے گئے میں گھبرایا مجھے بُرے معلوم ہوتے پھر مجھ سے کہا گیا ان کو پھونک دو میں نے پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے (غائب غلہ) اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ کنگنوں سے مراد دونوں جھوٹے شخص ہیں جو پیدا ہوں گے[1] عبید اللہ نے کہا یہ دونوں شخص اسود عنسی تھے اور مسیلمہ کذاب اسود عنسی کو فیروز نے یمن میں مار ڈالا[2]

بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ

باب نجران کے نصاریٰ کا قصہ[3]

۳۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا

مجھ سے عباس بن حسین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے انھوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے صلۃ بن زفر سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا عاقب (عبدالمسیح) اور سید (ایہم) نصاریٰ کے دو رئیس نجران سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اُن کے ساتھ ابو الحارث بن علقمہ پیر پادری بھی تھا) آپ یہ چاہتے تھے کہ وہ آپ سے مباہلہ کریں اُن میں ایک دوسرے سے کہنے لگا (خدا کے لیے) مباہلہ مت کر اگر یہ سچے پیغمبر ہوں اور ہم ان سے

[1] پیغمبری کا دعوے کریں گے لیکن اُن کو فروغ نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] اور مسیلمہ کذاب کو وحشی نے قتل کیا اسود کی قتل کی خبر وحی سے آنحضرتؐ کو وفات سے ایک رات دن پہلے ہو گئی آپ نے اپنے اصحاب کو سنا دی بعد اُس کے آدمیوں کے ذریعہ سے خبر ابوبکرؓ کی خلافت میں آئی یہ اسود صنعا میں ظاہر ہوا اور نبوت کا دعوے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل مہاجر بن ابی امیہ پر غالب ہو گیا بعضوں نے کہا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے باذان وہاں کا عامل تھا باذان مر گیا تو اسود نے اس کی جورو مرزبانہ سے نکاح کر لیا اور یمن کا حاکم بن بیٹھا آخر فیروز ایک شب کو نقب کی راہ سے اُس کے گھر میں گھس گئے کیونکہ دروازے پر ایک ہزار چوکیداروں کا پہرہ تھا انہوں نے اس کا سر کاٹ لیا اور باذان کی عورت کو مال اسباب سمیت نکال لائے اس رات کو باذان کی عورت مرزبانہ نے اُس کو خوب شراب پلائی تھی وہ مردود نشہ میں مدہوش تھا ۱۲ منہ [3] نجران ایک بڑا شہر تھا مکہ سے سات منزل پر وہاں نصاریٰ بہت آباد تھے ۱۲ منہ [4] آنحضرت نے اُن کو سمجھایا اسلام کی دعوت دی قرآن سنایا پر انہوں نے نہ مانا آخر آپ نے فرمایا اچھا آؤ ہم تم مباہلہ کریں مباہلہ کے معنے اوپر گزر چکے ہیں یعنے دو فریق جن میں باہمی اختلاف ہو جب تقریر اور بحث میں قائل نہ ہوں تو دونوں مل کر اللہ سے دعا کریں یا اللہ جو کوئی ہم سے غلطی اور ناحق پر اصرار کر رہا ہو اُس پر اپنا عذاب اتار ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَّلَا تَبْعَثْ مَعَنَآ إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهٗٓ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَآ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَآ أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

مباہلہ کریں تو ہماری اور ہماری اولاد سب کی خرابی ہوگی (قیامت تک ہم نہ پنپیں گے) آخر وہ دونوں کہنے لگے (ہم مباہلہ نہیں کرتے) آپ جو مانگیں وہ حاضر ہے (جزیہ پر راضی ہو گئے[1]) انہوں نے یہ درخواست کی کہ ایک ایماندار شخص ہمارے ساتھ کر دیجئے (ایماندار شخص ہو بے ایمان نہ ہو) آپ نے فرمایا ہاں ہاں میں تمہارے ساتھ ایک ایماندار شخص کو بھیجتا ہوں ایماندار بھی کیسا پکا ایماندار یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سب انتظار کرنے لگے (دیکھیں آنحضرتؐ کس کو بھیجتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح اُٹھ (ان کے ساتھ جا) جب وہ کھڑے ہوتے تو آپ نے فرمایا اس اُمت کا ایماندار (معتبر دیانت دار) یہ شخص ہے۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَآ إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَآءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ابو اسحاق سے سنا انہوں نے صلہ بن زفر سے انھوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا نجران کے (نصاری) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انھوں نے عرض کیا ایک ایماندار شخص ہمارے ساتھ کر دیجئے آپؐ نے فرمایا اچھا میں ایک ایماندار شخص تمہارے ساتھ بھیجتا ہوں ایماندار بھی کیا پکا ایماندار یہ سن کر لوگ انتظار میں رہے (دیکھیں آپ کس کو بھیجتے ہیں) پھر ابو عبیدہ بن جراح کو آپؐ نے بھیجا۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ہر اُمت میں ایک

[1] آپ نے نجران کے نصاریٰ سے اس شرط پر صلح کرلی کہ وہ ہزار جوڑے کپڑے کے رجب میں اور ہزار جوڑے صفر میں دیا کریں اور ہر جوڑے کے ساتھ ایک اوقیہ چاندی ۱۲ منہ [2] جو جزیہ وصول کر کے آپ کو بھیجا کرے۔ ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

بَابُ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

۳۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رض أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا

امانت دار (معتمد) ہوتا ہے اس امت کا امانت دار ابو عبیدہ ہے [1]

باب عمان اور بحرین کا قصہ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے سنا، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے، وہ کہتے تھے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا، جب بحرین سے محصول کا روپیہ آئے گا، تو میں تجھ کو اتنا اتنا۔ یعنے تین لپ بھر کر زر دوں گا، پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات اس روپیہ کے آنے سے پہلے ہی ہوگئی، ابوبکر صدیقؓ کے پاس یہ روپیہ آیا۔ انہوں نے منادی کرائی۔ دیکھو، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کسی کا کچھ قرض آتا ہو، یا آپ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو، وہ میرے پاس آئے، (اپنا حق لے لے)، جابرؓ کہتے ہیں میں (یہ منادی سن کر) ابوبکر کے پاس گیا، ان سے بیان کیا، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا، اگر بحرین کا روپیہ آئے گا، تو میں تجھ کو اتنا اتنا تین لپ بھر کر دوں گا، پھر ابوبکرؓ نے مجھ کو اتنا زر دیا جابر کہتے ہیں۔ اس کے بعد جو میں ابوبکرؓ سے ملا، اور میں نے روپیہ مانگا، تو انہوں نے نہ دیا، پھر میں گیا، اور مانگا جب بھی نہ دیا، پھر تیسری بار گیا مانگا۔ جب بھی نہ دیا۔ آخر (لاچار ہوکر) میں نے کہا ایک بار میں آیا (میں نے مانگا)، تو تم نے نہ دیا دوسری بار آیا، (مانگا) جب بھی تم نے نہ دیا، پھر (تیسری بار) آیا مانگا، جب بھی تم نے نہ دیا، اس سے (فائدہ) اگر تم کو دینا ہے، تو دو، نہیں تو صاف کہہ دو، (کہ میرا دل دینے

[1] اس حدیث میں گویا باب کا تعلق مذکور نہیں مگر اگلی روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے، کہ آپ نے یہ جملہ اس وقت فرمایا، جب نجران کے نصاریٰ نے آپ سے ایک ایماندار شخص کی گذارش کی تھی تو باب کا تعلق باقی نہ رہا ۱۲ منہ ؎۵ عمان اور بحرین دونوں شہروں کے نام ہیں۔

إِنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَءُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ، وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ،

بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ،

۳۷۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى رض قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ،

کو نہیں چاہتا) میں بخیل ہوں، ابوبکرؓ نے کہا، جابرؓ! تو مجھ کو بخیل بناتا ہے بخیلی سے بڑھ کر کون سا عیب ہے تین بار انہوں نے یہی کہا، بات یہ ہے کہ میں نے جو ایک بار تجھ کو نہیں، تو میری نیت دینے کی تھی[۱] اور اسی سند سے) عمرو بن دینار سے مروی[۲] ہے، انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے، میں ابوبکر صدیق رضؓ کے پاس گیا، تو انہوں نے ایک لپ بھر کر روپیہ دیئے اور کہا ان کو گن، میں ان کو گنا تو وہ پانسو روپیہ تھے انہوں نے کہا، پانسو پانسو اور لے لے، (تین لپ ہو گئے)

باب اشعری لوگوں اور یمن والوں کا آنحضرتؐ کے پاس آنا[۳] اور ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا، اشعری لوگ میرے ہیں، میں ان کا ہوں[۴]،

مجھ سے عبداللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے، کہا ہم سے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو اسحٰق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے انہوں نے اسود بن یزید سے، انہوں نے عمرو موسیٰ اشعری سے، انہوں نے کہا میں اور میرا بھائی (ابو رہم یا ابو بردہ) دونوں مل کر یمن سے آئے[۵] ہم ایک مدت تک یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ (ام عبداللہ) دونوں آنحضرتؐ کے گھر والوں میں ہیں کیونکہ (رات دن) وہ آنحضرت کے پاس بہت آتے جاتے، آپ کے ساتھ رہتے[۶]

[۱] میں یہ چاہتا تھا کہ اپنے حصے یعنی خمس میں سے تجھ کو دوں، معلوم ہوا کہ خمس خلیفہ کو ملتا ہے، وہ جن کاموں میں مناسب سمجھے اس کو صرف کر سکتا ہے، ۱۲ منہ [۲] اس کو امام بخاری نے باب من تکفل من میت دینا میں وصل کیا، حدثنا علی ابن عبداللہ حدثنا سفیان حدثنا عمرو ۱۲ منہ [۳] یہ ۷ھ میں خیبر کی فتح کے وقت آئے تھے، ۱۲ منہ [۴] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشرکۃ میں وصل کیا، ۱۲ منہ [۵] ابو موسیٰ اشعری دوسرے یمن والوں کے ساتھ پہلے حبش کو پہنچ گئے تھے، وہاں سے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [۶] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب آپ خیبر میں تھے ۱۲ منہ؛

besturdubooks.wordpress.com

۳۸۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَكْرَمَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ جَرْمٍ وَاِنَّا لَجُلُوْسٌ عِنْدَهٗ وَهُوَ يَتَغَدّٰى دَجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ فَدَعَاهُ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ حَلَفْتُ لَا اٰكُلُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنْ يَمِيْنِكَ اِنَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَاَبٰى اَنْ يَّحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُتِيَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا اَبَدًا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنْ لَّا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهَا،

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالسلام بن حرب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے زہدم سے، انہوں نے کہا، جب ابوموسیٰ[۱] آئے، تو انہوں نے جرم قبیلے کی بہت خاطر کی[۲] خیر زہدم کہتے ہیں، ہم ابوموسیٰ کے پاس بیٹھے تھے، وہ ایک مرغی کا ناشتہ کر رہے تھے، ایک شخص اور لوگوں میں بیٹھا تھا، (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ابوموسیٰ نے اس کو بھی کھانے کے بیٹے بلایا، وہ کہنے لگا، میں مرغی نہیں کھاتا، میں نے دیکھا وہ نجاست، کھاتی ہے، تو مجھ کو اس سے کراہت آتی ہے، ابوموسیٰ نے کہا، ارے، آ بھی کھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے، وہ کہنے لگا میں نے تو قسم کھالی ہے مرغی کبھی نہ کھاؤں گا، ابوموسیٰ نے کہا ادھر آ میں قسم کا بھی علاج بتلاتا ہوں، ہوا یہ کہ ہم چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہم نے آپ سے سواری مانگی، آپ نے فرمایا سواری نہیں ہے پھر ہم نے مانگی تو آپ نے قسم کھالی، کہ ہم کو سواری نہیں دینے کے، تھوڑی دیر بعد ایسا ہوا کہ لوٹ کے کچھ اونٹ آپ کے پاس آئے، آپ نے پانچ اونٹ ہم کو دلائے، جب ہم اونٹ لے چکے، تو ہم نے کہا یہ تو ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیا، آپ کو غفلت میں رکھا قسم یاد نہیں دلائی[۳]، ایسی حالت میں ہماری بھلائی کبھی نہیں ہونے کی آخر میں آنحضرتؐ کے پاس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھالی تھی کہ ہم کو سواری، نہیں دینے کے اور پھر آپ نے سواری دی آپ نے فرمایا مجھے قسم یاد تھی، مگر میرا قاعدہ ہے، اگر کسی بات پر قسم کھالیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھتا ہوں، تو خلاف کرتا ہوں، قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں،

[۱] حضرت عثمانؓ کی خلافت میں کوفہ کے حاکم بن کر ۱۲ منہ [۲] جس میں ایک شخص زہدم بھی تھے، ۱۲ منہ [۳] شاید آپ کو قسم یاد نہیں رہی ۱۲ منہ،

besturdubooks.wordpress.com

۳۸۱ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ،

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا، ہم سے ابو صخرہ جامع بن شداد، نے کہا، ہم سے صفوان بن محرز نے کہا ہم سے عمران ابن حصین نے انہوں نے کہا، تمیم کے، لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ نے فرمایا، خوش ہو جاؤ، بنی تمیم، وہ کہنے لگے، جب آپ نے ہم کو خوشخبری دی، تو کچھ روپیہ بھی دلوا دیے، یہ سنتے ہی آپ کا چہرہ بدل گیا، اس کے بعد کچھ یمن کے لوگ، (اشعری) آئے آپ نے فرمایا، یمن والو! تو خوشخبری قبول کرو، کیونکہ بنی تمیم نے قبول نہیں کی، انہوں نے کہا، ہم نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبول کی[1]۔

۳۸۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ،

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریر نے، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ایمان اس طرف ہے۔ اور آپ نے یمن کی طرف اشارہ کیا، اور احدینا، دل کی سختی، ان لوگوں میں ہے، جو اونٹوں کی دموں کے پاس چلاتے رہتے ہیں، جہاں سے شیطان کے سر کے کونے، نمود ہوں گے، یعنی ربیعہ اور مضر کے، لوگوں میں،

۳۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ذکوان سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے، حافظ نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ بنی تمیم کے لوگ تو ۹ھ ہجری میں آئے تھے، اور اشعری اس سے پیشتر ۷ھ میں آچکے تھے، اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید کچھ اشعری لوگ بنی تمیم کے بعد بھی آئے ہوں، ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یمن کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں ان کے دل کے پردے باریک دل نرم، ایمان یمن ہی کا (عمدہ) ہے، اور حکمت بھی یمن ہی کی اچھی ہے فخر اور تکبر اونٹ والوں میں ہے، اور اطمینان اور سہولت بکری والوں میں اور غندر نے اس حدیث کو شعبہ سے، انہوں نے سلیمان سے روایت کیا کہا میں نے ذکوان سے سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے،

۳۸۴ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا هٰهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ،

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ثور بن زید سے، انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ایمان یمن کا ہے، اور فتنہ (دین کی خرابی) ادھر سے ہے ادھر ہی سے شیطان کے سر کا کونا نمودار ہوگا،

۳۸۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَّاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ،

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، یمن والے تمہارے پاس آئے ہیں، ان کے دل نرم اور دل کے پردے باریک، دین کی سمجھ یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی ہے،

۳۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے ابوحمزہ محمد بن میمون سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ

ـه۱ اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ اعمش کا سماع ذکوان سے بصراحت معلوم ہو جائے، ۱۲ منہ ـه۲ اس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلتی ہے، علم حدیث کا جیسا یمن میں رواج ہے، ویسا دوسرے ملکوں میں نہیں ہے اور یمن میں تقلید شخصی کا تعصب بالکل نہیں ہے دل کا پردہ نرم اور باریک ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وہ حق بات کو جلد قبول کر لیتے ہیں، جو ایمان کی نشانی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهٖ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقٰى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ،

بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

بیٹھے تھے اتنے میں خباب بن ارت (مشہور صحابی) آئے انہوں نے پوچھا ابو عبدالرحمٰن کیا یہ جوان لوگ (جو تمہارے شاگرد ہیں،) تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں، انہوں نے کہا ہاں اگر تم چاہو، تو ان میں کسی کو کہوں وہ قرآن سنائے خباب نے کہا کہو ابن مسعود نے علقمہ سے کہا، قرآن پڑھ اس پر زید بن حدیر جو زیاد بن حدیر کے بھائی تھے بولے تم علقمہ سے قرآن سنانے کو کہتے ہو، وہ ہم سے بڑھ کر قاری نہیں ہے، ابن مسعود نے کہا اگر تو چاہے تو ٹھہر، میں وہ بیان کردوں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری قوم (بنی اسد) کے حق میں اور جو میں نے علقمہ کی قوم کے حق میں فرمایا[1]، خیر علقمہ کہتے ہیں، میں نے سورہ مریم کی پچاس آیتیں سنائیں، عبداللہ نے خباب سے کہا، کہو کیسا پڑھتا ہے، انہوں نے کہا بہت خوب عبداللہ نے کہا جو میں پڑھتا ہوں وہ علقمہ بھی پڑھ لیتا ہے، پھر انہوں نے خباب کو دیکھا سونے کی انگوٹھی پہنے ہیں تو کہا کیا ابھی تک اس انگوٹھی کے اتار ڈالنے کا وقت نہیں آیا (حالانکہ آنحضرتؐ نے مردوں کو سونا پہننے سے منع کیا ہے) خباب[2] یہ سنتے ہی وہ انگوٹھی اتار ڈالی، اور کہنے لگے اب تم میرے ہاتھ میں یہ انگوٹھی کبھی نہیں دیکھو گے، اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے روایت کیا ہے، (انہوں نے اعمش سے[3])

باب دوس قبیلے اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان

[1] زید بن حدیر بنی اسد میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ کو بنی اسد اور غطفان سے اچھا بتلایا، اور علقمہ نخع قبیلے کے تھے، امام احمد اور بزار نے ابن مسعود سے نکالا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخع قبیلے کے لیے دعا کرتے تھے، اس کی تعریف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں بھی اس قبیلے کا ہوتا۔ ۱۲ منہ [2] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا، شاید خباب سونا پہننے کو مکروہ تنزیہی سمجھتے ہوں، تو ابن مسعود نے ان کو تنبیہ کی کہ مردوں کو سونا پہننا حرام ہے، ۱۲ منہ [3] دوس ایک قوم ہے یمن میں طفیل بن عمرو اسی قوم میں سے تھے، ان کو ذوالنور بھی کہتے ہیں، وہ آن کر مسلمان ہو گئے، تو آنحضرتؐ نے ان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا انہوں نے اسلام کی دعوت دی، لیکن ان کا باپ مسلمان ہوا، ماں مسلمان نہیں ہوئی۔ اور قوم والوں نے بھی اس کا کہنا نہ مانا صرف ابوہریرہؓ نے مانا باقی آئندہ

besturdubooks.wordpress.com

۳۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ،

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا طفیل بن عمرو دوسی آنحضرت صلعم کے پاس آئے عرض کیا دوس نہیں مانتے، وہ تباہ ہوئے انہوں نے نافرمانی کی ان کے لیئے بددعا فرمایئے، آپ نے فرمایا، یا اللہ دوس کو ہدایت کر، ان کو میرے پاس لے آ،

۳۸۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

وَأَبَقَ غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ،

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے، انہوں نے قیس سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا جب میں (اپنے ملک سے) آنحضرتؐ کے پاس آرہا تھا تو رستے میں میں نے یہ شعر پڑھے

میں میں ... کیسی ہے تکلیف کی لمبی یہ رات
خیر اس نے کفر سے دی ہے نجات

میرا ایک غلام تھا (نام نامعلوم) وہ رستے سے بھاگ گیا جب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے بیعت کی میں آپ کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں وہی غلام آنکلا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ابوہریرہ دیکھ تیرا غلام آن پہنچا۔ میں نے کہا۔ اللہ کے لیئے میں نے اس کو آزاد کردیا۔

بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ وَحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

باب بنی طے کے ایلچیوں اور عدی بن حاتم کا قصہ

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ:۔ اس وقت طفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا دوس کے بیٹے بددعا کیجئے، آپ نے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے دوس کے لوگوں کو ہدایت کی آپ کی دعا قبول ہوئی۔ کہتے ہیں طفیل بن عمرو نے آنحضرتؐ سے کچھ نشانی چاہی آپ نے دعا کی یا اللہ طفیل کو نور دے ان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں سے ایک نور نکلتا، جو رات کو روشن ہوجاتا ابن کلبی نے کہا حبیب بن عمرو دوس کا حاکم تھا، اس کی عمر تین سو برس کی تھی، وہ پچھتر آدمیوں کے ساتھ، آنحضرتؐ کے پاس آئے اور مسلمان ہوگیا، اس کے ساتھی بھی سب مسلمان ہوگئے ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا ۱؎ بنی طے ایک قبیلہ ہے اس کا نام طے اس لیئے ہوا کہ سب سے پہلے گول کنواں اس نے بنوایا تھا ۱۲ منہ،

besturdubooks.wordpress.com

۳۸۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلَى أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا أُبَالِي إِذًا ،

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے عدی بن حاتم[1] سے، انہوں نے کہا، ہم حضرت عمرؓ کی (خلافت میں ان کے) پاس اور کئی آدمیوں کے ساتھ آئے، وہ ایک ایک آدمی کو نام لے لے کر بلاتے جاتے پہلے مجھ کو نہیں بلایا۔ آخر میں نے کہا، امیر المومنین تم مجھ کو نہیں پہچانتے، انہوں نے کہا کیوں نہیں، (خوب) پہچانتا ہوں، تم تو اس وقت ایمان لائے تھے، جب یہ لوگ سب کافر تھے، اور تم نے اس وقت رخ کیا جب انہوں نے پیٹھ پھیری۔ اور تم نے اس وقت وفاداری کی جب انہوں نے دغابازی کی اور تم نے حق بات اسوقت پہچان لی جب انہوں نے حق بات سے انکار کیا یہ سن کر میں نے کہا، اب مجھ کو کچھ پرواہ نہیں[2]۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعَ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّامِنَ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ

اللہ کے فضل وکرم سے سترہواں پارہ تمام ہوا، اب اٹھارہواں پارہ شروع ہوتا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ

---

[1] یہ بنی طے میں سے تھے، ان کے باپ وہی حاتم طائی ہیں جن کا نام اب تک سخاوت میں مشہور ہے ۱۲ منہ [2] یعنی جب تم میرا حال جانتے ہو، اور میری قدر پہچانتے ہو، تو اب مجھ کو اس کا کوئی رنج نہیں ہے، کہ تم نے پہلے اور لوگوں کو بلایا مجھ کو نہیں بلایا۔ پہلے عدی بن حاتم نصرانی تھے، ان کی بہن کو آنحضرتؐ کے سوار پکڑ لائے، آپ نے ان کو منت احسان رکھ کر چھوڑ دیا، اس کے بعد بہن کے کہنے سے عدی بن حاتم آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے، اور مسلمان ہو گئے، ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اٹھارہواں پارہ ۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَعَهٗ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَّلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ

باب حجۃ الوداع کے بیان میں

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا۔ ہم حجۃ الوداع میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرے کا احرام باندھا (جب مکہ میں پہنچے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی قربانی کا جانور اپنے ساتھ لایا ہو۔ وہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرے۔ پھر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک حج اور عمرہ دونوں سے فراغت نہ کرے۔ خیر میں جب آپ کے ساتھ مکہ پہنچی۔ تو مجھ کو حیض آرہا تھا۔ میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا۔ نہ صفا مروہ دوڑی آخر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی (کہ حج کے دن آن پہنچے اور ابھی تک میرا عمرہ ہی پورا نہیں ہوا) آپ نے فرمایا۔ تو ایسا کر سر کھول ڈال۔ بالوں میں کنگھی کرلے۔ اور حج کا احرام باندھ لے۔ عمرہ رہنے دے۔ میں نے ایسا ہی کیا جب

ف۱؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سے مدینہ میں ہجرت کی۔ بس یہی حج کیا۔ لیکن ہجرت سے پہلے تین حج کئے ہیں۔ جس کو ترمذی نے نکالا۔ بعضوں نے کہا۔ آپ ہر سال حج کیا کرتے تھے۔ آپ پچیسویں ذیقعدہ کو ہفتہ کے دن مدینہ سے نکلے تھے۔ ابن حزم نے کہا جمعرات کے دن بعضوں نے کہا۔ جمعہ کے دن۔ لیکن صحیح یہ ہے۔ کہ ہفتہ کا دن تھا۔ کیونکہ اس سال غرہ ذیحجہ جمعرات کا دن تھا۔ اور وقوف عرفہ جمعہ کے دن واقع ہوا تھا۔ اور صحیحین میں انس سے روایت ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھ کر نکلے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جس دن آپ نکلے۔ وہ جمعہ کا دن نہ تھا۔ ۱۲ منہ ؒ

bestudybooks.wordpress.com

فلما قضينا الحج ارسلني
رسول الله صلى الله عليه وسلم
مع عبد الرحمن بن ابي بكر
الصديق الى التنعيم فاعتمرت
فقال هذه مكان عمرتك قالت
فطاف الذين اهلوا بالعمرة
بالبيت وبين الصفا والمروة ثم
حلوا ثم طافوا طوافا اخر بعد
ان رجعوا من المنى واما الذين جمعوا
الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا

۳۹۱ - حدثني عمرو بن علي
حدثنا يحيى بن سعيد
حدثنا ابن جريج قال
حدثني عطاء عن ابن
عباس رض اذا طاف بالبيت
فقد حل فقلت من اين
قال هذا ابن عباس رض قال
من قول الله تعالى ثم محلها
الى البيت العتيق ومن امر
النبي صلى الله عليه وسلم
اصحابه ان يحلوا في حجة
الوداع قلت انما كان ذلك
بعد المعرف

میں حج ادا کر چکی۔ تو آپ نے مجھ کو عبدالرحمن (میرے بھائی) کے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا۔ میں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ عمرہ اس عمرے کے بدل ہو گیا۔ (جس کو تو نے چھوڑ دیا تھا۔) حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ پھر پھر جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ (انہوں نے مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر احرام کھول ڈالا۔ اس کے بعد جب (حج کر کے) منا سے لوٹے تو حج کا دوسرا طواف کیا۔ (یعنی پھر صفا مروہ دوڑے۔) اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی۔ انہوں نے ایک ہی بار سعی کی۔[1]

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا۔ ہم سے ابن جریج نے کہا۔ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا۔ جہاں عمرہ کرنے والے نے بیت اللہ شریف کا طواف کر لیا۔[2] تو اس کو سب باتیں (جو احرام میں منع تھیں۔) درست ہو جاتی ہیں۔ (گو ابھی تک صفا مروہ نہ دوڑا ہو۔ ابن جریج نے کہا۔ میں نے عطاء سے پوچھا۔ ابن عباس نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا۔ انہوں نے کہا سورۂ حج میں) اللہ کے اس قول سے پھر ان کا حلال ہونا پرانے گھر یعنی خانہ کعبہ کے پاس ہے۔ دوسرے یہ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا۔ ابن جریج نے کہا۔ میں نے عطاء سے کہا۔ یہ احرام کھول ڈالنا۔ تو اس وقت ہے۔ جب عرفات میں ٹھہر چکا انہوں

[1] کیونکہ عمرے کے ارکان حج میں شریک ہو گئے۔ علیحدہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس میں حنفیہ کا اختلاف ہے۔ یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے۔ یہاں صرف اس لئے اس کو لائے کہ اس میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔ ۱۲ [2] خواہ قران ہو۔ یا صرف عمرہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ،

۳۹۲ - حَدَّثَنِي بَيَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي،

۳۹۳ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي،

۳۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ

نے کہا۔ ابن عباس کا یہ مذہب تھا۔ کہ عرفات میں ٹھہرنے سے پہلے اور بعد ہر حال میں (جب طواف کر لے) تو احرام کھول ڈالنا درست ہے۔

مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا۔ کہ ہم سے نضر بن شمیل نے کہا۔ ہم کو شعبہ نے خبر دی۔ انہوں نے قیس بن مسلم سے کہا۔ میں نے طارق بن شہاب سے سنا انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ کے بطحا (سنگریزی زمین) میں آیا۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تو نے حج کا احرام باندھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے پوچھا۔ احرام میں کیا پکارا۔ میں نے کہا لبیک یاھلال کاھلال رسول اللہ یعنی وہ ہی احرام باندھتا ہوں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باندھا۔ آپ نے فرمایا۔ تو بیت اللہ کا طواف کر کے صفا مروہ پہ دوڑ کر احرام کھول ڈال میں نے طواف کیا۔ صفا مروہ دوڑا۔ اور (احرام کھول کر) قیس قبیلے کی ایک عورت (نام نا معلوم) کے پاس آیا۔ اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے انس ابن عیاض نے کہا۔ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ان کو ابن عمر رض نے خبر دی۔ ان کو ام المومنین حضرت حفصہ نے جس سال حج وداع ہوا۔ آپ نے اپنی بیویوں کو یہ حکم دیا۔ کہ طواف اور سعی کر کے) احرام کھول ڈالیں۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ احرام کیوں نہیں کھولتے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے سر کے بال جما لئے ہیں۔ اور قربانی ہار ڈال کر ساتھ لایا ہوں۔ میں جب تک اپنی قربانی نہ کاٹوں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے شعیب

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

۳۹۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا

نے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور محمد بن یوسف فریابی نے کہا۔ ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا۔ کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی۔ انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج وداع میں اونٹ پر سوار تھے۔ فضل بن عباس (آپ کے چچا زاد بھائی) خواصی میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت (نام نا معلوم) نے (سامنے آکر) آپ سے مسئلہ پوچھا۔ کہنے لگی۔ یا رسول اللہ حج جو اللہ کا فرض ہے اس کے بندوں پر اس وقت فرض ہوا۔ جب میرا باپ ایسا بوڑھا (پھونس) ہے۔ کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کر لوں۔ آپ نے فرمایا ہاں (ہو سکتا ہے)۔[۵]

مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا۔ ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا۔ آپ قصواء اونٹنی پر سوار اسامہ بن زید کو خواصی میں بٹھائے تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بلال (موذنؓ) اور عثمانؓ بن طلحہ حجبی (کعبہ کے کلید بردار تھے) آپ نے کعبے کے پاس اونٹ کو بٹھایا۔ پھر عثمان سے فرمایا۔ کنجی لائیے۔ کعبے کا دروازہ کھولا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمان سمیت کعبہ کے اندر گئے۔ اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ بڑی دیر تک دن کو وہاں ٹھہرے رہے۔ پھر باہر برآمد ہوئے۔ تو دوسرے لوگ داخلی کے لئے لپکے۔ ابن عمر کہتے ہیں۔ میں اور لوگوں سے آگے پہنچا۔ میں نے دیکھا۔ بلالؓ دروازے کے

۵؎ یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے۔ یہاں اس کو اس لئے لائے۔ کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَاَتَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلّٰى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يَسْتَقْبِلُكَ حِيْنَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ،

پیچھے کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے میں کس جگہ نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا۔ ان دونوں کے آگے ستونوں کے بیچ میں ان دنوں کعبے کے چھ ستون تھے۔ تین تین ستون کے دو حصے۔ آپ نے پہلے حصے کے دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھی۔ کعبے کا دروازہ پیٹھ کی طرف کیا۔ اور دیوار کی طرف منہ کیا۔ جو اندر گھستے ہی سامنے ہوتی ہے۔ نماز پڑھتے وقت آنحضرت اس دیوار سے تین ہاتھ کے قریب فاصلہ پر تھے۔ ابن عمر نے کہا میں بلال سے یہ پوچھنا بھول گیا۔ کہ آپ نے جہاں نماز پڑھی۔ اس کے پاس ہی سرخ سنگ مرمر بچھا ہوا تھا۔[1]

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُمَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ،

ہم سے ابو الیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا۔ کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے کہا۔ مجھ سے عروہ بن زبیر اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا۔ ان سے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ نے انہوں نے کہا۔ ام المومنین صفیہ کو عین حجۃ الوداع میں حیض آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا اس کی وجہ سے ہم رکیں رہیں گے۔[2] میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ تو مکہ کو لوٹ کر طواف الزیارۃ کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر کیا ہے۔ (ہمارے ساتھ) کوچ کرے۔ (طواف الوداع کی ضرورت نہیں)

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا۔ مجھ سے عمر بن محمد نے بیان کیا۔ ان سے ان کے والد محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ حدیث میں فتح کا واقعہ مذکور ہے۔ جو ۸ھ ہجری میں ہوا۔ اور حجۃ الوداع ۱۰ھ ہجری میں تھا۔ [2] مدینہ کو نہ جا سکیں گے۔ آپ سمجھے کہ ابھی انہوں نے طواف الزیارۃ نہیں کیا۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ
اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ
الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ
مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ
أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ
وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ
عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفٰى
عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلٰى مَا يَخْفٰى
عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ
وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ
عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ
هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ
هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ
انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ،

۳۹۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي
زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ

کہا۔ ہم حجۃ الوداع کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں (زندہ) تھے۔ ہمکو نہیں معلوم تھا۔ حجۃ الوداع کے کیا معنی[۱]۔ خیر آپ نے اللہ کی تعریف کی۔ اس کی ثنا بیان کی۔ پھر مسیح الدجال کا خوب لمبا ذکر کیا۔ فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا۔ جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ یہانتک کہ حضرت نوح اور ان کے بعد والے پیغمبروں نے بھی ڈرایا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ (قیامت کے قریب) ضرور نکلے گا۔ اگر تم کو اور کوئی دلیل (اس کے جھوٹے ہونے کی) نہ معلوم ہو تو بھی یہ دلیل کافی ہے۔ کہ وہ (مردود) کانا ہوگا۔ تمہارا پروردگار (جل شانہ) کانا نہیں ہے۔ وہ تو ہر عیب سے پاک ہے) دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسی ہوگی۔ جیسے پھولا انگور (سن لو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے خون اور مال حرام کیے ہیں۔ جیسے اس دن کو حرام کیا۔ (یعنی عرفہ کے دن کو) اس شہر میں اس مہینے میں دیکھو۔ میں نے خدا کا حکم تم کو پہنچا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو۔ تین بار یہی فرمایا۔ دیکھو تمہاری خرابی یا تم افسوس نہ کرنا۔ میرے بعد اسلام سے پھر کر کافر ہو جاؤ۔ مسلمان کی گردن مارنے لگو۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا۔ ہم سے ابو اسحٰق سبیعی نے کہا۔ مجھ سے زید بن ارقم نے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے۔ اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک ہی

[۱] کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وداع یا مکہ کا وداع ابن عمر کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وداع مراد ہے۔ اس کے بعد چند ہی روز دنیا میں زندہ رہے۔ گویا یہ حج دنیا سے آپ کی رخصت تھی۔ ۱۲ منہ [۲] بعض روایتوں میں یوں ہے۔ کہ بائیں آنکھ کا کانا ہوگا۔ غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہوگی ۱۲ منہ [۳] کافروں کو چھوڑ کر آپس میں لڑنے لگو۔ یہ آپ کی بیش بہا آخری نصیحت تھی۔ اگر اس پر مسلمان عمل کرتے اور آپس میں نہ لڑتے تو آج ہماری دنیا میں مسلمان ہی مسلمان نظر آتے۔ ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے۔ کہ مسلمان کا بلا وجہ شرعی خون کا کرنا کفر ہے۔ ابن عباس کا بھی قول ہے۔ لیکن دوسرے علماء نے تاویل کی ہے۔ مطلب ہے۔ کافروں کا سا فعل نہ کرو۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى،

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ،

۴۰۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

حج کیا۔ یعنی حج وداع اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔ ابو اسحاق نے کہا۔ آپ نے ایک حج اس وقت بھی کیا۔ جب مکہ میں تھے (مدینہ کو ہجرت نہیں کی تھی[1]۔)

ہم سے حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج وداع میں جریر بن عبداللہ بجلی سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کر دو تا کہ میری بات سنیں پھر فرمایا لوگو میرے بعد ایسا نہ کرنا ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا۔ ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں ابوبکرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا۔ زمانہ پھر گھوم کر اسی حال پر آگیا۔ جس حال پر اس دن تھا۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے[2]۔ دیکھو بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے ان میں پے درپے تین مہینے حرام ہیں۔ ذیقعد۔ ذی الحجہ محرم چوتھا مہینہ مضر کا رجب ہے[3]۔ جو جمادی الاخری اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے۔ پھر آپ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے۔ اس کے بعد آپ خاموش

---

[1] یہ ابو اسحاق کا خیال ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آپ نے مکہ میں رہتے وقت بہت حج کئے تھے۔ ہر سال حج کرتے رہتے۔ [2] ہوا یہ تھا۔ کہ مشرک کمبخت حرام مہینوں کو اپنے مطلب سے پیچھے ڈال دیتے۔ محرم میں لڑنا منظور ہوتا۔ تو صفر کو محرم کر دیتے۔ اسی طرح گول مال مدت سے کرتے چلے آرہے تھے۔ اتفاق سے جس سال آپ نے حج وداع کیا۔ تو ذیحجہ کا ٹھیک مہینہ وہی پڑا۔ کافروں کے حساب سے بھی اور واقعی حساب سے بھی آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ یعنی اب آئندہ حساب نہ بگاڑو۔ اور ٹھیک اسی حساب سے مہینوں کا شمار رکھو۔ ۱۲ منہ [3] اس کو مضر کا رجب اسی وجہ سے کہا۔ کہ مضر قوم کے لوگ اور مشرکوں سے زیادہ رجب بھی تعظیم کرتے اس میں لڑائی بھڑائی نہ کرتے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ
بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذُوالْحِجَّةِ
قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ
قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى
قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ
قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ
فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَ
اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ
بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ
هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ
عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا
بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهٗ
يَكُوْنُ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ
سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ
يَقُوْلُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ
مَرَّتَيْنِ،

ہو رہے۔ ہم سمجھے شائد آپ اس مہینے کا اور کوئی نام بیان کریں گے۔ پھر فرمایا۔ کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ بے شک ذیحجہ کا مہینہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا یہ کونسا شہر ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر آپ خاموش ہو رہے۔ ہم سمجھے شائد آپ اس شہر کا اور کوئی نام بیان کریں گے۔ پھر فرمایا۔ کیا یہ وہی شہر مکہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ بیشک یہ مکہ کا شہر ہے۔ پھر فرمایا۔ اچھا یہ دن کونسا دن ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ اس کے بعد خاموش ہو رہے ہم سمجھے۔ شائد آپ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ بیشک یہ یوم النحر (قربانی کا دن ہے) آپ نے فرمایا۔ تو اب سن لو۔ تمہارے آپس کے مسلمانوں کے خون اور مال ابن سیرین نے کہا۔ میں سمجھتا ہوں۔ ابی بکرہ نے یہ بھی کہا۔ کہ تمہاری ابروئیں ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں۔ جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے ہیں اور دیکھو تم کو ایک دن ضرور اپنے پروردگار کے پاس جانا ہے۔ وہ تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ تو کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (خون خرابے کرکے) گمراہ بن جاؤ۔ سن لو جو لوگ تم میں یہاں موجود ہیں۔ وہ یہ حدیث ان لوگوں کو پہنچا دیں۔ جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین جب یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ تو کہتے تھے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔ خیر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو میں نے خدا کا حکم تم کو پہنچا دیا۔ دو بار یہ فرمایا۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْيَهُودِ قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ آيَةٍ فَقَالُوا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ،

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا بعضے یہودی یوں کہنے لگے (اگر سورۂ مائدہ کی) یہ آیت ہم لوگوں پر اترتی۔ تو ہم لوگ اس دن کو عید (خوشی کا دن ٹھہرا لیتے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کونسی آیت انہوں نے کہا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ عید کا دن تو وہ ہم لوگوں میں بھی ہے۔ میں یہ جانتا ہوں۔ جہاں یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری۔ یہ آیت اس وقت اتری۔ جب آپ عرفہ کے دن عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ یعنی حجۃ الوداع میں [۵۲]

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ،

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا۔ انہوں نے امام مالک سے) انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا۔ ہم (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ ہم میں کسی نے تو عمرے کی نیت کی۔ کسی نے حج کی کسی نے دونوں کی۔ (قران کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی نیت کی تھی۔ پھر جس نے صرف حج کی نیت کی تھی۔ یا حج اور عمرہ دونوں کی (ایک ساتھ) اس نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا۔ جب تک دسویں تاریخ ذی الحجہ کی نہ آئی۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا۔ کہا ہم کو امام مالک کو خبر دی۔ پھر یہ حدیث بیان کی۔ اس میں یوں ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے۔

[۵۱] کعب احبار یا دوسرا کوئی حضرت عمرؓ سے ۱۲ منہ۔ [۵۲] ترمذی کی روایت میں ابن عباس سے یوں ہے۔ کہ اس دن تو دوہری عید تھی۔ ایک تو جمعہ کا دن دوسرا عرفہ کا دن ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۰۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِّثْلَهُ،

۴۰۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِيْ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثٰى لَهُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادریس نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے امام مالک نے پھر یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا۔ ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے۔ انہوں نے کہا۔ حجۃ الوداع میں (میں بیمار ہو گیا۔) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو پوچھنے کے لئے آئے۔ میں ایسا بیمار ہوا۔ کہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ دیکھتے ہیں۔ میری بیماری کس درجہ پر پہنچ گئی ہے۔ اب جینے کی امید نہیں رہی۔ میں بہت مالدار ہوں۔ اور ایک بیٹی (ام حکم) سے سوا اور کوئی میرا وارث نہیں ہے۔ میں اپنا دو تہائی مال (اللہ کی راہ میں) خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا تہائی مال۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں تہائی خیرات کر سکتا ہے۔ تہائی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے۔ تو یہ بہتر ہے۔ یا یہ کہ ان کو محتاج چھوڑ جائے۔ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اصل حقیقت تو یہ ہے۔ جو کچھ اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لئے خرچ کرے۔ اس پر تجھے ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جو تو (اللہ کے حکم جینے کی نیت) اپنی جورو کے منہ میں ڈالے۔ میں نے عرض کیا میرے ساتھی۔ (دوسرے مہاجرین) تو آپ کے ساتھ مدینے چلے جائیں گے۔ اور میں پیچھے مکہ میں رہ جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں تو پیچھے نہیں رہے گا۔ اگر رہا بھی تو کیا ہے۔ جو کام اللہ کی رضامندی کے لئے کرے گا۔ اس پر تجھ کو ایک درجہ ملے گا۔ تیرا درجہ بلند ہوگا۔ اور عجب نہیں کہ تیری عمر دراز ہو اور تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کو) فائدہ ہوا۔ اور کچھ لوگوں

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ،

۴۰۶ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ،

۴۰۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ،

۴۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ،

۴۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

(ان کی ہجرت نہ توڑ) مصیبت تو سعد بن خولہ پر پڑی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس پر رنج کرتے تھے، کیونکہ وہ مکہ میں مر گیا تھا[1]

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسی بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ان کو ابن عمر نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا۔

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہوں نے نافع سے۔ ان کو ابن عمر نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور بعضے اصحاب نے قصر کیا (بال کترائے)

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند[2] اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ نے بیان کیا ان کو عبد اللہ بن عباس نے خبر دی انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر سوار اس وقت چلا آ رہا تھا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منا میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے میرا گدھا تھوڑی صف کے آگے سے بھی گزر گیا۔ پھر میں گدھے سے اتر کر صف میں شریک ہوا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے والد عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے کسی نے پوچھا۔ اس وقت میں موجود تھا۔ آنحضرت

[1] جہاں سے ہجرت کی تھی جس ملک سے ہجرت کرے۔ پھر وہاں مرنا اچھا نہیں ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ،

۴۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا،

بَابٌ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ،

۴۱۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ

صلے اللہ علیہ وسلم حج (وداع) میں اپنی سواری کیوں کر چلاتے تھے انہوں نے کہا بیچ کی چال رستہ کشادہ پاتے تو دوڑاتے۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عدی بن ثابت انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے ان کو ابوایوب خالد بن زید انصاری نے خبر دی انہوں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔

باب جنگ تبوک کا بیان جس کو غزوہ عسرت بھی کہتے ہیں ۱؎

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے (اپنے دادا) ابوبردہ سے انہوں نے (اپنے والد) ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے جو غزوہ تبوک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانے والے تھے، سواریاں مانگنے کے لیے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ساتھیوں نے سواریاں مانگنے کے لیے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو کوئی سواری دینے والا نہیں۔ اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے مجھے معلوم نہیں تھا۔ خیر میں بہت رنجیدہ ہو کر لوٹا مجھ کو ایک رنج تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری نہیں دی دوسرا یہ رنج تھا کہیں میرے سواری مانگنے سے آپ ناراض نہ ہو گئے ہوں ۲؎ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا

۱؎ عسرت کے معنی تنگی اور تکلیف۔ اس جنگ میں صحابہ بہت محتاج تھے۔ سواری اور سامان ہر شئے کی تکلیف تھی، یہ جنگ سنہ ۹ ہجری رجب کے مہینے میں ہوئی حج وداع سے پہلے چاہیے یہ تھا کہ پہلے یہ باب لاتے۔ پھر باب حجۃ الوداع اور شاید امام بخاری نے ایسا ہی کیا ہو لیکن کاتبوں نے مقدم مؤخر کر دیا ۱۲ منہ ۲؎ سواری نہ ملنے کا اتنا رنج نہ تھا۔ بڑا رنج یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں ناراض نہ ہو گئے ہوں سبحان اللہ صحابہ کی جانثاری اور محبت رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ
سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ
فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ
وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ
ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ
بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ
فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى
هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ
مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ
شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا لِي إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ
وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى
بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ
إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا۔ وہ کہہ دیا تھوڑی ہی دیر گزری تھی۔ اتنے میں بلال رضؓ کی آواز سنی وہ مجھ کو پکار رہے ہیں۔ عبداللہ بن قیس میں گیا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یاد فرمایا ہے جاؤ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ یہ دو دو اونٹ کا جوڑا ہے۔ یہ جوڑا ہے، چھ اونٹ[1] عنایت فرمائے آپ نے یہ اونٹ اسی وقت سعد بن عبادہؓ سے مول لیے تھے۔ فرمایا یہ (چھوں) اونٹ اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا۔ ان سے کہہ کہ اللہ یا اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ اونٹ سواری کے لیے دیئے ہیں ان پر سوار ہو میں اونٹ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اونٹ سواری کے لیے تم کو دیے ہیں مگر میں تم کو چھوڑنے والا نہیں تم میں سے چند آدمی میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد کہ میں تم کو سواری دینے والا نہیں سنا ہو تم یہ نہ سمجھو کہ میں نے اپنے دل سے ایک بات تم کو کہہ دی تھی جو آنحضرت صلی اللہ نے نہیں فرمائی تھی[2] انہوں نے کہا نہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں، ہم تجھ کو سچا سمجھتے ہیں مگر خیر تیرے کہنے سے ہم چند آدمی بھی تیرے ساتھ بھیجتے ہیں ابو موسےؓ ان میں سے کئی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر چلے اور ان لوگوں پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد سنا تھا۔ کہ اول آپ نے سواری سے انکار کیا تھا۔ پھر اس کے بعد سواری عنایت فرمائی۔ ان لوگوں نے وہی بیان دیا۔ جو موسےؓ نے اپنے ساتھیوں سے

۱؎ بعض روایتوں میں پانچ اونٹ مذکور ہیں، شاید راوی کی غلطی ہو۔ یا یہ قصہ کئی بار ہوا ہو ۱۲ منہ ۲؎ ابو موسی کو ڈر ہوا کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا نہ سمجھیں کہ ابھی تو اس نے یہ کہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری نہیں دیتے۔ اور اب سواریاں لے کر آیا۔ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری دینے سے انکار نہ کیا ہوگا۔ اس نے اپنے دل سے بات بنا کر کہہ دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواریاں دینے سے انکار کرتے ہیں ۱۲ منہ

بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى

۴۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا۔

۴۱۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ

کہا تھا (ابو موسےٰ کی تصدیق کی)

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو تشریف لے جانے لگے[1] آپ نے (مدینہ میں) حضرت علی کو اپنا جانشین مقرر کیا انہوں نے عرض آپ مجھ کو بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔[2] آپ نے فرمایا علی تو اس بات پر خوش نہیں کہ میرے پاس تیرا وہ درجہ ہو جو موسےٰ کے پاس ہارون پیغمبر کا تھا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں ابو طیالسی نے اس روایت کو یوں بیان کیا۔ ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حکم بن عتیبہ سے کہا میں نے مصعب سے سنا۔[3]

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا۔ وہ کہتے تھے مجھ کو صفوان بن یعلےٰ

[1] آپ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ روم کے نصرانی مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور عرب کے بھی کئی قبیلوں۔ لخم جذام وغیرہ کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان پر پیش قدمی مناسب سمجھی تاکہ ان کو معلوم ہو کہ مسلمان جنگ کے لئے تیار ہیں۔ اسی جنگ میں حضرت عثمان نے مجاہدین کے لیے دو سو اونٹ مع سامان فراہم کر دیے تھے۔ آپ نے فرمایا اب عثمان رضی جیسے اعمال کریں ان کو ضرر نہیں ہونے کا۔ ۱۲ منہ [2] کیا میں لڑنے کے لائق نہیں ہوں ۱۲ منہ [3] اس میں حکم کے سماع کی مصعب سے صراحت ہے۔ اگلی سند میں صراحت نہیں ہے۔ اس روایت کو امام بیہقی نے دلائل میں اور ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔ اس حدیث سے حضرت علی رضی کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ بجز نبوت کے اور سارے کمالات حضرت علی رضی میں موجود تھے اور گو اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بلا فصل حضرت علی خلیفہ ہوں۔ جیسے رافضیوں نے سمجھا ہے۔ کیوں کہ حضرت ہارون ع حضرت موسیٰ سے پیشتر ہی گزر گئے تھے۔ صرف حضرت موسیٰ ع نے کوہ طور جاتے وقت ان کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ یہاں آں حضرت نے تبوک جاتے وقت حضرت علی کو اپنا جانشین بنایا۔ پس مشابہت سے یہی مراد ہے۔ لیکن یہ مطلب ضرور نکلتا ہے کہ حضرت علی رضی دوسرے صحابہ سے افضل ہیں۔ کیوں کہ ہارون پیغمبر بعد حضرت موسیٰ ع کے تمام بنی اسرائیل سے افضل تھے۔ اگر یہ مطلب نہ نکلے تو اس استثناء میں یعنی إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے معنی صحیح نہیں ہوتے اور اہل سنت کے نزدیک مفضول کی خلافت باوجود افضل کے درست ہے اگر حضرت علی رضی دوسرے سب صحابہ سے افضل ہوں تب بھی خلافت میں کوئی قدح نہیں آتا خصوصاً جب ابو بکر صدیق رضی کی خلافت باجماع صحابہ ہو لی یہاں تک کہ حضرت علی رضی نے خود بھی ان سے بیعت کر لی۔ ان کی خلافت کو قبول کیا۔ اب اس کی صحت میں کوئی شک باقی نہ رہا ۱۲ منہ

بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَنَسِيتُهُ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ عَطَاءٌ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَأَنَّهَا فِي فِي فَحْلٍ يَقْضَمُهَا،

بن امیہ نے خبر دی۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں جنگ عسرت (یعنی غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اور یعلیٰ کہتے تھے میں اپنے سب نیک عملوں میں اس عمل کو (عمدہ) زیادہ بھروسے کے لائق سمجھتا ہوں عطاء نے کہا صفوان نے مجھ کو خبر دی۔ یعلیٰ نے کہا اس لڑائی میں میں نے ایک شخص کو[1] نوکر رکھا تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا اس نے کیا کیا ایک آدمی سے لڑا۔ دونوں میں ایک نے دوسرے کا ہاتھ (دانتوں سے) کاٹا عطاء نے کہا صفوان یہ کہتے تھے میں یہ بھول گیا کہ ان دونوں میں کس نے ہاتھ کاٹا خیر جس کا ہاتھ دانت سے پکڑا گیا تھا۔ اس نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا دانت نکل پڑا۔ پھر یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (قضیہ چکانے کو) آئے آپ نے دانت والے کو کوئی دیت نہیں دلائی عطاء نے کہا میں سمجھتا ہوں صفوان نے کہا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا تو اونٹ کی طرح اس کو چبا ڈالتا۔

بَابُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا،

باب۔ کعب بن مالک کا قصہ (جو جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے) اور (سورہ براءۃ میں) اللہ تعالیٰ کا فرمانا وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا[2]

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن کعب سے جو اپنے باپ کعب کو اندھے ہو جانے کے بعد پکڑ کر چلایا کرتے۔ انہوں نے کہا میں نے کعب سے سنا

[1] ساتھ رہنے میں خدمت کرنے کے لیے ۱۲ منہ [2] یعنی اللہ نے ان تین شخصوں کا بھی قصور معاف کر دیا جو اس جنگ میں نہ جا سکے تھے۔ اپنے گھر رہ گئے تھے یہ تین شخص کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ
عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ اَتَخَلَّفْ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ
اِنِّيْ كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ
يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ
عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُّ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ
الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ
وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ
وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا
كَانَ مِنْ خَبَرِيْ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى
وَلَا اَيْسَرَ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ
الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهٗ
رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ
الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى
بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ
شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا
وَّعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ
لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ
بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ

وہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کرتے تھے۔ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی لڑائی میں چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا صرف غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گیا اور جنگ بدر سے پیچھے رہ جانے پر اللہ تعالیٰ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا تھا۔ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے تشریف لے گئے تھے (لڑائی کا ارادہ نہ تھا) مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کو اچانک بن وعدہ اور بن ٹھہراؤ ٹھہرا دیا۔ (لڑائی ہو گئی) اور میں لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تھا۔ جہاں ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا (اور آنحضرت کی مدد کرنے کا) مضبوط قول قرار کیا تھا۔ مجھ کو تو جنگ بدر اس رات سے بڑھ کر محبوب نہیں ہے اگرچہ بدر کا شہرہ لوگوں میں اس رات سے زیادہ ہے۔ میرا حال یہ گزرا کہ غزوہ تبوک کے وقت میں خوب چاق وچست اور مالدار تھا۔ جب آنحضرت کو چھوڑ کر پیچھے رہ گیا تھا۔ میرے پاس سواری کی دو اونٹنیاں کبھی اکٹھا نہیں ہوئی تھیں اس جنگ کے وقت، میرے پاس ایک چھوڑ دو اونٹنیاں سواری کے لیے موجود تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا جب کہیں جنگ پر جانے والے ہوتے۔ تو اس کو صاف نہیں، بیان کرتے گول گول ایسا فرماتے کہ لوگ دوسرا کوئی مقام سمجھیں جب اس جنگ کا وقت آیا تو اتفاق سے اس وقت سخت گرمی تھی۔ اور سفر بھی دور دراز رستے میں ناآباد جنگل بے آب وگیاہ، دشمن بے شمار (روم کے نصاریٰ عرب کے نصاریٰ)، اس لیے آپ نے مسلمانوں سے صاف صاف بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو جانا چاہتے ہیں، آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ اچھی طرح لڑائی (اور سفر) کا سامان، درست

besturdubooks.wordpress.com

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيْرٌ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ
يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ
يُرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنْ سَيَخْفٰى
لَهٗ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَ
الظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ
فَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ
فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَاَقُوْلُ
فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ
يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ
الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ
وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا
فَقُلْتُ اَتَجَهَّزُ بَعْدَهٗ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ
ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ اَنْ فَصَلُوْا
لِاَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا
ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ
شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا
وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ

کرلیں[۵۱] خیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف تبوک کا ارادہ مسلمانوں سے بیان کردیا اس وقت مسلمانوں کا شمار بہت تھا[۵۲] اور کوئی دفتر وغیرہ نہ تھا جس میں ان کے نام محفوظ ہوتے[۵۳] کعب نے کہا کوئی مسلمان ایسا نہ تھا جو اس لڑائی میں غیر حاضر رہنا چاہتا تھا۔ مگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس کا غیر حاضر رہنا آں حضرت کو اس وقت تک معلوم نہ ہوگا۔ جب تک اس کے باب میں کوئی وحی نہ اترے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑائی کا اس وقت قصد کیا۔ جب درختوں کا میوہ پک گیا تھا۔ اور سایہ میں رہنا آدمی کو بہت پسند تھا (یعنی سخت گرمی میں) خیر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی سفر کا سامان تیار کرنا شروع کیا۔ میں بھی ہر صبح کو جاتا کہ سفر کا سامان تیار کروں پھر خالی لوٹ آتا کچھ تیاری نہ کرتا۔ میں اپنے دل میں کہتا میں ہر وقت اپنا سامان تیار کرسکتا ہوں (جلدی کیا ہے؟) اسی طرح دن گزرتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے محنت مشقت اٹھا کر اپنا اپنا سامان تیار کرلیا۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان ایک صبح کو روانہ ہوگئے۔ اس وقت تک بھی میں نے کوئی تیاری نہ کی تھی۔ لیکن میں نے اپنے دل میں کہا (آپ کو جانے دو) میں ایک یا دو دن میں سب تیاری کرکے آپ سے مل جاؤں گا جب وہ روانہ ہوگئے تو دوسری صبح کو میں نے سامان تیار کرنا چاہا لیکن اس روز بھی خالی پھر آیا کوئی تیاری نہ کی پھر تیسری صبح کو بھی ایسا ہی ہوا۔ خالی لوٹ آیا کوئی تیاری نہ کی میرا برابر یہی حال رہا کہ آج نکلتا ہوں کل نکلتا ہوں، ادھر سب لوگ جلدی جلدی

[۵۱] توشہ اور سواری کا بخوبی انتظام کرلیں ۱۲ منہ [۵۲] کہتے ہیں اس جنگ میں آپ کے ساتھ دس ہزار سے زائد مسلمان تھے حاکم نے اکلیل میں نکالا کہ تیس ہزار سے زائد تھے اور دس ہزار سے زائد گھوڑے تھے ابوزرعہ سے منقول ہے کہ چالیس ہزار آدمی تھے ۱۲ منہ [۵۳] کیونکہ بے شمار تھے آدمی اور دفتر وغیرہ کچھ نہ تھا کہ کوئی ان کا داخلہ لیتا ہر آدمی کو یہ گمان تھا کہ اگر میں نہ جاؤں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ خیال نہ ہوگا کہ فلاں شخص حاضر ہے یا نہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَاُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِيْ فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ
لِيْ ذٰلِكَ فَكُنْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي
النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيْهِمْ
اَحْزَنَنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا
عَلَيْهِ النِّفَاقُ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ
اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ
فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ
رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ
بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِيْ عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ
بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ
مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِيْ
هَمِّيْ وَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَ
ذَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ
عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَاْيٍ مِنْ اَهْلِيْ
فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ
وَعَرَفْتُ اَنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ مِنْهُ اَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ

سفر کرتے دور نکل گئے[۵۱] میرا (کئی بار) قصد ہوا میں بھی کوچ کر دوں۔
اور ان سے مل جاؤں کاش میں ایسا کرتا۔ مگر تقدیر میں نہ تھا[۵۲] اب
ایسا ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے
بعد میں (مدینہ میں) نکلتا اور پھر کر دیکھتا تو وہی لوگ نظر آتے جو
منافق کہلاتے تھے۔ یا معذور تھے ضعیف و ناتواں تھے۔ اس سے مجھ
کو بہت رنج ہوتا ادھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک
پہنچنے تک مجھ کو یاد نہیں فرمایا جب تبوک پہنچے تو ایک مرتبہ لوگوں
کے ساتھ وہاں بیٹھے تھے اتنے میں فرمایا کعب بن مالک کہاں ہے،
بنی سلمہ کے ایک آدمی (عبداللہ بن انیس) نے عرض کیا۔ یارسول اللہ
وہ اپنے حسن وجمال (یا لباس کی خوبی) پر اترا کر رہ گیا (آپ کے
ساتھ آیا) یہ سن کر معاذ بن جبل نے کہا تو نے بری بات کہی خدا کی
قسم یارسول اللہ ہم تو اس کو اچھا آدمی (سچا مسلمان سمجھتے ہیں)
آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے کعب بن مالک
کہتے ہیں۔ جب یہ خبر آئی کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم تبوک سے لوٹے آرہے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا[۵۳] جھوٹے
جھوٹے خیال دل میں آنے لگے (یہ عذر کر دوں وہ عذر کر دوں) مجھ کو
یہ فکر ہوئی کعب اب کل آپ کے غصے سے تو کیوں کر بچے گا۔ میں
نے اپنے عزیزوں میں سے جو عقل والے تھے ان سے بھی مشورہ لیا جب
یہ خبر آئی کہ آپ مدینہ کے قریب آن پہنچے۔ اس وقت سارے
جھوٹے خیالات میرے دل سے مٹ گئے۔ اور میں نے یہ سمجھ
لیا کہ جھوٹی باتیں بنا کر میں آپ کے غصے سے بچنے والا نہیں[۵۴]
اب میں نے یہ ٹھان لیا (جو ہونا ہو وہ ہو) میں تو سچ سچ کہہ

۵۱ اب ان سے ملنے کا بھی موقع جاتا رہا ۱۲ منہ ۵۲ تقدیر میں تو یہی تھا کہ پیچھے رہ جاؤں ۱۲ منہ ۵۳ مجھے فکر پیدا ہوئی اب کیا بہانہ کروں گا ۱۲ منہ
۵۴ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے وہ اصل حال کی خبر کر دے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كَذِبٍ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ
إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ
فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا
فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا
يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً
وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ
فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ
الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي
حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا
خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ
فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ
غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ
مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا
وَلَكِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ
الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي
لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ
حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ
إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللهِ وَاللهِ مَا كَانَ
لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى
وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا
فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ

دور ہو گیا خیر صبح کے وقت آپ مدینہ میں داخل ہوئے ۔ آپ کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں ایک دوگانہ ادا فرماتے (آپ نے مسجد میں دوگانہ ادا کیا) پھر لوگوں سے ملنے کے لیئے بیٹھے ۔ اب جو جو (منافق) لوگ پیچھے رہ گئے تھے ۔ انہوں نے آنا شروع کیا ۔ اور لگے اپنے ، اپنے عذر بیان کرنے قسمیں کھانے ایسے لوگ اسی (۸۰) پر کئی آدمی تھے آپ نے ظاہر میں ان کا عذر مان لیا ۔ ان سے بیعت لی ان کے واسطے دعا کی ان کے دلوں کے بھید کو خدا پر رکھا کعب کہتے ہیں میں بھی آیا میں نے جب آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے ۔ مگر جیسے غصہ میں کوئی آدمی مسکراتا ہے پھر فرمایا آؤ آپ کے سامنے بیٹھ گیا ۔ آپ نے پوچھا کعب تو کیوں پیچھے رہ گیا ۔ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی ۔ میں نے عرض کیا بے شک اگر کسی دنیادار شخص کے سامنے میں اس وقت بیٹھا ہوتا ۔ تو باتیں بنا کر اس کے غصے سے بچ جاتا ۔ میں خوش تقریر بھی ہوں ۔ مگر خدا کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں جھوٹ بول کر آپ کو خوش کر لوں ۔ تو کل اللہ تعالےٰ (اصل حقیقت کھول کر) پھر آپ کو مجھ پر غصہ کر دے گا ۔ (اس سے فائدہ ہی کیا ہے) میں سچ ہی کیوں نہ بولوں گو آپ اس وقت سچ بولنے کی وجہ سے مجھ پر غصہ کریں گے ، مگر آیندہ اللہ تعالےٰ کی مغفرت کی مجھ کو امید تو رہے گی ۔ خدا کی قسم میں سراسر قصوروار ہوں ، زور طاقت قوت دولت سب میں کوئی برابر نہ تھا ۔ اور میں یہ سب چیزیں ہوتے ہوئے پیچھے رہ گیا ۔ یہ سن کر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کعب نے سچ سچ کہہ دیا ۔ کعب اب تو ایسا کر چلا جا جب تک اللہ تعالےٰ تیرے باب میں کوئی حکم

besturdubooks.wordpress.com

فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ
فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ
كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ
عَجَزْتَ أَنْ لَّا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا
اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُوْنَ قَدْ كَانَ
كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللّٰهِ مَا
زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنِيْ حَتّٰى أَرَدْتُّ أَنْ أَرْجِعَ
فَأُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ
هٰذَا مَعِيَ أَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا
مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيْلَ
لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ
الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ
فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا
بَدْرًا فِيْهِمَا أُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا
لِيْ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ
مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا

نہ تارے میں چلا بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھ کر میرے پیچھے ہوئے اور کہنے لگے خدا کی قسم ہم کو معلوم نہیں کہ تو نے اس سے پہلے بھی کوئی قصور کیا ہو تو نے اور لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بہانہ کیوں نہ کر دیا۔ اگر تو بھی کوئی بہانہ کرتا تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا تیرے قصور کے لیئے کافی ہو جاتی۔ وہ برابر مجھ کو لعنت ملامت کرتے رہے۔ قسم خدا کی ان کی باتوں سے میرے دل میں آیا۔ آں حضرت کے پاس لوٹ کر چلوں اور اپنی اگلی بات (گناہ کے اقرار) کو جھٹلا کر کوئی بہانہ نکالوں۔ میں نے ان سے پوچھا اور بھی کوئی ہے جس نے میری طرح گناہ کا اقرار کیا ہے ان سے بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے۔ جو تجھ سے فرمایا ہے[۵۲] میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں۔ انہوں نے کہا، مرارہ بن ربیع عمروی اور ہلال بن امیہ واقفی۔ انہوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے اور جن کے ساتھ رہنا مجھ کو اچھا معلوم ہوا[۵۳] خیر جب انہوں نے ان دو شخصوں کا بھی نام لیا (تو مجھ کو تسلی ہوگئی) میں چل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا خاص کر ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے۔ اور دوسرے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے کیئے تھے) ان کے لیئے یہ حکم نہیں دیا۔ اب لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا

۵۱ کہ اس وقت تک ٹھہرے رہو جب تک اللہ تمہارے باب میں کوئی حکم نہ اتارے ۱۲ منہ ۵۲ ابن ابی حاتم نے نکالا کہ مرارہ بن ربیع اپنی باغ کو پھلا پھولا دیکھ کر رہ گئے تھے۔ کہنے لگے میں تو کئی جہاد کر چکا ہوں۔ ایک یہ نہ سہی پھر اپنا گناہ خیال کر کے کہنے لگے۔ میں نے یہ باغ اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ ہلال بن امیہ کے عزیز و اقارب مدت کے بعد آ کر اکٹھے ہوئے تھے۔ ان سے ملنے کے لیئے رہ گئے۔ جب اپنے گناہ کا خیال کیا تو کہنے لگے یا اللہ اب سے میں نہ اپنے عزیزوں سے ملوں گا نہ اپنا مال اسباب دیکھوں گا۔ سبحان اللہ ان لوگوں کے گناہ ہمارے تمام عمر کی نیکیوں سے بہتر تھے ۱۲ منہ

۵۳ یعنی میں نے ان دو شخصوں کا نام سن کر یہ ٹھان لیا کہ اب اپنی بات بدلنا اچھا نہیں جو ان کا انجام ہوگا۔ وہی میرا بھی ہوگا۔ قسمت پر شاکر رہ کر صبر کرنا چاہیئے۔ اکثر اہل سیر نے ان دونوں شخصوں کو اصحاب بدر میں ذکر نہیں کیا ہے۔ اس روایت سے ان کا بدری ہونا معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ وَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي اَحَدٌ وَاٰتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّي قَرِيْبًا مِّنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِي اَقْبَلَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَةَ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهٗ فَنَشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهٗ فَنَشَدْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ

(کوئی بات تک نہ کرتا) بالکل کورے ہوگئے (جیسے کوئی آشنائی ہی نہ تھی) ایسے معلوم ہوا جیسے زمین (آسمان) بدل گئے۔ وہ زمین ہی نہ رہی جس پر ہم رہتے تھے، خیر پچاس راتیں (اسی پریشان حالی میں) گذریں۔ میرے دونوں ساتھی (مرارہ رضہ اور ہلال رضہ) تو روتے پیٹتے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔ اور میں جوان مضبوط آدمی تھا تو (مصیبت پر صبر کرکے) باہر نکلتا نماز کی جماعت میں شریک ہوتا۔ بازاروں میں گھومتا رہتا۔ مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی آتا آپ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوتے میں آپ کو سلام کرتا۔ پھر مجھے شبہ رہتا۔ آپ نے اپنے (مبارک) ہونٹ ہلاکر مجھ کو سلام کا جواب بھی دیا یا نہیں۔ پھر میں آپ کے قریب کھڑے ہوکر نماز پڑھتا رہتا اور دزدیدہ نظر سے آپ کو دیکھتا رہتا۔ آپ کیا کرتے جب میں نماز میں ہوتا تو مجھ کو دیکھتے۔ اور جب میں آپ کو دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے۔ جب اسی طرح ایک مدت گذری۔ اور لوگوں کی روگردانی دوبھر ہوگئی۔ تو میں چلا اور اپنے چچازاد بھائی کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ اس سے مجھ کو بہت محبت تھی۔ میں نے اس کو سلام کیا۔ تو خدا کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا[1] میں نے کہا۔ ابوقتادہ تجھ کو خدا کی قسم تو مجھ کو اللہ اور اس کے رسول کا خواہ سمجھتا ہے (یا نہیں) جب بھی اس نے جواب نہ دیا۔ میں نے پھر قسم دے کر دوبارہ یہی کہا لیکن جواب نہ دارد، پھر تیسری بار قسم دے کر یہی کہا تو اس نے یہ کہا۔ اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں[2]

[1] کیسے جواب دیتے فرمانِ نبوی صادر ہوچکا تھا۔ کہ کوئی ان سے سلام کلام نہ کرے سبحان اللہ صحابہ کی تابعداری فرمانبرداری آفریں ہے ۱۲ منہ

[2] ابوقتادہ نے جواب کے طور پر نہیں کہا۔ ورنہ فرمانِ نبوی کے خلاف ہوجاتا بلکہ اپنے آپ میں ایک بات کہی۔ ۱۲ منہ

وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ
فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ
مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ
بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ
يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض فَطَفِقَ
النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتّٰى إِذَا جَاءَنِي
دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا
فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ
صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ
بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا
نُوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا وَهٰذَا
أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ
فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ
لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ
فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ
قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا
وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ
فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَتَكُونِي

بس اس وقت تو مجھ سے رہا نہ گیا (میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور پیٹھ موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہاں سے چل دیا میں ایک بار مدینہ کے ایک بازار میں جا رہا تھا اتنے میں ملک شام کا ایک (نصرانی) کسان ملا۔ جو مدینہ میں اناج بیچنے لایا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا لوگو کعب بن مالک کو بتلاؤ۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ اس نے غسان کے بادشاہ کا (جو نصرانی تھا) ایک خط مجھ کو دیا۔ مضمون یہ تھا۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے پیغمبر صاحب نے تم پر ستم کیا ہے۔ اللہ تعالے نے تم کو ایسا ذلیل نہیں بنایا ہے نہ بے کار (تم تو کام کے آدمی ہو) تم ہم لوگوں سے آن کر مل جاؤ۔ ہم تمہاری خاطر مدارت خوب کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو دل میں کہنے لگا۔ یہ ایک دوسری بلا ہوئی[۵۱] میں نے وہ خط لے کر آگ کے تندور میں جھونک[۵۲] دیا۔ ابھی پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزری نہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لانے والا (خزیمہ بن ثابت) میرے پاس آیا کہنے لگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے۔ تم اپنی جورو (عمیرہ بنت جبیر) سے بھی الگ رہو۔ میں نے پوچھا کیا اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں، اس نے کہا نہیں اس سے الگ رہو، صحبت وغیرہ نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم دیا۔ آخر، میں نے اپنی جورو سے کہہ دیا نیک بخت تو اپنے کنبے والوں میں چلی جا وہیں رہ جب تک اللہ میرا کچھ فیصلہ نہ

۵۱ کافر لوگ مجھے اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ ۵۲ سبحان اللہ کعب بن مالک کی قوت ایمان یہاں سے سمجھ لینا چاہیے۔ مسلمان اپنے ملک اور قوم کے ایسے عاشق تھے جب تو اگلے مسلمانوں کو فروغ حاصل ہوا تھا یا یہ ایک زمانہ ہے جب مسلمان کافروں کے ساتھ مل کر اپنے بھائی مسلمانوں کو ستاتے ہیں۔ ان کو یہاں پھا نسیاں دلواتے ہیں کافروں کے ہاتھ میں گرفتار کرا دیتے ہیں۔ یہ لوگ درحقیقت مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے بدتر ہیں۔ قیامت میں ان کا منہ کالا۔ اور ان کا حشر انہی کافروں کے ساتھ ہوگا جن کی دوستی کا دم بھرتے ہیں لعنۃ اللہ علیہم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ
قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ
أُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ
شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ
تَكْرَهُ أَنْ أَخْدِمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا
يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ
إِلٰى شَيْءٍ وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ
مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ
لِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ
كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ
تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ لَا وَاللهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيْهَا
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
يُدْرِيْنِيْ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيْهَا وَأَنَا
رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ
لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ
حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ
صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ
بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ
ذَكَرَ اللهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ
عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ
صَارِخٍ أَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ

کرے (وہ چلی گئی)، کعب نے کہا ہلال بن ابی امیہ کی جورو (خولہ بنت عاصم) آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہلال بن امیہ (میرا خاوند) بوڑھا پھونس ہے اگر میں اس کا کام کاج کرتی رہوں۔ تو کیا آپ اس کو برا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں (کام کاج کرنے میں قباحت نہیں)، پر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے۔ اس نے کہا خدا کی قسم وہ تو کہیں چلتا پھرتا بھی نہیں ہے جب سے واقعہ ہوا ہے تب سے برابر رو دھو رہا ہے۔ آج تک وہ اسی حال میں ہے کعب نے کہا مجھ سے بھی میرے بعضے عزیزوں نے کہا تم بھی اگر اپنی جورو کے باب میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگو (کہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے) تو مناسب ہے جیسے آنحضرتؐ نے ہلال بن امیہ کی جورو کو خدمت کی اجازت دی (تم کو بھی اجازت دیں گے) کعب نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس باب میں آں حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں مانگنے کا۔ کیونکہ مجھ کو معلوم نہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرمائیں (اجازت دیں یا نہ دیں) میں جوان آدمی ہوں (ہلال کی طرح ضعیف اور ناتواں نہیں ہوں) خیر اس کے بعد دس راتیں اور گزریں۔ اب پچاس راتیں پوری ہو گئیں۔ اس وقت سے جب سے آپ نے لوگوں کو ہم سے کلام سلام کی ممانعت فرما دی تھا۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا۔ تو جیسے اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (وضاقت علیهم انفسهم) میرا دل تنگ (زندگی تنگ) ہو رہا تھا۔ اور زمین اتنی کشادہ ہونے پر بھی تنگ ہو گئی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا۔ (یہ ابوبکر صدیق تھے)

يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا
وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ
عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ
النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ
مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَ
سَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ
وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا
جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي
نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ
وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ
ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي
النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ
يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ
كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ
النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ
حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي وَاللّٰهِ مَا قَامَ إِلَيَّ
رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا
لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ
السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ

کعب بن مالک خوش ہو جا۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھ کو یقین ہو گیا۔ اب میری مشکل دور ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر کر دی کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا ہے اب لوگ خوش خبری دینے کو میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کے پاس جانے لگے ایک شخص (زبیر بن عوام) گھوڑا کداتے ہوئے میرے پاس، آئے اور اسلم قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا (حمزہ بن عمرو اسلمی) اور پہاڑ پر کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچی، خیر جب یہ خوش خبری کی آواز مجھ کو پہنچی[1] میں نے (خوشی میں آن کر) کیا کیا۔ وہ کپڑے جو میرے پاس تھے وہ کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے اس وقت کپڑوں کی قسم سے میرے پاس یہی دو کپڑے تھے۔ اور میں نے (ابو قتادہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا رستے میں فوج فوج لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے اور مجھ کو مبارکباد دیتے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے اللہ کی معافی تم کو مبارک ہو۔ کعب کہتے ہیں جب میں مسجد میں پہنچا، دیکھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں۔ لوگ آپ کے گرد ہیں طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھ کر دوڑ کر اٹھے۔ اور مصافحہ کیا۔ مبارک باد دی خدا کی قسم، مہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھ کر مجھ کو مبارک باد نہیں دی[2] میں طلحہ کا یہ احسان کبھی بھولنے والا نہیں کعب کہتے ہیں جب میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا میں نے دیکھا آپ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا آپ نے فرمایا کعب وہ دن تجھ کو جو ان دنوں میں سب سے بہتر ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا

[1] یعنی اس کو جس نے پہاڑ پر چڑھ کر پکارا تھا ۱۲ منہ [2] طلحہ اور کعب بن مالک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی بھائی بنا دیا تھا اس لیے وہ اٹھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أُمُكَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيتُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ فَوَاللّٰهِ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی یا آپ کی طرف سے آپ نے فرمایا نہیں اللہ کی طرف سے ہوئی (اس نے خود معافی کا حکم اتارا) آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا۔ ہم لوگ اس کو پہچان لیتے خیر جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی معافی کے شکریہ میں اپنا سارا مال خیرات کر دوں۔ اللہ اور اللہ کے رسول کو دے دوں آپ نے فرمایا تھوڑا مال اپنے لیے بھی رہنے دے یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ بہت خوب خیبر میں جو میرا حصہ ہے۔ میں وہ رہنے دیتا ہوں (باقی سب خیرات کر دیتا ہوں) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جو سچ بول دیا۔ اس وجہ سے مجھ کو نجات ملی۔ اور میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ اب میں جیتے تک ہمیشہ سچ ہی کہوں گا (کبھی جھوٹ نہیں بولنے کا۔) خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ اللہ نے سچ بولنے کی وجہ سے کسی مسلمان پر اتنا فضل کیا ہو۔ جتنا مجھ پر فضل کیا ہے جب سے میں نے آنحضرت سے اس معاملہ میں سچ سچ عرض کر دیا۔ اس وقت سے آج کے دن تک میں نے کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا۔ اور مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ جیتے تک مجھ کو جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ کی یہ آیت اتاری۔ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۔ تک خدا کی قسم میں تو اسلام کی ہدایت کے بعد اللہ تعالیٰ کا کوئی احسان اپنے اوپر اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا کہ اس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجھ کو سچ بولنے کی توفیق دی اور جھوٹ

besturdubooks.wordpress.com

أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

بَابُ ۸۲ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَأَسْرَعَ

سے بچایا اگر میں جھوٹ بولتا تو دوسرے لوگوں (منافقوں) کی طرح تباہ ہو جاتا۔ جیسے وہ تباہ ہوئے۔ اللہ تعالٰے نے ان جھوٹوں کے لیے برا لفظ اتارا کہ ویسا برا کسی کے لیے نہیں اتارا فرمایا۔ اب جب تم لوٹ کر آئے تو یہ لوگ اللہ کی (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے۔ اخیر آیت فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ تک کعب نے کہا ہم تینوں آدمیوں کا حکم ملتوی رکھا گیا۔ اور ان لوگوں کا مقدمہ جنہوں نے جھوٹی قسمیں کھائیں تھیں فیصل ہو گیا۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیعت لی۔ ان کے واسطے دعا کی۔ اور ہمارے مقدمہ کو ڈھیل میں ڈال دیا۔ اس وقت تک کہ اللہ تعالٰی نے ہماری معافی کا حکم اتارا۔ اور اس آیت وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خلفوا میں خلفوا سے یہی مراد ہے کہ ہمارا مقدمہ ملتوی رکھا گیا اور ہم ڈھیل میں ڈال دیئے گئے۔ یہ نہیں مراد ہے کہ جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے پیچھے رہے جنہوں نے قسمیں کھا کر عذر بیان کیے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر قبول کر لیے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجر میں اترنا[۱۵]

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر پر سے گزرے (آپ تبوک کو جا رہے تھے) تو (لوگوں سے) فرمایا ان ظالموں کے (اجڑے) دیار میں تم مت جانا ایسا نہ ہو کہ ان کی طرح تم پر بھی عذاب اترے اگر ایسے ہی جاتے ہو تو (خدا کے خوف سے) روتے ہوئے جاؤ۔ پھر

۱۵ حجر وہ مقام ہے جہاں ثمود کی قوم بستی تھی مدینہ اور شام کے درمیان ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِیَ،

۴۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ،

آپ نے اپنا سر چھپالیا اور جلدی سے اس وادی (حجر کی سرحد) سے پار ہو گئے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر والوں (یعنی قوم ثمود) کے حق میں فرمایا۔ ان ظالموں کے گھروں کے پاس مت جاؤ۔ مگر روتے ہوئے جاؤ۔ تو خیر الیسا نہ ہو تم پر بھی وہی عذاب اترے جو ان پر اترا تھا۔

بَابٌ ۸۳

باب[۱]

۴۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقُمْتُ اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ،

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ انہوں نے لیث بن سعد سے۔ انہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے۔ میں آپ پر پانی ڈالنے کے لیے کھڑا ہوا۔ عروہ نے کہا میں سمجھتا ہوں مغیرہ نے یہ قصہ جنگ تبوک کا بیان کیا خیر آپ نے منہ دھویا اور باہیں دھونا چاہیں۔ تو جبہ کی آستین، تنگ تھی۔ آپ نے جبے کے تلے سے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال لیے پھر ان کو دھویا۔ پھر موزوں پر مسح کیا۔

۴۱۸- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ حَتّٰى اِذَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے۔ انہوں نے کہا ہم غزوہ تبوک سے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے۔ جب مدینہ دکھائی دینے لگا۔ تو آپ نے فرمایا یہ طابہ (مدینہ کا نام ہے) آن پہنچا اور یہ احد پہاڑ ہے

[۱] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے یہ باب سابق کے بطور فصل کے ہے ۱۲ منہ

جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ إِلَى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهٗ أَنْ يَدْفَعَهٗ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهٗ مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ

جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

ہم سے احمد بن محمد سمار نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبداللہ مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے لوٹ کر آئے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا بعضے لوگ مدینہ میں ایسے ہیں۔ جو ہر رستے اور ہر وادی میں تمہارے ساتھ رہے (ان کے دل تمہارے ساتھ تھے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مدینے میں رہ کر آپ نے فرمایا۔ ہاں مدینہ میں رہ کر وہ عذر سے رہ گئے تھے[۱]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسرٰی (شاہ ایران) اور قیصر (شاہ روم) کو خط لکھنا[۲]

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد نے) انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ ان کو ابن عباس رضؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن حذافہ سہمی کو ایک خط دے کر کسرٰی کے پاس بھیجا[۳] آپ نے عبداللہ بن حذافہ سے فرمایا یہ خط بحرین کے رئیس (منذر بن ساوی) کو دینا (جو کسرٰے کا نائب تھا) بحرین کے رئیس نے وہ خط کسرٰے کو بھیج دیا اس مردود نے کیا، کیا، پڑھ کر پھاڑ ڈالا[۴] زہری کہتے ہیں

۱؎ ان کو جہاد کا بے حد شوق تھا، تو قلب اور روح سے تو تمہارے ساتھ تھے، گو ظاہری جسم سے تمہارے ساتھ نہ تھے ؎ تا نہ پنداری کہ تنہا میروی؛ دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست ۱۲ منہ ۲؎ اس وقت میں کسرٰی پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں تھا اور قیصر ہرقل تھا جس کا حال اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۳؎ واقدی نے کہا خط کا مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمدؐ، اللہ کے رسول کی طرف سے کسرٰی کو معلوم ہو جو فارس کا رئیس ہے جو شخص ہدایت پر چلے۔ اور اللہ پر ایمان لائے، اور اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں وہ سلامت رہے میں تجھ کو اللہ کے بلانے پر اسلام کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ میں اللہ کی طرف سے سب آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اس لئے بھیجا گیا کہ جو شخص زندہ ہے اس کو ڈراؤں۔ اور کافروں پہ اللہ کا فرمانا پورا ہو جائے۔ مسلمان ہو جا۔ تو سلامت رہے گا، اگر تو نہ مانے گا تو سارے پارسیوں کا گناہ تجھ پر پڑے گا ۱۲ منہ ۴؎ گویا پیغمبر صاحب کا خط لائق لحاظ اور قابل جواب نہ سمجھا، اور سے (باقی آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ،

۴۲۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ أَصْحَابَ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً،

۴۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللّٰهِ

میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے یہ کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ خبر سن کر) ایران والوں کے لیئے بددعا کی۔ آپ نے فرمایا۔ یا اللہ ایران والوں کو بالکل پھاڑ دے[۱]۔

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے کہا اللہ نے جنگ جمل کے دن مجھ کو اس بات سے فائدہ دیا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ورنہ میں قریب تھا کہ جمل والوں کے ساتھ یعنی حضرت عائشہ کے لشکر میں شریک ہو کر (مسلمانوں سے) لڑتا، ابوبکرہ نے کہا وہ بات یہ تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی، کہ ایران والوں نے کسرٰی کی بیٹی (بوران بنت شیرویہ) کو تخت پر بٹھایا۔ تو فرمایا بھلا وہ قوم کہیں پنپ سکتی ہے جو اپنا کام ایک (نادان) عورت کے سپرد کر دیں[۲]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا۔ میں نے زہری سے سنا۔ انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا مجھ کو (اب تک) یہ یاد ہے کہ (بچپنے میں) میں دوسرے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گیا تھا، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیئے

(بقیہ صفحہ سابقہ) مردود تو ذرے سے قطعہ ملک ایران پر اتنا مغرور ہو گیا کہ شہنشاہ دو جہاں کے کاتب کا خط پھاڑنے لگا تیرے ہفتاد پشت پیغمبر صاحب کے غلاموں کے کفش بردار بننے کی ابھی لیاقت نہیں رکھتے تھے ۱۲ منہ۔ حواشی صفحہ ہذا [۱] ان کی سلطنت نیست و نابود کر دے، یہ دعا قبول ہوئی، پرویز کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کا پیٹ پھاڑ کر اس کو مار ڈالا، اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایران کی سلطنت بالکل مٹ گئی، آج تک کیا نبوں کو تخت پر بیٹھنا تو کیا ایک گاؤں کی حکومت بھی نصیب نہ ہوئی، حق تعالیٰ نے محبوب کے گستاخی کی سزا قیامت تک کی ذلت اور خواری قرار پائی، اس سے زیادہ کیا ذلت ہو گی کہ ایران کی شاہزادیاں قید ہو کر مسلمانوں کی جورئیں بنیں ۱۲ منہ [۲] اس کو حکومت اور بادشاہت اور دین، جمہور علماء کے نزدیک عورت کا امیر یا قاضی ہونا درست نہیں۔ ابوبکرہ نے اسی حدیث کی رو سے حضرت عائشہؓ کا افسر ہونا۔ اور ان کے ماتحت ہو کر جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اس حدیث پر یہ اعتراض نہ ہو گا کہ نصاریٰ نے اپنے ملکوں میں کئی عورتوں کو بادشاہ بنایا۔ اور ان کی سلطنت میں خلل نہ آیا۔ چنانچہ وکٹوریہ اور ایلزبتھ اور کیتھرائن یہ مشہور عورتیں ہیں جنہوں نے بہت عمدگی کے ساتھ سلطنت کی۔ کیونکہ یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے۔ اکثر عورتیں جاہل اور نادان ہوتی ہیں خصوصاً آنحضرتؐ کے زمانہ میں ایران میں عورتوں کی تعلیم کا رواج نہ تھا ایسی جاہل عورتیں کیا حکومت چلا سکتی ہیں، دوسرے یہ کہ نصاریٰ کے ملکوں میں بادشاہت شخصی نہیں ہے بلکہ جمہوری ہے، بادشاہ محض برائے نام ہوتا ہے سلطنت کے کل کام معتبر اور عاقل اور ذی علم مرد چلاتے ہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ

۴۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

جب آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آ رہے تھے[۱] ایک بار سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں غلمان کے بجائے صبیان کا لفظ کہا ہے (معنے ایک ہی ہیں)

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے۔ انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا مجھ کو یاد ہے میں بچوں کے ساتھ ثنیہ وداع تک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے گیا تھا جب آپ تبوک سے تشریف لا رہے تھے[۲]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ زمر میں) یہ فرمانا کہ اے پیغمبر تجھ کو بھی مرنا ہے۔ وہ بھی مرنے والے ہیں، پھر تم (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے جھگڑو گے[۳] اور یونس نے زہری سے روایت کی[۴] عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں یوں فرماتے تھے، عائشہ رض مجھ کو اب تک اس (زہر آلود بکری کا گوشت) کھانے کی تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ جو خیبر میں میں نے کھایا تھا۔ اب مجھ کو معلوم ہوا اس زہر کے اثر سے میری زندگی کی رگ کٹ گئی،

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث

---

[۱] ثنیہ وداع ایک ٹیکرہ ہے یا گھاٹی ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مدینہ والوں کو رخصت کیا ہوگا، جب آپ سفر میں جا رہے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا مدینہ والے قدیم سے مسافر کو یہاں تک پہنچایا کرتے تھے، یہ ثنیہ شام کے رستے میں ہے اور مکہ کے راستے میں دوسرا ثنیہ ہے۔ جس کے باب میں انصار کی لڑکیاں جب آپ مدینہ تشریف لائے تھے یہ گا رہی تھیں، طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ ۱۲ منہ [۲] یہ دونوں حدیثیں بظاہر باب سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بعضوں نے کہا امام بخاری نے ان روایتوں کو لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ آپ نے بادشاہوں کو خطوط ۹ ہجری میں لکھے۔ یعنی جس سال غزوہ تبوک ہوا، بعضوں نے کہا آپ نے قیصر روم کو دو خط لکھے۔ پہلا خط اس وقت لکھا جب قریش سے صلح تھی۔ جس کا حصہ شروع کتاب میں گزر چکا ہے، پھر ۹ ہجری میں قیصر اور کسریٰ اور نجاشی کو خطوط لکھے، اور یہ نجاشی اس نجاشی کا قائم مقام تھا جو مسلمان ہو کر مر گیا۔ تھا یہ کافر تھا ۱۲ منہ [۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شنبہ یا چار شنبہ کو ام المومنین حضرت میمونہ کے گھر میں شروع ہوئی، اور تیرہ دن یا چودہ دن یا دس دن آپ بیمار رہے اور وفات آپ کی پیر کے دن ربیع الاول کی دوسری یا بارہویں تاریخ کو ہوئی، بزار کی روایت میں ہے کہ آپ کی وفات کا گیارہ رمضان کو ہوئی [۴] اس کو حاکم اور بزار نے وصل کیا، ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ
قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلّٰى
لَنَا بَعْدَهَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ،

۴۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رض يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً
مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ
فَسَأَلَ عُمَرُ رض ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ
الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ
فَقَالَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ
مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ،

۴۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا
يَوْمُ الْخَمِيسِ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي
أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ

بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس رض سے انہوں نے ام الفضل بنت حارث سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا، پھر اس کے بعد وفات تک آپ نے ہم کو کوئی نماز نہیں پڑھائی،

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، کہا ہم سے، شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے۔ انہوں سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض مجھ کو اپنے پاس بٹھلایا کرتے۔ اس پر عبد الرحمٰن بن عوف کہنے لگے کہ ان کے برابر تو ہمارے بیٹے ہیں (ان کو بھی اپنے پاس بٹھلاؤ) حضرت عمر رض نے کہا تم اس کی وجہ جانتے ہو (کہ میں ابن عباس کی کیوں تعظیم کرتا ہوں[۱]) پھر انہوں نے مجھ سے اس آیت کو پوچھا، إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ، میں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے (یہ سورت نازل کر) آپ کو خبر دی (کہ اب وفات کا وقت آن پہنچا) حضرت عمر رض نے کہا میں بھی یہی سمجھتا ہوں جو تم سمجھے[۲]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے، سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان احول سے۔ انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس رض کہتے تھے، جمعرات کا دن (دہائے) جمعرات کا دن! اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہو گئی، آپ نے فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تم کو ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوا جاؤں تم اس پر چلو، تو

---

۱ اول تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے، دوسرے بڑے عالم تھے، علم ایسی ہی چیز ہے جس کی تعظیم سب کو کرنی چاہیے۔ بزرگی بعلم است نہ بسال ۱۲ منہ ۲ اس سورت کے اترنے کے بعد آپ نے پوری پوری توجہ آخرت کی طرف کر دی اور دنیا سے انقطاع کیا، ۱۲ منہ۔

أَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيْتُهَا۔

۴۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ

کبھی خراب نہ ہو گے۔ یہ سن کر صحابہ نے جھگڑنا شروع کیا حالانکہ پیغمبر کے سامنے جھگڑا کرنا درست نہیں کوئی کہنے لگا کیا آپ (بیماری کی شدت سے) بڑبڑا رہے ہیں[۵۱] پھر تو پوچھو۔ اور لگے آپ سے پوچھنے۔ آپ نے فرمایا، جاؤ بھی، جس کام میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے، جس کے لیے تم کہہ رہے ہو اور آپ نے (زبانی) تین باتوں کی وصیت کی فرمایا مشرکوں کو عرب کے جزیرے سے باہر کر دینا، (کوئی مشرک عرب میں نہ رہنے پائے) اور ایلچی لوگوں کی اسی طرح خاطر کرنا جس طرح میں کیا کرتا تھا، اور تیسری بات ابن عباسؓ نے (یا سعید نے) بیان نہیں کی، یا سعید بن جبیر نے (یا سلیمان نے) کہا میں تیسری بات بھول گیا ہوں[۵۲]،

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق بن ہمام نے کہا، ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہونے لگی۔ اس وقت گھر میں کئی صحابہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا ادھر آؤ میں تم کو ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوائے دیتا ہوں۔ تم اس پر چلتے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یہ سن کر کوئی (حضرت عمرؓ) کہنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو بیماری سختی کی ہو رہی ہے۔ اور تم لوگوں کے پاس قرآن (اللہ کی کتاب موجود ہے ہم کو اللہ کی کتاب بس کرتی ہے

۵۱ مطلب اس کلام کا یہ ہے، کہ پیغمبر کا حکم بجا کیوں نہیں لاتے، کیا پیغمبر اوروں کی طرح ہیں کہ بیماری میں واہی تباہی بکنے لگیں، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، کیا آپ نے دنیا کو چھوڑ دیا یعنے وفات ہو گئی، مطلب یہ ہے کہ ابھی تو زندہ ہیں آپ سے دوبارہ باتیں پوچھ لیں ۱۲ منہ ؛

۵۲ کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ قرآن پر چلتے رہنا، یا اسامہ کے لشکر کا سامان کر دینا، یا میری قبر کو بت نہ بنا لینا، یا نماز اور لونڈی اور غلاموں کا خیال رکھنا۔ امام مالک نے موطا میں یہی روایت کیا ہے کہ میری قبر کو بت نہ بنا لینا ۱۲ منہ ؛ ۵۳ حضرت عمرؓ کی یہ غرض تھی کہ ایسی بیماری کی حالت میں آنحضرتؐ کو کتاب لکھوانے کی کیوں تکلیف دی جائے، قرآن شریف جس میں سب احکام موجود ہیں، ہمارے لیے کافی ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث کی ہم کو حاجت نہیں، معاذ اللہ حضرت عمرؓ ایسا کیوں کہنے لگے، جب خود قرآن شریف میں حدیث پر عمل کرنے کا حکم موجود ہے ۱۲ منہ ؛ ....

besturdubooks.wordpress.com

اللہِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

۴۲۸ حَدَّثَنَا بُسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ

اب گھر والوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ کوئی کہتا تھا لکھنے کا سامان لاؤ اور کتاب لکھوالو۔ اچھا ہے تم اس پر چلو تو گمراہ نہ ہوگے کوئی اور کچھ کہتا تھا (کہ کتاب لکھوانے کی ضرورت نہیں) جب جھگڑا بہت ہو گیا بکواس ہونے لگی۔ تو آپ نے فرمایا۔ چلو اٹھو، عبید اللہ نے کہا ابن عباس رضؓ کہتے تھے ہائے مصیبت وائے مصیبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بک بک اور اختلاف کر کے یہ کتاب لکھوانے نہ دی[1]

ہم سے بسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی، حضرت فاطمۃ الزہرا کو یاد فرمایا ان کے کان میں بات کی وہ رونے لگیں۔ پھر بلایا۔ اور کان میں بات کی تو وہ ہنس دیں ہم نے حضرت فاطمہؓ سے (جب آپ کی وفات ہوگئی) اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا۔ پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں یہ سن کر میں رو دی،

[1] حضرت عمرؓ تمام صحابہ میں بڑے عاقل اور دور اندیش تھے۔ اور سیاست مدن اور انتظامی امور میں تو اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ ان کو یہ ڈر ہوا کہیں بیماری کی شدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لکھوائیں، اور شاید آپ کی زبان سے کوئی ایسا لفظ نکل جائے۔ جس پر منافقوں کو طعن و تشنیع کا موقع ملے۔ تو آئندہ اسلام کی اشاعت میں بڑا خلل ہوگا حضرت عمرؓ کی نیت معاذ اللہ آنحضرت صلعم کی مخالفت کی نہ تھی، اور جو کوئی ایسا گمان کرتا ہے بیوقوف ہے، حضرت عمرؓ کی جاں نثاری اور دین کی تائید اور حق پسندی اور انصاف پروری پر اس نے مطلق غور نہیں کیا۔ ورنہ ایسا گمان جو محض اغوائے شیطان ہے ان پر نہ کرتا اگر بالفرض حضرت عمرؓ کی رائے غلط تھی تو آنحضرت صلعم اس واقعہ کے بعد تین یا چار روز زندہ رہے آپ کو منظور ہوتا تو بعد میں یہ کتاب لکھوا دیتے یا اسی وقت اصرار سے فرماتے کہ نہیں دوات قلم لاؤ۔ تو کس کی مجال تھی آپ کے حکم سے سرتابی کرتا، صدہا مہاجرین و انصار آنحضرت صلعم کے جاں نثار ایسے موجود تھے، کہ عمر کے سے سینکڑوں اشخاص کا اگر وہ مخالفت کرتے پیغمبرؐ کی تو اسی وقت کام تمام کر دیتے، اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت عمر کی رائے درست تھی اور بعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی رائے سے اتفاق فرمایا۔ اگر بالفرض اگر آپ خلافت کے باب میں کچھ لکھوانا چاہتے تھے تو امر الٰہی یہی ہوا ہوگا۔ کہ خلافت مسلمانوں کے شورہ پر چھوڑ دی جائے اور اسی لیے آپ نے سکوت فرمایا ورنہ اور تین باتوں کی طرح خلافت کا مقدمہ بھی صاف صاف طے فرما دیتے فقط ۱۲ منہ ؎

besturdubooks.wordpress.com

ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ،

۴۲۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ،

۴۳۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى،

۴۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ

پھر کان میں مجھ سے فرمایا کہ میں آپؐ کے عزیزوں میں سب سے پہلے آپؐ سے ملوں گی تو میں ہنس دی۱؎۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں یہ سنا کرتی تھی کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کو (پروردگار کی طرف سے) یہ اختیار نہیں دیا جاتا کہ دنیا اختیار کرے (یعنی دنیا میں اور رہنا) یا آخرت، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات کی بیماری میں سنا آپ کو ٹھسکا لگا، (اچھو ہوا) فرماتے تھے یا اللہ ان لوگوں کے ساتھ رکھ جن پر تو نے اپنا انعام کیا۲؎ آخیر آیت تک جب میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار ملا۳؎۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو فرماتے تھے یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ (یعنی پیغمبروں میں)

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اچھے تندرست تھے تو فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک

۱؎ ایک روایت میں یوں ہے کہ دوسری بار کان میں آپ نے یہ فرمایا کہ تو تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے اس حدیث میں صاف صریح ایک معجزہ مذکور ہے حضرت فاطمہؓ سب سے پہلے گزر گئیں صرف چھ مہینے آپ کے بعد زندہ رہیں ۱۲ منہ ۲؎ وحسن اولئک رفیقا ۱۲ منہ ۳؎ لیکن آپ نے آخرت کو اختیار کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ وفات کے وقت فرماتے تھے اللھم الرفیق الاعلی واقدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آنے پر سب سے پہلے جو کلمہ زبان سے نکالا وہ اللہ اکبر تھا اور اخیر کلمہ وفات کے وقت فرمایا الرفیق الاعلی تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ رض غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ،

نہیں مرا جب تک بہشت میں اس کا مقام اس کو نہیں دکھلایا گیا، پھر اس کو اختیار نہیں دیا گیا چاہے (دنیا میں) زندہ رہے چاہے آخرت کو اختیار کرے جب آنحضرتؐ بیمار ہوئے۔ آپ کا وقت آن پہنچا آپ کا سر میری ران پر تھا تو آپ کو غش آگیا جب ہوش آئی تو نگاہ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا بلند رفیقوں میں رکھ یا اللہ (جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے ساتھ[1] اس وقت میں نے (اپنے دل میں کہا اب آپ ہم لوگوں کے پاس رہنا گوارا نہیں کریں گے اور میں سمجھ گئی آپ نے جو حدیث صحت کی حالت میں فرمائی تھی اسی کا ظہور ہوا۔

۴۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَضَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ

ہم سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے انہوں نے صخر بن جویریہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (مرض موت میں) میں اپنے سرپر ٹیکا دیئے تھی اتنے عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک ہری مسواک لیے ہوئے آئے جس سے وہ مسواک کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی نگاہ اس مسواک پر لگادی میں نے وہ مسواک عبدالرحمٰن سے لے کر کاٹ کر (یا دانتوں سے چبا کر نرم کرکے) جھٹک کر پانی سے صاف پاک کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے مسواک کی اور ایسی خوبی کے ساتھ کی کہ اس سے اچھی مسواک کرتے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا پھر مسواک سے فارغ ہوتے ہی کچھ دیر نہیں گزری کہ آپ نے اپنے ہاتھ یا انگلی کو اٹھایا۔ پھر تین بار یہ فرمایا بلند رفیقوں کا

[1] آپ کو بھی اختیار دیا گیا ۱۲ منہ۔

أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي،

۴۳۳ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ،

۴۳۵ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ساتھ عنایت فرما۔ اس کے بعد تمام ہو گئے (انتقال فرمایا) حضرت عائشہ کہتی تھیں آنحضرت صؐ نے میری ہنسلی، اور ٹھوڑی کے بیچ میں انتقال فرمایا[1]

مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے ان کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں (سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر دم کرتے اور ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے[2]، جب آپ موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو میں نے یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر دم کرنا شروع کیا اور آپ کا ہاتھ لیکر آپ کے بدن پر پھیرتی (اس امید سے کہ شاید آپ اچھے ہو جائیں)

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مختار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر بن عوام سے ان سے حضرت عائشہؓ نے انہوں نے کہا وفات سے پہلے میں نے کان لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی۔ آپ اپنی پیٹھ کا ٹیکا مجھ پر دبے ہوئے تھے، اور یہ فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر۔ مجھ کو بلند رفیقوں سے ملا دے[3]

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ

---

[1] دوسری روایت میں ہے لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنا وصی بنایا۔ آپ نے تو میری ہنسلی اور حلق کے درمیان وفات فرمائی حضرت علی کو کس وقت وصی کیا معلوم ہوا کہ یہ شیعوں کا افترا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت حضرت علیؓ کو اپنا خلیفہ یا وصی مقرر کیا اگر آپ ایسا کر کے جاتے تو مہاجرین اور انصار قیامت تک ابوبکر صدیق کی خلافت قبول نہ کرتے۔ اب حاکم اور ابن سعد نے جو روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی گود میں وفات فرمائی تو یہ روایت صحیح نہیں ہے اس کی سند میں ایک شیعی ہے ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں معمر سے یوں روایت ہے میں نے زہری سے پوچھا کیونکر دم کرتے انہوں نے کہا یہ سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرتے اسی طرح سارے بدن پر جہاں تک ہو سکے ۱۲ منہ [3] حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب گناہ اگلے اور پچھلے معاف کر دیئے تھے مگر بندگی کی یہی شان ہے کہ اپنے مالک سے قصوروں کی معافی چاہتا ہے گو کتنا ہی مقرب ہو ۱۲ منہ

أَبُوعَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا ؕ

۴۳۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ رضـ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رضـ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ

(وضاع یشکری) نے انہوں نے ہلال بن ابی حمید وزان سے انہوں نے عروہ بن زبیر بن عوام سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس سے (اچھے ہوکر) نہیں اٹھے۔ یہ فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا حضرت عائشہ رضہ نے کہا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ آپ کی قبر کو مسجد بنا لیں گے تو آپ کی قبر کھول دی جاتی

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے کہا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ام المومنین میمونہ کے گھر میں) بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوگئی، تو آپ نے اپنی (دوسری) بی بیوں سے اجازت لی کہ بیماری میں میرے گھر میں رہیں انہوں نے اجازت دی آپ دو آدمیوں پر ایک عباس رضہ اور ایک اور شخص پر ٹیکا دیئے ہوئے اس طرح سے باہر نکلے کہ آپ کے دونوں پاؤں (ضعف اور ناتوانی سے) زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے عبید اللہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضہ کی یہ حدیث عبد اللہ بن عباس رضہ سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرے شخص کون تھے جن کا نام حضرت عائشہ رضہ نے نہیں لیا میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا وہ حضرت علی رضہ تھے خیر حضرت عائشہ رضہ یہ بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں تشریف لائے

۵۱ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ

اور آپ کی بیماری سخت ہوگئی۔ تو آپ نے یہ حکم دیا سات مشکیں پانی کی لاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں۔ اور میرے اوپر بہا دو شاید مجھ کو تخفیف ہو اور میں لوگوں کو وصیت کر سکوں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے آپ کو حضرت حفصہؓ کے ایک کنگال میں بٹھایا اور یہ مشکیں آپ پر چھوڑنا شروع کیں یہاں تک کہ آپ نے اشارے سے فرمایا بس کرو بس پھر آپ لوگوں کی طرف برآمد ہوئے ان کو نماز پڑھائی اور وعظ سنائی[1] زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضؓ اور عبد اللہ بن عباس رضؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری آن پڑی تو آپ چادر سے منہ کو چھپانے لگے۔ جب (گرمی سے) گھبراتے تو منہ کو کھول دیتے اور اسی حالت میں یوں فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبر کو مسجد بنا لیا۔ آپ لوگوں کو اس برے کام سے ڈراتے تھے[2] زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر میں (یعنی ابوبکر صدیق رضؓ کی امامت میں) جو تکرار کی گئی۔ کئی بار معروضہ کیا اس کی وجہ یہ تھی میں یہ نہیں سمجھی کہ آنحضرتؐ کے

[1] مسلم کی روایت میں ہے کہ یہ واقعہ وفات سے پانچ دن پہلے کا تھا آپ نے وعظ میں یہ فرمایا۔ کہ اللہ کے ایک بندے پر دنیا اور اس کی آرائش پیش کی گئی، لیکن اس نے آخرت کو اختیار کیا۔ یہ سن کر ابوبکر رضؓ رو دیے اور کہنے لگے ہمارے ماں باپ ہماری جانیں ہمارے مال سب آپ پر سے صدقے اس کے بعد وفات تک آپ نے کوئی وعظ نہیں سنائی۔ ۱۲ منہ [2] گویا آپ کی آخری وصیت یہ تھی کہ میری قبر کو کہیں مسجد نہ بنا لینا، یعنی اس کو سجدہ نہ کرنے لگنا۔ اس کو بت نہ بنا دینا، افسوس آپ کی اس وصیت پر بہت تھوڑے مسلمان قائم ہیں جو اہل توحید اور اہل حدیث ہیں۔ اور نام کے مسلمانوں نے تو یہ شرک پھیلائی ہے کہ معاذ اللہ پیغمبروں کو تو چھوڑ دیا انہوں نے ادنیٰ ادنیٰ بزرگوں اور درویشوں کی قبر کی ایسی تعظیم شروع کر دی ہے کہ پناہ بخدا، اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اس کے گرد طواف کرتے ہیں۔ اس پر عرضیاں لٹکاتے ہیں اس کی منت ملتے ہیں، اس پر نیاز چڑھاتے ہیں۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اس قسم کے مسلمان یہود اور نصاریٰ سے کئی درجہ زیادہ مستحق لعنت ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۸ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رض خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ

بعد جو کوئی آپ کا جانشین ہوگا۔ لوگ اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھیں گے بلکہ میں یہ سمجھی کہ جو کوئی آپ کا جانشین ہوگا لوگ اس کو منحوس (بد قدم) سمجھیں گے اس لیے میں نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رض کو اس کام سے (یعنے امامت سے) معاف رکھیں اس حدیث کو عبداللہ بن عمر رض اور ابو موسیٰ اشعری اور ابن عباس رض نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری دگدگی اور ٹھوڑی کے بیچ میں انتقال فرمایا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی سختی دیکھی اس کے بعد سے میں موت کی سختی کسی کے لئے برا نہیں سمجھتی[2]

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا۔ کہا ہم کو بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا مجھ کو والد نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ بن کعب انصاری نے خبر دی ان کے والد کعب بن مالک ان تین شخصوں میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے (غزوہ تبوک سے بیٹھ رہنے کا گناہ) معاف کر دیا تھا۔ (یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے) ان کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی ابو بکر رض کی امامت کا قصہ ابو موسیٰ کی حدیث کو اسی باب میں اور ابن عمر رض کی حدیث کو باب امامت میں اور ابن عباس رض کی حدیث کو بھی اسی باب میں خود امام بخاری نے وصل کیا ہے۔ ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی بڑی سختی ہوئی۔ آپ پانی لے کر بار بار منہ پہ پھیرتے تھے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہیں ترمذی کی روایت میں ہے اللہ موت کی سختی میں میری مدد کر ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں جتنی موت کی سختی میں نے آنحضرت صلعم پر دیکھی اتنی کسی پر نہیں دیکھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنٍ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَإِنِّي وَاللهِ لَأَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی موت کی بیماری میں حضرت علی رضؓ آپ کے پاس سے باہر نکلے۔ لوگوں نے ان سے پوچھا ابوالحسن آن حضرت، صلی اللہ علیہ وسلم کا آج مزاج کیسا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ کا شکر آج تو مزاج بحال ہے۔ یہ سن کر عباس رضؓ نے حضرت علی رضؓ کا ہاتھ پکڑا۔ اور کہنے لگے خدا کی قسم تم تین دن کے بعد غلام بنو گے[1] اور میں تو قسم بخدا یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں عنقریب گزر جائیں گے۔ میں عبدالمطلب کی اولاد کا منہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جب وہ مرنے والے ہوتے ہیں دیکھو علی (بہتر یہ ہے) ہم تم آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں (ابھی آپ زندہ ہیں) آپ سے پوچھ لیں آپ کے بعد کون آپ کا خلیفہ ہوگا اگر آپ ہم لوگوں کو (یعنی بنی ہاشم کو) خلافت دیں تب تو خیر ہم کو معلوم ہو جائے اگر آپ دوسرے کسی کو خلیفہ کریں تو اس کو فرما جائیں گے (وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہے گا) حضرت علی نے کہا ایسا نہ ہو ہم آپ سے پوچھیں اور آپ ہم لوگوں کو خلافت نہ دیں پھر تو لوگ (قیامت) تک آپ کے بعد کبھی ہم کو خلیفہ نہیں بنانے کے[2] اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا سوال نہیں کرنے کا

[1] لفظی ترجمہ یوں ہے تم لاٹھی کے غلام بنو گے مطلب یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص حاکم ہوگا اور تم کو اس کی اطاعت کرنا ہوگی ۱۲ منہ [2] حضرت علی کو معلوم تھا کہ لوگوں کے دل ہماری طرف مائل نہیں ہیں، اگر کہیں آنحضرتؐ نے ہم کو خلافت دینے سے انکار کیا۔ تب تو لوگوں کو ایک اور سند ہاتھ آجائے گی۔ وہ کبھی ہم کو خلافت نہیں دینے کے برخلاف اس کے اگر سکوت کریں تو احتمال ہے کہ لوگ ہماری قرابت اور فضیلت پر نظر کر کے کبھی نہ کبھی ہم کو بھی خلافت دیں حضرت علی رضؓ کے اس، قول سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی خلافت کوئی موروثی حق نہیں ہے کہ باپ کے بعد بیٹا حاکم بن جائے۔ بلکہ مسلمان لوگ جس شخص کو افضل اور خلافت، کے لائق سمجھیں اس کو حاکم بنائیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلام کی حکومت شروع ہی سے جمہوری طرز پر قائم ہوئی تھی، اگر اسی طرز پر رہتی تو اسلام کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی رہتی۔ مگر مسلمانوں نے اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑ کر کسریٰ اور قیصر کا طرز اختیار کیا۔ اور بادشاہت اور خلافت کو موروثی کر دیا باپ کے بعد اس کے بیٹے کو بادشاہ بنایا گو وہ کیسا ہی جاہل اور ظالم اور فاسق اور نالائق ہو۔ یزید پلید کے وقت سے یہ ظلم کا سلسلہ قائم ہو جو اب تک مسلمانوں میں رائج ہے اور لطف یہ ہے کہ مسلمانوں نے ایک تو خلاف شرع کافروں کی رسم اختیار کی، دوسرے بادشاہ کو گو وہ کتنا ہی نالائق جاہل فاسق اور ظالم ہو، مقدس سمجھنے لگے۔ اور اس کی تعظیم کرنے لگے ایسی کہ بناؤ خدا گویا بادشاہ کو دوسرا خدا قرار دیا اگر بادشاہوں کو اپنی رعب وداب میں سکتے اور شریعت اور قانون کی پابندی پر ان کو مجبور رکھتے تو یہ برا دن دیکھنا کاہے کو نصیب ہوتا، نصاریٰ نے بھی (باقی آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۴۳۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ أَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلٰوتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا پیر کے دن مسلمان صبح کی نماز ابوبکر صدیق رضؓ کے پیچھے پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں وہ اچونک گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ مسلمانوں کو دیکھا وہ نماز میں صفیں باندھے دکھڑے ہیں آپ مسکرا کر ہنس دیے (خوش ہوئے کہ مسلمان نماز پر قائم ہیں) یہ حال دیکھ کر ابوبکر ایڑیوں کے بل پیچھے سرکے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں وہ یہ سمجھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے برآمد ہوا چاہتے ہیں انس رضؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسلمانوں کو تو اتنی خوشی ہوئی کہ نماز توڑتے ہی کو تھے لیکن آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی نماز پوری کرو پھر حجرے کے اندر ہو گئے پردہ ڈال لیا۔[۱]

۴۴۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ

مجھ سے محمد بن عبید نے بیان کیا کہا ہم سے عیسے بن یونس نے انہوں نے عمر بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) بعضے ملکوں میں بادشاہت محدود قرار دی ہے اگر بادشاہ کو صرف برائے نام رکھا ہے اصل میں قانون کی حکومت ہے اور رعایا کو پوری قدرت ہے اگر بادشاہ ذرا سی بھی بے اعتدالی کرے تو اس کو اسی وقت معزول کر دیتے ہیں بادشاہ کو اپنی طرح ایک آدمی سمجھتے ہیں اس سے افعال اور احکام پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں اس کو ہر وقت تنبیہ کرتے رہتے ہیں کہ ظلم اور ناشائستہ حرکات سے باز رہے ورنہ اس کو معزول کر کے دوسرے لائق شخص کو بادشاہ بناتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے انتظام سلطنت میں فرق نہیں آتا مسلمانوں کی عقل خدا کی طرف سے کچھ اوندھی ہو گئی ہے ان پر ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی ہے ان لوگوں میں اگر کسی بندہ خدا نے بادشاہ کی نالائق حرکات پر نوٹس لی تو بجائے اس کے کہ دوسرے مسلمان اس کی تائید کریں اسی کو احمق بناتے ہیں کہتے ہیں زمانہ سازی کیوں نہ کی ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این ؛ بباید گفت اینک ماہ و پروین

ایسے ہی بے وقوف کم ہمت بزدل شکم پرور مسلمانوں نے اسلام کو غارت کر رکھا ہے یا اللہ امام مہدی علیہ السلام کو جلد بھیج دے کہ وہ ایسے ظالموں کی خوب سرکوبی کریں اور مسلمانوں کو شریعت اور قانون محمدی کی راہ پر لگاویں آمین ۱۲ منہ ؎۳ کہتے ہیں جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی تو حضرت عباس نے حضرت علیؓ سے کہا ہاتھ لاؤ میں تم سے بیعت کرتا ہوں لیکن حضرت علی نے بیعت نہ لی ابوالطاہر ذہلی نے باسناد صحیح حضرت علیؓ سے روایت کیا وہ کہتے تھے کاش میں عباسؓ کا کہنا مان لیتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎۱ دوسری روایت میں ہے کہ اسی دن آپؐ کی وفات ہوئی۔

besturdubooks.wordpress.com

اَبِی مُلَیْکَۃَ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو ذَکْوَانَ مَوْلٰی عَائِشَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ کَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰہِ عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاَنَّ اللّٰہَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِہٖ عِنْدَ مَوْتِہٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِیَدِہِ السِّوَاکُ وَاَنَا مُسْنِدَۃٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یَنْظُرُ اِلَیْہِ وَعَرَفْتُ اَنَّہٗ یُحِبُّ السِّوَاکَ فَقُلْتُ اٰخُذُہٗ لَکَ فَاَشَارَ بِرَاْسِہٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُہٗ فَاشْتَدَّ عَلَیْہِ وَقُلْتُ اُلَیِّنُہٗ لَکَ فَاَشَارَ بِرَاْسِہٖ اَنْ نَعَمْ فَلَیَّنْتُہٗ وَبَیْنَ یَدَیْہِ رَکْوَۃٌ اَوْ عُلْبَۃٌ یَشُکُّ عُمَرُ فِیْھَا مَآءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْہِ فِی الْمَآءِ فَیَمْسَحُ بِھِمَا وَجْھَہٗ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُہٗ

ابو عمرو ذکوان نے جو حضرت عائشہ کا غلام تھا ان سے بیان کیا حضرت عائشہ کہتی تھیں، اللہ کے احسانوں میں سے ایک احسان مجھ پر یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باری کے دن میرے گھر میں وفات پائی، وفات کے وقت آپ کا سر میرے سینے اور دگدگی کے بیچ میں تھا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے وقت میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا، ہوا یہ کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک مسواک لیے ہوئے آئے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر ٹیکا دیے ہوئے تھی، میں نے دیکھا آپ مسواک کو تک رہے ہیں۔ اور مجھ کو معلوم تھا، آپ مسواک کو جیسا پسند کرتے تھے، میں نے عرض کیا یہ مسواک آپ کے لیئے لے لوں، آپ نے اشارے سے فرمایا، ہاں، میں نے وہ مسواک (عبدالرحمٰن سے لے کر) آپ کو دی، لیکن آپ پر بیماری کی سختی تھی، میں نے کہا میں نرم کر دوں، آپ نے اشارے سے فرمایا، ہاں میں نے چبا کر نرم کر دی، آپ نے وہ مسواک دانتوں پر پھیری، آپ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی تھی[۲] آپ اپنے دو ہاتھ پانی میں ڈالتے اور منہ پر پھیرتے فرماتے لا الہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہوتی ہیں، پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا (اللہ) بلند رفیقوں میں (رکھ)، یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک نکل گئی، آپ کا ہاتھ گر گیا،

۴۱۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْاَلُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ یَقُوْلُ اَیْنَ اَنَا غَدًا اَیْنَ اَنَا غَدًا یُرِیْدُ یَوْمَ عَائِشَۃَ فَاَذِنَ لَہٗ اَزْوَاجُہٗ یَکُوْنُ حَیْثُ شَآءَ

ہم سے اسمٰعیل ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے کہا، ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں انتقال فرمایا، اس میں یوں پوچھتے تھے، کل میں کہاں ہوں گا، کل میں کہاں ہوں گا، آپ کا مطلب یہ تھا کہ عائشہؓ کی باری کب آئے گی، یہ حال دیکھ کر (آپ حضرت عائشہ پاس رہنا پسند کرتے ہیں) آپ کی بی بیوں نے آپ کو اجازت

[۱] آپ اس مسواک کو نرم نہ کر سکے ۱۲ منہ [۲] یا پانی کا ایک کٹورا عمر بن سعید راوی کو شک ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي ،

دی جہاں چاہیں وہاں رہیں، آپ وفات تک حضرت عائشہ ہی کے پاس رہے حضرت عائشہ کہتی ہیں (اتفاق سے)، آپ کی وفات جس دن ہوئی وہ دن میری باری کا تھا[۱]، اللہ نے اس وقت آپ کی روح قبض کی، جب آپ کا سر میری رگدگی اور سینہ کے درمیان تھا، اور اللہ نے آپ کا اور میرا تھوک ملا دیا، ہوا یہ کہ عبدالرحمان بن ابی بکر (میرے بھائی)، ایک مسواک لیئے ہوئے آئے، جس کو وہ اپنے دانتوں پر رگڑا کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسواک کو دیکھا، میں (سمجھ گئی)، نے کہا عبدالرحمٰن یہ مسواک مجھ کو دے انہوں نے دے دی، میں نے اس کو تراش کر دانتوں سے چبایا (نرم کیا)، پھر وہ مسواک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے میرے سینے پر ٹیکا لگائے ہوئے، دانتوں پر پھیری،

۴۲۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میری باری کے دن میرے سینے اور رگدگی کے بیچ میں وفات پائی، اور ہم لوگوں کا قاعدہ تھا، جب آپ بیمار ہوتے تو دعا پڑھ کر آپ کے واسطے پناہ مانگتے، میں نے آپ کے لیئے پناہ مانگنا شروع کی، (یعنی معوذات سورتیں پڑھ کر) آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، فرمایا (یا اللہ)، بلند رفیقوں میں (رکھ) بلند رفیقوں میں، عبدالرحمٰن بن ابی بکر اُدھر آ نکلے، ان کے ہاتھ میں تازہ ٹہنی تھی، آپ نے ادھر نگاہ ڈالی، (یا میری طرف نگاہ کی)، میں سمجھ گئی کہ آپ اس سے مسواک کرنا چاہتے ہیں، میں نے اس کو لے لیا، اور چبا کر جھاڑ کر آپ کو دی، آپ نے بہت اچھی طرح سے اس کو دانتوں، پر پھیرا، پھر وہ مسواک مجھ کو

[۱] اگر آپ باری باری سب بی بیوں کے پاس رہتے ۱۲ منہ۔

فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ

دیتے وقت آپ کا ہاتھ گر گیا، یا مسواک آپ کے ہاتھ سے گر پڑی، اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اس نے، آپ کے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا[۱]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی، ان کو حضرت عائشہؓ نے (جب آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی) ابوبکرؓ ایک گھوڑے پر سوار (اپنے گھر سے جو سنح میں[۲] تھا) آئے گھوڑے سے اتر کر مسجد میں آئے کسی سے بات نہیں کی، میرے حجرے میں آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (نعش کی) طرف گئے، آپ کو ایک یمن کے کپڑے سے ڈھانپ دیا تھا، انہوں نے کپڑا اٹھایا۔ پھر آپ کے اوپر اوندھے گر کر روئے، بوسہ دیا، کہنے لگے، میرے ماں باپ آپ پر صدقے اللہ تعالیٰ دو بار[۳] آپ کو نہیں مارنے کا، بس ایک موت جو اللہ نے آپ کے لیئے لکھ دی تھی، (فرمایا ایک موت) وہ ہو چکی، زہری نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے عبداللہ بن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی، پھر ابوبکرؓ (آنحضرتؐ کو دیکھ کر) آپ کے پاس سے باہر نکلے، اس وقت حضرت عمرؓ (باہر کھڑے ہوئے) لوگوں سے باتیں کر رہے تھے، (آنحضرتؐ نہیں مرے)[۴]، ابوبکرؓ نے ان سے کہا

[۱] اس میں یہ اشارہ تھا کہ حضرت عائشہ اور آنحضرت دونوں میں ایک جگہ رہیں گے حضرت علیؓ فرماتے ہیں، اللہ جانتا ہے کہ حضرت عائشہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بی بی ہیں، حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ میں کھانا تیار کر کے ایصال ثواب کے وقت آنحضرتؐ اور حضرت فاطمہ اور حسنین کی نیت کیا کرتا، خواب میں میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا، آپ عتاب کی نظر سے مجھے دیکھ رہے ہیں، میں نے سبب پوچھا، ارشاد ہوا۔ یہ امر سب کو معلوم ہے کہ میں عائشہ کے گھر میں کھانا کھایا کرتا ہوں، حضرت مجدد کہتے ہیں اس روز سے میں نے آپ کے ازواج مطہرات کو بھی ایصال ثواب میں شریک کرنا شروع کیا ۱۲ منہ [۲] سنح مدینہ کے باہر بلند گاؤں کا نام ہے، جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے [۳] حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہہ کر ان صحابہ کا رد کیا جو یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرتؐ پھر زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر وفات ہوگی، گویا دوبارہ موت ہو جائے گی، بعضوں نے کہا، دوبارہ مرنے سے یہ مطلب ہے، کہ پھر قبر میں آپکو موت نہ ہوگی، بلکہ آپ زندہ رہیں گے یا آپ کی شریعت نہ مرے گی ۱۲ منہ [۴] ابھی تو آپ منافقوں کی گردنیں اڑائیں گے، ایک روایت میں ہے حضرت عمرؓ یوں کہہ رہے تھے خبردار اگر کوئی یہ کہے گا، کہ آنحضرت مر گئے، میں اس کا سر تلوار سے اڑا دوں گا، حضرت عمرؓ کو (باقی آئندہ)

النَّاسُ اِلَیْہِ وَتَرَکُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَمَّا بَعْدُ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ قَالَ اللّٰہُ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اِلٰی قَوْلِہٖ اَلشّٰکِرِیْنَ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَکَاَنَّ النَّاسَ لَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ حَتّٰی تَلَاھَا اَبُوْبَکْرٍ فَتَلَقَّاھَا مِنْہُ النَّاسُ کُلُّھُمْ فَمَا اَسْمَعُ بَشَرًا مِّنَ النَّاسِ اِلَّا یَتْلُوْھَا فَاَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ اَبَابَکْرٍ تَلَاھَا فَعَقِرْتُ حَتّٰی مَا تُقِلُّنِیْ رِجْلَایَ وَحَتّٰی اَھْوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ حِیْنَ سَمِعْتُہٗ تَلَاھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ،

اجی بیٹھو بھی، انہوں نے نہ سنا، آخر سب لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پاس جمع ہوگئے، عمرؓ کو چھوڑ دیا، ابوبکرؓ نے یہ کہا (سنو لوگو)، اَمَّا بَعْدُ تم میں جو کوئی (اگر) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتا تھا، (یہ سمجھتا تھا کہ وہ پروردگار کی طرح کبھی مرنے والے نہیں ہیں)، تو محمدؐ تو مر گئے (اس کا خیال غلط ٹھہرا)، اور جو کوئی اللہ کی پوجا کرتا تھا، اللہ تو ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں، اللہ تعالیٰ خود قرآن میں (سورہ آل عمران میں) فرماتا ہے، محمد تو اور کچھ نہیں[2]، وہ اللہ کے ایک بھیجے ہوئے (بندے ہیں، بس ان سے پہلے کئی بندے بھیجے ہوئے آچکے ہیں) اخیر آیت، وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ، تک ابن عباس کہتے تھے، (جب ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی تو ایسا معلوم ہوا جیسے لوگ یہ جانتے ہی نہ تھے، کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہے، ابوبکرؓ نے پڑھی تو معلوم ہوا، خیر پھر تو سب نے یہ آیت ابوبکرؓ سے سیکھ لی، اور جس کو دیکھو وہ یہی آیت پڑھ رہا تھا، زہری نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا حضرت عمرؓ کہتے تھے ایسا معلوم ہوا میں نے یہ آیت سنی ہی نہ تھی۔ جب ابوبکرؓ نے پڑھی تو میں نے سنی، اس وقت میں سہم گیا اور دہشت کے مارے میرے پاؤں نہیں اٹھتے تھے، میں زمین پر گر گیا جوں ہی میں نے یہ آیت ابوبکرؓ سے سنی، اور مجھ کو معلوم ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی ہے[3]۔

۴۴۴۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیٰنَ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) واقعی یہ یقین تھا کہ آنحضرتؐ نہیں مرے، یا یہ ان کا فرمانا بڑی مصلحت اور سیاست پر مبنی ہوگا، انہوں نے یہ چاہا کہ خلافت کا انتظام ہو جائے پھر آپکی وفات ظاہر کی جائے ایسا نہ ہو آپکی وفات کا حال سن کر دین میں کوئی خرابی ہو جائے، رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بندہ جانتا تھا اس کا خیال صحیح ہے ۱۲ منہ [2] نہ خدا ہیں، نہ خدا کے بیٹے، نہ خدا کے شریک، ۱۲ منہ [3] امام احمد کی روایت میں یوں ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی میں نے آپکو ایک کپڑے میں ڈھانک دیا، اسکے بعد عمر اور مغیرہ آئے دونوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی عمر نے نعش کو دیکھ کر کہا ہائے آپ بیہوش ہوگئے، مغیرہ نے کہا آپ مر گئے، ہیں عمر نے کہا تو جھوٹا ہے فسادی فتنہ کرانا چاہتا ہے آنحضرتؐ اس وقت تک مرنے والے نہیں جب تک منافقوں کو فنا نہ کرلیں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ،

انہوں نے حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباس رض سے کہ ابو بکر رض صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا،

۴۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اور یہی حدیث نقل کی، اتنا زیادہ کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے آپ کے منہ میں دوا ڈالی، جب آپ بیمار تھے، آپ اشارے سے منع کرنے لگے، میرے منہ میں دوا مت لگاؤ، ہم سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہے، جیسے ہر ایک بیمار دوا سے کراہیت کرتا ہے، پھر جب آپ کو آفاقہ ہوا تو فرمایا میں تم کو منع کرتا رہا کہ میرے منہ میں دوا مت لگاؤ، (لیکن تم نے نہ سنا) ہم نے کہا، یہ سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہے، جیسے ہر ایک بیمار دوا سے کراہیت کرتا ہے، آپ نے فرمایا، (تو اچھا) ایٔ تم لوگوں کی سزا یہ ہے، گھر میں کوئی آدمی باقی نہ رہے، سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے ایک عباس کو چھوڑ دو، (وہ موجود نہ تھے، اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی الزناد نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[۵۲]،

۴۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو ازہر بن سعد سمان نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے، کہا حضرت عائشہ کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو (وفات کے وقت) اپنا وصی (خلیفہ) بنایا تھا[۵۳] انہوں نے کہا کون کہتا ہے، میں نے تو خود دیکھا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے ٹیکا دیے ہوئے تھی، آپ نے طشت منگوایا[۵۴]

---

[۵۱] میرے منہ میں دوا ڈالتے وقت ۱۲ منہ [۵۲] اس روایت کو ابن سعد نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں ۱۲ منہ [۵۴] اس میں تھوکنے کیلئے، مطلب حضرت عائشہ رض کا یہ ہے کہ مرض موت میں وفات تک تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی پھر آپ نے علی رض کو کس وقت وصی کیا، میں نے تو نہیں دیکھا، ۱۲ منہ،

besturdubooks.wordpress.com

فَاَنْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ

پھر ایک طرف جھک گئے اور انتقال فرمایا مجھ تک کو خبر نہ ہوئی علیؓ کو کب وصی بنایا۔

۷ ۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رض اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ اَوْ اُمِرُوْا بِهَا قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ،

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن مغول نے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ سے (صحابی) سے پوچھا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو وصی بنایا تھا[۵۱] انہوں نے کہا نہیں میں نے پوچھا پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہے، یا وصیت کرنے کا کیسے حکم ہے[۵۲] انہوں نے کہا اپنے اللہ کی کتاب پر عمل کرتے رہنے کی وصیت کی،

۸ ۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اشرفیاں چھوڑیں نہ روپیہ، نہ غلام، نہ لونڈی، ایک نقرہ خچر، تو چھوڑا جس پر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار چھوڑے اور کچھ زمین (خیبر اور فدک میں) چھوڑی جس کو آپ اپنی زندگی میں مسافروں کے لیے وقف کر گئے تھے،

۹ ۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ پر غشی طاری ہونے لگی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی نے یہ حال دیکھ کر فرمایا، ہائے میرے باپ پر کیسی سختی ہو رہی ہے آپ نے فرمایا بس آج ہی کا دن ہے، اس کے بعد تیرے باپ پر کوئی سختی نہ ہو گی جب آپ کی وفات ہوگئی تو حضرت فاطمہ یوں کہہ کر (رونے لگیں) ہائے باوا آپ نے اپنے پروردگار کا بلاوا منظور کیا، ہائے باوا آپ جنۃ الفردوس میں ٹھکانہ بنایا، ہائے باوا میں جبرائیل کو آپ کی

---

۵۱ یا کچھ مال خیرات کرنے کی وصیت کی تھی، ۱۲ منہ ۵۲ جیسے اس آیت میں ہے، کتب علیکم اذا حضر احدکم ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین ۱۲ منہ ۵۳ یہ فرض تو آپ نے ادا کر دیا ۱۲ منہ

قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَنَسُ رض أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ،

بَابُ ٨٦ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

٤٥٠۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ أَنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى،

بَابُ ٨٧ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٤٥١۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

موت کی خبر سناتی ہوں[1]، جب آپ دفنائے جا چکے تو حضرت فاطمہؓ نے انسؓ سے کہا تم لوگوں نے یہ کیسے گوارا کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو[2]۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت آخری بات کیا کی اس کا بیان،

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہ یونس نے کہا زہری نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے کئی عالموں کے سامنے (جیسے عروہ وغیرہ)، یہ بیان کیا کہ حضرت عائشہ کہتی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرماتے تھے، کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا، جب تک اس نے بہشت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ نہیں لیا، اور اس کو اختیار نہیں[3] ملا۔ جب آن حضرت پر موت کی بیماری آئی، آپ کا سر میری ران پر تھا آپ کو غش آگیا، پھر ہوش آیا تو آنکھیں چھت کی طرف لگا دیں۔ فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ، اس وقت میں سمجھ گئی (آپ کو بھی اختیار دیا گیا لیکن) آپ نے ہم لوگوں پاس رہنا پسند نہیں کیا، اور میں جان گئی، کہ یہ اسی حدیث کا مضمون ہے جو آپ نے حالت صحت میں فرمائی تھی[4] اور آخر کلام جو آپ نے کی یہ تھی، یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ،

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کب ہوئی

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان بن

---

[1] طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ہائے بابا آپ اپنے پروردگار سے کتنے نزدیک ہو گئے، یہ رونا حضرت فاطمہؓ کا بطور نوحہ نہ تھا وہ تو منع ہے، بلکہ آہستہ آہستہ رونا تھا، جو جائز ہے اور منجملہ لوازم بشریت ہے، ۱۲ منہ [2] یہ حضرت فاطمہؓ نے حالت رنج میں فرمایا جیسے اس زمانہ میں بھی کہتے ہیں ارے لوگو! تمہارے دل کیا پتھر کے تھے کہ جلدی سے مردے کو مٹی میں دبا کر چلے آئے، انسؓ کیا جواب دیتے وہ خود رو رہے تھے، تڑپ رہے تھے، گویا زبان حال سے انہوں نے یہ جواب دیا کہ مٹی ڈالنا تو کیا آپ کے مبارک جسم پر ایک بال بھی گرنا ہم گوارا نہ کرتے تھے، مگر امر الٰہی سے مجبور ہیں [3] چاہے دنیا میں اور رہے یا آخرت کا سفر اختیار کرے ۱۲ منہ [4] کہ ہر پیغمبر کو مرتے وقت اختیار ملتا ہے، ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا،

۴۲۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ،

بَابٌ ۸۸

۴۲۵۲ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ،

بَابٌ ۸۹ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ

عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے تین برس بعد[۵۱]) دس برس مکہ میں رہے قرآن برابر اترتا رہا اس کے بعد ہجرت کر کے دس برس تک مدینہ میں رہے،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے۔ انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے۔ انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی نقل کیا،[۵۲]

باب

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے، انہوں نے حضرت عائشہ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی (ابو الشحم) کے پاس تیس صاع اناج کے بدل گرو تھی[۵۳]

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مرض موت میں اسامہ بن زید کو جہاد کے لیئے روانہ کرنا،

---

[۵۱] یہ عبارت اس لیے بڑھائی گئی کہ اگر نبوت کے بعد مراد ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ساٹھ سال کی ٹھہرتی ہے اور خود حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپ کی عمر تریسٹھ سال کی ہوئی، ہوا یہ کہ نبوت کے بعد تین برس تک وحی موقوف رہی۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ قائم ہو گیا ۱۲ منہ

[۵۲] یہی قول صحیح ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ برس کی ہوئی، اور مسلم نے ابن عباس سے نکالا کہ آپ کی عمر ۶۵ برس کی ہوئی۔ بعضی روایتوں میں ساٹھ برس مذکور ہیں۔ شاید کسر کو اڑا دیا، بہر حال جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی ۱۲ منہ

[۵۳] ابوبکر صدیق نے اس یہودی کا قرض ادا کر کے آپ کی زرہ چھڑائی، ان حالات میں اگر ذرہ سی عقل والا آدمی بھی غور کرے تو صاف سمجھ جائے گا۔ کہ آپ سچے پیغمبر تھے، دنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ نہ تھے، دنیا کے بادشاہوں کی طرح ہوتے تو لاکھوں کروڑوں روپے کی جائداد اپنے بال بچوں۔ بی بی کے لیئے چھوڑ جاتے۔ خوب دولت اکٹھی کرتی ۱۲ منہ

[۵۴] باوجودیکہ اس لشکر میں بڑے بڑے مہاجرین جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ شریک تھے۔ مگر آپ نے اسامہ کو سردار بنایا، اس سے یہ غرض تھی کہ (باقی آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ،

ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا۔ انہوں نے فضیل بن سلیمان سے انہوں نے کہا ہم سے موسےٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو لشکر کا سردار کیا، اس پر لوگوں نے باتیں بنائیں[۵۱]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں نے سنا تم لوگ جو باتیں اسامہ کے باب میں کرتے ہو! دیکھو اسامہ مجھ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ،

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم کی طرف) ایک لشکر روانہ کیا۔ اور اسامہ بن زید کو اس کا سردار مقرر کیا (حالانکہ اس لشکر میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی شریک تھے)، لوگوں نے اسامہ کے سردار ہونے پر طعنہ مارا، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبے کے لیے) کھڑے ہوئے، فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو (تو کچھ تعجب نہیں)، اس سے پہلے تم اس کے باپ کی سرداری میں طعنہ کر چکے ہو۔ اور قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا، اور سب لوگوں سے مجھ کو پیارا تھا، اس کے بعد یہ اسامہ (اس کا بیٹا)، سب لوگوں سے مجھ کو پیارا ہے،

بَابٌ

باب

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے انہوں نے عمرو بن

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان کی دلجوئی ہو اور وہ اپنے والد زید بن حارثہ کے قاتلوں سے خوب دل کھول کر لڑیں۔ اس لشکر کی تیاری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا خیال تھا مرض موت میں بھی کئی بار فرمایا کہ اسامہ کا لشکر روانہ کرو، مگر اسامہ شہر سے باہر نکلے تھے۔ اتنے میں آپ کی وفات ہوگئی، لوگ واپس چلے آئے، بعد میں ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنی خلافت میں اس لشکر کو روانہ کیا اور اسامہ گئے اور اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۵۱] کہنے لگے بوڑھوں کو چھوڑ کر آپ نے ایک چھوکرے کو سردار کیا [۵۲] بس جو میرا پیارا ہو اس کی سرداری تم کو خوشی قبول کرنی چاہیے، پہلے ہی جب حضرت عمرؓ نے لوگوں کی یہ گفتگو سنی جو وہ اسامہ کے باب میں کر رہے تھے، تو ان کو دھمکایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، آپ نے یہ خطبہ سنایا ۱۲ منہ

حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ،

بَابٌ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ،

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ،

۴۵۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً،

ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد سے انہوں عبدالرحمن بن عسیلہ صنابحی سے، ابوالخیر نے صنابحی سے پوچھا تم نے (مدینہ کو) کب ہجرت کی انہوں نے کہا ہم یمن سے ہجرت کی نیت سے نکلے جب جحفہ میں پہنچے تو ایک سوار (نام نامعلوم) مدینہ سے آتا ہوا ملا، ہم نے اس سے پوچھا کیا خبر ہے، اس نے کہا پانچ روز ہوئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے، ابوالخیر نے کہا میں نے صنابحی سے پوچھا تم نے شب قدر کے باب میں کچھ سنا ہے، انہوں نے کہا، ہاں بلالؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے، وہ کہتے تھے، شب قدر رمضان کے آخیر دہے کی ساتویں (ستائیسویں) رات ہے،

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے کہا میں نے زید بن ارقم سے پوچھا، تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر کتنے جہاد کیے، انہوں نے کہا سترہ، میں نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے، انہوں نے کہا اکیس[1]

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے کہا ہم سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ جہاد کیے،

مجھ سے احمد بن رجاء نے بیان کیا، کہا ہم سے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہمس سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ (بریدہ بن حصیب) سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے۔

---

[1] یعنی ان جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف لے گئے جنگ ہوئی یا نہ ہوئی۔ ابویعلیٰ کی روایت میں اکیس جہاد منقول ہیں ایسے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ہیں، بعضوں نے کہا آپ ستائیس جہادوں میں تشریف لے گئے، اور ۴۷ لشکر روانہ کیے جن میں خود شریک نہیں ہوئے، اب جن جہادوں میں جنگ ہوئی وہ نو ہیں بدر اور احد اور مریسیع اور خندق اور بنی قریظہ اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین اور طائف ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

کتاب قرآن کی تفسیر میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بہت رحم والا مہربان ہے

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَّاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ،

رحمٰن اور رحیم دونوں رحمت سے نکلے ہیں۔ اور دونوں کا معنے ایک ہے (یعنے مہربان رحم کرنے والا) جیسے علیم اور عالم، دونوں کا معنی ایک ہے یعنے جاننے والا۔[51]

بَابُ ۹۲ مَا جَآءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَسُمِّيَتْ اُمَّ الْكِتَابِ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَآءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ،

باب سورہ فاتحہ کی تفسیر اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں، کیونکہ مصحف میں سب سورتوں سے پہلی لکھی جاتی ہے[52] اور نماز میں بھی قرأت اسی سے شروع کی جاتی ہے "اَلدِّیْنُ" کا معنے بدلہ خواہ اچھا ہو یا برا، اُسی سے (یہ مثل نکلی) کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ، یعنے جیسا کرے گا ویسا بدلہ پائے گا، اور مجاہد نے کہا (سورہ الفطرت میں) کَلَّا بَلْ تُکَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ میں دین کا معنی حساب کا ہے، اسی سے (سورۂ واقعہ میں) مَدِیْنِیْنَ کا لفظ ہے یعنی حساب کیے گئے[53]

۴۰۶۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِيْ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے کہا شعبہ سے کہا مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے۔ انہوں نے حفص بن عاصم بن عمر خطاب سے انہوں نے ابوسعید بن معلےٰ سے انہوں نے کہا میں مسجد (نبوی)، میں پڑھ رہا تھا

[51] بعضوں نے کہا رحمٰن میں مبالغہ ہے اور اسی لیئے کہتے ہیں و رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَرَحِیْمُ الْاٰخِرَۃِ، کیونکہ دنیا میں اس کی رحمت سب پر عام ہے۔ اور آخرت میں خاص مومنوں پر ہوگی مگر صحیح روایت میں یوں وارد ہے رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمُھُمَا، بعضوں نے کہا رحیم میں مبالغہ ہے حافظ نے کہا دونوں میں ایک ایک وجہ سے مبالغہ ہے۔ مبارک نے کہا رحمٰن وہ ہے جو مانگے پر دے اور رحیم وہ ہے جس سے نہ مانگیں تو وہ ناخوش ہو سبحان اللہ ہمارا پروردگار رحیم ہے۔ اس سے جتنا مانگو وہ اور خوش ہوتا ہے ہم تو دنیا اور آخرت میں تجھ سے مانگتے ہی رہیں گے، اے شہنشاہ تجھ سے مانگنا ہمارا فخر ہے، جو لوگ تجھ سے مانگنے میں تامل کرتے ہیں وہ تامل انہی کو سزاوار ہے ہم تو تیرے عاجز غریب بندے ہیں رات دن مانگنا ہمارا کام ہے اور کھانا بھی ۱۲ منہ [52] اُم کہتے ہیں عربی زبان میں ماں کو، جیسے ماں سے لڑکے کی پیدائش شروع ہوتی ہے، اسی طرح اس سورۃ سے قرآن کی ابتدا ہوئی

[53] اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا حاکم نے ابن مسعود سے نکالا کہ مالک یوم الدین میں دین سے مراد حساب اور بدلہ کا دن یعنی قیامت کا دن ہے ۱۲ منہ

الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا۔ میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا (جب نماز پڑھ چکا اس وقت آیا)، میں نے کہا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے (سورۂ انفال میں) اللہ کا اور رسول کا حکم مانو، جب رسول تم کو بلائے[۵۱]، پھر آپ نے فرمایا مسجد کے باہر جانے سے پہلے۔ میں تم کو ایک سورت بتلاؤں گا، جو ساری سورتوں سے (اجر اور ثواب میں) بڑھ کر ہے۔ اور میرا ہاتھ تھام لیا۔ جب آپ مسجد سے نکلنے لگے، تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تم کو ایک سورت بتلاؤں گا، جو قرآن میں سب سورتوں سے بڑھ کر ہے آپ نے فرمایا وہ الحمد کی سورت ہے، اس میں سات آیتیں ہیں جو ہر رکعت میں دوبارہ پڑھی جاتی ہیں، اور یہی سورت وہ بڑا قرآن ہے جو مجھ کو دیا گیا[۵۲]

بَابٌ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

۴۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

باب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا، ہم کو امام مالک نے خبر دی۔ انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے، تم آمین کہو، جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے لڑ جائے گا، اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کی تفسیر[۵۴]

[۵۱] اسی آیت سے علماء نے یہ نکالا ہے کہ آنحضرتؐ کے بلانے پر فوراً حاضر ہونا چاہیئے، آدمی نماز میں ہو، اب اس میں اختلاف ہے۔ کہ نماز باطل [illegible] یا نہ [illegible] جب نماز کی سی عبادت چھوڑ کر آنحضرت ص کی تعمیل ارشاد فرض ٹھہری تو وائے ان لوگوں پر جو مجتہدوں کے بلاوے پر چلتے ہیں اور آنحضرتؐ کے بلاوے یعنی حدیث شریف کی طرف رخ نہیں کرتے حالانکہ ان مجتہدوں کی تعمیل نہ فرض ہے۔ نہ سنت، نہ نفل۔ اور آنحضرتؐ کی اطاعت بموجب نص قرآنی فرض ہے ۱۲ منہ

[۵۲] جس کا ذکر اس آیت میں ہے ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم بعضوں نے کہا اس کو مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ دو بار اتاری گئی، ۱۲ منہ

[۵۳] امام احمد اور ابن حبان نے مرفوعاً نکالا کہ مغضوب علیہم سے مراد یہود اور ضالین سے نصاریٰ مراد ہیں حضرت عمرؓ کی قرأت یوں تھی: غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین ۱۲ منہ

[۵۴] یہ سورت مدینہ میں اتری اس پر اتفاق ہے ۱۲ منہ عسہ ۵ میں نے کہا اب بیشک ایسا تصور نہیں ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۹۲ قَوْلِهٖ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهٗ فَيَسْتَحْيِيْ ائْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَا لَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِيْ فَيَقُوْلُ ائْتُوْا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَ

باب وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے ۔ انہوں نے انس سے بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

دوسری سند ۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے، یزید بن ذریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے ۔ انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے ۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن ایسا ہوگا، ایماندار (پریشان ہو کر) جمع ہوں گے، اور (صلاح مشورہ کر کے) کہیں گے ۔ بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے پروردگار کے حضور کسی کی شفارش پہنچائیں توسب مل کر آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، ان سے کہیں گے، آپ سب لوگوں کے باپ ہیں، اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کو بنایا ۔ اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا، ہر چیز کا نام آپ کو بتلایا ۔ پروردگار کے پاس ہماری کچھ سفارش کیجئے ہم کو اس مصیبت کی جگہ سے نکال کر آرام دے، وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ۔ اور اپنا قصور یاد کر کے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے سے شرم کریں گے، کہیں گے تم لوگ نوحؑ پیغمبر پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جو زمین کی طرف بھیجے گئے، یہ لوگ نوح کے پاس جائیں گے، وہاں سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے میرا یہ منہ نہیں اور اپنا یہ قصور "پروردگار سے[2] وہ بات چاہنا جس کا علم نہیں" یاد کر کے شرمندہ ہوں گے، کہیں گے تم اللہ کے خلیل (ابراہیم پیغمبر) پاس جاؤ، یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے، ان سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے (بھلا) میں اس لائق کہاں ہوں، تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر[3]

---

[1] باب کی حدیث میں صرف مومنوں کا آدم سے یہ کہنا مذکور ہے وعلمک اسماء کل شیء اس مناسبت سے امام بخاری نے اس حدیث کو یہاں بیان کیا اسماء سے فرشتوں کے یا سب چیزوں کے نام مراد ہیں، ۱۲ منہ

[2] اس کا ذکر سورۂ ہود کی اس آیت میں ہے، فلا تسألن ما لیس لک بہ علم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا مِثْلَهُ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا

پاس جاؤ وہ ایسے (عزت والے) بندے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ان کو توریت شریف عنایت کی۔ آخر یہ لوگ ان کے پاس آئیں گے ان سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے (بھائی) میں اس لائق نہیں، اور دنیا میں جو ایک ناحق خون کیا تھا انہوں نے، اس کو یاد کرکے اپنے پروردگار سے شرم کریں گے اور کہیں گے تم ایسا کرو۔ عیسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کا کلمہ اس کی روح ہیں یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے، ان سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے، میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو، محمد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ، وہ (عزت والے) بندے ہیں، جن کے اگلے اور پچھلے قصور اللہ نے سب معاف کر دیے ہیں، آخر یہ سب لوگ مجبور ہو کر میرے پاس آئیں گے[1] اور وہاں سے چل کر پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت چاہوں گا، مجھ کو اجازت ملے گی، میں اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا[2] پروردگار جب تک چاہے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا، پھر ارشاد ہوگا محمدؐ اپنا سر اٹھا اور مانگ (کیا مانگتا ہے) ہم دیں گے اور تیرا معروضہ سنیں گے، تیری سفارش ہم قبول کریں گے[3] میں سر اٹھا کر (پہلے) اپنے مالک کی ایسی تعریف کروں گا جو اس وقت وہ مجھ کو سکھلائے گا، پھر بندگان خدا کی سفارش کروں گا، لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی[4] میں ان لوگوں کو بہشت میں پہنچا دوں گا، پھر لوٹ کر اپنے مالک کے پاس آؤں گا اور مالک کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا، ویسا ہی حال گزرے گا جیسے پہلے ہوا تھا، پھر سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں ان لوگوں کو بھی بہشت میں پہنچا دوں گا، پھر تیسری بار اپنے مالک پاس حاضر ہوں گا (پھر ایک حد مقرر ہوگی) پھر چوتھی بار حاضر ہوں گا، اور عرض کروں گا۔

---

[1] حالانکہ وہ عذر نہ تھا ۱۲ منہ [2] میں ان کی درخواست منظور کروں گا۔ آپ کمر ہمت باندھیں گے، اور بندگان خدا کی رہائی اور مخلصی کے لیے مستعد ہوں گے آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو ۱۲ منہ [3] آداب عبودیت ادا کروں گا ۱۲ منہ [4] سبحانہ اللہ عنایت شاہانہ ۱۲ منہ [5] کہ ایسے ایسے بندوں کی یا اتنے بندوں کی سفارش کریں گے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ يَعْنِيْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى خٰلِدِيْنَ فِيْهَا،

بَابٌ ۹۵ قَالَ مُجَاهِدٌ اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ اَصْحَابِهِمْ مِّنَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اللّٰهُ جَامِعُهُمْ عَلَى الْخٰشِعِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا قَالَ مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيْهِ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ صِبْغَةٌ دِيْنٌ وَمَا خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِّمَنْ بَقِيَ لَا شِيَةَ فِيْهَا لَا بَيَاضَ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسُوْمُوْنَكُمْ يُوْلُوْنَكُمْ الْوَلَايَةُ مَفْتُوْحَةٌ مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ الرُّبُوْبِيَّةُ وَاِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُ فَهِيَ الْاِمَارَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحُبُوْبُ الَّتِيْ تُؤْكَلُ كُلُّهَا فُوْمٌ فَادّٰرَءْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَاءُوْا فَانْقَلَبُوْا وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتِحُوْنَ يَسْتَنْصِرُوْنَ شَرَوْا بَاعُوْا رَاعِنَا مِنَ الرُّعُوْنَةِ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّحَمِّقُوْا اِنْسَانًا قَالُوْا رَاعِنَا لَا تَجْزِيْ لَا تُغْنِيْ اِبْتَلٰى اخْتَبَرَ خُطُوَاتِ مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنٰى اٰثَارَهُ،

پروردگار اب تو دوزخ میں وہی لوگ رہ گئے ہیں۔ جو قرآن کی رو سے جو دوزخ میں رہنے کے لائق ہیں، اور جن کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا چاہیے[1] امام بخاری نے کہا قرآن کی رو سے دوزخ میں قید رہنے سے مراد ہے جن کی شان میں خالدین فیہا آیا ہے،

باب وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ کی تفسیر: مجاہد نے کہا شیاطین سے مراد ان کے دوست منافق اور مشرک مردہیں[2] مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ کا معنے اللہ کافروں کو اکٹھا کرنے والا ہے[3]، عَلَى الْخٰشِعِيْنَ خاشعین سے مراد آپ کے ایماندار ہیں[4] بِقُوَّةٍ یعنی اس پر عمل کرکے، قوت سے یہی مراد ہے[5]۔ ابوالعالیہ نے کہا مَرَضٌ سے شک مراد ہے[6] صِبْغَةٌ سے دین مراد ہے[7]۔ وَمَا خَلْفَهَا یعنی[8] اور پچھلے لوگوں کے لیے عبرت جو باقی رہے[9] لَا شِيَةَ کا معنی اس میں سفیدی نہیں اور ابوالعالیہ کے سوا[10] نے کہا، يَسُوْمُوْنَكُمْ کا معنی تم پر اٹھاتے تھے[11] اور (سورہ کہف میں جو) اَلْوَلَايَةُ ہے بفتحہ واؤ ہے جس کے معنے ربوبیت یعنی خدائی کے ہیں اور وِلَايَةٌ بکسرہ واؤ اس کا معنی سرداری[12] بعض لوگوں نے کہا جن جن اناجوں کو لوگ کھاتے ان کو فُوْمٌ کہتے ہیں[13] فَادّٰرَءْتُمْ کا معنی تم نے آپس جھگڑا کیا، قتادہ نے کہا فَبَاءُوْا یعنی لوٹ گئے[14]، اور قتادہ کے سوا دوسرے شخص (ابوعبیدہ) نے کہا يَسْتَفْتِحُوْنَ کا معنی مدد مانگتے تھے اشْتَرَوْا کا معنی بیچا، رَاعِنَا رعونت سے نکلا ہے عرب لوگ جب کسی کو احمق بناتے تو راعنا کہتے[15] لَا تَجْزِيْ، کچھ کام نہ آئے گی، اِبْتَلٰى کا معنے آزمایا (جانچا) خُطُوَاتِ جمع ہے خطو کی، یعنی قدم

[1] یعنی کافر اور مشرک باقی رہ گئے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ بھی عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو عبد بن حمید نے مجاہد سے وصل کیا، ۱۲ منہ [8] اگلے گناہوں کی سزا ۱۲ منہ [9] اس کو ابن ابی حاتم نے ابوالعالیہ سے وصل کیا ۱۲ منہ [10] ابو عبید قاسم بن سلام ۱۲ منہ [11] یا تم کو ہمیشہ تکلیف پہنچاتے تھے، ۱۲ منہ [12] اگرچہ یہ لفظ سورۂ بقرہ میں نہیں ہے، پر دونوں کی مناسبت سے اس کو بیان کردیا گیا ۱۲ منہ [13] عطاء اور قتادہ نے ۱۲ منہ [14] یہ قرات ہے معنی قرآن میں نقل کیا، اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد اور ابن عباس سے نکالا کہ فوم گیہوں کو کہتے ہیں۔ ابن مسعود نے اس کو ثوم پڑھا ہے یعنی لہسن ۱۲ منہ [15] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، ۱۲ منہ [16] راعن کہتے ہیں احمق کو، اور جمہور نے راعنا بغیر تنوین کے پڑھا ہے، یہ صیغہ امر کا ہے مراعاۃ سے ابونعیم نے ابن عباس نکالا کہ راعنا یہود کی زبان میں ایک گالی ہے، سعد بن معاذ نے کئی یہودیوں کو آنحضرت کی نسبت یہ لفظ کہتے سنا، تو کہنے لگے اگر پھر کوئی تم میں سے یہ کہے گا تو میں اس کی گردن ماردوں گا ۱۲ منہ

باب ۹۶ قولہ تعالیٰ فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون

۴۶۳ ۔ حدثنی عثمان بن ابی شیبۃ قال حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عمرو بن شرحبیل عن عبد اللہ قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الذنب اعظم عند اللہ قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک قلت ان ذلک لعظیم قلت ثم ای قال وان تقتل ولدک تخاف ان یطعم معک قلت ثم ای قال ان تزانی حلیلۃ جارک ۔

باب ۹۷ قولہ تعالیٰ وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی کلوا من طیبت ما رزقنکم وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون

وقال مجاہد المن صمغۃ والسلوی طیر ۔

۴۶۴ ۔ حدثنا ابو نعیم قال حدثنا سفین عن عبد الملک عن عمرو بن حریث عن سعید بن زید قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون کی تفسیر

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے فرمایا بڑا گناہ یہ ہے کہ تو کسی اور کو اللہ کے برابر کر دے[1] حالانکہ اللہ نے تجھ کو پیدا کیا۔ میں نے کہا یہ تو بے شک بڑا گناہ ہے میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ اس کو کھلانا پلانا پڑے گا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ فرمایا آپ نے ہمسایہ (پڑوسی) کی جورو سے زنا کرے۔

باب وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی کلوا من طیبت ما رزقنکم وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون کی تفسیر۔ مجاہد نے کہا منّ ایک درخت کا گوند ہے اور سلویٰ ایک پرندہ تھا[2]۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی

---

[1] ند کہتے ہیں نظیر یعنی جوڑ اور برابر والے کو۔ انداد اس کی جمع ہے ند سے صرف یہی مراد نہیں ہے کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا سمجھے کیونکہ عرب کے اکثر لوگ اور دوسرے ملکوں کے مشرک بھی خدا کو ایک ہی سمجھتے تھے جیسے فرمایا ولئن سالتہم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی مشرک قرار دیا بات یہ ہے کہ اللہ کے جو صفات ہیں جیسے محیط، بصیر، علیم، سمیع، بصر محیط، قدرت کاملہ، تصرف کامل ان صفات کو کوئی دوسرا شخص دوسرے کے لیے ثابت کرے اس نے بھی اللہ کا ند یعنی برابر والا دوسرے کو ٹھہرایا۔ مثلاً کوئی شخص یہ سمجھے کہ فلانے پیر یا پیغمبر دور دریا میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں یا ہر بات ان کو معلوم ہو جاتی ہے یا وہ جو چاہیں سو کر سکتے ہیں تو وہ مشرک ہو گیا۔ اسی طرح جو کوئی اللہ کے سوا اور کسی کی پوجا کرے اس کے نام کا روزہ رکھے اس کی منت مانے اس کے نام پر جانور کاٹے اس کی قبر پر نیاز، نذر چڑھائے، اس کے نام کا اٹھتے بیٹھتے ورد کرے، اس کے نام کا وظیفہ پڑھے، وہ بھی مشرک ہو گیا، توحید یہ ہے کہ اللہ کے سوا نہ کسی کو پکارے نہ اس سے مدد چاہے، نہ اس پر بھروسہ رکھے نہ اس کی پوجا کرے، بلکہ اللہ کے سوا سب کو عاجز اور محتاج بندہ سمجھے اور یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی نہ ہم کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان، اور جب تک اللہ نہ چاہے کوئی اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا، ہاں اللہ چاہے تو وہ اپنے بندے سے دوسرے بندے کو فائدہ یا نقصان پہنچا سکتا ہے، اب بعضی باتیں ایسی ہیں جن کو خاص اللہ ہی سے مانگنا چاہیے جیسے اولاد کا دینا، پانی برسانا، روزی کی کشائش کرنا، عمر دینا، بیماری سے چنگا کرنا۔ مارنا، جلانا۔ ڈوبنے سے بچانا، گناہوں کی مغفرت کرنا، اگر کوئی یہ باتیں اللہ کے سوا اور کسی پیر یا پیغمبر سے مانگے تو وہ بھی مشرک ہو جائے گا ۱۲ منہ

[2] اس کو فریابی نے وصل کیا، اللہ نے بھی بنی اسرائیل کو جنگل میں یہ دونوں چیزیں کھانے کو دی تھیں۔ ابن عباس نے کہا منّ۔ درختوں پر (باقی آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ،

بَابٌ ۹۸ قَوْلِهِ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ رَغَدًا وَاسِعٌ كَثِيرٌ

۴۶۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ،

بَابُ ۹۹ قَوْلِهِ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرُ وَمِيكَ وَسَرَافِ عَبْدٌ إِيلُ اللهُ.

۴۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُومِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ

(کھمبی) خودرو ہوتی ہے من کی قسم میں سے ہے۔ اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

باب وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ کی تفسیر رَغَدًا کا معنی اچھی طرح فراغت سے

مجھ سے محمد نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا شہر کے دروازے میں جھک کر گھسو اور زبان سے کہتے جاؤ حطة یعنی گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ انہوں نے کیا کیا چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے گھسے اور حطة کے بدل حبة فی شعرة (دانہ بالی کے اندر) کہنے لگے [1]

باب مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ کی تفسیر عکرمہ نے کہا جبر اور میک اور سراف ان تینوں لفظوں کے معنی بندہ اور ایل (عبری زبان میں) اللہ کو کہتے ہیں [2]۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام (یہود کے بڑے عالم) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے (مدینہ میں) تشریف لانے کی اس وقت خبر سنی جب وہ باغ کا میوہ چن رہے تھے، وہ اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے، میں آپ سے تین باتیں ایسی پوچھتا ہوں جن کو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں بتلا سکتا، بھلا بتلائیے قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے۔ اور بہشتی لوگ بہشت میں جاکر پہلے کیا

بقیہ صفحہ سابقہ جم جاتا بنی اسرائیل جتنا چاہتے اس میں سے کھاتے، سدی نے کہا وہ ترنجبین کی طرح تھا۔ قتادہ نے کہا من برف کی طرح گرتا تھا وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔ ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] مثل مشہور ہے بار یش بابا ہم بازی بھلا یہ درگاہ کے ساتھ مسخراپن کرنا کون سی عقل ہے۔ آخیر کو عذاب اترا۔ ذلیل وخوار ہوئے۔ ۱۲ منہ [2] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] بن یحییٰ ذہلی یا محمد بن سلام یا محمد بن بشار ۱۲ منہ

طَعَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ قَبْلَ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

کھائیں گے اور بچہ اپنے ماں یا باپ سے صورت میں کیوں ملتا ہے آنحضرت نے فرمایا ابھی ابھی جبرئیلؑ نے یہ باتیں مجھ کو بتلا دیں۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے جبرئیلؑ نے، آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں، عبداللہ بن سلام نے کہا وہ تو سارے فرشتوں میں یہودیوں کا دشمن ہے[۱] اس وقت آپ نے یہ آیت پڑھی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ پھر فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے، جو لوگوں کو پورب سے پچھم لے جائے گی[۲] اور پہلا کھانا جو بہشتیوں کو ملے گا۔ وہ مچھلی کے جگر کا بڑا ہوا حصہ ہوگا (جو بہت لذیذ ہوتا ہے) اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی صورت پر کر لیتا ہے، جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ عورت کی صورت پر ہوتا ہے۔ یہ جواب سن کر عبداللہ بن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود سچا نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں، یا رسول اللہ یہودی بڑے مفتری لوگ ہیں آپ ان سے پہلے میرا حال پوچھیں میں کیسا ہوں اگر کہیں پوچھنے سے پہلے ان کو معلوم ہو جائے گا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تب تو مجھ پر بہتان لگائیں گے[۳] اور یہودی لوگ آن حضرتؐ کے پاس آئے، آپ نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے۔ انہوں نے کہا بہت اچھا اچھے کا بیٹا ہمارا سردار اور سردار کا بیٹا آپ نے فرمایا دیکھو تو سہی اگر عبداللہ مسلمان ہو جائے

[۱] مردود یہودی حضرت جبرئیلؑ کو اپنا دشمن سمجھتے۔ کیونکہ انہوں نے کئی بار ان پر عذاب اتارا، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ انہوں نے نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھی، بعضوں نے کہا کہ اس وجہ سے کہ یہ یہودیوں کے راز پیغمبروں کو بتلا دیتے۔ غرض یہودی بھی عجب بے وقوف لوگ تھے، بھلا حضرت جبرئیلؑ کو دیکھو ان سے دشمنی نہ رکھنا دیکھو! تمہاری ہستی ہی کیا ہے وہ ایک پر سے۔ ساری دنیا کو الٹ سکتے ہیں، دوسرے حضرت جبرئیلؑ پروردگار کے حکم کے تابع ہیں، ان سے دشمنی رکھنا گویا پروردگار سے دشمنی رکھنا ہے (جل جلالہ) ۱۲ منہ۔

[۲] اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے، میرے خیال میں اس آگ سے ریل سے مراد ہے یعنی مشرق منتہا چین سے لے کر مغرب یعنے یورپ تک ریل جاری ہو جائے گی، ۱۲ منہ۔

[۳] مجھ کو خواہ مخواہ برا آدمی کہیں گے، خیر عبداللہ بن سلام ایک جگہ چھپ رہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

سَلَامٍ فَقَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ،

بَابُ قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا

۴۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رض أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ رض وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذٰلِكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا،

بَابُ قَوْلِهِ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ

۴۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ

تو تم بھی اسلام قبول کرو گے، وہ کہنے لگے خدا کی پناہ وہ کاہے کو مسلمان ہونے لگا۔ اس وقت عبداللہ باہر نکلے اور کہنے لگے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ یہ سنتے ہی یہودی (لوگوں نے بات پلٹی) کہنے لگے عبداللہ تو ہم لوگوں میں ایک ذلیل آدمی ہے ذلیل کا بیٹا (خدا کی خوار) ان کی برائی کرنے لگے عبداللہ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اسی بات کا خیال تھا[1]

باب مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا کی تفسیر

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کہتے تھے ہم لوگوں میں ابی بن کعب بڑے قاری ہیں اور علی مرتضیٰ سب سے عمدہ قاضی (جج) ہیں اس پر بھی ہم ابی بن کعب کی ایک بات نہیں مانتے وہ کہتے ہیں میں تو قرآن کی کسی آیت کی تلاوت نہ چھوڑوں گا۔ جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حالانکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے ہم جو آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں اخیر تک[2]

باب وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ کی تفسیر

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے انہوں نے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے

---

[1] اس وجہ سے میں نے پہلے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا۔ اور چھپ رہا۔ ۱۲ منہ [2] حضرت عمر کا مطلب یہ ہے کہ گو ابی بن کعب رضہ ہم سب سے زیادہ قرآن کے قاری ہیں مگر بعض آیتیں وہ ایسی بھی پڑھتے تھے جن کی تلاوت منسوخ ہو گئی کیونکہ ان کو نسخ کی خبر نہیں پہنچی۔ حضرت عمر رضہ کے اس قول سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ کوئی کیسا بڑا ہی عالم نہ ہو۔ مگر اس کی سب باتیں ماننے کے قابل نہیں ہوتیں خطا اور لغزش ہر ایک عالم سے ہوتی ہے بڑا ہو یا چھوٹا۔ خطا سے معصوم اللہ اور پیغمبر صاحب ہیں، باقی کوئی نہیں مقلدین کو اس قول سے نصیحت لینا چاہئیے جب ابی بن کعب کی جو صحابی تھے سب باتیں ماننے کے لائق نہ ٹھہریں۔ تو ابوحنیفہ یا شافعی کی ہر ایک رائے کیوں کر قابل تسلیم ہوگی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ کَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَزَعَمَ اَنِّیْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اُعِیْدَہٗ کَمَا کَانَ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لِیْ وَلَدٌ فَسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً اَوْ وَلَدًا۔

بَاب ۲۰ قَوْلِہٖ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاہِیْمَ مُصَلًّی مَثَابَۃً یَثُوْبُوْنَ یَرْجِعُوْنَ،

۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رض وَافَقْتُ اللّٰہَ فِیْ ثَلَاثٍ اَوْ وَافَقَنِیْ رَبِّیْ فِیْ ثَلَاثٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ اِبْرَاہِیْمَ مُصَلًّی وَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَدْخُلُ عَلَیْکَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اٰیَۃَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِیْ مُعَاتَبَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِہٖ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِنَّ قُلْتُ اِنِ انْتَہَیْتُنَّ اَوْ لَیُبْدِلَنَّ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کہا اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے آدمی نے مجھ کو جھٹلایا۔ اور اس کو یہ نہیں چاہیئے تھا۔ اور آدمی نے مجھ کو گالی دی اور یہ اس کو نہیں چاہیئے تھا جھٹلانا تو یہ ہے، وہ کہتا ہے۔ میں اس کو مرے بعد دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔ گالی دینا یہ ہے وہ کہتا ہے میری اولاد ہے[۱] اور میں اس سے پاک ہوں کہ کسی کو جورو یا بچہ ٹھہراؤں (سب میرے بندے اور غلام ہیں)

باب وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی کی تفسیر

(اسی سورت میں) مثابۃ کا لفظ ہے اس کا معنی مرجع یعنی لوٹنے کی جگہ[۲] اسی سے یثوبون یعنی لوٹتے ہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض کہتے تھے میری رائے تین باتوں میں اللہ کے علم کے موافق پڑی یا اللہ تعالےٰ نے تین باتوں میں میرے ساتھ اتفاق کیا (پہلے یہ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دیجئے تو بہت اچھا ہو۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی اور دوسری یہ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے پاس اچھے برے سب قسم کے لوگ آتے ہیں اگر آپ مسلمانوں کی ماؤں (یعنی اپنی بی بیوں) کو پردہ کرنے کا حکم دیجئے تو مناسب ہوگا۔ اس وقت اللہ نے پردہ کی آیت اتاری (تیسری یہ کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی پر غصے ہیں۔ میں ان بی بیوں کے پاس گیا۔ اور ان سے کہا دیکھو تم (آنحضرت ص کو ناراض کرنے سے) باز آؤ۔ نہیں تو اللہ تعا

۱ نجران کے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا اور مکہ کے مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بتلاتے تھے۔ انہی کی شان میں یہ آیت اتاری ۱۲ منہ

۲ یعنی خانہ کعبہ کی طرف لوگ بار بار لوٹ کر آتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنْكُنَّ حَتّٰى اَتَيْتُ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ قَالَتْ يَا عُمَرُ اَمَا فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَآءَهٗ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ اَلْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنْ عُمَرَ رض

آپ کو تمہارے بدل تم سے بہتر بی بیاں دے گا جب میں آپ کی ایک بی بی کے پاس گیا تو وہ بول اٹھیں عمر تم کو کیا ہوگیا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نصیحت نہیں کرسکتے جو تم نصیحت کرنے آئے (چلو اپنی نصیحت رہنے دو) اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری عجب نہیں بی بیو اگر پیغمبر تم کو طلاق دے دے. تو اللہ تمہارے بدل تم سے بہتر بی بیاں اس کو عنایت فرمائے جو مسلمان ہوں، اخیر آیت تک ابن ابی مریم نے کہا ہم یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید نے بیان کیا کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے (یہی حدیث بیان کی)

بَابٌ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَلْقَوَاعِدُ اَسَاسُهٗ وَاحِدُهَا قَاعِدَةٌ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ

باب وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کی تفسیر (قواعد کے معنی بنیادیں (پائے) اس کا مفرد (قاعدہ) ہے اور سورہ نور میں (جو) والقواعد من النساء آیا ہے وہ اس کا مفرد قاعد ہے[1]

۴۰۷۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوْا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرٰهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے حضرت عائشہؓ سے نقل کر کے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ سے بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تجھے کیا معلوم نہیں تیری قوم (قریش) نے جب کعبہ کو (اپنے وقت میں) بنایا تو ابراہیم کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو ابراہیم کی بنیادوں پر پورا کیوں نہیں کر دیتے آپ نے فرمایا (میں ایسا کرتا) مگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے[2] عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ حدیث سن کر کہا اگر عائشہ

---

[1] اس سند کو بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ حمید کا سماع انسؓ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [2] یعنی بڑی بوڑھی گھر میں بیٹھنے والی عورتیں ۱۲ منہ [3] ایسا نہ ہو وہ کعبہ توڑنے سے بھڑک جائیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ

نے یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کونوں کا جو حطیم کے پاس ہیں بوسہ نہیں لیتے تھے کیونکہ وہ کونے اس مقام پر نہ تھے جہاں ابراہیم نے بنیاد رکھی تھی[1]

بَابٌ قَوْلِهِ قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

باب قولہ آمنا باللہ وما انزل الینا کی تفسیر

۱۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتٰبِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمرؓ نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا اہل کتاب (یہودی لوگ) توراۃ شریف کو عبری زبان میں پڑھتے اور اس کا ترجمہ عربی زبان میں مسلمانوں کو سمجھاتے (معلوم نہیں ترجمہ میں کیا کیا تصرف کرتے) آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا تم اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا یوں کہو آمنا باللہ وما انزل الینا اخیر آیت تک[2]۔

بَابٌ قَوْلِهِ سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ

باب سیقول السفھاء من الناس ما ولٰھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا قل للہ المشرق والمغرب یھدی من یشاء الی صراط مستقیم کی تفسیر

۱۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا انہوں نے زہیر سے سنا انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں آ کر) بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی لیکن آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ کا قبلہ خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے (حکم الٰہی کے منتظر تھے) ایک بار ایسا ہوا (قبلہ بدلتے ہی) آپ نے

---

[1] یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ حکم ان باتوں میں ہے جن کے صحیح یا غلط ہونے میں شبہ ہو۔ لیکن قرآن کے موافق جو باتیں ہیں ان کی تصدیق اسی طرح قرآن کے خلاف جو باتیں ہوں۔ ان کی تکذیب کی ممانعت نہیں ہے امام شافعی نے ایسا ہی کہا ہے ۱۲ منہ

وَإِنَّهُ صَلَّى أَوْ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ،

عصر کی (خانہ کعبہ کی طرف)، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ (اسی طرف) نماز پڑھی ان میں سے ایک شخص جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا۔ (عبداللہ بن عباد بن نہیک) دوسری مسجد والوں پر سے گزرا وہ (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے اس شخص نے (نماز ہی میں) ان سے کہا خدا گواہ ہے میں نے ابھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نماز پڑھی۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ نماز ہی میں کعبے کی طرف گھوم گئے (نماز کا اعادہ نہیں کیا) اور ایسا ہوا کہ قبلہ بدلنے سے پہلے بہت لوگ شہید ہو چکے تھے[۵۱] ہم لوگوں کو ان کے باب میں شبہ ہوا کہ ان کی نماز قبول ہوئی یا نہیں، اُس وقت یہ آیت اتاری وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ[۵۲]

بَابُ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

باب وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کی تفسیر

۴۲۳۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے جریر اور ابواسامہ نے اس روایت میں جریر نے جو الفاظ نقل کیے وہی بیان کیے گئے ہیں، دونوں نے اعمش سے روایت کی انہوں نے ابوصالح سے ابواسامہ نے اعمش سے یوں نقل کیا ہم سے ابوصالح نے بیان کیا[۵۳] انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح پیغمبر بلائے جائیں گے (پروردگار بلائے گا) وہ عرض کریں گے پروردگار حاضر ہوں۔ جو ارشاد ہو بجا لاؤں پروردگار

---

[۵۱] انہوں نے بیت المقدس ہی کی طرف نماز پڑھی تھی ۱۲ منہ [۵۲] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے یعنی اللہ ایسا نہیں کرتے کہ تمہاری نماز بیکار کر دے۔ اس کا ثواب نہ دے ہوا یہ کہ جب قبلہ بدلا تو مشرک کہنے لگے۔ اب محمد رفتہ رفتہ ہمارے طریق پر آ چلے ہیں چند روز میں پھر اپنا آبائی دین اختیار کر لیں گے۔ منافق کہنے لگے اگر پہلا قبلہ حق تھا تو یہ دوسرا قبلہ باطل ہے اگر دوسرا حق ہے تو پہلا باطل۔ اہل کتاب کہنے لگے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو اگلے پیغمبروں کی طرح اپنا قبلہ بیت المقدس ہی کی طرف رکھتے اس طرح کی بیہودہ باتیں بنانے لگے جب اللہ نے یہ آیت اتاری سیقول السفہاء من الناس اخیر تک ۱۲ منہ [۵۳] یعنی ابواسامہ نے اعمش کے سماع کی ابوصالح سے تصریح کی ۱۲ منہ

لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ،

بَابُ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ.

۴۷۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ،

فرمائے گا تو نے میرا حکم اپنی اُمت کو پہنچا دیا تھا وہ کہیں گے جی ہاں اس وقت انکی امت والوں سے پوچھا جائیگا، نوح نے تم کو میرا حکم پہنچایا تھا (یا نہیں) وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آیا ہی نہیں تب اللہ تعالیٰ نوح سے فرمائے گا کوئی تیرا گواہ ہے، وہ کہیں گے محمدؐ اور انکی اُمت کے لوگ گواہ ہیں پھر اس اُمت کے لوگ گواہی دینگے کہ بیشک نوح نے اللہ کا پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا اور پیغمبر (یعنی حضرت محمدؐ) تم پر گواہ بنیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا وکذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا وسط کا معنے عادل بہتر[1]

باب وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیہا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ وان کانت لکبیرۃ الا علی الذین ھدی اللہ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ان اللہ بالناس لرؤف رحیم کی تفسیر۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا، لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص[3] آیا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن میں یہ حکم اُتارا کہ آپ کعبے کی طرف منہ کریں، تم بھی کعبے کی طرف منہ کرو۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف پھر گئے[2]

ؔ۱ یہ جملہ حدیث میں داخل ہے راوی کا کلام نہیں ہے۔ وسط کا معنے بہتر، عرب لوگ کہتے ہیں، فلان وسط فی قومہ یعنی اپنی قوم والوں میں حسب سے بہتر ہے۔ ابومعاویہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پروردگار پوچھے گا تم کو کیسے معلوم ہوا وہ عرض کریں گے ہمارے پیغمبر صاحب نے ہم کو خبر دی کہ اگلے پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچا دیئے اور انکی خبر سچی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر سُنی ہوئی بات کا یقین ہو جائے تو اُس کی گواہی دے سکتا ہے، اور فقہائے نے اس باب میں تفصیل کی ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ کس قسم کے مقدمات میں شہادت سمعی دینا درست ہے ۱۲ منہ ؔ۲ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ؔ۳ عباد بن بشر ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۸ قوله قد نرى تقلب وجهك في السماء الى عما تعملون

٤٧٥ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا معتمر عن ابيه عن انس رضـ قال لم يبق ممن صلى القبلتين غيري،

باب ۹ قوله ولئن اتيت الذين اوتوا الكتاب بكل اية ما تبعوا قبلتك الى قوله انك اذا لمن الظالمين

٤٧٦ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان حدثني عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضـ بينما الناس في الصبح بقباء جاءهم رجل فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انزل عليه الليلة قرآن وامر ان يستقبل الكعبة الا فاستقبلوها وكان وجه الناس الى الشام فاستداروا بوجوههم الى الكعبة

باب ۱۰ قوله الذين اتيناهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناءهم وان فريقا منهم ليكتمون الحق الى قوله من الممترين،

٤٧٧ - حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضـ قال بينا الناس بقباء في صلوة الصبح اذ جاءهم آت فقال ان النبي صلى الله عليه وسلم قد انزل عليه الليلة قرآن وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها وكانت وجوههم الى الشام فاستداروا الى الكعبة،

باب قد نرى تقلب وجهك فى السماء کی تفسیر

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے انس رضـ سے انہوں نے کہا اب کوئی صحابی میرے سوا باقی نہیں ہے جس نے دونوں (بیت المقدس) اور کعبہ کیطرف نماز پڑھی ہو۔ [1]

باب ولئن اتيت الذين اوتوا الكتاب بكل آية ما تبعوا قبلتك الآية کی تفسیر

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضـ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا اور کہنے لگا، آج رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا اور یہ حکم ہوا کہ آپ نماز میں کعبے کی طرف منہ کریں تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرو اُس وقت لوگوں کے منہ شام کیطرف تھے انہوں نے گھوم کر کعبے کیطرف منہ کر لیا۔

باب الذين آتينهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناءهم وان فريقا منهم ليكتمون الحق الآية کی تفسیر

ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضـ سے اُنہوں نے کہا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات کو قرآن اُترا آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنیکا حکم ہوا تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کر لو۔ اُس وقت اُنکے منہ شام کی طرف تھے وہ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف گھوم گئے۔

---

[1] معلوم ہوا کہ انس رضـ تمام صحابہ کے بعد مرے، ابن عبد البر نے کہا کہ انس رضـ کے بعد کوئی صحابی زندہ نہ رہا، ایک ابو الطفیل رہ گئے تھے۔ حافظ نے اس پر اعتراض کیا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

باب ۱۱ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۴۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ،

باب ۱۲ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ، شَطْرَهُ تِلْقَاؤُهُ

۴۷۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ،

باب ۱۳ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ،

۴۸۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ

باب ولكل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات اينما تكونوا يأت بكم الله جميعا ان الله على كل شئ قدير کی تفسیر

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابو اسحٰق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ہم نے (مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر آپ نے کعبہ کیطرف منہ کرلیا

باب ومن حیث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وانه للحق من ربك وما الله بغافل عما تعملون کی تفسیر شطر کے معنی طرف۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ایسا ہوا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) کہنے لگا آج رات کو قرآن[1] اُترا، اور کعبے کیطرف منہ کرنیکا حکم ہو گیا تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرلو، یہ سنتے ہی وہ لوگ اُسی حالت میں (یعنے نماز ہی میں) گھوم گئے اور کعبے کی طرف منہ کرلیا اسوقت ان لوگوں کا منہ [شام کی طرف تھا]

باب ومن حیث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم الآية کی تفسیر

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ لوگ مسجد قبا میں

---

[1] حالانکہ رات گذر چکی تھی، صبح ہوگئی تھی۔ مگر چونکہ صحابہ صبح کی نماز بہت تاریکی میں پڑھا کرتے تھے تو گویا رات باقی ہے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْقِبْلَةِ

بَابٌ قَوْلِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ، شَعَآئِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدُهَا شَعِيْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِيْ لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيْعِ،

۴۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ شَيْئًا اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رض كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِى الْاَنْصَارِ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ

صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا اور کہنے لگا رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اُترا آپکو کعبے کیطرف منہ کرنے کا حکم ہوگیا، تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کرلو، اُسوقت اُنکے منہ شام کیطرف تھے، یہ سنتے ہی وہ کعبہ کیطرف گھوم گئے

باب ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم کی تفسیر۔ شعائر شعیرہ کی جمع ہے یعنی نشانیاں[1]۔ ابن عباسؓ نے کہا، صفوان کا لفظ جو اس سورت میں ہے، اُس کا معنی پتھر[2] بعضوں نے کہا، صفوان سپاٹ چکنے پتھر جن پر کچھ نہیں اُگتا، اس کا مفرد صفوانہ ہے، جیسے صفا یہ بھی جمع ہے (اِس کا مفرد صفاۃ ہے۔)

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ ام المؤمنین سے پوچھا، اُس وقت میں لڑکا کم سن تھا، یہ جو قرآن شریف میں ہے کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی حج یا عمرہ کرے تو ان کا طواف کر لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس سے تو یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی صفا اور مروے کا طواف نہ کرے تب بھی کوئی قباحت نہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا نہیں یہ نہیں نکلتا۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے، اگر کوئی اُن کا طواف نہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہوا یہ کہ یہ آیت انصار کے باب میں اُتری وہ احرام میں مناۃ (بُت) کا نام پکارتے یہ بت قدید کے برابر رکھا ہوا

[1] یہ ابو عبیدہ کی تفسیر ہے۔ ابن اثیر نے کہا شعائر سے اعمال اور مناسک حج مراد ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

تھا۔[1] انصاری لوگ صفا مروے کا پھیرا بُرا سمجھتے تھے[2] جب اسلام کا زمانہ آیا، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اُس وقت یہ آیت اُتری :۔ ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا،

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے پوچھا صفا مروے کا پھیرا اُنہوں نے کہا ہم لوگ (شروع اسلام میں) یہ سمجھے کہ صفا مروے کا پھیر کرنا جاہلیت کی ایک رسم ہے، اور ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری :۔ ان الصفا والمروۃ اخیر تک۔

بَابُ ۱۱۵ قَوْلِهٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا أَضْدَادًا وَاحِدُهَا نِدٌّ،

باب ومن الناس من یتخذ من دون اللہ کی تفسیر۔ انداداً نِدّ کی جمع ہے، یعنی مقابل والا (ہمسر)

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرٰى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ،

ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے اُنہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی، اور میں (اپنی طرف) ایک بات اور کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کسی (مقابل والے) شریک کو پکارتا ہو اُسکو اللہ کے برابر سمجھتا ہو) وہ دوزخ میں جائیگا۔ اور میں یہ کہتا ہوں جو کوئی ایسی حالت میں مرے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی شریک کو نہ پکارتا ہو (یعنی توحید پر) وہ (ایک نہ ایک دن) بہشت میں جائیگا گو کتنا ہی گنہگار ہو۔

بَابُ ۱۱۶ قَوْلِهٖ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ إِلٰى قَوْلِهٖ عَذَابٌ أَلِيْمٌ عُفِيَ تُرِكَ

باب یاایہا الذین اٰمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ الحر بالحر، عذاب الیم تک کی تفسیر عُفِیَ کا معنی چھوڑ دیا جائے۔

---

[1] قدید ایک مقام ہے مکہ کی راہ میں مناۃ بت وہیں رکھا تھا ۱۲ منہ [2] اور قریش صفا مروے کا پھیرا کیا کرتے تھے ۱۲ منہ [3] یعنے مقتول کے وارث قتل عمد میں قصاص کا مطالبہ چھوڑ دیں، اور دیت پر راضی ہو جائیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۴۸۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ

ہم سے عبداللہ بن حمیدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے۔ کہا میں نے مجاہد سے سنا کہا میں نے ابن عباس رض سے وہ کہتے تھے کہ بنی اسرائیل (یعنی یہودیوں) میں قصاص کا رواج تھا، لیکن دیت کا دستور نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے یہ ارشاد فرمایا مسلمانو! تم میں جو لوگ مارے جائیں اُن میں جان کے بدل جان کا حکم دیا جاتا ہے، آزاد کے بدل آزاد قتل کیا جائے اور غلام کے بدل غلام اور عورت کے بدل عورت۔ پھر جس کو اُس کے بھائی کی طرف سے کچھ چھوڑ دیا جائے یعنی قتل عمد میں مقتول کے وارث قصاص چھوڑ کر دیت پر راضی ہو جائیں تو اُن کو دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کرنا چاہیئے اور قاتل کو اچھی طرح دیت ادا کرنا چاہیئے۔ یہ دیت کا حکم اللہ کی ایک تخفیف اور رحمت ہے یعنے اگلے لوگوں پر صرف قصاص کا حکم تھا اور تمہارے لئے دیت بھی جائز رکھی گئی۔ اب سکے بعد جو کوئی زیادتی کرے یعنی دیت قبول کر لینے پر بھی قاتل کو قتل کرے اسکو تکلیف کا عذاب ہوگا۔

۴۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے حمید نے اُن سے انس رض نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم کرتی ہے [1]

۴۸۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سہمی سے سنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس رض سے اُنکی پھوپھی ربیع بن بنت نضر نے ایک جوان لڑکی کا دانت توڑ ڈالا، ربیع کے لوگوں نے اُس سے معافی چاہی، لیکن لڑکی کے لوگوں نے معافی نہ دی، پھر ربیع کے لوگوں نے کہا اچھا

[1] جب مقتول یا مجروح کے ورثا دیت پر راضی نہ ہوں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَوْا اِلَّا الْقِصَاصَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُکْسَرُ ثَنِیَّۃُ الرُّبَیِّعِ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا تُکْسَرُ ثَنِیَّتُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

دیت لے لو اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے [۱] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، قصاص کی درخواست کی، آپ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ اس پر ربیع کے بھائی انس بن نضر کہنے لگے یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا، قسم اُس پروردگار کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا، ایسا تو کبھی نہیں ہونے کا کہ ربیع کا دانت توڑا جائے۔ آپؐ نے فرمایا انس یہ تو (کیا کہتا ہے) اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم دے رہی ہے (قصاص ہونا ضرور ہے) پھر (خدا کی قدرت سے) ایسا ہوا کہ اس لڑکی کے وارث راضی ہو گئے انہوں نے قصاص معاف کردیا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں، اگر اللہ کے کرم پر بھروسا کرکے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اُنکی قسم سچی کر دیتا ہے [۲]

بَابٌ ۱۱۷ قَوْلِہٖ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔

باب یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

۴۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ کَانَ عَاشُوْرَاءُ یَصُوْمُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَاءَ لَمْ یَصُمْہُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی۔ انہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا۔ کہ جاہلیت کے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو (آنحضرت صلعم نے) فرمایا۔ اب جسکا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے، اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۴۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے

---

[۱] قصاص کے طالب ہوئے ۱۲ منہ رح [۲] جیسے انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ ربیع کا دانت کبھی نہیں توڑا جائیگا، بظاہر اسکی امید نہ تھی، لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے لڑکی کے وارثوں کا دل ایک دم پھیر دیا۔ انہوں نے قصاص معاف کر دیا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَ عَاشُوْرَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ،

۴۸۹۔ حَدَّثَنِي مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْاَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ،

۴۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ،

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہ حکم ہوا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے، جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ اشعث بن قیس اُن کے پاس گئے وہ کھانا کھا رہے تھے[1] اشعث نے کہا یہ دن تو عاشورے کا ہے عبداللہ نے کہا رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے اس دن کا روزہ رکھتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ آؤ کھانا کھاؤ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عاشورے کے دن قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب مدینہ میں آپ تشریف لائے تو عاشورے کے دن روزہ رکھا لوگوں کو بھی اُس دن[2] روزہ رکھنے کا حکم دیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے اور عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ اب یہ قرار پایا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے، جس کا جی چاہے وہ نہ رکھے[3]

[1] عبداللہ نے اشعث سے کہا آؤ کھانا کھاؤ ۱۲ منہ رح [2] اُس دن روزہ رکھنا چاہیئے ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ عاشورے کے روزے کی فرضیت جاتی رہی، لیکن استحباب باقی ہے۔ اس کا ذکر کتاب الصوم میں گذر چکا ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ١١ قَوْلِهٖ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ اِذَا خَافَتَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا اَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَاَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ اِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ اَطْعَمَ اَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا اَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا خُبْزًا وَّلَحْمًا وَاَفْطَرَ وَقِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيْقُوْنَهٗ وَهُوَ اَكْثَرُ

۴۹۱ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيْرَةُ لَا يَسْتَطِيْعَانِ اَنْ يَّصُوْمَا

باب ایامًا معدودات فمن کان منکم مریضًا او علی سفر فعدة من ایام اخر وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین فمن تطوع خیرا فهو خیر له وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون کی تفسیر

عطاء بن ابی رباح نے کہا ہر بیماری میں افطار کرنا (یعنی روزہ نہ رکھنا) درست ہے[1] جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اور کسی بیماری کو خاص نہیں کیا) اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا، دودھ پلانے والی یا پیٹ والی عورت کو اپنی جان کا یا اپنے بچے کی جان کا ڈر ہو تو وہ افطار کریں، پھر قضا کرلیں[2] لیکن بوڑھا ضعیف شخص جب روزہ نہ رکھ سکے (تو فدیہ دے) انس بن مالک جب بہت بوڑھے ہو گئے تھے تو انہوں نے ایک سال یا دو سال (اپنی اخیر عمر میں) ہر دن ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلایا اور روزہ نہیں رکھا[3] اکثر لوگوں نے اس آیت میں یطیقونه پڑھا ہے (اطاق یطیق سے)[4]

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو زکریا بن اسحاق نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رض سے سنا وہ یوں پڑھتے تھے، وعلی الذین یطوقونه فدیة طعام مسکین ابن عباس رض نے کہا کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے، یطوقونه کا معنے طاقت نہیں رکھتے انکو روزے سے سخت تکلیف ہوتی ہے یعنی بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت جو روزہ نہیں

---

۱ خواہ خفیف بیماری ہو یا سخت بیماری ہو، اس بیماری کو روزہ مضر ہو یا نہ ہو۔ اس اثر کو عبد الرزاق نے وصل کیا، اور اوپر مقدمہ کتاب میں گذر چکا ہے کہ امام بخاری نے اسی اثر کو بیان کیا جب اسحاق بن راہویہ انکے استاد نے اُن پر اعتراض کیا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲ ان دونوں اثروں کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ کہتے ہیں انس بن مالک رض کی عمر ایک سو تین یا ایک سو دس برس کی ہوئی اس اثر کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۴ جس کے معنے یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے، جیسے بوڑھا ضعیف۔ اور بعضوں نے کہا لفظ لا یہاں مقدر ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

فَلْيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا،

بَابٌ ۱۱۹ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

۴۹۲، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ،

۴۹۳، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ،

بَابٌ ۱۲۰ قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ،

۴۹۴، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا

رکھ سکتے وہ ایسا کریں کہ ہر روزے کے بدل ایک مسکین کو کھانا دیں[۱]

باب فمن شهد منکم الشهر فلیصمه کی تفسیر۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے یہ آیت یوں پڑھی:۔ وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مساکین اور کہا یہ آیت منسوخ ہے[۲]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے جو سلمہ بن اکوعؓ کے غلام تھے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین تو جس کا جی چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا فدیہ دیدیتا یہانتک کہ اسکے بعد والی آیت (فمن شهد منکم الشهر فلیصمه) اتری اور آیت منسوخ ہوگئی۔ امام بخاری نے کہا بکیر (جو یزید کے شاگرد تھے) یزید سے پہلے ۱۲۰ھ میں مر گئے

باب احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم هن لباس لکم وانتم لباس لهن علم الله انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشروهن وابتغوا ما کتب الله لکم کی تفسیر۔

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے دوسری

[۱] یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے، اور ابتدائے اسلام میں یہی حکم ہوا تھا کہ جسکا جی چاہے وہ روزہ رکھے جس کا جی چاہے فدیہ دے۔ پھر بعد کو اس آیت سے فمن شهد منکم الشهر فلیصمه یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ البتہ جو شخص اس قدر بوڑھا ہو جائے کہ روزہ نہ رکھ سکے اس کیلئے افطار کرنا اور فدیہ دینا جائز ہے ۱۲ منہ رح [۲] یہی قول راجح ہے کیونکہ اگر وعلی الذین یطیقونه سے وہ لوگ مراد ہوتے جنکو روزے کی طاقت نہیں تو آگے یہ ارشاد کیوں ہوتا وان تصوموا خیر لکم ۱۲ منہ [۳] اور یزید بن ابی عبید زندہ رہے ۱۴۶ھ یا ۱۴۷ھ ہجری میں انکا انتقال ہوا۔ اور یہی سبب تھا کہ مکی بن ابراہیم امام بخاری کے شیخ نے یزید بن ابی عبید کو پایا۔ امام بخاری کی اکثر ثلاثی حدیثیں اسی طریق سے۔

besturdubooks.wordpress.com

أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ

سند اور ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو (شروع زمانہ میں) لوگ رمضان کے سارے مہینے عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ اب بعض مردوں (عمرؓ اور کعبؓ) نے چوری چوری رات کو جماع کیا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم الخ

بَابٌ ۲۱ قَوْلِهٖ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلٰى قَوْلِهٖ تَتَّقُونَ الْعَاكِفُ الْمُقِيمُ

باب وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد یتقون تک کی تفسیر۔ عاکف کا معنے اقامت کرنے والا[1]

۴۹۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتّٰى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي قَالَ إِنَّ وِسَادَتَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے[2] انہوں نے دو ڈوریاں لے لیں۔ ایک سفید ایک کالی اور رات کو انکو دیکھا تو دونوں میں تمیز نہیں ہوئی (اسوقت تک کھاتے پیتے رہے) جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ میں نے اپنے تکیے کے نیچے دو ڈوریاں رکھ لی تھیں، آپنے مزاح کے طور پر فرمایا تیرا تکیہ تو بہت بڑا ہے کہ صبح کی (سفید دھاری اور کالی دھاری اسکے تلے آ گئی۔[3]

۴۹۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلعم سے پوچھا آیت میں

---

[1] یعنی مسجد میں اعتکاف کرنے والا ۱۲ منہ [2] جب یہ آیت اتری حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الصیام میں گذر چکی ہے۔ عدی بن حاتم آیت کا مطلب یہ سمجھے کہ خیط ابیض اور خیط اسود سے حقیقتاً کالے اور سفید ڈورے مراد ہیں حالانکہ آیت میں کالی اور سفید دھاری سے رات کی تاریکی اور صبح کی روشنی مقصود ہے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

مَا الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ اَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ اِنَّكَ لَعَرِيْضُ الْقَفَا اِنْ اَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ،

خیط ابیض اور خیط اسود سے کیا کالے دھاگے مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا تو بھی (عجب) بے وقوف آدمی ہے[۱] اگر (رات کو) یہ دھاگے دیکھا کرتا ہے، پھر آپ نے فرمایا دھاگے مراد نہیں ہیں بلکہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے۔

۴۲۹۷، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَاُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا اَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ،

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل سعدؓ سے انہوں نے کہا پہلے اتنی ہی آیت اُتری تھی کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود اور من الفجر کا لفظ نہیں اُترا تھا تو کئی لوگ جب روزہ رکھنا چاہتے، اپنے پاؤں میں ایک سفید ایک کالا دھاگا باندھ لیتے اور رات کو برابر کھاتے پیتے رہتے جب تک اُن دھاگوں میں تمیز نہ ہوتی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اُتارا من الفجر تب انکو معلوم ہوا کہ کالے دھاگے سے مراد رات اور سفید دھاگے سے دن مراد ہے۔

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِهٖ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ،

باب ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البیوت من ابوابها واتقوا الله لعلكم تفلحون کی تفسیر۔

۴۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانُوْا اِذَا اَحْرَمُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا،

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں جب لوگ احرام باندھتے تو گھروں میں پشت کی طرف سے (چھت پر چڑھ کر) آتے تھے اُسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البیوت من ابوابها۔

بَابُ ۱۲۳ قَوْلِهٖ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

باب وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين

---

[۱] لفظی ترجمہ یوں ہے، تیرا سر پیچھے کی طرف سے بہت چوڑا ہے یعنی گدی بہت چوڑی ہے اکثر ایسا آدمی بے وقوف ہوتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ،

۴۲۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رض فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي فَقَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللَّهِ وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ رض فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ

للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظلمین۔ کی تفسیر۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے۔ جب عبداللہ بن زبیر کا فتنہ ہوا[۱] اُن پر حجاج ظالم نے حملہ کیا مکہ کا محاصرہ کیا، تو دو شخص (علاء بن عرار اور حبان سلمی) انکے پاس آئے، کہنے لگے تم دیکھتے ہو لوگ (آپس کی لڑائیوں سے) تباہ ہو گئے (یا تم دیکھتے ہو انہوں نے کیا کر رکھا ہے) اور تم عمرؓ فاروق کے بیٹے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو ایسے وقت میں نکلتے کیوں نہیں (اس فساد کو دفع کرو) انہوں نے کہا میں اس وجہ سے نہیں نکلتا کہ اللہ تعالیٰ نے بھائی مسلمان کا خون کرنا حرام کیا ہے، انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے اُن سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے، انہوں نے کہا ہم لوگ تو یہاں تک لڑے کہ فتنہ یعنی شرک اور کفر باقی نہ رہا، اور اللہ ہی کا سچا دین رہ گیا اور تم لوگ اس لئے لڑتے ہو کہ فتنہ اور فساد پیدا ہو (اسلام ضعیف ہو کافروں کو قوت ہو) اور خدا کے برخلاف دوسروں کا حکم سنا جائے۔ عثمان بن صالح نے عبداللہ بن وہب سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے، انہوں نے کہا مجھ سے فلاں شخص (عبداللہ بن لہیعہ[۲]) اور حیوہ بن شریح نے بیان کیا انہوں نے بکر بن عمرو معافری سے اُن سے بکیر بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ایک شخص (حکیم) عبداللہ بن عمرؓ پاس آیا، کہنے لگا ابو عبدالرحمن تم کو کیا ہو گیا ہے ایک سال حج کرتے ہو ایک سال عمرہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تم نے بالکل

[۱] یہ ۷۳ھ ہجری کا واقعہ ہے اسی سال کے آخر میں عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے۔ اور ۷۴ھ ہجری میں عبداللہ بن عمرؓ نے بھی وفات پائی رضی اللہ عنہم ۱۲
[۲] عبداللہ بن لہیعہ راوی باجماع محدثین ضعیف ہے۔ امام بخاری نے اسکی روایت تنہا بیان نہیں کی بلکہ حیوہ بن شریح کے ساتھ ملا کر ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

يا ابن اخي بُني الاسلام على خمسٍ
ايمانٍ بالله ورسوله والصلوٰة الخمس
وصيام رمضان واداء الزكوٰة
وحج البيت قال يا ابا عبد الرحمٰن
الا تسمع ما ذكر الله في كتابه وان
طائفتان من المؤمنين اقتتلوا
فاصلحوا بينهما (الى قوله) امر الله
قاتلوهم حتّى لا تكون فتنةٌ قال فعلنا
على عهد رسول الله صلّى الله عليه
وسلّم وكان الاسلام قليلا فكان
الرجل يُفتن في دينه اِمّا قتلوه
وامّا يعذبوه حتّى كثر الاسلام
فلم تكن فتنةٌ قال فما قولك
في علي رض وعثمان رض قال امّا عثمان
فكان الله عفا عنه وامّا انتم
فكرهتم ان يعفو عنه واما علي رض
فابن عم رسول الله صلّى الله عليه
وسلّم وختنه واشار بيده فقال
هٰذا بيته حيث ترون ،

باب ۲۷ قوله وانفقوا في سبيل الله و لا تلقوا بايديكم الى التهلكة واحسنوا ان الله يحب المحسنين التهلكة والهلاك واحدٌ ،

چھوڑ دیا۔ اور تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے جہاد کی (کیسی فضیلت بیان کر کے اُسکی) رغبت دلائی ہے، انہوں نے کہا میرے بھتیجے! اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے۔ اللہ اور رسول پر ایمان لانا، پانچوں نمازیں ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا، خانہ کعبہ کا حج کرنا[1] پھر وہ کہنے لگا ابو عبد الرحمٰن تم نے (سورۂ حجرات کی) یہ آیت نہیں سُنی کہ اگر مُسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں، تو ان میں میل جول کرا دو۔ اگر ایک گروہ نہ مانے دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے اُس وقت تک لڑو جبتک وہ اللہ کا حکم مان لے۔ اور سورۂ بقرہ کی یہ آیت کہ اُن سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں یہ کام کر چکے۔ اُس وقت مسلمان بہت تھوڑے تھے (کافر کا ہجوم تھا) تو کافر لوگ مُسلمانوں کا دین خراب کرتے تھے کہیں مُسلمانوں کو مار ڈالتے تھے کہیں تکلیف دیتے تھے[2] یہاں تک کہ مُسلمان بہت ہو گئے، فتنہ جاتا رہا۔ پھر اُس شخص نے پوچھا اچھا یہ تو کہو علی رض اور عثمان کے باب میں تمہارا کیا اعتقاد ہے[3] انہوں نے کہا عثمان کا قصور[4] اللہ نے معاف کر دیا[5] لیکن تم اس معافی کو اچھا نہیں سمجھتے[6] اب رہے حضرت علی رض وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور آپکے داماد تھے اور ہاتھ کے اشارے سے بتلایا یہ دیکھو اُن کا گھر آنحضرت کے گھر سے ملا ہوا)

باب وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین

کی تفسیر۔ تہلکہ اور ہلاک دونوں کے ایک معنے ہیں (یعنی تباہی)

---

۱ جہاد کرنا کچھ رکن نہیں ہے، جس کے بغیر اسلام پورا نہ ہو سکے ۱۲ منہ رح ۲ فتنہ سے یہی مراد ہے ہم لوگ لڑے ۱۲ منہ ۳ تم انکو اچھا سمجھتے ہو یا برا ۱۲ منہ ۴ جنگ احد میں بھاگ نکلنا ۱۲ منہ رح ۵ فرمایا ولقد عفا اللہ عنہم ۱۲ منہ ۶ اُن پر عیب لگاتے ہو الزام رکھتے ہو ۱۲ منہ ۷ خارجی مردود حضرت عثمان پر بہت طعن کرتے ایک طعن یہ بھی تھا کہ وہ جنگ احد سے بھاگ نکلے تھے، حضرت علی کو بھی اس وجہ سے بُرا کہتے کہ وہ مسلمانوں سے لڑے عبد اللہ بن عمر نے اُن کا رد کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

۵۰۰. حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ،

ہم سے اسحٰق نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمائل نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سُنا انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا یہ آیت وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اللہ کی راہ میں خرچ کرنیکے باب میں اُتری ہے[۱]

بَابٌ ۲۵ قَوْلِهٖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِنْ رَأْسِهٖ،

باب فمن کان منکم مریضاً او بہ اذی من راسہ کی تفسیر۔

۵۰۱. حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً،

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن معقل سے سُنا انہوں نے کہا میں اس مسجد میں یعنے کوفہ کی مسجد میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے اُن سے یہ آیت پوچھی ففدیۃ من صیام انہوں نے کہا لوگ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے[۲] اس وقت میرے سر میں اتنی جوئیں ہوگئی تھیں، منہ پر جوئیں گر گر آ رہی تھیں، آپنے فرمایا میں یہ نہیں سمجھا تھا کہ تجھ کو ایسی سخت تکلیف ہے، اچھا تجھ کو ایک بکری کا مقدور ہے میں نے کہا نہیں، آپنے فرمایا تو تین روزے رکھ لے، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ ہر مسکین کو آدھا صاع، میوے یا اناج کا دیدے، اور اپنا سر منڈا ڈال، کعب نے کہا، یہ خاص میرے باب میں اُتری مگر اسکا حکم تم سب لوگوں کیلئے عام ہے[۳]

بَابٌ ۲۶ قَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ،

باب فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج کی تفسیر۔

۵۰۲. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ بخیلی کر کے اپنے تئیں ہلاکت میں مت ڈالو، یہی تفسیر صحیح ہے۔ اور مسلم اور نسائی اور ابو داؤد نے ابو ایوب انصاری سے روایت کیا ہے کہ ایک مسلمان روم کے کافروں کی صف میں گھس گیا لوگوں نے کہا اُس نے اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالا، ابو ایوب نے کہا ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کا یہ مطلب نہیں ہے یہ آیت ہم انصاریوں کے باب میں اُتری، جب مسلمان بہت ہو گئے تو ہم نے کہا اب ہم گھروں میں رہ کر اپنے مال اسباب درست کرینگے اُسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تو تہلکہ سے مراد گھروں میں رہنا اور جہاد چھوڑ دینا ہے۔ ابن جریر اور ابن منذر نے باسناد صحیح نکالا کہ ایک شخص لڑائی میں کافروں پر جا پڑا، اور مارا گیا۔ لوگ کہنے لگے اُس نے اپنی جان تہلکہ میں ڈالی، حضرت عمرؓ نے کہا لوگ جھوٹے ہیں اُس نے تو دنیا دیکر آخرت مول لے لی ۱۲ منہ [۲] یعنی احرام کی حالت میں ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث کتاب الحج میں مع

besturdubooks.wordpress.com

عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض قَالَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ،

انہوں نے ابو بکر عمران سے کہا ہم سے ابو رجاء نے بیان کیا انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا تمتع کی آیت اللہ کی کتاب میں اُتری اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا (عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا پھر حج کیا) اور اس کے بعد کوئی آیت قرآن کی ایسی نہیں اُتری جس سے تمتع منع ہوا، آنحضرتؐ نے منع کیا یہانتک کہ آپکی وفات ہو گئی اب ایک شخص (حضرت عمرؓ) اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہنے لگا[51]

بَابٌ ١٢٧ قَوْلِهٖ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ،

باب ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من ربكم کی تفسیر

٣٠٥٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأَثَّمُوا أَنْ يَتَّجِرُوا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ،

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذو المجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازاریں تھیں پھر مسلمانوں نے حج کے موسم میں سوداگری کرنا بُرا سمجھا اس وقت یہ آیت اُتری ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من ربكم یعنی حج کے موسم میں اپنے مالک کا فضل ڈھونڈنے (سخاوت کرنے) میں کوئی گناہ نہیں[52]

بَابٌ ١٢٨ قَوْلِهٖ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ،

باب ثم افيضوا من حيث افاض الناس کی تفسیر

٤٠٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حازم نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا قریش کے لوگ اور جو اُن کے طریق پر چلتے تھے (عرفات کے بدل) مزدلفہ میں وقوف کرتے (ٹھہرا کرتے) اُن لوگوں کو حمس کہتے[53] باقی عرب

[51] تمتع سے منع کرنے لگے، لیکن اُنکی رائے برخلاف قرآن اور حدیث کے قابل قبول نہیں ہے عمران بن حصینؓ کے اس کلام سے مقلدین کو نصیحت لینا چاہیئے۔ جب حضرت عمرؓ کی رائے جو خلفاء راشدین میں سے تھے، جنکے اتباع کا حکم ہے برخلاف قرآن و حدیث کے لائق تسلیم نہ ٹھہری تو دوسرے مجتہدین کس شمار میں ہیں اُنکی رائے جو حدیث شریف کے برخلاف ہو دیوار پر پھینک مارنے کے قابل ہے، جیسے خود انہوں نے وصیت کی ہے اب رہا یہ امر کہ حضرت عمرؓ تمتع سے کیوں منع کرتے تھے، اس کا بیان کتاب الحج میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [52] یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [53] یعنی دین کے پکے اور سخت، اُن لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ہم حرم کے خادم ہیں حرم کی حد سے باہر نہیں جاتے عرفات حل میں ہے یعنی حرم کی حد سے باہر ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ،

۵۰۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَطُوْفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتّٰى يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا رَكِبَ اِلٰى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهٗ هَدِيَّةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَوِ الْبَقَرِ اَوِ الْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ اَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ غَيْرَ اَنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ فَعَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ كَانَ اٰخِرُ يَوْمٍ مِّنَ الْاَيَّامِ الثَّلٰثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوْا مِنْ عَرَفَاتٍ اِذَا اَفَاضُوْا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِيْ يَبِيْتُوْنَ بِهٖ ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا اَكْثِرُوا التَّكْبِيْرَ وَالتَّهْلِيْلَ قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا ثُمَّ اَفِيْضُوْا فَاِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ،

بَابُ ۱۲۹ قَوْلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

لوگ عرفات کا وقوف کرتے، جب اسلام کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ عرفات جائیں وہاں ٹھہریں، پھر وہاں سے لوٹ کر (مزدلفہ میں) آئیں، ثم افیضوا من حیث افاض الناس سے یہی مراد ہے۔

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا (جو کوئی تمتع کرے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے وہ) جب تک حج کا احرام نہ باندھے بیت اللہ کا (نفل) طواف کرتا رہے، جب حج کا احرام باندھے اور عرفات جانے کو سوار ہو تو (حج کے بعد) جو قربانی ہو سکے وہ کرے اونٹ یا گائے یا بکری ان تینوں میں سے جو ہو سکے، اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے۔ عرفہ کے دن سے پہلے اگر اخیر روزہ عرفہ کے دن آجائے، تب بھی کوئی قباحت نہیں، خیر مکہ سے چل کر عرفات کو جائے وہاں عصر کی نماز سے رات کی تاریکی ہونے تک ٹھیرے، پھر عرفات سے اس وقت لوٹے جب دوسرے لوگ لوٹیں اور سب لوگوں کے ساتھ رات مزدلفہ میں گذارے اور اللہ کی یاد اور تکبیر و تہلیل بہت کرتا رہے۔ صبح ہونے تک صبح کو لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے (منا کو) لوٹے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم۔ یعنے کنکریاں مارنے تک اسی طرح اللہ کی یاد اور تکبیر و تہلیل کرتے رہو۔

باب ومنہم من یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کی تفسیر

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر) یوں دعا کرتے تھے، اللھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

بَابٌ ۱۳ قَوْلِهِ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ وَقَالَ عَطَاءٌ اَلنَّسْلُ الْحَيَوَانُ

باب وھو الد الخصام کی تفسیر اس سورت میں جو (ویھلک الحرث والنسل) ہے تو عطا نے کہا نسل سے مراد جانور ہے[۱]

۵۰۷ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے مرفوعاً روایت کی سب لوگوں میں اللہ کو وہ شخص زیادہ ناپسند ہے جو الد الخصم (بڑا لڑنے والا جھگڑالو) ہو، عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہی حدیث جو اوپر گزری)[۲]

بَابٌ ۱۴ قَوْلِهِ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۤءُ وَالضَّرَّاۤءُ (اِلٰى) قَرِيْبٌ

باب ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یأتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأساء والضراء کی تفسیر

۵۰۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا خَفِيْفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلَا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ فَلَقِيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رض فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سُنا وہ کہتے تھے ابن عباس نے (سورۂ یوسف میں) یوں پڑھا: حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا تخفیف کے ساتھ اور اس کا مطلب وہی سمجھے جو اس آیت کا ہے[۳] یہ آیت (سورۂ بقرہ کی) پڑھی حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب[۴] ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں پھر میں عروہ بن زبیرؓ سے ملا میں نے اُن سے ابن عباس کی یہ تفسیر بیان کی انہوں نے کہا حضرت عائشہ تو کہتی تھیں اللہ کی پناہ پیغمبر تو جو وعدہ اللہ نے

[۱] اس کو طبری نے ابن جریج کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے یہ سند اس لئے بیان کی کہ اس میں رفع کی صراحت ہے یہ سفیان ثوری کی جامع میں موصول ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی جیسے اس آیت میں ہے کہ پیغمبر اور مسلمان اللہ کی مدد دور اور مستبعد سمجھ کر یہ کہنے لگے متی نصر اللہ ایسے ہی سورۂ یوسف کی آیت کا مطلب ہے کہ جب پیغمبر اللہ کی مدد سے نااُمید ہوگئے اور سمجھے کہ اللہ نے جو وعدہ مدد کا فرمایا تھا وہ سچ نہ تھا ۱۲ منہ [۴] نہیں پیغمبر بھی اللہ کا وعدہ جھوٹ سمجھ سکتے ہیں ۱۲ منہ

إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتّٰى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا مُثَقَّلَةً ،

بَابُ ۳۲ قَوْلِهِ تَعَالٰى نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ الْآيَة

۵۰۹ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِيْ فِيْمَا أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِيْ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضٰى ۔ وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ حَدَّثَنِيْ أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيْهَا فِيْ ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ،

اُن سے کیا ہے اُسکو سمجھتے ہیں کہ وہ مرنے سے پہلے پورا ہوگا بات یہ ہے کہ پیغمبروں کی آزمائش برابر ہوتی رہی ہے (مدد آنے میں اتنی دیر ہوئی) کہ پیغمبر ڈر گئے، ایسا نہ ہو انکی اُمت کے لوگ انکو جھوٹا سمجھ لیں تو حضرت عائشہ اس آیت کو (سورۂ یوسف کی) یوں پڑھتی تھیں وظنوا انہم قد کذبوا تشدید سے۔[۱]

باب نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انّٰی شئتم وقدموا لانفسکم کی تفسیر۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابن عمرؓ جب قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہوئے تک بات نہ کرتے، ایک دن قرآن میں نے کیا وہ سورۂ بقرہ (یاد سے) پڑھ رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے، نساؤکم حرث لکم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے یہ آیت کس باب میں اُتری، میں نے کہا نہیں، ابن عمرؓ نے کہا فلاں فلاں باب میں[۲] پھر تلاوت کرنے لگے اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے ایوبؓ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا یأتیہا فی حدیث سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے[۳] اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے[۴]

[۱] تو مطلب یہ ہوگا کہ پیغمبروں کو یہ ڈر ہوا کہ انکی امت کے لوگ اُن کو جھوٹا کہیں گے، مشہور قرأت تو تخفیف کے ساتھ ہے اس صورت میں بعضوں نے یوں معنی کیا ہے کہ انکی قوم کے لوگ یہ سمجھے کہ پیغمبروں سے جو وعدہ کیا تھا وہ غلط تھا بعضوں نے کہا پیغمبروں کو بھی ایسا وسوسہ آنے سے کوئی امر مانع نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] اس روایت میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس باب میں اُتری، اسحاق بن راہویہ کی روایت میں اسکی صراحت ہے کہ عورتوں سے دُبر میں جماع کرنیکے باب میں اُتری۔ ابن عمرؓ سے اسکی اباحت منقول ہے، اور امام مالک اور شافعی بھی پہلے اسکے قائل تھے، حاکم نے کہا جدید قول شافعی کا یہ ہے کہ یہ حرام ہے، حافظ نے کہا بہت سی حدیثیں اس کے منع میں وارد ہیں، اور قرآن کے عموم کی اُن سے تخصیص ہو سکتی ہے، حاکم نے مناقب شافعی میں نقل کیا ہے، امام شافعی اور امام محمد میں وطی فی الدبر کے باب میں بحث ہوئی۔ امام محمد نے کہا حرث تو فرج ہی ہے، دبر حرث یعنی کھیتی نہیں ہے شافعی نے کہا پھر اگر کوئی ران میں یا پنڈلیوں میں جماع کرے تو اسکو حرام کہنا چاہیئے امام محمد اس کا کوئی جواب نہ دے سکے ۱۲ منہ [۳] یہ لفظ (باقی آگے)

besturdubooks.wordpress.com

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَّرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاۤؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر سے سُنا وہ کہتے تھے یہودیوں کا یہ خیال تھا کہ جب عورت مرد کے پیچھے کی طرف سے اُس کے فرج میں جماع کرے تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے اُسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری۔ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم

بَابُ ۲۳۱ قَوْلِهٖ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۤءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ

باب واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن کی تفسیر۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ اُخْتٌ تُخْطَبُ اِلَيَّ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ اُخْتَ

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے عباد بن راشد نے کہا ہم سے حسن نے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے انہوں نے کہا میری ایک بہن تھی اُس کو (اس کے اگلے خاوند نے) نکاح کا پیغام دیا دُوسری سند اور ابراہیم بن طہمان نے یونس سے روایت کی انہوں نے امام حسن بصری سے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے بیان کیا دوسری سند اور امام بخاری نے کہا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے امام حسن بصری سے کہ معقل بن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) (دُبر میں)، امام بخاری نے چھوڑ دیا ابن جریر نے اسکو موصول کیا ہے اسمیں صاف مذکور ہے یاتیہا فی الدبر ۱۲ منہ ؎۵ اس کو طبرانی نے وصل کیا اس میں صاف یوں ہے کہ یہ آیت وطی فی الدبر کی اجازت میں اُتری ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھٰذا) ؎۱ یعنی کیف شئتم یعنے جسطرح چاہو لٹا کر بٹھا کر کھڑا کر کے مگر ہر حالت میں دخول فرج میں ہونا چاہیئے نہ دُبر میں، اکثر علمائے اس آیت کے یہی معنے رکھے ہیں، بعضوں نے کہا انّی، این کے معنوں میں ہے یعنی جہاں چاہو قبل یا دبر میں، اور وطی فی الدبر کو انہوں نے جائز رکھا ہے لیکن یہ قول مرجوح ہے، مازری نے کہا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جو وطی فی الدبر کو درست کہتا ہے وہ انّی کو این کے معنوں میں لیتا ہے جو حرام کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں اتری تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ آگے سے جماع کرو یا پیچھے سے مگر ہر حال میں جماع فرج میں ہونا چاہیئے۔ حافظ نے کہا عموم لفظ کا اعتبار ہوا کرتا ہے نہ خصوص سبب کا تو آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلے گا۔ مگر بہت سی حدیثیں اسکی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں ان سے آیت کا عموم خاص ہو سکتا ہے اور ایک جماعت اہلحدیث جیسے بخاری اور ذہلی اور بزار اور نسائی اور ابو علی نیسابوری اس طرف گئی ہے کہ وطی فی الدبر کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کے کئی طریق ہیں، اور سب طریق ملا کر وہ حجت لینے کے لائق ہو جاتی ہے، جیسے خزیمہ بن ثابت کی حدیث اس کو امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا، ابن حبان نے اسکو صحیح کہا، اسی طرح ابوہریرہ کی حدیث اس کو ترمذی اور امام احمد نے نکالا، ابن حبان نے اس کو بھی صحیح کہا۔ اور ترمذی نے ابن عباس رض سے مرفوعًا نکالا، اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں، جو مرد یا عورت سے دبر میں جماع کرے، اس کو بھی ابن حبان نے صحیح کہا، ان حدیثوں سے آیت کی تخصیص کر لینا بہتر ہے، کیونکہ انّی کا اصل معنے حیث ہے یعنی جہاں چاہو اور یہی متبادر ہے، مطلب یہ ہے کہ آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلتا ہے مگر احادیث سے اسکی ممانعت ثابت ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَاَبٰى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ،

یسار کی بہن کو اُنکے خاوند نے طلاق دیا اور عدت گذرنے تک اُسکو چھوڑ دیا (رجعت نہیں کی) جب عدت گذر گئی۔ (اور طلاق بائن ہو گیا) تو پھر اُس نے نکاح کا پیغام دیا لیکن معقل نے منظور نہ کیا (گو عورت چاہتی تھی) اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن [1]

بَابٌ ۳۴ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (اِلٰى) بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ يَعْفُوْنَ يَهَبْنَ،

باب والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعة اشھر وعشرًا کی تفسیر۔ یعفون کا معنی معاف کر دیں (یعنی ہبہ کر دیں بخش دیں)

۵۱۲ حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاٰيَةُ الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا اَوْ تَدَعُهَا قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ،

ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا کہا مجھ سے یزید بن زریع نے انہوں نے حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن زبیر کہتے تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا۔ الآیة یہ آیت تو دوسری آیت [2] سے منسوخ ہے [2] پھر تم نے اس کو مصحف میں کیوں لکھا یا چھوڑ کیوں نہ دیا حضرت عثمان نے کہا میرے بھتیجے بات یہ ہے میں تو قرآن کی کوئی آیت اپنے ٹھکانے سے بدلنے والا نہیں (گو وہ منسوخ ہو گئی ہو)

۵۱۳ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے شبل بن عباد نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا یہ آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا الآیة اس وقت اُتری جب (جاہلیت کے زمانہ کی طرح) یہ عدت خواہ مخواہ خاوند کے گھر میں گذارنا ضرور تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ اُتارا

[1] یعنی عورتیں اگر اپنے اگلے خاوندوں سے نکاح کر لینا چاہیں تو اُن کو مت روکو تو آیت میں مخاطب عورت کے اولیاء ہیں ابراہیم بن طہمان کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا وہیں معقل کی بہن اور اُس کے خاوند کا نام بھی مذکور ہوگا ۱۲ منہ [2] پہلے شروع اسلام میں یہ حکم ہوا کہ لوگ مرتے وقت اپنی بیبیوں کیلئے ایک سال گھر میں رکھنے اور اُنکو نان و نفقہ دینے کی وصیت کر جائیں پھر اسکے بعد دوسری آیت چار مہینے دس دن عدت کی اتری اور پہلا حکم منسوخ ہو گیا ۱۲ منہ [3] والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعة اشھر وعشرا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا
اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ
اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ قَالَ جَعَلَ
اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ
وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّصِيَّةً اِنْ شَاءَتْ
سَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ
خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ
اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ
عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّقَالَ
عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض نَسَخَتْ
هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا
فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ
اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ
اِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهٖ
وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ
خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ
ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ

والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج اگر یہ عورتیں (چار مہینے دس دن کے بعد) اپنے خاوند کے گھر سے نکل جائیں تو خاوند کے وارثو! تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا، اگر وہ دستور کے موافق اپنے لیے کوئی کام کریں ؎۱ مجاہد نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک سال پورا کرنے کے لیے سات مہینے اور بیس دن زیادہ خاوند کے گھر میں ٹھہرے رہنا وصیت پر موقوف رکھا ہے، مگر عورت کو اختیار ہے چاہے خاوند کی وصیت کے موافق خاوند کے گھر میں (ایک سال پورا ہونے تک) رہے، چاہے (چار مہینہ دس دن کے بعد) نکل جائے، اللہ تعالیٰ کے اس قول غیر اخراج فان خرجن سے یہی مراد ہے، تو اصل عدت یعنی چار مہینے دس دن ہر حال میں عورت پر واجب ہے۔ شبل نے کہا ابن ابی نجیح نے مجاہد سے ایسا ہی نقل کیا ہے ؎۲ اور عطاء بن ابی رباح نے کہا ؎۳ ابن عباس رض نے کہا اس آیت نے اس رسم کو منسوخ کر دیا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر والوں کے پاس عدت کرے، اس آیت کی سے عورت کو اختیار ملا کہ جہاں چاہے وہاں عدت کرے، اور اللہ تعالیٰ کے اس قول غیر اخراج کا یہی مطلب ہے عطاء نے کہا عورت اگر چاہے تو اپنے خاوند کے گھر والوں میں عدت کرے، اور خاوند کی وصیت کے موافق اسی کے گھر میں رہے، اور اگر چاہے تو وہاں سے نکل جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اگر وہ نکل جائیں، تو دستور کے موافق اپنے حق میں جو بات کریں اس میں کوئی گناہ تم پر نہ ہوگا۔ عطاء نے کہا اس کے

؎۱ زینت کرکے دوسرے خاوند کی تلاش کریں ۱۲ منہ ؎۲ تو مطلب مجاہد کا یہ ہے کہ آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ الخ منسوخ نہیں ہے، اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ عورت ایک سال عدت کرے بلکہ عدت تو وہی چار مہینے دس دن کی ہے جو دوسری آیت میں مذکور ہے، اس آیت میں جاہلیت کے اس رسم و رواج کو کہ خواہ مخواہ عورت ایک سال تک خاوند کے گھر میں پڑی رہے، اڑایا گیا ہے، اور یہ امر عورت کی مرضی پر رکھا گیا ہے ۱۲ منہ ؎۳ یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ موصول ہے اسی ابن نجیح کی روایت سے اس نے عطاء سے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا فِيْ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ نَحْوَهُ

۵۱۴، حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ عُظْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فَذَكَرْتُ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فِيْ شَاْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَلٰكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَجَرِيْءٌ اِنْ كَذَبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فِيْ جَانِبِ الْكُوْفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ

اور میراث کی آیت اُتری (جو سورۂ نساء میں ہے) اب گھر میں رکھنے کا حکم منسوخ ہوگیا، عورت کو اختیار ہے جہاں چاہے وہاں عدت پوری کرے، مکان کا خرچہ اُس کو نہیں ملنے کا۔ اور محمد بن یوسف فریابی سے روایت ہے[1] کہا ہم سے ورقا بن عمر خوارزمی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے پھر یہی قول بیان کیا جو اُوپر گذرا۔ اور ورقاء نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عطاء ابن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے یہ روایت کی کہ اس آیت نے عورت کا مرد کے گھر میں عدت کرنے کا حکم منسوخ کردیا۔ اب اُس کو اختیار ہے جہاں چاہے وہاں عدت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، غیر اخراج۔

ہم سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا جس میں انصاری بڑے بڑے لوگ موجود تھے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی تھے، میں نے عبداللہ بن عتبہ کی حدیث جو سبیعہ بنت حارث کے باب میں ہے، نقل کی[2] اس پر عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہنے لگے کہ عبداللہ بن عتبہ کے چچا (عبداللہ بن مسعودؓ) تو اُس کے قائل نہ تھے[3] میں نے خوب بلند آواز سے یہ کہا پھر تو میں جھوٹ بولنے میں بڑا دلیر ٹھیرا، اگر میں نے کوفہ میں جو شخص رہتا ہے (یعنے عبداللہ بن عتبہ) اُس پر جھوٹ باندھا ہو اور یہ کہہ کر میں باہر نکلا مجھ کو

[1] یہ امام بخاری کے شیخ ہیں مگر یہ روایت امام بخاری نے اُن سے معلقاً بیان کی ہے، ابونعیم نے مستخرج میں اُس کو وصل کیا ۱۲ منہ

[2] وہ حدیث یہ ہے کہ سبیعہ کا خاوند سعد بن خولہ مکہ میں مرگیا، اُس وقت سبیعہ حاملہ تھی، خاوند کے مرنے سے چند ہی روز بعد وہ جنی اور ابوالسنابل نے اُس سے نکاح کرنا چاہا، اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپ نے نکاح کی اجازت دی ۱۲ منہ رح

[3] کہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے گذر جاتی ہے، بلکہ اُن کا قول یہ تھا کہ حاملہ لمبی عدت پوری کرے، اگر چار مہینے دس دن کو عرصہ ہو تو چار مہینے دس دن تک اور جو وضع حمل کو عرصہ ہو تو وضع حمل تک انتظار کرے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ اَوْمَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَآءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيْتُ اَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ،

بَابُ ۱۳۵ قَوْلِهٖ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى،

۵۱۵، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ اَوْ اَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيٰى نَارًا،

(رستے میں) مالک بن عامر یا مالک بن عوف ملے۔ (راوی) کو شک ہے یہ عبداللہ بن مسعودؓ کے رفیقوں میں تھے) میں نے اُن سے پوچھا عبداللہ بن مسعودؓ اُس حاملہ کی عدت کیا کہتے تھے جسکا خاوند مرجائے، اُنہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ تو یہ کہتے تھے کہ لوگو! تم حاملہ پر سختی کرتے ہو، اُس پر آسانی نہیں کرتے (اسکو بھی مدت کا حکم دیتے ہو) حالانکہ چھوٹی سُورۂ نسار (یعنی سُورۂ طلاق) لمبی سُورہ نسار کے بعد اُتری ہے[۱] اور ایوب سختیانی نے محمد بن سیرین سے یوں نقل کیا ہے کہ میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا[۲]

باب حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی ہے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبیدہ بن عمرو سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری سند اور مجھ سے عبدالرحمن بن بشر بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے عبیدہ بن عمرو سلمانی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا ان کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز نہ پڑھنے دی، سورج ڈوب گیا اللہ تعالیٰ اُنکی قبروں گھروں یا اُنکے پیٹوں کو انگار سے بھر دے[۳] یحیی راوی کو شک ہے۔

---

[۱] اور سورۂ طلاق میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن تو حاملہ عورتیں سورۂ نسار کی آیت سے خاص کرلی گئیں، اس سے یہ نکلا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کا مذہب بھی حاملہ عورت کی عدت میں یہ تھا کہ وضع حمل سے اُس کی عدت پوری ہوجاتی ہے۔ اور عبدالرحمن بن ابی لیلی کا قول غلط ٹھہرا ۱۲ منہ [۲] اس روایت میں شک نہیں ہے جیسے عبداللہ بن عون کی روایت میں ہے کہ مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے ملا اس روایت کو خود امام بخاری نے تفسیر سُورہ طلاق میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ رح [۳] اس حدیث سے یہ نکلا کہ بیچ والی سے عصر کی نماز مراد ہے، یہی قول راجح ہے ... نے اس باب میں ایک خاص رسالہ لکھا ہے، اس کا نام "کشف الغطا عن الصلوۃ الوسطی" ہے، اسمیں انیس قول لکھے ہیں ایک قول یہ ہے کہ بیچ والی نماز ... (باقی آگے)

بَابُ ۱۳۶ قَوْلِهٖ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ مُطِیْعِیْنَ

۵۱۶/ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِيْ حَاجَتِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ،

بَابُ ۱۳۷ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيُّهٗ عِلْمُهٗ يُقَالُ بَسْطَةً زِيَادَةً وَفَضْلًا أَفْرِغْ أَنْزِلْ وَلَا يَئُوْدُهٗ لَا يُثْقِلُهٗ آدَنِيْ أَثْقَلَنِيْ وَالْآدُ وَالْأَيْدُ الْقُوَّةُ اَلسِّنَةُ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ فَبُهِتَ ذَهَبَتْ حُجَّتُهٗ خَاوِيَةٌ

باب وقوموا للّٰہ قانتین کی تفسیر، قانتین کے معنی تابعداری کرنیوالے[۱]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے حارث بن شبیل سے انہوں نے ابوعمرو (سعد بن ایاس شیبانی) سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا (پہلے) ہم نماز پڑھنے میں بات کیا کرتے تھے، ہم میں سے کسی کو اپنے بھائی سے بات کرنے کی ضرورت ہوتی (تو نماز ہی میں بات کر لیتا) یہانتک کہ یہ آیت اُتری:۔ حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للّٰہ قانتین۔ اُس وقت سے ہمکو نماز میں خاموش رہنے کا حکم ہوا۔

باب فان خفتم فرجالاً او رکبانا فاذا امنتم فاذکروا اللّٰہ کما علمکم مالم تکونوا تعلمون کی تفسیر اور سعید بن جبیر نے کہا وسع کرسیہ میں کرسی سے مراد پروردگار کا علم ہے[۲] بسطۃ سے مراد زیادتی اور فضیلت[۳]۔ افرغ یعنی اُتار[۴]۔ ولا یؤدہ یعنی اُس پر بار نہیں ہے[۵] اسی سے ہے ادنی یعنی مجھ کو بوجھل کر دیا[۶] اور آد اور اید قوت کو کہتے ہیں سنۃ کا معنی اونگھ[۷] لم یتسنہ کا معنے نہیں بگڑا[۸] فبہت یعنے دلیل میں ہار گیا خاویۃ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) فجر کی نماز ہے ایک یہ کہ مغرب کی نماز ہے، ایک یہ کہ ظہر کی نماز ہے ایک یہ کہ عشار کی نماز ہے ایک یہ کہ نماز بیچ والی نماز ہے، ایک یہ کہ جمعہ کی نماز ہے ایک یہ کہ وتر کی نماز ہے ایک یہ کہ جماعت کی نماز ہے، ایک یہ کہ خوف کی نماز ہے، ایک یہ کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز ہے ۱۲ منہ ۵۰ کہ ملا اللہ قبورہم دیوتہم فرمایا یا ملا اللہ قبورہم داجوافہم ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھٰذا) [۱] تو قانتین کے معنے ساکتین، ابن مسعودؓ نے کہا مطیعین، ابن عباسؓ نے کہا مصلین، مجاہد نے کہا قنوت یہ ہے کہ خضوع و خشوع طول قیام کے ساتھ نماز پڑھے، نگاہ نیچی رکھے یعنی ادب کے ساتھ کھڑے ۱۲ منہ [۲] اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا۔ ابن عباسؓ سے بھی عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے اور عقیلی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بھی ایسا ہی نکالا۔ اور ابن ابی حاتم نے دوسری سند سے ابن عباسؓ سے یوں نکالا کہ کرسی پروردگار کے قدموں کی جگہ ہے، ابن منذر نے ابو موسیٰ سے بھی ایسا ہی نکالا اور دونوں نے سدی سے نکالا کہ کرسی عرش کے سامنے رکھی ہے ۱۲ منہ [۳] اللہ تعالیٰ نے طالوت کا حق بادشاہی کے لئے مرجح ہونے پر دو باتیں بیان فرمائیں، قوت جسمانی اور علم کی زیادتی، معلوم ہوا کہ بادشاہت کے لئے مسلمان اس کو منتخب فرمائیں جو جسمانی اور روحانی دونوں قوتوں میں سب سے افضل ہو، یعنی طاقت جسمانی بھی خوب رکھتا ہو اس کے ساتھ اُس کے قوی عقلی بھی درست ہوں، علم اور کمال بھی فائق ہو ۱۲ منہ [۴] یہ ابوعبیدہ کی تفسیر ہے ۱۲ منہ رح [۵] یہ ابن عباسؓ کی تفسیر ہے اسکو ابن ابی حاتم نے نکالا ۱۲ منہ [۶] یہ ابوعبیدہ کا کلام ہے ۱۲ منہ [۷] یہ ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ [۸] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَا اَنِيْسَ فِيْهَا عُرُوْشُهَا اَبْنِيَتُهَا اَلسِّنَةُ نُعَاسٌ نُنْشِزُهَا نُخْرِجُهَا اِعْصَارٌ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَاءِ كَعَمُوْدٍ فِيْهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيْدٌ اَلطَّلُّ النَّدٰى وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ

۵۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَؓ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَّتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَاِذَا صَلَّوُا الَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ اَنْ يَّنْصَرِفَ الْاِمَامُ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ

یعنے خالی جہاں کوئی ہمدم اور رفیق نہ ہو[۱] عروشہا اُس کی عمارتیں[۲] ننشزہا ہم نکالتے ہیں[۳] اعصار تند ہوا[۴] جو زمین سے اُٹھ کر آسمان کی طرف ایک ستون کی طرح جاتی ہے اُس میں انگار ہوتی ہے (یعنی آتشی بگولا) ابن عباسؓ نے کہا صلدًا یعنی چکنا صاف جس پر کچھ نہ رہے[۵] اور عکرمہ نے کہا وابل زور کا مینہ[۶] طل کا معنی شبنم (اوس) یہ مومن کے نیک عمل کی مثال ہے (کہ وہ ضائع نہیں جاتا) یتسنہ کا معنی بدل جائے بگڑ جائے[۷]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی پوچھتا خوف کی نماز کیونکر پڑھیں، تو وہ کہتے امام آگے بڑھے اور کچھ لوگ اُس کے ساتھ رہیں، امام ایک رکعت اُن کو پڑھائے باقی لوگ اُن میں اور دشمن کے بیچ میں کھڑے رہیں وہ نماز نہ پڑھیں جب یہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکیں تو پیچھے سرک کر اُن لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اب وہ لوگ آجائیں اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں، پھر امام تو اپنی نماز سے فراغت کرے، کیونکہ وہ دو رکعتیں پڑھ چکا اور امام فارغ ہوئے بعد یہ دونوں گروہ کھڑے ہو کر ایک ایک رکعت اپنی پوری کر لیں۔ اب ہر گروہ کی دو دو رکعتیں پوری ہو گئیں۔ اگر اس سے زیادہ خوف ہو (صف بندی کا بھی موقع نہ ملے تلوار چل رہی ہو) تو پاؤں پر کھڑے کھڑے پیدل یا سواری پر رہ کر نماز پڑھ لیں، قبلے کی طرف منہ ہو یا اور طرف۔ امام مالک کہتے ہیں نافع نے کہا میں سمجھتا ہوں، عبداللہ بن عمرؓ نے

۱؎ یہ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نکالا ۱۲ منہ ۲؎ یہ ابن ابی حاتم نے ضحاک اور سدی سے نکالا ۱۲ منہ ۳؎ یہ ابن ابی حاتم نے سدی سے نکالا ۱۲ منہ ۴؎ یہ ابو عبیدہ کا کلام ہے ۱۲ منہ ۵؎ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶؎ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ۔ ۷؎ یہ ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے نکالا، ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نَافِعٌ لَا أُرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

بَابُ ۱۳۸ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا،

باب والذین یتوفّون منکم ویذرون ازواجاً الآیۃ کی تفسیر۔

۵۱۸، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ نَحْوَ هٰذَا،

مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن اسود نے اور یزید بن زریع نے دونوں نے کہا ہم سے حبیب بن شہید نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا یہ سورۂ بقرہ کی آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا غیر اخراج تک تو دوسری آیت سے منسوخ ہے اسکو تم نے (مصحف میں) کاہکو لکھوایا چھوڑ کیوں نہیں دی، انہوں نے میرے بھتیجے میں کسی آیت کو اسکے ٹھکانے سے بدلنے والا نہیں حمید نے کہا یا کچھ ایسا ہی جواب دیا

بَابُ ۱۳۹ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى

باب واذ قال ابراھیم ربّ ارنی کیف تحی الموتی کی تفسیر۔

۵۱۹، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي،

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ اور سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیمؑ کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھی اگر شک ہوتی تو ہمکو ابراہیم سے زیادہ شک ہونا تھی جب ابراہیم نے یہ دعا کی کہ پروردگار مجھ کو دکھلا تو تو مُردوں کو کیسے جلائیگا، پروردگار نے فرمایا کیا تجھ کو اسکا یقین نہیں ہے ابراہیم نے عرض کیا کیوں نہیں (یقین تو ہے پر دیکھ لینے سے) دل کو خوب اطمینان ہو جائیگا

بَابُ ۱۴۰ قَوْلِهِ تَعَالَى أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ إِلَى قَوْلِهِ تَتَفَكَّرُونَ،

باب ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ اخیر آیت تتفکرون تک کی تفسیر۔

۵۱۔ یہ حدیث ابھی گذر چکی ہے لیکن سند مختلف ہے اس وجہ سے تکرار نہ ہوگی ۱۲ منہ ۵۲۔ ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ اس حدیث کی شرح کتاب الانبیاء میں آچکی ہے

besturdubooks.wordpress.com

۵۲۰ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اَخَاهُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رض يَوْمًا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ قَالُوا اللهُ اَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ رض فَقَالَ قُوْلُوْا نَعْلَمُ اَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهَا شَيْءٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ رض يَا ابْنَ اَخِيْ قُلْ وَلَا تُحَقِّرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ رض اَيُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ رض لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللهُ لَهُ الشَّيْطٰنَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِيْ حَتّٰى اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے سُنا وہ ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے تھے، ابن جریج نے کہا اور میں نے ابن ابی ملیکہ کے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ سے بھی سُنا وہ عبید بن عمیر سے روایت کرتے تھے، حضرت عمر رضؓ نے ایک دن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ سے پوچھا، تم جانتے ہو یہ آیت ایود احدکم ان تکون لہٗ جنۃ اس سے کیا مطلب ہے انہوں نے کہا اللہ خوب جانتا ہے، یہ سُن کر حضرت عمر رضؓ غصے ہوئے اور کہنے لگے صاف کہو ہم کو معلوم ہے یا معلوم نہیں ہے۔ اسوقت ابن عباس رضؓ نے عرض کیا، امیرالمومنین! میرے دل میں ایک بات آئی ہے، حضرت عمر رضؓ نے کہا میرے بھتیجے بیان کر تو اپنے تئیں حقیر مت سمجھ[1] ابن عباس رضؓ نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے عمل کی مثال بیان فرمائی ہے۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا کون سے عمل کی ابن عباس رضؓ نے کہا عمل کی (بس اور کیا کہوں) حضرت عمر رضؓ نے کہا یہ ایک مالدار شخص کی مثال ہے، جو اللہ کی اطاعت میں نیک عمل کرتا رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ شیطان کو اُس پر غالب کر دیتا ہے، وہ گناہوں میں مصروف ہو جاتا ہے، اور اُس کے (اگلے) نیک اعمال سب کے سب فنا ہو جاتے ہیں[2]

بَابُ (۱۴) قَوْلِهٖ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا يُقَالُ اَلْحَفَ عَلَيَّ وَاَلَحَّ عَلَيَّ وَاَحْفَانِيْ بِالْمَسْئَلَةِ فَيُحْفِكُمْ يُجْهِدْكُمْ۔

باب لا یسألون الناس الحافا کی تفسیر۔ عرب لوگ الحف اور الح اور احفا بالمسئلۃ جب کہتے ہیں، جب کوئی گڑگڑا کر پیچھے لگ کر سوال کرے (لپٹ چپٹ کر)۔

۵۲۱ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے شریک بن ابی نمر نے کہ عطا بن یسار اور عبدالرحمٰن

---

[1] کہ بوڑھے بوڑھے لوگوں کے سامنے بچہ ہو کر میں کیا بات کروں ۱۲ منہ [2] معاذ اللہ! اللہ بچائے دوسری روایت میں یوں ہے ساری عمر تو نیک اعمال کرتا رہتا ہے، عمر آخر ہوتی ہے اور نیک اعمال کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو اُس وقت بُرے کام کرنے لگ جاتا ہے اور اُس کی ساری اگلی نیکیاں خراب ہو جاتی ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ يَعْنِي قَوْلَهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا،

بن ابی عمرہ انصاری دونوں کہتے تھے ہم نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک کھجور یا دو کھجور یا ایک لقمہ یا دو لقمے لے کر چل دیتا ہے مسکین (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وہ ہے جو سوال سے بچتا ہو[۱] مسکین کا مطلب تم سمجھنا چاہو تو یہ آیت: لا یسألون الناس الحافاً پڑھو۔

بَابٌ [۴۲] قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اَلْمَسُّ الْجُنُونُ،

باب واحل اللہ البیع وحرم الربوا کی تفسیر

یتخبطہ الشیطان من المس، مس کے معنی دیوانگی (جنون)[۲]

۵۲۲، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبٰوا قَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ،

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب سورۃ بقرہ کی اخیر کی آیتیں سود کے باب میں اتریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سُنا دیں، اس کے بعد شراب کی سوداگری بھی حرام کی۔

بَابٌ [۴۳] قَوْلِهِ تَعَالٰى يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يُذْهِبُهُ،

باب یمحق اللہ الربوا کی تفسیر یمحق کا معنے میٹ دیتا ہے، دُور کر دیتا ہے۔

۵۲۳، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے کہا میں نے ابوالضحیٰ سے سُنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب سورہ بقرہ کے اخیر کی آیتیں (سود کے باب میں) اتریں تو آپ باہر برآمد ہوئے۔ اور مسجد میں جا کر ان آیتوں کو پڑھ کر سُنایا پھر شراب

[۱] اللہ کی مخلوق سے سوال نہ کرے خالق سے مانگے یہی مراد اس حدیث میں ہے اللھم احینی مسکینا بعضوں نے کہا سوال کرنا مسکن ہونے کے خلاف نہیں ہے لیکن سوال میں الحاح نہ کرے یعنی پیچھے نہ پڑ جائے ایک بار اپنی حاجت بیان کرے اگر کوئی دیدے تو لے لے ورنہ چلا جائے بھروسہ اللہ پر رکھے ۱۲ منہ [۲] فرماتے یہی تفسیر کی ہے ابوعبیدہ نے کہا مس جنون کا چھونا ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا سود خوار آخرت میں مجنون اُٹھے گا ابن مسعودؓ نے یوں پڑھا ہے یتخبطہ الشیطان من المس یوم القیمۃ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فِي الْخَمْرِ۔

بَابٌ ۴۴ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوْا،

۵۲۴ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ،

بَابٌ ۴۵ قَوْلِهٖ وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ،

۵۲۵ - وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ،

بَابٌ ۴۶ قَوْلِهٖ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ

۵۲۶ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الرِّبَا،

کی سوداگری بھی حرام کی۔

باب فأذنوا بحرب، کی تفسیر فاذنوا کا معنے جان رکھو، خبردار ہو جاؤ[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب سورۂ بقرہ کی اخیر کی آیتیں (سود کی حرمت میں) اتریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں، اور شراب کی سوداگری حرام کی۔

باب وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون کی تفسیر

محمد بن یوسف فریابی نے ہم سے کہا[2] انہوں نے سفیان ثوری سے روایت کی انہوں نے منصور اور اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب سورۂ بقرہ کی اخیر کی آیتیں (سود کے باب میں) اتریں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور یہ آیتیں ہم کو پڑھ کر سنائیں، پھر شراب کی سوداگری حرام کی۔

باب واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ کی تفسیر

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آخری آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری وہ سود کی آیت تھی[3]

---

[1] یہ اس وقت ہے جب فاذنوا بہ فتحہ ذال ہو جیسے مشہور قرأت ہے بعضوں نے بکسرہ ذال پڑھا ہے تو معنے یہ ہوگا لوگوں کو خبردار کر دو ۱۲ منہ [2] اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ابن عباسؓ سے اس کی صراحت ہے کہ اخیر آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری وہ یہ تھی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اس کو طبری نے نکالا۔ امام بخاری نے یہ روایت لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ ابن عباسؓ کی مراد آیت ربوا سے یہی آیت ہے اور اسی طرح سے باب کی مطابقت بھی حاصل ہو گئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب۴۷ قولہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر،

۵۲۷۔ حدثنا محمد حدثنا النفیلی حدثنا مسکین عن شعبۃ عن خالد الحذاء عن مروان الاصفر عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن عمر انہا قد نسخت وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ الآیۃ،

باب وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر کی تفسیر۔

ہم سے محمد[۵۱] نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے کہا ہم کو مسکین بن بکیر حرانی نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذا سے انہوں نے مروان اصفر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی یعنی عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا یہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ منسوخ ہو گئی[۵۲]

باب۴۸ قولہ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ وقال ابن عباس اصرا عھدا ویقال غفرانک مغفرتک فاغفر لنا،

۵۲۸۔ حدثنی اسحٰق اخبرنا روح اخبرنا شعبۃ عن خالد الحذاء عن مروان الاصفر عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احسبہ ابن عمر رض ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ قال نسختھا الآیۃ التی بعدھا،

باب آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ کی تفسیر۔ ابن عباس رض نے کہا[۵۳] اصرا کا معنے عہد[۵۴] غفرانک غفران کا معنی، مغفرت یعنی ہم کو بخش دے۔

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے مروان اصفر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے، مروان نے کہا میں سمجھتا ہوں وہ عبداللہ بن عمر رض تھے، انہوں نے کہا یہ آیت ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ اس آیت سے منسوخ ہو گئی جو اس کے بعد ہے۔ (یعنے لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے)

[۵۱] بن یحیی ذہلی یا محمد بن ابراہیم پوشنجی یا محمد بن ادریس رازی ۱۲ منہ رح [۵۲] اس آیت لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے امام احمد نے مجاہد سے نکالا، میں ابن عباس کے پاس گیا، ابن عمر رض نے یہ آیت پڑھی وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ اور رونے لگے ابن عباس رض نے کہا جب یہ آیت اُتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بہت رنج ہوا اور کہنے لگے یا رسول اللہ تب تو ہم تباہ ہو گئے کیونکہ دل ہمارے ہاتھ میں نہیں ہیں، اور دلوں میں طرح طرح کے خیال آتے ہیں اگر اُن پر مواخذہ ہو تو بڑی مشکل ہے، آپ نے فرمایا کہو سمعنا و اطعنا پھر یہ آیت لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا نے اُس کو منسوخ کر دیا ۱۲ منہ [۵۳] اس کو طبری نے وصل کیا، اصل میں اصر کہتے ہیں بھاری چیز کو عہد کا پورا کرنا بھی بھاری ہوتا ہے ۱۲ منہ [۵۴] اور اقرار جس کے پورا کرنے کی طاقت نہ ہو ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ

سورہ آل عمران کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

تُقَاةٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ، صِرٌّ بَرْدٌ، شَفَا حُفْرَةٍ مِثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا، الْمُسَوَّمُ الَّذِي لَهُ سِيمَاءٌ بِعَلَامَةٍ أَوْ بِصُوفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ، رِبِّيُّونَ الْجَمِيعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّيٌّ، تَحُسُّونَهُمْ تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا، غُزًّا وَاحِدُهَا غَازٍ، سَنَكْتُبُ سَنَحْفَظُ، نُزُلًا ثَوَابًا، وَيَجُوزُ وَمُنْزَلٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ كَقَوْلِكَ أَنْزَلْتُهُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْحِسَانُ، وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَحَصُورًا لَا يَأْتِي النِّسَاءَ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ فَوْرِهِمْ مِنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُخْرِجُ الْحَيَّ النُّطْفَةُ تَخْرُجُ مَيِّتَةً وَيُخْرَجُ مِنْهَا الْحَيُّ، الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ، وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ أُرَاهُ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ،

تقاۃ وتقیۃ دونوں کا معنے ایک ہے یعنی بچاؤ کرنا صر کا معنے سردی (پالا) شفا حفرۃ گڑھے کا کنارہ جیسے کچے کنوئیں کا کنارہ ہوتا ہے، تبوئ یعنے لشکر کے مقامات تجویز کرتا تھا (مورچے) مسومین "مسوم" اس کو کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی مثلاً پشم[6] یا اور کوئی نشانی ربیون جمع، اس کا مفرد ربی ہے (یعنے اللہ والا) تحسونھم ان کو قتل کرکے جڑ پیڑ سے اکھاڑتے ہو غزا جمع ہے غازی کی (یعنی جہاد کرنے والا) سنکتب کا معنے ہم کو یاد رہیگا نزلا کا معنے ثواب اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نزل اسم مفعول کے معنوں میں یعنے اللہ کی طرف سے اُتارا گیا جیسے کہتے ہیں، انزلتہ یعنے میں نے اس کو اُتارا، مجاہد نے کہا[2] والخیل المسومۃ کا معنے موٹے موٹے اچھے گھوڑے، اور سعید بن جبیر نے کہا[3] حصور اُس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں کی طرف مائل نہ ہو[7] عکرمہ نے کہا[4] من فورھم کا معنے بدر کے دن غصے اور جوش سے۔ مجاہد نے کہا[5] یخرج الحی من المیت یعنے نطفہ بے جان ہوتا ہے اس سے جاندار پیدا ہوتا ہے، ابکار صبح سویرے عشی سورج ڈھلے سے سورج ڈوبے تک جو وقت ہوتا ہے۔

۱ شروع سورۃ سے یہاں تک امام بخاری نے جتنی تفسیریں بیان کیں وہ سب ابو عبیدہ سے منقول ہیں ۱۲ منہ ۲ اس کو ثوری نے اپنی تفسیر میں اور عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ اس کو ثوری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶ جو فرشتوں کے گھوڑوں کی گردنوں میں بندھا تھا ۱۲ منہ ۷ اس کا نفس پاک ہو یا نامرد ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۱۴۹ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ وَكَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ وَكَقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى زَيْغٌ شَكٌّ، اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ الْمُشْتَبِهَاتُ وَالرّٰسِخُوْنَ يَعْلَمُوْنَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ،

باب منه آیات محکمٰت مجاہد نے کہا[۱] محکمٰت سے حلال و حرام کی آیتیں مراد ہیں واُخر متشابہات کا مطلب ہے کہ دوسری آیتیں جو ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں ایک کی ایک تصدیق کرتی ہے جیسے یہ آیتیں ہیں، وما یضل بہ الا الفاسقین۔ ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون والذین اہتدوا زادھم ھدًی (ان تینوں آیتوں میں کسی حلال حرام کا بیان نہیں ہے تو متشابہ ٹھیریں)، زیغ کا معنے شک۔ ابتغاء الفتنۃ میں فتنہ[۲] سے مراد متشابہات کی پیروی کرنا انکے مطلب کا کھوج کرنا اور جو لوگ[۳] راسخین فی العلم یعنے پکے علم والے ہیں وہ ان متشابہات کے معنی جانتے ہیں اور کہتے ہیں ہم اُن پر ایمان لائے، یہ سب آیتیں محکم ہوں یا متشابہ ہمارے پروردگار کی طرف سے اُتری ہیں (ہمارا کام مان لینا ہے)

۵۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ابراہیم تستری نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی، ھو الذی انزل علیك الکتاب منہ آیات محکمٰت ھن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنہ وابتغاء تأویلہ اخیر آیت اولوا الالباب تک پھر فرمایا جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے لگتے ہیں، تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) انہی لوگوں کا

[۱] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا اور محکم اور متشابہ کے دوسرے معنے بھی سلف سے منقول ہیں جو تفسیروں میں مذکور ہیں، اور ہم نے انتہا فی الاستوار میں اُن کو تفصیل سے بیان کیا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ بھی مجاہد کی تفسیر ہے اسکو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا۔ یہ اس صورت میں ہے جب وقف والراسخون فی العلم پر ہو، لیکن جب الا اللہ پر ہو جیسے عبدالرزاق نے ابن عباسؓ سے نکالا، تو ترجمہ یہ ہوگا انکی تاویل اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور پکے علم والے یوں کہتے ہیں، ہم اُن پر ایمان لائے، اخیر تک ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ،

بَابٌ قَوْلِهِ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ،

۵۳۰ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ،

بَابٌ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ لَا خَيْرَ أَلِيمٌ مُؤْلِمٌ مُوجِعٌ مِنَ الْأَلَمِ وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ،

۵۳۱ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ

ذکر کیا ہے، اُن کی صحبت سے بچے رہو[1]،

باب وانی اعیذھا بک وذریتہا من الشیطٰن الرجیم کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُس کے پیدا ہوتے وقت شیطان چھو دیتا ہے تو وہ شیطان کے چھونے سے چلا کر رونے لگتا ہے، ایک مریمؑ اور اُنکے بیٹے (حضرت عیسیٰؑ) کو شیطان نے نہیں چھوا ابو ہریرہؓ یہ حدیث روایت کر کے لوگوں سے کہتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وانی اعیذھا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم[2]

باب ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا اولٰئک لا خلاق لہم کی تفسیر

لا خلاق لہم کا معنے یعنی انکو آخرت میں بھلائی نہ ہوگی اور انکو دکھ کا عذاب ہوگا الیم کا معنی دکھ دینے والا[3] جیسے مولم یہ فعیل بمعنے مفعل ہے (جو کلام عرب میں کم آیا ہے)

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لئے خواہ مخواہ (جھوٹی) قسم کھائے تو وہ قیامت کے دن

---

[1] پہلے یہودی لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے انہوں نے اوائل سور کے حروف سے اس اُمت کی مدت نکالی پھر خارجی لوگ پیدا ہوئے ابن عباسؓ نے ان لوگوں سے خارجیوں کو مراد لیا ہے اور کہا ہے کہ پہلی بدعت جو اسلام میں ظاہر ہوئی۔ خوارج نے کی تھی اور صبیغ کا قصہ مشہور ہے جس کو حضرت عمرؓ نے مار مار کر خون آلود کر دیا تھا وہ قرآن کی متشابہ آیتوں میں گفتگو کیا کرتا تھا ۱۲ منہ [2] یہ کلمہ حضرت مریمؑ کی ماں نے کہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اور مریمؑ اور عیسیٰؑ کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے بچا لیا ۱۲ منہ [3] یہ ابو عبیدہؓ کی تفسیر ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ،

۵۳۲، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ فَحَلَفَ فِيهَا لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

۵۳۳، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ

(جب اللہ سے ملیگا اللہ اُس پر غصّے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہی مضمون قرآن میں اُتارا، فرمایا ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنًا قلیلًا اولٰئک لاخلاق لھم فی الاخرۃ اخیر آیت تک۔ ابو وائل نے کہا پھر ایسا ہوا کہ اشعث بن قیس کندی (ہم لوگوں پاس) آئے، کہنے لگے! ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) تم سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں، ہم نے کہا ایسی ایسی حدیث انہوں نے کہا یہ حدیث تو میرے ہی باب بن اُتری ہے میرے چچا زاد بھائی (معدان جفشیش) کی زمین میرا ایک کنواں تھا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا! گواہ لاؤ ورنہ اس سے قسم لے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (آپ ایسا حکم دیں گے) تو وہ قسم کھالے گا[2] اُس وقت آپؐ نے فرمایا جو شخص کسی مُسلمان مال مار لینے کی نیت سے خواہ مخواہ جھوٹی قسم کھائے، وہ جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اُس پر غصّے ہوگا[3]

ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان کیا، انہوں نے ہشیم سے سُنا، کہا ہم کو عوام بن حوشب نے خبر دی، انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا ایک شخص نے بازار میں مال رکھا اور ایک مسلمان کو پھانسنے کے لئے (جھوٹی) قسم کھاکر یہ کہنے لگا، مجھ کو اس مال کا اتنا مول ملتا تھا (حالانکہ اتنا مول کسی نے نہیں لگایا تھا) اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنًا قلیلًا اخیر تک۔

ہم سے نصر بن علی بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ

---

[1] وہ مکر گیا کہنے لگا کنواں بھی میرا ہے ۱۲ منہ [2] میرا کنواں مار لیگا ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں یوں ہے کہ اشعث اور ایک یہودی پر زمین کی تکرار تھی، عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا یہ آیت اُس شخص کے باب میں اُتری جس نے بازار میں ایک مال رکھکر جھوٹی قسم کھاکر یہ بیان کیا کہ اس مال کا اس کو اتنا مول ملتا تھا لیکن اُس نے نہیں دیا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرُزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوهَا بِاللَّهِ وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

سے انہوں نے کہا دو عورتیں ایک گھر یا کوٹھڑی میں بیٹھی موزہ سی رہی تھیں، اتنے میں ایک باہر نکلی اُس کی ہتھیلی میں موزہ سینے کا آر (آرا) چبھو دیا گیا۔ اُس نے دوسری عورت پر دعویٰ کیا[۱] یہ مقدمہ ابن عباسؓ کے پاس آیا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر لوگوں کو دعوی کرنے پر دلا دیا جاتا (جو دعوی کرتے) تو کتنوں کے خون اور مال تلف ہو جاتے، ایسا کرو اس دوسری عورت (یعنی مدعیٰ علیہا) کو اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ اور یہ آیت سُناؤ ان الذین یشترون بعھد اللہ، اخیر تک جب لوگوں نے ایسا کیا تو وہ (ڈر گئی) اُس نے جرم کا اقرار کیا۔ ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

بَابٌ ۵۲ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ سَوَاءٍ قَصْدٍ

باب قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ کی تفسیر

۵۳۴۰، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن یوسف سے انہوں نے معمر سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہا، مجھ کو عبداللہ بن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابو سفیان نے منہ در منہ بیان کیا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں مجھ میں (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں صلح تھی (یعنے صلح حدیبیہ کے زمانہ میں) میں شام کے ملک میں تھا، اتنے میں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خط ہرقل (بادشاہ روم) کے نام آیا ہے یہ خط دحیہ کلبی لایا تھا، اُس نے لاکر بصرے کے رئیس کو دیا

[۱] کہ یہ ہوا اُس نے چبھویا کہ وہ مکر گئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْلَا أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ يَزِيدُونَ أَوْ

اُس نے ہرقل کو دیا، تب ہرقل کہنے لگا دیکھو تو یہاں اُس قوم کا بھی کوئی شخص ہے (یعنے قریش کا) جس قوم میں یہ صاحب پیدا ہوئے ہیں جو پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا ہاں ہے، ابوسفیان کہتے ہیں پھر میں قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا ہم لوگ ہرقل کے پاس گئے اُس نے اپنے روبرو ہم کو بٹھایا اور پوچھنے لگا تم لوگوں میں اُن صاحب کا قریبی رشتہ دار کون ہے، جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں، میں نے کہا میں اُن کا قریبی رشتہ دار ہوں، اُس وقت ہرقل نے مجھ کو اپنے سامنے کر لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے، پھر اپنے مترجم کو بلایا اور اس سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ جو اس کے پیچھے بیٹھے ہیں میں اس سے یعنے (ابوسفیان سے) اُن صاحب کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں، اگر یہ جھوٹ بیان کرے تو تم کہہ دینا جھوٹا ہے (اگر سچ بیان کرے تو خاموش رہنا) ابوسفیانؓ کہتے ہیں خدا کی قسم اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے ساتھی (اگر میں غلط بیان کرونگا) مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو میں جھوٹ بول دیتا۵ خیر اب ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا، اس سے پوچھ ان صاحب کا خاندان کیسا ہے میں نے کہا اُن کا خاندان تو بہت عمدہ ہے (شریف گھرانہ ہے) پھر کہنے لگا اچھا ان صاحب کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے، میں نے کہا نہیں پھر کہنے لگا اچھا پیغمبری کا دعویٰ کرنے سے پہلے کبھی تم نے اُن کو جھوٹ بولتے دیکھا، میں نے کہا نہیں (کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا) پھر کہنے لگا اچھا ان کی پیروی بڑے آدمیوں (امیروں) نے کی ہے یا غریبوں نے، میں نے کہا غریبوں نے۔ پھر کہنے لگا اچھا اُن کے تابعدار

۵ چونکہ اُس وقت ابوسفیان مسلمان نہ تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسلمانوں کے بڑے مخالف تھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ
قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً
لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ
قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ
الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُّصِيْبُ
مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ
يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ
فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ
صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ
مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا
غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا
الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ
لِتُرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ
حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ
ذُوْ حَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ
فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ
كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا
فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ
قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَ
سَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ
اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ
وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ
كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ

لوگ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں میں نے کہا بڑھ رہے ہیں پھر کہنے لگا اچھا ان کے دین میں کوئی آ کر پھر اسکو برا سمجھ کر چھوڑ بھی دیتا ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا تم سے اُن کی کبھی لڑائی بھی ہوئی ہیں میں نے کہا ہاں ۔ کہنے لگا لڑائی کا انجام کیا ہوا ، میں نے کہا ہماری اُن کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے ، کبھی اُن کی فتح ہوتی ہے ، کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کہنے لگا اچھا وہ عہد شکنی کرتے ہیں میں نے کہا نہیں لیکن اب ایک مدت کیلئے ہماری اُن میں صلح ہوئی ہے ۔ دیکھئے وہ اس مدت میں کیا کرتے ہیں (شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا ساری گفتگو میں مجھ کو کوئی غلط بات ملانے کا موقع نہ ملا بس اس بات میں اتنا کہنے کا مجھ کو موقع ملا کہنے لگا اچھا اُن سے پہلے بھی کسی شخص نے (عرب لوگوں میں) پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے میں نے کہا نہیں بس جب یہ گفتگو ہو چکی تو ہرقل اپنے مترجم سے کہنے لگا اس شخص (یعنی ابوسفیان) سے کہہ میں نے تجھ سے اُن کا خاندان پوچھا تو کہتا ہے اُن کا خاندان بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ چلا آیا ہے ہمیشہ شریف خاندانوں سے پیدا ہوتے ہیں پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُن کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے، تو نے کہا نہیں یہ میں نے اسلئے پوچھا کہ اگر اُن کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو میں یہ خیال کرتا وہ اپنی گئی گذری بادشاہت کے (اس بہانے سے) خواستگار ہیں پھر میں نے تجھ سے پوچھا اسکے تابعدار غریب لوگ ہیں یا بڑے آدمی تو نے کہا۔ غریب لوگ تو پیغمبروں کے تابعدار (شروع شروع میں) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں پھر میں نے پوچھا تم نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کبھی اُن کو جھوٹ بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں اس سے میں نے

besturdubooks.wordpress.com

يَقُولُ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا[1] يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ

یہ بات نکالی کہ جب وہ آدمیوں کی نسبت جھوٹ نہیں بولتے، تو اللہ جل جلالہ پر کیونکر جھوٹ باندھنے لگے (کہ پیغمبر نہ ہوں اور اپنے تئیں پیغمبر کہہ دیں) پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُن کے دین میں کوئی داخل ہو کر پھر اُس کو بُرا سمجھ کر پھر جاتا ہے، تو نے کہا نہیں، ایمان کا یہی حال ہے، جب اُس کی خوشی دل میں سما جاتی ہے تو پھر نہیں نکلتی۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُنکے تابعدار لوگ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں، تو نے کہا بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا حال یہی رہتا ہے (اپنی حد پوری ہوتے تک اس میں گھٹاو نہیں ہوتا) پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ تمہاری اُنکی لڑائی ہوتی ہے، تو نے کہا ہاں ہوتی ہے اور لڑائی کا انجام ڈولوں کی طرح رہتا ہے کبھی انکی طرف فتح کبھی تمہاری طرف، پیغمبروں کی یہی کیفیت رہتی ہے اُنکا امتحان ہوتا رہتا ہے اخیر میں انہی کو غلبہ ہوتا ہے۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا اُن سے پہلے بھی کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا تو نے کہا نہیں اس سے میرا مطلب یہ تھا اگر ان سے پہلے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا، تو میں کہتا یہ بھی اُسی شخص کی چال چلنا چاہتے ہیں۔ اخیر اُس کے ہرقل نے پوچھا اچھا یہ تو بتاؤ وہ کہتے کیا ہیں، کیا حکم دیتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، ناتے والوں سے اچھا سلوک کرو، بدکاری سے بچے رہو۔ تب ہرقل کہنے لگا اگر تو سچ کہتا ہے تو بیشک وہ اللہ کے پیغمبر ہیں، اور میں (اگلی کتابوں کی رو سے یا نجوم کی رو سے) یہ جانتا تھا کہ ایک پیغمبر پیدا ہونے والے ہیں لیکن مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں یعنی عربوں میں پیدا ہونگے بات یہ ہے اگر میں یہ سمجھوں کہ میں اُن تک پہنچ جاؤں گا تو مجھ کو اُن سے ملنے کی بڑی آرزو ہو اگر

[1] دیکھیں شکست اور تکلیف پر صبر کرتے ہیں یا نہیں۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عِندَہٗ لَغَلَبْتُ عَنْ قَدَمَیْہِ وَلَیَبْلُغَنَّ مُلْکُہٗ مَاتَحْتَ قَدَمَیَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِکِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَہٗ فَاِذَا فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ اَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْکَ اِثْمَ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ اِلٰی قَوْلِہٖ اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَۃِ الْکِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَہٗ وَکَثُرَ اللَّغَطُ وَاُمِرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِیْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ اِنَّہٗ لَیَخَافُہٗ مَلِکُ بَنِی الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

میں اُن کے پاس ہوتا تو (گو میں بادشاہ ہوں) مگر اُنکے پاؤں دھوتا، اور دیکھو (ایک وقت ایسا آنے والا ہے) کہ اسکی سلطنت یہاں تک آجائے۔ جہاں میرے پاؤں ہیں [۱] اس کے بعد ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اُس کو حکم کیا پڑھا، اُس میں یہ لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہرقل روم کے بادشاہ کو معلوم ہو، جو شخص سچے رستے کی پیروی کرے اس پر سلام اما بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمے (لا الٰہ الا اللہ) کی طرف بلاتا ہوں، مسلمان ہو جا۔ [۲] بچا رہے گا، مسلمان ہو جا اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دے گا [۳] اگر تو نہ مانے گا تو یہ سمجھ رکھ تیری رعایا کا بھی وبال تجھ ہی پر پڑیگا اس کے بعد یہ آیت تھی:۔ یاھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لانعبد الا اللہ اخیر آیت فقولوا اشھدوا بانا مسلمون تک جب ہرقل یہ خط پڑھ چکا [۴] تو بڑا غل مچ گیا۔ بک بک ہونے لگی اور ہم کو باہر جانے کا حکم دیا گیا ہم باہر چلے آئے اسوقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا تو بڑا درجہ ہو گیا [۵] بنی اصفر (زرد لوگوں) کا بادشاہ اُن سے ڈرتا ہے ابو سفیان کہتے ہیں، اُس روز سے مجھ کو برابر یہ یقین رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) ضرور غالب ہونگے یہانتک کہ اللہ

[۱] یعنے ملک شام تک ۱۲ منہ [۲] دنیا اور آخرت میں ہر بلا سے ۱۲ منہ [۳] ایک حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانیکا دوسرا حضرت محمدؐ پر ۱۲ منہ [۴] اور اُس کے درباریوں کو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہو جانا پسند کرتا ہے ۱۲ منہ [۵] ابو کبشہ آپ کی انا بی بی حلیمہ کے شوہر تھے، یہ ابو سفیان نے اہانت کی راہ کہا چونکہ وہ اسوقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ تیسیر القاری میں ہے کہ ابو سفیان نے مسلمان ہوئے پیچھے یہ حدیث بیان کی اور تعجب ہے کہ ایسا اہانت کا کلمہ اپنے پھر منہ سے نکالا اس سے پرہیز نہ کیا انتہیٰ، میں کہتا ہوں، ابو سفیان سے یہ امر کچھ تعجب کے لائق نہیں ہے۔ پدر اگر نتواند پسر تمام کند۔ ابو سفیان زندگی بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے رہے۔ اُن کے فرزند ارجمند معاویہ بن ابو سفیان نے حضرت علی خلیفہ برحق سے مقابلہ کیا، ہزاروں مسلمانوں کا خون گرایا۔ قیامت تک اسلام میں جو ضعف آگیا یہ انہی کا طفیل تھا۔ اُن کے خلف ناخلف یزید پلید نے تو غضب ہی ڈھایا، امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو جو جناب رسالتمآب کی تصویر تھے دونوں کو شہید کرایا اہل بیت رسالت کی وہ بے حرمتی کی کہ پناہ بخدا۔ غرض این خانہ ہمہ آفتاب است والامر الی اللہ سبحانہ ۱۲ منہ [۶] اس کی شرح اُوپر شروع کتاب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ آخِرَ الْأَبَدِ وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ،

نے خود مجھ کو اسلام کی توفیق دی۔ زہری نے کہا ہرقل نے روم کے سرداروں کو بلوا بھیجا اُن کو ایک محل میں جمع کیا اور دروازے بند کرا دیئے کہنے لگا روم کے لوگو! تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ کے لئے خوش اور خرم رہو، اور تمہاری سلطنت قائم رہے (اگر یہ چاہتے ہو تو مسلمان ہو جاؤ) یہ سنتے ہی وہ گورخروں کی طرح (اس کلام سے نفرت کر کے) بھاگے دیکھا تو دروازے بند ہیں (اب کدھر جائیں) آخر ہرقل نے پھر اُن کو بلایا اور کہنے لگا، میں نے تمہارے دین کی سختی آزمانے کیلئے تم سے یہ کہا تھا (کہ مسلمان ہو جاؤ) اب میں خوش ہوا جو میں چاہتا تھا (کہ نصرانیت پر مضبوط رہو) وہ میں نے آنکھوں سے دیکھ لیا یہ سنتے ہی سب سرداروں نے اُسے سجدہ کیا اُس سے راضی ہو گئے[1]

بَابُ ۵۳ قَوْلِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ إِلٰى بِهٖ عَلِيْمٌ،

باب لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون اخیر آیت بہٖ علیم تک کی تفسیر

۵۳۵ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَخْلًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ سب انصاریوں سے زیادہ کھجور کے درخت رکھتے تھے، اُن کو اپنی ساری جائداد میں بیرحاء کا باغ بہت پیارا تھا، وہ مسجد کے سامنے ہی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس باغ میں جایا کرتے اور وہاں کا عمدہ شیریں پانی پیا کرتے، جب یہ آیت اُتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے، یارسول اللہ میری ساری جائداد

[1] معلوم ہوا کہ ہرقل مسلمان نہیں ہوا تھا گو اُس کے دل میں تصدیق پیدا ہو گئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ سے فرمایا وہ نصرانی ہے، یہ مسئلہ اوپر گذر چکا ہے کہ دل میں صرف تصدیق پیدا ہونے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا جب تک کافروں کے مذہبی رسوم نہ چھوڑے اور علانیہ مسلمانوں کی جماعت میں شریک نہ ہو، کافروں سے الگ نہ ہو جائے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَامَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ

میں بیرحاء باغ مجھ کو زیادہ پیارا ہے۔میں نے اللہ کی راہ میں اُس کو تصدق کر دیا۔اُس کو مَیں اللہ کے پاس اپنا اندوختہ رکھتا ہوں اس کا ثواب اللہ سے چاہتا ہوں۔اب آپ جس کام میں چاہیں اس باغ کو صرف کریں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (سُن کر) فرمایا واہ واشاباش یہ مال تو آخر فنا ہونے والا ہے، فنا ہونے والا ہے[1] میں نے تیری بات سُنی، میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ مال اپنے غریب ناتے والوں کو بانٹ دے۔ابوطلحہ نے کہا بہت خوب یارسول اللہ! پھر انہوں نے بیرحاء اپنے ناطے والوں یا چچا کی اولاد کو تقسیم کر دیا۔عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ نے اس حدیث میں بجائے رایح کے رابح کہا یعنی یہ مال فائدہ دینے والا ہے[2]

۵۳۶/حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ مَالٌ رَايِحٌ

مجھ سے یحیٰی بن یحیٰی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام مالک کو یوں پڑھ کر سُنایا مالٌ رایحٌ (یائے تحتانی سے)

۵۳۷/حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيٍّ وَاَنَا اَقْرَبُ اِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے یہ فرمایا) تو ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی کو تقسیم کر دیا، حالانکہ میں ابوطلحہ کا قریبی رشتہ دار تھا۔مگر انہوں نے اس باغ میں سے مجھ کو کچھ نہیں دیا[3]

بَابُ ۱۵۴ قَوْلِهٖ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

باب قل فأتوا بالتورٰىة فاتلوها ان كنتم صٰدقين کی تفسیر۔

---

[1] یعنی جب مال آخر فانی اور جدا ہونے والی چیز ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بڑی سعادت کی بات ہے ۱۲ منہ [2] تو تے اچھا کیا جو خیرات کر کے اسکو قائم کر دیا۔عبداللہ بن یوسف کی روایت کو خود امام بخاری نے باب الوقف میں اور روح بن عبادہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا۔یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اسکی وجہ یہ تھی کہ انس رض کی ماں ابوطلحہ کے نکاح میں تھیں، ابوطلحہ انس رض کو اپنے بیٹے کی طرح رکھتے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

٥٣٨- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَا مِنْكُمْ قَالُوا نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَجْنَأُ عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ،

باب ۵۵ قَوْلُهُ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ،

٥٣٩/ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے اُنہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ ایک مرد اور عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے، جنہوں نے زنا کی تھی۔ آپ نے اُن سے پوچھا تم زنا کرنے والوں کو کیا سزا دیتے ہو، انہوں نے کہا ہم اُن کا مُنہ کالا کرتے ہیں[1] اور مار پیٹ کرتے ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا، کیا توراۃ میں، تم کو سنگسار کرنے کا حکم نہیں ملا، انہوں نے کہا نہیں ہم کو تو نہیں ملا۔ یہ سُن کر عبداللہ بن سلام (جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے) کہنے لگے ارے یہودیو! تم جھوٹے ہو بھلا اگر سچے ہو تو توراۃ لاؤ، پڑھو، وہ توراۃ لائے پڑھتے پڑھتے پڑھنے والے (عبداللہ بن صوریا) نے کیا کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس کے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا، رجم کی آیت نہیں پڑھی، عبداللہ بن سلام نے یہ حال دیکھ کر اُس پڑھنے والے کا ہاتھ ہٹایا اور کہنے لگے یہ کیا ہے اس کو پڑھو جب تو شرمندہ ہوکر یہودی کہنے لگے بیشک یہ رجم کی آیت ہے، اُسوقت آنحضرتؐ نے حکم دیا، وہ دونوں مرد اور عورت مسجد کے قریب جہاں پر جنازے رکھے جاتے تھے سنگسار کیے گئے۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں سنگسار کرتے وقت میں نے مرد کو دیکھا کہ عورت پر جھکا جاتا تھا، پتھروں کی مار سے اُسکو بچاتا تھا[2]

باب کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی تفسیر

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے میسرہ بن عمار اشجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں

---

۱ یا اُن کے مُنہ پر ملتا اور ملتا پانی چھوڑتے ہیں ۱۲ منہ ۲ اس حدیث کی شرح کتاب الحدود میں انشاء اللہ مذکور ہوگی۔ حدیث میں یجنأ جیم ساکن نون مفتوحہ پھر ہمزہ سے مثل یقرء ہے، بعضوں نے یجنی پڑھا ہے بعضوں نے یحنا ہے جھکنا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یوں کہا تم لوگوں کے لئے سب لوگوں سے بہتر ہو ان کو گردنوں میں زنجیریں ڈال کر (لڑائی میں گرفتار کر کے) لاتے ہو وہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں [1]

بَابٌ ۱۵۶ قَوْلِهِ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا،

باب اذ همت طائفتن منكم ان تفشلا کی تفسیر۔

۴۰۵۰، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رض سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا واللہ ولیہما ہم انصاریوں کے (گروہ بنی حارثہ اور بنی سلمہ) کے باب میں اتری حالانکہ اس آیت میں ہمارے گروہوں کا ذکر ہے، مگر ہم کو یہ پسند نہیں [2] کہ یہ آیت نہ اترتی کیونکہ اس میں یہ مذکور ہے، کہ اللہ ان دونوں گروہوں کا مددگار (سرپرست) ہے۔

بَابٌ ۱۵۷ قَوْلِهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

باب ليس لك من الامر شئ کی تفسیر۔

۴۰۵۱، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صبح کی نماز میں اخیر رکعت کے رکوع سے جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد یوں دعا فرماتے یا اللہ فلاں کافر فلاں کافر فلاں کافر پر (ان کا نام لیکر) لعنت کر اس وقت یہ آیت اتری: ليس لك من الامر شئ اخیر آیت فانهم ظلمون تک اس حدیث کو

[1] یہ گرفتاری انکے حق میں نعمت عظمیٰ ہو جاتی ہے۔ ثواب ابدی اور سعادت سرمدی حاصل کرتے ہیں۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں یوں فرمایا تم لوگ یعنی مسلمان ستر واں عدد امتوں کا پورا کرنے والے ہو، یعنی تم سے پیشتر ۶۹ امتیں گذر چکی ہیں، ان سب امتوں میں اللہ کے نزدیک تم بہتر اور زیادہ عزت والے ہو، فقط ۱۲ منہ

[2] ایک بار سفیان نے یوں کہا ہم اس سے خوش نہیں ۱۲ منہ [3] اس سے بڑھ کر اور فضیلت کیا ہوگی کہ ولایت الٰہی ہم کو حاصل ہوئی ہمارے بودے پنے کا جو ذکر ہے وہ صحیح ہے۔ اس فضیلت کے سامنے ہم کو اپنے اس عیب کے فاش ہونے کا مطلق ملال نہیں ۱۲ منہ رح:

besturdubooks.wordpress.com

فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ رَوَاہُ اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ

اسحٰق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے[۱]

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ یَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْھَا سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ یَجْھَرُ بِذٰلِکَ وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلٰوتِہٖ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْیَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ الْاٰیَۃَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لئے دعا یا بددعا کرنا چاہتے تو اکثر رکوع کے بعد جب سمع اللہ لمن حمدہٗ اللھم ربنا لک الحمد کہہ لیتے تو قنوت پڑھتے، اور فرماتے یا اللہ ولید ابن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ (کافروں کے پنجہ) سے نجات دلوا دے، یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب سزا دے۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح اُن پر قحط بھیج آپ بلند آواز سے یہ دُعا کرتے، اور بعض وقت ایسا ہوتا آپ فجر کی نماز میں یوں فرماتے، یا اللہ عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر لعنت کر، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لیس لک من الامر شیء۔

بَابُ ۵۸ قَوْلِہٖ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰکُمْ وَھُوَ تَاْنِیْثُ اٰخِرِکُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ فَتْحًا اَوْ شَھَادَۃً،

باب والرّسول یدعوکم فی اخرٰکم۔ اخریٰ مؤنث ہے آخر ابن عباسؓ نے کہا احدی الحسنیین سے مراد فتح ہے یا شہادت[۲]

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الرَّجَّالَۃِ یَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ جُبَیْرٍ وَّاَقْبَلُوْا مُنْھَزِمِیْنَ فَذٰلِکَ اِذْ یَدْعُوْھُمُ الرَّسُوْلُ فِیْٓ اُخْرٰھُمْ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابواسحاق نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن پیدل لوگوں کا سردار عبداللہ بن جبیر کو کیا تھا وہ شکست کھا کر بھاگے چلے، اس آیت سے یہی مراد ہے اذ یدعوھم الرسول فی اخرٰھم

---

[۱] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا۔ کہتے ہیں، آپ چار شخصوں کا نام لیتے، صفوان بن امیہ، اور سہیل بن عمیر اور حارث بن ہشام، اور عمرو بن واص کا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمانے سے آپ کو منع فرمایا۔ اور ایسا ہوا کہ ان چاروں کو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اسلام کی توفیق دیدی ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا،

بَابُ ۱۵۹ قَوْلِهٖ اَمَنَةً نُّعَاسًا،

۵۴۴، حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ،

بَابُ ۱۶۰ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ، اَلْقَرْحُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوْا اَجَابُوْا يَسْتَجِيْبُ يُجِيْبُ،

بَابُ ۱۶۱ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ الْاٰيَةَ،

۵۴۵، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اُرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ

یعنے جب پیغمبر اُن کو پچھلی طرف بلا رہا تھا اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا

باب امنۃ نعاسًا کی تفسیر

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن ابو یعقوب بغدادی نے بیان کیا، کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا، کہ ابو طلحہ کہتے تھے اُحد کے دن عین جنگ میں ہم کو اونگھ نے آ دبایا، تلوار میرے ہاتھ سے گرتے کو ہوتی میں تھام لیتا، پھر گرنے لگتی پھر تھام لیتا۔

باب الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح للذین احسنوا منھم واتقوا اجر عظیم کی تفسیر

قرح کہتے ہیں زخم کو استجابوا اور اجابوا کا ایک معنی ہے، یعنی حکم سُن لیا مان لیا جیسے یستجیب اور اجیب کا[1]

باب ان الناس قد جمعوا لکم کی تفسیر

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ کہا کہ ہم سے ابو بکر شعبہ بن عیاش نے بیان کیا[2] انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حسبنا اللہ ونعم الوکیل یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُسوقت کہا تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ کلمہ کہا تھا جب لوگوں نے اُن سے کہا کہ قریش کے کافروں نے آپ سے لڑنے کیلئے بہت جماؤ کیا ہے

---

[1] یہ ابو عبیدہ کی تفسیر ہے اور ابن جریر نے سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی نکالا۔ ابن مسعودؓ نے قُرح بضمہ قاف پڑھا ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری کی احتیاط کو ملاحظہ کیجئے اُن کو اپنے شیخ الشیخ میں ذرا شک تھی، تو اُس کو ظاہر کر دیا۔ اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں احمد بن یونس کے طریق سے نکالا، انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے بغیر شک کے ۱۲ منہ [3] جو اس آیت میں مذکور ہے۔ الذین قال لھم الناس میں ۱۲ منہ رح

إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ،

۵۴۶، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ،

بَابُ ۲۶۲ قَوْلِهٖ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهٗ بِطَوْقٍ،

۵۴۷، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ،

بَابُ ۲۶۳ قَوْلِهٖ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا،

۵۴۸، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ

اُن سے ڈرتے رہنا، صحابہ کا یہ خبر سُن کر ایمان بڑھ گیا، انہوں نے یہی کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (اللہ بس ہے وہ اچھا کام کرنیوالا ہے)

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا جب ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو اخیر کلمہ انہوں نے یہی کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

باب ولا یحسبنّ الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ کی تفسیر۔ اس آیت میں جو سیطوّقون کا لفظ ہے، وہ طوقتہ یطوق سے ہے یعنی طوق پہنائے جائیں گے [1]

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا، انہوں نے ابوالنضر (ہاشم بن قاسم) سے سُنا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو اللہ تعالیٰ (زکوٰۃ کا) مال عنایت فرمائے اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں جس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے (نقطے) ہونگے بن کر اُس کے گلے کا طوق ہو جائیگا اور اسکی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا (مجھ کو نہیں پہچانتا) میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں [2] پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ اخیر تک۔

باب ولتسمعن من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرًا کی تفسیر۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

---

[1] اُن کا مال اُن کی گردنوں کا طوق ہوگا ۱۲ منہ رح [2] جس سے دنیا میں تو بڑی اُلفت رکھتا تھا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى قَطِيْفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَّاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّرَآءَهٗ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَعَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّآبَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهٗ بِرِدَآئِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ اَيُّهَا الْمَرْءُ اِنَّهٗ لَا اَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهٖ فِيْ مَجْلِسِنَا ارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَآءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يَا

انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی، اُن کو اسامہ بن زیدؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر فدک[1] کی (بُنی ہوئی) چادر پڑی تھی، اور اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ آپ سعد بن عبادہ کو پوچھنے گئے (جو بیمار تھے) بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے، راستے میں ایک مجلس پر سے گذرے جسمیں عبداللہ بن ابی بن سلول (مشہور منافق) بیٹھا تھا اُسوقت تک عبداللہ بن ابی (ظاہر میں بھی) مُسلمان نہیں ہوا تھا۔ اُس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے، کچھ مُسلمان کچھ مشرک بُت پرست کچھ یہودی کچھ مُسلمان[2] اُس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی) بھی تھے۔ جب گدھے کے پاؤں کی گرد مجلس والوں پر پڑنے لگی (یعنے سواری مبارک قریب آن پہنچی) تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا اجی، ہم پر گرد مت اُڑاؤ[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا[4] اور ٹھہر گئے، پھر گدھے سے اُترے اُن مجلس والوں کو اللہ کی طرف بُلایا (اسلام کی دعوت دی) اُنکو قرآن پڑھ کر سُنایا، اُس وقت عبداللہ بن ابی کہنے لگا، بھلے آدمی تیرا کلام بہت اچھا ہے، اگر سچ ہے تو بھی ہم کو ہماری مجلسوں میں مت سُنا اپنے ٹھکانے جا، اور جو تیرے پاس آئے اُسکو یہ قصے سُنا[5] عبداللہ بن رواحہ (جو پکے مُسلمان اور آنحضرت کے جان نثار تھے

---

[1] فدک ایک مقام ہے مدینہ سے دو یا تین منزل پر ۱۲ منہ [2] یہ عبارت مکرر ہے امام مسلم کی روایت میں تکرار نہیں ہے ۱۲ منہ رح [3] مردود لطیف مزاج بنا، ارے بھکوے یہ گرد کہیں نعمت ہوتی ہے۔ آرزو دارم کہ خاک آن قدم ٭ طوطیائے چشم سازم دم بدم ۱۲ منہ رح [4] حافظ نے کہا، اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس مجلس میں مسلمان کافر سب موجود ہوں اُس کو سلام کرنا درست ہے۔ لیکن سلام میں مسلمانوں کی نیت کرے۔ بعضوں نے کہا یوں کہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۱۲ منہ [5] مردود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت اور نصیحت کی باتیں بُری معلوم ہوئیں، عنب شب اور واہی تباہی بہت پسند کرتا، سچ ہے قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری ٭ موچی کو عطر سونگھا ؤ تو اُس کو بُرا لگتا ہے اُس کو تو سڑے چمڑے کی بار بو چاہئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاغْشَنَا بِہٖ فِیْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا
نُحِبُّ ذٰلِکَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ
وَالْیَھُوْدُ حَتّٰی کَادُوْا یَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ یَزَلِ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّضُھُمْ
حَتّٰی سَکَنُوْا ثُمَّ رَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ دَابَّتَہٗ فَسَارَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی سَعْدِ
بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْحُبَابٍ
یُرِیْدُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ قَالَ کَذَا وَکَذَا قَالَ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اعْفُ عَنْہُ
وَاصْفَحْ عَنْہُ فَوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ
لَقَدْ جَآءَ اللّٰہُ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ
لَقَدِ اصْطَلَحَ اَھْلُ ھٰذِہِ الْبُحَیْرَۃِ عَلٰٓی اَنْ
یُّتَوِّجُوْہُ فَیُعَصِّبُوْنَہٗ بِالْعِصَابَۃِ فَلَمَّا اَبَی
اللّٰہُ ذٰلِکَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاکَ اللّٰہُ شَرِقَ
بِذٰلِکَ فَذٰلِکَ فَعَلَ بِہٖ مَا رَاَیْتَ فَعَفَا عَنْہُ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ یَعْفُوْنَ
عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَھْلِ الْکِتٰبِ کَمَا اَمَرَھُمُ
اللّٰہُ وَیَصْبِرُوْنَ عَلَی الْاَذٰی قَالَ اللّٰہُ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ
الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا الْاٰیَۃَ قَالَ

کہنے لگے یا رسول اللہ نہیں ہماری ہر ایک مجلس میں آپ تشریف لایا کیجئے[۱] ہم کو یہ بہت اچھا لگتا ہے۔ اس گفتگو پر مسلمان اور مشرک اور یہودی لوگوں میں گالی گلوچ شروع ہوئی قریب تھا کہ ایک دوسرے پر اُٹھ کھڑے ہوں (حملہ کر بیٹھیں) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو دھیما کر رہے تھے (سمجھا رہے تھے لڑو نہیں) آخر وہ خاموش ہو گئے۔ اُس وقت آپ اپنے گدھے پر سوار ہو کر چلے گئے۔ سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے، اور سعد سے فرمایا، تم نے ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی کی گفتگو نہیں سنی اُس نے مجھ سے ایسی ایسی (سخت) باتیں کیں، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ معاف کر دیجئے، درگذر فرمائیے، بات یہ ہے قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ پر قرآن اتارا، قرآن بیشک سچا کلام ہے جو اللہ نے آپ پر اُتارا۔ اس بستی والوں (یعنے مدینہ والوں) نے (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو سرداری کا تاج پہنا کر عمامہ شاہی اس کے سر پر باندھیں گے (یعنے اس کو مدینہ کا رئیس بنائیں گے)، مگر اللہ کو یہ منظور نہ تھا۔ اللہ کو تو آپ کو اپنا سچا کلام دیکر سردار بنانا منظور ہوا وہ (غصے اور حسد سے) جل گیا، اس غصے اور حسد کی وجہ سے اُس نے ایسی (بے ادبی کی) باتیں منہ سے نکالیں، آنحضرت نے سعد کے یہ سُن کر عبداللہ بن ابی کا قصور معاف کر دیا[۲] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (جب تک جہاد کا حکم نہیں اُترا تھا) برابر مشرک اور اہل کتاب لوگوں کی سخت کلامی سے درگذر اور انکی ایذا دہی پر صبر کرتے رہتے جیسے اللہ نے حکم دیا تھا، فرمایا ولتسمعن من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی

[۱] اور ہم کو دین کی باتیں سنایا کیجئے ۱۲ منہ رح [۲] آپ رحمۃ للعالمین تھے، اگر دنیا کے بادشاہوں کی طرح آپ ہوتے تو عبداللہ بن ابی کو ایسی سزا دیتے جو اُس کو ہمیشہ یاد رہتی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰہ وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ اِلٰی اٰخِرِالْاٰیَۃِ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَاَوَّلُ الْعَفْوَ مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ بِہٖ حَتّٰی اَذِنَ اللّٰہُ فِیْھِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰہُ بِہٖ صَنَادِیْدَ کُفَّارِ قُرَیْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَیِّ بْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَعَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ ھٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّہَ فَبَایِعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا،

باب ۶۴ قَوْلِہٖ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْہُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِھِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَیْہِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ الْاٰیَۃَ،

۵۵۰۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا ھِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَھُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ

کثیرا آخیر آیت تک اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا۔ ودّ کثیر من اہل الکتٰب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا من عند انفسہم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی ایذا دہی پر وہی طریقہ اختیار کرتے تھے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا (یعنے صبر اور شکر کا جادہ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے باب میں جہاد کی اجازت دی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کا جہاد کیا اور اُس جہاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قریش کے بڑے بڑے کافر رئیسوں کو قتل کرایا تو عبداللہ بن ابی اُس وقت (ڈرکر) اپنے ساتھ والوں مشرک بُت پرستوں سے کہنے لگا اب تو اس دین میں شریک ہونے کا موقع آن پہنچا (اُس کا غلبہ ہوگیا) لو اسلام لاکر پیغمبر صاحب سے بیعت کرلو، اس پردہ مُسلمان ہوگئے۔

باب لا یحسبن الذین یفرحون بما اتوا کی تفسیر

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چند منافق لوگ ایسے تھے کہ آپ جب جہاد کو جاتے تو وہ مدینہ میں پیچھے رہ جاتے، اور پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے لوٹ کر آتے تو وہ (طرح طرح کے) بہانے بناتے، اور قسمیں کھاتے (ان وجوہات سے ہم نہ جاسکے) اُن کو ایسے کام پر تعریف ہونا پسند آتا جس کو انہوں نے نہ کیا ہوتا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان کو ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُن کو

besturdubooks.wordpress.com

مُلَيْكَةَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهٖ اذْهَبْ يَا رَافِعُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهٰذِهٖ اِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَاَرَوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوْا اِلَيْهِ بِمَا اَخْبَرُوْهُ عَنْهُ فِيْمَا سَاَلَهُمْ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اُوْتُوْا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

علقمہ بن وقاص نے خبر دی، مروان نے اپنے دربان (رافع) سے کہا رافع تو ابن عباسؓ کے پاس جا اُن سے پوچھ اس آیت کی رو سے لاتحسبن الذین یفرحون بما اٰتوا تو ہم سب کو عذاب ہونا چاہیئے، کیونکہ ہر ایک آدمی اُن نعمتوں پر جو اس کو ملی ہیں خوش ہے اور یہ چاہتا ہے کہ جو کام اُس نے کیا کرایا کچھ نہیں اُس پر اُسکی تعریف ہو (رافع نے ابن عباسؓ سے پوچھا) انہوں نے کہا اس آیت سے تم مسلمانوں کو کیا تعلق ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلوا بھیجا اُن سے (دین کی) کوئی بات پوچھی انہوں نے (ٹھیک بات چھپائی اور غلط بتلا دی[1] پھر یہ سمجھے کہ ہم آپکے نزدیک تعریف کے لائق ٹھیرے آپنے جو بات پوچھی وہ بتلا دی اور حق بات چھپا رکھنے پر خوش ہوئے اس کے بعد ابن عباسؓ نے یہ آیت پڑھی۔ واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب (جو آیت سے پہلے ہے) یفرحون بما اوتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا تک، ہشام بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی ابن جریج سے روایت کیا[2]

۱۵۵۱ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ بِهٰذَا،

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو حجاج بن محمد نے خبر دی، انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی اُن کو حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہ مروان نے (اپنے دربان رافع سے کہا) پھر یہی حدیث بیان کی۔

[1] گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیا ۱۲ منہ رح [2] مگر ابن جریج پر راویوں کا اختلاف ہے، کوئی اُن سے کسی طرح روایت کرتا ہے کوئی کسی طرح دوسرے رافع جو مروان کا دربان تھا وہ مجہول الحال ہے اس لیئے امام بخاری پر لوگوں نے طعن کیا ہے کہ یہ روایت کیوں لائے، حالانکہ خود امام بخاری نے بسرہ بنت صفوان کی حدیث کو مس ذکر کے باب میں اسی وجہ سے ترک کیا ہے، کہ مروان نے جس دربان کو بسرہ پاس یہ حدیث سننے کیلئے بھیجا تھا وہ مجہول الاسم اور مجہول الحال ہے، اسی لئے امام مسلم اپنی صحیح میں اس روایت کو نہیں لائے عبدالرزاق کی روایت کو اسمٰعیلی اور طبری اور ابو نعیم نے وصل کیا، اور صاحب تیسیر القاری نے غلطی کی جو کہا ابن جریج کے باب میں لوگوں کا اختلاف ہے یعنی اسکی ثقاہت اور ضعف میں حالانکہ ابن جریج کے ثقہ ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ؛

besturdubooks.wordpress.com

باب ۶۵ قولہ اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْاٰیَۃ

۵۵۲ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شَرِیْکُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ رض فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَھْلِہٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ،

باب ان فی خلق السمٰوات والارض الایۃ کی تفسیر

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رض کے پاس رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تھوڑی دیر اپنی (ام المومنین میمونہ) سے باتیں کرتے رہے پھر سو گئے، جب رات کا آخری حصہ شروع ہوا تو آپ (اُٹھ کر) بیٹھے آسمان کی طرف دیکھا پھر یہ آیت پڑھی :۔ ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنہار لاٰیٰتٍ لاُولی الالباب پھر کھڑے ہوئے وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعتیں (تہجد اور وتر) کی پڑھیں اس کے بعد بلال رض نے (صبح کی) اذان دی، آپ نے فجر کی دو رکعت سنت پڑھی، پھر باہر نکلے، صبح کی نماز پڑھائی،

باب ۶۶ قولہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ،

۵۵۳ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مَخْرَمَۃَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ رض فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِسَادَۃٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طُوْلِھَا فَجَعَلَ

باب الذین یذکرون اللہ قیامًا وقعودًا وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض، کی تفسیر

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا، ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رض کے پاس رہ گیا اور میں نے (اپنے جی میں) کہا آج رات کو میں دیکھوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی) نماز کیونکر پڑھتے ہیں۔ میری خالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرمانے کے لئے ایک گدا بچھایا، آپ اُس گدے کے لنباؤ میں لیٹ کر سو رہے[1] جب،

(۱؎ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ أَتَى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ،

بَابُ ۶۷ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

۵۵۴، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ

آدھی رات گذری تو آپ جاگے، اور منہ پر سے نیند کا خمار پونچھنے لگے، پھر سورۂ آل عمران کی اخیر کی دس آیتیں پڑھنا شروع کیں۔ سورۃ ختم کردی اس کے بعد ایک پرانی مشک کی طرف جو لٹک رہی تھی تشریف لیگئے، اُس میں سے پانی لیا وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں بھی اُٹھا اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں نے بھی کیا (یعنے وضو طہارت وغیرہ) پھر آیا تو آپ کے بازو کھڑا ہو گیا آپنے (عین نماز میں) اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور (پیار سے) میرا کان پکڑ کر ملنے لگے۔ آپنے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں) پھر وتر پڑھا [1]

باب ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین من انصار کی تفسیر

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے معن بن عیسٰے نے کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے جو عبداللہ بن عباسؓ کے غلام تھے، اُن کو عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی وہ ایک رات کو ام المؤمنین میمونہؓ کے پاس رہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور اُنکی خالہ تھیں، ابن عباسؓ کہتے ہیں، میں توشک کے عرض میں لیٹ رہا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اُس کے لمباؤ میں لیٹے، آپ سو گئے جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا اُس کے کچھ بعد تو آپ بیدار ہوئے، اور دونوں ہاتھوں سے نیند کا خمار منہ پر سے پونچھنے لگے، پھر سورۂ

(حاشیہ صفحہ ۴۱۲) [1] دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میری خالہ تو اُس کے لمباؤ میں لیٹے، اور میں اُس کے عرض میں لیٹ رہا (یعنے آپکے بازو کے ایک طرف) ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ھذا) [1] یہ حدیث کتاب صلوٰۃ اللیل میں گذر چکی ہے تہجد کی زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں ہیں، یعنی بارہ تہجد کی اور ایک رکعت پڑھ کر اُس کو وتر یعنی طاق کر ڈالنا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

آل عمران کی اخیر کی دس آیتیں پڑھیں، اور ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی، اُس میں سے (پانی لیکر) اچھی طرح وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے بھی وہ ہی کیا جو آپؐ نے کیا، اور جاکر آپؐ کے بازو کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور اپنے داہنے ہاتھ سے میرا کان (شفقت سے) ملنے لگے، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں ہوئیں، پھر وتر پڑھا، پھر لیٹ رہے، جب تک مؤذن آیا، (اُس نے نماز کے لئے بلایا) اُس وقت آپ اٹھے، اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں (فجر کی سنت کی) ادا کیں، پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

بَابُ ۶۸ قَوْلِهٖ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ الْآيَةَ

باب ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان الآیۃ۔ اخیر تک کی تفسیر۔

۵۵۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے اُنہوں نے کریب سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے، اُن سے ابن عباسؓ نے بیان کیا وہ ایک شب اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہؓ کے پاس رہ گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں، ابن عباسؓ کہتے ہیں میں تو شک کے عرض میں لیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی بی بی اُس کے طول (لمباؤ) میں لیٹے، آپ سو گئے، آدھی رات ہوئی، پھر یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد آپ جاگے، اور بیٹھ کر نیند کا خمار منہ پر سے اپنے ہاتھ سے پونچھنے لگے، پھر سورۂ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں، اس کے بعد آپ ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی، اس میں سے (پانی لے کر) اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے ابن عباسؓ

besturdubooks.wordpress.com

مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ،

کہتے ہیں، جو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں نے بھی کیا اور جا کر آپؐ کے بازو کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر (پیار سے) اُس کو ملنے لگے۔ آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں (سب بارہ رکعتیں ہوئیں) پھر وتر پڑھا، پھر مؤذن کے آنے تک لیٹے رہے، جب مؤذن آیا تو کھڑے ہوئے، اور ہلکی پھلکی (فجر کی سُنت کی) دو رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

سُوْرَةُ النِّسَاءِ

سُورۃ نساء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ قِوَامًا قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيْلًا يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَثْنَى وَثُلَاثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ،

ابن عباسؓ نے کہا یستنکف کا معنی غرور کرے (اکڑ سے)[1] قواما کا معنی معاش جس سے گذران ہوتی ہے[2] لھن سبیلا سے مراد بیاہی عورت کا سنگسار کرنا ہے اور بن بیاہی کو کوڑے مارنا[3]۔ ابن عباسؓ کے سوا اوروں نے اس آیت مثنیٰ وثلاث وربٰع[4] کی تفسیر یوں کی ہے دُو دُو، تین تین، چار چار اور عرب کے لوگ رباع سے آگے نہیں

بَابُ قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى الْآيَةَ

باب وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمیٰ کی تفسیر۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

ہم سے ابراہیم بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے باسناد صحیح وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابن عمرؓ نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے ولا تؤتوا السفہا اموالکم التی جعل لکم قواما اور مشہور قرأت میں قیاما ہے۔ معنی دونوں کا ایک ہے اس تفسیر کو بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا - ۱۲ منہ [3] اس کو عبد بن حمید نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی خماس اور سداس اور سباع نہیں کہتے اس لیے متنبی کے اس مصرع پر اعتراض ہوا ہے احاد ام سداس فی احاد بعضوں نے کہا خماس سے عشار تک بھی مستعمل ہے یہ تفسیر ابو عبیدہ سے منقول ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ،

۵۵۷/ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضو إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ

انہوں نے کہا ایک شخص[1] ایک یتیم لڑکی کی پرورش کرتا تھا اس نے اس سے نکاح کرلیا، وہ لڑکی ایک کھجور کے درخت کی مالک تھی، اس درخت کے طمع سے یہ شخص اُس لڑکی کی پرورش کرتا تھا، باقی اسکے دل میں اس لڑکی کی کوئی الفت نہیں تھی، اسی باب میں یہ آیت اُتری وان خفتم ان لاتقسطوا فی الیتمٰی ہشام بن یوسف نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن جریج نے یوں کہا یہ لڑکی اُس درخت اور دوسرے مال اسباب میں اُس مرد کی۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے اُنہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہ سے یہ آیت پوچھی، وان خفتم ان لاتقسطوا فی الیتمٰی (یعنے اس کا مطلب کیا ہے) انہوں نے کہا میرے بھانجے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں اور اُس کی جائداد کی حصّہ دار ہو (ترکے کی رو سے اسکا حصّہ ہو) اب اس ولی کو اس کی مالداری خوبصورتی پسند آئے اس سے نکاح کرنا چاہے پر انصاف کے ساتھ مہر (جتنا مہر اسکو دوسرے لوگ دیں) نہ دینا چاہے، تو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ جبتک اُنکا پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیں نکاح کرنے سے منع فرمایا اور اُن کو یہ حکم دیا کہ تم دوسری عورتوں سے جو تم کو بھلی لگیں نکاح کرلو (یتیم لڑکی کا نقصان نہ کرو) عروہ نے کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں اس آیت کے اترنے کے بعد لوگوں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی باب میں مسئلہ پوچھا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:— ویستفتونك فی النساء حضرت عائشہؓ نے کہا دوسری آیت میں

[1] حافظ نے کہا، اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ یہ آیت ایک معین شخص کے باب میں اتری اور ہشام بن عروہ سے مشہور روایت صیغہ تعمیم ہے یعنے اُس شخص کے باب میں جسکی پرورش میں ایک یتیم لڑکی ہو۔ اسمٰعیلی نے بھی اسی طرح بہ صیغہ تعمیم نکالا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ؛

besturdubooks.wordpress.com

وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی اٰیَۃٍ اُخْرٰی وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ رَغْبَۃُ اَحَدِکُمْ عَنْ یَتِیْمَتِہٖ حِیْنَ تَکُوْنُ قَلِیْلَۃَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُھُوْا اَنْ یَنْکِحُوْا عَنْ مَنْ رَغِبُوْا فِیْ مَالِہٖ وَجَمَالِہٖ فِیْ یَتَامَی النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِھِمْ عَنْھُنَّ اِذَا کُنَّ قَلِیْلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

(اسی آیت میں[۵۱] یہ جو فرمایا وترغبون ان تنکحوھن یعنی وہ یتیم لڑکیاں جن کا مال اور جمال کم ہو اور تم اُن کے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت کرو، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم ان یتیم لڑکیوں جن کا مال اور جمال کم ہے نکاح کرنا نہیں چاہتے، تو مال اور جمال والی یتیم لڑکیوں سے بھی جن سے تم کو نکاح کرنے کی رغبت ہے نکاح نہ کرو۔ مگر جب انصاف کے ساتھ اُن کا پورا مہر ادا کرو۔

بَابُ قَوْلِہٖ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ فَاَشْھِدُوْا عَلَیْھِمْ۔ الْاٰیَۃَ وَبِدَارًا مُبَادَرَۃً اَعْتَدْنَا اَعْدَدْنَا اَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ۔

باب ومن کان فقیرًا فلیأکل بالمعروف فاذا دفعتم الیھم اموالھم فاشھدوا علیھم الایۃ کی تفسیر بدارًا کا معنی جلدی جلدی اعتدنا ہم نے تیار کر رکھا ہے یہ عتاد سے نکلا ہے اس کو باب افعال میں لے گئے۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اَنَّھَا نَزَلَتْ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ اِذَا کَانَ فَقِیْرًا اَنَّہٗ یَاْکُلُ مِنْہُ مَکَانَ قِیَامِہٖ عَلَیْہِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا (یا اسحاق بن منصور) نے کہا ہم کو عبداللہ ابن نمیر نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا یہ آیت ومن کان غنیًا فلیستعفف ومن کان فقیرًا فلیأکل بالمعروف۔ یتیم کے مال میں اُتری ہے مطلب یہ ہے کہ یتیم کا متولی اگر محتاج ہو تو واجبی طور سے اپنی محنت کے بدل یتیم کے مال میں سے کھا سکتا ہے۔

بَابُ قَوْلِہٖ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَۃَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنُ الْاٰیَۃَ۔

باب واذا حضر القسمۃ اولوا القربٰی والیتٰمٰی والمساکین کی تفسیر۔

---

[۵۱] یہ ظاہر ہے کہ امام بخاری کی روایت میں کچھ غلطی ہوئی ہے کیونکہ وترغبون ان تنکحوھن اسی آیت ویستفتونک فی النساء میں ہے حافظ نے کہا راویوں کے سہو سے امام بخاری کی روایت میں کچھ عبارت رہ گئی ہے صحیح مسلم اور صحیح اسمٰعیلی اور نسائی کی روایت میں یوں ہے ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم فی الکتٰب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب لھن وترغبون ان تنکحوھن فذکر اللہ ان یتلی علیکم فی الکتٰب الاٰیۃ الاولٰی وھی قولہ وان خفتم الا تقسطوا فی الیتٰمٰی فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ قالت عائشۃ وقول اللہ فی الاٰیۃ الاُخرٰی وترغبون ان تنکحوھن رغبۃ احدکم اخیر تک ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَّلَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

ہم سے احمد بن حمید نے بیان کیا، کہا ہم کو عبید اللہ اشجعی نے خبر دی، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق شیبانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتمیٰ والمساکین محکم ہے منسوخ نہیں[۱] عکرمہ کے ساتھ اس حدیث کو سعید بن جبیر نے بھی ابن عباسؓ سے روایت کیا[۲]

بَابٌ قَوْلِهٖ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ،

باب یوصیکم اللہ کی تفسیر

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فِيْ مَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ،

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے اُن سے ابن جریج نے، کہا مجھ کو محمد بن منکدر نے خبر دی، انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ پاؤں سے چلتے ہوئے بنی سلمہ کے محلہ میں میری بیمار پُرسی کیلئے تشریف لائے، آپ نے دیکھا میں (بالکل) بیہوش ہوں تو پانی منگوایا اُس سے وضو کیا پھر وضو کا مستعمل[۳] پانی مجھ پر چھڑکا، مجھے ہوش آگیا۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ میرے مال جائداد کو میں کس طرح بانٹوں، اُس وقت یہ آیت اتری یُوصیکم اللہ فی اولادکم اخیر تک۔[۴]

بَابٌ قَوْلِهٖ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ

باب ولکم نصف ما ترک ازواجکم کی تفسیر

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے ورقاء بن عمر یشکری سے، انہوں نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا (شروع اسلام میں) میت کا سارا مال اولاد کو ملا کرتا، اور ماں باپ کو وہ ملتا جو میت اُنکے لئے کر جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اسمیں سے جو چاہا، وہ

[۱] اکثر علماء نے کہا یہ میراث کی آیت سے منسوخ ہے، ابن عباسؓ کا مطلب شاید یہ ہو گا کہ یہ حکم استحبابًا اب بھی باقی ہے گو وجوب اسکا منسوخ ہو گیا ۱۲ منہ [۲] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الوصایا میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [۳] جس سے آپنے اپنے اعضاء شریف دھوئے تھے ۱۲ منہ [۴] ابن جریج کی روایت میں ایسا ہی ہے لیکن بعضوں نے کہا ہے کہ ابن جریج کی غلطی ہے، اور ٹھیک یہ ہے سورۂ نساء کی اخیر آیت کہ: یستفتونك قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ جابرؓ کے باب میں اُتری ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ،

بَابٌ قَوْلِهِ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض لَا تَعْضُلُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ، حُوبًا إِثْمًا، تَعُولُوا تَمِيلُوا، نِحْلَةً النِّحْلَةُ الْمَهْرُ

۵۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ،

منسوخ کر دیا، اور مرد کو عورت کا دوہرا حصّہ دلایا، اور ماں اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصّہ اور تہائی حصّہ اور جورو کو آٹھواں یا چوتھائی حصّہ، اور خاوند کو آدھا یا پاؤ حصّہ۔

باب لا یحل لکم ان ترثوا النّساء کرھاً الآیۃ کی تفسیر۔ ابن عباس رضؓ سے منقول ہے، لا تعضلوھن: اُن پر جبر نہ کرو حوبًا کا معنے گناہ تعولوا کا معنی جھک جاؤ، نحلہ کا معنے مہر ہے [۵۱]

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسباط بن محمد نے کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے، شیبانی نے کہا اس روایت کو ابو الحسن (عطا) سوائی نے بھی نقل کیا، میں سمجھتا ہوں انہوں نے بھی ابن عباس ہی سے روایت کی ہے [۵۲] اُنہوں نے کہا یہ آیت جو ہے یاایھا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النّساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن اُسوقت اُتری، جب عرب لوگوں کا یہ قاعدہ تھا کہ اُن میں کوئی مرجاتا تو اُس کی بی بی پر میت کے وارثوں کا اختیار رہتا، چاہتے تو خود اُس سے نکاح پڑھا لیتے، چاہتے تو اور کسی سے نکاح کر دیتے، چاہتے تو اُس کو یوں ہی رکھتے [۵۳] غرض خاوند کے وارثوں کا اُس پر زور چلتا تھا عورت کے وارثوں کا کچھ زور نہ چلتا۔ پھر یہ آیت اُتری (عورتوں کو یہ اختیار ملا کہ وہ آزاد ہو جائیں) [۵۴]

---

۵۱ اس کو طبری اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵۲ یہ تینوں تفسیریں بھی ابن عباس رضؓ سے منقول ہیں، حوبًا کی تفسیر کو ابن ابی حاتم نے اور تعولوا کی تفسیر کو سعید بن منصور نے اور نحلہ کی تفسیر کو ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵۳ حافظ نے کہا مطلب یہ ہے کہ شیبانی نے اس حدیث کو دو طریقوں سے روایت کیا، ایک عکرمہ کے طریق سے جو یقیناً موصول ہے، دوسرا سوائی کے طریق سے جس کے موصول ہونے میں شک ہے ۱۲ منہ ۵۴ کسی سے نکاح نہ ہوتا بیوگی میں عمر گذارتی ۱۲ منہ رح ۵۵ اب کہاں ہیں وہ پادری لوگ جو اسلام پر طعنہ مارتے ہیں، کہ اسلام نے عورتوں کو لونڈی بنا دیا، اسلام کی برکت سے تو عورتیں آدمی ہوئیں، ورنہ عرب کے لوگوں نے تو گائے بیل کی طرح انکو مال اسباب سمجھ لیا تھا، عورت کو ترکہ نہ ملتا اسلام نے ترکہ دلایا۔ عورت کو جتنی چاہتے بے گنتی طلاق دیئے جاتے، عدّت گذرنے نہ پاتی کہ ایک اور (باقی آگے)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۷۵ قَوْلِہٖ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ الآيَةَ، مَوَالِيَ أَوْلِيَاءَ وَرَثَةً، عَاقَدَتْ هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ وَهُوَ الْحَلِيفُ وَالْمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلِيكُ وَالْمَوْلَى مَوْلًى فِي الدِّينِ،

۵۶۳ ـ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ،

بَابُ ۷۶ قَوْلِہٖ إِنَّ اللّٰہَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ،

باب ولكل جعلنا موالی مما ترك الوالدان والاقربون کی تفسیر معمر نے کہا موالی سے مراد اسکے اولیا، اور وارث ہیں[۱] والذین عقدت ایمانکم سے وہ لوگ مراد ہیں، جن کو قسم کھا کر اپنا وارث بناتے تھے یعنی حلیف اور مولی کے کئی معنے آئے ہیں چچا کا بیٹا غلام لونڈی کا مالک جو اس پر احسان کرے اس کو آزاد کرے[۲] خود غلام جو آزاد کیا جائے، مالک[۳] دین کا پیشوا[۴]

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے انہوں نے ادریس سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا یہ جو آیت ہے ہم نے ہر ایک شخص کے مولی رکھے ہیں، مولی سے مراد وارث ہیں، اور والذین عقدت ایمانکم کی تفسیر یہ ہے کہ (شروع اسلام میں) جب مہاجرین مدینہ میں آئے تھے[۵] تو مہاجر (اپنے بھائی) انصاری کا وارث ہوتا اس انصاری کے ناتے والوں کو ترکہ نہ ملتا اسکی وجہ یہی تھی کہ آنحضرت صلعم نے انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ کرا دیا تھا جب یہ آیت اتری ولکل جعلنا موالی تو اب ایسے بھائیوں کو ترکہ ملنا موقوف ہو گیا اب الذین عقدت ایمانکم یعنی جن سے دوستی اور مدد اور خیر خواہی کا قسم کھا کر عہد کیا جائے انکے لئے ترکہ تو نہ رہا مگر وصیت کا حکم رہ گیا[۶] اس اسناد میں ابو اسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے طلحہ بن مصرف سے سنا۔

باب ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ کی تفسیر مثقال سے مراد وزن ہے[۷]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱۹) طلاق دیدیتے اسکی جان غضب میں رہتی، اسلام نے تین طلاقوں کی حد باندھ دی، خاوند کے مرنیکے بعد عورت اسکے وارثوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح رہتی، اسلام نے عورت کو پورا اختیار دیا جس سے چاہے نکاح ثانی پڑھا لے ۱۲ منہ (حاشیۃ صفحۃ ھذا) [۱] حافظ نے کہا یہ معمر بن مثنی ہیں نہ معمر بن راشد اس کو عبدالرزاق اور اسمٰعیل قاضی نے احکام میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] ان معنوں کے سوا مولی کے اور بھی کئی معنے ہیں۔ دوست محب ہمسایہ، مددگار، داماد تابع وغیرہ ۱۲ منہ رح [۳] اور آنحضرتؐ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کا بھائی بنا دیا تھا ۱۲ منہ رح [۴] یعنے اگر میت اپنے ایسے بھائی کو مرتے وقت کچھ دلا جائے تو اسکی وصیت نافذ کریں گے ۱۲ منہ رح [۵] یعنے گو اس سند میں عن عن ہے مگر طبری کی روایت میں ابو اسامہ نے یوں کہا ہے، ہم سے ادریس بن یزید نے بیان کیا، اور امام بخاری نے فرائض میں ادریس سے یوں نقل کیا ہم سے طلحہ نے بیان کیا تو دونوں کا سماع ثابت ہو گیا ۱۲ منہ [۶] یعنی ذرے کے وزن برابر بھی اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا ۱۲ منہ رح

۵۶۴/ حدثني محمد بن عبد العزيز حدثنا
أبو عمر حفص بن ميسرة عن زيد بن
أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد
الخدري أن أناسا في زمن النبي صلى الله
عليه وسلم قالوا يا رسول الله هل نرى
ربنا يوم القيامة قال النبي صلى الله عليه وسلم
نعم هل تضارون في رؤية الشمس بالظهيرة
ضوء ليس فيها سحاب قالوا لا قال وهل
تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ضوء
ليس فيها سحاب قالوا لا قال النبي
صلى الله عليه وسلم ما تضارون في رؤية
الله عز وجل يوم القيامة إلا كما تضارون
في رؤية أحدهما إذا كان يوم القيامة أذن
مؤذن تتبع كل أمة ما كانت تعبد فلا
يبقى من كان يعبد غير الله من الأصنام
والأنصاب إلا يتساقطون في النار حتى
إذا لم يبق إلا من كان يعبد الله بر أو فاجر
وغبرات أهل الكتاب فيدعى اليهود
فيقال لهم من كنتم تعبدون قالوا كنا
نعبد عزير ابن الله فيقال لهم كذبتم
ما اتخذ الله من صاحبة ولا ولد فماذا
تبغون فقالوا عطشنا ربنا فاسقنا فيشار
ألا تردون فيحشرون إلى النار كأنها سراب

ہم سے محمد بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر حفص بن
میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے
انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں چند لوگوں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ ہم قیامت
کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں (بیشک دیکھو
گے) دوپہر کے وقت جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو، صاف روشنی ہو سورج
دیکھنے میں کچھ ارچن (کشمکش) ہوتی ہے، انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے
فرمایا چودھویں رات کو جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو صاف روشنی ہو، چاند
دیکھنے میں تم کو کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ نے
فرمایا بس اسی طرح تم کو قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیکھنے
میں کوئی تکلیف نہ ہوگی، جیسے سورج اور چاند کے دیکھنے میں نہیں ہوتی
قیامت کے دن ایسا ہوگا، ایک پکارنے والا یوں پکاریگا (لوگو) دیکھو جو
جس کو پوجتا تھا اُسی کے ساتھ چلا جائے، اب اللہ کے سوا دوسری چیزوں
کو پوجنے والوں میں سے کوئی باقی نہ رہیگا، سب اپنے معبودوں کے ساتھ جیسے
بُت تھان وغیرہ ہیں دوزخ میں جاکر گر جائیں گے، وہی لوگ رہ جائینگے
جو خدا کو پوجتے تھے، ان میں اچھے بُرے (سب طرح کے مسلمان) ہونگے۔ اور
اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ۔ پہلے یہودی بلائے جائیں گے اُن سے کہا
جائیگا تم (اللہ کے سوا) اور کسی کو پوجتے تھے وہ کہیں گے ہاں، ہم عزیر پیغمبر
کو بھی پوجتے تھے، وہ اللہ کے بیٹے تھے، تب اُن سے کہا جائیگا تم جھوٹے
ہو، اللہ کے تو نہ کوئی جورو ہے نہ اُسکی اولاد ہے، اچھا اب تم کیا چاہتے ہو
وہ کہیں گے پروردگار ہم پیاسے ہیں ہم کو پانی پلا اُن کو (دُور سے) چمکتی
ہوئی ریتی بتلائی جائے گی (وہ پانی معلوم ہوگی) اُن سے کہا جائیگا
وہاں جاؤ درحقیقت وہ دوزخ ہوگی، ایک کو ایک کچلتی توڑتی ہوئی وہ[1]

[1] یعنے آگ کی تیزی اور لپٹ ایسی ہوگی کہ اپنے کو آپ کھا رہی ہوگی۔ ایک شعلہ اُٹھے، دوسرا اُس کو توڑ دے گا۔ جیسے سمندر کی موجیں اُٹھتی ہیں، ایک
موج دوسری موج کو کچل دیتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

يحطم بعضها بعضا فيتساقطون في النار ثم يدعى النصارى فيقال لهم من كنتم تعبدون قالوا كنا نعبد المسيح ابن الله فيقال لهم كذبتم ما اتخذ الله من صاحبة ولا ولد فيقال لهم ماذا تبغون كذلك مثل الاول حتى اذا لم يبق الا من كان يعبد الله من بر او فاجر اتاهم رب العالمين في ادنى صورة من التي راوه فيها فيقال ماذا تنتظرون تتبع كل امة ما كانت تعبد قالوا فارقنا الناس في الدنيا على افقر ما كنا اليهم ولم نصاحبهم ونحن ننتظر ربنا الذي كنا نعبد فيقول انا ربكم فيقولون لا نشرك بالله شيئا مرتين او ثلاثا،

باب ۱۷۷ قوله فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا

المختال والختال واحد نطمس نسويها حتى تعود كاقفائهم طمس الكتاب محاه، سعيرا وقودا،

اسی میں جاکر گر پڑیں گے۔ اس کے بعد نصاریٰ بلائے جائیں گے اُن سے پوچھا جائیگا تم بتاؤ (اللہ کے سوا) کس کو پوجتے تھے، وہ کہیں گے ہم خداوند یسوع مسیح کو پوجتے تھے جو اللہ کے بیٹے تھے، اُن سے کہا جائیگا تم جھوٹے ہو، بھلا اللہ کو جورو یا اولاد کہاں سے آئی پھر اُن سے کہا جائیگا اچھا اب چاہتے کیا ہو، وہ بھی ایسا ہی کہیں گے جیسے یہودیوں نے کہا تھا اور اُنکی طرح دوزخ میں جا گریں گے۔ اب (اُس میدان میں) وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص خدا کو پوجتے تھے، ان میں اچھے بُرے سب طرح کے ہونگے (مگر سب موحد) اُس وقت پروردگار ایک صورت میں جلوہ گر ہوگا جو پہلی صورت سے جس کو وہ دیکھ چکے ہونگے ملتی جلتی ہوگی (پر وہ صورت نہ ہوگی)[۱] اور اُن لوگوں سے کہا جائیگا[۲] تم کس کے انتظار میں کھڑے ہو[۳] ہر اُمت اپنے معبود کے ساتھ ہم کو دنیا میں جب اُن گمراہ لوگوں کی احتیاج تھی اُسوقت تو ہم اُن سے جُدا رہے اُن کا ساتھ نہیں دیا[۴] ہم تو اپنے سچے خدا کی انتظار کر رہے ہیں جسکو ہم دنیا میں پوجتے رہے، اُس وقت پروردگار فرمائے گا، میں تمہارا خدا ہوں، وہ دو بار یا تین بار یوں کہیں گے، ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہیں[۵]

باب فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا۔ کی تفسیر

مختال اور ختال کا معنے ایک ہے یعنی غروری (اترانے والا) نطمس وجوھا کا معنے ہم اُن کو منہ میٹ کر گدھے کی طرح سپاٹ کر دیں گے، یہ طمس الکتاب سے نکلا ہے یعنی لکھا ہوا میٹ دیا سعیر کا معنے ایندھن

[۱] اس حدیث سے پروردگار کیلئے صورت ثابت ہوئی، اگر صورت نہ ہو تو پھر اُسکا دیدار کیونکر ہوگا۔ پچھلے اہل کلام اور معتزلہ نے اسکی تاویل کی ہے صورت سے صفت، آنے سے دیکھنا مراد رکھا ہے، اہلحدیث ایسی واہی تاویلوں سے بھاگتے ہیں ۱۲ منہ [۲] خود پروردگار فرمائے گا ۱۲ منہ [۳] تم بھی اپنے معبود کے ساتھ کیوں نہیں جاتے ۱۲ منہ [۴] اب ہم اُنکے ساتھ بھلا کیونکر جانے لگے ۱۲ منہ [۵] امام مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ مسلمان پہلے اپنے پروردگار کو نہ پہچانیں گے، کیونکہ وہ دوسری صورت میں جلوہ گر ہوگا۔ اور جب وہ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں، تو مسلمان کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، پھر پروردگار اپنی پہلی صورت میں ظاہر ہوگا جس صورت میں مسلمان اُس کو دیکھ چکے ہونگے، اُس وقت سب مسلمان سجدے میں گر پڑیں گے اور کہیں گے تو بیشک ہمارا پروردگار ہے۔ سبحان اللہ یہ وقت بھی کیا خوشی کا وقت ہوگا، جب بندہ اپنے مالک حقیقی کی پناہ میں آکر اُس کے ساتھ ہولیگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؂

besturdubooks.wordpress.com

۵۶۵/ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيٰى بَعْضُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ اَمْسِكْ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے عبیدہ بن عمرو سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے یحییٰ نے کہا اس حدیث کا ایک ٹکڑا اعمش نے عمرو بن مرہ سے بھی روایت کیا ہے[1] انہوں[2] نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائش کی کچھ قرآن سناؤ، میں نے کہا بھلا میں آپکو کیا سناؤں، آپ پر تو خود قرآن اترا ہے[3] آپنے فرمایا نہیں بات یہ ہے مجھ کو قرآن دوسرے شخص سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے ابن مسعود کہتے ہیں میں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی کہ جب اس آیت پر پہنچا، فکیف اذا جئنا من کل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا تو آپنے فرمایا بس کر آپکی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے[4]

بَابُ[۷۸] قَوْلِهٖ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

صَعِيْدًا وَجْهَ الْاَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيْتُ الَّتِيْ يَتَحَاكَمُوْنَ اِلَيْهَا فِيْ جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَّفِيْ اَسْلَمَ وَاحِدٌ وَّفِيْ كُلِّ حَيٍّ وَّاحِدٌ كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوْتُ الشَّيْطٰنُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطٰنٌ وَّالطَّاغُوْتُ الْكَاهِنُ

باب وان كنتم مرضى او على سفر او جاء احد منكم من الغائط کی تفسیر

صعید کہتے ہیں اوپر زمین کو[5] جابر نے کہا طاغوت وہ لوگ جن کے پاس کافر اپنے مقدمے لیجاتے تھے جہینہ قبیلے میں ایک طاغوت تھا اسلم قبیلے میں ایک تھا اسی طرح ہر قبیلے میں ایک ایک یہ لوگ کاہن تھے، اُن پر شیطان اُترا کرتا تھا[6] اور حضرت عمرؓ نے کہا جبت کہتے ہیں جادو کو اور طاغوت شیطان کو[7] اور عکرمہ نے کہا جبت حبشی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں، اور طاغوت کا معنی کاہن[8]

۵۶۶/ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِ قَالَتْ هَلَكَتْ

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی، انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے

---

[1] انہوں نے ابراہیم نخعی سے اخیر تک ۱۲ منہ رح [2] یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے ۱۲ منہ [3] آپکے سامنے میں کیا پڑھ سکونگا ۱۲ منہ [4] آپ اس وجہ سے رو دیئے کہ امت نے جو جو کیا ہے اُس پر گواہی دینی ہوگی۔ بعضوں نے کہا یہ رونا آپکا خوشی کا رونا تھا چونکہ آپ تمام پیغمبروں کے گواہ بنیں گے۔

[5] یہ ابو عبیدہ کی تفسیر ہے۔ قتادہ نے کہا صعید وہ زمین جس میں درخت یا گھاس نہ ہو، عمرو بن قیس نے کہا صعید مٹی، ابن زید نے کہا صعید صاف ہموار زمین ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [7] اس کو عبد بن حمید نے مسدد اور ابن رستہ نے کتاب الایمان میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [8] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا اور طبری نے قتادہ سے بھی روایت کیا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

قِلَادَةً لِاَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِيْ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ.

اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ایسا ہوا اسماء کا گلے کا ہار (جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مانگ کر لیا تھا) کہیں گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اُسکے ڈھونڈنے کیلئے بھیجا، نماز کا وقت آگیا وہاں پانی نہ تھا لوگ باوضو نہ تھے اسوقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری (وان کنتم مرضیٰ الخ)

بَابٌ ۱۷۹ قَوْلِهٖ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْاَمْرِ

باب اُولی الامر منکم کی تفسیر اولی الامر سے حکومت والے لوگ

۵۶۷ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ اِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ.

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو حجاج بن محمد نے خبر دی، انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یعلی بن مسلم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا یہ آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اخیر تک عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اُتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا تھا لہ

بَابٌ ۱۸۰ قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

باب فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم کی تفسیر۔

۵۶۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شَرِيْجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے، انہوں نے کہا زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری (ثابت بن قیس) میں حرہ کی ایک نالی پر جھگڑا ہوالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) یہ حکم دیا، زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے، پھر اپنے ہمسایہ کے باغ میں پانی جانے دے، یہ سُن کر انصاری کہنے لگا کیوں نہیں آخر زبیر رضی اللہ عنہ آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں سلہ آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا (آپ نے دوسرا) حکم دیا (جو قاعدے کا تھا) زبیر ایسا کر اپنے

لہ رستے میں انکو کسی بات پر غصہ آیا، انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا آگ سلگاؤ، جب آگ روشن ہوئی تو کہا اسمیں گھس جاؤ۔ بعضوں نے کہا انکی اطاعت کرنا چاہیے، بعضوں نے کہا شرع کے خلاف ہے اس کا ماننا ضرور نہیں۔ آخر یہ آیت اُتری فان تنازعتم فی شیٔ۔ حافظ نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کسی مسئلہ میں اختلاف اور جھگڑا پیدا ہو تب اللہ اور رسول اللہ کی طرف رجوع کرو ۱۲منہ ؎۲ حرہ مدینہ کی پتھریلی زمین ۱۲منہ ؎۳ آپ انکی رعایت کرتے ہیں ۱۲منہ

حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجُدُرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِکَ وَاسْتَوْعٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ حَقَّہٗ فِیْ صَرِیْحِ الْحُکْمِ حِیْنَ اَحْفَظَہُ الْاَنْصَارِیُّ کَانَ اَشَارَ عَلَیْہِمَا بِاَمْرٍ لَّہُمَا فِیْہِ سَعَۃٌ قَالَ الزُّبَیْرُ فَمَا اَحْسِبُ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اِلَّا نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ۔

بَابُ ۱۸۱ قَوْلِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ،

۵۶۹ / حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِیٍّ یَمْرَضُ اِلَّا خُیِّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَکَانَ فِیْ شَکْوَاہُ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْہِ اَخَذَتْہُ بُحَّۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ فَعَلِمْتُ

درختوں کو پانی پلا اور پانی کو روک رکھ جبتک پانی مینڈوں تک نہ بھر جائے، پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے[۱] آپ کو غصہ دلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرا حکم دیکر) زبیر کو اُنکا پورا حق دلا دیا۔ پہلے جو حکم آپنے دیا تھا اسمیں دونوں کی رعایت تھی۔ (انصاری کا فائدہ تھا) زبیرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیتیں: فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم اخیر تک اسی مقدمہ میں اُتری ہیں[۲]

باب فاولئك مع الذین انعم الله علیهم من النبیین الایة کی تفسیر۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے انہوں نے کہا میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے: پیغمبر بیمار ہوتا ہے اس کو (مرنے سے پہلے اختیار ملتا ہے چاہے دنیا میں اور رہے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے، موت کی بیماری میں آنحضرت صلعم کو ایک زور کا ٹھسکا لگا میں نے سُنا آپ فرما رہے تھے، مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین۔ میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار ملا،

---

[۱] زہری نے کہا جب انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے حکم کی قدر نہ کی ۱۲ منہ رح [۲] اس آیت میں اللہ پاک اپنی ذات مقدس کی قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ ان لوگوں کا ایمان کبھی پورا ہونیوالا نہیں جبتک اپنے آپس کے جھگڑوں میں تجھ کو حاکم نہ بنائیں پھر تیرے فیصلہ کو خوشی خوشی تسلیم نہ کرلیں، مومن کی یہی نشانی ہے کہ جس مسئلہ میں اُس کو صحیح حدیث مل جائے بس خوشی خوشی اُس پر عمل شروع کردے، اگر تمام جہان کے مولوی مجتہد اسکے خلاف بیان کریں تو کریں، ذرا بھی دل میں یہ خیال نہ لائے کہ ان مجتہدوں کا مذہب جو ہم چھوڑتے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے بلکہ دل میں بہت خوشی اور سرور پیدا ہو کہ حق تعالیٰ نے حدیث شریف کی پیروی کی توفیق دی، اور کیدانی قہستانی کے پھندے سے نجات دلائی ۱۲ منہ رح [۳] یہ آیت اُسوقت اُتری جب ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ کو آپ سے بیحد محبت ہے گھر میں رہوں تو چین نہیں آتا، جب آپکی صورت آن کر دیکھتا ہوں تو تسلی ہوتی ہے اب مجھ کو یہ فکر ہے کہ آخرت میں آپ اعلیٰ درجے پر ہونگے، میں خدا جانے کہاں ہونگا، آپکا جمال مبارک وہاں کیسے دیکھ سکونگا۔ ایک روایت میں یوں ہے، مجھ کو یہ فکر ہے کہ بہشت میں بھی جاؤنگا تو آپکو کیسے پاؤنگا، (اگر آپکا جمال نہ دیکھوں تو بہشت میں بھی چین نہ آئیگا) مولانا فضل الرحمن صاحب فرماتے تھے، ایک شخص سب کے ساتھ کیونکر رہ سکتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّهُ خَيْرٌ،

(اور آپ نے سفر آخرت اختیار فرمایا۔)

باب ۱۸۲ قَوْلِهٖ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلُهَا،

باب وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ اخیر آیت تک کی تفسیر۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ،

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید مکی سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے سنا، وہ کہتے تھے اس آیت میں جو مستضعفین (یعنے کمزور ناتوان) لوگوں کا ذکر ہے تو میں اور میری والدہ (مکہ میں) ایسے ہی لوگوں میں تھے[1]

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض حَصِرَتْ ضَاقَتْ، تَلْوُوْا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ قَوْمِيْ، مَوْقُوْتًا مُوَقَّتًا وَقْتَهُ عَلَيْهِمْ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ ابن عباس رض نے یہ آیت پڑھی الا المستضعفین من الرجال و النساء والولدان اور کہا میں اور میری ماں دونوں اُن لوگوں میں تھے جنکو اللہ نے معذور رکھا، اور ابن عباس رض سے منقول ہے حصرت صدورھم کا معنی اُنکے دل تنگ ہیں[2] تلوا السنتکم یعنے زبان ابر پھیر کر بات بنا کر، گواہی دو[3] ابن عباس رض کے سوا دوسرے شخص (ابو عبیدہ) نے کہا مراغم کا معنے ہجرت کا مقام عرب لوگ کہتے ہیں راغمت قومی یعنے میں نے اپنی قوم والوں کو چھوڑ دیا موقوتا کا معنے ایک ایک وقت

باب ۱۸۳ قَوْلِهٖ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ، فِئَةٌ جَمَاعَةٌ،

باب فما لکم فی المنفقین فئتین واللہ ارکسھم کی تفسیر ابن عباس رض نے کہا ارکسھم کا معنے اُن کو توڑ پھوڑ ڈالا، (چنڈی چنڈی، کر دیا) فئۃ کا معنی گروہ[4]

۵۷۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر[5] اور عبدالرحمن[6] نے اُن دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن

---

[1] اُن کی والدہ کا نام لبابہ بنت حارث تھا، جو ام المومنین میمونہ رض کی بہن تھیں، یہ دونوں دل سے مسلمان ہو گئے تھے مگر مکہ میں کافروں کے ہاتھ میں پھنسے ہوئے تھے ہجرت نہیں کر سکتے تھے ۱۲ منہ رح [2] کا فرزبردستی اُنکو اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

[3] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] ان دونوں تفسیروں کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] محمد بن جعفر ۱۲ منہ رح [6] ابن مہدی ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُحُدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيْقٌ يَقُوْلُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيْقٌ يَقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ اِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ،

ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا فما لکم فی المنفقین فئتین اُس وقت اُتری جب جنگ اُحد میں کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل کر پھر (آپ کو چھوڑ کر مدینہ) لوٹ گئے، اب مسلمان اُنکے مقدمہ میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کہتا تھا ہم تو (مدینہ جاکر) اُن کو قتل کرینگے، دوسرا کہتا تھا نہیں ہم تو قتل نہیں کریں گے پھر یہ آیت اُتری فما لکم فی المنفقین فئتین اور آنحضرت نے فرمایا، مدینہ کا نام طیبہ ہے (پاک کرنے والا) یہ پلیدی کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی (یا لوہے کی) میل کو۔

بَابُ ۸۴ قَوْلِهِ وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهِ اَفْشَوْهُ يَسْتَنْبِطُوْنَهُ يَسْتَخْرِجُوْنَهُ حَسِيْبًا كَافِيًا اِلَّا اِنَاثًا الْمَوَاتَ حَجَرًا اَوْمَدَرًا وَمَا اَشْبَهَهُ مَرِيْدًا مُتَمَرِّدًا فَلَيُبَتِّكُنَّ بَتَّكَهُ قَطَعَهُ قِيْلًا وَقَوْلًا وَاحِدٌ الطَّبْعُ خَتَمَ

باب قولہ واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ کی تفسیر

اذاعوا کا معنے مشہور کر دیتے ہیں[۱] یستنبطو کا معنے نکال لیتے ہیں[۲] حسیبا کا معنے کافی ہے الا اناثا سے بیجان چیزیں مراد ہیں مثلاً پتھر مٹی وغیرہ[۳] مریدا کا معنے شریر (نمانا) فلیبتکن، بتکہ سے نکلا ہے یعنی اُس کو کاٹ ڈالا قیل اور قول دونوں کے ایک معنے ہیں[۴] طبع کا معنی مُہر کر دی۔

بَابُ ۸۵ قَوْلِهِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ

باب ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم، کی تفسیر۔

۵۷۳ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيْهَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ فَرَحَلْتُ فِيْهَا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَسَاَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے قرآن کی اس آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا میں کوفہ کے لوگوں نے اختلاف کیا (بعضے کہتے تھے منسوخ ہے) آخر میں سفر کر کے ابن عباس رض کے پاس گیا، اُن سے پوچھا، انہوں نے کہا یہ آیت تو اخیر زمانہ میں اُتری ہے نسخ کہاں

[۱] یہ ابن منذر نے ابن عباس رض سے نقل کیا ۱۲ منہ رح [۲] یعنی اصلی حقیقت سمجھ لیتے ہیں۔ یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے ۱۲ منہ رح [۳] جن سے بُت بنائے جاتے تھے ۱۲ منہ رح [۴] اس آیت میں ومن اصدق من اللہ قیلا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

جہنم ھی اخر ما نزل و ما نسخھا شیٔ،

باب ۸۶ قولہٖ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا السلم والسلم والسلام واحد،

۵۷۴ ۔ حدثنی علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس رض ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا قال قال ابن عباس کان رجل فی غنیمۃ لہ فلحقہ المسلمون فقال السلام علیکم فقتلوہ واخذوا غنیمتہ فانزل اللہ فی ذلک الی قولہٖ عرض الحیوۃ الدنیا تلک الغنیمۃ قال قرأ ابن عباس السلام،

باب ۸۷ لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاھدون فی سبیل اللہ،

۵۷۵ ، حدثنا اسمعیل بن عبد اللہ قال حدثنی ابراھیم بن سعد عن صالح بن کیسان عن ابن شہاب قال حدثنی سھل بن سعد الساعدی انہ رأی مروان بن الحکم فی المسجد فاقبلت حتی جلست الی

سے ہوئی ۔[1]

باب ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا[2] کی تفسیر۔ سِلم اور سَلم اور سلام، سب کے ایک معنے ہیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رض سے اس آیت ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمنا کے باب میں عطاء کہتے ہیں، ابن عباس رض نے کہا ایسا ہوا ایک شخص (مرداس ابن نہیک، تھوڑی سی بکریاں لیے ہوئے مسلمانوں کو ملا، اُس نے (اپنا اسلام ظاہر کرنے کیلئے) السلام علیکم کہا، مسلمانوں نے اسکو (بہانہ خور سمجھ کر) مار ڈالا اسکی بکریاں لے لیں (اسامہ بن زید نے اُسکو قتل کیا[3]) اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا تک عرض سے مراد یہی بکریاں ہیں، ابن عباس رض نے اس آیت میں السلام پڑھا ہے[4]۔

باب لا یستوی القاعدون من المؤمنین و المجاھدون فی سبیل اللہ کی تفسیر۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے سہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے مروان بن حکم کو (جو مدینہ کا حاکم تھا) مسجد میں بیٹھے دیکھا، میں اُس کے بازو پر جا بیٹھا وہ کہنے لگا ہم کو زید بن

---

[1] اوپر گذر چکا کہ ابن عباس رض اسی آیت کے موافق کہتے تھے کہ قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں ہے اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر رض اور ابو ہریرہ رض اور کئی تابعین کا بھی قول ہے، جمہور علماء کہتے ہیں، جب شرک اور کفر سے توبہ مقبول ہے تو قتل مومن سے بھی توبہ درست ہوگی، اور سورۂ فرقان میں اسکی صراحت ہے، الا من تاب و آمن و عمل عملا صالحا ۱۲ منہ رح [2] اس لشکر کے سردار غالب بن فضالہ اللیثی تھے ۱۲ منہ رح [3] مشہور قرأت بھی یہی۔ [4] بعضوں نے السلم پڑھا ہے بکسر سین و سکون لام، بعضوں نے بفتح سین اور لام ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

besturdubooks.wordpress.com

جَنْبِهِ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَآءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رض وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَىَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِىْ فَثَقُلَتْ عَلَىَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِىْ ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ۔

ثابت نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ آیت یوں لکھوائی، لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاھدون فی سبیل اللہ۔ (عبداللہ) بن ام مکتوم آپکے پاس آئے، آپ یہی آیت لکھوا رہے تھے، انہوں نے عرض کیا (وہ آنکھوں سے معذور تھے) یارسول اللہ! اگر مجھ کو جہاد کی طاقت ہوتی (میں معذور نہ ہوتا) تو ضرور جہاد کرتا، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی، آپ کی ران میری ران پر تھی (وحی) آنے سے آپ کی ران اتنی بھاری ہو گئی، میں ڈرا کہیں میری ران (بوجھ سے) ٹوٹ جاتی ہے، پھر یہ حالت موقوف ہوئی، اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اُتارا: ۔ غیر اولی الضرر۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے، انہوں نے کہا، جب آیت اُتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو بلایا، انہوں نے یہ آیت لکھی پھر ام مکتوم کا بیٹا آیا، اس نے یہ شکوہ کیا کہ میں اندھا ہوں (جہاد نہیں کرسکتا) اسی وقت اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اُتارا غیر اولی الضرر۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوْا فُلَانًا فَجَآءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ اَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا، انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے کہا اپنے دادا ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص (یعنی زید بن ثابت) کو بلاؤ، وہ دوات تختی یا شانے کی ہڈی (جس پر لکھتے تھے) لئے ہوئے آئے، آپ نے فرمایا لکھ

ف۵۱ اس لفظ کے اُترنے سے عبداللہ بن ام مکتوم اور دوسرے لوگوں کو تسلی ہو گئی (جو معذور تھے) کہ ان کا مرتبہ مجاہدین سے گھٹ نہیں سکتا، البتہ جو قدرت رکھ کر جہاد نہ کریں وہ مجاہدین کا درجہ نہیں پا سکتے ۱۲ منہ ف۵۲ یہ راوی کی شک ہے کہ لوح کا لفظ کہا یا کتف کا، بعضے نسخوں میں بجائے اوکے واؤ ہے۔ ہمارے

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا
ضَرِيْرٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ،

۵۷۸، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا
هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ ح وَحَدَّثَنِيْ
إِسْحٰقُ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ
بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ إِلٰى بَدْرٍ،

بَابُ ۱۸۸ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ ظَالِمِيْ
أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ
فِي الْأَرْضِ قَالُوْا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً
فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا، الْآيَةَ،

۵۷۹، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ
حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰى
أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيْهِ
فَلَقِيْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ
فَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ

لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ
اس وقت ابن ام مکتوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے
تھے، اُنہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو آنکھوں کا معذور
ہوں (میرا کیا قصور جو مجھ کو مجاہدین کا درجہ نہ ملے) اُس وقت
یہ آیت یوں اُتری، لا یستوی القاعدون من المؤمنین
غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے
خبر دی، ان کو ابن جریج نے دوسری سند امام بخاری نے کہا
مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدالرزاق نے
خبر دی، کہا ہم کو ابن جریج نے، کہا مجھ کو عبدالکریم جزری نے اُن سے
مقسم نے بیان کیا جو عبداللہ بن حارث کے غلام تھے، اُن سے
ابن عباسؓ نے لا یستوی القاعدون کا یہ مطلب ہے کہ بدر کی لڑائی
جو مسلمان نہیں گئے اور جو بدر کی لڑائی میں گئے دونوں برابر نہیں ہو سکتے

باب ان الذین توفٰہم الملٰئکۃ ظالمی
انفسہم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین
فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ
فتہاجروا فیہا الآیۃ کی تفسیر۔

ہم سے عبداللہ بن یزید مقری نے بیان کیا، کہا ہم سے حیوہ
بن شریح وغیرہ نے بیان کیا[۱] کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن ابو
الاسود نے، انہوں نے کہا مدینہ والوں کو ایک فوج نکالنے کا حکم
دیا گیا[۲] اُس فوج میں میرا نام بھی لکھا گیا۔ پھر میں عکرمہ سے ملا
جو ابن عباسؓ کے غلام تھے، اور اُن سے اُس کا ذکر کیا[۳] اُنہوں نے
کہا مجھ کو منع کیا بہت منع کیا[۴] پھر کہنے لگے مجھ کو ابن عباسؓ نے خبر دی

[۱] وغیرہ سے مراد ابن لہیعہ ہے، وہ ضعیف ہے اُس کی روایت طبرانی نے معجم صغیر میں نکالی ۱۲ منہ رح [۲] یعنی عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت
میں یہ فوج اہل شام سے لڑنے کیلئے نکالی گئی تھی ۱۲ منہ رح [۳] کہ میں فوج میں شریک ہو گیا ہوں [۴] کہ اس فوج میں مت شریک ہو ۱۲ منہ

ابن عباس ان ناسا من المسلمین کانوا مع المشرکین یکثرون سواد المشرکین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی السہم فیرمی بہ فیصیب احدھم فیقتلہ او یضرب فیقتل فانزل اللہ ان الذین توفھم الملئکۃ ظالمی انفسہم الایۃ رواہ اللیث عن ابی الاسود،

کچھ مسلمان ایسا ہوا کہ مشرکوں کے ساتھ تھے، اُن کی تعداد بڑھاتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ پھر ایک تیر آتا اُن میں سے کوئی مارا جاتا، یا تلوار کی ضرب سے کوئی قتل کیا جاتا، اُس وقت یہ آیت اُتری[۱] (ان) الذین توفھم الملئکۃ ظالمی انفسھم الایۃ اخیر آیت تک[۲]۔ اس حدیث کو لیث بن سعد نے بھی ابو الاسود سے روایت کیا[۳]

باب ۱۸۹ قولہ الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلۃ ولا یھتدون سبیلا،

باب الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلۃ ولا یھتدون سبیلا کی تفسیر۔

۵۸۰ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن ابن عباس الا المستضعفین قال کانت امی ممن عذر اللہ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے، انہوں نے کہا میری ماں الا المستضعفین یعنے معذور لوگوں میں سے تھی۔

باب ۱۹۰ قولہ فعسی اللہ ان یعفو عنھم وکان اللہ عفوا غفورا،

باب فعسی اللہ ان یعفو عنھم وکان اللہ عفوا غفورا کی تفسیر۔

۵۸۱ حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رض قال

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو کسی حال میں کافروں کی فوج میں شریک ہونا درست نہیں جب مسلمانوں کے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑنا ایسا خوفناک ہو تو ظاہر ہے اُن مسلمانوں کا جو تھوڑی سی تنخواہ کیلئے کافروں کی نوکری کریں اور اُنکے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑیں یہ لوگ ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتے، اگر یہ کافروں کے ساتھ ہو کر مارے جائیں تو انکا حکم بھی بموجب آیت کریمہ کافروں کا سا ہوگا، اور اُن کا خاتمہ بُری پر سمجھا جائیگا معاذ اللہ! مسلمانوں کو ہرگز کافروں کی فوج میں شریک نہ ہونا چاہئیے، ایسی نوکری کرنے سے تو بھیک مانگنا بہتر ہے، کچھ بھی محنت مزدوری کر کر اپنا پیٹ پال سکتے ہیں۔ اپنا ایمان کھونا اور آخرت برباد کرنا وہ بھی دس بارہ روپیہ ماہوار کیلئے کسی عاقل کا کام نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] عکرمہ کا مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں جو لوگ مارے جائیں گو وہ مسلمان بھی ہوں اور انکی نیت بھی مسلمانوں سے لڑنے کی نہ ہو مگر انکا خاتمہ اس آیت کی رو سے بُرا ہوگا، اور یہ کہنا کچھ کام نہ آئیگا کہ ہم مجبور تھے۔ اُن سے کہا جائیگا کہ اللہ کی زمین کچھ تنگ تھوڑی تھی، تم کو اور کہیں ہجرت کر جانا تھا۔ [۳] اس کو اسمٰعیلی اور طبرانی نے معجم اوسط میں وصل کیا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ،

انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد سجدہ کرنے سے پہلے یوں دُعا کی، کہ یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو (کافروں کے پنجے سے) چھڑا دے، یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے یا اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دلوا دے، یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب سزا دے اُن پر حضرت یوسف کے زمانہ کے سے برابر کئی سال تک قحط بھیج[۱]

باب ۱۹۱ قَوْلِهِ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ

باب ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضی ان تضعوا اسلحتکم کی تفسیر

۵۸۲، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا،

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو حجاج بن محمد اعور نے خبر دی، انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو یعلی بن مسلم نے خبر دی، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضی عبدالرحمن بن عوف کے باب میں اتری وہ زخمی تھے

باب ۱۹۲ قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ،

باب ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن وما یتلی علیکم فی الکتب فی یتمی النساء کی تفسیر

۵۸۳، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَأَشْرَكَتْهُ فِي مَالِهِ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن اخیر آیت وترغبون ان تنکحوھن کا مطلب ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو جس کی وہ پرورش کر رہا ہو، اُس کا ولی اور وارث بھی وہ ہو اور یہ لڑکی اُس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی

[۱] معلوم ہوا کہ جو کافر مسلمانوں کو ستائیں، اُن پر قحط اور بیماری کی بددعا کرنا درست ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

حَتّٰى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ،

شرکت رکھتی ہو، اب وہ شخص اُس لڑکی سے خود نکاح کر لینا چاہے دوسرے کسی سے اُس کا نکاح کرنا اس خیال سے پسند نہ کرے کہ وہ اُسکے مال میں شریک ہو جائے گا، جیسے وہ لڑکی شریک تھی اور اسی خیال سے اُس لڑکی کو بٹھا رکھے (اس کا نکاح نہ ہونے دے)[1]

بَابُ ۱۹۳ قَوْلِهٖ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ، وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ أَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوْزًا بُغْضًا،

باب وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا کی تفسیر

ابن عباسؓ نے کہا (ان خفتم شقاق بینهما میں) شقاق سے مراد (جنگ اور) فساد ہے[2] واحضرت الانفس الشح میں شح سے مراد حرص خواہش نفسانی (بخیلی)[3] معلقه کا معنی بیچ ادھر نہ تو بیوہ نہ تو خاوند والی[4] نشوز کا معنے، بغض[5] (عداوت یا شرارت)

۴۵۸۴، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيْدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِيْ فِيْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ ذٰلِكَ،

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (ان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا کا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک عورت ہو جس سے وہ بہت میل جول نہ رکھتا ہو اس کو چھوڑ دینا چاہے، عورت کہے اچھا میں تجھ کو اپنی باری یا نان نفقہ کا حق معاف کئے دیتی ہوں (مگر مجھ کو طلاق نہ دے) یہ آیت اسی باب میں اُتری[6]

بَابُ ۱۹۴ قَوْلِهٖ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ

باب ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار کی تفسیر

---

[1] اور خود بھی واجبی مہر پر اُس سے نکاح نہ کرے بلکہ مہر کم دینا چاہئے تو ایسے نکاح سے اللہ نے منع فرمایا اور یہ حکم دیا کہ اگر تم پورے پورے مہر پر اُس سے نکاح کرنا نہ چاہو، تو دوسرے شخص سے اُس کو نکاح کرنے دو، منع نہ کرو۔ کہتے ہیں جابرؓ کی ایک چچیری بہن تھی بدصورت، جابرؓ خود اُس سے نکاح کرنا نہیں چاہتے تھے، اور مال اسباب کے خیال سے یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ کوئی دوسرا شخص اُس سے نکاح کرے، کیونکہ وہ اس کے مال کا دعویٰ کریگا۔ اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ منہ [2] یعنی میاں بیوی میں آئے دن کھٹ پٹ رہے، کسی طرح نہ بنے اُس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا قسطلانی نے کہا امام بخاری کو یہ تفسیر اس سے پہلے بیان کرنا تھی ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] اس کو بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [6] کہ جورو مرد اگر صلح کرکے کوئی بات ٹھہرالیں، تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے مثلاً جورو اپنی باری معاف کردے، یا اور کوئی بات ٹھہر جائے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضـ
اَسْفَلَ النَّارِ، نَفَقًا سَرَبًا،

۵۸۵، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ کُنَّا فِیْ حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَاءَ حُذَیْفَةُ حَتّٰی قَامَ عَلَیْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰی قَوْمٍ خَیْرٍ مِّنْکُمْ قَالَ الْاَسْوَدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَیْفَةُ رضـ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَفَرَّقَ اَصْحَابُهٗ فَرَمَانِیْ بِالْحَصَا فَاَتَیْتُهٗ فَقَالَ حُذَیْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِکِهٖ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰی قَوْمٍ کَانُوْا خَیْرًا مِّنْکُمْ ثُمَّ تَابُوْا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ،

بَابُ ۱۹۵ قَوْلِهٖ اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَ یُوْنُسَ وَهَارُوْنَ وَسُلَیْمَانَ،

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ

ابن عباسؓ نے کہا دوزخ کا نیچے طبقہ درک اسفل سے یہی مراد ہے[51] اور (سورۂ انعام میں) نفقاً سے مراد سرنگ ہے[52]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم بن نخعی نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے (شاگردوں کے) حلقے میں بیٹھے تھے، اتنے میں حذیفہ بن یمان (صحابی) آئے، انہوں نے کھڑے رہ کر ہم کو سلام کیا، پھر کہنے لگے نفاق تو (ایسی بلا ہے جو) تم سے بہتر لوگوں پر (آنحضرتؐ کے زمانے والوں پر) آچکا ہے، اسود نے یہ سن کر (تعجب سے) کہا سبحان اللہ اللہ تو فرماتا ہے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں رہیں گے[53] عبداللہ بن مسعودؓ مسکرا دیئے اور حذیفہ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گئے، پھر عبداللہ بن مسعودؓ (شاگردوں کو تعلیم دیکر) اُٹھے، اُن کے شاگرد سب چلدیئے، حذیفہ نے کنکریاں پھینک کر (اشارے سے) مجھ کو بلایا میں اُن کے پاس گیا وہ کہنے لگے مجھ کو تعجب ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ مسکرائے کیوں حالانکہ وہ میری بات خوب جانتے ہیں، بیشک نفاق اُن لوگوں پر آیا جو تم سے بہتر تھے، (اسلام سے پھر گئے) پھر انہوں نے توبہ کی، اللہ تعالیٰ نے اُن کا قصور معاف کر دیا۔

باب انا اوحینا الیک سے اخیر آیت ویونس وھارون وسلیمان تک کی تفسیر۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے سفیان ثوری سے، کہا مجھ سے اعمش نے بیان

[51] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [52] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا۔ اس تفسیر کو امام بخاری یہاں اس لئے لائے کہ منافق اور نفق کا مادہ ایک ہے ۱۲ منہ [53] اسود کو یہ تعجب ہوا کہ بھلا منافق لوگ ہم مسلمانوں سے کیونکر بہتر ہو سکتے ہیں، حذیفہ کا مطلب یہ تھا کہ وہ لوگ تم سے بہتر تھے یعنے صحابہ کے قرن میں تھے، تم تو تابعین کے قرن میں ہو، پر نفاق کی وجہ سے خراب ہو گئے، دین سے پھر گئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى،

کیا، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی کو ایسا کہنا درست نہیں میں یونس بن متی پیغمبر سے بہتر ہوں[۱]

۵۸۷، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ،

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا جو کوئی یوں کہے میں یونس بن متی سے اچھا ہوں، تو اُس نے جھوٹ کہا۔

بَابُ ۱۹۶ قَوْلِهٖ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَالْكَلٰلَةُ مَنْ لَّمْ يَرِثْهُ اَبٌ اَوِ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ،

باب یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة ان امرؤا ھلك لیس له ولد وله اخت فلھا نصف ما ترك وھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد کی تفسیر۔

کلالہ اس کو کہتے ہیں جس کا باپ اور بیٹا نہ ہو، یہ لفظ تکلله النسب سے نکلا ہے، یعنی نسب نے اُس کے دونوں کنارے خراب کر دیئے[۲]

۵۸۸، حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ وَّاٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے اخیر سورۃ جو اُتری وہ سورۂ برأت ہے، اور اخیر آیت جو اتری وہ یہ آیت ہے یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة

[۱] حضرت یونس علیہ السلام سے ایک قصور ہو گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کا قصور معاف کر دیا، پیغمبری کا درجہ بہت بڑا درجہ ہے کوئی شخص اپنے تئیں حضرت یونس سے فضیلت نہیں دے سکتا۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو یعنے پیغمبر صاحب کو یونس پیغمبر سے بہتر نہ کہو، اس صورت میں آپ کا یہ ارشاد تواضع اور کسر نفسی پر محمول ہو گا، یا اس وقت تک آپ سے یہ نہ کہا گیا ہو کہ آپ سب پیغمبروں کے سردار ہیں، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو حضرت یونس پر اسی طرح سے فضیلت نہ دو کہ حضرت یونسؑ کی حقارت نکلے، کیونکہ کسی پیغمبر کی تحقیر یا توہین کرنا کفر ہے، اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں، اور حضرت عیسٰیؑ یا حضرت موسٰی پیغمبر کی توہین پر خاموش رہتے ہیں، جیسے ایک اخبار میں دیکھا گیا کہ فرانس کے کافروں نے حضرت عیسٰی اور حضرت محمد صلعم کی معاذ اللہ نقل کرنا چاہی تو مسلمان حکومت نے حضرت محمدؐ کی نقل کئے جانے پر اعتراض کیا۔ مسلمان حکومت کو اسی طرح حضرت عیسٰےؑ کی نقل کئے جانے پر بھی اعتراض کرنا ضرور تھا۔ ہم مسلمان سب پیغمبروں کو واجب التعظیم جانتے ہیں، اور کسی پیغمبر کی ذرا سی بھی توہین یا تحقیر کو گوارا نہیں کر سکتے۔ ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبر سب گویا علاتی بھائی ہیں، ایک حدیث میں ہے جو کوئی پیغمبروں کو برا کہے وہ واجب القتل ہے ۱۲ [۲] مطلب یہ ہے کہ نہ باپ رہے نہ بیٹا ۱۲

bestudubooks.wordpress.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

حُرُمٌ وَاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمْ
الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوْءُ تَحْمِلُ
دَائِرَةٌ دَوْلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ الْاِغْرَاءُ التَّسْلِيطُ
أُجُورَهُنَّ مُهُورَهُنَّ الْمُهَيْمِنُ الْأَمِينُ
الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ
سُفْيٰنُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ
لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ
وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ
مَنْ أَحْيَاهَا يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ
حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا
سَبِيلًا وَسُنَّةً،

بَابُ ۱۹۷ قَوْلُهُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ،

۵۸۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ
الْيَهُودُ لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً
لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا
فَقَالَ عُمَرُ رض إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ

سورہ مائدہ کی تفسیر

حرم جمع ہے حرام کی (یعنی احرام باندھے ہو) فبما نقضہم میثاقہم سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے جو انکو حکم دیا تھا بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ) وہ نہیں بجالائے تبوٗا باثمی یعنی تو میرا گناہ اُٹھائے گا دائرۃ کا معنے زمانہ کی گردش[1] اور دوسرے لوگوں نے کہا اغراء کا معنی[2] مسلط کرنا ڈال دینا اجورھن یعنے انکے مہر المہیمن کا معنے امانتدار (نگہبان)، گویا اگلی (آسمانی) کتابوں کا محافظ ہے سفیان ثوری نے کہا سارے قرآن میں اس سے زیادہ کوئی آیت مجھ پر سخت نہیں ہے لستم علی شئ حتی تقیموا التوریۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم[3] مخمصۃ کا معنے بھوک من احیاھا یعنے جس نے ناحق آدمی کا خون کرنا حرام سمجھا گویا سب آدمی اسکی وجہ سے زندہ رہے شرعۃ ومنہاجا یعنے راہ اور طریقہ۔

باب الیوم اکملت لکم دینکم کی تفسیر ابن عباس رض نے کہا مخمصۃ سے مراد بھوک ہے[4]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن اسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا یہودی لوگ (کعب احبار) حضرت عمر رض سے کہنے لگے تم اپنے قرآن میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر اُترتی تو ہم تو اُس دن کو عید (خوشی) کا دن مقرر کر لیتے[5] حضرت عمر رض نے کہا

۱ سدی نے ایسا ہی کہا ۱۲ منہ ۲ فاغرینا بینہم میں ۱۲ منہ ۳ کیونکہ اس آیت میں یہ ہے کہ جب تک کوئی اللہ کی کتاب کے موافق سب حکموں پر مضبوطی سے عمل نہ کرے اُس وقت اُس کا دین و ایمان کچھ لائق اعتبار نہیں ہے ۱۲ منہ ۴ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵ حضرت عمر رض نے پوچھا کونسی آیت انہوں نے کہا الیوم اکملت لکم دینکم اخیر آیت تک ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

میں خوب جانتا ہوں، یہ آیت کب اُتری اور کہاں اُتری، اور جس وقت یہ آیت اتری اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے تھے، یہ آیت عرفہ کے دن اُتری۔ اُس وقت خدا کی قسم ہم عرفات میں تھے۔ سفیان نے کہا مجھ کو شک ہے اُس دن جمعہ تھا یا اور کوئی دن[1]

بَابُ ۱۹۸ قَوْلِهِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

تَيَمَّمُوا تَعَمَّدُوا آمِّينَ عَامِدِينَ، أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمْ وَتَمَسُّوهُنَّ وَاللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْإِفْضَاءُ النِّكَاحُ

باب فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طیبا کی تفسیر

تیمموا کا معنی قصد کرو، آمین البیت الحرام یعنے بیت اللہ کا قصد کرنیوالے امّمت اور تیمّمت دونوں معنی ایک ہی ہے اور ابن عباسؓ نے کہا قرآن میں جو لمستم (یا لامستم) کا لفظ آیا ہے اسی طرح تمسوھن اسی طرح دخلتم بھن اسی طرح افضی بعضکم الی بعض تو ان چاروں لفظوں[2] سے جماع مراد ہے[3]

۵۹۰. حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رض فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ رض

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں، انہوں نے کہا ہم ایک سفر (غزوہ بنی مصطلق ۵ یا ۶ ہجری) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، جب بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے[4] تو میرے (گلے کا) ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ آپ اور آپ کے ساتھ لوگ بھی اُس کے ڈھونڈنے کے لئے ٹھیرے رہے (کوچ نہیں کیا) وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ کچھ پانی تھا، یہ حال دیکھ کر لوگ ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے، اُن سے شکایت کی کہ تم نے دیکھا حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] قیس بن مسلم کی روایت میں بالیقین مذکور ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا تو اُس دن دوہری عید ہوئی ۱۲ منہ رح [2] یعنی لمس اور مس اور دخول اور افضا ۱۲ منہ رح [3] لمس کی تفسیر اسمٰعیل قاضی نے اور مس کی ابن منذر نے اور دخول کی ابن ابی حاتم نے اور افضا کی بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالی ۱۲ منہ رح [4] یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ
مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ
فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ
مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَ
قَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ
يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ وَلَا يَمْنَعُنِيْ
مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ
التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ
بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ
فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ
فَإِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهٗ،

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض
سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِّيْ بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ
دَاخِلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَثَنٰى رَأْسَهٗ فِيْ حِجْرِيْ

کو اور آپ کے ساتھ والوں کو ایسے مقام میں روک دیا ہے جہاں پانی نہیں نہ اُنکے ساتھ کچھ پانی ہے، ابوبکرؓ یہ شکوہ سُن کر (میرے پاس) آئے۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔ ابوبکرؓ (مجھ سے) کہنے لگے ارے تو نے (یہ کیا کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں کو ایسی جگہ اٹکا دیا جہاں پانی میسّر نہیں نہ لوگوں کے ہمراہ کچھ پانی ہے (کہ اُسی سے کچھ کام چلتا) حضرت عائشہ کہتی ہیں، ابوبکرؓ نے مجھ پر غصّہ کیا، اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ انہوں نے منہ سے نکالا[1] اور کیا کیا اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں ٹھونسے دینے لگے، میں (اُنکی مار سے) ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک سر میری ران پر تھا (اس خیال سے کہ آپ جاگ اُٹھیں گے میں ہلی تک نہیں) خیر آپ اُسوقت بیدار ہوئے جب صبح ہوگئی تھی پانی بالکل نہ تھا اُسوقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری، اسید بن حضیر انصاری (بے اختیار) کہنے لگے ابوبکرؓ کے خاندان والو یہ کچھ تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے[2] حضرت عائشہ کہتی ہیں[3] جب (مایوس ہوکر) ہم نے سواری کا اونٹ اٹھایا تو ہار اُسکے تلے سے نکلا (اللہ نے ہار بھی دلا دیا اور تیمم کی رخصت بھی دی)

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرا ایک ہار بیداء میں گر گیا، اُسوقت ہم مدینہ کو (لوٹے) آرہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہار ڈھونڈوانے کے لئے) اونٹ بٹھایا، اونٹ سے اُتر کر سر میری گود میں رکھ کر سو گئے

۱؎ دوسری روایت میں یوں ہے ابوبکرؓ نے کہا ایک ہار کیلئے تو نے اتنے آدمیوں کو اٹکا دیا، تو ہمیشہ لوگوں کو تکلیف دیتی ہے ۱۲ منہ رح ۲؎ بلکہ ایسی بہت برکتیں تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو ہو چکی ہیں ۱۲ منہ ۳؎ خدا کی قدرت دیکھو یا تو ہار ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہم بیزار ہو گئے تھے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

وَإِذَا أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً
وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ
لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَدْ أَوْجَعَنِي ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ
الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ الْآيَةَ
فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ بَارَكَ اللهُ
لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ
إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ،

بَابٌ ۱۹۹ قَوْلِهِ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ،

۵۹۲، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ
ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ
ح وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ
قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ
اللهِ إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ
بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى فَاذْهَبْ
أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا
قَاعِدُونَ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ
مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ

اتنے میں ابوبکرؓ آئے، انہوں نے زور سے ایک مُکا مجھ کو مارا، اور کہنے لگے (ارے) تو نے یہ کیا کیا، ایک ہار کیلئے سارے لوگوں کو روک دیا۔ میں مُردے کی طرح خاموش رہی (ذرا نہ ہلی) ہر چند درد بہت ہوا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا (ہلتی تو ڈر تھا کہیں آپ جاگ اٹھیں) خیر آپ اُس وقت بیدار ہوئے جب صبح کی نماز کا وقت آگیا، لوگوں نے پانی ڈھونڈا کہیں نہ ملا، اُس وقت یہ آیت اتری، یاایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصّلوٰۃ اخیر آیت تک اسید بن حضیر انصاری یہ حال دیکھ کر (بے ساختہ) کہنے لگے ابوبکر کے گھر والو تمہارے سبب سے اللہ نے لوگوں کو یہ آسانی دی تمہارا وجود لوگوں کیلئے باعث برکت ہے

باب فاذھب انت وربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون کی تفسیر۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مخارق سے انہوں نے طارق بن شہاب سے، انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انہوں نے کہا میں اُس وقت موجود تھا جب مقداد بن اسودؓ نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے حمدان بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوالنضر (ہاشم بن قاسم) نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عبدالرحمٰن اشجعی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے مخارق بن عبداللہ سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا بدر کے دن[51] مقداد بن اسودؓ (صحابی) نے کہا یارسول اللہ ہم کیا آپ کو وہ جواب دینگے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ پیغمبر کو دیا تھا کہ تم جاؤ اور تمہارا خدا دونوں جاکر لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے، نہیں آپ چلئے ہم آپ کے ساتھ جان دینے کو حاضر ہیں

۵۱ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مدینہ کے باہر لڑائی کے لئے لے جانا چاہا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

یہ سنتے ہی آپ کی فکریں دُور ہوگئیں۔ اس حدیث کو وکیع نے بھی سفیان ثوری سے، انہوں نے مخارق سے انہوں نے طارق سے روایت کیا ہے کہ مقداد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا (جیسے اوپر گذر چکا) [۱]

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ، الْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ الْكُفْرُ بِهِ،

باب انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادًا ان یقتلوا او یصلبوا

اخیر آیت او ینفوا من الارض تک یحاربون اللہ ورسولہ سے کفر کرنا مراد ہے [۲]

۴۲۹۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا وَقَالُوا قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے، کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے کہا مجھ سے سلمان ابو رجاء نے جو ابو قلابہ کے غلام تھے، انہوں نے ابو قلابہ سے وہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) کے پیچھے بیٹھے تھے اتنے میں قسامت کا ذکر لوگوں نے گفتگو کی [۳] کہنے لگے قسامت میں (قصاص لازم ہوگا) اگلے خلیفوں نے اس میں قصاص لیا ہے، عمر بن عبدالعزیز نے ابو قلابہ کی طرف دیکھا وہ انکی پیٹھ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، کہنے لگے عبداللہ بن زید تم کیا کہتے ہو، یا یوں کہا، ابو قلابہ تم کیا کہتے ہو، میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ ہماری شرع یعنے اسلام میں کسی کا خون درست نہیں مگر جو محصن ہو کر زنا کرے یا کسی کو ناحق مار ڈالے یا اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے (محاربہ کرے) [۴] یہ سُن کر عنبسہ بن سعید کہنے لگے ہم سے انس بن مالک رضؓ نے ایسی ایسی حدیث بیان کی، میں نے کہا مجھ سے تو انس رضؓ نے یہ بیان کیا کہ کچھ لوگ

[۱] اس کو امام احمد اور اسحاق نے اپنی اپنی مسندوں میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] جمہور علماء نے کہا رہزنی مراد ہے ۱۲ منہ [۳] قسامت کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [۴] دوسری روایت میں یوں ہے، میں نے کہا امیر المومنین تمہارے پاس اپنی فوج کے سردار اور عرب کے اشراف ہیں، بھلا اگر ان میں سے پچاس آدمی ایک ایسے محصن مرد پر گواہی دیں جو دمشق کے قلعہ میں ہو کہ اس نے زنا کی ہے مگر ان لوگوں نے آنکھ سے نہ دیکھا ہو تو کیا آپ اس کو سنگسار کریں گے، انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا اگر انہیں کے پچاس آدمی ایک شخص پر جو حمص میں ہو انہوں نے اس کو نہ دیکھا ہو یہ گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کٹوا ڈالیں گے، انہوں نے کہا نہیں، مطلب ابو قلابہ کا یہ تھا کہ قسامت میں قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ دیت دلائی جائیگی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوْهُ فَقَالُوْا قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هٰذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوْا فِيْهَا فَاشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوْا فِيْهَا فَشَرِبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوْا وَمَالُوْا عَلَى الرَّاعِيْ فَقَتَلُوْهُ وَاطَّرَدُوْا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هٰؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَخَوَّفُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِيْ قَالَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا أَنَسٌ رض قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هٰذَا فِيْكُمْ وَمِثْلُ هٰذَا۔

(عکل یا عرینہ) کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپ سے عرض کیا ہم کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی (ہم بیمار ہو گئے ہیں) آپ نے فرمایا اچھا ہمارے اونٹ چرنے کے لئے باہر جا رہے ہیں، تم بھی اُنکے ساتھ جاؤ، اُن کا دُودھ مُوت پیو (مزاج درست ہو جائیگا) وہ گئے اونٹوں کا دُودھ مُوت پیا، اور اچھے تندرست ہو گئے یہ کیا کر چرواہے پر پل پڑے، اُس کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے اب ان بدمعاشوں کی سزا میں کیا تامل ہو سکتا ہے، انہوں نے (چرواہے کا) خون کیا، اللہ اور اُس کے رسول سے لڑے (اسلام سے مرتد ہو گئے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرایا، عنبسہ نے یہ حدیث سُن کر (تعجب سے) سُبحان اللہ کہا میں نے کہا عنبسہ تم مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو، انہوں نے کہا (نہیں) انس رض نے مجھ سے بھی یہ حدیث نقل کی ہے (میں نے اس پر تعجب کیا تم کو حدیث خوب یاد رہی) پھر عنبسہ کہنے لگے، شام والو تم ہمیشہ اچھے رہو گے، جب تک کہ ابو قلابہ یا ابو قلابہ کے سے عالم کو اللہ تعالیٰ تم میں زندہ رکھیگا۔[ل]

باب ۲۰ قَوْلِهِ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ

باب والجروح قصاص کی تفسیر

۴۵۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مروان بن معاویہ فزاری نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میری پھوپھی ربیع نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا (اُس کا نام معلوم نہیں ہوا) لڑکی کے وارثوں نے قصاص چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد آئی آپ نے قصاص کا حکم دیدیا، انس بن نضر جو انس بن مالک کے چچا تھے (اور ربیع کے بھائی) وہ کہنے لگے خدا کی قسم یا رسول اللہ یہ تو کبھی نہیں ہوگا کہ ربیع کا دانت توڑا جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس (تو یہ کہتا ہے) کہ اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی

ل معلوم ہوا کہ علم بھی قرآن و حدیث ہے نہ اِدھر اُدھر کے زٹل قافیئے خیالی بے تکی باتیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ،

پھر (خدا کی قدرت) ایسا ہوا کہ لڑکی کے وارث قصاص کی معافی اور دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں اگر اللہ کے فضل پر بھروسا کر کے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اُنکی قسم سچی کر دے

بَابٌ ٢٠٢ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ،

باب يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ کی تفسیر۔

٥٩٥، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةَ،

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مسروق جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا کوئی کلام اُتارا ہوا چھپا لیا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تو یہ فرماتا ہے اے پیغمبر جو کچھ تجھ پر تیرے مالک کی طرف سے اترا وہ لوگوں کو پہنچا دے[ا] ارشاد

بَابٌ ٢٠٣ قَوْلِهِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ،

باب لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ کی تفسیر۔

٥٩٦، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ،

ہم سے علی بن سلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک بن سعیر نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا اس آیت لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم میں لغو قسموں سے یہ مراد ہے جیسے آدمی (تکیہ کلام کے طور پر نہ قسم کی نیت سے) لا واللہ بلیٰ واللہ کہتا ہے[۲]

٥٩٧، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا، کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو والد نے خبر دی انہوں نے

---

۱ تو آنحضرت صلعم حکم الٰہی کے برخلاف چھپا کیسے سکتے تھے جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ بے ایمان کذاب مفتری ہے بعضی روایتوں میں ہے کہ یہ آیت جناب علی بن ابی طالب کے باب میں اُتری ہے اس آیت کے اُترنے کے بعد آپ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ تھاما اور غدیر خم پر صاف صاف فرما دیا دیکھو میں اسکا دوست ہوں علی بن ابی طالب جس کا دوست ہے رضی اللہ عنہ ۱۲ ۲ امام شافعی اور اہلحدیث کا یہی قول ہے۔ امام ابوحنیفہ نے کہا ایک بات کا گمان غالب ہو اور اس پر کوئی قسم کھائے تو یہ لغو قسم ہے۔ بعضوں نے کہا لغو قسم وہ ہے جو غصے میں یا بھول کر کھائی جائے، بعضوں نے کہا کھانے پینے یا لباس وغیرہ کے ترک پر جو قسم کھائی جائے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

عَآئِشَۃَ رض اَنَّ اَبَاھَا کَانَ لَا یَحْنَثُ فِیْ یَمِیْنٍ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ کَفَّارَۃَ الْیَمِیْنِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ لَّا اَرٰی یَمِیْنًا اُرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَۃَ اللّٰہِ وَ فَعَلْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔

بَابٌ ۲۰ قَوْلِہٖ لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ

۵۹۸ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ کُنَّا نَغْزُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ مَعَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِیْ فَنَھَانَا عَنْ ذٰلِکَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِکَ اَنْ نَّتَزَوَّجَ الْمَرْاَۃَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ

بَابٌ ۲۰ قَوْلِہٖ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ

وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَزْلَامُ الْقِدَاحُ یَقْتَسِمُوْنَ بِھَا فِی الْاُمُوْرِ وَالنُّصُبُ اَنْصَابٌ یَذْبَحُوْنَ

حضرت عائشہ رضؓ سے اُن کے والد (ابوبکر صدیقؓ) کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ اتارا[1] اُسوقت ابوبکرؓ کہنے لگے مَیں تو جب کچھ قسم کھالیتا ہوں پھر اسکے خلاف کرنا اچھا سمجھتا ہوں، تو اللہ کی رخصت کو منظور کر کے وہ کام کرلیتا ہوں جس کو اچھا سمجھتا ہوں (کفارہ دیدیتا ہوں)[2]

باب لا تحرّموا طیّبٰت ما احلّ اللہ لکم کی تفسیر

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے، اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں (جن سے اپنی خواہش بجھاتے) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے تئیں خصی کیوں نہ کر ڈالیں، خس کم جہاں پاک، آپ نے منع کیا پھر (اُسی سفر میں) آپ نے ہم کو یہ اجازت دی کہ ایک کپڑا دے کر بھی ہم عورت سے نکاح کر سکتے ہیں، یعنے متعہ[3] اسکے بعد عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی:۔

یٰایھا الذین اٰمنوا لا تحرّموا طیّبٰت ما احلّ اللہ لکم

باب انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان کی تفسیر۔ ابن عباسؓ نے کہا ازلام سے فال کھولنے کے تیر مراد ہیں، کافر لوگ اُن سے اپنی قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے، اور نصب سے تھان مراد ہیں جن پر کافر لوگ

[1] ثعلبی نے تفسیر میں کہا کہ یہ آیت ابوبکرؓ کے ہی باب میں اُتری ہے، جب انہوں نے غصّے ہو کر یہ قسم کھائی تھی، کہ اب سے مسطح بن اثاثہ کے ساتھ میں کوئی سلوک نہیں کرونگا ۱۲ منہ [2] دس درم کی ضرورت نہیں جیسے حنفیہ کا خیال ہے ۱۲ منہ [3] نووی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ متعہ کی حلّت کے قائل تھے، جیسے عبداللہ بن عباسؓ اور شاید ان دونوں صاحبوں کو نسخ کی حدیثیں نہیں پہنچی ہونگی، مَیں کہتا ہوں اس حدیث سے بھی متعہ کی حلت سفر میں عین ضرورت کی حالت میں نکلتی ہے نہ بے ضرورت حالت حضر میں اور ابن مسعودؓ نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمّی جس سے صراحۃً متعہ کی حلت ثابت ہوتی ہے، جمہور کا قول یہ ہے کہ متعہ کئی بار حلال ہوا، پھر آخر بار حرام ہوا۔ اس آخری حرمت کی خبر بعضے صحابہ کو نہیں پہنچی تو حلت کے قائل رہے، اور جن لوگوں نے الاعلےٰ ازواجھم سے متعہ کی حرمت نکالی ہے اُن سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ یہ آیت مکی ہے، اور متعہ اس کے بعد باتفاق رواۃ حلال ہوا تھا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ الزَّلَمُ الْقِدْحُ لَا رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ وَالْاِسْتِقْسَامُ اَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحَ فَاِنْ نَهَتْهُ انْتَهٰى وَاِنْ اَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَاْمُرُهُ وَقَدْ اَعْلَمُوا الْقِدَاحَ اَعْلَامًا بِضُرُوبٍ يَسْتَقْسِمُوْنَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُوْمُ الْمَصْدَرُ

۵۹۹، حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَاِنَّ فِي الْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ اَشْرِبَةٍ مَا فِيْهَا شَرَابُ الْعِنَبِ۔

۶۰۰، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ فَاِنِّيْ لَقَائِمٌ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوْا اَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا اَنَسُ قَالَ فَمَا سَاَلُوْا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ۔

۶۰۱، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا

قربانیاں کیا کرتے تھے یہ دوسرے لوگوں نے کہا ازلام زلم کی جمع ہے زلم کہتے ہیں بے پر کے تیر کو استقسام سے اُن تیروں کا پھرانا مراد ہے، اگر منع کی فال نکلتی تو وہ کام نہ کرتے، اگر حکم کی فال نکلتی تو اس کام کو کرتے، ان تیروں پر مشرکوں نے قسم قسم کی نشانیاں بنا رکھی تھیں اُن سے قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے[۱] استقسام کے معنے کو متکلم کے صیغہ میں لیجاؤ تو کہیں گے قسمتُ اور قسوم مصدر ہے۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن بشر نے خبر دی، کہا ہم سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا، کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب شراب کی حرمت اُتری تو اُس وقت مدینہ میں پانچ طرح کے شراب رائج تھے، انگور کے شراب کا بالکل رواج نہ تھا[۲]

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن علیہ اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے کہا انس بن مالکؓ نے کہا ہم لوگوں کا تو شراب فضیخ کے سوا اور کچھ نہ تھا، یہی شراب جسکو تم فضیخ کہتے ہو[۳] میں کھڑا ہوں ابوطلحہ اور فلاں فلاں (ابودجانہ سہیل بن بیضا ابوعبیدہ ابی بن کعب معاذ بن جبل ابوایوب) کو پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا (نام معلوم نہیں) کہنے لگا کچھ خبر بھی ہے، انہوں نے پوچھا کیا؟ تو کہنے لگا شراب حرام ہو گیا۔ تب اُن لوگوں نے کہا انس ان کوزوں کو بہا دے اسکے بعد جب سے اُس آدمی نے یہ خبر دی کبھی نہ شراب کو پوچھا نہ اُس کو پیا[۴]

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن

[۱] کسی تیر پر لکھا تھا امرنی ربی کسی پر نہانی ربی کسی پر اور کچھ، کہتے ہیں یہ سات تیر تھے، اور ہبل بڑے بُت کے سامنے رکھے ہوئے تھے ۱۲ منہ
[۲] وہ پانچ شراب یہ تھے، شہد، کھجور، گیہوں، جو اور جوار کے شراب یہ مطلب ہے کہ جن لوگوں نے شراب کو انگور سے خاص کیا ہے ان کا قول غلط ہے، جب شراب حرام ہوا اُسوقت تو انگور کے شراب کا وجود ہی نہ تھا ۱۲ منہ رح [۳] فضیخ وہ شراب ہے، جو گدر کھجور کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسکو بھگو دیتے ہیں، جب جوش مارنے لگتا ہے تو اُسمیں نشہ آجاتا ہے، اُس کو آگ پر نہیں پکاتے ۱۲ منہ [۴] معلوم ہوا کہ حلت اور حرمت کے متعلق ایک شخص کی خبر پر اکتفا ہو سکتی ہے ۱۲ منہ رح [۵] اس کو ابن منذر نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ أُنَاسٌ غَدَاةَ أُحُدٍ الْخَمْرَ فَقُتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا،

عیینہ نے خبر دی، انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا اُحد کے دن بعضے لوگ[۵۱] کو شراب پیئے ہوئے تھے، اسی حال میں شہید ہوئے اُسوقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ،

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو عیسٰی اور عبداللہ بن ادریس نے خبر دی، انہوں نے ابوحیان (یحیٰی بن یزید) سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سُنا وہ کہتے تھے:- اما بعد لوگو! شراب حرام ہوا، شراب پانچ چیزوں سے بناکرتا ہے، انگور، اور کھجور اور شہد سے اور گیہوں اور جو اور جس شراب سے عقل میں فتور آئے وہ خمر ہے[۵۱]

بَابٌ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ،

باب لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جُناحٌ فیما طعموا اخیر آیت واللہ یحبُّ المحسنین تک کی تفسیر۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رضـ أَنَّ الْخَمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتِ الْفَضِيخُ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هٰذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ

ہم سے ابوالنعمان (محمد بن فضل) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ثابت نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جو شراب بہادیا گیا تھا وہ فضیخ تھا[۵۲] امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے ابوالنعمان سے روایت کر کے[۵۳] اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا کہ انسؓ نے کہا میں ابوطلحہ کے گھر میں لوگوں کا ساقی بنا تھا انکو شراب پلارہا تھا، پھر شراب کی حرمت اُتری تو آنحضرت صلعم نے ایک شخص (نام نامعلوم) کو حکم دیا اُس نے منادی کردی (کہ شراب حرام ہوگیا) ابوطلحہ نے (منادی کی آواز سُن کر) انسؓ سے کہا ذرا باہر تو نکل، پوچھ یہ کیا آواز ہے؟ انسؓ کہتے ہیں، میں گیا اور (لوٹ کر) ابوطلحہ

---

[۵۱] قسطلانی نے کہا حبوب اور نباتات بھی جو نشہ کریں جیسے افیون بھنگ وغیرہ وہ بھی خمر میں داخل ہیں ۱۲ منہ [۵۲] یعنی گدر کھجور کا شراب جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ رح [۵۳] امام بخاری نے اس حدیث کو راست ابوالنعمان سے اور محمد بن سلام بیکندی کے واسطہ سے دونوں طرح روایت کیا، لیکن راست جو روایت سُنی وہ مختصر تھی اور یہ مطول ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

لِيْ اذْهَبْ فَاهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا۔

سے کہا یہ منادی کی آواز ہے وہ منادی کر رہا ہے کہ شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اچھا تو پھر جا یہ سب اب بہا دے میں نے بہا دیا وہ مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا۔ انس رض کہتے ہیں ان دنوں شراب کیا تھا یہی فضیخ، اب بعض لوگ کہنے لگے اُن لوگوں کا کیا حال ہو گا جنکے پیٹ میں شراب تھا، اور وہ اسی حال میں شہید ہو گئے، اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت آخر تک

بَابُ قَوْلِهٖ لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

باب لا تسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم کی تفسیر۔

۴۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُوْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِيْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے منذر بن ولید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے موسیٰ بن انس سے انہوں نے (اپنے والد) انس رض بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ سُنایا، ویسا (عمدہ) خطبہ میں نے کبھی نہیں سُنا، آپ نے فرمایا اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہوں جو مجھ کو معلوم ہیں، تو تم بہت کم ہنسو اور اکثر روتے رہو۔ انس رض نے کہا یہ سُن کر آپ کے اصحاب نے منہ ڈھانپ لیا، چیں چیں رونے کی آواز نکلنے لگی، اتنے میں ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ) نے پوچھا، یا رسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا[1] پھر یہ آیت اُتری لا تسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم اس حدیث کو نضر بن شمیل اور روح بن عبادہ نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے[2]

۴۰۶۰۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً

ہم سے فضل بن سہل بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النضر نے کہا ہم سے ابو خیثمہ نے کہا ہم سے ابو الجویریہ نے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا کچھ لوگ (خواہ مخواہ) ٹھٹھے کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیا کرتے

[1] ہوا یہ تھا کہ لوگوں کو اس شخص کے باب میں شبہ تھا، کوئی کہتا تھا یہ حذافہ کا بیٹا نہیں ہے کوئی کہتا تھا ہے، اس لئے اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ۱۲ منہ رح [2] نضر کی روایت کو امام مسلم نے اور روح کی روایت کو خود امام بخاری رح نے اعتصام میں نکالا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا،

کوئی پوچھتا میرا باپ کون تھا؟ کوئی کہتا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے، بتلایئے وہ کہاں ہے؟ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری، یاایھا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اخیر تک پوری آیت پڑھی

بَابٌ ۲۸ قَوْلِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ وَإِذْ هٰهُنَا صِلَةٌ الْمَائِدَةُ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَّتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنَى مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَادَنِي يَمِيدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ،

باب ماجعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولاحام کی تفسیر۔ واذ قال اللہ یعیسے بن مریم میں قال (جو ماضی کا صیغہ ہے) یقول (مستقبل) کے معنوں میں ہے اور اذ زائد ہے مائدۃ[۵۱] اصل میں مفعول کے معنوں میں ہے (گو صیغہ فاعل کا ہے) جیسے (راضیۃ) عیشۃ راضیۃ میں مرضیۃ کے معنوں میں ہے اور تطلیقۃ بائنۃ میں تو مائدۃ کا معنے (ممیدۃ) یعنے خیر اور بھلائی جو کسی کو دی گئی اُسی سے مادنی یمیدنی[۵۲] ابن عباسؓ نے کہا متوفیك کا معنے میں تجھ کو ماروں گا[۵۳]

۶۰۶، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا بحیرہ وہ دُودھیل جانور ہے جس کا دُودھ بتوں کے نام پر روک لیا جائے یعنے کوئی اُس کا دُودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور جس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اُس پر کوئی بوجھ نہ لادتا نہ سواری کرتا یعنی سانڈ سعیدؒ نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے، سانڈ کی رسم اُسی نے سب سے پہلے نکالی تھی، سعیدؒ نے کہا وصیلہ وہ بن بیاہی اونٹنی ہے جو پہلے پہل اونٹنی جنے، پھر دوسری بار بھی

---

[۵۱] بائنہ کی تفصیل صحیح نہیں ہے کیونکہ بائنہ تو اپنے اصلی معنوں میں ہے یعنی اسم فاعل کے تطلیقہ بائنہ سے جُدا کرنے والا اطلاق مراد ہے ۱۲ منہ [۵۲] یعنی اجوف یائی ہے جیسے باع یبیع ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [۵۳] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، یہ لفظ اگرچہ سورۃ آل عمران میں ہے، مگر ان سورۃ میں توفیتنی آیا ہے دونوں کا مادہ ایک ہے، اس لیے اُس کی تفسیر یہاں بیان کر دی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ
وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا
ذَكَرٌ وَالْحَامِ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ
الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ
لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ
عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ
سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو
هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۶۰۷ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ
عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا
بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ
مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ،

بَابُ ۲۰۹ قَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ،

۶۰۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

اونٹنی جنے برابر اونٹنی ہی جنے ایسی اونٹنی کو وہ اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، جب وہ برابر دو مادہ جنتی نر نہ جنتی۔ اور حام وہ نر اونٹ ہے جو مادہ پر شمار سے کئی جستیں کرتا (اسکے نطفے سے دس بچے پیدا ہو جاتے) جب وہ اتنی جستیں کر چکتا تو بتوں کے نام پر اس کو رخصت کر دیتے اور بوجھ لادنے سے معاف کر دیتے، اب اس پر بوجھ نہ لادتے (نہ سواری کرتے) اس کا نام حام رکھتے [1] اور ابو الیمان (حکم بن نافع) نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے یہی حدیث سنی جو اوپر گذری سعید نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (وہی عمرو بن عامر خزاعی کا قصہ) جو اوپر گذرا، اور یزید بن عبداللہ بن ہاد نے بھی اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا، انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [2]

مجھ سے محمد بن ابی یعقوب ابو عبداللہ کرمانی نے بیان کیا کہا ہم سے حسان بن ابراہیم نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہ رضی نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دوزخ کو دیکھا وہ اپنے آپ کو کچل رہی تھی (اس قدر تیزی تھی) اور میں نے عمرو بن عامر کو (وہاں) اپنی آنتیں کھینچتے دیکھا اسی نے پہلے پہل سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی۔

باب وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئ شہید۔ کی تفسیر۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو مغیرہ بن نعمان نے خبر دی، کہا میں نے سعید بن جبیر سے

[1] حام کا معنی بچانیوالا یعنی اُس نے دس بچے جنا کر اپنی پیٹھ کو بچا لیا، اب کوئی اُس پر بوجھ نہیں لاد سکتا ۱۲ منہ [2] اسکو ابن مردویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بن جبیر عن ابن عباس قال خطب رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ایها الناس
انکم محشورون الی الله حفاة عراة غرلا
ثم قال کما بدأنا اول خلق نعیده وعدا
علینا انا کنا فاعلین الی آخر الآیة ثم
قال الا وان اول الخلائق یکسی یوم
القیمة ابراهیم الا وانه یجاء برجال من
امتی فیؤخذ بهم ذات الشمال فاقول
یا رب اصیحابی فیقال انک لا تدری ما
احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد
الصالح وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم
فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم
فیقال ان هؤلاء لم یزالوا مرتدین علی
اعقابهم منذ فارقتهم

باب ۲۱ قوله ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم

۶۰۹ حدثنا محمد بن کثیر حدثنا سفیان
حدثنا المغیرة بن النعمان قال حدثنی سعید
بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال انکم محشورون وان ناسا
یؤخذ بهم ذات الشمال فاقول کما قال
العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا ما
دمت فیهم الی قوله العزیز الحکیم

سُنا، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا فرمایا لوگو! تم اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے، پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین ؕ پھر فرمایا سُن لو! قیامت کے دن ساری خلقت میں پہلے ابراہیم پیغمبرؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری اُمت کے کچھ لوگ حاضر کئے جائیں گے، اُنکو بائیں (دوزخ کی) طرف لے چلیں گے، مَیں عرض کرونگا پروردگار! یہ تو میرے ساتھ والے ہیں، جواب ملیگا تم نہیں جانتے تمہارے بعد جو انہوں نے نئی نئی باتیں (بدعتیں) نکالیں، اُسوقت میں وہی کہونگا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا، میں جبتک اُن لوگوں میں رہا اُن کا حال دیکھتا رہا جب تو نے مجھ کو (دنیا سے) اُٹھا لیا اُس کے بعد تجھی کو انکی خبر ہے، جواب ملے گا جب سے تم اُن سے جدا ہوئے اُسی وقت سے برابر یہ لوگ ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر گئے ہیں[1]

باب ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ؕ کی تفسیر

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگوں کو بائیں جانب دوزخ کی طرف لے جائیں گے[2] میں اُسوقت وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم اخیر آیت العزیز الحکیم تک۔

[1] قسطلانی نے کہا وہ اکھڑ گنوار لوگ ہیں جو دنیا کی رغبت سے مسلمان ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے ۱۲ منہ [2] جن کو میں دنیا میں مسلمان سمجھتا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

سُورَۃُ الْاَنْعَامِ

سورۂ انعام کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَعْرُوْشَاتٍ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ، حَمُوْلَةً مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا ، وَلَلَبَسْنَا لَشَبَّهْنَا ، يَنْأَوْنَ يَتَبَاعَدُوْنَ ، تُبْسَلُ تُفْضَحُ ، اُبْسِلُوْا اُفْضِحُوْا بَاسِطُوْا اَيْدِيْهِمْ الْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَكْثَرْتُمْ اَضْلَلْتُمْ كَثِيْرًا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ ، جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيْبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَالْاَوْثَانِ نَصِيْبًا ، اَكِنَّةً وَاحِدُهَا كِنَانٌ ، اَمَّا اشْتَمَلَتْ يَعْنِيْ هَلْ تَشْتَمِلُ اِلَّا عَلٰى ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَلِمَ تُحَرِّمُوْنَ بَعْضًا وَتُحِلُّوْنَ بَعْضًا مَسْفُوْحًا مُهْرَاقًا ، صَدَفَ اَعْرَضَ اُبْلِسُوْا اُوْيِسُوْا وَاُبْسِلُوْا اُسْلِمُوْا سَرْمَدًا دَائِمًا ، اسْتَهْوَتْهُ اَضَلَّتْهُ تَمْتَرُوْنَ تَشُكُّوْنَ وَقْرٌ صَمَمٌ وَاَمَّا الْوِقْرُ فَاِنَّهُ الْحِمْلُ اَسَاطِيْرُ وَاحِدُهَا اُسْطُوْرَةٌ وَاِسْطَارَةٌ وَهِيَ التُّرَّهَاتُ ، اَلْبَاْسَاءُ مِنَ الْبَاْسِ وَيَكُوْنُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مُعَايَنَةً ، الصُّوَرُ جَمَاعَةُ صُوْرَةٍ كَقَوْلِهِ سُوْرَةٌ وَسُوَرٌ

ابن عباسؓ نے کہا[۵۱] ثم لم تکن فتنتهم کا معنی پھر اُن کا اور کوئی عذر نہ ہوگا معروشات کا معنی ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے جیسے انگور وغیرہ (جنکی بیل ہوتی ہے) حمولة کا معنی لادو یعنے بوجھ لادنے کے جانور وللبسنا کا معنی ہم شبہ ڈال دینگے ینأون کا معنی دُور ہو جاتے ہیں تُبسَل کا معنی رسوا کیا جائے ابسلوا رسوا کئے گئے باسطوا ایدیہم میں بسط کے معنی مارنا استکثرتم یعنی تم نے بہتوں کو گمراہ کیا وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبًا یعنے انہوں نے اپنے پھلوں میووں اور مالوں میں اللہ کا ایک حصہ اور شیطان اور بتوں کا حصہ ٹھیرایا اکنة کنان کی جمع ہے یعنی پردہ اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین یعنے کیا مادوں کے پیٹ میں نر مادہ نہیں ہوتے، پھر تم ایک کو حرام ایک کو حلال کیوں بناتے ہو؟ اودمًا مسفوحًا یعنے بہایا گیا خون وصدف کا معنی منہ پھیرا اُبلِسُوا کا معنی نا اُمید ہوئے (فاذا ھم مبلسون میں) اور اُبلسوا بما کسبوا میں یہ معنی ہے کہ ہلاکت کیلئے سپرد کئے گئے سرمدًا کا معنی ہمیشہ[۵۲] استہوتہ کا معنی گمراہ کیا، تمترون کا معنے شک کرتے ہو وقرًا کا معنے بوجھ (جس سے کان بہرا ہو) اور وِقر بکسر واؤ کا معنی بوجھ جو جانور پر لادا جائے اساطیر، اسطورہ اور اسطارہ کی جمع ہے یعنی واہیات اور لغو باتیں الباساء بأس سے نکلا ہے یعنی سختی یا بوس سے یعنے تکلیف اور محتاجی جھرۃ کھلم کھلا صُوَر، یوم ینفخ فی الصور میں صورت کی جمع ہے جیسے سورۃ سورت کی جمع[۵۳]

۵۱ ان تفسیروں کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵۲ یہ لفظ سورہ قصص میں ہے، یہاں اس کو جعل اللیل سکنا کی مناسبت سے بیان کر دیا ۱۲ منہ رح ۵۳ مشہور قرأت صُور ہے، ابن کثیر نے کہا صحیح یہی ہے، کہ صور سے حضرت اسرافیل کا بگل مراد ہے، جیسے حدیثوں میں وارد ہے، صُوَر کی قرأت پر ترجمہ یوں ہوگا، جس دن مُردوں میں جان پھونکی جائے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

besturdubooks.wordpress.com

مَلَكُوتٌ مُلْكٌ مَثَلُ رَهَبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ وَيَقُولُ تُرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تُرْحَمَ جَنَّ اَظْلَمَ يُقَالُ عَلَى اللّٰهِ حُسْبَانُهُ اَيْ حِسَابُهُ وَيُقَالُ حُسْبَانًا مَرَامِيَ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَمُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ اَلْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ،

ملکوت سے ملک یعنی سلطنت مراد ہے، جیسے رہبوت اور رحموت مثل ہے رہبوت (یعنے ڈر) رحموت (مہربانی) سے بہتر ہے، اور کہتے ہیں تیرا ڈرایا جانا تجھ پر مہربانی کرنے سے بہتر ہے جن علیہ اللیل رات کی اندھیری اُس پر چھا گئی، حسبان کا معنے حساب کہتے ہیں اللہ پر اُس کا حسبان یعنے حساب ہے اور بعضوں نے کہا، حسبان سے مراد تیر اور شیطان پر پھینکنے کے حربے مستقر باپ کی پشت مستودع ماں کا پیٹ، قنو (خوشہ) گچھا اُس کا تثنیہ قنوان اور جمع بھی قنوان جیسے صنو اور صنوان (یعنے جڑ ملے ہوئے درخت)

بَابٌ ۲۱۱ قَوْلِهٖ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ

باب وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو کی تفسیر۔

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جو اللہ ہی جانتا ہے، قیامت کب آئے گی، پانی بھی وہی برساتا ہے[۵۱] ماں کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ، وہی جانتا ہے کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہوگا، اور کسی کو معلوم نہیں وہ کس ملک میں مرے گا، اللہ ہی کو ان باتوں کا علم اور اسی کو خبر ہے۔

بَابٌ ۲۱۲ قَوْلِهٖ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمُ الْاٰيَةَ يَلْبِسَكُمْ يُخْلِطَكُمْ مِنَ الْاِلْتِبَاسِ يَلْبِسُوا يُخْلِطُوا شِيَعًا فِرَقًا

باب قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم الایۃ

یلبسکم کا معنے ملا دے خلط کر دے یہ التباس سے نکلا ہے شیعًا گروہ گروہ فرقے فرقے[۵۲]

[۵۰] ۱۲، کے بعد متن قسطلانی میں اتنی عبارت زائد ہے تعالی علا وان تعدل تقسط لا یقبل منہا ذلک الیوم یعنے تعالیٰ کا معنے بلند ہوا، اور تعدل کا معنے انصاف کرے یعنی اس دن کیسا بھی عدل و انصاف کرے اُس کے کچھ کام نہیں آئیگا ۱۲ منہ رح [۵۲] کسی کو معلوم نہیں برسات کب ہوگی، کہاں کہاں ہوگی کتنی ہوگی ۱۲ منہ رح [۵۳] یعنی تم کو پھوڑ کر الگ الگ فرقے کر دے، اور ایک کو دوسرے سے بھڑا دے، آپس ہی میں مؤمن ہونے لگے، ایک مدت سے مسلمانوں پر یہی عذاب ہو رہا ہے ۱۲ منہ رح [۵۴] جو فی الحال ہے وہ قرآن میں ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؟

besturdubooks.wordpress.com

۶۱۱ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ قَالَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَهْوَنُ اَوْ اَيْسَرُ،

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں، پھر یہ اُترا او من تحت ارجلکم آپ نے فرمایا، یا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں، پھر یہ اُترا او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس بعض تو اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہلے عذابوں سے ہلکا یا آسان ہے۔

بَابٌ ۲۱۳ قَوْلِهٖ وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ،

باب ولم یلبسوا ایمانھم بظلم کی تفسیر۔

۶۱۲ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سلیمان بن اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری ولم یلبسوا ایمانھم بظلم تو آنحضرتؐ کے اصحاب نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی) ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (گناہ) نہ کیا ہو؟ اُس وقت یہ آیت اُتری، ان الشرک لظلم عظیم (معلوم ہوا ظلم سے شرک مراد ہے)

بَابٌ ۲۱۴ قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَّكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ،

باب ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین کی تفسیر۔

۶۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے کہا تمہارے پیغمبرؐ کے چچازاد بھائی ابن عباسؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیئے، کہ میں یونس بن متی پیغمبر سے

۱۔ کیونکہ پہلے عذاب تو عام عذاب تھے جس سے کوئی نہ بچتا، اس میں تو کچھ بچ رہتے ہیں کچھ مارے جاتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سے رجم یعنی آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب خسف یعنی زمین میں دھنسنے کا عذاب موقوف رکھا۔ یہ عذاب یعنی آپس کی پھوٹ اور نا اتفاقی کا باقی رکھا۔ بعضوں نے کہا، موقوف رکھنے سے یہ مراد ہے، کہ صحابہؓ کے زمانہ میں یہ عذاب موقوف رہا آیندہ اس امت میں خسف اور قذف اور مسخ ہوگا، جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى،

٤٦١٤، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى،

بَابٌ ٢١٥ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ،

٤٦١٥، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي ص سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا إِلَى قَوْلِهِ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ،

بَابٌ ٢١٦ قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا

الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض كُلَّ ذِي ظُفُرٍ الْبَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ

بہتر ہوں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاسؒ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو سعد بن ابراہیم نے خبر دی کہا میں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے سُنا، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہئے کہ میں یونس بن متی سے پیغمبر سے بہتر ہوں [۵۱]

باب اُولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ کی تفسیر۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، اُن کو ابن جریج نے کہا مجھ کو سلیمان احول نے، اُن کو مجاہد نے انہوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا، کیا سُورۂ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے، پھر یہ آیت پڑھی ووھبنا لہ اسحاق اخیر فبھدٰھم اقتدہ تک، پھر کہا کہ داؤد بھی انہی پیغمبروں میں ہیں [۵۲] یزید بن ہارون اور محمد بن علید اور سہل بن یوسف نے عوام بن حوشب سے انہوں نے مجاہد سے یوں روایت کیا ہے میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا انہوں نے کہا تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا [۵۳]

باب وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر ومن البقر والغنم حرمنا علیہم شحومھما، اخیر آیت تک کی تفسیر۔

ابن عباسؓ نے کہا ذی ظفر سے اونٹ، شتر مرغ مراد ہے [۵۴] حوایا سے مراد مینگنی کی آنتیں اور لوگوں نے کہا ھادوا کا

---

[۵۱] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۲] جن کی پیروی کرنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ۱۲ منہ رح [۵۳] یعنی جب تک اس حکم کا کوئی ناسخ نہ اُترے تو آپؐ کو اگلے پیغمبروں کی شریعت پر چلنے کا حکم تھا، ابن حاجب نے اسی کو اختیار کیا ہے، بعض نے کہا آپؐ پر یہ امر لازم نہ تھا، جب تک خاص اُس باب میں کوئی حکم نہ اُترے، یزید بن ہارون کی روایت کو اسمٰعیلی نے اور محمد بن علید کی روایت کو امام بخاری اور سہل بن یوسف کی روایت کو بھی امام بخاری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۵۴] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ۞

besturdubooks.wordpress.com

هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ،

معنی یہودی ہو گئے، اور (سورۂ اعراف میں) جو ھدنا الیک آیا ہے اس کا معنی ہم نے توبہ کی، ھائد کہتے ہیں توبہ کرنے والے کو۔

۶۱۶ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُوْدَ لَمَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْهَا وَقَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عمرو بن خالد تیمی نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ نے فرمایا اللہ یہودیوں کا ستیاناس کرے جب اللہ نے اُن پر چربی حرام کی تو انہوں نے کیا کیا، چربی گلا کر اُس کو بیچا، اُسکے دام کھرے کئے اور کھائے، اور ابو عاصم نبیل نے اس حدیث کو یوں روایت کیا، کہا ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے کہا عطاء بن ابی رباح نے مجھ کو یہ لکھا میں نے جابرؓ سے سُنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث[۱]

باب ۲۱ قَوْلِهِ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ،

باب ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن کی تفسیر۔

۶۱۷ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرتمند نہیں ہے[۲] اسی لیے اُس نے چھپی اور کھلی بے شرمی کی باتوں) کو حرام کیا ہے، اور اللہ سے بڑھ کر کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں ہے یہاں تک کہ اُس نے اپنی آپ خود تعریف کی۔ عمرو بن مرہ نے کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ

---

[۱] اس کو امام احمد نے وصل کیا، ابو عاصم امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ رح [۲] قسطلانی نے غیرت کی صفت کی تاویل کی اور کہا غیرت کے معنی پروردگار کے حق میں بُری باتوں کو حرام کرنا اور مومنوں کو اُن سے روکنا ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اہلحدیث نے اور صفات الٰہی جیسے غضب ضحک تعجب فرح کی طرح غیرت کی بھی تاویل نہیں کی ہے اور اُس کو اپنے ظاہری معنوں پر رکھا ہے جو پروردگار کی شان کے لائق ہے، اور یہی طریق ہے سلف کا جیسے اُوپر کئی بار گذر چکا ہے، دوسری روایت میں یوں ہے لاشخص اغیر من اللہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

درفعه قال نعم وكيل حفيظ، محيط به، قبلا جمع قبيل والمعنى انه ضروب للعذاب كل ضرب منها قبيل زخرف القول كل شيء حسنته ووشيته وهو باطل فهو زخرف وحرث حجر حرام وكل ممنوع فهو حجر محجور والحجر كل بناء بنيته ويقال للانثى من الخيل حجر ويقال للعقل حجر وحجى واما الحجر فموضع ثمود وما حجرت عليه من الارض فهو حجر ومنه سمي حطيم البيت حجرا كانه مشتق من محطوم مثل قتيل من مقتول واما حجر اليمامة فهو منزل۔

سے خود سُنی، انہوں نے کہا ہاں، مَیں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آنحضرت صلعم کا قول بیان کیا انہوں نے کہا ہاں وکیل کا معنے نگہبان گھیر لینے والا قبلا قبیل کی جمع ہے یعنی عذاب کی قسمیں قبیل ایک ایک قسم زخرف لغو اور بیکار چیز (یا بات) جسکو ظاہر میں آراستہ پیراستہ کریں (زخرف القول چکنی چپڑی باتیں) حرث حجر یعنی روکی گئی کھیتی حجر کہتے ہیں حرام اور ممنوع کو اسی سے ہے حجر محجور اور حجر عمارت کو بھی کہتے ہیں، اور مادیاں گھوڑی کو بھی اور عقل کو بھی حجر اور حجے کہتے ہیں اور اصحاب الحجر میں حجر سے مراد ثمود کی بستی ہے، اور جس زمین کو تو روک دے اس میں کوئی آنے یا چرانے نہ پائے اُس کو حجر کہیں گے، اسی سے خانہ کعبہ کے حطیم کو حجر کہتے ہیں، حطیم محطوم کے معنوں میں ہے جیسے قتیل مقتول کے معنے میں، اب رہا یمامہ کا حجر تو وہ ایک مقام کا نام ہے۔

باب ۲۱۸ قوله هلم شهداءكم لغة اهل الحجاز هلم للواحد والاثنين والجميع۔

باب هلم شهداءكم کی تفسیر۔ ھلم حجاز والوں کا محاورہ ہے، واحد، تثنیہ اور جمع سب میں ھلم بولتے ہیں۔

۶۱۸ حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا عمارة حدثنا ابو زرعة حدثنا ابو هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها فاذا راها الناس امن من عليها فذاك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابوزرعہ نے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک سورج پچھم کی طرف سے نہ نکلے اُسوقت تک قیامت نہ ہو گی جب لوگ یہ نشانی (اللہ کی قدرت کی) دیکھیں گے، تو سارے زمین والے ایمان لے آئیں گے، مگر اُسوقت کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا، جیسے فرمایا لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن آمنت من قبل۔

۶۱۹ حدثني اسحق اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابي هريرة رضـ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

مجھ سے اسحاق (ابن نصر یا ابن منصور) نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی، کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

besturdubooks.wordpress.com

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوا اَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَاَ الْاٰيَةَ

نے فرمایا جب تک سورج پچھم سے نہ نکلے قیامت ہونیوالی نہیں، جب سورج پچھم سے نکلے گا، لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے مگر یہ وہ وقت ہوگا جب ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دیگا پھر آپنے یہ آیت پڑھی: لاینفع نفسًا ایمانھا اخیر تک۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

سورۂ اعراف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ الْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ اَمْوَالُهُمْ اَلْفَتَّاحُ الْقَاضِيْ اِفْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا اِنْبَجَسَتْ اِنْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ اٰسٰى اَحْزَنُ تَاْسَ تَحْزَنْ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ يَقُوْلُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ اَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهٗ اِلٰى بَعْضٍ سَوْاٰتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجِهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ هُوَ هٰهُنَا اِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ، قَبِيْلُهٗ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ ادَّارَكُوْا اجْتَمَعُوْا وَمَشَاقُّ الْاِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهَا يُسَمّٰى سُمُوْمًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ

ابن عباس رضؓ نے کہا یوادی سوأتکم وریشا میں ریشا سے مال اسباب مراد ہیں[۱] لا یحب المعتدین میں معتدین سے دعا میں حد سے بڑھ جانے والے مراد ہیں[۲] عفوا کا معنی بہت ہوگئے اُنکے مال زیادہ ہوگئے، فتاح کہتے ہیں فیصلہ کرنے والے کو افتح بیننا ہمارا فیصلہ کر نتقنا اٹھایا انبجست پھوٹ نکلے متبر تباہی نقصان اٰسی غم کھاؤں فلا تاس غم نہ کھا، اوروں نے کہا ما منعك ان لا تسجد (میں لا زائد ہے) یعنے تجھے سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا یخصفان من ورق الجنة انہوں نے بہشت کے پتوں کا دونا بنا لیا، یعنے بہشت کے پتے اپنے اوپر جوڑ لیے (تاکہ ستر نظر نہ آئے) سوأتھما سے شرمگاہ مراد ہے متاع الی حین میں حین سے مراد قیامت ہے، عرب کے محاورے میں حین ایک ساعت سے لیکر بے انتہا مدت کو کہہ سکتے ہیں، ریاش اور ریش کے معنے ایک ہیں یعنی ظاہری لباس قبیلہ اُسکی ذات والے شیطان، جن میں سے وہ خود بھی ہے ادارکوا اکٹھا ہوجائیں گے، آدمی اور جانور سب کے سُوراخ (یا مساموں) کو سموم کہتے ہیں اس کا مفرد سم

[۱] اس کو ابن جریر نے وصل کیا، جمہور کی قرأت وریشا ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی جو محال یا بے ضرورت باتوں کی دعا کریں، ابن ماجہ نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کی انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الٰہی مجھ کو بہشت میں ایک سفید محل داہنے طرف دے، تو کہنے لگے بیٹا اللہ سے بہشت کا سوال کر، دوزخ سے پناہ مانگ (بس یہی کافی ہے) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو دعا اور طہارت میں حد سے زیادہ بڑھ جائیں گے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ؂

besturdubooks.wordpress.com

وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيلُهُ
غَوَاشٍ مَا غُشُّوا بِهِ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا
قَلِيلًا يَغْنَوا يَعِيشُوا حَقِيقٌ حَقٌّ اسْتَرْهَبُوهُمْ
مِنَ الرَّهْبَةِ تَلَقَّفُ تَلْقَمُ طَائِرُهُمْ حَظُّهُمْ
طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ
الطُّوفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ
الْحَلَمِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ سُقِطَ كُلُّ
مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ الْأَسْبَاطُ
قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ
يَتَعَدَّوْنَ لَهُ يُجَاوِزُونَ تَعْدُ تُجَاوِزْ شُرَّعًا
شَوَارِعَ بَئِيسٍ شَدِيدٍ أَخْلَدَ قَعَدَ
وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَأْتِيهِمْ مِنْ
مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ
حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ جِنَّةٍ مِنْ جُنُونٍ
فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ
يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُلِمٌّ بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ
طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمُدُّونَهُمْ يُزَيِّنُونَ وَ
خِيفَةً خَوْفًا وَخُفْيَةً مِنَ الْإِخْفَاءِ وَالْآصَالُ
وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الْعَصْرِ
كَقَوْلِهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

بَابُ ۲۱۹ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

۶۲۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

ہے یعنی آنکھ کے سوراخ نتھنے منہ کان پاخانہ کا مقام پیشاب کا مقام غواش غلاف جس سے ڈھانپے جائیں گے نشرا متفرق نکدا تھوڑا یغنوا جیے یا بسے حقیق حق واجب استرھبوھم رہبت سے نکلا ہے یعنی ڈرایا تلقف لقمہ کرنے لگا (نگلنے لگا) طائرھم انکا نصیبہ حصہ طوفان سیلاب بہیا کا بھی موت کی کثرت کو بھی طوفان کہتے ہیں قمل چچڑیاں چھوٹی جوؤں کی طرح عروش اور عریش عمارت سقط جب شرمندہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سقط فی یدہ اسباط بنی اسرائیل کے خاندان قبیلے یعدون فی السبت ہفتہ کے دن حد سے بڑھ جاتے تھے اسی سے ہے تعد یعنی حد سے بڑھ جائے شرعا پانی کے اوپر تیرتے ہوئے بئیس سخت اخلد بیٹھ رہا پیچھے ہٹ گیا سنستدرجھم یعنی جہاں سے انکو ڈر نہ ہوگا ادھر سے ہم آئیں گے جیسے اس آیت میں ہے فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا یعنی اللہ کا عذاب ادھر سے آن پہنچا جدھر سے گمان نہ تھا من جنۃ یعنی جنون دیوانگی فمرت بہ برابر پیٹ رہا اس نے پیٹ کی مدت پوری کی ینزغنک گدگدائے پھسلائے طیف اور طائف[۱] شیطان کی طرف سے جو اترے (یعنی وسوسہ آئے) دونوں کا معنی ایک ہے یمدونھم انکو اچھا کر دکھلاتے ہیں خیفۃ کا معنی خوف ڈر خفیۃ اخفاء سے ہے یعنی چپکے چپکے آصال اصیل کی جمع ہے، وہ وقت جو عصر سے مغرب تک ہوتا ہے جیسے اس آیت میں، بکرۃ واصیلا۔

باب انما حرم ربی الفواحش ما ظھر منھا وما بطن کی تفسیر۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے

[۱] دونوں قرائتیں ہیں، اذا مسھم طائف من الشیطان میں ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ،

باب ۲۲ قَوْلِهِ وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرِنِي أَعْطِنِي،

۴۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

عبداللہ بن مسعودؓ سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا تم نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعود سے سُنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، عبداللہ بن مسعود کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں ہے، اور اسی لیے اُس نے فحش (بُرے بےحیائی کے) کاموں کو حرام کیا ہے کھلے ہوں یا چھپے، اور اللہ سے بڑھ کر اور کسی کو تعریف ہونا پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اُس نے آپ اپنی تعریف کی ؎

باب ولما جاء موسٰی لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسٰی صعقا فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین کی تفسیر۔

ابن عباسؓ نے کہا ارنی انظر الیک کا معنی یہ ہے کہ مجھ کو اپنے دیدار کا مرتبہ سرفراز کر ؎

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عمرو بن یحیٰی سے انھوں نے اپنے والد (یحیٰی بن عمارہ) سے انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے انھوں نے کہا ایک یہودی (فنحاص یا اور کوئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کو کسی (مسلمان) نے ایک طمانچہ (تھپڑ) رسید کیا تھا وہ کہنے لگا محمد تمھارے ایک انصاری صحابی نے میرے منہ پر طمانچہ مارا آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ تو بلایا وہ حاضر ہوا آپ نے پوچھا تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میں رستے میں یہودیوں

؎ حالانکہ بشر کو خود سرائی زیب نہیں دیتی بقول شخصے اپنے منہ میاں مٹھو۔ مگر پروردگار جل وعلا کو خود سرائی اور خودستائی پوری سزاوار ہے سہ مرادر اسد کبریا و منی ؛ کہ ملکش قدیم ست وزاتش غنی ؛ اس نے اپنی تعریف آپ اس لیے کی کہ بندے اس کے صفات پہچان لیں اور انھی الفاظ سے اس کی تعریف کرنے پر ثواب اور اجر کمائیں ورنہ وہ تعریف سے بھی مستغنی ہے ؎ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

اِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ
وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَاَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ
قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ
النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُونُ
اَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوسَى اٰخِذٌ
بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي
اَفَاقَ قَبْلِي اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ

بَابُ ۲۱ قَوْلِهٖ اَلْمَنَّ وَالسَّلْوٰى

۶۲۲ / حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

بَابُ ۲۲ قَوْلِهٖ قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

۶۲۳ / حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ

پر سے گذرا (جن میں یہ بھی تھا) یہ کیا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے موسیٰ پیغمبر کو سارے آدمیوں میں سے چن لیا میں نے کہا کیا وہ محمد سے بھی بڑھ کر ہیں اور مجھے غصہ آیا میں نے ایک طمانچہ لگایا یہ سن کر آنحضرت نے فرمایا دیکھو دوسرے پیغمبروں پر مجھ کو فضیلت نہ دو[1] ایسا ہوگا قیامت کے لوگ (ایک ہی ایکا) بیہوش ہو جائیں گے میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا کیا دیکھوں گا موسیٰ پیغمبر مجھ سے بھی پہلے عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہیں اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کو مجھ سے پہلے ہی ہوش آجائے گا یا وہ بیہوش ہی نہ ہوں گے چونکہ دنیا میں کوہ طور پر بیہوش ہو چکے

باب من اور سلویٰ کا بیان۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کھنبی من کی قسم سے ہے (خود بخود اگتی ہے) اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے

باب قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض لا الٰہ الا ھو یحیی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ وکلماتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون کی تفسیر

ہم سے عبداللہ (بن حماد آملی) نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن اور موسیٰ بن ہارون نے دونوں نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن علاء بن زبر نے کہا مجھ سے بسر بن عبداللہ نے کہا مجھ سے ابوادریس خولانی نے کہا میں نے ابوالدرداءؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ میں

---

[1] یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین نکلے یا اپنی رائے اور قیاس سے بغیر نص صریح کے فضیلت نہ دو یا یہ حکم اس وقت کا ہے جب تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں کے سردار ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ

(کسی بات پر تکرار ہو گئی عمر کو غصہ آیا اور غصے بس لوٹ کر چلے ابو بکرؓ ان کے پیچھے ہوئے کہتے جاتے تھے رجھائی، معاف کرو لیکن عمرؓ نہ سنا اور گھر میں جا کر اندر سے دروازہ بند کر لیا ناکہ ابو بکرؓ اندر نہ آسکیں آخر ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابوالدرداء کہتے ہیں، اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپ نے (ابو بکر کی صورت دیکھتے ہی) فرمایا، تمہارے یہ صاحب کسی سے لڑ کر آئے ہیں، اس کے بعد ایسا ہوا کہ عمرؓ بھی شرمندہ ہوئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سلام کر کے بیٹھے اور سارا قصہ بیان کیا کہ ابو بکر نے مجھ سے معافی مانگی، میں نے نہیں سنا، ابوالدرداء کہتے ہیں، یہ قصہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا، ابو بکرؓ آپ کا غصہ فرو کرنے لگے، کہنے لگے یا رسول اللہ خدا کی قسم اس معاملہ میں میں قصوروار تھا (عمرؓ کی زیادتی نہ تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ سے) فرمایا تم کو کیا ہو گیا ہے، تم کو میرا بھی لحاظ نہیں ہے، میرا تو لحاظ کرو، میرے دوست کو مت ستاؤ میرا تو لحاظ کرو میرے دوست کو مت ستاؤ۔ دیکھو جب میں نے لوگوں سے یہ کہا یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا تو تم لوگوں نے میری بات جھٹلائی اور ابو بکرؓ نے کہا آپ سچ کہتے ہیں[۱] امام بخاری نے کہا غامر کا معنے حدیث میں یہ ہے کہ ابو بکرؓ نے بھلائی میں سبقت کی[۲]

بَابٌ ۲۲۳ قَوْلُهُ وَقُولُوا حِطَّةٌ

باب وقولوا حطّة کی تفسیر

۶۲۴ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی، کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں

[۱] مطلب یہ ہے کہ ابو بکرؓ سب سے پہلے ایمان لائے، تو انکی قدامت اسلام اور میری رفاقت کا خیال رکھو انکو رنجیدہ نہ کرو اس حدیث سے ابو بکر صدیقؓ کی بڑی فضیلت نکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ [۲] یہ امام بخاری کی تفسیر ہے اور جو ہم نے ترجمہ کیا ہے وہ صحاح اور نہایہ اور دوسری کتب لغت کے موافق ہے۔

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ،

بَابُ ۲۲۴ قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ الْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ

۶۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ

نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے (یعنی جھک کر) بیت المقدس کے دروازے میں جاؤ اور یوں کہو حطۃ یعنی اللہ ہمارے گناہ بخش دے، تو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے، انہوں نے کیا کیا اللہ کا حکم بدل ڈالا (سجدے کے بدلے) چوتڑوں پر گھسیٹتے داخل ہوئے، اور حطۃ کے بدل حبۃ فی شعرۃ (دانہ بالی میں) کہنے لگے

باب خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجٰھلین کی تفسیر عرف کا معنے معروف (یعنے اچھا کام)

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا عیینہ بن حصن بن حذیفہ (مدینہ میں) آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس اُترے، حر بن قیس اُن لوگوں میں تھے، جو حضرت عمرؓ کے مقرب (پاس بیٹھنے والے) تھے، حضرت عمرؓ کی عادت تھی وہ اپنا مقرب اُسی شخص کو بناتے جو قرآن کا قاری (عالم) ہوتا ایسے ہی لوگ اُنکی مجلس اور مشورے میں شریک رہتے، بوڑھے اور جوان کی کوئی قید نہ ہوتی[1] خیر عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے سے کہا بھتیجے تمہاری تو امیر المؤمنین کے پاس رسائی ہے مجھے بھی اجازت لے کر اُنکے پاس لے چلو، حر بن قیس نے کہا اچھا میں اجازت لونگا

[1] یہاں تک کہ ابن عباسؓ بالکل نوجوان تھے لیکن حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھتے تھے، دوسرے بوڑھے بوڑھے لوگوں پر اُن کا مرتبہ زیادہ رہتا۔ حضرت عمرؓ علم اور علما کے قدردان تھے اور ہر ایک بادشاہ اسلام کو ایسا ہی کرنا چاہیئے، ہمیشہ عالموں کی قدر و منزلت اور تکریم تعظیم لازم ہے، ورنہ پھر کوئی اُنکے ملک میں علم نہ پڑھیگا اور ملک کیا ہوگا جاہلوں کا ڈربہ ایسا ملک بہت جلد تباہ اور برباد ہوگا۔ افسوس ہمارے زمانہ میں علم اور علما کی قدر و منزلت تو کیا عالموں کو جاہلوں کے برابر بھی نہیں رکھا جاتا بلکہ جاہلوں کو جو عہدے اور منصب عطا کیے جاتے ہیں عالم انکے مستحق اور سزاوار نہیں سمجھے جاتے۔ خود مجھ پر یہ واقعہ گذر چکا، چند روز میں قضا کی آفت میں گرفتار کیا گیا تھا، مگر خدا کا بڑا فضل ہوا علم وفضل کی نا قدردانی نے مجھ کو جلد سبکدوش کر دیا، ورنہ معلوم نہیں کب تک اُس آفت میں گرفتار رہتا، میں دل سے قضا کو مکروہ جانتا تھا خیر میں تو ہٹا دیا گیا تھا اور دوسرے لوگ جو علم وفضل سے عاری اور اُنکی قابلیت ایسی تھی کہ برسوں میں اُنکو تعلیم دے سکتا تھا، وہ اپنی خدمات پر بدستور قائم رہے۔ گو میں اس انقلاب سے جہاں تک میری ذات سے متعلق تھا خوش ہوا اور سجدہ شکر بجا لایا مگر ملک اور قوم پر رونا آیا، یا اللہ ہمارے بادشاہوں کو سمجھ دے۔ آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ رح

قال ابن عباس فاستاذن الحر لعیینۃ
فاذن لہ عمر فلما دخل علیہ قال
ھی یا ابن الخطاب فواللہ ما تعطینا
الجزل ولا تحکم بیننا بالعدل
فغضب عمر حتی ھم بہ فقال لہ
الحر یا امیر المؤمنین ان اللہ تعالی
قال لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ
العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین
وان ھذا من الجاھلین واللہ ما جاوزھا
عمر حین تلاھا علیہ وکان وقافا عند
کتاب اللہ،

۶۲۶ ـ حدثنا یحیی حدثنا وکیع عن
ھشام عن ابیہ عن عبد اللہ بن الزبیر
خذ العفو وامر بالعرف قال ما انزل
اللہ الا فی اخلاق الناس قال عبد اللہ
بن براد حدثنا ابو اسامۃ حدثنا
ھشام عن ابیہ عن عبد اللہ بن الزبیر
قال امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یاخذ العفو من اخلاق
الناس او کما قال،

ابن عباسؓ کہتے ہیں حر نے حضرت عمرؓ سے عیینہ کو لانے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی، جب عیینہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے تو کہنے لگے غضب ہے غضب لیو سنو خطاب کے بیٹے نہ تو تم (میں سخاوت ہے) ہم کو بہت داد و دہش کرتے ہو نہ عدل اور انصاف ہے یہ سن کر حضرت عمرؓ غصے ہوئے قریب تھا کہ عیینہ کو مار بیٹھیں اس وقت حر نے عرض کیا امیر المؤمنین اللہ تعالےٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجٰھلین۔ یہ شخص (یعنے عیینہ) بھی جاہل ہے (آپ درگذر کیجیے) قسم خدا کی حضرت عمرؓ نے اس آیت کے سنتے ہی اس پر عمل کیا، جب حر نے یہ آیت پڑھی اور حضرت عمرؓ اللہ کی کتاب پر پورا پورا چلتے ذرا بھی (اس) کے خلاف نہ کرتے۔

ہم سے یحیٰی بن موسیٰ (یا یحیٰی بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا یہ آیت جو اللہ تعالیٰ نے اتاری خذ العفو وأمر بالعرف تو اخلاق کے باب میں اتاری، یعنے اپنے اخلاق کو ایسا رکھنا چاہیئے اور عبداللہ بن براد نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے انہوں نے کہا (اس آیت میں) اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اخلاق (عادات) میں سے اپنے پیغمبر کو معاف فرمانے کا حکم دیا، یا کچھ ایسا ہی کہا[۲]

[۱] اللہ اللہ عیینہ کی بے ادبی اور گستاخی اور حضرت عمرؓ کا صبر اور تحمل اگر اور کوئی دنیا دار بادشاہ ہوتا تو ایسی زبان درازی اور بے ادبی پر کیسی سزا دیتا۔ عیینہ حضرت عمرؓ کو بھی دنیا دار بادشاہوں کی طرح سمجھے کہ جاہل مصاحبوں اور واہی رفیقوں پر بادشاہی خزانہ جو رعایا کا مال ہے لٹاتے ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنے بیٹے عبداللہ کو تو ایک ادنیٰ سپاہی کی طرح تنخواہ دیا کرتے وہ بھلا اُن سے واہی لوگوں کو کب دینے والے تھے حضرت عمرؓ کا ایمان اور اخلاص سمجھنے کے لئے انصاف والے آدمی کیلئے یہی قصہ کافی ہے، قرآن شریف کی آیت پڑھتے ہی غصہ جاتا رہا۔ صبر اور تحمل پر عمل کیا، سبحان اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ [۲] غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ عفو سے اس آیت میں قصور کی معافی کرنا خطا سے درگذر نا مراد ہے، اور یہ آیت حسن اخلاق سے متعلق ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن میں کوئی آیت اس آیت کی (باقی آگے)

besturdubooks.wordpress.com

سُورَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَوْلُهُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمُ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ،

۶۲۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ الشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدَفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِيْ وَاَرْدَفَنِيْ جَاءَ بَعْدِيْ، ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ، فَيَرْكُمَهُ يَجْمَعُهُ، شَرِّدْ فَرِّقْ وَاِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنَ يَغْلِبَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً اِدْخَالُ اَصَابِعِهِمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً الصَّفِيْرُ لِيُثْبِتُوْكَ لِيَحْبِسُوْكَ،

سورۂ انفال کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

یسألونك عن الانفال قل الانفال للّٰه و الرسول فاتقوا اللّٰه واصلحوا ذات بینکم کی تفسیر ابن عباسؓ نے کہا انفال سے لوٹ کے مال مراد ہیں[لے] قتادہ نے کہا وتذهب ریحکم میں ریح سے لڑائی مراد ہے[ہے] نافلة (جس کی جمع انفال ہے) اس کا معنی عطیہ۔

مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی، کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا سورۂ انفال کس باب میں اتری، انہوں نے بدر کے باب میں شوکة کا معنے دھار نوک) مردفین کا معنی فوج در فوج کہتے ہیں ردفنی اور اردفنی یعنے میرے بعد آیا، ذٰلکم فذوقوه کا معنی یہ ہے کہ یہ عذاب اٹھاؤ، اس کا تجربہ کرو منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے، فیرکمه کا معنی اس کو جمع کرے شرّد کا معنے جدا کر دے (یا سخت سزا دے) جنحوا کا معنے طلب کریں[سے] یثخن کا معنے غالب ہو اور مجاہد نے کہا[سے] مکاء کا معنی انگلیاں منہ پر رکھنا تصدیة سیٹی دینا لیثبتوك تجھ کو قید کر لیں۔

(بقیہ حواشی صفحہ ۴۶۲) طرح جامع اخلاق نہیں ہے لیکن بعضوں نے اس آیت کی یوں تفسیر کی ہے کہ خذ العفو سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ مال ان کے ضروری اخراجات سے بچ رہے وہ لے، اور یہ حکم زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے کا ہے، طبری اور ابن مردویہ نے جابرؓ سے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم امی سے نکالا، جب آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس کا مطلب پوچھا، انہوں نے کہا میں جا کر پروردگار سے پوچھ آؤں پھر لوٹ کر آئے، کہنے لگے، تمہارا پروردگار تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ جو کوئی تم سے ناطا کاٹے تم اس سے جوڑو، اور جو کوئی تم کو محروم کرے تم اس کو دو اور جو کوئی تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کر دو ۱۲ منہ ح (حواشی صفحہ ھذا) لے اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ح ہے اس کو عبد الرزاق نے روایت کیا۔ بعضوں نے کہا ریح سے ہوا مراد ہے، جو فتح کے وقت چلتی ہے ۱۲ منہ سے بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے السلم والسلم والسلام یعنی سلم اور سلم اور سلام سب کے ایک معنی ہیں ۱۲ منہ سے اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ح

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۲۵ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ

٦٢٨ / حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ

باب ۲۲۶ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ. اسْتَجِيْبُوْا أَجِيْبُوْا لِمَا يُحْيِيْكُمْ يُصْلِحُكُمْ

٦٢٩ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِيْ فَلَمْ آتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

باب ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون کی تفسیر

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ورقاء بن عمرؓ نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون سے مراد بنی عبدالدار کے لوگ ہیں[1]

باب یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ وانہ الیہ تحشرون ۵ کی تفسیر

استجیبوا کا معنی جواب دو، قبول کرو لما یحییکم جو تم کو درست کرے[3]

مجھ سے اسحق بن راہویہ (یا اسحق بن منصور) نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے کہا میں نے حفص بن عاصم سے سُنا وہ ابو سعید بن معلےٰؓ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے سے گذرے مجھ کو بلایا میں (چونکہ نماز میں تھا فوراً) نہیں گیا جب نماز پڑھ چکا تو آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا تو میرے بلاتے ہی کیوں نہیں آیا، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تو نے نہیں سُنا یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم[2] پھر آپ نے فرمایا میں (مسجد کے باہر) جانے سے پہلے تجھ کو قرآن کی بڑی سورت بتلاؤں گا، جب آپ جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا کہ

---

۱ قریش کے کافروں میں یہ لوگ اُحد کے دن جھنڈا اُٹھائے ہوئے تھے ۱۲ منہ رح ۲ اسی حدیث سے بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر بلائیں تو فوراً حاضر ہونا چاہیے گو نماز پڑھ رہا ہو، اور آپ کے بلانے پر حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲ منہ رحمہ اللہ

۳ تم کو دائمی زندگی بخشے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

سَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ السَّبْعُ الْمَثَانِي،

آپ نے ایک بڑی سورت بتلانے کا مجھ سے وعدہ فرمایا تھا) معاذ بن ابی معاذ عنبری نے اس حدیث کو یوں روایت کیا[1] ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے خبیب سے انہوں نے حفص سے سُنا، انہوں نے ابو سعید بن معلی سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے تیر آپ نے یہ فرمایا کہ وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے اس میں سات آیتیں ہیں جو (ہر نماز میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں۔

بَابٌ ۲۲۷ قَوْلِهٖ وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى مَطَرًا فِي الْقُرْاٰنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيْهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا،

باب وإذ قال اللّٰھم إن كان ھٰذا ھو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم کی تفسیر سفیان بن عیینہ نے کہا[2] قرآن شریف میں جہاں مطر کا لفظ آیا ہے اُس سے عذاب کی بارش مراد ہے[3] اور عرب لوگ بارش کو غیث کہتے ہیں، جیسے اس آیت میں ہے وھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا۔

۶۳۰، حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيْدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

مجھ سے احمد (بن عبد الوہاب) نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد (معاذ بن معاذ بن حسان) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الحمید بن کردید صاحب الزیادی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سُنا، ابو جہل (مردود) یوں کہنے لگا، یا اللہ اگر یہ کلام یعنی قرآن سچا تیرے پاس سے اُترا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر لے آ[4] اُسوقت یہ آیت اُتری وما

---

[1] اس کو حسن بن ابی سفیان نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے جس کو سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے اُن سے روایت کی ہے ۱۲ منہ [3] اس پر اعتراض ہوا ہے ادکان بکم اذی من مطر میں معمولی بارش مراد ہے نہ عذاب کا مینہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ [4] کہتے ہیں ابو جہل کمبخت نے جو اپنے اُوپر یہ بددعا کی تھی اُس کا یہ اثر ہُوا کہ اب تک جہاں وہ مارا گیا ہے یعنی بدر میں لوگ اُس مقام پر پتھر پھینکا کرتے ہیں، یہانتک کہ پتھروں کا وہاں ایک انبار ہوگیا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ÷

besturdubooks.wordpress.com

لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ
أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ ۔

بَاب ۲۲۸) قَوْلِهِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۔

۶۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ
فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ
أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ ۔

بَاب ۲۲۹) قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

۶۳۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض
أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ
طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا إِلَى

کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبہم
وھم یستغفرون۔ وما لھم ان لا یعذبھم اللہ
وھم یصدون عن المسجد الحرام اخیر تک

باب وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون کی تفسیر۔

ہم سے محمد بن نضر نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ
بن معاذ نے کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے
عبد الحمید صاحب الزیادی سے انہوں نے انس بن مالک رض
سے سنا، انہوں نے کہا ابوجہل (مردود) یوں کہنے لگا۔
اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک
فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب
الیم۔ اس وقت یہ آیت اتری وما کان اللہ لیعذبہم
وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم
یستغفرون وما لھم ان لا یعذبھم اللہ وھم
یصدون عن المسجد الحرام اخیر تک۔

باب وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ کی تفسیر

ہم سے حسن بن عبد العزیز نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ
بن یحیی نے کہا ہم سے حیوہ بن شریح نے انہوں نے بکر
بن عمرو سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے نافع سے انہوں
نے عبد اللہ بن عمر رض سے ایک شخص (حبان یا علاء بن عرار)
نے پوچھا، ابو عبد الرحمن تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی
وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اس آیت کے

besturdubooks.wordpress.com

آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا
ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَغْتَرُّ
بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا أُقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
أَنْ أَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلٰى
آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ
حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ
فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا
فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُوهُ
وَإِمَّا يُوثِقُوهُ حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ
تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَأٰى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ
فِيمَا يُرِيدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَ
عُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ
وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ
عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ
وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَهٰذِهِ
ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ،

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ

بموجب (تم حضرت علی رضا اور معاویہ رضا والوں سے) کیوں نہیں لڑتے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فقاتلوا التی تبغی) انہوں نے کہا میرے بھتیجے اگر میں اس آیت کی تاویل کر کے مسلمانوں سے) نہ لڑوں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے یہ نسبت اس کے کہ میں اس آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا کی تاویل کروں۔ وہ شخص کہنے لگا اچھا اس آیت کو کیا کرو گے، اُن سے لڑو تاکہ فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ کا ہو جائے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا (واہ وا) یہ لڑائی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کر چکے، اسوقت مسلمان بہت تھوڑے تھے اور مسلمان کو اسلام کے دین پر تکلیف دی جاتی، قتل کرتے قید کرتے یہانتک کہ اسلام پھیل گیا مسلمان بہت ہو گئے، اب فتنہ (جو اس آیت میں مذکور ہے) وہ رہا کہاں، جب اُس شخص نے دیکھا کہ عبداللہ بن عمرؓ کسی طرح لڑائی پر اُس کے موافق نہیں ہوتے تو کہنے لگا اچھا بتلاؤ علی رضا اور عثمان رضا کے باب میں تمہارا کیا اعتقاد ہے انہوں نے کہا ہاں یہ کہو علیؓ اور عثمانؓ کے باب میں اپنا اعتقاد بیان کرتا ہوں عثمان کا (جو) قصور (تم بیان کرتے ہو[۱]) تو اللہ تعالیٰ نے (اُنکا یہ قصور معاف کر دیا مگر تم کو یہ معافی پسند نہیں[۲] اور علی مرتضٰی تو رسول اللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور آپکے داماد بھی تھے اور ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا یہ اُنکا گھر ہے[۳] جہاں تم دیکھ رہے ہو[۴]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے اُن سے وبرہ بن عبدالرحمٰن

[۱] جس میں قتل مومن کی بہت سخت بیان کی گئی ۱۲ منہ رح [۲] کہ وہ احد کی جنگ میں بھاگ نکلے ۱۲ منہ رح [۳] جب تو اب تک اُن پر قصور لگائے جاتے ہو ۱۲ [۴] یا یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی رہتی تھیں ۱۲ منہ رح [۵] یعنی حضرت علی کا تقرب اور علو مرتبہ تو اُنکا گھر دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے آنحضرت صلعم کے گھر سے اُن کا گھر ملا ہوا ہے اور قرابت قریبہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور اس پر آپکے داماد بھی تھے، ایسے صاحب فضیلت کی نسبت بداعتقادی کرنا کم بختی کی نشانی ہے، شاید یہ شخص خوارج میں سے ہوگا جو حضرت علیؓ اور حضرت عثمان رضا دونوں کی تکفیر کرتے ہیں ۱۲ خذلهم الله تعالیٰ ۱۲ منہ رح ✧

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ رض فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ،

بَابُ ٢٣ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ،

۴۳۶۴، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ الْآنَ خَفَّفَ اللهُ عَنْكُمُ الْآيَةَ فَكُتِبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ زَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّضِ

نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ ہم پر یا ہماری طرف نکلے ایک شخص اُن سے پوچھنے لگا، تم اس فتنہ کی لڑائی کے بارہ میں کیا کہتے ہو یعنی جو مسلمانوں میں آپس میں ہو رہی ہے، عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ارے تو جانتا ہے فتنہ[1] سے کیا مراد ہے، ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے لڑتے تھے اور مشرکوں کے پاس کوئی مسلمان جاتا تو فتنہ میں پڑ جاتا[2] کیا آنحضرتؐ کی لڑائی تمہاری طرح دنیا کیلئے تھی ہرگز نہیں[3]

باب یا ایہا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا بانہم قوم لا یفقہون کی تفسیر

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری اگر مسلمان بیس ہوں صبر کرنے والے تو دو سو کافروں پر غالب ہوں، اُس وقت یہ فرض ہوا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے سفیان نے اس حدیث میں کئی بار یوں بھی کہا کہ بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگیں پھر اسکے بعد یہ آیت اتری اخیر تک اب یہ فرض ہوا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگیں[4] اور ایک بار سفیان نے اس حدیث میں

[1] جو قرآن میں مذکور ہے وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ۱۲ منہ رح [2] وہ اُس کو تکلیف دیتے ہیں ۱۲ منہ رح [3] یعنی دنیا کی حکومت یا سرداری کے لئے نہیں بلکہ خالص دین کے لئے تھی کہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور مسلمان اُنکی ایذا سے محفوظ رہیں، تم تو دنیا کی سلطنت اور حکومت اور خلافت حاصل کرنے کیلئے لڑ رہے ہو اور دلیل اس آیت سے لیتے ہو جس کا مطلب دوسرا ہے ۱۲ منہ رح [4] اگر دو چند سے زیادہ کافر ہوں جب بھاگ جانا درست ہے، لیکن لڑنا اور صبر کرنا ہر حال میں افضل ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ :

besturdubooks.wordpress.com

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ قَالَ سُفْيَانُ وَ قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَاُرٰى الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا،

اتنا اور بڑھایا یہ آیت اتری حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون سفیان نے کہا عبداللہ بن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) کہتے تھے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی حکم ہے[1]

باب ۲۳ قَوْلِهٖ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضُعْفًا الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ،

باب الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا اخیر آیت واللہ مع الصّٰبرین تک کی تفسیر۔

۴۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حِيْنَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيْفُ فَقَالَ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضُعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ

ہم سے یحییٰ بن عبداللہ سلمی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو جریر بن حازم نے کہا مجھ کو زبیر بن خریت نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین تو مسلمانوں کو سخت گذرا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ فرض کیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے، پھر تخفیف کا حکم آیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین ابن عباسؓ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے شمار میں کمی کر دی، (دس کے بدل دو کا فرکھے) تو اتنا ہی مسلمانوں کا صبر

[1] یعنی اگر مخالفین کی جماعت برابر یا دوگنی ہو جب بھی کلمہ حق کہنے میں دریغ نہ کرے، ورنہ گنہگار ہوگا۔ اچھی بات کا حکم کرے بری بات سے منع کرے، اگر مخالفین دونے سے زیادہ ہوں اور جان یا عزت جانے کا ڈر ہو تو اس وقت سکوت کرنا جائز ہے لیکن دل سے اُن کو برا سمجھے اُن کی جماعت سے الگ رہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ	بھی کم ہو گیا[1]

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنَ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ التَّاسِعَ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

اللہ کے فضل سے اٹھارہواں پارہ تمام ہوا، اب خدا چاہے تو انیسواں پارہ شروع ہوتا ہے

---

[1] یعنی جب ایک مسلمان کو دس کافروں سے مقابلہ کا حکم تھا، اُس وقت مسلمانوں کو صبر بھی ویسا ہی دیا تھا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

انیسواں پارہ ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

سُورَةُ بَرَاءَةَ

وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشُّقَّةُ
السَّفَرُ الْخَبَالُ الْفَسَادُ وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ
وَلَا تَفْتِنِّي لَا تُوَبِّخْنِي كَرْهًا وَكُرْهًا
وَاحِدٌ مُدَّخَلًا يُدْخَلُونَ فِيهِ يَجْمَحُونَ
يُسْرِعُونَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ائْتَفَكَتْ
انْقَلَبَتْ بِهَا الْأَرْضُ أَهْوَى أَلْقَاهُ فِي
هُوَّةٍ عَدْنٍ خُلْدٍ عَدَنْتُ بِأَرْضٍ
أَيْ أَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ وَيُقَالُ فِي
مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ
الْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي
فَقَعَدَ بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي
الْغَابِرِينَ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ
مِنَ الْخَالِفَةِ وَإِنْ كَانَ الْجَمْعُ الذُّكُورِ

سورہ برأت کی تفسیر

ولیجہ وہ چیز جو دوسری چیز کے اندر گھسیڑی جائے (یہاں مراد بھیدی ہے) الشقہ سفر (یا دُور دراز راہ) خبال کے معنی فساد اور خبال موت کو بھی کہتے ہیں ولا تفتنی یعنے مجھ کو مت جھڑک مجھ پر خفا مت ہو[1] کَرْهًا اور کُرْهًا دونوں کا معنے ایک ہے یعنی زبردستی ناخوشی سے مُدَّخَلًا گھس بیٹھنے کا مقام (مثلاً سرنگ وغیرہ) یجمحون دوڑتے جائیں موتفکات[2] یہ ائتفکت بہا الارض سے نکلا ہے یعنی اسکی زمین اُلٹ دی گئی[3] اھوی[4] یعنے اُسکو ایک گڑھے میں ڈھکیل دیا جنات عدن عدن کا معنی ہمیشگی عرب لوگ کہتے ہیں عدنت بارض یعنی میں اس سرزمین میں رہ گیا اسی سے معدن کا لفظ نکلا ہے[5] عرب لوگ کہتے ہیں فی معدن صدق یعنی اُس سرزمین میں جہاں سچائی اگتی ہے الخوالف خالف کی جمع ہے خالف وہ جو مجھ کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہا اُسی سے یہ حدیث واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین[6] یعنے جو لوگ میت کے بعد باقی رہ گئے

[1] یا مجھ کو گناہ میں مت ڈال ۱۲ منہ ح [2] حضرت لوطؑ کی قوم کی بستیاں ۱۲ منہ [3] ان بستیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اُلٹ دیا تھا ۱۲ منہ [4] جو سورۂ نجم میں ہے والمؤتفکۃ اھوی ۱۲ منہ ح [5] جس کا معنے سونے یا چاندی یا اور کسی چیز کی کان ۱۲ منہ [6] اس کو امام مسلم نے ام سلمہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابو سلمہ مر گئے تو یہ دعا کی اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ الْخَيْرَاتُ وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ الْفَوَاضِلُ مُرْجَوْنَ مُؤَخَّرُونَ الشَّفَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَدُّهُ وَالْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ هَارٍ هَائِرٍ يُقَالُ تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ وَانْهَارَ مِثْلُهُ لَأَوَّاهٌ شَفَقًا وَفَرَقًا وَقَالَ ؎

إِذَا مَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ
تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ

بَابُ ۲۳۲ قَوْلِهِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضـ أُذُنٌ يُصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ وَالزَّكَاةُ الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ لَا يَشْهَدُونَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُضَاهُونَ يُشَبِّهُونَ،

۶۳۶، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ،

تو ان میں اُسکا قائم مقام بن[1] اور خوالف سے عورتیں بھی مراد ہو سکتی ہیں، اس صورت میں یہ خالفۃ کی جمع ہو گی[2] اگر خالف مذکر کی جمع ہو تو یہ شاذ ہو گی[3] پس مذکر کی زبان عرب میں دو ہی جمعیں آئی ہیں، جیسے فارس اور فوارس اور ہالک اور ہوالک[4] الخیرات خیرۃ کی جمع ہے یعنی نیکیاں بھلائیاں مرجون ڈھیل میں ڈالے گئے زیر دریافت رہے) الشفا کہتے ہیں شفیر کو یعنی کنارہ الجرف کگار جو ندی نالوں کے بہاؤ سے کھد جاتی ہے ھار گرنے والی اسی سے ہے تھورت البئر اور انہارت یعنے کنواں گر گیا اواہ یعنی (خدا کے) خوف اور ڈر سے آہ وزاری کرنے والا جیسے شاعر (مثقب عبدی) کہتا ہے رات کو اٹھ کر کسنا جب اونٹنی، غمزدہ مردوں کی سی کرتی ہے آہ[5]

باب براءۃ من اللہ و رسولہ الی الذین عاھدتم من المشرکین کی تفسیر[5] ابن عباسؓ نے کہا اذن اُس شخص کو کہتے ہیں جو ہر بات سن لے اُس پر یقین کرے[6] تطھرھم و تزکیھم کہ ایک ہی معنی ہیں ایسے الفاظ (مترادف) قرآن میں بہت ہیں زکوۃ کا معنی بندگی اور اخلاص لا یؤتون الزکوٰۃ کا معنی لا الٰہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے یضاھئون قول الذین کفروا من قبل یعنی اگلے کافروں کی سی بات کہتے ہیں[7]

ہم سے ابو الولید (ہشام بن عبد الملک) نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا کہ اخیر میں جو آیت اتری وہ یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ اور اخیر سورۃ جو اتری وہ سورۂ براءت ہے

[1] یعنی اُنکا محافظ اور نگہبان رہ ۱۲ منہ [2] کیونکہ فاعلۃ کی جمع فواعل آتی ہے ۱۲ منہ رح [3] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے لیکن ابن مالک نے کہا کہ انکے سوا اور بھی جمعیں مذکر کی اس وزن پر آئی ہیں، جیسے شاہق سے شواہق اور ناکس سے نواکس اور داجن سے دواجن ۱۲ منہ [4] یہ ایک قصیدے کی شعر ہے جس کا مطلع یہ ہے: افاطم قبل بینک متعینی ٭ ومنعک ما سالت کان تبینی ٭ اس شعر کو امام بخاری نے لا کر یہ ثابت کیا کہ اواہ بروزن فعال مبالغہ کا صیغہ ہے جو تاوہ سے نکلا ہے ۱۲ منہ رح [5] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے اذان اعلام یعنے اذان کا معنی آگاہ کرنا ۱۲ منہ [6] جیسے کہتے ہیں وہ تو نرے کان ہیں، اس کو ابن ابی حاتم نے علی بن ابی طلحہ کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ رح [7] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ رح [8] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۳۵ قَوْلِهٖ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ، سِيْحُوْا سِيْرُوْا

۶۳۷ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى اَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَّاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي اَهْلِ مِنًى بِبَرَآءَةٍ وَّاَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ،

باب فسیحوا فی الارض اربعة اشهر واعلموا انکم غیر معجزی اللہ وان اللہ مخزی الکٰفرین کی تفسیر ۔ سیحوا کا معنیٰ چلو پھرو۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا) اور مجھ کو خبر دی حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہ ابوہریرہ نے کہا ابوبکر صدیق نے اُس حج میں دسوئیں تاریخ ذیحجہ کی اور منادی کرنے والوں کے ساتھ مجھ کو بھی بھیجا، یہ منادی کرنے کو کہ اس سال کے بعد پھر کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے (جیسے مشرک کیا کرتے تھے) حمید ابن عبدالرحمٰن نے کہا (ابوبکر صدیق کو روانہ کرنے کے بعد) اُنکے پیچھے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو روانہ کیا[1] اُنکو بھی حکم دیا کہ سورۂ براءت (کافروں کو) سُنادیں، ابوہریرہ کہتے ہیں، حضرت علیؓ نے بھی ہمارے ساتھ دسویں ذیحجہ کو منا میں براءۃ کی منادی کی، اور یہ کہا اب اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے

باب ۲۳۶ قَوْلِهٖ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اٰذَنَهُمْ اَعْلَمَهُمْ

۶۳۸ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

باب واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ فان تبتم فھو خیر لکم وان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزی اللہ وبشر الذین کفروا بعذاب الیم کی تفسیر اذانھم کا معنے اُن کو آگاہ کیا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو

[1] جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سردار بنا کر بھیجا تھا ۱۲ منہ رح [2] عرب میں دستور تھا کہ عہد کی مدت ختم ہونے پر عہد ٹوٹ جانے کی وہی خبر دیتا جس نے عہد کیا ہوتا، یا اُس کا کوئی ناطہ دار جاتا آپ نے اس خیال سے حضرت علی رض کو بھیجا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

فَاَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِی الْمُؤَذِّنِیْنَ بَعَثَهُمْ یَوْمَ النَّحْرِ یُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًی اَنْ لَّا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ قَالَ حُمَیْدٌ ثُمَّ اَرْدَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِیٌّ فِیْ اَهْلِ مِنًی یَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَآءَةَ وَاَنْ لَّا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ،

حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا ابوبکرؓ نے مجھ کو بھی اور منادی کرنے والوں کے ساتھ ذیحجہ کی دسویں تاریخ اس حج میں منا میں یہ منادی کرنے کو بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے، اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے، حمید نے کہا پھر ابوبکرؓ کے پیچھے ہی آپؐ نے حضرت علیؓ کو بھی بھیجا اُن کو بھی یہ حکم دیا کہ برأۃ کی سورۃ کافروں کو سنا دیں، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی منا والوں میں ہمارے ساتھ رہ کر سورۃ برأت سنائی اور یہ منادی کی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے، اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرنے پائے۔

بَابُ ۲۳۵ قَوْلِهٖ اِلَّا الَّذِیْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ

باب الا الذین عاهدتم من المشرکین کی تفسیر

۶۳۹ ، حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ بَعَثَهٗ فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِیْ رَهْطٍ یُّؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَنْ لَّا یَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ فَکَانَ حُمَیْدٌ یَقُوْلُ یَوْمَ النَّحْرِ یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اُن کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اُن کو ابوہریرہؓ نے کہ ابوبکر صدیق رضؓ نے اُس حج میں جو حج وداع سے پہلے تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سردار بنا کر بھیجا تھا مجھ کو اور کئی آدمیوں کے ساتھ لوگوں میں یہ منادی کرنے کو بھیجا کہ اس سال کے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف کرنے پائے، حمید کہتے ہیں، ذیحجہ کا دسواں دن یہی حج اکبر کا دن ہے، ابوہریرہ رضؓ کی حدیث سے یہ نکلتا ہے[لہ]

بَابُ ۲۳۶ قَوْلِهٖ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْکُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَیْمَانَ لَهُمْ،

باب فقاتلوا ائمة الکفر انهم لا ایمان لهم کی تفسیر

لہ کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر اور ابوہریرہؓ نے اُسی دن منادی کی معلوم ہوا کہ یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہے یعنی ذی حجہ کی دسویں تاریخ تو حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرے کو اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے جس میں عرفہ کا دن جمعہ کو واقع ہو اس کی اصل صحیح حدیثوں سے نہیں پائی جاتی ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

٤٦٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّكُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُونَا فَلَا نَدْرِي فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلَاقَنَا قَالَ أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ أَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ،

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے زید بن وہب نے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمان (صحابی) کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا یہ آیت فقاتلوا ائمۃ الکفر جن لوگوں کے باب میں اتری اُنمیں سے اب صرف تین شخص باقی ہیں ؎۱ اسی طرح منافقوں میں سے بھی اب چار شخص باقی ہیں ؎۲ اتنے میں ایک گنوار (نام نامعلوم) کہنے لگا بھائی تم لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہو ہم کو بتلاؤ ہم نہیں جانتے اُن لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جو ہمارے گھروں میں نقب لگاتے ہیں، اور ہمارے عمدہ عمدہ مال چُرا لے جاتے ہیں (یا قفل کنجی چُرا لیتے ہیں) حذیفہ نے کہا یہ لوگ تو گنہگار بدکار ہیں ؎۳ ہاں ہاں ان منافقوں میں سے چار شخص ابھی زندہ ہیں (میں اُن کو جانتا ہوں انمیں ایک ایسا بوڑھا پھونس ہے اگر ٹھنڈا پانی پیئے تو اسکی ٹھنڈک نہیں پاتا ؎۴

بَابُ ٢٣٧ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ،

باب والذین یکنزون الذھب والفضۃ و لا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم کی تفسیر

٤٦٤١ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ،

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے اُن سے عبد الرحمٰن اعرج نے کہا مجھ سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے، قیامت کے دن تم میں سے کسی کا خزانہ، (جسکی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو) ایک گنجا سانپ بنے گا۔

٤٦٤٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں

؎۱ ائمۃ الکفر سے اس آیت میں ابو سفیان اور ابو جہل اور عتبہ اور سہیل بن عمرو وغیرہ مراد تھے، حذیفہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ سب لوگ مارے گئے یا مر گئے صرف تین شخص اُن میں سے زندہ ہیں یعنے ابو سفیان اور سہیل اور ایک اور کوئی شخص گو اُس وقت ابو سفیان اور سہیل مسلمان ہو گئے تھے مگر آیت کے اُترتے وقت یہ لوگ ائمۃ الکفر تھے ۱۲ منہ رح ؎۲ حافظ نے کہا انکے نام معلوم نہیں ہوئے، حذیفہ رضی اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز تھے انکو معلوم ہوگا ۱۲ منہ رح ؎۳ پر کافر یا منافق نہیں ہیں ۱۲ منہ ؎۴ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہے اُسکی زبان یا حلق یا معدہ میں قوت نہیں رہی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

جریر عن حصین عن زید بن وهب قال مررت علی ابی ذر بالربذة فقلت ما انزلك بهذه الارض قال كنا بالشام فقرأت والذین یكنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم قال معاویة ما هذه فینا ما هذه الا فی اهل الكتاب قال قلت انها لفینا وفیهم

باب ۲۳۸ قوله عز وجل یوم یحمی علیها فی نار جهنم فتكوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون وقال احمد بن شبیب بن سعید حدثنا ابی عن یونس عن ابن شهاب عن خالد بن اسلم قال خرجنا مع عبد الله بن عمر فقال هذا قبل ان تنزل الزكاة فلما انزلت جعلها الله طهرا للاموال

باب ۲۳۹ قوله ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فی كتاب الله یوم خلق السموات والارض منها اربعة حرم القیم هو القائم

۳۴۲، حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب

نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے کہا میں نے ربذہ (ایک مقام ہے مدینہ سے قریب) میں ابوذرؓ غفاری کو پایا، اُن سے پوچھا تم یہاں جنگل میں کیوں آن پڑے انہوں نے کہا ہم شام کے ملک میں تھے (مجھ میں اور معاویہؓ وہاں کے حاکم میں جھگڑا ہوگیا) میں نے یہ آیت پڑھی والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ط تو معاویہؓ کہنے لگے یہ آیت ہم مسلمانوں کے حق میں نہیں ہے (گو وہ کتنے ہی خزانے جمع کریں پر زکوٰۃ دیتے رہیں) بلکہ اہل کتاب کے حق میں ہے میں نے کہا نہیں یہ آیت (عام ہے) ہم کو اُن سب کو شامل ہے[۵۱]

باب یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم[۵۲] فذوقوا ما کنتم تکنزون کی تفسیر اور احمد بن شبیب نے کہا ہم سے والد (شبیب بن سعید) نے بیان کیا انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خالد بن اسلم سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ نکلے[۵۳] انہوں نے کہا یہ آیت والذین یکنزون الذھب والفضۃ اُس وقت کی ہے جب زکوٰۃ کا حکم نہیں اُترا تھا، پھر جب زکوٰۃ کا حکم اُترا تو اللہ تعالیٰ نے مالوں کو زکوٰۃ سے پاک کر دیا۔

باب ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السمٰوٰت والارض منھا اربعۃ حرم کی تفسیر القیم کا معنی قائم مستقیم سیدھا، درست۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے

---

۵۱ بس اس مسئلہ پر مجھ سے معاویہؓ سے تکرار ہوگئی معاویہؓ نے میری شکایت حضرت عثمانؓ کو لکھی، انہوں نے مجھ کو شام سے بُلا بھیجا، میں مدینہ آ گیا وہاں بھی بہت لوگ میرے پاس اکٹھے ہونے لگے، میں نے حضرت عثمانؓ سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا تم چاہو تو کہیں الگ جا کر رہو، اس وجہ سے میں یہاں جنگل میں آن کر رہ گیا ہوں ۱۲ منہ رح

۵۲ اس کو ابوداؤد نے ناسخ اور منسوخ میں ذکر کیا ۱۲ منہ رح

۵۳ دوسری روایت میں یوں ہے، کہ اتنے میں ایک گنوار نے ان سے پوچھا، اس آیت کا کیا مطلب ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ اخیر تک ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ،

حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد (ابوبکرہ نفیع بن حارث رض) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے (حجۃ الوداع کے خطبے میں) فرمایا: دیکھو زمانہ پھر کر پھر اسی نقشے پر آگیا، جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان پیدا کئے تھے[1] ایک سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے اُن میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو لگاتار ذیقعدہ ذیحجہ محرم چوتھا مضر کا رجب[2] جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے

بَابُ ۲۴۷ قَوْلِهٖ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِينَةُ فَعِيلَةٌ مِّنَ السُّكُونِ،

باب ثانی اثنین اذ ھما فی الغار کی تفسیر معنا یعنے ہمارا مددگار ہے[3] السکینۃ بروزن فعیلۃ سکون سے نکلا ہے

۶۴۴، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا قَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال باہلی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے ثابت نے کہا ہم سے انس رض بن مالک نے وہ کہتے تھے مجھ سے ابوبکر صدیق نے بیان کیا، میں ہجرت کے وقت غار (ثور) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے (غار میں سے) کافروں کے پاؤں دیکھے (جو ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں کوئی اپنا پاؤں اٹھا کر نیچے دیکھے تو ہم کو دیکھ لیگا (حضرت صدیق گھبرا گئے) آپنے فرمایا تو کیا سمجھتا ہے اُن دو آدمیوں کو (کوئی نقصان پہنچا سکے گا) جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو[4]

۶۴۵، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے

---

[1] اس حدیث کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ مشرکوں نے جہاں اور لغو باتوں میں مبتلا تھے یہ ہڑبونگ بھی مچا رکھی تھا کہ کبھی ذیحجہ کو محرم محرم کو صفر کر دیتے، کبھی صفر کو محرم یہی خبط ایک مدت سے چلا آتا تھا، اتفاق سے جس سال آنحضرت نے حج وداع کیا اُس سال حج ذیحجہ کے صحیح مہینے میں ہوا، تو آپنے فرمایا اب حساب پھر گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آ گیا، اب سے صحیح صحیح شمار مہینوں کا رکھو، چنانچہ آج تک اللہ کے فضل سے قمری سال کا صحیح صحیح حساب باقی ہے ۱۲ منہ

[2] مضر ایک قبیلے کا نام ہے وہ رجب کی بہت تعظیم کیا کرتا تھا، اسی لئے رجب کو مضر کا رجب فرمایا ۱۲ منہ رح

[3] امام بخاری نے اور اہلحدیث کی اللہ تعالیٰ کی معیت کے یہی معنے رکھے کہ وہ علم سے سب کے ساتھ ہے اور مدد سے مومنین کے ساتھ ہے ۱۲ منہ رح

[4] اللہ اکبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقلال عقلمند آدمی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک صفت آپکے سچے پیغمبر ہونے کا عمدہ ثبوت ہے ۱۲ منہ رح [5] یہ اللہ کی ایک نعمت ہے جو پیغمبروں اور نیک بندوں کے دلوں پر اُتاری جاتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوهُ الزُّبَيْرُ وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ إِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ جُرَيْجٍ

انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا وہ جب انمیں اور عبداللہ بن زبیرؓ میں جھگڑا ہوا ایسے انکے والد زبیر بن عوام (جو عشرہ مبشرہ میں اور آنحضرت صلعم کی پھوپھی زاد بھائی تھے) والدہ اسماء (ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی) خالہ حضرت عائشہؓ ام المؤمنین نانا ابوبکر صدیقؓ دادی حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب (آنحضرتؐ کی پھوپھی) عبداللہ بن محمد کہتے ہیں، میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا اس حدیث کی سند تو بیان کرو، انہوں نے اتنا کہا حدثنا (آگے بیان کرنیکو تھے) کہ ایک آدمی نے انکو دوسری باتوں میں لگا دیا، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ حدثنا ابن جریج

٦٤٢، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللَّهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَأَيْنَ بِهَذَا الْأَمْرِ عَنْهُ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الزُّبَيْرَ أَمَّا جَدُّهُ

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا ہم سے حجاج بن محمد نے کہ ابن جریج نے کہا ابن ابی ملیکہ کہتے تھے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عباسؓ میں (بیعت کا) کچھ جھگڑا ہوا، میں صبح کو ابن عباسؓ کے پاس گیا اُن سے پوچھا کیا تم عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنا چاہتے ہو اور اللہ کے حرم کو حلال کرنا انہوں نے کہا معاذ اللہ یہ امر تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کی تقدیر میں لکھ دیا تھا وہ حرم کے اندر لڑائی کرنا جائز رکھتے ہیں[3] اور میں تو خدا کی قسم حرم کو حلال نہیں کرونگا ادھاں لڑنا روا نہیں رکھونگا) ابن عباسؓ نے کہا لوگ مجھ سے کہتے ہیں عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کر لو، میں نے انکو یہ جواب دیا کہ خلافت عبداللہ بن زبیرؓ سے کچھ دور نہیں[4] انکے والد تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص[5]

---

[1] عبداللہ بن زبیرؓ ابن عباسؓ اور محمد بن حنفیہ سے یہ خواہاں تھے کہ اُن سے بیعت کرلیں، انہوں نے اس خیال سے تامل کیا کہ ابھی خلافت کا معاملہ خوب جما نہیں ایسا نہ ہو پھر اور کسی سے بیعت کرنا پڑے آخر عبداللہ بن زبیرؓ نے ان دونوں صاحبوں پر سختی کی، اور انکو قید کردیا۔ مختار بن ابی عبید ثقفی نے یہ حال سن کر ایک فوج بھیجی جس نے ان دونوں صاحبوں کو قید سے نجات دلوائی، پھر کہنے لگی کہ تم عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑو، انہوں نے انکار کیا اور طائف چلے گئے ۱۲ منہ رح [2] اس مدت میں یہ احتمال رہ گیا کہ شاید سفیان۔ نے یہ حدیث خود ابن جریج سے بلا واسطہ نہ سنی ہو، اس لئے امام بخاری نے اس حدیث کو دوسرے طریق سے بھی ابن جریج سے نکالا ۱۲ منہ رح [3] بنی امیہ نے تو پہلے عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ اور حرم میں جاکر لڑائی شروع کی تھی، لیکن عبداللہ بن زبیر نے انکا دفعیہ کیا اور دفعیہ کے بعد بنی ہاشم کو بیعت پر مجبور کیا، انکا محاصرہ کیا تو گویا انہوں نے بھی حرم میں لڑائی جائز رکھی ۱۲ منہ رح [4] یہ بات نہیں ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ خلافت کے مستحق نہ ہوں ۱۲ منہ رح [5] جیسے اوپر حدیث میں گزرا کہ ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیرؓ ہے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ رح [6] ابن عباسؓ نے عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرنے میں تامل کیا، کہا تم عبداللہ بن زبیر کی فضیلت نہیں جانتے۔ ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَأُمُّهُ
ذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيدُ أَسْمَاءَ وَأَمَّا
خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ
وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَأَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُهُ يُرِيدُ
صَفِيَّةَ ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الْإِسْلَامِ قَارِئٌ
لِلْقُرْآنِ وَاللهِ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ
قَرِيبٍ وَإِنْ رَبُّونِي رَبُّونِي أَكْفَاءٌ كِرَامٌ
فَآثَرَ عَلَيَّ التُّوَيْتَاتِ وَالْأُسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ
يُرِيدُ أَبْطُنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تُوَيْتٍ
وَبَنِي أُسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ إِنَّ ابْنَ أَبِي
الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ يَعْنِي
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَإِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ
يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ،

رفیق (حواری) تھے ابن عباسؓ نے زبیر کو مراد لیا ہے، انکے نانا غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، یعنی ابوبکر صدیقؓ انکی والدہ ذات النطاق (کمر بند والی) تھیں یعنے اسماء بنت ابی بکرؓ[1] انکی خالہ ام المؤمنین تھیں یعنے حضرت عائشہؓ انکی پھوپھی[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص بی بی یعنے حضرت خدیجہؓ[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی انکی دادی یعنے حضرت صفیہ بنت عبد المطلب یہ تو خاندانی فضائل ہیں، اب ذاتی فضائل دیکھیے ان سب باتوں کے ساتھ وہ اسلام کی حالت میں ہمیشہ پاکدامن رہے (بری باتوں سے پرہیز کرتے رہے) قرآن کے قاری[4] خدا کی قسم یہ بنی امیہ کے لوگ اگر مجھ سے اچھا سلوک کریں تو انکو کرنا ہی چاہیے کیونکہ وہ بہت میرے نزدیک کے رشتہ دار ہیں[5] اور اگر وہ مجھ پر حکومت کریں تو خیر حکومت کریں، وہ ہمارے برابر کے عزتدار ہیں، لیکن عبداللہ بن زبیرؓ نے تو یہ[6] کیا کہ تویت اور اسامہ اور حمید کے لوگوں کو جو بنی اسد کی شاخ ہیں ہم پر مقدم رکھا (ہم سے پہلے وہ باریاب کرتے ہیں) دیکھو ابن ابی العاص کا بیٹا یعنے عبدالملک بن مروان کیسے زور سے ظاہر ہوا بڑی عمدگی سے چل رہا ہے[7] اور عبداللہ بن زبیرؓ نے تو اسکے سامنے دم دبا دی[8]

---

[1] یہ قصہ بھی اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت اسماءؓ نے ہجرت کے وقت اپنا کمر بند دو ٹکڑے کر کے ایک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توشہ اور دوسرے سے مشکیزہ باندھ دیا تھا، اُسی روز سے انکا لقب ذات النطاق یا ذات النطاقین پڑ گیا تھا ۱۲ منہ [2] یعنی اُنکے والد کی پھوپھی کیونکہ حضرت زبیر عوام بن خویلد بن اسد کے بیٹے تھے، اور حضرت خدیجہ خویلد بن اسد کی بیٹی تھیں ۱۲ منہ رح [3] ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ میں اس جگہ اتنا اور بڑھایا ہے اپنی باتوں کو دیکھ کر میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کی جانب داری کی بنی امیہ اپنے عمزاد لوگوں کی حمایت چھوڑ دی، ہوا یہ تھا کہ شروع شروع میں ابن عباسؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کی بڑی خیر خواہی کی لوگوں کو اُن سے بیعت کر لینے کی ترغیب دی، جب انکی خلافت ذرا جمنے لگی تو انہوں نے ابن عباس اور بنی ہاشم سے بے اعتنائی شروع کر دی، اپنی قوم والوں یعنے بنی اسد کو پہلے بلاتے، اُنکے بعد بنی ہاشم اور بنی مطلب کو اس امر سے ابن عباسؓ کو بڑا رنج ہوا، اور رنج ہونے کی بات ہی تھی اس موقع پر حضرت عمر ہونا تھے جنہوں نے اپنی قوم والوں کو ذرا بھی نہ پوچھا اور ہمیشہ بنی ہاشم اور انصار کو سب پر مقدم کرتے رہے ۱۲ منہ رح [4] حضرت عباسؓ عبد المطلب کے بیٹے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے، اور امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا وہ عبد مناف کا تو عبد المطلب امیہ کے چچازاد بھائی تھے، یہی امیہ مروان کا دادا تھا جو اُس وقت عبداللہ بن زبیر کے خلاف اپنی خلافت جمانا چاہتا تھا، آدھے ملکوں پر عبداللہ بن زبیرؓ حکومت کرتے تھے آدھے پر مروان یہی حال مروان کے مرنے تک رہا، پھر اس کے بیٹے عبدالملک نے بہت غلبہ حاصل کیا اور حجاج بن یوسف ظالم کو بھیجکر عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کرایا اُس وقت عبدالملک کی خلافت جم گئی ۱۲ منہ [5] روز بروز اُس کا زور بڑھتا جاتا ہے ۱۲ منہ رح [6] نامردی اختیار کی عبدالملک نے خلیفہ ہوتے ہی عراق کا ملک عبداللہ بن زبیر سے چھین لیا، اُنکے بھائی مصعب کو مار ڈالا، پھر مکہ بھی فتح کر لیا، عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے، جیسے ابن عباسؓ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا، عبدالملک عبداللہ بن زبیر کی ضد سے بنی اسد کو سب کے بعد بلایا کرتا ۱۲ منہ [7] باوجود اس کے کہ میں نے اُنکی خیر خواہی کی اپنے چچازاد بھائیوں یعنی بنی امیہ کا خیال

٤٦٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هٰذَا فَقُلْتُ لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةَ وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي وَلَا يُرِيدُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هٰذَا مِنْ نَفْسِي فَيَدَعُهُ وَمَا أُرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَأَنْ يَرُبَّنِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُبَّنِي غَيْرُهُمْ

بَابُ ٢٤٢ قَوْلِهِ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ

٤٦٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا، کہا ہم سے عیسٰی بن یونس نے انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم ابن عباسؓ کے پاس گئے انہوں نے کہا، کیا تم عبداللہ بن زبیر پر تعجب نہیں کرتے، انہوں نے خلافت لی تو میں نے اپنے دل میں کہا میں انکے لئے ایسی محنت اور شفقت کرونگا کہ ویسی محنت اور مشقت میں نے ابوبکر اور عمر کیلئے بھی نہیں کی حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہر بات میں اُن سے بڑھ کر تھے[۱] میں نے لوگوں سے کہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے (یعنی پوتے) ہیں، اور زبیر کے بیٹے اور ابوبکر صدیق کے بیٹے (یعنی نواسے) اور حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے اور حضرت عائشہؓ کے بھانجے ہیں، لیکن عبداللہ بن زبیرؓ نے کیا کیا مجھ ہی سے لگے غرور کرنے، انہوں نے چاہا کہ میں انکے خاص مصاحبوں میں رہوں، میں نے (اپنے دل میں) کہا مجھ کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ میں تو اُن سے ایسی عاجزی کرونگا اور وہ اس پر بھی مجھ سے راضی نہ ہونگے (مجھ کو چھوڑ کر بیٹھ رہیں گے) خیر اب مجھے امید نہیں کہ وہ میرے ساتھ بھلائی کریں گے، جو ہونا تھا وہ ہوا، اب بنی امیہ جو میرے چچازاد بھائی ہیں اگر مجھ پر حکومت کریں تو یہ مجھ کو اوروں کے حکومت کرنے سے زیادہ پسند ہے[۲]

باب والمؤلفة قلوبھم کی تفسیر، مجاہد نے کہا مؤلفۃ قلوبھم وہ لوگ جن کو کچھ دے کر اُن کا دل ملایا جائے[۳]

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق) سے انہوں نے ابن ابی نعم عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال بھیجا گیا[۴] آپ نے اُس کو چار آدمیوں[۵] میں

[۱] یعنی ترجمہ یوں ہے، میں اپنے نفس سے انکے لئے ایسا جھگڑوں گا کہ ویسا جھگڑا میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کیلئے بھی نہیں کیا، مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ کے فضائل اور مناقب خوب لوگوں سے بیان کر کے انکے دلوں کو انکی طرف مائل کرونگا، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے وقت میں اسکی حاجت نہ تھی کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے فضائل سے سب لوگ خوب واقف تھے ۱۲ منہ رح [۲] یعنی بنی اسد کی حکومت سے جن میں عبداللہ بن زبیر تھے، گویا ابن عباسؓ نے بنی امیہ کی خلافت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت سے زیادہ پسند کی، کیونکہ بنی امیہ قریبی رشتہ دار تھے ۱۲ منہ [۳] اسکو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۴] حضرت علیؓ نے سونے کا ایک ڈلا بھیجا تھا ۱۲ منہ [۵] اقرع اور عیینہ اور زید اور علقمہ ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ أَتَأَلَّفُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَا عَدَلْتَ فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ،

بَابٌ ٢٤٢ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَلْمِزُوْنَ يَعِيْبُوْنَ وَ جُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ

٦٤٩، حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُوْ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ أَبُوْ عَقِيْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتِ الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ إِلَّا جُهْدَهُمْ الْآيَةَ،

٦٥٠، حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ

تقسیم کر دیا (وہ سب نو مسلم تھے) اور فرمایا میں (یہ مال اُن کو دیکر) اُن کا دل ملانا چاہتا ہوں۔ اس پر (بنی تمیم) ایک شخص[1] کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے انصاف نہیں کیا، آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے جو دین سے باہر ہو جائیں گے[2]

باب الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین کی تفسیر۔ یلمزون کا معنی عیب لگاتے ہیں۔ طعنہ مارتے ہیں جُهدهم اور جَهدهم (دونوں قرائتیں ہیں) یعنے محنت مزدوری کرکے بقدر موافق

مجھ سے ابو محمد بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا جب ہم کو خیرات کرنیکا حکم ہوا اُسوقت ہم مزدوری پر بوجھ اُٹھایا کرتے تھے، تو ابو عقیل (جناب اُسی مزدوری کے پیسے سے آدھا صاع (کھجور کا) لیکر آئے، اور ایک صاحب (عبدالرحمن بن عوف) بہت سا مال لائے[3] اس پر منافق کیا کہنے لگے ابو عقیل کی خیرات اللہ کو کیا پرواہ تھی (آدھی صاع کھجور کیا مالیت ہے) اور عبدالرحمن بن عوف نے تو دکھانے (ناموری) کے لئے اتنا بہت سا مال خیرات کیا ہے، اُس وقت یہ آیت اُتری الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین لایجدون الا جهدهم اخیر آیت تک[4]

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابو اُسامہ

---

[1] ذوالخویصرہ حرقوص بن زہیر ۱۲ منہ [2] اس حدیث کا مفصل ذکر اوپر گزر چکا ہے کتاب المغازی میں ۱۲ منہ رح [3] دو ہزار یا چار ہزار یا آٹھ ہزار درم ۱۲ منہ رح [4] کمبخت منافقوں کو کسی طرح چین نہ تھا، جس بیچارے نے تکلیف اُٹھا کر تھوڑی سی خیرات کی اُس پر بھی طعنہ کیا، اور جس نے اپنی حیثیت کے موافق بہت سا مال اللہ کی راہ میں دیا اس کا بھی پیچھا نہ چھوڑا، اُس کو ریا کار قرار دیا، ہمارے زمانہ میں بھی بعضے نام کے مسلمانوں نے منافقوں کا شیوہ اختیار کیا ہے حسد کی راہ سے جو کوئی اللہ کا بندہ نیک کام کرتا ہے تو اُسکو ریا کار بناتے ہیں، ان کم بخت مسلمانوں کو یہ خیال نہیں آتا کہ ہماری قوم کیسی تباہ حالت میں ہے اس وقت میں جو مسلمان کوئی قومی کام کرے تو سب کو مل کر اُس کی خوب تعریف کرنا اور اُس کا بے انتہا شکریہ ادا کرنا چاہیئے، تاکہ دوسرے مسلمان بھی اُس کے دیکھا دیکھی اپنی قوم کو فائدہ پہنچانے پر مستعد ہوں، رہی اُسکی نیت تو تم کو اس سے کیا غرض، وہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے، ہر شخص کی نیت کے موافق اُس سے معاملہ کرے گا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَۃَ اَحَدَّثَکُمْ زَائِدَۃُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِالصَّدَقَۃِ فَیَحْتَالُ اَحَدُنَا حَتّٰی یَجِیْ بِالْمُدِّ وَاِنَّ لِاَحَدِہِمُ الْیَوْمَ مِائَۃَ اَلْفٍ کَاَنَّہٗ یُعَرِّضُ بِنَفْسِہٖ۔

(حماد بن اسامہ) سے کہا کیا تم سے زائدہ بن قدامہ نے سلیمان اعمش سے انہوں شقیق بن سلمہ سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کا حکم دیتے، اس وقت ہم میں سے کوئی مزدوری کرکے ایک مُد (اناج یا کھجور) لاتا، اور آج تو ہم لوگ ایسے امیر ہیں ہم میں سے کسی کے پاس ایک لاکھ درم موجود ہیں، یہ ابو سعید نے اپنی طرف اشارہ کیا، حماد نے کہا ہاں [۱]

باب ۲۲۳ قَوْلِہٖ اِسْتَغْفِرْ لَہُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً،

باب استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ کی تفسیر۔

۶۵۱) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰہِ جَاءَ ابْنُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ اَنْ یُّعْطِیَہٗ قَمِیْصَہٗ یُکَفِّنُ فِیْہِ اَبَاہُ فَاَعْطَاہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ وَقَدْ نَہَاکَ رَبُّکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَیَّرَنِیَ اللّٰہُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَہُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَسَاَزِیْدُہٗ عَلَی السَّبْعِیْنَ قَالَ اِنَّہٗ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواُسامہ سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق مر گیا تو اُس کا بیٹا عبد اللہ ابن عبد اللہ (جو سچا مسلمان تھا) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ درخواست کی کہ اپنا کرتہ عنایت فرمائیے، تاکہ میں اپنے باپ کو اُس میں کفن دوں آپ نے کرتہ دیدیا، پھر اُس نے یہ درخواست کی، آپ جنازے کی نماز اُس پر پڑھیئے (آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے) حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر آپکا کپڑا تھاما اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ اس پہ نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں یعنے (منافقوں) پر نماز پڑھنے سے آپکو منع کیا ہے آپنے فرمایا اللہ تو نے مجھ کو منع کیا ہے بلکہ مجھ کو اختیار دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اُنکے لئے دعا کرے یا نہ کرے، اگر تو ستر بار اُن کیلئے دعا کریگا جب بھی اللہ اُن کو بخشنے والا نہیں، میں ایسا کروں ستر بار سے زیادہ دُعا کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ وہ تو منافق تھا

[۱] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ،

۶۵۲، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ بْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا قَالَ أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ

آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عمرؓ کا کہنا نہ سنا) اُس پر نماز پڑھی، اُس وقت یہ آیت اُتری، تو ان منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو اُس پر نماز نہ پڑھ اُسکی قبر پر کھڑا بھی نہ ہو۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے یحییٰ کے سوا دوسرے شخص (عبداللہ بن صالح لیث کے منشی) نے یوں کہا مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا، مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر (جنازے کی) نماز پڑھنے کیلئے بلائے گئے، جب آپؐ اُس پر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو میں کود کر گر گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابی کے بیٹے پر نماز پڑھتے ہیں، اُس نے تو فلانے دن ایسی بات کہی تھی فلانے دن ایسی میں اسکی (کفر کی) باتیں گننے لگا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور فرمایا عمرؓ ہٹو بھی، جب میں نے بہت اصرار کیا (کہ آپ اُس پر نماز نہ پڑھیئے) تو آپؐ نے فرمایا، بات یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ کو اختیار ملا ہے (منافقوں کیلئے دعا کروں یا نہ کروں) میرا اختیار ہے میں دُعا کرتا ہوں، اگر میں یہ جانوں کہ ستر بار سے زیادہ دُعا کرنے میں اُسکی بخشش ہو جائیگی تو میں ستر بار سے زیادہ اُس کیلئے دُعا کروں۔ حضرت

ا۵ دوسری روایت میں یوں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میرا کرتہ کچھ اُس کے کام آنے والا نہیں، مجھے امید ہے کہ اُس کی قوم کے ہزاروں آدمی مسلمان ہو جائیں گے، ایسا ہی ہوا عبداللہ بن ابی کی قوم کے لوگ یہ حال دیکھ کر بہتیرے مسلمان ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن ابی ابھی زندہ تھا، اُس نے آنحضرت صلعم کو بلا بھیجا، اور آپؐ سے کرتہ مانگا اور دُعا کی درخواست کی ۱۲ منہ رح ۵۲ سبحان اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور مہربانی کا کیا کہنا یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمکو ایسا مہربان اپنی اُمت کا غمخوار پیغمبر اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا، یہ عبداللہ بن ابی وہی تھا جس نے زندگی میں کیا کیا بے ادبی کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہی تھیں، اور جنگ اُحد میں آپکے عین وقت پر چھوڑ کر چلا آیا تھا پھر بھی آپنے اسکی بُری باتوں کا کچھ خیال نہ فرمایا اور اُس کیلئے دعا کرنے اُس پر نماز پڑھنے کو مستعد ہو گئے۔ اسی ماہ رجب ۲۲ ۱۳۲۰ھ میں (باقی آگے)

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا إِلٰى قَوْلِهٖ وَهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ

بَابُ ۲۷۲ قَوْلِهٖ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ

۶۵۳) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهٗ وَأَمَرَهٗ أَنْ يُكَفِّنَهٗ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض بِثَوْبِهٖ فَقَالَ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ أَوْ أَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَزِيدُهٗ

عمرؓ کہتے ہیں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر نماز پڑھی پھر نماز پڑھ کر لوٹے تھوڑی دیر ٹھیرے تھے کہ سورۂ برأت کی یہ دو آیتیں اُتریں ولا تصل علی احد منہم مات ابدًا اخیر آیت وھم فاسقون تک[1] حضرت عمرؓ کہتے ہیں بعد میں مجھ کو اپنے اوپر تعجب آیا کہ تو نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی جرأت (دلیری) کیوں کی، بار بار آپؐ کو نماز پڑھنے سے روکا، حالانکہ اللہ اور رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں۔

باب ولا تصل علی احد منہم مات ابدًا و لا تقم علیٰ قبرہٖ کی تفسیر۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انسؓ بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبد اللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اُس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ نے اُس کو اپنا کرتہ عنایت کیا اور فرمایا اسی میں اپنے باپ کا کفن کر پھر اسکے جنازے پر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے، حضرت عمرؓ نے آپکا کپڑا تھاما اور عرض کیا وہ تو منافق تھا آپ اُس پر نماز (کیسے) پڑھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو منافقوں کیلئے دعا کرنے سے منع فرمایا ہے، آپنے فرمایا اللہ نے مجھ کو (منع نہیں فرمایا بلکہ) اختیار دیا ہے یا ایک بات کی خبر دی ہے، اللہ تعالیٰ نے صرف یوں فرمایا ہے، تو انکے لئے دعا کر یا نہ کر، اگر ستر بار بھی دعا کرے جب بھی اللہ تعالیٰ انکو نہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۳) میں نے حالت خواب میں یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، اور میں بے ساختہ یہ اشعار پڑھ رہا ہوں
نظم: بہ پیش تو حاضر بحالِ تباہ ÷ وحید زمان مذنب و روسیاہ ÷ بدہ کفشہا تا بہ سر برنہم ÷ کنم سُرمۂ چشم خاکِ قدم ÷ رسولِ خدا شو مراد ستگیر ÷ نداریم غیر از تو مرشد نہ پیر ÷ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا ۱۲ منہ رح (حواشی صفحہ ھٰذا) [1] اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق حکم دیا، حضرت عمرؓ کا کیا کہنا عجب صاحب الرأی سردار تھے، امورِ انتظامی اور سیاست مدن میں تو اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

عَلٰی سَبْعِیْنَ قَالَ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ
ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ
مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اِنَّہُمْ
کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَھُمْ فَاسِقُوْنَ،

بَابُ ۲۴۵ قَوْلِہٖ سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْہِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْہُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْہُمْ اِنَّہُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰھُمْ جَہَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ

۴۶۵، حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْکَ وَاللّٰہِ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنْ نِعْمَۃٍ بَعْدَ اِذْ ھَدَانِیْ اَعْظَمَ مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَکُوْنَ کَذَبْتُہٗ فَاَھْلِکَ کَمَا ھَلَکَ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا حِیْنَ اُنْزِلَ الْوَحْیُ سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْہِمْ اِلَی الْفٰسِقِیْنَ،

بَابُ ۲۴۶ قَوْلِہٖ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِہِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْہِمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ،

بخشنے کا۔ میں ستر بار سے زیادہ اُس کیلئے دُعا کرونگا[1] حضرت عمرؓ کہتے ہیں آخر آپ نے اُس پر نماز پڑھی (میرا کہنا نہ سُنا) ہم لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فسقون

باب سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیہم لتعرضوا عنہم فاعرضوا عنہم انہم رجس وماوٰھم جھنم جزاء بما کانوا یکسبون کی تفسیر۔

ہم سے یحیی (بن عبداللہ بن بکیر) نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہا، کعب بن مالک جب غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو کہتے تھے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دین اسلام کی جو ہدایت دی اس نعمت کے بعد دوسری کوئی نعمت اس سے بڑھ کر نہیں دی کہ میں نے (غزوۂ تبوک کے معاملہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ حال عرض کر دیا (اپنے قصور کا اقرار کیا) اگر میں بھی جھوٹ بہانے کرتا تو دوسرے جھوٹ بولنے والوں کی طرح تباہ ہو جاتا جب اللہ تعالیٰ نے[2] آیت اُتاری، سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیہم اخیر آیت الفسقین

باب واخرون اعترفوا بذنوبہم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیہم ان اللہ غفور رحیم کی تفسیر۔

[1] جب سرورِ عالم اشرف انبیاء کی دعا وہ بھی ستر بار کافروں اور منافقوں کیلئے مؤثر نہ ہو تو کسی ولی یا درویش کی بساط ہے کہ اُسکی سفارش سے کسی کافر یا مشرک کی مغفرت ہو جائے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے وہ ایسی جھوٹی حکایتیں اور نقلیں کیونکر مان لیتے ہیں، کہ فلاں درویش نے روحوں کا تھیلہ حضرت عزرائیل سے چھین لیا، اور سب کی مغفرت کرادی، یا فلاں درویش کا دھوبی جو مشرک تھا اُن کا نام لینے سے بخش دیا گیا ۱۲ منہ رح [2] یہ حدیث کتاب المغازی میں مفصل گذر چکی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَا لِي هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے کہا ہم سے ابو رجاء نے کہا ہم سے سمرہ بن جندبؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے، انہوں نے نیند سے مجھ کو جگایا (اور لے چلے، جاتے جاتے ایک شہر پر پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا تھا، وہاں ہم کو کئی آدمی ملے، اُن کا آدھا بدن تو نہایت خوبصورت اور آدھا نہایت بدشکل تھا، میرے ساتھ والے فرشتوں نے اُن سے کہا جاؤ اِس ندی میں گرد، وہ اُس میں گر گئے، لوٹ کر جو آئے تو انکی بدصورتی بالکل جاتی رہی، آدھا بدن بھی نہایت خوبصورت ہو گیا اُن فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ جنت العدن (بہشت کا باغ) ہے اور تمہارا مکان یہیں ہے۔ پھر کہنے لگے جن لوگوں کا آدھا بدن تم نے خوبصورت دیکھا اور آدھا بدصورت وہ وُہ لوگ ہیں جنہوں نے (دنیا میں) اچھے اور بُرے سب طرح کے کام کیے، اللہ نے اُن کو بخش دیا[۱]

بَابُ ۲۴۷ قَوْلِهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ۔

باب ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین کی تفسیر۔

٦٥٦ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أُحَاجُّ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد مسیب بن حزن صحابی سے انہوں نے کہا جب ابوطالب (آنحضرتؐ کے چچا) مرنے لگے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لیگئے، وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ (کافروں کے سردار) بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا چچا میاں تم لا الٰہ الا اللہ

[۱] یہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب التعبیر میں مذکور ہو گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

لك بها عند الله فقال ابو جهل وعبد الله
بن أمية يا أبا طالب أترغب عن ملة
عبد المطلب فقال النبي صلى الله
عليه وسلم لأستغفرن لك ما لم
أنه عنك فنزلت ما كان للنبي
والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين
ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين
لهم أنهم أصحاب الجحيم۔

باب ۲۴۸ قوله لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم إنه بهم رءوف رحيم۔

۷۵۶، حدثنا أحمد بن صالح قال
حدثني ابن وهب قال أخبرني يونس
قال أحمد وحدثنا عنبسة حدثنا
يونس عن ابن شهاب قال أخبرني
عبد الرحمن بن كعب قال أخبرني عبد الله
بن كعب وكان قائد كعب من بنيه
حين عمي قال سمعت كعب بن مالك
في حديثه وعلى الثلاثة الذين خلفوا
قال في آخر حديثه إن من توبتي أن
أنخلع من مالي صدقة إلى الله ورسوله
فقال النبي صلى الله عليه وسلم أمسك

(ایک بار زبان سے) کہہ لو مجھ کو (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے تمہارے (چھڑانے کے) لئے ایک دلیل مل جائیگی، یہ سن کر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ انکو سمجھانے لگے، ابو طالب کیا عبدالمطلب (اپنے باوا) کے دین سے تم پھر جاتے ہو[۵۱] اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لئے برابر دعا کرتا رہونگا، جب تک منع نہ کیا جاؤں، تب یہ آیت اتری ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولوکانوا اولی قربی من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم۔

باب لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوا فی ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ثم تاب علیہم انہ بہم رءوف رحیم کی تفسیر۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی، دوسری سند اور احمد بن صالح نے کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن کعب نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن کعب نے وہ کعب کے بیٹوں میں اپنے باپ کو لے کر چلا کرتے تھے، جب وہ اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا کعب بن مالک اس آیت کے متعلق وعلی الثلاثة الذین خلفوا جو قصہ بیان کرتے تھے اس میں میں نے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا میں اپنی توبہ کے قبول ہونے کے شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال خالص اللہ اور رسول کی رضامندی کیلئے خیرات

۵۱ غرض ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا، مرتے وقت کہنے لگے میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ،

کر دیتا ہوں آپنے فرمایا نہیں تھوڑا مال اپنے لئے بھی رکھ لے یہ تیرے حق میں بہتر ہے

بَابٌ ۲۴۹ قَوْلِهٖ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ،

باب وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت وضاقت انفسهم وظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه ثم تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم

۶۵۸ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهٗ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَّكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهٗ إِلَّا ضُحًى وَّكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِيْ وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِّنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ غَيْرِنَا

مجھ سے محمد بن نصر نیشاپوری نے بیان کیا (یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے) کہا ہم سے احمد بن ابی شعیب نے کہا ہم سے موسیٰ بن اعین نے کہا ہم سے اسحاق بن راشد نے اُن سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھ کو عبدالرحمٰن ابن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک سے سُنا وہ اُن تینوں میں کے ایک شخص تھے جن کا قصور اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا، میرے والد کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی لڑائی میں پیچھے نہ رہا ایک غزوہ عسرہ (جنگ تبوک) اور ایک غزوہ بدر میں البتہ رہ گیا، سو میں نے اپنی پکی نیت یہ کر لی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت مدینہ تشریف لائینگے میں وہیں کہونگا جو سچ ہے[۱] اور آپ اکثر جب سفر سے تشریف لاتے، تو چاشت ہی کے وقت (کچھ دن چڑھے) شہر میں آتے پہلے مسجد میں جاتے وہاں ایک دوگانہ پڑھتے[۲] خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع کر دیا کہ مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں (بلال اور مرارہ) سے کوئی بات نہ کرے ہم تینوں کے

---

[۱] پہلے کعب کے دل میں طرح طرح کے خیال شیطان نے ڈالے تھے کہ کوئی جھوٹا بہانہ کر دیتا لیکن اللہ نے اُن کو بچا لیا، انہوں نے سچ سچ اپنے قصور کا اقرار کر دیا ۱۲ منہ رح [۲] یہ دوگانہ شکریہ کا تھا کہ حق تعالیٰ سفر سے مع الخیر واپس لایا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَوْبَتَنَا عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلٰى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ قَالَ إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتّٰى إِذَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلٰثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذَكَرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ يَعْتَذِرُونَ

سوا اور لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے، اُن کیلئے یہ حکم نہیں دیا۔ اب لوگوں نے ہم سے بات چیت کرنا چھوڑ دی، میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ زندگی دو بھر ہو گئی، مجھ کو بڑی فکر یہ تھی کہ کہیں میں مر جاؤں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے پر نماز بھی نہ پڑھیں، یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو جائے اور میں (تمام عمر) اسی مصیبت میں مبتلا رہوں، کوئی مجھ سے بات چیت نہ کرے، مر دوں تو نماز تک نہ پڑھے، آخر (پوری پچاس راتیں گذرنے پر) اللہ تعالیٰ نے ہماری معافی کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا، اُس وقت تہائی رات باقی رہی تھی، اور آپ بی بی (ام المؤمنین) ام سلمہ رضی کے گھر میں تھے، بی بی ام سلمہ رضی میری بھلائی کے فکر میں تھیں، اور میری مدد کرنا چاہتی تھیں، خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: ام سلمہ رضی کعب بن مالک رضی کی توبہ قبول ہو گئی، اُنہوں نے کہا میں کعب رضی کو مبارکباد کہلا بھیجوں آپ نے فرمایا (اتنی رات کو) لوگ ہجوم کر آئیں گے تمہاری نیند کو بھی خراب کر دیں گے جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی تو اس توبہ قبول ہونے کی لوگوں کو خبر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ کو جب خوشی ہوتی تو آپ کا مبارک چہرہ چمکنے لگتا، گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے، اور ہم تین آدمی جن کا ذکر قرآن میں ہے کہ وہ پیچھے ڈال دیے گئے (یعنی ہماری نسبت کوئی حکم نہیں ہوا)[1] جب اللہ تعالیٰ نے ہماری معافی کا حکم اُتارا پھر اُن کا بھی ذکر آیا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے، جنہوں نے جھوٹے بہانے کئے تھے تو اُن کا ذکر بہت بُری طرح سے کیا گیا ویسا بُرا ذکر اللہ تعالیٰ نے کسی کا نہیں کیا، فرمایا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ

---

[1] وعلی الثلاثة الذین خلفوا کا یہ معنی نہیں ہے کہ ان تینوں پر جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن کا مقدمہ زیر تجویز رکھا گیا تھا اور جن کے باب میں کوئی قطعی حکم نہیں دیا گیا تھا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللّٰهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الْآيَةَ،

اذا رجعتم الیہم قل لا تعتذروا لن نؤمن لکم قد نبأنا اللہ من اخبارکم وسیری اللہ عملکم ورسولہ اخیر تک

بَابُ ٢٥ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ،

باب یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کی تفسیر۔

٦٥٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ،

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے کہ عبداللہ بن کعب نے جو اپنے والد کعب بن مالک کو کھینچ کر چلایا کرتے تھے یوں کہا، میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کرتے تھے، کہتے تھے خدا کی قسم میں نہیں جانتا اللہ نے کسی کو سچ کہنے کی توفیق دے کر اس پر اتنا احسان کیا ہو جیسا مجھ پر کیا میں نے اس زمانہ سے جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ میں سچ سچ عرض کیا، اب تک قصداً کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور اللہ تعالیٰ نے (اسی باب میں) یہ آیت اتاری لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین وکونوا مع الصادقین تک۔

بَابُ ٢٥ قَوْلِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ مِنَ الرَّأْفَةِ،

باب لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم
رؤف رأفۃ سے نکلا ہے (یعنی بہت مہربانی)

٦٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید بن سباق نے خبر دی، انہوں نے کہا زید بن ثابت رض جو قرآن لکھنے والوں میں سے تھے، وہ کہتے تھے جب (۱۱ ہجری میں) یمامہ کی لڑائی میں (جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی) بہت سے صحابہ رض مارے گئے تو ابوبکر صدیق رض نے

besturdubooks.wordpress.com

أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ
الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ
الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ
مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوهُ وَإِنِّي لَأَرَى أَنْ
تَجْمَعَ الْقُرْآنَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ
أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ
عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ لِذَلِكَ
صَدْرِي وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدُ
بْنُ ثَابِتٍ وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ وَلَا
نَتَّهِمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ
فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ
أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ
قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رض هُوَ
وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ
صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللّٰهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ
وَعُمَرَ فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ
مِنَ الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَ
صُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ

مجھ کو بلا بھیجا اُس وقت حضرت عمرؓ بھی اُن کے پاس موجود تھے۔ میں گیا تو ابوبکرؓ کہنے لگے عمر میرے پاس آئے کہنے لگے یمامہ کی لڑائی میں بہت سے مسلمان مارے گئے [1] اور میں ڈرتا ہوں اسی طرح لڑائیوں میں اور قاری بھی مارے جائیں تو بہت سا قرآن دنیا سے اُٹھ جائے گا [2] اگر قرآن کو ایک جگہ جمع کرادو تو یہ ڈر نہ رہیگا، میری رائے تو یہ ہے کہ تم قرآن کو جمع کرادو۔ ابوبکرؓ نے کہا میں نے عمرؓ کو یہ جواب دیا، بھلا میں وہ کام کیسے کروں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ عمرؓ کہنے لگے خدا کی قسم یہ اچھا کام ہے اور بار بار یہی کہتے رہے یہانتک کہ اللہ نے میرے دل میں بھی ڈال دیا کہ یہ کام اچھا ہے [3] اور میں عمرؓ کی رائے سے موافق ہوگیا۔ زید بن ثابتؓ نے کہا عمرؓ یہ تقریر سنتے رہے اور خاموش بیٹھے رہے، پھر ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا دیکھو تم جوان عقلمند آدمی ہو اور ہم تم کو سچا جانتے ہیں تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی قرآن لکھا کرتے تھے اب ایسا کرو قرآن کو (جابجا) تلاش کرو اور سب اکٹھا کرو۔ زید بن ثابت کہتے ہیں، اگر ابوبکرؓ مجھ کو پہاڑ ڈھونے کو کہتے تو مجھ کو اتنا مشکل معلوم نہ ہوتا جتنا قرآن جمع کرنا معلوم ہوا، آخر میں کہا بھلا تم دونوں ایسا کام کرتے ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم یہ اچھا کام ہے، پھر میں اُن سے برابر تکرار کرتا رہا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا جیسے اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کا سینہ کھول دیا تھا میں بھی اس کام کو اچھا سمجھنے لگا، خیر میں اُٹھا قرآن کی تلاش شروع کی، کہیں پرچوں پر لکھا ہوا تھا کہیں مونڈھے کی ہڈیوں پر کہیں کھجور کی ڈالیوں پر

[1] کہتے ہیں گیارہ سو یا چودہ سو مسلمان اس لڑائی میں شہید ہوئے، ان میں ستر شخص قرآن کے قاری بھی تھے ۱۲ منہ رح [2] کیونکہ اس وقت اکثر لوگ قرآن کو زبانی یاد رکھتے تھے لکھی ہوئی مصحف کا رواج نہ تھا۔ ۱۲ منہ رح [3] پہلے ابوبکر صدیقؓ قرآن جمع کرنے کو ایک نیا کام اور بدعت سمجھے، حالانکہ یہ امر بدعت شرعیہ نہ تھا گو نیا کام تھا کیونکہ قرآن کا جمع تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وقت میں شروع ہو گیا تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ
لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ إِلَى آخِرِهِمَا وَكَانَتِ
الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ
أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ رض
حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ
تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
وَقَالَ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ
مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ
مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ وَتَابَعَهُ يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ
أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ،

لوگوں کو یاد بھی تھا یہاں تک کہ میں نے سورۂ توبہ کی دو آیتیں
خزیمہ بن ثابت انصاری کے سوا اور کہیں نہ پائیں، یعنی لقد
جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص
علیکم اخیر تک[1]۔ پھر یہ مصحف جس میں قرآن جمع کیا گیا ابوبکر رض
صدیق کی زندگی تک اُن کے پاس رہا، پھر حضرت عمر رض کی زندگی
تک اُن کے پاس رہا، اُن کی وفات کے بعد ام المومنین حفصہ رض کو
ملا۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر اور لیث بن سعد
نے بھی یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا[2] اور لیث
نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے ابن
شہاب سے روایت کی اس میں (خزیمہ کے بدل) ابو خزیمہ انصاری
ہے[3] اور موسیٰ نے ابراہیم سے روایت کی کہا ہم سے ابن شہاب نے
بیان کیا، اس روایت میں بھی ابو خزیمہ ہے[4] موسیٰ بن اسمٰعیل کے
ساتھ اس حدیث کو یعقوب بن ابراہیم نے بھی اپنے والد ابراہیم بن
سعد سے روایت کیا[5] اور ابو ثابت محمد بن عبیداللہ مدنی نے
کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، اس روایت میں شک کے ساتھ خزیمہ
یا ابو خزیمہ مذکور ہے[6]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُوْرَةُ يُوْنُسَ

سورۂ یونس کی تفسیر

[1] حافظ نے کہا صحیح ابو خزیمہ انصاری ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ آیت صرف ابو خزیمہ کے اعتبار پر قرآن میں شریک کر دی گئی بلکہ یہ آیت اور لوگوں نے بھی سُنی تھی مگر لکھی ہوئی کسی کے پاس نہ ملی، ابو خزیمہ کے پاس ملی، اُس وقت سب کو یاد آ گئی، اور قرآن میں شریک کر دی گئی ۱۲ منہ رح [2] عثمان بن عمر کی روایت کو امام احمد اور اسحٰق نے اپنی مسندوں میں اور لیث کی روایت کو خود امام بخاری نے فضائل قرآن اور توحید میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [3] اس کو ابو القاسم بغوی نے فضائل قرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] اس کو خود امام بخاری نے فضائل قرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] اس کو ابوبکر بن ابی داؤد نے کتاب المصاحف میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [6] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الاحکام میں وصل کیا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ،

بَابُ ۲۵۲ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هَذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ الْمَعْنَى بِكُمْ دَعْوَاهُمْ دُعَاؤُهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ، فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدْوًا مِنَ الْعُدْوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ اللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ لَأُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى مِثْلُهَا حُسْنَى وَزِيَادَةٌ مَغْفِرَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكِبْرِيَاءُ الْمُلْكُ،

بَابُ ۲۵۳ قَوْلِهِ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا

ابن عباسؓ نے کہا فاختلط بہ نبات الارض اس کا معنے یہ ہے کہ پانی برسنے کی وجہ سے زمین سے ہر قسم کا سبزہ اُگا یعنی گیہوں جو دوسرا اناج[۵۱]

باب وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ ھو الغنی کی تفسیر[۵۲]

اور زید بن اسلم نے کہا قدم صدق سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں[۵۳]۔ اور مجاہد نے کہا بھلائی مراد ہے[۵۴] تلک آیات میں تلک جو حاضر کے لئے ہے مراد اس سے غائب ہے یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں جیسے حتی اذا کنتم فی الفلک وجرین بھم میں بھم سے بکم مراد ہے (یعنے غائب سے حاضر مراد ہے) دعوٰھم اُنکی دُعا احیط بھم ہلاکت کے نزدیک پہنچے جیسے احاطت بہ خطیئتہ یعنے گناہوں نے اُس کو سب طرف سے گھیر لیا[۵۵] فاتبعھم (جو حسن کی قرأت ہے) اور فاتبعھم (جو مشہور قرأت ہے) دونوں کے معنے ایک ہیں عدوا عدوان سے نکلا ہے (یعنے شرارت اور حرام زدگی سے) اور مجاہد نے کہا ولو یعجل اللہ للناس الشر استعجالھم بالخیر سے مقصود یہ ہے کہ آدمی جو غصے میں اپنی اولاد یا مال کو کوستا ہے کہتا ہے یا اللہ اس میں برکت نہ کیجیو، یا اللہ اس پر لعنت کر[۵۶] لقضی الیھم اجلھم یعنے جس کو کوستا ہے وہ تباہ ہو جاتا، اللہ تعالیٰ اُس کو مار ڈالتا للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ میں مجاہد نے کہا زیادہ سے مغفرت (اور اللہ کی رضامندی) مراد ہے[۵۷] دوسرے لوگوں نے کہا وزیادۃ سے اللہ کا دیدار مراد ہے[۵۸] الکبریاء سلطنت اور بادشاہی

باب وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر فاتبعھم فرعون وجنودہ بغیا وعدوا حتی اذا ادرکہ الغرق قال آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کی تفسیر۔ ننجیک یعنے تیری لاش کو

---

۵۱ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۲ اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی ۱۲ منہ رح ۵۳ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۴ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵۵ تباہی کا وقت آن پہنچا ۱۲ منہ رح ۵۶ اس کو فریابی اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵۷ اس کو فریابی اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵۸ ابو قتادہ اور ابو بکر صدیق اور حذیفہ اور ابن عباسؓ اور اکثر سلف سے یہی منقول ہے یہ تفسیر خود مرفوع حدیث میں وارد ہے، اس کو امام مسلم اور ترمذی نے صہیب سے نکالا ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ نُنَجِّيْكَ نُلْقِيْكَ عَلٰى نَجْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ وَهُوَ النَّشْزُ الْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ،

نجوہ (اونچی جگہ) پر ڈال دیں گے (جس میں سب دیکھیں اور عبرت لیں۔)

۶۶۱ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيْهِ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصُوْمُوْا،

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو اُس وقت یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے، اور کہنے لگے یہ وہ دن ہے جب موسیٰؑ کو فرعون پر غلبہ ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر اپنے اصحاب سے فرمایا تم کو موسیٰ سے بہ نسبت یہود کے زیادہ تعلق ہے تم بھی اس دن روزہ رکھو لے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ

سورۂ ہود کی تفسیر

وَقَالَ اَبُوْ مَيْسَرَةَ الْاَوَّاهُ الرَّحِيْمُ بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّاْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُوْدِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيْرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ يَسْتَهْزِءُوْنَ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَقْلِعِيْ اَمْسِكِيْ عَصِيْبٌ شَدِيْدٌ لَا جَرَمَ بَلٰى

ابو میسرہ (عمرو بن شرحبیل) نے کہا اواہ حبشی زبان میں مہربان رحم دل کو کہتے ہیں اور ابن عباسؓ نے کہا بادی الرأی کا معنی جو ہم کو ظاہر ہوا، اور مجاہد نے کہا جودی ایک پہاڑ ہے (اُس) جزیرے میں (جو دجلہ اور فرات کے بیچ میں موصل کے قریب ہے) اور امام حسن بصری نے کہا انک لانت الحلیم یہ کافروں نے حضرت شعیبؑ کو ٹھٹھے کی راہ سے کہا تھا، اور ابن عباسؓ نے کہا اقلعی کا معنی تھم جا، عصیب کا معنی سخت لاجرم کا معنے کیوں نہیں یعنے

لے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے، اُسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو نجات دلائی اور فرعون کو ڈبا دیا تو باب کی مطابقت حاصل ہوگئی۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمانوں کو سب پیغمبروں سے وہی تعلق ہے جو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لا نفرق بین احد من رسلہ ہم مسلمانوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محبت یہود سے زیادہ اور حضرت عیسیٰؑ کی محبت نصاریٰ سے زیادہ رکھنا چاہیئے ہم مسلمان کسی پیغمبر کی ادنیٰ سے ادنیٰ توہین بھی گوارا نہیں کرینگے"

besturdubooks.wordpress.com

وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ،

ضرور ہے) وفار التنور کا معنے پانی پھوٹ نکلا۔ عکرمہ نے کہا تنور سطح زمین کو کہتے ہیں [1]

بَابٌ ٢٥٤ قَوْلِهِ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ أَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ إِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَقَالَ غَيْرُهُ وَحَاقَ نَزَلَ يَحِيْقُ يَنْزِلُ يَؤُوْسٌ فَعُوْلٌ مِنْ يَئِسْتُ قَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الْحَقِّ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ مِنَ اللّٰهِ إِنِ اسْتَطَاعُوْا،

باب الا انهم یثنون صدورهم لیستخفوا منه الا حین یستغشون ثیابهم یعلم ما یسرون وما یعلنون انه علیم بذات الصدور کی تفسیر۔ عکرمہ کے سوا اور لوگوں نے کہا حاق کا معنے اتر پڑا اسی سے ہے یحیق یعنے اترتا ہے، انه لیؤس کفور میں یؤس کا معنی ناامید بروزن فعول یئست سے نکلا ہے، اور مجاہد نے کہا لا تبتئس کا معنی غم نہ کھا یثنون صدورھم کا مطلب یہ ہے کہ حق بات میں شک و شبہ کرتے ہیں لیستخفوا منه یعنی اگر ہو سکے تو اللہ سے چھپا لیں۔

٦٦٢، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنُوْنِيْ صُدُوْرُهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أُنَاسٌ كَانُوْا يَسْتَحْيُوْنَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوْا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوْا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوْا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذٰلِكَ فِيْهِمْ

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد بن اعور نے کہ ابن جریج نے کہا مجھ کو محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ آیت پڑھتے تھے الا انهم تثنونی صدورهم [2] میں نے پوچھا یہ آیت کس باب میں اتری ہے، انہوں نے کہا کچھ لوگ ننگے ہو کر پاخانہ پھرنے میں آسمان کی طرف ستر کھولنے میں (پروردگار سے) شرماتے تھے، اسی طرح صحبت کرتے وقت آسمان کی طرف ستر کھولنے سے شرماتے تھے، (شرم کے مارے جھکے جاتے تھے) اسی باب میں یہ آیت اتری۔

٦٦٣، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنُوْنِيْ صُدُوْرُهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا تَثْنُوْنِيْ صُدُوْرُهُمْ قَالَ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر دی، انہوں نے ابن جریج (مجھ کو اور روح نے بھی) اور محمد بن عباد بن جعفر نے بھی خبر دی کہ عبداللہ بن عباسؓ نے یہ آیت پڑھی الا انهم تثنونی صدورهم محمد بن عباد نے کہا ابوالعباس (یہ ابن عباسؓ کی کنیت ہے) تثنونی صدورهم کا کیا مطلب ہے، انہوں نے کہا یہ کہ بعضے

[1] یعنی زمین سے پانی پھوٹ کر اوپر آ گیا۔ اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ یہ تنور حضرت آدم علیہ السلام کا تھا ملک شام میں ۱۲ منہ [2] یہ ابن عباسؓ کی قرأت ہے اور مشہور قرأت یوں ہے الا انهم یثنون صدورهم تثنونی اثنونی سے ہے بروزن افعوعل ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحْيِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحْيِي فَنَزَلَتْ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ،

٦٦٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونِي صُدُورُهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشُونَ يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ سِيءَ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَضَاقَ بِهِمْ بِأَضْيَافِهِ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنِيبُ أَرْجِعُ،

بَابٌ ٢٥٥ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ،

٦٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ

لوگ اپنی عورتوں سے صحبت کرنے میں یا بیت الخلاء میں ننگے ہونے سے شرماتے (یہ خیال کر کے کہ پروردگار دیکھ رہا ہے) اُس وقت یہ آیت اُتری الا انھم یثنون صدورھم۔[۱]

ہم سے (عبداللہ بن زبیر) حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے یہ آیت پڑھی الا انھم یثنون صدورھم لیستخفوا منہ الا حین یستغشون ثیابھم عمرو بن دینار کے سوا اوروں نے ابن عباسؓ سے یوں نقل کیا ہے[۲] یستغشون یعنی اپنے سر ڈھانپ لیتے ہیں سیئ بھم اپنی قوم سے بدگمان ہوا وضاق بھم یعنی اپنے مہمانوں کو دیکھ کر رنجیدہ ہوا[۳] بقطع من اللیل یعنی رات کی سیاہی میں[۴] اور مجاہد نے کہا انیب کا معنی رجوع کرتا ہوں (متوجہ ہوتا ہوں)۔

باب وکان عرشہ علی الماء کی تفسیر

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (اے آدمی) تو خرچ کر میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا (تجھ کو دوں گا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے (اُس کا خزانہ بے انتہا ہے) کتنا ہی خرچ ہو وہ کم نہیں ہوتا، رات اور دن اُس کا فیض جاری ہے اور یہ بھی فرمایا دیکھو جب سے زمین اور آسمان بنے ہیں اُس وقت سے جو اس نے خرچ کیا تو اُس کے ہاتھ میں جو (خزانہ) تھا وہ کچھ کم نہیں ہوا (آسمان اور زمین بننے سے پہلے) اُس کا تخت پانی پر تھا اُسکے ہاتھ میں (رزق کا

---

۱ یعنی وہ اپنے سینے دُہرے کرتے ہیں، اللہ سے چھپانا چاہتے ہیں، وہ تو کپڑوں کے اندر بھی سب دیکھتا اور جانتا ہے، اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ۱۲ منہ رح ۲ اس کو طبری نے علی بن ابی طلحہ کے طریق سے نکالا ۱۲ منہ رح ۳ وہ بہت خوبصورت تھے حضرت لوط سمجھے کہ میری قوم کے لوگ ان کو ضرور ستائیں گے ۱۲ منہ رح ۴ اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ۱۲ منہ رح

يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ اَيْ اَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوْهُ وَاعْتَرَانِيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَيْ فِيْ مِلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ عَنِيْدٌ وَعَنُوْدٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَاْكِيْدُ التَّجَبُّرِ اسْتَعْمَرَكُمْ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهٗ نَكِرَهُمْ وَاَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ كَاَنَّهٗ فَعِيْلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُوْدٌ مِنْ حَمِدَ سِجِّيْلٌ الشَّدِيْدُ الْكَبِيْرُ سِجِّيْلٌ وَسِجِّيْنٌ وَاللَّامُ وَالنُّوْنُ اُخْتَانِ وَقَالَ تَمِيْمُ بْنُ مُقْبِلٍ ؎

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُوْنَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصٰى بِهِ الْاَبْطَالُ سِجِّيْنَا

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ لِاَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهٗ وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْئَلِ الْعِيْرَ يَعْنِيْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيْرِ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا يَقُوْلُ لَمْ تَلْتَفِتُوْا اِلَيْهِ وَيُقَالُ اِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهٗ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِيْ وَجَعَلْتَنِيْ ظِهْرِيًّا وَالظِّهْرِيُّ هٰهُنَا اَنْ

ترازو ہے، جس کے لئے چاہتا ہے یہ ترازو جھکا دیتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اُٹھا دیتا ہے[1] اعتراک باب افتعال سے ہے عروتہ سے یعنی میں نے اُس کو پکڑ پایا اُسی سے ہے، یعروہ (مضارع کا صیغہ) اور اعترانی اخذ بناصیتہا یعنے اُس کی حکومت اور قبضۂ قدرت میں ہے عنید اور عنود اور عاند سب کے ایک ہی معنے ہیں (یعنے سرکش مخالف) اور یہ جبار کی تاکید ہے[2] استعمرکم تم کو بسایا آباد کیا عرب لوگ کہتے ہیں اعمرتہ الدار فہی عمری یعنے یہ گھر میں نے اس کو عمر بھر کیلئے دے ڈالا نکرھم اور انکرھم اور استنکرھم سب کے ایک معنے ہیں (یعنے اُنکو پرملک والا پردیسی سمجھا) حمید فعیل کے وزن پر ہے بمعنی محمود یعنے سراہا گیا، اور مجید ماجد کے معنے میں ہے (یعنی کرم کرنیوالا) سجین اور سجیل دونوں کے معنے سخت اور بڑا[3] لام اور نون بہنیں ہیں (ایک دوسرے سے بدل جاتی ہیں) تمیم بن مقبل شاعر کہتا ہے

؎ بعضے پیدل دن دہاڑے خود پر سجین[4] ماریں کرتے ہیں
پہلوان جن کی وصیت کرتے ہیں ایسی لگانا چاہیئے

والیٰ مدین یعنے مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر کا نام ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا واسأل القریۃ یعنی گاؤں والوں سے پوچھ واسأل العیر یعنی قافلہ والوں سے پوچھ وراءکم ظہریا یعنے پس پشت ڈال دیا اُس کی طرف التفات نہ کیا جب کوئی کسی کا مقصد پورا نہ کرے تو عرب لوگ کہتے ہیں ظہرت بحاجتی اور جعلتنی ظہریا اس جگہ ظہری کا معنے وہ جانور یا برتن ہے جس کو تو اپنے کام کے لئے ساتھ رکھے[5] اراذلنا ہمارے میں کے رذالے

---

[1] یعنے جس کو چاہتا ہے اُس پر روزی کی کشائش کرتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگی کرتا ہے، وسعت اور ضیق رزق دونوں اُسکے اختیار میں ہیں عقل اور علم اور ہنر روزی کے اسباب ہیں، مگر جب تک اللہ نہ چاہے اُن سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد ۱۲ منہ رح [2] اس آیت میں واتبعوا امر کل جبار عنید ۱۲ منہ رح [3] مگر لغت کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سجیل سخت پتھر کو کہتے ہیں، اور سجین کوئی چیز جو سخت ہو ۱۲ منہ [4] سجین ماریں یعنی سخت ماریں، یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ شعر سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سجیل اور سجین کے ایک معنی ہیں ۱۲ منہ رح [5] یہ عبارت والظہری ھٰہنا ان تأخذ معک دابۃ او وعاء تستظہر بہ ابوذر کی روایت میں نہیں ہے، اور یہی بہتر ہے کیونکہ اس عبارت کا (باقی اگلے

besturdubooks.wordpress.com

تَأْخُذُ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ أَرَادَ ذِلَّنَا سُقَاطَنَا إِجْرَامِي هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ اَلْفُلْكُ وَالْفَلَكُ وَاحِدٌ وَهِيَ السَّفِينَةُ وَالسُّفُنُ مُجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَهُوَ مَصْدَرُ أَجْرَيْتُ وَأَرْسَيْتُ حَبَسْتُ وَيُقْرَأُ مَرْسَاهَا مِنْ رَسَتْ هِيَ وَمَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ هِيَ وَمُجْرِيهَا وَمُرْسِيهَا مِنْ فُعِلَ بِهَا الرَّاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ،

(دیکھئے) اجرام اجرمت کا مصدر ہے یا جرمت (ثلاثی مجرد) کا فلک اور فلک (یا فلک اور فُلک یا فلک اور فلک) جمع اور مفرد دونو ہیں ایک کشتی اور کئی کشتیوں کو بھی کہتے ہیں مجریہا کشتی کا چلنا یہ مصدر ہے اجریت کا اسی طرح مرسٰہا مصدر ہے ارسیت کا یعنی میں نے کشتی تھمالی (لنگر کر دیا)، بعضوں نے مرسٰہا بہ فتحہ میم پڑھا ہے رست سے اسی طرح مجریٰہا بھی جرت سے بعضوں نے مجریہا و مرسیہا پڑھا ہے یعنی اللہ اُس کو چلانے والا ہے اور وہی اُس کا تھمانے والا ہے[1] یہ معنوں میں مفعول کے ہے۔ الراسیات یعنی جمی ہوئیں[2]

بَابٌ ٢٥٦ قَوْلِهِ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَاحِدُ الْأَشْهَادِ شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ

باب ویقول الاشہاد ھؤلاء الذین کذبوا علی ربھم الا لعنۃ اللہ علی الظلمین کی تفسیر۔ اشہاد شاہد کی جمع ہے جیسے صاحب کی جمع اصحاب۔

٦٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ رض سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ، وَقَالَ هِشَامٌ يَدْنُوا الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے اور ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار عبداللہ بن عمرؓ طواف کر رہے تھے، اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) سامنے آیا کہنے لگا ابو عبدالرحمٰن یا ابن عمرؓ کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے باب میں کچھ سنا ہے (جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں سے کرے گا) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، مومن اپنے پروردگار کے نزدیک لایا جائیگا، ہشام نے یوں کہا کہ مومن اپنے پروردگار سے قریب جائیگا یہانتک کہ پروردگار اپنا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹۷) ظاہری مطلب یہ نکلتا ہے کہ قرآن شریف میں جو ظھریا کا لفظ آیا ہے وہ ان معنوں میں ہے حالانکہ قرآن میں ظھریا سے یہ معنی مراد نہیں ہے بلکہ وہی معنی ہے کہ تم نے خدا کو اپنے پس پشت ڈال دیا یعنی بالکل بھول گئے ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ھذا) [1] بعضوں نے مجریہا و مرسیہا بھی پڑھا ہے ۱۲ منہ [2] یہ لفظ سورۂ ہود میں نہیں ہے بلکہ سورۂ سبا میں ہے، اس کی تفسیر امام بخاری نے یہاں مرسٰہا کی مناسبت سے کر دی کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِذُنُوبِهِ تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ أَعْرِفُ يَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطْوَى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادَى عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ

بَابُ ۲۵۷ قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ

الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ الْعَوْنُ الْمُعِينُ رَفَدْتُهُ أَعَنْتُهُ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا فَلَوْلَا كَانَ فَهَلَّا كَانَ أُتْرِفُوا أُهْلِكُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ

۶۶۷ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ،

بَابُ ۲۵۸ قَوْلِهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ

ایک جانب اُس پر رکھ دے گا[1] اُس کے گناہ سب اُس کو جتلائے گا فرمائے گا فلاں گناہ تجھ کو معلوم ہے) مومن عرض کرے گا بیشک میرے پروردگار مجھ کو معلوم ہے معلوم کیوں نہیں، اس وقت پروردگار فرمائیگا میں نے تیرا یہ گناہ دنیا میں چھپائے رکھا (لوگوں پر کھلنے نہ دیا) آج میں تجھ کو یہ گناہ معاف کئے دیتا ہوں، پھر اسکی نیکیوں کا دفتر لپیٹ دیا جائیگا[2] دوسرے لوگوں یا کافروں کا یہ حال ہوگا تمام محشر والوں کے سامنے جو گواہ ہونگے اُن کیلئے یوں منادی ہوگی یہی لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا شیبان نے اس حدیث کو قتادہ سے یوں

(نقل کیا اور کہا ہم سے صفوان نے بیان کیا)[3]

باب وکذلك اخذ ربك اذا اخذ القری وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید کی تفسیر الرفد المرفود مدد جو دی جائے (انعام جو مرحمت ہو) عرب لوگ کہتے ہیں رفدته یعنی میں نے اُس کی مدد کی ترکنوا کا معنی جھکو مائل ہو فلولا کان یعنی کیوں نہ ہوئے اترفوا ہلاک کئے گئے، ابن عباسؓ نے کہا زفیر زور کی آواز شہیق پست آواز۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہؓ نے خبر دی، کہا ہم سے برید بن ابی بردہ نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ظالم کو (چند روز دنیا میں) مہلت دیتا ہے پھر جب اُس کو پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں[4] ابو موسیٰ کہتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وکذلك اخذ ربك اذا اخذ القری وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید۔

باب واقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل

[1] قسطلانی نے کنف کی تاویل کی ہے یعنے اپنی رحمت سے اُس کو چھپا لیگا۔ اہل حدیث ایسی تاویلیں نہیں کرتے جیسے اوپر کئی بار گذر چکا ۱۲ منہ [2] حساب ختم ہوگا یا نیکیوں کا پرچہ اُسکو دیا جائے گا ۱۲ منہ رح [3] شیبان کی روایت کو ابن مردویہ نے وصل کیا، امام بخاری نے یہ اس لئے بیان کیا کہ قتادہ تدلیس کیا کرتے ہیں تو اُن کا سماع صفوان سے کھول دیا ۱۲ منہ رح [4] سدا وہ عذاب میں رہیگا اگر مشرک ہے، ورنہ جتنا ظلم کی سزا پوری نہ ہوگی چھٹنے والا نہیں ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ زُلَفًا سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَأَمَّا زُلْفَىٰ فَمَصْدَرٌ مِّنَ الْقُرْبَىٰ ازْدَلَفُوا اجْتَمَعُوا أَزْلَفْنَا جَمَعْنَا،

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَٰلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ قَالَ الرَّجُلُ أَلِيَ هَٰذِهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي،

ان الحسنٰت یذھبن السیّاٰت ذٰلک ذکرٰی للذاکرین کی تفسیر۔ زلفًا گھڑی گھڑی اسی سے ہے مزدلفہ کیونکہ لوگ وہاں رات کی گھڑیوں میں آتے رہتے ہیں اور زلف منزلوں کو بھی کہتے ہیں زلفیٰ کا لفظ (جو سورۂ ص میں ہے) وہ مصدر ہے جیسے قربیٰ یعنی نزدیکی ازدلفوا کا معنی جمع ہوگئے ازلفنا (متعدی ہے) یعنی ہم نے جمع کیا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا (آنحضرتؐ کے زمانہ میں) ایک شخص (ابو الیسر یا نبہان یا عمرو بن غزیہ نے کیا کیا ایک (انصاری عورت کا بوسہ لے لیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنا گناہ بیان کیا اُس وقت یہ آیت اُتری اقم الصّلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنٰت یذھبن السیّاٰت ذٰلک ذکرٰی للذاکرین اُس شخص نے عرض کیا کیا یہ امر (نماز سے صغیرہ گناہ معاف ہو جانا خاص میرے لیے ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جو کوئی میری اُمت میں ایسا کرے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُورَةُ يُوسُفَ

سورۂ یوسف کی تفسیر

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأً الْأُتْرُجُّ قَالَ فُضَيْلٌ الْأُتْرُجُّ بِالْحَبَشِيَّةِ مُتْكًا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ

اور فضیل بن عیاض بن موسیٰ (زاہد مشہور) نے حصینؒ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا متکاء کا معنے ترنج اور خود فضیل نے بھی کہا کہ متکا حبشی زبان میں ترنج کو کہتے ہیں ؎ اور سفیان

؎۱ یعنی گناہ کرکے نادم ہو نماز پڑھے اور توبہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دیگا۔ ابن منذر نے اسی حدیث سے یہ نکالا کہ اگر کسی مرد کو غیر عورت کے ساتھ ایک لحاف میں دیکھیں، تب بھی اُس پر حد نہ ہوگی ۱۲ منہ رح ؎۲ یہ کبار اولیاء میں سے ہیں، اس روایت کو ابن منذر اور مسدد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎۳ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتْكًا كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّيْنِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَذُوْ عِلْمٍ عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صُوَاعٌ مَكُّوْكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِيْ يَلْتَقِيْ طَرَفَاهُ كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَاجِمُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض تُفَنِّدُوْنِ تُجَهِّلُوْنِ وَقَالَ غَيْرُهُ غَيَابَةٌ كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ وَالْجُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِيْ لَمْ تُطْوَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا بِمُصَدِّقٍ أَشُدَّهُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي النُّقْصَانِ يُقَالُ بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغُوْا أَشُدَّهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدُهَا شَدٌّ وَالْمُتَّكَأُ مَا اتَّكَأْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيْثٍ أَوْ لِطَعَامٍ وَأَبْطَلَ الَّذِيْ قَالَ الْأُتْرُجُّ وَلَيْسَ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ الْأُتْرُجُّ فَلَمَّا احْتُجَّ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ الْمُتَّكَأُ مِنْ نَمَارِقَ فَرُّوْا إِلَى شَرٍّ مِنْهُ فَقَالُوْا إِنَّمَا هُوَ الْمُتْكُ سَاكِنَةَ التَّاءِ وَإِنَّمَا الْمُتْكُ طَرَفُ الْبَظْرِ وَمِنْ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهَا مَتْكَاءُ وَابْنُ الْمَتْكَاءِ فَإِنْ كَانَ ثَمَّ أُتْرُجٌّ فَإِنَّهُ بَعْدَ الْمُتَّكَإِ شَغَفَهَا يُقَالُ إِلَى شِغَافِهَا

بن عیینہ نے ایک شخص (نام نامعلوم) سے روایت کی اُس نے مجاہد سے اُنہوں نے کہا متکا وہ چیز جو چھری سے کاٹی جائے (میوہ ہو یا ترکاری)[1] اور قتادہ نے کہا ذو علم کا معنے اپنے علم پر عمل کرنے والا[2] اور سعید بن جبیر نے کہا صُواع ایک ماپ ہے[3] جس کو مکوک فارسی بھی کہتے ہیں[4]، یہ ایک گلاس کی طرح ہوتا ہے جس کے دونوں کنارے مل جاتے ہیں، عجم کے لوگ اس میں پانی پیا کرتے ہیں[5] اور ابن عباس رضی نے کہا لولا ان تفندون کا معنے مجھ کو جاہل نہ کہو تو دوسرے لوگوں نے کہا غیابۃ وہ چیز جو دوسری چیز کو چھپا دے غائب کرے اور جُب کچا کنواں جس کی بندش نہ ہوئی ہو وما انت بمؤمن لنا یعنے تو ہماری بات سچ ماننے والا نہیں اشدہ وہ عمر جو زمانہ انحطاط سے پہلے ہو (تیس سے چالیس برس تک) عرب لوگ کہتے ہیں بلغ اشدہ اور بلغوا اشدھم یعنے اپنی جوانی کی عمر کو پہنچا یا پہنچے، بعضوں نے کہا اشد جمع ہے شد کی متکا مسند تکیہ جس پر تو پینے، کھانے یا باتیں کرنے کیلئے ٹیکا دے، اور جس نے یہ کہا کہ متکأ ترنج کو کہتے ہیں، اُس نے غلط کہا، عربی زبان میں متکا کے معنے بالکل ترنج کے نہیں آئے، جب اُس شخص سے جو متکا کے معنے ترنج کہتا ہے اسکی دلیل بیان کی گئی کہ متکا مسند یا تکیہ کو کہتے ہیں تو اس سے بھی بدتر ایک بات کہنے لگا یعنے یہ لفظ مُتْكٌ ہے (بہ سکون تا) حالانکہ مُتْكٌ عربی زبان میں ٹُنے کے کنارے کو کہتے ہیں (جہاں عورت کا ختنہ کرتے ہیں) اور یہی وجہ ہے کہ عورت کو (عربی زبان میں) متکاء (متک والی) اور آدمی کو متکا کا بیٹا کہتے ہیں[7] اگر بالفرض زلیخا نے ترنج بھی منگوا کر عورتوں کو دیا ہوگا تو مسند تکیہ لگانے کے بعد دیا ہوگا[8] شغفھا یعنے اُس کے دل کے

۱؎ اس کو خود سفیان بن عیینہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ اسکو ابن مندہ اور ابن مردویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ یہ ملک عراق میں ایک پیمانہ ہے ۱۲ منہ ۵؎ یہ چاندی کا تھا مصر کا بادشاہ اسمیں پانی پیا کرتا پھر اُسی سے غلہ ماپنے لگے ۱۲ منہ ۶؎ اس کو ابن مردویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷؎ متکا اُس عورت کو بھی کہتے ہیں جس کا ٹُنہ بڑا ہو ۱۲ منہ ۸؎ ابن عباسؓ اور سعید بن جبیر اور حسن اور قتادہ نے کہا متکا سے کھانا مراد ہے بعضوں نے کہا (باقی آگے)

وَهُوَ غِلَافُ قَلْبِهَا وَأَمَّا شَغَفَهَا فَمِنَ الْمَشْغُوفِ أَصْبُ أَمِيلُ أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ مَا لَا تَأْوِيلَ لَهُ وَالضِّغْثُ مِلْءُ الْيَدِ مِنْ حَشِيشٍ وَمَا أَشْبَهَهُ وَمِنْهُ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا لَا مِنْ قَوْلِهِ أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَاحِدُهَا ضِغْثٌ نَمِيرُ مِنَ الْمِيرَةِ وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ مَا يَحْمِلُ بَعِيرٌ آوَى إِلَيْهِ ضَمَّ إِلَيْهِ السِّقَايَةُ مِكْيَالٌ تَفْتَأُ لَا تَزَالُ اسْتَيْأَسُوا يَئِسُوا لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ خَلَصُوا نَجِيًّا اعْتَزَلُوا نَجِيًّا وَالْجَمِيعُ أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ الْوَاحِدُ نَجِيٌّ وَالِاثْنَانِ وَالْجَمِيعُ نَجِيٌّ وَأَنْجِيَةٌ حَرَضًا مُحْرَضًا يُذِيبُكَ الْهَمُّ تَحَسَّسُوا تَخَبَّرُوا مُزْجَاةٍ قَلِيلَةٍ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَامَّةٌ مُجَلِّلَةٌ،

شغاف (غلاف) میں اُسکی محبت سما گئی ہے، بعضوں نے کہا شعفہا (عین مہملہ سے) ہے وہ مشعوف سے نکلا ہے[1] اصب کا معنی مائل ہو جاؤ نگا جھک پڑونگا اضغاث احلام پریشان خواب جسکی کچھ تعبیر نہ دی جا سکے اصل میں اضغاث ضغث کی جمع ہے یعنی ایک مٹھی بھر گھانس تنکے وغیرہ اُسی سے ہے (سورۂ ص میں) خذ بیدک ضغثا یعنے اپنے ہاتھ میں سینکوں کا ایک مٹھا لے اور اضغاث احلام میں ضغث کے یہ معنے مراد نہیں ہیں بلکہ پریشان خواب مراد ہے[2] نمیر میرہ سے نکلا ہے، اس کا معنے کھانا[3] و نزداد کیل بعیر یعنی ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ لائیں گے اوی الیہ اپنے سے ملا لیا (اپنے پاس بٹھا لیا)، سقایۃ ایک ماپ تھا (جس سے غلہ ماپتے تھے) تفتأ ہمیشہ رہو گے فلما استیأسوا جب نا امید ہو گئے[4] ولا تایئسوا من روح اللہ اللہ سے اُمید رکھو (اُس کی رحمت سے نا امید نہ ہو) خلصوا نجیاء الگ جا کر مشورہ کرنے لگے، نجی کا معنے مشورہ کرنیوالا اُسکی جمع انجیہ بھی آئی ہے اِسی سے ہے یتناجون یعنے مشورہ کر رہے ہیں نجی مفرد کا صیغہ ہے اور تثنیہ اور جمع میں نجی اور انجیہ دونوں مستعمل ہیں حرضا گلا یا گیا یعنے رنج اور غم تجھ کو گلا ڈالیگا۔ تحسسوا خبر لو، ٹوہ لگاؤ مزجاۃ تھوڑی غاشیۃ من عذاب اللہ اللہ کا عام عذاب

بَاب ۲۵۹ قَوْلِهِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ،

باب ویتم نعمتہ علیک وعلیٰ آل یعقوب کما اتمہا علیٰ ابویک من قبل ابراھیم واسحٰق کی تفسیر۔

۶۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالصمد نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا عزت دار، عزت دار کے بیٹے، عزت دار کے پوتے، عزت دار کے پوتے حضرت یوسف ہیں، یعقوب کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵) وہ کھانا جس کو چھری سے کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں، بعضوں نے کہا زلیخا نے اُن عورتوں کو ہاتھ میں خربوزہ یا تربوز یا موز دیا تھا، واللہ اعلم ۱۲ منہ رح (حاشیہ صفحہ ھذا) [1] یعنی جو محبت میں دیوانہ ہو گیا ہو حریق العشق ۱۲ منہ رح [2] یعنے ضغث کے دو معنے آئے ہیں ۱۲ منہ رح [3] یعنی ہم اپنے گھر والوں کے لئے کھانا لائیں گے ۱۲ منہ رح [4] کہ یوسفؑ اُنکی بات نہیں ماننے کے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ،

بَاب ٢٦ قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَإِخْوَتِهٖ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ،

۴۷۰، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا تَابَعَهُ أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ،

بَاب ٢٦ قَوْلِهٖ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ،

۴۷۱، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ

بیٹے وہ اسحاق کے بیٹے وہ ابراہیم کے بیٹے (سب پیغمبر تھے)

باب لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین کی تفسیر۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی، انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون شخص لوگوں میں زیادہ عزت دار ہے (یعنے اللہ کے نزدیک) آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو[۵۱] لوگوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے، آپ نے فرمایا پھر تو سب سے زیادہ عزت دار (یعنے خاندان کے لحاظ سے) یوسف پیغمبر ہیں، پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ کے پرپوتے، انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تم شاید عرب کے خاندانوں کو پوچھتے ہو، انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا عربوں کا یہ حال ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے (اور شریف) تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ حاصل کریں[۵۲] عبدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا ہے[۵۳]

باب قال بل سولت لکم انفسکم امرا کی تفسیر۔ سولت کا معنی اچھا کر دکھلایا۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا میں نے عروہ بن زبیر اور سعید

---

۵۱ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۱۲ منہ رح ۵۲ یعنے دین کا علم قرآن و حدیث معلوم ہوا کہ عالم آدمی گو خواہ نیچ خاندان سے ہو، اُس جاہل سے کہیں بہتر ہے جس کا خاندان عالی ہو، مگر ذاتی علم و لیاقت کچھ نہ رکھتا ہو ۱۲ منہ رح ۵۳ اس کو خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ قُلْتُ إِنِّي وَاللهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ،

۶۷۲، حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ رض قَالَتْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ،

بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگانے کا قصہ بیان کیا، جب تہمت لگانے والوں نے اُن پر تہمت لگائی، پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی پاکی ظاہر کردی، زہری کہتے ہیں ان چاروں شخصوں نے مجھ سے اس قصے کا کچھ کچھ ٹکڑا بیان کیا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا اگر تو پاک ہے تو اللہ تعالیٰ عنقریب تیری پاکی ظاہر کریگا، اور اگر تو آلودہ ہوگئی ہے (تجھ سے کوئی تقصیر ہوگئی ہے)، تو اللہ سے بخشش مانگ، توبہ کر (اپنے قصور کا اقرار کرلے) حضرت عائشہ کہتی ہیں، میں نے آپکو یہ جواب دیا کہ اپنی مثال حضرت یوسف کے والد کی طرح پاتی ہوں، عمدہ صبر کرنا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے اور جو تم کہہ رہے ہو اُس پر خدا ہی میری مدد کرنیوالا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں (سورۂ نور کی) اتاریں ان الذین جاء وا بالافک دس آیتیں[2]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے اُنہوں نے کہا مجھ سے مسروق بن اجدع نے بیان کیا، کہا مجھ سے ام رومان نے جو حضرت عائشہ رض کی والدہ تھیں بیان کیا[3] انہوں نے کہا، عائشہ اور میں بیٹھی تھیں اتنے میں عائشہ کو بخار چڑھ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی بیماری کا حال سُن کر فرمایا شاید وہ تہمت کی خبر سُن کر بیمار ہوگئی ہیں، میں نے کہا جی ہاں، اور عائشہ اُٹھ کر بیٹھی اور کہنے لگی، میری اور تمہاری مثل اس وقت وہی ہے جو یعقوب اور انکے بیٹوں کی تھی، خیر جو تم کہہ رہے ہو اللہ اس پر میری مدد کرنیوالا ہے

[1] چاروں شخصوں سے مراد عروہ اور سعید اور علقمہ اور عبید اللہ ہیں، چونکہ چاروں ثقہ اور حافظ تھے، اس وجہ سے یہ جہالت مضر نہیں کرتی کہ کس نے کونسا ٹکڑا بیان کیا ۱۲ منہ رح [2] اس حدیث کو امام بخاری اس باب میں اس لئے لائے کہ اسمیں حضرت یوسف کے والد کا قصہ مذکور ہے، حضرت عائشہ رض کی رنج اور صدمے میں حضرت یعقوب کا نام یاد نہ رہا انہوں نے یوں کہہ دیا حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ۱۲ منہ رح [3] ام رومان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بہت دنوں تک زندہ رہیں جب تو مسروق نے اُن سے سُنا جو تابعی ہیں، اور یہ روایت صحیح نہیں ہے کہ ام رومان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مرگئی تھیں، اور آپ اُن کی قبر میں اُترے تھے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؂

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۶۲ قَوْلِهٖ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَیْتَ لَكَ بِالْحُوْرَانِیَّةِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ تَعَالَهْ

۶۷۳ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ هَیْتَ لَكَ قَالَ وَاِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا مَثْوَاهُ مَقَامُهٗ وَاَلْفَیَا وَجَدَا اَلْفَوْا اٰبَاءَهُمْ اَلْفَیْنَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَلْ عَجِبْتُ وَیَسْخَرُوْنَ

۶۷۴ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ قُرَیْشًا لَمَّا اَبْطَؤُا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ یُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی اَكَلُوا الْعِظَامَ حَتّٰی جَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَی السَّمَاءِ فَیَرٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَاءُ

باب وراودته التی هو فی بیتها عن نفسه وغلقت الابواب وقالت هیت لك کی تفسیر۔ عکرمہ نے کہا هیت لك حورانی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی آجا۔ سعید بن جبیر نے بھی یہی کہا ہے[۱]

مجھ سے احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا، کہا ہم سے بشر بن عمر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے هیت لك (بفتحہ ہا) پڑھا ہے، بعضوں نے هِیت لك بکسر ہا پڑھا ہے اور کہنے لگے جیسا ہم کو سکھایا گیا ویسا ہی ہم پڑھتے ہیں مثواہ کا معنی اُنکا ٹھکانا درجہ الفیا پایا اسی سے ہے الفوا آباءھم اور الفینا (دوسری آیتوں میں) اور ابن مسعودؓ سے سورۂ الصافات میں بل عجبتُ ویسخرون منقول ہے[۲]

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے جب قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانا، اسلام لانے میں دیر کی تو آپ نے اُنکے حق میں بددعا کی فرمایا، یا اللہ سات برس کا قحط جیسے حضرت یوسفؑ کے وقت میں سات برس تک قحط پڑا تھا اُن پر بھیج کر مجھ کو بچا۔ پھر اس بددعا کا یہ اثر ہوا، اُن پر ایسا قحط پڑا جس سے ہر چیز ملیا میٹ ہو گئی، اخیر میں ہڈیاں (مُردے) تک کھا گئے، کوئی آدمی اُنکا آسمان کو دیکھتا تو ایک دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا بھوک کے مارے ناتوانی سے ایسا نظر آتا) اللہ تعالیٰ نے (سورۂ دخان میں) فرمایا

[۱] عکرمہ کے قول کو ابن جریر نے اور سعید کے قول کو طبری اور ابوالشیخ نے وصل کیا۔ حورانی منسوب ہے حوران کی طرف جو ملک شام میں ایک شہر یا پہاڑ تھا ۱۲ منہ [۲] مشہور قرأت بل عجبت ہے، بہ صیغۂ خطاب، اس قرأت کے یہاں ذکر کرنے کی کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے کہا غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ ابن مسعودؓ نے جیسے عجبت کو عجبتُ بہ ضمہ تا پڑھا، اسی طرح هیت کو هیتُ بالضم بھی پڑھا ہے جیسے ابن مردویہ نے سلیمان تیمی کے طریق سے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ اللهُ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ،

باب ۲۶۳ قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللّٰتِىْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّىْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ وَحَاشَ وَحَاشٰى تَنْزِيْهٌ وَّاسْتِثْنَاءٌ حَصْحَصَ وَضَحَ،

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِىَ وَنَحْنُ اَحَقُّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لَهٗ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ

فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین اور فرمایا انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون (تو عذاب سے یہی قحط کا عذاب مراد ہے) کیونکہ آخرت کا عذاب تو کافروں سے ٹلنے والا نہیں، حاصل یہ کہ دخان اور بطشہ (جس کا ذکر سورۂ دخان میں ہے) گذر چکا ہے[51]

باب فلما جاءہ الرسول قال ارجع الی ربک فاسالہ ما بال النسوۃ اللاتی قطعن ایدیھن ان ربی بکیدھن علیم قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ کی تفسیر حاش اور حاشا (الف کے ساتھ[52]) اس کا معنی پاکی بیان کرنا اور استثناء کرنا حصحص کا معنی کھل گیا۔

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمن بن قاسم نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوطؑ پیغمبر پر رحم کرے وہ ایک زبردست سہارے کا آسرا ڈھونڈتے تھے، اور میں تو اگر حضرت یوسفؑ کی طرح برسوں (سات برس تک) قید خانے میں رہتا تو بلانے والے کے ساتھ (فوراً) چلا جاتا[53] اور ہم کو تو بہ نسبت حضرت ابراہیم کے (شک ہونا) زیادہ سزاوار ہے جب اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا تجھ کو یقین نہیں، انہوں نے کہا کیوں نہیں،

---

۵۱ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس میں حضرت یوسف کا ذکر ہے، قسطلانی نے کہا اس حدیث کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ جب قریش پر قحط کی سختی ہوئی تو ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا، کہنے لگا آپ ناطہ پروری کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم کے لوگ بھوک سے مر رہے ہیں، ان کیلئے دعا کیجئے، آپ نے دعا کی اور قریش کا قصور معاف کر دیا، جیسے حضرت یوسفؑ نے زلیخا کا قصور معاف کر دیا ۱۲

۵۲ حاش للہ اور حاشا للہ دونوں طرح قرأتیں ہیں، بعضوں نے کہا حاشاً للہ تنوین کے ساتھ بھی پڑھا ہے ۱۲ منہ رح ۵۳ مجھ سے قید خانہ میں زیادہ صبر نہ ہو سکتا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي،

بَابُ ٢٦ قَوْلِهِ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ

٧٦/ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كُذِّبُوا قُلْتُ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ،

یقین تو ہے پر میں چاہتا ہوں اور اطمینان ہو جائے [1]

باب حتی اذا استیأس الرسل کی تفسیر۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے، کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انهم قد کذبوا تو یہ کذبوا ہے یا کذّبوا ہے (تشدید ذال سے) حضرت عائشہؓ نے کہا کذّبوا ہے (تشدید سے [2]) میں نے کہا اس صورت میں تو مطلب بنے گا کیونکہ پیغمبروں کو تو یقین تھا کہ انکی قوم والوں نے انکو جھٹلایا، پھر ظنوا سے کیا مراد ہے، انہوں نے کہا اپنی زندگی کی قسم بیشک پیغمبروں کو اس کا یقین تھا [4] میں نے کہا وظنوا انهم قد کذبوا تخفیف ذال کے ساتھ پڑھیں، تو کیا قباحت ہے انہوں نے کہا معاذ اللہ پیغمبر کہیں اپنے پروردگار کی نسبت ایسا گمان کر سکتے ہیں [5] میں نے کہا اچھا اس آیت کا مطلب کیا ہے انہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کو جن لوگوں نے مانا اُن کی تصدیق کی جب اُن پر ایک مدت دراز تک آفت اور مصیبت آتی رہی اور اللہ کی مدد آنے میں دیر ہوئی اور پیغمبر انکے ایمان لانے سے نا امید ہو گئے جنہوں نے انکو جھٹلایا تھا، اور یہ [illegible] کرنے لگے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ بھی ہم کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے اُسوقت اللہ کی مدد آن پہنچی۔

---

[1] اس حدیث کی شرح احادیث الانبیاء میں گذر چکی ہے، باب کی مناسبت ظاہر ہے کہ اس میں حضرت یوسفؑ کا ذکر ہے اور قید خانہ کا ۱۲

[2] یہ بھی ایک قرأت ہے اور مشہور قرأت کذبوا بہ تخفیف ذال ہے ۱۲ منہ رح [3] مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ کبھی ظن کا لفظ یقین میں بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے طبری نے قتادہ سے صراحۃً ایسا نقل کیا ہے ۱۲ منہ رح ۱۲ منہ رح [4] اس کا تو مطلب ہوگا کہ پیغمبروں کو یہ گمان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو اُن سے وعدے کئے تھے وہ سب جھوٹ تھے ۱۲ منہ رح [5] حالانکہ مشہور قرأت یوں ہی ہے تخفیف کے ساتھ لیکن اُس کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کو یہ گمان ہوا کہ پیغمبروں سے جو وعدے فتح و نصرت کے کئے گئے تھے وہ سب جھوٹ تھے، یا کافروں کو یہ گمان ہوا کہ پیغمبروں نے جو اُن سے وعدے کئے تھے وہ سب جھوٹ تھے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

۶۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَاذَ اللهِ،

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی، میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا شاید اس آیت میں حتیٰ اذا استایئس الرسل میں کذبوا ہے بہ تخفیف ذال انہوں نے کہا معاذ اللہ پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سورۂ رعد کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلٰى ظِلِّ خَيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيْدٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٌ مُتَدَانِيَاتٌ الْمَثُلَاتُ وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ وَهِيَ الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ وَقَالَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا بِمَقْدَارٍ مُعَقِّبَاتٌ مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْأُوْلٰى مِنْهَا الْأُخْرٰى وَمِنْهُ قِيْلَ الْعَقِيْبُ يُقَالُ عَقَّبْتُ فِي أَثَرِهِ الْمِحَالُ الْعُقُوْبَةُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ رَابِيًا مِنْ رَبَا يَرْبُوْا أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ

ابن عباسؓ نے کہا کباسط کفیہ یہ مشرک کی مثال ہے جو اللہ کے سوا دوسروں کو پوجا کرتا ہے، جیسے پیاسا پانی کا تصور باندھ کر دور سے پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے اور اس کو نہ لے سکے[۱] دوسرے لوگوں نے کہا سخر کا معنے تابعدار کیا مسخر کیا متجاورات ایک دوسرے سے ملے ہوئے قریب قریب المثلات مثلۃ کی جمع ہے یعنی جوڑ اور مشابہ دوسری آیت میں ہے، الامثل ایام الذین خلوا من قبل بمقدار یعنی اندازے سے جوڑ سے معقبات نگہبان فرشتے جو ایک دوسرے کے بعد باری باری آتے رہتے ہیں[۲] اسی سے عقیب کا لفظ نکلا ہے، عرب لوگ کہتے ہیں عقبت فی اثرہ یعنے میں اس کے نشان قدم پر پیچھے پیچھے گیا المحال عذاب کباسط کفیہ الی الماء جو دونوں ہاتھ بڑھا کر پانی لینا چاہے رابیا ربا یربو سے نکلا ہے یعنی بڑھنے والا یا اوپر تیرنے والا المتاع[۳] جس چیز سے تو فائدہ اٹھائے، اس کو کام میں لائے، جفاء اجفات القدر سے نکلا ہے، یعنے ہانڈی نے جوش مارا جھین (یا جھاگ) اوپر آ گیا

[۱] اس کو ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] رات کے فرشتے الگ ہیں دن کے الگ ہیں، جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ رات دن کے فرشتے عصر اور صبح کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں، طبری نے نکالا کہ حضرت عثمانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آدمی پر کتنے فرشتے مقرر ہیں آپ نے فرمایا ہر آدمی پر دس فرشتے دن اور دس رات کو معین رہتے ہیں اخیر حدیث تک ۱۲ منہ رح [۳] اس حدیث میں او متاع زبد مثلہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

جُفَاءً اَجْفَاتِ الْقِدْرُ اِذَا غَلَتْ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ فَكَذٰلِكَ يُمَيَّزُ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ اَلْمِهَادُ الْفِرَاشُ يَدْرَءُوْنَ يَدْفَعُوْنَ دَرَأْتُهٗ دَفَعْتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَىْ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَاِلَيْهِ مَتَابِ تَوْبَتِىْ اَفَلَمْ يَيْاَسْ لَمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ دَاهِيَةٌ فَاَمْلَيْتُ اَطَلْتُ مِنَ الْمَلِىِّ وَالْمِلَاوَةِ وَمِنْهُ مَلِيًّا وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيْلِ مِنَ الْاَرْضِ مَلًى مِّنَ الْاَرْضِ اَشَقُّ اَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مُعَقِّبَ مُغَيِّرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُتَجَاوِرَاتٌ طَيِّبُهَا وَخَبِيْثُهَا السِّبَاخُ صِنْوَانٌ النَّخْلَتَانِ اَوْ اَكْثَرُ فِىْ اَصْلٍ وَّاحِدٍ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ وَحْدَهَا بِمَآءٍ وَّاحِدٍ كَصَالِحِ بَنِىْ اٰدَمَ وَخَبِيْثِهِمْ اَبُوْهُمْ وَاحِدٌ اَلسَّحَابُ الثِّقَالُ الَّذِىْ فِيْهِ الْمَآءُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ يَدْعُوا الْمَآءَ بِلِسَانِهٖ وَيُشِيْرُ اِلَيْهِ بِيَدِهٖ فَلَا يَاْتِيْهِ اَبَدًا سَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا تَمْلَاُ بَطْنَ وَادٍ زَبَدًا رَّابِيًا زَبَدُ السَّيْلِ خَبَثُ الْحَدِيْدِ وَالْحِلْيَةِ،

باب ۲۶۵ قَوْلِهٖ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ غِيْضَ نُقِصَ،

۶۷۸ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

پھر جب ہانڈی ٹھنڈی ہوتی ہے تو پھین بیکار سُوکھ کر فنا ہو جاتا ہے، حق باطل سے اسی طرح جُدا ہو جاتا ہے[۱] المهاد بچھونا یدرءون ڈھکیلتے ہیں دفع کرتے ہیں یہ درأتہ سے نکلا ہے، یعنی میں نے اُس کو دُور کیا دھتکار بتایا سلام علیکم یعنی فرشتے مسلمانوں کو کہتے جائیں گے کہ تم سلامت رہو والیہ متاب میں اُسی کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں، افلم ییأس کیا انہوں نے نہیں جانا قارعة آفت مصیبت فاملیت میں نے ڈھیل دی مہلت دی، یہ ملی اور ملاوۃ سے نکلا ہے اسی سے نکلا ہے جو جبرئیل کی حدیث میں ہے، فلبثت ملیا اور قرآن میں، واہجرنی ملیا) اور کشادہ لمبی زمین کو ملا کہتے ہیں، اشق افعل التفضیل کا صیغہ ہے مشقت سے یعنی بہت سخت معقب (لامعقب لحکمہ میں) یعنی بدلنے والا اور مجاہد نے کہا ہے متجاورات کا معنی یہ ہے کہ بعضے قطع عمدہ ہیں (قابل زراعت) بعضے خراب شور کھار[۲] صنوان وہ کھجور کے درخت جن کی جڑ ملی ہو (ایک ہی جڑ پر کھڑے ہوں) غیر صنوان الگ الگ جڑ پر سب ایک ہی پانی سے اُگتے ہیں (ایک ہی ہوا سے ایک ہی زمین میں) آدمیوں کی بھی یہی مثال ہے، کوئی اچھا کوئی بُرا حالانکہ سب ایک باپ (آدمؑ) کی اولاد ہیں۔ السحاب الثقال وہ بادل جن میں پانی بھرا ہو، اور پانی کے بوجھ سے بھاری بھرکم ہوں کباسط کفیہ یعنے اُس شخص کی طرح جو دُور سے ہاتھ پھیلا کر پانی کو زبان سے بلائے ہاتھ سے اُس طرف اشارہ کرے، پانی کبھی اُس کی طرف نہیں آنے کا سالت اودیة بقدرها یعنی نالے اپنے اندازے سے بہتے ہیں یعنے پانی بھر کر، زبدا رابیا سے مراد بہتے پانی کا پھین، زبد مثلہ سے لوہے اور زیورات وغیرہ کا پھین۔

باب اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام کی تفسیر۔ غیض کا معنی کم ہوا۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے معن بن عیسٰی نے کہا

[۱] باطل جھاگ کی طرح مٹ جاتا ہے اور حق قائم رہتا ہے ۱۲ منہ رح [۲] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا یَعْلَمُ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی یَاْتِی الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا اللّٰهُ ۔

مجھ سے امام مالک نے اُنہوں نے عبداللہ بن دینار سے' اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کوئی نہیں جانتا، ایک تو کل کیا ہوگا اس کو اللہ ہی جانتا ہے دوسرے پیٹ جو گھٹتا ہے (بڑھتا ہے)[1] اس کو اللہ ہی جانتا ہے، تیسرے پانی کب برسے گا، اللہ ہی کو معلوم ہے، چوتھے کسی جاندار کو یہ خبر نہیں کہ وہ کس سرزمین میں مریگا (یا کب مرے گا)، پانچویں کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہوگی، اللہ ہی جانتا ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُوْرَةُ اِبْرَاهِیْمَ

سورۂ ابراہیم کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَدِیْدٌ قَیْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اَیَادِیَ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَاَیَّامَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ رَغِبْتُمْ اِلَیْهِ فِیْهِ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا یَلْتَمِسُوْنَ لَهَا عِوَجًا وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ اَعْلَمَكُمْ اٰذَنَكُمْ رَدُّوْا اَیْدِیَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ هٰذَا مَثَلٌ كُفُّوْا عَمَّا اُمِرُوْا بِهٖ مَقَامِیْ

ابن عباسؓ نے کہا ھاد کا معنی بُلانے والا[2] اور مجاہد نے کہا کہ صدید کا معنی پیپ اور لہو[3] اور سفیان بن عیینہ نے کہا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم کا معنے یہ ہے[4] کہ اللہ کی جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں انکو یاد کرو، اور جو جو اگلے واقعات اُسکی قدرت کے ہوئے ہیں[5] اور مجاہد نے کہا من کل ما سألتموہ کا معنیٰ یہ ہے کہ جن جن چیزوں کی تم نے رغبت کی[5] یبغونہا عوجا اس میں کجی پیدا کرنے کی تلاش کرتے رہتے ہیں[6] واذ تاذن ربکم جب تمہارے مالک نے تم کو خبردار کردیا جتلادیا رُدّوا ایدیہم فی افواہہم یہ عرب کی زبان میں ایک مثل

---

[1] یعنے پیٹ میں ایک بچہ ہے یا دو بچے ہیں' یا تین یا چار، بچہ موٹا ہے یا دُبلا، گورا ہے' یا کالا' لڑکا ہے یا لڑکی' کہتے ہیں شریک اپنی ماں کے پیٹ میں اور تین بچوں کے ساتھ تھے، امام شافعی سے ایک شخص نے بیان کیا کہ یمن میں ایک عورت نے پانچ بچے جنے ۱۲ منہ رح [2] یہ کلمہ تو سورۂ رعد میں ہے اس آیت میں انما انت منذر ولکل قوم ھاد اس لئے اس تفسیر کو سورۂ رعد کی تفسیر میں ذکر کرتا تھا، شاید کاتب کی غلطی سے اس سورت میں یہ عبارت لکھی گئی ہے' ابن عباسؓ کے اس قول کو طبری نے نکالا ۱۲ منہ [3] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ رح [4] اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [6] یعنی شبہے ڈال کر لوگوں کو سچی راہ سے بھلا دینے کے لئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

حَيْثُ يُقِيْمُهُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَآئِهٖ قُدَّامِهٖ لَكُمْ تَبَعًا وَاحِدُهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيَبٍ وَّغَآئِبٍ بِمُصْرِخِكُمْ اِسْتَصْرَخَنِيْ اِسْتَغَاثَنِيْ يَسْتَصْرِخُهٗ مِنَ الصُّرَاخِ وَلَا خِلَالَ مَصْدَرُ خَالَلْتُهٗ خِلَالًا وَّيَجُوْزُ اَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَّخِلَالٍ اجْتُثَّتْ اُسْتُؤْصِلَتْ،

ہے، اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہوا تھا اُس سے باز رہے اُس کو بجا نہ لائے، مقامی وہ جگہ جہاں اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا من ورائہ سامنے سے لکم تبعًا تبع تابع کی جمع ہے، جیسے غیب غائب کی بمصرخکم عرب لوگ کہتے ہیں استصرخنی یعنی اُس نے میری فریاد سُنی یستصرخہ اسکی فریاد سُنتا ہے، دونوں صراخ سے نکلے ہیں (صراخ کا معنے فریاد) ولاخلال خلال، خاللتہ خلالا کا مصدر ہے، اور خلۃ کی جمع بھی ہو سکتا ہے (یعنی اُس دن دوستی نہ ہو گی، یا دوستیاں نہ ہونگی) اجتثت جڑ سے اکھاڑ لیا گیا۔

بَاب ۲۶۶ قَوْلِهٖ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ،

باب كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين کی تفسیر۔

۶۷۹، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَا وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا اَبَتَاهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَكَلَّمَ

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا، انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے، اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے (حاضرین سے) فرمایا مجھ کو بتلاؤ تو وہ کونسا درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے، مسلمان کی مثال اُسی درخت کی سی ہے اور یہ بھی نہیں ہوتا، یہ بھی نہیں ہوتا، یہ بھی نہیں ہوتا[۱] ہر وقت میوہ دیتے جاتا ہے، ابن عمرؓ کہتے ہیں میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں نے دیکھا کہ ابو بکر رض اور عمر رض بیٹھے ہیں، انہوں نے جواب نہیں دیا تو مجھ کو (ان بزرگوں کے سامنے) بات کرنا بُرا معلوم ہوا، جب اُن لوگوں نے کچھ جواب نہ دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، جب ہم اُس مجلس سے کھڑے ہوتے تو میں نے حضرت عمر رض اپنے والد سے عرض کیا، باوا خدا کی قسم میرے دل میں آیا تھا کہ کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے، انہوں نے کہا پھر تو نے کہہ کیوں نہیں دیا، میں نے کہا آپ لوگوں نے کوئی بات

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین صفتیں اُس درخت کی اور بیان فرمائیں، جو راوی کو یاد نہ رہیں، کہتے ہیں وہ صفتیں یہ تھیں کہ اُس کا میوہ موقوف نہیں ہوتا، اُس کا سایہ نہیں مٹتا، اُس کا فائدہ معدوم نہیں ہوتا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُوْنَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا،

نہیں کی میں نے (آگے بڑھ کر) بات کرنا مناسب نہ جانا، انہوں نے کہا واہ اگر تو اُس وقت کہہ دیتا تو مجھ کو اتنے اتنے مال ملنے سے (لال لال اونٹ ملنے سے) بھی زیادہ خوشی ہوتی [1]

بَابُ ٢٦٧ قَوْلِهٖ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ،

باب یثبت اللّٰہ الذین اٰمنوا بالقول لثابت کی تفسیر

٦٨٠، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ،

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو علقمہ بن مرثد نے خبر دی، کہا میں نے سعد بن عبیدہؓ سے سُنا، انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مُسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا، وہ کہے گا اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ ط اس آیت یثبت اللّٰہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰة الدنیا والاخرة سے یہی مراد ہے [2]

بَابُ ٢٦٨ قَوْلِهٖ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهٖ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ يَبُوْرُ بَوْرًا قَوْمًا بُوْرًا هَالِكِيْنَ،

باب الم تر الی الذین بدلوا نعمة اللّٰہ کفرًا الم تر کا معنی الم تعلم یعنی کیا تو نے نہیں جانا جیسے الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل یا الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم البوار کا معنی ہلاکت بار یبور بورًا سے نکلا ہے قومًا بورًا یعنی ہلاک ہونیوالا

٦٨١، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ،

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے الم تر الی الذین بدلوا نعمة اللّٰہ کفرًا سے مکے کے کافر مراد ہیں [3]

---

[1] یہ حدیث کتاب العلم میں گزر چکی ہے اس باب میں لانے سے امام بخاری کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس آیت میں شجرہ طیبہ سے کھجور کا درخت مراد ہے۔ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جوز کا درخت مراد ہے، ناپاک درخت سے اندرائن کا درخت مراد ہے ۱۲ منہ رح [2] یعنی اللہ تعالیٰ ایماندار کو پکی بات یعنے توحید اور رسالت کی شہادت پر دنیا اور آخرت دونوں جگہ مضبوط رکھے گا۔ تو یہ آیت سوال اور عذاب قبر کے باب میں اُتری ہے ۱۲ منہ رح [3] حضرت عمرؓ نے کہا وہ بنی مخزوم اور بنی امیہ کے فاجر لوگ ہیں، بنی مخزوم میں ابوجہل تھا جو بدر کے دن مارا گیا، اور بنی امیہ میں ابوسفیان جو بعد کو مسلمان ہو گیا مگر اُن کے خاندان نے غضب ڈھایا، ہمیشہ بنی ہاشم کے دشمن رہے، حضرت عمرؓ نے کہا اللہ نے بنی امیہ کو ایک وقت تک مہلت دی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ؛

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

سورۂ حجر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللّٰهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ عَلَى الطَّرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ أَنْكَرَهُمْ لُوطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابٌ مَّعْلُومٌ أَجَلٌ لَوْمَا تَأْتِينَا هَلَّا تَأْتِينَا شِيَعٌ أُمَمٌ وَلِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُهْرَعُونَ مُسْرِعِينَ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاظِرِينَ سُكِّرَتْ غُشِّيَتْ بُرُوجًا مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً حَمَإٍ جَمَاعَةُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ وَالْمَسْنُونُ الْمَصْبُوبُ تَوْجَلْ تَخَفْ دَابِرَ آخِرَ لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ الْإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ الصَّيْحَةُ الْهَلَكَةُ،

مجاہد نے کہا صراط علیّ مستقیم کا معنی سچا رستہ جو اللہ تک پہنچتا ہے اللہ پر جاتا ہے[1] لبامام مبین یعنے کھلے رستے پر اور ابن عباس نے کہا لعمرك کا معنے تیری زندگی کی قسم[2] قوم منکرون لوط نے انکو اجنبی (پردیسی) سمجھا، دوسرے لوگوں نے کہا کتاب معلوم کا معنے معین میعاد لوما تاتینا کیوں ہمارے پاس نہیں لاتا شیع امتیں اور کبھی دوستوں کو بھی شیع کہتے ہیں[3] اور ابن عباس نے کہا یھرعون کا معنے دوڑتے جلدی کرتے[4] للمتوسمین دیکھنے والے کیلئے سکرت ڈھانکی گئیں، بروجا برج یعنے سورج اور چاند کی منزلیں لواقح ملاقح کے معنوں میں ہے، جو ملحقة کی جمع ہے یعنی حاملہ کرنے والی حمأ حماۃ کی جمع ہے، بدبودار کیچڑ مسنون قالب میں ڈالی گئی، لا توجل مت ڈر دابر اخیر (دُم) لبامام مبین امام وہ شخص ہے جس کی تو پیروی کرے، اس سے راہ پائے، الصیحة ہلاکت۔

بَابٌ ۲۶۹ قَوْلِهٖ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ،

باب الامن استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین کی تفسیر۔

۶۸۲ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے

---

[1] بعضوں نے کہا علیّ کا معنے اس آیت میں الیّ ہے، ایک قرأت میں یوں ہے صراطٌ علیٌّ مستقیم یعنی بلند سیدھی راہ مجاہد کے اس قول کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اسی سے ہے شیعہ علی یعنے حضرت علی کے دوست اور ان سے محبت رکھنے والے، یا اللہ قیامت کے دن ہمارا حشر شیعہ علی میں کر، اور زندگی بھر ہم کو حضرت علی اور سب اہل بیت کی محبت پر قائم رکھ ۱۲ منہ [4] یہ لفظ اس سورت میں نہیں ہے بلکہ سورہ ہود میں ہے وجاء قومہ یھرعون الیہ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؒ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيْهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقُوْهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ

انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر جب کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے اُسکے حکم پر عاجزی سے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں[۱] جیسے زنجیر صاف سپاٹ پتھر پر چلا ڈ ایسی آواز سنتے ہیں[۲]۔ علی بن مدینی نے کہا سفیان کے سوا اور راویوں نے (بعوض صفوان بسکون فا کے) صفوانٍ کہا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اپنا ارشاد فرشتوں تک پہنچا دیتا ہے جب انکے دلوں پر سے ڈر جاتا رہتا ہے تو وہ بہرے رُوپر والے فرشتے نزدیک والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں، پروردگار نے کیا کیا حکم صادر فرمایا نزدیک والے فرشتے کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا اور وہ اونچا ہے بڑا[۳] فرشتوں کی یہ باتیں (شیطان) چوری سے بات اڑانے والے سُن پاتے ہیں، یہ بات اڑانے والے (شیطان اوپر تلے رہتے ہیں (ایک پر ایک) سفیان نے اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر ایک پر ایک رکھ کے بتلایا کہ اس طرح شیطان اوپر تلے رہ کر وہاں جاتے ہیں، پھر کبھی ایسا ہوتا ہے (فرشتے خبر پاکر) آگ کا شعلہ پھینکتے ہیں، وہ بات سننے والے کو اس سے پہلے جلا ڈالتا ہے، کہ وہ اپنے نیچے والے کو وہ بات پہنچا دے، اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ شعلہ اُس تک نہیں پہنچتا اور وہ اپنے نیچے والے (شیطان) کو وہ بات پہنچا دیتا ہے (وہ اس سے نیچے والے کو) اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دیتے ہیں

[۱] اپنی اطاعت اور تابعداری ظاہر کرتے ہیں، ڈرجاتے ہیں ۱۲ منہ [۲] ابن مردویہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی بھیجنے کے لئے کلام کرتا ہے تو آسمان والے (فرشتے) ایسی آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر پتھر پر چلے ۱۲ منہ رح [۳] پھر آپس میں اُس ارشاد کا تذکرہ کرتے ہیں، طبرانی کی روایت میں یُوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی بھیجنے کے لئے کلام کرتا ہے تو آسمان لرز جاتا ہے، اور آسمان والے اُس کا کلام سنتے ہیں تو بیہوش ہوجاتے ہیں، اور سجدہ میں گر پڑتے ہیں، سب سے پہلے جبرئیل سر اُٹھاتے ہیں، پروردگار جو چاہتا ہے وہ اُن سے ارشاد فرماتا ہے، وہ حق تعالیٰ کا کلام سُن کر اپنے مقام سے چلتے ہیں، جہاں جاتے ہیں فرشتے اُن سے پوچھتے ہیں، حق تعالیٰ نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں وھو العلی الکبیر۔ ان حدیثوں سے پچھلے متکلمین کے تمام خیالات رد ہوجاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قدیم ہے اور وہ نفسی ہے اور اُس کے کلام میں آواز نہیں ہے، معلوم نہیں یہ ڈھونگ اُن لوگوں نے کہاں سے نکالی ہیں، شریعت سے تو صاف ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کلام کرتا ہے اُس کی آواز آسمان والے فرشتے سنتے ہیں اور اُس کی عظمت سے تھرا جاتے ہیں اور سجدے میں گر پڑتے ہیں، جل جلالہٗ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

حَتّٰی تَنْتَهِیَ اِلَی الْاَرْضِ فَتُلْقٰی عَلٰی فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَآءِ،

یا زمین تک آپہنچتی ہے (کبھی سفیان نے یوں کہا) پھر وہ بات نجومی کے منہ پر ڈالی جاتی ہے، وہ ایک بات میں سو باتیں جھوٹ (اپنی طرف سے) ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے، کوئی کوئی بات اُسکی سچی نکلتی ہے تو لوگ کہنے لگتے ہیں، دیکھو اس نجومی نے ہم کو فلاں دن یہ خبر دی تھی کہ آئندہ ایسا ایسا ہوگا، اور ویسا ہی ہُوا۔ اُس کی بات سچ نکلی، یہ وہ بات ہوتی ہے جو آسمان سے چُرائی گئی تھی [۱]

۶۸۳، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ وَزَادَ وَالْكَاهِنِ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ وَقَالَ عَلٰی فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اِنَّ اِنْسَانًا رَوٰی عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض وَيَرْفَعُهُ اَنَّهُ قَرَاَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا قَرَاَ عَمْرٌو فَلَا اَدْرِیْ سَمِعَهُ هٰكَذَا اَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِیَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے یہی حدیث اس میں یوں ہے، جب اللہ کوئی حکم دیتا ہے اور ساحر کے بعد اس روایت میں کاہن کا لفظ زیادہ لیا، علی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ عمرو نے کہا، مَیں نے عکرمہ سے سُنا انہوں نے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت صلعم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم دیتا ہے اور اس روایت میں علیٰ فم الساحر کا لفظ ہے، علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کیا تم نے عمرو بن دینار سے خود سُنا وہ کہتے تھے مَیں نے عکرمہ سے سُنا وہ کہتے تھے ابوہریرہؓ سے سُنا انہوں نے کہا ہاں علی بن عبداللہ نے کہا مَیں نے سفیان بن عیینہ سے کہا ایک آدمی (نام نامعلوم) نے تو تم سے یوں روایت کی تم نے عمرو سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے اس حدیث کو مرفوع کیا اور کہا کہ آنحضرت صلعم نے فُرِّغَ پڑھا سفیان نے کہا مَیں نے عمرو کو اسی طرح پڑھتے سُنا، اب میں نہیں جانتا

[۱] اس کی سو جھوٹی باتوں میں ایک بھی سچی بات جو پوری ہو جاتی ہے، اور جاہل نادان لوگوں کو نجومی کا اعتقاد پیدا ہوتا ہے ۱۲ منہ رح [۲] مشہور قرأت میں فزّع ہے، جب فزّع زائے معجمہ سے پڑھا جائے تو ترجمہ یوں ہوگا جب اُن کی گھبراہٹ جاتی رہتی ہے، اور جب فرّغ رائے مہملہ سے پڑھا جائے، تو معنیٰ یوں ہوگا جب فراغت ہوتی ہے یعنی حق تعالیٰ کا ارشاد ختم ہو چکتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

قِرَاءَتُنَا۔

بَابٌ ٢٧ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ

٦٨٤ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ أَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ۔

بَابٌ ٢٧ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

٦٨٥ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّيْ فَدَعَانِيْ

انہوں نے عکرمہ سے سُنا یا نہیں سُنا، سفیان نے کہا ہماری بھی قرأت یہی ہے[1]

باب ولقد كذب اصحاب الحجر المرسلين کی تفسیر

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے معن بن یحییٰ نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر والوں (یعنے ثمود کی قوم والوں) پر سے گذرے تو اپنے اصحاب سے یوں فرمایا، تم اُن کے گھروں (اجڑی دیار) میں مت جاؤ، اگر خیر جاتے ہی ہو تو (اللہ کے ڈر سے) روتے ہوئے جاؤ، اگر رونا نہ آئے تو وہاں نہ جاؤ، ایسا نہ ہو کہ اُن کا سا عذاب تم پر بھی اُترے۔

باب قوله ولقد آتينك سبعا من المثانی والقرآن العظيم، کی تفسیر۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے، انہوں نے ابوسعید بن معلی سے[2] انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے سے گزرے میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے مجھ کو بلایا میں نہیں گیا

[1] یعنی فرّغ رائے مہملہ سے، ابن کرمانی نے اعتراض کیا کہ جب سماع کا یقین نہ ہو، تو قرأت کیونکر جائز ہوگی، حافظ نے جواب دیا شاید سفیان کا یہ مذہب ہو کہ قرأت بلا سماع بھی درست ہے جب معنی میں فساد نہ آئے، جیسے ابوالدرداءؓ صحابی نے ایک شخص کو طعام الاثیم پڑھتے سُنا تو کہا یوں پڑھ طعام الفاجر، اس سے یہ نکلا کہ قرآن شریف میں ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بدلنا درست ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، حافظ نے کہا متن کی عبارت سے تو یہ نکلتا ہے کہ اگرچہ وہ لفظ ہم معنی نہ ہو جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی، مترجم کہتا ہے، امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر یہ تقریر درست ہوگی: کیونکہ اُن کے نزدیک قرآن صرف معنے اور مطالب کا نام ہے، اُن کے مذہب پر قرآن کے ترجمہ کو گو وہ کسی زبان میں ہو قرآن کہیں گے، اور یہی وجہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے نماز میں فارسی یا اُردو یا اور کسی زبان میں قرآن کا ترجمہ پڑھنا جائز رکھا ہے، گو عربی زبان میں بھی پڑھنے کی قدرت ہو، البتہ اہل حدیث کے نزدیک قرآن کا ترجمہ قرآن نہیں ہوسکتا، کس لئے کہ قرآن انکے نزدیک لفظ اور معنے دونوں سے عبارت ہے، پس اُن کے مذہب کے نماز میں قرآن کا ترجمہ پڑھنا کافی نہ ہوگا جب عربی زبان میں پڑھنا ممکن ہو۔ اس تقریر سے اُس حنفی مولوی کو سبق حاصل کرنا چاہیئے جو قرآن اور حدیث کے ترجمے کرنے کو ناجائز سمجھتا ہے، اُس کے امام نے تو قرآن کے ترجمہ کو بھی قرآن کہا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ قفال مروزی نے جو علمار شافعیہ میں سے تھے حنفی نماز کی نقل میں مدہامتان کی جگہ دو برگ سبز یا دو باغ سبز کہا تھا، حالانکہ قفال عربی زبان پر بخوبی قادر تھے ۱۲ منہ [2] ان کا نام حارث تھا یا رافع یا اوس انصاری ہیں ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

فَلَمْ آتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ أُصَلِّيْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ،

٦٨٦، حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ،

باب ٢٧٢ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِيْنَ

الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ حَلَفُوْا وَمِنْهُ لَا أُقْسِمُ أَيْ أُقْسِمُ وَتُقْرَأُ لَأُقْسِمُ قَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوْا تَحَالَفُوْا،

٦٨٧، حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ

جب نماز پڑھ چکا اُس وقت گیا، آپؐ نے فرمایا تو میرے بُلاتے ہی کیوں نہیں آیا، مَیں نے کہا مَیں نماز پڑھ رہا تھا، آپؐ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انفال میں) یہ نہیں فرمایا، مسلمانو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو، پھر فرمایا میں تجھ کو قرآن کی بڑی سورت نہ بتلاؤں، مسجد کے باہر جانے سے پہلے ہی بتلاؤں گا جب آپ مسجد سے باہر نکلنے لگے تو مَیں نے آپؐ کو یاد دلایا، آپؐ نے فرمایا وہ سورۃ الحمد کی سورت ہے، اس میں سات آیتیں ہیں جو دو دو بار (چار چار بار ہر نماز میں) پڑھی جاتی ہیں، اور قرآن عظیم جو مجھ کو ملا وہ بھی یہی سورت ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام القرآن (یعنے سورۃ فاتحہ) یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے۔

باب الذین جعلوا القرآن عضین کی تفسیر

المقتسمین سے وہ کافر مراد ہیں جنھوں نے (رات کو جاکر صالح پیغمبرؑ کو مار ڈالنے کی) قسم کھائی تھی[1] اِسی سے نکلا ہے لَا اُقسم (مَیں قسم کھاتا ہوں) بعضوں نے لَاُقسم پڑھا ہے (لام تاکید سے) اُسی سے ہے وقاسمھما یعنے شیطان نے آدم اور حوّا سے قسم کھائی، اور آدم اور حوّا نے قسم نہیں کھائی تھی[2] اور مجاہد نے کہا، تقاسموا باللہ لنبیتنّہٗ میں تقاسموا کا یہ معنیٰ ہے کہ صالح پیغمبر کو رات کو جاکر مار ڈالنے کی اُنہوں نے قسم کھائی[3]

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن

[1] تو امام بخاری نے مقتسمین کو قسم سے رکھا بعضوں نے کہا یہ قسمت سے نکلا ہے جس کے معنے بانٹنے کے ہیں، یعنے جن لوگوں نے قرآن کو تکا بوٹی کر لیا تھا اُس کے ٹکڑے کر ڈالے تھے، اس کے کئی مطلب بیان کئے ہیں، ایک یہ کہ پیغمبر صاحب کو کوئی جادوگر کہتا کوئی مجنون کوئی کاہن دوسرے یہ کہ قرآن سے ٹھٹھا کرتے تھے، کوئی کہتا مکھی والی سورت میری ہے، کوئی کہتا مچھر والی سورت میری ہے، کوئی کہتا مکڑی والی سورت میری ہے، مجاہد نے کہا، یہود مراد ہیں جو اللہ کی کچھ کتاب پر ایمان لائے تھے کچھ نہیں مانتے تھے ۱۲ منہ رح [2] تو مفاعلت کے اصلی معنے یعنی مشارکت یہاں مراد نہیں ہیں ۱۲ منہ [3] صاحب فیض الباری سے تعجب ہوتا ہے، اُنہوں نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ کفار قریش نے اللہ کی قسم کھائی، کہ ہم آنحضرت صلعم کو ہلاک کر ڈالیں گے، حالانکہ یہ آیت قوم صالح کے باب میں ہے، کفار قریش اس وقت کہاں تھے، مجاہد کی اس تفسیر کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوْهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ،

بشیر نے کہا ہم کو ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا الذین جعلوا القرآن عضین سے اہل کتاب (یہودی مراد ہیں) انہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کچھ مانا (جو توراۃ کے موافق تھا) کچھ نہ مانا (جو توراۃ کے خلاف تھا)۔

۶۸۸ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ كَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ قَالَ اٰمَنُوْا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوْا بِبَعْضٍ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى،

مجھ سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو ظبیان (حصین بن جندب) سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کما انزلنا علی المقتسمین میں مقتسمین سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں کچھ قرآن انہوں نے مانا کچھ نہ مانا۔

بَابُ ۲۷۳ قَوْلِهٖ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ قَالَ سَالِمٌ الْمَوْتُ،

باب واعبد ربك حتى يأتيك اليقين کی تفسیر سالم بن عبد اللہ بن عمر نے کہا، یقین سے اس آیت میں موت مراد ہے[۱]

سُوْرَةُ النَّحْلِ

سورۂ نحل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا،

رُوْحُ الْقُدُسِ جِبْرِيْلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ فِيْ ضَيْقٍ يُقَالُ اَمْرٌ ضَيْقٌ وَضَيِّقٌ مِثْلُ هَيْنٍ وَهَيِّنٍ وَلَيْنٍ وَلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ

نزل به الروح الامين میں روح الامین سے روح القدس یعنی حضرت جبریل مراد ہیں[۲] فی ضیق عرب کے لوگ کہتے ہیں امر ضیق اور ضیّق جیسے ھین اور ھیّن اور لین اور لیّن اور میت اور میّت

---

[۱] اس کو اسحاق بن ابراہیم بستی اور فریابی اور عبد بن حمید نے وصل کیا، مرفوع حدیث سے بھی تائید ہوتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی وفات پر فرمایا، اما ھو فقد جاءہ الیقین۔ اب جن صوفیوں نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ پروردگار کی عبادت یعنی نماز روزہ، مجاہدہ اُس وقت تک ضرور ہے جب تک یقین یعنی فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل نہ ہو جائے اُس کے بعد عبادات کی حاجت نہیں، اُن کا قول غلط ہے، شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ عوارف میں لکھتے ہیں کہ جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ ملحد ہے، عبادات اور دین کے فرائض کسی کے ذمہ سے مرتے تک ساقط نہیں ہوتے بشرطیکہ عقل اور ہوش باقی ہو اور ان صوفیوں سے تعجب ہے کہ پیغمبر صاحب اور صحابہ کرام تو تادم وفات عبادت اور مجاہدہ میں مصروف رہے ان کو یہ مرتبہ حاصل نہ ہوا اور تم اُن کے ادنیٰ غلام تم کو یہ مرتبہ مل گیا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، یہ محض وسوسہ شیطانی ہے، توبہ کرو، اور استغفار پڑھو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

[۲] یہ ابن ابی حاتم نے ابن مسعودؓ سے نکالا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وَّمَيْدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَقَلُّبِهِمْ
اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِيْدَ تَكَفَّأُ
مُفْرَطُوْنَ مُنْسِيُّوْنَ وَقَالَ غَيْرُهُ فَإِذَا
قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ هٰذَا
مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ وَذٰلِكَ اَنَّ الْاِسْتِعَاذَةَ
قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَمَعْنَاهَا الْاِعْتِصَامُ
بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُسِيْمُوْنَ تَرْعَوْنَ
شَاكِلَتِهِ نَاحِيَتِهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ الْبَيَانُ
الدِّفْءُ مَا اسْتَدْفَأْتَ بِهِ تُرِيْحُوْنَ بِالْعَشِيِّ
وَتَسْرَحُوْنَ بِالْغَدَاةِ بِشِقِّ يَعْنِي الْمَشَقَّةَ
عَلٰى تَخَوُّفٍ تَنَقُّصٍ الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً وَهِيَ
تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ وَكَذٰلِكَ النَّعَمُ لِلْاَنْعَامِ
جَمَاعَةُ النَّعَمِ سَرَابِيْلَ قُمُصٌ تَقِيْكُمُ
الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ فَاِنَّهَا الدُّرُوْعُ
دَخَلًا بَيْنَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَفَدَةً مَنْ وَلَدَ الرَّجُلُ
السَّكَرُ مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ
مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ
اَنْكَاثًا هِيَ خَرْقَاءُ كَانَتْ اِذَا اَبْرَمَتْ غَزْلَهَا
نَقَضَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْاُمَّةُ مُعَلِّمُ
الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيْعُ،

ابن عباسؓ نے کہا فی تقلبہم کا معنے اُن کے اختلاف میں[۱] اور مجاہد نے کہا تمید کا معنے جھک جائے اُلٹ جائے[۲] مفرطون کا معنے بھلائے گئے[۳] دوسرے لوگوں نے کہا فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اس آیت میں عبارت آگے پیچھے ہوگئی ہے کیونکہ اعوذ باللہ قرآن سے پہلے پڑھنا چاہئے، استعاذے کے معنے اللہ سے پناہ مانگنا، اور ابن عباسؓ نے کہا تسیمون کا معنے چراتے ہو[۴] شاکلتہ اپنے اپنے طریق پر قصد السبیل سچے رستے کا بیان کرنا الدفء ہر وہ چیز جس سے گرمی حاصل کی جائے (سردی دفع ہو) تریحون شام کو لاتے ہو تسرحون صبح کو چرانے لیجاتے ہو بشق تکلیف اُٹھا کر محنت مشقت سے علی تخوف نقصان کر کے ان لکم فی الانعام لعبرۃ میں انعام نعَم کی جمع ہے مذکر مونث (نرمادہ) دونوں کو انعام اور نعم کہتے ہیں سرابیل تقیکم الحر سرابیل سے کرتے اور سرابیل تقیکم بأسکم میں سرابیل سے زرہیں مراد ہیں دخلا بینکم جو نا جائز بات ہو اُس کو دخل کہتے ہیں (جیسے دغل یعنے خیانت) ابن عباسؓ نے کہا[۵] حفدۃ آدمی کی اولاد[۶] السکر نشے کا شراب جو حرام ہے رزقاً حسناً جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا، اور سفیان بن عیینہ نے[۷] صدقہ ابوالہذیل سے نقل کیا انکاثا ٹکڑے ٹکڑے یہ ایک عورت کا ذکر ہے اُس کا نام خرقا تھا (جو مکہ میں رہتی تھی) وہ کیا کرتی (دن بھر) سوت کاتتی پھر توڑ تاڑ کر پھینک دیتی[۸] ابن مسعود نے کہا[۹] امۃ کا معنے لوگوں کو اچھی باتیں سکھانے والا اور قانت کا معنے مطیع، فرمانبردار۔

۱؎ اس کو طبری نے وصل کیا، دوسروں نے کہا اپنے سفروں میں اور ابن جریج نے کہا اُن کے آنے جانے میں ۱۲ منہ ۲؎ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ ۳؎ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵؎ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶؎ بیٹے پوتے، نواسے وغیرہ (یا بیٹیاں یا سسرال والے یا خادم ۱۲ منہ رح ۷؎ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۸؎ مقاتل نے کہا اُس کا نام ریطہ بنت عمرو بن کعب تھا۔ بلاذری نے کہا وہ اسد بن عبدالعزی کی والدہ تھی ۱۲ منہ رح ۹؎ اس کو حاکم اور فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؞

besturdubooks.wordpress.com

باب ٢٧ قوله ومنكم من يرد الى ارذل العمر

٦٨٩ حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا هارون بن موسى ابو عبد الله الاعور عن شعيب عن انس بن مالك رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو اعوذ بك من البخل والكسل وارذل العمر وعذاب القبر وفتنة الدجال وفتنة المحيا والممات ،

باب ومنکم من یرد الی ارذل العمر کی تفسیر

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ہارون بن موسیٰ اور عبداللہ اعور نے انہوں نے شعیب بن حباب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دُعا کیا کرتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی اور سُستی اور ارذل عمر (نکمی اور خراب عمر ۹۰ یا ۷۵ سال کے بعد) اور قبر کے عذاب اور دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے ۱؎

سورة بني اسرائيل

سورۂ بنی اسرائیل کی تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

٦٩٠ / حدثنا آدم حدثنا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد قال سمعت ابن مسعود قال في بني اسرائيل والكهف ومريم انهن من العتاق الاول وهن من تلادي قال ابن عباس فسينغضون يهزون وقال غيره نغضت سنك اي تحركت وقضينا الى بني اسرائيل اخبرناهم انهم سيفسدون والقضاء على

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سُنا، کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سُنا، وہ کہتے تھے سورۂ بنی اسرائیل اور کہف اور سورۂ مریم یہ اوّل درجہ کی عمدہ سورتیں ہیں (نہایت فصیح اور بلیغ) اور میری پُرانی یاد کی ہوئی ہیں، ابن عباسؓ نے کہا ۲؎ فسینغضون اپنے سر ہلائیں گے دوسرے لوگوں نے کہا یہ نغضت سِنّک سے نکلا ہے یعنی تیرا دانت ہل گیا، وقضینا الی بنی اسرائیل یعنے ہم نے بنی اسرائیل کو خبر کر دی کہ وہ آیندہ فساد کریں گے اور قضا کے

۱؎ ارذل العمر وہ ہے کہ آدمی بوڑھا ہو کر بالکل بے عقل ہو جائے، یہ ہر آدمی کی قوت اور طاقت پر منحصر ہے، کوئی خاص میعاد مقرر نہیں ہو سکتی، زندگی کا فتنہ یہ ہے کہ دنیا میں ایسا مشغول ہو جائے کہ اللہ کی یاد بھول جائے، فرائض اور احکام شریعت کو ادا نہ کرے، موت کا فتنہ سکرات کے وقت سے شروع ہوتا ہے اس وقت شیطان آدمی کا ایمان بگاڑنا چاہتا ہے دوسری حدیث میں ہے اعوذ بك ان يتخبطني الشيطان عند الموت ۱۲ منہ ۲؎ اسکو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وُجُوْهٍ وَقَضٰى رَبُّكَ اَمَرَ رَبُّكَ وَمِنْهُ
الْحُكْمُ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ
الْخَلْقُ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ نَفِيْرًا
مَنْ يَّنْفِرُ مَعَهُ وَلِيُتَبِّرُوْا يُدَمِّرُوْا مَا
عَلَوْا حَصِيْرًا مَحْبِسًا مَحْصَرًا حَقَّ
وَجَبَ مَيْسُوْرًا لَيِّنًا خِطْأً اِثْمًا وَهُوَ
اِسْمٌ مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَأُ مَفْتُوْحٌ
مَصْدَرُهُ مِنَ الْاِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنٰى
اَخْطَأْتُ تَخْرِقَ تَقْطَعَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰى
مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا
وَالْمَعْنٰى يَتَنَاجَوْنَ رُفَاتًا حُطَامًا وَ
اسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ
وَالرَّجْلُ وَالرَّجَالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ
مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ
حَاصِبًا اَلرِّيْحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ
اَيْضًا مَا تَرْمِيْ بِهِ الرِّيْحُ وَمِنْهُ حَصَبُ
جَهَنَّمَ يُرْمٰى بِهِ فِيْ جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصَبُهَا
وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْاَرْضِ ذَهَبَ
وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ
وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَرَّةً وَجَمَاعَتُهُ تِيَرَةٌ
وَتَارَاتٌ لَاَحْتَنِكَنَّ لَاَسْتَاْصِلَنَّهُمْ
يُقَالُ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ
فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ طَائِرَهُ
حَظَّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض كُلُّ
سُلْطَانٍ فِي الْقُرْاٰنِ فَهُوَ حُجَّةٌ

کئی معنے آئے ہیں جیسے وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاہ میں یہ معنی
ہے کہ اللہ نے حکم دیا اور فیصلہ کرنے کے بھی معنی ہیں، جیسے ان ربك
یقضی بینہم فیما ہم فیہ یختلفون میں اور پیدا کرنے کے بھی
معنے ہیں، جیسے فقضاهن سبع سموٰت میں نفیرا وہ لوگ جو
آدمی کے ساتھ لڑنے کے لئے نکلیں ولیتبروا ما علوا یعنے جن
شہروں پر غالب ہوں اُن کو تباہ کریں، حصیرا قید خانہ جیل
حق واجب ہوا ثابت ہوا میسورا نرم ملائم خطأ گناہ
یہ اسم ہے خطئت سے اور خطا بالفتح مصدر ہے، یعنے گناہ کرنا
خطئت بکسر طاء اور اخطأت دونوں کا ایک معنی ہے (یعنے میں
نے قصور کیا غلطی کی) لن تخرق تو زمین کو طے نہیں کر سکنے کا۔
کیونکہ زمین بہت بڑی ہے) نجوی مصدر ہے، ناجیت سے یہ اُن
لوگوں کی صفت بیان کی، یعنے آپس میں مشورہ کرتے ہیں رفاتا
ٹوٹے ریزہ ریزہ واستفزز دیوانہ کردے گمراہ کردے گا بخیلك
اپنے سواروں سے رجل پیادے اس کا مفرد راجل ہے، جیسے
صاحب کی جمع صحب اور تاجر کی جمع تجر حاصبا آندھی حاصب
اُس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اُڑا کر لائے (ریت کنکر وغیرہ) اسی سے
ہے حصب جہنم یعنے جو جہنم میں ڈالا جائے گا وہی جہنم کا حصب
ہے، عرب لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض زمین میں گھس گیا
یہ حصب حصباء سے نکلا ہے، حصباء پتھروں (سنگریزوں)
کو تارۃ ایک بار اس کی جمع تیرۃ اور تارات لاحتنکن انکو
تباہ کردوں گا جڑ سے کھود ڈالوں گا، عرب لوگ کہتے ہیں کہ
احتنك فلان ماعند فلان یعنے اُس کو جتنی باتیں معلوم تھیں
وہ سب اُس نے معلوم کرلیں، کوئی بات باقی نہ رہی، طائرہ،
اس کا نصیبہ ابن عباسؓ نے کہا قرآن میں جہاں جہاں سلطان کا
لفظ آیا ہے[1] اس کا معنے دلیل اور حجت ہے، ولی من الذل

(حاشیہ لہ برصفحہ ۵۲۲)

besturdubooks.wordpress.com

وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا،

یعنے اُس نے کسی سے اس لئے دوستی نہیں کی ہے کہ وہ اُس کو ذلت سے بچائے لہ

۶۹۱، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ،

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی، دُوسری سند اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے سعید بن مسیب نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ جس رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف لے گئے (یعنے شب معراج میں) آپؐ کے سامنے دو پیالے لائے گئے، ایک شراب کا ایک دُودھ کا، آپ نے دونوں کو دیکھا پھر دُودھ کا پیالہ لے لیا، اُس وقت جبرئیلؑ نے کہا، شکر خدا کا اُس نے آپ کو فطری پیدائشی رستہ (یعنے اسلام) بتلایا۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے، تو آپؐ کی اُمت گمراہ ہو جاتی لہ

۶۹۲، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب سے ابو سلمہؓ نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا، وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب قریش کے کافروں نے مجھ کو جھٹلایا تو میں حجر (یعنے حطیم) میں کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے (اپنی قدرت سے) بیت المقدس میرے سامنے کر دی، میں اُن کافروں کو وہاں کی نشانیاں بتلانے لگا، میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا

لہ حاشیہ صـ۵۲۱) جیسے اس سورت میں دوجگہ آیا ہے ایک جگہ جعلنا لولیہ سلطاناً۔ دوسری واجعل لی من لدنک سلطانا نصیراً ۱۲ منہ رح (حاشیہ صفحہ ہذا) لہ مصیبت کے وقت کام آئے، یہ اس آیت کی تفسیر ہے ولم یکن لہ ولی من الذل یعنے پروردگار کا کوئی ایسا ولی نہیں ہے جیسے مخلوقات میں ہوتا ہے کسی سے دوستی اور عہد اس لیئے کرتے ہیں کہ دشمن کی تکلیف سے اُس کو بچائے محفوظ رکھے پروردگار کا کوئی مقابل ہی نہیں ہو سکتا۔ اُس کو کسی مددگار کی حاجت نہیں ۱۲ منہ رح لہ دودھ فطری غذا ہے اسی طرح اسلام کا دین بھی آدمی کا پیدائشی دین ہے شراب آدمیوں کا بنایا ہوا ہوتا ہے، وہ فطری غذا نہیں ہے، تمام خرابیوں کی جڑ ہے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ حِيْنَ اُسْرِيَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ نَحْوَهٗ قَاصِفًا رِيْحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ كَرَّمْنَا وَاَكْرَمْنَا وَاحِدٌ ضِعْفَ الْحَيَاةِ عَذَابَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ عَذَابَ الْمَمَاتِ خِلَافَكَ وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ وَنَاٰى تَبَاعَدَ شَاكِلَتِهٖ نَاحِيَتِهٖ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهٖ صَرَّفْنَا وَجَّهْنَا قَبِيْلًا مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً وَقِيْلَ الْقَابِلَةُ لِاَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ اَنْفَقَ الرَّجُلُ اَمْلَقَ وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ، قَتُوْرًا مُقَتِّرًا، لِلْاَذْقَانِ مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقَنٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْفُوْرًا وَافِرًا تَبِيْعًا ثَائِرًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيْرًا خَبَتْ طَفِئَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُبَذِّرْ لَا تُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ رِزْقٍ مَثْبُوْرًا مَلْعُوْنًا لَا تَقْفُ لَا تَقُلْ فَجَاسُوْا تَيَمَّمُوْا يُزْجِي الْفُلْكَ يُجْرِي الْفُلْكَ، يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ لِلْوُجُوْهِ،

یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے نے بیان کیا، انہوں نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے پھر یہی حدیث روایت کی، اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب مجھ کو رات کے وقت بیت المقدس تک لے گئے[1] تو قریش کے کافروں نے مجھ کو جھٹلایا قاصف وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دے، کرمنا اور اکرمنا دونوں کے ایک معنی ہیں ضعف الحیوۃ زندگی کا عذاب ضعف الممات موت کا عذاب خلافك اور خلفك (دونوں قرأتیں ہیں) دونوں کے ایک معنی ہیں، یعنی تمہارے بعد نایٰ دور ہوا، شاکلتہ اپنے رستے پر (یا اپنی نیت پر) یہ شکل سے نکلا ہے (یعنے جوڑہ اور شبیہ) صرفنا سامنے لاتے بیان کئے، قبیلاً آنکھوں کے سامنے روبرو، بعضوں نے کہا یہ قابلہ سے نکلا ہے جس کے معنے دائی (جنانے والی) کیونکہ وہ بھی (جناتے وقت) عورت کے مقابل ہوتی ہے، اُس کا بچہ قبول کرتی ہے، یعنے سنبھالتی ہے، انفاق مفلس ہو جانا کہتے ہیں انفق الرجل جب وہ مفلس ہو جائے اور نفق الشئ جب کوئی چیز تمام ہو جائے، قتوراً بخیل، اذقان ذقن کی جمع ہے، جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، یعنے ٹھوڑی مجاہد نے کہا موفوراً وافر کے معنے میں ہے (یعنے پورا[2]) تبیعاً بدلہ لینے والا، اور ابن عباسؓ نے کہا مددگار[3] خبت بجھ جائے گی، اور ابن عباسؓ نے کہا لاتبذر کا معنے یہ ہے کہ ناجائز کاموں میں اپنا پیسہ مت خرچ کر[4] ابتغاء رحمۃ روزی کی تلاش میں مثبوراً ملعون لاتقف مت کہہ فجاسوا قصد کیا یزجی الفلک کشتی چلاتا ہے، یخرون للاذقان منہ کے بل گر پڑتے ہیں (سجدہ کرتے ہیں)[5]

باب ۲۷۵ قَوْلِهٖ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا الْاٰيَةَ،

باب قولہ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا الایۃ کی تفسیر

[1] اور بعضوں نے صبح کو معراج کا قصد کیا ۱۲ منہ [2] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اسکو طبری نے وصل کیا ۱۲ [5]

besturdubooks.wordpress.com

۶۹۳، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَمِرَ بَنُو فُلَانٍ،

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو منصور نے خبر دی، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ کہتے تھے جب جاہلیت کے زمانہ میں کسی قبیلے کے لوگ بہت ہو جاتے تو ہم کہتے امر بنو فلان۔

۶۹۴، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ أَمِرَ،

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سفیان بن عیینہ نے یہی حدیث اس میں بھی امِرَ ہے (بہ کسرۂ میم) ؎۱

بَابٌ ۲۷۶ قَوْلِهِ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا،

باب ذرية من حملنا مع نوح انه كان عبدا شكورا کی تفسیر۔

۶۹۵، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم ابو حیان (یحییٰ بن سعید) تیمی نے انہوں نے ابو زرعہ (ہرم) بن عمرو بن جریر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لائے تو دست کا گوشت آپؐ کو اٹھا کر دیا گیا، وہ آپ کو بہت پسند تھا، آپؐ نے دانتوں سے اس کو ایک بار نوچا، پھر فرمانے لگے کہ قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا، تم جانتے ہو کیا جب ایسا ہو گا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا (وہ میدان ایسا ہموار ہو گا) کہ پکارنے والا اپنی آواز اُن کو سنا سکے گا، اور دیکھنے والا اُن سب کو دیکھ سکے گا ؎۲ سورج نزدیک آ جائیگا، لوگوں کو اتنا غم ہو گا، ایسی

؎۱ امام بخاری کا مطلب اس روایت کے لانے سے یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو آیا ہے اَمَرْنَا مترفیہا یہ بکسرۂ میم ہے ابن عباسؓ کی یہی قرأت ہے اور مشہور بفتح میم ہے ابن عباسؓ کی قرأت پر معنی یہ ہو گا، جب ہم کسی بستی کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو وہاں بدکاروں کی تعداد بڑھا دیتے ہیں ۱۲ منہ رح ؎۲ کیونکہ آخرت کا میدان دنیا کی زمین کی طرح گول نہ ہو گا، نہ بیچ میں کوئی چیز حائل ہو گی نہ اونچا نیچا ہو گا، اس حدیث میں بعضوں نے یہ شبہ کیا ہے کہ جب زمین کی ساری خلقت حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے قیامت تک اکٹھی ہو گی، تو میدان ایسی ہزاروں زمین کے برابر ہونا چاہئے، اور اتنی دور تک نہ کوئی آواز پہنچ سکتی ہے نہ نگاہ جا سکتی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ نگاہ تو برابر جا سکتی ہے جب وہ میدان کردی نہ ہوا تو نگاہ جانے میں کیا شبہ دیکھو آفتاب ہم سے کروڑوں میل دور ہے اسی طرح ثوابت اربوں میل پر ہیں مگر ہماری نگاہ وہاں تک پہنچتی ہے، اب رہی آواز تو آخرت کی آواز دنیا کی آواز کی طرح پست نہ ہو گی، علاوہ اس کے داعی سے فرشتہ مراد ہو سکتا ہے، فرشتوں کی آوازیں تو سب مخلوق قیامت کے دن یکساں سن لیں گے ۱۲ منہ رح۔

مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ

تکلیف ہوگی جس کا تحمل نہ کرسکیں گے، اُٹھا نہ سکیں گے آخر (مجبور ہوکر آپس میں کہیں گے، بھائیو دیکھتے ہو کیا نوبت پہنچی ہے (کیسا سخت وقت ہے) اب چلو کسی ایسے شخص کو ڈھونڈو جو پروردگار کے پاس تمہاری کچھ سفارش کرے، پھر صلاح کرکے یہ کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو، خیر اُن کے پاس جائیں گے اور اُن سے کہیں گے آپ سب آدمیوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے مبارک ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح آپ میں پھونکی[1] اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں، اب آپ پروردگار سے ذرا ہماری سفارش کریں، آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس تکلیف میں ہیں، ہمارا حال کس حد تک پہنچا ہے (سر سے پاؤں تک پسینے میں غرق پیاسے بھوکے) حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے (بیٹا) آج پروردگار ایسے جلال میں ہے (غصے میں ہے) کہ اتنے جلال میں کبھی نہ ہوگا، اور (مجھ سے ایک خطا ہو چکی ہے) اُس نے (گیہوں کا) درخت کھانے سے مجھ کو منع کیا تھا، لیکن میں نے کھا لیا (بیٹا) نفسی نفسی نفسی (مجھے اپنی فکر پڑی ہے) تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ نوح ؑ پیغمبر کے پاس جاؤ، یہ سُن کر وہ سب لوگ حضرت نوح ؑ کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے کہ اے نوح ؑ تم پہلے پیغمبر ہو جو زمین والوں کی طرف بھیجے گئے، اور اللہ نے تم کو (سورہ بنی اسرائیل میں اپنا شکر گزار بندہ فرمایا انہ کان عبدًا شکورًا)[2] اب تم پروردگار کے پاس کچھ ہماری سفارش کرو

---

[1] یعنی اپنی پیدا کی ہوئی روح، مطلب یہ ہے کہ اپنی صفت حیوٰۃ کا ایک عکس آدم کے پتلے پر ڈالا وہ زندہ اور جاندار ہوگئے، تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ روح انسانی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے اور حادث ہے اور مخلوق کی طرح صرف ابوبکر قحطی نے اُس کا خلاف کیا ہے، اور اُن کا قاعدہ مردود ہے ۱۲ منہ

[2] ترجمہ باب کا تعلق یہیں سے مفہوم ہوتا ہے، حضرت نوح ؑ کو جو پہلا پیغمبر فرمایا تو اس میں بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت نوح ؑ سے پہلے کئی پیغمبر آچکے تھے، جیسے حضرت آدم علیہ السلام حضرت شیث ؑ حضرت ادریس ؑ (جن کو ہرمس اکبر بھی کہتے ہیں) اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ پیغمبر ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے، مگر یہ جواب صحیح نہیں ہے، کس لئے کہ حضرت نوح ؑ کی نسبت بھی قرآن شریف میں وارد ہے ولقد ارسلنا نوحًا الیٰ قومہ اور حدیث میں ہے کہ ہر ایک پیغمبر اپنی قوم والوں کی طرف بھیجا گیا، اور میں سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں، البتہ یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ حضرت نوح ؑ کی قوم وہی ساری زمین والے تھے، چونکہ اُس وقت تک دنیا میں علیحدہ علیحدہ قومیں نہیں ہوئیں تھیں، حضرت نوح علیہ السلام کے بعد اُنکے چار دں بیٹوں کی اولاد سے الگ الگ قومیں ہوئیں، عرب، فارس، ہند وغیرہ سام سے اور روس، ترک، تاتار، چین، جاپان یافث سے، اور حبش اور اکثر افریقہ والے حام سے، انگریز، فرانس، جرمن، آسٹریا، اٹالیا اور مصر اور یونان والے کوش سے، واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ

ہمارا حال نہیں دیکھتے کس تکلیف میں مبتلا ہیں، وہ کہیں گے میرا پروردگار جل جلالہ، آج ایسے غصے میں ہے کہ ویسا غصہ کبھی نہیں ہوا نہ ہوگا۔ اور (مجھ سے دنیا میں ایک خطا ہو گئی تھی) میں نے اپنی قوم والوں پر بددعا کی (وہ سب ہلاک ہو گئے، حالانکہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دینا بہتر ہے) بھائیو! نفسی نفسی کا وقت ہے اور کہیں جاؤ ابراہیم پیغمبر کے پاس جاؤ، یہ سن کر وہ سب لوگ حضرت ابراہیم پیغمبر کے پاس آئیں گے، اُن سے کہیں گے اے ابراہیمؑ تم اللہ کے نبی اور ساری زمین والوں میں اس کے خلیل (جانی دوست) ہو، تو پروردگار کے پاس کچھ ہماری سفارش کرو (کلمۃ الخیر کہو) ہمارا حال نہیں دیکھتے، کیسا خراب ہو رہا ہے، وہ کہیں گے، میرا پروردگار آج، بے طرح غصے ہے، ایسا غصے کبھی نہیں ہوا تھا نہ ہوگا، اور میں نے (دنیا میں ایک خطا کی تھی) تین جھوٹ بولے تھے۔ ابوحیان راوی نے اس حدیث میں اُن تینوں جھوٹ باتوں کو بیان کیا[1] بھائیو! نفسی نفسی پڑی ہے، کہیں اور جاؤ، اچھا موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ، یہ سن کر وہ سب لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے، اُن سے عرض کرینگے موسیٰ تم اللہ کے پیغمبر ہو، اللہ نے تم سے باتیں کر کے اور تم کو خاص پیغمبر بنا کر اور لوگوں پر بزرگی دی، بھلا کچھ ہماری سفارش تو اپنے پروردگار کے حضور میں کرو، دیکھو تو ہماری کیا کیفیت ہو رہی ہے (کیسی آفت میں گرفتار ہیں) موسیٰؑ کہیں گے آج تو میرا مالک بہت غصہ میں ہے، اتنا غصے کبھی نہیں ہوا تھا نہ آئندہ ہوگا، اور میں نے (دنیا میں ایک خطا کی تھی) کہ ایک شخص کا خون مجھ سے ہو گیا، جس کو مار ڈالنے کا حکم نہیں تھا۔ بھائیو نفسی نفسی پڑی ہے اور کہیں جاؤ اچھا عیسیٰ پیغمبر علیہ السلام کے پاس تو جاؤ، اب سب جمع ہو کر حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ اللہ کے رسول اور اسکی بات ہیں

[1] دوسرے راویوں نے اختصار کے لئے نہیں بیان کیں، وہ تین جھوٹ یہ ہیں اِنّی سَقِیم اور بل فعلہ کبیرھم اور سارہؑ کو اپنی بہن کہنا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اشْفَعْ لَنَا أَلَا
تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ
رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي
اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا
مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ
وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ
فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ
سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ
عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ
شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ
يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ
تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي
فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ
فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ
مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ
مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ

جو اللہ تعالیٰ نے مریم میں ڈال دی تھی، اور اللہ کی روح ہیں، اور آپ نے گود میں رہ کر بچپن میں لوگوں سے باتیں کی تھیں، کچھ ہماری سفارش کرو۔ (اس آفت سے چھڑاؤ، اور دیکھو ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں، حضرت عیسیٰؑ کہیں گے، بھائی آج تو (عجب حال ہے، پروردگار) ایسے غصے میں ہے کہ ویسا غصہ کبھی نہیں ہوا تھا نہ آئندہ ہوگا (راوی نے) حضرت عیسیٰ کا کوئی گناہ نہیں بیان کیا[1] مجھے تو نفسی نفسی (اپنی ہی فکر پڑی ہے)، اور کہیں جاؤ، اچھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، یہ سن کر سب (اگلے اور پچھلے) میرے پاس آئیں گے، اور کہیں گے محمد صلعم آپ اللہ کے پیغمبر اور خاتم الانبیا ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں (لغزشیں) معاف کردی ہیں، اب ذرا ہماری کچھ سفارش کیجئے (رحم فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی) آپ دیکھتے ہیں ہمارا کیا حال ہو رہا ہے[2] میں یہ سنتے ہی (میدان حشر سے) چلوں گا اور عرش کے تلے پہنچ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا۔ پروردگار اپنی تعریف اور خوبی کی وہ وہ باتیں میرے دل میں ڈال دے گا (میری زبان سے نکلوائے گا) جو کسی کو نہیں بتلائیں، پھر ارشاد ہوگا، محمد صلعم سر اٹھا، مانگ جو مانگتا ہے، وہ ملے گا جس کی سفارش کرے گا ہم سنیں گے، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا، پروردگار میری امت پر رحم فرما، پروردگار میری امت پر رحم فرما، ارشاد ہوگا اپنی امت میں سے اُن (ستر ہزار آدمیوں) کو جن کا حساب کتاب نہیں ہوگا۔ بہشت کے داہنے دروازے سے بہشت میں لے جا، اور یہ لوگ باقی دروازوں میں سے بھی اور لوگوں کی طرح جا سکتے ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں

[1] جیسے اور انبیاء کی خطائیں اور لغزشیں بیان کیں، مگر ایک روایت میں یوں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، بھائی لوگوں نے مجھ کو دنیا میں خدا (خدا کا بیٹا) بنا رکھا تھا، میں ڈرتا ہوں پروردگار کہیں مجھ سے پوچھ بیٹھے، کہ تو دنیا میں خدا بنا تھا، مجھے آج یہی غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ میری مغفرت ہو جائے ۱۲منہ
[2] گرمی کی شدت اور بھوک پیاس سے مرنے کو ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؂

besturdubooks.wordpress.com

فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى۔

بَابُ ۲۷۷ قَوْلِهٖ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا،

۶۹۶، حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقِرَاءَةُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَابَّتِهٖ لِتُسْرَجَ فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ اَنْ تَفْرُغَ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ،

بَابُ ۲۷۸ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا،

۶۹۷، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَاسًا

میری جان ہے، بہشت کے پھاٹک کے دونوں پٹوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے مکہ اور حمیر (یعنی صنعا میں جو یمن کا پائے تخت ہے) یا جیسے مکہ اور بصری میں (شام کے ملک میں ہے)[1]

باب قولہ وآتینا داؤد زبورا کی تفسیر۔

ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے، انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا داؤد پیغمبر پر (توراۃ یا زبور کا) پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا، وہ اپنے جانور پر زین کسنے کا حکم دیتے، پھر زین کسے جانے سے پہلے ہی پڑھ چکتے، یعنے اللہ کی کتاب[2]

باب قولہ قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا کی تفسیر۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا مجھ سے سلیمان اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابومعمر (عبداللہ بن سخبرہ) سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ اس کا شان نزول یہ ہے کچھ آدمی

---

[1] یہ راوی کو شک ہے کہ مکہ اور حمیر فرمایا، یا مکہ اور بصری ۱۲ منہ [2] حضرت داؤد کا یہ پڑھنا بہ طریق معجزہ کے تھا، دوسرے لوگوں کو واسطے یہ حکم نہیں ہے کہ قرآن کو اس طرح جلدی سے پڑھ لیں، قسطلانی نے کہا، کبھی وقت میں بھی برکت ہوتی ہے کہ تھوڑے وقت میں کام بہت ہو جاتا ہے، بعض لوگوں سے منقول ہے کہ وہ ایک شبانہ روز میں قرآن کے آٹھ ختم کیا کرتے، چار دن کو چار رات کو اور شیخ ابوطاہر مقدسی سے منقول ہے کہ وہ رات دن میں پندرہ ختم کیا کرتے، شیخ نجم الدین نے ایک شخص کو دیکھا، اس نے طواف کے ایک پھیرے میں قرآن ختم کیا، اور یہ امر بغیر فیض ربانی اور مدد رحمانی کے نہیں ہو سکتا۔ مترجم کہتا ہے کہ کرامت اور معجزے میں ہماری گفتگو نہیں ہے، ہماری شریعت میں قرآن کا تین دن سے کم میں ختم کرنا مکروہ رکھا گیا ہے اور ہمارے مشائخ اہل حدیث رضوان اللہ علیہم ایک ماہ یا دو ماہ میں ایک ختم کیا کرتے ہیں، میں ہمیشہ ماہ رمضان میں تراویح میں ایک ختم کیا کرتا ہوں پہلی شب سے شروع کرتا ہوں اور ستائیسویں یا انتیسویں شب کو ختم کرتا ہوں، اور غیر رمضان میں ہر دو مہینے میں ایک ختم کرتا ہوں ۱۲ منہ رحمہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هٰؤُلَاءِ بِدِيْنِهِمْ زَادَ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

جنوں کی پرستش کیا کرتے تھے، پھر ایسا ہوا وہ جن مسلمان ہوگئے۔ اور یہ مشرک (کم بخت) انہی کی پرستش کرتے رہے، شرک پر قائم رہے، عبید اللہ اشجعی نے اس حدیث کو سفیان ثوری سے روایت کیا، انہوں نے اعمش سے اس میں یوں ہے اس آیت قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ کا شان نزول یہ ہے اخیر تک [۱]

بَابُ ۲۷۹ قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ الْاٰيَةَ

باب اولٰئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة الآية

۶۹۸ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْجِنِّ يُعْبَدُوْنَ فَاَسْلَمُوْا،

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے اس آیت کی اولٰئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة کی تفسیر میں کہا کچھ جن ایسے تھے جن کی آدمی پرستش کیا کرتے تھے، پھر وہ جن مسلمان ہوگئے۔

بَابُ ۲۸۰ قَوْلِهٖ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ،

باب وما جعلنا الرؤيا التى اريناك الا فتنة للناس کی تفسیر

۶۹۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ،

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اس آیت وما جعلنا الرؤيا التى اريناك الا فتنة للناس میں رؤیا سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے (بیداری میں خواب) یعنی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دکھایا گیا [۲] اور شجرہ ملعونہ سے تھوہڑ کا درخت مراد ہے [۳]

---

[۱] اس روایت سے باب کی مطابقت ہو جاتی ہے، حافظ نے بیان نہیں کیا کہ اشجعی کی روایت کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اور معاویہ سے جو منقول ہے کانت رؤیا صالحۃ یہ قول شاذ ہے، اور جمہور صحابہ اور تابعین نے اس کا خلاف کیا ہے، اہل سنت نے اپنے عقائد میں یہ بات درج کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج حالت بیداری میں تھا، صرف اتنی بات ہے کہ مکہ سے بیت المقدس تک معراج قرآن شریف سے ثابت ہے، اور وہاں سے آسمانوں تک صحیح حدیث سے اور اہل حدیث دونوں پر ایمان رکھتے ہیں ۱۲ منہ [۳] جو دوزخ میں اُگے گا، مشرکوں کو اس پر تعجب آیا تھا کہ آگ میں درخت کیونکر اُگے گا۔ انہوں نے حق تعالیٰ کی قدرت میں غور نہیں کیا، سمندل ایک کیڑا ہے جو آگ میں اس طرح عیش کرتا ہے جیسے آدمی ہوا میں یا مچھلی پانی میں، شترمرغ انگارے گرم لوہے کے ٹکڑے نگل جاتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۲۸۱ قَوْلِهٖ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

قَالَ مُجَاهِدٌ صَلٰوةُ الْفَجْرِ،

٧٠٠، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً وَّتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا،

بَابٌ ۲۸۲ قَوْلِهٖ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا،

٧٠١، حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًا كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ،

٧٠٢، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ان قرآن الفجر کان مشہودا کی تفسیر

مجاہد نے کہا قرآن الفجر سے صبح کی نماز مراد ہے [51]

مجھ سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن مسیب سے ان دونوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے پر پچیس ۲۵ درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے، اور رات اور دن کے فرشتے صبح کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے، اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو۔ وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا۔

باب عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کی تفسیر

مجھ سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے آدم بن علی سے، انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا، وہ کہتے تھے، قیامت کے دن لوگوں کے گروہ گروہ ہو جائیں گے، اور ہر گروہ اپنے پیغمبر کے پیچھے لگیگا، اور کہے گا، صاحب! ہماری کچھ سفارش کرو، اخیر میں سفارش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آن کر ٹھیرے گی (دوسرے پیغمبر جواب دیدیں گے) یہی وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ آنحضرت صلعم کو مقام محمود پر اٹھائے گا [52]

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا، کہا ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے، انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو کوئی

---

۵۱ اس کو ابن منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۵۲ یعنی شفاعت کے منصب و درمقام میں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اذان سُنے، پھر یوں کہے، اللّٰھم رب ھٰذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاماً محمودن الذی وعدتہ۔ قیامت کے دن اُس کو میری شفاعت پہنچے گی۔ اس حدیث کو حمزہ بن عبداللہ نے بھی اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کیا ہے، اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

بَابٌ ۲۸۳ قَوْلِهٖ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا يَزْهَقُ يَهْلِكُ،

باب وقل جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کی تفسیر یزھق کا معنی ہلاک ہوا۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ،

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے، اُنہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابو معمر سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے، (جب مکہ فتح ہوا) اُس وقت کعبے کے گرد تین سَو ساٹھ بُت تھے آپ ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی، ایک ایک بُت ٹھونسا دیتے جاتے، اور فرماتے جاتے تھے، جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ جآء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید۔

بَابٌ ۲۸۴ قَوْلِهٖ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ،

باب ویسئلونک عن الروح کی تفسیر۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے والد نے، کہا ہم سے اعمش نے، کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک

---

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا، ایک روایت میں یوں ہے کہ مقام محمود سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس عرش پر بٹھا دے گا۔ ایسی حدیثوں سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے، اور اہل حدیث کی رُوح تازہ ہوتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَأْيُكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا،

کھیت میں جا رہا تھا، آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے، اتنے میں کچھ یہودی سامنے سے گذرے، وہ آپس میں کہنے لگے ان سے (یعنی پیغمبر صاحب سے) پوچھو، رُوح کیا چیز ہے، انہوں نے کہا کیوں ایسی کیا ضرورت ہے[۱] بعضوں نے کہا ایسا نہ ہو، وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تم کو ناگوار گذرے، خیر پھر (یہ بحث ہوکر) کہنے لگے اچھا پوچھو تو، اور انہوں نے پوچھا روح کیا چیز ہے، آپ خاموش ہو رہے (تھوڑی دیر تک) انکو کچھ جواب نہ دیا، میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آنے لگی، اور اپنی جگہ پر کھڑا رہ گیا، جب وحی اُتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ویسئلونك عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً[۲]

بَابٌ ۲۸۵ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا،

باب ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها کی تفسیر

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے کہا ہم سے ابوبشر نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت، ولا تجھر بصلاتك ولا تخافت بها اُس وقت اُتری جب آپ مکہ میں (کافروں کے ڈر سے) چھپے رہتے، آپ جب اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے، مشرک جب قرآن سنتے تو خود قرآن کو اور قرآن اُتارنے والے کو اور جو قرآن لے کر

[۱] یا تم کو اُن کے باب میں شک کیوں گذری، یعنے تم تو یقیناً اُن کو پیغمبر نہیں جانتے تھے، اب کیا تم کو بھی اُن کے باب میں شک پیدا ہوگئی، اُن کو پیغمبر سمجھنے لگے[۲] آنحضرت[۲] روح کو امر ربی یعنے پروردگار کا حکم فرمایا، اور اس کی حقیقت بیان نہیں کی، کیونکہ اگلے پیغمبروں نے بھی اسکی حقیقت بیان نہیں کی، اور یہودیوں نے باہم یہی کہا کہ اگر روح کی حقیقت بیان نہ کریں تو بے شک پیغمبر ہیں، اگر بیان کریں تو ہم سمجھ لیں گے، کہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں، ابن کثیر نے کہا روح ایک لطیف چیز ہے ہوا کی طرح اور بدن کے ہر جزو میں اس طرح حلول کئے ہوئے ہے جیسے پانی ہری شاخوں میں یہ روح حیوانی کی حقیقت ہے، اور روح انسانی یعنے نفس ناطقہ وہ بدن سے متعلق ہے، یہ حکم الٰہی جب موت آتی ہے تو یہ تعلق ٹوٹ جاتا ہے، میں کہتا ہوں روح اور نفس اور عقل کے مباحث بہت طویل ہیں، اور ہمیشہ سے حکیم اور فلاسفر ان میں غور کرتے چلے آئے ہیں، اور ہر ایک کی سمجھ میں جو آیا ہے اُس نے بیان کیا ہے، اور اگر اس مسئلے کی تفصیل دیکھنا ہو تو امام ابن قیم کی کتاب الروح دیکھو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا

آیا یعنی جبرئیل علیہ السلام یا پیغمبر صاحب کو، سب کو بُرا کہتے، اُس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ اپنی نماز پکار کر نہ پڑھ، یعنی قرأت خوب جہر کے ساتھ نہ کر کہ مشرکین سُنیں اور قرآن کو بُرا کہیں، اور نہ اتنا آہستہ پڑھ کر تیرے اصحاب بھی نہ سُنیں بلکہ بیچ بیچ میں پڑھا کر۔

۷۰۶) حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أُنْزِلَ ذَٰلِكَ فِي الدُّعَاءِ

مجھ سے طلق بن غنام نے بیان کیا، کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا یہ آیت ولا تجھر بصلوتك دُعا کے باب میں اُتری ہے[۵۱]

سُورَةُ الْكَهْفِ

سورۂ کہف کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ جَمَاعَةُ الثَّمَرِ بَاخِعٌ مُهْلِكٌ أَسَفًا نَدَمًا الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا شَطَطًا

مجاہد نے کہا تقرضھم کا معنے اُن کو چھوڑ دیتا تھا (کترا جاتا تھا)[۵۲] وکان لہٗ ثمر میں ثمر سے مراد سونا روپا ہے، دوسروں نے کہا ثُمر ثمر (یعنے پھل) کی جمع ہے[۵۳] باخع کا معنے ہلاک کرنے والا اسفاندامت اور رنج سے کہف پہاڑ کا کھوہ یا غار الرقیم لکھا ہوا یعنے مرقوم یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے رقم سے[۵۴] ربطنا علی قلوبہم ہم نے اُن کے دلوں میں صبر ڈالا جیسے سُورۂ قصص میں ہے لولا ان ربطنا علی قلبہا (وہاں بھی صبر کے معنے ہیں) شططا

[۵۱] طبری کی روایت میں ہے کہ تشہد میں جو دعا کی جاتی ہے اس باب میں ممکن ہے کہ یہ آیت دوبار اُتری ہو، ایک بار قرأت کے باب میں ایک بار دُعا کے باب میں، اور اس طرح سے دونوں روایتوں میں توثیق ہو جائے گی واللہ اعلم ۱۲ منہ [۵۲] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] مشہور قرأت وکان لہ ثمر بہ فتح ثار اور میم ہے، اور بعضوں نے بضم ثار اور سکون میم پڑھا ہے ۱۲ منہ رح [۵۴] ابن عباسؓ نے کہا رقیم اُس وادی کا نام تھا جہاں اصحاب کہف رہتے تھے، سعیدؔ نے کہا رقیم وہ تختہ جس پر اصحاب کہف کے نام لکھے ہوئے ہیں، یہ تختہ غار کے پاس لگا ہوا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِفْرَاطًا مِرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ ارْتَفَقْتَ بِهِ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمْيَلُ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمِيعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ مِثْلُ رَكْوَةٍ وَرِكَاءٍ الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ جَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ أَحْيَيْنَاهُمْ أَزْكَى أَكْثَرُ وَيُقَالُ أَحَلُّ وَيُقَالُ أَكْثَرُ رَيْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ اللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ كَتَبَ عَامِلُهُمْ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا وَقَالَ غَيْرُهُ وَأَلَتْ تَئِلُ تَنْجُو وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْئِلًا مَحْرِزًا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا لَا يَعْقِلُونَ،

حد سے بڑھ جانا مرفق جس چیز پر تکیہ لگائے تزاور تمایل ہوتا ہے زور سے نکلا ہے یعنی جھک جاتا تھا، اسی سے ہے ازور بہت جھکنے والا فجوۃ کشادہ جگہ اسکی جمع فجوات اور فجاء ہے جیسے رکوۃ کی جمع ہے رکاء ہے وصید آنگن صحن اسکی جمع وصائد اور وصد ہے بعضوں نے کہا وصید دروازہ مؤصدۃ بند کی ہوئی، عرب لوگ کہتے ہیں آصد الباب اور اوصد الباب یعنی دروازہ بند کر دیا[1] بعثناھم ہم نے اُن کو زندہ کیا، ان کی طعامًا یعنے جو بستی کی اکثر خوراک ہے یا جو کھانا خوب حلال کا ہو یا خوب پک کے بڑھ گیا ہو اکلھا میوہ اپنا یہ ابن عباسؓ نے کہا ولم تظلم میوہ کم نہیں ہوا، اور سعید بن جبیر نے ابن عباسؓ سے نقل کیا رقیم وہ ایک تختی ہے سیسے کی اس پر اُس وقت کے حاکم نے اصحاب کہف کے نام لکھ کر اپنے خزانہ میں ڈال دی تھی[2] فضرب اللہ علی آذانہم اللہ نے اُنکے کان بند کر دیئے (اُن پر پردہ ڈال دیا) وہ سو گئے، ابن عباسؓ کے سوا اور لوگوں نے کہا موئلا وائل یئل سے نکلا ہے (یعنی نجات پائے) اور مجاہد نے کہا موئل محفوظ مقام لا یستطیعون سمعًا عقل نہیں رکھتے[3]

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

باب وکان الانسان اکثر شیء جدلا کی تفسیر

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رض أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے، کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسین نے خبر دی اُن کو اُن کے والد امام حسین رضؓ نے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُنکے اور حضرت فاطمہؓ کے پاس

[1] اگرچہ مؤصدۃ کا لفظ اس سورۃ میں نہیں ہے بلکہ سورۂ ہمزہ میں ہے، مگر وصید کی مناسبت سے اُس کو بھی بیان کر دیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن منذر نے وصل کیا، یہ تفسیر اوپر ہونا تھی جہاں رقیم کے معنے بیان کئے ہیں شاید کاتب نے غلطی سے یہاں لکھ دی ۱۲ منہ [3] اس کو فریابی نے مجاہد سے وصل کیا، یہ تفسیر بالّلازم ہے کیونکہ عقل کے یہی دو آلے ہیں سمع اور بصر جب آنکھوں پر پردہ ہو کان بہرے ہوں تو عقل کیا کام کریگی، بعضوں نے کہا اعین سے عقل کی آنکھیں مراد ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ قَالَ الْاَ تُصَلِّيَانِ رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ فُرُطًا نَدَمًا سُرَادِقُهَا مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِي تُطِيْفُ بِالْفَسَاطِيْطِ يُحَاوِرُهُ مِنَ الْمُحَاوَرَةِ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّي اَيْ لٰكِنْ اَنَا هُوَ اللّٰهُ رَبِّي ثُمَّ حَذَفَ الْاَلِفَ وَاَدْغَمَ اِحْدَى النُّوْنَيْنِ فِي الْاُخْرٰى زَلَقًا لَا يَثْبُتُ فِيْهِ قَدَمٌ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ مَصْدَرُ الْوَلِيِّ عُقْبًا عَاقِبَةً وَعُقْبٰى وَعُقْبَةٌ وَاحِدٌ وَهِيَ الْاٰخِرَةُ قِبَلًا وَقُبُلًا وَقَبَلًا اسْتِئْنَافًا لِيُدْحِضُوْا لِيُزِيْلُوْا الدَّحْضُ الزَّلَقُ ؎

تشریف لائے، فرمایا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے، (اخیر حدیث تک)[1] رجماً بالغیب یعنی سنی سنائی، اُن کو خود کچھ علم نہیں، فرطاً ندامت شرمندگی سرادقھا یعنے قناتوں کی طرح، سب طرف سے اُن کو آگ گھیرلے گی جیسے کوٹھڑی کو سب طرف سے خیمے گھیر لیتے ہیں یحاورہ محاورہ سے نکلا ہے (یعنے گفتگو کرنا تکرار کرنا) لکنا ھو اللہ ربی اصل میں لکن انا ھو اللہ ربی، انا کا ہمزہ حذف کرکے نون کو نون میں ادغام کردیا لکنا ہوگیا۔ خلالھما نھرا یعنے بینھما ان کے بیچ میں نہر لقاً چکنا صاف جس پر پاؤں پھسلے (جمے نہیں) ھنالک الولایۃ، ولایۃ ولی کا مصدر ہے، عقباً عاقبت، اسی طرح عقبیٰ اور عقبہ سب کا ایک معنی ہے یعنی آخرت، قبلا اور قُبلا اور قَبلا (تینوں طرح پڑھا ہے) یعنے سامنے آنا۔ لیدحضوا دحض سے نکلا ہے، یعنے پھسلانا (مطلب یہ ہے کہ حق بات کو ناحق کریں)

بَابُ ۲۸۷ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا زَمَانًا وَجَمْعُهُ اَحْقَابٌ ؎

باب واذ قال موسیٰ لفتٰہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقباً کی تفسیر۔ حقبا کا معنی زمانہ اُس کی جمع احقاب (بعضوں نے کہا حقب اسی سال یا ستر سال کا ہوتا ہے۔)

۷۰۸؎ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی، میں نے ابن عباس رض سے کہا نوف بکالی (جو کعب احبار کا بیٹا تھا) کہتا ہے، جو موسیٰ خضر سے ملے تھے، وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے (بلکہ دوسرے شخص تھے، موسیٰ بن میشا بن

[1] یہ پوری حدیث باب التہجد کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے، امام بخاری نے اتنا ٹکڑا بیان کرکے پوری حدیث کی طرف اشارہ کر دیا، اس کا تتمہ یہ ہے کہ حضرت علی نے کہا، یا رسول اللہ ہماری جانیں اللہ کے اختیار میں ہیں وہ جب ہم کو جگانا چاہیگا جگا دیگا، یہ جواب سُن کر آپ لوٹ گئے کچھ نہیں فرمایا، اور ران پر ہاتھ مار کر آیت پڑھتے جاتے تھے وکان الانسان اکثر شیء جدلا ۱۲ منہ رح

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسٰى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسٰى يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتّٰى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللّٰهُ

افرائیم بن یوسف بن یعقوب) انہوں نے کہا جھوٹا ہے اللہ کا دشمن[1] مجھ سے خود ابی بن کعب (صحابی) نے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطبہ سنایا، کسی نے اُن سے پوچھا، اب لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے، انہوں نے کہا میں ایسا کہتے ہی اللہ نے اُن پر عتاب فرمایا۔ اُن کو چاہئے تھا، اللہ پر سونپ دینا (یوں کہنا اللہ جانتا ہے) تب اللہ تعالیٰ نے اُن پر وحی بھیجی کہ جہاں دو دریا (فارس اور روم کے) ملتے ہیں وہاں میرا ایک بندہ (خضرؑ) ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے، حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا، پروردگار میں اُس بندے تک کیسے پہنچوں[2] حکم ہوا زنبیل میں ایک مچھلی رکھ لے، پھر یہ مچھلی جہاں پر گم ہو جائے (زندہ ہو کر دریا میں اچک جائے) وہیں وہ بندہ تجھ سے ملے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا مچھلی (مردہ نمک میں لگی ہوئی) زنبیل میں رکھی، اور خضر کی تلاش میں روانہ ہوئے، اُن کے ساتھ اُن کے خادم حضرت یوشع بھی گئے۔ جب صخرے (پتھر) کے پاس پہونچے، اپنے سر اُس پر رکھ کر سو گئے، اُدھر مچھلی زنبیل میں تڑپی، اور تڑپ کر دریا میں جا گری، اُس نے دریا کا عجیب رستہ لیا، جہاں یہ مچھلی گئی وہاں اللہ تعالیٰ نے

[1] حالانکہ نوف مسلمان تھے مگر حدیث کے خلاف کہنے پر اُن کو ابن عباسؓ نے اللہ کا دشمن قرار دیا، بعضوں نے کہا تغلیظاً کہا اور معنی حقیقی مراد نہیں ہیں، غرض حدیث کے خلاف چلنے والوں کو اللہ کا دشمن کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] دیکھنا چاہئے کہ علم کیسی نعمت ہے، حضرت موسیٰ نے یہ سنتے ہی کہ خضر علیہ السلام کو مجھ سے زیادہ علم ہے اُن سے ملنے کی فکر کی، اور ہر قسم کی تکلیف سفر وغیرہ کی گوارا کی۔ علم ایسی چیز ہے جس کے لئے آدمی مشرق سے مغرب تک سفر کرے تو بھی بہت نہیں، علم ہی سے دنیا کی تمام قومیں دوسری قوموں کی جو بے علم تھے سرتاج بن گئیں، افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں جیسی بے قدری علم اور عالموں کی ہے مسلمانوں میں ہے ویسی کسی قوم میں نہیں ہے۔ علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا تو کجا اگر ان میں کوئی عالم کسی ملک سے آجاتا ہے تو یہ اُلٹے اُس کے دشمن ہو جاتے ہیں، اُس کے نکالنے اور معزول کرانے کے فکر میں رہتے ہیں، وجہ یہ کہ عالم اپنے علم کی وجہ سے جاہلوں کو حقیر سمجھتا ہے، اور یہ سمجھنا حق بجانب ہے۔ اس لئے جاہل یہ نہیں چاہتے کہ عالم کو کوئی درجہ یا مرتبہ حاصل ہو، کیونکہ عالم کے سامنے تحریر اور تقریر ہر چیز میں اُن کو دبا رہنا پڑتا ہے۔ یا اللہ ہمارے بادشاہوں اور نوابوں اور رئیسوں کو اہل یورپ کی طرح علم اور کمال حاصل کرنے کا اور عالموں اور حکیموں کی قدر و منزلت کرنے کا شوق عطا فرما ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ
عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ
نَسِيَ صَاحِبُهُ اَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوْتِ
فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا
حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوْسٰى
لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا
مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ
يَجِدْ مُوْسٰى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ
الْمَكَانَ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ
لَهٗ فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى
الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَ
مَآ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ
اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي
الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوْتِ
سَرَبًا وَّلِمُوْسٰى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ
مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا
عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا
يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى انْتَهَيَا
اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى
ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ
وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا
مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ
قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا
عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوْسٰى اِنِّيْ

پانی کی روانی روک دی، پانی ایک طاق کی طرح اُس پر بن گیا، (یہ حال یوشع اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے) جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو یوشع مچھلی کا قصّہ اُن سے کہنا بھول گئے، اور موسیٰ علیہ السلام اور یوشع باقی رات دن اور چلتے رہے، دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوشع سے (کہا) ارے یار! ذرا ناشتا تو نکالو، ہم تو اس سفر سے بالکل تھک گئے ہیں، آنحضرت صلعم نے فرمایا موسیٰؑ کو تھکن اُسوقت سے شروع ہوئی جب کہ وہ اُس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا اللہ تعالیٰ نے اُن کو حکم دیا تھا، خیر یوشع نے اُسوقت کہا اجی میاں! ہم نے جب (کل) پتھر کے پاس دم لیا تھا تو (وہاں مچھلی کا قصہ گذرا) لاحول ولا قوۃ الا باللہ، میں تو تم سے مچھلی کا قصہ ہی کہنا بھول گیا، اور شیطان ہی نے مجھ کو یہ قصہ کہنا بھلا دیا، آنحضرتؐ نے فرمایا مچھلی نے تو دریا میں اپنا راستہ لیا، اور موسیٰؑ اور یوشعؑ کو (مچھلی کا نشان جو پانی میں اب تک موجود تھا) دیکھ کر تعجب ہوا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ارے یار یہی تو ہمارا مطلب تھا (ہم ناحق آگے بڑھ گئے)، خیر اب دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے، اپنے قدموں کے نشان دیکھتے جاتے اور چلتے جاتے یہاں تک کہ پھر اُسی پتھر کے پاس پہونچے، وہاں ایک شخص کو دیکھا کہ کپڑا اوڑھے لپٹے بیٹھا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے اُس کو سلام کیا، وہ کہنے لگا (تم کون ہو؟) تمہارے ملک میں سلام کی رسم کہاں سے آئی، کہا کہ میں موسیٰ ہوں، اُس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰؑ انہوں نے کہا، ہاں، میں تمہارے پاس اس غرض سے آیا ہوں کہ تم کو جو ہدایت کی باتیں اللہ تعالیٰ نے سکھلائی ہیں، وہ مجھ کو بتلاؤ، اُس نے کہا تم سے بھلا وہ باتیں دیکھ کر صبر کیسے ہوگا سُنو موسیٰ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ ایک قسم کا علم دیا ہے،

besturdubooks.wordpress.com

عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهِ لَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَاَنْتَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰی سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا یَمْشِیَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِیْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ یَّحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُ بِغَیْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ لَمْ یَفْجَاْ اِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِیْنَةِ بِالْقَدُوْمِ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَیْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰی سَفِیْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْاُوْلٰی مِنْ مُّوْسٰی نِسْیَانًا قَالَ

جس کو تم پوری طرح سے نہیں جانتے [۱] اور تم کو ایک قسم کا علم دیا ہے جس کو میں پوری طرح سے نہیں جانتا [۲] موسیٰ علیہ السلام نے کہا، نہیں میں انشاء اللہ تعالیٰ صبر کروں گا، اور کسی بات میں تم سے اختلاف نہیں کرنے کا، خضر علیہ السلام نے کہا اچھا تو اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو، تو میری کسی بات پر کوئی اعتراض نہ کرنا جب تک میں خود اس کی حقیقت تم سے بیان نہ کروں (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ منظور کیا) اور دونوں سمندر کے کنارے کنارے روانہ ہوئے، اتنے میں ایک کشتی دکھلائی دی، کشتی والوں نے خضرؑ کو پہچان کر بے نول (بے کرایہ) اُن کو بٹھا لیا (اُن کے کہنے سے موسیٰؑ اور یوشع کو بھی سوار کر لیا) جب سب کشتی پر چڑھ گئے تو تھوڑی ہی دیر گذری تھی، تو خضرؑ نے کیا کیا بسولا لے کر کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا اور اُس کو عیب دار کر دیا حضرت موسیٰ (سے صبر نہ ہو سکا) کہنے لگے ان کشتی والوں نے تو ہم پر احسان کیا، بے نول ہم کو بٹھا لیا اور تو نے (احسان کا بدلہ) یہ کیا اُن کی کشتی خراب کر دی، تو نے اُن کو ڈبانا چاہا واہ وا۔ یہ تو تو نے عجیب کام کیا، خضرؑ نے کہا کیا میں نہیں کہتا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہو سکے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا معاف کرو، میں بھول گیا، ایسی سختی بھی مجھ پر نہ کرو، آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اعتراض تو موسیٰ علیہ السلام نے بیشک بھولے سے کیا تھا (اُن کو اپنی شرط کا خیال نہ رہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چڑیا آئی اُس نے جہاز کے

---

[۱] تمہارا طریق اور، میرا طریق اور، میں خاص باتوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں، تم ہدایت عام کے لیے بھیجے گئے ہو۔ ہر بات پر اعتراض کرو گے جس کو تم بظاہر خلاف شرع پاؤ گے میں کہاں تک تم کو سمجھاتا رہوں گا ۱۲ منہ [۲] بعضے صوفیوں نے اس حدیث کی شرح میں یوں کہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صرف شریعت کا علم تھا اور حضرت خضر علیہ السلام کو حقیقت کا اور ہمارے پیغمبر صاحب کو دونوں علم ملے تھے، میں کہتا ہوں یہ تقریر صحیح نہیں ہے، حضرت موسیٰ انبیاء اولوالعزم میں سے تھے اُن کو حقیقت کا علم نہ ہو، اور ادنیٰ ادنیٰ اولیاء اللہ کو نہ جانے یہ کیونکر ہو سکتا ہے، اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام کو شریعت کا علم تو بالکل نہ ہو، تو حقیقت کا علم کیونکر ہو گا۔ حقیقت بغیر شریعت کے زندقہ اور الحاد ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَۃِ فَنَقَرَ فِی الْبَحْرِ نَقْرَۃً فَقَالَ لَہُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِیْ وَعِلْمُکَ مِنْ عِلْمِ اللّٰہِ اِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ ھٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْ ھٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِیْنَۃِ فَبَیْنَا ھُمَا یَمْشِیَانِ عَلَی السَّاحِلِ اِذْ اَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ رَاْسَہٗ بِیَدِہٖ فَاقْتَلَعَہٗ بِیَدِہٖ فَقَتَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ مُوْسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُکْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ وَھٰذَا اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰی قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَھَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّیْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَھْلَ قَرْیَۃِ نِ اسْتَطْعَمَا اَھْلَھَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْھُمَا فَوَجَدَا فِیْھَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ فَاَقَامَہٗ بِیَدِہٖ فَقَالَ مُوْسٰی قَوْمٌ اَتَیْنَاھُمْ فَلَمْ یُطْعِمُوْنَا وَلَمْ یُضَیِّفُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَیْہِ اَجْرًا قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ اِلٰی قَوْلِہٖ ذٰلِکَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَیْہِ صَبْرًا فَقَالَ

کنارے بیٹھ کر سمندر میں چونچ ماری، خضرؑ نے کہا موسیٰؑ میرے اور تمہارے علم کی اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے یہی مثال ہے، اس چڑیا نے اپنی چونچ میں سمندر کا کتنا پانی لیا اتنا ہی ہم تم دونوں نے اللہ تعالیٰ کے دریائے علم میں سے لیا ہے، خیر پھر وہ جہاز سے نکلے اور سمندر کے کنارے کنارے روانہ ہوئے، راستہ میں خضرؑ نے ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا[۵۱] خضر علیہ السلام کیا کیا اُس کا سر پکڑ کر گردن سے اکھیڑ اُس کو مار ڈالا، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رہا نہ گیا کہنے لگے (ارے بھائی) یہ تو نے کیا کیا ایک ناحق خون کا مرتکب ہوا، یہ تو بڑی خرابی آیا[۵۲] تو نے کی۔ خضرؑ نے کہا، میں نے نہیں کہا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہو سکنے کا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا یہ کام تو پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا[۵۳] موسیٰ علیہ السلام نے کہا خیر جو ہونا تھا وہ ہوا۔ اب اگر میں تجھ پر کوئی اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بیشک تیرا عذر معقول ہے، خیر پھر دونوں چلے، چلتے چلتے ایک بستی تئیں پہونچے[۵۴]، وہاں کے لوگوں سے کھانے کا سوال کیا انہوں نے کھانا نہیں کھلایا (ضیافت سے انکار کیا) اتفاق سے وہاں ایک دیوار (پرانی ہو کر) گرا ہی چاہتی تھی، خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اُس کو سیدھا کر دیا (یہ اُن کی کرامت تھی) موسیٰ علیہ السلام کہہ اُٹھے (واہ واہ) ان لوگوں کے ملک میں ہم آئے، (مسافر تھے) انہوں نے ہم کو کھانا تک نہیں کھلایا، ضیافت نہیں کی[۵۵] تو چاہتا تو اس کی مزدوری اُن سے لے لیتا (اسی سے ہم اپنا کھانا کرتے) خضر علیہ السلام نے کہا، بس جدائی کی گھڑی آن پہنچی اخیر قصے ذٰلِکَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَیْہِ صَبْرًا تک۔

۵۱ کہتے ہیں اُس کا نام جیسُور یا حیسُور یا منسُور یا میسون یا شمعون تھا ۱۲ منہ رحمہ ۵۲ پہلا تو مال کا نقصان تھا یہ جان کا نقصان ۱۲ منہ رحمہ ۵۳ انطاکیہ یا آذربیجان یا ایلہ یا برقہ یا ناصرہ یا اندلس ۱۲ منہ رحمہ ۵۴ ان کی دیوار مفت درست کر دینا کیا ضرورت تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۵

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ،

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو تو آرزو رہ گئی کاش موسےٰ صبر کئے رہتے (خاموش رہتے) تو اللہ تعالےٰ دونوں کے اور زیادہ حالات (عجائبات) ہم سے بیان کرتا سعید بن جبیر نے کہا ابن عباسؓ یوں پڑھتے وکان امامھم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا[۱] اور یوں پڑھتے واما الغلام فکان کافرا وکان ابواہ مؤمنین[۲]۔

باب ۲۸۸ قَوْلِهٖ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا مَذْهَبًا يَسْرُبُ يَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ،

باب فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حوتھما فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا کی تفسیر سرب (بفتحتین) رستہ یعنی مذہب طریق اسی سے ہے۔ سارب بالنہار یعنی دن کو رستہ چلنے والا۔

۷۰۵، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ اِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ بَيْتِهٖ اِذْ قَالَ سَلُوْنِىْ قُلْتُ اَىْ اَبَا عَبَّاسٍ رض جَعَلَنِىَ اللّٰهُ فِدَاكَ بِالْكُوْفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهٗ نَوْفٌ يَزْعُمُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمُوْسٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِىْ قَالَ قَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَاَمَّا يَعْلٰى فَقَالَ لِىْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

ہم سے ابراہیم بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو یعلےٰ بن مسلم نے خبر دی اور عمرو بن دینار نے ان دونوں نے سعید بن جبیر سے ایک دوسرے پر کچھ زیادہ کرتے ہیں ابن جریج نے کہا میں نے اوروں سے بھی سنا وہ بھی سعید بن جبیر سے نقل کرتے تھے انہوں کہا ہم ابن عباسؓ کے پاس ان کے گھر میں بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا مجھ سے (دین کی باتیں جو پوچھنا چاہتے ہو) پوچھو میں نے کہا ابو عباسؓ میں تم پر صدقے، کوفہ میں ایک واعظ ہے جس کو نوف بکالی کہتے ہیں وہ کہتا ہے جو موسیٰ خضر سے ملے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ (مشہور پیغمبر) نہ تھے، ابن جریج نے کہا عمرو بن دینار نے یوں روایت کی، ابن عباسؓ نے یہ سن کر کہا (کمبخت) جھوٹا ہے اللہ کا دشمن اور یعلےٰ نے یوں کہا ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے

[۱] مشہور قرأت میں صالحہ کا لفظ نہیں ہے ۱۲ [۲] مشہور قرأت یوں ہے اما الغلام فکان ابواہ مؤمنین ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسٰى رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذَكَّرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتّٰى إِذَا فَاضَتِ الْعُيُونُ وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ وَلّٰى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَى اللّٰهِ قِيلَ بَلٰى قَالَ أَيْ رَبِّ فَأَيْنَ قَالَ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِي عَلَمًا أَعْلَمُ ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرٌو قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ وَقَالَ لِي يَعْلٰى قَالَ خُذْ نُونًا مَيِّتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ لَا أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَ كَثِيرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ إِذْ تَضَرَّبَ الْحُوتُ وَمُوسٰى نَائِمٌ فَقَالَ فَتَاهُ لَا أُوقِظُهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَضَرَّبَ

ابی بن کعب نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰؑ جو اللہ کے پیغمبر تھے انہوں نے ایک دن وعظ کہی، جب لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور دل پگھل گئے تو حضرت موسیٰؑ پیٹھ موڑ کر چلے (وعظ ختم کی) ایک شخص (نام نامعلوم) اُن سے جا کر ملا کہنے لگا اللہ کے پیغمبر یہ تو بتلاؤ، ساری زمین میں تم سے زیادہ علم والا بھی کوئی ہے، انہوں نے کہا نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس بات پر حضرت موسیٰؑ پر عتاب کیا، ان کو چاہیئے تھا یوں کہنا اللہ تعالیٰ جانتا ہے (مجھے کیا معلوم) تب حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ تم سے بڑھ کر ایک عالم موجود ہے حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہاں ارشاد ہوا جہاں پر دو سمندر (فارس اور روم) کے ملتے ہیں ۔حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا پروردگار کوئی ایسی نشانی بتلا جس سے میں اُس شخص تک پہنچ جاؤں، ابن جریج کہتے ہیں اب عمرو بن دینار نے یوں روایت کی، ارشاد ہوا جہاں پر مچھلی تجھ (زنبیل سے) چل دے، اور یعلی نے یوں روایت کی، ارشاد ہوا ایک مردہ مچھلی اپنے ساتھ رکھ لے جہاں پر اُسمیں جان پڑ جائے [1] آخر حضرت موسیٰؑ نے ایک مچھلی [2] ٹوکری میں رکھی، اور اپنے خادم یوشع سے کہا میں تجھ کو اتنی تکلیف دیتا ہوں [3] جہاں یہ مچھلی (زنبیل سے) نکل کر چلدے وہیں مجھ کو خبر دینا خادم نے کہا یہ کونسی بڑی تکلیف ہے (میں ضرور خبر کرونگا)، اللہ تعالیٰ کے اس قول واذقال موسیٰ لفتلہ سے یہی مراد ہے، فتا سے یوشع بن نون مراد ہیں، سعید بن جبیر نے (اپنی روایت میں) یوشع کا نام نہیں لیا، خیر حضرت موسیٰؑ ایک پتھر کے سائے سیلی جگہ میں بیٹھے سو گئے تھے، اتنے میں مچھلی زنبیل میں تڑپی (تڑپ کر دریا میں جا رہی) خادم نے (اپنے دل میں) کہا، موسیٰؑ کو جگانے سے کیا فائدہ جب بیدار ہونگے تو کہہ دیں گے جب

۱؎ وہیں وہ شخص ملے گا ۱۲ منہ رح ۲؎ تل کر نمک لگا کر ۱۲ منہ رح ۳؎ اس مچھلی کا خیال رکھیو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

الْحُوتُ حَتّٰى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتّٰى كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرٌو وَهٰكَذَا كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ وَحَلَّقَ بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللّٰهُ عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ هٰذِهِ عَنْ سَعِيْدٍ أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَلٰى طِنْفِسَةٍ خَضْرَاءَ عَلٰى كَبِدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ بِأَرْضِيْ مِنْ سَلَامٍ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ أَمَا يَكْفِيْكَ أَنَّ التَّوْرَاةَ بِيَدَيْكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيْكَ يَا مُوْسٰى إِنَّ لِيْ عِلْمًا لَا يَنْبَغِيْ لَكَ

موسیٰؑ بیدار ہوئے تو خادم یہ حال کہنا بھول گیا، مچھلی تو تڑپ کر دریا میں چل دی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے دریا کی روانی اُس پر روک دی[۵۱] اور مچھلی کا نشان پتھر پر (جس پر سے گئی تھی) بن گیا ابن جریج کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے یوں ہی روایت کی کہ اُس کا نشان پتھر پر بن گیا اور دونوں انگوٹھوں اور کلمہ کی انگلیوں کو ملا کر ایک حلقہ کی طرح اُس کو بتلایا[۵۲] ہم تو بھائی اس سفر سے تھک گئے، تب خادم نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تھکن دُور کر دی[۵۳] ابن جریج نے کہا یہ فقرہ (اللہ نے تمہاری تھکن دُور کر دی) سعید کی روایت میں نہیں ہے۔ پھر حضرت موسیٰؑ اور انکے خادم دونوں لوٹے (مچھلی کی جگہ پر آئے) وہاں خضر سے ملاقات ہوئی، ابن جریج نے کہا عثمان بن ابی سلیمان نے یوں روایت کی، کہ خضر ایک سبز زین پوش پر عین دریا میں بیٹھے ہوئے تھے، اور سعید بن جبیر نے یوں روایت کی اپنا کپڑا اوڑھے لپیٹے کپڑے کا ایک سرا تو اُن کے پاؤں تلے تھا، دوسرا سر کے تلے، خیر موسیٰؑ نے انکو سلام کیا، خضر نے منہ پر سے کپڑا اٹھایا پوچھا اس سرزمین میں سلام کا رواج کہاں ہے (وہ ملک کافروں کا ہوگا) تم کون شخص ہو، موسیٰؑ نے کہا میں موسیٰ ہوں، خضر نے پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ، اُنہوں نے کہا ہاں، خضرؑ نے کہا تم کیوں آئے کیا مطلب، موسیٰ نے کہا میں اس غرض سے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت کا علم تم کو دیا ہے اسمیں سے کچھ مجھ کو بھی سکھلاؤ، خضر نے کہا موسیٰ تم کو یہ بس نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو توراۃ شریف عنایت فرمائی، تم پر وحی اُترا کرتی ہے، موسیٰ بات یہ ہے مجھ کو ایک علم ہے

---

۵۱ یعنی مچھلی دریا میں جب چلی جاتی ہے تو پانی پھر مل کر برابر ہو جاتا ہے، لیکن یہ روانگی رُک گئی، پانی ایک طاق کی طرح بن گیا۔ اور مچھلی کا نشان اُس کے اندر باقی رہا، بعضوں نے کہا پانی کا بہنا موقوف ہوگیا، اور مچھلی کے گرد پانی تھم کر رہ گیا، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی چیز اُس میں سے گئی ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ سمندر کا پانی بہتا نہیں ہے ۱۲ منہ ۵۲ بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام باقی دن اور باقی رات چلتے رہے آخر تھکنے لگے ۱۲ منہ ۵۳ تم اپنے مطلب کو پہنچ گئے، اور مچھلی کا قصہ بیان کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

اَنْ تَعْلَمَهٗ وَاِنَّ لَكَ عِلْمًا لَّا يَنْبَغِيْ لِيْ اَنْ اَعْلَمَهٗ فَاَخَذَ طَائِرٌ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِلْمِيْ وَمَا عِلْمُكَ فِيْ جَنْبِ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا كَمَا اَخَذَ هٰذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ الْبَحْرِ حَتّٰى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ اَهْلَ هٰذَا السَّاحِلِ اِلٰى اَهْلِ هٰذَا السَّاحِلِ الْاٰخَرِ عَرَفُوْهُ فَقَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ الصَّالِحُ قَالَ قُلْنَا لِسَعِيْدٍ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا نَحْمِلُهٗ بِاَجْرٍ فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيْهَا وَتِدًا قَالَ مُوْسٰى اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُنْكَرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْاُوْلٰى نِسْيَانًا وَالْوُسْطٰى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهٗ قَالَ يَعْلٰى قَالَ سَعِيْدٌ وَجَدَ غِلْمَانًا يَلْعَبُوْنَ فَاَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا

جس کا (پورا پورا) سیکھنا تم کو سزاوار نہ ہوگا۔ اور تم کو ایک علم ہے جس کا (پورا پورا) سیکھنا میرے لئے مناسب نہ ہوگا[۱] اتنے میں ایک پرندہ آیا اُس نے اپنی چونچ سے سمندر کا کچھ پانی پی لیا، خضرؑ نے کہا خدا کی قسم، ہم تم دونوں کے علم کی اللہ تعالیٰ کے علم سے ایسی ہی نسبت ہے جیسے اِس پرندے نے جو پانی لیا اسکی نسبت سمندر سے[۲] دونوں رستے میں ایک کشتی پر چڑھے، وہاں چھوٹی چھوٹی کشتیاں تھیں جو لوگوں کو ایک بندر سے دوسرے بندر تک لے جاتی تھیں (سمندر کے کنارے کنارے چلتی رہتیں) کشتی والوں نے خضر کو پہچانا کہنے لگے یہ اللہ کے نیک بندے ہیں یعلی نے کہا ہم نے سعید سے یوں کہا یعنے خضر انہوں نے کہا ہاں، کشتی والوں نے کہا ہم ان سے کرایہ نہیں لینے کے (اور مفت اُن کو سوار کر لیا) خضر نے کیا کیا کشتی کا ایک تختہ چیر ڈالا (اسمیں سوراخ کر دیا پھر پانی بند کرنے کیلئے) اسمیں ایک میخ ٹھونک دی (کشتی کو عیب دار کر دیا) موسیٰؑ نے اُسی وقت اعتراض کیا، کہنے لگے (واہ جی واہ آپ نے یہ کیا کیا) کشتی میں سوراخ کر دیا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کشتی والوں کو ڈبا دیں (نیکی کے بدل برائی) یہ تو عجیب کام کیا، مجاہد نے اِمْرًا کا معنی بُرا کام کیا، خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا حقیقت میں پہلا اعتراض تو موسیٰؑ نے بھولے سے کیا تھا اور دوسرا اعتراض پر انہوں نے خود شرط کی کہ اگر اب سے اعتراض کروں تو مجھ کو ساتھ نہ رکھنا، اور تیسرا اعتراض انہوں نے جان بوجھ کر کیا[۳] خیر موسیٰؑ نے کہا بھائی میں بھول گیا تھا بھول چوک پر گرفت نہ کرو، اور اتنی سختی مجھ پر مت ڈالو، بعد اسکے دونوں نے ایک بچہ کو دیکھا خضرؑ نے اسکو مار ڈالا، یعلی نے سعید سے یوں روایت کی کہ

---

[۱] پورے پورے کی قید اس لئے بڑھائی کہ آخر شریعت کا ضروری علم تو ہر شخص کیلئے ضرور ہے، اتنا تو حضرت خضرؑ بھی ضرور جانتے ہونگے، اسی طرح علم باطن بھی بقدر ضرورت ہر پیغمبر کو ہوتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ضرور اُس سے واقف ہونگے ۱۲ منہ رح [۲] اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اصرار کیا کہ مجھ کو اپنے ساتھ رکھو، اور قول اقرار ہو گئے ۱۲ منہ رح [۳] ناحق محنت کو دیکھ کر وہ صبر نہ کر سکے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

ظَرِيفًا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ
بِالسِّكِّينِ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا
زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَمْ تَعْمَلْ
بِالْحِنْثِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَرَأَهَا
زَكِيَّةً زَاكِيَةً مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ
غُلَامًا زَكِيًّا فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا
يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ
سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ
فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى حَسِبْتُ أَنَّ
سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ
لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا
قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ وَكَانَ
وَرَاءَهُمْ وَكَانَ أَمَامَهُمْ قَرَأَهَا
ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ
عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ أَنَّهُ هُدَدُ بْنُ بُدَدٍ
وَالْغُلَامُ الْمَقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ
جَيْسُورٌ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ
غَصْبًا فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ
أَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا فَإِذَا جَاوَزُوا
أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا وَمِنْهُمْ
مَنْ يَقُولُ سَدُّوهَا بِقَارُورَةٍ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ كَانَ

خضر نے بچوں کو دیکھا جو کھیل رہے تھے انہوں نے کیا کیا ایک کافر اچھے عقل مند (یا پیارے) بچے کو لیکر لٹایا اور چھری سے اس کا گلا کاٹ ڈالا، موسیٰ نے کہا اجی یہ تم نے کیا کیا، ناحق ایک جان کا خون کیا ابھی اس جان نے کوئی گناہ بھی نہیں کیا تھا (معصوم جان تھی) ابن عباسؓ نے اس آیت میں دونوں طرح پڑھا ہے نفسًا زکیۃ اور نفسًا زاکیۃ زاکیۃ کا معنی اچھا خاصا (یا مسلمان) جیسے کہتے ہیں غلامًا زکیا[۱] خیر پھر دونوں روانہ ہوئے (ایک بستی میں پہنچے) ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی، خضر نے اُس کو سیدھا کر دیا، سعید نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا یعنی خضر نے ہاتھ سے اُس کو سیدھا کر دیا، یعلی نے کہا میں سمجھتا ہوں سعید نے یوں کہا کہ خضر نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی، موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا خضر سے کہنے لگے، تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے سعید نے کہا اس مزدوری میں سے اپنا کھانا کرتے، اب یہ جو قرآن میں ہے وکان وراءہم تو وراءہم کا معنی اماھم یعنی اُن کے آگے، ابن عباسؓ نے وکان اماھم ملک پڑھا ہے، ابن جریج نے کہا، راویوں نے سعید کے سوا اور دوسرے یوں نقل کیا کہ اُس بادشاہ کا نام ہدد بن بدد تھا، اور وہ لڑکا جس کو خضر نے مار ڈالا اُس کا نام جیسور تھا، خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کشتی خراب کرنے کی یہ غرض بیان کی میرا مطلب یہ تھا کہ جب یہ کشتی اُس ظالم بادشاہ کے سامنے جائے تو وہ عیب دار سمجھ کر اُس کو چھوڑ دے، آگے بڑھ کر یہ کشتی والے اُس کو درست کر لیں، اور اس سے فائدہ اُٹھائیں، بعضے راویوں نے یوں بیان کیا ہے کہ جب وہ (اُس بادشاہ کے آگے بڑھے) تو یہ سوراخ ایک شیشہ لگا کر بند کر دیا[۴] بعضوں نے کہا ڈامر لگا کر بند کر دیا کان ابواہ مؤمنین یعنی اس لڑکے کے

۱ بعض روایتوں میں مسلمہ ہے بہ تشدید لام جس کے معنے خاصا پورا، اور بعضوں میں مسلمہ بہ تخفیف لام یعنی مسلمان جان اور صحیح بہ تشدید لام ہے، کیونکہ دوسری روایتوں میں اسکی صراحت ہے کہ وہ بچہ کافر تھا ۱۲ منہ رح ۲ یعنی اچھا خاصا ہوشیار لڑکا ۱۲ منہ رح ۳ جو غریبوں کی کشتیاں چھین لیتا ۱۲ منہ ۴ یعنی سوراخ کے برابر ایک شیشہ اس میں گھسیڑ دیا تو چھید بند ہو گیا یہ بالکل سہل ہے، اور قسطلانی کا یہ اعتراض کہ شیشے سے روزن کیونکر بند ہو سکتا ہے، یا کرمانی کی یہ توجیہ کہ شیشہ پیس کر اس میں آٹا وغیرہ ملا کر یہ سوراخ بند کیا بے ضرورت ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِيْنَا اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اَنْ يَّحْمِلَهُمَا حُبُّهٗ عَلٰى اَنْ يُّتَابِعَاهُ عَلٰى دِيْنِهٖ فَاَرَدْنَا اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً لِّقَوْلِهٖ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا هُمَا بِهٖ اَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْاَوَّلِ الَّذِيْ قَتَلَ خَضِرٌ وَّزَعَمَ غَيْرُ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا اُبْدِلَا جَارِيَةً وَّاَمَّا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اِنَّهَا جَارِيَةٌ،

ماں باپ ایماندار تھے، اور لڑکے کی قسمت میں (بڑے ہوکر) کافر ہونا لکھا تھا[1] تو ہم ڈرے کہیں اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں نہ پھنسائے، ماں باپ لڑکے کی محبت سے کفر میں نہ مبتلا ہو جائیں، ہم نے یہ چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر اچھا پاک صاف لڑکا انکو دے۔ حضرت خضر نے پاک صاف لڑکا اس لیے کہا کہ حضرت موسیٰ نے بھی ان پر یہی اعتراض کیا تھا کہ تو نے ایک پاک صاف (معصوم) جان کا خون کیا، اقرب رُحما کا معنیٰ یہ ہے کہ اس دوسرے لڑکے پر ماں باپ پہلے لڑکے سے بھی زیادہ مہربان ہونگے جس کو خضرؑ نے قتل کر ڈالا، سعید بن جبیر کے سوا اور راویوں نے یوں کہا ہے کہ اُس لڑکے کے بدل اُن کے ماں باپ کو لڑکی ملی[2] اور داؤد بن ابی عاصم نے کئی شخصوں سے ایسا ہی روایت کیا کہ اُن کو لڑکی ملی[3]

باب ۲۸۹ قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا اِلٰى قَوْلِهٖ عَجَبًا صُنْعًا عَمَلًا حِوَلًا تَحَوُّلًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا اِمْرًا وَّنُكْرًا دَاهِيَةً يَنْقَضَّ يَنْقَاضُ

باب قوله فلما جاوزا قال لفتٰه اٰتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هٰذا نصبًا کی تفسیر عجبًا تک صُنعًا کا معنے عمل حولًا پھر جانا قال ذٰلک ما کنا نبغ فارتدا علٰی اٰثارهما قصصًا امرًا کا معنیٰ عجیب بات نکرًا کا بھی یہی معنیٰ ہے ینقض اور ینقاض دونوں کا معنیٰ ایک ہے جیسے کہتے ہیں تنقاض السن

---

[1] لفظی ترجمہ تو یوں ہے کہ وہ لڑکا کافر تھا، مگر جب ماں باپ دونوں ایماندار تھے تو لڑکا کافر کیونکر سمجھا جا سکتا ہے، اس لئے مطلب یہ ہے کہ اُسکی قسمت میں بڑا ہوکر کافر ہونا لکھا تھا، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ جب قسمت میں اُس کے بڑا ہوکر کافر ہونا لکھا تھا تو قسمت کا لکھا ضرور پورا ہوتا ہے پھر وہ بچپنے میں مارا کیوں گیا، کیونکہ قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو پورا اختیار ہے کہ اسمیں جیسا چاہے ویسا تصرف کرے جیسے فرمایا یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہٗ ام الکتاب اور حدیث میں ہے الدعاء یرد القضاء البتہ علم الٰہی میں جو تھا وہ بدل نہیں سکتا، علم الٰہی میں یوں ہوگا کہ اگر یہ لڑکا بچپنے میں مارا نہ جائے تو بڑا ہوکر ضرور کافر ہوگا، مگر بچپنے میں ہی وہ مارا جائے گا ۱۲ منہ

[2] اُس لڑکی کے پیٹ سے ایک پیغمبر پیدا ہوئے، کہتے ہیں یہ پیغمبر شمعون تھے، اُن کی ماں کا نام حنہ تھا انہی سے بنی اسرائیل نے یہ کہا تھا ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل اللہ، کلبی نے کہا اس لڑکی کے پیٹ سے کئی پیغمبر پیدا ہوئے، بعضوں نے کہا ستر پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے ۱۲ منہ رح

[3] نالائق لڑکے سے لڑکی بمراتب بہتر ہے، سعدی رح کہتے ہیں ؎ زناں باردار اے مرد ہوشیار ؛ اگر وقتِ ولادت مار زایند ؛ ازاں بہتر بہ نزدیکِ خردمند ؛ کہ فرزندانِ ناہموار زایند ؛ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

كَمَا تَنْفَاضُ السِّنُّ لَتَخِذْتَ وَاتَّخَذْتَ
وَاحِدٌ رُحْمًا مِنَ الرُّحْمِ وَهِيَ أَشَدُّ
مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ وَنَظُنُّ أَنَّهُ مِنَ
الرَّحِيمِ وَتُدْعَى مَكَّةُ أُمَّ رُحْمٍ أَيِ
الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ بِهَا،

١٠٧١، حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ
لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ
أَنَّ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى
الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي
بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ
قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ
إِلَيْهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ بَلَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ
الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ
كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فِي
مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَاتَّبِعْهُ
قَالَ فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ
نُونٍ وَمَعَهُمَا الْحُوتُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَنَزَلَا عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوسَى رَأْسَهُ فَنَامَ

یعنے دانت گر رہا ہے لتخذت اور لاتخذت (دونوں قرأتیں ہیں) دونوں کا معنی ایک ہے رُحماً رُحم سے نکلا ہے جسکا معنے بہت رحمت تو یہ مبالغہ ہے رحمت کا، اور ہم سمجھتے ہیں (یا لوگ سمجھتے ہیں) کہ یہ رحیم سے نکلا ہے، اسی لئے مکہ کو ام رحم کہتے ہیں، کیونکہ وہاں پروردگار کی رحمت اُترتی ہے۔

مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا مجھ سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰؑ خضرؑ سے نہیں ملے تھے (بلکہ وہ دوسرے موسیٰ تھے) تو انہوں نے کہا جھوٹا ہے اللہ کا دشمن، ہم سے خود ابی بن کعب صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ نے فرمایا موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطبہ سنایا ایک شخص نے اُن سے پوچھا سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے انہوں نے کہا مجھ کو، اس بات پر اللہ تعالیٰ نے اُن پر عتاب فرمایا کیونکہ اُن کو چاہیئے تھا کہ اللہ پر حوالہ کرتا یوں کہنا اللہ جانتا ہے) خیر اُن پر وحی آئی کہ جہاں دو سمندر ملے ہیں وہاں میرا ایک بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے[1] موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، پروردگار میں اُس بندے تک کیونکر پہنچوں، ارشاد ہوا ایک مچھلی زنبیل میں رکھ جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے اُسی کے پیچھے پیچھے چلا جا (وہ بندہ مل جائے گا) حضرت موسیٰؑ اپنے خادم یوشع بن نون کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے، مچھلی بھی لے لی، جب پتھر پر پہنچے (جہاں دو دریا ملتے ہیں) تو دونوں اُتر پڑے، اور موسیٰ علیہ السلام اپنا سر ٹیک کر سو گئے سُفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کے سوا دوسرے شخص (قتادہ)

[1] جب حضرت خضر کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ وہ موسیٰ پیغمبر سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ تو اب یہ نقل کیونکر صحیح ہو سکتی ہے کہ اُنہوں نے حنفی فقہ سالہا سال میں سیکھی جیسے حنفیوں نے اپنی کتابوں میں لکھی ہے، اور حضرت خضر علیہ السلام کو استاذ ابوالقاسم قشیری سے بھی کئی درجہ کم کر دیا ہے کہ جو فقہ حضر خضر نے ۳۰ سال میں سیکھی وہ قشیری نے تین سال میں تمام کر لی، نعوذ باللہ من الافراط والتفریط ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ سُفْيَانُ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لَا يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ فَأَصَابَ الْحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا الْآيَةَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ الْآيَةَ قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِي آثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ الْحُوتِ فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ الْخَضِرُ يَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ بَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ

کی روایت میں یوں ہے [۱] اُس پتھر کی جڑ میں ایک چشمہ تھا جس کو زندگی کا چشمہ کہتے تھے اُس کا پانی جس (مُردے) پر پڑتا، وہ زندہ ہو جاتا، اُس مچھلی پر یہ پانی پڑا وہ بھی زندہ ہو کر حرکت کرنے لگی، اور اُچھل کر سمندر میں چل دی، جب حضرت علیہ السلام جاگے (وہاں سے آگے بڑھ گئے) تو اپنے خادم سے کہنے لگے، ذرا ہمارا ناشتہ لاؤ اخیر آیت تک، اور موسیٰؑ کو تھکن اُسی وقت سے معلوم ہوئی جب وہ اُس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں اُن کو جانے کا حکم ملا تھا۔ خیر اُن کے خادم یوشع بن نون کہنے لگے، سنتے ہو جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے، تو مَیں مچھلی کا قصہ ہی تم سے کہنا بھول گیا (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) پھر دونوں اپنے قدم کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے، دیکھا تو سمندر کا پانی جہاں سے مچھلی گئی تھی ایک طاق کی طرح بن گیا ہے، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم کو تعجب ہوا، مچھلی کو رستہ ملا [۲] جب پتھر تک پہنچے دیکھا تو ایک شخص کپڑا اوڑھے لپیٹے بیٹھا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے اُس کو سلام کیا، اُس نے کہا تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا مَیں موسیٰ ہوں، اُس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ، موسیٰؑ نے کہا ہاں مَیں اس لئے آیا ہوں، تمہارے ساتھ رہ کر جو علم تم کو سکھلایا گیا ہے مَیں بھی سیکھوں، خضر نے کہا موسیٰؑ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک علم (شریعت کا) تم کو دیا ہے، جس کو مَیں پُورا پُورا نہیں جانتا، اور مجھ کو ایک علم (اسرار اور حقیقت کا) دیا جس سے تم پورے پورے واقف نہیں ہو، انہوں نے کہا نہیں مَیں تو تمہارے ساتھ ضرور رہوں گا، خضر نے کہا اچھا تو جب تک مَیں خود کسی بات کی حقیقت تم سے بیان نہ کروں تم کچھ نہ پوچھنا (موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا) اب دونوں (مل کر) چلے، سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے اتنے میں ایک کشتی ملی، لوگوں نے خضرؑ کو

[۱] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۲] ابن ابی حاتم کی روایت میں یوں ہے کہ جب موسیٰؑ لوٹے اور مچھلی کو پایا تو عصا سے پانی چیرتے ہوئے مچھلی کے پیچھے پیچھے چلے جہاں مچھلی پہنچتی وہاں کا پانی سوکھ کر پتھر کی طرح ہو جاتا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

نَعْرِفَ الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمْ فِیْ سَفِیْنَتِهِمْ بِغَیْرِ نَوْلٍ یَقُوْلُ بِغَیْرِ اَجْرٍ فَرَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُوْرٌ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهٗ الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰی مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِیْ وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْقَارَهٗ قَالَ فَلَمْ یَفْجَأْ مُوْسٰی اِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰی قَدُوْمٍ فَخَرَقَ السَّفِیْنَةَ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَیْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰی سَفِیْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الْاٰیَةَ فَانْطَلَقَا اِذَا هُمَا بِغُلَامٍ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ فَقَطَعَهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا اِلٰی قَوْلِهٖ فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَقَالَ بِیَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی اِنَّا دَخَلْنَا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَلَمْ یُضَیِّفُوْنَا وَلَمْ یُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَیْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰی صَبَرَ حَتّٰی یَقُصَّ عَلَیْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقْرَاُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ صَالِحَةٍ

پہچان کر اُن کو (اور اُن کے دونوں ساتھیوں کو بے کرایہ سوار کر لیا۔ تینوں کشتی میں بیٹھ گئے، ایک چڑیا آئی اُس نے کشتی کے کنارے بیٹھ کر سمندر میں چونچ ڈبائی، خضرؑ موسیٰؑ سے کہنے لگے، دیکھو میرا تمہارا اور سارے جہان کا علم پروردگار کے علم سے یہی نسبت رکھتا ہے جو اس چڑیا کی چونچ کی تری کی سمندر سے نسبت ہے، موسیٰ علیہ السلام کو ابھی تھوڑی دیر نہیں گذری تھی، کہ خضر نے کیا کیا ایک بسولا لیا اور (آنکھ بچا کر) کشتی میں سُوراخ کر دیا، موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ارے بھائی! ان کشتی والوں بیچاروں نے تو ہم کو بے کرایہ بٹھا لیا، اور تو نے کشتی ڈبانے کی نیت سے اُن کی کشتی میں سُوراخ کر دیا (واہ وا نیکی کا بدلہ بُرائی) اخیر آیت تک، خیر پھر دونوں چلے، راستہ میں ایک لڑکا ملا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضرؑ نے کیا کیا اُس کا سر پکڑ کر کاٹ ڈالا، موسیٰؑ نے کہا واہ تم نے ایک معصوم جان کو ناحق مار ڈالا، یہ تو تو نے بہت ہی بُری حرکت کی، خضر نے کہا میں تو تم سے کہہ چکا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا اِس آیت تک فابوا ان یضیفوھما فوجدا فیھا جدارا یرید ان ینقض خضرؑ نے اُس گرتی دیوار کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا وہ سیدھی ہو گئی، اب موسیٰؑ کہنے لگے ابھی ہم اس گاؤں میں (تھکے ماندے مسافر) آئے تو اُن گاؤں والوں نے ہماری مہمانی تک نہ کی نہ کھانا کھلایا، تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے، خضرؑ نے کہا بس اب کچھ ہم تم جدا ہوتے ہیں، اب میں تم سے اُن باتوں کی حقیقت بیان کئے دیتا ہوں، جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو تو یہ آرزو رہ گئی کاش موسیٰؑ ذرا صبر کرتے تو دونوں کے اور عجیب واقعے ہم سے بیان کئے جاتے، سعید نے کہا ابن عباسؓ یوں پڑھتے وکان امامھم ملك یأخذ كل سفینة صالحة غصبًا

۱ے اور تم نے مفت اُن کی دیوار درست کر دی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

غَصْبًا وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

بَابُ ۲۹ قَوْلِهٖ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا،

۷۱۱، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبِیْ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا هُمُ الْحَرُوْرِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی اَمَّا الْيَهُوْدُ فَكَذَّبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا النَّصَارٰی كَفَرُوْا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوْا لَا طَعَامَ فِيْهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُوْرِيَّةُ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيْهِمُ الْفَاسِقِيْنَ،

بَابُ ۲۹ قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ الْاٰيَةَ،

۷۱۲، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ قَالَ

واما الغلام فکان کافرا۔

باب قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا کی تفسیر۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے پوچھا کہ الاخسرین اعمالا سے کون سے لوگ مراد ہیں کیا حروری (خارجی لوگ) مراد ہیں لہ۔ انہوں نے کہا نہیں یہود اور نصاریٰ مراد ہیں یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا (اس وجہ سے اُن کے اعمال خیر برباد ہوگئے) اور نصاریٰ نے بہشت کا انکار کیا کہنے لگے وہاں کھانا پینا نہ ہوگا لہ اور حروریہ تو اُن لوگوں میں داخل ہیں الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ سعد اُن لوگوں کو فاسق کہتے ہیں۔

باب اولئك الذین کفروا بایت ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم کی تفسیر۔

ہم سے محمد بن عبداللہ ذہلی نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہا مجھ سے ابو

لہ جنہوں نے حضرت علیؓ سے مقابلہ کیا تھا یہ حرور نام ایک گاؤں میں جمع ہوئے تھے جو کوفہ کے قریب تھا، عبدالرزاق نے نکالا کہ ابن کوا جو ان خارجیوں کا رئیس تھا حضرت علیؓ سے پوچھنے لگا الاخسرین اعمالا سے کون لوگ مراد ہیں، انہوں نے فرمایا کمبخت یہ حروری والے انہی میں داخل ہیں ۱۲ منہ رح لہ بلکہ بہشت میں صرف روحانی لذتیں ہونگی جیسے علم اور معرفت وغیرہ، اکثر فلاسفہ اور جہلائے صوفیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے، باطنیہ فرقہ اور نیچریہ بھی یہی کہتا ہے، نصاریٰ کو انجیل شریف کی ایک آیت سے یہ شبہ ہوگیا ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت لوگ نہ بیاہ کرتے ہیں نہ بیاہ دیئے جاتے ہیں، بلکہ خدا کے آسمانی فرشتوں کی مانند رہتے ہیں (باب ۲۲ آیت ۳۰) حضرت عیسٰے علیہ السلام کی مراد یہ ہے کہ قبر سے جی اُٹھنے کے بعد جب تک حشر اور حساب کتاب کا میدان گرم رہیگا۔ اُس وقت نہ کوئی بیاہ کریگا نہ بیاہا جائے گا، باپ بیٹے سے غرض نہ رکھیگا، جورو خاوند سے کچھ تعلق نہ رکھے گی، لیکن بہشت داخل ہونے کے بعد سب نعمتیں جو قرآن شریف میں مذکور ہیں بہشتیوں کو ملیں گے، جیسے فرمایا وزوجنٰھم بحور عین اور فرمایا ولھم فیھا مایشتھون، اور اگر ہم تسلیم کریں کہ بہشت محض روحانی چیز ہے اور اُسکی نعمتیں بھی روحانی ہیں، تو کھانا پینا اور نکاح بھی روحانی ہوگا، اس سے کونسا امر مانع ہے اور یہ روحانی نعمتیں صورت میں دنیاوی نعمتوں کے مشابہ ہونگی، نہ حقیقت میں بالجملہ باطنیہ اور نیچریہ کے اعتراضات واہی ہیں، کوئی اُن سے کہے کہ تم کو بہشت کی حقیقت کیسے معلوم ہوگئی اور پیغمبر صاحب کو معلوم نہ تھی، جو کچھ اللہ تعالیٰ اور رسول نے فرمایا وہ برحق ہے، اور دنیا کی تمام لذتوں میں جماع کی لذت بڑھ کر ہے، پھر محال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس لذت سے اپنے بندوں کو محروم رکھے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؁

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنِی اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا وَعَنْ یَحْیَی بْنِ بُکَیْرٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ مِثْلَهٗ،

الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ایک اچھا موٹا تازہ (دنیا کا امیر عزت دار یہ خوار) آدمی اللہ کے سامنے آئے گا، اور ایک پریشہ برابر اس کی قدر نہ ہوگی، آپ نے فرمایا یہ آیت پڑھو: فلا نقیم لهم یوم القیٰمة وزنا، اس حدیث کو محمد بن عبداللہ نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو الزناد سے ایسا ہی روایت کیا ہے،

سُوْرَةُ کٓھٰیٰعٓصٓ

سورہ مریم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا،

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْصِرْ بِهِمْ وَاَسْمِعْ اَللّٰهُ یَقُوْلُهٗ وَهُمُ الْیَوْمَ لَا یَسْمَعُوْنَ وَلَا یُبْصِرُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یَعْنِیْ قَوْلَهٗ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرِ الْکُفَّارُ یَوْمَئِذٍ اَسْمَعُ شَیْءٍ وَّاَبْصَرُهٗ لَاَرْجُمَنَّکَ لَاَشْتِمَنَّکَ وَرِئْیًا مَنْظَرًا وَقَالَ اَبُوْ وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْیَمُ اَنَّ التَّقِیَّ ذُوْ نُهْیَةٍ حَتّٰی قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا تُزْعِجُهُمْ اِلَی الْمَعَاصِیْ اِزْعَاجًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِدًّا عِوَجًا قَالَ ابْنُ

ابن عباسؓ نے کہا[1] یہ اللہ فرماتا ہے کہ آج کے دن (یعنے دنیا میں) تو یہ کافر سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں، بلکہ کھلی گمراہی میں ہیں، مطلب ہے کہ اسمع بہم وابصر یعنے کافر قیامت کے دن خوب سنتے اور خوب دیکھتے ہونگے (مگر اس وقت کا سننا دیکھنا کچھ فائدہ نہ دیگا) لارجمنک میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کرونگا رئیا منظر (دکھاوا) اور ابو وائل شقیق بن سلمہؓ نے کہا، مریم جانتی تھی کہ جو پرہیزگار ہوتا ہے وہ صاحب عقل ہوتا ہے، اسی لئے کہنے لگیں کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہے، اور سفیان بن عیینہ نے کہا[3] تؤزهم ازا کا معنی یہ ہے کہ شیطان کافروں کو گناہوں کی طرف گھسیٹتے ہیں، مجاہد نے کہا[4] ادا کا معنی کج اور ٹیڑھی (غلط) بات[5] (یا کج اور ٹیڑھی باتیں)

ف۱ بعضے نسخوں میں ابصر بہم واسمع ہے، لیکن قرآن شریف میں اسمع بہم وابصر ہے اس لئے ہم نے اُسی کو اختیار کیا ہے ابن عباسؓ کے اس قول کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ف۲ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ف۳ یہ سفیان نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ۱۲ منہ رح ف۴ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ف۵ بعضوں نے کہا ادا کا معنے بڑی بات بعضے نسخوں میں عوجا کے بجائے لدا ہے یعنی اس آیت وتنذر به قوما لدا

besturdubooks.wordpress.com

عَبَّاسٍ رض وِرْدًا عِطَاشًا اَثَاثًا مَالًا اِدًّا قَوْلًا عَظِيْمًا رِكْزًا صَوْتًا غَيًّا خُسْرَانًا بُكِيًّا جَمَاعَةُ بَاكٍ صِلِيًّا صَلِيَ يَصْلٰى نَدِيًّا وَالنَّادِي مَجْلِسًا،

ابن عباسؓ نے کہا[۵۱] وردًا پیاسے اثاثًا مال اسباب اِدًّا بڑی بات۔ رکزًا (ہلکی پست) آواز غیًّا نقصان ٹوٹا بکیًّا باکی کی جمع ہے یعنی رونے والے (اصل میں بکویًا تھا) صلیًّا مصدر ہے صَلِيَ يَصْلٰى (باب سمع یسمع سے یعنی جلنا ندیّ اور نادی دونوں کے معنے مجلس،

باب ۲۹۲ قَوْلِهٖ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

باب وانذرهم يوم الحسرة کی تفسیر۔

۱۳۷ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَّا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَاٰهُ ثُمَّ يُنَادِيْ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَاٰهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَاَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهٰؤُلَاءِ فِيْ غَفْلَةٍ اَهْلُ الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ،

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) موت کو ایک چت کبلے مینڈھے کی شکل میں لے کر آئیں گے[۵۲] پھر ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارے گا بہشت والو! وہ گردن اُٹھائیں گے اُدھر نظر ڈالیں گے[۵۳] وہ فرشتہ کہے گا تم اس مینڈھے کو پہچانتے ہو وہ کہیں گے ہاں، یہ موت ہے ہم سب اس کا ذائقہ چکھ چکے ہیں، پھر وہ پکارے گا، دوزخ والو! وہ بھی گردن اُٹھا کر اُدھر دیکھنے لگیں گے (خوش ہونگے شاید دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا جاتا ہے) فرشتہ کہے گا تم اس مینڈھے کو پہچانتے ہو، وہ کہیں گے، ہاں، یہ موت ہے ہم سب اس کو دیکھ چکے ہیں، اُس وقت وہ مینڈھا[۵۴] ذبح کر دیا جائے گا[۵۵] اس کے بعد وہ فرشتہ کہیگا، بہشتیو تم کو ہمیشہ بہشت میں رہنا ہے، اور دوزخیو تم کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب کبھی مرنے والا نہیں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی، وانذرهم يوم الحسرة اذ قضي الامر وهم في غفلة یعنی دنیا کے لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، ایمان نہیں لاتے۔

---

[۵۱] یہ قول کتاب بدء الخلق میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ رح [۵۲] عالم مثال یعنے عالم برزخ اور عالم آخرت میں اعمال اجسام کی صورت میں نمودار ہونگے، اچھے اور بُرے اعمال خوبصورت اور بدصورت شکلوں میں جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے اور اس طرح وہ اعتراض بھی دفع ہو جاتا ہے کہ اعمال کیونکر تولے جائیں گے وہ تو عرض ہیں، کیونکر وزن اعمالناموں کا ہونا، یا اعمال جسم پکڑ لیں گے ۱۲ منہ رح [۵۳] ڈر جائیں گے کہیں بہشت سے نہ نکالے جائیں [۵۴] بہشت اور دوزخ کے بیچ میں ۱۲ منہ رح [۵۵] مطلب یہ ہے کہ اب کسی کو موت آنے والی نہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۹۳ قوله وما نتنزل الا بامر ربك

۷۱۴، حدثنا ابونعیم حدثنا عمر بن ذر قال سمعت عن ابی سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبريل ما يمنعك ان تزورنا اكثر مما تزورنا فنزلت وما نتنزل الا بامر ربك له ما بين ايدينا وما خلفنا۔

باب ۲۹۴ قوله افرأيت الذي كفر بآياتنا وقال لأوتين مالا وولدا

۷۱۵، حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق قال سمعت خبابا قال جئت العاصی بن وائل السهمی اتقاضاه حقا لی عنده فقال لا اعطیك حتی تكفر بمحمد صلی الله علیه وسلم فقلت لا

باب وما نتنزل الا بامر ربك کی تفسیر

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا، کہا ہم سے عمر بن ذر نے، کہا میں نے اپنے والد سے سُنا، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے فرمایا، تم ہمارے پاس جیسے آیا کرتے ہو اُس سے زیادہ کیوں نہیں آیا کرتے[۲] اُس وقت یہ آیت اُتری، وما نتنزل الا بامر ربك له ما بين ايدينا وما خلفنا[۳]

باب افرأيت الذی كفر بآيتنا وقال لأوتين مالا وولدا کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ (مسلم بن صبیح) سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے اُنہوں نے کہا میں نے خباب بن ارتؓ سے سُنا وہ کہتے تھے، میں نے عاص بن وائل سہمی کے پاس جا کر اپنے قرض کا تقاضا کیا جو میرا اُس پر نکلتا تھا وہ کہنے لگا میں تیرا قرض اُس وقت دونگا جب تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر جائے (کفر اختیار کرے)

---

[۱] عینی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دوزخ والے ہمیشہ دوزخ میں ہی عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ اور جو لوگ اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ اخیر میں دوزخ کا عذاب جاتا رہیگا اور دوزخ فنا ہو جائے گی، اُن کا قول خدا اور رسول اور اجماع اُمت کے برخلاف ہے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے جو منقول ہے کہ دوزخ میں جرجیر ایک گھانس اُگ آئے گی اور خالی رہ جائیگی، اس سے شاید وہ طبقہ اوپر کا مراد ہے جس میں گنہگار مسلمان رہیں گے، اور گو یہ قول صحابی سے مروی ہے، مگر چونکہ یہ عقل سے امر معلوم نہیں ہو سکتا اس لیے حکماً مرفوع ہوگا۔ مترجم کہتا ہے امام ابن تیمیہ اور شیخ ابن عربی اور ایک جماعت صوفیہ جیسے حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب وغیرہ بھی اس امر کے قائل ہیں کہ دوزخ کا عذاب دائمی نہیں ہے، گو مدت دراز تک قائم رہیگا، اور خلود سے جو قرآن اور حدیث میں وارد ہے، مکث طویل یعنی بہت مدت تک رہنا مراد ہے، ان لوگوں کی دلیل وہ آیت ہے خلدين فيها الا ما شاء الله اس آیت میں بہشت کے حق میں یوں ارشاد ہوا عطاء غير مجذوذ جس سے دوام نکلتا ہے مگر دوزخیوں کے حق میں ایسا کوئی لفظ نہیں فرمایا، اور دلیل عقلی بھی اسی کو مقتضی ہے کیونکہ چند روزہ دنیاوی زندگی کے قصوروں پر دائمی عذاب کرنا اور عذاب بھی ایسے سخت اور ہولناک پروردگار کے رحم و کرم سے بعید معلوم ہوتے ہیں، اس پر بھی جمہور، صحابہ اور تابعین اور ائمہ سلف اور خلف کا یہی قول ہے کہ بہشت اور دوزخ دائمی ہیں، جیسے بہشت کے لذائذ ہمیشہ قائم رہیں گے، ویسے ہی دوزخ کے عذابات ہمیشہ قائم رہیں گے واللہ اعلم بحقیقة الحال والیه المآل ۱۲ منہ رح

[۲] کبھی بیٹھ کیوں رہتے ہو مدت تک نہیں آتے ۱۲ منہ رح

[۳] یعنی ہم فرشتے پروردگار کے حکم کے تابع ہیں، جب حکم ہوتا ہے اُس وقت اُترتے ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَیِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ لِیْ هُنَالِكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِیْكَهٗ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَشُعْبَةُ وَحَفْصٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَوَكِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ،

میں نے کہا میں تو تیرے مرتے پھر جینے تک بھی کفر اختیار نہیں کرنے کا، وہ کہنے لگا، کیا میں مرنے کے بعد پھر جیوں گا، میں نے کہا بیشک اُس نے کہا پھر تو میں وہاں (یعنے آخرت میں) مال داولادپیدا کرونگا اور تیرا قرضہ ادا کردوں گا، اُس وقت یہ آیت اُتری، افرایت الذی کفر بایتنا وقال لاُوتین مالًا وولدًا۔ اس حدیث کو سفیان ثوری اور شعبہ اور حفص اور ابو معاویہ اور وکیع نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے [۱]

بَابٌ ۲۹۵ قَوْلِهٖ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا،

باب اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عھدًا کی تفسیر، عھد کا معنی مضبوط اقرار۔

۴۷۱۶، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَیْنًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِیِّ سَیْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا اُعْطِیْكَ حَتّٰی تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یُمِیْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ یُحْیِیَكَ قَالَ اِذَا اَمَاتَنِیَ اللّٰهُ ثُمَّ بَعَثَنِیْ وَلِیْ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا لَمْ یَقُلِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ سَیْفًا وَّلَا مَوْثِقًا،

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبردی، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں مکہ میں (ہجرت سے پہلے) لوہاری کا پیشہ کیا کرتا تھا، میں عاص بن وائل سہمی کے لئے ایک تلوار بنائی، اُس کی مزدوری کے تقاضا کے لئے عاص کے پاس گیا، وہ کہنے لگا میں تو تجھ کو نہیں دینے کا جب تک محمدؐ سے پھر نہ جائے، میں نے کہا تو مر کر پھر جی اُٹھے، تب بھی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھرنے والا نہیں، کہنے لگا اچھا تو خیر جب مرے بعد اللہ مجھ کو جلائے گا، تو آخر مال اور اولاد بھی مجھ کو دے گا، اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری، افرأیت الذی کفر بایتنا وقال لاوتین مالًا وولدًا اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عھدًا۔ عھد کا معنی مضبوط اقرار۔ عبداللہ اشجعی نے بھی اس حدیث کو سفیان ثوری سے روایت کیا، لیکن اُس میں تلوار بنانے کا ذکر نہیں ہے نہ عھد کی تفسیر مذکور ہے۔

---

[۱] سفیان ثوری اور شعبہ اور حفص اور وکیع کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب میں اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۹۶ قَوْلِهٖ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔

۷۱۷، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَذَرْنِيْ حَتّٰى أَمُوْتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَسَوْفَ أُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَأَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا۔

باب كلا سنكتب ما يقول ونمد له من العذاب مدًّا کی تفسیر۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد جعفر نے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے سُنا، وہ مسروق سے روایت کرتے تھے، وہ خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا پیشہ کیا کرتا تھا عاص بن وائل پر میرا کچھ قرضہ نکلتا تھا، مَیں اُس کے تقاضے کو گیا تو کیا کہنے لگا کہ میں نہیں دوں گا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جائے، مَیں نے کہا خدا کی قسم تو مر کر پھر جیئے تب بھی مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھرنے والا نہیں، کہنے لگا پھر کیا ہے ابھی جا جب مَیں مر کر جیوں گا تو مال و دولت اولاد ملے گی تو میں تیرا قرضہ ادا کردوں گا، اُس وقت یہ آیت اُتری، افرأيت الذي كفر بآيتنا وقال لأوتين مالا وولدا۔

باب ۲۹۷ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَأْتِيْنَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَدًّا هَدْمًا۔

۷۱۸، حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهٗ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِيْ لَا أَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ أَكْفُرَ بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّيْ

باب ونرثه ما يقول ويأتينا فردًا کی تفسیر

ابن عباسؓ نے کہا[۱] وتخر الجبال هدًّا میں هدًّا کا معنی گر جانا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب سے، انہوں نے کہا (جاہلیت کے زمانہ میں) مَیں لوہاری کا پیشہ کیا کرتا تھا، عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا، مَیں تقاضا کرنے کیلئے اُس کے پاس گیا وہ کہنے لگا مَیں تو تیرا قرض کبھی نہیں ادا کرنے کا جب تک تو محمدؐ سے نہ پھر جائے، میں نے جواب دیا مَیں تو محمد صلعم سے اُس وقت تک نہیں پھرنے کا جب تک تو مرے اور مر کر جیئے اُس نے کہا

[۱] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

لَمَبۡعُوۡثٌ مِنۡ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ فَسَوۡفَ اَقۡضِیۡكَ اِذَا رَجَعۡتُ مِنۡ مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتۡ اَفَرَاَيۡتَ الَّذِيۡ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوۡتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الۡغَيۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا كَلَّا سَنَكۡتُبُ مَا يَقُوۡلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوۡلُ وَيَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا ۔	کیا مرنے کے بعد پھر میں جیوں گا، پھر رُکا ہے کو جلدی کرتا ہے) جب میں جیوں گا، اور مال، دولت، اولاد حاصل کروں گا تو تیرا قرضہ ادا کردونگا، خبابؓ نے کہا اُس وقت یہ آیت اُتری، افرائیت الذی کفر بایٰتنا وقال لاُوتین مالاً وولداً اطّلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عہداً کلا سنکتب ما یقول ونمد لہٗ من العذاب مداً ونرثہٗ ما یقول و یاتینا فرداً [1]

سُوۡرَةُ طٰهٰ | سورۂ طٰہٰ کی تفسیر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابۡنُ جُبَيۡرٍ وَّالضَّحَّاكُ بِالنَّبَطِيَّةِ طٰهٰ يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمۡ يَنۡطِقۡ بِحَرۡفٍ اَوۡ فِيۡهِ تَمۡتَمَةٌ اَوۡ فَاۡفَاۃٌ فَهِيَ عُقۡدَةٌ اَزۡرِيۡ ظَهۡرِيۡ فَيُسۡحِتَكُمۡ يُهۡلِكَكُمۡ الۡمُثۡلٰى تَاۡنِيۡثُ الۡاَمۡثَلِ يَقُوۡلُ بِدِيۡنِكُمۡ	سعید بن جبیر نے اور ضحاک بن مزاحم نے کہا حبشی زبان میں طٰہٰ کے معنے اومرد [2] کہتے ہیں، جس کی زبان سے کوئی حرف نہ نکل سکے، یا اَٹک اَٹک کر رُک رُک کر بات کرے، تو اُس کی زبان میں عقدہ (گرہ) ہے [3] ازری میری پیٹھ فیسحتکم تم کو ہلاک کرے المثلی امثل کا مونث ہے یعنی تمہارا دین، عرب لوگ کہتے ہیں مثلی (اچھی بات) کو لے

[1] ترجمہ۔ اے پیغمبر بھلا تم نے اُس شخص کو بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور لگا کہنے اگر قیامت ہوگی تو وہاں بھی مجھ کو مال ملیگا، اولاد ملے گی کیا اُس کو غیب کی خبر لگ گئی ہے، یا اُس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی مضبوط قول واقرار لے لیا ہے ہرگز نہیں جو باتیں یہ بکتا ہے ہم انکو لکھ لیں گے اور اُس کا عذاب بڑھاتے جائیں گے۔ اور دُنیا کا مال، دولت جو یہ چھوڑ جائیگا، ہم اُس کے وارث ہونگے، اور قیامت کے دن ہمارے سامنے اکیلا (بکری بینی دو گوش لے کر) حاضر ہوگا۔ عاص بن وائل کافر قیامت اور حشر ونشر کا منکر تھا، اُس نے ٹھٹھے کی راہ سے خبابؓ سے گفتگو کی، چنانچہ اُسی عاص کے پیرو بعضے ملحد اس زمانہ میں بھی موجود ہیں، کہتے ہیں ایک ملحد کسی کا بکرا چرا کر کاٹ کر کھا گیا، ایک شخص نے اُس کو نصیحت کی کہ قیامت میں تجھ کو یہ بکرا دینا ہوگا، وہ کہنے لگا میں مکر جاؤں گا، اُس نے کہا مکرے گا کیسے؟ وہ بکرا خود آن کر گواہی دے گا۔ ملحد نے کہا پھر جھگڑا ہی کیا رہیگا میں بکرے کا کان پکڑ کر اُس کے مالک کے حوالے کردوں گا لے اپنا بکرا لے اور میرا پیچھا چھوڑ ۱۲ منہ رح [2] سعید بن جبیر کے قول کو بغوی نے جعدیات میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ضحاک کے قول کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

[3] یہ تفسیر ہے واحلل عقدۃ من لسانی کی، حضرت موسیٰ علیہ السلام بچپنی میں انگارا اُٹھا کر زبان پر رکھ لی تھی، اس وجہ سے بات کرنے میں لکنت ہوگئی تھی، اس کا قصہ ہم نے تفسیر وحیدی میں لکھا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

يقال خذ المثلى خذ الامثل ثم
ائتوا صفا يقال هل اتيت الصف
اليوم يعني المصلى الذي يصلى فيه
فاوجس اضمر خوفا فذهبت الواو
من خيفة لكسرة الخاء في جذوع اي
على جذوع خطبك بالك مساس
مصدر ماسه مساسا لننسفنه
لنذرينه قاعا يعلوه الماء والصفصف
المستوي من الارض وقال مجاهد
من زينة القوم الحلي الذي استعاروا
من ال فرعون فقذفتها فالقيتها
القى صنع فنسي موسى هم يقولونه
اخطا الرب لا يرجع اليهم قولا
العجل همسا حس الاقدام حشرتني
اعمى عن حجتي وقد كنت بصيرا
في الدنيا قال ابن عباس رض بقبس
ضلوا الطريق وكانوا شاتين
فقال ان لم اجد عليها من يهدي
الطريق اتكم بنار توقدون و
قال ابن عيينة امثلهم اعدلهم
وقال ابن عباس رض هضما لا يظلم
فيهضم من حسناته عوجا واديا

امثل یعنی بہتر بات کو لے ثم ائتوا صفا عرب لوگ کہتے ہیں کیا آج تو صف میں گیا تھا، یعنے نماز کے مقام میں جہاں لوگ (جمع ہوکر) نماز پڑھتے ہیں (جیسے عیدگاہ وغیرہ) فاوجس دل میں سہم گیا خیفۃً اصل میں خوفۃ تھا، واؤ بسبب کسرہ ماقبل کے یا ہوگئی، فی جذوع النخل کھجور کی شاخوں پر فی علےٰ کے معنی میں ہے خطبک یعنی تیرا کیا حال ہے تو نے یہ کام کیوں کیا، مساس مصدر ہے ماسہ مساسا سے یعنی چھونا لننسفنہ بکھیر ڈالیں گے (یعنی جلاکر راکھ دریا میں بہادیں گے) قاعاً وہ زمین جس کے اوپر پانی چڑھ آئے (یعنی صاف ہموار میدان) صفصفاً ہموار زمین، اور مجاہد نے کہا من زینۃ القوم سے وہ زیور مراد ہے جو بنی اسرائیل نے فرعون کی قوم سے مانگ کر لیا تھا[1] فقذفتہا میں نے اس کو ڈال دیا وکذلک القی السامری یعنے سامری نے بھی اور بنی اسرائیل کی طرح اپنا زیور ڈالا فنسی موسیٰ یعنی سامری اور اس کے تابعدار لوگ کہنے لگے موسیٰ چوک گیا کہ اپنے پروردگار بچھڑے کو یہاں چھوڑ کر کوہ طور پر گیا لا یرجع الیہم قولاً یعنے یہ نہیں دیکھتے کہ بچھڑا اُنکی بات کا جواب تک نہیں دے سکتا، ھمساً پاؤں کی آہٹ حشرتنی اعمٰی یعنے مجھ کو دنیا میں دلیل اور حجت معلوم ہوتی تھی، یہاں تو نے بالکل مجھ کو اندھا کرکے کیوں اٹھایا[2] اور ابن عباس رض نے کہا لعلی اتیکم منہا بقبس کے بیان میں کہ موسیٰ اور اُنکے ساتھی رستہ بھول سا گئے تھے، ادھر سردی میں مبتلا تھے[3] کہنے لگے اگر وہاں کوئی راستہ بتانے والا ملا تو بہتر ورنہ میں تھوڑی سی آگ تمہارے تاپنے کے لئے لے آؤں گا، سفیان بن عیینہ نے (اپنی تفسیر میں) کہا امثلہم یعنے اُن میں کا افضل اور سمجھدار آدمی اور ابن عباس رض نے کہا

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، حاکم نے حضرت علی رض سے روایت کیا کہ سامری کو جتنے زیور مل سکے اُن کو گلا کر ایک بچھڑا بنایا، پھر اُسکے پیٹ میں ایک مٹھی اُس خاک کی ڈالی جو اُس نے حضرت جبرائیل ع کے گھوڑے کے پاؤں کے تلے سے اُٹھائی تھی، وہ سچ مچ کا بچھڑا ہو گیا اور آواز کرنے لگا ۱۲ منہ رح [2] یہ فریابی نے مجاہد سے روایت کیا مطلب یہ ہے کہ اعمٰی سے آنکھوں کا اندھا مراد نہیں ہے بلکہ عقل کا اندھا مراد ہے ۱۲ منہ رح [3] اتنے میں موسیٰ نے دور سے آگ دیکھی ۱۲ منہ [4] اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

أَمْتًا رَابِيَةً سِيرَتَهَا حَالَتَهَا الْأُولَى النُّهَى التُّقَى ضَنْكًا الشَّقَاءُ هَوَى شَقِيَ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ طُوًى اسْمُ الْوَادِي بِمِلْكِنَا بِأَمْرِنَا مَكَانًا سُوًى مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ يَبَسًا يَابِسًا عَلَى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَا تَنِيَا تَضْعُفَا،

هضماً یعنی اُس پر ظلم نہ ہوگا اور اسکی نیکیوں کا ثواب کم نہ کیا جائیگا۔ عوجاً نالہ کھڈا امتاً ٹیلہ بلندی سیرتھا الاولیٰ یعنے اگلی حالت پر النہی پرہیزگاری (یا عقل) ضنکا بدبختی ھوی بدبخت ہوا، المقدس برکت والی طوی اُس وادی کا نام تھا بملکنا (بکسر میم مشہور قرأت ہے بہ فتح میم ہے بعضوں نے بضمہ میم پڑھا ہے) یعنے اپنے اختیار اپنے حکم سے سوی یعنے ہم میں اور تم میں برابر فاصلہ پر یبساً خشک علیٰ قدر اپنے معین وقت پر جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا تھا لاتنیا ضعیف مت بنو (یا سستی نہ کرو)

بَابٌ ۲۹۸ قَوْلُهُ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي،

۷۱۹ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقَى آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى الْيَمُّ الْبَحْرُ،

باب واصطنعتك لنفسي کی تفسیر

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، آدمؑ اور موسیٰؑ دونوں میں ملاقات ہوئی، تو موسیٰ علیہ السلام آدم علیہ السلام سے کہنے لگے تم وہی آدم ہو نا جنہوں نے سب لوگوں کو خرابی میں (محنت مشقت میں) ڈالا بہشت سے باہر نکالا، آدم علیہ السلام نے جواب دیا تم وہی موسیٰ ہو نا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے برگزیدہ کیا اور خاص اپنی ذات کے لئے چن لیا، اور تم پر توراۃ اُتاری، موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں آدم علیہ السلام نے کہا تم نے توراۃ میں نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ اَمر میری تقدیر میں میری پیدائش سے پہلے لکھ دیا تھا، موسیٰؑ نے کہا ہاں یہ توراۃ میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدمؑ موسیٰؑ پر تقدیر میں غالب آئے[1] الیم سمندر۔

بَابٌ ۲۹۹ قَوْلُهُ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى فَأَتْبَعَهُمْ

باب ولقد اوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی فاضرب لہم طریقا فی البحر یبسا لا تخاف درکا ولا تخشیٰ فاتبعہم فرعون بجنودہ فغشیہم من

[1] حضرت آدم علیہ السلام تمام آدمیوں کے پدر بزرگوار ہیں، اُن سے سوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو اللہ تعالیٰ کے خاص چہیتے تھے اور کون ایسی گفتگو کر سکتا تھا، حضرت آدمؑ گو مرتبہ میں حضرت موسیٰؑ سے کم تھے مگر آخر بزرگ تھے، انہوں نے ایسا جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموش ہو گئے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى،

الیم ما غشیھم واضل فرعون قومہ وما ھدٰی کی تفسیر۔

۷۲۰ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ ظَهَرَ فِيْهِ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصُوْمُوْهُ،

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو بشر (جعفر) نے انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں آئے، اُن دنوں یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب ہوئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ تعلق ہے، پھر مسلمانوں سے فرمایا تم بھی اُس دن روزہ رکھو۔

بَابٌ ۳ قَوْلِهٖ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى،

باب فلا یخرجنکما من الجنۃ فتشقیٰ کی تفسیر۔

۷۲۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّ مُوْسٰى اٰدَمَ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ الَّذِيْ اَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَاَشْقَيْتَهُمْ قَالَ قَالَ اٰدَمُ يَا مُوْسٰى اَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ اَوْ قَدَّرَهٗ عَلَيَّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب بن نجار نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے بحث کی کہنے لگے تم تو وہی آدم ہو نا کہ گناہ کر کے سب آدمیوں کو بہشت سے نکلوایا مصیبت میں ڈالا، آدم علیہ السلام نے کہا، تم تو وہی موسیٰ ہو نا جن کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری اور کلام کے لئے برگزیدہ کیا مجھ پر اُس کام کا الزام لگاتے ہو، جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیدا کرنے سے پہلے میرے حصے میں یا میری تقدیر میں لکھ دیا تھا آنحضرت

ف ترجمہ۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو وحی بھیجی کہ میرے بندوں یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے لے جاؤ، اور سمندر پر اُن کے لئے عصا مار کر سوکھا رستہ بنا دو تم کو کسی کے پکڑ پانے کا یا ڈوبنے کا ڈر نہ ہوگا۔ پھر فرعون اپنا لشکر لے کر اُن کے پیچھے لگا تو سمندر کا ایسا ریلا اُس پر آیا یعنی بہت ہی بڑا ریلا، اور فرعون نے اپنی قوم کو غلط راستے پر لگایا ٹھیک راستے پر نہیں لگایا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَبْلَ اَنْ تَخْلُقَنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام تقریر میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ

سورۂ انبیاء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

۲۲۷، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَالْکَہْفُ وَمَرْیَمُ وَطٰہٰ وَالْاَنْبِیَآءُ ھُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَھُنَّ مِنْ تِلَادِیْ وَقَالَ قَتَادَۃُ جُذَاذًا قَطَّعَھُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ فِیْ فَلَکٍ مِثْلَ فَلْکَۃِ الْمِغْزَلِ یَسْبَحُوْنَ یَدُوْرُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَشَتْ رَعَتْ یُصْحَبُوْنَ یُمْنَعُوْنَ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً قَالَ دِیْنُکُمْ دِیْنٌ وَّاحِدٌ وَقَالَ عِکْرِمَۃُ حَصَبُ حَطَبُ بِالْحَبَشِیَّۃِ وَقَالَ غَیْرُہٗ اَحَسُّوْا تَوَقَّعُوْہُ مِنْ اَحْسَسْتُ خَامِدِیْنَ ھَامِدِیْنَ حَصِیْدٌ مُسْتَاْصَلٌ یَقَعُ عَلَی الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَیْنِ وَالْجَمِیْعِ لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ لَا یُعْیُوْنَ وَمِنْہُ حَسِیْرٌ وَّحَسَرْتُ بَعِیْرِیْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے ابو اسحٰق سے، کہا میں نے عبد الرحمٰن بن یزید سے سُنا، اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ کہتے تھے کہ سورۂ بنی اسرائیل اور کہف اور مریم اور طٰہٰ اور انبیاء اگلی بہت فصیح سورتوں میں سے ہیں (جو مکہ میں اتری تھیں) اور میری پُرانی یاد کی ہوئی ہیں، قتادہ نے کہا[۱] جذاذا کا معنی ٹکڑے ٹکڑے، اور امام حسن بصری نے کہا کل فی فلک یعنی ہر ایک تارہ ایک ایک آسمان میں گول گھومتا ہے، جیسے چرخہ[۲] سُوت کاتنے کا یسبحون یعنی گول گھومتے ہیں[۳] ابن عباسؓ نے کہا[۴] نفشت چر گئیں، یصحبون روکے جائیں گے[۵] امتکم امۃ واحدۃ یعنی تمہارا دین اور مذہب ایک ہی دین اور مذہب ہے، اور عکرمہ نے کہا حصب حبشی زبان میں جلانے کی لکڑی (ایندھن) اور لوگوں نے کہا احسوا توقع باقی یہ احسست سے نکلا ہے (یعنی آہٹ پائی) خامدین بجھے پڑے (یعنی مرے ہوئے) حصید جڑ سے اکھاڑا گیا۔ واحد اور تثنیہ اور جمع سب پر بولا جاتا ہے، لایستحسرون نہیں تھکتے اسی سے ہے حسیر یعنی تھکا ہوا، اور حسرت بعیری یعنی میں نے اپنے اونٹ کو تھکا

[۱] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن عیینہ نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۳] یا تیرتے ہیں، اور آسمان پانی کی طرح لطیف مادہ ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۵] یہ ابن منذر نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

عَمِیْقٌ بَعِیْدٌ نُکِسُوْا رُدُّوْا صَنْعَةَ لَبُوْسٍ الدُّرُوْعُ تَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ اِخْتَلَفُوْا اَلْحَسِیْسُ وَالْحِسُّ وَالْجَرْسُ وَالْهَمْسُ وَاحِدٌ وَّهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِیِّ اٰذَنَّاكَ اَعْلَمْنَاكَ اٰذَنْتُكُمْ اِذَا اَعْلَمْتَهُ فَاَنْتَ وَهُوَ عَلٰی سَوَآءٍ لَمْ تَغْدِرْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ تُفْهَمُوْنَ اِرْتَضٰی رَضِیَ اَلتَّمَاثِیْلُ الْاَصْنَامُ اَلسِّجِلُّ الصَّحِیْفَةُ،

دیا، عمیق دُور دراز نکسوا[1] پھر کفر کی طرف پھیرے گئے یہ صنعۃ لبوس زرہیں بنانا تقطعوا امرھم اختلاف کیا جُدا جُدا طریقہ اختیار کیا لا یسمعون حسیسھا حسیس اور حس اور جرس اور ھمس سب کے ایک معنے ہیں، یعنی پست آواز (بھنک) اٰذناک ہم نے تجھ کو آگاہ کیا، عرب لوگ کہتے ہیں اٰذنتکم یعنی میں نے تم کو خبر دی، تم ہم برابر ہو گئے میں نے کوئی دُغا نہیں کی، اور مجاہد نے کہا لعلکم تسئلون کے معنی یہ ہیں شاید تم سمجھو[2] ارتضی پسند کیا راضی ہوا۔ التماثیل مورتیں بُت السجل خطوں کا مُٹھا۔

بَابٌ ۳۰ قَوْلِهٖ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ،

باب کما بدأنا اوّل خلقٍ نعیدہٗ کی تفسیر۔

۴۲۳۷، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ شَیْخٌ مِّنَ النَّخَعِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُهٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِیْنَ ثُمَّ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُّكْسٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِبْرَاهِیْمُ اَلَا اِنَّهٗ یُجَآءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُصَیْحَابِیْ فَیُقَالُ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے جو نخع قبیلے کا ایک بوڑھا تھا۔ اُس نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سُنایا، فرمایا تم (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے، کما بدأنا اوّل خلقٍ نعیدہٗ وعدًا علینا انا کنا فاعلین، پھر سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے، سُن لو میری اُمت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے فرشتے اُن کو پکڑ کر بائیں طرف والوں میں (یعنی دوزخیوں میں) لے جائیں گے، میں عرض کروں گا، پروردگار! یہ تو میرے ساتھ والے ہیں، ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے، اُنہوں نے تمہاری وفات کے بعد کیا کیا نئے گُن کئے[3] اُس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے . . . .

[1] یہ لفظ تو سورہ حج میں ہے من کلّ فجٍ عمیق شاید کاتب نے غلطی سے یہاں لکھ دیا ۱۲ منہ رح [2] اس کو فریابی نے وصل کیا، یا لوگ تم سے تمہارا حال پوچھیں، اور تم آنکھوں سے دیکھ کر اپنا حال بیان کرو ۱۲ منہ رح [3] اسلام سے پھر گئے آپؐ کی وفات ہوتے ہی آپ کی آل اولاد سے محبت چھوڑ دی، اُن کے دشمن بن گئے، اُن پر حملہ کیا اُن کو ستایا، اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے کہ اصحاب سے اس حدیث میں عرب کے چند گنوار مراد ہیں، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے ۱۲ منہ رح [4] اوندھے کئے گئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

مَا دُمْتُ اِلٰی قَوْلِہٖ شَہِیْدٌ فَیُقَالُ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰٓی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ،

نیک بندے حضرت عیسٰی نے کہا ہیں جب تک ان لوگوں میں ان کا حال دیکھتا رہا آخیر آیت شہید تک ارشاد ہوگا یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھرے رہے جب سے تو ان سے جدا ہوا[۱]

سُوْرَۃُ الْحَجِّ

سورۂ حج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے۔ نہایت رحم والا۔

وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ الْمُخْبِتِیْنَ الْمُطْمَئِنِّیْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ اِذَا حَدَّثَ اَلْقَی الشَّیْطَانُ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَیُبْطِلُ اللّٰہُ مَا یُلْقِی الشَّیْطَانُ وَیُحْکِمُ

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں المخبتین اللہ پر بھروسہ کرنے والے (یا اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والے[۲])۔ اور ابن عباسؓ نے کہا۔ اس آیت کی (اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ کی تفسیر میں کہا جب پیغمبر کلام کرتا ہے (اللہ کے حکم سناتا ہے) تو شیطان اس کی بات میں اپنی طرف سے (پیغمبر کی آواز بنا کر) کچھ ملا دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ

---

[۱] رافضی کمبخت اس حدیث کا یہ مطلب نکالتے ہیں کہ آنحضرت کے کل اصحاب معاذاللہ آپ کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے مگر چند صحابہ جیسے جابر بن عبداللہ انصاری، ابوذر غفاری مقداد بن اسود سلیمان فارسی اسلام پر قائم اور اہل بیت کی محبت پر مضبوط رہے ہے۔ہم کہتے ہیں صحابہ سب کے سب اسلام پر قائم رہے خصوصاً عشرہ مبشرہ جن کیلئے آپ نے بہشت کی بشارت دی۔ اور پیغمبر کا وعدہ جھوٹ نہیں ہو سکتا قرآن شریف ان بزرگوں کے فضائل سے بھرا ہوا ہے۔ اور متعدد حدیثیں ان کے مناقب میں وارد ہیں اگر معاذاللہ رافضیوں کا کہنا صحیح ہو تو آنحضرت کی صحبت کے برکات ایک درویش کی صحبت سے بھی کم قرار پاتے ہیں اور پیغمبری کی بڑی توہین اور تحقیر ہوتی ہے اب بعضے صحابہ سے جو ایسی باتیں منقول ہیں جن میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ اور رسول کی مرضی کے خلاف تھیں تو اول تو یہ روایتیں صحیح نہیں ہیں دوسرے اگر صحیح ہوں بھی تو صحابہ معصوم نہ تھے خطا اجتہادی ان سے ہوئی جن پر وہ معذور سمجھنے کے لائق ہیں اور حدیث سے ثابت ہے کہ مجتہد اگر غلطی بھی کرے تو اس کو ایک اجر ملے گا اس کے علاوہ اجلاء صحابہ جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمان وغیرہ ہیں ان سے تو کوئی ایسی بات بھی منقول نہیں ہے جو شرع کے خلاف ہو صرف معاویہ اور عمرو بن عاصؓ کی کارروائیوں میں غور کرنے سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ وہ اہل بیت رسالت کے ساتھ قلبی محبت نہیں رکھتے تھے اور دنیا کی طمع ان پر غالب ہوگئی تھی لیکن کیا عجب ہے کہ آنحضرت کی صحبت کی برکت سے ان کی یہ خطا بھی معاف ہو جائے جیسے ایک بزرگ سے منقول ہے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میدان حشر قائم ہے اور حضرت علیؓ بارگاہ الٰہی میں بلائے گئے پھر معاویہؓ کی یاد ہوئی۔ حضرت علیؓ تو یہ کہتے ہوئے لوٹے اللہ کا شکر اس نے میرے موافق فیصلہ کیا۔ اور معاویہؓ یہ کہتے ہوئے لوٹے اللہ کا شکر اس نے میرا قصور معاف کر دیا اب رہ گیا یزید پلید وہ صحابی نہ تھا اس کے اعوان اور انصار جو امام حسینؓ کے قتل اور اہل بیت رسالت کی توہین اور ایذا دہی میں شریک تھے۔ وہ سب مردود اور مطرود ہیں ان کو سنی اور شیعہ بالاتفاق برا جانتے ہیں۔ جو لوگ سچے سنی ہیں وہ آنحضرت کے اہل بیت سے محبت رکھنا اور ان کی تعظیم و تکریم کرنا ایسا ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ بقاء ایمان اس پر موقوف جانتے ہیں اور بلا تامل علی رؤس الاشہاد یوں کہتے ہیں کہ اگر حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے اختلاف کے وقت ہم موجود ہوتے تو حضرت علیؓ کے شریک ہوتے۔ اور اگر یزید پلید یا دوسرے خلفاء بنی امیہ کے عہد میں ہوتے اپنے پیارے امام حسینؓ کا بدلہ جب تک ان سے نہ لے لیتے ہم کو کبھی چین نہ آتا۔ اللھم امتنا علی حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ۔

[۲] اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں مجاہد سے روایت کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أُبَايَتِهٖ وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهٗ قِرَاءَتُهٗ
إِلَّا أَمَانِيَّ يَقْرَءُوْنَ وَلَا يَكْتُبُوْنَ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَشِيْدٌ بِالْقَصَّةِ
وَقَالَ غَيْرُهٗ يَسْطُوْنَ يَفْرُطُوْنَ
مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُوْنَ
يَبْطِشُوْنَ وَهُدُوْا إِلَى الطَّيِّبِ
مِنَ الْقَوْلِ أُلْهِمُوْا قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ رض بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ إِلٰى سَقْفِ
الْبَيْتِ تَذْهَلُ تُشْغَلُ،

شیطان کا ملایا ہوا میٹ دیتا ہے۔ اور اپنی (سچی) آیتوں کو قائم رکھتا ہے[1]۔ بعضوں نے کہا امنیتہ سے پیغمبر کی قراءت مراد ہے الا امانی (جو سورہ بقرہ میں ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھتے ہیں پر لکھتے نہیں[2]۔ اور مجاہد نے کہا (طبری نے اس کو وصل کیا) مشید کے معنے گچی (چونے سے) مضبوط کیے گئے۔ اوروں نے کہا۔ یسطون کا معنی یہ ہے۔ زور کرتے ہیں زیادتی کرتے ہیں یہ سطوت سے نکلا ہے۔ بعضوں نے کہا یسطون کا معنی سخت پکڑ لیے ہیں وھدوا الی الطیب من القول یعنی اچھی بات کا ان کو الہام کیا گیا[3]۔ ابن عباس نے کہا سبب کا معنی رسی جو چھت تک لگی ہو۔ تذھل غافل ہو جائے۔

بَابٌ ٣٠٢ قَوْلِهٖ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى

٤٢٧٤، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادٰى بِصَوْتٍ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ قَالَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَحِيْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيْبُ الْوَلِيْدُ وَتَرَى النَّاسَ

باب وتری الناس سکارٰی کی تفسیر۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدم ع سے فرمائے گا۔ آدم ع۔ وہ عرض کریں گے حاضر ہوں جو ارشاد، پروردگار آواز سے پکارے گا (یا فرشتہ پروردگار کی طرف سے آواز دیگا) اللہ کا حکم یہ ہے اپنی اولاد میں سے دوزخ کا جتھا نکال وہ عرض کریں گے پروردگار دوزخ کا جتھا کتنا نکالوں حکم ہوگا (راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں) ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانویں (گویا ہزار میں ایک جنتی ہوگا[5]) یہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا[6] اور بچہ (مارے فکر کے) بوڑھا ہو جائے گا۔ (یعنی جو بچپن میں مرا ہو[7] اور تو

---

[1] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ امام بخاری نے اس لیے بیان کیا کہ تمنی کا معنی اس سورت میں قرءِ سے یعنی پڑھا۔ بعضوں نے کہا آرزو کے یہ معنی ہے۔ یعنی شیطان دنیا میں پھنسا دیتا ہے ۱۲ منہ [3] اچھی بات سے لا الہ الا اللہ مراد ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] دوسری روایت میں ہے ہر سیکڑے میں سے ننانوے ۱۲ منہ [6] یعنی اس عورت کا جو حاملہ رہ کر مری ہو ۱۲ منہ [7] بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر وہاں حاملہ عورت کے پیٹ میں بچہ ہو تو حاملہ کا پیٹ گر جائے گا۔ اور بچہ بوڑھا ہو جائے گا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى تَغَيَّرَتْ وُجُوْهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ اَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جَنْبِ الثَّوْرِ الْاَبْيَضِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جَنْبِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَقَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَّعِيْسَى بْنُ

(قیامت کے دن) لوگوں کو ایسا دیکھے گا جیسے وہ نشے میں متوالے ہو رہے ہیں حالانکہ ان کو نشہ نہ ہوگا، بلکہ اللہ کا عذاب (ایسا) سخت ہوگا[۱] یہ حدیث جو صحابہ حاضر تھے۔ ان پر سخت گزری ان کے چہرے مارے ڈر کے بدل گئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی تسلی کے لیے) فرمایا (تم اتنا کیوں ڈرتے ہو) اگر یاجوج ماجوج کی (جو کافر ہیں) نسل تم سے ملائی جائے۔ تو ان میں سے نوسو ننانوے کے مقابل تم میں سے ایک آدمی پڑے گا۔ غرض تم لوگ (حشر کے دن دوسرے لوگوں کی نسبت (جو دوزخی ہوں گے ایسے ہوں گے سفید بیل کے جسم پر ایک رُیان سفید ہوتا ہے یا جیسے کالے بیل کے جسم پر ایک روبان سفید ہوتا ہے۔ اور مجھ کو یہ امید ہے تم لوگ سارے بہشتیوں کا چوتھائی حصہ ہوگے (باقی تین حصوں میں اور سب امتیں) یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا (اللہ کا شکر کیا) پھر آپ نے فرمایا نہیں تم تہائی حصہ ہو گے۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر فرمایا نہیں آدھا حصہ ہو گے (آدھے حصے میں اور سب امتیں) ہم نے پھر تکبیر کہی[۲]۔ ابو اسامہ نے اعمش سے یوں روایت کی[۳] تری الناس سکاریٰ وما ھم بسکاریٰ جیسے مشہور قراءت ہے ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے نکال (تو ان کی روایت حفص بن غیاث کے موافق ہے) اور جریر بن عبد الحمید اور عیسیٰ بن یونس

[۱] اس کے ڈر سے لوگ متوالے کی طرح ہو جائیں گے ۱۲ منہ [۲] طبرانی کی روایت میں اور زیادہ ہے۔ تم دو تہائی ہو گے ترمذی نے روایت کی کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگی ان میں اسی صفیں تمہاری ہوں گی تو دو ثلث مسلمان ہوئے ایک ثلث میں دوسری سب امتیں۔ مالک تیرا شکر۔ ہم کہاں تک ادا کریں تو نے دنیا کی نعمتیں سب ہم پر ختم کر دیں۔ مال دیا۔ اولاد دی۔ علم دیا شرافت دی جمال دیا کرامت دی اب ان نعمتوں پر کیا تو آخرت میں ہم کو ذلیل کرے گا۔ نہیں ہم کو تیرے فضل و کرم سے یہی امید ہے کہ آخرت بھی ہماری درست کر دے گا اور جیسے دنیا میں تو نے باعزت و حرمت رکھا ویسے دوسرے بندوں کے سامنے آخرت میں بھی ہم کو ذلیل نہیں کرنے کا۔ ہم کو تیرا ہی آسرا ہے اور تیرے ہی فضل و کرم کے بھروسے پر زندگی گزار رہے ہیں، یا اللہ دنیا میں ہم کو حاسدوں اور دشمنوں نے بہت تنگ کرنا چاہا مگر تو نے حدیث شریف کی برکت سے ہم کو ان کے شر سے محفوظ سے رکھا۔ اور ان سب سے ہم کو زیادہ دولت اور نعمت عنایت کی ایسے ہی مرتے وقت بھی ہم کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور ہم کو ایمان دنیا سے اٹھا آمین یا رب العالمین ۱۲ [۳] ابو اسامہ کی روایت کو خود امام بخاری نے احادیث انبیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] انہوں نے صالح سے انہوں نے ابو سعید سے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يُونُسُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى،

بَابُ ٣٠٣ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ شَكٍّ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اِطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ إِلٰى ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيدُ أَتْرَفْنَاهُمْ وَسَّعْنَاهُمْ،

٧٢٥، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِينَةَ فَإِنْ وَلَدَتِ امْرَأَتُهُ غُلَامًا وَنُتِجَتْ خَيْلُهُ قَالَ هٰذَا دِينٌ صَالِحٌ وَإِنْ لَمْ تَلِدِ امْرَأَتُهُ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهُ قَالَ هٰذَا دِينُ سُوْءٍ،

بَابُ ٣٠٤ قَوْلِهِ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ،

٧٢٦، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ فِيهَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمِ بَدْرٍ رَوَاهُ سُفْيٰنُ

اور معاویہ نے یوں نقل کیا وتری الناس سکری وماھم بسکاری (حمزہ اور کسائی کی یہی قراءت ہے۔

باب ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف کی تفسیر حرف کا معنی شک (اور تردد) فان اصابہ خیر اطمان بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علی وجھہ خسر الدنیا والاخرۃ آخر آیت ذلک ھو الضلال البعید تک اترفناھم کشائش دیں (یعنی ان پر روزی کشادہ کریں)۔

مجھ سے حارث بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف کا شان نزول یہ ہے۔ کہ کوئی آدمی مدینہ میں آتا (مسلمان ہو جاتا) پھر اس کی عورت لڑکا جنتی اور اس کی گھوڑیاں بچے جنتیں تب تو خوش ہو کر، کہتا یہ دین اچھا ہے۔ اور جو اس کی عورت (لڑکا) نہ جنتی اور گھوڑیاں بھی نہ بیاہتیں تو رنجیدہ ہو کر کہتا یہ دین خراب ہے (منحوس ہے)

باب ھذان خصمان اختصموا فی ربھم کی تفسیر

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو ہاشم نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز (لاحق) سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے ابو ذرؓ سے یہ آیت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم۔ حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں (حضرت علیؓ اور عبیدہ بن حارث) اور عتبہ بن ربیعہ اور اس کے دونوں ساتھیوں (شیبہ اور ولید) کے باب میں اتری جس دن یہ لوگ بدر کی لڑائی میں مقابلہ کے لیے نکلے اس حدیث کو سفیان

ـــــ
سلہ جریر کی روایت کو امام بخاری نے رقاق میں اور عیسیٰ بن یونس کی روایت کو اسحٰق ابن راہویہ نے اور ابو معاویہ کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ:۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ وَّقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَوْلَهٗ،

ثوری نے بھی ابو ہاشم سے روایت کیا اور عثمان بن ابی شیبہ نے اس حدیث کو جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے ابو مجلز سے ابو مجلز کا قول روایت کیا ہے[1]

۷۲۷، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّجْثُوْا بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ قَیْسٌ وَّفِیْهِمْ نَزَلَتْ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِیْنَ بَارَزُوْا یَوْمَ بَدْرٍ عَلِیٌّ وَّحَمْزَةُ وَعُبَیْدَةُ وَشَیْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدُ بْنُ عُتْبَةَ،

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد (سلیمان بن طرخان) سے سنا کہا ہم سے ابو مجلز نے بیان کیا انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا میں سب سے پہلے قیامت کے دن پروردگار کے سامنے دوزانو بیٹھ کر اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔ قیس نے کہا یہ آیت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم انہی لوگوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن لڑائی کے لیے نکلے تھے یعنی علی اور حمزہ اور عبیدہ رضؓ (مسلمانوں کی طرف سے) اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید ابن عتبہ (کافروں کی طرف سے)

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

سورہ مومنون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ سَبْعَ طَرَآئِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَائِفِیْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ بَعِیْدٌ بَعِیْدٌ فَاسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ الْمَلٰٓئِکَةَ

سفیان بن عیینہ نے کہا سبع طرائق سے ساتوں آسمان مراد ہیں[4] لھا سابقون یعنی ان کی قسمت میں (روز ازل سے) سعادت اور نیک بختی لکھ دی گئی وجلۃ ڈرنے والے ابن عباسؓ نے کہا ھیھات ھیھات کا معنی دور ہے دور ہے[5] فاسئل العادین یعنی گنتی والوں فرشتوں سے (جو اعمال کا حساب لکھتے ہیں) پوچھ لے

---

[1] اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] مگر ثوری اور ہشیم نے اس کو ابو ذر تک پہنچایا اور دونوں ثقہ اور حافظ ہیں ۱۲ منہ [3] یہ ان کی تفسیر میں موصول ہے ۱۲ منہ [4] طرائق ان کو اس لیے کہا کہ اوپر تلے واقع ہیں ۱۲ منہ [5] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ؎

لَنَاكِبُوْنَ لَعَادِلُوْنَ كَالِحُوْنَ عَابِسُوْنَ مِنْ سُلَالَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُوْنُ وَاحِدٌ وَالْغُثَآءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَآءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ يَجْأَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلٰى عَقِبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسْحَرُوْنَ تَعْمُوْنَ مِنَ السِّحْرِ،

ناکبون سیدھی راہ سے مڑجانے والے کالحون ترش رو بدشکل منہ بنانے والے[1] اوروں نے کہا سلالۃ سے مراد بچہ اور نطفہ ہے جنۃ اور جنون دونوں کا ایک معنی ہے یعنی دیوانگی (باؤلا پن) غثاء جھاگ اور جو پانی پر تیر آئے اور کام نہ آئے (بلکہ پھینک دیا جائے) یجارون آواز بلند کریں گے۔ جیسے گائے (تکلیف کے وقت) آواز نکالتی ہے علی اعقابکم عرب لوگ بولتے ہیں رجع علی عقبیہ (یعنی پیٹھ دے کر چل دیا) سامر سمر سے نکلا ہے اس کی جمع سمار ہے یہاں سامر جمع کے معنوں میں ہے یعنی رات کو گپ شپ کرنے والے (تسحرون اندھے ہو رہے ہو جادو سے

سُوْرَةُ النُّوْرِ

سورہ نور کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا ط

مِنْ خِلَالِهٖ مِنْ بَيْنِ اَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهٖ الضِّيَآءُ مُذْعِنِيْنَ يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِيْ مُذْعِنٌ اَشْتَاتًا وَشَتّٰى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ سُمِّيَ الْقُرْاٰنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ السُّوْرَةُ لِاَنَّهَا مَقْطُوْعَةٌ مِنَ الْاُخْرٰى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْاٰنًا وَقَالَ

من خلالہ کا معنی بادل کے پردوں کے بیچ میں سے سنا برقہ اس کی بجلی کی روشنی مذعنین مذعن کی جمع ہے یعنی عاجزی کرنے والا اشتاتا اور شتی اور شتات اور شت سب کے ایک معنی ہیں (یعنی الگ الگ اور ابن عباسؓ نے کہا سورۃ انزلناھا کا معنی ہم نے اس کو بیان کیا[2] اوروں نے کہا قرآن کئی سورتوں کو کہیں گے اور سورت ایک قطعہ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ دوسرے قطعہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے جو نکہ یہ قطعہ ایک دوسرے سے نزدیک یعنی ملے ہوئے ہیں اس لیے ان کو قرآن کہتے ہیں (تو یہ قرن سے نکلا ہے)

[1] یہ دوزخیوں کی صفت ہے حدیث میں ہے کہ دوزخیوں کا اوپر کا ہونٹ چڑھ جائے گا اور نیچے کا لٹک پڑے گا۔ (معاذ اللہ سامنے دانت کھلے ہوئے اوپر سے لنگ کالا بھجنگ عجب بھیانک شکل ہوگی ۱۲ منہ [2] قاضی عیاض نے کہا ہم نے بیان کیا یہ فرضنا ہا کا معنی ہے جیسے طبری نے اس کو وصل کیا ابن عباس سے مگر ابن منذر نے ابن عباس سے یہ معنی انزلنا ہا کا نقل کیا ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ اَلْمِشْكٰوةُ اَلْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ تَالِيْفُ بَعْضِهٖ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ فَاِذَا جَمَعْنَاهُ وَاَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ اَىْ مَا جُمِعَ فِيْهِ فَاعْمَلْ بِمَا اَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللّٰهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهٖ قُرْاٰنٌ اَىْ تَالِيْفٌ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانُ لِاَنَّهٗ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ لِلْمَرْاَةِ مَا قَرَاَتْ بِسَلًا قَطُّ اَىْ لَمْ تَجْمَعْ فِيْ بَطْنِهَا وَلَدًا وَقَالَ فَرَضْنٰهَا اَنْزَلْنَا فِيْهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَمَنْ قَرَاَ فَرَضْنَاهَا يَقُوْلُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا لَمْ يَدْرُوْا لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ اُولِى الْاِرْبَةِ مَنْ لَيْسَ لَهٗ اَرَبٌ وَقَالَ طَاؤُسٌ هُوَ الْاَحْمَقُ الَّذِيْ لَا حَاجَةَ لَهٗ فِي النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يُهِمُّهٗ اِلَّا بَطْنُهٗ وَلَا يُخَافُ عَلَى النِّسَاءِ،

اور سعد بن عیاض ثمالی نے کہا (اس کو ابن شاہین نے وصل کیا) مشکوٰۃ کہتے ہیں طاق کو یہ حبشی زبان کا لفظ ہے اور یہ جو سورہ قیامت میں فرمایا ہم پر اس کا جمع کرنا اور قرآن کرنا ہے تو قرآن سے اس کا جوڑنا اور ایک ٹکڑے سے دوسرا ٹکڑا ملانا مراد ہے۔ پھر فرمایا فاذا قرانٰہ یعنی جب ہم اس کو جوڑ دیں اور مرتب کر دیں تو اس مجموعہ کی پیروی کر یعنی اس میں جس بات کا حکم ہے۔ اس کو بجا لا اور جس کی اللہ نے ممانعت کی ہے اس سے باز رہ اور عرب لوگ کہتے ہیں اس کے شعروں میں قرآن نہیں ہے۔ یعنی بے جوڑ شعر ہیں اور قرآن کو فرقان بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ حق اور باطل کو جدا کرتا ہے اور عورت کے حق میں کہتے ہیں ما قرات بسلا قط یعنی اس نے اپنے پیٹ میں بچہ کبھی نہیں رکھا اور جس نے فرضنٰھا تشدید سے پڑھا ہے[1] تو یہ معنی ہوگا۔ ہم نے اس میں مختلف فرائض اتارے اور جس نے فرضنا (تخفیف سے) پڑھا۔ تو معنے یہ ہوں گے۔ ہم نے تم پر اور جو لوگ (قیامت تک) تمہارے بعد آئیں گے ان پر فرض کیا[2] مجاہد نے کہا[3] او الطفل الذین لم یظھروا علی عورت النساء سے وہ کم سن بچے مراد ہیں جو کم سنی کی وجہ سے عورتوں کی شرمگاہ یا جماع سے واقف نہیں ہیں اور شعبی نے کہا[4] اولوا الاربۃ سے مراد مرد ہیں جن کو عورتوں کی احتیاج نہ ہو[5] اور طاؤس نے کہا (اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا) وہ احمق مراد ہے۔ جس کو عورتوں کا خیال نہ ہو[6] اور مجاہد نے کہا (اس کو طبری نے وصل کیا) جن کو اپنے پیٹ کی دھن لگی ہو[7] ان سے یہ ڈر نہ ہو کہ عورتوں کو ہاتھ لگائیں گے

بَابُ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ،

باب والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم فشھادۃ احدھم اربع شھادات باللہ انہ لمن الصدقین کی تفسیر۔

---

[1] یہ ابوعمرو اور ابن کثیر کی قرات ہے ۱۲ منہ [2] جیسے مشہور قرات ہے ۱۲ منہ [3] یعنی ان احکام پر چلنا لازم کیا جو اس سورت میں مذکور ہیں ۱۲ منہ [4] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] جیسے بڈھے مخنث نامرد وغیرہ ۱۲ منہ [7] بعضوں نے کہا وہ مرد مراد ہیں جن پر عورتیں خود خیال نہ کریں جیسے بھنگی تھا مو صوبی ہوئی وغیرہ ۱۲ منہ [8] مزدور بکیرے وغیرہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٧٢٨ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِيْ عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتٰى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ فَسَاَلَهٗ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ فَلَاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے[1] کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ عویمر (بن حارث بن زید بن جد بن عجلان) عاصم بن عدی پاس آیا جو بنی عجلان قبیلے کا سردار تھا۔ اور پوچھنے لگا بھلا اگر کوئی شخص اپنی جورو پاس کسی اجنبی مرد کو پائے (جو اس سے صحبت کر رہا ہو) تم کیا کہتے ہو کیا اس کو مار ڈالے پھر تم لوگ بھی اس کو (قصاص میں) مار ڈالو گے[2]۔ پھر کرے تو کیا کرے عویمر نے کہا عاصم تم میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔ عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچھا یا رسول اللہ[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے سوالات کو برا سمجھا[4] جب عویمر نے عاصم سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا، تو عاصم نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ نہ پوچھوں آخر عویمر آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو آپ اس کو (قصاص میں) مار ڈالیں گے۔ نہیں تو پھر کیا کرے[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں قرآن اتارا پھر آپ نے جورو مرد، دونوں کو لعان کرنے کا حکم دیا، اسی طرح سے جس طرح اللہ نے قرآن میں اتارا[6]۔ عویمر نے اپنی بی بی سے لعان کیا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ اگر میں اب اس عورت کو رکھوں تو میں ظالم ہوں عویمر نے اس کو طلاق دے دیا پھر ان جورو مرد میں لعان کریں، یہی طریقہ

[1] محمد بن یوسف فریابی خود امام بخاری کے شیخ ہیں مگر یہ روایت ان سے بواسطہ روایت کی ہے ۱۲ منہ [2] چپ رہے تو مشکل چار گواہ لینے جائے تو جب تک گواہ آئیں یہ مرد اپنا کام کر کے چلتا ہوگا ۱۲ منہ [3] آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے ۱۲ منہ [4] کیونکہ آپ نے یہ خیال فرمایا کہ ایسا واقعہ ابھی نہیں ہوا ہے۔ صرف فرضی سوال عاصم کر رہا ہے اور بے ضرورت سوالات کرنے کو آپ برا سمجھتے تھے دوسرے اس قسم کے سوالات میں مسلمانوں کی بے آبروئی اور مسلمان عورتوں کی فضیحت ہے ۱۲ منہ [5] خاموش رہنا بھی مشکل ہے ۱۲ منہ [6] یعنی پہلے مرد چار بار گواہی دے پانچویں بار یوں کہے خدا کی لعنت اس پر اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت چار بار گواہی دے پانچویں بار میں کہے کہ خدا کا غضب اس پر پڑے اگر مرد سچا ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِّمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ،

بَابٌ ۳۰۶ قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ،

۷۳۹، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا رَاٰى مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَاَنْزَلَ اللهُ فِيْهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِيَ

قائم ہو گیا[۱] اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھتے رہو (اس عورت کا بچہ کس صورت کا پیدا ہوتا ہے) اگر سانولا اور کالی آنکھوں والا بڑے سرین والا، موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو، تب تو میں سمجھوں گا کہ عویمر سچا تھا، جو اُس نے اپنی جورو کی نسبت بیان کیا تھا، اور اگر سُرخ سُرخ گرگٹ کی طرح پیدا ہو (عویمر کا یہی رنگ تھا) تب تو میں سمجھوں گا، کہ عویمر نے اپنی جورو پر جھوٹ تہمت لگائی خیر جب اُس عورت کا بچہ پیدا ہوا دیکھا تو وہ بچہ اس شکل کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صورت میں بیان فرمائی تھی جب عویمر سچا ہو (یعنی سانولا کالی آنکھوں والا بڑے سرین والا، اور موٹی پنڈلیوں والا) اب اُس بچہ کا نسب اُس کی ماں کی طرف رکھ گیا۔

باب والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین کی تفسیر۔

مجھ سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا، کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے زہری سے، انہوں نے سہل بن سعد سے ایک شخص (عویمر عجلانی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو (مصروف بہ کار) دیکھے تو کیا اُس کو مار ڈالے اگر مار ڈالے، تو آپ اُس کو بھی مار ڈالیں گے (اُس کے قصاص میں) نہ مارے تو پھر کیا کرے، اُس وقت اللہ تعالیٰ نے قرآن میں لعان کا حکم اُتارا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے فرمایا تیرا اور تیری جورو کا فیصلہ ہو گیا۔ خیر دونوں نے لعان کیا، اُس

[۱] کہ لعان کے بعد جورو مرد میں تفریق کرا دی جاتی ہے یعنی بمجرد اس کے کہ لعان سے فراغت ہو عورت پر طلاق پڑ جاتا ہے امام شافعی رح اور امام احمدؒ اور اکثر اہلحدیث کا یہی قول ہے اور عویمر نے جو طلاق دیا اُس کی ضرورت نہ تھی، وہ یہ سمجھے کہ لعان طلاق نہیں ہے، عثمان لیثی کا یہ قول ہے کہ لعان کے بعد جب تک خاوند طلاق نہ دے طلاق نہیں پڑتا، بعضوں نے کہا لعان سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور خود بخود دونوں میں جُدائی ہو جاتی ہے ۱۲ شرح رح ۔

bestdudbooks.wordpress.com

فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا،

وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، اس کے بعد پھر یہ طریقہ قائم ہو گیا کہ لعان کرنے والوں (جورو مرد) میں جدائی کر دی جائے[1] وہ عورت حاملہ تھی خاوند نے کہا یہ میرا حمل نہیں ہے، آخر اُس کا بچہ جو پیدا ہوا وہ اپنی ماں کا بیٹا کہلایا، اُسی وقت سے یہ طریقہ بھی قائم ہوا کہ ایسا بچہ اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں اُس بچہ کی وارث ہوگی، ماں کو اپنا مقرری حصّہ جو اللہ کی کتاب میں ہے (سدس یا ثلث) ملے گا[2]

بَابٌ ۳۵ قَوْلِهِ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ،

باب ویدرأ عنها العذاب ان تشهد اربع شہادات باللہ انہ لمن الکذبین کی تفسیر۔

۷۳۰، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی جورو (خولہ بنت عاصم) کو شریک بن سحماء سے تہمت لگائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہلال سے) فرمایا تو (چار) گواہ لا نہیں تو تیری پیٹھ پر حد قذف پڑے گی، اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اگر ہم میں کوئی شخص اپنی عورت سے کسی کو بُرا کام کرتے دیکھے تو گواہ ڈھونڈتا پھرے (یہ تو بڑی مشکل ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ گواہ لا، ورنہ تیری پیٹھ پر حد پڑے گی، ہلال رضؓ نے کہا قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے، مَیں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے باب میں ضرور کوئی ایسا حکم اوتارے گا۔

---

[1] یعنی حاکم جدائی کر دے، امام ابو حنیفہؒ نے اسی حدیث کے ظاہر سے یہ دلیل لی ہے کہ صرف لعان سے جدائی نہ ہوگی، جبتک حاکم تفریق کا حکم نہ دے۔ ۱۲منہ

[2] لعان کا بچہ اپنے باپ کا تو وارث نہ ہوگا، کیونکہ باپ نے اپنا بیٹا ہونے سے انکار کیا، ماں کا وارث ہوگا کس لئے کہ ماں نے اسکا ولد الزنا ہونا تسلیم نہیں کیا

besturdubooks.wordpress.com

مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ،

بَاب ۳۸ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِينَ،

۱۳۱۷، حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى

جس سے میری پیٹھ سزا سے بچا دے گا، اس کے بعد حضرت جبرئیل اُترے اور یہ آیت نازل ہوئی والذین یرمون ازواجھم اخیر ان کان من الصّٰدقین تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ان آیتوں کے اُترنے کے بعد) لوٹے اور ہلال کی جورو کو بلا بھیجا ہلال نے لعان کی گواہیاں دیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، دیکھو! اللہ خوب جانتا ہے، تم دونوں میں سے ایک کی بات ضرور جھوٹ ہے[1] کوئی تم میں (جو جھوٹا ہے) توبہ کرتا ہے یا نہیں، پھر عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے بھی (چار) گواہیاں دیں، جب پانچویں گواہی کا وقت آیا تو لوگوں نے اُس کو ٹھیرایا (سمجھایا) یہ پانچویں گواہی (اگر جھوٹ ہے) تو تجھ کو عذاب میں مبتلا کرے گی ابن عباسؓ نے کہا یہ سُن کر وہ عورت ذرا جھجکی اور رُک گئی، ہم سمجھے کہ وہ اقرار کرے گی، (کہ بیشک مجھ سے بُرا کام ہوا ہے) پھر کیا کہنے لگی، کہ میں اپنی قوم کو تمام عمر کے لئے رُسوا نہیں کر سکتی، اور پانچویں گواہی بھی اُس نے دیدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب دیکھتے رہو کہ اگر اس عورت کا بچہ کالی آنکھوں والا، موٹے سرین والا، موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے، پھر اُس عورت کا بچہ اسی صورت کا پیدا ہوا، اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم جو لعان کے باب میں اُترا، نہ آیا ہوتا تو میں اس عورت کو اچھی سزا دیتا[2]

باب والخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصّٰدقين کی تفسیر۔

ہم سے مقدم بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے چچا

---

[1] دونوں سچے نہیں ہو سکتے ۱۲ منہ رح [2] یعنی رجم کرتا، گو رجم بغیر چار آدمیوں کی گواہی کے یا اقرار کے نہیں ہو سکتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور تھی، ممکن ہے کہ آپؐ کو وحی سے بھی یہ معلوم ہو گیا ہو کہ اس عورت نے زنا کیا ہے، اب اس میں اختلاف ہے کہ لعان کی آیت ہلال کے باب میں اُتری یا عویمر کے، اکثر مفسرین نے پہلا قول اختیار کیا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللَّهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ،

قاسم بن یحییٰ نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے قاسم نے اُن سے سُنا ہے، انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، اُنہوں نے کہا ایک شخص (عویمر) نے اپنی جورو پر تہمت رکھی، اور اُس کے لڑکے کو کہا یہ میرا نطفہ نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپؐ نے جورو مرد، دونوں کو حکم دیا، لعان کرو، اُنہوں نے لعان کیا، پھر آپؐ نے وہ لڑکا عورت کو دِلا دیا۔ اور جورو مرد میں جُدائی کرا دی۔

بَاب ۳۰۹ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ أَفَّاكٌ كَذَّابٌ،

باب[۵۱] ان الذین جاءوا بالافک عُصْبۃ منکم لاتحسبوہ شرا لکم بل ھو خیر لکم لکل امرئ منھم ما اکتسب من الاثم والذی تولی کبرہ منھم لہ عذاب عظیم کی تفسیر افک کے معنے جھوٹی تہمت اسی سے افاک بہت جھوٹ بولنے والا۔

۴۳۷۲، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ،

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا والذی تولی کبرہٗ سے عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) مراد ہے۔

بَاب ۳۱۰ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ،

باب ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحٰنک ھٰذا بھتان عظیم لولا جاءو علیہ باربعۃ شھداء فاذ لم یأتوا[۵۲] بالشھداء فاولئک عند اللہ ھم الکذبون کی تفسیر۔

---

[۵۱] یہ شروع ہے اُن آیتوں کا جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے تہمت کے باب میں اُتریں، ترجمہ: مسلمانو جن لوگوں نے تم میں سے جھوٹا طوفان کھڑا کیا وہ تم ہی میں کے کچھ لوگ ہیں، اس کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہوا (اسکی وجہ سے منافق اور سچے مسلمانوں میں تمیز ہوگئی) اُن میں سے جس نے جتنا گناہ سمیٹا اسکی سزا اُسی کو ملیگی، اور جس نے اس طوفان کا بڑا حصہ لیا (یعنی عبداللہ بن ابی منافق) اُس کو بڑا عذاب ہوگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[۵۲] ترجمہ اور جب تم نے ایسی نالائق بات سُنی تھی، تو تم نے اُسی وقت کیوں نہیں کہا کہ ہم ایسی بات بُری زبان پر نہیں لا سکتے، سُبحان اللہ یہ تو بڑا طوفان ہے خیر (اگر سچے تھے)، تو چار گواہ کیوں نہیں لائے، جب وہ گواہ نہ لا سکے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں (باقی بر ص۵۷۳)

besturdubooks.wordpress.com

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِی عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ وَسَعِیدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِیثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِینَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْکِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَکُلٌّ حَدَّثَنِی طَائِفَةً مِنَ الْحَدِیثِ وَبَعْضُ حَدِیثِهِمْ یُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ کَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَی لَهُ مِنْ بَعْضٍ الَّذِی حَدَّثَنِی عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَخْرُجَ أَقْرَعَ بَیْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَیَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَیْنَنَا فِی غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِی فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے حضرت عائشہ رضؓ کی تہمت کی حدیث، جب کہ تہمت لگانے والوں نے باتیں بنائیں، اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضؓ کی اُن باتوں سے پاکی ظاہر کی، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیّب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے نقل کی، اور ان چاروں میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا، اور ایک روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے، گو ان میں سے بعضوں کا حافظہ دوسرے سے اچھا تھا[۱] خیر عروہ بن زبیرؓ نے جو حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ کہتی تھیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ یہ تھا کہ آپؐ جب سفر میں جاتے، تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے، قرعہ میں جس بی بی کا نام نکلتا، اس کو سفر میں اپنے ساتھ لے جاتے، ایک لڑائی میں آپ جا رہے تھے (غزوہ بنی مصطلق میں) آپؐ نے قرعہ ڈالا، تو میرے نام نکلا، میں آپؐ کے ساتھ روانہ ہوئی، اور یہ واقعہ حجاب کا حکم اُترنے کے بعد کا ہے[۲] میں ایک ہودے میں سوار رہتی، جب اُترتی تو ہودہ

(بقیہ حاشیہ ص۵۷۲) نسخہ مطبوعہ مصر میں ترجمہ باب یوں ہی ہے لیکن اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ یہ نظم قرآنی کے موافق نہیں ہے یہ آیت لولا جاءو علیہ باربعة شہداء لولا اذ سمعتموہ قلتم سے پہلے ہے، متن قسطلانی اور دوسرے نسخوں میں ترجمہ باب یوں مذکور ہے، باب لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنات بانفسہم خیرا اخیر آیت ہم الکذبون تک یہی نسخہ صحیح معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ رح (حواشی صفحہ ھذا) [۱] زہری کا مطلب ہے کہ میں نے اس قصے میں چاروں راویوں کی روایتیں مخلوط کر دی ہیں، کیونکہ چاروں ثقہ تھے اور ایسے ادراج میں کوئی قباحت نہیں، اگرچہ بہتر یہ تھا کہ زہری ہر ایک کی روایت کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے مگر بخوف طوالت انہوں نے ایسا نہیں کیا ۱۲ منہ رح [۲] اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ حجاب ازواج مطہرات کیلئے فرض ہوا تھا اُس کا یہ مطلب تھا کہ آپ کی بیبیاں ایک مکان میں پڑی رہیں اسکے باہر نہ نکلیں، سفر کو نہ جائیں، اب قرآن شریف میں جو آیا ہے وقرن فی بیوتکن یہ بہ کسر قاف ہے تو اس سے یعنی اپنے گھروں میں عزت اور وقار کیساتھ رہو بچھو بن نہ کرو، اور بفتحہ قاف بھی قرأت ہے تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ بلا ضرورت ہر گلی کوچہ میں ماری ماری پھرو [illegible] ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ
فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ
وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ
آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ
آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى
جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي
أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ
جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ
عِقْدِي وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ
الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ بِي
فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي
الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ
أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ
خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا تَأْكُلُ
الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ
الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَ
كُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا
الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي
بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ
وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَأَمَمْتُ
مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ
أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ
فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي
عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ

سمیت اُتاری جاتی، خیر ہم اسی طرح سفر میں چلتے رہے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑائی سے فارغ ہوئے اور سفر سے لوٹے، تو ہم لوگ مدینہ کے نزدیک آن پہونچے، ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ کوچ کا حکم دیا گیا، میں کوچ کا حکم ہونے پر اٹھی اور پاؤں سے چل کر لشکر کے پار نکل گئی، جب حاجت سے فارغ ہوئی اور لوٹ کر اپنے ٹھکانے آنے لگی، تو اُس وقت میں نے خیال کیا تو ظفار کے نگینوں کا ہار (جو میرے گلے میں تھا) ٹوٹ کر گر گیا تھا، میں اسکو ڈھونڈنے لگی، اُس کے ڈھونڈنے میں دیر ہوئی، اتنے میں وہ لوگ آن پہونچے جو میرا ہودہ اُٹھا کر اونٹ پر لادا کرتے تھے اُنہوں نے ہودہ اُٹھا لیا اور میرے اونٹ پر لاد دیا، وہ سمجھے کہ میں ہودے کے اندر بیٹھی ہوں، کیونکہ اُس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی (دُبلی پتلی) ہوا کرتی تھیں، ایسی پر گوشت بھاری بھرکم نہ تھیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ ذرا سا کھانا کھایا کرتی تھیں (وہ بھی سُوکھا جیسے کھجور جَو کی روٹی) اسی وجہ سے ان لوگوں کو ہودے کے ہلکے پن کا کچھ خیال نہ آیا، جب اُنہوں نے ہودہ اُٹھایا دوسرا سبب یہ بھی تھا کہ میں اُس زمانہ میں بالکل ایک کم سن چھوکری تھی (میرا بوجھ ہی کیا تھا) خیر وہ ہودہ اونٹ پر لاد کر اونٹ لے کر چل دیئے، اور جب سارا لشکر چل دیا تو اس وقت کہیں میرا ہار ملا، میں جو لشکر کے ٹھکانوں پر آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ وہاں (آدمی کا نام نہیں) نہ کوئی بُلانے والا نہ کوئی جواب دینے والا آخر میں اُسی ٹھکانے کی طرف چل پڑی جہاں (رات کو) میں اُتری تھی، میں نے یہ خیال کیا کہ جب لشکر کے لوگ (اونٹ پر) مجھ کو نہ پائیں گے تو میری تلاش میں یہیں آئیں گے، میں اُسی جگہ بیٹھے بیٹھے اونگھنے لگی، میری آنکھ لگ گئی، (سو رہی) لشکر کے پیچھے پیچھے (گرے پڑے کی خبر رکھنے کو) ایک شخص مقرر تھا جس کو

besturdubooks.wordpress.com

الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ
وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ
مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ
فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ
يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ
وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَاللَّهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً
وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ
حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدَيْهَا
فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ
حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا
مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ
هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ
شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ
أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ
ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا
أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ
حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ ثُمَّ

صفوان بن معطل سلمی کہا کرتے تھے، وہ پچھلی رات کو چلا آ رہا تھا، صبح کو اس جگہ پہنچا جہاں مَیں پڑی ہوئی تھی، دُور سے اُس کو ایک سوتا شخص معلوم ہوا تو میرے پاس آیا، مجھ کو پہچان لیا کیونکہ حجاب کا حکم اُترنے سے پہلے مَیں اُس کے سامنے نکلا کرتی تھی، اُس نے مجھ کو دیکھ کر جو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی، اور اُس نے مجھ پہچان لیا، مَیں نے اپنا منہ دوپٹہ سے ڈھانپ لیا، خدا کی قسم اُس نے مجھ سے کوئی بات تک نہیں کی، نہ مَیں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا اُس کے منہ سے اور کوئی بات سُنی، اُس نے کیا کیا اپنی اونٹنی بٹھائی، اور اُس کا پاؤں اپنے پاؤں سے دبائے رکھا، میں اونٹنی پر چڑھ گئی، وہ بیچارہ پیدل چلتا رہا[1] اونٹنی کو چلاتا رہا، یہاں تک کہ ہم لشکر میں اُس وقت پہنچے، جب عین دوپہر کو گرمی کی شدت میں وہ اُترے ہوئے تھے اب لوگوں نے طوفان اُٹھایا، اور جس کی قسمت میں تباہی لکھی تھی وہ تباہ ہوا۔ سب سے بڑا اس طوفان کا بانی مبانی عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق مردود) تھا۔ خیر ہم لوگ مدینہ پہنچے، وہاں پہونچ کر مَیں بیمار ہو گئی، ایک مہینے تک مَیں بیمار رہی لوگ طوفان جوڑنے والوں کی باتوں کا چرچہ کرتے رہے لیکن مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی، ایک ذرا سا وہم مجھ کو اس سے پیدا ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ مہربانی جو اپنے حال پر جب مَیں کبھی بیمار ہوا کرتی اس بیماری میں نہیں پاتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (میرے حجرے میں) تشریف لاتے اور سلام علیک کرتے، پھر (کھڑے ہی کھڑے) اتنا پوچھ کر کہ اب کیسی ہے، تشریف لے جاتے (نہ پاس بیٹھتے اور نہ باتیں کرتے)

---

[1] اُس کا ہاتھ تک حضرت عائشہ صدیقہؓ کے جسم سے نہیں لگا، خدا تعالیٰ اُن طوفان اُٹھانے والوں کو سمجھے کہئے اس میں قباحت کیا ہوئی ہے، کیا صفوان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اُس بے آب و دانہ لق و دق جنگل میں تنہا چھوڑ کر چلے آتے تو یہ کمبخت خوش ہوتے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَنْصَرِفُ فَذَاكَ الَّذِي يَرِيبُنِي وَلَا
أَشْعُرُ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ
فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ
وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا
إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ
قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ
الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ فَكُنَّا
نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ
بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ
وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ
أُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ
فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي
قَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ
مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ
فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ
رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَنْتَاهُ
أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا
قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ
فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا
رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي سَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ

اس سے بیشک مجھ کو وہم ہوا، مگر اس طوفان کی مجھ کو خبر نہ تھی، بیماری سے میں چنگی ہو کر ابھی ناتوان ہی تھی، مناصع کی طرف گئی تو میرے ساتھ مسطح کی ماں (سلمیٰ) تھی، مناصع میں ہم لوگ پاخانہ پھرنے کو جایا کرتے، اور رات ہی کو جاتے، پھر دوسری رات کو یہ اُس زمانہ کا ذکر ہے، جب گھروں کے نزدیک پاخانے نہیں بنے تھے، اور جیسے اگلے زمانہ کے عربوں کی رسم تھی، ہم بھی اُسی طرح جنگل کو پاخانہ کے لئے جایا کرتے، اُس زمانہ میں ہم کو بدبو کی وجہ سے گھروں کے پاس پاخانہ بنانے میں تکلیف ہوتی، خیر میں اور مسطح کی ماں جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی (رائطہ اُس کا نام تھا) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ تھی، اُسی کا بیٹا مسطح تھا، دونوں حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو آرہی تھیں، اتنے میں مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں اُلجھ کر پھسلا تو وہ کیا کہنے لگی، موا مسطح اللہ کرے مر جائے، میں نے کہا یہ کیا بکتی ہے مسطح تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا تو اُس کو کوستی ہے اُس نے کہا اری بھولی بھالی (دیوانی لڑکی) تو نے مسطح کی باتیں نہیں سُنیں، میں نے پوچھا کون سی باتیں (کچھ کہو تو) تب اُس نے طوفان جوڑنے والوں کی باتیں مجھ سے بیان کیں، یہ سُن کر میں تو پہلے ہی سے بیمار تھی اور زیادہ بیمار ہو گئی[1] اور اپنے حجرے میں لوٹ آئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور (دور ہی سے) سلام کر کے پوچھا، کیوں اب کیسی ہے، میں نے عرض کیا آپ ذرا مجھ کو اجازت دیجئے، میں اپنے ماں باپ کے

۱؎ ہائے حضرت عائشہ رضؓ کی مصیبت کو یاد کر کے دل پاش پاش ہو جاتا ہے، ان کمبختوں کو اتنا بھی ترس نہ آیا، کہ ایک معصوم کم سن لڑکی اور پھر سے بیمار، اس کا دل جھوٹا طوفان رکھ کر اور کڑھانا، گویا مار ڈالنے کی فکر کی، کوئی بھلا آدمی جس کے دل میں ذرا بھی رحم ہو ایسا نہیں کرنے کا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ
أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا
قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي
يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ
يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا
كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ
يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا
قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ
النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ
اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ
وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى أَصْبَحْتُ أَبْكِي
فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ
حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي
فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
فَأَشَارَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ
وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ
إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ

پاس جاتی ہوں، میرا مطلب یہ تھا کہ اُن سے تحقیق کروں کیا حقیقت ہیں لوگوں نے ایسا طوفان اُٹھایا ہے؟ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دے دی، میں چلی گئی، مَیں نے والدہ سے پوچھا، اماں یہ لوگ (میری نسبت) کیا بک رہے ہیں، انہوں نے کہا بیٹی تو اتنا رنج مت کر، خدا کی قسم ایسا اکثر ہوا، جب کسی مرد کے پاس کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے جس سے مرد محبت کرتا ہے اس کی سوکنیں بھی ہوں، تو عورتیں ایسے بہت سے چلتر کیا کرتی ہیں[1] میں نے کہا واہ سبحان اللہ! کیا لوگوں نے اس کا چرچا بھی کر دیا، خیر وہ ساری رات گذری، مَیں روتی رہی، صبح ہو گئی نہ میرے آنسو تھمتے تھے، نہ نیند آتی تھی، صبح کو بھی میں رو رہی تھی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ اور اسامہ بن زید کو بلوایا، آپ اُن سے میرے چھوڑ دینے کے لئے مشورہ لینا چاہتے تھے، کیونکہ وحی اُترنے میں دیر ہوئی تھی[2] حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں اسامہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی مشورہ دیا جو وہ جانتے تھے کہ میں ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہوں، اور جیسے اُن کو دل میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں سے محبت تھی، یعنی انہوں نے صاف کہہ دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاک دامن اور بے قصور ہیں، یہ جھوٹا طوفان ہے) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنج دیکھ کر) آپ کی تسلی کے لئے یہ کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورتوں کی

---

[1] حالانکہ حضرت عائشہ کی سوکنوں یعنی دوسری ازواج مطہرات نے اس طوفان میں ایک کلمہ بھی نہیں کہا تھا، مگر ام رومان انکی والدہ نے خیال کیا کہ شاید انکی سوکنوں کی بھی اسمیں کچھ سازش ہو، اور یہ گمان اُن کو اس وجہ سے ہوا ہوگا کہ حمنہ بنت جحش حضرت ام المومنین زینب کی بہن بھی اس طوفان میں شریک تھیں، اور ہم نے جو ترجمہ کیا ہے اُس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ زمانہ کی عورتیں اُس پر ایسے چلتر کیا کرتی ہیں، یعنی دوسری عورتیں نہ اُس کی سوکنیں اس صورت میں کوئی اشکال نہیں رہتا ۱۲ منہ رح [2] اور آپؐ کے دل میں بھی شبہ آگیا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ رحمہ اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ؛

besturdubooks.wordpress.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَاِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اَيْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ قَالَتْ بَرِيْرَةُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهٗ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ

کچھ کمی ہے، عائشہ رضؓ کے سوا بہت سی عورتیں موجود ہیں[۵۱]۔ بھلا آپ لونڈی (بریرہ) سے تو پوچھئے وہ سچ سچ حال بتا دے گی[۵۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ سے فرمایا، بریرہؓ (سچ بتا) تو نے عائشہ کی کوئی ایسی بات بھی کبھی دیکھی ہے، جس سے تجھ کو کوئی شبہ (بدکاری کا) اُس پر پیدا ہوا ہو؟ بریرہؓ نے کہا قسم خدا کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، میں نے تو کوئی بات عائشہ رضؓ کی ایسی نہیں دیکھی جس پر میں عیب لگا سکوں، (اللہ رکھے) وہ ابھی بچی ہے کم سن (اور بھولی) ایسی کہ آٹا گھر کا گندھا ہوا چھوڑ کر سو جاتی ہے[۵۳] تو بکری آن کر آٹا کھا لیتی ہے[۵۴] یہ سُن کر اُسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے، عبداللہ بن ابی ابن سلول کے مقابل آپؐ نے مدد چاہی، فرمایا مسلمانو! کون میری حمایت کرتا ہے، کون میری مدد کرتا ہے، ایسے شخص کے مقابل جس نے میرے گھر والوں پر تہمت لگا کر یہ بات مجھ تک پہنچائی، خدا کی قسم میں تو اپنے گھر والے (یعنی حضرت بی بی عائشہ رضؓ) کو نیک پاک دامن ہی سمجھتا ہوں، اور جس مرد سے تہمت لگائی ہے اُس کو بھی نیک بخت جانتا ہوں، وہ کبھی میرے گھر میں اکیلا نہیں آیا ہمیشہ میرے ساتھ آیا کرتا، یہ سُن کر سعد بن معاذ (اوس قبیلے کے

---

[۵۱] حضرت علی رضؓ کا معاذ اللہ یہ مطلب تھا کہ حضرت عائشہ رضؓ ایسے بُرے کام سے ملوّث ہوئی ہیں، بلکہ اُنکی غرض یہ تھی کہ کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر دُور ہو، تو انہوں نے یہ کہا اگر آپ کو ایسا ہی شبہ ہے تو عائشہ رضؓ کو چھوڑ دیجئے، اور بہت سی عورتیں مل سکتی ہیں، اُسی زمانہ سے حضرت عائشہ رضؓ کو حضرت علی رضؓ سے بہ تقاضائے بشریت کچھ ملال پیدا ہو گیا، جو ایک مدّت دراز تک باقی رہا ۱۲ منہ رح [۵۲] کہ عائشہ رضؓ کا رویّہ کیسا ہے، اُنکے اخلاق اچھے ہیں یا بُرے قاعدہ ہوتا ہے کہ عورتوں کے راز چھوکریوں، باندیوں سے چھپے نہیں ہوتے، بلکہ اکثر عورتیں دوسری عورتوں سے بھی وہ باتیں ظاہر کیا کرتی ہیں جنکو مردوں پر افشا نہیں کرتیں، اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ تہمت کا واقعہ ۵ھ یا ۶ھ ہجری میں ہوا تھا، اور بریرہؓ کو حضرت عائشہ رضؓ نے فتح مکہ کے بعد ۸ھ یا ۹ سنہ ہجری میں خریدا تھا، اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شائد بریرہؓ خریدنے سے پہلے بھی حضرت عائشہ کے پاس رہا کرتی ہونگی۔ بعضوں نے کہا بریرہؓ کا ذکر اس روایت میں غلطی سے ہے، اور لونڈی سے کوئی دوسری لونڈی مراد ہے ۱۲ منہ رح [۵۳] یعنی ابھی تک اسمیں اتنی ہوشیاری اور چالاکی بھی نہیں ہے کہ اپنے گھر کا بندوبست کر سکے، وہ بھلا ایسے چترے پنے کا کام کیسے کرےگی ۱۲ منہ رح [۵۴] کہتے ہیں اس لونڈی نے قسم کھا کر یہ بیان کیا کہ میں تو عائشہ رضؓ کو ایسی پاک سمجھتی ہوں جیسے سُنار لال لال کھرے سونے کو، دوسری روایت میں یوں ہے، کہ عائشہ رضؓ سونے سے زیادہ پاکیزہ ہے، اور اگر اُس نے کوئی کام کیا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی ضرور خبر کر دے گا۔ لونڈی کی اس سمجھ پر لوگوں کو بہت تعجب ہوا ۱۲ منہ رح

بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ فَمَكَثْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ

سردار) کھڑے ہوئے[1] اور کہنے لگے یارسول اللہ صلعم، میں اس شخص کے مقابل آپ کی مدد کو تیار ہوں، اگر یہ شخص اوس قبیلے کا ہے تو ابھی اُس کی گردن مارتا ہوں (کم بخت خس کم جہاں پاک) اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج کے قبیلے میں کا ہے تو آپ جو حکم دیں گے ہم بجا لائیں گے، حضرت عائشہؓ نے کہا سعد بن معاذ کی یہ بات سُن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے جو خزرج قبیلے کے سردار تھے پہلے وہ اچھے نیک بخت آدمی تھے مگر (خدا تعصب کا خانہ خراب کرے) اُن کو ایک قومی غیرت نے آ دبوچا، سعد بن معاذ سے کہنے لگے اللہ کی بقا کی قسم، تو جھوٹ کہتا ہے تو نہ اُس کو مارے گا نہ مار سکے گا، اتنے میں اسید بن حضیرؓ (بڑے جان نثار صحابی) جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہو گئے، اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے، اللہ کی بقا کی قسم، تو جھوٹا ہے ہم تو ضرور اُس شخص کو قتل کریں گے کیا تو بھی منافق ہو گیا ہے، جو منافقوں کی طرفداری کرتا ہے، بس اس گفتگو پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپس میں لڑنے والے ہی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تھے، آپؐ برابر اُن کو تھماتے سمجھاتے رہے جب وہ خاموش ہوئے[2] اور آپ بھی خاموش ہو رہے، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اُس دن سارا دن میرا یہ حال رہا کہ نہ میرے

[1] بعضوں نے یہاں اعتراض کیا ہے کہ سعد بن معاذ تو جنگ خندق کے زخم سے ۴ ہجری میں شہید ہوئے اور تہمت کا قصہ ۶ ہجری میں ہوا، جواب یہ ہے کہ تہمت کا بھی واقعہ ۴ ہجری میں ہوا، بعضوں نے کہا، جنگ خندق اور غزوۂ مریسیع دونوں ۵ ہجری میں ہوئے، تو اُس وقت تک سعد بن معاذ زندہ ہوں گے ۱۲ منہ رح [2] سعد بن عبادہ منافق نہ تھے سچے مسلمان تھے، مگر سعد بن معاذ کا یہ کہنا اُن کو ناگوار ہوا کہ ہم اُس شخص کو قتل کریں گے اور قومی جوش نے اُن پر غلبہ کیا، قوم یا خاندان کی پچ وہیں تک عمدہ ہے جب تک شرع کے خلاف نہ ہو، شرع کے خلاف نہ قوم کوئی چیز ہے نہ خاندان کوئی مال ہے، اللہ اور رسول پر قوم اور خاندان مال، اسباب سب تصدق کرنا چاہیئے، اُس وقت ایمان پورا ہوگا، قوم تو قوم اپنے باپ اور بھائی کی پرواہ بھی صحابہؓ نے نہیں کی، اور خدا کی رضا مندی کے لئے اُن کے قتل کرنے پر مستعد ہو گئے، رضی اللہ عنہم یہی سعد بن عبادہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت ہونے لگی تو خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہیں جا کر مرے، وہ چاہتے تھے کہ دو خلیفہ رہیں، ایک انصار میں سے ایک قریش میں سے بھلا یہ کیوں کر ہو سکتا تھا دو تلواریں ایک نیام میں نہیں آسکتیں، حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ سعد بن عبادہ کو تباہ کرے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ فَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَلَا يَرْقَا لِي دَمْعٌ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَاَنَا اَبْكِي فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِي شَاْنِي قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِي اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ اِلَى اللّٰهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِي اَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي

آنسو بند ہوتے تھے، اور نہ نیند آتی تھی[1] صبح کو میرے والدین بھی میرے پاس موجود تھے، میرا تو دو رات اور ایک دن سے یہی حال تھا کہ نہ نیند آتی تھی نہ آنسو تھمتے تھے، میرے والدین یہ سمجھے کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا، حضرت عائشہ رض کہتی ہیں، پھر ایسا ہوا کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے تھے، میں رو رہی تھی، اتنے میں ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اُس کو اجازت دی، وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی، اسی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے آپؐ نے سلام کیا اور سلام کر کے بیٹھ گئے، اس سے پہلے جب سے مجھ پر طوفان لگایا تھا، آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ تک آپ ٹھہرے رہے میرے باب میں کوئی وحی نہ آئی، خیر آپؐ نے بیٹھ کر تشہد پڑھا، پھر فرمایا، امّا بعد، عائشہ مجھ کو تیری نسبت ایسی ایسی خبر پہنچی ہے، اب اگر تو پاک ہے (اور یہ خبر جھوٹ ہے)، تو اللہ تعالیٰ تیری پاکدامنی عنقریب بیان کر دے گا، اور اگر واقعی تجھ سے کوئی قصور ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اپنے قصور کی بخشش مانگ، اور توبہ کر، کیونکہ جب کوئی بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے، پھر اللہ کی درگاہ میں (آیندہ کے لئے) توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا گناہ بخش دیتا ہے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو ختم کر چکے تو (خدا کی قدرت) ایک بارگی میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی مجھ کو معلوم نہ ہوا[2] میں نے اپنے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دو، انہوں نے کہا خدا کی قسم، میں نہیں جانتا آپؐ کو کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی

---

[1] رات بھی اسی طرح بے قراری میں گذاری دوسری ۱۲ منہ رح [2] قاعدہ ہے جب روتے روتے رنج حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو ایک بھا ایک آنسو تھم جاتے ہیں، اور آدمی ہکا بکا سا رہ جاتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا أَدْرِي مَا
أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ
لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتَّى
اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ
قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي
بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ
اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي
مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ
لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ قَالَ
فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا
تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ
عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي
بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ
وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ
فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي
كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ
بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ
فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

والدہ (ام رومان) سے کہا تم تو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ جواب دو، انہوں نے کہا میں نہیں جانتی، کیا جواب دوں حضرت عائشہ کہتی ہیں آخر (میں خود ہی جواب پر مستعد ہوئی) میں ایک کم سن چھوکری تھی، قرآن بھی مجھ کو بہت سا یاد نہ تھا۔ میں نے کہا قسم خدا کی میں جانتی ہوں کہ یہ بات جو تم نے سنی ہے تمہارے دلوں میں جم گئی ہے، اور تم اس کو سچ سمجھنے لگے ہو اب اگر میں یہ کہوں کہ میں پاک ہوں، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں پاک ہوں، جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں (جھوٹ) ایک گناہ کا اقرار کرلوں (جو میں نے نہیں کیا) اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں، تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے، خدا کی قسم میں اس وقت اپنی اور تمہاری مثال (بالکل) ایسی ہی سمجھتی ہوں جو یوسف پیغمبر کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام، کی تھی، انہوں نے یہی کہا تھا (میں بھی وہی کہتی ہوں) اب اچھا صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ تعالیٰ میری مدد کرنے والا ہے یہ کہہ کر حضرت عائشہ نے (بچھونے پر) کروٹ بدل لی، حضرت عائشہ کہتی ہیں مجھ کو یہ یقین تھا کہ چونکہ میں پاک ہوں، اللہ تعالیٰ میری پاکی ضرور ظاہر کرے گا، مگر خدا کی قسم مجھ کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے باب میں قرآن کی ایسی آیتیں اتارے گا جو (ہمیشہ کے لئے قیامت تک) پڑھی جائیں گی، میں اپنی شان اس سے حقیر سمجھتی تھی کہ میرے باب میں خدا اپنا ایسا کلام اتارے جس کو (ہمیشہ) پڑھتے رہیں، ہاں مجھ کو یہ امید ضرور تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خواب دکھائیگا جس سے آپ کو میری پاک دامنی کھل جائے گی، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ پھر ایسا ہوا خدا کی قسم نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ بیٹھے تھے وہاں سے سرکے اور نہ گھر میں جو لوگ تھے

besturdubooks.wordpress.com

حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ اَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّاَكِ فَقَالَتْ اُمِّيْ قُوْمِيْ اِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ بَرَاءَتِيْ قَالَ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اُن میں سے کوئی باہر گیا، اور آپؐ پر وحی آنی شروع ہو گئی، معمول کے موافق آپؐ پر سختی ہونے لگی، اور پسینہ موتیوں کی طرح آپؐ کے بدن سے ٹپکنے لگا، حالانکہ وہ دن سردی کا دن تھا، مگر وحی اُترنے میں ایسی ہی سختی ہوتی، خیر جب وحی کی حالت موقوف ہو گئی، دیکھا تو آپؐ ہنس رہے ہیں (خوش ہیں) پھر پہلی بات آپؐ نے یہی کی فرمایا عائشہؓ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو پاک صاف کر دیا، یہ سنتے ہی میری والدہ کہنے لگیں، اُٹھ (آپؐ کا شکریہ ادا کر) میں نے کہا واہ! خدا کی قسم میں تو کبھی نہیں اُٹھنے کی (آپؐ کا شکریہ نہیں کرنے کی) میں تو فقط اپنے پروردگار کا شکریہ کروں گی جو عزت اور بزرگی والا ہے[1] اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اُتاریں، ان الذین جاءو بالافك عصبة منكم لا تحسبوه الخ پوری دس آیتیں، جب یہ آیتیں میری پاکی ظاہر کرنے کیلئے اُتر چکیں (اور طوفان لگانے والوں کو سزا دی گئی) تو حضرت ابوبکر صدیقؓ جو پہلے مسطح بن اثاثہ سے رشتہ داری کی وجہ سے کچھ سلوک کیا کرتے تھے، کہنے لگے خدا کی قسم، اب تو میں مسطح کو کبھی کچھ نہیں دینے کا، جب اُس نے عائشہؓ کے حق میں ایسی ایسی باتیں کیں، (اُس کو اپنی قرابت کا کبھی خیال نہیں آیا)، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری، ولا یاتل اولوا الفضل منكم والسعة ان يؤتوا اولى القربى والمساكين والمهاجرين فی سبيل الله وليعفوا وليصفحوا الا تحبون ان يغفر الله لكم والله غفور رحيم[2] تو ابوبکرؓ

[1] یہ حضرت عائشہؓ نے بطور ناز محبوبیت کے فرمایا، اور واقع میں اُنکا ناز بجا تھا کیونکہ آنحضرت صلعم نے بھی ایسی ایسی خبریں سُن کر اُنکی طرف سے دل میں شبہ پیدا کر لیا تھا ۱۲ منہ رح [2] سُبحان اللہ صدقے اُس مالک کے، باوجودیکہ اُسکے بے شمار اور بے انتہا بندے ہیں مگر وہ سب کی سُنتا ہے، ایک ایک چیونٹی کا بھی خیال رکھتا ہے، اُسکی دعا قبول کرتا ہے، میرے مالک وہ کونسا دن ہوگا جب ہم سب غلام کمربستہ تیرے دربار میں حاضر ہو نگے، اور تو تختِ شہنشاہی پر بیٹھا ہوگا، اپنا جمال مبارک اپنے غلاموں کو دکھائے گا، دنیا اور آخرت کی نعمتیں سب اُس پر سے تصدق ہیں ۱۲ منہ رح [3] یعنے جو لوگ تم میں مالدار ہیں فراغت والے وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ اپنے عزیزوں یا مساکین اور مہاجرین کو اللہ کی راہ میں کچھ نہ دیں گے بلکہ معاف (باقی بر ص ۵۸۳)

besturdubooks.wordpress.com

رَحِيْمٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِيْ فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْ رَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْاِفْكِ،

بَابُ ۳۱ قَوْلِهٖ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهٗ يَرْوِيْهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيْضُوْنَ تَقُوْلُوْنَ،

(یہ آیت سُن کر) کہنے لگے، البتہ خدا کی قسم مجھ کو یہ پسند ہے کہ اللہ مجھ کو بخش دے، اور مسطح سے اگلی عادت کے موافق سلوک کرنے لگے، اور کہنے لگے، خدا کی قسم میں مسطح کا یہ معمول کبھی نہیں بند کرنے کا (بلکہ جیتے تک جاری رکھونگا[۱] حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (طوفان کے زمانہ میں) ام المومنین زینب بنت جحش رضؓ سے (جو میری سوکن تھیں) میرا حال پوچھتے کہ تم عائشہ رضؓ کو کیسی سمجھتی ہو، تم نے کیا دیکھا ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کی خوب احتیاط رکھتی ہوں[۲] میں تو عائشہ رضؓ کو اچھی ہی سمجھتی ہوں، حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ام المومنین زینب رضؓ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں میرے برابر کی تھیں، بڑھ چڑھ کر رہنا چاہتی تھیں[۳] اللہ تعالیٰ نے اُن کی پرہیزگاری کی وجہ سے اُن کو بچالیا[۴] اور اُن کی بہن حمنہ بنت جحش اپنی بہن کی بیچ میں جھگڑنے لگی[۵] جیسے اور طوفان جوڑنے والے تباہ ہوئے[۶] وہ بھی تباہ ہوئی۔

باب ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہٗ فی الدنیا والاخرۃ لمسکم فیما افضتم فیہ عذابٌ عظیمٌ ۵ کی تفسیر مجاہد نے کہا اذ تلقونہ کا معنے یہ ہے کہ ایک دوسرے کے منہ در منہ اس بات کو نقل کرنے لگے[۷] تفیضون (جو سورۂ یونس میں ہے) اُس کا معنی تم کہتے تھے[۸]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۲) کردیں، درگذر کریں، لوگو کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تم کو بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اس لئے، تم بھی اس کی خلقت پر رحم کرو، اُس کا قصور اور گناہ بخش دیا کرو ۱۲ منہ رح (۱ حاشیہ صفحہ ھٰذا) سُبحان اللہ اس حدیث سے جناب امیر المومنین، ابوبکر صدیق رضؓ کی کیسی فضیلت اور خدا ترسی ثابت ہوئی، ان بزرگوں نے نفس کشی کی انتہا کردی تھی، اگر کوئی اور شخص ابوبکر صدیق کے بدل ہوتا تو ساری عمر مسطح سے سلوک کرنا تو کیا چیز ہے اُس کا منہ دیکھنا بھی گوارا نہ کرتا ۱۲ منہ رح ۲ جو دیکھتی ہوں، اُسی کو کہتی ہوں، یہ نہ دیکھا جو واقعی سنتی ہوں وہی کہتی ہوں جو میں نے سنا ۱۲ منہ ۳ کیونکہ وہ قریشیہ تھیں، دوسرے صاحب جمال ۱۲ منہ رح ۴ یعنے وہ اس طوفان میں شریک نہیں ہوئیں، حالانکہ سوکن تھیں[۱۲] ۵ طوفان والوں میں شریک ہوگئی، حمنہ یہ سمجھی کہ حضرت عائشہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے گر جائیں گی، تو میری بہن کا مرتبہ اور بڑھ جائے گا، یہ تو وہی مثل ہوئی، مُدعی سُست گواہ چُست ۱۲ منہ رح ۶ کوڑے کھائے ذلیل ہوئے ۱۲ منہ رح ۷ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح ۸ حالانکہ یہ کلمہ اس صورت میں نہیں ہے، بلکہ افضتم ہے، لیکن چونکہ دونوں کا مادہ ایک تھا یعنے افاضہ اس لیے تفیضون کی تفسیر یہاں بیان کردی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

۷۳۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا،

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سلیمان بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے ام رومان سے جو حضرت عائشہ رضؓ کی والدہ تھیں وہ کہتی تھیں[۵۱] جب حضرت عائشہ رضؓ نے طوفان کی خبر سُنی تو بیہوش ہو کر گر پڑیں[۵۲]

باب ۳۱۲ قَوْلِهِ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمٌ۔

باب اذ تلقونہٗ بالسنتکم وتقولون بافواھکم مالیس لکم بہٖ علم وتحسبونہٗ ھیّنًا وھو عند اللّٰہ عظیمٌ کی تفسیر۔

۷۳۵ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ،

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے ان کو ابن جریج نے خبر دی، کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سُنا، وہ اس آیت کو یوں پڑھتی تھیں اذ تَلِقُونَہٗ بالسنتکم[۵۳]

باب ۳۱۳ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ،

باب ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھٰذا سبحانک ھٰذا بہتان عظیم کی تفسیر۔

۷۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ رض وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عمرو بن سعید بن ابی حسین سے انہوں نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا، حضرت عائشہ رضؓ مر رہی تھیں (مرنے کے قریب تھیں) اُس وقت عبداللہ بن عباس رضؓ نے اُنکے پاس آنے کی اجازت چاہی، حضرت عائشہ رضؓ نے (تامل کیا) کہنے لگیں ایسا

---

۵۱ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے صرف اتنی مناسبت ہو سکتی ہے کہ باب میں جو آیت مذکور ہے وہ طوفان کے قصے سے متعلق ہے اور حدیث میں بھی اسی کا ذکر ہے اصل یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اس کتاب میں صحت کا التزام کیا ہے اس لیے اُن کو بڑی مشکل پڑتی ہے وہ آیت کی تفسیر میں اسی حدیث کو لا سکتے ہیں جو صحیح اور متصل ہو، اس لیے ادنیٰ مناسبت پر اکتفا کرتے ہیں ۱۲ منہ رح ۵۲ خطیب نے اس روایت پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ سند منقطع ہے کیونکہ ام رومان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حیات میں گذر گئیں، مسروق کی عمر اُس وقت چھ سال کی تھی، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول علی بن زید بن جدعان نے نقل کیا وہ خود ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ مسروق نے ام رومان سے سُنا ہے حضرت عمر رضؓ کی خلافت میں ابراہیم حربی اور ابو نعیم حافظین حدیث نے ایسا ہی کہا ہے کہ ام رومان آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد ایک مدت تک زندہ رہیں ۱۲ منہ ۵۳ بہ کسرۂ لام اور تخفیف قاف ولق یلق سے ولق کا معنی جھوٹ بولا، اور مشہور قرأت تلقونہ بہ تشدید قاف اور فتحہ لام ہے تلقے سے یعنی منہ در منہ لینا ۱۲ منہ رح ؎

besturdubooks.wordpress.com

فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ ائْذَنُوا لَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ زَوْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فَأَثْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نِسْيًا مَنْسِيًّا،

نہ ہو عبداللہ بن عباس (اُسوقت) میں میری تعریف کرنے لگیں[۵۱] لوگوں نے کہا[۵۲] ام المومنین[۵۳] وہ آنحضرتؐ کے چچازاد بھائی اور عزت دار آدمی ہیں، حضرت عائشہ نے کہا، اچھا انکو اجازت دو، جب وہ آئے تو کہنے لگے ام المومنین کہو کیا کیفیت ہے، انہوں نے کہا، اگر میں خدا کے نزدیک اچھی ہوں، تو سب اچھا ہی اچھا ہے[۵۴] ابن عباسؓ نے کہا اللہ چاہے تو تم اچھی ہی رہو گی (تمہارا خاتمہ عمدہ ہی ہوگا) تم آنحضرت صلعم کی بی بی (اور بی بی بھی کیسی چہیتی) آنحضرت صلعم نے سوا تمہارے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا، اور جب تم پر طوفان لگایا گیا، تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے تمہاری پاکدامنی آتاری[۵۵] ابن عباسؓ کے پیچھے ہی عبداللہ بن زبیرؓ پہنچے، تو حضرت عائشہؓ اُن سے کہنے لگیں، ابھی ابھی ابن عباسؓ آئے تھے، اُنہوں نے میری تعریف کی، مجھ کو یہ آرزو ہے کہ کاش میں (گمنام) بھولی بسری ہوتی[۵۶]

۷۳۷، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ رض نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نِسْيًا مَنْسِيًّا،

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے اُنہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی، پھر ایسی ہی حدیث نقل کی، اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ میں بھولی بسری ہوتی۔

بَابٌ ۳۱۲ قَوْلِهِ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا الْآيَةَ،

باب يعظكم الله ان تعودوا لمثله ابدًا الاية کی تفسیر۔

۷۳۸، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان

---

۵۱ اور میرے دل میں غرور اور تکبر پیدا ہو ۱۲ منہ رح ۵۲ یہ کہنے والے عبداللہ بن عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ کے بھتیجے تھے، اور جس نے اندر جا کر اجازت لی وہ ذکوان تھا حضرت عائشہؓ کا غلام، اور صاحب تیسیر القاری نے غلطی کی، جو عبداللہ کو حضرت عائشہؓ کا بھانجا قرار دیا ۱۲ منہ رح ۵۳ کیا مضائقہ ابن عباسؓ کو آنے دو ۱۲ منہ رح ۵۴ یا ئیں اگر زندہ رہی تو اچھا ہی اچھا ہے ۱۲ منہ ۵۵ پروردگار کو بھی تمہارا اتنا خیال ہے ۱۲ منہ رح ۵۶ کوئی میرا ذکر ہی نہیں کرتا، اولیاء اللہ اور بزرگوں کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے، انہوں نے شہرت اور ناموری اور لوگوں میں اپنے چرچے کو کبھی پسند نہیں کیا، اولیائے عزلت تو بالکل پوشیدہ رہتے ہیں، اور اولیائے صحبت ضرورت کی وجہ سے طالبین خدا کی تعلیم اور ارشاد کے لئے ظاہر ہوتے ہیں، پر کسی حال میں اپنی شہرت اور ناموری نہیں چاہتے اور اگر اللہ تعالیٰ اُن کو مشہور و ناموری کر دے، لوگوں کے دل اُنکی طرف مائل کر دے، تو رضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ سمجھ کر خاموش رہتے ہیں ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ جَآءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رض یَسْتَاْذِنُ عَلَیْھَا قُلْتُ اَتَاْذَنِیْنَ لِھٰذَا قَالَتْ اَوَلَیْسَ قَدْ اَصَابَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ قَالَ سُفْیَانُ تَعْنِیْ ذَھَابَ بَصَرِہٖ فَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُّحُوْمِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لٰکِنْ اَنْتَ۔

بَابُ ۳۱۵ قَوْلِہٖ وَیُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ

۳۹۷، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ اَنْبَاَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰی عَائِشَۃَ فَشَبَّبَ وَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُّحُوْمِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَسْتَ کَذٰلِکَ قُلْتُ تَدَعِیْنَ مِثْلَ ھٰذَا یَدْخُلُ عَلَیْکِ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْھُمْ فَقَالَتْ

ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت (شاعر مشہور) حضرت عائشہ کے پاس آئے، اندر آنے کی اجازت مانگی، مسروق کہتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رض سے کہا تم اس شخص کو کیوں آنے دیتی ہو[1] انہوں نے کہا بڑا عذاب[2] اس کو آلگا، سفیان ثوری نے کہا یعنی آنکھوں سے اندھا ہوگیا، پھر حسان نے حضرت عائشہ رض کی تعریف میں یہ شعر پڑھی۔ ؎

{ عاقلہ ہے پاک دامن پاک ہے ہر عیب سے وہ نیک بخت،
صبح کرتی ہے وہ بھوکی بے گناہ کا گوشت وہ کھاتی نہیں[3]، }

عائشہ رض نے کہا، ہاں، مگر حسان تو تو ایسا نہیں ہے[4]

باب ویبین اللّٰہ لکم الایات واللّٰہ علیم حکیم کی تفسیر۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت حضرت عائشہ کے پاس گئے، اور یہ شعر ان کو سنائی، اور کہنے لگے ؎

عاقلہ ہے پاک دامن پاک ہے ہر عیب سے وہ نیک بخت!
صبح کرتی ہے وہ بھوکی بے گناہ کا گوشت وہ کھاتی نہیں

حضرت عائشہ رض نے کہا حسان تو تو ایسا نہیں ہے، میں نے کہا ایسے شخص کو آپ اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں جس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری؛ والذی تولی کبرہ[5] الایۃ حضرت عائشہ رض نے

[1] حالانکہ وہ تم پر طوفان جوڑنے میں شریک تھا ۱۲ منہ رح [2] جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا تھا ۱۲ منہ [3] یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتی، کیونکہ مسلمان بھائی کی غیبت کرنا ایسا ہے جیسے اس کا گوشت کھانا ۱۲ منہ رح [4] تو نے تو طوفان کے وقت میری غیبت کی اور مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی ۱۲ منہ رح [5] اکثر لوگوں کا قول یہی ہے کہ والذی تولی کبرہ سے عبداللہ بن ابی منافق مراد ہے مگر اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ حسان مراد ہیں، واللہ اعلم، اگر حسان مراد ہوں تو عذاب عظیم سے دنیا کا عذاب مراد ہوگا، جیسے حضرت عائشہ رض نے سمجھا ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

وَاَیُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰی قَالَتْ وَقَدْ کَانَ یَرُدُّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۳۱۶ قَوْلِہٖ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ تَشِیْعُ تَظْھَرُ

بَابٌ ۳۱۷ قَوْلِہٖ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا ذُکِرَ مِنْ شَاْنِیَ الَّذِیْ ذُکِرَ وَمَا عَلِمْتُ

کہا، اب اندھے پنے سے زیادہ اور کیا عذاب ہے[۱] کہا انہوں نے یہ بھی کہا (گو حسان نے مجھ پر طوفان جوڑا تھا) مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (کافروں کو) جواب دیتا تھا[۲]

باب ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرۃ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ وان اللہ رؤف رحیم۔ کی تفسیر۔ تشیع کا معنی پھیلے ظاہر ہو۔

باب ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربی والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم کی تفسیر

ابو اسامہ حماد بن اسامہ[۳] نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، کہا مجھ کو والد (عروہ بن زبیرؓ) نے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی، وہ کہتی تھیں کہ جب میری نسبت جو طوفان اُٹھایا گیا تھا، اُس کا چرچا ہونے لگا لیکن مجھ کو خبر نہیں

[۱] آنکھ بڑی نعمت ہے ۱۲ منہ رح [۲] کافر آنحضرت صلعم کے دین اسلام کی مسلمانوں کی ہجو کرتے ہیں، چونکہ حسان شاعر تھے اُنکی ہجو کے جواب میں ایسی ہجو کہتے کہ کافروں کے دل پر چوٹ لگتی، حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ حسان نے اگر ایک عیب کیا تو دوسرا ہنر بھی کیا، اس ہنر کے بدل اُن کا عیب درگذر کے لائق ہے، دوسری حدیث میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا، رُوح القدس تیری مدد پر ہیں جبتک تو اللہ اور رسول کی طرف سے کافروں کو رد کرے معلوم ہوا کہ کافروں کا مقابلہ کرنا اُنکی تحریرات اور تقریرات کا جواب دینا دین اسلام کی اور خدا رسول کی مدد کرنا بہت بڑی نیکی ہے، ہمارے زمانہ میں جب چاروں طرف سے اعداء اسلام کا ہجوم ہے اور تو اور مینڈکی کو بھی زکام ہوا، ہندو اور آریہ اور برہم سماج جو ہمیشہ لگد کوب اسلام رہے ہیں، وہ بھی مسلمانوں پر منہ آ رہے ہیں، ایک طرف سے پادری اسلام کے عیب بیان کرنے میں جان توڑ کوششیں کر رہے ہیں، ایک طرف نیچران بے دین اور ملحدان بے تمکین ایک طرف سے جہال صوفیہ غضب ڈھا رہے ہیں، ایک طرف سے بعضے نام کے مسلمان جیسے قادیانی اور چکڑالوی جدا دھند مچا رہے ہیں، ایسے پُر آشوب زمانہ میں سچے اسلام کی مدد کرنا، اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینا، حدیث اور قرآن کو عام مسلمانوں کا اعتقاد اور دین بچانے کیلئے شایع کرنا بہت بڑی عبادت بلکہ افضل ترین عبادات ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق نیک عطا فرمائے کہ آپس کی نزاعات کو چھوڑ کر اس وقت تمام مخالفین اسلام کے مقابلہ میں یک دل اور یکجان رہیں، آمین یارب العالمین ۱۲ منہ رح [۳] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

بِهِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا
عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللّٰهِ مَا
عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِي مِنْ سُوْءٍ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ
وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ
بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي
سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ
فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ نَضْرِبَ
أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْخَزْرَجِ
وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَهْطِ
ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللّٰهِ أَنْ
لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ
أَعْنَاقُهُمْ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ
وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ
فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ
لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ
وَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ
ابْنَكِ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ
فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسُبِّينَ
ابْنَكِ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ
مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا
أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ شَأْنِي قَالَتْ

ہوئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے آپ نے تشہد پڑھا، جیسی چاہیئے ویسی اللہ کی تعریف اور ستایش کی پھر فرمایا امّا بعد، لوگو تم صلاح دو، میں ان لوگوں کو کیا سزا دوں جنہوں نے میری بی بی کو بدنام کیا، خدا کی قسم میں نے تو اپنی بی بی کی کوئی بری بات نہیں دیکھی، اور جس شخص (صفوان بن معطل) سے بدنام کرتے ہیں اس کی بھی کوئی برائی میں نہیں جانتا، وہ میرے گھر میں کبھی نہیں آتا، اسی وقت آتا ہے جب میں بھی وہاں موجود ہوتا ہوں، اور جب میں سفر میں گیا تو وہ شخص بھی میرے ساتھ گیا[1] یہ سن کر سعد بن معاذ کھڑے ہوئے، کہنے لگے، یا رسول اللہ صلعم! حکم فرمایئے میں ان (مردود) لوگوں کی گردن ماروں، سعد کی تقریر سن کر خزرج قبیلے کا ایک شخص (سعد بن عبادہ) کھڑا ہوا، حسان بن ثابت کی ماں اسی شخص کی قوم (یعنی خزرج) کی تھی[2] اور کہنے لگا سعد بن معاذ تو جھوٹا ہے، اگر یہ (تہمت لگانے والے) اوس تیرے قبیلے کے ہوتے تو تو کبھی انکی گردن مارنا پسند نہ کرتا، نوبت یہاں تک پہنچی، کہ اوس اور خزرج دونوں قبیلے کے لوگ مسجد میں ہی لڑ پڑے، اس فساد کی مجھ کو کچھ خبر نہ تھی، پھر اسی دن رات کو ایسا ہوا کہ میں حاجت کے لئے گھر سے نکلی، میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی تھی، اس کا پاؤں پھسلا وہ کہنے لگی، موا مسطح، خدا غارت کرے، میں نے کہا، اماں! اپنے بیٹے کو کوستی ہے؛ وہ خاموش رہی، پھر اس کا پاؤں پھسلا، وہ کہنے لگی، موا مسطح، خدا غارت کرے، میں نے کہا ہائیں بیٹے کو کوستی ہے تیسری بار پھر پھسلی تو یہی کہنے لگی، موا مسطح خدا غارت کرے اُس وقت تو میں نے اُس کو جھڑکا (یہ کیا بات ہے) وہ کہنے لگی، پروردگار کی قسم میں تیرے ہی لئے تو اُسکو کوستی ہوں، میں نے کہا میرے لئے کیسا جب اُنہوں نے

[1] اگر بدکار ہوتا تو میرے سفر جاتے وقت وہ مدینہ میں رہ جاتا ۱۲ منہ رح [2] اور حسان بھی تہمت لگانے والوں میں شریک تھے، حسان کی والدہ فریعہ بنت خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج تھیں ۱۲ منہ رح ؛

besturdubooks.wordpress.com

فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ فَقُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي كَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّضِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ قَالَ

طوفان کا سارا قصہ بیان کیا، میں نے کہا حقیقت میں یہ سچ بات ہے؟ اس نے کہا ہاں خدا کی قسم[۵۱] یہ سن کر میں اپنے گھر کو لوٹی، جس کام کے لئے نکلی تھی میں اس کو بھول گئی، تھوڑا بہت کچھ یاد نہ رہا، اور مجھ کو بخار چڑھ آیا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ ذرا والد کے گھر مجھ کو بھجوا دیجئے۔ آپ نے چھوکرا ساتھ کر دیا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) میں والد کے گھر میں آئی، دیکھا تو ام رومان (میری والدہ) نیچے بیٹھی ہیں، اور ابو بکرؓ بالاخانے پر بیٹھے قرآن پڑھ رہے ہیں، والدہ نے مجھ سے پوچھا، بیٹا کیوں کیسے آئی، میں نے ان سے طوفان کا قصہ بیان کیا، بیان کرنے کے بعد میری ماں کو اتنی فکر اس کی نہیں ہوئی جتنی مجھ کو ہوئی تھی[۵۲] اور کہنے لگیں، ارے بیٹی تو اتنی فکر کیوں کرتی ہے (اپنے تئیں سنبھال) ایسا تو ہمیشہ ہوتا چلا آیا ہے کہ جب کسی مرد سے کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے، جس سے مرد کو محبت ہوتی ہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوتی ہیں، تو وہ اس پر ضرور حسد کرتی ہیں[۵۳] طرح طرح کی باتیں بناتی ہیں، غرض میری ماں پر اس طوفان کا وہ صدمہ نہیں ہوا جیسا مجھ پر صدمہ ہوا، میں نے کہا کیا یہ خبر والد کو بھی پہونچ گئی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، میں نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہونچ چکی ہے، اور میں آنسو بہا کر آواز سے رونے لگی، ابو بکرؓ نے بالاخانے پر سے میری آواز سن لی، وہ قرآن پڑھ رہے تھے، تو بالاخانہ سے اتر آئے، میری ماں سے پوچھا کیا معاملہ ہے، والدہ نے کہا اجی وہی خبر اس نے سن پائی ہے، والد کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے[۵۴]

---

۵۱ لوگوں نے اس کا بلوا مچا دیا ۱۲ منہ رح ۵۲ یعنی انہوں نے یہ قصہ سن کر اتنا رنج نہیں کیا جتنا مجھ کو رنج ہوا تھا، نہ میری طرح بیقرار ہوئیں ۱۲ منہ رح

۵۳ اور کوئی نہ کوئی شوشہ ایسا چھوڑ دیتی ہیں جس کی وجہ سے وہ مرد کی نظروں سے گر جائے ۱۲ منہ رح ۵۴ حضرت ابوبکرؓ کو رونا آگیا کہ ایسی لڑکی اور خوبصورت اور فخر خاندان بیٹی اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکا، خدا تعالیٰ ان بدمعاشوں سے سمجھے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ اَىْ بُنَيَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ
اِلٰى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِىْ فَسَاَلَ
عَنِّىْ خَادِمَتِىْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى
تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ خَمِيْرَهَا اَوْ عَجِيْنَهَا
وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدُقِىْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ
اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ
عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ بَلَغَ الْاَمْرُ
اِلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِىْ قِيْلَ لَهٗ
فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ
كَنَفَ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ
شَهِيْدًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ
اَبَوَاىَ عِنْدِىْ فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى دَخَلَ
عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ
اكْتَنَفَنِىْ اَبَوَاىَ عَنْ يَّمِيْنِىْ وَعَنْ شِمَالِىْ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا
بَعْدُ يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءًا
اَوْ ظَلَمْتِ فَتُوْبِىْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

کہنے لگے بیٹی! میں تجھ کو قسم دیتا ہوں، تو اپنے گھر لوٹ جا، میں گھر کو لوٹ آئی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے میری ماما سے پوچھا (سچ بتلا) تو نے عائشہ رضؓ کی کوئی بُری بات بھی دیکھی ہے، وہ کہنے لگی ہرگز نہیں، پروردگار کی قسم میں نے تو کوئی عیب اُن میں نہیں دیکھا، اتنی بات تو ہے (وہ ایسی بھولی ہیں) کہ آٹا گوندھا چھوڑ کر سو جاتی ہیں، بکری آن کر آٹا کھا جاتی ہے اور آپ کے اصحابؓ میں سے ایک صاحب حضرت علیؓ نے اُس کو گھرکا (دھمکایا، بلکہ ایک روایت میں یوں ہے مارا بھی)[1] اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ حال کہہ دے، اُس کو سخت سُست بھی کہا، تب بھی اُس نے یہی کہا، سُبحان اللہ پروردگار کی قسم! میں تو عائشہ کو ایسی پاک سمجھتی ہوں، جیسے سُنار خالص کندن سُرخ سونے کو بے عیب سمجھتا ہے، اس طوفان کی خبر اُس مرد (صفوان) کو بھی پہونچی جس سے مجھ کو بدنام کرتے تھے، وہ کہنے لگا، سُبحان اللہ خدا کی قسم میں نے تو کسی عورت کا اب تک کپڑا بھی نہیں کھولا[2] اور اس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا (غزوہ آرمینیہ ۱۹ھ ہجری میں) حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میرے ماں باپ بھی صبح کو میرے پاس آئے، اور وہیں بیٹھے رہے، یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میرے دائیں بائیں دونوں طرف میرے ماں باپ تھے، آپ نے اللہ کی تعریف اور ستائش کی، پھر فرمایا امّا بعد اے عائشہ! اگر تجھ سے کوئی بُرا کام ہو گیا ہے، یا تو نے کوئی گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول

[1] طبرانی کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ماما کو حضرت علیؓ کے حوالے کر دیا، اور فرمایا تمہارا اختیار ہے، تم ذرا دھمکا کر جس طرح جی چاہے اُس سے حال پوچھو، حضرت علیؓ نے اُس کو بہت ڈرایا دھمکایا، مارا بھی، مگر اُس نے قسم کھا کر یہی کہا کہ میں عائشہؓ کو اچھی اور نیک ہی جانتی ہوں ۱۲ منہ رح [2] یعنی بدکاری کے لئے، بعضوں نے کہا کہ صفوان حصور تھے اُن کو عورتوں کی رغبت ہی نہ تھی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهٖ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اَبِيْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا؟ اَقُوْلُ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اُمِّيْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ فَقَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَاهُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قُلْتُ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ اِنِّيْ لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِيْ عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهٖ وَاُشْرِبَتْهُ قُلُوْبُكُمْ وَاِنْ قُلْتُ اِنِّيْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ لَقَدْ بَاءَتْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَمَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّيْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ

کرتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، اُس وقت انصار کی ایک عورت (نام نامعلوم) بھی آگئی تھی، وہ دروازے پر بیٹھی تھی، مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اس عورت سے آپ نہیں شرماتے، معلوم نہیں، وہ لوگوں میں جاکر کیا کہے، خیر آپؐ نے نصیحت کی گفتگو کی، مَیں نے اپنے والد کی طرف دیکھا اُن سے کہا، آنحضرت صلعم کو جواب دو، انہوں نے کہا میں کیا جواب دوں پھر مَیں نے اپنی ماں کی طرف دیکھا اُن سے کہا تم تو ہی کچھ جواب دو انہوں نے بھی یہی کہا مَیں کیا جواب دوں، جب دونوں نے کچھ جواب نہ دیا، تو (لاچار ہو کر) میں نے تشہد پڑھا اور جیسے چاہئیے ویسی اللہ کی تعریف اور ستائش کی، پھر مَیں نے کہا، **امابعد** خدا کی قسم اگر مَیں یہ کہوں کہ مَیں نے یہ بُرا کام نہیں کیا اور اللہ اس بات کا گواہ ہے کہ مَیں سچی ہوں جب بھی کچھ فائدہ نہیں، کیونکہ تم لوگوں نے تو اس طوفان کا چرچا کر دیا، اور تمہارے دلوں میں یہ بات جم گئی ہے، ہاں اگر میں یہ کہوں کہ مَیں نے یہ بُرا کام کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ مَیں نے نہیں کیا، تب تو تم (مان لو گے) کہو گے اس نے خود قبول کر لیا[1] اب تو پروردگار کی قسم مَیں اپنی اور تمہاری مثال وہی پاتی ہوں جو حضرت یوسف پیغمبر کے والد کی تھی مَیں نے بہت چاہا کہ یعقوب پیغمبر یہ نام مجھ کو یاد آئے، مگر یاد ہی نہ آیا، انہوں نے یہی کہا تھا، اب عمدہ صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تم جو باتیں بنا رہے ہو، اُن پر اللہ میرا مددگار ہے، اُسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترنا شروع ہوئی تو ہم لوگ خاموش ہو رہے، جب وحی موقوف ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ کے مبارک چہرہ پر خوشی نمایاں ہے، آپ اپنی پیشانی پونچھنے اور

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا علاوہ اور کمالات کے بڑی خوش تقریر بھی تھیں، ایسے رنج اور مصیبت کے وقت میں بھی جب بڑے بوڑھے کچھ نہ کہہ سکے انہوں نے اس شائستگی سے تقریر کی کہ سبحان اللہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

اَبْشِرِی یَا عَائِشَۃُ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ
بَرَاءَتَکِ قَالَتْ وَکُنْتُ اَشَدَّ مَا کُنْتُ
غَضَبًا فَقَالَ لِی اَبَوَایَ قُومِی اِلَیْہِ
فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَقُومُ اِلَیْہِ وَلَا اَحْمَدُہٗ وَلَا
اَحْمَدُکُمَا وَلٰکِنْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِی اَنْزَلَ
بَرَاءَتِی لَقَدْ سَمِعْتُمُوْہُ فَمَا اَنْکَرْتُمُوْہُ وَلَا
غَیَّرْتُمُوْہُ وَکَانَتْ عَائِشَۃُ تَقُولُ اَمَّا زَیْنَبُ
ابْنَۃُ جَحْشٍ فَعَصَمَہَا اللّٰہُ بِدِیْنِہَا فَلَمْ تَقُلْ
اِلَّا خَیْرًا وَاَمَّا اُخْتُہَا حَمْنَۃُ فَہَلَکَتْ فِیْمَنْ
ہَلَکَ وَکَانَ الَّذِی یَتَکَلَّمُ فِیْہِ مِسْطَحٌ
وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰہِ
بْنُ اُبَیٍّ وَہُوَ الَّذِی کَانَ یَسْتَوْشِیْہِ وَ
یَجْمَعُہٗ وَہُوَ الَّذِی تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْہُمْ ہُوَ وَ
حَمْنَۃُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ لَا یَنْفَعَ
مِسْطَحًا بِنَافِعَۃٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَ
جَلَّ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ اِلٰی
اٰخِرِ الْاٰیَۃِ یَعْنِی اَبَا بَکْرٍ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْا
اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ یَعْنِی مِسْطَحًا
اِلٰی قَوْلِہٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ

فرمانے لگے اے عائشہ رض خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیری پاکدامنی اتاری، حضرت عائشہ رض کہتی ہیں اُس دن میں بے انتہا غصے میں تھی، اتنا غصہ مجھ کو کبھی نہیں آیا تھا، میرے والدین نے کہا اُٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ کا شکریہ کر، میں نے کہا پروردگار کی قسم میں تو کبھی اٹھ کر اُن کے پاس نہیں جانے کی اور نہ اُن کا شکریہ کروں گی نہ تمہارا شکریہ البتہ اللہ جل جلالہ کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں، جس نے میری پاکدامنی اتاری، تم لوگوں نے تو یہ بات سُن لی نہ اس کو غلط کہا نہ میٹا ۵ حضرت عائشہ رض کہتی تھیں کہ ام المومنین زینب بنت جحش کو اللہ نے اُنکی دینداری کی وجہ سے بچا لیا، اُنہوں نے میری نسبت اچھی ہی بات کہی، البتہ اور لوگوں کے ساتھ جو تباہ ہوئے اُنکی بہن حمنہ بنت جحش بھی تباہ ہوئی، اور اس طوفان کا چرچا مسلمانوں میں، دو شخص کرتے، مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور عبداللہ بن ابی سلول منافق تو کھود کھود کر اسکو پوچھتا اور اسپر حاشیے چڑھاتا، وہی اس طوفان کا بانی مبانی تھا، و الذی تولی کبرہ سے وہ اور حمنہ مراد ہیں، حضرت عائشہ رض کہتی تھیں کہ ابو بکر رض نے مسطح (کی یہ شرارت دیکھ کر) اسکے لئے قسم کھائی اب میں اسکو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں گا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ولا یاتل اولوا الفضل منکم اخیر آیت تک اولوا الفضل ابو بکر صدیق مراد ہیں، اولی القربی والمساکین سے مسطح بن اثاثہ اخیر میں

۵ بلکہ خاموش ہو رہے، تمہارے دل میں بھی شبہ آگیا، پھر تمہارا کیا احسان، دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار سے میرا ہاتھ تھاما، میں نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا، ابو بکر رض نے مجھ کو جھڑکا، حضرت عائشہ رضا کا یہ فعل بطور ناز محبوبیت کے تھا اور اُن کا ناز بجا تھا، اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلعم کو غیب کا علم نہ تھا، ورنہ اتنے دنوں تک آپ کیوں فکر اور تردد میں رہتے۔ ابو بکر رض کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ پیغمبر صاحب کے سچے عاشق اور جانباز رفیق تھے، آپکے سامنے اپنی بیٹی کے لئے جو جان سے زیادہ عزیز تھی ایک کلمہ بھی منہ سے نہ نکال سکے۔ باوجود زمین آواز نیامد کہ منم ؛ حضرت عائشہ کی کمال توحید اور صدق اور اخلاص اور توکل علی اللہ سبحان اللہ کیا کہنا الطیبات للطیبین دشمنوں کا منہ کالا ہوا، جو پاک تھے وہ قیامت تک پاک ہی ہے، دشمنوں کی دشمنی اُن کے حق میں اکسیر ہو گئی، قیامت تک اُن کی پاکدامنی ہر مومن کی زبان اور دل اور صفحۂ کتاب اللہ پر مرقوم ہو گئی، ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ حَتّٰى قَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ،

یہ ہے لا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم ابوبکرؓ نے کہا کیوں نہیں پروردگار! ہماری تو یہ آرزو ہے کہ تو ہم کو بخشے اور مسطح کو جو دیا کرتے تھے، وہ جاری کر دیا۔

بَابٌ ۳۱۵ قَوْلِهٖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ

وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ،

باب قولہ ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن

کی تفسیر۔ اور احمد بن شبیب نے کہا[1] ہم سے والد (شبیب بن سعید) نے بیان کیا، انہوں نے یونس بن یزید سے کہا، ابن شہاب نے عروہ سے روایت کی، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے، انہوں نے کہا کہ اللہ اُن عورتوں پر رحم کرے، جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری کہ اپنی اوڑھنیاں گریبانوں پر ڈالے رہیں (تاکہ سینہ گلا وغیرہ نظر نہ آئے) اُنہوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر اوڑھنیاں بنائیں[2]۔

۴۷، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اَخَذْنَ اُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِيْ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا،

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے، انہوں نے حسن بن مسلم سے اُنہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے، کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں، کہ جب یہ آیت اُتری:۔ ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن تو عورتوں نے اپنے تہ بند دونوں کناروں سے پھاڑ کر اوڑھنیاں بنا لیں۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

سورۂ فرقان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيْحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

ابن عباسؓ نے کہا هباءً منثورًا کا معنی جو چیز ہوا اڑا کر لائے (غبار گرد وغیرہ)[3]۔ مدّ الظل[4] سے وقت مراد ہے جو طلوع صبح سے

[1] جو امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں، شاید یہ روایت امام بخاری نے اُن سے نہیں سُنی، اس لیے حدثنا احمد بن شبیب نہیں کہا لیکن ابن منذر نے اس کو وصل کیا ہے ۱۲ منہ رح [2] عرب کی عورتیں کرتہ پہنتیں، جس کا گریبان سامنے سے کھلا رہتا، اس میں سے سینہ چھاتیوں پر نظر پڑتی، اس لیے اوڑھنی سے گریبان ڈھانپنے کا حکم دیا گیا۔ اگر عورت کوٹ اور شروانی پہنے، جو سامنے سے بند ہوتی ہے تب اوڑھنی کی ضرورت نہیں، لیکن سر کے بال سر بند ھن سے چھپائے باقی منہ اور دونوں کف دست اور پاؤں کا چھپانا فرض نہیں ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيلًا طُلُوعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَمَا شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُورًا وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيرُ مُذَكَّرٌ وَالتَّسَعُّرُ وَالِاضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ تُمْلَى عَلَيْهِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ الرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُهُ رِسَاسٌ مَا يَعْبَأُ يُقَالُ مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَا يُعْتَدُّ بِهِ غَرَامًا هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَعَتَوْا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ عَنِ الْخُزَّانِ

سورج نکلنے تک ہوتا ہے ساکنا کا معنی ہمیشہ[۵۱] علیہ دلیلا میں دلیل[۵۲] سے مراد سورج نکلنا ہے[۵۳] خلفۃ سے[۵۴] یہ مطلب ہے، کہ رات کا جو کام نہ ہو سکے، وہ دن کو پورا کر سکتا ہے، دن کا جو کام نہ ہو سکے وہ رات کو پورا کر سکتا ہے اور امام حسن بصریؒ نے کہا[۵۵] قرۃ اعین کا مطلب یہ ہے کہ ہماری بی بیوں کو اور اولاد کو خدا پرست اپنا تابعدار بنا دے، مومن کی آنکھ کی ٹھنڈک اس سے زیادہ کسی بات میں نہیں ہوتی کہ اُس کا محبوب اللہ کی عبادت میں مصروف ہو[۵۶] اور ابن عباسؓ نے کہا ثبورا کا معنی ہلاکت خرابی، اوروں نے کہا سعیر کا لفظ مذکر ہے اور یہ تسعر سے نکلا ہے تسعر اور اضطرام کہتے ہیں آگ کے خوب سلگنے کو (جوش مارنے کو) تملی علیہ اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، یہ املیت اور امللت سے نکلا ہے، الرس کان اسکی جمع رساس آئی ہے بعضوں نے کہا رس کنواں) ما یعبأ عرب لوگ کہتے ہیں ما عبأت بہ شیئاً یعنے میں نے اُس کی کچھ پروا نہیں کی، اُس کو کوئی چیز نہ سمجھا غراما کا معنی ہلاکت، اور مجاہد نے کہا عتوا کا معنی شرارت[۵۷] اور سفیان بن عیینہ نے کہا عاتیۃ کا معنی یہ ہے کہ اُس نے خزانہ دار فرشتوں کا کہنا نہ سنا۔

بَابُ ۳۱۹ قَوْلِهِ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا

باب الذین یحشرون علی وجوھھم الی جھنم اولئک شر مکانا واضل سبیلا کی تفسیر

۱۴۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس بن محمد بغدادی نے، کہا ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے اُنہوں نے قتادہؒ سے کہا ہم سے انس بن مالک رضؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص،

---

[۵۱] اس کو بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ [۵۲] اس کو بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ [۵۳] اسی سے سایہ کی پہچان ہوتی ہے [۵۴] یہ بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ رح [۵۵] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۶] یعنی ہم کو نیک بخت بی بیاں اور صالح اولاد عطاء فرما ۱۲ منہ [۵۷] اس کو ابن منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۵۸] اس کو ورقاء نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یُحْشَرُ الْکَافِرُ عَلٰی وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ اَلَیْسَ الَّذِیْ اَمْشَاهُ عَلَی الرِّجْلَیْنِ فِی الدُّنْیَا قَادِرًا عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰی وَعِزَّةِ رَبِّنَا،

(نام نامعلوم) نے عرض کیا، یا رسول اللہ! قیامت کے دن کافر اپنے منہ کے بل کیسے حشر کیے جائیں گے، آپ نے فرمایا، جس پروردگار نے آدمی کو دو پاؤں پر چلایا، کیا وہ اس کو قیامت کے دن منہ کے بل نہیں چلا سکتا؟ قتادہ نے کہا کیوں نہیں، قسم ہمارے پروردگار کی عزت و جلال کی[1]

باب ۳۲۰ قَوْلِهٖ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا الْعُقُوْبَةَ،

باب والذین لایدعون مع اللہ الٰھًا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذٰلك یلق اثاما کی تفسیر

اثامًا کا معنی عذاب۔

۲۴۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ وَّسُلَیْمَانُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مَیْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰہِ اَكْبَرُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْیَةَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِیْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ تَصْدِیْقًا لِّقَوْلِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے منصور بن معتمر اور سلیمان اعمش نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سفیان ثوری نے کہا اور مجھ سے واصل بن حیان نے بیان کیا، انہوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے یا اور کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے، آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک کسی کو بنائے، حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا[2] میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ، آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ اس کو کھلانا (پلانا) پڑے گا، میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ! آپؐ نے فرمایا کہ اپنے پڑوسی کی جورو سے حرام کاری

[1] وہ سب کچھ کر سکتا ہے، منہ کے بل چلانا کیا مشکل ہے، سینکڑوں کیڑے اور حشرات الارض منہ کے بل چلتے ہیں ۱۲ منہ [2] تو اپنے مالک اور خالق کے برابر کسی دوسرے کو کرنا اس کو سخت ناگوار ہوگا، اور اسی لئے اس گناہ کے بخشے جانے کی امید نہیں ہے، باقی سب گناہ اس سے اُتر کر ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے اگر چاہیگا تو بن توبہ کیے بھی انکو بخش دیگا۔ لیکن شرک جبتک توبہ نہ کرے نہیں بخشی جا سکتی، درحقیقت دنیا کے بادشاہ بھی اس قصور کو بہت سخت سمجھتے ہیں کہ کوئی اپنے آقائے نعمت کو چھوڑ کر دوسرے سے تعلق رکھے، اور جو کوئی ایسا کرے اُس کو نمک حرام قرار دیتے ہیں، نمک حرامی کا قصور بھی معاف نہیں کرتے، باقی اور سب قصور معاف کر دیتے ہیں ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ،

۷۴۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَھُمْ قَالَ اَخْبَرَنِی الْقَاسِمُ بْنُ اَبِیْ بَزَّۃَ اَنَّہٗ سَاَلَ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ ھَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَۃٍ فَقَرَاْتُ عَلَیْہِ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِیْدٌ قَرَاْتُھَا عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ کَمَا قَرَاْتَھَا عَلَیَّ فَقَالَ ھٰذِہٖ مَکِّیَّۃٌ نَسَخَتْھَا اٰیَۃٌ مَدَنِیَّۃٌ الَّتِیْ فِیْ سُوْرَۃِ النِّسَآءِ،

۷۴۴ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ فِیْ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِیْہِ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَزَلَتْ فِیْ اٰخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ یَنْسَخْھَا شَیْءٌ،

۷۴۵ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ

کرنا[1] عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ قرآن کی یہ آیت والذین لایدعون مع اللہ الٰھًا آخر ولا یقتلون النفس التی حرّم اللہ الا بالحق، اس حدیث کی تصدیق میں اتری۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، انکو ابن جریج نے کہا مجھ کو قاسم بن ابی بزہ نے خبر دی، انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ جو شخص کسی مسلمان کا جان بوجھ کر خون کرے اُس کی توبہ ہو گی یا نہیں (سعید نے کہا نہیں) میں نے اُن کو (سورۂ فرقان کی) یہ آیت سُنائی ولا یقتلون النفس التی حرّم اللہ الا بالحق[2] سعید نے کہا میں نے بھی یہ آیت ابن عباس کو سُنائی تھی، انہوں نے کہا یہ آیت مکہ میں اُتری ہے اس کے بعد والی آیت (ومن یقتل مؤمنا متعمدًا) نے جو سورۂ نساء میں ہے اور مدینہ میں اُتری اُس کو منسوخ کر دیا[3]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے، اُنہوں نے مغیرہ بن نعمان سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے، اُنہوں نے کہا کوفہ والوں نے مومن کا خون کرنے میں اختلاف کیا[4] آخر میں سفر کر کے ابن عباسؓ کے پاس گیا۔ اُن سے پُوچھا تو انہوں نے کہا یہ آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدًا اخیر میں اُتری ہے کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوئی۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

[1] زنا علی العموم بڑا سخت گناہ ہے، اور پڑوسی یعنے ہمسایہ کی جورو لونڈی پر بدنگاہ کرنا اور بھی زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ ہمسایہ کا بڑا حق ہوتا ہے اُس کے ساتھ سلوک اور احسان کرنا فرض ہے نہ کہ اس کی جورو لونڈی پر ہاتھ ڈالنا جو بڑی بے حیائی اور بے شرمی ہے ۱۲ منہ رح [2] اس کے بعد یوں ہے الامن تاب وآمن وعمل عملا صالحا جس سے یہ نکلتا ہے کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہو سکتی ہے ۱۲ منہ رح [3] ابن عباسؓ نے یہ جواب بھی دیا ہے کہ سورۂ فرقان کی جو آیت ہے، وہ اس شخص کے باب میں ہے جو کفر کی حالت میں مسلمان کا خون کرے پھر مسلمان ہو جائے اور توبہ کرے اسکی دلیل یہ ہے الا من تاب وآمن معاذ اللہ قتل مومن ایسا بڑا گناہ ہے کہ اس سے توبہ بھی قبول نہیں ہوتی، ابن عباسؓ کا یہی قول ہے، گو جمہور علماء نے اس کے خلاف کہا ہے پھر اُن لوگوں کا کیا انجام ہو گا، جنہوں نے مومنوں کے سردار کو مارا، یا صدہا ہزارہا مومنوں کا خون کیا ۱۲ منہ رح [4] کسی نے کہا اس سے تو توبہ ہو سکتی ہے کسی نے کہا نہیں ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ،

کہا ہم سے منصور نے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا یہ جو (قاتل مومن کے لئے سورۂ نساء میں ہے فجزاؤہ جھنم اس کا کیا مطلب ہے، انہوں نے کہا یہی کہ اس کی توبہ قبول نہ ہوگی، اور میں نے ابن عباسؓ سے سورۂ فرقان کی اس آیت کو پوچھا، والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر اخیر تک[۱] انہوں نے کہا یہ آیت اس باب میں ہے جس نے کفر اور جاہلیت کے زمانہ میں مسلمانوں کا خون کیا۔

بَابٌ ۳۲۱ قَوْلِهِ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا،

باب یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مھانا کی تفسیر۔

۴۴۷۶، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبْزٰى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتّٰى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلٰى قَوْلِهِ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا،

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے منصور سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے (جو صحابی تھے) بیان کیا عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے سورۂ نساء کی، اس آیت کے متعلق پوچھا، ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جھنم اور اس آیت کو ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اخیر تک الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا تک، انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری تو مکہ کے کافر کہنے لگے، ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے برابر دوسروں کو کیا ہے (یعنی شرک کیا ہے) اور ناحق خون بھی کیا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا، اور بے حیائی کے کام بھی کئے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا اخیر آیت غفورا رحیما تک۔

بَابٌ ۳۲۲ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا،

باب الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما کی تفسیر

[۱] جس سے یہ نکلتا ہے کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہوگی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ یَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَّعَنْ وَّالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ،

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو والد (عثمان) نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن ابزی (صحابی) نے مجھ سے کہا تم عبداللہ بن عباسؓ سے ان دو آیتوں کا مطلب پوچھو ومن یقتل مؤمنا متعمدا (ایک آیت) انہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے (دوسری آیت) والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر انہوں نے کہا یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری ہے (جو مشرک کی حالت میں مسلمان کا خون کریں)

بَابُ ۳۲۳ قَوْلِهٖ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا هَلَكَۃً،

باب فسوف یکون لزاما کی تفسیر لزاما کا معنے ہلاکت

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَیْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَۃُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا،

ہم سے عمر بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، پانچ نشانیاں قیامت کی گذر چکیں ہیں ایک تو دھواں[۵۱]، دوسرے، چاند کا پھٹنا[۵۲] تیسرے رومیوں کا (ایرانیوں سے) مغلوب ہونا (جس کا ذکر اس آیت میں ہے، الٓمّٓ غلبت الروم)۔ چوتھے بطشہ (یعنی پکڑ[۵۳]) پانچویں لزام[۵۴]

سُوْرَۃُ الشُّعَرَاءِ

سورہ شعراء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُوْنَ تَبْنُوْنَ هَضِیْمٌ

مجاہد نے کہا تعبثون کا معنے بناتے ہو[۵۵] ھضیم وہ چیز جو چھونے

---

[۵۱] جس کا ذکر اس آیت میں ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین ۱۲ منہ [۵۲] جس کا ذکر اس آیت میں ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر عبداللہ بن مسعودؓ کے اس قول سے صاف نکلتا ہے کہ چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی تھا، لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اسکی خبر دیدی تھی اس لحاظ سے معجزہ بھی ہوا، شاہ ولی اللہ صاحب نے تفہیمات میں ایسا ہی لکھا ہے، اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے شاہ صاحب کا مطلب سمجھ کر ان پر اعتراضوں کی بوچھار کی ہے، پہلے اپنے مایہ علم کو دیکھنا چاہیئے، پھر بزرگوں پر اعتراض جمانا ۱۲ منہ رح [۵۳] جس کا ذکر اس آیت میں ہے یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ ۱۲ منہ رح [۵۴] جس کا ذکر اس آیت میں ہے فسوف یکون لزاما۔ تو لزام سے مراد ہی ہلاکت ہے جو بدر کے دن کافروں کی ہوئی، بطشہ سے بھی یہی قتل کفار مراد ہے جو بدر کے دن ہوا، بعضوں نے کہا، قحط جو قریش کے کافروں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے آیا تھا ۱۲ منہ رح [۵۵] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

يَتَغَنَّتَ إِذَا مَسَّ مُسَخَّرِينَ الْمَسْحُورِينَ لَيْكَةَ وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ مَوْزُونٍ مَعْلُومٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةُ طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ فِي السَّاجِدِينَ مُصَلِّينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ كَأَنَّكُمْ الرِّيعُ الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ وَاحِدُ الرِّيَعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِينَ مَرِحِينَ فَارِهِينَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِينَ حَاذِقِينَ تَعْثَوْا هُوَ أَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةَ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا وَجُبْلًا يَعْنِي الْخَلْقَ،

سے ریزہ ریزہ ہو جائے مسحرین کا معنے جادو کئے گئے، لیکہ اور ایکہ جمع ہے ایکہ کی، اور ایکہ جمع ہے شجر (یعنی درخت کی)[1] یوم الظلہ یعنی وہ دن جس دن عذاب نے ان پر سایہ کیا تھا، موزون کا معنے ہے معلوم[2] کالطود یعنی پہاڑ کی طرح الشرذمۃ چھوٹا گروہ فی الساجدین نمازیوں میں، ابن عباسؓ نے کہا لعلکم تخلدون کا معنی یہ ہے، جیسے کہ ہمیشہ (دنیا میں) رہو گے، ریع بلند زمین جیسے ٹیلہ (ٹبہ) ریعہ مفرد ہے اس کی جمع ریعہ اور اریاع آتی ہے مصانع ہر عمارت کو کہیں گے (یا اونچے اونچے محلوں کو) فرھین کا معنے، اتراتے ہوئے خوش خرم فارھین کا بھی یہی معنے ہے، بعضوں نے کہا، فارھین کا معنے کاریگر ہوشیار تجربہ کار تعثوا جیسے عاث یعیث عیثا، عیث کہتے ہیں فساد کرنے کو (دھندہ مچانا) تعثوا کا بھی وہی معنی ہے، یعنی سخت فساد نہ کرو[3] الجبلۃ خلقت جبل یعنی پیدا کیا گیا، اسی سے جُبُلًا اور جِبِلًّا اور جُبْلًا نکلا ہے یعنے خلقت۔

بَابُ ۳۲۴ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ رَأَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ، الْغَبَرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ،

باب ولا تخزنی یوم یبعثون

اور ابراہیم بن طہمان نے[4] ابن ابی ذئب سے روایت کی، انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام (اپنے باپ آذر یا تارح) کو قیامت کے دن گرد آلود دیکھیں گے اور کالا کلوٹا۔ امام بخاریؒ نے کہا غبرۃ اور قترۃ دونوں کے ایک ہی معنے ہیں۔[5]

---

[1] ایک شجر کی جمع ہے، اللہ تعالیٰ کا مطلب یہ ہے کہ جہاں بہت سے درخت جمع ہوتے ہیں یعنی بن اس کو ایکہ کہتے ہیں، عینی نے کہا، ایک اور ایکہ ایک جمع ہے یہی ٹھیک ہے، نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے لیکہ پڑھا ہے باقی لوگوں کی قرأت ایکہ ہے ۱۲ منہ رح [2] یعنی معین اور مناسب یہ لفظ اس سورۃ میں نہیں ہے بلکہ سورۃ حجر میں ہے، تو شاید کاتب نے سہواً یہ لفظ یہاں لکھ دیا ۱۲ منہ رح [3] امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تعثوا عاث یعوث سے نکلا ہے، کیونکہ عاث یعیث اجوف ہے اور تعثو عثیٰ یعثو سے نکلا ہے، جو ناقص ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ دونوں کا ایک معنی ہے ۱۲ منہ رح [4] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[5] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے، کہ اسی حدیث میں یہ مذکور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام پروردگار سے عرض کریں گے کہ میں نے تجھ سے دنیا میں دعا کی تھی کہ حشر کے دن مجھ کو رسوا نہ کیجیو، اور تو نے وعدہ فرما لیا تھا، اب باپ کی ذلت سے بڑھ کر کون سی رسوائی ہوگی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

۴۷۴۹، حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللّٰهُ إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ،

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا ہم سے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ابراہیم (قیامت کے دن) اپنے باپ سے ملیں گے انکو بُرے حال میں پائیں گے، وہ پروردگار سے عرض کریں گے، مالک ہر تو نے (دنیا میں) مجھ سے وعدہ فرمالیا تھا کہ حشر کے دن مجھ کو ذلیل نہیں کریگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے کافروں بہشت حرام کر دی ہے [۱]

بَابُ ۳۲۵ قَوْلِهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ أَلِنْ جَانِبَكَ،

باب وانذر عشيرتك الاقربين کی تفسیر واخفض جناحك کا یہ معنیٰ ہے، کہ اپنا بازو نرم کرے (یعنی شفقت اور مہربانی کر)

۴۷۵۰، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری وانذر عشيرتك الاقربين (یعنی اپنے نزدیک والے رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھ گئے، اور آواز دینے لگے، اے فہر کی اولاد اے عدی، عدی کی اولاد، سب قریش کے خاندانوں کو پکارا وہ جمع ہو گئے، جو کوئی خود نہ آسکا، اُس نے اپنی طرف سے ایک آدمی بھیج دیا دیکھے تو کیا معاملہ ہے، ابولہب خود آیا قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے، آنحضرت صلعم نے فرمایا دیکھو اگر میں تم سے

---

[۱] اب پیر باپ کا یہ حال ہے اس سے بڑھ کر اور ذلت کیا ہوگی ۱۲ منہ رح [۲] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ انکے باپ کو ایک گندی نجاست میں لتھڑے ہوئے بجو کی شکل میں کر دے گا، فرشتے اس کے پاؤں پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیں گے، حضرت ابراہیمؑ یہ قبیح صورت دیکھ کر اُس سے بیزار ہو جائیں گے، اس حدیث سے ان حکایتوں کا غلط ہونا ثابت ہوا کہ فلانے بزرگ یا فلانے ولی کا دھوبی یا غلام جو کافر تھا اُنکا نام لینے سے بخش دیا گیا، ابراہیم خلیل اللہ سے ان اولیاء اللہ کا مرتبہ زیادہ ہو سکتا، جب حضرت ابراہیمؑ کے والد کفر کی وجہ سے نہیں بخشے گئے، تو اور بزرگوں یا ولیوں کے غلام اور خادم کس شمار میں ہیں، دوسری حدیث میں ہے، کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے پوچھا، یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا، دوزخ میں، وہ روتا ہوا چلا، آپ نے فرمایا میرا باپ اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں، تیسری حدیث میں ہے کہ ابوطالب کو قیامت کے دن آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی، یا وہ ٹخنے برابر آگ میں رہیں گے تو اُن کا دماغ گرمی سے جوش مارتا رہے گا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ،

۷۵۱، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

بیان کروں، کچھ سوار تم پر حملہ کرتے کو اس نالے میں جمع ہیں تو تم میری بات سچ مانو گے، انہوں نے کہا بیشک ہم نے تم کو ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا ہے، آپ نے فرمایا تو میں تم کو اُس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے آنے والا ہے، یہ سُن کر ابولہب (مردود) کہنے لگا، ارے سارے دن تیری خرابی ہو، تو نے اسی بات کیلئے ہم کو اکٹھا کیا، اُس وقت یہ سُورت اُتری، کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں، وہ خود بھی تباہ ہو اور اس کا مال دولت جو کچھ کمایا اس کے کام نہ آیا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، کہ ابوہریرہؓ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری وانذر عشیرتک الاقربین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے اے قریش کے لوگو، یا کچھ ایسا ہی کلمہ کہا تم اپنی اپنی جانوں کو مول لو، (بچاؤ) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا[۵۱] اے عبد مناف کے بیٹو! اللہ کے سامنے میں تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا، اے عباسؓ عبدالمطلب کے بیٹے! اللہ کے سامنے میں تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا، اے صفیہ میری پھوپھی! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا، اے فاطمہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی، میرے مال میں سے جو تو چاہے مانگ لے (میں دے دوں گا)، مگر اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آنیکا، ابوالیمان کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ بن فرخ نے بھی عبداللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے[۵۲]

[۵۱] یعنی جب تم کفر پر مرگئے، کیونکہ کافر کے لئے کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [۵۲] اس متابعت کا ذکر کتاب الوصایا میں ہوچکا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعٰی فیہ ولوالدیہم اجمعین ۔

besturdubooks.wordpress.com

النَّمْلُ — سورۂ نمل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَالْخَبْءُ مَا خَبَأْتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيْرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوْحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيْرٌ كَرِيْمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِيْنَ طَائِعِيْنَ رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَائِمَةً أَوْزِعْنِيْ اجْعَلْنِيْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوْا غَيِّرُوْا وَأُوْتِيْنَا الْعِلْمَ يَقُوْلُهُ سُلَيْمٰنُ الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيْرَ أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ،

الخبء پوشیدہ (چھپی) چیز لا قبل طاقت نہیں، الصرح کانچ کا گارا، اور صرح محل کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع صروح ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا ولھا عرش عظیم کا یہ معنی ہے کہ اُس کا تخت نہایت عمدہ اچھی کاریگری کا بیش قیمت ہے[1] مسلمین تابعدار ہو کر ردف نزدیک آپہنچا جامدۃ اپنی جگہ پر قائم اوزعنی مجھ کو کردے، اور مجاہد نے کہا نکروا کا معنی اس کا روپ بدل ڈالو[2] واوتینا العلم یہ حضرت سلیمانؑ کا مقولہ ہے (بعضوں نے کہا بلقیس کا) صرح پانی کا ایک حوض تھا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو شیشوں سے ڈھانپ دیا تھا۔ (دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا جیسے پانی بھرا ہے)

الْقَصَصُ — سُورۂ قصص کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا مُلْكَهُ وَيُقَالُ إِلَّا مَا أُرِيْدَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَنْبَاءُ الْحُجَجُ،

کل شیء ھالک الا وجھہ میں وجھہ سے اسکی سلطنت مراد ہے (بعضوں نے کہا ذات) بعضوں نے کہا جو نیک اعمال اسکی رضامندی کے لیے کیے جائیں، مجاہد نے کہا الانبیاء سے دلیلیں مراد ہیں[3]

بَابُ ۳۲۶ قَوْلِهٖ إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ

باب انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء کی تفسیر۔

۷۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں

[1] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [2] اس کو بھی طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [3] اس کو بھی طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبٰى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسٰى الْفَرِحِينَ

نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا، جب ابو طالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے، وہاں دیکھا، تو ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ (کافروں کے رئیس) بیٹھے ہوئے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوطالب سے) فرمایا چچا میاں! تم ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لو میں (قیامت کے دن) اللہ جل جلالہٗ کے سامنے تمہاری (نجات کے لئے) سند پیش کروں گا) ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑ دیتے ہو، پھر برابر یہی حال رہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ سمجھاتے رہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لو، اور وہ دونوں کہتے رہے کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑتے ہو، آخر ابوطالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی، کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں، اور لا الٰہ الا اللہ کہنا قبول نہ کیا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خیر (جو ہونا تھا وہ ہوا) میں تو خدا کی قسم تمہارے لئے اُس وقت تک دُعا کرتا رہوں گا، جب تک اس سے منع نہ کیا جاؤں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین، اور ابوطالب کے باب میں یہ آیت اتری انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشآءُ ابن عباسؓ نے کہا لتنوءِ بالعصبۃ اولی القوۃ سے یہ مراد ہے کہ کئی زوردار آدمی مل کر بھی اُس کی کنجیاں نہیں اُٹھا سکتے تھے لتنوء کا معنی بوجھل ہوتی تھیں، فارغاً کا معنی یہ ہے کہ موسیٰ کی ماں کے دل میں موسیٰ کے سوا اور کوئی خیال نہیں رہا تھا، الفرحین کا معنی

[1] تو ابو طالب کا خاتمہ کفر پر ہوا جیسے عبدالمطلب اور عبد مناف وغیرہ کا اب یہ جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد نے کبھی بُت پرستی نہیں کی، بلکہ سب کے سب موحد گذرے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک نور اُن کی پشت میں قائم رہا اُس وقت تک انہوں نے بُت پرستی نہیں کی جب وہ نور اُن کی پشت سے جُدا ہو گیا تو اُس وقت شرک میں مبتلا ہو گئے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الْمَرِحِيْنَ قُصِّيْهِ اتَّبِعِيْ اَثَرَهٗ وَقَدْ يَكُوْنُ اَنْ يَّقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ وَّاحِدٌ وَّعَنِ اجْتِنَابٍ اَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ يَأْتَمِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّيْ وَاحِدٌ اٰنَسَ اَبْصَرَ الْجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ وَّالشِّهَابُ فِيْهِ لَهَبٌ وَّالْحَيَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْاَفَاعِيْ وَالْاَسَاوِدُ رِدْاً مُّعِيْنًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُّصَدِّقُنِيْ وَقَالَ غَيْرُهٗ سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهٗ عَضُدًا مَّقْبُوْحِيْنَ مُهْلَكِيْنَ وَصَّلْنَا بَيَّنَّاهُ وَاَتْمَمْنَاهُ يُجْبٰى يُجْلَبُ بَطِرَتْ اَشِرَتْ فِيْ اُمِّهَا رَسُوْلًا اُمُّ الْقُرٰى مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا تُكِنُّ تُخْفِيْ اَكْنَنْتُ الشَّيْءَ اَخْفَيْتُهٗ وَكَنَنْتُهٗ اَخْفَيْتُهٗ وَاَظْهَرْتُهٗ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ،

خوش اتراتے ہوئے قصیہ یعنی اُس کے پیچھے پیچھے چلی جا، کبھی قص کے معنے بیان کرنے کے ہوتے ہیں جیسے (سورۂ یوسف میں فرمایا) نحن نقص علیك عن جنب یعنی دُور سے عن جنابة کا بھی یہی معنٰی ہے اور عن اجتناب کا بھی یہی ہے، یبطش بکسرۂ طاء اور یبطُش بضمہ طاء دونوں قرأتیں ہیں، یأتمرون مشورہ کر رہے ہیں، عدوان اور عداء اور تعدی سب کا ایک ہی معنٰی ہے (یعنی حد سے بڑھ جانا ظلم کرنا) آنس کا معنے دیکھا جذوة لکڑی کا موٹا ٹکڑا جس کے سرے پر آگ لگی ہو (سب سلگی ہو) اور شہاب (جو دوسری آیت میں ہے او آتیکم بشہاب قبس) اس سے مراد چنگاری ہے، سانپوں کی کئی قسمیں ہیں جان (پتلا باریک سانپ) افعی اسود (ثعبان)[1]، ردا یعنی مددگار پشت پناہ، ابن عباسؓ نے یصدقنی بضمۂ قاف پڑھا ہے[2] اوروں نے کہا سنشد کا معنٰی یہ ہے کہ ہم تیری مدد کریں گے۔ عرب لوگوں کا محاورہ ہے جب کسی کو زور دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جعلنا له عضدا، مقبوحین کا معنٰی ہلاک کیے گئے، وصلنا ہم نے اُس کو بیان پورا کیا یجبی کھینچے آتے ہیں بطرت شرارت کی فی امہا رسولا ام القرٰی مکہ کو اور اس کے ارد گرد کو کہتے ہیں[3] تکن کا معنی چھپاتی ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں، اکننت الشیٔ یعنی میں نے اُس کو چھپا لیا کننته کا بھی یہی معنٰی ہے اور کبھی اکننته اور کننته کا معنی یہ بھی آتا ہے کہ میں نے اس کو ظاہر کر دیا[4]، ویکان الله کا معنے الم تر ان الله کا ہے یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا یبسط الرزق لمن یشآء ویقدر یعنی جس کو چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے۔

---

[1] ان کا ذکر بدء الخلق میں گذر چکا ہے، کہتے ہیں کہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی عصا چھوٹتے ہی پہلے باریک سانپ بنتی، پھر پھول کر ثعبان یعنے اژدہا ہو جاتی، اسود بھی بڑے سانپ کو کہتے ہیں اور افعی زہریلے سانپ کو کہتے ہیں ۱۲ منہ۔ [2] بعضوں نے یصدقنی بہ سکون قاف پڑھا ہے ۱۲ منہ۔ [3] اصل میں ام ماں کو کہتے ہیں، پھر اس کے معنے بڑی بستی کے ہو گئے، مکہ شریف حجاز کی سب بستیوں سے بڑا شہر ہے اس لیے اس کو ام القرٰی کہنے لگے، لیکن مکہ کے گرد کی بستیوں کو ام القرٰی نہیں کہتے، معلوم نہیں امام بخاریؒ نے یہ کیسے کہا کہ وہ بھی ام القرٰی ہیں ۱۲ منہ۔ [4] تو یہ لفظ اضداد میں سے ہے، یعنی ضدین میں مستعمل ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۲۷ قَوْلِهٖ إِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ الْاٰيَةَ،	باب ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد کی تفسیر
۷۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَادُّكَ إِلٰى مَعَادٍ قَالَ إِلٰى مَكَّةَ،	ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو یعلی بن عبید نے خبر دی، کہا ہم سے سفیان بن دینار عصفری نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا لرادک الی معاد کا مطلب ہے کہ اللہ پھر تجھ کو مکہ میں لے جائیگا۔
اَلْعَنْكَبُوْتُ	**سورۂ عنکبوت کی تفسیر**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ضَلَلَةً فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلِيَمِيْزَ اللّٰهُ كَقَوْلِهٖ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ أَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ أَوْزَارِهِمْ،	مجاہد نے کہا وکانوا مستبصرین کا یہ معنی ہے کہ وہ گمراہ تھے اور اپنے تئیں ہدایت پر سمجھتے تھے[۱] فلیعلمن اللہ میں علم سے یعنی کھول کر بتا دینا مراد ہے[۲] جیسے لیمیز اللہ الخبیث میں اثقالا مع اثقالہم یعنی اپنے بوجھوں کے دوسرے بوجھ۔
الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ	**سورۂ روم کی تفسیر**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

فَلَا يَرْبُوْا مَنْ أَعْطٰى يَبْتَغِيْ أَفْضَلَ فَلَا أَجْرَ لَهٗ فِيْهَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُحْبَرُوْنَ يُنَعَّمُوْنَ يَمْهَدُوْنَ يُسَوُّوْنَ الْمَضَاجِعَ الْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لَّكُمْ مِّمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فِي الْاٰلِهَةِ وَفِيْهِ تَخَافُوْنَهُمْ أَنْ يَّرِثُوْكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا	فلا یربوا یعنے جو سود پر قرض دے اُس کو کچھ ثواب نہیں ملنے کا مجاہد نے کہا یحبرون کا معنی نعمتیں دیئے جائیں گے[۳] فلا انفسہم یمہدون یعنی اپنے لیے بستر (بچھونے) بچھاتے ہیں (قبر میں یا بہشت میں) الودق مینہ ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت ھل لکم مما ملکت ایمانکم اللہ تعالیٰ اور بتوں کی مثال میں اُتری ہے، تخافونہم یعنی تم اپنی لونڈی غلاموں سے کیا یہ خوف کرتے ہو کہ وہ تمہارے وارث بن جائیں گے، جیسے تم آپس میں ایک دوسرے

[۱] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] نہ علم کا ظاہری معنی کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے سب کچھ جانتا ہے ۱۲ منہ [۳] اسکو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

يَصَّدَّعُونَ يَتَفَرَّقُونَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَيْرُهُ ضُعْفٌ وَضَعْفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوٓأَى الْإِسَاءَةُ جَزَآءُ الْمُسِيئِينَ،

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا

کے وارث ہوتے ہوں [۱] یصدعون جُدا جُدا ہو جائیں گے [۲] فاصدع کا معنی حق بات کھول کر بیان کر دے [۳] اور لوگوں نے کہا ضُعف بہ ضمہ ضاد اور ضَعف بہ فتحہ ضاد (دونوں قرأتیں ہیں) دونوں طرح لغت میں آیا ہے، مجاہد نے السوای کا معنی برائی یعنے برائی کرنیوالوں کو بدلہ بُرا ملیگا [۴]

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے، کہا ہم سے منصور اور اعمش نے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا کندہ میں [۵] ایک شخص (نام نامعلوم) یہ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں آئیگا جس سے منافقوں کے تو آنکھ بالکل بیکار ہو جائیں گے (اندھے بہرے بن جائیں گے) اور مومنوں کو زکام کی سی کیفیت پیدا ہو گی [۶] یہ سُن کر ہم گھبرا گئے، میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے [۷] وہ غصّے ہو گئے، اور سیدھے ہو بیٹھے، انہوں نے کہا بات یہ ہے آدمی کو چاہیئے کہ جس چیز کا علم ہو اُس کو بیان کرے اور جس کا علم نہ ہو تو یوں کہے اللہ اعلم اور علم کی نشانی یہی ہے کہ جس بات کو نہ جانتا ہو اُس کو کہے میں نہیں جانتا [۸] کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر سے فرمایا کہہ دو میں اس وعظ و نصیحت پر تم سے کوئی نیگ نہیں مانگتا، اور میں بات بنانے والوں میں نہیں ہوں [۹] اس کے بعد انہوں نے کہا ہوا یہ تھا کہ قریش کے لوگوں نے اسلام قبول

[۱] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی کسی مال کا مالک ہوتا ہے مثلاً تم اور تمہارے بیٹے پوتے وغیرہ، اور دوسرے اوتار دیوتا بت وغیرہ جن کو مشرکوں نے خدا ٹھہرایا ہے، وہ لونڈی غلاموں کی طرح ہیں، کیا لونڈی غلام تمہارے مال میں ساجھی ہو سکتے ہیں، یا تم کو اُن کا کچھ خوف ہوتا ہے، یہ تینوں باتیں نہیں ہوتیں بس اسی طرح یہ دیوتا بُت وغیرہ نہ اللہ کے ساجھی ہو سکتے ہیں، نہ برابر والے نہ اللہ کو اُن کا کچھ ڈر ہے بلکہ لونڈی غلام تو پھر بہتر ہیں، ہماری طرح آدمی ہیں، یہ اوتار بُت دیوتا وغیرہ تو اللہ تعالیٰ سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھتے، وہ خالق یہ اُس کی ایک ادنیٰ مخلوق ہیں ۱۲ منہ رح [۲] ایک گروہ بہشت میں ایک دوزخ میں ۱۲ منہ رح [۳] حق کو باطل سے جُدا کر کے دکھلا دے ۱۲ منہ رح [۴] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۵] یہ ایک مقام کا نام ہے کوفہ میں ۱۲ منہ رح [۶] اُس واعظ نے یہ قصّہ آیت کی تفسیر میں بیان کیا، فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین، چونکہ ابن مسعودؓ کے نزدیک یہ تفسیر بے دلیل اور بے سند تھی، لہٰذا عبداللہ بن مسعودؓ کو اُس پر غصہ آیا، ہائے اگر صحابہؓ اس زمانہ میں ہوتے جب اہل الحاد یعنے باطنیہ اور نیاچریہ اور جہلائے صوفیہ نے قرآن کی تفسیر محض اپنی رائے اور خیال سے شروع کر دی ہے تو کیسے سخت غصے ہوتے، قرآن کریم کی تفسیر اُسی طرح کرنا چاہیئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہے ۱۲ منہ رح [۷] یعنے جب میں نے اُن سے یہ قصّہ بیان کیا تو ۱۲ منہ [۸] ایسا کہنا ہی دلیل ہے اس بات کی کہ وہ شخص بڑا عالم ہے گو جاہل لوگ اس کو کم علم سمجھیں، اور یہ طرز کہ ہر بات میں خواہ معلوم ہو یا نہ ہو دخل دینا اور ہمہ دانی کا دعویٰ کرنا جہالت اور نادانی کی نشانی ہے ۱۲ منہ رح [۹] بن جانے بُوجھے کہوں میں جانتا ہوں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلٰى قَوْلِهِ عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلٰى سَيَغْلِبُونَ وَالرُّومُ قَدْ مَضٰى،

کرنے میں دیر لگائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر بد دعا کی، فرمایا اللہ! قریش کے لوگوں کے مقابل اس طرح میری مدد کر، کہ اُن پر حضرت یوسفؑ کے سات سال قحط کی طرح سات برس کا قحط بھیج، آخر اُن پر قحط آن پہنچا، ایسا سخت قحط ہوا جس میں وہ تباہ ہو گئے، مردار ہڈیاں تک کھا گئے (بھوک کے مارے) آدمی کا یہ حال تھا کہ آسمان اور زمین کے بیچ میں ایک دھواں سا دکھلائی دیتا تھا، آخر ابو سفیان (مجبور ہو کر) آن حضرت صلعم کے پاس آیا، کہنے لگا، محمدؐ! تم تو ہم کو ناطہ جوڑنے کا حکم کرتے ہو اور تمہاری قوم (ناتے والوں) کا یہ حال ہو رہا ہے وہ (قحط کے مارے تباہ) ہو گئے، اللہ سے کچھ دعا کرو، اُس وقت آپ نے یہ آیت پڑھی، فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین آخر آیت عائدون تک [1] کہیں آخرت عذاب بھی آنے کے بعد موقوف ہو گا [2] اس عذاب کے موقوف ہونے پر قریش کے لوگ پھر کفر پر قائم رہے [3] اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ اس سے بھی بدر کی لڑائی مراد ہے، اور لزام سے بھی وہی مقصود ہے (جو سورۂ فرقان میں ہے) اسی طرح جو سورۂ روم میں ہے الٓمٓ غلبت الروم اخیر آیت سیغلبون تک یہ واقعہ بھی گذر چکا ہے [4]

بَابٌ ۳۲۸ قَوْلِهِ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ لِدِينِ اللّٰهِ، خُلُقُ الْأَوَّلِينَ دِينُ الْأَوَّلِينَ وَالْفِطْرَةُ الْإِسْلَامُ،

باب لا تبدیل لخلق اللہ کی تفسیر۔

خلق اللہ سے اللہ کا دین مراد ہے [5] ان ھٰذا الا خلق الاولین میں بھی خلق سے دین مراد ہے اور فطرۃ سے اسلام۔

---

[1] عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کر دیا کہ اس آیت میں جس دخان کا ذکر ہے وہ واقع ہو چکا، یعنی وہ سماں مراد ہے قحط کے وقت کا، جب بھوک کے مارے آدمی نگاہ کرتا تو آسمان زمین کے بیچ میں دھواں سا نظر آتا ۱۲ منہ رح [2] اور اس سورت میں خود موجود ہے انا کاشفوا العذاب قلیلاً تو معلوم ہوا کہ دنیا کا عذاب مراد ہے ۱۲ منہ رح [3] ایمان نہ لائے انکم عائدون سے یہی مراد ہے ۱۲ منہ رح [4] ابن مسعودؓ نے جو تفسیر فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین کی بیان کی، ایک جماعت تابعین جیسے مجاہد ابو العالیہ ابراہیم نخعی ضحاک عطیہ وغیرہ ہیں اسی طرف گئی ہے، ابن جریر مفسر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، لیکن ابن ابی حاتم نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ دخان ابھی نہیں گزرا، آئندہ آنے والا ہے، مومن کی حالت اس وقت زکام کی سی ہو جائے گی اور کافر پھول کر پھوٹ جائیگا۔ ابن عباسؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے، اور ایک جماعت مفسرینؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ دخان کی نشانی قیامت کے قریب آئے گی۔ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت نہیں قائم ہو گی جب تک دس نشانیاں نہ دیکھ لو، پھر ان میں دخان کو بھی بیان کیا، اب انا کاشفوا العذاب کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر ہم بالفرض یہ عذاب تم پر سے اٹھا دیں اور تم کو پھر دنیا میں بھیج دیں تب بھی تم پھر کفر اور شرک اختیار کرو گے ۱۲ منہ رح [5] یہ طبری نے ابراہیم نخعی سے نکالا اور آیت کے معنی یوں کئے ہیں کہ یہ نفی نہی کے معنوں میں ہے یعنی اللہ کے دین کو مت بدلو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک بچہ (آدمی کا) فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اُس کو یہودی یا نصرانی یا پارسی بنا ڈالتے ہیں، جیسے دیکھو ہر ایک چوپایہ جانور کا بچہ پورے بدن کا پیدا ہوتا ہے، کہیں تم نے دیکھا ہے کوئی بچہ کن کٹا (یا نکٹا) پیدا ہوا، اس کے بعد ابوہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی، فطرة اللہ التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم اخیر تک۔

اللُّقْمَانُ

سورۂ لقمان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ ۳۲۹ قَوْلِهٖ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

باب لاتشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم کی تفسیر

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ اِنَّ الشِّرْكَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بہت سخت گذری، وہ کہنے لگے ہم میں کون ایسا ہے جس نے ایمان کے ساتھ ظلم (یعنی گناہ نہ کیا ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس آیت میں ظلم سے ہر گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے) کیا تم نے لقمان کا قول نہیں سنا، جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا، ان الشرک لظلم

لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ،

بَابٌ ۳۳ قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ،

۷۵۷ ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَآئِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْمَرْاَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ

عظیم۔

باب اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ کی تفسیر۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، انہوں نے جریر بن عبدالحمید سے انہوں نے ابوحیان یحییٰ بن سعید کوفی سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص پاؤں سے چلتا ہوا آیا (حضرت جبرئیل تھے) اور کہنے لگا یارسول اللہ ایمان کیا چیز ہے، آپ نے فرمایا، ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اُس کے فرشتوں اُس کے پیغمبروں (قیامت کے دن) اُس سے ملنے پر یقین کرے، مرے بعد پھر جی اُٹھنے (حشر نشر) کو مانے، پھر کہنے لگا اسلام کیا ہے، آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو (اکیلے) اللہ ہی کو پوجے، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، اور (فرض) نماز پڑھتا رہے، اور فرض زکوٰۃ ادا کرے، رمضان شریف کے روزے رکھے، وہ کہنے لگا احسان کیا ہے، آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس طرح پوجے جیسے تو اسکو دیکھ رہا ہے، اگر یہ نہ ہوسکے تو اتنا ہی سمجھ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے[1] پھر وہ کہنے لگا اچھا بتلائیے کہ قیامت کب آئے گی، آپ نے فرمایا جس سے پوچھتا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (دونوں اُس کے وقت سے ناواقف ہیں) البتہ میں تجھ سے قیامت کی نشانیاں بیان کرسکتا ہوں، ایک نشانی یہ ہے کہ عورت اپنے مالک کو جنے[2] اور ایک نشانی

۱؎ ایمان اور اسلام تو سب مومنین کو شامل ہے اور احسان ولایت کا درجہ ہے پھر احسان کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کے تمام خیالات کو دور کرکے اللہ کی یاد میں ایسا غرق ہوجائے جیسے اللہ کو مشاہدہ کررہا ہے، اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ ہم کو دیکھ رہا ہے، ہر وقت یہ سمجھ کر گناہ اور بری باتوں سے بچا رہے، صوفیہ کی اصطلاح میں اس کو دوام حضور کہتے ہیں، ذکر الٰہی کے ساتھ جب حضور دائمی حاصل ہوجائے تو آدمی ولی ہوگیا، اب یہ ضرور نہیں کہ کشف و کرامت حاصل ہو اور کشف و کرامت کی فکر کرنا یا اس کے پیچھے پڑے رہنا نادانی اور بے حاصلی ہے ۱۲ منہ رح

۲؎ یعنی لونڈیوں کی اولاد بہت پیدا ہو تو ماں لونڈی اور بیٹا گویا اس کا مالک ہوا، اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ ،

یہ ہے کہ ننگے پاؤں پھرنے والوں، ننگے بدن والوں (وحشی گنواروں) کو سرداری (حکومت) ملے [1] دیکھو یا پانچ باتوں میں ایک قیامت بھی ہے، جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی، وہی جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا اور وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے (نر یا مادہ) پھر وہ شخص لوٹ کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذرا اس کو بلا تو لاؤ، لوگ بلانے گئے، دیکھا تو وہاں کوئی نہ ملا، اس وقت آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ جبرئیلؑ تھے، دین کی باتیں لوگوں کو سکھانے کیلئے آئے تھے۔

۷۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ،

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ اُن سے انکے والد نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں (یعنی پانچ خزانے ہیں، پھر آنحضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ اخیر آیت تک۔

تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

سورۂ تنزیل السجدہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَهِينٍ ضَعِيفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

مجاہد نے کہا مھین کا معنے ناتواں کمزور دیا حقیر [2] مراد مرد کا نطفہ ہے، ضللنا کا معنے ہم تباہ ہوئے، ابن عباسؓ نے کہا کہ

[1] دنیا میں سب سے پہلے تہذیب اور انسانیت اور لیاقت ملک ہند میں پھیلی تھی، اس کے بعد شام اور مصر میں اُس کے بعد روم اور یونان میں اُس کے بعد ایران میں اس کے بعد عرب میں، اور یورپ کے لوگ اُس وقت محض وحشی اور گنوار تھے، خصوصاً روس اور انگلستان کے لوگ سب سے بڑھ کر وحشی اور گنوار اور مفلس تھے اب قیامت کی نشانی نہیں تو کیا ہے کہ یہی دو قومیں مالدار اور تقریباً ساری دُنیا کی حاکم بن بیٹھی ہیں، اور جن کی بدولت تہذیب اور انسانیت سیکھی انہی کو وحشی اور گنوار کہنے لگی ہیں ۱۲ منہ رح [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

الْجُرُزُ الَّتِي لَا تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا يَهْدِ يُبَيِّنْ ۔

بَابٌ ۳۳ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ

۷۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۔

۷۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللهُ مِثْلَهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَأَيُّ شَيْءٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قُرَّاتِ ۔

۷۶۱ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ

جرز وہ زمین ہے جہاں بالکل کم بارش ہوتی ہے، جس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا (یا سخت اور خشک زمین)[1]

باب فلا تعلم نفس ما اخفی لھم کی تفسیر۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے میں نے (نیک) بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا، اور نہ کسی آدمی کے دل پر اُن کا خیال گذرا۔ ابوہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کر کے کہا، اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تصدیق میں یہ آیت پڑھو، فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے پھر وہی بیان کیا جو اوپر گذرا۔ سفیان سے کسی نے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے روایت کی، انہوں نے کہا پھر نہیں تو اور کیا۔ ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے یوں نقل کیا کہ ابوہریرہؓ نے قرات اعین پڑھا بصیغہ جمع[2]

مجھ سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہؓ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابوصالح نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (بہشت میں) وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی کان نے سُنا، اور نہ کسی آدمی کے دل پر گذریں جو نعمتیں جنت کی میں نے رکھی ہیں، اُن کے مقابل وہ نعمتیں تم کو معلوم ہو گئی ہیں، چھوڑو[3] وہ تو بے حقیقت ہیں، پھر یہ

---

[1] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس آیت میں بجائے قرۃ اعین کے جو مشہور قرأت ہے ۱۲ منہ [3] جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ،	آیت پڑھی:۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون۔
اَلْاَحْزَابُ	سورۂ احزاب کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَاصِيْهِمْ، قُصُوْرِهِمْ،

مجاہد نے کہا صیاصیہم اُن کے محل گڑھیاں قلعے[۱]

بَابُ ۳۳۲ قَوْلِهِ النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ،

باب النبیّ اولٰی بالمؤمنین من انفسھم کی تفسیر

۷۶۲ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا فَاِنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ وَاَنَا مَوْلَاهُ،

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی مومن نہیں ہے مگر میں دُنیا اور آخرت دونوں کے کاموں میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا حق دار ہوں، تم اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو، النبیّ اولٰی بالمؤمنین من انفسھم پھر جو مومن مرتے وقت مال و دولت چھوڑ جائے وہ اُس کے عزیزوں کو ملے گا جو وارث ہوں، اور اگر قرضداری اور بال بچے چھوڑ جائے (نادار ہو) تو اُس کے قرض خواہ اور بال بچے میرے پاس آئیں[۲] میں اُس کا کام چلانے والا ہوں[۳]

---

۵۱ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲منہ ۵۲ میں قرضہ ادا کروں گا بال بچوں کی میں پرورش کروں گا ۱۲منہ ۵۳ اُس کے گھر کا انتظام بال بچوں کی خبر گیری قرضوں کی ادائیگی میرے سر ہے، سبحان اللہ اس شفقت اور مہربانی کا کیا کہنا۔ آنحضرت صلعم پر لوگ کیوں اپنی جان نثار نہ کرتے اُن کو معلوم تھا کہ ہمارا اور ہمارے بال بچوں کا خیال خود ہم سے زیادہ ہے آپ کی وفات کے بعد جب تک خلافت راشدہ شرع کے موافق رہی تو ہر خلیفہ کا بھی وتیرہ یہی رہا کہ قرضدار اور مفلس مسلمان جو مر جائیں یا اللہ کی راہ میں مارے جائیں تو اُنکے بال بچوں کی پرورش اور قرضہ کی ادائیگی بیت المال سے کی جاتی تھی، ہر ایک مسلمان اپنے دین اور اپنی قوم اور ملک کیلئے ایک جری اور بہادر سپاہی کی طرح تھا جس کو جان دینے میں کوئی باک نہ ہوتا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر ہم مارے جائیں گے تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، شہادت کا درجہ ہاتھ آئیگا، رہا قرضہ تو معینہ وقت ادا کریگا۔ بال بچوں کی بھی خبر گیری اور تعلیم و تربیت وہی کریگا، جو بادشاہ یا خلیفہ اپنی رعایا پر ایسا مہربان ہو اُس کو لشکر اور سپاہ کی کیا ضرورت ہے (باقی آگے)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۳۳۳ قوله ادعوهم لآبائهم،

۷۶۳ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد العزيز بن المختار حدثنا موسى بن عقبة قال حدثني سالم عن عبد الله بن عمر أن زيد بن حارثة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنا ندعوه إلا زيد بن محمد حتى نزل القرآن ادعوهم لآبائهم هو أقسط عند الله،

باب ادعوهم لآبائهم کی تفسیر۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے، کہا مجھ سے سالم نے انہوں نے (اپنے والد) عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہ رضؓ کو یوں ہی پکارا کرتے زید بن محمدؐ (کیونکہ وہ آپ کے متبنیٰ تھے۔) یہاں تک کہ قرآن میں یہ حکم اترا:۔ ادعوهم لآبائهم هو أقسط عند الله[1]

باب ۳۳۴ قوله فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا، نحبه عهده، أقطارها جوانبها الفتنة لآتوها لأعطوها،

۷۶۴ - حدثني محمد بن بشار حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري قال حدثني أبي عن ثمامة عن أنس بن مالك قال نرى هذه الآية نزلت في أنس بن النضر من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه۔

باب فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا کی تفسیر۔ نحبہ کا معنی اپنا عہد اور اقطارھا کناروں سے لآتوھا قبول کرلیں، شریک ہوجائیں۔

مجھ سے محمد بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے اپنے چچا ثمامہ بن عبداللہ بن انسؓ سے انہوں نے اپنے دادا انسؓ بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه (میرے چچا) انس بن نضر کے باب میں اتری[2]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ساری رعایا اسکا شریک ہے، اسلامی سلطنت اسی طرح سے شروع ہوئی تھی، اور جب تک یہ طرز عمل قائم رہا اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی شوکت روز بروز بڑھتی گئی، یہ سلطنت کیا تھی گویا ایک عمدہ جمہوریت تھی، سب مسلمانوں کا حق بیت المال میں برابر سمجھا جاتا تھا، خلیفہ یا بادشاہ بھی احد من الناس کی طرح بعوض اپنی محنت کے بیت المال میں سے اس قدر لیا کرتا جس قدر مسلمان اسکی ضرورتوں کے لحاظ سے اُس کیلئے تجویز کردیتے، باقی خلیفہ یا بادشاہ کو یہ ہرگز اختیار نہ تھا کہ بیت المال کا ایک پیسہ بھی بیجا کاموں یا ذاتی عیش و عشرت میں اٹھائے، ہائے افسوس ایک یہ زمانہ ہے کہ اوّل تو مسلمان بادشاہ ہیں کہاں کچھ بچے کھچے اگلے وقتوں کی یادگار رہ گئے ہیں، وہ بھی دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہیں، اُس پر طرہ یہ ہے کہ اپنے تئیں رعایا کی جان اور مال کا مالک سمجھتے ہیں، غریب یتیم بیوؤں کی پرورش کرنا تو کجا ہر ایک رعیت کا مال لوٹ لینا چاہتے ہیں، ایسے بادشاہوں سے بھلا کون ہمدردی کریگا اور کون اُن کے ساتھ جان دے گا، کون اُن کی خیر خواہی کریگا، اُن کی رعایا اپنے بادشاہ سے ایسا معاملہ کرتی ہے جیسے بازار والے ایک دوسرے سے معاملہ کرتے ہیں، ہر ایک اپنا فائدہ چاہتا ہے، رعایا کہتی ہے کہ بادشاہ سلامت سے ہم کو کیا غرض کوئی بھی بادشاہ ہوجائے لینے کو کیا بادشاہ کہتے ہیں، رعیت جائے بھاڑ چولھے میں ہم کسی طرح اپنا خزانہ بھرلیں، رعایا سے جو پیسہ وصول ہوتا ہے بادشاہ سلامت اس کو اپنی خاص ملک تصوّر کرتے ہیں، غریب مسلمان بھوکوں مرتے رہتے ہیں، وہ جلسے ناچ رنگ عیش و عشرت میں سارا روپیہ مزے سے اڑایا کرتے ہیں، انا لله وانا اليه راجعون ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حواشی صفحہ ہذا
[1] یعنی لے پالکوں کو اپنے اصلی باپ کا بیٹا کہہ کر پکارو، اللہ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ
[2] جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے تھے قصہ اوپر گذر چکا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

٧٦٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت نے زید بن ثابت (اُن کے والد) نے کہا جب میں نے (حضرت عثمان رضؓ کی خلافت میں) قرآن کو لکھا تو سورۂ احزاب کی ایک آیت جس کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا، کسی شخص کے پاس لکھی ہوئی نہیں ملی، صرف خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی، جن کی گواہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا، وہ آیت یہ تھی:- من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه اخیر تک۔

بَابُ ٣٣٥ قَوْلِهِ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا

التَّبَرُّجُ أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا سُنَّةَ اللّٰهِ اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا

باب قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها فتعالين امتعكن واسرحكن سراحا جميلا کی تفسیر۔ تبرج کا معنے اپنا بناؤ سنگار دکھلانا سنة الله استنها سے نکلا ہے یعنی اپنا طریقہ ٹھیرایا۔

٧٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ أَمَرَهُ اللّٰهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ تَسْتَعْجِلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انکو حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ اپنی بی بیوں کو یہ اختیار دے دیں چاہیں پیغمبر صاحب کے پاس رہیں چاہیں طلاق لے لیں، تو پہلے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے فرمایا عائشہ رضؓ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں، اس میں جب تک اپنے ماں باپ سے مشورہ نہ لے جلدی نہ کیجیو، حالانکہ آپ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونے کی رائے نہ دیں گے، پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے، یا ایها النبی قل لازواجك دونوں

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَفِي أَيِّ
هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

بَابُ ۳۳۶ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا

وَقَالَ قَتَادَةُ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا إِلَى أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَفِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آیتوں کے اخیر (اجرا عظیما) تک میں نے عرض کیا، کیا بس اسی مقدمہ میں میں اپنے ماں باپ کی صلاح لوں، اس میں کیا صلاح لوں میں اللہ اور اسکے رسول اور آخرت کی بہبودی کی طالب ہوں [۱]

باب وان کنتن تردن اللہ ورسولہ و الدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنت منکن اجرا عظیما کی تفسیر، قتادہ نے کہا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ میں آیات اللہ سے قرآن اور حکمت سے حدیث شریف مراد ہے [۲] اور لیث بن سعد نے کہا [۳] مجھ سے یونس نے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رض صدیقہ نے کہا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم ہوا کہ اپنی بی بیوں کو اختیار دیں تو آپ نے پہلے مجھ سے پوچھا، آپ فرمانے لگے عائشہ رض میں ایک بات تجھ سے کہتا ہوں، تو اس میں ماں باپ کی صلاح لے لے کچھ جلدی جواب دینا ضرور نہیں، حالانکہ آپ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ سے جدا ہونے کی کبھی رائے نہ دیں گے [۴] حضرت عائشہ رض کہتی ہیں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ یوں ارشاد فرماتا ہے، یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا اخیر آیت اجرا عظیما تک، میں نے کہا بھلا اس میں میں اپنے ماں باپ سے کیا رائے لوں میں تو (ہر حال میں) اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کی بھلائی کی طالب ہوں، حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیوں نے جیسے میں نے جواب دیا وہی جواب دیا تھا [۵] لیث کے ساتھ

---

[۱] دنیا کا مال و متاع ملے یا نہ ملے کچھ پرواہ نہیں ۱۲ منہ رح [۲] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۳] اس کو ذہلی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۴] ماں باپ تو دونوں عاشق رسول تھے، وہ بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیٹی کو جدا ہونے کی کیسے رائے دیتے ۱۲ منہ رح [۵] کوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونے پر راضی نہیں ہوئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

مِثْلَ مَا فَعَلْتَ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

اس حدیث کو موسیٰ بن اعین نے بھی معمر سے انہوں نے زہری سے روایت کیا، کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی[51] اور عبدالرزاق اور ابوسفیان معمری نے اس کو معمر سے روایت کیا، انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے[52]۔

بَابٌ ۳۳۷ قَوْلِهِ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ،

باب وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ کی تفسیر

۷۶۷، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ،

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا، کہا ہم سے معلی بن منصور نے انہوں نے حماد بن زید سے کہا ہم سے ثابت نے بیان کیا، انہوں نے انس بن مالکؓ سے یہ آیت وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ کے باب میں اتری ہے[53]

بَابٌ ۳۳۸ قَوْلِهِ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُرْجِي تُؤَخِّرُ أَرْجِئْهُ أَخِّرْهُ،

باب ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک کی تفسیر

ابن عباسؓ نے کہا ترجی کا معنی پیچھے ڈال دے اسی سے ہے (سورۂ اعراف میں) ارجہ یعنی اس کو ڈھیل میں رکھ۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ کہتی تھیں میں اُن عورتوں پر جو ڈاکرتی تھی (مجھ کو غیرت آتی تھی) جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیتیں، اور میں کہتی بھلا یہ کون سی بات ہے کہ عورت اپنے تئیں بخش دے جب کہ اللہ تعالیٰ نے

[51] اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [52] عبدالرزاق کی روایت کو مسلم اور ابن ماجہ نے اور ابوسفیان کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [53] اس کا قصہ تفسیروں میں پورا مذکور ہے، کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کو دیکھ کر دل میں یہ خواہش کی کہ اگر زید ان کو طلاق دیدے تو میں ان سے نکاح کر لوں، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَآ اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ

یہ آیت اتاری ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیك من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلاجناح علیك تو میں نے کہا میں دیکھتی ہوں کہ پروردگار جیسی آپؐ کی خواہش ہوتی ہے جلدی سے ویسا ہی حکم دیتا ہے۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاْذِنُ فِيْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَالَتْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهٗ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَيَّ فَاِنِّيْ لَآ اُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اُوْثِرَ عَلَيْكَ اَحَدًا تَابَعَهٗ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا،

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے معاذہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ایک بی بی کی باری میں دوسری بی بی کے پاس جانا منظور ہوتا، تو آپ جس کی باری ہوتی، اس سے اجازت لیتے اس آیت ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیك من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلاجناح علیك اُترنے کے بعد معاذہ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا تم سے اجازت لیتے تو تم کیا کہتیں، انہوں نے کہا میں تو یہ کہتی، اگر مجھ سے آپ پوچھتے ہیں تو میں تو یہی چاہتی آپ میرے ہی پاس رہیں[1] عبداللہ بن مبارک کے ساتھ اس حدیث کو عباد بن عباد نے بھی روایت کیا، انہوں نے عاصم سے سنا[2]

بَابُ ۳۳۹ قَوْلِهٖ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

باب لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین انٰہ تک کی تفسیر۔ یعنی مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں بے اجازت نہ جایا کرو، کھانے کے لئے بھی جاؤ تو ایسے ٹھیک وقت پر کہ پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے، البتہ بلائے پر جاؤ، پھر کھانا کھاتے ہی وہاں سے چل دو، باتوں میں نہ لگ جاؤ۔ اس سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی ہے، وہ تم سے شرم کرتا ہے، اور اللہ کو تو حق بات کہنے میں شرم نہیں ہوتی، اگر تم اُن سے (یعنی پیغمبرؐ کی

[1] قسطلانی نے کہا گو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آپ کو اجازت دی کہ آپ پر باری کی پابندی ضرور نہیں، لیکن آپ نے باری قائم رکھی، اور کسی عورت کی باری میں دوسری کے پاس نہیں رہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [2] اس کو ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

فَاسْأَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللهِ وَلَآ أَنْ تَنْكِحُوْآ أَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ أَبَدًا إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيْمًا يُقَالُ إِنَاهُ إِدْرَاكُهٗ، أَنٰى يَأْنِيْ أَنَاةً لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ قَرِيْبَةً وَإِذَا جَعَلْتَهٗ ظَرْفًا وَبَدَلًا وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ لِلذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى،

بی بیوں سے، کچھ سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو، اس میں تمہارے اور اُن کے دل خوب صاف رہیں گے، اور تم کو مناسب نہیں کہ پیغمبر کو ستاؤ یا پیغمبر کے مرنے کے بعد اُس کی بی بیوں سے نکاح کرو، یہ کبھی نہیں ہو سکتا، یہ تو اللہ کے نزدیک بڑی (گناہ کی) بات ہے' اناہ کا معنی کھانا تیار ہونا پکنا یہ انا یانی اناۃ سے نکلا ہے لعل الساعۃ تکون قریبا قیاس تو یہ تھا کہ قریبۃ کہتے مگر قریب کا لفظ جب مؤنث کی صفت پڑتا ہے تو قریبۃ کہتے ہیں، اور جب وہ ظرف یا اسم ہوتا ہے اور صفت مراد نہیں ہوتی تو ہاء تانیث نکال ڈالتے ہیں قریب کہتے ہیں، ایسی حالت میں واحد تثنیہ جمع مذکر و مؤنث سب برابر ہے[1]

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الْحِجَابِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحیٰی بن سعید قطان سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضؓ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ بُرے بھلے سب طرح کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ہیں، کاش آپ اپنی بی بیوں کو پردے کا حکم دیں، اُس وقت اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم اُتارا۔[2]

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا أَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا

ہم سے محمد بن عبد اللہ رقاشی نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مجلز نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو آپ نے ولیمہ کی دعوت کی، لوگوں کو بُلایا انہوں نے کھانا کھایا اور لگے بیٹھ کر

---

[1] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے جس کو امام بخاری نے اختیار کیا بعضوں نے کہا قریبا ایک محذوف موصوف کی صفت ہے، شیئا قریبا بعضوں نے کہا عبارت کی تقدیر یوں ہے، لعل قیام الساعۃ تکون قریبا تو تکون کی تانیث میں مضاف الیہ کی مؤنث ہونے کی اور قریبا کی تذکیر میں مضاف کے مذکر ہونے کی رعایت کی گئی، واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [2] حضرت عمر رضؓ کی رائے کے موافق ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ وَاِذَا هُوَ كَاَنَّهٗ يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا فَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ الْاٰيَةَ،

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اٰيَةِ الْحِجَابِ لَمَّا اُهْدِيَتْ زَيْنَبُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهٗ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُوْدٌ يَتَحَدَّثُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ

باتیں کرتے، آپ گھڑی گھڑی) ایسا کرتے جیسے اٹھنا چاہتے ہیں[۵۱] مگر وہ (نہ اُٹھنا تھا) نہ اُٹھے، آخر کو مجبور ہو کر آپ خود ہی اُٹھ کھڑے ہوتے، اُس وقت جو لوگ اُٹھے وہ تو اُٹھے پھر بھی تین آدمی[۵۲] بیٹھے (باتیں کرتے) رہے، آپ جب باہر جا کر پھر اندر آئے دیکھا تو اب بھی وہ تین آدمی بیٹھے ہیں، اس کے بعد کہیں وہ لوگ اُٹھے (آپ پھر باہر تشریف لے گئے تھے) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اب وہ تینوں آدمی چلے گئے اس وقت آپ تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ اندر جانے لگا آپ نے اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈال لیا (آڑ کر لی) اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری :۔ یاایھا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی اخیر تک۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے کہا میں پردے کی آیت کا شان نزول سب سے زیادہ جانتا ہوں، ہوا یہ کہ جب ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی گئیں آپ کے ساتھ ایک گھر میں تھیں، آپ نے کھانا تیار کیا اور لوگوں کو دعوت دی وہ (کھانا کھا کر) بیٹھے باتیں کرتے رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (گھڑی گھڑی) اُٹھ کر باہر تشریف لے جاتے[۵۳] مگر آپ لوٹ کر آتے تو دیکھتے اب بھی وہ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں[۵۴] اس وقت اللہ تعالیٰ نے (ادب) سکھانے کو یہ آیت اتاری، یاایھا الذین آمنوا لا

۵۱ آپ کا مطلب تھا کہ وہ سمجھ جائیں اور اُٹھ کر چلے جائیں ۱۲ منہ رح ۵۲ اُن کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ رح ۵۳ سمجھے کہ اب لوگ اٹھ کر چلے جائیں گے ۱۲ منہ رح ۵۴ عجب قسم کے لوگ تھے، شاہ غلام علی صاحب کا دستور تھا جو کوئی دنیا دار ملاقات کیلئے آتا اُس سے چند منٹ بات چیت کر کے اسکو رخصت کر دیتے اور فرماتے فقیر لوگوں کو اپنی گور اور قبر کی فکر ہے اب تشریف لے جائیے۔ ایک بار ایسا ہوا ایک صاحبزادے تشریف لائے کئی بار اُن کو برخاست کے لیے ارشاد فرمایا مگر وہ نہ اُٹھے، آخر کو شاہ صاحب نے اپنے خادم سے فرمایا اندر سے مکان کی قبالے لا کر صاحبزادہ صاحب کے حوالے کر دو میں خود اس مکان سے جاتا ہوں جب کہیں وہ چمپت ہوئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ
وَرَاءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ
۳۷۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأُرْسِلْتُ
عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ
وَيَخْرُجُونَ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَ
يَخْرُجُونَ فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا
أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا أَجِدُ أَحَدًا
أَدْعُوهُ قَالَ ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ
رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ
عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ
وَرَحْمَةُ اللهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَ
رَحْمَةُ اللهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللهُ
لَكَ فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُولُ لَهُنَّ
كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ
عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ
الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا
أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا
فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ

تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ
اخیر آیت من وراء حجاب تک اُسی وقت پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ اٹھ گئے

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے اُنھوں نے انسؓ سے اُنھوں نے کہا حضرت زینبؓ سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحبت کی تو (ولیمہ میں) گوشت روٹی تیار رکھا گیا، میں لوگوں کو دعوت دینے کے لئے بھیجا گیا، کچھ لوگ آتے اور کھا کر چلے جاتے، پھر دوسرے لوگ آتے اور کھا کر چلے جاتے، میں نے سب کو دعوت دی کوئی باقی نہ رہا آخر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو کوئی باقی نہیں رہا جس کو دعوت دوں، آپؐ نے فرمایا اچھا اب کھانا اٹھاؤ (سب تو چلے گئے) تین شخص گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں سے اُٹھ کر حضرت عائشہؓ کے حجرے پر گئے۔ فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ، اور پوچھا کیوں آپ نے کیسی بی بی پائی (یعنے پسند آئی یا نہیں) اللہ آپؐ کو برکت دے، خیر اسی طرح آں حضرت صلعم نے اپنی سب بی بیوں کے حجروں کا دورہ کیا اور سب نے حضرت عائشہؓ کی طرح سلام کیا سب نے حضرت عائشہؓ کی طرح آپ کو جواب دیا، اس کے بعد جو آپ لوٹ کر (حضرت زینبؓ کے حجرے میں) آئے دیکھا تو وہی تینوں آدمی اب تک بیٹھے باتیں کر رہے ہیں (یا میرے اللہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے) آنحضرت صلعم مزاج میں بڑی شرم تھی[۱] خیر آپ (پھر دوبارہ) حضرت عائشہؓ کے حجرے کی طرف چلے گئے، مجھے یاد نہیں اس کے بعد میں نے یا کسی اور نے آپ کو جا کر خبر کی کہ اب وہ تینوں آدمی روانہ ہوئے، اس وقت آپ لوٹے اور دروازے کی دہلیز میں ایک پاؤں آپ کا اندر تھا

۱؎ اور کوئی ہوتا تو صاف کہہ دیتا، اجی حضرت کیا قبالے لے کر جائیے گا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

الْبَابِ دَاخِلَتٌ وَأُخْرٰى خَارِجَةٌ أَرْخٰى السِّتْرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ وَأُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ،

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيْحَةَ بِنَائِهٖ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُوْ لَهُنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُوْنَ لَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهٖ رَاٰى رَجُلَيْنِ جَرٰى بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَلَمَّا رَاٰهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهٖ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ فَمَا أَدْرِيْ أَنَا أَخْبَرْتُهٗ بِخُرُوْجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ وَأُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۷۷۵۔ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ

ایک باہر کر آپؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا اور پردے کی آیت اُتری۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم عبداللہ بن بکر سہمی نے خبر دی، کہا ہم سے حمید نے بیان کیا، اُنہوں نے انس رضؓ سے اُنہوں نے کہا آپؐ نے جب ام المؤمنین زینب رضؓ سے صحبت کی تو ولیمہ کیا، لوگوں کو گوشت روٹی پیٹ بھر کر کھلایا، پھر دوسری سب بی بیوں کے حجروں میں تشریف لے گئے، جیسے آپؐ کا دستور تھا جس شب میں آپ نئی بی بی سے صحبت کرتے تو صبح کو اپنی (پرانی سب) بی بیوں کے پاس تشریف لے جاتے، اُن کو سلام کرتے، اُن کے لئے دعا کرتے، وہ بھی سب آپ کو سلام کرتیں، آپؐ کے لئے دُعا کرتیں پھر آپ جب لوٹ کر آئے دیکھا تو دو آدمی اب تک وہاں بیٹھے باتوں میں مصروف ہیں لے آپ نے جب بیٹھے دیکھا تو پھر لوٹ گئے، انہوں نے جب یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر پر تشریف لا کر پھر لوٹ گئے، اُس وقت وہ (سمجھ کر) جلدی سے اُٹھے، اب مجھ کو یاد نہیں میں نے یا کسی اور نے آپ کو جا کر خبر کی کہ وہ دونوں آدمی چل دیئے، یہ سُن کر آپ لوٹے اور گھر میں گھستے ہی میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور پردے کی آیت اُتری، اور سعید بن ابی مریم نے (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس رضؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۲ے

مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا پردہ کا حکم اُترنے کے بعد ام المؤمنین سودہ

لے اور روایتوں میں تین آدمیوں کا ذکر ہے، اس میں دو آدمیوں کا ممکن ہے کہ ایک سمجھ کر چلا گیا ہو دو رہ گئے ہوں یا تیسرا آدمی خاموش بیٹھا ہو دو ہی آدمی باتیں کر رہے ہوں ۱۲ منہ رح ۲ے اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ حمید کا سماع انس رضؓ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ رح ۔

bestUrduBooks.wordpress.com

لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى
مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ
يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي
كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ
حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ
فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ
فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ
أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ،

بَابٌ ۳ قَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ
فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ
فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَ
لَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا
نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ
اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا،

۶۷۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو
أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ
لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ

حاجت کیلئے باہر نکلیں ؎۱ ۔ وہ ایک بھاری بھرکم (موٹی) عورت تھیں
جو کوئی ان کو پہلے سے پہچانتا ہوتا، وہ اب بھی پہچان لیتا۔ آخر حضرت
عمرؓ نے انکو دیکھ پایا اور کہنے لگے سودہ خدا کی قسم تم تو اب بھی ہم سے
چھپی ہوئی نہیں ہو (گو کپڑے اوڑھے لپیٹے ہو) اب سمجھ لو تم کیسے نکلی
ہو ؎۲ یہ سُن کر سودہؓ لوٹ آئیں اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم میرے گھر میں بیٹھے ہوئے رات کا کھانا کھا رہے تھے ایک ہڈی
آپکے ہاتھ میں تھی سودہ اندر آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ میں
ضرورت سے باہر نکلی تھی، لیکن عمرؓ نے ایسی ایسی گفتگو کی یہ سنتے ہی
آپ پر وحی آنا شروع ہوئی، پھر وحی کی حالت موقوف ہو گئی اور ہڈی
اسی طرح آپکے ہاتھ میں تھی، آپنے ہاتھ سے اس کو رکھا نہیں تھا فرمایا
تم کو ضرورت سے (کام کاج کیلئے) باہر نکلنے کی اجازت دی گئی۔

باب ان تبدوا شیئا او تخفوہ فان اللہ کان بکل شیئ علیما لا جناح علیھن فی اٰبائھن ولا ابنائھن ولا اخوانھن ولا ابناء اخوانھن ولا ابناء اخواتھن ولا نسائھن ولا ما ملکت ایمانھن واتقین اللہ ان اللہ کان علی کل شیئ شھیدا کی تفسیر۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے
زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ
نے کہا پردے کا حکم اُترنے کے بعد افلح القعیس کا بھائی (جو میرا رضاعی
چچا تھا) آیا، اُس نے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے کہا میں اجازت
نہیں دیتی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں کیونکہ
افلح کے بھائی ابوالقعیس نے بھی (جو میرا رضاعی باپ تھا) کچھ مجھ کو

؎۱ معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات کے لئے بھی جو پردے کا حکم دیا گیا تھا اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ گھر سے باہر نہ نکلیں بلکہ مقصود یہ تھا کہ جو اعضاء چھپانا چاہئیں
اس کو چھپائیں ۱۲ قسطلانی ؎۲ اب بھی تم پہچانی جاتی ہو تو مطلق گھر کے باہر نہ نکلو، یا اس طرح نکلو کہ کوئی پہچان نہ سکے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ عَمَّكِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ،

دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ ابوالقعیس کی جورو نے پلایا تھا، خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ ابوالقعیس کے بھائی افلحؓ نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے جب تک آپؐ سے پوچھ نہ لوں اجازت نہیں دی (اب آپ کیا فرماتے ہیں)، آپؐ نے فرمایا تو نے اپنے چچا کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی (اُس کو آنے دیا ہوتا) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کچھ مرد نے مجھ کو تھوڑے دودھ پلایا ہے، بلکہ ابوالقعیس کی جورو نے پلایا، آپؐ نے فرمایا ارے ماٹی ملی اُس کو اندر آنے دے وہ تیرا چچا ہے، عروہ نے کہا اسی لیے حضرت عائشہ رضؓ کہتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام سمجھتے ہو وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہیں [۱]

بَابٌ ۳۴ قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ صَلَاةُ اللهِ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الدُّعَاءُ قَالَ ابْنُ

باب ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کی تفسیر۔ ابوالعالیہ نے کہا[۲] اللہ کی صلوٰۃ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں آپ کی تعریف کرتا، اور فرشتوں کی صلوٰۃ سے دُعا مراد ہے، ابن عباسؓ نے

ؔ[۱] تو رضاعی چچا رضاعی پھوپھی رضاعی ماموں رضاعی خالہ سب محرم ہیں۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے کئی وجوہ سے ہے ایک یہ حدیث سے رضاعی باپ یا رضاعی چچا کے سامنے نکلنا ثابت ہوتا ہے اور آیت میں جو آباۂن کا لفظ تھا اُس کی تفسیر حدیث سے ہوگئی کہ رضاعی باپ اور چچا بھی آبائہن میں داخل ہے، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے عم الرجل دوسرے یہ کہ آیت میں ازواج مطہرات پاس جن لوگوں کا آنا روا ہے اُن کا ذکر ہے اور حدیث میں بھی اسی کا تذکرہ ہے کہ ایک شخص حضرت عائشہ رضؓ پاس آیا جو ازواج مطہرات میں سے تھیں، تیسرے یہ کہ حدیث میں حضرت عائشہ رضؓ کا یہ قول مذکور ہے کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے حرام ہیں، تو اس آیت کی تفسیر ہوگئی، یعنے دوسرے محارم کا بھی ازواج مطہرات کے پاس آنا روا ہے گو آیت میں اُن کا ذکر نہیں جیسے دادا، نانا، ماموں، چچا وغیرہ، اور تعجب ہے اس شخص سے جس نے امام بخاری پر اعتراض کیا کہ حدیث ترجمہ باب کے موافق نہیں ہے۔ قسطلانی نے کہا امام بخاریؒ نے یہ حدیث لا کر عکرمہ اور شعبی کا رد کیا جو چچا یا ماموں کے سامنے عورت کو اپنا دوپٹہ اُتارنا مکروہ جانتے ہیں ؔ

[۲] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، ابوالعالیہ رفیع بن مہران بڑے اماموں میں سے ہیں تابعین کے اُنہوں نے ابوبکر صدیق رضؓ کو دیکھا ہے اور حضرت عمر رضؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے، اور قرآن بھی انہی کی خلافت میں حفظ کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

عَبَّاسٍ رض يُصَلُّوْنَ يُبَرِّكُوْنَ لَنُغْرِيَنَّكَ لَنُسَلِّطَنَّكَ ،

کہا۔ یصلون کا یہ معنی ہے کہ برکت کی دعا کرتے ہیں، لنغرینک تجھ کو اُن پر غالب کردیں گے مسلط کردیں گے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ،

مجھ سے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے والد یحییٰ بن سعید نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ رض سے صحابہ رض نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ پر سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہوگیا ہے[۱] اب درود آپ پر کیسے بھیجیں[۲] آپ نے فرمایا یوں کہو:۔ اللّٰھم صلّ علی محمدٍ وعلی آل محمدٍ کما صلیت علی ابراھیم انّک حمیدٌ مجیدٌ اللّٰھم بارک علی محمدٍ وعلی آل محمدٍ کما بارکت علی ابراھیم انّک حمیدٌ مجیدٌ۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِيْمُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبداللہ بن اسامہ لیثی نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہوگیا ہے لیکن درود آپ پر کیسے بھیجیں، آپ نے فرمایا یوں کہو:۔ اللّٰھم صلّ علی محمد عبدك ورسولك کما صلیت علی ابراھیم وبارك علی محمد وعلی آل محمدٍ کما بارکت علی ابراھیم ابوصالح نے لیث سے یوں نقل کیا ہے کما بارکت علی ابراھیم (وبارکت علی ابراھیم کے بدل)

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے اُن دونوں نے یزید بن ہاد سے اس روایت میں یوں ہے کما صلیت علی ابراھیم وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی

---

[۱] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۲] جو التحیات میں کہتے ہیں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۲ منہ [۳] جس کا اللہ تعالیٰ اس آیت میں حکم دیتا ہے صلوا علیہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

besturdubooks.wordpress.com

اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ،

بَابُ ۳۲۲ قَوْلِهٖ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى،

۴۸۰۷ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا وَّذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا،

ابراھیم وآل ابراھیم[1]

باب لاتکونوا کالذین اذوا موسٰی کی تفسیر۔

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبردی، کہا ہم کو عوف بن ابی جمیلہ نے خبردی، انہوں نے امام حسن بصری اور ابن سیرین اور خلاس بن عمرو سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسٰی پیغمبر بڑے شرم والے آدمی تھے، اور اسی کا ذکر اس آیت میں ہے، یاایھا الذین امنوا لاتکونوا کالذین آذوا موسٰی فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا۔[2]

سُوْرَةُ السَّبَا

سورہ سبا کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

يُقَالُ مُعَاجِزِيْنَ مُسَابِقِيْنَ بِمُعْجِزِيْنَ بِفَائِتِيْنَ سَبَقُوْا فَاتُوْا لَا يُعْجِزُوْنَ لَا يَفُوْتُوْنَ يَسْبِقُوْنَا يُعْجِزُوْنَا قَوْلُهٗ بِمُعْجِزِيْنَ بِفَائِتِيْنَ وَمَعْنٰى مُعَاجِزِيْنَ مُغَالِبِيْنَ يُرِيْدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنْ يُّظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهٖ مِعْشَارٌ عُشْرٌ اَلْاُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ

معاجزین کے معنے آگے بڑھنے والے بمعجزین ہمارے ہاتھ سے نکل جانے والے سبقوا کا معنی ہمارے ہاتھ سے نکل گئے لا یعجزون ہمارے ہاتھ سے نہیں نکل سکتے یسبقونا ہم کو عاجز کرسکیں گے بمعجزین عاجز کرنیوالے (جیسے مشہور قرأت ہے) اور معجزین (جو دوسری قرأت ہے) اس کا معنے ایک دوسرے پر غلبہ ڈھونڈنے والے ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنیوالے[3] معشار کا معنی دسواں حصّہ اکل پھل باعد (جیسے مشہور قرأت ہے) اور بعّد جو ابن کثیر کی قرأت ہے دونوں کا معنے ایک ہے۔

[1] یعنی علی کا لفظ بیچ میں نہیں ہے۔ شیعہ نے یہی طریقہ درود کا اختیار کیا ہے اللھم صل علی محمد وآل محمد ۱۲منہ [2] یہ قصہ مشہور ہے تفسیروں میں مذکور ہے اور اوپر احادیث انبیاء میں گذر چکا ہے ۱۲منہ [3] یہ دونوں لفظ مکرر بیان ہوئے ہیں، بعضے نسخوں میں یہ تکرار نہیں ہے۔ ۱۲منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَعْزُبُ لَا يَغِيبُ الْعَرِمُ
السُّدُّ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِي السُّدِّ
فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ وَحَفَرَ الْوَادِيَ فَارْتَفَعَتَا
عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا
وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلٰكِنْ
كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ
شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ الْعَرِمُ
الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُ
الْعَرِمُ الْوَادِي السَّابِغَاتُ الدُّرُوعُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ يُجَازَى يُعَاقَبُ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ
بِطَاعَةِ اللّٰهِ مَثْنَى وَفُرَادَى وَاحِدًا وَ
اثْنَيْنِ التَّنَاوُشُ الرَّدُّ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى
الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ
أَوْ زَهْرَةٍ بِأَشْيَاعِهِمْ بِأَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ الْخَمْطُ
الْأَرَاكُ وَالْأَثْلُ الطَّرْفَاءُ الْعَرِمُ الشَّدِيدُ،

بَابُ ۳۲۳ قَوْلِهِ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ،

۱۸۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ

اور مجاہد نے کہا لایعزب کا معنی اس سے غائب نہیں ہوتا[1] العرم وہ بند[2] یہ ایک لال پانی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے بند پر بھیجا وہ پھٹ کر گر گیا اور میدان میں گڑھا پڑ گیا، باغ دونوں طرف سے اونچے ہو گئے[3] پھر پانی غائب ہو گیا دونوں باغ سوکھ گئے، اور یہ لال پانی بند میں سے بہہ کر نہیں آیا تھا بلکہ اللہ کا عذاب تھا معلوم نہیں اللہ نے کہاں سے بھیجا، جہاں سے چاہا وہاں سے بھیجا[4] اور عمرو بن شرحبیل نے کہا[5] ارم کہتے ہیں بند کو یمن والوں کی زبان میں، دوسروں نے کہا عرم کا معنی نالہ السابغات زرہیں مجاہد نے کہا یجازی کا معنے[6] عذاب دیئے جاتے ہیں اعظکم بواحدۃ یعنے میں تم کو اللہ کی اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں[7] مثنیٰ دو دو کو فرادیٰ ایک ایک کو[8] التناوش آخرت سے پھر دنیا میں آنا جو ممکن نہیں، مایشتھون ان کی خواہشات مال اولاد دنیا کی زیب و زینت۔ باشیاعھم اُن کے جوڑ والے دوسرے کافر، ابن عباسؓ نے کہا کالجواب جیسے کنڈے (پانی کے گڑھے) جیسے جوبہ کہتے ہیں حوض کو[10] خمط پیلو کا درخت (جس کی مسواک بناتے ہیں)، اثل جھاؤ کا درخت العرم سخت زور کی۔

باب حتیٰ اذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو العلی الکبیر کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، [2] کرڈ جو پانی روکنے کے لیے بلقیس نے بنایا تھا، [3] ان کے دونوں جانب عمیق نالے بن گئے یا باغ باغ نہ رہے بلکہ بہہ بہا کر صاف ہو گئے [4] یہ بھی مجاہد کی تفسیر ہے اس کو فریابی نے وصل کیا، [5] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا، [6] یہ بھی ایک قرأت ہے، وہل یجازی الا الکفور قرأت مجاذِی ہے، [7] اس کو فریابی نے مجاہد سے وصل کیا، [8] کیونکہ جب بہت ہجوم ہوتا ہے، تو دل پریشان ہوتا ہے ایک ایک دو دو آدمی کھڑے ہو کر سوچیں تو خوب سمجھ لیں گے سچی بات کیا ہے، [9] یہ روایت اوپر احادیث الانبیاء میں گزر چکی ہے، [10] امام بخاری کا یہ مطلب نہیں کہ جواب اور جوبہ کا مادہ ایک ہے کیونکہ جوابی جابیہ کی جمع ہے اس کا عین کلمہ بے ہے اور جوبہ کا عین کلمہ واو ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَ مِنَ السَّمَاءِ،

بَابُ ٣٤٢ قَوْلُهُ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آسمان پر اللہ تعالیٰ کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے اُس کا ارشاد سُن کر عاجزی سے پھڑ پھڑانے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے ایک صاف پتھر پر زنجیر چلاؤ فرشتے سمجھتے ہیں قیامت آگئی جب ان کی گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو[1] پوچھتے ہیں پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا وہ کہتے ہیں بجا ارشاد ہوا اور وہ اونچا ہے (عالی مکان عالیشان) بڑا[2] اب بات چرانے والے شیطان جو تلے اوپر رہ کر وہاں جاتے ہیں ایک سے ایک سن کر اُس بات کو اڑا لیتے ہیں سفیان نے اپنی ہتھیلی کو موڑ کر انگلیاں الگ الگ کر کے بتلایا کہ اس طرح شیطان ایک کے ایک اوپر رہتے ہیں اوپر والا شیطان نیچے والے کو وہ اپنے نیچے والے کو سناتا ہے۔ اسی طرح جادوگر یا کاہن تک وہ بات آپہنچتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتے جو آگ کا کوڑا مارتے ہیں وہ شیطان پر بات چرانے سے پہلے پڑ جاتا ہے[3] کبھی کوڑا پڑنے سے پیشتر وہ اپنے تلے والے شیطان کو بات سنا چلتا ہے[4]۔ غرض یہ جادوگر یا کاہن کیا کرتا ہے ایک بات میں سو جھوٹ[5] (اپنی طرف سے) ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے لوگ (اُسی ایک سچی بات کی وجہ سے) کہتے ہیں بھائی دیکھو اس کاہن نے ہم سے فلانے دن یہ کہا تھا فلانے دن یہ فلانے دن یہ[6] وہ جو ایک بات سچی نکلتی ہے جو آسمان سے اُڑا لی گئی تھی اس کی وجہ سے لوگ اس پر اعتماد کرنے لگتے ہیں[7]

باب قولہ ان ھو الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید کی تفسیر

[1] نزدیک والے فرشتوں سے، [2] پھر اس ارشاد کو بیان کرتے ہیں، [3] وہ جل بھن کر خاک ہو جاتا ہے، [4] اس کے بعد مارا جاتا ہے، [5] سب باتیں جھوٹ ہوتی ہیں، [6] ایسے کاہن بھی شاید آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوں گے ہمارے زمانہ کے نجومی اور پنڈتوں کی تو سو باتوں میں ایک بات بھی سچی نہیں نکلتی اور پھر تعجب ہے کہ بیوقوف لوگ ان پر اعتماد رکھتے ہیں خصوصاً ایشیا کے نواب اور امیر اور بادشاہ یہ بیوقوف ان نجومیوں کی باتوں پر یقین کر کے دین اور دنیا دونوں برباد کرتے ہیں خسر الدنیا والآخرۃ اللہ تعالیٰ نے بڑی نعمت آدمی کو عقل دی ہے انسان عقل کی وجہ سے غور کر کے بہت سی آئندہ ہونیوالی باتیں خود سمجھ لیتا ہے اور وقوع سے پہلے واقعہ کا بندوبست کرتا ہے یہ بیوقوف بادشاہ اور امیر کیا کرتے ہیں نجومیوں پر اعتماد رکھ کر تدبیر سے غافل رہتے ہیں ایک ہی ایکا دشمن سر پر آکر سارا مال اور ملک چھین لیتا ہے اب نجومیوں کو کوسا کرے اور کیا ہو سکتا ہے،،

bestudubooks.wordpress.com

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا مَالَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن خازم نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا ایک ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور فرمانے لگے (یا صباحاہ) ارے لوگو دوڑ دیہ سن کر قریش کے لوگ جمع ہوگئے اور پوچھنے لگے کہو ہے کیا آپ نے فرمایا بتلاؤ اگر میں تم سے کہوں کہ ایک دشمن صبح یا شام کو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو تم میری بات سچ مانوگے انہوں نے کہا بیشک آپ نے فرمایا پھر تو میں تم کو سخت عذاب آنے سے پیشتر اس سے ڈراتا ہوں (یعنی دوزخ کے عذاب سے) یہ سن کر (مردود) ابو لہب کہنے لگا ارے تو تباہ ہو ہم کو اسی بات کے لیے جمع کیا ناحق تکلیف دی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری ابو لہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوئے، اخیر تک لہ

تَمَّ الْجُزْءُ التَّاسِعَ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ کے فضل سے اُنیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب بیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

لہ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بیسواں ۲۰ پارہ

سُوْرَةُ الْمَلٰئِكَةِ

سورہ ملائکہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ الْقِطْمِيْرُ لِفَافَةُ النَّوَاةِ مُثْقَلَةٌ مُثَقَّلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ الْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ وَغَرَابِيْبُ اَشَدُّ سَوَادٍ الْغِرْبِيْبُ الشَّدِيْدُ السَّوَادِ

مجاہد نے کہا قطمیر گٹھلی کا چھلکہ مثقلۃ بھاری بوجھ لدا ہوا اوروں نے کہا حرور دن کی گرمی جب سورج نکلا ہوا اور ابن عباسؓ نے کہا حرور رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی غرابیب غربیب کی جمع ہے یعنے بہت کالے رکالے بھجنگ.

سُوْرَةُ يٰسٓ

سورہ یٰسٓ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَعَزَّزْنَا شَدَّدْنَا يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ اسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَيْنِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَيَجْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ مِّثْلِهٖ مِنَ الْاَنْعَامِ فَكِهُوْنَ

مجاہد نے کہا فعززنا ہم نے زور دیا یا حسرۃ علی العباد یعنی قیامت کے دن کافر اس پر افسوس کریں گے (یا فرشتے افسوس کریں گے) کہ انہوں نے دنیا میں پیغمبروں پر ٹھٹھا مارا ان تدرک القمر کا مطلب یہ ہے کہ سورج چاند کی روشنی نہیں چھپاتا اور (چاند سورج کی) ولا اللیل سابق النہار کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے جلدی جلدی رواں ہیں[۱] نسلخ رات میں سے دن نکال لیتے ہیں[۲] اور دونوں چل رہے ہیں وخلقنا لہم من مثلہ میں مثلہ سے چوپایہ مراد ہیں[۳] فکھون خوش خرم

[۱] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [۲] اس کو بھی فریابی نے وصل کیا۔ [۳] اصل میں سلخ کہتے ہیں کھال نکالنے کو گویا رات کو بکری قرار دیا اور دن نکلنا اس کی کھال اتارنا ٹھہرایا یہ ایک عمدہ استعارہ ہے۔ [۴] مجاہد نے کہا چوپائے جانور گویا خشکی کی کشتیاں ہیں ابن عباسؓ نے کہا من مثلہ سے کشتیاں مراد ہیں تفسیر وحیدی میں ہے من مثلہ سے ریل مراد ہے وہ بھی کشتی کی طرح بخار کے زور سے چلتی ہے جیسے کشتی ہوا کے زور سے چلتی ہے اور چونکہ اگلے زمانہ میں ریل نہ تھی اس لیے اگلے لوگ یہ مطلب نہ سمجھ سکے انہوں نے چوپاؤں کو کشتی کی طرح قرار دیا۔ [۵] دن جاتے ہی رات آتی ہے رات جاتے ہی دن آتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مُعْجَبُوْنَ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ الْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ يَنْسِلُوْنَ يَخْرُجُوْنَ مَرْقَدِنَا مَخْرَجِنَا أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ مَكَانَتِهِمْ وَمَكَانِهِمْ وَاحِدٌ،

بَابُ ۳۴۵ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

۴۸۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِيْ أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ،

(یا دل لگی کر رہے ہوں گے)، جند محضرون یعنی حساب کے وقت حاضر کئے جائیں گے [۱] اور عکرمہ سے منقول ہے مشحون کا معنی بوجھل (بھری ہوئی) ابن عباسؓ نے کہا طائرکم یعنی تمہاری مصیبتیں (یا تمہارا نصیبہ) [۲] ینسلون نکل پڑیں گے مرقدنا ہمارے نکلنے کی جگہ سے (خواب گاہ یعنی قبر سے) احصیناہ ہم نے اس کو محفوظ کر لیا، مکانتہم اور مکانہم دونوں کا ایک معنی ہے یعنی اپنے ٹھکانوں میں (گھروں میں)

باب والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر العزیز العلیم کی تفسیر

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد (یزید) سے انہوں نے ابوذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا میں سورج ڈوبتے وقت مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا ابوذر تجھ کو معلوم ہے سورج کہاں جا کر ڈوبتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا سورج چلتے چلتے جا کر عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے اور اس آیت والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر العزیز العلیم کا یہی مطلب ہے۔

[۱] اس کو طبری نے وصل کیا، [۲] ابن کثیر اور قسطلانی وغیرہ نے کہا کہ عرش کروی نہیں ہے جیسے اہل ہیات سمجھتے ہیں بلکہ وہ ایک قبہ ہے اس میں پائے ہیں جس کو فرشتے تھامے ہوئے ہیں تو عرش آدمیوں کے سر کی جانب اوپر کی طرف ہے وہ پہر دن کو سورج عرش کے بہت قریب ہوتا ہے، اور آدھی رات کے وقت آسمان پر اپنے مقام میں عرش سے بہت بعید ہوتا ہے اسی وقت سجدہ کرتا ہے اور اس کو مشرق کی طرف جانے کی (وہاں سے نکلنے کی) اجازت ملتی ہے سجدے سے اس کی عاجزی اور انقیاد مراد ہے۔ میں کہتا ہوں یہ اس کی تقریر میں ہے جب زمین کا کروی ہونا اور زمین کی ہر طرف آبادی ہونا اس کا علم اچھی طرح لوگوں کو نہ تھا اب یہ بات بالکل تجربہ اور مشاہدے سے ثابت ہو گئی ہے کہ زمین کروی ہے لیکن اس میں حکیموں کا اختلاف ہے کہ زمین آفتاب کے گرد گھوم رہی ہے یا آفتاب زمین کے گرد گھوم رہا ہے حال کے حکیموں نے پہلا قول اختیار کیا ہے اور حدیث سے دوسرے قول کی تائید ہوتی ہے اب جب عرش سب جانب سے زمین کے اوپر ہو تو اس کا بھی کروی ہونا ضرور ہے اور باعتبار اختلاف آفاق کے ہر آن میں کہیں نہ کہیں طلوع ہو رہا ہے کہیں نہ کہیں غروب اس صورت میں حدیث میں اشکال پیدا ہوگا اور اس کا جواب یہ ہے کہ سجدے سے انقیاد اور خضوع مراد ہے تو وہ ہر وقت عرش کے تلے گویا سجدے میں ہے، اور پروردگار سے آگے بڑھنے کی اجازت مانگ رہا ہے قیامت کے قریب یہ اجازت اس کو نہ ملے گی اور حکم ہوگا کہ جدھر سے آیا ہے لوٹ جا تو وہ پھر مغرب سے نمودار ہوگا واللہ اعلم آمنا باللہ وبما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، [۳] تاکہ اپنے پوجنے والوں کی نگاہ میں ذلیل ہوں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۴۸۴ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوذرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والشمس تجری لمستقر لہا اس آیت کو آپ نے فرمایا اس کا مستقر ٹھہرنے کا مقام عرش کے تلے ہے۔

سُوْرَةُ وَالصّٰٓفّٰتِ

سورۂ والصافات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يُرْمَوْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ لَازِبٌ لَازِمٌ تَأْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ يَعْنِي الْحَقَّ الْكُفَّارُ تَقُوْلُهُ لِلشَّيْطَانِ غَوْلٌ وَجَعُ بَطْنٍ يُنْزَفُوْنَ لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ قَرِيْنٌ شَيْطَانٌ يُهْرَعُوْنَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ يَزِفُّوْنَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةُ صِرَاطِ الْجَحِيْمِ سَوَاءِ الْجَحِيْمِ وَوَسَطِ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ مَدْحُوْرًا مَطْرُوْدًا بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ يُذْكَرُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا مجاہد نے کہا سورۂ سبا میں جو ہے ویقذفون بالغیب من مکان بعید اس کا مطلب یہ ہے کہ دور ہی سے غیب کے گولے لگاتے ہیں[1] اور[2] ویقذفون من کل جانب اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں پر ہر طرف سے مار پڑتی ہے[3]۔ ولہم عذاب واصب یعنی ہمیشہ کا عذاب ربا سخت عذاب، تاتوننا عن الیمین کا مطلب یہ ہے کہ کافر شیطانوں سے کہیں گے تم حق بات کی طرف سے ہمارے پاس آتے تھے[4] غول پیٹ کا درد یا سر کا درد، ولا ہم ینزفون ان کی عقل میں فتور نہیں آئیگا قرین شیطان یہرعون ڈرائے جاتے ہیں یزفون نزدیک نزدیک پاؤں رکھ کر دوڑ رہے ہیں وبین الجنۃ نسبا قریش کے کافر فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں اور انکی مائیں سرداران جنوں کی بیٹیوں (پریوں) کو قرار دیتے تھے ولقد علمت الجنۃ انہم لمحضرون یعنی جنوں کو معلوم ہے کہ ان کو قیامت کے دن حساب کے لیے حاضر ہونا پڑیگا اور ابن عباس نے کہا انا لنحن الصافون یہ فرشتوں کا قول ہے[5] صراط الجحیم سواء الجحیم وسط الجحیم سب کے ایک معنے ہیں لشوبا من حمیم یعنے ان کے کھانے میں گرم کھولتے پانی کی ملونی کی جائیگی مدحورا دتکارا ہوا بیض مکنون ڈھنپے ہوئے موتی وترکنا علیہ فی الاخرین اس ذکر خیر پچھلے لوگوں

---

[1] پیغمبر کو کبھی شاعر بناتے ہیں کبھی ساحر کبھی کاہن، [2] سورہ والصافات میں، [3] آتشیں کوڑے برسائے جاتے ہیں، [4] یعنے حق بات میں شبہ ڈال دیتے ہیں، [5] اس کو ابن جریر نے وصل کیا،،،

besturdubooks.wordpress.com

بِخَيْرٍ يَسْتَسْخِرُونَ يَسْخَرُونَ بَعْلًا رَبًّا الْأَسْبَابُ السَّمَاءُ،

یں باقی رکھا یستسخرون ٹھٹھا کرتے ہیں بعلا بعل رب کو کہتے ہیں (یمن والوں کی لغت ہے) اسباب آسمان۔

بَابُ ۳۴۶ قَوْلِهِ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

باب وان یونس لمن المرسلین کی تفسیر

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنِ ابْنِ مَتَّى،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائلؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو یوں کہنا نہیں چاہیے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں [1]

۷۸۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ،

مجھ سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے جو بنی عامر بن لوی قبیلے کا تھا انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جو کوئی کہے میں یونس بن متی (پیغمبر) سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے۔

سُورَةُ صٓ

سورہ صٓ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي صٓ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا،

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عوام بن حوشب سے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے پوچھا سورہ صٓ میں سجدہ ہے انہوں نے کہا ابن عباسؓ سے بھی یہ پوچھا گیا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ [2] [3] اور ابن عباسؓ بھی اس سورۃ میں سجدہ کرتے

۷۸۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةِ

مجھ سے محمد بن عبداللہ ذہلی (یا مخزومی) نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید طنافسی نے بیان کیا انہوں نے عوام بن حوشب سے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سورہ صٓ کے سجدے کو پوچھا

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے، [2] سورہ انعام کی اس آیت میں، [3] ہمارے پیغمبر صاحب کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم دیا تو چونکہ داؤد پیغمبر علیہ السلام نے اس موقع پر سجدہ کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ کیا، ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حصين فقال سألت ابن عباس من أين سجدت
فقال أو ما تقرأ ومن ذريته داود و
سليمان أولئك الذين هدى الله
فبهداهم اقتده فكان داود ممن أمر
نبيكم صلى الله عليه وسلم أن يقتدي
به فسجدها رسول الله صلى الله عليه و
سلم عجاب عجيب القط الصحيفة هو
ههنا صحيفة الحسنات وقال مجاهد
في عزة معازين الملة الآخرة ملة قريش
الاختلاق الكذب الأسباب طرق السماء
في أبوابها جند ما هنالك مهزوم يعني
قريشا أولئك الأحزاب القرون
الماضية فواق رجوع قطنا عذابنا
اتخذناهم سخريا أحطنا بهم أتراب
أمثال وقال ابن عباس الأيد القوة في
العبادة الأبصار البصر في أمر الله حب
الخير عن ذكر ربي من ذكر طفق مسحا
يمسح أعراف الخيل وعراقيبها
الأصفاد الوثاق،

باب ۳۴۷ قوله هب لي ملكا لا ينبغي لأحد من بعدي إنك أنت الوهاب،

۷۸۹ ـ حدثنا إسحق بن إبراهيم حدثنا
روح ومحمد بن جعفر عن شعبة عن

انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا تم نے اس سورت میں جو سجدہ کیا اس کی دلیل کیا ہے انہوں نے کہا تو نے سورۂ انعام کی یہ آیت نہیں پڑھی ومن ذریتہ داؤد وسلیمن اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ تو داؤد بھی ان پیغمبروں میں ہیں جن کی پیروی کرنے کا ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا اس لیے آپ نے اس سورت میں سجدہ کیا (حضرت داؤد کی متابعت سے) عجاب کا معنی عجیب القط قط کہتے ہیں کاغذ کے ٹکڑے (پرچے) کو یہاں نیکیوں کا پرچہ مراد ہے (یا حساب کا پرچہ) اور مجاہد نے کہا[1] فی عزۃ کا معنی یہ ہے کہ وہ شرارت سرکشی کرنے والے ہیں الملۃ الآخرۃ سے قریش کا دین مراد ہے (یا نصرانیت) الاختلاق جھوٹ الاسباب آسمان کے رستے دروازے میں جند ماھنالک مھزوم من الاحزاب سے قریش کے لوگ مراد ہیں[2] اولئک الاحزاب سے اگلی امتیں مراد ہیں (جن پر اللہ کا عذاب اترا) فواق کا معنی پھرنا عجل لنا قطنا میں قط سے عذاب مراد ہے اتخذناھم سخریا ہم نے ان کو ٹھٹھے میں گھیر لیا تھا[3] اتراب جوڑ والے اور ابن عباسؓ نے کہا[4] اید کا معنی عبادت کی قوت الابصار یعنی اللہ کے کاموں کو غور سے دیکھنے والے حب الخیر عن ذکر ربی میں عن من کے معنی ہیں ہے طفق مسحا گھوڑوں کے پاؤں اور ایال پر (محبت سے) ہاتھ پھیرنا شروع کیا (یا تلوار سے ان کو کاٹنے لگے) الاصفاد زنجیریں۔

باب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب کی تفسیر

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ اور محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، [2] یہ لوگ عنقریب مکہ ہی میں شکست پائیں گے، [3] یا ہم نے غلطی کی وہ دوزخ میں ہیں لیکن ہم کو دکھ نہیں پڑتے، [4] اس کو طبری نے وصل کیا،

besturdubooks.wordpress.com

مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا،

محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گذشتہ رات کو ایک ہتنگا جن میری نماز توڑنے کو مجھ سے بھڑ گیا آپ نے بھی فرمایا بھڑ گیا یا ایسا ہی کچھ کلمہ کہا خیر اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو کر دیا اور میں نے چاہا اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں صبح کو تم سب اس کو دیکھو پھر مجھ کو بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آئی پروردگار مجھ کو ایسی حکومت عنایت فرما جو میرے بعد کسی کو سازگار نہ ہو روح راوی نے کہا پھر آنحضرتؐ نے ذلت کے ساتھ اس کو بھگا دیا۔

بَابُ ۳۴۸ قَوْلِهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ،

باب وما انا من المتکلفین کی تفسیر

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَبْطَئُوا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُودَ حَتَّى جَعَلَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے انہوں نے کہا لوگو تم کو لازم ہے جو کوئی کسی بات کو جانتا ہو تو اس کو بیان کرے اگر نہ جانتا ہو تو یوں کہے کہ اللہ جانتا ہے یہ کہنا کہ اللہ جانتا ہے کمال علم کی دلیل ہے [1] اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہہ دے میں اس وعظ نصیحت پر تم سے کوئی نیگ نہیں مانگتا نہ میں دل سے بات بنانے والوں میں ہوں اب میں تم کو دخان کا حال سناتا ہوں [2] ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے اسلام لانے میں دیر کی (مخالفت پر مستعد ہوئے) تو آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ان پر حضرت یوسفؑ کے زمانہ کے سات سالوں کی طرح سات سالوں کا قحط بھیج کر میری مدد کر آخر ان پر قحط آن پہنچا ہر چیز اس قحط نے کھپا دی مردار

[1] اور اٹکل پچو اپنے دل سے باتیں بنانا ہمہ دانی کا دعویٰ کرنا جہالت اور نادانی ہے [2] جس کا ذکر اس آیت میں ہے یوم یاتی السماء بدخان مبین۔۱۲

besturdubooks.wordpress.com

الرَّجُلُ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِنَ الْجَهْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَدَعَوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ۔

سُورَةُ الزُّمَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا ذِي عِوَجٍ لَبْسٍ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ مَثَلٌ لِآلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلٰهِ الْحَقِّ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بِالْأَوْثَانِ خَوَّلْنَا أَعْطَيْنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُولُ هٰذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ مُتَشَاكِسُونَ

اور کھالیں تک کھا گئے آدمیوں کی یہ نوبت پہنچی ان میں کوئی کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو مارے بھوک کے ایک دھواں سا دکھلائی دیتا اس آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم کا یہی مطلب ہے پھر قریش نے دعا کی کہنے لگے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون اللہ تعالےٰ نے فرمایا انی لھم الذکری وقد جاءھم رسول مبین ثم تولوا عنہ وقالوا معلم مجنون انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون بھلا کہیں قیامت کا عذاب بھی (کافروں پر سے) موقوف ہوگا خیر اللہ کا عذاب (قحط) موقوف ہوا تو پھر کفر پر قائم رہے آخر بدر کے دن اللہ نے ان کو سزا دی یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون سے بدر کی سزا مراد ہے۔

سورۂ زمر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

مجاہد نے کہا[1] افمن یتقی بوجھہ سے یہ مراد ہے کہ وہ منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹا جائیگا جیسے اس آیت میں فرمایا۔ افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی آمنا یوم القیمۃ ذی عوج[2] شبہے والا ورجلا سلما لرجل یہ ایک مثال ہے معبودان باطل اور خدائے برحق کی ویخوفونک بالذین من دونہ میں من دونہ سے بت مراد ہیں (یعنے اپنے ٹھاکروں سے تجھ کو ڈراتے ہیں) خولنا ہم نے دیا والذی جاء بالصدق سے قرآن اور وصدق بہ سے مسلمان مراد ہے جو قیامت کے دن پروردگار کے سامنے آن کر عرض کریگا یہی قرآن ہے جو تونے (دنیا میں) مجھ کو عنایت فرمایا تھا میں نے اس پر

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [2] تو غیر ذی عوج کا معنی ہوا جس میں شبہ نہیں ابن عباسؓ نے کہا غیر ذی عوج سے غیر مخلوق مراد ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

الشَّكِسُ العَسِرُ لَا يَرْضٰى بِالْاِنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا اشْمَأَزَّتْ نَفَرَتْ بِمَفَازَتِهِمْ مِنَ الْفَوْزِ حَافِّيْنَ اَطَافُوْا بِهٖ مُطِيْفِيْنَ بِحِفَافَيْهِ بِجَوَانِبِهٖ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْاِشْتِبَاهِ وَلٰكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فِي التَّصْدِيْقِ،

عمل کیا متشا کسون شکس سے نکلا ہے شکس کہتے ہیں تکرار کی (بدمزاج) آدمی کو جو انصاف کی بات پسند نہ کرے اور سلم اور سالم (اور سلم بکسر سین) اچھے پورے آدمی کو اشمأزت نفرت کرتے ہیں چڑتے ہیں بمفازتھم فوز سے نکلا ہے یعنے کامیابی حافین گرداگرد اس کے چاروں طرف متشابہًا اشتباہ سے نہیں نکلا ہے بلکہ تشابہ سے یعنی اُس کی ایک آیت دوسری آیت کی تصدیق اور تائید کرتی ہے

بَابُ ۳۴ قَوْلِهٖ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ،

باب یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا انہ ھو الغفور الرحیم کی تفسیر

۷۹۱۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلٰى اِنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَاَكْثَرُوْا فَاَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَنَزَلَ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ،

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہ یعلی بن مسلم نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے ابن عباس رض سے خبر دی کچھ مشرکوں نے بہت خون کئے تھے زنا بھی بہت کی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے آپ جو فرماتے ہیں جس دین کی طرف بلاتے ہیں وہ اچھا ہے اگر ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ جو گناہ ہم کر چکے ہیں وہ (اسلام لانے سے) معاف ہو جائیں گے اُس وقت (سورۂ فرقان کی) یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الھًا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون اور (سورۂ زمر کی) یہ آیت قل یا عبادی الذین اسرفوا علٰی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اتری۔

بَابُ ۳۵ قَوْلِهٖ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

باب وما قدروا اللہ حق قدرہ کی تفسیر

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی سے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰہَ یَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْاَرْضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَسَآئِرَ الْخَلَائِقِ عَلٰی اِصْبَعٍ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ تَصْدِیْقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔

بَابُ ۳۵۱ قَوْلِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ اَبَا ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

انہوں نے کہا یہودیوں کا ایک عالم (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا محمد ہم (اپنی کتابوں میں یہ لکھا) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھائے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں[1] یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی پھر یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموٰت مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون[2]

باب والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسمٰوٰت مطویات بیمینہ کی تفسیر

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن ابن خالد بن مسافر نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

[1] سچا بادشاہ دوسرے جھوٹ موٹ کے بادشاہ کہلاتے تھے۔ [2] اس حدیث سے پروردگار کیلیے انگلیاں ثابت ہوتی ہے آنحضرتؐ نے اس یہودی کی تصدیق کی اور یہ امر محال ہے کہ آنحضرتؐ باطل کی تصدیق کریں اب بعضے لوگوں کا یہ کہنا کہ تصدیقا لہ راوی کا گمان ہے جو اس نے اپنے گمان سے کہہ دیا حالانکہ آنحضرت تصدیق کی راہ سے نہیں ہنسے تھے بلکہ اس یہودی کی بات کو غلط جان کر کیونکہ یہود مشبہہ اور مجسمہ تھے وہ اللہ کے لیے انگلیاں وغیرہ ثابت کرتے تھے صحیح نہیں کس لیے کہ فضیل بن عیاض نے جو منصور سے روایت کی اس میں بھی یہ ہے تعجبا مما قال الحبر وتصدیقا لہ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے ما من قلب الا وہو بین اصبعین من اصابع الرحمٰن اور ابن عباسؓ کی صحیح حدیث میں ہے اتانی اللیلۃ ربی فی احسن صورۃ فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت برد انا ملہ بین ثدیی انامل انگلیوں کے پوریں غرض انگلیوں کا اثبات پروردگار کے لیے ایسا ہی ہے جیسے وجہ اور یدین اور قدم اور رجل اور جنت وغیرہ کا اور اہل حدیث کا عقیدہ ان کی نسبت یہ ہے کہ سب اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں لیکن ان کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے اور متکلمین ان چیزوں کی تاویل کرتے ہیں قدرت وغیرہ سے میں کہتا ہوں محمد بن صلت راوی نے اس حدیث کے روایت کرتے وقت اپنی چھنگلیا کی طرف اشارہ کیا پھر پاس والی انگلی کی طرف پھر اس کے پاس والی کی طرف یہاں تک کہ انگوٹھے تک پہنچے اور اس سے اہل تاویل کا مذہب رد ہوتا ہے، رحمہ اللہ تعالیٰ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ وَیَطْوِی السَّمٰوٰتِ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ۔

بَابُ ۳۵۲ قَوْلِہٖ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ اُخْرٰی فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ خَلِیْلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ عَنْ زَکَرِیَّاءَ بْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ یَّرْفَعُ رَاْسَہٗ بَعْدَ النَّفْخَۃِ الْاٰخِرَۃِ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَکَذٰلِکَ کَانَ اَمْ بَعْدَ النَّفْخَۃِ۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً قَالَ اَبَیْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ شَھْرًا قَالَ اَبَیْتُ وَیَبْلٰی کُلُّ شَیْءٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا

فرماتے تھے اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب دوسرے (دنیا کے) بادشاہ کہاں ہیں۔

باب ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت و من فی الارض الا من شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون کی تفسیر

مجھ سے حسن (بن شجاع بلخی) نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے کہا ہم کو عبد الرحیم بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آخری (یعنے دوسرے) صور کے بعد سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (ہوش میں آؤنگا) تو کیا دیکھوں گا موسیٰؑ عرش تھامے لٹک رہے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ پہلے صور پر بیہوش ہی نہ ہوں گے یا دوسرے صور پر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابوصالح سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دونوں صوروں میں چالیس[1] کا فاصلہ ہوگا لوگوں نے کہا ابوہریرہ چالیس دن کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا پھر انہوں نے کہا چالیس برس کا ابوہریرہؓ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا انہوں نے کہا چالیس مہینے کا ابوہریرہؓ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا اور آنحضرت نے فرمایا آدمی کا سارا بدن گل جاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کا سرا (رائی کے

ل۱ اس روایت میں یوں ہی ہے لیکن ابن مردویہ کی روایت میں چالیس برس مذکور ہیں ابن عباس رضؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے جامع ابن وہب میں ہے کہ چالیس جمعوں کا لیکن اس کی سند منقطع ہے حلیمی نے کہا اکثر روایتیں اس پر متفق ہیں کہ دونوں صوروں میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عَجْبَ ذَنَبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ ،

دانہ برابر ہے اسی (ریڑھ کی ہڈی) سے قیامت کے دن آدمی کا ڈھانچا کھڑا کیا جائے گا۔[1]

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

سورۂ مؤمن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ اَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ اَبِيْ اَوْفَى الْعَبْسِيِّ ۔

مجاہد نے کہا حٰمٓ کا معنے اللہ ہی کو معلوم ہے جیسے دوسری سورتوں میں جو حروف مقطعہ شروع میں آئی ہیں ان کا[2] بعضوں نے کہا حٰمٓ (قرآن یا سورت کا) نام ہے جیسے شریح بن ابی اوفی اس شعر میں کہتا ہے

يُذَكِّرُنِيْ حٰمٓ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ

فَهَلَّا تَلَا حٰمٓ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

جب کہ نیزہ جنگ میں چلنے لگا

پڑھتا ہے حٰمٓ پہلے پڑھنا تھا[3]

اَلطَّوْلُ التَّفَضُّلُ دَاخِرِيْنَ خَاضِعِيْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِلَى النَّجَاةِ الْاِيْمَانُ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ تَمْرَحُوْنَ تَبْطَرُوْنَ وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ قَالَ وَاَنَا اَقْدِرُ اَنْ اُقَنِّطَ النَّاسَ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ

الطول احسان اور فضل کرنا داخرین ذلیل خوار ہو کر مجاہد نے کہا ادعوکم الی النجاۃ میں نجات سے ایمان مراد ہے[4] لیس لہ دعوۃ یعنی بت کسی کی دعا نہیں قبول کر سکتا یسجرون یعنی دوزخ کے ایندھن بنیں گے تمرحون اتراتے تھے اور علاء بن زیاد (تابعی زاہد مشہور) لوگوں کو دوزخ سے ڈرا رہے تھے ایک شخص نام نا معلوم کہنے لگا لوگوں کو اللہ کی رحمت سے نا امید کیوں کرتے ہو انہوں نے کہا میں لوگوں کو اللہ کی رحمت سے نا امید کر سکتا ہوں (میرا کیا مقدور ہے) اللہ تعالٰی تو فرماتا ہے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا (گناہ کیا) اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو

[1] اس حدیث سے پیغمبروں کے بدن مستثنیٰ کیے گئے ہیں ان کے جسموں کو زمین نہیں کھاتی جیسے دوسری حدیث میں ہے گلنے سے یہ مراد ہے کہ صورت بدل کر مٹی خاک ہو جاتا ہے پر جو اس کے اجزا تھے وہ اللہ کے علم میں ہیں اور اللہ انہی اجزا کو اس ہڈی پر جوڑ کر آدمی کا ڈھانچا قیامت کے دن کھڑا کر دیگا یا ان اجزا کی طرح دوسرے اجزا شریک کیے جائیں گے بہر حال جس طرح سے مرا تھا اسی طرح پر قیامت میں زندہ ہوگا۔ [2] تو یہ اسرار اللہ ہیں حضرت ابوبکر صدیق نے کہا ہر کتاب کا ایک سر (بھید) ہوتا ہے قرآن کے سر اوائل سور ہیں بعضوں نے ان کی تشریح کی ہے لیکن سب اپنے قیاس اور رائے سے جس پر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ [3] یعنی لڑائی شروع ہونے سے پہلے پڑھتا تو فائدہ ہوتا اس کی جان بچ جاتی ہوا یہ کہ شریح جنگ جمل میں حضرت علیؓ کی طرف تھے اور محمد بن طلحہ اپنے والد طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے لشکر میں تھے ایک سیاہ عمامہ باندھے ہوئے حضرت علی نے اپنے لشکر والوں سے فرمایا اس کالے عمامہ والے کو مت مارو یہ اپنے باپ کی خاطر سے ان کے ساتھ چلا آیا ہے خیر اسی گفتگو میں شریح اور محمد بن طلحہ کا مقابلہ ہوگیا جب بھالا دونوں طرف سے چلنے لگا تو محمد نے حٰمٓ عسق پڑھی یا حٰمٓ عسق میں جو یہ آیت ہے قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ بعضوں نے کہا اس دن حضرت علیؓ کے لشکر والوں کا شعار حٰمٓ تھا تو محمد نے حٰمٓ کہہ کر یہ تبلایا کہ میں بھی حضرت علی کا طرف دار ہوں بعضوں نے کہا سورۂ مومن کی یہ آیت پڑھی اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ سے یہی مراد ہے لیکن شریح نے محمد بن طلحہ کو مار ڈالا اور یہ شعر پڑھی یعنے جنگ ہو جانے کے بعد پھر حٰمٓ پڑھنے سے کیا فائدہ جنگ میں آنے سے پیشتر پڑھتا تو البتہ مفید ہوتا[4] اس کو فریابی نے وصل کیا،

besturdubooks.wordpress.com

هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّوْنَ اَنْ تُبَشَّرُوْا بِالْجَنَّةِ عَلٰى مَسَاوِيْ اَعْمَالِكُمْ وَاِنَّمَا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَهٗ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ،

اس کے ساتھ پروردگار یوں بھی فرماتا ہے کہ گناہ کرنیوالے دوزخی ہیں[۱] مگر (میں سمجھ گیا) تمہارا مطلب یہ ہے کہ برے کام کرتے رہو اور بہشت کی خوشخبری تم کو ملتی جائے اللہ تعالیٰ نے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نیکوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور نافرمانوں کے لیے دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا[۲]

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبِرْنِيْ بِاَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَاَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوٰى ثَوْبَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِيْدًا فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ وَدَفَعَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے محمد بن ابراہیم تیمی نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہا مجھ سے سب سے زیادہ سخت تکلیف بیان کرو جو مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے صحن میں نماز پڑھ رہے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اس نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مونڈھا تھاما اور کپڑا آپ کی (مبارک) گردن میں لپیٹ کر آپ کا گلہ گھونٹا (مردود نے مار ڈالنا چاہا) اتفاق سے ابو بکر صدیق رضؓ آن پہنچے انہوں نے عقبہ کا مونڈھا تھاما اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے دھکیل دیا اور کہنے لگے[۳] تم اس شخص کو اس اس بات کے کہنے پہ مارے ڈالتے ہو کہ میرا مالک اللہ ہے[۴] اور لطف یہ ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی کھلی نشانیاں بھی لے کر آیا[۵]

[۱] وعدہ اور وعید دونوں ساتھ لگے ہوئے ہیں [۲] زیادہ کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کا طریقہ وہی ہے جو میں کر رہا ہوں کبھی امید کی آیتیں حدیثیں سناتا ہوں اور بہشت کی خوشخبری دیتا ہوں اور کبھی دوزخ سے ڈراتا ہوں وعدہ اور وعید دونوں بیان کرنا چاہیے اگر کوئی واعظ صرف وعدہ ہی بیان کرتا رہے تو لوگوں کو گناہوں کی جرأت پیدا ہوگی فرائض اور واجبات اسلام کے ادا کرنے میں ان کو سستی پیدا ہو جائے گی اسی طرح اگر کوئی واعظ رات دن وعید ہی کا ذکر کرتا رہے تو لوگ ڈر کر آخر خدا کی رحمت سے ناامید ہو جائیں گے یہ دونوں طریقے بے اعتدالی کے ہیں ایمان میں خوف اور رجا، دونوں ضرور ہیں، [۳] ارے لوگو یہ کیا شامت ہے [۴] اس نے کوئی قصور نہیں کیا نہ ڈالکہ مارا [۵] جب بھی نہیں مانتے الٹا اس شخص کو مار ڈالنا چاہتے ہو واہ واہ کیا انصاف۔ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ ۴۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا طَوْعًا
أَعْطِيَا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِيْنَ أَعْطَيْنَا وَقَالَ
الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ
عَبَّاسٍ إِنِّيْ أَجِدُ فِي الْقُرْاٰنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ
عَلَيَّ قَالَ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا
يَتَسَاءَلُوْنَ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَتَسَاءَلُوْنَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا رَبِّنَا
مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ فَقَدْ كَتَمُوْا فِيْ هٰذِهِ
الْاٰيَةِ وَقَالَ أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا إِلٰى قَوْلِهٖ
دَحَاهَا فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ
الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ
خَلَقَ الْأَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ إِلٰى طَائِعِيْنَ
فَذَكَرَ فِيْ هٰذِهٖ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ السَّمَاءِ
وَقَالَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا عَزِيْزًا حَكِيْمًا
سَمِيْعًا بَصِيْرًا فَكَأَنَّهٗ كَانَ ثُمَّ مَضٰى فَقَالَ
فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا
أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ
ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

سورہ حٰم سجدہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
طاؤس نے عبداللہ بن عباس رضؓ سے نقل کیا ائتیا طوعا کا معنے
خوشی سے دو را طاعت قبول کرو اتینا طائعین ہم نے خوشی
سے دیا[۱] اور منہال بن عمر اسدی نے سعید بن جبیر سے روایت کیا
ایک شخص[۲] ابن عباس رضؓ سے کہنے لگا میں تو قرآن میں ایک کے ایک
خلاف چند باتیں پاتا ہوں (ابن عباس رضؓ نے کہا بیان کر) کہنے لگا
ایک آیت میں تو یوں ہے فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون
دوسری آیت میں یوں ہے واقبل بعضھم علی بعض یتساءلون ایک آیت میں ہے
ولا یکتمون اللہ حدیثا دوسری آیت میں ہے قیامت کے دن مشرکین
کہیں گے واللہ ماکنا مشرکین اس سے چھپانا نکلتا ہے ایک جگہ فرمایا ا انتم
اشد خلقا ام السماء بناھا اخیر آیت والارض بعد ذلک دحٰھا تک
اس سے یہ نکلتا ہے کہ آسمان زمین سے پہلے پیدا ہوا ہے پھر سورہ حم سجدہ میں
فرمایا ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین اخیر آیت طائعین تک
اس سے یہ نکلتا ہے کہ زمین آسمان سے پہلے پیدا ہوئی ہے اور فرمایا
وکان اللہ غفورا رحیما عزیزا حکیما سمیعا بصیرا اس کا معنے
تو یہ ہوتا ہے کہ اللہ ان صفات سے زمانہ ماضی میں موصوف تھا
اب نہیں ہے ابن عباس رضؓ نے اس کے جواب میں کہا یہ جو فرمایا
فلا انساب بینھم[۳] یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پہلا صور پھونکا جائیگا
اور آسمان اور زمین والے سب بیہوش ہو جائیں گے اس وقت رشتہ
ناطا کچھ باقی نہ رہے گا نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے، دہشت کے مارے
نفسی نفسی ہو رہی ہوگی پھر یہ جو دوسری آیت میں ہے۔

---

[۱] اس کو طبری اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا یہ معنی ابن عباس نے اپنی قرأت پر کیا ہے انہوں نے یوں پڑھا ہے ایتیا طوعا او کرھا قالتا اتینا تو ایتاء سے نکلا ہے جس کے معنے دینے کے ہیں اور مشہور قرات ائتیا اور اتینا ہے اتیان سے اس کے معنے آنے کے ہیں، [۲] نافع بن ازرق جو پھر میں خارجی ہو گیا، [۳] کوئی رشتے ناطے ان میں نہ رہیں گے،،،

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِاَهْلِ الْاِخْلَاصِ ذُنُوْبَهُمْ وَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلُ لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِيْنَ فَخُتِمَ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ اَيْدِيْهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيْثًا وَعِنْدَهٗ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الْاٰيَةَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَآءَ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ فِيْ يَوْمَيْنِ اٰخَرَيْنِ ثُمَّ دَحَا الْاَرْضَ وَدَحْوُهَا اَنْ اَخْرَجَ مِنْهَا الْمَآءَ وَالْمَرْعٰى وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْاٰكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ يَوْمَيْنِ اٰخَرَيْنِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ دَحَاهَا وَقَوْلُهٗ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَجُعِلَتِ الْاَرْضُ وَمَا فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ فِيْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ وَخُلِقَتِ السَّمٰوٰتُ فِيْ يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا سَمّٰى نَفْسَهٗ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ اَيْ لَمْ يَزَلْ

اقبل بعضہم علی بعض یتساءلون[1] یہ دوسری صور پھونکنے کے بعد[2] ہے اب یہ مشرکین کا قول نقل کیا واللہ ماکنا مشرکین اور دوسری جگہ فرمایا ولا یکتمون اللہ حدیثا تو ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اخلاص والوں کے گناہ بخشدے گا اور مشرکین آپس میں یہ صلاح کریں گے چلو ہم بھی جاکر یہ کہیں ہم دنیا میں مشرک نہ تھے[3] پھر اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگادے گا اور ان کے ہاتھ (پاؤں) بولنا شروع کریں گے[4] اس وقت ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی اور اسی وقت کافر یہ آرزو کریں گے کاش وہ (دنیا میں) مسلمان ہوتے اب یہ جو فرمایا[5] کہ زمین کو دو دن میں پیدا کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کو پھیلایا نہیں[6] پھر آسمان کو پیدا کیا اور دو دن میں ان کو برابر کیا (انکے طبقے مرتب کیے) اس کے بعد زمین کو پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ اس میں سے پانی نکالا گھانس چارہ پیدا کیا پہاڑ (جانور) اونٹ (وغیرہ) ٹیلے (ٹیبے) جو جو ان کے بیچ میں ہے پیدا کیے یہ سب دو دن میں کیا دحاہا کا یہ مطلب ہے تو زمین دو دن میں پیدا ہوئی جیسے فرمایا خلق الارض فی یومین[7] تو زمین مع اپنی سب چیزوں کے چار دن میں بنی اور آسمان دو دن میں بنے[8] اب رہا یہ فرمانا وکان اللہ غفورا رحیما[9] یہاں کان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ میں یہ صفات ازل سے ہیں اور

[1] ترجمہ ایک دوسرے کے سامنے آکر پوچھ پاچھ کریں گے، [2] یعنی میدان حشر میں جب سب دوبارہ زندہ ہوں گے اور کسی قدر ہوش ٹھکانے آئے گا، [3] اور شرک سے بچ کر مزے سے بہشت میں چل دیں، [4] شرک اور گناہوں کا اقرار کریں گے، [5] سورہ حم سجدہ میں، [6] صرف اس کا مادہ پیدا کر دیا، [7] اور زمین کی یہ چیزیں دو دن میں، [8] اب یہ شبہ نہ رہا کہ ایک جگہ تو آسمان کی پیدائش زمین سے پہلے بیان فرمائی دوسری جگہ زمین کی پیدائش پہلے بیان کی مگر اب بھی یہ اعتراض باقی رہے گا کہ سورہ حم سجدہ میں یوں ہے وجعل فیہا رواسی من فوقہا وبارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام سواء للسائلین ثم استوی الی السماء وہی دخان اس کا ظاہری مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ آسمانوں کی ترتیب اور ان کے سات طبقے بنانا یہ زمین کے دحو یعنی پھیلانے کے بعد ہے اور سورہ والنازعات سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کا دحو اس کے بعد ہے چنانچہ اس سورہ میں یوں فرماتا ہے ءانتم اشد خلقا ام السماء بناہا رفع سمکہا فسوٰہا واغطش لیلہا واخرج ضحٰہا والارض بعد ذلک دحٰہا اسی لیے بعضے مفسرین نے یوں کہا ہے کہ سورہ والنازعات میں بعد ذلک کا یہ مطلب ہے کہ اس کے علاوہ یہ کیا کہ زمین کو پھیلایا یا بعد ذلک سے بعدیت زمانی مراد نہیں ہے جامع البیان میں ہے کہ یہ مقام مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، [9] وکان اللہ عزیزا حکیما وکان اللہ سمیعا بصیرا،

besturdubooks.wordpress.com

كَذٰلِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا اِلَّا اَصَابَ بِهِ الَّذِيْ اَرَادَ فَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنُ فَاِنَّ كُلًّا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بِهٰذَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَمْنُوْنٍ مَحْسُوْبٍ اَقْوَاتَهَا اَرْزَاقَهَا فِيْ كُلِّ سَمَاءٍ اَمْرَهَا مِمَّا اَمَرَ بِهٖ نَحِسَاتٍ مَشَائِيْمَ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ قَرَنَّاهُمْ بِهِمْ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ اهْتَزَّتْ بِالنَّبَاتِ وَرَبَتْ اِرْتَفَعَتْ وَقَالَ غَيْرُهٗ مِنْ اَكْمَامِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ لَيَقُوْلُنَّ هٰذَا لِيْ اَيْ بِعَمَلِيْ اَنَا مَحْقُوْقٌ بِهٰذَا سَوَاءً لِّلسَّائِلِيْنَ قَدَّرَهَا سَوَاءً فَهَدَيْنَاهُمْ دَلَلْنَاهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَقَوْلِهٖ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ وَكَقَوْلِهٖ هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ وَالْهُدٰى الَّذِيْ هُوَ الْاِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ اَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ يُوْزَعُوْنَ

یہ اس کے نام ہیں[1] کیونکہ خداوند کریم جو چاہتا ہے وہ حاصل کر لیتا ہے[2]۔ اب تو قرآن میں کوئی اختلاف نہیں رہا اختلاف کیسے ہوگا قرآن اللہ کی طرف سے اترا ہے (اللہ کے کلام میں اختلاف نہیں ہو سکتا) امام بخاری نے کہا مجھ سے یوسف بن عدی نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے منہال سے[3] یہی روایت جو اوپر گزری مجاہد نے کہا ممنون کا معنی حساب[4] اقواتها یعنی بارش کا اندازہ مقرر کیا (کہ ہر ملک میں کتنی بارش مناسب ہے) فی کل سماء امرها یعنی جو حکم (اور انتظام کرنا تھا) وہ ہر آسمان کے متعلق (فرشتوں کو) بتلا دیا نحسات منحوس (نامبارک) وقیضنا لهم قرناء یعنی ہم نے کافروں کے ساتھ شیطانوں کو لگا دیا تتنزل علیهم الملئكة یعنی موت کے ان پر فرشتے اترتے ہیں اهتزت یعنی سبزے سے لہلہانے لگتی ہے وربت پھول جاتی ہے ابھر آتی ہے مجاہد کے سوا اوروں نے کہا من اکمامها یعنی جب پھل گابھوں سے نکلتے ہیں لیقولن هٰذا لی یہ میرا حق ہے میرے نیک کاموں کا بدلہ ہے سواء للسائلین سب مانگنے والوں کے لیے اس کو یکساں رکھا فهدیناهم سے یہ مراد ہے کہ ہم نے ان کو اچھا برا دکھلا دیا بتلا دیا جیسے دوسری جگہ فرمایا وهدیناه النجدین (یعنی سورہ بلد میں) اور (سورہ ہل اتی میں) اناهدیناه السبیل[5] لیکن ہدایت کا وہ معنی سید ہے اور سچے رستے پر لگا دینا وہ تواصعاد یا اصعادم کے معنے میں ہے (سورۂ انعام) اولئك الذین هدی اللہ فبهدٰهم اقتده میں یہی معنے مراد ہے۔

---

[1] غفور رحیم عزیز حکیم سمیع بصیر ا[2] تو گو ازل میں مخلوقات نہ تھی مگر اللہ جل جلالہ سب صفات کمال سے موصوف تھا اس لیے کہ جب چاہے اپنی صفات کا استعمال کر سکتا ہے حاصل یہ ہے کہ صفات قدیم ہیں گو ان کے تعلقات حادث ہوں جیسے سمع اللہ کا قدیم سے تھا مگر تعلق سمع کا اس وقت سے ہوا جب سے آوازیں پیدا ہوئیں اسی طرح پر صفات میں کہیں گے [3] انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے [4] تو غیر ممنون کا معنی بے حساب ہو گا اس کو فریابی نے وصل کیا [5] یعنی سب اس سے برابر فایدہ اٹھاتے ہیں یا سب اس سے یکساں عبرت لیتے ہیں [6] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ ہدایت کے دو معنے آتے ہیں۔ ایک تو صرف راہ دکھلا دینا بری اچھی بات بتلا دینا ان تینوں آیتوں میں ہدایت کا یہی معنی ہے دوسرے راہ پر لگا دینا اور وہاں تک پہنچا دینا اولئك الذین هدی اللہ میں یہ معنے مراد ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

يُكَفُّوْنَ مِنْ اَكْمَامِهَا قِشْرُ الْكُفُرَّى هِيَ الْكُمُّ وَقَالَ غَيْرُهُ وَيُقَالُ لِلْعِنَبِ اِذَا خَرَجَ اَيْضًا كَافُوْرٌ وَكُفُرَّى وَلِيٌّ حَمِيْمٌ اَلْقَرِيْبُ مِنْ مَحِيْصٍ حَاصَ حَادَ مِرْيَةٍ وَمُرْيَةٍ وَاحِدٌ اَيِ امْتِرَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اَلْوَعِيْدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْهُ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ،

بَابُ ۳۵۳ قَوْلِهٖ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ،

۷۹۷ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ الْاٰيَةَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيْفٍ اَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيْفٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِيْ بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَتَرَوْنَ

یوزعون روکے جائیں گے من اکمامها اکم کہتے ہیں گابھہ کے پوست (چھلکے) کو یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اوروں نے کہا انگور جب نکلے تو اس کو بھی کافور اور کفرٰی کہتے ہیں ولی حمیم نزدیک رہنے والا دوست من محیص محیص حاص نکلا ہے حاص کا معنے نکل نکل بھاگا الگ ہوگیا مریۃ بکسر میم اور مُریۃ بہ ضم میم دونوں قراتیں ہیں، دونوں کا ایک معنیٰ ہے یعنے شک اور مجاہد نے کہا[1] اعملوا ماشئتم وعید ہے[2] ابن عباسؓ نے کہا[3] اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ سے یہ مراد ہے کہ غصے کے وقت صبر کر اور برائی کو معاف کر دے جب لوگ ایسے اخلاق اختیار کریں گے تو اللہ ان کو ہر آفت سے بچائے رکھے گا اور ان کے دشمن بھی عاجز ہو کر ان کے دل سوز دوست بن جائیں گے،

باب وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم ولكن ظننتم ان الله لا يعلم كثيرا مما تعملون کی تفسیر

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے روح بن قاسم سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم الآیۃ اس طرح اتری کہ قریش کے دو آدمی[4] اور ان کی جورو کا ایک رشتہ دار جو ثقیف قبیلے کا تھا[5] یہ تینوں آدمی یا ثقیف کے دو شخص[6] اور ان کی جورو کا رشتہ دار جو قریش میں سے تھا یہ تینوں ایک گھر میں بیٹھے تھے[7] آپس میں کہنے لگے کیا تم یہ سمجھتے ہو

۱؎ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، ۲؎ اس سے ڈرانا منظور ہے جیسے کہتے ہیں اچھا خیر جو چاہو کرو، ۳؎ اس کو طبری نے وصل کیا، ۴؎ صفوان اور ربیعہ امیہ بن خلف کے بیٹے، ۵؎ عبد یالیل بن عمرو یا حبیب بن عمرو یا اخنس بن شریق، ۶؎ ایک کا نام اخنس دوسرے کا نام نامعلوم ہے، ۷؎ فیض الباری میں جو ختن کو خاص داماد قرار دیا ہے اس کی سند مجھ کو معلوم نہیں ہوئی عبدالرزاق کی روایت میں بغیر شک کے یوں مذکور ہے ایک ثقفی اور دو اس کی جورو کے رشتہ دار قرشی بیٹھے تھے اور مسلم کی روایت میں صرف تین شخصوں کا ذکر ہے کہ وہ بیٹھے تھے یہ تفصیل نہیں ہے کہ قریش کے تھے یا ثقیف کے،،

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيْثَنَا قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ فَأُنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ الْآيَةَ

کہ اللہ تعالی ہماری باتیں سنتا ہے کسی نے کہا کچھ سنتا ہے رجو ہم پکار کر کہیں کسی نے کہا واہ واہ اگر کچھ سنتا ہے۔ تو پھر باتیں سنتا ہے[1] اس وقت یہ آیت اتری وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم اخیر آیت تک

بَابُ ۳۵۴ قَوْلِهِ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الْآيَةَ

باب وذلکم ظنکم الآیة کی تفسیر

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْآيَةَ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا فَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ أَوِ ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ أَوْ حُمَيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰى مَنْصُوْرٍ وَتَرَكَ ذٰلِكَ مِرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا بیت اللہ کے پاس دو قریش کے شخص اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے اور ایک قریش کا تینوں جمع ہوئے ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی رخوب موٹے تازے) لیکن عقل کم تھی ان میں ایک بولا تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالے ہماری باتیں سنتا ہے دوسرا بولا پکار کر بات کریں تو سنتا ہے اگر آہستہ بات کریں تو نہیں سنتا تیسرا کہنے لگا اگر وہ پکار کر بات کرنا سنتا ہے تو آہستہ سے جو بات کریں وہ بھی سُنے گا۔[2] اس وقت اللہ تعالے نے یہ آیت اُتاری وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم اخیر آیت تک حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ ہم سے یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے (پہلے) وہ یوں کہتے تھے ہم سے منصور بن معتمر یا عبداللہ بن ابی نجیح یا حمید بن قیس نے بیان کیا پھر صرف منصور کا نام لینے لگے باقی دونوں کا نام لینا چھوڑ دیا کئی بار اسی طرح انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

بَابُ ۳۵۵ قَوْلِهِ فَإِنْ يَصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ الْآيَةَ

باب فان یصبروا فالنار مثوی لہم اخیر تک کی تفسیر

---

[1] یعنی جب عرش پر رہ کر اس نے اتنی دور سے ہماری کچھ باتیں سن لیں تو معلوم ہوا وہ سب کچھ سنتا ہے ہم آہستہ چھپا کر بولیں یا پکار کر،

[2] یہ تیسرا شخص اُن تینوں میں ذرا سمجھدار تھا کہتے ہیں یہ شخص اخنس بن شریق یا صفوان بن امیہ تھا جو بعد کو مسلمان ہو گئے تھے،

besturdubooks.wordpress.com

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ،

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہی حدیث جو اوپر گزری

سُورَةُ حٰمٓ عٓسٓقٓ،

سورۂ حم عسق کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَقِيمًا لَا تَلِدُ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا الْقُرْآنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا لَا خُصُومَةَ طَرْفٍ خَفِيٍّ ذَلِيلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ يَتَحَرَّكْنَ وَلَا يَجْرِينَ فِي الْبَحْرِ شَرَعُوا ابْتَدَعُوا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔ ابن عباسؓ سے منقول ہے عقیماً کا معنی بانجھ جس کی اولاد نہ ہو[1] روحامن امرنا میں روح سے قرآن مراد ہے اور مجاہد نے کہا[2] یذرؤکم فیه کا مطلب یہ ہے کہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل پھیلاتا ہے لاحجة بیننا اب کچھ ہم میں جھگڑا نہیں رہا طرف خفی کمزوری کی نگاہ سے دبا دز دیدہ نظر سے اور دوں نے کہا فیظللن رواکد علی ظھره یعنی اپنے مقام پر (موج کے تھپیڑوں سے) ہلتی رہیں نہ آگے بڑھیں نہ پیچھے ہٹیں شرعوا نیا دین نکالا

بَابُ ۳۵۶ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى

باب الا المودة فی القربی کی تفسیر

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ،

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے کہا میں نے طاؤس سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے اُن سے کسی نے پوچھا الا المودة فی القربی کا کیا مطلب ہے سعید بن جبیر نے جھٹ کہہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے ابن عباسؓ نے کہا تم جلد بازی کرتے ہو اصل بات یہ ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (کچھ نہ کچھ) قرابت نہ ہو تو اللہ تعالےٰ نے (اپنے پیغمبرؐ سے فرمایا (تم کہہ دو) اگر اور کچھ نہیں کرتے (مسلمان نہیں ہوتے) تو یہ تو کرو میرا اور اپنی قرابت ہی کا لحاظ رکھو[3]

[1] اس کو ابن ابی حاتم و طبری نے وصل کیا، [2] اس کو فریابی نے وصل کیا، [3] کیونکہ یہ آیت مکی ہے اب ابن عباسؓ سے یہ روایت جو ابن ابی حاتم نے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربے سے فاطمہ علیہا السلام کی اولاد مراد ہے ضعیف ہے ابن کثیر نے کہا اس کا راوی حسین اشقر ہے جو شیعی حدیث بنانے والا ہے اور یہ آیت مکہ میں اتری اس وقت حضرت فاطمہؓ کی اولاد کہاں تھی کذا قال القسطلانی،,

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ حٰمٓ الزُّخْرُفُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى اُمَّةٍ عَلٰى اِمَامٍ وَقِيْلَهٗ
يَارَبِّ تَفْسِيْرُهٗ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ
وَنَجْوٰهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قِيْلَهُمْ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَلَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
لَوْلَا اَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ
لِبُيُوْتِ الْكُفَّارِ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ
مِنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دَرَجٌ وَسُرُرُ فِضَّةٍ مُقْرِنِيْنَ
مُطِيْقِيْنَ اٰسَفُوْنَا اَسْخَطُوْنَا يَعْشُ يَعْمٰى
وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ اَيْ
تُكَذِّبُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ ثُمَّ لَا نُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ
وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ مُقْرِنِيْنَ
يَعْنِي الْاِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ يَنْشَاُ
فِي الْحِلْيَةِ الْجَوَارِيْ جَعَلْتُمُوْهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ
وَلَدًا فَكَيْفَ تَحْكُمُوْنَ لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا
عَبَدْنَاهُمْ يَعْنُوْنَ الْاَوْثَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ
تَعَالٰى مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ الْاَوْثَانُ اِنَّهُمْ

سورۂ حٰمٓ زخرف کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے کہا علیٰ امۃ کا معنے ایک امام پر یا ایک ملت پر ایک دین
پر، وقیلہ یارب کا معنی یہ ہے کیا کافر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی
آہستہ بات اور ان کی کانا پھوسی اور ان کی گفتگو نہیں سنتے[۱] اور
ابن عباس رضؓ نے کہا[۲] ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ کا یہ مطلب
ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگوں کو کافر ہی بنا ڈالنا[۳] تو میں
کافروں کے گھروں میں چاندی کی چھتیں اور چاندی کی سیڑھیاں
کر دیتا معارج کے معنے سیڑھیاں تخت وغیرہ[۴] مقرنین زور
والے[۵] اسفونا ہم کو غصہ دلایا یعش اندھا بن جائے[۶] مجاہد نے کہا[۷]
افنضرب عنکم الذکر مطلب یہ ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم قرآن کو جھٹلاتے
رہو گے اور ہم تم پر عذاب نہیں اتارنے کے (تم کو ضرور عذاب
ہوگا)، ومضی مثل الاولین اگلوں کی کہانیاں قصے چل پڑے[۸]
وما کنا لہ مقرنین یعنی اونٹ گھوڑے خچر گدھوں پر ہمارا زور نہ
چل سکتا ینشأ فی الحلیۃ سے بیٹیاں مراد ہیں یعنی تم نے بیٹی ذات کو
اللہ کی اولاد ٹھہرایا واہ واہ کیا اچھا حکم لگاتے ہو لو شاء الرحمٰن ما
عبدناہم میں ہم کی ضمیر بتوں کی طرف پھرتی ہے کیونکہ آگے فرمایا ما لہم
بذلک من علم یعنی بتوں کو جن کو یہ پوجتے ہیں کچھ علم ہی نہیں ہے

---

[۱] یہ تفسیر اس قرأت پر ہے جب وقیلہ بہ نصب لام پڑھا جائے تو یہ عطف ہوگا سرہم ونجواہم پر اور مشہور قرأت وقیلہ بہ کسرۂ لام ہے اس صورت میں یہ عطف ہوگا الساعۃ پر یعنی خدا تعالیٰ اس کی گفتگو بھی جانتا ہے، [۲] اس کو ابن ابی حاتم نے اور طبری نے وصل کیا، [۳] یا اس صورت میں سب لوگ کافر ہی ہو جاتے، [۴] مطلب یہ ہے کہ دنیا کی دولت کو اللہ کا احسان نہ سمجھنا چاہیے کبھی جن لوگوں سے اللہ ناراض ہوتا ہے ان کو دنیا کی دولت بہت دیتا ہے دنیا ایک بے حقیقت چیز ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ دنیا میں سب کافر ہی کافر ہو جاتے یعنی جس صورت میں اللہ تعالیٰ سب کافروں کو مالدار کرتا تو لوگ دنیا کی طمع سے سب کے سب کفر اختیار کرتے اور یہ اللہ کو منظور نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کافروں کو اتنی دولت دیتا کہ ہر کافر کے گھر کے چھت زینے تخت وغیرہ سب چاندی کے ہوتے، [۵] یعنی اگر اللہ تعالیٰ ان جانوروں کو ہمارے بس میں نہ دیتا تو ہم کو اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو زور سے اپنے بس میں لاتے، [۶] اللہ کی یاد چھوڑ دے دنیا میں پھنس جائے، [۷] اس کو فریابی نے وصل کیا، [۸] لوگ ان کے تذکرے کرتے رہتے ہیں،،،

besturdubooks.wordpress.com

لا يعلمون في عقبه ولده مقترنين يمشون
معا سلفا قوم فرعون سلفا لكفار امة
محمد صلى الله عليه وسلم ومثلا عبرة
يصدون يضجون مبرمون مجمعون
اول العابدين اول المؤمنين انني براء
مما تعبدون العرب تقول نحن منك
البراء والخلاء والواحد والاثنان والجميع
من المذكر والمؤنث يقال فيه براء لانه
مصدر ولو قال بريء لقيل في الاثنين
بريئان وفي الجميع بريئون وقرا عبد الله
انني بريء بالياء والزخرف الذهب ملائكة
يخلفون يخلف بعضهم بعضا،

باب ۳۵۷ قوله ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك الاية۔

۸۰۱ ۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو عن عطاء عن صفوان بن يعلى عن ابيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرا على المنبر ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك وقال قتادة مثلا للاخرين عظة وقال غيره مقرنين ضابطين يقال فلان مقرن لفلان ضابط له والاكواب الاباريق التي لا خراطيم لها اول العابدين اي ما كان فانا اول الانفين

رده تو بے جان ہیں) فی عقبہ اُس کی اولاد میں مقترنین ساتھ ساتھ چلتے ہوئے سلفا سے مراد فرعون کی قوم ہے وہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو کافر ہیں ان کے پیشوا (یعنی اگلے لوگ) تھے ومثلا للاخرین پچھلوں کے لیے عبرت مثال یصدفون چلانے لگے چلانے لگے، غل شور کرنے لگے مبرمون ٹھاننے والے قرار دینے والے اول العابدین سب سے پہلے ایمان لانے والا اننی براء مما تعبدون عرب لوگ کہتے ہیں ہم تم سے براء ہیں ہم تم سے خلا ہیں (یعنی بیزار ہیں الگ ہیں کچھ غرض نہیں) واحد اور تثنیہ اور جمع مذکر مونث سب میں براء کا لفظ بولا جاتا ہے کیونکہ براء مصدر ہے اور اگر بریءٌ پڑھا جائے جیسے ابن مسعود کی قراءت ہے تب تو تثنیہ میں بریئان اور جمع میں بریئون کہنا چاہیے الزخرف سونا ملئکۃ یخلفون یعنی فرشتے جو ایک کے پیچھے ایک آتے رہتے ہیں

باب ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک الآیۃ کی تفسیر

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے والد (یعلی بن امیہ) سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یوں پڑھتے سنا ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک بعضوں نے یا مال پڑھا ہے ترخیم کے ساتھ، اور قتادہ نے کہا مثلا للاخرین یعنے پچھلوں کے لیے نصیحت دوسروں نے کہا مقرنین کا معنی قابو میں لانے والے عرب لوگ کہتے ہیں فلانا فلانے کا مقرن ہے یعنی اس پر اختیار رکھتا ہے اُس کو قابو میں لایا ہے، اکواب وہ کوزے جن میں ٹوٹنی نہ ہو (بلکہ منہ کھلا ہوا ہو جہاں سے چاہے آدمی پیے)، ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین اس کا معنی یہ ہے

besturdubooks.wordpress.com

وهما لغتان رجل عابد وعبد وقرأ عبد الله وقال الرسول يا رب ويقال أول العابدين الجاحدين من عبد يعبد وقال قتادة في أم الكتاب جملة الكتاب أصل الكتاب أفنضرب عنكم الذكر صفحا إن كنتم قوما مسرفين مشركين والله لو أن هذا القرآن رفع حيث رده أوائل هذه الأمة لهلكوا فأهلكنا أشد منهم بطشا ومضى مثل الأولين عقوبة الأولين جزءا عدلا۔

سورة الدخان

بسم الله الرحمن الرحيم

وقال مجاهد رهوا طريقا يابسا على العالمين على من بين ظهريه فاعتلوه ادفعوه وزوجناهم بحور أنكحناهم حورا عينا يحار فيها الطرف ترجمون القتل ورهوا ساكنا وقال ابن عباس كالمهل أسود كمهل الزيت وقال غيره تبع ملوك اليمن كل واحد منهم يسمى تبعا لأنه يتبع صاحبه والظل يسمى تبعا لأنه يتبع الشمس

باب ٥٧ يوم تأتي السماء بدخان مبين

قال قتادة فارتقب فانتظر۔

کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں ہے (تو اِن نافیہ ہے) عابدین سے انفین مراد ہے یعنے سب سے پہلے میں اس سے عار کرتا ہوں اس کا انکار کرتا ہوں عابد ون عبد دونوں عار کرنے والے کے معنے میں آئے ہیں عبد اللہ بن مسعود نے وقیلہ یارب کے بدل یوں پڑھا ہے قال الرسول یا رب بعضوں نے کہا اول العابدین کا معنیٰ یہ ہے سب سے پہلے میں اس کا انکار کرنے والا ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں عبدنی حقے یعنے میرا حق مکر گیا یہ عبد یعبد سے نکلا ہے) اور قتادہ نے کہا فی ام الکتاب معنے یہ ہے کہ مجموعی کتاب اور اصل کتاب (یعنے لوح محفوظ میں) افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین میں مسرفین سے مشرکین مراد ہیں قتادہ نے کہا خدا کی قسم اگر جس وقت شروع میں اگلے کافروں نے قرآن کو جھٹلایا تھا قرآن اٹھا لیا جاتا تو سب کے سب ہلاک ہو جاتے (عذاب آتا)[1] ومضی مثل الاولین یعنے اگلوں کو عذاب ہو چکا ہے من عبادہ جزأ یعنے بعضے بندوں کو انہوں نے اللہ کے برابر کر دیا۔

سورہ دخان کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا رھوا کا معنے سوکھا رستہ[2] علی العالمین سے مراد اگلے زمانہ کے لوگ ہیں فاعتلوہ اس کو ڈھکیل دو وزوجنٰھم بحور عین ہم نے بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا جوڑ لگا دیا جن کا جمال دیکھنے سے آنکھوں کو حیرانی ہوتی ہے ترجمون مجھ کو قتل کرو رھوا ٹھہرا ہوا ابن عباس نے کہا کالمھل یعنی کالا تلچھٹ کی طرح اوروں نے کہا تبع سے یمن کے بادشاہ مراد ہیں ان کو تبع اس لیے کہا کرتے کہ ایک کے بعد ایک بادشاہ ہوتا اور سایہ کو بھی تبع کہتے ہیں کیوں کہ وہ سورج کے ساتھ رہتا ہے۔

باب یوم تاتی السماء بدخان مبین کی تفسیر

قتادہ نے کہا فارتقب کا معنے انتظار کر۔

[1] مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے قرآن نہیں اٹھایا بلکہ دوبارہ سہ بارہ ان کو سمجھاتا رہا اس قول کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

٨٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَضَى خَمْسٌ الدُّخَانُ وَالرُّومُ وَالْقَمَرُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ

بَابٌ ٣٥٩ قَوْلِهِ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ

٨٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ فَاسْتَسْقَى فَسُقُوا فَنَزَلَتْ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا پانچ نشانیاں گذر چکیں (ہو چکیں) دخان[1] اور روم[2] اور چاند کا پھٹنا[3] اور بطشہ[4] اور لزام[5]۔

باب یغشی الناس ھذا عذاب الیم کی تفسیر

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہوا یہ کہ قریش کے لوگوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا یہ سنا تو آپ نے ان پر بددعا کی کہ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح ان پر کئی سال کا قحط آئے پھر یہ قحط آن پہنچا ان کو سخت مصیبت ہوئی یہاں تک کہ ہڈیاں تک بھی کھا گئے ان میں کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے مارے ایک دھواں سا دکھلائی دیتا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم۔ آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آیا (ابو سفیان آیا) کہنے لگا یا رسول اللہ مضر قوم والوں کے لیے جو مکہ کے قریب رہتے تھے، دعا کیجیے آپ نے فرمایا مضر کے لیے (وہ تو سخت کافر اور مشرک ہیں، تو بھی دعجب) بہادر آدمی ہے خیر آپ نے بارش کی دعا فرمائی (کافروں پر بھی رحم فرمایا آپ رحمت العالمین تھے)، بارش ہوئی اس وقت یہ آیت اتری انکم عائدون[6]۔ جب ذرا آسایش ملی تو اسی حالت میں آگئے (بدستور شرک پر مستعد رہے) آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یوم نبطش

[1] جس کا ذکر اس سورۃ میں ہے، [2] کا مغلوب ہونا جس کا ذکر سورۂ روم میں ہے، [3] جس کا ذکر سورۃ قمر میں ہے، [4] جس کا ذکر اس سورۃ میں ہے [5] جس کا ذکر سورۃ فرقان میں ہے۔ [6] ترجمہ تم پھر وہی شرک اور کفر کرتے رہوگے۔

besturdubooks.wordpress.com

إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ ۔

بَابُ ٣٦ قَوْلُهُ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ،

٤٠٨ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوْا فِيْهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهْدِ حَتّٰى جَعَلَ أَحَدُهُمْ يَرٰى مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوْعِ قَالُوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَقِيْلَ لَهٗ إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوْا فَدَعَا رَبَّهٗ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوْا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ إِلٰى قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ،

بَابُ ٣٦ قَوْلِهٖ أَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ اَلذِّكْرُ وَالذِّكْرٰى وَاحِدٌ ۔

٤٠٥ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ

البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون بطشہ سے بدر کی سزا مراد ہے۔

باب ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون کی تفسیر

ہم سے یحییٰ ابن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا انہوں نے کہا علم کی شان یہ ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو صاف کہہ دے اللہ جانتا ہے۔ (میں نہیں جانتا) اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کافر میں تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا نہ میں ان لوگوں میں ہوں جو بناوٹ کرتے ہیں ہوا یہ کہ قریش کے لوگوں نے جب ہیکڑی شروع کی (شرارت پر کمر باندھی) آپ کا ارشاد نہ سنا تو آپ نے یوں یہ دعا فرمائی یا اللہ ان پر حضرت یوسف کے زمانہ کی طرح سات برس کا قحط بھیج میری مدد کر آخر ان پر قحط آیا ایسا سخت ہوا ہڈیاں مردار تک کھا گئے نوبت یہ پہنچی ان میں کوئی بھوک کے مارے آسمان کو دیکھتا تو ایک دھواں سا دکھلائی دیتا اس وقت کیا کہنے لگے پروردگار یہ عذاب اٹھا دے ہم ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ سے فرمایا دیکھو یہ عذاب موقوف ہوا کہ پھر اسی طرح شرک اور کفر کرنے لگیں گے خیر اللہ تعالیٰ نے (آپ کی دعا کی وجہ سے) عذاب اٹھا لیا اور ایسا ہی ہوا۔ وہ شرک اور کفر کرنے لگے تب تو اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن ان سے بدلا لیا اس آیت میں یہی مراد ہے۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین اخیر آیت انا منتقمون تک۔

باب انی لھم الذکریٰ وقد جاءھم رسول مبین کی تفسیر

ذکر اور ذکریٰ سے دونوں کا معنیٰ ایک ہے یعنی نصیحت لینا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے

besturdubooks.wordpress.com

مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوْهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ يَعْنِيْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ الْمَيْتَةَ فَكَانَ يَقُوْمُ أَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوْعِ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ حَتّٰى بَلَغَ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرٰى يَوْمُ بَدْرٍ

انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریش کو اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے آپ کو جھٹلایا آپ کا کہنا نہ مانا تو آپ نے یوں دعا کی یا اللہ ان لوگوں پر حضرت یوسفؑ کے زمانہ کے سات سال کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد کر ان پر ایسا قحط آیا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی[1] نوبت یہ پہنچی کہ مردار تک کھانے لگے ان میں کوئی کھڑا ہوتا تو بھوک اور ضعف کے مارے اپنے اور آسمان کے بیچ میں ایک دھواں سا دیکھتا پھر آنحضرت نے یہ آیت پڑھی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم اس آیت تک پہنچے انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون عبداللہ بن مسعود نے کہا بھلا کہیں ہو سکتا ہے کہ قیامت کا عذاب ان پر سے دور کیا جائے عبداللہ بن مسعود نے کہا البطشۃ الکبریٰ سے بدر کی جنگ مراد ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ

باب ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون کی تفسیر

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأٰى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتّٰى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُوْدَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اور منصور سے انہوں نے ابوالضحیٰ (مسلم بن صبیح) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور فرمایا اے محمد کہہ دے میں تم سے اس وعظ و نصیحت پر کوئی نیگ نہیں مانگتا ہوا یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا قریش کسی طرح میرا کہنا نہیں سنتے تو آپ نے یہ دعا کی یا اللہ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح سات برس کا قحط اُن پر بھیج کر میری مدد کر آخر قحط آن پہنچا اس نے ہر چیز کو تباہ کر دیا نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہڈیاں اور چمڑے تک بھی کھا گئے سلیمان اور منصور راویوں میں سے ایک یوں کہتا ہے یہانتک کہ انہوں نے ہڈی اور مردار

[1] قحط نے سب چیزوں کو ملیا میٹ کر دیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَيْ مُحَمَّدُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُودُوا بَعْدَ هٰذَا فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ إِلَى عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ أَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ۔

بَابُ ٣٦٣ قَوْلِهِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ،

٨٠٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ اللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ،

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُسْتَوْفِزِيْنَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ نَكْتُبُ نَنْسَاكُمْ نَتْرُكُكُمْ۔

کو بھی نہ چھوڑا چٹ کر گئے، اور زمین میں سے ایک دھواں سا نکلنا شروع ہوا[1]۔ پھر ابوسفیان آنحضرت صلعم کے پاس آیا کہنے لگا محمد تمہاری قوم تو ہلاک ہو رہی ہے اب دعا کرو اللہ یہ قحط موقوف کرے آپ نے دعا کی پھر فرمایا تم عذاب دور ہو جانے کے بعد پھر کفر کرو گے بعد اس کے یہ آیت پڑھی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین عائدون تک (منصور کی روایت میں ایسا ہی ہے) ابن مسعودؓ نے کہا یہ آخرت کا عذاب ہوتا تو آخرت کا عذاب کہیں موقوف ہو سکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ دخان اور بطشہ اور لزام یہ تینوں نشانیاں گزر چکیں سلیمان اور منصور میں سے ایک نے کہا اور چاند کی نشانی بھی دوسرے نے کہا روم کی نشانی بھی۔

باب یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون کی تفسیر

ہم سے یحییٰ بن موسےٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا پانچ چیزیں گزر چکیں لزام اور روم اور بطشہ اور قمر اور دخان۔

سورہ الجاثیہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

جاثیہ زانوؤں پر کھڑے کر کے بیٹھے ہوں گے (ڈر کے مارے) مجاہد نے کہا نستنسخ کا معنے لکھتے تھے[2] ننساکم تم کو چھوڑ دیں (عذاب میں پڑے رہنے دیں گے)۔

[1] یہ اگلی روایتوں کے خلاف نہیں ہے جن میں یہ مذکور ہے یہ دیکھنے والے کو زمین آسمان کے بیچ میں ایک دھواں سا معلوم ہوتا کیونکہ احتمال ہے کہ یہ دھواں زمین سے آسمان تک پھیلا ہو یا دونوں باتیں ہوتی ہوں اکثر ایسا ہوتا ہے جب بارش بالکل نہیں ہوتی تو زمین بہت گرم ہو کر اس میں سے ایک مادہ دھوئیں کی طرح نکلتا ہے اٹالیا کی طرف تو ایسے پہاڑ موجود ہیں جن میں سے رات دن آگ نکلتی ہے وہاں دھواں رہتا ہے اور کبھی کبھی زمین میں سے یہ گرم مادہ نکل کر دور دور تک بہتا چلا گیا ہے اور جو چیز سامنے آئی درخت آدمی جانور وغیرہ اس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا، [2] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ٣٦٤ قوله وما يهلكنا الا الدهر

٨٠٨ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل يؤذيني ابن آدم يسب الدهر وانا الدهر بيدي الامر اقلب الليل والنهار

سورة الاحقاف

بسم الله الرحمن الرحيم

وقال مجاهد تفيضون تقولون وقال بعضهم اثرة وأثرة وأثارة بقية علم وقال ابن عباس بدعا من الرسل لست باول الرسل وقال غيره ارأيتم هذه الالف انما هي توعد ان صح ما تدعون لا يستحق ان يعبد وليس قوله ارأيتم برؤية العين انما هو اتعلمون ابلغكم ان ما تدعون من دون الله خلقوا شيئا

باب ٣٦٥ قوله والذي قال لوالديه اف لكما اتعدانني ان اخرج وقد خلت القرون من قبلي وهما يستغيثان الله ويلك آمن ان وعد الله حق فيقول ما هذا الا اساطير الاولين

باب وما یہلکنا الا الدہر الآیہ کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ آدمی مجھ کو ستاتا ہے زمانہ کو برا کہتا ہے میں زمانہ کا مالک ہوں۔ (زمانہ کیا کر سکتا ہے) سب کام میرے ہاتھ میں ہیں میں ہی رات اور دن پلٹ پلٹ کر لاتا ہوں [1]

سورۂ احقاف کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

مجاہد نے کہا تفیضون جو تم زبان سے نکالتے ہو کہتے ہو۔ بعضوں نے کہا اثرۃ اور أثرۃ اور اثارۃ (تینوں قرائتیں ہیں) اور ابن عباسؓ نے کہا بدعا من الرسل کا یہ معنیٰ ہے کہ میں ہی کچھ پہلا پیغمبر دنیا میں نہیں آیا اوروں نے کہا ارأیتم ماتدعون من دون اللہ میں ہمزہ ڈرانے کے لیے ہے یعنی اگر تمہارا دعویٰ صحیح ہو تو یہ چیزیں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو پوجا کے لائق نہیں ہیں اور ارأیتم میں رؤیت سے آنکھ کا دیکھنا مراد نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کیا تم جانتے ہو کیا تم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ جن چیزوں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو انہوں نے کچھ پیدا کیا ہے۔

باب والذی قال لوالدیہ اف لکما اتعداننی ان اخرج وقد خلت القرون من قبلی وھما یستغیثان اللہ ویلک آمن ان وعد اللہ حق فیقول ماھذا الا اساطیر الاولین کی تفسیر

---

[1] انا الدہر کا یہی مطلب ہے کہ میں زمانہ کا مالک اور خالق ہوں یہ نہیں کہ زمانہ خود اللہ ہے جیسے دہریہ سمجھتے ہیں کہ معاذاللہ اللہ کا وجود نہیں ہے یہ سارا عالم خودبخود پیدا ہو گیا ہے اور سارے واقعات زمانہ کے انقلاب سے خودبخود پیدا ہوتے ہیں ابن کثیر نے کہا ابن حزم نے غلطی کی جو دہر کو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں داخل کیا۔ [2] اس کو طبری نے وصل کیا۔ [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ

٨٠٩۔ حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابو عوانة عن ابي بشر عن يوسف بن ماهك قال كان مروان على الحجاز استعمله معاوية فخطب فجعل يذكر يزيد بن معاوية لكي يبايع له بعد ابيه فقال له عبد الرحمن بن ابي بكر شيئا فقال خذوه فدخل بيت عائشة فلم يقدروا فقال مروان ان هذا الذي انزل الله فيه والذي قال لوالديه اف لكما اتعدانني فقالت عائشة من وراء الحجاب ما انزل الله فينا شيئا من القرآن الا ان الله انزل عذري،

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابو بشر (جعفر) سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے کہا مروان بن حکم معاویہ کی طرف سے حجاز کا حاکم تھا۔ اس نے خطبہ سنایا تو لگا یزید (مردود) کا ذکر کرنے تاکہ معاویہؓ کے بعد لوگ اُس سے بیعت کر لیں[۱]۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے اس میں کچھ گفتگو کی[۲] مروان نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا وہ اپنی بہن حضرت عائشہؓ کے گھر میں چلے گئے وہاں اُن کو کوئی پکڑ نہ سکا[۳]۔ آخر جب مروان کی دال نہ گلی تو مروان کیا کہنے لگا عبدالرحمٰن تو وہی شخص ہے جس کے باب میں اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری والذی قال لوالدیہ اف لکما اتعدانني حضرت عائشہؓ نے (پردے کے پیچھے سے) مروان کو یہ جواب دیا اللہ نے ہمارے خاندان کی برائی میں کوئی آیت نہیں اتاری البتہ میری پاکیزگی میں قرآن کی آیتیں اتریں[۴]

باب ٣٦٦ قوله فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا بل هو ما استعجلتم به ريح فيها عذاب اليم

قال ابن عباس عارض السحاب،

باب فلما راوه عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ھذا عارض ممطرنا بل ھو ما استعجلتم بہ ریح فیھا عذاب الیم کی تفسیر ابن عباسؓ نے کہا عارض سے ابر مراد ہے[۵]

---

[۱] کمبخت یزید کے فضائل بیان کرنے لگا اور کہنے لگا امیرالمومنین معاویہؓ کو اللہ تعالیٰ نے اچھی رائے دی کہ وہ اپنی زندگی میں یزید کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں جیسے ابوبکر صدیقؓ نے عمرؓ کو خلیفہ بنا دیا تھا کہتے ہیں مروان نے معاویہؓ کے حکم کے موافق لوگوں کو جمع کر کے یہ خطبہ سنایا تھا اور معاویہؓ یہ چاہتے تھے کہ ان کی زندگی ہی میں لوگ یزید سے بیعت کر لیں تاکہ ان کے بعد پھر کوئی شورش نہ ہو۔ [۲] عبدالرحمٰن نے کہا اسلام کی خلافت بھی کیا ردی سلطنت ہو گئی کہ باپ کے بعد بیٹے کو بٹھا دیا وہ لائق اور مستحق ہو یا نہ ہو اور ابوبکرؓ نے جو عمرؓ کو خلیفہ بنایا تو اس کی مثال کیوں دیتا ہے ابوبکرؓ نے عمرؓ کو سب لوگوں میں سے افضل اور خلافت کے لائق سمجھا اس وجہ سے ان کو خلافت دی ابوبکرؓ نے اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا اور معاویہؓ تو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے بیٹے کو عزت حاصل ہو گو اس کو خلافت کا استحقاق نہ ہو مترجم کہتا ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی تقریر بالکل صحیح تھی اور مروان کمبخت ظالم تھا ظالموں کا مددگار رہتا اللہ اس سے سمجھے بھلا ابوبکر اور عمرؓ کی مثال دی چہ نسبت خاک را با عالم پاک ابوبکر صدیقؓ نے جب حضرت عمرؓ کو مرض موت میں خلیفہ بنایا تو کہنے لگے اگر حق تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے پوچھے گا تم نے کس کو خلیفہ بنایا تو میں کہوں گا اس کو بنایا جو سب مسلمانوں میں بہتر اور افضل اور اعلیٰ تھا افسوس کہ معاویہؓ کو اپنی آخر عمر میں بھی حقانیت کا کچھ خیال نہ ہوا اور انہوں نے امام حسینؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اور دوسرے اہل استحقاق کے زندہ رہنے پر بھی اپنے نالائق بیٹے یزید کو خلافت دینا چاہی اور پھر طرہ یہ کیا کہ ایسی خود غرضی کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سے مقدس حضرات کا طریقہ قرار دیا غفر اللہ لہ۔ [۳] چونکہ حضرت عائشہؓ کے گھر کی سارے مسلمان عزت اور حرمت کرتے تھے۔ [۴] دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا مروان جھوٹا ہے البتہ یہ تو ہے کہ آنحضرتؐ نے مروان کے باپ پر اس وقت لعنت کی جب مروان اس کی پشت میں تھا تو مروان اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ [۵] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

bestfreebooks.wordpress.com

۸۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ، عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے ابوالنضر (سالم) نے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنے زور سے ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا دکھلائی دے بلکہ آپ کی ہنسی یہی مسکرانا تھا جس کو تبسم کہتے ہیں، اور آپ کا حال یہ تھا جب ابر یا آندھی دیکھتے تو آپ کے چہرے پر فکر معلوم ہوتی (ایسا نہ ہو اللہ کا عذاب ہو) ایک بار حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو جب ابر دیکھتے ہیں خوش ہوتے ہیں اب بارش ہوگی اور آپ کے چہرے پر جہاں ابر آیا اداسی[ع] معلوم ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا عائشہ وجہ یہ ہے مجھ کو ڈر رہتا ہے کہیں اللہ کا عذاب نہ آیا ہو ایک قوم پر آندھی کا عذاب آیا تھا (یعنے عاد کی قوم پر) انہوں نے عذاب کا ابر دیکھا تو کہنے لگے یہ ابر تو ہم پر برسنے والا ہے۔

الَّذِينَ كَفَرُوا

سورۂ محمد کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

أَوْزَارَهَا آثَامَهَا حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ عَرَّفَهَا بَيَّنَهَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَلِيُّهُمْ عَزَمَ الْأَمْرُ جَدَّ الْأَمْرُ فَلَا تَهِنُوا لَا تَضْعُفُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَضْغَانَهُمْ حَسَدَهُمْ آسِنٍ مُتَغَيِّرٍ

اوزارھا اپنے گناہ دھر دے مسلمان کے سوا کوئی باقی نہ رہے[1] عرفھا اس کو بیان کر دے گا بتلا دے گا[2] مجاہد نے کہا مولی الذین امنوا میں مولی سے ولی یعنے کارساز مراد ہے عزم الامر جب لڑائی کا ارادہ پکا ہو جائے فلا تھنوا سستی نہ کرو اور ابن عباس رض نے کہا اضغانھم کا معنے ان کا حسد کینہ[3] اسن سڑا پانی۔

بَابُ قَوْلِهِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

باب وتقطعوا ارحامکم کی تفسیر

۸۱۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے

---

[1] اکثر لوگوں نے اوزار کے معنے ہتھیار کیے ہیں، [2] ہر ایک بہشتی اپنا گھر پہچان لے گا، [3] اس کو طبری نے وصل کیا، [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [5] جس کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے، ۱۲ منہ

[ع] سمالت ورنج ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا الْمَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ،

٨١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

٨١٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهٰذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

کہا مجھ سے معاویہ مزرد نے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب سب مخلوقات پیدا کر چکا اس وقت ناطہ (مجسم ہو کر) اٹھ کھڑا ہوا اور پروردگار کی کمر تھام لی[1] اللہ تعالیٰ نے فرمایا (یہ کیا کرتا ہے) وہ عرض کرنے لگا میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسا نہ ہو کوئی مجھ کو کاٹے (ناطا توڑے برادری چھوڑے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو کوئی تجھ کو جوڑے وہ مجھ سے جوڑے[2] اور جو کوئی تجھ کو توڑے وہ مجھ سے توڑے[3] اُس وقت ناطا کہنے لگا پروردگار (میں) اس پر راضی ہوں پروردگار نے فرمایا ایسی ہی ہوگا۔ ابوہریرہؓ کہتے تھے اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تائید میں (سورہ محمد کی) یہ آیت پڑھو تم سے تو یہ امید ہے اگر کہیں تم کو حکومت مل جائے تو سارے ملک میں دھند مچا دو ناطا کاٹ ڈالو۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم نے انہوں نے معاویہؓ سے کہا مجھ سے میرے چچا ابوالحباب سعید بن یسار نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے یہی حدیث اس میں یوں ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فهل عسیتم ان تولیتم اخیر تک۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معاویہ بن ابی المزرد نے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں بھی یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فهل عسیتم اخیر تک۔

[1] حقو اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر ازار باندھتے ہیں اہل حدیث نے اور صفات اللہ کی طرح اس میں تاویل نہیں کی اور اس کو اپنی ظاہری معنے پر محمول رکھا ہے مگر یہ کہتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ کا حقو مخلوقات کے حقو کے مشابہ نہیں ہے بلکہ ایسا ہے جیسے اس کی ذات مقدس کے لائق ہے۔ [2] میری رضامندی حاصل کرے۔ [3] میں اُس پر اپنا غضب اتاروں، ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ بُوْرًا هَالِكِيْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمُ السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ التَّوَاضُعُ شَطْأَهُ فِرَاخَهُ فَاسْتَغْلَظَ غَلُظَ سُوْقِهِ السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السُّوْءِ الْعَذَابُ يُعَزِّرُوْهُ يَنْصُرُوْهُ شَطْأَهُ شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا فَيَقْوٰى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَآزَرَهُ قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلٰى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَ اللّٰهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يُنْبِتُ مِنْهَا۔

بَابُ ٣٦٨ قَوْلِهِ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

۴۱۸ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ

سورۂ فتح کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا بورًا کا معنے ہلاک ہونے والے[1] مجاہد نے یہ بھی کہا[2] سیماھم فی وجوھھم کا مطلب یہ ہے کہ ان کے منہ پر سجدے کی وجہ سے نرمی اور خوشنمائی ہے[3] اور منصور نے مجاہد سے نقل کیا[4] سیما سے مراد تواضع اور عاجزی ہے اخرج شطاہ موکہ نکالا۔ فاستغلظ موٹا ہوگیا سوق درخت کی نلی جس پر درخت کھڑا رہتا ہے دائرۃ السوء جیسے کہتے ہیں رجل السوء دائرۃ السوء سے عذاب مراد ہے یعزروہ اس کی مدد کریں[5] شطاہ سے بالی کا پٹھا مراد ہے ایک دانہ دس یا آٹھ یا سات بالیاں اگاتا ہے اور ایک کو دوسری سے زور ملتا ہے یہی مراد ہے فآزرہ سے یعنے اس کو زور دیا اگر ایک ہی بالی ہوتی تو ایک نلی پر کھڑی نہ رہ سکتی۔ یہ ایک مثال اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی جب آپ کو پیغمبری ملی تھی اس وقت یکہ و تنہا تھے نہ کوئی یار نہ مددگار پھر اللہ تعالےٰ نے آپؐ کے اصحابؓ سے آپ کو زور دیا جیسے دانے کو بالیوں سے ملتا ہے[6]

باب انا فتحنا لک فتحا مبینا کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (حدیبیہ) میں تشریف لے جا رہے تھے حضرت عمرؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے رات کا وقت تھا حضرت عمرؓ نے آپ سے کچھ پوچھا آپؐ نے جواب نہ دیا

۱؎ اس کو طبری نے وصل کیا ۲؎ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، ۳؎ ابن عباس نے کہا قیامت کے دن ان کے منہ پر روشنی اور سپیدی ہوگی، ۴؎ اس کو علی بن مدینی نے وصل کیا، ۵؎ ایک قرات یوں بھی ہے لیؤمنوا بہ ویعزروہ ویوقروہ بہ صیغہ غائب اور مشہور قرات لتؤمنوا بہ وتعزروہ وتوقروہ ہے۔ ۶؎ بعضوں نے کہا یہ آنحضرتؐ کے اصحاب کی مثال ہے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ
نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ
قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ
أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ أَنْ يُّنْزَلَ فِيَّ
الْقُرْاٰنُ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا
يَصْرُخُ بِيْ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَّكُوْنَ
نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ
لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ
إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ،

۸۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ

۸۱۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُوْرَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ
فِيْهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ
لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(آپ پر وحی آ رہی تھی) انہوں نے پھر پوچھا آپ نے تب بھی جواب
نہیں دیا پھر پوچھا تو بھی جواب نہ دیا آخر حضرت عمرؓ اپنے
تئیں کو سنے لگے کہنے لگے عمر! کاش تو مر جائے، تیری ماں تجھ پر
روئے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار عاجزی کے ساتھ
پوچھا لیکن آپؐ نے ایک بار بھی کچھ جواب نہ دیا حضرت عمرؓ کہتے ہیں
میں نے اپنی سواری کے اونٹ کو ایڑ لگائی اور لوگوں کے آگے نکل گیا[1]
دل میں ڈر رہا تھا کہیں ایسا نہ ہو میرے باب میں قرآن اترے تھوڑی
دیر نہیں گذری تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی وہ مجھ کو
پکار رہا تھا کہ آنحضرت صلعم نے تجھ کو یاد کیا ہے، میں دل میں ڈرا شاید
میرے باب میں قرآن اترا (کیونکہ میں اللہ کے رسول سے خفا ہو کر آگے
بڑھ آیا تھا) آخر میں آپ کے پاس آیا میں نے آپ کو سلام کیا آپؐ نے
فرمایا (ابھی ابھی) اسی رات کو مجھ پر ایک سورت اتری وہ مجھ کو ان سب
چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج کی روشنی پہنچتی ہے۔ پھر
آپ نے یہ سورت پڑھی انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک[2]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے
شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس سے وہ کہتے
تھے انا فتحنا لک فتحا مبینا سے مراد حدیبیہ کی صلح ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے
معاویہ بن قرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا سورۂ انا فتحنا بہت
خوش آوازی کے ساتھ آواز دہرا کر پڑھی معاویہ بن قرہ نے کہا
اگر میں چاہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قرأت تم کو

[1] آنحضرت سے الگ ہو گیا۔ [2] اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو مسلمانوں کی فتح فرمایا کیونکہ اس صلح کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں بہتر ہوا
اس روز سے اسلام کو بے حد ترقی ہوئی اور کافروں کی قوت مضمحل ہو گئی ۱۲

لفعلت

باب ٣٦٩ قوله ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ويتم نعمته عليك ويهديك صراطا مستقيما۔

۸۱۷ - حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا ابن عيينة حدثنا زياد أنه سمع المغيرة يقول قام النبي صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا أكون عبدا شكورا۔

۸۱۸ - حدثنا الحسن بن عبد العزيز حدثنا عبد الله بن يحيى أخبرنا حيوة عن أبي الأسود سمع عروة عن عائشة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يقوم من الليل حتى تتفطر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا يا رسول الله وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا أحب أن أكون عبدا شكورا فلما كثر لحمه صلى جالسا فإذا أراد أن يركع

سنا سکتا ہوں لے

باب ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ويتم نعمته عليك ويهديك صراطا مستقيما کی تفسیر۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے بیان کیا انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں (اتنا کھڑا ہونے لگے کہ آپ کے) مبارک، پاؤں سوج گئے لوگوں نے کہا اللہ تعالے نے تو یہ آیت اتاری ہے ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر (اور) آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب بخش دیے ہیں (پھر آپ کیوں اتنی محنت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں (اس نعمت کا شکریہ نہ ادا کروں)۔

ہم سے حسن بن عبد العزیز نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن یحییٰ نے کہا ہم کو حیوہ بن شریح نے خبر دی انہوں نے ابوالاسود (محمد بن عبد الرحمٰن) سے انہوں نے عروہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا نماز میں کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے پاؤں تڑخ جاتے حضرت عائشہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے (سب گناہ بخش دیے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں (عبادت کر کے) اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں جب (آپ کی عمر زیادہ ہوئی) آپ کا جسم فربہ ہو گیا تو آپ (تہجد کی نماز) بیٹھ کر پڑھا کرتے (قرات کرتے رہتے) جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے

لے حدیث میں فرجع فیہا ہے ترجیع کی یہ معنے ہیں۔ کہ آواز دہرا کر خوش الحانی کے ساتھ پڑھی دوسری روایت میں ہے۔ ترجیع یہ تھی آ آ آ تین بار یعنے خوب مد شد کے ساتھ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

فَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ۔

بَابُ ۳۷ قَوْلِهِ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔

۸۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَاةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا

بَابُ ۳۸ قَوْلِهِ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

۸۲۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

ہو کر کچھ قرأت کرکے رکوع کرتے [1]

باب انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے ہلال بن ابی ہلال سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے قرآن شریف کی یہ آیت یایھا النبی انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا توراۃ شریف میں اس طرح ہے اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر خوشخبری دینے والا ڈرانے والا بھیجا اور ان پڑھ لوگوں (یعنے عربوں) کی پشت پناہ ہے تو میرا بندہ میرا بھیجا ہوا ہے میں نے تیرا نام متوکل (اللہ پر بھروسا کرنے والا) رکھا ہے نہ تو بدخو ہے نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور کرنے والا تو برائی کا بدلہ برائی نہیں کرنے گا بلکہ معاف کرے درگزر کریگا اللہ تعالیٰ تجھ کو دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھانے کا جب تک ٹیڑھی ملت (یعنے کفر اور شرک کی ملت) کو تیری وجہ سے سیدھا درست نہ کرتے یعنے لوگ لاالہ الا اللہ کہنے لگیں اس کلمے سے اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں بہرے کانوں غفلت والے دلوں کو کھولدیگا

باب ھو الذی انزل السکینۃ کی تفسیر۔

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے

[1] ہمارے پیغمبر صاحب نے جو سید الاولین والآخرین تھے عبادت میں ایسی مشقت اٹھائی تو اور کسی درویش یا ولی کی کیا بساط ہے کہ وہ عبادت کی ضرورت نہ سمجھے شیخ الشیوخ سہروردی عوارف میں فرماتے کہ یہ ملحدوں کا اعتقاد ہے کہ آدمی جب درویشی کے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے ذمہ سے عبادات ساقط ہو جاتے ہیں عبادات کسی حال میں بندے کے ذمہ پر سے ساقط نہیں ہوتے جب تک اس کے ہوش و حواس باقی رہیں حسین بن منصور حلاج جس دن دار پر چڑھائے گئے اس شب میں پانسو رکعتیں نفل قید خانہ میں انہوں نے ادا کیں ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا وَجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ

انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص (اسید بن حضیر) سورۂ کہف پڑھ رہے تھے اُن کا گھوڑا جو گھر میں بندھا ہوا تھا بھڑکنے لگا یہ حال دیکھ کر وہ شخص باہر نکلے[1] دیکھا تو وہاں کچھ نہ تھا لیکن گھوڑا بھڑک رہا ہے صبح کو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ سکینہ تھی جو قرآن پڑھنے کی وجہ اتری (جس کا ذکر اس آیت میں ہے ھو الذی انزل السکینہ

بَابُ ۳۷۲ قَوْلِهِ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

باب اذ یبایعونک تحت الشجرۃ کی تفسیر۔

۸۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے

۸۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ إِنِّي مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيَّ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ بن صہبان سے سنا انہوں نے عبداللہ بن مغفل مزنی سے انہوں نے کہا میں ان لوگوں میں ہوں جو بیعۃ الرضوان میں موجود تھے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا اور (اسی سند سے) عقبہ بن صہبان سے مروی ہے کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سُنا غسل کے مقام میں پیشاب کرنا منع ہے[3]

۸۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ،

مجھ سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ثابت بن ضحاک سے وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی۔

[1] دیکھیں گھوڑا کاہے سے کود رہا ہے ۱۲ [2] درخت کے تلے انہوں نے بیعت کی تھی۔ [3] یہ حدیث باب سے تعلق نہیں رکھتی مگر امام بخاری اس کو یہاں اس لیے لائے کہ اس میں عقبہ کے سماع کی عبداللہ بن مغفل سے صراحت ہے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَفِيمَ أُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتّٰى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ

ہم سے احمد بن اسحاق سلمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعلی بن عبید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن سیاہ نے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے کہا میں ابووائل شقیق بن سلمہ پاس گیا اُن سے پوچھتا تھا[۱] انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم صفین میں تھے[۲] اتنے میں ایک شخص (عبداللہ بن کوا حضرت علی رض سے) کہنے لگا کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلاتے ہیں[۳] سہل بن حنیف (ان خارجیوں سے) کہنے لگے اپنی رائے غلط سمجھو[۴] دیکھو ہم لوگ صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جب آپ نے (مکہ کے) مشرکوں سے صلح کی ہے اگر ہم لڑنا مناسب سمجھتے تو لڑ سکتے تھے حضرت عمر رض آئے کہنے لگے (یا رسول اللہ) کیا ہم سچے طریق پر اور مشرک لوگ جھوٹے طریق پر نہیں ہیں کیا ہم میں جو لوگ مارے جائیں وہ بہشت میں اور مشرکوں میں جو لوگ مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں جانے کے آنحضرت نے فرمایا کیوں نہیں یہ سب صحیح ہے حضرت عمر رض نے عرض کیا پھر ہم اپنے (سچے) دین کو کیوں ذلیل کریں اور خالی مدینہ کو کیوں لوٹ جائیں جب تک اللہ ہمارا اور اُن کا فیصلہ نہ کر دے گا[۵] آنحضرت نے فرمایا خطاب کے بیٹے میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور اللہ کبھی مجھ کو تباہ نہیں کرنے کا حضرت عمر رض یہ سن کر غصے سے لوٹ گئے اور ذرا نہیں ٹھہرے تھے کہ ابوبکر صدیق رض کے پاس پہنچے کہنے لگے ابوبکر رض کیا ہم لوگ (مسلمان) سچے دین پر اور کافر جھوٹے

[۱] ان لوگوں کا حال جن کو حضرت علی رض نے قتل کیا تھا یعنے خارجیوں کا۔ [۲] صفین ایک مقام ہے فرات کے پاس وہاں حضرت علی رض اور معاویہ رض میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔ [۳] ہوا یہ کہ جب صفین میں حضرت علی رض کے لوگ معاویہ رض والوں پہ غالب ہونے لگے تو عمرو بن عاص رض نے معاویہ رض کو یہ صلاح دی تم قرآن شریف حضرت علی رض کے پاس بھجواؤ اور کہو ہم تم دونوں اس پر عمل کریں علی قرآن شریف پر ضرور راضی ہوں گے جب قرآن آیا تو حضرت علی رض نے کہا میں تو تم سے بڑھ کر اس پر عمل کرنے والا ہوں اتنے میں خارجی لوگ آئے جن کو قرّاء کہتے تھے انہوں نے کہا امیرالمومنین ہم تو انتظار نہیں کرنے کے ہم ان سے لڑنے جاتے ہیں ہم تو اُن سے لڑیں گے۔ [۴] خارجی کہتے تھے ہم پنچایت یعنی تحکیم قبول نہیں کرنے کے کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی حاکم نہیں ہو سکتا۔ [۵] لڑائی ہو اور دونوں میں کوئی غالب ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَنْ یُّضَیِّعَہُ اللّٰہُ اَبَدًا فَنَزَلَتْ سُوْرَۃُ الْفَتْحِ۔

طریق نہیں ہیں [۱] ابو بکر صدیق رضہ نے کہا خطاب کے بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں [۲] اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ آپ کو تباہ کرے [۳] اُس وقت سورۂ فتح اُتری۔

سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ

سورۂ حجرات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَقَالَ مُجَاھِدٌ لَا تُقَدِّمُوْا لَا تَفْتَاتُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِہٖ امْتَحَنَ اَخْلَصَ تَنَابَزُوْا یُدْعٰی بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ یَلِتْکُمْ یَنْقُصْکُمْ اَلَتْنَا نَقَصْنَا،

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا لا تقدموا بین یدی اللّٰہ و رسولہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بڑھ کر باتیں نہ کرو (ٹھہرے رہو) یہاں تک کہ اللہ کو جو حکم دینا ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر دے [۴] امتحن کا معنے صاف کیا پرکھ لیا لا تنابزوا بالالقاب کا یہ معنے ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد پھر اس کو کافر (مثلاً یہودی نصرانی) کہہ کر نہ پکارو لا یلتکم تمہارا ثواب کچھ کم نہیں کرنے کا اسی سے ہے وما التناہ جو سورۂ طور میں ہے، یعنے ہم نے اُن کے عمل کا ثواب کچھ نہیں گھٹایا۔

بَابُ ۳۷۳ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الْاٰیَۃَ تَشْعُرُوْنَ تَعْلَمُوْنَ وَمِنْہُ الشَّاعِرُ

باب لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی کی تفسیر تشعرون کا معنے جانتے ہو اسی سے شاعر نکلا ہے یعنے جاننے والا۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا یَسَرَۃُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِیْلٍ اللَّخْمِیُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ کَادَ الْخَیِّرَانِ اَنْ یَّھْلِکَا اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَفَعَا اَصْوَاتَھُمَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ عَلَیْہِ رَکْبُ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَاَشَارَ اَحَدُھُمَا بِالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ اَخِیْ بَنِیْ

ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا دو بہت اچھے نیک شخص تباہ ہونے والے تھے یعنے ابو بکر صدیق رضہ اور عمر بن خطاب رضہ ہوا یہ کہ جب بنی تمیم کے سوار (سنہ ۹ ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (انہوں نے یہ درخواست کی کوئی ان کا سردار مقرر فرما دیں) تو ان دونوں صاحبوں میں سے ایک (یعنے حضرت عمر رضہ) نے کہا اقرع بن حابس کو سردار کیجیے

---

[۱] پھر ہم اُن سے دب کر کیوں صلح کریں لیکن آنحضرتؐ کا یہی منشا معلوم ہوتا ہے۔ [۲] جو ہر کام کا انجام خوب جانتا ہے۔ [۳] بلکہ جو کچھ آپ کریں گے اُسی میں کچھ نہ کچھ حکمت ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کا نتیجہ بہتر کرے گا۔ [۴] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

مُجَاشِعٍ وَاَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَّا اَحْفَظُ اسْمَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِّعُمَرَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِيْ قَالَ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ الْاٰيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْهِ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ۔

جو بنی مجاشع کے خاندان میں سے تھا یہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہے اور دوسرے (یعنی حضرت ابوبکر رضؓ نے کسی اور کے لیے کہا نافع بن عمر نے کہا مجھ کو اس کا نام نہیں یاد رہا[۱] خیر ابوبکر رضؓ عمر رضؓ سے کہنے لگے تم یہ چاہتے ہو کہ مجھ سے اختلاف کرو (تم کو مصلحت اور انصاف سے غرض نہیں) حضرت عمر رضؓ کہنے لگے نہیں میں اختلاف نہیں کرنا چاہتا (بلکہ مصلحت کی بات کہتا ہوں) دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں اسوقت اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری یایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم الآیہ عبداللہ بن زبیر رضؓ کہتے تھے جب سے یہ آیت اتری حضرت عمر رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی آہستہ بات کرتے کہ آنحضرتؐ کو پوچھنے کی ضرورت ہوتی (کیا کہا) اور (عبداللہ بن زبیر نے یہ طریقہ (آہستہ بات کرنے کا) اپنے دادا ابوبکر سے نہیں نقل کیا[۲]

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی کہا مجھ کو موسیٰ بن انس نے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کئی روز تک اپنی صحبت میں) ثابت بن قیس بن شماس کو نہیں دیکھا[۳] ایک شخص (سعد بن معاذ) کہنے لگے یا رسول اللہ میں ان کا حال دریافت کر کے آپ سے عرض کروں گا پھر وہ (یعنے سعد بن معاذ) ثابت کے پاس گئے دیکھا تو ثابت سر جھکائے ہوئے (شرمندہ رنجیدہ) اپنے گھر میں بیٹھے ہیں سعد نے پوچھا کہو کیا حال ہے انہوں نے کہا حال کیا ہے بہت برا حال ہے میں تو ہمیشہ اپنی آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کیا کرتا تھا میری عادت

[۱] دوسری روایت میں اُس کا نام قعقاع بن سعید بن زرارہ مذکور ہے۔ [۲] بعض روایتوں میں حضرت عمر کے بدل ابوبکر رضؓ کا ذکر ہے کہ جب سے یہ آیت اتری وہ آنحضرتؐ سے اس طرح بات کرتے جیسے کوئی سرگوشی کرتا ہے سبحان اللہ صحابہ رضؓ قرآن و حدیث پر کیسے چلنے والے تھے جو حکم ہوتا اسی وقت اس کو بجالاتے ساری عمر اس پر چلتے رہتے حدیث میں ابوبکر رضؓ کو اب یعنی باپ کہا حالانکہ ابوبکر عبداللہ بن زبیر کے نانا ہیں ان کی والدہ اسماء ابوبکر رضؓ کی صاحبزادی تھیں عرب کے محاورے میں نانا کو بھی باپ کہتے ہیں ہمارے ملک میں بھی نانا کو ابا کہا کرتے ہیں ۱۲ [۳] یہ انصار کے خطیب اور بڑی بلند آواز والے شخص تھے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

بَابُ ٣٧٤ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ،

٨٢٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَى أَوْ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ

ہی یہ تھی آواز ہی میری بلند ہے) تو میری نیکیاں سب مٹ گئیں لہ یہ سن کر سعد بن معاذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کل کیفیت بیان کی موسیٰ بن انس نے کہا پھر ایسا ہوا کہ سعد بن معاذ بہت بڑی خوشخبری لے کر ثابت کے پاس گئے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا) فرمایا ثابت کے پاس جا اور کہہ دو تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں ہے ٢ہ

باب ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون کی تفسیر

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد مصیصی نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن زبیر نے بنی تمیم کے کچھ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابو بکر رضہ نے عرض کیا بنی تمیم کا سردار قعقاع بن معبد کو بنا دیجیے عمر رضہ نے عرض کیا نہیں اقرع بن حابس کو سردار بنائیے ابو بکر رضہ کہنے لگے اجی تم تو بس مجھ سے اختلاف کرنا چاہتے ہو ٣ہ عمر رضہ نے کہا نہیں میں اختلاف نہیں کرنا چاہتا غرض دونوں میں تکرار ہوئی اور دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں اس وقت یہ آیت اتری یا یھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ الایۃ ٤ہ

لہ جیسے اس آیت میں ہے ان تحبط اعمالکم۔ ٢ہ یہ عشرہ مبشرہ کے سوا ان لوگوں میں سے ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی بات یہ تھی کہ ثابت کی آواز قدرۃ اور خلقۃ بلند تھی وہ اپنی عادت کے موافق بلند آواز ہی سے بات کیا کرتے ان کی نیت بے ادبی کی نہ تھی اور یہ ظاہر ہے کہ انما الاعمال بالنیات دوسرے اس وقت تک بلند آواز سے آنحضرت کے سامنے بات کرنے کی ممانعت بھی نہیں ہوئی تھی یہ ثابت بن قیس بن شماس آنحضرت کے سچے جان نثار اور ہوا خواہ تھے بھلا ایسے شخص کہیں دوزخی ہو سکتے ہیں آنحضرت نے مسیلمہ کذاب سے گفتگو کرنے کے لیے انہی کو وکیل بنایا تھا اور جنگ یمامہ میں جب مسلمان ذرا مغلوب ہو گئے تھے تو ثابت بن قیس نے کفن پہن کر خوشبو لگا کر جنگ شروع کی اور آخر کار شہید ہوئے رض ٣ہ میری رائے درست ہو یا نہ درست، ٤ہ یہ حدیث اس باب سے تعلق نہیں رکھتی باب کی آیت تو اس باب میں اتری کہ بنی تمیم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے پکارنے لگے مگر چونکہ یہ قصہ اسی قصہ سے تعلق رکھتا ہے (باقی آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۳۷۵ قَوْلِهٖ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ[1]

سُوْرَةُ قٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَجْعٌ بَعِيْدٌ رَدٌّ فُرُوْجٍ فُتُوْقٍ وَاحِدُهَا فَرْجٌ وَرِيْدٌ فِيْ حَلْقِهٖ اَلْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ تَبْصِرَةً بَصِيْرَةً حَبَّ الْحَصِيْدِ الْحِنْطَةُ بَاسِقَاتٍ الطِّوَالُ اَفَعَيِيْنَا اَفَاَعْيَا عَلَيْنَا وَقَالَ قَرِيْنُهُ الشَّيْطٰنُ الَّذِيْ قُيِّضَ لَهٗ فَنَقَّبُوْا ضَرَبُوْا اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِغَيْرِهٖ حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَكُمْ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ رَصَدٌ سَآئِقٌ وَشَهِيْدٌ اَلْمَلَكَانِ كَاتِبٌ وَّشَهِيْدٌ شَهِيْدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ لُغُوْبٌ اَلنَّصَبُ وَقَالَ غَيْرُهٗ نَضِيْدٌ اَلْكُفُرّٰى مَا دَامَ فِيْ اَكْمَامِهٖ وَمَعْنَاهُ مَنْضُوْدٌ بَعْضُهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ اَكْمَامِهٖ فَلَيْسَ بِنَضِيْدٍ فِيْ اَدْبَارِ النُّجُوْمِ وَاَدْبَارِ السُّجُوْدِ كَانَ عَاصِمٌ يَّفْتَحُ الَّتِيْ فِيْ قٓ وَيَكْسِرُ الَّتِيْ فِي الطُّوْرِ وَيُكْسَرَانِ

باب ولو انهم صبروا حتی تخرج الیھم لکان خیرًا لھم کی تفسیر

سورۂ ق کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

رجع بعید یعنے دنیا کی طرف پھر جانا دور از قیاس ہے فروج سوراخ روزن یہ فرج کی جمع ہے ورید حلق کی رگ حبل مونڈھے کی رگ مجاہد نے کہا ما تنقص الارض منھم سے ان کی ہڈیاں مراد ہیں جن کو زمین کھا جاتی ہے[2] تبصرۃ راہ دکھلانا حب الحصید گیہوں باسقات لمبی لمبی افعیینا کیا ہم اس سے عاجز ہوگئے ہیں وقال قرینہ میں قرین سے شیطان (ہمزاد) مراد ہے جو ہر آدمی کے ساتھ لگا ہوا ہے فنقبوا فی البلاد یعنی شہروں میں پھرے اُن کا دورہ کیا او القی السمع کا یہ مطلب ہے کہ دل میں دوسرا کچھ خیال نہ کرے کان لگا کر سُنے افعیینا بالخلق الاول یعنی جب تم کو شروع میں پیدا کیا تو اس کے بعد کیا ہم عاجز بن گئے اب دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے سائق اور شہید دو فرشتے ہیں ایک لکھنے والا دوسرا گواہ شہید سے مراد یہ ہے کہ دل لگا کر سُنے لغوب تھکن مجاہد کے سوا اوروں نے کہا نضید گابھا جب تک غلاف میں رہے نضید اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ وہ تہ بر تہ ہوتا ہے جب گابھا غلاف سے نکل آئے تو پھر اس کو نضید نہیں کہنے کے ادبار النجوم (جو سورہ طور میں ہے) اور ادبار السجود جو اس سورت میں ہے تو عاصم سورۂ ق میں ادبار کو بہ فتحہ الف اور سورۂ طور میں بہ کسرہ الف پڑھتے ہیں ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اس لیے امام بخاری نے اس باب میں بیان کر دیا اور اوپر گزر چکا کہ امام بخاری کو مجبوری یہ ہوتی ہے کہ جو روایت صراحۃً باب سے تعلق رکھتی ہے وہ ان کی شرط پر نہ ہونے سے اس کو بیان نہیں کر سکتے اور دوسری صحیح روایات ادنیٰ تعلق کی وجہ سے بھی ذکر کر دیتے ہیں کریں کیا انہوں نے صحت کا التزام کیا ہے، حواشی صفحہ ہذا) [1] اس باب میں کوئی حدیث نہیں لائے شاید کوئی حدیث لکھنا چاہتے ہوں گے مگر اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لکھ سکے

[2] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

جَمِيعًا وَنُصُبًا نُصُبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ۔

اور بعضوں نے دونوں جگہ بہ کسرۂ الف پڑھا ہے بعضوں نے دونوں جگہ بہ فتحہ الف ابن عباسؓ نے کہا یوم الخروج سے وہ دن مراد ہے جس دن قبروں سے نکلیں گے[1]

بَابٌ ۳۷۶ قَوْلِهِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ

باب وتقول ھل من مزید کی تفسیر

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْحَرَمِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ،

ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے لیکن دوزخ یہی کہتی رہیگی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (اس کا پیٹ نہیں بھرنے کا یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دے گا اس وقت کہے گی بس بس (میں بھر گئی)[2]

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ،

ہم سے محمد بن موسیٰ قطان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو سفیان حمیری سعید بن یحییٰ بن مہدی نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے محمد بن موسیٰ نے کہا ابو سفیان نے اس حدیث کو مرفوعًا بیان کیا (یعنی آنحضرتؐ کا قول) اور اکثر موقوفًا (یعنے ابوہریرہؓ کا قول) بیان کرتے تھے دوزخ سے پوچھا جائے گا (اللہ تعالیٰ پوچھے گا) کیا تو بھر گئی وہ عرض کرے گی کچھ اور ہے (کچھ اور ہے) آخر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا اس وقت کہنے لگے گی بس بس (میں بھر گئی)

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

ہم سے عبد اللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [2] قسطلانی نے اس مقام پر پچھلے متکلمین کی پیروی سے تاویل کی ہے اور کہا ہے قدم رکھنے سے اس کا ذلیل کرنا مراد ہے یا کسی مخلوق کا قدم مراد ہے اہل حدیث اس قسم کی تاویلیں نہیں کرتے بلکہ قدم اور رجل کو اسی طرح تسلیم کرتے ہیں جیسے سمع اور بصر اور عین اور وجہ وغیرہ کو اور ابن فورک نے لاعلمی سے رجل کے لفظ کا انکار کیا اور کہا کہ رجل کا لفظ ثابت نہیں ہے حالانکہ صحیحین کی روایت میں رجل کا لفظ بھی موجود ہے ان حدیثوں سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے اور اہل حدیث کو حیات تازہ حاصل ہوتی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَالِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ قَطٍ قَطٍ قَطٍ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔

فرمایا دوزخ اور بہشت تکرار کرنے لگیں دوزخ نے کہا مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے جو بڑے مغرور سرکش ہیں [1] بہشت نے کہا معلوم نہیں کیا وجہ مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے جو زمانہ بھر کے غریب محتاج نظر سے گرے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ نے بہشت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں تیری وجہ سے اپنے جن بندوں پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں تیری وجہ سے اپنے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب کروں گا اور ان میں سے ہر ایک کی بھرتی ہوگی دوزخ تو کسی طرح نہیں بھرنے کی یہاں تک کہ پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دیگا اس وقت کہنے لگے گی بس بس بس اور بھر کر سمٹ جائے گی اور اللہ اپنے کسی بندے پر ظلم نہیں کرنے کا ناحق اُس کو عذاب دے البتہ بہشت کی بھرتی اس طرح ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کے لیے اور خلقت پیدا کرے گا [2]

بَابُ ۳۷۷ قَوْلِهِ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ

باب وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب کی تفسیر۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے جریر بن عبد الحمید سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے انہوں نے کہا ہم ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے چاند کو دیکھا وہ چودھویں رات کا چاند تھا آپ نے فرمایا عنقریب (یعنے بہشت میں) تم اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو بے تکلف دیکھ رہے ہو کچھ اژدحام (زحمت

[1] جیسے دنیا کے مالدار اس پر بادشاہ نواب راجہ وغیرہ۔ [2] جنہوں نے نیک اعمال نہ کیے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ بہشت کی آبادی ان سے کرے گا صحیح مسلم میں ہے کہ بہشت میں کچھ جگہ خالی رہ جائے گی اللہ تعالیٰ اس کو بھرنے کے لیے نئی خلقت پیدا کرے گا جو چاہے گا مگر دوزخ کے لیے خلقت نہیں پیدا کرے گا۔ پاؤں رکھ کر اس کو بھر دے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ

۳۰۸ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاھِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَمَرَہٗ اَنْ یُّسَبِّحَ فِیْ اَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ کُلِّھَا یَعْنِیْ قَوْلَہٗ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ

نہ ہو گی پھر اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ سورج نکلنے سے پیشتر کی نماز (یعنے فجر کی) اور سورج ڈوبنے سے پیشتر کی نماز (یعنے عصر کی) جانے نہ پائے (قضا نہ ہونے پائے) اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ورقا نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے ابن عباسؓ نے ان کو یہ حکم دیا کہ ہر فرض نماز کے بعد تسبیح پڑھا کرے اور ادبار السجود کا یہی مطلب ہے [۱]

سُوْرَۃُ وَالذّٰرِیٰتِ

سورہ والذاریات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ الرِّیَاحُ وَقَالَ غَیْرُہٗ تَذْرُوْہُ تُفَرِّقُہٗ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ تَاْکُلُ وَتَشْرَبُ فِیْ مُدْخَلٍ وَّاحِدٍ وَّیَخْرُجُ مِنْ مَّوْضِعَیْنِ فَرَاغَ فَرَجَعَ فَصَکَّتْ فَجَمَعَتْ اَصَابِعَھَا فَضَرَبَتْ جَبْھَتَھَا وَالرَّمِیْمُ نَبَاتُ الْاَرْضِ اِذَا یَبِسَ وَدِیْسَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

حضرت علیؓ نے کہا ذاریات سے ہوائیں مراد ہیں [۲] اوروں نے کہا تذروہ کا معنے یہ ہے اس کو بکھیر دے (یہ لفظ سورۂ کہف میں ہے) وفی انفسکم افلا تبصرون یعنے اپنی خود میں غور نہیں کرتے ایک راستے (منہ) سے کھاتے ہو اور (فضلہ) دو رستوں (آگے پیچھے) سے نکلتا ہے [۳] فراغ لوٹ آیا (یا چپکے سے چلا آیا) فصکت اپنی انگلیاں جوڑ کر پیشانی پر ماریں [۴] رمیم زمین کی گھاس

---

[۱] بعض نے کہا فرض کے بعد کی سنتیں مراد ہیں بعضوں نے کہا وتر مراد ہے۔ [۲] اس کو فریابی نے وصل کیا یہ صحیح بخاری کے اکثر نسخوں میں یہاں یوں ہے، وقال علی علیہ السلام قسطلانی نے کہا اس کا معنی تو صحیح ہے مگر صحابہ میں مساواۃ کرنا چاہیے کیونکہ یہ تعظیم کا کلمہ ہے تو شیخین اور حضرت عثمانؓ اور زیادہ اس کے مستحق ہیں اور جوینی نے کہا کہ سلام مثل صلوٰۃ کے ہے اور بالانفراد سوا پیغمبروں کے اور کسی کے لیے اس کا استعمال نہ کیا جائے مترجم کہتا ہے جوینی کے اس کلام پر دلیل کیا ہے اور یہ صرف ایک اصطلاحی باندھی ہوئی بات ہے کہ پیغمبروں کو علیہ السلام اور صحابہ کو رضی اللہ عنہم کہتے ہیں تو امام بخاری نے حضرت علیؓ کو علیہ السلام کہہ کر اس اصطلاح کا رد کیا اب قسطلانی کا یہ کہنا کہ شیخین یا حضرت عثمان اس کلمے کے زیادہ مستحق ہیں اور صحابہ میں مساواۃ لازم ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شیخین یا حضرت عثمان کے لیے علیہ السلام کہنے سے امام بخاری نے کہاں منع کیا پھر یہ اعتراض فضول ہے اور جب صحابہ میں مساواۃ لازم ہے تو قسطلانی تفضیل شیخین کے کیوں قائل ہیں میں کہتا ہوں حضرت علی میں بہ نسبت دوسرے صحابہ کے ایک اور خصوصیت ہے، وہ یہ، کہ آپ آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی اور آپ کے پرورش یافتہ اور قدیم الاسلام اور خاص داماد تھے اور آپ کا شمار اہل بیت میں ہے اور اہل بیت بہت سے کام میں خاص کیے گئے ہیں اسی طرح یہ بھی ہے کہ اہل بیت کے اسمار کے بعد علیہ السلام کہا جاتا ہے جیسے کہتے ہیں امام حسین علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ وعلی آبائہ السلام اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے، [۳] یعنے پیشاب ذکر سے اور پاخانہ دبر سے، [۴] جیسے عورتیں تعجب کے وقت کرتی ہیں۔ ۱۲ منہ

لَمُوْسِعُوْنَ اَیْ لَذُوْ سَعَةٍ وَّکَذٰلِكَ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ یَعْنِی الْقَوِیَّ زَوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی وَاخْتِلَافُ الْاَلْوَانِ حُلْوٌ وَّحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ اِلَیْهِ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ مَا خَلَقْتُ اَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ اَهْلِ الْفَرِیْقَیْنِ اِلَّا لِیُوَحِّدُوْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِیَفْعَلُوْا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَّتَرَكَ بَعْضٌ وَّلَیْسَ فِیْهِ حُجَّةٌ لِّاَهْلِ الْقَدَرِ وَالذَّنُوْبُ الدَّلْوُ الْعَظِیْمُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ صَیْحَةٍ ذَنُوْبًا سَبِیْلًا الْعَقِیْمُ الَّتِیْ لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّالْحُبُكُ اِسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا فِیْ غَمْرَةٍ فِیْ ضَلَالَتِهِمْ یَتَمَادُوْنَ وَقَالَ غَیْرُهٗ تَوَاصَوْا تَوَاطَؤُوْا وَقَالَ مُسَوَّمَةً مُّعَلَّمَةً مِّنَ السِّیْمَا قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ لُعِنُوْا۔

جب سوکھ جائے روند ڈالی جائے لموسعون ہم نے اس کو کشادہ اور وسیع کیا ہے اور سورہ بقرہ میں جو ہے، علی الموسع قدرہ یہاں موسع کا معنے زور طاقت والا زوجین دو قسمیں نر مادہ یا الگ الگ رنگ یا الگ الگ مزے کی جیسے میٹھی کھٹی یہ بھی دو قسمیں ہیں ففروا الی اللہ یعنے اللہ کی نافرمانی یا عذاب سے اس کی اطاعت اور رحمت کی طرف بھاگو وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے نیک بخت جنوں آدمیوں کو اپنی توحید کے لیے پیدا کیا ہے[1] بعضوں نے کہا سب جنوں اور آدمیوں کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ اللہ کی توحید کریں[2] اب بعضوں نے توحید کی بعضوں نے نہ کی[3] غرض اس آیت میں قدریہ (معتزلہ) کی دلیل نہیں ہے[4] الذنوب بڑا ڈول اور مجاہد نے کہا صرۃ چیخنا ذنوبا رستہ طریق[5] عقیم بانجھ عورت ابن عباس رضی نے کہا حبک آسمان کا خوب صورت برابر ہونا بعضوں نے کہا رستے، فی غمرۃ گمراہی میں پڑے اوقات گزر رہے ہیں اوروں نے کہا تواصوابہ کا معنے یہ ہے کہ یہ بھی ان کے موافق کہنے لگے مسومۃ نشان کیے گئے یہ سیما سے نکلا ہے جس کے معنے نشانی کے ہیں، قتل الخراصون یعنے جھوٹے لعنت کیے گئے[6]

سُوْرَةُ وَالطُّوْرِ

سورۂ والطور کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُوْرٍ مَّکْتُوْبٍ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّوْرُ الْجَبَلُ بِالسُّرْیَانِیَّةِ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ صَحِیْفَةٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

اور قتادہ نے کہا مسطور کا معنیٰ لکھی ہوئی[7] مجاہد نے کہا طور سریانی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں[8] رق منشور کھلا ورق السقف المرفوع

[1] اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ بہت سے جن اور آدمی تو مشرک ہیں اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ مشرک ہوں گے پھر یہ فرمایا کیونکہ صحیح ہوگا کہ ہم نے جن اور آدمی اپنی عبادت کے لیے پیدا کیے، [2] یعنی توحید کی استعداد ان میں رکھی، [3] بعضوں نے کہا لیعبدون کا معنیٰ یہ ہے کہ میری قضاء و قدر کے تابع رہیں جیسا میں نے ان کی تقدیر میں لکھ دیا ہے ویسے عمل کریں ۱۲

[4] جو کہتے ہیں اللہ کا ارادہ ہمیشہ خیر ہی سے متعلق ہوتا ہے لیکن بندے اپنے اختیار سے برخلاف ارادۂ الٰہی برے کام کرتے ہیں، [5] اس کو فریابی نے وصل کیا، [6] اس سورت کی تفسیر میں امام بخاری کوئی مرفوع حدیث نہیں لائے شاید ان کو اپنی شرط پر کوئی حدیث نہ ملی حافظ نے کہا ابن مسعود کی یہ حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یوں پڑھایا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین اس باب میں لا سکتے تھے امام احمد اور نسائی اور ترمذی اور ابن حبان نے اس کو نکالا ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے، [7] اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا، [8] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ سَمَاءٌ الْمَسْجُوْرِ الْمُوْقَدِ وَ قَالَ الْحَسَنُ تُسْجَرُ حَتّٰى يَذْهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقٰى فِيْهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلَتْنَاهُمْ نَقَصْنَا وَقَالَ غَيْرُهٗ تَمُوْرُ تَدُوْرُ اَحْلَامُهُمْ الْعُقُوْلُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْبَرُّ اللَّطِيْفُ كِسْفًا قِطَعًا الْمَنُوْنُ الْمَوْتُ وَقَالَ غَيْرُهٗ يَتَنَازَعُوْنَ

آسمان المسجور گرم کیا گیا یا بھرا ہوا اور حسن بصری نے کہا مسجور کا یہ معنے ہے کہ اس کا پانی سوکھ جائے گا ایک قطرہ بھی نہیں رہنے کا مجاہد نے کہا التناھم کا معنے گھٹا یا کم کیا (یہ قول اوپر گزر چکا ہے) اوروں نے کہا تمور کا معنے گھومے گا احلامھم ان کی عقلیں ابن عباس نے کہا البر مہربان[۱] کسفا کا معنی ٹکڑا منون موت اوروں نے کہا یتنازعون کا معنی ایک دوسرے سے جھپٹ لیں گے[۲]

۸۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کا شکوہ کیا (میں پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپ نے فرمایا ایسا کر لوگوں کے پیچھے رہ کر سواری پر کرے میں نے سوار ہو کر طواف کیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے ایک طرف نماز میں یہ سورت پڑھ رہے تھے والطور وکتاب مسطور

۸۳۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُوْنِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَا يُوْقِنُوْنَ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُوْنَ كَادَ قَلْبِيْ اَنْ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میرے دوستوں نے زہری سے یہ حدیث نقل کی کہ زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ام خلقوا من غیر شیٔ ام ھم الخالقون ام خلقوا السموات والارض بل لا یوقنون ام عندھم خزائن ربک ام ھم المسیطرون تو ڈر کے مارے خدا کے خوف سے) میرا دل اڑنے کے قریب

[۱] یعنے قیامت میں اس کو طبری نے وصل کیا، [۲] اس کو بھی طبری نے وصل کیا، [۳] یعنے ہنسی اور مزاح کے طور پر نہ لڑائی کے طریق سے، ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَطِيْرُ قَالَ سُفْيَانُ فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوْا لِي،

سُوْرَةُ وَالنَّجْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذُوْ مِرَّةٍ ذُوْ قُوَّةٍ قَابَ قَوْسَيْنِ حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ ضِيْزٰى عَوْجَاءُ وَأَكْدٰى قَطَعَ عَطَاءَهُ رَبُّ الشِّعْرٰى هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَاءِ الَّذِي وَفّٰى وَفّٰى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ سَامِدُوْنَ الْبَرْطَمَةُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ أَفَتُمَارُوْنَهُ أَفَتُجَادِلُوْنَهُ وَمَنْ قَرَأَ أَفَتَمْرُوْنَهُ يَعْنِي أَفَتَجْحَدُوْنَهُ مَا زَاغَ الْبَصَرُ بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَغٰى وَلَا جَاوَزَ مَا رَأٰى فَتَمَارَوْا كَذَّبُوْا وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا هَوٰى غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَغْنٰى وَأَقْنٰى أَعْطٰى فَأَرْضٰى،

ہوگیا (ہوش ہواس جانے کو تھے) سفیان نے کہا یہ روایت زہری سے میرے دوستوں نے نقل کی لیکن میں نے تو خود زہری سے اتنا سُنا وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کرتے تھے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۂ والطور پڑھ رہے تھے اب جبیر کا یہ قصہ[1] جو میرے دوستوں نے اُن سے نقل کیا میں نے خود زہری سے نہیں سُنا۔

سورۂ والنجم کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

اور مجاہد نے کہا ذومرۃ زور والا زبردست[2] قاب قوسین (یعنی قابی قوس عبارت میں قلب ہوا ہی کمان کے دونوں کنارے جہاں پر چلہ لگا ہوتا ہے[3] ضیزی ٹیڑھی غلط تقسیم واکدی دینا موقوف کر دیا الشعری وہ ستارہ ہے جس کو مرزم جوزا بھی کہتے ہیں[4] الذی وفی یعنی جو اللہ نے ان پر فرض کیا تھا وہ بجالائے ازفت الازفۃ قیامت قریب آلگی سامدون کا معنی کھیل کرتے ہو عکرمہ نے کہا گانے لگتے ہو یہ حمیری زبان کا لفظ ہے[5] اور ابراہیم نخعی نے کہا[6] افتمارونہ کا معنے کیا تم اس سے جھگڑتے ہو بعضوں نے یوں پڑھا ہے افتمرونہ یعنے کیا تم اس کا انکار کرتے ہو ما زاغ البصر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ مراد ہے وما طغی یعنے جتنا کم تھا اتنا ہی دیکھا اس سے زیادہ نہیں بڑھے، فتماروا (جو سورۂ زمر میں ہے) یعنی جھٹلایا اور امام حسن بصری نے کہا اذا ھوی یعنے غائب ہوا (ڈوب گیا)[7] اور ابن عباسؓ نے کہا اغنی واقنی کا معنے یہ ہے کہ دیا اور راضی کیا

[1] جب اس آیت پر پہنچے تو میرا دل اڑ جانے کے قریب ہو گیا۔ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا یعنے جبرائیل السلام، [3] بعضوں نے کہا دو کمان کے برابر ابن عباس رضؓ نے کہا دو گز، [4] اس کا نام عبور بھی ہے ایک شعرٰی دوسرا ہے اُس کو عرب لوگ غمیصا، کہتے تھے اس ستارے کی پرستش ابوکبشہ نے نکالی تھی قریش کا اس نے خلاف کیا تھا جو بت پرستی کرتے تھے، [5] حمیر کے لوگ کہتے ہیں یا جاریۃ اسمدی لنا ارے چھوکری کچھ گا، [6] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا، [7] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ

مجھ سے یحیی بن ختی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا ام المومنین کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (شب معراج میں) اپنے پروردگار کو دیکھا تھا انہوں نے کہا تیری اس بات پر تو میرے روئیں کھڑے ہو گئے[۱] تین باتیں کیا تو سمجھ نہیں سکتا جو کوئی ان کا ہونا بیان کرے وہ جھوٹا ہے جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اس کے بعد حضرت عائشہ رضؓ نے یہ آیتیں پڑھیں لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ آنحضرتؐ کل ہونے والی (آئندہ کی) بات جانتے تھے اس نے جھوٹ کہا پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی وما تدری نفس ماذا تکسب غدا[۳] اور جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ آنحضرت نے وحی میں سے کچھ چھپا رکھا[۴] وہ جھوٹا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

---

[۱] کیونکہ دنیا کی زندگی میں رہ کر پروردگار کا دیکھنا حضرت عائشہ رضؓ محال سمجھتی تھیں اس سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عائشہ رضؓ آخرت میں بھی دیدار الٰہی کی منکر تھیں جیسے معتزلہ اور امامیہ کا قول ہے[۲] جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ کو دیکھا تھا اُن میں کوئی کہتا ہے کہ دل کی آنکھ سے دیکھا تھا کوئی کہتا ہے ظاہری آنکھ سے دیکھا تھا وہ یہ کہتے ہیں کہ پہلی آیت میں ادراک سے احاطہ مراد ہے ابن عباس رضؓ نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ اپنے اصلی نور کے ساتھ تجلی کرے تو آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ستر ہزار حجاب رکھے ہیں اگر اُن حجابوں کو اٹھا دے تو اس کے چہرے کی شعاعوں سے جہاںتک اس کی نگاہ جاتی ہے سب چیزیں جل کر رہ جائیں دوسری آیت سے رؤیت کی نفی نہیں نکلتی بلکہ کلام کا طریقہ اس میں بیان ہوا ہے بیشک کلام کرتے وقت اُس کی رؤیت بلا حجاب نہیں ہو سکتی وہ بھی دُنیا میں نہ آخرت میں ابن عباس رضؓ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام سے حضرت موسیٰؑ کو سرفراز کیا اور رؤیت سے تمہارے پیغمبر کو۔[۳] اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ آنحضرتؐ کو غیب کا علم نہ تھا دوسری آیت میں بصراحت موجود ہے قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ اب دیکھ لینا چاہیے جب آنحضرتؐ کو جو ساری مخلوقات میں اشرف اور اعلیٰ تھے کل ہونے والی بات معلوم نہ ہو تو دوسرے ولی یا بزرگ یا پیر یا فقیر یا شہید کس شمار میں ہیں اور تعجب تو اُن دھوتی بند پنڈتوں اور نجومیوں پر ہوتا ہے جو قیامت تک ہونے والی باتوں کی پیشین گویاں کرتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ بعضے نام کے مسلمان بھی جاماسپ حکیم اور زرتشت کی پیشگوئیاں بلکہ دوسرے بزرگوں کی پیشین گوئیاں دیکھتے ہیں اور ان کی تصدیق پر ان کا خیال مائل ہو جاتا ہے یہ سب شیطان کے وسوسے ہیں۔[۴] کسی کو نہیں بتایا یا خاص لوگوں کو بتلایا۔

besturdubooks.wordpress.com

مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ صُوْرَتِهِ مَرَّتَيْنِ

بَابُ ۳۷۸ قَوْلِهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ

۸۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهِ مَا أَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

بَابُ ۳۷۹ قَوْلِهِ فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهِ مَا أَوْحٰى

۸۳۵ - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهِ مَا أَوْحٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

بَابُ ۳۸۰ قَوْلِهِ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى

۸۳۶ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ

یایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک البتہ یہ تو سچ ہے کہ آنحضرت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو بار دیکھا تھا۔

باب فکان قاب قوسین اوادنی کی تفسیر۔

یعنے اتنا فاصلہ رہ گیا جتنا کمان سے چلہ (تانت) کو ہوتا ہے دو انتا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے سنا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اس آیت میں فکان قاب قوسین اوادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت نے جبرئیل کو ان کی اصل صورت میں دیکھا ان کے چھ سو پنکھ تھے۔

باب فاوحی الی عبدہ ما اوحی کی تفسیر۔

ہم سے طلق بن غنام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ کوفی نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے کہا میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کو پوچھا فکان قاب قوسین اوادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اس کو پوچھا تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیلؑ کو چھ سو پنکھوں میں دیکھا تھا[1]

باب لقد رای من ایات ربہ الکبری کی تفسیر

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا یہ جو آیت سے

[1] فاوحی الی عبدہ ما اوحی میں عبدہ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرے گی اور فاوحی کی ضمیر حضرت جبرئیلؑ کی طرف قرینہ کلام بھی اسی کو مقتضی ہے کیونکہ شدید القوی اور ذو مرۃ یہ حضرت جبرئیل کے صفات ہیں۔ بعضوں نے کہا خود پروردگار مراد ہے اس صورت فاوحی اور عبدہ دونوں کی ضمیر پروردگار کی طرف پھرے گی ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ۔

لقد رای من ایات ربہ الکبری اس کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک سبز فرش دیکھا[1] جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا[2]

بَابُ ۳۸۱ قَوْلِهٖ اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى

باب افرایتم اللات والعزی کی تفسیر

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهِ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى كَانَ اللّٰتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيْقَ الْحَاجِّ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاشہب (جعفر بن حیان) نے کہا ہم سے ابوالجوزاء (اوس بن عبداللہ) نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے لات اور عزی کے بیان میں کہا کہ لات ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کے لیے ستو گھولا کرتا تھا[3]

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِىْ حَلِفِهٖ وَاللّٰتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے تو تجدید ایمان کرے[4] کہے لا الہ الا اللہ اور شخص دوسرے سے کہے آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو (کفارے کے طور پر) کچھ خیرات کرے[5]

[1] جس پر حضرت جبرائیل بیٹھے تھے۔ [2] بعضوں نے کہا رفرف سے پردہ مراد ہے بعضوں نے کہا کپڑے کا جوڑا یعنی حضرت جبرئیلؑ سبز لباس پہنے ہوئے تھے ابن عباس سے منقول ہے کہ شب معراج میں رفرف لٹک آیا آپ اس پر بیٹھ گئے پھر وہ رفرف اٹھ گیا اور آپ پروردگار سے نزدیک ہو گئے ثم دنی فتدلی سے یہی مراد ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں اس مقام پر جبریل مجھ سے الگ ہو گئے اور آوازیں سب موقوف ہو گئیں اور میں نے اپنے پروردگار کا کلام سنا یہ قرطبی نے نقل کیا۔ [3] اسی لیے بعضوں نے لات کو بہ تشدید تا پڑھا ہے اور جنہوں نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے ان کی قرأت پر یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ کثرت استعمال سے تخفیف ہو گئی کہتے ہیں اس شخص کا نام عمرو بن لحی یا صرمہ بن غنم تھا یہ گھی اور ستو ملا کر ایک پتھر کے پاس حاجیوں کو کھلایا کرتا جب مر گیا تو لوگ اس پتھر کو پوجنے لگے جہاں یہ کھلایا کرتا تھا اور اس پتھر کا نام لات رکھ دیا تاکہ اس شخص کی یادگار رہے ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا جو کوئی اس کا ستو کھاتا وہ موٹا ہو جاتا اس لیے اس کی پرستش کرنے لگے خدا کی مار ان بیوقوفوں پر۔ [4] تاکہ گناہ کی بات کا کفارہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا حرام یا مکروہ ہے اگر عادت کے طور پر منہ سے نکل جائے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن استغفار کرنا بہتر ہے بتوں کی یا لات اور عزیٰ کی قسم کھانا مشرکوں کا طریقہ تھا بتوں کی ذری سی بھی تعظیم ہماری شریعت میں کفر ہے اگر کوئی عمداً ایسی قسم کھائے تو کافر ہو جائے گا اگر بے اختیاری میں سہواً زبان سے نکل جائے تو تجدید ایمان کرے پھر کلمہ توحید پڑھے ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ بت جھنڈے جھاڑ پہاڑ اولیاء اور تارے پیغمبر قبر سورج چاند تارے سب کا ایک ہی حکم ہے یعنے جتنی چیزیں اللہ کے سوا ہیں خواہ ہماری شریعت میں ان کی تعظیم کا حکم ہو یا تذلیل کا ہر ایک کی قسم عمداً کھانا کفر ہے جس سے توبہ کرنا چاہیے بعضوں نے کہا جن چیزوں کی تذلیل کا حکم ہے جیسے بت شدے جھنڈے جھاڑ پہاڑ وغیرہ ان کی قسم کھانا تو کفر ہے اور جن کی تذلیل کا حکم نہیں جیسے اولیاء پیغمبر وغیرہ ان کی قسم کھانا کفر نہیں بلکہ حرام یا مکروہ ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

باب ۳۸۲ قولہ ومناۃ الثالثۃ الاخری

۸۳۹ - حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا الزھری سمعت عروۃ قلت لعائشۃ فقالت انما کان من اھل لمناۃ الطاغیۃ التی بالمشلل لا یطوفون بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فطاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون قال سفیان مناۃ بالمشلل من قدید وقال عبد الرحمن بن خالد عن ابن شھاب قال عروۃ قالت عائشۃ نزلت فی الانصار کانوا ھم وغسان قبل ان یسلموا یھلون لمناۃ مثلہ وقال معمر عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ کان رجال من الانصار ممن کان یھل لمناۃ ومناۃ صنم بین مکۃ والمدینۃ قالوا یا نبی اللہ کنا لا نطوف بین الصفا والمروۃ تعظیما لمناۃ نحوہ،

باب ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا میں نے عروہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا[1] انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ عرب کے بعضے لوگ جو مناۃ بت کے نام پر (یا مناۃ کے پاس جو مشلل میں تھا[2]) احرام باندھتے وہ صفا اور مروہ کا طواف نہ کرتے[3] اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے صفا مروہ کا طواف کیا عبد الرحمن بن خالد نے ابن شہاب سے یوں روایت کی[4] عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یہ آیت ان الصفا والمروہ اخیر تک انصار اور غسان والوں میں اتری وہ اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسے سفیان بن عیینہ کی اوپر گزری اور معمر نے زہری سے یوں روایت کی[5] انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا انصار کے کچھ لوگوں نے جو مناۃ کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے اور مناۃ ایک بت تھا مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم صفا مروہ کا طواف مناۃ کی بزرگی کے خیال سے نہیں کرتے تھے[6] پھر اسی طرح حدیث بیان کی جیسے اوپر گزری۔

باب ۳۸۳ قولہ فاسجدوا للہ واعبدوا

۸۴۰ - حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث

باب فاسجدوا للہ واعبدوا کی تفسیر

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[1] فلا جناح علیہ ان یطوف بہما سے تو یہ نکلتا ہے اگر کوئی صفا مروے کا طواف نہ کرے تب بھی کوئی قباحت نہیں، [2] مشلل ایک مقام کا نام تھا قدید میں منات بت وہیں نصب تھا، [3] صفا اور مروے پر دوسرے دو بت تھے اساف اور نائلہ، [4] اس کو ذہلی اور طحاوی نے وصل کیا، [5] اس کو طبری نے وصل کیا، [6] اب آپ کیا حکم دیتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں اور آدمیوں اور جنوں نے بھی سجدہ کیا عبد الوارث کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی ایوب سے روایت کیا [1] اور اسماعیل بن علیہ نے اپنی روایت میں ابن عباس رضؓ کا ذکر نہیں کیا [2]

۴۸۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ فِيْهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ اِلَّا رَجُلًا رَاَيْتُهُ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَاَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ،

ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا مجھ کو ابو احمد زبیری نے خبر دی کہا ہم کو اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید نخعی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا سب سے پہلے جو سجدے والی سورت اتری وہ سورہ والنجم تھی ابن مسعود رضؓ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے جتنے لوگ بیٹھے تھے (مسلمان اور مشرک) سب نے سجدہ کیا مگر ایک شخص امیہ بن خلف نے کیا کیا مٹھی بھر مٹی لی (منہ سے لگا لی) اس پر سجدہ کیا میں نے دیکھا اس کے بعد یہ شخص کفر کی حالت میں (بدر کے دن) مارا گیا [3]

سُوْرَةُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

سورۂ اقتربت الساعۃ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ مُّسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ مُّزْدَجَرٌ مُّتَنَاهٍ وَازْدُجِرَ فَاسْتُطِيْرَ جُنُوْنًا دُسُرٍ اَضْلَاعُ السَّفِيْنَةِ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ يَقُوْلُ كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِّنَ اللّٰهِ مُحْتَضَرٌ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

مجاہد نے کہا [4] مستمر کا معنے جانے والا باطل ہونے والا۔ مزدجر بے انتہا جھڑکنے والے تنبیہ کرنے والے وازدجر دیوانہ بنایا گیا بھڑکا گیا) دسر کشتی کے تختے (یا کیلیں یا رسیاں) جزاء لمن کان کفر یعنی یہ عذاب اللہ کی طرف سے بدلہ تھا اس شخص کا جس کی

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا، [2] بلکہ مرسلاً عکرمہ سے روایت کی اور اس سے حدیث میں کوئی قدح نہیں ہو تا کس لیے کہ عبد الوارث اور ابراہیم بن طہمان دونوں ثقہ ہیں اور دونوں نے اس کو وصل کیا ہے اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہے، [3] بعضوں نے کہا یہ شخص ولید بن مغیرہ یا سعید بن عاص یا مطلب بن ابی وداعہ یا ابو لہب تھا، [4] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

يَحْضُرُونَ الْمَآءَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِينَ النَّسَلَانُ الْخَبَبُ السِّرَاعُ وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاطٰى فَعَاطَهَا بِيَدِهٖ فَعَقَرَهَا الْمُحْتَظَرُ كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ اُزْدُجِرَ افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ كُفِرَ فَعَلْنَا بِهٖ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَآءً لِّمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَّاَصْحَابِهٖ مُسْتَقِرٌّ عَذَابٌ حَقٌّ يُقَالُ الْاَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ

انہوں نے ناقدری کی تھی یعنے نوح کی[1] کل شرب محتضر یعنی ہر فریق اپنی باری پر پانی پینے کو آئے مھطعین اے الداع سعید بن جبیر نے کہا[2] یعنے ڈرتے ہوئے عربی زبان میں دوڑنے کو نسلان خبب سراع کہتے ہیں اور وروں نے کہا فتعاطی یعنے ہاتھ چلایا اُس کو زخمی کیا کھشیم المحتضر کا معنے جیسے ٹوٹی جلی ہوئی باڑ[3] ازدجر ماضی مجہول کا صیغہ ہے باب افتعال سے اس کا مجرد زجرت ہے جزاء لمن کان کفر یعنے ہم نے نوح اور ان کی قوم والوں کے ساتھ جو سلوک کیا یہ اس کا بدلہ تھا جو نوح اور اُن کے ایماندار ساتھ والوں کے ساتھ رکافروں کی طرف سے) کیا گیا تھا مستقر جما رہنے والا عذاب[4] اشر شر سے نکلا ہے جس کا معنے اترانا غرور کرنا۔

بَابٌ ۳۸۴ قَوْلِهٖ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا۔

باب وانشق القمر وان یروا ایۃ یعرضوا کی تفسیر

۸۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰے بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ اور سفیان ثوری ریا سفیان بن عیینہ) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو معمر رعبداللہ بن سخرہ) سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا ایک ٹکڑا نیچے آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رلوگوں سے جو اس وقت موجود تھے) فرمایا دیکھو گواہ رہنا[5]

۸۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو عبداللہ بن ابی نجیح نے خبر دی انہوں نے

---

[1] یا کافروں کا ڈبانا اور نوح کا بچانا نوح کے نیک اعمال کا ثواب تھا جس کی کافروں نے ناشکری کی تھی یہ دونوں توجیہیں مشہور قرأت پر ہیں یعنے جب کفر پڑھو مجہول صیغہ سے فریابی نے مجاہد سے یوں نقل کیا ہے لمن کان کفر باللہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کَفَرَ بہ صیغہ معروف پڑھا ہے اس قرأت پر معنی صاف ہیں۔[2] اس کو ابن منذر نے وصل کیا،[3] یا لونی جو دیوار سے جھڑتی ہے یا جلی ہوئی راکھ،[4] جو اُن کو دوزخ تک پہنچا کر رہے گا،[5] ایک روایت میں ہے آپ نے ابو بکر صدیق رضہ سے فرمایا دیکھو گواہ رہیو یعنی یہ ایک بڑا معجزہ ہے کیونکہ دوسرے پیغمبروں کے معجزے اجرام علویہ تک نہیں پہنچے تھے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوْا اشْهَدُوْا۔

مجاہد سے روایت کی انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جس وقت چاند پھٹا اُس وقت ہم آنحضرتؐ کے پاس موجود تھے چاند برابر دو ٹکڑے ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو گواہ رہو گواہ رہو۔

٨٤٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ابن مسعود رضؓ سے، انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا تھا[1]

٨٤٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد بغدادی نے کہا ہم سے شیبان تیمی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا مکہ کے کافروں نے آنحضرتؐ سے یہ درخواست کی ہم کو کوئی نشانی دکھلاؤ آپؐ نے چاند کا پھٹنا ان کو دکھلایا۔[2]

٨٤٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا[3]

۱؎ ان سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں وانشق القمر کا یہ معنی ہے کہ قیامت کے قریب چاند پھٹے گا حذیفہ نے یوں پڑھا ہے وقد انشق القمر جس کے معنے یہ ہیں چاند پھٹ چکا معلوم ہوا کہ چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی تھا اور نشانی کے ساتھ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی تھا۔ ۲؎ قسطلانی نے کہا یہ پانچ حدیثیں ہیں جو شق القمر کے باب میں وارد ہیں تین شخص ان کے راوی ہیں ابن مسعودؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ اور انسؓ عبد اللہ بن مسعود صرف رویت کے گواہ ہیں باقی انس تو اُس وقت مدینہ میں تھے اُن کی عمر پانچ چار برس کی ہوگی اور ابن عباس تو اس وقت تک پیدا بھی نہیں ہوئے تھے لیکن اُن کے سوا اور ایک جماعت صحابہؓ نے بھی شق القمر کا واقعہ نقل کیا ہے، مترجم کہتا ہے اگر شق القمر نہ ہوا ہوتا اور قرآن میں اترتا کہ چاند پھٹ گیا تو سب کے سب قرآن کو غلط سمجھتے اسلام سے پھر جاتے بس یہی ایک دلیل اس واقعہ کے ثبوت کے لیے کافی ہے اور اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں کہ ماضی بمعنی مستقبل ہے جیسے ونفخ فی الصور وجاء ربک والملک صفا صفا میں اس لیے کہ جو کام آئندہ ممکن الوقوع ہے اس کا زمانہ ماضی میں بھی واقع ہونا ممکن ہے جب سچے شخص اس کے وقوع کی گواہی دیں اب یہ کہنا کہ اجرام علویہ قابل خرق والتیام نہیں ہیں ایک خود رائے شخص ارسطو کی تقلید ہے جس نے اس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی اگر ارسطو کو یہ معلوم ہوتا کہ مرکز عالم آفتاب ہے اور زمین بھی ایک سیارہ اور اجرام علوی میں داخل ہے چاند باقی آئندہ صفحہ پر۔ ۳؎ جو خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ہے ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۳۸۵ قولہ تجری باعیننا جزاءً لمن کان کفر ولقد ترکناھا آیۃ فھل من مدکر قال قتادۃ ابقی اللہ سفینۃ نوح حتی ادرکھا اوائل ھذہ الامۃ۔

باب تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر ولقد ترکناھا آیۃ فھل من مدکر کی تفسیر۔
قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے نوح کی کشتی کو دنیا میں قائم رکھا یہانتک کہ اس امت کے اگلے لوگوں نے بھی اس کو جودی پہاڑ پر دیکھ لیا۔ [1]

۸۴۷۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق عن الاسود عن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فھل من مدکر۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں پڑھتے تھے فھل من مدکر۔ [2]

باب ۳۸۶ قولہ ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من مدکر قال مجاھد یسرنا ھونا قراءتہ۔

باب ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من مدکر کی تفسیر مجاہد نے کہا یسرنا کا معنے یہ ہے کہ ہم نے اس کا پڑھنا آسان کیا۔ [3]

۸۴۸۔ حدثنا مسدد عن یحییٰ عن شعبۃ عن ابی اسحٰق عن الاسود عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقرأ فھل من مدکر۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یوں پڑھتے تھے فھل مدکر (دال مہملہ سے)

باب ۳۸۷ قولہ اعجاز نخل منقعر فکیف کان عذابی ونذر۔

باب اعجاز نخل منقعر فکیف کان عذابی ونذر کی تفسیر

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ زمین کا تابع ہے اور اس میں بڑے بڑے غار موجود ہیں تو ایسی بے وقوفی کی بات نہ کہتا زمین قابل خرق والتیام ہے چاند قابل خرق والتیام نہیں یہ کیا معنے خود سورج قابل خرق والتیام ہے بہت سے حکیم کہتے ہیں کہ زمین سورج ہی کا ایک ٹکڑا ہے جو الگ ہو کر آرہا اور اپنے ثقل کی وجہ سے سورج اتنے فاصلہ پر تھما ہوا ہے رہا یہ امر کہ تم نے اپنی عمر اجرام علویہ کا خرق والتیام نہیں دیکھا تو تم کیا تمہاری عمر کیا پشہ کے داند کہ خانہ از کے ست،، (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ابن ابی حاتم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اس کے بعد کی کئی کشتیاں گل کر راکھ ہو گئیں، [2] دال مہملہ سے جیسے مشہور قرأت ہے بعضوں نے ذال معجمہ سے پڑھا ہے [3] اس کو فریابی نے وصل کیا قسطلانی نے کہا یعنی اس کے الفاظ ہم نے سہل رکھے اور اس کا مطلب آسان کیا یہ اللہ جل جلالہ کا فضل و کرم ہے کہ قرآن اور حدیث کے مطلب اس نے سہل اور آسان رکھے ہیں تاکہ عام اور خاص سب ان کے مطلب سمجھ لیں اور ان پر عمل کر سکیں اور اس زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ نے اور آسانی فرما دی کہ قرآن و حدیث کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرا دیا اب عرب کے سوا دوسرے ملک والے بھی قرآن و حدیث کا مطلب بخوبی سمجھ سکتے ہیں، ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٨٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ أَوْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ دَالًا -

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے سنا کہ ایک شخص (نام نامعلوم) اسود سے پوچھ رہا تھا (سورۂ قمر میں) فھل من مدکر (دال مہملہ سے ہے یا مذکر ذال مہملہ سے) انہوں نے کہا میں نے تو عبداللہ بن مسعود کو یوں پڑھتے سنا فھل من مدکر اور عبداللہ بن مسعود کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فھل من مدکر دال مہملہ سے پڑھتے تھے۔

باب ٣٨٨ قَوْلِهِ فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

باب فکانوا کھشیم المحتظر ولقد یسرنا القران للذکر فھل من مدکر کی تفسیر

٨٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ الْاٰيَةَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد (عثمان) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فھل مدکر (دال مہملہ سے) پڑھا۔

باب ٣٨٩ قَوْلِهِ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ۔

باب ولقد صبحھم بکرۃ عذاب مستقر فذوقوا عذابی ونذر کی تفسیر

٨٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

ہم سے محمد بشار (یا محمد بن مثنیٰ) نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے یوں پڑھا فھل من مدکر (دال مہملہ سے)

باب ٣٩٠ قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

باب ولقد اھلکنا اشیاعکم فھل من مدکر کی تفسیر

٨٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یوں پڑھا فھل من مذکر (ذال معجمہ سے) تو آپ نے فرمایا فھل من مدکر (دال مہملہ سے)۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۳۹۱ قوله سيهزم الجمع ويولون الدبر

۸۵۳ - حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس و حدثني محمد حدثنا عفان بن مسلم عن وهيب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو في قبة يوم بدر اللهم اني انشدك عهدك ووعدك اللهم ان تشأ لا تعبد بعد اليوم فأخذ ابو بكر بيده فقال حسبك يا رسول الله الححت على ربك وهو يثب في الدرع فخرج وهو يقول سيهزم الجمع ويولون الدبر۔

باب ۳۹۲ قوله بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر يعني من المرارة۔

۸۵۴ - حدثنا ابراهيم بن موسى حدثنا هشام بن يوسف ان ابن جريج اخبرهم قال اخبرني يوسف بن ماهك قال اني عند عائشة ام المؤمنين قالت لقد انزل على محمد صلى الله عليه وسلم بمكة واني لجارية

باب سیهزم الجمع ویولون الدبر کی تفسیر

ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے دوسری سند اور محمد سے محمد بن یحیی ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے انہوں نے وہیب سے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن ایک خیمہ میں تھے آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ میں چاہتا ہوں تو اپنا عہد اور وعدہ پورا فرمائے[1] یا اللہ تیری مرضی اگر تو چاہے تو ان تھوڑے سے مسلمانوں کو بھی ہلاک کر دے) پھر آج سے تیرا پوجا نہیں رہنے کا[2] ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت کا ہاتھ تھام لیا اور کہا یا رسول اللہ بس کیجیے آپ نے اپنے پروردگار سے مانگنے کی حد کر دی (بہت التجا کی) آنحضرت اس روز (زرہ پہنے ہوئے چل پھر رہے تھے (یہ دعا کر کے) آپ ڈیرے سے باہر نکلے یہ آیت پڑھتے جاتے تھے سیهزم الجمع ویولون الدبر الآیۃ

باب بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر کی تفسیر۔ امر مرارۃ سے نکلا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یوسف بن ماہک نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت ام المومنین عائشہؓ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں یہ آیت اتری بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر

---

[1] عہد یہ تھا کہ ایمان دار بندے غالب ہوں گے وعدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دو میں سے ایک عطا فرمانے کا وعدہ کیا تھا یا تو قافلہ ملے گا یا کافروں پر فتح حاصل ہوگی۔ [2] بلکہ سب طرف بتوں اور اوتاروں اور ٹھاکروں ہی کا پوجا ہونے لگے گا۔ اس قسم کی دعا مانگنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو سزاوار تھا جو اللہ جل جلالہ کے محبوب خاص تھے اور کسی کی مجال نہیں جو بارگاہ احدیت میں اس طرح سے عرض کرے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَلْعَيُّ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

۸۵۵ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ يَوْمَ بَدْرٍ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ اَبَدًا فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ وَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

اس وقت میں ایک چھوکری تھی کھیل رہی تھی۔

مجھ سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد بن مہران خداء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ایک ڈیرے میں یوں دعا کی یا اللہ میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں تو اپنا عہد اور وعدہ پورا کرے یا اللہ تیری مرضی تو چاہے تو پھر آج سے کوئی تجھ کو نہ پوجے گا ابوبکر صدیقؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ بس کیجیے پروردگار سے دعا کرنے کی حد ہو چکی آپ زرہ پہنے ہوئے ڈیرے سے برآمد ہوئے یہ آیت پڑھتے جاتے تھے۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر بل الساعة موعدھم والساعة ادھی وامر۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

سورۂ الرحمٰن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِحُسْبَانٍ كَحُسْبَانِ الرَّحٰى وَقَالَ غَيْرُهٗ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ يُرِيْدُ لِسَانَ الْمِيْزَانِ وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزَّرْعِ اِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ وَالرَّيْحَانُ وَرَقُهٗ وَالْحَبُّ الَّذِيْ يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ يُرِيْدُ الْمَاْكُوْلَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيْجُ الَّذِيْ لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ الْعَصْفُ التِّبْنُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔
مجاہد نے کہا بحسبان یعنی چکی کی طرح گھوم رہے[1] اوروں نے کہا واقیموا الوزن کا معنے یہ ہے کہ ترازو کی زبان سیدھی رکھو (یعنے برابر تولو) عصف کہتے ہیں کھیتی کی اُس پیداوار (سبزے) کو جس کو پکنے سے پہلے کاٹ لیں یہ تو عصف کے معنے ہوئے اور یہاں ریحان سے کھیتی کے پتے اور دانے جن کو کھاتے ہیں اور ریحان وہ پکا غلہ جس کو (کچا) نہیں کھاتے اوروں نے کہا عصف گیہوں کے پتے ضحاک نے کہا[2] عصف بھوسا جو جانور کھاتے ہیں ابو مالک غفاری (تابعی) نے کہا عصف کھیتی کا وہ سبزہ جو پہلے پہل اگتا ہے کسان لوگ اس کو ہبور کہتے ہیں مجاہد نے کہا عصف[3] گیہوں کا پتہ اور ریحان روزی مارج آگ کی

[1] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا۔ [2] اس کو ابن منذر نے وصل کیا۔ [3] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْعَصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ
تُسَمِّيهِ النَّبَطُ هَبُورًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ
الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ
وَالْمَارِجُ اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي
يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
عَنْ مُجَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي
الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ وَ
رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَ
الصَّيْفِ لَا يَبْغِيَانِ لَا يَخْتَلِطَانِ الْمُنْشَآتُ
مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ فَأَمَّا مَا لَمْ
يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
كَالْفَخَّارِ كَمَا يُصْنَعُ الْفَخَّارُ الشُّوَاظُ لَهَبٌ
مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى
رُءُوسِهِمْ يُعَذَّبُونَ بِهِ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ
يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا
مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ صَلْصَالٍ
طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ
الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ
يُقَالُ صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ
عِنْدَ الْإِغْلَاقِ وَصَرْصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي
كَبَبْتُهُ فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ وَقَالَ

لپٹ (لو) زرد یا سبز جو آگ روشن کرنے پر اوپر چڑھتی ہے بعضوں نے مجاہد سے روایت کی[۱] رب المشرقین و رب المغربین میں مشرقین سے جاڑے اور گرمی کی مشرق اور مغربین سے اور گرمی کی مغرب مراد ہے لا یبغیان مل نہیں جاتے المنشآت وہ کشتیاں جن کا بادبان اوپر اٹھایا گیا ہو وہی دور سے پہاڑ کی طرح معلوم ہوتی ہیں اور جن کشتیوں کا بادبان نہ چڑھا جائے ان کو منشآت نہیں کہیں گے مجاہد نے کہا[۲] کالفخار یعنے جیسے ٹھیکرا بنایا جاتا ہے الشواظ آگ کا شعلہ (جس میں دھواں ہو) نحاس پیتل جو گلا کر دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائے گا ان کو اُس سے عذاب دیا جائے گا خاف مقام ربہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی آدمی گناہ کرنے کا قصد کرے پھر اپنے پروردگار کو یاد کرکے اس سے باز آجائے مدھامتان بہت شادابی کی وجہ سے کالے (یا سبز) ہو رہے ہوں گے صلصال وہ گارا (کیچڑ عسل) جس میں ریت ملائی جائے وہ ٹھیکری کی طرح کھنکھنانے لگے بعضوں نے کہا صلصال بدبودار کیچڑ جیسے کہتے ہیں صل اللحم یعنی گوشت بدبودار ہو گیا سڑ گیا[۳] جیسے صر الباب دروازے نے بند کرتے وقت آواز دی اور صرصر الباب[۴] اور کبکبتہ فاکھۃ ونخل ورمان یعنی وہاں میوہ ہوگا اور کھجور اور انار اس آیت سے بعضوں نے (امام ابوحنیفہؒ نے) یہ نکالا ہے کہ کھجور اور انار میوہ نہیں ہیں[۵] عرب لوگ تو ان دونوں میووں میں شمار کرتے ہیں اب رہا نخل اور رمان کا عطف فاکھہ[۶] پر تو وہ

[۱] اس کو فریابی نے وصل کیا[۲] اس کو بھی فریابی نے وصل کیا۔[۳] اس کو مضاعف کرکے صلصل کر دیا،[۴] اسی کو مضاعف کر لیتے ہیں[۵] بلکہ غذا ہیں آدمی ان پر گزارہ کر سکتا ہے تو اگر کسی نے قسم کھائی میں میوہ نہیں کھاؤں گا اور کھجور یا انار کھایا حانث نہ ہوگا یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور دوسرے علماء کے نزدیک حانث ہوگا وہ کہتے ہیں عرب لوگ کھجور اور انار کو بہترین میوہ یعنے فاکھۃ سمجھتے ہیں اور قرآن میں جو فاکہ کے بعد ان میں تخصیص کی یہ اس وجہ سے نہیں کہ یہ دونوں فاکہ نہیں ہیں بلکہ زیادتی فضیلت اور شرف کے لیے کہ فاکہ کے ساتھ دوا اور غذا بھی ہیں[۶] جس سے امام ابوحنیفہ نے یہ سمجھا کہ وہ فاکہ نہیں ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ
وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهِ
عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى كُلِّ
الصَّلَوَاتِ ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا
كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ وَمِثْلُهَا أَلَمْ
تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ وَ
كَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِي
أَوَّلِ قَوْلِهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
وَقَالَ غَيْرُهُ أَفْنَانٍ أَغْصَانٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ
مَا يُجْتَنٰى قَرِيبٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فَبِأَيِّ آلَاءِ
نِعَمِهِ وَقَالَ قَتَادَةُ رَبِّكُمَا يَعْنِي الْجِنَّ
وَالْإِنْسَ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ
فِي شَأْنٍ يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ
قَوْمًا وَيَضَعُ آخَرِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
بَرْزَخٌ حَاجِزٌ الْأَنَامُ الْخَلْقُ نَضَّاخَتَانِ
فَيَّاضَتَانِ ذُو الْجَلَالِ ذُو الْعَظَمَةِ وَقَالَ
غَيْرُهُ مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ يُقَالُ
مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ

ایسا ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا حافظوا علی الصلوات و الصلوۃ الوسطی تو پہلے سب نمازوں کی محافظت کا حکم دیا صلوۃ وسطی بھی اُن میں آگئی پھر صلوۃ وسطیٰ کو (عطف کر کے) دوبارہ بیان کیا اس سے غرض یہ ہے کہ اس کا اور زیادہ خیال رکھو ایسے ہی یہاں بھی نخل اور رمان فاکہہ میں آگئے تھے مگر ان کی عمدگی کی وجہ سے دوبارہ ان کا ذکر کیا جیسے اس آیت میں فرمایا الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض پھر اس کے بعد فرمایا وکثیر من الناس وکثیر حق علیہ العذاب حالانکہ یہ دونوں من فی السموات ومن فی الارض میں آگئے تھے اوروں نے (مجاہد یا ابو حنیفہ کے سوا) کہا افنان کا معنے شاخیں (ڈالیاں) وجنا الجنتین دان یعنے دونوں باغوں کا میوہ قریب ہوگا[۱] اور حسن بصریؒ نے کہا[۲] فبای آلاء یعنی اس کی کون کونسی نعمتوں کو اور قتادہ نے کہا[۳] ربکما میں جن اور آدمیوں کی طرف خطاب ہے اور ابو الدرداء نے کہا[۴] کل یوم ھو فی شان کا مطلب یہ ہے کسی کا گناہ بخشتا کسی کی تکلیف دور کرتا ہے کسی قوم کو بڑھاتا ہے کسی قوم کو گھٹاتا ہے[۵] اور ابن عباسؓ نے کہا برزخ سے آڑ مراد ہے انام خلقت نضاختان خیر اور برکت بہا رہی ہیں ذوالجلال بزرگی والا اوروں نے کہا مارج خالص انگار (جس میں دھواں نہ ہو) عرب لوگ کہتے ہیں۔ مرج الامیر رعیتہ یعنے حاکم نے اپنی رعیت کا خیال چھوڑ دیا ایک کو ایک ستا رہے ہیں مریج (جو سورہ ق میں ہے) اس کا معنے گڈمڈ ملا ہوا مرج البحرین یعنے دونوں دریا مل گئے ہیں یہ مرجت دابتک سے

---

[۱] نزدیک سے توڑ لیا جائے گا درخت پر چڑھنے کی ضرورت نہ پڑے گی [۲] اس کو طبری نے وصل کیا، [۳] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [۴] اس کو ابن حبان اور ابن ماجہ نے وصل کیا، [۵] کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو چنگا کرتا ہے کسی کو بیمار بناتا ہے کسی کو سرفراز کرتا ہے کسی کو ذلیل بناتا ہے غرض ہر روز اس کے نئے نئے احکام ظاہر ہوتے ہیں گو اس نے ہر ایک ہونے والی بات ازل میں لکھ دی تھی مگر ان کا ظہور اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہتا ہے ان کو شئون الٰہیہ کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَرِيجٍ مُلْتَبِسٍ مَرَجَ اخْتَلَطَ الْبَحْرَانِ
مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا
سَنَفْرُغُ لَكُمْ سَنُحَاسِبُكُمْ لَا يَشْغَلُهُ
شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي
كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَأَتَفَرَّغَنَّ
لَكَ وَمَا بِهِ شُغْلٌ يَقُولُ لَآخُذَنَّكَ
عَلَى غِرَّتِكَ،

بَابُ ۳۹۳ قَوْلِهِ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ

۸۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ
آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا
وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا
إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي
جَنَّةِ عَدْنٍ،

بَابُ ۳۹۴ قَوْلِهِ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُورٌ سُودُ الْحَدَقِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ مَقْصُورَاتٌ مَحْبُوسَاتٌ قُصِرَ طَرْفُهُنَّ
وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ قَاصِرَاتٌ لَا يَبْغِينَ
غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ۔

۸۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ

نکلا ہے جیسے تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا سنفرغ لکم ہم عنقریب تمہارا حساب کریں گے یہاں فراغت کا معنی انہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز دوسری چیز کی طرف خیال رکھنے سے باز نہیں رکھ سکتی یہ ایک محاورہ ہے جو عرب لوگوں میں مشہور ہے کوئی شخص بیکار رہتا ہے اس کو فرصت ہوتی ہے لیکن ڈرانے کے لیے دوسرے سے کہتا ہے اچھا میں تیرے لیے فراغت کروں گا یعنے دفعۃ جب تو غافل ہوگا تجھ کو سزا دوں گا۔

باب ومن دونھما جنتان کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی نے کہا ہم سے ابو عمران جونی نے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہشت میں) دو باغ چاندی کے ہوں گے اُن کے برتن سامان بھی سب چاندی کے اور دو باغ سنہری اُن کے برتن سامان سب سونے کے اور جنت العدن والوں میں اور ان کے پروردگار میں ایک جلال کی چادر حائل ہوگی جو پروردگار کے منہ پر پڑی ہوگی ورنہ (ہر وقت) اُس کو دیکھتے رہتے۔

باب حور مقصورات فی الخیام کی تفسیر

ابن عباس نے کہا حور کا معنے کالی آنکھوں والی اور مجاہد نے کہا مقصورات کا معنے ان کی نگاہ اور جان اپنے شوہروں پر رکی ہوگی اپنے خاوند کے سوا اور کسی پر آنکھ نہیں ڈالنے کی قاصرات کا معنے اپنے خاوند کے سوا اور کسی کی خواہش مند نہ ہوں گی۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبدالصمد نے کہا ہم سے ابو عمران جونی نے انہوں نے

۱ اس کو ابن منذر نے وصل کیا، ۲ اس کو فریابی نے وصل کیا، ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ،

ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک خیمہ ہوگا کھوکھلا دار موتی کا جس کا عرض ساٹھ کوس کا ہوگا اُس کے ہر کونے میں مسلمان کی بی بیاں بیٹھی ہوں گی ایک بی بی دوسری بی بی کو دکھلائی بھی نہیں دے گی اور مسلمان ان سب پاس پھرتا رہے گا (ہر ایک سے مزے اڑاتا رہے گا) اور بہشت میں دو باغ چاندی کے ہوں گے جن کے برتن سامان سب چاندی کے اور دو باغ سونے کے ہوں گے جس کے برتن سامان سب سونے کے اور جنت العدن والوں کو اللہ کے دیدار میں صرف ایک جلال کی چادر حائل ہوگی جو اُس کے (مبارک، منہ پر پڑی ہوگی۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

سورہ واقعہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ زُلْزِلَتْ بُسَّتْ فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ الْمَخْضُودُ الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ مَنْضُودٍ الْمَوْزُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ ثُلَّةٌ أُمَّةٌ يَحْمُومٍ دُخَانٍ أَسْوَدَ يُصِرُّونَ يُدِيمُونَ الْهِيمُ الْإِبِلُ الظِّمَاءُ لَمُغْرَمُونَ لَمُلْزَمُونَ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَرَيْحَانٌ الرِّزْقُ وَنُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُونَ تَعْجَبُونَ عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا رُجت کا معنے ہلائی جائے گی بُسّت چور چور کیے جائیں گے اور ستو کی طرح لت کر دیے جائیں گے المخضود بوجھ سے لدے ہوئے یا جن میں کانٹا نہ ہو منضود موز کیلا، عُرب اپنے اپنے خاوندوں کی پیاریاں ثلة امت گروہ یحموم کالا دھواں یصرّون ہٹ کرتے تھے ہمیشہ کرتے تھے الھیم پیاسے اونٹ لمغرمون ٹوٹے میں آگئے ڈنڈ ہوا روح بہشت آرام راحت ریحان رزق روزی وننشأکم فیما لا تعلمون یعنے جس صورت میں ہم چاہیں تم کو پیدا کریں مجاہد کے سوا اوروں نے کہا تفکھون کا معنے تعجب کرتے رہ جاؤ عُربا مثقلۃ (یعنے بہ ضمہ را) عروب کی جمع جیسے صبور کی جمع صُبر آتی ہے (عروب خوبصورت پیاری عورت)

لہ یہ عجیب الاثر سورت ہے جو کوئی اس کو ہر روز ایک بار پڑھتا رہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا دولت اور تونگری چاہنے والو ادھر آؤ سورہ واقعہ کو اپنا ورد کر لو امیر بن جاؤ گے اور قبر کے عذاب سے بچنے کے لئے سورۂ ملک یعنی تبارک الذی ہر شب کو پڑھ لیا کرو دین اور دنیا دونوں کی بھلائی ان دو سورتوں سے حاصل کرو، ٢ہ اس کو فریابی نے وصل کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

مِثْلُ صَبُوْرٍ وَّصَبُرٍ تُسَمِّيْهَا اَهْلُ مَكَّةَ
الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَ
اَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ فِيْ خَافِضَةٌ
لِقَوْمٍ اِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ اِلَى الْجَنَّةِ
مَوْضُوْنَةٍ مَنْسُوْجَةٍ وَمِنْهُ وَضِيْنُ
النَّاقَةِ وَالْكُوْبُ لَا اٰذَانَ لَهٗ وَلَا عُرْوَةَ
وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرٰى
مَسْكُوْبٍ جَارٍ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مُتْرَفِيْنَ مُتَمَتِّعِيْنَ
مَا تُمْنُوْنَ هِيَ النُّطْفَةُ فِيْ اَرْحَامِ
النِّسَاءِ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ
الْقَفْرُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ بِمُحْكَمِ الْقُرْاٰنِ
وَيُقَالُ بِمَسْقَطِ النُّجُوْمِ اِذَا سَقَطْنَ
وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ مُدْهِنُوْنَ
مُكَذِّبُوْنَ مِثْلُ لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ
فَسَلَامٌ لَّكَ اَيْ مُسَلَّمٌ لَّكَ اَنَّكَ مِنْ
اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاُلْغِيَتْ اِنَّ وَهُوَ
مَعْنَاهَا كَمَا تَقُوْلُ اَنْتَ مُصَدَّقٌ مُسَافِرٌ
عَنْ قَلِيْلٍ اِذَا كَانَ قَدْ قَالَ اِنِّيْ مُسَافِرٌ
عَنْ قَلِيْلٍ وَقَدْ يَكُوْنُ كَالدُّعَاءِ
لَهٗ كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِّنَ الرِّجَالِ
اِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ
تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ اَوْرَيْتُ اَوْقَدْتُ

مکہ والے ایسی عورت کو عربہ اور مدینہ والے غنجہ اور عراق والے شکلہ کہتے ہیں خافضۃ ایک قوم کو نیچا دکھانے والی یعنے دوزخ میں لے جانے والی رافعۃ ایک قوم کو بلند کرنے والی یعنے بہشت میں لے جانے والی موضونۃ سونے سے بنے ہوئے اسی سے نکلا ہے وضین الناقۃ یعنے اونٹنی کا زیر بند (تنگ) ؎۱ آب خوردہ جس میں ٹونٹی اور کنڈا نہ ہو (اکواب جمع ہے) ابریق وہ کوزہ جس میں ٹونٹی کنڈا ہو اباریق اس کی جمع ہے مسکوب بہتا ہوا (جاری) وفرش مرفوعۃ اونچے اونچے (یعنے) ایک کے اوپر ایک (تلے اوپر) بچھائے گئے مترفین کا معنے آسودہ آرام پرورده تھے ما تمنون نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو متاعا للمقوین مسافروں کے فایدے کے لیے یہ قِیّ سے نکلا ہے قِیّ کہتے ہیں بے آب وگیاہ میدان کو بمواقع النجوم سے قرآن کی محکم آتیں مراد ہیں بعضوں نے کہا تارے ڈوبنے کے مقامات مواقع جمع ہے اس کا واحد موقع دونوں کا (جب مضاف ہوں) ایک ہی معنے ہے مدھنون جھٹلانے والے جیسے اس آیت میں ہے ودوا لو تدھن فیدھنون فسلام لک من اصحاب الیمین کا یہ معنے ہے مسلم لک انک من اصحاب الیمین یعنی یہ بات مان لی گئی سچ ہے کہ تو داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو ان کا لفظ گرا دیا گیا مگر اس کا معنے قائم رکھا گیا اس کی مثال یہ ہے مثلاً کوئی کہے میں اب تھوڑی دیر میں سفر کرنے والا ہوں اور تو اس سے کہے انت مصدق انک مسافر عن قلیل سلام کا لفظ بطور دعا کے مستعمل ہوتا ہے اگر مرفوع ہو جیسے فسقیا نصب کے ساتھ دعا کے معنوں میں آتا ہے یعنے اللہ تجھ کو سیراب کرے ؎۲ تورون سلگاتے ہو آگ نکالتے ہو اوریت سے

؎۱ وہ بھی بنا ہوا ہوتا ہے، ؎۲ اسی طرح سلام پیش کے ساتھ دعا کے معنوں میں آتا ہے یعنے تم سلامت رہو اگر سلاماً ہو یعنے نصب سے تب دعا کے معنے نہیں ہو سکتے گو سلاماً نصب سے اس مقام میں کوئی قرات نہیں ہے،

besturdubooks.wordpress.com

لَغْوًا بَاطِلًا تَاْثِيْمًا كَذِبًا

یعنے میں نے سنگا یا لغوا باطل جھوٹ تاثیما جھوٹ غلط

بَابُ ۳۹۵ قَوْلِهٖ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ،

باب وظل ممدود کی تفسیر

۸۵۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ،

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچاتے تھے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک اتنا بڑا درخت ہے (طوبیٰ) جس کے سایہ میں اگر سو برس تک چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہ ہو تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وظل ممدود[1]

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

سورہ حدید کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

قَالَ مُجَاهِدٌ جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ مُعَمَّرِيْنَ فِيْهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ مِنَ الضَّلَالَةِ اِلَى الْهُدٰى وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ جُنَّةٌ وَّسِلَاحٌ مَوْلَاكُمْ اَوْلٰى بِكُمْ لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ لِيَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَنْظِرُوْنَا انْتَظِرُوْنَا

مجاہد نے کہا جعلکم مستخلفین فیہ یعنے جس میں تم کو بسایا رجانشین کیا آباد کیا[2] من الظلمات الی النور یعنے گمراہی سے ہدایت کی طرف ومنافع للناس یعنے لوہے سے سپر ہتھیار بناتے ہو مولاکم یعنے آگ تمہارے زیادہ سزاوار ہے لئلا یعلم رلا زائد ہے، الظاہر علم کے روسے الباطن علم کے روسے[3] انظرونا بفتح ہمزہ کسرۂ ظا ایک قرات ہے، ہمارا انتظار کرو[4]

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

سورۂ مجادلہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُحَادُّوْنَ يُشَاقُّوْنَ اللّٰهَ كُبِتُوْا اُخْزُوْا مِنَ الْخِزْيِ اسْتَحْوَذَ غَلَبَ ،

مجاہد نے کہا یحادون اللہ کا معنے اللہ کی مخالفت کرتے ہیں کبتوا ذلیل کیے گئے استحوذ غالب ہوگیا۔

---

[1] یعنے پھیلا ہوا سایہ یہ سایہ سورج کا نہیں ہوگا بلکہ خدا تعالےٰ کے نور کا سایہ ہوگا ربیع نے کہا عرش کا سایہ ہوگا کیوں کہ بہشت میں سورج نہیں وہاں سب ٹھنڈا ہی ٹھنڈا ہے، [2] اس کو فریابی نے وصل کیا، [3] بعضوں نے کہا ظاہر ہے دلیلوں کی روسے اور باطن ہے اپنی ذات سے کیونکہ حواس سے اس کی ذات کا ادراک نہیں ہو سکتا، [4] مشہور قرات انظرونا ہے، [5] اس کو فریابی نے وصل کیا،

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْجَلَاءُ الْإِخْرَاجُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ

۸۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتّٰى ظَنُّوْا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ

۸۶۰ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ

بَابُ ۳۹۶ قَوْلِهِ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً

۸۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

سورۂ حشر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

جلاء کہتے ہیں ایک سے دوسرے ملک کی طرف نکال دینے کو۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابوبشر (جعفر) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے سورۂ برائت کو سورۂ توبہ کہا انہوں نے کہا یہ سورت توبہ کی ہے یا فضیحت کرنے والی [1] اس سورت میں برابر یہی اترتا رہا بعضے لوگ ایسے ہیں بعضے لوگ ایسے ہیں یہاں تک کہ لوگوں کو گمان ہوا یہ سورت کسی کا ذکر نہیں چھوڑنے کی میں نے سورۂ انفال کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا یہ سورت جنگ بدر کے باب میں اتری میں نے کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یہ سورت بنی نضیر یہودیوں کے باب میں اتری۔

ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن حماد نے کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انہوں نے ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یوں کہہ سورۂ بنی نضیر

باب ما قطعتم من لینۃ کی تفسیر

لینہ کہتے ہیں عجوہ اور برنی کے سوا کھجور کے دوسرے درختوں کو۔ [2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلا دیے ان کو کٹوا ڈالا انہی درختوں کے باغ کو بویرہ کہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

---

[1] اس نے تمام لوگوں کے عیب کھول دیے۔ [2] عجوہ اور برنی دونوں عمدہ قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں ان کے درخت کو لینہ نہیں کہتے۔

besturdubooks.wordpress.com

قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ۔

باب ۳۹۷ قَوْلِهٖ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

۸۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

باب ۳۹۸ قَوْلِهٖ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ

۸۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُّقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ فَجَآءَتْ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا لِيْ لَآ اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها فباذن الله ولیخزی الفٰسقین۔

باب ما افاء اللہ علی رسولہ کی تفسیر

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالٰے نے بن لڑے بھڑے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دلا دیے مسلمانوں نے اُن پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے دھنگ نہیں کی، اس قسم کے مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گنے جاتے تھے آپ کیا کرتے تھے ان میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے تھے اور جو باقی رہتا اس کو جہاد کے سامان کی تیاری ہتھیار اور گھوڑوں وغیرہ میں خرچ کرتے۔

باب وما آتاکم الرسول فخذوہ کی تفسیر

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گدنا گودنے والی اور گدانے والی اور خوبصورتی کے لیے چہرے کے بال نکالنے والی دانتوں کو (سوہن سے) جدا کرنے والی[1] عورتوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں یہ حدیث بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اُس کی کنیت ام یعقوب تھی خیر وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی کہنے لگی مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے انہوں نے کہا بیشک میں تو

[1] سوہن سے اکثر عمر والی عورتیں دانتوں کو جدا کر کے جوان بنتی ہیں،

besturdubooks.wordpress.com

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ قَالَتْ فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ قَالَ فَاذْهَبِي فَانْظُرِي فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعْتُهَا.

۸۶۴- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ.

بَابُ ۳۹۹ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ۔

ضرور اُس پر لعنت کروں گا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں اُس پر لعنت آئی ہے وہ عورت کہنے لگی میں نے تو سارا قرآن جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے پڑھ ڈالا اس میں تو کہیں ان عورتوں پر لعنت نہیں آئی ہے عبد اللہ بن مسعود رضؓ نے کہا اگر تو قرآن کو (جیسا سمجھ کر پڑھنا چاہیے) پڑھتی تو ضرور یہ مسئلہ پاتی کیا قرآن میں تو نے یہ نہیں پڑھا کہ پیغمبر جس بات کا تم کو حکم دے اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کرے اس سے باز رہو اس نے کہا ہاں یہ آیت تو قرآن میں ہے عبد اللہ نے کہا بس آنحضرتؐ نے ان باتوں سے منع کیا ہے[1] وہ عورت کہنے لگی تمہاری بی بی بھی تو یہ کام کرتی ہے انہوں نے کہا اچھا جا دیکھ جب وہ گئی تو وہاں کوئی بات نہ پائی عبد اللہ نے کہا اگر میری عورت ایسے کام کرتی تو بھلا میرے ساتھ رہ سکتی تھی[2]

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمان بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا میں نے عبد الرحمن بن عابس سے منصور کی روایت بیان کی انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں جوڑ لگانے والی پر لعنت کی عبد الرحمن بن عابس نے کہا میں نے یہ حدیث ایک عورت سے سنی جن کو ام یعقوب کہتے تھے اس نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے ایسی ہی روایت کی جیسے منصور کی روایت اوپر گزری۔

باب والذین تبوؤا الدار والایمان کی تفسیر

[1] اور آپ کا منع کرنا اللہ تعالیٰ کا منع کرنا ہے۔ [2] عبد اللہ بن مسعودؓ کے اس قول سے ان لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن کو واجب العمل جانتے ہیں اور حدیث شریف کو واجب العمل نہیں جانتے ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج اور ان الذین یفرقون بین اللہ و رسلہ میں داخل ہیں حدیث شریف قرآن مجید سے جدا نہیں ہے قرآن شریف میں خود حدیث شریف کی پیروی کا حکم ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

٨٦٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفُوَ عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے (مرتے وقت) یہ کہا میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین کا حق پہچانے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار کا حق پہچانے جنہوں نے آنحضرتؐ کی ہجرت سے پہلے مدینہ میں جگہ پکڑی ایمان کو سنبھالا خلیفہ کو لازم ہے کہ اُن میں جو نیک ہو اُس کی قدردانی کرے اور بُرے کی برائی سے درگزر کرے (معاف کر دے)

بَابُ قَوْلِهِ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ

الْخَصَاصَةُ الْفَاقَةُ الْمُفْلِحُونَ الْفَائِزُونَ بِالْخُلُودِ الْفَلَاحُ الْبَقَاءُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ عَجِّلْ وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَدًا۔

باب ویؤثرون علیٰ انفسھم الآیۃ کی تفسیر

خصاصۃ فاقہ مفلحون کامیاب ہمیشہ رہنے والے الفلاح باقی رہنا حی علی الفلاح بقا کی طرف جلد آؤ (یعنے اس کام کی طرف جس سے حیات ابدی حاصل ہو) اور امام حسن بصری نے کہا لا یجدون فی صدورھم حاجۃ میں حاجت سے حسد مراد ہے [1]

٨٦٦ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَنِي الْجَهْدُ فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے فضیل بن غزوان نے کہا ہم سے ابوحازم اشجعی نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بہت بھوکا ہوں (کچھ کھلوایئے) آپؐ نے اپنی بی بیوں کے پاس سے کچھ کھانے کو منگوایا لیکن وہاں کچھ نہ نکلا[2] آخر آپ نے لوگوں سے (جو اس وقت حاضر تھے) فرمایا کوئی ایسا ہے جو اس رات کو اس شخص کی مہمانی کرے اُس کو کچھ کھلائے اللہ اُس پر رحم کرے یہ سن کر ایک انصاری شخص (ابوطلحہؓ) نے کہا یا رسول اللہ میں اس کی مہمانی

[1] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔ [2] سبحان اللہ کیا کہنا ہے مسلمانو! رونے کا مقام ہے ہمارے سردار نے دنیا میں اس طرح زندگی بسر کی کہ اتنی بی بیاں اور کسی پاس کھانے کو کچھ نہیں پھر تم کیوں دنیا کی طمع میں مارے مارے پھرتے ہو اللہ پر بھروسہ کرو اور یہ کوشش کرو کہ شریعت کے موافق حلال کی کمائی ملے حرام سے پرہیز کرو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِيْهِ شَيْئًا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عِنْدِيْ اِلَّا قُوْتُ الصِّبْيَةِ قَالَ فَاِذَا اَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيْهِمْ وَتَعَالَيْ فَاَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِيْ بُطُوْنَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔

کروں گا اور اس شخص (ابوہریرہ رضؓ) کو اپنے گھر لے گیا اپنی بی بی (ام سلیم) سے کہا یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (بھیجا ہوا) مہمان ہے کوئی چیز اس سے اٹھا مت رکھ (جو کچھ ہو کھلا دے) وہ بولی خدا کی قسم میرے پاس تو اتنا ہی ذرا سا کھانا ہے جو بچوں کو (مشکل سے) کافی ہوگا ابوطلحہ نے کہا تو ایسا کر جب بچے رات کا کھانا مانگنے لگیں تو (کسی بہانے سے) ان کو سلا دے اور چراغ بجھا دے ہم دونوں بھی آج رات کو کچھ نہیں کھائیں گے [1] ام سلیم نے ایسا ہی کیا سبحان اللہ صبح کو ایسا ہوا ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا رات کو اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا یا اللہ تعالیٰ کو ہنسی آ گئی فلاں مرد اور فلاں عورت پر (یعنے ابوطلحہ اور ام سلیم پر [2]) اس وقت یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ [3]

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

سورہ ممتحنہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لَا تُعَذِّبْنَا بِاَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا اَصَابَهُمْ هٰذَا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اُمِرَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

مجاہد نے کہا [4] لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا کا معنی یہ ہے کہ کافروں کے ہاتھ سے کو تکلیف نہ پہنچا وہ یوں کہنے لگیں اگر ان مسلمانوں کا دین سچا ہوتا تو یہ ہمارے ہاتھ سے (مغلوب کیوں ہوتے) ایسی تکلیفیں کیوں اٹھاتے [5] بعصم الکوافر سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] جو کھانا ہے وہ مہمان کو کھلا دے۔ [2] اس حدیث میں تعجب اور ضحک دو صفتوں کا اثبات ہے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کی ان حدیثوں کو دیکھ کر جان نکلتی ہے اور اہل حدیث میں جان تازہ آتی ہے۔ [3] یعنی تکلیف اور تنگی کی حالت میں بھی دوسرے کی راحت رسانی مقدم رکھتے ہیں آپ تکلیف اٹھاتے ہیں پر دوسرے بندگان خدا کو آرام دیتے ہیں آپ کو سوختہ غیر کو لذت، اس کو فریابی نے وصل کیا، [5] یا اللہ یا مالک الملک بدعتیوں کے ہاتھ سے اہل حدیث کو بھی فتنہ مت بنا بدعتیوں کو ان پر غالب مت کر اہل حدیث پر اپنا رحم و کرم کر میں نے بہت سے بے دینوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ اہلحدیث سوا ایک خدائے واحد کے نہ اور کسی کو پکارتے ہیں نہ اور کسی سے مدد چاہتے ہیں نہ بزرگوں کی قبروں پر جا کر ان سے عرض معروض کرتے ہیں نہ اللہ کے سوا بزرگوں کی کچھ نذر و نیاز منت فاتحہ وغیرہ کرتے ہیں دیکھیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا کیونکر قبول کرتا ہے یا اللہ ان بے دینوں کو جھوٹا کر دے اور ہماری دعا قبول فرما ہم خاص تیرے ہی پکارنے والے ہیں تجھ ہی سے مدد چاہنے والے ہیں ان بے دینوں کو ہم پر ہنسنے کا موقع نہ دے۔ یا اللہ یا ارحم الراحمین اسمع واستجب ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ،

بَابُ ۲۰ قَوْلِهِ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ،

۸۶۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ

اصحاب کو حکم ہوا اُن کافر عورتوں کے چھوڑ دینے کا جو کفر کی حالت میں مکہ میں رہ گئی تھیں[۱]

باب لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے سنا جو حضرت علیؓ کے منشی تھے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیرؓ اور مقدادؓ تینوں آدمیوں کو بھیجا فرمایا (مکہ کے رستے پر) چلے جاؤ روضۂ خاخ تک (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں اونٹ پر سوار ایک عورت ملے گی (اس کا نام سارہ تھا) اس کے پاس ایک خط ہے وہ لے آؤ حضرت علیؓ کہتے ہیں ہم تینوں آدمی گھوڑے دوڑاتے چلے روضہ خاخ میں پہنچے تو (سچ مچ) وہاں ایک عورت شتر سوار ملی ہم نے اُس سے کہا خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا لے اب خط نکالتی ہے یا ہم تجھ کو ننگا کریں جب تو (مجبور ہو کر) اُس نے اپنے جوڑے میں سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اُس کا مضمون یہ تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مکہ کے مشرکوں کے نام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری وغیرہ کا اس میں ذکر تھا کہ آپ بڑی فوج لے کر آتے ہیں تم اپنا بچاؤ کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے پوچھا ارے حاطب یہ کیا بات (تو نے مسلمان ہو کر کافروں کو خبری کی) حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمائیے (میرا سب قصہ سن لیجیے پھر جو جی چاہے سزا دیجیے) ہوا یہ کہ میں اصل قریشی

[۱] کیونکہ وہ مشرک نہیں اور مشرک عورتوں سے مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو ۔

۸۶۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قِيلَ لِسُفْيَانَ فِي هَذَا فَنَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سُفْيَانُ هَذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي

بَابُ ۴۰۲ قَوْلِهِ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ ۔

تو ہوں نہیں[1] اور آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں وہ داصل قریشی ہیں) اُن کے عزیز ناطے دار قریش کے کافروں میں ہیں جن کی وجہ سے اُن کے گھر بار مال اسباب محفوظ رہتے ہیں میں نے یہ چاہا کہ جب میرا ناطا اُن سے نہیں ہے تو کچھ احسان ہی کر کے اپنا حق ان پر قائم کروں تاکہ وہ اس کی وجہ سے میرے رشتہ داروں کو نہ ستائیں میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ (خدانخواستہ میں کافر ہو گیا ہوں یا اسلام سے پھر گیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا حاطب نے سچ کہہ دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں آپ صلعم نے فرمایا ہاں وہ تو بدر کی جنگ میں شریک تھا اور تجھ کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے (عرش معلی پر سے) بدر والوں کو جھانکا فرمایا اب تم کیسے بھی اعمال کرو (تم سے کیسے بھی گناہ ہو جائیں بشرطیکہ کفر اور شرک نہ کرو) میں نے تو تم کو بخش دیا عمرو بن دینار نے کہا اسی باب میں یہ آیت اُتری یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء سفیان بن عیینہ نے کہا میں نہیں جانتا اس آیت کا ذکر حدیث میں داخل ہے یا عمرو بن دینار کا قول ہے۔[2]

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا۔ سفیان سے کہا گیا حاطب ہی کے باب میں یہ آیت اتری لا تتخذوا عدوی وعدکم اولیاء سفیان نے کہا لوگ ایسا ہی روایت کرتے ہیں میں نے تو جتنا عمرو بن دینار سے سنا تھا اُس کو خوب یاد رکھا ایک حرف نہیں چھوڑا اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے سوا کسی نے اس حدیث کو عمرو سے خوب یاد رکھا ہو

باب اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات کی تفسیر

[1] بلکہ عہد کر کے ان میں شریک ہو گیا تھا۔ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ بِقَوْلِ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يُبَايِعُهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذٰلِكَ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رض ام المومنین نے انہوں نے کہا جو عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آئیں آپ اس آیت کے موافق ان کا امتحان[1] لیتے یٰاَیُّھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک اخیر آیت غفور رحیم تک عروہ نے کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں پھر جو مسلمان عورت ان شرطوں کو قبول کرتی (جو اس آیت میں مذکور ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زبان سے اس سے فرما دیتے میں نے تجھ سے بیعت کی خدا کی قسم آپ کا ہاتھ بیعت لینے میں کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا آپ عورتوں سے بیعت کے وقت صرف زبان سے فرما دیتے میں نے تم سے اس قرار پر بیعت لے لی[2] زہری کے بھتیجے کی یونس اور معمر اور عبدالرحمن بن اسحٰق نے زہری سے روایت کرنے میں متابعت کی اور اسحٰق بن راشد نے کہا زہری سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے۔

بَابٌ قَوْلِهٖ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ

باب اذا جاءک المؤمنات یبایعنک کی تفسیر

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت سنائی ان لا یشرکن باللہ شیئا اور ہم کو مردے

[1] ان کو جانچتے کر وہ خدا اور رسول کی رضامندی کے لئے نکلی ہیں یا لڑ جھگڑ کے چلی آئی ہیں ۱۲ منہ [2] اب ام عطیہ کی حدیث میں جو ہے آپ نے گھر کے باہر سے اپنا ہاتھ دراز کیا اور ہم نے گھر کے اندر سے اس سے بھی مصافحہ نہیں نکلتا اسی طرح ایک روایت میں ہے ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اس سے بھی مصافحہ ثابت نہیں ہوتا اور ابو داؤد نے مراسیل میں شعبی سے نکالا کہ آپ نے ایک چادر ہاتھ پر رکھ لی اور فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا ان حدیثوں کو دیکھ کر بھی جو مرشد عورتوں کو مرید کرنے کے وقت ان سے ہاتھ ملائے وہ بدعتی اور مخالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی طرح جو مرشد غیر محرم عورتوں مریدنیوں کو بے ستر اپنے پاس آنے دے مثلا سر اور سینہ کھولے ہوئے تو وہ مرشد نہیں ہے بلکہ مضل یعنی گمراہ کرنیوالا شیطان کا

۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا۔

پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا (وہ خود ام عطیہ تھی) وہ کہنے لگی فلاں عورت نے [1] نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں اس کا بدلہ کر لوں [2] یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے وہ چلی گئی (نوحہ کر کے) پھر لوٹ آئی آپ نے اس سے بیعت لی [3]

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللّٰهُ لِلنِّسَاءِ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے والد جریر بن حازم نے کہا میں نے زبیر بن خریت سے سنا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ولا یعصینك فی معروف یہ ایک خاص شرط تھی جو عورتوں کے لیے اللہ نے لگائی۔ [4]

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رض قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتُبَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوادریس خولانی نے انہوں نے عبادہ بن صامت رض سے سنا انہوں نے کہا ہم سے لیلۃ العقبہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا تم مجھ سے ان باتوں پر بیعت کرتے ہو۔ ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تزنوا ولا تسرقوا اور عورتوں کی آیت یعنے جو آیت سورۂ ممتحنہ میں عورتوں کے حق میں اتری ہے وہ پڑھی سفیان نے اس حدیث میں اکثر یوں کہا کہ آپ نے یہ آیت پڑھی [5] پھر جو کوئی تم میں سے ان شرطوں کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ پر ہو گا اور جو کوئی ان کاموں

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا جاہلیت کے زمانہ میں، [2] اس کے نوحے میں شریک ہو جاؤں پھر نوحہ نہیں کرنے کی، [3] دوسری روایت میں ہے آپ نے اس کو اجازت دی یہ ایک خاص حکم تھا جو ام عطیہ کو دیا گیا ورنہ نوحہ عموماً حرام ہے اس کی حرمت میں احادیث صحیحہ وارد ہیں اور بعضے مالکیہ کا قول کہ نوحہ حرام نہیں ہے۔ شاذ اور مردود ہے قسطلانی نے کہا پہلے نوحہ مباح تھا پھر مکروہ تنزیہی ہوا پھر حرام ہوا اور ممکن ہے کہ ام عطیہ کے بیعت کرتے وقت مکروہ تنزیہی ہو اس لیے آپ نے اجازت دی ہو اس کے بعد حرام ہو گیا ہو حافظ نے کہا نوحہ کرنا مطلقاً حرام ہے اور یہی مذہب ہے، سب خلفا کا، [4] قولہ یعصینك فی معروف سے یہ مراد ہو گا کہ نوحہ نہ کریں یا غیر مرد سے خلوت نہ کریں یا شوہروں کی نافرمانی نہ کریں اگر یہ معنی ہو کہ اچھی باتوں میں تیری نافرمانی نہ کریں تب تو عورتوں مردوں سب کے لیے یہ حکم عام ہو گا جیسے آگے کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے لیلۃ العقبہ میں انصار سے انہی شرطوں پر بیعت لی، [5] یوں نہیں کہا عورتوں کی آیت ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْآيَةِ

میں سے کچھ کر بیٹھے پھر دنیا میں اُس پر حد پڑ جائے ؎ تو اس کے گناہ کا اتار ہو جائے گا ؎۲ اور ان کاموں میں سے کچھ کر بیٹھے اور اللہ اُس کا گناہ چھپائے رکھے (حد سے بچ جائے) تو اب (قیامت کے دن) اللہ کا اختیار ہے چاہے اس کو عذاب دے چاہے معاف کر دے سفیان کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا انہوں نے زہری سے اور یوں ہی کہا آیت پڑھی ؎۳

---

۸۷۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمٰنَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہارون بن معروف نے کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی اُن کو حسن بن مسلم نے انہوں نے طاؤس سے سُنا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے عید کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سب کے ساتھ پڑھی سب پہلے نماز پڑھتے تھے۔ پھر خطبہ سناتے تھے ایسا ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو خطبہ سُنا کر منبر پر سے اترے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں ؎ آپ ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو بٹھلا رہے تھے پھر اُن کی صفیں چیرتے ہوئے آگے بڑھے عورتوں کے پاس آئے بلالؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے یہ آیت پڑھی یاایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علے ان لا یشرکن باللہ

؎ کوڑے کھائے یا سنگسار ہو یا ہاتھ کاٹا جائے۔ ؎۲ معلوم ہوا کہ حد پڑنے سے گناہ اتر جاتا ہے محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ سے اس کے خلاف منقول ہے۔ ؎۳ یہ نہیں کہا عورتوں کی آیت۔ ؎ مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہٗ نے تصور شیخ پر جو حضرات نقشبندیہ کے پاس معمول ہے اسی حدیث سے دلیل لی کیونکہ ابن عباس رضؓ نے یہ کہا گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں میں کہتا ہوں تصور شیخ سے اگر یہ مقصود ہے کہ بے اختیاری میں کسی وقت شیخ کی صورت کا تصور آجائے تو اس کے جواز میں کسی کو کلام نہیں مگر وہ تصور کرنا خواہ مخواہ عبادت یا ذکر کے وقت اپنے مرشد کی صورت صفحۂ خیال میں جمائے اور یہ سمجھے کہ فیض الٰہی مرشد کے سینے میں سے ہو کر میرے سینے میں آرہا ہے اُس کی اصل کتاب و سنت سے بالکل نہیں ہے اور گو حضرات نقشبندیہ نے اس پر عمل کیا ہو لیکن ہم نہیں کرتے ہم کو ہر حال میں اتباع سنت ضرور ہے اور مولانا فضل رحمان صاحب یہ بھی فرماتے تھے کہ اس قسم کا تصور ہمارے مشائخ کا طریق نہیں ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكَ وَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ

شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن اور پوری آیت سے فراغت کی پھر فراغت کرکے فرمایا عورتو تم ان شرطوں پر قائم ہوتی ہو ایک عورت کے سوا اور کسی نے آپ کو زبان سے) جواب نہ دیا (شرما گئیں) ایک عورت (اسماء بنت یزید) نے کہا ہاں یارسول اللہ حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں ہوا وہ جواب دینے والی عورت کون تھی خیر پھر آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا تو خیرات نکالو انہوں نے خیرات دینا شروع کی بلال رضؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا وہ چھلے انگوٹھیاں بلال رضؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

سُورَةُ الصَّفِّ

سورۂ صف کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرْصُوصٌ مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاصِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا[1] من انصاری الی اللہ۔ یہ معنے ہے کہ میرے ساتھ ہو کر اللہ کی طرف کون جاتا ہے اور ابن عباسؓ نے کہا[2] مرصوص خوب مضبوطی سے ملا ہوا جڑا ہوا اوروں نے کہا سیسہ پلا کر جڑا ہوا۔

بَابُ قَوْلِهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

باب من بعدی اسمہ احمد کی تفسیر

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے کئی نام ہیں محمد میں ہوں احمد میں ہوں ماحی میں ہوں (کفر مٹانے والا) اللہ میرے سبب سے کفر کو میٹ دے گا حاشر میں ہوں یعنی لوگ میری پیروی پر حقیر کیے جائیں گے[3]

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا [3] قیامت میرے زمانہ نبوت میں آنے کی یا سب سے پہلے میرا حشر ہوگا لوگ میرے پیچھے اٹھیں گے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

النَّاسُ عَلٰى قَدَمِىْ وَاَنَا الْعَاقِبُ۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ قَوْلِهٖ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَقَرَاَ عُمَرُ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔

۸۷۵ - حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَاَلَ ثَلَاثًا وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِىُّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔

عاقب (سب پیغمبروں کے بعد دنیا میں آنے والا) میں ہوں،

سورہ جمعہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

باب واخرین منہم لما یلحقوا بہم کی تفسیر حضرت عمرؓ نے بجائے فاسعوا الی ذکر اللہ کے فامضوا الی ذکر اللہ پڑھا ہے [۱]

مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلالؓ نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ پر سورہ جمعہ اتری جب اس آیت پر پہنچے واخرین منہم لما یلحقوا بہم تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں آپ نے جواب نہ دیا میں نے تین بار یہی پوچھا اُس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا پھر فرمایا اگر ایمان (ثریا) پروین ستارے پر ہوتا (زمین سے اتنا اونچا) تب بھی ان لوگوں (یعنے فارس والوں) میں سے کئی آدمی اُس تک پہنچ جاتے یا یوں فرمایا ایک آدمی ان لوگوں میں سے اُس تک پہنچ جاتا [۲]

[۱] اس کو طبری نے وصل کیا، [۲] دوسری روایت میں کئی آدمی بغیر شک کے مذکور ہیں۔ قرطبی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا بہت سے حدیث کے حافظ اور امام ملک فارس میں پیدا ہوئے انتہیٰ میں کہتا ہوں ان لوگوں سے امام بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ مراد ہیں یہ سب حدیث کے امام ملک فارس کے تھے اور رجل من ہؤلاء کی اگر روایت صحیح ہو تو امام بخاری مراد ہیں علم حدیث باسناد صحیح متصل اسی مرد کی ہمت مردانہ سے اب تک باقی ہے۔ اور حنفیوں نے جو امام ابوحنیفہ رحمۃ کو اس سے مراد رکھا ہے۔ تو ہم کو امام ابوحنیفہ کی فضیلت اور بزرگی میں اختلاف نہیں ہے مگر اُن کی اصل ملک فارس سے نہ تھی بلکہ کابل سے اور کابل بلاد ہند میں داخل ہے اس لیے وہ اس حدیث کے مصداق نہیں ہو سکتے علاوہ اس کے امام ابوحنیفہ مدت العمر فقہ اور اجتہاد میں مصروف رہے اور علم حدیث کی طرف اُن کی توجہ بالکل کم رہی اسی لیے وہ حدیث کے امام نہیں گنے جاتے اور ائمہ حدیث جیسے بخاری مسلم وغیرہ نے اپنی کتابوں میں ان سے روایت کی ہے بلکہ محمد بن نصر مروزی محدث کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کی بضاعت حدیث میں بہت تھوڑی تھی اور خطیب نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے صرف پچاس مرفوع حدیثیں روایت کی ہیں۔ البتہ مجتہدین میں امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور اوزاعی اور سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک ایسے کامل گزرے ہیں کہ ہم فقہ میں امام اور ہم حدیث میں امام تھے اللہ ان سب سے راضی ہو اور ان کو درجات عالیہ عطا فرمائے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنِيْ ثَوْرٌ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز دراوردی نے کہا مجھ کو ثور بن زید دیلی نے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اس میں یوں ہے کہ آدمی ان لوگوں میں سے اس تک پہنچ جاتے۔

بَابٌ قَوْلِهٖ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً۔

باب واذا راوا تجارۃً کی تفسیر

۸۷۷ - حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد اور ابوسفیان طلحہ بن نافع سے ان دونوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا جمعہ کے دن غلہ کا ایک قافلہ (مدینہ میں) آن پہنچا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خطبہ سن رہے تھے) سب لوگ ادھر چل دیے صرف بارہ آدمی آپ کے پاس رہ گئے تب اللہ تعالے نے یہ آیت اُتاری واذا راوا تجارۃ اولھوا انفضوا الیھا

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ

سورۂ منافقون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابٌ قَوْلِهٖ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى لَكٰذِبُوْنَ

باب اذا جاءك المنافقون قالوا نشھد انك لرسول اللہ اخیر آیت کاذبون تک کی تفسیر

۸۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِيْ غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهٖ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی (غزوہ تبوک) میں تھا میں نے عبداللہ بن ابی (منافق) کو یہ کہتے سُنا لوگو تم ایسا کرو پیغمبرؐ کے پاس جو لوگ (مہاجرین) ہیں ان کو کچھ خرچ کے لیے نہ دو وہ خود پیغمبر (صاحب) کو چھوڑ کر اس کے پاس سے الگ ہو جائیں گے اور اگر ہم اس لڑائی سے لوٹ کر مدینہ پہنچے تو دیکھ لینا جو عزت

besturdubooks.wordpress.com

أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ۔

بَابٌ ۸۰۴ قَوْلُهُ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً يَجْتَنُّونَ بِهَا۔

۸۷۹- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيِّ بْنَ سَلُولَ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَقَالَ أَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والا ہے (مردود نے اپنے تئیں مراد لیا) وہ ذلت والے کو (پیغمبر صاحب کو مردود نے کہا) نکال باہر کرے گا میں نے عبداللہ کی یہ گفتگو اپنے چچا (سعد بن عبادہ) یا حضرت عمرؓ سے بیان کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا آنحضرت نے مجھ کو بلایا میں نے بیان کر دیا آپ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا (اُن سے پوچھا تو) وہ مکر گئے قسمیں کھانے لگے ہم نے ہرگز ایسا نہیں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جھوٹا سمجھا اور عبداللہ کو سچا مجھ کو اتنا رنج ہوا ویسا رنج کبھی نہیں ہوا تھا میں رنجیدہ ہو کر گھر میں بیٹھ رہا میرے چچا کہنے لگے ارے تو نے یہ کیا کیا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو جھوٹا سمجھا تجھ سے ناراض ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اذا جاءک المنافقون (اخیر تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلا بھیجا اور سورہ منافقون پڑھ کر سنائی فرمایا زید اللہ نے تجھ کو سچا کیا۔

باب اتخذوا ایمانہم جنۃ کی تفسیر یعنے انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنایا ہے قسمیں کھا کر جان اور مال بچاتے ہیں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا میں اپنے چچا (سعد بن عبادہ یا عبداللہ بن رواحہ) کے ساتھ تھا میں نے عبداللہ بن ابی (منافق) کو یہ کہتے سنا پیغمبر کے گرد و پیش جو لوگ ہیں ان سے کچھ سلوک نہ کرو یہاں تک کہ وہ پیغمبر صاحب کو چھوڑ کر تتر بتر ہو جائیں عبداللہ نے یہ بھی کہا دیکھو اگر ہم مدینے لوٹ کر پہنچے تو عزت دار ذلیل شخص کو نکال باہر کرے گا میں نے عبداللہ کی یہ گفتگو اپنے چچا سے بیان کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

besturdubooks.wordpress.com

فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَّاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَصَدَّقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِيْ فَاَصَابَنِيْ هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ،

کہہ دیا آپ نے عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا وہ مکر گئے قسمیں کھانے لگے ہم نے ایسا نہیں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تو سچا سمجھا اور مجھ کو جھوٹا خیال کیا [1] مجھ کو ایسا سخت رنج ہوا اتنا رنج کبھی نہیں ہوا تھا اور میں رمارے رنج کے) گھر بیٹھ گیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری اذا جاءک المنفقون اس آیت تک ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ اس آیت تک لیخرجن الاعز منہا الاذل اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھ کر سنائی فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سچا کیا۔

بَابٌ ۴۰۹ قَوْلِهٖ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ،

باب ذلک بأنہم امنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم لا یفقہون کی تفسیر

۸۸۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اَيْضًا لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَخْبَرْتُ بِهٖ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِي الْاَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ اِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے کہا میں نے محمد بن کعب قرظی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے زید بن ارقم سے سنا جب عبداللہ بن ابی نے یہ کہا لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ اور یہ بھی کہا لئن رجعنا الی المدینۃ اخیر تک تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کر دی انصار لوگوں نے مجھ پر ملامت بھی کی [2] ادھر عبداللہ بن ابی نے قسم کھا لی کہ میں نے ایسا نہیں کہا میں (رنجیدہ ہو کر) گھر میں لوٹ آیا اور سو رہا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا میں حاضر ہوا تو فرمایا اللہ نے تجھ کو سچا کیا اور یہ آیت اتری ھم الذین یقولون لا تنفقوا اخیر تک اور ابن ابی زائدہ نے اس

[1] معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہ تھا ورنہ اسی وقت زید کی صداقت معلوم کر لیتے۔

[2] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیری بات کا یقین نہ آیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تُنْفِقُوا الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۴۱ قَوْلِهٖ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

۸۸۱ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ وَقَالَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهٗ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ مَا فَعَلَ قَالُوْا كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيْقِيْ فِيْ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث کو اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابن ابی لیلےٰ سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا [۱]

باب واذا رایتھم تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم کانھم خشب مسندۃ یحسبون کل صیحۃ علیھم ھم العدو فاحذرھم قاتلھم اللہ انی یؤفکون کی تفسیر

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق نے کہا میں نے زید بن ارقم سے سُنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوہ تبوک یا بنی مصطلق) میں گئے وہاں لوگوں کو (کھانے پینے کی) بہت تکلیف ہوئی عبداللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا ایسا کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد و پیش جو لوگ ہیں ان کو کچھ مت دو وہ خود ہی آپ کو چھوڑ کر تتر بتر ہو جائیں گے اور یہ بھی کہا اگر ہم مدینہ لوٹ کر پہنچے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کر دے گا میں سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کو خبر کر دی آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اس سے پوچھا اس نے بڑے زور سے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا انصار کہنے لگے زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط بات کہی مجھ کو ان کے ایسا کہنے پر سخت رنج ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے سورہ منافقوں میں میری سچائی اتاری اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقوں کو اس لیے بلایا کہ وہ اپنے

---

[۱] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَقَوْلُهُ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ قَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ

بَابُ ۱۲۹ قَوْلِهِ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ حَرَّكُوا اسْتَهْزَءُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ مِنْ لَوَيْتُ،

۸۸۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَأَصَابَنِي غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي وَقَالَ عَمِّي مَا أَرَدْتَّ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ وَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا وَقَالَ إِنَّ

قصور کا اقرار کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے استغفار کریں لیکن انہوں نے اپنے سر پھرا لیے (غرور میں آ گئے) جو فرمایا خشب مسندۃ اس کا مطلب یہ ہے کہ (ظاہر میں) بڑے خوبصورت[1]۔

باب واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رؤسھم ورایتھم یصدون وھم مستکبرون کی تفسیر لووا کا معنے یہ ہے کہ اپنے سر ہنسی ٹھٹھے کی راہ سے ہلانے لگے بعضوں نے لووا بہ تخفیف واؤ لویت سے پڑھا ہے یعنے سر پھرا لیا۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے سنا لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتیٰ ینفضوا اور یہ بھی کہتے سنا لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاذل میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سے کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا۔ لیکن جب عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے قسم کھائی تو آنحضرت نے انہی منافقوں کی بات سچی سمجھی مجھ کو ایسا رنج کبھی نہیں ہوا مارے رنج کے میں گھر میں بیٹھ رہا اور میرا چچا کہنے لگا ارے تیرا کیا مطلب تھا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو جھوٹا سمجھا تجھ سے ناراض ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری اذا جاءک المنفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلا بھیجا یہ سورت پڑھ کر سنائی فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو

[1] ڈیل ڈول معقول مگر دل میں منافق ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ،

باب ۴۱۲ قَوْلِهٖ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ،

۸۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذَالِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوْهَا اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى

سچا کیا ۱؎

باب سواء علیھم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین کی تفسیر

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم ایک لڑائی میں تھے ۲؎ کبھی سفیان نے یوں کہا ہم ایک فوج میں تھے وہاں ایسا ہوا کہ ایک مہاجر (جہجاہ بن قیس) نے ایک انصاری (سنان بن وبرہ جہنی) کو ایک لات جمائی (اس کے سرین پر لگائی) انصاری نے فریاد کی ارے انصار دوڑو اور مہاجر نے فریاد کی ارے مہاجرین دوڑو یہ آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی فرمایا کیا جاہلیت (کفر کے زمانہ) کی سی باتیں کرنے لگے (اپنی اپنی قوم کو بلانا آپس میں لڑائی کرانا) اور لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے انصاری کے (سرین پر) لات جمائی آپ نے فرمایا ایسی جہالت کی باتیں چھوڑ دو یہ بالکل ناپاک باتیں ہیں یہ خبر عبداللہ بن ابی منافق کو پہنچی (کہ مہاجرین نے انصار کو مار ذلیل کیا) تو کہنے لگا کیا مہاجرین ہم پر حاکم بن بیٹھے ۳؎

۱؎ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو حسن سے مرسلاً مروی ہے اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے عبداللہ بن ابی سے اس سورت اترنے کے بعد کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اچھا ہوگا وہ یہ سن کر اپنا سر پھیرنے لگا، ۲؎ ابن اسحاق نے کہا غزوہ بنی مصطلق میں، ۳؎ دوسری روایت میں ہے ہم ہی نے تو ان کو بلایا اپنے ملک میں جگہ دی وہ ہم پر ہی حکومت کرنا چاہتے ہیں ایک روایت میں ہے اس نے یوں کہا ہماری اور ان قریش کے لوگوں کی یہ مثال ہے جیسے کسی شخص نے کہا کتے کو کھلا پلا موٹا کر وہ آخر میں تجھ ہی کو کھائے گا پھر اپنے لوگوں پاس آیا کہنے لگا دیکھو تم نے ان لوگوں کو اپنے ملک میں اتارا اپنے مال اور جائداد میں ان کو شریک کیا یہ اسی کا بدلہ ہے خود کردہ را چہ علاج اگر تم ان لوگوں سے سلوک نہ کرتے ان کو نہ اتارتے تو یہ اور کہیں چلے جاتے تو ہم بچے رہتے، ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دَعْنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَ ھٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہُ لَا یَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا یَقْتُلُ اَصْحَابَہٗ وَکَانَتِ الْاَنْصَارُ اَکْثَرَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ ثُمَّ اِنَّ الْمُھَاجِرِیْنَ کَثُرُوْا بَعْدُ قَالَ سُفْیَانُ فَحَفِظْتُہٗ مِنْ عَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرًا کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نیز خدا کی قسم اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو عزت والا اس ذلت والے کو نکال باہر کرے گا اس کی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجیے میں اس منافق کی گردن اڑادوں آپ نے فرمایا نہیں ایسا نہ کرو لوگ کہیں گے محمدؐ اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہیں [1] اور جس وقت مہاجر ہجرت کرکے مدینہ میں آئے تھے اس وقت وہ تھوڑے تھے انصار بہت تھے پھر اس کے بعد مہاجرین بھی بہت ہو گئے سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد رکھی عمرو نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر ذکر کیا اسی حدیث کو [2]

بَابٌ ۱۳ قَوْلِہٖ هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وَیَتَفَرَّقُوْا وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَفْقَھُوْنَ۔

باب ھم الذین یقولون لاتنفقوا علے من عند رسول اللہ حتی ینفضوا ویتفرقوا وللہ خزائن السموات والارض ولکن المنافقین لایفقھون کی تفسیر

ینفضوا کا معنے جدا ہو جائیں الگ الگ ہو جائیں۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے انہوں نے موسٰے بن عقبہ سے کہا مجھ سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا انہوں نے

---

[1] یہ فرما کر آپ نے کوچ کیا راستے میں اسید بن حضیر صحابیؓ نے یہ بات سن کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزت والے سردار آپ ہیں اور وہی مردود ذلیل خوار ہے اس منافق کا بیٹا جو سچا مسلمان تھا اس کا بھی نام عبداللہ تھا یہ خبر سن کر آنحضرت ؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں خود اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کے پاس حاضر کرتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں تو اپنے باپ کی رفاقت میں رہ اس سے اچھا سلوک کر سبحان اللہ مسلمان یہ لوگ تھے جن کو پیغمبر صاحب کی محبت اپنے ماں باپ اپنی جان سے بھی زیادہ تھی۔ [2] ایک نسخہ میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے الکسع ان تضرب بیدک علی شیء او برجلک ویکون ایضا اذا رمیتہ بشیء بسوء یعنی کسع ہاتھ سے یا پاؤں سے مارنا یا ایسی مار لگانا جو معیوب ہے مثلاً جوتہ مارنا یا دبر پہ مارنا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ حَزِنْتُ عَلٰى مَنْ اُصِيْبَ بِالْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيَّ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَبَلَغَهٗ شِدَّةُ حُزْنِيْ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ شَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ فِيْ اَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ فَسَاَلَ اَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَقَالَ هُوَ الَّذِيْ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ اَوْفَى اللّٰهُ لَهٗ بِاُذُنِهٖ

انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے حرہ کے واقعہ میں جو صحابہ مارے گئے (۶۳ھ ہجری میں) اُن کا مجھ کو بہت رنج ہوا[1] زید بن ارقم کو میرے رنج کی خبر پہنچی انہوں نے مجھ کو یہ خط لکھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کو بخش دے عبداللہ بن فضل راوی کو اس میں شک ہے کہ یہ بھی فرمایا یا نہیں انصار کے پوتوں کو جو لوگ انس کے پاس اس وقت موجود تھے اُن میں سے کسی نے نضر بن انس نے یا اور کسی نے) زید بن ارقم کا حال پوچھا انس نے کہا زید بن ارقم وہ شخص ہے جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے اُس کا کان سچا کیا[2]

بَابُ قَوْلِهٖ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

باب یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ہ کی تفسیر

۸۸۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یہ حدیث عمرو بن

[1] اس وقت انس بصرے میں تھے یہ واقعہ ۶۳ھ ہجری کا ہے ہوا یہ کہ مدینہ والوں میں یزید پلید کی بری حرکتیں دیکھ کر اس کی بیعت توڑ ڈالی یزید نے غصہ ہو کر مدینہ والوں پر فوج بھیجی اس فوج نے وہ وہ ستم کئے کہ معاذ اللہ بہت سے صحابہ کو شہید کیا ازواج مطہرات کے حجرے لوٹ لیے حرم محترم میں گھوڑے بندھوائے ۱۲ [2] یعنے اس نے جو بات عبداللہ بن ابی منافق سے سنا بیان کیا تھا اللہ نے اس کی تصدیق کی یہ زید بن ارقم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بہت دنوں تک زندہ رہے بوڑھے ہو گئے تھے انہوں ہی نے عبیداللہ بن زیاد کو ملامت کی جب وہ مردود جناب حسین علیہ وعلی آبائہ السلام کے دندان مبارک پر چھڑی مار رہا تھا زید نے کہا عبیداللہ تجھ پر افسوس ہے میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ بوسہ دیا کرتے تھے اور تو اس پر چھڑی مارتا ہے عبیداللہ نے کہا ارے زید اگر تو صحابی نہ ہوتا تو میں تجھ کو مروا ڈالتا زید نے کہا ارے کم بخت میرے صحابی ہونے کا خیال کرتا ہے اور امام حسین کے ساتھ ایسی بے ادبی کرتا ہے جو صحابی بھی تھے اور جگر گوشہ تھے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

besturdubooks.wordpress.com

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمَّعَهَا اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَوَقَدْ فَعَلُوْا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ،

دینار سے یاد رکھی انہوں نے کہا میں نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم ایک لڑائی میں تھے اتفاق سے وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری مرد کو لات جمائی انصاری پکار اٹھا ارے انصاریو دوڑو مہاجر پکارنے لگا ارے مہاجرو لیکو اللہ تعالیٰ نے دونوں کی یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دی آپ نے پوچھا یہ کیا معاملہ لوگوں نے کہا یارسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات لگائی ہے تو انصاری انصاریوں کو بلا رہا ہے اور مہاجر مہاجرین کو آواز دے رہا ہے آپ نے فرمایا ایسی باتیں (جن سے آپس میں فساد اور خانہ جنگی ہو) چھوڑ دو یہ ناپاک باتیں ہیں جابرؓ نے کہا جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تھے اس وقت انصار مہاجرین سے زیادہ تھے پھر اس کے بعد مہاجرین زیادہ ہو گئے عبداللہ بن ابی منافق نے جب اس تکرار کی خبر سنی (جو مہاجر اور انصاری میں ہو گئی تھی) تو کہنے لگا مہاجرین اپنی حکومت جتانے لگے اچھا خیر خدا کی قسم اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو سمجھ لیں گے) جو عزت والا ہے وہ ذلت والے کو نکال باہر کریگا[1] حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا (جب یہ بات آنحضرتؐ کو پہنچی) یا رسول اللہ حکم دیجیے میں اس منافق کی گردن مار دوں آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جانے بھی دے لوگ کہیں گے محمد صلعم اپنے اصحاب (ساتھ والوں) کو خود قتل کرتے ہیں۔

[1] ترمذی کی روایت یوں ہے اس منافق کے بیٹے عبداللہ نے جب اپنے باپ کی یہ بات سنی تو کہنے لگا مدینہ پہنچنے سے پیشتر ہی تو یہ اقرار کرے گا کہ میں ذلیل ہوں اور اللہ کے رسول عزت والے ہیں [2] حالانکہ یہ مردود منافق تھا اور منافق اصحاب میں داخل نہیں ہو سکتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ظاہری اسلام کی وجہ سے اس کو اصحاب میں شریک کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ وَالطَّلَاقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ هُوَ الَّذِيْ اِذَا اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلتَّغَابُنُ غَبْنُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَهْلَ النَّارِ اِنِ ارْتَبْتُمْ اِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اَتَحِيْضُ اَمْ لَا تَحِيْضُ فَاللَّائِيْ قَعَدْنَ عَنِ الْمَحِيْضِ وَاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ بَعْدُ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَبَالَ اَمْرِهَا جَزَاءَ اَمْرِهَا۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا

سورہ تغابن اور طلاق[1] کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
اور علقمہ بن قیس نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی انہوں نے کہا ومن یؤمن باللہ یھد قلبہٗ کا یہ معنے ہے کہ جو کوئی ایمان دار ہوتا ہے اس پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو (گھبراتا نہیں تقدیر پر) راضی رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے[2] اور مجاہد نے کہا[3] تغابن کا معنے یہ ہے کہ بہشتی دوزخیوں کی جایداد لوٹ لیں گے[4] ان ارتبتم اگر تم کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کو حیض آتا ہے یا نہیں آتا غرض یہ ہے کہ جو عورتیں بوڑھی ہو کر حیض سے مایوس ہوگئی ہوں اسی طرح جن عورتوں کو ابھی حیض ہی نہ آیا ہو (کم سن ہوں) تو ان کی عدت تین مہینے ہوگی وبال امرھا اپنے کام کا بدلہ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے اپنی جورو (آمنہ بنت غفار) کو حیض کی حالت میں طلاق دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ ناخوش ہوئے فرمایا عبداللہ سے کہو رجعت کرنے اور اپنی جورو کو رہنے دے وہ حیض سے پاک ہو پھر اس کو حیض آئے پھر حیض سے پاک ہو اب اس کا جی چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے اس کو طلاق دے دے قرآن شریف

[1] بعضے بزرگوں سے منقول ہے جو کوئی طاعون یا وبا کے دنوں میں ہر روز سورہ تغابن پڑھ لیا کرے تو وہ اس بلا سے محفوظ رہے گا، [2] صبر کئے رہتا ہے اور کافر مصیبت پر بیقرار ہوتا ہے چلاتا ہے کپڑے پھاڑتا ہے کبھی خودکشی کر لیتا ہے اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا، [3] اس کو فریابی نے وصل کیا، [4] بہشت میں جو ان کے ٹھکانے ہیں ان پر قابض ہو جائیں گے،

besturdubooks.wordpress.com

قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ،

باب ۴۱۵ قَوْلِهٖ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَفْتِنِيْ فِي امْرَاَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ قُلْتُ اَنَا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهٗ كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا فَقَالَتْ قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلٰى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهٖ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَاَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ خَطَبَهَا وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ

میں جو ہے نطلقوھن بعد تھن تو عدت سے یہی مراد ہے۔

باب واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرًا کی تفسیر واولات الاحمال یعنے پیٹ والیاں اس کا مفرد ذات حمل ہے یعنی پیٹ والی۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نحوی نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا ابوہریرہؓ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگا ایک عورت اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد جنی آپ اس میں کیا فتوے دیتے ہیں (اس کی عدت گزر گئی یا نہیں، ابن عباسؓ نے کہا (حاملہ عورت کا اگر خاوند مر جائے تو وہ) لمبی مدت پوری کرے[1] ابوسلمہ نے کہا قرآن میں تو یوں ہے واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن[2] ابوہریرہؓ نے کہا میں تو اپنے بھتیجے ابوسلمہ کے ساتھ متفق ہوں آخر ابن عباسؓ نے اپنے غلام کریب کو بی بی ام سلمہؓ کے پاس بھیجا اُن سے یہ مسئلہ پوچھوایا انہوں نے کہا سبیعہ اسلمیہ کا خاوند (سعد بن خولہ) اُس وقت مارا گیا (یا مر گیا یہی مشہور ہے) جب وہ حاملہ تھی پھر اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد جنی لوگوں نے اس کو پیام بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نکاح پڑھا دیا ان میں پیام دینے والوں ابوالسنابل بھی تھی اور سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے

[1] یعنے چار مہینے دس دن سے پیشتر اگر ولادت ہو جائے تو چار مہینے دس دن پورے کرے اگر چار مہینے دس دن گزر جائیں اور ولادت نہ ہو تو ولادت تک انتظار کرے ۱۲ [2] تو حاملہ عورت کی عدت گو وفات کی ہو ولادت سے پوری ہو جائے گی ابن عباس رضؓ نے کہا یہ آیت طلاق کی عدت میں ہے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعَظِّمُونَهُ فَذَكَرَ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ فَضَمَّزَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَفَطِنْتُ لَهُ فَقُلْتُ إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ فَاسْتَحْيَا وَقَالَ لٰكِنْ عَمُّهُ لَمْ يَقُلْ ذَاكَ فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ،

کہا[۱] ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں لوگوں کے ایک حلقہ میں تھا جن میں عبدالرحمٰن ابن ابی لیلےٰ (مشہور فقیہ اور عالم) بھی تھے لوگ اُن کی تعظیم کیا کرتے تھے وہاں اس مسئلہ کا ذکر آیا (یعنے حاملہ کی عدت وفات کا) عبدالرحمٰن نے کہا وہ لنبی میعاد پوری کرے اس وقت میں نے سبیعہ بنت حارث کی حدیث جو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے میں نے سنی تھی بیان کی عبدالرحمٰن کے بعضے ساتھیوں نے اشارے سے مجھ سے کہا (ہونٹ کاٹ کر) ابن سیرین کہتے ہیں میں سمجھ گیا اور میں نے کہا واہ واہ کیا میں عبداللہ بن عتبہ پر جھوٹ بنانے کی جرأت کروں گا اور کوفہ کے ایک گوشے میں زندہ موجود ہیں (لوگ اُن سے پوچھ سکتے ہیں) یہ سن کر وہ اشارہ کرنے والا شرمندہ ہو گیا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا لیکن عبداللہ بن عتبہ کے چچا عبداللہ بن مسعود کا یہ قول نہ تھا[۲] ابن سیرین نے کہا پھر میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا اُن سے پوچھا مالک نے بھی مجھ سے سبیعہ کی حدیث بیان کی میں نے اُن سے کہا تم نے عبداللہ بن مسعود سے بھی اس باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہم (ایک بار) عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم لوگ حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو ان پر آسانی نہیں کرتے بات یہ ہے کہ چھوٹی سورہ نساء (یعنی سورہ طلاق) بڑی[۳] سورہ نساء کے بعد اتری ہے اور حاملہ عورتوں کی عدت یہی ہے کہ وہ جنیں

۱ے یہ دونوں امام بخاری کے شیخ ہیں لیکن امام بخاری نے شاید یہ حدیث ان سے نہیں سنی اس لیے یوں نہیں کہا حدثنا طبرانی نے اپنے معجم کبیر میں اس کو وصل کیا، ۲ے یعنی وہ سبیعہ کی حدیث کے موافق فتویٰ نہیں دیتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ لنبی عدت پوری کرنا چاہیے جیسے ابن عباسؓ کا قول تھا عبداللہ ابن مسعودؓ شاید جب تک ان کو سبیعہ کی حدیث نہ پہنچی ہوگی ایسا کہتے ہوں گے لیکن آگے مالک بن عامر کی روایت سے بیان ہوگا کہ عبداللہ بن مسعود سبیعہ کی حدیث کے موافق فتوے دیتے تھے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا خیال صحیح نہ تھا، ۳ے تو بڑی سورۂ نساء میں جو چار مہینے دس دن عدت کرنے کا حکم ہے اس حکم میں سے حاملہ عورتیں مستثنیٰ کی گئیں سورہ طلاق کی آیت (واولات الاحمال) سے ان کی عدت وضع حمل قرار پائی خواہ طلاق کی عدت ہو یا وفات کی۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْمُتَحَرِّمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۷۱۶ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۸۸۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۸۸۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ اَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ اَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ

سورہ تحریم کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

باب یایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضاۃ ازواجک واللہ غفور رحیم کی تفسیر

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے یعلی بن حکیم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے ابن عباسؓ نے کہا اگر کوئی اپنی جورو سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو قسم کا کفارہ ادا کرےلہ ابن عباسؓ نے یہ بھی کہا تم کو اللہ کے رسول کی اچھی پیروی ہے۔

ہم سے ابراہیم بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحشؓ کے پاس شہد پیا کرتے وہاں ٹھہرے رہتے میں نے اور ام المومنین حفصہؓ دونوں نے یہ صلاح کی کہ ہم سے جس کے پاس آپ تشریف لائیں وہ یوں کہے آپ نے مغافیر کھایا ہے لہ اور آپ کے جسم سے اسی کی بو آرہی ہے سلہ (پھر ایسا ہی کیا) آپ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ زینبؓ کے پاس شہد پیا ہے اور آج سے میں نے قسم کھالی اب شہد نہیں پیوں گا لیکن تو اس کی

لہ اور شافعی کے نزدیک اگر طلاق یا ظہار کی نیت ہو تو طلاق یا ظہار ہو جائے گا اہل حدیث کے نزدیک طلاق نہیں پڑنے کا اور انت حرام کہنے سے صرف قسم کا کفارہ لازم ہو گا جیسے ابن عباس نے کہا سید علامہ نے کہا اگر انت حرام کہنے سے طلاق کی نیت کرے تو طلاق پڑ جائے گا ۱۲ منہ

لہ وہ ایک بدبودار گوند ہے جو درخت سے جھڑتا ہے ۱۲ سلہ آنحضرت بڑے لطیف مزاج اور نفاست پسند تھے، آپ کو اس سے سخت نفرت تھی کہ آپ کے جسم یا کپڑوں سے کسی قسم کی بری بو آئے ہمیشہ خوشبو کو پسند فرماتے تھے اور خوشبو کا استعمال رکھتے تھے جدھر سے آپ گزر جاتے وہاں کے در و دیوار معطر ہو جاتے حضرت عائشہؓ نے یہ صلاح اس لیے کی کہ آپ حضرت زینبؓ کے پاس جانا وہاں ٹھہرے رہنا کم کر دیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِذٰلِكَ اَحَدًا

خبر کسی کو نہ کیجیو لے

بَابُ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكَ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ

باب تبتغی مرضاۃ ازواجك قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم کی تفسیر

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ اٰيَةٍ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَسْاَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَدَلَ اِلَى الْاَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ رض وَعَائِشَةُ رض قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنْ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے سنا وہ کہتے تھے ایک سال تک میں ٹھہرا رہا میں یہ چاہتا تھا کہ حضرت عمر سے ایک آیت کی تفسیر پوچھوں مگر ان کی ہیبت ایسی تھی میں پوچھ نہ سکتا رخاموش ہو جاتا تا ؎ آخر ایسا ہوا وہ حج کے لیے نکلے میں بھی ان کے ساتھ نکلا جب ہم حج سے لوٹ کر آ رہے تھے رستہ میں وہ راہ سے مڑ کے (حاجت کے لیے) ایک پیلو کے درخت کی طرف گئے میں ٹھہرا رہا جب وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے میں اُن کے ساتھ ہی چلا میں نے (موقع پا کر) ان سے پوچھا امیرالمومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں یہ دو عورتیں کون ہیں جن کا ذکر اس آیت میں ہے ان تظاہرا علیہ جنہوں آنحضرت ؐ کو ایک ہو کر رنج دینا چاہا تھا حضرت عمرؓ نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ (اور کون ہے) میں نے

لے دوسری روایت میں یوں ہے آپ کو میٹھا بہت پسند تھا آپ ام المومنین حفصہؓ کے پاس گئے وہاں شہد پیا اور حضرت عائشہؓ اور سودہ رضؓ اور صفیہؓ نے یہ صلاح کی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو کہیں آپ میں سے بو آتی ہے۔ ؎ ہیبت حق ست این از خلق نیست ؛ ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ؛ حضرت عمر کا جاہ جلال ایسا ہی تھا یہ اللہ کی طرف سے تھا کہ موافق مخالف سب تھرّاتے رہتے تھے مقابلہ تو کیا چیز ہے مقابلہ کے خیال کی بھی کسی کو جرأت نہیں ہوتی ہائے اگر حضرت عمر دس بارہ سال اور زندہ رہتے تو ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام نظر آتا حضرت عمر کے مخالف جو شیعہ اور روافض ہیں وہ آپ کے حسنِ انتظام اور خوبیٔ سیاست اور جلال اور دبدبہ کے معترف ہیں۔ ایک مجلس میں چند رافضی بیٹھے ہوئے جناب عمرؓ کی شان میں کچھ بے ادبی کی باتیں کر رہے تھے انہی میں سے ایک با انصاف شخص نے کہا کہ عمرؓ کو انتقال کیے آج تیرہ سو برس گزر چکے ہیں اب تم اُن کی برائی کرتے ہو بھلا سچ کہنا اگر حضرت عمرؓ ایک تلوار کاندھے پر رکھے ہوئے اس وقت تمہارے سامنے آ جائیں تو تم ایسی باتیں کر سکو گے انہوں نے اقرار کیا کہ اگر حضرت عمر رضؓ سامنے آ جائیں تو ہمارے منہ سے بات تک نہ نکلے گی رضی اللہ عنہ۔

besturdubooks.wordpress.com

كُنْتُ لَأُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيْعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِيْ مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِيْ فَإِنْ كَانَ لِيْ عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهٖ قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِيْ أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهٗ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِيْ لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا فِيْمَا تَكَلُّفُكِ فِيْ أَمْرٍ أُرِيْدُهٗ فَقَالَتْ لِيْ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيْدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهٗ غَضْبَانَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهٗ مَكَانَهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهٗ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهٗ فَقُلْتُ تَعْلَمِيْنَ أَنِّيْ أُحَذِّرُكِ عُقُوْبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَاٰلِهٖ) وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِيْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ

کہا میں ایک سال سے آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا مگر ہیبت کے مارے آج تک نہ پوچھ سکا انہوں نے کہا آیندہ ایسا مت کریں کی جو بات تو سمجھے کہ میں اُس کو جانتا ہوں وہ (بے تامل) مجھ سے پوچھ لے اگر میں جانتا ہوں گا تو تجھ کو بتا دوں گا پھر انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں خدا کی قسم ہم عورتوں کو کچھ مال نہیں سمجھتے تھے (نہ ان کو ترکہ میں سے کچھ حصہ دیتے تھے نہ کسی معاملہ میں ان کی رائے لیتے تھے) یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے باب میں جو اتارا وہ اتارا (وعاشروھن بالمعروف) اور ترکہ میں سے جو حصہ دلایا وہ دلایا حضرت عمرؓ کہتے ہیں ایک بار ایسا ہوا میں ایک معاملہ میں کچھ فکر کر رہا تھا اتنے میں میری جورو بول اٹھی ہم بتائیں تم ایسا کرو تم ایسا کرو تو اچھا ہے میں نے کہا اری تجھے کیا مطلب تو کیوں اس کام میں دخل در معقولات کرتی ہے وہ کہنے لگی خطاب کے بیٹے تم پر تعجب آتا ہے میں نے اگر تم سے دو دو باتیں کیں تو برائی ہوئی تمہاری بیٹی (ام المومنین حضرت حفصہؓ) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں کرتی ہے (بڑھ بڑھ کر جواب دیتی ہے) کہ آپ سارے دن اُس پر غصے رہتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا ہاں یہ بات ہے یہ سنتے ہی اپنی چادر سنبھالی اور سیدھے حفصہؓ پاس گئے ان سے کہنے لگے بیٹا یہ کیا بات ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ بڑھ کر باتیں بناتی ہے سوال جواب کرتی ہے آپ سارا دن تجھ پر غصے رہتے ہیں حفصہؓ نے کہا بیشک ہم تو خدا کی قسم ایسا کیا کرتے تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال جواب کرتے رہتے ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا دیکھ یاد رکھ میں تجھ کو اللہ اور اللہ کے عذاب اور اس کے پیغبر کے غصے سے ڈراتا ہوں (تو ایسا کرے گی تو تباہ ہو جائے گی) بیٹا تو اس عورتؓ کی وجہ سے دھوکا مت کھا جو اپنے حسن و جمال اور آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ رض قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَتْنِي وَاللّٰهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ فَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْتَقِي عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر نازاں ہے یعنے حضرت عائشہ رضؓ کی طرح سے (ان کی ریس نہ کر) حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں پھر میں حفصہ رضؓ کے پاس سے نکل کر بی بی ام سلمہ کے پاس گیا چونکہ وہ میری رشتہ دار تھیں [1] اُن سے بھی میں نے یہی گفتگو کی وہ کہنے لگیں واہ واہ خطاب کے بیٹے اچھے رہے اب تم ہر کام میں دخل دینے لگے نوبت یہ پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیوں کے معاملہ میں بھی گھس بیٹھے بی بی ام سلمہ رضؓ نے مجھ کو ایسا آڑے ہاتھوں لیا قسم خدا کی ان کی تقریر سے میرا غصہ ذرا کم ہو گیا خیر میں اُن کے پاس سے چل کھڑا ہوا انصاری لوگوں میں ایک شخص (اوس بن خولی یا عتبان بن مالک) میرا رفیق اور ہمسایہ تھا جب میں آنحضرتؐ کی مجلس میں حاضر نہ رہتا تو وہ حاضر رہتا اس دن کی ساری کیفیت مجھ سے آن کر بیان کر دیتا اور جب وہ حاضر نہ رہتا میں حاضر رہتا تو اس دن کے سب حال (جو گزرتے) اُس سے بیان کر دیتا ان دنوں ہم کو غسان کے ایک بادشاہ (جبلہ بن ایہم) کا ڈر لگا ہوا تھا لوگ کہتے تھے وہ ہم پر حملہ کرنا چاہتا ہے ہمارے دلوں میں اُس کا ڈر بھر گیا تھا اتنے میں وہی میرا انصاری رفیق آن پہنچا۔ اور (ایک بارگی زور سے) دروازہ کھٹکھٹایا کہنے لگا کھولو کھولو میں نے کہا کیا غسان کا بادشاہ آن پہنچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑھ کر ایک بات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں سے الگ ہو گئے [2] میں نے کہا رہا ہاتھ تیرے کی) اب تو عائشہ رضؓ اور حفصہ رضؓ کے ناک میں مٹی لگی اور میں نے کپڑا پہنا گھر سے روانہ ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچا تو معلوم ہوا آپ بالاخانے میں ہیں اُس پر

[1] حضرت عمر رضؓ کی والدہ مخزومیہ تھیں اور ام سلمہ بھی مخزومیہ تھیں بی بی ام سلمہ رضؓ حضرت عمرؓ کی والدہ کی چچازاد بہن ہوتی تھیں [2] روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا ۱۲ منہ

وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ
فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا
الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ
تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ
وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا
لِيفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا
وَعِنْدَ رَأْسِهِ أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ فَرَأَيْتُ
أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ
مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ
كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ

زینہ لگا تھا اور ایک کالا غلام (رباح) زینہ کے سرے پر بیٹھا تھا میں نے اُس غلام سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر عمرؓ حاضر ہے اجازت چاہتا ہے آپؐ نے اجازت دی میں نے یہ سارا قصہ جو گزرا تھا حفصہؓ کو ڈانٹنے کا ام سلمہؓ کو نصیحت کرنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنایا جب ام سلمہؓ کی گفتگو میں نے نقل کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے[1] اُس وقت آپؐ ایک بوریے پر بیٹھے تھے بوریے پر کوئی فرش نہ تھا ایک کے سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی رکھا تھا پائنتیں سلم کے پتوں کا ڈھیر لگا تھا[2] اور چند کچے چمڑے لٹک رہے تھے (بس یہی گھر کا سارا سامان تھا) آپ کی پسلیوں پر بوریے کا نشان پڑ گیا تھا[3] حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں یہ حال دیکھ کر رونے لگا آپ نے پوچھا روتا کیوں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایران اور روم کے بادشاہ تو ایسے (پر تکلف) سامان اور آرام میں ہوں

[1] دوسری روایت میں یوں ہے جب میں آپ صلعم کے پاس پہنچا دیکھا تو آپ کے چہرے پر ملال معلوم ہوتا تھا میں نے ادھر ادھر کی باتیں شروع کیں گویا آپ کا دل بہلایا پھر ذکر کرتے کرتے میں نے کہا یا رسول میری جورو اگر مجھ سے بڑھ بڑھ کر کچھ مانگے تو میں اس کی گردن ہی توڑ ڈالوں اس پر آپ ہنس دیئے آپ کا رنج جاتا رہا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دانائی اور لیاقت اور علم مجلس پر آفرین مسلمانو! دیکھو پیغمبر کا عشق اس کو کہتے ہیں پیغمبر صاحب کا رنج صحابہ کو ذرا بھی گوارا نہیں تھا اپنی بیٹیوں کو ڈانٹنے اور تنبیہ کرنے پر مستعد تھے افسوس ہے کہ ایسے بزرگان دین عاشقین رسولؐ پر تم تہمتیں باندھیں اور زمانہ کے بدمعاش منافق لوگوں پر ان کا قیاس کر کے ان کی برائی کریں یہ شیطان ہے جو تم کو تباہ کرنا چاہتا ہے اور بزرگان دین اور جان نثاران سید المرسلین کے نسبت تم کو بدگمان بناتا ہے توبہ کرو توبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲۔ [2] سلم قرظ کو کہتے ہیں جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔ [3] ہائے بادشاہ کونین اور دو دنیا میں اس بے سروسامانی اور تکلیف کے ساتھ بسر کی مسلمانو ہمارے سردار نے دنیا اس طرح کاٹی تو ہم کیوں اپنی بے سروسامانی اور مفلسی پر رنج کریں اور دنیا کی بے حقیقت اور فانی مال ومتاع کے لیے ان دنیاداروں کتوں سے کیوں ڈریں یہ ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں ایک بوریا اور پانی کا ایک کوزہ ہم کو کہیں بھی ملجائے گا۔ کوئی ہم کو ڈراتا ہے دیکھو شرع کی سچی بات کہو گے تو نوکری چھن جائے گی کوئی کہتا ہے شہر سے نکالے جاؤ گے ارے بیوقوفو شہر سے نکالیں گے پر زمین سے تو نہیں نکال سکتے ساری زمین میں کہیں بھی رہ جائیں گے نوکری چھین لیں گے تو چھین لیں ہم تجارت اور محنت کرکے اپنی روٹی کمالیں گے پروردگار رزاق مطلق ہے وہ جبتک زندگی ہے کسی بہانے سے روزی دیگا تم لاکھ ڈراؤ ہم ڈرنیوالے نہیں ہمارا بھروسا اللہ پر ہے وعلی اللہ فلیتوکل المومنون تم ہو کیا بیچارے تمہاری حکومت کیا چیز ہے احکم الحاکمین سے ڈرو۔ [4] دو جہاں کے بادشاہ اور ایسی تکلیف [5] حالانکہ پروردگار کے نزدیک وہ آپ کے کفش داری کی بھی لیاقت نہیں رکھتے۔

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ ۔

بَابُ ۴۱۸ قَوْلِهٖ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ فِيْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۸۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَتْمَمْتُ كَلَامِيْ حَتّٰى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ،

بَابُ ۴۱۹ قَوْلِهٖ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا صَغَوْتُ وَاَصْغَيْتُ مِلْتُ لِتَصْغٰى لِتَمِيْلَ وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ عَوْنٌ تَظَاهَرُوْنَ تَعَاوَنُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ اَوْصُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَدِّبُوْهُمْ

اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حال رہیں آپ نے فرمایا تو اس پر راضی نہیں ہے ان کو دنیا (کا چین) ملے اور ہم کو آخرت (کا آرام) ملے

باب واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبأت بہ واظھرہ اللہ علیہ عرف بعضہ واعرض عن بعض فلما نباھا بہ قالت من انباک ھذا قال نبانی العلیم الخبیر کی تفسیر۔

اس باب میں حضرت عائشہ رض کی حدیث ہے (جو اوپر گذر چکی)

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یحیی بن سعید انصاری نے کہا میں نے عبید بن حنین سے سنا کہا میں نے ابن عباس رض سے وہ کہتے تھے میں نے چاہا حضرت عمر رض سے پوچھوں تو میں نے کہا امیر المومنین یہ دو عورتیں کونسی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے لیے ایکا کیا تھا جن کا ذکر قرآن میں ہے ان تظاھرا علیہ ابھی میں نے بات پوری نہیں کی تھی انہوں نے کہہ دیا عائشہ رض اور حفصہ رض (اور کون)

باب ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما کی تفسیر عرب لوگ کہتے ہیں صغوت اور اصغیت یعنی میں جھک پڑا لتصغی (جو سورہ انعام میں ہے) اس کا معنے جھک جائیں وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین والملئکۃ بعد ذلک ظھیر ظھیر کا معنے مددگار (تظاھرون) ایک کی ایک پشتی مدد کرتے ہو مجاہد نے کہا[1] قوا انفسکم واھلیکم کا معنی یہ ہے کہ اپنے تئیں اور اپنے گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرو ان کو ادب سکھلاؤ

۱ اس کو فریابی نے وصل کیا،

besturdubooks.wordpress.com

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ،

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یحیٰی بن سعید انصاری نے کہا میں نے عبید بن حنین سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے چاہا کہ حضرت عمرؓ سے پوچھوں وہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زور کیا تھا میں سال بھر اسی فکر میں رہا مجھ کو موقع ہی نہیں ملا آخر میں حج کے لیے ان کے ساتھ نکلا جب ہم (لوٹتے وقت) ظہران میں پہنچے [1] تو حضرت عمرؓ پاخانے کے لیے گئے اور مجھ سے کہا ذرا پانی لے کر آ (میں پانی کی چھاگل لے کر گیا) وہ وضو کر رہے تھے (میں پانی ان پر ڈال رہا تھا) اس وقت مجھ کو موقع ملا میں نے کہا امیر المومنین یہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کے مقابل ایکا کیا تھا ابن عباس کہتے ہیں میں نے اپنی بات پوری نہیں کی تھی کہ حضرت عمرؓ نے کہہ دیا عائشہ اور حفصہ اور کون

بَابٌ ۴۲۰ قَوْلِهِ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا۔

باب عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکن مسلمات مؤمنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکاراً کی تفسیر۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ،

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں آپ پر رشک کر کے اکٹھا ہوئیں (لڑنے جھگڑنے لگیں) میں نے ان سے کہا عجب نہیں پیغمبر صاحب تم کو طلاق دے دیں تو اللہ تم سے بہتر بی بیاں آپ کو عنایت فرمائے اس وقت (جیسا میں نے کہا تھا ویسے ہی) یہ آیت اتری۔

[1] ظہران ایک مقام ہے مکہ مدینہ کے درمیان ۱۲

تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلتَّفَاوُتُ الْاِخْتِلَافُ وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ تَمَيَّزُ تَقَطَّعُ مَنَاكِبِهَا جَوَانِبِهَا تَدَّعُوْنَ وَتَدْعُوْنَ مِثْلُ تَذَّكَّرُوْنَ وَتَذْكُرُوْنَ وَيَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَافَّاتٍ بَسْطُ اَجْنِحَتِهِنَّ وَنُفُوْرٌ اَلْكُفُوْرُ۔

سُوْرَةُ نٓ وَالْقَلَمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَافَتُوْنَ يَنْتَجُوْنَ السِّرَارَ وَالْكَلَامَ الْخَفِيَّ وَقَالَ قَتَادَةُ حَرْدٍ جِدٍّ فِيْ اَنْفُسِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَضَالُّوْنَ اَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا وَقَالَ غَيْرُهُ كَالصَّرِيْمِ كَالصُّبْحِ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ وَاللَّيْلِ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ اَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ وَالصَّرِيْمُ اَيْضًا الْمَصْرُوْمُ مِثْلُ قَتِيْلٍ وَمَقْتُوْلٍ،

باب ۷۲۱ قَوْلِهٖ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ،

۴۸۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ

سورۂ ملک کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

التفاوت کا معنے اختلاف فرق تفاوت اور تفوت دونوں کا ایک معنی ہے تمیز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے فی مناکبہا اس کے کناروں میں تدعون اور تدعون دونوں کا ایک معنی ہے جیسے تذکرون اور تذکرون کا یقبضن اپنی پنکھ مارتے ہیں (یا سمیٹ لیتے ہیں) مجاہد نے کہا صافات کا معنے اپنے پنکھ کھولے ہوئے پھیلائے ہوئے[1] نفور کفر اور شرارت

سورۂ ن والقلم کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ابن عباس رضؓ نے کہا یتخافتون چپکے چپکے کانا پھوسی کرتے ہوئے قتادہ نے کہا حرد کا معنے دل سے کوشش (یا بخیلی یا غصہ) ابن عباس رضؓ نے کہا لضالون کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے باغ کی جگہ بھول گئے (بھٹک کر آگے بڑھ گئے) اوروں نے کہا صریم کا معنے صبح جو رات سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے یا رات جو دن سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے صریم اُس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو ریتی کے بڑے ٹیلے سے کٹ کر الگ ہو جائے صریم مصروم کے معنے میں ہے جیسے قتیل مقتول کے معنے میں[2]

باب عتل بعد ذلك زنیم کی تفسیر

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسےٰ نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا عتل بعد ذلك زنیم قریش کا

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [2] مطلب یہ ہے کہ وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے وہ باغ جس کا میوہ کاٹ لیا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا یا رات کی طرح کالا جل کر رہ گیا یا صبح کی طرح سوکھ کر سفید ہو گیا ۱۲

bestUrdubooks.wordpress.com

قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ،

ایک شخص[1] مراد ہے زنیم یعنے بکری کی طرح اس پر گوشت کا ایک ٹکڑا لٹک رہا ہے[2]

۸۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے معبد بن خالد سے انہوں نے کہا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے سُنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے میں تم کو بہشتی شخص کی صفت بتلاؤں ہر ناتواں عاجزی کرنے والا اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم اٹھا بیٹھے تو اللہ اُس کو سچا کرے میں تم کو دوزخی کی صفت بتلاؤں ہر ایک جھگڑالو (اجڈا کھل کھرا) موٹا مگرا (مغرور اینٹھو)

بَابُ ۲۲ قَوْلِهِ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ،

باب یوم یکشف عن ساق کی تفسیر

۸۹۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے زنیامت کے دن) پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت (اس کو دیکھ کر) سجدے میں گر پڑیں گے وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا میں لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے سجدہ (اور عبادت) کیا کرتے تھے (ان کی نیت ریا کی تھی) وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ اکڑ کر ایک تختہ ہو جائیگی (سجدہ نہ کرسکیں گے[3])

[1] ولید یا اسود یا اخنس، [2] کہتے ہیں اُس کی چھ چھ انگلیاں تھیں چھٹی انگلی اس گوشت کی طرح تھی جو بکری کے کان پر لٹکتا رہتا ہے اس کو زنمہ کہتے ہیں بعضوں نے کہا زنیم سے مراد دھڑ یعنی ورغلہ جو کسی قوم میں خواہ مخواہ شریک ہو گیا ہو وہ نہ اپنی قوم کا رہا نہ اس قوم کا جیسے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا گھاٹ کا بعضوں نے کہا زنیم اشارہ ہے اس طرف کہ وہ مابون ہے بعضوں نے کہا یہ ابوجہل کے صفات ہیں، [3] اس حدیث میں ساق یعنی پنڈلی کا اثبات ہے بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے کہ ساق سے ایک نور مراد ہے ہم کہتے ہیں اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں اور صفات کی طرح ساق بھی اس کی ایک صفت ہے جو اپنے ظاہری معنے پر محمول ہے لیکن اس کی کیفیت اللہ ہی کو معلوم ہے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ يُرِيْدُ فِيْهَا الرِّضَا الْقَاضِيَةَ الْمَوْتَةَ الْأُوْلَى الَّتِيْ مُتُّهَا لَمْ أُحْيَ بَعْدَهَا مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ أَحَدٌ يَكُوْنُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَتِيْنَ نِيَاطُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغٰى كَثُرَ وَيُقَالُ بِالطَّاغِيَةِ بِطُغْيَانِهِمْ وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَآءُ عَلٰى قَوْمِ نُوْحٍ

سورہ الحاقہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

عیشۃ راضیۃ۔ راضیۃ مرضیہ کے معنے میں ہے یعنی پسندیدہ عیش القاضیۃ پہلی موت یعنے کاش پہلی موت جو آئی تھی اس کے بعد میں مرا ہی رہتا پھر زندہ نہ ہوتا من احد عنہ حاجزین احد کا اطلاق مفرد اور جمع دونوں پر آتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا وتین جان کی رگ جس کے کٹنے سے آدمی مرجاتا ہے[۱] ابن عباسؓ نے کہا طغی الماء یعنے پانی بہت چڑھ گیا[۲] بالطاغیہ اپنی شرارت کی وجہ سے بعضوں نے کہا طاغیہ سے آندھی مراد ہے اس نے اتنا زور کیا کہ فرشتوں کے اختیار سے باہر ہوگئی جیسے پانی نے حضرت نوح کی قوم پر زور کیا تھا۔

سَأَلَ سَآئِلٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْفَصِيْلَةُ أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبٰى إِلَيْهِ يَنْتَمِيْ مَنِ انْتَمٰى لِلشَّوٰى الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْأَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى وَالْعِزُوْنَ الْجَمَاعَاتُ وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ

سورہ سال سائل کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

فصیلۃ نزدیک کا دادا جس کی طرف آدمی کو نسبت دی جاتی ہے شوی دونوں ہاتھ پاؤں بدن کے کنارے سر کی کھال ان کو شوات کہتے ہیں اور جس کے عضو کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں وہ شوی ہے عزون گروہ گروہ اس کا مفرد عزہ ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا يُقَالُ طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ وَالْكُبَّارُ أَشَدُّ مِنَ الْكُبَارِ وَكَذٰلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيْلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً وَكُبَّارٌ الْكَبِيْرُ وَكُبَارًا

سُورہ نوح کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

اطوارا کبھی کچھ کبھی کچھ (مثلاً منی پھر خون کی پھٹکی پھر گوشت کا لچھ) عرب لوگ کہتے ہیں عدا طورہ اپنے انداز سے بڑھ گیا کبار میں کبار سے بھی زیادہ مبالغہ ہے (یعنی بہت بڑا) جیسے جمیل خوبصورت جمال بہت ہی خوبصورت غرض کبار کا معنے بڑا

---

[۱] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ [۲] اس کو بھی ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ وَالْعَرَبُ تَقُولُ رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ دَيَّارًا مِنْ دُورٍ وَلٰكِنَّهٗ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ الْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ قُمْتُ وَقَالَ غَيْرُهٗ دَيَّارًا أَحَدًا تَبَارًا هَلَاكًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا عَظَمَةً۔

بَابُ ۷۲۳ قَوْلِهٖ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ،

۷۹۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدُومَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجُرُفِ عِنْدَ سَبَا وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ أَسْمَاءُ

کبھی اس کو کبار (بہ تخفیف با) بھی کہتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں حسّان اور جمّال (تشدید سے)، اور حسان اور جمال (تخفیف سے) دیّارا دور سے نکلا ہے اس کا وزن فیعال ہے (اصل میں دیوار تھا) جیسے حضرت عمرؓ نے الحی القیوم کو الحی القیام پڑھا ہے یہ قیام قمت سے نکلا ہے (تو اصل میں قیوام تھا) اوروں نے کہا دیارا کا معنے کسی کو تبارا ہلاکت ابن عباسؓ نے کہا[۱] مدرارا ایک کے پیچھے دوسرا (یعنے لگاتار بارش) وقارا عظمت اور بڑائی۔

باب ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق کی تفسیر

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے[۳] اور عطاء خراسانی نے کہا[۴] ابن عباسؓ سے نوح کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے اخیر میں وہ عرب لوگوں میں آ گئے[۵] وہ کلب قبیلے والوں کا بت تھا دومۃ الجندل میں[۶] اور سواع ہذیل قبیلے کا تھا اور یغوث مراد قبیلے والوں کا بت تھا پھر بنی غطیف کا ہو جوف میں[۷] جو شہر سبا کے پاس ہے[۸] اور یعوق ہمدان قبیلے کا بت تھا جو ذی الکلاع (بادشاہ) کی اولاد میں تھے یہ سب چند نیک بخت شخصوں کے نام ہیں جو نوحؑ کی قوم میں تھے۔

---

۱ اوپر تو کسی کا ذکر نہیں ہے شاید کاتب نے غلطی سے لکھ دیا یا اوپر غلطی سے کسی کا ذکر چھوڑ دیا۔ ۲ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ ۳ انہوں نے کہا ود اور سواع یہ بت تھے جن کو نوحؑ کی قوم والے پوجا کرتے تھے۔ ۴ عطا خراسانی تو ضعیف ہے، امام بخاری کی شرط پر نہیں دوسرے ابن جریج نے اس سے نہیں سنا بلکہ عطا کے فرزند عثمان سے اُس نے عطا کی کتاب لی تھی اس میں دیکھا ہوگا شاید امام بخاری نے اُس کو عطا بن ابی رباح سمجھا یہ ان سے غلطی ہوئی اور کیسا ہی بڑا عالم ہو کبھی نہ کبھی اس سے غلطی ہو جاتی ہے تیراک ہی پانی میں ڈوبتا ہے اور رہا ایک سوار ہی گھوڑے سے گرتا ہے بعضوں نے کہا شاید ابن جریج نے یہ حدیث عطا خراسانی اور عطا بن رباح دونوں سے روایت کی ہے واللہ اعلم۔ ۵ شیطان نے ان کو طوفان کے بعد اٹھا کر ملکوں میں پھیلا دیا۔ ۶ جو ایک شہر تھا ملک شام میں عراق کے قریب۔ ۷ بنی غطیف مراد قبیلے کی ایک شاخ تھی جوف کہتے ہیں اچھی نرم ہموار زمین کو بعضوں نے کہا جوف ایک وادی ہے یمن میں مراد کا قبیلہ بھی یمن میں تھا۔ ۸ سبا وہ شہر جو بلقیس کا پایۂ تخت تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

رِجَالٌ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوْا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ أَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ۔

جب وہ مر گئے تو شیطان نے ان کی قوم والوں کے دل میں یہ ڈالا کہ جن مقاموں میں یہ لوگ بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے نام کے تب بنا کر کھڑے کر دو (تاکہ ان کی یادگار رہیں) انہوں نے ایسا ہی کیا (صرف یادگار کے لیے بت رکھے) اُن کو پوجتے نہ تھے جب یہ یادگار بنانے والے بھی گذر گئے اور بعد والوں کو یہ شعور نہ رہا کہ ان بتوں کو صرف یادگار کے لیے بنایا تھا تو لگے ان کو پوجنے [1]

قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ

سورۂ جن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِبَدًا أَعْوَانًا۔

ابن عباسؓ نے کہا (لبدا) یا (لُبَدًا) مددگار [2]

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِيْنَ إِلَى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ فَقَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے [3] ان دنوں شیطانوں کو آسمانوں کی خبر ملنا بالکل موقوف ہو گئی تھی جب وہ آسمان کی طرف جاتے تو انگار کے شعلے ان پر برستے یہ حال دیکھ کر شیطان زمین پر لوٹ آئے کہنے لگے یہ ہوا کیا آسمان کی خبر بالکل ہم پر بند ہو گئی وہاں جاتے ہیں تو ہم پر آگ برستی ہے بڑا شیطان ابلیس یہ سن کر کہنے لگا یہ جو آسمان کی خبر تم پر بند کر دی گئی ہے اس کا سبب کچھ ضرور ہے کوئی نئی بات ہوئی ہے تم ایسا کرو پورب پچھم ساری زمین کا دورہ کرو دیکھو تو نئی بات کیا ہوئی ہے شیطان روانہ ہوئے پورب

[1] گویا دنیا میں بت پرستی یوں شروع ہوئی اس لیے اسلامی شریعت میں اللہ تعالیٰ نے بت اور مورت بنانے ہی منع فرما دیا اور یہ حکم دیا کہ جہاں بت یا مورت دیکھو اس کو توڑ پھوڑ کر پھینک دو کیونکہ یہ چیزیں آخیر میں شرک کا ذریعہ ہو گئیں اسلامی شریعت میں یادگار کے لیے بھی بت یا مورت کا بنانا درست نہیں اور بت کیسے ہی مقدس پیغمبر یا امام کی مورت ہو اس کی کوئی عزت اور حرمت نہیں کرنا چاہیے بلکہ توڑ پھوڑ کر اس کو بالکل خراب اور ملیٹ دینا چاہیے مسلمانوں کو ہمیشہ اپنے اس اصول مذہبی کا خیال رکھنا چاہیے اور کسی بادشاہ بزرگ کا بت بنانے میں اُن کو بالکل مدد نہ کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان [2] اس کو ابن حاتم نے وصل کیا۔ [3] عکاظ ایک بڑے بازار کا نام تھا جو مکہ اور طائف کے بیچ میں جما کرتے تھے ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

فَانْطَلَقُوْا فَضَرَبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُوْنَ مَا هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ عَامِدٌ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ۔

پھر سب طرف کے ٹوہ لینے لگے یہ وجہ کیا ہے جو آسمان کی خبر ہم سے روک دی گئی ہے ان شیطانوں میں بعضے تہامہ (ملک حجاز) کی طرف بھی آئے (وہ نصیبین کے جن تھے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے آپ اس وقت نخلہ میں تھے [1] عکاظ کے بازار جانے کا قصد رکھتے تھے آپ اپنے اصحاب کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ان جنوں نے قرآن سنا تو ادھر کان لگا دیا اور آپس میں کہنے لگے (ہو نہ ہو) اسی کلام کی وجہ سے ہم پر آسمان کی خبر بند کر دی گئی خیر وہاں سے لوٹ کر اپنی قوم پاس پہنچے اور ان سے کہنے لگے یا قومنا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا اور اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت اتاری قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن (ابن عباس رضی نے کہا) جنوں کی یہ بات آپ کو وحی سے معلوم ہوئی [2]

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

سورۂ مزمل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلْ اَخْلِصْ وَقَالَ الْحَسَنُ اَنْكَالًا قُيُوْدًا مُنْفَطِرٌ بِهٖ مُثْقَلَةٌ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا اَلرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيْلًا شَدِيْدًا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے کہا [3] تبتل کا معنے خالص اسی کا ہو جا اور حسن بصری نے کہا [4] انکالا کا معنے بیڑیاں منفطر بہ اس کے سبب سے بھاری ہو جائے گا بھاری ہو کر پھٹ جائے گا ابن عباس رضی نے کہا [5] کثیبا مھیلا پھسلتی بہتی ریت وبیلا سخت

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

سورۂ مدثر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيْرٌ شَدِيْدٌ قَسْوَرَةٌ رِكْزُ

شروع اللہ کے نام جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
ابن عباس رضی نے کہا [6] عسیر سخت قسورۃ لوگوں کا شور غل

---

[1] جو ایک مقام ہے مکہ اور طائف کے درمیان، [2] یعنے آپ نے خود جنوں کی گفتگو نہیں سنی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گفتگو کی خبر آپ کو کر دی [3] اس کو فریابی نے وصل کیا [4] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، [5] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [6] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّاسِ اَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ الْاَسَدُ كُلُّ شَدِيْدٍ قَسْوَرَةٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ نَافِرَةٌ مَّذْعُوْرَةٌ

ابوہریرہ رضنے کہا۱ قسورۃ شیر کو کہتے ہیں اور ہر سخت زوردار چیز کو مستنفرۃ بھڑکنے والی ڈرانے والی۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ فَقَالَ جَابِرٌ لَّا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَّنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَّنَظَرْتُ اَمَامِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَّنَظَرْتُ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَآءً بَارِدًا قَالَ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَآءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے علی بن مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے پوچھا قرآن میں پہلی آیت کونسی اتری ہے انہوں نے کہا یاایھا المدثر میں نے کہا لوگ تو کہتے ہیں اقرأباسم ربک الذی پہلے اتری ہے ابوسلمہ نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے اس کو پوچھا اور جیسے تو کہتا ہے (کہ اقرأ پہلے اترا) میں نے اُن سے ویسے ہی کہا جیسے تو نے کہا انہوں نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا آپ فرماتے تھے کہ میں حرا پہاڑ میں گوشہ نشین تھا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا اور پہاڑ سے نیچے اترا مجھ کو ایک آواز آئی میں نے داہنی طرف دیکھا کوئی چیز معلوم نہیں ہوئی بائیں طرف دیکھا ادھر بھی کچھ دکھلائی نہیں دیا سامنے دیکھا وہاں بھی کچھ نہیں پیچھے دیکھا وہاں بھی کوئی نہیں آخر میں نے اوپر سر اٹھایا وہاں کچھ دیکھا (وہی فرشتہ جو حرا میں آیا تھا ایک کرسی پر معلق بیٹھا ہے) میں (اپنی بی بی) خدیجہؓ کے پاس آ گیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو لوگوں نے کپڑا اڑھا دیا مجھ پر ٹھنڈا پانی بہایا جابر رضنے کہا اس وقت یہ آیتیں اتریں یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر۲

بَابٌ ۲۲۸ قَوْلِهٖ قُمْ فَاَنْذِرْ۔

باب قم فانذر کی تفسیر

۹۰۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن

۱ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، ۲ یہ جابر رضنے اپنے اجتہاد سے کہا اور دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے اقرأ اتری جیسے شروع کتاب میں گزر چکا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهٗ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ)

بن مہدی وغیرہ (ابو داؤد طیالسی) نے دونوں نے کہا ہم سے حرب بن شداد نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں حراء پہاڑ میں گوشہ نشین تھا پھر ویسے ہی حدیث نقل کی جیسے عثمان بن عمر نے علی بن مبارک سے روایت کی[1]

بَابٌ ۴۲۵ قَوْلِهٖ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

باب وربك فكبر کی تفسیر

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْاٰنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنْبِئْتُ أَنَّهٗ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ فَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَيُّ الْقُرْاٰنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنْبِئْتُ أَنَّهٗ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاوَرْتُ فِيْ حِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے حرب ابن شداد نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا میں نے ابو سلمہ سے پوچھا قرآن میں کونسی آیت پہلے اتری ہے انہوں نے کہا یایھا المدثر میں نے کہا لوگ تو مجھ سے کہتے ہیں اقرأ باسم ربك الذی خلق پہلے اتری ہے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا پہلے قرآن کی کون سی آیت اتری انہوں نے کہا یایھا المدثر میں نے کہا لوگ تو مجھ سے کہتے ہیں. پہلے اقرأ باسم ربك اتری ہے انہوں نے کہا میں تو تجھ سے وہی بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا آپ نے فرمایا میں حراء پہاڑ میں اعتکاف کر رہا تھا جب میرا اعتکاف ختم ہو چکا تو میں پہاڑ سے نیچے اترا نالہ کے اندر گیا اس وقت ایک آواز آئی میں نے آگے پیچھے داہنے بائیں سب طرف دیکھا کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے بیچ ایک تخت پر بیٹھا ہے میں وہاں سے خدیجہؓ کے پاس آیا میں نے کہا ایک کپڑا مجھ پہ اڑھا دو اور ٹھنڈا پانی اوپر سے

---

[1] یہ روایت امام بخاری نے اس کتاب میں نہیں نکالی لیکن ابو عروبہ نے کتاب الاوائل میں اس کو وصل کیا محمد بن بشار سے جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَارِدًا فَأَنْزَلَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

بَابٌ ۴۲۶ قَوْلِهِ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ وَهِيَ الْأَوْثَانُ ،

بَابٌ ۴۲۷ قَوْلِهِ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ الرُّجْزُ وَالرِّجْسُ الْعَذَابُ ـ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ڈال دو اس وقت یہ آیت اتاری یاایھا المدثر قم فانذر وربك فكبر۔

باب وثیابك فطھر کی تفسیر

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وحی بند ہو جانے کا قصہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا ایک مدت تک وحی موقوف رہی پھر ایسا ہوا ایک بار میں رستے میں جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھا کر کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے میں اس کو دیکھ کر مارے ڈر کے سہم گیا لوٹ کر (خدیجہ پاس) آیا تو میں نے کہا مجھ کو کمبل اڑھا دو کمبل اڑھا دو انہوں نے اڑھا دیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاری یاایھا المدثر والرجز فاھجر تک رجز سے بت مراد ہیں یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔

باب والرجز فاھجر کی تفسیر بعضوں نے کہا رجز اور رجس عذاب کو کہتے ہیں ؎

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے ابن شہاب نے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو جابر بن عبد اللہ نے

؎ چونکہ بت پرستی عذاب کا سبب ہے لہذا بتوں کو بھی رجس کہہ دیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى قَوْلِهِ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزَ الْأَوْثَانَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ۔

خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وحی بند رہنے کا تذکرہ کرتے تھے آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا میں نے (رستہ میں) چلتے چلتے آسمان سے ایک آواز سنی نگاہ اٹھائی تو آسمان کی طرف اسی فرشتے کو دیکھا جو حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا تھا میں اتنا ڈر گیا مارے ڈر کے زمین پر گر گیا اور اپنے گھر آیا میں نے گھر والوں سے کہا مجھ کو کمبل اڑھا دو کمبل اڑھا دو انہوں نے اڑھا دیا پھر اللہ تعالےٰ نے یہ آیتیں اتاریں یاایھا المدثر فاھجر تک ابوسلمہ رضؓ نے کہا رجز سے بت مراد ہیں لہ اس کے بعد وحی گرم ہو گئی برابر لگاتار آنے لگی

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ

سورۂ قیامت کی تفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُدًى هَمَلًا لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ سَوْفَ أَتُوبُ سَوْفَ أَعْمَلُ لَا وَزَرَ لَا حِصْنَ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

لاتحرك بہ لسانك لتعجل بہ کا بیان ابن عباس رضؓ نے کہا سدی بے قید آزاد جو چاہے وہ کرے، لیفجر امامہ یعنی ہمیشہ گناہ کرتا رہے اور کہتا رہے اب توبہ کروں گا اب اچھے اعمال کروں گا لاوزر یعنی کوئی قلعہ (پناہ کا مقام) عین ملنے کا۔

۴۰۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن ابی عائشہ رضؓ نے وہ معتبر شخص تھے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وحی اترا کرتی تو آپ اپنی زبان ہلاتے رہتے دبار بار پڑھتے رہتے ایسا نہ ہو بھول جائیں (سفیان نے زبان ہلا کر بتلایا کہ

لہ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بت پرستی نہیں کی تھی مگر اپنی قوم کے رواج کے موافق بت پرستوں کے ساتھ بتوں کے پاس جاتے ہوں گے اس لیے یہ حکم ہوا کہ بتوں سے بالکل الگ رہ بت پرستوں کا ساتھ چھوڑ دے، ۲ہ اس کو طبری نے وصل کیا، ۳ہ یہاں تک کہ موت آن پہنچے، رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ،

بَابُ ۴۲۸ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

۹۰۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ يَخْشٰى اَنْ يَّنْفَلِتَ مِنْهُ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ نَّجْمَعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ تَقْرَاَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ يَقُوْلُ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ اَنْ نُّبَيِّنَهٗ عَلٰى لِسَانِكَ،

بَابُ ۴۲۹ قَوْلِهٖ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَاْنٰهُ بَيَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ اِعْمَلْ بِهٖ۔

۹۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَشَفَتَيْهِ

اس طرح ہلاتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ۔

باب ان علینا جمعہ وقرآنہ کی تفسیر

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ رض نے انہوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پوچھا لاتحرک بہ لسانک انہوں نے کہا ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ اپنے لب ہلاتے رہتے اس لیے آپ ؐ کو حکم ہوا کہ (وحی اترتے وقت) اس ڈر سے کہ کہیں بھول نہ جاؤ زبان نہ ہلایا کرو اس کا تمہارے دل میں جما دینا اور اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم اس کو پڑھ چکیں (یعنی جبریل تجھ کو سنا چکیں) تو جیسا جبریل ؑ نے پڑھ کر سنایا تو بھی اسی طرح پڑھ پھر یہ بھی ہمارا ہی کام ہے کہ ہم تیری زبان سے اس کو پڑھوا دیں گے [1]

باب فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ کی تفسیر

ابن عباس رض نے کہا فاتبع قرآنہ کا یہ مطلب ہے کہ اُس پر عمل کر [2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ رض سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ اس کا قصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل ؑ وحی لے کر آتے (آپ کو سناتے) آپ زبان اور لب ہلاتے رہتے (کہیں بھول نہ جائیں) اس سے آپ پر بہت سختی ہوتی یہ سختی

۱؎ یا اُس کے معانی اور مطالب تجھ پر کھول دیں گے، ۲؎ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، ۱۲

فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِيْ فِيْ لَا أُقْسِمُ
بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ
لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَ
قُرْآنَهُ قَالَ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِيْ
صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ
فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ
ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ
نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا
أَتَاهُ جِبْرِيْلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ
قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ أَوْلٰى لَكَ
فَأَوْلٰى تَوَعُّدٌ

هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ وَهَلْ
تَكُوْنُ جَحْدًا وَتَكُوْنُ خَبَرًا وَهٰذَا مِنَ
الْخَبَرِ يَقُوْلُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ
مَذْكُوْرًا وَذٰلِكَ مِنْ حِيْنِ خَلَقَهُ
مِنْ طِيْنٍ إِلٰى أَنْ يُنْفَخَ فِيْهِ الرُّوْحُ
أَمْشَاجٍ الْأَخْلَاطُ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ
الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيْجٌ
كَقَوْلِكَ خَلِيْطٌ وَمَمْشُوْجٌ مِثْلُ مَخْلُوْطٍ
وَيُقَالُ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْ
بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيْرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ

لوگوں کو بھی معلوم ہو جاتی آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری جو سورۂ قیامہ میں ہے لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرانہ یعنے تیرے دل میں وحی کا جما دینا (یاد کرا دینا) ہمارا کام ہے اسی طرح اُس کا پڑھا دینا جب ہم پڑھ چکیں اس وقت تو بھی اسی طرح پڑھ جس طرح ہم نے پڑھا تھا اور جبتک وحی اترتی رہے خاموش سنتا رہ پھر یہ بھی ہمارا ہی کام ہے تیری زبان پر اُس کو رواں کر دینا ابن عباسؓ کہتے ہیں ان آیتوں کے اترنے کے بعد جب جبریلؑ وحی لے کر آتے تو آپ خاموش رہتے (سنا کرتے) جب جبریل (وحی سنا کر) چلے جاتے اُس وقت آپ اس کو پڑھ کر سنا دیتے جس طرح اللہ تعالےٰ نے آپ کو سنایا تھا اولیٰ لک فاولیٰ یہ عذاب کا ڈراوا ہے (یعنی تیری تباہی ہونے والی ہے تیری تباہی آلگی ہے)

سُورۂ دہر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ھل اتی کا معنی آچکا ھل کا لفظ کبھی تو انکار کے لیے آتا ہے کبھی تحقیق کے لیے (قد کے معنے) یہاں قد کے معنے میں ہے یعنے ایک زمانہ انسان پر آچکا ہے کہ وہ ذکر کرنے کے قابل چیز نہ تھا یہ وہ زمانہ ہے جب مٹی سے اُس کا پتلہ بنایا گیا تھا اُس وقت تک جب روح اس میں پھونکی گئی امشاج ملی ہوئی چیزیں یعنے مرد اور عورت دونوں کی منی اور خون اور پھٹکی اور جب کوئی چیز دوسری چیز سے ملا دی جائے تو کہتے ہیں مشیج جیسے خلیط یعنے ممشوج اور مخلوط بعضوں نے یوں پڑھا ہے سلاسلا واغلالا (بعضوں نے سلاسل واغلالا (بغیر تنوین کے) انہوں نے سلاسل کی تنوین جائز نہیں رکھی[1] مستطیر اُس کی برائی پھیلی

[1] کیونکہ وہ غیر منصرف ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

وَالْقَمْطَرِيرُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ شِدَّةُ الْخَلْقِ وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ۔

ہوئی قمطریر سخت عرب لوگ کہتے ہیں یوم قمطریر و یوم قماطر یعنی سخت مصیبت کا دن، عبوس اور قمطریر اور قماطر اور عصیب ان چاروں کا معنے وہ دن جس میں سخت مصیبت آئے اور معمر بن عبیدہ نے کہا شددنا اسرھم کا معنے یہ ہے کہ ہم نے اُن کی خلقت خوب مضبوط کی لے عرب لوگ جس چیز کو تو مضبوط باندھے جیسے پالان ہودہ وغیرہ اس کو ماسور کہتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلَاتِ

سورۂ والمرسلات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ حِبَالٌ ارْكَعُوا صَلُّوا لَا يُصَلُّونَ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ الْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا مجاہد نے کہا جمالات جہاز کی موٹی رسیاں ٢ے ارکعوا نماز پڑھو لا یرکعون نماز نہیں پڑھتے کسی نے ابن عباس رضہ سے پوچھا یہ قرآن میں اختلاف کیسا ایک جگہ تو فرمایا کافر بات نہ کریں گے دوسری جگہ یوں کافر قسم کھا کر کہیں گے ہم دنیا میں مشرک نہ تھے تیسری جگہ یوں ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے انہوں نے کہا قیامت کے دن کافروں کے مختلف حال ہوں گے کبھی تو بات کریں گے کبھی اُن کے منہ پر مہر کر دی جائے گی بات نہ کر سکیں گے۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسےٰ نے ٣ے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا ہم (منا میں ایک غار میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ پر سورۂ والمرسلات اتری تھی ہم آپ کے منہ سے اُس کو سُن رہے تھے اتنے میں ایک

لے یعنی جوڑ بند وغیرہ خوب سخت اور مضبوط کیے۔ ٢ے جنہوں نے جمالات بکسرہ جیم پڑھا ہے اس کے معنے اونٹ۔ تو یہ جمع ہے جمل کی جمل کہتے ہیں نر اونٹ کو اس کی جمع اجمال اور جمال اور جمل اور جمالہ اور جمالات بحرکات ثلثہ جیم آئی ہے اور صاحب تیسیر القاری نے غلطی کی ہے جو کہا جمل اونٹنی کو کہتے ہیں اونٹنی کے لیے اس کا استعمال شاذ و نادر آیا ہے قسطلانی نے کہا جمالات بکسر جیم جمع ہے جمال یا جمالہ کی بعضوں نے کہا جمالات بہ ضمہ جیم کا اونٹوں کو کہتے ہیں ٣ے جو امام بخاری کے شیخ ہیں ١٢ منہ

فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا۔

سانپ نکلا ہم اُس کے مارنے کے لیے لپکے وہ جلدی سے آگے بڑھ کر اپنے سوراخ میں گھس گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہاری زد سے بچ گیا تم اس کی زد سے بچ گئے (وہ کاٹ نہ سکا)

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

ہم سے عبدہ بن عبداللہ خزاعی نے بیان کیا کہا ہم کو یحیٰی بن آدم نے خبر دی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث اور اسرائیل نے اس حدیث کو اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت کیا ہے اور یحیٰی بن آدم کے ساتھ اس حدیث کو اسود بن عامر نے بھی اسرائیل سے روایت کیا ہے[۱] اور حفص بن غیاث اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے روایت کیا[۲] اور یحیٰی بن حماد نے کہا (جو امام بخاریؒ کے شیخ ہیں) ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے[۳] اور محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن اسود سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد (اسودؓ) سے[۴] انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے[۵]

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسودؓ سے

[۱] اس کو امام احمد نے وصل کیا۔ [۲] تو بجائے علقمہ کے اسود سے روایت کی حفص کی روایت خود امام بخاری نے اور ابو معاویہ کی امام مسلم نے وصل کی اور سلیمان بن قرم ضعیف ہے اس سے اس کتاب میں اس تعلیق کے سوا اور کوئی روایت نہیں ہے۔ [۳] تو یحیٰی بن حماد نے اسرائیل کی تائید کی کہ اس حدیث کو ابراہیم نے علقمہ سے روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے وصل کیا۔ [۴] یعنی اسود بن یزید بن قیس نخعی سے اور تعجب ہے قسطلانی سے کہ انہوں نے اس کو اسود شاذان قرار دیا، اسود شاذان بہت متاخر ہیں طبقہ تبع تابعین سے اور یہ اسود کبار تابعین میں سے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد۔ [۵] تو اس روایت سے حفص بن غیاث اور ابو معاویہ اور سلیمان کی تائید ہوئی اسکو امام احمد نے وصل کیا۔ [۶] یعنی اسود بن یزید بن قیس بن نخعی سے جو علقمہ کے ساتھی اور عبداللہ بن مسعود کے شاگرد تھے اور قسطلانی نے غلطی کی جو اس کو اسود بن عامر قرار دیا اسود بن عامر شاذان طبقہ تاسعہ میں اور یہ اسود طبقہ ثانیہ میں ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلٰتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيْهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا۔

انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے ہم ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں سورہ والمرسلات آپ پر اتری ہم نے آپؐ کے منہ سے سن کر اس کو سیکھا ابھی آپ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا لیو لیو مارو دیا اپنے تئیں بچا کر اس کو مارو ہم لوگ مارنے دوڑے وہ آگے بڑھ کر چل دیا اپنے بل میں گھس گیا، آپ نے فرمایا چلو وہ تمہاری زد سے بچ گیا تم اس کی زد سے بچ گئے (اللہ کا شکر کرو)

بَابٌ ۳۰ قَوْلِهِ إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ

٩١٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيْهِ الْقَصَرَ۔

باب انہا ترمی بشرر کالقصر کی تفسیر

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمن بن عابس نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے کہا جو قرآن میں ہے انہا ترمی بشرر کالقصر[1] تو ہم لوگ کیا کرتے جاڑوں میں جلانے کے لیے لکڑیاں تین تین ہاتھ کی یا اُس سے کم کاٹ کر رکھ چھوڑتے ان کو قصر کہتے[2]

بَابٌ ۳۱ قَوْلِهِ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ

٩١١ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيْهِ الْقَصَرَ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتّٰى تَكُوْنَ

باب کانہ جمالات صفر کی تفسیر

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ سے عبدالرحمن بن عابس نے بیان کیا میں نے ابن عباس رضہ سے سُنا ترمی بشرر کالقصر کی تفسیر میں کہ ہم تین تین ہاتھ یا اس سے زیادہ کی لکڑیاں جاڑوں میں جلانے کے لیے اٹھا رکھتے تھے ان کو قصر کہا کرتے جمالات صفر سے جہاز یا کشتی کی رسیاں مراد ہیں جو جوڑ کر رکھی جائیں وہ آدمی کی کمر برابر

---

[1] بہ فتحہ قاف اور صاد ابن عباس رضہ کی یہی قرأت ہے۔ [2] بعضوں نے کہا قصر کھجور کی ڈھنڈ جڑیں یا اونٹ کی گردنیں مشہور قصر بہ سکون صاد ہے یعنے محل ۱۲ منہ

كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ

بَابُ ۴۳۲ قَوْلِهِ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ

۹۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ بِمِنًى.

سُورَةُ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَرْجُونَ حِسَابًا لَا يَخَافُونَهُ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا لَا يُكَلِّمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَهَّاجًا مُضِيئًا وَقَالَ غَيْرُهُ غَسَّاقًا غَسَقَتْ عَيْنُهُ

موٹی ہو جائیں [1]

باب ھذا یوم لا ینطقون کی تفسیر

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے وہاں سورہ والمرسلات آپ پر اتری آپؐ اس کو پڑھ رہے تھے میں آپؐ کے منہ سے سن رہا تھا آپؐ کی زبان تر تھی (سنا رہے تھے) اتنے میں ایک سانپ کود کر ہم پر آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مار ڈالو ہم اس پر لپکے وہ نکل گیا اس وقت آپ نے فرمایا چلو تم اس کی بلا سے (بال بال) بچ گئے وہ تمہاری زد سے بچ گیا عمر بن حفص نے کہا مجھے یہ حدیث یاد ہے میں نے اپنے والد سے سنی تھی انہوں نے اتنا اور بڑھایا تھا کہ وہ غار منا میں تھا

سورہ عم یتساءلون کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا یرجون حسابا کا معنے یہ ہے کہ (اعمال کے) حساب کتاب سے نہیں ڈرتے [2] لا یملکون منہ خطابا یعنے اس سے بات نہ کر سکیں گے (ڈر کے مارے) مگر جب ان کو بات کرنے کی اجازت ملے گی صوابا یعنے جس نے دنیا میں سچی بات کہی تھی اس پر عمل کیا تھا [3] ابن عباس رضؓ نے کہا وھاجا روشن چمکتا ہوا اوروں نے کہا غساقا غسقت عینہ سے نکلا ہے

[1] صاحب تیسیر القاری نے یوں ترجمہ کیا ہے پالان کے درمیانی حصے کے برابر ہو جائیں شاید ان کے نسخہ میں کاوساط الرحال ہوگا حائے حطی سے لیکن ہمارے پاس جتنے نسخے ہیں ان سب میں کاوساط الرجال جیم سے ہے۔ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا، [3] بعضوں نے کہا سچی بات کلمہ توحید مراد ہے، [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ يَسِيلُ كَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسِيقَ وَاحِدٌ عَطَاءً حِسَابًا جَزَاءً كَافِيًا أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي أَيْ كَفَانِي۔

بَابُ ٣٣٢ قَوْلِهِ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا زُمَرًا۔

٩١٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ قَالَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سُوْرَةُ وَالنّٰزِعٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْآيَةُ الْكُبْرٰى عَصَاهُ وَيَدُهُ يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ الْعَظْمُ

یعنے اس کی آنکھ تاریک ہوگئی اسی سے ہے یغسق الجراح یعنے زخم بہ رہا ہے غساق اور غسیق دونوں کا ایک معنے ہے (دوزخیوں کا خون پیپ) عطاء حسابا پورا بدلہ عرب لوگ کہتے ہیں اعطانی ما احسبنی یعنے مجھ کو اتنا دیا جو کافی ہوگیا۔

باب یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا کی تفسیر۔ افواجا یعنے گروہ گروہ۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور جو دو بار پھونکا جائے گا تو بیچ میں چالیس کا فاصلہ ہوگا لوگوں نے (ابوہریرہؓ سے) کہا چالیس دن کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا پھر کہا چالیس مہینے کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا پھر کہا چالیس برس کا انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا[1] ابوہریرہؓ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے (زندگی کا) ایک مینہ برسائے گا لوگ اس طرح زمین سے ابھر آئیں گے (زندہ ہو جائیں گے) جیسے سبزہ اُگ آتا ہے دیکھو آدمی کے بدن کی ہر چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی نہیں گلتی وہ اس مقام کی ہڈی ہے جہاں پر جانور کی دم ہوتی ہے قیامت کے دن اسی ہڈی سے مخلوق جوڑی جائے گی

سورہ والنازعات کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا الایۃ الکبری سے مراد حضرت موسیٰ کی عصا اور ان کا ہاتھ ہے[2] عظاما نخرۃ اور ناخرۃ دونوں طرح پڑھا ہے جیسے طامع اور طمع اور باخل اور بخل اور بعضوں نے کہا نخرہ اور ناخرہ میں فرق ہے نخرہ کہتے ہیں گلی ہوئی ہڈی کو اور

---

[1] مگر ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ دونوں نفخوں میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا۔ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْمُجَوَّفُ الَّذِي يَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةُ الَّتِي أَمْرُنَا الْأَوَّلُ إِلَى الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَيَّانَ مُرْسَاهَا مَتَى مُنْتَهَاهَا وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي،

ناخرہ کھوکھل ہڈی جس کے اندر ہوا جائے تو آواز نکلے اور ابن عباس نے کہا[1] حافرہ ہماری وہ حالت جو دنیا کی زندگی میں ہے اوروں نے کہا ایان مرسٰھا یعنے اس کی انتہا (قطع) کہاں ہے یہ مرسی سفینہ سے نکلا ہے یعنی جہاں کشتی اخیر جا کر ٹھہرتی ہے۔

۹۱۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ،

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے ابوحازم نے کہا ہم سے سہل بن سعد نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بیچ کی انگلی اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح ہیں (یعنے بیچ میں اور کوئی پیغمبر نئی شریعت والا نہیں آنے کا)

سُورَةُ عَبَسَ

سورہ عبس کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

عَبَسَ كَلَحَ وَأَعْرَضَ وَقَالَ غَيْرُهُ مُطَهَّرَةٌ لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَجَعَلَ التَّطْهِيرَ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا سَفَرَةٍ الْمَلَائِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَفَرْتُ أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللَّهِ وَتَأْدِيَتِهِ كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَقَالَ غَيْرُهُ تَصَدَّى

عبس منہ بنایا تولی منہ پھیر لیا اوروں نے کہا[2] مطہرۃ دوسری جگہ فرمایا لا یمسہا الا المطہرون اُن کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنے فرشتے (تو محمول کی صفت حامل کر دی) جیسے فالمدبرات امرا مدبرات سوار ہیں (جو محمول ہیں) مجازاً ان کے حاملوں کو یعنے گھوڑوں کو مدبرات کہہ دیا یہاں اصل میں تطہیر کتابوں کی صفت ہے ان کے اٹھانے والوں یعنے فرشتوں کو بھی مطہر فرمایا سفرۃ فرشتے یہ سافر کی جمع ہے عرب لوگ کہتے ہیں سفرت بین القوم یعنے میں نے قوم کے لوگوں میں صلح کرادی جو فرشتے اللہ کی وحی لے کر پیغمبروں کو پہنچاتے ہیں اُن کو بھی سفیر قرار دیا جو لوگوں میں ملاپ کراتا ہے (بعضوں نے کہا سفرہ کے معنے لکھنے والے) اوروں نے کہا[3] تصدی

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [2] اوپر کسی شخص کا نام مذکور نہیں ہوا اس لیے وقال غیرہ کا مطلب معلوم نہیں ہوتا ابوذر کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے قسطلانی نے کہا وہی صحیح ہے، [3] یہاں بھی وقال غیرہ ابوذر کی روایت میں ساقط ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَغَافَلَ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا يَقْضِ لَا يَقْضِي أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرْهَقُهَا تَغْشَاهَا شِدَّةٌ مُسْفِرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَةٍ أَسْفَارًا كُتُبًا تَلَهّٰى تَشَاغَلَ يُقَالُ وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ

۹۱۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ

انجان ہوجاتا ہے[۱] مجاہد نے کہا[۲] لما یقض ما امرہ کا معنے یہ ہے، کہ آدمی کو جس بات کا حکم دیا گیا تھا وہ اس نے پورا پورا ادا نہیں کیا[۳] اور ابن عباسؓ نے کہا[۴] ترھقھا قترہ کا معنے یہ ہے کہ اُس پر سختی برس رہی ہوگی مسفرۃ چمکتے ہوئے ابن عباسؓ نے کہا سفرہ کے معنے لکھنے والے اُسی سے ہے (سورۂ جمعہ میں) اسفار یعنے کتابیں تلہی غافل ہوتا ہے کہتے ہیں اسفار جو کتابوں کے معنے میں ہے سفر (بکسر سین) کی جمع ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے زرارہ بن ادفی سے سنا وہ سعد بن ہشام سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور قرآن اُس کو خوب یاد ہے[۵] وہ تو (قیامت کے دن) لکھنے والے عزت دار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے مشکل سے اُس کو یاد کرتا ہے (پڑھنے میں مشقت اٹھاتا ہے) اُس کو دوہرا ثواب ملے گا[۶]

سُورَةُ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

سورۂ اذا الشمس کورت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

انْكَدَرَتْ انْتَثَرَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ سُجِّرَتْ ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَسْجُورُ الْمَمْلُوءُ وَقَالَ غَيْرُهُ سُجِّرَتْ أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

انکدرت گر پڑیں امام حسن بصری نے کہا سجرت کا معنے یہ ہے کہ سمندر سوکھ جائیں گے ان میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا[۷] مجاہد نے کہا مسجود کا معنے (جو سورہ طور میں ہے) بھرا ہوا[۸] اوروں نے کہا سجرت کا معنے یہ ہے کہ سمندر پھوٹ کر

[۱] یہ صحیح نہیں ہے تصدی کے معنے یہاں یہ ہے کہ تو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف بے التفاتی نہیں کی تھی بلکہ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور ابن مکتوم کی طرف بے توجہی کی تھی [۲] اس کو فریابی نے وصل کیا [۳] تو لما لم کے معنے میں ہے [۴] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا [۵] پڑھنے میں اس کو کوئی مشکل نہیں ہوتی [۶] ایک تو قرآن پڑھنے کا دوسرے مشقت اٹھانے کا یہ مطلب نہیں کہ اول شخص یعنی قرآن کے ماہر سے زیادہ اس کا درجہ ہوگا [۷] اس کو طبری نے وصل کیا [۸] اس کو بھی طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَصَارَتْ بَحْرًا وَّاحِدًا وَّالْخُنَّسُ تَخْنُسُ فِيْ مَجْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكْنِسُ تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ تَنَفَّسَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَالظَّنِيْنُ الْمُتَّهَمُ وَالضَّنِيْنُ يَضِنُّ بِهٖ وَقَالَ عُمَرُ النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ يُزَوَّجُ نَظِيْرَهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَاَ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ عَسْعَسَ اَدْبَرَ

ایک دوسرے سے مل کر ایک سمندر بن جائیں گے خنس چلنے کے مقام میں پھر لوٹ کر آنے والے کنس تنتس سے نکلا ہے یعنے ہرن کی طرح چھپ جاتے ہیں تنفس دن چڑھ جائے ظنین (ظائے معجمہ سے یہ بھی ایک قرأت ہے)[1] یعنے تہمت لگایا گیا اور ظنین[2] اس کا معنے یہ ہے کہ وہ اللہ کا پیغام پہنچانے میں بخیل نہیں ہے اور حضرت عمرؓ نے کہا[3] النفوس زوجت یعنے ہر آدمی کا جوڑ لگا دیا جائے گا خواہ بہشتی ہو یا دوزخی[4] پھر یہ آیت پڑھی احشروا الذین ظلموا ازواجھم[5] عسعس جب رات پیٹھ پھیرے دیا جب رات کا اندھیرا آن پڑے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ

سورہ اذا السماء انفطرت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ فَاضَتْ وَقَرَاَ الْاَعْمَشُ وَعَاصِمٌ فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيْفِ وَقَرَاَهُ اَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيْدِ وَاَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِيْ فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ شَآءَ اِمَّا حَسَنٌ وَاِمَّا قَبِيْحٌ اَوْ طَوِيْلٌ اَوْ قَصِيْرٌ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ربیع بن خثیم نے کہا[5] فجرت کا معنے یہ نکلیں اور اعمش اور عاصم نے فعدلک تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے حجاز والوں نے فعدلک تشدید دال کے ساتھ پڑھا ہے جب تشدید کے ساتھ پڑھو تو معنیٰ یہ ہوگا کہ تیری خلقت معتدل اور مناسب رکھی[6] اور تخفیف کے ساتھ پڑھو تو معنیٰ یہ ہوگا جس صورت میں چاہا تیرے تئیں پھیر دیا خوبصورت یا بدصورت لنبا یا ٹھنگنا

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

سورہ مطففین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بَلْ رَانَ ثَبْتُ الْخَطَايَا ثُوِّبَ جُوْزِيَ وَقَالَ غَيْرُهٗ الْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّيْ غَيْرَهٗ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بہت رحم والا ہے۔ مجاہد نے کہا[7] بل ران کا معنیٰ یہ ہے کہ گناہ ان کے دل پر جم گیا ثوب بدلہ دیے گئے اوروں نے کہا مطفف وہ ہے جو پورا ماپ تول نہ دے (دغا بازی کرے)[8]

---

[1] ضاد معجمہ سے جیسے مشہور قرأت، [2] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، [3] یعنی نیک کو نیک کے ساتھ رکھیں گے بد کو بد کے ساتھ [4] سورۂ الصفت کی، [5] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا، [6] یہ نہیں کہ ایک ہاتھ بڑا اور دوسرا چھوٹا بے ڈول، [7] اس کو فریابی نے وصل کیا، [8] متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے۔ الرحیق الخمر ختامہ مسک طینۃ التسنیم یعلو شراب اھل الجنۃ یعنی رحیق شراب کو کہتے ہیں ختامہ مسک یعنی مشک کی مہر اس کے شیشے پر لگی ہوگی تسنیم ایک لطیف عرق ہے جو بہشتیوں کی شراب پر ڈالا جائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٩١٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسٰی نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع رضہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوم یقوم الناس لرب العالمین سے رقیامت کا دن مراد ہے، اُس دن آدمی آدھے کانوں تک پسینے میں ڈوب جائے گا۔

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورۂ اذا السماء انشقت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ لَنْ يَرْجِعَ إِلَيْنَا۔

مجاہد نے کہا[1] کتابہ بشمالہ کا یہ مطلب ہے کہ پیٹھ پیچھے سے اس کو کتاب دی جائے گی[2] دما وسق جانور وغیرہ جن جن چیزوں پر رات آتی ہے ان لن یحور نہیں لوٹے گا۔

بَابُ قَوْلِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا۔

باب فسوف یحاسب حسابا یسیرا کی تفسیر

٩١٧۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے عثمان بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضہ سے وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسری سند ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحیٰی بن سعید قطان سے انہوں نے ابو یونس حاتم بن ابی صغیرہ سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [2] اس کا بایاں ہاتھ پشت کی طرف کر دیا جائے گا داہنا ہاتھ گردن سے باندھ دیا جائے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ يُّحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذَالِكِ الْعَرْضُ يُعْرَضُوْنَ وَمَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ،

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب لیا گیا وہ تباہ ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ پر صدقے اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے فامامن اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا اس سے یہ نکلتا ہے کہ نیک لوگوں سے بھی حساب لیا جائے گا، آپ نے فرمایا یہاں حساب سے صرف اعمال کا بتادینا مراد ہے ان لوگوں کو ان کے اعمال صرف بتلا دیے جائیں گے اور جس سے حساب میں جھگڑا کیا گیا لہ وہ تباہ ہوا ؎

بَابٌ ۴۳۵ قَوْلِهٖ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ۔

باب لترکبن طبقا عن طبق کی تفسیر

۹۱۸ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ اَيَاسٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ہم سے سعید بن نضر نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے خبر دی کہ ہم کو ابو بشر جعفر بن ایاس نے انہوں نے مجاہد سے کہ ابن عباس رضؓ نے کہا لترکبن طبقا عن طبق یہ ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال میں بدلو گے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خطاب ہے ؎

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ

سورہ بروج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْاُخْدُوْدُ شَقٌّ فِي الْاَرْضِ فَتَنُوْا عَذَّبُوْا۔

مجاہد نے کہا الاخدود زمین میں جو نالی کھودی جائے فتنوا یعنے تکلیف دی۔

لہ اچھی طرح جانچ کر حساب لیا گیا، ؎ بھلا بندہ اپنے مالک کے سامنے حساب میں کب پورا اتر سکتا ہے پروردگار ہمارا حساب کیا ضرور ہے ہمارے پاس تو نری برائیاں ہی برائیاں ہیں بال بال تیرے گنہ گار ہیں تو اپنے فضل و کرم سے ہم کو چھوڑ دے تو ہم چھٹ سکتے ہیں حساب تو ہم ایک دن کا بھی نہیں دے سکتے، ؎ ساری عمر کا کیا دیں گے، ؎ یعنے چند روز کافروں سے مغلوب رہو گے پھر برابری کے ساتھ ان سے لڑتے رہو گے پھر غالب ہو گے یا سب آدمیوں کی طرف خطاب ہے پہلے شیرخوار پھر بچہ پھر جوان پھر بوڑھے ہوتے ہو ابن عباس رضؓ کی تفسیر اس قرات پر ہے جب ترکبن فتحہ با کے ساتھ پڑھیں اور دوسری تفسیر مشہور قرات پر ہے یعنی لترکبن بہ ضمہ با ابن مسعودؓ نے کہا لترکبن صیغہ مؤنث غائب کا ہے اور ضمیر آسمان کی طرف پھرتی ہے یعنے آسمان طرح طرح کے رنگ بدلے گا، ؎ اس کو عبد بن حمید نے بیان کیا، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَۃُ الطَّارِقِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ مُجَاھِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَحَابٌ یَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ،

سورۂ طارق کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا ذات الرجع ابر کی صفت ہے رجع سے مراد ہے، یعنے بار بار برسنے والا ذات الصدع بار بار اگانے والی رپھوٹنے والی، یہ زمین کی صفت ہے [1]

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَیْنَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَجَعَلَا یُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَآءَ عَمَّارٌ وَّبِلَالٌ وَّسَعْدٌ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ عِشْرِیْنَ ثُمَّ جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْتُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ فَرَحَھُمْ بِہٖ حَتّٰی رَاَیْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْیَانَ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ جَآءَ فَمَا جَآءَ حَتّٰی قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ

سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تفسیر [2]

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا (مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پہلے مصعب بن عمیر اور عبداللہ بن ام مکتوم ہمارے پاس آئے وہ دونوں ہم کو قرآن پڑھاتے رہے پھر عمار بن یاسرؓ اور بلالؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ آئے پھر حضرت عمرؓ بیس آدمی اپنے ساتھ لیے ہوئے آئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سب کے بعد) تشریف لائے میں نے نہیں دیکھا مدینہ والے کبھی ایسے خوش ہوئے ہوں جیسے آنحضرتؐ کے تشریف لانے سے خوش ہوئے [3] بچے بچیاں تک یوں کہہ رہی تھیں دیکھو یہ اللہ کے رسول تشریف لائے (صلی اللہ علیہ وسلم) آنحضرتؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی میں سورۂ اعلےٰ

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا متن قسطلانی میں اتنی عبارت زیادہ ہے الطارق النجم وما اتاک لیلا فھو طارق النجم الثاقب المضیٔ وقال ابن عباس بقول فصل حق لما علیھا حافظ الا علیھا حافظ یعنی طارق ستارہ اور طارق اس کو بھی کہتے ہیں جو رات کو آئے النجم الثاقب روشن ستارہ اور ابن عباسؓ نے کہا قول فصل یعنی حق بات لما علیھا حافظ میں لما الا کے معنی میں ہے یعنی کوئی نفس ایسا نہیں جس پر ایک نگہبان خدا کی طرف سے مامور نہ ہو۔

[2] متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت زاید ہے قال مجاھد قدر فھدی قدر للانسان الشقاء والسعادۃ وھدی الانعام لمراعیھا یعنی مجاہد نے کہا قدر فھدی کا معنی یہ ہے کہ آدمی کے لیے تو نیک بختی اور بدبختی کی تقدیر کر دی اور جانوروں کو ان کے چراگاہ بتلا دیے اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

[3] ایسی نعمت کہاں ملتی ہے زہے قسمت مدینہ والوں کی ۱۲ رحمہ اللہ تعالےٰ

besturdubooks.wordpress.com

الاعلیٰ فی سورۃ مثلھا۔

ھل اتاک حدیث الغاشیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقال ابن عباس عاملۃ ناصبۃ النصاریٰ وقال مجاھد عین اٰنیۃ بلغ انا ھا وحان شربھا حمیم ان بلغ اناہ لا یسمع فیھا لاغیۃ شتما الضریع نبت یقال لہ الشبرق یسمیہ اھل الحجاز الضریع اذا یبس وھو سم بمسیطر بمسلط ویقرأ بالصاد والسین وقال ابن عباس ایابھم مرجعھم۔

سورۃ والفجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقال مجاھد الوتر اللہ ارم ذات العماد القدیمۃ والعماد اھل عمود لا یقیمون سوط عذاب الذی عذبوا بہ اکلا لما السف وجما الکثیر وقال مجاھد کل شئ خلقہ فھو شفع السماء شفع والوتر اللہ تبارک وتعالیٰ وقال غیرہ سوط عذاب کلمۃ تقولھا العرب لکل نوع من العذاب یدخل فیہ السوط لبالمرصاد الیہ

اور اس کے برابر کی کئی سورتیں پڑھ چکا تھا

سورہ ہل اتاک حدیث الغاشیہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ابن عباس رضؓ نے کہا عاملۃ ناصبۃ سے نصاریٰ مراد ہیں[۱] مجاہد نے کہا عین انیۃ گرمی کی حد کو پہنچ گیا اس کے پینے کا وقت آن پہنچا سورہ رحمٰن میں حمیم ان کا بھی یہی معنے ہے یعنے گرمی کی حد کو پہنچ گیا[۲] لا تسمع فیھا لاغیۃ وہاں گالی گلوچ نہیں سنائی دے گی الضریع ایک بھاجی ہے جس کو شبرق کہتے ہیں حجاز والے اس کو ضریع کہتے ہیں جب وہ سوکھ جاتی ہے زہر ہے[۳] بمسیطر میں سے مسلط (کڑوڑی) بعضوں نے صاد سے پڑھا ہے بمصیطر ابن عباس رضؓ نے کہا ایابھم ان کا لوٹنا[۴]

سورہ والفجر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا وتر سے اللہ تعالیٰ مراد ہے[۵] ارم ذات العماد یعنے پرانی عاد کی قوم عماد کے معنے خیمہ یہ لوگ خانہ بدوش تھے جہاں پانی چارہ پاتے وہیں خیمے لگا کر رہ جاتے سوط عذاب جس چیز سے اُن کو عذاب دیا گیا اکلا لما سب سمیٹ کر کھا جانا حبا جما بہت محبت رکھنا مجاہد نے کہا اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا کیا وہ شفع جوڑا ہے آسمان بھی زمین کا جوڑا ہے اور وتر صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہے اوروں نے کہا سوط عذاب یہ ایک محاورہ ہے عرب کا ہر ایک قسم کے عذاب کو کہتے ہیں اس میں ایک کوڑے کا بھی عذاب ہے۔ لبالمرصاد یعنے

[۱] جنہوں نے ناحق محنت اٹھائی درویشی اختیار کی اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا [۲] اس کو فریابی نے وصل کیا، [۳] اس کے زہریلے پن سے کوئی جانور اس کو منہ تک نہیں لگاتا، [۴] اس کو ابن منذر نے وصل کیا، [۵] وہ اکیلا ہے اس کا کوئی جوڑا نہیں، رحمہ اللہ تعالےٰ،

besturdubooks.wordpress.com

الْمَصِيرُ تَحَاضُّونَ تُحَافِظُونَ وَيَحُضُّونَ
تَأْمُرُونَ بِإِطْعَامِهِ الْمُطْمَئِنَّةُ الْمُصَدِّقَةُ
بِالثَّوَابِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَا أَيَّتُهَا
النَّفْسُ إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللهِ وَاطْمَأَنَّ
اللهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللهِ وَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَمَرَ بِقَبْضِ
رُوحِهَا وَأَدْخَلَهَا اللهُ الْجَنَّةَ وَجَعَلَهُ
مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَقَالَ
غَيْرُهُ جَابُوا نَقَبُوا مِنْ جِيبِ
الْقَمِيصِ قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ يَجُوبُ
الْفَلَاةَ يَقْطَعُهَا لَمًّا لَمَمْتُهُ أَجْمَعَ
أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ

سُورَةُ لَا أُقْسِمُ

بسم الله الرحمن الرحيم
وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِهَذَا الْبَلَدِ مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ
مَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ وَوَالِدٍ آدَمَ وَمَا
وَلَدَ لُبَدًا كَثِيرًا وَالنَّجْدَيْنِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ
مَسْغَبَةٍ مَجَاعَةٍ مَتْرَبَةٍ السَّاقِطُ فِي التُّرَابِ
يُقَالُ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ فَلَمْ يَقْتَحِمِ
الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ
فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ

خدا کی طرف سب کو پھر جانا ہے[1] لا تحاضون (الف کے ساتھ) جیسے مشہور قرأت ہے، محافظت نہیں کرتے بعضوں نے تحضون پڑھا ہے یعنے حکم نہیں دیتے۔[2] المطمئنہ اللہ کے عذاب پر یقین رکھنے والا[3] امام حسن بصری نے کہا[4] نفس مطمئنہ وہ ہے جب اللہ تعالیٰ اس کو بلانا چاہے (موت آئے) تو اس کو اللہ کے پاس چین ہو اللہ کو اس سے چین وہ اللہ سے خوش رہے اللہ اس سے خوش پھر اللہ اس کی روح قبض کرنے کا حکم دے اور اس کو بہشت میں لے جائے اپنے نیک بندوں میں شریک کرے اوروں نے کہا جابوا کا معنے چھید ڈالا (کریدا) یہ جیب القمیص سے نکلا ہے جب اس میں جیب لگائی جائے اسی طرح عرب لوگ کہتے ہیں فلان یجوب الفلاۃ وہ جنگل میں قطع کر رہا ہے لما عرب لوگ کہتے ہیں لممتہ اجمع میں اس کے اخیر تک پہنچ گیا یعنے سارا ترکہ کھا جاتے ہو ایک پیسہ نہیں چھوڑتے

سورہ لا اقسم کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے
مجاہد نے کہا بھذا البلد سے مکہ مراد ہے[5] مطلب یہ ہے کہ خاص تیرے لیے یہ شہر حلال ہوا[6] اوروں کو وہاں لڑنا بڑا گناہ ہے والد سے آدم ما ولد سے ان کی اولاد مراد ہے لبدا بہت سارا النجدین دو رستے برے بھلے مسغبۃ بھوک متربہ مٹی میں پڑا رہنا فلا اقتحم العقبۃ یعنے اس نے دنیا میں گھاٹی نہیں پھاندی پھر گھاٹی پھاندنے کو آگے بیان کیا۔ بردہ آزاد کرنا بھوک اور تکلیف کے دن کھانا کھلانا۔

---

[1] یا وہ سب کو دیکھ اور سن رہا ہے، [2] رغبت نہیں دلاتے برانگیختہ نہیں کرتے [3] مومن کامل الایمان، [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ [5] اس کو فریابی نے وصل کیا [6] تجھ کو وہاں لڑنا گناہ نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِطَغْوَاهَا بِمَعَاصِيْهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا عُقْبٰى اَحَدٍ،

۹۲۰ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَآءَ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ،

سورۂ والشمس کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے کہا بطغوٰھا اپنے گناہوں کی وجہ سے ولا یخاف عقبٰھا اللہ تعالیٰ کو کسی کا ڈر نہیں کہ کوئی اس سے بدلہ لے سکے گا۔ لہ

ہم سے موسیٰ ابن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے اُن کو عبد اللہ بن زمعہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ پڑھتے میں سنا آپ نے صالح پیغمبر کی اونٹنی اور اُس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا آپ نے فرمایا جب اُن میں کا بدبخت اس کام کے لیے اٹھ کھڑا ہوا یعنے ان ہی کا ایک زور آور شریر مضبوط شخص جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح تھا۔ ؎ اٹھ کھڑا ہوا اس کا نام قدار تھا) اور آپ نے عورتوں کا بھی ذکر کیا فرمایا تم میں کوئی اپنی عورت کو غلام لونڈی کی طرح مارتا ہے مارتا ہے پھر اُسی دن شام کو اس کو اپنے پاس لٹاتا ہے ؎ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ نصیحت کی گوز لگانے پر پادنے پر ہنسو نہیں کیا تم اس کام پہ ہنستے ہو جو خود بھی کرتے ہو ہر آدمی گوز لگاتا ہے) اور ابو معاویہ نے یوں کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبد اللہ بن زمعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس حدیث میں یوں فرمایا ابو زمعہ کی طرح جو زبیر بن عوام کا چچا تھا لہ

لہ اس کو فریابی نے وصل کیا متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے وقال مجاهد ضحٰها ضوءها اذا تلاها تبعها وطحٰها دحٰها سوّاها اغواها فالهمها عرفها الشقاء والسعادة یعنی مجاہد نے کہا ضحیٰ سے روشنی مراد ہے اذا تلاها اُس کے پیچھے نکلا طحاها پھیلایا بچھایا دساها گمراہ کر دیا فالهمها یعنی نیکی اور بدی دونوں کا رستہ اسکو بتلا دیا، ؎ یہ عبد اللہ بن زمعہ کا دادا تھا کفر کی حالت میں، ؎ چومتا چاٹتا ہے یہ بڑی بدوضعی ہے ؎ کیونکہ زمعہ مطلب بن اسد کا بیٹا تھا اور زبیر عوام بن خویلد بن اسد کے بیٹے تھے تو ابو زمعہ عوام کا چچا زاد بھائی تھا زبیر کا چچا ہوا اس روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی سند میں وصل کیا،

besturdubooks.wordpress.com

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْحُسْنٰى بِالْخَلَفِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدّٰى مَاتَ وَتَلَظّٰى تَوَهَّجُ وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظّٰى۔

سورہ واللیل اذا یغشٰی کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ابن عباس نے کہا وکذب بالحسنٰی سے یہ مراد ہے کہ اس کو یہ یقین نہیں کہ اللہ کی راہ میں جو خرچ کرے گا اس کا بدلہ اللہ دیگا[1] اور مجاہد نے کہا[2] اذا تردی جب مرجائے[3] تلظّٰی بھڑکتی ہے[4] شعلہ مارتی ہے اور عبید بن عمیر نے یوں پڑھا ہے تتلظّٰی[5]

بَابُ قَوْلِهِ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى،

۹۲۱ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَتَانَا فَقَالَ أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰؤُلَاءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا،

باب والنہار اذا تجلّٰی کی تفسیر

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ کے کئی شاگردوں کے ساتھ شام کے ملک میں پہنچا ابو الدرداء صحابی نے ہمارے آنے کی خبر سنی وہ آئے اور کہنے لگے تم میں کوئی قرآن کا قاری ہے ہم نے کہا ہے انہوں نے کہا اچھا تم سب پڑھ کر سناؤ کونسا قاری ہے میرے ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا ابو الدرداء نے کہا پڑھ میں نے یہ سورت پڑھی واللیل اذا یغشٰی والنہار اذا تجلّٰی والذکر والانثٰی[5] ابو الدرداء نے کہا تم نے یہ سورت اپنے استاذ (عبداللہ بن مسعودؓ) کے منہ سے سنی ہے میں نے کہا ہاں ابو الدرداء نے کہا میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ سے اس سورت کو اسی طرح سنا ہے لیکن شام والے نہیں مانتے[6]

بَابُ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى،

۹۲۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

باب وما خلق الذکر والانثٰی کی تفسیر

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[1] دنیا وستر در آخرت اس قول کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، [2] اس کو فریابی نے وصل کیا، [3] یا قبر کے گڈھے میں گرجائے [4] دو تاء کے ساتھ جیسے اصل میں تھا اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا، [5] ابن مسعودؓ کی قرأت اسی طرح ہے اور مشہور قرأت یوں ہے وما خلق الذکر والانثٰی، [6] کہتے ہیں یوں پڑھنا چاہیے وما خلق الذکر والانثٰی،

besturdubooks.wordpress.com

الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَدِمَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُلُّنَا قَالَ فَاَيُّكُمْ يَحْفَظُ فَاَشَارُوْا اِلٰى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هٰكَذَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنِّي عَلٰى اَنْ اَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى وَاللّٰهِ لَا اُتَابِعُهُمْ،

والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد (شام کے ملک میں) ابوالدرداءؓ صحابی کے پاس گئے ابوالدرداءؓ ڈھونڈ کر ان سے ملے اور ان سے پوچھا عبداللہ بن مسعود کی طرح تم میں کونسا شخص قرآن پڑھتا ہے انہوں نے کہا ہم سب اسی طرح پڑھتے ہیں ابوالدرداءؓ نے کہا کس کو زیادہ یاد ہے انہوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا ابوالدرداءؓ نے علقمہ سے پوچھا اچھا عبداللہ بن مسعود سورۂ واللیل کو کس طرح پڑھتے تھے علقمہ نے کہا یوں پڑھتے تھے والذکر والانثیٰ ابوالدرداءؓ کہنے لگے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے مگر یہ شام کے ملک والے چاہتے ہیں میں یوں پڑھوں وما خلق الذکر والانثیٰ میں تو خدا کی قسم کبھی اس طرح نہیں پڑھنے کا[۱]

بَابُ ۴۳۸ قَوْلِهٖ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى،

باب فاما من اعطی واتقی کی تفسیر

۹۲۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سعید بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جنازے[۲] پر بقیع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے کسی کا بہشت میں کسی کا دوزخ میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب لکھا ہوا ہے تو پھر اسی پر اعتماد کر لیں (عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا (نہیں عمل کرو) جو آدمی جس کے لیے پیدا کیا گیا اس ویسے ہی عمل کرنے کی توفیق ہوگی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی وصدق

[۱] کیونکہ ابوالدرداءؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یوں سن چکے تھے والذکر والانثیٰ وہ اس کا خلاف کیونکر کر سکتے تھے علماء نے کہا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ پر جہاں اور کئی باتیں مخفی رہ گئیں ان میں سے یہ قرأت بھی تھی ان کو دوسری قرأت کی خبر نہیں ہوئی یعنی وما خلق الذکر والانثیٰ کی جو اخیر قرأت اور متواتر تھی اور اسی لیے مصحف عثمانی میں قائم کی گئی، [۲] اس میت کا نام معلوم نہیں ہوا،

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى،

بَابُ ۳۹ قَوْلِهٖ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى،

۹۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

بَابُ ۴۰ قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

۹۲۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيْ بِهٖ مَنْصُوْرٌ فَلَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ،

بالحسنیٰ للعسری [۱]

باب وصدق بالحسنیٰ کی تفسیر

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پھر یہی حدیث بیان کی (جو اوپر گزری)

باب فسنیسرہ للیسریٰ کی تفسیر

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ایک جنازے میں تشریف رکھتے تھے آپ نے ایک چھڑی لی اور زمین کھودنے لگے (جیسے کوئی شخص فکر میں ڈوبا ہوا ہے) پھر فرمایا تم میں ہر شخص کا ٹھکانا لکھا ہوا ہے کسی کا دوزخ میں کسی کا بہشت میں لوگوں نے عرض کیا یارسولؐ پھر قسمت کے لکھے پر بھروسا کر کے بیٹھ رہیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر ایک کو وہی توفیق ملے گی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا پھر یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی اخیر تک شعبہ نے کہا مجھ سے یہ حدیث منصور بن معتمر نے بھی بیان کی اور اعمش نے اسی کے موافق بیان کی اس میں کوئی خلاف نہیں کیا۔

---

[۱] اس حدیث کی بحث انشاءاللہ آگے کتاب القدر میں آئے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر الٰہی کا تو حال کسی کو معلوم نہیں مگر نیک اعمال اگر بندہ کر رہا ہے تو اس کو اس امر کا قرینہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ٹھکانا بہشت میں رکھا ہے اور اگر برے کاموں میں مصروف ہے تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اس کا ٹھکانا دوزخ میں بنایا گیا ہے باقی ہوگا تو وہی جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ اور چونکہ تقدیر کا علم بندے کو نہیں دیا گیا اور اس کو اچھی اور بری راہیں بتلا دی گئیں اس لیے بندے کا فرض منصبی بھی ہے کہ اچھی راہ کو اختیار کرے نیک اعمال میں کوشش کرے واللہ یفعل ما یشاء ربیع الاول ۱۳ امنہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۴۴۱ قوله واما من بخل واستغنى

۹۲۶ حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن الاعمش عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن عن علي رضي الله عنه قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما منكم من احد الا وقد كتب مقعده من الجنة ومقعده من النار فقلنا يا رسول الله افلا نتكل قال لا اعملوا فكل ميسر ثم قرا فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى الى قوله فسنيسره للعسرى،

باب ۴۴۲ قوله وكذب بالحسنى،

۹۲۷ حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي قال كنا في جنازة في بقيع الغرقد فاتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقعد وقعدنا حوله ومعه مخصرة فنكس فجعل ينكت بمخصرته ثم قال ما منكم من احد وما من نفس منفوسة الا كتب مكانها من الجنة والنار والا قد كتبت شقية او سعيدة قال رجل يا رسول الله افلا نتكل على كتابنا وندع العمل فمن كان منا من اهل السعادة فسيصير الى اهل السعادة ومن كان منا من

باب واما من بخل واستغنى کی تفسیر

ہم سے یحیٰ بن موسےٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علی رضؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے کسی کا بہشت میں کسی کا دوزخ میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر خط تقدیر پر بھروسا کیوں نہ کرلیں (عمل کی کیا ضرورت ہے) آپؐ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر شخص کو وہی توفیق ہوگی جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس کے بعد یہ آیت پڑھی واما من اعطیٰ واتقیٰ وصدق بالحسنیٰ فسنیسرہ للیسریٰ اخیر فسنیسرہ للعسریٰ تک

باب وکذب بالحسنیٰ کی تفسیر

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سعد بن عبادہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم بقیع میں ایک جنازے میں شریک تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ بیٹھ گئے ہم سب آپ کے گرد بیٹھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ سر جھکا کر چھڑی سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ہر جان کا جو دنیا میں پیدا ہوا ایک ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے بہشت میں یا دوزخ میں اور یہ بھی لکھ لیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہے یا بدبخت اس پر ایک شخص بولا یا رسول اللہ پھر ہم اپنی قسمت کے لکھے پر بھروسا کیوں نہ کرلیں اور نیک اعمال چھوڑ کیوں نہ دیں آخر جو نیک بخت لکھا گیا ہے۔ وہ ضرور نیک بختوں میں شریک ہوگا اور جو بدبخت

besturdubooks.wordpress.com

أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ۔

لکھا گیا ہے وہ بدبختوں میں رہے گا (محنت اٹھانے سے کیا فائدہ) آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ جو لوگ نیک بخت لکھے گئے ہیں ان کو نیک اعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور جو لوگ بدبخت لکھے گئے ہیں وہ بدبختوں کے سے (برے) اعمال کریں گے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنیٰ اخیر تک۔

بَابُ ۴۲۳ قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى

باب فسنیسرہ للعسریٰ کی تفسیر

۹۲۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا وہ ابو عبدالرحمٰن سلمی سے نقل کرتے تھے وہ حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تشریف رکھتے تھے آپ نے ایک چیز سے کہ اس سے زمین کریدنا شروع کی پھر فرمایا دیکھو تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے خواہ بہشت میں خواہ دوزخ میں لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ص پھر اپنے (قسمت کے) لکھے پر ہم صبر کرکے بیٹھے کیوں نہ رہیں نیک عمل کرنا چھوڑ کیوں نہ دیں آپ نے فرمایا نہیں نیک اعمال کیے جاؤ جو لوگ نیک بخت لکھے گئے ہیں اُن کو نیکوں کے سے اعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور جو بدبخت لکھے گئے ہیں اُن کو بدکاروں کے سے اعمال کرنے کی توفیق ہوگی اُس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطے واتقی وصدق بالحسنیٰ اخیر تک۔

سُورَةُ وَالضُّحٰى

سورۂ والضحیٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ[1] إِذَا سَجَى اسْتَوَى وَقَالَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا اذا سجی جب برابر ہو جائے اوروں نے

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ منہ

besturdubooks.wordpress.com

غَيْرَهُ أَظْلَمَ وَسَكَنَ عَائِلًا ذُو عِيَالٍ

کہا جب اندھیری ہو جائے یا تھم جائے عائلا بال بچے والا محتاج

باب ۴۴ قوله مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى،

باب مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى کی تفسیر

۹۲۹ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى،

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے کہا میں نے جندب بن سفیان سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج ناساز ہوا آپ دو تین راتوں تک تہجد کے لیے نہیں اٹھے ایک عورت آئی (عورا بنت حرب ابوسفیان کی بہن حمالۃ الحطب ابولہب کی جورو) کہنے لگی محمدؐ میں سمجھتی ہوں تیرے شیطان نے[1] تجھ کو چھوڑ دیا دو تین راتوں سے تیرے پاس نہیں آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ۔

باب ۴۵ قوله مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ،

باب ما ودعک ربک وما قلیٰ تشدید دال سے پڑھا (مشہور قرأت یہی ہے) بعضوں نے تخفیف دال سے بھی پڑھا ہے یعنے ما ودعک دونوں کا معنی ایک ہے یعنی اللہ نے تجھ کو چھوڑ نہیں دیا ابن عباسؓ نے کہا اللہ نے تجھ کو چھوڑ نہیں دیا تیرا دشمن نہیں بنا[2]

۹۳۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ فَنَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جندب بجلی سے سنا وہ کہتے تھے ایک عورت (حضرت ام المومنین خدیجہؓ) کہنے لگیں یا رسول اللہؐ میں سمجھتی ہوں آپ کے دوست (جبرائیلؑ) نے آپ کے پاس آنے میں دیر لگائی (یا آپ کو قرآن یاد کرنے میں سست سمجھا جب تو جلدی جلدی قرآن نہیں لاتے) اس وقت یہ آیت اتری ما ودعک ربک وما قلیٰ

[1] اس شیطانی نے شیطان سے وہ فرشتہ مراد رکھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لایا کرتے تھے یعنے حضرت جبرائیلؑ کو۔

[2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔

bestUrdubooks.wordpress.com

سُورَةُ أَلَمْ نَشْرَحْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْقَضَ أَثْقَلَ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ كَقَوْلِهِ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ

سُورَةُ وَالتِّيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ هُوَ التِّيْنُ وَالزَّيْتُوْنُ الَّذِيْ يَأْكُلُ النَّاسُ يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِيْ يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ كَأَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلٰى تَكْذِيْبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ

۱۳۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ

سورہ الم نشرح کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے کہا وزرک سے وہ باتیں مراد ہیں جو آنحضرت صلعم سے جاہلیت کے زمانہ میں صادر ہوئیں (ترک اولی وغیرہ)[1] انقض بھاری کیا مع العسر یسرا سفیان بن عیینہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مصیبت کے ساتھ دو نعمتیں ملتی ہیں جیسے اس آیت میں ھل تربصون بنا الا احدی الحسنیین میں (سورۂ توبہ) کے۔ ایسے دو نیکیاں مراد ہیں اور (حدیث میں ہے) ایک مصیبت دو نعمتوں پر غالب نہیں آسکتی[2] اور مجاہد نے کہا فانصب یعنی اپنے پروردگار سے مراد مانگنے میں محنت اٹھا[3] اور ابن عباس سے منقول ہے انہوں نے کہا الم نشرح لک صدرک سے یہ مراد ہے کہ ہم نے تیرا سینہ اسلام کے لیے کھولدیا[4]

سورہ والتین کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے کہا تین سے انجیر اور زیتون مشہور میوہ جو لوگ کھاتے ہیں مراد ہے[5] فما یکذبک بعد بالدین یعنی کیا وجہ ہے جو تو اس بات کو جھٹلائے کہ قیامت کے دن لوگوں کو اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا گویا یوں کہا کون یہ کرسکتا ہے کہ تو عذاب اور ثواب کو جھٹلانے لگے[6]

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں عشاء کی نماز میں ایک رکعت سورۂ والتین والزیتون پڑھی

---

۱ اس کو فریابی نے وصل کیا۔ ۲ اس کو سعید بن منصور اور عبدالرزاق نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کیا اور ابن مردویہ نے جابرؓ سے۔ ۳ اس کو ابن مبارک نے زہد میں روایت کیا ابن عباسؓ نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تو فرض نماز پڑھ چکے تو اپنے مالک سے دعا کر۔ ۴ اس کو ابن مردویہ نے وصل کیا۔ ۵ اس کو فریابی نے وصل کیا۔ ۶ یہ خطاب پیغمبر کی طرف ہے یا ہر آدمی کی طرف۔۔۔

بالتین والزیتون تقویم الخلق

اقرأ باسم ربک الذی خلق

وقال قتیبۃ حدثنا حماد عن یحیی بن عتیق عن الحسن قال اکتب فی المصحف فی اول الامام بسم اللہ الرحمن الرحیم واجعل بین السورتین خطا وقال مجاھد نادیہ عشیرتہ الزبانیۃ الملٰئکۃ وقال معمر الرجعی المرجع لنسفعن قال لناخذن ولنسفعن بالنون وھی الخفیفۃ سفعت بیدہ اخذت۔

باب ۷۴۶ حدثنا یحیی حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب ح حدثنی سعید بن مروان حدثنا محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمۃ اخبرنا ابو صالح سلمویۃ قال حدثنی عبد اللہ عن یونس بن یزید قال اخبرنی ابن شہاب ان عروۃ بن الزبیر اخبرہ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان اول ما بدیٔ بہ رسول اللہ

تقویم کا معنے پیدائش بناوٹ

سورۂ اقرأ کی تفسیر

قتیبہ نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے یحیٰی بن عتیق سے روایت کی انہوں نے امام حسن بصری رضہ سے انہوں نے کہا مصحف میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ پھر ہر دو سورتوں کے بیچ میں ایک لکیر کر دے جس سے معلوم ہو کہ نئی سورت شروع ہوئی[۱] مجاہد نے کہا نادیہ یعنے اپنے کنبے والوں کو[۲] الزبانیہ دوزخ کے فرشتے اور معمر نے کہا رجعی لوٹ جانے کا مقام لنسفعن البتہ ہم پکڑیں گے اس میں نون خفیفہ ہے (گو رسم خط میں الف سے لکھا جاتا ہے) یہ سفعت بیدہ سے نکلا ہے یعنے میں نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

باب ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند مجھ سے سعید بن مروان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبد العزیز ابن ابی رزمہ نے کہا ہم کو ابو صالح سلمویہ نے خبر دی کہا مجھ سے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا انہوں نے یونس بن یزید سے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو حضرت عائشہ رضہ نے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت یوں شروع ہوئی پہلے آپ کے خواب سچے ہونے لگے

[۱] یعنی ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ لکھنا ضرور نہیں ہے یہ قول حمزہ قاری کا ہے لیکن دوسرے سب لوگوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے اور حضرت عثمان رضہ نے بھی مصحف میں ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ لکھوائی سوا سورہ براءۃ کے بعضوں نے کہا حسن بصری کا مطلب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ سے پہلے تو صرف بسم اللہ لکھیں پھر دوسری سورتوں کے شروع میں بسم اللہ بھی لکھیں اور ایک لکیر بھی کریں امام بخاریؒ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب سورۂ اقراء میں یہ بیان کیا گیا کہ اپنے رب کے نام سے پڑھ تو ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ شروع میں ایک ہی بار بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے۔ [۲] اس کو فریابی نے وصل کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ قَالَ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي

آپ جو خواب میں دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (بیداری میں) نمودار ہوتا پھر آپؐ کو تنہا ہی بھلی لگنے لگی آپ حرا کی غار میں (تن تنہا) جا کر تحنث کیا کرتے عروہ نے کہا تحنث سے عبادت مراد ہے وہاں کئی کئی راتیں آپ رہ جاتے گھر میں نہ آتے توشہ اپنے ساتھ لے جاتے پھر لوٹ کر خدیجہؓ کے پاس آتے اتنا ہی توشہ اور لے جاتے آپ اُسی حال میں تھے کہ دفعتہً غار حرا میں آپ پر وحی اتری حضرت جبرئیلؑ آئے کہنے لگے پڑھو آپ نے فرمایا میں ان پڑھ ہوں آنحضرتؐ فرماتے تھے جبرئیل نے یہ سُن کر مجھ کو خوب زور سے دبایا یا اتنا دبایا کہ میں بے طاقت ہو گیا پھر مجھ کو چھوڑ دیا کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں ان پڑھ ہوں (کیوں کر پڑھوں) انہوں نے پھر مجھ کو دوسری بار زور سے دبوچا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں انہوں نے تیسری بار خوب بھینچا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم تک یہ آیتیں سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کو لوٹے آپ کے مونڈھے اور گردن کے گوشت (مارے ڈر کے) پھڑک رہے تھے حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے فرمایا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اوڑھا دو جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو آپ حضرت بی بی خدیجہ رضؓ سے کہنے لگے خدیجہ رضؓ (میں نہیں جانتا مجھ کو کیا ہو گیا ہے) مجھے تو اپنی جان کا ڈر ہے اور آپؐ نے سارا قصہ جو گزرا تھا اُن سے بیان کیا بی بی خدیجہؓ نے کہا ڈریے نہیں ہرگز آپ کو نقصان نہیں پہنچنے کا بلکہ خوش ہو جایئے میں اللہ کی قسم کھاتی ہوں اللہ آپ کو کبھی خراب نہیں کرنے کا خدا کی قسم (آپ کیونکر خراب ہو سکتے ہیں) آپ تو ناتے والوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں

besturdubooks.wordpress.com

فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا فَوَاللّٰهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسٰى لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

ہمیشہ سچ بولا کرتے ہیں دوسرے کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے ذمے کر لیتے ہیں جو چیز کسی کے پاس نہ ہو وہ اس کو دلوا دیتے ہیں (بھوکے کو کھانا ننگے کو کپڑا) اور مہمان کی ضیافت کرتے ہیں معاملات اور مقدمات میں حق کی پاسداری کرتے ہیں پھر ایسا ہوا کہ خدیجہؓ آنحضرتؐ کو اپنے ساتھ لے کر ورقہ بن نوفلؓ کے پاس پہنچیں جو خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے یعنے ان کے باپ اور ورقہ کے باپ بھائی بھائی تھے[۱] وہ جاہلیت کے زمانہ میں نصرانی ہو گئے تھے (اس وقت یہی دین حق تھا) اور عربی لکھنا خوب جانتے تھے انجیل بھی جتنی اللہ چاہتا وہ عربی زبان میں لکھا کرتے بوڑھے پھونس ہو کر اندھے ہو گئے تھے خدیجہؓ نے اُن سے کہا چچا (یا چچا کے بیٹے) ذرا تم اپنے بھتیجے کا تو حال سنو ورقہ نے کہا کیوں بھتیجے تم کو کیا دکھلائی دیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حال گزرا تھا وہ اُن سے بیان کیا ورقہ نے سن کر کہا واہ واہ یہ تو وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ پیغمبر پر اترا تھا کاش میں اس وقت جوان ہوتا کاش میں اس وقت زندہ رہتا اس کے بعد ورقہ نے ایک بات کہی وہ بات یہ تھی جب تمہاری قوم تم کو مکہ سے نکال دے گی آنحضرتؐ نے پوچھا کیا مجھ کو میری قوم والے نکال دیں گے ورقہ نے کہا بیشک کسی پیغمبر نے پیغمبری کا دعویٰ نہیں کیا مگر لوگوں نے اس کو ستایا خیر اگر میں اس وقت زندہ رہ گیا تو تمہاری اچھی طرح مدد کروں گا اس کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد ورقہ گزر گئے اور وحی آنا بھی موقوف رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنج ہوا کہ وحی کیوں موقوف ہو گئی، محمد بن شہاب نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا جابر بن عبداللہ انصاریؓ

[۱] خدیجہ کے والد خویلد اور ورقہ کے باپ نوفل دونوں اسد کے بیٹے اور بھائی بھائی تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُحَدِّثُ
عَنْ فَتْرَۃِ الْوَحْیِ قَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ بَیْنَا
اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ
فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ
بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْہُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ
زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَدَثَّرُوْہُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ
تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ
فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ قَالَ
اَبُوْ سَلَمَۃَ وَھِیَ الْاَوْثَانُ الَّتِیْ کَانَ اَھْلُ
الْجَاھِلِیَّۃِ یَعْبُدُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْیُ

بَابُ ۴۴۷ قَوْلِہٖ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔

۹۳۲ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ
عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ
عَآئِشَۃَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِہٖ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ
فَجَآءَہُ الْمَلَکُ فَقَالَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ
الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ
اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۔

بَابُ ۴۴۸ قَوْلِہٖ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۔

۹۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ
ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی موقوف رہنے کا
قصہ بیان فرماتے تھے آپ نے فرمایا پھر ایسا ہوا ایک بار
میں رستے میں جا رہا تھا اس نے آسمان سے ایک آواز سنی
نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو حرا میں میرے
پاس آیا تھا آسمان زمین کے درمیان ایک کرسی پر معلق بیٹھا
ہے میں یہ حال دیکھ کر ڈر گیا اور لوٹ کر خدیجہؓ کے پاس آیا میں
نے کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو کپڑا اوڑھا دو انہوں نے کپڑا اوڑھا
دیا پھر اللہ تعالےٰ نے یہ آئیں اتاریں یا ایہا المدثر قم فانذر
وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر ابوسلمہ
نے کہا رجز سے مراد ہیں جن کو جاہلیت والے پوجا کرتے
تھے اس کے بعد برابر وحی آنے لگی۔

باب خلق الانسان من علق کی تفسیر

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن
سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے
انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہؓ نے کہا پہلے جو پیغمبری کی
نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع ہوئی وہ یہ تھی کہ
آپ اچھے اچھے (یا سچے سچے) خواب دیکھنے لگے اس کے بعد
حضرت جبرائیلؑ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے اقرا باسم
ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم

باب اقراء وربک الاکرم کی تفسیر

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے
عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے
دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا[1] مجھ سے عقیل نے

[1] اس کو خود امام بخاریؒ نے بدء الوحی میں وصل کیا ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔

بیان کیا ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا پہلے جو پیغمبری کی نشانی آپ کو شروع ہوئی وہ سچے سچے خواب تھے (بعد ازاں) فرشتہ (جبرئیل ع) آپ کے پاس آیا کہنے لگا اقرا باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقراء و ربك الاكرم الذی علم بالقلم

بَابٌ ۴۴۹ قَوْلِهِ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

باب الذی علم بالقلم کی تفسیر

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے عروہ سے سنا انہوں نے کہا عائشہ رض نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رض کے پاس لوٹ آئے اور کہنے لگے مجھ کو کپڑا اوڑھادو کپڑا اوڑھادو اور یہی حدیث بیان کی (جو اوپر گزری)

بَابٌ ۴۵۰ قَوْلِهِ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعَنْ بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ

باب کلا لئن لم ینته لنسفعن بالناصیة ناصیة کاذبة خاطئة

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ (یا ابن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے عکرمہ سے ابن عباس رض کہتے تھے ابوجہل (لعین مردود) کہنے لگا اگر میں کعبے کے پاس محمد ص کو نماز پڑھتے دیکھوں، تو ان کی گردن ہی کچل ڈالوں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اچھا اگر وہ ایسا کرتا تو اس کو فرشتے پکڑ لیتے (اس کی بوٹی بوٹی جدا کر دیتے) لہ

لہ دوسری روایت میں یوں ہے کہ ابوجہل نے اپنے کہنے کے موافق ایک بار کعبے کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ کو ایذا دینے کیلئے چلا جب آپ کے قریب پہنچا تو ایکبارگی ایڑیوں کے بل جھجک کر پیچھے ہٹا لوگوں نے پوچھا یہ کیا معاملہ (تو تو کہتا تھا میں محمد ص کی گردن کچل ڈالوں گا اب بھاگتا کیوں ہے) وہ کہنے لگا جب میں ان کے قریب پہنچا تو مجھ کو آگ کی ایک خندق اور ہولناک چیزیں پنکھ نظر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اگر وہ اور نزدیک آتا تو فرشتے اس کو اچک لیتے اس کا ایک ایک عضو جدا کر ڈالتے

bestUrdubooks.wordpress.com

تابعہ عمرو بن خالد عن عبید اللہ عن عبد الکریم

إنّا أنزلناه

بسم الله الرحمن الرحيم

يقال المطلع هو الطلوع والمطلع الموضع الذي يطلع منه أنزلناه الهاء كناية عن القرآن أنزلناه مخرج الجميع والمنزل هو الله والعرب تؤكد بفعل الواحد فتجعله بلفظ الجميع ليكون أثبت وآكد،

لم يكن الذين

بسم الله الرحمن الرحيم

منفكين زائلين قيمة القائمة دين القيمة أضاف الدين إلى المؤنث،

٩٣٦۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة سمعت قتادة عن أنس بن مالك قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي إن الله أمرني أن أقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم فبكى،

عبدالرزاق کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن خالد رضؓ نے بھی عبید اللہ بن عمرو رقی سے انہوں نے عبدالکریم سے روایت کیا لہ

سورۂ انا انزلناہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مَطلَع بہ فتحہ لام (مصدر ہے) طلوع کے معنوں میں اور مطلع بہ کسرۂ لام (جیسے کسائی نے پڑھا ہے) وہ مقام جہاں سے سورج نکلے انا انزلناہ میں ہا یعنے ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہے گو قرآن کا اوپر ذکر نہیں ہے مگر اُس کی شان بڑھانے کے لیے اضمار قبل الذکر کیا انزلناہ صیغہ جمع متکلم کا ہے حالانکہ اتارنے والا ایک ہی ہے یعنے اللہ تعالیٰ مگر عربی زبان میں واحد کو تاکید اور اثبات کے لیے بہ صیغہ جمع لاتے ہیں، دوسرے تعظیماً صیغہ جمع فرمایا جیسے بادشاہ لوگ اپنے فرمانوں میں ما بدولت واقبال لکھا کرتے ہیں۔

سورۂ لم یکن الذین کفروا کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

منفکین چھوڑنے والے قیمہ قائم اور مضبوط حالانکہ دین مذکر ہے مگر اس کو مؤنث یعنے قیمہ کے طرف مضاف کیا (دین کو ملت کے معنے میں لیا جو مؤنث ہے)

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے میں نے قتادہ سے سُنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھ کر سناؤں ابی نے عرض کیا کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لے کر یہ فرمایا آپ نے فرمایا ہاں ابی یہ سن رو دیے ٢ہ

لہ عمرو بن خالد امام بخاریؒ کے شیوخ میں سے ہیں اس متابعت کو عبدالعزیز بغوی نے منتخب مسند میں وصل کیا۔ ٢ہ خوشی کے مارے کہاں میں ایک ناچیز بندہ کہاں وہ شہنشاہ مالک ارض وسماء بعضوں نے کہا ڈر سے رو دیے کہ اس عنایت و نوازش کا شکریہ مجھ سے کیسے ہو سکے گا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۹۳۷ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أُبَيٌّ آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي قَالَ قَتَادَةُ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ،

ہم سے حسان بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا میں تجھ کو قرآن پڑھ کر سناؤں ابی نے عرض کیا اللہ تعالےٰ نے مجھ ناچیز کا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لیا اُس وقت ابی رونے لگے قتادہؓ کہتے ہیں مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو لم یکن کی سورت سنائی۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ،

ہم سے ابوجعفر احمد بن ابی داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہؓ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا میں تجھ کو قرآن پڑھ کر سناؤں ابیؓ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپ سے لیا آپؐ نے فرمایا ہاں ابیؓ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ کے سامنے جو سارے جہاں کا مالک ہے میرا ذکر آیا آپ نے فرمایا ہاں یہ سن کر اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ

سورۂ اذا زلزلت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ يُقَالُ أَوْحَى لَهَا أَوْحَى إِلَيْهَا وَوَحَى لَهَا وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ،

باب فمن یعمل مثقال ذرۃ کی تفسیر

اوحی لہا اوحی الیہا وحی لہا وحی الیہا سب کا ایک ہی معنی ہے۔

۹۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کا حال تین طرح پر ہے کسی کے لیے تو گھوڑے باعث ثواب ہیں کسی کے لیے معاف کسی کے لیے

وَعَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ لَھَا فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِھَا ذٰلِکَ فِی الْمَرْجِ وَالرَّوْضَۃِ کَانَ لَہٗ حَسَنَاتٌ وَلَوْ اَنَّھَا قَطَعَتْ طِیَلَھَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَانَتْ اٰثَارُھَا وَاَرْوَاثُھَا حَسَنَاتٍ لَّہٗ وَلَوْ اَنَّھَا مَرَّتْ بِنَھْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَ بِہٖ کَانَ ذٰلِکَ حَسَنَاتٍ لَّہٗ فَھِیَ لِذٰلِکَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَھَا تَغَنِّیًا وَّتَعَفُّفًا وَّلَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِیْ رِقَابِھَا وَلَا ظُھُوْرِھَا فَھِیَ لَہٗ سِتْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَھَا فَخْرًا وَّرِیَآءً وَّنِوَآءً فَھِیَ عَلٰی ذٰلِکَ وِزْرٌ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ فِیْھَا اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ الْفَاذَّۃَ الْجَامِعَۃَ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔

عذاب ثواب اس کے لیے ہیں جو جہاد کی نیت سے باندھے ان کی رسی لمبی کر دے وہ رمنے یا باغ میں (خوب) چریں وہ اس رسی کے لمباؤ میں اس باغ میں یا رمنے میں جہاں تک چریں اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر کہیں انہوں نے رسی توڑ ڈالی اور ایک دو قدم کود گئے تو ان کے پاؤں کے نشان (جو زمین پر پڑیں) جتنی لید وہ کریں سب اس کے لیے نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی اور اگر کہیں وہ ندی پر جاکر پانی پی لیں گو مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو جب بھی مالک کو اجر ہی اجر ملے گا خیر ایسے شخص کے لیے تو گھوڑی باندھنا نرا ثواب ہی ثواب ہے اب جس شخص نے اپنی ضرورت رفع کرنے (یا روپیہ کمانے) اور لوگوں سے سواری مانگنے کی ضرورت نہ پڑنے کے لیے گھوڑی باندھے اور اللہ کا جو حق گھوڑی کی گردن اور پشت میں ہے اس کو ادا کیا[1] تو ایسے شخص کو گھوڑی باندھنا معاف ہے (نہ ثواب نہ عذاب) اب رہا وہ شخص جو گھوڑی فخر اور بڑائی جتانے لوگوں کو دکھانے مسلمانوں کو ستانے کیلیے باندھے ایسے شخص کے لیے گھوڑے عذاب ہیں پھر کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گدھوں کا کیا حکم ہے (کیا وہ بھی گھوڑوں کی طرح ہیں) آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ اکیلی عام آیت گدھوں کو بھی شامل ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ[2]۔

بَابٌ ۴۵۲ قَوْلِہٖ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔

باب ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ کی تفسیر

۰۴۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ

ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے

---

[1] گردن کا حق یہ ہے کہ اگر وہ تجارتی ہوں تو ان کی زکوٰۃ دے پشت کا حق یہ ہے کہ تھکے ماندے مسافر مانگنے والے کو سواری کے لیے دے۔ [2] تو گدھے بھی اگر کوئی نیک کام کے لیے پالے گا اس کو ثواب ملے گا اگر بدنیتی یا مسلمانوں کی خرابی یا فخر یا تکبر کے لیے گدھے رکھے گا تو عذاب ہوگا یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ،

سُورَةُ وَالْعَادِيَاتِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَنُودُ الْكَفُورُ يُقَالُ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا رَفَعْنَ بِهِ غُبَارًا لِحُبِّ الْخَيْرِ مِنْ أَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ لَبَخِيلٌ وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ شَدِيدٌ حُصِّلَ مُيِّزَ،

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَذٰلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَأَلْوَانِ الْعِهْنِ وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ كَالصُّوفِ،

سُورَةُ أَلْهٰكُمُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ التَّكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ

انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے گدھوں کے باب میں پوچھا آپؐ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اُترا مگر یہ اکیلی عام آیت ان کو بھی شامل ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

سورۂ والعادیات کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا کنُود ناشکرا[1] فاثرن بہ نقعاً یعنے صبح کے وقت دھول اُڑاتے ہیں گرد اٹھاتے ہیں لحب الخیر یعنے مال کی محبت کی وجہ سے لشدید بخیل ہے بخیل کو شدید کہتے ہیں حصل جدا کیا جائے یا جمع کیا جاوے ۔

سورۂ القارعہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

کالفراش المبثوث یعنے جیسے ٹڈیاں ایک پر ایک چڑھ کر اُمنڈتی ہیں اسی طرح آدمی بھی قیامت کے دن ایک میں ایک گھومیں گے کوئی ادھر جائے گا کوئی ادھر ایک رُخ نہیں ہوگا کالعہن اون کی طرح رنگ برنگ عبداللہ بن مسعودؓ نے یوں پڑھا ہے کالصوف النفوش یعنی دھنکی ان کی طرح اڑتے پھریں گے

سورۂ تکاثر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ابن عباسؓ نے کہا[2] تکاثر سے مال اور اولاد کا بہت ہونا مراد ہے ۔

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، ۱۲ منہ

[2] اس کو ابن المنذر نے وصل کیا،

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ يَحْيٰى اَلدَّهْرُ اَقْسَمَ بِهٖ

سورۂ والعصر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
یحيٰی بن زیاد فراء نے کہا عصر سے زمانہ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی،

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحُطَمَةُ اِسْمُ النَّارِ مِثْلُ سَقَرَ وَلَظٰى،

سورۂ ہمزہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
حطمة دوزخ کا نام ہے جیسے سقر اور لظیٰ

سُوْرَةُ اَلَمْ تَرَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قَالَ مُجَاهِدٌ اَبَابِيْلَ مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ سِجِّيْلٍ هِيَ سَنْكِ وَكِلْ،

سورۂ فیل کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے [1] ابابیل یعنی پے در پے آنے والے اکٹھا ہونیوالے
ابن عباس رضی نے کہا [2] من سجیل (یہ فارسی معرب ہے یعنے سنگ (پتھر) اور گل (مٹی) سے (کھنگر)

سُوْرَةُ لِاِيْلَافِ قُرَيْشٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ لِاِيْلَافِ اَلِفُوْا ذٰلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ وَاٰمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِيْ حَرَمِهِمْ۔

سورۂ لایلاف کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد نے کہا لایلاف قریش کا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگوں کا دل سفر میں لگا دیا تھا گرمی جاڑے کسی میں ان پر سفر کرنا بار نہیں ہوتا تھا اور ان کو حرم میں جگہ دے کر دشمنوں سے بے ڈر کر دیا تھا [3]

سُوْرَةُ اَرَاَيْتَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لِاِيْلَافِ لِنِعْمَتِيْ عَلٰى قُرَيْشٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدُعُّ يَدْفَعُ

سورۂ ارائیت کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
سفیان بن عیینہ نے کہا لایلاف قریش کا معنی یہ ہے قریش پر میرے احسان کی وجہ سے [4] مجاہد نے کہا یدع کا

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زاید ہے الم تر الم تعلم یعنی الم تر کا معنیٰ یہ ہے کیا تجھ کو معلوم نہیں کیونکہ اصحاب الفیل کے واقعے کے سال میں آپ کی ولادت ہوئی تھی، [2] اس کو طبری نے وصل کیا، [3] اس کو فریابی نے وصل کیا، [4] بعضے نسخوں میں یہ قول اگلی سورت کی تفسیر میں مذکور ہے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے یہ نسخہ شاید سہو کاتب ہے،

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ حَقِّهٖ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ يُدَعُّوْنَ يُدْفَعُوْنَ سَاهُوْنَ لَاهُوْنَ وَالْمَاعُوْنَ الْمَعْرُوْفُ كُلُّهٗ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ الْمَاعُوْنُ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوْضَةُ وَأَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ.

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض شَانِئَكَ عَدُوُّكَ.

۹۴۱. حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ أَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ.

۹۴۲. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ نَهَرٌ أُعْطِيَهٗ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ آنِيَتُهٗ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ رَوَاهُ زَكَرِيَّا وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ

معنی دفع کرتا ہے یعنے یتیم کو اُس کا حق لینے نہیں دیتا کہتے ہیں یہ دَعَعْتُ سے نکلا ہے اسی سے ہے (سورہ طور میں) یوم یدعون یعنی جس دن دوزخ کی طرف ہٹائے جائیں گے (دھکیلے جائیں گے) ساھون بھولنے والے غافل ماعون کہتے ہیں ہر مروت کے اچھے کام کو بعضے عرب کہتے ہیں ماعون پانی عکرمہ نے کہا ماعون کا اعلیٰ درجہ زکوٰۃ دینا ہے۔ اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص کچھ سامان مانگے تو دے (انکار نہ کرے)

سورۂ کوثر کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے بہت رحم والا

ابن عباس رضؓ نے کہا شانئک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا ابوجہل یا عقبہ)[1]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے قصے میں فرمایا میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے ڈیرے لگے تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ نہر کیسی ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے (جو اللہ نے تم کو دی ہے)

ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوعبیدہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا انا اعطیناک الکوثر تو کوثر سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا کوثر ایک نہر ہے جو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتی (کے ڈیرے) ہیں وہاں تاروں کے شمار میں کوزے (آبخورے) رکھے ہیں۔

[1] اس کو ابن مردویہ نے وصل کیا، رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ،

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يُقَالُ لَكُمْ دِينُكُمُ الْكُفْرُ وَلِيَ دِينِ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَقُلْ دِينِي لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالنُّونِ فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِينِ وَيَشْفِينِ وَقَالَ غَيْرُهُ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ الْآنَ وَلَا أُجِيبُكُمْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۴۳ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے ابوبشر نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا کوثر سے وہ بھلائی مراد ہے جو اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ابوبشر کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا لوگ تو یہ کہتے ہیں کوثر ایک نہر کا نام ہے بہشت میں سعید نے کہا نہر بھی جو بہشت میں ہے اُس بھلائی میں داخل ہے جو اللہ نے آپ کو عنایت فرمائی [1]

سورۂ کافرون کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

لکم دینکم ولی دین یعنی تم کو کفر مبارک رہے دینی نہ کہا کیوں کہ اس سورت کی آیتیں نونی ہیں (اخیر میں نون ہے) تو یائے متکلم گرا دی جیسے یھدین اور یشفین میں اوروں نے کہا [2] لا اعبد ما تعبدون کا معنی یہ ہے کہ میں اس وقت بھی جس کو تم پوجتے ہو نہیں پوجتا اور نہ ساری عمر اس کو پوجوں گا نہ تم اس (خدا) کو پوجنے والے ہو جس کو میں پوجتا ہوں یہ خطاب ان کافروں کے حق میں ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولیزیدن کثیرا منھم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا (ایسے لوگ ہدایت پر آنے والے نہیں)

سورۂ اذا جاء نصر اللہ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جب سے سورہ اذا جاء نصر اللہ اتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

[1] صحیح مسلم میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جس کے دینے کا اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا اس پر بڑی بھلائی ہے جب صحیح حدیث سے کوثر کی یہ تفسیر ثابت ہو تو اسی کو لینا چاہیے اور دوسری تفسیریں جو لوگوں نے محض اپنی رائے اور خیال سے کیں ہیں ان کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے [2] یعنے فراء کے سوا اوروں نے بعضے نسخوں میں یہ لفظ وقال غیرہ نہیں ہے وہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ فراء کا ذکر اوپر نہیں ہوا۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي،

ہر نماز میں یوں کہا کرتے سبحنك ربنا وبحمدك اللهم اغفر لی [1]

۹۴۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ،

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں بہت کہا کرتے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی قرآن میں جو حکم دیا گیا تھا فسبح بحمد ربك واستغفرہ اُس کی تعمیل کرتے۔

بَابُ ۴۵۳ قَوْلِهِ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا۔

باب ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کی تفسیر

۹۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالُوا فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُورِ قَالَ مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَجَلٌ أَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ،

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حبیب ابن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اذا جاء نصر اللہ والفتح تو فتح سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا شہر اور مکانوں کا فتح ہونا پھر حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا ابن عباسؓ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا اس سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مراد ہے یا ایک مثال ہے گویا آپ کو موت کی خبر دی گئی،

بَابُ ۴۵۴ قَوْلِهِ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ۔

باب فسبح بحمد ربك واستغفرہ انہ کان توابا کی تفسیر،

تواب کا معنی بندوں کی توبہ قبول کرنے والا آدمیوں میں تواب اس کو کہیں گے جو گناہ سے توبہ کرے۔

[1] اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ اللہ کی تسبیح اور استغفار کرو گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعمیل کی کہ ہر نماز میں تسبیح واستغفار لازم کرلیا،

besturdubooks.wordpress.com

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَذَلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوالبشر سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ مجھ کو بدر میں جو صحابہؓ بوڑھے بوڑھے شریک تھے ان کے ساتھ بلا لیتے تھے بعضوں کو یہ ناگوار گزرا کہنے لگے آپ ان کو ہمارے ساتھ کیوں بلا لیتے ہیں (اللہ رکھے) ہمارے تو بیٹے ان کے برابر موجود ہیں حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کی وجہ جانتے ہو [1] ایک روز ایسا ہوا حضرت عمرؓ نے بوڑھے صحابہؓ کو بلایا مجھ کو بھی ان کے ساتھ بلا لیا میں سمجھتا ہوں اُس روز اسی لیے بلایا کہ میرا علم جو حضرت عمرؓ دیکھ چکے ہیں وہ لوگوں کو بھی دکھلائیں خیر جب ہم لوگ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا تم لوگ کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ کے اس قول اذا جاء نصراللہ والفتح سے کیا مراد ہے بعضوں نے کہا اللہ نے ہم کو فتح حاصل ہو تو ہم اس کی تعریف کریں اُس کی بخشش چاہیں اور بعضے خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا اس کے بعد مجھ کہا ابن عباسؓ کیا تم بھی یہی کہتے ہو میں نے کہا نہیں اس میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کر دیا کہ اب تمہاری وفات کا وقت آن پہنچا یعنے اللہ کی مدد آ گئی مکہ فتح ہو گیا یہی تمہاری وفات کی نشانی ہے اب تم اللہ کی تعریف کرو اُس سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی یہی سمجھتا ہوں جو تم سمجھے [2]

---

[1] اول تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے دوسرے علم و فضل میں ممتاز تیسرے ذہین اور طباع۔ [2] دوسری روایت میں ہے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا اب تم مجھ کو کیا ملامت کرتے ہو اگر میں نے ابن عباسؓ کو تمہارے برابر جگہ دی اور تمہارے ساتھ بلایا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اہل فضل اور علم قابل تعظیم ہیں گو ان کی عمر کم ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ علم کے بڑے قدردان تھے اور ہر ایک بادشاہ یا خلیفہ کو علم کی قدردانی اور عالموں کی تعظیم اور تکریم ضرور ہے افسوس مسلمان جو تباہ ہوئے اور غیر قوموں کے دستنگر بن گئے وہ جہالت اور کم علمی ہی کی وجہ سے اور اس قدر تباہی پر اب بھی مسلمان بادشاہ علم کی طرف متوجہ نہیں ہوئے بلکہ جاہلوں اور بیوقوفوں کو اپنا مصاحب بناتے ہیں عالم کی صحبت سے گھبراتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ،،،

besturdubooks.wordpress.com

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
تَبَابٌ خُسْرَانٌ تَتْبِيبٌ تَدْمِيرٌ۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوا مَنْ هَذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هَكَذَا قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ،

بَابُ ۴۵۵ قَوْلِهِ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ،

سورۂ تبت یدا کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا
تباب کا معنی تباہی ٹوٹا تتبیب تباہ کرنا۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا جب (سورۂ شعراء) کی یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین[۱] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) باہر نکلے صفا پہاڑ پر چڑھ گئے وہاں پکارا ارے لوگو ہوشیار ہو جاؤ مکہ والے کہنے لگے یہ کون ہے وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر جمع ہو گئے آپ نے فرمایا بتاؤ تو سہی اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے تلے سے نکلنے والے ہیں تو تم میری بات سچ مانو گے انہوں نے کہا بیشک کیونکہ ہم نے آج تک تم کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا (چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو صادق اور امین کا لقب دے رکھا تھا) آپ نے فرمایا پھر تو میری بات سنو) میں تم کو آگے آنے والے (قیامت کے) سخت عذاب سے ڈراتا ہوں یہ سن کر ابولہب (مردود) کہنے لگا ارے تو تباہ ہو تو نے ہم کو اسی لیے جمع کیا تھا ناحق پریشان کیا آخر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری تبت یدا ابی لہب وتب اعمش نے یوں پڑھا وقد تب جس دن یہ حدیث روایت کی[۲]

باب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب کی تفسیر

[۱] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ورھطک منھم المخلصین بھی پڑھی ہے لیکن جمہور نے اس آیت کو نہیں پڑھا اسی لیے مصحف عثمانی میں نہیں لکھی گئی شاید اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ [۲] گو قرآن میں قد کا لفظ نہیں ہے اعمش کا یہ مطلب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو خبر دی تھی وہ پوری ہو، رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

۹۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَى آخِرِهَا،

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطحاء (مکہ کے پتھریلے میدان) کی طرف نکلے اور پہاڑ پر چڑھ گئے آپؐ نے پکارا ارے لوگو ہوشیار ہو جاؤ یہ سن کر قریش کے لوگ آپؐ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے کہوں کہ دشمن صبح کو یا شام کو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو تم میری بات سچ سمجھو گے انہوں نے کہا بیشک آپ نے فرمایا تو میں تم کو آگے ہی سے (دوزخ کے) سخت عذاب سے ڈراتا ہوں اس پر ابو لہب کہنے لگا ارے تیری خرابی کیا تو نے ہم کو اسی کام کے لیے جمع کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تبت ابی لہب اخیر تک۔

بَابٌ ۴۵۶ قَوْلِهٖ سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

باب سیصلیٰ نارا ذات لہب کی تفسیر

۹۴۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ،

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا ابو لہب کہنے لگا ارے تیری خرابی تو نے ہم کو اسی بات کے لیے جمع کیا تھا اس وقت یہ سورت اتری تبت یدا ابی لہب

بَابٌ ۴۵۷ قَوْلِهٖ وَامْرَأَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ

باب وامرأته حمالة الحطب کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ يُقَالُ مِنْ مَسَدٍ لِيفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ

مجاہد نے کہا حمالة الحطب یعنی چغل خور فی جیدها حبل من مسد کہتے ہیں مسد سے مراد مقل درخت کی چھال کی رسی ہے بعضوں نے کہا دوزخ کی رسی مراد ہے [۲]

---

[۱] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ [۲] جو اس کے منہ میں گھسیڑ کر دُبر کی طرف نکالیں گے کہتے ہیں یہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی دشمن تھی مردود فساد کراتی پھرتی آپ چغلیاں کھاتی لوگوں میں لڑائی ڈلواتی آخر اس کا انجام یہ ہوا کہ لکڑی کا گٹھا سر پہ لادے لا رہی تھی رستے میں تھک کر ایک پتھر پہ بیٹھی فرشتے نے آن کر وہ رسی جس سے گٹھا باندھتی تھی اور اس کی گردن میں پڑی تھی پیچھے سے زور سے کھینچی کمبخت دم گھٹ کر مرگئی خسر الدنیا والآخرہ،

besturdubooks.wordpress.com

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُقَالُ لَا يُنَوَّنُ اَحَدٌ اَيْ وَاحِدٌ،

۹۵۰. حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِيْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ

بَابٌ ۴۵۸. قَوْلِهٖ اَللّٰهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّيْ اَشْرَافَهَا الصَّمَدَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهٰى سُؤْدُدُهٗ،

۹۵۱. حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَّقُوْلَ لَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا بَدَاْتُهٗ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ

سورہ قل ہو اللہ احد کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

احد پر تنوین نہیں پڑھی جاتی (بلکہ دال کو ساکن پڑھنا چاہیے) احد کا معنی ایک۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اس کو یہ لازم نہ تھا مجھ کو گالی دی اس کو یہ نہیں چاہیے تھا جھٹلانا یہ ہے وہ کہتا ہے میں اس کو دوبارہ پیدا نہیں کروں گا حالانکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں ہے اور گالی دینا یہ ہے کہ (معاذ اللہ) کہتا ہے اللہ کی اولاد ہے، اور میں تو اکیلا ہوں بے نیاز نہ مجھ کو کسی نے جنا ہے نہ میں نے کسی کو جنا ہے میرے توجوڑ کا کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔

باب اللہ الصمد کی تفسیر۔ عرب لوگ سردار اور شریف کو صمد کہتے ہیں ابو وائل شقیق بن سلمہ نے کہا[1] صمد سب سے بڑا سردار حد درجے کا۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اس کو یہ زیبا نہ تھا مجھ کو گالی دی اس کو یہ مناسب نہ تھا جھٹلانا تو یہ ہے کہتا ہے کہتا ہے میں اس کو (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ نہ کر سکوں گا جیسے شروع میں میں نے اس کو پیدا کیا تھا گالی دینا یہ ہے کہتا ہے اللہ کی اولاد ہے اور میں تو

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا،

besturdubooks.wordpress.com

اَنْ يَّقُوْلَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّىْ كُفُوًا اَحَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ كُفُوًا وَّكَفِيْئًا وَّكِفَاءً وَّاحِدٌ۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقُ اللَّيْلِ اِذَا وَقَبَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ يُقَالُ اَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَقَبَ اِذَا دَخَلَ فِىْ كُلِّ شَيْءٍ وَّاَظْلَمَ۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَّعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيْلَ لِىْ فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْوَسْوَاسُ اِذَا وُلِدَ

بے نیاز بادشاہ ہوں نہ مجھ کو کسی نے جنا نہ میں نے کسی کو جنا نہ میرے جوڑ کا دوسرا کوئی ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفواً احد کی تفسیر کفواً اور کفئ اور کفاء سب کے ایک معنی ہیں یعنی برابر والا جوڑ۔

سورۂ فلق کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

مجاہد نے کہا[1] غاسق سے رات مراد ہے[2] اذا وقب جب سورج ڈوب جائے فرق اور فلق کے ایک معنی ہیں کہتے ہیں یہ بات فرق صبح یا فلق صبح سے زیادہ روشن ہے عرب لوگ وقب اس وقت کہتے ہیں جب کوئی چیز بالکل کسی چیز میں گھس جائے اور اندھیرا ہو جائے[3]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عاصم اور عبدہ بن ابی لبابہ سے دونوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے کہا میں نے ابی بن کعب سے معوذتین (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) کو پوچھا کیا یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں[4] انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جبرئیل کی زبان پر مجھ کو حکم ہوا یوں کہہ (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) اخیر تک ہم وہی کہتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سورۂ قل اعوذ برب الناس کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

ابن عباسؓ سے منقول ہے[5] وسواس کا مطلب یہ ہے

---

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا، [2] ایک حدیث میں ہے کہ غاسق سے چاند مراد ہے بعضوں نے کہا ذکر مراد ہے وہ فرج میں غائب ہو جاتا ہے[3] [4] عبداللہ بن مسعودؓ ان دونوں سورتوں کو قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا تو چھیل ڈالتے وہ کہتے یہ دونوں سورتیں صرف اس لیے اتریں کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں اور جن لوگوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ روایت صحیح نہیں ہے انہوں نے غلطی کی لیکن جمہور صحابہؓ اور تابعینؒ سب کا یہ قول ہے کہ معوذتین قرآن میں داخل ہیں اور اس پر اجماع ہو گیا اور ممکن ہے کہ ابن مسعود کا یہ مطلب ہو کہ گو یہ دونوں سورتیں کلام الٰہی میں ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مصحف میں نہیں لکھوایا اس لیے مصحف میں لکھنا ضرور نہیں نووی نے شرح مہذب میں کہا کہ مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ معوذتین اور سورۂ فاتحہ قرآن میں داخل ہیں اور جو کوئی قرآن کے کسی جزو کا انکار کرے وہ کافر ہے اور حافظؒ نے اس پر اعتراض کیا ہے[4] ابی نے گول گول جواب دیا صاف نہیں کہا کہ یہ سورتیں قرآن میں داخل ہیں یا نہیں۔ [5] اس کو طبرانی نے وصل کیا باسناد ضعیف،

besturdubooks.wordpress.com

خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
ذَهَبَ وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللّٰهُ ثَبَتَ عَلٰى قَلْبِهٖ،

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ
زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ
قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا
الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا
وَكَذَا فَقَالَ أُبَيٌّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي قِيلَ لِي فَقُلْتُ
قَالَ فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

بَابُ ۷۵۹ كَيْفَ نُزُولُ الْوَحْيِ وَأَوَّلُ مَا
نَزَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُهَيْمِنُ الْأَمِيْنُ الْقُرْاٰنُ
أَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ،

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ
شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ
أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رض قَالَا
لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ
وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو کونچا لگاتا ہے اگر اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو بھاگ جاتا ہے ورنہ بچہ کے دل پر جم جاتا ہے

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبدہ بن ابی لبابہؓ نے انہوں نے زر بن حبیش سے سفیان نے کہا اور ہم سے عاصم بن ابی النجود نے بھی زر سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابی بن کعبؓ سے پوچھا ابو المنذر (یہ ابی کی کنیت ہے) تمہارے بھائی (یعنی دینی بھائی) عبداللہ بن مسعودؓ ایسا ایسا کہتے ہیں (کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا مجھے (جبرائیل کی زبان پر) یوں کہا گیا ایسا کہہ میں نے کہا تو ہم وہی کہتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

کتاب قرآن کی فضیلت کے بیان میں

باب وحی کیونکر اتری اور پہلے کونسی سورت اتری ابن عباسؓ نے کہا [1] المہیمن (جو قرآن کی صفت سورہ مائدہ میں آئی ہے) اس کا معنے امین گویا قرآن اگلی کتابوں کا امانت دار (نگہبان)

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے شیبان بن عبدالرحمن سے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے کہا مجھ کو ام المومنین حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباس نے خبر دی ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) دس برس مکہ میں مقیم رہے قرآن اترتا رہا پھر مدینہ میں دس برس رہے [2]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔ [2] دوسری روایتوں میں مدینہ میں تیرہ برس رہنا منقول ہے شاید راوی نے اس روایت میں کسر چھوڑ دی ہے۔ بعضوں نے کہا آپ کی عمر ساٹھ ہی برس کی ہوئی چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے دس برس مکہ میں رہے دس برس مدینہ میں۔

besturdubooks.wordpress.com

مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ رض فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ أَبِي قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

۹۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا مجھ کو یوں خبر دی گئی ایک بار حضرت جبرائیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کے پاس بی بی ام سلمہ بیٹھی تھیں وہ آنحضرت سے باتیں کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہؓ سے پوچھا تم جانتی ہو یہ کون ہے انہوں نے کہا دحیہ کلبی ہیں۔ (اور کون ہے[1]) بی بی ام سلمہؓ کہتی ہیں جبتک آنحضرت صلعم (مسجد میں جانے کے لیے) کھڑے ہوئے میں یہی سمجھتی رہی کہ وہ دحیہ تھے یہانتک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا آپ نے جو باتیں اس شخص نے کی تھیں وہ جبرئیل کی طرف منسوب کیں[2] معتمر کہتے ہیں میرے والد سلیمان نے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد کیسان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جتنے پیغمبر گزرے ہیں ان میں سے ہرایک کو ایسے ایسے معجزے دیے گئے جن کو دیکھ کر لوگ ایمان لائے (بعد کے زمانہ میں ان کا کوئی اثر نہ رہا) اور مجھ کو جو (بڑا) معجزہ اللہ تعالیٰ نے دیا وہ قرآن ہے جس کو وحی کے ذریعہ سے میرے پاس بھیجا (اس کا اثر قیامت تک باقی رہے گا) تو مجھ کو یہ امید پڑتی ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعدار لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہوں گے[3]

[1] دحیہ ایک خوبصورت صحابی تھے جب حضرت جبرئیلؑ آدمی کی صورت بن کر آنحضرت کے پاس آتے تو انہی کی صورت میں آتے۔ [2] یعنی خطبے میں یہ بیان فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے ایسا کہا۔ [3] اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں جس قسم کے معجزے کی ضرورت تھی ایسا معجزہ پیغمبر کو دیا حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں علم سحر کا بہت رواج تھا ان کو ایسا معجزہ دیا کہ سارے جادوگر مان گئے دم بخود رہ گئے حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں طب کا رواج تھا ان کو ایسے معجزے دیے کہ کسی طبیب باپ سے بھی ایسے علاج ممکن نہیں ہیں آنحضرت کے زمانہ میں فصاحت بلاغت شعر شاعری انشا نگاری کا بڑا چرچا تھا تو آپ کو قرآن شریف ایسا فصیح اور بلیغ کلام عنایت فرمایا کہ سارے زمانہ کے فصیح اور بلیغ لوگ اس کا لوہا مان گئے اور ایک چھوٹی سی سورت بھی قرآن کی طرح نہ بنا سکے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے پیغمبروں کے معجزے تو جن لوگوں نے دیکھے تھے انہوں ہی نے دیکھے وہ ایمان لائے (باقی آئندہ صفحے پر)

besturdubooks.wordpress.com

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ۔

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو انس بن مالک رضی نے خبر دی انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے پے در پے وحی بھیجنا شروع کی وفات کے قریب تو بہت وحی اتری اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی [1]

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جندب بن عبد اللہ بجلی رضی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے وہ ایک رات تہجد کے لیے نہیں اٹھے تو ایک عورت دعوراً بنت حرب ابو لہب کی جورو ابو سفیان کی بہن) آپؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی محمدؐ میں سمجھتی ہوں تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (تم سے خفا ہو گیا الگ ہو گیا) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ [2]

بَابٌ ۷۶۰ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ۔

باب قرآن قریش کے محاورے پر عربی زبان میں اترا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآناً عربیاً بلسان عربی مبین

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) بعد والوں پر اس کا اثر نہیں رہا گو ماں باپ اگلے بزرگوں کی تقلید سے کچھ لوگ ان کے طریق پر قائم رہیں مگر اپنے اپنے زمانہ میں وہاں معجزوں کو ایک افسانہ سے زیادہ خیال نہیں کرتے اور میرا معجزہ قرآن ہمیشہ باقی ہے وہ ہر زمانہ اور ہر وقت میں تازہ ہے اور جتنا اس میں غور کرتے جاؤ لطف زیادہ ہوتا جاتا ہے اس کے نکات اور فوائد لاانتہا ہیں جو قیامت تک لوگ نکالتے رہیں گے اس لحاظ سے میرے پیرو لوگ ہمیشہ قائم رہیں گے۔ حواشی صفحہ ہذا [1] مطلب یہ ہے کہ ابتدائی زمانہ نبوت میں تو سورۂ اقرا اتر کر پھر ایک مدت تک وحی موقوف ہو گئی تھی اس کے بعد پے در پے اترتی رہی پھر جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے عمر کے آخری حصہ میں بہت قرآن اترا اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کو فتوحات ہوئیں ان کا شمار بڑھ گیا معاملات اور مقدمات بکثرت رجوع ہونے لگے تو قرآن بھی بکثرت اترا پھر عین وحی کی کثرت کے زمانہ میں آپ کی وفات ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم۔ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ کبھی قرآن اترنے میں دیر بھی ہوا کرتی تھی کبھی برابر ہر روز اترا کرتا تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ فَأَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِيدَ
بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ
إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي
عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهَا
بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ
بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ
أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ
يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَنْزِلُ
عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ
أُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ
أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ
فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً
فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى

زہری سے کہا مجھ کو انس ابن مالک نے خبر دی[1] کہ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو یہ حکم دیا کہ قرآن کی آیتیں مصحفوں میں لکھو انہیں اور حضرت عثمانؓ نے یہ بھی کہا کہ اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت میں (جو مدینہ کے رہنے والے تھے) عربی محاورے کا اختلاف ہو تو قریش کا محاورہ لکھو اس لیے کہ قرآن قریش کے محاورے میں اترا ہے انہوں نے ایسا ہی کیا،

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے عطاء بن ابی رباح نے **دوسری سند** مسدد بن مسرہد نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی کہا مجھ کو صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے کہ (میرے والد) یعلیٰ ہمیشہ کہا کرتے تھے کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی آ رہی ہو ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے[2] سائے کے لیے ایک کپڑا آپ پر تان دیا آپ کے ساتھ کئی اصحابؓ بھی تھے اتنے میں ایک شخص (عطاء بن منیہ یا عمرو بن سواد یا خود یعلے) آیا خوشبو میں لتھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص خوشبو لگا کر جبہ پہن کر (عمرے کا) احرام باندھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ایک گھڑی (خاموش) دیکھتے رہے اتنے میں آپ پر وحی آنی شروع ہوئی حضرت عمرؓ نے اشارے سے یعلیٰ کو بلایا وہ آئے اور کپڑے کے اندر (جو آپ پر تنا ہوا تھا) سر ڈال کر دیکھنے لگے کیا دیکھتے ہیں آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور خراٹے کی سی آواز نکل رہی ہے ایک گھڑی تک یہی حال رہا

---

[1] بعض نسخوں میں یہاں واخبرنی ہے یہ واؤ عطف بعض نسخوں میں فاخبرنی ہے یہ حدیث مختصر ہے ساری حدیث آئندہ باب میں آئے گی اس سے واؤ عطف کا مطلب معلوم ہو جائے گا، [2] جعرانہ ایک مقام ہے مشہور مکہ کے قریب طائف کے رستے میں،،

اَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلٰى فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيْءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ،

آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں گیا جو عمرے کے احرام کا مسئلہ مجھ سے ابھی پوچھتا تھا اس شخص کو ڈھونڈ کر لاؤ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپ نے فرمایا تو ایسا کر خوشبو جو تیرے بدن میں لگ گئی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور جُبّہ کو اتار ڈال پھر عمرہ اسی طرح بجا لا جیسے حج کرتا ہے[۱]

باب قرآن کے جمع کرنے کا بیان[۲]

بَابٌ ۴۶ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ،

باب قرآن کے جمع کرنے کا بیان

۹۶۱ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم بن سعد سے کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عبید بن سباق سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب یمامہ کی لڑائی میں (جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی) مسلمان مارے گئے (سات سو صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے) تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بلوا بھیجا میں گیا تو دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں بیٹھے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے قاری بہت مارے گئے میں ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو اسی طرح لڑائیوں میں قاری مارے جائیں (اور بہت سا قرآن (جو اس وقت تک سینوں میں تھا) ہاتھ سے جاتا رہے تو میں مناسب سمجھتا ہوں آپ قرآن کو اکٹھا کرنے کا حکم دیدیجئے اس وقت میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا یہ تو بتلاؤ کہ جو کام

---

[۱] اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس باب سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اگلے باب کے متعلق ہے اور شاید کاتب نے غلطی سے اس باب میں شریک کر دی بعضوں نے کہا اس باب میں یہ حدیث اس لیے لائے کہ حدیث بھی قرآن کی طرح وحی ہے اور وہ بھی قریش کے محاورے پر اتری ہے۔ یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

[۲] قرآن آنحضرت کے عہد میں متفرق الگ الگ صحیفوں ورقوں ہڈیوں پر لکھا ہوا تھا مگر سارا قرآن ایک جگہ ایک مصحف میں نہیں جمع ہوا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک جگہ جمع کیا گیا　حضرت عثمان کی خلافت میں اسی کی نقلیں مرتب ہو کر تمام ملکوں میں بھیجی گئیں غرض یہ کہ قرآن سارے کا سارا لکھا ہوا آنحضرت کے عہد میں بھی موجود تھا مگر متفرق الگ الگ کسی کے پاس ایک ٹکڑا کسی کے پاس دوسرا ٹکڑا اور سورتوں میں بھی کوئی ترتیب نہ تھی یہ ترتیب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کی گئی،

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا (قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا) وہ تم کیسے کرد گے[۱] عمرؓ نے کہا گو یہ کام آنحضرتؐ نے نہیں کیا، خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے[۲] (اس میں بڑی مصلحت ہے) پھر عمرؓ برابر مجھ سے اس کام کے لیے کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ بھی کھول دیا مجھ کو بھی یہ کام مناسب نظر آیا اور عمرؓ کی جو رائے تھی وہی رائے میری بھی قرار پائی زید بن ثابت کہتے ہیں ابوبکرؓ نے کہا تو ایک جوان عقلمند آدمی ہے ہم کو تیرا اعتبار بھی ہے اور تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی بھی لکھا کرتا تھا (قرآن سے خوب واقف ہے) ایسا کر قرآن کی تلاش کر اس کو اکٹھا کر زید بن ثابت کہتے ہیں خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھ سے کہتے تم ایک پہاڑ ڈھو دو تو مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا جتنا کہ یہ کام مشکل معلوم ہوا یعنے قرآن کا جمع کرنا میں نے ان سے کہا تم لوگ وہ کام کیونکر کرو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابوبکرؓ نے کہا گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام نہیں کیا، مگر خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے اور برابر مجھ سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے جیسے ابوبکر اور عمرؓ کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی میرے بھی دل میں ڈال دی (میں بھی اُن کی رائے سے متفق ہوگیا) میں نے قرآن کی تلاش شروع کی کہیں کھجور کی چھڑیوں پر کہیں باریک پتلے پتھروں پر یا ٹھیکروں پر لکھا پایا کچھ لوگوں کو زبانی یاد تھا غرض اسی طرح سے جا بجا جمع کیا، یہاں تک کہ مجھے سورۂ توبہ کی آخری آیت صرف ابوخزیمہ انصاری پاس لکھی ہوئی پائی

[۱] اس حدیث سے یہ نکلا کہ صحابہؓ اس امر سے بہت پرہیز کرتے تھے جو آنحضرتؐ کے وقت میں نہ تھا اور ہر ایک بدعت کو معیوب جانتے تھے۔ [۲] کیونکہ اس میں دین کی حفاظت ہے اگر قرآن جمع نہ کیا جاتا تو اگلی کتابوں کی طرح قرآن میں بھی بڑا اختلاف ہو جاتا اور مخالفین کو طرح طرح کے مضمون اس میں ملا دینے کا موقعہ ملتا قسطلانی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ بعضی بدعت اچھی بھی ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے اگر بدعت سے بدعت لغویہ مراد ہو تو بیشک وہ اچھی اور بری سب ہو سکتی ہیں اور صحابہؓ یا تابعین نے جو فعل کیا یا جس فعل کی اصل کتاب و سنت سے ہے اُس کو بدعت شرعیہ نہیں کہتے بدعت شرعیہ وہ ہے جو دین میں ایک نئی بات ایسی نکالی جائے جس کا وجود قرون ثلثہ میں نہ ہو اور اس کی اصل کتاب و سنت سے نہ ملے ایسی بدعت گمراہی ہے جیسے حدیث میں وارد ہے حضرت مجددؒ نے فرمایا میں کسی بدعت میں نور نہیں پاتا۔

besturdubooks.wordpress.com

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَآءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ،

---

۹۶۲ - حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَالْأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى إِذَا

(اور لوگوں کے پاس لکھی ہوئی نہ تھی گو یاد بہت لوگوں کو تھی) یعنی آیت لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم اخیر سورت تک پھر یہ مصحف (جو زید بن ثابت نے مرتب کیا) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات تک ان کے پاس رہا ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات تک بعد ام المومنین حفصہ کے پاس تھا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو منگوا کر اس کی نقلیں کرا کر تمام ملکوں میں بھیجیں)

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد عوفی نے کہا ہم سے ابن شہاب نے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ حذیفہ بن یمان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ شام اور عراق کے مسلمانوں کے ساتھ ارمنیہ اور آذربیجان فتح کرنے کو لڑ رہے تھے حذیفہ اس سے گھبرا گئے کہ ان لوگوں نے قرآن کی قرأت میں اختلاف کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے (خدا کے واسطے) امیر المومنین اس سے پہلے کہ مسلمان یہود اور نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں اس امت کی خبر لیجیے (ان کو مصیبت سے بچایئے) یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو کہلا بھیجا کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیج دو ہم اس کی نقلیں اتار کر پھر تم کو واپس کر دیں گے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھیج دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن حارث رضی اللہ عنہ بن ہشام کو حکم دیا انہوں نے اس کی نقلیں اتاریں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریش کے لوگوں (یعنے عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) سے یہ بھی کہہ دیا اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں (جو انصاری تھے) قرأت میں اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے موافق لکھنا اس لیے کہ قرآن انہی کے محاورے پر اترا ہے خیر انہوں نے ایسا ہی کیا جب مصحفوں کو تیار کر چکے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کا مصحف تو ان کے پاس واپس کر دیا اور ان مصحفوں میں سے

besturdubooks.wordpress.com

نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضـ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ

ایک ایک مصحف ہر ایک ملک میں بھجوا یا[۱] اور اس کے سوا جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا سب کے جلا دینے کا حکم دیا[۲] ابن شہاب رضـ نے کہا مجھ سے خارجہ ابن زید بن ثابت نے بیان کیا انہوں نے زید بن ثابت رضـ سے سنا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں ہم مصحف لکھ رہے تھے اس وقت سورۂ احزاب کی ایک آیت کا پتہ نہ چلا (وہ حضرت حفصہ رضـ کے مصحف میں بھی نہ تھی اور میں نے بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ آیت پڑھتے سُنا تھا آخر ہم نے اس کی تلاش کی (کہیں تو لکھی ہوئی پائیں) پھر وہ خزیمہ بن ثابت رضـ انصاری کے پاس لکھی ہوئی ملی وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ ہم نے اس کو سورۂ احزاب میں لگا دیا[۳]

بَابٌ ۲۶۲ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن کون لکھا کرتا تھا[۴]

[۱] ایک کوفہ میں ایک بصرہ میں ایک شام میں اور ایک مدینہ میں اپنے پاس رہنے دیا بعضی روایتوں میں یوں ہے کہ سات مصحف تیار کرائے اور مکہ اور شام اور یمن اور بحرین اور بصرہ اور کوفہ کو ایک ایک مصحف بھیجا ایک مدینہ میں رکھا، [۲] یہ جلانا عین مناسب اور مقتضائے مصلحت تھا یہ حکم حضرت عثمان رضـ نے سب صحابہ کے سامنے دیا انہوں نے اس پر انکار نہیں کیا بعضوں نے کہا حضرت عثمان رضـ نے اُن کو دُھلوا ڈالا پھر جلوا دیا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جن کاغذوں میں خدا کے نام ہوں ان کو جلا ڈالنا درست ہے، اب جو مصحف حضرت حفصہ رضـ کے پاس تھا وہ زندگی تک انہی کے پاس رہا مروان نے مانگا تو بھی انہوں نے نہیں دیا ان کی وفات کے بعد مروان نے عبداللہ بن عمر رضـ سے وہ منگوایا اور جلوا ڈالا اب کسی کے پاس کوئی مصحف نہ رہا البتہ کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضـ نے اپنا مصحف حضرت عثمان رضـ کے مانگنے پر بھی نہیں دیا لیکن عبداللہ بن مسعود رضـ کی وفات کے بعد معلوم نہیں وہ مصحف کہاں گیا بعضی روایتوں میں ہے کہ حضرت علی رضـ نے بھی ایک مصحف بہ ترتیب نزول تیار کیا تھا لیکن اُس کا بھی پتہ نہیں چلتا اللہ کو جو منظور تھا وہی ہوا یہی مصحف عثمانی دنیا میں باقی رہ گیا موافق مخالف ہر ملک اور ہر فرقہ میں جہاں دیکھو بس یہی مصحف ہے [۳] یعنی پہلے ٹھکانے پر تو صرف سورتوں کی ترتیب اور وجود قرأت وغیرہ میں حضرت عثمان رضـ نے تصرف کیا آنحضرت کے عہد میں یہ ترتیب سورتوں کی نہ تھی اور اسی لیے نماز کو جائز ہے کہ جس سورت کو چاہے پہلے پڑھے جس سورت کو چاہے بعد میں پڑھے ان میں ترتیب کا خیال رکھنا کچھ لازم نہیں ہے [۴] مکہ میں قرآن عبداللہ بن سعد رضـ لکھا کرتا تھا مدینہ میں اکثر زید بن ثابت رضـ لکھا کرتے تھے اور ابی بن کعب رضـ بھی لکھتے تھے چاروں خلیفہ اور دوسرے کئی صحابہ رضـ بھی کبھی کبھی لکھا کرتے تھے، رحمہم اللہ تعالیٰ۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ اِنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ اِنَّکَ کُنْتَ تَکْتُبُ الْوَحْیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْاٰنَ فَتَتَبَّعْتُ حَتّٰی وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ اٰیَتَیْنِ مَعَ اَبِیْ خُزَیْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ لَمْ اَجِدْهُمَا مَعَ اَحَدٍ غَیْرِهٖ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ اِلٰی اٰخِرِهٖ۔

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس رضؓ سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ عبید بن سباق نے کہا زید بن ثابت کہتے تھے ابو بکر صدیق رضؓ نے مجھ کو بلا بھیجا کہنے لگے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن لکھا کرتے تھے اب بھی تم ہی قرآن کی تلاش کرو میں نے تلاش کی اور جمع کیا، یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت لقد جاء کم رسول من انفسکم اخیر تک مجھ کو ابو خزیمہ انصاری رضؓ کے سوا اور کسی کے پاس رکھی ہوئی نہیں ملی۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِیْ زَیْدًا وَلْیَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْکَتِفِ اَوِ الْکَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اکْتُبْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْاَعْمٰی قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنِیْ فَاِنِّیْ رَجُلٌ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَکَانَهَا لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

ہم سے عبید اللہ ابن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری لایستوی القاعدون من المومنین والمجاہدون فی سبیل اللہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا زید بن ثابت کو بلالا اُن سے کہہ تختی دوات مونڈھے کی ہڈی لے کر آئیں یا ہڈی یا دوات لے کر آئیں (غیرہ وہ حاضر ہوئے) آپ نے فرمایا لکھ لایستوی القاعدون من المومنین اخیر تک اُس وقت آپ کے پیچھے عمرو بن ام مکتوم جو اندھے تھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ میرے باب میں کیا فرماتے ہیں میں تو اندھا آدمی ہوں (جہاد میں جا نہیں سکتا اب مجھ کو مجاہدین کا درجہ ملے گا یا نہیں) اس وقت یہ آیت یوں اتری لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ (تو غیر اولی الضرر کا لفظ بڑھایا گیا)[1]

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ٤٦٣ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ،

٩٦٥ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِي جِبْرِيْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِي حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ،

٩٦٦ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ عَلٰی حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰی سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ قَالَ

باب قرآن سات طرح پر اترا ہے

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا اُن سے ابن عباس رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیلؑ نے مجھ کو (پہلے) عرب کے ایک ہی محاورے پر[1] قرآن پڑھایا میں نے اُن سے کہا اس میں بہت سختی ہوگی، میں برابر اُن سے کہتا رہا اور محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اُن سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد قاری نے ان دونوں نے حضرت عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا میں سنتا رہا دیکھا تو وہ ایسے کئی طرزوں پر پڑھ رہے ہیں جن طرزوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت نہیں پڑھائی تھی میں تو عین نماز ہی میں ان پر حملہ کرتا مگر خیر نماز سے فراغت تک میں نے صبر کیا جب انہوں نے سلام پھیرا میں نے چادر اُن کے گلے میں ڈالی اُن سے پوچھا یہ سورت تم کو کس نے پڑھائی ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اور کس نے)، میں نے کہا نہیں تم جھوٹے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود مجھ کو

[1] یعنی عرب کی سات لغتوں پر یا سات قراتوں پر۔

besturdubooks.wordpress.com

أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا
عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ
الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ
اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي
سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ
اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ
عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

بَابٌ

۹۶۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ
قَالَ وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ قَالَ
إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رض إِذْ
جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ
قَالَتْ وَيْحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ قَالَ يَا أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ أَرِينِي مُصْحَفَكِ قَالَتْ لِمَ

یہ سورت اور طرز پر پڑھائی (تم کو اس کے خلاف کیسے پڑھا سکتے ہیں) آخر میں ان کو کھینچتا ہوا لے چلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورۂ فرقان کو اور ہی طرز پر پڑھتے ہیں جس طرز پر آپ نے مجھ کو نہیں پڑھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اچھا ہشام کو چھوڑ تو دے (اس کو قید کیوں کیا ہے) پھر فرمایا ہشام پڑھ انہوں نے اسی طرز پر پڑھا جس طرز پر پہلے میں نے ان کو پڑھتے سنا تھا جب وہ فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے (تو نے صحیح پڑھی) پھر مجھ سے فرمایا عمر اب تو پڑھ میں نے اس طرز پر پڑھی جس طرز پر آپ نے مجھ کو سکھلائی تھی جب میں پڑھ چکا آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح اتری ہے (تو نے صحیح پڑھی) پھر فرمایا دیکھو یہ قرآن سات محاوروں پر اترا ہے جو محاورہ تم پر آسان معلوم ہو اس طرح پڑھو لے[۱]

باب سورتوں یا آیتوں کی ترتیب کا بیان

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یوسف بن مالک نے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رض پاس بیٹھا تھا اتنے میں عراق کا ایک شخص (نام نامعلوم) آیا وہ پوچھنے لگا کفن کیسا ہونا چاہیے انہوں نے کہا افسوس اس سے مطلب کس طرح کا بھی کفن ہو تجھے کیا نقصان ہوگا پھر وہ کہنے لگا ام المؤمنین ذرا اپنا مصحف تو مجھ کو دکھلایئے انہوں نے کہا کیوں

لے[۱] بعضوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ قرآن میں ایک لفظ کی جگہ اگر دوسرا لفظ اس کا ہم معنی پڑھے تو درست ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جو لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اس کے سوائے نیا لفظ پڑھنا درست نہیں اور بعد کو علماء کا اس پر اجماع ہوگیا۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ لَعَلِّي أُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَا نَدَعُ الْخَمْرَ أَبَدًا وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا لَا نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّورَةِ،

۹۶۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطٰهٰ وَالْأَنْبِيَاءِ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي ۔

(کیا ضرورت ہے، اُس نے کہا میں آپ کا مصحف دیکھ کر سورتوں کی ترتیب پہنچان لوں بعضے لوگ اُس کو بے ترتیب پڑھتے ہیں[1] حضرت عائشہؓ نے کہا پھر اس میں کیا قباحت ہے جون سی سورت تو چاہے پہلے پڑھ جون سی سورت چاہے بعد پڑھ اگر اترنے کی ترتیب دیکھتا ہے تو (پہلے تو مفصل کی ایک سورت اتری اقراء باسم ربک) جس میں بہشت دوزخ کا ذکر ہے جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف رجوع ہو گیا اعتقاد سے فراغت ہوئی اُسکے بعد حلال حرام کے احکام اترے اگر کہیں شروع ہی میں یہ اترتا شراب نہ پیا تو لوگ کہتے ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے اگر شروع ہی میں یہ اترتا دیکھو زنا نہ کرنا تو لوگ کہتے ہم تو زنا نہیں چھوڑیں گے میں بالکل چھوٹی چھوکری کھیل رہی تھی اس وقت مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادہی وامر (جو سورہ قمر میں ہے) اور سورہ بقرہ اور سورۂ نساء اس وقت اتریں جب میں آنحضرتؐ کے پاس موجود تھی (یعنی مدینہ میں) خیر اُس کے بعد حضرت عائشہؓ نے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیتیں اسکو لکھوا دیں (کہ اس سورت میں اتنی آیتیں ہیں اس میں اتنی)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے عبدالرحمن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن مسعودؓ سے وہ کہتے تھے سورۂ بنی اسرائیل اور کہف اور مریم اور طٰہٰ اور انبیاء تو اول درجہ کی فصیح سورتیں ہیں اور میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں[2]

---

[1] شاید عبداللہ بن مسعودؓ مراد ہوں گے اور ان کے شاگرد انہوں نے نہ اپنا قرآن حضرت عثمانؓ کو دیا اور نہ اس کو ملایا، [2] یعنی یہ سورتیں نزول میں مقدم تھیں لیکن مصحف عثمانی میں سورتوں کی ترتیب نزول کے موافق نہیں ہے بلکہ بڑی سورتوں کو پہلے رکھا ہے اس کے بعد چھوٹی سورتوں کو اور یہ ترتیب بھی اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات اور ارشاد سے نکالی گئی ہے کہیں کہیں اپنی رائے سے بھی مثلاً حدیث میں آپ نے بقرہ اور آل عمران پر مقدم کیا اسی طرح مصحف میں بھی بقرہ پہلے رکھی گئی،

besturdubooks.wordpress.com

۹۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابواسحاق نے خبر دی انہوں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے کہا میں تو سبح اسم ربک الاعلیٰ کی سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پیشتر ہی یاد کر چکا تھا۔

۹۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلْقَمَةُ وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض آخِرُهُنَّ الْحَوَامِيمُ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ،

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جن کو دو دو کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ کہہ کر عبداللہ بن مسعود رضا اٹھے (گھر میں چلے گئے) علقمہ بھی ان کے ساتھ گئے پھر علقمہ باہر نکلے تو ہم نے اُن سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا یہ شروع مفصل کی بیس[۱] سورتیں ہیں ان کی آخری سورتیں وہ ہیں جن کے اول میں حٰمٓ ہے حٰم دخان اور عم تیسار لون[۲]

بَابٌ ۲۶۵ كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب حضرت جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور کیا کرتے مسروق نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کیا[۳] انہوں نے حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں

[۱] حالانکہ وہ مصحف عثمانی میں اخیر میں لکھی گئی ہے، [۲] ابوذر کی روایت میں یوں ہے حٰم کی سورتوں میں سے حٰم دخان اور عم تیسار لون ابن خزیمہ کی روایت میں یوں ہے ان میں پہلی سورت سورہ رحمٰن ہے اور اخیر کی دخان اس روایت سے نکلا کہ ابن مسعودؓ کا مصحف مصحف عثمانی کی ترتیب پر نہ تھا نہ نزول کی ترتیب پر کہتے ہیں حضرت علی رضہ کا مصحف بہ ترتیب نزول تھا شروع میں سورہ اقرأ پھر سورہ مدثر پھر سورہ قلم اور اسی طرح پہلے سب مکی سورتیں تھیں پھر مدنی سورتیں تھیں اور مصحف عثمانی کی ترتیب صحابہ رضہ کی رائے اور اجتہاد سے ہوئی تھی جمہور علماء کا یہی قول ہے یعنی سورتوں کی ترتیب لیکن آیتوں کی ترتیب باتفاق علماء توقیفی ہے یعنی بہ حکم الٰہی ہوئی حضرت جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیتے تھے اس آیت کو وہاں رکھو اس آیت کو وہاں تو آیتوں میں تقدیم تاخیر کسی طرح جائز نہیں اور یہ مضمون ایک حدیث سے ثابت ہے جس کو حاکم اور بیہقیؒ نے نکالا حاکم نے کہا وہ صحیح ہے بخاری مسلم کی شرط پر۔ [۳] اس کو خود امام بخاری نے علامۃ النبوۃ میں وصل کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

اِنَّ جِبْرِيْلَ يُعَارِضُنِيْ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ وَاِنَّهٗ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِيْ۔

یہ فرمایا ہر سال جبرئیل قرآن کا ایک بار دَور میرے ساتھ کیا کرتے اب کے سال دو بار دور کیا میں سمجھتا ہوں میری موت کا وقت آن پہنچا ہے۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ فَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِاَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں تو اور زیادہ سخی ہو جاتے کیوں کہ رمضان میں ہر رات جبرائیل ؑ آپؐ سے ملا کرتے رمضان ختم ہونے تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو قرآن سناتے پھر جب جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا کرتے اُس وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ۔

ہم سے خالد بن یزید نے بیان کیا کہا ہم کو ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا حضرت جبرئیلؑ ہر سال ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور کیا کرتے پھر جس سال آپؐ کی وفات ہوئی اس سال انہوں نے دو بار دور کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے اخیر میں دس دن اعتکاف کیا کرتے جس سال وفات ہوئی اس سال بیس دن تک اعتکاف کیا۔

بَاب ۴۶۶ الْقُرَّاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں قرآن کے قاری (حافظ) کون کون تھے۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عبداللہ ابن مسعودؓ کا ذکر کیا کہنے لگے میں اُن سے اُس روز سے برابر محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا قرآن چار آدمیوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود اور سالمؓ مولی ابی حذیفہ اور معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ سے[1]

٩٧٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ،

ہم سے عمر ابن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے ہم کو خطبہ سنایا تو کہنے لگے خدا کی قسم میں نے قرآن کی ستر پر کئی سورتیں خود آنحضرتؐ کے منہ سے سیکھی ہیں (تو میں حضرت عثمان کے کہنے پر عمل نہیں کر سکتا کہ اپنا مصحف جلا ڈالوں اور اُن کے مصحف کی ترتیب کے موافق پڑھا کروں) خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو یہ معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہوں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ میں اُن سب سے افضل نہیں ہوں[2] شقیق نے کہا میں لوگوں کے حلقوں میں بیٹھا (یعنی کوفہ میں) اور اُن کی باتیں سنتا رہا ان میں کسی نے ابن مسعودؓ کے اس قول پر اعتراض نہیں کیا[3]

٩٧٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا

مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا ہم حمص میں تھے (جو ایک شہر ہے شام کے ملک میں) وہاں عبداللہ بن مسعودؓ نے سورہ یوسف پڑھی

[1] ان میں عبداللہ بن مسعودؓ اور سالمؓ تو مہاجرین میں سے اور معاذؓ اور ابیؓ انصار میں تھے قرآن کے بڑے جاننے والے اور یاد رکھنے والے یہی صحابی تھے ہر چند اور بہت سے صحابہؓ بھی قرآن کے قاری تھے مگر ان کے برابر نہ تھے،، [2] کیونکہ من وجہ افضلیت سے افضلیت مطلقہ لازم نہیں آتی عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ حق شناسی اور کسر نفسی تھی رضی اللہ عنہ، [3] لیکن ابن ابی داؤد نے زہری سے نکالا انہوں نے کہا کہ ابن مسعودؓ کے اس قول کو کئی صحابہؓ نے پسند نہیں کیا،،

besturdubooks.wordpress.com

هٰكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ،

---

۹۷۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيْمَ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ،

۹۷۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ

ایک شخص (نہیک بن سنان) بولا یہ سورت اس طرح نہیں اتری (جس طرح تم نے پڑھی) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے تو یہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی آپ نے فرمایا واہ واہ خوب پڑھی پھر جو ابن مسعودؓ نے دیکھا تو اس کے منہ سے شراب کی بو آرہی تھی انہوں نے کہا (کیا خوب) ادھر تو اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے (صحیح کو غلط تبلاتا ہے) ادھر شراب مزے سے اڑاتا ہے (نشے میں لوگوں پر اعتراض جماتا ہے) پھر اُس کو حد لگائی [۱]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے قسم پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں قرآن کی کوئی سورت ایسی نہیں اتری جس کی نسبت میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری (مکہ میں یا مدینہ میں یا رستے میں اتری) اور قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں اتری جس کی نسبت یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں کس شخص کے حق میں اتری اور اگر مجھ کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کی کتاب کو مجھ سے زیادہ کوئی جاننے والا ہے اور اونٹ وہاں تک جا سکتے ہوں تو میں (فوراً) سوار ہو کر (علم حاصل کرنے کیلیے) اس کے پاس جاؤں [۲]

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ رض نے کہا میں نے انس بن مالک رض سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن کن لوگوں کو یاد تھا انہوں نے کہا چار شخصوں کو چاروں انصاری تھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ،

---

[۱] یعنی وہاں کے حاکم سے کہلا بھیجا اُس نے حد لگائی کیونکہ ابن مسعود رض کو حمص کی حکومت نہیں ملی تھی بلکہ کوفہ کے حاکم وہ ایک مدت تک رہے تھے ابن مسعودؓ کا مذہب یہی ہے کہ شراب کی بو اگر کسی شخص کے منہ سے آئے تو اس کو حد لگا سکتے ہیں مگر دوسرے علماء نے اس کا خلاف کیا ہے، [۲] یہ ابن مسعودؓ نے اپنا واقعی حال بیان کیا گو اس میں نضیلت نکلی کیونکہ ان کی نیت غرور اور تکبر کی نہ تھی البتہ فخر اور غرور کی راہ سے ایسی بات کہنا منع ہے الاعمال بالنیات،،

بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ
بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ
عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ
عَنْ أَنَسٍ۔

٩٧٨۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ
الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ
الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ
بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ
قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ۔

٩٧٩۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ
أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ
ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا
وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ أُبَيٍّ وَأُبَيٌّ يَقُولُ
أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ
أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا۔

معاذ بن جبلؓ زید بن ثابت رضؓ ابوزید رسعد بن عبیدؓ[1] حفص بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو فضل بن موسیٰ نے بھی حسین بن واقد سے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے روایت کیا ہے[2]

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مثنیٰ نے کہا مجھ سے ثابت بنانی اور ثمامہ نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اس وقت تک قرآن کے حافظ[3] بس چار آدمی تھے ابوالدرداء رضؓ اور معاذ بن جبل رضؓ اور زید بن ثابت رضؓ اور ابوزید کے ہم وارث ہوئے (اُن کی کوئی اولاد نہ تھی انس بھتیجے تھے)

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر رضؓ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کہتے تھے ابی بن کعبؓ ہم سب میں زیادہ قاری ہیں لیکن ابی جہاں غلطی کرتے ہیں اس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں (بعضے منسوخ التلاوۃ آیتوں کو بھی پڑھتے ہیں) کہتے کیا ہیں میں نے تو اس آیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا ہے میں کسی کے کہنے سے اس کو چھوڑنے والا نہیں اور اللہ تعالیٰ تو خود فرماتا ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔[4]

---

[1] یہ انس رضؓ نے اپنے علم کی رو سے کہا ورنہ عبداللہ بن مسعود رضؓ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ اور ابوبکر صدیق وغیرہم بھی حافظ تھے [2] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا [3] یعنی پورے قرآن کے سب اختلافات قرات کے ساتھ [4] گویا اس آیت سے حضرت عمر رضؓ نے ابی کا رد کیا کہ بعضی آیتیں منسوخ التلاوت یا منسوخ الحکم ہوسکتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی تلاوت منسوخ نہ ہوئی ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

هو القیوم

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سنن

ابوداؤد شریف مترجم اردو

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی

ترجمہ

علامہ وحید الزمان

ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

اردو بازار لاہور پاکستان

besturdubooks.wordpress.com

پاکستان بھر میں چھپنے والی اسلامی کتب

ہمارے ہاں

کتابیں

جس کتاب کی ضرورت ہو

ہماری خدمات حاصل کریں

ہم ہیں آپ کے خادم

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان

مکتبہ نعمانیہ۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

besturdubooks.wordpress.com

صحیح بخاری شریف

مترجم اردو مع عربی

۷۲۷۵ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیش بہا خزانہ

دنیائے اسلام کے علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ روئے زمین پر احکام الٰہی کے بعد صحیح بخاری شریف سب سے زیادہ صحیح مستند اور مقبول کتاب ہے اور علم حدیث میں اس کی نظیر ناممکن ہے۔ اس امر پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری فن حدیث میں امیر المحدثین اور راس المحدثین ہیں۔ چنانچہ اس بے نظیر کتاب کی اہمیت و افادیت مسلم ہے ضرورت تھی کہ عربی دان حضرات کے ساتھ اردو دان حضرات بھی اس سے مستفید ہو سکتے۔ لہٰذا علامہ وحید الزمان کا مشہور ترجمہ بخاری مع شرح تیسیر الباری شائع کیا گیا ہے جو بڑے عرصے سے نایاب تھا اب چھ ضخیم اور خوبصورت جلدوں میں مکمل دستیاب ہے۔ اردو دان حضرات کے لئے بہترین تحفہ۔ قیمت موجودہ رعایتی لگے گی۔ بذریعہ خط طلب فرمائیں یا ہم پر اعتماد کریں۔

مشکوٰۃ شریف

مترجم اردو مع عربی

چھ ہزار سے زائد احادیث نبوی کا انمول ذخیرہ

درحقیقت یہ کتاب حدیث شریف کی گیارہ کتابوں بخاری مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، مؤطا، مسند امام احمد، امام شافعی، بیہقی اور دارمی کا بیش بہا انتخاب ہے۔ اس کتاب کو ہر طبقہ کے حضرات نے بہت ہی پسند فرمایا ہے صاحب کتاب نے احادیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم اس انداز سے جمع فرمائی ہیں کہ جس سے روزمرہ کے مسائل باآسانی حل ہو سکتے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا و آخرت سنواری جا سکتی ہے۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے میں اردو ترجمہ۔ تین خوبصورت جلدوں میں مکمل دستیاب ہے۔

تینوں جلدیں بہترین سفید کاغذ پر طبع کی گئی ہیں۔

قیمت نہایت مناسب خط و کتابت سے طے کریں

یا ہم پر اعتماد کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ **نعمانی کتب خانہ**۔ حق سٹریٹ۔ اردو بازار۔ **لاہور ۲**

گوجرانوالہ میں ملنے کا پتہ:۔ **مکتبہ نعمانیہ**۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ

اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ، ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

besturdubooks.wordpress.com

نام کتاب ---- تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ---- امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ---- علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالےٰ

تصحیح و تحقیق ---- مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ---- بشیر احمد نعمانی

ناشر ---- ضیاء احسان پبلشرز لاہور

جلد ---- پنجم

صفحات ---- (کاپیاں ۸۷½)

تعداد ---- ایک ہزار

ایڈیشن ---- اوّل

تاریخ اشاعت ---- جون ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ----

مطبع ----

besturdubooks.wordpress.com

پنجم

اکیسواں پارہ

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱	فاتحہ الکتاب کی فضیلت	۲۷
باب ۲	سورۂ بقرہ کی فضیلت	۲۹
باب ۳	سورۂ کہف کی فضیلت	۳۰
باب ۴	سورۂ انا فتحنا کی فضیلت	۳۰
باب ۵	سورۂ اخلاص کی فضیلت	۳۱
باب ۶	سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت۔	۳۲
باب ۷	قرآن پڑھتے وقت سکینہ اور فرشتوں کا اترنا۔	//
باب ۸	جو قرآن اب مصحف میں ہے بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چھوڑا تھا۔	۳۴
باب ۹	قرآن کی فضیلت اور کلاموں پر	۳۵
باب ۱۰	قرآن پر عمل کرنے کی وصیت کرنا۔	۳۷
باب ۱۱	جو شخص قرآن کو دیکھ کر دوسری کتابوں سے بے پرواہ ہو۔	//
باب ۱۲	قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا	۳۸
باب ۱۳	جو شخص قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔	۳۹
باب ۱۴	قرآن کو یاد سے پڑھنے کی فضیلت۔	۴۱
باب ۱۵	قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہنا اور یاد کرتے رہنا	۴۳
باب ۱۶	سواری پر قرآن پڑھنا۔	۴۴
باب ۱۷	بچوں کو قرآن سکھانا۔	۴۴
باب ۱۸	قرآن بھول جانے کا بیان۔	۴۵
باب ۱۹	سورہ بقرہ وغیرہ کہنے میں کوئی قباحت نہیں۔	۴۶
باب ۲۰	قرآن کو صاف صاف ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا۔	۴۷
باب ۲۱	مد شد کے ساتھ قرأت کرنا۔	۴۹
باب ۲۲	حلق میں آواز پھرا کر خوش آوازی سے قرآن پڑھنا۔	۵۰
باب ۲۳	قرآن خوش آوازی سے پڑھنا مستحب ہے	//
باب ۲۴	قرآن دوسرے شخص سے پڑھوا کر سننا۔	//
باب ۲۵	قرآن سننے والا پڑھنے والے سے کہے بس کرو بس۔	۵۱
باب ۲۶	قرآن کتنے دن میں ختم کرنا۔	//
باب ۲۷	قرآن پڑھتے وقت رونا	۵۵
باب ۲۸	قرآن کو ریا کے لیے یا دنیا کمانے کے لیے یا فخر کے لیے پڑھنا بڑا گناہ ہے	۵۶
باب ۲۹	قرآن جب ہی تک پڑھنا چاہیے جب تک دل لگے۔	۵۸

كتاب النكاح

نکاح کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۰	نکاح کی فضیلت	۶۰

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۱	آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا جو شخص جماع پر قادر ہو وہ نکاح کرے۔	۶۲
باب ۳۲	جو شخص خانہ داری کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔	۶۳
باب ۳۳	کئی جوروئیں کرنا جائز ہے	//
باب ۳۴	جو شخص ہجرت یا اور کوئی نیک کام کسی عورت کو نکاح میں لانے کی نیت سے کرے تو اپنی نیت کے موافق بدلہ پائے گا۔	۶۵
باب ۳۵	محتاج شخص کا نکاح کرا دینا جس کے پاس بجز اس کے کہ وہ مسلمان ہے، قرآن جانتا ہے اور کچھ نہ ہو۔	//
باب ۳۶	ایک آدمی کا اپنے مسلمان بھائی سے یوں کہنا تم دیکھو، میری جس بی بی کو پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔	۶۶
باب ۳۷	مجرد رہنا اور اپنے تئیں نامرد بنا دینا منع ہے	۶۷
باب ۳۸	کنواری عورتوں سے نکاح کرنا۔	۶۹
باب ۳۹	شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔	۷۰
باب ۴۰	کم سن لڑکی کا نکاح بڑے بوڑھے سے	۷۱
باب ۴۱	کن عورتوں سے نکاح کرے اور کونسی عورتیں عمدہ ہیں۔	۷۲
باب ۴۲	لونڈیوں کا رکھنا کیسا ہے؟ الخ	//
باب ۴۳	لونڈی کی آزادی یہی اس کا مہر مقرر کرنا۔	۷۵
باب ۴۴	مفلس کا نکاح درست ہے۔	//
باب ۴۵	کفاءت میں دینداری کا لحاظ ہونا۔	۷۷

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۴۶	مالداری کا لحاظ کفاءت میں ہونا اور مفلس مرد کا مالدار عورت سے نکاح کرنا۔	۷۹
باب ۴۷	عورت کی نحوست سے پرہیز کرنا۔	۸۰
باب ۴۸	آزاد عورت غلام کی جورو ہو سکتی ہے۔	۸۲
باب ۴۹	چار جوروؤں سے زیادہ آدمی نہیں کر سکتا۔	//
باب ۵۰	رضاعت کا بیان۔	۸۳
باب ۵۱	اس کی دلیل جو کہتا ہے دو برس کے بعد پھر رضاعت سے حرمت نہ ہوگی۔	۸۶
باب ۵۲	جس مرد کا دودھ ہو وہ بھی دودھ پینے والی پر حرام ہو جاتا ہے۔	//
باب ۵۳	اگر صرف دودھ پلانے والی عورت رضاع کی گواہی دے۔	۸۷
باب ۵۴	کونسی عورتیں حلال ہیں اور کونسی حرام ہیں۔	۸۸
باب ۵۵	اس آیت کا بیان حرام ہیں تم پر تمہاری بیبیوں کی لڑکیاں جن کی تم پرورش کرتے ہو جب تم ان بی بیوں سے دخول کر چکے ہو۔	۹۰
باب ۵۶	دو بہنوں کا جمع کرنا حرام ہے	۹۲
باب ۵۷	اگر پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو تو اس کی بھتیجی یا بھانجی کو نکاح میں نہیں لا سکتا۔	۹۳
باب ۵۸	نکاح شغار کا بیان	۹۴
باب ۵۹	عورت اپنے تئیں کسی کو بخش دے تو کیا حکم ہے	//
باب ۶۰	احرام والا شخص نکاح کر سکتا ہے۔	۹۵
باب ۶۱	اخیر میں متعہ کا منع ہو جانا	//
باب ۶۲	اگر کوئی عورت اپنے تئیں کسی نیک شخص پر	۹۷

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	پیش کرے۔	
باب ۶۳	اگر آدمی اپنی بیٹی یا بہن کسی نیک آدمی کے پیش کرے۔	۹۸
باب ۶۴	تم پر کچھ گناہ نہیں عورتوں کو اشارے کنائے میں نکاح کا پیغام بھیجنا	۱۰۰
باب ۶۵	عورت کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا	۱۰۱
باب ۶۶	بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا	۱۰۴
باب ۶۷	اگر عورت کا ولی خود اس سے نکاح کرنا چاہے	۱۰۸
باب ۶۸	آدمی اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دے سکتا ہے	۱۱۰
باب ۶۹	باپ اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام	۱۱۱
	یا بادشاہ سے کرے تو درست ہے	۱۱۲
باب ۷۰	بادشاہ بھی ولی ہے۔	
باب ۷۱	باپ یا دوسرا کوئی ولی نہ کنواری کا نکاح بے اس کی رضامندی کے کر سکتا ہے نہ ثیبہ کا۔	〃
باب ۷۲	اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کا جبراً نکاح کر دیا اور وہ ناراض تھی تو نکاح باطل ہوگا۔	۱۱۳
باب ۷۳	یتیم لڑکی کا نکاح کر دینا	۱۱۴
باب ۷۴	اگر کسی مرد نے لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے کر دے۔ اگر اس نے کہا میں نے اتنے مہر پر تیرا نکاح اس سے کر دیا تو نکاح ہوگیا۔	۱۱۵
باب ۷۵	کسی مسلمان بھائی نے ایک عورت کو پیغام بھیجا ہو تو دوسرا شخص اس کو پیغام نہ بھیجے	۱۱۶

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	جب تک کہ وہ اس سے نکاح کرے یا پیام چھوڑ دے۔	
باب ۷۶	پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا	۱۱۷
باب ۷۷	نکاح کا خطبہ پڑھنا	۱۱۸
باب ۷۸	نکاح میں اور ولیمہ کی دعوت میں باجا بجانا	〃
باب ۷۹	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تم عورتوں کا مہر خوشی خوشی سے دے ڈالو	۱۱۹
باب ۸۰	قرآن کی تعلیم مہر ہو سکتی ہے اسی طرح اگر مہر کا ذکر ہی نہ کرے تب بھی نکاح صحیح ہو جاوے گا۔	۱۲۰
باب ۸۱	کوئی جنس یا لوہے کی انگوٹھی مہر ہو سکتی ہے	۱۲۱
باب ۸۲	نکاح میں جو شرطیں کی جائیں	〃
باب ۸۳	ان شرطوں کا بیان جن کا نکاح میں شرط کرنا درست نہیں۔	۱۲۲
باب ۸۴	نوشاہ کو زردی لگانا درست ہے۔	۱۲۳
باب ۸۵	پہلے باب سے متعلق۔	〃
باب ۸۶	نوشاہ کو لوگ کیونکر دعا دیں۔	۱۲۴
باب ۸۷	جو عورتیں دلہن کو دولہا کے گھر لے کر آئیں ان کو کیونکر دعا دی جائے اور دلہن کو کیونکر۔	〃
باب ۸۸	جہاد میں جانے سے پہلے نئی دلہن سے صحبت کر لینا درست ہے۔	۱۲۵
باب ۸۹	نو برس کی لڑکی سے صحبت کرنا	〃
باب ۹۰	سفر میں نئی دلہن سے صحبت کرنا۔	۱۲۶
باب ۹۱	دولہا کا دلہن کے پاس یا دلہن کا دولہا کے پاس	〃

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	دن کو آنا، سواری یا روشنی کی کوئی ضرورت نہیں	
باب ۹۲	عورتوں کے لیے سوزنیاں وغیرہ بچھانا جائز ہے۔	۱۲۷
باب ۹۳	جو عورتیں دلہن کو لے جائیں وہ گاتی بجاتی جا سکتی ہیں۔	۱۲۸
باب ۹۴	دلہن کو چڑھاوا بھیجنا۔	//
باب ۹۵	دلہن کے پہننے کے لیے کپڑا وغیرہ مانگنا	۱۳۰
باب ۹۶	مرد اپنی عورت سے صحبت کرتے وقت کیا کہے۔	۱۳۱
باب ۹۷	ولیمہ کی دعوت کرنا لازم ہے۔	//
باب ۹۸	ولیمہ میں ایک بکری کافی ہے۔	
باب ۹۹	کسی بی بی کے ولیمہ میں زیادہ کھانا تیار کرنا کسی میں کم۔	۱۳۴
باب ۱۰۰	ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا	
باب ۱۰۱	ولیمہ کی دعوت اور ہر ایک دعوت قبول کرنا واجب ہے۔	۱۳۵
باب ۱۰۲	جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔	۱۳۷
باب ۱۰۳	اگر دعوت میں بکری کا کھر ہو جب بھی جانا چاہیے۔	//
باب ۱۰۴	ہر ایک دعوت قبول کرنا شادی کی ہو یا اور کسی بات کی۔	۱۳۸
باب ۱۰۵	عورتوں بچوں کا بھی شادی میں جانا۔	//
باب ۱۰۶	اگر دعوت میں جا کر وہاں خلاف شرع کوئی کام دیکھے تو لوٹ آئے یا کیا کرے؟	۱۳۹
باب ۱۰۷	شادی میں عورت مردوں کا کام کاج اپنی ذات سے کرے تو کیسا۔	۱۴۰
باب ۱۰۸	کھجور کا شربت یا کوئی اور شربت جس میں نشہ نہ ہو شادی میں پلانا	۱۴۱
باب ۱۰۹	عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا۔	//
باب ۱۱۰	عورتوں سے اچھا سلوک کرنے۔	۱۴۲
باب ۱۱۱	اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔	۱۴۳
باب ۱۱۲	اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا	۱۴۴
باب ۱۱۳	آدمی اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے مقدمہ میں نصیحت کرے تو کیسا	۱۴۸
باب ۱۱۴	عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر نفل روزہ رکھ سکتی ہے۔	۱۵۴
باب ۱۱۵	عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ سوئے تو یہ جائز نہیں۔	//
باب ۱۱۶	عورت اپنے خاوند کے گھر میں بے اس کی اجازت کے کسی کو نہ آنے دے۔	۱۵۵
باب ۱۱۷	پہلے باب سے متعلق	۱۵۶
باب ۱۱۸	عشیر یعنی خاوند کی ناشکری کی سزا۔	//
باب ۱۱۹	بی بی کا حق مرد پر ہونا	۱۵۸
باب ۱۲۰	عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظ ہے۔	
باب ۱۲۱	مرد عورتوں پر حکومت رکھتے ہیں	۱۵۹

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۲۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عورتوں کو اس طرح پر چھوڑنا کہ ان کے گھروں ہی میں نہیں گئے۔	۱۶۰
باب ۱۲۳	عورتوں کو مارپیٹ کرنا مکروہ ہے۔	۱۶۱
باب ۱۲۴	عورت گناہ کی بات میں خاوند کا حکم نہ مانے۔	۱۶۲
باب ۱۲۵	عورت جب اپنے خاوند کی بدسلوکی سے ڈرے	
باب ۱۲۶	عزل کا بیان	۱۶۳
باب ۱۲۷	سفر میں جاتے وقت بی بیوں پر قرعہ ڈالنا۔	۱۶۴
باب ۱۲۸	اگر کوئی عورت اپنی باری کا دن اپنی سوکن کو بخش دے تو مرد اس کی باری میں کیا کرے؟	۱۶۵
باب ۱۲۹	عورتوں میں انصاف کرنا واجب ہے۔	〃
باب ۱۳۰	اگر کسی پاس ایک ثیبہ عورت ہو پھر ایک کنواری سے نکاح کرے۔	۱۶۶
باب ۱۳۱	اگر کنواری عورت کسی کے پاس ہو، پھر ثیبہ سے نکاح کرے۔	۱۶۶
باب ۱۳۲	مرد اپنی سب بی بیوں سے صحبت کرکے ایک غسل کرسکتا ہے۔	۱۶۷
باب ۱۳۳	دن کو آدمی اپنی بی بیوں کے پاس جاسکتا ہے۔	〃
باب ۱۳۴	اگر مرد اپنی بیماری کے دن ایک بی بی کے پاس کاٹنے کی اجازت دوسری بیبیوں سے لے	۱۶۸
باب ۱۳۵	اگر کسی شخص کو اپنی ایک جورو سے زیادہ محبت ہو۔	۱۶۸

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۳۶	جھوٹ موٹ جو چیز نہیں ملی اس کو بیان کرنا کہ مل گئی اسی طرح عورت کو اپنی سوکن کے دل جلانے کے لیے ایسا کرنا۔	۱۶۹
باب ۱۳۷	غیرت کا بیان	۱۷۰
باب ۱۳۸	عورتوں کی غیرت اور غصے کا بیان	۱۷۵
باب ۱۳۹	آدمی اپنی بیٹی کو غیرت اور غصہ نہ آنے کے لیے اور اس کے حق میں انصاف کرنے کے لیے کوشش کرسکتا ہے۔	۱۷۶
باب ۱۴۰	عورتوں کا بہت ہو جانا اور مردوں کی کمی	۱۷۷
باب ۱۴۱	کوئی مرد جو محرم نہ ہو عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے۔	〃
باب ۱۴۲	اگر لوگوں کے سامنے ایک مرد دوسری عورت سے تنہائی میں کچھ بات کرے تو یہ جائز ہے۔	۱۷۸
باب ۱۴۳	زنانے اور ہیجڑے عورتوں کے پاس نہ آئیں۔	۱۷۹
باب ۱۴۴	عورت حبشیوں کو دیکھ سکتی ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو۔	〃
باب ۱۴۵	عورتوں کا کام کاج کے لیے باہر نکلنا درست ہے	۱۸۰
باب ۱۴۶	عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر مسجد وغیرہ میں جاسکتی ہے۔	
باب ۱۴۷	دودھ کے رشتے سے بھی عورت محرم ہو جاتی ہے، بے پردہ اسے دیکھ سکتے ہیں۔	۱۸۱
باب ۱۴۸	ایک عورت دوسری عورت سے نہ چمٹے اس لیے کہ اس کا حال اپنے خاوند سے بیان	۱۸۲

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	کرے۔	
باب ۱۴۹	مرد کا یوں کہنا آج رات میں اپنی سب بیبیوں پاس ہو آؤں گا۔	۱۸۲
باب ۱۵۰	آدمی سفر سے رات کو اپنے گھر نہ آئے یعنی لمبے سفر کے بعد ایسا نہ ہو کہ اپنے گھر والوں پر تہمت لگانے کا موقع پیدا ہو یا ان کی عیب تلاش کرنے کا۔	۱۸۳

بائیسواں ۲۲ پارہ

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۵۱	جماع سے اولاد حاصل ہونے کی غرض رکھنا چاہیے۔	۱۸۵
باب ۱۵۲	جب خاوند سفر سے آوے تو عورت استرہ لے، بالوں میں کنگھی کرے۔	۱۸۶
باب ۱۵۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے۔	۱۸۷
باب ۱۵۴	آیت والذین لم یبلغوا الحلم الخ کا بیان۔	۱۸۸
باب ۱۵۵	ایک مرد کا دوسرے سے یہ پوچھنا کیا تم نے رات کو اپنی عورت سے صحبت کی۔	۱۸۹

کتاب الطلاق ۱۸۹

طلاق کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۵۶	اگر کوئی اپنی جورو کو حیض کی حالت میں طلاق دیدے تو اس طلاق کا شمار ہوگا یا نہیں۔	۱۹۰
باب ۱۵۷	طلاق دینے کا بیان اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے منہ درمنہ طلاق دے۔	۱۹۲
باب ۱۵۸	اگر کسی نے تین طلاقیں دیں تو جس نے کہا تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی اس کی دلیل	۱۹۴
باب ۱۵۹	جو شخص اپنی جورو کو اختیار دے	۱۹۸
باب ۱۶۰	طلاق بالکنایہ کا بیان اگر مرد اپنی عورت سے کہے میں تجھ سے جدا ہو گیا یا تجھے رخصت ہے یا تو اب خالی ہے یا الگ ہے اور کوئی ایسا ہی لفظ کہے اور طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائے گی۔	〃
باب ۱۶۱	اگر کوئی اپنی عورت سے یوں کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔	۱۹۹
باب ۱۶۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر جو چیز اللہ نے تیرے لیے حلال کی ہے اس کو تو کیوں حرام کرتا ہے	۲۰۱
باب ۱۶۳	نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی۔	۲۰۴
باب ۱۶۴	اگر کوئی ظالم کے ڈر سے جبراً جورو کو اپنی بہن کہہ دے تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔	۲۰۵
باب ۱۶۵	زبردستی اور جبراً طلاق دینے کا حکم۔	〃
باب ۱۶۶	خلع کا بیان اور خلع میں طلاق کیونکر پڑے گا	۲۱۰
باب ۱۶۷	جورو خاوند میں نا اتفاقی کا بیان اور ضرورت کے وقت خلع کا حکم دینا۔	۲۱۳
باب ۱۶۸	اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو، اس کے بعد بیچی جاوے تو بیع سے طلاق نہ پڑے گا۔	〃
باب ۱۶۹	اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو، پھر وہ لونڈی	۲۱۴

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	آزاد ہو جاوے تو اس کو اختیار ہوگا۔	
باب ۱۷۰	آنحضرت ﷺ کا بریرہؓ کے خاوند کی سفارش کرنا۔	۲۱۵
باب ۱۷۱	پہلے باب سے متعلق	″
باب ۱۷۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا مشرک عورتیں جب تک مسلمان نہ ہوں ان سے نکاح نہ کرو۔	۲۱۶
باب ۱۷۳	اگر مشرک عورتیں مسلمان ہو جائیں تو ان کی نکاح اور عدت کا بیان	۲۱۷
باب ۱۷۴	اگر مشرک یا نصرانی عورت جو ذمی یا حربی کافر کے نکاح میں ہو مسلمان ہو جاوے۔	۲۱۸
باب ۱۷۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جو لوگ اپنی عورتوں سے ایلا کرتے ہیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت مقرر ہے	۲۲۰
باب ۱۷۶	جو شخص گم ہو جاوے اس کے گھر والوں اور جائیداد میں کیا عمل ہوگا۔	۲۲۱
باب ۱۷۷	ظہار کا بیان۔	۲۲۴
باب ۱۷۸	اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے تو کیا حکم ہے	۲۲۵
باب ۱۷۹	لعان کا بیان۔	۲۲۹
باب ۱۸۰	اگر صاف یوں نہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے بلکہ اشارہ اور کنایہ کے طور پر کہے۔	۲۳۲
باب ۱۸۱	لعان کرنے والوں کو قسم دینا۔	۲۳۳
باب ۱۸۲	پہلے مرد سے قسم لی جائے۔	″
باب ۱۸۳	لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان	۲۳۴
باب ۱۸۴	مسجد میں لعان کرنے کا بیان	۲۳۵
باب ۱۸۵	آنحضرت ﷺ کا فرمانا اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔	۲۳۶
باب ۱۸۶	جس عورت سے مرد لعان کرے اس کو مہر ملے گا۔	۲۳۷
باب ۱۸۷	حاکم کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرے۔	۲۳۸
باب ۱۸۸	لعان کرنے والوں میں جدائی کر دینا	۲۳۹
باب ۱۸۹	لعان کے بعد عورت کا بچہ ماں سے ملا دیا جاوے گا۔	۲۴۰
باب ۱۹۰	امام (حاکم) لعان کے وقت یوں دعا کرے یا اللہ! جو اصل حقیقت ہے وہ کھول دے	″
باب ۱۹۱	اگر تین طلاق ہونے پر عورت عدت کرکے دوسرے مرد سے نکاح کرے لیکن دوسرے مرد نے اس سے صحبت نہ کی ہو۔	۲۴۱
باب ۱۹۲	واللائی یئسن من المحیض من نسائکم الخ کا بیان۔	۲۴۲
باب ۱۹۳	حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنیں۔	″
باب ۱۹۴	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن عورتوں کو طلاق دی جائے اور وہ حیض والیاں ہوں تو وہ تین طہر یا تین حیض تک عدت کریں۔	۲۴۳
باب ۱۹۵	فاطمہ بنت قیس کے قصے کا بیان	۲۴۴

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۹۶	جب طلاق والی عورت خاوند کے گھر میں رہنے سے ڈرے	۲۴۶
باب ۱۹۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا عورتوں کو یہ درست نہیں ہے کہ اپنے پیٹ کا حال چھپا رکھیں۔	۲۴۷
باب ۱۹۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ عدت کے اندر عورتوں کے خاوند ان کے زیادہ حق دار ہیں اور اس بات کا بیان کہ جب عورت کو ایک طلاق یا دو طلاق دیے ہوں تو کیونکر رجعت کرے۔	〃
باب ۱۹۹	حیض والی عورت سے رجعت کرنا۔	۲۴۹
باب ۲۰۰	جس عورت کا خاوند مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔	۲۵۰
باب ۲۰۱	سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا منع ہے۔	۲۵۲
باب ۲۰۲	سوگ والی عورت کو حیض سے پاک ہوتے وقت کوٹ کا استعمال درست ہے۔	۲۵۳
باب ۲۰۳	سوگ والی عورت یمن کے دھاریدار کپڑے پہن سکتی ہے۔	۲۵۴
باب ۲۰۴	والذین یتوفون کا بیان	۲۵۵
باب ۲۰۵	رنڈی کی خرچی اور نکاح فاسد کا بیان	۲۵۷
باب ۲۰۶	جس عورت سے صحبت کی اس کا پورا مہر واجب ہو جانا اور صحبت کے کیا معنی ہیں؟ اور دخول اور مساس سے پہلے طلاق دینے کا حکم۔	۲۵۸
باب ۲۰۷	عورت کو متعہ جب اس کا مہر نہ ٹھیرا ہو	۲۵۹

کتاب النفقات

جورو بچوں کو خرچ دینے کا حکم

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۰۸	اپنی جورو بال بچوں کا خرچ دینا واجب ہے	۲۶۰
باب ۲۰۹	اپنی جورو اور بال بچوں کا خرچ دینا واجب	۲۶۲
باب ۲۱۰	آدمی اپنے جورو بچوں کا ایک سال کا خرچ رکھ سکتا ہے اور جورو بچوں پر کیوں کر خرچ کرے؟	۲۶۲
باب ۲۱۱	اللہ تعالیٰ نے فرمایا مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں۔	۲۶۷
باب ۲۱۲	اگر خاوند غائب ہو تو عورت کیوں کر خرچ کرے اور اولاد کے خرچ کا بیان۔	۲۶۸
باب ۲۱۳	عورت کا اپنے گھر میں کام کاج کرنا۔	۲۶۹
باب ۲۱۴	کیا خاوند پر گھر کے کاموں کے لیے کوئی ماما رکھنا ضروری ہے؟	۲۷۰
باب ۲۱۵	مرد اپنے گھر کے کام کاج کرے تو کیسا۔	۲۷۱
باب ۲۱۶	اگر مرد اپنی عورت کا خرچہ نہ دے تو عورت بے اس کے خبر کرے اپنا اور اپنی اولاد کا خرچہ اس کے مال میں سے لے سکتی ہے	〃
باب ۲۱۷	عورت اپنے خاوند کے مال کا اور جو وہ خرچ کے لیے دے اس کا اچھی طرح بندوبست کرے۔	۲۷۲
باب ۲۱۸	عورتوں کو دستور کے موافق کپڑا دینا چاہیے	〃
باب ۲۱۹	عورت اپنے خاوند کی مدد اس کی اولاد کی پرورش میں کر سکتی ہے۔	۳۷۳

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۲۰	مفلس آدمی کو بھی اپنی بی بی کو کھلانا واجب ہے	۲۷۴
باب ۲۲۱	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا بچوں کے وارث پر یہی لازم ہے۔	۲۷۶
باب ۲۲۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص مر جائے اور قرض کا بوجھ یا بال بچے چھوڑ جائے تو اس کا بندوبست مجھ پر ہے۔	۲۷۶
باب ۲۲۳	آزاد اور لونڈی دونوں انا ہو سکتی ہیں۔	//

کتاب الاطعمۃ

کھانوں کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۲۴	کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور	۲۷۹
	داہنے ہاتھ سے کھانا۔	۲۷۹
	اپنے نزدیک سے کھانا۔	۲۸۰
	پیالے کے دوسری طرف بھی ہاتھ بڑھانا جب یہ معلوم ہو کہ ساتھ کھانے والے کو اس سے کراہت نہ ہو گی۔	۲۸۱
باب ۲۲۷	کھانے وغیرہ میں داہنے ہاتھ کا استعمال کرنا	//
باب ۲۲۸	پیٹ بھر کر کھانا درست ہے۔	۲۸۲
باب ۲۲۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اندھے پر کوئی گناہ نہیں ہے	۲۸۵
باب ۲۳۰	باریک چپاتیاں اور خوان اور دستر خوان پر رکھ کر کھانا۔	
باب ۲۳۱	ستو کھانے کا بیان	۲۸۷

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۳۲	آنحضرت کوئی کھانا نہ کھاتے جب تک لوگ بیان نہ کرتے کہ فلانا کھانا ہے اور آپ کو معلوم ہو جاتا۔	۲۸۷
باب ۲۳۳	ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو کفایت کر سکتا ہے۔	۲۸۹
باب ۲۳۴	مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے۔	//
باب ۲۳۵	تکیہ لگا کر کھانا کیسا ہے؟	۲۹۱
باب ۲۳۶	بھنا ہوا گوشت کھانا۔	۲۹۲
باب ۲۳۷	خزیرہ کا بیان	//
باب ۲۳۸	پنیر کا بیان	۲۹۴
باب ۲۳۹	چقندر اور جو کا بیان	//
	گوشت پکنے سے پہلے ہانڈی سے نکال کر اور منہ سے نوچ کر کھانا۔	۲۹۵
باب ۲۴۱	بازو کا گوشت نوچ کر کھانا۔	//
باب ۲۴۲	گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا۔	۲۹۷
باب ۲۴۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔	//
باب ۲۴۴	جو کو پیس کر منہ سے پھونک کر اس کا بھوسہ اڑا دینا۔	۲۹۸
باب ۲۴۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی خوراک کا بیان	//
باب ۲۴۶	تلبینہ کا بیان	۳۰۱
باب ۲۴۷	ثرید کا بیان	//
باب ۲۴۸	کھال سمیت بھنی ہوئی بکری اور دست	۳۰۲

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
	اور پسلی کے گوشت کا بیان۔	
باب ۲۴۹	لگے لوگ سفر میں یا اپنے گھروں میں جو کھانا گوشت وغیرہ جمع رکھتے ہیں اس کا بیان۔	۳۰۳
باب ۲۵۰	حیس کا بیان	۳۰۴
باب ۲۵۱	جس برتن پر چاندی چڑھی ہو اس میں کھانا کیسا ہے؟	۳۰۵
باب ۲۵۲	کھانے کا بیان	۳۰۶
باب ۲۵۳	سالنوں کا بیان	۳۰۷
باب ۲۵۴	میٹھے اور شہد کا بیان۔	۳۰۸
باب ۲۵۵	کدو کا بیان	۳۰۹
باب ۲۵۶	مسلمان بھائیوں کی دعوت کے لیے کھانا تکلف سے طیار کرنا۔	〃
باب ۲۵۷	صاحب خانہ کو یہ ضرور نہیں ہے کہ مہمانوں کے ساتھ آپ بھی کھائے۔	۳۱۰
باب ۲۵۸	شوربے کا بیان	〃
باب ۲۵۹	سکھائے ہوئے گوشت کا بیان	۳۱۱
باب ۲۶۰	اگر دستر خوان پر ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز اٹھا کر دے۔	〃
باب ۲۶۱	کھجور اور ککڑیاں ملا کر کھانا۔	۳۱۲
باب ۲۶۲	ردی کھجور کھانے کا بیان۔	〃
باب ۲۶۳	تر اور خشک کھجور کھانا	۳۱۳
باب ۲۶۴	کھجور کا گابھا کھانا	۳۱۴
باب ۲۶۵	عجوہ کھجور کا بیان	۳۱۵
باب ۲۶۶	دو دو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھانا	〃
باب ۲۶۷	ککڑی کھانے کا بیان	۳۱۵
باب ۲۶۸	کھجور کا درخت بڑی برکت کا درخت ہے۔	۳۱۶
باب ۲۶۹	دو طرح کا میوہ یا دو طرح کا کھانا ملا کر کھانا درست	〃
باب ۲۷۰	دس دس مہمانوں کو ایک ایک بار بلانا کھانے پر بٹھانا۔	〃
باب ۲۷۱	لہسن اور دوسری بدبودار ترکاریاں کھانے کی کراہت	۳۱۷
باب ۲۷۲	پیلو کا بیان	۳۱۸
باب ۲۷۳	کھانے کے بعد کلی کرنا۔	〃
باب ۲۷۴	انگلیوں کا چاٹنا چوسنا اس کے بعد رومال سے پونچھنا۔	۳۱۹
باب ۲۷۵	رومال کا بیان	〃
باب ۲۷۶	کھانے سے فارغ ہو کر آدمی کیا کہے؟	〃
باب ۲۷۷	اپنے غلام لونڈی یا خدمت گار کے ساتھ کھانا	۳۲۰
باب ۲۷۸	کھانا کھا کر شکر کرنے والا صابر روزہ دار کے برابر ہے۔	۳۲۱
باب ۲۷۹	کوئی شخص دعوت میں اور دوسرے شخص کو کہے یہ بھی میرے ساتھ ہے۔	۳۲۱
باب ۲۸۰	اگر رات کا کھانا سامنے آجاوے اور نماز تیار ہو تو پہلے کھانا کھائے۔	۳۲۲
باب ۲۸۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جب تم کھانا کھا چکو تو پھیل جاؤ۔	۳۲۳

besturdubooks.wordpress.com

کتاب العقیقۃ

عقیقہ کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۸۲	جو شخص عقیقہ کرنا چاہے وہ بچہ کا نام پیدا ہوتے ہی رکھ دے اور جب بچہ پیدا ہو تو کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں دینا۔	۳۲۴
باب ۲۸۳	عقیقے کے دن بچہ کے بال منڈانا یا ختنہ کرنا۔	۳۲۶
باب ۲۸۴	فرع کا بیان	۳۲۷
باب ۲۸۵	عتیرہ کا بیان	۳۲۸

تیئیسواں پارہ (۲۳)

کتاب الذبائح والصید

جانور کاٹنے اور شکار کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۸۶	بے پر کے تیر کے شکار کا بیان۔	۳۳۰
باب ۲۸۷	اگر بے پر کا تیر عرض سے جانور پر پڑے۔	۳۳۱
باب ۲۸۸	تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان	۳۳۲
باب ۲۸۹	انگلی سے چھوٹے چھوٹے سنگریزے اور غلے مارنا۔	۳۳۳
باب ۲۹۰	جو کوئی ایسا کتا رکھے جو شکاری نہ ہو نہ ریوڑ کی نگہبانی کرتا ہو۔	۳۳۴
باب ۲۹۱	جب کتا شکار کے جانور میں سے کچھ کھا لے	۳۳۵
باب ۲۹۲	اگر شکار کا جانور دو تین دن بعد ملے۔	۳۳۶
باب ۲۹۳	اگر شکاری شکار کے جانور کے پاس دوسرا کتا بھی پائے۔	۳۳۷
باب ۲۹۴	شکار کرنا کیسا ہے؟	؍؍
باب ۲۹۵	پہاڑوں پر شکار کرنا۔	۳۴۰
باب ۲۹۶	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تم کو دریا کا شکار کرنا درست ہے۔	۳۴۱
باب ۲۹۷	ٹڈی کھانا۔	۳۴۴
باب ۲۹۸	پارسیوں کے برتنوں کا اور مردار کا بیان۔	؍؍
باب ۲۹۹	جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور جو شخص ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہے تو کیا حکم ہے۔	۳۴۵
باب ۳۰۰	جو جانور تھانوں اور بتوں کے نام پر ذبح کیا جاوے۔	۳۴۷
باب ۳۰۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اپنی قربانی اللہ کے نام پر ذبح کرے۔	۳۴۸
باب ۳۰۲	جو چیز خون بہا دے جیسے کھپانچ سفید دھار دار پتھر یا لوہا اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔	؍؍
باب ۳۰۳	اگر عورت یا لونڈی ذبح کرے تو جائز ہے	۳۵۰
باب ۳۰۴	دانت اور ہڈی اور ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں۔	؍؍
باب ۳۰۵	گنواروں اور ان کی مانند لوگوں کے ذبیحے کا حکم۔	؍؍

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۰۶	اہل کتاب کا ذبیحہ اور ان کی چربی کھانا درست ہے گو وہ حربی ہوں۔	۳۵۱
باب ۳۰۷	جو گھریلو جانور بھاگ نکلے وہ مثل وحشی جانور کے ہو جاتا ہے۔	۳۵۲
باب ۳۰۸	نحر اور ذبح کا بیان	۳۵۳
باب ۳۰۹	مثلہ کا مکروہ ہونا اور جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا۔	۳۵۵
باب ۳۱۰	مرغی کا گوشت کھانا۔	۳۵۷
باب ۳۱۱	گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے	۳۵۸
باب ۳۱۲	بستی کے گدھوں کا گوشت کھانا کیسا ہے۔	۳۵۹
باب ۳۱۳	ہر دانت والا درندہ حرام ہونا۔	۳۶۱
باب ۳۱۴	مردار کی کھال کا بیان۔	۳۶۲
باب ۳۱۵	مشک کے بیان میں۔	״
باب ۳۱۶	خرگوش کا بیان	۳۶۳
باب ۳۱۷	گوہ کا بیان	۳۶۴
باب ۳۱۸	اگر جمے ہوئے یا پتلے گھی میں چوہا گر جائے۔	۳۶۵
باب ۳۱۹	جانور کے منہ میں داغ دینا یا نشان کرنا کیسا ہے۔	۳۶۶
باب ۳۲۰	اگر بعضے لشکر والوں کو لوٹ میں بکریاں اونٹ ملیں تو بغیر اپنے ساتھیوں کی اجازت کے ان کا کھانا درست نہیں۔	۳۶۷
باب ۳۲۱	اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں کوئی شخص تیر مار کر اس کو مار ڈالے اس کی نیت فائدہ پہنچانے کی ہو تو یہ جائز ہے۔	۳۶۸
باب ۳۲۲	جو شخص بھوک سے بے قرار ہو وہ مردار کھا سکتا ہے۔	۳۶۸

کتاب الاضاحی

قربانیوں کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۲۳	قربانی کرنا سنت ہے۔	۳۷۰
باب ۳۲۴	امام (بادشاہ) کا لوگوں کو قربانی کے جانور بانٹنا۔	۳۷۱
باب ۳۲۵	کیا مسافر یا عورت بھی قربانی کرے۔	״
باب ۳۲۶	بقرعید کے دن گوشت کھانے کی خواہش	۳۷۲
باب ۳۲۷	اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے قربانی دسویں تاریخ کرنا چاہیے۔	۳۷۳
باب ۳۲۸	عیدگاہ میں قربانی کرنا۔	۳۷۵
باب ۳۲۹	آنحضرتؐ نے دو سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کی۔	
باب ۳۳۰	آنحضرتؐ کا ابوبردہ سے فرمانا تو ایک برس کی پٹھیا قربانی کرلے۔ تیرے سوا اور کسی کو درست نہ ہوگی۔	۳۷۶
باب ۳۳۱	قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا۔	۳۷۸
باب ۳۳۲	دوسرے شخص کی قربانی ذبح کرنا۔	״
باب ۳۳۳	نماز کے بعد قربانی کاٹنا چاہیے۔	۳۷۹
باب ۳۳۴	اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو دوبارہ کرے۔	״

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۳۵	ذبح کرتے وقت بکری کی ایک جانب پر پاؤں رکھنا	۳۸۰
باب ۳۳۶	ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا۔	۳۸۱
باب ۳۳۷	اگر کسی شخص نے صرف قربانی کا جانور مکہ بھیج دیا کہ وہاں ذبح کیا جاوے تو اس پر کوئی بات حرام نہ ہوگی۔	۳۸۲
باب ۳۳۸	قربانی کا گوشت کھانا، سفر کے لیے اس میں سے توشہ لے جانا۔	۳۸۲

کتاب الاشربۃ

شرابوں کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۳۹	شراب انگور سے بھی بنتا ہے۔	۳۸۶
باب ۳۴۰	جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت وہ گدر اور سوکھی کھجور سے بنایا جاتا ہے۔	۳۸۷
باب ۳۴۱	شہد کا بھی شراب ہوتا ہے۔	۳۸۸
باب ۳۴۲	جس شراب سے عقل ڈھنپ جائے وہ خمر ہے۔	۳۹۰
باب ۳۴۳	ایسے لوگوں کا بیان جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو حلال کریں گے۔	۳۹۱
باب ۳۴۴	برتنوں یا پتھر کے کونڈے میں نبیذ بھگونا کیسا ہے۔	″
باب ۳۴۵	آنحضرتؐ کا بعد کو ہر ایک برتن میں نبیذ بھگونے کی اجازت دینا۔	۳۹۲
باب ۳۴۶	کھجور کا شربت یعنی نبیذ پینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک کہ اس میں نشہ نہ پیدا ہو۔	۳۹۴
باب ۳۴۷	باذق کا بیان۔	
باب ۳۴۸	گدر اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے جس نے منع کیا ہے۔	۳۹۶
باب ۳۴۹	دودھ پینے کا بیان۔	۳۹۷
باب ۳۵۰	میٹھا پانی ڈھونڈنا۔	۴۰۰
باب ۳۵۱	دودھ میں پانی ملانا۔	″
باب ۳۵۲	میٹھا شربت یا شہد پینا۔	۴۰۱
باب ۳۵۳	کھڑے کھڑے پانی پینا۔	۴۰۲
باب ۳۵۴	اونٹ پر سوار رہ کر پینا۔	۴۰۳
باب ۳۵۵	پہلے وہ پیے جو داہنی طرف بیٹھا ہو پھر وہ جو اس کے داہنے بیٹھا ہو۔	″
باب ۳۵۶	اگر آدمی داہنی طرف والے سے اجازت لے کر پہلے دائیں طرف والے کو دوں جو عمر میں بڑا ہو۔	۴۰۴
باب ۳۵۷	منہ لگا کر حوض میں سے پینا۔	″
باب ۳۵۸	کم عمر لوگ بوڑھوں کی خدمت کریں۔	۴۰۵
باب ۳۵۹	رات کو برتن ڈھانپ دینا۔	″
باب ۳۶۰	منہ موڑ کر مشک سے پینا۔	۴۰۶
باب ۳۶۱	مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت۔	۴۰۷
باب ۳۶۲	پینے میں برتن کے اندر سانس نہ لے۔	۴۰۸
باب ۳۶۳	تین سانس یا دو سانس میں پانی پینا	″
باب ۳۶۴	سونے کے برتن میں پینا۔	″
باب ۳۶۵	چاندی کے برتنوں میں پینا۔	۴۰۹

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۶۶	کٹوروں میں پینا۔	۴۱۰
باب ۳۶۷	آنحضرت نے جس کٹورے میں پیا ہے تبرک کے لیے اس میں پینا۔	//
باب ۳۶۸	برکت دار اور متبرک پانی پینا۔	۴۱۲

کتابُ المرضیٰ

بیماروں کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۶۹	بیماری کے کفارہ ہونے کا بیان	۴۱۳
باب ۳۷۰	بیماری کی سختی۔	۴۱۶
باب ۳۷۱	سب سے زیادہ آزمائش پیغمبروں کی ہوتی ہے پھر اسی طرح جتنا آدمی زیادہ مرتبے والا ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش زیادہ ہوتی ہے۔	۴۱۷
باب ۳۷۲	بیمار پرسی کرنا واجب ہے	//
باب ۳۷۳	جو آدمی بیہوش ہو جائے اس کے دیکھنے کو جانا۔	۴۱۸
باب ۳۷۴	ریاح رک جانے سے جس کو مرگی کا عارضہ ہو اس کی فضیلت۔	//
باب ۳۷۵	جس کی بینائی جاتی رہے اس کا ثواب	۴۱۹
باب ۳۷۶	عورتیں مردوں کو بیماری میں پوچھنے کے لیے جا سکتی ہیں۔	۴۲۰
باب ۳۷۷	بچوں کی بیمار پرسی کو جانا۔	۴۲۱
باب ۳۷۸	گنواروں کی بیمار پرسی کو جانا	//
باب ۳۷۹	مشرک کی بیمار پرسی کرنا۔	۴۲۲
باب ۳۸۰	اگر کسی بیمار کو پوچھنے جائیں اور نماز کا وقت آجائے تو بیمار نماز پڑھائے تو کیسا۔	//
باب ۳۸۱	بیمار پر ہاتھ رکھنا۔	۴۲۳
باب ۳۸۲	بیمار سے باتیں کرنا اور بیمار کا جواب دینا۔	۴۲۴
باب ۳۸۳	پیدل یا سوار ہو کر یا گدھے پر دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بیمار پرسی کرنا۔	۴۲۵
باب ۳۸۴	بیمار یوں کہہ سکتا ہے میں بیمار ہوں۔	۴۲۷
باب ۳۸۵	بیمار لوگوں سے کہے چلو اٹھو جاؤ	۴۲۹
باب ۳۸۶	بچے کو کسی بزرگ کے پاس لے جانا کہ اس کی صحت کے لیے دعا کریں۔	۴۳۱
باب ۳۸۷	بیمار موت کی خواہش نہ کرے۔	۴۳۱
باب ۳۸۸	جو شخص بیمار کی عیادت کو جائے وہ کیا دعا کرے؟	۴۳۳
باب ۳۸۹	عیادت کرنے والا بیمار پر وضو کا پانی ڈالنے کے لیے وضو کرے۔	۴۳۴
باب ۳۹۰	وبا یا بخار رفع ہونے کی دعا کرنا۔	۴۳۴

کتابُ الطِّبّ

دوا علاج کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۹۱	اللہ نے جتنی بیماریاں اتاری ہیں ہر ایک کی دوا بھی رکھی ہے۔	۴۳۵
باب ۳۹۲	مرد عورت کی دوا کر سکتا ہے اور عورت مرد کی دوا کر سکتی ہے۔	//
باب ۳۹۳	تین چیزوں میں اللہ نے شفا رکھی ہے۔	۴۳۶
	شہد سے علاج کرنا	۴۳۷

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۹۵	اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔	۴۳۸
باب ۳۹۶	اونٹ کے پیشاب سے دوا کرنا۔	۴۳۹
باب ۳۹۷	کلونجی کا بیان	۴۴۰
باب ۳۹۸	بیمار کو تلبینہ پلانا۔	//
باب ۳۹۹	ناک میں دوا ڈالنا۔	۴۴۱
باب ۴۰۰	قسط ہندی کی ناس لینا۔	//
باب ۴۰۱	پچھنی کس وقت لگائے۔	۴۴۲
باب ۴۰۲	سفر میں یا احرام کی حالت میں پچھنی لگانا۔	//
باب ۴۰۳	بیماری کی وجہ سے پچھنی لگانا۔	//
باب ۴۰۴	سر پر پچھنی لگانا	۴۴۳
باب ۴۰۵	آدھا سیسی اور سارے سر کے درد میں پچھنی لگانا۔	//
باب ۴۰۶	تکلیف کی حالت میں سر منڈا ڈالنا۔	۴۴۴
باب ۴۰۷	داغ لگوانا یا لگانا، اور جو شخص داغ نہ لگائے اس کی فضیلت۔	۴۴۵
باب ۴۰۸	اثمد اور سرمہ لگانا جب آنکھیں دکھتی ہوں	۴۴۶
باب ۴۰۹	جذام کا بیان	۴۴۷
باب ۴۱۰	من آنکھ کی شفا ہے۔	//
باب ۴۱۱	حلق میں دوا ڈالنا۔	۴۴۸
باب ۴۱۲	پہلے باب سے متعلق	
باب ۴۱۳	عذرہ کا بیان۔	
باب ۴۱۴	پیٹ کے عارضے میں کیا دوا دی جائے	
باب ۴۱۵	صفر کوئی چیز نہیں۔	
باب ۴۱۶	ذات الجنب کا بیان۔	
باب ۴۱۷	بوریا جلا کر خون بند کرنا۔	
باب ۴۱۸	بخار دوزخ کی بھاپ ہے۔	
باب ۴۱۹	جہاں کی آب و ہوا ناموافق ہو وہاں سے نکل کر دوسرے مکان میں جانا درست ہے۔	
باب ۴۲۰	طاعون کا بیان۔	
باب ۴۲۱	جو شخص طاعون میں صبر کرکے وہیں رہے اس کی فضیلت۔	
باب ۴۲۲	قرآن اور معوذات پڑھ کر جھاڑ پھونک کرنا۔	
باب ۴۲۳	سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھونکنا منتر کے طور پر۔	
باب ۴۲۴	اگر منتر پڑھنے والا کچھ بکریاں لینے کی شرط کرے۔	
باب ۴۲۵	بدنظر کا منتر۔	
باب ۴۲۶	نظر لگ جانا سچ ہے۔	
باب ۴۲۷	سانپ اور بچھو کا منتر۔	

چوبیسواں پارہ (۲۴)

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۴۲۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے	۴۶۵
باب ۴۲۹	لیے کیا منتر پڑھا ہے۔؟	
باب ۴۳۰	منتر پڑھ کر پھونکنا۔	۴۶۶
باب ۴۳۱	درد کے مقام پر داہنا ہاتھ پھیرنا۔	۴۶۸
باب ۴۳۲	عورت مرد پر منتر پڑھ سکتی ہے۔	۴۶۹
باب ۴۳۳	منتر نہ کرنے کی فضیلت	//
	شگون لینے کا بیان	۴۷۰
باب ۴۳۴	نیک فال لینا کچھ برا نہیں۔	۴۷۱

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۴۳۵	منحوس سمجھنا لغو ہے۔	۴۷۲
باب ۴۳۶	کہانت کا بیان	//
باب ۴۳۷	جادو کا بیان	۴۷۴
باب ۴۳۸	شرک اور جادو ان گناہوں میں سے ہیں جو آدمی کو تباہ کر دیتے ہیں۔	۴۷۶
باب ۴۳۹	جادو کا توڑ کرنا	۴۷۷
باب ۴۴۰	جادو کا بیان	۴۷۸
باب ۴۴۱	بعض تقریر جادو بھری ہوتی ہے۔	۴۷۹
باب ۴۴۲	عجوہ کھجور بڑی دوا ہوتی ہے۔	//
باب ۴۴۳	منحوس ہونا محض غلط ہے۔	۴۸۰
باب ۴۴۴	چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔	۴۸۱
باب ۴۴۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زہر دیا گیا اس کا بیان۔	۴۸۲
باب ۴۴۶	زہر پینا یا زہریلی چیز استعمال کرنا۔	۴۸۳
باب ۴۴۷	گدھی کا دودھ پینا کیسا ہے۔	۴۸۴
باب ۴۴۸	جب مکھی برتن میں گر جائے۔	//

کتاب اللباس

لباس کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۴۴۹	اللہ تعالیٰ کا قول قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ کی تفسیر	۴۸۵
باب ۴۵۰	اگر کسی کا کپڑا یوں ہی لٹک جائے تکبر کی نیت نہ ہو (تو گنہگار نہ ہوگا)	//
باب ۴۵۱	کپڑا اوپر اٹھانا۔	۴۸۶
باب ۴۵۲	ٹخنوں کے نیچے جو کپڑا ہو وہ اپنے پہننے والے کو دوزخ میں لے جائے گا۔	۴۸۷
باب ۴۵۳	جو شخص تکبر کی راہ سے کپڑا لٹکائے اس کی	//
باب ۴۵۴	سزا۔	
باب ۴۵۵	حاشیہ دار تہبند پہننا۔	۴۸۸
باب ۴۵۶	چادر اوڑھنا۔	۴۸۹
باب ۴۵۷	قمیص پہننا۔	۴۹۰
باب ۴۵۸	قمیص کا گریبان سینہ پر یا اور کہیں لگانا۔	۴۹۱
باب ۴۵۹	سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہننا۔	۴۹۲
باب ۴۶۰	اون کا جبہ لڑائی میں پہننا۔	//
باب ۴۶۱	قباء اور ریشمی فروج کے بیان میں۔	۴۹۳
باب ۴۶۲	لمبی ٹوپیوں کا بیان۔	//
باب ۴۶۳	پاجامہ پہننے کا بیان۔	۴۹۴
باب ۴۶۴	عماموں کا بیان۔	//
باب ۴۶۵	سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا	۴۹۵
باب ۴۶۶	خود پہننا	۴۹۶
باب ۴۶۷	چادروں اور یمنی چادروں اور کملیوں کا بیان	//
باب ۴۶۸	کملیوں اور اونی حاشیہ دار چادروں کے بیان میں۔	۴۹۹
باب ۴۶۹	ایک ہی کپڑا کو اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں۔	۵۰۰
باب ۴۷۰	ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا۔	//
	کالی کملی کا بیان	۵۰۱
باب ۴۷۱	سبز رنگ کے کپڑے پہننا۔	۵۰۲

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۴۷۲	سفید لباس کا بیان	۵۰۳
باب ۴۷۳	ریشمی کپڑا پہننا یا اس کا بچھانا اور مردوں کو ریشمی کپڑا کتنا درست ہے	۵۰۴
باب ۴۷۴	حریر چھونا درست ہے اگر اس کو پہنے نہیں۔	۵۰۶
باب ۴۷۵	حریر بچھانا کیسا ہے۔	۵۰۷
باب ۴۷۶	قسی پہننا کیسا ہے۔	//
باب ۴۷۷	خارش کی بیماری میں مرد ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے	//
باب ۴۷۸	عورتوں کو خالص ریشمی کپڑا پہننا درست ہے	۵۰۸
باب ۴۷۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے۔	۵۰۹
باب ۴۸۰	جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو کیا دعا دی جائے	۵۱۱
باب ۴۸۱	مردوں کو زعفران کا رنگ منع ہے۔	۵۱۲
باب ۴۸۲	زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے کا بیان	
باب ۴۸۳	سرخ رنگ کا بیان	
باب ۴۸۴	سرخ زین پوش کا کیا حکم ہے۔	۵۱۳
باب ۴۸۵	صاف چمڑے کی جوتی پہننا۔	//
باب ۴۸۶	پہنتے وقت پہلے داہنا جوتا پہنے	۵۱۵
باب ۴۸۷	جوتا اتارتے وقت پہلے بایاں اتارے۔	//
باب ۴۸۸	ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں ننگا، اسطرح چلنا منع ہے۔	//
باب ۴۸۹	ہر چپل میں دو دو تسمے اور ایک تسمہ بھی کافی ہے۔	//
باب ۴۹۰	لال چمڑے کا ڈیرا۔	۵۱۶
باب ۴۹۱	بوریے وغیرہ فرش پر بیٹھ جانا۔	//
باب ۴۹۲	اگر کسی کپڑے میں گھنڈی تکمے سنہری لگے ہوں۔	۵۱۷
باب ۴۹۳	سونے کی انگوٹھیاں پہننا کیسا ہے	۵۱۷
باب ۴۹۴	چاندی کی انگوٹھی کا بیان۔	۵۱۸
باب ۴۹۵	باب پہلے باب سے متعلق	۵۱۹
باب ۴۹۶	انگوٹھی کا نگینہ	۵۲۰
باب ۴۹۷	لوہے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے۔	//
باب ۴۹۸	انگوٹھی کے نقش کا بیان۔	۵۲۱
باب ۴۹۹	انگوٹھی چھنگلیا میں پہننا چاہیے	۵۲۲
باب ۵۰۰	کسی ضرورت سے مثلاً مُہر کرنے کے لیے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لیے انگوٹھی بنانا۔	//
باب ۵۰۱	انگوٹھی کا نگینہ اندر کی ہتھیلی کی جانب رکھنا۔	//
باب ۵۰۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میری انگوٹھی کا نقش کوئی نہ کرائے۔	۵۲۳
باب ۵۰۳	انگوٹھی کا کندہ تین سطروں میں کرنا۔	//
باب ۵۰۴	عورتیں انگوٹھی پہن سکتی ہیں۔	//
باب ۵۰۵	زیور کے ہار اور خوشبو کے ہار عورتیں پہن سکتی ہیں۔	۵۲۴
باب ۵۰۶	ایک عورت دوسری عورت سے ہار مانگ سکتی ہے۔	// //
باب ۵۰۷	بالی کا بیان۔	۵۲۵
باب ۵۰۸	بچوں کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہیں۔	
باب ۵۰۹	جو مرد عورتوں کی مشابہت اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں۔	۵۲۶

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۱۰	زنانوں ہیجڑوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں گھر سے نکال دینا۔	۵۲۷
باب ۵۱۱	مونچھوں کا کترانا۔	۵۲۸
باب ۵۱۲	ناخن کترانے کا بیان	//
باب ۵۱۳	ڈاڑھی کا چھوڑ دینا۔	۵۲۹
باب ۵۱۴	بڑھاپے کا بیان	//
باب ۵۱۵	خضاب کا بیان	۵۳۱
باب ۵۱۶	گھونگر بالوں کا بیان	//
باب ۵۱۷	تلبید یعنی بالوں کا سر پر جما لینا	۵۳۴
باب ۵۱۸	مانگ نکالنا۔	۵۳۵
باب ۵۱۹	گیسوؤں کے بیان میں	۵۳۶
باب ۵۲۰	کچھ سر منڈانا کچھ بال رکھنے	//
باب ۵۲۱	عورت اپنے ہاتھ سے خاوند کو خوشبو لگائے۔	۳۵۷
باب ۵۲۲	سر اور ڈاڑھی میں خوشبو لگانا۔	//
باب ۵۲۳	کنگھی کرنے کا بیان۔	۵۳۸
باب ۵۲۴	حائضہ عورت اپنے خاوند کی کنگھی کر سکتی ہے۔	//
باب ۵۲۵	بالوں میں کنگھی کرنا مستحب ہے۔	//
باب ۵۲۶	مشک کا بیان	۵۳۹
باب ۵۲۷	خوشبو لگانا مستحب ہے۔	//
باب ۵۲۸	خوشبو کا پھیرنا منع ہے۔	//
باب ۵۲۹	ذریرہ کا بیان	//
باب ۵۳۰	حسن کے لیے جو عورتیں دانت کشادہ کرائیں۔	۵۴۰
باب ۵۳۱	بالوں میں چوٹلہ لگانا۔	۵۴۰
باب ۵۳۲	چہرہ پر روئیں نکالنے والیوں کا بیان	۵۴۲
باب ۵۳۳	جس عورت کے بالوں میں چوٹلہ لگایا جاوے	۵۴۳
باب ۵۳۴	گودنے والی عورت کا بیان	۵۴۴
باب ۵۳۵	گدانے والی عورت کا بیان	۵۴۵
باب ۵۳۶	تصویروں کا بیان۔	//
باب ۵۳۷	مورت بنانے والوں کی سزا۔	۵۴۶
باب ۵۳۸	مورت کو توڑ ڈالنا چاہیے۔	۵۴۷
باب ۵۳۹	اگر مورتیں پاؤں تلے روندی جاویں تو ان کے رہنے میں کوئی قباحت نہیں	۵۴۸
باب ۵۴۰	جو تصویروں والے فرش پر بیٹھنا مکروہ جانتا ہے اس کی دلیل۔	//
باب ۵۴۱	جہاں مورتیں ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے	۵۵۰
باب ۵۴۲	فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو۔	//
باب ۵۴۳	جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں نہ جانا۔	//
باب ۵۴۴	مورت بنانے والے پر لعنت کرنا۔	۵۵۱
باب ۵۴۵	جس نے مورت بنائی اس کو قیامت کے دن اس میں جان ڈالنے کا حکم ہوگا اور جان ڈال نہ سکے گا۔	//
باب ۵۴۶	جانور پر کسی کو اپنے ساتھ بٹھا لینا	۵۵۲
باب ۵۴۷	تین آدمی کو ایک سواری پر چڑھنا۔	//
باب ۵۴۸	اگر جانور کا مالک کسی کو اپنے سامنے بٹھائے	۵۵۳

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۴۹	ایک مرد دوسرے مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتا ہے۔	۵۵۳
باب ۵۵۰	عورت مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتی ہے۔	۵۵۴
باب ۵۵۱	چت لیٹ کر ایک پر دوسرا پاؤں رکھنا	//

کتابُ الادب

اخلاق کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۵۲	احسان اور ناطہ پروری کی فضیلت	۵۵۵
باب ۵۵۳	سب سے بڑھ کر کس کا حق ہے۔	//
باب ۵۵۴	ماں باپ کی اجازت بغیر جہاد کو بھی نہ جانا چاہیے	۵۵۶
باب ۵۵۵	آدمی اپنے ماں باپ کو گالی نہ دے	//
باب ۵۵۶	جس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہو اس کی دعا جلد قبول ہوتی ہے	۵۵۷
باب ۵۵۷	ماں باپ کو ستانا، ان کی نافرمانی کرنا بڑا گناہ ہے۔	۵۵۹
باب ۵۵۸	اگر باپ کافر ہو تب بھی اس سے سلوک کرنا۔	۵۶۰
باب ۵۵۹	خاوند والی مسلمان عورت اپنی کافر ماں سے سلوک کرے۔	//
باب ۵۶۰	مشرک بھائی سے سلوک کرنا۔	۵۶۱
باب ۵۶۱	ناطہ والوں سے سلوک کرنے کی فضیلت۔	//
باب ۵۶۲	رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے کا گناہ	۵۶۲
باب ۵۶۳	ناطہ والوں سے سلوک کرنا کشائش رزق کا باعث ہوتا ہے۔	۵۶۲
باب ۵۶۴	جو شخص ناطہ جوڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاپ رکھے گا۔	۵۶۳
باب ۵۶۵	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ناطہ اگر تر رکھا جاوے تو دوسرا بھی تر رکھے گا۔	۵۶۴
باب ۵۶۶	ناطہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ صرف بدلہ کر دے۔	۵۶۵
باب ۵۶۷	جس نے کفر کی حالت میں ناطہ پروری کی پھر مسلمان ہو گیا تو اس کا ثواب قائم رہے گا۔	//
باب ۵۶۸	دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا وہ کھیلے	۵۶۶
باب ۵۶۹	بچے پر شفقت کرنا، بوسہ دینا، گلے لگانا۔	//
باب ۵۷۰	رحمت کے سو حصے ہیں۔	۵۶۹
باب ۵۷۱	اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ ان کو اپنے ساتھ کھلانا پلانا پڑے گا۔	//
باب ۵۷۲	لڑکے کو گود میں بٹھانا۔	//
باب ۵۷۳	بچے کو ران پر بٹھانا۔	۵۷۰
باب ۵۷۴	صحبت کا حق یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے	//
باب ۵۷۵	یتیم کے پالنے والے کی فضیلت	۵۷۱
باب ۵۷۶	بیوؤں کی پرورش کرنے والے کا ثواب	//
باب ۵۷۷	محتاجوں کی پرورش کرنے والے کا ثواب	۵۷۲
باب ۵۷۸	آدمیوں اور جانوروں سب پر رحم کرنا۔	//

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۷۹	ہمسایہ کے حقوق کے بیان میں۔	۵۷۴
باب ۵۸۰	جس کے ہمسائے اس کے تکلیف دینے سے ڈرتے ہوں وہ کیسا گنہ گار ہے۔	۵۷۵
باب ۵۸۱	کوئی عورت اپنی ہمسائی کو ذلیل نہ سمجھے۔	؍؍
باب ۵۸۲	جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسائے کو نہ ستائے۔	؍؍
باب ۵۸۳	پڑوسیوں میں کونسا پڑوسی مقدم ہے۔	۵۷۶
باب ۵۸۴	ہر ایک اچھی بات کہنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔	؍؍
باب ۵۸۵	خوش کلامی کا ثواب	۵۷۷
باب ۵۸۶	ہر کام میں نرمی اور اخلاق عمدہ چیز ہے۔	؍؍
باب ۵۸۷	ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا ضرور ہے۔	۵۷۸

پچیسواں پارہ ۲۵

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۸۸	جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو بھی ثواب ملے گا۔	۵۷۹
باب ۵۸۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو، تلخ کلام نہ تھے۔	۵۸۰
باب ۵۹۰	خوش خلقی اور سخاوت کا بیان۔	۵۸۱
باب ۵۹۱	آدمی گھر میں کیا کرتا ہے؟	۵۸۴
باب ۵۹۲	نیک آدمی کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔	؍؍
باب ۵۹۳	اللہ کے لیے محبت رکھنے کی فضیلت	۵۸۵
باب ۵۹۴	اللہ تعالیٰ کے قول مسلمانو! کوئی لوگ دوسروں سے ٹھٹھا نہ کریں۔	۵۸۶
باب ۵۹۵	گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت۔	۵۸۷
باب ۵۹۶	کسی آدمی کا ذکر کرنا کہ لمبا ہے یا ٹھنگنا۔	۵۹۰
	غیبت کا بیان۔	۵۹۱
باب ۵۹۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا انصار کے	؍؍
باب ۵۹۸	گھرانوں میں فلانا گھرانا بہتر ہے۔	
باب ۵۹۹	مفسد اور شریر لوگوں کی غیبت درست ہے	۵۹۲
باب ۶۰۰	چغلخوری کبیرہ گناہ ہے۔	؍؍
باب ۶۰۱	چغلخوری کی برائی۔	۵۹۳
باب ۶۰۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔	؍؍
باب ۶۰۳	دورویہ کا بیان	۵۹۴
باب ۶۰۴	کسی شخص کی نسبت جو گفتگو کی گئی ہو اس کو اس کی خبر دینا۔	؍؍
باب ۶۰۵	کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا منع ہے۔	؍؍
باب ۶۰۶	جتنا حال مسلمان بھائی کا معلوم ہو اتنی تعریف کرنا۔	۵۹۵
باب ۶۰۷	اللہ تعالیٰ کا قول اللہ انصاف کرنے اور نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے۔	۵۹۶
باب ۶۰۸	حسد کرنا اور ملاقات ترک کرنا منع ہے	۵۹۷
باب ۶۰۹	مسلمانو! بہت گمان کرنے سے بچے رہو۔	۵۹۸
باب ۶۱۰	گمان سے کوئی بات نہ کہنا۔	؍؍

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۶۱۱	مومن سے اگر کوئی گناہ ہو تو اسے چھپائے رکھے۔	۵۹۹
باب ۶۱۲	غرور کی برائی۔	۶۰۰
باب ۶۱۳	ترک ملاقات کا بیان	〃
باب ۶۱۴	اگر کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو تو اس کی ملاقات چھوڑ دینا جائز ہے۔	۶۰۳
باب ۶۱۵	کیا آدمی اپنے دوست سے ہر روز یا دو بار صبح اور شام مل سکتا ہے۔	۶۰۴
باب ۶۱۶	کسی کی ملاقات کو جانا	۶۰۴
باب ۶۱۷	دوسرے ملک کے لوگ ملاقات کو آئیں تو ان کے لیے اپنے تئیں آراستہ کرنا۔	۶۰۵
باب ۶۱۸	کسی سے بھائی چارہ اور دوستی کا قول قرار کرنا۔	〃
باب ۶۱۹	مسکرانا اور ہنسنا۔	۶۰۶
باب ۶۲۰	اللہ تعالیٰ کا فرمانا مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔	۶۱۱
باب ۶۲۱	اچھی چال چلنے کا بیان۔	۶۱۲
باب ۶۲۲	تکلیف پر صبر کرنے کا بیان	〃
باب ۶۲۳	غصہ میں جن پر غصہ ہو ان کو مخاطب نہ کرنا۔	۶۱۳
باب ۶۲۴	جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو جس میں کفر کی کوئی وجہ نہ ہو کافر کہے تو خود کافر ہو جاتا ہے۔	۶۱۴
باب ۶۲۵	کوئی وجہ رکھ کر کسی کو کافر کہا یا نادانستہ	۶۱۵
	تو کافر نہ ہوگا۔	
باب ۶۲۶	خلافِ شرع کام پر غصہ یا سختی کرنا۔	۶۱۷
باب ۶۲۷	غصے سے پرہیز کرنا۔	۶۱۹
باب ۶۲۸	حیا اور شرم کا بیان۔	۶۲۰
باب ۶۲۹	جب آدمی بے حیائی اختیار کرے تو جو جی چاہے کرے۔	۶۲۱
	شریعت کی باتیں پوچھنے میں شرم نہ کرنا چاہیے۔	۶۲۲
	لوگوں پر آسانی کرو، ان کو مشکل میں نہ ڈالو۔	۶۲۳
باب ۶۳۲	لوگوں سے کھل کر باتیں کرنا۔	۶۲۵
باب ۶۳۳	لوگوں کے ساتھ خاطر سے پیش آنا	۶۲۶
باب ۶۳۴	مسلمان ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈنگ نہیں کھاتا۔	۶۲۷
باب ۶۳۵	مہمان کا حق۔	〃
باب ۶۳۶	مہمان کی خاطر کرنا۔	۶۲۸
باب ۶۳۷	مہمان کے لیے تکلف سے کھانا تیار کرنا	۶۳۰
باب ۶۳۸	مہمان کے سامنے غصہ کرنا رنج ظاہر کرنا مکروہ ہے۔	۶۳۱
باب ۶۳۹	مہمان کا اپنے ساتھی سے کہنا میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے	۶۳۲
باب ۶۴۰	جو عمر میں بڑا ہو اس کی تعظیم کرنا۔	۶۳۳
باب ۶۴۱	شعر، رجز، حدی کا بیان اور یہ بیان کہ کون سے شعر مکروہ ہیں۔	۶۳۵

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۶۴۲	مشرکوں کی ہجو کہنا درست ہے۔	۶۳۸
باب ۶۴۳	شعر میں زیادہ معروف رہنا منع ہے۔	۶۴۰
باب ۶۴۴	حضرتؐ کا فرمانا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے۔	۶۴۱
باب ۶۴۵	زعموا کہنے کا بیان۔	۶۴۲
باب ۶۴۶	تجھ پر افسوس کہنا درست ہے۔	۶۴۳
باب ۶۴۷	اللہ کی محبت کس کو کہتے ہیں۔	۶۴۸
باب ۶۴۸	کسی کو یہ کہنا چل دور ہو	۶۵۰
باب ۶۴۹	مرحبا کہنا۔	۶۵۲
باب ۶۵۰	لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جانا۔	۶۵۳
باب ۶۵۱	یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہوگیا۔	//
باب ۶۵۲	زمانہ کو برا کہنا منع ہے۔	۶۵۴
باب ۶۵۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کرم تو مسلمان کا دل ہے۔	۶۵۵
باب ۶۵۴	یوں کہنا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔	//
باب ۶۵۵	یوں کہنا اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر سے تصدق کرے۔	۶۵۶
باب ۶۵۶	اللہ تعالیٰ کو کون سے نام بہت پسند ہیں۔	//
باب ۶۵۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا میرے نام پر	۶۵۷
	نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔	۶۵۸
	حزن نام رکھنا۔	//
	برا نام بدل کر اچھا نام رکھنا۔	//
باب ۶۶۰	پیغمبروں کے نام رکھنا۔	۶۶۰
باب ۶۶۱	بچہ کا نام ولید رکھنا۔	۶۶۱
باب ۶۶۲	اگر کسی کے نام سے کچھ حرف کم کرکے اس کو پکارے۔	۶۶۳
باب ۶۶۳	بچہ کی کنیت رکھنا۔	//
باب ۶۶۴	ابو تراب کنیت رکھنا۔	۳۶۳
باب ۶۶۵	اللہ تعالیٰ کو جو نام بہت ناپسند ہیں۔	//
باب ۶۶۶	مشرک کی کنیت کا بیان	۶۶۴
باب ۶۶۷	تعریض کے طور پر بات کہنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔	۶۶۶
باب ۶۶۸	کسی شے کو کہنا یہ کوئی چیز نہیں۔	۶۶۸
باب ۶۶۹	آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا۔	//
باب ۶۷۰	کیچڑ پانی میں لکڑی مارنا۔	۶۶۹
باب ۶۷۱	زمین پر کسی چیز کو مارنا۔	۶۷۰
باب ۶۷۲	تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا	۶۷۱
باب ۶۷۳	چھوٹے چھوٹے کنکر یا پتھر انگلیوں سے پھینکنے کی ممانعت۔	۶۷۲
باب ۶۷۴	چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔	//
باب ۶۷۵	جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کو جواب دینا۔	۶۷۳
باب ۶۷۶	چھینک اچھی ہے اور جمائی بری ہے۔	//
باب ۶۷۷	چھینک کا جواب کیونکر دے۔	۶۷۴
باب ۶۷۸	اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب دینا ضرور نہیں۔	//
باب ۶۷۹	جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔	۶۷۵

besturdubooks.wordpress.com

کتاب الاستئذان
اذن مانگنے کا بیان

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۶۸۰	سلام کے شروع ہونے کا بیان	۶۷۵
باب ۶۸۱	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانو! تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور ان سے السلام علیک کیے بدوں نہ جایا کرو۔	۶۷۶
باب ۶۸۲	سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔	۶۷۸
باب ۶۸۳	تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔	۶۷۹
باب ۶۸۴	سوار پیدل کو سلام	〃
باب ۶۸۵	چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔	〃
باب ۶۸۶	کم عمر والا بڑی عمر والے کو سلام کرے۔	۶۸۰
	سلام کا فاش کرنا۔	〃
باب ۶۸۷	پہچانت ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام	〃
باب ۶۸۸	کرنا۔	
باب ۶۸۹	پردہ کی آیت کا بیان۔	۶۸۱
باب ۶۹۰	اذن لینے کا اسی لیے حکم دیا گیا ہے کہ نظر نہ پڑے۔	۶۸۳
باب ۶۹۱	اور اعضا کا بھی سوائے شرم گاہ کے زنا کرنا۔	۶۸۴
باب ۶۹۲	تین بار سلام کرنا۔ تین بار اذن چاہنا۔	۶۸۵

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۶۹۳	اگر کوئی شخص بلایا جائے وہ بھی آذن سے یا نہیں۔	۶۸۶
باب ۶۹۴	بچوں کو سلام کرنا۔	۶۸۷
باب ۶۹۵	مرد عورتوں کو عورتیں مردوں کو سلام کریں۔	〃
باب ۶۹۶	جب گھر والا پوچھے کون ہے اس کے جواب میں کہے میں ہوں۔	۶۸۸
باب ۶۹۷	جواب میں صرف علیک السلام ہی کہنا۔	۶۸۹
باب ۶۹۸	اگر کوئی شخص کسی سے کہے فلاں شخص نے تم کو سلام کہا ہے تو وہ کیا کہے۔	۶۹۰
باب ۶۹۹	اگر کسی مجلس میں مسلمان مشرک سب طرح کے لوگ ہوں جب بھی مجلس والوں کو سلام کر سکتے ہیں۔	〃
باب ۷۰۰	گناہ کرنے والے کو سلام نہ کرنا، نہ اس کا جواب دینا۔	۶۹۲
باب ۷۰۱	اگر ذمی کافر سلام کریں تو ان کو کیوں کر جواب دیں	۶۹۳
باب ۷۰۲	جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اس کو منگوا کر دیکھنا تاکہ اس کی حقیقت ظاہر ہو۔	۶۹۵
باب ۷۰۳	اہل کتاب کو کیوں کر خط لکھا جائے۔	۶۹۶
باب ۷۰۴	خط میں پہلے کس کا نام لکھا جائے۔	〃
باب ۷۰۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ سے یہ فرمانا	〃
باب ۷۰۶	اپنے سردار کے لینے کو اٹھو مصافحہ کا بیان۔	۶۹۷

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۷	مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا	٦٩٨	-	. . . .	-

تمت

besturdubooks.wordpress.com

جلد (۵)

اکیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

باب سورۂ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوسعید بن معلّیٰ سے انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا میں نے جواب نہیں دیا (نماز پڑھ کر میں گیا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو فوراً حاضر نہیں ہوا اس کی وجہ یہ تھی میں، نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں ارشاد فرمایا مسلمانو جب رسول تم کو بلاوے تو اللہ اور رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو پھر فرمایا میں تجھ کو مسجد کے باہر جانے سے پیشتر وہ سورت بتلاؤں جو قرآن کی ساری سورتوں میں (مرتبہ یا اجر میں) بڑی ہے اور میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم مسجد کے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا مسجد کے باہر نکلنے سے پیشتر ہی میں تجھ کو قرآن کی بڑی سورت بتلاؤں گا آپ نے فرمایا وہ الحمد کی سورت ہے سبع مثانی

---

[1] یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے [2] اس میں سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں دہرائی جاتی ہیں اسلئے سبع مثانی نام ہوا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ۔

۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِيْ مَسِيْرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ وَّ اِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَّا كُنَّا نَأْبُنُهٗ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَاَمَرَ لَهٗ بِثَلٰثِيْنَ شَاةً وَّ سَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهٗ اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً اَكُنْتَ تَرْقِيْ۔ قَالَ لَا۔ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوْا شَيْئًا حَتّٰى نَأْتِيَ اَوْ نَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اِقْسِمُوْا وَ اضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ وَّ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ

اور قرآن عظیم سے (جس کا ذکر اس آیت میں ہے 'ولقد آتیناک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم' یہی سورت مراد ہے۔

مجھ سے محمد بن مثنٰی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے انہوں نے معبد بن سیرین (اپنے بھائی) سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ہم ایک (فوج میں) سفر میں تھے (رات کو) اترپڑے ایک لونڈی ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے[1] اور ہمارے قبیلے کے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں (جو کچھ دوا دارو جھاڑ پھونک کرتے) کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کا منتر جانتا ہو یہ سن کر ہم میں سے ایک شخص (خود ابو سعید) لونڈی کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ اس کو کوئی منتر آتا ہے اور جا کر اس سردار پر پھونکا وہ اچھا ہو گیا اس نے تیس بکریاں (انعام کے طور پر) اس کو دلوائیں اور ہم سب کو دودھ پلایا جب وہ شخص (یعنی ابو سعید اس سردار کے پاس سے) لوٹ کر آیا تو ہم نے اس سے کہا بھائی کیا تم کو خوب منتر کرنا آتا تھا یا یوں کہا کیا تم منتر کیا کرتے تھے، اس نے کہا نہیں (میں منتر ونتر کب جانوں) میں نے تو سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر پھونک مار دی تھی اس وقت ہماری رائے یہ قرار پائی کہ بکریوں کے باب میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو (کہ ان کا لینا درست ہے یا نہیں) جب تک ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ پہنچیں یا آپ سے نہ پوچھ لیں خیر جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر بھی ہے اب ایسا کرو کہ مزدوری کی بکریوں کو تقسیم کر لو اور ان میں میرا بھی ایک حصہ[2] لگاؤ ابو معمر نے کہا[3] ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

[1] نہ لونڈی کا نام معلوم ہوا نہ سردار کا ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهٰذَا

بَابُ ٢ فَضْلِ الْبَقَرَةِ

٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ

ہشام بن حسان نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے مجھ سے معبد بن سیرین نے انہوں نے ابوسعید خدری سے پھر یہی حدیث بیان کی۔

باب سورۂ بقرہ کی فضیلت

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سلیمان بن مہران سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے انہوں نے ابو مسعودؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ بقرہ کے آخیر کی دو آیتیں رات کو پڑھ لے تو اس کو (ہر آفت سے بچانے کے لیے) کافی ہوں گی[1] اور عثمان بن ہیثم نے کہا[2] ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقۂ فطر کی نگہبانی پر مقرر کیا اتنے میں ایک شخص آیا وہ لپ بھر بھر کر اس میں سے (کھجوریں) لینے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا میں نے کہا میں تجھ کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا (چھوڑوں گا نہیں) پھر پورا قصہ بیان کیا[3] اس نے کہا ابوہریرہؓ جب تو (سونے کے لیے) بچھونے پر جائے تو

---

[1] بعضوں نے کہا رات کے قیام کے بدل کافی ہو جائیں۔ گی یعنی تہجد کا ثواب اس کو مل جائے گا ۱۲ منہ [2] اس کو اسمٰعیلی اور ابونعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ
[3] یہ قصہ کتاب الوکالت میں گزر چکا ہے پہلے دن ابوہریرہؓ نے اس کی عاجزی اور محتاجی پر رحم کر کے اس کو چھوڑ دیا کہنے لگا میں بال بچے والا بہت محتاج ہوں دوسرے دن پھر آیا اور کھجوریں چرانے لگا ابوہریرہؓ نے پکڑا تو عاجزی کرنے لگا انہوں نے چھوڑ دیا تیسرے دن پھر آیا پھر چرانے لگا تب تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں تجھ کو چھوڑنے والا نہیں اس نے بہت عاجزی کی اور ابوہریرہؓ کو آیت الکرسی بتلائی ع۵ باقی حدیث آگے مذکور ہوتی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَّزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ ۔

بَابٌ فَضْلُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

۴ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ بِشَطْنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ

بَابٌ فَضْلِ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

۵ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مٰلِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهٗ لَيْلًا فَسَأَلَهٗ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ قَالَ عُمَرُ

آیۃ الکرسی پڑھ لے صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک نگہبان فرشتہ مقرر رہے گا اور تیرے پاس شیطان نہ پھٹکنے پائے گا۔ اور ابوہریرہؓ نے یہ بات آں حضرتؐ سے بیان کی، آپ نے فرمایا گو وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اس نے سچ کہی یہ شخص شیطان تھا۔[1]

باب سورۂ کہف کی فضیلت کا بیان

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے براء بن عازبؓ سے۔ انہوں نے کہا ایک شخص (اسید بن حضیرؓ) سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا ایک ابر اوپر سے آیا گھوڑے کو ڈھانک لیا وہ ابر برابر نزدیک آتا جاتا تھا یہاں تک کہ گھوڑا اس کو دیکھ کر بھڑکنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا یہ سکینہ تھا جو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اترا تھا۔[2]

باب سورۂ انا فتحنا کی فضیلت

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد اسلم سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک سفر میں چل رہے تھے حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلے جا رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا (خاموش رہے) پھر انہوں نے پوچھا تب بھی جواب نہ دیا پھر پوچھا تو بھی جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ اپنے تئیں کوسنے لگے، کہنے لگے کاش تیری ماں تجھ پر روئے (تو مر جائے)، تو نے تین بار آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عاجزی کے ساتھ عرض کیا لیکن ایک بار بھی آپ نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ

---

[1] جو آدمی کی صورت بن کر کھجوریں چرانے آیا تھا ۱۲ منہ [2] حضرت علیؓ نے کہا سکینہ ایک روح ہے امن دینے والی اس کا چہرہ آدمی کی طرح ہے ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِي حَتّٰى كُنْتُ اَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّنْزِلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَّصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

کتنے تھے (غصے میں آن کر) میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور آگے بڑھ گیا (آپ کے برابر برابر چلنا چھوڑ دیا) مگر (دل میں) ڈر رہا تھا۔ اس حرکت پر میرے بیے قرآن میں کیا اترتا ہے اتنے میں ایک (نام نامعلوم) پکارنے والے نے پکارا (عمر کہاں ہیں، عمر کہاں ہیں) جب تو مجھ کو پورا ڈر ہو گیا۔ میرے باب میں کچھ قرآن ضرور اترا۔ خیر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو سلام کیا (آپ نے جواب دیا) فرمایا اس رات میں مجھ پر ایک سورت اتری ہے وہ مجھ کو ان سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج کی روشنی پہنچتی ہے (یعنی ساری دنیا کی چیزوں سے مجھ کو زیادہ پسند ہے) بعد اس کے آپ نے یہ سورت پڑھی، انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک۔

بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

باب قل ہو اللہ احد کی فضیلت کا بیان

فِيْهِ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس باب میں عمرہ کی حدیث حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے[۱]۔

۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے ایک شخص (ابوسعید خدری) نے دوسرے شخص قتادہ بن نعمان اپنے ماں جائے بھائی کو دیکھا وہ (رات کو) قل ہو اللہ احد بار بار پڑھ رہا ہے وہ شخص صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا کہ فلاں شخص کو میں نے بار بار قل ہو اللہ پڑھتے دیکھا گویا

---

[۱] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی اس میں یہ ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو فوج کا سردار بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا اور ہر رکعت میں قرأت قل ہو اللہ احد پر ختم کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ قل ہو اللہ احد کی محبت نے تجھ کو بہشت میں داخل کر دیا تیسری حدیث میں ہے جو شخص سوتے وقت سو بار قل ہو اللہ احد پڑھ لیا کرے۔ قیامت کے دن پروردگار اس سے فرمائے گا میرے بندے بہشت میں جا وہ تیرے داہنے طرف ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَزَادَ اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ أَخِيْ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

اس نے سمجھا کہ اس میں کچھ بڑا ثواب نہ ہوگا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ سورت تہائی قرآن کے برابر[1] ہے اور ابو معمر (عبداللہ بن عمرو منقری) نے اتنا زیادہ کیا[2] ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے مالک بن انسؓ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے ماں جائے بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی ایک شخص آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پچھلی رات سے اٹھا قل ہو اللہ احد پڑھتا رہا (بس یہی سورت بار بار پڑھا کیا)۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا أَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ الْفِرَبْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ حَاتِمٍ وَرَّاقَ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا ہم سے والد نے ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی اور ضحاک بن شراحیل مشرقی نے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں کوئی یہ بھی نہیں کرسکتا کہ رات کو تہائی قرآن پڑھ لیا کرے لوگوں کو یہ مشکل ہوا کہنے لگے بھلا تہائی قرآن (ہر رات کو) کون پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ الواحد الصمد (یعنی سورۃ قل ہو اللہ احد) تہائی قرآن کے برابر ہے محمد بن یوسف فربری[3] نے کہا میں نے ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا جو امام بخاریؒ کے کاتب (منشی) تھے وہ کہتے تھے امام بخاری نے کہا ابراہیم نخعی کی روایت ابو سعید خدری سے

---

[1] تو تین بار قل ہو اللہ پڑھنے میں سارے قرآن شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ سبحان اللہ یہ عجب پیاری سورت ہے اس میں ہمارے شاہ کی بہت عمدہ عمدہ صفتیں مذکور ہیں اور مشرکین اور نصاریٰ یہود وغیرہ سب کا رد ہے۔ سچے خدا کی پہچان اس سورت سے حاصل ہوتی ہے اور توحید جو تمام ایمان کی اصل الاصول ہے اسی سورت سے مضبوط ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] جو امام بخاریؒ کے شاگرد تھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مُرْسَلٌ وَّعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ

منقطع ہے (ابراہیم نے ابو سعید سے نہیں سنا لیکن ضحاک مشرقی کی روایت ابو سعید سے متصل ہے[1]۔

بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

باب معوذات یعنی سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ اَقْرَأُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا۔ ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے (اس طرح کہ ہوا کے ساتھ کچھ تھوک بھی نکلتا) جب (موت کی بیماری میں) آپ کی علالت سخت ہوگئی تو میں برکت کے خیال سے یہ سورتیں پڑھ کر آپ کا ہاتھ آپ کے بدن پر پھیرتی۔

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مفضل بن فضالہ نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو جب (سونے کے لیے) اپنے بچھونے پر جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان میں پھونکتے اور یہ سورتیں پڑھتے قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پھر اپنے سارے بدن پر جہاں تک ہو سکتا ان کو پھراتے پہلے سر اور منہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر تین بار ایسا ہی کرتے۔

بَابُ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ

باب قرآن پڑھتے وقت سکینہ اور فرشتوں کا اترنا۔

وَقَالَ اللَّيْثُ:

۱۰۔ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ہاد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے اسید بن حضیر سے وہ رات کو سورۂ بقرہ

---

[1] اسی لیے امام بخاری نے اس حدیث کو اپنے صحیح میں نکالا اگر یہ حدیث صرف ابراہیم نخعی کے طریق سے مروی ہوتی تو امام بخاری اس کو نہ لاتے کیونکہ وہ منقطع ہے امام بخاری اور اکثر اہل حدیث منقطع کو مرسل اور متصل کو مسند کہتے ہیں ۱۲ منہ ۲ اس کو ابو عبید نے فضائل القرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ فَلَمَّا اجْتَرَّهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى مَا يَرٰهَا فَلَمَّآ اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَءْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اِقْرَءْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْٓ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَآ اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَآ اَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ

پڑھ رہے تھے ان کا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا اتنے میں گھوڑا بھڑکنے لگا (چمکا) اسید خاموش ہو رہے (قرأت چھوڑ دی) تو گھوڑا بھی تھم گیا پھر انہوں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا اچکا پھر چپ ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھیر گیا پھر پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا بگڑا جب تو انہوں نے اپنے لڑکے یحییٰ کو سنبھالا وہ گھوڑے کے قریب تھا ڈرے کہ کہیں اس کو صدمہ نہ پہنچے اپنے پاس گھسیٹ لیا اور آسمان کی طرف نگاہ کی (ایک چیز سائبان کی طرح دکھلائی دی) اسی کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئی (اوپر چڑھ گئی) صبح کو اسید نے یہ قصہ آنحضرتؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اسید قرآن پڑھتا رہ، قرآن پڑھتا رہ (یہ جو تجھ پر گزرا بڑا عمدہ واقعہ ہے) اسید نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ڈر گیا کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ ڈالے وہ بالکل گھوڑے کے قریب پڑا تھا اور سر اٹھا کر ادھر خیال کیا پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا دیکھا تو سائبان کی طرح کچھ معلوم ہوا اس میں جیسے چراغ روشن ہیں پھر میں باہر آ گیا یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا[1] آنحضرتؐ نے فرمایا اسید تو جانتا ہے یہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر نزدیک آ گئے تھے[2] اور اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کو ان فرشتوں کو دوسرے لوگ بھی دیکھ لیتے وہ ان کی نظر سے غائب نہ ہوتے ابن ہاد نے کہا[3] مجھ سے یہ حدیث عبداللہ بن خباب نے بھی بیان کی انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے اسید بن حضیر سے۔

باب جو قرآن اب مصحف میں ہے بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چھوڑا[4] تھا۔

---

[1] یہ فخرجت کا ترجمہ ہے جو امام بخاری کی روایت ہے اور صحیح وہ ہے جو امام مسلم کی روایت میں ہے فعرجت الی السماء یعنی پھر وہ السان آسمان کی طرف چڑھ گیا اور نظر سے غائب ہو گیا ۱۲ منہ [2] اسید بہت خوش آواز تھے ۱۲ منہ [3] اس کو ابو نعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کے سوا اور کچھ قرآن آپ نے نہیں سکھلایا تھا اس ترجمۃ الباب سے ان کا رد مقصود جو کہتے ہیں پورا قرآن نہیں ہے کئی سورتیں حضرت علی اور دیگر باقی منسوخ آئیں

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے کہا میں اور شداد بن معقل دونوں عبداللہ بن عباسؓ پاس گئے۔ شداد نے ان سے پوچھا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد اس قرآن کے سوا اور بھی کچھ قرآن چھوڑا انہوں نے کہا نہیں بس یہی قرآن چھوڑا جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے ابن رفیع نے کہا اور ہم محمد بن حنفیہ کے پاس گئے (جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے تھے) ان سے بھی یہی پوچھا انہوں نے کہا سوا اس قرآن کے جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے اور کچھ آنحضرتؐ نے نہیں چھوڑا۔[1]

بَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

باب قرآن کی فضیلت اور کلاموں پر[2]

۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ

ہم سے ابو خالد ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مومن قرآن کا قاری ہے۔ اس کی مثال ترنج (میٹھے لیموں بتی) کی سی ہے بو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا اور جو مومن قرآن کا قاری نہیں ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزہ عمدہ لیکن اس میں خوشبو نہیں ہے اور جو شخص بدکار ہے لیکن قران کا قاری ہے اس کی مثال ریحان (خوشبودار سبزہ) کی سی ہے بو تو اچھی مگر مزہ کڑوا

بقیہ صفحہ سابقہ اور اہل بیت کی فضیلت میں اتری تھیں وہ معاذاللہ صحابہ نے نکال ڈالیں اور ایک اُلّو بیوقوف نے ایک سورت ان میں سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے جس کا نام سورہ علی رکھا ہے اس کا شروع یہ ہے یاایہاالذین آمنوا آمنوا بالنورین انزلنا ہما یتلوان علیکم آیاتی ویحذرانکم عذاب یوم عظیم اخیر تک معاذاللہ یہ ساری سورت مہمل اور رکیک ہے جس کے دیکھنے سے بادی النظر میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کسی بیوقوف کی تراشی ہوئی ہے اور تعجب تو ان درویشوں پر ہوتا ہے جنہوں نے اہل سنت والجماعت ہونے کا دعویٰ کر کے پھر اس سورت کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے اس کو حدیث قدسی قرار دیا ہے کیا خوب خدا ایسے جاہل درویشوں سے پناہ میں رکھے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] امام بخاری نے یہ دونوں اثر لا کر رافضیوں کا رد کیا جو کہتے ہیں قرآن شریف میں صاف صاف حضرت علیؓ کی امامت کا حکم اترا تھا مگر یہ آیتیں صحابہ نے نکال ڈالیں جب عبداللہ بن عباسؓ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے اور محمد بن حنفیہ کو جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے تھے ان باتوں کی خبر نہ ہو تو اور لوگوں کو کیسے ہو سکتی ہے اور معلوم ہوا کہ رافضیوں کا گمان غلط ہے ۱۲ منہ [2] یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث سے نکلتا ہے جس کو ترمذی نے ابوسعید خدری سے نکالا اس میں یوں ہے کہ اللہ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت دوسری مخلوقات پر

besturdubooks.wordpress.com

مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا۔

۱۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ

اور جو شخص بدکار ہے اور قرآن کا قاری بھی نہیں ہے اس کی مثال تو اندراین کے پھل کی سی ہے (کم بخت) مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی ندارد۔[1]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم مسلمان کا دنیا میں رہنا اگلی امتوں کے رہنے کی نسبت ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج ڈوبنے تک[2] اور تمہاری مثال اور یہود اور نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چند آدمیوں کو مزدوری پر لگایا اور یہ کہا (صبح سے) دوپہر دن تک کون کام کرتا ہے۔ اس کو ایک قیراط ملے گا۔ یہود نے دوپہر دن تک کام کیا اس کے بعد کہنے لگا اب دوپہر دن سے عصر کے وقت تک کون کام کرتا ہے (اس کو ایک ایک قیراط ملے گا) نصاریٰ نے عصر تک کام کیا (اس کے بعد کہنے لگا اب عصر سے مغرب تک کون کام کرتا ہے اس کو دو دو قیراط ملیں گے) تو تم مسلمانوں نے عصر سے مغرب تک کام کیا اور دو دو قیراط کمائے یہود اور نصاریٰ (قیامت کے دن کہیں گے کام تو ہم نے (یعنی یہود اور نصاریٰ دونوں نے مل کر) زیادہ کیا (صبح سے لے کر عصر تک[3]) اور مزدوری کم[4] اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے) میں نے جو تمہاری مزدوری ٹھہرائی تھی اس میں سے تو کچھ دبا نہیں رکھی (پوری

[1] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ قاری کی فضیلت اس میں مذکور ہے اور یہ فضیلت قرآن ہی کی وجہ سے ہے تو قرآن کی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ ان امتوں کی عمریں بہت تھیں اور تمہاری عمریں چھوٹی ہیں اگلی امتوں کی عمر گویا طلوع آفتاب سے عصر تک ٹھہری اور تمہاری عصر سے لے کر مغرب تک جو اگلے وقت کی ایک چوتھائی ہے ۱۲ منہ [3] کام زیادہ کرنے سے یہود اور نصاریٰ کا مجموعی وقت مراد ہے یعنی صبح سے لے کر عصر تک یہ اس وقت سے کہیں زائد ہے جو عصر سے لے کر مغرب تک ہوتا ہے۔ اب حنفیہ کا استدلال اس حدیث سے کہ عصر کی نماز کا وقت دو مثل تک رہتا ہے پورا نہ ہوگا ۱۲ منہ [4] دونوں کی مزدوری ملا کر دو قیراط ہوئی ہر ایک کو ایک ایک قیراط اور یہاں ہر مسلمان کو دو دو قیراط ملے ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

حَقِّكُمْ، قَالُوْا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ شِئْتُ

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مٰلِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوْا بِهَا وَلَمْ يُوْصِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ

بَابٌ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ

دے دی) وہ کہیں گے بے شک (جو مزدوری ٹھہری تھی وہ تو مل گئی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر یہ تو میرا فضل ہے میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

باب قرآن پر عمل کرنے کی وصیت کرنا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا ہم سے مالک بن مغول نے کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے وقت) وصیت کی۔ انہوں نے کہا نہیں[1] میں نے کہا قرآن میں تو وصیت کرنا لوگوں پر فرض ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی (یہ کیسے ہو سکتا ہے) انہوں نے کہا آپ نے اللہ کی کتاب (پر چلتے رہنے) کی وصیت کی۔

باب جو شخص قرآن کو دیکھ کر دوسری کتابوں سے بے پروا نہ ہو[2]

یا قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے اور اللہ نے فرمایا اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم اخیر تک[3]۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ اتنا متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا قرآن کی طرف متوجہ ہو کر سنتا ہے جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اس کو

[1] وصیت کی نفی سے یہ مراد ہے کہ مال یا دولت یا دنیا کے امور میں یا خلافت کے باب میں کوئی وصیت نہیں کی اور اثبات سے یہ مراد ہے کہ قرآن پر عمل کرتے رہنے کی یا اس کی تعلیم اور تعلم یا دشمن کے ملک میں نہ لے جانے کی وصیت کی تو دونوں فقروں میں تناقض نہ رہے گا ۱۲ منہ

[2] یعنی قرآن پر قناعت نہ کرے اور خواہ مخواہ بے ضرورت یہود نصاریٰ یا دوسرے مذہب والوں کی یا تاریخ کی کتابیں دیکھتا رہے بعضوں نے کہا لم یتغن سے یہ مراد ہے کہ قرآن کو نعمت عظمیٰ سمجھ کر اس کی وجہ سے غنی اور بے پرواہ نہ رہے بلکہ دنیا داروں کی خوش آمد کرے ان سے اپنی احتیاج بیان کرے بعضوں نے کہا قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے [3] طبری نے بن یحییٰ بن جعفر سے نکالا کچھ مسلمان اگلی کتابیں جو یہود سے حاصل کی تھیں لے کر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ کیسے بیوقوف ہیں ان کا پیغمبر جو کتاب لایا اس کو چھوڑ کر دوسری کتابیں حاصل کرنا چاہتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّى بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهُ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهِ

خوش آوازی سے پڑھتا ہے[1] ابو سلمہ راوی کا ایک دوست (عبدالحمید بن عبدالرحمٰن) کہتا تھا اس حدیث میں یتغنی بالقرآن سے یہ مراد ہے کہ پکار کر اس کو پڑھے (اچھی آواز سے)

۱۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَآ أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَّآ أَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّتَغَنَّى بِالْقُرْاٰنِ قَالَ سُفْيٰنُ تَفْسِيْرُهُ يَسْتَغْنِيْ بِهِ ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کوئی بات نہیں سنتا جتنی توجہ سے قرآن پیغمبرؑ کے منہ سے سنتا ہے جب وہ تغنی کے ساتھ پڑھے سفیان بن عیینہ نے کہا تغنی سے یہ مراد ہے کہ قرآن پر قناعت کرے (اب دوسری کتابوں یا دنیا کے مال و دولت کی اس کو پرواہ نہ رہے۔

بَابُ[2] اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ

باب قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا[2]

۱۷ ۔ حَدَّثَنَآ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضـ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ رَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۔

ہم سے ابوالیمان نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صرف دو شخصوں پر رشک ہو سکتا ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے وہ راتوں کو بھی اس کو پڑھا کرتا ہے۔ (دن کو بھی) دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال دیا ہے وہ رات اور دن محتاجوں پر خیرات کرتا رہتا ہے۔

---

۱۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

ہم سے علی بن ابراہیم نے بیان کیا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان بن مہران اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت

[1] خوش آوازی سے قرآن کا پڑھنا مسنون ہے یعنی ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ متوسط آواز سے خوش آوازی سے یہ مراد نہیں کہ گانے کی طرح پڑھے مالکیہ نے اس کو حرام کہا ہے اور شافعیہ اور حنفیہ نے مکروہ رکھا ہے لیکن ابن بطال نے ایک جماعت صحابہ اور تابعین سے اس کا جواز نقل کیا ہے حافظ نے کہا اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی حرف کے نکالنے میں خلل نہ آئے اگر حروف میں تغیر ہو جائے تو بالاجماع حرام ہے ۱۲ منہ [2] اس کی تفسیر کتاب العلم میں گزر چکی ہے (بقیہ صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوْتِيتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوْتِيتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں پر فقط رشک ہو سکتا ہے ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ تعالٰے نے قرآن سکھلا دیا وہ رات میں اور دن میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کا ہمسایہ یوں رشک کر سکتا ہے کاش مجھ کو بھی قرآن اس شخص کی طرح یاد ہوتا تو میں بھی اس کی طرح کرتا رہتا (پڑھتا رہتا)، دوسرے اس شخص پر جس کو اللہ تعالٰی نے (حلال) مال عنایت فرمایا وہ اس کو اچھے کاموں میں خرچ کرتا رہتا ہے اس پر کوئی شخص یوں رشک کر سکتا ہے کاش مجھ کو بھی ایسی ہی دولت ملتی تو میں بھی اس کی طرح کرتا (اللہ کی راہ میں نیک کاموں میں خرچ کرتا)[1]

بَابُ ۱۳ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ۔

باب جو شخص قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔

۱۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو علقمہ بن مرثد حضرمی نے خبر دی کہا میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا انہوں نے ابو عبد الرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت عثمانؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے، سعد بن عبیدہ

بقیہ صفحہ سابقہ - رشک یعنی دوسرے کو جو نعمت اللہ نے دی اس کی آرزو کرنا یہ درست ہے حسد درست نہیں وہ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہیے ۱۲ منہ۔

حواشی صفحہ ہذا - [1] اب اس بندے پر جس کو اللہ تعالٰی نے دونوں باتیں عنایت فرمائی ہوں یعنی قرآن اور حدیث کا علم دیا ہو اور مال بھی دیا ہو کتنا کچھ رشک ہوگا۔ دنیا میں مالدار بہت لوگ ہوتے ہیں پر ایسے مالدار پر جو قارونِ وقت ہو یا اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ نہ کرتا ہو بلکہ لہو و لعب میں اس پر رشک کرنے کا کوئی موقعہ نہیں خدا ایسی دولت نہ دے جو آخرت میں بوجھ ہو یا دنیا میں لوگ منحوس سمجھیں دولت وہی کام کی ہے جو نیک کاموں میں خرچ ہو رہی ہے ہمارے زمانہ میں جو مالدار مسلمان ہیں ان کو اپنا ایک پیسہ بھی فضول اور بیکار کاموں میں خرچ نہ کرنا چاہیے بلکہ عمدہ اور مفید کاموں میں اپنی دولت لگانا چاہیے اس زمانہ میں مسلمانوں کو جو سب سے زیادہ ضروری کام درپیش ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) دینی مدارس قائم کرنا (۲) صنعت اور حرفت اور تجارت اور زراعت کی تعلیم دلانا (۳) اسلام کی اشاعت کے لیے واعظوں کو مقرر کرنا۔

(۴) قرآن اور حدیث کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرا کر یہ کتابیں مفت یا کم قیمت پر لوگوں کو تقسیم کرنا۔

۵۔ مسلمان لاوارث بچوں کی خبر گیری اور ان کی پرورش اور دینی تعلیم کا بندوبست کرنا۔

(۶) مسلمان بیواؤں اور معذوروں کی پرورش کا انتظام کرنا۔ یہ کام بہت ضروری ہیں پہلے ان کو پورا کرنا چاہیے۔ زیادہ مسجدوں اور سراؤں اور پلوں کے بنانے کی اس وقت ضرورت نہیں یا اللہ مسلمانوں کو نیک توفیق دے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَعَلَّمَهُ قَالَ وَاَقْرَأَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ اِمْرَةِ عُثْمٰنَ حَتّٰى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ الَّذِيْ اَقْعَدَنِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا۔

۲۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ۔

۲۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا قَالَ اَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَا اَجِدُ۔ قَالَ اَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَاعْتَلَّ لَهٗ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ كَذَا

کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں لوگوں کو قرآن پڑھایا۔ حجاج بن یوسف کی حکومت کے زمانہ تک ابو عبدالرحمٰن کہا کرتے تھے میں جو اس جگہ بیٹھ رہا ہوں (جہاں قرآن پڑھایا کرتا ہوں دوسرا کوئی دھندا نہیں کرتا)، تو صرف اس حدیث کی وجہ سے[1]۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن بن سلمی سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں افضل (بزرگی والا) وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے (پڑھے اور پڑھائے)

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ایک عورت (خولہ یا ام شریک یا میمونہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنے تئیں اللہ اور رسولؐ کو بخش دیا (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے جس طرح چاہیں فائدہ اٹھائیں) آپ نے فرمایا اب مجھ کو تو (زیادہ) عورتوں کی احتیاج نہیں ہے اس پر ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ آپ میرا نکاح اس سے کر دیجئے آپ نے فرمایا اچھا کچھ کپڑا (مہر کے طور پر) اس کو دے اس نے کہا کپڑا تو میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا کوئی چیز تو مہر کے طور پر اسا دے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی اس نے اس میں بھی عذر کیا (یہ بھی مجھ کو میسر نہیں ہے) آپ نے

[1] کہ آنحضرت نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے قرآن سیکھنے سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے الفاظ پڑھنا سیکھ لے بلکہ الفاظ کو صحت کے ساتھ سیکھے پھر ان کے معنی سیکھے پھر مطلب اور شان نزول وغیرہ غرض حدیث اور قرآن یہی دو علم دین کے ہیں جو شخص ان کی تعلیم اور تعلم میں مصروف ہے اس کا درجہ سارے مسلمانوں سے بڑھکر ہے مولانا فضل الرحمٰن صاحب فرماتے تھے اگر کوئی شخص رات بھر عبادت کرتا رہے یعنی اذکار اور نوافل میں مصروف رہے وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا جو رات کو ایک گھنٹہ بھی قرآن کے الفاظ اور مطالب اور معانی کی تحقیق میں اپنا وقت صرف کرے حقیقت میں علم ساری نیکیوں کی جڑ ہے اور علم ہی پر ساری درویشی اور زہد کا مدار ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو کبھی اپنا ولی نہیں بنایا جاہل سے مراد وہی شخص ہے جس کو بقدر ضرورت بھی قرآن حدیث کا علم نہ ہو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَكَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

بَابُ ۱۴ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ لِاَهَبَ لَكَ نَفْسِيْ فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ اِلَيْهَا وَصَوَّبَهٗ ثُمَّ طَاْطَاَ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا

فرمایا اچھا تجھے قرآن کچھ یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں آپ نے فرمایا اچھا انہی سورتوں کے بدل میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا[۱]۔

باب قرآن کو یاد سے (بن دیکھے) پڑھنے کی فضیلت

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد سے ایک عورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں کہ میں اپنے تئیں آپ کو بخش دوں (آپ جس طرح چاہیے مجھ میں تصرف کیجئے[۲]) آپ نے آنکھ اٹھا کر اس کو دیکھا اوپر نیچے پھر سر جھکا لیا (آپ کے مزاج مقدس میں شرم اور مروت بے حد تھی شرم سے کچھ فرما نہ سکے صاف انکار بھی عورت کی دل شکنی کے خیال سے نہیں فرمایا) جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا (اس کو قبول فرماتے ہیں یا نہیں) تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں ہے تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ دینے کو ہے اس نے کہا یا رسول اللہ پروردگار کی قسم میرے پاس تو دینے کو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے عزیزوں کے پاس جا تلاش کر کچھ تو بھی لیکر آ وہ گیا اور خالی ہاتھ لوٹ آیا کہنے لگا

---

۱ تو یہ سورتیں اس عورت کو سکھلا دے یہی مہر ہے اس حدیث کی بحث ان شاء اللہ آگے کتاب النکاح میں آئے گی اور باب کا مطلب اس سے یوں نکلتا ہے کہ آپ نے قرآن کی عظمت اس طرح ظاہر کی کہ وہ دنیا میں بھی مال و دولت کے قائم مقام ہے اور آخرت کی عظمت تو ظاہر ہے۔ ۱۲ منہ

۲ یہ آنحضرتؐ کے لیے خاص حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا کہ جو عورت اپنے تئیں آپ کو ہبہ کر دے تو ہبہ کر دینے سے نکاح منعقد ہو جاتا اور وہ عورت آپ پر حلال ہو جاتی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَّا لَهٗ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهٗ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّهَا قَالَ اَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

یا رسول اللہ خدا کی قسم مجھ کو تو کوئی چیز نہیں ملی (جو میں اس عورت کو مہر کے طور پر دوں)، آپ نے فرمایا جا دیکھ بھال اور نہیں تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا بخدا یا رسول اللہ مجھے تو لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہ مل سکی البتہ یہ تہ بند (جس کو میں باندھے ہوں میرے پاس ہے میں اس کو مہر کے طور پر دے سکتا ہوں سہل نے کہا اس شخص کے پاس چادر بھی نہ تھی[۱] کہنے لگا یہی لنگی آدھی پھاڑ کر اس عورت کو مہر میں دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لنگی کیا کام آئے گی اگر تو اس کو پہنے تو عورت ننگی رہے گی۔ عورت اس کو پہنے تو تو ننگا رہے گا یہ سن کر وہ مرد بھی بیٹھ گیا دیر تک خاموش ناامید ہو کر بیٹھا رہا اس کے بعد کھڑا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا ہے آپ نے حکم دیا وہ پھر بلایا گیا جب حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا تجھے کچھ قرآن بھی یاد ہے کہنے لگا جی ہاں فلانی فلانی سورت یاد ہے کئی سورتیں اس نے شمار کیں آپ نے فرمایا قرآن کو یاد سے پڑھ سکتا ہے کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا جا میں نے یہ عورت اس قرآن کے بدل تیرے نکاح میں دی جو تجھ کو یاد ہے۔

[۱] صرف ایک لنگی تھی جس کو باندھے تھا سبحان اللہ فقیری اور درویشی اس کو کہتے ہیں نہ یہ کہ جیسی فقیری اور درویشی ہمارے زمانہ میں رہ گئی ہے نام رکھ لیا شاہ صاحب فلاں شاہ صاحب عارف طریقت واقف حقیقت قطب زمان غوث اوان قیوم دوران اور دنیا طلبی میں دنیا داران رات دن دنیا داروں کے گھر پر موجود مقدمے چلانے میں استاد زمانہ بھر کے کائیاں کسی مالدار رئیس کو مرید کرنے کی کسی امیر کو معتقد بنانے کی فکر میں معروف کوئی شاہ صاحب اسی امید ہی سے اپنی زندگی کے دن بسر کر رہے ہیں کہ اب فلاں نواب فلاں راجہ فلاں امیر ہمارے پاس آتے ہیں ان کے آنے کے خیال میں مشغول رہتے ہیں ہر دم یہی تعلقہ لگا رہتا ہے کاش نظام دکن ہمارے پاس آ جائیں کاش وزیر ادھر ایک بار یہاں تشریف فرما ہو جائیں یہ فقیری اور درویشی کاہے کو ہے کھلی کھلی دکانداری اور دغا بازی ہے ایسے فقیروں سے عام دنیادار جو سیدھی طرح نماز روزہ ادا کرتے ہیں بدرجہا بہتر ہیں وہ بیچارے درویشی کے مدعی نہیں ہیں اپنے تئیں دنیادار کہتے ہیں لیکن یہ دغا باز جو فروش گندم نما فقیر تو فقیری کو بدنام کرنے والے اور اس بھیس میں لوگوں کو دھوکا دے کر دنیا اکٹھی کرنے والے ہیں معلوم نہیں ان کا انجام کیا ہوگا کیسے جب آپ نے اپنے تئیں فقیر کہا تو آپ کو ماسوا اللہ کے ساتھ کیا مطلب رہا۔ نظام دکن اور وزیر دکن اور بادشاہ ہند اور روم اور مفلس محتاج شخص دونوں فقیر کے نزدیک یکساں ہیں بلکہ محتاج نیک لوگوں کے آنے سے فقیر کو خوشی ہوتی ہے بادشاہ اور وزیر اور دنیاداروں کی ملاقات سے سچے فقیر نفرت کرتے ہیں گھبراتے ہیں ان کے آنے کی آرزو کرنا کجا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهٖ

۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔

۲۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِيقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

---

۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي

باب قرآن کو ہمیشہ پڑھتے اور یاد کرتے رہنا[۱]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن جس کو یاد ہو یا مصحف میں دیکھ کر تلاوت کرتا ہو اس کی مثال اونٹ والے کی سی ہے جو رسی میں بندھے ہوں اگر مالک ان کی خبر گیری رکھے گا ان کو دیکھتا رہے گا تو وہ اونٹ محفوظ رہیں گے اگر چھوڑ دے گا تو (رسی وسی تڑا کر) کہیں بھی چل دیں گے

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہنا بُرا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے مجھ کو بھلا دی گئی اللہ تعالیٰ نے بھلا دی[۲] اور قرآن کو پڑھتے رہو کیونکہ قرآن آدمی کے سینے سے اونٹوں سے بھی زیادہ جلد نکل جاتا ہے۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے ایسی ہی حدیث جو اوپر بیان ہوئی محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو بشر بن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے[۳] اور محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریج نے بھی عبدہ سے انہوں نے شقیق بن سلمہؓ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہؓ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے اپنے

---

[۱] کیوں کہ اگر قرآن کا پڑھنا چھوڑ دے گا تو وہ بھول جائے گا اکثر حافظوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ سستی کے مارے قرآن کا پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں پھر ساری محنت برباد ہو جاتی ہے اور قرآن بھول جاتے ہیں ۱۲ منہ [۲] کیوں کہ اللہ ہی بندے کے تمام افعال کا خالق ہے گو بندے کی طرف بھی افعال کی نسبت کی جاتی ہے مقصود یہ ہے کہ اپنی طرف نسبت دینے میں گویا اپنا اختیار جتاتا ہے کہ میں بھول گیا اگرچہ بہت سی حدیثوں میں نسیان کی نسبت آنحضرتؐ نے اپنی طرف بھی کی ہے اور قرآن میں ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا ۱۲ منہ [۳] اسماعیلی نے بھی اس کو حبان بن موسیٰ کے طریق سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے

besturdubooks.wordpress.com

مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّآبَّةِ

۲۷ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ سُوْرَةَ الْفَتْحِ

بَابُ تَعْلِيْمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْاٰنَ

۲۸ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَقَدْ قَرَاْتُ الْمُحْكَمَ۔

۲۹ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ

والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قرآن اس سے بھی جلد نکل بھاگتا ہے جتنا جلد اونٹ رسی تڑا کر بھاگ جاتا ہے۔

باب سواری پر قرآن پڑھنا۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ابوایاس نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا وہ کہتے تھے جس دن مکہ فتح ہوا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر سوار سورۂ انا فتحنا پڑھ رہے تھے۔

باب بچوں کو قرآن سکھانا[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشرؒ سے انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے انہوں نے کہا قرآن کے جس حصہ کو تم مفصل کہتے ہو (یعنی سورۂ حجرات سے اخیر قرآن تک) وہ محکم ہے سعید بن جبیرؒ نے کہا ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی اس وقت میں دس برس کا تھا اور محکم پڑھ چکا تھا[2]

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابوبشر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے محکم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لیا تھا ابوبشرؒ نے کہا میں نے سعید بن جبیرؒ سے پوچھا محکم کیا ہے

---

[1] یہ باب لا کر امام بخاری نے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی کا رد کیا جنہوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے ابن عباسؓ نے کہا قرآن کی تفسیر مجھ سے پوچھو میں نے بچپنے میں قرآن یاد کر لیا تھا ثوری نے کہا سفیان بن عیینہ نے چار برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا ۱۲ منہ [2] محکم سے مراد وہ ہے جو منسوخ نہ ہو دوسری روایت یوں ہے میں وفات کے وقت پندرہ برس کا تھا اور تائید کرتی ہے اس کی وہ روایت کہ حجۃ الوداع میں میں احتلام کے قریب تھا۔ فلاس نے کہا ابن عباس کی عمر وفات کے وقت تیرہ برس کی تھی بیہقی نے کہا چودہ برس کی تھی شافعی نے کہا سولہ برس کی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲ منہ [3] فقلت ابوبشر کا کلام ہے اور قال کی ضمیر سعید بن جبیر کی طرف پھرتی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگلی روایت میں یہ صراحت ہے کہ یہ کلام سعید بن جبیر کا ہے حافظ نے ایسا ہی کہا اور عینی نے اپنی عادت کے موافق حافظ صاحب پر اعتراض جمایا کہ یہ ظاہر کے خلاف ہے ظاہر یہی ہے کہ فقلت سعید کا کلام ہے اور قال کی ضمیر (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۱۸ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ

وَهَلْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ۔

۳۰ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا۔

۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسٰى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ۔

۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا

۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ۔

باب قرآن کے بھول جانے کا بیان۔

اور یوں کہنا درست ہے یا نہیں میں فلاں آیت بھول گیا اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعلیٰ میں فرمایا ہم تجھ کو پڑھا دیں گے تو نہیں بھولے گا[۱] مگر جو اللہ تعالیٰ (بھلا دینا) چاہے۔

ہم سے ربیع بن یحییٰ نے بیان کیا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے ایک شخص (عبداللہ بن یزید انصاری) کی آواز سنی جو مسجد میں قرأت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھ کو فلانی فلانی آیتیں یاد دلائیں۔

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ ہے جن کو میں فلانی سورت میں بھول گیا تھا محمد بن عبید کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر اور عبدہ نے بھی ہشام سے روایت کیا۔

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص عبداللہ بن یزید کو رات کو ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص نے مجھ کو فلانی فلانی آیت فلانی فلانی سورت کی یاد دلا دی جس کو میں بھلا دیا گیا تھا۔

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہنا بری بات ہے کہ میں فلانی آیت بھول گیا فلانی آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہیئے وہ بھلا دیا گیا[۲]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) ابن عباسؓ کی طرف پھرتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو خود حافظ صاحب نے بھی کہا ہے کہ ظاہر متبادر یہی ہے لیکن انہوں نے مبہم روایت کو مفسر روایت کے موافق محمول کیا اور یہی مناسب ہے۔ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ نسیان کی نسبت آدمی کی طرف ہو سکتی ہے ۱۲ منہ ۲؎ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ١٩ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

باب سورہ بقرہ (یا سورہ فیل یا سورہ عنکبوت) یوں کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے[1]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ بن قیس اور عبدالرحمٰن بن یزید سے ان دونوں نے ابو مسعودؓ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] سورہ بقرہ کی دو آیتیں (آمن الرسول سے اخیر تک) جو کوئی ان کو رات کو پڑھ لے اس کو کافی ہو جائیں گی[3]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد قاری سے ان دونوں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم حزام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورہ فرقان پڑھتے سنا میں نے جو کان لگا کر ان کی قرأت کو سنا تو معلوم ہوا وہ اس کو ایسی قرأتوں سے پڑھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں پڑھائی تھیں قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پہ حملہ کر بیٹھوں مگر میں خاموش رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو چادر ان کے گلے میں لپیٹی (ایسا نہ ہو کہ وہ چل دیں) اور میں نے پوچھا تم کو یہ سورت جو ابھی میں نے تم کو پڑھتے سنی کس نے پڑھائی، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور کس نے میں نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو خود مجھ کو یہ سورت پڑھائی ہے (اور تم اس کے خلاف پڑھتے ہو

---

[1] یہ باب لا کر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن قانع نے فوائد میں اور طبرانی نے معجم اوسط میں انس سے مرفوعاً نکالا یوں نہ کہو سورہ بقرہ سورہ آل عمران سورہ نساء بلکہ یوں کہو وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے اسی طرح سارے قرآن میں اس کی سند میں عبیس بن میمون عطار ضعیف ہے ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں لکھا۔ ۱۲ منہ

[2] یعنی شب بیداری اور تہجد گزاری کا ثواب اس کو مل جائے گا یا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا ۱۲ منہ۔

[3] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی شب بیداری اور تہجد گزاری کا ثواب اس کو مل جائے گا یا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا ۔ ۱۲ منہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُوَ اَقْرَأَنِیْ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ الَّتِیْ سَمِعْتُکَ فَانْطَلَقْتُ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقُوْدُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ سَمِعْتُ ھٰذَا یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِیْھَا وَاِنَّکَ اَقْرَأْتَنِیْ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ یَا ھِشَامُ اقْرَأْھَا فَقَرَأَھَا الْقِرَاءَۃَ الَّتِیْ سَمِعْتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ یَا عُمَرُ فَقَرَأْتُھَا الَّتِیْ اَقْرَأَنِیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ۔

پھر یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ تم کو اور طرح پڑھائی ہو مجھ کو اور طرح، آخر میں ان کو کھینچتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہشام کو میں نے سنا وہ سورۂ فرقان کو ایسی قراتوں سے پڑھتا ہے جو آپ نے مجھ کو نہیں پڑھائیں اور یہ سورت تو خود آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے آپ نے ہشام سے فرمایا اچھا پڑھ تو انہوں نے پھر اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے ان کو پڑھتے سنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے، یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا عمر اب تو پڑھ میں نے اس طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھ کو سکھلائی تھی آپ نے فرمایا صحیح ہے، یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر فرمایا دیکھو قرآن سات قراءتوں پر اترا ہے جو تم آسانی سے پڑھ سکو پڑھو۔

---

۳۶ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ اَخْبَرَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَارِئًا یَّقْرَأُ مِنَ اللَّیْلِ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَۃً اَسْقَطْتُھَا مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَکَذَا۔

ہم سے بشر ابن آدم نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو مسجد میں ایک قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو فرمانے لگے اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھ کو کئی آیتیں یاد دلا دیں جو میں فلانی سورت کی بھول گیا تھا۔

بَابُ التَّرْتِیْلِ فِی الْقِرَاءَۃِ۔

وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا وَقَوْلِہٖ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنَاہُ لِتَقْرَاَہٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُکْثٍ وَّمَا یُکْرَہُ اَنْ یُّھَذَّ کَھَذِّ الشِّعْرِ یُفْرَقُ یُفَصَّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض

باب قرآن کو صاف صاف ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ مزمل میں) فرمایا قرآن کو ترتیل سے پڑھو (یعنی ہر ایک حرف اچھی طرح نکال کر اطمینان کے ساتھ) اور سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے بھیجا کہ تو ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور شعر سخن کی طرح اس کا جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے ابن عباس

سلہ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہاں امام بخاری نے باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ اس میں سورۂ فرقان کا لفظ ہے تو معلوم ہوا کہ یوں کہنا درست ہے سورۂ فرقان سورۂ بقرہ وغیرہ سلہ اس کو عربی میں ترتیل کہتے ہیں ۱۲ منہ سلہ یعنی ایسی جلدی پڑھنا کہ حرف برابر نہ نکلیں مد شد اظہار اخفا سب چٹ ہو جائے اس کی کراہت میں کسی کو کلام نہیں اور ترتیل کے ساتھ جلد پڑھنا بعضوں نے جائز رکھا ہے وہ اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ پر قرآن ایسا آسان کر دیا گیا کہ وہ سواری کے کسنے جانے تک ... (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

فَرَقْنَاهُ فَصَّلْنَاهُ

نے کہا (اس سورت میں) جو فرقنا کا لفظ ہے (وقرآنا فرقناہ) اس کے معنے یہ ہے کہ ہم نے اس کو کئی حصے کر کے اتارا [1]

۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے واصل احدب نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ابو وائل نے کہا ایک دن ہم صبح سویرے عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے لوگوں میں سے ایک شخص (نہیک بن سنان) کہنے لگا میں نے تو گزشتہ رات کو سارا مفصل (حجرات سے لے کر اخیر قرآن تک) پڑھ ڈالا عبداللہ نے کہا ہاں فرفر جیسے شعر پڑھتا ہے۔ دیکھو ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (یا قاریوں کی قراءت) سن چکے ہیں اور مجھے وہ جوڑ والی سورتیں بھی یاد ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ملا کر نماز میں پڑھا کرتے یہ مفصل کی اٹھارہ سورتیں تھیں اور دو سورتیں حٰم کی [2]

۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہؓ سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے اس آیت لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ کی تفسیر میں کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتے

بقیہ صفحہ سابقہ دیتے اور اس کے تیار ہونے سے پہلے پڑھ لیتے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا [1] یعنی تھوڑا تھوڑا اس کو ابن منذر اور ابن جریرؒ نے وصل کیا دوسری روایت میں ابن عباسؓ سے یوں ہے ایک شخص نے پوچھا اگر کسی نے صرف سورۂ بقرہ پڑھی اور دوسرے نے بقرہ اور آل عمران دونوں پڑھ لیں اور دونوں کا قیام اور رکوع اور سجدہ برابر ہے تو فضیلت کس کو ہے انہوں نے کہا جس نے صرف سورۂ بقرہ پڑھی ابو حمزہ نے ان سے کہا میں تین دن میں سارا قرآن ختم کر لیتا ہوں انہوں نے کہا میں تو صرف سورۂ بقرہ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنا تیرے سارے ختم سے بہتر جانتا ہوں ایک روایت میں ہے ابو حمزہ نے کہا میں ایک رات میں قرآن ختم کر لیتا ہوں انہوں نے کہا ایک سورت پڑھنا اس سے افضل ہے اس طرح پڑھ کہ کان سنیں دل یاد رکھے یعنی سمجھ کر اس کے مضامین میں غور کر کے حافظ نے کہا جلدی پڑھنا اسی شرط کے ساتھ منع نہیں ہے کہ حروف اور حرکات سب اچھی طرح سے ادا ہوں ورنہ منع ہے مترجم کہتا ہے یہ جو بعضے درویشوں سے منقول ہے کہ وہ ایک رات میں قرآن کا ختم کر لیا کرتے تھے اور اسی بنا پر ہمارے زمانہ میں بہت سے حافظوں نے یہ شیوہ اختیار کر لیا ہے کہ قرآن جلد پڑھ ڈالتے ہیں کوئی گھنٹہ بھر میں تین پارے کوئی چار پارے کوئی شبینہ کیا کرتے ہیں یہ سب افعال خلاف سنت ہیں اور اہل حدیث نے تین دن سے جلد میں قرآن کا ختم مکروہ رکھا ہے اور ہم کو درویشوں کی تقلید ضرور نہیں ہم کو آنحضرت کی سنت پر چلنا چاہیے۔ قرآن جلد پڑھتے پڑھتے اب بعضوں نے نماز بھی جلدی جلدی پڑھ لینا اختیار کیا ہے نہ رکوع برابر کرتے ہیں نہ سجدہ نہ رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہوتے نہ سجدوں کے بیچ میں سیدھی طرح بیٹھتے بھی نہیں یہ امر نہایت مذموم اور قبیح ہے اور ایسی نماز پڑھنے میں بجائے ثواب کے عذاب (بقیہ صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ. إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ. فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ. فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ. قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ.

وقت بہت سختی ہوتی آپ جبرائیلؑ وحی لاتے تو زبان اور ہونٹ ہلاتے ہتے یہ سختی لوگوں کو دیکھنے میں معلوم ہوجاتی اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری جو سورہ لا اقسم بیوم القیامہ میں ہے لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یعنی تیرے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم اس کو پڑھ چکیں اس وقت جیسے ہمنے پڑھا تو بھی پڑھ یعنی وحی اترتے وقت سنتا رہ پھر اس کا بیان کردینا ہمارا ذمہ ہے یعنی تیری زبان میں اس کا سمجھا دینا ابن عباسؓ نے کہا ان آیتوں کے اترنے کے بعد جب حضرت جبرائیل آپ کے پاس وحی لے کر آتے تو آپ سر جھکا لیتے جب جبرائیلؑ چلے جاتے تو اللہ نے جیسا وعدہ کیا تھا کہ تیرے دل میں جما دینا اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے آپ اسی موافق پڑھ دیتے۔

بَابُ مَدِّ الْقِرَاءَةِ

باب مد و شد کے ساتھ قراءت کرنا۔

۳۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا.

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیوں کر قرأت کرتے تھے انہوں نے کہا مد کے ساتھ۔

۴۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے کہا انسؓ سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر قراءت کرتے انہوں نے کہا آپ مد کے ساتھ قراءت کرتے تھے یعنی حرفوں کو بڑھا کر جہاں بڑھانا چاہیے پھر انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی بسم اللہ

بقیہ صفحہ سابقہ: ہونے کا ڈر ہے تم تراویح کی بیس رکعتوں کے بدل آٹھ ہی رکعتیں اچھی طرح اطمینان کے ساتھ پڑھو دس دس پاروں کے بدل ایک ہی پارہ خوش الحانی اور قراءت کے ساتھ پڑھو اللہ تعالیٰ تم کو بہت ثواب دے گا اس کے ہاں اجر و ثواب کی کمی نہیں وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ بندہ میری عبادت کیسی عاجزی اور کیسے ادب کے ساتھ کرتا ہے تھوڑی ہو تو کیا قباحت مگر عمدہ ہو بہت سے لنگر بھرا اچھے یا ایک شاندار ہاتھی ۱۲ منہ ۲ے اوپر گزر چکا ہے کہ عبداللہ بن مسعود کے نزدیک مفصل میں بیس سورتیں تھیں ان کے اخیر میں حٰم دخان اور عم یتساءلون تھا تو یہ دونوں مفصل میں داخل ہیں اور اس روایت سے نکلتا ہے کہ یہ سورتیں مفصل سے خارج ہیں اس کا جواب یوں دیا کہ اگلی روایت میں تغلیباً سب کو مفصل کہہ دیا کیونکہ سورۂ دخان مفصل میں نہیں ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱ے یعنی جس حرف کو لمبا کرنا چاہیے اس کو لمبا کرتے تھے وہ حرف مد ہے جس کے بعد الف یا واؤ یا یا ہو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِبِسْمِ اللهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ

بَابُ ۲۲ التَّرْجِيْعِ

۴۱ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ اَوْ جَمَلِهٖ وَهِيَ تَسِيْرُ بِهٖ وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ اَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَاُ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

بَابُ ۲۳ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

۴۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

بَابُ ۲۴ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْمَعَ الْقُرْاٰنَ مِنْ غَيْرِهٖ

۴۳ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ

کو بڑھایا رحمٰن کو بڑھایا رحیم کو بڑھایا[1]

باب حلق میں آواز پھرا کر خوش آوازی سے قرآن پڑھنا[2]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو ایاس نے کہا میں نے عبداللہ بن مغفلؓ سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار سورۂ انا فتحنا یا اس سورت میں سے کچھ پڑھ رہے تھے اونٹنی آپ کو لے کر چل رہی تھی آپ نرمی کے ساتھ قرأت کر رہے تھے اور آواز دہراتے تھے۔

باب قرآن خوش آوازی سے پڑھنا مستحب ہے۔

ہم سے ابو بکر عسقلانی محمد بن خلف نے بیان کیا کہا ہم سے ابو یحییٰ حمانی نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ابو موسیٰ سے فرمایا تجھ کو تو داؤد پیغمبر والوں کی بانسریوں میں سے ایک بانسری ملی ہے[3]

باب قرآن دوسرے شخص سے پڑھوا کر سننا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے انہوں نے اعمش سے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا قرآن تو پڑھ کر سنا میں نے کہا بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن

---

[1] بسم اللہ میں اس لام کو جو ہا سے پہلے ہے رحمان میں اس میم کو جو نون سے پہلے ہے رحیم میں حا کو ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا ترجیع سے یہ مراد نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن پڑھے جیسے ہمارے زمانہ کے قاریوں نے اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اور ہم کو نیک توفیق دے ترجیع سے یہ مراد ہے کہ آواز کو دہرانا یعنی اشباع کرنا مثلاً آ آ آ جیسے کتاب التوحید میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [3] اصل میں مزمار کا لفظ ہے کو کہتے ہیں حضرت داؤد پیغمبرؑ اور ان کی امت والے گا بجا کر اللہ کا بھجن کیا کرتے یہاں مزمار سے خوش آوازی مراد ہے ابو موسیٰ اشعریؓ بہت خوش آواز شخص تھے کہتے ہیں حضرت داؤد زبور کو ستر لحنوں (باقی صفحہ آئندہ)

إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ۔

بَابٌ ۲۵ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ

۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ۔ قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى أَتَيْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ۔

بَابٌ ۲۶ فِيْ كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْاٰنُ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ أَجِدْ سُوْرَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ اٰيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ اٰيَاتٍ قَالَ سُفْيٰنُ أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ

اترا ہے آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو دوسرے سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

باب قرآن سننے والا پڑھنے والے سے کہے بس کرو بس

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا قرآن تو مجھ کو سنا میں نے کہا یارسول اللہ بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہی ہے۔ (آپ سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں سنا میں نے سورۂ نساء شروع کی جب اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہولاء شہیدا۔ آپ نے فرمایا بس کر بس - میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

باب قرآن کتنے دن میں ختم کرنا

اور اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا جتنا آسانی سے ہو سکے اُتنا قرآن پڑھو۔[۱]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے مجھ سے عبداللہ بن شبرمہ نے کہا (جو کوفہ کے قاضی تھے) میں نے یہ سوچا کہ (نماز میں) آدمی کو کتنا قرآن پڑھنا کفایت کرتا ہے، (یعنی کم سے کم ہر رکعت میں)، تو میں نے کوئی سورت تین آیتوں سے کم کی نہ پائی اس سے میں نے یہ نکالا کہ تین آیتوں سے کم نہ پڑھنا چاہیے علی بن مدینی نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو منصور بن معتمر نے خبر دی انہوں نے خبر دی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن

بقیہ صفحہ سابقہ سے پڑھا کرتے اور ایسے خوش آواز تھے کہ ان کی آواز سن کر جانور جمع ہو جاتے اور خاموشی سے سنتے رہتے ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا [۱] یہ نہیں کہ دل نہیں چاہتا مگر پڑھ رہے ہیں گویا بوجھ اتار رہے ہیں ایسا قرآن پڑھنا منع ہے جب تک خوب دل لگے مزہ آئے اس وقت پڑھے بعد اس کے آرام کرنے اسحاق بن راہویہ نے کہا چالیس دن میں کم سے کم قرآن ختم کرے اور ایک حدیث بھی اس باب میں ابوداؤد نے روایت کی اس میں بھی یہ ہے کہ چالیس دن میں قرآن پڑھا جائے پھر فرمایا ایک مہینے میں امام بخاری نے اس باب سے یہ ثابت کیا کہ اس کے لیے کوئی خاص معیار مقرر نہیں بقیہ باقی صفحہ آئندہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

عَلْقَمَةُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَّلَقِیْتُهٗ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْكَحَنِیْ اَبِیْ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهٗ فَيَسْاَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُوْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَّجُلٍ لَمْ يَطَاْ لَنَا فِرَاشًا وَّلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُّذْ اَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِیْ بِهٖ فَلَقِيْتُهٗ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةً وَّاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

بن یزید سے ان سے ان کے چچا علقمہ بن قیس نے انہوں نے ابو مسعودؓ عقبہ بن عامرؓ سے عبدالرحمٰن نے کہا میں نے خود بھی ابو مسعودؓ سے ملا وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے انہوں نے آنحضرتؐ کا ذکر کیا اور کہا آپ نے فرمایا جو کوئی سورۂ بقرہ کے اخیر کی دو آیتیں رات کو پڑھ لے وہ اس کو کافی ہو جائیں گی [1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے مجاہد بن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے کہا والد عمرو بن عاص رضؓ نے ایک خاندان والی قریش کی ایک عورت ام محمد بنت محمیہ سے میرا نکاح کر دیا اور ہمیشہ اس کی خبر گیری کرتے رہتے اس سے یعنی بہو سے خاوند کا یعنی میرا حال پوچھتے رہتے کہو تمہاری خاوند سے کیسی گزرتی ہے وہ کہتی میرا خاوند بہت اچھا نیک آدمی ہے مگر جب سے میں اس کے نکاح میں آئی ہوں نہ تو اس نے میرے بستر پر قدم رکھا نہ میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ ڈالا [2] جب ایک مدت اسی طرح گزری انکی بہو یہی شکایت کرتی رہی، آخر عمرو نے مجبور ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اچھا عبداللہ کو میرے پاس بلا لاؤ عبداللہ کہتے ہیں میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا تو روزے کیسے رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز روزہ رکھتا ہوں پھر پوچھا قرآن کتنے دن میں ختم کرتا ہے میں نے کہا ہر رات میں ایک ختم کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اتنی محنت کرتا ہے ایسا کر ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اور ہر مہینے میں قرآن کا ایک

مترجم کہتا ہے ہمارے مشائخ اکثر دو ماہ میں ایک ختم کیا کرتے ہیں بعضے ایک ماہ میں ایک ختم ۱۲ منہ۔

حواشی صفحہ ہذا [1] تو عبدالرحمٰن نے یہ حدیث علقمہ کے واسطہ سے بھی پھر خود بھی ابو مسعودؓ سے سنی صاحب تیسیر القاری نے یوں ترجمہ کیا عبدالرحمٰن نے کہا میں علقمہ سے ملا حالانکہ لقیتہ میں ضمیر مفعول ابو مسعودؓ کی طرف پھرتی ہے امام احمد کی روایت میں اس کی صراحت ہے اس میں یوں ہے قال عبدالرحمان ولقیت ابا مسعود فحدثنی۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں اتنا قرآن بھی پڑھنا کافی سمجھا کہ سورۂ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں پڑھ لے ۱۲ منہ [2] یعنے مجھ سے اختلاط نہیں کیا یہ کہا جاتا ہے اس بات کا کہ عورت اور مرد دونوں باقی صفحہ آئندہ

قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ
قُلْتُ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ اَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا
قَالَ قُلْتُ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ
دَاوٗدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَّاِفْطَارَ يَوْمٍ
وَاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً
فَلَيْتَنِيْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ
اَنِّيْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ
يَقْرَاُ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ السُّبُعَ مِنَ
الْقُرْاٰنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهٗ
يَعْرِضُهٗ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُوْنَ
اَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَاِذَا اَرَادَ
اَنْ يَّتَقَوّٰى اَفْطَرَ اَيَّامًا وَّاَحْصٰى
وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ اَنْ

ختم کیا کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو تو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ہر ہفتے میں، یعنی سات دن میں، تین دن روزہ رکھا کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو تو اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا دو دن افطار کر ایک دن روزہ رکھ[1] میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے بھی زیادہ (عبادت کی) طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا سب روزوں سے افضل روزہ داؤد پیغمبرؑ کا اختیار کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر[2] اور قرآن کا ختم سات راتوں میں ایک بار کیا کر[3] عبداللہ بن عمروؓ کہا کرتے تھے کاش میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا کیونکہ اب میں ضعیف اور بوڑھا ہو گیا ہوں (اس وقت تو جوانی کا جوش تھا) مجاہد نے کہا عبداللہ بن عمروؓ (ضعیفی کے زمانہ میں) ایسا کیا کرتے قرآن کا ساتواں حصہ یعنی ایک منزل دن کو کسی کو سنا دیتے رات کو جو منزل پڑھنا ہوتی اس کو دن کو سنا رکھتے تاکہ رات کو اس کا پڑھنا آسان ہو جائے (اس میں بھول نہیں) اور قوت حاصل کرنے کے لیے یوں کرتے کہ چند روز تک برابر افطار کرتے لیکن دن گنتے جاتے پھر اتنے ہی دن برابر روزہ رکھتے ان کو یہ برا معلوم ہوتا کہ آنحضرت

بقیہ صفحہ سابقہ میں جو معاملہ ہوتا ہے وہ نہیں کیا نہ صحبت نہ مساس۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس نے ہمارے یہاں پائخانہ کی تلاش نہیں کی یعنے کچھ کھایا پیا نہیں کہ ان کو پائخانہ جانے کی ضرورت ہوتی مطلب یہ ہے کہ عبداللہ رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا ۱ـه بظاہر اس روایت میں ایک اشکال ہے وہ یہ کہ ہفتے میں تین روزے اس سے بڑھ کر ہوتے ہیں کہ دو دن افطار کرے اور ایک روزہ رکھے کیونکہ اس میں ایک ہفتہ میں تین روزوں سے کم پڑتے ہیں حافظ نے کہا شاید یہ راوی کی غلطی ہے اس نے مقدم مؤخر کر دیا ۱۲ منہ ۲ـه یہ سدا روزہ رکھنے سے زیادہ مشکل ہے نفس پر بہت شاق ہوتا ہے نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی ۱۲ منہ ۳ـه اسی حدیث کی رو سے اکثر حافظ لوگ ہر شب کی منزل پڑھا کرتے ہیں اور سات دن میں ایک ختم کیا کرتے ہیں اتنا پڑھنے والوں کو قرآن خوب یاد ہوتا ہے مگر ناتواں لوگوں پر جیسے میں ہوں ایک ماہ میں بھی ایک ختم دشوار ہوتا ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ نے پہلے ایک ماہ میں ختم کرنے کے لیے فرمایا پھر پچیس دن میں پھر بیس دن میں پھر پندرہ دن میں پھر پانچ دن میں اور اس سے کم میں اجازت نہ دی سعید بن منصور نے ابن مسعودؓ سے نکالا کہ قرآن تین دن سے کم میں ختم نہ کرو ایک روایت میں ہے جس نے تین دن سے کم میں ختم کیا وہ کچھ نہیں سمجھا نووی نے کہا مختار یہ ہے کہ اس میں کوئی خاص حد مقرر نہیں ہے بلکہ ہر شخص کی حالت اور قوت اور فرصت پر منحصر ہے بہرحال وہاں تک پڑھ سکتا ہے جب تک خستگی اور ماندگی نہ پیدا ہو میں کہتا ہوں ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ سات دن سے کم میں نہ پڑھ اور بہت سے علماء ظاہر نے یہ کہا ہے کہ تین دن سے کم میں ختم کرنا حرام ہے حافظ نے کہا یہ قول غریب ہے اور بہت سلف سے ثابت ہوا ہے کہ انہوں نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا ۱۲ منہ عـه بعد اس کے کہ علقمہ نے ان سے (باقی برصفحہ آئندہ)

(باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلٰثٍ اَوْفِي خَمْسٍ وَاَكْثَرُهُمْ عَلٰى سَبْعٍ

صلے اللہ علیہ وسلم سے جو ٹھہرا تھا ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا اس میں کمی ہو جائے[۱] امام بخاری نے کہا ہے بعضے راویوں نے اس حدیث میں یوں نقل کیا ہے اچھا تین راتوں میں ایک ختم کیا کر یا پانچ راتوں میں لیکن اکثر راوی یوں نقل کرتے ہیں سات راتوں میں ایک ختم کیا کر جیسے اوپر گزرا۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو کتنے دن میں قرآن ختم کیا کرتا ہے دوسری سند امام بخاری نے کہا۔

حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِيْ زُهْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ وَاَحْسِبُنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً حَتّٰى قَالَ فَاقْرَاْهُ فِيْ سَبْعٍ وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے شیبان سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد عبدالرحمٰن سے جو بنی زہرہ کے غلام تھے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے یحییٰ نے کہا اور میں خیال کرتا ہوں شاید میں نے یہ حدیث خود ابو سلمہ سے سنی ہے (بلا واسطہ محمد بن عبدالرحمٰن کے)[۱] خیر ابو سلمہ نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کر میں نے عرض کیا مجھ کو تو زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا سات راتوں میں ختم کیا کر اس سے زیادہ مت پڑھ[۲]

(بقیہ صفحہ سابقہ) یہ حدیث مجھ سے نقل کی تھی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] تو بڑھاپے میں گو ضعف کی وجہ سے صوم داؤدی نہ ہو سکا مگر اس کے بدلے یہ کرتے کہ مثلاً دس روز برابر روزہ نہ رکھا جب طاقت آگئی تو پھر دس روزے برابر رکھ لیے حساب وہی پڑ گیا جو آنحضرت سے ٹھہرا تھا کہ (ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا) عبداللہ بن عمروؓ نے یہ مشکل اپنے اوپر آپ مول لی تھی اس کو ساری عمر نباہنا پڑا اگر آنحضرت کی رخصت اور آسانی کو قبول کر لیتے تو ہر مہینے میں تین روزے کافی ہوتے یہاں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ عبداللہ کی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گئی تھی آنحضرت کی عبادت کے سامنے عبداللہ کی عبادت بہت کم تھی کیوں کہ عبداللہ ایک جورو رکھتے تھے اس کا بھی یہ حال کہ کبھی اس کے بستر پر جانا نصیب نہیں ہوتا تھا آنحضرت نو بی بیاں رکھتے تھے اور لونڈیاں ان کے علاوہ اور ہر ایک کا حق ادا فرماتے مسلمانوں کی تمام ملکی اور تمدنی اور دینی خدمتوں کا انصرام اپنی ذات بابرکات سے کرتے لڑائیوں کے سامان کرتے اکثر جنگوں میں بنفس نفیس تشریف لے جاتے ایک جان اور ہزاروں فکریں ان سب کے ساتھ پھر ہر شب کو عبادت بھی کرتے ہر مہینے تین تین روزے ترک نہ ہوتے بعضے مہینوں میں متواتر روزے رکھتے غرض آنحضرت کی ایک دن کی عبادت ان لوگوں

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

۴۸ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ

باب قرآن پڑھتے یا سنتے وقت رونا[1]

ہم سے صدقہ بن فضل رحمہ اللہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یحییٰ بن قطان نے کہا اس حدیث کا کچھ ٹکڑا اعمش نے ابراہیم سے خود سنا ہے اور کچھ ٹکڑا عمرو بن مرہ کے واسطہ سے انہوں نے ابراہیم سے سنا ہے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اعمش نے کہا میں نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا تو خود ابراہیم سے سنا اور ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے عمرو بن مرہؓ نے نقل کیا انہوں نے ابراہیم سے اور سفیان ثوری نے اس حدیث کو اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے بھی روایت کیا جیسے اعمش سے روایت کیا انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا قرآن تو پڑھ کر

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی ساری عمر کی عبادت سے درجہ میں کہیں زیادہ متقی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ ابو سلمہ کو یہ گمان ہوا کہ انہوں نے یہ حدیث محمد بن عبدالرحمن کے واسطے سے ابو سلمہ سے سنی ہے تو اسی طرح اس حدیث کو نقل کیا پھر خیال آیا کہ نہیں میں نے خود ابو سلمہ سے سنی ہے یا پہلے یہ خیال تھا کہ میں نے ابو سلمہ سے خود سنی ہے پھر گمان ہوا کہ محمد عبدالرحمن کے واسطے سے سنی ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] یعنی سات راتوں سے کم میں ختم نہ کر۔ قسطلانی نے کہا یہ نہی تحریم کے لیے نہیں ہے مگر بعضے ظاہریہ کا یہ قول ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا حرام ہے اور میں نے قدس شریف میں ۸۶۷ھ ایک شخص ابوالطاہر کو دیکھا وہ رات دن میں قرآن کے پندرہ ختم کیا کرتا اور جن لوگوں نے قرآن کو ایک رکعت میں ختم کیا ہے وہ بہت سے لوگ ہیں ان میں سے ہیں حضرت عثمانؓ اور تمیم داریؓ اور سعید بن جبیرؒ اور رضی بجری فقیہ وہ بھی سارا قرآن ایک رکعت میں ختم کیا کرتے تھے مترجم کہتا ہے ابوالطاہر اور بجری وغیرہ کے افعال کچھ حجت نہیں ہیں البتہ سلف جیسے صحابہ اور تابعین میں ان سے جو رات میں ایک ختم منقول ہے یا ایک رکعت میں ایک ختم یہ قابل لحاظ ہے مگر جب مرفوع حدیث میں یہ وارد ہو کہ رات دن یا تین دن سے کم میں ختم نہ کرو تو اب نہ کسی صحابی کا فعل اس کے خلاف میں حجت ہو سکتا ہے اور نہ تابعی کا اور ممکن ہے کہ ان صاحبوں کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور میں اسی کو قرین احتیاط سمجھتا ہوں کہ تین دن یا تین رات سے کم میں قرآن ختم نہ کیا جاوے وہ بھی اس شخص کے لیے جو دل لگا کر شوق سے صاف صاف پڑھے ورنہ یہ بھی منع ہوگا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ نیک بختوں کی نشانی ہے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا. قَالَ لِي كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ.

۴۹ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي

بَابُ ۲۸ مَنْ رَايَا بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ أَوْ فَخَرَ بِهِ

۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

سنا میں نے کہا بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے (آپ سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو دوسرے سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے تب میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کی جب میں اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہولاء شہیدا تو آپ نے فرمایا بس کر یا ٹھہر جا میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے[1]

ہم سے قیس بن حفص بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلیمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قرآن پڑھ کر مجھ کو سنا میں نے کہا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو دوسرے سے سننا اچھا لگتا ہے۔

باب قرآن کو ریا (دکھلاوے) کے لیے یا دنیا کمانے کے لیے یا فخر کے لیے[2] پڑھنا بڑا گناہ ہے۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے

[1] اس آیت کو سن کر آپ رو دیئے کہ آپ کو قیامت کے دن اپنی امت کے اعمال پر گواہی دینا ہوگی ان کے برے کام بھی بیان کرنا ہوں گے مسلمانو! کوشش کرو کہ ہمارے پیغمبر صاحب قیامت کے دن ہمارے اچھے اعمال پر گواہی دیں مسلمانو عبادت کے طور پر خلافِ سنت گانا سننا اس سے کیا فائدہ سنت کے موافق یہ قاعدہ کیوں نہیں اختیار کرتے کہ جب تمہارے دلوں میں کچھ سختی یا غفلت معلوم ہو تو خوش آواز قاری کو بلا کر اس سے قرآن سنو تمہارے دل نرم ہو جائیں گے یا معنے سمجھ کر خود قرآن کو پڑھو گو چشتیہ اور قادریہ میں بعضے صوفیوں نے گانا سنا ہے مگر ان کا عمل ان کے ساتھ ہمارا عمل ہمارے ساتھ ہم جتنی دیر گانا سنیں اپنی اوقات ایک خلافِ سنت کام میں ضائع کریں اتنی دیر حدیث اور قرآن کا مطالعہ کیوں نہ کریں اور اگر واقعی ہمارے دلوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ہم کو قرآن سننے میں مزا نہیں آتا تو پھر ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ شیطان کا ہم پر استیلا ہو گیا ہے دعا اور استغفار کرنا چاہیے اور درود شریف کا زیادہ ورد کرنا چاہیے حدیث شریف ہر روز پڑھنا چاہیے اللہ تعالےٰ شیطان کے شر کو تم سے رفع کر دے گا۔ اور قرآن میں تم کو مزہ آنے لگے گا تم کو گانے بجانے سے خود بخود نفرت پیدا ہو جائے گی حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی جو نہایت متبع سنت تھے فرمایا کرتے تھے مجھ کو سماع میں مزہ ہی نہیں آتا مجھ کو تو قرآن شریف کی تلاوت میں مزہ آتا ہے میں نے اس کا تجربہ کیا ہے جتنا ایمان میں کمال پیدا ہوتا جاتا ہے اسی قدر قرآن و حدیث کا شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ دنیا کی کسی چیز میں پھر مطلق لذت باقی ہی نہیں رہتی قرآن یا حدیث کی جہاں آواز پہنچی دل شگفتہ ہو کر باغ باغ ہو جاتا ہے کیسا ہی رنج ہو جہاں حدیث شریف پڑھی سارا رنج کافور ہو جاتا ہے مولانا فضل الرحمٰن نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں ہمارے پاس تو بہشت میں اگر حوریں بھی آئیں گی ہم ان سے کہیں گے ذرا قرآن سنو سبحان اللہ۔ امنہ

[2] بعضے نسخوں میں فجر جیم سے ہے یعنی قرآن میں فسق و فجور کرنا مثلاً اس کو گا کر تال سر کے ساتھ پڑھنا یا اتنا جلدی جلدی پڑھنا کہ حروف اپنے مخارج سے ادا نہ ہوں دنیا کمانا یہ کہ قرآن کو روپیہ کے طمع سے پڑھنا جیسے ہمارے زمانہ میں حافظوں کا حال ہے اللہ ان پر رحم کرے وہ رمضان میں قرآن (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رضؓ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضؓ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ

خبردی ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے خیثمہ بن عبدالرحمن کوفی سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اخیر زمانہ میں کچھ نوجوان کم عمر کم عقل لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو ایسا کلام پڑھیں گے جو ساری خلق کے کلاموں سے افضل ہے یعنی حدیث یا آیت پڑھیں گے اس سے سند لائیں گے وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے آر پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا ایمان کا نور اس کے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا (بس زبان پر اللہ اللہ ہوگا اور دل میں کفر) تم ان لوگوں کو جہاں پاؤ قتل کرنا جو کوئی ان کو قتل کرے گا قیامت کے دن بڑا ثواب پائے گا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبردی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کچھ لوگ تم میں سے ایسے پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل اور اپنے روزے ان کے روزوں کے اور اپنے دوسرے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی بدولت سال بھر کی روٹی پیدا کر لیتے ہیں اور ہر ختم کا اجرہ ٹھہراتے ہیں اور جلدی جلدی کئی ختم اس لیے کرتے پھرتے ہیں کہ زیادہ روپیہ ملے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) سلہ یہ حدیث خارجیوں کے باب میں ہے جو ظاہر میں بڑی دین داری کا دم بھرتے تھے اور تہجد گزار شب بیدار لیکن دل میں ذرا بھی نور ایمان نہ تھا خلیفہ برحق سے لڑنے اور مسلمانوں کو قتل کرنے میں معروف رہتے تھے بات بات میں مسلمانوں کو کافر بنانا ان کا شیوہ تھا شرح السنہ میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ خوارج کو تمام خلقت سے برا جانتے تھے کہتے تھے انہوں نے ان آیتوں کو جو کافروں کے باب میں وارد تھیں مسلمانوں پر لا اتارا خطابی نے کہا گو خوارج گمراہ تھے مگر اس پر اجماع ہے کہ وہ کافر نہ تھے اور ان سے مناکحت وغیرہ جائز تھی ان کا ذبیحہ حلال تھا ان کی گواہی قبول تھی حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ یہ لوگ کافر ہیں انہوں نے کہا کفر سے تو بھاگے پھر کافر کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ کہا منافق ہیں کہا منافق تو اللہ کی یاد تھوڑی کرتے ہیں یہ لوگ تو رات دن اللہ کی یاد کرتے ہیں پوچھا پھر کون ہیں فرمایا یہ لوگ فتنے میں پڑ کر اندھے بہرے ہو گئے (یعنی مسلمان ہیں) ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صِيَامَهُمْ وَ عَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَؤُنَ
الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ
الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ
فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّ يَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ
فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّ يَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ فَلَا يَرٰى
شَيْئًا وَّ يَتَمَارٰى فِي الْفُوْقِ

۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ
بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّرِيْحُهَا
طَيِّبٌ وَّالْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ
وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ
لَهَا وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ
كَالرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ طَعْمُهَا مُرٌّ
وَّ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ
كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ اَوْ خَبِيْثٌ وَّ
رِيْحُهَا مُرٌّ۔

بَابُ ۲۹ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ

۵۳ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نیک اعمال ان کے اعمال کے مقابل حقیر جانوگے قرآن پڑھیں گے مگر زبان سے قرآن ان کے گلوں کے نیچے نہیں اترے گا (دل پر کچھ اثر نہیں کرنے کا) وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا دیکھاں (پھل) کانسی کو دیکھے تو صاف لکڑی کو دیکھے تو صاف پر کو دیکھے تو صاف سوفار کو دیکھے تو شک ہوتی ہے کچھ لگا یا نہیں [1]

ہم سے مسددؒ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانؒ نے انہوں نے شعبہؒ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے اس کی مثال ترنج (میٹھے لیموں) کی سی ہے مزہ بھی اچھا بو بھی اچھی اور جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا (اس کو علم نہیں ہے) مگر اس پر عمل کرتا ہے نماز روزہ سب فرض ادا کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے مزہ تو عمدہ لیکن خوشبو مطلق نہیں اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے پر دل میں اس کے نور ایمان نہیں اس کی مثال ریحان کی سی ہے جس میں خوشبو ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا (نفاق کے ساتھ کمبخت بے علم بھی ہے) اس کی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے مزہ بھی برا بو بھی بری۔

باب قرآن جب ہی تک پڑھنا چاہیے جب تک دل لگے۔

ہم سے ابو النعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو عمران عبدالملک بن حبیب سے انہوں نے جندب ابن عبداللہ سے انہوں نے آں حضرتؐ

[1] سوفار تیر کا وہ مقام جو چلہ سے لگایا جاتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے راوی کو شک ہے کہ آپ نے سوفار کا ذکر کیا یا نہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔

سے آپ نے فرمایا قرآن اسی وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل ملے جلے ہوں (اختلاف اور فساد کی نیت نہ ہو یا جب تک دل لگے شوق سے پڑھتے رہو) پھر جب تم میں اختلاف پڑ جائے (اور تکرار اور فساد کی نیت ہو جائے) تو اٹھ کھڑے ہو (قرآن کو پڑھنا موقوف کر دو)[۱]۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَاَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدَبٌ اَصَحُّ وَاَكْثَرُ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے انہوں نے جندب بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو جب ہی تک پڑھو جب تک تمہارے دل ملے جلے رہیں (یا لگے رہیں) جب اختلاف اور جھگڑا کرنے لگو تو اٹھ کھڑے ہو (قرآن پڑھنا موقوف کرو) سلام کے ساتھ اس حدیث کو حارث بن عبید اور سعید بن زید نے بھی ابو عمران جونی سے روایت کیا[۲] اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اس کو مرفوع نہیں کیا (بلکہ موقوفاً روایت کیا) اور غندر (محمد بن جعفر) نے بھی شعبہ سے انہوں نے ابو عمران سے یوں روایت کی کہ میں نے جندب سے سنا وہ کہتے تھے (یعنی موقوفاً روایت کیا)[۳] اور عبداللہ بن عون نے اس کو ابو عمران سے انہوں نے عبداللہ بن صامت سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے ان کا قول روایت کیا مرفوع نہیں کیا[۴] اور جندب کی روایت زیادہ صحیح ہے اکثر لوگوں نے اس کو جندب ہی سے روایت کیا (نہ حضرت عمرؓ سے جیسے ابن عون نے روایت کی)

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے نزال بن سبرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے ایک شخص (ابی کعبؓ) کو ایک آیت (حٰم کی) اور طرح پڑھتے

---

[۱] ایسا نہ ہو کہ آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی سے قرآن کے ایسے معنے کرنے لگو جس کی وجہ سے گمراہ ہو جاؤ خدا کے عذاب میں گرفتار ہو ۱۲منہ [۲] حارث بن عبیدؓ کی روایت کو دارمی نے اور سعید بن زیدؓ کی روایت کو حسن بن سفیان نے مسند میں وصل کیا ۱۲منہ [۳] اس کو اسماعیلی نے وصل کیا ۱۲منہ [۴] اس کو ابو عبید اور نسائی نے وصل کیا ۱۲منہ۔

رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَآ أَكْبَرُ عِلْمِي قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَأَهْلَكَهُمْ۔

سنا جس طرح عبداللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے اس کے خلاف تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے آپ نے فرمایا دونوں ٹھیک پڑھتے ہو شعبہؓ نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی کتاب میں جھگڑا نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے اگلی امتوں کو ایسے ہی جھگڑوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا[1]

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب نکاح کے بیان میں[2]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي النِّكَاحِ

باب نکاح کی فضیلت کا بیان

لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا تم کو جو عورتیں پسند آئیں ان سے نکاح کر لو[3]

۵۶ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيْلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفرؓ نے خبر دی کہا مجھ کو حمید بن ابی حمید نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے تین آدمی آنحضرتؐ کی بی بیوں کے گھر پر آئے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن عمرو اور عثمان بن مظعون اور آپ کی عبادت کا حال پوچھا جب ان کو بتلایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال کیا کہنے لگے ہم کہاں پیغمبر صاحبؐ کہاں ہم کو آپ سے کیا نسبت آپؐ کو تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب قصور بخش دیے ہیں ہم لوگ گنہگار ہیں ہم کو بہت عبادت کرنا چاہیے ان میں سے ایک کہنے لگا میں تو ساری عمر رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا اور دوسرا کہنے لگا میں ہمیشہ روزہ دار رہوں گا کبھی دن کو افطار نہیں کرنے کا تیسرا کہنے لگا میں تو عمر بھر عورتوں سے الگ رہوں گا۔ نکاح

[1] یعنی بیکار جھگڑوں کی وجہ سے جو نفسانیت سے کیے جاتے ہیں کہتے ہیں یہ اختلاف سورۂ احقاف میں ہوا تھا کہ اس میں ۳۵ آیتیں ہیں یا ۳۶ آیتیں ۱۲ منہ۔

[2] نکاح کے معنی لغت میں جوڑنا اور شریعت میں نکاح عقد اور وطی دونوں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا عقد اس کا حقیقی معنی ہے وطی مجازی بعضوں نے کہا بالعکس ۱۲ منہ [3] تو امر کا صیغہ اولاً استحباب پر محمول ہوگا حنفیہ نے بھی یہی کہا ہے کہ نکاح عبادت ہے اور ہمارے ملک میں بھی نکاح کو کار خیر کہتے ہیں شافعیہ نے کہا وہ عبادت نہیں ہے حافظ نے کہا جب مستحب ٹھہرے تو عبادت ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَلَّا تَعُولُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

نہیں کرنے کا استنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپؐ نے فرمایا کیوں تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کہیں سن لو میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے بڑھ کر پرہیزگار ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو کوئی میرے طریق کو پسند نہ کرے وہ میرا نہیں ہے[۱]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا انہوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے وان خفتم ان لاتقسطوا فی الیتامٰی فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنٰی وثلاث ورباع فان خفتم ان لاتعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم ذالک ادنٰی الا تعدلوا[۲] انہوں نے کہا میرے بھانجے، آیت اس باب میں اتری ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اس کی مالداری اور حسن پر فریفتہ ہو کر یہ چاہے کہ معمولی مہر[۳] سے کم مہر مقرر کر کے اس سے نکاح کر لے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا یعنی ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح نہ کرو جب تک ان کے حق میں انصاف نہ کرو یعنی ان کا پورا مہر نہ ٹھہراؤ اور یہ حکم دیا کہ ان کے سوا دوسری اور عورتیں جو تم کو بھی معلوم ہوں ان سے نکاح کر لو۔

۱؎ یعنی مسلمان نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ نکاح کو سنت نہ جانے برا سمجھے یا طریق میں دوسرے ارکان اسلام سب داخل ہیں ان کو پسند نہ کرنے والا تو کافر ہی ہوگا حنفیہ کہتے ہیں نکاح سنت مؤکدہ ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں مباح ہے شوکانیؒ نے اہل حدیث کا مذہب یہ لکھا ہے کہ نکاح اس شخص کے لیے مشروع ہے جو جماع پر قادر ہو اور جس کو حرام میں پڑ جانے کا ڈر ہو اس پر واجب ہے اور عورتوں سے الگ رہنا مجردی نفس کشی کرنا ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے ۱۲منہ ۲؎ یعنی اس آیت میں یہ جو فرمایا اگر تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان سے نکاح کر لو تو عروہ نے اس کا مطلب پوچھا کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرنے کا کیا مطلب ہے اور فانکحوا ماطاب لکم یعنی جزا کو شرط وان خفتم سے کیا تعلق ہے یہ آیت سورہ نساء میں ہے اور حدیث اس سے کی تفسیر میں گزر چکی ہے ۱۲منہ ۳؎ یعنی مہر مثل جو اس لڑکی کا ہوتا ہے اس سے کم ۱۲منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَّا اَرَبَ لَهٗ فِي النِّكَاحِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا

جو شخص جماع پر قادر ہو وہ نکاح کرلے نکاح کرنے سے اس کی آنکھ نیچی اور شرم گاہ (زنا سے) بچی رہے گی اور جس شخص کو عورت کی خواہش نہ ہو کیا وہ بھی نکاح کرسکتا ہے۔

---

۵۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَقِيَهٗ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمٰنُ هَلْ لَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ اَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى هٰذَا اَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا حضرت عثمانؓ منیٰ میں ان سے ملے اور کہنے لگے ابو عبدالرحمٰن[1] مجھ کو تم سے کچھ کہنا ہے پھر دونوں میں تخلیہ ہوا حضرت عثمانؓ نے کہا ابو عبدالرحمٰن تم کو خواہش ہے میں ایک کنواری چھوکری سے تمہارا نکاح کردوں تم کو جوانی کا مزہ یاد آجائے جب عبداللہ نے دیکھا، کہ حضرت عثمانؓ کا یہی مطلب تھا اور کوئی راز کی بات نہیں کہنا تھی، تو اشارے سے مجھ کو بلایا کہنے لگے علقمہ میں ان کے پاس گیا تو وہ حضرت عثمانؓ سے یہ کہہ رہے تھے اگر تم یہ کہتے ہو کہ میں خواہ مخواہ نکاح کروں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا حکم نہیں دیا بلکہ یوں فرمایا جوانو تم میں جو کوئی جماع پر قادر ہو تو نکاح کرلے اور جو جماع پر قادر نہ ہو (مگر شہوت ہوتی ہو) وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنادے گا اس کی شہوت توڑ دے گا[2]

---

[1] یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جو شخص عورتوں پر قادر نہ ہوسکے اس کو نکاح نہ کرنا چاہیے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں مردی خود بیاز ما وآنگہ زن کن، بعضوں نے ایسی حالت میں بھی نکاح جائز رکھا ہے اگر عورت راضی ہو حافظ نے کہا جس شخص کو غلبہ شہوت ہو اور وہ عورت کا خرچہ اٹھا سکتا ہو زنا میں پڑ جانے سے ڈرے تو اس کے لیے نکاح کرلینا بالاجماع مستحب ہے مگر حنبلیوں کے نزدیک ایک روایت میں واجب ہے میں کہتا ہوں حنفیوں کا بھی یہی قول ہے دعند التوقان واجب امام داؤد ظاہری اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے بلکہ امام ابن حزمؒ کہتے ہیں جو شخص جماع پر قادر ہو اور عورت کا خرچہ اٹھا سکے تو اس پر نکاح کرنا یا لونڈی رکھنا فرض ہے اگر عاجز ہو تو روزے بہت رکھا کرے خطابی نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ شہوت قطع کرنے کے لیے دوا کھانا درست ہے حافظ نے کہا یعنی شہوت کم کرنے کے لیے دوا کھا سکتا ہے نہ بالکل قطع کے لیے کیونکہ پھر ضرورت کے وقت اس کو نادم ہونا پڑے گا اور جیسے (بقیہ صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۲ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ

۵۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

بَابُ ۳۳ كَثْرَةِ النِّسَاءِ

۶۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ

باب جو شخص خانہ داری کی طاقت نہ رکھتا ہو (عورت پر قادر نہ ہو سکے یا محتاج ہو لیکن شہوت رکھتا ہو) وہ روزے رکھے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ بن عمیر نے انہوں نے عبدالرحمان بن یزید سے انہوں نے کہا میں علقمہ اور اسود کے ساتھ عبداللہ بن مسعودؓ پاس گیا وہ کہنے لگے ہم جوان جوان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے مگر ہم کو کچھ مقدور نہ تھا (جو شادی کر سکتے) آپ نے فرمایا جوانو جو کوئی تم میں عورت کا مقدور رکھتا ہو (صحبت اور خانہ داری خرچ وغیرہ کا) وہ تو نکاح کر لے نکاح سے نگاہ خوب نیچی اور شرمگاہ خوب بچی رہے گی اور جو شخص یہ مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھا کرے روزہ اس کو نامرد بنا دے گا۔

باب کئی جوروئیں رکھ سکتا ہے (اگر انصاف کر سکے)

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سرف میں (جو ایک مقام ہے مکہ سے بارہ میل پر) ام المؤمنین میمونہ کے جنازے میں ابن عباسؓ کے ساتھ شریک تھے (وہ ابن عباسؓ کی خالہ تھیں) ابن عباسؓ نے لوگوں سے کہا دیکھو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب تم جنازہ اٹھاؤ تو ادب کرو اس کو ہلاؤ جلاؤ نہیں اور آہستہ لے کر چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی وفات کے وقت نو بی بیاں تھیں ان میں آٹھ کی تو باری مقرر تھی ایک کی باری نہ تھی۔[۱]

(بقیہ صفحہ سابقہ) ذکر کاٹ ڈالنا یا خصیے نکال ڈالنا ناجائز ہے اسی طرح بالکل شہوت کا قطع کر ڈالنا بھی ناجائز ہوگا اور بعضے مالکیہ نے اس حدیث سے حلق کے حرام ہونے پر دلیل لی حافظ نے کہا ایک جماعت علماء نے اس کو جائز رکھا ہے تسکین شہوت کے لیے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ یعنے حضرت سودؓہ کی انہوں نے اپنی باری خوشی سے حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی نو بی بیاں یہ تھیں سودہؓ بنت زمعہ، عائشہؓ، حفصہؓ، ام سلمہؓ، زینبؓ بنت جحشؓ، ام حبیبہؓ، جویریہؓ، صفیہؓ، میمونہؓ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَآئِهِ فِي لَيْلَةٍ وَّاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سب بی بیوں کے پاس ایک ہی رات میں ہو آتے اور آپ کی نو بی بیاں تھیں امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہؓ سے ان سے انسؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی[۱]

۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَآءً۔

ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے رقبہ بن مصقلہ سے انہوں نے طلحہ بن مصرف یامی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے مجھ سے پوچھا تو نے نکاح کیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو نکاح کر لے اس لیے کہ اس امت کے بہتر شخص جو تھے (یعنی آنحضرتؐ) ان کی بہت سی بی بیاں تھیں[۲]۔

[۱] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ قتادہ کے سماع کی انسؓ سے اس میں صراحت ہے ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس امت میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کی بہت عورتیں ہوں۔ ابن عباسؓ کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کرنا افضل ہے کیوں کہ آنحضرتؐ نے اتنی بہت سی بی بیاں کیں حالانکہ آپ تقویٰ اور خداترسی اور فضیلت اور بزرگی میں سب سے بڑھ کر تھے مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو اتنی بی بیاں اپنی آخری حصہ عمر میں کیں اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ آپ کی نیت شہوت رانی یا عیاشی کی تھی کیونکہ عین جوانی میں آپ نے ایک بوڑھی عورت حضرت خدیجہؓ پر قناعت کی بلکہ اس میں بہت سی مصلحتیں تھیں۔ زیادہ بی بیوں کی وجہ سے آپؐ کے اندرونی حالات کھل جانا کہ آپ ساحر جادوگر نہ تھے جیسے مشرک خیال کرتے تھے عربؐ کے زوردار قبیلوں کو مسخر اور شرف کرنا۔ عربؐ کے قبائل کی ہمدردی اور محبت حاصل کرنا۔ اتنی عورتیں رکھ کر پھر اللہ سے غافل نہ ہونے کا درجہ حاصل کرنا۔ اپنے عزیزؓ داروں کی تعداد بڑھانا۔ عورتوںؓ کے مسائل خوب پھیلنا۔ بعض عورتوں کی دلجوئی جیسے ام حبیبہؓ اور صفیہؓ کی اور اپنے حسن خلق کا اظہار کیونکہ ام حبیبہؓ کے باپ آنحضرتؐ کے بڑے دشمن تھے اور صفیہؓ کے باپ بھائی خاوند سب مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہوئے اس پر بھی یہ دونوں بی بیاں آپ کے حسن خلق کی وجہ سے ساری دنیا سے زیادہ آپ کو چاہتی تھیں قوت اور طاقت کا استعمال باوجود کمی غذا کے یہ خداداد تھی نفس پر کثرت علائق کا بار ڈالنا تحمل کی عادت پیدا کرتا اور عرب میں کثرت ازدواج فضیلت اور شرافت کی نشانی سمجھی جاتی تھی اور تعجب ہے ان پادریوں سے جنہوں نے ان فائدوں اور مصلحتوں پر خیال نہ کر کے ہمارے پیغمبر صاحب پر طعن کیا ہے کہ آپ عیاش مزاج تھے اگر آپ کو عیاشی منظور ہوتی تو اس کا عمدہ وقت جوانی کا موسم تھا اور آخری عمر میں اتنی بہت سی عورتیں رکھنے اور سب کا حق ادا کرنے سے تو ہمارے پیغمبر کی بڑی فضیلت نکلتی ہے کیونکہ جب بڑھاپے میں باوجود کمی غذا اور انواع تکالیف کے آپ میں یہ قوت تھی کہ ایک شب میں سب بی بیوں کے پاس ہو آتے تو خیال کرنا چاہیے کہ جوانی میں آپ کو کیسی قوت ہوگی اور اس قوت پر آپ پندرہ برس تک اپنے تئیں ایسے روکے رکھے کہ سوا حضرت خدیجہؓ کے جو ایک سن رسیدہ بی بی تھیں کسی عورت پر آنکھ تک نہ ڈالی سبحان اللہ رجولیت اور قوت کے ساتھ عصمت قابل تعریف ہے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری است بعضے صاحبوں کی رجولیت میں فرق ہے ایک بی بی کے بھی حق بلا اعانت غیرے ادا نہیں کر سکتے اس پر جن بندوں کو اللہ نے طاقت دی ہے ان کو اپنے نفس پر قیاس کرتے ہیں فرائض کے وزیر کی بیٹی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۴ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى

۶۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

بَابُ ۳۵ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ۔

فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی قَالَ كُنَّا

باب جو شخص ہجرت یا کوئی اور نیک کام کسی عورت کو نکاح میں لانے کی نیت سے کرے تو اپنی نیت کے موافق بدلہ پائے گا۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے علقمہ ابن وقاص لیثیؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمل نیت سے صحیح ہوتا ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے پھر جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کے لیے ہجرت کرے اس کی ہجرت تو اسی مقصد کے لیے ہو گی۔ اور جو کوئی دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہنے کی نیت سے ہجرت کرے اس کی ہجرت انہی کاموں کے لیے ہو گی (ثواب کہاں سے ملے گا)[1]

باب محتاج شخص کا نکاح کرا دینا جس کے پاس بجز اسکے کہ وہ مسلمان ہے قرآن جانتا ہے اور کچھ نہ ہو اس باب میں سہل بن ساعد ساعدی کی حدیث آنحضرتؐ سے (اوپر گزر چکی ہے) باب القراۃ عن ظہر القلب میں۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں

(بقیہ صفحہ سابقہ) پیچھے سے رات کو ایک عرب قیدی پاس آئی اس نے ایک ہی رات میں نو بار اس سے صحبت کی وہ کہنے لگی اسی وجہ سے فتوحات حاصل کر رہے ہیں کہ عورتوں کو خوب آرام سے رکھتے ہیں ان کی خواہش پوری کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ حدیث شروع کتاب میں گزر چکی ہے اگر ہجرت سے محض دنیا کی غرض ہو تب تو بالکل ثواب نہیں ملے گا۔ اگر اللہ اور رسولؐ کی رضامندی کے ساتھ دنیا کی بھی غرض ہو تو ثواب ملے گا مگر اتنا نہیں ملے گا جتنا خالص اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ہجرت کرنے کا ثواب ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ۔

نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں (جن سے اپنی خواہش پوری کرتے)، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی کیوں نہ ہو جائیں (رات دن کا جھگڑا ہی مٹ جائے)، آپؐ نے اس سے منع کیا[۱]

بَابٌ ۳۶ قَوْلِ الرَّجُلِ لِاَخِيْهِ اُنْظُرْ اَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتّٰى اَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ۔

باب ایک آدمی کا اپنے بھائی مسلمان سے یوں کہنا تم دیکھو میری جس بی بی کو پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں (تم اس سے نکاح کر لو) اس کو عبدالرحمان بن عوف نے روایت کیا ہے[۲]۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْاَنْصَارِيِّ امْرَاَتَانِ نَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُّنَاصِفَهُ اَهْلَهُ وَ مَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَاَتَى السُّوْقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّشَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَّعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ بن مالک سے سنا انہوں نے کہا عبدالرحمان بن عوف ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سعد بن ربیع کا بھائی بنا دیا ہر ایک مہاجر کے ساتھ ایسا ہی کیا ایک ایک انصاری کو اس کا بھائی کر دیا سعد بن ربیع کی دو جوروئیں تھیں انہوں نے عبدالرحمان سے کہا میرے مال اور اسباب اور جوروؤں کو آدھوں آدھ بانٹ لو عبدالرحمان نے کہا نہیں اس کی کیا ضرورت ہے اللہ تمہاری جوروؤں اور مال میں برکت دے اور زیادہ کرے تم ایسا کرو یہاں کوئی بازار ہو تو مجھ کو بتلا دو پھر عبدالرحمان سعد کے بتلانے سے اس بازار میں گئے وہاں خرید و فروخت کی اور نفع میں کچھ کھرنڈ اور کچھ گھی کمایا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی دنوں کے بعد عبدالرحمٰن کو دیکھا ان پر (زعفران کی) زردی لگی ہوئی

---

[۱] امام بخاریؒ نے اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح سے نکالا کہ جب خصی ہونے سے آپ نے منع فرمایا تو اب شہوت نکالنے کے لیے نکاح باقی رہ گیا پس معلوم ہوا کہ مفلس شخص کو بھی نکاح کرنا درست ہے سہل کی حدیث میں تو اس کی صراحت مذکور ہو چکی ہے۔

[۲] عبدالرحمٰن بن عوف کی وہ روایات جس میں ترجمہ باب کی صراحت ہے کتاب البیوع میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ انْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہو ئی تھی پوچھا عبدالرحمن یہ زردی کیسی[1] انہوں نے کہا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا ولیمہ تو کرا ایک ہی بکری کا سہی[2]

بَابٌ ٣٧ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ

باب مجرد رہنا اور اپنے تئیں نامرد بنا دینا منع ہے

۶۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا۔

ہم سے احمد بن یونسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعدؒ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم تو خصی ہی ہو جاتے[3]

[1] زردی لگنے کی وجہ یہ تھی کہ عورتوں کی خوشبو میں زعفران پڑتا تھا اس وجہ سے وہ رنگ دار ہوا کرتی تھی چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے مردوں کی خوشبو میں رنگ نہ ہو عورتوں کی خوشبو میں تیز بو نہ ہو تو عبدالرحمن نے بعد نکاح جب دلہن سے اختلاط کیا تو زوجہ کی تازہ خوشبو کہیں ان کے کپڑے میں لگ گئی۔ یہ نہیں کہ قصداً زعفران لگایا ہو جس کی مردوں کے حق میں نہی آئی ہے یا خدانخواستہ منہ بھانے اور کیسری کپڑے پہنانے کی رسم پر صحابہ کاربند تھے معاذاللہ یہ تو ہندوؤں کی رسم ہے اسلام میں اس کا نام ونشان تک نہیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دعوت ولیمہ دولہا کو کرنا سنت ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ کے مسلمانوں نے جہل اور سنتوں کو چھوڑ کر بدعتوں کو اختیار کر لیا ہے وہاں شادی کی بھی سنت یعنے ولیمہ کو ترک کر کے سینکڑوں ہزاروں بدعتیں نکال لی ہیں سانچق مہندی شب گشت منجمہ بڑیاں وغیرہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سب سے زیادہ بری رسمیں وہ ہیں جو مشرکوں سے سیکھی ہیں جیسے سرو مقنع ٹونا وغیرہ ان رسموں کے کرنے میں تو کفر کا خوف ہے حرام ہونے میں تو کوئی شک نہیں اور اس سے بدتر رسمیں وہ ہیں جو ہم دین کو خراب کرنے والی ہیں اور ہم دنیا کو یعنی دولہا دلہن کی صحت میں ان رسموں کی وجہ سے خلل آتا ہے اور اکثر دلہنیں بیچاریاں بیمار ہو جاتی ہیں ایک تو پردہ نشین پہلے ہی سے قید دوسرے شادی کے دنوں میں ایک تنگ کوٹھڑی میں خونی مجرم کی طرح بند کر دی جاتی ہیں نہ اٹھ سکتی ہیں نہ پائخانہ پیشاب کو جا سکتی ہیں نہ کسی سے بات کر سکتی ہیں شادی کیا ہے خاصی صحت کی بربادی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جہاں کسی قوم میں جہل سمایا تقلید پیدا ہوگئی اور جہاں تقلید پیدا ہوئی عقل تشریف لے گئی اور جہاں عقل گئی پھر کیا ہے ساری خرابیاں موجود اللہ تعالےٰ ان مسلمانوں کو نیک توفیق دے ۱۲ منہ [3] چلو ہوتی آئندہ عورتوں کی حاجت ہی نہ رہتی گناہ سے بے فکر ہو جاتے خصی ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ ایسی دوا کھا لیتے جس سے شہوت جاتی رہتی اور خصیہ نکالنا مراد نہیں ہے کیوں کہ یہ حرام ہے آدمی اور جانور سب میں قسطلانی نے کہا کھانے کے جانور کو چھٹپنے میں خصی کرنا درست ہے بڑے پن میں درست نہیں بعضوں نے کہا سعد کا یہ قول اس وقت کا ہے جب تک خصی کرنا حرام نہ ہوا ہوگا ۱۲ منہ۔

کثر " کثر " کثر " کثر " کثر " کثر " کثر " کثر " کثر " کثر " کثر

٦٦ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَلَوْ اَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا۔

ہم سے ابو الیمان نے کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کیا کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت عثمان بن مظعون کو نہ دی اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم تو خصی ہی ہو جاتے۔

٦٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔ وَقَالَ اَصْبَغُ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد بجلی سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جایا کرتے ہمارے پاس روپیہ نہ تھا کہ عورتیں رکھتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی نہ ہو جائیں آپ نے ہم کو اس بات سے منع کیا (خصی ہونے سے پھر اس کے بعد آپ نے (نکاح کو آسان کر دیا متعہ کی اجازت دے دی) رخصت دی) فرمایا ایک کپڑے کے بدل عورت سے متعہ کر سکتے ہو پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی ایمان والو اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کیں ہیں ان کو حرام مت بناؤ اور حد سے مت بڑھو اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا[1] اور اصبغ بن فرج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونسؓ بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جوان آدمی ہوں ڈرتا ہوں کہیں زنا میں نہ پڑ جاؤں اور مجھ کو اتنا مقدور نہیں ہے کہ عورتوں سے شادی کروں (پھر کیا کروں) یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے میں نے پھر وہی عرض کیا پھر

[1] اس روایت کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ متعہ کی اباحت کے قائل تھے انہوں نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی جو اباحت متعہ کے لیے نص ہے قرطبی نے کہا شاید اس وقت ان کو ناسخ نہ پہنچا تو انہوں نے رجوع کیا۔ اسمٰعیل نے کہا ایک روایت میں یوں ہے کہ ابن مسعودؓ نے یہ کام کیا پھر اس کو چھوڑ دیا اور ایک روایت میں ہے کہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ

آپ خاموش ہو رہے پھر عرض کیا پھر خاموش ہو رہے پھر عرض کیا تو آپ نے فرمایا ابو ہریرہؓ! جو کچھ ہوتا ہے وہ قلم لکھ کر سوکھ گیا (یعنی تقدیر کا قلم) اب تو چاہے خصی ہو چاہے نہ ہو [1]۔

بَابٌ ۳۸۔ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ

باب کنواری عورتوں سے نکاح کرنا اور ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا کہ عبد اللہ بن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے ان کی وفات کے وقت کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا تمہارے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا [2]۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلالؓ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بتلایئے اگر آپ ایک جنگل میں جائیں وہاں ایک درخت دیکھیں جس کو اونٹ چر گئے ہوں پھر ایک درخت دیکھیں جس میں سے کسی نے نہ چرا ہو (ہرا بھرا اس کے پتے صحیح سالم) تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت میں سے چرائیں گے آپ نے فرمایا اس درخت میں سے جس کو کسی نے چرا نہ ہو حضرت عائشہؓ نے اس گفتگو سے یہ اشارہ کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھوا ان کے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر اس کی موت آئی ۱۲ منہ [2] اس کو جعفر فریابی نے کتاب القدر میں وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] دوسری روایت میں یوں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اجازت ہو تو میں خصی ہو جاؤں اس صورت میں جواب سوال کے مطابق ہو جاتے گا۔ اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ آپ نے خصی ہونے کی اجازت دی کیوں کہ دوسری حدیثوں میں صراحۃً اس کی ممانعت وارد ہے بلکہ اس میں یہ اشارہ ہے کہ خصی ہونے میں کوئی فائدہ نہیں تیری تقدیر میں جو لکھا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اگر حرام میں پڑنا لکھا ہے تو حرام میں مبتلا ہوگا اگر حرام سے بچنا لکھا ہے تو محفوظ رہے گا پھر اپنے تیئں نامرد بنانا کیا ضرور ہے اور چونکہ ابو ہریرہ روزے بہت رکھا کرتے تھے لیکن روزوں سے ان کی شہوت نہیں گئی تھی لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزوں کا حکم نہیں دیا ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورۂ نور میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

٦٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ

بَاب ٣٩ الثَّيِّبَاتِ

وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.

٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہؒ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے (تیرے ساتھ نکاح ہونے سے پہلے) تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا ایک شخص (جبرائیل) تجھ کو حریر کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے یہ تمہاری بی بی ہے میں نے جو وہ کپڑا کھولا تو اندر تو نکلی میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے (صحیح) ہے تو اللہ ضرور پورا کرے گا۔

باب شوہر دیدہ سے (جو خاوند کے پاس رہ چکی ہو) نکاح کرنا (اس کو ثیبہ کہتے ہیں)

امّ حبیبہؓ نے کہا آنحضرتؐ نے (اپنی بی بیوں سے) فرمایا اپنی بہن بیٹیاں مجھ پر پیش نہ کرو (ان سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہو)[1]

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے سیار بن ابی سیار نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ تبوک میں) وہاں سے لوٹے تو میں ایک مٹھے اونٹ پر سوار تھا جو دیر میں چلتا تھا میں نے دیکھا پیچھے سے ایک سوار نے آکر لکڑی سے میرے اونٹ کو ٹھونسا دیا وہ اچھے تیز اونٹ کی طرح چلنے لگا پھر جو میں نے خیال کیا تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے آپ نے پوچھا تو جلدی کیوں کر رہا ہے (گھر کو جلد کیوں جانا چاہتا ہے)، میں نے عرض کیا میں نے ابھی ایک نئی شادی کی ہے آپ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے

[1] اس کو امام بخاری نے باب امہاتکم التی ارضعنکم میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ۔

آپ نے فرمایا کنواری چھوکری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا خیر جابرؓ نے کہا جب ہم مدینے کے قریب پہونچے تو ہم شہر کے اندر جانے لگے آپ نے فرمایا ذرا دم لو رات ہو جانے دو (عورتوں کو تمہارے آنے کی خبر ہو چکی ہے) جس کے بال پریشان ہیں وہ کنگھی کرے اور جس کا خاوند (مدت سے) غائب تھا وہ پاکی کر لے (شرم گاہ کے بال دور کرے)[1]

۷۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ۔

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نکاح کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے کیسی عورت سے نکاح کیا میں نے کہا ثیبہ سے۔ آپ نے فرمایا کیوں کنواری لڑکی کیوں نہ کی، اس کے ساتھ کھیلتا رہتا۔ محارب نے کہا، میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو نے کنواری چھوکری کیوں نہ کی، وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا (بڑا لطف رہتا[2])

بَابُ تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

باب کم سن لڑکی کا نکاح بڑے بوڑھے سے۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ فَقَالَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے عروہ بن زبیر سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ کو حضرت عائشہؓ کے لیے پیام دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں تو آپ کا بھائی ہوں (تو عائشہؓ آپ کی بھتیجی

---

[1] حالانکہ دوسری حدیث میں اس کی مخالفت ہے کہ رات کو آدمی سفر سے آن کر اپنے گھر میں جانے گروہ محمول ہے اس پر جب اس کے گھر والوں کو دن سے اس کے آنے کی خبر ہو جائے اور یہاں لوگوں کے آنے کی خبر عورتوں کو دن سے ہو گئی ہوگی تو آپ نے فرمایا ذرا دم لے کر جاؤ تاکہ عورتیں اپنا بناؤ سنگار کر لیں ۱۲ منہ [2] ابن ماجہ کی روایت میں ہے کنواری عورتوں کو لازم کر لو۔ ان کے مونہہ خوب میٹھے اور ان کے رحم خوب صاف ہوتے ہیں یا خوب حرکت کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ

ہوئی آپ اس سے کیسے نکاح کریں گے (آپ نے فرمایا تو میرا دینی بھائی ہے، اللہ کی کتاب کی رو سے (انما المؤمنون اخوۃ) اور عائشہؓ میرے لیے حلال ہے۔

بَابٌ ۱۴ إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

باب کن عورتوں سے نکاح کرے اور کون سی عورتیں عمدہ ہیں اور اپنے نطفے کے لیے اچھی عورت چننا مستحب ہے گو یہ واجب نہیں ہے۔

۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جتنی عورتیں اونٹ پر چڑھتی ہیں (یعنے عرب کی عورتوں میں) ان میں قریش کی نیک بخت عورتیں بہتر ہیں بچوں پر بچپنے میں بہت مہربان ہوتی ہیں اور خاوند کے مال اسباب کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

بَابٌ ۱۵ اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا۔

باب لونڈیوں کا رکھنا کیسا ہے اور جو لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کرے اس کی فضیلت۔

۷۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ

ہم سے موسیٰ ابن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے صالح بن صالح ہمدانی نے کہا ہم سے عامر شعبی نے کہا مجھ سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو تعلیم کرے اور اچھی طرح ادب تمیز سکھلائے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا[1] اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے

[1] ایک آزادی کا دوسرے نکاح کرنے کا ہماری شریعت میں لونڈی غلام کیا ہے گویا فرزندی ہے لوگوں کی پرورش کا عمدہ ذریعہ ہے اوّل تو لونڈی غلاموں سے برتاؤ کا ایسا حکم دیا گیا ہے کہ جو آپ کھائے ان کو کھلائے جو آپ پہنے ان کو پہنائے طاقت سے زیادہ ان کو تکلیف نہ دے ایسا کام آپڑے تو خود بھی اس میں شریک ہو دوسرے یہ کہ صدہا تدبیریں ایسی رکھی گئی ہیں کہ لونڈی غلام آزاد ہو کر شریف بھلے آدمیوں کی طرح ہو جائیں قتل ظہار وغیرہ میں لونڈی غلام کا آزاد کرنا لازم کیا گیا ہے مطلق آزادی میں اسی طرح کتابت میں بے حد ثواب بتلایا گیا ہے پس ایسی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

أَمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَمَنَ بِيْ فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا مَمْلُوْكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيْهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيْمَا دُوْنَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا۔

جو شخص اپنے پیغمبر (حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ) پر ایمان لاکر پھر مجھ پر بھی ایمان لائے اس کو دوہرا ثواب ملے گا اور جو غلام لونڈی اپنے مالکوں کا حق ادا کرے (ان کی خدمت بجالائے) پھر اپنے پروردگار کا بھی حق ادا کرے (نماز، روزہ وغیرہ) تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ عامر شعبی نے (صالح بن صالح سے) کہا تو یہ حدیث مجھ سے مفت سن لے (تیرا کچھ خرچ نہیں ہوا) ایک زمانہ وہ تھا جب اس سے چھوٹی حدیث کے لیے آدمی مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتا اور ابو بکر بن عیاش نے اس حدیث کو ابو حصین سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کیا اس میں یوں ہے پھر اس لونڈی کو آزاد کرکے اس کا مہر ٹھہرا کر اس سے نکاح کرلے[1]

۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے

(بقیہ سابقہ صفحہ) لونڈی غلام جیسی شریعت اسلامی میں رکھی گئی ہے اس کی تو غریب لوگ آرزو کریں گے برا ماننا کجا افسوس ہے پادریوں پر جو شریعت اسلامی کو ناحق لونڈی غلامی کے بہانے سے بدنام کرتے ہیں ان کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے وہ غریب رعایا سے جو ان کی قوم کے نہیں ہوتے لونڈی غلاموں سے بڑھ کر برتاؤ کرتے ہیں اپنے برابر بٹھلانے یا اپنے ساتھ کھلانے کے روادار نہیں ہوتے ملکی غریب لوگ کتنی بھی لیاقت پیدا کریں ان کو اپنی قوم والوں کے برابر حکومت یا عزت نہیں دیتے اور تو اور ان نصاریٰ کا غرور اس درجہ بڑھ گیا ہے کہ غیر قوم کے لوگوں کو اپنے چرچ میں جو خانۂ خدا ہے نماز تک پڑھنے نہیں دیتے واہ رے انصاف اور خدا ترسی اور اوپر سے مسلمانوں پر طعنہ مسلمانوں نے تو اپنے عہد حکومت میں رعایا کو اپنے برابر سمجھا اور کوئی عہدہ اعلیٰ سے اعلیٰ ایسا باقی نہ رکھا جو رعایا کو نہ دیا ہو اب تک دیکھو اسلامی ریاستوں میں ہندو پارسی نصرانی وزارت اور امارت کے درجوں پر ممتاز ہیں مگر کوئی نصرانی حکومت تو ایسی دکھلا دیجئے جس میں ہندو پارسی مسلمان وزارت یا سفارت یا جرنیلی پر مامور ہوں ہائے افسوس دوسروں کا عیب ٹٹول ٹٹول کر دیکھتے ہیں اور جھوٹے جھوٹے بہتان بھی لگاتے ہیں مگر اپنا کھلا عیب اور ظلم نظر نہیں آتا اس پر تہذیب اور انسانیت اور تمدن کا دعویٰ کیا لطف دیتا ہے تہذیب تو نام کو بھی نہیں ہے نرا تو سش اور تعصب اور نری نفسانیت ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا)

[1] تو ثم اصدقہا اس روایت میں زیادہ ہے اس کو ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

ابوہریرہ سے انہوں نے کہا[1] ابراہیم پیغمبر ساری عمر میں صرف تین جھوٹ بولے ایک بار ایسا ہوا ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہونچے ان کے ساتھ حضرت سارہ بھی تھیں پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک غرض اس ظالم بادشاہ نے ایک لونڈی ہاجرہ سارہ کو دی اور ان کو ابراہیم کے پاس بھیج دیا سارہ نے آن کر حضرت ابراہیمؑ سے کہا اللہ نے کافر کو مجھ پر دست درازی نہ کرنے دی اور ایک لونڈی ہاجرہ بھی خدمت کے لیے دلائی ابوہریرہؓ عرب لوگوں سے کہتے آسمان[2] کے پانی کی اولاد یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں[3]۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أُمِرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأَلْقَى فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا ام المؤمنین صفیہ بنت حیی آپ کے پاس لائی گئیں (امّ سلیم نے ان کو دلہن بنا کر آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا) انسؓ کہتے ہیں آپ نے جو ولیمہ کی دعوت کی اس میں لوگوں کو بلانے والا میں تھا اس دعوت میں نہ گوشت تھا نہ روٹی تھی آپ نے بلال کو چمڑے کے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا انہوں نے ان پر کھجور پنیر گھی رکھا بس یہی آنحضرتؐ کے ولیمہ کے کھانے تھے اب مسلمان (آپس میں) کہنے لگے صفیہؓ آپ کی بی بیوں میں سے جو مسلمانوں کی مائیں ایک بی بی ہیں یا آپ کی لونڈی ہیں ہم کیا سمجھیں، پھر انہوں نے خود ہی یہ کہا دیکھیں آنحضرتؐ ان کو پردے میں رکھتے ہیں تب تو ہم سمجھ لیں گے وہ مسلمانوں کی ماں ہیں اور اگر پردے میں نہ رکھیں تو سمجھیں گے وہ لونڈی ہیں اس

[1] اس سند میں یہ حدیث موقوفاً مروی ہے اور اگلی سند میں مرفوع تھا اور اسی وجہ سے امام بخاری اگلی سند کو لائے حالانکہ وہ اعلےٰ سند نہیں ہے اس میں ایوب تک تین واسطے ہیں اور اس میں دو واسطے ۱۲ منہ [2] عرب لوگوں کو آسمان کے پانی کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ ان کا گزرمینہ اور بارش پر ہے عرب کے ملک میں نہریں اور چشمے بالکل کم ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ حضرت اسمٰعیلؑ ہاجرہؑ کے پیٹ سے تولد ہوئے اور عرب لوگ سب حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو لونڈیوں کی اولاد کو ذلیل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ خود لونڈی کی اولاد ہیں عرب میں نسب باپ سے گنا جاتا ہے نہ ماں سے اور ہمارے اماموں میں امام زین العابدینؓ، امام موسیٰ کاظمؒ امام علی بن موسیٰ رضاؒ امام محمد تقیؒ امام علی بن محمد تقی (بقیہ صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

ارتحل وطّٰى لها خلفه ومدّ الحجاب بينها و بين الناس۔

باب ۴۳ من جعل عتق الامة صداقها

۷۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حماد عن ثابت وشعيب بن الحبحاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتق صفية وجعل عتقها صداقها۔

باب ۴۴ تزويج المعسر

لقوله تعالى ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله۔

۷۸۔ حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه عن سهل بن سعد الساعدي قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله جئت اهب لك نفسي قال فنظر اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد النظر فيها وصوبه ثم طأطأ رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه فلما رأت المرأة انه لم يقض فيها شيئا جلست فقام رجل من اصحابه فقال يا رسول الله

کے بعد جب آپ کوچ کرنے لگے تو آپ نے صفیہؓ کے لیے اپنے پیچھے اونٹ پر ایک گدہ بنایا اور لوگوں سے ان کو پردہ کرایا۔

باب لونڈی کی آزادی یہی اس کا مہر مقرر کرنا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن یزید نے انہوں نے ثابت بنانی اور شعیب بن حبحاب سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان کا آزاد کرنا یہی ان کا مہر مقرر کیا۔

باب مفلس شخص کا نکاح درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

(سورۂ نور میں) فرمایا اگر وہ نادار ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دے گا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت (خولہ یا ام شریک) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں اپنے تئیں آپ کو بخش دیتی ہوں (آپ بی بی کی طرح مجھ میں تصرف کیجیے) سہل نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نے اوپر سے لے کر نیچے تک اس کو خوب دیکھا پھر آپ نے (شرم اور مروت سے) اپنا سر جھکا لیا جب اس عورت کو معلوم ہوا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا کہ میں تجھ کو رکھتا ہوں یا نہیں (تو بیچاری ایک طرف) بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا

(بقیہ صفحہ سابقہ) امام حسن عسکری زکی امام محمد بن حسن عسکری یہ سب جاریہ کے بطن سے تھے ان سے زیادہ شریف کون ہوگا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ھذا) ۱؎ امام یوسف اور محمد اور حنابلہ اور ثوری اور اہلحدیث کا یہی قول ہے کہ لونڈی کی آزادی ہی اس کا مہر ہو سکتی ہے حنفیہ شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں اہلحدیث کی دلیل انسؓ کی حدیث ہے اس میں صاف یہ ہے کہ آزادی ہی مہر قرار پائی شافعیہ حنفیہ کہتے ہیں انسؓ کو دوسرے مہر کا علم نہیں ہوا تو انہوں نے اپنے علم کی نفی کی نہ اصل مہر کی اہلحدیث کہتے ہیں کہ طبرانی اور ابوالشیخ نے خود حضرت صفیہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا میری آزادگی ہی میرا مہر قرار پائی ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَّا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی احتیاج نہیں تو میرا نکاح اس سے کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس مہر میں کچھ دینے کو ہے اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اچھا اپنے لوگوں کے پاس جا دیکھ کوئی چیز بھی تجھ کو مل سکتی ہے وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا آپ نے فرمایا دیکھ کچھ بھی لے کر آ لوہے کی ایک انگوٹھی سہی پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا یا رسول اللہ خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی البتہ میرا تہبند تو دجو میں پہنے ہوں) حاضر ہے سہل نے کہا اس کے پاس چادر بھی نہ تھی (فقط ازار باندھے تھا) کہنے لگا اسی تہبند میں سے آدھا اس عورت کو دیتا ہوں آپ نے فرمایا وا ایک تہبند اس کو عورت نے کر کیا کرے گی اگر تو اس کو پہنے تو عورت اس کو نہ پہن سکے گی وہ پہنے تو تو نہ پہن سکے گا۔ غرض وہ شخص اس گفتگو کے بعد بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھے بیٹھے آخر کھڑا ہو گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا جا رہا ہے (بیچارہ ناامید ہو گیا) تب آپ نے اس کو بلا بھیجا وہ آیا تو آپ نے فرمایا تجھ کو کچھ قرآن بھی یاد ہے اس نے کہا ہاں فلانی فلانی سورت یاد ہے کئی سورتیں اس نے فرمایا تو بن دیکھے یاد سے ان کو پڑھ سکتا ہے اس نے کہا جی ہاں اس وقت آپ نے فرمایا اچھا جا میں نے ان سورتوں کے بدل یہ عورت تیرے نکاح میں دے دی۱؎

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۲؎ ابن عباسؓ اور ابو بکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ تم اللہ کے حکم کے موافق کرو اللہ بھی اپنا وعدہ پورا کرے گا تم کو مالدار کر دے گا اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ناداری صحت نکاح کے لیے مانع نہیں ہے لیکن اگر آئندہ نان و نفقہ نہ دے سکے گا تو قاضی تفریق کرا سکتا ہے۔ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھٰذا) نسائیؒ اور ابوداؤد کی روایت میں سورۂ بقرہ اور اس کے پاس والی سورت یعنی سورۂ آل عمران مذکور ہے دارقطنی کی روایت میں سورۂ بقرہ اور مفصل کی چند سورتیں مذکور ہیں ایک روایت میں یوں ہے ابو امامہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کا نکاح سات سورتوں پر کر دیا ایک روایت میں یوں ہے اس کو بیس آیتیں سکھلا دے وہ تیری جورو ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تعلیم قرآن پر (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۴۵ الْاَکْفَاءِ فِي الدِّيْنِ

وَقَوْلُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا، وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔

۷۹۔ حَدَّثَنَآ اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَّكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَّاَنْكَحَهٗ بِنْتَ اَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِّامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِّيْرَاثِهٖ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَمَوَالِيْكُمْ فَرُدُّوْا اِلٰى اٰبَآئِهِمْ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهٗ

باب کفاءۃ میں دینداری کا لحاظ ہونا[1]

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ فرقان میں فرمایا اسی خدا نے پانی (نطفے) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو کسی کا بیٹا بیٹی کسی کا داماد بہو بنایا (یعنی خاندانی اور سسرالی دونوں رشتے رکھے) اور اے پیغمبر تیرا مالک بڑی قدرت والا ہے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس (ہشم) نے (جو معاویہؓ کے ماموں تھے) اور جنگ بدر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے سالم بن معقل کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور اپنی بھتیجی ہندہ کو جو ولید بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی تھی ان کے نکاح میں دیا تھا پہلے سالم ایک انصاری عورت رثیتہ بنت یعار کے آزاد کردہ غلام تھے (لیکن ابو حذیفہ نے ان کو اپنا بیٹا کر لیا تھا) جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو بیٹا بنا لیا تھا اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا کر لیتا تو پھر اس کو اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے (مثلاً سالم بن ابی حذیفہ یا زید بن محمدؐ) وہ اس کا وارث بھی ہوتا صلبی بیٹے کی طرح (یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں) یہ آیت اتاری پرورده بیٹوں کو ان کے اصلی باپ کا بیٹا کہہ کے پکارو اس روز سے ان لے پالکوں کو انکے اصلی

(بقیہ صفحہ سابقہ) اجرت لینا جائز ہے اور تعلیم قرآن مہر ہو سکتی ہے اور حنفیہ نے برخلاف ان احادیث صحیحہ کے یہ حکم دیا ہے کہ تعلیم قرآن مہر نہیں ہو سکتی اور کہتے ہیں قرآن شریف میں وارد ہے ان تبتغوا باموالکم ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم قرآن کو بھی مال قرار دیا اور آنحضرت سے زیادہ تم قرآن کو نہیں جانتے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یعنے کافر مسلمان کا کفو نہیں ہو سکتا بعضوں نے کفاءت میں صرف دین کا اتحاد کافی سمجھا ہے اور کسی بات کی ضرورت نہیں مثلاً سید شیخ مغل پٹھان جو مسلمان ہوں ایک دوسرے کے کفو ہیں دوسرے عرب ان کے کفو نہیں ہیں لیکن جمہور علماء کے نزدیک کفاءت میں نسب اور خاندان کا بھی لحاظ ہونا چاہیے امام ابو حنیفہؒ نے کہا قریش ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ دوسرے عرب ان کے کفو نہیں ہیں سفیان ثوری نے کہا غیر کفو میں جو نکاح ہو وہ توڑ دیا جائے یہی امام احمد کا قول ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک اگر ولی راضی ہوں تو غیر کفو میں بھی نکاح صحیح ہے مگر ایک ولی بھی اگر ناراض ہو تو نکاح فسخ کرا سکتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اَبٌ كَانَ مَوْلًى وَّاَخًا فِي الدِّيْنِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَرٰى سَالِمًا وَّلَدًا وَّقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ قُوْلِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ۔ لِمَالِهَا

باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارنے لگے اگر کسی کا اصلی باپ معلوم نہ ہوتا تو اس کو مولیٰ اور دینی بھائی کے لقب سے پکارتے خیر جب یہ آیت اتری تو سہلہ بنت سہیل بن عمرو قریشی عامری جو ابوحذیفہ کی جورو تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ہم تو آج تک سالم کو اپنے (صلبی) بیٹے کی طرح سمجھتے تھے اب اللہ نے جو حکم اتارا وہ آپ کو معلوم ہے پھر اخیر تک حدیث بیان کی[لہ]

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیرؓ پاس گئے (یہ زبیر عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرت کے چچا تھے) آپ نے فرمایا شاید تو حج کرنا چاہتی ہے اس نے کہا میں تو اپنے تئیں بیمار پاتی ہوں آپ نے فرمایا حج کا احرام باندھ لے اور احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے الٰہی تو مجھ کو جہاں پر روک دے گا تو میں احرام کھول ڈالوں گی ضباعہ نے ایسا ہی کیا وہ مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں جو قریشی نہ تھے)

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عورت سے لوگ چار غرضوں سے نکاح کرتے ہیں

لہ ابوداؤد نے پوری حدیث نقل کی اس میں یوں ہے سہلہ نے کہا اب آپ کیا حکم دیتے ہیں کیا ہم سالم سے پردہ کریں آپ نے فرمایا تو ایسا کر سالم کو دودھ پلا دے اس نے پانچ بار اس کو اپنا دودھ پلا دیا اب وہ اس کے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا حضرت عائشہؓ بھی اسی حدیث کے موافق جس سے پردہ نہ کرنا چاہتیں تو اپنی بھتیجوں یا بھانجوں سے کہتیں وہ اس کو دودھ پلا دیتیں پھر اس کے سامنے نکلا کرتیں گو وہ عمر میں بڑا جوان ہوتا لیکن بی بی ام سلمہؓ اور آنحضرتؐ کی دوسری بی بیوں نے ایسی رضاعت کی وجہ سے بے پردہ ہونا نہ مانا جب تک چھٹپنے میں رضاعت نہ ہو وہ کہتی تھیں شاید آنحضرتؐ نے یہ اجازت خاص سالم کے لیے دی ہوگی اوروں کے لیے ایسا حکم نہیں ہے قسطلانی نے کہا یہ حکم سہلہ اور سالم سے خاص تھا یا منسوخ ہے اور اس باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ حالانکہ سالم غلام تھے مگر ابوحذیفہ نے اپنی بھتیجی کا جو شرفائے قریش میں سے تھی (باقی بر صفحہ آئندہ) انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئے گی۔

besturdubooks.wordpress.com

وَ لِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

یا مالداری کی وجہ سے یا حسب نسب کی وجہ سے[۱] یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دینداری[۲] کی وجہ سے تو ایسا کر دیندار عورت کو اختیار کر (جس کے اوضاع و اطوار اچھے ہوں) اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (اخیر میں کر تجھ کو ندامت ہوگی)

۸۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذَا قَالُوْا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ يُّسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذَا قَالُوْا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار سے) انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک (مالدار) شخص (نام نا معلوم) آنحضرتؐ کے سامنے سے گزرا آپ نے (جو لوگ حاضر تھے ان سے) پوچھا یہ کیسا شخص ہے انہوں نے کہا یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کہیں پیغام بھیجے (یعنی نکاح کا) تو لوگ قبول کر لیں اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ مان لیں اگر کوئی بات کرے تو لوگ (متوجہ ہو کر سنیں سہل کہتے ہیں یہ پوچھ کر آپ خاموش ہو رہے اس کے بعد ایک اور شخص گزرا (جمیل بن سراقہ) جو مسلمانوں میں ایک غریب اور محتاج آدمی تھا آپ نے (لوگوں سے) پوچھا یہ کیسا شخص ہے انہوں نے کہا یہ تو ایسا شخص ہے اگر کہیں (شادی کا) پیغام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے اگر کسی کی سفارش کرے تو کوئی نہ مانے اگر بات کرے تو کوئی دل لگا کر نہ سنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اکیلا ایسے شخص کی طرح دنیا بھر سے بہتر ہے[۳]۔

بَابُ الْاَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيْجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ۔

باب مالداری کا لحاظ کفاءت میں ہونا اور مفلس مرد کا مالدار عورت سے شادی کرنا[۴]

۸۳۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) تھیں ان سے نکاح کر دیا تو معلوم ہوا کہ کفاءت میں صرف دین کا لحاظ کافی ہے ۱۲ منہ [۲] یعنے حج کیوں کر پورا ہوگا اس فکر میں ہوں ۱۲ منہ [۳] یعنی بیماری کی وجہ سے آگے نہ جا سکوں گی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [۱] یعنے عالی خاندانی شرافت دیکھ کر ۱۲ منہ [۲] یعنے عمدہ اخلاق عمدہ سیرت ۱۲ منہ [۳] یعنے اس مالداری کی طرح اگر دنیا بھر کے لوگ مالدار فرض کیے جائیں تو ان سب سے یہ اکیلا غریب شخص درجہ میں بڑھ کر ہے دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمانوں میں غریب لوگ مالداروں سے پانچ سو برس پہلے بہشت میں جائیں گے ۱۲ منہ [۴] اس میں اختلاف ہے کہ کفاءت میں مالداری کا بھی اعتبار ہے یا نہیں اکثر لوگوں نے یہی کہا کہ مالداری کوئی چیز نہیں مال کا اعتبار کیا ہے آج ہے کل نہیں بعضوں نے کہا مالداری کا بھی کفاءت میں لحاظ ضرور ہے اور اگر ولی نے کسی مفلس مرد سے بے عورت کی رضامندی کے اس کا نکاح کر دیا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوگا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَّنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوا عَنْ نِّكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُّقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَّمَالٍ رَّغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَّنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُّقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفٰى فِي الصَّدَاقِ۔

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا (سورۂ نساء) کی اس آیت کا وان خفتم ان لاتقسطوا فی الیتامٰی کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو پھر ولی اس کی خوبصورتی اور مالداری پر ریجھ کر یہ چاہے کہ اس سے نکاح کرے پر مہر پورا (جو اس کو دوسری جگہ ملتا) نہ دینا چاہے ایسی صورت میں اس کو اس یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت ہوئی البتہ جب نکاح کر سکتا ہے جب انصاف کے ساتھ اس کا مہر پورا مقرر کرے نہیں تو یہ حکم ہے کہ اس کے سوا دوسری جن عورتوں سے چاہے نکاح کر لے حضرت عائشہ رض نے کہا پھر جن لوگوں نے اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالٰے نے یہ آیت اتاری ویستفتونک جو سورۂ نساء میں ہے اخیر وترغبون ان تنکحوہن تک تو اللہ تعالٰے نے یہ حکم اتارا کہ یتیم لڑکی اگر خوبصورت اور مالدار ہوتی ہے تب تو اس سے نکاح کر لینا چاہتے ہیں اس کا خاندان پسند کرتے ہیں پورا مہر بھی دینے کو تیار ہوتے ہیں اور جب وہ نادار ہوتی ہے خوبصورت بھی نہیں ہوتی تب اس کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کرتے ہیں تو اللہ تعالٰے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اس وقت یتیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں جب وہ نادار ہو اور خوبصورت نہ ہو ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دینا چاہیے جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو البتہ اگر اس کے حق میں انصاف کریں اور اس کا پورا مہر ادا کریں تب اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ

باب عورت کی نحوست سے پرہیز کرنا[1]

---

[1] اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے ایک حدیث میں ہے کہ انسان کی نیک بختی یہ ہے کہ اس کی عورت اچھی ہو گھر اچھا ہو اور بدبختی یہ ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمٰنَ النَّهْدِيَّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ تغابن میں) فرمایا تمہاری بعضی بی بیاں اور بعضے بچے خود تمہارے دشمن ہیں ان سے بچے رہو۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ اور سالم سے جو عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے تھے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست اور بے برکتی (اگر ہو) تو عورت اور گھر گھوڑے میں ہوگی)

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد عسقلانی نے انہوں نے اپنے باپ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے (اپنے دادا) عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نحوست کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھر اور عورت اور گھوڑے میں ہوگی۔

ہم سے عبداللہ ابن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور گھر اور عورت میں ہوگی۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلیمان بن طرخان سے انہوں نے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ جو رو بری ہو گھر برا ہو سواری بری ہو۔ علماء نے کہا ہے عورت کی نحوست یہ ہے کہ بانجھ ہو بد اخلاق زبان دراز، گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اس پر جہاد نہ کیا جائے شریر بدذات ہو گھر کی نحوست یہ ہے کہ آنگن تنگ ہو ہمسائے برے ہوں لیکن نحوست کے معنے بدفالی کے نہیں ہیں جس کو عوام نحوست سمجھتے ہیں۔ تو دوسری صحیح حدیث میں آچکا ہے کہ بدفالی لینا شرک ہے مثلاً باہر جاتے وقت کانا سامنے سے آیا یا عورت یا بلی گزری یا چھینک آئی تو یہ سمجھنا کہ اب کام نہ ہوگا۔ ایک جہالت کا خیال ہے جس کی دلیل عقل یا شرع سے بالکل نہیں ہے اسی طرح تاریخ یا دن یا وقت کی نحوست یہ سب باتیں محض لغو ہیں اور جو لوگ اس پر اعتقاد رکھتے ہیں وہ پکے جاہل اور ناتربیت یافتہ ہیں ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بعد کوئی بلا جو مردوں کو خراب کرے عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑی [۱]

بَابُ ۴۸ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

باب آزاد عورت غلام کی جورو ہو سکتی ہے۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فَقِيلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰنؒ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بریرہ کی وجہ سے شرع کی تین باتیں معلوم ہوئیں جب وہ آزاد ہوئی تو اس کو اختیار دیا گیا [۲] اور بریرہ ہی کے مقدمہ میں آنحضرتؐ نے یہ فرمایا کہ غلام لونڈی کا ترکہ اس کو ملے گا جو ان کو آزاد کرے اور ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے چولہے پر (گوشت کی) ہانڈی چڑھی ہوئی تھی آپ کے سامنے روٹی اور گھر میں کوئی سالن رکھا گیا آپ نے فرمایا (کیوں تازہ سالن نہیں لاتے) میں نے تو خود دیکھا گوشت کی ہانڈی چولہے پر پک رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ گوشت صدقے کا ہے جو بریرہ کو مل گیا تھا (اور آپ صدقہ نہیں کھاتے) آپ نے فرمایا وہ گوشت بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے واسطے تو بریرہ کی طرف سے ہدیہ ہے ہم اس کو کھا سکتے ہیں [۳])

بَابُ ۴۹ لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

باب چار جوروں سے زیادہ آدمی نہیں کر سکتا [۴]

لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثْنَى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مثنیٰ و ثلاث و رباع بلکہ واو اَو کے معنے میں ہے (یعنے دو بی بیاں رکھو یا تین یا چار) امام زین العابدین

---

[۱] آدمی عورتوں اور بچوں کی محبت میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ ان کی خاطر سیکڑوں گناہ کر بیٹھتا ہے پھر مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] اپنے اگلے خاوند مغیث کے پاس رہے جو غلام تھا یا نکاح فسخ کر ڈالے ۱۲ منہ [۳] اکثر اہلحدیث اور علما نے یہی کہا ہے کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تھی اس وقت اس کا شوہر غلام تھا اور باب کا مطلب اسی صورت میں نکلتا ہے کیونکہ جب بریرہ اس کے پاس رہنے کو راضی ہو جاتی ہے تو آزاد عورت غلام کے نکاح میں رہتی حنفیہ کہتے ہیں بریرہ کا شوہر آزاد تھا اور اس بناء پر اس بات کے قائل ہیں کہ لونڈی جب آزاد ہو جائے تو اس کو ہر حال میں اختیار رہتا ہے نکاح قائم رکھے یا فسخ کر ڈالے خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد ۱۲ منہ [۴] یعنی دو دو تین تین چار چار عورتیں کر سکتے ہو اب چار سے زیادہ عورتیں ایک وقت میں آدمی اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا اگر چار عورتیں ہوتے ہوئے پانچویں سے نکاح کرے گا تو وہ نکاح باطل ہوگا رافضیوں نے نو بی بیاں اور خارجیوں نے اٹھارہ تک درست رکھیں ہیں بعضوں نے بلا قید جہاں تک چاہے اور صحیح حدیث ان کا رد کرتی ہے اس میں یہ ہے کہ جب غیلان مسلمان ہوا تو اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں

besturdubooks.wordpress.com

يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلٰثَ أَوْ رُبَاعَ وَقَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ أُولِيْ أَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَعْنِيْ مَثْنٰى أَوْ ثُلٰثَ أَوْ رُبٰعَ۔

ابن امام حسینؓ علیہما السلام فرماتے ہیں یعنے دو یا تین یا چار جیسے سورہ فاطر میں اس کی نظیر موجود ہے اولی اجنحۃ مثنٰی وثلاث ورباع یعنی دو پنکھ والے فرشتے یا تین پنکھ والے یا چار پنکھ والے[1]

٨٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى قَالَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلٰى مَالِهَا وَيُسِيْءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِيْ مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهٗ مِنَ النِّسَآءِ سِوَاهَا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامٰی اس سے مراد یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی کسی شخص کے پاس ہو جو اس کا ولی ہو پھر وہ اس کی مالداری کی وجہ سے اس سے نکاح کرے اور اچھی طرح اس سے سلوک نہ کرے نہ اس کے مال میں انصاف کرے تو ایسے شخصوں کو یہ حکم ہوا کہ یتیم لڑکی سے نکاح نہ کریں بلکہ اس کے سوا جو عورتیں بھلی لگیں ان سے نکاح کریں۔

بَابٌ ۵ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ أَرْضَعْنَكُمْ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

باب وامہاتکم التی ارضعنکم یعنی رضاعت کا بیان اور آنحضرتؐ کے اس قول کا جو رشتہ خون سے حرام ہوتا ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہوتا ہے[2]۔

٩٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمان سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت

(بقیہ صفحہ سابقہ) آپ نے فرمایا چار رکھ لے باقی چھوڑ دے ۱۲منہ۔

۵ یہاں واؤ جمع کے لیے نہیں ہے جیسے رافضیوں نے سمجھا ہے اور نو بیبیاں جائز رکھی ہیں ۱۲منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا)

[1] امام بخاریؒ نے امام زین العابدینؒ علیہ السلام کا قول لاکر رافضیوں کا رد کیا کیونکہ وہ امام صاحب کو بہت مانتے ہیں پھر ان کے قول کے خلاف قرآن شریف کی تفسیر کیوں کر جائز رکھتے ہیں رافضی کہیں گے یہ امام صاحب نے تقیہ کے طور پر فرمایا ہوگا مجھ کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ امام صاحب کے اس قول کو کس نے وصل کیا نہ حافظ نے لکھا نہ قسطلانی نے ۱۲منہ۔

[2] رضاعت یعنے دودھ پینے سے ایسا رشتہ ہو جاتا ہے کہ دودھ پلانے والی عورت اس کا خاوند جس سے دودھ ہے اس کی بیٹی ماں بہن پوتی بھتیجی بھانجی باپ دادا نانا بھائی پوتا نواسہ چچا بھتیجا بھانجا یہ سب شیرخوار کے محرم ہو جاتے ہیں بشرطیکہ پانچ بار دودھ چوسا ہو اور مدت رضاعت یعنے دو برس کے اندر پیا ہو لیکن جس بچہ نے یا بچی نے دودھ پیا اس کے باپ بھائی یا بہن یا ماں نانی خالہ ماموں وغیرہ دودھ دینے والی یا اس کے شوہر پر حرام نہیں ہوتے (باقی صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے استنے میں انہوں نے ایک مرد کی آواز سنی جو ام المؤمنین حفصہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا ایک مرد آپ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا ہے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ فلاں شخص ہے حفصہؓ کے دودھ چچا کا نام لیا[1] اس وقت حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دودھ چچا کا نام لیا اگر وہ زندہ ہوتا تو میں اس کے سامنے نکلتی آپ نے فرمایا بے شک جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے ویسے ہی دودھ پینے سے بھی۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (حضرت علیؓ نے) عرض کیا آپ حمزہ کی لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا واہ وہ تو میرے دودھ بھائی (حمزہ) کی بیٹی ہے بشر بن عمر نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے میں نے قتادہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن زید سے سنا ایسی ہی حدیث بیان کی[2]۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا ان سے ام المؤمنین ام حبیبہؓ نے بیان کیا جو ابوسفیان کی بیٹی تھی انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میری بہن (درہ یا غرہ یا حمنہ) سے آپ

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو قاعدہ کلیہ یہ ٹھہرا کہ دودھ پلانے والی کی طرف سے تو سب لوگ دودھ پینے والے کے محرم ہو جاتے ہیں لیکن دودھ پینے والے کی طرف سے وہ خود یا اس کی اولاد صرف محرم ہوتی ہے اس کے باپ بھائی چچا ماموں خالہ وغیرہ یہ محرم نہیں ہوتے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا)

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا اور جس نے افلح کو سمجھا اس نے غلطی کی وہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا تھے ۱۲ منہ۔

[2] اس کو امام مسلمؒ نے وصل کیا اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض قتادہؒ کا سماع جابر بن زید سے ثابت کرنا ہے اس لیے کہ قتادہؒ تدلیس (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هٰذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ۔

نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا تو اس کو پسند کرتی ہے (کہ تیری بہن تیری سوکن بنے) انہوں نے کہا ہاں میں پسند کرتی ہوں اگر میں اکیلی آپ کی بی بی ہوتی تو پسند نہ کرتی [1] پھر میری بہن اگر میرے ساتھ بھلائی میں شریک ہو تو میں کیوں کر نہ چاہوں گی (غیر لوگوں سے تو بہن اچھی ہے) آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ام حبیبہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ لوگ کہتے ہیں آپ ابو سلمہ کی بیٹی سے جو ام سلمہ کے پیٹ سے ہے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا (واہ واہ معقول) اگر وہ میری ربیبہ اور میری پرورش میں نہ ہوتی (میری بی بی کی بیٹی نہ ہوتی) جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ تو (دوسرے رشتے سے) میری دودھ بھتیجی ہے مجھ کو اور ابو سلمہ (اس کے باپ کو دونوں کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے دیکھو ایسا مت کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہو عروہ راوی نے کہا ثوبیہ ابولہب کی لونڈی تھی ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا تھا جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی خبر ابولہب کو دی تھی پھر اس نے آنحضرتؐ کو دودھ پلایا تھا جب ابولہب مر گیا تو اس کے کسی عزیز[1] نے مرے بعد اس کو خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے کیا گزری وہ کہنے لگا جب سے میں تم سے جدا ہوا ہوں کبھی آرام نہیں ملا مگر ایک ذرا سا پانی (پیر کے دن) اس میں مل جاتا ہے ابولہب نے اس گڑھے کی طرف اشارہ کیا جو انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے بیچ میں ہوتا ہے یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیا کرتے تھے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [1] کہتے ہیں یہ حضرت عباسؓ تھے ۱۲ منہ [2] یہ خواب اس آیت کے خلاف ہے قرآن شریف میں صاف موجود ہے وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباءً منثورا۔ لیکن امام بیہقی نے کہا کہ قرآن شریف کی آیتوں کا مطلب ہے کہ کافروں کو عذاب سے خلاصی نہ ہوگی باقی رہی عذاب کی تخفیف تو وہ ممکن جیسے ابوطالب کی تخفیف عذاب صحیح حدیث سے ثابت ہے مترجم کہتا ہے اس خواب سے بعضے لوگوں نے مجلس میلاد کی جواز پر دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابولہب کے سے سخت کافر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی کرنے میں عذاب کی تخفیف ہوئی مومنوں کو تو آپ کی ولادت کی محفل اور اس کی خوشی کرنے میں ضرور اجر ملے گا لیکن مخالفین کہتے ہیں کہ اول تو یہ خواب ہے اور خواب کوئی شرعی حجت نہیں دوسرے یہ روایت بھی منقطع ہے۔ عروہ نے حضرت عباسؓ کو نہیں پایا اور مجلس میلاد ایک بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے جیسے دوسری حدیث (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۵۱ مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيْلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيْرِهٖ۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهٗ تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ كَأَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهٗ أَخِيْ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے دو برس کے بعد پھر رضاعت سے حرمت نہ ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ[1] اور رضاعت قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ہو جائے گی (یہ ضرور نہیں کہ پانچ بار دودھ چوسے[2])

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم بن اسود) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو وہاں ایک مرد[3] بیٹھا ہے یہ دیکھ کر آپ کا چہرہ بدل گیا ناگوار گذرا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرا دودھ بھائی ہے آپ نے فرمایا دیکھو سوچ سمجھ کر کہو کون تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی معتبر ہے جو (چھٹپنے میں) بھوک بند کرے[4]

بَابُ ۵۲ لَبَنِ الْفَحْلِ

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا

باب جس مرد کا دودھ ہو وہ بھی دودھ پینے والے پر حرام ہو جاتا ہے وہ شیرخوار کا باپ ہو جاتا ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا افلح جو ابوالقعیس کا بھائی اور حضرت عائشہؓ کا دودھ چچا تھا ان سے اندر آنے کی اجازت مانگنے لگا

(بقیہ صفحہ سابقہ) میں وارد ہے حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سوائے ظلمت اور تاریکی کے مطلق نور نہیں پاتا واللہ اعلم ۱۲ منہ ۔ عـہ یہاں تو ماشاء اللہ ایک دو نہیں کتنی موجود ہیں ۱۲ منہ عـہ عذاب میں گرفتار ہوں ۱۲ منہ لا ـہ آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ آیت لا کر امام بخاریؒ نے حنفیوں کا رد کیا جو کہتے ہیں رضاعت کی مدت اڑھائی برس تک ہے حنفی کہتے ہیں دوسری آیت میں ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں حمل کی اقل مدت چھ مہینے اور فصال کے چوبیس مہینے دونوں کی میعاد تیس مہینے مذکور ہے یہ نہیں کہ حمل کی مدت تیس مہینے اور فصال کی تیس مہینے جیسے تم نے سمجھا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دوسری آیت میں لمن اراد ان یتم الرضاعۃ ہے تو رضاعت کی اکثر سے اکثر مدت دو برس ہوگی اور کم مدت پورے دو برس ہیں حمل کی مدت نو مہینے جملہ تیس مہینے ۱۲ منہ [2] امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن حزم اور اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ کم سے کم پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کے لیے ضرور ہے ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی صحیح حدیث ہے جس کو امام مسلمؒ نے روایت کیا کہ قرآن میں اخیر حکم پانچ بار دودھ چوسنے کا تھا دوسری حدیث میں ہے کہ ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی ۱۲ منہ۔

[3] حافظ نے کہا مجھ کو اس کا نام معلوم نہیں ہوا میں سمجھتا ہوں شاید وہ ابوالقعیس کا کوئی بیٹا ہو جو حضرت عائشہؓ کا رضاعی باپ تھا اور جس نے کہا کہ یہ مرد عبیداللہ بن یزید تھا اس نے غلطی کی کیونکہ وہ بالاتفاق تابعین میں سے تھا [4] جب دودھ کے سوا اور کوئی نہیں ہوتی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ نَّزَلَ الْحِجَابُ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ۔

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب (پردے) کا حکم اتر چکا تھا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اس کو اجازت نہ دی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں اس کو آنے دے (وہ تیرا رضاعی چچا ہے[1])

بَابُ ۵۳ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

باب اگر صرف دودھ پلانے والی عورت رضاع کی گواہی دے (اور کوئی گواہ نہ ہو[2])

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ عُقْبَةَ لٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَآءَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَآءَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ لِيْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَاَعْرَضَ فَاَتَيْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ قُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَاَشَارَ اِسْمٰعِيْلُ بِاِصْبَعَيْهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا مجھ سے عبید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا میں نے یہ حدیث خود عقبہ سے بھی سنی تھی (بے واسطہ عبید کے گھر والوں سے جو حدیث میں نے سنی ہے وہ مجھ کو خوب یاد ہے خیر عقبہ نے کہا میں نے ایک عورت (ام یحییٰ بنت ابی دہاب) اتنے میں ایک کالی عورت (نام نامعلوم) آئی کہنے لگی (واہ اچھا نکاح ہوا) میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے (تم بھائی بہن ہو) عقبہ نے کہا میں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ سے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اب فلانی کالی عورت (جب نکاح ہو چکا) تو کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے وہ جھوٹی ہے آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا آپ کو عقبہ کا یہ کہنا کہ وہ جھوٹی ہے ناگوار گزرا خیر میں اس طرف گیا جدھر آپ کا منہ تھا اور یہی عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہے آپ نے فرمایا بھلا تو اس عورت کے ساتھ کیسے رہ سکتا ہے جب ایک عورت یوں کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اس عورت کو چھوڑ دے[3]

---

[1] اکثر علماء اور آئمہ اربعہ کا یہی قول ہے کہ جیسے دودھ پلانے سے مرضعہ حرام ہو جاتی ہے ویسے ہی اس کا خاوند بھی اور اس کے عزیز بھی محرم ہو جاتے ہیں جس کے جماع کی وجہ سے عورت کے دودھ ہوا ہے اور ربیعہ اور ابن علیہ اور داؤد وغیرہ نے کہا ہے کہ رضاعت کی وجہ سے عورت کا خاوند محرم نہیں ہوتا نہ اس کے عزیز اور یہ مذہب غلط اور خلاف احادیث صحیحہ کے ہے ۱۲ منہ۔

[2] اس صورت میں ہمارے امام احمد حنبل اور حسن اور اسحاق اور اوزاعی اور اہل حدیث کے نزدیک رضاع ثابت ہو جاوے گا لیکن شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک ثابت نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] اور کوئی عورت کرے کیا عورتوں کا کال ہے ۱۲ منہ۔

السَّبَابَۃِ وَ الْوُسْطٰی یَحْکِیْ اَیُّوْبَ۔

اسمٰعیل بن علیہ راوی نے اپنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اس طرح اشارہ کیا جیسے ایوب سختیانی نے اس حدیث کو روایت کرتے وقت اشارہ کیا تھا[1]

بَابٌ مَا یَحِلُّ مِنَ النِّسَآءِ

وَمَا یَحْرُمُ وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھَاتُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ وَاَخَوَاتُکُمْ وَعَمّٰتُکُمْ وَخَالَاتُکُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ اِلٰٓی اٰخِرِ الْاٰیَتَیْنِ اِلٰی قَوْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا وَقَالَ اَنَسٌ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ الْحَرَآئِرُ حَرَامٌ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ لَا یَرٰی بَاْسًا اَنْ یَّنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِیَتَہٗ مِنْ عَبْدِہٖ وَقَالَ وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکَاتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلٰٓی اَرْبَعٍ فَھُوَ حَرَامٌ کَاُمِّہٖ وَابْنَتِہٖ وَاُخْتِہٖ وَقَالَ لَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

باب کونسی عورتیں حلال ہیں اور کون سی حرام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں ان کو بیان کیا) فرمایا حرام ہیں تم پر مائیں تمہاری بیٹیاں تمہاری بہنیں تمہاری پھوپھیاں تمہاری خالائیں تمہاری بھتیجیاں تمہاری بھانجیاں تمہاری آخر آیت ان اللہ کان علیما حکیما تک اور انسؓ بن مالک نے کہا[2] والمحصنات من النساء سے خاوند والی عورتیں مراد ہیں جو آزاد ہوں وہ بھی حرام ہیں الا ما ملکت ایمانکم کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی کی لونڈی اس کے غلام کے نکاح میں ہو اس کو غلام سے چھین کر (طلاق دلوا کر) اس سے خود صحبت کرے اور اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا کہ مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو[4] اور ابن عباسؓ نے کہا[5] چار عورتیں ہوتے ہوئے پانچویں سے بھی نکاح کرنا حرام ہے جیسے اپنی ماں بیٹی بہن سے نکاح کرنا اور امام احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا[6] ہم سے یحییٰ ابن سعید قطان

---

[1] انہوں نے آنحضرتؐ کا اشارہ نقل کیا تھا آپ نے انگلیوں سے بھی اشارہ کیا اور زبان سے بھی فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے جو لوگ کہتے ہیں کہ رضاعت مرضعہ کی صرف شہادت سے ثابت نہیں ہوتی وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم وجوباً آپ نے نہیں دیا تھا بلکہ احتیاطاً شبہ سے بچنے کے لیے ۱۲ منہ [2] اس کو اسماعیل قاضی نے کتاب احکام القرآن وصل کیا ۱۲ منہ [3] لیکن اکثر لوگوں نے الا ما ملکت ایمانکم کا یہ مطلب رکھا ہے کہ جو خاوند والی عورتیں لڑائی میں قید ہو کر آئیں لونڈیاں بنیں ان سے جماع کرنا درست ہے گو ان کے خاوند کافر دار الکفر میں موجود ہوں ۱۲ منہ [4] مگر اہل کتاب یعنی یہودی اور نصرانی عورت سے مسلمان نکاح کر سکتا ہے اس طرح مجوسی یعنی پارسی عورتوں سے نکاح جائز نہیں رکھا اور کہا ہے کہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں قسطلانی نے کہا اور پیغمبروں کے پیرو جیسے آدمؑ اور ادریسؑ اور شیثؑ اور داؤدؑ کے ان کا بھی یہی حکم ہے اسی طرح سورج اور تاروں اور چاند کو پوجنے والوں کا اور معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ کا انکی عورتوں سے بھی نکاح درست نہیں ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی اور عبد بن حمید نے باسناد صحیح وصل کیا ۱۲ منہ [6] امام بخاری نے اس کتاب میں دو روایتیں کیں ہیں ایک یہ اور ایک مغازی میں اور مجھ کو ان کی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ امام بخاری نے ایسے بڑے امام سے زیادہ روایتیں اس کتاب میں کیوں نہیں کیں حافظ نے کہا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ پہلے سفر میں امام احمد کے اکثر شائخ سے مل چکے تو امام سے روایت کرنے کی ضرورت نہ رہی اور جب امام بخاری نے دوسرا سفر کیا ہے اس زمانہ میں امام احمد بن حنبل نے حدیث سنانا کم کر دی تھی شاذ و نادر حدیث سناتے تھے اور یہی سبب ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اقران یعنی علی بن مدینی وغیرہ سے بہت سی روایتیں کیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ وَيَحْيَى

نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا خون کی رو سے تم پر سات رشتے حرام ہوئے اور شادی کی وجہ سے یعنی (سسرالی) سات رشتے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی حرمت علیکم امہاتکم اخیر تک اور عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (حضرت زینب) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بی بی (لیلیٰ بنت مسعود) دونوں سے نکاح کیا ان کو جمع کیا[1] اور ابن سیرین نے کہا[2] امام حسن بصری نے ایک بار تو اس کو مکروہ کہا پھر کہنے لگے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے[3] اور امام حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے اپنے دونوں چچا[4] کی بیٹیوں کو ایک رات میں بیاہ لیا[5] اور جابر بن زید تابعی نے اس کو مکروہ جانا اس خیال سے کہ بہنوں میں[6] جلاپا نہ پیدا ہو مگر یہ کچھ حرام نہیں ہے کیوں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ان کے سوا اور سب عورتیں تم کو حلال ہیں اور عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اگر کسی نے اپنی سالی سے زنا کی تو اس کی جورو (سالی کی بہن) اس پر حرام نہ ہو گی[9] اور یحییٰ بن قیس کندی سے روایت ہے انہوں نے شعبی اور ابو جعفر سے انہوں نے کہا اگر کوئی شخص (لونڈے بازی) سے لواطت کرے اور لونڈے کے دخول کر دے تو اب اس کی ماں

---

[1] اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا تو معلوم ہوا کہ ایک عورت اور اس کے خاوند کی بیٹی میں جو دوسری عورت کے پیٹ سے ہو جمع کرنا جائز ہے حضرت زینب حضرت فاطمہ زہرا کے بطن سے حضرت علی کی صاحبزادی تھیں اور لیلےٰ بنت مسعود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں عبداللہ بن جعفر کی چچی ہوئیں معلوم ہوا چچی یا ممانی یا پھوپھا کی جورو جو اپنے باپ کی بہن یعنی پھوپھی نہ ہو اس سے آدمی نکاح کر سکتا ہے اور یہ عورتیں محرم نہیں ہیں اسی طرح خالو کی وہ جورو جو اپنی ماں کی بہن نہ ہو حلال ہے اس طرح خسرے کی وہ جورو جو اپنی بی بی کی ماں نہ ہو گو ہندوستان میں ایسی عورتوں سے نکاح کرنے کی رسم نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا یہ ابن سیرین نے اس وقت کہا جب کسی نے ان سے بیان کیا کہ عبداللہ بن صفوان نے ایک عورت سے اور اس کے خاوند کی ایک بیٹی سے جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھی دونوں سے نکاح کر لیا ہے ۱۲ منہ

[3] اس کو دار قطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ

[4] یعنی محمد بن علی اور عمرو بن علی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

[5] اس کو عبدالرزاق اور ابو عبیدہ بن سلام نے وصل کیا معلوم ہوا چچیری بہنوں کو جمع کر سکتے ہیں ۱۲ منہ

[6] یعنی چچیری بہنوں کے جمع کرنے کو ۱۲ منہ

[7] یعنی ایک دوسری کی سوکن ہو جانے سے ۱۲ منہ

[8] یہ مضمون ایک مرفوع حدیث میں بھی وارد ہے جس کو ابن ابی شیبہ اور ابو داؤد نے مرسلاً نکالا کہ آنحضرت نے دو رشتہ دار عورتوں کو جمع کرنے سے منع کیا اس لیے کہ ان میں دشمنی نہ پیدا ہو اور خلال نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ اس کو مکروہ جانتے تھے ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوْفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَ
قَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنٰى
بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُذْكَرُ
عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ
وَأَبُوْ نَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ
مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوٰى عَنْ عِمْرَانَ
ابْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ
وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وَ
قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتّٰى يُلْزِقَ
بِالْأَرْضِ يَعْنِيْ يُجَامِعَ وَجَوَّزَهُ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَ
قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَ
هٰذَا مُرْسَلٌ.

سے نکاح نہ کرے اور یحییٰ راوی مشہور شخص نہیں ہے اور نہ کسی
اور نے اس کے ساتھ ہو کر یہ روایت کی[1] اور عکرمہ نے ابن عباسؓ
سے[2] روایت کی اگر کسی نے اپنی ساس (خوش دامن) سے زنا کی تو اس
کی جورو اس پر حرام نہ ہوگی[3] اور ابونصر نے ابن عباسؓ سے یوں روایت کی،
حرام ہو جائے گی[4] اور اس راوی ابونصر کا حال معلوم نہیں اس نے ابن
عباسؓ سے سنا ہے یا نہیں (لیکن ابوزرعہ نے اس کو ثقہ کہا ہے
اور عمران بن حصین اور جابر بن زیدؓ اور حسن بصری اور بعضے عراق
والوں (ثوری اور ابوحنیفہ) کا یہی قول ہے کہ حرام ہو جائے گی[5] اور
ابوہریرہؓ نے کہا حرام نہ ہوگی جب تک اس کی ماں (اپنی خوشدامن)
کو زمین سے نہ لگا دے (اس سے جماع نہ کرے[6]) اور سعید بن
مسیب اور عروہ اور زہری نے اس کو جائز رکھا ہے[7] اور زہری نے کہا حضرت
علیؓ نے فرمایا اس کی جورو اس پر حرام نہ ہوگی اور یہ روایت منقطع[8] ہے۔

بَابُ ۵۵ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُوْلُ وَ
الْمَسِيْسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ
وَمَنْ قَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي
التَّحْرِيْمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ

باب اللہ کے اس قول کا بیان اور حرام ہیں تم پر تمہاری
بی بیوں کی لڑکیاں جن کو تم پرورش کرتے ہو جب تم ان بی بیوں سے
دخول کر چکے ہو ابن عباس نے کہا دخول اور مسیس اور لماس ان سب
سے جماع مراد ہے اور اس قول کا بیان کہ جورو کی اولاد کی اولاد (مثلاً
پوتی یا نواسی) بھی حرام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ
سے فرمایا[9] اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ پہ پیش نہ کرو تو بیٹیوں میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۹ کیوں کہ جمع بین الاختین بہ عقد نکاح حرام ہے اور یہاں بہ عقد نکاح جمع نہیں ہوا بلکہ ایک سے نکاح کیا ایک سے زنا کی اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ سفیان ثوری اور اوزاعی اور امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے کہ اگر لونڈے سے دخول کیا غلام تو اب اس کی ماں سے نکاح کرنا حرام ہو گیا اسی طرح اگر سسرے سے لواطت کی یا سالے سے تو پھر اس کی بیٹی یا بہن حرام ہو جائے گی۔ یہ قول شاذ ہے اور جمہور علماء اور اہل حدیث نے اس کی مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں جمع بین الاختین صرف بہ عقد نکاح حرام ہے اسی طرح اپنی جورو کی ماں حرام ہے نہ مفعول لڑکے کی ماں اب اگر کوئی اپنی جورو سے نکاح کے بعد لواطت کرے تو اس کی بیٹی اس پر حرام ہوگی یا نہیں اس میں دو قول ہیں ۱۲ منہ ۲ کیوں کہ حرام سے حلال حرام نہیں ہوتا یہ مضمون ایک مرفوع حدیث میں ہے جس کو دارقطنی اور طبرانی نے حضرت عائشہؓ سے نکالا اگر کسی عورت سے زنا کرے اس کی بیٹی یا ماں سے نکاح کر سکتا ہے اس کی سند ضعیف ہے ابن عمرؓ سے موقوفاً بھی ایسا ہی مروی ہے ۱۲ منہ ۳ اس کو بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ حنفیہ کا یہی قول ہے اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

حَبِيبَةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَكَذٰلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْاَبْنَآءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْاَبْنَآءِ وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي حَجْرِهٖ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهٗ اِلٰى مَنْ يَّكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهٖ ابْنًا۔

بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹی کی بیٹی (نواسی) سب آگئیں اور ساسی طرح بہوؤں میں پوت بہو پوتے کی بی بی اور بیٹیوں میں بیٹوں کی بیٹیاں (پوتیاں، اور نواسیاں سب داخل ہیں اور جورو کی بیٹی ہر حال میں ربیبہ ہے خواہ خاوند کی پرورش میں ہو یا اور کسی کے پاس پرورش پاتی ہو ہر طرح حرام ہے اور آنحضرت نے اپنی ربیبہ (زینب کو (جو ابو سلمہ کی بیٹی تھیں) ایک اور شخص (نوفل اشجعی) کو پالنے کے لیے دی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے امام حسن کو اپنا بیٹا فرمایا۔

۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَّكَ فِي بِنْتِ اَبِي سُفْيٰنَ قَالَ فَاَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قَالَ اَتُحِبِّيْنَ؟ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَّاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيْكَ اُخْتِي قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ نَعَمْ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کیا آپ ابوسفیان کی بیٹی (عزہ یا درہ یا حمنہ) کو چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کیوں میں کیا کروں میں نے کہا نکاح کر لیجیے اور کہا آپ نے فرمایا تو اس کو پسند کرے گی میں عرض کیا کیا میں ایک اکیلی تھوڑی آپ کے پاس ہوں (کوئی سوکن نہیں) پھر اگر میری بہن آپ کی زوجیت میں شریک ہو تو غیروں سے اچھا ہے آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں میں نے کہا میں نے سنا ہے آپ (زینب) بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) ؎ عمران کی روایت کو عبدالرزاق نے اور جابرؓ اور حسن بصریؒ کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎ اس سے حنفیہ کا رد منظور ہے وہ کہتے ہیں اگر ساس کی فرج شہوت سے دیکھی یا اس سے مساس کیا تب بھی اس کی بیٹی یعنی اس کی جورو اس پر حرام ہو جائے گی۔ اہل حدیث کے نزدیک کسی حال میں حرام نہ ہوگی گو ساس سے جماع بھی کرے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ؎ کیونکہ زہری نے حضرت علیؓ سے نہیں سنا اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎ یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی اور اوپر بھی گزر چکی ہے ۱۲ منہ ؎ یعنے اگر کوئی ساس سے زنا کرے تب بھی اس کی بیٹی یعنی زنا کرنے والے کی جورو اس پر حرام نہ ہوگی اس کو رکھ سکتا ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) ؎ تو فی حجورکم کی قید اتفاقی ہے نہ احترازی اور بعضوں کے نزدیک اگر ربیبہ خاوند کی گود یعنی پرورش میں نہ ہو تو اس سے نکاح درست ہے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے ایسا ہی منقول ہے مگر جمہور علماء اور آئمہ اربعہ اس کے خلاف ہیں ۱۲ منہ ؎ اس کو بزار اور حاکم نے وصل کیا باوجود اس کے آپ نے زینب کو فرمایا اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی جب بھی مجھ پر حرام ہوتی جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ ؎ یہ حدیث اوپر موصولاً کتاب المناقب میں گزر چکی ہے اس سے بھی یہ نکلتا ہے کہ بی بی کی پوتی مثل اس کی بیٹی کے حرام ہے ؎ یعنی دو بہنیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ۔

آپ نے فرمایا واہ واہ وہ تو اگر میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ مجھ کو اور ابو سلمہ اس کے باپ کو دونوں کو ثوبیہ[1] نے دودھ پلایا ہے (وہ میری بھتیجی ہوئی) دیکھو آئندہ سے اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں مجھ پر پیش نہ کرنا۔ لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا اس میں ابو سلمہ کی بیٹی کا نام درہ مذکور ہے (اور اگلی روایت میں زینب)

بَابُ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ۔

باب وان تجمعوا بین الاختین الا ماقد سلف کا بیان

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو ام المومنین ام حبیبہ نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری بہن ابو سفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرے گی میں نے کہا بے شک میں کچھ اکیلی تھوڑی آپ کے پاس ہوں (یہاں تو ماشاء اللہ آٹھ سوکنیں موجود ہیں) پھر اگر میری بہن کا بھلا ہو تو غیروں سے تو اس کی بھلائی مجھ کو اچھی معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا وہ تو میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ ایک بہن میرے نکاح میں ہے میں نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم تو یہ مذکور کر رہے تھے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا سچ ام سلمہ کی بیٹی سے وہ تو خدا کی قسم اگر میری پرورش میں نہ ہوتی (میری ربیبہ نہ ہوتی) جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ تو رضاعت کے رشتے سے میری بھتیجی ہے مجھ کو اور ابو سلمہ (اس کے باپ) کو دونوں کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے تو ایسا مت کیا کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کر لینے

[1] جو ابولہب کی لونڈی تھی ۱۲ منہ [2] یعنے ان سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہنا ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے آگے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ

کے لیے نہ کہا کرو۔[۱]

باب اگر پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو تو اس کی بھتیجی یا بھانجی کو نکاح میں نہیں لا سکتا[۲]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم نے خبر دی شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی عورت اپنی پھوپھی یا اپنی خالہ کے اوپر نکاح کی جاوے اور داؤد بن ابی ہند اور ابن عون نے اس حدیث کو شعبی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی ایک عورت اور اس کی پھوپھی یا ایک عورت اور اس کی خالہ کو اپنے نکاح میں جمع نہ کرے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی اپنی جورو پر اس کی پھوپھی یا خالہ کو بیاہ کر لائے زہری نے کہا باپ

---

[۱] حافظ نے کہا دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا بااجماع حرام ہے خواہ یہ سگی بہنیں ہوں یا علاتی یا اخیافی یا دودھ بہنیں ہوں اگر دو لونڈیاں سگی بہنیں ہوں تو بعضوں نے دونوں کا رکھنا جائز رکھا ہے اور جمہور نے اس کو بھی منع کیا ہے ۱۲ منہ [۲] ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اجماع ہے لیکن خارجیوں اور شیعوں نے اس کو جائز رکھا ہے ان کے خلاف کا اعتبار نہیں ابن عباس سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ دو پھوپھیوں اور خالاؤں میں بھی جمع کرنا مکروہ ہے قسطلانی نے کہا پھوپھی میں دادا کی بہن نانا کی بہن ان سے بلپ کی بہن اسی طرح خالہ میں نانی کی بہن نانی کی ماں سب داخل ہیں اھ اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ان دونوں کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کی محرم ہو البتہ اپنی جورو کے ماموں کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی یا چچا کی بیٹی یا پھوپھی کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَخَالَتُهَا فَنَزَلَ خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

کہا باپ کی خالہ کا بھی حکم ہے اس طرح باپ کی پھوپھی کا بھی کیونکہ عروہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام سمجھو جو خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔[۱]

بَابُ ۵۸ الشِّغَارِ۔

باب شغار کے بیان میں (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا شغار کیا ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی (یا بہن) دوسرے کو بیاہ دے۔ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی (یا بہن) اس کو بیاہ دے۔ بس اور کچھ مہر نہ ٹھہرے۔[۲]

بَابُ ۵۹ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ

باب عورت اپنے تئیں کسی کو بخش دے تو کیا حکم ہے

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ وَ مُحَمَّدُ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں تھی جنہوں نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا تھا حضرت عائشہ کہنے لگیں ارے عورت اس کو شرم نہیں آتی کہ اپنی جان مرد کو بخشتی ہے پھر جب یہ آیت اُتری اے پیغمبر تو اپنی جس بی بی کو چاہے پیچھے چھوڑ دے۔[۳] تو کہنے لگیں یا رسول اللہ اب میں سمجھی اللہ تعالیٰ جلد جلد آپ کی خوشی پوری کرتا ہے اس حدیث کو ابو سعید (محمد بن مسلم) مؤدب اور محمد بن بشیر

[۱] زہری کا مطلب یہ ہے کہ جیسے باپ کی پھوپھی سے یا باپ کی خالہ سے نکاح درست نہیں اسی طرح باپ کی خالہ اور اس کے بھانجے کی بیٹی اور باپ کی پھوپھی اور اس کے بھتیجے کی بیٹی میں جمع جائز نہ ہوگا ۱۲ منہ [۲] جمہور علماء اور اہل حدیث کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور حنفیہ کہتے ہیں نکاح درست ہو جائے گا اور ہر ایک کو مہر مثل دینا ہوگا شغار کی یہ تفسیر بعضے کہتے ہیں حدیث میں داخل ہے بعضے کہتے ہیں ابن عمرؓ یا امام مالکؒ کا قول ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی ہبہ کے لفظ سے نکاح صحیح ہوگا یا نہیں جمہور کے نزدیک اگر مہر وغیرہ کا ذکر نہ کرے صرف یوں کہے کہ میں نے اپنے تئیں تجھ کو بخش دیا تو نکاح صحیح نہ ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک صحیح ہو جائے گا اور مہر مثل واجب ہوگا جمہور کی دلیل یہ ہے کہ ہبہ سے نکاح ہونا بغیر ذکر مہر کے خاصہ تھا رسول کریم کا (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

ابْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

اور عبدہ بن سلیمان نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ مضمون نقل کیا ہے[1]

بَابٌ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ۔

باب احرام والا شخص نکاح (یعنی عقد) کر سکتا ہے (نہ جماع)[2]

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو عمرو بن دینار نے کہا ہم سے جابر بن زید نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے (حضرت میمونہؓ سے) اس وقت نکاح کیا جب کہ آپ احرام باندھے تھے[3]

بَابُ نَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ اٰخِرًا۔

باب اخیر میں متعہ کا منع ہو جانا (جس کو شیعہ جائز رکھتے ہیں)

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّاَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّاؓ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے امام حسنؒ بن محمد بن علیؒ اور ان کے بھائی عبداللہ بن محمد بن علی ابو ہاشم نے بیان کیا ان دونوں نے اپنے والد امام محمد بن حنفیہ سے کہ ان کے والد جناب علیؓ مرتضیٰ نے ابن عباس سے کہا جو متعہ کو حلال کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ میں متعہ سے اور پلیر و گدہوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد ابن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر

(بقیہ صفحہ سابقہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا خالصتہ لک من دون المومنین شافعیہ کا بھی یہی قول ہے کہ بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے نکاح صحیح نہیں ہوتا ۱۲ منہ [5] اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] مؤدب کی روایت کو ابن مردویہ نے اور محمد بن بشر کی روایت کو امام احمد نے اور عبدہ کی روایت کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ دوسرے کا نہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کر سکتا ہے کیونکہ وہ صرف ایجاب و قبول ہے تو بیع و شرا کی مثل ہوگا اور احادیث اس باب میں متعارض وارد ہیں میں کہتا ہوں کہ جب احادیث متعارض ہیں تو اہل حدیث کا مذہب مرجح ہوگا کس لئے کہ ممانعت کی حدیث قولی ہے اور جواز کی فعلی اور ممکن ہے کہ یہ جواز خاصہ ہو آنحضرت کا دوسرے جب جواز اور عدم جواز میں شبہ ہو تو احتیاط عدم جواز میں ہے ۱۲ منہ [3] سعید بن مسیب نے کہا ابن عباسؓ نے غلطی کی ام المومنین میمونہ سے خود مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ان سے جس وقت نکاح کیا آپ احرام نہیں باندھے تھے اور ابو رافع اس نکاح میں وکیل تھے ان سے ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ترمذی نے نکالا کہ آنحضرتؐ نے میمونہؓ سے جب نکاح کیا اس وقت (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

غندر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے سنا ان سے کسی نے پوچھا عورتوں سے متعہ کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا جائز ہے اس پر ان کا ایک غلام (عکرمہ) کہنے لگا متعہ اس حالت میں جائز ہوا ہوگا جب مردوں کو سخت ضرورت ہوگی اور عورتوں کی کمی ہوگی یا کچھ ایسا ہی کہا ابن عباسؓ نے کہا ہاں[2]

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالبؓ سے روایت کی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری اور سلمہ بن اکوعؓ سے ان دونوں نے کہا ہم ایک لشکر میں تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی بلالؓ یا کوئی اور ہمارے پاس آیا کہنے لگا تم کو متعہ کرنے کی اجازت ہے تم متعہ کرلو اور ابن ابی ذئب نے کہا مجھ سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر مرد اور عورت متعہ کریں اور مدت معین نہ کریں تو (کم سے کم) تین دن تین رات مل کر رہیں اس کے بعد اگر چاہیں تو جدا ہو جائیں چاہیں تو اور مدت بڑھا دیں سلمہ نے کہا اب میں یہ نہیں جانتا کہ آنحضرتؐ نے یہ متعہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) آپ حلال تھے اب حنفیہ کا یہ کہنا کہ میمونہؓ ابن عباسؓ کی خالہ تھیں وہ ان کا حال زیادہ جانتے تھے کچھ مفید نہیں کیونکہ یزید بن اصم کی بھی وہ خالہ تھیں اور انہوں نے خود حضرت میمونہؓ کی زبانی نقل کیا کہ جب آنحضرتؐ نے ان سے نکاح کیا اس وقت آپ حلال تھے اور ممکن ہے کہ ابن عباسؓ کے نزدیک تقلید ہدی سے آدمی محرم ہو جاتا ہو انہوں نے آنحضرتؐ کو یہ دیکھ کر کہ آپ نے ہدی کی تقلید کی قیاس کر لیا کہ آپ محرم تھے حالانکہ آپ نے احرام نہیں باندھا تھا اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے ایک مرد کو عورت سے جدا کر دیا جس نے احرام کی حالت میں عقد کیا تھا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھٰذا) [1] یعنی شہوت کے مارے مجبور ہوں گے ۱۲ منہ [2] یعنی ایسی ہی سخت ضرورت کی حالت اور سفر میں آنحضرتؐ نے متعہ جائز کر دیا تھا اگلی حدیث امام بخاری نے دونوں اماموں محمد بن حنفیہ کے صاحبزادوں اور حضرت علیؓ سے نقل کی تاکہ شیعوں پر حجت پوری ہو جائے مگر امام بیہقی نے کہا کہ اس حدیث میں متعہ کا ذکر غلطی ہے کیونکہ متعہ تو اس کے بعد یعنی فتح مکہ میں بھی مباح ہوا پھر غزوہ اوطاس میں منع ہوا لیکن اسحاق بن راہویہ اور ابن حبان نے ایک ضعیف طریق سے نکالا کہ پھر جنگ تبوک میں مباح ہوا ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ پھر حج وداع میں منع ہوا غرض اس بار بار کی حلت اور حرمت سے صحابہؓ کو شبہ رہ گیا اور وہ اس کی حلت کا فتویٰ دیتے رہے جیسے ابن عباس وغیرہ لیکن ابن عباس سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے اس سے رجوع کیا ابن منذر نے کہا اب اس کی حرمت پر علماء کا اجماع ہو گیا صرف رافضی اس کے خلاف ہیں جواز کے قائل ہیں ابن عبدالبر (باقی برصفحہ آئندہ)

لَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ بَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ مَنْسُوْخٌ۔

بَابٌ ۶۲ عَرْضِ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَنَسٍ وَ عِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قَالَ اَنَسٌ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَكَ بِيْ حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ اَنَسٍ مَّا اَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْاَتَاهْ وَا سَوْاَتَاهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِّنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ امْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

کی اجازت خاص ہم کو یعنی صحابہؓ کو دی تھی یا یہ اجازت عام سب لوگوں کے لیے ہے۔ امام بخاری نے کہا خود حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ کی حلت منسوخ ہو گئی[1]

باب اگر کوئی عورت اپنے تئیں کسی نیک شخص پر پیش کرے (تاکہ وہ اس سے نکاح کر لے)

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مرحوم بن عبدالعزیز بصری نے کہا میں نے ثابت بنانی سے سنا وہ کہتے تھے میں انسؓ کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس ان کی ایک بیٹی بھی تھی (امینہ یا اور کوئی بیٹی) انسؓ نے بیان کیا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی وہ اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرنا چاہتی تھی کہنے لگی یا رسول اللہ آپ کو میری خواہش ہے یہ سن کر انسؓ کی بیٹی بول اٹھی (کمبخت) کیا بے شرم عورت تھی اسے تھوڑا سے تھو انسؓ نے کہا وہ عورت تجھ سے بہتر تھی اس نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے تئیں خود آپ پر پیش کیا[2]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے کہا کہ ابن عباس کی طرح کہ اور یمن والوں نے بھی اس کو مباح کہا پھر سب شہروں کے فقہا نے اتفاق کیا اس کی حرمت پر ابن حزم نے کہا کہ متعہ کی اباحت ابن عباسؓ کے سوا ابن مسعودؓ اور معاویہ اور ابو سعید سے بھی منقول ہے غرض متعہ کی حرمت زنا کی طرح قطعی اور یقینی نہیں ہے اور اگر کوئی شخص سفر کی حالت میں ایسا مجبور ہو کر نکاح نہ کر سکتا ہو اور اس کو زنا میں پڑ جانے کا ڈر ہو تو وہ متعہ کر سکتا ہے کیونکہ متعہ اختلافی حرام ہے اور زنا اتفاقی حرام نہ تا کسی شریعت میں درست نہیں ہوئی متعہ خود ہماری شریعت میں کئی بار درست ہوا ۱۲ منہ [3] اس کو طبرانی اور اسمعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھٰذا) [1] یہ حدیث اوپر گزر چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ سے منع کیا امام بیہقی نے امام جعفر صادق علیہ وعلیٰ اباءہ السلام سے نکالا ان سے کسی نے متعہ کو پوچھا انہوں نے کہا متعہ کیا ہے زنا ہے اب جو کوئی متعہ کرے اس کو حد زنا پڑے گی یا نہیں اس میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک حد نہ پڑے گی کیونکہ متعہ کی حرمت میں شبہ ہے اور حدود شبہوں سے ساقط ہو جاتی ہیں ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا یہ کون سی عورت تھی بہرحال ان عورتوں میں سے تھی جنہوں نے .... اپنی جان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پیش کی (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

سامنے اپنے تئیں پیش کیا اتنے میں ایک شخص بولا یا رسول اللہ (اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو) تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے لوگوں پاس جا کچھ تو لے اگر کچھ نہ ہو تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی البتہ یہ تہبند میرے پاس ہے اس میں سے آدھا ٹکڑا میں اس کو دیتا ہوں سہل کہتے ہیں اس شخص کے پاس چادر بھی (اوڑھنے کو) نہ تھی (صرف ازار ہی تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار کیا کام آسکتی ہے تو پہنے تو عورت اس میں سے کچھ پہننے سے رہی وہ پہنے تو تو کچھ نہیں پہن سکے گا۔ آخر وہ شخص مایوس ہو کر بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھ کر اٹھا (چلنے کے لیے تیار ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (جاتا ہوا) دیکھ کر خود بلایا یا کسی اور سے بلوایا اور پوچھا بھلا تجھ کو قرآن میں سے کیا کیا یاد ہے وہ کہنے لگا فلانی فلانی سورت کئی سورتیں اس نے گنیں آپ نے فرمایا جا ہم نے ان سورتوں کے بدل یہ عورت تیری ملک (نکاح) میں دے دی۔

بَابُ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ۔

باب اگر آدمی اپنی بیٹی یا بہن کسی نیک آدمی کے سامنے پیش کرے (اس سے نکاح کر لینے کو کہے)

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ

ہم سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) انس نے اپنی بیٹی کو خوب تنبیہ کی تو اس عورت کو بے شرم بتاتی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی رغبت کی سبحان اللہ زہے قسمت اس عورت کی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ بنا لیں قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ نیک بخت اور دیندار مرد کے سامنے اگر عورت اپنے تئیں پیش کرے تو اس میں کوئی عار کی بات نہیں ہے البتہ دنیاوی غرض سے ایسا کرنا برا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رض يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ جب ام المومنین حفصہؓ بیوہ ہو گئیں ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے مدینہ میں گزر گئے (جنگ احد میں زخمی ہوئے تھے) تو حضرت عمرؓ نے کہا میں عثمان بن عفانؓ پاس گیا اور ان سے کہا تم حفصہؓ سے نکاح کر لو انہوں نے کہا میں سوچ کر کہوں گا کئی راتوں تک میں ٹھہرا رہا پھر جو عثمان مجھ سے ملے تو کہنے لگے میری رائے یہ ٹھہری کہ ابھی میں نکاح نہ کروں آخر میں ابوبکرؓ کے پاس گیا ان سے کہا اگر تم منظور کرو تو میں حفصہ سے تمہارا نکاح کر دیتا ہوں یہ سن کر ابوبکرؓ خاموش ہو رہے انہوں نے کچھ جواب ہی نہیں دیا (نہ لا نہ نعم) اور مجھ کو عثمانؓ سے بھی زیادہ ابوبکرؓ پر غصہ آیا[1] خیر میں چند راتیں اور ٹھہرے رہا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیام بھیجا میں نے حفصہ کا نکاح آپ سے کر دیا پھر جو ابوبکرؓ مجھ سے ملے تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں جب تم نے حفصہؓ سے نکاح کر لینے کے لیے مجھ سے کہا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا تو تم کو ناگوار گزرا ہوگا میں نے کہا بیشک مجھ کو ناگوار تو گزرا تھا ابوبکرؓ نے کہا دیکھو میں نے تم کو اس وجہ سے جواب نہیں دیا تھا کہ مجھ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا (آپ کی خواہش ان سے نکاح کر لینے کی معلوم ہوتی تھی) اور مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ میں آنحضرتؐ کا راز فاش کر دیتا (تم سے یہ کہہ دیتا کہ آنحضرت کا خیال حفصہؓ سے

[1] کیوں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں بہت دوستی اور محبت تھی دوست اگر بے اعتنائی کرے تو بہت برا معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ غیر شخص جس سے زیادہ دوستی نہ ہو وہ بے اعتنائی کرے دوسرے یہ کہ عثمانؓ نے گو چند راتیں ٹھہر کر سہی مگر جواب تو دیا مثل مشہور ہے نفی سے شوم بھلا جو جلدی دے مگر حضرت ابوبکرؓ نے جواب ہی نہ دیا اس وجہ سے حضرت عمرؓ کو بہت ناگوار گزرا اور ناگوار گزرنے کی بات ہی تھی کہ منہ پھوڑ کر اپنی بیٹی دینے کو کہا اس پر جواب ندارد ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

۱۱۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

بَابُ ۶۴ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ أَكْنَنْتُمْ أَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ وَقَالَ لِي طَلْقٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِيمَا عَرَّضْتُمْ يَقُولُ إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنَّ

نکاح کرنے کا معلوم ہوتا ہے، البتہ اگر آنحضرتؐ حفصہؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دیتے تو بے شک میں حفصہؓ کو اپنے نکاح میں لے آتا۔ ؎۱

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے ان کو زینب ابی سلمہؓ نے خبر دی ام حبیبہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ دُرّہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا اُمّ سلمہؓ (اس کی ماں) پر اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا (اور دُرّہ میری ربیبہ نہ ہوتی) تب بھی وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی کیونکہ دُرّہ کا باپ (ابو سلمہ) میرا دودھ بھائی تھا۔ ؎۲

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا تم پر کچھ گناہ نہیں عورتوں کو اشارے کنایے میں نکاح کا پیغام بھیجنا یا اپنے دل میں چھپائے رکھنا اخیر آیت غفور حلیم تک اکننتم کا معنی چھپائے رکھے اور جس چیز کو تو حفاظت سے چھپا کر رکھے اس کو مکنون کہیں گے

امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے طلق بن غنام نے ذکر کیا کہ ہم سے زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہدؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء کی تفسیر میں کہا تعریض یہ ہے مرد عورت سے کہے (جو عدت میں ہو) میرا بھی ارادہ نکاح کرنے کا ہے یا میری آرزو یہ ہے کوئی اچھی عورت مل جائے تو میں نکاح کر لوں ؎۳ قاسم بن محمدؒ نے کہا (یہ تعریض ہے) یوں کہے تم تو اچھی عورت ہو یا میں تم کو بہت

؎۱ ابوبکر صدیقؓ نے اپنا عذر بیان کر کے حضرت عمرؓ سے صفائی کر لی ان کا رنج رفع کر دیا سبحان اللہ حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے کیسے محرم راز تھے آپ اپنی کوئی بات ابوبکرؓ سے نہیں چھپاتے تھے حالانکہ ان کی چہیتی بیٹی حضرت عائشہؓ آپ کے نکاح میں تھیں تب بھی آپ نے حفصہؓ کو بیاہ لینے کا قصد ان پر ظاہر کیا ہوگا۔ آپ کو پورا یقین تھا کہ ابوبکر آپ کے سچے ہوا خواہ اور جان نثار اور عاشق صادق ہیں بیٹی باپ سب سے زیادہ وہ آپ کو چاہتے ہیں رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ ؎۲ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور حاصل یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس روایت کو لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو اوپر گزر چکا اس میں باب کا مطلب موجود ہے کہ ام المؤمنین ام حبیبہ نے اپنی بہن کو (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

اللہ لَسَائِقٌ إِلَيْكَ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا الزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْكِتَابُ أَجَلَهُ تَنْقَضِي الْعِدَّةُ ۔

بہت پسند کرتا ہوں[۱] یا یوں کہے اللہ تمہارے لیے اچھا کرنے والا ہے یا اور کوئی کلمہ اسی طرح کا[۲] اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اشارے کنایہ میں پیغام دے (یہ تعریض ہے) صاف صاف نہ کہے (مجھ سے نکاح کرلینا) مثلاً یوں کہے مجھ کو بھی عورتوں کی حاجت ہے یا تم خوش ہو جاؤ اللہ کے فضل سے تمہارے بہیں چاہنے والے ہیں[۳] عورت یوں جواب دے اچھا میں سنتی ہوں جو تم کہہ رہے ہو اور صاف صاف نکاح کا وعدہ نہ کرے[۴] اسی طرح عورت کا والی بھی بے عورت کے خبر کے کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے اس پر بھی اگر عورت نے عدت کے اندر کسی سے نکاح کا وعدہ کرلیا اور عدت کے بعد اسی سے نکاح پڑھالیا تو (نکاح صحیح ہوگیا) اس کا توڑنا ضرور نہیں[۵] اور امام حسن بصری نے کہا[۶] لا تواعدوھن سرّا سے یہ مراد ہے کہ (عدت کے اندر) عورت سے چھپ کر بدکاری نہ کرو اور ابن عباسؓ سے منقول ہے حتی یبلغ الکتاب اجلہ سے یہ مراد ہے کہ عدت گذر جائے[۷]۔

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ

باب عورت کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا (اسی طرح مرد کو)[۸]

(بقیہ صفحہ سابقہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا تھا کہ آپ ان سے نکاح کرلیں ۱۲ منہ[۳] یعنی صاف یوں نہ کہے تم مجھ سے نکاح کرلو یا میں تم سے نکاح کروں گا ۱۲ منہ[۴] اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ھٰذا) [۱] یعنی یوں نہ کہے میں تم سے نکاح کرلینا پسند کرتا ہوں ۱۲ منہ [۲] مثلاً تم ماشاء اللہ جوان ہو یا تم قبول صورت ہو تم حسین خوبصورت ہو تمہاری ایک ایک ادا مجھ کو پسند ہے تمہاری عدت گزر جائے تو مجھ کو ضرور خبر کرنا مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس سے یہی فرمایا جب تیری عدت گزر جائے تو مجھ کو ضرور خبر کرنا ۱۲ منہ [۳] یعنی تمہاری آئندہ زندگی چین سے گزرے گی ۱۲ منہ [۴] کہ میں تم سے نکاح کروں گی ۱۲ منہ [۵] یعنی عدت کے اندر صاف صاف نکاح کا ذکر کرنا یا نکاح کا وعدہ کرنا منع ہے جو کوئی ایسا کرے گا وہ گنہ گار ہوگا مگر عدت کے بعد جو نکاح کیا جائے گا وہ نکاح صحیح ہوگا نکاح میں ایسا کرنے سے کوئی نقصان نہ پیدا ہوگا ۱۲ منہ [۶] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [۷] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [۸] یعنی جس عورت سے نکاح کرنا منظور ہو اس کو کسی بہانے سے ایک بلہ دیکھ سکتا ہے گو یہ دیکھنا شہوت کی نگاہ سے ہو اسی طرح عورت بھی جس مرد سے نکاح کرنا چاہتی ہے اس کو ایک بار کسی تدبیر سے دیکھ سکتی ہے اس باب میں جو جو صاف حدیثیں آئیں ہیں ان کو امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لاسکے ترمذی اور حاکم نے مغیرہ سے نکالا انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھ لے اس سے امید ہے کہ تم دونوں میں خوب الفت رہے گی امام مسلمؒ نے ابو ہریرہ سے نکالا ایک مرد نے انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کو دیکھا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے کیوں کہ انصار کی آنکھوں میں اکثر عیب ہوتا ہے قسطلانی نے کہا مرد عورت کے اسی طرح عورت مرد کے وہ اعضاء دیکھے جو ستر نہیں ہیں جیسے آزاد عورت کا منہ اور دونوں کف اور لونڈی کی ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک کو چھوڑ کر باقی اعضاء دیکھ سکتا ہے گو فتنے کا ڈر ہو کیوں کہ یہاں ضرورت ہے (باقی برصفحہ آئندہ)

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے (نکاح سے پہلے) تجھ کو خواب میں دیکھ لیا تھا ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر تجھ کو لایا اور کہنے لگا یہ آپ کی بی بی ہے میں نے کپڑا تیرے مونہہ پر سے اٹھایا (یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے) کیا دیکھتا ہوں کہ تو ہے میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے گا (میرا تیرا نکاح ہوگا)

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں کہ اپنے تئیں آپ کو بخش دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر تلے (سر سے پیر تک) اس کو خوب دیکھا (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) پھر آپ نے اپنا سر جھکا لیا [۲] جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) مترجم کہتا ہے اگر عورت کا دیکھنا نہ ہو سکے یا مرد کا دیکھنا نہ ہو سکے تو عورت اور مرد دونوں کو لازم ہے کہ کسی معتبر کو بھیج کر ان کی صورت شکل دریافت کریں اور ہمارے زمانہ میں تو فوٹو ایک عمدہ شے ہے گو ہماری شریعت میں تصویر بنانا یا بنوانا جائز نہیں مگر عکسی تصویر میں ایک قول جواز کا بھی ہے اور اگر ناجائز بھی ہو تب بھی ضرورت سے جائز ہو جائے گا جیسے شہوت سے اجنبی عورت یا مرد کو دیکھنا حرام ہے مگر نکاح کرتے وقت یا لونڈی خریدتے وقت یہ درست ہے اور یہاں سے پادریوں کا وہ اعتراض بالکل رفع ہو جاتا ہے جو وہ اسلامی شریعت پر کرتے ہیں کہ اسلامی شریعت میں شادی کا قاعدہ بہت بدنما اور خلاف طبع ہے ایک بے ایک شرگیں کنواری لڑکی کو جو کبھی پردے کے باہر نہیں نکلی ایک غیر مرد کی گود میں بٹھا دیتے ہیں کیونکہ شریعت اسلامی نے ایسا حکم نہیں دیا اگر مسلمان اپنی شریعت کو بدل کر دوسری رسم اختیار کریں تو اس کا الزام ان مسلمانوں پر ہوگا نہ شریعت اسلامی پر اس نے تو اچھی طرح ٹھونک بجا کر نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔ مرد عورت کو دیکھ لے عورت مرد کو دونوں اچھی طرح اپنا اطمینان کر لیں اس پر بھی اگر خدانخواستہ ناموافقت ہو تو طلاق ہماری شریعت میں جائز رکھا گیا ہے یہ طریقہ نصاریٰ کے طریق سے کہیں بہتر ہے کہ جوان مرد جوان عورت کو اپنے ساتھ لیے پھرے اس سے تنہائی کرے۔ ایسی حالت میں وہی بتائیں کہ فسق و فجور اور بدکاری کی روک کیوں کر ہو سکتی ہے۔ سبحان اللہ کیا کہنا شریعت اسلامی کا ایک ایک حکم تو تہذیب اور حکمت اور دانائی سے بھرا ہوا ہے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ اُنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَّا لَهٗ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهٗ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا قَالَ اَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو یہ عورت پسند نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا تیرے پاس (مہر میں دینے کو) کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو اپنے عزیزوں کے پاس جا دیکھ تو سہی شاید کچھ مل جائے وہ گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہؐ مجھ کو تو کوئی چیز نہیں ملی آپ نے فرمایا پھر دیکھ کچھ تو لے کر آ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا یا رسول اللہؐ خدا کی قسم مجھ کو تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں مل سکی البتہ میری یہ تہ بند حاضر ہے سہل کہتے ہیں اس دبے چارے غریب) کے پاس چادر بھی (اوڑھنے کو) نہ تھی خیر وہ کہنے لگا اسی تہ بند کا آدھا ٹکڑا یہ عورت (بطور رہن) لے سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا اس تہ بند سے کیا ہو سکتا ہے اگر تو اس کو پہنے تو عورت اس کو پہن نہیں سکتی عورت پہنے تو پھر تیرے پاس کچھ نہیں رہتا (ننگا پھرنے سے رہا) یہ سن کر وہ شخص (بیچارہ مایوس ہو کر) بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھا رہا اس کے بعد اٹھ کر چلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا وہ پیٹھ موڑ کر چلتا ہوا آپ نے حکم دیا لوگ اس کو بلا لائے جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اچھا یہ تو کہہ تجھ کو قرآن شریف کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں وہ کہنے لگا فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں کئی سورتیں اس نے شمار کیں آپ نے فرمایا تو ان کو یاد سے پڑھ سکتا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا جا میں نے یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں دے دی

(بقیہ صفحہ سابقہ) لیکن عقل کے دشمن اگر نہ مانیں اور ہٹ دھرمی کریں تو اس کا کیا علاج ہے ۱۲ منہ ؎ کیونکہ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کو لڑکپن کی حالت میں دیکھ چکے تھے پہچانتے تھے ۱۲ منہ ؎ یعنی آپ نے اس عورت کو پسند نہ کیا لیکن مروت کے مارے زبان سے انکار بھی نہیں فرمایا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) ؎ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۶۶ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَدَخَلَ فِيْهِ الثَّيِّبُ وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ وَقَالَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَقَالَ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ.

باب بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا [1] کیوں کہ اللہ تعالیٰ (سورہ بقرہ میں) ارشاد فرماتا ہے جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت پوری کریں تو عورتوں کے اولیا تم کو ان کا روک رکھنا درست نہیں (یعنی نکاح نہ کرنے دینا) [2] اس میں ثیبہ اور باکرہ سب قسم کی عورتیں آگئیں [3] اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا عورتوں کے اولیا تم عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کرو اور (سورہ نور میں) فرمایا جو عورتیں خاوند نہیں رکھتیں ان کا نکاح کردو [4]

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِّنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهٗ اَوِ ابْنَتَهٗ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ ام المومنین نے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ چار طرح پر نکاح کیا کرتے تھے ایک تو اس طرح جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہیں ایک مرد دوسرے مرد کو نکاح کا پیغام بھیجتا وہ اپنی رشتہ دار عورت (مثلاً بہن بھتیجی بھانجی وغیرہ) یا بیٹی کا مہر ٹھہرا کر نکاح کر دیتا دوسرے یہ کہ شوہر اپنی بی بی سے

[1] اہل حدیث اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہوتا اور جس عورت کا کوئی ولی رشتہ دار زندہ نہ ہو تو حاکم یا بادشاہ اس کا ولی ہے اور اس باب میں صریح حدیثیں وارد ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرط پر نہ ہونے سے نہ لا سکے ایک ابو موسیٰ کی حدیث ہے کہ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نکالا اور حاکم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت آپ نکاح کرے اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے نکالا جو عورت بغیر اجازت ولی کے اپنا نکاح کر لے اس کا نکاح باطل ہے باطل باطل اور امام ابوحنیفہؒ نے برخلاف ان احادیث کے یہ کہا ہے کہ بالغہ آزاد عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی ہے قسطلانی نے کہا اب اگر کوئی عورت بغیر ولی کے اپنا نکاح آپ کرے اور شوہر اس سے صحبت کرے تو اس پر حد زنا تو نہ پڑے گی لیکن مہر مثل لازم ہوگا اور سزا دی جائے گی اگر وہ جانتا ہو کہ ایسا کرنا حرام ہے ۱۲ منہ

[2] اس آیت سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نکالا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے ورنہ روکنے کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [3] بغیر ولی کے کسی کا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ۔

[4] ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اولیا کی طرف خطاب کیا کہ نکاح نہ کرو یا نکاح کر دو تو معلوم ہوا کہ نکاح کرنا ولی کے اختیار میں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

نِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا
طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ
فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا
يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ
ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا
تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ
وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ
فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ
وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ
فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا
فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا
لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ
إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ
يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ
قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ
وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ
بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ
يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ
الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ
جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ
رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ

سے جب وہ حیض سے پاک ہوتی یوں کہتا تو فلانے مرد[1] کو بلا بھیج
اس سے لپٹ جا (جماع کرالے) جب وہ عورت ایسا کرتی تو
اس کا خاوند اس سے اس وقت تک الگ رہتا جب تک
اس کا حمل اس غیر مرد سے نمایاں نہ ہو جاتا جب حمل
نمایاں ہو جاتا تو اس کا خاوند بھی اگر چاہتا اس سے صحبت
کرتا یہ امر خاوند اس لیے کرتا کہ بچہ شریف اور عمدہ پیدا ہو (فرضی
باپ کی ناموری کا باعث ہو) ایسے نکاح کو استبضاع کا نکاح کہا
کرتے[2] تیسرا نکاح یہ تھا کئی آدمی مل کر لیکن دس سے کم عورت
کو رکھتے سب کے سب اس سے صحبت کیا کرتے جب اس کو
پیٹ رہ جاتا اور وہ جنتی تو کئی راتیں گزرنے پر ان سب مردوں کو
بلا بھیجتی ان سب کو آنا پڑتا کیا مجال کوئی نہ آئے یہ عورت ان سے
کہتی تم جانتے ہو جو تم نے کیا[3] اب میرا بچہ پیدا ہوا ہے وہ تم
لوگوں میں فلاں شخص کا بچہ ہے جس شخص کا وہ چاہتی ان میں سے نام
لے دیتی وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اس کو انکار کی مجال نہ ہوتی (کیوں کہ
قومی رسم یوں ہی ٹھہری ہوئی تھی) چوتھا نکاح یہ تھا ایک عورت کے
پاس بہت سے آدمی آتے جاتے رہتے وہ ہر ایک سے صحبت
کراتی کسی سے انکار نہ کرتی یعنی رنڈی (کنچنی) اس کے دروازے پر
(پہچان کے لیے) ایک جھنڈا لگا دیتے جس مرد کا دل چاہتا اس سے
صحبت کرتا اگر اس کو پیٹ رہ جاتا اور وہ جنتی تو جتنے مرد اس
کے پاس گئے تھے سب قیافہ شناس کو بھیجتے
قیافہ شناس ہر اپنے علم کی رو سے

---

[1] مرد وہ ہوتا جو ساری قوم میں شرافت اور حسن اور بہادری میں نامور ہوتا ۱۲ منہ [2] یہ امر اب تک ہند کے مشرکوں میں رائج ہے ہندوؤں کے شاستر والا میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے فرزند نرینہ نہ پیدا ہوتا ہو تو اس کو جائز ہے کہ اپنی جورو کو ایک شریف برہمن کے ساتھ ہمبستر کرائے اور اس سے نطفہ لے معاذ اللہ بے حیائی کی حد ہو چکی کہو اگر اولاد نہ ہوئی تو نہ ہوئی تم دنیا میں ایسے کام کیوں نہیں کر جاتے جو اولاد سے بڑھ کر تمہاری یادگار ہیں اور اگر ایسی ہی اولاد کی ہوس ہے تو کسی عزیز کا لڑکا لے کر اس کو اپنا بیٹا بنا لو بیٹے کی طرح پال لو ۱۲ منہ۔ [3] یعنی تم سب نے باری باری میری عصمت خراب کی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَاِذَا حَمَلَتْ اِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوْا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ اَلْحَقُوْا وَلَدَهَا بِالَّذِیْ یَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهٖ وَدُعِیَ ابْنَهٗ لَا یَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِیَّةِ كُلَّهٗ اِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْیَوْمَ۔

جس مرد کو اس بچہ کا باپ بتاتا وہ بچہ اسی کا بیٹا ہو جاتا اس کا باپ وہی کہلاتا اس کو انکار کی مجال نہ ہوتی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو آپ نے جاہلیت کے سب نکاح موقوف کر دیے ایک یہی نکاح باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے [1]

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتَابِ فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ اللّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ هٰذَا فِی الْیَتِیْمَةِ الَّتِیْ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُوْنَ شَرِیْكَتَهٗ فِیْ مَالِهٖ وَهُوَ اَوْلٰی بِهَا فَیَرْغَبُ اَنْ یَّنْكِحَهَا فَیَعْضُلُهَا لِمَالِهَا وَلَا یُنْكِحُهَا غَیْرَهٗ كَرَاهِیَةَ اَنْ یَّشْرَكَهٗ اَحَدٌ فِیْ مَالِهَا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت جو (سورۃ النساء میں ہے) وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونہن ما کتب لہن وترغبون ان تنکحوہن اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو وہ خود بھی اس سے نکاح نہ کرے اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے [2] اس خیال سے کہ اس کا خاوند مال و دولت میں اس کا ساجھے بنے گا (اپنی جورو کے حصے کا دعویدار ہوگا۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ حِیْنَ تَاَیَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِیِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّیَ بِالْمَدِیْنَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِیْتُ عُثْمٰنَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ فَقُلْتُ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی کہا ہم سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کو ان کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے کہ ان کے والد حضرت عمرؓ کہتے تھے جب ام المؤمنین حفصہؓ بیوہ ہو گئیں اور ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیؓ میں اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گزر گئے تو میں عثمان بن عفانؓ سے ملا اور حفصہؓ کو ان پر پیش کیا میں نے کہا

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے ثابت کیا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ نے پہلی قسم نکاح کی جو اسلام کے زمانہ میں بھی باقی رہی یہی بیان کی کہ ایک مرد عورت کے ولی کو پیغام بھیجتا وہ مہر ٹھہرا کر اس کا نکاح کر دیتا ۱۲ منہ۔

[2] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا دوسرے سے بھی نکاح نہ کرنے دے تو معلوم ہوا کہ ولی کو نکاح کا اختیار ہے اگر عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی تو ولی اس کو کیوں کر روک سکتا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا قَالَ عُمَرُ رض فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ رض أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ فَقُلْتُ الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ

اگر تم چاہو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں[۱] وہ کہنے لگے میں سوچ کر جواب دوں گا اس پر میں کئی راتوں تک ٹھہرا رہا[۲] پھر جو مجھ سے ملے تو کہنے لگے میری رائے یہ ٹھہری کہ میں ان دنوں نکاح نہ کروں اس کے بعد میں ابوبکرؓ صدیق سے ملا ان سے کہا اگر تم چاہتے ہو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں (اخیر حدیث تک جو اوپر گزر چکی ہے)

ہم سے احمد ابن ابی عمروؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (حفص بن عبداللہ) نے کہا مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے یونس سے انہوں نے حسن بصریؒ سے انہوں نے کہا اس آیت فلا تعضلوہن ان ینکحن ازواجہن کی تفسیر میں نے کہا میں نے معقل بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت میرے باب میں اتری ہے ہوا یہ کہ میری ایک بہن تھی (جمیل یا لیلی یا فاطمہ) میں نے اس کی شادی ایک شخص[۳] سے کر دی تھی اس نے اس کو طلاق دے دیا جب اس کی عدت گزر گئی تو اب پھر آیا اس کو نکاح کا پیغام دینے لگا میں نے اس سے (یعنی ابوالبداح سے) کہا اب میں نے اپنی بہن سے تیری شادی کی اس کو تیرا بچھونا بنایا تجھ کو عزت دی اس کا بدلہ تو نے یہ کیا کہ اس کو طلاق دے دیا اب پھر کاہے کو اس کو پیغام دینے کو آیا خدا کی قسم اب تو وہ تیرے پاس کبھی لوٹ کر آنے والی نہیں ابوالبداح کچھ برا آدمی نہ تھا اور میری بہن چاہتی تھی کہ پھر اس کی بی بی بن جائے مگر میں نے منظور نہیں کیا) اس وقت اللہ تعالٰی نے یہ آیت اتاری فلا تعضلوہن میں نے کہا اب تو جب خدا کا حکم اترا یا رسول اللہؐ تو میں ضرور بجا لاؤں گا پھر معقل نے اپنی بہن کا (دوبارہ) نکاح اس سے کر دیا[۴]۔

---

[۱] یہاں سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کیونکہ حضرت حفصہؓ باوجودیکہ ثیبہ اور بیوہ تھیں کیونکہ حضرت عمرؓ کی ولایت ان پر سے ساقط نہیں ہوئی حضرت عمرؓ نے یہ کہا میں ان کا نکاح کر دیتا ہوں ۱۲ منہ [۲] یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب کا منتظر رہا ۱۲ منہ [۳] یعنے ابوالبداح بن عاصم بن عدی ۱۲ منہ
[۴] اس حدیث سے بھی باب کا مطلب ثابت ہوا کیونکہ معقل نے اپنی بہن کا دوبارہ نکاح ابوالبداح سے نہ ہونے دیا حالانکہ بہن چاہتی تھی (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ [٦٧] إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبَ

وَخَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ؟ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكِ وَقَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ أَنِّي قَدْ نَكَحْتُكِ أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا.

باب اگر عورت کا ولی خود اس سے نکاح کرنا چاہے (تو کیا اپنا نکاح آپ کرے یا دوسرے ولی سے نکاح کرائے)[1] اور مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت[2] کو نکاح کا پیغام دیا اور سب سے قریب کے رشتہ دار اس عورت کے وہی تھے آخر انہوں نے ایک اور شخص (عثمان بن ابی العاص) سے کہا اس نے ان کا نکاح پڑھا دیا[3] اور عبدالرحمن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا تو نے اپنے نکاح کے باب میں مجھ کو مختار کیا ہے میں جس سے چاہوں تیرا نکاح کر دوں اس نے کہا ہاں عبدالرحمن نے کہا تو میں نے خود تجھ سے نکاح کیا[4] اور عطاء بن ابی رباح نے کہا[5] گواہوں کے سامنے اس عورت سے کہہ دے میں نے تجھ سے نکاح کیا یا عورت کے کنبے والوں میں سے (گو دور کے رشتہ دار ہوں) کسی کو مقرر کر دے (وہ اس کا نکاح پڑھا دے)[6] اور سہل بن ساعدی نے روایت کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنے تئیں آپ کو بخش دیتی ہوں اس میں ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے[7]

١١٧- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ هِيَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہ آیت ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن اس یتیم لڑکی

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو معلوم ہوا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے ۱۲ منہ۔

حواشی صفحہ ہذا [1] اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں اس صورت میں اس ولی کو لازم ہے کہ عورت کا نکاح اس کے دوسرے ولی کے ذریعہ سے اپنے ساتھ کرائے اگر دوسرا کوئی ولی نہ ہو تو قاضی اس عورت کا ولی بن جائے گا اگر خود قاضی صاحب اس عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہوں تو دوسرے قاضی صاحب اس کے ولی ہو جائیں ۱۲ منہ [2] یعنی اپنی چچا زاد بہن عروہ بن مسعود کی بیٹی ۱۲ منہ [3] اس کو وکیع نے اپنی مصنف میں اور بیہقی نے اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اور عبدالرحمن کا نکاح جائز ہو گیا اس کو ابن سعد نے وصل کیا یہاں سے یہ نکلا کہ ولی خود اپنا نکاح آپ بھی کر سکتا ہے ۱۲ منہ [5] یعنی ان سے ابن جریج نے پوچھا اگر عورت کا چچیرا بھائی جو اس کا ولی ہو وہی اس سے نکاح کرنا چاہے ۱۲ منہ [6] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث کی مناسبت باب سے اس طرح پر ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

اَلْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِيْ مَالِهٖ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُّزَوِّجَهَا غَيْرَهٗ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ۔

۱۱۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيْهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهٗ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ اَشُقُّ بُرْدَتِيْ هٰذِهٖ فَاُعْطِيْهَا النِّصْفَ وَاٰخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

کے باب میں اتری ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو اور مال دولت میں اس کی حصہ دار ہو وہ خود (کسی وجہ سے) اس سے نکاح نہ کرنا چاہئے اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے اس ڈر سے کہ وہ اس کے مال کا دعویدار بنے گا اور اسی طرح اس کو پڑا رہنے دے (شادی نہ کرنے دے)، تو اللہ تعالےٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا[1]

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار نے) کہا ہم سے سہل بن ساعدی نے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک عورت آئی جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزرانتی تھی آپ نے اوپر تلے اس کو سب دیکھا آپ کو وہ عورت پسند نہ آئی تب آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس (مہر میں دینے کو) کچھ ہے وہ بولا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے پوچھا کیا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں دے سکتا اس نے کہا نہیں یہ بھی نہیں ہو سکتی البتہ میری یہ چادر (جس کو میں باندھے ہوں فرمائیے) تو آدھی اس کو (مہر میں) دے دیتا ہوں آدھی میں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں (چادر میں سے بھلا کیا دے گا) تجھ کو قرآن یاد ہے وہ بولا جی ہاں یاد ہے آپ نے فرمایا جا میں نے اس عورت کو اس قرآن کے بدل تیرے نکاح میں دیدیا[1]

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ اگر آنحضرت اس کو پسند کرتے تو اپنا نکاح آپ کر لیتے اور آپ اس عورت کے اور سب مسلمانوں کے ولی تھے بعضوں نے کہا مناسبت یہ ہے کہ جب اس مرد نے پیغام دیا تو آنحضرت جو سب مسلمانوں کے ولی تھے آپ نے اس سے اس کا نکاح کر دیا ہکذا فی تیسیر القاری۔ وہو غیر صحیح فلیتامل ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھٰذا) [1] اس حدیث سے جو کئی بار اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ اس میں یوں ہے وہ اس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور یہ شامل ہے اس کو کہ وہ مرد خود اپنا آپ نکاح اس سے کرے یا کسی دوسرے سے کیسے وہ نکاح پڑھا دے [2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اوپر بیان ہو چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۶۸ اِنْکَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهٗ الصِّغَارَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاللّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ۔

باب آدمی اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دے سکتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں) فرمایا واللائی لم یحضن یعنی جن عورتوں کو ابھی حیض نہ آیا ہو ان کی بھی عدت تین مہینے ہے[1]

۱۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سِتِّ سِنِیْنَ وَاُدْخِلَتْ عَلَیْهِ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهٗ تِسْعًا۔

ہم سے محمد ابن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جب ان سے صحبت کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی اور وہ نو برس آپ کے پاس رہیں[2]۔

[1] یہ امام بخاری کا عمدہ استباط ہے کیوں کہ تین مہینے کی عدت بغیر طلاق کے نہیں ہوتی اور طلاق بغیر نکاح کے نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ کم سن اور نابالغ چھوکریوں کا نکاح کر دینا درست ہے مگر اس آیت میں یہ تخصیص نہیں کہ باپ ہی کو ایسا کرنا جائز ہے اور نہ کنواری کی تخصیص ہے ابن حزم نے ابن شبرمہ سے نقل کیا ہے کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ بالغ نہ ہو اور حضرت عائشہ کا نکاح جو چھ برس کی عمر میں ہوا یہ خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پر دلیل کیا ہے اور حسن بصری اور نخعی کہتے ہیں کہ باپ کو اپنی بیٹی کا جبراً بھی نکاح کر دینا درست ہے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی کنواری ہو یا شوہر دیدہ اور اہل حدیث اور محققین نے اس کو اختیار کیا ہے کہ جب لڑکی بالغہ ہو خواہ کنواری ہو یا شوہر دیدہ اس کا اذن لینا ضرور ہے اور کنواری کا خاموش رہنا یہی اس کا اذن ہے اور ثیبہ (شوہر دیدہ) کو زبان سے اذن دینا چاہیے ایک حدیث میں ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے باپ نے اس کا نکاح جبراً کر دیا تھا وہ پسند نہ کرتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو اختیار دیا خواہ نکاح باقی رکھے خواہ فسخ کر ڈالے ۱۲ منہ۔

[2] یعنی جب ان کی اٹھارہ سال کی عمر تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی عرب گرم ملک ہے وہاں کی لڑکیاں جلدی جوان ہو جاتی ہیں تو ۹ برس کی عمر میں حضرت عائشہؓ جوان ہو گئی ہوں گی جاننا چاہیے کہ کمسنی میں نکاح کر دینا گو جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ جب لڑکی اچھی طرح جوان ہو جائے اس وقت اس کا نکاح کرے اور یہ عمر ہر ملک کی آب وہوا اور قوت اور ضعف کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے سرد ملکوں میں اٹھارہ برس سے کم عمر میں لڑکی جوان نہیں ہوتی بعضے ملکوں میں دس بعضے ملکوں میں بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہیں ہندوستان کے اکثر شہروں میں یعنی شمالی حصہ میں چودہ پندرہ برس کی عمر میں لڑکی جوان ہو جاتی ہے اور جنوبی حصہ میں بارہ تیرہ برس میں کم سنی میں شادی کرنے سے اولاد ضعیف ہو جاتی ہے ان کے جسمانی اور عقلی قوی زوردار نہیں ہوتے مسلمانوں کو دو امروں کا ضرور خیال رکھنا چاہیے ورنہ ان کی نسل روز بروز ضعیف اور ناکارہ ہو کر پھر دشمنوں کے مقابلہ کی طاقت نہ رکھے گی ایک تو یہ کہ لڑکیاں جوان ہونے کے بعد لڑکیوں کی شادی کریں دوسرے عورتوں کو اس رسمی پردے کا پابند نہ رکھیں کہ ساری عمر ایک چاردیواری میں قید رہیں بلکہ ساتر لباس پہن کر ان کو سیر و سیاحت اور باہر نکلنے کی اجازت دیں بازاروں میں اور مسجدوں میں اور عیدگاہ میں جانے سے اور رات کو یا دن کو ہوا خوری کرنے سے ان کو نہ روکیں البتہ اس کا خیال رکھیں کہ شرع کے موافق وہ ساتر لباس پہنیں اور غیر محرم کے ساتھ خلوت نہ کریں بس ہماری شریعت کا یہی پردہ ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۶۹ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ۔

باب باپ اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام یا بادشاہ سے کردے تو یہ درست ہے[1] اور حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام دیا میں نے حفصہؓ کا نکاح آپ سے کردیا (یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے)۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جب ان سے صحبت کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی ہشام نے کہا مجھ کو یہ خبر دی گئی کہ حضرت عائشہؓ آپ کے پاس صرف نو برس تک رہیں۔

بَابُ السُّلْطَانُ وَلِيٌّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب بادشاہ بھی ولی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کردیا اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي فَقَالَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہنے لگی میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اور بڑی دیر تک کھڑی رہی (آپ نے کچھ جواب نہ دیا) اتنے میں ایک مرد کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہؐ اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کردیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں بھی دینے کو کچھ ہے اس نے کہا میری پاس تو اس تہ بند کے سوا جو

[1] اس باب کے لانے سے امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ غرض ہے کہ گو بادشاہ یا امام سب کا ولی ہے مگر باپ کی ولایت خاص ہے اور وہ ولی عام یعنے امام اور بادشاہ پر مقدم ہے ۱۲ منہ۔

إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ

میں باندھے ہوں) اور کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا (واہ) تہ بند اس کو دے گا تو کیا تو ننگا بیٹھا رہے گا ارے کوئی چیز تو ڈھونڈھ کر لا۔ اس نے کہا مجھے تو کوئی چیز نہیں ملتی آپ نے فرمایا ارے کچھ نہیں ملتا تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی لے کر آ یہ بھی اس کو نہ مل سکی آخر آپ نے پوچھا تجھ کو قرآن کچھ یاد ہے وہ بولا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں ان کا نام لیا آپ نے فرمایا جا ہم نے اس عورت کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدل کر دیا جو تجھ کو یاد ہے۔

باب، باپ یا دوسرا کوئی ولی[1] نہ کنواری کا نکاح بے اس کی رضا مندی کے کر سکتا ہے نہ ثیبہ کا[2]

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے ان سے ابوہریرہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت کا اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے صاف صاف زبان سے اجازت نہ لی جائے اسی طرح باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اذن نہ دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اذن کیوں کر دے گی[3]

[1] مثلاً بھائی دادا چچا وغیرہ ۱۲ منہ۔

[2] خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی امام بخاری کا اور بعض اہل حدیث کا یہی قول معلوم ہوتا ہے لیکن اکثر علماء نے یہ کہا ہے بلکہ اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ کنواری چھوٹی (یعنی نابالغ لڑکی) اس کا باپ کر سکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور ثیبہ بالغہ کا نکاح بے اس کے پوچھے جائز نہیں اتفاقاً نہ باپ کو اور نہ کسی ولی کو اب رہ گئیں کنواری بالغہ اور ثیبہ نابالغہ۔ ان میں اختلاف ہے کنواری بالغہ سے بھی حنفیہ کے نزدیک اذن لینا چاہیے اور امام مالک اور شافعی اور ہمارے احمد بن حنبل کے نزدیک باپ کو اس سے اذن لینے کی ضرورت نہیں اسی طرح دادا کو بھی اگر باپ حاضر نہ ہو اور حدیث حنفیہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے اور شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب وہی قرار دیا لیکن ثیبہ نابالغہ تو امام مالک اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں کہ باپ اس کا نکاح کر سکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد یہ کہتے ہیں کہ اس سے اجازت لینا ضرور ہے کیونکہ ثیبہ ہونے کی وجہ سے زیادہ شرم نہیں رہتی۔ امام احمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ باپ اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر سکتا ہے اگر وہ کنواری ہو اور اگر ثیبہ ہو تو جب کہ عمر اس کی نو برس سے کم ہو اگر نو برس یا زیادہ کی عمر ہو تو اس سے پوچھ کر کرنا چاہیے ۱۲ منہ۔

[3] یعنی کنواری لڑکی تو شرم کے مارے بول بھی نہیں سکتی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

تَسْكُتَ۔

آپ نے فرمایا اس کا اذن یہی ہے کہ وہ سن کر چپ ہو جائے۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابو عمرو (ذکوان) سے جو حضرت عائشہؓ کے غلام تھے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی تو شرم کرتی ہے[۱] آپ نے فرمایا اس کی رضامندی یہی ہے کہ[۲] خاموش ہو جائے[۳]۔

بَابٌ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ۔

باب اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کا (کنواری ہو یا ثیبہ) جبراً نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح سے ناراض تھی تو نکاح باطل ہوگا[۴]

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور مجمع سے جو دونوں یزید بن جاریہ کے بیٹے تھے انہوں نے خنساء بنت خذام سے ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا وہ ثیبہ تھیں خاوند کر چکی تھیں اس دوسرے نکاح سے ناراض تھیں آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں[۵] آپ نے ان کا نکاح جو باپ نے کر دیا تھا فسخ کر ڈالا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن

[۱] وہ نکاح کی اجازت کیوں کر دے گی ۱۲ منہ۔

[۲] جب اس سے پوچھیں تو ۱۲ منہ۔

[۳] اگر پوچھتے وقت خاموش نہ رہے بلکہ صراحۃً انکار کرے تب نکاح جائز نہ ہوگا ابن منذر نے کہا کنواری کو یہ بتلا دینا مستحب ہے کہ اس کی خاموشی یہی اس کا اذن ہے اگر وہ نکاح کے بعد کہے کہ مجھ کو یہ معلوم نہ تھا کہ خاموشی اذن ہے تو جمہور کے نزدیک نکاح باطل نہ ہوگا بعضے مالکیہ نے کہا کہ باطل ہو جائے گا ۱۲ منہ۔

[۴] امام بخاری کا مذہب عام معلوم ہوتا ہے لیکن باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ثیبہ کے نکاح میں ہے میں کہتا ہوں امام نسائی نے جابرؓ سے روایت کی کہ ایک مرد نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا جو کنواری تھی وہ اس نکاح سے ناراض تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے خاوند سے جدا کر دیا اسی طرح ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے حافظ نے کہا اس حدیث میں ضعف ہے میں کہتا ہوں کہ ابن عباسؓ کی حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد ابن ماجہ اور دار قطنی نے نکالا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور نسائی نے حضرت عائشہؓ سے ایسا ہی نکالا ایسی صورت میں امام بخاری کا مذہب قوی ہوگا کہ لڑکی خواہ کنواری یا ثیبہ ہر حال میں جو نکاح اس کی مرضی کے خلاف ہو وہ ناجائز ہوگا گو ثیبہ کے نکاح ناجائز ہونے پر سب کا اتفاق ہے امام بیہقی نے کہا اگر کنواری کی روایت ثابت ہو تو وہ محمول ہے اس پر کہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا ہوگا حافظ نے کہا یہی جواب عمدہ ہے ۱۲ منہ۔

[۵] اور آپ سے شکایت کی کہ میرے باپ نے جبراً میرا نکاح ایک شخص سے پڑھا دیا ہے میں اپنے چچا کے لڑکے سے نکاح کرنا چاہتی ہوں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ وَ مُجَمِّعَ ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِدَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ نَحْوَهُ۔

ہارون نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا ان سے عبدالرحمٰن بن یزید اور ان کے بھائی مجمع بن یزید نے کہ ایک شخص تھا اس کو خدام خدام کہہ کے پکارتے تھے اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا پھر وہی حدیث بیان کی (جو اوپر گزری)۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ۔

باب یتیم لڑکی کا نکاح کر دینا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے

لِقَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سورۂ نساء میں فرمایا اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے[1] تو دوسری عورتوں سے جو تم کو بھلی لگیں نکاح کر لو اگر کسی شخص نے یتیم لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے کر دو ولی ایک گھڑی تک خاموش رہا یا ولی نے یہ پوچھا تیرے پاس کیا کیا جائداد ہے وہ کہنے لگا فلاں فلاں جائداد یا دونوں خاموش ہو رہے اس کے بعد ولی نے کہا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا تو نکاح جائز ہو جائے گا[2] اور اس باب میں سہل کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو اوپر کئی بار گزر چکی)[3]

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض قَالَ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے زہری سے (یہ روایت موصولاً اوپر گزر چکی ہے) کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اماں جان اس آیت کا کیا مطلب ہے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامٰے اخیر الی ما ملکت ایمانکم تک انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اس کی خوبصورتی اور مالداری پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن مہر کم مقرر کرنا چاہے۔ یعنی مہر مثل

---

[1] یعنی ان کا پورا مہر نہ دے سکو گے ۱۲ منہ [2] گو ایجاب وقبول میں فاصلہ ہوا کیوں کہ مجلس وہی رہی ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے ایجاب کے بعد دوسری بار بہت گفتگو کی اور دیر کے بعد فرمایا زوجکہا بما معک من القرآن ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوْا عَنْ
نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوْا لَهُنَّ فِيْ إِكْمَالِ
الصَّدَاقِ وَأُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ
مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ
إِلٰى وَتَرْغَبُوْنَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُمْ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيْمَةَ إِذَا كَانَتْ
ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوْا فِيْ نِكَاحِهَا
وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبًا
عَنْهَا فِيْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوْهَا
وَأَخَذُوْا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ فَكَمَا
يَتْرُكُوْنَهَا حِيْنَ يَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ
أَنْ يَنْكِحُوْهَا إِذَا رَغِبُوْا فِيْهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوْا
لَهَا وَيُعْطُوْهَا حَقَّهَا الْأَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ۔

بَابٌ إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ
لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِيْ فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ
زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَ
إِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ أَرَضِيْتَ أَوْ
قَبِلْتَ۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

سے کم) تو ایسے نکاح سے ممانعت کی گئی البتہ اگر پورا پورا مہر
مقرر کرے تو نکاح کی اجازت ہے خیر جب ایسا نکاح (یعنے
مہر میں کمی کر کے) منع ہوا تو یہ حکم دیا گیا کہ اس یتیم لڑکی کو چھوڑ کر
دوسری جن عورتوں سے چاہے نکاح کر لے حضرت عائشہؓ نے
کہا اس آیت کے اترنے کے بعد بھی پھر لوگوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مسئلہ پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اتاری یستفتونک فی النساء اخیر آیت ترغبون تک اس کا مطلب
یہ ہے کہ جب یتیم لڑکی خوب صورت دولت مند ہوتی ہے تب تو
مہر میں کمی کر کے اس سے نکاح کرنا رشتہ لگانا پسند کرتے ہیں اور
جب دولت مندی یا خوبصورتی نہیں رکھتی اس وقت اس کو چھوڑ
کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں یہ کیا بات ان کو چاہیے کہ
جیسے مال دولت اور حسن وجمال نہ ہونے کی صورت میں اس کو چھوڑ
دیتے ہیں ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دیں جب وہ مال دار اور خوب
صورت ہو البتہ اگر انصاف سے چلیں اور اس کا پورا مہر مقرر کریں
تو خیر نکاح کر لیں۔

باب اگر کسی مرد نے لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس
لڑکی سے کر دے اس نے کہا میں نے اتنے مہر پر تیرا نکاح اس سے
کر دیا تو نکاح ہو گیا گو پھر مرد سے یہ نہ پوچھے کہ تو راضی ہوا یا تو
نے قبول کیا یا نہیں[1] اس باب میں سہل کی روایت ہے آنحضرتؐ
سے[2]

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

[1] اس باب سے مطلب یہ ہے کہ مرد کا درخواست کرنا قبول کے قائم مقام ہے اب اس کے بعد دوسرے قبول کی حاجت نہیں بیع میں بھی یہی حکم ہے مثلاً کسی نے دوسرے سے کہا چار روپیہ کو یہ چیز میرے ہاتھ بیچ ڈال اس نے کہا میں نے بیچ دی تو بیع تمام ہو گئی اب اس کی ضرورت نہیں کہ پھر مشتری کہے میں نے قبول کی ۱۲ منہ [2] جو اوپر کئی بار گزر چکی کیوں کہ اس میں یہ ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا نکاح اس عورت سے کر دیجیے آپ نے تھوڑی دیر گفتگو کر کے پھر یہ فرمایا جا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے اس حدیث میں یہ منقول نہیں ہے کہ پھر اس مرد نے کہا میں نے قبول کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے ایک عورت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا آپ نے فرمایا آج کل تو مجھ کو عورتوں کی ضرورت نہیں ہے[1] ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرا نکاح اس سے کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس مہر میں دینے کو کچھ ہے وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا کچھ تو دے ایک لوہے کی انگوٹھی سہی کہنے لگا میرے پاس تو یہ بھی نہیں ہے آپ نے پوچھا اچھا قرآن میں سے تجھ کو کچھ یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلانی فلانی سورتیں یاد ہیں فرمایا جا ہم نے یہ عورت اس قرآن کے عوض جو تجھ کو یاد ہے تیری ملک (نکاح) میں دے دی۔

بَابٌ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

باب کسی مسلمان بھائی نے ایک عورت کو پیام بھیجا ہو تو دوسرا شخص اس کو پیام نہ بھیجے جب تک وہ اس سے نکاح کرے یا پیام چھوڑ دے منگنی توڑ دے۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول تول پر مول تول کرے یا اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر پیغام بھیجے البتہ اگر وہ اس پیغام کو چھوڑ دے یا دوسرے پیغام کرنے والے کو اجازت دے تو جائز ہے۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے

[1] حافظ نے کہا یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب آپ کو ضرورت نہ تھی تو دوسری روایت میں یہ کیسے ہے کہ آپ نے اس کو سر سے پاؤں تک دیکھا میں لکھتا ہوں کوئی اشکال نہیں ہے ضرورت ہونا اور بات ہے اور خوشی سے ایک کام کا کرنا اور بات ہے اور کبھی ایک چیز کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن پسند آنے پر آدمی اس کو لے لیتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْا اِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ۔

کہا ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان بھائی کے ساتھ بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ نہ لگاؤ نہ کوئی آہستہ بات کرے تو اس کے سننے کے لیے کان لگاؤ اور ایک دوسرے سے بیر نہ رکھو بلکہ بھائی بھائی بنے رہو اس کی بھلائی چاہو) اور کوئی مسلمان دوسرے بھائی مسلمان کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے یا تو نکاح کرے یا پیغام توڑ دے[1]

بَابُ تَفْسِيْرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

باب پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا[2]

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب ہمشیر یعنی حفصہؓ بیوہ ہوگئیں تو حضرت عمرؓ کہتے تھے میں ابوبکرؓ سے ملا ان سے کہا اگر تم منظور کرو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں۔ لیکن ابوبکرؓ نے کچھ جواب نہ دیا میں کئی راتوں تک منتظر رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا اس کے بعد ابوبکرؓ مجھ سے ملے کہنے لگے میں نے جو تمہاری بات کا جواب نہ دیا اس کی وجہ اور کچھ نہیں یہی تھی کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ کا ذکر کرتے تھے آپ کا ارادہ حفصہؓ کو پیغام بھیجنے کا معلوم ہوتا تھا

[1] اس کے بعد اگر پیغام دے تو مضائقہ نہیں ۱۲ منہ۔ [2] تفسیر ترک الخطبہ کے ہم نے یہی معنے سمجھے ہیں کیونکہ ابوبکرؓ نے جو حضرت عمرؓ کا پیغام چھوڑ دیا اس کا کچھ جواب نہ دیا تو اس کی وجہ بعد میں بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا ابن بطال نے یہ معنے کیے ہیں کہ پیغام پیغام نہ کرنا ایک تو وہ ہے جو اوپر کے باب میں گذرا ایک یہ ہے کہ پیغام بھیجنے والے کو اگر یہ معلوم ہو کہ دوسرے ایک ایسے شخص کا پیغام آنے والا ہے جس سے لڑکی والا شکریہ کے ساتھ شادی کر دے گا تو پھر خود پیغام نہ دے جیسے ابوبکرؓ نے کیا ان کو معلوم تھا کہ عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کبھی رد نہیں کرتے کے بلکہ خدا کا شکر کر کے کمال خوشی سے اس کو منظور کریں گے اس لیے ابوبکرؓ نے پیغام نہ دیا ابن منیر نے کہا امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ اگرچہ ابھی پیغام چلتہ نہ ہوا ہو مگر ایک شخص کا ارادہ ایک عورت کو پیغام بھیجنے کا ہو تو دوسرے شخص کو جس کو اس کی خبر ہو اپنا پیغام نہیں بھیجنا چاہیے ۱۲ منہ۔

لَأَفْشَيْتُ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُوْنُسُ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

اور یہ تو میں نہیں کر سکتا تھا آنحضرتؐ کا راز تم پر کھول دیتا[1] البتہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ کو چھوڑ دیتے تو بے شک میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا[2] شعیب کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق نے بھی زہری سے روایت کیا ہے[3]

بَابُ الْخُطْبَةِ۔

باب (عقد سے پہلے) نکاح کا خطبہ پڑھنا[4]

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری (یا سفیان بن عیینہ) نے انہوں نے زید بن اسلم سے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے پورب کی طرف سے دو مرد[5] آئے وہ مسلمان ہو گئے انہوں نے ایک فصیح بلیغ خطبہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر یہ جادو کی طرح اثر کرتی ہے[6]

بَابُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيْمَةِ

باب نکاح میں اور ولیمہ کی دعوت میں باجا بجانا[7]

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے بشر بن مفضل سے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے کہا ربیع جو معوذ بن عفراء کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی جب میرا جلوہ ہوا (خاوند کے سامنے کی گئی اس نے مجھ سے صحبت کی) اس کے دوسرے

---

[1] س لیے میں نے اس وقت کچھ جواب نہیں دیا تم برا نہ ماننا ۱۲ منہ [2] یعنی ان سے نکاح کر لیتا ۱۲ منہ [3] یونس کی روایت کو دارقطنی نے علل میں موسیٰ اور ابن ابی عتیق کی روایتوں کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اکثر علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے اگر خطبہ نہ پڑھے جب بھی نکاح صحیح ہو جاوے گا اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک نکاح کی شرط ہے مگر یہ قول شاذ ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھے کیونکہ ہر خطبہ کھڑے ہی رہ کر پڑھنا آنحضرت سے منقول ہے مگر نکاح کے خطبے میں کوئی صریح روایت ایسی نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ نے اس کو کھڑے رہ کر پڑھا اور ہم نے اکثر مشائخ کو بیٹھے ہی بیٹھے یہ خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا نکاح کا خطبہ یہ ہے الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہد اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ اخیر آیت رقیبا تک یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا اخیر آیت عظیما تک ۱۲ منہ [5] زبرقان بن بدر اور عمرو بن ابراہیم ۱۲ منہ [6] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث لا کر امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا کہ نکاح کا خطبہ صاف صاف اور تقریر میں ہونا چاہیے نہ یہ کہ بڑے تکلف اور خوش تقریری کے ساتھ جس سے سامعین پر جادو کا سا اثر ہو اور خطبہ نکاح کے باب میں صریح حدیث ابن مسعود کی ہے جس کو اصحاب سنن نے نکالا لیکن امام بخاری شاید اپنی شرط پر نہ ہونے سے اس کو نہ لا سکے ۱۲ منہ [7] دوسری حدیث میں ہے نکاح کا اعلان کرو اور اس میں دف بجاؤ (باقی بر صفحہ آیندہ)

فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ

روز صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو اے خالد اس وقت بیٹھا ہے اور ہماری چند چھوکریاں اس وقت دف بجا رہی تھیں ہمارے بزرگوں کا ذکر کر رہی تھیں جو بدر کی لڑائی میں مارے گئے تھے[3] اتنے میں ایک چھوکری یہ مصرعہ گانے لگی ایک پیمبر ہم میں ہیں جو جانتے ہیں کل کی بات یعنی کل کی ہونے والی بات آپ نے فرمایا یہ مت گا جو تو پہلے گا رہی تھی وہ گا[4]

بَابٌ ۴۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ

باب اللہ تعالٰے کا یہ فرمانا تم عورتوں کا مہر خوشی خوشی دے ڈالو اور مہر بہت باندھنے کا بیان اور کم سے کم کتنا مہر ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا سورۂ نساء میں یہ فرمانا اگر تم نے عورت کو ڈھیر کا ڈھیر مال دے دیا ہو جب بھی اس سے واپس نہ لو اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا یا تم ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے ہو اور سہل بن سعد ساعدی نے کہا آنحضرت صلی

(بقیہ صفحہ سابقہ) قسطلانی نے کہا اس حدیث سے نکاح شادی میں دف بجانا جائز ہونا نکلتا ہے اور شافعیہ نے یراع کا بجانا بھی جائز رکھا ہے جس میں جلاجل برتتے ہیں اور شادی پر ختنے اور عید کا قیاس کیا ہے قسطلانی نے کہا ستار اور طنبورا اور وہ باجے بجانا جو شراب پینے والے بجاتے ہیں حرام ہے اور قصداً ان کا سننا بھی حرام ہے لیکن بلا قصداً اگر سن لے تو کچھ گناہ نہ ہوگا اور طبلہ بھی دف کی طرح جائز ہے مگر جس کو ہیجڑے بجایا کرتے ہیں وہ ناجائز ہے اور تالی بجانا جائز ہے اسی طرح ناچنا مگر وہ ناچ جائز نہیں جس میں عورتوں کی مشابہت یا اعضاء کا موڑنا اور بتانا ہو مترجم کہتا ہے ان تفصیلات پر دلیل شرعی چاہیے صرف شافعیہ یا حنفیہ کا قول کافی نہیں ہے اور اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ گانے بجانے میں دو قول ہیں ایک جواز کا اور امام حزم اور بہت سے اہل ظاہر جواز کی طرف گئے ہیں خصوصاً شادی اور ختنہ اور ایام عید میں گو کسی قسم کا باجا ہو اور ابن قیم اور ابن تیمیہ اور اکثر اصحاب حدیث عدم جواز کی طرف مائل ہوتے ہیں مگر عید اور شادی اور ختنہ وغیرہ میں دف بجانا انہوں نے بھی جائز رکھا ہے لیکن ثواب یا عبادت کے طور پر گانا بجانا جس کو بعض صوفیہ نے اختیار کیا ہے اس کی اصل شریعت سے کچھ معلوم نہیں لہذا یقیناً وہ بدعت ہوگا اور اس سے باز رہنا بہتر ہے اور صوفیوں میں جو بزرگ متبع سنت گزرے ہیں انہوں نے اس سے پرہیز کیا ہے جیسے حضرت مجددؒ وغیرہ ۱۲ منہ۔ (حواشی صفحہ ھٰذا) [1] ممکن ہے کہ آپ کے اور ربیع کے درمیان پردہ پڑا ہو یا یہ واقعہ اس وقت کا ہو جب پردے کا حکم نہیں اترا تھا قسطلانی نے کہا آنحضرتؐ کا یہ خاصہ تھا کہ آپ کو اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اس سے خلوت کرنا درست تھا کیونکہ آپ شیطان کے غلبے سے محفوظ تھے میں کہتا ہوں ان تکلفات کی کیا ضرورت ہے ربیع ساتر لباس پہنے ہوں گی اور وہاں دوسرے لوگ بھی موجود تھے پھر آنحضرت کا بیٹھنا عرب کی عادت کے موافق تھا عرب میں صرف شرعی پردہ مروج ہے یعنی عورت اپنے ستر کو ڈھانکے رہے باقی وہ ہر مرد کے سامنے نکل سکتی ہے اور آنحضرتؐ تو اپنی امت کی عورتوں کے بجائے باپ کے تھے آپ کے سامنے نکلنے میں کوئی قباحت نہ تھی ۱۲ منہ [2] خوشی کا گانا گا رہی تھیں ۱۲ منہ [3] ربیع کے باپ معوذ بن عفراء اور ان کے دونوں چچا معاذ اور عوف بدر کے دن شہید ہوئے تھے ۱۲ منہ [4] کیونکہ کل ہونے والی بات غیب کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا سبحان اللہ ہمارے پیغمبر صاحب کی پیغمبری کے ثبوت کے لیے اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہوگی کہ آپ نے ذرا سی تعریف بھی جو شرع کے خلاف ہوتی گوارا نہ فرماتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔

اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کچھ تو ڈھونڈھ کر لا لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی[1]۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ وَّعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے کہ عبدالرحمن بن عوفؓ نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کا مہر کھجور کی گٹھلی برابر مقرر کیا[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو عبدالرحمن پر شادی کی سی خوشی معلوم ہوئی آپ نے حال پوچھا عبدالرحمن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر پر نکاح کیا ہے اور شعبہ نے (اسی سند سے) قتادہ سے روایت کی انہوں نے انسؓ سے کہ عبدالرحمن بن عوف نے ایک عورت سے گٹھلی برابر سونے پر نکاح کیا[4]۔

بَابُ التَّزْوِيْجِ عَلَى الْقُرْاٰنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ۔

باب قرآن کی تعلیم مہر ہو سکتی ہے اسی طرح اگر مہر کا ذکر ہی نہ کرے تب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا اور مہر مثل لازم ہو گا۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَفِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے ابوحازم سے سنا کہا میں نے سہل بن سعد ساعدی سے سنا وہ کہتے تھے میں اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک عورت کھڑی ہوئی (خولہ یا ام شریک[3]) اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اب آپ جیسا مناسب سمجھیں کریں آنحضرتؐ نے اس کو کچھ جواب نہیں دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہؐ میں نے اپنی جان آپ کو

---

[1] جس کا قصہ گزر چکا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں ایک پیسہ بھی مہر ہو سکتا ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے حنفیہ کے نزدیک کم سے کم دس درم ہونا چاہئیں اور مالکیہ کے نزدیک ربع دینار اور بہتر یہ ہے کہ مہر دس درم سے کم اور پانچ سو درم سے زیادہ نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں اور صاحبزادیوں کا یہی مہر تھا ۱۲ منہ۔

[3] وہ عورت خیرالنساء بن رافع بن امرء القیس کی بیٹی تھی ۱۲ منہ۔

[4] اس روایت میں یہ صراحت ہے کہ گٹھلی برابر سونا ٹھہرا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لَكَ فَرَفِيهَا رَأْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَفِيهَا رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْكِحْنِيهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بخش دی آپ جو جی چاہے وہ کیجئے آپ نے پھر کچھ جواب نہ دیا پھر تیسری بار کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں اتنے میں انصار میں سے ایک مرد اس کا نام معلوم نہیں ہوا کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اس سے میرا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا جا کر ڈھونڈھ لا لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا اور تلاش کی پھر آیا تو کہنے لگا مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی آپ نے فرمایا اچھا تجھ کو کچھ قرآن یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں آپ نے فرمایا جا میں نے ان سورتوں کے بدل تیرا نکاح اس عورت سے کر دیا[1]

بَابُ الْمَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ۔

باب کوئی جنس یا لوہے کی انگوٹھی مہر ہو سکتی ہے گو نقد روپیہ پیسہ اشرفی نہ ہو)

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا مہر دے کر نکاح کرلے ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ۔

باب نکاح میں جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا ضرور ہے

وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ

اور حضرت عمرؓ نے کہا[2] حق کا پورا کرنا اسی وقت

[1] ابن مسعود کی روایت میں اس کی صراحت ہے تو اس عورت کو یہ سورتیں پڑھا دے سکھلا دے اور جب اللہ تجھ کو کچھ روپیہ پیسہ دے تو نکاح کا عوض یعنی مہر ادا کر ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے اس نے کہا ہاں سورۂ بقرہ یاد ہے ایک روایت میں ہے اس نے کہا سورۂ کوثر یاد ہے فرمایا یہی سورۃ اس کو مہر میں پڑھا دے امام بخاری نے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکالا کہ جب تعلیم قرآن پر جو مال کی قسم میں سے نہیں ہے نکاح کرنا جائز ہوا تو مہر کا ذکر کئے بغیر بھی نکاح جائز ہوگا ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے نکالا اور ابن غنم سے کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہنے لگا امیر المومنین میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اس شرط پر کہ اس کو اسی کے گھر میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

الشُّرُوطِ وَ قَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَ وَعَدَنِي فَوَفَى لِي

ہو گا جب شرط پوری کی جائے اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے ایک داماد (ابو العاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی کہ دامادی کا حق انہوں نے ادا کیا جو بات کہی وہ سچ اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا[1]

۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

ہم سے ابو الولید ہشام ابن عبد الملک طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سب شرطوں میں جن کو تم پورا کرو ان شرطوں کا پورا کرنا زیادہ ضرور ہے جن کی وجہ سے تم نے عورتوں کی شرمگاہ اپنے اوپر حلال کی (جن شرطوں پر نکاح باندھا)

بَابُ ۸۳ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ۔

باب ان شرطوں کا بیان جن کا نکاح میں شرط کرنا درست نہیں ہے[2]

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

عبد اللہ بن مسعود نے کہا کوئی عورت یہ شرط نہ لگادے کہ مرد اس کی بہن (یعنی اپنی اگلی بی بی) کو طلاق دے دے[3]

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی عورت

(بقیہ صفحہ سابقہ) رکھوں گا اب میں دوسرے ملک کو جانا چاہتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا عورت اپنی شرط کو پورا کرا سکتی ہے وہ کہنے لگا تب تو مرد تباہ ہوئے عورتیں جب چاہیں گی طلاق لیں گی اس وقت حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھذا) [1] نکاح کے وقت جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا مطلقاً لازم ہے امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے الا ایک شرط کہ مرد اپنی پہلی بی بی کو طلاق دے دے اس کا پورا کرنا ضرور نہیں اب رہیں یہ شرطیں کہ مرد دوسری شادی نہ کرے یا لونڈی نہ رکھے یا بی بی کو اس کے ملک کے باہر نہ لے جائے یا نان و نفقہ یا پارچہ اتنا دے گا ان شرطوں کا پورا کرنا خاوند پر لازم ہے ورنہ عورت قاضی کے پاس نالش کر کے مرد سے جدا ہو سکتی ہے اور حنفیہ اور شافعیہ نے شرطوں کی تقسیم کی ہے بعضوں کا پورا کرنا ضرور قرار دیا ہے بعضوں کا پورا کرنا ضروری نہیں رکھا مثلاً یہ شرط کہ عورت کو دوسرے ملک میں اپنے ساتھ نہیں لے جائیگا یا دوسری شادی نہیں کرے گا یا لونڈی نہیں رکھے گا عطا سے بھی ایسا ہی منقول ہے کہ یہ شرط باطل ہے ۱۲ منہ [2] ابو العاص حضرت زینب آپ کی بڑی صاحبزادی کے شوہر تھے یہ حدیث کتاب المناقب میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] ان کا پورا کرنا ضروری ہے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا یہ قول ایک مرفوع حدیث میں وارد ہے ابو ہریرہؓ سے

besturdubooks.wordpress.com

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

کو اپنے خاوند سے یہ درخواست کرنا درست نہیں کہ وہ اس کی بہن دسوکن کو طلاق دے دے اس لیے کہ اس کے حصے کا پیالہ بھی خود انڈیل لے[۱] یہ ہو نہیں سکتا جتنا اس کی قسمت میں ہے اتنا ہی ملے گا۔

بَابُ[۸۴] الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب نوشاہ کو زردی لگانا درست ہے[۲]۔

وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کو عبدالرحمٰن بن عوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ان پر زردی کا نشان تھا آپ نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا میں نے انصاری عورت (بنت حسیہ) سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا اچھا ولیمہ کی دعوت تو کر زیادہ نہیں تو ایک بکری ہی کا[۳]

بَابٌ[۸۵]

باب[۴]

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ رضـ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[۱] یعنی جو اس کی قسمت کا ہے وہ بھی اس کو مل جائے ۱۲ منہ [۲] لیکن حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک مطلق منع ہے اور مالکیہ نے کپڑے میں لگانا مرد کے لیے درست رکھا ہے نہ بدن میں یہ لوگ ابوموسیٰ کی حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرنے کا جس کے بدن میں زرد خوشبو لگی ہو ہم کہتے ہیں کہ نوشاہ اس میں سے مستثنیٰ ہے اور اس طرح سے دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے حنفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن کی حدیث سے زردی لگانے کا جواز مرد کے لیے نہیں نکلتا کیونکہ عبدالرحمٰن نے زردی نہیں لگائی تھی بلکہ ان کے دلہن کی زردی ان کے بدن یا کپڑے سے لگ گئی ہو گی ۱۲ منہ [۳] ولیمہ کی دعوت صحبت کے بعد دولہا کو کرنا سنت ہے یہ ضرور نہیں کہ ولیمہ کی دعوت میں گوشت ہی پکائے بلکہ جو میسر ہو وہ کھلا دے آنحضرتؐ نے ولیمہ کی دعوت میں کھجور اور گھی اور پنیر کھلایا افسوس ہے کہ ہمارے زمانے میں جو کھانا سنت کا تھا اس کو تو لوگوں نے چھوڑ دیا اور الٹا لڑکی والے لوگوں کو کھلانے لگے اور لڑکے والے کیا کرتے ہیں کہ شادی سے پہلے ہی لوگوں کو کھلا پلا دیتے ہیں لطف یہ کہ ان بدعتیوں کی شادی اور موت دونوں بری ہیں ۱۲ منہ [۴] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں اور بعضے نسخوں میں باب کا لفظ ساقط ہے ۱۲ منہ۔

فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا۔

نے ام المومنین زینبؓ کا ولیمہ کیا تو مسلمانوں کو خوب فائدہ پہونچایا[1] پھر جیسے آپ کی عادت تھی نکاح کرنے کے بعد باہر نکلے دوسری بی بیوں کے حجروں پر آئے ان کو دعا دینے لگے وہ آپ کو دعا دینے لگیں پھر لوٹ کر حضرت زینبؓ کے حجرے پر گئے دیکھا تو وہاں دو آدمی[2] یہ حال دیکھ کر آپ پھر لوٹ گئے انسؓ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں میں نے یا اور کسی نے آپ کو خبر دی کہ اب وہ دونوں آدمی چلے گئے اس وقت آپ پھر آئے[3]

بَابٌ ۸۶ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ۔

باب نوشاہ کو لوگ کیونکر دعا دیں؟

۱۴۰ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوفؓ پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ زردی کیسی انہوں نے کہا میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے ایک گٹھلی برابر سونے پر آپ نے فرمایا بارک اللہ لک (اللہ تجھ کو برکت دے) ، ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی

بَابٌ ۸۷ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ۔

باب جو عورتیں دلہن کو دولہا کے گھر لے کر آئیں ان کو کیونکر دعا دی جائے اور دلہن کو کیونکر؟

۱۴۱ ۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے

---

[1] یعنی ان کو پیٹ بھر کر روٹی گوشت کھلایا ۱۲ منہ [2] ابھی تک بیٹھے باتیں کر رہے ہیں ۱۲ منہ [3] اور پردہ ڈال لیا حضرت زینبؓ سے خلوت کی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کو باب الولیمہ میں لکھنا چاہا ہوگا مگر کاتب نے غلطی سے اس باب میں لکھ دی بعضوں نے کہا امام بخاری اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد خوشبو لگائی تو معلوم ہوا کہ نوشاہ کو زرد خوشبو لگانا جیسے مہندی زعفران وغیرہ کچھ لازم نہیں ہے بلکہ جائز ہے لگائے یا نہ لگائے ۱۲ منہ [4] عقد کے بعد سب براتی لوگ نوشاہ کو یوں دعا دیں بارک اللہ لک یا بارک علیک اللہ وجمع بینکما فی خیر ترمذی کی روایت میں یوں ہے بارک اللہ لک وعلیک وجمع بینکما فی خیر۔ جاہلیت کے زمانہ میں یوں دعا دیا کرتے تھے بالرفاء والبنین بقی بن مخلد نے بنی تمیم کے ایک شخص سے نکالا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں یہی کہا کرتے تھے پھر جب اسلام کا زمانہ ہوا تو ہمارے پیغمبر نے ہم کو یوں سکھلایا یہ کہو بارک اللہ لکم وبارک فیکم وبارک علیکم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَائِشَةَ رض تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ۔

والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ ام رومان بنت عامر مجھ کو آنحضرت کے گھر میں لے کر آئیں وہاں انصار کی کئی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں[1] انہوں نے مجھ کو اور میری ماں کو یوں دعا دی مبارک مبارک اللہ کرے تم اچھی ہو تمہارا نصیبہ اچھا ہو۔

بَابُ ۸۸ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ۔

باب جہاد میں جانے سے پہلے نئی دلہن سے صحبت کر لینا بہتر ہے (تاکہ دل اس میں لگا نہ رہے)

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک پیغمبر (حضرت یوشع یا حضرت داؤد) نے جہاد کیا تو اپنے لوگوں سے کہا دیکھو میرے ساتھ جہاد میں وہ شخص نہ جائے جس نے نئی دلہن کی ہو اس سے صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

بَابُ ۸۹ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

باب نو برس کی لڑکی سے صحبت کرنا (جب وہ جوان ہو گئی ہو)

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

[1] یعنی اسماء بنت یزید بن سکن وغیرہ ۱۲ منہ [2] امام احمد کی روایت میں ہے ام رومان نے حضرت عائشہ رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بٹھایا کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ مبارک کرے یہ رسم اب تک جاری ہے عقد کے بعد جلوہ ہوتا ہے یعنی دلہن دولہا کو دکھلائی جاتی ہے، اگر دولہن دولہا کی گود میں بٹھائی جائے یا دولہا دلہن کو گود میں بٹھا کر سوار کرے تو کچھ قباحت نہیں کیوں کہ اس کام کی اصل حدیث سے ثابت ہے لیکن آرسی مصحف آئینہ وغیرہ دکھلانا یا ٹونے ٹوٹکے یہ سب واہیات رسمیں ہیں ان کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے اسی طرح دولہا کا عقد کے بعد ہر ایک کو سلام کرنا ہر ایک سے گلے ملنا ہر ایک سے معانقہ کرنا اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے شریعت اسلامی میں ملاقات کے وقت سلام اور معانقہ اور سفر سے آنے پر معانقہ یعنی گلے ملنا سنت ہے باقی سب وقتوں میں بدعت ہے جیسے عیدین وغیرہ میں اسی طرح عصر یا فجر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اسی طرح رخصت کے وقت اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد امام سے معانقہ کرنا یہ سب جاہلوں کی رسمیں ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا

بَابُ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثًا يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِيَ فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطّٰى لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ۔

بَابُ الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَّلَا نِيْرَانٍ۔

عائشہؓ سے اس وقت نکاح کیا جب ان کی عمر چھ برس کی تھی اور نو برس کی عمر میں ان سے صحبت کی نو برس تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں۔[۱]

باب سفر میں نئی دلہن سے صحبت کرنا۔

ہم سے محمد بن بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹتے وقت خیبر اور مدینہ کے بیچ میں ٹھہر گئے تین دن تک ٹھہرے رہے صفیہ بنت حیی سے آپ صحبت کرتے رہے میں نے ولیمہ کی دعوت میں مسلمانوں کو بلایا اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا آپ نے حکم دیا چمڑے کے دستر خوان بچھائے گئے اس پر کھجور گھی پنیر ڈال دیا گیا یہی ولیمہ کا کھانا تھا اب مسلمان کہنے لگے صفیہؓ مسلمانوں کی ماؤں میں سے ہیں یا آپ کی ایک لونڈی خواص ہیں پھر آپ ہی کہنے لگے دیکھیں اگر آپ صفیہؓ کو پردے میں رکھیں تب تو ہم سمجھ لیں گے وہ مسلمانوں کی ماں (بی بی ہیں) اور اگر پردے میں نہ رکھیں تو سمجھیں گے لونڈی (باندی) ہیں جب آپ نے وہاں سے کوچ کیا تو اپنے پیچھے (اونٹ پر) صفیہؓ کے لیے گدہ بنایا اور لوگوں سے ان کو پردہ کرایا پردہ چھوڑ لیا۔[۲]

باب دولہا کا دلہن پاس یا دلہن کا دولہا پاس دن کو آنا سواری یا روشنی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔[۳]

[۱] اٹھارہ برس کی عمر جب ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا ۱۲ منہ [۲] تب لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ صفیہ بھی آپ کی اور بی بیوں کی طرح ایک بی بی ہیں آپ تین دن برابر صفیہؓ کے پاس رہے کیونکہ وہ ثیبہ تھیں اگر نئی دلہن ثیبہ ہو تو تین دن تک اگر باکرہ ہو تو سات دن تک دولہا اس کے پاس رہ سکتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ [۳] عرب کے لوگوں میں بھی ہندوستان کی طرح یہ رواج تھا کہ دولہا رات کو سوار ہو کر سامنے مشعلیں جلتی ہوئیں دلہن کے گھر پر آئے جس کو برات یا شب گشت کہتے ہیں یہ بدعت ہے ہماری شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے سعید بن منصور نے نکالا کہ عبداللہ بن قرط کے ساتھ جب وہ حمص میں حضرت عمرؓ کی طرف سے حاکم تھے ایک برات نکلی دولہا دلہن کے آگے مشعلیں جلتی جاتی تھیں (باقی صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

١٤٥- حَدَّثَنِيْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْنِيْ اُمِّيْ فَاَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى۔

مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا تو ام رومان میری ماں میرے پاس آئیں اور مجھ کو دن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لے گئیں میں اس وقت ڈر گئی جب ایکا ایک آنحضرت چاشت کے وقت میرے پاس آ گئے مجھ سے صحبت کی[1]

بَابُ الْاَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ۔

باب عورتوں کے لیے سوزنیاں وغیرہ بچھانا جائز ہے (یا باریک پردہ لٹکانا)۔

١٤٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنّٰى لَنَا

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سوزنیاں بنائیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو سوزنیاں کہاں میسر ہیں آپؐ نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب تم کو سوزنیاں

(بقیہ صفحہ سابقہ) عبداللہؓ نے سب براتیوں کو دکھتے لگائے وہ برات چھوڑ کر بھاگے عبداللہ نے خطبہ سنایا ارے تم لوگ دولہا دولہن کے سامنے آگ جلاتے ہو کافروں کی مشابہت کرتے ہو خدا کافروں کی روشنی بجھانے والا ہے قسطلانی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ برات نکالنا مکروہ ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھٰذا) [1] سبحان اللہ شرعی شادی کتنی سہل ہے نہ برات کی ضرورت ہے نہ سانچق کی نہ مہندی کی نہ تور دن کی نہ رسموں کی جو کچھ دولہا سے ہو سکے کپڑے زیور وغیرہ یا مہر کا کچھ حصہ وہ دلہن کے ولی کے پاس بھیج دے پھر دن کو پاؤں پیدل یا سوار ہو کر دلہن کے گھر پر چلا آئے نہ روشنی کی ضرورت ہے نہ سواری کی نہ جلوس کی نہ باجے گاجے ہاتھیوں گھوڑوں اونٹوں کی چنداں ضرورت ہے عقد کے دو بول پڑھا کر اپنی دلہن کو لے جائے دلہن پاؤں پیدل یا سواری دونوں طرح دن کو جا سکتی ہے چلو چھٹی ہوئی نکاح ہو گیا اگر کسی شخص کی سو لڑکیاں ہوں تو اس کو ان کے نکاح کر دینے میں کوئی دقت نہیں ہوتی جو روپیہ سامان وغیرہ دولہا کے پاس سے بطور چڑھاوے کے یا مہر کے آتا ہے اسی میں دلہن کے پارچہ زیور سامان وغیرہ سب بن جاتے ہیں اب دلہن والوں کو کسی اور خرچہ کی ضرورت نہیں دولہا صحبت کے بعد اپنے دوستوں کو کھانے کی دعوت دیتا ہے جس کو ولیمہ کہتے ہیں سبحان اللہ کیا مبارک شادی ہے جو اس طرح سے کی جائے یا ایک شادی وہ ہے جو مسلمانوں نے اپنی شریعت کو چھوڑ کر کافروں اور مشرکوں کی پیروی سے اختیار کی ہے یہ شادی کیا ہے عین غمی اور خانہ بربادی ہے ایک ہی لڑکی کا اس طرح پر بیاہنا ایک بلائے عظیم ہے چہ جائے کہ بہت سی لڑکیاں ہوں تب تو لڑکیوں کے باپ کو زندہ درگور سمجھنا چاہیے بیچارہ سودی قرضے لیتا ہے جائیداد گرو کرتا ہے لوگوں سے بھیک مانگتا ہے جب بھی شادی کا سامان تیار نہیں کر سکتا اور شادی کے بعد ساری عمر تنگ معیشت میں مبتلا قرض ادا کرتے کرتے آدھی روگ اس پر سے دولہا والوں کے طعن و تشنیع یہ رسم رہ گئی فلاں چیز نہیں نصیب ہی نہیں ہوئی اسے لعنت خدا شریعت سے مونہہ موڑنے کی یہی سزا ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں میں مونہہ کالا زندگی وبال جان ہے منہ سے ٹھیک یعنی کمل اور بچھانے کو فتا ہی نہیں ۱۲ منہ یا باریک اور عمدہ پردے بچھا کر لٹکا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اَنۡمَاطٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ۔

بَابُ ۹۳ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ يَهْدِيْنَ الْمَرْاَةَ اِلٰى زَوْجِهَا۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآءِيْلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا زَفَّتِ امْرَاَةً اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَآئِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔

بَابُ ۹۴ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوْسِ

۱۴۸۔ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّبِنَا فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَبَاتِ اُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

سب میسر ہوں گے[۱]

باب جو عورتیں دلہن کو (دولہا پاس) لے جائیں وہ گاتی بجاتی جا سکتی ہیں[۲]۔

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ ایک دلہن کو ایک انصاری مرد کے پاس لے گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تمہارے ساتھ کچھ گانا بجانا تو تھا ہی نہیں (خالی خولی چپ چپاتی دلہن کو لے گئیں) دیکھو انصاری لوگ گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔

باب دلہن کو چڑھاوا بھیجنا۔

اور ابراہیم بن طہمان نے ابو عثمان جعد بن دینار سے روایت کی انہوں نے انس بن مالک سے[۳] ابو عثمان کہتے ہیں کہ انس ہمارے سامنے سے بنی رفاعہ کی مسجد میں (جو بصرے میں ہے) گزرے میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ جب ام سلیم کے گھر کی طرف سے گزرتے ان کے پاس جاتے ان کو سلام کرتے (وہ آپ کی رضاعی خالہ تھیں)

[۱] اس سے امام بخاری نے پردے یا سوزنی کا جواز نکالا لیکن مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر سے یہ پردہ نکال کر پھینک دیا فرمایا ہم کو حکم نہیں ملا کہ مٹی پتھر کو کپڑا پہنائیں اکثر شافعیہ نے اسی حدیث کی وجہ سے دیواروں پر کپڑا لگانا مکروہ بلکہ حرام رکھا ہے ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے دیوار کو کپڑے سے مت چھپاؤ یہ صریح نہی ہے اور جب مٹی پتھر پر کپڑا اڑانا منع ہوا تو قبر پر چادر ڈالنا بھی منع ہوگا اب تو جاہلوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ قبروں کے لیے عمدہ عمدہ پوششیں زربفت اور کمخواب کی بناتے ہیں کیا خوب یہ کپڑا ان غریب مسلمانوں کو کیوں نہیں دیتے جو ننگے اور بھوکے ہیں ان میں کتنا ثواب ملے گا قبر کو کپڑا پہنانے میں ثواب کجا عذاب تیار ہے ۱۲ منہ۔

[۲] اوپر گزر چکا کہ شادی وغیرہ میں گانا بجانا درست ہے ابوالشیخ نے حضرت عائشہؓ سے نکالا انصار کی ایک یتیم لڑکی کی شادی میں دلہن کے ساتھ گئی جب لوٹ کر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے دولہا والوں کے پاس جا کر کیا کہا ہم نے کہا سلام کیا مبارک باد دی آپ نے فرمایا ایک گانے بجانے والی لونڈی کیوں ساتھ نہ لیتے گئے جو دف بجاتی گاتی جاتی میں نے عرض کیا وہ کیا گاتی آپ نے فرمایا یوں گاتی ہم آئے تہمارے گھر میں ہم آئے تمہارے گھر میں مبارک ہو ہم کو مبارک ہو تم کو بہت برکت ہو وے سفید مینگیہوں کھا کھا کے موٹی ہوئیں تماری دلہنیں خدا کی قدرت نسائی نے عامر بن سعد سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے ہم کو شادی کے وقت کھیل دکھانے بجانے کی اجازت دی ایک روایت میں ہے کہ یہ نکاح اس کو پکا کردو یعنی گا دو بجا دو خوشی کرو ایک روایت میں ہے کہ حلال اور حرام میں فرق کرنیوالا باجہ بجانا ہے حافظ نے کہا مجھ کو (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ
فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ
لَهَا افْعَلِي فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ
فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ
بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا
إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي
فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ
لِي مَنْ لَقِيتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي
أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ
وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ
يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ
مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ
اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ
مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا
كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ
مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ
قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ
فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ
الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ

تھیں) پھر انسؓ نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولہا تھے آپ نے حضرت زینبؓ سے نکاح کیا تھا تو ام سلیم (میری ماں) مجھ سے کہنے لگیں اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ تحفہ بھیجیں تو اچھا ہے میں نے کہا مناسب انہوں نے کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور میرے ہاتھ میں دے کر آنحضرتؐ کے پاس بھجوایا میں آپ کے پاس لے کر چلا جب پہنچا تو آپ نے فرمایا رکھ دے اور جا کر فلاں فلاں لوگوں کو بلا لا آپ نے ان کا نام لیا اور بھی جو کوئی تجھ کو (رستے میں) ملے اس کو بلا لے انسؓ نے کہا میں آپ کے حکم کے موافق لوگوں کو دعوت دینے گیا لوٹ کر آیا تو کیا دیکھتا ہوں سارا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے (بہت لوگ جمع ہیں) میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں (مبارک) ہاتھ اس حلوے پر رکھے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے کہا (برکت کی دعا کی) پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلانا شروع کیا آپ ان سے فرماتے جاتے تھے اللہ کا نام لو اور ہر ایک آدمی اپنے آگے سے کھائے (رکابی کے بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے) یہاں تک کہ سب لوگ کھا کر گھر کے باہر چل دیے تین آدمی گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور مجھ کو ان کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا (اس خیال سے کہ آنحضرتؐ کو تکلیف ہوگی) آخر آنحضرتؐ اپنی دوسری بی بیوں کے حجروں پر گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا پھر (رستے میں) میں نے آپ سے کہا اب وہ تین آدمی بھی چلے گئے اس وقت آپ لوٹے اور (حضرت زینبؓ کے) حجرے میں آئے میں بھی حجرے ہی میں تھا لیکن آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا آپ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کو معلوم نہیں ہوا کہ ابراہیم بن طہمان کی روایت کو کس نے وصل کیا البتہ امام مسلم نے اس کو جعفر بن مہر سے انہوں نے ابو عثمان سے نکالا ۱۲ منہ۔

وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ۔

بَابُ ۹۵ اِسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا۔

۱۴۹ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ

یہ آیت (سورۂ احزاب کی) پڑھ رہے تھے مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب کھانے کے لیے تم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے اس وقت جاؤ وہ بھی ایسا ٹھیک وقت تاک کر کہ کھانا پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے البتہ جب تم بلائے جاؤ تو اندر آ جاؤ پھر کھانے سے فارغ ہوتے ہی چل دو باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہو ایسا کرنے سے[ع] پیغمبر کو تکلیف ہوتی تھی اس کو تم سے شرم آتی تھی (کہ تم سے کہے باہر جاؤ) اور اللہ حق بات میں نہیں شرماتا ابو عثمان (جعد بن دینار) کہتے تھے انسؓ کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے[1]۔

باب دلہن کے پہننے کے لیے کپڑا (زیور) وغیرہ مانگنا (عاریت لینا)

مجھ سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے اپنی بہن اسماء بنت ابی بکرؓ سے ایک ہار مانگا تھا وہ رستے میں (سفر میں) گر گیا آپ نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا (اسید بن حضیر کو) ان لوگوں پر نماز کا وقت آن پہنچا (پانی نہ تھا) بن وضو انہوں نے نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپؐ سے اس کا شکوہ کیا اس وقت تیمم کی آیت اتری اسید بن حضیر (حضرت عائشہؓ) سے کہنے لگے اللہ تم کو

[1] قاضی عیاض نے کہا یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ زینبؓ کے ولیمہ میں تو آپ نے لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹی گوشت کھلایا تھا جیسا دوسری روایت میں ہے پھر حلوہ لوگوں نے کیسا کھایا اس روایت میں یہ مذکور نہیں ہے کہ کھانا بڑھ گیا تھا تو یہ روایت راوی کی غلطی ہے اس نے ایک قصہ کو دوسرے قصہ پر چسپاں کر دیا اور ممکن ہے کہ حلوا اسی وقت آیا ہو جب لوگ روٹی گوشت کھا رہے ہوں تو سب نے یہ حلوا بھی کھایا۔ قرطبی نے کہا شاید ایسا ہوا ہوگا کہ روٹی گوشت کھا کر کچھ لوگ چل دیئے ہوں گے صرف تین آدمی ان میں کے بیٹھے رہے ہوں گے جو باتوں میں لگ گئے تھے۔ اتنے میں انسؓ حلوا لے کر آتے ہوں گے تو آپ نے ان کے ذریعے سے دوسرے لوگوں کو حلوا بھی کھا کر سیر ہو کر چل دیے لیکن یہ تین آدمی بیٹھے رہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ۔

[ع] یعنی خواہ مخواہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھے رہنے سے ۱۲ منہ۔

اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً۔

جزائے خیر دے خدا کی قسم تمہارے اوپر جب کوئی آفت آئی تو اللہ نے اس کو تم پر سے دور کر دیا اور مزید براں یہ کہ مسلمانوں کے واسطے اور برکت بھلائی ہوئی[1]

بَابُ ۹۶ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

باب مرد اپنی عورت سے صحبت کرتے وقت کیا کہے

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

ہم سے سعد بن حفص طلحی نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو اگر کوئی تم میں سے اپنی عورت سے جب صحبت کرنے لگے اس وقت یہ دعا کرے یا اللہ مجھ کو شیطان کے شر سے بچائے رکھ اور جو (بیٹا بیٹی) تو ہم کو عنایت فرمائے اس سے شیطان کو الگ رکھ پھر ان دونوں کو کوئی اولاد نصیب ہو تو شیطان اس کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا۔

بَابُ ۹۷ الْوَلِيمَةُ حَقٌّ۔

باب ولیمہ کی دعوت دولہا کو کرنا لازم ہے[2]

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ولیمہ کر گو ایک بکری ہی کا سہی (یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے اور آگے بھی آئے گی)

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضـ أَنَّهُ كَانَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انسؓ بن مالکؓ نے خبر دی وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں

---

[1] گو حدیث میں کپڑا مانگنے کا ذکر نہیں ہے مگر ترجمہ باب میں کپڑے وغیرہ میں زیور ظروف سب آ گئے تو حدیث باب کے مطابق ہو گئی اب یہ اشکال رہا کہ حضرت عائشہؓ اس وقت دلہن نہ تھیں تو پھر حدیث باب کے مطابق نہ ہوئی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ گو حضرت عائشہؓ اس وقت دلہن نہ تھیں مگر جب عورت کو اپنے خاوند کے لیے زینت کرنے کے واسطے اشیاء کا مانگنا درست ہوا تو دلہن کو بطریق اولیٰ درست ہوگا حافظ نے کہا اس باب کے زیادہ مناسب وہ حدیث ہے جو کتاب الہبہ میں گزری اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میرے پاس ایک چادر تھی جس کو ہر ایک عورت زینت کے لیے مجھ سے منگا بھیجتی ۱۲ منہ۔ [2] بعضے شافعیہ نے اس کو واجب کہا ہے اور اکثر علماء نے سنت کہا ہے اسی طرح ولیمہ کی دعوت قبول کرنا بھی سنت ہے طبرانی نے روایت کیا جو کو ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے اور نہ جائے تو اس نے نافرمانی کی بعضوں نے کہا ولیمہ کی دعوت فرض کفایہ ہے اور اہل ظاہر نے بھی اس کو واجب کہا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو حکم دیا کہ ولیمہ کر گو ایک بکری ہی کا سہی ۱۲ منہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ۔

besturdubooks.wordpress.com

ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ اُمَّهَاتِيْ يُوَاظِبْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ اُنْزِلَ وَكَانَ اَوَّلَ مَا اُنْزِلَ فِيْ مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ لِكَيْ يَخْرُجُوْا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتّٰى جَآءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ لَمْ يَقُوْمُوْا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ وَظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

میں تشریف لائے اس وقت ان کی عمر دس سال کی تھی میری ماں بہنیں مجھ سے تاکید کرتی رہتی تھیں کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کر تو میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی جب آپ کی وفات ہوئی اس وقت میری عمر بیس سال کی تھی میں جیسے پردے کے حال سے واقف ہوں ویسا کوئی واقف نہیں ہے کہ پردے کا حکم کب اترا اور کہاں اترا پہلے پہل پردے کا حکم اس وقت اترا جب آپ حضرت زینبؓ سے صحبت کر رہے تھے رات کو آپ نے حضرت زینبؓ سے صحبت کی صبح کو آپ دولہا (نوشاہ) تھے آپ نے لوگوں کو ولیمہ کا کھانا کھانے کے لیے بلا بھیجا انہوں نے کھایا اور چل دیے چند آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باتیں کرتے ہوئے بیٹھے رہے اور بڑی دیر تک بیٹھے رہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجبور ہو کر اس خیال سے کہ اب تو یہ لوگ جائیں گے خود اٹھ کھڑے ہوئے باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ ہی نکلا آپ تھوڑی دور چلے میں بھی چلا آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے تک تشریف لے گئے اس وقت آپ نے یہ خیال کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اور یہ خیال کر کے لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا جب اندر آئے حضرت زینبؓ کے پاس دیکھا تو وہ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے یا اللہ خیر یہ نقشہ دیکھ کر پھر آپ لوٹ گئے میں بھی آپ کے ساتھ ہی لوٹا یہاں تک کہ جب آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے کی دہلیز پر پہنچے اور خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا پھر جو دیکھا تو وہ لوگ چل دیے تھے[1] اس وقت آپ آئے اور میرے اور اپنے بیچ میں پردہ

[1] سبحان اللہ آپ کی مروت اور شرم آپ نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اب برخاست کرو دوسری روایت میں ہے کہ آپ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو جب تک وہ ہاتھ آپ کا نہ چھوڑ دیتا آپ نہ چھوڑتے کوئی اور شخص ہوتا تو صاف کہہ دیتا ابھی حضرت کیا گھر کے قبالے لے کر جائیے گا اور تعجب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے جب بھی وہ نہ سمجھے کہ یہ اشارہ ہے برخاست کرنے کا واسطہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَاُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

بَابُ ۹۸ اَلْوَلِيْمَةُ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رض قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ كَمْ اَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَعَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ عَلَى الْاَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَلٰى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ اُقَاسِمُكَ مَالِيْ وَاَنْزِلُ لَكَ عَنْ اِحْدٰى امْرَاَتَيَّ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَ وَاشْتَرٰى فَاَصَابَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَوْلَمَ النَّبِيُّ

ڈال لیا اور قرآن میں پردے کا حکم اترا۔

باب ولیمہ میں ایک بکری بھی کافی ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف سے یہ پوچھا جب انہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تھا تو مہر میں کیا دیا تھا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا اور حمید نے اسی سند سے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو انصار کے گھروں میں اترے عبد الرحمٰن بن عوف سعد بن ربیع انصاری پاس اترے آنحضرتؐ نے عبد الرحمٰن کو سعد کا بھائی بنا دیا تھا سعد ان سے کہنے لگا بھائی میں اپنا آدھوں آدھ مال تم کو دے دیتا ہوں اور میری دو جورو ئیں ہیں ایک کو میں چھوڑ دیتا ہوں[1] عبد الرحمٰن نے کہا[2] اللہ تمہارے مال اور تمہاری جوروؤں میں اور زیادہ برکت دے[3] پھر عبد الرحمٰن بازار میں گئے وہاں بیچ کھوچ کی اور کچھ پنیر کچھ گھی فائدے میں کمایا اسی طرح سوداگری کرتے رہے یہاں تک کہ ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اس وقت آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی[4]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا

---

[1] یعنی تم اس سے نکاح کر لو ۱۲ منہ۔

[2] نہیں بھائی اس کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ۔

[3] یعنی میں ہاتھ پاؤں رکھتا ہوں محنت کر کے کماؤں گا۔ ذرا بازار تو بتلا دو ۱۲ منہ

[4] سبحان اللہ سعد بن ربیع کی اہلیت اور لیاقت اور عبد الرحمٰن بن عوف کی ہمت اور جوانمردی دونوں قابل آفریں ہیں حافظؒ نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف پر آنحضرتؐ نے زردی کا نشان دیکھا ان سے پوچھا تب انہوں نے کہا میں نے شادی کی ہے اور اس حدیث سے دولہا کو زردی لگے ہوئے باہر نکلنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ زعفران کیسر و مہندی وغیرہ دولہا دلہن لگا سکتے ہیں اور اس سے وہ عموم خاص کیا گیا ہے کہ مردوں کو زعفران لگانا منع ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی کا ولیمہ ایسا نہیں کیا جیسا ام المومنین زینبؓ کا کیا ایک بکری کاٹی لوگوں کو گوشت روٹی کھلایا[1]۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے عبدالوارث سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی یہی ان کا مہر مقرر کیا اور کھجور پنیر یا آٹے یا ستو کا ملیدہ بنا کر ان کا ولیمہ کیا۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ فَاَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا اِلَى الطَّعَامِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے بیان بن بشر سے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی سے جو نئی دلہن تھیں یعنی حضرت زینبؓ سے صحبت کی مجھ کو لوگوں کو دعوت دینے کے لیے بھیجا میں نے کھانے کے لیے کئی آدمیوں کو بلایا۔

بَابُ ۹۹ مَنْ اَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ اَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ۔

باب کسی بی بی کے ولیمہ میں زیادہ کھانا تیار کرنا کسی میں کم۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيْجُ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ عِنْدَ اَنَسٍ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا اَوْلَمَ عَلَيْهَا اَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انسؓ کے سامنے حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر آیا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا بڑا ولیمہ کسی بی بی کا کرتے نہیں دیکھا جتنا آپ نے حضرت زینب کا نکاح کیا (پوری) ایک بکری کا ولیمہ کیا۔

بَابُ ۱۰۰ مَنْ اَوْلَمَ بِاَقَلَّ مِنْ شَاةٍ

باب ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهِ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن صفیہؓ سے انہوں نے اپنی والدہ

[1] بعضے لوگوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ ولیمہ کی حد اکثر سے اکثر ایک بکری ہے اور صحیح یہ ہے کہ ولیمہ کے اکثر کی کوئی حد نہیں جتنا کھانا چاہے اتنا پکوائے قاضی عیاض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ۔

صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بی بیوں کا ولیمہ دو مد جو سے کیا[۱]

بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيْمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهٗ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ۔

باب ولیمہ کی دعوت اور ہر ایک دعوت قبول کرنا واجب ہے[۲] اور سات دن تک (شادی کے بعد ولیمہ کی دعوت کرتے رہنا جائز ہے[۳] اور (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کی دعوت کے لیے) ایک یا دو دن کچھ معین نہیں کیے[۴]

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو ضرور شریک ہو[۵]

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيْبُوا الدَّاعِيَ وَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے بیان کیا انہوں ابووائل سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ظلم سے کہیں قید ہو

---

[۱] یعنی سوا سیر یا دو سیر جو کا آٹا پکایا طبرانی نے نکالا کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کا ولیمہ کیا اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گرو کر کے اس سے دو مد جو کے لیے سبحان اللہ ہمارے سرداروں نے دنیا میں اس طرح سے زندگی بسر کی ہے کہ شادی میں دو مد جو بھی ان کو مشکل سے ملے اپنی زرہ گرو کر کے لیے پھر ہم کیوں تکلیف اور تنگی سے گھبرائیں غریبی کی تنگی اور تکلیف پیغمبروں اور اولیاء کی میراث ہے مبارک ہیں وہ لوگ جن کو یہ نعمت حاصل ہو اور وہ صبر اور شکر کریں ۱۲ منہ [۲] ولیمہ وہ دعوت جو شادی بیاہ میں کی جاتی ہے شافعی نے کہا ولیمہ ہر ایک دعوت کو کہیں گے جو کسی خوشی کی تقریب میں کی جائے جیسے نکاح ختنہ عقیقہ وغیرہ ابن عبدالبر اور نووی نے کہا کہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے اور اس پر اتفاق نقل کیا حافظ نے کہا کہ اس پر اعتراض ہے کیوں کہ وجوب پر اتفاق نہیں ہے البتہ جمہور شافعیہ اور حنابلہ اس کا وجوب بلکہ فرض عین ہونا منقول ہے یہاں تک کہ نماز کی جماعت اس کی وجہ سے ترک کر سکتے ہیں علماء نے کہا ہے یہ وجوب اس وقت ہے جب خاص دعوت ہو ورنہ اس کا قبول کرنا فرض کفایہ ہوگا اور یہ بھی ضرور ہے کہ ولیمہ کی دعوت میں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو جیسے فواحش رنڈیوں کا رقص و سرود وغیرہ ورنہ قبول کرنا لازم نہ ہوگا ۱۲ منہ [۳] ابن ابی شیبہ نے حفصہ بنت سیرین سے نکالا کہ میرے باپ نے جب نکاح کیا تو سات دن تک آنحضرت کے اصحاب کو دعوت دی ایک روایت میں ہے کہ آٹھ دن تک اور ترمذی اور طبرانی وغیرہ نے ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ وغیرہ سے جو نکالا کہ ولیمہ کی دعوت پہلے دن ضرور ہے اور دوسرے دن جائز اور تیسرے دن ریا اور ناموری ہے اس کی سند ضعیف ہے لیکن شافعیہ اور حنابلہ نے اسی حدیث کے مطابق یہ کہا ہے کہ اگر تین دن تک کوئی دعوت کرے تو تیسرے دن کی دعوت قبول کرنا مکروہ ہے اور دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب نہیں لیکن سنت ہے بعضوں نے دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب کہا ہے بعضوں نے کہا کراہت اس صورت میں ہے جب دوسرے یا تیسرے دن انہی لوگوں کو بلائے جن کو پہلے دن بلایا تھا اگر ہر روز نئے نئے آدمیوں کو بلائے تو جتنے دن تک چاہے دعوت کر سکتا ہے ۱۲ منہ [۴] تو جتنے دن تک چاہے کرے امام بخاری اور مالکیہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ [۵] اس میں کوئی قید نہیں ایک دن یا دو دن یا تین دن تک ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عُوْدُوا الْمَرِيْضَ -

۱۶۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا أَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ تَابَعَهُ أَبُوعَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِيْ إِفْشَاءِ السَّلَامِ -

۱۶۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُرْسِهِ وَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوْسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ -

اس کو چھڑاؤ اور دعوت قبول کرو اور بیمار کو پوچھنے کے لیے جاؤ۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے انہوں نے اشعث بن ابی شعثاء سے انہوں نے کہا معاویہ بن سوید سے انہوں نے کہا براء بن عازبؓ (صحابی) کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا آپ نے ہم کو حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ کا اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم پوری کرنے کا[1] اور عام طور سے سب کو جو مسلمان ملے اس کو سلام کرنے کا دعوت قبول کرنے کا اور آپ نے ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے اور چاندی سونے کے برتن استعمال کرنے سے[2] اور ریشمی زین پوشوں سے اور قسی اور استبرق اور دیباج کے پہننے سے یہ سب ریشمی کپڑے ہیں[3] ابو عوانہ اور شیبانی نے ابوالاحوص کی متابعت کی افشاء سلام میں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل ابن سعد سے انہوں نے کہا ابواسید ساعدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں دعوت دی ان کی جورو ام اسید سلامہ بنت وہب جو دلہن تھی وہی خود کام کاج کرتی تھی سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعوت میں کیا پلایا تھا اس نے رات کو تھوڑی کھجوریں پانی میں بھگو رکھی تھیں صبح کو جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو وہی آپ کو پلایا۔[4]

---

[1] یعنی اگر اپنا بھائی مسلمان تجھ سے کسی امر کی درخواست کرے اور اس پر قسم کھالے کہ تو اس کام کو ضرور کرے گا تو اس کی قسم سچی کرنا یہ اسی حال میں ہے جب وہ کام خلاف شرع اور معصیت نہ ہو ۱۲ منہ [2] یعنی ان میں کھانے پینے سے ۱۲ منہ [3] یہ سب چھ باتیں ہوئیں ساتویں بات اس روایت میں رہ گئی ہے دوسری روایت میں جو انشاء اللہ کتاب اللباس میں آئے گی ساتویں بات یعنی خالص ریشمی کپڑا پہننے سے مذکور ہے ۱۲ منہ۔ [4] یعنی کھجوروں کا شربت ۱۲ منہ [5] شادی میں اب تک لوگوں کو شربت پلاتے ہیں اس کی اصل یہی حدیث ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ۱۰۲ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۱۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ۱۰۳ مَنْ أَجَابَ إِلٰى كُرَاعٍ

۱۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ

باب جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ کہتے تھے بعضی روایتوں میں یوں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا برا ولیمہ وہ ولیمہ ہے جس میں کھانے کے لیے مالدار لوگ تو بلائے جائیں اور محتاج لوگوں کو نہ کھلایا جائے[2] اور جو شخص دعوت میں بلا عذر شریک نہ ہو اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

باب اگر دعوت میں بکری کا کھر ہو جب بھی جانا چاہیے[3]

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر مجھ کو کوئی بکری کے کھر کھانے

---

[1] کیوں کہ وہ مسلمانوں میں میل جول رکھنا نہیں چاہتا جو اسلام کا ایک بڑا رکن ہے ہدیہ اور دعوت سے میل جول اتفاق پیدا ہوتا ہے اور دنیا اور دین کی بھلائیاں اتفاق اور میل جول پر منحصر ہیں جن لوگوں نے فقیری اور درویشی کے یہ معنے سمجھے ہیں کہ ایک گوشے میں تن تنہا بیٹھ رہنا نہ کسی کی شادی نہ کسی کی غمی میں جانا نہ جمعہ اور جماعت میں حاضر ہونا انہوں نے غلطی کی ہے ایسی فقیری کس کام کی جو سنت ہو بڑی فقیری اور درویشی یہ ہے کہ شریعت محمدی پر چلے اور اللہ کے سوا کسی سے دل نہ لگائے ۱۲ منہ [2] ابن مسعودؓ نے کہا ایسے ولیمہ میں جس میں صرف مالداروں کی دعوت ہو اور محتاجوں کو نہ آنے دیں ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ اس میں شریک نہ ہوں ابن بطال نے کہا اگر مالداروں کو الگ اور محتاجوں کو الگ کھلائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں طیبی نے کہا یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ ولیمہ کی دعوت میں مالداروں کو تو بلاتے لیکن محتاجوں کو نہ آنے دیتے ہمارے زمانہ میں بہت سے نام کے مسلمان اب بھی شادی بیاہ کی دعوتوں میں بڑے آدمیوں کی دعوت کرتے ہیں بیچارے غریبوں کو آنے تک نہیں دیتے ایسی دعوت کا قبول کرنا ضرور نہیں جب ولیمہ کی دعوت میں جو دنیا کی خوشی سے کی جاتی ہے یہ حکم ہو کہ محتاجوں کو بھی بلایا جائے تو ان دعوتوں میں جو محض خدا کی خوشی اور ایصال ثواب کے لیے کی جاتی ہیں صرف مالداروں کو کھلانا اور محتاجوں کو محروم رکھنا کس قدر مذموم ہوگا اللہ تعالیٰ جاہلوں اور مشرکوں کی رسموں سے بچائے اور سے یہ قوت تم جو میت کو ثواب پہنچانا چاہتے ہو تو سب سے پہلے محتاجوں کو کھلاؤ اور عمدہ عمدہ کھانے ان کو کھلاؤ ان کی خوب خاطر داری کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جہان میں تم نرے دنیا کے کتوں کو کھلا کر ثواب کی امید رکھتے ہو ثواب تو کجا الٹا عذاب کا ڈر ہے ایسے کھانا کھلانے سے بیچارہ میت اور غصے ہوگا تم کو گالیاں کوسنے دیگا اگر محتاجوں کو کھلاتے تو شاید اس کو کچھ فائدہ ہوتا نیاز ہو یا نذر ہو جب اللہ کے نام پر کرو اسی کی تعظیم منظور رکھو ثواب پہنچانے میں تم کو اختیار ہے جس کی روح کو چاہو اس کا ثواب بخشو اگر تم نیاز یا جو ایک عبادت ہے خدا کے سوا اور کسی کی کرو گے تو کھانا بھی حرام اور مردار ہو جائے گا اور تم الٹے گنہگار اور مشرک ہو گے اگر نیاز نذر سے اس کی تعظیم مقصود ہے اور تم نیاز اور نذر کو جو دوسروں کی نیاز نذر کہتے ہو اس کے معنی تحفہ یا ہدیہ کے رکھتے ہو تو خیر کھانا تو حرام نہ ہوگا نہ تم مشرک ہو گے مگر ایسا لفظ کہنا ہی کیا ضرور ہے جس میں سے شرک کی بو نکلے یوں کہو اللہ کی نیاز یا اللہ کی نذر اور ثواب بروح فلاں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

دُعِیتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

بَابُ ۱۰۴ اِجَابَةِ الدَّاعِیْ فِی الْعُرْسِ وَغَیْرِهَا۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجِیْبُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِیْتُمْ لَهَا قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَاْتِی الدَّعْوَةَ فِی الْعُرْسِ وَغَیْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

بَابُ ۱۰۵ ذَهَابِ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ اِلَی الْعُرْسِ

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبْصَرَ النَّبِیُّ

دے جب بھی جاؤں اور اگر کوئی بکری کا کھر مجھ کو تحفہ بھیجے تو بھی میں قبول کر لوں[1]

باب ہر ایک دعوت قبول کرنا[2] شادی کی ہو یا کسی اور بات کی[3]

ہم سے علی بن عبداللہ بن ابراہیم بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج ابن محمد اعور نے کہا ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ولیمہ کی دعوت میں جب تم بلائے جاؤ تو اس کو قبول کرو نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کا یہ قاعدہ تھا ہر دعوت میں جاتے شادی کی ہوتی یا اور کسی بات کی گو روزہ دار ہوتے[4]

باب عورتوں بچوں کا بھی شادی میں جانا۔

ہم سے عبدالرحمٰن ابن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کے)

---

[1] کیسا ہی کم حصہ ہولے وں کسی مسلمان کی دل شکنی نہ کروں یہی پیغمبری کے اخلاق ہیں غریبوں کی دعوت میں نہ جانا یا غریبوں کا حصہ قبول نہ کرنا فرعونیت ہے فرعونیت اور نخوت سے بچاتے رکھے یہ فرعونیت کرنے والے اللہ کے نزدیک ایک مچھر سے بھی زیادہ ذلیل ہیں ۱۲ منہ۔

[2] زرکشیؒ نے کہا ولیمہ کی دعوت آٹھ دعوتیں ہیں اعذار یعنی ختنہ کی عقیقہ خرس یعنی سلامتی کے ساتھ زچگی کی نقیعہ مسافر کی خیریت کے ساتھ آنے پر وکیرہ نئے مکان کی تیاری یا سکونت پر وضیمہ غمی کا کھانا مادبہ یعنی دعوت احباب جو بلا سبب ہو حذاق بچے کے ہوشیار ہونے یا قرآن کے ختم کرنے پر تسمیہ خوانی کی دعوت کا عتیرہ رجب کی دعوت ۱۲ منہ

[3] یہی قول ہے بعض شافعیہ اور حنابلہ اور اصحاب حدیث کا اور حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ ولیمہ کے سوا اور دعوت کا قبول کرنا واجب نہیں شافعی نے کہا اگر دوسری دعوت میں نہ جائے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن ولیمہ کی دعوت میں نہ جانے سے گنہگار ہوگا اگر روزہ دار ہو لیکن نفلی روزہ ہو اور دعوت کرنے والے کو اس کا نہ کھانا ناگوار گزرے تو روزہ کھول ڈالنا افضل ہے ورنہ روزہ نہ کھولے لیکن دعوت میں جائے شریک ہو بعضوں نے کہا ہر حال میں کھول ڈالنا افضل ہے ۱۲ منہ۔

[4] مسلم کی روایت میں یوں ہے جب کوئی تم سے کھانے کے لیے بلایا جائے تو جائے اگر روزہ نہ ہو تو کھائے ورنہ برکت کی دعا دے امام بیہقی نے روایت کیا کہ ایک دعوت میں ایک شخص بولا میں روزہ دار ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا واہ تیرا بھائی تو تیرے لیے تکلیف اٹھائے اور کھانا تیار کرے اور تو روزہ کا بہانہ کرے روزہ کھول ڈال پھر قضا رکھ لے اس کا اسناد ضعیف ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ ۔

بَابٌ هَلْ يَرْجِعُ اِذَا رَاٰى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ ۔ وَرَاٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ صُوْرَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ اَبَا اَيُّوْبَ فَرَاٰى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَآءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ اَخْشٰى عَلَيْهِ فَلَمْ اَكُنْ اَخْشٰى عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ ۔

عورتوں اور بچوں کو دیکھا وہ ایک شادی میں سے لوٹے آرہے تھے آپ خوشی کے مارے جلدی سے کھڑے ہو گئے فرمایا یا اللہ تو گواہ رہ تم لوگ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو[1]

باب اگر دعوت میں جاکر وہاں خلاف شرع کوئی کام دیکھے تو لوٹ آئے یا کیا کرے[2] اور عبداللہ بن مسعودؓ نے دعوت کے گھر میں تصویر دیکھی تو لوٹ آئے کھانا نہ کھایا اور عبداللہ بن عمرؓ نے ابوایوبؓ انصاری کو دعوت دی[3] تو ابوایوبؓ ان کے گھر پر گئے انہوں نے دیکھا دیوار پر پردہ پڑا ہے[4] ابن عمرؓ کہنے لگے عورتوں نے ہم کو مجبور کر دیا[5] ابوایوبؓ نے کہا مجھے تو ڈر تھا کہ کوئی ایسا کام کرے گا مگر تم سے یہ ڈر نہ تھا میں تو قسم خدا کی تمہارا کھانا نہیں کھانے کا یہ کہہ کر ابوایوبؓ لوٹ گئے کھانا تک نہیں کھایا[9]

۱ کیونکہ انصار لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر میں جگہ دی آپ کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے انصار کا احسان مسلمانوں پر قیامت تک باقی رہے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتیں بھی اگر دعوت میں بلائی جائیں تو ان کو بھی جانا واجب یا مستحب ہے قسطلانی نے کہا بشرطیکہ فتنہ کا یا غیر محرم سے خلوت ہونے کا ڈر نہ ہو اور عورت کو دعوت میں جانے کے لیے خاوند یا اپنے ولی سے اجازت لینا ضرور ہے ۱۲ منہ۔

۲ ابن بطال نے کہا جس دعوت میں حرام کام ہوتا ہو تو اگر اس کے دور کرنے پر قادر ہو تو اس کو دور کر دے ورنہ لوٹ کر چلا آئے کھانا نہ کھائے اگر مکروہ کام ہو جیسے دیواروں پر کپڑے کے غلاف چڑھے ہوں تو بہتر یہی ہے کہ لوٹ آئے اگر بیٹھ جائے اور اگر کھانا کھا لے تو بھی جائز ہے کیوں کہ آنحضرتؐ کے کئی صحابہؓ ایسے گھر میں گئے اور دعوت کھائی لیکن ابوایوب نہ بیٹھے اور چلے آئے حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر وہ شخص لوگوں کا مقتدا پیشوا ہو تو نہ بیٹھے چلا آئے ورنہ صبر کرے اور کھانا کھالے اور طبرانی نے مرفوعاً نکالا کہ آنحضرتؐ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا مثلاً وہاں لوگ شراب پیتے ہوں یا فاحشہ عورتوں کا ناچ رنگ ہو تب تو نہ جانا چاہیے اب جس مکان میں تصویریں لگی ہوئی ہوں اس میں جانا حرام ہے یا مکروہ اس میں دو قول ہیں یہ انہی تصویروں میں ہے جو حرام ہیں لیکن اگر فرش پر یا تکیہ پر یہ تصویریں ہوں یا پیالہ یا رکابی پر تو وہاں جانا جائز ہے ۱۲ منہ۔

۳ حافظ نے کہا بعضے نسخوں میں ابومسعود ہے یعنی عقبہ بن عمرو انصاری ان کے اثر کو امام بیہقی نے وصل کیا لیکن ابن مسعودؓ کا اثر مجھ کو نہیں ملا ۴ اپنے بیٹے سالم کی شادی میں ۱۲ منہ ۵ اس کو امام احمدؒ نے کتاب الورع میں اور مسدد نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے مسدد کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ ۶ ابوایوب نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ فعل خلاف شرع ہے یعنی دیوار اینٹ مٹی کو کپڑا اوڑھانا ۱۲ منہ ۷ انہوں نے کسی طرح نہ مانا دیوار کو کپڑے سے منڈھا ۱۲ منہ ۸ کیونکہ تم نہایت متبع سنت تھے اور بیٹے کس کے حضرت عمرؓ کے تو تم کو عورتیں کیسے مجبور کر سکتی تھیں ان کو ڈانٹنا اور اس کام سے باز رکھنا لازم تھا ۱۲ منہ۔

۹ سبحان اللہ صحابہؓ کا ورع اور تقوی دیوار پر کپڑا لٹکانا حد درجہ یہ ہے کہ مکروہ ہوگا یا حرام مگر ابوایوبؓ نے ایسے مکان میں بیٹھنا اور کھانا کھانا ہی گوارا نہ کیا جہاں ایک فعل مکروہ یا حرام کیا گیا تھا قسطلانی نے کہا جمہور شافعیہ اس کی کراہت کے قائل ہیں کیوں کہ اگر حرام ہوتا تو دوسرے صحابہؓ بھی وہاں نہ بیٹھتے نہ کھانا کھاتے اور ممکن ہے کہ ابوایوبؓ اس کو حرام سمجھتے ہوں اور دوسرے صحابہ مباح جانتے ہوں مترجم کہتا ہے اگر ابوایوب انصاری اس زمانہ کے بدعات کو دیکھتے تو یقیناً نہ ایسے بدعتیوں سے ملتے نہ ان کا کھانا کھاتے اب تو سارے مکان کو چھت سے لے کر دیواروں تک کپڑے سے منڈھتے ہیں اس پر نقش نگار کرتے ہیں قبروں پر چادریں وہ بھی کار چوبی عمدہ عمدہ ڈالتے ہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۱۶۶- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں نے اپنی پھوپھی حضرت عائشہؓ سے انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر مورتیں بنی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس گدے کو گھر کے اندر دیکھا تو آپ دروازے ہی پر کھڑے رہ گئے اندر تشریف نہیں لائے میں آپ کے چہرے پر ناراضگی پہچان گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں نے کوئی تقصیر کی ہے تو میں اس سے اللہ اور اس کے رسولؐ کے آگے توبہ کرتی ہوں خطا معاف کیجیے آپ نے فرمایا یہ گدا کیسا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے اس کو آپ ہی کے لیے خریدا ہے آپ اس پر بیٹھیں یا اس پر تکیہ لگائیں آپ نے فرمایا جن لوگوں نے اس پر یہ مورتیں بنائی ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا جو مورتیں تم نے بنائیں تھیں ان میں جان بھی ڈالو اور آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

بَابٌ ۱۰۷ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ۔

باب شادی میں عورت مردوں کا کام کاج اپنی ذات سے کرے تو کیسا۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا جب ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی کھانا بھی ام اسید ان کی دلہن نے پکایا اور مردوں کے سامنے بھی انہی نے چنا اور رات کو انہوں نے کیا کیا تھا تھوڑی سی کھجوریں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور بیچارے زندہ مسلمان۔ سردی کھاتے پھرتے ہیں ان کو کوئی ایک در تر کہاری کا ٹکڑا بھی نہیں دیتا مگر ادجالا شاہ کے قبر پر صبح کا اجالا ہوتے ہی کم خواب کی نئی چادر چڑھائی جاتی ہے اس پر مٹھائی کی ٹوکری اور صندل سے ان کی قبر لیپی جاتی ہے ادجالا شاہ کو تو ایک بزرگ سمجھ کر ایسا کرتے ہیں مگر عموماً یہ رواج کر لیا ہے کہ رسم کو ہر ایک کی قبر پر چادر چڑھاتے ہیں پھول ڈالتے ہیں مولود خوانوں کی جماعتیں آتی ہیں جو چلا چلا کر مردے کا ناک میں دم کرتی ہیں رات کو وہاں چراغ جلائے جاتے ہیں جب کوئی مرتا ہے تو اس کے جنازے پر شامیانہ تانتے ہیں قبر میں دفنانے کے بعد پیر صاحب کا شجرہ بھی اسی میں رکھ دیتے ہیں کہ شاید فرشتے پیر صاحب کی خاطر سے عذاب نہ کریں معاذاللہ اگر ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ان باتوں کو دیکھتے تو کس قدر ناراض ہوتے مجھے یقین ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو مسلمان ہی نہ سمجھتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذٰلِكَ۔

بَابُ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَوْ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ

ایک کٹورے میں بھگو دی تھیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو وہی شربت تحفہ کے طور پر یا خاص آپ کو پلایا۔[۱]

باب کھجور کا شربت یا اور کوئی شربت جس میں نشہ نہ ہو شادی میں پلانا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی ان کی جورو ام اسید جو دلہن تھیں اس دن سارے کام کاج اپنے ہاتھ سے کر رہی تھیں یہ دلہن کہتی تھیں یا سہل کہتے تھے تم جانتے ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا شربت تیار کیا تھا میں نے رات کو تھوڑی سی کھجوریں آپ کے لیے ایک کٹورے میں بھگو رکھی تھیں۔

باب عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا اور آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ عورت پسلی کی طرح ہے اس کے مزاج میں پیدائش سے کجی اور ٹیڑھا پن ہے (یہ حدیث آگے آتی ہے)

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تو پسلی کی طرح ٹیڑھی پیدا ہوئی ہے اگر تو اس کو ایک دم زور سے سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی اور جو اس سے کام لے تو

---

[۱] سبحان اللہ عرب کی دلہنیں ایسی ہوتی ہیں کہ سارے دعوت والوں کا کھانا بھی خود پکایا اور خود ہی سب کو کھلایا بھی۔ ۱۲ منہ۔

[۲] دوسری حدیث میں ہے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بھلے ہیں یعنی ان سے نرمی اور محبت کے ساتھ بسر کرتے ہیں عورتوں سے سختی کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برخلاف ہے آپ اپنی بی بیوں سے بہت خوش اخلاقی سے گذر کرتے حتیٰ کہ بعض وقت یہ بی بیاں آپ سے زبان درازی بھی کرتیں جیسے اوپر گذر چکا برخلاف اس کے حضرت عمرؓ سے عورتیں بہت ڈرتی رہتیں کیوں کہ ان کے مزاج میں سختی اور جلالت تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلق مجسم اور ہنس مکھ اور نرم دل تھے سبحان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ۔

بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ

بَابُ الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا۔

فائدہ اٹھاتا رہے گا گو وہ ٹیڑھی رہےؔ

باب عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی آنحضرتؐ نے وصیت کی ہے۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے میسرہ بن عمار شجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا کیوں کہ عورتوں کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہےؔ اور پسلی اوپر ہی کی طرف سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہےؔ اگر تو اس کو ایک دم سے سیدھا کرنا چاہے تو اس کو توڑ ڈالے یہی ہوگا وہ سیدھی نہ ہوگی اور اگر رہنے دے تو خیر ٹیڑھی رہ کر رہے گی تو سہی میں تم کو وصیت کرتا ہوں عورتوں سے بھلائی کرتے رہناؔ۔

۱؎ اس کے ٹیڑھے پن پر صبر کئے رہ بھلے آدمی کی نشانی یہی ہے کہ اپنی عورت کے ساتھ نرمی اور آسانی سے گذارہ کرے اگر کسی وقت نادانی سے وہ ٹیڑھا پن یا زبان درازی کرے تو چشم پوشی کرے آہستہ آہستہ سمجھانے سے ممکن ہے کہ وہ سیدھی ہو جائے راہ پر آجائے لیکن ایک دم اس کو سیدھا کرنا یہ ممکن نہیں ہاں توڑ ڈالو یعنی طلاق دے دو رہتا جاؤ یہ اور بات ہے ۱۲ منہ۔

۲؎ حضرت آدمؑ کی پسلی سے حضرت حوا پیدا ہوئی تھیں ۱۲ منہ ۳؎ اسی طرح عورت بھی اوپر کی طرف سے یعنی زبان سے ٹیڑھی ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

۴؎ قسطلانی نے کہا یعنی ان کی زبان درازی اور سخت گوئی پر صبر کرتے رہنا اسی میں آنحضرتؐ کی پیروی ہے عورتیں اس سے بہت خوش ہوتی ہیں کہ خاوند ان سے اختلاط اور ہنسی کھیل کرتا ہے آنحضرتؐ اپنی بی بیوں سے مزاح کرتے حضرت عائشہ سے فرمایا یہ گڑیوں کے پر کیسے انہوں نے کہا حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پر تھے آپ ہنس دیے اسی طرح حضرت عائشہؓ کے ساتھ شرط کر کے دوڑتے ایک بار حضرت عائشہؓ آگے نکل گئیں پھر ایک بار وہ پیچھے رہ گئیں آپ نے فرمایا یہ اس کا بدلہ ہو گیا سبحان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مرتبہ جلیت کا جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو دیا تھا کسی کے لیے حاصل نہیں ہوا دین اور دنیا دونوں کو آپ نے سنبھالا ایک ہاتھ میں آخرت ایک ہاتھ میں دنیا تو بی بیاں بال بچے کنبے والے ان سب کی خبر گیری ہر ایک کی دلجوئی تشفی پھر راتوں کو عبادت دن کو روزے جہاد کی تیاری فوج اور سامان کی تیاری مسلمانوں کی اور اسلام کی ترقی کی فکر اور تدبیر اتنے بہت سے کام وہ بھی اس طرح حسن تدبیر اور انتظام کے ساتھ تبلائیے کس فقیر یا درویش یا حکیم نے کیے ہیں اگر آپ کا کوئی معجزہ ہم نے آنکھوں سے نہیں دیکھا تو آپ کی زندگی کے حالات تو ہم تک پہنچ گئے ہیں ان میں غور کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ اللہ کے تمام بندوں میں ایک بڑے ممتاز بندے تھے جن کے جوڑ کا کوئی نہیں ملتا اور آپ کی نبوت اور خاتم الانبیاء ہونے کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے فقیروں اور درویشوں میں جو کامل گزرے ہیں انہوں نے اس کے عشر عشیر کام نہیں کیے جو آنحضرتؐ نے کئے ہیں ایک گوشے میں لنگوٹا باندھ کر بیٹھ رہنا نہ جورو نہ جاتا نہ رشتہ نہ ناتا یہ بہت سہل ہے مگر بی بیاں بال بچے با برقرار رہ کر معنی آئیں)

besturdubooks.wordpress.com

۱۷۱- حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالْاِنْبِسَاطَ اِلٰى نِسَائِنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةَ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْنَا شَيْءٌ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرتؐ کی زندگی میں عورتوں سے زیادہ باتیں اور ان سے بے تکلفی کرنے میں ذرا ڈرتے رہتے اس خیال سے کہ کہیں کوئی بے اعتدالی ہو جائے اور ہمارے باب میں قرآن اترے جو ہمارا عیب کھول دے جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی تو ہم دل کھول کر باتیں کرنے لگے خوب بے تکلفی کرنے لگے۔

بَابُ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ تحریم میں یہ فرمانا اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

۱۷۲- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ۔

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کچھ نہ کچھ حکومت رکھتا ہے اور قیامت کے دن اس کی رعیت کی اس سے پوچھ ہوتی ہے بادشاہ تو حاکم ہی ہے اس سے اس کی رعایا کی پوچھ ہو گی اور ہر ایک آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے ان کی پوچھ ہو گی عورت اپنے خاوند کے مال کی حاکم محافظ ہے اس سے اس کی پوچھ ہو گی اسی طرح غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی پوچھ ہو گی غرض تم میں ہر ایک شخص حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کی بازپرس ہونا ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) بچے کنبے والے سب کو کر سب کی خبرگیری رکھنا بلکہ عام تمام دنیا کے لوگوں کی اصلاح اور درستی کی فکر اور تدبیر کرنا مخالفین کی ایذاؤں پر صبر کرنا رنجوں میں اپنی ذات سے جانا زخمی ہونا مصیبتیں اٹھانا یہ ہمارے پیغمبر صلعم ہی کا دل اور جگرہ تھا دوسرے فقیر اور درویش آپ کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچتے ہاں۔

(حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ کہ اپنی رعیت سے کیسا سلوک کیا ۱۲ منہ ۲؎ کہ خاوند کا مال بچایا یا تو نہیں اڑایا ۱۲ منہ ۳؎ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ جب ہر ایک سے اس کی رعیت کی بازپرس ہو گی تو آدمی کو اپنے گھر والوں کا خیال رکھنا ان کو برے کاموں سے باز رکھنا ضرور ہے ورنہ وہ بھی قیامت کے دن اپنے کرتوت کی وجہ سے دوزخ میں پڑیں گے اور اس کو بھی عذاب ہو گا کہ تو نے اپنے گھر والوں پر جن پر تیرا زور چلتا تھا کیوں نہیں نصیحت کی کہ آج وہ دوزخ کے عذاب سے بچے رہتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۱۱۲ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْاَهْلِ

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ
عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ
يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ
اِمْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا
يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ
شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ
غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ لَّا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى
وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ
زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّيْ اَخَافُ
اَنْ لَّا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ
عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ
زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ

باب اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا[۵۱]

ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن اور علی بن حجر نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے کہا گیارہ عورتیں ایک جگہ بیٹھیں انہوں نے آپس میں یہ قول قرار کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کا سچا سچا حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپاویں[۵۲] پہلی عورت نام نامعلوم بولی میرے خاوند کی مثال ایسی ہے جیسے دبلے ونٹ کا گوشت یا دبلا گوشت اونٹ کا وہ بھی ایک پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا نہ تو رستہ صاف کہ آسانی سے چڑھ کر اس کو لے آویں اور نہ وہ گوشت ہی ایسا موٹا تازہ جس کے لانے کے لیے کوئی چڑھنے کی تکلیف گوارا کرے[۵۳] دوسری عورت عمرہ بنت تمیمی کہنے لگی میں اپنے خاوند کا حال بیان کروں تو کہاں تک کروں[۵۴] میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر سکوں گی اس پر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے گن عیب سب بیان کر سکتی ہوں تیسری عورت[۵۶] کہنے لگی میرا خاوند کیا ہے ایک

---

۵۱ اس باب میں امام بخاریؒ نے ام زرع کی حدیث بیان کی جو تمام حدیثوں میں مشکل ہے لوگوں کا امتحان جو حدیث جاننے کا دعویٰ کریں اس حدیث سے لیتے ہیں اور گو وہ اس سند میں جو امام بخاری نے بیان کی مرفوع نہیں ہے مگر اس کے اخیر میں یہ فقرہ کہ عائشہؓ میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسا ابو زرع تھا ام زرع کے لیے مرفوع ہے اور اس سے باب کا مطلب نکل آتا ہے کہ جورو کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا اس کو کھانے کپڑے تمام ضروریات سے آسودہ رکھنا سنت ہے طبرانی نے اس حدیث کو عباد بن عبداللہ کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لیے ایسا جیسا ابوزرع تھا ام زرع کے لیے اس پر حضرت عائشہؓ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ابوزرع کون تھا تب آنحضرتؐ نے یہ گیارہ عورتوں کی نقل بیان کی ۱۲ منہ۔
۵۲ ایک روایت میں ہے کہ یہ عورتیں یمن کے ملک میں ایک خاندان کی تھیں دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ سے کچھ گفتگو ہوئی اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا حمیرا تو میری بیٹی کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور میں اور تو ابوزرع اور ام زرع کی طرح ہیں ہیثم کی روایت میں ہے کہ یہ عورتیں مکہ میں تھیں ابن حزم نے روایت کیا کہ وہ جشعم قبیلہ کی تھیں نسائی نے نکالا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اپنے باپ کے مال و دولت پر فخر کیا کہ ان کے جاہلیت کے زمانہ میں دس لاکھ اوقیہ تھے آپؐ نے فرمایا عائشہؓ چپ رہو میں تیرے لیے ایسا ہوا جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لیے ۱۲ منہ۔
۵۳ مطلب یہ ہے کہ اس کا خاوند ایک تو بخیل ہے جس سے کچھ فائدے کی توقع نہیں دوسرے طرہ یہ ہے کہ بدخلق اور بدخو بھی ہے ۱۲ منہ۔
۵۴ اس میں اتنے عیب ہیں ۱۲ منہ ۵۵ یا میں ڈرتی ہوں کہیں میرے خاوند کو خبر نہ ہو جائے وہ طلاق دیدے اور میں اس کو چھوڑ نہیں سکتی ۱۲ منہ۔
۵۶ حی بنت کعب یمانی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ - قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَاحَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِيْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ - قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِيْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِيْ غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِيْ اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَّالرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِيْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ طَوِيْلُ النِّجَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ

تاڑ کا تاڑ لنبا اگر کچھ کہتی ہوں[۱] تو طلاق رکھا ہوا ہے اگر خاموش رہوں تو ادھر لٹکی رہوں[۲] چوتھی عورت[۳] کہنے لگی خدا کے فضل سے میرا خاوند تو ایسا بے شرم ہے جیسے ملک تہامہ حجاز کی رات معتدل نہ گرمی نہ سردی نہ ڈر نہ غم پانچویں کبشہ کہنے لگی میرا خاوند تو گھر میں آتے ہی ایک چیتا[۴] بنتے گھر کے باہر شیر بہادر گھر میں جو چیز چھوڑ گیا اس کو پوچھتا ہی نہیں[۵] چھٹی عورت (دہند) کہنے لگی میرا خاوند (کمبخت) تو ایسا پیٹو ہو کہ زردہ ہے کھانے بیٹھے تو سارا کھانا سمیٹ جائے پینے لگے تو ایک قطرہ گلاس میں نہ چھوڑے[۶] سب اڑا جائے سوتا ہے تو جوانا مرگ الگ پڑ کر سو جاتا ہے میرے کپڑے میں ہاتھ بھی نہیں ڈالتا کبھی میرا دکھ درد جھوٹوں بھی نہیں پوچھتا[۷] ساتویں عورت کہنے لگی میرا خاوند تو کمبخت جاہل کندہ ناتراش یا سست بے نامردا صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا کر اوندھا پڑ جاتا ہے[۸] دنیا میں جتنے عیب ایک ایک کر کے لوگوں میں ہیں وہ سب اس کی ذات نحوست آیات میں جمع ہیں[۹] سر پھوڑ ڈالے یا ہاتھ توڑ ڈالے یا دونوں کرے[۱۰] آٹھویں عورت یاسر بنت اوس کہنے لگی میرا خاوند تو چھونے[۱۱] تو جیسے خرگوش کو چھونا خوشبو سونگھو تو جیسے زعفران کی خوشبو[۱۲] نویں عورت نام نامعلوم کہنے لگی میرا خاوند کا گھر اونچا اور بلند[۱۳] پر تلہ بھی لنبا[۱۴] لکھا اس کے پاس ڈھیر کے ڈھیر[۱۵] لوگ جہاں

[۱] اس کے عیب بیان کر دوں [۲] نہ طلاق ملے کہ دوسرا خاوند کر لوں نہ اس خاوند سے کوئی سکھ ملتا ہے ۱۲ منہ [۳] ہند بنت ابی ہر دمعہ ۱۲ منہ [۴] آیا کہ سو رہا اس کو گھر گرستی سے مطلب ہی نہیں یا آتے ہی مجھ پر چڑھ بیٹھتا ہے نہ گلہ نہ کلام نہ بوس و کنار ۱۲ منہ [۵] کہ وہ کہاں گئی ایسا بے پرواہ ہے ایک روایت میں ہے اتنا زیادہ ہے ولا یرفع الیوم لغد یعنے جو مال آج کما یا اس کو کل کے لیے نہیں اٹھا سکھتا یعنے بہت سخی داتا ہے ۲ امنہ [۶] یعنے کھانے کو تو کھا جاتے سیر دس بارہ اور عورت کا مطلب پورا کرنے میں تنہا بیچارہ مطلب یہ ہے کہ پرخوار اور اس پر بے شہوت عرب کے ملک میں یہ بڑا عیب گنا جاتا ہے کہ مرد کھاتے تو بہت پر اپنی عورت سے صحبت کرنے میں سست ہو حقیقت میں عورتیں ایسے مرد کو بالکل ناپسند کرتی ہیں عورتوں کو تو تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ خاوند کی صورت شکل سے چنداں غرض نہیں ہوتی ان کو یہ بہت پسند آتا ہے کہ خاوند چست چالاک بہادر جری بہت شہوت والا ہو اور اپنی عورت سے رات دن ہنسی کھیل اختلاط بوس و کنار مزے مزے کی باتیں اس کے بعد جماع کرتا رہے ۱۲ منہ [۷] یحیی بنت علقمہ ۱۲ منہ [۸] جب جماع کے وقت مرد اس طرح عورت پر اوندھا ہو جائے تو عورت کو مزہ نہیں آتا مرد کا عضو مخصوص اس کے بچہ دان سے نہیں لگتا امراء القیس نے ایک مرد کی یوں ہجو کی ہے ثقیل الصدر خفیف العجز سریع الاراقہ بطی الافاقہ یعنے جماع کے وقت اپنا سینہ عورت کے سینے سے جوڑ دیتا ہے اس کے سرین ہلکے دخول کرتے ہی چھل چھل پانی بہا دیتا ہے اس کے بعد بڑی دیر میں کہیں اس کو ہوش آتا ہے یعنی انزال ہوتی ہے غش آجاتا ہے ایسا ضعیف ناتواں ہے ۱۲ منہ [۹] کمبخت سے بات کرو ۱۲ منہ [۱۰] یعنی اول تو کم شہوت عورت کا مطلب پورا نہیں کرتا اس پر سے بدخو بدخلق بات کرو تو لاٹھے کھانے کو ہر جو دار توڑ پر مستعد ۱۲ منہ [۱۱] ایسا نازک بدن معطر ہے ۱۲ منہ [۱۲] ہم نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِيْ مَالِكٌ وَّمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ لَهٗ اِبِلٌ كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ وَاِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِيْ اَبُوْ زَرْعٍ فَمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِيْ فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَجَدَنِيْ فِيْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِيْ فِيْ اَهْلِ صَهِيْلٍ وَّاَطِيْطٍ وَّدَائِسٍ وَّمُنَقٍّ فَعِنْدَهٗ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِيْ زَرْعٍ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ وَّبَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِيْ زَرْعٍ مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَّيُشْبِعُهٗ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِيْ زَرْعٍ

صلاح مشورہ کرتے ہیں وہاں چاڈری سے اس کا گھر نزدیک دسویں عورت کہنے لگی میرے خاوند کا کیا پوچھنا جائیداد والا ہے جائیداد بھی کیسی بڑی جائیداد ویسی کسی پاس ہو سکتی ہے بہت سارے اونٹ جو جا بجا اس کے گھر کے آس پاس بیٹھے رہتے ہیں اور چرنے کو کم جاتے ہیں جہاں انہوں نے باجے کی آواز سنی بس ان کو اپنی جان جانے کا یقین ہو گیا کہ اب کاٹے جائیں گے گیارھویں عورت ام زرع بنت اکیمل بن ساعدہ کہنے لگی میرا خاوند ابوزرع ہے ابوزرع کا کیا پوچھنا دونوں کان میرے زیور بالیوں موتیوں جھمکوں سے جھلا دیے اور دونوں بازو چربی سے پھلا دیے خوب کھلا کر موٹا کیا میں بھی اپنے تئیں بڑی خوب موٹی سمجھنے لگی شادی سے پہلے ذری سی بھیڑ بکریوں میں تنگی سے گزر کرتی تھی ابوزرع نے مجھ کو گھوڑوں اونٹوں کھیت کھریاں سب کا مالک بنا دیا اتنی جائیداد ملنے پر ابوزرع کا مزاج کیسا عمدہ بات کہوں تو برا نہیں مانتا مجھ کو کبھی برا نہیں کہتا سوتی پڑی رہوں تو صبح تک کوئی نہیں جگاتا پیوں تو اچھی طرح چھک کر رہی ابوزرع کی ماں یعنی میری ساس تو اس کا کہنا اس کی گٹھڑیاں بھاری بھرپور گھر اچھا کشادہ ابوزرع کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا نازک بدن دبلا پتلا ہری چھال یا ننگی تلوار برابر جگہ اس کے سونے کی حلوان کے ایک دست سے اس کا پیٹ بھر جائے ایسا کم خوراک ابوزرع کی بیٹی وہ بھی سبحان اللہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) زرنب کا ترجمہ زعفران کیا ہے لیکن طب کی کتابوں سے معلوم ہوتا کہ زرنب طالیفر کو کہتے ہیں جو ایک درخت کا چھلکا ہے اس کا رنگ بو زعفران کا سا ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ ؎۳ اس نے اپنے خاوند کی تعریف کی کہ اس کے ظاہری اور باطنی اخلاق دونوں اچھے ہیں مصعر نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہا ہم تم کو کیونکر عقلمند سمجھیں تم تو ایک عورت پر دیوانے ہو گئے مراد ان کی بی بی فاختہ بنت قرظہ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہاں جو لوگ شریف اور نیک ہوتے ہیں تو بیبیاں ان پر غالب ہوتی ہیں اور جو کمبخت پاجی بدخلق ہوتے ہیں وہ بی بیوں پر غالب رہتے ہیں ۱۲ منہ ؎۴ مطلب یہ ہے کہ وہ سخی ہے حرب میں قاعدہ تھا سخی اور داتا لوگ اپنا مکان بلندی پر بناتے تاکہ غریب اور مسافر لوگ دور ہی سے اس کو دیکھ کر ان کے پاس آئیں کھائیں پئیں چین اٹھائیں ۱۲ منہ ؎۵ قد آور بہادر ۱۲ منہ ؎۶ بہت کھانا پکاتا ہے غریبوں کو خوب کھلاتا ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھٰذا) ؎۱ ہر کام میں اس کی رائے لیتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ سخاوت کے ساتھ عاقل اور صاحب الرائے بھی ہے اپنے خاوند کی تعریف کی ۱۲ منہ ؎۲ کبشہ بنت ارقم ۱۲ منہ ؎۳ یعنی وہ اکثر ان اونٹوں کو اپنے گھر ہی پر رکھتا ہے جنگل میں چرنے کو کم بھیجتا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ جہاں لوگ آئیں تو ان کا گوشت اور دودھ اٹھائیں اگر تکلیف نہ ہو ۱۲ منہ ؎۴ جو مہمانوں کے آنے پر بجایا جاتا ہے خوشی کے لیے ۱۲ منہ ؎۵ یا اچھی طرح خوش رکھا میں بھی اترانے لگی گن ہو گئی ۱۲ منہ ؎۶ کھاؤں تو پیٹ بھر کر کوئی غم ہی نہیں ۱۲ منہ ؎۷ نقد و جنس سے بھری ہوئی ۱۲ منہ ؎۸ عرب لوگ مردوں میں دبلے پتلے نازک بدن کو پسند کرتے ہیں اور عورتوں میں موٹی فربہ عورت کو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

طَوْعُ اَبِيهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا
وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ
اَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا
وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَاُ
بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُو زَرْعٍ
وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَاَةً مَعَهَا
وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ
تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي
وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ
شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا
ثَرِيًّا وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي اُمَّ
زَرْعٍ وَمِيرِي اَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيهِ
مَا بَلَغَ اَصْغَرَ اٰنِيَةِ اَبِي زَرْعٍ قَالَتْ
عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ
لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَعِيدُ
بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تُعَشِّشُ
بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَ

کیا کہنا اپنے باپ کی پیاری اور ماں کی پیاری تابعدار اطاعت گزار، کپڑا بھرنے والی موٹی تازی سوکن کی جلن[1] ابوزرع کی لونڈی اس کو بھی کیا پوچھتے ہو کبھی کوئی بات ہماری مشہور نہیں کرتی گھر کا بھید ہمیشہ پوشیدہ رکھتی ہے کھانا تک نہیں چراتی گھر میں کوڑا کچرا نہیں چھوڑتی ہمیشہ جھاڑ پونچھ کر صاف ستھرا رکھتی ہے[2] ایک دن ایسا ہوا لوگ دودھ متھ رہے تھے مکھن نکالنے کو اس وقت صبح ہی صبح ابوزرع باہر گیا رستے میں ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے دو چیتوں کی طرح اس کی کمر کے تلے دو اناروں سے کھیل رہے تھے[3] ابوزرع نے مجھ کو طلاق دیکر اس عورت سے نکاح کر لیا اس کے بعد میں نے ایک اور سردار سے نکاح کیا نام نامعلوم جو گھوڑے کا اچھا سوار اور برچھہ بردار نیزہ باز ہے اس نے بھی مجھ کو بہت سے جانور دیے ہیں اور ہر قسم کے اسباب میں سے ایک ایک جوڑ دیا ہے اور کہتا ہے ام زرع کھا پی اپنے عزیز و خویشوں کو بھی کھلا لیکن یہ سب بھی اگر میں اکھٹا کروں تو ابوزرع نے جو دیا تھا اس میں کا ایک چھوٹا برتن بھی نہ بھرے[4] حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ میں تیرے لیے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لیے[5] امام بخاریؒ نے کہا سعد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے اس میں بجائے ولا تملا بیتنا تعشیشا کے یوں ہے ولا تعشش بیتنا تعشیشا[6] امام بخاری نے کہا بعضوں

[1] سوکن اس کی خوبصورتی اور ادب اور لیاقت پر رشک کرتی ہے ۱۲ منہ [2] غرض سارا گھر نور علی نور ہے ابوزرع سے لیکر ماں بیٹی بیٹا لونڈی باندی سب ایک سے ایک فرد فرید ہیں ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے کہ اس کے سرین خوب بڑے بڑے موٹے اور فربہ تھے عرب میں یہ حسن میں داخل ہے کہ عورت کے سرین خوب موٹے اور بڑے ہوں اور جب سرین خوب موٹے ہوں تو نیچے لیٹنے میں کمر کے تلے جانے خالی رہتی ہے یہ بچے کھیل کے طور پر اس میں انار لڑھکا رہے تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کے دو بچے کمر کے تلے سے اس کی دونوں چھاتیوں سے کھیل رہے تھے جو انار کی طرح تھیں ۱۲ منہ [4] یہ مبالغہ کے طور پر کہا ورنہ اونٹ گائے جانور وغیرہ برتن میں کہاں سما سکتے ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دوسرا خاوند گو سپاہی اور شہسوار نیزہ بازی میں استاد ہے اور مجھ کو مال و اسباب بھی اس نے دیا ہے مگر ابوزرع نے جو دیا تھا اس کے سامنے یہ مال و اسباب بے حقیقت ہے ۱۲ منہ [5] یعنی تجھ کو کھلانے پلانے اور چین دینے میں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوزرع نے آخر ام زرع کو طلاق دے دیا اور میں تجھ کو طلاق دینے والا نہیں ہوں ابوزرع کی کیا حقیقت تھی ایسے لاکھوں ابوزرع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں پر سے تصدق ہیں حضرت عائشہؓ کو جو راحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے حاصل ہوئی وہ آج تک عرب کی کسی عورت کو حاصل نہیں ہوئی قیامت تک ان کا تذکرہ قرآن شریف اور حدیث میں قائم رہے گا رضی اللہ عنہا ابدالآبدین (بقیہ اگلے صفحہ)

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيْمِ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتّٰى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ۔

بَابُ ۱۳۱ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهٗ لِحَالِ زَوْجِهَا۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيْصًا عَلٰى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ

نے اتقنح کی جگہ اتقمح میم سے پڑھا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوتا کہ حبشی لوگ اپنے ہتھیاروں سے مسجد میں کھیلتے رہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر آڑ کیے ہوئے رہتے میں ان کا تماشا دیکھتی رہتی یہاں تک کہ میں خود ہی اکتا کر لوٹ آتی اب تم سمجھ لو ایک کم عمر چھوکری کھیل کو کتنی دیر دیکھتی ہے[۱]۔

باب آدمی اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے مقدمہ میں نصیحت کرے تو کیسا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا مجھ کو برابر یہ خواہش رہی کہ میں حضرت عمرؓ سے پوچھوں وہ دو عورتیں کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ تحریم میں یہ فرمایا ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما پھر ایسا ہوا کہ حضرت عمرؓ حج کو تشریف لے گئے میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا لوٹتے وقت وہ حاجت کے لیے رستہ چھوڑ کر ایک طرف مڑے میں بھی پانی کی چھاگل لے کر اسی طرف گیا جب وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اسی چھاگل سے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۵] معنے وہی ہیں کہ ہمارے گھر میں کوڑا اکچرا رکھ کر اس کو میلا نہیں کرتی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دغا اور فریب نہیں کرتی انہوں نے لاتغشش تغشیشا غین معجمہ سے پڑھا ہے ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] ان دنوں حضرت عائشہؓ کی عمر پندرہ برس کی ہوگی اس عمر میں بچیاں چہل پہل اور کھیل کود کی عاشق ہوتی ہیں حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ ایسے تھے اپنی بی بیوں کے ساتھ اس طرح شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے کہ ان کو تماشہ دکھلاتے آپ گھنٹوں ان پر آڑ کیے کھڑے رہتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت کو غیر مردوں کی طرف دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ یہ دیکھنا بدنیتی اور شہوت کی راہ سے نہ ہو اور جن لوگوں نے یہ تاویل کی کہ حضرت عائشہؓ اس وقت جوان نہ تھیں نابالغ تھیں ان کی تاویل مردود ہے حضرت عائشہؓ کی عمر ان دنوں پندرہ برس یا زیادہ تھی یہ تو عین جوانی کا زمانہ تھا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد میں کوئی دنیا کی بات کرنا بشرطیکہ چلائے نہیں منع نہیں جیسے کہ جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے اسی طرح مباح کھیل کود جیسے ہتھیاروں کی کسرت وغیرہ ۱۲ لیکن موقع ہی نہیں ملتا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَقُلْتُ لَهُ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ
مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ وَاعَجَبًا لَّكَ
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ
ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهُ قَالَ
كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ
بَنِيْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَّهُمْ مِّنْ عَوَالِي
الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا
وَّاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا
حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ
اَوْ غَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ
كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا
عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ
فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَآءِ
الْاَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فَرَاجَعَتْنِيْ
فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ
اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَاِنَّ اِحْدٰهُنَّ
لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِيْ
ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ

کیا پھر میں نے ان سے عرض کیا امیر المؤمنین وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما انہوں نے کہا ابن عباسؓ تعجب ہے تجھ کو اب تک اتنی سی بات بھی معلوم نہیں ہوئی حالاں کہ تو علم کا بڑا طلب گار ہے عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں اور کون پھر حضرت عمرؓ نے سرے سے سارا قصہ اس آیت اترنے کا بیان کرنا شروع کیا انہوں نے کہا ایسا ہوا میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی[1] دونوں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہا کرتے تھے جو مدینہ کے اطراف بلند گاؤں میں سے ایک گاؤں ہے[2] ہم کیا کرتے دونوں باری باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتر کر جایا کرتے جس دن میں جاتا اس دن کی ساری خبر جو وحی وغیرہ آپ پر اترتی اس انصاری سے آن کر کہہ دیتا اور جس دن وہ جاتا وہ بھی ایسا ہی کرتا یعنے اس دن کی ساری خبر وحی وغیرہ مجھ سے آن کر بیان کر دیتا اور ہم قریش لوگوں کا یہ قاعدہ تھا کہ عورتوں کو اپنے دباؤ میں رکھتے (زن مرید نہ تھے) جب ہم مدینہ میں آئے تو انصاریوں کو دیکھا ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں[3] ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ دیکھ کر ان کی چال چلنا شروع کی ایک بار ایسا ہوا میری جورو زینب بنت مظعون نے بھی مجھ کو جواب دیا میں نے اس کو للکارا ہائیں جواب دیتی ہے اس نے کہا کیوں جواب دینا تم کو ایسا برا معلوم ہوا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی کوئی تو ایسا کرتی ہے سارے دن آپ سے غصے رہ کر شام تک آپ سے بات نہیں[4] کرتی حضرت عمرؓ نے کہا یہ بات سن کر میں گھبرا گیا اور میں نے کہا جو کوئی ایسا کرتی

[1] اوس بن خولی یا عتبان بن مالک ۱۲ منہ [2] اس قبیلے کے لوگ وہیں رہا کرتے تھے [3] مردوں سے بڑھ بڑھ کر باتیں کرتی ہیں ۱۲ منہ [4] لگیں مردوں سے زبان درازی دخل در معقولات کرنے ۱۲ منہ [5] دوسری روایت میں یوں ہے اپنی بیٹی حفصہؓ کی خبر لو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے سوال جواب کرتی ہے کہ آپ دن دن بھر اس سے غصے رہتے ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ذٰلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ

اس کی خرابی کے لچھن آگئے ہیں۔ خیر میں نے کپڑے پہنے اور اپنے گاؤں سے اتر کر پہلے حفصہؓ کے پاس گیا میں نے کہا حفصہؓ میں نے سنا ہے تم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دن دن بھر رات تک غصے میں رکھتی ہو آپ سے سوال جواب کرتی ہو کیا یہ صحیح ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیوں اپنی خرابی کے پیچھے پڑی ہے دیکھ تباہ ہو جائے گی کیا تجھ کو ڈر نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے اللہ تعالیٰ کا غصب اترتا ہے اللہ کا غضب اترا تو پھر گئی گزری دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت چیزیں مت مانگا کر[1] نہ آپ سے کسی بات میں سوال جواب کر آپ سے خفا ہو کر بات کرنا چھوڑ تجھے جو درکار ہو مجھ سے مانگ لیں تو اپنی جوڑ والی یعنی حضرت عائشہؓ کو دیکھ کر دھوکا مت کھا[2] بات یہ ہے کہ وہ رہی خوبصورت دوسرے یہ کہ آنحضرتؐ کو اس سے محبت بہت ہے اتنی محبت تجھ سے تھوڑی ہے تو اس کی ریجھ مت کر حضرت عمرؓ نے کہا ان دنوں یہ بھی خبر تھی کہ غسان کا قبیلہ اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہا ہے ہم سے جنگ کرنا چاہتا ہے خیر میرا انصاری پڑوسی اپنی باری کے دن گیا رات کو عشاء کے وقت جو لوٹ کر آیا تو ایک بارگی زور سے اس نے میرا دروازہ کھٹکا یا اور میں نے جواب دینے میں جو ذرا دیر کی تو کہنے لگا عمرؓ ہیں عمرؓ ہیں میں گھبرا کر باہر نکلا وہ کہنے لگا خیر کیا آج تو بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا خیر تو ہے کیا غسان کا قبیلہ آن پہونچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑھ کر ایک حادثہ ہوا جو بہت ہولناک ہے میں نے کہا ارے یار کہہ تو کیا ہوا، کہنے لگا پیغمبر صاحب نے اپنی بی بیوں کو طلاق دیدیا

[1] کیوں کہ اللہ کے رسول سے بے ادبی کرنا اس کا انجام بہت برا ہے ۱۲ منہ [2] مجھ کو یہ چاہیے وہ چاہیے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مت کہا کر آپ کے پاس روپیہ اشرفی نہیں ہے اگر تجھ کو کسی چیز کی احتیاج ہو تیل تک بھی درکار ہو تو مجھ سے مانگ میں لا دوں گا آنحضرتؐ سے مت کہہ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے حضرت عمرؓ اپنی پیاری بیٹی پر خفا ہوئے اور آنحضرتؐ کی ذرا بھی تکلیف گوارا نہ کی یہاں سے رافضیوں کو سبق لینا چاہیے دنیا میں بیٹا بیٹی سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں جب حضرت عمرؓ کو اللہ اور رسول کی رضامندی کے سامنے بیٹا بیٹی کی بھی کچھ پرواہ نہ تھی تو پھر کیوں کر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانے کے لیے ان کی محبت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا خلاف کرتے اگر آنحضرت حضرت علیؓ کو خلیفہ بنا گئے ہوتے تو سب سے پہلے حضرت عمرؓ ہی سے بیعت کرتے اور آنحضرتؐ کے ارشاد کے خلاف نہ ابوبکرؓ کی سنتے نہ اور کسی کی ۱۲ منہ [3] کہ وہ (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

أَظُنُّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي

اس وقت میری زبان سے بے ساختہ نکلا ہائے حفصہؓ تو تباہ ہوئی گئی گزری[1] اور میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ نتیجہ ہونے والا ہے خیر میں نے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز مسجد نبوی میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ایک بالاخانہ میں اکیلے جا کر بیٹھ رہے پہلے میں حفصہؓ کے پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہیں میں نے کہا اب روتی کیوں ہے ہائے میرا کہنا نہ مانا میں تجھ کو اس دن سے پہلے ہی ڈرا چکا تھا اب تو یہ کہہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دے دیا ہے وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی بچارا تو یہی ہے آپ اس بالاخانہ میں اکیلے جا کر بیٹھ رہے ہیں[2] میں حفصہؓ کے پاس سے نکلا اور مسجد میں منبر کے پاس آیا دیکھا تو منبر کے گرد کئی آدمی بیٹھے ہیں[3] بعضے ان میں سے رو بھی رہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر جو رنج نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں اٹھا اس بالاخانے کے پاس گیا اور میں نے حبشی غلام رباح سے کہا جو پہرے پر بیٹھا تھا جا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ کہ عمرؓ حاضر ہوا چاہتا ہے وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا تو کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لیکن آپ سن کر خاموش ہو رہے کچھ جواب ہی نہیں دیا یہ سن کر میں لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے گرد بیٹھے تھے ان کے پاس بیٹھ گیا پھر مجھ پر رنج غالب ہوا تو دوبارہ بالاخانے کے پاس گیا اور اس غلام سے کہا عمرؓ کے لیے اجازت مانگ وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا لیکن آپ خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا[4] اس وقت تو میں لوٹ کر چلا اتنے میں میں نے اس غلام کی آواز سنی وہ مجھ کو پکار

(بقیہ صفحہ سابقہ) سوال جواب کرتی ہیں میں بھی کروں گی [6] تو اس کی برابر خوبصورت نہیں ہے ۱۲ منہ [5] پوچھا کہو کیا خبر ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] اب ایسا شوہر کہاں سے لائے گی ۱۲ منہ [2] وہاں جاؤ آپ سے پوچھو ۱۲ منہ [3] ان کے نام معلوم نہیں ہوتے ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں کی زبان درازی اور مطالبات سے سخت رنج میں تھے اور اسی وجہ سے لوگوں سے علیحدہ ہو کر بیٹھ رہے تھے جب آدمی رنج میں ہوتا ہے تو کسی کی ملاقات بھی اچھی نہیں لگتی اسی لیے آپ نے تین بار حضرت عمرؓ کو اجازت نہ دی پھر اجازت دی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ قَدْ اَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ
بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ
مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ اِلَيَّ بَصَرَهٗ
فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ
اَسْتَاْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَكُنَّا
مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَّغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ
فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَدَخَلْتُ
عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ
جَارَتُكِ اَوْضَاَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً اُخْرٰى فَجَلَسْتُ
حِيْنَ رَاَيْتُهٗ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا
رَاَيْتُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اَهَبَةٍ ثَلٰثَةٍ

رہا ہے اور کہہ رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تم آؤ یہ سن کر میں آیا اور اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا دیکھا تو آپ خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں چٹائی پر بچھونا تک نہیں اور آپ کے مبارک پہلو پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ ہے جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی خیر میں نے آپ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے یہ پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا آپ نے اپنی نگاہ میری طرف اٹھائی اور فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر[1] پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بہلانے اور[2] آپ کا رنج کم کرنے کو یہ کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے ہم قریشی لوگوں کا تو یہ قاعدہ تھا کہ عورتیں اپنے دباؤ میں رکھتے تھے لیکن جب سے مدینہ میں آئے تو یہاں کے لوگوں کا عجب حال دیکھا وہ بالکل زن مرید[3] ہیں اپنی عورتوں سے دبے ہوئے ہیں یہ سن کر آپ مسکرا دیے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھیے میں پہلے ہی حفصہؓ کے پاس گیا تھا اور میں نے اس کو جتلا دیا تھا دیکھ تو اپنی سوکن عائشہؓ سے دھوکا مت کھا اس کی چال مت چل وہ کہیں خوب صورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نسبت تیرے اس سے کہیں زیادہ محبت ہے اس پر آپ پھر مسکرائے جب میں نے دیکھا آپ دوبار مسکرائے آپ کا غم ذرا غلط ہوا تو میں بیٹھ گیا اور میں نے آنکھ اٹھا کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو خدا کی قسم آپ کے گھر میں کچھ سامان دکھلائی ہی نہیں دیا جس پر نظر پڑے تین کچی کھالیں تو البتہ پڑی تھیں[4] اس

---

[1] حضرت عمرؓ کو انصاری کی خبر پر تعجب ہوا کہ اس نے سنی سنائی بات پر یہ کیسے کہہ دیا آنحضرتؐ نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا اس کو چاہیے تھا کہ اس خبر کو تحقیق کرتا ۱۲ منہ [2] کیا مجال کہ وہ خاوندوں سے سوال جواب کریں ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا ادب اور علم مجلس پہلے ادھر ادھر کی باتیں کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل خوش کیا اور ذرا آپ کا مزاج بہلایا اس وقت اور زیادہ گفتگو کی یہ لیاقت خداداد بعضے آدمیوں میں ہوتی ہے آخر آنحضرتؐ کو ہنسا کر چھوڑا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی جورو کا نام لے کر کہا اگر وہ مجھ سے ایسے سوال جواب کرے تو میں تو گردن دبا کر مار ہی ڈالوں اس پر آپ ہنس دیے اور فرمانے لگے میری بی بیوں نے بھی مجھ کو تنگ کر رکھا ہے ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ ہمارے سردار نے دنیا میں اس بے سروسامانی کے ساتھ بسر کی باوجودیکہ آپ اگر چاہتے تو صدہا طرح کے سامان سے گھر بھر لیتے کیوں کہ اس وقت تک کئی لڑائیاں ہو چکی تھیں اور بہت سا غنیمت کا مال آپ کو مل چکا تھا مگر آپ کے پاس جو آتا آپ سب مسلمانوں کو تقسیم کر دیتے اپنے لیے کچھ نہ رکھتے سبحان اللہ کیا ان اخلاق کو دیکھنے کے بعد بھی کسی کو آپ کی نبوت میں شک ہو سکتی ہے ہم حیران ہیں کہ جو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام (باقی بر صفحہ آئندہ)

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسًا وَّالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَآئِشَةَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ قَالَ مَآ اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ كُنْتَ قَدْ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّمَآ اَصْبَحْتَ

وقت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے وہ آپ کی امت کو فراغت دے دولت عطا فرمائے دیکھیے ایران اور روم کے کافر کیسے مالدار ہیں ان کو دنیا خوب ملی ہے باوجودیکہ وہ خالص خدا کی عبادت نہیں کرتے یہ سنتے ہی آپ تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو اسی خیال میں گرفتار ہے کہ دنیا کی دولت اور فراغت بہت عمدہ چیز ہے ایران اور روم کے کافروں کو تو اللہ نے جلدی سے دنیا ہی کے مزے دے دیے ہیں کیوں کہ آخرت میں تو ان کو سخت عذاب ہونا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گستاخی معاف میرے لیے دعا فرمائیے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتیس راتوں (ایک مہینے) تک اپنی عورتوں سے الگ رہے اس کی وجہ یہ تھی کہ حفصہؓ نے آپ کے راز کی بات حضرت عائشہؓ سے کہہ دی تھی[1] آپ نے سخت غصے ہو کر فرمایا میں ایک مہینے تک ان عورتوں کے پاس نہیں جانے کا اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا لم تحرم ما احل اللہ لک جب انتیس راتیں گزر گئیں تو بالاخانہ سے اتر کر آپ پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس گئے[2] انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو یہ قسم کھائی تھی میں ایک مہینے تک ان عورتوں کے پاس نہیں جانے کا ابھی تو انتیس

(بقیہ صفحہ سابقہ) یا حضرت عیسیٰ کی نبوت کو تسلیم کرتے ہیں وہ آنحضرتؐ کی نبوت سے کیوں انکار کرتے ہیں آنحضرتؐ کے عادات اور اخلاق ان پر بھی فائق تھے اس پر سخاوت اور شجاعت اور شرم اور حیا اور رحم و کرم میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے انصاف پسند اور طالب حق کو آپ کی نبوت پر یقین کرنے کے لیے کسی خلاف عادت معجزے دیکھنے کی ضرورت نہیں آپ کی سوانح عمری پڑھنے سے خود بخود دل میں تصدیق پیدا ہو جاتی ہے کہ پیغمبر کے سوا اور کسی میں ایسے اخلاق جمع نہیں ہو سکتے اور وہ بھی ایسی قوم میں جو میل اور توحش اور بیزری اور بخل اور طمع اور بے رحمی میں شہرۂ آفاق تھی نہ اس میں تعلیم تھی نہ تربیت ایسی قوم میں ایسے کامل الاخلاق جامع الفضائل شخص کا پیدا ہونا بغیر تربیت اور تائید خداوندی کے ممکن نہیں ان سب خصائل پر علم و لیاقت کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے قوانین معاشرت اور میراث اور بیع و نکاح اور طلاق اور شفعہ وغیرہ کو آپ نے ایسے جامع الفاظ میں بیان فرمایا کہ آج تک بڑے بڑے تعلیم یافتہ عالم ان میں غور کرتے جاتے ہیں اور نئے نئے نکات اور فوائد اور مسائل ان میں سے نکالتے جاتے ہیں ایک بے تربیت یافتہ شخص ایسی جاہل اور وحشی قوم میں جیسے اس وقت عرب کی قوم تھی ان قوانین کا عشر عشیر بھی نہیں بنا سکتا یہ صاف دلیل ہے اس امر کی کہ آپ خداوند کریم کی طرف سے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ۱۲منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس پر آپ کو غصہ آیا آپ نے قسم کھائی کہ میں ایک مہینہ تک اپنی عورتوں کے پاس نہ جاؤں گا۔ راز کی بات یہ تھی کہ آنحضرتؐ نے حضرت حفصہؓ کے گھر میں اپنی لونڈی ماریہ سے قربت کی انہوں نے دیکھ پایا تو آپ نے ان سے فرمایا یہ راز کسی سے مت کہیو آج سے میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا مگر انہوں نے خوشی میں آن کر حضرت عائشہؓ کو خبر کر دی بعضوں نے کہا وہ بات یہ تھی کہ آپ نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ۱۲منہ (باقی برصفحہ آئندہ)

مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ فَبَدَاَ بِىْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ فَاخْتَرْتُهٗ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهٗ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

راتیں گزری ہیں میں اس دن سے برابر ایام شماری کر رہی ہوں آپ نے فرمایا مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب کی تخییر کی آیت اتاریؒ تو آپ نے سب سے پہلے مجھ سے پوچھاؒ میں نے کہا میں آپ کو چاہتی ہوںؒ پھر آپ نے دوسری بی بیوں سے بھی یہی پوچھا انہوں نے یہی جواب دیا جو حضرت عائشہؓ نے دیا۔

بَابُ ۱۱۴ صَوْمِ الْمَرْاَةِ بِاِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا۔

باب عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر نفل روزہ رکھ سکتی ہےؒ

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عورت کا خاوند اس کے پاس موجود ہو تو وہ اس کے بے اجازت نفل روزہ نہ رکھے۔

بَابُ ۱۱۵ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا۔

باب عورت (بے وجہ) اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ سووے (یعنی خفا ہو کر) تو یہ جائز نہیں۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی عورت

(بقیہ صفحہ سابقہ) ؎ سب بی بیوں میں وہی ممتاز تھیں اور اتفاق سے انہی کی باری کا وہ دن تھا ۱۲ منہ ؎ کمبخت شرک میں گرفتار (حواشی صفحہ ہذا) ؎ یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیٰوۃ الدنیا وزینتہا ۱۲ منہ ؎ عائشہؓ تو کیا دنیا چاہتی ہے یا مجھ کو چاہتی ہے ۱۲ منہ ؎ ساری دنیا مری آپ پر تصدق ۱۲ منہ ؎ ان کو اختیار دیا اگر دنیا چاہتی ہو تو طلاق لے کر الگ ہو جاؤ ۱۲ منہ ؎ کہ ہم اللہ اور رسول کو چاہتی ہیں دنیا کمبخت کو لے کر کیا کریں گے کل مر گئے تو کیا موئی دنیا قبر میں ساتھ جائے گی اللہ اور رسول راضی ہے تو ہمیشہ کا عیش اور چین ملے گا آپ کی ایک بی بی بھی دنیا لینے پر اور آپ کو چھوڑ دینے پر راضی نہیں ہوئی باوجودیکہ بعضے بی بیوں کو بہت کم زمانہ آپ کی صحبت میں گزرا تھا مگر آپ کی چند روز صحبت کا بھی اثر دلوں پر ایسا ہوتا کہ ساری دنیا ایک پرپشہ سے بھی زیادہ نہ دکھائی دیتی افسوس ہے ان لوگوں پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے آثار صالحہ اور انوار باہرہ کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہؓ سالہا سال آپ کی صحبت سے مستفیض ہو کر آپ کی وفات ہوتے ہی نورِ ایمان سے خالی ہو گئے الاظلم و غضب پر انہوں نے کمر باندھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ۔

بَابٌ ۱۱۶ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ۔

کو بستر پر بلائے (یعنی جماع کے لیے بلائے) وہ نہ آئے (انکار کرے) تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے [۱]

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے زرارہؓ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت رات کو اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر (الگ) سو رہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک اپنے خاوند کے بستر پر نہ آ جائے [۲]

باب عورت اپنے خاوند کے گھر میں بے اس کی اجازت کے کسی کو نہ آنے دے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو جب اس کا خاوند موجود ہو بے اس کی اجازت کے (نفل) روزہ رکھنا درست نہیں اور کسی عورت کو بے اپنے خاوند کی اجازت کے کسی کو اس کے گھر میں آنے کی پروانگی دینا درست نہیں اور جو عورت اپنے خاوند کے بے حکم (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرے گی تو خاوند کو بھی آدھا ملے گا [۳] اس حدیث کو ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے بھی انہوں نے اپنے والد (سعید تبان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا اس میں صرف روزے کا ذکر ہے۔

[۱] معلوم ہوا شوہر کی بے اجازت عورت کو نفل روزہ رکھنا حرام ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا مکروہ ہے ۱۲ منہ [۲] اس روایت میں سے نکلتا ہے کہ یہ وعید اس وقت ہے جب رات کو ہمبستر ہونے سے انکار کرے لیکن دن میں بھی یہی حکم ہے کہ عورت کا انکار درست نہیں کیوں کہ مسلم کی روایت میں یوں ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو مرد اپنی عورت کو بستر پر بلائے وہ انکار کرے تو پروردگار آسمان پر ہے وہ اس عورت پر غصے رہے گا جب تک اس کا خاوند اس سے راضی نہ ہو یہ مطلق ہے رات اور دن دونوں کو شامل ہے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے جابرؓ سے مرفوعاً نکالا تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی نہ ان کے نیک اعمال آسمان تک جا سکتے ہیں ایک بھاگے ہوئے غلام کی جب تک وہ صاحب کے پاس لوٹ نہ آئے دوسرے متوالے کی جب ہوش میں نہ آئے تیسرے اس عورت کی جس کا خاوند اس سے ناراض ہو مہلب نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ معین گنہگار پر بھی لعنت کر سکتے ہیں اور حافظ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور عورت کا انکار اسی وقت قابل لعن ہوگا جب بلاوجہ ہو اگر حیض یا اور کسی بیماری میں مبتلا ہو یا اور کوئی عذر ہو تو انکار باعث لعن نہ ہوگا ۱۲ منہ [۳] بعضوں نے کہا یہ مراد ہے کہ عورت اپنے خاوند کے بے حکم اس مال میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اس کو دے ڈالا ہے یعنی اپنی ماہواری میں سے جیسے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ نہیں کر سکتی مگر ہاں اپنی خوراک میں سے اور ثواب دونوں کو برابر ملے گا بعضوں نے کہا وہ خرچ مراد ہے جو عادت کے موافق ہو جس کو سن کر خاوند ناراض نہ ہو مثلاً فقیر کو روز مرہ کے کھانے سے ایک روٹی دینا یا اک (دانی بھر صحنک)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۱۱۷

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ عُثْمٰنَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ۔

باب

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیّہ نے کہا ہم کو سلیمان تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں بہشت والوں میں زیادہ وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) محتاج، نادار تھے اور مالدار لوگوں کو میں نے دیکھا وہ حساب کتاب کے لیے بہشت کے دروازے پر روک دیے گئے ہیں[۱] لیکن دوزخی مالدار ان کو تو پہلے ہی دوزخ میں بھیج دینے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں وہاں عورتیں بہت ہیں[۲]۔

بَابُ ۱۱۸ كُفْرَانِ الْعَشِيْرِ

وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيْطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب عشیر کی ناشکری کی سزا۔

عشیر خاوند کو کہتے ہیں عشیر شریک یعنی ساجھی کو بھی کہتے ہیں یہ معاشرت سے نکلا ہے جس کے معنے خلط یعنی ملا دینے کے ہیں اس باب میں ابو سعید خدریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے روایت کی کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلمؒ سے انہوں نے عطاء بن یسارؒ سے انہوں نے عبداللہ ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ نے گہن کی نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے

(بقیہ صفحہ سابقہ) طرح قلیل خیرات جیسے دھیلہ دمڑی وغیرہ حضرت عائشہ کی روایت میں ہے کہ عورت کو خرچ کرنے کا اور خاوند کو کمانے کا ثواب ملے گا دونوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی ۱۲ منہ [۳] اس کو امام احمد اور نسائی اور دارمی نے روایت کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہ وہ مالدار تھے جو بہشت میں جانے کے سزاوار ہیں ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ عورتیں چونکہ اکثر خاوند کے بے اجازت غیر لوگوں کو گھر میں بلا لیتی ہیں اس وجہ سے دوزخ کی سزاوار ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا یا تو عالم معنا یعنی خواب میں تھا یا جیسا علم الٰہی یعنی لوح محفوظ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشاہدہ کرا دیا اور چونکہ اللہ کے علم میں تمام واقعات اور تمام معاملات جو ازل سے ابد تک ہونے والے ہیں سب ایک جگہ جمع ہیں اور ہر چیز گویا ہر وقت حاضر ہے ہماری طرح وہاں ماضی اور مستقبل نہیں ہے اور یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰؑ کو دیکھا کہ اپنے اونٹ کی نکیل تھامے ہوئے لبیک کہتے جا رہے ہیں حالانکہ یہ واقعہ گذشتہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا

رہے جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا (جتنی دیر میں سو آیتیں پڑھی جاتی ہیں) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا (جتنی دیر میں اسی آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کئے) پھر کھڑے ہوئے دیر تک کھڑے رہے (جتنی دیر میں سورۂ نساء پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے قیام سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا (جتنی دیر میں ستر آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے (قرأت کرتے رہے جتنی دیر میں سورہ مائدہ پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے قیام سے کم پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا (پچاس آیتوں کے موافق) مگر اگلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کیے) پھر نماز سے فارغ ہوئے اس وقت سورج روشن ہو چکا تھا گہن کھل گیا تھا پھر فرمایا دیکھو سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا (جیسے عرب کے جاہل سمجھتے تھے) جب تم یہ گہن دیکھو تو اللہ کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے دیکھا آپ اسی جگہ جیسے کسی چیز کو لینے لگے پھر کیا دیکھتے ہیں کہ آپ پیچھے سرک رہے ہیں یہ کیا بات تھی آپ نے فرمایا میں نے بہشت دیکھی یا مجھ کو بہشت دکھلائی گئی (یعنی اس کا ایک ٹکڑا) تو میں اس کا ایک خوشہ لینے لگا اگر میں اس کو لے لیتا تو جب تک دنیا قائم ہے تم اس میں سے کھاتے رہتے اور میں پیچھے جو ہٹا تو میں نے دوزخ دیکھی میں نے آج (دوزخ) کی طرح کوئی ڈراؤنی چیز نہیں دیکھی میں نے دیکھا اس میں عورتیں بہت ہیں لوگوں نے عرض

(بقیہ صفحہ سابقہ) زمانہ کا تھا ۱۲ منہ ۳؎ یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ قرات کرتے رہے جتنی دیر میں سورۂ آل عمران پڑھی ۱۲ منہ ۲؎ عین نماز میں ۱۲ منہ ۳؎ آگے بڑھ کر ۱۲ منہ ۴؎ دوسری رکعت کے جب دوسرے قیام میں تھا اس کے میوے کا ۱۲ منہ ۵؎ بہشت کی سب نعمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔ تَابَعَهُ أَيُّوْبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ۔

بَابُ ۱۱۹ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

قَالَ أَبُوْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ

کیا یا رسول اللہؐ اس کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہی کفر لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کا کفر (انکار) آپ نے فرمایا نہیں خاوند کا کفر (اس کی ناشکری) احسان نہ ماننا عورت کا حال یہ ہے اگر تو عمر بھر اس کے ساتھ احسان کرتا رہے پھر ایک بات (اپنی مرضی کے خلاف دیکھے) تو کیا کہنے لگتی ہے (دوئی نوج) کبھی مجھ کو تم سے چین نہیں پہونچا (پچھلے سارے احسان فراموش کر جاتی ہے)

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے ابو رجاء (عمران بن ملحان) سے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں[1] نے بہشت کو جھانک کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں وہی لوگ زیادہ ہیں جو (دنیا میں) فقیر اور محتاج تھے اور میں نے دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت دیکھیں عوف کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور مسلم بن زریرؒ نے بھی روایت کیا ہے[3]۔

باب بی بی کا حق مرد پر ہونا۔

اس کو ابو جحیفہ (وہب بن عبد اللہ سوائی) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[4]

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمنؓ نے کہا کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے تو ہر روز دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے کیا یہ

۱ اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے اور بہشت و دوزخ کا آپ کو دکھلایا جانا حقیقتاً تھا اسی آنکھ سے یعنی اس کا ایک ٹکڑا کیونکہ ساری بہشت اور دوزخ تو زمین و آسمان کے اندر بھی نہیں سما سکتی مسجد کے کونے میں کیونکر سما سکے گی ۱۲ منہ ۲ شب معراج میں یا خواب میں ۱۲ منہ ۳ ایوب کی حدیث کو امام نسائی نے اور مسلم کی حدیث کو خود امام بخاری نے بدء الخلق میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴ اس کو امام بخاری نے کتاب الصوم میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵ اس کو آرام بھی دینا چاہیے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

صحیح ہے میں نے کہا جی ہاں رسول اللہ صحیح ہے آپ نے فرمایا ایسا مت کر (اتنی محنت مت اٹھا) روزہ بھی رکھ افطار بھی کر رات کو عبادت بھی کر سو بھی کیوں کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے[۱] تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے (کبھی سونا بھی چاہیے) تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے۔

بَابٌ ۱۲۰ اَلْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظ ہے۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اپنی رعیت کا جوابدار ہے بادشاہ اپنی رعیت کا حاکم ہے آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد پر حاکم ہے غرض تم میں ہر شخص (کچھ نہ کچھ) حکومت رکھتا ہے اور اپنی رعیت کا جوابدار ہے۔

بَابٌ ۱۲۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلٰى قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا مرد عورتوں پر حکومت رکھتے ہیں۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو (مرد کو) ایک پر (عورت پر) فضیلت دی ہے اخیر آیت ان اللہ کان علیاً کبیرا تک[۲]

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهِ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی کہ ایک مہینہ تک اپنی بی بیوں کے پاس نہ

---

[۱] اس سے صحبت کرنا اور دنیا کا مزہ بھی اٹھانا چاہیے اگر کوئی شخص شب و روز عبادت میں معروف رہے اور اپنی جورو سے مخاطب ہی نہ ہو تو امام مالک کے نزدیک اس کو حکم دیں گے کہ جورو سے مخاطب ہو ورنہ قاضی عورت کو اس مرد سے جدا کر دے گا شافعیہ نے کہا چار راتوں میں ایک رات اپنی عورت سے اختلاط کرنا مستحب ہے اس لیے کہ ہر شخص کی چار بی بیاں تک ہو سکتی ہیں تو ہر بی بی کی باری چوتھے دن آتی ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اسلام میں قلندری یعنی ایسی درویشی نہیں ہے کہ آدمی بالکل دنیا کے مزے ترک کر دے نہ جورو رکھے نہ رشتہ نہ جانا نہ ناتا اور ایسا کرنا سنت نبوی کے برخلاف ہے دوسری حدیث میں صاف یوں ہے کہ یہ میرا طریقہ ہے اور جو میرا طریق پر نہ چلے وہ میرا نہیں ہے افسوس اس زمانہ میں جہل کی کیسی گرم بازاری ہو گئی ہے جو بات صریح جہالت اور نادانی کی ہے اس کو لوگ افضل اور اعلیٰ سمجھتے ہیں اور جو بات عقلمندی اور حکمت اور دانائی کی ہے اس کو ادنیٰ جانتے ہیں ان بیوقوفوں کو یہ غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پر ہماری فطرت کی ہے اور اپنی قدرت کا ایک قانون بنا دیا ہے اسی پر چلنا عین دانائی اور باعث رضامندی الٰہی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم میں بھوک اس لیے پیدا کی ہے کہ ہم کھانا کھائیں اور اس کا شکر بجا لائیں پیاس اس[۲] (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

شَهْرًا وَّقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ اٰلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

بَابُ ۱۲۲ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوْتِهِنَّ۔ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفْعُهُ غَيْرَ أَنْ لَّا تُهْجَرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

جاؤں گا پھر ایک بالا خانے میں آپ (اکیلے) بیٹھ رہے اور انتیس[۲۹] دن کے بعد وہاں سے اتر آئے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے[۱]۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کو اس طرح پر چھوڑنا کہ ان کے گھروں ہی میں نہیں گئے[۲]

اور معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً مروی ہے (اس کو ابوداؤد وغیرہ نے نکالا) کہ عورت کا چھوڑنا گھر ہی میں ہو مگر پہلی حدیث (یعنی انس کی) زیادہ صحیح ہے[۳]۔

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن عبداللہ بن صفی نے بیان کیا ان سے عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث نے ان سے بی بی ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی بعض بی بیوں[۴] پاس ایک مہینے تک نہیں جائیں گے پھر انتیس دن گزر جانے کے بعد آپ صبح یا شام کو ان کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ نے تو ایک مہینے تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی (مہینے کے اندر کیسے آ گئے) آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ ٹھنڈا پانی یا شربت پئیں اس کا شکر کریں شہوت اس لیے کہ ہم عورتوں سے مطلب ہوں نسل انسانی بڑھائیں پروردگار کی دنیا آباد کریں آنکھ اس لیے کہ حق تعالیٰ کی عجیب و غریب مخلوقات کو دیکھیں ان میں غور کریں کان اس لیے کہ اچھی اچھی باتیں سنیں علم حاصل کریں جو شخص ان قویٰ کو بیکار کرنا چاہے وہ گویا قانون خداوندی کے خلاف چلنا اور حق تعالیٰ کی نعمتوں کو بیکار کرنا چاہتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [۲] اور نہیں تو اپنے ہاتھ یا دل کان آنکھ پر حاکم ہے ۱۲ منہ [۳] جس میں یہ ہے کہ عورتیں شرارت کریں تو ان کو سمجھاؤ ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آیت میں یہ مذکور ہے کہ عورتیں شرارت کریں تو ان کو نصیحت کرو ساتھ سلانا چھوڑ دو اور حدیث میں بھی یہی مضمون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں پر خفا ہو کر قسم کھائی کہ ایک مہینے تک ان کے پاس نہیں جائیں گے [۲] یعنی دوسرے گھر میں جا کر رہے بعضوں نے واہجروہن فی المضاجع کے یہی معنے رکھے ہیں کہ خاوند اور جورو ایک ہی گھر میں رہیں مگر خوابگاہ الگ الگ ہو اور ایک حدیث اور بھی اس باب میں وارد ہے جس کو احمد اور ابوداؤد نے نکالا اس میں یہ ہے کہ عورت کا حق مرد پر یہ بھی ہے کہ نہ جدا ہو اس سے مگر گھر ہی میں امام بخاری نے اس حدیث کی ضعف کی طرف اشارہ کیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعٰوِیَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْفُوْرٍ قَالَ تَذَاکَرْنَا عِنْدَ اَبِی الضُّحٰی فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَصْبَحْنَا یَوْمًا وَّنِسَآءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْنَ عِنْدَ کُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اَهْلُهَا فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا هُوَ مَلْاٰنُ مِنَ النَّاسِ فَجَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ غُرْفَةٍ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَکَ فَقَالَ لَا وَلٰکِنْ اٰلَیْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَکَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰی نِسَآئِهٖ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم سے ابویعفور (عبدالرحمن بن عبید کوفی) نے انہوں نے کہا ہم نے ابوالضحیٰ (مسلم بن صبیح) کے پاس مہینہ کا ذکر نکالا[۱] تو ابوالضحیٰ کہنے لگے ہم سے ابن عباسؓ نے بیان کیا ایک روز ایسا ہوا صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں رو رہی تھیں اور ہر بی بی پاس اس کے عزیز و اقربا جمع تھے میں جو مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں ساری مسجد لوگوں سے بھر گئی ہے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں تھے حضرت عمرؓ ادھر گئے باہر سے سلام کیا (اندر آنے کی اجازت چاہی) لیکن جواب ہی نہیں ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا دار د (آخر حضرت عمرؓ لوٹ آئے) پھر (بلال نے) ان کو پکارا تو وہ[۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے[۴] اور عرض کیا کہا آپ نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا آپ نے فرمایا نہیں (کون کہتا ہے) میں نے صرف قسم کھائی ہے کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جانے کا پھر آنحضرتؐ انتیس[۲۹] دن[۵] ٹھہرے رہے اس کے بعد اپنی بی بیوں کے پاس تشریف لے گئے۔

باب ۱۲۳ مَا یُکْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَآءِ وَقَوْلِهٖ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ

باب عورتوں کو مار پیٹ کرنا مکروہ ہے۔

اور قرآن شریف میں جو ہے واضربوہن تو اس سے وہ مار مراد ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور انسؓ کی حدیث سے جو اوپر گزری یہ نکلا کہ خاوند کو دونوں طرح کرنا جائز ہے خواہ گھر ہی میں رہ کر اپنا بستر الگ کرے خواہ دوسرے گھر میں جاکر رہے ۱۲ منہ [۳] جس سے یہ نکلتا ہے کہ دوسرے گھر میں جاکر رہ جانا بھی درست ہے ۱۲ منہ [۴] شاید یہ دوسرا کوئی واقعہ ہوگا جس میں آپ نے ایک خاص بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہوگی کیوں کہ جب بی بیوں نے آپ سے خرچ طلب کیا تھا اس وقت تو آپ نے سب بی بیوں سے علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی شاید یہ وہ واقعہ ہوگا جب ماریہ کا راز حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کھول دیا تھا یا شہد آپ نے پیا تھا اور بعض بی بیوں نے یہ صلاح کی تھی کہ ہم آپ سے کہیں گی آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] کسی نے کہا مہینہ تیس[۳۰] دن کا ہوتا ہے کسی نے کہا انتیس[۲۹] دن کا ۱۲ منہ [۲] مسلم کی روایت میں ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے کہ رباح غلام نے حضرت عمرؓ کے لیے اجازت چاہی تھی لیکن ابونعیم کی روایت میں یہ صراحت ہے کہ بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو آواز دی اور دونوں میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ رباح بالا خانہ کے زینہ پر باہر بیٹھے ہوں گے اور بلالؓ اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں گے بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو آواز دی ہوگی اور رباح نے جاکر حضرت عمرؓ کو خبر کی ہوگی ۱۲ منہ [۳] اس بالاخانہ میں ۱۲ منہ [۴] یعنی حضرت عمرؓ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مُبَرِّحٍ۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ۔

جو سخت نہ ہو[1]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن زمعہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی جورو کو غلام لونڈی کی طرح نہ مارے (افسوس ہے کہ صبح کو تو اس طرح مارے) اور پھر شام کو اس سے صحبت کرے[2]۔

بَابٌ ۱۲۴ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ

باب عورت گناہ کی بات میں خاوند کا حکم نہ مانے[3]

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی اس کے سر کے بال گر گئے وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ لڑکی کا خاوند کہتا ہے کہ میں اس کے بالوں میں دوسرے بالوں کا چوٹلہ (جوڑ) لگا دوں آپ نے فرمایا ہرگز ایسا مت کر بال جوڑنے والیوں پر تو لعنت کی گئی ہے[4]۔

بَابٌ ۱۲۵ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء) میں یہ فرمانا۔

وان امراۃ خافت من بعلها نشوزا او اعراضا اخیر آیت تک۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ (محمد بن حازم) نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ

---

[1] تو سخت مار اسی طرح منہ پہ مارنا حدیث شریف کی رو سے منع ہے ایک حدیث میں ہے جس کو ابن حبان اور حاکم نے ایاس بن عبد اللہ سے نکالا کہ اللہ کی بندیوں کو مت مارو علماء نے کہا ہے کہ اگر عورت شرارت کرے اور سمجھانے سے بھی نہ مانے نہ بستر الگ کرنے سے مثلاً جماع کرانے سے انکار کرے یا خاوند کے بے اذن گھر سے نکل جایا کرے تو اس کا مارنا درست ہے مگر وہی مار جو ہلکی ہو یعنی اس سے کسی عضو کو صدمہ نہ پہنچے مثلاً ہلکے سے گھونسہ یا تھپڑ لگانا بعضوں نے کہا جھاڑو یا مسواک یا رومال سے مارنا ۱۲ منہ [2] اس کو چپٹا کے گلے لگا کے پیار کرے یہ امر وضعداری اور تہذیب کے خلاف ہے کہ صبح کو تو ایسی مار اور شام کو پیار ۱۲ منہ [3] یعنی خاوند کی اطاعت وہیں تک واجب ہے جب تک وہ خلاف شرع کام کا حکم نہ دے شرع کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے خاوند ہو یا حاکم یا بادشاہ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق مثلاً خاوند کہے کہ روزہ نماز نہ کرو یا شرک کی رسمیں کر و یا بے حیائی یا فحش کاموں کو کرو تو ہرگز اس کی بات نہ سننا چاہیے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کی بحث اوپر گزر چکی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْاَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُوْلُ لَهٗ اَمْسِكْنِيْ وَلَا تُطَلِّقْنِيْ ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِيْ فَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِيْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَّصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کہا وان امراۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضًا کا یہ مطلب ہے ایک عورت ایسی ہو جس سے مرد اچھی طرح صحبت نہیں رکھتا اور مرد اس کو طلاق دینا اور دوسری عورت سے شادی کرنا چاہے پھر عورت یہ کہے تو مجھ کو (اپنی زوجیت میں) رہنے دے طلاق نہ دے اور جس سے چاہے شادی کر لے میں تجھ کو نان نفقہ روٹی کپڑا معاف کر دیتی ہوں باری بھی چھوڑ دیتی ہوں (اور خاوند اس پر راضی ہو جائے اس کو رہنے دے تو یہ درست ہے) اللہ تعالیٰ کے اس قول فلا جناح علیھما ان یصالحا بینھما صلحا والصلح خیر کا یہی مطلب ہے۔

بَابُ ۱۲۶ الْعَزْلِ۔

باب عزل کا بیان[1]

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرتؐ کے زمانہ میں عزل کرتے رہتے تھے (آپ نے منع نہیں فرمایا)

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے عطا بن ابی رباح نے بیان کیا انہوں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے قرآن (جس زمانہ میں) اترتا رہتا ہم (اس وقت) عزل کیا کرتے تھے اور عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابرؓ سے یوں بھی روایت ہے کہ جابر کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن اترتا رہتا عزل کیا کرتے تھے[2]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) چاہیے تو کتاب اللباس میں آئے گی قسطلانی نے کہا بالوں میں دوسری عورت کے بال جوڑنا منع ہے مطلقاً کو کپڑے سے جوڑے یا بالوں سے بعضوں نے کپڑے سے جوڑنا جائز رکھا ہے بعضوں نے خاوند کی اجازت اور اذن سے مطلقاً جائز رکھا ہے میں کہتا ہوں جواز کا قول مردود ہے اور صحیح حدیث کے برخلاف ہے ۱۲ منہ۔ (حواشی صفحہ ہذا) [1] عزل یہ ہے کہ انزال کے وقت ذکر کا باہر نکال لینا تاکہ نطفہ باہر گرے یہ امر لونڈی سے مطلقاً جائز ہے اور آزاد عورت سے بھی اس کی اجازت سے جائز ہے بعضوں نے بلا اجازت بھی جائز کہا ہے امام بخاری کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے بعضوں نے مطلقاً مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ [2] لیکن قرآن میں اس کی ممانعت نہیں اتری ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَ اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم نے (غزوہ بنی مصطلق میں) عورتوں کو قید کیا اور لونڈیاں بنیں ہم ان سے عزل کرتے تھے[۱] آخر ہم نے آنحضرت سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو تین بار یہی فرمایا[۲] (ایسا کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ) جو جان قیامت تک (کبھی) دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی[۳]۔

بَابُ ۱۲۷ الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا۔

باب سفر میں جاتے وقت بی بیوں پر قرعہ ڈالنا۔

(جس کے نام نکلے اس کو ساتھ لے جانا)

۱۹۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ رض يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ رض اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِي وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ تَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن مخزومی نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو تشریف لے جاتے تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے ایک بار ایسا ہوا کہ قرعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ دونوں کے نام پر نکلا (آپ دونوں کو ساتھ لے گئے) آپ کا معمول تھا رات کو سفر میں چلتے چلتے حضرت عائشہؓ سے باتیں کیا کرتے حضرت حفصہؓ (کو اس پر رشک آیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ایسا کرو آج رات کو تم میرے اونٹ پر سوار ہو لو میں تمہارے اونٹ پر سوار ہوتی ہوں دیکھو بڑا تماشہ ہوگا جو تم نے نہیں دیکھا وہ تم دیکھو گی اور جو میں نے نہیں دیکھا وہ میں دیکھوں گی[۴] حضرت عائشہؓ نے[۵] قبول کر لیا وہ ان کے اونٹ پر اور یہ ان کے اونٹ پر سوار ہو گئیں رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] اس ڈر سے کہ اولاد نہ ہو ۱۲ منہ [۲] شاید یہ اس وقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ یہ لوگ عزل کرتے ہیں ۱۲ منہ [۳] تمہارے عزل کرنے سے اس کا دنیا میں آنا رک نہیں سکتا ۱۲ منہ [۴] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم دیکھو میرا اونٹ کیسا چلتا ہے اور میں دیکھوں تمہارا اونٹ کیسا چلتا ہے ۱۲ منہ [۵] حضرت حفصہؓ کے شوق دلانے سے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتّٰى نَزَلُوْا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ وَلَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا۔

حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے پاس آئے[۱] مگر اس پر حضرت حفصہؓ سوار تھیں آپ نے ان کو سلام کیا پھر چلنے لگے حضرت عائشہؓ کے پاس نہیں گئے جب (صبح کو منزل میں) اترے تو حضرت عائشہؓ نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈالے (جس میں اکثر سانپ اور بچھو رہا کرتے ہیں اور اپنے تئیں کوسنے لگیں) کہنے لگیں یا اللہ بچھو یا سانپ مجھ کو کاٹ کھائے تو اچھا ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں میں آنحضرتؐ سے تو کچھ کہہ نہیں سکتی تھی[۲]

بَابُ [۱۲۸] الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذٰلِكَ۔

باب اگر کوئی عورت اپنی باری کا دن اپنی سوکن کو بخش دے تو مرد اس کی باری میں کیا کرے۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ام المومنین سودہؓ بنت زمعہ نے[۳] اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو بخش دیا تھا (یہ سمجھ کر کہ آنحضرتؐ سب بی بیوں سے زیادہ ان کو چاہتے ہیں)[۴] تو آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس (دو دن) ان کی اور حضرت سودہؓ کی باری میں رہتے۔

بَابُ [۱۲۹] الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ۔ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا أَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ إِلٰى قَوْلِهٖ وَاسِعًا حَكِيْمًا

باب عورتوں میں انصاف کرنا واجب ہے[۵]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا تم سے پورا پورا انصاف تو عورتوں میں نہیں ہو سکنے کا آخر آیت واسعاً حکیماً تک۔

---

[۱] آپ سمجھے کہ حضرت عائشہؓ اس پر سوار ہیں ۱۲ منہ [۲] اور رات کو حضرت عائشہؓ آپ کی ہمکلامی سے محروم رہیں ۱۲ منہ [۳] کہ رات کو آپ میرے پاس کیوں نہیں تشریف لانے کیوں کہ آپ تو تشریف لانے تھے مگر حضرت عائشہ اپنے قصور سے آپ محروم رہیں نہ دوسرے کے اونٹ پر سوار ہوتیں نہ آنحضرتؐ کی ہم کلامی سے محروم رہتیں اور حضرت حفصہؓ کو بھی کچھ نہیں کہہ سکتی تھیں کیوں کہ وہ خود اپنی مرضی سے ان کے اونٹ پر سوار ہوئی تھیں کچھ انہوں نے جبر نہیں کیا تھا غرض حضرت عائشہؓ اپنے فعل پر آپ نادم ہوئیں اور کچھ بن نہ پڑا تو رنج کے مارے اپنے تئیں آپ کوسنے لگیں ۱۲ منہ [۴] جب وہ بوڑھی ہو گئی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلاق دینا چاہا تھا ۱۲ منہ [۵] حضرت سودہؓ بوڑھی ہو گئی تھیں ان کو ڈر ہوا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو طلاق نہ دے دیں تو انہوں نے اپنی خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی اگر عورت کسی خاص سوکن کو اپنی باری ہبہ نہ کرے تو خاوند کو جائز ہوگا کہ جس عورت کے پاس چاہے اس کی باری میں رہے ۱۲ منہ [۶] یعنی کھانے کپڑے باری باری رہنے میں سب عورتوں کو برابر رکھے اب دل کی محبت اگر ایک عورت سے زیادہ ہو تو اس پر مواخذہ نہ ہوگا اصحاب سنن اور ابن حبان نے نکالا کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے یا اللہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں تقسیم کرتا ہوں اب جس میں میرا اختیار نہیں ہے اس پر مواخذہ مت فرما (باقی برصفحہ آئندہ)

بَابٌ ۱۳۰ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ۔

۱۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍؓ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا

بَابٌ ۱۳۱ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ۔

۱۹۷ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ

باب اگر کسی پاس ایک ثیبہ عورت ہو پھر ایک کنواری سے نکاح کرے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے خالد یا ابو قلابہ کہتے ہیں اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] مگر[2] انسؓ نے کہا سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے نیا نکاح کرے تو سات دن رات (برابر) اس کنواری کے پاس رہے اور اگر کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نیا نکاح کرے تو تین دن رات (برابر) اس[6] کے پاس رہے[3]۔

باب اگر کنواری عورت کسی کے پاس ہو اور پھر ثیبہ سے نکاح کرے

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے ایوب سختیانی اور خالد حذاء دونوں نے بیان کیا انہوں نے ابو قلابہؓ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا سنت یہ ہے کہ جب مرد ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے نئی شادی کرے تو سات دن رات (برابر) کنواری کے پاس رہے اس کے بعد باری باری رہا کرے اور جب کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نئی شادی کرے تو تین رات برابر اس کے پاس رہے اس کے بعد باری باری دونوں کے پاس رہا کرے ابو قلابہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو یوں کہہ سکتا ہوں کہ انسؓ نے یہ حدیث مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور عبدالرزاق نے کہا[5] ہم کو سفیان ثوریؒ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ترمذی نے کہا یعنی دل کی محبت زیادہ اور کم ہونے پر ۱۲ منہ۔ (حواشی صفحہ ہذا) [1] کیوں کہ صحابی کا من السنۃ کہنا حدیث کو مرفوع کرنا ہے ۱۲ منہ [2] میں نے جیسا سنا ہے ویسا ہی حدیث کو نقل کرتا ہوں ۱۲ منہ [3] اس کے بعد پھر باری باری ہر ایک کے پاس رہا کرے ۱۲ منہ [4] اس کے بعد دونوں پاس باری باری رہا کرے نئی بی بی کو خاوند سے ڈر اور وحشت ہوتی ہے خصوصاً کنواری کے لیے سات دن تک اور ثیبہ کے لیے تین دن تک برابر اس کے پاس رہنا واجب کر دیا تاکہ اس کا دل مل جائے اس کے بعد پھر باری باری رہے ۱۲ منہ [5] اس کو امام مسلمؒ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یعنی ثیبہ کے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اَيُّوْبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے خبر دی انہوں نے ایوب اور خالد سے خالد نے کہا اگر میں چاہوں تو حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رفع کر سکتا ہوں (یوں کہہ سکتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بَابٌ ۱۳۲ مَنْ طَافَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب مرد اپنی سب بی بیوں سے صحبت کر کے ایک غسل کر سکتا ہے[ل]۔

۱۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ۔

ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہؓ سے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری بی بیوں کے پاس ایک رات میں ہو آتے ان دنوں آپ کی نو بی بیاں تھیں (آپ کو حق تعالیٰ نے تیس مردوں کی طاقت دی تھی)[ل]

بَابٌ ۱۳۳ دُخُوْلِ الرَّجُلِ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِي الْيَوْمِ۔

باب دن کو آدمی اپنی بی بیوں کے پاس (گو ان کی باری نہ ہو) جا سکتا ہے۔

۱۹۹ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رضـ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں کے پاس تشریف لے جایا کرتے اور کسی کے نزدیک بھی جاتے (مگر صحبت نہ کرتے) ایک بار حضرت حفصہؓ کے پاس گئے اور ان کے پاس بہت ٹھہرے اتنا کبھی

ل پھر یہی حدیث نقل کی اس کے اخیر میں یوں ہے ۱۲ منہ ل۲ بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک بی بی کے پاس رہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب نہ تھا بعضوں نے کہا دن کو عصر کے بعد آپ اپنی سب بی بیوں کے پاس ہو کر آتے اور رات کو باری باری ہر ایک کے پاس رہتے اور باری کا وجوب رات سے مخصوص ہے دن کو دوسری بی بی کے پاس بھی ہو آنا درست ہے مگر یہ قول اس روایت سے رد ہوتا ہے جس میں یہ صراحت ہے کہ رات کو آپ اپنی سب بیبیوں کے پاس ہو آتے اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال قوت رجولیت کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ مرد کے لیے بڑی عمدہ صفت ہے آپ کی نو بی بیاں اور دو لونڈیاں (ماریہ اور ریحانہ) تھیں گیارہ عورتوں سے ایک دم صحبت کر آنے کو بڑی طاقت اور قوت چاہیے اور جن ہیز نامردوں نے ہمارے پیغمبر صاحب پر اس معاملہ کی وجہ سے طعن کیا ہے ان کو خود شرمانا چاہیے ۱۲ منہ ل۳ اور جس بندے کو حق تعالیٰ ایسی قوت دے اس کو نو بی بیاں بھی بہت کم ہیں اور پھر اس بندے کے صبر اور ثبات کو دیکھو کہ جوانی کی عمر میں پچیس برس تک ایک بوڑھی عورت پر قناعت کی دوسری کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کیا ایسے عفیف اور پاک دامن اور تقویٰ دار بندے کو کوئی عیاش کہہ سکتا ہے جیسے پادری ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

مَا كَانَ يَحْتَبِسُ۔

بَابُ ۱۳۴ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَائَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُوْرُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي۔

بَابُ ۱۳۵ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

نہیں ٹھہرے تھے [۱]

باب اگر مرد اپنی بیماری کے دن ایک بی بی پاس کاٹنے کی اجازت دوسری بی بیوں سے لے تو یہ درست ہے پھر بیماری بھر اس بی بی کے پاس رہ سکتا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلالؒ نے کہ ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں (بار بار) پوچھتے تھے کل میں کہاں رہوں گا کل میں کہاں رہوں گا آپ کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی باری کب آئے گی یہ حال دیکھ کر آپ کی بی بیوں نے اجازت دی کہ آپ بیماری میں جہاں چاہیں [۲] رہ سکتے ہیں اس کے بعد آپ حضرت عائشہؓ ہی کے گھر میں رہے وہیں وفات پائی حضرت عائشہؓ کہتی تھیں (اتفاق سے) آپ اسی دن فوت ہوئے جو میری باری کا دن تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح (مبارک) اس حال میں قبض کی کہ آپ کا سر میری ونگدگی اور سینے کے بیچ میں تھا اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی احسان دیکھو اس نے وفات کے وقت میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا [۳]۔

باب اگر کسی شخص کو اپنی ایک جورو سے زیادہ محبت ہو تو کچھ گناہ نہ ہوگا [۵]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلالؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاریؒ سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) بکواس لگاتے ہیں ان کو ایسی بیہودہ بات سے خود شرمانا چاہیے۔ گل است سعدی در چشم دشمناں ملامت ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہ حدیث پوری ان شاء اللہ کتاب الطلاق میں مذکور ہوگی ۱۲ منہ [۲] جس بی بی کے پاس چاہیں ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں اس کا قصہ یوں مذکور ہے کہ آپ نے وفات کے قریب عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو دیکھا ان کے ہاتھ میں مسواک تھی میں نے آپ سے مسواک لے کر اس کو چبا کر نرم کر کے آپ کو دی آپ نے مسواک کی اس کے بعد آپ کی وفات ہو گئی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ [۴] لیکن باری باری انصاف سے ایک کے پاس رہے ۱۲ منہ [۵] اس طرح اگر ایک بی بی کی صورت شکل زیادہ پسند ہو اور دوسری اس سے بہ نسبت اور بی بیوں کے زیادہ جماع کرتا ہو تو بھی کچھ گناہ نہ ہوگا کیوں کہ جماع خواہش اور شہوت پر منحصر ہے اور یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عُمَرَ رض دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ۔

عبید بن حنین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ حضرت حفصہؓ پاس گئے اور کہنے لگے بیٹا تجھ کو یہ عورت دھوکا نہ دے جو اپنے حسن وجمال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر پھولی ہوئی ہے (یعنی حضرت عائشہؓ) حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب میں (بالاخانہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں) نے یہ گفتگو بیان کی تو آپ مسکرا دیے۔

بَابُ ۱۳۶ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهٰى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ۔

باب جھوٹ موٹھ جو چیزیں نہیں ملیں اس کو بیان کرنا کہ مل گئی اسی طرح عورت کو اپنی سوکن کا دل جلانے کے لیے ایسا کرنا منع ہے[۵]

۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ

ہم سے سلیمان بن حربؒ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **دوسری سند** امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے کہا مجھ سے فاطمہ بنت منذر بن زبیر نے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے ایک عورت (خود اسماء) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے[۱] اگر میں اس کا دل جلانے کو جھوٹ موٹھ، یوں کہوں میرے خاوند نے یہ یہ چیزیں مجھ کو دی ہیں جو اس نے (حقیقت میں) نہیں دیں تو کیا میں گنہ گار ہوں گی آپ نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں وہ چیزیں ملنا بیان کرنے جو اس کو نہیں ملیں تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جو فریب کا جوڑا زیب بدن کرے[۵]۔

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سے بہ نسبت دوسری بی بیوں کے زیادہ محبت تھی اور اس باب میں ایک صریح حدیث وارد ہے جو اصحاب سنن نے نکالی اللہم قسمی فی ما املک فلا تواخذنی فیما لا املک لیکن شاید امام بخاریؒ نے اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس کو نہیں نکالا ۱۲ منہ [۲] جھوٹ موٹ کہنا کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ یہ چیزیں دی ہیں آمین یارب العلمین ۱۲ منہ [۳] ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ۱۲ منہ [۴] مثلاً کہے میرا پیٹ نا کوں ناک بھرا ہوا ہے اور حقیقت میں بھوکا ہو ۱۲ منہ۔

[۵] دوسروں کے کپڑے مانگ تانگ کر پہنے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ یہ میرے کپڑے ہیں ایسا شخص کرنے والا اخیر میں ذلیل اور خوار ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۱۳۷ الْغَيْرَةِ

وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔

۲۰۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ۔

۲۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ يَزْنِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ

باب غیرت کا بیان[۵۱]

وراد (مغیرہ کے منشی) نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی[۵۲] انہوں نے کہا سعد بن عبادہ نے[۵۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں تو اگر اپنی بی بی کے پاس کسی غیر مرد دوسرے کو دیکھوں[۵۴] تو اسی وقت تلوار سے ماروں[۵۵] اس کو دھار سے نہ چوڑی طرف سے صرف ڈرانے کے لئے[۵۶] تو آنحضرت نے (انصار سے) فرمایا تم لوگ سعدؓ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو گے خدا کی قسم مجھ کو اس سے بڑھ کر غیرت ہے اور اللہ کو مجھ سے بھی زیادہ غیرت ہے[۵۷]۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کر دیا اور اللہ سے بڑھ کر اور کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں آئی[۵۸]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمدؐ کی امت کے لوگو! اللہ سے بڑھ کر کسی میں غیرت نہیں ہے اس کو بڑی غیرت آتی ہے جب وہ اپنے غلام یا لونڈی کو حرام کاری کرتے دیکھتا ہے محمدؐ کی امت کے لوگو!

[۵۱] غیرت مخلوقات میں غصہ کا جوش مانا ہے مثلاً کوئی کسی کی عزت یا ناموس پر دست درازی کرے تو آدمی کو غیرت آتی ہے یعنی سخت غصہ پیدا ہوتا ہے اور دست درازی کرنے والے سے بدلہ لیتا ہے سخت تر غیرت اس وقت آتی ہے جب کوئی اس کی بی بی پر نظر ڈالے اس سے حرام کاری کرے یہاں تک کہ انگریزوں نے بھی غیرت کو یعنی سخت اشتعال طبع کو ایک قانونی عذر رکھا ہے اگر اس حال میں کوئی جرم کا ارتکاب کرے تو اس کی سزا میں تخفیف ہوتی ہے اگر قتل کر ڈالے تو اس کو سزائے قصاص نہیں دیتے ایک غیرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو حدیث میں وارد ہے اہل حدیث اس کو بھی اور صفات الٰہی کی طرح اپنے ظاہر پر محمول رکھتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور متکلمین اس کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں غیرت سے اس کا لازمی نتیجہ مراد ہے یعنی سزا دینا اور عذاب کرنا ۱۲ منہ [۵۲] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الحدود میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] جو خزرج کے سردار تھے ۱۲ منہ [۵۴] جو اس سے حرام کاری کر رہا ہو ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

اگر تم وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو بہت کم ہنستے اکثر روتے رہتے ؎

۲۰۵ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ اَسْمَآءَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شَىْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَعَنْ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ان سے عروہ بن ابی زبیرؓ نے بیان کیا انہوں نے اپنی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ سے بڑھ کر غیرت دار کوئی نہیں ہے اور (اسی سند سے) یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے روایت ہے ان سے ابوسلمہؓ نے بیان کیا ان سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سنی۔

۲۰۶ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِىَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ـ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے انہوں نے ابوسلمہؓ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اس کو غیرت اس پر آتی ہے کہ مومن حرام کام کرے۔

۲۰۷ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِى الزُّبَيْرُ وَمَا لَهٗ فِى الْاَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّلَا مَمْلُوْكٍ وَّلَا شَىْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَّغَيْرَ فَرَسِهٖ فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَاَسْتَقِى الْمَآءَ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہؓ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو والد (عروہ) نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا جب زبیر بن عوام نے (مکہ میں) مجھ سے نکاح کیا اس وقت وہ بالکل محتاج تھے نہ روپیہ نہ پیسہ تھا نہ غلام لونڈی نہ اور کوئی جائداد بس ایک پانی لانے کا اونٹ اور ایک گھوڑا ان کے پاس تھا میں ان کے گھوڑے کا دانہ چارہ اس کی خدمت

(بقیہ صفحہ سابقہ) ؎۵ مار ڈالنے کے لیے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎۱ ہوا یہ کہ جب یہ آیت اتری والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوہم ثمانین جلدۃ الایۃ یعنی جو لوگ آزاد بی بیوں پر حرام کاری کی تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لاسکیں تو ان کو ۸۰ کوڑے لگاؤ اس وقت سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اس آیت میں تو یہ اترا ہے پھر اگر میں ایک پاجی کو دیکھوں جو حرام کاری کر رہا ہو تو نہ اس کو چھیڑوں نہ ہٹاؤں چار گواہ ڈھونڈنے جاؤں وہ اپنا کام کر کے چلے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا تم اپنے سردار کی باتیں نہیں سنتے وہ کیا کہہ رہا ہے انصار نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کو ملامت نہ کیجیے اس کے مزاج میں بہت غیرت ہے اس نے ہمیشہ کنواری سے نکاح کیا اور جس سے نکاح کیا پھر اس کو طلاق دے دی تو اس کی غیرت کی وجہ سے ہم میں کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ اس عورت (باقی بر صفحہ آیندہ)

وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ
أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ
وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى
مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ
يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ
لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ
مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ
وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى
فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ
نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ

کیا کرتی پانی بھی لاتی پانی کا ڈول بھی میں خود سی لیتی آٹا بھی آپ ہی گوندھتی
مجھ کو روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتا تھا[۱] میری ہمسائی انصاری عورتیں
میری روٹی پکا دیا کرتی تھیں انصاری عورتیں بھی کیا (ایماندار) سچی عورتیں
تھیں میں کیا کرتی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمین مقطع کے طور پر
زبیرؓ کو دی تھی ان میں گٹھلیاں چننے جایا کرتی گٹھلیاں وہاں سے اپنے
سر پر لاد کر لایا کرتی وہ زمین میرے مکان سے دو میل پر تھی (ایک کوس پر) ایک
روز ایسا ہوا میں وہاں سے گٹھلیاں سر پر لادے آ رہی تھی اتنے میں آنحضرت
(راستے میں) مجھ کو ملے آپ کے ساتھ اور بھی کئی انصاری لوگ تھے آپ نے
مجھ کو بلایا اور اونٹ جس پر سوار تھے اخ اخ کرنے لگے[۲] آپ کا مطلب یہ
تھا کہ مجھ کو اپنے پیچھے سوار کر لیں مجھ کو شرم آئی میں مردوں کے ساتھ کیوں
کر چلوں[۳] اور زبیرؓ کی غیرت کا خیال آیا وہ بڑے غیرت والے آدمی تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پہچان گئے کہ مجھ کو شرم آئی اور آپ آگے بڑھ گئے (مجھ
کو چھوڑ دیا سوار نہیں کیا) جب میں (گھر میں) آئی میں نے اپنے خاوند زبیرؓ
سے یہ قصہ بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رستے میں مجھ کو ملے تھے میں
سر پر گٹھلیاں لادے تھی آپ کے ساتھ اور کئی اصحاب بھی تھے آپ نے
اونٹ بٹھلایا کہ میں سوار ہو جاؤں لیکن مجھ کو شرم آئی تمہاری غیرت کا خیال آیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے نکاح کرے ۱۲ منہ ؎ تو جو حکم اس نے اتارا ہے وہ غیرت کے خلاف نہیں بلکہ عین حکمت اور مصلحت ہے ۱۲ منہ ؎ وہ تعریف کرنے والے سے بہت خوش یا راضی ہوتا ہے اور اس کو طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے گو اس کو کسی کی تعریف کی ذرا برابر بھی احتیاج یا پرواہ نہیں ہے لاکھوں فرشتے اس کے آسمان اور زمین میں رات دن اس کی تعریف کر رہے ہیں مگر یہ اس کی عنایت و نوازش ہے کہ ہم ضعیف ناتواں بندوں سے ذرا سی تعریف کرنے پر بھی خوش ہو جاتا ہے ہم کو سرفراز کرتا ہے باقی ہم کیا اور ہماری تعریف کیا اگر ساری عمر رات اور دن اس کو سراہا کریں تب بھی اس کی ایک نعمت کا شکر ہم سے نہ ہو سکے خداوندا ہم تیری ایسی تعریف کرتے ہیں جو تمام تعریفوں سے بڑھ کر ہے تو تمام کمالات کا مجموعہ ہے آنچہ ہمہ خوباں دارند تو تنہا داری ۱۲ منہ حواشی صفحہ گزشتہ ؎ آنحضرت کے حالات و اقوال منتخبات ۱۲ منہ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ ہمیشہ روتے رہتے کسی نے ان کو ہنستے نہیں دیکھا وجہ پوچھی تو کہنے لگے ہنسوں کیسے یہ معلوم ہو جائے کہ میرا خاتمہ عمدہ ہوگا میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا پل صراط سے پار ہو جاؤں گا تو ہنسوں اتنی بہت سی فکریں درپیش ہونے پر ہنسی کیسے آئے رہا پیغمبر صاحب کا مسکرانا ہنسنا تو وہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کو اپنی نجات کا یقین ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب اگلے پچھلے قصور معاف کر دیے تھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎ جب مدینہ میں آئی تو ۱۲ منہ ؎ تاکہ وہ بیٹھ جائے ۱۲ منہ ؎ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ضرورت کے وقت عورت غیر محرم کے ساتھ سوار ہو سکتی ہے بشرطیکہ تنہائی نہ ہو یہاں بھی تنہائی نہ تھی اور صحابہؓ بھی آنحضرتؐ کے ساتھ موجود تھے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا بھی ہوتے تو آپ کی اور بات تھی آپ شیطان کے شر سے محفوظ تھے بعضوں نے کہا کہ غیر محرم عورت سے خلوت جائز تھی اس حدیث سے غیر شرعی پردے کی جڑ اکھڑ جاتی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى كَانَ اَشَدَّ عَلَىَّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَىَّ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِيْنِىْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَنِىْ۔

زبیرؓ کہنے لگے مجھ کو تو اس سے بڑا رنج ہوا کہ تو[۱] گٹھلیاں لادے باہر نکلی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی (کیوں کہ اسماءؓ آپؐ کی سالی اور بھاوج دونوں ہوتی تھیں[۲]) اسماءؓ کہتی ہیں اس کے بعد ابوبکرؓ نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا وہ گھوڑے کے سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوئی گویا ابوبکرؓ نے (غلام بھیج کر) مجھ کو آزاد کر دیا[۳]

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِىْ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِىْ كَانَ فِى الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِىَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِىْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِىْ بَيْتِ الَّتِىْ كَسَرَتْ فِيْهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی (حضرت عائشہؓ) کے پاس تھے اتنے میں ایک دوسری بی بی (حضرت زینبؓ یا حضرت صفیہؓ) نے کھانے کا ایک کٹورہ آپ کو بھیجا ان بی بی نے جن کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے (یعنی حضرت عائشہؓ نے غصے ہو کر) خدمتگار کے ہاتھ پر جو وہ کٹورہ لایا تھا ایک مار لگائی اس کے ہاتھ سے کٹورہ گر پڑا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹورے کے ٹکڑوں کو جوڑنے اور کھانا جو اس میں تھا وہ اکٹھا کرنے لگے آپؐ (ان لوگوں سے جو اس وقت موجود تھے) فرمانے لگے تمہاری ماں کو غیرت آ گئی[۴] پھر آپ نے اس خدمت گار کو رکھا اور جس بی بی نے کٹورا توڑا تھا اس کے گھر میں سے ثابت کٹورہ لا کر اس خدمت گار کے حوالے کیا اور ٹوٹا کٹورہ اس بی بی کے گھر میں رہنے دیا جس نے یہ کٹورہ توڑا تھا[۵]۔

۱؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صحابہؓ کے سامنے ۱۲ منہ ۲؎ وجہ یہ کہ لوگ کہیں گے زبیرؓ ایسا بخیل اور تنگ دل آدمی ہے کہ جورو سے ایسے ذلیل کام کاج لیتا ہے اس کو کوئی خدمت گار بھی نصیب نہیں حافظؒ نے کہا اکثر علماء کا مذہب یہی ہے کہ جورو پر ان خدمتوں کا بجا لانا کچھ لازم نہیں اگر وہ اپنی خوشی سے یہ کام کرے تو وہ اور بات ہے ۱۲ منہ ۳؎ یعنی ابوبکرؓ نے غلام کیا بھیجا مجھ کو اتنی خوشی ہوئی جیسے میں کسی کی لونڈی ہوتی انہوں نے مجھ کو آزاد کرا دیا تھا حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حجاب کا حکم آنحضرتؐ کی بی بیوں سے خاص تھا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قصہ حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا ہے اور عورتوں کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ وہ اپنے منہ کو بیگانے مردوں سے ڈھانکتی تھیں ۱۲ منہ ۴؎ غیرت میں یہ کام کر بیٹھیں غیرت اور رشک عورتوں کا خاصہ ہے شاذ و نادر کوئی عورت اس سے پاک ہوتی ہے اس لیے آنحضرتؐ نے مواخذہ نہیں فرمایا ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کی غیرت پہ جو کوئی صبر کرے اس کو شہید کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ ۵؎ ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی اس دن باری تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کر رہی تھیں ابھی ان کا کھانا تیار نہیں ہوا تھا کہ آپ کی دوسری بی بی نے یہ کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھیج دیا حضرت عائشہؓ کو ناگوار ہوا (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمانؒ نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہؓ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو (یہ خواب آیا) میں بہشت میں (یا بہشت پر) گیا وہاں میں نے ایک (عالیشان) محل دیکھا میں نے (جبرئیل سے) پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا میں نے چاہا اس محل کے اندر جاؤں پھر تمہاری غیرت کا خیال کر کے عمر میں وہاں نہیں گیا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر صدقے کیا میں آپ سے غیرت کروں گا[5]

۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَعَلَيْكَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہریؒ سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا ہم سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا میں نے سوتے میں خواب دیکھا جیسے میں بہشت میں گیا ہوں وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میںؐ نے پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمرؓ کا عمرؓ کا نام سنتے ہی مجھ کو ان کی غیرت (اور حمیت) کا خیال آیا میں پیٹھ موڑ کر چلتا ہوا جب حضرت عمرؓ نے یہ سنا جو اسی مجلس میں موجود تھے تو رو دیئے۔ پھر کہنے لگے بھلا میں آپؐ پر

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور غصے میں ایک ہاتھ خدمت گار کے ہاتھ پر جو کھانا لایا تھا مار دیا اور کھانا اس کے ہاتھ سے گر پڑا برتن بھی پھوٹ گیا حضرت عائشہؓ محبوبہ خاص تھیں جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی اور آپ ان کی بہت ناز برداری کیا کرتے اور اکثر ناز کے طور پر ایسے کلمے بھی فرما دیتیں جو دوسرے آدمی کو منہ سے نکالنے کی مجال نہ ہوتی اللہم صل وسلم علیٰ نبینا وعلیٰ آلِ محمد نبینا وعلیٰ حبیبۃ حبیب اللہ المبرأۃ من فوق سبع سموات ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت والوں کے پدر بزرگوار کی طرح ہیں اور حضرت عمرؓ کے تو آپ داماد بھی تھے داماد بیٹے کی طرح ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] جبرئیل یا کسی اور فرشتے سے ۱۲ منہ [3] یہ رونا خوشی کا رونا تھا اللہ کے فضل اور کرم اور نوازش کا خیال کر کے کہ حق تعالیٰ نے مجھ ناچیز پر یہ سرفرازی فرمائی بہشت بریں میں میرے لیے ایسا عالی شان محل تیار کر رکھا ہے سبحان اللہ ایسے مقبول بندے سے جناب میں جو گستاخی کرے وہ اپنا ٹھکانا آپ دوزخ میں بنائے گا چاند پر خاک ڈالنے سے روشنی کم نہیں ہوتی بلکہ ڈالنے والے ہی کا منہ کالا ہوتا ہے حضرت عمرؓ کے کارنامے قیامت تک صفحہ تواریخ سے مٹ نہیں سکتے مسلمانوں کے دلوں پر ان کے احسانات کندہ ہیں حق تعالیٰ حضرت عمرؓ کے طفیل سے بہشت کا ایک کونا ہی مرحمت فرمائے تو ہمارا بیڑا پار ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغَارُ

بَابُ ۱۳۸ غَیْرَۃِ النِّسَاءِ وَوَجْدِھِنَّ۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا کُنْتِ غَضْبٰی قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاھِیْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَھْجُرُ اِلَّا اسْمَکَ

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ ھِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَی امْرَاَۃٍ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ لِکَثْرَۃِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

غیرت کروں گا ۵۱

باب عورتوں کی غیرت اور غصے کا بیان ۵۲

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو اسامہؓ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں پہچان لیتا ہوں تو اس وقت مجھ سے خوش ہے اور اس وقت مجھ پر غصہ ہے میں نے پوچھا آپ کیسے پہچان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے تو بات چیت میں یوں قسم کھاتی ہے محمدؐ کے رب کی قسم ۵۳ اور جب تو مجھ پر غصے ہوتی ہے تو میرا نام نہیں لیتی) یوں قسم کھاتی ہے ابراہیمؑ کے رب کی قسم میں نے کہا بیشک آپ سچ کہتے ہیں یا رسول اللہ میں (غصے میں) صرف آپ کا نام زبان سے نہیں لیتی ۵۴

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی ام المومنین خدیجہؓ پر آتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت تذکرہ اور ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۱ آپ کا تو میں غلام ہوں اور میری بی بیاں حریں سب آپ کی لونڈیاں باندیاں ہیں ۱۲ منہ ۵۲ یہ بات اگلے باب کی بہ نسبت خاص ہے اور یہ غیرت کسی قدر تو عورتوں میں فطری ہوتی ہے جس پر مواخذہ نہیں لیکن جب حد سے بڑھ جائے تو ملامت کے قابل ہوگی اس کا قاعدہ جابر بن عتیک کی حدیث میں موجود ہے کہ ایک غیرت اللہ کو پسند ہے یعنی گناہ کے کام پر غیرت آنا اور ایک ناپسند ہے کہ جو کام گناہ نہ ہو اس پر غیرت کرنا حافظ نے کہا اگر عورت خاوند کی بدکاری یا حق تلفی کی وجہ سے اس پر غیرت کرے تو یہ غیرت جائز اور مشروع ہے ۱۲ منہ ۵۳ میرا نام لیتی ہے ۱۲ منہ ۵۴ دل میں تو آپ ہی کی محبت میں غرق رہتی ہوں ظاہر میں غصے کی وجہ سے آپ کا نام نہیں لیتی یہ حضرت عائشہؓ کا بطریق ناز محبوبیت کے ہوا کرتا محبوب اپنے محبوب پر ہی ناز کرتا ہے نہ اغیار پر اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف محب ہی بلکہ محبوب بھی تھے حضرت عائشہؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک دوسرے کے عاشق اور معشوق تھے قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اسم اور ہے اور مسمی اور ہے میں کہتا ہوں اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کا نام لے سکتی ہے تمام ملک حتیٰ کہ یورپ میں بھی عورتیں اپنے خاوندوں کا نام بلا تکلف لیتی ہیں مگر معلوم نہیں کہ ہندوستان میں یہ بری رسم کہاں سے پھیل گئی کہ جورو اپنے خاوند کا نام نہیں لیتی اگر خاوند کے ذکر کی ضرورت پڑتی ہے تو بیٹا کا باپ کہتی ہے کیا خوب اس رسم کے اثر نے یہاں تک نوبت پہنچائی کہ ایک عورت کے خاوند کا نام رحمت اللہ تھا وہ جب نماز میں سلام پھیرتی تو کیا کہتی السلام علیکم بیٹا کے باپ السلام علیکم بیٹا کے باپ خاک پڑے ایسی شرم پر ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

پر وحی آئی کہ خدیجہؓ کو بہشت کے ایک گھر کی خوشخبری دیں جو خولدار موتی کا ہے[۱]۔

بَابُ ۱۳۹ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ۔

باب آدمی اپنی بیٹی کو غیرت اور غصہ نہ آنے کے لیے اور اس کے حق میں انصاف کرنے کیلیے کوشش کرسکتا ہے۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا هَكَذَا قَالَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ (جو ابوجہل کا باپ تھا) اس کی اولاد[۲] نے (جو مسلمان ہو گئے تھے) مجھ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی[۳] کا نکاح علی بن ابی طالبؓ سے کردیں تو میں تو اجازت نہیں دیتا ہرگز اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دوں گا ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ ابو طالب کا بیٹا میری بچی[۴] کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلے بات یہ ہے کہ فاطمہ میرا (میرے جگر کا) ایک ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگے مجھ کو بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اس کو تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے[۵]

---

[۱] یا موتی اور یاقوت سے بنا ہوا دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ ایک عورت کی کیا تعریف کرتے ہیں وہ مرگئی تو اللہ نے اس سے بہتر عورت آپ کو دی آپ نے فرمایا اس سے بہتر عورت مجھ کو نہیں دی اور چونکہ آپ نے حضرت عائشہؓ پر کچھ مواخذہ نہیں کیا تو معلوم ہوا ایسی غیرت معاف ہے جو آپس میں سوتوں یعنی سوکنوں میں ہوا کرتی ہے ۱۲منہ [۲] حارث بن ہشام اور سلمہ بن ہشام ۱۲منہ [۳] جویریہ یا عوراء یا جمیلہ بنت ابی جہل ۱۲منہ [۴] حضرت فاطمہ زہرہؓ ۱۲منہ [۵] تو حضرت فاطمہؓ کو ایذا دینا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے دوسری روایت میں یوں ہے میں حرام کو حلال نہیں کرتا نہ حلال کو حرام کرتا ہوں لیکن خدا کی قسم رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس مل کر نہیں رہ سکتیں معلوم ہوا کہ یہ آنحضرتؐ کے خصائص میں سے تھا کہ آپؐ کی بیٹی نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری عورت کرنا ناجائز تھا یہ خطبہ آپؐ نے اس وقت فرمایا جب حضرت علیؓ کے دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ لگا دیا کہ علیؓ کا ارادہ پکا ہو گیا ہے کہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرلیں اس خطبے کے بعد حضرت علیؓ نے فوراً وہ پیغام ترک کر دیا حافظ نے کہا جب حضرت فاطمہؓ کو ایذا دینا آنحضرتؐ کو ایذا دینا ٹھہرا تو اب خیال کرلینا چاہیے کہ جن لوگوں نے امام حسنؓ کو زہر دیا اور امام حسینؓ کو شہید کیا یا ان کی شہادت کا باعث ہوئے ان کا گناہ کیسا سخت ہوگا دنیا ہی میں ان کو سزا ملی اور آخرت میں تو بڑا سخت عذاب ہونے والا ہے مترجم کہتا ہے اس صحیح حدیث سے یزید پلید اور اس کے اعوان انصار کا موذی رسول اللہ ہونا ثابت ہے کیوں کہ امام حسن اور امام حسین کے قتل سے زیادہ اور کوئی ایذا حضرت فاطمہؓ کی نہیں ہو سکتی اور اس آیت سے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا سے اللہ اور رسولؐ کو ایذا دینے والوں پر لعنت کرنا جائز نکلتا ہے لہٰذا یزید پلید اور ابن زیاد بدنہاد اور عمر بن سعد شقی اور شمر لعین اور سنان بن انس نخعی اور خولی وغیرہ قاتلین امام حسینؓ کے ملعون ہونے میں کیا شک ہے اور تعجب ہے ان علماء سے جنہوں نے ایسے ظالموں بدکاروں پر لعنت کرنا ناجائز قرار دیا امام غزالی سے تو بہت تعجب ہوتا ہے انہوں نے احیاء العلوم میں یزید پلید کے باعث (باقی برصفحہ آئندہ)

بَابٌ ۱۴۰ يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ

باب (قیامت کے قریب) عورتوں کا بہت ہو جانا مردوں کا کم

اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے) آپ نے فرمایا تو اس وقت ایک مرد کو دیکھے گا چالیس رانڈیں اس کے ساتھ ہوں گی اس کی پناہ میں رہیں گی اس قدر بہت عورتیں ہو جائیں گی اور مرد کم رہ جائیں گے۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا (لوگو) میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضرتؐ سے سن کر اب تم سے بیان کرنے والا میرے سوا اور کوئی نہیں ہے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں یہ ہے (قرآن و حدیث کے) علم کا اٹھ جانا جہالت پھیل جانا زنا کی کثرت شراب خوری کی کثرت مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت یہاں تک کہ پچاس پچاس عورتوں کا سنبھالنے والا (خبر گیراں) ایک مرد ہوگا۔[۱]

بَابٌ ۱۴۱ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ

باب کوئی مرد جو محرم نہ ہو عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے نہ اس عورت کے پاس جائے جس کا شوہر غائب ہو (سفر وغیرہ میں گیا ہو)

ہم سے قتیبہ بن عاشرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے یزید بن ابی حبیبؒ سے انہوں نے ابو الخیر (مرثد بن عبد اللہ)

(بقیہ صفحہ سابقہ) قتل امام حسینؓ ہونے کا انکار کیا حالانکہ متواتر نقلوں سے ثابت ہے کہ یزید ہی نے ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ یا امام حسینؓ سے بیعت لو یا ان کو قید کر کے میرے سامنے لاؤ یا قتل کرو اور جب سر مبارک امام حسینؓ کا اس کے سامنے لایا گیا تو مردود نے خوشی کی آپ کے منہ پر چھڑی ماری اہل بیت رسالت کی بے حرمتی کی لعنہ اللہ علیہ وعلی اعوانہ وانصارہ الی یوم القیامۃ واعد لہ عذابا عظیما ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] پچاس میں چالیس بھی آگئیں تو یہ اگلی روایت کے خلاف نہ ہوگی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک مرد چالیس چالیس پچاس پچاس بی بیاں لونڈیاں رکھے گا یا یہ کہ چالیس چالیس پچاس پچاس عورتوں بیوؤں کی خبر گیری اس سے متعلق ہوگی کیوں کہ مردوں کی پیدائش کم ہو جائے گی۔ یا لڑائیوں میں مرد مارے جائیں گے اور دوسرا امر زیادہ ظاہر ہے کیوں کہ دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب خونریزی بہت ہوگی انجیل مقدس میں ہے کہ ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چڑھے گی اگر پہلا امر مراد ہو تو وہ بھی ظاہر ہو گیا ہے سب سے زیادہ مسلمان بادشاہ اور رئیس اور نواب اس بلا میں مبتلا ہیں کمبخت سو سو پچاس پچاس بیسے تو ہزار ہزار پانچ پانسو بی بیاں حرمیں اور خواصیں رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ سے نہیں شرماتے کہ ان بیچاری عورتوں کو عمر بھر زندگی کے مزے سے محروم کر کے ایک جانور کی طرح قید رکھتے ہیں جنسی توان بادشاہوں پر آتی ہے جنہوں نے جوانی میں خوب عیاشی کر کے اپنی ساری قوت برباد کر دی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو (غیر) عورتوں کے پاس مت جایا کرو۱؎۔ ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہؐ خاوند کا رشتہ دار (دیور یا جیٹھ) اگر بھاوج کے پاس جائے آپؐ نے فرمایا یہ تو ہلاکت ہے۲؎۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ امْرَاَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَّاكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابو (نافذ) سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا دیکھو کوئی مرد نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے اتنے میں ایک شخص (نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہؐ میری عورت حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلانی فلانی لڑائی میں لکھا گیا ہے۳؎ آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی عورت کو حج کرا۴؎۔

بَابُ ۱۴۲ مَا يَجُوْزُ اَنْ يَّخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ عِنْدَ النَّاسِ۔

باب اگر لوگوں کے سامنے ایک مرد دوسری (غیر محرم) عورت سے تنہائی میں کچھ بات کرے تو یہ جائز ہے۵؎۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے کہا میں نے انسؓ بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپؐ نے اس سے تنہائی کی۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اب ایک عورت کی خواہش بھی پوری نہیں کر سکتے لیکن ہوس کے مارے عورتوں کے گلّے بھرے جاتے ہیں آخر مجبور ہو کر یہ بیچاریاں چھپ چھپ کر انواع واقسام کی بدکاریاں اور فحش کرتی ہیں لیکن بادشاہ سلامت کے کان پر جوں نہیں رینگتی وہ اپنے تئیں لندھور ہی سمجھتے ہیں اور گرد وپیش کے خوشامدی اور بھی ان کو پھلا دیتے ہیں حضور کی رجولیت کا کیا کہنا ہزار عورتوں کو حضور پیٹ رکھ سکتے ہیں ایسی لعنت خدا اس نامردی اور بےحیائی پر ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

۱؎ جب ان کے پاس جانا منع ہو تو تنہائی بطریق اولیٰ منع ہوگی ۱۲ منہ

۲؎ حمو سے خاوند کے وہ رشتہ دار مراد ہیں جن کا نکاح اس عورت سے جائز ہے جیسے خاوند کا بھائی بھتیجا بھانجا چچا زاد بھائی ماموں وغیرہ لیکن وہ رشتہ دار مراد نہیں جو محرم ہیں جیسے خاوند کا بیٹا افسوس ہمارے ملک ہندوستان میں مسلمانوں نے شریعت کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا ہے عورتیں اپنے دیور جیٹھ سے بے تکلف خلوت کرتی ہیں محرم کی طرح ان کے سامنے سر اور سینہ کھولے رہتی ہیں مرد اپنی چچی ممانی کے ساتھ تنہائی کرتے ہیں اور آنحضرتؐ کے صریح ارشاد کے برخلاف چلتے ہیں اور جو امر شرع کے موافق ہے یعنی یہ کہ عورت اپنے اعضا کو چھپا کر کام کاج کے لیے یا نہانے کے لیے باہر نکلے اس کو معیوب جانتے ہیں کیسے ایسے پردے سے فائدہ بلکہ یہ پردہ الٹا فواحش کا سبب پڑتا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک توفیق دے کہ وہ اپنی سچی شریعت پر عمل اور واہیات رسموں سے پرہیز کریں ۱۲ منہ

۳؎ اب میں کیا کروں لڑائی میں جاؤں یا اپنی جورو کو حج کراؤں ۱۲ منہ

۴؎ امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کر کے فرمایا کہ یہ حکم وجوب ہے اور قیاس بھی یہی ہے اس لیے کہ جہاد اس کے بدل دوسرے مسلمان بھی کر سکتے ہیں مگر اس کی جورو کے ساتھ اور کوئی نہیں جا سکتا ۱۲ منہ۔

۵؎ مطلب یہ ہے کہ عورت کو تنہائی میں کسی مرد سے کچھ کہنا یا دین کی کوئی بات پوچھنا ہے تو یہ منع نہیں ہے کہ دونوں ایک طرف جا کر باتیں کریں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكُنَّ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ۔

بَابٌ ۱۴۳ مَا يُنْهٰى مِنْ دُخُوْلِ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْمَرْاَةِ۔

۲۱۸ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِاَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّآئِفَ غَدًا اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔

بَابٌ ۱۴۴ نَظَرِ الْمَرْاَةِ اِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيْبَةٍ۔

۲۱۹ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيْسٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَآئِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى

(اس کی باتیں سنیں)[۱] پھر فرمایا انصاری عورتو تم سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ محبوب ہو۔

باب زنانے اور ہیجڑے[۲] سفر میں عورتوں کے پاس نہ آئیں۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہؓ سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں ان کے پاس تھے ایک زنانہ (ہیت نامی) بھی وہاں تھا وہ ام سلمہؓ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کیا کہنے لگا اگر اللہ نے کل کے روز طائف فتح کرا دیا تو میں تجھ کو غیلان کی بیٹی (بادیہ) بتلاؤں گا[۳] سامنے آتی ہے تو چار بٹیں لے کر پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اب یہ زنانہ تم عورتوں پاس نہ آیا کرے[۴]

باب عورت حبشیوں کو دیکھ سکتی ہے اگر فتنے کا ڈر نہ ہو[۵]

ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا انہوں نے عیسیٰ بن یونسؓ سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھ کو چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (اپنے ہتھیاروں سے) کھیل

۱؎ مہلب نے کہا تنہائی سے یہی مطلب ہے کہ ایسے مقام پر گئے جہاں دوسرے لوگ اس کی بات نہ سن سکیں نہ یہ کہ لوگوں کی نظر سے غائب ہو گئے کیوں کہ خود انسؓ نے آپ کی آخری گفتگو سنی حافظ نے کہا اگر فتنہ سے امن ہو تو عورت بیگانے مرد سے بات چیت کر سکتی ہے ۱۲ منہ

۲؎ تو آنحضرتؐ کی بی بیوں پاس جایا کرتا ۱۲ منہ ۳؎ کیا موٹی عورت ہے گبدی ۱۲ منہ۔

۴؎ کیوں کہ جب یہ عورتوں کے حسن و قبح کو پہچانتا ہے تو تمہارے حالات بھی جا کر اور مردوں سے بیان کرے گا یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے لیے کیوں کہ ان کو حجاب کا حکم دیا گیا تھا جو عام عورتوں کو نہیں دیا گیا حافظ نے کہا اس حدیث سے پردے کا ثبوت ہوتا ہے ان لوگوں سے جو عورتوں کا حسن و قبح پہچانیں ۱۲ منہ

۵؎ حافظ نے کہا امام بخاری کا مذہب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت بیگانے مردوں کو دیکھ سکتی ہے بعضوں نے اس سے منع کیا ہے ام سلمہؓ کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ تم تو اندھی نہیں ہو۔ اس کو دیکھتی ہو اور یہی صحیح جائز ہے کیوں کہ عورتیں مسجدوں اور بازاروں میں جاتی ہیں سفر کرتی ہیں وہ اپنے منہ پر نقاب ڈالے رہتی تھیں لیکن مرد اپنے موہنوں پہ نقاب نہیں رکھتے، پھر لامحالہ وہ غیر مردوں کو دیکھیں گی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَكُوْنُ أَنَا الَّذِيْ أَسْأَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

رہے تھے دیکھتے دیکھتے میں خود ہی اکتا جاتی اب تم سمجھ لو ایک کم عمر لڑکی جس کو کھیل تماشے کا بڑا شوق ہوتا ہے کتنی دیر تک دیکھتی رہے گی[۱]

بَابُ ۱۴۵ خُرُوْجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

باب عورتوں کو کام کاج کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔

۲۲۰ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ إِنَّكِ وَاللّٰهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِيْ حُجْرَتِيْ يَتَعَشّٰى وَإِنَّ فِيْ يَدِهِ لَعَرْقًا فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہرؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہؒ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ام المؤمنین سودہؓ بنت زمعہ ایک رات کو باہر نکلیں حضرت عمرؓ ان کو دیکھ کر کہنے لگے سودہؓ! ہم نے تم کو پہچان لیا تم اپنے تئیں چھپا نہ سکیں وہ یہ سن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ سے بیان کیا جو عمرؓ نے کہا تھا اس وقت آنحضرت میری کوٹھری میں بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ہڈی تھی اسی وقت آپ پر وحی اترنے لگی پھر یہ حالت جاتی رہی آپ فرماتے تھے (عورتو) اللہ تعالیٰ نے تم کو کام کاج کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دی[۲]۔

بَابُ ۱۴۶ اِسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوْجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ۔

باب عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر مسجد وغیرہ جا سکتی ہے۔

---

[۱] امام غزالی نے کہا اسی حدیث سے ہم یہ کہتے ہیں کہ مردوں کا چہرہ عورت کے حق میں ایسا نہیں ہے جیسا عورتوں کا چہرہ مرد کے حق میں ہے تو غیر مرد کو دیکھنا اسی وقت حرام ہوگا جب فتنہ کا ڈر ہو اگر یہ ڈر نہ ہو تو حرام نہیں اور ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مرد کھلے منہ اور عورتیں نقاب ڈالے پھرتی رہی ہیں اگر عورتوں کو مردوں کا دیکھنا حرام ہوتا تو مردوں کو بھی نقاب ڈال کر نکلنے کا حکم دیا جاتا یا باہر نکلنے سے ہی ان کو منع کر دیا جاتا نوویؒ نے کہا منہ اور دونوں ہتھیلیاں نہ مرد کی ستر ہیں نہ عورت کی اور یہ اعضاء ہر ایک دوسرے کے دیکھ سکتا ہے گو مکروہ ہے قسطلانی نے کہا منہاج میں حرمت کو صحیح رکھا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے وہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اس وقت نابالغ تھیں لیکن رد کرتا ہے اس تاویل کو وہ جو دوسرے طریق میں ہے کہ یہ واقعہ سنہ ۷ ہجری کا ہے جب حبش کے قاصد مدینہ میں آئے تھے اور اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۶ برس کی تھی اور ان لوگوں نے ام سلمہؓ کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ تم دونوں تو اندھی نہیں ہو لیکن اس حدیث میں گفتگو ہے اس کو صرف زہری نے نبہان سے روایت کیا ہے حافظ نے کہا یہ کوئی علت نہیں اور اس کی سند قوی ہے میں کہتا ہوں اس حدیث پر عمل مشکل ہے اور صدہا ہزارہا احادیث سے عورتوں کا کام کاج وغیرہ میں اور جہاد میں نکلنا ثابت ہوتا ہے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا مجاہدین کا کھانا وغیرہ پکانا اور یہ امور ممکن نہیں ہیں جب تک عورتوں کی نظر مردوں کی طرف نہ پڑے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو مخصوص ہوگی امہات المؤمنین سے یا ایک حالت خاص سے اور خود حضرت عائشہؓ سفروں میں نکلا کرتی تھیں اور جنگ جمل میں تشریف لے گئیں تھیں اور یہ ممکن نہیں کہ ان کی نظر کسی مرد پر نہ پڑی ہو اور ہدایہ وغیرہ کتب احناف میں اس کی صراحت ہے کہ مرد عورت کے منہ اور دونوں ہتھیلیاں دیکھ سکتا ہے اسی طرح عورت اجنبی مرد کو دیکھ سکتی ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؓ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی بی بی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے[لے]۔

بَابُ ۱۲۷ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ۔

باب دودھ کے رشتہ سے بھی عورت محرم ہو جاتی ہے بے پردہ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرا دودھ چچا (افلح) آیا اس نے مجھ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی میں نے اس کو اجازت نہ دی میں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں پھر آپ تشریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اس کو آنے دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (گو وہ چچا ہوا) مگر مجھ کو عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے تھوڑے پلایا تھا آپ نے فرمایا نہیں وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آسکتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حجاب (پردے) کا حکم اتر چکا تھا حضرت عائشہؓ

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس سے بات کر سکتی ہے لیکن یہ سب اس صورت میں ہے جب فتنہ کا ڈر نہ ہو اگر فتنے کا ڈر ہو تب تو سب کے نزدیک ناجائز ہوگا ۱۲ منہ [۲] بچنے سے اور منع سے ۱۲ منہ [۳] دوسری حدیث میں ہے اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو پھر جس کام کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی اس کو تم کون ہو رد کرنے والے حافظ نے قاضی عیاض کے اس قول کو رد کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لیے خاص ایسے حجاب کا حکم تھا کہ ان کے منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ دکھائی دیں اور نہ ان کا جثہ دکھائی دے اور اسی لیے حضرت حفصہؓ جب حضرت عمرؓ کے جنازے پر آئیں تو عورتوں نے پردہ کر لیا کہ ان کا جثہ بھی دکھائی نہ دے اور حضرت زینبؓ کی نعش پر ایک قبہ بنایا حافظ نے کہا بہت سی حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں حج اور طواف کیا کرتیں، مسجدوں میں جایا کرتیں اور صحابہ اور دوسرے لوگ پردے میں سے ان کی بات سنتے ان کے بدن چھپے رہتے جثے چھپے ہوئے نہ رہتے میں کہتا ہوں اگر قاضی عیاض کا قول صحیح بھی ہو تو ایسا پردہ کہ عورت کا جثہ بھی معلوم نہ ہو ازواج مطہرات سے خاص تھا عام عورتوں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ خواہ مخواہ ڈولی یا میانہ ہی میں باہر نکلیں برقعہ اوڑھ کر یا چادر لے کر کے نکل سکتی ہیں اور حافظ کی تحقیق پر تو ازواج مطہرات کو بھی ایسا پردہ لازم نہ تھا پھر جس شخص نے عام عورات کے لیے ایسا پردہ لازم رکھا کہ وہ بند ڈولی یا میانے ہی میں باہر نکلیں یا بند گاڑی میں کہ ان کا جثہ بھی کوئی نہ دیکھ سکے اس کے قول کی کوئی سند قرآن یا حدیث سے نہیں ہے ۱۲

(حواشی صفحہ ہذا)

[لے] امام بخاری رحمہ اللہ نے غیر مسجد کو بھی مسجد پر قیاس کیا لیکن سب میں یہ شرط ہے کہ فتنے کا ڈر نہ ہو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

نے کہا جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں[1]

بَابٌ ۱۴۸ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا۔

باب ایک عورت دوسری عورت سے (بے ستر ہو کر نہ چمٹے اس لیے کہ اس کا حال اپنے خاوند سے بیان کرے[2]۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی (یا بیکندی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان (ثوری یا ابن عیینہ) نے انہوں نے منصور بن معتمرؓ سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوسری عورت سے نہ چمٹے[3] پھر اس کا حال اپنے خاوند سے بیان کرے جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے (والیسا نہ ہو کوئی فتنہ پیدا ہو)

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے مجھ سے شقیق نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت دوسری عورت سے اپنا بدن نہ لگائے پھر اپنے خاوند سے اس کا حال بیان کرے گویا وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے[4]۔

بَابٌ ۱۴۹ قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِهِ

باب مرد کا یوں کہنا میں آج رات اپنی سب بی بیوں پاس ہو آوں گا[5]۔

---

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] دوسرے طریق میں یوں ہے ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے ایک عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے نووی نے کہا اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ مرد کو دوسرے مرد کا اسی طرح عورت کو دوسری عورت کا ستر دیکھنا حرام ہے افسوس ہے کہ ہندوستان کی عورتیں اس ستر کا خیال نہیں رکھتیں اور ایک عورت دوسری عورت کے سامنے ننگی ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [3] نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ ایک کپڑے میں ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا اسی طرح مرد کو عورت کے ستر کی طرف اور عورت کو مرد کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے اس میں سے میاں بی بی مستثنیٰ ہیں وہ ایک دوسرے کا ستر دیکھ سکتے ہیں مگر شرمگاہ میں اختلاف ہے اور صحیح جواز ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ مرد بھی دوسرے مرد سے بدن نہ لگائے مگر ضرورت سے اور مستثنیٰ ہے اس میں سے مصافحہ وہ جائز ہے قسطلانی نے کہا خوبصورت مرد سے مصافحہ بھی منع ہے اسی طرح معانقہ اور بوسہ دینا بھی منع ہے مگر جو سفر سے آئے اس سے معانقہ درست ہے اسی طرح باپ اپنے بچوں کو شفقت کی راہ سے بوسہ دے سکتا ہے اسی طرح کسی صالح شخص کے ہاتھ پر بوسہ دے سکتے ہیں جیسے صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے لیکن دنیادار امیر کے ہاتھ پر اس کی تونگری کی وجہ سے بوسہ منع ہے ۱۲ منہ

[5] امام بخاریؒ یہ باب اس لیے لائے کہ اگر کوئی مرد اپنی بی بیوں کی باری اس طرح سے شروع کرے تو درست ہے لیکن باری مقرر ہو جانے کے بعد پھر ایسا کرنا درست نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو فعل منقول ہے اس کی توجیہ اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۲۵۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَیْمٰنُ بْنُ دَاؤٗدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ تَلِدُ کُلُّ امْرَاَةٍ غُلَامًا یُّقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِّصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ اَرْجٰی لِحَاجَتِهٖ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمرؒ نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سلیمان پیغمبرؑ نے کہا میں آج رات اپنی سو بی بیوں کے پاس ہو آؤں گا۔ اور ہر ایک بی بی ایک ایک لڑکا جنے گی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ فرشتے نے ان سے کہا انشاء اللہ کہو مگر انھوں نے نہیں کہا بھول گئے۔ آخر رات کو اپنی سب بیبیوں کے پاس گئے ان میں کوئی عورت نہ جنی (کسی کو حمل نہ رہا) ایک عورت صرف جنی وہ بھی ادھورا بچہ (آدھا دھڑ نہ وارد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمانؑ انشاء اللہ کہتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کا کام نکل آنے کی امید زیادہ ہوتی۔

بَابُ ۱۵۰ لَا یَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَیْلًا اِذَا اَطَالَ الْغَیْبَةَ مَخَافَةَ اَنْ یُّخَوِّنَهُمْ اَوْ یَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ۔

باب آدمی سفر سے رات کو اپنے گھر میں نہ آئے یعنی لمبے سفر کے بعد ایسا نہ ہو کہ اپنے گھر والوں پر تہمت لگانے کا موقعہ پیدا ہو، یا ان کے عیب تلاش کرنے کا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ اَنْ یَّاْتِیَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے کہا ہم سے محارب بن دثارؒ نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آئے۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَةَ

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عاصم بن سلیمانؒ نے انہوں نے عامر شعبیؒ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بہت دنوں سے اپنے گھر سے غائب ہو۔ (سفر وغیرہ میں گیا ہو) تو (ایک ہی ایکا)

فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا۔	رات کو اپنے گھر پر نہ آن پڑے [1]۔

[1] کیوں کہ ایسی حالت میں عورت کو صفائی اور پاکی مانگ چوٹی کی فرصت نہ ملے گی ممکن ہے کہ عورت کو اس حال میں دیکھ کر خاوند کو اس سے نفرت پیدا ہو جائے دوسرے یہ کہ بعضی عورتیں بدکار ہوتی ہیں ممکن ہے کہ خاوند اپنی آنکھوں سے کوئی بات دیکھ لے اور خون خرابہ کی نوبت پہنچے چنانچہ ابن خزیمہ نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف رات کو اپنے گھر پہنچے دیکھا تو ان کی بی بیوں کے پاس غیر مرد موجود تھے ابوعوانہ نے نکالا کہ عبداللہ بن رواحہ رات کو اپنے گھر میں آئے ان کے پاس ایک عورت تھی جوان کی بی بی کی کنگھی پٹی کیا کرتی وہ اس کو مرد سمجھے اور تلوار سے اس پر حملہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے سفر سے رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرما دیا۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

اللہ کا شکر ہے کہ اکیسواں [۲۱] پارہ تمام ہوا اب بائیسواں [۲۲] پارہ اس کے فضل و کرم اور بھروسے پر شروع ہوتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

بائیسواں پارہ ۲۲

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان۔

بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ [۱]

۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِيْ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا

باب جماع سے اولاد حاصل ہونے کی غرض رکھنا چاہیے (نہ صرف پانی بہانے اور شہوت نکالنے کی) [۱]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن بشیرؒ سے انہوں نے سیار بن روان سے انہوں نے عامر شعبیؒ سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی (غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب وہاں سے لوٹے تو میرا ایک اونٹ تھا کمبخت مٹھا (سست) میں چاہتا تھا مدینہ میں جلد پہونچوں [۲] اتنے میں ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی سوار میرے پیچھے آن پہنچا میں نے جو دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ نے پوچھا کیوں جلدی کیوں کر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے اور اس وجہ سے چاہتا ہوں مدینہ میں جلدی پہنچوں آپ نے فرمایا کنواری ہے یا ثیبہ میں نے عرض کیا ثیبہ ہے آپ نے فرمایا ارے کنواری سے کیوں شادی نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا خیر جابرؓ

---

[۱] اسی واسطے ایک حدیث میں آیا ہے کہ بانجھ عورت سے پچھڑ دوسری حدیث میں ہے کہ خاوند سے محبت رکھنے والی بہت جننے والی عورت سے نکاح کرو میں تمہاری وجہ سے اپنی امت کی کثرت دکھلاؤں گا یعنی قیامت کے دن عورت کرنے سے آدمی کو اصل غرض یہی رکھنا چاہیے کہ اولاد صالح پیدا ہو جو مرنے کے بعد دنیا میں اس کی نشانی ہے اس کے لیے دعا خیر کرے اسی لیے شریف خاندان کی نیک بخت عفیفہ عورت کا بابہتر ہے سب سے زیادہ شرافت اور عفت اور اعمال صالحہ کو دیکھنا چاہیے اس کے ساتھ اگر حسن و جمال اور دولت بھی ہو تو نور علیٰ نور لیکن بدچلنی اور بدمذاقی کے ساتھ اگر حسن و جمال یا مال و دولت ہو تو آدمی کبھی اس پر فریفتہ نہ ہو ایسی شادی کا انجام غم ہے اگر عورت کرنے سے اولاد مقصود نہ ہو صرف پانی بہانا منظور ہو تو اتنا جنجال اپنے پیچھے کاہے کو لگائے پانی تو احتلام سے بھی بہ جاتا ہے ۱۲ منہ۔

[۲] میں اس کو آگے بڑھا رہا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتّٰى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى أَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَيْسِ۔

بَابٌ ١٥٢ تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ۔

کہتے ہیں جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا شہر میں گھس جائیں آپ نے فرمایا ذرا دم لو[1] عشاء کے وقت رات کو اپنے گھروں میں جاؤ[2] تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہوں وہ کنگھی چوٹی کرے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کر لے[3] ہشیم کہتے ہیں مجھ سے ایک معتبر شخص[4] نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اے جابرؓ جب تو گھر پہنچے تو خوب خوب کیس کیجیو (امام بخاری نے کہا) کیس سے یہی مطلب ہے کہ اولاد ہونے کی خواہش کیجیو[5]۔

ہم سے محمد بن ولیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفرؒ نے کہا ہم سے شعبہؒ نے انہوں نے سیارؒ سے انہوں نے شعبیؒ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم نے فرمایا جب تو رات کو اپنے گھر پہنچیو تو اندر نہ جائیو۔ یہاں تک کہ وہ عورت جس کا خاوند غائب تھا استرہ لے لے (پاکی کر لے) اور جس کے بال پریشان (بکھرے ہوئے) ہیں کنگھی پٹی کرے جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب تو گھر پہنچے تو خوب خوب کیس کیجیو شعبیؒ کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ نے بھی وہب بن کیسانؒ سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں بھی کیس کا ذکر ہے[6]۔

باب جب خاوند سفر سے آئے تو عورت استرہ لے بالوں میں کنگھی کرے

---

[1] شام تک باہر ہی ٹھہرے رہو ۱۲ منہ [2] حالاں کہ رات کو آپ نے سفر سے آنا منع کیا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر یہاں اس واسطے اجازت دی کہ شہر والوں کو ان کے آنے کی خبر پہنچ چکی تھی تو ممانعت کی حدیث محمول ہے اس حالت پر جب گھر والوں کو خبر نہ ہو اور دفعتہً مسافر آن پہنچے تو رات کو اپنے گھر میں نہ جائے ۱۲ منہ [3] زیر ناف کے بال نکال ڈالے ۱۲ منہ [4] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [5] لیکن دوسرے لوگوں نے کہا الکیس الکیس سے یہ مراد ہے کہ خوب خوب جماع کیجیو جابرؓ کہتے ہیں جب میں اپنے گھر پہنچا تو میں نے اپنی جورو سے کہا کہ آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا ہے اس نے کہا بسر و چشم بجا لاؤ میں نے صبح تک اس کو نہ چھوڑا اس سے صحبت کرتا رہا ۱۲ منہ [6] یہ روایت کتاب البیوع میں موصولاً گزر چکی ہے ابو عمرو توقانی نے کتاب معاشرۃ الاہلین میں نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد ڈھونڈو اولاد ثمرہ قلب اور نور چشم ہے اور بانجھ عورت سے پرہیز کرو ۱۲ منہ [7] اپنے تئیں صاف پاک آراستہ کرے تاکہ خاوند اس کی طرف مائل ہو یہ عین تمیز اور ادب کی بات ہے جو عورتیں تمیز دار ہوتی ہیں وہ ہر وقت کنگھی چوٹی خوشبو سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۲۳۰- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ۔

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیمؒ نے کہا ہم کو سیارؒ نے خبر دی انہوں نے شعبیؒ سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد (غزوۂ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب وہاں سے لوٹے مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے اپنے مٹھے (سست) اونٹ کو آگے بڑھایا اتنے میں پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آملا اور میرے اونٹ کو چھڑی سے ٹھونسا دیا، میرا اونٹ بہت ہی عمدہ (تیز چالاک) اونٹ کی طرح چلنے لگا میں جو مڑ کر دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں جو آگے بڑھ کر چلا اس کی وجہ یہ تھی کہ میری نئی شادی ہوئی ہے[1]۔ آپ نے فرمایا تیری شادی ہوگئی میں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے آپؐ نے فرمایا ارے! کنواری (چھوکری) کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا جابرؓ کہتے ہیں خیر جب ہم مدینہ پر پہنچے تو ہم شہر کے اندر گھسنے کو تھے کہ آپ نے فرمایا ذرا دم لو[2] اب رات کو عشاء کے وقت گھروں میں پہنچو ایسا کرنے سے جس عورت کا سر پریشان ہو وہ کنگھی کرے گی جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ استرہ لے گی۔

باب ۱۵۳ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) یہ فرمانا ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن اخیر آیت لم یظہروا علی عورات النساء تک[3]

(بقیہ صفحہ سابق) اپنے تئیں آراستہ رکھتی ہیں خصوصاً جب سفر سے خاوند آئے اس وقت تو خوب بناؤ سنگار کرتی ہیں لیکن بدتمیز پھوہڑ عورتیں ہمیشہ میلی کچیلی سر پریشان رہتی ہیں اور خاوند کو ان سے نفرت پیدا ہوتی جاتی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] میں بی بی کے شوق میں جلدی پہنچنا چاہتا ہوں ۱۲ منہ [2] تمہارے آنے کی خبر تو ہو گئی ہے ۱۲ منہ [3] اس آیت میں پہلے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا یعنی جس زینت کے کھولنے کی ضرورت ہے مثلاً منہ آنکھیں ہتھیلیاں وہ تو سب پر کھول سکتی ہیں مگر باقی زینت جیسے گلا سر پنڈلی سینہ وغیرہ یہ غیر مردوں کے سامنے نہ کھولیں مگر اپنے خاوندوں کے سامنے یا باپ یا سسروں کے سامنے اخیر آیت تک امام بخاریؒ حضرت فاطمہؓ کی حدیث اس باب میں لائے اس کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے اپنے والد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم دھویا تو اس میں زینت کھولنے کی ضرورت ہوئی ہوگی معلوم ہوا کہ باپ کے سامنے عورت اپنی زینت کھول سکتی ہے بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اترا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے کہا احد کے دن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم لگا اس کی کیا دوا کی گئی اس میں لوگ اختلاف کرنے لگے آخر انہوں نے سہل بن ساعد ساعدیؓ سے پوچھا وہ اخیر صحابی تھے جو مدینہ میں زندہ رہ گئے تھے انہوں نے کہا اب اس بات کا مجھ سے زیادہ جاننے والا (دنیا میں) کوئی باقی نہیں رہا (کیوں کہ سب صحابہؓ گزر گئے) ہوا یہ تھا کہ حضرت فاطمہؓ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھوتی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لاتے جاتے تھے (جب خون بند نہ ہوا) تو ایک بوریا جلا کر آپؐ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

بَابٌ ۱۵۴ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ۔

باب اسی آیت میں جو والذین لم یبلغوا الحلم ہے اس کا بیانؒ

۲۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى

ہم سے احمد بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارکؒ نے خبر دی ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابسؒ نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا اُن سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں اور اگر میں آنحضرتؐ کا رشتہ دار نہ ہوتا تو اپنی کم سنی کی وجہ سے آنحضرتؐ کے ساتھ شریک نہ ہو سکتا ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کے لیے نکلے آپؐ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لیکن ابن عباسؓ نے (عید کی نماز میں) اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا نماز پڑھا چکنے کے بعد آنحضرت عورتوں پاس تشریف لائے ان کو وعظ سنائی نصیحت کی اور خیرات دینے کا حکم کیا ابن عباسؓ کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا عورتیں اپنے کانوں اور حلق کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں (زیور نکال نکال کر بلال کو (خیرات کے طور پر) دیتی جاتی

ف یعنی جو بچے جوان نہیں ہوئے ان کے سامنے بھی اللہ نے عورتوں کو اپنی زینت کھولنے کی اجازت دی حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ ابن عباسؓ نے عورتوں کے کان وغیرہ دیکھے کیوں کہ ابن عباسؓ اس وقت بچے تھے بالغ نہیں ہوئے تھے ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۱۵۵ قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ هَلْ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ وَطَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهٗ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ۔

تھیں اس کے بعد آنحضرتؐ بلالؓ سمیت اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

باب ایک مرد کا دوسرے سے یہ پوچھنا کیا تم نے رات اپنی عورت سے صحبت کی؎ اور اپنی بیٹی کی کوکھ پر غصّے سے ٹھونسا لگانا (ہاتھ سے کونچنا)

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ عَاتَبَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا؎ کہ ابوبکرؓ نے مجھ پر غصّہ کیا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کونچے دینے لگے؎ میں تو ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک سر میری ران پر تھا (آپ آرام فرما رہے تھے) اس وجہ سے میں ہلی بھی نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِؕ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب طلاق کے بیان میں

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں) فرمایا اے پیغمبر تم اور تمہاری امت کے لوگ جب عورتوں کو طلاق دو تو ایسے وقت پر ان کی عدت

؎۱ امام بخاری نے اس باب میں جو حدیث ذکر کی ہے اس میں یہ مضمون نہیں ہے لیکن باب کا دوسرا مضمون موجود ہے کہتے ہیں امام بخاری کا اس باب میں ابوطلحہ اور ام سلیم کی حدیث لکھنے والے تھے جس میں صاف یہ موجود ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوطلحہ سے پوچھا اعرستم اللیلۃ یعنی رات تم نے اپنی بی بی سے صحبت کی مگر موقعہ نہ ملا یہ حدیث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب العقیقہ میں آئے گی اور مجھ کو خیال ہے کہ اوپر بھی گزر چکی ہے ۱۲ منہ ؎۲ ہار گم ہونے کے قصے میں جو اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ؎۳ کہنے لگے تو نے لوگوں کو ایسے مقام میں پھنسا دیا جہاں پانی بھی نہیں ملتا ۱۲ منہ ؎۴ لغت میں طلاق کے معنی بند کھول دینے اور چھوڑ دینا ہے اور اصطلاح شرع میں طلاق کہتے ہیں اس پابندی کو اٹھا دینا جو نکاح کی وجہ سے خاوند اور جورو پر ہوتی ہے حافظ نے کہا کبھی طلاق حرام ہوتا ہے جیسے خلاف سنت طلاق دیا جائے (مثلاً حالت حیض میں یا تین طلاق ایک ہی مرتبہ دے دیے جائیں یا اس طہر میں جس میں وطی کر چکا ہو) کبھی مکروہ جب بلا سبب محض شہوت رانی اور نئی عورت کی ہوس میں ہو کبھی واجب جب شوہر اور زوجہ میں مخالفت ہو اور کسی طرح میل نہ ہو سکے اور دونوں طرف کے پنچ طلاق ہو جانا مناسب سمجھیں کبھی مستحب جب عورت پاکدامن نہ ہو کبھی جائز مگر علماء نے کہا ہے کہ جائز کسی صورت میں نہیں ہے اور بعضوں نے کہا اس وقت جائز ہے جب نفس اس عورت کی طرف خواہش نہ کرے اور اس کا خرچ اٹھانا بے فائدہ پسند نہ کرے میں کہتا ہوں اس صورت میں بھی طلاق مکروہ ہوگا خاوند کو لازم ہے کہ جب اس نے ایک عفیفہ پاکدامن عورت سے جماع کیا تو اب اس کو نباہے اور اگر صرف یہ امر کہ اس عورت کو دل نہیں چاہتا طلاق کے جواز کی علت قرار دی جائے تو پھر عورت کو بھی طلاق کا اختیار رہنا چاہیے جب وہ خاوند کو پسند نہ کرے حالانکہ ہماری شریعت میں عورت کو بالکل طلاق کا اختیار نہیں دیا گیا ہے اور اس وجہ سے مخالفین اسلام نے شریعت اسلامی پر بہت طعن کیے ہیں اور کہتے ہیں مسلمانوں کے مذہب میں جورو کیا ہوتی ہے ایک لونڈی حالانکہ فطرۃً عورت اور مرد دونوں آزاد پیدا ہوئے ہیں (باقی برصفحہ آئندہ)

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ اَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّيُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ۔

اسی وقت شروع ہو جائے[۱] اور عدت کا شمار کرتے رہو یعنی پورے تین طہر یا تین حیض) اور سنت کا طلاق یہی ہے کہ عورت کو اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور طلاق کے وقت دو مردوں کو گواہ کر دے۔

۴۲۲۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی جورو (آمنہ بنت غفار) کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا عبداللہ سے کہو رجعت کرے[۲] اور اس عورت کو حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رہنے دے پھر اس کو حیض آنے دے پھر جب حیض سے پاک ہو تو اب اس کا اختیار ہے چاہے اس کو رکھے چاہے طلاق دے دے اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا کہ عورتوں کو ان کی عدت پر طلاق دو۔

بَابٌ ۱۵۶ - اِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ۔

باب اگر کوئی اپنی جورو کو حیض کی حالت میں طلاق دے دے تو اس طلاق کا شمار ہو گا یا نہیں[۳]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور جب نکاح میں عورت کی رضامندی شرط رکھی گئی ہے تو فسخ نکاح یعنی طلاق میں بھی عورت کو دخل ہونا چاہیے ورنہ ترجیح بلا مرجح اور ظلم صریح لازم آئے گا میں کہتا ہوں مخالفین کا یہ اعتراض صحیح نہیں ہے ہماری شریعت میں جو قاعدہ رکھا گیا ہے وہی عقل سلیم اور مصلحت کے مناسب ہے عورت نہایت متلون المزاج اور بات بات پر بگڑ جانے والی ہے اگر طلاق اس کے اختیار میں دیا جاتا تو ہر ایک عورت ہر روز تین چار مرتبہ اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی اور معاشرت میں ایک صریح مشکل پیدا ہوتی لہذا عورت کے اختیار میں طلاق نہیں رکھا گیا مگر اس کا حق محفوظ رکھنے کے لیے یہ حکم ہوا کہ اگر مرد بد مزاج ہو اور عورت کو اس کے پاس بسر کرنا دشوار ہو تو وہ پنچایت میں اپنا مقدمہ پیش کر دے اگر پنچ طلاق مناسب سمجھیں گے تو خاوند پر دینا واجب ہوگا اسی طرح اگر خاوند کوڑھی یا آتشکی یا سوزاکیہ یا مجنوں یا نامرد نکلے تب بھی عورت کو اختیار ہے کہ قاضی کے پاس مقدمہ پیش کر کے اس مرد سے جدا ہو جائے اب مرد کو جو طلاق کا اختیار دیا گیا ہے وہ مشروط ہے یعنی بلا وجہ طلاق مکروہ ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ طلاق ابغض المباحات ہے اور جن صورتوں میں طلاق دینا مستحب یا واجب ہے وہ ایسی ہی صورتیں ہیں جن میں طلاق ہو جانا زوج اور زوجہ دونوں کے لیے عمدہ ہے ورنہ مخالفین کی طرح مسلمانوں کو بھی بے حیا بننا پڑتا ہے کہ ان کی عورتیں فراغت سے حرام کاری کراتیں اور چونکہ خاوند کو گواہ کے طور پر رکھتیں۔ اب مخالفین بھی اتنی مدت دراز اور ہزاروں تجربوں کے بعد اسی کے قائل ہو چلے ہیں کہ شریعت اسلامیہ ہی کا قاعدہ عمدہ اور قرین مصلحت ہے عاقل آدمی ان امورات میں غور کر کے سمجھ سکتا ہے کہ شریعت اسلامی ایک امی پیغمبر کی جو ایک وحشی قوم میں پیدا ہوا تھا بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ الہامی اور من جانب اللہ و منزل من اللہ نور افاض من نورہ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنی اس طہر میں جس میں صحبت نہ کی ہو ۱۲ منہ (بقیہ صفحہ آئندہ)

۲۳۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ فَمَهْ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيْقَةٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر سے میں نے سنا انہوں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دیا تھا تو حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اس سے کہو رجعت کرلے انس بن سیرین نے (ابن عمرؓ سے) کہا اب یہ طلاق جو حیض کی حالت میں دیا گیا تھا شمار ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا چپ رہ[1] اور قتادہ سے روایت ہے (اسی اسناد سے) انہوں نے یونس بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے[2] اس میں یوں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا عبداللہ کو حکم دے وہ رجعت کرلے یونس بن جبیرؓ نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا اب یہ طلاق جو حیض میں دیا تھا شمار ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا تو کیا سمجھتا ہے اگر کوئی کسی فرض کے ادا کرنے سے عاجز بن جائے یا احمق ہو جائے[3] امام بخاری نے کہا اور ابو معمر عبداللہ بن عمروؓ منقری نے کہا (یا ہم سے بیان کیا) کہا ہم سے عبدالوارث بن سعیدؒ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا یہ طلاق جو میں نے حیض میں دیا تھا مجھ پر شمار کیا گیا[4]

(بقیہ صفحہ سابقہ) [2] اب وہ طلاق جو حالت حیض میں دیا تھا اہل حدیث کے نزدیک لغو ہے لیکن ائمہ اربعہ کے نزدیک اس کا بھی شمار ہوگا ۱۲ منہ۔ [3] ائمہ اربعہ اور اکثر فقہا تو اس طرف گئے ہیں کہ شمار ہوگا اور ظاہریہ اور اہل حدیث اور امامیہ اور ہمارے مشائخ میں سے امام ابن تیمیہ ابن قیم امام ابن حزم علیہم الرحمۃ اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق اور ناصر علیہم السلام اہل بیت کا یہ قول ہے کہ اس طلاق کا شمار نہ ہوگا اس لیے کہ یہ بدعی اور حرام تھا شوکانی اور محققین اہل حدیث نے اسی کو ترجیح دی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] محسوب کیوں نہیں ہوگا ۱۲ منہ [2] تو یہ روایت موصول ہے معلق نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ شعبہ نے اس کو انس بن سیرین اور قتادہ دونوں سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ [3] تو وہ فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہوگا ہرگز نہیں مطلب یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا ۱۲ منہ [4] یعنی اس کے بعد مجھ کو دو ہی طلاقوں کا اور اختیار رہا ائمہ اربعہ اور جمہور فقہا نے اسی سے دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابن عمرؓ خود کہتے ہیں کہ یہ طلاق شمار کیا گیا تو اب اس کے وقوع میں کیا شک رہی ہم کہتے ہیں کہ ابن عمر کا صرف قول حجت نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے نہیں بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے اس کے شمار کیے جانے کا حکم دیا میں کہتا ہوں سعید بن جبیرؓ نے ابن عمر سے یہ روایت کی اور ابو الزبیر نے اس کے خلاف روایت کی اس کو ابو داؤد وغیرہ نے نکالا کہ ابن عمر سے ایسا ہی نکالا کہ اس کو کوئی چیز نہیں سمجھا اور شعبی نے کہا عبداللہ بن عمر کے نزدیک یہ طلاق شمار نہیں ہوگا اس کو ابن عبدالبر نے نکالا ہے اور ابن حزم نے باسناد صحیح نافع سے انہوں نے ابن عمر سے ایسا ہی نکالا کہ اس طلاق کا شمار نہ ہوگا۔ اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن مالک سے انہوں نے ابن عمر سے ایسا ہی نکالا کہ انہوں نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا آنحضرتؐ نے فرمایا یہ طلاق کوئی چیز نہیں حافظ نے کہا یہ روایت ابو الزبیر کی روایت کی تائید کرتی ہے اور ابو الزبیر کی روایت کا اسناد بھی امام مسلم کی شرط پر ہیں میں کہتا ہوں اب خطابی اور قسطلانی وغیرہ کا یہ کہنا کہ ابو الزبیر کی (باقی آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۱۵۷ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا قَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ

باب طلاق دینے کا بیان

اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے منہ در منہ طلاق دے[۱]

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا میں نے ابن شہاب زہری سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بی بی نے آپ کے ہاتھ سے اللہ کی پناہ مانگی تھی انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی کہ جون کی بیٹی (امیمہ یا اسماء) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی (آپ اس سے نکاح کر چکے تھے) اور آپ اس کے نزدیک گئے تو کیا کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں (بڑی کم قسمت تھی) آپ نے فرمایا تو نے بڑے شخص (یعنی پروردگار کی) پناہ لی ہے اب اپنے میکے میں چلی جا[۲] امام بخاری نے کہا اس حدیث کو حجاج بن یوسف بن ابی منیع نے بھی اپنے دادا ابو منیع (عبید اللہ بن ابی زیاد) سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے روایت کیا ہے[۳]۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ انصاری[۴] نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید رض

(بقیہ صفحہ سابقہ) روایت منکر ہے قابلِ قبول نہ ہوگا اور شافعی کا یہ کہنا کہ نافع ابو الزبیر سے زیادہ ثقہ ہے اور نافع کی روایت یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا تو اس کا قبول کرنا بہتر ہے صحیح نہیں ہے کیوں کہ ابن حزم نے خود نافع کے طریق سے بھی ابو الزبیر کے موافق نکالا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنی عورت کو مخاطب کر کے بعضوں نے مکروہ سمجھا ہے کیوں کہ یہ مروت کے خلاف ہے ۱۲ منہ [۲] اپنے میکے میں چلی جا یہ طلاق کا کنایہ ہے ایسے کنایہ کے الفاظ میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جاتا ہے کہتے ہیں پھر ساری عمر یہ عورت مینگنیاں چنتی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی بدنصیب ہوں ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ عورت بڑی خوبصورت تھی آنحضرت کی بی بیاں ڈریں کہیں ہم پر غالب نہ ہو جائے انہوں نے اس کو فریب دیا کہ آنحضرت جب تیرے پاس آئیں تو یوں کہنا میں اللہ کی پناہ تم سے چاہتی ہوں آپ کو ایسا کہنا بہت پسند آتا ہے وہ عورت تھی بھولی بھالی اس چکمہ میں آ گئی جب آنحضرت نے اس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ یہ کہہ بیٹھی آپ نے اس کو طلاق دے دیا امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ عورت کے منہ در منہ طلاق دینے میں کوئی قباحت نہیں میں کہتا ہوں یہ ایک خاص واقعہ ہے اول تو اس عورت کا کوئی حق صحبت آپ پر نہ تھا دوسرے خود اس نے شرارت کی بھلا یہ کیا بات تھی کہ خاوند جو سب سے زیادہ دنیا میں پیارا ہوتا ہے اس سے اللہ کی پناہ مانگنے لگی اس لیے آپ نے اس کے منہ در منہ طلاق دے دیا یہ کچھ مروت کے خلاف نہ تھا ۱۲ منہ [۳] اس کو یعقوب بن سفیان نے تاریخ میں اور ذہلی نے زہریات میں اور بیہقی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۴] حنظلہ اس کا دادا تھا جو جنگ احد میں جنابت کی حالت میں شہید ہوا تھا آنحضرت نے فرمایا فرشتے اس کو غسل دے رہے ہیں اسی وجہ سے اس کو عبدالرحمن بن غسیل کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْطَلَقْنَا إِلٰى حَائِطٍ يُقَالُ لَهَا الشَّوْطُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هٰهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيْلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ قَالَ فَأَهْوٰى بِيَدِهٖ يَضَعُ يَدَهٗ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيْلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهٗ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ

سے انہوں نے اپنے والد ابو سعیدؓ سے انہوں نے کہا ہم (ایک بار مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک احاطہ والے باغ پر پہنچے جس کا نام شوط تھا وہاں جا کر دو اور باغوں کے بیچ میں بیٹھے آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا تم لوگ یہیں بیٹھو اور آپ باغ کے اندر تشریف لے گئے وہاں جون قبیلے کی عورت آنحضرتؐ کے پاس لائی گئی اس کو کھجور کے باغ میں ایک گھر میں اتارا تھا اس عورت کا نام امیمہ بنت نعمان بن شراحیل تھا اس کے ساتھ اس کی انا کھلائی بھی تھی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا اپنی جان مجھ کو بخش دے اس (کمبخت) نے زبان سے کیا نکالا کہیں بادشاہزادیاں بھی اپنی جان بازاریوں (یعنی رعیت) کو بخشا کرتی ہیں۔ آپ نے (اس سخت کلمے پر بھی پیار سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کے دل کو تشفی ہوئی۔ وہ کیا کہنے لگی میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں اس وقت آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ لی جو پناہ دینے کے قابل ہے اور آپ باہر آ گئے آپ نے فرمایا ابو سعیدؓ اس کو ایک جوڑا کپڑے کا (احسان کے طور پر) دے دے اور اس کے گھر والوں میں پہنچا دے اور حسین بن ولید نیشاپوری نے (جن سے امام بخاری نہیں ملے) اسی حدیث کو عبدالرحمن بن غسیل مذکور سے روایت کیا انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سہل بن سعد اور ابو سعیدؓ نے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اس پر ہاتھ رکھا تو اس (کمبخت بدنصیب) کو برا لگا آپ نے ابو سعید سے فرمایا! اچھا

١ مالک بن ربیعہ انصاری ١٢ منہ ٢ آپ نے اس سے نکاح کیا تھا ١٢ منہ ٣ یہ آپ نے اس کا دل خوش کرنے کے لیے فرمایا ورنہ آپ اس سے جبرًا صحبت کر سکتے تھے ١٢ منہ ٤ کیا کمبخت عورت تھی حالانکہ شوہر دیدہ تھی اور ایک ذرا سے زمیندار کی بیٹی مگر دماغ تو دیکھو اپنے تئیں ملکہ معظمہ بنائے اور آنحضرتؐ کو جو دنیا اور دین دونوں کے بادشاہ تھے بازاری اور رعیت کہنے لگی واہ رے عقل کہتے ہیں پھر تمام عمر پچھتاتی رہی اور کہتی رہی ہائے مجھ کو فریب دیا گیا ١٢ منہ ٥ سبحان اللہ یہ آپ ہی کا علم اور کرم تھا اگر دوسرا کوئی ہوتا تو دھڑ سے جوتا لگاتا اور زبردستی اس کو گرا کر اس سے جماع کرتا کمبخت ہماری جورو ہو کر ہم ہی سے لگی زبان درازی کرنے لیکن اس پر تو شیطان سوار تھا ٦ پروردگار اس سے بڑھ کر کون ہے ٧ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُّجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ۔

اسس کو روانہ کر دو اور ایک جوڑا سفید کپڑوں کا اس کو احسان کے طور پر دیدو۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے اور عباس بن سہل بن سعدؓ سے ان دونوں نے اپنے اپنے والد سے یہی حدیث۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي غَلَّابٍ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَاَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰؒ نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے ابو غلاب سے انہوں نے یونس بن جبیرؒ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے کہا اگر کوئی شخص اپنی جورو کو حیض کی حالت میں طلاق دے دے (تو کیسا) انہوں نے کہا تم عبداللہ بن عمرؓ کو پہچانتے ہو انہوں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دیا تھا اس پر حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا آپ نے فرمایا ابن عمرؓ کہہ رجعت کرلے جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اب اگر اس کو طلاق دینا چاہیے تو، طلاق دیدے یونس کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا وہ طلاق (جو حیض میں دیا تھا محسوب ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا[1] فرض کرو وہ رجعت نہ کرے یا حماقت سے کوئی فرض بجا نہ لائے[2]۔

بَابُ[158] مَنْ اَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ۔

باب اگر کسی نے تین طلاق دیدیئے[3] تو جس نے کہا کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گے اس کی دلیل[4]۔

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا طلاق دو بار ہے اس کے بعد یا دستور کے موافق عورت کو رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت

(بقیہ صفحہ سابقہ) نکاح میں دکیل تھے ۱۲ منہ ۵ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

(حواشی صفحہ ھذا) ۱؎ محسوب کیوں نہیں ہوگا ۱۲ منہ ۲؎ تو اس سے کیا ہو سکتا ہے وہ فرض اس کے ذمہ ساقط نہ ہوگا ۱۲ منہ ۳؎ ایک ہی مرتبہ یا ایک کے بعد ایک کرکے ۱۲ منہ ۴؎ سنت یہ ہے کہ اگر عورت کو تین طلاق دینا منظور ہوں تو پہلے طہر میں ایک طلاق دے پھر تیسرے طہر میں ایک طلاق دے اب رجعت نہیں ہو سکتی اور عورت بائنہ ہو گئی اور یہ خاوند پھر اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھالے اور دو طلاق دے عدت گزر جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک طلاق پہ اکتفا کرے عدت گزر جانے (باقی بصفحہ آئندہ)

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ۔

کر دینا[1]۔ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا[2]۔ اگر کسی بیمار شخص نے اپنی عورت کو طلاق بائن دے دیا[3]۔ تو وہ اپنے خاوند کی وارث نہ ہوگی اور عامر شعبیؒ نے کہا وارث ہوگی (اس کو سعید بن منصورؒ نے وصل کیا) اور ابن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) نے شعبی سے کہا[4]۔ کیا وہ عورت عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابن شبرمہ نے کہا پھر اگر اس کا دوسرا خاوند بھی مر جائے تو وہ کیا دونوں کی وارث ہوگی) اس پر شعبیؒ نے اپنے فتویٰ سے رجوع کیا[5]۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کے بعد وہ عورت بائنہ ہو جائے گی اب اگر کسی نے اپنی عورت کو ایک ہی مرتبہ میں تین طلاق دے دیے مثلاً یوں کہا تجھ کو میں نے تین طلاق دیے یا ایک ہی طہر میں بدفعات ایک ایک کر کے تین طلاق دے دیے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کا تو یہ قول ہے کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گے لیکن ایسا کرنے والا ایک بدعت اور حرام کا مرتکب ہوگا اور امام ابن حزم اور ایک جماعت اہلحدیث اور امامیہ اور اہل بیت کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق بھی نہیں پڑنے کا اور اسحاق بن راہویہ کا یہ قول ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو تینوں طلاق پڑ جائیں گے ورنہ ایک پڑے گا اور اکثر اہل حدیث اور ابن عباسؓ اور محمد بن اسحاق اور عطاء اور عکرمہ کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑے گا خواہ عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ اور اسی کو اختیار کیا ہے ہمارے مشائخ اور اماموں نے جیسے شیخ الاسلام ابن قیم اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور علامہ شوکانی اور محمد بن ابراہیم وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے شوکانی نے کہا یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث ہے ابن عباس کی کہ رکانہ نے اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دیدیے آنحضرتؐ نے فرمایا ایک طلاق پڑا اس سے رجعت کرے اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں گو اس کے خلاف فتویٰ دیا اور تینوں طلاق قائم رکھے مگر حدیث کے خلاف ہم کو حضرت عمرؓ کا اتباع ضرور ہے نہ اور کسی کا خود امام مسلم ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ایک بار دینا ایک ہی طلاق تھا آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خلافت میں بھی دو برس تک پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ان کی جلدبازی کی سزا دینے کے لیے یہ حکم دیا کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گے اور یہ ایک اجتہاد ہے حضرت عمرؓ کا جو ایک حدیث کے خلاف قابل عمل نہیں ہو سکتا میں کہتا ہوں مسلمانو۔ اب تم کو اختیار ہے خواہ حضرت عمرؓ کے فتویٰ پر عمل کر کے آنحضرتؐ کی حدیث کو چھوڑ دو خواہ حدیث پر عمل کرو حضرت عمرؓ کے فتوے کا کچھ خیال نہ کرو ہم تو شق ثانی کو اختیار کرتے ہیں بجز آبروئے تو مراب دل حافظ نیست طاعت غیر تو در مذہب ما نتوان کرد ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہٰذا) [1] تیسرا طلاق دے کر۔ امام بخاری نے اسی آیت سے اگر اس پر دلیل لی ہے کہ تین طلاق اپنی عورت کو دینا جائز ہے یعنی سنت کے موافق ہر ایک طہر میں ایک ایک طلاق کر کے اور ترجمہ باب کا یہی مطلب ہے تب تو آیت سے استدلال صحیح ہوگا قسطلانی نے کہا امام بخاری نے آیت کے عموم سے اس پر دلیل لی کہ تین طلاق ایک طلاق شمار ہوگا۔ بعضوں نے کہا مرتان کے لفظ سے دلیل لی کہ جب دو طلاق ایک بارگی جائز ہوئے تین بھی جائز ہوں گے میں کہتا ہوں یہ سب استدلالات فاسد ہیں قرآن شریف کو آنحضرتؐ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تھا جب آپ نے خود یہ حکم دیا کہ ایک بارگی تین طلاق دے دے تو ایک ہی طلاق پڑے گا تو آیت کا صریح مطلب یہ ہوگا کہ طلاق کے بعد رجعت کرنے کا اختیار دو طلاقوں تک ہے تیسرے طلاق کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی اگر کسی نے دوسرا طلاق بھی دے دیا تو اب اس کو اختیار ہے چاہے تو رجعت کرے چاہے تیسرا طلاق اور دے کر عورت کو رخصت کر دے تو آیت ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو کہتے ہیں تینوں طلاق ایک بارگی پڑ سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو شافعی اور عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی ۱۲ منہ [4] جب انہوں نے یہ فتویٰ دیا ۱۲ منہ [5] اور کہنے لگے عدت کے اندر اگر خاوند مر جائے تو وارث ہوگی ورنہ نہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے خبر دی کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے (صحابی) پاس آیا اور کہنے لگا عاصم بھلا بتاؤ تو اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مردوئے کو (فعل شنیع کرتے ہوئے) پائے تو کیا کرے اگر اس کو مار ڈالے تو تم لوگ اس کے قصاص میں اس کو بھی مار ڈالو گے پھر کیا کرے عاصم تم یہ مسئلہ میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو اس قسم کے سوالات کرنا برا معلوم ہوا۔ برا کہا یہاں تک کہ عاصم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گراں گزرا[۱]۔ جب عاصم اپنے گھر میں آئے تو عویمر ان کے پاس آیا کہنے لگا کہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا (واہ رے اچھے رہے) تم نے مجھ کو آفت میں ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ ناگوار گزرا عویمر نے کہا خدا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا ضرور یہ مسئلہ آپ سے پوچھوں گا غرض عویمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ لوگوں میں علانیہ بیٹھے ہوئے تھے عویمر نے کہا یا رسول اللہ بتلائیے اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مردوئے کو پائے (وہ اس پر سوار ہو) تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو آپ لوگ اس کو بھی مار ڈالیں گے پھر کیا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں اپنا حکم اتارا ہے جا اپنی جورو کو بلا لا، سہل کہتے ہیں پھر جورو مرد دونوں نے لعان کیا میں بھی اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پہ جھوٹ باندھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دینے سے پہلے ہی اپنی جورو کو تین طلاق دے دیے ابن شہاب

[۱] وہ شرمندہ ہوئے کہ میں نے ناحق ایسی بات پوچھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ

۳۴۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ

سے کہا پھر لعان کرنے والے جورو مرد کا یہی طریقہ قائم ہو گیا[۱]۔

ہم سے سعید بن عفیرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؓ نے کہا مجھ سے عقیلؓ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ نے کہ رفاعہ قرظیؓ کی جورو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفاعہ نے مجھ کو طلاق بائن دیا[۲]۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کیا اس کے پاس ہے کیا جیسے کپڑے کا پھندنا (سراجو بنا نہیں جاتا)[۳] آپ نے فرمایا تو شاید پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک عبدالرحمٰن تیرا میٹھا نہ چکھے اور تو اس کا میٹھا[۴]۔

مجھ سے محمد بن بشارؓ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمریؓ سے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک مرد (رفاعہ) نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے تھے[۵]۔ اس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا پھر دوسرے مرد نے (صحبت کرنے سے پہلے) اس کو طلاق دیدیا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کیا یہ

[۱] کہ لعان کے بعد وہ مل کر نہیں رہ سکتے بلکہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں تین طلاق اکٹھا دے دیے تب بھی تینوں طلاق پڑ جاتے ہیں اہلحدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ عویمر نے نادانی سے یہ فعل کیا کیوں کہ اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ خود لعان سے مرد اور عورت میں جدائی ہو جاتی ہے اور آنحضرتؐ نے اس پر انکار اس وجہ سے نہیں کیا کہ وہ عورت اب اس کی عورت نہیں رہی تھی تو تین طلاق کیا اگر ہزار طلاق دیتا تب بھی بیکار رہتے اگر وہاں لعان نہ ہوا ہوتا تو آپ ضرور اس پر انکار کرتے اور فرماتے کہ ایک ہی طلاق پڑا جیسے محمود بن لبید نے روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ سے بیان کیا گیا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو اکٹھا تین طلاق دے دیے ہیں آپ غصے ہوئے اور فرمایا کیا اللہ کی کتاب سے کھیل کرتے ہو ابھی میں موجود ہوں تو یہ حال ہے اس کو نسائی نے نکالا اس کے راوی ثقہ ہیں ۱۲ منہ [۲] کتاب الادب میں جو امام بخاری نے اس حدیث کو نکالا اس میں یوں ہے مجھ کو تین طلاقوں میں آخری طلاق دیدیا ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے کہ سست ہے عضو میں سختی نہیں یا عضو چھوٹا ہے ۱۲ منہ [۴] مطلب یہ ہے کہ تجھ سے صحبت نہ کرے دونوں ایک دوسرے سے مزہ نہ اٹھائیں اس حدیث سے اگر امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے کہ عورت کو تین طلاق سنت کے موافق دینا درست ہے تب تو یہ استدلال صحیح ہے اور اگر یہ دلیل لی ہے کہ تین طلاق یک بارگی دیدینے سے تینوں پڑ جاتے ہیں تو یہ استدلال صحیح نہیں ہے یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ رفاعہ نے ایک ہی مرتبہ تینوں طلاق دیدیے تھے مگر امام بخاری کی یہ عادت ہے کہ ایسی روایت سے بھی دلیل لیتے ہیں جو دونوں معنے کی متحمل ہو لیکن مخالف اس استدلال کو کیوں ماننے لگا بلکہ کتاب الادب میں جو روایت امام بخاری نے نکالی اس میں اس کا قرینہ ہے کہ رفاعہ نے الگ الگ کر کے یہ طلاق دیے ہوں گے ۱۲ منہ [۵] یہیں سے امام بخاری نے ترجمہ باب نکالا اور اس تعیین وہی گفتگو ہے جو اوپر کی حدیث میں گزری ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ

بَابُ ۱۵۹ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضـ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا قَالَ مَسْرُوْقٌ لَا أُبَالِيْ أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِيْ

بَابُ ۱۶۰ إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ

عورت پہلے خاوند کے لیے درست ہو گئی آپ نے فرمایا نہیں جب تک دوسرا مرد اس سے مزہ نہ اٹھا لے جیسے پہلے مرد نے اٹھایا تھا۔

باب جو شخص اپنی جوروؤں کو اختیار دے[۱]

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ احزاب میں) یہ فرمانا اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے کہہ دے اگر تم دنیا کی زندگی کا مزہ چاہتی ہو اور اس کا سامان تو آؤ میں تم کو کچھ دے کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاثؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح (ابو الضحیٰ) نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا (آپ کے پاس رہیں یا چھوڑ دیں) ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا[۲] پھر ایسا کرنے سے کوئی طلاق ہم پر نہ پڑا[۳]۔

ہم سے مسددؒ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانؒ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے عامر شعبیؒ نے بیان کیا انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے عورت کو اختیار دینے کا مسئلہ پوچھا (اس میں طلاق پڑتا ہے یا نہیں) انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق تھا[۴] مسروق نے کہا اگر میں اپنی عورت کو ایک بار کیا سو بار اختیار دوں پھر وہ مجھ کو اختیار کرے تو کچھ پرواہ نہیں (یعنی طلاق نہ پڑے گا)

باب (طلاق بالکنایہ کا بیان)

اگر مرد اپنی عورت سے یوں کہے میں تجھ سے جدا ہو گیا جا تجھے رخصت

۱؎ خواہ خاوند کے پاس رہیں یا اپنے تئیں طلاق دے لیں ۱۲ منہ ۲؎ دنیا کی جنت پر لات ماری ۱۲ منہ ۳؎ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں پڑے گا لیکن اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یعنی الگ ہو جانا تو اس میں اختلاف ہے کہ ایک طلاق پڑتا ہے رجعی یا بائن یا تین طلاق پڑ جاتے ہیں اور راجح یہ ہے کہ ایک طلاق پڑ جاتا ہے ۱۲ منہ ۴؎ یعنی طلاق نہ تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ أَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِّي بِفِرَاقِهِ ـ

ہے یا تو اب خالی ہے یا الگ ہے یا اور کوئی ایسا ہی لفظ کہے اور طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا ان کو اچھی طرح رخصت کر دو[۱] اور (اسی سورہ میں) فرمایا آؤ میں تم کو اچھی طرح سے رخصت کر دوں[۲]۔ اسی طرح (سورۃ بقرہ میں) فرمایا یا تو دستور کے موافق رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت کر دینا اور اسی مضمون کو (سورۃ طلاق میں) یوں فرمایا او فارقوہن بمعروف[۳] اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی یہ نہیں کہنے کے کہ میں آنحضرتؐ سے فراق کر لوں (یہاں فراق سے طلاق مراد ہے[۴])

بَابٌ ۱۶۲ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

باب اگر کوئی مرد اپنی عورت سے یوں کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِيْ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ

امام حسن بصریؒ نے کہا اس کی نیت کے موافق ہوگا[۵] اور عالموں نے یوں کہا ہے جب کوئی مرد اپنی عورت کو تین طلاق دے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی تو حرمت طلاق اور فراق سے ثابت کی[۶] اور عورت کو حرام کرنا کھانے کو حرام کرنے کی طرح نہیں ہے[۷] اس کی وجہ یہ ہے

---

[۱] تو رخصت کے لفظ سے طلاق مراد نہیں رکھا مطلب امام بخاریؒ کا یہ ہے کہ صریح طلاق وہی ہے جس میں طلاق کا لفظ ہو یا اس کا مشتق مثلاً انت مطلقۃ یا طلقتک یا انت طالق یا علیک الطلاق باقی الفاظ جیسے فراق تسریح خلیہ بریۂ وغیرہ ان سے طلاق جب ہی پڑے گا کہ خاوند کی نیت طلاق کی ہو کیونکہ ان الفاظ کے معنی سوا طلاق کے اور بھی آتے ہیں جیسے سورۂ احزاب کی اس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المومنات ثم طلقتموہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا فمتعوہن وسرحوہن سراحا جمیلا یہاں تسریح سے رخصت کرنا مراد ہے نہ طلاق دینا کیوں کہ طلاق کا ذکر تو پہلے ہو چکا ہے اور غیر مدخولہ عورت ایک ہی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے دوسرے طلاق کا محل کہاں ہے ۱۲ منہ [۲] یہاں رخصت سے طلاق مراد ہو سکتا ہے اور دوسرے معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں پھر جو لفظ دو معنوں کا متحمل ہو اس میں ایک معنی کی تعیین بغیر نیت کے نہ ہوگی ۱۲ منہ [۳] یہاں تسریح اور فارقوہن سے طلاق مراد نہیں ہے کیونکہ طلاق کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ [۴] تو فراق اور تسریح دونوں کے دو دو معنی ہوئے اس حدیث کو خود امام بخاریؒ نے کتاب النکاح میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۵] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ ایسا کہنے والی کی نیت اگر طلاق کی ہوگی تو طلاق پڑے گا اگر ظہار کی نیت ہوگی تو ظہار ہو جائے گا حنفیہ کہتے ہیں اگر ایک طلاق یا دو طلاق کی نیت کرے تو ایک طلاق بائن پڑے گا اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو وہ ایلا ہوگا امام ابو ثور اور اوزاعی نے کہا ایسا کہنے سے قسم کا کفارہ دے بعضوں نے کہا ظہار کا کفارہ دے مالکیہ کہتے ہیں ایسا کہنے سے تین طلاق پڑ جائیں گے بعضے کہتے ہیں ایسا کہنا لغو ہے اور اس میں کچھ لازم نہ آئے گا غرض اس مسئلے میں قرطبی نے سلف سے اٹھارہ قول نقل کیے ہیں ۱۲ منہ [۶] مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ صرف حرام کہنے سے حرمت نہیں ہو سکتی جب تک طلاق کا لفظ نہ بولے یا طلاق کی نیت نہ کرے ۱۲ منہ۔ [۷] کیوں کہ کھانے کو اپنے اوپر حرام کرنا محض لغو ہے وہ حرام نہ ہوگا ۱۲ منہ ۔

لِلطَّعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ۔

۲۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ أَفَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حلال کھانے کو حرام نہیں کہہ سکتے اور طلاق والی عورت کو حرام کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تین طلاق والی عورت کے لیے یہ فرمایا کہ وہ اگلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے[1]۔ اور لیث بن سعدؒ نے نافع سے نقل کیا عبداللہ بن عمرؓ سے جب . پوچھتے اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق دے دیئے تو وہ کہتے اگر تو ایک بار یا دو بار طلاق دیتا تو رجعت کر سکتا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایسا ہی حکم دیا لیکن جب تو نے تین طلاق دے دیئے تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ تیرے سوا اور کسی شخص سے نکاح کرے[2]۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہؒ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہؒ نے انہوں نے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (رفاعہ) نے اپنی بی بی (تمیمہ بنت وہب) کو (تین) طلاق دے دیئے اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا اس کا ذکر (عضو تناسل) کپڑے کے سرے کی طرح تھا عورت کو اس سے پورا مزہ جیسا وہ چاہتی تھی نہ ملا آخر عبدالرحمٰنؓ[3] نے تھوڑے ہی دنوں اس کو رکھ کر طلاق دے دیا اب وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے خاوند نے مجھ کو طلاق دے دیا (یعنی رفاعہ) نے تو میں نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا اس نے مجھ سے صحبت کی اس کا ذکر کیا ہے گویا سوت کا پھندنا (نرم ناکارہ) کل ایک ہی بار اس نے مجھ سے صحبت کی وہ بھی بیکار (دخول ہی نہیں ہوا اوپر ہی اوپر چھوا کر رہ گیا) کیا اب میں اپنے پہلے خاوند کے لیے (رفاعہ) حلال ہو گئی آپؐ نے فرمایا

---

[1] امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی کھانا یا پینا اپنے اوپر حرام کرے تو وہ محض لغو ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے کہا اس میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور امام بخاریؒ کا اس مسئلہ میں میلان شافعی کی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] پھر اس سے صحبت کرا کر طلاق پائے اور عدت گذر جائے اس وقت تیرے لیے حلال ہوگی اس کو ابوالجہم علاء بن موسیٰ باہلی نے اپنی خبر میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] عبدالرحمٰن بن زبیرؓ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّيْنَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتّٰى يَذُوْقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَ تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ۔

تو پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک دوسرا خاوند تیری شیرینی نہ چکھے اور تو اس کی شیرینی نہ چکھے (اچھی طرح دخول نہ ہو)[1]

بَابٌ ۱۶۲ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ تحریم میں یہ فرمانا اے پیغمبر جو چیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے حلال کی ہے اس کو تو کیوں حرام کرتا ہے

۲۴۶۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيْعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اِنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِذَا حَرَّمَ امْرَاَتَهٗ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

مجھ سے حسن بن صباح نے بیان کیا انہوں نے ربیع بن نافع سے سنا کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے انہوں نے یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے اگر کوئی اپنی عورت کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ لغو ہے ایسا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا (عورت حلال رہتی ہے) تم کو اللہ کے رسول کی پیروی میں اچھی پیروی ہے[2]۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْٓ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ

مجھ سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا عطا بن ابی رباحؒ کہتے تھے میں نے عبید بن عمیرؒ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینبؓ بنت جحش کے پاس ٹھہر جایا کرتے وہاں شہد پیا کرتے میں نے اور حفصہؓ نے دونوں نے مل کر یہ صلاح کی کہ ہم دونوں میں جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ یوں کہے آپ میں سے مغافیر (بدبودار گوند) کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر کھایا ہے[3]۔ خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] تو صرف حشفہ کا فرج میں غائب ہو جانا تحلیل کے لیے کافی ہے امام حسن بصریؒ نے انزال کی بھی شرط رکھی ہے یہ حدیث لاکر امام بخاریؒ نے یہ ثابت کیا کہ عورت کا حکم کھانے پینے کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ حقیقتاً حلال یا حرام ہوتی ہے جیسے اس حدیث میں ہے کہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

[2] جب آپ نے اپنے اوپر ماریہ کو حرام کر لیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لم تحرم ما احل اللہ نسائیؒ نے سعید بن جبیرؒ سے یوں نکالا کہ ایک شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا میں نے اپنی جورو کو اپنے اوپر حرام کر لیا انہوں نے کہا تو نے جھوٹ بولا وہ تجھ پر حرام نہیں ہے پھر یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک ۱۲ منہ

[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا کپڑے میں سے کوئی بری بو آئے چونکہ آپ نہایت لطیف المزاج اور نفاست پسند تھے اور ہمیشہ خوشبو میں معطر رہتے تھے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے صلاح اس لیے کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متنفر ہو کر شہد پینا اور حضرت زینبؓ کے پاس ٹھہرنا چھوڑ دیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَنَدْخُلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ
لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ
جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا
إِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ
إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ
عَسَلًا۔

ان میں سے ایک کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ زینب بنت جحش رضی کے پاس شہد پیا ہے اور اب میں کبھی شہد نہیں پیوں گا اس وقت یہ آیت اتری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اخیر ان تتوبا الی اللہ تک یہ حضرت عائشہ رضی اور حضرت حفصہ رضی کی طرف خطاب ہے اور واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا میں حدیث سے یہی آپ کا فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغافیر نہیں کھایا شہد پیا ہے[1]۔

۲۴۸ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ
الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ
فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ
أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ
عَنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ
مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً
فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور حلوے کو بہت پسند کرتے تھے[2]۔ آپ کا معمول تھا جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں کے پاس تشریف لے جاتے کسی بی بی سے بوس وکنار بھی کرتے[3] ایک دن اسی طرح آپ حضرت حفصہ رضی کے پاس گئے جو حضرت عمر رضی کی صاحبزادی تھیں اور معمول سے زیادہ ان کے پاس ٹھہرے رہے حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں اس پر مجھ کو جلاپا ہوا[4] اور میں نے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا حفصہ کی قوم والوں میں کسی عورت (نام نامعلوم) نے ان کو شہد کا ایک کپہ بطور تحفہ کے بھیجا تھا انہوں نے آنحضرت کو وہ شہد پلایا (اسی کے پینے میں آپ معمول سے زیادہ وہاں ٹھہرے رہتے[5]) میں نے کہا خدا کی قسم میں تو ایک چلتر کروں

---

[1] یہ حدیث لاکر گویا امام بخاری رح نے ابن عباس کے قول کا رد کیا جو کہتے ہیں عورت کے حرام کرنے میں کچھ لازم نہیں آتا کیوں کہ انہوں نے اسی آیت سے دلیل لی امام بخاری نے بیان کر دیا کہ یہ آیت شہد کے حرام کر لینے میں اتری ہے نہ عورت کے حرام کر لینے میں ۱۲ منہ [2] یہ حلوا، کھجور اور دودھ سے بنایا جاتا دوسری روایت میں ہے کہ مسلمان شیریں ہے اور شیرینی کو پسند کرتا ہے ہمارے آقا جناب امام حسن علیہ السلام بھی شیرینی کو بہت پسند فرماتے تھے اور مجھ کو شیرینی بے انتہا پسند ہے [3] جیسے سوت کو سوت سے برا کرتا ہے ۱۲ منہ [4] اپنی لونڈی کو بھیج کر کہا جا دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ کے پاس کیا کر رہے ہیں ۱۲ منہ [5] اگلی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے حضرت زینب کے پاس شہد پیا تھا ابن عباس کی روایت میں ہے کہ حضرت سودہ کے پاس سدی نے نقل کیا کہ حضرت ام سلمہ رض کے پاس اور راجح یہ ہے کہ حضرت زینب کے پاس آپ نے شہد پیا تھا اور صلاح حضرت عائشہ رض اور حضرت حفصہ نے مل کر کی تھی اور آگے مذکور ہوگا کہ آنحضرت کی بی بیوں میں دو ٹکڑیاں تھیں ایک ٹکڑی میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور سودہ اور صفیہ دوسری ٹکڑی میں حضرت زینب اور ام سلمہ اور باقی بی بیاں ۱۲ منہ۔

لسودة بنت زمعة إنه سيدنو منك فإذا دنا منك فقولي أكلت مغافير فإنه سيقول لك لا فقولي له ما هذه الريح التي أجد منك فإنه سيقول لك سقتني حفصة شربة عسل فقولي له جرست نحله العرفط وسأقول ذلك وقولي أنت يا صفية ذاك قالت تقول سودة فوالله ما هو إلا أن قام على الباب فأردت أن أباديه بما أمرتني به فرقا منك فلما دنا منها قالت له سودة يا رسول الله أكلت مغافير قال لا قالت فما هذه الريح التي أجد منك قال سقتني حفصة شربة عسل فقالت جرست نحله العرفط فلما دار إلي قلت له نحو ذلك فلما دار إلى صفية قالت له مثل ذلك فلما دار إلى حفصة قالت يا رسول الله ألا أسقيك منه قال لا حاجة لي فيه قالت تقول سودة والله لقد حرمناه قلت لها اسكتي۔

گی تو میں نے ام المومنین سودہؓ سے کہا اب آنحضرتؐ تمہارے پاس آئیں گے تم کہنا آپ نے شاید مغافیر کھایا ہے آپ کہیں گے نہیں میں نے تو مغافیر نہیں کھایا تم کہنا تو پھر یہ بو آپ میں سے کیسی آرہی ہے آپ فرمائیں گے حفصہؓ نے مجھ کو شہد پلایا تھا تو تم کہنا شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط کا درخت چرسا ہوگا (جس میں سے مغافیر بدبودار گوند نکلتا ہے) اور میں بھی آپ سے یہی کہوں گی صفیہؓ تم بھی یہی کہنا (دیکھو تو کیا سیر ہوتی ہے) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں سودہؓ نے مجھے کہا یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں اتنے میں آنحضرتؐ میرے دروازے پر آکھڑے ہوئے عائشہؓ میں نے تمہارے ڈر سے یہ چاہا کہ پکار کر آپؐ سے وہ کہہ دوں جو تم نے کہا تھا مگر خیر جب آپ میرے نزدیک آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مغافیر کھایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تو میں نے کہا پھر یہ بدبو آپ میں سے کیسی چلی آرہی ہے آپؐ نے فرمایا حفصہؓ نے شہد کا تو ایک گھونٹ مجھ کو البتہ پلایا تھا میں نے کہا ہاں شہد کی اس مکھی نے عرفط کا درخت چرسا ہوگا[1]۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرتؐ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا حضرت صفیہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا[2] پھر جو آپؐ (دوسرے دن) حضرت حفصہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں آپ کو شہد اور پلاؤں آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرورت نہیں[3] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں سودہ (چپکے سے) مجھ سے کہنے لگیں بہن واللہ یہ تو ہم نے (چلتر کیا کیا) آپ کو شہد پینے سے روک دیا میں نے کہا اری بہن چپ رہ[4]

[1] تو اسی کی بو شہد میں آگئی ۱۲ منہ [2] اب اتنے آدمی مل کر ایک ہی بات کہیں تو آدمی کو خواہ مخواہ وہم آہی جائے گا ۱۲ منہ [3] حضرت عائشہ کا چلتر چل گیا ۱۲ منہ [4] کہیں یہ بات کھل نہ جائے اور حفصہؓ تک پہنچ نہ جائے حضرت سودہؓ حالانکہ عمر میں حضرت عائشہؓ سے کہیں بڑی تھیں بلکہ بوڑھی تھیں مگر حضرت عائشہؓ سے ڈرتی رہتی تھیں کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور محبت حضرت عائشہؓ پر بہت تھی ہر ایک بی بی حضرت عائشہؓ کا خلاف کرنے سے ڈرتی کہیں آنحضرتؐ کو ہم سے خفا نہ کر دیں اس قسم کے چلتر سوکنوں میں ایک معمولی اور فطری ہوتے ہیں یہ کچھ گناہ کی قسم میں نہیں ہیں خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حالت پر نظر کرتے وہ بالکل کم سن اور نوجوان تھیں اور جوانی کے چہل کس میں نہیں ہوتے ۱۲ منہ۔

بَابُ ۱۶۲ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوٰى فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبَانَ بْنِ عُثْمٰنَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقٰسِمِ وَسَالِمٍ وَ

باب نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی[1]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا مسلمانو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر صحبت کرنے سے پہلے ان کو طلاق دیدو تو اب ان پر کوئی عدت کرنا ضرور نہیں بلکہ ان کے ساتھ سلوک کر کے اچھی طرح ان کو رخصت کر دو[2]۔ اور ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے (اس کو امام احمد اور بیہقی اور ابن خزیمہ نے نکالا) اور ایسی ہی روایتیں آئی ہیں۔ حضرت علیؓ سے[3] اور سعید بن مسیب سے (اس کو عبد الرزاق نے نکالا) اور عروہ بن زبیر سے (اس کو سعید بن منصور نے نکالا) اور ابوبکر بن عبد الرحمٰن اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے (اس کو یعقوب بن سفیان اور بیہقی نے نکالا) اور ابان بن عثمان سے[4] اور امام زین العابدین سے[5] اور شریح قاضی سے[6] اور سعید بن جبیرؒ سے[7] اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے[8]

---

[1] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض مالکیہ اور حنفیہ کا مذہب رد کرنا ہے مالکیہ کہتے ہیں اگر کوئی کسی معین عورت کی نسبت کہے میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے پھر اس سے نکاح کرے تو طلاق پڑ جائے گا اہل حدیث اور امام بخاریؒ اور امام شافعیؒ اور احمد بن حنبل کا یہ مذہب ہے کہ طلاق نہیں پڑے گا خواہ معین عورت کی نسبت کہے یا مطلق یوں کہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے حنفیہ کہتے ہیں دونوں صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق پڑ جائے گا اور اس باب میں مرفوع حدیثیں بھی وارد ہیں جن سے اہل حدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے چنانچہ ترجمۂ باب خود ایک حدیث ہے جس کو طبرانی اور سعید بن منصور نے مرفوعاً نکالا مگر امام بخاری ان کو اپنی شرط پر نہ ہونے سے نہ لا سکے اور بہت سے فقہائے تابعین اور صحابہؓ کے اقوال نقل کئے جن سے یہ نکلتا ہے کہ طلاق نہ پڑنے پر گویا اجماع کے قریب ہو گیا ہے ۱۲ منہ [2] اس آیت میں یہ مذکور ہے کہ تم ان سے نکاح کرو پھر طلاق دو تو معلوم ہوا کہ طلاق دینی صحیح ہے جو نکاح کے بعد واقع ہو اور جن لوگوں نے امام بخاری پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس آیت سے استدلال صحیح نہیں ہوتا ان کو یہ خبر نہیں کہ خود ابن عباسؓ نے جو اس امت کے بڑے عالم تھے اس مطلب پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے کہا ہو تو ان سے لغزش ہوئی اللہ نے فرمایا مسلمانو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر ان کو طلاق دو اور یوں نہیں فرمایا جب تم اُن کو طلاق دو پھر ان سے نکاح کرو ۱۲ منہ [3] اس کو عبد الرزاق نے امام حسن بصری سے نکالا ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا اگر کوئی یوں کہے میں فلانی عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے انہوں نے کہا ایسا کہنا محض لغو ہو گا حافظ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں مگر امام حسن بصریؒ نے حضرت علیؓ سے نہیں سنا لیکن بیہقی نے اس کو نزال بن سبرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے نکالا اور بیہقی اور ابوداؤد نے مرفوعاً حضرت علیؓ سے نکالا طلاق جب ہی ہو گا جب نکاح کے بعد ہو اور جب احتلام ہو جائے تو یتیمی نہیں رہتی ۱۲ منہ [4] اس کا نکالنے والا معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [5] اس کو غیلانیات میں نکالا ۱۲ منہ [6] اس کو سعید بن منصورؒ اور ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [7] اس کو ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [8] اس کو ابن عبید نے کتاب النکاح میں نکالا ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

طَاوُسٍ وَّالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَّعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَّنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَّالشَّعْبِيِّ اَنَّهَا لَا تَطْلُقُ۔

اور طاؤس سے[1] اور حسن بصری سے[2] اور عکرمہ سے[3] اور عطاء بن ابی رباح سے[4] اور عامر بن سعد سے[5] اور جابر بن زید سے[6] اور نافع بن جبیر[7] اور محمد بن کعب قرظی سے[8] اور سلیمان بن یسار سے[9] اور مجاہد سے[10] اور قاسم بن عبدالرحمن سے[11] اور عمرو بن ہرم سے[12] اور شعبی سے ان سب نے یہی کہا[13] طلاق نہیں پڑنے کا۔

بَابُ[۱۶۴] اِذَا قَالَ لِامْرَاَتِهٖ وَهُوَ مُكْرَهٌ هٰذِهٖ اُخْتِيْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِسَارَةَ هٰذِهٖ اُخْتِيْ وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب اگر کوئی ظالم کے ڈر سے جبراً جورو کو اپنی بہن کہہ دے تو کچھ نقصان نہ ہوگا

(اس عورت پر طلاق نہیں پڑنے کا نہ ظہار کا کفارہ لازم ہوگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی حضرت سارہؑ کو کہا یہ میری بہن ہے (یعنی دینی بہن اللہ کی راہ میں)[14]

بَابُ[۱۶۵] الطَّلَاقِ فِي الْاِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُوْنِ وَاَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهٖ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا

باب زبردستی اور جبراً طلاق دینے کا حکم

اسی طرح نشہ یا جنون میں دونوں کا حکم ایک ہونا اسی طرح چوک یا بھول سے طلاق دینا یا چوک یا بھول سے شرک کا کلمہ نکال بیٹھنا یا شرک کا کوئی کام کرنا کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام کام نیت سے صحیح ہوتے ہیں اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جیسی

---

[1] اس کو عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [2] اس کو بھی عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [3] اس کو اثرم نے نکالا ۱۲ منہ [4] اس کو طبرانی نے اوسط میں نکالا عطاء سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے ۱۲ منہ [5] اس کو نکالنے والا معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [6] اس کو سعید بن منصورؒ نے نکالا ۱۲ منہ [7] ان کو ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [8] اس کو سعید بن منصور نے نکالا ۱۲ منہ [9] اس کو ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [10] اس کو بھی ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [11] جو مجمع تابعین میں ہے اس کو ابی عبید نے نکالا ۱۲ منہ [12] اس کو وکیع نے نکالا اپنی مصنف میں امام بخاری نے اس مقام پہ دو صحابیوں اور تئیس تابعین کے اقوال بیان کیے جو اس امت کے بڑے فقیہ اور عالم گذرے ہیں بیان سے امام بخاری کی وسعت علم معلوم ہوتی ہے کہ قطع نظر فروع حدیثوں کے امام بخاریؒ کو صحابہؓ اور تابعین اور فقہا کے اقوال بھی بہہ یاد تھے اتنے حافظے کا تو کوئی شخص اس امت اسلامیہ میں نظر نہیں آتا گویا وہ معجزہ تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے امام بخاری کے بہت زمانہ بعد پھر ابن حجر علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے یہ بھی آنحضرت کا ایک معجزہ تھے ان کے وسعت علم کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے حدیث کی معرفت میں دریائے بے پایاں تھے دیکھئے ان سب اقوال کی تخریج کہاں کہاں سے ڈھونڈھ کر حافظ صاحب ہی نے بیان کی ہے اور سیوطیؒ بھی حافظ حدیث تھے مگر ان میں حدیث کی پرکھ ایسی نہیں ہے جیسے حافظ صاحب میں تھی حافظ صاحب تنقید حدیث اور معرفت رجال میں بھی اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے جیسے احاطہ حدیث میں اور قسطلانی اور عینی وغیرہ تو محض خوشہ چین ہیں دوسروں کی پکی پکائی ہانڈی کھانے والے اللہ عالم برزخ اور حشر میں ہم کو ان دونوں بزرگوں کی معیت نصیب کرے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ [13] اگر کوئی یوں کہتے ہیں فلانی عورت سے نکاح کروں تو اس پہ طلاق ہے تو ۱۲ منہ [14] یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے ابن بطال نے کہا اس باب کے لانے سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ اس شخص کا رد کریں جو باتو صواتیہ

نَوٰى وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا وَمَا لَا يَجُوْزُ مِنْ إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ أَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ أَبِكَ جُنُوْنٌ وَقَالَ عَلِيٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِأَبِيْ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ وَقَالَ عُثْمٰنُ لَيْسَ لِمَجْنُوْنٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهٗ شَرْطُهٗ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

نیت کرے[1]۔ اور عامر شعبی رضؓ نے یہ آیت پڑھی ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا[2]۔ اور اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ وسواسی (اور مجنول آدمی) کا اقرار صحیح نہیں ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا جو زنا کا اقرار کر رہا تھا کہیں تجھ کو جنون تو نہیں ہے[3] اور حضرت علیؓ نے کہا جناب امیر حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے ان کے گوشت کے کباب بنائے آنحضرتؐ نے ان کو ملامت کرنا شروع کی پھر کیا دیکھا وہ نشے میں چور ان کی آنکھیں سرخ ہیں۔ انہوں نے (نشہ کی حالت میں) یہ جواب دیا (اجی جاؤ بھی) تم سب ہو کیا میرے باپ کے چیلے چاپڑ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا وہ بالکل نشے میں چور ہیں آپ نکل چلے آئے ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے[4] اور حضرت عثمان رضؓ نے کہا مجنون اور نشے والے کا طلاق نہیں پڑنے کا (اس کو ابی شیبہؒ نے وصل کیا) اور ابن عباسؓ نے کہا نشے اور زبردستی کا طلاق نہیں پڑنے کا (اس کو سعید منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اور عقبہ بن عامر جہنی صحابی نے کہا اگر طلاق کا وسوسہ دل میں آئے تو (جب تک زبان سے نہ نکالے) طلاق نہیں پڑنے کا[5] اور عطاء ابن ابی رباح نے کہا[6]۔ اگر کسی نے پہلے انت طالق کہا اس کے بعد شرط لگائی اگر تو گھر میں گئی تو شرط کے موافق طلاق پڑے گا[7] اور نافع نے ابن عمرؓ سے پوچھا اگر کسی نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اپنی جورو سے یوں خطاب کرنا میری بہن برا جانتا ہے لیکن عبدالرزاق نے روایت کیا کہ ایک شخص اپنی جورو سے کہہ رہا تھا میری بہن تو آنحضرت نے اس کو جھڑکا اور اسی لیے بعضوں نے کہا اگر نیت ظہار کی ہو تو کفارہ لازم ہوگا ۱۲ منہ [5] ان سب صورتوں میں طلاق نہیں پڑتا جیسے بھول چوک سے شرک کا کلمہ نکل جانے سے آدمی مشرک نہیں ہوتا ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) [1] تو اغلاق کا معنی زبردستی کا ہے یعنی کوئی مرد پر جبر کرے طلاق دینے پر اور وہ دیدے تو طلاق نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا اغلاق سے غصہ مراد ہے یعنی اگر غصے اور طیش کی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گا متاخرین حنابلہ کا یہی قول ہے لیکن اکثر علماء اور ائمہ اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں طلاق تو اکثر غصے ہی کے وقت دیا جاتا ہے پس اگر غصے میں طلاق نہ پڑے تو ہر طلاق دینے والا یہی کہے گا میں اس وقت غصے میں تھا بعضوں نے والشرک کی جگہ والشک پڑھا ہے یعنی اگر شک ہو گئی کہ طلاق کا لفظ زبان سے نکلا تھا یا نہیں تو طلاق واقع نہ ہوگا یہ باب لا کر امام بخاریؒ نے حنفیہ کا رد کیا وہ کہتے ہیں نشہ میں یا زبردستی سے کوئی طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گا اسی طرح اگر اور کوئی کلمہ کہنا چاہتا تھا لیکن زبان سے یہ نکل گیا انت طالق تب بھی طلاق پڑ جائے گا اسی طرح اگر بھولے سے انت طالق کہہ دیا لیکن اہل حدیث کے نزدیک ان میں سے کسی صورت میں طلاق نہیں پڑے گا جب تک طلاق سنت کے موافق نیت کر کے ایسے طہر میں نہ دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور ایسے طہر میں بھی نیت کر کے تین طلاق یکبارگی دیدے تو ایک ہی طلاق پڑے گا اسی طرح اہل حدیث کے نزدیک طلاق معلق بالشرط مثلاً کوئی اپنی بی بی سے یوں کہے اگر تو گھر سے باہر نکلے تو تجھ پر طلاق ہے پھر وہ گھر سے (باقی صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

إِنْ خَرَجْتِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ خَرَجَتْ
فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ
فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ
قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا
فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا يُسْئَلُ عَمَّا قَالَ
وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ
الْيَمِينِ فَإِنْ سَمَّى أَجَلًا أَرَادَهُ وَ
عَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جُعِلَ
ذٰلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ وَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ إِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ
نِيَّتُهُ وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ
وَقَالَ قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتِ

اپنی عورت سے یوں کہا (تجھ کو طلاق بائن ہے اگر تو گھر سے نکلی پھر وہ نکل
کھڑی ہوئی تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گا[1]
اگر نہ نکلے تو کچھ نہیں ہونے کا (طلاق نہیں پڑے گا) اور ابن شہاب زہری
نے کہا (اس کو عبدالرزاق نے نکالا) اگر کوئی مرد یوں کہے میں ایسا ایسا نہ
کروں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں اس کے بعد یوں کہے جب میں نے
یہ کہا تھا تو ایک مدت معین کی نیت کی تھی (یعنی ایک سال یا دو سال
میں یا ایک دن یا دو دن میں) اب اگر اس نے ایسی ہی نیت کی تھی تو فیما
بینہ وبین اللہ اس کی تصدیق کریں گے (وہ جانے اس کا کام جانے[2]) اور
ابراہیم نخعی نے کہا (اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا) اگر کوئی اپنی جورو
سے یوں کہے اب مجھ کو تیری ضرورت نہیں ہے تو اس کی نیت پر مدار
رہے گا[3] اور ابراہیم نخعی نے یہ بھی کہا[4] کہ دوسری زبان والوں کو طلاق
اپنی اپنی زبان میں ہوگا[5] اور قتادہ نے کہا[6] اگر کوئی اپنی عورت سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نقل تو طلاق نہیں پڑے گا کیوں کہ ان کے نزدیک یہ طلاق خلاف سنت ہے اور خلاف سنت طلاق واقع نہیں ہوتا مگر ایک ہی صورت میں یعنی جب طہر میں تین طلاق یک بارگی دے دے تو گو یہ فعل خلاف سنت ہے مگر ایک طلاق پڑ جائے گا میں کہتا ہوں ہمارے بعض متاخرین حنابلہ جو غلبہ غیظ و غضب میں طلاق نہ پڑنے کے قائل ہوتے ہیں وہی مذہب عمدہ معلوم ہوتا ہے کو جمہور علماء اس کے خلاف ہیں کیونکہ غلبہ غیظ و غضب میں بھی انسان بے اختیار ہو جاتا ہے پس جب تک طلاق کی نیت نہ کر کے طلاق نہ دے اس وقت تک طلاق نہیں پڑنے کا اسی طرح طلاق معلق میں بھی جمہور علماء مخالف ہیں وہ کہتے ہیں جب شرط پوری ہو تو طلاق پڑ جائے گا بڑی آسانی اہل حدیث کے مذہب میں ہے اور ہمارے زمانہ کے مناسب حال بھی انہی کا مذہب ہے طلاق جہاں تک واقع نہ ہو وہیں تک بہتر ہے کیوں کہ وہ ابغض مباحات ہے اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ پر تین طلاقوں کے مسئلہ میں بلوہ کیا ان کو ستایا! ارے بے وقوفو! شیخ الاسلام نے تو وہ قول اختیار کیا جو حدیث اور اجماع صحابہؓ کے موافق تھا اور اس میں اس امت کے لیے آسانی تھی ان کے احسان کا شکریہ ادا کرنا تھا نہ کہ ان پر بلوہ کرنا ان کو ستانا اللہ ان سے راضی ہو اور ان کو جزائے خیر دے جس مشکل میں ہم امام ابو حنیفہؒ یا شافعیؒ کی بیجا تقلید کی وجہ سے تکلیف میں پڑ گئے تھے اس سے انہوں نے مخلصی دلائی ۱۲ منہ [2] جب ان سے بھول چوک میں طلاق دینے کا مسئلہ پوچھا گیا ۱۲ منہ [3] یعنی طلاق نہیں پڑا اس کو جلد نے اپنی زوائد مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہو گی ۱۲ منہ [5] یہ قصہ موصولاً اوپر گزر چکا ہے تو آں حضرت نے نشے کی حالت میں خلیب حمزہؓ کی گفتگو پر مواخذہ نہیں کیا ۱۲ منہ [6] حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے نکالا ۱۲ منہ [7] یہ کتاب الشروط میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔ [8] جیسے یوں کہے اگر تو گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق ہے یعنی تقدیم و تاخیر شرط دونوں کا ایک حکم ہے جب شرط پائی جائے گی تو طلاق پڑے گا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] حافظ نے یہ بیان نہیں کیا اس کو کس نے نکالا ۱۲ منہ [2] یہ سب روایتیں جمہور علماء کے مذہب کے موافق ہیں لیکن اہل حدیث کے نزدیک ان صورتوں میں طلاق نہیں پڑنے کا اور ایسا کہنا محض لغو سمجھا جائے گا ۱۲ منہ [3] اگر طلاق کی نیت ہو گی تو طلاق پڑ جائے گا کیوں کہ یہ کنایہ کا لفظ ہے اور کنایات میں طلاق جب ہی پڑتا ہے جب طلاق کی نیت ہو ۱۲ منہ [4] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ [5] یعنی طلاق عربی لفظ ہے اگر دوسری زبانوں میں طلاق کی بجائے دوسرا لفظ مستعمل ہو تو اس لفظ سے بھی طلاق پڑ جائے گا مثلاً کوئی ہندی میں اپنی بی بی سے کہے جا تجھ کو چھوڑ دیا یا تجھ کو فارغ خطی دیدی بعضوں نے کہا دوسری (باقی صفحہ آئندہ)

فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ الْحَقِي بِأَهْلِكِ نِيَّتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ وَالْعَتَاقُ مَآ أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَآ أَنْتِ بِامْرَأَتِي نِيَّتُهُ وَإِنْ نَوٰى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوٰى وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ۔

یوں کہہ دے جب تم کو پیٹ رہ جائے تو تجھ پر تین طلاق ہیں اس کو لازم ہے کہ ہر طہر پر عورت سے ایک بار صحبت کرے اور جب معلوم ہو جائے کہ اس کو پیٹ رہ گیا اسی وقت وہ مرد سے جدا ہو جائے گی[۱] اور امام حسن بصریؒ نے کہا[۲] اگر کوئی اپنی عورت سے کہے جا اپنے میکے میں چلی جا اور طلاق کی نیت کرے تو طلاق پڑ جائے گی[۳]۔ اور ابن عباسؓ نے کہا[۴] طلاق تو مجبوری سے ضرورت کے وقت دیا جاتا ہے اور بردہ کو آزاد کرنا اللہ کی رضامندی کے لیے ہوتا ہے[۵] اور ابن شہاب زہریؒ نے کہا[۶] اگر کسی نے اپنی عورت سے کہا تو میری جورو نہیں ہے اور اس کی نیت طلاق کی تھی طلاق پڑ جائے گا اور حضرت علیؓ سے فرمایا (اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا) عمرؓ کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں (یعنی ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے) ایک تو دیوانہ جب تک سیانا نہ ہو جائے دوسرے بچہ جب تک جوان نہ ہو تیسرے سونے والا جب تک بیدار نہ ہو[۷] اور حضرت علیؓ نے یہ بھی فرمایا[۸] ہر ایک طلاق پڑ جائے گا مگر نادان بیوقوف کا (جیسے دیوانہ نابالغ نشے میں مست وغیرہ کا)

(بقیہ صفحہ سابقہ) زبانوں کے لفظوں سے اسی صورت میں طلاق پڑے گا جب طلاق کی نیت ہو لہ اب تو اکثر مسلمانوں میں یہی عربی لفظ طلاق ایسا مشہور ہو گیا ہے جس کا معنی غیر ملک غیر زبان والے بھی سمجھتے ہیں مگر انگلستان کے مسلمان اگر ڈی ڈور س کہیں تو وہ بھی طلاق ہو گا ۱۲ منہ ۵۶ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ (وحیدی) ۵۱ اس پر تین طلاق پڑ جائیں گے یہ جمہور کا قول ہے اور قاسم نے امام مالک سے یوں روایت کی کہ اگر تعلیق کے بعد ایک بار بھی صحبت کرے تو اس کو طلاق پڑ جائیں گے اس کا حمل ظاہر ہو یا نہ ہو اہل حدیث کے نزدیک یہ تعلیق ہی لغو ہے اس میں کوئی طلاق نہ پڑے گا ۱۲ منہ ۵۲ اس کو عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ ۵۳ کیونکہ یہ کنایہ کا لفظ ہے ۱۲ منہ ۵۴ حافظ نے کہا کہ اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵ تو دونوں میں بڑا فرق ہے طلاق کو جہاں تک ممکن ہے روکیں گے اور اس وقت وقوع کا حکم دیں گے جب سنت کے مطابق اس طہر میں ہو جس میں صحبت نہ کی ہو اگر اور طرح پر طلاق دے مثلاً حیض میں یا معلق طور پر تو طلاق واقع نہ ہو گا جیسے اہلحدیث کا قول ہے ابن عباس کے اس قول سے ان لوگوں کا جواب ہو گیا جو کہتے ہیں اہلحدیث نے طلاق مشروط کو تو جائز نہیں کہا اور عتاق مشروط کو لازم کہتے ہیں جب شرط پائی جائے کیونکہ طلاق اور عتاق میں فرق ہے ۱۲ منہ ۵۶ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۷ ہوا یہ کہ ایک دیوانی عورت کو حضرت عمرؓ کے پاس لے کر آئے اس کو زنا سے پیٹ رہ گیا تھا حضرت عمرؓ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس وقت حضرت علیؓ نے یہ فرمایا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کا یہ قول سن کر فرمایا لولا علی لہلک عمر اللہ اللہ حضرت کی بے نفسی اور حق پروری۔ ایک بار حضرت عمرؓ منبر پر خطبہ سنا رہے تھے اور گراں گراں مہر باندھنے سے منع کر رہے تھے ایک عورت نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی وآتیتم احدٰھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا حضرت عمرؓ نے سر منبر فرمایا کہ عمر سے بڑھ کر سب لوگ سمجھدار ہیں یہاں تک کہ عورتیں نیچے بھی کوئی حق شناسی اور انصاف پروری حضرت عمرؓ سے سیکھے جہاں کسی نے معقول بات کہی قرآن حدیث سے سند پیش کی کہ انہوں نے مان لی سر تسلیم جھکا دیا کبھی اپنی بات کی ترجیح نہیں کی نہ اپنے علم وفضل پر غرہ کیا اور ہمارے زمانہ میں تو مقلدین بے انصافی کا یہ حال ہے کہ ان کو سینکڑوں حدیثیں اور آیتیں سناؤ جب بھی نہیں مانتے اپنے امام (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے ہم سے قتادہؓ نے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت اپنے دل میں جو بات کرے (وسوسہ آئے) تو اللہ نے اس کو معاف کر دیا ہے جب تک (ہاتھ پاؤں سے وہ کام) نہ کرے یا (زبان سے وہ بات) نہ نکالے قتادہؓ نے کہا۔ اگر اپنی عورت کو دل میں طلاق دے) زبان سے نہ کہے) تو وہ کچھ نہیں (طلاق نہیں پڑے گا)

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ هَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا اسلم قبیلے کا ایک شخص (ماعز نامی) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا (آپ کا مطلب یہ تھا کہ چلا جائے خاموش رہے) لیکن وہ اُدھر گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور چار بار زنا کا اقرار کیا آپ نے اس کو بلایا۔ اور فرمایا کہیں تو دیوانہ تو نہیں ہے؟ خیر (اگر دیوانہ نہیں ہے تو) یہ بتلا تیرا نکاح ہو چکا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں ہو چکا ہے (یعنی محصن ہوں) اس وقت آپ نے حکم دیا وہ عیدگاہ میں سنگسار کیا جائے جب پتھروں کی مار پڑنے لگی تو وہ بھاگا لیکن لوگوں نے اس کو حرہ میں پکڑ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کے قول کی پیچ کٹے جاتے ہیں اور قرآن اور حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ اس کی ضرورت ہی کیا آن پڑی ہے کیا تمہارے امام پیغمبر کی طرح خطا سے معصوم تھے کہ ان کا ہر قول واجب التسلیم ہو پھر تم امام ہی کے قول کی تاویل کیوں نہ کریں کہ شاید ان کا مطلب دوسرا ہوگا یا ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی ۱۲ منہ ۵۰ اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ترمذی نے ابوہریرہؓ سے اس کو مرفوعاً روایت کیا معتوہ ہر اس شخص کو کہیں گے جس کی عقل میں فتور ہے جیسے دیوانہ بچہ مست وغیرہ بعضوں نے کہا معتوہ کم سمجھ جو کسی کو مار پیٹ نہ کرتا ہو اور مجنون جو مار پیٹ کرتا ہو بعضوں نے کہا نابالغ اگر عاقل ہو تو اس کا طلاق صحیح ہو گا سعید بن مسیب اور ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۲ امام بخاری نے باب کا مطلب یہیں سے نکالا کہ جب آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ اگر دیوانہ ہوتا تو اس کا اقرار قابلِ اعتبار نہ ہوتا اور جب اقرار قابلِ اعتبار نہ ہوا تو طلاق بھی اس کا صحیح نہ ہوگا علیٰ ہذا القیاس دوسرے تصرفات بھی ۱۲ منہ ۵۳ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِالْحَرَّةِ نَقُتِلَ

۲۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِّنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ۔

پایا وہاں (پتھروں سے) مار ڈالا گیا[1]۔

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن مسیب نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا اسلم قبیلے کا ایک شخص (ماعز) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پکار کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کمبخت نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا لیکن وہ ادھر گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور پھر یہی کہنے لگا یا رسول اللہ اس کمبخت نے زنا کی آپ نے اس طرف سے بھی منہ پھیر لیا لیکن وہ ادھر گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور پھر یہی کہنے لگا آپ نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا لیکن وہ چوتھی بار پھر ادھر بھی گیا جب چار بار وہ زنا کا اقرار کر چکا تو آپ نے اس کو پاس بلایا اور پوچھا ارے تو دیوانہ تو نہیں ہے وہ کہنے لگا نہیں (میں دیوانہ نہیں ہوں اچھا سیانا ہوں) تب آپ نے صحابہؓ کو یہ حکم دیا لے جاؤ اس کو لے جاؤ سنگسار کرو یہ شخص محصن تھا اس کا نکاح ہو چکا تھا) اور اسی سند سے زہریؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے ایک شخص (ابوسلمہ یا کسی اور) نے بیان کیا جس نے جابرؓ سے سنا تھا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس کو سنگسار کیا ہم نے اس کو مدینہ کی عیدگاہ میں سنگسار کیا جب پتھروں کی چوٹ اس کو لگی تو بھاگا لیکن حرہ میں ہم نے اس کو پکڑ پایا وہاں اتنے پتھر مارے کہ وہ مر گیا[2]۔

باب ۱۶۲ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ

باب خلع کے بیان میں اور خلع میں طلاق کیونکر پڑے گی[3]

ف ۱ یہ ماعز اسلمی صحابی مرتبہ میں تمام اولیاء اللہ سے زیادہ تھے رضی اللہ عنہ ۲ ف ۲ اللہ اللہ ماعز کا صبر اور استقلال ماعز کی یہ زنا کی سزا اپنی خوشی سے قبول کرنا ہماری ساری عمر کی نیکیوں سے بڑھ کر ہے اس نے جان دینا گوارا کیا مگر آخرت کا عذاب پسند نہ کیا دوسری روایت میں ہے آنحضرتؐ نے جب اس کے بھاگنے کا حال سنا تو فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ کرتا اللہ اس کا گناہ معاف کر دیتا شافعیؒ اور اہلحدیث کا یہی قول ہے کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہوئی ہو اور رجم کرتے وقت بھاگے تو فوراً اس کو چھوڑ دینا چاہیے اب اگر اقرار سے رجوع کرے تو حد ساقط ہو جائے گی ورنہ پھر حد لگائیں گے سبحان اللہ صحابہؓ کا کیا کہنا ان میں ہزاروں شخص ایسے موجود تھے جنہوں نے عمر بھر کبھی زنا نہیں کی تھی اور ایک ہمارا زمانہ ہے کہ ہزاروں میں کوئی ایک آدھ شخص ایسا نکلے گا جس نے کبھی زنا نہ کی ہو انجیل مقدس میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے سامنے ایک عورت کو لائے جس نے زنا کی تھی اور آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا تم میں وہ اس کو سنگسار کرے جس نے خود (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَأْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهِ الظّٰلِمُوْنَ وَاَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُوْنَ السُّلْطَانِ وَاَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَاْسِهَا وَقَالَ طَاؤُسٌ اِلَّا اَنْ يَخَافَا اَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِيْمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاۤءِ لَا يَحِلُّ حَتّٰى تَقُوْلَ لَا اَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مردو تم نے جو عورتوں کو دیا ہے پھر اس میں سے کچھ نہ لو اخیر آیت ظالمون تک (اس آیت میں خلع کا ذکر ہے) اور حضرت عمرؓ نے خلع جائز رکھا ہے اس میں بادشاہ یا قاضی کے حکم کی ضرورت نہیں ہے[1] اور حضرت عثمانؓ نے کہا اگر جورو اپنے سارے مال کے بدل خلع کرے صرف جوڑا باندھنے کا دھاگہ رہنے دے تب بھی درست ہے[2]۔ اور طاؤس نے کہا الا ان یخافا ان لا یقیما حدود اللہ کا یہ مطلب ہے کہ جب جورو اور خاوند اپنے اپنے فرائض جو حسن معاشرت اور صحبت سے متعلق ہیں ادا نہ کر سکیں[3] طاؤس نے ان بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا کہ خلع اسی وقت درست ہے جب عورت[4] کہے میں جنابت (یا حیض) سے غسل ہی نہیں کرنے کی[5]۔

۲۵۲- حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ازہر بن جمیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ثابت بن قیس کی جورو (جمیلہ بنت ابی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ثابت بن قیس کی دینداری اور اخلاق کا میں کچھ عیب نہیں کرتی مگر[6] میں یہ نہیں چاہتی کہ مسلمان ہو کر خاوند کی ناشکری کے گناہ میں مبتلا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ثابت نے جو باغ تجھ کو (مہر میں) دیا ہے وہ تو اس کو پھیر دیتی ہے اس نے کہا جی ہاں پھیر دیتی ہوں۔ اس وقت آپ نے (ثابت سے)

(بقیہ صفحہ سابقہ) زنا نہ کی جو یہ سنتے ہی سب آدمی جو اس کو لائے تھے شرمندہ ہو کر چل دیئے وہ عورت مسکین بیٹھی رہی آخر اس نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا اب میرے باب میں کیا حکم ہوتا ہے آپ نے فرمایا نیکبخت تو بھی جا تو پر کر اب اللہ تعالیٰ نے تیرا قصور معاف کر دیا ۱۲ منہ ۳ے خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت کچھ مال اسباب روپیہ پیسہ یا مہر سب یا تھوڑا معاف کر کے خاوند کو فسخ نکاح پر راضی کرے امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک خلع فسخ نکاح ہے اور شافعی کے نزدیک طلاق ہے ۱۲ منہ۔ ۴ے صرف خلع سے طلاق پڑ جائے گی یا طلاق کا لفظ کہنا ضرور ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ے جورو خاوند کی رضامندی سے ۱۲ منہ ۲ے اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ے اس کو ابو القاسم بن بشر ان نے امالی میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴ے اس وقت خلع درست ہے ۱۲ منہ ۵ے بالکل خاوند کا کہنا نہ سنے ۱۲ منہ ۶ے اب تو صحبت کیسے کرے گا اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا یہ ابن طاؤس کا قول ہے کہ ان بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا انہوں نے اس کا رد کیا کہ خلع صرف اسی وقت درست ہے جب عورت مرد کا بالکل کہنا نہ سنے اور کسی طرح اصلاح کی امید نہ ہو جیسے سعید بن منصور نے شعبی سے نکالا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا میں تو تیری کوئی بات نہیں سننے کی نہ تیری قسم پوری کروں گی اس وقت شعبیؒ نے کہا اگر عورت ایسی ناراض ہے تو اب خاوند کو جائز ہے اس سے کچھ لیکے اور اس کو چھوڑ دے ۱۲ منہ ۷ے میرے اور اس کے مزاج کی موافقت نہیں ہے ۱۲ منہ۔

اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ بِهٰذَا وَقَالَ تَرُدِّيْنَ حَدِيْقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلِّقْهَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي تَمِيْمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَا أَعْتِبُ عَلٰى ثَابِتٍ فِيْ دِيْنٍ وَّلَا خُلُقٍ وَّلٰكِنِّيْ لَا أُطِيْقُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُوْ نُوْحٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَنْقِمُ عَلٰى ثَابِتٍ فِيْ دِيْنٍ وَّلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّيْ

فرمایا اپنا باغ واپس لے لے اور ایک طلاق اس کو دیدے۔[1]

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے کہ عبداللہ بن ابی (منافق) کی بہن (جمیلہ جو اُبی کی بیٹی تھی[2]) آنحضرت کے پاس آئی پھر یہی قصہ بیان کیا (جو اوپر گذرا) اس میں یوں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تو ثابت کا باغ پھیر دے گی وہ کہنے لگی جی ہاں آخر اس نے باغ پھیر دیا اور آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ اس کو طلاق دیدے اور ابراہیم بن طہمان[3] نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت نے ثابت سے فرمایا اس کو طلاق دیدے اور ابن طہمان نے اس حدیث کو ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے (مسنداً) بھی روایت کیا ہے اس میں یوں ہے کہ ثابت بن قیس کی جورو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ میں کچھ ثابت کی دین داری اور اخلاق پر ناراض نہیں ہوں مگر میں اس کے ساتھ گزارہ نہیں کرسکتی[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے وہ بولی جی ہاں۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابونوح قراد (عبدالرحمٰن بن غزوان) نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ثابت بن قیس بن شماسؓ کی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ میں ثابت کی دینداری اور خصلت سے ناراض نہیں ہوں لیکن میں ڈرتی ہوں کہیں خاوند کی ناشکری میں نہ پھنس جاؤں

---

[1] یہ حکم آپ کا بطریق ایجاب کے نہ تھا بلکہ بطور صلاح خیر کے ۱۲ منہ [2] بعض روایتوں میں یوں ہے کہ وہ عبداللہ کی بیٹی تھی واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] جو اس نے ترجمہ کر کے میں دیا ہے ۱۲ منہ [4] اس کو اسماعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ثابت نے اس کے ساتھ کوئی بدخلقی نہیں کی تھی نسائی کی روایت میں ہے کہ ثابت نے اس کا ہاتھ توڑ ڈالا تھا ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ثابت بدصورت آدمی تھے اس وجہ سے جمیلہ کو ان سے نفرت پیدا ہو گئی ایک روایت میں ہے ثابت کی جورو نے آنحضرت سے عرض کیا میں نے ثابت کو دیکھا اور بہت آدمیوں کے ساتھ آ رہے ہیں سب سے زیادہ کالے سب سے زیادہ پست قد سب سے زیادہ بدصورا غیرہک ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهٗ فَفَارَقَهَا۔

آپ نے فرمایا تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے وہ کہنے لگی ہاں آخر وہ باغ اس نے ثابت کو پھیر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو حکم دیا انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ جَمِيْلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؒ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے یہی قصہ نقل کیا (مرسلاً)[1]

بَابُ[۱۶۷] الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيْرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ خَبِيْرًا۔

باب جورو خاوند میں نااتفاقی کا بیان اور ضرورت کے وقت خلع کا حکم دینا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اگر تم جورو خاوند کی نااتفاقی سے ڈرو تو ایک پنچ مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک پنچ عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو اخیر آیت تک[2]

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ بَنِي الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ أَنْ يَّنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا آذَنُ۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علیؓ سے کریں تو میں تو اجازت نہیں دیتا۔[3]

بَابُ[۱۶۸] لَا يَكُوْنُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا۔

باب اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو اس کے بعد بیچی جائے تو بیع سے طلاق نہ پڑے گا[4]

---

[1] ان سندوں کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ راویوں نے اس میں اختلاف کیا ہے ایوب پر ابن طہمان نے اور جریر نے اس کو موصولاً نقل کیا ہے اور حماد نے مرسلاً ایک روایت میں ہے کہ ثابت کی اس عورت کا نام حبیبہ بنت سہل تھا بزار نے روایت کیا کہ یہ پہلا خلع تھا اسلام میں ابن درید نے امالی میں نقل کیا کہ پہلا خلع عامر بن حارث بن ظرب کی بی بی کا تھا ۱۲ منہ [2] اب اگر یہ دونوں پنچ خاوند جورو میں موافقت کرا دیں تب تو خیر اس کا ذکر خود آیت میں ہے اگر یہ دونوں پنچ جدائی کی رائے دیں تو جدائی ہو جائیگی خاوند کے اذن کی ضرورت نہیں امام مالک اور اوزاعی اور اسحاق کا یہی قول ہے اور شافعی اور امام احمد کہتے ہیں اذن ضرور ہے ۱۲ منہ [3] یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جو کتاب النکاح میں گذر چکی ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا پر آنحضرت منغص ہوئے تو وہ اس ارادے سے باز آئے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح نکلتی ہے کہ آنحضرت نے جو حضرت علیؓ کو دوسرے نکاح سے روکا تو اسی وجہ سے کہ ان میں اور حضرت فاطمہ زہرہ میں نااتفاقی کا ڈر تھا ۱۲ منہ [4] جب تک خاوند طلاق نہ دے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے لیکن ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ابن کعب سے منقول ہے کہ لونڈی کی بیع طلاق ہے تابعین میں سے سعید بن مسیب اور حسن اور مجاہد بھی اسی کے قائل ہیں عروہ نے کہا طلاق خریدار کے اختیار میں رہے گا اس باب میں جو حدیث امام بخاری نے بیان کی اس سے باب کا مطلب یوں نکالا ہے کہ جب آنحضرت نے بریرہ کو آزاد ہونے کے بعد اختیار دیا کہ اپنے خاوند کو رکھے یا اس سے جدا ہو جائے تو معلوم ہوا کہ لونڈی کا آزاد ہونا طلاق نہیں ہے ورنہ اختیار کے کیا معنے ہوتے اور جب آزادی طلاق نہیں ہوتی تو بیع بھی طلاق نہ ہو گی آفرین ہے امام بخاریؒ کی باریک استنباط اور تفقہ پر اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے کہا کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے اب کہاں گیا وہ بیوقوف جو کہتا ہے کہ امام بخاریؒ حدیث کے حافظ تھے مگر فقیہ نہ تھے اور اس کا ذکر خطبہ کتاب میں گزر چکا ہے جانے

besturdubooks.wordpress.com

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المؤمنین سے انہوں نے کہا بریرہ کی وجہ سے شریعت کے تین مسئلے معلوم ہو گئے ایک تو یہ کہ وہ آزاد ہوئی تو اس کو اختیار دیا گیا اپنے خاوند کے پاس رہے یا اس سے جدا ہو جائے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اسی کو ملے گی جو لونڈی غلام آزاد کرے تیسرے ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ا میرے حجرے میں تشریف لائے دیکھا تو ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے پھر آپ کے سامنے کھانے کے لیے روٹی رکھی گئی اور گھر میں کچھ سالن آپ نے فرمایا ہائیں[1] میں نے تو خود دیکھا ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے لوگوں نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا مگر وہ گوشت بریرہ کو صدقہ کے طور پر ملا ہے آپ صدقہ کی چیز تو نہیں کھاتے آپ نے فرمایا صدقہ بریرہ کے لیے تھا اور ہمارے لیے تو بریرہ کی طرف سے تحفہ ہو گا[2]۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

باب اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ لونڈی آزاد ہو جائے تو اس کو اختیار ہو گا خواہ وہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر ڈالے[3]۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ۔

ہم سے ابوالولیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ اور ہمام نے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کے خاوند (مغیث) کو دیکھا تھا وہ غلام تھا[4]۔

---

[1] تازہ سالن کیوں نہیں لاتے ۱۲ منہ [2] حضرت عائشہؓ نے بریرہ کے قصے سے صرف تین مسئلے نکلنا بیان کیے لیکن علماء نے اس حدیث کی شرح میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں اور بعضوں نے چار سو مسئلے تک اس سے نکالے ہیں ۱۲ منہ [3] کیوں کہ نکاح رضا مندی کا سودا ہے اور لونڈی پنے میں اس کو اپنے نفس پر اختیار نہ تھا ممکن ہے کہ مولی نے جس سے اس کا نکاح کر دیا ہو وہ اس کو پسند نہ کرتی ہو اس وجہ سے آزادی کے بعد اس کو اختیار دیا گیا اور بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا مگر امام بخاری کے ترجمہ باب سے یہ نکلتا ہے کہ انہوں نے اس کے غلام ہونے کو ترجیح دی اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ لونڈی کو یہ اختیار اسی وقت ہو گا جب اس کا خاوند غلام ہو اگر آزاد ہو تو یہ اختیار نہ ہو گا لیکن امام ابوحنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک لونڈی کو آزادی کے وقت ہر حال میں اختیار ملے گا خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد اور تعجب ہے کہ امام حنیفہ لونڈی کے باب میں تو مطلقاً اس اختیار کے قائل ہوئے ہیں اور کنواری نابالغ لڑکی کو جس کا نکاح اس کے باپ نے پڑھا دیا ہو اور بلوغ کے بعد وہ ناراض ہو یہ اختیار نہیں دیتے حالاں کہ ایک حدیث میں اس کی صراحت آ چکی ہے کہ آنحضرت نے ایسی لڑکی کو اختیار دیا تھا اور قیاس صحیح بھی اس کو مؤید ہے ۱۲ منہ [4] ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ اس کے پیچھے پیچھے روتا چلا جاتا تھا یعنی بریرہ کی جدائی پر ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا۔

ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ انہوں نے کہا مغیث بریرہ کا خاوند فلاں لوگوں کا غلام تھا (بنی مغیرہ کا) گویا میں اس وقت اس کو دیکھ رہا ہوں وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا جاتا تھا۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہابؒ نے انہوں نے ایوبؒ سے انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بریرہ کا خاوند ایک کالا غلام تھا مغیث نامی جو فلاں لوگوں غلام تھا جیسے میں اس کو اس وقت دیکھ رہا ہوں بریرہ کے پیچھے پیچھے مدینہ کی گلیوں میں چکر لگا رہا تھا۔[۱]

بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بریرہ کے خاوند کی سفارش کرنا (کہ بریرہ اس کو قبول کرے اس سے جدا نہ ہو)

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍؓ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تھا اس کا نام مغیث تھا گویا میں اس کو اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا ہوا گھوم رہا تھا اس کے آنسو ڈاڑھی پر بہہ رہے تھے (وہ چاہتا تھا بریرہ میرے پاس رہے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھ کر حضرت عباسؓ سے فرمایا عباس تم کو تعجب نہیں آتا دیکھو مغیث کو بریرہ سے کیسی محبت ہے اور بریرہ کو اس سے کیسی نفرت ہے پھر آپ نے بریرہ سے فرمایا تو مغیث کے پاس جائے تو اچھا ہے بریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اس کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں حکم نہیں ہے بلکہ میں سفارش کے طور پر کہتا ہوں بریرہ نے کہا مجھ کو مغیث پاس رہنے کی خواہش نہیں ہے۔

بَابٌ ۱۷۱

باب

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا

ہم سے عبد اللہ بن رجاءؒ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہؒ نے خبر دی انہوں نے

[۱] ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تھی اس وقت وہ ایک کالا غلام تھا اسود نے جو حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا تو یہ خلاف ہے دوسری روایتوں کے ابراہیم بن ابی طالب اسود نے اس باب میں سب لوگوں کا خلاف کیا امام احمد نے کہا صرف اسود کے نزدیک یہ صحیح ہوا کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن ابن عباس وغیرہ دوسرے لوگوں سے منقول ہے کہ وہ غلام تھا اور مدینہ کے عالموں نے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جب مدینہ کے عالم کوئی حدیث روایت کریں اور اس پر عمل کریں تو وہی حدیث سب سے زیادہ صحیح ہوگی۔ ۱۲ منہ

(باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

حکم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچیں گے کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر کے آزاد کر دے ترکہ تو اسی کو ملے گا جو لونڈی غلام آزاد کرے ۔ ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لے کر آئے لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو خیرات ملا تھا آپ نہ کھائیے ۔ آپ نے فرمایا واہ بریرہ کو خیرات ملا تھا ہمارے لیے خیرات تھوڑی ہے بلکہ تحفہ ہے ۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَادَ فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے پھر یہی روایت نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے پھر بریرہ کو اپنے خاوند کے باب میں اختیار دیا گیا ۔

بَابُ ۱۷۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا مشرک عورتیں

جب تک مسلمان نہ ہوں ان سے نکاح نہ کرو ۔ ایک مسلمان لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے گو مشرک عورت تم کو بھلی لگے [۵۲]

۴۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عِيسَى وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھتے نصرانی یا یہودی عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں تو وہ کہتے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مشرک عورتوں سے نکاح کرنا حرام کیا اور اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگی کہ کوئی عورت اپنا خداوند حضرت عیسیٰؑ کو کہے حالانکہ حضرت عیسیٰؑ بھی اللہ کے بندوں میں سے ایک مقبول بندے ہیں [۵۳]

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۵۲] جب تو مجھ کو مانا منظور پڑے گا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۵۱] بریرہ کے مالک اگر اس کے خلاف شرط کریں تو لغو ہوگی ۱۲ منہ [۵۲] اگرچہ اہل کتاب بھی مشرک ہیں مگر حق تعالیٰ نے ان کی عورتوں سے نکاح جائز رکھا ہے فرمایا والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم تو وہ خاص کر لی گئی ہیں اس آیت کو بعضوں نے کہا مشرک سے یہاں بت پرست اور مجوسی مراد ہیں یہ ابن منذر نے نقل کیا یہ آیت اس وقت اتری جب مرثد نے عناق نامی ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا وہ مشرکہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھا ۱۲ منہ [۵۳] یہ خاص ابن عمرؓ کی رائے تھی دوسرے سلف نے ان کا خلاف کیا ہے شاید ابن عمرؓ سورۂ مائدہ کی اس آیت والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم کو منسوخ سمجھتے ہوں ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہے اور ابن عمرؓ کے سوا اور کوئی اس کا قائل نہیں ہوا کہ یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح نادرست ہے اور امام بخاری کا بھی میلان ابن عمرؓ کے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے عطاء نے کہا یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح نادرست ہے اور بہت سے صحابہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کیا ۱۲ منہ ۔ د ۔ ب

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۱۷۴ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا

باب اگر مشرک عورتیں مسلمان ہو جائیں تو ان کے نکاح اور عدت کا بیان[۱]

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے انہوں نے ابن جریج سے (انہوں نے کئی حدیثیں بیان کیں) اور کہا کہ عطاء خراسانی ابن عباسؓ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کے مشرکوں کو سابقہ تھا ایک تو ان مشرکوں کو جن سے لڑائی تھی ان سے تو آنحضرتؐ لڑتے اور وہ آنحضرتؐ سے لڑتے دوسرے ان مشرکوں کو جن سے عہد و پیمان ہوا تھا نہ وہ آنحضرتؐ سے لڑتے نہ آنحضرتؐ اُن سے لڑتے اور جن مشرکوں سے لڑائی تھی ان کی اگر کوئی عورت بھاگ کر دار السلام میں چلی آتی تو جب تک اس کو (تین) حیض نہ آ لیتے کوئی نکاح کا پیغام اس کو نہ دیتا البتہ جب حیض سے پاک ہو لیتی اس وقت اس کو نکاح کرنا درست ہوتا اگر ابھی اس عورت نے (کسی مسلمان سے) نکاح نہ کیا ہوا تنے میں اس کا خاوند بھی (مسلمان ہو کر) آ جاتا تو وہ اسی کی عورت رہتی[۲] اور اگر ان مشرکوں کا جن سے لڑائی تھی کوئی لونڈی غلام بھاگ آتا[۳] تو وہ آزاد سمجھا جاتا اور دوسرے (آزاد) مہاجرین کے برابر ہوتا پھر عطاء نے ان مشرکوں کا حال جن سے عہد و پیمان تھا مجاہد کی طرح بیان کیا یعنی اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام لونڈی بھاگ آتا تو وہ پھر مشرکوں کے حوالہ نہ کیا جاتا مگر ان کی قیمت ان مشرکوں کو دیجاتی اور (اسی اسناد سے) عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ قریبہ ابوامیہ کی بیٹی (جو ام المومنین ام سلمہؓ کی بہن تھی) حضرت عمرؓ کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے اس کو طلاق دیدیا تو معاویہ بن ابوسفیان نے اس سے نکاح کر لیا اور ام الحکم ابوسفیان کی بیٹی عیاض بن غنم کے نکاح میں تھی انہوں نے

---

[۱] اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جو عورت دار الحرب سے مسلمان ہو کر دار الاسلام میں ہجرت کرے اس کو تین حیض تک یا وضع حمل تک اگر حاملہ ہو عدت کرنا چاہیے اسکے بعد کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ ہجرت کرتے ہی وہ اپنے کافر خاوند سے جدا ہو گئی اب عدت کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] یہاں سے امام ابوحنیفہ کا قول رد ہو جاتا ہے کہ ہجرت کرنیکے وہ عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی ہے اس لیے عدت کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ [۳] مسلمانوں یا سر آ جاتا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ۔

بَابٌ ۱۷۲ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ

وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ

اس کو طلاق دے دیا تو عبداللہ بن عثمان ثقفی نے اس سے نکاح کر لیا۔[۱]

باب اگر مشرکہ یا نصرانی (یا یہودی) عورت جو ذمی یا حربی

کافر کے نکاح میں ہو مسلمان ہو جائے عبدالوارث بن سعید نے خالد حذاء سے روایت کی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے۔ انہوں نے جب نصرانی عورت اپنے خاوند سے ایک گھڑی پہلے بھی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی[۲] (نکاح فسخ ہو گیا) اور داؤد بن ابی الفرات[۳] نے ابراہیم بن میمونؒ سے روایت کی انہوں نے کہا عطا بن ابی رباح سے پوچھا اگر ذمی کافر کی عورت مسلمان ہو جائے پھر ابھی اس عورت کی عدت باقی ہو کر اس کا خاوند مسلمان ہو جائے کیا وہ اس کی عورت رہے گی انہوں نے کہا نہیں ہاں اگر عورت چاہے تو نیا نکاح نیا مہر مقرر کر کے اس کی عورت بن سکتی ہے اور مجاہد بن جبیر (تابعی مشہور) نے کہا اگر عورت ابھی عدت میں ہو اور خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی عورت رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا نہ وہ عورتیں (جو مسلمان ہو گئیں) کافروں کے لیے حلال ہیں نہ وہ کافر ان عورتوں کے لیے حلال ہیں اور امام حسن بصریؒ اور قتادہ نے کہا[۴] اگر پارسی جورو خاوند دونوں ایک ساتھ مسلمان ہو جائیں تو دونوں کا نکاح باقی رہے گا اور اگر ایک دوسرے سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے

[۱] یہ دونوں عورتیں کافر تھیں مگر ان کو طلاق مل گیا اور جب طلاق دیا گیا تو انہوں نے عدت بھی کی ہو گی لہٰذا باب کا مطلب نکل آیا۔ بعضوں نے کہا قریبہ مسلمان ہو گئی تھی بعضوں نے کہا قریبہ دو تھی ایک تو وہ مسلمان ہو کر ہجرت کر آئی تھی اور ایک وہ جو کافر رہی تھی اور یہاں مراد دوسری قریبہ ہے اب مکہ کے کافروں سے گو عہد تھا کہ ان کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر آ جائے تو وہ واپس کر دیا جائے مگر یہ عہد خاص تھا مردوں کے لیے بعضوں نے کہا عہد کا یہ جزو اس آیت سے منسوخ ہو گیا تھا فلا ترجعوھن الی الکفار ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یعنی مجرد اسلام سے نکاح فسخ ہو جائے گا اگرچہ ایک گھڑی کا تقدم اور تأخر ہو امام ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے لیکن اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ عدت پوری ہونے تک نکاح فسخ نہ ہو گا اگر عدت کے اندر خاوند بھی مسلمان ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا امام مالکؒ اور شافعیؒ اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی قول صحیح ہے کس لیے کہ بہت صحابہؓ کی عورتیں ان سے پہلے مسلمان ہو گئیں جیسے حکیم بن حزام عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ لیکن آپ نے ان کو نئے سرے سے نکاح کرنے کا حکم نہیں دیا اور ایک جماعت اہلحدیث اور ابراہیم نخعی اور حماد بن ابی سلیمان کا جو امام ابو حنیفہ کے استاد تھے یہ قول ہے کہ جب تک وہ عورت دوسرا نکاح نہ کرے اپنے اگلے خاوند کی عورت رہے گی گو عدت (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ هٰذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ۔

تو عورت مرد میں جدائی ہو جائے گی اب خاوند کو اس عورت پر کوئی اختیار نہ رہے گا۔ اور ابن جریج نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا اگر مشرکوں میں سے ایک عورت مسلمانوں کے پاس چلی آئے تو کیا اس کے خاوند کو نکاح کا خرچہ (مہر وغیرہ) ادا کریں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ (سورہ ممتحنہ میں) فرماتا ہے کافروں نے جو نکاح میں خرچ کیا ہے وہ دیدو انہوں نے کہا نہیں کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان مشرکوں سے ایسا اقرار ہوا تھا۔ اور مجاہد نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ سب اس صلح میں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافروں میں ہوئی تھی۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ

ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے اور ابراہیم بن منذرؒ نے یوں کہا۔ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ سے یونس نے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ ام المؤمنین نے کہا کافروں کی عورتیں جو مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مدینہ میں) چلی آتی تھیں آپ ان کو جانچتے تھے۔ جیسے

(بقیہ صفحہ سابقہ) گذر گئی ہو اور دلیل انکی یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت زینبؓ کو ابوالعاص کے نکاح میں رکھا حالانکہ وہ اپنے خاوند سے چھ یا تین یا دو برس پہلے مسلمان ہو گئی تھیں مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے نیا نکاح اور نیا مہر مقرر کر کے ان کو ابوالعاص کی زوجیت میں دیا مگر یہ حدیث ضعیف ہے بعضوں نے یوں جواب دیا ہے کہ شاید حضرت زینبؓ کی عدت اس وقت تک نہ گزری ہو کیوں کہ کبھی حیض رک جاتا ہے مگر یہ عادت کے خلاف اور بعید از قیاس ہے ۱۲ منہ ۴ اس کو ابن ابی شیبہ سے وصل کیا ۱۲ منہ ۵ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶ بظاہر امام بخاری نے یہ آیت لا کر عطا کے قول کی تائید کی کہ عورت کے اسلام لاتے ہی وہ اپنے خاوند سے جدا ہو گئی لیکن اوپر یہ ابن عباسؓ کا قول گذر چکا کہ عورت کو نکاح کا پیغام نہ دیا جائے جب تک حیض نہ آئے اور اس سے پاک نہ ہو اس سے یہ نکلتا ہے کہ عدت گذری تک اگر اس کا خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی جورو رہے گی ۷ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) ۱ البتہ اگر دونوں مسلمان ہو گئے ہوں تو نیا نکاح کر سکتے ہیں ۱۲ منہ ۲ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ۱۲ منہ ۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کافروں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ مسلمان کی کوئی عورت بھاگ کر ان میں چلی جائے تو کافر اس کے شوہر کو مہر ادا کریں اگر کافروں کی کوئی عورت مسلمانوں کے پاس چلی جائے تو مسلمان اس کے کافر خاوند کو ادا کریں تو یہ خاص صلح تھی جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوتی تھی اسی کے مطابق یہ عمل کرنے کا حکم سورۃ ممتحنہ میں اترا لیکن ہمارے زمانہ میں اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے اگر کافروں کی کوئی عورت مسلمان ہو کر دارالاسلام میں چلی آئے تو مسلمانوں کو اس کی شادی کا خرچہ جو کافروں نے اٹھایا ہے ادا کرنا ضروری نہیں ۱۲ منہ ۵ اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ ۶ کہ ایمان کے شوق سے نکلی ہیں یا اور کسی نیت سے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهَاجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهٗ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ وَاللّٰهِ مَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَآءِ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا مسلمانو! جب کافر عورتیں مسلمان ہو کر اپنا ملک چھوڑ کر تمہارے پاس آجائیں تو ان کو جانچو اخیر آیت تک حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر جو عورت ان شرطوں (جو آیت میں مذکور ہیں) کو قبول کرتی وہ امتحان میں پوری اترتی جب وہ زبان سے ان شرطوں کے پورا کرنے کا اقرار کرلیتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انؓ سے فرماتے۔ اچھا اب جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی چھوا بھی نہیں (مصافحہ کرنا تو کجا) بس زبان سے ان سے بیعت لیتے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ان باتوں کا عہد جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا بس اسی طرح سے لیا کہ زبان سے ان سے اقرار کرالیا اس کے بعد آپ بھی زبان سے فرما دیتے میں نے تم سے بیعت لے لی[1]

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فَاِنْ فَآءُوْا رَجَعُوْا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا جو لوگ

اپنی عورتوں سے ایلا کرتے ہیں[2] ان کے لیے چار مہینے کی مدت مقرر ہے اخیر آیت سمیع علیم تک فاءوا کا معنی قسم چھوڑیں اپنی بی بیوں سے صحبت کریں۔

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید بن ابی اویس سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا (ایک مہینے تک قسم کھائی اپنی عورتوں کے پاس نہ جاؤں گا) آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی تو آپ انتیس راتوں تک ایک بالاخانے (ماڑی) میں بیٹھے رہے اس کے بعد اترآئے (عورتوں کے پاس تشریف لے گئے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا ہاں مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

[1] بس عورتوں سے یہی بیعت ہے کہ زبان سے ان سے توبہ کرلے اور جن جاہل فقیروں نے عورتوں سے مرید کرتے وقت ہاتھ ملانا اختیار کیا ہے وہ احمق ہیں ۱۲ منہ [2] قسم کھاتے ہیں کہ ہم ان کے پاس نہ جائیں گے ۱۲ منہ ۔۔۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللّٰهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِي إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمٰنَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا ہے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے اس ایلا میں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے ہر شخص کو مدت گذرنے کے بعد[۱] اور کچھ درست نہیں یا تو دستور کے موافق اپنی عورت کو رکھ لے (اس سے صحبت کرے) یا طلاق دے دے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا[۲]۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب چار مہینے گذر جائیں تو مولیٰ[۳] کو مجبور کریں گے یا تو قسم سے رجوع کرے (عورت سے صحبت کرے) یا طلاق دے اور جب تک خاوند طلاق نہ دے[۴] عورت پر طلاق نہیں پڑتا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور ابو درداؓ اور حضرت عائشہؓ اور بارہ صحابہؓ سے ایسا ہی منقول ہے[۵]

بَابُ ۱۷۶ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً

باب جو شخص گم ہو جائے[۵] اس کے گھر والوں اور جائداد میں کیا عمل ہو گا

سعید بن مسیب نے کہا[۵] - اگر کوئی شخص لڑائی کی صف میں سے گم ہو جائے[۶] تو اس کی جورو ایک سال تک ٹھہری رہے[۹]۔

[۱] وہی باتیں درست ہیں ۱۲ منہ [۲] جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ ایلا کی مدت یعنی چار مہینے پورے ہونے پر خاوند سے کہیں گے یا تو صحبت کر یا طلاق دے اگر خاوند نہ سنے تو قاضی خاوند جورو کو جدا کر دے گا۔ حنفیہ کہتے ہیں اگر چار مہینے تک قربت نہ کرے تو خود بخود عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جائے گا حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن حارث سے ایسا ہی منقول ہے بعضوں نے کہا طلاق رجعی پڑ جاتا ہے اور عدت کے اندر خاوند رجوع کر سکتا ہے بعضوں نے کہا چار مہینے گذرنے پر طلاق پڑ جاتا ہے اور عورت پر عدت لازم نہیں ۱۲ منہ [۳] اور مرد صحبت نہ کرے ۱۲ منہ [۴] یا قاضی خاوند کی طرف سے طلاق کا حکم نہ دے ۱۲ منہ [۵] حضرت عثمان کا قول شافعی اور ابن ابی شیبہ نے اور حضرت علی کا بھی شافعی اور ابن ابی شیبہ نے اور ابو درداء کا اسمٰعیل قاضی اور ابن ابی شیبہ نے اور حضرت عائشہ کا سعید بن منصور نے وصل کیا اور بارہ صحابیوں کا قول امام بخاری نے تاریخ میں ثابت بن عبید سے روایت کیا امام مالکؒ اور شافعی اور امام احمد اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن حنفیہ ایک روایت سے حجت لیتے ہیں جس کو ابن ابی شیبہ نے ابن عباس اور ابن عمرؓ سے نکالا ان دونوں نے کہا جب ایلا میں چار مہینے گذر جائیں اور خاوند اپنی قسم سے رجوع نہ کرے تو عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جائے گا کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے اس کے خلاف امام بخاری نے نقل کیا اور وہ اہل مدینہ کی روایت ہے اصح الاسانید یعنی مالک عن نافع عن ابن عمرؓ سے اس کے معارض ابن ابی شیبہ کی سند نہیں ہو سکتی ابن ہمام حنفی نے جو صحیحین کی روایتوں کو اور کتابوں کی روایتوں پر مقدم ہونے کا انکار کیا ہے اور اس کو تحکم کہا ہے یہ ان کی خاص رائے ہے جو تمام ائمہ حدیث کے اجماع کے برخلاف ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی تائید میں ایسے غرق تھے کہ ان کو حدیث کا مذاق ہی نہیں رہا تھا۔ اور فتح القدیر میں جو دلائل امام ابو حنیفہ کی تائید میں وہ لائے ہیں یہ ان کی بضاعت نہیں ہے بلکہ امام جمال الدین زیلعی کی پکی پکائی ہنڈی ہے انہوں نے کھانی ہے (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَتَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ۔

اور عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک لونڈی (کسی شخص سے) خریدی[۱] پھر اس کے مالک کو (قیمت دینے کے لیے) ڈھونڈتے رہے (وہ غائب ہو گیا تھا) ایک سال تک ڈھونڈا کیے لیکن نہ ملا آخر قیمت کے روپوں میں سے ایک ایک دو دو روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کیے اور کہتے جاتے یا اللہ یہ خیرات فلانے (لونڈی کے مالک) کی طرف سے قبول کر اگر وہ آجائے گا تو خیرات کا ثواب میرا ہے میں اس کا روپیہ بھر دوں گا ابن مسعودؓ نے کہا پڑی ہوئی چیز پاؤ تو اس میں بھی ایسا کرو[۲] اور ابن عباسؓ نے بھی ایسا ہی کہا ہے[۳] اور ابن شہاب زہری نے کہا[۴] اگر کوئی شخص کافروں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائے اس کا پتہ نہ لگے (وہ کس جگہ ہے) تو اس کی عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی نہ اس کا مال وارثوں میں تقسیم ہو سکتا ہے جب اس کی خبر ہی بند ہو جائے تو اس کا حکم مفقود کی طرح ہو گا (چار برس تک اس کی عورت ٹھہری رہے)[۵] اس کے بعد وفات کی عدت کر کے دوسرا نکاح کرے[۶]

(بقیہ صفحہ سابقہ) مزہ اڑایا ہے۔ ساری فتح القدیر میں ایک مقام بھی ایسا نظر نہیں آتا جو ہاں شیخ ابن ہمام نے اپنی محنت اور تلاش سے کسی حدیث کی تخریج یا تحقیق کی ہو بلکہ گردن کے مسح میں ایک حدیث کو ترمذی کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ جامع ترمذی میں اس حدیث کا وجود ہی نہیں ہے غرض فتح القدیر میں ایک جگہ جس قدر احادیث مذہب حنفی کی تائید میں لائی گئی ہیں وہ سب امام زیلعی کی محنت کا نتیجہ ہیں نہ شیخ ابن ہمام کی محنت اور کوشش کا البتہ شک نہیں کہ شیخ ابن ہمام علم اصول اور جدل وغیرہ میں ماہر ہیں لیکن علم حدیث میں ان کا مذاق مسلم نہیں اور اسی لیے انہوں نے وہ بات کہی جس سے ہر ایک محدث انکار کرے گا کیوں کہ صحیحین کی تقدیم اور کتب حدیث پر بالاتفاق مسلم ہے اور جس کو علم حدیث میں مذاق ہو اس پر یہ تقدیم بخوبی کھل جاتی ہے امام شیخ جمال الدین زیلعی حنفیوں میں بے شک محدث گزرے ہیں مگر وہ بھی امام ذہبی اور شیخ ابوالحجاج مزی کے طفیل سے وہ دونوں اہل حدیث کے پیشوا تھے امام جمال الدین زیلعی اور امام طحاوی احناف میں بہت غنیمت ہیں کہ مخالف موافق سب حدیثیں جمع کر دیتے ہیں لیکن امام طحاوی اللہ ان پر رحم کرے بعضے مقامات پر تائید حنفیہ کو انصاف پر مقدم رکھتے ہیں اسی طرح امام زیلعی مخالفت حدیث کی نسبت یہ لکھتے ہیں احادیث الخصوم ہمارے نزدیک یہ لفظ خوب نہیں ہے احادیث سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور سب بسر و چشم ہمارے دلوں کی ٹھنڈک اور آنکھوں کا نور ہیں علم حدیث میں بے تعصب حق بات کی مدد کرنے والے اور کسی مجتہد کی رعایت نہ کرنے والے چند عالم گزرے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مراتب عالیہ عطا فرمائے ان میں سے ہیں امام ابن حزم ظاہری امام ہیں ابن تیمیہ امام ابن قیم امام شوکانی رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ ۱۲ منہ [۶] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۷] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۸] نہ اس کی نعش ملے نہ اس کی خبر معلوم ہو ۱۲ منہ [۹] اس کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے امام مالک کا یہی قول ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کو سفیان بن عیینہ نے جامع میں اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے ایسا ہی حکم دیا اور حنفیہ کہتے ہیں اس وقت تک ٹھہری رہے جب تک خاوند کے عمر والے سب لوگ مر جائیں ۱۲ منہ [۳] اگر نکاح کے بعد پہلا خاوند آجائے تو اپنی زوجہ دوسرے خاوند سے پھیر لے یا مہر اس سے وصول کرے ۱۲ منہ (باقی صفحہ آئندہ)

۲۶۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا (یہ تابعی ہیں) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گمی ہوئی بکری کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ یا تیری ہو گی یا تیرے بھائی کی[۱] یا بھیڑیے کی (وہ کھا لے گا اگر کوئی نہ پکڑے) پھر گمے ہوئے اونٹ کا حکم پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو گئے آپ کے گال لال ہو گئے اور فرمانے لگے اونٹ سے تجھے کیا کام ہے۔ اس کی کیوں فکر کرتا ہے اس کو پھرنے دے اس کا موزہ اس کے پاس اس کا مشکیزہ اس کے پاس پانی پیتا اور درخت چرتا رہتا ہے جب اس کا مالک آتا ہے تو اس کو لے لیتا ہے[۲] اور آنحضرت سے پڑی ہوئی چیز کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا سربند اور تھیلا پہچان رکھ اور ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ اگر کوئی پہچاننے والا آئے[۳] اور نہیں تو اپنے مال میں شریک

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵ اس کو سعید بن منصور نے نکالا ۱۲ منہ ۶ یعنی پہنچوانے کے بعد جب اس کا مالک نہ ملے ۱۲ منہ ۷ اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ دوسرے کسی مسلمان کی جو اس کو پکڑ لے ۱۲ منہ ۲ یعنی اونٹ کے پکڑنے کی کیا ضرورت ہے اس کو کھانے پینے چلنے میں کسی کی مدد اور حفاظت کی ضرورت نہیں ہے نہ بھیڑیے کا ڈر ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوسرے کے مال میں تصرف کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کے ضائع ہونے کا ڈر نہ ہو پس اسی طرح مفقود کی عورت میں بھی تصرف کرنا جائز نہیں جب تک اس کے خاوند کی موت متحقق نہ ہو میں کہتا ہوں یہ قیاس صحیح نہیں ہے اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور متعدد صحابہؓ سے باسانید صحیح مروی ہے ان کو سعید بن منصور اور عبدالرزاق نے نکالا کہ مفقود کی عورت چار برس تک انتظار کرے اگر اس عرصہ تک اس کی خبر معلوم نہ ہو تو اس کی عورت دوسرا نکاح کرے اور ایک جماعت تابعین جیسے ابراہیم نخعی اور عطاء اور زہری و مکحول اور شعبی اس کے قائل ہوئے ہیں امام احمد اور اسحاق نے کہا اس کے لیے مدت مقرر نہیں مدت اس کے واسطے ہے جو لڑائی میں گم ہو یا دریا میں اور حنفیہ اور شافعیہ نے کہا مفقود کی عورت اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک کہ خاوند کا زندہ یا مردہ ہونا ظاہر نہ ہو اور حنفیہ نے اس کی تقدیر نوے برس یا سو برس یا ایک سو بیس برس سے کی ہے اور دلیل لی ہے ایک مرفوع حدیث سے کہ مفقود کی عورت اس کی عورت ہے یہاں تک کہ حال کھلے ابو عبید نے حضرت علی سے اور عبدالرزاق نے ابن مسعود سے ایسا ہی نقل کیا ہے مگر مرفوع حدیث ضعیف اور صحیح اس کا وقف ہے اور ابن مسعودؓ سے دوسری روایت میں چار برس کی مدت منقول ہے اور حضرت علی کی روایت بھی ضعیف ہے تو صحیح وہی چار سال کی مدت ہوئی اور اگر عورت کو حنفیہ یا شافعیہ یا حنابلہ کے مذہب کے موافق معلق رکھا جائے تو اس میں صریح ضرر پہنچانا ہے پس قاضی مفقود کی عورت کا نکاح فسخ کر سکتا ہے جب دیکھے کہ عورت کو تکلیف ہے یا اس کو نان و نفقہ دینے والا کوئی نہیں اور حنفیہ اور شافعیہ اور حنابلہ کے مذہب کے موافق تو شاید ہی دنیا میں کوئی عورت نکلے جو ساری عمر بن شوہر کے عصمت کے ساتھ بیٹھی رہے اگر بالفرض بیٹھی بھی رہے تو پھر نوے سال یا ایک سو سال یا سو بیس سال خاوند کی عمر ہونے پر اسکے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى وَيَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ۔

کر ڈال سفیان بن عیینہ نے کہا دیجی سے یہ حدیث سننے کے بعد) میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے ملا اور میں نے ربیعہ سے اور کوئی حدیث نہیں لی میں نے اس سے پوچھا یہ جو یزید کی حدیث گری ہوئی چیز کے باب میں روایت کی جاتی ہے (یزید تو تابعی ہے) تو کیا وہ زید بن خالد (صحابی) سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں[1]۔ سفیان کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے یہ کہا تھا کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اس حدیث کو یزید سے انہوں نے زید بن خالد سے موصولاً روایت کرتے ہیں اس پر میں ربیعہ سے ملا اور ان سے پوچھا۔

بَابُ الظِّهَارِ۔

باب ظہار کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مجادلہ میں)

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَقَالَ لِي إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ قَالَ مَالِكٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ

فرمانا۔ اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کا کہنا سن لیا جو اپنے خاوند کے مقدمہ میں تجھ سے جھگڑتی ہیں اخیر آیت فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا تک امام بخاری نے کہا مجھ سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے بیان کیا کہ ابن شہابؒ سے کسی نے پوچھا، اگر غلام ظہار کرے اس کا بھی وہی حکم ہے جو آزاد کے ظہار کا ہے۔ مگر غلام کفارے میں صرف دو مہینے کے روزے رکھے[2]۔ اور حسن بن حر

(بقیہ صفحہ سابقہ) سب ہم عمر مر جانے پر عورت کی عمر بھی نوے سال یا اسی سال سے غالباً کم نہ ہوگی اور اس عمر میں نکاح کی اجازت دینا گویا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے ہماری شریعت میں نان نفقہ نہ دینے یا نامردی کی وجہ سے جب نکاح کا فسخ جائز ہے تو مفقود میں بھی بطریق اولیٰ جائز ہونا چاہیے اور تعجب یہ ہے کہ حنفیہ ایلا میں یعنی چار مہینے تک عورت کے پاس نہ جانے کی قسم میں تو یہ حکم دیتے ہیں کہ چار مہینے گزر جانے پر اس عورت کو ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے اور یہاں اس بیچاری عورت کی ساری جوانی برباد ہونے پر ان کو رحم نہیں آتا فرماتے ہیں کہ مدت اقران کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے کیا خوب انصاف ہے اب اگر عورت دوسرا نکاح کرے اس کے بعد پہلے خاوند کا حال معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے تو وہ پہلے ہی خاوند کی عورت ہوگی اور شعبی نے کہا دوسرے خاوند سے قاضی اس کو جدا کر دے گا وہ عدت کرنے کے بعد پہلے خاوند کے پاس رہے اگر پہلا خاوند مر جائے تو اس کی بھی عدت بیٹھے اور اس کی وارث بھی ہوگی بعضوں نے کہا پہلا خاوند اگر آئے تو اس کو اختیار ہوگا چاہے اپنی عورت دوسرے خاوند سے چھین لے چاہے جو مہر عورت کو دیا ہوا اس سے وصول کر لیوے میں کہتا ہوں اگر مفقود نے بلا عذر اپنا احوال مخفی رکھا تھا اور عورت کے لیے نان و نفقہ کا بندوبست کر کے نہیں گیا تھا نہ کچھ مال اسباب چھوڑ گیا تھا تو قیاس یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو دوسرے خاوند سے نہیں پھیر سکتا اور اگر عذر معقول ثابت ہو جس کی وجہ سے خبر نہ پہنچ سکا اور وہ اپنی زوجہ کے لیے نان نفقہ کی جائیداد چھوڑ گیا تھا یا بندوبست کر گیا تھا تب اس کو اختیار ہونا چاہیے خواہ عورت پھیر لے خواہ مہر جو دیا ہو وہ دوسرے خاوند سے لے لے اور یہ قول گو جدید ہے اور اتفاق علماء کے خلاف ہے۔ مگر مقتضائے انصاف ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ ۵۳ جو صحیح پتہ بتلائے تب تو اس کو دے دے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ یعنی یزید نے اس کو زید بن خالد سے سنا ہے تو حدیث موصول ہو گئی مرسل نہ رہی ۱۲ منہ ۵۲ ورنہ سفیان ربیعہ سے ملنا یا ان سے حدیث روایت کرنا مکروہ جانتے تھے کیوں کہ وہ (باقی بصفحہ آئندہ)

وَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ سَوَاءٌ وَ قَالَ عِكْرِمَةُ اِنْ ظَاهَرَ مِنْ اَمَتِهٖ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ اِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ وَ فِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوْا اَيْ فِيْمَا قَالُوْا وَ فِيْ بَعْضِ مَا قَالُوْا وَ هٰذَا اَوْلٰى لِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَ قَوْلِ الزُّوْرِ۔

(یا حسن بن حیّ فقیہ) نے کہا کہ آزاد اور غلام آزاد عورت یا لونڈی سے ظہار کرے تو ایک ہی حکم ہے اور عکرمہ نے کہا اگر مرد اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو کفارہ لازم نہ ہوگا ظہار آزاد عورتوں سے ہوتا ہے (حنفیہ اور شافعیہ کا یہی قول ہے) اور عربی زبان میں لام فی کے معنوں میں آتا ہے تو یعودون لما قالوا کا یہ معنی ہوگا کہ پھر اس عورت کو رکھنا چاہیں اور ظہار کے کلمہ کو باطل کرنا اور یہ ترجمہ (اس سے) بہتر ہے کیوں کہ ظہار کو اللہ تعالیٰ نے بری بات اور جھوٹ فرمایا اس کو دہرانے کے لیے کیسے کہے گا۔

بَابُ ۱۷۸ الْاِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَ الْاُمُوْرِ

باب اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے (مثلاً

وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللّٰهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَ لٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا فَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ وَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَيَّ اَيْ خُذِ النِّصْفَ وَ قَالَتْ اَسْمَاءُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رض مَا شَاْنُ النَّاسِ وَ هِيَ تُصَلِّيْ فَاَوْمَاَتْ

کوئی گونگا ہو) تو کیا حکم ہے اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا (یہ حدیث کتاب الجنائز میں موصولاً گذر چکی ہے) اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو نکلنے پر عذاب نہیں کرنے کا لیکن اللہ تعالیٰ اس پر عذاب کرے گا اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور کعب بن مالک نے (جب ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا عین مسجد میں کیا تھا) یہ کہا کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے اشارے سے فرمایا (آدھا قرض معاف کردے آدھا لے لے (یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے) اور اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا آنحضرتؐ گہن کی نماز پڑھ رہے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے جو نماز میں تھیں پوچھا لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے سورج کی طرف

(بقیہ صفحہ سابقہ) اصحاب رائے میں تھے اور اہل حدیث ہمیشہ ایسے لوگوں سے بھاگتے رہے نص ہوتے ہوئے رائے کو دخل دینا اور اس پر عمل کرنا نص کو چھوڑ دینا حقیقت میں بڑی کم بختی کی بات ہے ۱۲ منہ ۳؎ یعنی مرد کا عورت سے یوں کہنا تو مجھ پر میری ماں یا بہن کی طرح ہے ۱۲ منہ ۴؎ کیونکہ غلام کو بردہ آزاد کرنا یا کھانا کھلانا ممکن نہیں ہوتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا) ۱؎ اس کو طحاوی نے کتاب اختلاف العلماء میں حسن بن حی سے وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ ابن اعرابی نے حسن بصری سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے ۱۲ منہ ۳؎ اس کو اسمٰعیل قاضی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ باقی علماء کے نزدیک لونڈی سے بھی ظہار ہو سکتا ہے حنفیہ شافعیہؒ کہتے ہیں من نساءہم سے آزاد عورتیں مراد ہیں ۱۲ منہ ۵؎ جو امام داؤد ظاہری نے کیا ہے کہ ظہار کا کلمہ دوبارہ زبان سے نکالتے ہیں وہ کہتے ہیں جب تک ظہار کا کلمہ دوبارہ زبان سے نہ نکالے تو کفارہ لازم نہ ہوگا ۱۲ منہ ۶؎ امام بخاری نے اس باب میں وہ حدیثیں بیان کیں جن سے یہ نکلتا ہے کہ جس اشارے سے مطلب سمجھا دے تو وہ بولنے کی طرح ہے اگر گونگا شخص ایک انگلی اٹھا کر طلاق کا اشارہ کرے تو طلاق پڑ جائے گی ۱۲ منہ ۷؎ یعنی زبان سے کفر اور ناشکری کے کلمے نکالنے پر اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ ثابت کیا کہ آنحضرتؐ نے زبان کی طرف اشارہ کر کے گویا زبان سے یہ لفظ فرمایا کہ اللہ زبان پر عذاب کرے گا تو اشارہ جب سمجھائی دے تو اس کا حکم زبان سے بولنے کی طرح ہوگا۔ تمام (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ آيَةٌ
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ وَقَالَ
أَنَسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ وَقَالَ
أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ أَحَدٌ مِنْكُمْ
أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا
قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

٢٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ
إِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ
مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِينَ۔

٢٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ

طرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ بھی (اللہ کی) کوئی نشانی ہے انہوں نے کہا پھر سر سے اشارہ کرکے بتلایا ہاں[۵۱]۔ اور انسؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ابوبکرؓ کو آگے بڑھنے کے لیے اشارہ کیا اور ابن عباسؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب العلم میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اب رمی کرلے) کچھ حرج نہیں اور ابوقتادہ نے کہا (یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا جو احرام باندھے ہوئے تھے تم میں سے کسی نے اس جانور کے شکار کرنے کا حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا نہیں[۵۲] آپ نے فرمایا تو کھاؤ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کیا جب حجر اسود کے مقابل آتے تو اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے[۵۴] اور حضرت زینبؓ نے کہا (یہ حدیث علامات النبوۃ میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج ماجوج کی سد آج اتنی کھل گئی اور انگلیوں کو جوڑ کر نوے کا اشارہ بتلایا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) عقود جیسے بیع اور شراء وغیرہ میں بھی اشارہ بجائے ایجاب و قبول کے کافی سمجھا جانے گا ۱۲ منہ ۵۰ یہ حدیث کتاب اللازمۃ میں اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ یہ حدیث کتاب الکسوف میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۲ بلکہ ابوقتادہ نے اپنے آپ دیکھ کر اس کا شکار کیا ۱۲ منہ

۵۳ ان سب حدیثوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اشارہ بھی بولنے کی طرح ہے جب مخاطب اس کا مطلب سمجھ جائے مگر بعض باتوں میں فرق بھی ہے مثلاً اشارے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور عمداً بات کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۵۴ ایک بزرگ سے منقول ہے میں نے آنحضرتؐ کی سب سنتوں کو ادا کیا کم سے کم بعض سنت کو ایک ہی بار ادا کیا لیکن اونٹ پر سوار رہ کر طواف کرنے کا مجھ کو موقع نہ مل سکا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا
مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا
أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أَنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ
الْوُسْطَى وَالْخِنْصِرِ قُلْنَا يُزَهِّدُهَا وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ
عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا
كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي
آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ
لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا
قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ
أَنْ لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ
فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ
رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۲۷ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فرمایا جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے اس میں جو مسلمان کھڑا رہ کر نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی بات مانگے تو اللہ اس کو دے گا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انگلیوں کی پور بیچ کی انگلی اور چھنگلیا کی انگلی پہ اندر کی طرف رکھیں ہم اس کا مطلب یہ سمجھے کہ وہ گھڑی تھوڑی دیر رہتی ہے[1]۔ اور عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی[2] نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہا انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے ہشام بن زیدؓ سے انہوں نے (اپنے دادا) انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک چھوکری[3] پر ستم کیا اس کا زیور اتار لیا اور اس کا سر پتھر سے کچل ڈالا اس چھوکری کے لوگ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اس میں ایک رمق جان باقی تھی (مرنے کے قریب تھی) اور زبان بھی بند ہو گئی تھی[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تجھ کو کس نے مارا فلانے یہودی نے تو نہیں مارا جس نے مارا تھا اس کا نام نہیں اور کسی کا نام لیا) تو اس نے اشارے سے کہا نہیں پھر آپ نے اس یہودی کا نام لیا جس نے مارا تھا اس نے اشارے سے کہا ہاں (یعنی وہی میرا قاتل ہے) اس وقت آپ نے حکم دیا اس یہودی کا سر دو پتھروں میں کچلا گیا[5]۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

[1] اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اس ساعت کی تعیین میں چالیس پر کئی قول ہیں بعضوں نے کہا بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ بتلایا کہ یہ ساعت دن کے بیچ میں ہے اور چھنگلیا پہ رکھ کر یہ بتلایا کہ کبھی اخیر دن میں ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ [3] اس چھوکری کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اس یہودی کا ۱۲ منہ۔ [4] بات نہیں کر سکتی تھی مگر ہوش و حواس قائم تھے [5] جس طرح اس شقی نے اس معصوم لڑکی کو بیدردی سے مارا تھا اسی طرح اس سے قصاص لیا گیا اہل حدیث اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور مالکیہ اور شافعیہ سب کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ قاتل نے جس طرح مقتول کو قتل کیا ہو اسی طرح اس سے بھی قصاص لیا جائے گا لیکن حنفیہ اس کے خلاف کہتے ہیں کہ ہمیشہ قصاص تلوار سے لینا چاہیے آنحضرتؐ نے جو اس لڑکی سے معاملہ اور لوں کا نام لے کر پوچھا اس سے یہ مطلب تھا کہ اس لڑکی کا باہوش و حواس ہونا معلوم ہو جائے اور اس کی شہادت معتبر سمجھی جائے اس حدیث سے گواہی بوقت مرگ کا ایک عمدہ گواہی ہونا نکلتا ہے جس کو انگریزوں نے اپنے قانون شہادت میں بھی ایک قابل اعتبار شہادت خیال کیا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِتْنَةُ مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ۔

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (اخیر زمانہ میں) فتنہ (اور فساد) ادھر سے اٹھے گا (آپ نے پورب کی طرف اشارہ کیا)[۱]۔

۲۷۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے ابواسحق شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوہ فتح) میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپ نے ایک شخص (بلالؓ) سے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے آپ نے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے ابھی تو دن ہے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول آخر انہوں نے تیسری بار کے فرمانے میں اتر کر ستو گھولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف اشارہ کیا فرمایا جب تم دیکھو پورب کی طرف سے رات کی تاریکی نمودار ہو تو روزے کے افطار کا وقت آن پہنچا۔

۲۷۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ أَذَانُهُ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّمَا يُنَادِي أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ كَأَنَّهُ يَعْنِي الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سلیمان تیمیؒ سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا دیکھو بلال کی اذان سن کر کہیں تم سحری کھانے سے باز نہ رہنا بلال تو رات رہے سے) اس لیے اذان دیتے ہیں کہ جو شخص تم میں (تہجد کی نماز میں، کھڑا ہو وہ لوٹ جائے[۲]۔ اور صبح یا فجر کی روشنی وہ نہیں ہے جو اس طرح لمبی ظاہر ہوتی ہے یزید راوی نے اپنے دونوں

---

[۱] یعنی مشرقی ممالک کی طرف اس حدیث میں کسی کا نام مذکور نہیں بلکہ جو شخص مشرق کی طرف سے نمودار ہو اور گمراہی اور بے دینی کی دعوت کرے وہ اس سے مراد ہو سکتا ہے اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے محمد بن عبدالوہابؒ کو اس فتنہ سے مراد لیا ہے محمد بن عبدالوہاب تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلاتے تھے انہوں نے اہل مکہ کو جو رسالہ بھیجا ہے اس میں صاف یہ مرقوم ہے کہ قرآن اور صحیح حدیث ہمارے تمہارے درمیان حکم ہے اس پر عمل کرو البتہ ممالک مشرقی میں سید احمد خاں رئیس النیاچرہ اور مرزا غلام احمد قادیانی اس حدیث کے مصداق ہو سکتے ہیں ہمارے استاد مولانا محمد بشیر الدین صاحب قنوجی محدث فرماتے ہیں کہ مشرق سے مراد بدایوں کا قصبہ ہے وہیں سے فضل رسول ظاہر ہوا جس نے دنیا میں بہت سی بدعتیں پھیلائیں اور اہل حدیث اور توحید کو کافر قرار دیا ۱۲ منہ۔ [۲] تھوڑی دیر آرام کرے یا کھانے پیئے ۱۲ منہ۔

ثُمَّ مَدَّ اِحْدَاهُمَا مِنَ الْاُخْرٰی

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ۔

بَابُ اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ

تَعَالٰى وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلٰى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ

ہاتھ اوپر اٹھا کر تبلایئے (یہ صبح کاذب ہے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے جدا کر کے داہنے بائیں کھینچا (یہ صبح صادق ہے)[1]

اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی (جو کچھ نہیں خرچتا) اور سخی کی جو خرچتا ہے مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے کرتے (زرہیں) چھاتی سے لے کر ہنسلی تک پہنے ہوں خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کا کرتہ کھنچ کر اور لمبا چوڑا کشادہ ہو جاتا ہے اتنا کشادہ کہ (پاؤں کی) انگلیوں تک کو ڈھانپ لیتا ہے اور رستہ چلنے میں اس کے قدم کے نشان مٹاتا جاتا ہے (اتنا نیچا ہو جاتا ہے) اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا قصد کرتا ہے تو کرتے کا ایک ایک حلقہ اپنی جگہ پر سمٹ کر اور تنگ ہو جاتا ہے وہ چاہتا ہے ذرا ڈھیلا ہو لیکن ڈھیلا نہیں ہوتا آخر وہ انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتا ہے

باب لعان کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں)

یوں فرمانا جو لوگ اپنی جوروؤں کو زنا کا الزام لگائیں اور خود ان کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اخیر آیت من الصادقین تک اب اگر گونگے شخص نے اپنی جورو پر لکھ کر یا اشارے سے زنا کا الزام لگایا یعنی ایسے اشارے سے جو سمجھ میں آئے تو اس کا وہی حکم ہوگا جو زبان سے الزام لگانے والے کا ہے (لعان واجب ہوگا) کیوں کہ آنحضرتؐ نے فرضوں کے ادا کرنے میں اشارے کو کافی سمجھا (مثلاً کوئی نماز میں رکوع سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ کافی ہے) اور حجاز اور دوسرے مقاموں

---

[1] یعنی آسمان کے کنارے کنارے سے جو سورج کی روشنی ظاہر ہوتی ہے جس کو پو پھٹنا کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہیں سے امام بخاریؒ نے ترجمۂ باب نکالا ابن بطال نے کہا امام بخاری نے اتنی بہت سی حدیثیں لا کر شاید حنفیہ کا رد کیا جنہوں نے اشارے کو بعض مقاموں میں بولنے کے مثل نہیں رکھا ۱۲ منہ

وَاَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَقَالَ الضَّحَّاكُ اِلَّا رَمْزًا اِشَارَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ ثُمَّ زَعَمَ اَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ اَوْ اِشَارَةٍ اَوْ اِيْمَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَاِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِكَلَامٍ قِيْلَ لَهُ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوْزُ اِلَّا بِكَلَامٍ وَاِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ وَكَذٰلِكَ الْعِتْقُ وَكَذٰلِكَ الْاَصَمُّ يُلَاعِنُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَا قَالَ اَنْتِ طَالِقٌ فَاَشَارَ بِاَصَابِعِهِ تَبِيْنُ مِنْهُ بِاِشَارَتِهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَخْرَسُ اِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ وَقَالَ حَمَّادٌ الْاَخْرَسُ وَالْاَصَمُّ اِنْ قَالَ بِرَاْسِهِ جَازَ۔

کے بعض عالموں کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مریم میں) فرمایا مریمؑ نے بچہ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم اس بچہ سے کیا بات کریں جو ابھی پنگوڑے یا گود میں ہے اور ضحاکؒ[1] نے اللہ تعالیٰ کے اس قول الا رمزا کے یہی معنی کئے ہیں یعنی اشارے سے[2] اور بعض لوگوں نے[3] یہ کہا ہے اگر گونگا اشارے سے اپنی جورو پر زنا کا الزام لگائے تو اس کو حد قذف پڑے گی نہ لعان واجب ہوگا پھر خود ان ہی لوگوں نے کہا ہے اگر لکھ کر یا اشارے سے طلاق دے طلاق پڑ جائے گا حالانکہ طلاق اور زنا کا الزام لگانا دونوں کا ایک حکم ہونا چاہیے جیسے زنا کا الزام زبان سے لگایا جاتا ہے ویسے ہی طلاق بھی زبان سے دیا جاتا ہے اور اگر اشارے کا اعتبار یہ لوگ نہیں کرتے تو طلاق اور قذف جو اشارہ سے کیا جائے سب کو باطل کہنا چاہیے اسی طرح عتق (آزادی) کو بھی اب جیسے گونگے پر (ہمارے نزدیک) لعان واجب ہوتا ہے ویسے ہی بہرے پر بھی واجب ہوگا اور شعبیؒ اور قتادہ نے کہا[4] اگر کسی نے اپنی بی بی سے کہا تجھ پر طلاق ہے اور انگلیوں سے اشارہ کر کے بتلایا[5] تو وہ عورت بائن ہو جائے گی (اس پر تین طلاق پڑ جائیں گے) اور ابراہیم نخعیؒ نے کہا[6] اگر گونگا شخص اپنے ہاتھ سے طلاق لکھ کر دے تو طلاق پڑ جائے گا اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا[7] اگر گونگا یا بہرہ سر سے اشارہ کرے (کسی بات کا جواب دے) تو یہ

[1] یعنی ضحاک بن مزاحم نے جو تفسیر کے امام ہیں اور عبد بن حمید اور ابو حذیفہ نے سفیان ثوری کی تفسیر میں اس کی تصریح کر دی ہے اب کرمانی کا یہ کہنا کہ یہ ضحاک بن شراحیل ہیں محض غلط ہے ضحاک بن شراحیل تو تابعی ہیں لیکن ان سے قرآن کی تفسیر بالکل منقول نہیں ہے اور امام بخاری نے ان سے صرف دو حدیثیں اس کتاب میں نقل کی ہیں ایک فضائل قرآن میں ایک استتابۃ المرتدین میں میں کہتا ہوں علم حدیث میں قیاس سے ایک بات کہہ دیتے ہیں یہی خرابیاں ہوتی ہیں جو کرمانی اور عینی سے اکثر مقاموں میں ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجرؒ کو جزائے خیر دے انہوں نے کرمانی کی بہت سی غلطیاں ہم کو بتلا دیں ۱۲ منہ [2] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی امام ابو حنیفہ اور کوفہ والوں نے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] مثلاً تین انگلیوں سے بتا یعنی تین طلاق ہیں ۱۲ منہ [6] جو امام ابو حنیفہ کے استاد الاستاد ہیں اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] جو امام ابو حنیفہ کے استاد ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔

جائز ہے[۱]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعدؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو انصار کا عمدے سے عمدہ گھرانہ نہ بتلاؤں لوگوں نے کہا بتلائیے یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا بنی نجار کا گھرانہ پھر جو ان کے قریب رہتے ہیں۔ بنی عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب ہیں بنی حارث بن خزرج پھر جو اُن سے قریب ہیں، بنی ساعدہ (بن کعب بن خزرج) پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا انگلیوں کو بند کر لیا پھر کھولا جیسے کوئی کوئی چیز پھینکتا ہے پھر فرمایا انصار کے تو سب گھرانے عمدہ ہی عمدہ ہیں۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ أَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے کہ ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح نزدیک نزدیک ہیں جیسے یہ انگلی اس انگلی سے اور آپ نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جوڑ کر بتلایا[۲]

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً

ہم سے آدم بن ابی ایاسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دن کا ہوتا ہے اور اتنے دن کا اور اتنے دن کا (یعنی تیس۳۰ دن کا دسوں انگلیوں سے تین بار اشارہ کیا) اور کبھی اتنے دن کا ہوتا ہے اور اتنے دن کا اور

[۱] امام بخاری نے ابراہیم اور حماد کا قول لا کر اہل کوفہ اور حنفیہ کا رد کیا کیونکہ ابراہیم اور حماد اہل کوفہ کے بڑے شیخ اور مقتدا ہیں ۱۲ منہ [۲] کرمانی کے زمانہ تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر سات سو اسی برس گزر چکے تھے اب تو چودہ سو برس کے قریب ہوتے ہیں یعنی تیرہ سو پینتالیس برس گزر چکے ہیں پھر اس قرب کے کیا معنی ہوں گے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قرب بہ نسبت اس زمانہ کے ہے جو آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر آنحضرتؐ کی نبوت تک گزرا تھا وہ تو ہزاروں برس کا زمانہ تھا یا قرب سے یہ مقصود ہے کہ مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اب کوئی نیا پیغمبر صاحب شریعت آنے والا نہیں اور حضرت عیسیٰ جو قیامت کے قریب دنیا میں پھر تشریف لائیں گے تو اُن کی کوئی نئی شریعت نہیں ہوگی بلکہ شریعت محمدی ہی پر چلیں گے ۱۲ منہ

ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۔

٢٧٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ الْإِيمَانُ هَهُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ۔

٢٧٩ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ۔

بَابٌ ١٨ إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ ۔

٢٨٠ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ

اتنے دن کا (یعنی انتیس دن کا اخیر میں انگوٹھا بند کر لیا)

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی) اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یہاں ہے دو بار یہی فرمایا[1]۔ دیکھو خبردار ہو جاؤ سخت دلی اور اکھڑپنا ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے چلاتے رہتے ہیں وہیں سے شیطان کی دونوں چوٹیاں نمودار ہوں گی[2] یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں سے۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح برابر برابر رہیں گے اور آپ نے بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان کو کھول کر۔

باب اگر صاف یوں نہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے بلکہ اشارہ اور کنایہ کے طور پر کہے[3]

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص ضمضم بن قتادہ اعرابی جو فزارہ قبیلے کا تھا آنحضرتؐ پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو کالے رنگ کا ہے (اور میں تو گورا ہوں) آپ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں وہ کہنے لگا جی ہاں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے اس نے کہا سرخ آپؐ نے فرمایا

---

[1] یمن میں اکثر لوگ اہل حدیث گزرے ہیں اور ابھی تک وہاں عمل بالحدیث شائع ہے تقلید کا تعصب ان لوگوں میں نہیں ہے علامہ شوکانیؒ اور محمد بن اسمٰعیل امیر اور بہت سے محدثین یمن سے نکلے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی تعریف کی کہ وہاں ایمان ہے چونکہ یمن کے لوگ اپنی خوشی سے بہت جلد مسلمان ہو گئے تھے اور ربیعہ اور مضر کی مذمت کی یہ لوگ بڑے سخت دل اور اکھڑ اور اسلام کے مخالف تھے ۱۲ منہ [2] شیطان وہاں سے سر نکالے گا ۱۲ منہ [3] تو لعان لازم نہ ہوگا نہ حد قذف پڑے گی ۱۲ منہ بخ

besturdubooks.wordpress.com

فِيهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهٗ۔

ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے کہا جی ہاں ہے آپ نے فرمایا پھر یہ خاکی رنگ کہاں سے آیا۔ کہنے لگا شاید مادہ کی کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا آپ نے فرمایا تو تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔

بَابُ ۱۸۱ اِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ

باب لعان کرنے والے کو قسمیں دینا

۲۸۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَاَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک انصاری مرد (عویمر) نے اپنی عورت پر زنا کا الزام لگایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد دونوں کو قسمیں دلائیں پھر دونوں کو جدا کر دیا۔

بَابُ ۱۸۲ يَبْدَاُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ۔

باب پہلے مرد سے قسمیں لیجائیں (پھر عورت سے)

۲۸۲- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ۔

مجھ سے محمد بن بشارؒ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ہلال بن امیہ نے اپنی عورت (خولہ بنت عاصم) پر (شریک بن سحماء سے) زنا کرنے کا الزام لگایا پھر ہلال آیا اس نے پانچ گواہیاں دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے اللہ خوب جانتا ہے تم دونوں میں کون جھوٹا ہے پھر جو کوئی جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے (یا نہیں) اس کے بعد اس کی جورو کھڑی ہوئی اس نے بھی گواہیاں دیں۔

---

۵۱ جب سب اونٹ سرخ رنگ کے تھے تو ان کی اولاد خاکی رنگ کی کیوں کر ہوئی ۱۲ منہ ۵۲ اس حدیث سے یہ نکلا کہ صرف لڑکے کی صورت یا رنگ کے اختلاف پر یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں ہے جب تک قوی دلیل سے حرام کاری کا ثبوت نہ ہو مثلاً آنکھوں سے اس کو زنا کرتے دیکھا ہو یا جب خاوند نے جماع کیا ہو اس سے چار ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا ہو حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اشارہ اور کنایہ میں قذف کرنا موجب حد نہیں اور مالکیہ کے نزدیک اس میں بھی حد واجب ہوگی ۱۲ منہ ۵۳ جیسے قرآن شریف میں وارد ہے ۱۲ منہ ۵۴ حدیث سے یہ نکلا کہ پہلے مرد سے گواہیاں لینا چاہیے۔ شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اگر عورت سے پہلے گواہیاں لی جائیں تب بھی لعان درست ہو جانے کا کہتے ہیں اس عورت نے پانچویں بار میں ذرا تامل کیا ابن عباس نے کہا ہم سمجھے کہ وہ قصور کا اقرار کرے گی مگر پھر کہنے لگی میں اپنی قوم کو ساری عمر کے لیے ذلیل نہیں کر سکتی اور اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۱۸۳ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُوَیْمِرًا الْعَجْلَانِیَّ جَاءَ اِلٰی عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ لَهٗ یَا عَاصِمُ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَیْفَ یَفْعَلُ سَلْ لِیْ یَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰی كَبُرَ عَلٰی عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰی اَهْلِهٖ جَاءَهٗ عُوَیْمِرٌ فَقَالَ یَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَیْمِرٍ لَمْ تَاْتِنِیْ بِخَیْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْاَلَةَ الَّتِیْ سَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ عُوَیْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِیْ حَتّٰی اَسْاَلَهٗ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَیْمِرٌ حَتّٰی جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَیْفَ یَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِیْكَ وَفِیْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان[5]

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے ان سے سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ عویمر عجلانی عاصم صحابیؓ کے پاس آیا کہنے لگا عاصم بتلاؤ تو اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ غیر مردوئے کو (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو تم لوگ (قصاص میں) اس کو بھی مار ڈالو گے اگر نہ مارے تو پھر کیا کرے صبر تو کر نہیں سکتا۔ عاصم تم ایسا کرو۔ میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو ایسے سوالات کرنا ناگوار گذرا آپ نے ایسے سوالوں پر عیب کیا (کیوں کہ ان میں مسلمانوں کی توہین ہے) عاصم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی بہت سخت گزری جب وہ لوٹ کر اپنے گھر آئے تو عویمر ان کے پاس آیا کہنے لگا کہو عاصم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے کہا واہ اچھے رہے (صلاح نہ شد بلا شد) تم سے مجھ کو بھلائی نہیں پہنچی (برائی پہنچی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ جو تم نے پوچھا اس کا پوچھنا ناگوار گزرا عویمر نے کہا خدا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا آنحضرتؐ سے ضرور پوچھوں گا خیر عویمر اس وقت آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ بتلائیے اگر کوئی شخص غیر مردوئے کو اپنی بی بی کے ساتھ (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اگر مار ڈالے تو آپ اس کو بھی مار ڈالیں گے پھر کیا کرے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں اپنا حکم اتارا اب جا کر اپنی جورو کو بلا لا سہل کہتے ہیں پھر میاں بی بی دونوں نے لعان کیا میں اس وقت اور ان لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[5] یہ بظاہر امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق ہے جو کہتے ہیں خود لعان سے جدائی نہیں ہوتی جب تک حاکم جدائی کا حکم نہ دے یا مرد طلاق نہ دے اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد کا ایک روایت میں یہ قول ہے کہ خود لعان سے مرد اور عورت ساری عمر کے لیے جدا ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فلما فرغا من تلاعنهما قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها فطلقها ثلاثا قبل أن يأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن شهاب فكانت سنة المتلاعنين.

پاس موجود تھا جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یا رسول اللہؐ اگر اب میں اس عورت کو اپنی زوجیت میں رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا پھر عویمر نے اس کو تین طلاق دیدیے ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم ہی نہیں دیا تھا ابن شہابؒ نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی دستور ہو گیا[1]۔

باب ۱۸۴ التلاعن في المسجد.

باب مسجد میں لعان کرنے کا بیان۔

۲۸۴ - حدثنا يحيى أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب عن الملاعنة وعن السنة فيها عن حديث سهل بن سعد أخي بني ساعدة أن رجلا من الأنصار جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أرأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله أم كيف يفعل فأنزل الله في شأنه ما ذكر في القرآن من أمر المتلاعنين فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد قضى الله فيك وفي امرأتك قال فتلاعنا في المسجد وأنا شاهد فلما فرغا قال كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها فطلقها ثلاثا قبل أن يأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغا من التلاعن ففارقها عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال ذاك تفريق بين كل متلاعنين قال ابن جريج قال ابن شهاب فكانت السنة بعدهما

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق بن ہمام نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہابؓ نے لعان کے طریقہ سے خبر دی اور سہل بن سعد ساعدی کی حدیث بیان کی انہوں نے کہا ایک انصاری مرد (عویمر عجلانی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہؐ بتلایئے اگر کوئی شخص ایک غیر مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ (برا کام کرتے ہوئے) پائے تو کیا کرے کیا اس کو مار ڈالے یا کیا کرے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعان کا حکم اتارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص (عویمر) سے فرمایا اب اللہ نے تیرا اور تیری جورو کا فیصلہ کیا سہل نے کہا پھر جورو خاوند دونوں نے مسجد میں لعان کیا میں اس وقت موجود تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یا رسول اللہ اب اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا پھر عویمر نے اس کو تین طلاق دے دیے ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم ہی نہیں دیا تھا اس نے لعان سے فراغت ہوتے ہی تین طلاق دے دیے پھر آپ کے سامنے ہی اس سے جدا ہو گیا سہل نے یا ابن شہاب نے کہا لعان کرنے والوں میں لعان سے جدائی ہوتے لگی ابن جریج نے کہا ابن شہاب کہتے تھے اس کے بعد یہی دستور ہو گیا کہ جہاں میاں بی بی

[1] وہ لعان کے بعد جدا ہونے لگے حنفیہ نے جو اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ لعان سے جدائی نہیں ہوتی وہ صحیح نہیں کس لیے کہ عویمر نے اپنی ناسمجھی سے اس کو تین طلاق دے دیے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے ۱۲ منہ۔

اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَ كَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى لِاُمِّهٖ قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِيْ مِيْرَاثِهَا اَنَّهَا تَرِثُهٗ وَيَرِثُ مِنْهَا مَافَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِيْرًا كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اُرَاهَا اِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ اَعْيَنَ ذَا اَلْيَتَيْنِ فَلَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى الْمَكْرُوْهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

نے لعان کیا پس دونوں میں جدائی ہوگئی اگر عورت پیٹ ہوتی اس کا بچہ جو پیدا ہوتا وہ اپنی ماں کا بیٹا کہلاتا[1]۔ پھر لعان کرنے والی عورت میں یہ قاعدہ بھی جاری ہوا کہ وہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے موافق اپنے بچہ کی وارث ہوگی اور بچہ اس کا وارث ہوگا[2]۔ ابن جریج نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے اسی حدیث میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لعان ہوجانے کے بعد) فرمایا دیکھتے رہو اگر بچہ لال لال پست قد بامنی کی طرح پیدا ہو تب تو میں گمان کروں گا کہ عورت سچی ہے اور مرد نے اس پر جھوٹ تہمت باندھی اور اگر سانولے رنگ کا بڑی آنکھ والا بڑے چوتڑوں والا پیدا ہو تو میں گمان کروں گا کہ مرد سچا ہے (عورت جھوٹی ہے) جب بچہ پیدا ہوا تو بری شکل کا (یعنی اسی مرد کی صورت پر جس سے بدنام ہوئی تھی)[3][4]۔

بَابُ[۱۸۵] قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ۔

۴۸۵۲ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ قَدْ وَجَدَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں بغیر گواہوں کے سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے امام لیث بن سعدؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا مذکور ہوا کہ مرد اپنی عورت پر زناکاری کا الزام لگائے تو عاصم بن عدی انصاری نے ایک غرور کی بات کہی[5] یہ کہہ کر عاصم چلے گئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی (عویمر) ان کے پاس آیا اور یہی شکوہ کرنے لگا اس نے

---

[1] خاوند کا بیٹا نہیں کہلاتا ۱۲منہ [2] مگر اس کا خاوند اس بچہ کا وارث نہ ہوگا نہ یہ بچہ اس کا وارث ہوگا ۱۲منہ [3] جس مرد سے تہمت لگائی اس کی سی شکل ہوگی، ۱۲منہ [4] اس حدیث سے علم قیافہ کا معتبر ہونا پایا جاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالہام غیبی علم قیافہ کی وہ بات تبلائی جاتی جو حقیقت میں سچ ہوتی دوسرے لوگ اس علم کے رو سے قطعاً کوئی حکم نہیں دے سکتے امام شافعی نے بھی علم قیافہ کو معتبر رکھا ہے اور بے شک قیافہ اکثر مقاموں میں صحیح بھی نکلتا ہے مگر یہ علم یقینی نہیں بلکہ ظنی ہے کبھی اس کے قاعدے سے غلط بھی ہوجاتے ہیں ۱۲منہ [5] انہوں نے کہا ہم تو تلوار سے اسی وقت لمر ڈالیں گے لعان اور کوئی ادا کرے گا ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَّا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِيْ ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَ اَهْلِهٖ خَدِلًا اٰدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَّجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلَامِ السُّوْءَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ خَدِلًا۔

اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو برا کام کرتے ہوئے پایا عاصم نے کہا یہ میرے منہ سے جو بڑی بات (غرور کی) نکل تھی اس کی سزا ہے[۱] غیر عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور اس کی عورت (خولہ) کا جو حال گزرا تھا وہ بیان کیا یہ شخص (یعنی عویمر عورت کا خاوند) زرد رنگ کا دبلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا اور جس پر تہمت لگاتا تھا وہ موٹی پنڈلیوں والا گندم رنگ پر گوشت آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ! تو اصل حقیقت ہم پر کھول دے اس عورت کا بچہ پیدا ہوا تو اسی شخص کے مشابہ جس سے تہمت لگائی تھی آخر آپ نے جورو خصم کو لعان کرنے کا حکم دیا دیا یہ حدیث سن کر ایک شخص[۲] پوچھنے لگا کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباس نے کہا نہیں یہ ایک اور عورت تھی جس کی بدکاری اسلام کے زمانہ میں کھل گئی تھی[۳] ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے اس حدیث میں بجائے خَدِلًا کے خَدِلًا (بجمر دال) روایت کیا ہے (لیکن معنی وہی ہے)

بَابُ ۱۸۶ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ

باب جس عورت سے لعان کرے اس کو مہر ملے گا[۴]

۲۸۶۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ

مجھ سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ عمرؓ سے پوچھا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائے (تو اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد اور عورت[۵] میں جدائی ڈال دی اور

[۱] خود میری قوم میں یہ واقعہ پیش آیا ۱۲ منہ [۲] عبداللہ بن شداد بن ہاد ۱۲ منہ [۳] مگر گواہوں سے یا اقرار سے ثابت نہیں ہوئی تھی ۱۲ منہ [۴] اگر اس سے صحبت کر چکا ہے تو وہ سارے مہر کی مستحق ہوگی ورنہ آدھے مہر کی بعضوں نے کہا جب اس سے لعان کرے تو سارا مہر دینا ہوگا بعضوں نے کہا کچھ نہ دینا ہوگا زہری کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ سے بھی ایسا ہی مروی ہے ۱۲ منہ [۵] یعنی عویمر اور اس کی بی بی میں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللهُ يَعْلَمُ اِنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ اِنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ اِنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ فَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اِنَّ فِي الْحَدِيْثِ شَيْئًا لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِيْ قَالَ قِيْلَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ اَبْعَدُ مِنْكَ۔

فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایک تم دونوں میں کا جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں ان دونوں نے توبہ سے انکار کیا (اپنے تئیں سچا کہے گئے) اور آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے تو کیا کوئی توبہ کرتا ہے ان دونوں نے نہ مانا پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایک تم دونوں میں جھوٹا ہے سو کوئی توبہ بھی کرتا ہے یا نہیں سو کسی نے نہ مانا آخر آپ نے ان دونوں کو جدا کر دیا ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے کہا اس حدیث میں ایک اور بات بھی تھی جس کو تم نہیں نقل کرتے[1]۔ وہ یہ ہے کہ جس مرد نے لعان کیا تھا اس نے (لعان کے بعد) یہ کہا میں نے جو مہر کا روپیہ دیا وہ کدھر جائے گا تو اس سے کہا گیا اب وہ روپیہ تجھ کو کیسے واپس مل سکتا ہے دو حال سے خالی نہیں یا تو تو سچا ہے جب بھی تو اس عورت سے صحبت کر چکا ہے[2] اگر تو جھوٹا ہے تب تو تجھ کو اور بھی مہر نہ ملنا چاہیے[3]۔

بَابُ قَوْلِ الْاِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ اِنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ۔

باب حاکم کا لعان کرنیوالوں سے یہ کہنا تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے۔

۴۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے سعید بن جبیرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے دو لعان کرنے والوں کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (جورو خصم) لعان کرنے والوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ تم دونوں سے حساب لینے والا ہے[4]۔ اور تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے پھر مرد سے فرمایا اب تیرا تعلق عورت سے نہیں رہا وہ کہنے لگا میرا مال

---

[1] تم نے اس کو چھوڑ دیا شاید سعید بن جبیرؓ نے تم سے اس کو بیان نہیں کیا ۱۲ منہ [2] تو مہر صحبت کا معاوضہ ہو گیا ۱۲ منہ [3] کیونکہ تو نے اس بیچاری سے صحبت بھی کی اور پھر اس پر طوفان بھی جوڑا اس کو بدنام کیا ۱۲ منہ [4] یعنی قیامت کے دن جو جھوٹا ہے اس کو سزا ملے گی ۱۲ منہ [5] اپنی بات پر قائم رہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيٰنُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيٰنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ سُفْيٰنُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ۔

کدھر گیا (جو میں نے مہر میں دیا) آپ نے فرمایا اب مال کہاں سے ملے گا اگر تو سچا ہے تو مال اس کا بدلہ ہو گیا جو تو نے اس کی شرم گاہ سے فائدہ اٹھایا اور اگر جھوٹا ہے تب تو اور زیادہ تجھ کو مال نہ ملنا چاہیے سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے سن کر یاد رکھی اور ایوب سختیانی نے کہا میں نے سعید بن جبیرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت سے لعان کرے[۱] یہ سن کر ابن عمرؓ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا (سفیان نے اس اشارے کو اس طرح بتلایا کہ کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جدا کر کے دکھلایا) اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد اور عورت میں جدائی کر دی اور فرمایا اللہ جانتا ہے جو تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر جو جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں تین بار یہ ارشاد فرمایا علی بن مدینی نے کہا سفیان بن عیینہؒ نے مجھ سے کہا میں نے جیسے یہ حدیث عمرو بن دینار اور ایوب سے سن کر یاد رکھی تھی ویسی ہی تجھ سے بیان کر دی[۲]۔

بَابُ ۱۸۹ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

باب لعان کرنیوالوں (جورو مرد) میں جدائی کر دینا

۲۸۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو اپنی عورت سے جدا کر دیا[۳] جس نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی تھی اور دونوں کو قسمیں دلائیں (لعان کرایا)

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری

---

[۱] تو کیا دونوں میں جدائی ہو جائے گی ۱۲ منہ [۲] حاصل یہ ہوا کہ سفیان نے اس حدیث کو عمرو بن دینار اور ایوب سختیانی دونوں سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ۔
[۳] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں نفس لعان سے جدائی نہیں ہوتی جب تک حاکم جدائی کا حکم یا مرد طلاق نہ دے ۱۲ منہ د۔ ؎

besturdubooks.wordpress.com

بين رجل وامرأة من الانصار وفرق بينهما

باب ۹ يلحق الولد بالملاعنة۔

۲۹۰۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا مالك قال حدثني نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم لاعن بين رجل وامرأته فانتفى من ولدها ففرق بينهما والحق الولد بالمرأة۔

باب ۱۹ قول الامام اللهم بين۔

۲۹۱۔ حدثنا اسمعيل قال حدثني سليمن بن بلال عن يحيى بن سعيد قال اخبرني عبد الرحمن بن القسم عن القسم بن محمد عن ابن عباس انه قال ذكر المتلاعنان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم بن عدي في ذلك قولا ثم انصرف فاتاه رجل من قومه فذكر له انه وجد مع امرأته رجلا فقال عاصم ما ابتليت بهذا الامر الا لقولي فذهب به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بالذي وجد

ایک مرد اور عورت میں (لعان کے بعد) جدائی کر دی۔[۵]

باب لعان کے بعد عورت کا بچہ (جس کو مرد کہے میرا بچہ نہیں ہے) ماں سے ملایا جائے گا (اسی کا بچہ کہلائے گا)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اس کی جورو میں لعان کرایا مرد کہنے لگا اس کا بچہ میرا نہیں ہے آخر آپ نے دونوں کو جدا کر دیا اور بچہ کا نسب عورت سے لگا دیا۔

باب امام یا حاکم لعان کیوقت یوں دعا کرے یا اللہ جو اصل حقیقت ہے وہ کھول دے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمدؒ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کرنے والوں کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی نے ایک (شیخی کی) بات کہی (میں تو اپنی جورو کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو تلوار سے اس کا کام تمام کر دوں) یہ کہہ عاصم لوٹ گئے اتنے میں انہی کی قوم کا ایک شخص (عویمر عجلانی) ان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اپنی جورو (خولہ) کے پاس ایک غیر مرد کو دیکھا عاصم نے کہا یہ بلا جو مجھ پر آئی ہے[۲] تو (بڑی) بات نکالنے کی وجہ سے جو میں نے نکالی تھی خیر عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا اس نے اپنی

۵؎ اب لعان کے بعد وہ عورت مرد پھر کبھی نہیں مل سکتے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے یعنی وہ عورت ہمیشہ کے لیے مرد پر حرام ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوتی بلکہ عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے تو مرد اس سے پھر نیا نکاح کر سکتا ہے بعضوں نے کہا اگر مرد اپنے تئیں جھٹلا دے تو پھر وہ عورت اس کو مل سکتی ہے لیکن مرد پر حد قذف پڑے گی ۱۲ منہ ۲؎ میری ہی قوم کا ایک شخص اس آفت میں پھنسا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوْءَ فِي الْإِسْلَامِ

بَابُ ۱۹۱ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا.

۲۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جورو کے پاس ایک غیر مرد وسئے کو پایا یہ شخص (یعنے عویمر جورو کا خاوند) تو ایک زرد رنگ دبلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا لیکن جس شخص سے عورت کو بدنام کیا تھا وہ گندم رنگ موٹی پنڈلیوں والا اچھا موٹا تازہ بہت گھونگر بال والا آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اصل حقیقت کھول دے[1]۔ آخر وہ عورت اسی شخص کی صورت کا بچہ جنی جس سے بدنام ہوئی تھی تب آپ نے دونوں جورو خاوند میں لعان کرایا یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبداللہ بن شداد) ابن عباسؓ سے کہنے لگا کیا یہ عورت وہی تھی جس کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباسؓ نے کہا نہیں یہ عورت دوسری تھی جو اسلام کے زمانہ میں علانیہ بدکاری کیا کرتی[2]۔

باب اگر تین طلاق ہونے پر عورت عدت کر کے دوسرے مرد سے نکاح کرے لیکن دوسرے مرد نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو کیا پہلے خاوند کے لیے حلال ہو سکتی ہے[3]۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے والد عروہ بن زبیرؓ نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

دوسری سند اور ہم سے عثمان بن ابی شیبہؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمانؒ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت (تمیمہ بنت وہب) سے نکاح کیا پھر اس کو (تین طلاق) دے دیے اس نے دوسرا خاوند کر لیا (عبدالرحمن بن زبیر) پھر وہ

[1] یعنی عورت بچہ جنے تاکہ بچے کی صورت سے یہ پتہ لگے کہ اس کا باپ کون ہے ۱۲ منہ [2] مگر گواہوں سے اس پر بدکاری ثابت نہیں ہوئی نہ اس نے اقرار کیا اس وجہ سے حد نہ پڑ سکی ۱۲ منہ [3] بعضے نسخوں میں اس باب سے پہلے یہ عبارت ہے کتاب عدت کے بیان میں اور یہی نسخہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیوں کہ اس حدیث کو لعان سے کوئی تعلق نہیں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَذَكَرَتْ لَهٗ اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْهَا وَاَنَّهٗ لَيْسَ مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ۔

عورت آنحضرت کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ یہ دوسرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا اس کے پاس ہے کیا مُوا ایک کپڑے کا پھندنا آپ نے فرمایا تو پہلے خاوند کے پاس اس وقت تک نہیں جاسکتی جب تک دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ پائے[1]۔

بَابٌ ۱۹۲ وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ

مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ اِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا يَحِضْنَ اَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِيْ قَعَدْنَ عَنِ الْمَحِيْضِ وَاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ۔

باب واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم

کی تفسیر مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) یعنی جن عورتوں کا حال تم کو معلوم نہ ہو کہ ان کو حیض آتا ہے یا نہیں آتا اسی طرح وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو گئی ہیں (بڑھاپے کی وجہ سے) اسی طرح وہ عورتیں (جو نابالغ ہیں) جن کو ابھی حیض آیا ہی نہیں ان سب عورتوں کی عدت تین مہینے ہیں[2]۔

بَابٌ ۱۹۳ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ

اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

باب حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنیں

(جنتے ہی ان کی عدت ختم ہو جائے گی)

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَخَطَبَهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ان کو زینب بنت ام سلمہؓ نے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے کہ اسلم قبیلے کی ایک عورت جس کا نام سبیعہ تھا اس کا خاوند اس وقت مرا جب وہ حاملہ تھی (اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد وہ جنی) تو ابوالسنابل بن بعلک نے اس کو نکاح کا پیغام بھیجا لیکن عورت

---

[1] تمام علماء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ حلالہ کے لیے دوسرے خاوند کا صحبت کرنا شرط ہے یعنی حشفہ کا دخول ہو جانا گو انزال نہ ہو اور امام حسن بصریؒ نے انزال کو بھی شرط رکھا اور سعید بن مسیبؒ نے صرف نکاح کو حلالہ کے لیے کافی سمجھا ہے اور سعید کے سوا کوئی اس کا قائل نہیں ہوا البتہ خوارج کا مذہب سعید کے موافق ہے اور شاید سعید کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو گی ۱۲ منہ [2] اب جس عورت کو حیض آتا ہو لیکن بند ہو گیا ہو اس کی عدت میں اختلاف ہے اکثر فقہا کا یہ قول ہے کہ وہ حیض کی منتظر رہے یہاں تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں حیض موقوف ہو جاتا ہے اس وقت تین مہینے عدت کرے لیکن یہ قول باعث حرج ہے اور آسان امام مالک اور اوزاعی کا قول ہے کہ ایسی عورت نو مہینے تک انتظار کرے اگر حیض آئے تو فبہا ورنہ تین مہینے عدت کر کے دوسرا نکاح کرے بعضوں نے کہا ان ارتبتم کے معنی یہ ہیں کہ باسٹھ برس کی عمر میں خون آئے اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ خون حیض کا ہے یا استحاضے کا تو ایسی عورتوں کی عدت تین مہینے ہو گی ۱۲ منہ۔

بَعْلَكِ فَاَبَتْ اَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا تَصْلُحُ اَنْ تَنْكِحِيْهِ حَتّٰى تَعْتَدِّيْ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيْبًا مِّنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِيْ۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى ابْنِ الْاَرْقَمِ اَنْ يَّسْاَلَ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ اَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَفْتَانِيْ اِذَا وَضَعْتُ اَنْ اَنْكِحَ۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

بَابُ ۱۹۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْمَنْ

نے اس سے نکاح کرنا منظور نہ کیا[1]۔ ابوالسنابل کہنے لگا تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک دونوں مدتوں میں سے[2] جو مدت زیادہ لمبی ہے وہ پوری نہ ہو جائے[3] یہ سن کر وہ عورت (زچگی کے بعد) دس راتوں تک ٹھہری رہی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا تو نکاح کر لے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے یزید بن ابی حبیبؒ سے ابن شہابؒ نے ان کو لکھا کہ عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو خبر دی اپنے والد (عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ) سے انہوں نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو یہ لکھا تم سبیعہ اسلمیہ سے پوچھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو کیا فتویٰ دیا تھا اس نے کہا آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جب تو جنے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے پر چند راتوں کے بعد بچہ جنی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ سے دوسرے نکاح کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اس نے دوسرا نکاح کر لیا[4]۔

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن عورتوں کو طلاق دیا جائے (اور وہ حیض والیاں ہوں) تو وہ تین طہر یا تین حیض تک عدت کریں اور ابراھیم نخعی نے کہا (اس کو ابن ابی شیبہؒ نے وصل کیا) اگر کوئی

---

[1] وہ بڈھا تھا پھر ابوالبشر بن حارث نے جو جوان تھا اس کو نکاح کا پیغام بھیجا عورت راضی ہو گئی اور بناؤ سنگار کرنے لگی اس وقت ۱۲ منہ [2] چار مہینے اور دس دن اور وضع حمل میں سے ۱۲ منہ [3] ابوالسنابل نے عورت کو یہ غلط مسئلہ سمجھا کر اس لیے ٹرخایا کہ بالفعل وہ اپنا نکاح ملتوی کر دے تو اس کے عزیز و اقربا جو اس وقت موجود نہ تھے آ جائیں گے اور وہ اس کو سمجھا سمجھا کر مجھ سے نکاح کرنے پر راضی کر دیں گے ۱۲ منہ [4] تو یہ آیت واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن مخصص ہے اسی آیت کی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا اور حضرت علیؓ سے یہ منقول ہے کہ ابعد الاجلین تک عدت کرے ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے لیکن باقی صحابہؓ سب اس کے خلاف ہیں اور ابن عباسؓ سے رجوع بھی منقول ہے ایسے ہی عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے جو چاہے میں اس سے مباہلہ کرنے کو حاضر ہوں کہ سورہ طلاق اخیر میں اتری اور اس سے یہ آیت والذین یتوفون منکم حاملہ عورتوں کے باب میں منسوخ ہو گئی ۱۲ منہ۔

تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلٰثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْاَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلٰى سُفْيٰنَ يَعْنِيْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ اَقْرَاَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَاَقْرَاَتْ اِذَا دَنَا طُهْرُهَا وَيُقَالُ مَا قَرَاَتْ بِسَلًى قَطُّ اِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِيْ بَطْنِهَا۔

شخص عدت میں نکاح کرلے[1] پھر اس عورت کو دوسرے خاوند کے پاس تین حیض آجائیں تو اب پہلے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور یہ حیض دوسرے خاوند کی عدت کے لیے کافی نہ ہوں گے (جس کا نکاح فاسد تھا) بلکہ اس کے لیے پوری عدت علیحدہ کرنا ہوگی[2] اور زہری نے کہا یہ حیض دوسری عدت میں بھی محسوب ہوں گے[3] سفیان ثوریؒ (اور ابوحنیفہ نے) زہری کا قول زیادہ پسند کیا ہے اور معمر بن مثنیٰ نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں اقرأت المراۃ جب اس کے حیض کا زمانہ قریب آئے اسی طرح جب اس کے طہر (پاکی) کا زمانہ قریب آئے[4] اور عرب عورت کو کہتے ما قرات بسلا قط یعنی اس کو کبھی پیٹ نہیں رہا۔

بَابُ ۱۹۵ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ۔

وَقَوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا

باب فاطمہ بنت قیسؓ کے قصے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تم خدا سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے اور ان عورتوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو نہ وہ خود نکلیں ہاں مگر اس حال میں جب کھلی بدکاری کریں یہ اللہ کی حدیں ہیں جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھ جائے اس نے اپنے اوپر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کرے (خاوند کے دل میں محبت آجائے) جہاں تم رہو ان کو بھی رکھو اپنے مقدور کے موافق اور ان کو تنگ کرنے کیلیے تکلیف مت دو (تاکہ وہ نکل بھاگیں) اور اگر وہ پیٹ سے ہوں تو زچگی تک ان پر خرچ کرو اخیر آیت بعد عسر یسرا تک۔

[1] حالانکہ عدت میں نکاح کرنا فاسد ہے ۱۲ منہ [2] اور اہل مدینہ نے امام مالک سے یوں نقل کیا ہے اگر اگلے خاوند کی طلاق پر ایک حیض یا دو حیض گذر چکے تھے تو جو عدت باقی رہی تھی وہ پوری کرے اب پھر دوسری عدت شروع کرے شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے ۱۲ قسط [3] تو دونوں کے لیے ایک ہی عدت کافی ہے حنفیہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ [4] تو قرء حیض اور طہر دونوں معنوں میں آتا ہے اسی لیے امام ابوحنیفہ نے ثلثۃ قروء سے تین حیض مراد رکھے ہیں اور شافعی نے تین طہر مگر امام ابوحنیفہ کا مذہب راجح ہے کس لیے کہ طلاق طہر میں مشروع ہے نہ حیض میں اب اگر کسی نے ایک طہر میں طلاق دیا تو یہ طہر عدت میں محسوب ہوگا جیسے شافعیہ کہتے ہیں تب تو عدت تین طہر سے کم ٹھہر گئی اگر محسوب نہ ہوگا تو مدت تین طہر سے زائد ہو جائے گی شافعیہ جواب دیتے ہیں کہ دو طہر اور تیسرے طہر کے ایک حصے کو تین طہر کہہ سکتے ہیں جیسے فرمایا الحج اشھر معلومات حالانکہ حقیقت میں حج کے دو مہینے دس دن ہیں ۱۲ منہ [5] یہ ضحاک کی بہن تھی جو یزید پلید کی طرف سے عراق کا حاکم ہوا تھا عمر میں ضحاک سے بہت بڑی اور بہت حسین اور سمجھدار عورت تھی اس کا خاوند ابوعمرو بن حفص خالد بن ولید کا چچا زاد بھائی تھا اس نے یمن سے اس کو تیسرا طلاق کہلا بھیجا جو باقی رہ گیا تھا فاطمہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مکان اور خرچ کا شکوہ کیا تو آں حضرت نے فرمایا (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

٢٩٧ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمٰنَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَّا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاریؓ سے انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی (عمرہ) کو طلاق دیا تو اس کا باپ عبدالرحمٰن اپنی بیٹی کو وہاں سے اٹھا لایا یہ خبر سن کر حضرت ام المومنین عائشہؓ نے مروان (لڑکی کے چچا) کو جو (ان دنوں معاویہ کی طرف سے) مدینہ کا حاکم تھا کہلا بھیجا ارے خدا سے ڈر اور لڑکی کو اسی گھر میں بھیج دے جہاں اس کو طلاق دیا گیا ہے۔ اب سلیمان یوں بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت عائشہؓ کو یہ جواب دیا عبدالرحمٰن بن حکم (لڑکی کے باپ) نے مجھ کو مجبور کر دیا میرا کہنا نہیں مانتا قاسم بن محمد یہ کہتے ہیں مروان نے یہ جواب دیا ام المومنینؓ تم کو فاطمہ بنت قیس کی حدیث نہیں پہنچی حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ کا قصہ اگر تو نہ بیان کرے تو بھی کیا نقصان ہے۔ مروان نے کہا اگر فاطمہ کے نکلنے کا یہ سبب تھا کہ اس میں اور خاوند کے عزیزوں میں آئے دن ٹنٹا جھگڑا رہتا تو یہاں یہی میاں بی بی میں جو جھگڑا وہ مکان سے نکلنے کے لیے کافی ہے۔

٢٩٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا

ہم سے محمد بن بشارؒ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسمؓ سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس خدا سے نہیں ڈرتی جو کہتی ہے طلاق بائن جس عورت پر پڑے اس کو مسکن اور خرچہ نہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) نہ تجھ کو مکان ملے گا نہ خرچہ امام احمد اور اہل حدیث نے اسی حدیث سے یہ کہا ہے کہ تیسرے طلاق کے بعد عورت کا مسکن اور خرچہ خاوند پر لازم نہ ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک لازم ہوگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ جہاں اس کو طلاق دیا گیا تھا ۱۲ منہ ۲؎ عدت پوری ہونے تک وہیں رکھ ۱۲ منہ ۳؎ وہ بھی اپنے خاوند کے گھر سے نکل گئیں تھیں دوسری جگہ انہوں نے عدت کی تھی ۱۲ منہ ۴؎ حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے کیوں دلیل لیتا ہے فاطمہ کا اس گھر سے نکل جانا ایک عذر کی وجہ سے تھا اس عذر میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے گھر خوفناک تھا کوئی کہتا ہے فاطمہ بد زبان عورت تھی ۱۲ منہ ۵؎ عمرہ اور اس کے خاوند یحییٰ بن سعید ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم۔

besturdubooks.wordpress.com

نَفَقَةٌ۔

سے ملنے کا۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ اَلَمْ تَرَيْ اِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ قَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْ فِيْ قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِيْ ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَابَتْ عَائِشَةُ اَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ اَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا عروہ نے حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا آپ نے (عمرہ) بنت حکم کو دیکھا اس کے خاوند نے اس کو طلاق بائن دیا تو وہ (عدت کے اندر ہی) اس کے گھر سے نکل گئی حضرت عائشہؓ نے کہا اس نے برا کیا عروہ نے کہا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی روایت نہیں سنی انہوں نے کہا فاطمہ کے لیے اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں (کیونکہ دوسرے لوگ بھی اس سے نکل جانا جائز سمجھیں گے۔ حالانکہ فاطمہ کے لیے یہ خاص اجازت تھی) اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس پر بڑا عیب لگایا[1] حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ (طلاق کے وقت) ایک اجاڑ مکان میں رہتی تھی ڈر ہوا کہیں بدکار لوگ اسے ستائیں نہیں اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل مکان کی اس کو اجازت دی تھی۔

بَابٌ ۱۹۶ الْمُطَلَّقَةِ اِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِيْ مَسْكَنِ زَوْجِهَا اَنْ يُّقْتَحَمَ عَلَيْهَا اَوْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ

باب جب طلاق والی عورت خاوند کے گھر میں رہنے سے یہ ڈرے کہیں کوئی گھس آئے اور اس کو ستائے یا وہ خاوند کے عزیزوں سے آئے دن بدزبانی کرتی ہو۔ تو اس کو (عدت کے اندر) وہاں سے اٹھ جانا درست ہے۔

[1] لیکن جس عورت کو طلاق رجعی دیا جائے اس کے لیے سب کے نزدیک مسکن اور خرچہ خاوند پر لازم ہوگا یعنی عدت پوری ہونے تک گو حاملہ نہ ہو اور طلاق بائن والی کے لیے بعضے سلف نے مسکن واجب رکھا ہے اس آیت سے اسکنوھن لیکن نفقہ واجب نہیں رکھا اور حاملہ عورت کے لیے وضع حمل تک مسکن اور خرچ سب نے لازم رکھا ہے لیکن غیر حاملہ میں جس کو طلاق بائن دیا جائے اختلاف ہے جیسے اوپر گزر چکا حنفیہ نے اس کے لیے بھی مسکن اور نفقہ واجب رکھا ہے کیوں کہ آیت عام ہے اور حضرت عمر کے قول سے دلیل لیتے ہیں کہ انہوں نے بنت قیس کی روایت کو رد کیا اور کہا اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبر کی سنت ایک عورت کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتے جو معلوم نہیں اس نے یاد رکھا یا بھول گئی حالانکہ حضرت عمر نے بائنہ عورت کے لیے صرف مسکن کو لازم رکھا نہ نفقہ کو دوسرے امام احمد نے کہا حضرت عمر سے یہ قول ثابت نہیں ہے شوکانی نے اہلحدیث کا مذہب رکھا ہے کہ نفقہ اور سکنی صرف مطلقہ رجعی کے لیے واجب ہے مطلقہ بائن کیلیے واجب نہیں مگر جب حاملہ ہو اسی طرح وفات کی عدت بھی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

٣٠٠۔ حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ اَنْکَرَتْ ذٰلِکَ عَلٰی فَاطِمَۃَ۔

مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزیؒ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریجؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہؓ سے کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس کی بات کا انکار کیا۔[۱]

بَابٌ ۱۹۷ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا یَحِلُّ لَھُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِیْ اَرْحَامِھِنَّ مِنَ الْحَیْضِ وَالْحَبَلِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا عورتوں کو یہ درست نہیں کہ اپنے پیٹ کا حال (حیض آتا ہے یا حمل ہے) چھپا رکھیں۔[۲]

٣٠١۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْفِرَ اِذَا صَفِیَّۃُ عَلٰی بَابِ خِبَائِھَا کَئِیْبَۃً فَقَالَ لَھَا عَقْرٰی اَوْ حَلْقٰی اِنَّکِ لَحَابِسَتُنَا اَکُنْتِ اَفَضْتِ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِیْ اِذًا

ہم سے سلیمان بن حربؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ بن حجاج نے انہوں نے حکم بن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے انہوں نے اسود بن یزیدؒ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرتؐ نے (حج وداع سے فارغ ہو کر مکہ سے) کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو خیمے کے دروازے پر حضرت صفیہ کو دیکھا رنجیدہ کھڑی ہیں آنحضرتؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا مونڈی کاٹی حلق پکی (یا بانجھ سر مونڈی)[۳] تو شاید ہم کو روک رکھے گی تو نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا تھا[۴] انہوں نے کہا جی ہاں کر چکی ہوں آپ نے فرمایا تو پھر کیا غم ہے چل کوچ کر۔[۵]

بَابٌ ۱۹۸ وَبُعُوْلَتُھُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّھِنَّ فِی الْعِدَّۃِ وَکَیْفَ یُرَاجِعُ الْمَرْاَۃَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا کہ عدت کے اندر عورتوں کے خاوند اُن کے زیادہ حقدار ہیں۔ یعنی رجعت کرکے اور

(بقیہ صفحہ سابقہ) نفقہ اور سکنی واجب نہیں ہے مگر جب حاملہ ہو ۱۲ منہ [۲] کر وہ یہ حدیث بیان کرتی پھرتی ہے ۱۲ منہ [۳] روز جھگڑے ٹنٹے پیدا ہوں ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] جو وہ کہتی تھی تین طلاق والی کے لیے نہ سکنی ہے نہ خرچہ حدیث سے ترجمہ باب نہیں نکلتا مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عائشہ رضی نے فاطمہ بنت قیس سے کہا تیری زبان نے تجھ کو نکلوایا تھا ۱۲ منہ [۲] مطلب یہ ہے کہ مثلاً عورت حاملہ ہو اور خاوند سے یہ نہ کہے کہ بوجھ کر پیٹ ہے اس خیال سے کہ کہیں خاوند طلاق دینے میں جلدی کرے اور وضع حمل کا انتظار کرے یا حیض آرہا ہو خاوند سے کہہ دے میں پاک ہوں تاکہ خاوند جلد طلاق دے دے حیض سے پاک ہونے کا انتظار نہ کرے ۱۲ منہ [۳] عرب میں یہ پیار کے کلمے ہیں اس سے بددعا مقصود نہیں ہے عقرٰی یعنی اللہ تجھ کو زخمی کرے حلقٰی تیرے حلق میں زخم لگے ۱۲ منہ [۴] طواف الوداع نہ ہوا تو نہ ہوا [۵] یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا مطابقت کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا قول ان کے حائضہ ہونے کے باب میں معتبر رکھا تو معلوم ہوا کہ خاوند کے مقابلہ میں بھی یعنی رجعت اور سقوط رجعت اور عدت گزر جانے وغیرہ ان امور میں عورت کے قول کی تصدیق کریں گے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

اس بات کا بیان کہ جب عورت کو ایک یا دو طلاق دیے ہوں تو کیوں کر رجعت کرے۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی ہم سے یونس بن عبید نے بیان کیا انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا معقل بن یسارؓ نے اپنی بہن (جمیلہ) کا نکاح ایک شخص[1] سے کر دیا اس نے ان کی بہن کو ایک طلاق دیدیا۔

۳۰۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ أَنَفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللّٰهِ۔

دوسری سند۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے امام حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ معقل بن یسار کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی اس نے اس کو طلاق دے دیا پھر الگ رہا یہاں تک کہ اس کی عدت گذر گئی (رجعت نہ کی) عدت گزر جانے کے بعد اس کو نکاح کا پیغام بھیجا[2] معقل نے غیرت اور غصے کی راہ سے یہ پیغام منظور نہیں کیا اور کہنے لگے واہ جب عدت باقی تھی اور وہ رجعت کر سکتا تھا اس وقت تو رجعت نہ کی اب جب عدت گزر گئی تو پیغام دیتا ہے غرض معقل نے یہ نکاح نہ ہونے دیا۔ اس وقت یہ آیت اتری وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اخیر آیت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معقل کو بلا کر یہ آیت سنائی اس وقت معقل نے اپنی غیرت اور غصے پر خاک ڈالی اور اللہ کے حکم پر سر جھکا دیا (مان لیا[3])

[1] ابو البداح یا بداح بن عاصم یا عبداللہ بن رواحہ ۱۲ منہ [2] حالانکہ عورت چاہتی تھی پھر نکاح ہو جائے ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ ایمان کی یہی نشانی ہے غیرت اور قومی رسم اور رسوم سب پر اللہ کے حکم کے سامنے خاک ڈالنا چاہیے بیوہ کا نکاح ثانی کرنا یہ اللہ کا حکم ہے اور پیغمبروں کی سنت ہے اس میں بھی ننگ و عار کرنا مسلمانی کا شیوہ نہیں بلکہ راجپوت وغیرہ کافروں کی تقلید ہے اس حدیث میں جس رجعت کا ذکر ہے وہ عدت گزر جانے کے بعد ہو یہ نکاح جدید کی جاتی ہے اور آیندہ حدیث میں اس رجعت کا بیان ہے جو عدت کے اندر ہوتی ہے یہ رجعت عدت کے بے استرضا بھی خاوند کے اختیار میں ہے۔ اب اختلاف ہے کہ رجعت کا ہے سے ہوتی ہے امام اوزاعی اور امام مالکؒ اور اسحاق اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب عورت سے جماع کرے تو رجعت ہو گئی گو زبان سے یہ نہ کہے کہ میں نے رجعت کی اور امام شافعی کے نزدیک زبان سے رجعت کا لفظ کہنا ضروری ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۰۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے حیض کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ وہ رجعت کر لیں[1] پھر عورت کو رہنے دے جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو پھر دوسرا حیض آئے پھر اس کو رہنے دے یہاں تک کہ دوسرے حیض سے پاک ہو اب اگر چاہے تو اس طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دیدے تو یہی طہر کا زمانہ اس کی عدت کا زمانہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (فرمایا فطلقوہن لعدتہن[2]) کہ اس وقت پر عورتوں کو طلاق دیا جائے اور عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی تین طلاق دینے کا مسئلہ پوچھتا تو وہ کہتے اگر تو نے اس کو تین طلاق دیے ہیں تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے (اور وہ صحبت کرے پھر طلاق دے) قتیبہ کے سوا اور لوگوں نے جیسے ابوالجہم نے اس حدیث میں لیث سے اتنا زیادہ نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے کہا اگر تو اپنی عورت کو ایک طلاق یا دو طلاق دے (تو اس سے رجعت کر سکتا ہے) کیوں کہ آنحضرتؐ نے مجھ کو (ایک طلاق کے بعد) رجعت کا حکم[3] دیا۔

بَابُ ۱۹۹ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب حیض والی عورت سے رجعت کرنا۔

۳۰۵ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے ہم سے محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے یونس بن جبیرؓ نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا۔ انہوں نے کہا میں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اب حیض کی حالت میں اگر کوئی طلاق دے تو رجعت کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور مالکیہ نے کہا مستحب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک تو حیض کی حالت میں طلاق دینا لغو ہے طلاق نہ پڑیگا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] امام شافعی نے اسی سے یہ نکالا ہے کہ قروء کے معنی فعدتہن ثلثہ قروء میں طہر کے ہیں کیوں کہ لعدتہن میں لام توقیت کا ہے یعنی وقت عدتہن حنفیہ اور اہل حدیث کہتے ہیں لعدتہن کے معنی یہ ہیں تاکہ ان کی عدت پوری ہو سکے مطلب یہ ہے کہ طہر میں طلاق دو تاکہ تین حیض پورے ہونے تک اس کی عدت ختم ہو جائے ۱۲ منہ [3] اس روایت کو ابوالجہم نے اپنی جزء میں وصل کیا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر تو نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اور تیری نیت تین طلاقوں کی تھی تو وہ حرام ہو جائے گی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے میں کہتا ہوں یہ مسئلہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [4] اگر کوئی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دے تو کیسا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

طلاق دیا تھا تو حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا ابن عمرؓ سے کہو رجعت کرے پھر اس وقت طلاق دے جب سے اس کی عدت شروع ہو (یعنی طہر کی حالت میں) میں نے کہا خیر اب اس طلاق کا شمار ہوگا یا نہیں (جو حیض میں دیا تھا) انہوں نے کہا بتلاؤ اگر طلاق دینے والا شرع کے احکام بجالانے سے عاجز ہو یا احمق بیوقوف ہو[1]

بَابٌ ۲۰ تُحِدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرٰى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا الطِّيْبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ۔

باب جس عورت کا خاوند مرجائے تو وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے[2] اور زہریؒ نے کہا (جس کو ابن وہب نے موطا میں وصل کیا) اگر نابالغ لڑکی کا خاوند مرجائے تو وہ بھی (سوگ کرے) خوشبو نہ لگائے کیوں کہ اس پر بھی عدت کرنا واجب ہے[3]

۳۰۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسیؒ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد ابن عمرو بن حزم سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے انہوں نے یہ تین حدیثیں بیان کیں ایک یہ کہ میں ام المومنین ام حبیبہؓ پاس گئی جب ان کے والد ابوسفیان (شام کے ملک میں) مرگئے تھے تو انہوں نے (چوتھے دن) ایک زرد خوشبو منگائی۔ اور چھوکری کے لگائی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) پھر اپنے گالوں پر ہاتھ پھیر لیا (وہ ہاتھ میں بچی ہوئی خوشبو اپنی گال پر لگالی) اور کہنے لگیں (میں تو بیوہ ہوں) مجھ کو خوشبو کی کیا ضرورت ہے مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کو تین راتوں سے زیادہ کسی مردے پر

[1] تو کیا طلاق نہیں پڑے گا مطلب یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا ۱۲ منہ [2] زیب و زینت نہ کرے رنگین پوشاک زینت کی نیت سے نہ پہنے نہ سرمہ اور خوشبو لگائے نہ زعفران یا مہندی اسی طرح جو زیور زینت کے لیے پہنے جاتے ہیں وہ نہ پہنے بس ہماری شریعت میں صرف خاوند کے لیے اس کی جورو کو چار مہینے اور دس دن سوگ منانے کا حکم ہے اور دوسرے مردوں پر تین دن تک اس سے زیادہ کسی پر سوگ کرنا حرام اور ناجائز ہے ۱۲ منہ [3] ائمہ ثلثہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے اس کے خلاف کہا ہے انہوں نے کہا نابالغ لڑکی پر عدت واجب نہیں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰی زَیْنَبَ ابْنَۃِ جَحْشٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَخُوْھَا فَدَعَتْ بِطِیْبٍ فَمَسَّتْ مِنْہُ ثُمَّ قَالَتْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا لِیْ بِالطِّیْبِ مِنْ حَاجَۃٍ غَیْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ لَا یَحِلُّ لِاِمْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَۃَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا وَقَدِ اشْتَکَتْ عَیْنَھَا اَفَنَکْحُلُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا کُلَّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھِیَ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَۃِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَیْدٌ فَقُلْتُ لِزَیْنَبَ وَمَا تَرْمِیْ بِالْبَعْرَۃِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَیْنَبُ کَانَتِ الْمَرْاَۃُ اِذَا

سوگ کرنا درست نہیں ہے ہاں خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے دوسری یہ کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش پاس گئی جب ان کے بھائی (عبداللہ یا عبید اللہ بن جحش) مر گئے تھے انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی پھر کہنے لگیں سنو خدا کی قسم (میں بیوہ ہوں) مجھ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین رکھتی ہو وہ کسی میت پر تین رات سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے[1]۔ تیسری یہ کہ میں نے اپنی والدہ بی بی ام سلمہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی (عاتکہ بنت نعیم) کا خاوند (مغیرہ) مر گیا اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں کیا ہم اس کے سرمہ لگا سکتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں دوسری بار پوچھا تو فرمایا نہیں تیسری بار پوچھا تو بھی یہی فرمایا نہیں[2] اس کے بعد آپ نے فرمایا (اسلام میں عدت کا زمانہ ایسا کیا بہت ہے) چار مہینے دس دن ہیں جاہلیت کے زمانہ میں تو عورتیں (خاوند مرنے پر) ایک سال تک بیٹھی رہتی تھیں پھر سال پورے ہونے پر اونٹ کی مینگنی پھینکتیں حمید نے کہا میں نے زینب سے پوچھا یہ اونٹ کی مینگنی پھینکنے کا کیا قصہ ہے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں یہ (خراب) دستور تھا جب کسی عورت کا

لہ ہمارے زمانہ میں نصاریٰ نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جب انکا کوئی رئیس یا بادشاہ مر جاتا تو مہینوں تک سوگ کرتے ہیں اور اپنی رعیت کو بھی سوگ کا حکم دیتے مسلمانوں کو ان کی پیروی ہرگز نہ کرنا چاہیے بس تین دن سوگ کافی ہے اور شیعوں نے اس صحیح حدیث کے برخلاف یہ اختیار کیا ہے کہ ہر محرم میں دس دن تک امام حسینؓ پر سوگ کیا کرتے ہیں پان وغیرہ نہیں کھاتے ان کی عورتیں زیور اتار ڈالتی ہیں بعض گوشت وغیرہ نہیں کھاتیں یہ سب نادانی اور جہالت کے کام ہیں افسوس مسلمان تیرہ سو۱۳۰۰ برس کے آگے کے واقعات پر تو سوگ کرتے ہیں اصحاب جو آنکھوں کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کی خرابی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر ایک آنسو بھی نہیں نکالتے نہ اپنی قوم کی اصلاح اور فلاح کی کوئی تدبیر کرتے ہیں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنا کھانا اپنا چین اڑانا آپ خوش تو سارا جہاں خوش یہ مسلمانوں کا شیوہ ہو گیا ہے محنت اور مشقت سے ایسا جی چراتے ہیں کہ کچھ نہ پوچھو خالی عیش کرنے اوقات ضائع کرنے دو باوجود دیکہ مسلمانوں میں بہت سے انگریزی خوان اور مالدار بھی ہیں مگر ایک کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ قرآن شریف اور حدیث کی صحیح کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کر کے انگلستان اور امریکہ بھیجے تاکہ وہاں کے مسلمان ان کتابوں سے فائدہ اٹھائیں دو تین انگریزوں نے قرآن کا ترجمہ کیا ہے مگر وہ کس کام کا اول تو (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَّلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعَرَةً فَتَرْمِيْ ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ أَوْ غَيْرِهٖ سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهٖ قَالَ تَمْسَحُ بِهٖ جِلْدَهَا۔

خاوند مر جاتا تو وہ ایک جھونپڑے میں گھس جاتی (جو تنگ و تاریک ہوتا) اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی (نہ اور کوئی زینت کرتی) یہاں تک کہ ایک سال اسی طرح (تکلیف سے) گزارتی جب پورا سال ہوتا تو کوئی جانور اس کے پاس لاتے جیسے گدھا یا بکری یا پرندہ وہ عورت کیا کرتی (کمبخت) اپنی شرمگاہ اس جانور سے رگڑتی اکثر یہ جانور مر جاتا پھر ایک[1] وہاں سے باہر آتی اس وقت اونٹ کی ایک مینگنی اس کے ہاتھ میں دیتے وہ اپنے سامنے اس کو پھینک دیتی[2]۔ اب عورت خوشبو وغیرہ جو چاہے لگا سکتی ہے[3]۔ امام مالکؒ سے پوچھا حدیث میں جو ہے تفتض بہ اس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا اپنا بدن اس جانور سے رگڑتی ہے[4]۔

بَابُ ۲۰۱ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

باب سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا منع ہے

۳۰۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوْا عَيْنَيْهَا فَأَتَوْا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے کہا ہم سے حمید بن نافع نے انہوں نے زینب بنت ام سلمہؓ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک عورت کا خاوند مر گیا اس کی آنکھوں پہ لوگ ڈرے[5]۔ آخر وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ترجمہ غلط دوسرے فالفانہ نظر سے انہوں نے قرآن شریف کے مضامین پر چوٹ کی ہے غیر یہ تو ہمارا رونا اس پر آتا ہے کہ اگر دوسرا کوئی بندہ خدا کا حدیث یا قرآن کا ترجمہ پھیلائے تو اس کو رد کرتے ہیں مناع للخیر بن کر اپنے تئیں دوزخ کا کندا بناتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [2] اسی حدیث کی رو سے بعضوں نے معلجہ کے لیے بھی سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا ناجائز رکھا ہے لیکن موطا کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا رات کو لگا دے اور صبح کو پونچھ ڈالے اس سے بعضوں نے کہا کہ اگر ضرورت ہو تو رات کو سرمہ لگا سکتی ہے لیکن دن کو پونچھ ڈالے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] بہشتی کی صورت میں بال ناخن بڑھے ہوئے میل کچیل غلیظ ۱۲ منہ [2] گویا اب عدت ختم ہوتی ۱۲ منہ [3] نہاتی کپڑے بدلتی ناخن کترتی ۱۲ منہ [4] کمبخت سال بھر بے نہائے اس برے حال میں وہ عورت کیا ہوتی ایک بھتنی ہو جاتی اس کے بدن پر تمام زہریلا مادہ میل کچیل کا جم جاتا اور یہی وجہ تھی کہ بدن رگڑنے کے بعد وہ جانور بیچارہ مر جاتا واہ رے جہالت اپنی جان کو بھی تکلیف اور ایک بیچارے جانور کی اوپر سے جان لینا بعضوں نے یہ معنی کیا ہے کہ اپنی شرمگاہ سے رگڑتی جیسے ہم نے ترجمہ کیا ہے ایک روایت میں تقبص ہے یعنے دوڑ کر اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاتی کیونکہ اس کو اپنا حال دیکھ کر شرم آتی کہیں دوسرے لوگ نہ دیکھیں بعضوں نے کہا تفتض بہ کا معنے یہ ہے کہ اپنا سوگ اس جانور سے توڑتی بعضوں نے کہا غسل کر کے پاک صاف ہوتی آنحضرت کے ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ جاہلیت کے زمانہ کی تکلیفیں بھول گئیں اول تو سال بھر تک انتظار کرنا دوسرے ایسے خراب جھونپڑے اور ایسے بھلے حال میں رہنا اور اسلام کے زمانہ میں جو آسانی ملی اس کی قدر نہیں کرتیں اب چار مہینے دس دن بھی تم سے صبر نہیں کیا جاتا اتنے دن کسی حال میں بھی گزر جائیں گے سرمہ نہ لگاؤ گی تو کیا مر جاؤ گی ۱۲ منہ [5] کہیں اندھی نہ ہو جائے اس کی آنکھوں میں درد تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوْهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكْتَحِلْ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعَرَةٍ فَلَا حَتّٰى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِيْنَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ۔

بَابٌ ۲۰۲۔ الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا نہیں سرمہ نہیں لگا سکتی[۱] (وہ اچھا تھا جب جاہلیت کے زمانہ میں) عورت ایک سال تک خراب سے خراب کپڑے (یا کملی) اور بُرے سے بُرے جھونپڑے میں پڑی رہتی سال پورا ہونے پر اونٹ کی مینگنی اس وقت پھینکتی جب کتا سامنے سے نکلتا (اگر کتا نہ نکلے تو پھر کمبخت ٹھہری رہتی) دیکھو چار مہینے دس دن تک سرمہ نہ لگائے حمید کہتے ہیں میں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے یہ بھی سنا وہ ام المؤمنین ام حبیبہؓ سے نقل کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ ام عطیہ (نسیبہ) نے کہا ہم کو تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرنا منع ہوا خاوند کے سوا[۲]۔

باب سوگ والی عورت کو حیض سے پاک ہوتے وقت عود کا استعمال درست ہے (یعنی شرم گاہ پر بدبو دور کرنے کے لیے)

[۱] ابن منده کی روایت میں یوں ہے اس کو سخت آشوب چشم ہوا اس کی آنکھ جاتے کا ڈر ہو گیا ابن حزم کی روایت میں یوں ہے میں ڈرتا ہوں کہ اس کی آنکھ نہ چل جائے آپ نے فرمایا پھوٹ جائے دو مگر سرمہ نہیں لگا سکتی اہلحدیث اور امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ سوگ والی عورت ضرورت سے بھی سرمہ نہیں لگا سکتی لیکن شافعیہ نے ضرورت سے رات کو لگانا جائز رکھا ہے میں کہتا ہوں اگر آشوب چشم ہو تو سرمہ کی کیا ضرورت ہے اور بہت سی دوائیں ہیں مثلاً ایلوا پھٹکری رسوت وغیرہ ۱۲ منہ [۲] خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنے کا حکم ہوا کیونکہ خاوند عورت کے لیے بڑی نعمت ہے تو اس کے جدا ہونے پر اللہ نے اتنی مدت تک رنج کرنا جائز رکھا ہمارے زمانہ میں جاہل مسلمانوں نے اپنی شادی بھی سوگ کی طرح کر لی ہے سوگ اس وقت ہوتا ہے جب خاوند مرجاتا ہے اور شادی میں گویا دلہن کو مارنے کی فکر کرتے ہیں اول سے مسلمان لڑکیاں بوجہ رسمی پردے کے بیچاریاں ضعیف اور ناتوان اور دائم المرض رہتی ہے اوپر سے شادی کی رسمیں اور ان بیماریوں کا علاج کر دیتی ہیں بیچاری غریب واجب الرحم لڑکی کو ایک کوٹھری میں بند کر دیتے ہیں پیشاب پاخانہ کو بھی بڑی مشکل سے اوڑھے لپیٹے قدم قدم پر گرتی ہوئی ٹھوکریں کھاتی ہوئی جاتی ہے اگر قسمت سے یہ مصیبت جھیل گئی اور جان بچ گئی تو آگے چل کر بیمار بنانے کی اور فکریں کی جاتی ہیں مثلاً ہاتھ پاؤں سارے بدن پر مہندی لگیڑنا ہلدی لگانا سر سے پاؤں تک عطر میں ڈبونا پھولوں کے زیور پہنانا بھاری کپڑوں کا بدن پر لادنا ایسا سنا پہنانا جس سے چھینک کا ان غرض کیا کیا رسمیں اور خرابیاں کہ بناہ بخدا شاذ و نادر ہی کوئی مسلمان دلہن شادی کے بعد تندرست ہے ورنہ بخار یا دق یا کھانسی یا زکام میں تو ضرور مبتلا ہوتی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

٣٠٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ.

مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا ہم کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہوا تھا مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک (سوگ کرنے کا حکم ہوا) اور سوگ میں یہ حکم ہوا کہ سرمہ نہ لگائیں نہ خوشبو نہ رنگین کپڑے پہنیں ہاں یمن کا کپڑا رنگین پہن سکتے ہیں (جو دھاری دار ہوتا ہے) اور حیض سے پاک ہوتے وقت یہ اجازت ملی کہ غسل کے بعد اظفار[۱] کا کچھ عود استعمال کریں اور جنازے کے ساتھ جانا بھی ہم عورتوں کو منع ہوا۔ امام بخاریؒ نے کہا کست اور قسط دونوں کہتے ہیں (عود کو) جیسے کافور اور قافور[۱]

باب ٢٠٣ تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ.

باب سوگ والی عورت یمن کے دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے۔

٣١٠ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ.

ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالسلام ابن حربؒ نے انہوں نے ہشام بن حسانؒ سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کو خاوند کے سوا اور کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا روا نہیں اور سوگ والی عورت سرمہ لگائے نہ رنگین کپڑا پہنے مگر یمن کا دھاری دار کپڑا پہن سکتی ہے[۲]۔

وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور محمد بن عبداللہ انصاری (امام بخاری کے شیخ) نے کہا (اس کو امام بیہقی نے وصل کیا) ہم سے ہشام (بن حسان یا دستوائی) نے بیان کیا کہا ہم سے حفصہ بن سیرین نے کہا مجھ سے ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ

---

[۱] تو کاف قاف سے اور تا طا سے بدل جاتی ہے ۱۲ منہ [۲] حدیث میں ثوب عصب ہے عصب اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا سوت باندھ کر رنگا جاتا ہے پھر بنایا جاتا ہے تو بندھا ہوا مقام سفید رہتا ہے باقی رنگین نکلتا ہے اسی کپڑے پر اس چھینٹ کا بھی قیاس کر سکتے ہیں جن کا رنگ پختہ نہ ہو اور سرسی وغیرہ کا ۱۲ منہ [۳] اظفار ایک مکان ہے عدن کے ساحل پر ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

بَابُ ۲۰۴ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع[۱] کیا اور سوگ میں فرمایا کہ عورت خوشبو نہ لگائے مگر حیض سے پاک ہوتے وقت جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود یا اظفار[۲] استعمال کر سکتی ہے۔

باب (سورۂ بقرہ میں) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اخیر آیت تک کا یعنی وفات کی عدت کا بیان۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شبل بن عباد نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا اس آیت میں وفات کی عدت کا بیان ہے یہ عدت عورت کو خاوند کے گھر والوں کے پاس کرنا واجب ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسہن من معروف اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سات مہینے بیس دن بڑھا کر سال پورا کر دیا یعنی خاوند مرنے کے بعد ایک سال تک عورت کو اختیار ہے چاہے وصیت کے مطابق ایک سال تک خاوند کے گھر والوں کے پاس رہے چاہے وہاں سے[۳] نکل جائے غیر اخراج کا یہی مطلب ہے کہ خاوند کے عزیزوں کو عورت کا نکال دینا درست نہیں[۴] اگر وہ خود نکل جائے تو خاوند کے لوگوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا تو چار مہینے دس دن تک تو سسرال میں عدت کرنا واجب ہے

---

[۱] کسی میت پر خاوند کے سوا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ۱۲ منہ [۲] ایک قسم کی خوشبو ہے ۱۲ منہ [۳] چار مہینے دس دن پورے کر کے ۱۲ منہ [۴] جب تک ایک سال پورا نہ ہو ۱۲ منہ [۵] اگر عورت سات مہینے بیس دن اور یعنی ایک سال پورا ہونے تک اپنے سسرال میں رہنا چاہیے تو سسرال والے اس کو نکال نہیں سکتے غیر اخراج کا یہی مطلب ہے یہ مذہب خاص مجاہد کا ہے انہوں نے یہ خیال کیا کہ ایک سال کی عدت کا حکم بعد میں اترا ہے اور چار مہینے دس دن کا پہلے اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ناسخ منسوخ سے پہلے اترے اس لیے انہوں نے دونوں آیتوں میں یوں جمع کیا باقی تمام مفسرین کا یہ قول ہے کہ ایک سال کی عدت کی آیت منسوخ ہے اور چار مہینے دس دن کی آیت اس کی ناسخ ہے اور پہلے ایک سال کی عدت کا حکم ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کم کر کے چار مہینے دس دن رکھے اور دوسری آیت اُتاری ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تع فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا۔

اور باقی سات مہینے بیس دن عورت کا اختیار ہے یہ ابن ابی نجیح نے مجاہد سے نقل کیا[۱]۔ اور عطاء ابن ابی رباح نے کہا ابن عباس نے کہا اس آیت نے[۲] اس عدت کو منسوخ کر دیا جس کا ذکر متاعاً الی الحول غیر اخراج کی آیت میں ہے اب عورت کو اختیار مل گیا جہاں چاہے وہاں عدت کرے[۳]۔ اور یہ قول غیر اخراج بھی منسوخ ہو گیا عطا نے یہ بھی کہا عورت کو اختیار ہے خواہ خاوند کے گھر میں عدت کرے جیسے اس نے وصیت کی ہو خواہ وہاں سے نکل کر اور کہیں عدت کرے[۴] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر عورتیں دستور کے موافق اپنے فائدے کی کوئی بات کریں[۵] تو خاوند کے وارثو تم پر کوئی گناہ نہ ہو گا عطاء نے کہا اس کے بعد پھر میراث کی آیت اتری اس نے بھی خاوند کے گھر میں خواہ مخواہ رہنے کو منسوخ کر دیا[۶]۔ اب عورت (وفات کی) عدت جہاں چاہے وہاں کرے[۶]۔ اور ایسی عورت کے مسکن کا خرچ عدت تک خاوند پر لازم نہ ہو گا۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ ابْنَةِ اَبِيْ سُفْيٰنَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ اَبِيْهَا دَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے کہا مجھ سے حمید ابن نافع نے بیان کیا انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان سے انہوں نے جب ان کے والد ابوسفیان کی موت کی خبر آئی کیا کیا خوشبو منگا کر اپنی باہوں پر لگائی پھر کہنے لگیں میں خوشبو لگا کر کیا کروں گی میں تو کبھی نہ لگاتی اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کو کسی میت پر

[۱] یعنی اربعۃ اشہر و عشرا کی آیت نے ۱۲ منہ [۲] خواہ سسرال میں خواہ میکے میں ۱۲ منہ [۳] کیونکہ وفات اسی طرح تین طلاق کے بعد خاوند کے گھر پر رہنے کی کوئی ضرورت نہیں خاوند کے گھر میں عدت کرنا اسی وقت عورت پر واجب ہے جب طلاق رجعی ہو کیونکہ خاوند کے رجوع کرنے کی امید ہوتی ہے ۱۲ منہ [۴] تمہارے گھر سے نکل جائیں ۱۲ منہ [۵] جیسے اس آیت فان خرجن فلا جناح علیکم نے منسوخ کر دیا تھا ۱۲ منہ [۶] خواہ سسرال میں رہے خواہ میکے میں چلی جاوے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہیے البتہ خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

بَابُ ۲۰۵ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

باب رنڈی کی خرچی اور نکاح فاسد کا بیان

وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَّهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَآ اَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهٗ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا۔

اور امام حسن بصری نے کہا اگر نہ جان کر کسی شخص نے اس عورت سے نکاح کر لیا جو محرم[۲] ہے تو اس عورت کو خاوند سے جدا کر دیں گے[۳] اگر عورت مہر میں سے کچھ لے چکی ہے تو بس وہی اس کو ملا اور کچھ نہیں ملے گا پھر اس کے بعد امام حسن بصریؒ یوں کہنے لگے اس کو مہر مثل ملے گا[۴]۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمٰنؓ سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کمائیوں سے منع فرمایا کتے کی قیمت اور نجومی (پنڈت) کی شیرینی[۵] اور رنڈی فاحشہ کی خرچی سے[۶]۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ وَنَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے والد ابو جحیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گدانے والی عورت پر اور سود خوار پر اور سود کھلانے والے پر لعنت کی اور کتے کی قیمت اور چھنال کی خرچی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ابو حازم (سلمان اشجعی) سے انہوں نے

---

[۱] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] یعنی اس سے نکاح حرام ہے جیسے ماں بہن وغیرہ ۱۲ منہ [۳] کیونکہ نکاح صحیح نہیں ہوا ۱۲ منہ [۴] یہی اکثر علماء کا قول ہے بعضوں نے کہا جو مہر ٹھہرا تھا وہی ملے گا ۱۲ منہ [۵] جو غیب کی بات بتا کر وہ کماتے ۱۲ منہ [۶] یہ سب کمائیاں حرام ہیں بعضوں نے شکاری کتے کی بیع درست رکھی ہے اب جو مرلوی مشائخ رنڈیوں کی دعوتیں کھاتے ہیں یا فال تعویذ گنڈے کر کے رنڈیوں سے پیسہ لیتے ہیں وہ مولوی مشائخ کاہے کو ہیں اچھے خاصے حرام خور ہیں ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ۔

بَابُ ۲۰۶ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُوْلِ عَلَیْهَا وَكَیْفَ الدُّخُوْلُ اَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَالْمَسِیْسِ

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَخَوَیْ بَنِی الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَیَا فَقَالَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَیَا فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا قَالَ اَیُّوْبُ فَقَالَ لِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ فِی الْحَدِیْثِ شَیْءٌ لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُهٗ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ اَبْعَدُ

ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کمائی سے (مثلاً زنا کرا کر) منع فرمایا[۱]۔

باب جس عورت سے صحبت کی اس کا پورا مہر واجب ہو جانا اور صحبت کے کیا معنی ہیں[۲] اور دخول اور مساس سے پہلے طلاق دینے کا حکم۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کسی مرد نے اپنی جورو پر زنا کا الزام لگایا (تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے جورو مرد کو جدا کر دیا اور فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر کوئی تم میں سے (جو جھوٹا ہے) وہ توبہ کرتا ہے لیکن دونوں نے (توبہ سے) انکار کیا اور فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں لیکن دونوں نے (توبہ سے) انکار کیا[۳] آخر آپؐ نے ان دونوں کو جدا کر دیا ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا میں دیکھتا ہوں تم نے ایک بات اس حدیث میں چھوڑ دی وہ یہ ہے کہ[۴] مرد کہنے لگا اب میرا مال[۵] مجھ کو واپس کرا دیجیے آپ نے فرمایا تیرا مال اب تجھ کو واپس کیوں کر ملے گا[۶] یا تو تو سچا ہے (عورت نے بدکاری کی ہے) جب بھی تو اس عورت پر داخل ہو چکا ہے[۷] اگر

---

[۱] حافظ نے کہا اگر عمداً کوئی محرم عورت مثلاً ماں بہن بیٹی وغیرہ سے اس کو حرام جان کر نکاح کرے تو اس پر حد پڑے گی ائمہ ثلاثہ اور اہلحدیث کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ نے ایک عجیب بات کہی ہے کہ محرم عورت سے نکاح کرنے میں حد ساقط ہو جائیگی ۱۲ منہ [۲] جماع کرنا یا خلوت ہو جانا امام ابوحنیفہ امام احمد اور اوزاعی اور اہل کوفہ کا یہ مذہب ہے کہ جب عورت مرد میں خلوت ہو جائے دروازہ بند کر لے پردہ ڈال لے تو بس پورا مہر واجب ہو گیا اگر مرد اور عورت میں کوئی جماع کا مانع نہ ہو مثلاً بیماری یا روزہ یا حیض وغیرہ اور امام شافعی کا یہ قول ہے پورا مہر جب ہی واجب ہو گا جب جماع کرے ۱۲ منہ [۳] کہنے لگے ہم سچے ہیں ۱۲ منہ [۴] جب آنحضرتؐ نے جورو مرد میں جدائی کر دی تو ۱۲ منہ [۵] جو عورت کو میں نے مہر میں دیا ہے ۱۲ منہ [۶] دو حال سے خالی نہیں ۱۲ منہ [۷] یعنی اس عورت سے خلوت کر چکا ہے یہیں سے باب کا پہلا مطلب نکلتا ہے مگر فالعین یہ کہتے ہیں دخلت بہا سے یہاں جماع مراد ہے کیونکہ دوسری روایت میں بما استحللت من فرجہا ہے اور باب کا دوسرا مطلب حدیث کے مفہوم سے نکلا یعنی اگر وہ مرد اس عورت سے صحبت نہ کر چکا ہوتا تو بیشک اگر اس نے سارا مہر ادا کر دیا ہوتا تو اس کو اس میں سے کچھ یعنی نصف واپس ملتا ۱۲ منہ۔

مِنْكَ

بَابُ الْمُتْعَةِ الَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا.

۳۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

جھوٹا ہے تب تو تجھ کو بطریق اولیٰ کچھ نہ ملنا چاہیے[1]۔

باب عورت کو متعہ[2] جب اس کا مہر نہ ٹھہرا[3] ہو کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو صحبت سے پہلے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو ان کو کچھ فائدہ پہنچاؤ (متعہ دو) مالدار اپنی مقدور کے موافق اور تنگ دست اپنی مقدور کے موافق دے اخیر آیت ان اللہ بما تعملون بصیر تک اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا طلاق والی عورتوں کے لیے دستور کے موافق دینا پرہیزگاروں پر لازم ہے[4] اور لعان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں کیا جب مرد طلاق دے (تو لعان والی عورت کو متعہ دینا ضرور نہیں)۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت سے کہا اب اللہ تم سے حساب لے گا[5] مرد سے فرمایا اب عورت سے تیرا کوئی تعلق باقی نہیں رہا وہ کہنے لگا یا رسول اللہؐ پھر میرا مال کہاں گیا آپ نے فرمایا اب مال کیسے ملے گا اگر تو سچا ہے تو بھی مال اس کے بدلے میں گیا جو تو نے عورت کی شرم گاہ سے فائدہ اٹھایا اور اگر جھوٹا ہے جب تو اور زیادہ تجھ کو کچھ نہ ملنا چاہیے۔

---

[1] کیوں کہ تو نے اس عورت سے صحبت بھی کی پھر اس کو بدنام بھی کیا ۱۲ منہ [2] سلوک کے طور پر کچھ دینا کپڑا یا زیور یا نقد ۱۲ منہ [3] اور صحبت سے پہلے طلاق دے دی ۱۲ منہ [4] اس متعہ میں علماء کا اختلاف ہے حنفیہ اور عطاء اور شعبی اور نخعی کا یہ قول ہے کہ یہ متعہ اس عورت کے لیے واجب ہے جس کا مہر مقرر نہ ہو اور صحبت سے پہلے اس کو طلاق دے دیا جائے بعضوں نے کہا کسی کے لیے متعہ واجب نہیں امام مالک سے یہی منقول ہے امام بخاری کا میلان دوسرے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] یہ متعہ مہر کے سوا ہے اس کا کوئی اندازہ مقرر نہیں ہے جتنا ہو سکے دے سکتے ہیں بیس درم کی مالیت کم سے کم دے اور نصف مہر سے زیادہ نہ دے امام حسنؓ نے دس ہزار درم متعہ میں دیے ۱۲ منہ [6] جو جھوٹا ہے اس کو سزا دے گا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ النَّفَقَاتِ

کتاب نفقہ (جورو بچوں کو خرچ) دینے کے بیان میں

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ، قُلِ الْعَفْوَ. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَقَالَ الْحَسَنُ الْعَفْوُ الْفَضْلُ.

باب جورو بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اے پیغمبر تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں کہدے بچ رہے اللہ اسی طرح اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اسی لیے کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں کی فکر کرو[2] اور امام حسن بصری نے کہا (اس آیت میں) عفو سے وہ مال مراد ہے (جو اپنے ضروری خرچ کے بعد) بچ رہے[1]۔

٣١٨ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى أَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً.

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا انہوں نے ابومسعود انصاری سے (شعبہ یا عبداللہ بن یزید نے کہا) تم اس حدیث کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہو ابومسعود نے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب مسلمان آدمی اپنی جورو بال بچوں پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

---

[1] جورو بال بچوں کے خرچ سے ← سے مراد [2] دونوں کی اصلاح کرو سبحان اللہ ہمارا دین عجیب جامع اور فضیلت والا دین ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی تکمیل کا حکم ہے جورو بچوں عزیزوں کو کھلانا پلانا آپ کھانا پینا یہ دنیا کا دھندا ہے اس کے بعد جو مال بچ رہے اس سے آخرت کی تکمیل کرو یعنی اللہ کی راہ میں دو انفس کرو جس دین میں دنیا اور دین دونوں کے اصلاح کا حکم تھا وہ دین والے تو خراب ہو جائیں نہ دنیا درست رکھیں اور نہ دین اور جن دینوں میں دنیا کی اصلاح کا ذرا بھی حکم نہ تھا نری فقیری اور درویشی تھی وہ دین والے ساری دنیا کے حاکم بن جائیں ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمانوں سے کہو بھائیو زراعت اور تجارت اور صنعت و حرفت اور تحصیل علوم اور کمالات اور ہنر میں ترقی کرو تو وہ کیا جواب دیتے ہیں اجی یہ دنیا کے دھندے ہیں مسلمان کو آخرت کی فکر کرنا چاہیے ارے بیوقوفو ہمارے دین میں تو دونوں کی اصلاح کا برابر حکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعلکم تتفکرون فی الدنیا والاخرۃ لطف یہ ہے کہ یہ اپدی مسلمان محنت سے دل چرا کر گویا یوں ٹالتے ہیں کہ ہم کو آخرت کی فکر کرنا چاہیے اور ان اپدیوں سے آخرت کی فکر بھی ذرا نہیں ہوتی ان مسلمانوں نے آخرت کو بھی برباد کر رکھا ہے دیکھو جہاں جہاں نصاریٰ کی حکومت ہے انہوں نے اپنے دین کا بھی کیسا عمدہ انتظام کر رکھا ہے یہ ممکن نہیں کہ ایک جاہل ناخواندہ شخص ان کے چرچ میں لوگوں کی امامت کرے مگر مسلمانوں میں ماشاءاللہ جیسے دنیا خراب ہے دین اس سے بھی زیادہ خراب ہے مسلمان حکومتوں میں نہ نماز کا بندوبست ہے نہ روزے کا مسلمان بادشاہ اور رئیس عید یا جمعہ کی نماز کے لیے مسجد میں نہیں قاضی اور محتسب اور پیش امام وہ لوگ کئے جاتے ہیں جو الف کا نام بھلا نہیں جانتے مسجدوں میں عالموں کے (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے تو خرچ کرتا رہ میں تجھ کو دیئے جاؤں گا۔[۱]

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ الْقَائِمِ اللَّیْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ثور بن زیدؒ سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیواؤں اور محتاجوں کی پرورش کے لیے کوشش کرے[۲] اس کا ثواب اتنا ہے جیسے کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے رات بھر نماز میں کھڑا دن کو روزہ رکھ رہا ہے[۳]۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِیْضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِیْ مَالٌ اُوْصِیْ بِمَالِیْ كُلِّهٖ

ہم سے محمد بن کثیرؒ نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے کہا میں مکہ میں[۴] بیمار ہو گیا تھا آپ میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مالدار ہوں[۵] کیا میں اپنا سارا مال اللہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) موجود ہوتے ہوئے: جاہل امام بن جاتے ہیں جو اپنی بھی نماز خراب کرتے ہیں اور دوسروں کی بھی کیا آخرت کی یہی اصلاح ہے مسلمانو! تمہارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے نہ دین درست رہا نہ دنیا ہی ملی خسر الدنیا والآخرۃ اس پر یہ دعویٰ کہ ہمارے برابر دنیا میں کوئی عقلمند نہیں کیا زیب دنیا ہے ۱۲ منہ ۵۳ اس کو عبد بن حمید اور عبداللہ بن احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] یتیم خانہ یا محتاج خانہ بنوائے بیوہ فنڈ جمع کرے ۱۲ منہ [۳] یتیموں اور بیواؤں اور محتاجوں کی پرورش بھی مسلمانوں نے بالکل چھوڑ دی ہے نصاریٰ نے اپنے ملکوں میں اس کا بھی انتظام خوب کیا ہے ان کی قوم کا کوئی شخص محتاجی کی وجہ سے دوسری قوموں میں جا کر نہیں ملتا لیکن مسلمانوں کی لاپرواہی کی وجہ سے ان کی بیوائیں اور یتیم بچے مجبور ہو کر عیسائیوں میں جا کر مل جاتے ہیں۔ ہمیں مسلمانی ریاستوں میں جا کر دیکھو تو عجب منظر نظر آتا ہے بڑے بڑے امراء اور رئیس اور ان کے عالیشان محل اور مکانات پر تکلف سواریوں پر سوار ہو کر نکلتے ہیں کوئی رئیس اور امیر دن بھر میں چار جوڑے بدلتے ہیں رات اور دن گانوں بجانوں اور ناچ کے جلسوں میں اور شادی بیاہ میں ہزارہا روپیہ اڑاتے ہیں مگر خود انہی کے محلوں میں صدہا یتیم لڑکے مسلمانوں کے اور بیوائیں بھوکی مرتی ہیں ان کی خبر تک نہیں لیتے جس اسلامی ریاست میں جا کر دیکھو نہ کوئی محتاج خانہ نظر آتا ہے نہ کوئی یتیم خانہ نہ کہیں بیوہ فنڈ کا سراغ لگتا ہے غرض عجب اندھا دھند ہے یہ اللہ کا قہر نہیں تو اور کیا ہے ان کی عقل اندھی ہو گئی ہے ۱۲ منہ [۴] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع میں تشریف لے گئے تھے ۱۲ منہ [۵] میری صرف ایک بیٹی ہے اور کوئی وارث نہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَمَهْمَآ اَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَّيُضَرُّ بِكَ اٰخَرُوْنَ۔

اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا بس تہائی مال کی تہائی مال بھی بہت ہے بات یہ ہے اگر تو اپنے (مرے پیچھے) وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج بھک منگا چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پسارتے پھریں اور دیکھ جو تو خرچ کرے اس میں تجھ کو صدقے کا ثواب ملے گا اس لقمے میں بھی ثواب ملے گا جو تو اٹھا کر اپنی جورو کے منہ میں ڈالے[1] اور[2] اللہ تیرا درجہ بلند کرے (تجھ کو حاکم بنائے) تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کو) فائدہ ہو اور کچھ لوگوں کو (کافروں کو) نقصان پہنچے[3]

بَابُ ٢٠٩ وُجُوْبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ وَالْعِيَالِ

باب اپنی جورو بال بچوں کا خرچ دینا واجب ہے[4]

٣٢٢۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَآ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَّالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ تَقُوْلُ الْمَرْاَةُ اِمَّآ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش رضؓ نے کہا ہم سے ابو صالح (ذکوان) نے کہا ہم سے ابو ہریرہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ وہ افضل ہے جس کو دے کر صدقہ دینے والا مالدار رہے[5] (ہر حال میں) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے[6] اور پہلے ان لوگوں کا خرچہ دے جس کا تو نگہبان ہے[7] جورو کہتی ہے

[1] اللہ کا حکم بجالانے کی نیت سے ۱۲ منہ [2] تو ابھی گھبراتا کیوں ہے شاید تو زندہ رہے ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی امید ظاہر فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اسی کو پورا کیا سعد بن ابی وقاص آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدت دراز تک زندہ رہے عراق کا ملک انہوں ہی نے فتح کیا کافروں کو زیر کیا مدتوں عراق کے حاکم رہے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [4] اسی طرح ماں باپ دادا دادی نانا، نانی کا جب وہ محتاج ہوں اسی طرح اپنے غلام لونڈی کا لیکن جو دن گذر جائیں ان کا خرچ دینا واجب نہیں یہاں تک کہ بی بی کا بھی گزشتہ دنوں کا خرچ دینا واجب نہیں حنفیہ کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [5] یعنی اعتدال کے ساتھ خیرات کرے یہ نہیں کہ سارا مال لٹا دے اور پھر محتاج ہو کر بیٹھے ایک ایک سے مانگتا پھرے اور یہ جو امام حسنؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے کئی بار اپنا سارا مال اسباب خیرات کر دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو آئندہ دوسری آمدنی کی امید تھی تو گویا مالدار رہے ۱۲ منہ [6] اوپر والا دینے والے کا ہاتھ نیچے والا مانگنے والے کا ہاتھ ۱۲ منہ [7] یعنی اپنے بال بچوں کا ان کی ضرورت سے جو فارغ ہو وہ دوسرے محتاجوں کو دے مثل مشہور ہے اول خویش بعد درویش اصل درویشی اور فقیری یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلے محنت مزدوری سے روپیہ کمائے اور اپنے بال بچوں کی پرورش کرے دوسرے محتاجوں کو بھی کھلائے یہ درویشی نہیں ہے کہ ایک سوٹا لے کر لنگوٹا باندھ کر ایک پہاڑ پر جا کر بیٹھ جائے جورو بچوں کو بھوکا چھوڑ جائے ان کی کچھ پرواہ نہ کرے ۱۲ منہ۔

أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي وَيَقُولُ الِابْنُ أَطْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدَعُنِي فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

٣٢٣- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

بَابُ ٢١ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ

٣٢٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ

مجھ کو خرچ دے نہیں تو طلاق دیدے غلام کہتا ہے میاں پیٹ کو روٹی دو مجھ سے کام کراؤ بیٹا کہتا ہے بابا مجھ کو کھانے کو دو تم مجھ کو کس پر چھوڑے جاتے ہو[١]۔ لوگوں نے کہا ابوہریرہؓ تم نے یہ کلام (یعنی جورو کہتی ہے) اخیر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا نہیں یہ میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے[٢]۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد بن مسافر نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیبؓ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خیرات وہی ہے جس کو دینے پر آدمی مالدار رہے اور پہلے ان لوگوں کو دے جو تیری پرورش میں ہیں۔

باب آدمی اپنی جورو بچوں کا ایک سال کا خرچ رکھ لے سکتا ہے اور جورو بچوں پر کیوں کر خرچ کرے[٣]۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے سفیان بن عیینہؓ سے کہا مجھ سے معمرؒ نے کہا مجھ سے سفیان ثوریؒ نے پوچھا تو نے اس شخص کے باب میں کچھ سنا ہے جو اپنے بال بچوں کے لیے ایک سال یا کچھ کم کا خرچ رکھ چھوڑے

١ مطلب یہ ہے کہ سب لوگوں کو خرچ دینا خیرات پر مقدم ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر مرد اپنی جورو کا خرچہ نہ دے سکے تو قاضی جورو مرد میں تفریق کرا دے ائمہ ثلاثہ اور اہلحدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہ نے ایک عجیب بات کہی ہے کہ عورت صبر کرے بھوکے پیٹ پر صبر کیونکر ہو نامردی کی صورت میں تو حنفیہ تفریق کراتے ہیں حالانکہ اس پر صبر ہو سکتا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بیٹے کا خرچہ باپ پر واجب ہے جب بیٹا نابالغ اور محتاج ہو یا بالغ ہو مگر محتاج ہو اسی طرح باپ کا بیٹے پر اہلحدیث کا یہی قول ہے ١٢ منہ ٢ تو اتنی عبارت مندرج ہو گی گویا حدیث وہاں تک ختم ہو گئی وابدأ بمن تعول تک بعضوں نے کہا ابوہریرہؓ نے یہ انکار کی راہ سے کہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں تو کیا میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے ١٢ منہ ٣ باب کا دوسرا مطلب حدیث سے نہیں نکلتا یہ جواب کی حدیث میں ہے کہ آپ سال بھر کا خرچ رکھ لیتے یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ آپ کل کے لیے کچھ نہ رکھتے کیوں کہ دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خاص اپنے نفس کے لیے کچھ نہ رکھتے اب جو روایت ہے کہ وفات کے وقت آپ کی زرہ کچھ جو کے بدل ایک یہودی کے پاس گرو تھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ سال بھر کا خرچہ اہل و عیال کا نکال رکھتے مگر غیر معمولی مہمانوں کے آ جانے سے وہ سال سے پیشتر ہی اٹھ جاتا تو قرض لینے کی ضرورت پڑتی قسطلانی نے کہا بال بچوں کے واسطے سال بھر کا خرچ یا غلہ فراہم کرنا اور رکھ چھوڑنا توکل کے خلاف نہیں ہے کیوں کہ سید المتوکلینؐ نے ایسا کیا ہے اور اسباب کا ترک کرنا توکل کے لیے ضروری نہیں ہے بلکہ منع ہے اسباب حاصل کر کے بھروسا اللہ پر رکھے جو مسبب الاسباب ہے یہی توکل ہے ١٢ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِي ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ۔

معمرؒ نے کہا مجھے اس وقت کسی حدیث کا خیال نہیں آیا پھر مجھ کو وہ حدیث یاد آئی جو ابن شہاب نے مجھ سے بیان کی انہوں نے مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر (یہودیوں) کے باغ[1] بیچ کر اس کی آمدنی سے اپنی بی بیوں کی ایک سال کی خوراک رکھ چھوڑتے تھے[2]۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا ۔ ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے امام لیث بن سعدؒ نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہابؒ زہری سے کہا مجھ سے مالک بن اوس بن حدثان نے بیان کیا (زہریؒ نے کہا ایسا ہوا کہ پہلے محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے امام مالکؒ کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوسؓ پاس گیا ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا میں گھر میں تھا اتنے میں حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک شخص مجھ کو بلانے کو آیا میں چلا اور حضرت عمرؓ پاس پہنچا اتنے میں ان کا دربان یرفا نامی آیا اور کہنے لگا آپ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور سعید بن ابی وقاص سے ملنا چاہتے ہیں یہ لوگ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر یرفا نے ان کو اجازت دی یہ چاروں شخص آئے اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا بیٹھے یرفا تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر آیا اور کہنے لگا آپ علیؓ اور عباسؓ سے ملنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں یرفا نے ان کو بھی اجازت دی وہ بھی اندر آئے سلام کرکے بیٹھ گئے اس وقت حضرت عباسؓ نے کہا امیر المؤمنین میرا اور علیؓ کا فیصلہ کر دیجیے یہ سن کر دوسرے مصاحبوں یعنی حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے بھی کہا امیر المؤمنین (بہتر ہے) ان کا فیصلہ ہی کر دیجیے دونوں کو آرام ہو جائے حضرت عمرؓ نے کہا ٹھہرو (جلدی نہ کرو) میں تم کو اس خداوند کی قسم دیتا ہوں

[1] جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئے تھے ۱۲ منہ [2] باقی جہاد وغیرہ کے سامان میں صرف کرتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ
يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ
عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا
بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ
ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا
الْأَمْرِ إِنَّ اللهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ
أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ اللهُ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى
رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ
هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ
وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا
وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا
الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ
سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ
مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ
فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ

جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو (مال اسباب) ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں خیرات ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں (اور دوسرے پیغمبروں کو) مراد لیا حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے کہا بیشک[1] پھر حضرت عمرؓ علیؓ اور عباس کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے میں تم دونوں کو بھی خدا کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے انہوں نے کہا بیشک آپ نے ایسا فرمایا ہے تب حضرت عمرؓ نے کہا (ٹھہرو) اب میں تم سے اس جائیداد کی حقیقت بیان کرتا ہوں (جس میں تم دونوں جھگڑ رہے ہو) ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کے لیے یہ حکم رکھا تھا کہ جو جائیداد کافروں کی بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے (یعنی فئ) وہ پیغمبر کی ہوگی دوسرے کسی کے لیے یہ حکم نہیں دیا[2] اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر میں) فرمایا فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب اخیر آیت علی کل شئ قدیر تک تو یہ جائدادیں[3] یہ خاص آنحضرت کی تھیں (اور کسی مسلمان کا اس میں حق نہ تھا مگر) آپ نے اس پر بھی ان جائدادوں میں سے کوئی دولت اپنی ذات کے لیے نہیں جوڑی نہ انکی آمدنی خاص اپنے لیے رکھی بلکہ[4] اس کو تم ہی لوگوں پر خرچ کرتے تھے تم ہی لوگوں کو دیتے تھے یہ وہی جائدادیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچ رہی تھیں آپ ایسا کرتے کہ اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچہ ان میں سے نکال لیتے اور جو بچ جاتا وہ مسلمانوں کے عام کاموں میں خرچ کیا کرتے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی بھر ایسا ہی

---

[1] ہم جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ۱۲ منہ [2] آپ کے بعد اور کسی خلیفہ یا بادشاہ کو یہ حق حاصل نہیں ہے ۱۲ منہ [3] جو میں نے تم دونوں کے سپرد کر دی ہیں بنی نضیر فدک خیبر وغیرہ ۱۲ منہ [4] اپنی بی بیوں وغیرہ کا خرچ نکال کر بچ رہتا تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُوْبَكْرٍ يَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِيْنَئِذٍ وَّأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيْهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّأَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ جِئْتَنِيْ تَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ وَأَتٰى هٰذَا يَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيْهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيْثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ

کرتے رہے عثمان اور ان کے ساتھ والو میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں یہ تم کو معلوم ہے کہ نہیں انہوں نے کہا بیشک معلوم ہے اس کے بعد) حضرت عمرؓ نے کہا علیؓ اور عباسؓ میں تم کو بھی خدا کی قسم دیتا ہوں تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں انہوں نے کہا بیشک معلوم ہے خیر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو (دنیا سے) اٹھا لیا تو ابوبکرؓ نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوں ابوبکرؓ ان جائیدادوں کو اپنے قبضے میں رکھ کر اسی طرح خرچ کرتے رہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں خرچ کیا کرتے تھے اس وقت علیؓ اور عباسؓ تم دونوں یہ خیال کرتے تھے کہ ابوبکرؓ نے ایسا ایسا کیا[۵۱] مگر اللہ اس بات کا عالم ہے کہ ابوبکرؓ نے جو کچھ اس جائیداد کی نسبت کیا (وہ بجا کیا) وہ راست باز نیک بخت انصاف پسند حق پر چلنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو دنیا سے اٹھا لیا میں نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ دونوں کا جانشین ہوں میں نے بھی شروع شروع دو برس تک اس جائداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جو جو خرچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے انہی میں خرچ کیا اس کے بعد (علی اور عباس) تم دونوں میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں ملے جلے اور تم دونوں کی بات ایک تھی[۵۲] عباسؓ تم نے تو یہ کہا میرے بھتیجے یعنی آنحضرت کے مال میں سے میرا حصہ دلاؤ اور علیؓ تم نے یہ دعویٰ کیا کہ میری بی بی (یعنی حضرت فاطمہؓ) کا حصہ ان کے مال میں سے مجھ کو دلاؤ میں نے تجھ کو یہی جواب دیا تھا اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ جائیداد اس شرط پر تمہارے حوالے کیے دیتا ہوں تم اللہ کا نام لے کر مضبوط عہد و پیمان کرو کہ تم اس کو انہی کاموں پر خرچ کرو گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق خرچ

۵۱ یعنی برا کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ ہمارے حوالے نہیں کیا ۱۲ منہ ۵۲ آپس میں کوئی تکرار نہ تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فِيْهَا أَبُوْبَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيْهَا مُنْذُ وُلِّيْتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ فِيْهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَالَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِيْ فِيْهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيْكُمَاهَا۔

کرتے رہے اور جن میں میں خود اپنی شروع خلافت سے اب تک خرچ کرتا رہا اگر یہ اقرار کرتے ہو تب تو میں یہ جائیداد تمہارے سپرد کیے دیتا ہوں ورنہ اس جائیداد کی گفتگو چھوڑ دو تم نے کہا نہیں اسی شرط پر یہ جائیداد ہم دونوں کے حوالے کر دو۔ میں نے تم دونوں کے حوالے کر دی کیوں عثمان اور ان کے ساتھیو تم کو خدا کی قسم میں نے اسی شرط ہی پر یہ جائیداد علیؓ اور عثمانؓ کے قبضے میں دی ہے انہوں نے کہا بیشک پھر علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے تم کو خدا کی قسم کہو میں نے تم دونوں کو اسی شرط پر یہ جائیداد دی تھی نا انہوں نے کہا بیشک حضرت عمرؓ نے کہا تو اب پھر مجھ سے کیا چاہتے ہو اور کچھ فیصلہ کرانا چاہتے ہو قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے زمین آسمان قائم ہیں میں قیامت تک اور کوئی دوسرا فیصلہ اس جائیداد کی نسبت کرنے والا نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم سے اس جائیداد کا انتظام نہیں ہو سکتا[۵۳] ہے جائیداد پھر میرے حوالے کر دو میں اس کا بھی بندوبست آپ ہی کر لوں گا[۵۳]۔

بَابُ ۲۱۱ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلٰى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرٰى لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ

باب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں جو شخص دودھ کی مدت پورا کرنا چاہے اور (سورہ احقاف میں) فرمایا اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا سب تیس مہینوں میں ہوتا ہے اور (سورۂ طلاق میں) فرمایا اور اگر تم دونوں جورو خاوند دودھ پلانے میں ضد اور تنگی کرو گے تو کوئی دوسری عورت اس کے بچے کو دودھ پلا دیگی جس کو اللہ نے گنجائش دی ہو وہ اپنی گنجائش کے موافق خرچ کرے

[۵۱] میں ذاتی ملک املاک کی طرح یہ جائیداد تم دونوں میں تقسیم کر دوں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [۵۲] اور آپس میں دونوں لڑتے جھگڑتے رہو ۱۲ منہ [۵۳] جہاں اور خلافت کے سیکڑوں کام کرتا ہوں اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے باب الخمس میں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذَلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فِصَالُهُ فِطَامُهُ۔

بَابُ ۲۱۲ نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ۔

اخیر آیت بعد عسر یسرا تک[1] اور یونسؒ نے زہری سے نقل کیا[2] اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تضار والدۃ بولدہا یعنی عورت اپنے بچے کی وجہ سے باپ کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً عورت اپنے بچہ کو دودھ پلانے سے انکار کرے[3] حالانکہ ماں کا دودھ بچہ کی اچھی غذا ہے اور ماں کو جو اپنے بچہ پر شفقت اور محبت ہوتی ہے وہ دوسری عورت کو کہاں سے ہونے لگی تو ماں کو دودھ پلانے سے انکار نہیں پہنچتا جب بچہ کا باپ اس کا حق ادا کرے روٹی کپڑا دے، اسی طرح فرمایا ولا مولود لہ بولدہ یعنی باپ اپنے بچہ کی وجہ سے ماں کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً باپ بچہ کی ماں کو دودھ پلانے سے روکے اور خواہ مخواہ دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے البتہ اگر ماں باپ دونوں اپنی خوشی سے کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کریں تو دونوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر ماں اور باپ دونوں اپنی خوشی سے مشورہ کر کے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں تو بھی ان پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگرچہ ابھی مدتِ رضاعت باقی ہو، فصالہ کا معنی دودھ چھڑانے (یہ طبری نے ابن عباسؓ سے نقل کیا)

باب اگر خاوند غائب ہو تو عورت کیونکر خرچ کرے اور اولاد کے خرچے کا بیان[4]

[1] پہلی آیت سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ ماں کو اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے یہ اس صورت میں ہے جب بچہ کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پیئے یا کوئی انا نہ ملے یا باپ محتاج ہو انا کا مقدور نہ رکھتا ہو اس آیت میں ماؤں سے وہ عورتیں مراد ہیں جن کو خاوند نے طلاق دے دیا ہو تو ایسی عورتوں کو دودھ پلائی کی اجرت خاوند کو دینا ہوگی دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت مذکور ہے اس آیت کو اور سورۂ لقمان کی اس آیت وفصالہ فی عامین دونوں کو حضرت علیؓ نے ملا کر یہ نکالا ہے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہیں تیسری آیت میں یہ مذکور ہے کہ خاوند دودھ پلائی کی اجرت اپنے مقدور کے موافق دے ۱۲ منہ [2] اس کو عبداللہ بن وہب نے اپنی جامع میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یا اتنی اجرت طلب کرے جو خاوند کے مقدور میں نہیں ۱۲ منہ [4] اگر خاوند کہیں چل دیا ہو اور اس کا پتہ معلوم ہو تو عورت اپنے شہر کے قاضی کے پاس جائے وہ اس شہر کے قاضی کو لکھ بھیجے اس کا خاوند ہو عورت کا خرچہ منگا دے اگر یہ ممکن نہ ہو جیسے ہمارے زمانے میں ہے کہ ہر ایک پر کافر مسلط ہیں اور بیچارے قاضیوں کو ایک دمڑی برابر اختیار ان کافروں نے نہیں دیا ہے تو عورت اپنے شہر کے قاضی کو اطلاع دے اور وہ نکاح فسخ کر دے رویانی نے کہا اسی پر فتویٰ ہے اگر خاوند کا بالکل پتہ نہ ہو جب بھی قاضی نکاح کو فسخ کر سکتا ہے اسی طرح اگر خاوند مفلس ہو اور نان نفقہ نہ دے سکتا ہو شافعیہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور (باقی بصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِیْ لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا ہندؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بہت ہی بخیل آدمی ہے میں (اس کے پیٹھ پیچھے) اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کیسا آپ نے فرمایا نہیں البتہ دستور کے موافق اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِهٖ۔

ہم سے یحییٰ (بن موسیٰ یا یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے بے اس کی اجازت کے (معمولی خیرات کرے تو خاوند کو بھی آدھا ثواب ملے گا۔

بَابٌ ۲۱۳ عَمَلِ الْمَرْاَةِ فِیْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب عورت کا اپنے گھر میں کام کاج کرنا

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِیٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِیْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہؓ سے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہؓ نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے کہا ہم سے حضرت علیؓ نے انہوں نے کہا حضرت سیدۃ النساء جناب فاطمہ زہراؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں چکی پیستے پیستے جو ہاتھوں کا حال ہو گیا تھا اس کی شکایت کرنے کو ان کو یہ خبر

(بقیہ صفحہ سابقہ) حنفیہ نے جو مذہب اختیار کیا ہے وہ صریح ظلم ہے عورتوں پر اور تکلیف مالا یطاق ہے اور اس زمانہ میں کوئی عورت اس پر نہیں چل سکتی وہ کہتے ہیں خاوند مفلس ہو یا غائب ہر حالت میں عورت صبر کیے بیٹھی رہے البتہ اس کے نام پر قرض لے کر کھا سکتی ہے بتلایئے مفلس یا غائب کو کون قرض دیگا اس زمانہ میں تو مالداروں کو بھی بغیر گروی کے کوئی قرض نہیں دیتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎۱ جو عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی معاویہ کی والدہ تھی ۱۲ منہ ؎۲ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ضرورت کے وقت عورت خاوند کا مال بے اس کی اجازت کے خرچ کر سکتی ہے شافعیہ کے اس میں دو قول ہیں بعضوں نے کہا قاضی سے اجازت لے کر خرچ کرے ۱۲ منہ ؎۳ یہ حدیث اوپر کتاب البیوع میں گزر چکی ہے مراد وہی خیرات ہے جو معمولی ہوتی ہے جس کی خاوند کی طرف سے اجازت ہوتی ہے مثلاً فقیر کو ایک آدھ پیسہ یا روٹی دینا ۱۲ منہ ؎۴ یعنی وہی کام کاج جو عورتوں کے معمول ہیں جیسے آٹا گوندھنا پیسنا گھر میں جھاڑو دینا گھر صاف رکھنا کھانا پکانا وغیرہ بعضوں نے کہا یہ کام بھی عورت پر اس وقت لازم ہیں جب خاوند محتاج ہو گو عورت اپنے گھرانہ کی امیر ہو بعضوں نے کہا جو کام عورت اپنے ماں باپ کے گھرانہ میں کیا کرتی تھی وہی خاوند کے گھر میں بھی کرے امام مالکؒ نے کہا عورت گھر کے کام کاج پر مجبور کی جائے گی گو وہ اپنے خاندان کی امیر اور مالدار ہو بشرطیکہ اس کا خاوند محتاج ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

بَابُ[۲۱۴] خَادِمِ الْمَرْأَةِ

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ

خبر پہنچی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لونڈی غلام آئے ہیں[۱]۔ اتفاق سے آنحضرتؐ نہیں ملے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ سب حال کہہ دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے ذکر کیا حضرت علیؓ کہتے ہیں آنحضرتؐ ہمارے پاس (رات کو) اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر (سونے کے لیئے) جا چکے تھے۔ ہم نے چاہا اٹھ کھڑے ہوں لیکن آپ نے فرمایا نہیں اپنی جا لے پر رہو پھر آپ آنکر میرے اور حضرت فاطمہؓ کے بیچ میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک میر ... کو لگی آپ نے فرمایا لونڈی غلام جو تم چاہتے ہو اس سے بہتر بات میں تم کو بتلاؤں جب تم اپنے بستر پر سونے لگو یا بستر پہ جا کر پڑو تو ۳۳ بار سبحان اللہ کہو ۳۳ بار الحمد للہ کہو اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لو یہ لونڈی غلام سے تمہارے لیے بہتر ہے[۲]۔

باب کیا خاوند پہ گھر کے کاموں کے لیے کوئی ماما رکھنا ضرور ہے۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن ابی یزید نے انہوں نے مجاہد سے سنا انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا جناب خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں ایک خادم چاہتی تھیں (جو گھر کا کام کاج کرے) آپؐ نے فرمایا

---

[۱] تو آپ سے ایک لونڈی یا غلام لیں گے ۱۲ منہ [۲] اللہ تم کو کام کاج کی طاقت دے گا اور خادم کی احتیاج نہ رہے گی سبحان اللہ ہماری پادشاہزادیوں نے دنیا میں اس طرح سے زندگی بسر کی یوں تکلیف سے گذاری کہ اپنے ہاتھ سے چکی پیس لیتیں پانی بھر لیتیں کھانا پکاتیں پھر دوسری عورتوں کی کیا حقیقت ہے جو اپنے تئیں بڑی خاندانی سمجھ کر ان کاموں سے ننگ و عار کریں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے سودا لے کر اپنے ہاتھ میں اٹھا لاتے حالانکہ صدہا خادم آپ پر اپنی جان نثار کرنے کو موجود تھے اگر ان حدیثوں کو بھی دیکھ کر کسی کو آپ کے سچے پیغمبر ہونے میں شبہ رہے تو وہ بڑا بدبخت اور بدنصیب ہے ۱۲ منہ۔

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم

besturdubooks.wordpress.com

اَلَا اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ. ثُمَّ قَالَ سُفْيٰنُ اِحْدٰهُنَّ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيْلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ

بَابُ ۲۱۵ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ.

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهِ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ خَرَجَ.

بَابُ ۲۱۶ اِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ مَا يَكْفِيْهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوْفِ.

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ

فرمایا میں تجھ کو وہ بات نہ بتلاؤں جو تیرے لیے خادم سے بہتر ہے جب تو سونے لگے تو ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لے پھر سفیان بن عیینہ (اس حدیث میں) یوں کہنے لگے ان تینوں کلموں میں سے کوئی کلمہ ۳۴ بار کہہ لے حضرت علیؓ کہتے ہیں میں ہر رات کو یہ کلمے (سوتے وقت) کہتا رہا کبھی نہیں چھوڑے لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑے[۱] انہوں نے کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑے[۲]۔

باب مرد اپنے گھر کے کام کاج کرے تو کیسا

ہم سے محمد بن عرعرہؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہؒ سے انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں رہتے تو کیا کرتے انہوں نے کہا گھر کے کام کاج کرتے رہتے اذان کی آواز سن کر باہر نکلتے[۳]۔

باب اگر مرد اپنی عورت کا خرچہ نہ دے تو عورت بے اس کے خبر کیسے اپنا اور اپنی اولاد کا خرچ اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے

---

[۱] جہاں معاویہ بن ابی سفیان سے بڑی جنگ ہوئی تھی ۱۲ منہ [۲] حالانکہ وہ ایسی پریشانی کا وقت تھا ابن بطال نے بعضے شیوخ سے نقل کیا کہ عورت پر گھر کے کام کاج کے لیے جبر نہیں ہو سکتا اور اس پر علما کا اجماع ہے کہ خاوند پر ان کاموں کا بندوبست لازم ہے اور طحاوی نے اس پر بھی اجماع نقل کیا ہے کہ مرد عورت کے خادم کو گھر سے نہیں نکال سکتا اور شافعیہ اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ مرد پر عورت کا اور عورت کے خادم کا دونوں کا نفقہ لازم ہے اگر مرد اتنا مقدور رکھتا ہو اور اہل ظاہر نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں مرد پر عورت کے خادم کا بندوبست کرنا ضرور نہیں گو عورت بادشاہ وقت کی بیٹی ہو اور اہل کوفہ اور جمہور علماء اس آیت سے دلیل لیتے ہیں وعاشروھن بالمعروف ۱۲ فتح مختصراً [۳] گھر کے کام کاج کرنا اور اپنے گھر والوں کی مدد کرنا ہمارے پیغمبر صاحب کی سنت ہے اور جو لوگ گھر میں پاجی بنے بیٹھے رہتے ہیں کوئی کام اپنے ہاتھ سے نہیں کرتے ہر کام کے لیے ماما لونڈی غلام چھوکرے کو بلاتے ہیں یہاں تک کہ اٹھ کر اپنے آپ پانی بھی نہیں پی سکتے پائخانہ میں پانی لے جا سکتے ہیں نہ وضو خود کر سکتے ہیں یہ محض بیوقوف اور احمق ہیں ان کی صحت ہمیشہ خراب رہے گی اور جب کوئی سفر درپیش ہوگا اور سخت ذلیل اور خوار دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَّلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہندہ عتبہ کی بیٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابوسفیان (میرا خاوند) ایک ہی بخیل آدمی ہے اور میری ضرورت کے موافق بھی میرا اور میری اولاد کا خرچہ نہیں دیتا مگر میں اس کے بے خبر کیے کچھ لے لیتی ہوں تو لے لیتی ہوں آپ نے فرمایا دستور کے موافق اتنا لے لے جو تجھ کو اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

بَابُ ۲۱۷ حِفْظِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ وَالنَّفَقَةِ

باب عورت اپنے خاوند کے مال کا اور جو وہ خرچ کے لیے دے اس کا اچھی طرح بندوبست کرے (بے فائدہ نہ اڑانے دے)

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعٰوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے علی بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؓ نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤسؒ نے انہوں نے اپنے والد اور ابوالزنادؒ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی عورتیں اونٹ کی سواری کرتی ہیں ان میں (یعنی عرب کی عورتوں میں) قریش کی عورتیں بہت عمدہ ہیں بچپنے میں اپنی اولاد پر مہربان اور خاوند کے مال اسباب کی خوب نگہبان اور معاویہ اور ابن عباس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے[۱]

بَابُ ۲۱۸ كِسْوَةِ الْمَرْاَةِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب عورتوں کو دستور کے موافق کپڑا دینا چاہیے

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اٰتٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالملک بن میسرہ نے خبر دی کہا میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی نے ایک ریشمی جوڑا (تحفہ کے طور پر) بھیجا میں نے پہن لیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت کے

[۱] معاویہ کی روایت کو امام احمد اور طبرانی نے اور ابن عباس کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲منہ [۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھ کو عنایت فرمایا ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

فِيْ وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

بَابُ ۲۱۹ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِيْ وَلَدِهِ۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ هَلَكَ اَبِيْ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ وَاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْ خَيْرًا۔

مبارک چہرے پر غصہ ہے میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا[1]۔

باب عورت اپنے خاوند کی مدد اس کی اولاد کی پرورش میں کر سکتی ہے[2]۔

ہم سے مسدد بن مسرہدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا میرے باپ مر گئے (جنگ احد میں شہید ہوئے) اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو خاوند کر چکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے ہنستی دل لگی کرتی تو اس سے ہنستی دل لگی کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ مر گئے اور (چھوٹی چھوٹی) بیٹیاں چھوڑ گئے[3] میں نے ایک اور لڑکی انہی کی طرح بیاہ کر لانا مناسب نہ سمجھا بلکہ میں نے ایسی عورت کی جو ان کی خبر رکھے اور ان کو درست کرے (ادب سکھلائے) آپ نے فرمایا تجھ کو اللہ برکت یا بھلائی عطا فرمائے[4]۔

---

[1] یعنی اپنی رشتہ دار عورتوں کو کیونکہ حضرت علیؓ کی بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سوا فاطمہ زہراؓ کے اور کوئی دوسری عورت نہ تھی دوسری روایت میں یوں ہے میں نے فاطموں کو بانٹ دیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور فاطمہ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ اور فاطمہ بنت حمزہؓ رضی اللہ عنہن ۱۲ منہ [2] یعنی اس اولاد کی تعلیم و تربیت میں جو اس کے پیٹ سے نہ ہو حالانکہ باب کی حدیث میں جابر کی بی بی کی جابر کی بہنوں کی تعلیم اور پرورش میں مدد نکلتی ہے مگر اولاد کو بھی بہنوں پر قیاس کیا یہ خدمت کچھ عورت پر واجب نہیں ہے جیسے ابن بطال نے کہا بلکہ اگر عورت ایسا کرے تو اس کی مروت اور خوش خلقی ہے ۱۲ منہ [3] انکی تعلیم و تربیت کے لیے ایک جہاں دیدہ عورت ضرور تھی ۱۲ منہ [4] جابرؓ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بہت برکت دی ان کا قرضہ بھی سب ادا کرا دیا ہمیشہ خوش و خرم رہے اور سب سے بڑی برکت یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ منظور نظر رہے ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے ساتھ ایک پہاڑ کی چوٹی پر تشریف رکھتے ہیں اور میں اور ایک اور آدمی اس پہاڑ کے نیچے ایک مقام پر دو منزل کر رہے ہیں میں نے اس سے پوچھا تم کون شخص ہو انہوں نے کہا جابر بن عبداللہ انصاری ہوں میں نے کہا کیا خوب تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب پہچانتے ہو بھلا بتلاؤ تو یہ لوگ پہاڑ کی چوٹی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۲۴۳ نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلٰى اَهْلِهٖ۔

۵۳۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ فَاَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِيْ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ هَا اَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ فَاَنْتُمْ اِذًا۔

باب مفلس آدمی کو بھی (جب کچھ ملے) تو اپنی بی بی کو کھلانا واجب ہے[1]۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا (سلمہ یا سلمان بن صخر یا اور کوئی) اور کہنے لگا یارسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیوں کیا ہوا کہہ تو وہ کہنے لگا میں رمضان میں اپنی بی بی پر چڑھ بیٹھا (یعنی دن کو روزے میں) آپ نے فرمایا تو پھر (کفارہ دے) ایک بردہ آزاد کر وہ کہنے لگا بردے کا تو مجھ کو مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا مہینے لگاتار روزے رکھ وہ کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا وہ کہنے لگا اس کا بھی مجھ کو مقدور نہیں ہے پھر ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا ایک تھیلا[2] آ گیا۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا وہ فتویٰ پوچھنے والا کہاں گیا اس نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا لے یہ کھجور لے جا اور (کفارہ میں) خیرات کر دے وہ کہنے لگا یارسول اللہؐ اس کو خیرات کروں نا جو مجھ سے بڑھ کر محتاج ہو قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں میں کوئی گھر والا ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے یہ سن کر آپ ہنس دیئے اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں اور فرمایا پھر تو تم ہی (میاں بی بی) اس کے زیادہ حق دار ہو[3]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) نظر آتے ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سے ہیں جابرؓ نے آپ کی طرف اشارہ کیا آپ اس وقت سپید عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ میں نے دور سے آپ کو دیکھا پھر یہ خواب ختم ہو گیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باب کی حدیث میں اس مفلس شخص سے فرمایا جس پر رمضان کا کفارہ واجب تھا جاؤ تم میاں بی بی اس کھجور کے زیادہ حق دار ہو دوسری روایت میں یوں ہے تو بھی کھا اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلا تو آپ نے کفارہ کی ادائیگی پر اس کے گھر والوں کا کھانا مقدم سمجھا یا اس شخص نے کفارہ کے وجوب کے ساتھ اپنے گھر والوں کے خرچ کا اہتمام کیا اور ان کی محتاجی ظاہر کی اگر گھر والوں کو کھلانا ضروری نہ ہوتا تو وہ اس کھجور کو خیرات کرنا مقدم سمجھتا ۱۲ منہ [2] اس میں پندرہ صاع کھجور ہوتی ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الصوم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۲۲۱ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا[1] تو بچے کے وارث (مثلاً بھائی چچا وغیرہ) پر بھی یہی لازم[2] ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اللہ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے ایک تو گونگا ہے جو کچھ قدرت نہیں رکھتا اخیر آیت صراط مستقیم تک۔

۳۳۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ مِنْ اَجْرٍ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم کو ہشام بن عروہؓ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں ابو سلمہ (اگلے خاوند) کے بیٹوں پر کچھ خرچ کروں تو مجھ کو ثواب ملے گا اور میں ان کی خبر گیری کیسے چھوڑ دوں آخر وہ میرے ہی پیٹ کی اولاد ہیں آپ نے فرمایا بیشک تو جو اُن پر خرچ کرے گی اس کا تجھ کو ثواب ملیگا[3]۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هِنْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَّالِهٖ مَا يَكْفِيْنِيْ وَبَنِيَّ قَالَ خُذِيْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہندہ کہنے لگی یا رسول اللہؐ ابو سفیان (میرا خاوند) ایک ہی بخیل آدمی[5] ہے۔ اگر میں اپنے اور اپنے بیٹوں کی ضرورت کے موافق اس کے مال میں سے لوں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق تو لے سکتی ہے[4]۔

---

[1] اگر بچہ کا باپ مر جائے ۱۲ منہ [2] یعنی دودھ پلانے والی کا نان نفقہ خرچ وغیرہ دینا اس مسئلہ میں اختلاف ہے یعنی جب بچہ کا کچھ مال نہ ہو تو اس کی پرورش کا خرچہ کون دیگا امام احمدؒ کے نزدیک اس بچہ کے وارث دیں گے اور حنفیہ کے نزدیک ہر ایک محرم رشتہ دار اور جمہور کے نزدیک وارثوں کو یہ خرچہ دینا ضرور نہیں اور وعلی الوارث مثل ذالک کے معنے انہوں نے یہ کہے ہیں کہ وارث بھی کسی کو نقصان نہ پہنچائے زید بن ثابت نے کہا ہے کہ اگر بچہ کی ماں اور چچا دونوں ہوں تو ہر ایک بقدر اپنے حصہ وراثت کے اس کا خرچہ اٹھائے گا یہ باب لا کر امام بخاری نے زید کا قول رد کر دیا ہے کہ عورت کی مثال گونگے کی سی ہے اور گونگے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے سورۂ نحل میں فرمایا لایقدر علی شیء تو عورت پر کوئی خرچہ واجب نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ ماں پر اپنی اولاد کا خرچہ واجب نہیں ہے اگر تبرع کے طور پر خرچ کرے ثواب ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اولاد کا خرچ باپ پر ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندہ کو یہ حکم دیتے کہ بیٹوں کا آدھا خرچ تو دے اور آدھا ابو سفیان کے مال سے لے ۱۲ منہ۔

[5] اس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

بَابُ ۲۲۳ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص مر جائے اور قرض کا بوجھ یا بال بچے چھوڑ جائے تو ان کا بندوبست مجھ پر (یعنی میرے ذمہ) ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے عقیلؒ سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے ابو سلمہؓ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جو قرض دار مرتا تو آپ پوچھتے اس نے قرض ادا ہونے کے موافق جائیداد چھوڑی ہے یا نہیں اگر لوگ کہتے چھوڑی ہے تو آپ اس پر (جنازے کی) نماز پڑھتے ورنہ صحابہؓ سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو (آپ نہ پڑھتے)[۱] پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملک کے ملک فتح کرا دیے (اور روپیہ آنے لگا) تو آپ نے فرمایا مؤمنوں کا خیال مجھ کو ان کی ذات سے زیادہ ہے اب اگر کوئی مؤمن مر جائے اور قرضہ چھوڑ جائے (جائیداد نہ چھوڑے) تو اس کا قرضہ میرے ذمہ اور جو مؤمن جائیداد چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کی ہے۔[۲]

باب آزاد اور لونڈی دونوں انّا ہو سکتی ہیں (دودھ پلا سکتی ہیں)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے عقیلؒ سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے کہا

---

[۱] اس سے یہ مقصود تھا کہ لوگ قرضہ کی فکر رکھیں اور زندگی ہی میں اس کو ادا کر جائیں اگر زندگی میں نہ ادا کر سکیں تو قرضہ کے ادائگی کے موافق جائیداد چھوڑ جائیں اس باب کے یہاں لانے سے امام بخاری کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مسلمان اولاد چھوڑ جائے اور انکی پرورش کیلئے کوئی جائیداد نہ ہو تو حاکم اسلام بیت المال میں سے ان کی پرورش کرے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ مسلمان لوگ اگلے زمانہ میں جو اسلامی سلطنت کی دل و جان سے خیر خواہی کرتے تھے اس کے بچانے کیلئے اپنے خون بیدریغ بہاتے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ ہمارے بال بچوں کی پرورش خزانہ سلطنت سے ہو گی ہمارا قرضہ بھی خزانہ سلطنت کرے گا پھر کیا فکر ہے اللہ کی راہ میں جان دینا اور غازی اور شہید کا ثواب حاصل کرنا اس سے بڑھ کر کون سی نعمت ہو گی مگر بعد کے زمانہ میں مسلمان بادشاہوں نے یہ ستم کیا کہ خزانہ سلطنت کو اپنی ملک سمجھ لیا لگے اپنا عیش و عشرت میں اڑانے اب لوگوں نے کہا جب بادشاہ سلامت خود تو عیش و عشرت کرتے ہیں اور ہماری راحت و تکلیف کی ذرا بھی ان کو پرواہ نہیں ہے تو ایسے بادشاہ سے ہم کیوں ہمدردی کریں اب دباقی برصفحہ آئندہ)

عُرْوَةَ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ

مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہؓ نے ان سے ام المؤمنین ام حبیبہؓ نے بیان کیا میں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ میری بہن (عزہ) سے نکاح کر لیجیے جو ابو سفیان کی بیٹی ہے آپ نے فرمایا کیا تجھ کو یہ پسند آئے گا میں نے کہا جی ہاں میں کچھ اکیلی تھوڑی آپ کے پاس ہوں؎ - پھر اگر میری بہن کو فائدہ پہنچے تو غیروں سے تو مجھ کو اچھا لگے گا آپ نے فرمایا یہ تو خیر مگر عزہ (تیری بہن) سے نکاح کرنا مجھ کو درست کہاں ہے؎ - پھر میں نے کہا پروردگار کی قسم ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ دُرّہ ابو سلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا ام سلمہؓ کی بیٹی سے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا درہ تو میری ربیبہ ہے اگر میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے درست نہ ہوتی وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے مجھ کو اور ابو سلمہ کو دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے (جو ابولہب کی لونڈی تھی) تو ایسا مت کیا کرو اپنی بیٹیوں یا بہنوں کا ذکر مجھ سے نہ کیا کرو عروہ نے کہا ثویبہ کو ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا؎

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا!

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کتاب کھانوں کے بیان میں!

(یعنی کھلانے کے آداب اور اقسام کے بیان میں)

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) بادشاہ صاحب کا ساتھ معیت میں صرف ان کی نوکر فوج دینے لگی عام رعیت نے مدد چھوڑ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ان پر غالب ہو گئے سارا ملک غنیم کے قبضے میں آگیا اور بادشاہ سلامت قید خانہ میں بھیجے گئے وہاں اپنے اعمال کا خمیازہ بھگت رہے ہیں ۱۲ منہ عہ جن کی خبر مل جانے تو ہلاک ہو جائیں ۱۲ منہ عہ مجھ کو اس سے کوئی غرض نہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ کہ دوسری سوت آ جائے گوارہ نہ کروں ۱۲ منہ ۵۲ جب تو میرے نکاح میں ہے ۱۲ منہ ۵۳ بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ آنحضرتؐ کے میلاد کی محفل جس میں آپ کی ولادت کی خوشی کی جائے درست ہے کیونکہ ابولہب نے یہ خوشی کی اور ثویبہ کو آزاد کر دیا البتہ آپ کی وفات کی محفل کرنا درست نہیں کیونکہ رنج کی محفل ہے آنحضرتؐ نے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ہم کہتے ہیں کہ ابولہب کا فعل کیونکر حجت ہو سکتا ہے وہ تو کافر تھا اور کفر ہی پر مرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ہجو قرآن پاک میں اتاری جو قیامت تک پڑھی جائے گی اس حدیث سے امام بخاری نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَقَوْلِهٖ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهٖ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۔

تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ اور (اسی سورت میں) فرمایا تم جو پاکیزہ مال کماؤ ان میں سے خرچ کرو (کھاؤ اور کھلاؤ) اور (سورۂ مومنون) میں فرمایا پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اعمال بجالاؤ میں تمہارے کام خوب جانتا ہوں۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيٰنُ وَالْعَانِي الْاَسِيْرُ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ (پیاسے کو پانی پلاؤ) بیمار کی خبر لو (عیادت کو جاؤ) قیدی کو قید سے چھڑاؤ سفیان نے کہا حدیث میں عانی سے مراد قیدی ہے۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَصَابَنِيْ جَهْدٌ شَدِيْدٌ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَاْتُهٗ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَهٗ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِيْ

ہم سے یوسف بن عیسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد ابن فضیل نے انہوں نے اپنے والدؒ سے انہوں نے ابو حازم (سلمان اشجعی) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر آپ کی وفات تک ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ تین دن برابر کھانا پیٹ بھر کر کھایا ہو (اور اسی سند سے) ابو حازم سے روایت ہے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا مجھے بہت بھوک لگی تو میں حضرت عمرؓ سے ملا میں نے ان سے کہا قرآن کی فلاں آیت مجھ کو پڑھ کر سناؤ وہ اپنے گھر میں گئے اور وہ یہ آیت مجھ کو پڑھ کر سنائی سمجھائی آخر میں وہاں سے چلا تھوڑی دور نہیں گیا تھا کہ بھوک کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) باب کا مطلب نکالا کہ لونڈی آقا ہو سکتی ہے یعنی آزاد مرد اس کو دودھ پلا سکتی ہے ۱۲ منہ ۴؎ الطعمہ طعام کی جمع ہے طعام اکثر کھلانے کو کہتے ہیں اور کبھی خاص گیہوں کو بھی کہتے ہیں طعم بالفتح مزہ اور ذائقہ اور طعم بالضم طعام ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ فضیل بن غزوان بن جریر کرنی ۱۲ منہ ۲؎ بلکہ فقر و فاقہ میں گزری ایک دن پیٹ بھر کر ملا تو دوسرے دن فاقہ ہوا دوسری روایت میں یوں ہے کہ گیہوں کی روٹی تین دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کی روٹی دو دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی بعضوں نے کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اور آپ کی آل پیٹ بھر کر کھانا پسند نہیں کرتے تھے حذیفہ کی حدیث میں ہے جو شخص کم کھائے گا اس کا پیٹ اچھا رہے گا اس کا قلب روشن ہوگا اندرون از طعام خالی دار، تا درو نور معرفت بینی۔ حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ سارے تصوف کا خلاصہ تین باتیں ہیں کم کھانا کم سونا کم بات کرنا ۱۲ منہ ۳؎ لیکن میرا مطلب نہ سمجھے میری غرض یہ تھی کہ مجھ کو کچھ کھانا کھلائیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللّٰهُ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ

مارے اوندھے منہ گر پڑا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سرہانے کھڑے ہیں آپ نے فرمایا ابوہریرہؓ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ آپ کی خدمت کے لیے مستعد ہوں آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو اٹھایا آپ پہچان گئے کہ بھوک کے مارے میری یہ حالت ہو رہی ہے آپؐ اپنے گھر مجھ کو لے گئے اور دودھ کا پیالہ میرے لیے لانے کا حکم دیا میں نے دودھ پیا پھر فرمایا ابوہریرہؓ اور پی میں نے اور پیا پھر فرمایا ابوہریرہؓ اور پی میں نے اور پیا اتنا کہ میرا پیٹ تن کر تیر کی طرح برابر ہو گیا[1]۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں اس کے بعد میں پھر حضرت عمرؓ سے ملا اور میں نے اپنا حال بیان کیا[2] میں نے ان سے یہ بھی کہا اللہ تعالیٰ نے میری بھوک دور کرنے کے لیے ایسے شخص کو بھیج دیا جو تم سے زیادہ اس بات کے لائق تھے[3] پروردگار کی قسم میں نے جو تم سے کہا یہ آیت مجھ کو پڑھ کر سناؤ[4] یہ آیت تم سے زیادہ مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ یہ سن کر کہنے لگے ابوہریرہؓ خدا کی قسم اگر میں اس وقت تم کو اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلاتا (تمہاری ضیافت کرتا)، تو لال لال (عمدہ) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھ کو خوشی ہوتی[5]۔

بَابٌ ۲۲۳ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

باب کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا[6]۔

[1] یعنی پہلے بھوک کی حالت میں پیٹ سکڑ کر گڑھے کی طرح ہو گیا تھا اب پھول کر برابر آ گیا گڑھا نہ رہا ۱۲ منہ [2] کہ میں نے تم سے یہ آیت صرف اس لیے پوچھی تھی کہ تم سمجھ جاؤ اور مجھ کو کھانا کھلاؤ ۱۲ منہ [3] یعنی محتاجوں کو کھانا کھلانے اور ان کا پیٹ بھرنے کے یعنی آنحضرتؐ کو ۱۲ منہ [4] تو اس وجہ سے نہیں کہا تھا کہ میں اس آیت کو بھول گیا تھا ۱۲ منہ ع ہ گو جنابت یا حیض ۱۲ منہ [5] مگر افسوس ہے کہ میں اس وقت تمہارا مطلب نہیں سمجھا اور تم نے بھی کچھ نہیں کہا ایک آیت بھول گئے ہو اس کو پوچھنا چاہتے ہو اس حدیث سے یہ نکلا کہ پیٹ بھر کر کھانا درست ہے کیوں کہ ابوہریرہؓ نے پیٹ بھر کر دودھ پیا ۱۲ منہ [6] اگر شروع میں بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت یوں کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ اگر بہت سے آدمی کھانے پر ہوں تو پکار کر بسم اللہ کہے تاکہ اور لوگوں کو بھی یاد آ جائے شافعی نے کہا اگر کھانے والوں میں سے ایک بھی بسم اللہ کہہ لے تو اوروں کو کفایت کرے گی اب علمائے ظاہر کے نزدیک کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا اسی طرح داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا واجب ہے اکثر علماء اس کو سنت کہتے ہیں لیکن ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا اچھا داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا پھر اس کا داہنا ہاتھ بالکل رہ گیا (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۴۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِيْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے کہ ولید بن کثیر نے مجھ کو خبر دی انہوں نے وہب ابن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے وہ کہتے تھے میں (ابوسلمہؓ کے مرجانے کے بعد) بچہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں کھانے کے وقت میرا ہاتھ رکابی کے چاروں طرف گھومتا (کبھی ادھر سے کھاتا کبھی ادھر سے) آپ نے فرمایا ارے بچے بسم اللہ کہہ اور داہنے ہاتھ سے اپنے نزدیک سے کھا اس کے بعد میں پھر ہمیشہ اسی طرح کھاتا رہا۔

بَابُ ۲۲۵ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيْهِ

باب اپنے نزدیک سے کھانا (دوسروں کی طرف ہاتھ نہیں بڑھانا)

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ

اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے[1]۔

۴۴۳۳۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسیؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے وہب ابن کیسان سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہؓ سے جو ام المومنین ام سلمہؓ کے (ابوسلمہ سے) بیٹے تھے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں نے (لڑکپن میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا تو میں کیا کرتا رکابی کے چاروں طرف ہاتھ بڑھاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے اپنے نزدیک سے کھا۔

۴۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابونعیم وہب بن کیسان سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) (مفلوج ہوگیا) ہاتھ ہی نہ اٹھ سکا بے ادبی کی سزا مل گئی ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت اکثر ملکوں میں پھیل گئی ہے وہ کیا کرتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری لیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں بعضے مسلمان بھی ان کی تقلید کرتے ہیں کم بخت بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ ہماری شریعت میں بائیں ہاتھ سے کھانا منع ہے اگر تم کو چھری کانٹے سے ہی کھانا منظور ہے تو خیر کھاؤ لیکن چھری بائیں ہاتھ میں رکھو اور کانٹا دائیں ہاتھ میں اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ حدیث اوپر مطلقاً کتاب النکاح میں حضرت زینبؓ کے ولیمہ کے ذکر میں گزر چکی ہے اس کو امام مسلم اور ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَّمَعَہٗ رَبِیْبُہٗ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ فَقَالَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہؓ بھی تھے آپ نے ان سے فرمایا اللہ کا نام لے اور اپنے نزدیک سے کھا۔

بَابُ ۲۲۶ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَی الْقَصْعَۃِ مَعَ صَاحِبِہٖ اِذَا لَمْ یَعْرِفْ مِنْہُ کَرَاہِیَۃً

باب پیالے کے دوسری طرف بھی ہاتھ بڑھانا[5] جب یہ معلوم ہو کہ ساتھ کھانے والے کو اس سے کراہت نہ ہوگی۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ اِنَّ خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَہٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَھَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوَالَی الْقَصْعَۃِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ مِنْ یَوْمَئِذٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایک درزی نے (جس کا نام معلوم نہیں ہوسکا) کھانا تیار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ اس دعوت میں گیا میں نے دیکھا آپ کھاتے وقت پیالے کے چاروں طرف ہاتھ بڑھاتے آپ ڈھونڈ ڈھونڈ کر اس میں سے کدو کے قتلے نکال کر کھاتے۔ انسؓ کہتے ہیں اس دن سے کدو مجھ کو بہت بھانے لگا[2]۔

بَابُ ۲۲۷ التَّیَمُّنِ فِی الْاَکْلِ وَغَیْرِہٖ۔

باب کھانے پینے وغیرہ میں داہنے ہاتھ کا استعمال

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارکؒ نے خبر دی کہا ہم کو شعبہؒ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

[5] یہ اس شخص کے لیے جائز ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ کھاتے یا ان لوگوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ بڑھانا برا نہ جانیں جیسے صحابہؓ آنحضرتؐ کو کیوں کہ آپ کا ہاتھ لگنا تو باعث برکت تھا صحابہ اس کو غنیمت جانتے تھے اور متبرک سمجھتے تھے یہاں تک کہ آپ کا تھوک بھی متبرک سمجھ کر بدن پر مل لیتے تھے ۱۲ منہ [2] کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھاتا تھا ایمان کی یہی نشانی ہے کہ جو چیز پیغمبر صاحب پسند کرتے تھے اس کو مسلمان بھی پسند کرے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ ایک شخص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند کرتے تھے مجھ کو تو کدو پسند نہیں ہے انہوں نے کہا گردن مارنے کا سامان لاؤ میں اس شخص کی گردن ماروں یہ مرتد ہوگیا ہے یہاں سے مقلدوں کو نصیحت لینا چاہیے کہ ان کے امام ابو یوسف نے کھانے پینے کی سنتوں میں بھی ایسا کلمہ کہنا باعث کفر قرار دیا تو عبادات کی سنتوں میں جیسے آمین بالجہر رفع یدین وغیرہ میں اگر کوئی شخص ایسا کلمہ کہے جس سے سنت نبوی کی تحقیر ہو تو وہ کس قدر واجب القتل ہوگا پھر چند بعضے جاہل غیر مقلد مجتہدین امت کی نسبت جہالت سے جو بے ادبی کے کلمے کہہ بیٹھتے ہیں وہ بھی مذموم ہیں گو ان کی خطا بہت کم درجہ کی ہے امام ابو حنیفہ یا شافعی کی تحقیر یا توہین سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ لیکن معاذ اللہ پیغمبر صاحب کی ایک ذرا سی تحقیر بھی کفر ہے اور جب تم نے آنحضرتؐ کی سنت پر چلنے والوں کی تحقیر کی تو گویا آنحضرت کی تحقیر کی اور بیچارا اسی طرح جب تم نے در مختار یا ہدایہ کی بات کی آنحضرتؐ کی حدیث پر مقدم رکھا یا تم نے یوں کہا مرا قال قال در کار نیست قال ابو حنیفہ درکار است تو بھی تم نے آنحضرت کی تحقیر کی اور تم کافر ہوگئے ہزار درمختار اور ہزار ہدایے آنحضرت کی ایک حدیث پر سے تصدق ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا فِي شَأْنِهٖ كُلِّهٖ۔

بَابٌ ۲۲۸ مَنْ أَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ سے کام لیتے (یا داہنی طرف سے شروع کرتے) جہاں تک ہو سکتا طہارت (وضو غسل) اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں شعبہؒ نے کہا اشعث اس حدیث کا راوی جب واسط میں تھا[1]۔ تو اس نے اس حدیث میں یوں کہا تھا ہر ایک کام میں[2]۔

باب پیٹ بھر کھانا درست ہے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ نے اپنی بی بی ام سلیم سے (اکیلے) کہا (آج) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آواز سنی اس میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں رکھا نہیں کھایا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے ام سلیم نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی سربندھن کو نکال کر روٹیاں تلے اوپر اس میں لپیٹ کر انسؓ کہتے ہیں مجھ کو دیں میرے کپڑے کے تلے دبا دیں (تاکہ دوسرے لوگ نہ دیکھیں) اور کچھ کپڑا مجھ کو اوڑھا دیا اس حال میں مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا خیر میں چلا میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں (چپکا) کھڑا رہ گیا (حیران ہو کہ یا الٰہی اب کیا کروں) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کیا تجھ کو ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کھانا دے کر میں نے کہا جی ہاں آپ نے یہ سن کر

---

[1] جو ایک بستی ہے بصرے کے قریب ۱۲ منہ [2] یعنی ہر ایک کام میں آپ داہنی جانب سے شروع کرتے قسطلانی نے کہا مشکل ان کاموں میں جن میں بائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً پاخانہ میں جب جائے تو پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر کام سے وہ کام مراد ہیں جن میں داہنے طرف سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً کپڑے پہننے جوتا یا موزہ یا جراب پہننے یا مسجد میں داخل ہونے یا سرمہ لگانے یا ناخون کترانے وغیرہ ہیں ۱۲ منہ [3] کہ میں چپکے سے آپ کو یہ روٹیاں دے آؤں کیونکہ آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے ان سب کو یہ روٹیاں کافی نہ تھیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ اَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

جتنے لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے سب سے کہا اٹھو (ابوطلحہؓ کے پاس تمہاری دعوت ہے) اور آپ چلے (لوگ بھی آپ کے پیچھے) میں دوڑ کر ان کے آگے نکل گیا اور (ان سے پہلے) ابوطلحہ کو خبر دی ابوطلحہ ام سلیم سے کہنے لگے اجی ام سلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیے آرہے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو سب کو کافی ہو (اب کیا ہوگیا بڑی ندامت ہوگی) ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں انسؓ کہتے ہیں تو ابوطلحہؓ (استقبال کے لیے) آگے بڑھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطلحہ دونوں مل کر اندر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم سے فرمایا جو کھانا تیرے پاس ہے وہ لا ام سلیم نے وہی روٹیاں (جو انسؓ کو دی تھیں) سامنے رکھیں آپ نے فرمایا ان روٹیوں کو توڑ کر چورا کرو اوپر سے ام سلیمؓ نے گھی کی کپی اس پر نچوڑ دی وہی گویا سالن ہوا اب آپ نے زبان سے وہ کلمے فرمائے جو اللہ کو منظور تھا (برکت کی دعا کی) بعد اس کے ابوطلحہؓ سے فرمایا باہر سے دس آدمیوں کو بلا لو انہوں نے بلایا وہ پیٹ بھر کر کھا کر چلے گئے پھر اور دس آدمیوں کو بلانے کو کہا (وہ بھی آئے) پھر کھایا شکم سیر ہو کر چلے گئے پھر اور دس آدمیوں کو بلایا وہ بھی آئے پس کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے اور دس کو بلایا اسی طرح سب لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہوگئے یہ سب اسی آدمی تھے۔

۱؎ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ اتنے ہمراہیوں کے تشریف لا رہے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ جو بڑی عاقلہ اور فرزانہ تھیں تم کو کیا فکر ۱۲ منہ ۳؎ ام سلیم سمجھ گئیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اتنے لوگوں کو لا رہے ہیں تو اس وقت اللہ کی مدد ضرور آئیگی اور کھانے میں برکت ہوگی کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہؓ کے گھر پہنچے تو ابوطلحہؓ نے چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو صرف آپ کو بلایا تھا آپ اتنے آدمیوں کو لے آئے اب کیا ہوگا آپ نے فرمایا چل اندر چل اللہ برکت دے گا ۱۲ منہ ۴؎ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہؓ کے مکان کے قریب پہنچے ۱۲ منہ ۵؎ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا تب بھی کھانا بچ رہا (سبحان اللہ) یہ حدیث اوپر علامات نبوت میں گذر چکی ہے۔ امام بخاریؒ اس کو اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں شکم سیر ہو کر کھانا مذکور ہے ۱۲ منہ۔

٣٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى وَايْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان بن طرخان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا اور ابو عثمان نہدی نے بھی عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم لوگ ایک سو تیس آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا بھی ہے تو ایک شخص سے ایک صاع یا اس کے قریب آٹا نکالا آخر وہی گوندھا گیا پھر سامنے سے ایک لنبا تڑنگا مشرک نمودار ہوا (اس کا نام نہیں معلوم ہوا) وہ بکریاں ہانکتا ہوا لے جا رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا ان میں سے ایک بکری ہم کو یونہی مفت نہیں دیتا ہے یا بیچتا ہے اس نے کہا بیچتا ہوں (مفت نہیں دیتا) آپ نے ایک بکری اس سے مول لی وہ کاٹی گئی پھر یہ حکم دیا کہ اس کی کلیجی بھونی عبدالرحمٰن کہتے ہیں (اس کلیجی میں ایسی برکت ہوئی) خدا کی قسم ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں رہا جس کو آپ نے اس کلیجی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو جو موجود تھا اس کو اسی وقت دیا گیا اور جو اس وقت موجود نہ تھا اس کا حصہ اٹھا کر رکھا گیا پھر بکری کا گوشت دو کونڈوں میں نکالا گیا ہم سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا پھر بھی کونڈوں میں گوشت بچ رہا میں نے اس کو اونٹ پر لاد لیا عبدالرحمٰن نے ایسا ہی کوئی کلمہ کہا (یہ راوی کو شک ہے)

٣٤٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہم پانی اور کھجور سے سیر ہو گئے تھے

ف ۱ مجھ سے فلاں شخص نے بیان کیا ۱۲ منہ ف ۲ یہ حدیث اوپر بیع اور ہبہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ف ۳ مطلب یہ ہے کہ شروع زمانہ میں تو غذا کی ایسی قلت تھی کہ کھجور بھی پیٹ بھر کر نہ ملتی پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس وقت ہوئی کہ ہم کو کھجور با فراط پیٹ بھر کر ملنے لگی ۱۲ منہ ف ۴ اس کا نام نہیں معلوم ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۲۹ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ إِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔

۳۵۰ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ ابْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمٰنِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيٰى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلٰى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيٰنُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَّبَدْأً ۔

باب ۲۳۰ الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ ۔

۳۵۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَّعِنْدَهٗ خَبَّازٌ لَهٗ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا وَّلَا شَاةً مَّسْمُوْطَةً حَتّٰى

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) فرمانا اندھے پر کوئی گناہ نہیں ہے نہ لنگڑے پر نہ بیمار پر اخیر آیت لعلکم تعقلون تک[۱]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے بشیر بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سوید ابن نعمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے (یعنی ۷ھ ہجری میں) جب صہبا میں پہنچے یحییٰ نے کہا صہبا خیبر سے دوپہر کے راہ پر ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا لیکن صرف ستو آیا (اور کوئی کھانا نہ تھا) ہم نے اسی کو سوکھا پھانک لیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی اور مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا[۲] سفیان نے کہا میں نے یحییٰ سے اس حدیث میں یوں سنا کہ آپ نے نہ ستو کھاتے وقت وضو کیا نہ کھانے سے فارغ ہو کر۔

باب (میدہ کی) باریک چپاتیاں اور خوان (میز) اور دسترخوان پر کھانا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم انس رضی کے پاس تھے اس وقت ان کا نانبائی بھی موجود تھا (اس کا نام نہیں معلوم ہوا) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی باریک چپاتی (میدہ کی) نہیں کھائی اور نہ سموچی بکری دم پخت کی ہوئی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے

[۱] اس آیت کی مناسبت باب کی حدیث سے یہ ہے کہ باب کی حدیث میں سب کا ایک ساتھ مل کر ستو کھانا ثابت ہوتا ہے اور آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ تندرستوں کے ساتھ اندھے لنگڑے بیمار مل کر کھائیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے ہوا یہ تھا کہ عرب لوگ ایسے اندھوں بیماروں وغیرہ کے ساتھ کھانے میں تامل کرتے تھے اس سبب سے کہ یہ لوگ معذوری کی وجہ سے دیر میں کھاتے تھے اور تندرست لوگ جلدی جلدی کھا لیتے تھے تو ان کو برا معلوم ہو کہیں ان کی حق تلفی کی وجہ سے ہم گنہگار نہ ہوں بعضوں نے کہا امام بخاری کا مقصد اس آیت کا یہ فقرہ ہے لا جناح علیکم ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا اور حدیث سے بھی ایک جا مل کر کھانا ثابت کیا بعضے نسخوں میں ترجمہ باب میں اتنی عبارت اور زیادہ ہے والنہد والاجتماع فی الطعام یعنی اس باب میں نہد کا اور کھانے پر جمع ہونے کا بھی بیان ہے نہد کا معنی اوپر گزر چکا ہے کتاب الشرکۃ میں یعنی سب ساتھی تھوڑا تھوڑا برابر روپیہ خرچ کے لیے اکٹھا کر دیں اس میں سے خرچ ہوتا رہے ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے کہا وضو سے ہاتھ دھونا مراد ہے ۱۲ منہ۔

لَقِيَ اللهَ۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الْإِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ

ل گئے[۱]۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد (ہشام دستوائی) نے انہوں نے یونس بن ابی الفرات سے علی بن مدینی نے کہا یہ یونس اسکاف ہیں[۲] انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں تو نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طشتری میں رکھ کر کھانا کھایا ہو[۳] اور نہ آپ نے کبھی باریک چپاتی کھائی (مانڈے) اور نہ آپ نے کبھی میز پر کھانا کھایا[۴] لوگوں نے قتادہ سے پوچھا پھر کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے انہوں نے کہا دسترخوانوں پر۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفرؓ نے خبر دی کہا مجھ کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے مدینہ کو آتے ہوئے) حضرت صفیہ سے صحبت کی میں نے مسلمانوں کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا چمڑے کے دسترخوان بچھائے گئے ان پر کھجور پنیر گھی ڈال دیا عمرو بن ابی عمرو نے کہا انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہؓ سے صحبت کی پھر ایک چمڑے کے دسترخوان پر حلوہ بنایا (کھجور پنیر گھی ملاکر)۔

[۱] حدیث میں شاۃ مسمطۃ ہے یعنی وہ بکری جس کے بال گرم پانی سے دور کیے جائیں پھر چمڑے سمیت بھون لی جائے یہ حلوان کے ساتھ کرتے ہیں چونکہ اس کا گوشت نرم ہوتا ہے اور یہ دنیا دار مغروروں کا فعل ہے اول تو جانور کو کم عمری میں ذبح کرنا دوسرے اس کی کھال ضائع کرنا جس سے دوسرے مسلمان فائدہ اٹھا سکتے تھے ابوہریرہؓ کے سامنے چپاتی آئی تو وہ دیکھ کر رو دیئے اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ رہے ہمیشہ غریبی کھانا تناول کرتے رہے یعنی کیہوں یا جو کی روٹیاں وہ بھی موٹے بے چھنے آٹے کی اور آپ کا سالن کبھی سرکہ ہوتا کبھی شہد کبھی گوشت کبھی گھی آپ نے ہمیشہ ایک ہی سالن پر اکتفا کی اور شیرینی میں کھجور یا شہد پر قناعت کی اب بھی جو لوگ صاحب علم اور معرفت ہیں وہ ایسی سادی غذا کو پسند کرتے ہیں اور ایسی ہی غذا سے صحت قائم رہتی ہے آٹے کا چھاننا اس کا میدہ نکالنا اور میدے کی روٹی کھانا مورث قبض ہے اس سے ہزاروں طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۱۲ منہ [۲] یونس بن عبید بصری ۱۲ منہ [۳] اس طشتری میں چٹنی چورش اچار رکھا کرتے تا کہ کھانا جلدی ہضم ہو ۱۲ منہ [۴] یہ میز فرش پر رکھی جاتی ہے لوگ بھی فرش پر بیٹھے ہیں اس سے غرض ہوتی ہے کہ کھانے میں جھکنا نہ پڑے کہ معلوم میں امیر لوگ اب اسی طرح کھاتے ہیں اور نصاریٰ چونکہ کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اس لیے وہ بھی میز پر کھاتے ہیں مگر ان کی میز اور زیادہ بلند ہوتی ہے میز پر کھانا طریقہ سنت کے برخلاف ہے مگر جائز ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُوْنَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُوْنَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهٗ اَسْمَاءُ يَا بُنَيَّ اِنَّهُمْ يُعَيِّرُوْنَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَدْرِيْ مَا كَانَ النِّطَاقَانِ اِنَّمَا كَانَ نِطَاقِيْ شَقَقْتُهٗ نِصْفَيْنِ فَاَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِيْ سُفْرَتِهٖ اٰخَرَ قَالَ فَكَانَ اَهْلُ الشَّامِ اِذَا عَيَّرُوْهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُوْلُ اِيْهًا وَ الْاِلٰهِ ؎

تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہؓ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) اور وہب بن کیسان سے انہوں نے کہا شام کے لوگ[1] عبداللہ بن زبیرؓ پر طعنہ مارتے تھے ان کو کہتے تھے وہ کمر بندوالی کے بیٹے اس وقت ان کی والدہ (اسماء بنت ابی بکرؓ) نے کہا بیٹا شام والے تجھ پر یہ طعنہ کرتے ہیں کہ تو دو کمر بندوالی کا بیٹا ہے تو جانتا ہے اس کا کیا مطلب ہے ہوا یہ تھا کہ (جب آنحضرت ہجرت کرنے لگے) تو میں نے اپنی کمر بند کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑے سے تو آپ کا مشکیزہ (پانی کا) باندھا اور ایک ٹکڑے کو آپ کا دستر خوان بنایا (اس میں توشہ لپیٹا) وہبؓ نے کہا اس کے بعد میں (مردود) شام والے عبداللہ بن زبیرؓ پر طعنہ مارتے کہ وہ دو کمر بندوالی کا بیٹا ہے تو وہ کہتے بے شک سچ ہے پروردگار کی قسم اور یہ مصرع پڑھتے یہ تو ایسا طعنہ ہے جس میں نہیں کچھ عیب ہے[2]۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحٰرِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَّاَقِطًا وَّاَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَاُكِلْنَ عَلٰى مَائِدَتِهٖ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَّا اُكِلْنَ عَلٰى مَائِدَةِ النَّبِيِّ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشرؒ سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ ام حفید بنت حارث بن حزن نے جو ابن عباسؓ کی خالہ ہوتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھی پنیر اور (تلے ہوئے) گھوڑ پھوڑوں کا حصہ بھیجا آپ کے دستر خوان پر لوگوں نے ان گھوڑ پھوڑوں کو کھایا لیکن آپ نے نہیں کھایا آپ کو نفرت آئی (چونکہ آپ کے ملک میں ان کے کھانے کی عادت نہ تھی) اگر گھوڑ پھوڑ حرام ہوتا تو آپ کے دستر خوانوں پر لوگ کیوں کھاتے نہ آپ لوگوں کو ان کے کھانے

---

[1] عبدالملک بن مروان کے طرف دار یا یزید پلید کے طرف دار ۱۲ منہ [2] یہ ایک مصرع ہے بڑے قصیدے کا جو ابو ذویب شاعر کی تصنیف ہے اس کا پہلا مصرع یہ ہے وعیرہا الواشون انی احبہا مردود شام والے عبداللہ بن زبیرؓ پر اس بات کا عیب کرتے جو سراسر شرف اور فخر ہے ان شام والوں مردودوں کی ہفتاد پشت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت گزاری کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است امام بخاری نے یہ حدیث لاکر ثابت کیا کہ دستر خوان کپڑے کا بھی ہو سکتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا آمُرُ بِأَكْلِهِنَّ

کا حکم دیتے تھے۔[۱]

بَابُ ۲۳۱ السَّوِيقِ

باب ستو کھانے کے بیان میں۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلٰى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے وہ صہبا میں جو خیبر سے ایک منزل پر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نماز کا وقت آگیا تھا اس وقت آپ نے کھانا مانگا بجز ستو کے اور کوئی کھانا نہ ملا آخر آپ نے اسی کو پھانک لیا ہم نے بھی پھانکا پھر آپ نے پانی منگوایا کلی کی نماز پڑھائی ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستو کھا کر وضو نہیں کیا۔

بَابُ ۲۳۲ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتّٰى يُسَمّٰى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا (جو پہچانا نہ جاتا) نہ کھاتے جب تک لوگ بیان نہ کرتے کہ فلانا کھانا ہے اور آپ کو معلوم نہ ہو جاتا۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری نے ان کو ابن عباسؓ نے ان سے خالد بن ولیدؓ نے جن کا لقب سیف اللہ تھا بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہؓ پاس گئے میمونہؓ خالد اور ابن عباسؓ دونوں کی خالہ تھیں[۲] وہاں دیکھا تو تلے ہوئے گھوڑ پھوڑ رکھے ہیں جو میمونہ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے لے کر آئی تھیں میمونہ نے یہ گھوڑ پھوڑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے آپ کی اکثر عادت تھی جب تک لوگ بیان نہ کرتے یہ فلانا کھانا ہے

۱۔ بلکہ منع کرتے اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کو حرام جانتے ہیں پورا بیان اس کا آگے ان شاء اللہ آئے گا یہاں یہ حدیث اس لیے لائے کہ اس میں دسترخوان پر کھانے کا بیان ہے ۱۲ منہ ۲۔ خالد کی والدہ لبابہ صغریٰ تھیں اور ابن عباسؓ کی والدہ لبابہ کبریٰ دونوں حارث کی بیٹیاں تھیں (۱) میمونہ کی بہن ۱۲ منہ۔

يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ

بَابُ ۲۳۳ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ۔

۳۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ۔

بَابُ ۲۳۴ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ۔

۳۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ

تو آپ ہاتھ نہ بڑھاتے غرض آپ نے اپنا ہاتھ گھڑپھوڑ پر دکھانے کے لیے بڑھایا اس وقت جو عورتیں موجود تھیں ان میں سے ایک نے کہہ دیا آپ کو بتلا تو دو کیا چیز آپ کے سامنے دکھانے کو رکھ دی ہے یا رسول اللہ یہ گھڑپھوڑ ہے آپ نے سنتے ہی ہاتھ کھینچ لیا خالد بن ولیدؓ نے پوچھا کیا گھڑپھوڑ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا حرام تو نہیں ہے لیکن میرے ملک میں یہ جانور نہیں ہوتا لوگ نہیں کھاتے اس وجہ سے مجھ کو نفرت آتی ہے۔ خالدؓ نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے میں نے اس کو کھایا[۱]۔

باب ایک آدمی کا (پورا) کھانا دو آدمیوں کو کفایت کر سکتا ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؓ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا (پورا) کھانا تین آدمیوں کو بس کرتا ہے اور تین آدمیوں کا (پورا) کھانا چار کو بس کرتا ہے[۲]۔

باب مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے (یعنی کم کھاتا ہے) اور کافر سات آنتوں میں[۳]

ہم سے محمد بن بشارؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے واقد بن محمدؒ سے انہوں نے

---

۱ اس سے صاف گوہ کی حلت نکلتی ہے قسطلانی نے کہا ائمہ اربعہ اس کی حلت کے قائل ہیں اور طحاوی نے جو حنفی ہیں اس کی حلت کو ترجیح دی ہے مگر (متاخرین حنفیہ جیسے) صاحب ہدایہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور دلیل لی ہے ابوداؤد کی حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع کیا مگر یہ حدیث ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ۱۲ منہ ۲ یعنی دو کے کھانے پر تین آدمی اور تین آدمی کے کھانے پر چار آدمی قناعت کر سکتے ہیں بظاہر حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں صاف یوں ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے ۱۲ منہ ۳ یعنی خوب پیٹ بھر کر ٹھنسا ٹھنس ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِمِسْكِيْنٍ يَأْكُلُ مَعَهٗ فَاَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهٗ فَاَكَلَ كَثِيْرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّاِنَّ الْكَافِرَ اَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا اَدْرِيْ اَيَّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ وَّقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ اَبُوْ نَهِيْكٍ رَّجُلًا اَكُوْلًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ فَقَالَ فَاَنَا اُؤْمِنُ

نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کی عادت تھی وہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک ایک محتاج شخص ان کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوتا، نافع کہتے ہیں ایک روز ایسا ہوا میں ان کے کھانے کے لیے ایک (محتاج) شخص کو لے گیا (ابو نہیک کو) اس نے بہت کھایا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا نافع اب اس کو نہ لائیو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے[۱]۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ عمریؒ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے (چھ آنتیں خالی رکھتا ہے) اور کافر یا منافق عبدہ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں عبید اللہ نے کونسا لفظ کہا ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے اور یحییٰ بن بکیرؒ نے کہا مجھ سے امام مالکؒ[۲] نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ابو نہیک (مکا) ایک شخص بڑا کھانے والا تھا تو عبداللہ بن عمرؓ نے اس سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں (بھر کر) کھاتا ہے تو ابو نہیک کہنے لگا میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان

---

[۱] سبحان اللہ کیا عمدہ عادت تھی ۱۲ منہ [۲] تو پر خوری کافروں کی صفت ہے کمبخت یہ کافر آنا نہیں سمجھتے کہ پر خوری سے فائدہ کیا ہے ہزاروں بیماریاں پیٹ بھر کر کھانے سے پیدا ہوتی ہیں میں نے ایک ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ باوجودیکہ میری عمر پچاس سال سے متجاوز ہوئی مگر میں نے کبھی کوئی چورن یا ہاضمہ کے لیے کوئی دوا نہیں کھائی انہوں نے کہا شاید آپ کم کھاتے ہیں جو شخص بھوک سے کم کھایا کرے اس کو کسی دوا کا احتیاج نہیں ہے نہ کھانا کھانے کے بعد اس کو سستی پیدا ہوتی ہے نہ آرام طلبی کو جی چاہتا ہے مجھ کو کھانا کھانے کے بعد چستی ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہو جاتا ہے جیسے آنکھوں میں روشنی آگئی میں ہمیشہ اتنا کھاتا ہوں کہ اگر چاہوں تو اتنا اور کھا لوں ۱۲ منہ [۳] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُ الْمُسْلِمُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ یَاْكُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ یَاْكُلُ اَكْلًا كَثِیْرًا فَاَسْلَمَ فَكَانَ یَاْكُلُ اَكْلًا قَلِیْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْكُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ یَاْكُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

بَابُ ۲۳ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ سَمِعْتُ اَبَا جُحَیْفَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

رکھتا ہوں[1]

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے ایک شخص کفر کی حالت میں بہت کھایا کرتا تھا پھر مسلمان ہوگیا تو کم کھانے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

باب تکیہ لگا کر کھانا کیسا ہے؟

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے کہا میں نے ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ سوائیؓ) سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا جیسے مغرور لوگ کھاتے ہیں[2]

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہؓ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابو جحیفہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

---

[1] باوجود اس کے بہت کھاتا ہوں تو معلوم ہوا کہ حدیث میں جو مذکور ہے وہ بطور اکثر کے ہے نہ یہ کہ کل بہت کھانے والے کافر ہی ہوتے ہیں بعضے مومن بھی زیادہ کھاتے ہیں حافظ نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات خواہشیں مراد ہیں طبیعت کی خواہش نفس کی خواہش آنکھ کی خواہش منہ کی خواہش کان کی خواہش ناک کی خواہش پیٹ کی خواہش کافر سب خواہشوں کو پورا کرتا ہے اور مومن تمام خواہشوں کو مار کر ضروری خواہش یعنی پیٹ کی خواہش پوری کرتا ہے کیونکہ حیات اسی پر موقوف ہے میں کہتا ہوں حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ کافر ان ساتوں خواہشات پر عمل کرتا ہے اور مومن ان ساتوں خواہشات کو مار کر ایک خواہش کر دیتا ہے یعنی اللہ کی رضا مندی حاصل ہو نا تو گویا کافر نے سات آنتوں میں کھایا اور مومن نے ایک آنت میں تمام مذہبوں میں تزکیہ نفس پر مکت یعنی نجات کا مدار رکھا ہے اور یہ تزکیہ بغیر اس کے حاصل نہیں ہوتا کہ ان ساتوں خواہشوں کو مار کر عقل اور شریعت کے تابع کر دے ایک آٹھویں خواہش بھی ہے زبان کی خواہش یعنی باتیں کرنے کی غرض خواہش اور نقصان دونوں کر جس نے دبایا وہ انسانیت کے مرتبہ کو پہنچ گیا اللہ جس کو خواہش اور غصے کو سرا بنایا عقل کو بادہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ

بَابُ ۲۳۶ الشِّوَاءِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ أَيْ مَشْوِيٍّ

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ۔

بَابُ ۲۳۷ الْخَزِيرَةِ۔

قَالَ النَّضْرُ الْخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ وَالْحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ۔

تھا اتنے میں آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس بیٹھا تھا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

باب بھنا ہوا گوشت کھانا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے خالد بن ولیدؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھنا ہوا گھر پھوڑ لایا گیا آپ نے اس کے کھانے کو ہاتھ بڑھایا اتنے میں کسی نے کہہ دیا یا رسول اللہ وہ گھر پھوڑ ہے آپ نے میرے مسین کر ہاتھ کھینچ لیا خالدؓ نے پوچھا کیا گھر پھوڑ حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر میرے ملک میں یہ جانور نہیں ہوتا اس لیے مجھے کچھ نفرت سی معلوم ہوتی ہے پھر خالد نے اس کو کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے[۴] امام مالکؒ نے زہری سے مشوی کی جگہ محنوذ کا لفظ نقل کیا[۵]

باب خزیرہ کا بیان[۶] نضر بن شمیلؒ نے کہا خزیرہ

بھوسی سے بنایا جاتا ہے اور حریرہ دودھ سے (اکثر نے کہا حریرہ آٹے سے بنایا جاتا ہے)۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) درحقیقت جائز ہے ۱۲ منہ [۲] مجاہ غفاری یا ابونضرہ غفاری یا شامہ بن اثال ۱۲ منہ [۳] کہتے ہیں کفر کی حالت میں سات بکریوں کا دودھ پی گیا مسلمان ہونے کے بعد دوسری بکری کا دودھ پورا نہ کر سکا ۱۲ منہ [۴] اکثر علماء نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے ابن عباس اور خالد بن ولید اور ابو عبیدہ سلمانی اور ابن سیرین اور عطاء بن یسار اور زہری سے اس کا جواز نقل کیا ہے اور صحیح حدیثوں میں اس کی ممانعت نہیں آئی اس لیے امام بخاری نے ترجمہ باب میں یہ نہیں کہا کہ یہ منع ہے ابن شاہین نے مرسلاً نکالا کہ جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگا کر کھاتے دیکھا تو منع کیا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ایک بار کے کبھی تکیہ لگا کر نہیں کھایا ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا میں اس طرح کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے علماء نے کہا ہے بہتر یہ ہے کہ کھاتے وقت دونوں گھٹنوں اور قدموں کی پشت پر بیٹھے یا داہنا پاؤں کھڑا رکھیں بائیں پاؤں پر بیٹھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۵] باب کا مطلب امام بخاری نے اس حدیث سے یوں نکالا کہ گھر پھوڑ ہونے سے آپ نے چھوڑ دیا ورنہ کھاتے تو بھنا ہوا گوشت کھانا ثابت ہوا ۱۲ منہ [۶] خزیرہ جو آٹے اور گوشت کے ٹکڑوں سے پتلا پتلا حریرہ کی طرح بنایا جاتا ہے اگر گوشت نہ ہو نرے آٹے سے بنایا جائے تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں یعنی حریرہ ۱۲ منہ [ع] معنی دونوں لفظوں کا ایک ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۶۷ - حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِی مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِیعِ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ اَتٰی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی اَنْكَرْتُ بَصَرِی وَاَنَا اُصَلِّی لِقَوْمِی فَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِی الَّذِی بَیْنِی وَبَیْنَهُمْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِیَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّیَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَّكَ تَاْتِی فَتُصَلِّیَ فِی بَیْتِی فَاَتَّخِذَهُ مُصَلًّی فَقَالَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ حِینَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی دَخَلَ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ لِی اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِكَ فَاَشَرْتُ اِلٰی نَاحِیَةٍ مِنَ الْبَیْتِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰی خَزِیرٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِی الْبَیْتِ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ اَیْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُرِیدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ

مجھ سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے کہا مجھ سے محمود بن ربیع انصاری نے بیان کیا انہوں نے عتبان بن مالکؓ سے وہ ان انصاری صحابیوں میں سے تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں بینائی میں فرق پاتا ہوں (اندھا ہو گیا ہوں یا کم سوجھتا ہے) اور میں اپنی قوم کا پیش امام ہوں لیکن جب مینہ برستا ہے تو میرے گھر اور ان کے گھروں کے بیچ میں ایک نالہ ہے اس میں پانی بہنے لگتا ہے اس وقت ان کی مسجد میں جا نہیں سکتا کہ ان کی امامت کروں میری آرزو یہ ہے کہ ایک بار آپ تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیجئے تو میں اسی جگہ کو نماز گاہ بنا لوں آنحضرتؐ نے فرمایا انشاء اللہ میں آؤں گا عتبان کہتے ہیں دوسرے روز دن چڑھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع ابوبکرؓ تشریف لائے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی اندر آتے ہی آپؐ بیٹھے بھی نہیں مجھ سے پوچھنے لگے کہ تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے گھر میں کہاں نماز پڑھ دوں میں نے گھر کا ایک کونا بتا دیا آپؐ (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعتیں (نفل) پڑھ کر سلام پھیر دیا ہم نے آپؐ سے کہا ٹھہرے رہیے ایک خزیرہ جو ہم نے بنایا تھا اس کے پینے کے لیے آپ کو روک لیا اتنے میں محلہ کے اور بہت سے لوگ بھی میرے گھر میں جمع ہو گئے ان میں سے ایک نے کہا اجی مالک بن دخشن نہیں آیا دوسرا بولا وہ تو منافق ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور رسولؐ سے کچھ الفت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہہ کیا وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اللہ کی رضامندی نہیں چاہتا اس نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں (اصل حال کیا ہے) اگر ہم لوگ تو

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ قُلْنَا فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ۔

بَابُ ۲۳۸ الْأَقِطِ

وَقَالَ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ۔

بَابُ ۲۳۹ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا

ظاہر میں یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ منافقوں ہی کی طرف رہتی ہے انہی کی بھلائی کا طالب ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کچھ بھی ہو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کی رضامندی کے لیے خالص نیت سے لاالہ الا اللہ کہےؒ۔ ابن شہابؒ نے کہا میں نے محمودؓ سے یہ حدیث سن کر حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے شریف لوگوں میں سے تھا اس کو پوچھا تو انہوں نے کہا محمودؓ سچا ہے۔

باب پنیر کا بیان

اور حمیدؒ نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے صحبت کی تو (ولیمہ کی دعوت میں) کھجور پنیر گھی (دستر خوان پر) رکھاؒ اور عمرو بن ابی عمرو نے انسؓ سے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے حیس (حلوا) بنایا (یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالبشر سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میری خالہ (میمونہؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھڑپھوڑ اور پنیر اور دودھ کا حصہ بھیجا تو گھڑپھوڑ آپ کے دستر خوان پر رکھا گیا (صحابہؓ نے کھایا) اگر حرام ہوتا تو کبھی نہ رکھا جاتا اور آپ نے دودھ پیا پنیر بھی تناول فرمایا۔

باب چقندر اور جو کا بیان

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہاؒ ہم جمعہ کا دن آنے سے خوش ہو جاتے وجہ یہ تھی ایک بڑھیا (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) چقندر کی جڑیں لے کر ایک ہانڈی میں پکا دیتی

ل یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے دوزخ کے حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ طبقہ مومن پر حرام ہے جس میں کافر اور منافق رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ کے لیے رہنا مسلمان پر حرام ہے ۱۲ منہ ۲ امام بخاری نے باب الخبز المرقق میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳ شروع شروع جب ہم مدینہ میں آئے تھے اور لوگوں پر محتاجی تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللَّهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ

بَابُ النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَعَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَابُ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ

۳۷۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ

جو کے کچھ دانے ڈال دیتی اور جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تو اس کے پاس جاتے وہ یہی چقندر اور جو ہمارے سامنے رکھتی جمعہ کے دن ہم کو اسی کھانے کی خوشی ہوتی اور جمعہ کے دن ہم کھانا اور سونا سب نماز کے بعد کرتے پروردگار کی قسم اس چقندر اور جو میں گھی اور چربی کا نام نہ ہوتا جب بھی مزے سے ہم اس کو کھاتے[1]

باب گوشت پکنے سے پہلے ہانڈی سے نکال کر اور منہ سے نوچ کر کھانا۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہابؒ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت نوچ کر کھایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی وضو نہیں کیا اور (اسی سند سے) ایوب سختیانی اور عاصم بن سلیمان احول سے منقول ہے ان دونوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہانڈی سے گوشت کی ہڈی نکال لی (ابھی گوشت گلا نہیں تھا) اور اس کو کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

باب بازو کا گوشت نوچ کر کھانا۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمرؓ نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمانؒ نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا ہم سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

---

[1] گرفتہ را نان ہی گرفتہ است مسلمانرو نے کا مقام ہے ہمارے پیشواؤں نے اس طرح تکلیف سے زندگی بسر کی ہے اور کبھی بجز شکر کے کوئی شکایت کا کلمہ زبان پر نہیں لائے اور ہم ہیں کہ ہزاروں طرح کی نعمتیں روز اڑاتے ہیں پھر بھی خدا کا شکر نہیں بجا لاتے نہ اس کے سچے دین کی کچھ مدد کرتے ہیں صحابہؓ نے سوکھی روٹیاں کھا کر فقر اور فاقہ کے ساتھ جتنے ملک فتح کیے تھے اور اسلام کا ڈنکا وہاں بجایا تھا ہم ان کو ایک کے بعد ایک کر کھوتے جاتے ہیں اور بیٹھے تماشہ دیکھتے ہیں اللہ اکبر کہاں وہ مسلمان تھے جو شمار میں چوبیس ہزار تھے اور انہوں نے روم اور ایران کی سی زبردار سلطنتوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور ہم کہاں کہ شمار میں کروڑوں ہیں پھر بھی اپنا گھر بھی دشمنوں کے ڈر کے مارے حوالہ کر رہے ہیں اور چوں تک نہیں کرتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي وَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ

کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حدیبیہ کے سال) مکہ کی طرف نکلے دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے عبد العزیز ابن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفرؓ نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے قتادہ سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کیا ہوا ایک دن میں اور اصحاب کے ساتھ بیٹھا تھا یہ واقعہ ایک منزل کا ہے مکہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے بڑھ کر ایک مقام میں اترے ہوئے تھے[1] میرے ساتھی سب احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام نہیں باندھے تھا ان لوگوں نے ایک گورخر دیکھا اس وقت میں اپنا جوتا ٹانکنے میں مشغول تھا انہوں نے مجھ کو خبر نہیں دی[2] لیکن وہ دل سے چاہتے تھے کاش میں اس گورخر کو دیکھ لیتا آخر ایک بارگی جو میں نے آنکھ پھرائی تو گورخر دکھلائی دیا میں جھٹ پٹ اٹھا گھوڑے پر زین لگایا سوار ہو گیا لیکن کوڑا اور بھالا لینا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا (یارو) ذرا میرا کوڑا اور بھالا تو اٹھا دو وہ کہنے لگے واہ واہ اللہ کی سوں ہم تو کبھی تمہاری کمک کچھ بھی (جانور کا شکار کرنے میں) نہیں کرنے کے[3] مجھ کو ان کی بات پر غصہ آیا آخر میں نے خود گھوڑے سے اتر کر کوڑا اور بھالا لے لیا اور سوار ہو کر گورخر کا پیچھا کیا اس کو زخمی کر ڈالا پھر ان کے پاس لے آیا اس وقت وہ مر گیا تھا جب اس کا گوشت پکایا گیا تو لگے سب کے سب کھانے پھر ان کو شک پیدا ہوئی کہ احرام کی حالت میں ایسا گوشت کھانا درست ہے یا نہیں اور ہم اس منزل سے روانہ ہوئے میں نے اس کا بازو اپنے پاس چھپا رکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم جا کر ملے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا آپؐ نے فرمایا اس کا گوشت کچھ تمہارے پاس باقی ہے میں نے

[1] ہم لوگ پیچھے اترے تھے ۱۲ منہ [2] جو نکہ احرام کی حالت میں شکار کا بتلانا بھی درست نہیں ۱۲ منہ [3] تو اس کا شکار کرتا وہ بھی کھاتے ۱۲ منہ [4] کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ۔

وہی بازو (جو چھپا کر رکھا تھا) نکال کر آپ کو دیا آپ نے اس کو دانتوں سے نوچ نوچ کر صاف کر ڈالا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے یہ حدیث زید بن اسلم نے بھی بیان کی انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو قتادہ سے۔

بَابٌ ۲۴۲ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

باب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا[۲]۔

ہم سے ابوالیمانؒ نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی زہری سے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے انہوں نے اپنے والد عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بکری کے دست میں سے گوشت کاٹ رہے تھے (کھانے کے لیے) اتنے میں نماز کی طرف بلائے گئے آپ نے چھری ہاتھ سے پھینک دی جس سے گوشت کاٹ رہے تھے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھائی وضو نہیں کیا[۳]۔

بَابٌ ۲۴۳ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو برا نہیں کہا (یا کھایا یا چھوڑ دیا)۔

[۱] گوشت کھا لیا ہڈی رہ گئی ۱۲ منہ [۲] گوشت چھری سے کاٹ کر کھانے کی ممانعت ایک حدیث میں مروی ہے مگر ابوداؤد نے کہا وہ حدیث ضعیف ہے حافظ نے کہا اس کا ایک شاہد اور ہے جس کو ترمذی نے صفوان بن امیہ سے نکالا کہ گوشت کو منہ سے نوچ کر کھاؤ وہ جلدی ہضم ہوگا اس کی سند بھی ضعیف ہے اور علاوہ اس کے اس میں یہ ممانعت کہاں ہے کہ چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ تو چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگا غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ منہ سے کاٹ کر کھانا اولیٰ ہوگا میں کہتا ہوں جب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوا تو روٹی بھی چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگی اسی طرح کانٹے سے کھانا بھی درست ہوگا اسی طرح چمچہ سے اور جن لوگوں نے ان باتوں میں تشدد اور غلو کیا ہے اور ذرا ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر بنایا ہے میں ان کا یہ تشدد ہرگز پسند نہیں کرتا کافروں کی مشابہت کرنا گو منع ہے مگر یہ وہی مشابہت ہے جو ان کی قوم یا مذہب کی خاص نشانی ہو جیسے صلیب لٹکانا یا انگریزی ٹوپی پہننا لیکن جب کسی کی نیت مشابہت کی نہ ہو یا وہ امر یا لباس مسلمانوں میں بھی رائج ہو مثلاً ترک یا ایران کے مسلمانوں میں تو اس کو ممنوع مشابہت میں داخل نہیں کر سکتے اور نہ ایسی کھانے پینے لباس فروعی باتوں کی وجہ سے مسلمان کو کافر کہہ سکتے ہیں افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جو اہم کام تھے ان کو تو چھوڑ دیا مثلاً وعظ و نصیحت سے اسلام کے عقاید پھیلانا دینی کتابوں کے ترجمہ ہر ایک زبان میں شائع کر دینا مدارس قائم کرنا بچوں کو جمع کر کے ہر روز مذہبی عقاید کی ان کو تعلیم کرنا اور ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑ کر آپس میں نااتفاقی اور پھوٹ ڈال دی ہے مسلمانوں کے اس کرتوت پر ہمارے مخالفین خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے ان کا تو دلی مطلب یہ ہے کہ دو مسلمان مل کر بھی نہ رہیں اور باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے مخالف بن کر رہے ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں یوں ہے آپ گوشت کاٹ رہے تھے اتنے میں بلال نے اذان دی آپ نے فرمایا بلال کو کیا ہو گیا اس کے ہاتھوں میں مٹی لگے اور چھری پھینک دی نماز کو تشریف لے گئے اس حدیث کے راوی عمرو بن امیہ ضمری مشہور صحابی ہیں اور کمبخت یعنے جھوٹے لوگوں نے ان صحابی پر کیا کیا

(باقی صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم (سلمان اشجعی) سے انہوں ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو کبھی برا نہیں کہا اگر جی چاہا تو کھایا جی نہ چاہا تو چھوڑ دیا (خاموش رہے)[1]

بَابُ ۲۴ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

باب جو کو پیس کر منہ سے پھونک کر اس کا بھوسہ اڑا دینا

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ اَنَّهُ سَاَلَ سَهْلًا هَلْ رَاَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف لیثی) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ (مائدہ) دیکھا تھا انہوں نے کہا نہیں[2]۔ میں نے کہا آخر تم جو کو (پیس کر چھلنی میں) چھانتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا ہم چھلنی میں نہیں چھانتے تھے (پیس کر) منہ سے پھونک کر[3]

بَابُ ۲۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ يَاْكُلُونَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی خوراک کا بیان۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ تَمْرًا فَاَعْطٰى كُلَّ اِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ

ہم سے ابو النعمان (محمد بن عارم ابو الفضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؓ نے انہوں نے عباس (بن فروخ) جریری سے انہوں نے ابو عثمان (عبد الرحمٰن بن مل) نہدی سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو کھجوریں بانٹیں تو ہر شخص کو سات سات کھجوریں دیں مجھ کو بھی سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں ایک کھجور خراب قسم کی بڑی سخت تھی عجیب کھجور تھی اس کا

(بقیہ صفحہ سابقہ) اتہام کیا ہے ان کو عیار بنایا ہے اور حضرت امیر حمزہؓ کا رفیق اور یار غار قرار دے کر جھوٹ جھوٹ عجیب افسانے بیان کیے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] بعضوں نے اسی حدیث سے کھانے کا عیب بیان کرنا مطلقاً مکروہ رکھا ہے نودی نے کہا جیسے یوں کہنا اس میں نمک نہیں ہے پھیکا ہے یا زا نمک زہر ہے بعضوں نے کہا اس قسم کے عیب کرنا درست ہیں جو انسان کی کاریگری یعنی پخت اور ترکیب سے متعلق ہوں ۱۲ منہ [2] بھوسی اڑا دیتے تھے موٹا موٹا بھوسا اڑ جاتا اور باریک بھوسا آٹے میں شریک رہتا اس قسم کا آٹا کھانا مفید اور باعث صحت ہے لیکن چھان کر اس کا میدہ (مائدہ) نکالنا نری نادانی ہے میدہ قبض کرتا ہے اور بواسیر کا باعث ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فِي مَضَارِعِي.

٣٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي

٣٧٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ

چبانا مجھ کو مشکل ہو گیا تھا[۱]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریرؓ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے وہ زمانہ دیکھا ہے جب (مسلمان کل سات تھے)[۲] میں آنحضرتؐ کے ساتھ ساتواں آدمی تھا ہم کو کھانے کے لیے بھی کیکر کے پھل یا پتے کے سوا اور کچھ میسر نہ ہوتا یہ کھاتے کھاتے ہم لوگوں کا پاخانہ بکری کی مینگنیوں کی طرح ہو گیا تھا یا اب یہ زمانہ ہے جب بنی اسد قبیلے کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلاتے ہیں[۳] اگر میں ابھی تک اس حال میں ہوں کہ بنی اسد کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلائیں تب تو میں تباہ ہو گیا میری محنت برباد ہو گئی[۴]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب نے انہوں نے ابو حازم سے کہا میں نے سہل بن سعدؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک میدہ دیکھا تک نہیں میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمہارے پاس چھلنیاں تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک چھلنی دیکھی تک نہیں میں نے کہا پھر تم جب چھلنی نہ تھی تو جو کی روٹی کیسے کھاتے

---

۱ ابو ہریرہ کا یہ مطلب ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر ایسی تنگی تھی کہ سات کھجوریں ایک آدمی کو کھانے کو ملتیں ان میں بھی خراب اور سخت کھجوریں ملی ہوئی ۱۲ منہ

۲ یعنی ابو بکرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور زید بن حارثہؓ اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاص ۱۲ منہ ۳ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص حضرت عمرؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے وہاں بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے ان کی شکایت کی منجملہ اور شکایتوں کے یہ بھی تھی کہ سعدؓ کو نماز پڑھنی بھی اچھی طرح نہیں آتی سعدؓ نے انکار کیا کہ اگر مجھ کو نماز پڑھنی اب تک نہ آئی حالانکہ میں اتنا قدیم الاسلام ہوں کہ جب میں مسلمان ہوا تھا تو کل چھ مسلمان تھے ساتواں میں تھا تو تم کو نماز پڑھنا کیسا آ گیا تم تو کل مسلمان ہوتے ہو بنو اسد کی سب شکایتیں غلط نہیں اور سعد بیچارے کا اعتراض کرنا ایسا تھا کہ چھوٹا منہ بڑی بات۔ خطائے بزرگاں گرفتن خطا است ۱۲ منہ ۴ بقول شخصے دس برس دہلی میں رہے بھاڑ جھونکا نہ آیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو میں نے اتنی عمر گزاری وہ سب بیکار ہوئی کہ دین کے احکام تک مجھ کو نہ آئے اور بنی اسد کی تعلیم کا محتاج ہوا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ۔

تھے (آٹے کا بھوسا کیسے الگ کرتے تھے) انہوں نے کہا جو کو پیس کر ہم منہ سے پھونکتے تھے جو اڑ جاتا وہ اڑ جاتا (موٹا بھوسہ) اور جو رہ جاتا (یعنی آٹا اور باریک بھوسہ) اس کو گوندھ کر (روٹی پکاتے) پھر کھاتے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہؓ نے خبر دی کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہا انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے وہ کچھ لوگوں پر سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی انہوں نے ابو ہریرہؓ کو بھی کھانے کو بلایا لیکن ابو ہریرہؓ نے انکار کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی[۲]

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے یونس بن ابی الفرات سے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتری میں (اچار وغیرہ رکھ کر) اور نہ کبھی مانڈے کھائے (باریک چپاتیاں) یونس نے کہا میں نے قتادہؓ سے پوچھا پھر کاہے پر کھاتے تھے انہوں نے کہا دستر خوان پر[۳]۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصورؒ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے جب سے آپ مدینہ تشریف لائے تین رات تک برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے[۴]۔

[۱] یہ قیاس واسطے لگائی کہ پیغمبری سے پہلے تو آپ تجارت اور سوداگری کے لیے شام کے ملک کو تشریف لے گئے تھے شام کے لوگ اس وقت بہت آسودہ تھے وہاں شاید میدہ اور چھلنی کو دیکھا ہو گا لیکن پیغمبری کے بعد تو آپ مکہ اور مدینہ اور طائف میں رہے تبوک کی طرف ایک بار گئے تھے لیکن وہاں ٹھہرے نہیں ان ملکوں میں میدہ اور چھلنی وغیرہ کا رواج نہ تھا ۱۲ منہ۔ [۲] ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال یاد کر کے اس کا کھانا ناگوار اٹھایا اور جو نکہ یہ ولیمہ کی دعوت نہ تھی اس لیے اس کا قبول کرنا ضرور نہ تھا ۱۲ منہ۔
[۳] جو چمڑے کا ہوتا زمین پر بچھا کر ۱۲ منہ [۴] بلکہ ایک دن گیہوں کی روٹی مل تو دوسرے دن جو کی بھی جو کی بھی نہ ملتی تو صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۴۶ التَّلْبِينَةِ

۳۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

باب ۲۴۷ الثَّرِيدِ

۳۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

۳۸۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ

باب تلبینہ (یعنی حریرہ) کے بیان میں[۵۱]

ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعدؒ نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب زہریؒ سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المؤمنین سے ان کی عادت تھی جب ان کے عزیزوں میں کوئی مرجاتا اور عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں مگر گھر والے رہ جاتے اور خاص خاص لوگ تو وہ حکم دیتیں تلبینہ کی ایک ہانڈی پکائی جاتی پھر ثرید بنا کر تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا حضرت عائشہؓ عورتوں سے کہتیں یہ کھاؤ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تلبینہ سے بیمار کے دل کو تسکین ہوتی ہے اس کا غم کسی قدر غلط ہوتا ہے۔

باب ثرید کے بیان میں[۵۲]۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفرؒ نے کہا مجھ سے شعبہؒ نے انہوں نے عمرو بن مرہ جملی سے انہوں نے مرہ ہمدانی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا اور کوئی کامل نہیں گزری اور عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر[۵۳]۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہؒ نے انہوں نے ابو طوالہ (عبد اللہ بن عبد الرحمن بن حزم انصاری) سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

---

۵۱ تلبینہ آٹے اور دودھ یا بھوس اور دودھ سے بنایا جاتا ہے اس میں شہد بھی ڈالتے ہیں ۱۲ منہ ۵۲ گوشت کے شوربے میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر نوالے تراش کر ثرید کہتے ہیں کبھی گوشت بھی اس میں شریک رہتا ہے ۱۲ منہ ۵۳ ثرید بہترین کھانا ہے کیوں کہ سریع الہضم اور جید الکیموس اور مقوی ہے اس کے قابل نہیں دوسرے کھانے گو زیادہ مزے دار ہوں مگر قابض اور بطی الہضم ہوتے ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا حَاتِمٍ الْاَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُلَامٍ لَهٗ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ قَصْعَةً فِيْهَا ثَرِيْدٌ قَالَ وَاَقْبَلَ عَلٰى عَمَلِهٖ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ۔

بَابٌ ۲۴۸ شَاةٍ مَّسْمُوْطَةٍ وَّالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّخَبَّازُهٗ قَائِمٌ قَالَ كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُّرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ

عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوحاتم اشہل سے سنا کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا انہوں نے ثمامہ بن انسؓ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی کا پیشہ کرتا تھا[۱] اس نے ایک ثرید کا کٹورہ دکھلانے کے لیے آپ کے سامنے رکھا اور اپنے کام (سینے پرونے) میں مشغول ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹورے میں (چاروں طرف) کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے انسؓ کہتے ہیں میں نے یہ حال دیکھ کر کیا کیا کٹورے میں سے کدو کے قتلے سب چن چن کر آپ کے سامنے رکھے[۲]۔ انسؓ کہتے ہیں اس دن سے برابر مجھ کو کدو پسند ہے۔

باب کھال سمیت بھنی ہوئی بکری اور دست اور پسلی کے گوشت کا بیان۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم انس بن مالکؓ پاس جاتے ان کا نانبائی سامنے کھڑا ہوتا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) انسؓ (لوگوں سے کہتے کھاؤ میں تو نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وفات تک پتلی چپاتی دیکھی بھی ہو اور نہ کبھی سموچی دم پخت بکری دیکھی۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے جعفر

---

[۱] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۲] تاکہ آپ فراغت سے کھائیں ۱۲ منہ [۳] کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند کیا کہ وہ ایک نہایت عمدہ ترکاری ہے اور گرم ملکوں میں تو جیسے عرب کا ملک ہے اس کا کھانا بہت مفید ہے حرارت جگر اور تشنگی کو دفع کرتا ہے اور قابض نہیں مولد ریاح بلکہ سریع الہضم اور جید الغذا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ابْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَابٌ ۲۴۹ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا

بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بکری کے دست کا گوشت (چھری) سے کاٹ کر کھایا پھر نماز کے لیے بلائے گئے تو چھری ڈال دی اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا[۱]۔

باب اگلے لوگ سفر میں یا اپنے گھروں میں جو کھانا

گوشت وغیرہ جمع رکھتے اس کا بیان اور حضرت عائشہؓ اور اسماء بنت ابوبکرؓ صدیق کی صاحبزادیوں نے کہا ہم نے (ہجرت کے وقت) ابوبکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے توشہ تیار کیا۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا قربانی کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ تک کھانے سے منع کیا ہے انہوں نے کہا آپ نے اس سال ایسا کرنے سے منع کیا تھا جب لوگ محتاج تھے (ان کو کھانا میسر نہ ہوتا) آپ کا مطلب ایسا حکم دینے سے یہ تھا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو (یہ گوشت) کھلا دیں (جوڑ نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کے پائے اُٹھا رکھتے پندرہ پندرہ دن کے بعد اس کو کھاتے[۲] عابسؓ نے کہا کیوں ایسی کیا ضرورت تھی یہ سن کر حضرت عائشہؓ ہنس دیں[۳]۔ پھر کہنے لگیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو کبھی برابر تین دن تک گیہوں کی روٹی سالن کھانے کو نہیں ملا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی امام بخاری نے کہا محمد بن کثیر نے اس حدیث میں یوں کہا ہے ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن عابسؓ نے[۴]۔

---

[۱] باب میں پسلی کا بھی ذکر ہے لیکن حدیث میں پسلی کا ذکر نہیں ہے حافظ نے کہا شاید امام بخاری نے ام سلمہؓ کی حدیث کی طرف اشارہ کیا جسکو ترمذی نے نکالا کہ انہوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بھنی ہوئی پسلی رکھی آپ نے اس میں سے کھایا پھر نماز کیلئے کھڑے ہوئے ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ منہ [۲] جو پندرہ دن تک باہر رکھ چھوڑیں ۱۲ منہ [۳] انکو عابس کے پوچھنے کے بعد تعجب آیا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ اس زمانہ میں لوگوں پر تنگی تھی ۱۲ منہ [۴] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ سفیان کا سماع عبدالرحمٰن سے ثابت ہو جائے ابن کثیر کی روایت کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۸۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْهَدْيِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطا ابن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو قربانیاں مکہ میں سے جاتے ان کا گوشت رکھ کر مدینہ تک آتے عبداللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن سلام نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا[1] ہے اور ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے یوں کہا ہے ہم مدینہ تک آتے انہوں نے کہا نہیں[2]۔

بَابُ الْحَيْسِ

باب حیس کا بیان[3]

۳۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتّٰى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے (جو میری والدہ ام سلیم کے شوہر تھے) فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا ہماری خدمت کے لیے تلاش کرو ابوطلحہ مجھ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر لے گئے (اور آنحضرتؐ کی خدمت میں دیدیا) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ (منزل میں) اترتے میں نے سنا آپ اکثر یہ دعا کرتے یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے[4] اور ماندگی اور سستی (کاہلی ایدی پنے) سے اور بخیل اور نامردی سے اور قرضداری کے بوجھ اور قرض خواہوں کے تقاضے (یا دشمنوں کے غلبے) سے خیر میں (سفر میں برابر) آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگ

[1] اس کو ابن ابی عمر نے اپنی مسند میں نکالا ۱۲ منہ [2] حالاں کہ عمرو بن دینار کی روایت میں یہ موجود ہے تو شاید عطاء سے یہ حدیث بیان کرنے میں غلطی ہوئی کبھی انہوں نے اس لفظ کو یاد رکھا کبھی انکار کیا مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر نے یہ کہا ہے حتی جئنا المدینہ انہوں نے کہا ہاں ۱۲ منہ [3] حلوا جو کھجور گھی پنیر یا آٹے سے بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ [4] حدیث میں من الہم والحزن ہے دونوں کا ایک معنے ہے بعضوں نے کہا ہم یہ ہے کہ ایک آفت آنے والی ہو اس کی فکر اور تشویش اور حزن یہ ہے کہ جو آفت گزر چکی اس کا رنج ۱۲ منہ

وَاَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ اَرَاهُ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ اَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَاَكَلُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهُ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

بَابُ ۲۵۱ الْاَكْلِ فِيْ اِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقٰى فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِيْ يَدِهٖ رَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ نَهَيْتُهٗ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَمْ اَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

خیبر سے) مدینہ میں آئے آپ صفیہ کو لے کر آئے جن کو جنگ خیبر میں پکڑ لیا تھا میں (راستے میں) دیکھتا تھا آپ ان کے لیے اپنے پیچھے (اونٹ پر) ایک گول گردہ چادر یا کمل سے بنا دیتے جب ہم صہبا میں پہنچے (خیبر سے ایک منزل پر) تو آپ نے ایک چمڑے کے دستر خوان پر حیس تیار کیا اور مجھ کو دعوت دینے کے لیے بھیجا میں نے کئی لوگوں کو دعوت دی انہوں نے بھی حیس کھایا اور یہی صفیہ کا ولیمہ تھا پھر آپ (مدینہ میں) آئے جب احد پہاڑ دکھلائی دیا تو فرمایا ہم اس پہاڑ سے محبت رکھتے ہیں اور یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے[1]۔ جب مدینہ کا شہر دکھلائی دینے لگا تو فرمایا اللہ میں مدینہ کو حرم کرتا ہوں دونوں پہاڑیوں کے درمیان جیسے ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم کیا تھا یا اللہ مدینہ والوں کے مد اور صاع میں برکت دے[2]

باب جس برتن پر چاندی چڑھی ہو[3] اس میں کھانا (پینا) کیسا ہے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہم لوگ حذیفہ بن یمان صحابی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انہوں نے پینے کا پانی مانگا ایک پارسی[4] پانی لایا حذیفہ کے ہاتھ میں دیا انہوں نے ہاتھ میں لیتے ہی وہ گلاس اس پارسی پر پھینک مارا اور کہنے لگے اگر میں کئی بار منع نہ کر چکا ہوتا تو میں یہ گلاس اس کے منہ پر نہ مارتا[5] بات یہ ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر اور

---

[1] پہاڑ کو بھی ادراک اور عقل ہے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں سے فرمایا یاجبال اوبی معہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ مع ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ (خوشی سے) جھوم گیا (داہنے لگا) ۱۲ منہ [2] یہ دعا آپکی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی مدینہ ایک مدت تک دار السلطنت رہا اور روم اور ایران اور توران اور مصر اور حبش وغیرہ سب اس کے ماتحت رہے اور میں نے تجربہ کیا ہے مدینہ منورہ میں ایک روٹی سے پیٹ بھر جاتا ہے دوسرے شہروں میں ویسی دو روٹیوں سے بھی پیٹ نہیں بھرتا یہ سب آنحضرتؐ کی دعا کی برکت ہے ۱۲ منہ [3] چاندی کا پتر لگا ہو یا ملمع ہو بعضوں نے چاندی سونے کا اگر ملمع ہو تو اس میں کھانا پینا جائز رکھا ہے اسی طرح اگر برتن جوڑنے کے لیے چاندی کا تار لگایا ہو تو اس میں کھانا پینا حرام نہیں ۱۲ منہ [4] نام معلوم نہیں ۱۲ منہ [5] حذیفہ کئی بار اس کو چاندی کے گلاس میں پانی لانے سے منع کر چکے تھے پر اس نے پھر وہی کیا آخر انہوں نے غصے میں آن کر وہ گلاس اس پر پھینک مارا ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ و لوالدیہم اجمعین آمین یارب العلمین۔

besturdubooks.wordpress.com

لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ

دیبا اور ریشمی کپڑے، نہ پہنو نہ سونے چاندی کے برتن میں پانی پیو نہ سونے چاندی کی رکابیوں میں کھانا کھاؤ کیوں کہ سونے چاندی کے برتن دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔[۱]

بَابُ ۲۵۲ ذِكْرِ الطَّعَامِ

باب کھانے کا بیان۔

۳۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے (اس پر عمل کرتا ہے) اس کی مثال ترنج (میٹھے لیموں) کی سی ہے بو بھی اچھی لطیف مزہ بھی عمدہ شیریں[۲] اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا (اس کے احکام پر عمل نہیں کرتا) اس کی مثال کھجور کی سی ہے خوشبو تو اس میں نہیں مگر مزہ میٹھا ہے[۳] اور جو منافق ہے (زبان سے قرآن پڑھتا ہے) اس کی مثال ریحان کی سی ہے جس میں خوشبو ہے مگر مزا کڑوا[۴]۔ اور جو منافق (نفاق کے ساتھ کمبخت) قرآن بھی نہیں پڑھتا (وہ سب سے بدتر) اس کی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے خوشبو بھی (بلکہ بدبو) اور مزہ بھی کڑوا[۵]۔

---

[۱] خالص چاندی اور خالص سونے کے برتن میں تو کھانا پینا بالاتفاق حرام ہے مرد اور عورت سب کے لیے اور جس میں چاندی اور تانبا یا سونا اور پیتل مخلوط ہو یا چاندی سونے کا ملمع ہو اس میں اختلاف ہے اور راجح اس کی حرمت ہے مسلمانوں کو جو آپ نے ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنوں کے استعمال سے منع کیا اس سے اصل غرض یہ تھی کہ مسلمان کافروں کی طرح آرائش طلب نہ ہو جائیں اور عیش و عشرت میں نہ پڑ جائیں اور مسلمان کے پاس اگر سونا چاندی ہو تو اپنے بھائیوں کی مدد کرے جہاد کے سامان میں خرچ کرے بھوکوں کو کھلائے ننگوں کو کپڑا پہنائے پہننے کو سوتی اور اونی کپڑا اور کھانے پینے کو تانبے اور پیتل اور ٹین اور چینی اور شیشہ کے برتن کافی ہیں مسلمانوں کی ابتدا سپاہگری سے ہوئی ہے اور ان کے باپ دادا سب سپاہی گزرے ہیں سپاہیوں کو عورتوں کی طرح تکلفات اور تنعمات سے کیا واسطہ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اپنے پیغمبر کے ارشاد کا کچھ خیال نہ رکھا اور مسلمان بادشاہوں اور امیروں نے کافروں سے بھی زیادہ بڑھ کر تکلفات شروع کیے کافروں سے کئی حصے زیادہ عیش و عشرت کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکی دولت اور حکومت خاک میں مل گئی اب وہی مسلمان جو چاندی سونے کے برتنوں میں کھاتے پیتے تھے نان شبینہ کو محتاج ہیں اور کافروں کی خدمت گزاری سائیسی کر کے اپنا پیٹ بھرتے ہیں یہ خود انہی کے افعال کی سزا ہے اپنے تئیں آپ ملامت کریں جو قوم علم حاصل کر کے سادی اور بے تکلفانہ سپاہیانہ زندگی بسر کرے گی وہی دنیا میں غالب آئے گی عیش پسند اور جاہل قوم کبھی اس پر غالب نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ [۲] اسی طرح ایمان کی شیرینی اس میں موجود ہے گو ظاہری رنگ روپ نہیں ۱۲ منہ [۳] خراب ایسے ہی منافق قرآن کا قاری ظاہر میں اچھا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نفاق کی تلخی بھری ہوئی ہے ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس باب میں لا کر امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ مزیدار اور خوشبو دار کھانا کھانا درست ہے کیونکہ مومن کی مثال آپ نے اس سے دی حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اگر حلال طور پر سے اللہ تعالیٰ مزیدار کھانا عنایت فرمائے تو اس کو خوشی سے کھائے حق تعالیٰ کا شکر بجا لائے اور مزیدار کھانے کھانا زہد اور درویشی کے خلاف نہیں ہے [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰنؒ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے سمی سے۔ انہوں نے ابوصالح ذکوان روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفر کیا ہے ایک طرح کا عذاب ہے نہ سفر میں سونا اچھی طرح ملتا ہے نہ کھانا پھر جب کوئی تم سے اپنا مطلب (جو سفر سے رکھتا ہو) پورا کرے تو جلدی اپنے گھر چلا آوے۔

بَابُ ۲۵۳ الْاُدْمِ

باب سالنوں کے بیان میں

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقٰسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيْهِ لَهُمْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ وَاُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ اَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا اَوْ تُفَارِقَهٗ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُوْرُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر مدنی نے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ سے سنا وہ کہتے تھے بریرہؓ (لونڈی) کی وجہ سے دین کی تین باتیں معلوم ہوئیں حضرت عائشہؓ نے اس کو خریدنا چاہا اور آزاد کرنا تو اس کے مالک کہنے لگے اچھا اس شرط پر (ہم بیچتے ہیں) کہ اس کا ترکہ (ولا) ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اگر چاہتی ہے تو ولا کی شرط انہی کیلئے کر دے کیونکہ ولا تو اسی کو ملیگی جو (لونڈی غلام) آزاد کرے قاسم نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ بریرہ جب آزاد ہو گئی تو اس کو اختیار ملا چاہے اپنے اگلے خاوند (مغیث) کی بی بی رہے چاہے اس سے الگ ہو جائے تیسری بات یہ ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے گھر میں آئے دیکھا تو ہانڈی آگ پر چڑھی ابل رہی ہے آپ نے کھانا مانگا

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور جو بعضے جاہل فقیر مزیدار کھانے کو یا بانمک ملا کر بے مزہ بنا کر کھاتے ہیں یہ خوب نہیں ہے بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ خوش ذائقہ کھانے پر تجلی الٰہی ہے اس کو بدمزہ کرنا حماقت اور نادانی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱؎ جو ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے ۵۲؎ یعنی اس شرط کو منظور کرے کہ ولا وہی لیں گے ۱۲ منہ ۵۳؎ اس شرط سے ہرگز کیا ۱۲ منہ

فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا۔

تو حضرت عائشہؓ روٹی اور گھر میں کا کچھ (باسی سالن سے) آئیں آپ نے فرمایا واہ میں نے تو خود دیکھا ہے گوشت پک رہا تھا (ہانڈی میں) انہوں نے کہا بجا ارشاد ہوا یا رسول اللہ مگر وہ خیرات کا گوشت ہے جو بریرہؓ کو کسی نے للہ دیا تھا وہ تحفہ کے طور پر ہمارے پاس لے آئی ہے۔ آپ نے فرمایا بریرہ کیلئے یہ گوشت خیرات تھا اور ہمارے لیے تو تحفہ ہے (ہم اس کو کھا سکتے ہیں)۔

بَابُ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ ۲۵۴

باب میٹھے اور شہد کا بیان

۳۹۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلیؒ نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ میٹھے اور شہد کو پسند کرتے تھے۔[۱]

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتّٰى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا۔

ہم سے عبدالرحمن بن شیبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس لیے لگا رہتا تھا کہ پیٹ بھرا رہے (طفیل سے کہیں کھانا مل جائے)[۲] وہ زمانہ وہ تھا جب خمیری روٹی (کھانے کو نہ تھی) اور نہ ریشمی کپڑا (پہننے کو ملتا تھا نہ) کوئی غلام تھا میرے پاس نہ کوئی لونڈی ہی (اپنا کام آپ کر لیتا)، مارے بھوک کے (بعضے وقت) میں اپنا پیٹ کنکریوں سے لگا دیتا[۳] اور کسی شخص سے کہتا تم ذرا فلانی آیت تو مجھ کو سناؤ حالانکہ وہ مجھ کو یاد ہوتی اس سے میری غرض یہ ہوتی کہ وہ مجھ کو ساتھ لے کر اپنے گھر کو لوٹے اور کھانا کھلاوے سب سے زیادہ مختاجوں سے سلوک کرنے والے جعفر بن ابی طالبؓ تھے وہ کیا کرتے ہم لوگوں کو اپنے گھر لیجاتے اور جو کچھ انکے گھر میں ہوتا وہ کھلاتے کبھی ایسا ہوتا وہ اندر سے (خالی کپی اٹھا لاتے ہم اسکو پھاڑ کر جو کچھ اس میں ہوتا وہ چاٹ لیتے)[۴]

[۱] اور آپ خیرات کی چیز نہیں کھاتے ۱۲ منہ [۲] کہتے ہیں آپکا میٹھا کھانا یہ تھا شیرخرما یہ ثعالبیؒ نے فقہ اللغۃ میں نقل کیا قسطلانی نے کہا اگر یہ نقل صحیح ہو تو خیر ورنہ حلوا ہر میٹھے کھانے کو شامل ہے حالانکہ شہد بھی مٹھائی میں آگیا مگر پھر شہد کو ذکر کیا کیونکہ وہ تمام میٹھوں میں افضل ہے ہم دوا ہم غذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیہ شفاء للناس ۱۲ منہ [۳] یہ جو ہے کہ حدیث میں شبع بطنی ہو لام سے اور اگر بشبع بطنی ہو جائے تو موحدہ سے تو ترجمہ یوں ہوگا کہ پیٹ بھر کر بس آپ کے ساتھ لگا رہتا یعنی جب کہیں سے کچھ کو کھانا مل جاتا اور پیٹ بھر جاتا تو اب دوسرا کوئی کام مجھ کو نہ تھا کوئی دھندا بس آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر رہتا ۱۲ منہ [۴] تاکہ انکی ٹھنڈک سے پیٹ کی گرمی کم ہو ۱۲ منہ [۵] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے ابن منیر نے کہا چونکہ اکثر کپیوں میں شہد ہی ہوتا ہے اور ایک طریق میں اس کی صراحت آئی ہے (یعنی شہد کی کپی) تو باب کی مناسبت حاصل ہو گئی امام بخاری نے اس طریق کی طرف گویا اشارہ کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ الدُّبَّاءِ ۲۵۵

۳۹۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ۔

باب کدو کے بیان میں

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعدؒ نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس تشریف لے گئے جس کو آزاد کر دیا تھا وہ درزی کا پیشہ کرتا تھا[1] آپ کے سامنے کدو لایا گیا تو آپ اس کو کھانے لگے انسؓ کہتے ہیں جب سے میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کدو اسطرح شرق سے کھاتے ہیں تو مجھ کو کدو سے محبت ہو گئی[2]۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ ۲۵۶

۳۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ

باب اپنے دوستوں اور مسلمان بھائیوں کی دعوت کے لیے کھانا تکلف سے تیار کرانا۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابومسعود انصاریؓ سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں میں ایک شخص تھا ابوشعیب اس کا ایک غلام تھا جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا خیر ابوشعیب نے اس غلام سے کہا تو پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دے چار صحابی اور پانچویں آنحضرتؐ کا میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر بھوک کا نشان تھا پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی لیکن ایک اور (چھٹا) شخص بھی ہمارے ساتھ چلا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوشعیب کے مکان پر پہنچے تو فرمایا ابوشعیب تو نے ہم پانچ آدمیوں کو دعوت دی تھی لیکن یہ (چھٹا) شخص بھی ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب تیرا اختیار چاہے اس کو اذن دے چاہے نہ دے (اس کو لوٹا دے

---

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں ہے کہ انسؓ کدو کھاتے اور کہتے تو وہ درخت ہے جو مجھ کو بہت محبوب ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے محبت رکھتے تھے (امام احمد نے روایت کیا کہ سب کھانوں میں آپ کو کدو بہت پسند تھا حضرت عائشہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہانڈی میں کدو بہت ڈال اس سے آدمی کا رنج دفع ہوتا ہے ایک حدیث میں ہے کدو اور خربوزہ دونوں بہشت کے میوے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ کدو سے دماغ کو قوت ہوتی ہے عقل بڑھتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ بصارت کو تیز کرتا ہے قلب کو روشن کرتا ہے ۱۲ منہ۔

قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ۔

ابو شعیبؒ نے کہا میں نے اس کو اذن دیا۔

بَابٌ ۲۵۷ مَنْ اَضَافَ رَجُلًا اِلٰی طَعَامٍ وَّاَقْبَلَ هُوَ عَلٰی عَمَلِهٖ۔

باب صاحب خانہ کو یہ ضرور نہیں کہ مہمان کے ساتھ آپ بھی کھائے۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ النَّضْرَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی غُلَامٍ لَهٗ خَيَّاطٍ فَاَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اَجْمَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلٰی عَمَلِهٖ قَالَ اَنَسٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ

مجھ سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے نضر بن شمیل سے سنا کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی کہا مجھ کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ کے زمانہ میں میں ایک چھوکرا تھا آپ کے ساتھ (دعوت وغیرہ میں) چلا جاتا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام پاس گئے جو درزی کا پیشہ کرتا تھا وہ ایک کھانے کا کٹورہ آپ کے سامنے لایا اس میں ثرید تھا اور کدو کے قتلے رکھے ہوئے تھے آنحضرتؐ کدو کے قتلے (چاروں طرف کٹورے میں) ڈھونڈنے لگے انسؓ نے کہا میں یہ حال دیکھ کر سب قتلے (کٹورے میں سے) جمع کرکے آپ کے سامنے کرنے لگا اور غلام اپنے کام میں (سینے پرونے میں) لگ گیا۔ انسؓ کہتے ہیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو اس شوق سے کھاتے دیکھا تو مجھ کو کدو پسند ہو گیا آج تک برابر پسند ہے۔

بَابٌ ۲۵۸ الْمَرَقِ

باب شوربے کا بیان۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس ابن مالکؓ سے ایک درزی نے کھانا تیار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں کھانا کیا تھا جو کی روٹی اور

۱؎ باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ اس نے خاص پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرایا تو ضرور اس میں تکلف کیا ہوگا معلوم ہوا کہ میزبان کو اختیار ہے طفیلی شخص کو یعنی جو بن بلائے چلا آئے اجازت دے یا نہ دے بن بلائے دعوت میں جانا حرام ہے لیکن جب یہ یقین ہو کہ میزبان اس کے جانے سے خوش ہوگا اور دونوں میں بے تکلفی ہو تو درست ہے اسی طرح اگر عام دعوت ہو تو اس میں بھی بن بلائے جانا درست ہے مثلاً ساری بستی والوں کی یا سارے محلہ والوں کی دعوت ہو بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زاید ہے قال محمد بن یوسف سمعت محمد بن اسمٰعیل یقول اذا کان القوم علی المائدۃ لیس لھم ان یناولوا من مائدۃ الی المائدۃ اخری ولکن یناول بعضھم بعضا فی تلک المائدۃ او یدع یعنی محمد بن یوسف نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا اگر کئی دسترخوان الگ الگ بچھے ہوں تو ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو کوئی کھانا اٹھا کر نہیں دے سکتے البتہ ایک دسترخوان والے آپس میں ایک دوسرے کو دیں یا چھوڑ دیں ۱۲ منہ ۲؎ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں کھایا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَمَرَقٌ فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ۔

کدو کا شوربا اور سوکھا گوشت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیالے کے کناروں سے کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھا رہے تھے اس روز سے برابر مجھ کو کدو سے محبت ہو گئی۔

بَابُ ۲۵۹ الْقَدِيدِ

باب سوکھائے ہوئے گوشت کا بیان۔

۴۰۱ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے سامنے شوربا آیا اس میں کدو تھا اور سوکھایا ہوا گوشت آپ کدو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر کھاتے

۴۰۲ ـ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلٰثًا۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ نخعی) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آپ نے جو[1] منع فرمایا تو یہ اس سال منع فرمایا جب لوگ بھوکے تھے آپ کا مطلب یہ تھا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو (گوشت کھلادیں (جوڑ نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کا پایہ اٹھا رکھتے پندرہ پندرہ دن کے بعد کھاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی اور سالن پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

بَابُ ۲۶۰ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ لِصَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هٰذِهِ الْمَائِدَةِ إِلٰى مَائِدَةٍ أُخْرٰى۔

باب اگر دستر خوان پر ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز اٹھا کر دے (تو اس میں قباحت نہیں) اور عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا[2] کچھ قباحت نہیں اگر ایک دستر خوان والے دوسروں کو جو اسی دستر خوان پر ہوں، کوئی چیز دیں لیکن دوسرے دستر خوان والوں کو نہیں دے سکتے۔

۴۰۳ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ایک درزی نے کھانا تیار کر کے رسول اللہؐ

[1] قربانی کا گوشت سکھانے اور تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنے سے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے کتاب البر والصلہ میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللہِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی انس کہتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربا کدو کا اور سوکھا گوشت سامنے رکھا انس نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کٹورے کے کناروں سے کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر رہے ہیں اس روز سے کدو مجھ کو پسند ہوگیا برابر اب تک پسند ہے ثمامہ کی روایت میں انس سے یہ بھی ہے میں کدو کے قتلے آنحضرت کے لیے اکٹھے کرنے لگا[1]

بَابُ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ ۲۶۱

باب کھجور ککڑی (یا کھیرا) ملا کر کھانا[2]

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم ابن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تر کھجور اور ککڑی ملا کر کھا رہے تھے۔

بَابُ الْحَشَفِ ۲۶۲

باب خراب ردی کھجور کھانے کے بیان میں۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا يُصَلِّي هٰذَا ثُمَّ يُوقِظُ هٰذَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عباس بن فروخ جریری سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں ابوہریرہؓ کے پاس سات راتوں تک مہمان رہا وہ اور انکی بی بی (بسرہ بنت غزوان) اور انکا غلام (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) رات کو باری باری بیدار رہتے ہر ایک تہائی رات تک جاگتا رہتا نماز پڑھا کرتا پھر دوسرے کو جگا دیتا اور میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو کھجوریں تقسیم کیں تو میرے حصے میں بھی سات کھجوریں آئیں ان میں ایک خراب (سخت) کھجور تھی۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے

---

[1] امام بخاری نے اسی ثمامہ کی روایت سے ترجمہ باب نکالا کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ ایک دسترخوان والے دوسرے شخص کو جو اسی دسترخوان پر بیٹھا ہو کھانا دے سکتے ہیں خواہ کھانا ایک ہی برتن میں ہو یا علیحدہ علیحدہ برتنوں میں ۱۲ منہ

[2] یہ بڑی حکمت اور دانائی کی بات ہے ایک دوسرے کی مصلح ہیں کھجور کی گرمی ککڑی کی تری ٹھنڈک ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي۔

انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو کھجوریں تقسیم کیں میرے حصے میں پانچ کھجوریں آئیں ان میں بھی ایک خراب ردی کھجور تھی وہ ردی کھجور ایسی سخت تھی میرے دانتوں کو اس کا چبانا دشوار ہوگیا[1]۔

بَابُ ۲۶۳ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا

باب تر اور خشک کھجور کھانا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مریم میں) فرمایا کھجور کی جڑ پکڑ کر ہلا تجھ پر تازہ تازہ پکی کھجوریں گر پڑیں گی[2]

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ

اور محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور بن صفیہ سے کہا مجھ کو میری والدہ نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے ہم کھجور اور پانی سے سیر ہوگئے تھے[3]

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ رض الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ أَجِدَّ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ رض

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا مدینہ میں ایک یہودی تھا (شاید اسکا نام ابو الشحم ہو) وہ میرے باغ کی کھجوریں اترنے تک مجھ کو قرض دیا کرتا[4] میرے پاس وہ زمین تھی جو بیر رومہ کے رستہ پر واقع ہے[5] ایک سال خالی گزرا اس زمین میں کھجور پیدا نہ ہوئی[6] میوہ کٹنے کے وقت وہ یہودی (حسب معمول اپنا قرض وصول کرنے کو) آیا لیکن میں کاٹا کیا وہاں تھا کیا آخر میں اس سے سال آئندہ تک کی مہلت مانگنے لگا لیکن اس نے نہ مانا (کہا میرا قرض ابھی دو تمہارا وعدہ ہوگیا) یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی (کہ یہودی جابر کو اس طرح مجبور کررہا ہے) آپ نے اپنے اصحابؓ کو فرمایا چلو ہم یہودی سے کہیں جابر کو

---

[1] اگلی روایت میں سات کھجوریں مذکور ہیں اور اس میں پانچ شاید ایک روایت میں راوی سے غلطی ہوئی بعضوں نے کہا شاید یہ واقعہ کئی بار ہوا ہوگا ۱۲ منہ [2] جو عورت بچہ جنے اس کے لیے تازہ کھجور سے بہتر کوئی غذا نہیں اگر تازہ کھجور نہ مل سکے تو خشک کھجور ہی کھجور سے نفاس کا خون خوب بہتا ہے اور عورت کے مزاج میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور قوت آتی ہے کھجور رگوں کو نرم کر دیتی ہے اور جننے سے جو درد کمر میں کھچاوٹ پیدا ہوتی ہے اس کا درد رفع کر دیتی ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ خیبر آپ کی وفات سے پہلے تین برس فتح ہوگیا تھا وہاں سے بہت کھجور آنے لگی تھی ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ [4] یعنی کھانے کے لیے کھجور قرض دیتا پھر باغ کی کھجور نکلنے پر اپنا قرض وصول کرلیتا ۱۲ منہ [5] جس کو حضرت عثمانؓ نے خرید کرکے وقف کر دیا تھا جابر کا باغ تھا ۱۲ منہ [6] یا زمین نے اس سال دغا دی یعنی کچھ میوہ نہیں نکالی پہلا معنی اس صورت میں ہے جب حدیث میں فخلت فخلا عاما ہو اور دوسرا معنی اس صورت میں ہے جب فجاست فخلا عاما ہو جیسے ابوذر کی روایت میں ہے فجسہنی سے ۱۲ منہ

مِنَ الْيَهُودِيِّ فَجَاءُوْنِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقٰسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجِدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. يُقَالُ عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا.

بَابُ ۲۶۴ أَكْلِ الْجُمَّارِ

۵۰۸۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ

مہلت دے (اتنا جبر نہ کر) آپ مع اصحابؓ میرے باغ پر تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کرنے لگے وہ کہنے لگا ابوالقاسم میں تو جابر کو مہلت نہیں دینے کا (تمہاری سفارش نہیں سننے کا) جب آپ نے اس یہودی کی یہ (بیہودی) گفتگو سنی تو آپ کھڑے ہوئے اور کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر اس یہودی سے آکر فرمایا مہلت دے اس نے نہ مانا آخر جابر کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور باغ میں سے تھوڑی تازہ کھجور لاکر آپ کے سامنے رکھی آپ نے تناول فرمایا اس کے بعد پوچھا جابر اس باغ میں تیرا منڈوہ کہاں ہے (جسمیں تو بیٹھتا ہے آرام کرتا ہے) میں نے عرض کیا وہ ہے آپ نے فرمایا جا وہاں میرے لیے بچھونا کر میں نے بچھونا بچھایا آپ جاکر اس میں سو رہے پھر بیدار ہوئے تو میں اور ایک مٹھی بھر تازہ کھجور لیکر آیا آپ نے وہ بھی کھائی پھر کھڑے ہوئے اور یہودی کو سمجھایا لیکن اس (خبیث نے) نہ ماننا تھا نہ مانا آخر آپ (مجبور ہوکر) دوسری بار ان درختوں کے تلے کھڑے ہوئے اور مجھ سے فرمایا جابر تو کھجور کاٹنا شروع کر اور یہودی کا قرضہ ادا کردے میں نے کھجور کاٹنا شروع کی آپ وہیں ٹھہرے رہے اور یہودی کا سارا قرضہ ادا کردیا[1] کچھ کھجور بچ رہی میں لوٹ کر آپکے پاس آیا آپ کو یہ خوشخبری سنائی (کہ یہودی کا سارا قرضہ چک گیا بلکہ کھجور بچ رہی) آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں[2] امام بخاریؒ نے کہا (حدیث میں جو عریش کا لفظ ہے تو) عروش اور عریش چھت کو کہتے ہیں اور ابن عباسؓ نے کہا (جیسے سورۂ انعام کی تفسیر میں گزرا) معروشات یعنی ٹٹیوں پر انگور وغیرہ چڑھائے ہوئے دوسری آیت میں (سورۂ بقرہ میں) خاویۃ علی عروشہا یعنی اپنی چھتوں پر گرے ہوئے۔

باب کھجور کا گابھہ کھانا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے مجھ سے مجاہد نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے

[1] کر ماپ کردی اس ۱۲ منہ [2] ایسا کھلا معجزہ بدون تائید خداوندی کے کسی بشر سے ظاہر نہیں ہوسکتا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ اِذْ اُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ اَنَا اَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ

بَابُ ٢٦٥ الْعَجْوَةِ

٤٠٩ ـ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ

بَابُ ٢٦٦ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ

٤١٠ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ اَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رُزِقْنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَاْكُلُ وَيَقُوْلُ لَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يَسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْاِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

بَابُ ٢٦٧ الْقِثَّاءِ

کہا ایسا ہوا ہم ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کھجور کا گابہ کوئی لیکر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو درختوں میں ایک درخت مسلمان آدمی کی طرح برکت دار ہے[1] میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے میں نے ارادہ کیا کہ کہوں یا رسول اللہ وہ کھجور کا درخت ہے پھر کیا دیکھتا ہوں دس آدمی جو وہاں بیٹھے تھے ان سب میں میں کم عمر ہوں[2] آخر آپ نے خود ہی فرما دیا وہ کھجور کا درخت ہے[3]۔

باب عجوہ کھجور کا بیان (جو مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے)

ہم سے جمعہ بن عبداللہ نے بیان کیا[4] کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم نے خبر دی کہا ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے اس دن کوئی زہر یا جادو اس پر اثر نہ کرے گا۔

باب دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانا منع ہے جب دوسرے لوگوں کے ساتھ کھا رہا ہو[5]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے انہوں نے کہا ابن زبیرؓ کی خلافت میں ایک سال ہم پر قحط آیا وہ ہم کو کھانے کیلئے کھجور دیا کرتے تھے تو عبداللہ بن عمر ہمارے سامنے سے گزرتے ہم کھجوریں کھاتے ہوتے وہ کہتے دیکھو دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے[6] شعبہ نے کہا اس حدیث کے بعد عبداللہ بن عمرؓ یوں کہتے البتہ دو دو کھجوریں ملا کر اس وقت کھا سکتا ہے جب اپنے بھائی سے (جو ساتھ کھا رہا ہو) اجازت لے لے۔

باب ککڑی کھانے کا بیان۔

[1] اس کی ہر چیز سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں ۱۲ منہ [2] بزرگوں کے ہوتے ہوئے بات کرنا خلاف ادب سمجھا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر پہلے پارے میں گزر چکی ہے کھجور کا درخت آدمی سے بہت مشابہت رکھتا ہے اس کے گابہ میں ایسی بھری ہے جیسے آدمی کے نطفہ میں اور اسکا سر کاٹ ڈالو تو آدمی کی طرح مرجاتا ہے اور درخت نہیں مرتے پھر اگ آتے ہیں ۱۲ منہ [4] ان کی کنیت ابوبکر بلخی ہے اور نام یحییٰ جمعہ ان کا لقب ہے ابو خاقان بھی ان کی کنیت ہے ان سے ایک یہی حدیث اس کتاب میں مروی ہے اور صحاح ستہ کی کتابوں میں ان سے کوئی روایت نہیں ہے ۱۲ منہ [5] اگر اکیلا کھا رہا ہو تو مضائقہ نہیں دس دس کو ملا کر کھائے بعض ظاہریہ اہلحدیث نے مطلقاً اس کو حرام کیا ہے ۱۲ منہ [6] کیوں کہ یہ لالچ کا پن ہے دوسرے اپنے بھائیوں کو نقصان دینا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۱۴۱۱ ۔ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعدؒ نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ تازہ کھجور اور ککڑی ملا کر کھاتے

بَابُ ۲۶۸ بَرَكَةِ النَّخْلِ

باب کھجور کا درخت بڑی برکت کا درخت ہے

۱۴۱۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُوْنُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے انہوں نے زبید بن حارث سے انہوں نے مجاہد سے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جو مسلمان آدمی کی طرح (برکت والا) ہے وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ ۲۶۹ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ اَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

باب دو طرح کا میوہ یا دو طرح کا کھانا ملا کر کھانا درست ہے[1]

۱۴۱۳ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تازی کھجور اور ککڑی ملا کر کھا رہے تھے۔

بَابُ ۲۷۰ مَنْ اَدْخَلَ الضِّيْفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً

باب دس دس مہمانوں کو ایک ایک بار بلانا کھانے پر بٹھانا۔

۱۴۱۴ ۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ سِنَانٍ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اُمَّهُ عَمَدَتْ اِلٰى مُدٍّ مِنْ شَعِيْرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيْفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ فِيْ اَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوعثمان جعد بن دینار یشکری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے دوسری سند اور حماد بن زید نے اس حدیث کو ہشام بن حسان ازدی سے اس نے محمد بن سیرین سے اس نے انس سے بھی روایت کیا ہے تیسری سند اور حماد نے اس کو ابو ربیعہ سنان سے اس نے انسؓ سے بھی روایت کیا ہے کہ ام سلیم ان کی ماں نے ایک مد جو لیے ان کو موٹا موٹا پیس کر آش بنایا اس پر گھی کی کپی جو ان کے پاس تھی نچوڑ دی پھر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا (آپ کو بلانے کیلئے) میں جو پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کئی اور صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں میں نے

[1] یہ باب لا کر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے انسؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ اور شہد ملا ہوا تھا آپ نے فرمایا دو سالن ملے ہوئے ہیں نہ میں کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے۔ باب کی حدیث میں گو صرف دو میووں کو ملا کر کھانے کا ذکر ہے مگر اور کھانوں کو ان پر قیاس کر لیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ وَمَنْ مَّعِيَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُوْلُ وَمَنْ مَّعِيَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ فَجِيْءَ بِهٖ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوْا فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ أَرْبَعِيْنَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

آپ کو دعوت دی آپ نے پوچھا اور میرے ساتھ جو لوگ ہیں ان کی بھی دعوت ہے یا نہیں میں لوٹ کر والدہ کے پاس آیا ان سے کہا آپ یہ فرماتے ہیں میں بھی آؤں اور کیا میرے ساتھ جو لوگ وہ بھی آئیں یہ سن کر ابوطلحہ آنحضرتؐ کے پاس گیا اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ وہاں تو تھوڑا سا کھانا ہے جو ام سلیم نے تیار کیا ہے آنحضرتؐ تشریف لائے اور وہ کھانا سامنے لایا گیا آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اندر بلا لے وہ اندر آئے اور پیٹ بھر کھا کر چلتے ہوئے پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا لے اسی طرح چالیس آدمیوں کا شمار کیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا پھر آپ اٹھے انس کہتے ہیں میں کھانے کو دیکھنے لگا دیکھوں کھانا کچھ کم ہوا ہے یا نہیں[۲]

بَابُ ۲۷۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّوْمِ وَالْبُقُوْلِ

فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب لہسن اور دوسری بدبودار ترکاریاں (جیسے پیاز مولی وغیرہ) کھانے کی کراہت

اس باب میں ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[۳]۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ قِيْلَ لِأَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّوْمِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا انسؓ سے پوچھا تم نے لہسن کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو شخص (لہسن) کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے[۴]۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوصفوان عبداللہ ابن سعیدؓ نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عطا بن ابی رباح نے بیان کیا جابر بن عبداللہ انصاری کہتے تھے آنحضرتؐ نے

[۱] میرے ساتھیوں میں سے ۱۲ منہ [۲] تین پاؤ یا سیر بھر کا ہوتا ہے اتنے سے کھانے میں چالیس آدمیوں کا کھانا اور پیٹ بھر کر کھانا صریح معجزہ ہے آپ نے دس دس آدمیوں کو اس لیے بلایا کہ مکان میں زیادہ آدمیوں کی گنجائش نہ ہوگی دوسرے ایک برتن میں اتنے بہت سے آدمی ایک مرتبہ کیسے کھا سکتے تھے ۱۲ منہ [۳] یہ روایت موصولاً صفۃ الصلوۃ میں گزر چکی ہے طبرانی نے جامع صغیر میں مولی کی بھی کراہت نقل کی یہ حدیثیں کچی اور پکی سب کو شامل ہیں بعضوں نے کہا پکا کر کھانے میں قباحت نہیں، کیونکہ پکانے سے ان کی بو دور ہو جاتی ہے ابوداؤد کی روایت ان کی دلیل ہے اس میں یوں ہے آپ نے لسن کھانے سے منع فرمایا مگر پکا کر ۱۲ منہ [۴] ہمارے ساتھ نماز پڑھے بعضوں نے کہا اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ یہ ممانعت مسجد نبوی سے خاص تھی کیونکہ وہاں وحی اترتی تھی فرشتے آتے جاتے تھے ان کو لسن کی بو سے تکلیف ہوتی اور صحیح یہ ہے کہ ممانعت عام ہے ہر مسجد کو شامل ہے کیوں کہ سب مسجدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہیں ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا۔

بَابُ ٢٧٢ الْكَبَاثِ وَهُوَ ثَمَرُ الْأَرَاكِ

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ فَقَالَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا۔

بَابُ ٢٧٣ الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَأَكَلْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُولُ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا

فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا یوں فرمایا ابن شہاب کو شک ہے ہماری مسجد سے الگ رہے۔

باب پیلوں کے پھلوں کا بیان۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہا مجھ کو جابر بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے کہا ہم مرالظہران میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے (جو ایک مقام ہے مکہ سے ایک منزل پر) پیلو کے پھل چن رہے تھے آپ نے فرمایا کالے کالے دیکھ کر چنو وہ خوش مزہ ہوتے ہیں[1] لوگوں نے کہا یا جابرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بکریاں بھی چرائی ہیں[2]؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں کوئی پیغمبر ایسا گزرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں؟

باب کھانے کے بعد کلی کرنا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاریؓ سے سنا انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں پہنچے (جو خیبر کے قریب ہے) تو آپ نے کھانا منگوایا لیکن صرف ستو آئے (اور کوئی کھانا نہ تھا) ہم نے اسی کو کھایا پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی[3] یحییٰ نے کہا میں نے بشیر سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سوید نے بیان کیا۔ ہم خیبر کیطرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں پہنچے (یحییٰ نے کہا صہبا خیبر سے دوپہر کی راہ ہے) تو آپ نے کھانا منگوایا لیکن فقط ستو آئے ہم نے اسی کو پھانک لیا اور کھایا پھر آپ نے پانی منگوایا کلی کی ہم نے بھی کلی کی اس کے بعد

---

[1] جنگل جنگل پھرتے رہے ہیں جب تو جنگلی پھلوں کو پہچانتے ہیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث احادیث الانبیاء میں اوپر گزر چکی ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہر پیغمبر سے بکریاں چروائیں اس میں بڑی بڑی حکمتیں تھیں جیسے پیغمبری کی وجہ سے غرور نہ آ جانا دل میں شفقت پیدا ہونا بکریاں چرا کر آدمی چرانے کی لیاقت پیدا کرنا درحقیقت ہر بادشاہ راعی بنو پروانا ہے اور رعایا اس کی بکریاں ہیں ۱۲ منہ [3] اتقاس لیے ہنیں دھوئے کہ ہاتھ بھرے نہ ہوں گے ۱۲ منہ [4] اس سند کو لا کر امام بخاری یحییٰ کا سماع بشیر سے ثابت کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَعَهُ ثُمَّ صَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ سُفْيٰنُ كَاَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيٰى۔

بَابُ ۲۷۴ لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ اَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيْلِ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔

بَابُ ۲۷۵ الْمِنْدِيْلِ

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ اِلَّا قَلِيْلًا فَاِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ اِلَّا اَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَاَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّيْ وَلَا نَتَوَضَّأُ

بَابُ ۲۷۶ مَا يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان نے علی بن مدینی سے کہا گویا تم نے عمرو یحییٰ سے (بلا واسطہ) سنی۔[۱]

باب انگلیوں کا چاٹنا چوسنا اس کے بعد رومال سے پونچھنا[۲]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؓ نے انہوں نے عمرو دینار سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی کھانا کھائے تو ہاتھ نہ پونچھے جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا کسی دوسرے کو چٹا نہ دے[۳]۔

باب رومال کے بیان میں[۴]

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا کیا جو کھانا آگ سے پکا ہو اس کو کھا کر وضو کرنا چاہیے انہوں نے کہا نہیں بات یہ تھی کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آگ کا پکا ہوا کھانا ہم کو کم ملتا (اکثر کھجور یا دودھ پر اکتفا کرتے اور جب ملتا بھی تو اس زمانہ میں) ہم لوگوں کے پاس رومال نہ تھی یہی ہماری ہتھیلیاں تھیں بازو پاؤں وغیرہ (انہیں پر ہاتھ رگڑ لیتے) پھر نماز پڑھتے وضو نہ کرتے۔

باب کھانے سے فارغ ہو کر آدمی کیا کہے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابو امامہؓ سے کہ

---

[۱] یعنی تم نے یہ حدیث اسی طرح ہو بہو نقل کی جیسے میں نے یحییٰ سے سنی تھی ۱۲ منہ [۲] رومال سے یہاں وہ تولیہ مراد نہیں جس سے غسل یا وضو کے بعد بدن پونچھتے ہیں بلکہ وہ کپڑا مراد ہے جو کھانے کے بعد ہاتھ کی چکنائی دور کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاٹ کر اس رومال سے پونچھنے کا حکم اس لیے دیا کہ عرب لوگ ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے اگر نہ چاٹتے اس رومال سے پونچھیں گے تو سارا رومال لتھڑ کر غلیظ ہو جائے گا اب یہ اشکال ہوتا ہے کہ باب کی حدیث میں تو رومال کا ذکر نہیں ہے پھر امام بخاری نے ترجمۂ باب میں رومال سے پونچھنا کیسے بیان کیا اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلمؒ نے نکالا اس میں یوں ہے فلا یمسح یدہ بالمندیل اور جس نے انگلیوں کا چاٹنا مکروہ اور غلیظ خیال کیا وہ نادان ہے اگر انگلیاں غلیظ ہوں تو بار بار کھانے میں کیوں ڈالتا ہے لوگ انگلیاں منہ میں ڈال کر کیوں دھوتا ہے اور حدیث کی تعمیل یوں بھی ہو سکتی ہے کہ انگلیاں غلام لونڈی یا بچی وغیرہ کو چٹا دے ۱۲ منہ [۳] مسلم کی روایت میں کعب بن مالک سے یوں ہے کہ آنحضرت تین انگلیوں سے کھاتے اور کھانے سے فارغ ہو کر انکو چاٹتے اگر کوئی چمچہ یا کانٹا سے کھائے تب انگلیوں کے دھونے کی ضرورت ہے نہ چاٹنے کی صرف کلی کرنا کافی ہے ۱۲ منہ [۴] جس سے کھانا کھا کر ہاتھ منہ پونچھتے ہیں ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان جب بڑھایا جاتا تو آپ فرماتے ہمارے پروردگار اللہ کا شکر بہت سا شکر پاکیزہ شکر برکت والا ایسا شکر نہیں جو ایک بار ہو کر رہ جائے ختم ہو جائے پھر اس کی حاجت نہ رہے[۱]۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ وَقَالَ مَرَّةً الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا

ہم سے ابو عاصم (ضحاک بن مخلد) نے بیان کیا انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابو امامہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے (کبھی راوی نے یوں کہا) جب آپ کا دسترخوان بڑھایا جاتا تو آپ فرماتے اللہ کا شکر جس نے ہم کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا یہ شکر ایسا نہیں ہے کہ ایک بار کر کے ختم ہو جائے یا پھر ناشکری کی جائے اور کبھی یوں فرماتے پروردگار ہمارے تیرا شکر ہے ایسا شکر نہیں جو ایک بار ہو کر رہ جائے یا چھٹ جائے یا پھر اسکی احتیاج نہ رہے پروردگار ہمارے[۲]۔

بَابُ الْأَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ

باب اپنے غلام لونڈی یا خدمت گار کے ساتھ کھانا[۳]

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ لُقْمَةً

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خدمت گار کھانا پکا کر لائے تو اگر اس کو اپنے ساتھ کھانے کو نہ بٹھلائے (جو بہتر ہے) تو خیر یہی کرے کہ ایک لقمہ یا دو نوالے یا ایک لقمہ یا دو لقمے اس کو دیدے کیونکہ اسی نے چولہے کی گرمی وغیرہ برداشت کی ہے اور محنت

[۱] نہیں بلکہ ہمیشہ اسکی نعمتیں ہم کو ملتی رہیں اور ہمیشہ شکر کرتے رہیں ۱۲ منہ [۲] ابوداؤد کی روایت میں کھانے کے بعد یہ دعا ہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین اور ترمذی کی روایت میں یوں ہے الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا کہتے ہیں جو شخص کھانے کے بعد ہمیشہ یہ اخیر کی دعا پڑھتا رہے وہ تبض کے عارضہ سے محفوظ رہے گا ۱۲ منہ [۳] یہ افضل ہے مگر واجب نہیں دوسری حدیث میں ہے جو تم کھاؤ وہ ان کو بھی کھلاؤ جو تم پہنو وہ ان کو بھی پہناؤ اب کہاں ہیں وہ پادری جو لونڈی غلام کے جواز سے اسلام پر طعن کرتے ہیں ارے پادریو تم اپنے دل میں شرمندہ نہیں ہوتے ہو اسلام پر تو لونڈی غلامی کے جواز کا طعن کرتے ہو اور تم آزاد لوگوں کو لونڈی غلام سے بدتر رکھتے ہو ساتھ کھلانا اور اپنا سا کپڑا پہنانا تو بڑی بات ہے تم یہ بھی روادار نہیں ہوتے کہ وہ تمہارے گرجا میں آکر نماز پڑھیں واہ رے ہٹ دھرمی اس حدیث کو دیکھ کر ان مسلمان کو نصیحت لینا چاہیے جو سوداگر پیشہ اور خدمت گاروں کے ساتھ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانے کو عار جانتے ہیں حالانکہ یہ خدمت گار آزاد اور برادر مسلمان ہیں اور پھر الگ الگ رکابیوں میں کھاتے ہیں آنحضرت نے تو لونڈی غلام کو بھی اپنے ساتھ ایک ہی رکابی میں کھلانے کا حکم دیا کیونکہ اس وقت عرب لوگ الگ الگ رکابیوں میں نہیں کھاتے تھے مجھ کو ایک بار حیدرآباد میں بڑی ہنسی آئی ایک کوئی صاحب پرانی وضع کے آدمی اس بات پر بہت خفا ہو گئے کہ جس دسترخوان پر اٹھ بیٹھا تھا اسی پر ایک غریب مسلمان بیٹھ کر کھا رہا تھا انکو سمجھایا بھی کہ آخر یہ بھائی مسلمان ہے ہمارے دسترخوان پر کھا لیا تو کیا قیامت ہوئی مگر جب بھی انہوں نے نہ مانا سخت سست کہہ کر چل دیے ملنے رہے جہالت اگر اپنے پیغمبر کی کتابیں دیکھتے رہتے تو اس آفت کا ہے کو گرفتار ہوتے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے پیر و مرشد ابو النجیب سہروردی کیلئے بادشاہ نے فرنگی قیدیوں کے سر پر کھانا رکھ کر بھجوایا شیخ نے فرمایا میں نہیں کھاؤں گا جبتک یہ قیدی بھی میرے ساتھ کھا نہ کر نہیں بیٹھیں گے جب قیدی سب دسترخوان پر بیٹھے تو شیخ انہیں میں مل کر بیٹھ گئے اور کھانا کھایا [۴] اس کھانے میں سے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ۔

بَابُ ۲۷۸ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۷۹ الرَّجُلِ يُدْعٰى إِلٰى طَعَامٍ فَيَقُولُ وَهٰذَا مَعِي وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ۔

۴۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنٰى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلٰى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ۔

اٹھا کر کوٹ پیس کر کھانا تیار کیا ہے۔

باب کھانا کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا (ثواب میں) صابر روزہ دار کے برابر ہے اس باب میں ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلعم سے روایت کی ہے۔

باب کوئی شخص دعوت میں جاوے اور دوسرے شخص کو جس کی دعوت نہ ہو کہے یہ بھی میرے ساتھ ہے اور انسؓ نے کہا جب تو کسی ایسے مسلمان کے پاس جائے جس پر کوئی الزام نہیں ہے تو اس کا کھانا کھا اور پانی پی۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہؓ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہؓ نے کہا ہم سے ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے انہوں نے کہا انصار میں سے ایک شخص تھا ابوشعیب اس کا ایک غلام تھا قصائی یہ ابوشعیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جو اپنے اصحابؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس نے آپ کے چہرے پر بھوک کا نشان پایا تو وہ اپنے قصائی غلام کے پاس گیا اس سے بولا تو اتنا کھانا مجھ کو تیار کر دے جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو میں آنحضرت صلعم کو دعوت دونگا آپ سمیت پانچ آدمیوں کو اس نے یہ مختصر سا کھانا تیار کیا اور ابوشعیبؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (مع اور چار آدمیوں کے) دعوت دی لیکن ان کے ساتھ ایک اور (چھٹا) شخص بھی ہو لیا آنحضرتؐ نے فرمایا ابوشعیب ایک شخص (بن بلائے) ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب تو چاہے اس کو اذن دے چاہے واپس کر دے اس نے کہا نہیں میں نے اذن دیا۔

لے دعوتیں میں وصل کر۱۲ منہ ۲ امام احمد اور حاکم اور طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اس سے کچھ مت پوچھ کہ تیرا مال حلال کا ہے یا حرام کا البتہ جس شخص کی نسبت یہ معلوم ہو کہ اس کی کمائی حرام کی ہے مثلاً رنڈی یا فاحشہ یا سود خوار کی تو اس کی دعوت کھانا درست نہیں ۱۲ منہ ۳ پوچھنا اور کھود کر نکالنا ضرور نہیں اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴ یعنی اس کا مال حرام ہونا معلوم نہیں ہے ۱۲ منہ ۵ اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ طفیلی بن کر چلا گیا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۴ جب ابوشعیب کے گھر پر پہنچے ۱۲ منہ ۵ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آنحضرتؐ نے اس قصاب غلام کا تیار کیا ہوا کھانا کھا لیا اور یہ نہ پوچھا کہ اس کی کمائی حلال کی ہے یا حرام کی معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کا کھانا جس کے ساتھ بدگمانی کی کوئی وجہ نہ ہو کھا لینا درست ہے اور پوچھنا تفتیش کرنا سنت نبوی کے خلاف ہے اور جو فقرا یا درویش اس کی زیادہ تفتیش کرتے ہیں اور کسی مسلمان کا کھانا بدون دریافت اور تحقیق کے نہیں کھاتے ان کا فعل سنت کے خلاف ہے اور تقویٰ وہیں تک عمدہ ہے جہاں تک مطابق سنت ہو امام غزالی نے کہا ہمارے زمانہ میں بادشاہی خزانوں کا روپیہ حلال ہے اگر ان کے پاس زیادہ آمدنی حلال کی ہو اور جو حرام اور ظلم کی آمدنی زیادہ ہو حلال کی کم ہو یا حلال اور حرام دونوں برابر ہیں تب اس روپیہ کا لینا درست نہیں اور یہی حکم ہے ہر شخص کا جس کے پاس دونوں طرح کی کمائیاں آتی ہوں مثلاً ایک سوداگر ہے جو تجارت کرتا ہے اور حلال سے کماتا ہے لیکن سود بھی کھاتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۲۸۰ - اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ

۴۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۴۲۶ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ۔ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

باب اگر رات کا کھانا سامنے آئے ادھر عشاء کی (مغرب کی) نماز تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لے۔[۱]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہؓ نے خبر دی ان کو ان کے والد عمرو بن امیہ ضمریؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے دست میں سے کاٹ کاٹ کر گوشت کھا رہے تھے اتنے میں نماز کے لیے بلائے گئے تو دست اور چھری جس سے کاٹ رہے تھے دونوں کو ڈال دیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی وضو نہیں کیا۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیبؒ بن خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب رات کا کھانا سامنے رکھا جائے ادھر نماز کی (یعنی مغرب کی نماز کی) تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھا لو اور (اسی سند سے) ایوب سختیانی سے روایت ہے انہوں نے نافعؒ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی اور (اسی سند سے) ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ ایک بار ابن عمرؓ شام کا کھانا کھا رہے تھے اور امام کی قرأت سن رہے تھے (وہ نماز پڑھ رہا تھا)۔[۲]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو

---

[۱] گو جماعت فوت ہو جائے کیوں کہ نماز میں اطمینان کی ضرورت ہے کھانے میں اتنی اطمینان کی ضرورت نہیں ہے افسوس کہ مسلمان نے اس حدیث کے خلاف عمل کرنا شروع کیا ہے روزہ کھولتے وقت کھانا سامنے آجاتا ہے تو جلدی جلدی مغرب کی نماز پڑھ کر اطمینان سے بیٹھ کر کھاتے ہیں حالانکہ کھانا کھا کر مغرب کی نماز اطمینان سے پڑھنا چاہیے ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] امام بخاری نے باب کا مطلب آگے کی حدیثوں سے یعنی انسؓ اور عائشہؓ کی حدیثوں سے نکالا اور اس حدیث کو شروع میں اس لیے ذکر کر دیا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ حکم وجوبًا نہیں ہے اگر کوئی آدمی نماز پہلے پڑھ لے تب بھی جائز ہے کیونکہ آنحضرتؐ کھانے کو چھوڑ کر نماز کے لیے چلے گئے ہیں میں کہتا ہوں ممکن ہے کہ امام بخاری نے یہ حدیث شروع میں لا کر اس طرف اشارہ کیا ہو کہ انسؓ اور عائشہؓ کی حدیثیں اس شخص سے متعلق ہیں جو امام نہ ہو جس کے بغیر لوگ نماز پڑھ سکتے ہوں اگر امام ہو تو پہلے نماز کیلئے جانا بہتر ہے ورنہ دوسرے مقتدیوں کو انتظار کی تکلیف ہو گی بعضے ظاہر یہ اور جن کے نزدیک انسؓ اور عائشہؓ کی حدیثوں کا حکم وجوبًا ہے وہ اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی بات اور تھی آپ کو یہ ڈر نہ تھا کہ کھانے میں دل لگا رہے اور نماز کے خشوع خضوع میں خلل آئے لیکن اور لوگوں کو ایسا خطرہ ہے نہیں بلکہ پہلے کھانا کھا لینا چاہیے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

تَحْضُرُ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَقَالَ وُهَيْبٌ وَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ

بَابٌ ۲۷۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا۔

۴۲۸ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ أَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ أُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِىْ عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَّكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهٗ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَّكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ سِتْرًا وَّأُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

ادھر کھانا سامنے) لایا جائے تو پہلے کھانا کھالو وہیب اور یحییٰ بن سعید[1] کی روایتوں میں ہشام سے بجائے تحضر العشاء کے وضع العشاء ہے (مطلب ایک ہے)[2]

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ احزاب میں یہ فرمانا جب تم کھانا کھا چکو تو پھیل جاؤ (اپنی اپنی جگہ پر اور وہاں بیٹھے رہو)

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم[2] نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ انس بن مالکؓ کہتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ پردے کے حال سے واقف ہوں ابی ابن کعبؓ (حالانکہ بڑے درجے کے صحابی تھے لیکن) مجھ سے پردے کا حال دریافت کرتے تھے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشاہ تھے آپ نے مدینہ میں حضرت زینب سے نکاح کیا تھا اور لوگوں کو کھانے کی دعوت اس وقت دی جب دن چڑھ گیا تھا تو جب لوگ کھانا کھا کر چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت زینبؓ کے حجرے میں) بیٹھے رہے اور آپ کے ساتھ اور بھی کئی آدمی (باتیں کرتے ہوئے) بیٹھے رہے[3]۔ آپ اٹھ کر وہاں سے چلے میں بھی آپ کے ساتھ گیا حضرت عائشہؓ کے حجرے پر پہنچ کر آپ نے یہ خیال کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے لوٹ کر آئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ کر آیا دیکھا تو وہ لوگ وہیں اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں (یا اللہ) پھر آپ واپس تشریف لے گئے حضرت عائشہؓ کے حجرے پر پہنچے تو پھر لوٹ کر آئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ کر آیا اس وقت دیکھا تو وہ لوگ چلے گئے تھے پھر آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور پردے کا حکم اترا[4]۔

---

[1] وہیب کی روایت کو اسمٰعیلی نے اور یحییٰ بن سعید قطان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف ۱۲ منہ

[3] لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مروت کے مارے ان سے ترکھ نہیں فرمایا ۱۲ منہ [4] اس حدیث کو امام بخاریؒ اس باب میں اس لیے لائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں کھانے کا ایک ادب بیان کیا کہ جب کھانے سے فارغ ہوں تو اٹھ کر چلا جانا چاہیے وہاں جمے رہنا اور صاحب خانہ کو ایذا دینا نادانی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

بَابٌ ۲۸۲ تَسْمِيَةُ الْمَوْلُوْدِ غَدَاةَ يُوْلَدُ لِمَنْ لَّمْ يَعُقَّ وَتَحْنِيْكِهٖ۔

۴۲۹ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُرَيْدٌ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رض قَالَ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيْمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَّدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِيْ مُوْسٰى۔

۴۳۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ۔

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا۔

کتاب عقیقہ کے بیان میں [۱]

باب جو شخص عقیقہ نہ کرنا چاہے وہ بچہ کا نام پیدا ہوتے ہی رکھ دے [۲] اور جب بچہ پیدا ہو تو کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں دینا [۳]۔

مجھ سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا مجھ سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرا لڑکا پیدا ہوا میں اس کو (پیدا ہوتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور برکت کی دعا کی پھر بچہ مجھ کو دے دیا ابوموسیٰ کی اولاد میں سب سے بڑا لڑکا یہی تھا [۴]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک بچہ [۵] کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تاکہ آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں دیں اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اس مقام پر پانی بہا دیا۔

---

[۱] عقیقہ وہ قربانی ہے جو نومولود بچہ کا سر منڈانے کے وقت کی جاتی ہے اکثر علماء کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے حنفیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ بدعت ہے اور ان کا قول احادیث صحیحہ کے برخلاف ہے عینی نے کہا امام ابوحنیفہ پر یہ افترا ہے کہ عقیقہ بدعت ہے انہوں نے یوں کہا ہے کہ وہ سنت نہیں ہے یعنی سنت مؤکدہ نہیں ہے امام محمد نے اس کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا جو صحیح نہیں ہے شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہ قرار دیا کہ عقیقہ مستحب ہے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور امام ابن حزم اور لیث بن سعد اور داؤد ظاہری اور ابوالزناد عقیقہ کو واجب کہتے ہیں امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے یہ عقیقہ ساتویں دن کرنا بہتر ہے اسی دن نام رکھنا سر منڈانا اور بالوں کو تول کر اس کے وزن برابر سونا یا چاندی خیرات کرنا باقی قربانی کا خون بچہ کے سر پر لتھیڑنا اگر ایک ضعیف روایت میں وارد ہے مگر صحیح یہ ہے کہ سنت نہیں اسی طرح کان چھیدنا یہ جاہلیت کے کام تھے اسی طرح یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑیں اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے صرف شافعیؒ سے ایسا منقول ہے [۲] ورنہ ساتویں دن نام رکھنا بہتر ہے جیسے اوپر گزرا یہ باب لاکر امام بخاری نے عقیقہ کا واجب نہ ہونا ثابت کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو تحنیک کہتے ہیں ۱۲ منہ [۴] ابن حبان نے صحابہ میں بھی اس کا نام لکھا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا گو روایت نہیں کی ۱۲ منہ [۵] عبداللہ بن زبیرؓ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابوبکرؓ سے ان کو مکہ میں عبداللہ بن زبیر کا پیٹ رہا وہ پورے دنوں مکہ سے نکلیں جب مدینہ میں آئیں تو قبا میں اتریں وہاں عبداللہ پیدا ہوئے۔ اسماء کہتی ہیں میں عبداللہ کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کی گود میں بٹھا دیا ایک کھجور آپ نے منگوائی اور چبا کر اس کے منہ میں تھوک ڈالا پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں اتری وہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر چبی ہوئی کھجور اس کے تالو میں لگائی اور برکت کی دعا دی ہجرت کے بعد عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئے مسلمانوں کو ان کے پیدا ہونے پر بہت خوشی ہوئی کیوں کہ لوگوں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے اب تمہاری اولاد نہیں پیدا ہو گی۔[۱]

۴۳۲ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ

ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا بیمار تھا ابوطلحہؓ باہر گئے ہوئے تھے اس وقت وہ بچہ گزر گیا جب ابوطلحہ لوٹ کر آئے تو بچہ کا حال پوچھا ام سلیم نے کہا اب اس کو آرام ملا ہے[۲] خیر ام سلیم رات کا کھانا ان کے سامنے لائیں انہوں نے کھایا پھر ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا بچہ کو گاڑ آؤ (وہ مر گیا ہے) صبح کو ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی بی بی کا حال بیان کیا[۳] آپ نے فرمایا کیا اس رات کو تم جورو مرد نے صحبت کی انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے دعا کی یا اللہ ان کو برکت دے[۴] ام سلیم لڑکا جنیں انسؓ کہتے ہیں ابوطلحہ نے

[۱] اور مسلمان نکڑ رہے تا تھوڑے رہ کر دنیا سے چل دیں گے چلو چھٹی ہوئی یہودیوں کی یہ پوچ باتیں ہنسی کے قابل تھیں مگر بھولے مسلمانوں کو بھی ایک مدت تک اولاد نہ ہونے سے کچھ وہم ہو گیا تھا جب عبداللہ پیدا ہوئے تو مسلمانوں نے اس زور سے تکبیر کہی کہ سارا مدینہ گونج گیا ۱۲ منہ [۲] عمیر جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کرتے تھے عمیر ما فعل النغیر یعنی تمہاری سی چڑیا کیسی ہے ۱۲ منہ [۳] کہ اس نے بچہ کی موت چھپا رکھی ۱۲ منہ [۴] فرزند صالح عطا فرمایا ۱۲ منہ۔

لِي أَبُو طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

مجھ سے کہا تو اس بچہ کو حفاظت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے جا دکیوں کہ یہ آپ ہی کی دعا سے پیدا ہوا ہے) انسؓ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے ام سلیم نے چند کھجوریں بھی اس کے ساتھ کر دیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ اور بھیجا ہے انسؓ نے کہا جی ہاں کھجوریں بھیجی ہیں آپ نے ان کو لے کر چبایا اور اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں دیں اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔[1]

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے محمد بن سیرینؒ سے انہوں نے انسؓ سے پھر یہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

بَابُ ۳۲۷ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ

باب عقیقہ کے دن بچہ کے بال مونڈنا (یا ختنہ کرنا)

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ۔ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے (جو صحابی تھے) انہوں نے کہا لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے اور حجاج بن منہال نے[2] کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو ایوب سختیانی اور قتادہؓ اور ہشام بن حسان اور حبیب بن شہید ان چاروں نے محمد بن سیرین سے خبر دی انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[3] سے اور کئی آدمیوں نے[4] عاصم بن سلیمان اور ہشام بن حسانؒ سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب بنت صلیعؓ سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامرؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے (مرفوعًا) اس حدیث کو روایت کیا ہے[5] اور یزید بن ابراہیم تستری نے اس کو محمد بن سیرین سے انہوں نے سلمان سے موقوفًا روایت کیا[6] اور اصبغ بن

ؔ[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث سے بھی یہ نکلتا ہے کہ ابوطلحہ نے عقیقہ نہیں کیا اور بچہ کا نام اسی دن رکھ دیا معلوم ہوا کہ عقیقہ کرنا مستحب ہے کچھ واجب نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس کو طحاوی اور ابن جلیم اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے کہ سلمان بن عامر کی روایت کو جبکو حماد بن زید نے موقوفًا نقل کیا حماد بن سلمہ نے مرفوعًا روایت کیا حماد بن سلمہ میں گو بعضوں نے کلام کیا ہے لیکن بہتوں نے اس کو ثقہ بھی کہا ہے ۱۲ منہ [4] جیسے سفیان بن عیینہ وغیرہ ۱۲ منہ [5] اس کو امام احمد اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] جیسے حماد بن زید نے اس کو امام طحاوی نے مشکل الآثار میں وصل کیا ۱۲ منہ

أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى

۴۳۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ۔

بَابُ الْفَرَعِ ۲۸۴

۴۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ۔

فرج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہبؓ نے خبر دی انہوں نے جریر بن حازم سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا ہم سے سلمان بن عامر ضبی نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لڑکے کے ساتھ اس کا عقیقہ لگا ہوا ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرو اور بال دور کرو (سر منڈواؤ یا ختنہ کرو[۲])

مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے قریش بن انس نے انہوں نے حبیب بن شہید سے مجھ کو محمد بن سیرین نے حکم دیا میں امام حسن بصریؒ سے پوچھوں عقیقہ کی حدیث انہوں نے کس سے سنی ہے میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا سمرہ بن جندبؓ سے[۳]۔

باب فرع کے بیان میں[۴]۔

ہم سے عبداللہ بن عثمان مروزی نے بیان کیا[۵] کہا ہم کو عبداللہ بن مبارکؒ نے خبر دی[۶] کہا ہم کو معمر نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیبؒ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے نہ عتیرہ فرع تو پہلوٹا بچہ اونٹنی کا جس کو مشرک لوگ اپنے بتوں کے نام پر کاٹتے اور عتیرہ رجب کی قربانی (جس کو رجبیہ بھی کہتے ہیں[۷])

---

[۱] اس کو امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] حسن اور قتادہ نے حدیث کی رو سے کہا ہے کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے اور لڑکی کا عقیقہ ضرور نہیں ہے اگر عقیقہ میں اونٹ یا گائے ذبح کرے تب بھی درست ہوگا جمہور کے نزدیک ۱۲ منہ [۳] امام بخاری نے یہ نہیں بیان کیا کون کون سی حدیث ہے اور شاید مراد لیا انہوں نے اس حدیث کو جو اصحاب سنن نے سمرۃ سے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن قربانی کی جائے اس کا سر منڈا جائے اس کا نام رکھا جائے ۱۲ منہ [۴] فرع اونٹنی کا پہلا بچہ یعنی پہلوٹا جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ اپنے بتوں کے سامنے کاٹتے اسلام کے زمانہ میں بھی یہ رسم اس طرح قائم رہی کہ اللہ کے لیے ذبح کرنے لگے پھر یہ رسم موقوف اور منسوخ کردی گئی بعضوں نے کہا فرع اس کھانے کو کہتے جو اونٹنی جننے کے وقت لوگوں کو کھلایا جاتا ۱۲ منہ [۵] جس کا نام عبداللہ ہے ۱۲ منہ [۶] عبداللہ بن مبارک عجب مبارک شخص گزرے ہیں اہل حدیث کے پیشوا اور فقہاء کے بھی امام کہتے ہیں ابوحنیفہؒ کے فقہ میں شاگرد بھی تھے ادھر حضرات صوفیہ کے رہنما بڑے اولیاء اللہ بھی گنے جاتے ہیں ایسی جامعیت کے شخص اس امت میں بہت کم ہیں جو اہل حدیث اور فقہا اور صوفیہ تینوں میں مقتدا اور پیشوا گنے جائیں ایک یہ ہیں عبداللہ بن مبارکؒ دوسرے سفیان ثوری تیسرے وکیع بن جراح چوتھے امام حسن بصریؒ ۱۲ منہ [۷] اب تک جاہلوں میں یہ رسم جاری ہے رجب میں کونڈے کرتے ہیں اور معلوم نہیں کیا کیا خرافات [illegible] کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کھڑے پیر کی نماز ہے اور کوئی سب لوگ کھڑے ہی کھڑے جب کھاتے ہیں واہ واہ دین کیا ہے ٹھٹھا مذاق مقرر کیا ہے جو چاہا دین میں شریک کرلیا [illegible] یہ ہے کہ ان خرافات سے بچنے والے اور سنت پر چلنے والے کو وہابی اور بے دین کہتے ہیں خدا کی لعنت ان بے ایمانوں پر ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ الْعَتِيرَةِ ۸۵

۲۲۴۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ -

باب عتیرہ کا بیان (اس کا معنے اوپر گزر چکا ہے)

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی (مدینہ کے بڑے عالم اور محدث) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے کہ زہریؒ نے کہا ہم سے سعید بن مسیبؒ نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے نہ عتیرہ فرع تو پہلوٹا بچہ اونٹنی کا جس کو مشرک لوگ اپنے بتوں کے نام پر کاٹتے اور عتیرہ (وہ قربانی) رجب کے مہینے میں کیا کرتے پھر اس کی کھال درخت پر ڈال دیتے۔[1]

[1] دوسری روایت میں یوں ہے کہ اللہ کے واسطے ذبح کرو جس مہینے میں چاہو بعضوں نے کہا لا فرع ولا عتیرہ کا یہ مطلب ہے کہ یہ واجب نہیں ہیں لیکن ان کا استحباب باقی ہے اگر اللہ کے لیے ذبح ہو اور شافعی سے بھی جواز منقول ہے میں کہتا ہوں لا فرع ولا عتیرہ سے اصل قربانی کا ابطال منظور نہیں ہے قربانی تو جب اللہ تعالیٰ کے لیے کرے ثواب ہی ثواب ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلوٹھے بچے کی تخصیص اسی طرح رجب کے مہینے کی تخصیص کرنا خواہ یہ قربانی ہی کے مہینے میں ہو لغو اور واہیات ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو اصل فعل جائز بلکہ ثواب ہو لیکن تخصیص کے اعتقاد سے وہ لغو اور مذموم ہو جاتا ہے مثلاً ایصال ثواب میت کو جائز ہے مگر تیجہ یا دہم یا چہلم کی تخصیص بدعت اور ناجائز ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہے ۱۲ منہ اللہم اعزلنا بہ ولمن سعیٰ فیہ والا یم اجمعین۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ

شکر خدا کا پارہ بائیسواں تمام ہوا۔ اب تئیسواں پارہ شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر

۳۰۷۰۸۰۷

besturdubooks.wordpress.com

تئیسواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ وَالتَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ إِلٰى قَوْلِهٖ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ إِلٰى قَوْلِهٖ عَذَابٌ أَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ إِلٰى قَوْلِهٖ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُوْدُ الْعُهُوْدُ مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمُ الْخِنْزِيْرُ. يَجْرِمَنَّكُمْ يَحْمِلَنَّكُمْ شَنَاٰنُ عَدَاوَةٌ. الْمُنْخَنِقَةُ تُخْنَقُ فَتَمُوْتُ الْمَوْقُوْذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوْقِذُهَا فَتَمُوْتُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ تَتَرَدّٰى مِنَ الْجَبَلِ وَالنَّطِيْحَةُ تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا أَدْرَكْتَهٗ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهٖ أَوْ بِعَيْنِهٖ فَاذْبَحْ وَكُلْ.

کتاب جانور کاٹنے اور شکار کرنے کے بیان میں[1]

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدہ میں، فرمایا تم پر مردار حرام ہے اخیر آیت فلاتخشوہم واخشون تک[2] اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں فرمایا مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو کچھ شکار دکھلا کر آزمائے گا اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا تم پر چوپائے جانور حلال ہیں مگر جن کی حرمت تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (مردار سؤر وغیرہ کی) اخیر آیت فلاتخشوہم واخشون تک اور ابن عباسؓ نے کہا[3] عقود سے مراد عہد و پیمان ہیں الا مایتلیٰ علیکم سے سور (مردار خون وغیرہ) مراد ہے یجرمنکم باعث بنے شنان عداوت اور دشمنی المنخنقۃ جس کا گلا گھونٹیں وہ مرجائے الموقوذہ جس کو لکڑی یا پتھر سے ماریں وہ مرجائے المتردیۃ جو پہاڑ سے گر کر مرجائے النطیحۃ جو سینگ لگ کر مرجائے ان جانوروں سے جس کو تو اس حال میں پالے کہ اس کی دم یا آنکھ ہل رہی ہو اور اس کو ذبح کرلے تو اس کو کھا سکتا ہے[4]۔

---

[1] اصل میں ذبائح ذبیحہ کی جمع ہے ذبیحہ کہتے ہیں اس جانور کو جو ذبح کیا جائے اور صید اس جانور کو جس کا شکار کیا جائے مگر ہم نے حاصل مطلب ترجمہ کیا ہے یعنی اس کتاب میں ذبح اور شکار کے احکام مذکور ہیں ۱۲ منہ [2] اسی آیت میں یہ ہے الا ما ذکیتم مگر جو تم نے ذبح کرلیا تو آیت میں ذبیحہ کا ذکر ہے [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا یہ جو سورۂ مائدہ میں ہے اوفوا بالعقود ۱۲ منہ [4] جب دم یا آنکھ ہل رہی ہو تو معلوم ہوا ابھی اس میں جان باقی ہے اس لیے اگر ذبح کرے تو کھا سکتا ہے ۱۲ منہ

۴۳۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيْتَ أَنْ يَّكُوْنَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن زائدہ نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم[1] سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بے پر کے تیر (لکڑی یا گز) کے شکار کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اگر نوکیلی طرف سے لگے تو اس جانور کو کھا اگر عرض کی طرف سے پڑے[2] تو وہ موقوذہ ہے (حرام) کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا کتے کے شکار میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اگر کتا جانور کو پکڑ رکھے[3] تو وہ اس کو کھا سکتا ہے کتے کا پکڑنا بھی گویا ذبح کرنا ہے[4] اور اگر تو اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ[5] دوسرا کتا پائے اور تجھے یہ خیال ہو کہ دوسرے کتے نے بھی تیرے کتے یا کتوں کے بھی اس جانور کو پکڑا ہوگا تو اس جانور کو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی دوسرے کتے پر تھوڑے[6] ہی کہی تھی۔

بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب بے پر کے تیر (یعنی لکڑی گز وغیرہ) کے شکار کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُوْلَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوْذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيْمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ

اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا جو جانور غلہ سے مارا جائے وہ موقوذہ (حرام) ہے اور سالم اور قاسم اور مجاہد اور ابراہیم اور عطا بن رباح اور امام حسن بصری نے اس کو کہا ہے[7] اور امام بصری نے گاؤں اور شہر میں غلہ چلانا

---

[1] یہ عدی حاتم طائی کے بیٹے تھے جو عرب میں بڑے سخی مشہور ہیں یہ بھی اپنے باپ کی طرح سخی تھے کہتے ہیں ایک سو بیس برس کی عمر میں مرے ۱۲ منہ [2] جو نوکیلی طرف سے جانور پر نہیں پڑتا بلکہ عرض کی طرف سے پڑتا ہے اور جانور اس کے صدمہ سے مرجاتا ہے ۱۲ منہ [3] اور ذبح کرنے سے پہلے جانور مرجائے ۱۲ منہ [4] اس کو کھا سکتے ہیں گو جانور مرجائے ۱۲ منہ [5] کیونکہ بسم اللہ کہہ کر کتا چھوڑا جاتا ہے ۱۲ منہ [6] کتا اس جانور میں سے کھالے ۱۲ منہ [7] جس کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہے ۱۲ منہ [8] ان لوگوں کی دلیل ہے جو بسم اللہ کو حلت کی شرط جانتے ہیں اگر عمداً بسم اللہ نہ کہے تو وہ جانور مردار ہوگا اور شافعی اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ مسلمان اگر عمداً بسم اللہ ترک کرے جب بھی وہ جانور حلال ہے تو دوسرے کتے سے یہ مراد ہوگی کہ اس کو کسی کافر نے چھوڑا ہو یعنی بت پرست کافر نے اس لیے کہ یہود اور نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے ان کا چھوڑا ہوا کتا مسلمان کے کتے کی طرح ہوگا۔ حافظ نے کہا باز اور شکرے اور تمام شکاری پرندوں کا بھی وہی حکم ہے جو کتے کا ہے ان کا بھی شکار کھانا درست ہے جب اللہ کا نام لے کر ان کو جانور پر چھوڑے ۱۲ منہ [9] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [10] کیونکہ غلہ اپنے بوجھ سے جانور کو مارتا ہے وہ گوشت کو نہیں چیرتا مراد وہ غلہ ہے جو غلیل میں رکھ کر مارا جاتا ہے لیکن بندوق کی گولی کا شکار بالاتفاق درست ہے کیونکہ بندوق کی گولی بوجھ سے نہیں مارتی بلکہ گوشت کو چیر ڈالتی ہے اندر گھس جاتی ہے اور جس شخص نے بندوق کی گولی کا شکار حرام کہا وہ نادان ہے اس کو یہ معلوم نہیں کہ بندوق تو ہمارے زمانہ میں اعلیٰ سے اعلیٰ ہتھیار ہے بلکہ اب تیر کا بھی رواج نہیں رہا اس کی جگہ بندوق قائم ہو گئی جو تیر سے کہیں بڑھ کر ہے اب اگر اس کا شکار حرام ہو تو بڑی مشکل ہوگی ان سب اثروں کو سوا عطاء کے اثر کے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا عطاء کا اثر عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وفی البندقۃ فی القری والامصار ولا یری باساً فیما سواہ۔

مکروہ رکھا ہے اور جگہ جنگل وغیرہ میں مضائقہ نہیں۔

۴۳۹۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبۃ عن عبداللہ بن ابی السفر عن الشعبی قال سمعت عدی بن حاتم رض قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصبت بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فقتل فانہ وقیذ فلا تاکل فقلت ارسل کلبی قال اذا ارسلت کلبک وسمیت فکل قلت فان اکل قال لا تاکل فانہ لم یمسک علیک انما امسک علی نفسہ قلت ارسل کلبی فاجد معہ کلبا اٰخر قال لا تاکل فانک انما سمیت علی کلبک ولم تسم علی اٰخر

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بن پر کے تیر کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر نوک (انی) کی طرف سے لگے تب تو اس جانور کو کھا اور جو عرض کی طرف سے پڑے اور صدمے سے) جانور مرجائے تو وہ موقوذہ (مردار ہے۔ اس کو مت کھا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کتا اس جانور سے کچھ کھالے۔ آپ نے فرمایا تب اس جانور کو مت کھا کیونکہ اس نے اس جانور کو تیرے لیے نہیں پکڑا بلکہ اپنے کھانے کے لیے پکڑا میں نے عرض کیا میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسے جانور کو مت کھا کیوں کہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں کہی تھی۔

باب ۲۸۔ ما اصاب المعراض بعرضہ

باب اگر بے پر کا تیر عرض سے جانور پر پڑے۔

۴۴۰۔ قبیصۃ حدثنا سفین عن منصور عن ابراھیم عن ھمام بن الحارث عن

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں

---

۱ کہیں آدمی کے نہ لگ جائے ۱۲ منہ ۲ اس نے کہا کہا لور پر پھینک دیا جاتا ہے اس میں اور پر لوہے کی انی لگی ہوتی ہے ۱۲ منہ ۳ کتے نے اس میں سے کھا لیا تو معلوم ہوا کہ ۱۲ منہ ۴ یا رسول اللہ کبھی ایسا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۵ وہاں جا کے دیکھتا ہوں تو ۱۲ منہ ۶ دونوں نے مل کر اس جانور کو پکڑا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۷ جمہور علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ جب دوسرا کتا اس میں شریک ہو جائے تو اس شکار کا کھانا درست نہیں اور شافعی کا ایک قول اور امام مالک کا قول یہ ہے کہ وہ درست ہے انہوں نے ابوداؤد کی حدیث سے دلیل لی اور ثعلبہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس شکاری کتے ہیں آپ ان کے شکار میں کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شکار وہ پکڑیں ان کو کھا اگرچہ کتا اس میں سے کھالے۔ آپ نے فرمایا اگرچہ کھالے مگر یہ حدیث ضعیف ہے۔ عدی کی حدیث قوی ہے اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

باب ۲۸۸ صَيْدِ الْقَوْسِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلِ الَّذِي بَانَ وَتَأْكُلُ سَائِرَهُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ

نے ہمام بن حارث سے انہوں نے عدی سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تعلیم یافتہ کتے شکار پر چھوڑتے ہیں[1] آپ نے فرمایا جس جانور کو وہ پکڑ لیں اس کو کھا میں نے کہا اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں جب بھی کھا میں نے کہا یا رسول اللہ ہم شکار بن پر کے تیر سے مارتے ہیں (کانسی سے) آپ نے فرمایا جو چیز زخمی کر دے (گوشت چیر پھاڑ ڈالے) اس کا شکار کھا اور جو عرض سے لگے[2] اس کا شکار مت کھا (وہ مردار ہے[3])

باب تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا[4] اگر کوئی شخص شکار کے جانور کو (بسم اللہ کہہ کر تیر یا تلوار سے) مارے اور اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹ کر بالکل جدا ہو جائے تو اس ہاتھ یا پاؤں کو (جو جدا ہو گیا) نہ کھائے[5] باقی سارا جانور کھائے اور ابراہیم نخعی نے کہا۔ اگر اس کی گردن کاٹ ڈالی یا بیچ میں سے دو ٹکڑے کر دیے تو سارا جانور کھائے[6] اور اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی عبداللہ بن مسعودؓ کی اولاد سے ایک گورخر نے شرارت کی (نکل بھاگا) تو عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ حکم دیا اس کو جہاں پاؤ جس طرح ہو سکے مار ڈالو اور جو عضو اس کا (کٹ کر) گر جائے اس کو چھوڑ دو باقی کھاؤ[7]

---

۱ ان کا شکار کھائیں یا نہ کھائیں ۱۲ منہ ۲ یعنی بوجھ کے صدمے سے مارے ۱۲ منہ ۳ اسی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بندوق یا توپ یا تفنگچہ کا شکار درست ہے جب بسم اللہ کہہ کر ماری گئی ہو کیونکہ بارود کی گولی گوشت چیر پھاڑ ڈالتی ہے اندر گھس جاتی ہے ورنہ گولی یا چھرے کے بوجھ سے کوئی نہیں مرتا اگر خالی گولی یا چھرہ یعنیہ بلا دت کے پھینک مارے اور اس سے کوئی جانور مر جائے تو بے شک وہ مردار ہو گا اس کا کھانا درست نہیں ۱۲ منہ ۴ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵ کس لیے کہ وہ زندہ جانور سے جدا کر لیا گیا اور دوسری حدیث میں ہے کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے بعضوں نے کہا اگر وہ عضو ایسا ہے جس کے کٹنے کے بعد جانور زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو اس عضو کا کھانا درست ہے ورنہ نہیں۔ ابو حنیفہ نے کہا اگر اس کے دو ٹکڑے کر دے تو وہ ٹکڑے کھائے جائیں اسی طرح اگر دو تہائی کاٹے جو سر کی طرف ہے تب بھی دونوں کھائے جائیں اگر وہ تہائی کاٹے جو پاؤں کی طرف ہے تو اس کو نہ کھائے لیکن سر کی طرف وہ تہائیاں کھائے بعضوں نے کہا اگر جانور اس عضو کے کٹنے پر کتب تو سارا جانور حلال رہا ورنہ وہ ٹکڑا جو کاٹا گیا ہے حرام ہو گیا عکرمہ سے ایسا ہی منقول ہے۔ شافعی کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ ۶ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ اجمعین یا رب العلمین۔

besturdubooks.wordpress.com

۵۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ. أَفَنَأْكُلُ فِيْ آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَبِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِيْ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوْا فِيْهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ. وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

ہم سے عبداللہ بن یزید مقری نے بیان کیا کہا ہم سے حیوۃ بن شریح نے کہا مجھ کو ربیعہ بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا انہوں نے ابوادریس (عائذ اللہ خولانی) سے روایت کی انہوں نے ابوثعلبہ خشنی سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھانا کھائیں[1] اور ہم اس سر زمین میں رہتے ہیں۔ یہاں شکار بہت ہوتا ہے کیا میں تیر کمان سے اور اس کتے سے شکار کروں جو تعلیم یافتہ نہیں ہے یا تعلیم یافتہ کتے سے فرمایئے ان میں سے کیا درست ہے (کیا درست نہیں) آپ نے فرمایا اگر تم کو دوسرے برتن مل نہ سکیں تب تو اہل کتاب کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو[2] اور تیر کمان سے جو تم بسم اللہ کہہ کر شکار کرے اس کو کھا اور تعلیم یافتہ کتے کا شکار جب تو نے بسم اللہ کہہ کر اس کو چھوڑا ہو کھا[3] اور غیر تعلیم یافتہ کتے کا شکار اس وقت کھا جب[4] تو اس کو ذبح کرے۔

بَابُ ۲۸۹ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

باب انگلی سے چھوٹے چھوٹے سنگریزے اور غلہ مارنا۔

۵۱۴۵ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيْدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع اور یزید بن ہارون نے اور یہاں جو الفاظ (حدیث کے) بیان ہوئے ہیں وہ یزید کے ہیں ان دونوں نے کہمس بن حسن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا[5] انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے پتھر (یا گٹھلیاں) پھینک رہا ہے۔ انہوں نے کہا ایسا مت کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

[1] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جن میں وہ سور پکاتے ہیں شراب بھی پیتے ہیں ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا دھونے کا حکم استحبابا ہے کیونکہ فقہاء کہتے ہیں کہ کافروں کے برتنوں کا استعمال کروہ نہیں ہے جب وہ نجاست میں مستعمل نہ ہوں مگر ان کو نہ دھوئے میں کہتا ہوں ہم کو فقہا کے قول سے غرض نہیں کافروں کے برتن جب ہی استعمال کیے جائیں جب ضرورت ہو دوسرے برتن نہ مل سکیں وہ بھی خوب دھو کر کے گو ہمارے زمانہ میں عموماً نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے یہ بلا عام ہو گئی ہے کہ لوگ ان کے برتنوں میں جو غل وغش کھاتے ہیں ان کے گلاسوں میں پانی پیتے ہیں ۱۲ منہ [3] گو وہ جانور کو مار ڈالے اور ذبح کرنے کا موقع نہ ملے [4] وہ جانور کو مار نہ ڈالے ۱۲ منہ [5] جو عبداللہ بن مغفل کا عزیز تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الْخَذْفِ اَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ اِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَّلَا يُنْكٰى بِهِ عَدُوٌّ وَّلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَاَنْتَ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا۔

منع کیا ہے یا آپ اس کو برا جانتے تھے فرمایا اس سے فائدہ ہی کیا، نہ تو کوئی شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو صدمہ پہنچتا ہے یہ تو ہوتا ہے کہ کسی کا دانت[۱] ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ[۲] پھوٹ جاتی ہے۔ عبداللہ ابن مغفل نے دوبارہ اسی کو یہی کام کرتے دیکھا تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا آپ اس کو ناپسند کرتے تھے لیکن (تو باز نہیں آتا) تو وہی کام کیے جاتا ہے میں تجھ سے اسی مدت تک بات نہیں کرنے کا[۳]۔

بَابُ ۱۹۰ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ

باب جو کوئی (بلا ضرورت) ایسا کتا رکھے جو نہ شکاری ہو نہ ریوڑ کی نگہبانی کرتا ہو

۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطَانِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز ابن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی ایسا کتا پالے جو نہ بکریوں کی حفاظت کے لیے ہو نہ شکاری ہو تو اس کے اعمال کے ثواب ہر روز دو قیراط برابر کم ہوتا رہے گا[۴]۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ

ہم سے مکی بن ابراہیم بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے حنظلہ بن ابی سفیان

---

۱ یہ راوی کا شک ہے امام احمد کی روایت میں بغیر شک کے یوں ہے آپ نے اس سے منع کیا ہے ۱۲ منہ ۲ بچارے کے دانت میں لگا تو اس ۱۲ منہ۔ ۳ کسی کی آنکھ میں لگا تو ۱۲ منہ ۴ گویا ترک ملاقات کی دوسری حدیث میں جو مومن سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرنا منع آیا ہے وہ اسی صورت میں ہے جب بلا وجہ شرعی ترک ملاقات کرے لیکن جو شخص حدیث کو نہ مانے اس کے خلاف کرنے پر اصرار کرے اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کے لیے جائز ہے جب تک توبہ نہ کرے عبداللہ بن مغفل نے ایسا ہی کیا امام مسلم کی روایت میں صاف یوں ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کرنے کا یعنی ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات کی۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن کر بھی اس کا خلاف کرے کسی پیر یا مرشد یا مجتہد کے قول پر چلا رہے اس سے بھی ترک ملاقات کرنی چاہیے جب تک توبہ نہ کرے یا اللہ ان مقلدوں کو ہدایت کر کہ وہ پیغمبر اور مجتہد اور پیر اور مرشدوں کے مرتبوں میں تمیز کریں اور ہر ایک کو اپنے درجے پر رکھیں مجتہد صرف اس کام کے ہیں کہ اگر کسی مسئلہ میں صاف قرآن یا حدیث کا حکم معلوم نہ ہو اور تم کو ان مجتہد صاحب سے حسن عقیدت ہو تو اپنے قیاس کو مقدم کھو باقی جس مسئلہ میں اللہ اور رسول کا ارشاد مل جائے اس میں سارے مجتہد اگر خلاف ہوں تو چیز پہ رہیں ہمیں ان سے کام نہیں ہماری جان ہمارا تن ہمارا بدن ہمارا مال و اسباب ہماری عزت آبرو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پہ سے تصدیق ہے جبھی تک ہم آپ کی حدیث نہیں چھوڑیں اور حشر کے دن بھی یہی کہیں گے ہم حدیث پر چلنے والے ہیں حدیث ہی ہماری ذریعۂ نجات ہے ۵ روز کہ ہر یک یک ذریعہ آورد پیش رسول ہمن ہمیں تمیسر باری را بیارم کن قبول ۶ اس حدیث کی شرح اوپر کتاب المزارعۃ میں گذر چکی ہے اس قیراط کا وزن اللہ ہی جانتا ہے ایک قیراط دنیا میں آدھے دانق کا ہوتا ہے ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین۔ آمین یا رب العلمین۔

besturdubooks.wordpress.com

ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

بَابُ ۲۹۱ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الصَّوَائِدُ وَالْكَوَاسِبُ اجْتَرَحُوا اكْتَسَبُوا تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيعُ الْحِسَابِ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللّٰهُ يَقُولُ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى تَتْرُكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ۔

نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ ابن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے رہیں گے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ریوڑ یا شکار کے سوا پالے تو اس کے عمل کا ثواب ہر روز دو قیراط برابر گھٹتا رہے گا۔[۱]

باب جب کتا شکار کے جانوروں میں سے کچھ کھالے (تو کیا حکم ہے)

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا تجھ سے پوچھتے ہیں کیا کیا مال ہے ان کے لیے کہہ دے تم کو پاکیزہ جانور حلال ہیں اور ان جانوروں (کتوں یا پرندوں) کا شکار جن کو تم نے شکار کرنا سکھایا (تعلیم دیا) ان کو شکار کے لیے سدھار کھا ہو الصوائد صائدہ نکرہ سے یعنی کمانے والے اجترحوا یعنی کمایا تم اس کو سکھاتے ہو (یعنی شکار کرنا) جو اللہ نے تم کو سکھلایا اخیر آیت سریع الحساب تک اور ابن عباس نے کہا (اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا) اگر کتے نے شکار کے جانور میں سے کچھ کھا لیا تب اس کو خراب کر دیا (اب وہ حلال نہیں رہا) اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لیے پکڑا (نہ تمہارے لیے) اور اللہ فرماتا ہے تم ان کو سکھلاتے رہو جو اللہ نے تجھ کو سکھایا ایسے کتے کو مارنا چاہیے اور تعلیم دینا تاکہ یہ عادت (شکار میں سے کھا لینے کی) عادت چھوڑ دے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا[۲] اگر کتا اس جانور کا صرف خون پی لے اس کا گوشت نہ کھائے تب وہ جانور کھا سکتا ہے (حلال ہے)

[۱] ابوہریرہؓ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور کلب حرث یعنی کھیت کا کتا بھی مستثنیٰ ہے ان پر قیاس کیا گیا ہے وہ کتا جو گھر کی حفاظت کے لیے ہو مثلاً کہیں چوروں کا ڈر ہو یا اور کوئی ضرورت ہو مثلاً درندے جانوروں کا خوف ہو حاصل یہ کہ بلا ضرورت کتا پالنا منع اور باعث نقصان ثواب ہے افسوس کہ ہمارے زمانے میں مسلمانوں نے نصاریٰ کی تقلید سے بلا ضرورت کتے پالنا شروع کیے ہیں اور اپنا ثواب کم کر رہے ہیں ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اور سب نے مل کر اس جانور کو مارا ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ کتوں سے شکار کرتے ہیں کیا یہ شکار حلال ہے۔ آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے (تعلیم یافتہ) کتے اللہ کا نام لے کر (شکار پر) چھوڑے تو ان کا پکڑا ہوا شکار کھا سکتا ہے اگرچہ وہ جانور کو مار ڈالیں البتہ جب کتا اس جانور میں سے کچھ کھالے (تب ایسی کو نہ کھا) کیونکہ اس میں یہ گمان ہوتا ہے کہ اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لیے پکڑا۔ اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے شامل ہو گئے ہوں[1] تب بھی مت کھا۔

بَابُ ۲۹۲ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً۔

باب اگر شکار کا جانور (زخمی ہو کر) دو تین دن کے بعد مردہ[2] تو کیا حکم ہے۔

۴۴۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ فَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ يَوْمٍ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے عامر بن شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر اپنا کتا (شکار پر) چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالا تو اس کو کھا اگر اس میں سے کھالے تو نہ کھا کیوں کہ اس نے اپنے لیے پکڑا۔ نہ تیرے لیے، اسی طرح اگر وہ دوسرے غیر کتوں کو ساتھ جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔ مگر جانور کو پکڑے اور مار ڈالے تب بھی اس کو مت کھا کیونکہ تجھ کو معلوم نہیں ہو سکتا کس کتے نے اس جانور کو مارا اور اگر تو شکار کے جانور پر تیر لگائے پھر وہ چوٹ کھا کر ایک دن یا دو دن کے بعد (مردہ) ملے مگر اس پر سوا تیرے تیر کے اور کسی چوٹ کا نشان نہ ہو تب اس کو کھا سکتا ہے اگر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے تو اس کو مت کھا[3] اور عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ

[1] اور سب نے مل کر اس جانور کو مارا ۱۲ منہ [2] جب کھا لیا تو معلوم ہوا کہ ۱۲ منہ [3] کیونکہ شاید پانی میں ڈوب جانے کی وجہ سے مرا ہو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ اَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ ثُمَّ يَجِدُهٗ مَيِّتًا وَفِيْهِ سَهْمُهٗ قَالَ يَاْكُلُ اِنْ شَاءَ۔

راوی نے اس حدیث کو داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا[1] انہوں نے عامر بن شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر جانور تیر کھا کر غائب ہو جائے میں دو تین دن اسی کی تلاش میں رہوں پھر اس کو مرا ہوا پاؤں اور تیر اس میں لگا ہوا ہو آپ نے فرمایا چاہے تو کھا سکتا ہے۔

بَابُ ۲۹۳ اِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا اٰخَرَ۔

باب اگر شکاری جانور کو جا کر دیکھے وہاں دوسرا کتا بھی پائے۔

۴۴۸ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرْسِلُ كَلْبِيْ وَاُسَمِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَاَخَذَ فَقَتَلَ فَاَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اِنِّيْ اُرْسِلُ كَلْبِيْ اَجِدُ مَعَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَهٗ فَقَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بسم اللہ کہہ کر اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑے وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھالے تو اس جانور کو مت کھا کیونکہ کتے نے (جب کھالیا) تو معلوم ہوا۔ اس نے اپنے کھانے کے لیے جانور کو پکڑا میں نے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر جا کر دیکھتا ہوں تو وہاں (شکار کے پاس) دوسرا غیر کتا بھی موجود ہے۔ اب مجھ کو معلوم نہیں ہو سکتا اس جانور کو کس کتے نے پکڑا[2]۔ آپ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا تھا نہ دوسرے کتے پر۔ عدی کہتے ہیں میں نے آپ سے بے پر کے تیر کے شکار کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر وہ نوک (انی) کی طرف سے جانور پر پڑے جب تو اس کو کھا اگر چوڑان (عرض کی طرف) سے پڑے تو مردار ہے (موقوذہ)

بَابُ ۲۹۴ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

باب شکار کرنا کیسا ہے[3]۔

۴۴۹ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِي ابْنُ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن فضیل نے خبر دی

---

[1] اس کو ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] میرے کتے نے یا غیر کتے نے ۱۲ منہ [3] اس باب کو لا کر امام بخاری نے شکار کی اباحت ثابت کی اور اس پر اتفاق ہے مگر جو شخص صرف کھیل کے لیے شکار کرے اس میں اختلاف ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ
الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ
الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا
أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ
فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا
أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ
مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ وَ
حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ
بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ
الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي
آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ
بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي
مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا
ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ
فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا
فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا
مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ
فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ

انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ تو کتوں سے شکار کیا کرتے ہیں (آپ اس میں کیا فرماتے ہیں یہ درست ہے یا نادرست۔ آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے کتے (تعلیم یافتہ) اللہ کا نام لے کر چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ لیں (گو مار ڈالیں) تو اس کو کھا اگر وہ جانور میں سے کچھ کھالیں۔ تب اس کو مت کھا کیوں کہ میں ڈرتا ہوں کہیں ان کتوں نے اس جانور کو اپنے کھانے کے لیے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ غیر کتا شریک ہو جائے (جب بھی مت کھا)

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے حیوہ بن شریح سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے سلمہ بن سلیمان نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے حیوہ بن شریح سے کہا میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو ابو ادریس عائذ اللہ سے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابو ثعلبہ خشنی (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں۔ جہاں اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) بستے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور اس سرزمین میں تیر کمان اور کتوں سے بھی شکار کیا جاتا ہے فرمائیے ان میں کیا درست ہے اور کیا نادرست! آپ نے فرمایا اہل کتاب کے برتنوں کا جو تو نے ذکر کیا تو اگر تم کو دوسرے برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ۔ اگر دوسرے برتن نہ مل سکیں (مجبوری ہو) تب ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو۔ شکار کی سرزمین کا جو تو نے ذکر کیا تو تیر کمان سے اللہ کا نام لے اگر شکار کرے وہ کھا سکتا ہے۔ اسی طرح سدھائے ہوئے کتے کا شکار جب اللہ کا نام لے کر اس کو چھوڑے اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو

فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِيْ لَيْسَ مُعَلَّمًا فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتّٰى نَصِبُوْا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى اَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ فَبَعَثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهٗ۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ ثُمَّ سَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطًا فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور جانور پکڑلے پھر تو اس جانور کو زندہ پا کر ذبح کرلے جب کھا سکتا ہے (اگر مار ڈالے تو اس کا کھانا درست نہیں)

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے ہشام بن زید نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم نے مرالظہران میں (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب) ایک خرگوش اکسایا (ابھارا) لوگ اس کے پیچھے دوڑے مگر نہ پایا تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے لگا اور پکڑ کر ابوطلحہ کے پاس لایا انہوں نے (اس کو کاٹا) اس کی رانیں اور سرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجیں آپ نے قبول کیا[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے نافع سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہؓ سے وہ مکہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے (جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی) ایک جگہ اپنے کئی ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے (آنحضرت آگے بڑھ گئے) ابوقتادہ کے ساتھی سب احرام باندھے ہوئے تھے لیکن ابوقتادہ احرام نہیں باندھے تھے انہوں نے ایک گورخر جاتے دیکھا گھوڑے پر چڑھ اس کے پیچھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا (بھائیو) ذرا کوڑا اٹھا دو انہوں نے انکار کیا پھر کہا ذرا بھالا اٹھا دو جب بھی انہوں نے انکار کیا آخر ابوقتادہ نے (گھوڑے سے اتر کر خود لے لیا اور اس گورخر پر حملہ کیا اس کو مار ڈالا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے احرام باندھے تھے اس کا گوشت کھایا بعضوں نے نہیں کھایا[2]۔ جب آگے بڑھ کر آنحضرت

[1] معلوم ہوا خرگوش کھانا درست ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امامیہ نے اس کو حرام کیا ہے امام بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا آپ نے اس کو نہیں کھایا نہ اس کے کھانے سے منع کیا اور فرمایا اس کو حیض آتا ہے میں کہتا ہوں یہ روایت ان صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی جن سے خرگوش کی اباحت ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کھانا اگر ثابت بھی ہو تو ایسا ہوگا جیسے آپ نے گوہ کو نہیں کھایا کراہت طبعی اور بات ہے اور حلت اور حرمت دوسری شے ہے ۱۲ منہ [2] وہ سمجھے محرم پر شکار کا گوشت کھانا حرام ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَأَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهٖ شَيْءٌ

بَابُ ۲۹۵ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلٰى فَرَسٍ وَّكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ رَاَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِيْنَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هٰذَا قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَّحْشِيٌّ فَقَالُوْا هُوَ مَا رَاَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيْتُ سَوْطِيْ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِيْ سَوْطِيْ فَقَالُوْا لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُهٗ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِيْ اَثَرِهٖ فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا ذَاكَ حَتّٰى عَقَرْتُهٗ

صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کا دیا ہوا کھانا تھا جو اس نے تم کو کھلایا[۱]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو قتادہ سے یہی حدیث جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرتؐ نے پوچھا اس کا گوشت تمہارے پاس باقی ہے۔

باب پہاڑوں (اور دشوار گزار مقامات) میں شکار کرنا

ہم سے یحییٰ بن سلیمان جعفی نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان کو ابو النضر (سالم) نے انہوں نے نافع سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے اور ابو صالح سے جو توامہ کے غلام تھے[۳] انہوں نے کہا ہم نے ابو قتادہ سے سنا انہوں نے کہا میں مدینہ کے رستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میرے سوا سب لوگ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام نہیں باندھے تھا ایک گھوڑے پر سوار تھا میں پہاڑوں پر بڑا اچھا چڑھنے والا تھا[۴] خیر اسی حال میں میں نے دیکھا لوگ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے بھی جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک گورخر جا رہا ہے اسی کو دیکھ رہے تھے میں نے ان لوگوں سے پوچھا یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے[۵] میں نے کہا گورخر معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا جو تم نے کہا وہی ہوگا۔ میں گھوڑے پر چڑھتے وقت اپنا کوڑا لینا بھول گیا میں نے کہا بھائی ذرا کوڑا تو اٹھا دو۔ انہوں نے کہا ہم تو نہیں اٹھاتے آخر میں نے خود اتر کر اٹھا لیا اور گورخر کے پیچھے گھوڑا دوڑایا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کو زخمی کر ڈالا (ایک جگہ گرا دیا)

---

[۱] بن محنت مشقت ہاتھ آیا اس کے کھانے میں کیا تامل ہے۔ اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے یہاں اس لیے لائے کہ اس سے شکار کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ شکار کے لیے جو ایک امر مباح ہے پہاڑوں پر چڑھنا محنت اٹھانا گھوڑے کو وہاں لے جانا دوڑانا درست ہے یہ جانور کا عذاب دینا نہیں ہے جو منع ہے ۱۲ منہ [۳] توامہ وہ لڑکی جو جڑواں پیدا ہو یہ امیۃ بن خلف کی بیٹی تھی جو اپنے بھائی کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اس کا یہی نام پڑ گیا ۱۲ منہ [۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس جگہ پہاڑ بہت تھے [۵] چونکہ احرام باندھے تھے اس لیے نام لے کر بتانا بھی انھوں نے برا سمجھا۔

فَاَتَيْتُ اِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُوْمُوْا فَاحْتَمِلُوْا قَالُوْا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ حَتّٰى جِئْتُهُمْ بِهٖ فَاَبٰى بَعْضُهُمْ وَاَكَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ اَنَا اَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لِيْ اَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِّنْهُ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كُلُوْا هُوَ طُعْمٌ اَطْعَمَكُمُوْهُ اللّٰهُ۔

پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا میں نے کہا اب تو چلو اس کو اٹھا لاؤ انہوں نے کہا نہیں ہم تو ہاتھ بھی نہیں لگانے کے (تم جو جی چاہے کرو) آخر میں خود ہی جا کر اس کو اٹھا کر ان کے پاس لایا بعضوں نے تو اس کا گوشت کھایا بعضوں نے نہیں کھایا ۔ میں نے ان سے کہا (جنہوں نے نہیں کھایا تھا) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھے آتا ہوں میں (آگے بڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملا آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا اس کا گوشت تمہارے پاس باقی ہے میں نے کہا جی ہاں ہے آپ نے فرمایا (مزے سے) کھاؤ یہ کھانا اللہ نے تجھ کو بھیجا ہے۔

بَابٌ ۲۹۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَقَالَ عُمَرُ صَيْدُهٗ مَا اصْطِيْدَ وَطَعَامُهٗ مَا رَمٰى بِهٖ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ الطَّافِيُّ حَلَالٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهٗ مَيْتَتُهٗ اِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا وَالْجِرِّيُّ لَا تَاْكُلُهُ الْيَهُوْدُ وَنَحْنُ نَاْكُلُهٗ وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوْحٌ وَقَالَ عَطَاءٌ اَمَّا الطَّيْرُ فَاَرٰى اَنْ يَّذْبَحَهٗ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ صَيْدُ الْاَنْهَارِ وَقِلَاتُ السَّيْلِ اَصَيْدُ

باب اللہ کا (سورۂ مائدہ میں) یہ فرمانا تم کو دریا[1] کا شکار کرنا[2] درست ہے اور حضرت عمرؓ نے کہا[3] صید البحر وہ دریائی جانور ہے جو تدبیر سے (مثلاً کل یا جال سے) پکڑا جائے اور طعامہ سے وہ جانور مراد ہے جو جس کو دریا کے کنارے پر پھینک دیں اور ابو بکر صدیقؓ نے کہا[4] جو جانور دریا پر مر کر تیر آئے وہ حلال[5] ہے اور ابن عباس نے کہا[6] طعامہ سے دریا کا مرا ہوا جانور مراد ہے[7] مگر جس کو تو پلید سمجھے[8]۔ اور بام مچھلی[9] اس کو یہودی لوگ نہیں کھاتے ۔ لیکن ہم مسلمان (فراغت سے) کھاتے ہیں اور شریح صحابی نے کہا اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا دریا کا ہر جانور ذبح کیا ہوا ہے (یعنی حلال ہے) اور عطاء بن ابی رباح نے کہا[10] پرندہ تو سمجھتا ہوں ذبح کیا جائے اور ابن جریج نے کہا[11] میں نے عطاء بن ابی رباح سے

[1] سمندر یا ندی یا تالاب ۱۲ منہ [2] احرام اور غیر احرام دونوں حالتوں میں ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ نے اور طحاوی اور دار قطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] لیکن حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے ۔ انہوں نے کہا جو مچھلی خود بخود مر کر اوپر تیر آئے اس کا کھانا درست نہیں ۱۲ منہ [6] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] کوئی جانور ہو ۱۲ منہ [8] جیسے دریائی کتا یا سور اہل حدیث کے نزدیک دریا کا ہر ایک جانور حلال ہے مچھلی ہو یا کچھوا یا کیکڑا یا مینڈک بعضوں نے مینڈک کو حرام کیا ہے امام شافعی کا بھی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ نے فقط مچھلی کو حلال کہا ہے اور اس تخصیص پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے ۱۲ منہ [9] جو سانپ کی طرح بن چھلکے ہوتی ہے ۱۲ منہ [10] اس کو ابن مندہ نے کتاب الصحابہ میں وصل کیا دریا کا ۱۲ منہ [11] اس کو عبد الرزاق نے تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَحْرٍ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى سَرْجٍ مِّنْ جُلُوْدِ كِلَابِ الْمَاءِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ اَنَّ اَهْلِيْ اَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَاَطْعَمْتُهُمْ وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاتِ بَاْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ نَصْرَانِيٍّ اَوْ يَهُوْدِيٍّ اَوْ مَجُوْسِيٍّ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِيِّ ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ وَالشَّمْسُ۔

پوچھا کیا ندیوں اور گڑھوں کے جانور بھی صید البحر میں داخل ہیں انہوں نے کہا ہاں (ان کا کھانا جائز ہے) پھر عطاء نے یہ آیت پڑھی (سورۂ نحل کی) ھذا عذب فرات سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج ومن کل تاکلون لحما طریا[۱] اور امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے بنی زین پر سوار ہوتے[۲] اور عامر شعبی نے کہا اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں تو میں (فراغت سے) ان کو کھلاؤں[۳] اور امام حسن بصری نے کہا کچھوا کھانے میں قباحت نہیں[۴] اور ابن عباس نے کہا دریا کا شکار (فراغت سے) کھا گو یہودی یا نصرانی یا پارسی (یا ہندو یا بودہ) نے وہ شکار کیا ہو[۵] اور ابو الدرداء صحابی نے کہا شراب میں مچھلی ڈال دیں اور سورج کی دھوپ اس پر پڑی تو پھر وہ شراب نہیں رہتا[۶]

[۱] یعنی میٹھے اور کھارے پانی دونوں میں سے تم تازہ تازہ گوشت کھاتے ہو ۱۲ منہ [۲] حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے وصل کیا قسطلانی نے کہا دریائی کتا یا سور بھی مچھلی میں داخل ہے اس کا کھانا درست ہے میں کہتا ہوں دریائی آدمی کا کھانا درست ہوگا کیونکہ درحقیقت وہ آدمی نہیں ہے بلکہ مچھلی ہے جس کا چہرہ آدمی کی طرح ہوتا ہے میں نے یہ مچھلی بچشم خود ایک عجائب خانہ میں دیکھی ہے ۱۲ منہ [۳] گو شعبی نے یہ نہیں کہا کہ مینڈک کو کاٹ کر کھائیں یعنی ذبح کر کے یا یوں ہی کھالیں امام مالک کا یہ قول ہے کہ یوں ہی کھانا درست ہے اور بعضوں نے کہا جو مینڈک دریائی ہو اس کا کھانا درست ہے اور خشکی کا مینڈک درست نہیں اور حنفیہ اور شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ مینڈک کا ذبح کرنا ضرور ہے کذا قال الحافظ میں کہتا ہوں حنابلہ اور حنفیہ سے تو مینڈک کی حرمت منقول ہے اور دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے منع کیا واللہ اعلم ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی شعبہ نے وصل کیا اور سفیان ثوری نے کہا مجھے امید ہے کیکڑا کھانے میں بھی کوئی قباحت نہ ہوگی قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مفتی بہ قول یہ ہے کہ دریا کا ہر ایک جانور حلال ہے مگر کیکڑا اور مینڈک اور مگر اور کچھوا کیونکہ یہ خبیث ہیں۔ میں کہتا ہوں خبث پر دلیل کیا ہے ابو حنیفہ تو مچھلی کے سوا سب کو خبیث کہتے ہیں اور شافعیہ کیکڑے، مینڈک، کچھوے کو خبیث کہتے ہیں اہلحدیث کسی کو خبیث نہیں کہتے اور خبیث کیونکر ہونگے کیکڑے کا گوشت تو سل کے مرض میں اکسیر ہے اور کچھوے کا شوربا نہایت خوش ذائقہ اور مقوی اور بے نظیر ہوتا ہے ۱۲ منہ [۵] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا امام حسن بصری نے کہا میں نے ستر صحابیوں کو دیکھا وہ پارسی کا شکار کھاتے تھے ان کے دلوں میں کوئی وہم نہ ہوتا لیکن ابن ابی شیبہ نے عطاء اور سعید اور حضرت علی سے اس کی کراہت نقل کی ہے ۱۲ منہ [۶] بلکہ ایک ہاضم دوا بن جاتا ہے۔ اس کو حافظ ابو موسیٰ نے اپنی سند سے وصل کیا امام بخاری اس اثر کو اس لیے لائے کہ مچھلی جو حلال ہے اس کو شراب میں ڈالنے سے وہی اثر ہوتا ہے جو نمک ڈالنے سے یعنی شراب حلال ہو جاتا ہے کیونکہ شراب کی صفت اس میں باقی نہیں رہتی یہ ان لوگوں کے مذہب پر مبنی ہے جو شراب کا سرکہ بنانا درست جانتے ہیں بعضوں نے مری کو مکروہ رکھا ہے مری اسی کو کہتے ہیں کہ شراب میں نمک اور مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے اس کو لکھا یا اور ابو ہریرہ نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں یعنی مری میں جس کو مشرک بنائیں کیونکہ نمک ڈالنے سے وہ شراب نہ رہا قسطلانی نے کہا یہاں امام بخاری نے شافعیہ کا خلاف کیا کیونکہ امام بخاری کسی خاص مجتہد کے پیرو نہیں ہیں بلکہ جس قول کی دلیل (باقی برصفحہ آئندہ)

۴۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رض يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم جیش الخبط میں شریک تھے[1] ہمارے سردار ابوعبیدہ بن جراح تھے اس سفر میں، ہم کو ایسی بھوک لگی خدا کی پناہ[2] لیکن سمندر نے ایک مری مچھلی کنارے پر پھینکی ویسی مچھلی کبھی دیکھنے میں نہیں آئی اس کو عنبر کہتے ہیں[3] ہم برابر آدھے مہینے تک وہی مچھلی کھاتے رہے (چلتے وقت) ابوعبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی (وہ اتنی اونچی تھی) کہ سوار اس کے تلے سے نکل گیا۔

۴۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشُ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرتؐ نے ہم تین سو سواروں کو بھیجا[4] ابوعبیدہ بن جراح ہمارے سردار تھے[5] وہاں ہم کو ایسی سخت بھوک ہوئی (خدا کی پناہ) ہم درختوں کے پتے (جھاڑ جھاڑ کر) کھا گئے اسی لیے اس لشکر کا نام جیش الخبط ہو گیا[6] اتفاق سے سمندر نے ہماری طرف ایک بڑی مچھلی پھینکی جس کو عنبر کہتے ہیں[7] ہم برابر پندرہ دن تک وہی مچھلی کھاتے اور اس کی چربی بدن پر لگاتے رہے ہمارے جسم خوب موٹے تازے ہو گئے (اس کے کویوں میں سے تیل کے گھڑے

(حواشی صفحہ سابقہ) قوی ہوتی ہے اس کو اختیار کرتے ہیں مترجم کہتا ہے اس صورت میں نان پاؤ جس کے خمیر میں سیلندھی یا شراب ڈالیں اس کا کھانا حلال ہوگا کیونکہ شراب جب جل گیا تو وہ شراب نہ رہا اب رہی یہ بات کہ شراب یا سیندھی نجس ہے تو اس کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں اور تعجب ہے ان علماء سے جنہوں نے نان پاؤ کھانا ناجائز قرار دیا اس وجہ سے کہ اس کی خمیر میں شراب پڑتا ہے مترجم کہتا ہے اسی طرح ان دواؤں کا پینا درست ہوگا جو شراب میں بھگو کر ان کا عرق نکالا جاتا ہے کیونکہ وہ شراب نہیں رہا اور ڈاکٹری ٹنگچر سب شراب سے بنائے جاتے ہیں اسی طرح انگریزی لونڈر یا سینٹ کا لگانا درست ہوگا کیونکہ ان میں شراب کا جوہر الکحل یعنی شراب نہیں ہے بلکہ شراب کی روح اور ایک زہر ہے اس کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں ہے مولانا محمد عبدہ نے جو اہل حدیث کے ملک مصر میں بڑے مفتی ہیں۔ (حاشی صفحہ ہذا) [1] جو سنہ ۸ھ میں گیا تھا مارے بھوک کے مسلمانوں نے اس میں پتے کھائے تھے اس لیے اس کو جیش الخبط کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] اور کھانے کو کچھ نہ ملا ۱۲ منہ [3] اس کی کھال سے ڈھالیں بناتے ہیں ۱۲ منہ [4] قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے ۱۲ منہ [5] ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے ۱۲ منہ [6] خبط کہتے ہیں سلم کے پتوں کو ۱۲ منہ [7] شاید عنبر اس کے پیٹ سے نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

عنبر یعنی پتوں کا لشکر ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ وَكَانَ فِيْنَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوْعُ نَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلٰثَ جَزَائِرَ۔ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ۔

بھرتے[۱] جابر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی تو (اونٹ کا) سوار اس کے تلے سے نکل گیا اس وقت لشکر میں ایک شخص تھا (قیس بن سعد بن عبادہ) جب (یہ مچھلی ملنے سے پہلے) ہم کو بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ کاٹے پھر بھوک لگی تو تین اور اونٹ کاٹے اس کے بعد ابو عبیدہ نے اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا۔

بَابٌ ۲۹ اَكْلِ الْجَرَادِ

باب ٹڈی کھانا۔

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رض قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ سِتًّا كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَاِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى سَبْعَ غَزَوَاتٍ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابو یعفور (وقدان یا واقد) سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات جہاد کیے ہم ٹڈیاں آپ کے ساتھ کھایا کرتے تھے سفیان ثوری اور ابوعوانہ اور اسرائیل نے بھی اس حدیث کو ابو یعفور سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کیا ان کی روایتوں میں سات جہاد مذکور ہیں[۲]

بَابٌ ۲۹۸ اٰنِيَةِ الْمَجُوْسِ وَالْمَيْتَةِ

باب پارسیوں کے برتن کا اور مردار کا بیان۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَاَصِيْدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ اٰنِيَتِهِمْ اِلَّا اَنْ لَّا تَجِدُوْا بُدًّا

ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے حیوہ بن شریح سے کہا مجھ سے ربیعہ بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوادریس خولانی نے کہا مجھ سے ابوثعلبہ خشنی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب[۳] (یہود اور نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے میں تیر اور تعلیم یافتہ اور بن تعلیم یافتہ ہر طرح کے کتے سے شکار کیا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، اہل کتاب کا جو تو نے ذکر کیا تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ۔ البتہ جب ضرورت ہو (دوسرے برتن نہ ملیں)، تو ان کو دھو کر ان میں کھاؤ پیو

---

[۱] اس کی کریوں میں سے تیل کے گھڑے بھرتے ۱۲ منہ [۲] شک نہیں ہے کہ چھ یا سات سفیان کی روایت دارمی نے اور ابوعوانہ کی روایت کو امام مسلم نے اور اسرائیل کی روایت کو طبرانی نے وصل کیا [۳] باب کی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے تو امام بخاری نے پارسیوں کو اہل کتاب کی طرح سمجھا بعضوں نے کہا حدیث کو دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں مجوس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ

۴۵۹ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيرَانَ قَالُوا لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ ۔

بَابٌ ۲۹۹ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ

وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَالنَّاسِي لَا يُسَمّٰى فَاسِقًا وَقَوْلُهُ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ

اور شکار کا جو تو نے پوچھا تو جو اللہ کا نام لے کر تیر کمان سے شکار کرے اس کو کھا اسی طرح جو تعلیم یافتہ کتے سے شکار کرے بن تعلیم کتے کا شکار اس وقت کھا جب شکار کا جانور تو زندہ پالے اور اس کو ذبح کرلے ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم بلخی نے بیان کیا کہا مجھ سے یزید ابن ابی عبیدہ نے انہوں نے سلمہ بن اکوعؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا جس روز خیبر فتح ہوا شام کو لوگوں نے آگ روشن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگ روشن کرکے کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یاد رہائیں) ہانڈیوں میں جو کچھ ہے سب بہادو اور ہانڈیوں کو بھی توڑ ڈالو یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ہانڈیوں میں جو کچھ ہے وہ بہادیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں تو کیسا ہے آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو۔[۱]

باب جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور جو عمداً (جان بوجھ کر، ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہے تو کیا حکم ہے[۲] اور ابن عباس نے کہا (اس کو دارقطنی نے وصل کیا) اگر کوئی (ذبح کے وقت) بسم اللہ بھول جائے تو کوئی قباحت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انعام میں) فرمایا جس جانور پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کو نہ کھاؤ اس کا کھانے والا فاسق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہہ سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) اس

[۱] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ گدھا چونکہ حرام تھا تو ذبح سے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ مردار ہی رہا اور مردار کا حکم معلوم ہوا جس ہانڈی میں مردار پکایا جائے اس کو توڑ کر پھینک دے یا دھو ڈالے ۱۲ منہ [۲] اس مسئلہ میں کئی قول ہیں ایک قول امام احمد سے یہ ایک روایت اور ابن سیرین اور شعبی کا ہے کہ بسم اللہ کے بھولے سے یا عمداً ترک کرنے سے ہر حال میں جانور حرام ہوگا دوسرا قول حنفیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کا ہے کہ عمداً ترک کرے تو ذبیحہ حرام ہوگا بھولے سے ترک کرے تو حلال رہے گا اہل حدیث اور محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے تیسرا قول یہ ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں درست ہے گو عمداً بھی بسم اللہ ترک کرے شافعی کا یہی قول ہے اور اس قول کی وجہ سے شافعی پر بہت طعن ہوا ہے کہ انہوں نے قیاس سے اللہ کی کتاب ترک کی کیونکہ قرآن میں صاف موجود ہے ولا تاکلوا مما یذکر اسم اللہ علیہ شافعیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ آیت سے مراد وہ ہے جب اس جانور پر سوا خدا کے اور کسی کا نام پکارا جائے اور اس کے بعد کے الفاظ وان الشیاطین لیوحون الی اولیاءہم (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ۔

آیت کے بعد) فرمایا بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں تم سے جھگڑے کے لیے اگر تم ان کا کہنا مانو گے مشرک بن جاؤ گے [۱]

۴۶۰۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ نَعَجَّلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدَفَعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا، ہم ذوالحلیفہ میں (جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے یا مکہ اور طائف کے بیچ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں کو بھوک لگی پھر لوٹ میں اونٹ ملے بکریاں ملیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے اخیر میں تھے (لوگوں نے آپ کے آنے کا انتظار نہ کیا) جلدی سے جانور کاٹ ہانڈیاں چڑھا دیں (ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ اس کے بعد آپ نے لوٹ کے جانور تقسیم کیے اور تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں اتفاق سے ان اونٹوں میں ایک اونٹ دھمک کر بھاگ نکلا اور ہم لوگوں میں اس وقت گھوڑے سوار کم تھے (ورنہ وہ اونٹ پکڑ لیتے) لوگ اس کے پیچھے

[۱] (بقیہ صفحہ سابقہ) وان اطعتموہم انکم لمشرکون سے معلوم ہوتا ہے کہ مالم یذکر اسم اللہ سے مردار یا وہ جانور جس پر غیر خدا کا نام لیا جائے مراد ہے اور حدیث میں ہے کہ مسلمان اللہ ہی کے نام پر ذبح کرتا ہے بسم اللہ کہے یا نہ کہے پس شافعیؒ نے قیاس سے کتاب اللہ کی مخالفت نہیں کی جیسے حنفیہ نے گمان کیا ۱۲ منہ [۳] اس سے یہ نکلا کہ عمداً ترک کرے تو جانور مردار ہو جائے گا جیسے محقق قول ہے امام بخاریؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [۴] تو معلوم ہوا کہ آیت میں وہ جانور مراد ہے جس پر عمداً بسم اللہ ترک کی جائے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] گویا یہ آیت لا کر امام بخاری نے اس قول کو قوت دی کہ اگر بھولے سے بسم اللہ ترک کرے تو جانور حلال رہے گا کیوں کہ بھولنے سے ترک کرنے والا شیطان کا دوست نہیں ہوسکتا۔ حنفیہ نے یہ کہا کہ اگر شافعیہ کے مذہب کے موافق یہ آیت مشرکوں کے ذبیحہ پر محمول کی جائے تو مطلب درست نہ ہوگا کیوں کہ مشرک کا ذبیحہ تو ہر حال میں حرام ہے گو وہ اللہ کا نام لے کر بھی کاٹے میں کہتا ہوں اگر حنفیہ کے قول کے موافق یہ آیت اس مسلمان کے حق میں ہے جو عمداً بسم اللہ ترک کرے جب بھی مطلب درست نہ ہوگا کیونکہ عمداً بسم اللہ ترک کرنے والا کافر اور مشرک نہیں ہوتا نہ شیطان کا دوست پس ضرور ہوا کہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ سے وہ جانور مراد ہوں جو بتوں کے نام پر کاٹے جائیں یا مردار ۱۲ منہ۔

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ وَقَالَ جَدِّيْ إِنَّا لَنَرْجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَّلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ عَظْمٌ وَّأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

پکڑنے کو گئے مگر اس نے تھکا مارا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص (نامعلوم) نے ایک تیر مارا تیر مارتے ہی اللہ نے اس کو روک دیا۔ (کھڑا ہو گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعضے جانور جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں۔ (آدمیوں سے بھاگنے لگتے ہیں) اگر کوئی جانور اس طرح سے بھاگ نکلے (اس کو پکڑ نہ سکو) تو ایسا ہی کرو (تیر وغیرہ مار کر اس کو گرا دو) عبایہ نے کہا میرے دادا (رافع بن خدیج) نے کہا یا رسول اللہ ہم کو ڈر ہے یا امید ہے کہ کل کافروں سے مڈبھیڑ ہو گی (ان کے جانور لوٹیں گے) لیکن ہمارے پاس چھریاں تو ہیں نہیں پھر (کاہے سے ذبح کریں) بانس کی کھپانچ سے ذبح کر لیں آپ نے فرمایا جو چیز جانور کا لہو بہا دے اور اللہ کا نام اس پر (کاٹتے وقت) لیا جائے وہ جانور کھا مگر دانت اور ناخون کے سوا اس کی وجہ میں تم سے بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے[1] اور ناخن حبشی لوگوں کی چھریاں ہیں[2]۔

بَابُ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ

باب ۳۱ جو جانور تھانوں پر اور بتوں کے ناموں پر ذبح کیا جائے

۴۶۱ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُّنْزَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيْهَا لَحْمٌ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے سنا وہ نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمر بن نفیل سے بلدح کے نشیب میں ملے[3]۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ پر وحی نہیں اتری تھی (پیغمبر نہیں ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے سامنے ایک دسترخوان رکھا جس پر گوشت تھا زید نے اس کے کھانے سے انکار کیا پھر کہنے لگے میں ان جانوروں کا

---

[1] اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں ۱۲ منہ [2] وہ کمبخت کافر اور وحشی ہیں تم کو ناخنوں سے کاٹنا ان کی مشابہت کرنا درست نہیں یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ ترجمہ باب لفظ سے نکلتا ہے وذکر اسم اللہ علیہ حنفیہ نے اس حدیث کے خلاف اس ناخون اور دانت سے ذبح جائز رکھا ہے جو آدمی کے بدن سے جدا ہو ۱۲ منہ [3] بلدح ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں مکہ کے قریب یہ زید بن سعید بن زید کے والد تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور جاہلیت کے زمانہ میں بھی حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے بت پرستی نہیں کرتے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

گوشت نہیں کھاتا جن کو تم بتوں کے تھانوں ذبح کرتے ہو میں تو اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے[1]۔

بَابُ ۳۰۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اپنی قربانی اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَّةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بن سفیان سے انہوں نے کہا ہم نے ایک بقرعید آنحضرت کے ساتھ کی۔ اس دن ایسا ہوا بعضے لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی۔ جب آپ نماز پڑھ کر لوٹے تو دیکھا ان لوگوں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ہی قربانی کی ہو، دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہ کی ہو وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

بَابُ ۳۰۲ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ۔

باب جو چیز خون بہا دے جیسے کھپانچ سفید دھار دار پتھر یا لوہا اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے (عبدالرحمن یا عبداللہ) بن کعب بن مالک سے سنا وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہہ رہے تھے کہ ان کے والد کعب بن مالک کہتے تھے ان کی ایک لونڈی[2] سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے) بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن اس نے ایک بکری کو دیکھا وہ مر رہی ہے اس نے کیا کیا ایک پتھر توڑ کر اس سے وہ بکری ذبح کر ڈالی کعب نے اپنے لوگوں سے کہا اس کا گوشت ابھی نہ کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت میں سے کھایا اور یقین ہے کہ آپ نے بھی نہ کھایا ہوگا۔ کیونکہ آپ نبوت سے پہلے بھی بتوں سے متنفر تھے البتہ آپ اس گوشت سے کھایا کرتے جو عرب کے مشرک اپنے کھانے کے لئے ذبح کرتے۔ کیونکہ اس وقت تک آپ پیغمبر نہیں ہوئے تھے اور نہ مشرکوں کا ذبیحہ حرام ہوا تھا ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَوْ حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا۔

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعٰى غَنَمًا لَّهُ بِالْجَبَلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ۔ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ۔ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوا هٰكَذَا۔

کے پاس جاتا ہوں آپ سے پوچھ لوں یا یوں کہا میں ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج کر پوچھوا لوں (یہ راوی کی شک ہے) غرض کعب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یا کسی کو بھیج کر پوچھوا بھیجا آپ نے فرمایا اس بکری کو کھاؤ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے بنی سلمہ کے ایک شخص سے[1] انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ کو خبر دی کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی (نامعلوم) مدینہ کے بازار میں جو پہاڑی ہے یعنی سلع کی پہاڑی اس پر بکریاں چرایا کرتی تھی اتفاقاً ایک بکری کو کچھ صدمہ پہنچا وہ مرنے لگی تو اس لونڈی نے ایک پتھر توڑا اس سے بکری کو ذبح کر ڈالا پھر لوگوں نے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے اس کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سعید بن مسروق سے (جو سفیان ثوری کے والد ہیں) انہوں نے عبایہ بن رافع سے انہوں نے اپنے دادا (رافع بن خدیج) سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (ہم ذبح کاہے سے کریں) آپ نے فرمایا جب تو ایسی چیز سے ذبح کرے جو خون بہادے (پتھر ہو یا دھار دار لکڑی) اور اللہ کا نام لے تو وہ جانور کھا ناخوں اور دانت کے سوا (جو چیز ہو) کیونکہ ناخوں تو حبشیوں کی چھریاں ہیں اور دانت ہڈی ہے (ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں) اور ایسا ہوا کہ ایک اونٹ[2] بھاگ نکلا پھر اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا[3] اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا ان گھریلو جانوروں میں بھی بعضے جانور جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں پھر جب کوئی گھریلو جانور بھڑک کر تم کو تھکا مارے تم اس کو پکڑ نہ سکو) تو ایسا ہی کرو۔

[1] ان کا نام معلوم نہیں ہوا شاید کعب بن مالک کے بیٹے ہوں ۱۲ منہ [2] ہمارے اونٹوں میں سے بھڑک کر ۱۲ منہ

[3] ایک شخص کے تیر مارنے سے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

(تیر وغیرہ مار کر گرا دو)

بَابُ ۳۰ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

عورت اور باندی کا ذبیحہ

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهَذَا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کعب بن مالک کے بیٹے (عبدالرحمن یا عبداللہ) سے انہوں نے اپنے والد سے ایک عورت (کعب کی لونڈی) نے ایک بکری پتھر سے کاٹ ڈالی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس بکری کا گوشت کھاؤ اور لیث بن سعد نے کہا[۱] ہم سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ایک انصاری مرد (شاید کعب بیٹے) سے سنا وہ عبداللہ بن عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتے تھے کہ کعب کی ایک لونڈی نے اخیر تک (وہی قصہ جو اوپر گزرا)

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ایک انصاری مرد سے انہوں نے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے انہوں نے کہا کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چراتی تھی ایک بکری کو صدمہ پہنچا (مرنے لگی)، تو اس لونڈی نے (مرنے سے پیشتر) اس کو ایک پتھر سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو کھاؤ۔

بَابُ ۳۱ لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

باب دانت اور ہڈی اور ناخون سے ذبح کرنا درست نہیں

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد (سعید ابن مسروق) سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں[۲] نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر ایسی چیز سے ذبح کرو جو خون بہا دے تو وہ جانور کھا دانت اور ناخون کے سوا کوئی چیز ہو)

بَابُ ۳۲ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

باب گنواروں اور ان کے مانند (نادان) لوگوں کے ذبیحہ کا حکم

---

[۱] اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۲] باب کی حدیث میں صرف دانت اور ناخون کا ذکر ہے ہڈی امام بخاریؒ نے اس حدیث کے دوسرے طریق سے نکالی ہے جس میں دانت سے ذبح جائز نہ ہونے کی یہ وجہ مذکور ہے کہ وہ ہڈی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ

بَابُ ۳۰۶ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ

وَشُحُومِهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللّٰهُ وَعَلِمَ

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہا ہم سے اسامہ بن حفص مدنی نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بعضے (گنوار) لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ (بیچنے کو) ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے (ذبح کے وقت) بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آپ نے فرمایا (کچھ مضائقہ نہیں) تم بسم اللہ کہہ کے کھا لو[1] حضرت عائشہؓ نے کہا یہ پوچھنے والے لوگ نو مسلم تھے۔ اسامہ بن حفص کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کیا[2] اور اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو ابوخالد[3] نے بھی روایت کیا[4]۔ اور طفاوی[5] نے بھی[6]۔

باب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کا ذبیحہ اور ان کی لائی ہوئی چربی کھانا درست ہے گو وہ حربی ہوں[7] اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا آج جو ستھری چیزیں ہیں وہ تم کو حلال ہوئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور زہری نے کہا[8] عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے میں کوئی قباحت نہیں البتہ اگر تو سن لے کہ اس نے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا مثلاً (عیسیٰ مسیح کا یا مریم کا) تب تو اس کو مت کھا اگر تو نے یہ نہیں سنا تو اللہ نے ان کا کھانا حلال رکھا ہے اور اللہ کو معلوم تھا کہ وہ کافر ہیں[9] اور

[1] حدیث سے یہ نکلا کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے طحاوی کی روایت میں یوں ہے اللہ نے جو حرام کیا ہے اس سے باز رہو اور جس سے سکوت فرمایا وہ تم کو معاف ہے اور اللہ بھولنے والا نہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان جو گوشت لائے اس کو کھا سکتے ہیں اب یہ تحقیق کرنا ضروری نہیں کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں ۱۲ منہ [2] انہوں نے ہشام بن عروہ سے اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] سلیمان بن حیان ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں وصل کیا [5] محمد بن عبدالرحمٰن ۱۲ منہ [6] اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس میں امام مالک اور امام احمد کا اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب پر چربی حرام کی تھی تو ان سے چربی لینا درست نہیں کیونکہ یہ ان کا طعام نہیں اللہ نے صرف ان کا طعام یعنی کھانا حلال کیا ہے ابن عباسؓ نے کہا طعام سے ان کا ذبیحہ مراد ہے ۱۲ منہ [8] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [9] کفر کے ساتھ ان کا کھانا درست رکھا ۱۲ منہ ۷ ۷ ۷ ۷

كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَ
إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ
۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض
قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ
بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ
فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ
مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ
بَابٌ ۳۰۷ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ
بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي
يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ
مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ وَرَأَى ذَلِكَ

حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۱؎ اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ درست ہے۲؎۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا ہم خیبر کا قلعہ گھیرے ہوئے تھے اتنے میں قلعہ کے اندر سے کسی آدمی نے تھیلا پھینکا اس میں چربی تھی میں اس کو لینے کے لئے لپکا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہیں مجھ کو شرم آگئی (آپ کہیں کے کیسا ندیدہ ہے۳؎)

باب جو گھریلو جانور بھاگ نکلے وہ مثل وحشی (جنگلی) جانور کے ہو جاتا ہے۴؎۔ ابن مسعود نے ان کا زخمی کرنا جائز رکھا۵؎ اور ابن عباس نے کہا تیرے ہاتھ میں جو جانور ہے اگر وہ بھڑک کر تجھ کو تھکا مارے تو اس کا حکم شکاری جانور کا ہوگا۶؎ اور ابن عباسؓ نے کہا اونٹ کنوے میں گر پڑے تو جس جگہ ہو سکے اس کو زخم مارنا درست ہے۷؎ اور حضرت علیؓ اور

۱؎ حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ اس روایت کو کس نے وصل کیا حضرت علیؓ سے تو اس کے خلاف باسانید صحیحہ مروی ہے اس کو شافعی اور عبدالرزاق نے نکالا کہ انہوں نے بنی تغلب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے سے منع کیا اور کہنے لگے انہوں نے نصرانی دین میں سے بس یہی لیا ہے کہ شراب پیتے ہیں میں کہتا ہوں زہری کے قول سے یہ بھی نکلا کہ اگر مسلمان کو یہ معلوم ہو جائے کہ نصاریٰ نے اس جانور کو گلا گھونٹ کر لیا یا ہے تب اس کا کھانا درست نہ ہوگا ۱۲ منہ ۲؎ حسن کے اثر کو عبدالرزاق نے اور ابراہیم کے اثر کو ابوبکر خلال نے وصل کیا لیکن ابن منذر نے ابن عباس سے نکالا کہ اس کا ذبیحہ کھانا درست نہیں نہ اس کی نماز قبول ہے نہ شہادت ابن منذر نے کہا علماء کا اجماع ہے اس کا ذبیحہ جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا ذبیحہ جائز رکھا حالانکہ وہ بے ختنہ ہوتے ہیں امامیہ اس مسئلہ میں ہمارے خلاف ہیں وہ ابن عباسؓ کے قول پر چلتے ہیں اور غیر مختون کا ذبیحہ اور عجم وغیرہ جائز نہیں رکھتے اور اہل کتاب کے طعام حلال ہونے کا جو ذکر آیا ہے اس کی نسبت کہتے ہیں کہ طعام سے گیہوں مراد ہے اور گو لغت میں طعام بمعنے گیہوں کے بھی آیا ہے مگر جو آیت میں طعام سے گیہوں مراد ہو تو پھر اہل کتاب کی تخصیص بیکار رہ جاتی ہے گیہوں تو مشرک کا بھی کھانا درست ہے ۳؎ جو یہودی ہوگا کیونکہ خیبر میں سب یہودی آباد تھے ۱۲ منہ ۴؎ حدیث سے یہ نکلا کہ اہل کتاب کی چربی لینا درست ہے اسی طرح اس کا استعمال جائز ہے حالانکہ ان جانوروں کو جن کی چربی ہے معلوم نہیں اہل کتاب نے ذبح کیا یا نہیں کیا اگر ذبح کیا تو کس کے نام پر بہرحال مسلمانوں کو جب تک اس کا یقین نہ ہو کہ یہ چربی مردار ہی کی ہے یا سور وغیرہ کی اس وقت صرف گمان پر وہ حرام نہیں ہو سکتی جب چربی کا استعمال درست ہوا تو صابون وغیرہ کا بھی درست ہوگا جس میں چربی ڈالی جاتی ہے ۱۲ منہ ۵؎ اگر اللہ کا نام لے کر اس کو مار دے وہ مر جائے تو اس کا کھانا درست ہوگا ۱۲ منہ ۶؎ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷؎ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۸؎ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ والمؤمنین

besturdubooks.wordpress.com

عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ۔

۴۷۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا۔

بَابُ ۳۰: النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا نَحْرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ قُلْتُ أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ ذَبَحْتَ

ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ کا بھی یہی قول ہے[1]

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے والد سعید بن مسروق نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا (رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ کل دشمنوں سے ہماری مڈبھیڑ ہو گی[2] پر ہمارے پاس چھریاں نہیں آپؐ نے فرمایا دیکھ جلدی کیجیو یا پھرتی سے مار (الیو (یا خیال رکھیو) کچھ بھی ہو جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام لے تو اس جانور کو کھا دانت اور ناخنوں کے سوا میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے[3] اور ناخنوں (کمبخت) حبشیوں کی چھریاں ہیں[4] رافع کہتے ہیں لڑائی میں ہم کو لوٹ کے اونٹ ملے اور بکریاں بھی ملیں اتفاق سے ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا[5] ایک شخص نے تیر مارا تو تھم گیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں پھر جب کوئی اونٹ اس طرح سے بگڑ جائے (ہاتھ نہ آئے) اس کا علاج بھی کرو (مار کر گرا دو)

باب نحر اور ذبح کا بیان[6] اور ابن جریج نے عطا بن ابی رباح سے نقل کیا ذبح اور نحر اپنے اپنے مقام میں کرنا چاہیئے[7] ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا ذبح کے جانور کو اگر میں نحر کروں تو یہ جائز ہے انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں) گائے کے لئے ذبح کا لفظ فرمایا[8] پھر اگر نحر کے جانور کو ذبح کرے (یا ذبح کے جانور کو نحر تو

[1] حضرت علیؓ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور ابن عمرؓ کے اثر کو عبد الرزاق نے وصل کیا حضرت عائشہؓ کا اثر حافظ صاحب نے کہا مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ

[2] بہت سے جانور لوٹ کے ہاتھ آئیں گے ۱۲ منہ [3] اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ۱۲ منہ [4] مسلمان کو ان کی مشابہت کرنی چاہیئے ۱۲ منہ [5] اختیار سے باہر ہو گیا ۱۲ منہ [6] نحر خاص اونٹ میں ہوتا ہے دوسرے جانور ذبح کئے جاتے ہیں حافظ نے کہا اونٹ کا ذبح بھی کئی حدیثوں سے ثابت ہے گائے کا ذبح قرآن میں اور جمہور علماء کے نزدیک نحر اور ذبح دونوں جائز ہیں یعنی نحر کرنا ذبح کے جانور کا اور ذبح کرنا نحر کے جانور کا لیکن ابن قاسم نے اس میں خلاف کیا ہے

[7] یعنی ذبح حلق میں اور نحر دبدگی میں اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] اور حدیث میں گائے کا نحر مذکور ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ قُلْتُ فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النِّخَاعَ قَالَ لَا إِخَالُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ يَقُولُ يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً وَقَالَ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ۔

جائز ہے لیکن ذبح کے جانور کو نحر ہی کرنا مجھ کو زیادہ پسند ہے ذبح کہتے ہیں گردن کی رگیں کاٹنے کو ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا ذبح کرنے والا رگوں کو کاٹ کر سفید دھاگے تک (جو گردن میں ہوتا ہے) پہنچ جائے۔ اس کو بھی کاٹ ڈالے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا (کہ یہاں تک کاٹنا ضرور ہو) ابن جریج نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اتنا کاٹنے سے منع کیا کہ ہڈی تک کاٹتا چلا جائے بلکہ ہڈی کے اس طرف کاٹ دے[1] پھر مرنے تک جانور کو چھوڑ دے[2] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے آخر آیت فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ تک (تو گائے میں ذبح وارد ہوا) اور سعید بن جبیر نے ابن عباسؓ سے نقل کیا[3] ذبح حلق اور سینہ کے بیچ میں کرنا چاہیے اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا[4] اور ابن عباسؓ نے اور انسؓ[5] اگر ذبح کرنے میں سر کٹ جائے (الگ ہو جائے) تو ایسے جانور کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو فاطمہ بنت منذر نے خبر دی بیوی میری جو روتھی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے سنا انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اس کا گوشت کھایا۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے عبدۃ بن سلیمان سے سنا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر[6]

---

[1] یعنی اور صرف رگیں ۱۲ منہ [2] یعنی حلق نرخرہ اور سانس آنے کی نلی اور دونوں شہ رگیں اور دونوں باز و بیں ہوتی ہیں جن کو عربی میں ودجین کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] حنفیہ نے کہا ہے اگر گردن کی چار رگوں میں سے تین بھی کٹ جائیں تو ذبح پورا ہو جائے گا چار رگیں یہ ہیں حلقوم اور مری اور دو رگیں دونوں جانب سے یعنی ودجین ابن منذر نے امام محمد سے نقل کیا اور حلقوم اور مری اور اوداج میں سے نصف سے زیادہ کاٹ دیا جائے تو کافی ہے اور شافعی نے کہا صرف حلقوم اور مری ہی کاٹنا کافی ہے اور سفیان ثوری نے کہا ودجین کا کاٹنا کافی ہے گو حلقوم اور مری نہ کاٹے اور مالک اور لیث نے کہا ودجین اور حلقوم کا کاٹنا ضرور ہے ۱۲ منہ [4] اس کو سعید بن منصور اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو ابو موسیٰ زمن نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] جو ان کی چچا زاد بہن بھی تھیں۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَّنَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ تَابَعَهُ وَكِيْعٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ۔

بَابٌ ۳۰۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُوْرَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَرَاٰى غِلْمَانًا اَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَّرْمُوْنَهَا فَقَالَ اَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ

کہ اسماء بنت ابی بکر (ان کی دادی) نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اس کو کھایا اس وقت ہم مدینہ میں تھے[۱]۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر (اپنی بی بی) سے کہ اسماء بنت ابی بکر نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اس کو کھایا جریر کے ساتھ اس حدیث کو وکیع اور ابن عیینہ نے بھی روایت کیا انہوں نے بھی نحر کا لفظ کہا[۲] دونوں نے ہشام سے روایت کی۔

باب مثلہ کا مکروہ ہونا اسی طرح چرند یا پرند جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا (اس پر تیر گولیاں مارنا)[۳]

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے کہا میں انسؓ (اپنے دادا) کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا[۴]۔ وہاں چند لڑکوں یا جوانوں کو دیکھا انہوں نے ایک مرغی (بیچاری) کو باندھ دیا ہے اس پر تیر لگا رہے ہیں۔ انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے[۵]۔

ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو نے انہوں نے اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے تھے عبداللہ بن عمرؓ یحییٰ بن سعید بن عاص کے پاس گئے اس وقت اس کا ایک بیٹا (معلوم نہیں کونسا بیٹا[۶]) ایک مرغی باندھے ہوئے اس کو

---

[۱] اگلی روایت میں نحر کا لفظ ہے اس میں ذبح کا لفظ ہے ان دونوں روایتوں کو امام بخاری نے لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ نحر اور ذبح دونوں کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ ایک کا اطلاق دوسرے پر ہوتا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے اور حنفیہ سے اس کی حرمت منقول ہے اس کا ذکر آگے چل کر آئے گا ۱۲ منہ [۲] وکیع کی روایت کو امام احمد نے اور اسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ [۳] مثلہ کہتے ہیں زندہ جاندار کے ہاتھ پاؤں یا کان ناک کاٹنا ۱۲ منہ [۴] جو حجاج ظالم کا چچازاد بھائی اور بصرے میں اس کا نائب تھا، یہ بھی حجاج کی طرح ظالم تھا ۱۲ منہ [۵] کیونکہ یہ نہایت بے رحمی اور شقاوت ہے جیسے تمہاری جان ویسے دوسرے کی جان' قی نے کہا اگر یہ جانور نشانہ لگاتے لگاتے مر جائے تب تو مردار ہوگا اگر زندہ ہو اور اس کو ذبح کرلے تب حلال ہوگا ۱۲ منہ [۶] اس یحییٰ کے کئی بیٹے تھے عثمان اور عنبسہ اور لبان اور اسمٰعیل اور سعید اور محمد اور ہشام اور عمرو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَحْيَى رَابِطُ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ

۴۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ ۔

۴۷۸ - حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ وَقَالَ عَدِيٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

تیروں کا نشانہ بنا رہا تھا عبداللہ بن عمرؓ نے جا کر اس مرغی (بیچاری) کو کھول دیا (بڑا ثواب کمایا) پھر اس مرغی کو لے کر مع اس لڑکے کے (یحییٰ پاس) آئے اور کہنے لگے اپنے لڑکے کو اس طرح جانور کو باندھ کر مارنے سے منع کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی جانور چوپایہ وغیرہ قتل کے لئے باندھا جائے[1]۔

ہم سے ابو نعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح لشکری) نے انہوں نے ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس تھا وہ چند جوانوں یا چند آدمیوں پر سے (یہ راوی کی شک ہے) گذرے انہوں نے کیا کیا تھا ایک مرغی (بیچاری) کو باندھ کر نشانہ بنایا تھا[2] جب انہوں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا تو مرغی چھوڑ چل دیئے عبداللہ نے وہاں آ کر کہا اس مرغی بیچاری کو کس نے باندھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے ابو بشر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے بھی شعبہ سے روایت کیا (اس کو بیہقی نے وصل کیا) انہوں نے کہا ہم سے منہال بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو جانور کا مثلہ کرے اور عدی بن ثابت نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم اور نسائی نے نکالا[3])۔

---

[1] شداد بن اوس کی حدیث میں جس کو امام مسلم نے نکالا یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو قتل کرنا چاہو تو اچھی طرح قتل کرو (یعنی اس طرح کہ اس کو بے فائدہ تکلیف نہ ہو مثلاً آدھ موا چھوڑ دو) اور جب جانور کو ذبح کرنا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اپنی چھری تیز کر لو اور جانور کو آرام دو (جلدی سے اس کا گلا کٹ جائے یہ نہیں کہ کند چھری اس کے گلے پر چلا کر اس کو تکلیف دو) بڑے بے رحم ہیں وہ لوگ جو جاندار پر رحم نہیں کرتے میں سمجھتا ہوں نصاریٰ کی حکومت جو ساری دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اس کی حکمتیں اللہ ہی خوب جانتا ہے مگر ایک ظاہری سبب بھی ہے کہ نصاریٰ علانیہ ظلم کو پسند نہیں کرتے اور جانور یا آدمی کو ناحق تکلیف دینا نہیں چاہتے انہوں نے جانوروں کے آرام کے لئے بھی قانون بنائے ہیں بہر حال رحم اور انصاف یہ دونوں سلطنت کے ستون ہیں جہاں یہ گرے سلطنت بھی گئی گزری ۱۲ منہ [2] اس پر تیر مارتے تھے ۱۲ منہ [3] اس روایت میں یوں ہے کہ کسی جاندار چیز کو نشانہ نہ بناؤ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ۔

ہم سے حجاج منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لوٹ پوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔[1]

بَابُ ۳۱ الدَّجَاجِ

باب مرغی کا گوشت کھانا

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِي مُوْسٰى يَعْنِي الْاَشْعَرِيَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ دَجَاجًا

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے زہدم بن مضرب جرمی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ اَبِي تَمِيْمَةَ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ اِخَاءٌ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ اَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ ادْنُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ قَالَ اِنِّي رَاَيْتُهُ اَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهُ فَقَالَ ادْنُ اُخْبِرْكَ اَوْ اُحَدِّثْكَ اِنِّي اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب بن ابی تمیمہ نے انہوں نے قاسم بن عاصم کلیبی سے انہوں نے زہدم بن مضرب سے انہوں نے انہوں نے کہا ہمارے قبیلے جرم اور ابو موسیٰ کے قبیلے اشعری میں دوستی اور برادری تھی ایک بار ایسا ہوا ابو موسیٰ کے پاس کھانا لایا گیا اس میں مرغی تھی جو لوگ وہاں حاضر تھے ان میں ایک سرخ رنگ کا شخص بھی تھا وہ بیٹھا رہا کھانے کے قریب نہ آیا ابو موسیٰ نے اس سے کہا آ نزدیک آ کھانا کھا کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے وہ شخص کہنے لگا مجھے مرغی سے گھن آتی ہے میں نے اس کو پلیدی کھاتے دیکھا اس لئے قسم کھائی مرغی کبھی نہ کھاؤں گا اب کیسے کھاؤں ابو موسیٰ نے کہا (اری نزدیک آ) میں تجھ کو (قسم کا علاج) بتاتا ہوں ہوا یہ کہ میں اور کئی اشعری لوگوں کے

[1] لوٹ یہ ہے کہ کسی کا مال زبردستی لے لی اسی حدیث سے بعضوں نے نکاح میں کھجور مصری لٹانے کو منع کیا ہے اور کہا ہے کہ تقسیم کر دینا مناسب ہے ۱۲ منہ

[2] مرغی بالاتفاق حلال ہے گو وہ جلالہ ہو یعنی نجاست کھاتی ہو بعضوں نے کہا اگر جلالہ ہو تو تین دن اسکو نجاست کھانے سے روک دے پھر کھا لے ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جس حدیث میں جلالہ کے کھانے کی ممانعت آئی ہے اسکو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے اور بعضوں نے حرمت پر بھی قول ہے حنابلہ کا اور دقیق العید نے اسی کو ترجیح دی ہے جب جلالہ کا گوشت کھانا منع ہو تو اس کا انڈا بھی کھانا منع ہو گا اسی طرح اس جانور کا دودھ پینا جو نجاست کھاتا ہو ایسے جانور کو چند روز تک گھاس کھلانا چاہیئے بعضوں نے کہا ۴۰ دن تک بعضوں نے کہا یہاں تک کہ اس کے دودھ اور گوشت میں سے نجاست کی بو دور ہو جائے اس وقت اس کا دودھ پینا یا گوشت کھانا درست ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِيْ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِّنْ اِبِلٍ فَقَالَ اَيْنَ الْاَشْعَرِيُّوْنَ اَيْنَ الْاَشْعَرِيُّوْنَ قَالَ فَاَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرٰى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ نَسِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا اَنَّكَ نَسِيْتَ يَمِيْنَكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے اور خیرات کے جانور لوگوں کو تقسیم کر رہے تھے ہم نے بھی آپ سے سواری کے اونٹ مانگے آپ نے قسم کھائی میں تم کو سواری نہیں دوں گا فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے پھر ایسا ہوا آپ کے پاس کچھ اونٹ جو لوٹے گئے تھے آئے آپ نے (ان کو دیکھ کر) پوچھا اشعری لوگ کہاں گئے اشعری لوگ کہاں گئے ابو موسیٰؓ نے کہا پھر آپ نے ہم کو (ایک نہیں) پانچ اونٹ مرحمت فرمائے وہ بھی کیسے عمدہ سفید کوہان کے ہم تھوڑی دیر خاموش رہے اس کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے[1] خدا کی قسم اگر ہم کو غفلت میں رہنے دیں قسم یاد نہ دلائیں تو کبھی ہماری بھلائی نہیں ہونے کی آخر ہم لوگ لوٹ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے آپ سے سواری مانگی تھی تو آپ نے قسم کھائی تھی میں تم کو سواری نہیں دوں گا۔ ہم سمجھتے ہیں آپ نے اپنی قسم بھول کر ہم کو یہ اونٹ دیئے ہیں آپ نے فرمایا[2] اللہ نے دی ہے (اس کے علاوہ) میں تو خدا کی قسم اگر وہ چاہے جب کوئی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو جو بات بہتر معلوم ہوتی ہے وہ کر لیتا ہوں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں[3]

بَابُ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ۳۱۱

باب گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے

۴۸۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا

---

[1] سمجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا ۱۲ منہ [2] بھول کر آپ نے ہم کو اونٹ دیئے ہیں ۱۲ منہ [3] میری قسم اب بھی سچی رہی کیونکہ یہ سواری میں نے تم کو نہیں دی ۱۲ منہ [4] اسی طرح تو نے بھی مرغی نہ کھانے کی قسم کھائی ہے تو مرغی کھانے کا کفارہ دیجیو ۱۲ منہ ،،

[5] اکثر علماء اور امام ابو یوسف اور محمد کے نزدیک گھوڑا حلال ہے مالکیہ سے اس کی کراہت اور امام ابو حنیفہ سے اس کی حرمت منقول ہے لیکن گدھا اور خچر تو اکثر علماء کے نزدیک حرام ہے لیکن ابن عباس سے ان کی اباحت منقول ہے اور مالکیہ بھی اباحت کے قائل ہیں اور شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب خچر کی اباحت اور گدھے کی حرمت کا قرار دیا ہے یہ اختلاف اس گدھے میں ہے جو بستی کا ہو لیکن جنگل کا گدھا گورخر وہ تو بالاتفاق حلال ہے ۱۲ منہ ..

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

بَابٌ ۳۱۲ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بستی کے گدھوں کا گوشت کھانا کیسا ہے اس باب میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبداللہ عمری سے انہوں نے سالم اور نافع سے ان دونوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا۔[2]

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَالِمٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا یحییٰ قطان کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے بھی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے[3] اور حماد ابن اسامہ نے اس کو عبیداللہ سے انہوں نے سالم سے روایت کیا[4]

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے شہاب سے انہوں نے امام عبداللہ اور امام حسن سے جو امام محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے تھے انہوں نے امام محمد بن حنفیہ سے

---

[1] یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] جو لوگ گدھے کا گوشت حلال جانتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ لوگوں نے ان گدھوں کو تقسیم سے پہلے ہی کاٹ کر ان کا گوشت پکنے کے لیے چڑھا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینکوا دیا اس لیے کہ تقسیم سے پہلے اس کا لینا درست نہ تھا نہ اس وجہ سے کہ گدھا حرام تھا اب بعضے صحابہ کو دھوکا ہو گیا وہ سمجھے کہ گدھا حرام ہے اس وجہ سے آپ نے گوشت پھینکوا دیا حافظ نے کہا گدھے میں حرمت کے قول کی ترجیح ہے جیسے گھوڑے میں حلت کے قول کو ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ بھی مغازی میں امام بخاری نے وصل

besturdubooks.wordpress.com

عَلِيٍّ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت علی مرتضیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال خیبر کی جنگ ہوئی متعہ سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام باقر علیہ السلام سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے بیان کیا انہوں نے براء بن عازب عبداللہ بن ابی اوفیٰ صحابیوں سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا مجھ کو والد (ابراہیم بن سعید) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو ابو ادریس خولانی نے خبر دی ان سے ابو ثعلبہ خشنی نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت حرام کیا صالح کے ساتھ اس حدیث کو زبیدی نے بھی روایت کیا[۱] اور عقیل نے بھی ابن شہاب سے[۲] اور امام مالک نے کہا[۳] اور معمر نے[۴] اور یوسف بن یعقوب ماجشون[۵] نے اور یونس بن یزید[۶] نے اور محمد بن اسحاق[۷] نے ان سبھوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا[۸]۔

---

[۱] اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو امام احمد نے مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث آگے موصولاً آتی ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۶] اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ۱۲ منہ [۷] اس کو اسحٰق بن راہویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۸] ان روایتوں میں گدھے کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۴۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ گدھوں کو تو لوگ چٹ کر گئے[۱] پھر ایک شخص اور آیا۔ (نام نامعلوم) وہ بھی یہی کہنے لگا۔ پھر ایک شخص اور آیا (نام نامعلوم) اس نے بھی کہا گدھے فنا ہو گئے[۲]۔ آپ نے اس وقت ایک شخص کو حکم دیا اس نے یوں منادی کی۔ اللہ اور اس کے رسول تم کو بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں وہ ناپاک ہیں۔ اس وقت دیگیں اوندھائی گئیں جن میں (گدھوں کا گوشت ابل رہا تھا۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلٰكِنْ أَبَى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ قُلْ لَّا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن زید سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا۔ انہوں نے کہا حکم بن عمرو غفاری صحابی بھی بصرے میں ایسا ہی کہتے تھے۔ لیکن علم کے دریا (بڑے عالم) ابن عباسؓ نے اسکو نہیں مانا اور یہ آیت (سورہ مائدہ کی) پڑھی اے پیغمبر کہہ دے ہیں تو کسی کھانیوالے پر کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو آخیر تک[۳]

باب ۳۱۳ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

باب ہر دانت والے درندہ کا کھانا حرام ہے

۴۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

---

[۱] اب سوار کاہے پر ہوں گے بوجھ کس پر لادیں گے۔ ۱۲ منہ [۲] لوگ کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہیں ۱۲ منہ [۳] امام مالک اور بعضے علماء نے اسی آیت سے دلیل لے کر باقی سب جانوروں کو حلال قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ حافظ نے ایک شاذ قول یہ بھی نقل کیا ہے۔ کہ کتا بھی حلال ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے سوا بھی وہ چیزیں جن کی حرمت حدیثوں سے معلوم ہوئی ہے۔ وہ بھی حرام ہیں جیسے گدھے درندے بلی کتا پنجہ سے شکار کرنے والا پرندہ جلالہ اور جو جانور خبیث ہو اس کے سوا باقی جانور سب جانور حلال ہیں امام شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہی قرار دیا ہے اہل حدیث کے نزدیک حشرات الارض حرام نہیں ہوسکتے اس طرح گھوڑ پھوڑ کوا وغیرہ بعضوں نے کہا آپ نے کوے اور چھپکلی کے مارنے کا اسی طرح چوہے کے مارنے کا حکم دیا اس لئے وہ بھی حرام ہیں فقط ۱۲ منہ [۴] ابن عیینہ کی روایت امام بخاری نے کتاب الطب میں وصل کی باقی روایتوں کا ذکر اگلے باب میں ہوچکا ہے۔

۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ ۳۱۴ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

۴۹۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

۴۹۴- حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا

بَابُ ۳۱۵ الْمِسْكِ

خبر دی۔ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے ابو ثعلبہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور معمر اور ابن عیینہ اور ماجشون نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

باب مردار کی کھال کا بیان[1]

ہم سے زہیر بن حرب نے کہا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعید نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی ان کو عبد اللہ بن عباس رض نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (رستے میں) ایک مری بکری دیکھی فرمایا تم اس کی کھال کیوں کام میں نہیں لائے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے[2]

ہم سے خطاب بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیر نے انہوں نے ثابت بن عجلان سے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رض سے سنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری پر گذرے فرمایا اس بکری کے مالکوں کو کیا ہوا اس کی کھال ان کو کام لانا تھی۔

باب مشک کے بیان میں

---

[1] اہل حدیث نے سوز کتے کو بھی مردار پر قیاس کیا ہے اور کہا کہ حدیث عام ہے۔ پس ان کی کھال بھی دباغت سے پاک ہوجاتی ہے جیسے کتا بلی ریچھ بھیڑیا شیر پور بچہ لومڑی چیتا وغیرہ جب اس کی دباغت نہ ہوئی ہو [2] نہ اس کی کھال کا کام میں لانا۔ ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ لیکن زہری نے کہا کہ دباغت نہ ہوئی ہو جب بھی پاک ہے۔ اس سے نفع اٹھانا جائز ہے اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دباغت سے پاک ہوجانا یہ جمہور کا قول ہے اور کسی کھال کا انہوں نے استثنا نہیں کیا یہاں تک کہ سور اور کتے کا بھی اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ امام شوکانی نے اس کو ترجیح دی۔ اور شافعی نے کتے اور سور کو مستثنیٰ کیا ہے اور حنفیہ نے سور کو اور امام احمد نے فرمایا کہ مردار کی کھال بھی دباغت سے پاک نہیں ہوتی ۱۲ منہ

[3] مشک کے ذکر کی مناسبت اس مقام پر یہ ہے کہ جیسے کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے ایسی ہی مشک بھی پہلے ایک گندا خون ہوتی ہے۔ پھر سوکھ کر پاک ہوجاتی ہے مشک باجماع اہل اسلام پاک اور طاہر ہے مگر ایک شاذ قول علماء سے یہ منقول ہے کہ مشک کا استعمال منع ہے اور یہ صریح غفلت ہے احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشک کا استعمال کرتے تھے اور آپ نے بہشت (باقی بر صفحہ آئندہ)

۴۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمِي اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ

ہم نے مسدد بن سرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے انہوں نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو وہ قیامت کے دن زخمی ہی اٹھے گا اس کے زخم میں سے خون بہ رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو مشک کی سی[1]

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُّحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَّنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اچھے نیک دوست اور برے بدکار دوست ان کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بردار اور لوہار کی جو بھٹی پھونکتا ہے مشک بردار (اگر دھی عطایا تحفہ کے طور پر کچھ خوشبو تجھ کو دے گا۔ یا تو اس سے خوشبو خرید کرے گا یا دونوں نہ سہی تو (تھوڑی دیر) عمدہ خوشبو سونگھے گا (یہی کیا کم ہے اور لوہار بھٹی پھونکنے والا یا تو آگ اڑا کر تیرا کپڑا جلا دے گا اگر یہ نہ ہو بچ جائے تو بدبو تو ضرور سونگھے گا۔

بَابُ الْأَرْنَبِ ۳۴

باب خرگوش کا بیان

۴۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رضہ قَالَ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ہم نے ایک

بقیہ صفحہ سابقہ) کی مٹی کو فرمایا کہ مشک کی طرح خوشبودار ہے اور قرآن میں ہے ختامہ مسک اور مسلم نے ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشک سب خوشبوؤں سے بڑھ کر عمدہ خوشبو ہے اس باب سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ جب کسی چیز کی حالت بدل جائے تو اس کا حکم بھی بدل جاتا ہے خون نجس ہے مگر مشک پاک اور طاہر ہے۔ حالانکہ بموجب فان المسک بعض دم الغزال وہ بھی ایک وقت میں گندہ خون تھی کہتے ہیں تازہ مشک خون کی طرح بدبودار ہوتی ہے۔ پھر سوکھ کر ایسی معطر ہو جاتی ہے سبحان اللہ قادر مطلق کی قدرت اور جب حالت بدلنے سے حکم بدل گیا تو شراب بھی جب شراب نہ رہی بلکہ کوئی اور چیز ہو جائے جیسے عطر یا دوا یا سرکہ تو اس کا حکم شراب کا نہ رہے گا۔ جیسے مری کے باب میں ابو الدرداءؓ کا قول اوپر مذکور ہو چکا ۱۲ منہ [1] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جب شہید کے خون کو مشک سے تشبیہ دی تو معلوم ہوا کہ وہ پاک اور طاہر اور عمدہ چیز ہے ورنہ ناپاک اور گندی سے تشبیہ دینا کوئی فضیلت نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس کی حلت پر ہمارے علما کا اتفاق ہے مگر امامیہ کے نزدیک حرام ہے کیونکہ اس کو حیض آتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ اور عکرمہ اور ابن ابی لیلے سے بھی اس کی کراہت منقول ہے اور نووی نے غلطی کی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا۔

خرگوش کو مر الظہران میں چھیڑا لوگ اس کے پیچھے دوڑے مگر تھک کر رہ گئے پکڑ نہ سکے، آخر میں اس کو پکڑ کر ابو طلحہ کے پاس لے آیا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس سے سرین یا رانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں آپ نے قبول کیں۔

بَابُ ۳۱ الضَّبِّ

باب گوہ (سوسمار) کا بیان

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے میں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ (گوڑ پھوڑ) کے باب میں فرمایا میں اس کو نہ کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو امامہ بن سہلؒ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے خالد بن ولید سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے گھر گئے۔ (جو خالد کی خالہ تھیں) وہاں بھنا ہوا گوہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ بڑھایا بعضی عورتوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو کھانے لگیں وہ آپ کو بتلا دینا چاہیے۔ آخر انہوں نے کہہ دیا یا رسول اللہ یہ گوہ ہے یہ سنتے ہی آپ نے ہاتھ کھینچ لیا خالد کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا حرام

(بقیہ صفحہ سابقہ) امام ابو حنیفہؒ سے اس کی حرمت نقل کی حنفیہ کے نزدیک بھی خرگوش حلال ہے اور خزیمہ کی حدیث کہ نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں کراہت پر دلالت نہیں کرتی اس کے علاوہ اس کی سند ضعیف ہے اور حدیثوں سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خرگوش کھانا نکلتا ہے ۱۲ منہ لہ وہ ایک مقام ہے مکہ سے ایک منزل پر ۱۲ منہ ۲ے خرگوش درحقیقت حشرات الارض میں سے ہے پھر اس کو حنفیہ کیوں جائز کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ ۳ے یہ حلال ہے اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور مالک اور اکثر علماء کے نزدیک نووی نے اس کی حلت پر اجماع نقل کیا ہے اور گوہ عربوں میں کھانا ہمیشہ سے رائج تھا چنانچہ فردوسی کہتا ہے۔ ز شیر شتر خوردن و سوسمارہ عرب را بجائے رسیدست کار، اور تعجب ہے کہ احادیث صحیحہ اس کی حلت پر دلالت کرتے ہوئے حنفیہ نے اس کو حرام کیا ہے حافظ نے کہا ابوداؤد کی حدیث کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ سے منع فرمایا حنفیہ کی دلیل ہے اور گو خطابی اور ابن حزم اور بیہقی نے اس کو ضعیف کیا ہے مگر اس کی سند حسن ہے تو نہی کی حدیث اسی طرح دوسری حدیث کہ آپ نے گوہ کی ہانڈیاں الٹ دینے کا حکم دیا جس کو امام احمد اور طحاوی نے نکالا محمول ہے اس پر کہ پہلے آپ کو گمان تھا اس کے مسوخ ہونے کا پھر یہ گمان جاتا رہا اور آپ نے اسکے کھانیکی صحابہ کو اجازت دیدی ۱۲ منہ ۴ے کیونکہ آپ کی عادت تھی نئی چیز کو جب تک معلوم نہ کر لیتے کیا چیز ہے نہ کھاتے۔

besturdubooks.wordpress.com

وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيْ فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

تو نہیں ہے مگر میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا اس لئے مجھ کو نفرت سی معلوم ہوتی ہے۔ یہ سن کر خالد نے اس کو اپنی طرف گھسیٹ لیا اور کھایا آنحضرتؐ دیکھتے رہے تھے۔

بَابُ ۳۱۸ إِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ

باب اگر جمے ہوئے یا پتلے گھی میں چوہا گر جائے (تو ناپاک نہ ہوگا)

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ قِيْلَ لِسُفْيٰنَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عتبہؓ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ ام المؤمنین میمونہ سے روایت کرتے تھے ایسا ہوا ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اب کیا کریں آپ نے فرمایا ایسا کرو چوہا اور آس پاس کا گھی پھینک دو باقی گھی کھا لو لوگوں نے سفیان سے کہا معمر تو اس حدیث کو زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے یوں روایت کرتے ہیں۔ سفیان نے کہا میں نے تو زہری سے یہی سنا ہے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المؤمنین میمونہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی دفعہ سنا

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوْتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ الْفَارَةِ أَوْ غَيْرِهَا قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَارَةٍ مَاتَتْ فِيْ سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے ان سے پوچھا گیا اگر جانور تیل یا گھی میں جو جما ہوا ہو یا پتلا ہو گر کر مر جائے تو کیا کریں انہوں نے کہا ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جب چوہا گھی میں گر گیا تھا۔ کہ اس کے نزدیک کا گھی پھینک دو وہ پھینک دیا گیا باقی گھی لوگوں نے کھا لیا یہ حدیث ہم عبیداللہ بن عبداللہ کے ذریعے سے پہنچی۔

لہ امام بخاری اور بعض مالکیہ کا یہی قول ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک پتلا گھی ناپاک ہو جائے گا۔ ۱۲ منہ ؎ معمر کی روایت کو ابو داؤد نے نکالا اسمٰعیل نے سفیان سے نقل کیا انہوں نے زہری سے یہ حدیث کئی بار یوں ہی سنی عن عبداللہ عن ابن عباسؓ عن میمونہؓ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المؤمنین میمونہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اگر چوہا گھی میں گر جائے (اور مرجائے) آپ نے فرمایا چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال ڈالو اور (باقی) کھالو[1]۔

بَابُ ۳۱۹ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ

باب۔ جانور کے منہ میں داغ دینا یا نشان کرنا کیسا ہے۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُضْرَبَ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّورَةُ

ہم سے عبیدہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے منہ میں نشان کرنا مکروہ جانا اور ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (منہ پر) مارنے پر منع کیا ہے[2]۔ عبید اللہ بن موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید نے بھی روایت کیا کہا ہم کو عمرو بن محمد عنقزی نے خبر دی انہوں نے حنظلہ سے اس روایت میں صراحت ہے کہ منہ پر مارنے سے منع کیا ہے۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَاَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بھائی کو (عبداللہ بن ابی طلحہ کو جو نومولود ننھے) لے گیا۔ کہ آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں دیں اس وقت آپ اونٹوں کے تھان ہیں تھے۔ میں نے دیکھا آپ ایک بکری کو داغ

[1] کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آس پاس کا کتنی دور تک نکالیں تو یہ ہر آدمی کی رائے پر منحصر ہے اگر پتلا گھی یا تیل ہو تو ایک روایت میں یوں ہے تین چلو نکالے مگر یہ روایت ضعیف ہے اب جو گھی یا تیل کھانے کے کام کا نہ رہا اس کا جلانا درست ہے قسطلانی نے کہا مسجد کے سوا اور مقاموں میں مسجد میں اس کا جلانا بھی درست نہیں ابن عمرؓ سے منقول ہے اگر گھی پتلا ہو تو کو اور کام میں لاؤ کھاؤ نہیں حافظ نے کہا اس سے یہ نکلا۔ کہ چوہے کا بدن پاک ہے اور ابن عربی نے شافعی اور ابوحنیفہ رحمہا اللہ سے اس کا ناپاک ہونا نقل کیا ہے یہ عجیب بات ہے امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ پتلی چیز میں جب پلیدی نہیں ہوتی جب تک بگڑ نہ جائے۔ امام بخاری کے نزدیک بھی یہی مختار ہے ۱۲ منہ [2] یعنی آدمی اور جانور دونوں کے اور جب منہ پر مارنا منع ہوا تو داغ دینا یا نشان کرنا بطریق اولیٰ منع ہوگا۔ بعضے جاہل معلموں کی عادت ہوتی رہے کہ بچوں کے منہ پر مارا کرتے ہیں ان کو اس حدیث سے نصیحت لینا چاہیے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

دہے رہے تھے۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ہشام نے یوں کہا اس کے کانوں پر

بَابٌ ۳۲ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ اطْرَحُوهُ

باب - اگر لڑائی میں بعضے لشکر والوں کو لوٹ میں بکریاں اونٹ ملیں تو بغیر اپنے ساتھیوں کی اجازت کے (یا جب تک تقسیم نہ ہولیں) ان کا کھانا درست نہیں کیونکہ رافع بن خدیج نے اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[1] اور طاؤس اور عکرمہ نے کہا[2] اگر چور جانور چرا کر اس کو ذبح کرے تو، اس جانور کو پھینک دو۔ وہ حرام ہو گیا[3]

۵۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم) نے کہا ہم سے سعید بن مسروق نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا۔ جس چیز سے چاہو ذبح کرلو جو خون بہادے اور جانور پر اللہ کا نام لو تو اس کو کھاؤ بشرطیکہ دانت یا ناخون سے نہ ہو اور میں اسکی وجہ تم سے بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے (ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے) ناخون تو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں اور ایسا ہوا کہ اس دن جلد باز لوگوں نے آگے بڑھ کر جانور لوٹے[4] آنحضرت لشکر لے کر اخیر میں تھے انہوں نے کیا کیا[5] دیگیں چڑھا دیں (جب آپ آئے تو آپ نے یہ حکم دیا کہ ان دیگوں کو اوندھا دو وہ الٹ دی گئیں اور آپ نے لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا ان اونٹوں

---

[1] یہ حدیث موصولا اوپر گذر چکی ہے۔ ۱۲ منہ [2] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس جانور کے مالکوں کو بھی اس کا کھانا درست نہیں رہا یہ خاص زہری اور عکرمہ کا مذہب ہے۔ جمہور کے نزدیک اس کا مالک کھا سکتا ہے۔ ۱۲ منہ [4] جانور لوٹ میں ملیں گے۔ ۱۲ منہ
[5] تقسیم سے پہلے ہی ان جانوروں کو کاٹ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هٰذَا۔

بَابُ ۳۲۱ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ إِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مُدًى فَقَالَ أَرِنْ مَا نَهَرَ أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ۔

بَابُ ۳۲۲ أَكْلِ الْمُضْطَرِّ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ

میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لشکر والوں کے پاس گھوڑے نہ تھے۔ (جن پر چڑھ کر اونٹ کو پکڑ لیتے) آخر ایک شخص نے اسکو تیر لگایا تو اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا اس وقت آپ نے فرمایا دیکھو ان اونٹوں میں بھی بعضے اونٹ جنگلی جانوروں کیطرح بھڑک جاتے ہیں پھر جو جانور اسطرح بھڑک اٹھے (اور ہاتھ نہ آئے) اس سے یہی کرو (تیر وغیرہ مار کر گرا دو)

باب اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں کوئی شخص تیر مار کر اس کو مار ڈالے اس کی نیت فایدہ پہنچانے کی ہو نہ نقصان پہنچانے کی (خواہ مخواہ اونٹ قتل کرنے کی) تو یہ جائز ہے بدلیل رافع کی حدیث کے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عمر بن عبید نے خبر دی انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا ایک شخص (نامعلوم) نے اس کو ایک تیر لگایا تو وہ ٹھہر گیا اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا ان اونٹوں میں بعضے جنگلی جانوروں کی طرح آدمی سے بھاگنے لگتے ہیں۔ پھر جو کوئی تم کو عاجز کر دے (قابو میں نہ آئے) اس کو اسی طرح مارو۔ رافع کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم لڑائیوں سفروں میں جاتے ہیں۔ اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں تو کیا کریں آپ نے فرمایا دیکھ جو چیز خون بہا دے اور تو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے تو اس جانور کو کھا دانت اور ناخون کے سوا کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

باب۔ جو شخص بھوک سے بیقرار ہو۔ صبر نہ ہو سکے (وہ مردار) کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے (سورۂ بقرہ) میں فرمایا مسلمانو ہم نے جو پاکیزہ روزیاں تم کو دی ہیں۔ ان میں سے کھاؤ اور اگر تم خاص

besturdubooks.wordpress.com

إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ وَقَوْلِهٖ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهٖ مُؤْمِنِينَ. وَمَا لَكُمْ أَنْ لَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ. قُلْ لَّا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهٗ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ

اللہ کو پوجنے والے ہو تو (ان نعمتوں پر) اس کا شکر کرو اللہ نے تو بس تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے[1] پھر جو کوئی بھوک سے بیقرار ہو جائے بہ شرطیکہ بے حکمی نہ کرے نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں[2] اور اللہ تعالےٰ نے (سورہ مائدہ) میں فرمایا پھر جو کوئی بھوک سے لاچار ہو گیا ہو اس کو گناہ کی خواہش نہ ہو[3] اور (سورۂ انعام میں) فرمایا جن جانوروں پر اللہ کا نام لیا جائے ان کو کھاؤ اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو اور تم کو کیا ہو گیا ہے جو تم ان جانوروں کو نہ کھاؤ۔ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اور اللہ نے صاف صاف ان چیزوں کو بیان کر دیا جن کا کھانا تم پر حرام ہے وہ بھی جب لاچار ہو جاؤ (لاچار ہو جاؤ) تو ان کو بھی کھا سکتے ہو اور بہت لوگ ایسے ہیں جو بن جانے بوجھے اپنے من مانی لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں[4] اور تیرا مالک ایسے حد سے بڑھ جانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دے میں تو جو مجھ پر وحی بھیجی گئی اس میں کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں جانتا البتہ اگر مردار ہو یا بہتا خون یا سور کا گوشت تو وہ حرام ہے کیونکہ وہ پلید ہے یا اللہ کی نافرمانی ہو مثلاً جانور پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی بھوک سے لاچار ہو جائے بشرطیکہ بے حکمی نہ کرے نہ زیادتی تو تیرا مالک بخشنے والا مہربان ہے[5] ابن عباسؓ نے کہا[6]

---

[1] اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اہل بہ لغیر اللہ سے کیا مراد ہے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جس جانور پر تقرب لغیر اللہ کی نیت سے اللہ کے سوا دوسرے کسی کا نام پکارا جائے مثلاً کہیں یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ مرغا او جالے شاہ کا ہے۔ یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے وہ حرام ہو گیا گو ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیں۔ اور ایک جماعت علماء یہ کہتی ہے کہ و ما اہل بہ لغیر اللہ سے یہ مراد ہے کہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے۔ مثلاً پیر پیغمبر جھاڑ یا پہاڑ کا اگر ذبح سے پہلے اس پر غیر خدا کا نام پکارا گیا لیکن اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا۔ تو وہ جانور حلال ہے اور طرفین سے اس باب میں رسائل اور کتابیں مرتب ہوئی ہیں۔ اور یہ موقع اس مسئلہ کی تفصیل کا نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

[2] اگر وہ ان چیزوں میں سے بھی کھالے ۱۲ منہ [3] اگر وہ ان چیزوں کو بھی کھالے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲ منہ [4] جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کہہ دیتے ہیں۔ جس کو چاہتے ہیں حلال کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] وہ اگر ان چیزوں کو بھی کھائے گا تو اس پر عذاب نہ ہوگا۔

[6] اس کو طبری نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَسْفُوحًا یَعْنِیْ مُهْرَاقًا وَقَالَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ. اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

مسفوحا کا معنے بہتا ہوا اور (سورہ نحل ہیں) فرمایا اللہ نے جو تم کو پاکیزہ روزی دی ہے حلال اس کو کھاؤ اور جو تم خالص اللہ کو پوجنے والے ہو تو اس کی نعمت کا شکر کرو اللہ نے تو بس تم پر مردار حلال کیا ہے اور بہتا خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی بے حکمی اور زیادتی کی نیت نہ رکھتا ہو لیکن بھوک سے لاچار ہو جائے (وہ ان چیزوں کو بھی کھالے) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا

كِتَابُ الْاَضَاحِيِّ

قربانی کا بیان

بَابٌ ۳۲۲ سُنَّةِ الْاُضْحِيَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ مَّعْرُوْفٌ.

باب۔ قربانی کرنا سنت ہے[1]۔ ابن عمرؓ نے کہا قربانی سنت ہے اور مشہور ہے۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْاَيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّيْ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَهٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَّقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً فَقَالَ اذْبَحْهَا

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے زبید ایامی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے دن، فرمایا اس دن پہلا کام جو ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر نماز سے لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جو شخص ایسا کرے (یعنی نماز پڑھ کر قربانی کرے) اس نے تو ہماری سنت پر عمل کیا[2] اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو وہ قربانی نہ ہوئی بلکہ اس نے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت کاٹا وہ عبادت میں داخل نہ ہوگی۔ یہ سن کر ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے انہوں نے (نماز سے پہلے قربانی کرلی تھی) کہنے لگے یارسول اللہ میرے پاس ایک برس کی بکری[3] ہے

[1] اس باب میں امام بخاری نے صرف قرآن مجید کی آئتیں ذکر کیں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید کوئی حدیث اُن کی شرط پر نہ ملی۔ یا کوئی حدیث لکھنا چاہتے ہونگے مگر موقع نہ ملا۔ ۱۲ منہ [2] جمہور کا یہی مذہب ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے بعضے شافعیہ نے اس کو فرض کفایہ کہا ہے۔ حنفیہ نے کہا واجب ہے اس شخص پر جو وسعت والا ہو ابن حزم نے کہا اس کا وجوب کسی صحابی سے معلوم نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔ [3] جو دوسرے برس میں لگی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ

۵۰۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

بَابُ ۳۴۲ قِسْمَةِ الْاِمَامِ الْاَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ بِهَا

بَابُ ۳۴۵ الْاُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

۵۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر لے اور تیرے بعد کسی کو ایسی بکری قربانی کرنا درست نہ ہو گی[1] اور مطرف نے شعبی سے روایت کی انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے نماز کی بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پر چلا[2]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا ہے کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے (بقرعید کے دن) ذبح کرے وہ ذبح تو اپنے کھانے کے لئے ہوا (نہ عبادت کے طور پر) البتہ جو نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی ہوئی اور وہ مسلمانوں کی سنت پر چلا[3]۔

باب امام یا بادشاہ کا لوگوں کو قربانی کے جانور بانٹنا[4]۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ جہنی سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو قربانی کے جانور تقسیم کئے تو عقبہ کے حصے میں ایک برس کی بکری ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

باب - کیا مسافر یا عورت بھی قربانی کرے[5]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے

---

[1] بلکہ دو برس کی بکری چاہئے جو تیسرے میں لگی ہو۔ ۱۲ منہ [2] یہ روایت عیدین میں موصولاً گذر چکی ہے۔ ۱۲ منہ [3] سنت میں اس حدیث سے طریق مراد ہے نہ سنت اصطلاحی اس لئے اس سے دلیل لینا کہ قربانی سنت ہے۔ درست نہیں ہو سکتا حافظ نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب یہ ہے۔ کہ گو یہاں سنت طریق کے معنوں میں ہوں مگر طریق واجب اور سنت دونوں شامل ہیں۔ جب وجوب کی کوئی دلیل نہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ طریق سے سنت اصطلاحی مراد ہے وہو المطلوب ۱۲ منہ [4] عید الاضحیٰ میں بکریاں بانٹنا سنت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی افسوس ہے کہ حیدرآباد میں جو ایک اسلامی ریاست ہے قدیم سے یہ سنت جاری تھی۔ مگر حال میں غلبہ نصر ایسا ہو گیا کہ یہ رسم بھی جو ایک اسلامی رسم تھی۔ موقوف کردی گئی۔ ہم کس کس بات پر روئیں۔ مسلمان ہی اپنی شریعت کو خراب کرتے جاتے ہیں۔ اور نصاریٰ ان کو مجبور نہ کریں جب بھی اپنی دین کی باتیں چھوڑ دیتے ہیں معلوم نہیں ان مسلمانوں پر ابھی کیا قہر خداوندی آنے والا ہے ۱۲ منہ [5] یہ باب لاکر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے عورت کو اپنی قربانی علیحدہ کرنا ضرور ہے جمہور علماء کا یہ قول ہے۔ باقی بر صفحہ آئندہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ بِمَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَلَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوا ضَحّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ۔

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے جب وہ سرف میں تھیں[۱]۔ ان کو مکہ میں پہنچنے سے پہلے وہیں حیض آگیا تھا وہ رو رہی تھیں[۲] آنحضرت نے پوچھا کیوں کیا ہوا کیا تجھ کو حیض آگیا انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی ساری بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے[۳] تو سب کام کر جو حاجی کرتے ہیں۔ بس خانہ کعبہ کا طواف نہ کر (جب تک پاک نہ ہولے) حضرت عائشہ کہتی ہیں جب ہم منا میں تھے تو گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا ہے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی[۴]۔

بَابُ ٣٢٧ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب بقرعید کے دن گوشت کھانے کی خواہش

٥١١ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو۔ وہ دوسرا جانور ذبح کرے یہ سن کر ایک شخص (ابو بردہ بن نیار) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ آج تو وہ دن ہے جس دن گوشت کھانے کی خواہش ہوتی اور اپنے ہمسایوں کا حال بیان کیا وہ بیچارے محتاج ہیں تو میں نے صبح سویرے ہی ذبح کر کے اپنے گھروں اور ہمسایوں کو گوشت بھیجدیا اب میرے پاس ایک برس کی بیٹھیا ہے جو گوشت کی

بقیہ صفحہ سابقہ۔ کہ مرد کی قربانی اس کی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے۔ ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۱] جو مکہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۲ منہ [۲] اب میں حج اور طواف کیسے کروں گی ۱۲ منہ [۳] سب کو حیض آتا ہے مسہ سفر میں۔ ۱۲ منہ [۴] اور ظاہر ہے کہ آپ نے ہر ایک بی بی کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنے کا حکم نہیں دیا تو جمہور کا مذہب ثابت ہو گیا۔ امام مالکؒ اور ابن ماجہ اور ترمذی نے عطاء بن یسار سے نکالا میں نے ابو ایوب سے پوچھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا کیا دستور تھا انہوں نے کہا آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا کھاتا اور کھلاتا پھر لوگوں نے فخر کی راہ سے وہ شروع کر دیا جو تو دیکھتا ہے (یعنی ہر گھر میں دو دو چار چار اس سے بھی زیادہ بکریاں قربانی کرنا اختیار کر لیا جو خلاف سنت ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا۔

دو بکریوں سے بہتر ہے[1] آپ نے اس کو اجازت دی انسؓ کہتے ہیں اب مجھ کو معلوم نہیں اوروں کو بھی ایسی اجازت ہے یا یہ خاص اسی شخص کے لئے تھی اور آپ (نماز خطبہ پڑھ کر) لوٹے دو مینڈھے ذبح کئے اودھر لوگ بکریوں کے گلے کی طرف گئے ان کو تتر بتر کر دیا یا بانٹ بونٹ لیا۔

بَابٌ ۳۴۷ مَنْ قَالَ الْأَضْحٰى يَوْمُ النَّحْرِ۔

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے قربانی دسویں تاریخ کرنا چاہیے[2]

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوبکرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (دسویں ذی الحجہ کو منا میں) فرمایا دیکھو زمانہ گھوم کر اسی حالت پر آ گیا جیسا اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے[3] برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے[4] ان مہینوں میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو لپے درپے ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور ایک مضر کا رجب جو جمادی الاخرے اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے[5] بتلاؤ یہ مہینہ کونسا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ خاموش ہو رہے اتنا کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ اس مہینے کا کچھ

---

[1] کیا میں اس کی قربانی کروں ۱۲ منہ [2] اس کے بعد درست نہیں حمید بن عبدالرحمان اور محمد بن سیرین اور امام داؤد ظاہری کا یہی قول ہے اور امام مالک اور سفیان ثوری اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ اور اکثر اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ قربانی بارھویں تاریخ تک کرنا درست ہے اور شافعی اور اوزاعی کے نزدیک تیرھویں تاریخ تک ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے خلاصہ یہ ہے کہ عرب لوگوں نے تاریخ کا حساب سب گول مول کر دیا تھا ایک مہینہ کو پیچھے ڈال کر دوسرا مہینہ کر دیتے کبھی سال تیرہ مہینہ کا کرتے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال یعنی حجۃ الوداع میں اللہ تعالےٰ نے بتلا دیا کہ مہینہ حقیقت میں ذی الحجہ کا ہے اب سے حساب رکھو اور جاہلوں کی طرح گول مول نہ کرو ذی الحجہ کو محرم کر دیا محرم کو صفر لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [4] کبھی تیرہ مہینے کا نہیں ہوتا ۱۲ منہ [5] مضر ایک قبیلہ تھا عرب کا وہ رجب کے مہینے کا بہت ادب کیا کرتے تو رجب ان کے نام سے موسوم ہو گیا ہندوستان کی جاہل عورتیں بھی مہینوں کے نام یاد نہیں کرتیں مدار سلار خواجہ معین الدین یہ ان کے یہاں مہینوں کے نام ہوتے ہیں ہائے جہالت کی حد ہو گئی کہ عورت کو سال کے بارہ مہینہ بھی نہ بتلائے جائیں نہ دین دنیا کی ضروری باتیں سکھلائی جائیں جو لوگ اپنی عورتوں کو ایسا جاہل رکھتے ہیں قیامت کے دن ان سے مواخذہ ہوگا دینی تعلیم مرد اور عورت دونوں کو دینا واجب ہے اور جس قوم کی عورتیں تعلیم یافتہ ہوں گی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحَجَّةِ؟ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى۔ قَالَ فَاَىُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَّبْلُغُهٗ اَنْ

اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ذیحجہ کا مہینہ ہے پھر آپ نے پوچھا یہ شہر کونسا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش ہو رہے اتنا کہ ہم کو گمان ہوا شاید آپ اس شہر کا اور کوئی نام رکھیں گے آپنے فرمایا کیا یہ (مکہ کا) شہر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یہ مکہ کا شہر ہے پھر آپؐ نے پوچھا یہ دن کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ خاموش رہے ہم سمجھے شاید آپ اس دن کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یوم النحر ہے [1] آپنے فرمایا تو یہ سمجھ لو تمہاری جانیں تمہارے مال و اسباب ابن سیرین نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن ابی بکرہ نے یہ بھی کہا ہماری عزت آبرو یہ تین سب ایک کی دوسرے پر حرام ہیں جیسا اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اس مہینے میں اور تم عنقریب اپنے پروردگار کو ملنے والے ہو وہ تمہارے مال کی پرسش کرے گا دیکھو سن رکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (آپس میں لڑ کر) گمراہ نہ ہو جانا [2] دیکھو جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میری اس حدیث کی خبر ان لوگوں کو کر دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں کبھی ایسا ہو گا جس کو خبر پہنچائی جائے گی وہ پہنچانے والے سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہیں کے مرد بھی عمدہ نکلیں گے اور لائق اور ہوشیار اور محنتی ہوں گے ورنہ اٹھارہ برس کی عمر اور دایلی گود کیا زیب دیتی ہے مسلمانوں کو اس جہالت پر شرم کرنا چاہیئے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] ہائے اگر مسلمان اس نصیحت پر جو آپ نے اس زور کے ساتھ کی تھی قائم رہتے تو یہ بُرا دن کو دیکھنا کاہے کو نصیب ہوتا خیر جو مقدر میں تھا وہ ہوا اب تو ذلت اور رسوائی کی انتہا ہو چکی ہمارے مخالفین نے ہماری حکومت چھین لی مال و دولت لوٹ لیا عزت برباد کر دی ہم سے غلاموں کی طرح سلوک کرتے ہیں اب تو ہوشیار ہو جائیں اور اپنے پیارے پیغمبر کی نصیحت پر سب مل کر قائم ہو جاؤ کوئی مسلمان سے جو کلمہ گو ہو اور اصل اسلام کا انکار نہ کرے یعنی اللہ اور اس کا رسول اور قیامت اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نشر دوزخ بہشت کو مانتا ہو ہرگز نہ لڑے ہمارے مخالفین ہم کو ہزار ہزار اُکسائیں پر ہم ہرگز ان کا کہنا نہ سنیں جو کوئی حضرت محمدؐ کی پیغمبری کا قائل ہو اس کی حمایت اور ہمدردی غیروں کے مقابل فرض اور لازم سمجھیں تو ابھی مسلمانوں کی حالت بدل جاتی ہے اگر ہم مسلمانوں میں دوسرے فروع میں اختلاف رہے تو رہنے دو اس پر عداوت اور دشمنی اور لڑائی بھڑائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں لڑے کہ گمراہ ہوئے دوسری روایت میں یوں ہے کافر ہوئے معاذ اللہ آپس میں لڑ کر کافر یا گمراہ کیوں سب مسلمان ہمارے بھائی ہیں مقلد ہوں یا غیر مقلد حنفی ہوں یا شافعی شیعہ ہوں یا سنی مشرکین اور کفار کے مقابل ہمیشہ ان کی مدد کرنا چاہیئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَكُوْنَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ وَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

جس نے مجھ سے سنی ہے زیادہ اس کو یاد رکھے گا ابن سیرین جب اس اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا[1] اس کے بعد آپ نے فرمایا دیکھو خبردار میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا۔

بَابُ ۳۲۸ الْاَضْحٰى وَالنَّحْرِ بِالْمُصَلّٰى

باب امام اور بادشاہ عیدگاہ ہی قربانی کرے

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر و ہیں نحر کرتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر کرتے تھے (یعنی عیدگاہ میں)

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے کثیر بن فرقد سے انہوں نے نافع سے ان سے ابن عمر نے بیان کیا انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح اور نحر کرتے تھے۔

بَابُ ۳۲۹ فِيْ اُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِيْنَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الْاُضْحِيَّةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُسَمِّنُوْنَ

باب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کی یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے موٹے مینڈھوں کی[2] اور یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے ابو امامہ بن سہل سے سنا وہ کہتے تھے ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو (خوب کھلا پلا کر) موٹا کیا کرتے دوسرے مسلمان بھی ایسا کرتے[3]

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے

---

[1] آپ کی امت میں امام بخاری مسلم وغیرہ ایسے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اگلے لوگوں سے کہیں زیادہ حدیثوں کو یاد رکھا ان کو جمع کیا ۱۲ منہ [2] تاکہ دوسرے لوگ اس کی قربانی کے بعد قربانی کریں امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جب تک امام قربانی نہ کرے دوسرے کو قربانی نہ کرنا چاہیے دوسرے اماموں کے نزدیک نماز کے بعد ہر مسلمان قربانی کر سکتا ہے اور یہی صحیح ہے حافظ نے کہا مجھ کو ابوحنیفہ اور مالک کے قول کی کوئی دلیل نہیں ملی ۱۲ منہ [3] اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے ۱۲ منہ [4] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] ایک حدیث میں ہے اپنی قربانی کو موٹا کرو آخرت میں یہ تمہاری سواریاں ہوں گی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ۔

اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز خطبہ ادا کر کے لوٹے) دو سینگ دار چتکبرے مینڈھے اپنے ہاتھ سے ذبح کیے [1] عبدالوہاب کے ساتھ اس حدیث کو وہیب بن خالد نے بھی ایوب سے روایت کیا [2] اور اسمٰعیل بن علیہ اور حاتم بن وردان نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس سے [3]

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ بِهِ

ہم سے عمرو بن خالد نے روایت کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کی بکریاں صحابہ کو بانٹنے کے لئے دیں (سب بٹ گئیں) ایک برس کی ایک بکری رہ گئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے

بَابٌ ۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو ایک برس کی پٹھیا قربانی کرے تیرے سوا اور کسی کے لئے درست نہ ہوگی۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحّٰى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے مطرف بن طریف نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میرے ایک ماموں نے جن کو ابوبردہ کہتے تھے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی وہ کہنے لگے

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ قربانی کے لئے نر جانور مادہ سے افضل ہے اور یہ بھی کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون ہے گو دوسرے کو وکیل کرنا بھی درست ہے ۱۲ منہ [2] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] تو اسماعیل اور حاتم نے ایوب کا شیخ ابن سیرین بیان کیا نہ ابوقلابہ کو اسمٰعیل کی روایت آگے اسی کتاب میں آتی ہے اور حاتم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ دَاجِنًا جَذَعَةً مِّنَ الْمَعْزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ تَابَعَهٗ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ وَتَابَعَهٗ وَكِيْعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ عَاصِمٌ وَّدَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَّفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ وَّقَالَ اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنَاقُ جَذَعَةٍ وَّقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ

میرے پاس گھر کی پلی ہوئی ایک پٹھیا بکری ہے ایک سال کی آپ نے فرمایا اسی کو قربانی کر اور تیرے سوا کسی کے لئے درست نہ ہوگی پھر آپ نے فرمایا جو کوئی نماز سے پہلے ذبح کرے وہ اپنے کھانے کے لئے ذبح کرتا ہے (قربانی نہیں ہوسکتی) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پر چلا مطرف کے ساتھ اس حدیث کو عبیدہ ضبی نے بھی شعبی اور ابراہیم نخعی سے روایت کیا[1] اور عبیدہ کے ساتھ وکیع نے بھی اس کو حریث سے انہوں نے شعبی سے روایت کیا[2] اور عاصم بن سلیمان احوال اور داؤد بن ابی ہند نے اپنی اس حدیث کو شعبی سے روایت کیا[3] اس میں یوں ہے ابوبردہ نے کہا میرے پاس عناق لبن (دودھ پیتی پٹھیا) ہے اور زبید اور فراس نے شعبی سے یوں روایت کیا میرے پاس ایک برس کی پٹھیا[4] ہے اور ابوالاحوص نے منصور بن معتمر سے انہوں نے شعبی سے یوں روایت کیا ہے میرے پاس عناق جذعہ ہے[5] اور عبیداللہ بن عون نے شعبی سے عناق جذع اور عناق لبن روایت کیا ہے (معنے وہی ہے)

۵۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْدِلْهَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِيْ اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ هِيَ خَيْرٌ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے جحیفہ سے انہوں نے براء ابن عازب سے انہوں نے کہا ابوبردہؓ نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب پھر ذبح کرو وہ کہنے لگے میرے پاس (اب کوئی بکری نہیں) ایک سال کی ایک پٹھیا ہے شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوبردہؓ نے یہ بھی کہا وہ

[1] ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ [1] قسطلانی نے کہا ابراہیم نخعی کی روایت براء بن عازبؓ سے منقطع ہے کیونکہ ابراہیم نخعی کسی صحابی سے نہیں ملے میں کہتا ہوں جب ابراہیم نخعی جو امام ابوحنیفہ کے استاذ الاستاذ ہیں کسی صحابی سے نہ ملے ہوں تو امام ابوحنیفہ کا چند صحابہ سے ملنا اور ان سے روایتیں کرنا جس سے حنفیہ دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ صحیح ہوگا اہل حدیث نے اس کا انکار کیا ہے لیکن ذہبی نے کہا ہے کہ امام حنیفہ نے انسؓ کو آنکھ سے دیکھا ہے اگر یہ صحیح ہو تو امام صاحب کے تابعی ہونے کے لئے کافی ہے گو روایت نہ کی ہو ۱۲ منہ [2] اس کو ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] عاصم کی روایت کو امام مسلم نے اور داؤد کی روایت کو بھی انہی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [4] ایک برس کی پٹھیا جذعہ عناق کا عطف بیان ہے اس کو بھی امام بخاری نے کتاب العیدین میں وصل کیا ہے

besturdubooks.wordpress.com

مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ۔

دو برس کی بکری سے بہتر ہے[1] آپ نے فرمایا اچھا دو برس کی کے بدل تو یہی پٹھیا قربانی کر مگر تیرے بعد کسی کے لئے ایسی پٹھیا قربانی میں درست نہ ہوگی اور حاتم بن وردان نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا[2] اس میں یوں ہے ابو بردہ نے کہا میرے پاس عناق جذعہ ہے

بَابٌ ۳۳۱ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ۔

جو اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرے وہ

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے مینڈھے قربانی کئے میں نے دیکھا آپ اپنا پاؤں ان کے منہ کے ایک جانب رکھے ہوئے بسم اللہ اکبر کہہ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

بَابٌ ۳۳۲ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ۔

باب دوسرے شخص کی قربانی اس کی اجازت سے کرنا

اور ایک شخص (نام نامعلوم) نے عبداللہ بن عمرؓ کی ان کا اونٹ نحر کرنے میں مدد کی[3] اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے اپنی بیٹیوں کو حکم یہ دیا اپنی قربانیاں اپنے ہاتھ سے کاٹیں[4]

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرف میں (جو ایک مقام ہے مکہ کے قریب) میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیا ہوا کیا تجھ کو حیض آگیا میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لئے اللہ نے لکھ دیا[5] تو کام کرتی رہ جو حاجی کرتے ہیں۔ فقط خانہ کعبہ کا طواف نہ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی[6]

[1] ایسی موٹی تازی گھر کی پلی ہوئی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا معلوم ہوا عورت اگر قربانی کرے تو اس کے لئے بھی یہی بہتر ہے کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۳ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۵۲۲ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

نماز کے بعد ذبح کرنے کا بیان

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو زبید نے خبر دی کہا میں نے شعبی سے سنا انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (عید الضحیٰ کے دن) خطبہ پڑھ رہے تھے فرماتے تھے اس دن پہلے ہم کو نماز پڑھنا چاہیئے پھر نماز سے جا کر قربانی کرنا جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی کر لی اس نے گوشت کی بکری اپنے گھر والوں کے لئے کاٹی قربانی ادا نہیں ہوئی اس پر ابو بردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ہی ذبح کر لیا اب میرے پاس (کوئی بکری نہیں ہے) ایک پٹھیا ہے سال بھر کی جو دو سال کی بکری سے اچھی ہے آپ نے فرمایا اچھا اس کی قربانی کرلے اور تیرے بعد اور کسی کو ایسا کرنا کافی درست نہ ہوگا۔

بَابُ ۳۴ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَعَادَ۔

باب اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو دوبارہ (نماز کے بعد) کرے۔

۵۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے اس کو ذبح کرے پھر (نماز کے بعد) دوبارہ قربانی کرنا چاہیئے ایک شخص (ابو بردہؓ) بولا یا رسول اللہ اس دن تو گوشت کھانے کا (سب کو) شوق ہوتا ہے دوسرے اپنے ہمسایوں کا حال بیان کیا[1] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عذر جیسے قبول کیا وہ کہنے لگے اب میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے جو دو

(بقیہ سابقہ صفحہ) قسطلانی نے کہا شافعیہ نے کہا ہے عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ قربانی کے لئے کسی اور کو وکیل کر دے ۱۲ منہ ۵ تقدیر کا لکھا کہیں ٹل سکتا ہے ۱۲ منہ ۶ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ بیچارے غریب ہیں اس لئے میں نے جلدی کر کے نماز سے پہلے ہی بکری کاٹی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِیْ بَلَغَتِ الرُّخْصَۃُ اَمْ لَا ثُمَّ انْکَفَأَ اِلٰی کَبْشَیْنِ یَعْنِیْ فَذَبَحَھُمَا ثُمَّ انْکَفَأَ النَّاسُ اِلٰی غُنَیْمَۃٍ فَذَبَحُوْھَا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَیْسٍ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْیٰنَ الْبَجَلِیَّ قَالَ شَھِدْتُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَلْیُعِدْ مَکَانَھَا اُخْرٰی وَمَنْ لَّمْ یَذْبَحْ فَلْیَذْبَحْ

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا یَذْبَحْ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَقَامَ اَبُوْبُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَعَلْتُ فَقَالَ ھُوَ شَیْءٌ عَجَّلْتَہٗ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِیْ جَذَعَۃً ھِیَ خَیْرٌ مِّنْ مُّسِنَّتَیْنِ اَذْبَحُھَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ قَالَ عَامِرٌ ھِیَ خَیْرُ نَسِیْکَتَیْہِ

بکریوں سے بہتر ہے آپ نے اس کو اسی پٹھیا کے کاٹنے کی اجازت دی اب میں نہیں جانتا دوسرے لوگوں کو بھی ایسی اجازت ہے یا نہیں غرض نماز کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی طرف گئے ان کو ذبح کیا لوگ بھی بکریوں کے گلہ پر گرے ان کو ذبح کر ڈالا[1]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے میں نے جندب بن سفیان بجلی سے سنا انہوں نے کہا میں بقر عید کے دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو وہ اب ذبح کرے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح) نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازبؓ انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (بقر عید کے دن) نماز پڑھائی پھر فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑھتا ہو ہمارے قبلے کی طرف منہ کرتا ہو (یعنی مسلمان ہو) وہ اس وقت تک ذبح نہ کرے جب تک نماز پڑھ کر فارغ نہ ہو یہ سن کر ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے کہنے لگے مجھ سے تو ایسا ہو گیا (نماز سے پہلے میں ذبح کر چکا) آپ نے فرمایا تو نے جلدی کی (وہ بکری گوشت کی ہوئی) اس نے کہا اب میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے جو دو برس کی دو بکریوں سے بہتر ہے میں اس کو ذبح کروں آپ نے فرمایا ہاں پھر تیرے بعد کسی کے لئے اس عمر کی بکری کافی نہ ہو گی عامر شعبی نے کہا یہ ایک ایک سال کی بکری اس کی دونوں قربانیوں میں اچھی ٹھہری[2]

بَابٌ ۳۳۵ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلٰی صَفْحِ الذَّبِیْحَۃِ

باب ذبح کرتے وقت بکری کے ایک جانب پر پاؤں رکھنا

[1] ایک ایک کرکے سارا گلہ ذبح ہو گیا ۱۲ منہ [2] حالانکہ پہلی بکری قربانی کی نہ ہوئی کیونکہ ... وہ نماز سے پہلے کر لی گئی تھی مگر چونکہ اس کی نیت بخیر تھی ہمسایوں کے ساتھ سلوک کرنے کی تو اس میں بھی ثواب ملا گیا وہ بھی ایک قربانی ٹھہری ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ اشیبانی انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو چت کبرے سینگدار مینڈھے کی قربانی کیا کرتے آپ ذبح کرتے وقت اپنا پاؤں ان کے پٹھے پر رکھا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

بَابُ ۳۳۶ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

ذبح کے وقت تکبیر پڑھنی

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چت کبرے مینڈھے سینگدار قربانی کئے اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح کیا بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور اپنا پاؤں ان کے پٹھے پر رکھا (یعنی کاٹتے وقت)

بَابُ ۳۳۷ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

باب اگر کسی شخص نے صرف قربانی کا جانور مکہ بھیج دیا کہ وہاں ذبح کیا جائے تو اس پر کوئی بات (جو احرام میں حرام ہوتی ہے) حرام نہ ہوگی

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے کہنے لگے ام المومنین ایک شخص (زیاد بن ابی سفیان) کیا کرتا ہے قربانی کا جانور مکہ کو بھیج دیتا ہے اور خود اپنے شہر میں بیٹھا رہتا ہے جو قربانی لے جاتا ہے اس سے کہہ دیتا ہے تم اس کے گلے میں ہار ڈال دو اور اس روز سے برابر جب تک مکہ میں حاجی لوگ حج سے فارغ ہو کر احرام نہیں کھولتے وہ بھی (اپنے شہر میں) احرام باندھے رہتا ہے مسروق کہتے ہیں جب میں نے یہ کہا تو حضرت عائشہؓ نے (تعجب یا افسوس سے تالی بجائی

سلہ اس سے اس شخص کا رد ہوا جو کہتا ہے مکہ کو ہدی کا جانور بھیجنے سے آدمی محرم ہو جاتا ہے جب تک وہ ہدی ذبح نہ ہو ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن ائمہ اربعہ اور اکثر علما حضرت عائشہؓ کی حدیث کے موافق قائل ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ

ہنسنے ان کی تالی کی آواز پردے کے باہر سے سنی انہوں نے کہا یہ شخص احمق ہے (میں آں حضرت صلعم جو ہدی کے جانور بھجواتے ان کے ہار خود بٹتی پھر آپ وہ ہدی کعبہ کو روانہ کر دیتے پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی ان چیزوں میں سے جو مرد اپنی عورت سے کیا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگ حج کر کے لوٹ آتے[1]

بَابُ ۳۳ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

باب قربانی کا گوشت کھانا سفر کے لئے اس میں سے توشہ لے جانا

۵۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الْهَدْيِ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا گوشت توشہ کر کے مدینہ تک آتے سفیان نے کہا اس حدیث میں کئی باریوں کہا ہدی کا گوشت۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقٰسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهٰذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا فَقَالَ أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادریس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد سے ان کو عبد اللہ بن خباب نے خبر دی انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے سنا وہ سفر میں گئے ہوئے تھے جب لوٹ کر آئے ان کے سامنے گوشت رکھا گیا انہوں نے کہا یہ گوشت شائد قربانی کا ہے اس کو اٹھاؤ میں نہیں چکھوں گا ابوسعید کہتے ہیں پھر میں اٹھ کر اپنے ماں جائی بھائی سے ابو قتادہ کے پاس آیا انہوں نے یہ قصہ بیان کیا وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے انہوں نے کہا تمہارے چلے جانے کے بعد دوسرا حکم ہوا (وہ حکم منسوخ ہو گیا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھ چھوڑیں۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قربانی کرے تو تیسرے دن کی صبح پر اس کے گھر میں اس گوشت

besturdubooks.wordpress.com

فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَّبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُّ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعَمَ مِنْهُ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ نُسُكَكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُّ مَعَ عُثْمٰنَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ

میں سے کچھ نہ رہے (کھالے اور بانٹ دے) دوسرے سال ایسا ہوا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم سال گذشتہ کی طرح کریں آپ نے فرمایا (نہیں) کھاؤ کھلاؤ سینت رکھو (تم کو اختیار ہے) اس سال لوگوں پر تکلیف تھی (قحط تھا) میں نے یہ چاہا تم غریبوں کی مدد کرو (ان کو کھلاؤ)

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر (اس کو سکھا کر) رکھ چھوڑتے تھے اور مدینہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھتے آپ نے فرمایا دیکھو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو مگر یہ حکم آپ نے وجوب کی طور پر نہیں دیا بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ غریبوں کو کھلایا جائے۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو یونسؒ نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو عبیدہ نے بیان کیا جو عبدالرحمان بن ازہر کے غلام تھے وہ عیدالضحیٰ کے دن حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھے حضرت عمرؓ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر کہنے لگے لوگو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں عیدوں کے (عیدالفطر اور عیدالضحیٰ میں) روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ عیدالفطر تو وہ دن ہے جب لوگ (رمضان کے) روزے رکھ کر روزہ کھولتے ہیں[۱] اور عیدالضحیٰ کا دن تمہاری قربانی کھانے کا دن ہے ابو عبیدہ نے کہا اس کے بعد میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ عید میں شریک ہوا اتفاق سے اس دن جمعہ تھا انہوں نے بھی پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا

[۱] پھر اس دن روزہ رکھنا گویا عید نہ کرنا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْهِ عِيْدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِيْ فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهٗ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُّهٗ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلٰثٍ وَعَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ نَحْوَهٗ

اور کہنے لگے لوگو! آج دو عیدیں ایک دن میں جمع ہوئے ہیں اب جن کے گاؤں مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں ان کو اختیار ہے خواہ جمعہ کی نماز کے لئے مدینہ میں ٹھہرے رہیں خواہ چلے جائیں (کیونکہ عید کے دن جمعہ معاف ہے) میں نے اجازت دی ابو عبیدہ نے کہا پھر میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ عید کی انہوں نے بھی پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ سنایا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ کر کھانے سے منع فرمایا[۵۱] اور اسی سند سے معمر سے انہوں نے زہری سے ایسا ہی مروی ہے۔

۵۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا مِنَ الْأَضَاحِيْ ثَلٰثًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِيْنَ يَنْفِرُ مِنْ مِّنًى مِنْ أَجْلِ لُحُوْمِ الْهَدْيِ۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم صاعقہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ ابن مسلم) سے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اور عبداللہ بن عمرؓ جب منا سے کوچ کرتے تو زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے (حالانکہ قربانی کا گوشت موجود تھا) اسی حدیث پر عمل کرنے کے لئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا!

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

پینے کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا مسلمانو شراب[۵۲] اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب پلید ہیں (یعنی بری ہیں) شیطان کے کام ان سے بچے رہو اس لئے کہ تم کامیاب ہو۔

[۵۱] بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی تھی اور شاید حضرت علیؓ کو وہ حدیث نہ پہنچی ہو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ نہی کی حدیث منسوخ ہے اور تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھ کر چھوڑ نا نہ حرام ہے نہ مکروہ ہے ۱۲ منہ [۵۲] شراب عربی زبان میں ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں حلال ہو یا حرام امام بخاری نے پہلے ان شرابوں کو بیان کیا جو حرام ہیں کیونکہ وہ تھوڑے ہیں ان کے سوا اور سب شراب حلال ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَّابْنُ الْهَادِ وَعُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیے پھر توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں (بہشت کے) شراب سے محروم رہے گا[۱] ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیت المقدس میں شب معراج میں دو گلاس لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب، آپؐ نے ان دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا گلاس لے لیا اس وقت جبریلؑ کہنے لگے اللہ کا شکر جس نے آپؐ کو اصل فطرت انسانی پر چلنے کی ہدایت کی[۲] اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی[۳] شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور یزید بن عبداللہ بن ہاد اور عثمان بن عمر اور زبیدی نے بھی زہری سے روایت کیا ہے[۴]

[۱] یعنی بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا تو وہاں کا شراب اسے کیوں کر مل سکتا ہے۔ بعضوں نے کہا بہشت میں جائے گا مگر اب شراب سے محروم رہے گا جیسے ایک حدیث میں ہے جس کو طیالسی اور ابن حبان نے نکالا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا اس کو آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا گو بہشت میں جائے بعضوں نے کہا اس حدیث سے مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پیے وہ تو معاذ اللہ کافر ہے بہشت میں جانے ہی نہیں پائے گا ۱۲ منہ [۲] کیونکہ دودھ آدمی کی پیدائشی اور فطری غذا ہے ۱۲ منہ [۳] جیسے حضرت عیسیٰ کی امت گمراہ ہو گئی حضرت عیسیٰؑ کی شریعت میں شراب پینا درست تھا مگر اتنا ہی جس سے آدمی بالکل متوالا اور از خود رفتہ نہ ہو جائے اس علت کی وجہ سے عجیب خرابی پھیلی ہے ہزاروں لاکھوں آدمی شراب پی کر متوالے ہو رہے ہیں ان کو دین کی خبر رہتی ہے اور نہ دنیا کی ہر چند عقل کی رو سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شراب کی حرمت کی وجہ یہی ہے کہ اس سے عقل میں فتور آ جاتا ہے نیک و بد کی سمجھ نہیں رہتی آدمی کتنے جرائم اور برے کام کر بیٹھتا ہے اور اس کا مقتضیٰ یہی ہے کہ شراب پینا اس قدر حرام ہو جس سے اتنا نشہ پیدا ہو مگر بات یہ ہے کہ اس مقدار سے کم پر قناعت کرنا اور نشہ کی حد تک نہ پہنچنا اکثر آدمیوں کی قدرت اور اختیار سے باہر ہے یہاں ایک گلاس پیو دوسرے کو جی چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری شریعت میں اس کا قلیل اور کثیر سب حرام کر دیا گیا ہے اور اسی میں عوام اور خواص سب کا بچاؤ ہے اللہ کا شکر ہے کہ اب عیسائی بھی کچھ کچھ بر سر انصاف آ چلے ہیں اور شریعت محمدی کی حسن اور خوبی کے قائل ہوتے جاتے ہیں اب انہوں نے بھی اپنے اپنے ملکوں میں یہ چاہا ہے کہ لوگ شریعت محمدیؐ کی پیروی کریں اور شراب خواری بالکل چھوڑ دیں مگر افسوس تو ان بدقسمت مسلمانوں پر ہوتا ہے جنکی شریعت میں شراب مطلقاً حرام ہے اور پھر وہ بوتلوں کی بوتلیں اڑا جاتے ہیں گھر کی دولت برباد کر کے اخیر میں جان بھی کھوتے ہیں ۱۲ منہ [۴] معمر کی روایت خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں اور ابن ہاد کی نسائی نے اور عثمان بن عمر کی امام رازی نے فوائد میں اور زبیدی کی نسائی نے وصل کی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۵۳۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي قَالَ قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائیؒ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے اب اس کو میرے سوا (آنحضرتؐ سے سنا ہوا) کوئی شخص تم سے بیان نہیں کرنے کا[1] آپ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے جہالت پھیل جانا (دین کا) علم کم ہو جانا زنا کھلم کھلا ہونا شراب علانیہ پیا جانا مردوں کی کمی عورتوں کی کثرت یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا خبرگیران ایک مرد رہے گا[2]

۵۳۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

ہم سے احمد بن صالح ابو جعفر مصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعیدؒ بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا[3]۔ اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا اسی طرح جب چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا (اسی سند سے) ابن شہاب نے کہا مجھ کو عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی وہ اس حدیث کو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے تھے۔ اس میں اتنا اور بڑھاتے تھے اسی طرح جب کوئی لوٹنے والا ایک بڑی لوٹ کرتا ہے[4] جس کی طرف لوگ نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ بھی لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا۔۔۔

بَابُ ۳۳۹ الْخَمْرِ مِنَ الْعِنَبِ

باب شراب انگور سے بھی بنتا ہے (جیسے کھجور اور شہد)

[1] چونکہ اس وقت میں انسؓ کے سوا کوئی صحابی زندہ نہ رہا تھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث پہلے پارے میں کتاب العلم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اس میں ایمان کا نور نہیں ہوتا۔ ورنہ زنا کا ہے کو کرتا ۱۲ منہ [4] یعنی مالیت کی چیزوں کو لوٹتا ہے مثلاً سونا چاندی کپڑا اسباب گھوڑے بیل وغیرہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وغیرہ سے بھی[1]

۵۳۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے مالک بن مغول نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب شراب حرام ہوا تھا اس وقت تو مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہ تھا[2]۔

۵۴۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب عبدربہ بن نافع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا شراب جس وقت ہم پر حرام ہوا اس وقت مدینہ میں انگور کا شراب بالکل کم یاب تھا اکثر ہمارا شراب گدر اور پکی کھجور سے بنا کرتا

۵۴۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَامَ عُمَرُ رض عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابوحیان (یحییٰ بن سعید تیمی) سے کہا ہم سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا کہا) اما بعد جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت شراب پانچ چیزوں سے بنتا تھا انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لیوے[3]

بَابٌ ۳۴ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت وہ گدر اور سوکھی کھجور سے بنایا جاتا تھا۔

۵۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ

ہم سے اسمعیل بن اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

[1] امام بخاری نے یہ باب لاکر حنفیہ کا رد کیا جو شراب کو انگور سے خاص رکھتے ہیں اور کہتے ہیں انگور کے سوا اور چیزوں کے شراب اتنے پینے درست ہیں کہ نشہ نہ پیدا ہو لیکن امام محمدؒ نے اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے خلاف کیا ہے اور وہ اہل حدیث اور امام احمد اور مالک اور شافعی اور جمہور کے موافق ہوگئے ہیں انہوں نے کہا جس چیز سے نشہ پیدا ہو وہ شراب ہے تھوڑا یا بہت بالکل حرام ہے اور صاحب ہدایہ نے غضب کیا ہے انہوں نے صحیح حدیث کل مسکر خمر کی نسبت لکھ دیا ہے کہ یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کیا حالانکہ یہ حدیث اعلیٰ درجات صحیح میں ہے اور یحییٰ بن معین کا قول کہیں نہیں ملا معلوم نہیں کہ صاحب ہدایہ نے اپنے الہام سے یہ لکھ دیا یا یحییٰ بن معین پر افتراء کیا دوسری غلطی صاحب ہدایہ نے یہ کی کہ اہل لغت کا اس پر اتفاق نقل کیا کہ شراب انگور سے خاص ہے حالانکہ اہل لغت نے صاف یہ لکھا ہے کہ شراب اس کو بھی کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے یعنی اس سے نشہ پیدا ہو ۱۲ منہ [2] بلکہ کھجور وغیرہ کے شراب تھے تو معلوم ہوا وہ بھی شراب ہیں ۱۲ منہ (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنِی مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا عُبَیْدَةَ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ مِّنْ فَضِیْخِ زَهْوٍ وَّتَمْرٍ فَجَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ قُمْ یَا اَنَسُ فَاهْرِقْهَا فَاَهْرَقْتُهَا

انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں ساقی تھا ابو عبیدہ بن جراحؓ اور طلحہؓ اور ابی بن کعبؓ کو کچی اور پکی کھجور کا شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) وہ خبر لایا کہ شراب حرام ہوگیا ابوطلحہؓ نے (اسی وقت) مجھ سے کہا انس اُٹھ یہ سب شراب بہادے میں نے اس کو بہادیا۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَی الْحَیِّ اَسْقِیْهِمْ عُمُوْمَتِیْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمُ الْفَضِیْخَ فَقِیْلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اَكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَّبُسْرٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ وَّكَانَتْ خَمْرُهُمْ فَلَمْ یُنْكِرْ اَنَسٌ وَّحَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا یَّقُوْلُ كَانَتْ خَمْرُهُمْ یَوْمَئِذٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان بن طرخان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں کم عمری میں اپنے چچاؤں کو کھڑا ہوا گدر کھجور کا شراب پلا رہا تھا اتنے میں کسی نے کہا شراب تو حرام ہوگیا میرے چچا کہنے لگے اب دکیا کرنا ہے) جو شراب باقی ہے اس کو بہادے ہم نے بہا دیا سلیمان بن طرخان نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا یہ کاہے کا شراب تھا انہوں نے کہا پکی اور کچی کھجور کا[۵۲] ابوبکر بن انس کہنے لگے اس زمانہ میں لوگوں کے پاس یہی شراب تھا انس نے یہ سن کر اپنے بیٹے کی بات کا انکار نہیں کیا۔ سلیمان نے یہ بھی کہا مجھ سے بعضے لوگوں نے بیان کیا کہ انس نے کہا ان دنوں لوگوں کا یہی شراب تھا۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ یَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعشر براء یوسف بن یزید نے کہا میں نے سعید بن عبیداللہ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے بکر بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے انسؓ نے بیان کیا جس وقت شراب ان دنوں میں یہی شراب تھا گدر اور پکی کھجور کا۔

بَابُ[۳۴] الْخَمْرِ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ وَقَالَ مَعْنٌ سَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ اِذَا لَمْ یُسْكِرْ فَلَا بَاْسَ وَقَالَ ابْنُ

باب شہد کا بھی شراب ہوتا ہے جس کو تبع کہتے ہیں معن بن عیسٰی (جن کی مؤطا ہے) انہوں نے امام مالک سے پوچھا فقاع کا کیا حکم ہے[۵۳] انہوں نے کہا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۵۳] گو کسی چیز کا ہو مثلاً جانزلہ جواری وغیرہ کا اسی طرح سیندھی تاڑی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۵۱] مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا ۱۲ منہ
[۵۲] دونوں کو ملا کر بھگو دیتے تھے جب جوش آنے لگتا تو پیتے ۱۲ منہ [۵۳] یعنی منقے کا شربت جس میں نشہ نہ ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الدَّرَاوَرْدِيُّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوْا لَا يُسْكِرُ لَا بَأْسَ بِهٖ۔

کوئی قباحت نہیں عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے کہا ہم نے (عالموں سے) فقاع کو پوچھا انہوں نے کہا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہیں۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شہد کا شراب پینا کیسا ہے آپ نے فرمایا جس شراب سے نشہ پیدا ہو وہ حرام ہے[۱]۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شہد کا شراب پینا کیسا ہے یمن والے اس کو پیا کرتے تھے آپ نے فرمایا جو شراب نشہ لائے وہ حرام اور (اسی سند سے) زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے تونبے اور برتن میں (جن میں شراب بنایا کرتے تھے) شربت بھی مت بھگوؤ ابوہریرہؓ اس حدیث میں اتنا اور بڑھاتے تھے

[۱] ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں یوں ہے جس شراب کا بہت پینا نشہ کرے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے ابن حبان نے کہا یہ حدیث صحیح ہے قسطلانی نے کہا بھنگ بھی شراب کی طرح حرام ہے نووی نے کہا اس میں نشہ ہوتا ہے اور اگر شراب جم کر حلوے کی طرح ہو جائے تو اس کا کھانا بھی حرام ہوگا پینے کی طرح اسی طرح شراب روٹی سے لگا کر کھانا یا شراب میں گوشت پکا کر وہ شوربا پینا لیکن اگر شراب میں گوشت پکا کر اس گوشت کو کھائیں تو درست ہے کیوں کہ شراب جل کر فنا ہو گیا اس طرح شراب کا حقنہ لینا یا ناک میں ڈالنا درست ہے مترجم کہتا ہے قسطلانی کے اس قول سے نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ جس کے خمیر میں سیندھی ڈالی جائے یا شراب یا تاڑی اس کی علت نکلتی ہے اور جنہوں نے اس کو حرام کیا انہوں نے غلطی کی عبداللہ بن مبارک نے کہا جس نبیذ کا بہت پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا کسی صحابی یا تابعی سے منقول نہیں کہ وہ حلال ہے سوا ابراہیم نخعی کے اور امام ابوحنیفہؒ نے صحیح صحیح حدیثوں کو چھوڑ کر صرف ابراہیم نخعی کی تقلید کی تقلید کی ہے اور انگور کے سوا اور چیزوں کا شراب اتنا پینا جائز رکھا ہے جس سے نشہ پیدا نہ ہو اور یہ قول صریح غلط ہے اور جن حنفیہ نے اس مطلب پر ابن عباس کی حدیث سے دلیل لی والسکر من کل شراب تو اول تو اس حدیث کے منقطع اور موصول ہونے میں اختلاف ہے پھر مرفوع اور موقوف ہونے میں دوسرے امام احمد نے کہا اس حدیث میں والمسکر من کل شراب ہے نہ والسکر من کل شراب اور یہی صحیح ہے اس کے علاوہ ایک مفرد حدیث دوسرے متعدد صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی ابن معین نے کہا سب سے زیادہ صحیح حدیث حضرت عائشہ کی ہے کل شراب اسکر فہو حرام اور تعجب ہے صاحب ہدایہ سے کہ اس نے ایک یہ قول ابن معین سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں امام احمد نے کہا بیس صحابہ سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے پھر اکثر تیس سے بھی زائد صحابہ سے ماخذ

besturdubooks.wordpress.com

كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ

سبز لاکھی مرتبان اور لکڑی کے کریدے برتن میں بھی۔

بَابُ ۲۴۲ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

باب جس شراب سے عقل ڈھنپ جائے وہ خمر ہے (حرام ہے)

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الْأُرْزِ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيبَ

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان انہوں نے ابو حیان تیمی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ سنایا کہنے لگے جب شراب کی حرمت اتری تھی اس وقت پانچ چیزوں سے بنایا جاتا تھا انگور اور کھجور اور گیہوں اور شہد اور جو سے اور شراب عقل کو چھپا دے (نشہ پیدا کرے) وہ خمر ہے (جس کو اللہ نے قرآن میں حرام کیا) اور بات یہ ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں ان کی آرزو رہ گئی کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو وفات سے پہلے صاف صاف بیان فرما جاتے ایک تو دادا کا مسئلہ[۱] کلالہ کا مسئلہ (کہ کلالہ کس کو کہتے ہیں) تیسرے سود کا مسئلہ[۲] ابو حیان نے کہا میں نے عامر شعبی سے کہا ابو عمرو سندھ کے ملک میں ایک شراب بنتا ہے چاول سے انہوں نے کہا یہ شراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمرؓ کے عہد میں نہ تھا حجاج بن منہال نے بھی اس حدیث کو حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابو حیان سے روایت کیا اس میں بجائے عنب کی زبیب ہے[۳]

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی السفر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا خمر یعنی شراب پانچ چیزوں سے بنایا جاتا ہے انگور اور کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد سے[۴]۔

---

[۱] دادا بھائی کو محروم کرے گا یا بھائی سے محروم ہو جائے گا یا مقاسمہ ہوگا ۱۲ منہ [۲] کہ ان چیزوں کے سوا جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے اور چیزوں کا بھی حکم دیکھیں لینا حرام ہے یا نہیں ۱۲ منہ [۳] یعنی سوکھا انگور جس کو منقے کہتے ہیں۔ اس کو عبد العزیز بغوی نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] حضرت عمرؓ نے بر سر منبر تمام صحابہ کے سامنے یہ بیان کیا اور سب نے سکوت کیا گویا اجماع ہو گیا اب اس اجماع کے خلاف ایک ابراہیم نخعی کا قول کیا حجت ہو سکتا ہے اور ان حنفیہ پر تعجب آتا ہے جو صحیح اور مشہور حدیثوں کو چھوڑ کر ابو حنیفہ کے قول پر جمے رہیں اور اس سے بڑھ کر کونسی ہٹ دھرمی ہو گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین آخر آیت تک معاذ اللہ بہت علمائے صالحین نے جو اپنے تئیں حنفی کہتے تھے اس مسئلہ میں امام بخاری کا قول ترک دیا ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۲۴۵ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

باب قیامت کے قریب، ایسے لوگوں کا پیدا ہونا جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو حلال کر لیں گے۔

اور ہشام بن عمار نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہا ہم سے عطیہ بن قیس کلابی نے کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن غنم نے کہا مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری نے (ابو داؤد کی روایت میں ابو مالک ہے بغیر شک کے) اور خدا کی قسم انہوں نے جھوٹ نہیں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ (پیدا) ہوں گے جو زنا اور حریر اور شراب اور باجوں کو (یا گانے بجانے) کو درست کر لیں گے[1] اور ایسا ہوگا چند لوگ ایک پہاڑ کے بازو اتریں گے شام کو ان کا چرواہا ان کے جانور لے کر ان کے پاس آئے گا تو اس سے کہیں گے ارے فقیر کل آئیو لیکن (وہ کل تک بچتے کہاں ہیں) رات کو اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ان کا کام تمام کر دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو (جو پہاڑ گرنے سے بچ جائیں گے) بندر اور سور بنا دے گا[2] قیامت تک اسی صورت میں رہیں گے۔

بَابُ ۲۴۶ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ۔

باب برتنوں یا پتھر (یا چینی) کے کونڈے میں نبیذ بھگونا کیسا ہے۔ ٭٭٭

---

[1] اگر شراب کو وہ حلال سمجھیں تب تو کافر ہو جائیں گے پھر امت میں کیسے رہے اس لیے یستحلون سے مراد ہوگا کہ حلال کاموں کی طرح ان کی پرواہ نہ کریں گے جیسے ہمارے زمانہ میں بھی شراب خوری رنڈی بازی ناچ گانا کرنے والی پر کوئی عیب نہیں کرتا بلکہ بیاہ شادی میں ان حرام کاموں کا کرنا اچھا سمجھتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی قذف اور خسف اور مسخ اس قسم کے عذاب آئیں گے۔ اس حدیث سے جمہور اہل حدیث نے جیسے ابن قیم وغیرہ ہیں باجوں کی حرمت پر دلیل دی ہے لیکن امام ابن حزم نے یہ جواب دیا ہے کہ اول تو حدیث منقطع ہے کس لئے کہ امام بخاری نے ہشام بن عمار سے سماع کی تصریح نہیں کی دوسرے ممکن ہے کہ یہ عذاب ان پر حریر باجوں سب کو حلال کر لینے کی وجہ سے آئے گا اور ظاہر ہے کہ شراب اور حریر کی حلت کا کوئی قائل نہیں ہوا حافظ نے کہا امام ابن حزم نے خطا کی اور یہ حدیث صحیح اور متصل ہے بعضوں نے کہا مسخ سے یہاں یہ مراد ہے کہ ان کے دل مسخ ہو کر بندر اور سور کی طرح ہو جائیں گے بندر میں حرص سور میں بے حیائی ضرب المثل ہے مطلب یہ ہے دنیا کا اور بے حیائی کے کاموں میں مصروف رہنا ہی ان کا رات دن کا دھندا ہوگا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

۵۴۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے سُنا انہوں نے کہا ابواسید (مالک بن ربیعہؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اپنی شادی کی دعوت دی (آپ مع صحابہ کے تشریف لے گئے) ابواسید کی بی بی نئی دلہن وہی سب لوگوں کی خدمت کرتی رہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا اس نے آپ کے لیے رات کو تھوڑی کھجوریں ایک کونڈے میں بھگو رکھی تھیں (انہی کا شربت پلایا)۔

بَابُ ۳۴۵ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد کو ہر ایک برتن میں نبیذ بھگونے کی اجازت دینا (یعنی پہلے جو ممانعت کی تھی وہ منسوخ ہو گئی)

۵۵۰ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذًا وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ ابواحمد زبیری نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تو انصاری نے عرض کیا ہمارے پاس تو دوسرے برتن نہیں ہیں آپ نے فرمایا تو خیر پھر اجازت ہے امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

۵۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان بن ابی مسلم احول سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابوعیاض (عمرو بن اسود یا قیس بن ثعلبہ) سے انہوں نے

besturdubooks.wordpress.com

عَمْرٍو رض قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ۔

عبداللہ بن عمروؓ ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا[1] تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا (ایک اعرابی نے) یارسول اللہ ہر کسی کو مشک کہاں سے مل سکتی ہے اس وقت آپ نے بن لاکھ لگے گھڑے میں نبیذ بھگونے کی اجازت دی۔

۵۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے[2] انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن مہران اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بھگوتے سے منع فرمایا[3]

۵۵۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے پھر اسی حدیث کو نقل کیا۔

۵۵۵- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذٰلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے منصور بن معتمر نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے میں نے اسود بن یزید سے کہا تم نے حضرت عائشہ سے یہ پوچھا کہ کن برتنوں میں نبیذ بھگونا مکروہ ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ام المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا انہوں نے خاص ہم لوگوں کو کدو کی تونبی اور لاکھی برتن میں بھگونے سے منع فرمایا ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا کیا انہوں نے ٹھلیا اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا انہوں نے کہا میں نے جتنا سنا اتنا تجھ سے بیان کر دیا گیا جو میں نے نہیں

[1] لفظی ترجمہ تو یوں ہے آپ نے مشکوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا مگر یہ مطلب صحیح نہیں ہو سکتا کیوں کہ آگے یہ مذکور ہے کہ ہر شخص کو مشکیں کیسے مل سکتی ہیں اس روایت میں غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یوں ہے نہی عن الانتباذ الا فی الاسقیۃ اس لیے ہم نے اس کے موافق ترجمہ کیا ہے ۱۲ منہ [2] یا سفیان بن عیینہ سے ۱۲ منہ [3] کیوں کہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنا کرتا تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَفَنُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا۔

سنا وہ بھی بیان کروں (جھوٹ بولوں)

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان بن سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے (میں نبیذ بھگونے) سے منع فرمایا شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا ہم سفید گھڑے میں نبیذ بھگو کر (اس کو) پئیں انہوں نے کہا نہیں ؎۱

بَابُ ۳۴۶ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ۔

باب کھجور کا شربت یعنی نبیذ پینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک اس میں نشہ نہ پیدا ہو۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری انہوں نے ابوحازم سے کہا میں نے سہل بن سعدؓ سے سنا ابو اسید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی کی دعوت دی (آپ تشریف لائے) سب کام اس دن انہی کی بی بی (ام اسید سلامیہ) جو دلہن تھی کرتی رہی سہل نے کہا تم کو معلوم ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا شربت بنایا تھا رات کو اس نے تھوڑی کھجوریں ایک کونڈے میں آپ کے لیے بھگو دی تھیں دوسرے دن ان ہی کا شربت پلایا۔

بَابُ ۳۴۷ الْبَاذَقِ وَمَنْ نَهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ

باب باذق کا بیان ؎۲ جو کہتا ہے ہر نشہ لانے والا حرام ہے اور

حضرت عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبلؓ نے طلاء (مثلث) کا پینا درست رکھا ہے ؎۳ اور براء بن عازب اور ابوجحیفہ (صحابیوں) نے جب

؎۱ بعض علماء نے ان ہی حدیثوں کی رو سے گھڑوں اور لاکھی برتنوں اور کدو کے تونبے میں اب بھی نبیذ بھگونا مکروہ رکھا ہے لیکن اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ ممانعت آپ نے اس وقت کی تھی جب شراب نیا نیا حرام ہوا تھا آپ کو ڈر تھا کہیں شراب کے برتنوں میں نبیذ بھگوتے بھگوتے لوگ پھر شراب کی طرف مائل نہ ہو جائیں جب ایک مدت کے بعد شراب کی حرمت دلوں میں جم گئی تو آپ نے یہ قید اٹھا دی ہر برتن میں نبیذ بھگونے کی اجازت دے دی ابن مسعودؓ سے منقول ہے ان کا نبیذ سبز ٹھلیاں میں تیار کیا جاتا بعضوں نے کہا خاص سبز گھڑے میں نبیذ بنانا مکروہ ہے اگر سفید گھڑا ہو تو قباحت نہیں ۱۲ منہ ؎۲ باذق معرب ہے بادہ کا باذق وہ شراب ہے کہ انگور کا شیرہ نکال کر اس کو پکا لیں یعنی تھوڑا سا پکائیں کہ وہ رقیق اور صاف رہے انگریزی میں اس کو برانڈی کہتے ہیں اگر اتنا پکائیں کہ آدھا جل جائے تو وہ منصف ہے اگر اور زیادہ پکائیں کہ دو تہائی جل جائے اس کو مثلث کہیں گے ۱۲ منہ ؎۳ جس کی دو تہائی جل جائیں ایک تہائی رہ جائے اس کو طلاء اس لیے کہتے ہیں کہ گاڑھا ہو کر وہ اس لیپ کی طرح ہو جاتا ہے جو خارشی اونٹ پر لگاتے ہیں حضرت عمر کا قول امام مالک نے مؤطا میں (باقی آئندہ)

عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَادَامَ طَرِيًّا وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ۔

آدھا جل گیا آدھا رہ گیا (نصف ہوگیا) اس وقت پیا[۱] اور ابن عباسؓ نے کہا انگور کا شیرہ اس وقت تک پی جب تک وہ تازہ رہے[۲] اور حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اپنے بیٹے عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بو پائی میں اس سے پوچھوں گا اگر وہ نشہ لانے والا شراب تھا تو اس کو حد لگاؤں گا۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابوالجویریہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے باذق شراب کو پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں (یا باذق شراب نکلنے سے پہلے آپ کی وفات ہو چکی ہے) جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (باذق ہو یا اور کچھ) ابوالجویریہ نے کہا وہ (باذق تو حلال طیب ہے (اس میں ہے کیا انگور کا شیرہ) ابن عباسؓ نے کہا انگور حلال طیب تھا جب شراب ہو گیا تو حرام خبیث ہے (نہ حلال طیب)[۴]

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو پسند کرتے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور عبیدہ اور معاذ بن جبلؓ کا امام ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور ابومسلم کجی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھذا) [۱] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا حافظ نے کہا جریر اور انسؓ اور تابعین میں سے ابن حنفیہ اور شریح بھی اس کے قائل ہیں کہ منصف کا پینا درست ہے مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے [۲] یعنی ایک دو دن کا یا حد تین دن کا جب تک اس میں تیزی نہ آئے اس کو امام نسائی نے وصل کیا ابوثابت سے میں ابن عباس کے پاس تھا ایک مرد آیا اس نے پوچھا انگور کے شیرے میں آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا اس وقت تک پی جب تک تازہ ہو اس نے کہا میں نے ایک شراب پکایا اب مجھے اس کے باب میں شک ہے ابن عباس نے کہا پکانے سے پہلے تو اس کو پیتا یا نہ پیتا اس نے کہا نہیں چوں کہ اس میں جوش آگیا ہو گیا انہوں نے کہا پھر کیا آگ حرام چیز کو حلال کر دے گی یہ ممکن نہیں ۱۲ منہ [۳] اس کو امام مالک نے وصل کیا پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا معلوم ہوا وہ نشہ لانے والا شراب تھا آپ نے ان کو پوری طرح حد لگائی عبدالرزاق نے بھی اس کو معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب سے نکالا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا عدل اور انصاف ۱۲ منہ [۴] کہتے ہیں باذق شراب بنوامیہ کے امرا نے نکالا نام بدلنے کو اس کو باذق کہنے لگے ۱۲ منہ [۵] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل سے شاید مطلب یہ ہو کہ انگور کا شیرہ جب اتنا پکایا جاوے کہ جم کر گاڑھا ہو جائے تو وہ حلوا ہو گیا اور حلوا حلال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند کرتے تھے وہ بھی حلال ہو گا یعنی اسی صورت میں جب اس میں نشہ نہ ہوا اگر کوئی نشے کا حلوا ہو جیسے بھنگ کی مٹھائی بناتے ہیں تو اس کا کھانا درست نہ ہو گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

bestUrdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۲۸ مَنْ رَّاٰیْ اَنْ لَّا یُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ اِذَا کَانَ مُسْکِرًا وَّاَنْ لَّا یُجْعَلَ اِدَامَیْنِ فِیْ اِدَامٍ

باب گدر اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے جس نے منع کیا ہے یا تو نشہ کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ دو سالن ملانا ہے۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اِنِّیْ لَاَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَیْلَ بْنَ الْبَیْضَاءِ خَلِیْطَ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ اِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَاَنَا سَاقِیْهِمْ وَاَصْغَرُهُمْ وَاِنَّا نَعُدُّهَا یَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ اَنَسًا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں ابوطلحہ اور ابودجانہ اور سہل بن بیضاء کو گدر اور پختہ کھجور کا نبیذ پلا رہا تھا (جس کو خلیط کہتے ہیں) اتنے میں شراب کی حرمت کا حکم آ گیا میں نے اس کو پھینک دیا میں ہی ساقی تھا اور چونکہ میں عمر میں سب سے کم تھا اور ہم اسی خلیط کو ان دنوں شراب سمجھتے اور عمرو بن حارث راوی نے یوں کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رض یَقُوْلُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور اور کھجور اور گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَلْیُنْبَذْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی حِدَةٍ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا مجھ کو یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ نے خشک کھجور اور گدر کھجور اور کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔

لہ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو خلیطین یعنی انگور اور کھجور یا گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع آیا ہے اس کی یا تو یہ وجہ ہے کہ اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے یعنی جلدی نشہ آ جاتا ہے اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ دو سالن ملانا یعنی ملا کر کھانا خلاف سنت ہے ابن بطال نے جو اعتراض امام بخاری پر کیا کہ خلیطین ہر طرح منع ہیں خواہ ان میں نشہ آیا ہو یا نہ آیا ہو اس لیے اذا کان مسکرا کی قید غلط ہے تو یہ اعتراض ساقط ہے کیونکہ مسکرا کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ آئندہ اس میں نشہ پیدا ہونے والا ہو خلیطین سے اس لیے منع فرمایا کہ اس میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے تو احتمال ہے کہ نشہ پیدا ہو گیا ہو اور پینے والے کو اس کی خبر نہ ہو وہ غفلت میں پی لے اور امام بخاری نے بیان بڑی باریکی سے کی ہے یعنی اس اعتراض کو دفع کیا کہ خلیطین سے مطلق ممانعت کیوں ہوئی یعنی جب وہ تازہ ہوں اس میں نشہ نہ آیا ہو تو اس کی وجہ سے ہو کہ دو سالن ملا کر کھانا بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے چنانچہ حضرت عمرؓ حذیفہ سے پوچھا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تو منافق نہیں فرمایا وہ کہتے نہیں پھر حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا اچھا تم کوئی نفاق کی نشانی مجھ میں پاتے ہو انہوں نے کہا نہیں صرف ایک بات ہے کہ تم دو سالن ملا کر کھاتے ہو اس روز سے حضرت عمرؓ نے نذر کر لی کہ اب ساری عمر ایک ہی سالن کھایا کروں گا چنانچہ یہ روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے یا نمک سے ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۴۹ شُرْبِ اللَّبَنِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ۔

باب دودھ پینے کا بیان (اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل میں) فرمایا گوبر اور خون کے درمیان سے تم کو اپوٹ دودھ پلاتے ہیں۔ جو پینے والوں کو خوب رچتا پچتا ہے۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّقَدَحِ خَمْرٍ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا معراج کی رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ دودھ کا ایک پیالہ شراب کا لایا گیا۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيٰنُ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَيْرًا مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِاِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيٰنُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ فَاِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہا ہم کو سالم ابوالنضر نے خبر دی انہوں نے عمیر سے سنا جو ام الفضل (ابن عباسؓ کی والدہ) کا غلام تھا وہ ام الفضل سے نقل کرتا تھا لوگوں نے اس میں شک کی کہ عرفہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ ہے یا نہیں آخر ام الفضل نے ایک برتن میں دودھ آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو پی لیا حمیدی کہتے ہیں کبھی سفیان اس حدیث کو یوں بیان کرتے تھے لوگوں نے عرفہ کے دن یہ شک کی کہ آپ کو روزہ ہے یا نہیں آخر ام الفضل نے (ایک دودھ کا برتن) آپ کے پاس بھیجا کبھی سفیان اس حدیث کو مرسلا یعنی صرف جبر سے روایت کرتے تھے ام الفضل کا نام لیتے جب ان سے پوچھتے کہ یہ حدیث مرسل ہے یا مرفوع متصل تو وہ اس وقت کہتے (مرفوع متصل ہے) ام فضل سے مروی ہے (جو صحابیہ تھیں)

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّاَبِيْ سُفْيٰنَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح (ذکوان) اور ابوسفیان (طلحہ بن نافع قرشی) سے ان دونوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ابوحمید

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کو بیہقی نے وصل کیا اس سے قتادہ کا سماع انس رضی اللہ تعالیٰ سے کھل گیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا۔

ساعدیؓ نقیع سے[۱] ایک دودھ کا پیالہ (کھلا ہوا) لے کر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ کر لانا تھا اگرچہ کچھ نہ ملا تو ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا تھا[۲]۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَّذْكُرُ اُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا وَّحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْيٰنَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا وہ جابر ابن عبداللہ انصاری سے نقل کرتے تھے ابو حمید ایک انصاری مرد نقیع سے دودھ کا پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ نے فرمایا تو ڈھانپ کر کیوں نہیں لایا اگر (کچھ نہ ملتا تھا) تو ایک لکڑی آڑی اس پر رکھ دیتا تھی[۳] اعمش نے کہا ابو سفیان نے بھی یہ حدیث مجھ سے بیان کی انہوں نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۴]

۵۶۷۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَّعَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَّقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فِیْ قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ وَاَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ اِلَيْهِ سُرَاقَةُ اَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَاَنْ يَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت سے پہلے) مکہ سے نکلے تو ابو بکر صدیقؓ آپ کے ساتھ تھے ابو بکر بیان کرتے تھے کہ ہم کو رستے میں ایک چرواہا ملا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی تھی میں نے تھوڑا سا دودھ ایک پیالہ میں دوہا آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (سمجھا کہ آپ نے سیر ہو کر پیا) اور رستے میں سراقہ بن جعشم بھی (ہم کو پکڑنے کی نیت سے آن پہنچا) آنحضرت نے اس پر بدعا کی[۵] آخر سراقہ نے آپ سے التجا کی آپ بددعا نہ فرمائیے میں لوٹے جاتا ہوں[۶] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (بددعا موقوف کردی)

---

[۱] جو ایک مقام ہے وادی عقیق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چراگاہ مقرر کیا تھا ۱۲ منہ [۲] آڑی لکڑی رکھ دینا گویا علامت ہے بسم اللہ کی تو شیطان اس سے دور رہے گا دودھ یا پانی کھلا لانے میں وہ بھی اتنی دور سے خرابی ہے کہ اس میں خاک پڑتی ہے کیڑے بھنگے گرتے ہیں ۱۲ منہ [۳] بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کھلے برتنوں میں وبا کا سمی مادہ بھی سما جاتا ہے اس لیے ہمیشہ پانی یا دودھ کے برتن کو ڈھانک کر رکھنا چاہیے ادھر پانی پینے کے گھڑے اور صراحیاں کھلی رکھنا بڑی بدتمیزی اور بدسلیقگی ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا یا گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس گیا تین بار ایسا ہی ہوا ۱۲ منہ [۶] اور سرور کرتی اور آپ کی تلاش میں آئے گا اس کو بھی لوٹا دوں گا ۱۲ منہ

٥٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عمدہ صدقہ ہے بہت دودھ والی اونٹنی کسی کو (اللہ کے لیے) دودھ پینے کے واسطے دینا اسی طرح بہت دودھ والی بکری دینا جو صبح کو برتن بھر دودھ دے شام کو برتن بھر دودھ دے۔

٥٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ فَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهَرَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا کہا انہوں نے امام اوزاعی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پی کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے (اس کو ابوعوانہ اور اسمٰعیلی اور طبرانی نے وصل کیا) شعبہ سے روایت کی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شب معراج میں) سدرۃ المنتہیٰ تک اٹھایا گیا[1] وہاں کیا دیکھتا ہوں۔ دو ندیاں تو کھلی ہیں دو ڈھنپی ہوئی کھلی ندیاں تو نیل اور فرات تھیں[2] اور ڈھنپی ہوئی دو بہشت کی ندیاں (سلسبیل اور کوثر تھیں) پھر تین پیالے میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور اس کو پی گیا اس وقت آواز آئی تو اصل پیدائش پر چلا اور تیری امت بھی[3] ہشام اور سعید اور ہمام نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے یہ حدیث روایت کی ہے ان میں ندیوں کا ذکر تو ایسا ہی ہے لیکن تین پیالوں کا ذکر نہیں

[1] سدرۃ المنتہیٰ اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ فرشتوں کا علم وہیں تک جا کر ختم ہو جاتا ہے اس کے اوپر کوئی نہیں جا سکتا نہ کسی کو بجز خداوند کریم کے وہاں کا حال معلوم ہے ہمارے پیغمبر صاحب اس مقام سے بھی آگے بڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۱۲ منہ

[2] یعنی ان کا نام بھی نیل اور فرات تھا جیسے زمین پر بھی دو ندیاں اس نام کی ہیں وہیں سے آرہے ہیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ خوب جانتا ہے ۱۲ منہ [3] آپ نے دودھ کو شہد پر ہی مقدم کیا اس لیے کہ دودھ فطری غذا ہے اور شہد سے تغذیہ نہیں ہو سکتا دوسرے شہد لذیذ ہے اور زیادہ لذائذ دنیاوی میں غرق ہونا ہی اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلٰثَةَ أَقْدَاحٍ

ذکر نہیں ہے (ان روایتوں کو امام بخاری نے بدء الخلق میں وصل کیا۔

بَابُ ۳۵۰ اسْتِعْذَابِ الْمَاءِ

باب میٹھا پانی ڈھونڈھنا:۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى رَايِحٌ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے چچا) انس بن مالکؓ سے وہ کہتے تھے (ابوطلحہ) انصاری کے سب انصاریوں سے زیادہ مدینہ میں باغات تھے ایک باغ ان کا جوان کو بہت پسند تھا بیرحاء کہلاتا تھا وہ مسجد نبوی کے سامنے ہی واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جایا کرتے وہاں کا پاکیزہ (شیریں) پانی پیا کرتے انسؓ نے کہا جب یہ آیت (سورۂ آل عمران کی) اتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تو ابوطلحہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ اللہ یہ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور مجھے اپنے سب باغوں میں بیرحاء باغ بہت پسند ہے میں نے اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کردیا میں اس کو اپنا ذخیرہ کرتا ہوں اور اس کا اجر اللہ کے پاس پانے کی توقع رکھتا ہوں اب آپ کو اختیار ہے اس باغ کو جس کام میں چاہیے لگائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا شاباش یہ بڑے نفع کا یا بہت چلتا مال ہے (اس کا فائدہ سردست موجود ہے) یہ شک عبداللہ بن مسلمہ کو ہوئیؐ میں نے تیرا کہنا سنا میں ایسا مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے (غریب) ناطہ داروں کو دے دے دوہرا ثواب ہوگا) ابوطلحہؓ نے کہا بہت خوب اور وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کردیا اسمٰعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے (امام مالک سے) رائح (یائے تحتیہ سے) روایت کیا ہے۔[۲]

بَابُ ۳۵۱ شَوْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

باب دودھ میں پانی ملانا

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ

ہم سے عبدان نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس نے انہوں نے

---

[۱] کہ رابح بائے موحدہ سے کہا یا رائح یائے تحتیہ سے ۱۲ منہ [۲] اسمٰعیل کی روایت کو خود امام بخاری نے تفسیر میں اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت کو وصایا میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ۔

بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَّاَتٰى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ فَضْلَهٗ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور (ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہا پھر کنوئیں سے پانی نکال کر اس میں ملایا آپ نے دودھ کا پیالہ لے کر پیا اس وقت ابوبکر صدیق رض آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے لیکن ایک اعرابی (گاؤں والا) آپ کی داہنی طرف بیٹھا تھا آپ نے پی کر اپنا جھوٹا اعرابی کو دے دیا اور فرمایا داہنے طرف والے کو پہلے دینا چاہیے پھر اس کے داہنے طرف والے کو۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَّمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطِهٖ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ اِلَى الْعَرِيْشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَّهٗ قَالَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهٗ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن حارث رض سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد (ابوالہیثم بن تیہان) کے پاس گئے آپ کے ساتھ ایک صحابی (ابوبکر صدیق رض) تھے۔ آپ نے اس انصاری سے فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی مشک میں ہو تو ہم کو پلا نہیں تو منہ لگا کر اس سے پی لیں گے وہ انصاری پانی نکال رہا تھا درختوں کو پانی دے رہا تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس باسی (رات کا ٹھنڈا) پانی موجود ہے آپ جھونپڑی میں تشریف لے چلئے غرض وہ انصاری دونوں صاحبوں کو اس جھونپڑی میں لے گیا وہاں ایک قدح میں پانی اوپر سے ایک گھر کی بکری کا دودھ دوہ کر ڈالا پہلے آپ نے پیا پھر ان صاحب نے جو آپ کے ساتھ آئے تھے (ابوبکر صدیق رض نے)۔

بَابٌ ۳۵۲ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِاَنَّهٗ رِجْسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي السَّكَرِ اِنَّ اللّٰهَ

باب میٹھا شربت یا شہد پینا اور زہری نے کہا اگر پیاس کی شدت ہو اور پانی نہ ملے تو آدمی کا پیشاب پینا درست نہیں کیونکہ وہ نجس ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے لئے ستھری چیزیں حلال ہوئیں ہیں[۱] اور عبداللہ بن مسعود رض نے کہا[۲] اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا ان چیزوں،

---

[۱] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا زہری کا استدلال صحیح نہیں ہے کیوں کہ اضطرار کی حالت میں مردار کھانا درست ہے مردار بھی نجس ہے تو پیشاب بھی پینا درست ہوگا اور جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [۲] جب ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ بیماری کے لئے مجھ کو حکیم نے شراب پینے کی رائے دی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ۔

بَابُ ۳۵۲ الشُّرْبِ قَائِمًا

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ

میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کیں۔[1]

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا۔

باب کھڑے کھڑے پانی پینا کیسا ہے؟[2]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ (کوفہ میں جو مسجد ہے اس کے) چبوترے کے دروازے پر آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا کہنے لگے بعضے لوگ کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ جانتے ہیں اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا ہے جیسے تم نے مجھ کو دیکھا (یعنی کھڑے کھڑے پانی پیتے ہوئے)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا، ہم سے عبد الملک بن میسرہ نے میں نے نزال بن سبرہ سے سنا وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے کوفہ میں، ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کے چبوترے پر لوگوں کے کام کاج (یعنی خلافت کے کام) کرنے کے لئے بیٹھے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا اس وقت ان کے پاس پانی آیا انہوں نے پیا اور منہ ہاتھ دھوئے راوی نے سر اور پاؤں کا بھی ذکر کیا پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا اس کے بعد کہنے لگے

[1] اس کو علی بن حرب طائی نے فوائد میں نکالا۔ حقیقت میں عبد اللہ بن مسعود کا کہنا درست ہے شراب اول تو دوا نہیں ہے کمبخت نری بیماری ہے دوسرے مسلمانوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اور ضرر پیدا ہوتا ہے یہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے امام مالکؒ کے نزدیک دوا کے لئے بھی شراب پینا درست نہیں اور شافعیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے نووی نے کہا اگر کوئی عضو کاٹنے کی ضرورت ہو تو عقل معدوم کرنے کے لئے شراب پلانا درست ہے۔ میں کہتا ہوں اب اس کی بھی ضرورت نہ رہی کلوروفارم اور کوکین ایسی دوائیں نکلی ہیں کہ بلا تکلیف ان سے اپریشن ہو جاتا ہے اور یہ اللہ کی عنایت ہے اپنے بندوں پر اور حنفیہ کے نزدیک شراب کا استعمال ضرورت کی حالت میں درست ہے مثلاً گلے میں نوالہ اٹک جائے اور پانی نہ ہو یا حکیم حاذق کہے کہ اس بیماری کے لئے سوا شراب کے اور کوئی دوا نہیں ۱۲ منہ

[2] جمہور علماء کے نزدیک اس میں کوئی قباحت نہیں، جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرے بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ مسلم نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑے کھڑے پینے پر جھڑکا جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور بیٹھ کر پینا مستحب ہے۔ ۱۲ منہ۔

ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ

بَابٌ ۳۵۴ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَشَرِبَهٗ۔ زَادَ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

بَابٌ ۳۵۵ اَلْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ

بعضے لوگ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا۔

باب اونٹ پر سوار رہ کر پینا

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے کہا ہم کو ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) نے خبر دی انہوں نے عمیر سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے ام فضل بنت حارث (ابن عباسؓ کی والدہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو عرفات میں تھے اس وقت ام فضل نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کو بھیجا آپ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لے کر پیا امام مالک نے اپنی روایت میں ابوالنضر سے یوں نقل کیا ہے آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے۔

باب پہلے وہ پئے جو داہنے طرف بیٹھا ہو پھر وہ جو اس کے داہنے طرف بیٹھا ہو اسی طرح۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ پانی ملا کر لایا گیا اس وقت آپ کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵ کہ ان پر مسح کیا شاید پاؤں میں موزے ہوں گے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ جو لوگ کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ جانتے ہیں وہ بھی اس کے قائل ہیں کہ وضو سے بچا ہوا پانی اسی طرح زمزم کا پانی کھڑے ہی کھڑے پینا سنت ہے ۱۲ منہ ۵۲ بعضوں نے امام بخاری پر یہاں اعتراض کیا ہے کہ اونٹ پر تو آدمی بیٹھا ہوتا ہے نہ کھڑا پھر اس باب کے لانے سے یہ کہاں نکلا کہ پانی کھڑے کھڑے پینا درست ہے میں کہتا ہوں یہ اعتراض لغو ہے امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ اونٹ پر سوار رہ کر کھانا پینا ہے اور یہ ایک الگ مطلب ہے اور یہ باب اس لئے لائے ہو کہ اونٹ پر سوار ہونا کھڑے رہنے سے بھی زیادہ ہے تو شاید کوئی خیال کرے کہ سوار رہ کر بھی کھانا پینا مکروہ ہوگا ۱۲ منہ ۵ وضو سے بچا پانی کھڑے کھڑے پیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ الْأَيْمَنَ

باب ۳۵۶ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ.

۵۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ۔

باب ۳۵۷ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

۵۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ

داہنے طرف ایک اعرابی بیٹھا تھا (نام نامعلوم)، اور بائیں طرف ابوبکرؓ صدیق تھے آپ نے پیا پھر (وہ پیالہ) اعرابی کو دے دیا اور فرمایا داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف [1]

باب اگر آدمی داہنی طرف والے سے اجازت لے کر پہلے بائیں طرف والے کو دوں جو عمر میں بڑا ہو۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابوحازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ نے پی اس وقت آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباسؓ) اور بائیں طرف بوڑھے بڑے لوگ (خالد بن ولید وغیرہ)، آپ نے لڑکے سے اجازت لی میاں لڑکے تم اجازت دیتے ہو میں پہلے بوڑھوں کو دے دوں وہ بولا ہرگز نہیں یا رسول اللہ خدا کی قسم میں تو آپ کے جھوٹے میں سے اپنا حصہ کسی کو دینے پر راضی نہ ہوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے ہاتھ میں دے دیا۔

باب منہ لگا کر (جانور کی طرح) حوض میں سے پینا

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد کے پاس گئے آپ کے ساتھ ایک صحابی (ابوبکرؓ صدیق) تھے دونوں صاحبوں نے اس انصاری کو سلام کا جواب دیا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے اس وقت گرمی کی شدت ہو رہی تھی اور وہ اپنے باغ میں پانی پھیر رہا تھا۔ درختوں کو پانی پلا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اگر کوئی شخص اس کے داہنے طرف بیٹھا ہو ۱۲ منہ [2] حالانکہ حدیث میں حوض کا ذکر نہیں ہے مگر دستور یہ ہے کہ باغ میں جب پانی کنوئیں میں سے نکالا جاتا ہے تو ایک حوض میں جمع کرتے جاتے ہیں پھر حوض میں سے پانی نکل کر درختوں میں جاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ وہ باغ والا اپنے درختوں کو پانی دے رہا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتٌ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ۔

بَابُ ۲۵۸ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

۱۵۸۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

بَابُ ۲۵۹ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

۱۵۸۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا اگر تیرے پاس مشک میں باسی پانی ہو (جو ٹھنڈا ہوتا ہے تو لا) ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس مشک میں باسی پانی موجود ہے پھر وہ جھونپڑی میں گیا (جو ہر باغ میں آرام کے لئے ہی ہوتی ہے) اور ایک قدح میں پانی ڈال کر لایا اوپر سے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیا پھر پیا۔ پھر ان صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے

باب چھوٹے کم عمر لوگ بڑے بوڑھوں کی خدمت کریں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں کھڑا ہوا اپنے قبیلے کے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا میں سب میں کم عمر تھا یہ شراب کچی پکی کھجوروں کو توڑ کر بنایا گیا تھا۔ اتنے میں خبر آئی کہ شراب حرام ہو گیا تو میرے چچاؤں نے (جو شراب پی رہے تھے یہ کہا اب جو شراب باقی ہے اس کو بہا دے[1] سلیمان نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا یہ شراب کاہے کا تھا انہوں نے کہا کچی پکی کھجور کا۔ ابوبکر ان کے بیٹے کہنے لگے ان دنوں یہی شراب (مدینہ میں رائج تھا[2] انسؓ نے ان کی بات کا انکار نہ کیا بکر بن عبد اللہ مزنی یا قتادہ نے کہا اور مجھ سے بعضے لوگوں نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے ان دنوں بھی فضیخ[3] ان کا شراب تھا۔

باب رات کو برتن ڈھانپ دینا۔

ہم سے اسحاق بن منصور کوسج نے بیان کیا۔ کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو جریج نے کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات شروع ہو (عشاء کا

[1] سبحان اللہ حکم کی تعمیل اسی طرح کرنا چاہیے جیسے صحابہ کیا کرتے تھے ۱۲ منہ [2] انگور کا شراب نہ تھا ۱۲ منہ [3] جو کچی پکی کھجوروں سے بنایا جاتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ۔

وقت آنے لگے اندھیرا شروع ہوا، یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو پکڑ رکھو باہر نہ پھرنے دو (کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں آتے جاتے ہیں) جب ایک گھڑی رات گزرے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو چلنے پھرنے دو اور گھر کے دروازے بند کر دو اللہ کا نام لے کر کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا[1] اور اپنی مشکوں کا منہ باندھ دو اللہ کا نام لے کر برتنوں کو ڈھانپ دو اگر ڈھکن نہ ہو تو ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دو اللہ کا نام لے اور چراغ سوتے وقت بجھا دو[2]۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو اور مشکوں کا منہ باندھ دیا کرو (ان میں کیڑا پتنگا نہ گھسے) اور کھانے پینے کے برتن ڈھانپ دیا کرو جابر کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا[3] ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دو بسم اللہ کہہ کر۔

بَابُ ۳۶ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

باب منہ موڑ کر مشک سے پانی پینا۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ

---

[1] یہ اس کا قاعدہ نہیں کھلے دروازے میں سے چلا آتا ہے ۱۲ منہ [2] سوتے وقت چراغ بجھا دینے کا فائدہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ چوہا کیا کرتا ہے بتی منہ میں دبا کر کھینچ لے جاتا ہے اکثر گھر میں آگ لگ جاتی ہے اگر یہ ڈر نہ ہو جیسے ہمارے زمانے کے لیمپ ہوتے ہیں کہ چوہا ان کے پاس نہیں جا سکتا یا بند قندیل ہو تب بجھانا ضروری نہ ہوگا لیکن ہر حال میں مستحب یہی ہے کہ چراغ بجھا کر سوئے بعض کو تو جب تک چراغ نہ بجھائیں نیند ہی نہیں آتی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو حکم دیے ہیں ان میں دین دنیا کے فائدے بھرے ہوئے ہیں ۱۲ منہ [3] اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ ہو ۱۲ منہ [4] اس سے آپ نے منع فرمایا کیونکہ دوسرے لوگوں کو گھن پیدا ہوتی ہے اور کبھی مشک کے منہ پر یا اندر پانی میں کوئی کیڑا ہوتا ہے وہ منہ میں چل دیتا ہے یہی حکم صراحی میں بھی ہے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے صراحی اٹھائی منہ سے لگائی اس کا خمیازہ بھی اٹھاتے ہیں زہریلا کیڑا منہ میں چلا جاتا ہے تو جان جاتی ہے یا سخت تکلیف ہوتی ہے پانی کو باہر نکال کر گلاس یا پیالہ میں پینا چاہیے اگر گلاس یا برتن نہ ہو اور مشک یا صراحی سے پینے کی ضرورت پڑے تو کپڑا لگا کر پیے پانی ہاتھ میں ڈالتا جائے اور چلو سے دیکھ دیکھ کر پیے ایسی جلدی جلدی غٹاغٹ ایک دم پانی پینے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ یَعْنِیْ اَنْ تُکْسَرَ اَفْوَاہُہَا فَیُشْرَبَ مِنْہَا۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہٰی عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ مَعْمَرٌ اَوْ غَیْرُہٗ ہُوَ الشُّرْبُ مِنْ اَفْوَاہِہَا۔

بَابُ ۳۶۱ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ قَالَ لَنَا عِکْرِمَۃُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَشْیَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِہَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَۃِ اَوِ السِّقَاءِ وَاَنْ یَمْنَعَ جَارَہٗ اَنْ یَغْرِزَ خَشَبَہٗ فِیْ دَارِہٖ۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُشْرَبَ مِنْ فِی السِّقَاءِ۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ

انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کا منہ مروڑ کر ان میں سے پانی پینا منع کیا ہے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ مشکوں کا منہ مروڑنے سے (مروڑ کر پانی پینے سے) منع کرتے تھے عبداللہ بن مبارک نے کہا معمر وغیرہ نے اس حدیث میں یوں کہا مشک کے منہ سے پانی پینا[۱]۔

باب مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت[۲]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے کہا ہم سے عکرمہ نے کہا میں تم کو (معاشرت کی) چھوٹی چھوٹی باتیں بتلاؤں جو ابوہریرہؓ نے ہم سے بیان کیں (ہم نے کہا، بتلاؤ) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینا منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑیاں نہ گاڑنے دے[۳]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل ابن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی مشک کے منہ سے پانی پیئے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم

---

[۱] اختناث کے یہ معنی بیان کئے ۱۲ منہ [۲] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ اگر کوئی مشک کا منہ نہ مروڑے بلکہ یوں ہی اس کا منہ کھول کر پانی پئے جب بھی منع ہے اور اگلے باب میں اس کی صراحت نہ تھی بلکہ اس میں مشک کا منہ مروڑ کر پانی پینے کا ذکر تھا ۱۲ منہ [۳] ہمارے زمانہ میں معلوم نہیں مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی ایسی چھوٹی باتوں میں اپنے بھائی مسلمانوں سے لڑتے ہیں اور مقدمہ بازی کرتے ہیں کافروں کے فائدے کراتے ہیں ان کی وکالت کا پیسہ اور معلوم نہیں کیا کیا دیتے ہیں لیکن اپنے بھائی مسلمانوں کا اتنا فائدہ بھی منظور نہیں کرتے کہ وہ ہماری دیوار میں لکڑیاں گاڑ لے واہ رے مسلمانی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

زُرَيْعٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینا منع فرمایا۔

بَابُ ۳۶۴ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ۔

باب پینے میں برتن کے اندر سانس نہ لے (ایسا نہ ہو کوئی چیز برتن میں نکل کر گرے دوسروں کو گھن آئے۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کچھ پی رہا ہو تو برتن کے اندر (پینے میں) سانس نہ لے[۱] اور جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو داہنا ہاتھ ذکر پر نہ پھیرے اور جب استنجا کرے تو داہنے ہاتھ سے نہ کرے۔

بَابُ ۳۶۵ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا۔

باب تین سانس یا دو سانس میں پانی پینا (یہ نہیں کہ غٹاغٹ ایک دم میں اڑا جانا)

ہم سے ابوعاصم اور ابونعیم نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عزرہ بن ثابت نے کہا مجھ کو ثمامہ بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے انسؓ برتن میں (پیتے وقت) دو بار یا تین بار سانس لیتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پیتے[۲]۔

بَابُ ۳۶۶ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

باب سونے کے برتن میں پانی یا کوئی اور چیز پینا۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہمدردی الیسی ہمدردی پر اسلام کا دعویٰ کیا زیب دیتا ہے حیدرآباد میں ایک ہمارے ہمسایہ تھے ان کے علاقہ کی زمین بیچ اجاڑ پڑی ہوئی تھی میں اپنا مکان بنانے لگا تو میں نے ان سے کہا ہماری دیوار ذرا کج آتی ہے آپ گز آدھ گز زمین دیجئے تو دیوار سیدھی ہو جاتی ہے اس کے بدل دوسری جانب کی زمین آپ کی زمین میں آجاتی ہے وہ لے لیجیے اگر یہ منظور نہیں ہے تو زمین کے دام لے لیجئے انہوں نے شرما شرمی اجازت تو دی مگر میں نے دیکھا ان کے چہرے پر کراہت تھی جیسے جبر سے اجازت دی تھوڑا زمانہ نہیں گزرا کہ زمین جائیداد سب چھوڑ کر عالم آخرت کو چل بسے وہی قبر کی زمین دو گز ان کو ملی باقی سب دوسروں نے لے لی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] منہ سے باہر کر کے سانس لے تو مضائقہ نہیں ۱۲ منہ [۲] مسلم کی روایت میں ہے ایسا کرنے سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور آدمی خوب سیراب ہوتا ہے طبرانی نے بسند حسن روایت کیا کہ آپ تین سانسوں میں پانی پیتے جب برتن منہ سے لگاتے تو بسم اللہ اور جب الگ کرتے تو الحمد للہ کہتے تین بار ایسا ہی کرتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

بَابُ ۳۶۵ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابن ابی لیلے سے انہوں نے کہا حذیفہ بن یمان مدائن میں تھے (جو مشہور شہر ہے دجلہ کے کنارے بغداد سے سات فرسخ پر) انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان (نام نامعلوم) چاندی کے کٹورے میں پانی لایا انہوں نے وہ کٹورہ اس پر پھینک مارا اور کہنے لگے میں نے اس لئے اس کو پھینک مارا میں اس کو منع کر چکا تھا لیکن باز نہیں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حریر اور دیبا (ریشمی کپڑے) پہننے سے منع فرمایا اسی طرح سونے چاندی کے برتن میں پینے سے یہ برتن کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تم مسلمانوں کو آخرت میں ملیں گے۔

باب چاندی کے برتن میں پینا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد بن جبیر سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمان کے ساتھ (دیہات کی طرف) نکلے (پانی مانگنے کا قصہ بیان کیا پھر کہا کہ حذیفہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا آپ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں نہ پیو (نہ کھاؤ) اور حریر اور دیبا (ریشمی کپڑے) نہ پہنو یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام

[1] قسطلانی نے کہا کھانے اور پینے پر دوسری طرح استعمال کا قیاس کیا گیا ہے مثلاً چاندی کی کٹوری میں سے تیل لگانا یا چاندی کی سلائی سرمہ دانی سے سرمہ لگانا میں کہتا ہوں قیاس سے حرمت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک کوئی دلیل شرعی نہ ہو اور دلیل شرعی صرف کھانے پینے میں وارد ہے تو اس کے سوا دوسری طرح کے استعمالات جائز ہوں گے، رہا زیور سونے چاندی کا پہننا تو سونے کا زیور تو بالاتفاق مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے باب میں اختلاف ہے لیکن راجح یہ ہے کہ عورتوں کو سونے کا زیور پہننا درست ہے اور چاندی کا زیور مرد اور عورت دونوں کو پہننا درست ہے اور چاندی میں مرد کے لئے قید لگانا کہ چار ماشے سے زیادہ نہ ہو یا چار انگل سے زیادہ نہ ہو بلکہ یہ حنفیہ کی نکالی ہوئی باتیں ہیں حدیث میں تو یوں ہے ولکن الفضۃ العبوا بہا کیف شئتم یعنی چاندی سے تم جس طرح چاہو کھیلو تو چاندی کا استعمال مرد اور عورت سب کے لئے جائز ہے صرف چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مرد و عورت دونوں کے لئے حرام ہے یہی قول ہے محققین اہل حدیث کا اور معاویہ بن قرہ نے اس کو بھی جائز رکھا ہے اور شاید ان کو ممانعت کی حدیث نہیں پہنچی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِىْ يَشْرَبُ فِىْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِىْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔

مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے زید بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی (یا سونے کے مسلم برتن میں پیئے یا کھائے)، وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ اتارتا ہے۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِىْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِى الْفِضَّةِ اَوْ قَالَ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّىِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا حکم تو ان باتوں کا دیا بیمار کو پوچھنے کے لئے جانا جنازے کے ساتھ (دفن یا نماز تک) رہنا چھینک کا جواب دینا دعوت قبول کرنا سلام فاش کرنا[1] مظلوم کی مدد کرنا (ظالم کو روکنا سزا دینا)، اگر کوئی قسم دے کر کسی بات کی درخواست کرے تو اس کو مان لینا اس کی قسم سچی کرنا (یا اپنی قسم سچی کرنا)، منع ان باتوں سے کیا سونے کی انگوٹھیاں (چھلے) پہننا، چاندی کے برتنوں میں پانی پینا اور زین پوش ریشمی حریر اور دیبا اور ریشمی کپڑے

بَابُ الشُّرْبِ فِى الْاَقْدَاحِ ۳۶۶

باب کٹوروں میں پینا

۵۹۵۔ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّهُمْ شَكُّوْا فِىْ صَوْمِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ اِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَهٗ

مجھ سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سالم ابوالنضر سے انہوں نے عمیر سے جو ام الفضل کے غلام تھے انہوں نے ام الفضل سے انہوں نے لوگوں کو عرفہ کے دن شک ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں پھر دودھ کا ایک کٹورا کسی نے آپ کو بھیجا آپ نے پی لیا۔

بَابُ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰنِيَتِهٖ ۳۶۷

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کٹورے یا برتن میں پیا ہے تبرک کے لئے اس میں پینا ابوبردہ (عامر بن ابی موسیٰ الاشعری)

---

[1] آتے جاتے جب کوئی مسلمان ملے اس کو سلام کرنا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَا أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ لَا. قَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ فَأَخْرَجَ

نے کہا عبداللہ بن سلام نے مجھ سے کہا میں تجھ کو اس کٹورے میں پانی پلاؤں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا تھا اس کو امام بخاری نے کتاب الاعتصام میں وصل کیا[۱]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عربی عورت کے حسن وجمال کا ذکر کیا گیا آپ نے ابواسید صحابی کو اس کے پاس کسی کو بھیجنے کا اور اس کو بلوانے کا حکم دیا ابواسید نے کسی کو بھیج کر اس کو بلا لیا وہ عورت آئی اور بنی ساعدہ کے مکانوں میں اتری (اس کا نام امیمہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور اس عورت کے پاس گئے جب اندر پہنچے دیکھا تو ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے آپ نے اس سے کچھ فرمایا (اپنے تئیں مجھ کو بخش دے) وہ بدبخت کیا کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو پناہ دی (جا اپنے لوگوں میں چلی جا) پھر دوسرے لوگوں نے اس عورت سے کہا اری کمبخت تو جانتی ہے یہ جو شخص تیرے پاس آئے تھے کون تھے وہ کہنے لگی نہیں میں نہیں جانتی انہوں نے کہا، اللہ کے رسول تھے اور تجھ کو نکاح کا پیغام دینے کے لئے تشریف لائے تھے اور تب تو وہ پشیمان ہوئی کہنے لگی ہاں میں بدنصیب تھی[۲] پھر اس دن آپ آکر بنی ساعدہ کے منڈوے میں بیٹھ گئے اور سہل سے فرمایا پینے کا پانی لا سہل نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو سب کو کٹورے میں پانی پلایا سہل نے وہ کٹورہ نکال کر بتایا ابو

---

[۱] اس باب میں امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کٹورے یا اور کسی چیز کا استعمال آپ کی وفات کے بعد درست ہے اور جس نے اس سے منع کیا ہے اس بنا پر کہ یہ تصرف ہے غیر کی ملک میں بغیر اجازت کے کیونکہ آپ کا مال صدقہ تھا اس کا قول غلط ہے کس لئے کہ ہر مسلمان جو محتاج ہو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور جس شخص کے قبضے میں ہو وہ اس کا امین ہوگا اور اسی لئے عبداللہ بن سلام کے پاس یہ پیالہ تھا اور اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس آپ کا جبہ تھا ۱۲ منہ [۲] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی بننے سے محروم رہی ۱۲ منہ ❖ ❖ ❖

besturdubooks.wordpress.com

لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ رَاَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيْضٌ مِّنْ نُّضَارٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ اَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِنَّهُ كَانَ فِيْهِ حَلْقَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَاَرَادَ اَنَسٌ اَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ۔

حازم کہتے ہیں ہم لوگوں نے بھی (تبرکاً) اس میں پانی پیا اس کے بعد ایسا ہوا عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے سہل سے درخواست کی وہ کٹورہ مجھ کو دے ڈالو سہل نے ان کو دے دیا۔[۱]

ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کٹورہ انس بن مالک کے پاس دیکھا وہ تڑخ گیا تھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا انس نے چاندی کی تار سے جڑا لیا تھا۔ عاصم نے کہا وہ کٹورا اچھا چوڑا تھا عمدہ لکڑی کا ہوا عاصم نے کہا انسؓ کہتے تھے میں نے تو اس کٹورے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی اتنی بار سے بھی زیادہ پلایا ہے[۲] عاصم نے کہا ابن سیرین کہتے تھے اس کٹورے میں ایک کنڈا لوہے کا لگا تھا۔ انسؓ نے چاہا کہ اس کے بدل سونے یا چاندی کا کنڈا لگا دیں اس ابوطلحہؓ نے ان کو سمجھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بنائی ہوئی چیز کو مت بدل (اسی حالت میں رہنے دی) تب انسؓ نے اسی طرح رہنے دیا۔

بَابُ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ ۳۶۸

باب برکت والا اور متبرک پانی پینا

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرَ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ فِيْ اِنَاءٍ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ وَفَرَّجَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلٰى اَهْلِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے کہا مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا انہوں نے جابرؓ سے یہ حدیث روایت کی جابر کہتے تھے میں نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت عصر کی نماز کا وقت آ چکا تھا اور ہمارے پاس پانی بھی نہ تھا ایک ذرا سا بچا کھچا پانی تھا خیر وہی پانی ایک برتن میں ڈال کر لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور انگلیاں کھول لیں پھر

---

[۱] اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے اور آپ کی ہر چیز تبرک تھی ۱۲ منہ [۲] مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے اس کٹورے میں آپ کو شہد پلایا دودھ پلایا پانی نبیذ پلایا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْوَضُوْءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوْا فَجَعَلْتُ لَا آلُوْ مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَتَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ۔

دلوگوں سے، فرمایا چلو آؤ وضو کرو اللہ برکت دے گا جابرؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا آپ کی مبارک انگلیوں میں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا آخیر سب لوگوں نے وضو کیا (جن کو پینا تھا) انہوں نے پیا میں نے بھی کچھ کمی نہیں کی اس پانی کو برکت سمجھ کر خوب اپنے پیٹ میں ڈال لیا پی لیا، سالم نے کہا میں نے جابرؓ سے پوچھا اس دن تم لوگوں کا کیا شمار تھا انہوں نے کہا ایک ہزار پانچ سو آدمی تھے سالم کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے بھی جابر سے روایت کیا (اس کو امام بخاری نے سورہ فتح کی تفسیر میں وصل کیا) اور حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم سے نقل کیا انہوں نے جابر سے کہ پندرہ سو آدمی تھے سعید بن مسیب نے بھی اس کو جابرؓ سے روایت کیا اور سالم کی متابعت کی[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْمَرْضٰى

بیماروں کا بیان

بَابُ ۳۷۶ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ

باب بیماری کے کفارہ ہونے کا بیان[3] اور اللہ تعالیٰ نے

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ

سورۂ نساء میں) فرمایا جو کوئی برا کرے گا اس کا بدلہ ملے گا[4]۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

---

[1] حصین کی روایت کو امام بخاری نے مغازی میں اور عمرو بن مرہ کی روایت کو مسلم اور امام احمد نے وصل کیا قسطلانی نے کہا اس مقام پر صحیح بخاری کے تین ربع ختم ہوتے ہیں یا اللہ چوتھی ربع کو بھی اسی طرح تمام کرادے آمین یا رب العلمین ۱۲منہ [2] بعضے نسخوں میں ہے کتاب الطب ۱۲منہ [3] یعنی ہمارے گناہ اتر جاتے ہیں ایسی حالت میں دکھ بیماری اللہ تعالیٰ کی عنایت سمجھا چاہیے نہ عتاب اور اسی لئے بزرگوں اور پیغمبروں نے بڑی بڑی شدت کی بیماریاں اٹھائی ہیں ان کے حق میں بیماری کفارہ نہ تھی بلکہ باعث رفع درجات تھی ۱۲منہ [4] امام بخاری نے یہ آیت اس مقام پر لاکر گویا معتزلہ کا رد کیا وہ کہتے ہیں ہر گناہ کے بدل اگر توبہ نہ کرے تو آخرت کا عذاب لازمی ہے اور اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ بدلہ سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ دنیا ہی میں گناہ کے بدل بیماری یا تکلیف پہنچ جائے گی تو گناہ کا بدلہ ہو گیا اس صورت میں آخرت کا عذاب ہونا لازم نہیں امام احمد اور عبد بن حمید اور حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے جب یہ آیت اتری تو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو عذاب سے چھٹنے کی کوئی شکل نہ رہی آپ نے فرمایا ابوبکر اللہ تجھ کو بخشے کیا تجھ کو بیماری نہیں آتی تکلیف نہیں آتی رنج نہیں آتا مصیبت نہیں آتی انہوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا بس یہی بدلہ ہے اور امام احمد اور بیہقی اور ترمذی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا میں نے اس حدیث کا مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا رنج اور غم یہاں تک کہ کوئی چیز جو آدمی کے ہاتھ میں ہو وہ کھو جائے پھر اس کو گھبرا کر ڈھونڈے اور پا لے یہ سب بدلہ میں داخل ہیں اخیر میں ان بیماریوں کی وجہ سے آدمی گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے سرخ سونا بھٹی سے پاک ہو کر نکلتا ہے ۱۲منہ۔ ❁ ❁ ❁

besturdubooks.wordpress.com

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا۔

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے گناہ اتار دیتا ہے یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اس کے بدن میں چبھے۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الملک بن عمرو نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ سے ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان پر دکھ آئے تکلیف آئے رنج آئے غم آئے صدمہ پہنچے ایذا ہو یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی اگر چبھے ہر بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اتارتا ہے۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سَعْدٌ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے اپنے والد[۲] سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان کی مثال تازے کھیت کی طرح ہے ہوا سے جھک جاتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے دلہلہانے لگتا ہے، اور منافق کی مثال شمشاد کے درخت کی سی ہے کبھی جھکتا ہی نہیں بس ایک ہی بار دھکتا ہے، جب گر پڑتا ہے (تو پھر نہیں اٹھتا)[۳]

[۱] اس کی وجہ سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں ۱۲ منہ [۲] کعب بن مالک انصاری ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر طرح طرح کی فکریں اور مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کر کے جھیلتا ہے ناشکری کا کلمہ زبان سے نہیں نکالتا اکثر بیمار ہوتا ہے دبلا پتلا ہو جاتا ہے پھر سنبھل جاتا ہے طاقت آجاتی ہے اور کافر یا منافق ہمیشہ آرام میں خوب تندرست اور موٹے تازے رہتے ہیں ایک ہی ایکا موت کا وقت آپہنچتا ہے اس وقت گرتے ہیں تو پھر نہیں اٹھتے بعضوں نے کہا مسلمان کو چونکہ تقدیر پر اعتماد اور اللہ کے فضل و کرم پر بھروسہ ہوتا ہے اس پر کیسی مصیبت آئی لیکن اس کا دل قوی رہتا ہے اس وجہ سے تندرست ہو کر پھر تر و تازہ ہو جاتا ہے لیکن کافر اور منافق تو معاذاللہ خدا کا قائل نہیں ہوتا اس پر جہاں سخت بیماری آئی بس سمجھتا ہے کہ اب میں چلا اور زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے وہ کیا خاک چنگا ہو گا بس جہاں گرا پھر نہیں اٹھتا چلو خس کم جہاں پاک میں نے حیدر آباد میں بچشم خود دیکھا وہ لوگ جن کو خداوند کریم کی طرف توجہ نہیں ان کو مصیبت آئی نوکری یا خدمت سے الگ کئے گئے یا بادشاہ وقت کا ان پر عتاب ہوا بس چند ہی روز میں رنج میں مبتلا ہو کر دنیا سے چلتے ہوئے کسی طرح ان کا غم غلط نہیں ہوا اور جن لوگوں کو خداوند کریم کے فضل و کرم (باقی برصفحہ ۴۱۵)

حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور زکریا بن ابی زائدہ نے کہا اس کو امام مسلم نے وصل کیا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن کعب نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۱]

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللهُ إِذَا شَاءَ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے جو بنی عامر بن لوئی کے قبیلے سے تھا ان کا مولیٰ تھا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی مثال جیسے کھیت کا ہرا ہرا نرم پودا ہوا آئی تو جھک گیا پھر جب ہوا تھم گئی تو سیدھا ہو گیا ایسے ہی مسلمان بھی بلا آنے سے جھک جاتا ہے (پھر بلا رفع ہو جاتی ہے سیدھا ہو جاتا ہے) اور بدکار (منافق یا کافر) کی مثال سخت شمشاد کی درخت کی طرح (کبھی جھکتا ہی نہیں) جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ پر سے اس کو اکھاڑ ڈالتا ہے[۲]

(بقیہ صفحہ سابقہ) پر اعتماد رہتا ہے وہ دنیا کے والقعات کو یا دنیا دار بادشاہوں کے عتاب یا عنایت کو محض لاشے اور لغو سمجھتے ہیں ان کو ایک ہی فکر رہتی ہے کہ کہ ہمارا بادشاہ حقیقی ہم سے ناراض نہ ہو ان کا عہدہ جائے خدمت جائے نکالے جائیں ان پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا ہر حال میں خوش اور مگن رہتے ہیں جب میں حیدرآباد میں بلاوجہ اور بلا سبب محض بادشاہ وقت کے حکم سے اپنے عہدہ عالیہ سے جدا کیا گیا تو میرے دشمن یہ سمجھے کہ اب میری زندگی محال ہے اور شاید میں بھی دوسرے وزراء امراء اور عہدہ داروں کی طرح چند ہی روز کا مہمان ہوں مگر حق تعالیٰ نے مجھ پر وہ عنایت فرمائی کہ اس زوال عہدہ اور خدمت کا مجھ پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا پہلے سے زیادہ میں کھانے لگا اور افکار اور محنت کی کمی سے میری صحت اور قوی جسمانی میں خوب ترقی ہوئی الحمد للہ میں اب تک اچھا ہوں اور نوکری کے زمانہ کی بہ نسبت کہیں زیادہ خوش رہتا ہوں خوب کھاتا ہوں بے فکری کے ساتھ پاؤں پھیلا کر سوتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان دنیا دار بادشاہوں کی نوکری جاتے ہی مجھ کو اپنی نوکری میں رکھ لیا اور نہایت عالی شان خدمت تفویض فرمائی کہ ویسی کسی دنیا دار کو نصیب ہونا مشکل ہے اور اس خدمت کی نوکری انجام دہی بھی مجھ ضعیف اور پیر اور ناکارہ سے اپنی طرف سے طاقت اور قوت دے کر کرائی جس کو دیکھ کر تمام دنیادار متحیر ہیں تیس جلدوں کی کتاب ترجمہ صحیح بخاری مع شرح اور عظیم الشان جلدوں کی کتب تیسیر وحیدی سب تین سال میں پوری کرا دیں پھر میرے پاس نہ منشی نہ محرر نہ مددگار آپ ہی سب اپنے ہاتھ سے لکھتا ہوں آپ ہی آپ صاف کر لیتا ہوں آپ ہی مسطر بناتا ہوں آپ ہی اجزا مرتب کرتا ہوں آپ ہی تمام کتب سے مطالب کا انتخاب کرتا ہوں کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں ہے اور کیا بغیر تائید الٰہی اور مدد خداوندی کوئی جوان سے جوان مستعد شخص بھی کئی آدمیوں اور عملہ سے مدد لے کر اتنے بڑے کاموں کو تین سال میں پورا کر سکتا ہے حاشا و کلا ہرگز ممکن نہیں ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء میں خود حیران ہوں کہ جب میں ان متبرک کتابوں کو لکھنے بیٹھتا تھا تو جیسے کوئی مجھ کو مضمون بتلا جاتا تھا میرا قلم روانی کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک صفحہ مجھ کو لکھنا دشوار تھا ایک ایک جز لکھ ڈالتا اور خبر نہ ہوتی ۱۲ منہ ۞ ۞ ۞ (حواشی صفحہ ہذا)[۱] اس میں سفیان کے سماع کی سعد سے صراحت ہے ۱۲ منہ [۲] حیدرآباد میں شمشاد کی طرح لمبا ایک سخت مزاج اکھل کھرا مندی شخص ہے اس پر کوئی آفت ہی نہیں آتی نہ کبھی بیمار ہوتا ہے ایک دن اس کے باب میں متفکر تھا اس وقت (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۶۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ اَبَا الْحُبَابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی صعصعہ سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن یسار سے ابوالحباب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کو اللہ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے (آخرت میں اس کے لئے بڑے بڑے درجے رکھے ہیں) تو اس پر مصیبت ڈالتا ہے۔

بَابُ ۳۷ شِدَّةِ الْمَرَضِ۔

باب بیماری کی سختی کوئی بری چیز نہیں ہے۔

۶۰۴ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ ح حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے بیماری کی سختی اتنی کسی پر نہیں دیکھی جتنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتی تھی۔

۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا وَّقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قُلْتُ اِنَّ ذٰلِكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى اِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے کہا حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آیا کہ آپ کو سخت تپ چڑھی ہوتی تھی میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو بہت سخت تپ آیا کرتی ہے اس لئے کہ آپ کو دوہرا اجر ملتا ہے آپ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑ پڑتے ہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس حدیث کا خیال اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالا مجھ سے کہا گیا تھا کہ بے فکر رہ ایک بار گی اس پر آفت آئے گی پھر نہیں اٹھے گا ۱۲ منہ

۔ (حواشی صفحہ ہذا) لے طرح طرح سے آدمانا ہے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۳۷۱ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّاٰتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

باب سب سے زیادہ آزمائش پیغمبروں کی ہوتی ہے[۱] پھر اسی طرح جتنا آدمی زیادہ مرتبے والا ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش زیادہ ہوتی ہے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو تپ چڑھی ہوئی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے آپ کو بہت سخت تپ آیا کرتی ہے آپ نے فرمایا ہاں تم میں سے دو شخصوں کے برابر مجھ اکیلے پر تپ کی سختی ہوتی ہے میں نے کہا یہ اس لئے کہ حق تعالیٰ نے آپ کے لئے دوہرا اجر رکھا ہے آپ نے فرمایا ہاں تپ پر کیا موقوف ہے اور مجھ پر کیا منحصر ہے جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے ایک کانٹا لگنے کے برابر یا اس سے بھی کم یا اس سے زیادہ) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دے گا جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے (ایک پتہ بھی نہیں رہتا بالکل ٹھونٹھ رہ جاتا ہے[۲])

بَابٌ ۳۷۲ وُجُوْبِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ

باب بیمار پرسی کرنا واجب ہے[۳]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح یشکری) نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کو پوچھنے کے لئے جاؤ اگرچہ کوئی بیماری ہو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ[۴]۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

---

[۱] ان پر مصیبت اور تکلیف آتی ہے ۱۲ منہ [۲] باب کا مطلب اس طرح پر نکلا کہ پیغمبروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس کیا اور جب پیغمبروں پر بوجہ انبیاء قرب الٰہی کے مصائب زیادہ ہوئے تو اولیاء اللہ میں بھی یہی نسبت رہے گی جتنا قرب الٰہی زیادہ ہوگا تکالیف اور مصائب زیادہ آئیں گے ہمارے امام احمد بن حنبل اور شیخ اسلام ابن تیمیہ پر جو مصائب گزرے ہیں ان کو دیکھ لو اور اسی سے ان کا تقرب الٰہی معلوم کر سکتے ہو اور امام بخاری نے جو ترجمہ باب قائم کیا ہے وہ خود ایک حدیث ہے جس کو دارمی نے نکالا سعد بن ابی وقاص سے امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو نہ لاسکے ۱۲ منہ [۳] بعضوں نے کہا فرض ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِیَةَ بْنَ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ۔ نَھَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَالْمِیْثَرَةِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَ نَعُوْدَ الْمَرِیْضَ وَنُفْشِیَ السَّلَامَ۔

بَابٌ عِیَادَةِ الْمُغْمٰی عَلَیْہِ

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّھُمَا مَاشِیَانِ فَوَجَدَانِیْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَہٗ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ بِشَیْءٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ۔

بَابٌ فَضْلِ مَنْ یُّصْرَعُ مِنَ الرِّیْحِ

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عِمْرَانَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِیْکَ امْرَاَةً مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ ھٰذِہِ الْمَرْاَةُ

کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی کہا میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھی (یا چھلہ) پہننے سے اور حریر اور دیبا اور استبرق اور قسی سے (یہ چاروں ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں) اور ریشمی زین پوش سے اور حکم دیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے کا (دفن تک) اور بیمار کو پوچھنے کا اور سلام کو فاش کرنے کا۔

باب جو آدمی بیہوش ہو جائے اس کو دیکھنے جانا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ پیدل چلتے ہوئے میرے دیکھنے کو آئے تو دیکھا میں بیہوش ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا مستعمل پانی مجھ پر ڈالا مجھ کو ہوش آ گیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کو کیا کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا اس کے بعد میراث کی آیت اتری (یوصیکم اللہ اخیر تک)

باب ریاح رک جانے سے جس کو مرگی کا عارضہ ہو اسکی فضیلت

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عمران بن مسلم سے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا میں تجھ کو ایک بہشتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا ضرور دکھلایئے انہوں نے کہا دیکھو یہ سانولی عورت (سعیرا) آنحضرت صلی اللہ علیہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) داؤدی کا یہی قول ہے جمہور کے نزدیک سنت ہے لیکن مراد مسلمان کی بیمار پرسی ہے کافروں کی بیمار پرسی واجب نہیں ۱۲ منہ ۵۴ جس طرح مہر کے یعنی جو ظلم سے قید کیا گیا ہو ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ اس روایت میں راوی نے بہت سی باتیں چھوڑ دی ہیں ساتویں بات جو منع ہے وہ چاندی کے برتن میں پینا جیسے دوسری روایت میں مذکور ہے جو اوپر گذری ۱۲ منہ ۲ باقی چار باتیں دوسری روایت میں مذکور ہیں جو اوپر گزری ۳ اللہ کی راہ میں دے جاؤں یا تقسیم کروں تو کیوں کر تقسیم کروں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةٌ طَوِيلَةٌ سَوْدَاءُ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ۔

بَابُ ۳۷۵ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَأَبُو ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم کے پاس آئی تھی کہنے لگی یا رسول اللہ مجھ کو مرگی کا عارضہ ہے (بیہوش) ہو کر گر پڑتی ہوں میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ سے دعا فرمایئے میرا عارضہ جاتا رہے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تجھ کو (آخرت میں) بہشت ملے گی اور اگر تو چاہتی ہے تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تجھ کو اچھا کر دے وہ کہنے لگی نہیں میں صبر کرتی ہوں[1] مگر میرا بدن کھل جاتا ہے (یعنی بیہوشی میں) آپ اللہ سے یہ فرمایئے کہ میرا ستر نہ کھلے کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے اس عورت کو جس کی کنیت ام زفر تھی کعبے کے پردے کے پاس دیکھا ایک لمبی کالی عورت تھی[2]

باب جس کی بینائی جاتی رہے اس کا ثواب

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی سے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب میں اپنے (مسلمان) بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں وہ صبر کرتا ہے تو میں ان کے بدل اس کو بہشت دیتا ہوں عمرو کے ساتھ اس حدیث کو اشعث بن جابر نے (اس کو امام احمد نے وصل کیا) اور ظلال بن ہلال نے بھی انس سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت سے

---

[1] دنیا کی تکلیف رہے تو رہے چند روزہ ہے ۱۲ منہ [2] بزار کی روایت میں یوں ہے کہ وہ عورت کہنے لگی میں شیطان خبیث سے ڈرتی ہوں کہیں مجھ کو ننگا نہ کرے آپ نے فرمایا جب تجھ کو یہ ڈر ہو تو کعبے کے کپڑے کو آن کر پکڑ لیا کر وہ جب یہ ڈرتی تو آن کر کعبے کے پردوں سے لٹک جاتی بعضوں نے کہا اس عورت کے سینے پر آپ نے ہاتھ ملا وہ اچھی نہ ہوتی باقی جس مجنون کے سینے پر آپ ہاتھ مار دیتے وہ اچھا ہو جاتا اس عورت کو جن کے لپٹنے سے مرگی کا عارضہ ہوتا ہوگا اور (ربما) علاج ہے امام ابن قیم نے کہا جب پچیس برس کی عمر میں دماغی وجہ سے مرگی کا عارضہ پیدا ہو تو وہ لاعلاج ہے مولوی عبدالحی صاحب مرحوم جو فرنگی محل کے علماء میں علم حدیث کا بہت شوق رکھتے تھے اسی عارضہ میں مبتلا ہوئے آخر عین جوانی ۳۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۲ منہ

bestudyurdu.wordpress.com

بَابُ ۳۷۶ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ

وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُوبَكْرٍ وَبِلَالٌ رض قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَتْ عَنْهُ يَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

باب عورتیں مردوں کو بیماری میں پوچھنے کے لیے جاسکتی ہیں

اور ام درداء (ہجیمہ) نے مسجد والوں میں سے ایک انصاری کی عیادت کی (اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو بخار آیا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں ان کے دیکھنے کو گئی میں نے والد سے کہا باوا کیوں کیسا مزاج ہے بلال کیوں تم کیسے ہو حضرت عائشہؓ نے کہا ابوبکر صدیقؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے۔

اپنے گھر میں صبح کرتا ہے ہر اک فرد بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

اور بلالؓ کا جب بخار اتر جاتا تو یہ شعر پڑھتے۔

کب الٰہی مجھ کو مکہ میں ملے گی ایک رات
جب آگے ہوگی میرے چاروں طرف اذخر جلیل
کب مجنہ پانی دیکھوں گا جو ہے آب حیات
یا الٰہی کب میں شامہ دیکھوں گا کب میں طفیل[1]

حضرت عائشہؓ نے کہا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کو خبر دی (کہ بلالؓ کا یہ حال ہے) مکہ (لوٹ جانے کی آرزو کر رہے ہیں) آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ایسی ڈال دے جیسی مکہ کی تھی یا اس سے بھی زیادہ یا اللہ مدینہ کی ہوا صحت خیز کردی اور اس کے مد اور صاع میں برکت دے اور مدینہ کا بخار جحفہ میں بھیج دے۔

---

[1] شامہ اور طفیل دونوں مکہ کی پہاڑیاں ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۷۷ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ۔

باب بچوں کی بیمار پرسی کو جانا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عاصم بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (علیا حضرت زینب) نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ میری بچی مرنے کے قریب ہے آپ تشریف لائیے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں تھا اور سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ کا مال ہے جو (چاہے) لے لے جو چاہے دے اور ہر شخص کی زندگی ایک میعاد اس نے ٹھہرا رکھی ہے تو صبر کرو اور اللہ سے ثواب مانگو صاحبزادی صاحبہ نے پھر قسم دے کر کہا بھیجا کہ نہیں تشریف لائیے آخر آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے (علیا حضرت زینب کے مکان پر پہنچے) بچی کو اٹھا کر آپ کی گود میں ڈال دیا (اس کا اخیر وقت تھا) سانس اٹک رہی تھی یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا آپ نے فرمایا یہ تو اس رحم کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کے دل میں چاہا رکھا اور اللہ ان ہی بندوں پر (زیادہ) رحم کرے گا جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

بَابُ ۳۷۸ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى

باب گنواروں کی بیمار پرسی کرنا۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار (قیس بن ابی حازم) کے پوچھنے کو تشریف لے گئے (وہ بیمار تھا) آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے اس کے پوچھنے کو تو فرماتے

besturdubooks.wordpress.com

مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا

کچھ فکر نہیں انشاء اللہ اچھے ہو جاؤ گے (اس گنوار سے بھی آپ نے یہی فرمایا) وہ (کمبخت) کیا کہنے لگا آپ نے کیا فرمایا اچھے ہو جاؤ گے ہرگز اچھا نہیں ہوں گا یہ تو ایک (سخت) بخار ہے (جانے والا نہیں) جو ایک بڈھے پر جس کو قبر تک پہنچا کر رہے گا جوش ہو رہا ہے یا حملہ کر رہا ہے آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی سہی (یعنی مر جائے گا)

بَابُ ۳۷۹ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ

باب مشرک کی بیمار پرسی کرنا۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے ایک یہودی کا لڑکا (عبدوس نامی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پوچھنے کو تشریف لائے اور فرمایا ارے مسلمان ہو جا وہ مسلمان ہو گیا[۱] اور سعید بن مسیب نے اپنے والد (مسیب بن حزن) سے نقل کیا جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دیکھنے کو تشریف لائے[۲]

بَابُ ۳۸۰ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَمَاعَةً

باب اگر کسی بیمار کو پوچھنے جائیں اور نماز کا وقت آجائے بیمار نماز پڑھائے تو کیسا۔

---

[۱] دوسری روایت میں یوں ہے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ مان لے آخر وہ مسلمان ہو گیا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثوں کو لا کر یہ ثابت کیا کہ اپنے نوکروں اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عیادت کرنا سنت ہے چہ جائیکہ غریب مسلمانوں کی افسوس ہمارے زمانہ میں معلوم نہیں مسلمانوں میں کیا فرعونیت پیدا ہو گئی ہے کہ غریب لوگوں کی عیادت کو نہیں جاتے نہ ان کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں عیادت بھی کرتے ہیں تو اپنے برابر والے دنیاداروں کی جن سے یہ ڈرتے ہیں کہ اگر ان کی عیادت نہ کریں گے تو وہ ہم کو ضرر پہنچائیں گے حاصل کلام یہ کہ اللہ کے لیے کوئی کام نہیں کرتے محض دنیا کی مصلحت پر چلتے ہیں ایسے مسلمانوں کا اسلام میں کیا حصہ ہے یہ صرف نام کے مسلمان ہیں اور حقیقی اسلام کی ان میں بو تک نہیں ہے اس پر یہ شکایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سے نظر عنایت اٹھالی ہے اور ساری حکومت نصاریٰ کو دے رکھی ہے کیسے آپ مسلمان کہاں سے ہوئے کیا باپ دادا کے مسلمان ہونے سے کوئی مسلمان ہو جاتا ہے اسلام کے معنے تو گردن رکھ دینے کے ہیں جیسے فرمایا بلیٰ من اسلم وجہہ للہ یعنی شریعت کے تمام احکام بدل وجان مان لینا اور ان پر چلنا باپ دادا خاندان کی ہر ایک رسم جو شریعت کے خلاف ہو اس پر خاک ڈالنا تب اسلام پورا ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

[۲] یہ حدیث تفسیر سورہ قصص میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُوْدُوْنَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوْا يُصَلُّوْنَ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اجْلِسُوْا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اِنَّ الْاِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِیُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ مَا صَلّٰى صَلّٰى قَاعِدًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے آپ کے اصحاب پوچھنے کو گئے (نماز کا وقت آگیا تو) آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی لیکن صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے لگے آپ نے اشارے سے فرمایا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو امام بخاری نے کہا عبداللہ بن زبیر حمیدی کہتے تھے یہ حدیث منسوخ ہے کس لیے کہ مرض موت میں اخیر نماز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اس میں آپ بیٹھے تھے اور صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے تھے[1]

بَابُ ۳۸۱ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيْضِ

باب بیمار پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًى شَدِيْدًا فَجَاءَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتْرُكُ مَالًا وَّاِنِّیْ لَمْ اَتْرُكْ اِلَّا ابْنَةً وَّاحِدَةً فَاُوْصِیْ بِثُلُثَیْ مَالِیْ وَاَتْرُكُ الثُّلُثَ فَقَالَ

ہم سے علی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے عائشہ بنت سعد سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا مکہ میں سخت بیمار ہو گیا (جب آنحضرتؐ حج وداع میں تشریف لے گئے تھے) تو آپ میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں مالدار ہوں اور ایک بچی (ام حکم کبریٰ) کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے آپ فرمایئے تو میں دو تہائی اپنے مال (اللہ کی راہ میں دینے کی) وصیت کر جاؤں ایک تہائی (بچی کے لیے) چھوڑ جاؤں آپ نے

[1] اس کی بحث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ مرض موت کی حدیث اس قولی حدیث کی ناسخ نہیں ہو سکتی کیوں کہ احتمال ہے کہ غلبہ بیماری میں آپ کو یہ خیال نہ رہا ہو کہ صحابہ کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیں دوسری اس حدیث کے بعض طرق میں یہ ہے کہ ابو بکر صدیق امام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے بازو بھلا دیے گئے تھے بعضوں میں یوں ہے کہ صحابہ ابو بکرؓ کی اقتدار کر رہے تھے اور ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اب اگر کوئی کہے کہ پھر ابو بکرؓ کو بیٹھ کر پڑھنا لازم تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابو بکرؓ کھڑے رہ کر نماز شروع کر چکے تھے اس لیے نہیں بیٹھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَا قُلْتُ فَاُوْصِيْ بِالنِّصْفِ وَاَتْرُكُ النِّصْفَ قَالَ لَا. قُلْتُ فَاُوْصِيْ بِالثُّلُثِ وَاَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ فِيْ جَبْهَتِهٖ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِيْ وَبَطْنِيْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَّاَتْمِمْ لَهٗ هِجْرَتَهٗ فَمَا زِلْتُ اَجِدُ بَرْدَهٗ عَلٰى كَبِدِيْ فِيْمَا يُخَالُ اِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ.

فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا آدھے مال کی وصیت کر جاؤں آدھا بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال کی وصیت کر جاؤں دو تہائی بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی وصیت کر سکتا ہے تہائی بہت ہے پھر آنحضرتؐ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھا اور میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھرایا اس کے بعد یوں دعا کی یا اللہ سعدؓ کو شفا دے، اس کی ہجرت پوری کر دے (کہ میں اس کو مت ماریہاں سے ہجرت کر چکا تھا) سعد کہتے ہیں اب تک جب مجھے خیال آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے جگر پر پاتا ہوں[۵]

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مَّرَضٌ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تپ چڑھی ہوئی تھی میں آپ کے پاس گیا اور ہاتھ لگایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو (عجب تپ آتی ہے) بہت سخت تپ آتی ہے آپ نے فرمایا ہاں (صحیح ہے) مجھ پر اتنی سخت تپ آتی ہے جتنی تم میں سے دو آدمیوں کی تپ ملاؤ (یعنی تمہاری دونی) میں نے کہا آپ کو ثواب بھی دوہرا ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد ارشاد فرمایا جس مسلمان کو کوئی تکلیف بیماری وغیرہ ہو تو اللہ اس کے گناہ جھاڑ دے گا جیسے درخت (خزاں کے موسم میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

بَابٌ ۳۸۴ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيْضِ وَمَا يُجِيْبُ

باب بیمار سے باتیں کرنا اور بیمار کا جواب دینا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَمَسِسْتُهٗ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ بیمار تھے میں نے کہا آپ کو

[۵] سبحان اللہ زہے قسمت سعد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار ہاتھ پھرانا ساری عمر تک کلیجہ ٹھنڈا رہنے کا باعث ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

شَدِيدًا فَقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ وَمَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُصِيبُهُ اَذًى اِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

بہت سخت بخار چڑھا کرتا ہے اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ کو یہ منظور ہے آپ کو دوہرا ثواب ملے آپ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے (خزاں میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ يَعُوْدُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ كَيْمَا تُزِيْرَهُ الْقُبُوْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا۔

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد ابن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص (گنوار قیس بن ابی حازم کے) پاس اس کے پوچھنے کو گئے (وہ بیمار تھا) آپ نے (عادت کے موافق) فرمایا کچھ فکر نہیں انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا وہ (کم بخت) کیا کہنے لگا واہ اچھا ہونے کی ایک ہی کہی یہ تو بخار کا جوش یا حملہ ہے ایک بوڑھے (فرتوت) پر اس کو قبروں کی زیارت کرا کر رہے گا آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہے تو خیر یہی سہی (تیری قسمت میں مرنا ہے تو مر)

بَابٌ ۳۸ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا وَّرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ۔

باب پیدل یا سوار ہو کر یا گدھے پر دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بیمار پرسی کرنا۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلٰى قَطِيْفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَّاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَآءَهُ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ وَفِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان کو اسامہ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے پہلے اس پر پالان لگائی پھر فدک کی چادر اس پر ڈالی[1] اور اسامہ کو اپنے پیچھے (گدھے پر) بٹھلایا آپ سعد بن عبادہ کو پوچھنے چلے (وہ بیمار تھے) یہ واقعہ بدر کی لڑائی سے پہلے کا ہے رستے میں ایک مجلس پر سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق مشہور) بیٹھا ہوا تھا اس وقت تک عبداللہ (ظاہر میں بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے کچھ مسلمان کچھ مشرک بت پرست کچھ یہودی عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی بھی) وہیں بیٹھے تھے خیر

---

[1] فدک ایک مشہور بستی ہے وہاں چادریں بنتی تھیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ
خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ
لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ
فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ
ابْنُ أُبَيٍّ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا
تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَ
ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ
عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ
فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ
فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ
حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ
حَتّٰى سَكَتُوا فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ
عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ
مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ
أُبَيٍّ قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ اعْفُ
عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ
مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هٰذِهِ
الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا
رَدَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ
شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِي فَعَلَ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا اس مجلس کے قریب پہنچا اور گرد اڑ کر مجلس والوں پر پڑنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا بھائی ہم پر گرد مت اڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کا اخلاق دیکھیئے آپ) نے مجلس والوں کو سلام کیا (حالانکہ ان میں کافر بھی تھے) اور گدھا ٹھہرا کر اترے ان کو اللہ کے (سچے دین کی طرف) بلایا قرآن پڑھ کر سنایا اس وقت عبداللہ کہنے لگا بھلے آدمی اس سے بہتر کیا کلام ہوگا (مردود[1] نے ٹھٹھے سے کہا) اگر یہ حق ہے تو تو بھی ہماری[2] مجلسوں میں ہم کو مت چھیڑ موا اپنے گھر جا کر بیٹھ وہاں تمہارے پاس کوئی آئے تو اس کو یہ کہانی سناؤ یہ سن کر عبداللہ بن رواحہ نے کہا نہیں یا رسول اللہ ہماری مجلسوں میں ضرور آکر سنایا کیجئے ہم کو یہ کلام (قرآن شریف) بہت پسند ہے اب آپس میں (بحث ہو کر) گالی گلوچ ہونے لگی مسلمان مشرک یہود لڑنے لگے قریب تھا ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں (ہتھیار چلنے لگے) آپ ان کو سمجھانے لگے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر (گدھے پر) سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے (جو خزرج کے رئیس تھے) آنحضرتؐ نے سعد سے فرمایا (آج) تم نے ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی کی باتیں نہیں سنیں[3] سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ جانے دیجئے درگزر فرمائیے اللہ نے جو آپ کو دیا ہے۔ وہ دیا ہے (کہ آپ کو ہم سب کا سردار بنایا) ہوا یہ تھا کہ (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگوں نے یہ چاہا تھا کہ عبداللہ کو اپنا بادشاہ بنائیں اس کے سر پر بادشاہی کا تاج اور عمامہ رکھیں مگر خدا کو منظور نہ تھا آپ سچا دین لے کر تشریف لائے یہ تجویز موقوف رہی تو وہ جل گیا ہے (اس کو حسد ہو گیا ہے) اسی حسد کی وجہ سے اس نے اسے

۱؎ مردود بڑا بدنفس مزاج بنا یہ نہ سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی گرد مشک اور عنبر سے بدرجہا عمدہ ہے ۱۲ منہ ۲؎ بھائی فتنے کیوں ہو اس میں لڑائی کا کیا کام ہے ۱۲ منہ ۳؎ اس نے کیسی شرارت اور تکبر کی باتیں کیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِهٖ مَا رَأَيْتَ۔

(بے ادبی کی) باتیں کیں[۱]

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ۔

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں میرے پوچھنے کو تشریف لائے نہ خچر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر (بلکہ پا پیادہ تشریف لائے تھے)

بَابُ ۳۸ قَوْلِ الْمَرِيْضِ إِنِّيْ وَجِعٌ أَوْ وَا رَأْسَاهُ أَوِ اشْتَدَّ بِيَ الْوَجَعُ وَقَوْلِ أَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔

باب بیماریوں کہہ سکتا ہے میں بیمار ہوں یا ہائے (سر گرے) مرا جاتا ہے پھٹا جاتا ہے یا بھائی بہت تکلیف ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا پروردگار مجھ کو بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ وَّأَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوْقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ أَمَرَنِيْ بِالْفِدَاءِ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی نجیح اور ایوب سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلے سے انہوں نے کعب بن عجرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر گزرے میں ہانڈی کے تلے آگ سلگا رہا تھا آپ نے فرمایا تجھے جوؤں سے تکلیف ہے میں نے کہا جی ہاں (بڑی تکلیف ہے) آپ نے حجام کو بلایا اس نے میرا سر مونڈ ڈالا اور آپ نے مجھ کو فدیہ دینے کا حکم دیا (یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَبُوْ زَكَرِيَّا

ہم سے ابوزکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو سلیمان بن بلالؒ

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم و کرم ملاحظہ فرمائیے سعد کے ایسا کہنے پر آپ نے عبداللہ کا قصور معاف کر دیا اس سے کوئی مواخذہ نہیں کیا مردود نے وہ شرارتیں کیں ہیں کہ خدا کی پناہ جنگ احد میں عین وقت پر اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاگ آیا حضرت عائشہؓ پر سخت طوفان لگایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اذل کا لفظ کہا جس کا ذکر اس آیت میں ہے لیخرجن الاعز منها الاذل مگر آپ نے اس کے مرنے تک ہمیشہ چشم پوشی کی مردود مر گیا تو اس کے جنازے پر تشریف لے گئے نماز ادا کی اپنا کرتہ اس کو پہنایا، قدرت رکھ کر ایسے اخلاق بجز پیغمبر کے اور کوئی کر سکتا ہے اگر آپ ذرا اشارہ فرماتے تو صحابہ کرام اس منافق کے ٹکڑے اڑا دیتے خود اس کا بیٹا جو پکا مسلمان تھا اپنے باپ کا سر کاٹ لانے پر مستعد تھا ۱۲ منہ۔

[۲] جوئیں میرے سر سے ٹپ ٹپ گر رہی تھیں۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ.

خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہؓ کے سر میں درد تھا وہ کہہ رہی تھیں ہائے سر پھٹا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجھ کو کیا فکر ہے) اگر تو میری زندگی میں مرجائی گی میں تیرے لیے دعا اور استغفار کروں گا تب وہ کہنے لگیں ہائے مصیبت اللہ کی سوں آپ میرا نام چاہتے ہیں میرے مرتے ہی (آپ کا کیا بگڑے گا آپ) اسی دن شام کو مزے سے ایک بی بی سے صحبت کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تیری بیماری کیا ہے کچھ نہیں) میں کہہ رہا ہوں ہائے سر عائشہؓ تو دیکھ میں نے یہ قصد کیا کہ کسی کو بھیج کر ابو بکرؓ اور ان کے بیٹے عبد الرحمٰن کو بلا بھیجوں اور ابو بکرؓ کو اپنا جانشین کر جاؤں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کچھ اور کہیں (کہ خلافت ہمارا حق ہے) یا آرزو کرنیوالے کسی اور بات کی آرزو کریں (ہم خلیفہ ہوجائیں) پھر میں نے (اپنے جی میں) کہا اس کی ضرورت ہی کیا ہے) خود اللہ تعالیٰ (ابو بکرؓ کے سوا) اور کسی کو خلیفہ نہ ہونے دے گا نہ مسلمان اور کسی کی خلافت قبول کریں گے[۲]

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قَالَ أَجَلْ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا ہم سے سلیمان اعمش نے انہوں نے ابراہیم بن یزید تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ پر تپ چڑھی تھی میں نے ہاتھ پھیرا اور عرض کیا آپ کو (ہمیشہ) بہت سخت تپ آیا کرتی ہے آپ نے فرمایا (ہاں) جتنی تم میں سے دو شخصوں کو ملا کر میں نے کہا آپ کو اجر بھی دونا ملے گا فرمایا ہاں (مجھ پر کیا موقوف ہے) جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے بیماری کی یا اور کچھ اللہ اس کے

---

[۱] پھٹا جاتا ہے یعنی مجھ کو بہت تکلیف ہے یہ آپ کے وفات کی بیماری تھی ۱۲ منہ [۲] جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، مسلمانوں نے ابو بکر صدیقؓ ہی کو خلیفہ کیا گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف و صریح سب لوگوں کے سامنے ان کو اپنا جانشین نہیں کیا تھا مگر منشاء خداوندی یہی تھا کہ ابو بکرؓ خلیفہ ہوں ان کے بعد عمرؓ ان کے بعد عثمانؓ ان کے بعد علیؓ وہ پرلے ہوا رافضی جل کر مرجائیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

برائیاں اس طرح جھاڑ دے گا جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي، قَالَ لَا۔ قُلْتُ بِالشَّطْرِ، قَالَ لَا۔ قُلْتُ الثُّلُثُ، قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) جب میں بیمار ہوا تو میری عیادت کو تشریف لائے (یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے) میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ دیکھتے ہیں میری بیماری کس حد پر پہنچ گئی ہے جینے کی توقع نہیں) اور میں مالدار آدمی ہوں میری وارث بس ایک لڑکی ہے (ام حکم) میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا بس تہائی بہت ہے بات یہ ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو نادار تلاش چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے (بلو لپسار تے ابھیریں) اور اللہ کے لیے جو خرچ کرے اس پر تجھ کو خیرات ہی کا سا ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے[1]

بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ قُومُوا عَنِّي

باب بیمار لوگوں سے کہے چلو اٹھو جاؤ

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے انہوں نے معمر بن راشد سے دوسری سند اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے

[1] کیونکہ انما الاعمال بالنیات جو شخص شریعت محمدی کی پیروی کی نیت کر کے اپنے جورو بچوں کو پالے اور ان کو کھانا کھلائے اس کو اس میں بھی صدقہ کا سا ثواب ملے گا ایک اس پر کیا موقوف ہے جو شخص دن کو اس لیے سوئے کہ رات کو تہجد اور عبادت کے لیے آنکھ کھلے اس لیے کھائے کہ عبادت کی طاقت ہو اس لیے کسرت کرے کہ نماز میں قیام اور قعود اچھی طرح ادا ہو اس کا کھانا کھانا پینا سونا کسرت کرنا سب عبادت ہی عبادت ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بغیر ہوگئی (وفات کی نوبت آن پہنچی) اس وقت کوٹھڑی میں کئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمہارے لیے ایک وصیت نامہ لکھوں اور جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو اس پر حضرت عمرؓ (دوسرے حاضرین سے) کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور تم لوگوں کے پاس عمل کرنے کے لیے قرآن (اللہ کی کتاب) موجود ہے ہم لوگوں کو اللہ کی کتاب کافی ہے[1] کوٹھڑی میں جو لوگ تھے انہوں نے اس رائے سے خلاف کیا اور جھگڑنے لگے کوئی کہتا تھا لکھنے کا سامان لاؤ (دوات قلم کاغذ وغیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک وصیت نامہ لکھوا دیں گے۔ جس کے بعد (اچھا ہے)۔ تم گمراہ نہ ہوگے اور کوئی حضرت عمرؓ کے ساتھ متفق ہوا انہی کی رائے دینے لگا) جب بہت کلخپ ہونے لگی اور جھگڑا بڑھ گیا تو آپ نے (ان لوگوں سے جو حجرے میں موجود تھے) فرمایا چلو اٹھو جاؤ (پیغمبر کے پاس لڑائی جھگڑا مناسب نہیں۔ عبید اللہ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں ابن عباسؓ (یہ حدیث بیان کرکے) کہا کرتے تھے افسوس صد افسوس ان لوگوں نے کلخپ اور بک بک کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وصیت نامہ نہ لکھوانے دیا[2]

[1] اب یہ کر دوسرا کوئی وصیت نامہ لکھوانے کے لیے وہ بھی ایسی سخت بیماری کی حالت میں تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ ۔۔۔

[2] الخیر فیما وقع مرضی الٰہی یہی تھی۔ شیعہ کا یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ حضرت علیؓ کی خلافت لکھوانے والے تھے مگر لوگوں کے اختلاف اور بک بک کی وجہ سے آپ نہ لکھوا سکے محض لغو ہے کس لیے کہ آپ اس واقعہ کے بعد تین روز تک زندہ رہے اگر آپ کو یہی منظور ہوتا کہ وصیت نامہ لکھا جائے تو اس کے بعد کسی وقت لکھوا دیتے دوسرے آپ کو اس سے کون سا امر مانع تھا کہ اس وقت تر جز سے فرماتے نہیں دوات قلم لاؤ وصیت نامہ ضرور لکھوایا جائے گا اگر آپ اس طرح سے قطعی حکم دیتے تو حضرت عمرؓ یا اور کسی کی مجال تھی کہ اس کا خلاف کرتا بالفرض اگر حضرت عمرؓ پیغمبر صاحب کی مخالفت کرتے تو صدہا انصاری لوگ موجود تھے وہ حضرت عمرؓ کے ٹکڑے اڑا دیتے اس کے علاوہ اگر آپ کو بھی لکھوانا منظور تھا کہ میرے بعد علیؓ خلیفہ ہوں تو زبان سے فرما دینے میں کیا تامل تھا اس وقت بہت سے صحابہ حاضر تھے سب گواہ ہو جاتے اور جب آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر نص کر جاتے تو ایک بچہ بھی ابوبکر صدیقؓ سے بیعت نہ کرتا

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۳۸۶ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيْضِ لِيُدْعٰى لَهٗ۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

باب بچے کو کسی بزرگ پاس لے جانا کہ اس کی صحت کے لیے دعا کریں۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہؓ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم ابن اسمٰعیل نے کہا انہوں نے جعید بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میری خالہ (نام نامعلوم) مجھ کو بچپن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے (سائب کی ماں کا نام علیہ بنت شریح تھا) آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی پھر آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی میں پی گیا اور آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے[۱]۔

بَابٌ ۳۸۷ تَمَنِّي الْمَرِيْضِ الْمَوْتَ

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

باب بیمار موت کی خواہش نہ کرے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انس ابن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی ہی تکلیف ہو (بیماری وغیرہ کی) لیکن آدمی کو موت کی آرزو نہ کرنا چاہیے اگر ایسی ہی مجبوری ہو (آدمی سے نہ رہا جائے) تو یوں دعا کرے یا اللہ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھ اور جب مرنا میرے لیے بہتر ہو تو مجھ کو اٹھا لے۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ سَلَفُوْا مَضَوْا وَلَمْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جب ہم خباب بن ارت (صحابی) کے پوچھنے کو گئے انہوں نے (سخت بیماری کی وجہ سے) پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے وہ کہنے لگے ہمارے ساتھی دوسرے صحابہ تو دنیا سے رخصت ہو گئے

[۱] یا جیسے حجل ایک پرندہ ہوتا ہے اس کا انڈا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ۔

اور دنیا ان کا اجر اور ثواب کچھ گھٹا نہ سکی (کیوں کہ وہ دنیا میں مشغول نہیں ہوئے) اور ہم نے تو دنیا کی دولت اتنی پائی کہ اس کو خرچ کرنے کے لیے مٹی (اور پانی) کے سوا اور کوئی محل نہیں پایا اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا پھر ہم دوبارہ خباب کے پاس آئے وہ دیوار بنوا رہے تھے کہنے لگے مسلمان کو ہر خرچ میں ثواب ملتا ہے (گو اپنی جورو بچوں پر خرچ کرے) مگر اس (کم بخت) عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا[1]

۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو عبیدہ نے خبر دی جو عبدالرحمن بن عوف کے غلام تھے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کسی شخص کو اس کا عمل بہشت میں نہیں لے جانے کا (بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم درکار ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اعمال بھی آپ نے فرمایا ہاں میرے اعمال بھی مجھ کو بہشت میں نہیں لے جانے کے مگر یہ کہ اللہ اپنا فضل و کرم کرے جب یہ حال ہے[2] تو جو اعمال کرو وہ اخلاص کے ساتھ کرو[3] اور اعتدال سے محنت کرو[4] اور کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو (زندہ رہنے میں فائدہ ہے) اور نیکیاں کرے گا اور اگر بد ہے تو بھی (زندہ رہنے میں) یہ امید ہے کہ شاید اللہ کی درگاہ میں توبہ کرے۔

---

[1] یعنی ضرورت سے زیادہ بیفائدہ عمارتیں بنواتے ہیں ۱۲ منہ [2] کہ اعمال سے بہشت نہیں ملتی جب تک خدا کا فضل نہ ہو ۱۲ منہ [3] سنت کے مطابق گو تھوڑا ہی ہو ۱۲ منہ [4] یہ نہیں کہ بے حد عبادت کرنے لگے پھر چند ہی روز میں تھک کر چھوڑ دے سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہے جو کوئی معتدل چلتا ہے وہ گر پڑتا ہے سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل کرنا اس مجاہدے اور ریاضت سے کہیں بہتر ہے جو ہمیشہ نبھ نہ سکے آدمی اگر پانچ نمازوں کو جماعت سے پڑھ لے اگر ہو سکے تو رات کو کسی وقت اٹھ کر تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھ لے وظیفہ اتنا کافی ہے کہ قرآن مجید کے ایک دو رکوع روز سمجھ کر پڑھے خدا کے فضل سے اب تفسیر وحیدی چھپ گئی ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے قرآن شریف کا صحیح مطلب اس سے خوب سمجھ میں آ جاتا ہے اور صحیح بخاری کے دو چار ورق دیکھ لیا کرے بس اتنی عبادت کافی ہے رمضان کے روزے رکھے مقدور ہو تو زکوٰۃ دے حج بھی کرے۔

besturdubooks.wordpress.com

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ۔

ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ زبیر سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اخیر وقت مرض موت میں) میرے سینے پر ٹیکا دیے ہوئے یہ فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھ کو اچھے رفیقوں (فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ رکھ[1]

بَابُ ۳۸۵ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيْضِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهَا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب جو شخص بیمار کی عیادت کو جائے وہ کیا دعا کرے اور عائشہؓ نے جو سعد بن ابی وقاص کی بیٹی تھیں اپنے والد سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یوں دعا کی یا اللہ سعد کو تندرست کر دے (یہ حدیث بھی موصولاً گزر چکی ہے)

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتٰى مَرِيْضًا اَوْ اُتِيَ بِهٖ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَاَبِي الضُّحٰى اِذَا اُتِيَ بِالْمَرِيْضِ وَقَالَ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے پاس (اس کی عیادت کو) جاتے یا بیمار آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یوں دعا کرتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور کر دے شفا عطا فرما تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں تو ہی شفا دینے والا ہے ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری نہ رہے عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن طہمان نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے ابوالضحیٰ سے اس حدیث میں یوں روایت کیا ہے جب بیمار آپ کے پاس لایا جاتا[2] اور جریر بن عبدالحمید نے منصور سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے

[1] امام بخاری اس حدیث کو باب کے اخیر میں اس لیے لائے کہ موت کی آرزو کرنا اس وقت منع ہے جب تک موت کی نشانیاں نہ پیدا ہوئی ہوں لیکن جب موت بالکل سر پر آن کھڑی ہو اور یقین ہو جائے کہ اب مرتے ہی ہیں اس وقت دعا کرنا منع نہیں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی سبحان اللہ پروردگار جلشانہ کی درگاہ بھی کیا درگاہ ہے ایسے پیغمبر جو ساری مخلوقات میں افضل ہیں وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں یا اللہ بخش دے مجھ پر رحم کر ۱۲ منہ

[2] عمرو بن ابی قیس کی روایت کو ابوالعباس بن ابی نجیح نے اپنے فوائد میں اور ابراہیم بن طہمان کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَحْدَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا.

بَابُ ۳۸۹ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

۶۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

بَابُ ۳۹۰ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

۶۳۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

اکیلے یوں روایت کیا آپ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے[1]

باب عیادت کرنے والا بیمار پر وضو کا پانی ڈالنے کے لیے وضو کرے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھنے کو تشریف لائے میں بیمار (بیہوش پڑا تھا) آپ نے وضو کیا اور وضو کا مستعمل پانی میرے اوپر ڈالا یا اس کے ڈالنے کا حکم دیا اسی وقت مجھ کو ہوش آگیا میں نے عرض کیا میں تو کلالہ ہوں جس کی کوئی اولاد نہ ہو میرے ترکہ میں کیسی تقسیم ہوگی اس وقت فرائض کی آیت اتری[2]

باب وبا یا بخار رفع ہونے کی دعا کرنا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے (مکہ سے ہجرت کرکے) تو ابوبکر اور بلالؓ کو بخار آیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں ان دونوں کے پاس گئی میں نے (ابوبکرؓ سے) کہا ابا جان آپ کا مزاج کیسا ہے بلال سے کہا بلالؓ کیسے ہو حضرت عائشہ کہتی ہیں ابوبکرؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے

اپنے گھر میں صبح کرتا ہے ہر ایک فرد بشر
موت اس کے جوتے کے تسمے سے ہے نزدیک تر

اور بلالؓ کا جب بخار اتر تا تو وہ چلا کر یہ شعر پڑھتے۔

کب الٰہی مجھ کو مکہ میں ملے گی ایک رات
جب اُگے ہوگی مرے چاروں طرف اذخر جلیل

[1] اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ　[2] یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم اخیر تک ۱۲ منہ

وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَطَفِيْلُ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الطِّبِّ

بَابٌ ۳۹۱ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

۶۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

بَابٌ ۳۹۲ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ اَوِ الْمَرْاَةُ الرَّجُلَ

۶۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ

کب مجنہ چشمہ دیکھوں گا جو ہے آب حیات
یا الٰہی کب میں شامہ دیکھوں گا کب میں طفیل

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں (میں ان دونوں کا یہ حال دیکھ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کو خبر کی آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ مدینہ سے بھی ہم کو ویسی ہی محبت دے جیسے مکہ سے تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ اور مدینے کی ہوا صحت خیز کرے اور وہاں کے صاع اور مُد میں برکت عطا فرما اور وہاں کی بیماری (بخار) جحفہ میں بھیج دے[1]۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب دوا علاج کے بیان میں

باب اللہ نے جتنی بیماریاں اتاری ہیں ہر ایک کی دوا بھی رکھی ہے[2]۔

ہم سے مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد (محمد بن عبداللہ) زبیری نے کہا ہم سے عمر بن سعید نے کہا ہم سے عطا بن ابی رباح نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری (اپنے بندوں پر) ایسی نہیں اتاری جس کی دوائی نہ اتاری ہو۔

باب مرد عورت کی دوا کر سکتا ہے اور عورت مرد کی دوا کر سکتی ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے خالد بن ذکوان سے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک رہتیں

[1] یہ دعا آپ کی قبول ہوئی مدینہ کی ہوا نہایت عمدہ ہو گئی اور جحفہ اب تک بد ہوائی میں مشہور ہے جس نے وہاں کا پانی پیا بخار آیا ۱۲ منہ
[2] مگر آدمی کو بہت سی دوائیں معلوم نہیں ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَسْقِی الْقَوْمَ وَنَخْدُمُھُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰی وَالْجَرْحٰی اِلَی الْمَدِیْنَۃِ

مجاہدین کو پانی پلاتیں ان کی خدمت کرتیں (کھانا وغیرہ پکاتیں) اور مقتول اور مجروح لوگوں کو لے کر مدینہ میں آتیں۔

بَابُ ۳۹۳ الشِّفَآءُ فِیْ ثَلٰثٍ

باب تین چیزوں میں اللہ نے شفا رکھی ہے۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنِی الْحُسَیْنُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشِّفَآءُ فِیْ ثَلٰثَۃٍ شَرْبَۃِ عَسَلٍ وَشَرْطَۃِ مِحْجَمٍ وَکَیَّۃِ نَارٍ وَّاَنْھٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ رَفَعَ الْحَدِیْثَ وَرَوَاہُ الْقُمِّیُّ عَنْ لَیْثٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ۔

مجھ سے حسین بن محمد بن زیاد (یا حسین بن یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن منیع نے کہا ہم سے مروان بن شجاع نے کہا ہم سے سالم بن عجلان افطس نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا تین چیزوں میں شفا ہے شہد پینے میں پچھنے لگانے میں اور آگ سے داغ میں اور (آنحضرتؐ نے فرمایا) میں اپنی امت کو داغ سے منع کرتا ہوں[1] ابن عباسؓ نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے اور یعقوب بن سید اللہ قمی نے اس کو لیث سے روایت کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں صرف شہد پینے اور پچھنے لگانے کا ذکر ہے[2]

۶۴۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ اَخْبَرَنَا سُرَیْجُ بْنُ یُوْنُسَ اَبُو الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ

مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو الحارث شریح بن یونسؒ نے خبر دی کہا ہم سے مروان بن شجاع جزری نے بیان کیا انہوں نے سالم افطس سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

ف۱ مسلمانو! دیکھو تم وہ قوم ہو کہ تمہاری عورتیں بھی جہاد میں جایا کرتیں مجاہدین کے کام کاج خدمت وغیرہ علاج معالجہ کا کام کیا کرتیں ضرورت ہوتی تو ہتھیار لے کر کافروں سے مقابلہ بھی کرتیں خولہ بنت ازور کی بہادری مشہور ہے کہ کس قدر نصاریٰ کو انہوں نے تیر اور تلوار سے مارا شیر نریاں کی طرح حملہ کرتیں صفیہ بنت عبد المطلب گزرے کر بنی قریظہ کے یہود کو مارنے کے لیے مستعد ہوئیں یا اب تمہارے مردوں کا یہ حال ہے کہ توپ بندوق کی آواز سنتے ہی یا تلوار کی چمک دیکھتے ہی اوسان خطا ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شرعی پردہ صرف اسی قدر ہے کہ عورت اپنے اعضا جن کا چھپانا غیر محرم سے فرض ہے چھپائے رکھے نہ یہ کہ گھر سے باہر نکلے ترجمہ باب کا ایک جزو یعنی مرد اور عورت ایک دوسرے کی مدد کریں گو حدیث میں صراحت مذکور نہیں ہے لیکن یہ قیاس کیا گیا ہے دوسرے جزو پر قسطلانی نے کہا عورت جب مرد کا دوا علاج کرے گی تو اگر مرد محرم ہے تو کوئی اشکال نہیں اگر غیر محرم ہے جب بھی ضرورت کے وقت بقدر احتیاج چھونا درست اور دیکھنا درست ہے ۱۲ منہ ف۲ یہ ممانعت تنزیہی ہے یعنی بے ضرورت شدید داغ نہ دینا چاہیے کیوں کہ اس میں مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے دوسرے آگ کا استعمال ہے اور آگ سے عذاب دینا منع آیا ہے حقیقت میں داغ دینا آخری علاج ہے جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو اس وقت دیں جیسے دوسری حدیث میں ہے آخری دوا داغ دینا ہے کہتے ہیں طاعون کی بیماری میں داغ دینا مفید ہے جہاں ورم نمودار ہوا اس کو فوراً آگ سے جلا دینا چاہیے عرب میں اکثر طاعون کے مریض داغ دینے سے بچ گئے ہیں ۱۲ منہ ف۳ اس کو بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَ اَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ۔

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین چیزوں میں شفا ہے ایک تو پچھنی لگانے میں دوسرے شہد پینے میں تیسرے آگ سے داغ دینے میں اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

بَابُ ۳۹۲ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ

باب شہد سے علاج کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نحل میں) فرمایا اس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد پسند تھا[۱]۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ اَوْ يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن غسیل نے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہاری کسی دوا میں فائدہ ہو تو وہ ان دواؤں میں سے پچھنی لگانے یا شہد پینے یا انگار جلا دینے میں جب یہ معلوم ہو کہ وہ بیماری کو دور کر دے گا اور میں داغ دینا پسند نہیں کرتا[۲]

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخِيْ يَشْتَكِيْ بَطْنَهٗ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا۔ ثُمَّ اَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا۔ ثُمَّ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے ابوالمتوکل ناجی سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی (نام نامعلوم) کا پیٹ خراب ہو گیا ہے (دست آرہے ہیں) آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے وہ پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ شہد

[۱] شہد بڑی عمدہ دوا اور غذا بھی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ پسند آنا عام ہے شامل ہے دوا اور غذا دونوں کو شہد بلغم کاٹتا ہے اور اس کا شربت امراض باردہ میں بہت مفید ہے خالص شہد آنکھوں میں لگانا بصارت کو قوی کرتا ہے خصوصاً سوتے وقت اور اسی طرح اس میں سینکڑوں فائدے ہیں ۱۲ منہ [۲] یعنی بلا ضرورت ورنہ ضرورت سے آپ نے سعد بن معاذؓ کو داغ دیے تھے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَتَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

شہد پلانے سے تو اور دست بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا شہد پلا پھر (تیسری بار) آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا مگر فائدہ نہ ہوا آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے (جو فرماتا ہے شہد میں شفا ہے) اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا (جس کو دوا فائدہ نہیں دیتی) اور شہد پلا اس نے پلایا وہ اچھا ہو گیا[1]

بَابُ ۳۹۵ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ

باب اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔

۶۴۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ آوِنَا وَأَطْعِمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا قَالُوا إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے سلام بن مسکین نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انسؓ سے (عکل یا عرینہ) کے چند لوگوں کو (پیٹ کی) بیماری ہو گئی انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو رہنے کا ٹھکانا بتلائیے اور ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کر دیجئے (آپ نے سب بندوبست کر دیا) جب (ذرا) اچھے ہوئے تو کہنے لگے مدینہ کی آب ہوا غلیظ[2] ہے آپ نے ان کو حرہ[3] میں اتارا وہاں صدقہ کے اونٹ رہا کرتے تھے آپ نے فرمایا ان کے دودھ پیا کرو جب وہ (پورے) چنگے ہو گئے[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ بھگا لے گئے[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں (سواروں کو) بھیجا[6] آپ نے ان کے

---

[1] یہ حدیث ہیو پاتھک طبابت کی اصل اصول ہے اس میں ہمیشہ علاج بالموافق ہوا کرتا ہے یعنی مثلاً کسی کو دست آ رہے ہوں تو اور مسہل دوا دیتے ہیں اسی طرح اگر بخار آ رہا ہو تو وہ دوا دیتے ہیں جس سے بخار پیدا ہو ایسی دوا کاری اکشن یعنی دوسرا اثر مریض کے موافق پڑتا ہے گو ابتداء میں مرض کو بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ادویہ میں عجیب تاثیر رکھی ہے ارنڈی کا تیل اسی طرح شہد مسہل ہے پر جب کسی کو دست آ رہے ہوں اور یہی دوائیں دو تو آخیر میں قبض کر دیتی ہیں یونانی اور ڈاکٹر طبابت میں علاج بالضد کیا جاتا ہے یعنی کسی کو دست آ رہے ہوں تو قابض دوا دیتے ہیں اسی طرح قبض ہو تو مسہل دوا دیتے ہیں گرمی ہو تو سرد اور سردی ہو تو گرم دوا یہی علاج بہت مشہور ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے علاج الحار بالحار و البارد بالبارد و الرطب بالیابس والیابس بالرطب ۱۲

[2] ہم لوگ گاؤں گنوین کے رہنے والے ہیں ہم کو موافق نہیں آتی ۱۲ منہ [3] جو مدینہ کے باہر پتھریلا میدان ہے ۱۲ منہ [4] نیکی کا بدلہ برائی انہوں نے کیا ۱۲ منہ [5] سچ ہے عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ✤ ✤ اگرچہ با آدمی بزرگ شود یا یہ لوگ اصل میں ڈاکو اور رہزن تھے گو بظاہر ان کر مسلمان ہو گئے تھے مگر ان کی اصلی خصلت کہاں جانے والی تھی موقع پایا تو پھر ڈاکہ مارا عرن کیا کہتے ہیں افغانستان میں ایک ملا صاحب ہمیشہ مسجد کی دیوار پر بیٹھ کر قرآن پڑھا کرتے بڑے پابند صوم وصلوٰۃ تھے لوگوں کو اسی سے اعتقاد پیدا ہو گیا تھا کہ بڑے بزرگ آدمی ہیں ایک دن ایسا ہوا ان کی قوم کے چند شخص جو نیچے سے گزرے ملا صاحب نے پوچھا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا ڈاکہ مارنے کو تم بھی چلو ملا صاحب نے پوچھا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا ڈاکہ مارنے کو تم بھی چلو ملا صاحب نے با افسوس کہا اگر مجھ میں ڈاکہ مارنے کی طاقت باقی ہوتی تو مسجد میں بیٹھ کر قرآن کیوں پڑھتا رہتا ۱۲ منہ [6] کرز بن جابر یا سعد بن زید کو وہ پکڑے ہوئے آئے ۱۲ منہ ✤ — ✤ — ✤ — ✤

besturdubooks.wordpress.com

اَعْيُنَهُمْ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ
الْاَرْضَ بِلِسَانِهٖ حَتّٰى يَمُوْتَ قَالَ سَلَّامٌ
فَبَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِيْ
بِاَشَدِّ عُقُوْبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهٗ بِهٰذَا فَبَلَغَ
الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّهٗ لَمْ
يُحَدِّثْهُ۔

بَابُ ۳۹۶ الدَّوَآءِ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا
اجْتَوَوْا فِي الْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْحَقُوْا بِرَاعِيْهِ يَعْنِي
الْاِبِلَ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَحِقُوْا
بِرَاعِيْهِ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى
صَلَحَتْ اَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا
الْاِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَعَثَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَجِيْءَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَ
اَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ

ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروائی انسؓ
کہتے ہیں میں نے ان ڈاکوؤں میں سے ایک کو دیکھا تھا کمبخت (پیاس)
کے مارے اپنی زبان سے زمین چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ مر گیا۱؎ سلام
بن مسکین سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ حجاج بن
یوسف (ظالم مشہور) نے انسؓ سے پوچھا مجھ سے سخت سزا بیان کرو
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دی ہو انسؓ نے یہی حدیث بیان
کی یہ خبر امام حسن بصری کو پہنچی انہوں نے کہا کاش انسؓ یہ حدیث حجاج
سے بیان نہ کرتے تو بہتر ہوتا۳؎۔

باب اونٹ کے پیشاب سے دوا کرنا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ
نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے
کہا مدینہ میں کچھ لوگوں کو ہوا ناموافق آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو یہ حکم دیا تم اونٹ کے چرواہے کے پاس چلے جاؤ اور وہاں
جا کر (اونٹوں میں رہو) ان کا دودھ اور موت پیو۴؎ وہ گئے اور اونٹ کا
دودھ موت پیتے رہے جب اچھے چنگے بھلے ہوئے تو چرواہے کو جان سے
مار کر اونٹ بھی بھگا لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ
نے ان۵؎ کے تعاقب میں روانہ کیا وہ ان سب کو (پکڑ کر) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے ان کی
آنکھوں میں گرم سلائی پھیری (اندھا کیا) قتادہ نے کہا مجھ سے

۱؎ انہوں نے بھی غریب چرواہے کو اسی طرح مارا تھا ۱۲ منہ ۲؎ اور اسی سند سے ۱۲ منہ ۳؎ کیوں کہ وہ کم بخت ناحق بھی لوگوں کو ایسی سخت سزائیں دینا شروع کر دے گا اور کہے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں ایسا ہی ہوا حجاج نے یہ حدیث سنتے ہی منبر پر خطبہ سنایا کہنے لگا انس نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پاؤں کاٹے آنکھیں پھوڑیں ہم بھی ایسی سزائیں کیوں نہ دیں اسے مردود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سخت قصور پر یہ سخت سزا دی یہ عین عدل و انصاف تھا بقول شخصے ؎ نکوئی با بداں کردن چناں ست ÷ کہ بد کردن بجائے نیک مرداں ÷÷ اور تو تو ناحق ناروا بندگان خدا کو قتل کرتا ہے اب ان کو اس طرح سے سختی کر کے قتل کرے گا تو اور زیادہ دوزخ میں جلے گا تجھ کو اس حدیث سے سند لینا کیا فائدہ دے گا ۱۲ منہ ۴؎ معلوم ہوا دعا کے لیے حلال جانور کا پیشاب پینا درست ہے ۱۲ منہ
۵؎ کرز بن جابر کو بیس سواروں کے ساتھ ۱۲ منہ ÷ ـ ÷ ـ ÷ ـ ÷

besturdubooks.wordpress.com

فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

محمد بن سیرین نے بیان کیا یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ڈاکہ اور رہزنی کی سزا قرآن میں نہیں اتری تھی۔

بَابُ ۳۹۷ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب کلونجی کا بیان

۶۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هٰذَا الْجَانِبِ وَفِي هٰذَا الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ.

ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ کوفی نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے خالد بن سعد سے انہوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) نکلے ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھا وہ رستے میں بیمار ہو گیا جب ہم مدینہ میں لوٹ کر آئے اس وقت تک بیمار ہی تھا تو عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر اس کے پوچھنے کو آئے اور کہنے لگے تم یہ کالا دانہ یعنی کلونجی کھایا کرو اس کے پانچ یا سات دانے لے کر پیسو اور زیتون کے تیل میں ملا کر اس کے اس نتھنی میں چند قطرے ٹپکاؤ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے یہ کالا دانہ ہر بیماری کی دوا ہے مگر سام کی خالد بن سعد نے کہا سام کیا چیز عبد اللہ نے کہا موت[ا]

۶۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی ان کو ابوہریرہؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے مگر سام کی ابن شہاب نے کہا سام سے مراد موت اور کالے دانے سے کلونجی مراد ہے۔

بَابُ ۳۹۸ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

باب بیمار کو تلبینہ پلانا (آٹا دودھ شہد ملا کر حریرہ)

۶۴۸ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک

ا؎ یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں باقی ہر بیماری کے لیے کلونجی مفید ہے شاید غالب کو زکام بیماری ہو گئی اس میں کلونجی زیتون کے تیل میں پیس کر ناک میں ٹپکانا بہت مفید ہے اس کے سوا کلونجی میں بڑے فوائد ہیں جو طب کی کتابوں میں مذکور ہیں میں نے ایک صاحب کو دیکھا وہ اور کوئی دوا کا استعمال کبھی نہیں کرتے تھے جہاں کوئی شکایت ہوئی انہوں نے کلونجی کھالی اللہ ان کو شفا دیتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ بیمار کو تلبینہ پلانے کا حکم دیتیں اسی طرح اس شخص کو جس کو کسی کے مرنے کا رنج ہوتا اور کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے اور رنج کم کرتا ہے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ

ہم سے فردہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتیں اور کہتیں گو وہ بیمار کو ناپسند ہوتا ہے مگر اس کو فائدہ دیتا ہے۔

بَابُ السَّعُوطِ

باب ناک میں دوا ڈالنا

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائی اور پچھنے لگوانے والے کو اجرت دی اور ناک میں دوا ڈالی۔

بَابُ السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ مِثْلُ كُشِطَتْ وَقُشِطَتْ نُزِعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ قُشِطَتْ

باب قسط ہندی اور قسط بحری کی (کوٹھ کی جو سمندر سے نکلتا ہے) ناس لینا اس کو کست بھی کہتے ہیں جیسے کافور کو قافور اور قرآن میں بھی (سورت میں) کشطت اور قشطت دونوں قرائتیں ہیں اور عبد اللہ بن مسعودؓ نے قشطت (قاف ہی سے) پڑھا ہے۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ام قیس بنت محصن نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم عود ہندی (کوٹ) کا ضرور استعمال کیا کرو یہ سات بیماریوں میں مفید پڑتا ہے حلق کی ورم (یعنی خناق) اس کی ناس لی جاتی ہے اور ذات الجنب میں حلق میں ڈالی جاتی ہے ام قیس کہتی ہیں

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ۔

میں اپنے ایک (چھوٹے) بچے کو (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی ابھی وہ کھانا بھی نہیں کھاتا تھا صرف دودھ پیتا تھا) اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر پیشاب کے مقام پر بہا دیا۔

بَابٌ أَيَّةَ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ

وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا۔

باب پچھنی کس وقت لگائے[۱] اور ابو موسیٰ اشعری نے رات کو پچھنی لگائی[۲]

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

ہم سے ابومعمر (عبداللہ بن عمرو مقعد) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنی لگائی (یعنی دن کو)۔

بَابُ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ

قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب سفر میں یا احرام کی حالت میں پچھنی لگانا یہ ابن بحینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے یہ حدیث آگے آتی ہے۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس اور عطا بن ابی رباح سے ان دونوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنی لگائی[۳]

بَابُ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

باب بیماری کی وجہ سے پچھنی لگانا۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے انہوں نے انس سے ان سے کسی نے پوچھا پچھنی لگانے والے کی اجرت حلال ہے یا حرام انہوں نے کہا ابو طیبہ (نافع یا میسرہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنی لگائے

---

[۱] یعنی اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے بعض ضعیف حدیثوں میں پچھنی لگانے کی تاریخیں وارد ہیں یعنی سترہویں انیسویں اکیسویں ایک روایت میں دن معین ہے یعنی پنج شنبہ دوشنبہ سہ شنبہ اور باقی دنوں میں ممانعت آئی ہے کہتے ہیں ایک شخص نے عمداً حدیث کا خلاف کرنے کو چار شنبے کو پچھنی لگائے وہ بیمار ہو گیا امام بخاری نے یہ باب لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ کوئی حدیث اس باب میں صحیح نہیں ہے اور رات دن ہر وقت پچھنی درست ہے ۱۲ منہ [۲] یہ کتاب الصیام میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] اور احرام سفر میں تھا تو باب کا پورا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَاَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ وَقَالَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ۔

آپ نے اس کو (اجرت میں) کھجور کے دو صاع دیے اور اس کے مالکوں بنو حارثہ سے سفارش کی انہوں نے اس کا محصول کم کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے علاجوں میں عمدہ پچھنے لگانا اور عمدہ دوا عود ہندی ہے اور آپ نے فرمایا (حلق کی بیماری میں) بچوں کو (ان کا تالو دبا کر) تکلیف مت دو قسط لگاؤ (اس سے ورم جاتا رہے گا)۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ فِيهِ شِفَاءً۔

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث وغیرہ نے خبر دی ان سے بکیر بن عبد اللہ بن اشج نے بیان کیا کہا ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے کہ جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے مقنع بن سنان (تابعی) کی عیادت کی پھر کہا میں تیرے پاس سے اس وقت تک نہیں جانے کا جب تک تو پچھنے نہ لگائے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پچھنے میں شفا ہے۔

بَابُ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّاْسِ

باب سر پر پچھنے لگانا۔

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَاْسِهِ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَاْسِهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلالؓ نے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن بحینہؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل میں (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ مکہ کے بیچ میں مکہ کے رستے میں) اپنی چندیا پر پچھنے لگائے اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے اور محمد بن عبد اللہ بن مثنی انصاری نے کہا اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر پچھنے لگائے۔

بَابُ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ

باب آدھا سیسی (آدھے سر کے درد) اور سارے سر کے درد میں پچھنے لگانے۔

٦٥٧۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لَحْیُ جَمَلٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِیْ رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ

٦٥٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِیْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِیَ۔

بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذٰی

٦٥٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَيْلٰی عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ أَتٰی عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِیْ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً۔ قَالَ أَيُّوبُ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درد کی وجہ سے جو آپ کے (سر میں) تھا لحی جمل میں ایک چشمے پر اپنے سر میں پچھنے لگائے (اور محمد بن سواء نے کہا ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے (اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھے سر کے درد کی وجہ سے اپنے سر پر احرام کی حالت میں پچھنے لگائے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی دوا مفید ہے تو وہ شہد کا پینا اور پچھنے لگانا ہے یا انگار سے جلسنا اور میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

باب تکلیف کی حالت میں سر منڈا ڈالنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے کہا میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی میں ہانڈی کے تلے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے ٹپ ٹپ گر رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے تجھ کو ان جوؤں سے تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈال اور اس کا کفارہ دے تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو

ا۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ جب پچھنے لگانا بہترین علاج ٹھہرا تو سر کے درد میں بھی لگانا مفید ہوگا ۱۲ منہ ۲۔ مثلاً پچھنے لگوانے میں بالوں سے تکلیف ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ

بَابُ ۴۷ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمٰنَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هٰذَا أُمَّتِي هٰذِهٖ قِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهٗ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِيلَ هٰذِهٖ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ

کھانا کھلا دے یا بکری قربانی کرا ایوب نے کہا میں نہیں جانتا ان تینوں چیزوں میں کس کا نام پہلے لیا۔

باب داغ لگوانا یا لگانا اور جو شخص داغ نہ لگائے (اللہ پر بھروسا کرے) اس کی فضیلت

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن غسیل نے کہا ہم سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں کسی میں شفا ہو تو پچھنے لگانے میں یا انگارے سے چرکا دینے میں ہو گی اور مجھ کو آگ سے چرکا دینا (داغ لگانا) پسند نہیں[۱] ہے۔

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمن نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا منتر تو یا نظر سے کرنا چاہیے (جب بد نظر لگے) یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے حصین نے کہا میں نے عمران کا یہ قول سعید بن جبیر سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۲] اگلی امتیں میرے سامنے لائی گئیں تو ایک پیغمبر اور دو پیغمبر گزرنے لگے ان کے ساتھ دس سے کم ان کی امت کے لوگ تھے کوئی پیغمبر ایسا بھی تھا جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا پھر ایک بڑی جماعت مجھ کو دکھلائی گئی میں سمجھا میری امت ہے لیکن فرشتوں نے کہا یہ حضرت موسیٰؑ ہیں اور ان کی امت (بنی اسرائیل کے لوگ) پھر مجھ سے کہا گیا آسمان کا کنارہ دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنے بہت آدمی ہیں کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر آسمان کے دوسرے کناروں میں بھی دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنی بڑی جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا فرشتوں نے کہا

---

[۱] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] شب معراج کو یا دوسری کسی رات کو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوْا نَحْنُ الَّذِيْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُوْلَهٗ فَنَحْنُ هُمْ اَوْ اَوْلَادُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَاِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَالَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَمِنْهُمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا قَالَ سَبَقَكَ عُكَاشَةُ

یہ تمہاری امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب بہشت میں جائیں گے یہ فرما کر آپ (حجرے کے) اندر تشریف لے گئے یہ نہیں بیان کیا کہ وے ستر ہزار آدمی کون لوگ ہوں گے اب صحابہ قیاس دوڑانے لگے اور کہنے لگے یہ ستر ہزار ہم لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اس کے پیغمبر کی پیروی کی یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام ہی کے دین پر پیدا ہوئی کیوں کہ ہم لوگ تو جاہلیت اور کفر پر پیدا ہوئے تھے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ برآمد ہوئے فرمایا یہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو نہ شرک کرتے ہیں نہ شگون (فال بد) لیتے ہیں نہ داغ لگواتے ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (سمجھتے ہیں وہی شافی مطلق ہے) یہ سن کر عکاشہ بن محصن (ایک صحابی) کھڑے ہوئے پوچھنے لگے یا رسول اللہ کیا میں ان ستر ہزار میں سے ہوں آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد ایک اور صحابی (سعید بن عبادہ) کھڑے ہوئے وہ بھی پوچھنے لگے کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ ان لوگوں میں ہو چکا[۱]

بَابُ ۴۰۸ الْاِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ

فِيْهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ۔

باب اثمد[۲] اور سرمہ لگانا جب آنکھیں دکھتی ہوں اس باب میں ام عطیہ سے روایت[۳] ہے

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوْا لَهُ الْكُحْلَ وَاَنَّهٗ يُخَافُ عَلٰى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ بَيْتِهَا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے حمید بن نافع نے بیان کیا انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے ایک عورت (عاتکہ) کا خاوند (مغیرہ) مر گیا تھا۔ اس کی آنکھیں دکھنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو لوگوں نے کہا سرمہ لگانا ضروری ہے نہیں تو آنکھیں جاتے رہنے کا ڈر[۴] ہے فرمایا پہلے[۵] جب عورت (خاوند کے مرنے پر) پھٹے پرانے

---

[۱] اب کہاں سے کھڑے۔ یہ ہر شخص تھوڑے ان لوگوں میں داخل ہو سکتا ہے [۲] اصفہانی سرمہ کا پتھر ۱۲ منہ [۳] یہ روایت موصولاً اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

[۴] لیکن آپ نے عدت کے اندر سرمہ کی اجازت نہ دی ۱۲ منہ [۵] جاہلیت کے زمانہ میں کس طرح گزارہ کرتے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

خراب کپڑے پہن کر ایک سڑے گھر میں (سال بھر تک) پڑی رہتی تھی (سال کے بعد) جب کتا سامنے سے نکلتا تو اونٹ کی مینگنی اس پر پھینکتی چار مہینے (دس عدت کے) پورے ہونے تک وہ سرمہ نہیں لگا سکتی

بَابُ الْجُذَامِ ۴۹

وَقَالَ عَفَّانُ

باب جذام کا بیان[۲] اور عفان بن مسلم (امام بخاری کے شیخ) نے کہا اس کو ابو نعیم نے وصل کیا۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ۔

ہم سے سلیم بن حیان نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن مینا نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چھوت لگنا بدشگونی لینا اُلو کا منحوس ہونا صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں البتہ جذامی شخص سے ایسا بھاگتا رہ جیسے شیر سے بھاگتا ہے[۳]۔

بَابُ الْمَنِّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ۴۱

باب من (یعنی کھنبی) آنکھ کی شفا ہے۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے کہا میں نے عمرو بن حریث سے سنا کہا میں نے سعید بن زید سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کھنبی من میں داخل[۱] ہے اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے (اسی سند سے) شعبہؓ نے

---

[۱] اس وقت کہیں عدت سے باہر آتی اتفاق سے اگر کتا نہ نکلا تو اس کے انتظار میں اور پڑی سڑی رہتی اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے عدت کی وجہ سے آشوب چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت نہ دی اگر عدت نہ ہوتی تو آپ درد چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت دیتے باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ [۲] یہ ایک خراب مشہور بیماری ہے خون بگڑ کر سارا بدن سڑنے لگتا ہے اخیر میں انگلیاں ہاتھ پاؤں جھڑ جاتے ہیں اعاذنا اللہ منہ ومن کل مرض ودبیر ۱۲ منہ [۳] اس میں جذام شیری کا عارضہ ہے چنانچہ اس کو داء الاسد بھی کہتے ہیں ہر چند مرض کا پیدا ہونا بہ حکم الٰہی ہے مگر جذامی کے ساتھ خلط ملط اور یک جائی اس کا سبب ہے اور سبب سے پرہیز رکھنا مقتضائے دانش مندی ہے یہ توکل کے خلاف نہیں ہے جب یہ اعتقاد ہو کہ سبب اسی وقت اثر کرتا ہے جب مسبب الاسباب یعنی پروردگار اس میں اثر دے بعضوں نے کہا آپ نے پہلے فرمایا چھوت لگنا کچھ نہیں ہے پھر فرمایا جذامی سے بھاگتے رہو یہ اس کے خلاف نہیں ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ضعیف الایمان لوگوں کو جذامی سے الگ ہی رہنا بہتر ہے ایسا نہ ہو کہ ان کو کوئی عارضہ ہو جائے تو علت اس کی جذامی کا قرب قرار دیں اور شرک میں گرفتار ہوں گویا یہ حکم عوام کے لیے ہے اور خواص کو اجازت ہے وہ جذامی سے قرب رکھیں تو بھی کوئی قباحت نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک جذامی کے ساتھ کھانا کھا لیا اور فرمایا کل بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلاً علیہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ طاعون زدہ اشخاص سے الگ ہو جانا اور طاعون زدہ جگہ سے چلے جانا درست ہے جیسے جذامی کے پاس سے بھاگ (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

الْمَنِّ وَمَاۤؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ۔

کہا مجھ کو حکم بن عتیبہ نے خبر دی انہوں نے حسن بن عبد اللہ عرنی سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث شعبہ نے کہا جب یہ حدیث مجھ سے حکم نے بیان کی تو مجھ کو عبد الملک کی روایت کا اعتبار ہو گیا کیوں کہ عبد الملک کا حافظہ اخیر میں بگڑ گیا تھا شعبہ کو صرف اس کی روایت پر بھروسہ نہ ہوا۔

بَابُ ۴۱۱ اللَّدُوْدِ

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ اَبِي عَآئِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَآءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَلَمْ اَنْهَكُمْ اَنْ تَلُدُّوْنِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَآءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا

باب حلق میں دوا ڈالنا[1] اس کو لدود کہتے ہیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے کہ ابو بکر صدیقؓ نے وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا (آپ کی نعش کو) حضرت عائشہؓ کہتی تھیں ہم نے بیماری میں آپ کے منہ میں دوا ڈالی آپ اشارے سے فرماتے رہے میرے حلق میں دوا نہ ڈالو ہم سمجھے کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے ہر ایک بیمار دوا سے نفرت کرتا ہے خیر جب آپ کو ہوش آیا (بولنے کی طاقت ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں نے تم لوگوں کو حلق میں دوا ڈالنے سے منع کیا تھا[2] تاگھر میں جتنے آدمی ہیں ان سب کے حلق میں دوا ڈالی جائے میں دیکھتا رہوں گا ایک

(بقیہ صفحہ سابقہ) جانے کی اجازت ہے اور دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ جس ملک میں طاعون ہو وہاں جاؤ بھی نہیں اور اگر تمہارے ملک میں ہو تو بھاگو بھی نہیں اس سے یہ مراد ہے کہ سارا ملک چھوڑ کر دوسرے دور دراز ملکوں میں بھاگنا نادرست ہے ایسا نہ ہو وہاں بھی لوگوں کے بھاگ آنے سے یہ بیماری پیدا ہو اور مسلمان کو نقصان پہنچے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس محلہ یا جس مکان یا جس گاؤں میں طاعون ہو تو وہاں سے نکل کر تبدیل مکان یا تبدیل محلہ کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ +

(حواشی صفحہ ہذا)

[1] جو من منت بنی اسرائیل کو ملتا تھا ایسے ہی کھنبی بھی خود اگ آتی ہے (یعنی لگر ہوتا) ۱۲ منہ [2] اس طرح کہ بیمار کے منہ میں ایک طرف لگا دیں ۱۲ منہ [3] پھر تم نے کیوں ڈالی اچھا اب تمہاری سزا یہ ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

عباس کو چھوڑ دودھ میرے حلق میں دوا ڈالتے وقت موجود نہ تھے (بعد میں آئے)

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً قُلْتُ لِسُفْيٰنَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَمْ يَحْفَظْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ وَوَصَفَ سُفْيٰنُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْإِصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيٰنُ فِي حَنَكِهِ إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ وَلَمْ يَقُلْ أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ام قیس بنت محصن سے انہوں نے کہا میں اپنا ایک بچہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) میں نے اس کی ناک میں بتی ڈالی تھی اس کا حلق دبایا تھا چونکہ اس کو گلے کی بیماری ہو گئی تھی آپ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتے ہو یہ عود ہندی لو (کوٹ) اس میں ایک ذات الجنب بھی ہے (پسلی کا ورم) اگر حلق کی بیماری ہو تو اس کو ناک میں ڈالو اگر ذات الجنب ہو تو حلق میں ڈالو (لدود کرو) سفیان کہتے ہیں میں نے زہری سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیماریوں کو تو بیان کیا باقی پانچ بیماریاں بیان نہیں فرمائیں علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان سے کہا معمر تو زہری سے یوں نقل کرتا ہے اعلقت علیہ انہوں نے کہا معمر نے یاد نہیں رکھا مجھے یاد ہے زہری نے یوں کہا تھا اعلقت عنہ اور سفیان نے اس تحنیک کو بیان کیا جو بچہ کی پیدائش کے وقت کی جاتی ہے سفیان نے انگلی حلق میں ڈال کر اپنے کوے کو انگلی سے اٹھایا[1] انہوں نے یہ نہیں کہا اعلقوا عنہ شیئاً۔

بَاب[2]

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے کہ زہری نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عبیداللہ بن عتبہ نے خبر دی حضرت عائشہؓ کہتی تھیں

[1] تو سفیان نے اعلاق کے معنے بھی وہی بیان کیے چنانچہ بچہ کے حلق میں انگلی ڈال کر اس کا کوا اٹھانا ۱۲ منہ [2] اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا باب سابق کا تتمہ ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت
لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واشتد وجعه استأذن ازواجه في
ان یمرض في بيتي فاذن فخرج بين
رجلين تخط رجلاه في الارض بين
عباس وآخر فاخبرت ابن عباس قال
هل تدری من الرجل الآخر الذی لم تسم
عائشة قلت لا قال هو علي قالت عائشة
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما
دخل بيتها واشتد به وجعه هريقوا
علي من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن
لعلي اعهد الى الناس قالت فاجلسناه
في مخضب لحفصة زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ثم طفقنا نصب عليه من
تلك القرب حتى جعل يشير الينا ان
قد فعلتن قالت وخرج الى الناس فصلى
لهم وخطبهم۔

باب ۴۱۳ العذرة۔

۶۶۸۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب
عن الزهري قال اخبرني عبيد الله بن عبد
الله ان ام قيس بنت محصن الاسدية اسد
خزيمة وكانت من المهاجرات الاول
اللاتي بايعن النبي صلی اللہ علیہ وسلم وهي
اخت عكاشة اخبرته انها اتت رسول الله

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھنا چلنا دشوار ہوا اور بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے اپنی دوسری بیبیوں سے یہ اجازت چاہی کہ بیماری کے دن میرے گھر میں گزاریں انہوں نے اجازت دے دی آپ اس حال سے برآمد ہوئے کہ آپ کے (ضعف سے) دونوں پاؤں زمین پر لکیر بناتے جاتے تھے ایک طرف عباسؓ آپ کو تھامے تھے ایک طرف اور ایک شخص عبید اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا تجھ کو معلوم ہے وہ دوسرے شخص کون تھے جن کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے خیر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب آپ میرے گھر میں آچکے اور بیماری کی بہت شدت ہو گئی (آپ کو بڑے زور کا بخار تھا) آپ نے فرمایا ایسا کرو سات مشکیں پانی کی لاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں وہ سب مجھ پر بہاؤ شاید (میرا بخار کم ہو) میں لوگوں کو کچھ وصیت کرسکوں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے آپ کو حفصہؓ کے کنگال میں بٹھلایا اور اوپر سے یہ مشکیں ڈالنا آپ پر شروع کردیں یہاں تک کہ آپ اشارے سے فرمانے لگے بس کرو بس پھر آپ باہر نکلے اور نماز پڑھائی لوگوں کو خطبہ سنایا۔

باب عذرہ کا بیان[۱]

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ام قیس بنت محصن اسدیہ یعنی اسد قبیلہ کی جو خزیمہ قبیلے کی شاخ ہے (یہ اس لیے کہہ دیا کہ اسد دوسرے قبیلہ بھی ہیں) جو اگلی مہاجرات میں سے تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن کی بہن تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر آئی

۱؎ حلق کی بیماری کا یعنی کوا گر جانا جس کو عربی میں سقوط اللہاۃ کہتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيْدُ الْكُسْتَ وَ هُوَ الْعُوْدُ الْهِنْدِيُّ وَقَالَ يُوْنُسُ وَإِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ۔

(نام نامعلوم) اس نے عذرہ کی بیماری کی وجہ سے اس بچہ کا گلا دبایا تھا آپ نے فرمایا تم اپنی اولاد کا اس طرح علاج کر کے کیوں گلہ دباتی ہو انگلی سے کوا اٹھاتی ہو عود ہندی (کوٹ) کیوں نہیں لیتیں وہ سات بیماریوں کی دوا ہے ذات الجنب کی بھی عود ہندی سے کست مراد تھا یعنی ہندوستان کا عود) اور یونس اور اسحاق بن راشد نے زہری سے اس روایت میں بجائے علقت علیہ نقل کیا ہے[1]۔

بَابُ ۴۱ دَوَاءِ الْمَبْطُوْنِ

باب پیٹ کے عارضہ میں کیا دوا دی جائے (یعنی دستوں میں)

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ چل نکلا ہے (دست آ رہے ہیں بند نہیں ہوتے) آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ شہد تو میں نے پلایا مگر اس سے اور دست بڑھ گئے ہیں[2] آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے[3] اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے[4] محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو نضر بن شمیل نے بھی شعبہ سے روایت کیا[5]

بَابُ ۴۱۵ لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

باب صفر کوئی چیز نہیں صفر پیٹ کی ایک بیماری ہے[6]۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب

---

[1] اور لغت کی رو سے اعلقت صحیح ہے خود اعلاق سے اعلاق کہتے ہیں بچہ کے حلق کو دبانا اور ملنا یونس کی روایت کو امام مسلم نے اور اسحاق کی روایت کو آگے چل کر خود امام بخاری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] جس نے شہد کو شفا فرمایا ۱۲ منہ [3] جس پر دوا کا اثر نہیں ہوتا لیکن یہ جھوٹ کہاں تک چلے گا اخیر میں اللہ کا یہ فرمانا سچ ہوگا ایسا ہی ہوا شہد پلاتے اس کے دست بند ہو گئے جب سب مادہ نکل گیا تو شہد نے رہی کسر بھی اثر کیا یعنی روک دیے ۱۲ منہ [4] بعضے کہتے ہیں ایک کیڑا ہے جو پیٹ میں بند ہو جاتا ہے آدمی کا رنگ زرد ہو کر آخر ہلاک ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

[5] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

[6] نام نامعلوم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ۔

کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا اور صفر کا متعدی ہونا (ایک سے دوسرے کو لگنا) اور الو کا منحوس ہونا یہ باتیں کچھ نہیں محض لغو خیالات ہیں) اس پر ایک گنوار (نام نامعلوم) بولا یا رسول اللہ پھر اونٹوں کا کیا حال ہے ریگستان میں ایسے صاف چکنے ہرنوں کی طرح ہوتے ہیں پھر ایک خارشی اونٹ ان میں سے مل جاتا ہے تو سب خارشی کر دیتا ہے[ل] آپ نے فرمایا یہ تو کہو اس پہلے اونٹ کو کسی نے خارشی کیا[ل] اس کو زہری نے ابوسلمہؓ اور سنان بن ابی سنان (دونوں سے) روایت کیا ہے (یہ روایت آگے آئے گی۔

بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ ۴۷۶

باب ذات الجنب کا بیان[ل]

۶۷۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ۔

مجھ سے محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس ذہلی نے بیان کیا کہا ہم کو عتاب بن بشیر نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن راشد سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ ام قیس بنت محصن جو اگلی مہاجر عورتوں میں سے تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن کی بہن تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا (چھوٹا) بچہ لے کر آئی، عذرہ کی بیماری کی وجہ سے اس کا گلہ دبایا تھا آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو (معصوم بچوں کو ایسی تکلیف نہ دو) تم یہ گلا کیوں دباتی ہو عود ہندی لو وہ سات بیماریوں کی دوا ہے ان میں ایک ذات الجنب بھی ہے عود سے مراد آپ کی کست بحری تھا یعنی قسط قسط اور کست دونوں کہتے ہیں۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلٰى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ

ہم سے عارم ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے کہا ایوب سختیانی پر ابوقلابہ کی کتابیں پڑھی گئیں

ل اور آپ فرماتے ہیں کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ ۵۲ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۳ پسلی کا ورم جو بڑی سخت بیماری ہے دق اور سل کی طرح ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَ كَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَّرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ قَالَ أَنَسٌ كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَّ شَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي۔

ان میں بعض حدیثیں تو وہ تھیں جن کو ایوب نے خود ابو قلابہ سے سنا تھا اور ابو قلابہ سے ان کو روایت کرتے تھے[۱] یہ حدیث ان کی کتاب میں تھی ابو قلابہ نے انسؓ سے روایت کی کہ ابو طلحہ اور انس بن نضر (جو انس بن مالکؓ کے والد تھے) دونوں نے مل کر ذات الجنب کی بیماری میں انسؓ کو داغ دیا ابو طلحہؓ نے خود اپنے ہاتھ سے داغا اور عباد بن منصور نے ایوب سختیانی سے روایت کیا انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری گھر والوں (عمرو بن حزم کے خاندان مسلم) کو سانپ بچھو کے زہر میں منتر کرنے کی اجازت دی اسی طرح کان کے درد میں انسؓ نے کہا میں نے ذات الجنب کی بیماری میں داغ لگوایا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے (آپ نے انکار نہیں فرمایا) داغ دینے کے وقت ابو طلحہؓ اور انس بن نضر اور زید بن ثابت موجود تھے ابو طلحہؓ نے (اپنے ہاتھ سے) مجھ کو داغا۔

بَابٌ حَرْقِ الْحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

باب بوریاں جلا کر خون بند کرنا۔

۶۷۳۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلٰى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ رض تَغْسِلُ عَنْ وَّجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ

مجھ سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر (پتھر مار کر) خود ٹوٹ گیا (مردود ابن قمیہ نے پتھر مارے تھے) اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا (خون آپ کے زخم میں سے بہ رہا تھا) تو حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لاتے تھے اور جناب فاطمہ زہرا (آپ کی صاحب زادی) منہ پر سے خون دھو رہی تھیں جب جناب فاطمہؓ زہرا نے دیکھا کہ پانی سے اور خون بڑھتا جاتا ہے

---

[۱] اور بعضی حدیثیں ایسی نہیں جو ان کتابوں میں ہیں لیکن ایوب نے ان کو خود ابو قلابہ سے نہیں سنا تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيْرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَأَ الدَّمُ۔

بَابٌ ۴۷۸ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۶۷۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُوْ لَهَا أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

زیادہ نکلتا آتا ہے تو انہوں نے جھٹ ایک بورے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر چپکا دیا اسی وقت خون بند ہو گیا[۱]

باب بخار دوزخ کی بھاپ سے[۲]

مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے تو اس کو پانی سے بجھاؤ نافع نے کہا (اسی اسناد سے) عبداللہ بن عمرؓ کو بخار آتا تو کہتے یا اللہ ہم پر سے اپنا عذاب دفع کر[۳]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی (بی بی) فاطمہ بنت منذر سے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ (ان کی دادی کے پاس) جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو پانی منگوا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ بخار کی حرارت کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام نے کہا مجھ کو میرے والد (عروہ) نے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو[۴][۵]

---

[۱] معلوم ہوا بوریے کی راکھ خون بند کرنے کے لیے عمدہ دوا ہے ۱۲ منہ۔ واللہ اعلم بالصواب [۲] گویا بخار دنیا میں دوزخ کا ایک نمونہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے ڈرانے اور عبرت دلانے کے لیے بھیجا ہے ۱۲ منہ [۳] ایک روایت یوں ہے کہ زمزم کے پانی سے مراد وہ بخار ہے جو صفرا کے جوش یعنی حرارت سے ہو۔ اس میں ٹھنڈے پانی سے نہانا ہاتھ پاؤں دھونا بے حد مفید ہے ۱۲ منہ [۴] حالانکہ بخار پر صبر کرنے میں بڑا ثواب ہے مگر تندرستی کی دعا مانگنا بھی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ ۱۲ منہ [۵] بعضوں نے کہا یہ تشبیہ ہے بدن کی حرارت کو دوزخ سے تشبیہ دی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٦٧٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ۔

بَابُ ۴۱۹ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تُلَايِمُهُ۔

٦٧٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے کہا ہم نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بخار دوزخ کی بھاپ ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

باب جہاں کی آب وہوا ناموافق ہو وہاں سے نکل کر دوسرے مقام میں جانا درست ہے۔

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ عکل یا عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے ہم مسلمان ہو چکے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے ملک میں جانور والے تھے (ان کے دودھ وغیرہ پر بسر کرتے ہیں ہم لوگ کسان نہیں ہیں ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اونٹ ایک چرواہا ساتھ کر کے ان کو دیے کہ ان کو لے کر باہر جنگل میں جائیں اور وہاں ان کا دودھ موت پیتے رہیں (چونکہ بیمار ہو گئے تھے) خیر وہ گئے جب حرہ کے کنارے پر پہنچے تو دل میں بے ایمانی آئی) پھر کافر ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جان سے مار کر اونٹوں کو ہانک لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے تعاقب میں لوگوں (سواروں) کو روانہ کیا (وہ گرفتار ہو کر آئے) آپ نے حکم دیا آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی ہاتھ کاٹ دیے گئے اور وہیں حرہ پتھریلے میدان کے میدان میں ڈال دیے گئے اسی حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئے[1]

[1] کسی نے پانی تک نہ دیا یہ بے رحمی نہیں تھی بلکہ عین رحم تھا ہزاروں خلق پر کیوں کہ اگر ایسے موذیوں کو عبرت خیز سزا نہ دی (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۴۲ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

۶۷۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ، قَالَ نَعَمْ۔

۶۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

باب طاعون کا بیان ۱؎

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی کہا میں نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا کہا میں نے اسامہ بن زید سے وہ میرے والد سعد سے بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ملک میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس ملک میں طاعون آئے جس میں تم ہو تو وہاں سے نکلو بھی نہیں حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے کہا کیا تم نے یہ حدیث اسامہ سے سنی وہ تمہارے باپ سعد سے بیان کرتے تھے اور سعد نے اس کا انکار نہیں کیا انہوں نے کہا ہاں ۲؎

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) جائے تو ان کے ہاتھوں ہزاروں مخلوق تباہ اور برباد ہو گی ۱۲ منہ ✧ ✧ ✧

(حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ جس کو انگریز لوگ پلیگ اور بیوبانک فیوز کہتے ہیں یہ بیماری بہت قدیم ہے اور اکثر کتابوں میں اس کا ذکر کچھ نہ کچھ موجود ہے قسطلانی نے کہا طاعون کیا ہے ایک پھنسی ہے یا ورم جس میں بہت سوزش ہوتی ہے اور بخار سخت عارض ہوتا ہے اکثر یہ ورم بغل اور گردن میں ہوتا ہے اور کبھی اور مقاموں میں بھی ہوتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ طاعون مدینہ میں نہیں آنے کا تو معلوم ہوا کہ طاعون اور ہے اور وبا تو مدینہ میں اس وقت موجود تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے وہاں آئے تھے جیسے حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ طاعون کو نچا ہے تمہارے دشمنی جنوں کا یہ حدیث آکام المرجان میں نقل کی گئی اور اس کو نسبت دی امام احمد اور طبرانی اور ابن ابی الدنیا کی طرف لیکن قسطلانی نے حافظ سے نقل کیا کہ ان کتابوں میں باوصف تلاش یہ حدیث نہیں ملی اور غالب قیاس یہی ہے کہ طاعون جنوں ہی کا کونچا ہے کیونکہ جس ملک کی ہوا اچھی اور پانی نہایت عمدہ ہوتا ہے وہاں بھی طاعون آتا ہے اور اگر فساد ہوا سے ہوتا تو یکساں برابر رہتا لیکن طاعون کبھی آتا ہے کبھی بالکل چلا جاتا ہے کبھی ہر سال باری باری آیا کرتا ہے کبھی کئی سال تک نہیں آتا پھر دفعۃً آن موجود ہوتا ہے اور اگر فساد ہوا سے ہوتا تو سب کو ہو جاتا خاص کر ایک ہی گھر یا ایک ہی گاؤں میں بعضوں کو ہوتا ہے بعضوں کو نہیں ہوتا بلکہ ایک بستی میں ایک محلہ میں رہتا ہے ایک محلہ میں نہیں رہتا ۱۲ منہ۔ اللہم اغفرلی ✧ ✧ ✧

۲؎ حدیث کا مطلب یہی ہے کہ اس ملک میں سے مت نکلو جہاں طاعون آچکا ہے کیوں کہ دوسرے اچھے ملک میں جانے سے احتمال ہے کہ وہاں بھی طاعون پھیل جائے اور مخلوقِ خدا کو نقصان پہنچے مگر اسی ملک میں اگر آدمی بستی یا محلہ چھوڑ کر جنگل یا دوسرے محلہ میں چلا جائے تو یہ منع نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کو مدینہ کے باہر بھیج دیا اور ایک گھر کے حق میں فرمایا دعوہا ذمیمۃ ۱۲ منہ

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

besturdubooks.wordpress.com

مٰلِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهٗ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِاَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْنَا لِاَمْرٍ وَّلَا نَرٰى اَنْ نَّرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَّعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ

امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت عمرؓ (۱۸ھ ہجری میں دورہ کے لیے اور رعیت کا حال دیکھنے کے لیے) شام کے ملک کو روانہ ہوئے جب سرغ میں پہنچے[1] تو لشکر کے سردار ابو عبیدہ بن جراحؓ اور ان کے ہمراہی ملے انہوں نے کہا شام کے ملک میں وبا شروع ہو گئی ہے[2] ابن عباسؓ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے یہ سن کر مجھ سے کہا اگلے مہاجرین کو بلالے (میں نے بلایا) حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا[3] ان سے بیان کیا کہ وہاں طاعون شروع ہو گیا ہے انہوں نے اختلاف کیا کوئی کہنے لگا ہم ایک ارادے سے نکلے ہیں اب طاعون سے ڈر کر ہم کو لوٹ جانا مناسب نہیں معلوم ہوتا کسی نے کہا آپ کے ساتھ وہ بڑے بڑے صحابہ ہیں جو باقی رہ گئے ہیں (ان کا دم قدم غنیمت ہے) ہم مناسب نہیں جانتے کہ آپ ان کو وبائی ملک میں لے جائیں حضرت عمرؓ نے کہا اچھا اب تم جاؤ (میں نے تمہاری رائے سن لی) پھر مجھ سے کہا اب انصار کو بلا میں نے ان کو بلایا حضرت عمرؓ نے ان سے بھی مشورہ لیا انہوں نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کیا (کوئی کہنے لگا چلو کوئی کہنے لگا لوٹ جاؤ) حضرت عمرؓ نے ان سے بھی کہا جاؤ پھر کہا کہ یہاں قریش کے کچھ بوڑھے لوگ ہوں تو ان کو بلالے یعنی ان مہاجرین میں سے جنہوں نے مکہ فتح ہونے سے پہلے (یا مکہ فتح ہوتے پر) ہجرت کی تھی میں نے ان کو (چن چن کر بوڑھوں کو) بلایا انہوں نے متفق اللفظ

[1] ایک مقام ہے شام کے رستے میں مدینہ سے تیرہ منزل پر ۱۲ منہ [2] وبا سے مراد یہاں طاعون ہے ہیضہ کو بھی وبا کہتے ہیں اس طاعون کا نام طاعون عمواس تھا حضرت عمرؓ نے شام کا ملک کئی سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر جگہ ایک ایک فوج کا سردار تھا خالد بن ولید اور یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص یہ سب وہاں کے سردار فوج تھے ۱۲ منہ [3] کہ شام کے ملک کو جائیں یا مدینہ میں لوٹ چلیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْغَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْكَانَ لَكَ اِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَّهٗ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَّالْاُخْرٰى جَدِبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ

یہی رائے دی کہ آپ کا لوٹ جانا مناسب ہے اور وبائی ملک میں لوگوں کو لے جا کر ڈالنا ہرگز مناسب نہیں یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے کیمپ میں منادی کردی میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف مراجعت کروں گا صبح کو ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ مع ساتھیوں کے مدینہ کی طرف لوٹ کر چلے ابو عبیدہ بن جراح کہنے لگے کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو حضرت عمرؓ نے کہا اگر یہ کلمہ اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) البتہ ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں مگر کدھر بھاگتے ہیں) اسی کی تقدیر کی طرف[1] ابو عبیدہ یہ تو بتلاؤ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک نالے میں پہنچو جس کے دو کناروں میں ایک کنارہ تو سرسبز ہو ایک سوکھا خشک اور تم سرسبز کنارہ میں اونٹ چراؤ تو یہ اللہ کی تقدیر سے ہوگا اگر سوکھے کنارے میں چراؤ جب بھی اللہ کی تقدیر سے ہوگا (بہرحال تقدیر سے نکل جانا تو ہو نہیں سکتا) ابن عباسؓ نے کہا اس کے بعد ایسا ہوا) عبدالرحمن بن عوفؓ آئے وہ ان مشوروں میں شریک نہیں ہوئے تھے کہیں کام کاج کے لیے گئے ہوئے تھے انہوں نے یہ سب باتیں سن کر کہا میرے پاس تو اس مسئلہ میں دلیل موجود ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس ملک میں پھیلے جہاں تم ہو تو بھاگ کر وہاں سے نکلو بھی نہیں یہ سن کر حضرت عمرؓ اللہ کا شکر بجا لائے (کہ ان کی رائے حدیث کے موافق ہوئی) اور مدینہ کو لوٹ گئے۔

---

۶۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام

---

[1] حضرت عمرؓ نے ایسا ہی جواب دیا جو لاجواب تھا یعنی یہ بھاگنا بھی تقدیر الٰہی ہے کیونکہ کوئی کام دنیا میں جب تک تقدیر میں نہ ہو واقع نہیں ہوتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کسی ملک مقطع میں وبا واقع ہو تو وہاں نہ جانا لوٹ آنا درست ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا مگر حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہ تھی ان کی رائے ہمیشہ حکم الٰہی کے موافق ہوا کرتی اس مسئلہ میں بھی موافق ہوئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔

مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے کہ حضرت عمرؓ شام کی طرف روانہ ہوئے جب سرغ میں پہنچے تو ان کو یہ خبر آئی کہ شام کے ملک میں طاعون پھیل گیا ہے پھر عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ان سے یہ حدیث بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور تمہارے ملک میں (جہاں تم ہو) وبا آئے تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نکلو بھی نہیں۔

٦٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ الْمَسِيْحُ وَلَا الطَّاعُوْنُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نعیم مجمر سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں نہ دجال آسکے گا نہ طاعون[1]۔

٦٨٣ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيْرِيْنَ قَالَتْ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَحْيٰى بِمَا مَاتَ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُوْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان احول نے کہا مجھ سے حفصہ بنت سیرین نے انہوں نے کہا انسؓ نے مجھ سے پوچھا تیرا بھائی یحییٰ کاہے سے مرا میں نے کہا طاعون سے انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے[2]۔

---

[1] دوسری روایت میں مکہ کا ذکر ہے تو یہاں طاعون سے وہی پلیگ مراد ہے کیونکہ ہیضہ تو مکہ اور مدینہ میں آتا ہے اب یہ نقل کہ ۷۴۹ھ ہجری میں بھی مدینہ منورہ میں طاعون آیا تھا صحیح نہیں ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے جو روایت متن میں نکالی اس میں انشاءاللہ کا لفظ ہے جو طاعون سے متعلق ہے اس صورت میں مدینہ میں بھی طاعون کا آنا جائز ہوگا واللہ اعلم ۱۲ منہ ۔ ۔ ۔

[2] حضرت خواجہ محمد صادق خلف حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں ہمارے شہر میں طاعون کی کثرت ہوئی تو میں نے کہا طاعون کا شکار ہو گئے کہتے ہیں اگر کوئی کاغذ پر لکھ کر اپنے ساتھ رکھ لاکھی بحق حضرت خواجہ محمد صادق از شر طاعون نگاہدار) تو وہ اللہ کے فضل سے طاعون سے محفوظ رہتا ہے مجرب ایک تعویذ طاعون کا پہنچا ہے مگر اس شرط پر ہے کہ وہ مکان کے ایسے دروازے پر لگایا جائے جس میں سے آمد و رفت ہو اور پھر سوا اس کے اور کوئی دروازہ آمد و رفت کے لیے نہ کھولا جائے اس بیرونی دروازہ کے دونوں پھولوں پر پاک روشنائی سے پاک کاغذ پر وہ نقش اس طرح سے لکھے اور ہر پٹ پر چپکا دے انشاءاللہ تعالیٰ اس گھر میں نہیں جانے کا وہ نقش یہ ہے یا حافظ یا حافظ بحول اللہ الملک المتعال لا یدخلہ الطاعون ولا الدجال یا حفیظ یا حفیظ اور سورہ تغابن کو بھی ہر روز آدمی پڑھتا رہے تو بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ یہ سورۃ طاعون کے لئے ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَّالْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ۔

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی پیٹ کے عارضے سے یا طاعون سے مرے اس کو شہید کا درجہ ملیگا

بَابُ ۴۲۱ أَجْرِ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُوْنِ

باب جو شخص طاعون میں صبر کر کے وہیں رہے اگر اس کو طاعون نہ ہو، اس کی فضیلت۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهٖ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُّصِيْبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے داود بن ابی الفرات نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے یحیٰی بن یعمر سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کو پوچھا (یہ کیا بیماری ہے) آپ نے فرمایا اصل میں یہ ایک عذاب ہے اللہ جن بندوں پر چاہتا ہے اس کو بھیجتا ہے لیکن مومنوں کے لیے وہ اللہ کی رحمت ہے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کے شہر میں طاعون آئے وہ صبر کر کے وہیں رہے اس کو یہ یقین ہو کہ جو اللہ نے اس کی تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی ہوگا مگر اس کو شہید کا سا ثواب ملے گا۔ حبان بن ہلال کے ساتھ اس حدیث کو نضر بن شمیل نے بھی داؤد سے روایت کیا[1]

بَابُ ۴۲۲ الرُّقَى بِالْقُرْاٰنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

باب قرآن اور معوذات (فلق اور ناس اور اخلاص) پڑھ کر جھاڑ پھونک کرنا۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے

[1] یہ روایت اوپر مرسوماً گزر چکی ہے ابن ماجہ اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ طاعون اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی ملک میں زنا اور بدکاری کا شیوہ ہو جاتا ہے مولانا روم نے اسی حدیث کا ترجمہ کیا ہے جو کہا ہے ع وز زنا خیزد وبا اندر جہات ٭٭ امام احمد نے روایت کیا طاعون سے مرنے والے اور شہید قیامت کے دن جھگڑیں گے طاعون والے کہیں گے ہم بھی شہیدوں کی طرح مارے گئے اللہ تعالٰے فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو پھر دیکھیں گے تو ان کا زخم بھی شہیدوں کی طرح ہوگا ان کو بھی شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ نسائی نے بھی عقبہ بن عبد سے مرفوعاً ایسی ہی روایت کی ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ والمؤمنین ٭ ـــ ٭ ـــ ٭ ـــ ٭

هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِي الْمَرَضِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفِثُ قَالَ كَانَ يَنْفِثُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔

بَابُ ۴۲۳ الرُّقٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلٰى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولٰئِكَ فَقَالُوْا هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوْا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا لَهُمْ قَطِيْعًا مِّنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوْا لَا نَأْخُذُهٗ

خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں معوذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے جب آپ پر بیماری کی شدت ہوئی تو میں پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھراتی برکت کے لیے معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کیونکر پھونکتے تھے انہوں نے کہا دونوں ہاتھوں پر دم کرکے ان کو منہ پر پھیرتے[1]

باب سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھونکنا منتر کے طور پر اس باب میں ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور کہا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز پر تم اجرت لو اللہ کی کتاب[2] ہے

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب عرب کے ایک قبیلہ پر پہنچے انہوں نے دستور کے موافق ان کی ضیافت نہیں کی خیر اسی حال میں ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا (اب سٹ پٹائے صحابہ کے پاس دوڑے آئے کہنے لگے) بھائیو تمہارے پاس بچھو کاٹے کی کوئی دوا یا منتر ہے انہوں نے کہا ہے کیوں نہیں مگر تم نے ہماری ضیافت تک نہیں کی ہم تو بے اجرت ٹھہرائے منتر نہیں کریں گے آخر انہوں نے (جھک مار کر) کچھ بکریاں دینی قبول کیں تب ایک صحابی نے (خود ابو سعید نے) سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کی وہ کیا کرتے (سورۂ فاتحہ پڑھ کر) تھوک منہ میں اکٹھا کر کے تھوک دیتے

[1] قسطلانی نے کہا اس سے منتر اور تعویذ کا جواز نکلتا ہے بشرطیکہ اللہ کے کلام اور اس کے اسماء یا صفات سے ہو اور عربی زبان میں ہو یا اس کے معنی معلوم ہوں بہ شرطیکہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ منتر اور تعویذ بذاتہ مؤثر ہے بلکہ اللہ کی تقدیر سے مؤثر ہو سکتے ہیں جیسے دوا ابن وہب نے امام مالکؒ سے نمک اور ہتھیار وغیرہ سے منتر کرنے کی کراہت نقل کی ہے اسی طرح تاگے میں گرہیں دیگر مگر شاہ ولی اللہ صاحب نے قول الجمیل میں چیچک کے لیے سورہ رحمان کا گنڈہ تجویز کیا ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَتّٰى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوْهُ فَضَحِكَ وَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ

آخر وہ سردار جس کو بچھو نے کاٹا تھا اچھا ہو گیا اس قبیلہ کے لوگ بکریاں لے آئے لیکن صحابہ کو تردد ہوا انہوں نے کہا ہم یہ بکریاں اس وقت تک نہیں لینے کے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں پھر انہوں نے آپ سے پوچھا آپ ہنس دیے فرمایا ارے تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر بھی ہے بکریاں (شوق سے) لے لو اور میرا بھی حصہ لگاؤ۔

بَابُ ۴۲ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ

باب اگر منتر پڑھنے والا کچھ بکریاں لینے کی شرط کرے۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنِيْ سِيْدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوْقٌ يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُوْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِيْهِمْ لَدِيْغٌ أَوْ سَلِيْمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيْغًا أَوْ سَلِيْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا أَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔

مجھ سے ابو محمد باہلی سیدان بن مضارب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معشر بصری یوسف بن یزید براء نے وہ پہنچا تھا (لیکن یحیی بن معین نے اس کو ضعیف کہا) کہا مجھ سے عبید اللہ بن اخنس نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب ایک چشمہ پر پہنچے وہاں ایک شخص تھا جس کو بچھو نے کاٹ کھایا تھا تب ان چشمہ والوں میں سے ایک شخص ان صحابہ کے پاس آیا کہنے لگا تم میں کوئی بچھو کا منتر بھی جانتا ہے اس چشمہ پر ایک شخص کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے آخر صحابہ میں سے ایک شخص (ابو سعید خدریؓ) اس کے ساتھ گیا اور چند بکریاں اجرت ٹھہرا کر سورۂ فاتحہ اس پر پڑھی وہ اچھا ہو گیا یہ شخص بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں (دوسرے صحابہ) کے پاس آیا انہوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہنے لگے اللہ کی کتاب پر اجرت لینا یہ کیا معنی جب مدینے پہنچے تو انہوں نے آنحضرتؐ سے کہہ دیا یا رسول اللہ اس شخص نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی آپ نے فرمایا سب سے زیادہ اجرت لینے کے لائق تو اللہ کی کتاب ہے۔[1]

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا مہر تعلیم قرآن ٹھہرا دیا تھا اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۴۲۵ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ

۶۹۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضـ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ۔

بَابُ ۴۲۶ الْعَيْنُ حَقٌّ

۶۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ۔

باب بد نظر کا منتر

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ کو سعید بن خالد نے کہا میں نے عبد اللہ بن شداد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا (یا مجھ کو حکم دیا) کہ بد نظر کا منتر کیا جائے[1]

مجھ سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن وہب نے کہا ہم سے محمد بن حرب نے کہا ہم سے محمد بن ولید زبیدی نے کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک چھوکری دیکھی (نام نامعلوم) اس کے منہ پر چھائی تھی[2] آپ نے فرمایا اس پر منتر کراؤ اس کو نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے بھی اس حدیث کو زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلا) روایت کیا[3] محمد بن حرب کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن سالم نے بھی زبیدی سے روایت کیا[4]۔

باب نظر لگ جانا سچ ہے۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگ جانا حق ہے اور آپ نے گودنا گودنے سے منع فرمایا[5]

---

[1] نظر لگ جانا حق ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے عمدہ منتر یہ ہے کہ یہ آیت وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارہم اخیر تک اس شخص پر پڑھ کر پھونکے جس کو نظر لگ گئی ہو یہ عمل مجرب ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ [2] کالے یا سرخ داغ جو منہ پہ پیدا ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ [3] اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے ان بدعتیوں کا رد ہوا جو نظر کے اثر سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ کم علم اور جاہل ہیں نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے اثر رکھے ہیں بعضوں نے کہا اگر نظر لگانے والا کسی کو مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۴۲۷ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

۶۹۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ

باب سانپ اور بچھو کا منتر

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان بن فیروز نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن اسود نے انہوں نے اپنے والد سے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا سانپ بچھو کاٹے کا منتر کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ بچھو ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں منتر کی اجازت دی۔ [۱]

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اللہ کے فضل و کرم سے تیئسواں پارہ تمام ہوا اب چوبیسواں پارہ اس کے فضل و کرم کے بھروسے پر شروع ہوتا ہے

[۱] شاید پہلے آپ نے منتر سے مطلقاً منع فرمایا ہوگا پھر سانپ بچھو کا زہر دفع کرنے کے لیے اس کی اجازت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جس کو بچھو نے کاٹا تھا اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو بچھو تم کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکتا سعید بن مسیب نے کہا مجھ کو پہنچا اگر کوئی شام کو یوں کہہ لے سلام علی نوح فی العالمین تو اس کو بچھو نہیں کاٹنے کا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

چوبیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۴۲۸ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے لیے کیا منتر پڑھا ہے

۶۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا میں اور ثابت بنانی دونوں انس بن مالکؓ کے پاس گئے ثابت نے کہا ابوحمزہ (یہ انس کی کنیت ہے) میں بیمار ہو گیا ہوں انسؓ نے کہا میں تجھ پر وہ منتر (دعا) پڑھ دوں جو آنحضرت بیماری دور کرنے کے لیے پڑھا کرتے تھے میں نے کہا ہاں پڑھ دو انہوں نے کہا یا اللہ لوگوں کے مالک بیماری کے دور کرنے والے تندرستی عطا فرما تو ہی تندرست کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی چنگا کرنے والا نہیں ایسا چنگا کر دے کہ پھر کوئی دکھ نہ رہے۔

۶۹۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهٖ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهٖ وَأَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ سُفْيٰنُ حَدَّثْتُ بِهٖ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِيْ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے لیے یوں تعویذ کرتے تھے ۱؎ درد کے مقام پر داہنا ہاتھ پھیرتے اور کہتے یا اللہ پالنے والے لوگوں کے دکھ درد دور کر دے تندرستی عطا فرما تو ہی تندرستی دینے والا ہے اصل تندرستی وہی ہے جو تو عنایت فرمائے (دوا تو ایک بہانہ ہے) ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے سفیان ثوری نے کہا میں نے یہ حدیث منصور بن معتمر سے بیان کی تو انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

۶۹۵- حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے

۱؎ ان بی بی کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِیْ يَقُوْلُ اَمْسِحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا

۶۹۷۔ حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِی الرُّقْيَةِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

بَابٌ ۴۲۹ النَّفْثِ فِی الرُّقْيَةِ

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفِثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ

انہوں نے ہشام ابن عروہ سے انہوں نے کہا مجھے میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں منتر کرتے فرماتے پروردگار لوگوں کے دکھ درد دور کر دے تندرستی تیرے ہی ہاتھ میں ہے دکھ درد دفع کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں [1] ہے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے عبدربہ بن سعید نے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے لیے دکلمے کی انگلی زمین پر لگا کر فرماتے بسم اللہ یہ ہماری زمین (مدینہ) کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ (ہمارے مالک کے حکم سے) چنگا کر دے گی [2]

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے منتر کے لیے یوں فرماتے بسم اللہ یہ ہماری زمین کی مٹی ہم زمین سے کسی کے تھوک سے ہمارے بیمار کو ہمارے مالک کے حکم سے شفا ہو جائے گی۔

باب منتر پڑھ کر پھونکنا تھوتھو کرنا [3]

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے سنا کہا میں نے ابوقتادہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے پھر جب کوئی تم میں سے خواب میں بری بات دیکھے تو جاگتے ہی تین بار بائیں طرف (تھو تھو کرے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اس خواب سے

[1] یہ فرما کر آپ نے شرک کی جڑ بنیاد اکھیڑ دی جب اللہ کے سوا کوئی درد دکھ تکلیف رفع نہیں کر سکتا تو اس کے سوا اور کسی کو پکارنا محض نادانی اور حماقت ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمارے مالک کے حکم سے بیمار چنگا ہو جائے گا نووی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تھوک کلمے کی انگلی پر لگا کر اس کو زمین پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے پھر وہ مٹی زخم یا درد کے مقام پر لگا دیتے اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ۱۲ منہ [3] اس طرح کر ذرا سا تھوک بھی نکلے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَاِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَىَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَمَا اُبَالِيْهَا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَفَثَ فِيْ كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ قَالَ يُوْنُسُ كُنْتُ اَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَا اَتٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوْا فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا بِحَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ اَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ قَدْ نَزَلُوْا بِكُمْ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يَا اَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَاقٍ

اس کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔[۱] ابو سلمہ نے کہا پہلے بعضا خواب پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر گراں گزرتا جب سے میں نے یہ حدیث سنی (اور اس پر عمل کرنے لگا) اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر آتے (آرام کرنے کیلئے) تو قل ہو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک لیتے پھر ان کو اپنے منہ اور بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے پھیرتے حضرت عائشہ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (یعنی مرض موت میں) تو مجھ کو ایسا کرنے کا حکم دیتے یونس نے کہا میں نے ابن شہاب کو دیکھا جب وہ اپنے بچھونے پر جاتے تو ایسا ہی کرتے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو البشر (جعفر) سے انہوں نے ابو المتوکل (علی بن داؤد) سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب (تیس نفر) ایک سفر میں گئے (اور رستہ میں) عرب کے ایک قبیلے پر اترے ان سے یہ درخواست کی کہ ہماری مہمانی کرو (ہم مسافر ہیں) لیکن انہوں نے انکار کیا (بڑے بے شرم تھے) پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا انہوں نے ہزار جتن کیے لیکن خاک فائدہ نہ ہوا آخر وہ آپس میں کہنے لگے بھئی ان لوگوں کے پاس تو جاؤ جو یہاں آکر اترے ہیں شاید ان میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہو آخر (جھک مار کر) ان کے پاس آئے اور (بڑے مسکین بن کر) کہنے لگے یارو ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے ہم نے لاکھ جتن کیے پر خاک فائدہ نہ ہوا تم میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہے ان صحابہ میں سے ایک شخص (خود ابو سعید خدریؓ) بولے اللہ کی قسم

[۱] حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اللہ کی پناہ چاہنا یہی منتر ہے تو منتر میں پھونکنا (تھو تھو کرنا) ثابت ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَآ اَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى لَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ قَالَ فَاَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِيْ كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ فَقَالَ مَا يُدْرِيْكَ اِنَّهَا رُقْيَةٌ اَصَبْتُمُ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

بَابٌ ۴۳ مَسْحِ الرَّاقِي الْوَجَعَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى

۱۰۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِيْنِهٖ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُوْرٍ

میں بچھو کا منتر جانتا ہوں مگر تم لوگوں نے تو ہماری درخواست پر بھی ہماری مہمانی نہ کی اس لیے میں اپنا منتر اس وقت تک نہیں کرنے کا جب تک تم اس کی مزدوری نہ ٹھہرالو آخر انہوں نے مجبور ہو کر (پھٹے منہ) کچھ بکریاں دینا قبول لیں (تیس بکریاں) جب ابو سعید ان کے ساتھ ہوئے انہوں نے کیا کیا سورۂ فاتحہ پڑھتے جاتے اور زمین پر تھوکتے پڑھتے پڑھتے ان کا سر ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہوا اس کو چھوڑ دیں (خاصی طرح) چلنے پھرنے لگا جیسے کوئی دکھ نہ تھا اس وقت انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا (تیس بکریاں ان صحابہ کے حوالے کیں) اب یہ صحابی آپس میں کہنے لگے بھائی یہ بکریاں بانٹ لو لیکن جس نے منتر پڑھا تھا وہ کہنے لگا ابھی مت بانٹو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں آپ سے بیان کریں دیکھیں آپ کیا حکم دیتے ہیں پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا قصہ بیان کیا آپ نے ابو سعید سے جنہوں نے یہ منتر پڑھا تھا ابو سعید تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے (بیماری کی دوا ہے تم نے) بہت اچھا کیا یہ بکریاں بانٹ لو میرا بھی ان میں ایک حصہ لگاؤ۔

باب درد کے مقام پر داہنا ہاتھ پھیرنا۔

ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے (حافظ مشہور تھے جن کا مصنف ہے) بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے لوگوں پر یوں تعویذ کرتے ان پر داہنا ہاتھ پھیرتے اور فرماتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور کر دے اور تندرستی عطا فرما تو ہی تندرست کرنے والا ہے اصل تندرستی وہی ہے جو تو عنایت فرمائے (دوا سے کیا ہوتا ہے) ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری نہ رہے سفیان

له یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نحدثني عن إبراهيم عن مسروق عن عائشة بنحوه

نے کہا میں نے حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی حدیث نقل کی

باب ۴۳۱ في المرأة ترقي الرجل۔

باب عورت مرد پر منتر پڑھ سکتی ہے۔

۷۰۲۔ حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رض أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفث على نفسه في مرضه الذي قبض فيه بالمعوذات فلما ثقل كنت أنا أنفث عليه بهن فأمسح بيد نفسه لبركتها فسألت ابن شهاب كيف كان ينفث قال ينفث على يديه ثم يمسح بهما وجهه۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام ابن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں انتقال فرمایا اس میں معوذات (سورۂ اخلاص اور فلق اور ناس) پڑھ کر اپنے اوپر آپ پھونکتے جب آپ پر بیماری کی شدت ہوگئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپ کا (مبارک) ہاتھ لے کر آپ کے بدن پر پھیرتی معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کس طرح آپ پھونکتے تھے زہری نے کہا آپ دونوں ہاتھوں میں پھونک کر منہ پر پھیرتے۔

باب ۴۳۲ من لم يرق

باب منتر نہ کرنے کی فضیلت۔

۷۰۳۔ حدثنا مسدد حدثنا حصين بن نمير عن حصين بن عبد الرحمن عن سعيد ابن جبير عن ابن عباس قال خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال عرضت علي الأمم فجعل يمر النبي معه الرجل والنبي معه الرجلان والنبي معه الرهط والنبي ليس معه أحد ورأيت سوادا كثيرا سد الأفق فرجوت أن يكون أمتي فقيل هذا موسى وقومه ثم قيل لي انظر فرأيت سوادا كثيرا سد الأفق فقيل لي انظر هكذا وهكذا فرأيت سوادا كثيرا سد الأفق فقيل هؤلاء أمتك ومع

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (باہر) ہم پر برآمد ہوئے فرمانے لگے (خواب میں) تمام اگلی امتیں میرے سامنے لائی گئیں میں نے کوئی پیغمبر ایسا دیکھا جس کے ساتھ ایک ہی آدمی تھا (بس یہی امت اس کی تھی) کسی پیغمبر کے ساتھ دو ہی آدمی تھے کسی کے ساتھ دس سے کم (یا چالیس سے کم) کوئی پیغمبر ایسا تھا جس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا اور میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھنپ گیا تھا میں سمجھا یہ میری امت ہو گی پھر فرشتوں نے یہ کہا موسےٰ پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ ہیں پھر مجھ سے کہا گیا دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا ہے پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس سے آسمان کا کنارہ ڈھانپ گیا ہے فرشتوں نے کہا

ف۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

bestudybooks.wordpress.com

هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلٰكِنَّ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

یہ تمہاری امت ہے اور ان میں ستر ہزار آدمی ایسے تھے جو بے حساب بہشت میں جائیں گے[1] اس کے بعد لوگ اٹھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا (یہ ستر ہزار کون لوگ ہونگے) اب اصحاب نے آپس میں گفتگو شروع کی کہنے لگے ہم لوگ تو شرک اور کفر کی حالت میں پیدا ہوئے پر (ایک مدت بعد) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے یہ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہونگے جو پیدائش سے مسلمان ہیں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا یہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) بدفالی نہیں لیتے (براشگون) نہ داغ لگاتے ہیں[2] نہ منتر کرتے ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں[3] یہ سن کر عکاشہ ابن محصنؓ کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ میں ان ستر ہزار میں ہوں آپ نے فرمایا ہاں پھر ایک اور شخص (سعد بن عبادہؓ) کھڑے ہوئے کہنے لگے کیا میں بھی ان میں ہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ کے لیے جو ہونا تھا وہ ہو چکا[4]

بَابُ ۴۳۳ الطِّيَرَةِ

باب شگون لینے کا بیان[5]

۴۰۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے بیان کیا انہوں نے سالم

[1] یہ بڑے بڑے کاملین صحابہ اور اولیائے امت ہوں گے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تو کروڑوں اربوں گزر چکی ہے اور ہر وقت دنیا میں بیسیوں کروڑ سے زیادہ رہتی ہے ستر ہزار کا ان آدمیوں میں کیا شمار ۱۲ منہ [2] داغ کی مثل ہر دوا اور علاج یا منتر کو بالذات مؤثر نہیں جانتے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں یا کفر کے الفاظ نہ ہوں تو مراد آپ کی دوا اور علاج اور منتر نہ کرنے سے یہ ہے کہ دوا یا علاج یا منتر کو بالذات مؤثر نہیں جانتے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور گو دوا اور علاج اور منتر کریں مگر اعتقاد ان کا یہ ہے کہ اگر خدا چاہے گا تو ان میں اثر بخشے گا ورنہ وہ خود کچھ نہیں کر سکتے اس تاویل کی ضرورت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا اور علاج اور منتر کیا ہے اگر یہ توکل کے خلاف ہوتا تو آپ کیوں کرتے بعضوں نے کہا آپ عام خاص سب کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے تو آپ نے بیان جواز کے لیے یہ کام کیے مگر یہ اولیاء اللہ سے ہدایت عام متعلق نہیں ہے اس لیے بعضے اولیاء نے نہ دوا کی نہ معالجہ کیا نہ منتر کیا مصیبت اور بیماری سے اور زیادہ خوش ہوئے کہ وہ خالص محبوب کی مراد ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] اس روایت کا مطلب دوسری روایت سے کھلتا ہے اس میں یوں ہے کہ پہلے عکاشہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو ستر ہزار میں کرے آپ نے دعا فرمائی پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا میرے لیے بھی دعا فرمائیے اس وقت آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ کے لیے دعا قبول ہو چکی مطلب یہ ہے کہ دعا کی اجابت کی ساعت گذر گئی یہ کامیابی عکاشہ کی قسمت میں تھی اس کو حاصل ہو چکی [4] یہ سمجھ کر کہ داغ سے ہم تندرست ہو جائیں گے جیسے جاہلیت والوں کا اعتقاد تھا ۱۲ منہ [5] جس کو عربی میں طیرہ کہتے ہیں عرب لوگ کسی کام کے لیے باہر نکلتے تو پرندہ اڑاتے داہنے طرف اڑتا تو نیک فال سمجھتے بائیں طرف اڑتا تو منحوس جان کر لوٹ آتے ہمارے زمانہ میں اب تک جاہل جب باہر نکلتے ہیں اور بلی یا عورت سامنے آجاتی ہے یا کانا شخص نمودار ہوجاتا ہے یا چھینک کی آواز سنتے ہیں تو منحوس جانتے ہیں کہتے ہیں یہ کام نہ ہوگا کوئی گدھوں کا ارکمنا منحوس جانتا ہے نہ معلوم کیا کیا واہیات خیالات میں پھنسے ہوئے ہیں اگر اللہ اور رسول کی جانب دیکھتے قرآن آفتوں میں کیوں پھنستے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلٰثٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالدَّآبَّةِ۔

سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت[۱] بدشگونی یہ کوئی چیز نہیں ہے (محض لغو اور واہی خیال[۲]) ہماری نحوست تو (صرف) تین چیزوں میں ہوتی ہے (اگر ہو) عورت اور گھر اور گھوڑے میں[۳]

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبہ نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے البتہ نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں ہے لوگوں نے کہا نیک فال کیا ہے آپ نے فرمایا کوئی اچھی بات سُننا۔

بَابُ ۴۳ الْفَالِ

باب نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالَ وَمَا الْفَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فال نیک کیا ہے آپ نے فرمایا اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنے۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگ جانا[۴] بدشگونی یہ کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک مجھ کو اچھی لگتی ہے وہ کیا ہے اچھی بات

[۱] بدشگونی کے لغو ہونے پر تو سب عقلا کا اتفاق ہے مگر چھوت کے مقدمہ میں بعضے اطبا اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعضے امراض متعدی ہوتے ہیں جیسے خارشت جذام طاعون وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ یہ تمہارا وہم ہے اگر درحقیقت متعدی ہوتے تو ایک گھر کے یا ایک شہر کے سب لوگ مبتلا ہو جاتے ۱۲ منہ

[۲] نحوست سے یہاں بدشگونی مراد نہیں ہے کیونکہ اس کی تو اوپر نفی ہو چکی ہے بلکہ نحوست سے برائی مراد ہے وہ یہ کہ عورت زبان دراز فاحشہ بدسلیقہ مسرف ہو گھر تنگ ہو یا گندے مقام پر واقع ہو گھوڑا شریر ہو یا مٹھا کھائے بہت پر محنت نہ کر سکے ۱۲ منہ [۳] مثلاً بیمار سالم کا لفظ سنے یا لڑائی پر جانے والا فتح خان نامی شخص سے ملے ۱۲ منہ

[۴] ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۴۳۵ لَاهَامَةَ

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

باب الّو کو منحوس سمجھنا لغو ہے[1]

ہم سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو ابوحصین (عثمان بن عاصم اسدی) نے انہوں نے ابوصالح (ذکوان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگ جانا یا بدشگونی یا الو یا صفر کی[2] نحوست یہ کچھ چیز نہیں ہے۔

بَابٌ ۴۳۶ الْكِهَانَةِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ

باب کہانت کا بیان[3]

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذیل[4] کی دو عورتوں کے جھگڑے کا فیصلہ کیا جو آپس میں لڑیں تھیں ان میں ایک (ام عفیف بنت مسروح) نے دوسری (ملیکہ بنت عویمر) کو پتھر مارا وہ پیٹ سے تھی اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا تو انہوں نے اپنا جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپ نے یہ حکم دیا کہ اس کے بچہ کی دیت میں ایک بردہ دے غلام یا لونڈی یہ سن کر مارنے والی عورت کا خاوند (حمل بن مالک بن نابغہ) کہنے لگا یا رسول اللہ میں اس کا کیا تاوان دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا (لغو ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص تو کاہن کا بھائی معلوم ہوتا ہے[5]۔

---

[1] الو یعنی بوم ایک شکاری پرندہ ہے اس کو دن کو نہیں سوجھتا تو بیچارہ رات کو نکلا کرتا ہے آدمیوں کے ڈر سے اکثر جنگل ویران میں رہتا ہے عرب لوگ الو کو منحوس سمجھتے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ آدمی کی روح مرنے کے بعد الو کے قالب میں آجاتی ہے اور پکارتی پھرتی ہے کیا خرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لغو خیال کا رد کیا ابتک لوگ گھر میں الو کا آنا اور بیٹھنا منحوس سمجھتے ہیں ۱۲ منہ [2] صفر پیٹ کا ایک کیڑا ہے جو بھوک کے وقت پیٹ نوچتا ہے کبھی آدمی اس کی وجہ سے مر جاتا ہے عرب لوگ اس بیماری کو متعدی جانتے تھے امام مسلم نے جابرؓ سے صفر کے یہی معنی نقل کیے ہیں بعضوں نے کہا صفر سے وہ مہینہ مراد ہے جو محرم کے بعد آتا ہے اس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے ابتک ہندوستان میں جاہل لوگ تیرہ تیزی کو منحوس جانتے ہیں ان دنوں میں شادی بیاہ کوئی خوشی کی رسم نہیں کرتے ۱۲ منہ [3] کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتایا کرتے اور ہر ایک شخص سے اس کی قسمت کا حال کہتے یونان سے عرب میں کہانت آئی تھی یونان میں کوئی کام بغیر کاہن سے مشورہ لئے نہ کرتے بعضے کاہن یہ دعویٰ کرتے کہ جنات ان کی تابع ہیں وہ ان کو آئندہ کی بات بتا دیتے ہیں عرب میں شق اور سطیح مشہور کاہن تھے مترجم کہتا ہے یہ سب دھوکا بازی اور دغا بازی تھی ہمارے زمانہ میں کاہن تو نہیں ہیں نجومی اور پنڈت اور رمال اور جفار مرحب سنگ زرد برادر شغال ان کے بھائی ہیں ان لوگوں کا سارا علم جھوٹا اور لغو ہے یہ کیا کرتے ہیں حالات اور اسباب اور قرائن سے ایک بات کی پیشین گوئی کرتے ہیں اگر ہو گئی تب تو کیا کہنا بڑے پھول جاتے ہیں اور جو نہیں ہوتی تو اپنی بات جمانے کے لیے جھوٹے جھوٹے عذرات کر لیتے ہیں کہ فلاں تارہ مقام پر آجانے سے یہ بات رک گئی ہے۔ لعنة اللّٰہ علی الکاذبین المفترین الآکلین بالسحت ۱۲ منہ [4] ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲ منہ [5] جب تو کاہنوں کی طرح مقفیٰ اور مسجع فقرے بولتا ہے ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اس کا پیٹ گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی دیت میں ایک بردہ دلایا لونڈی یا غلام اور اسی سند سے ابن شہاب سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کی جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک بردہ دیت مقرر کی لونڈی ہو یا غلام پھر جس کو آپ نے یہ دیت دینے کا حکم دیا وہ کہنے لگا میں اس کی کیا دیت دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث سے انہوں نے ابومسعود انصاری (عقبہ بن عمرو) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور کاہن (نجومی) کی شیرینی سے منع فرمایا[1]

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا کچھ لوگوں نے (معاویہ بن حکم سلمی نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کاہنوں کی باتوں میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ان کی باتیں محض لغو ہیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ بعضے وقت تو وہ ایسی بات کرتے ہیں جو سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ بات وہ ہوتی ہے جو کاہن شیطان سے اڑا لیتا ہے (یا شیطان فرشتوں

[1] یہ سب حرام کی کمائیاں ہیں ۱۲ منہ [2] اعتبار کے قابل ہی نہیں ۱۲ منہ

يَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّيِّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ

سے سن کر اڑا لیتا ہے) پھر اس کو اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے یہ کاہن کیا کرتے ہیں اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر (لوگوں سے بیان کرتے ہیں)[1]

۷۱۳ - قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلٌ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ.

علی بن مدینی نے کہا عبد الرزاق اس فقرے کو تلک الکلمۃ من الحق مرسلا روایت کرتے تھے پھر انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ عبد الرزاق نے اس کے بعد اس کو مسنداً حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔

بَابُ ۴۳ السِّحْرِ

باب جادو کا بیان[2]

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى وَقَوْلِهٖ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا لیکن شیطان کافر ہو گئے وہی لوگوں کو جادو سکھلاتے ہیں اور وہ علم جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر اترا تھا اور ہاروت ماروت کسی کو یہ علم نہیں سکھلاتے جب تک وہ کہہ نہیں دیتے دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا ہے تو (جادو سیکھ کر) کافر مت بن (کیا فائدہ دنیا چند روزہ ہے) مگر لوگ (ہاروت ماروت کے اس کہہ دینے پر بھی) ان سے وہ علم سیکھتے ہیں جس کے ذریعہ سے عورت اور اس کے خاوند میں جدائی ڈال دیتے ہیں[3] اور یہ جادوگر جادو کی وجہ سے بے اللہ کے حکم کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے غرض وہ علم سیکھتے ہیں جس سے فائدہ تو کچھ نہیں الٹا نقصان ہے (دنیا میں ذلیل آخرت میں تباہ) اور یہودیوں کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ جو کوئی جادو سیکھے اس کو آخرت میں کوئی حصہ نہ رہا[4] اور (سورۂ طٰہٰ میں)

---

[1] اس لیے اکثر باتیں ان کی جھوٹ نکلتی ہیں ایک آدھ بات تو سچی ہو جاتی ہے وہ وہی شیطان فرشتوں سے اڑا لیتا ہے قسطلانی نے کہا یہ کہانت یعنے شیطان جو آسمان پر جا کر فرشتوں کی بات اڑا لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے موقوف ہو گئی اب آسمان پر ایسا چوکی پہرہ ہے کہ شیطان وہاں بھٹکنے نہیں پاتے نہ اب ویسے کاہن موجود ہیں جو شیطانوں سے تعلق رکھتے تھے ہمارے زمانہ کے کاہن محض اٹکل پچو باتیں کرنے والے ہیں ۱۲ منہ

[2] جادو وہ خلاف عادت امر ہے جو شریر اور بدکار شخص سے صادر ہو جادو میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ اس کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں نرے اوہام اور خیالات ہیں اور صحیح قول جس پر جمہور ہیں یہ ہے کہ جادو کی حقیقت ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ جادو کا اثر صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ مزاج کی حالت بدل جائے اس میں کوئی بیماری پیدا ہو یا جادو سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پتھر آدمی بن جائے یا مرد عورت یا عورت مرد بن جائے جمہور کا یہ قول ہے کہ جادو کا اثر صرف تغیر مزاج میں ہوتا ہے لیکن حقیقت کا بدلنا کہ جماد حیوان ہو جائے یا حیوان جماد یا مرد عورت یا عورت مرد یہ جادو سے نہیں ہو سکتا اب معجزہ اور کرامت اور جادو میں یہ فرق ہے کہ جادوگر سفلی اعمال کا محتاج ہوتا ہے اور سامان کا مثلاً نا پلید مردے کی ہڈیاں وغیرہ ان چیزوں کا اور کرامت میں اس سامان کی ضرورت نہیں ہوتی اور معجزے میں پیغمبری کا دعویٰ ہے اور اظہار اور مقابلہ مخالفین سے اور کرامت کو اولیاء اللہ چھپاتے ہیں دعویٰ اور مقابلہ کیسا چنانچہ ایک بزرگ کہتے ہیں الکرامۃ حیض الرجال ۱۲ منہ

[3] ایک دوسرے سے دشمنی اور نفرت پیدا

besturdubooks.wordpress.com

اَفَتَأْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ وَقَوْلِهٖ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى وَقَوْلِهٖ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَالنَّفَّاثَاتُ السَّوَاحِرُ تُسْحَرُوْنَ تُعَمَّوْنَ۔

فرمایا اور جادوگر جہاں جائے کمبخت بامراد نہیں ہوتا اور سورہ انبیاء میں فرمایا کیا تم دیکھ سمجھ کر جادو کی پیروی کرتے ہو[1] اور (سورۂ طٰہٰ میں) فرمایا موسےٰ کو ان کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں (سانپ کی طرح) دوڑ رہی ہیں اور (سورۂ فلق میں) فرمایا اور بدی سے ان عورتوں کے جو گرہوں میں پھونک مارتی ہیں[2] اور سورۂ مومنون میں فرمایا فانی تسحرون پھر تم پر کیا جادو کی مار ہے[3]۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُّقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهُوَ عِنْدِيْ لٰكِنَّهٗ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو عیسےٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بنی رزیق کے ایک شخص (یہودی) لبید بن الاعصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا آپ کا یہ حال ہو گیا آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام (واقع میں) آپ نے نہیں کیا ہوتا[4] ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا آپ میرے پاس تھے مگر میری طرف متوجہ نہ تھے بس دعا کر رہے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا عائشہؓ میں اللہ تعالےٰ سے جو بات دریافت کر رہا تھا وہ اس نے (اپنے فضل سے) مجھ کو بتلا دی میرے پاس دو فرشتے آئے (جبریل میکائیل) ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا ایک پائینتی اب ایک دوسرے سے پوچھنے لگا یہ تو کہو ان صاحب کو (یعنے حضرت محمد کو) کیا بیماری ہو گئی ہے اس نے جواب دیا

[1] یعنے پیغمبر کی جس شخص کو جادوگر سمجھتے تھے ۱۲ منہ [2] یا جو لوگ گرہ دے کر اس پر پھونکتے ہیں ۱۲ منہ [3] کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی شرک کرتے ہو ۱۲ منہ
[4] بعض لوگ کہتے ہیں جادو محض تخییل اور تمویہ یعنے خیال دلانا اور تصور کرانا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ جادو کی کئی قسمیں ہیں جن کو شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی میں تفصیل سے بیان کیا ہے مسمریزم جو آج کل انگریزوں میں شائع ہے وہ بھی جادو کی قسم ہے اسی طرح تسخیر کواکب و ارواح کا علم جو فخر الدین رازی نے کشف مکتوم میں بیان کیا ہے وہ بھی صریح سحر ہے اور فخر الدین رازی سے بڑا تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب کیسے لکھی جس میں علاوہ سحر کے صریح شرک اور کفر کے مضامین ہیں اور کہیں یہ لکھا ہے کہ فلاں کوکب کی تسخیر میں زنا اور لواطت کرے معاذ اللہ کتاب جلانے کے قابل ہے اور فخر الدین رازی نے اس کتاب کو لکھ کر اپنا سارا اعتبار کھو دیا ایسے شخص کی تفسیر کا بھی ہم کیا اعتبار کریں چنانچہ اہل حدیث نے ان کی تفسیر کی نسبت کہا ہے کل شئ فیہ الا التفسیر اب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو چند روز تک اس جادو کا اثر رہا اس میں یہ حکمت تھی کہ آپ کا جادوگر نہ ہونا سب پر کھل جائے کیونکہ جادو کا اثر جادوگر پر نہیں ہوتا ۱۲ منہ

bestirdubooks.wordpress.com

فَقَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قَالَ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَأَنَّ رُؤُسَ نَخْلِهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ قَالَ قَدْ عَافَانِي اللّٰهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ وَّقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ يُقَالُ الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُّشَاقَةِ الْكَتَّانِ

بَابٌ ۴۳۸ اَلشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ

بیماری نہیں) ان پر جادو ہوا ہے پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے پہلے فرشتے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور سر سے نکلے ہوئے بالوں اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ چیزیں یہودی نے کہاں رکھی ہیں دوسرے نے کہا بئر ذروان میں[۱] پھر دوسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کو ساتھ لے کر اس کنوے پر تشریف لے گئے[۲] وہاں سے لوٹ کر آئے تو عائشہؓ سے فرمانے لگے عائشہؓ اس کنوئے کا پانی ایسا (رنگین) تھا جیسے مہندی کا پانی (سرخ ہوتا ہے) اس پر کھجور کے درخت ایسے بھیانک اور بے رونق) تھے گویا سانپوں کے پھن ہیں[۳] حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ منتر کرا کے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرتے[۴] آپ نے فرمایا (کیا فائدہ) اللہ نے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور نہیں پھیلانا چاہتا[۵] پھر آپ نے حکم دیا وہ جادو کا سامان (کنگھی بال خرما کا غلاف) سب گاڑ دیا گیا عیسے بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ اور ابو ضمرہ (انس بن عیاض) اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے روایت کیا[۶] اور لیث بن سعد[۷] اور سفیان بن عیینہ[۸] نے ہشام سے یوں ہی روایت کیا ہے فی مشط و مشاقۃ[۹] مشاطہ اس کو کہتے ہیں جو بال کنگھی کرنے میں نکلیں، (سر یا ڈاڑھی کے) اور مشاقۃ روئی کی تار (یعنے سوت)

باب شرک اور جادو ان گناہوں میں سے ہیں جو آدمی کو تباہ کر دیتے ہیں

مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن ہلال نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابو الغیث سے (جو عبداللہ

---

[۱] یہ ایک اندھا کنواں تھا مدینہ کے اطراف میں ۱۲ منہ [۲] ابن سعد کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ اور عمار کو اس کنوئیں پر بھیجا کر جا کر یہ جادو کا سامان اٹھا لائیں ایک روایت میں ہے کہ جبیر بن یاس زرقی کو بھیجا انہوں نے یہ چیزیں کنوئیں سے نکالیں بعضوں نے کہا قیس بن محصن زرقی نے نکالیں اور ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ان لوگوں کو بھیجا ہو پھر خود بھی تشریف لے گئے ہوں ۱۲ منہ [۳] یا ہنوں کے سر لیعنے بدصورت ۱۲ منہ [۴] تیسیر القاری میں اس کا ترجمہ کیا ہے آپ جادوگر کو شہر بدر کیوں نہیں کرتے میرے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے استخراج سحر اس کو کہتے ہیں کہ جادو کا توڑ دوسرے عمل سے کرانا بعضوں نے کہا یہاں استخراج سے اس سامان کا کنوئیں سے نکلوانا مراد ہے مگر یہ درست نہیں ہوتا کیونکہ اسی روایت میں ہے کہ آپ نے وہ سامان کنوئیں سے نکلوایا تھا اور شاید غلاف میں سے نکلوانا مراد ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ [۵] آپ کا قاعدہ تھا اپنی ذات کا انتقام کسی سے نہیں لیتے تھے ۱۲ منہ [۶] ابو اسامہ اور ابو ضمرہ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اس کتاب میں وصل کیا ہے اور ابن ابی الزناد کی روایت حافظ صاحب کہتے ہیں مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [۷] یہ روایت بدء الخلق میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۸] یہ روایت آگے آتی ہے ۱۲ منہ [۹] قاف سے مشاطہ کے بدل ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَالسِّحْرَ

بَابٌ ۳۹ هَلْ يُسْتَخْرَجُ السِّحْرُ

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ۔

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيَانُ وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ

بن مطیع کا غلام تھا) انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو جادُو اور شرک سے[1]۔

باب جادو کا توڑ کرنا یا جادو کا سامان (اپنی جگہ سے نکلوانا) اور قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا (اس کو اثرم نے سنن میں وصل کیا) اگر کسی پر جادو ہوا ہو یا ٹوٹکا کرکے اس کو اپنی بی بی سے روک دیا ہو (اس سے صحبت نہ کر سکے) تو اس کا دفعیہ کرنا جادو کے باطل کرنے کے لیے منتر کرنا درست ہے یا نہیں انہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں جادو دفع کرنے والوں کی تو نیت بخیر ہوتی ہے[2] اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا ہے جس میں فائدہ ہو[3]۔

مجھ سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہتے تھے پہلے جس نے مجھ سے جادو کی حدیث بیان کی وہ ابن جریج تھے کہتے تھے مجھ سے عروہ کی اولاد نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے پھر میں نے ہشام بن عروہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بھی اپنے والد عروہ سے نقل کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے جادو کیا تھا آپ کو ایسا معلوم ہوتا عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ نہ صحبت کرتے ہوتے نہ کچھ سفیان بن عیینہ نے کہا یہ جو جادو مذکور ہوا یہ بہت سخت قسم کا جادو ہے آخر (ایک مدت کے بعد[4]) آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا عائشہ میں نے اللہ جل شانہ سے جو بات پوچھی تھی وہ اس نے (اپنی عنایت سے) بتلا دی (ایسا ہوا) میں لیٹا تھا) اتنے میں دو فرشتے (جبریل اور میکائیل) میرے پاس آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا (جبریل) دوسرا میری پائینتیں (میکائیل) کہا پس

[1] دوسری روایت میں ہے سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو یہ روایت کتاب الوصایا میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] ایک شخص کو فائدہ پہنچانے کی اس کو تکلیف سے بچانے کی ۱۲ منہ [3] بلکہ جادو سے جو منع فرمایا تو اسی وجہ سے کہ وہ لوگوں کے نقصان کے لیے کیا جاتا ہے اس قول سے یہ نکلتا ہے کہ جادو کا توڑ جس عمل سے ہوتا ہے اس کے کرنے میں قباحت نہیں وہب بن منبہ سے منقول ہے سبز بیری کے سات پتے لے کر ان کو دو پتھروں میں کچل کر ان پر پانی ڈالے اور آیۃ الکرسی اور وہ سورتیں جن کے سرے پر قل ہے پڑھے (یعنی چاروں قل) پھر تین چلو اس میں سے جس پر جادو ہوا ہے اس کو پلا دے اور اسی پانی سے اس کو غسل دے اللہ چاہے گا تو جادو کا اثر چلا جائے گا اسی طرح اس ٹوٹکہ کا جس کی وجہ سے مرد اپنی عورت پر قادر نہیں ہوتا ۱۲ منہ [4] یعنی شیطانوں کے ۱۲ منہ [5] کہتے ہیں چھ مہینے تک آپ کی یہی حالت رہی اور چالیس روز بڑی شدت رہی ۱۲ منہ

»منزل«

رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ قَالَ وَأَيْنَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفَلَا أَيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ فَقَدْ شَفَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا

بَابُ السِّحْرِ [۴]

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ

والے فرشتے نے دوسرے سے پوچھا ان صاحب کو (یعنی حضرت محمدؐ کو) کیا عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو ہوا ہے تب پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے کیا ہے دوسرا کہنے لگا لبید بن اعصم نے یہ بنی زریق کا ایک شخص تھا جو یہودیوں کا حلیف تھا اور منافق تھا[۱] پھر پہلے فرشتے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے[۲] دوسرا فرشتہ کہنے لگا کنگھی اور بالوں اور تاگے میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ سامان کہاں ہے میں رکھا ہے دوسرے نے کہا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں اور اس کو ذروان کے کنوئیں میں ایک پتھر کے تلے داب دیا ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوے پر تشریف لے گئے اور اس کو نکال لیا آپ نے فرمایا میں نے جا کر اس کنوئے کو جو دیکھا تو اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور وہاں کھجور کے درخت ایسے بھیانک تھے جیسے سانپوں کے پھن یا بھوتوں کے سر[۶] حضرت عائشہ کہتی ہیں آپ نے جادو کا سامان نکلوایا میں نے آپ سے عرض کیا آپ اس کا توڑ کیوں نہیں کراتے[۳] آپ نے فرمایا اب کیا فائدہ پروردگار کی قسم سن لو اللہ سے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں لوگوں میں ایک شور مچوانا پسند نہیں کرتا۔

باب جادو کا بیان

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا آپ کو ایسا خیال آتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ اس کو کرتے نہ ہوتے[۵] ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے آپ نے اللہ کو پکارا دعا کی اللہ نے آپ کی دعا قبول کی پھر آپ فرمانے لگے عائشہؓ تجھ کو معلوم ہوا اللہ سے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اللہ نے مجھ کو بتلا دی میں نے کہا فرمائیے تو کیا بات تھی آپ نے

---

[۱] یعنے روایتوں میں یوں ہے کہ وہ کافر تھا بعضوں میں یہ ہے کہ یہودی تھا ۱۲ منہ [۲] یعنے جادو کا سامان کیا ۱۲ منہ [۳] جس سے جادو بالکل باطل ہو جائے ۱۲ منہ [۴] اکثر نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے حافظ نے کہا وہی ٹھیک ہے کیونکہ یہ ترجمہ ایک بار اوپر مذکور ہو چکا ہے پھر دوبارہ اس کا لانا امام بخاری کی عادت کے خلاف ہے ۱۲ منہ

[۵] یا ایک کام کو کر چکے ہیں حالانکہ اس کو کیا نہ ہوتا ۱۲ منہ

[۶] یعنے شیطانوں کے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

بَابُ ۴۴۱ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

بَابُ ۴۴۲ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا

فرمایا میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھا اور میرے پاؤں کے پاس سرہانے والے نے پائینتیں والے سے پوچھا ان صاحب کو کیا عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق قبیلے کا ہے پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور بالوں اور کھجور کے غلاف میں پہلے نے پوچھا یہ سامان کہاں رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئیں میں حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اس کو دیکھا وہاں کھجور کے درخت بھی تھے جب لوٹ کر آئے تو مجھ سے فرمایا عائشہؓ خدا کی قسم اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور کھجور کے درخت کیا تھے گویا سانپوں کے پھن (یا شیطانوں کے سر) میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے وہ کنگھی بال وغیرہ (غلاف سے) نکلوا لئے یا نہیں آپ نے فرمایا نہیں[1] سن لے اللہ نے تو مجھ کو شفا دی تندرست کر دیا اب میں ڈرا کہیں لوگوں میں شور نہ پھیلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان کے گاڑ دینے کا حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

باب بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پورب کی طرف سے (ملک عراق سے) دو شخص[2] مدینہ میں آئے (۹ سنہ ہجری میں) انہوں نے خطبہ سنایا (ایک تقریر کی) لوگوں کو ان کی تقریر پر تعجب[3] آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے یا یہ فرمایا بعض تقریر جادو ہوتی ہے۔

باب عجوہ کھجور بڑی دوا ہے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری

---

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ نے وہ جادو کا لوٹا کنوئیں سے نکلوایا یا نہیں اس صورت میں یہ اگلی روایت کے خلاف ہوگا ہم نے جو ترجمہ کیا ہے اس سے دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہتا مطلب یہ ہے کہ آپ نے وہ پورا غلاف سمیت کنوئیں سے تو نکلوایا مگر غلاف کو نہیں کھولا اس میں سے بال وغیرہ باہر نہیں نکالے بلکہ اسی طرح زمین میں گڑوا دیا بعضوں نے افا خرجتہ کا یہ مطلب لیا ہے کہ آپ نے اس جادو کا توڑ کیا یا نہیں ۱۲ منہ [2] لوگوں کے دل پر جادو کا سا اثر کرتی ہے ۱۲ منہ [3] زبرقان بن بدر بن امرءالقیس بن خلف وعمرو بن الاہیم ۱۲ منہ [4] نہایت فصیح اور بلیغ اور پرتاثیر تھی ۱۲ منہ ٭ ٭ ٭

besturdubooks.wordpress.com

هَاشِمٌ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رض يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

بَاب ۴۴۳ لَا هَامَةَ

۷۲۱۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم بن عتبہ نے خبر دی ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح کو عجوہ کھجور کے چند دانے (سات دانے) کھا لیا کرے اس کو اس روز رات تک کوئی زہر یا جادو ضرر نہیں کرنے کا علی بن مدینی کے سوا اور راویوں نے اس حدیث میں سات دانوں کا ذکر کیا ہے۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے عامر بن سعد سے سُنا انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھالے اس کو اس دن کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچانے کا۔

باب الو کا منحوس ہونا محض غلط ہے۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں صفر کی نحوست کوئی چیز نہیں الو کی نحوست کوئی چیز نہیں اس پر ایک گنوار (نام نامعلوم) بولا یا رسول اللہ پھر کیا وجہ ہے کہ اونٹ ریگستان میں ہرنوں کی طرح (صاف چکنے بیداغ) ہوتے ہیں ان میں ایک خارشتی اونٹ آن کر شریک ہو جاتا ہے تو سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا (یہ اللہ کا حکم ہے) بھلا پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا اور (اسی سند سے) ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن

ؔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جو کوئی شام کو کھالے اس کو صبح تک ضرر نہیں کرے گا ۱۲ منہ ؔ اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ؔ جب چھوت کوئی چیز نہیں ہے ۱۲ منہ ؔ اگر کہیں کہ اس کو کسی اور اونٹ سے خارشت لگی تھی تو اس اونٹ کو کیسے لگی اخیر میں تسلسل لازم آئے گا جو محال ہے یا یہ کہنا ہو گا کہ ایک اونٹ کو خود بخود خارشت پیدا ہوئی تھی یہ آپ نے ایسی عقلی منطقی دلیل بیان کی کہ اطباء کا لشکر مات ہو اس کے سامنے چل ہی نہیں سکتا اب یہ جو دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بیماریاں جیسے بخار آتشک طاعون ایک بستی سے دوسری بستی میں پھیلتی ہیں یا ایک شخص کے بعد دوسرے شخص کو ہوتی ہیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بیماری منتقل ہوئی بلکہ بحکم الٰہی اس دوسری بستی یا شخص میں بھی پیدا ہوئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں بعض طاعون سے مرتے ہیں بعض نہیں مرتے اور ایک ہی شفا خانہ میں چند دایہ یا ڈاکٹر مل کر طاعون زدہ کا علاج معالجہ کرتے ہیں اس کا بدن یا کپڑا چھوتے ہیں پھر بعضے ڈاکٹروں یا نرسوں کو طاعون ہو جاتا ہے بعضوں کو نہیں ہوتا اگر چھوت لگنا صحیح ہوتا تو سب کو ہو جاتا لہٰذا وہی حق ہے جو مخبر صادق نے فرمایا اور دلیل عقلی بھی مقتضی ہے مگر وہم کی دوا افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے جو لوگ وہم میں گرفتار ہیں وہ کسی طرح نہیں مانتے وہ یہی کہے جائیں گے کہ فلاں شخص سے یہ بیماری فلانے کو لگ گئی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ وَاَنْكَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ قُلْنَا اَلَمْ تُحَدِّثْ اَنَّهٗ لَا عَدْوٰى فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَمَا رَاَيْتُهٗ نَسِيَ حَدِيْثًا غَيْرَهٗ۔

عوف سے روایت ہے، انہوں نے ابوہریرۃ سے یہ حدیث سننے کے بعد پھر یہ سنا ابوہریرۃ رض کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیمار اونٹوں والا اچھے تندرست اونٹوں والے سے اپنے اونٹ نہ ملائے[1] اور ابوہریرۃ رض نے اگلی حدیث کا انکار کیا[2]۔ ہم لوگوں نے ان سے کہا تم نے یہ حدیث نہیں بیان کی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں وہ حبشی زبان میں کچھ بات کرنے لگے[3]۔ ابوسلمہ نے کہا، میں نے ابوہریرۃ رض کو اس حدیث کے سوا اور کوئی بھولتے نہیں دیکھا[4]۔

بَابُ ۴۴۲ لَا عَدْوٰى

باب چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمْزَةُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلٰثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ اور ان کے بھائی حمزہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔ اسی طرح بدشگونی، البتہ تین چیزوں میں (اگر نحوست کوئی چیز ہو) تو ہو سکتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں[5]۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْرِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ اَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے بیان کیا کہ ابوہریرۃ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔ ابوسلمہ نے کہا میں نے ابوہریرۃ سے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیمار اونٹ، تندرست اونٹوں کے پاس نہ لائے جائیں اور (اسی سند سے) زہری سے روایت ہے کہا مجھ کو سنان بن ابی سنان نے خبر دی کہ ابوہریرۃ رض نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں، اس وقت ایک گنوار کھڑا ہو کر (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول

---

[1] حالانکہ چھوت کو اوپر باطل کیا پھر جو اس سے منع فرمایا تو اس وجہ سے نہیں کہ چھوت لگ جاتا ہے بلکہ اس میں یہ حکمت ہے کہ ایسا نہ ہو تندرست اونٹ والے کا اعتقاد بگڑ جائے، وہ یہ سمجھنے لگے کہ میرے اونٹ ان بیمار اونٹوں کے آنے اور ان کے ساتھ ملنے کی وجہ سے بیمار ہوگئے یعنی چھوت کا قائل ہو جائے اس لئے ضعیف الایمان لوگوں کا ایمان بچانے کے لئے یہ حکم دیا۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ طاعون کے بیماروں کو اچھے تندرست آدمیوں میں لانا بھی جائز نہ ہوگا اور حاکم اس کی ممانعت کر سکتا ہے ۱۲ منہ۔ [2] یعنے اس حدیث کا کہ چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ۔ [3] جس کو ہم نہ سمجھے غصہ میں معلوم نہیں کیا کہہ گئے ۱۲ منہ۔ [4] آخر ابوہریرۃ رض بھی آدمی بشر تھے اگر ایک حدیث بھول گئے تو کچھ تعجب نہیں، انہوں نے ہزاروں حدیثیں یاد رکھیں مگر ابوہریرۃ رض کے بھول جانے سے حدیث میں کوئی نقص نہیں آتا کیونکہ متعدد ثقہ راویوں نے ان سے یہ حدیث سنی تھی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں جیسے ابوسلمہ اور سنان وغیرہ اور یونس بن ذباب نے جو ابوہریرۃ رض کے چچا زاد بھائی ہیں، کہا ابوہریرۃ! تم تو ہم سے یہ حدیث بیان کرتے رہے ہو، انہوں نے انکار کیا، اسمٰعیلی کی روایت میں ہے کہ حارث نے بھی ان سے یہی کہا تو وہ غصے ہوئے کہنے لگے میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی ابن التین نے کہا شاید یہ حدیث ابوہریرۃ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر بچھانے سے پہلے سنی ہوگی اس لئے اس کو بھول گئے ۱۲ منہ۔ [5] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ الْاِبِلَ تَكُوْنُ فِي الرِّمَالِ اَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَاْتِيْہِ الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ ـ

۷۲۴ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ ـ

بَابٌ ۴۴۵ مَا يُذْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ ـ

۷۲۵ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّہُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ فَجُمِعُوْا لَہُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْہُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا اَبُوْنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ

اللہ ؐ بتلائیے پھر کیا وجہ ہے کبھی ریگستان میں اونٹ ایسے صاف ستھرے چکنے ہوتے ہیں جیسے ہرن ہیں پھر ایک خارشتی اونٹ آکر اُن سے مل جاتا ہے توسب خارشتی ہو جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا یہ کہو پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا[۱]۔

مجھ سے محمدؐ بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمدؐ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں اسی طرح بُرا شگون لینا اور نیک فال مجھ کو اچھا لگتا ہے لوگوں نے عرض کیا نیک فال کیا ہے آپ نے فرمایا اچھی بات[۲]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زہر دیا گیا تھا اس کا بیان اس قصے کو عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو بزار نے وصل کیا[۳])۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ ؓ سے انہوں نے کہا جب خیبر کا قلعہ فتح ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک بھنی) بکری بھیجی گئی اس میں زہر ملایا گیا تھا[۴] آپ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہوں ان کو جمع کرو وہ سب جمع کیے گئے آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں سچ کہو گے انہوں نے کہا ہاں یا ابوالقاسم آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون تھا انہوں نے کہا فلاں شخص آپ نے فرمایا جھوٹ ہو تمہارا باپ تو فلاں شخص تھا کہنے لگے ہاں آپ سچ کہتے ہیں اور ٹھیک فرماتے ہیں پھر آپ نے فرمایا دیکھو اب میں کوئی بات پوچھوں تو تم سچ بولو گے انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم کیونکہ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے[۵] جیسے آپ

[۱] جس پروردگار نے پہلے اونٹ میں خارشت پیدا کی اسی نے سب کو خارشی کیا ۱۲ منہ [۲] مثلاً جنگ کو جا رہے ہیں ایک شخص ملا جس کا نام فتح خان تھا یا بیمار علاج کے لئے نکلا۔ رستہ میں ایک شخص ملا جس کا نام شفائی خاں تھا ۱۲ منہ [۳] اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں فرماتے تھے عائشہؓ وہ نوالہ جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اس کا اثر میں اب تک پاتا ہوں ۱۲ منہ [۴] یہ زینب بنت حارث ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر بکری بھیجی تھی اور شانہ اور دست میں اس نے خوب زہر ہلاہل ملایا تھا اس نے یہ سنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مقاموں کا گوشت پسند کرتے ہیں جب یہ بکری آئی تو آپ نے ایک ذرا سا گوشت اس میں سے کھایا پھر فرمایا یہ بکری مجھ سے کہہ رہی ہے کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے (آپ نہ کھائیے) آپ نے صحابہؓ کو اس کے کھانے سے منع کر دیا ۱۲ منہ

[۵] اس لئے آپ کے سامنے جھوٹ بولنے سے کوئی فائدہ نہیں ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

نے ہمارے باپ کے باب میں پہچان لیا آپ نے پوچھا اچھا بتلاؤ دوزخ میں کون لوگ جائیں گے انہوں نے کہا یہودی لوگ ایک گھڑی کے لئے دوزخ میں جائیں گے (پھر ہم وہاں سے نکل جائیں گے) تو مسلمان ہمارے بدلے دوزخ میں بھر دیئے جاؤ گے آپ نے فرمایا دُرٗ پروردگار کی قسم ہم تمہاری جگہ دوزخ میں نہیں لینے کے پھر آپ نے فرمایا اچھا اور ایک بات پوچھوں سچ بتاؤ گے انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم نے اس بکری میں جو مجھ کو تحفہ بھیجی زہر ملایا تھا یا نہیں انہوں نے کہا بیشک ملایا تھا آپ نے فرمایا سبب انہوں نے کہا سبب یہ تھا اگر آپ درحقیقت اللہ کے پیغمبر نہیں ہیں (جھوٹ دعویٰ کرتے ہیں) تو چلو آپ کے ہاتھ سے ہم کو فراغت ملے گی[۱] اور اگر آپ حقیقت میں سچے پیغمبر ہیں تو آپ کو کوئی نقصان ہونے والا نہیں[۲]۔

بَابُ ۲۴۶ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيثِ

باب زہر پینا یا زہریلی اور خوفناک دوا یا ناپاک دوا کا استعمال کرنا[۳]

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہاڑ سے گرا کر اپنے تئیں مار ڈالے وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح گرتا رہے گا اور جو زہر کا گھونٹ پی کر اپنے تئیں مار ڈالے تو یہ زہر اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور جو لوہے (یا اور کوئی ہتھیار) سے اپنے تئیں مار ڈالے تو یہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ پیٹ میں مارتا رہے گا ہمیشہ ہمیشہ اس کو دوزخ میں یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو احمد بن بشیر نے خبر دی کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم نے کہا مجھ کو عامر بن سعد نے کہا میں نے اپنے والد سعد بن

[۱] آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں گے ۱۲ منہ [۲] اللہ آپ کو خبر دے گا دوسری روایت میں یوں ہے وہ عورت کہنے لگی جس نے زہر ملایا تھا آپ نے میرے باپ خاوند بھائی چچا اور قوم والوں کو قتل کرایا میں نے چاہا اگر آپ پیغمبر ہیں تو خود یہ گوشت آپ سے کہہ دے گا کہ میں زہر آلود ہوں اور اگر آپ دنیا کے ایک بادشاہ ہیں تو آپ کے ہاتھ سے ہم کو فراغت اور راحت حاصل ہوگی ۱۲ منہ [۳] قسطلانی نے کہا شافعیہ نے ناپاک دوا کا استعمال علاج کے لئے درست رکھا ہے مترجم کہتا ہے شافعیہ کے قول پر انگریزی ٹنچروں کا جو شراب کے جوہر سے بنائے جاتے ہیں استعمال درست ہوگا۔ باب کی حدیث میں صرف زہر کا ذکر ہے۔ اس لئے ناپاک دوا سے شاید وہی مراد ہے ۱۲ منہ

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

بَابٌ ۴۷ اَلْبَانِ الْاُتُنِ۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ قَالَ الزُّھْرِیُّ وَلَمْ اَسْمَعْہُ حَتّٰی اَتَیْتُ الشَّامَ وَزَادَ اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ وَسَاَلْتُہٗ ھَلْ نَتَوَضَّاُ اَوْ نَشْرَبُ اَلْبَانَ الْاُتُنِ اَوْ مَرَارَۃَ السَّبُعِ اَوْ اَبْوَالَ الْاِبِلِ قَالَ قَدْ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یَتَدَاوَوْنَ بِھَا فَلَا یَرَوْنَ بِذٰلِکَ بَاْسًا فَاَمَّا اَلْبَانُ الْاُتُنِ فَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُحُوْمِھَا وَلَمْ یَبْلُغْنَا عَنْ اَلْبَانِھَا اَمْرٌ وَّلَا نَھْیٌ وَاَمَّا مَرَارَۃُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیَّ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ۔

بَابٌ ۴۸ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الْاِنَاءِ

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ مَّوْلٰی بَنِیْ تَیْمٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ

ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اس کو اس دن کوئی زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا (نقصان نہیں پہنچائے گا)۔

باب گدھی کا دُودھ پینا کیسا ہے۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے ابوادریس عائذ اللہ سے انہوں نے ابوثعلبہ خشنی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت سے شکار کرنے والے درندے جانور کے کھانے سے منع فرمایا زہری نے کہا میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی تھی جب تک میں شام کے ملک میں آیا[1] اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے پوچھا کیا ہم گدھی کے دودھ سے وضو کرلیں یا اس کو یا درندے کے پتوں کو یا اونٹ کے پیشاب کو پییں انہوں نے کہا (اگلے) مسلمان [illegible] چیزوں سے دوا کرتے رہے انہوں نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا گدھوں کے باب میں جو حدیث ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی وہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور دودھ پینے کا نہ آپ نے حکم دیا نہ اس سے منع فرمایا[3] رہا درندوں کا پتہ تو ابن شہاب نے کہا مجھ کو ابوادریس خولانی نے خبر دی ان کو ابوثعلبہ خشنی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے شکاری درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (پتہ بھی اسی میں سے ہے اصل کی وہ بھی حرام ہوگا)۔

باب جب مکھی برتن میں گر جائے (جس میں کھانا یا پانی ہو)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عتبہ بن مسلم سے جو بنی تمیم کے غلام تھے انہوں نے عبید بن حنین سے

[1] وہاں آن کر یہ حدیث سنی ۱۲ منہ [2] اس کو ذہلی نے زہریات اور ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] بس جس چیز سے شارع نے سکوت کیا وہ معاف ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے اسی بنا پر عطا اور طاؤس اور زہری اور کئی تابعین نے کہا کہ گدھی کا دودھ حلال ہے جو لوگ حرام کہتے ہیں وہ یہ دلیل بیان کرتے ہیں کہ دودھ گوشت سے پیدا ہوتا ہے پس جب گوشت حرام ہوا تو دودھ بھی حرام ہوگا میں کہتا ہوں یہ قیاس فاسد ہے آدمی کا گوشت کھانا حرام ہے مگر اس کا دودھ حلال ہے حتیٰ کہ بڑا آدمی بھی اس کو پی سکتا ہے اوپر گزر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحذیفہ کی جورو کو حکم دیا تو سالم کو دودھ پلا دے تو تیرے خاوند کا وہم جاتا رہے گا ۱۲ منہ ✦

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

مَوْلٰى بَنِىْ زُرَيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِىْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَّفِى الْاٰخَرِ دَاءً ؕ

جو بنی زریق کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو اس کو اچھی طرح پوری (اس کھانے یا پانی میں) ڈبو دے پھر نکال کر پھینک دے اس کے ایک پنکھ میں تو شفا ہے ایک پنکھ میں بیماری ہے (وہ کیا کرتی ہے پہلے بیماری کا پنکھ ڈبوتی ہے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ اللِّبَاسِ

کتاب لباس کے بیان میں

بَابُ ۴۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ

وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا وَتَصَدَّقُوْا فِىْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا مَخِيْلَةٍ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ اَوْ مَخِيْلَةٌ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا اے پیغمبر کہہ دے کس نے وہ زیب و زینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے نکالیں (یعنے عمدہ عمدہ لباس) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] کھاؤ پیو پہنو خیرات کرو لیکن اسراف نہ کرو (حد سے نہ بڑھ جاؤ) نہ تکبر (غرور) کرو اور ابن عباس[2] نے کہا جو تیرا جی چاہے (بشرطیکہ حلال ہو) کھا اور جو تیرا جی ہے (مباح کپڑوں میں سے) پہن اگر کتنا ہی بیش قیمت ہو) مگر جب تک دو باتوں سے بچا رہے اسراف[3] اور تکبر سے۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ يُخْبِرُوْنَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع اور عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے ان تینوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے[4] اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو (رحمت کی نگاہ سے) دیکھے گا بھی نہیں۔

بَابُ ۴۵ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

باب اگر کسی کا کپڑا یوں ہی لٹک جائے تکبر کی نیت نہ ہو (تو گناہ گار نہ ہوگا)۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے احمد ابن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا کپڑا

[1] اس کو ابوداؤد طیالسی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] لباس کے اسراف کا بیان آگے آئے گا وہ یہ ہے کہ بے فائدہ ایک ایک تھان کے پگڑیا عمامے بنادے جیسے افغانی ملا کیا کرتے ہیں یا بے فائدہ انگرکھوں میں بے حد چنٹ رکھے ان کو غبا بتائے جیسے دکھن میں دستور ہے یا بے فائدہ آستینیں کرتے کی چوڑی رکھے ۱۲ منہ [4] پاجامہ ہو یا کرتہ یا چغہ یا عمامہ یا اور کوئی کپڑا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ۔

غرور کی راہ سے لٹکایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (عنایت کرنا کجا) ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کبھی ایسا ہوتا ہے میرے تہبند کا ایک جانب بن قصد لٹک جاتا ہے البتہ اگر ہر وقت اس کو دیکھتا رہوں تو یہ اور بات ہے آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں تھوڑے ہو جو تکبر کی راہ سے لٹکاتے ہیںؒ۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضقَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَكْشِفَهَا۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا سورج میں گہن لگا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپ کپڑا لٹکائے ہوئے جلدی سے اُٹھے مسجد میں آئے دوسرے لوگ بھی (جو مسجد سے چل دیئے تھے) لوٹ آئے تھے آپ نے گہن کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سورج صاف ہو گیا آپ نے ہماری طرف منہ کیا فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جب تم ان میں سے کسی کا گھنانا دیکھو تو جب تک صاف نہ ہو نماز پڑھتے اور اللہ سے دعا کرتے رہو۔

بَابُ ۴۵۱ التَّشْمِيْرِ فِي الثِّيَابِ

باب کپڑا اوپر اٹھانا۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلٰوةَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَاءِ الْعَنَزَةِ۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن ابی زائدہ نے کہا ہم کو عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے والد ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی سے انہوں نے ایک قصہ بیان کر کے یہ کہا پھر میں نے بلال کو دیکھا وہ ایک گانسی لائے زمین میں گاڑ دی اس کے بعد نماز کی تکبیر کہی پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (سرخ) جوڑا پہنے ہوئے کپڑا اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے آپ نے اسی گانسی کی طرف منہ کر کے دو رکعتیں پڑھائیں میں نے دیکھا آدمی جانور آپ کے سامنے سے گانسی کے پار جا رہے تھے۔

ؒ معلوم ہوا کپڑا لٹکانے میں جو وعید آئی ہے اس کا اصل باعث تکبر ہے اور غرور نہایت بُری صفت ہے اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ تکبر اور غرور کے ساتھ کتنی نیکیاں ہوں لیکن آدمی نجات نہیں پا سکتا اور عاجزی اور فروتنی کے ساتھ کتنی برائیاں ہوں لیکن مغفرت کی امید ہے ۱۲ منہ ؒ اس حدیث کا تعلق باب سے یہ ہے کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ جلدی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا لٹکا ہوا تھا معلوم ہوا جب تکبر اور غرور کی نیت نہ ہو اور بلا قصد کپڑا لٹک جائے تو کچھ قباحت نہیں ۱۲ منہ

ؒ جو کتاب الصلوٰۃ میں گزرا ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۴۵۲ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

بَابٌ ۴۵۳ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ اَوْ قَالَ اَبُو الْقٰسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهٗ نَفْسُهٗ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهٗ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَّجُرُّ اِزَارَهٗ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنْ اَبِيْ

باب ٹخنوں کے نیچے جو کپڑا ہو (ازار یا کرتہ یا چغہ) وہ اپنے پہننے والے کو دوزخ میں لے جائے گا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ دوزخ میں لیجائے گا (یعنی اپنے پہننے والے کو)

باب جو شخص تکبر کی راہ سے کپڑا لٹکائے اس کی سزا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ازار گھمنڈ کی راہ سے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (عنایت و نوازش کرنا کجا)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (قارون یا ہیزن فارس کا رہنے والا) ایک جوڑا پہن کر بالوں میں کنگھی کئے اتراتا جا رہا تھا ایک ہی ایکا اللہ تعالیٰ[1] نے زمین میں اس کو دھنسا دیا وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہے گا۔[2]

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے ان کے والد عبداللہ بن عمر نے ان سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنی ازار لٹکائے (بڑے غرور سے) جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا وہ (کمبخت) قیامت تک اس میں دھنستا[3] ہی چلا جائے گا عبدالرحمٰن کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید نے بھی زہری سے روایت کیا اور شعیب نے بھی زہری سے روایت کیا مگر انہوں نے اس کو مرفوع

[1] اترانے کی سزا دی ۱۲ منہ [2] یہ روایت اوپر گزر چکی ۱۲ منہ [3] یا دھنستا جاوے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

هُرَيْرَةَ۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ۔

بَابُ ۴۵۵ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً۔

نہیں کیا (بلکہ ابوہریرہ رض کا قول بیان کیا[۱])۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ کو والد (جریر بن حازم) نے خبر دی انہوں نے اپنے چچا جریر بن زید سے انہوں نے کہا میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا اتنے میں میں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر اسی حدیث کو نقل کیا۔

ہم سے مطر بن فضل مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا میں محارب بن دثار سے ملا (جو کوفہ کے قاضی تھے) وہ گھوڑے پر سوار دار القضا کو آرہے تھے میں نے ان سے یہ حدیث (کپڑا لٹکانے کی) پوچھی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور کی نیت سے اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مہربانی کی نظر سے اس کو دیکھے گا بھی نہیں میں نے محارب سے کہا عبداللہ بن عمر رض نے ازار کی تخصیص کی ہے انہوں نے کہا نہ ازار کی تخصیص کی نہ قمیص کی محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن سحیم اور زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن عمر رض سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[۲] سے اور لیث نے بھی نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے ایسی ہی روایت کی[۳] اور نافع کے ساتھ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اس میں یوں ہے جو شخص اپنا کپڑا لٹکائے (غرور کی راہ سے[۴])

باب حاشیہ دار تہ بند پہننا[۵] اور زہری اور ابوبکر بن محمد اور حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے[۶]۔

---

۱ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲ جبلہ بن سحیم کی روایت کو امام نسائی نے اور زید بن اسلم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا زید بن عبداللہ کی روایت حافظ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ
۳ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴ موسیٰ کی روایت خود اسی کتاب میں شروع کتاب اللباس میں اور عمر بن محمد کی صحیح مسلم میں اور قدامہ کی صحیح ابو عوانہ میں موصول ہے ۱۲ منہ ۵ جس کا کنارہ بنا نہیں ہوتا صرف تانا اس میں ہوتا ہے ۱۲ منہ ۶ حافظ نے کہا حمزہ کا اثر تو ابن سعد نے وصل کیا باقی اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهٗ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ طَلَاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَیْرِ وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا مَعَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَاَخَذَتْ هُدْبَةً مِّنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ یَا اَبَابَکْرٍ اَلَا تَنْهٰی هٰذِهٖ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا یَزِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّکِ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ وَتَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رفاعہ قرظی کی جورو (تمیمہ بنت وہب) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، میں اس وقت آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ابوبکر صدیقؓ بھی تھے وہ کہنے لگی یارسول اللہ میں پہلے رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھ کو تین طلاق دے دیئے، اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا مگر خدا کی قسم اس کے پاس تو ایسا ہے جیسے یہ حاشیہ اس نے اپنی چادر کا حاشیہ بتلایا[۱] خالد بن سعید بن عاص جو ابھی باہر کھڑے تھے ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی انہوں نے باہر ہی سے اس عورت کی بات سن لی انہوں نے (پکار کر) کہا ابوبکر تم اس عورت کو جھڑکتے نہیں کیسی (بے شرمی کی باتیں) پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ نہیں جھڑکا بس مسکراتے رہے (سبحان اللہ آپ کرم اور رحم مجسم تھے) خیر آپ نے اس سے فرمایا معلوم ہوا تو چاہتی ہے پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے (اس سے نکاح کر لے) یہ تو ہوتا نہیں جب تک عبدالرحمٰن تجھ سے مزہ نہ اٹھائے تو اس سے مزہ نہ اٹھائے، اسی حدیث نے شریعت کا ایک قاعدہ قائم کر دیا[۲]

بَابُ ۴۵۵ الْاَرْدِیَةِ وَقَالَ اَنَسٌ جَذَ اَعْرَابِیٌّ رِدَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب چادر اوڑھنا انس نے کہا ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر کھینچی (یہ حدیث آگے آتی ہے)۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ اَنَّ حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِیًّا رض قَالَ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ یَمْشِیْ وَاتَّبَعْتُهٗ اَنَا وَزَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰی جَاءَ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَهُمْ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو امام زین العابدینؒ نے ان کو امام حسینؓ نے کہ جناب امیر حضرت علیؓ نے فرمایا (اس قصہ میں جب حمزہ نے ان کی اونٹنیاں نشہ میں کاٹ ڈالی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور پاپیادہ چلے میں اور زید بن حارثہ آپ کے پیچھے پیچھے اس گھر پر پہنچے جس میں جناب حمزہؓ تھے آپ نے اجازت چاہی گھر والوں نے اجازت دی۔

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلا چادر حاشیہ دار کا پہننا ثابت ہوا ۱۲ منہ [۲] جس عورت کو تین طلاق دیئے جائیں وہ پہلے خاوند سے پھر نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند سے صحبت نہ کرائے اور اس سے طلاق نہ لے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۴۵۶ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا۔

باب قمیص پہننا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ یوسف میں) حضرت یوسفؑ کا قول نقل کیا میرا یہ قمیص لے جاؤ، میرے باپ کے منہ پر ڈال دو وہ انکھیارا بن کر آجائے گا۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ احرام والا شخص کون کون سے کپڑے پہنے، آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنے (اس سے یہ نکلا کہ اور لوگ قمیص پہن سکتے ہیں باب کا یہی مطلب ہے) نہ پاجامہ نہ باران کوٹ نہ موزے مگر جب جوتیاں (چپل) نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ لے (وہ بھی گویا جوتی کی طرح ہو جائیں گے)۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

ہم سے عبداللہ محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کے جنازے پر اس وقت تشریف لائے جب وہ (کمبخت) قبر میں دفنا دیا گیا تھا، آپ نے حکم دیا اس کی نعش نکالی گئی اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دی گئی آپ نے اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا قمیص اس کو پہنایا[1] (یہ سب اُس کے بیٹے کا دل خوش کرنے کیلئے جو سچا مسلمان تھا)۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ فَآذِنَّا فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ فَجَاءَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا اس کا بیٹا (عبداللہ جو سچا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ اپنا قمیص عنایت فرمائیے میں (عبداللہ) اپنے والد کو اسی کا کفن دوں اور آپ اس پر نماز پڑھیے اس کے لئے (مغفرت کی) دعا فرمائیے آپ نے اپنا قمیص اس کو دے دیا اور فرمایا جب جنازہ تیار ہو اس وقت مجھ کو خبر کیجئے اس نے خبر دی

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

آپ اس پر نماز پڑھنے کے ارادے سے تشریف لائے حضرت عمرؓ نے آپ کو پکڑ کر کھینچا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ان کے لئے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے جب بھی اللہ ان کو بخشنے والا نہیں (آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کی بات نہ سنی اور نماز پڑھی)[1] اس وقت حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق یہ آیت اتری منافق مرجائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھیو نہ اس کی قبر پر کھڑا ہوجیو پھر حضرتؐ نے منافقوں کا جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

بَابُ ۴۵۷ جَيْبِ الْقَمِيْصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ

باب قمیص کا گریبان سینہ پر یا اور کہیں (مثلاً کندھے پر) لگانا[2]

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيْهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰى تَغْشٰى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا فِيْ جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابَعَهُ ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاؤُسًا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے ابراہیم ابن نافع سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے (سخی) کی مثال ان دو شخصوں سے دی جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں ان کے ہاتھ ان کی چھاتی اور ہنسلی سے اٹکے ہوں تو سخی جب خیرات کرتا ہے وہ کرتا ڈھیلا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ انگلیوں کے پوروں تک پہنچ جاتا ہے اور نیچا اتنا ہو جاتا ہے کہ زمین پر اس کے پاؤں کا نشان میٹتا جاتا ہے اور بخیل جب خیرات کا قصد کرتا ہے تو وہ کرتہ اور چھوٹا ہو جاتا ہے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ اٹک کر رہ جاتا ہے[3] ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ گریبان میں انگلی ڈال کر اشارہ کرتے تھے[4] کاش تو اس کو دیکھے وہ بخیل چاہتا ہے ذرا تو کرتہ ڈھیلا ہو (کہ ہاتھ ہلا سکے) لیکن وہ ڈھیلا ہی نہیں ہوتا[5] حسن بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن طاؤس نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا ہے[6] اور ابو الزناد نے بھی اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اس روایت میں بھی جبتان کا لفظ ہے۔ یعنی دو کرتے اور حنظلہ بن

---

[1] آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے منع نہیں فرمایا اور میں ستر بار سے بھی زیادہ دعا کروں گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا وہ بھی ستر بار کا فرمایا منافق کے لئے فائدہ نہ بخشے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اور کسی ولی یا درویش کی دعا سے کافر یا منافق کیونکر بخشا جائے گا اور جو ایسی واہی حکایتوں پر اعتبار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے ۱۲ منہ ✦

[2] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ آپ کے کرتہ کا گریبان سامنے سینہ پر تھا اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اور پھنس کر رہ جاتا ہے ۱۲ منہ [4] یہ روایت کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ ✦

besturdubooks.wordpress.com

سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ جُبَّتَانِ وَقَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْاَعْرَجِ جُنَّتَانِ۔

ابی سفیان نے کہا میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے بھی سنا جبتان لیکن جعفر بن ربیعہ نے اعرج سے جو روایت کی ہے اس میں جنتان ہے یعنی دو زرہیں۔

بَابٌ ۴۵۸ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

باب سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہننا

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الضُّحٰى قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوْقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ۔

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابوالضحیٰ نے کہا مجھ سے مسروق نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک میں) حاجت کے لئے گئے پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر پہنچا آپ نے وضو کیا اس وقت آپ ایک شامی جبہ پہنے تھے آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا منہ دھویا پھر ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا وہ تنگ تھیں (چڑھ نہ سکیں) آخر آپ نے جبہ کے اندر سے دونوں ہاتھ نکال لئے ان کو دھویا سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی۔

بَابٌ ۴۵۹ جُبَّةِ الصُّوْفِ فِي الْغَزْوِ۔

باب اُون کا جبہ لڑائی میں پہننا

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْاِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّي اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا ایک رات میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے پوچھا تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا جی ہاں ہے آپ اپنی اونٹنی پر سے اترے اور (ایک طرف) چلے یہاں تک کہ رات کے اندھیرے میں میری نظر سے غائب ہو گئے پھر آئے تو میں نے ڈول سے آپ پر پانی ڈالا آپ نے منہ دھویا ہاتھ دھوئے آپ اون کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے (اس کی آستینیں تنگ تھیں) آپ اپنی باہیں ان میں سے نکال نہ سکے آخر کو آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکال لئے اور باہوں کو دھویا پھر سر پر مسح کیا میں آپ کے موزے اتارنے کو نیچے جھکا آپ نے فرمایا رہنے دے میں نے طہارت کی حالت میں موزے پہنے تھے آپ نے ان پر مسح کر لیا

ﻟﻪ یہ روایت بھی موصولاً کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۴۶۰ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ۔

بَابٌ ۴۶۱ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ

باب قبا اور ریشمی فروج کے بیان میں فروج بھی قبا کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا فروج وہ قبا جس میں پیچھے چاک ہوتا ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں لوگوں کو تقسیم کیں[1] اور مخرمہ کو کوئی قبا نہیں دی تو انہوں نے (مجھ سے) کہا چلو بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے مجھ سے کہا (چونکہ میں بچہ تھا) تو اندر جا اور آنحضرتؐ کو میرے نام سے بلا میں گیا اور کہا کہ والد آپ کو بلاتے ہیں آپ برآمد ہوئے انہی قباؤں میں سے ایک قبا آپ کے اوپر تھی[2] آپ نے (نکلتے ہی مخرمہ سے) فرمایا یہ قبا میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی مسور کہتے ہیں مخرمہ نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ نے فرمایا اب مخرمہ خوش ہوگیا[3]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے انہوں نے کہا ایک ریشمی اچکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجی گئی آپ نے اس کو پہنا پھر اس کو پہن کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے جیسے کوئی کراہت کرتا ہے اس کو اتار ڈالا فرمانے لگے یہ لباس پرہیز گاروں کے لائق نہیں[4]۔ قتیبہ کی اس حدیث کو عبداللہ بن یوسف نے بھی لیث سے روایت کیا[5] عبداللہ بن یوسف کے سوا اور راویوں نے[6] فروجٌ حریرٌ کہا ہے۔

باب لمبی ٹوپیوں کا بیان امام بخاری نے کہا مجھ سے مسدد نے کہا[7] ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا میں نے اپنے والد سلیمان سے سنا انہوں نے کہا میں نے

---

[1] یہ قبائیں ریشمی تھیں اُن میں سنہری گھنڈیاں ٹکے لگے تھے ۱۲ منہ [2] اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ یہ قبائیں ریشمی تھیں آپ نے کیونکر پہنی اس کا جواب یہ ہے کہ شاید اس وقت تک ریشمی کپڑا مردوں کے لئے حرام نہ ہوا ہوگا یا آپ نے اس قبا کو بطور حفاظت کے اپنے اوپر ڈال لیا ہوگا یہ پہننا نہیں ہے جیسے کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو ۱۲ منہ [3] اب کیا ہے قبا نہ ملنے کا غصہ تھا ۱۲ منہ [4] اس کے بعد شاید ریشمی کپڑا مردوں کے لئے حرام ہوگیا ہوگا قسطلانی نے کہا لڑکوں کو ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے۔ بعضوں نے کہا سات برس کے بعد ان کو بھی پہننا حرام ہے ایسا نہ ہو بڑے ہو کر اس کی عادت کرلیں ۱۲ منہ [5] یہ روایت کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [6] جیسے حجاج بن محمدؒ اور قتیبہ اور یونس بن محمدؒ ۱۲ منہ۔

[7] اس کو مسدد نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ۔

بَابُ ۴۶۲ السَّرَاوِيلِ

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

بَابُ ۴۶۳ الْعَمَائِمِ۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا

انس کو ایک زرد لنبی ٹوپی جس میں ریشم اور اون ملا ہوا تھا پہنے دیکھا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اُویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے آنحضرتؐ سے پوچھا احرام والا کون کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا (احرام میں) قمیص نہ پہنو نہ عمامے نہ پائجامے نہ لنبی ٹوپیاں نہ موزے مگر جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے ان کو ٹخنے کے نیچے کاٹ لے اسی طرح (احرام میں) وہ کپڑے بھی مت پہنو جو زعفران یا ورس میں رنگے گئے ہوں (ورس ایک خوشبودار گھانس ہے)۔

باب پائجامہ پہننے کا بیان۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کو (احرام میں) تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے (ان کو کاٹ ڈالے)۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یارسول اللہ احرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنو نہ پاجامہ نہ عمامہ نہ لنبی ٹوپی نہ موزہ اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو (بہ مجبوری) موزے پہن لے مگر ان کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ ڈالے اسی طرح وہ کپڑے بھی نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہو۔

باب عماموں کا بیان۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا مجھ کو سالم نے خبر دی اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا احرام والا شخص قمیص نہ پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ نہ لنبی ٹوپی نہ وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس

besturdubooks.wordpress.com

ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

بَابُ ۴۶۲ التَّقَنُّعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ

۷۵۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَتَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًا لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ

لگی ہو نہ موزے اگر جوتے نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے۔

باب سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا اور ابن عباسؓ نے کہا (یہ مناقب انصار میں موصولاً گزر چکا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ کے سر پر ایک چکنائی لگا عمامہ تھا اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک چادر کا کونا لپیٹ لیا تھا (یہ روایت آگے موصولاً مذکور ہوگی)۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حبش کی طرف کئی مسلمانوں نے ہجرت کی اور ابوبکر صدیق رضؓ نے بھی (حبش) کو جانے کی تیاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ذرا ٹھہرو شاید مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت مل جائے (تو ہم تم ساتھ چلیں گے) انہوں نے کہا میرا باپ آپ پر صدقے کیا آپ کو ایسی امید ہے آپ نے فرمایا ہاں خیر ابوبکر آپ کے ساتھ جانے کی غرض سے رکے رہے اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار مہینے تک ببول کے پتے کھلاتے رہے (تاکہ وہ خوب تیز ہو جائیں) عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے تھے عین دوپہر کا وقت تھا کہ کوئی ابوبکرؓ سے کہنے لگا یہ لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ سامنے سے چلے آرہے تھے سر چھپائے ہوئے اور ایسے وقت تشریف لائے کہ اس وقت کبھی ہمارے پاس نہیں آیا کرتے تھے ابوبکرؓ نے کہا آپ پر میرے ماں باپ صدقے آپ اس وقت خلاف معمول تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی (بڑی) غرض ہے غرض (آپ دروازے) پر آن پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی ابوبکرؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے جب اندر آئے تو فرمایا ابوبکر ذرا لوگوں سے کہو باہر جائیں[1] انہوں نے کہا میرا باپ آپ پر صدقے یہاں غیر کون ہے آپ ہی کی بی بی ہے[2] آپ نے فرمایا ابوبکرؓ کو مجھ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی انہوں نے کہا تو مجھ کو بھی ساتھ رکھیے یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر صدقے آپ نے فرمایا ہاں ضرور تب

---

[1] مجھے تم سے اکیلے میں کچھ کہنا ہے ۱۲ منہ [2] آپ حضرت عائشہؓ سے عقد کر چکے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

هاتين قال النبي صلى الله عليه وسلم بالثمن قالت فجهزناهما احث الجهاز وصنعنا لهما سفرة في جراب فقطعت اسماء بنت ابي بكر قطعة من نطاقها فاوكت به الجراب ولذلك كانت تسمى ذات النطاق ثم لحق النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر بغار في جبل يقال له ثور فمكث فيه ثلث ليال يبيت عندهما عبد الله بن ابي بكر وهو غلام شاب لقن ثقف فيرحل من عندهما سحرا فيصبح مع قريش بمكة كبائت فلا يسمع امرا يكادان به الا وعاه حتى ياتيهما بخبر ذلك حين يختلط الظلام ويرعى عليهما عامر بن فهيرة مولى ابي بكر منحة من غنم فيريحها عليهما حين تذهب ساعة من العشاء فيبيتان في رسلهما حتى ينعق بها عامر بن فهيرة بغلس يفعل ذلك كل ليلة من تلك الليالي الثلث۔

باب ۴۶۵ المغفر۔

۵۵۷۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا مالك عن الزهري عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح وعلى راسه المغفر۔

باب ۴۶۶ البرود والحبرة والشملة وقال خباب شكونا الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة له۔

ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ ان دو اونٹنیوں میں سے آپ ایک لیجئے آپ نے فرمایا میں قیمت سے لوں گا خیر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے دونوں کے سفر کا سامان جلد جلد تیار کیا (جو کچھ ہو سکا) اور ایک تھیلی میں کھانا رکھا (اس کے باندھنے کو کپڑا نہ تھا) اسماء بنت ابی بکر نے کیا کیا اپنے کمر کا کپڑا کاٹ کر اس سے تھیلہ باندھ دیا اس لئے ان کا لقب ذات النطاق پڑ گیا (سبحان اللہ یہ شرف کہاں ملتا ہے[1]) پھر ابوبکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر جا کر ثور پہاڑ کی غار میں چھپ گئے اور تین راتیں اسی میں رہے[2] رات کو عبداللہ بن ابی بکرؓ جو جوان لڑکا بڑا چالاک اور ہوشیار تھا ان کے پاس جاتا اور پچھلی رات کو ان کے پاس سے نکل کر قریش کے کافروں کے پاس صبح کرتا ہر کوئی یہ سمجھتا کہ عبداللہ رات بھر مکہ ہی میں رہا ہے اور مکہ میں جو کوئی بات اُن دونوں کے نقصان کی سنتا اس کو یاد رکھ کر جب رات کا اندھیرا ہوتا ان کے پاس جا کر ان سے کہہ دیتا اور عامر بن فہیرہ ابوبکر کا غلام کیا کرتا دودھ والی بکریاں لے کر چراتے چراتے جب عشا کا وقت آجاتا تو ان کے پاس پہنچا دیتے اس غار پر[3] اور وہ رات کو اسی دودھ پر گزر کرتے اور ابھی رات کا اندھیرا باقی ہوتا کہ عامر ان بکریوں کو لے کر آواز کرتا (جیسے اسی وقت مکہ سے نکلا ہے) تین راتوں تک وہ ایسا ہی کرتا رہا۔

باب خود پہننا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زہری سے انہوں نے انسؓ سے جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں خود پہنے ہوئے داخل ہوئے[4]۔

باب چادروں اور یمن کی چادروں اور کملیوں کا بیان اور خباب بن ارتؓ

نے کہا ہم نے مشرکوں کی ایذادہی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اس وقت آپ ایک چادر پر تکیہ کئے ہوئے تھے[5]

[1] مگر حجاج مردود اس کو عیب سمجھتا تھا خدا کی پھٹکار اس پر ۱۲ منہ [2] اس سے یہ مطلب تھا کہ قریش کے کافر جب تھک بیٹھ رہیں اس وقت نکل بھاگیں ۱۲ منہ [3] تازہ دودھ دوہ کر ان کو دیتا ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر حج یا عمرے کی نیت نہ ہو اور آدمی کسی کام کاج یا تجارت کے لئے مکہ میں جائے تو بغیر احرام کے داخل ہو سکتا ہے ۱۲ منہ۔

[5] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) جا رہا تھا آپ نجران (ایک شہر یمن میں) کی چادر جس کا حاشیہ موٹا (گہرا) تھا اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار (نام نامعلوم) نے (جو آپ سے کچھ مانگتا تھا) آپ کو چادر سمیت زور سے پکڑ کر کھینچا انسؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے کو دیکھا اس چادر کے حاشیہ نے آپکے مبارک جسم پر نشان ڈال دیا اتنا زور سے اس نے کھینچا اور کیا کہنے لگا محمدؐ اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے مجھے کچھ دلواؤ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیئے (اس کی بے ادبی اور جہالت پر) پھر اس کو حکم دیا کچھ دلوا دیں[۱]۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِیْ مَا الْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِیَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِیْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِیْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا لَاِزَارُهٗ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْسُنِيْهَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فِی الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) ایک بُردہ (جو اس نے خود بنی تھی) آنحضرتؐ کے پاس لے کر آئی سہل نے ابو حازم سے پوچھا تم جانتے ہو بُردہ کسے کہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں چادر کو جس کے کناروں پر حاشیہ ہو خیر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے اتفاق سے اس وقت آپ کو چادر کی ضرورت تھی آپنے لے لی اور اسی کو باندھ کر باہر نکلے (تہبند بنایا) ہم لوگوں یعنے صحابہ میں سے ایک شخص (عبدالرحمٰن بن عوف) نے اس چادر کو چھوا اور کہنے لگے (کیا عمدہ چادر ہے) یا رسول اللہ یہ مجھ کو عنایت فرمایئے آپنے فرمایا اچھا لو پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا آپ مجلس میں بیٹھے رہے اس کے بعد گھر گئے اور چادر کو تہ کر کے اس کے

---

[۱] یعنی پیغمبری کی نشانی اس سے زیادہ کیا ہوگی باوجودیکہ اس نے ایسی سخت بے ادبی اور جہالت کی اور آپ کو سر راہ کھینچ کر ایسی تکلیف دی لیکن آپنے اس کو جھڑکا تک نہیں ہنس دیئے اور اس کو سرفراز فرمایا اس کا مطلب پورا کر دیا بھلا کوئی دنیا کے بادشاہوں میں سے اس کا عشر عشیر بھی تو کر کے دیکھے اب مسلمان بادشاہ اپنے تئیں فرعون سمجھتے ہیں ایک خدائی کا دعویٰ کرنا باقی ہے، کیا مجال کوئی غریب غرباان تک پہنچ کر اپنا عرض حال کر سکے اور تو اور نکہ کرنی ان کو عرضی دینا داخل جرم سمجھا گیا ہے واہ رے انصاف اور ہمدردی ہائے اس زمانہ میں حضرت عمرؓ ہوتے جنہوں نے اتنی سی بات پر کہ سعد نے کوفہ میں اپنا ایک محل بنوایا تھا اس میں غریبوں کو وقت بے وقت نہیں آنے دیتے تھے اس محل ہی کو جلوا کر خاک سیاہ کر دیا اگر حضرت عمرؓ ان فرعونی شاہوں کا دماغ دیکھتے تو وہ سزا دیتے کہ یہ بھی عمر بھر یاد کرتے ارے مسلمانو تم اپنے بزرگوں کی تقلید تو نہیں کرتے اور نصاریٰ اور مشرکوں کی تقلید پر مرے جاتے ہو ہائے کمبختی تمہارے بزرگ حضرت عمرؓ کے پاس سارا عرب اور مصر اور ایران اور شام تھا مگر انہوں نے نہ کوئی محل بنوایا نہ کسی غریب کو اپنے پاس آنے سے روکا دن بھر غریبوں کی فریاد سنتے رات کو چھپ کر رعایا کی خبر لینے نکلتے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ أَمُوْتُ. قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

پاس بھیج دیا[1] لوگ ان سے کہنے لگے تم نے اچھا نہیں کیا جو یہ چادر آنحضرتؐ سے مانگی، تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے[2] وہ شخص کہنے لگا میں نے یہ چادر اس لئے تھوڑے مانگی کہ میں پہنوں اللہ کی قسم میں نے اس لئے لی کہ جس دن میں مروں گا تو میرے کفن کے لئے کام آئے سہل کہتے ہیں پھر اس شخص کے کفن میں یہی چادر لگائی گئی[3]

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کے لوگوں میں سے ایک گروہ ستر ہزار آدمیوں کا بہشت میں جائے گا جن کے منہ چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اس وقت عکاشہ بن محصن اپنی چادر (جو اوڑھے تھے) اٹھاتے کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے آپ نے دعا کی یا اللہ عکاشہ کو بھی ان لوگوں میں سے کردے پھر ایک اور انصاری شخص (سعد بن عبادہ) کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمایئے میں بھی ان میں رہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ دُعا کرا چکا (اب اس کا وقت نہیں رہا۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ.

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا بہت پسند تھا انہوں نے کہا سبز یمنی چادر (کیونکہ وہ میل خوری اور بہت مضبوط ہوتی ہے)۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ.

مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ دستوائی نے انہوں نے اپنے والد (ہشام بن عبداللہ) سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا سب کپڑوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی سبز چادر پہننا بہت پسند تھی[4]

---

[1] یعنے عبدالرحمان بن عوف پاس ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ کیا سخاوت ہے آپ کو اس چادر کی ضرورت تھی تو آپ کو تکلیف ہوگی ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ کفن کے لئے بزرگوں کا مستعمل لباس بطور تبرک کے لینا جائز ہے کہتے ہیں نواب مکرم خاں کا جنازہ جو حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے مرید تھے جب تیار ہوا تو کسی نے ان کے سر پر ایک بزرگ کی کلاہ رکھ دی انہوں نے کہا میرے پیر کی کلاہ لاؤ کیونکہ پروردگار کے پاس میرے وسیلہ وہی ہیں ۱۲ منہ [4] کیونکہ سبز رنگ بہشتیوں کا لباس ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوگئی تو ایک سبز یمنی چادر آپ کی (مبارک) نعش پر ڈال دی گئی۔

بَابُ ۴۶ الْاَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

باب کملیوں اور اونی حاشیہ دار چادروں کے بیان میں۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا۔

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباسؓ دونوں کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہوئی آپ کملی اپنے منہ پر ڈال لیتے جب جی گھبراتا تو منہ کھول لیتے اور اسی حال میں فرماتے اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے اُن کمبختوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا[۱] آپ (مسلمانوں کو ایسا کرنے سے) ڈراتے تھے۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِّنْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقشی چادر میں نماز پڑھی آپ نے اس کے بیل بوٹوں پر (عین نماز ہی میں) ایک نظر ڈالی جب سلام پھیرا تو فرمایا یہ چادر ابو جہم کو جاکر (واپس) دے دو (جنہوں نے آپ کو تحفہ بھیجی تھی) کیونکہ اس نے مجھ کو نماز سے غافل کر دیا اور ان کی سادی چادر مجھ کو لادو۔ یہ ابو جہم حذیفہ بن غانم کے بیٹے تھے جو بنی عدی بن کعب قبیلے کے تھے۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَّاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے ایک موٹی کملی اور ایک موٹی ازار نکالی فرمانے لگیں آنحضرت صلی اللہ

[۱] گے مسجد کی طرح وہاں میلہ اور جاترا کرنے یہود اور نصاریٰ سے بڑھ کر کمبخت وہ مسلمان ہیں جنہوں نے بزرگوں اور درویشوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ان کا عرس کرتے ہیں ان کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں نمازیں پڑھاتے ہیں یہ لوگ قبر کے باہر سے یہ کام کرتے ہیں اور بزرگ قبروں کے اندر سے ان پر لعنت کرتے ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی کیونکہ یہ سب بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور کفش بردار اور آپ کی مرضی پر چلنے والے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ

بَابُ ۴۶۸ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

۷۶۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ۔

۷۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهٗ إِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُونَ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوَ أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرٰى احْتِبَاؤُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

بَابُ ۴۶۹ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔

۷۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم کی روح مبارک انہی کپڑوں میں قبض ہوئی۔

باب ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں جس کو عربی میں اشتمال صماء کہتے ہیں (اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے)

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے حبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا (اس کا ذکر آگے آتا ہے اور اوپر کتاب البیوع میں بھی گزر چکا ہے) اور دو نمازوں سے ایک تو فجر کی نماز کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو دوسرے عصر کی نماز کے بعد جبتک سورج ڈوب جائے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر دوسرا کپڑا نہ ہو جو اس میں اور آسمان میں حائل ہو[1] اور اشتمال صماء سے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی کہ ابوسعید خدریؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیعوں سے یعنی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بیع ملامسہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو خریدنا ہو بس اس کو چھو لے رات کو یا دن کو اور الٹ کر نہ دیکھے (یہی شرط ہوئی) اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے[2] بس بیع پوری ہوگئی (یہی شرط ہوئی ہو) نہ مال کو اچھی طرح دیکھیں نہ پسند کریں اور دو لباس جن سے منع فرمایا ان میں ایک اشتمال صماء ہے کہ ایک ہی کپڑا ہو اس کو ایک کندھے پر ڈال لے اور دوسری طرف سے ستر کھلا رہے اس طرف کپڑا نہ ہو دوسرا ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا ہے جب شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

باب ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

[1] کیونکہ اس میں ستر کھل جاتا ہے ۱۲ منہ۔ [2] یا اور کوئی چیز مثلاً ڈھیلا وغیرہ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ اَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ وَّاَنْ يَّشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى اَحَدِ شِقَّيْهِ وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ

بَابُ الْخَمِيْصَةِ السَّوْدَاءِ

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ اَنْ نَّكْسُوَ هٰذِهٖ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَاَلْبَسَهَا فَقَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِيْ يَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيْبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهٗ فَغَدَوْتُ بِهٖ فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ وَّعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَّهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو[1] دوسرے یہ کہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کر دوسرا جانب کھلا رہے اور بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بھی آپ نے منع فرمایا۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو منع فرمایا۔

باب کالی کملی کا بیان

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے اپنے والد سعید بن فلاں سے وہ عمرو بن سعید بن عاص ہیں انہوں نے ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی کالی کملی بھی تھی آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ چھوٹی کملی میں کس کو اڑھاؤں لوگ چپ رہے آپ نے مجھ کو بلوا بھیجا　لوگ مجھ کو اٹھا کر لے گئے (چونکہ کم سن تھی) آپ نے وہ کملی مجھ کو اڑھا دی اور فرمایا اتنی مدت پہن کہ پھٹ کر پرانی ہو جائے (یعنی زندہ رہے گویا دعا دی) اس کملی میں سبز یا زرد نقش تھے آنحضرت نے (جب ام خالد کو یہ کملی اڑھائی تو) فرمایا سناہ سناہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی واہ واہ کیا اچھی معلوم ہوتی ہے[3]

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس سے جب ام سلیم (انس کی والدہ) جنیں تو مجھ سے کہنے لگیں انس دیکھنا ابھی اس بچہ کے پیٹ میں کچھ نہ اترے جب تک صبح کو اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جائے آپ کھجور چبا کر اس کے منہ دیں انس کہتے ہیں صبح کو میں اس بچہ کو آنحضرت کے پاس لے گیا آپ ایک باغ میں تھے حریثی کملی اوڑھے ہوئے اور[2] اونٹوں کو داغ دے رہے تھے

---

[1] اگر پاجامہ میں گوٹ مار کر بیٹھے تو وہ منع نہ ہوگا کیونکہ اس میں ستر نہیں کھلتا ۱۲ منہ [3] یہ ام خالد حبش ہی کے ملک میں پیدا ہوئی تھیں اس لئے آپ نے حبشی زبان میں ان سے یہ کلمہ فرمایا ۱۲ منہ
[2] حریثی نسبت ہے حریث کی طرف شاید اس نے کملیاں بنانا شروع کی ہوگی بعضی روایتوں میں خبر یہی ہے بعضی روایتوں میں جونی ہے یعنی الجون کی طرف نسبت ہے۔ حافظ نے کہا جونی کملی اکثر سیاہ ہوتی ہے تو ترجمہ باب کی مطابقت ہوگئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الَّذِي قَدْ مَرَّ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ۔

بَابُ الثِّيَابِ الْخُضْرِ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتّٰى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ فَقَالَ بَنُوكَ هٰؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هٰذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ فَوَاللّٰهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ۔

جو فتح مکہ کے زمانہ میں آپ پاس آئے تھے۔

باب سبز رنگ کے کپڑے پہننا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے کہ رفاعہ نے اپنی عورت تمیمہ بنت وہب) کو (تین) طلاق دیئے پھر عبدالرحمن بن زبیر قرظی نے اس سے نکاح کیا حضرت عائشہؓ نے کہا یہ عورت سبز اوڑھنی اوڑھے ہوئے آئی اپنے خاوند کی شکایت مجھ سے کرنے لگی اور اپنے بدن پر جو نیل پڑ گئے تھے (سبز داغ) وہ بھی مجھ کو دکھلائے عورتوں کا قاعدہ ہوتا ہے ایک دوسری کی مدد کرتی ہیں اس لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے اس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہنے لگیں اس کا بدن اس کی اوڑھنی سے زیادہ سبز ہو رہا ہے جیسے میں نے مسلمان عورتوں کو تکلیف پاتے دیکھا ویسی تکلیف کسی کو پاتے نہیں دیکھا عکرمہ نے کہا یہ خبر اس کے خاوند کو پہنچی کہ وہ میری شکایت کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی ہے وہ بھی آیا اور دو بچے ساتھ لایا جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) تمیمہ کہنے لگی خدا کی قسم یا رسول اللہ میں نے اس کا کوئی قصور نہیں کیا ہے بات یہ ہے کہ اس کے پاس جو ہے وہ اس کپڑے کے پہننے سے زیادہ زوردار نہیں ہے اس نے اپنے کپڑے کا حاشیہ لے کر بتلایا عبدالرحمن کہنے لگا یا رسول اللہ یہ جھوٹی ہے میں تو اس کو چمڑے کی طرح (جماع کے وقت) ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں مگر یہ شریر ہے پھر رفاعہ (اپنے اگلے خاوند) کے پاس جانا چاہتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا اگر ایسا ہے تو پھر تو رفاعہ کیلئے حلال نہیں ہو سکتی یا اس کے پاس جانے کے قابل نہیں جبتک عبدالرحمن تیرا مزہ نہ اٹھائے عکرمہ کہتے ہیں آنحضرتؐ نے عبدالرحمن کے ساتھ دو بچے دیکھے پوچھا یہ تیرے بچے ہیں اس نے کہا ہاں جب آپ نے عورت

۱؎ شاید عبدالرحمن نے اس کو مارا ہوگا ۱۲ منہ ۲؎ یعنے اس کا عضو بالکل کمزور ہے برابر جماع نہیں کر سکتا ۱۲ منہ ۳؎ یعنے خوب زور سے جماع کرتا ہوں ۱۲ منہ ۴؎ اس لئے شرارت کرتی ہے کہ میں طلاق دے دوں تو پھر رفاعہ سے نکاح کرے ۱۲ منہ ۵؎ یعنے عبدالرحمن نے ابھی تجھ سے دخول نہیں کیا ہے ۱۲ منہ

۶؎ تجھ سے اچھی طرح صحبت نہ کرے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِالْغُرَابِ۔

سے فرمایا تو کہتی ہے عبدالرحمٰن نامراد ہے خدا کی قسم یہ بچے تو عبدالرحمٰن سے صورت میں ایسے ملتے ہیں جیسے کوا دوسرے کوے سے ملتا ہے۔

بَابٌ الثِّيَابِ الْبِيَاضِ

باب سفید لباس کا بیان

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

اسحاق ابن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن بشر نے خبر دی ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد ابراہیم بن سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے کہا میں نے (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے بائیں دو شخص دیکھے سفید کپڑے پہنے ہوئے (وہ دونوں فرشتے تھے جبرائیل اور میکائیل) میں نے ان کو نہ کبھی پہلے دیکھا تھا نہ پھر اس کے بعد دیکھا۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رض حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو مقعد) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے حسین بن ذکوان سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے ان سے ابوالاسود دیلی نے بیان کیا ان سے ابوذرؓ غفاری نے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سفید کپڑے اوڑھے ہوئے سو رہے تھے پھر (دوبارہ) آیا تو آپ جاگ اٹھے تھے آپ نے فرمایا جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہے (اور دوسرے اصول اسلام کا انکار نہ کرے) پھر اسی اعتقاد پر (توحید پر) مر جائے تو وہ (ایک نہ ایک دن) ضرور بہشت میں جائیگا (ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ زنا کرتا ہو آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا ہو پھر میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا خواہ زنا اور چوری کرتا ہو پھر (تیسری بار) میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا ہو ابوذر کی ناک میں مٹی لگے (یعنی ابوذر کو برا معلوم ہو تو ہوا کرے) ابوالاسود نے کہا ابوذر جب کبھی اس حدیث کو بیان کرتے یہ لفظ بھی کہا کرتے وان رغم انف ابی ذر امام بخاری نے کہا

لہ یعنے یہ بچے عبدالرحمٰن کے معلوم ہوتے ہیں پھر تو اس کو نامرد اور سست کیسے بتلاتی ہے عبدالرحمٰن اسی لئے بچوں کو ہمراہ لائے تھے وہ سمجھ گئے تھے کہ اس نے میری نامردی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہوگی ۱۲ منہ ۲ے باب کا مطلب اس سے نکلا کہ یہ فرشتے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سفید لباس بہت عمدہ لباس ہے حاکم اور اصحاب سنن نے مرفوعاً روایت کیا سفید کپڑے پہننا لازم کر لو وہ بہت پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

عِنْدَ الْمَوْتِ اَوْ قَبْلَهٗ اِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهٗ

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو بندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے سب گناہوں سے توبہ کرے اور شرمند ہو اور لا الٰہ الا اللہ کہے تو اللہ اس کو بخش دے گا۔[۱]

بَابُ ۴۷۲ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَافْتِرَاشِهٖ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوْزُ مِنْهُ

باب ریشمی کپڑا پہننا یا اس کا بچھونا اور مردوں کو ریشمی کپڑا کتنا درست ہے۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ قَالَ فِيْمَا عَلِمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا ہم آذر بیجان میں (جو ایک ملک ہے ایران میں) عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے (وہ حضرت عمر کی طرف سے سردار تھے) وہاں ہم کو حضرت عمر کا پروانہ پہنچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا جائز ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگوٹھے کے پاس ہیں ابو عثمان نہدی نے کہا ہم جہاں تک جانتے ہیں اس سے کپڑے کا بیل بوٹا یا حاشیہ مراد ہے۔[۲]

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا ہم آذر بیجان میں تھے وہاں حضرت عمرؓ نے ہم کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا مگر اتنا درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیاں اٹھا کر ہم کو بتلایا زہیر راوی نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی اٹھائی۔

---

[۱] میں کہتا ہوں یہ امام بخاری کی رائے ہے حدیث میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کبیرہ کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے بھی مر جائے لیکن موحد ہو تو اس کا کام اللہ کے اختیار میں ہوگا خواہ اس کو معاف کرے بن عذاب دیئے بہشت میں لے جائے یا چند دن گناہ کے موافق عذاب دے کر پھر بہشت میں لے جائے بہر حال مومن موحد جو دوسرے اصول اور ارکان اسلام کا انکار نہ کرتا ہو وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہنے کا زنا اور چوری دو گناہوں کا ذکر اس لئے کیا کہ ایک حق اللہ ہے ایک حق العبد اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ حقوق العباد بھی اصحاب حقوق کو راضی کر کے معاف کر دے چنانچہ جب حجاج ظالم مرنے لگا تو کہنے لگا یا اللہ مجھ کو بخش دے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشنے کا یہ کلمہ اس کا امام حسن بصری رح نے سنا تو فرمایا اللہ کے کرم سے کچھ تعجب نہیں جب واجد علی شاہ بادشاہ اودھ گزر گیا تو مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا واجد علی شاہ بخشا گیا ایک اور دہلی کا بادشاہ جو سخت گناہ گار تھا مرتے وقت یہ وصیت کر گیا کہ مجھ کو حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کے مزار کے پاس دفن کر دینا وہیں دفن کیا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نظام الدین گڑگڑا کر بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں یا اللہ وہ میرے پاس اس امید سے آیا کہ تو اس کو بخش دے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا بہر حال مومن کے لئے گو کتنا ہی گنہ گار ہو بڑی بڑی امید ہے لیکن کافر اور مشرک کے لئے کوئی امید نہیں مومن اس کو نہیں کہتے کہ نام کا مسلمان ہو یا جس کے باپ دادا مسلمان گزرے ہوں بلکہ مومن وہ ہے جو مرتے وقت توحید پر مرا ہو یعنی کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو شرک کے اقسام مشہور ہیں جو اپنے اپنے مقام پر بیان کئے گئے ہیں ۱۲ منہ

[۲] یعنے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے ۱۲ منہ

[۳] تو دو انگل چوڑا ریشمی حاشیہ لگا سکتے ہیں ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا ہم (آذربیجان میں) عتبہ کے ساتھ تھے حضرت عمرؓ نے ان کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جو کوئی ریشمی کپڑا پہنے گا اس کو آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا۔

ہم سے حسن بن عمر جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے کہا ہم سے ابو عثمان نے پھر یہی حدیث نقل کی ابو عثمان نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے تلایا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلے سے انہوں نے کہا حذیفہ بن یمان مدائن میں [1] تھے انہوں نے پینے کا پانی مانگا ایک کسان چاندی کے کٹورے میں پانی لے کر آیا انہوں نے وہی کٹورا اس کو پھینک مارا اور کہنے لگے میں نے اس کو اس لئے پھینک مارا کہ میں (اس کٹورے میں پانی لانے سے) اس کو منع کر چکا تھا لیکن وہ باز نہیں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی حریر دیبا (ریشمی کپڑے) کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور ہم کو آخرت میں ملیں گے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا شعبہ کہتے ہیں میں نے عبد العزیز سے پوچھا انسؓ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عبد العزیز نے غصے ہو کر سختی سے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی دنیا میں خالص ریشمی کپڑا پہنے گا اس کو آخرت میں یہ کپڑا پہننے کو نہ ملے گا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے کہا میں نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے سنا وہ خطبہ میں یوں کہہ رہے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا (خالص ریشمی کپڑا) وہ آخرت میں نہیں پہننے کا۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابو ذبیان

---

[1] جو مشہور شہر ہے شاہان ایران کا ایک زمانہ میں پایۂ تخت تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى ذِبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خلیفہ بن کعب سے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں اس کو نہ پہنے گا امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابو معمر نے کہا کہتے تھے ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے یزید ضبعی سے کہ معاذہ بنت عبداللہ عدویہ نے کہا مجھ کو ام عمرو بنت عبداللہ بن زبیر نے خبر دی میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا انہوں نے عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتِ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عمران بن حطان سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے حریر کو پوچھا انہوں نے کہا ابن عباسؓ کے پاس جاؤ اُن سے پوچھو میں گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ کو ابو حفص یعنی حضرت عمرؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں حریر وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملنے کا عمران نے کہا میں نے یہ حدیث سن کر کہا حضرت عمرؓ سچے ہیں انہوں نے آنحضرت پر جھوٹ نہیں باندھا اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم سے جریر (یا حرب بن شداد) نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے عمران بن حطان نے بیان کیا اور یہی حدیث نقل کی۔

بَابُ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب حریر چھونا درست ہے اگر اس کو پہنے نہیں اس باب میں زبیدی نے زہری سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی[1]

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمِسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا گیا ہم لوگ اس کو چھونے اور تعجب کرنے لگے (ایسا نرم اور ملائم عمدہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو اس پر تعجب آتا ہے ہم نے کہا بیشک آپ نے فرمایا سعد بن معاذؓ (جو شہید ہو چکے تھے) اُن کے

[1] جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور تمام نے اپنے فوائد میں وصل کیا ۱۲ منہ

فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا۔

بَابُ افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ

وَقَالَ عَبِيدَةُ هُوَ كَلُبْسِهِ۔

٧٨٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ۔

بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُنْجِ وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرُونَهَا وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمِيثَرَةُ جُلُودُ السِّبَاعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ۔

٧٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ۔

بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ

پونچھنے کے رومال (تو لئے) بہشت میں اس سے کہیں بہتر ہیں۔

باب حریر بچھانا کیسا ہے۔

عبیدہ سلمانی نے کہا بچھانا بھی پہننے کی طرح حرام ہے[1]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے والد جریر بن حازم نے کہا میں نے ابن ابی نجیح سے سنا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کھانے سے منع فرمایا اور حریر اور دیبا پہننے سے یا اس پر بیٹھنے سے۔

باب قسی (مصر کا ریشمی کپڑا) پہننا کیسا ہے

عاصم ابن کلیب نے ابوبردہ سے نقل کیا (اس کو امام بخاری نے وصل کیا) میں نے حضرت علیؓ سے کہا قسی کیا کپڑا ہے انہوں نے کہا قسی وہ کپڑے ہیں شام یا مصر کے ملک سے آتے ہیں اس میں ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور ترنج کی طرح بوٹے بنے ہوئے اور میثرہ (زین پوش جس کو عورتیں اپنے خاوند کے لئے ریشم سے بن کر بنایا کرتی تھیں (یا زرد رنگتی تھیں) جیسے اوڑھنے کے رومال ہوتے ہیں (حاشیہ دار) اور جریر بن یزید نے اپنی روایت میں یوں کہا ہے میثرہ جو خانے دار کپڑے ہیں جو مصر سے آتے ہیں ان میں ریشم ہوتا ہے اور میثرہ درندوں کی کھالوں کے زین پوش ہیں[2] امام بخاری نے کہا عاصم نے جو میثرہ کی تفسیر نقل کی وہی اکثر لوگوں نے کی ہے اور وہی زیادہ صحیح ہے[3]۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ ابن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثا سے کہا ہم سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے بیان کیا انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو لال (ریشمی) زین پوشوں اور قسی کے کپڑوں سے منع فرمایا۔

باب خارشت کی بیماری میں مرد (دوا کے طور پر) ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے۔

[1] اس کو حارث بن ابی اسامہ نے مسند میں وصل کیا بعضوں نے حریر پر بیٹھنا جائز رکھا ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر ان پر رد کیا شافعیہ نے کہا اگر دوسرا کپڑا حائل ہو تو حریر پر بیٹھنا درست ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابراہیم حربی نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] جیسے شیر ریچھ چیتے وغیرہ کے ۱۲ منہ [4] قسطلانی نے کہا اکثر علماء کے نزدیک زین پوش وہی منع ہیں جن میں نرا ریشم ہو یا زیادہ ہو سوت کم ہو لیکن جن میں آدھا سوت آدھا ریشم ہو یا سوت زیادہ ہو ایسے کپڑوں کا استعمال درست رکھا ہے کیونکہ ان کو حریر نہیں کہنے کے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

۷۸۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ اور عبد الرحمٰنؓ ابن عوف کو خارشت کی وجہ سے نرا ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی[1]۔

بَابُ ۴۷۸ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

باب عورتوں کو خالص ریشمی کپڑا پہننا درست ہے

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک ریشمی جوڑا (جس میں زرد دھاریاں ہوتی ہیں) عنایت فرمایا میں اس کو پہن کر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرتؐ کے چہرے پر غصہ ہے (میں سمجھ گیا) میں نے اس کو ٹکڑے کر کے اپنی عزیز عورتوں کو بانٹ دیئے۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سِيَرَاءَ حَرِيرًا كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ایک زرد دھاری دار ریشمی جوڑا (بازار میں) بکتا دیکھا[2] انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو خرید لیتے تو اچھا ہوتا جمعہ کے دن اور جب دوسرے ملکوں کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اس وقت پہنا کرتے آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ حصہ ملنا نہیں پھر ایسا ہوا (کہ چند ہی روز کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ویسا ہی ریشمی جوڑا حضرت عمرؓ کو عنایت فرمایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو پہناتے ہیں، آپ ہی نے تو (چند روز ہوئے) اس جوڑے کے باب میں ایسا ایسا فرمایا تھا[3] آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لئے تھوڑے دیا ہے کہ تو خود پہنے بلکہ اس کو بیچ سکتا ہے یا کسی اور کو پہنا سکتا[4]۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیبؓ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے ام کلثوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو زرد دھاری دار ریشمی جوڑا پہنے دیکھا[5]

---

[1] اس سے خارشت والے کو آرام ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو عطارد نامی ایک شخص بیچ رہا تھا ۱۲ منہ [3] اس کو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ ملنا نہیں ۱۲ منہ [4]... [5] یہ حضرت عثمانؓ کی بی بی تھیں انسؓ اس وقت بچے تھے اس وجہ سے ان سے پردہ نہ تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۴۷۹ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسُطِ

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللّٰهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هٰذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِيَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اس پر قناعت کرتے (یعنے آپ کی مزاج میں خواہ مخواہ تکلف نہ تھا)۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں ایک برس تک انتظار کرتا رہا (کہ موقع ہو تو) حضرت عمرؓ سے پوچھوں وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے ان تظاہرا علیہ لیکن میں ان سے ڈرتا رہا یہ پوچھنے میں[1] آخر ایسا ہوا (حج کے سفر میں لوٹتے وقت) وہ ایک جگہ (مرالظہران) میں اترے اور پیلو کے درخت کے تلے حاجت کے لئے گئے جب حاجت سے فارغ ہو کر آئے (میں ان کو وضو کرانے لگا اس وقت) میں نے ان سے پوچھا امیرالمومنین یہ دو عورتیں کونسی ہیں جنہوں نے آنحضرت پر زور جتلایا تھا انہوں نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ اور کون پھر لگے اس کا قصہ بیان کرنے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کو کچھ مال نہیں سمجھتے تھے[2] جب اسلام کا زمانہ آیا[3] اور اللہ تعالیٰ نے (قرآن پاک میں) ان کے حقوق بیان کئے تو ہم ان حقوق کی رعایت کرنے لگے مگر جب بھی ہم اپنے مشوروں وغیرہ میں ان کو شریک کرتے (بس کھانے پینے اور خانگی کام ان کے متعلق تھے) ایک بار ایسا ہوا مجھ میں اور میری جورو میں گفتگو ہوئی وہ ایک سخت کلمہ مجھ کو کہہ بیٹھی میں نے کہا اری چل دور ہو وہ کہنے لگی واہ واہ تم اتنی سی بات پر ایسے بھڑک اٹھے اپنی بیٹی حفصہؓ کی تو خبر لو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا تنگ کرتی ہے[4] یہ سنتے ہی میں حفصہؓ کے پاس آیا میں نے کہا، بیٹی دیکھ میں تجھ کو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور میں

---

۱ حضرت عمرؓ کا رعب اور دبدبہ پروردگار کی طرف سے تھا باوجودیکہ کوئی ظاہری سامان شوکت اور طمطراق کا نہیں رکھتے تھے مگر جو کوئی ان کے سامنے جاتا اس پر ہیبت طاری ہوتی قیصر روم کا سفیر آیا آپ ایک درخت کے تلے سو رہے تھے تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس کے جسم پر لرزہ پڑ گیا وہ حیران تھا کہ میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا جن کے عالیشان محل تھے اور بہت کچھ دھوم دھام رکھتے تھے مگر مجھ پر رعب نہ ہوا، اس مرد درویش کے ساتھ ایسا رعب پڑ رہا ہے کہ سارا بدن لرز رہا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ متعہ کی حلت کا فتویٰ دیا کرتے تھے لوگوں نے کہا جب حضرت عمرؓ نے منبر پر متعہ کی حرمت بیان کی تھی اس وقت تم کیا کرتے تھے تم کو کہنا نہیں تھا انہوں نے کہا حضرت عمرؓ بڑے صاحب ہیبت آدمی تھے میں ان کے رعب سے کچھ نہ کہہ سکا ۱۲ منہ ۲ لونڈی غلاموں کی طرح اُن سے سلوک کرتے ۱۲ منہ ۳ اب کہاں ہیں وہ پادری جو کہتے ہیں اسلام نے تو عورتوں کو لونڈی غلام بنا دیا، اسلام نے تو ان کو طرح طرح کے حقوق عنایت فرمائے اور آزادی بخشی ۱۲ منہ +

۴ دن دن بھر آپ کو خفا رکھتی ہیں ۱۲ منہ +

لَهَا فَقَالَتْ اَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي اُمُوْرِنَا فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِهٖ فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غَابَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهٗ اَتَيْتُهٗ بِمَا يَكُوْنُ وَاِذَا غِبْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ اَتَانِيْ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهٗ فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا نَخَافُ اَنْ يَّاْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ اِلَّا بِالْاَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ قُلْتُ لَهٗ وَمَا هُوَ اَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ فَجِئْتُ فَاِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهَا كُلِّهَا وَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ وَعَلٰى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيْفٌ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِيْ فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ وَتَحْتَ رَاْسِهٖ مِرْفَقَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَاِذَا اُهُبٌ مُّعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِيْ

آنحضرتؐ کو تکلیف دینے کا حال سن کر پہلے حفصہؓ کے پاس گیا اس کے بعد آنحضرتؐ کی دوسری بی بیوں کے پاسؐ پھر میں ام سلمہؓ پاس گیا[1] ان سے بھی میں نے وہی کہا جو حفصہؓ سے کہا تھا وہ کہنے لگیں عمرؓ تم سے تعجب ہے[2] تم ہمارے کاموں میں بھی دخل دینے لگے سچ ہے اب ایک ہی باقی رہا تھا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیوں کے مقدمہ میں بھی دخل دو[3] غرض ام سلمہ نے کئی بار یہی فقرہ کہا (اور مجھ کو خوب آڑے ہاتھوں لیا) اس زمانہ میں ایک انصاری آدمی تھا[4] (وہ میرا ہمسایہ تھا) جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ ہوتا اور میں ہوتا تو جتنی باتیں گزرتیں[5] ان کی خبر میں اس کو آن کر دیتا اسی طرح جب میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نہ ہوتا وہ ہوتا تو وہ مجھ کو خبر کر دیتا (باری باری میں اور وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا کرتے) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد و پیش (قریب قریب) عرب کے جتنے سردار تھے وہ سب آپ کے مطیع ہو گئے تھے ایک غسان کا رئیس (جبلہ بن ایہم) شام کے ملک میں مخالف تھا ہم کو اس کے حملہ کرنے کا ڈر لگا رہتا ایک دن ایسا ہوا انصاری میرے پاس آن کر کہنے لگا (آج تو) بڑا سانحہ ہوا میں چونک گیا میں نے کہا کیا غسان کا رئیس آن پہنچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا سانحہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا یہ سن کر میں ان کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں ہر حجرے سے رونے کی آواز آ رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے پر جا کر بیٹھ رہے ہیں دروازے پر ایک غلام (پہرے کے طور پر رباح نامی) بیٹھا ہے میں اس غلام کے پاس گیا اور اس سے کہا میرے لئے آنحضرتؐ سے اجازت چاہو[6] تو میں اندر گیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر پڑے ہیں[7] اور بوریے کا نشان آپ کے پہلو پر پڑ گیا ہے آپ کے سر کے تلے ایک تکیہ بھی ہے تو چمڑے کا اس میں کھجور کی چھال بھری ہے اور چند

[1] یا میں حفصہؓ پر بل پڑا قریب ہو گیا کہ ماروں ۱۲ منہ [2] وہ بھی حضرت عمرؓ کی رشتہ دار تھیں ۱۲ منہ [3] تم ہر کام میں دخل دیتے دیتے اب ۱۲ منہ [4] اوس بن خولی یا عتبان بن مالک ۱۲ منہ [5] قرآن کی آیتیں اتریں یا جو باتیں آپ فرماتے ۱۲ منہ [6] وہ گیا کہیں تیسری بار میں مجھ کو اجازت ملی ۱۲ منہ [7] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ کو فرش وغیرہ کے تکلف کا ذرا خیال نہ تھا خالی بوریے پر بھی آرام فرماتے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ

۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِّنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا

بَابُ ۴۸۰ مَا يُدْعٰى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

۷۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَ أُتِيَ

کچی کھالیں لٹک رہی ہیں قرظ کے کچھ پتے وہاں موجود ہیں میں نے وہ بیان کیا جو حفصہ اور ام سلمہ سے میری گفتگو ہوئی تھی اور ام سلمہؓ نے جو جواب دیا تھا اس کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے ۔ غرض انتیس راتوں تک آپ اسی بالا خانہ میں رہے اس کے بعد اتر آئے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ہندہ بنت حارث نے خبر دی انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگے تو لا الہ الا اللہ کہہ کر فرمانے لگے اس رات کو (پروردگار کی طرف سے) کیا کیا بلائیں اور کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتریں ان حجروں والی بی بیوں کو (تہجد کے لئے) کون جگاتا ہے دیکھو بہت سی عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر قیامت کے دن ننگی ہونگی زہری کہتے ہیں یہ ہندہ بنت حارث اپنی آستینوں میں گھنڈیاں رکھتی تھیں اپنی انگلیوں کے درمیان۔

باب جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو کیا دعا دی جائے

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے کہا مجھ سے والد سعید بن عمرو نے کہا مجھ سے ام خالد نے بیان کیا جو خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

لہ جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں ۱۲منہ ۲ہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بہلانے کو پہلے ۱۲منہ ۳ہ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے حضرت عمرؓ نے پہلے کھڑے ہی کھڑے ایسی ایسی باتیں کیں جس سے ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غم غلط ہوا دوبار آپ مسکرائے اس وقت حضرت عمرؓ بیٹھے ۱۲منہ ۴ہ اپنی بی بیوں کے پاس نہیں آئے ۱۲منہ ۵ہ بی بیوں کے پاس تشریف لے گئے ۱۲منہ ۶ہ تاکہ اس کا ہاتھ نہ کھلے مطلب یہ ہے کہ ہندہ کو اپنا جسم چھپانے کا بڑا خیال رہتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس میں باریک اور عمدہ کپڑوں کی مذمت ہے جو عورتیں باریک باریک کپڑے پہنتی ہیں اور اپنا جسم اوروں کو دکھلاتی ہیں وہ کمبخت آخرت میں ننگی ہونگی یہی سزا ان کو دی جائے گی افسوس ہم مسلمانوں نے جو شرعی پردہ تھا یعنے لباس ساتر ایسا موٹا کپڑا پہننا جس میں سے عورت کا بدن نظر نہ آئے وہ تو چھوڑ دیا عورتوں کو باریک باریک جالیاں ململیں پہنانا شروع کر دیا جن میں سے ان کی چھاتیاں پیٹھ وغیرہ سب نظر آتی ہیں بعضی عورتیں کرتا تک نہیں پہنتیں صرف چولی پر اکتفا کرتی ہیں ان کا پیٹ بلکہ سینہ بھی کھلا رہتا ہے بعضی چولی بھی نہیں پہنتی صرف ساڑھی پر اکتفا کرتی ہیں جیسے دکن اور بنگالہ میں اور اسی لباس سے بلا تکلف ان مردوں کے سامنے آتی ہیں جن سے نکاح درست ہے جیسے دیور جیٹھ بہنوئی چچا زاد ماموں زاد، پھوپھی زاد بھائی وغیرہ اور پروردگار کے عذاب سے نہیں ڈرتیں اور ہندوؤں اور مشرکوں کی تقلید سے اس پردے کو لازم کر لیا جو رسمی ہے یعنے گھر کے باہر نہ نکلنا کہئے اس سے فائدہ کیا ہوا، ادھر خدا کے گناہ گار ہوئے، ادھر گھروں میں رات دن بند رہنے کی وجہ سے صحت خراب ہوئی خسر الدنیا والاخرہ ذلک ہو الخسران المبین یا اللہ ان لوگوں کی آنکھ کھول یہ اپنا فائدہ اور ضرر سمجھیں اور شریعت محمدی پر عمل کریں، لغو رسموں کو چھوڑیں ۱۲منہ ◆

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابٍ فِیْھَا خَمِیْصَۃٌ سَوْدَآءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَکْسُوْھَا ھٰذِہِ الْخَمِیْصَۃَ فَاُسْکِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِیَ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَلْبَسَنِیْھَا بِیَدِہٖ وَقَالَ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ مَرَّتَیْنِ فَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِ الْخَمِیْصَۃِ وَیُشِیْرُ بِیَدِہٖ اِلَیَّ وَیَقُوْلُ یَآ اُمَّ خَالِدٍ ھٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِیَّۃِ الْحَسَنُ قَالَ اِسْحٰقُ حَدَّثَتْنِیْ امْرَاَۃٌ مِّنْ اَھْلِیْ اَنَّھَا رَاَتْہُ عَلٰی اُمِّ خَالِدٍ

کچھ کپڑے آئے ان میں ایک کالی اونی چادر بھی تھی آپ نے صحابہ سے فرمایا یہ (چھوٹی) چادر کس کو پہناؤں لوگ خاموش ہو رہے پھر آپ ہی نے فرمایا ام خالد کو بلاؤ لوگ مجھ کو لے کر آئے (میں کم سن تھی) آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر مجھ کو پہنادی اور دو بار فرمایا پرانی کر پھاڑ (دعادی یعنے زندہ رہ) آپ اس چادر کے بیل بوٹوں کو دیکھتے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے فرماتے ام خالد سناسنا یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنے واہ کیا زیب دیتی ہے اسحاق بن سعید نے کہا میرے عزیزوں میں سے ایک عورت (نام نامعلوم) نے بیان کیا اس نے یہ چادر دیکھی تھی۔[1]

بَابُ ۴۸۱ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

باب مردوں کو زعفران کا رنگ منع ہے (یعنے بدن یا کپڑے کو زعفران سے رنگنا[2])

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت نے مردوں کو زعفران کے رنگ سے منع فرمایا۔[3]

بَابُ ۴۸۲ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ

باب زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے کا کیا حکم ہے

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْ بِزَعْفَرَانٍ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اُس کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا جو زعفران یا ورس میں رنگا گیا ہو (ورس ایک خوشبودار رنگین گھانس ہے)۔

بَابُ ۴۸۳ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

باب سُرخ رنگ کا بیان

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق

[1] مگر شادی میں درست رکھا ہے جیسے اوپر ایک حدیث میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] یہ عام ہے بدن اور کپڑا دونوں کے رنگنے کو شامل ہے آگے کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ احرام کی حالت میں منع ہے بن احرام منع نہیں مگر اکثر علماء کے نزدیک زعفران کا رنگ مردوں کو مطلقاً منع ہے احرام ہو یا نہ ہو ۱۲ منہ [3] یعنے جو حج اور عمرے کا احرام باندھے ہو ۱۲ منہ [4] سرخ رنگ کا کپڑا مردوں کو پہننا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام شافعی اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ درست ہے گو کسم کا رنگ ہو، اور بعضوں نے کہا نادرست ہے بیہقی نے کہا صحیح یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردوں کو نادرست ہے کیونکہ اس کی ممانعت میں صحیح حدیثیں آئی ہیں اگر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو ضرور ممانعت کے قائل ہوتے۔ تیسیر القاری میں ہے کہ کسم کے سوا دوسرا سرخ رنگ مثلاً مجیٹھ وغیرہ کا جس سے بانات رنگی جاتی ہے یا گیرو کا اکثر فقہاء کے نزدیک مردوں کو درست ہے بعضے فقہاء نے نرا سرخ منع کیا ہے۔ سرخ دھاری والا کپڑا درست رکھا ہے وہ کہتے ہیں حدیث میں جو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے تھے اس سے یہی مراد ہے کہ اس میں سرخ دھاریاں (بقیہ بر صفحہ ۵۱۳)

besturdubooks.wordpress.com

إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رض يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ۔

بَابُ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

۷۹۶ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ۔

بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

۷۹۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيْدٍ أَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

۷۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا

سے انہوں نے براء بن عازب سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے (نہ بہت لمبے نہ ٹھگنے) میں نے آپ کو ایک سرخ جوڑا پہنے دیکھا اتنا خوب صورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

باب سرخ زین پوشش کا کیا حکم[۱] ہے۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سات باتوں کا حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازوں کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا[۲] اور ہم کو منع کیا خالص ریشمی کپڑا اور دیبا اور قسی اور استبرق پہننے سے اور سرخ زین پوشوں کے استعمال سے۔

باب صاف چمڑے کی[۳] جوتی پہننا[۴]۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے سعید بن ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھتے انہوں نے کہا ہاں[۵]۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عبید بن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں تم کو چار باتیں کرتے دیکھتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں میں کسی اور اصحابی کو کرتے نہیں دیکھا انہوں نے پوچھا ابن جریج وہ کون سی باتیں ہیں انہوں نے کہا تم خانہ کعبہ کے کسی کونے کو (طواف میں) ہاتھ نہیں لگاتے صرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱۳) تھیں شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہ قرار دیا ہے کہ کسم کا سرخ رنگ مردوں کے لئے نادرست ہے دوسرا سرخ رنگ درست ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ۔

حاشیہ صفحہ ہذا [۱] قسطلانی نے کہا سرخ زین پوش سے وہی مراد ہے جو ریشمی ہو ۱۲ منہ [۲] باقی چار باتیں اس روایت میں بیان نہیں کیں دوسری روایت میں مذکور ہیں۔ دعوت قبول کرنا سلام فاش کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم سچی کرنا، اسی طرح سات باتیں جو منع ہیں ان میں سے اس روایت میں پانچ مذکور ہیں دو اور یہ ہیں۔ سونے کی انگوٹھی پہننا، چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ۱۲ منہ [۳] جس پر سے بال نکال لئے گئے ہوں یعنی نری کے ۱۲ منہ [۴] عرب میں اکثر لوگ بن دباغت کے چمڑے کی جس پر بال لگے رہتے جوتیاں پہنتے ۱۲ منہ [۵] اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس سے استدلال کیا کیونکہ جوتی عام ہے دونوں طرح کی جوتی کو شامل ہے یعنے اس چمڑے کی جوتی کو بھی جس پر بال ہوں اور اس کو بھی جس کے بال نکال دیئے گئے ہوں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَ
تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ
النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ
يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا
الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ
فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا
وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ
أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا
مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ
نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ

رکن یمانی اور حجر اسود کو ہاتھ لگاتے ہو دوسرے تم صاف نری کے جوتے پہنتے ہو تیسرے تم زرد خضاب کرتے ہو[1] چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو اور لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم (بلے احرام ٹھہرے رہتے ہو جب آٹھویں تاریخ ہوتی ہے اس وقت احرام باندھتے ہو عبداللہ بن عمرؓ نے یہ سن کر کہا رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا اور کسی رکن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں لگاتے تھے (میں بھی نہیں لگاتا) صاف نری کے جوتے جس پر بال نہیں رہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے دیکھا ہے ان کو پہنے پہنے وضو کرتے اس لیے میں بھی ان کا پہننا پسند کرتا ہوں زرد رنگ کا خضاب کرتے[2] یا زرد رنگ کے کپڑے پہنتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس لئے میں بھی زرد رنگ پسند کرتا ہوں[3] احرام کا جو تو نے ذکر کیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت حج کا احرام باندھتے دیکھا جب آپ اونٹ پر سوار ہو کر جانے لگتے[4]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور کہا جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے[5]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو (احرام میں) تہ بند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے (اس کا کاٹنا ضرور نہیں) اور جس

---

[1] زعفران کا یا زرد رنگ کے کپڑے پہنتے ہو ۱۲ منہ [2] صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد رنگ کا خضاب داڑھی میں نہیں کیا لیکن آپ زرد خوشبو لگایا کرتے اسی کی زردی شاید بالوں میں بھی لگ گئی ہوگی ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا زرد رنگ کا استعمال مردوں کو درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ زعفران کا زرد رنگ نہ ہو ۱۲ منہ [4] تو میں بھی جب مکہ سے منا کو جانے لگتا ہوں یعنے آٹھویں تاریخ اسی وقت احرام باندھتا ہوں لبیک پکارتا ہوں ۱۲ منہ [5] اس حدیث میں بھی جوتیوں کا ذکر ہے جو عام ہے ہر طرح کی جوتیوں کو شامل ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ثُمَّ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔[1]

بَابٌ ۴۸۶ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى

باب پہنتے وقت پہلے داہنا جوتا پہنے

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف سے شروع کرنا بہت پسند تھا طہارت میں جوتا پہننے میں کنگھی کرنے میں۔[2]

بَابٌ ۴۸۷ يَنْزِعُ النَّعْلَ الْيُسْرَى

باب جوتا اتارتے وقت پہلے بایاں اتارے

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جوتا پہنے تو پہلے داہنا پاؤں ڈالے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے داہنا پاؤں پہننے میں تو اول رہے اتارنے میں اخیر۔

بَابٌ ۴۸۸ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ

باب ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں ننگا اس طرح چلنا منع ہے۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا أَوْ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں جوتے اتار لے یا دونوں پہن کر چلے۔[3]

بَابٌ ۴۸۹ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا

باب ہر چپل میں دو، دو تسمے اور ایک تسمہ بھی کافی ہے

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دہری جوتی میں دو دو تسمے تھے۔

[1] لیکن ٹخنوں کے نیچے تک ان کو کاٹ ڈالے جیسے اوپر کی حدیث میں ہے ۱۲منہ [2] ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے ہر کام میں ان میں سے وہ کام مستثنیٰ ہیں جن میں بائیں سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً جوتا اتارنے مسجد سے باہر نکلنے پاخانہ جانے میں ۱۲منہ [3] اس میں بڑی حکمت ہے اول تو یہ بدنما ہے ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں ننگا دوسرے اس میں پاؤں تلے اوپر ہو کر موچ آجانے کا ڈر ہے ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۰۵ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هٰذِهٖ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عیسیٰ بن طہمان نے انہوں نے کہا انسؓ دو دو جوتیاں لے کر نکلے ان دونوں میں دو تسمے تھے (ہر ایک میں ایک) ثابت بنانی نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا ہے[1]

بَابُ ۴۹۰ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ اَدَمٍ۔

باب لال چمڑے کا ڈیرہ

۸۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُوْنَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد وہب بن عبداللہ سوائیؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ لال چمڑے کے ڈیرے میں تشریف رکھتے تھے میں نے دیکھا آپ کے وضو کا پانی بلال لے کر آئے لوگ اس کے لینے کو لپکے جس نے کچھ پالیا اس نے بدن پر لگالیا جس کو نہ مل سکا اس نے دوسرے ہاتھ سے تری لے کر (دہی لگالی)

۸۰۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالکؓ نے خبر دی **دوسری سند** لیث بن سعد نے کہا (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انسؓ بن مالک نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا ان کو لال چمڑے کے ڈیرے میں جمع کیا[2]

بَابُ ۴۹۱ الْجُلُوْسِ عَلَى الْحَصِيْرِ وَنَحْوِهٖ۔

باب بوریئے وغیرہ یا اس کی طرح دوسرے حقیر فرش پر بیٹھ جانا

۸۰۸ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيْرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ وَيَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوْبُوْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک بوریئے کی آڑ کر کے حجرہ سا بنا لیتے اس میں تہجد کی نماز پڑھا کرتے اور دن کو اسی کو بچھا کر اس پر بیٹھتے لوگوں نے جمع ہونا شروع کیا (حجرے کے پرے رہ کر) آپ کی اقتداء کرتے جب بہت لوگ جمع ہونے لگے

---

[1] اس سے باب کا دوسرا مطلب ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] یہ وہ قصہ ہے جو غزوہ طائف میں گزر چکا جب انصار نے کہا تھا آپ لوٹ کا مال قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے قریش کے خون ٹپک رہے ہیں ۱۲ منہ [3] یہ خبر سن کر کہ آپ اس حجرے میں نماز پڑھ رہے ہیں ۱۲ منہ [4] حج وداع میں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حتى كثروا فأقبل فقال يا أيها الناس خذوا من الأعمال ما تطيقون فإن الله لا يمل حتى تملوا وإن أحب الأعمال إلى الله ما دام وإن قل۔

باب ۴۹۲ المزرر بالذهب

وقال الليث حدثني ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة أن أباه مخرمة قال له يا بني إنه بلغني أن النبي صلى الله عليه وسلم قدمت عليه أقبية فهو يقسمها بنا إليه فذهبنا فوجدنا النبي صلى الله عليه وسلم في منزله فقال لي يا بني ادع لي النبي صلى الله عليه وسلم فأعظمت ذلك فقلت أدعو لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بني إنه ليس بجبار فدعوته فخرج وعليه قباء من ديباج مزرر بالذهب فقال يا مخرمة هذا خبأناه لك فأعطاه إياه۔

باب ۴۹۳ خواتيم الذهب

۸۰۹ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا أشعث بن

تو آنحضرتؐ ان کی طرف مخاطب ہوتے فرمایا لوگو اتنا عمل کرو جتنا نبھ سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں تم ہی عمل کرتے کرتے تنگ ہو جاؤ گے (اکتا جاؤ گے) دیکھو اللہ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ ہوتا رہے گو تھوڑا ہی ہو[1]۔

باب اگر کسی کپڑے میں گھنڈی تکمے سنہری لگے ہوں (یا چاندی سونے کے بٹن ہوں)

لیث بن سعد نے کہا (اس کو امام احمد نے وصل کیا) مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ سے ان کے والد مخرمہ ان سے کہنے لگے بیٹا مجھ کو خبر لگی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (کہیں سے) اچکنیں آئی ہیں آپ بانٹ رہے ہیں چلو ہم بھی آپ کے پاس چلیں (ہم کو بھی کوئی اچکن مل جائے) خیر ہم باپ بیٹا مل کر گئے دیکھا تو آپ گھر میں ہیں والد نے مجھ سے کہا ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے نام سے بلا لے میں نے اس کو برا سمجھا اور والد سے کہا آنحضرتؐ کو (دیکھو تم کو دیکھو) میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے لئے بلانے والا نہیں[2] انہوں نے کہا بیٹا آنحضرتؐ (دنیا کے رئیسوں کی طرح) مغرور نہیں ہیں خیر میں نے (والد کے کہنے سے) آپ کو بلایا آپ ایک اچکن دیبا کی جس میں سنہری گھنڈی تکمے لگے ہوتے تھے ڈالے ہوئے نکلے[3] اور فرمانے لگے مخرمہ میں نے یہ اچکن تیرے لئے چھپا رکھی تھی پھر وہ ان کو دے دی[4]۔

باب سونے کی انگوٹھیاں (مرد کو) پہننا کیسا ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

---

[1] سبحان اللہ کیا حکمت کی تعلیم ہے جو آدمی تھوڑا تھوڑا مواظبت کے ساتھ کرے آخیر میں وہی بہت ہو جاتا ہے پورا ہوتا ہے دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ گر پڑتا ہے آہستہ چلنے والا منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے جن لوگوں نے دنیا میں بڑے بڑے کام کئے ہیں بڑی بڑی کتابیں پوری کیں وہ انہی لوگوں نے جو آہستہ مواظبت اور پابندی اوقات کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے اور جلد بازوں سے کبھی کوئی بڑا کام پورا نہ ہو سکا ۱۲ منہ [2] کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے ۱۲ منہ [3] آپ ایک ادنیٰ آدمی کے بلانے پر چلے آئے ۱۲ منہ [4] شاید اس وقت تک حریر پہننا حرام نہ ہوا ہوگا یا اس قبا کو لئے ہوئے نکلے ہونگے ڈالنے سے یہی مراد ہے ۱۲ منہ [5] پہلے مخرمہ ذرا دل میں غصے تھے کہ آپ نے اوروں کو قبائیں دیں ان کو یاد تک نہیں کیا جب مخرمہ نے آپ کو بلوایا تو آپ سمجھ گئے اور قبا لئے ہوئے برآمد ہوتے مخرمہؓ کی خواہش پوری کر دی ان کا سارا رنج جاتا رہا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادنےٰ اعلیٰ سب کا ایسا خیال تھا یہی تو وجہ تھی سب آپ پر سے اپنی جان مال نثار کرنا فخر اور سعادت سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک مسلمان بادشاہوں کو ان حدیثوں سے نصیحت لینا چاہیئے اور اپنی رعایا کے ساتھ اس شفقت اور مہربانی سے پیش آنا چاہیئے کہ وہ ان کے عاشق زار بنے رہیں ہمارے زمانہ کے تو مسلمان بادشاہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ ایک فرد بشر بھی ان کا بے غرض خیر خواہ نہیں ہے خوشامد سے یا ڈر کر سب خیر خواہی اور محبت کا دعوے کرتے ہیں وکفٰی باللہ شہیدا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سَلِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ۔

اشعث بن سلیم نے کہا میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا کہا میں نے براء بن عازب سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں سے ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا پہننے سے اور خالص ریشمی کپڑا اور استبرق اور دیبا پہننے سے اور لال زین پوش سے اور قسی سے اور چاندی کے برتن (میں کھانے پینے) سے اور سات باتوں کا ہم کو حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازوں کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا (جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے) سلام کا جواب دینے کا دعوت قبول کرنے کا کسی کی قسم سچا کرنے کا مظلوم کی مدد کرنے کا۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَقَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيْرًا مِثْلَهُ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور عمرو بن مرزوق باہلی نے کہا (اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا) ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر سے سنا انہوں نے بشیر سے پھر یہی حدیث نقل کی[1]

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّجَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمٰى بِهٖ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کا نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف رکھتے لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی) سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی بنوالی[2]

بَابُ ۲۹۴ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب چاندی کی انگوٹھی کا بیان

[1] اس سند کے لانے سے قتادہ کا سماع نضر سے ثابت کرنا منظور ہے چونکہ قتادہ تدلیس کیا کرتے تھے امام بخاری نے ساری کتاب میں جہاں قتادہ کی روایت عن عن کے ساتھ ہے اکثر مقاموں میں وہاں ان کا سماع کھول دیا ہے ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا ایک جماعت صحابہ سے سونے کی انگوٹھی پہننا منقول ہے لیکن اس کے بعد اس پر اجماع ہوگیا کہ مرد کو سونے کا زیور پہننا درست نہیں البتہ چاندی کا زیور پہننا درست ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٨١٢- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے (یا چاندی) کی بنوائی اس کا نگ ہتھیلی کی طرف آپ اندر رکھتے اس میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ لوگوں نے بھی ایسی ہی (سونے کی) انگوٹھیاں بنوائیں جب آپ نے دیکھا کہ سب لوگ انگوٹھیاں پہنے لگے تو آپ نے انگوٹھی اتار کر پھینک دی فرمایا اب کبھی نہیں پہننے کا اور ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں عبداللہ بن عمرؓ نے کہا یہ انگوٹھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے رہے پھر آپ کے بعد ابو بکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمانؓ ان کے ہاتھ سے بئر اریس میں گر گئی، ہر چند ڈھونڈوایا لیکن نہ ملی[1]۔

باب ٤٩٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

باب[2] ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ پھر آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی (سونے کی) انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

٨١٣- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے انسؓ بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے ایک ہی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی لوگوں نے کیا کیا آنحضرت کو (انگوٹھی پہنے دیکھ کر) سب نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اس وقت لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے[3] اور زیاد بن سعد نے (اس کو مسلم نے وصل کیا) اور شعیب نے بھی (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) زہری سے روایت کیا

۱؎ اسی روز سے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں تنزل شروع ہوا یہ انگشتری گویا انگشتری سلیمانی تھی ۱۲ منہ ۲؎ اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا باب سابق کی فصل ہے ۱۲ منہ +

۳؎ اس کو مسلم اور ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎ ایک کنواں تھا مدینہ میں ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرَى خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ۔

اور عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے زہری سے یوں روایت کی میں سمجھتا ہوں چاندی کی انگوٹھی (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

بَاب ۴۹۶ فَصِّ الْخَاتَمِ

باب انگوٹھی کا نگینہ۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے انہوں نے کہا انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آپ نے آدھی رات تک عشاء کی نماز میں دیر کی پھر آپ ہم لوگوں پر برآمد ہوئے آپ کی انگوٹھی کی چمک گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں[1] آپ نے فرمایا (دنیا کے) اور لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم چونکہ نماز کے انتظار میں تھے تو گویا اب تک نماز ہی پڑھتے رہے۔

۴۸۱۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُّحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو معتمر بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے حمید سے سنا وہ انسؓ سے نقل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اس میں نگینہ بھی چاندی کا تھا[2] اور یحییٰ بن ایوب نے اس حدیث کو یوں روایت کیا (اس کو حمید نے مسند میں وصل کیا) مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا[3] انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب ۴۹۷ خَاتَمِ الْحَدِيْدِ

باب لوہے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے[4]

[1] مولانا فضل الرحمان صاحب نوراللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ تصور شیخ کے جواز پر جو معمول فقراء نقشبندیہ ہے ہم ایسی ہی حدیثوں سے دلیل لیتے ہیں جن صحابہ نے یہ کہا ہے گویا ہم اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہیں میں کہتا ہوں میرے فہم ناقص میں یہ استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ صحابہ قصد کر کے بطور عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور نہیں کیا کرتے تھے بلکہ احیانا جب آپ کا ذکر آتا تو آپ کی مبارک صورت ان کی آنکھوں میں پھر جاتی یہ اور بات ہے اس کو تصور شیخ سے کیا مناسبت لیکن شیخ کی صورت خواہ مخواہ نقش خیال میں باندھنا اور ذکر الٰہی کے وقت یہ تصور کرنا کہ فیض الٰہی شیخ کے سینے میں سے ہو کر طالب کے سینے میں آتا ہے اس کی اصل شریعت سے کچھ نہیں ہے اور ان فقراء مجددیہ پر تعجب ہوتا ہے جو باوجود دعوے اتباع سنت کے یہ تصور کیا کرتے ہیں میں تو کہتا ہوں یہ تصور ہرگز جائز نہیں ہو سکتا اور فی الجملہ اس میں مشرکین کی مشابہت ہے مشرک لوگ بتوں کو سامنے رکھ کر عبادت خدا کی کرتے ہیں یہ دلوں کے سامنے شیخ کو رکھ کر عبادت کرنا ہوا شریعت کی پیروی سب چیزوں پر مقدم ہے فقراء مجددیہ کو تصور شیخ بالکل ترک کرنا چاہیئے وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ [2] جس پر محمد رسول کندہ تھا دوسری روایت میں یوں ہے اس کا نگینہ عقیق کا تھا یا حبشی پتھر کا ۱۲ منہ [3] اس میں حمید کے سماع کی انسؓ سے تصریح ہے ۱۲ منہ [4] رانگ یا تانبے یا پیتل یا سیسے یا لوہے کی انگوٹھی پہننا مکروہ نہیں ہے اصح قول یہی ہے اور بریدہ کی حدیث کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا تجھ میں سے بتوں کی بو آتی ہے پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا تو فرمایا تجھ پر دوزخیوں کا زیور ہے ضعیف ہے اس کی سند میں ابوطیبہ راوی ہے جس میں کلام ہوا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا قَالَ لَا قَالَ انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ أُصْدِقُهَا إِزَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ایک عورت (خولہ بنت حکیم یا ام شریک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی پھر بڑی دیر تک کھڑی رہی آنحضرتؐ نے اس کو دیکھ کر سر جھکا لیا جب بڑی دیر کھڑی رہی تو ایک دوسرے شخص (نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اس عورت کو نہیں چاہتے تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپؐ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں دینے کو کچھ ہے وہ بولا کچھ نہیں آپؐ نے فرمایا جا دیکھ وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا آپ نے فرمایا (بھلے آدمی) جا کچھ تو بھی لے کر آ لوہے کی انگوٹھی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی وہ شخص صرف تہبند باندھے تھا چادر تک اس کے پاس نہ تھی کیا کہنے لگا میں یہ تہبند اس کے مہر میں دیتا ہوں آپؐ نے فرمایا (واہ کیا خوب) اگر وہ عورت باندھے تو پھر تو کیا ننگا پھریگا اور اگر تو یہ تہبند باندھے تو پھر عورت کے پاس کیا رہے گا یہ سن کر وہ مرد (مایوس ہو کر) ایک گوشہ میں جا کر بیٹھ رہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اب (بیچارہ) مایوس ہو کر پیٹھ پھیرے جا رہا ہے تو اس کو بلوایا پوچھا قرآن تجھ کو کیا یاد ہے اس نے کہا فلانی فلانی سورتیں یاد ہیں کئی سورتیں گنیں آپ نے فرمایا جا میں نے یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں دی۔

بَابُ ۴۹۸ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب انگوٹھی کے نقش کا بیان۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے چند لوگوں کو پروانے لکھنا چاہے لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ ہو اس وقت آپ نے (ضرورت سے) چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ میں گویا (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ل یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ فَكَاَنِّيْ بِوَبِيْصِ اَوْ بِبَصِيْصِ الْخَاتَمِ فِيْ اِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ فِيْ كَفِّهٖ۔

٨١٨ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَّ كَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ عُثْمٰنَ حَتّٰى وَقَعَ بَعْدُ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

بَابُ ٧٩٩ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ

٨١٩ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اصْطَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّ نَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى بَرِيْقَهٗ فِيْ خِنْصَرِهٖ۔

بَابُ ٨٠٠ اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ اَوْ لِيُكْتَبَ بِهٖ اِلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ۔

٨٢٠ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَنْ يَّقْرَءُوْا كِتَابَكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَّخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ۔

بَابُ ٨٠١ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ

کی انگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں یا آپ کی ہتھیلی میں۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، وہ (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں رہی، پھر ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ میں پھر عمرؓ کے ہاتھ میں پھر عثمانؓ کے ہاتھ میں ان کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر پڑی اس پر کندہ تھا محمد رسول اللہ۔

باب انگوٹھی چھنگلیا میں پہننا چاہیئے [1]

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کرائی ہے اس پر ایک نقش کیا یہ نقش دوسرا کوئی نہ کرائے انسؓ کہتے ہیں میں اس کی چمک گویا آپ کی چھنگلیا میں دیکھ رہا ہوں۔

باب انگوٹھی کسی ضرورت سے مثلاً مہر کرنے کے لئے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لئے بنانا [2]۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روم کے بادشاہ کو نامہ لکھوانا چاہا اس وقت لوگوں نے کہا روم والے بن مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ انسؓ کہتے ہیں گویا میں اس انگوٹھی کی سپیدی آپ کے (مبارک) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

باب انگوٹھی کا نگینہ اندر کی طرف ہتھیلی کی جانب رکھنا۔

---

[1] داہنے ہاتھ کی یہی سنت ہے اور کلمہ کی انگلی یا بیچ کی انگلی میں پہننا مکروہ ہے لیکن یہ کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا بائیں ہاتھ کے چھنگلیا میں پہنے ۱۲ منہ [2] بعضے لوگوں نے باب کی حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ حاکم یا قاضی وغیرہ کو جن کو مہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کو انگوٹھی پہننا جائز ہے لیکن دوسروں کو بلاضرورت انگوٹھی پہننا مکروہ ہے اور یہ مضمون صراحتہً ابوریحانہ کی حدیث میں ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے نکالا مگر وہ حدیث ضعیف ہے قسطلانی نے کہا اور لوگوں کے لئے اولیٰ کے خلاف ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۲۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَةُ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ایک سونے کی انگشتری بنوائی اور اس کا نگ آپ اندر کی طرف (پہننے میں) رکھا کرتے تھے یعنی ہتھیلی کی طرف اب لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی) سونے کی انگشتریاں بنوائیں اس وقت آپ منبر پر چڑھے خطبہ سنایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا میں نے یہ انگشتری بنوائی تھی لیکن اب میں اس کو (کبھی) نہیں پہنوں گا یہ فرما کر آپ نے اُتار کر ڈال دی لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں اور جویریہ نے اس روایت میں یہ کہا میں سمجھتا ہوں نافع نے یہ بھی کہا تھا آپ نے داہنے ہاتھ میں پہنی[1]

بَابٌ ۵۰۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْقَشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میری انگوٹھی کا نقش (یعنے محمد رسول اللہ) اور کوئی نہ کرائے۔

۸۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے کہہ دیا میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوا کر اس پر یہ نقش کرایا ہے تم میں کوئی اپنی انگوٹھی پر یہ نہ کھدوائے (اور کوئی عبارت کھدوا سکتا ہے۔

بَابٌ ۵۰۳ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ

باب انگوٹھی کا کندہ تین سطروں میں کرنا

۸۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللهِ سَطْرٌ وَزَادَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي

مجھ سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عبداللہ بن مثنی بن عبداللہ بن انس) نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے انسؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ جب خلیفہ ہوئے انہوں نے مجھ کو زکوٰۃ کے مسئلے لکھوا دیئے اور مُہر میں یہ کندہ تھا محمدؐ رسول اللہ محمدؐ ایک سطر میں رسول ایک سطر میں اللہ ایک سطر میں[2] امام بخاری نے کہا مجھ سے

---

[1] ایک روایت میں عبداللہ بن عمرؓ سے یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ میں انگشتری پہنی مگر حافظ نے کہا داہنے ہاتھ میں پہننے کی روایتیں زیادہ معتبر ہیں" منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

[2] یہی اولیٰ ہے ورنہ ایک ہی سطر میں ساری عبارت لکھی جائے تو انگوٹھی بدنما اور لمبی ہو جائے گی گو درست ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ + اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین +

besturdubooks.wordpress.com

اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ وَفِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَفِيْ يَدِ عُمَرَ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمٰنُ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ قَالَ فَاَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهٖ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ۔

باب ۵۰۴ الْخَاتَمِ لِلنِّسَآءِ وَكَانَ عَلٰى عَائِشَةَ خَوَاتِيْمُ ذَهَبٍ۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاَتَى النِّسَآءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ۔

باب ۵۰۵ الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَآءِ يَعْنِيْ قِلَادَةً مِّنْ طِيْبٍ وَّسُكٍّ۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ

امام احمد بن حنبل نے اتنا اور روایت کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں رہی پھر ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ میں پھر عمرؓ کے ہاتھ میں ابوبکرؓ کے بعد پھر جب عثمانؓ خلیفہ ہوئے وہ بئر اریس پر بیٹھے تھے انگشتری کو نکال کر اس سے کھیل رہے تھے (کبھی نکالتے کبھی انگلی میں ڈالتے) وہ کنویں میں گر پڑی انس کہتے ہیں تین دن تک ہم لوگ عثمانؓ کے ساتھ اس انگوٹھی کو ڈھونڈھتے رہے کنویں کا سارا پانی نکلوا ڈالا لیکن انگوٹھی نہ ملی۔

باب عورتیں انگوٹھی پہن سکتی ہیں حضرت عائشہؓ سونے کی انگوٹھیاں پہنا کرتیں (اس کو ابن سعد نے وصل کیا)۔

ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے کہا ہم کو حسن بن مسلم نے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں عیدالفطر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا۔ ابن وہب نے اس حدیث میں ابن جریج سے اتنا اور بڑھایا ہے خطبہ سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس آئے[3] وہ چھلے اور انگوٹھیاں بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

باب زیور کے ہار اور خوشبو سک یا مشک کے ہار عورتیں پہن سکتی ہیں[4]

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن نکلے (آپ نے عید کی نماز کی) دو رکعتیں پڑھیں ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی نفل نہیں پڑھا پھر (نماز اور خطبہ کے بعد) آپ عورتوں کے پاس آئے ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنی

۱؎ چھ برس تک ان کے ہاتھ میں رہی ۱۲ منہ ۲؎ معلوم ہوا عورتیں سونے کا زیور پہن سکتی ہیں بعضوں نے عورتوں کے لئے بھی مکروہ جانا ہے ۱۲ منہ ۳؎ ان کو خیرات کرنے کی ترغیب دی ۱۲ منہ ۴؎ سک بضمہ سین وتشدید کاف ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا۔

باب ۵۰۶ اِسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ۔

باب ۵۰۷ الْقُرْطِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ إِلٰى آذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِيْ قُرْطَهَا

باب ۵۰۸ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

۸۲۸۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى

بالی ڈالنے لگی کوئی اپنا ہار (سخاب) اپنا ہار۔

باب ایک عورت دوسری عورت سے ہار مانگ سکتی ہے (یا اور کوئی زیور)۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرے پاس اسماء (میری بہن) کا ایک ہار تھا (جو میں نے مانگ کر لیا تھا وہ رستے میں) گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈھونڈنے کے لئے کئی شخصوں کو بھیجا نماز کا وقت آگیا نہ ان کا وضو تھا نہ پانی مل سکا آخر انہوں نے بن وضو نماز پڑھ لی پھر (آن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری ابن نمیر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ ہار اسماء (اپنی بہن) سے مانگ کر لیا تھا[1]۔

باب بالی کا بیان[2]

اور ابن عباسؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو (عید کے دن) خیرات کا حکم دیا میں نے دیکھا وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف جھک رہی تھیں (زیور نکال کر دینے کے لئے)۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھیں ان سے پہلے یا ان کے بعد نفل نہیں پڑھا پھر (نماز اور خطبہ کے بعد) عورتوں کے پاس تشریف لائے ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنی بالی ڈالنے لگی۔

باب بچوں کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہیں[3]

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی کہا

---

[1] یہ روایت تیمم میں مفصلاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] بالی سے مراد یہاں کان کا زیور ہے بالی ہو یا انتی یا چاندی بالی یا جھمکے یا بھٹے ۱۲ منہ [3] جو بچے نابالغ ہوں ان کو نر ریشمی کپڑا اسی طرح سونے کا زیور پہنا سکتے ہیں اکثر علماء کا یہی قول ہے بعضوں نے مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُوْقٍ مِّنْ اَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ اَيْنَ لُكَعُ ثَلٰثًا اُدْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِيْ وَفِيْ عُنُقِهِ السِّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَالْتَزَمَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ۔

ہم سے ورقا ابن عمر نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید کی سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا میں مدینہ کے ایک بازار (بنی قینقاع کے بازار) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں آپ بازار سے لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا (حضرت علی رضؓ کے گھر پر پہنچے) آپ نے تین بار پکارا ارے پیارا لاڈلا کہاں ہے یعنی امام حسنؓ کو بلا لے (میں نے بلایا) وہ پاؤں سے چلتے ہوئے آئے ان کے گلے میں ہار پڑا تھا (خوشبو لونگ وغیرہ کا) آپ نے دونوں ہاتھ پھیلائے (گلے لگانے کے لئے) امام حسنؓ نے بھی پھیلائے آپ نے ان کو چمٹا لیا اور دعا کی یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو کوئی اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ[1] ابوہریرہ کہتے ہیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا مجھ کو امام حسن علیہ السلام سے زیادہ کسی شخص سے محبت نہیں رہی (ایمان داری اسے کہتے ہیں)۔

بَابُ ۵۰۹ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ۔

باب جو مرد عورتوں کی مشابہت اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

[1] سبحان اللہ کیا فضیلت ہے اس حدیث میں بشارت ہے محبان امام حسن علیہ السلام کیلئے کہ وہ محبوب الٰہی ہیں یا اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ ہم کو امام حسنؓ سے بیحد محبت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب تو ہم کو آخرت میں امام حسنؓ کے ساتھ رکھ ہمارا درویشی کا خاندان بھی امام حسن علیہ السلام سے ملتا ہے اور ہم کو بڑی امید ہے کہ اللہ جل جلالہٗ امام حسن علیہ السلام کے صدقے میں ہم کو دوزخ سے اور عذاب قبر سے بچاوے گا مرزا مظہر علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ایک بار ایک رافضی نے جناب امیر المومنین حضرت عمرؓ کے حق میں بدگوئی کی مجھ کو غصہ آیا خنجر لے کر اس کو مارنے دوڑا وہ گر پڑا عاجزی کرنے لگا امام حسن کی طفیل معاف کرو مجھ پر رحم کرو بمجرد امام حسنؓ کے نام مبارک سننے کے میرا غصہ جاتا رہا میں نے اس کو چھوڑ دیا اہل سنت و جماعت وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت سے بیحد محبت رکھتے ہیں خصوصاً امام حسنؓ اور امام حسین علیہما السلام سے جو قرۃ العین اور جگر گوشہ تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو لوگ آپ کے اہل بیت سے الفت اور محبت نہیں رکھتے وہ سنی کاہے کو ہیں ناصبی اور خارجی ہیں معاذ اللہ خدا اس سے بچائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر اہل بیت سے محبت رکھنا رفض ہے تو سارا عالم گواہ رہے میں رافضی ہوں میں نے ایک ثقہ سے سنا وہ کہتے تھے لکھنؤ میں ایک سنی کو میں نے دیکھا وہ کیا کہتا تھا جب تک انڈے برابر حضرت علیؓ کا بغض دل میں نہ ہو اس وقت تک آدمی سنی نہیں ہو سکتا لعنت ہے ایسے سنی ہونے پر سنی پنا انہی کو مبارک رہے ہم دنیا اور آخرت میں اپنے پیغمبروں کے اہل بیت کے ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے۔ اور جو اہل بیت کا دشمن ہے اس کے قتل کرنے اور مارنے کو حاضر ہیں کان من کان حیدر آباد میں ایک مسجد شیعوں نے بنائی وہ اذان میں کہنے لگے اشہد ان علیا ولی اللہ اس پر ایک سنی کو غصہ آیا میں نے کہا تمہارا غصہ بجا ہے بیشک یہ صحیح ہے کہ اس کلمہ کا اذان میں کہنا بدعت ہے مگر اس کا مضمون صحیح ہے اگر ہمارے سامنے وہ موذن یوں پکارتا تو ہم کہتے صدقت و بررت اشہد ان علیا امام الاولیاء اور تم کہاں کے ایسے متقی آئے کہ ایک بدعت پر یوں غصہ کرتے ہو سارے دن تو تمام بدعات میں گرفتار رہتے ہو قبروں پر طواف سجدے کرتے پھرتے ہو صندل عرس (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ۔

بَاب ۱۵۔ اِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الْبُيُوْتِ۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ فَاَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَاَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلٰى بِنْتِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِيْ اَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِيْ اَطْرَافَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں سے مشابہت کریں (زنانے بنیں) اسی طرح ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کریں غندر کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن مرزوق نے بھی روایت کیا (اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا)۔

باب زنانوں اور ہیجڑوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں گھر سے نکال دینا۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت کی، اسی طرح ان عورتوں پر جو مردوا بنیں اور آپ نے فرمایا ان مخنثوں کو گھروں کے باہر کرو ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانے شخص کو نکلوا[1] دیا اور حضرت عمرؓ نے فلانے کو نکالا (مانع یا بدم ہیجڑے کو)

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہؓ نے ان کو عروہ نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو ام المومنین ام سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے تھے اس وقت ایک ہیجڑا ہیبت نامی بھی گھر میں تھا وہ عبداللہ ام سلمہ کے بھائی سے کیا کہنے لگا عبداللہ اگر کل اللہ نے طائف فتح کرا دیا تو میں غیلان کی بیٹی (بادیہ) تجھ کو دکھلاؤں گا (کیا موٹی گیدی عورت ہے) سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بٹیں پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں نظر آتی ہیں (چار اس طرف چار اس طرف) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آج سے) یہ تم عورتوں کے پاس نہ آنے پائے امام بخاری نے کہا تقبل باربع وتدبر بثمان کا مطلب ہے کہ اس کے پیٹ پر (موٹاپے کی وجہ سے) چار بٹیں ہیں[2] سامنے آتی تو چاروں بٹیں نظر آتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو وہی چار بٹیں آٹھ ہو جاتی ہیں یعنی ان کے کنارے دونوں

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) چراغاں میلے گانے بجانے کی محفلیں مزے سے کرتے رہتے ہو ایک شیعہ بیچارے نے ایک کلمہ کہا جس کا مضمون سچ ہے تو تم ایسے غصے میں آئے جامہ سے باہر ہو گئے واہ کیسا انصاف ہے، دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا ۱۲ (حواشی ہذا) [1] انجشہ حبشی غلام کو جو عورت بنتا تھا ۱۲ منہ [2] عرب لوگ موٹی عورت کو پسند کرتے ہیں ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

هٰذِهِ الْعُكَنِ الْاَرْبَعِ لِاَنَّهَا مُحِيْطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتّٰى لَحِقَتْ وَاِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَّلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَّ وَاحِدُ الْاَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ اَطْرَافٍ۔

بَاب ۵۱۱ قَصِّ الشَّارِبِ

وَكَانَ عُمَرُ يُحْفِيْ شَارِبَهٗ حَتّٰى يُنْظَرَ اِلٰى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَاْخُذُ هٰذَيْنِ يَعْنِيْ بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ۔

بَاب ۵۱۲ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

٨٣٢۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

٨٣٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

٨٣۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ۔

طرف سے نظر آتے ہیں جو پہلو سے جاکر مل گئے ہیں اور حدیث میں ثمان کا لفظ ہے حالانکہ ازروئے قاعدہ نحو کے ثمانیۃ ہونا تھا کیونکہ مراد آٹھ اطراف یعنی کنارے ہیں اور اطراف طرف کی جمع ہے اور طرف کا لفظ مذکر ہے مگر چونکہ اطراف کا لفظ مذکور تھا اس لئے ثمان بھی کہنا درست ہوا[1]۔

باب مونچھوں کا کترنا

اور حضرت عمرؓ (یا ابن عمرؓ) اتنی مونچھ کترتے تھے کہ کھال کی سپیدی دکھلائی دیتی اور مونچھ اور داڑھی کے بیچ میں (ٹھڈی پر جو بال ہوتے ہیں یعنی عنفقہ) اس کے بھی بال کترڈالتے۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے حنظلہ بن ابی ہانی سے انہوں نے نافع سے امام بخاری نے کہا اس حدیث کو ہمارے اصحاب نے مکی سے روایت کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مونچھ کے بال کترنا پیدائشی سنت[2] ہے۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے ہم سے سعید بن مسیب سے نقل کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے (آنحضرتؐ سے) روایت کی آپ نے فرمایا پیدائشی سنتیں پانچ ہیں ختنہ کرنا زیرناف کے بال لینا بغل کے بال اکھیڑنا (اگر اکھیڑنے میں تکلیف ہوتی ہو تو منڈانا)، ناخون کترانا مونچھ کترانا۔

باب ناخون کترانے کا بیان۔

ہم سے احمد بن ابی رجار نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سلیمان نے کہا میں نے حنظلہ سے سنا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیرناف کے بال منڈانا ناخون کترانا مونچھ کترانا پیدائشی سنتیں ہیں۔

---

[1] کیونکہ جب تمیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر اور تانیث دونوں درست ہیں ۱۲ منہ [2] اتنا کہ ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہی سنت ہے کر اور اہل حدیث اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے شافعی کے نزدیک مونچھ کے بال جڑ سے کترڈالنا چاہئیں کہ کھال کھل جائے اور یہ بھی بعضے صحابہ سے منقول ہے مگر امام مالک نے کہا جو کوئی مونچھ کے بال بالکل نکال ڈالے اس کو سزا دی جائے میں کہتا ہوں مونچھ بالکل جڑ سے نکال ڈالنے میں آدمی بدصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے کترنا بہتر ہے اتنا کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا ۱۲ منہ [3] صحیح ابن عمرؓ ہے کیونکہ حضرت عمرؓ تو مونچھ کے بال رکھتے تھے ۱۲ منہ [4] کیونکہ مونچھ بڑھانے سے آدمی بدصورت اور مہیب ہو جاتا ہے جیسے ریچھ کی شکل دوسرے کھانا کھاتے وقت تمام مونچھ کے بال کھانے میں جاتے ہیں اور یہ ایک طرح کی غلاظت ہے ۱۲ منہ [5] جن پر سب اگلے پیغمبر چلتے آئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ باتیں پیدائشی سنتیں ہیں ختنہ کرنا زیرناف کے بال لینا مونچھ کترنا، ناخون کترنا[1]، بغل کے بال نوچنا۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ۔

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد بن زید نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مشرکوں کا خلاف کرو داڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھیں خوب کترڈالو اور عبداللہ بن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی سے تھامتے جتنی زیادہ ہوتی اس کو کتروا دیتے[2]۔

باب ۵۱۳ اِعْفَاءِ اللِّحٰی

باب داڑھی کا چھوڑ دینا (بالکل قینچی نہ لگانا[3])

۸۳۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْهِکُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحٰی۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم کو عبیداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو خوب کترو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔

باب ۵۱۴ مَا یُذْکَرُ فِی الشَّیْبِ

باب بڑھاپے کا بیان۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَخَضَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَبْلُغْ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے انہوں نے

[1] نووی نے کہا ناخون کترانے میں یہ مستحب ہے کہ داہنے ہاتھ کے کلمے کی انگلی سے شروع کرے چھنگلیا تک کترائے اس کے بعد انگوٹھا بائیں ہاتھ میں چھنگلیا سے شروع کرے انگوٹھے تک کترائے اور پاؤں میں داہنے میں چھنگلیا سے انگوٹھے تک پھر بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے چھنگلیا تک میں کہتا ہوں اس کی سند کیا ہے کچھ معلوم نہیں ہوتی البتہ حضرت عائشہ کی حدیث سے داہنی طرف سے شروع کرنے کی سند لے سکتے ہیں اور کلمے کی انگلی سے شروع کرنا اس لئے مستحب ہو سکتا ہے کہ وہ سب انگلیوں سے افضل ہے تشہد میں اسی سے اشارہ کرتے ہیں ابن دقیق العید نے کہا جمعرات کے دن ناخون کاٹنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ۱۲ منہ [2] بعضوں نے اسی کو اختیار کیا ہے اور داڑھی کا بہت بڑھانا مکروہ رکھا ہے۔ لیکن مختار یہ ہے کہ داڑھی کا چھوڑ دینا افضل ہے اس کو بڑھنے دینا اور شیعہ امامیہ نے ایک مٹھی سے زیادہ بڑھانا ناجائز رکھا ہے ۱۲ منہ۔

[3] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے عفوا کثروا وکثرت اموالہم یعنی قرآن میں جو آیا ہے حتی اذا عفوا اس کا معنی یہ ہے جب ان کا شمار بڑھ گیا اور ان کے مال بہت ہو گئے ۱۲ منہ۔

bestUrduBooks.wordpress.com

الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا۔

نے کہا آپ کے بال کہاں سفید ہوئے تھے کچھ کچھ سفیدی تھی ؎۱

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے کہا انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کرتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا آپ کو اتنی سفیدی کہاں تھی کہ خضاب کرتے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی کے سفید بال گن لیتا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مٰلِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلٰثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا مجھ کو میرے گھر والوں نے ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس ایک پیالی پانی کی دے کر بھجوایا اسرائیل راوی نے تین انگلیاں بند کرلیں ؎۲ یہ پیالی چاندی کی تھی ؎۳ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال ڈال دیئے گئے عثمان نے کہا جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو وہ اپنا لگن پانی کا بی بی ام سلمہؓ کے پاس بھیجتا ؎۴ عثمان نے کہا میں نے جھلے کو جھانک کر دیکھا ؎۵ تو سرخ سرخ بال دکھائی دیئے ؎۶۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا میں ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال نکالے (مجھ کو بتلائے) یہ بال خضاب کئے ہوئے تھے اور ؎۷ امام بخاری نے کہا ہم سے ابونعیم نے کہا ہم سے نصیر بن ابی اشعث نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن وہب سے کہ بی بی ام سلمہؓ نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دکھلاتے وہ سرخ تھے۔

؎۱ انیس یا بیس یا پندرہ یا سترہ یا اٹھارہ بال آپ کی داڑھی میں سفید تھے ۱۲ منہ ؎۲ یعنی اتنی چھوٹی پیالی تھی یا تین بار بھجوایا ۱۲ منہ ؎۳ اتنی چھوٹی پیالی چاندی کی اس کا استعمال ام سلمہ جائز رکھتی ہوں گی جیسے اور جماعت علماء نے جائز رکھا ہے بعضوں نے کہا اس پر چاندی کا ملمع تھا یہ ترجمہ جب ہے جب حدیث میں من فضۃ ہو اکثر نسخوں میں من قصۃ ہے تو معنے یہ ہوگا اس پیالی میں بالوں کا ایک گچھا تھا ۱۲ منہ ؎۴ وہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ڈبو دیتیں ۱۲ منہ ؎۵ جس میں موئے مبارک جڑے تھے ۱۲ منہ + + + ؎۶ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے بڑھاپے میں پہلے بال سرخ ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ موئے مبارک سے برکت لینا اور بیماری یا نظر کے لئے اس کو پانی میں ڈبو کر اس کا استعمال کرنا یا پینا درست ہے ۱۲ منہ ؎۷ یونس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان پر مہندی اور وسمہ کا خضاب تھا امام احمد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے لیکن امام مسلم نے انسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا البتہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے خضاب کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سرخ اس لئے معلوم ہوئے کہ آپ ان پر زرد خوشبو لگایا کرتے ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۵۱۵ الْخِضَابِ

۸۴۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔

باب خضاب کا بیان[۱]۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے ابو سلمہؓ اور سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو[۲]۔

بَابُ ۵۱۶ الْجَعْدِ

۸۴۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ۔

باب گھونگر بالوں کا بیان۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے نہ تھے نہ بونے (ٹھنگنے) اور آپ کا رنگ نہ چونے کی طرح سفید تھا نہ گندم گون (بلکہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) آپ کے بال نہ تو حبشیوں کی طرح سخت گھونگھر تھے نہ بالکل سیدھے تھے[۳] چالیس برس ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر کیا اس کے بعد دس برس مکہ میں اور دس برس مدینہ میں رہے (صحیح یہ ہے کہ تیرہ برس مدینہ میں رہے) ساٹھویں برس کے ختم پر[۴] اللہ تعالیٰ نے آپ کو (دنیا سے) اٹھالیا اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں پورے بیس بال بھی سفید نہ تھے[۵]۔

۸۴۴ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سرخ جوڑا پہنے کسی کو اتنا خوب صورت نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امام بخاری کہتے ہیں میرے بعض اصحاب نے مالک بن اسمٰعیل سے یوں نقل کیا کہ آپ

---

[۱] لال یا زرد خضاب کرنا یا مہندی اور وسمہ کا خضاب جس سے بال میں کالک اور زردی آتی ہے جائز ہے لیکن بالکل کالا خضاب کرنا ممنوع ہے دوسری حدیث سے ہکتے ہیں بالکل کالا خضاب پہلے فرعون نے کیا امام حسن علیہ السلام مہندی وسمہ کا خضاب کیا کرتے ۱۲ منہ۔

[۲] معلوم ہوا یہود اور نصاریٰ اور مشرکین کی مخالفت آپ کو پسند تھی اور بہتر بھی یہی ہے کہ جب اسلام کی نیشن یعنے قوم علیحدہ ہے تو دوسری نیشن کی ہم کیوں پیروی اور تقلید کریں، اس میں ضعف اور جبن پایا جاتا ہے اور یہ تغیر بہت آسانی کے ساتھ ممکن ہے ہم کو ایک نئی وضع کی ٹوپی نکال کر پہننے سے کیا مانع ہے ۱۲ منہ۔

[۳] بلکہ ان میں ایک تھوڑا بلہرا ئی تھا ۱۲ منہ [۴] صحیح یہ ہے کہ تریسٹھویں برس ۱۲ منہ۔

[۵] طبرانی کی روایت میں تیس بال سفید مذکور ہیں مگر وہ ضعیف ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ مَنْكِبَيْهِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهٖ قَطُّ اِلَّا ضَحِكَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعْرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ۔

کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے براء سے اس حدیث کو کئی بار سنا جب وہ اس کو بیان کرتے تو ہنستے ابو اسحق کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی روایت کیا اس میں یوں ہے آپ کے بال کانوں کی لو تک تھے[1]

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ وَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میں نے خواب دیکھا جیسے میں کعبے پاس گیا ہوں وہاں میں نے ایک شخص دیکھا گندم گوں جیسے اچھے گندمی رنگ کے لوگ ہوتے ہیں اس کے بال ایسے عمدہ بہت عمدہ ان میں کنگھی کی ہوئی پانی ان میں سے ٹپک رہا ہے (ایسے تر و تازہ بال ہیں) دو آدمیوں پر یا یوں فرمایا دو آدمیوں کے مونڈھوں پر ٹیکا دیئے ہوئے طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عیسیٰ ہیں مریم کے بیٹے ان کے بعد ایک اور شخص دیکھا (کمبخت) ایسے سخت گھونگر بال والا جیسے حبشی ہوتے ہیں داہنی آنکھ کا کانا اس میں پھلے جیسے پھولا ہوا انگور میں نے لوگوں سے پوچھا بھائی یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا یہ دجال ہے[2]

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهٗ مَنْكِبَيْهِ۔

ہم سے اسحاق بن منصور (ابن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

[1] دونوں روایتوں میں یوں جمع کیا ہے کہ جب آپ کنگھی کرتے یا بال نہ کتراتے تو مونڈھوں تک رہتے اور جب کنگھی نہ کرتے یا بال کتر ڈالتے تو کانوں تک رہتے ۱۲ منہ [2] جو لوگ وہاں موجود تھے ان سے ۱۲ منہ [3] جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اکثر لوگوں کو گمراہ کرے گا یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے۔ دجال تو خدائی کا دعویٰ کرے گا وہ تو ابھی نہیں نکلا مگر دجال کے نائب نکل چکے ہیں جو پیغمبری اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اپنے تئیں مسیح دجال کا مثیل کہتے ہیں تو ہم کو بھی ان سے اختلاف نہیں ہے لیکن اگر حضرت عیسیٰ کا مثیل کہتے ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ تو مُردوں کو اللہ کے حکم سے جلا دیتے تھے یہ تو زندوں کو گمراہ کر کے مار رہے ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۸۴۸۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا وهب بن جرير قال حدثني أبي عن قتادة قال سألت أنس بن مالك رض عن شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا ليس بالسبط ولا الجعد بين أذنيه وعاتقه۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ سے میرے والد جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے) بال کیسے تھے انہوں نے کہا آپ کے بال سیدھے (ذرا خم لئے ہوئے) تھے نہ بالکل سیدھے نہ سخت گھونگر اور کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک تھے۔

۸۴۹۔ حدثنا مسلم حدثنا جرير عن قتادة عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم اليدين لم أر بعده مثله وكان شعر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا لا جعد ولا سبط۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر گوشت تھے میں نے آپ کے بعد پھر کسی کے ہاتھ ایسے (خوبصورت) نہیں دیکھے اور آپ کے بال سیدھے (ذرا پیچدار) تھے نہ بالکل گھونگر نہ بالکل ہی سیدھے (تیر کی طرح)۔

۸۵۰۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا جرير بن حازم عن قتادة عن أنس رض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم اليدين والقدمين حسن الوجه لم أر بعده ولا قبله مثله وكان بسط الكفين۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں پُرگوشت تھے چہرہ نہایت خوبصورت میں نے تو ویسا خوبصورت نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ کے بعد اور آپ کی ہتھیلیاں پھیلی ہوئیں کشادہ تھیں۔

۸۵۱۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا معاذ بن هانئ حدثنا همام حدثنا قتادة عن أنس بن مالك أو عن رجل عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم القدمين حسن الوجه لم أر بعده مثله وقال هشام عن معمر عن قتادة عن أنس كان النبي صلى الله عليه وسلم شثن القدمين والكفين وقال أبو هلال حدثنا قتادة عن أنس أو جابر بن عبد الله كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم الكفين

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہانی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ بن مالک سے یا ایک شخص سے (شاید سعید بن مسیب ہوں) انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پُرگوشت تھے چہرہ نہایت خوبصورت میں نے آپ کے بعد پھر اس صورت کا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور ہشام نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے روایت کیا (اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں اور ابوہلال (محمد بن سلیم) نے کہا[1] ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے یا جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

[1] اس کو بیہقی نے دلائل میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

bestUrdubooks.wordpress.com

وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ شِبْهًا لَّهٗ۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ اَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰی صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوْسٰی فَرَجُلٌ اٰدَمُ جَعْدٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِذَا انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ يُلَبِّیْ۔

بَابٌ ۷۱۵ التَّلْبِيْدِ

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالتَّلْبِيْدِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ

ہتھیلیاں اور پاؤں پُرگوشت تھے میں نے تو آپ کے بعد پھر کوئی آدمی آپ کی صورت کا نہیں دیکھا۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا ہم ابن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے دجال کا ذکر کیا ایک شخص کہنے لگا اس کی تو آنکھوں کے درمیان کافر کا لفظ لکھا ہوگا ابن عباسؓ نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا اگر تم ابراہیم پیغمبر کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے پیغمبر کو دیکھو[1] اور موسیٰ پیغمبر تو ایک گندم گون گھونگر بال والے آدمی ہیں اونٹ پر سوار اس نالہ میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے ہیں جیسے میں ان کو دیکھ رہا ہوں ان کے اونٹ کی نکیل رسی کھجور کی چھال کی ہے۔

باب تلبید یعنی بالوں کا (خطمی یا گوند سے) سر پر جما لینا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی اُن کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے کہا میں نے (اپنے والد) حضرت عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے جو شخص سر کے بالوں کو گوندلے وہ (حج یا عمرے سے فارغ ہو کر) سر منڈا دے[2] اور جیسے احرام میں بالوں کو جما لیتے ہیں اس طرح (غیر احرام میں) نہ جماؤ اور ابن عمرؓ کہتے تھے میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بال جمائے دیکھا[3]۔

مجھ سے حبان بن موسےٰ اور احمد بن محمدؒ نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں

[1] یعنے حضرت ابراہیم میری صورت پر تھے ۱۲ منہ [2] بال کترانا اس کو کافی نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] ابن عمرؓ نے گویا آنحضرتؐ کی حدیث بیان کر کے اپنے والد کا رد کیا کہ انہوں نے تلبید سے منع کیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبید کی حالانکہ حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشابہت کر کے تلبید نہ کرو ۱۲ منہ۔

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمٰتِ۔

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بالوں کو جما کر (احرام کے وقت) یوں لبیک کہہ رہے تھے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک بس اس سے زیادہ نہیں پڑھا تے تھے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ رضؓ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَآ اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ۔

مجھ سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے انہوں نے تو عمرہ کرکے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کرکے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے بالوں کو جمایا تھا اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالا (اس کو ساتھ لایا) میں جب تک قربانی کا نحر نہ ہولے احرام نہیں کھول سکتا۔

بَابُ ۵۱۸ الْفَرْقِ

باب مانگ نکالنا۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتٰبِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْہِ وَکَانَ اَھْلُ الْکِتَابِ یَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَھُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَھُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَہٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس بات میں آپ کو (اللہ کی طرف سے) کوئی حکم نہ دیا جاتا اس میں آپ اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے اور اہل کتاب بالوں کو (پیشانی پر لاکر) سامنے لٹکایا کرتے مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشانی پر بالوں کو لٹکانا شروع کیا پھر مانگ نکالنے لگے[1][2]

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَآءٍ

ہم سے ابوالولید اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا دونوں نے کہا

---

[1] جیسے ہمارے زمانہ میں بھی اب تک نصاریٰ کی یہی وضع ہے ۱۲ منہ [2] شاید آپ کو اس بات میں کوئی حکم آگیا ہوگا تو گویا آخری امر آپ کا مانگ نکالنا تھا اور صحابہ سے اس بات میں مختلف روایتیں ہیں کوئی مانگ نکالتا ہے کوئی سامنے پیشانی پر بال لٹکاتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ کرتا نووی نے کہا صحیح قول یہ ہے کہ دونوں امر جائز ہیں مترجم کہتا ہے یہ جو ہمارے زمانہ میں بعضے جاہلوں نے تشدد اختیار کیا ہے کہ جو شخص سامنے پیشانی پر بال لٹکائے جیسے نصاریٰ کیا کرتے ہیں تو اس پر بڑا عیب لگاتے ہیں ان کا یہ تشدید بالکل بے محل ہے جب صحابہ سے اس بات میں مختلف روایتیں ہیں اور لطف یہ ہے کہ اگر سدل نصاریٰ کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں تو مانگ نکالنا عرب اور ہند کے مشرکوں کا طریقہ ہے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو دونوں مروی ہیں گو ایک اول ایک بعد مگر آپ نے سدل سے منع نہیں کیا اور صحابہ برابر کرتے رہے اس لئے اس کے جواز میں کیا شک ہے ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جیسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں احرام کی حالت میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں عبداللہ بن رجاء نے بجائے مانگوں کے مانگ کہا ہے (یہ صیغہ مفرد)

بَابُ ۵۱۹ الذَّوَائِبِ

باب گیسوؤں کے بیان میں (یعنی بالوں کی لٹیں)

۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن عتیبہ نے کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی کہا ہم کو ابوبشر (جعفر) نے **دوسری سند** ہم بخاری نے کہا اور ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث پر رہ گیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اس رات انہی کی باری تھی، آپ وہیں تشریف رکھتے تھے رات کو آپ (تہجد کی) نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے میرا گیسو پکڑ کر مجھ کو داہنی طرف کر لیا۔

۸۵۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي۔

ہم سے عمر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابوبشر نے خبر دی پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے میری چوٹی پکڑ کے یا میرا سر پکڑ کے۔

بَابُ ۵۲۰ الْقَزَعِ

باب کچھ سر منڈانا کچھ بال رکھنا

۸۶۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا مجھ کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبیداللہ ابن حفص نے ان کو عمر بن نافع نے انہوں نے نافع سے روایت کی جو عبداللہ بن عمرؓ کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قزع سے منع کرتے تھے عبیداللہ کہتے ہیں میں نے عمر بن نافع سے پوچھا قزع کسے کہتے ہیں عبیداللہ نے ہم سے اشارہ کیا کہ نافع کہتے تھے جب لڑکے کا

ؔلہ اس کو عربی میں قزع کہتے ہیں قسطلانی نے کہا یہ مرد اور عورت اور لڑکے سب کے لئے مکروہ ہے کراہت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں یہود کی مشابہت ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ إِذَا حُلِقَ الصَّبِيُّ وَتُرِكَ هٰهُنَا شَعَرَةٌ وَهٰهُنَا وَهٰهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلٰى نَاصِيَتِهٖ وَجَانِبَيْ رَأْسِهٖ قِيلَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا أَدْرِي هٰكَذَا قَالَ الصَّبِيُّ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَعَاوَدْتُهٗ فَقَالَ أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهٖ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهٖ غَيْرُهٗ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهٖ هٰذَا وَهٰذَا۔

سر منڈایا جاوے اور ادھر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں ادھر کچھ اُدھر کچھ عبیداللہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی یعنے پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں سر کے دونوں کونے پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں پھر عبیداللہ سے پوچھا گیا (شاید ابن جریج نے پوچھا ہو) یہی حکم جوان لڑکی اور لڑکے کے لئے بھی ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا نافع نے لڑکے کا لفظ کہا عبیداللہ نے کہا میں نے پھر عمر بن نافع سے اس باب میں پوچھا تو انہوں نے کہا لڑکے کی کنپٹیوں پر یا گدی پر چوٹی رکھنے میں قباحت نہیں قزع یہ ہے کہ پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سارا سر منڈا ہو اسی طرح سر کے اس جانب یا اس جانب میں۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مثنی بن عبداللہ بن انس بن مالکؓ نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

بَابُ ۵۲۱ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

باب عورت اپنے ہاتھ سے خاوند کو خوشبو لگائے

۸۶۲۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ لِحُرْمِهٖ وَطَيَّبْتُهٗ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ۔

مجھ کو احمد بن محمد مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمدؒ سے) انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے احرام باندھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اسی طرح (دسویں تاریخ) منا میں طواف الزیارۃ کرنے سے پہلے۔

بَابُ ۵۲۲ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

باب سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں

؎ قسطلانی نے کہا یہ ممانعت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اگر کسی ضرورت مثلاً علاج وغیرہ کے لئے ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح سارے سر منڈانے میں بھی کوئی قباحت نہیں مگر سنت نبوی سر پر بال رکھنا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتی جو آپ کو مل سکتی یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور داڑھی میں دیکھتی۔

باب ۵۲۳ الْإِمْتِشَاطِ

باب کنگھی کرنے کا بیان۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سہل بن سعد سے ایک شخص نے دیوار کے روزن (سوراخ) میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا اس وقت آپ پشت خار سے اپنا سر کھجلا رہے تھے آپ نے اس شخص سے (جب اس سے ملے) فرمایا اگر مجھ کو معلوم ہوتا تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا ارے اذن لینا تو اسی کے لئے ہے کہ آدمی کی نظر (کسی کے سر پر) نہ پڑے[1]۔

باب ۵۲۴ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا

باب حائضہ عورت اپنے خاوند کو کنگھی کر سکتی ہے

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں حیض کی حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر کنگھی کیا کرتی۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہی حدیث۔

باب ۵۲۵ التَّرْجِيلِ

باب بالوں میں کنگھی کرنا مستحب ہے۔

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد (سلیم بن اسود) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو داہنی طرف سے شروع کرنا جہاں تک ہو سکتا اچھا لگتا کنگھی کرنے

[1] جب بے اجازت دیکھ لیا تو پھر اذن کی کیا ضرورت رہی اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکے اور گھر والا کچھ پھینک کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے کو کچھ تاوان نہ دینا ہوگا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۵۲۶ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ

۸۶۸ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

باب ۵۲۷ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيْبِ

۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ۔

باب ۵۲۸ مَنْ لَّمْ يَرُدَّ الطِّيْبَ

۸۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔

باب ۵۲۹ الذَّرِيْرَةِ

۸۷۱ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ

ہیں وضو کرتے ہیں۔

باب مشک کا بیان (اس کا پاک ہونا)

مجھ سے عبداللہ بن محمد ہمدانی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) آدمی کے جتنے اعمال ہیں اس کے لئے ہیں (ان میں دکھانے کی بھی نیت ہو سکتی) مگر روزہ وہ خاص میرے لئے ہوتا ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا[1]۔ اور البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

باب خوشبو لگانا مستحب ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے (اپنے بھائی) عثمان بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ سے عمدہ خوشبو جو مل سکتی لگاتی۔

باب خوشبو کا پھیرنا منع ہے۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عزرہ بن ثابت انصاری نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے انہوں نے انسؓ سے وہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے (کوئی دے تو پھیرتے نہ تھے) اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے۔

باب ذریرہ کا بیان (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے)

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے انہوں نے عثمان بن ہیثم سے (امام بخاری کو شک ہے) انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو

---

[1] روزہ ایسا عمل ہے کہ آدمی اس میں خالص خدا کے ڈر سے کھانے پینے اور شہوت رانی سے باز رہتا ہے اور دوسرا کوئی آدمی اس پر مطلع نہیں ہو سکتا اس لئے اس کا ثواب بڑا ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيْرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَ الْإِحْرَامِ۔

عمر بن عبداللہ بن عروہ نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد سے سنا وہ دونوں حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے تھے وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں احرام کھولتے اور احرام باندھتے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ کی خوشبو لگائی۔

باب ۵۳۰ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

باب حسن کے لئے جو عورتیں دانت کشادہ کرائیں

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالٰى مَالِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اللہ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو گودنا گودے یا گدائیں اور جو چہرے کے روئیں نکالیں (جوان بننے کے لئے) اور جو حسن کے لئے دانت کشادہ کرائیں (سوہن سے رگڑ کر) اللہ کی خلقت کو بدلیں عبداللہ کہتے تھے کیوں مجھے کیا ہوا کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل (کہ آنحضرتؐ کی لعنت اللہ کی لعنت ہے) خود قرآن میں موجود ہے[۱]

باب ۵۳۱ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ

باب بالوں میں چوٹلہ لگانا (دوسرے کے بال جوڑنا)

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُوْلُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے معاویہ سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ (مدینہ منورہ میں) منبر پر بیان کر رہے تھے ایک بال کا چوٹلہ ان کے محافظ خدمت گار کے ہاتھ میں تھا معاویہؓ کہہ رہے تھے (مدینہ والو) تمہارے عالم کہاں گئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے (یعنی چوٹلہ لگانے سے) منع کرتے تھے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل تو اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا (بال جوڑنے لگیں) اور ابوبکر ابن ابی شیبہ نے کہا اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا، ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن

---

[۱] اللہ نے فرمایا ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا اور فرمایا والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب عظیم۔ اس حدیث سے ان مردودوں کا رد ہوا جو قرآن کی طرح حدیث کو واجب العمل نہیں جانتے ۱۲ منہ۔ [۲] تم کو ایسی بری باتوں سے منع نہیں کرتے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

سلیمان نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطار بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنا گودنے والی اور گدانے والی پر۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَّصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے حسن بن مسلم بن نیاق سے سنا وہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ رضؓ سے کہ انصار کی ایک لڑکی (نام نامعلوم) نے نکاح کیا پھر وہ بیمار پڑگئی اس کے سر کے بال گر گئے اس کے عزیزوں نے چاہا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے لعنت کی چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی پر شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی ابان بن صالح سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے[1]

۸۷۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا فَسَبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے میری والدہ صفیہ بنت شیبہ نے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضؓ سے ایک عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنی بچی کا (نام نامعلوم) نکاح کیا وہ بیمار ہو گئی، (بیماری سے) اس کے بال جھڑ گئے اس کا خاوند مجھ کو تنگ کر رہا ہے (وہ اپنی عورت سے صحبت کرنا چاہتا ہے) کیا میں اس کے سر میں چوٹلہ لگا دوں یہ سن کر آپ نے چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں کو برا کہا (ان پر لعنت کی)۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی جورو فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] اس کو محاملی نے اپنی امالی میں وصل کیا ۱۲ منہ

bestUrdubooks.wordpress.com

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ -

۸۷۷- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَۃَ وَالْمُسْتَوْصِلَۃَ وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِی اللِّثَۃِ -

۸۷۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِیَۃُ الْمَدِیْنَۃَ اٰخِرَ قَدْمَۃٍ قَدِمَہَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ کُبَّۃً مِّنْ شَعَرٍ قَالَ مَا کُنْتُ اَرٰی اَحَدًا یَّفْعَلُ ھٰذَا غَیْرَ الْیَہُوْدِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمَّاہُ الزُّوْرَ یَعْنِی الْوَاصِلَۃَ فِی الشَّعَرِ -

باب ۵۳۲ الْمُتَنَمِّصَاتِ

۸۷۹- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللّٰہِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ فَقَالَتْ اُمُّ یَعْقُوْبَ مَا ھٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَمَالِیْ لَآ اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَفِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَتْ وَاللّٰہِ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ فَمَا وَجَدْتُّہٗ قَالَ وَاللّٰہِ لَئِنْ قَرَاْتِیْہِ لَقَدْ وَجَدْتِّیْہِ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا -

بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت کی -

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدانے والی پر لعنت کی نافع نے کہا گدنا کبھی مسوڑے پر بھی گودا جاتا ہے -

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا انہوں نے کہا معاویہؓ جب آخری بار ۵۱ھ ہجری میں مدینہ میں آئے تو انہوں نے (منبر نبوی پر) ہم کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک چوٹلہ نکالا کہنے لگے میں تو سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو فریبی فرمایا یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے -

باب چہرے پر سے روئیں نکالنے والیوں کا بیان

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے گودنا گودنے والیوں پر اور چہرے کے (یا ابرو کے) بال نکالنے والیوں پر اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں اس وقت ام یعقوب (جو بنی اسد بن خزیمہ کے قبیلے کی تھی) بولی یہ کیا ہے جو اُن عورتوں پر تم لعنت کرتے ہو (یعنے اس کی سند کیا ہے) انہوں نے کہا کیوں میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی (ان پر لعنت) موجود ہے ام یعقوب نے کہا میں نے تو دو جلدوں میں سارا قرآن پڑھ ڈالا اس میں تو کہیں اس کا ذکر نہیں ہے عبداللہ نے کہا واہ واہ خدا کی قسم تو قرآن میں یہ پڑھ چکی ہے پیغمبر جو تم کو حکم دے اس پر عمل کرو جس سے منع کرے اس سے باز رہو -

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ الْمَوْصُولَةِ

۸۸۰ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

باب جس عورت کے بالوں میں جوٹلہ لگایا جائے (دوسرے کے بال جوڑے جائیں)

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی۔

۸۸۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّهٗ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِبْنَتِیْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا وَاِنِّیْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِیْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے اسمار بنت ابی بکر سے سنا انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری لڑکی کو چیچک نکلی تو اس کے بال اتر گئے اور میں اس کا نکاح کر چکی ہوں کیا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں آپ نے فرمایا اللہ نے تو جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔

۸۸۲ - حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ یَعْنِیْ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن دکین نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گودنے والی عورت اور گدانے والی اور جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی سب پر لعنت کی[1]

۸۸۳ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِیْ لَآ اَلْعَنُ

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں اور چہرے کے بال نکالنے والیوں پر اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرانے والیوں پر لعنت

[1] ابوذر کی روایت میں یوں ہے اللہ نے لعنت کی ان چاروں پر پھر اخیر میں یہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان میں ان پر لعنت کی یا اللہ تعالیٰ کی لعنت کی وجہ سے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان پر لعنت کی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَنْ لَعَنَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ۔

کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں اور مجھے کیا ہوا ہے جو میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے لعنت کی اور خود قرآن شریف میں اس کی دلیل موجود ہے[1]

بَابُ ۵۳ الْوَاشِمَةِ

باب گودنے والی عورت کا بیان۔

۸۸۴ - حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَیْنُ حَقٌّ وَ نَهٰی عَنِ الْوَشْمِ۔

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ (یا یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا سچ ہے[2] اور آپ نے گدنا گودنے سے منع فرمایا۔

۸۸۵ - حَدَّثَنِیْ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ ذَکَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِیْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ مِنْ اُمِّ یَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مِثْلَ حَدِیْثِ مَنْصُوْرٍ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا میں نے عبد الرحمٰن ابن عابس سے منصور کی یہ حدیث انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے (جو اگلے باب میں گزر چکی) بیان کی انہوں نے کہا میں نے ام یعقوب سے بھی منصور کی طرح یہ حدیث سنی۔

۸۸۶ - حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ اَبِیْ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَ اٰکِلِ الرِّبٰوا وَ مُوْکِلِہٖ وَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (وہب بن عبد اللہ سوائی) کو دیکھا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اُجرت (یعنی پچھنی لگانے والی کی اُجرت) سے منع فرمایا اسی طرح کتے کی قیمت

[1] یعنی وہی آیت مآ آتکم الرسول فخذوہ ومانہاکم عنہ فانتہوا ۱۲ منہ [2] جو لوگ نظر لگنے کو غلط جانتے ہیں وہ بیوقوف ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے اثر رکھے ہیں مسمریزم کا جادو صرف نظر کے اثر سے ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا وہی حق ہے اب جس قدر فلسفہ کی ترقی ہوتی جاتی ہے اسی قدر معلوم ہوتا جاتا ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو تیرہ سو برس پہلے فرمایا گیا تھا وہ برحق ہے دیکھو اگلے حکیم یہ سمجھتے تھے کہ تارے آسمان میں گڑے ہوئے ہیں اور قرآن کی اس آیت کی کل فی فلک یسبحون تاویل کرتے تھے اب نئے فلسفہ سے معلوم ہوا کہ ان حکیموں کا خیال غلط تھا تارے کھلے فضا میں پھر رہے ہیں اسی طرح وجعلنا الریاح لواقح کا مطلب اگلے حکیم نہیں سمجھتے تھے اب معلوم ہوا کہ ہوا میں نر درخت کا مادہ اڑ کر مادہ درخت میں جاتا ہے۔ گویا ہوائیں مادہ درختوں کو حاملہ بناتی ہیں لواقح کے معنے یہی ہیں حاملہ کرنے والیاں قرآن میں شراب قلیل کثیر سب حرام کر دیا گیا اس کو رجس فرمایا اگلے حکیم کہتے تھے تھوڑے شراب کو کیوں حرام کیا اس سے نشہ نہیں ہوتا بلکہ قوت ہوتی ہے اب یہ بات غلط نکلی کیونکہ تھوڑا شراب پیتے ہی آدمی کو اپنے اوپر قدرت نہیں رہتی وہ زیادہ پی لیتا ہے اور اپنے تئیں خراب کرتا ہے۔ قرآن میں چار بی بیوں تک کی اور ضرورت کے وقت طلاق دینے کی اجازت ہوئی۔ اب تمام ملک کے عقلا تسلیم کرتے جاتے ہیں کہ قرآن میں جو حکم دیا گیا وہی قرین مصلحت ہے اور چاہتے ہیں کہ اپنی اپنی قوموں میں اسی کو رواج دیں وقس علے ہذا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

بَاب ۵۳۵ الْمُسْتَوْشِمَةِ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ قَالَ مَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔

بَاب ۵۳۶ التَّصَاوِيرِ

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ

سے اور آپ نے سود کھانے والے کھلانے والے کو گودنے والی عورت اور گدانے والی پر لعنت کی)۔

باب گدانے والی عورت کا بیان

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت کو لے کر آئے جو گدنا گودتی تھی وہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو میں تم کو قسم دے کر پوچھتا ہوں تم میں سے کس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے باب میں کچھ سنا ہے ابوہریرہؓ کہنے لگے میں کھڑا ہوا میں نے کہا امیر المومنین میں نے سنا ہے انہوں نے پوچھا کیا سنا ہے میں نے کہا میں نے یہ سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عورتو نہ گودنا گودو نہ گداؤ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں جوڑ لگانے والی لگوانے والی گودنا گودنے والی گدانے والی پر لعنت کی۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں گدانے والیوں چہرے کے بال نکالنے والیوں دانتوں کو حسن کے لئے کشادہ کرانے والیوں پر لعنت کی جو اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلتی ہیں کیا وجہ ہیں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اس کی دلیل اللہ تعالےٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

باب تصویروں کا بیان۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے

besturdubooks.wordpress.com

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابوطلحہ (زید بن سہل) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے[1] اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورت ہو[2] اور لیث بن سعد نے کہا[3] مجھ سے یونس بن سعد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی۔

بَابُ ۵۳۷ عَذَابُ الْمُصَوِّرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

باب (جاندار کی) مورت[4] بنانے والوں کی سزا۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِيْ دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَاٰى فِيْ صُفَّتِهٖ تَمَاثِيْلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے کہا میں یسار بن نمیر کے گھر میں مسروق بن اجدع (تابعی مشہور) کے ساتھ تھا انہوں نے گھر کے سائبان میں چند مورتیں دیکھیں تو کہنے لگے میں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کے پاس قیامت کے دن مورت بنانے والوں کو سخت سے سخت عذاب ہوگا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انسؓ بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبد اللہ بن عمر رض

---

[1] جو محبت سے مسلمانوں کے پاس آتے جاتے ہیں ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا فرشتوں سے جبرائیل میکائیل مراد ہیں مگر اس صورت میں یہ امر خاص ہوگا آنحضرت کی حیات سے کیوں کر آپ کی وفات پر وحی اترنا موقوف ہوگیا اور ان فرشتوں کا آنا بھی غرض وہ فرشتے مراد نہیں ہیں جو ہر آدمی پر معین ہیں یا جو فرشتے مامور بکار حکم الٰہی سے بھیجے جاتے ہیں۔ مورت سے مراد جاندار کی مورت ہے ایک نیچری صاحب نے مجھ سے اعتراض کیا کہ جب کتا رکھنے سے فرشتے پاس نہیں آتے تو ہم ایک کتا ہمیشہ اپنے پاس رکھیں گے تاکہ موت کا فرشتہ ہمارے پاس آہی نہ سکے میں نے ان کو جواب دیا اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری جان نکالنے کے لئے وہ فرشتہ آئے گا جو کتوں کی جان نکالتا ہے اس پر وہ لاجواب ہوگئے ۱۲ منہ

[3] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] شاید مراد وہ مورتیں ہیں جو پوجنے کیلئے بنائی جائیں ایسی مورتیں بنانے والے تو کافر ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اگر پوجنے کے لئے نہ بنائے تب بھی جاندار کی مورت بنانا کبیرہ گناہ ہے اس پر سخت عذاب ہونا ممکن ہے نوویؒ نے کہا جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے خواہ کپڑے یا بچھونے یا روپیہ یا اشرفی یا دیوار یا برتن وغیرہ پر بنائے البتہ بے جان چیز کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے جیسے مکان یا درخت یا پہاڑ یا قلعہ وغیرہ کی۔ میں کہتا ہوں نووی کی کلام سے یہ نکلتا ہے کہ جاندار کی مورت ہر طرح کی بنانا حرام ہے مجسم ہو یا نقشی یا عکسی اور جمہور علما کا یہی قول ہے لیکن بعضوں نے عکسی اور نقشی تصویر بنانا ناجائز رکھا ہے بشرطیکہ پرستش کیلئے نہ بنائی جائے اور اس زمانہ میں بلا ایسی عام ہوگئی ہے کہ شاذ و نادر ہی خدا کے بندے اس سے بچے ہوئے ہیں اور نصاریٰ کی تقلید سے عکسی تصویریں یعنے فوٹو کا بے حد رواج ہوگیا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

بَابٌ ۵۳۸ نَقْضِ الصُّوَرِ

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ إِلَّا نَقَضَهُ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى

نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ان مورتوں کو بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو بنایا اب اس میں جان بھی ڈالو۔

باب مورت کو توڑ ڈالنا چاہیئے۔

ہم سے معاذ بن فضلہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عمران بن حطان سے ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی مورت بنی ہو (جیسے نصاریٰ رکھتے ہیں) تو اس کو توڑ ڈالتے۔[۱]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابوزرعہ (ہرم بن عمرو) نے انہوں نے کہا میں ابوہریرہؓ کے ساتھ مدینہ میں ایک گھر میں گیا (وہ مروان بن حکم کا گھر تھا) انہوں نے مکان کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا جو مورتیں بنا رہا تھا تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کہتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا (بنانا) چاہے اچھا ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنائیں پھر انہوں نے پانی کا ایک کونڈا منگوایا، اور بغلوں تک اپنے ہاتھ دھوئے (یعنی وضو میں) ابوزرعہ نے کہا میں نے ان سے یہ پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے اگر بغلوں

[۱] حالانکہ صلیب جان دار چیز نہیں ہے مگر نصاریٰ کمبخت خصوصاً رومن کیتھولک صلیب کی پرستش کرتے ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جہاں پاتے توڑ ڈالتے اللہ کے سوا جو چیز پوجی جائے اس کا یہی حکم ہے۔ اس کو توڑ پھوڑ کر برابر کر دینا چاہیئے، تاکہ دنیا میں شرک نہ پھیلے۔ صلیب پر تعزیہ کو بھی قیاس کرنا چاہیئے۔ صلیب تو ایک پیغمبر کے واقعہ کی تصویر ہے اور تعزیہ میں تو یہ بات بھی نہیں ہے۔ وہ صرف ایک مقبرہ کی نقل ہوتی ہے لیکن عوام اس کی پرستش کرتے ہیں اس کے سامنے جھکتے ہیں اس پر نذر نیاز چڑھاتے ہیں۔ اسی طرح شدے علم وغیرہ ان سب کا توڑ کر پھینک دینا ضرور ہے۔ اسلام کی شریعت میں اللہ کے سوا اور کسی کا پوجا نہ ہونا چاہیئے اب اختلاف ہے اس میں کہ بزرگوں اور اولیاء کی قبریں اگر لوگ ان کی پرستش کرنے لگیں تو توڑ ڈالی جائیں یا نہیں۔ صحیح مذہب یہی ہے کہ توڑ ڈالی جائیں اور ان کا نشان بالکل میٹ دیا جائے تاکہ لوگ شرک میں مبتلا نہ ہوں۔ اور آنحضرتؐ نے حضرت علی رضؓ کو حکم دیا تھا کہ بلند قبر دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں حضرت علی رضؓ نے اپنے زمانہ میں ابوالہیاج اسدی کو بھی یہی حکم دیا تھا۔ ہمارے امام ابن قیمؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن بعضے لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے قبور واجب التعظیم ہیں توڑنے میں ان کی اہانت ہے۔ ہم کہتے ہیں نہ توڑنے میں پروردگار کی اہانت ہے کہ اس کے سوا دوسروں کا پوجا ہوا کرے۔ ہم دیکھتے رہیں بس پروردگار کی اہانت کو روکنے کے لئے ان کی اہانت کی کچھ پروا نہ کرنا چاہیئے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

الْحِلْيَةِ۔

بَابٌ ۵۳۹ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيْرِ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِّيْ عَلٰى سَهْوَةٍ لِّيْ فِيْهَا تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَّ عَلَّقْتُ دُرْنُوْكًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَنْزِعَهٗ فَنَزَعْتُهٗ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

بَابٌ ۵۴۰ مَنْ كَرِهَ الْقُعُوْدَ عَلَى الصُّوْرَةِ۔

تک وضو میں ہاتھ دھونا بہتر ہے)۔ انہوں نے کہا میں نے جہاں تک میں نے جہاں تک زیور پہنایا جاسکتا ہے وہاں تک دھویا[1]

باب اگر مورتیں پاؤں کے تلے روندی جائیں تو ان کے رہنے میں کوئی قباحت نہیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا ان دنوں مدینہ میں ان سے بڑھ کر (عالم فاضل نیک) کوئی نہ تھا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (غزوۂ تبوک سے) تشریف لائے میں نے گھر کے سائبان پر ایک پردہ ڈالا تھا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا سخت سے سخت عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں (ان کی مورت اتارتے ہیں) حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر میں نے کہا کیا (پھاڑ کر) اس کی توشک بنالی[2] یا دو توشکیں (گدی)[3]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے (گھر میں) ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں مورتیں تھیں، آپ نے فرمایا اس کو اتار ڈال میں نے اتار ڈالا اور میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں مل کر جنابت کا غسل) ایک برتن سے کیا کرتے۔

باب اس شخص کی دلیل جس نے توشک اور تکیہ اور فرش پر بھی جب اس پر تصویریں بنی ہوں بیٹھنا مکروہ رکھا ہے[4]

---

[1] ابوہریرہ نے گویا اس حدیث سے یہ استنباط کیا جس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے اٹھیں گے تو جہاں تک وضو میں اعضاء زیادہ ہوئے جائیں گے وہیں تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے استنباط کیا یحلون فیہا اساور من ذہب ۱۲ منہ [2] تکیہ بنایا یا دو تکیے بنالئے ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ہم ان پر بیٹھا کرتے مسلم کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر آرام کرتے ۱۲ منہ [4] بظاہر باب کی حدیث اگلی حدیث کے مخالف ہے اور ممکن ہے کہ اگلی حدیث میں جب حضرت عائشہ رض نے اس کو پھاڑ کر گدہ بنا ڈالا تو تصویریں بھی پھٹ گئی ہوں سالم نہ رہی ہوں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھتے ہوں آپ نے انکار نہ فرمایا ہو ۱۲ منہ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابی قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے ایک گدہ خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو رہے اندر نہ آئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی تقصیر سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں آپ نے فرمایا یہ گدہ کیسا میں نے کہا میں نے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لئے اس کو مول لیا ہے آپ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائیں ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا اب جو تم نے بنایا ان میں جان بھی ڈالو اور فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورتیں ہوں۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے ابو طلحہ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں بسر کہتے ہیں (اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد) زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کے پوچھنے کو گئے دیکھا تو ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہے جس پر مورت بنی ہے ہم نے عبید اللہ بن اسود سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پالکڑے تھے کیا زید بن خالد نے اول دن ہم سے مورت کی حدیث نہیں بیان کی تھی (پھر خود ہی مورت دار پردہ لٹکایا کیا بات) عبید اللہ نے کہا تم نے زید سے یہ نہیں سنا تھا انہوں نے کہا البتہ جو مورت کپڑے میں نقش ہو (وہ جائز ہے[1]) اور

[1] نووی نے کہا احادیث میں جمع کرنا ضرور ہے اس لئے اس حدیث میں جس میں الا رقما فی ثوب ہے یہ معنی کریں گے کہ کپڑے کی وہ نقشی تصویریں جائز ہیں جو غیر ذی روح کی ہوں جیسے درخت وغیرہ کی میں کہتا ہوں یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ غیر ذی روح کی تصویر تو مطلقاً جائز ہے خواہ کپڑے یا کاغذ میں منقوش ہو یا مجسم ہو پھر خاص نقشی کا استثناء اس کا کوئی معنے نہ ہوگا ابن عربی نے کہا مجسم تصویر ذی روح کی تو بالاتفاق حرام ہے اور نقشی تصویریں (اسی طرح عکسی میں) چار قول ہیں ایک یہ کہ مطلقاً جائز ہے دوسرے مطلقاً منع ہے تیسرے اگر سالم تصویر ہو تو منع ہے، اگر گردن تک کی ہو یا اتنے بدن کی جس سے وہ ذی روح جی نہیں سکتا تو جائز ہے ورنہ نہیں چوتھے یہ کہ اگر فرش یا تکیہ پر ہو جس میں اس کی اہانت ہوتی ہے تو جائز ہے اگر معلق ہو تو جائز نہیں لیکن لڑکیاں جو گڑیاں بنا کر کھیلتی ہیں وہ بالاتفاق درست ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر نے بیان کیا ان سے بسر نے ان سے ابوطلحہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ۵۴۱ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي التَّصَاوِيرِ

باب جہاں مورتیں ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۸۹۹ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلٰوتِي۔

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو اسی طرف نماز پڑھ رہے تھے۔ مسلم) فرمایا یہ پردہ نکال ڈال اس کی مورتیں میرے نماز میں سامنے آتی ہیں (اور دل اچاٹ ہوتا ہے)۔

بَابُ ۵۴۲ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

باب فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو

۹۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو بن محمد نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک وقت پر) آنے کا وعدہ کیا لیکن دیر لگائی (اس وقت پر نہیں آئے) آپ کو یہ (وعدہ خلافی) گراں گزری، آپ باہر نکلے تو جبرئیل ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکایت کی (تم وقت پر کیوں نہیں آئے) انہوں نے کہا ہم فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا۔[۲]

بَابُ ۵۴۳ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

باب جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں نہ جانا[۳]

۹۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ

---

[۱] یہ روایت بدء الخلق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں یوں ہے جب وقت گزر گیا اور جبرئیل نہ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا نہ اس کے فرشتوں کا پھر جو دیکھا تو چارپائی کے تلے ایک کتے کا پلا پڑا تھا آپ نے فرمایا عائشہؓ یہ پلا کب آ گیا انہوں نے کہا خدا کی قسم مجھ کو خبر نہیں آخر اس کو وہاں سے نکالا ۱۲ منہ [۳] بظاہر یہ اس حدیث کے خلاف ہے جو اوپر گزری کہ حضرت عائشہؓ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا تھا اس میں مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر نماز پڑھ رہے تھے اور تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ شاید وہ پردہ بے جان چیزوں کی مورتوں کا ہو اور باب کی حدیث اس سے متعلق ہے جو جان دار کی مورتیں ہوں گی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ مَاذَا اَذْنَبْتُ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

سے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے ایک گدہ خرید ا جس پر مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں دیکھ کر دروازے پر کھڑے رہے (اندر تشریف نہ لائے) میں آپ کے چہرے پر ناراضی پہچان گئی میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے گناہ سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میرا کیا گناہ ہے (جو آپ اندر تشریف نہیں لائے) آپ نے فرمایا یہ گدہ تونے کیسا بچھایا ہے میں نے کہا میں نے تو اس لئے مول لیا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اس پر تکیہ لگائیں، آپ نے فرمایا ان مورتوں کو جن لوگوں نے بنایا ہے ان کو قیامت کے دن عذاب ہو گا ان سے کہا جائے گا تم نے جو مورتیں بنائیں اب ان میں جان بھی ڈالو آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے۔

بَابٌ ۵۴۴ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

باب مورت بنانے والے پر لعنت ہونا۔

۹۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اشْتَرٰى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا مجھ سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد (وہب بن عبداللہ) سے انہوں نے ایک پچھنی لگانے والا غلام خریدا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) پھر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اجرت اور کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور گودنا گودنے والی عورت اور گدانے والی اور مورت بنانے والی پر لعنت کی [۲]

بَابٌ ۵۴۵ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

باب جس نے (جاندار کی) مورت بنائی قیامت کے دن اس میں جان ڈالنے کا حکم ہو گا اور جان ڈال نہ سکے گا۔

۹۰۳ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلی نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا میں نے نضر بن انس بن مالک سے سنا وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے میں ابن عباس رضؓ کے پاس بیٹھا تھا

---

[۱] یہ ان سے ہو نہ سکے گا عذاب ہوتا رہے گا ۱۲ منہ [۲] وہب نے اس غلام کے ہتھیاروں کو جن سے پچھنی لگاتا تھا توڑ ڈالا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

لوگ ان سے مسئلے پوچھ رہے تھے وہ جواب دے رہے تھے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر انہوں نے نہیں کیا یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا[1] اس وقت انہوں نے کہا میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی دنیا میں (جاندار کی) تصویر بنائے گا اس کو قیامت کے دن کہا جائے گا اس میں جان بھی ڈال اور وہ جان ڈال نہ سکے گا اس لئے برابر عذاب ہوتا رہے گا[2]۔

بَابٌ ۵۴۶ الْاِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب جانور پر کسی کو اپنے ساتھ بٹھا لینا

۹۰۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو صفوان[3] نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک[4] کی کملی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے اسی گدھے پر بٹھا لیا[5]۔

بَابٌ ۵۴۷ الثَّلٰثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب تین آدمی کا ایک سواری پر چڑھنا

۹۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب فتح مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو عبد المطلب کی اولاد نے (جو مکہ میں تھی) آپ کا استقبال کیا (یہ سب بچے بچے تھے) آپ نے ایک کو اپنے سامنے اور ایک کو پیچھے بٹھا لیا[6]۔

---

[1] میں تصویر بنایا کرتا ہوں تصویر کا کیا حکم ہے ۱۲ منہ [2] یعنی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا کافر کے باب میں یا اس شخص کے باب میں جو جان دار کی مورت بنانا حلال جانتا ہو یہ حدیث مشکل نہیں ہے مگر جو شخص مسلمان ہو اور جاندار کی مورت بنانا حرام جانتا ہو پر شامت نفس سے بنائے اس کے باب میں مشکل ہوگی تو یہ تاویل ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے بطور زجر اور تنبیہ کے فرمایا یعنی کافر کی طرح اس کو بھی ایک مدت مدید تک یہی عذاب ہوتا رہے گا گو مومن گناہ گار ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہ سکتا۔ بعضوں نے کہا حدیث میں وہ مصور مراد ہے جو بت پرستی کے لئے تراشے ایسا مصور تو کافر ہی ہوگا ۱۲ منہ [3] عبد اللہ بن سعید بن عبد الملک بن مروان ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے مگر کتاب اللباس سے اس کی مناسبت مشکل ہے۔ اسی طرح اس کے بعد کی حدیثوں کی بعضوں نے کہا آدمی جب سواری پر بیٹھے تو گویا سواری کا لباس ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [5] اس وقت آپ اونٹ پر سوار تھے جس حدیث میں تین آدمیوں کا ایک سواری پر چڑھنا منع آیا ہے وہ حدیث ضعیف ہے یا محمول ہے اس حالت پر جب جانور ناتواں ہو۔ نووی نے کہا جانور طاقت ور ہو تو اکثر علماء کے نزدیک تین آدمیوں کا اس پر سوار ہونا درست ہے ۱۲ منہ [6] ایک گاؤں ہے خیبر میں ۱۲ منہ [7] یہ دونوں فضل اور قثم حضرت عباس رض کے بیٹے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۵۴۸ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذُكِرَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرِمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ۔

باب اگر جانور کا مالک کسی کو اپنے سامنے بٹھالے (تو جائز ہے) اور بعضوں نے (عامر شعبی نے) کہا جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ اگر آگے بیٹھنے کی دوسرے کو اجازت دے تو یہ جائز ہے[1]۔

مجھ سے محمد بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے کہا عکرمہ کے سامنے یہ ذکر آیا کہ تین آدمی جو ایک جانور پر چڑھیں ان میں کون بہت برا ہے تو انہوں نے کہا ابن عباسؓ بیان کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے آپ نے قثم بن عباسؓ کو سامنے اور فضل بن عباسؓ کو پیچھے بٹھالیا تھا یا یوں کہا کہ قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھالیا۔ اب ان میں کون برا تھا کون اچھا تھا (یعنی تینوں اچھے تھے تو یہ کہنا کہ آگے والا برا ہے یا بیچ والا یا پیچھے والا یہ سب غلط ہے۔

باب ۵۴۹ إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ

باب ایک مرد دوسرے مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتا ہے

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی جانور پر بیٹھا ہوا تھا میرے اور آپ کے بیچ میں پالان کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی آپ نے فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ جو ارشاد ہو اس کے بجا لانے کو مستعد ہوں (آپ خاموش ہو رہے) پھر تھوڑی دیر چلتے رہے بعد اس کے فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ جو ارشاد ہو بجا لاتا ہوں پھر تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں، آپ کی خدمت کرنے کو مستعد ہوں اس وقت آپ نے فرمایا تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ (خالص

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. فَقَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

اسی کی عبادت کریں اس کے ساتھ شرک نہ کریں[1] پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا معاذ میں نے کہا حاضر اور مستعد ہوں یارسول اللہ آپ نے فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب بندے اس کا حکم بجا لائیں[2] میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

بَابُ ۵۵۰ اِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

باب عورت مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتی ہے

۹۰۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَاِنِّيْ لَرَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيْرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْاَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا اَوْ رَاَى الْمَدِيْنَةَ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن عباد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو یحییٰ بن اسحاق نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ہم خیبر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور میں اس وقت ابوطلحہ کے ساتھ ایک سواری پر تھا وہ چل رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی سواری پر آپ کی ایک بی بی (حضرت صفیہؓ) بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی گر پڑی میں نے کہا ارے عورت گر پڑی اور میں اترا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہاری ماں ہے (اس کا ذکر ادب سے کرو) پھر میں نے پالان مضبوط باندھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے جب مدینہ کے نزدیک پہنچے یا مدینہ دکھائی دیا آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والے ہیں، اس کو پوجنے والے ہیں، اپنے مالک کی تعریف کرنے والے ہیں۔

بَابُ ۵۵۱ الْاِسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْاُخْرٰى

باب چت لیٹ کر ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا[3]

۹۰۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے

---

[1] دوسرے کسی کو نہ پوجیں ۱۲ منہ [2] یعنے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کا وعدہ فرمایا ہے یہ نہیں کہ اللہ پر کوئی چیز واجب ہے جیسے کمبخت معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ پر مطیع کو ثواب دینا اور گناہ گار کو سزا دینا واجب ہے ارے مردود و اس پر واجب کرنے والا کون ہے کسی کی مجال ہے جو اس سے کچھ پوچھ بھی سکے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعا میں بحق محمدؐ و آل محمدؐ یا بحق اولیاء ک و انبیاء ک کہنا درست ہے گو حق کا معنی یہاں وجوب کا نہیں ہے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا اور ممانعت کی حدیث جو صحیح مسلم میں ہے وہ منسوخ ہے ۱۲ منہ ؏

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَدَبِ

بَابُ ۵۵۲ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَيْزَارٍ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ۔

بَابُ ۵۵۳ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ

چچا (عبداللہ بن زید) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے دیکھا (یعنے چت لیٹے)، آپ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

کتاب اخلاق کے بیان میں[1]

باب احسان اور ناطہ پروری کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا[2]

ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہ ولید بن عیزار نے کہا میں نے ابوعمرو شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو اس گھر والے نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ اللہ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنی (سنت کے موافق جماعت سے) میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں[3] جہاد کرنا ابن مسعودؓ کہتے ہیں[4] آپ نے اتنی ہی باتیں بتلائیں اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور زیادہ باتیں بتلاتے۔

باب سب سے بڑھ کر کس کا حق ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پوچھنے لگا یارسول اللہ سب سے زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اس کے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا تیری ماں کا، پوچھا پھر کس کا فرمایا تیری

---

[1] یعنے لوگوں کے ساتھ معاشرت کے آداب اور طریقے ۱۲منہ [2] کئی سورتوں میں جیسے لقمان احقاف وغیرہ ۱۲منہ [3] اس کا بول بالا ہونے کے لئے اور شرک بدعت مٹنے کے لئے ۱۲منہ [4] پھر میں خاموش ہو رہا کہ اب کہاں تک پوچھے جاؤں اس لئے ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ مِثْلَهُ -

ماں کا، پوچھا پھر کس کا فرمایا تیرے باپ کا[1] اور ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے کہا ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا کہا ہم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

باب ۵۵۴ لَا يُجَاهِدُ اِلَّا بِاِذْنِ الْاَبَوَيْنِ

باب ماں باپ کی اجازت بغیر جہاد کو بھی نہ جانا چاہیئے[2]

۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُجَاهِدُ قَالَ اَلَكَ اَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ -

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری اور شعبہ سے دونوں نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابوالعباس (سائب) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری نیت جہاد کو جانے کی ہے آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا جی ہاں زندہ ہیں آپ نے فرمایا تو انہی کی خدمت کر یہی جہاد ہے۔

باب ۵۵۵ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

باب آدمی اپنے ماں باپ کو گالی نہ دے (یعنی گالی نہ دلوائے)

۹۱۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی نہ دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا اپنے ماں باپ کو کون گالی دے گا (اس میں خود اپنی ہی ذلت ہے) آپ نے فرمایا مطلب

---

[1] ماں کو باپ سے تین درجے بڑھ کر رکھا کیونکہ ماں بچہ پر بہت مصیبت اٹھاتی ہے نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے پھر پیدا ہونے کے بعد ایک مدت تک دودھ پلاتی ہے گُوہ مُوت صاف کرتی ہے۔ جب بڑا ہو جاتا ہے تو باپ صرف تعلیم و تربیت کرتا ہے اور اگر ماں تعلیم یافتہ ہوئی تو بچہ کی تربیت اور تعلیم بھی ماں سے شروع ہو جاتی ہے اور ایسے ہی بچے لائق نکلتے ہیں جن کی مائیں صاحب علم ہوتی ہیں ورنہ جاہل مائیں بچہ کو ضعیف اور ناتوان کر دیتی ہیں - اس کے قوائے دماغیہ اور بدنیہ سب خراب کر دیتی ہیں اس لئے جو قوم اپنی بھلائی اور ترقی چاہتی ہو اس کو سب سے پہلے تعلیم نسواں کا اہتمام کرنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] مراد وہی جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیونکہ فرض کفایہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا مگر اس کے ماں باپ کی خدمت اس کے سوا کون کرے گا - اویس قرنی جو خیر التابعین تھے اپنی ماں کی خدمت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل نہ کر سکے لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے مثلاً کافر مسلمانوں کے ملک میں گھس آئیں اس وقت اجازت ضرور نہیں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ۔

بَابُ ۵۵۶ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ۔

۹۱۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتّٰى أَمْسَيْتُ

یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے[1]، دوسرے کی ماں کو گالی دے وہ اس کی ماں کو گالی دے۔

باب جس شخص نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل کے) تین شخص رستے میں جا رہے تھے اتنے میں مینہ شروع ہوا (برسات آگئی) وہ پہاڑ کی ایک کھوہ میں (غار میں) گھس گئے اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پر آگرا منہ بند ہوگیا اب کیا کریں آپس میں صلاح کرنے لگے بھائی ایسا کرو تم لوگوں نے جو جو نیک اعمال خالص اللہ کے لئے کیے ہوں ان کے وسیلہ سے دعا مانگو شاید اللہ یہ مشکل آسان کرے (تم کو نجات دلوائے[2]) پھر ایک شخص ان تینوں میں سے یوں کہنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میرے ماں باپ دونوں ضعیف بوڑھے تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے موجود تھے میں ان کی پرورش کے لئے جانوروں کو چرایا کرتا جب شام کو گھر آتا اور دودھ دوھتا تو پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو ایک دن ایسا ہوا جانور ایک دور دراز درخت

---

[1] تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ اس کا سبب یہی پڑا ۱۲ منہ [2] اعمال صالح سے توسل اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی وابتغوا الیہ الوسیلۃ سے ثابت ہے اب زندہ نیک بندوں کا توسل کرنا یہ بھی حضرت عمرؓ کی حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے ہم اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں اپنے پیغمبر کا وسیلہ کیا کرتے تھے اب اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں اس قسم کا توسل تو بالاتفاق جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اور انبیاء یا اولیاء کا جن کی وفات ہوگئی وسیلہ کرنا جائز ہے یا نہیں، ابن تیمیہؒ اور ابن قیم اور ان کے اتباع اس کے عدم جواز کی طرف گئے ہیں اور اسی حضرت عمرؓ کے واقعہ سے دلیل لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر توسل بالاموات جائز ہوتا تو حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ کا کیوں وسیلہ کرتے بلکہ آنحضرتؐ ہی کا کرتے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے یہ نہیں کہا کہ پیغمبر صاحب کا وسیلہ اب ہم نہیں لے سکتے اور حضرت عباسؓ کا وسیلہ لینے کی یہ ضرورت داعی ہوئی کہ ان سے دعا کرانا چاہتے تھے جیسے آنحضرت سے دعا کرایا کرتے تھے، جزری نے حصن حصین کے شروع میں لکھا ہے وان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بانبیائہ والصلحین من عبادہ اور ایک جماعت اہل حدیث اس کے جواز کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں جب اصل توسل جائز ہوا تو وہ اموات اور احیاء سب کو شامل ہوگا احیاء کی تخصیص پر کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ اس کے سوا انبیاء تو اپنی قبور میں احیاء ہیں جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین +

besturdubooks.wordpress.com

فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلِبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا

چرنے کے لئے چلے گئے اور مجھ کو دیر ہو گئی میں شام تک نہیں آیا جب گھر پہنچا) دیکھا تو میرے والدین سو گئے میں نے عادت کے موافق دودھ دوھا اور صبح تک دودھ لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا مجھے یہ اچھا نہیں معلوم ہوا کہ ان کو نیند سے جگاؤں نہ میں نے اس کو پسند کیا کہ پہلے بچوں کو دودھ پلا دوں گو رات بھر بچے میرے پاؤں کے پاس بیٹھے چلاتے رہے دودھ مانگتے رہے (مگر میں نے نہ دینا تھا نہ دیا) صبح تک یہی حال رہا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو اس پتھر میں روزن کر دے کہ ہم ذرا آسمان کو تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا روزن کر دیا کہ وہ آسمان کو اس میں سے دیکھنے لگے[۱] دوسرے شخص نے یوں دعا کی یا اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اس کو بہت چاہتا تھا جیسے کوئی مرد کسی عورت پر فریفتہ (دلدادہ) ہوتا ہے آخر میں نے اس سے وصال کی درخواست کی اس نے کہا سو اشرفیاں لا تو میں قبول کروں گی میں نے محنت مزدوری کر کے سو اشرفیاں جمع کیں اور اس کے پاس گیا جب اس کی ٹانگوں کے بیچ بیٹھا (اب جماع کرنا چاہتا تھا) وہ کہنے لگی ارے خدا کے بندے اللہ سے ڈر خلاف شرع اس مہر کو مت کھول میں یہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ سے تیری رضامندی کے لئے باز رہا تو اس پتھر میں اور زیادہ روزن کر دے اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ روزن کر دیا اب تیسرا شخص کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر لگایا تھا اور ایک فرق (سولہ رطل غلہ) مزدوری کا ٹھہرا تھا جب وہ اپنا کام کر چکا تو کہنے لگا میری مزدوری دلاؤ میں جو غلہ ٹھہرا تھا وہ اس کو دینے لگا لیکن اس نے نفرت کر کے نہ لیا چل دیا میں نے وہ غلہ بو دیا اور برابر اس میں زراعت کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کے نفع میں سے میں نے گائے بیل چرواہے خریدے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ مزدور آیا کہنے لگا

[۱] مگر ابھی باہر آنے کے موافق روزن نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ثُمَّ أَبَى فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

اللہ سے ڈرو میرا حق مت مارو میری مزدوری دلادے میں نے کہا جا وہ سب گائے بیل ان کے چرواہے لے لے تیرے ہی ہیں وہ کہنے لگا بھلے آدمی اللہ سے ڈر مجھ سے ٹھٹھا مت کر میں نے کہا ٹھٹھا نہیں وہ گائے بیل چرواہے تیرے ہی ہیں لے لے آخر وہ سب لے کر چل دیا یا اللہ اگر میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کے لئے کیا تو جتنا روزن ہمارے نکلنے کے لئے باقی ہے وہ بھی کردے اللہ نے وہ بھی کردیا (اور تینوں غار سے باہر نکل آئے)۔

بَابُ ۵۵۷ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ

باب والدین کی نافرمانی کرنا اور اُن کو ستانا بہت بڑا گناہ ہے،

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبانی نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مسیب سے انہوں نے وَرّاد مغیرہ کے منشی سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی (ان کو ستانا) حرام کیا ہے اور جو چیزیں دینا چاہیئے ان کو روکنا (جیسے آگ، پانی، برتن، باس وغیرہ) اور لوگوں سے مانگنا اور بیٹیوں کو جیتا گاڑنا اور بے فائدہ بک بک لگانا اور بے ضرورت سوالات کرنا اور مال ضائع کرنا (اسراف کرنا)

۹۱۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ بتلاؤں ہم لوگوں نے عرض کیا بتلائیے یارسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا[1] والدین کی نافرمانی کرنا اس وقت آپ تکیہ لگائے

[1] اس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو شرک فی الالوہیت یعنی اللہ کے سوا دوسرا بھی کوئی خدا سمجھنا جیسے بعضے مجوس کہتے ہیں یا چین کے بعضے مشرک دوسرے اللہ کی صفات میں کسی کو شریک کرنا گو اس کو خدا نہ سمجھیں مثلاً اللہ کی طرح کسی بزرگ یا ولی یا پیر یا پیغمبر کے لئے علم محیط یا قدرت تامہ بطور استقلال ثابت کرنا تیسرے شرک فی العبادۃ یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کا پوجا کرنا اس کی نذر نیاز منت ماننا اس کے نام کا روزہ رکھنا، مصیبت کے وقت اس کو پکارنا، اسی کو مشکل کشا یا حاجت روا سمجھنا ان سب صورتوں میں آدمی مشرک ہو کر اسلام سے نکل جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے اسی اعتقاد پر مرے تو ابدالآباد دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ؛

besturdubooks.wordpress.com

مجلس فقال الا وقول الزور وشهادة الزور الا وقول الزور وشهادة الزور فما زال يقولها حتى قلت لا يسكت۔

تھے یا بیٹھ گئے (تکیہ چھوڑ دیا) فرمانے لگے اور جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا سن لو جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا برابر ہی فرماتے رہے میں سمجھا اب خاموش ہی نہ ہوں گے۔

۹۱۷۔ حدثني محمد بن الوليد حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة قال حدثني عبيد الله بن ابي بكر قال سمعت انس بن مالك قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبائر او سئل عن الكبائر فقال الشرك بالله وقتل النفس وعقوق الوالدين فقال الا انبئكم باكبر الكبائر قال قول الزور او قال شهادة الزور قال شعبة واكثر ظني انه قال شهادة الزور

ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے انسؓ بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا تو فرمایا وہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق خون کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پھر کہنے لگے کیا میں تم سے بڑے سے بڑا گناہ بیان کروں وہ کیا ہے جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی دینا شعبہ راوی نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی دینا فرمایا۔[1]

باب ۵۵ صلة الوالد المشرك

باب اگر باپ کافر ہو تب بھی اس سے سلوک کرنا

۹۱۸۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفين حدثنا هشام بن عروة اخبرني ابي اخبرتني اسماء ابنة ابي بكر قالت اتتني امي راغبة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم فسالت النبي صلى الله عليه وسلم أصلها قال نعم قال ابن عيينة فانزل الله تعالى فيها لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو والد نے خبر دی کہا مجھ کو اسماء بنت ابی بکرؓ نے انہوں نے کہا میری ماں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (مدینہ میں) آئی (وہ کافر تھی) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اس کے ساتھ سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے مقدمہ میں تم سے نہیں لڑتے۔[2]

باب ۵۶ صلة المرأة امها ولها زوج

باب اگر خاوند والی مسلمان عورت اپنی کافر ماں سے سلوک کرے

وقال الليث حدثني هشام عن عروة عن اسماء قالت قدمت امي وهي مشركة في عهد قريش ومدتهم اذ عاهدوا النبي صلى الله عليه وسلم مع ابيها فاستفتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ان امي قدمت

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسماء سے میری ماں ان دنوں میں (مدینہ میں) آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے صلح کا زمانہ تھا اس کا باپ (یعنی میرا نانا) بھی اس کے ساتھ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میری ماں آئی ہے اس کو اسلام سے نفرت ہے کیا میں اس سے سلوک

---

[1] حالانکہ شرک بالاجماع سب گناہوں سے بڑا ہے مگر آپ نے جھوٹی گواہی کو اس لئے بڑا فرمایا ہوگا کہ اس وقت ضرورت ہوگی ۱۲ منہ [2] اس حدیث میں گو والد کا ذکر نہیں ہے مگر والد کو والدہ پر قیاس کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

کروں آپ نے فرمایا البتہ اپنی ماں سے سلوک کر (گو وہ مسلمان نہیں)

۹۱۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان کو عبد اللہ بن عباسؓ نے خبر دی اُن کو ابوسفیان نے کہ ہرقل (بادشاہ) نے ان کو بلا بھیجا (پھر پورا قصہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا ہے) اس میں یہ ہے کہ ابوسفیان نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھنے خیرات دینے زنا سے بچنے ناطے والوں سے سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں[۵۱]

بَابُ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ۔

باب مشرک بھائی سے سلوک کرنا۔

۹۱۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی کاری دار جوڑا (بازار میں) بکتا دیکھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آپ یہ خرید لیجیے اور جمعہ کے دن اور جس دن باہر کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اس کو پہنا کیجیے آپ نے فرمایا اس کو تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ ملنا نہیں پھر ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قسم کے کئی جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک حضرت عمرؓ کو بھی بھیجا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں یہ جوڑا کیسے پہن سکتا ہوں آپ تو پہلے ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تو بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا دے (جو یہ پہن سکتا ہے) آخر عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک (مشرک) بھائی کو مکہ میں تحفہ بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ۔

باب ناطہ والوں سے سلوک کرنے کی فضیلت

۹۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو محمد بن

[۵۱] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس میں ناطے والوں سے سلوک کرنے کا ذکر ہے اس میں ماں بھی آ گئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ۔ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَاَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَالَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَاَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ

بَابُ ۵۶۲ اِثْمِ الْقَاطِعِ

۹۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

بَابُ ۵۶۳ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ لِصِلَةِ الرَّحِمِ۔

۹۲۲ - حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

عثمان نے خبر دی کہا میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابوایوب انصاریؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایسا عمل بتلائیے جس کی وجہ سے میں بہشت میں جاؤں دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد بصری نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب اور ان کے والد عثمان نے دونوں نے موسےٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابوایوب انصاریؓ سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایسا عمل بتلائیے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے اس پر لوگ کہنے لگے اس شخص کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا ہو گیا ہے (کچھ خبط تو نہیں ہوا ہے)[۵۱] آپ نے فرمایا کیوں ہو کیا گیا ہے اجی اس کو ضرورت ہے (اس لیے بے چارہ پوچھتا ہے) پھر آپ نے فرمایا تو اللہ کو پوج اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز درستی سے ادا کر اور ناطہ والوں سے سلوک کر (بس یہ اعمال تجھ کو بہشت میں لے جائیں گے)[۵۲] چل اب نکیل چھوڑ دے راوی نے کہا شاید اس وقت آنحضرتؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔

باب قطع رحم کا گناہ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے کہا مجھے (والد) جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے رحم کا قطع کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔

باب ناطہ والوں سے سلوک کرنا کشائش رزق کا باعث ہوتا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن معن نے

---

۵۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر جا رہے تھے اس مرد نے آپ کے اونٹ کی نکیل تھام لی سواری روک لی اور آپ سے یہ سوال کیا صحابہ نے اس لیے تعجب کیا کہ ان کے نزدیک یہ سوال ایسا ضروری نہ تھا اس لیے کہ دین کے جتنے فرائض اور اعمال ہیں وہ سب بہشت میں جانے کے موجب ہیں ۱۲ منہ ۵۲ شاید اس وقت تک روزہ فرض نہ ہوا ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ابن معن قال حدثني سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره أن يبسط له في رزقه وأن ينسأ له في أثره فليصل رحمه۔

کہا مجھ سے والد معن بن محمدؒ نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس کو روزی کا کشادہ ہونا اور عمر کا زیادہ ہونا اچھا لگے وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرےؔ

۹۲۳۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أحب أن يبسط له في رزقه وينسأ له في أثره فليصل رحمه

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انسؓ بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی کشادہ اس کی عمر دراز ہو وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے

باب ۵۶۴ من وصل وصله الله۔

باب جو شخص ناطہ جوڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاپ رکھے گا (اس پر عنایت فرمائے گا)

۹۲۴۔ حدثني بشر بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا معاوية بن أبي مزرد قال سمعت عمي سعيد بن يسار يحدث عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله خلق الخلق حتى إذا فرغ من خلقه قالت الرحم هذا مقام العائذ بك من القطيعة قال نعم أما ترضين أن أصل من وصلك وأقطع من قطعك قالت بلى يا رب قال فهو لك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقرءوا إن شئتم فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ نے کہا ہم سے معاویہ بن ابی مزرد نے بیان کیا میں نے اپنے چچا سعید بن یسار سے سنا وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا جب اس سے فراغت ہوئی تو ناطہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ اس کی جگہ ہے جو توڑنے سے تیری پناہ چاہتا ہے پروردگار نے فرمایا بے شک کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے جو کوئی تجھ کو جوڑے اس سے میں بھی جوڑوں گا (ملاپ کروں گا) اور جو کوئی تجھے توڑے (قطع رحم کرے) میں بھی اس سے قطع کروں گا ناطہ نے عرض کیا میں اس پر راضی ہوں اللہ نے فرمایا یہ تجھ کو دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی تصدیق میں (سورۂ محمدؐ کی) یہ آیت پڑھو کچھ عجب نہیں اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم ملک میں دھند مچا دو

---

۱ صلہ رحم سے عمر زیادہ ہونا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں یوں ہی لکھا ہے اگر یہ صلہ رحم کرے گا تب اس کی اتنی عمر ہوگی اگر نہ کرے گا تو اتنی ہوگی بہرحال جو عمر اس کی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی ۱۲ منہ

۲ دوسری روایت میں یوں ہے کہ ناطہ نے پروردگار کی کمر تھام لی اور یہ عرض کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ۔

اور ناطے رشتے توڑ ڈالو۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ناطہ رشتہ پروردگار سے جڑا ہوا ہے اللہ تعالےٰ نے اس سے فرمایا جو کوئی تجھ کو جوڑے میں بھی اس سے جوڑوں گا اور جو کوئی تجھ کو توڑے (قطع کرے) میں بھی اس سے توڑ دوں گا۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهٗ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناطہ رشتہ اللہ تعالیٰ سے جڑا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو کوئی اس کو جوڑے (ملائے) میں بھی اس سے ملاپ کروں گا اور جو کوئی اس کو قطع کرے میں بھی اس سے قطع کروں گا۔

بَابٌ ۵۶۵ يَبُلُّ الرَّحِمَ بِبَلَالِهَا

باب آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ناطہ اگر تر رکھا جائے (یعنی ناطہ کی رعایت کی جائے) تو دوسرا بھی تر رکھے گا[1]

۹۲۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ قَالَ عَمْرٌو فِيْ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ لَيْسُوْا بِاَوْلِيَائِيْ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے کہ عمرو بن عاصؓ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ یہ فرماتے سُنا فلانے کی اولاد (یعنی ابوسفیان یا حکم بن عاص یا ابو لہب کی) عمرو بن عباسؓ نے کہا محمد بن جعفر کی کتاب میں اس مقام پر سفید جگہ خالی تھی (یعنی تحریر نہ تھی) میرے عزیز نہیں ہیں (گو ان سے رشتہ ہے) میرا ولی تو اللہ ہے اور میرے عزیز وہی ہیں جو مسلمانوں میں نیک اور پرہیزگار ہیں (گو ان سے نسبی رشتہ نہ ہو) عنبسہ بن عبدالواحد نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس سے انہوں نے عمرو بن عاص سے اتنا بڑھایا ہے میں نے

[1] مطلب یہ کہ ناطہ پروری دونوں طرف سے ہونا چاہیے اگر وہ ناطہ کا خیال رکھیں گے تو میں بھی اس کا خیال رکھوں گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سَلَّمَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا يَعْنِيْ اَصِلُهَا بِصِلَتِهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں البتہ ان سے ناطہ ہے اگر وہ تر رکھیں گے تو میں بھی تر رکھوں گا یعنی وہ ناطہ جوڑیں گے تو میں بھی جوڑ دوں گا[1]

بَابٌ ۵۶۶ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ۔

باب ناطہ جوڑنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ صرف بدلہ کر دے (بلکہ برائی کرنے والے سے بھلائی کرے)

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيٰنُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْاَعْمَشُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش اور حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ سے ان تینوں نے مجاہد بن جبیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سفیان کہتے ہیں اعمش نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا (بلکہ عبد اللہ بن عمرو کا قول بیان کیا اور حسن اور فطر ان دونوں نے مرفوع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناطا جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ کر دے (احسان کے بدل احسان کرے) بلکہ ناطہ جوڑنے والا وہ ہے کہ جب کوئی رشتہ دار اس کا اس سے ناطہ قطع کرے تو وہ جوڑے۔[2]

بَابٌ ۵۶۷ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهٗ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ۔

باب جس نے کفر کی حالت میں ناطہ پروری کی پھر مسلمان ہو گیا تو اس کا ثواب قائم رہے گا[3]

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَّعَتَاقَةٍ وَّصَدَقَةٍ هَلْ لِّيْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ قَالَ حَكِيْمٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَّيُقَالُ اَيْضًا عَنْ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حکیم بن حزام نے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو کام عبادت کے طور پر کیے ہیں جیسے ناطہ جوڑنا بردہ آزاد کرنا خیرات دینا ان کا کچھ ثواب (مسلمان ہونے کے بعد) مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا، جب تو اسلام لایا تو تیری اگلی نیکیاں سب قائم رہیں[4]۔ بعضوں نے ابو الیمان سے بجائے اتحنث کے اتحنت روایت کیا ہے اور معمر اور صالح

---

[1] بعض نسخوں میں یہ عبارت زیادہ ہے۔ قال ابو عبد اللہ ببلاھا کذا وقع وببلالھا اجود واصح وببلاھا لا اعرف لہ وجھا یعنی امام بخاری نے کہا بعضی روایتوں میں بجائے ببلالھا کے ببلاھا ہے لیکن ببلالھا زیادہ صحیح ہے اور ببلاھا کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ اسلام نیکیوں کا تلف کرنے والا نہیں ہے معلوم ہوا کافر جب مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَبِي الْيَمَانِ اتَّحَنَّثَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ اتَّحَنَّثَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ۔

اور ابن مسافر نے بھی اتحنث روایت کیا ہے ابن اسحاق نے کہا تحنث تحنث سے نکلا ہے اس کا معنے نیکی اور عبادت کرنا ہشام نے بھی اپنے والد عروہ سے ان لوگوں کی متابعت کی ہے[1]۔

بَابٌ ۵۶۸ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا۔

باب دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا وہ کھیلے اور اس کو بوسہ دینا یا اس سے ہنسنا[2]۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ نے انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سعید بن عمرو بن سعید بن عاص سے انہوں نے ام خالد سے جو خالد بن سعید کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھ آئی میں ایک زرد قمیص پہنی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا واہ واہ کیا کہنا واہ واہ کیا کہنا سنہ سنہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے ام خالد کہتی ہے (میں کم سن بچی تو تھی ہی) میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر مہر نبوت سے کھیلنے لگی میرے باپ نے مجھ کو جھڑ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کھیلنے دے پھر آپ نے مجھ کو یوں دعا دی یہ کپڑا پرانا کر پھاڑ پرانا کر پھاڑ تین بار یہی فرمایا عبداللہ کہتے ہیں وہ کرتہ تبرک کے طور پر رکھا رہا یہاں تک کہ کالا پڑ گیا۔

بَابٌ ۵۶۹ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ

باب بچہ پر شفقت کرنا اس کو بوسہ دینا گلے لگانا اور ثابت نے انس سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا سونگھا (یہ امام بخاری نے کتاب الجنائز میں وصل کیا)

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون ازدی سے کہا ہم سے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے انہوں نے کہا میں موجود تھا ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ

[1] یعنی زہری وغیرہ کی ۱۲ منہ [2] باب کی حدیث میں بوسہ کا ذکر نہیں ہے مگر شاید دوسری روایتوں کی طرف امام بخاری نے اشارہ کیا یا مزاح پر بوسہ کو قیاس کیا ۱۲ منہ

عہ یعنے زہری وغیرہ کی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رجل عن دم البعوض فقال ممن انت فقال من اهل العراق قال انظروا الى هذا يسألني عن دم البعوض وقد قتلوا ابن النبي صلى الله عليه وسلم وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول هما ريحانتاي من الدنيا

سے پوچھا اگر کوئی احرام کی حالت میں مچھر کو مار ڈالے انہوں نے کہا تو کس ملک کا رہنے والا ہے اس نے کہا (عراق کا عبداللہ نے لوگوں سے کہا اس شخص کو دیکھو مجھ سے یہ پوچھتا ہے اگر کوئی مچھر کو مار ڈالے۔ (گویا مچھر کی جان لینا بڑا گناہ سمجھتا ہے) اور اس کے ملک والوں نے آنحضرتؐ کے نواسے (امام حسین علیہ السلام) کو (بے تکلف) مار ڈالا حالانکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسن اور حسین دونوں میرے پھول ہیں دنیا میں۔

۹۳۲۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عبد الله بن ابي بكر ان عروة بن الزبير اخبره ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حدثته قالت جاءتني امرأة معها ابنتان تسألني فلم تجد عندي غير تمرة واحدة فاعطيتها فقسمتها بين ابنتيها ثم قامت فخرجت فدخل النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال من يلي من هذه البنات شيئا فاحسن اليهن كن له سترا من النار۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی ان نے زہری سے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا ان کو عروہ ابن زبیر نے خبر دی ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا میرے پاس ایک عورت کچھ مانگنے کو آئی اپنی دو بیٹیاں لیے ہوئے اس وقت میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی میں نے اس کو دے دی اس نے کیا کیا اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور اپنی دو بیٹیوں کو دے دیے (آپ کچھ نہیں کھائی) پھر اٹھ کر چلی گئی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص بیٹیوں میں پھنس جائے پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو قیامت کے دن دوزخ سے اس کا بچاؤ ہوں گی۔

۹۳۳۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا الليث حدثنا سعيد المقبري حدثنا عمرو بن سليم حدثنا ابو قتادة قال خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم وامامة بنت ابي العاص على عاتقه فصلى فاذا ركع وضع واذا رفع رفعها۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے کہا ہم سے عمرو بن سلیم نے کہا ہم سے ابو قتادہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے آپ کے کندھے پر آپ کی نواسی امامہ بنت زینب تھیں آپ نے نماز پڑھانی شروع کی جب رکوع کرتے تو امامہؓ کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے فراغت کر کے کھڑے ہوتے تو ان کو اپنے کندھے پر بٹھا لیتے۲؎

۹۳۴۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں

۱؎ شفقت سے ان کو پیارے ۱۲ منہ ۲؎ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

نے زہری سے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو بوسہ دیا اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے اقرع کہنے لگے یارسول اللہ میرے تو دس لڑکے ہیں میں نے ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کراہت سے) ان کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص رحم نہ کرے اس پر (خدا کی طرف سے بھی) رحم نہ ہوگا۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے کہا عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک گنوار[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ لوگ بچوں کو پیار کرتے ہیں ہم تو ان کو پیار نہیں کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کر سکتا ہوں (تیرے دل میں رحم تھوڑے ڈال سکتا ہوں) جب اللہ تعالےٰ نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو ابوغسان (محمد بن مطرف) نے خبر دی کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ان میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ بہ رہا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں جھونک دے گی ہم نے کہا ہرگز نہیں جب تک اس کو قدرت ہوگی وہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالے گی آپ نے فرمایا بس یہ سمجھ لو اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے[2]۔

[1] اقرع بن حابس یا قیس بن عاصم یا عیینہ بن حصن ۱۲ منہ [2] یا اللہ ہم گناہ گار اسی حدیث کے بھروسے پر جیتے ہیں ہم کو تیرے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۵۷۰ جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ

۹۳۷ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ۔

بَابٌ ۵۷۱ قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ وَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ۔

بَابٌ ۵۷۲ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ۔

۹۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ

باب اللہ کی رحمت کے سو حصے ہیں

ہم سے حکم بن نافع بہرانی نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اس ایک حصہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی (مادیاں) اپنے بچہ کو اپنا سم لگنے نہیں دیتی اٹھالیتی ہے کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

باب اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا ان کو اپنے ساتھ کھلانا پڑے گا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرجبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اللہ کے برابر والا کسی اور کو کرنا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہی تجھ کو پیدا کیا ہے[1] پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ ہمارے ساتھ کھائے پیئے گا میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جورو سے زنا کرنا[2] پھر اللہ نے (سورۂ فرقان میں) اس کی تصدیق اتاری فرمایا والذین لایدعون مع اللہ الٰہا آخر اخیر تک۔

باب لڑکے کو گود میں بٹھلانا

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ سے والد (عروہ) نے بیان کیا کہا انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ[3] (عبداللہ بن زبیر) کو اپنی گود میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) رحم وکرم سے بڑی بڑی امیدیں ہیں یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر کافر اور مشرک بھی تو اللہ کے بندے ہیں اللہ ان کو دوزخ میں کیسے ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں نہیں ڈالے گا بلکہ ان کے اعمال ان کو دوزخ میں ڈالیں گے جیسے بچہ کو ورم ہو جائے تو ماں اس کو زخم لگاتی ہے اس کا خون نکالتی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] وہی کھلاتا پلاتا مارتا جلاتا ہے پھر اللہ کے سوا کسی کو کرنا معاذ اللہ بڑی نمک حرامی اور شورہ پشتی ہے ۱۲ منہ [2] گو زنا مطلق حرام ہے مگر ہمسایہ کی جورو سے اور سخت گناہ ہے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے کہا امام حسینؑ کو حاکم نے یہی روایت کی

besturdubooks.wordpress.com

صَبِيًّا فِي حَجْرِهٖ يُحَنِّكُهٗ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهٗ۔

بَابُ ۵۷۳ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ التَّيْمِيُّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهٗ عِنْدِيْ مَكْتُوْبًا فِيْمَا سَمِعْتُ۔

بَابُ ۵۷۴ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِيْنَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهٗ يَذْكُرُهَا

بٹھایا کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی انہوں نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

باب بچہ کو ران پر بٹھانا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عارم (محمد بن فضل) نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہا میں نے ابو تمیمہ (طریف ابن مجالد) سے سنا وہ ابو عثمان نہدی سے روایت کرتے تھے وہ اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو لے کر اپنی ران پر بٹھا لیتے تھے اور امام حسن علیہ السلام کو دوسری ران پر پھر دونوں کو چپٹا لیتے اور دعا کرتے یا اللہ ان دونوں پر رحم کر کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں اور علی بن مدینی سے روایت ہے کہا مجھ کو یحییٰ نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ابو عثمان نہدی سے اسی حدیث کو روایت کیا سلیمان تیمی نے کہا جب ابو تمیمہ نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی ابو عثمان نہدی سے تو میرے دل میں شک پیدا ہوئی میں نے ابو عثمان سے بہت سی حدیثیں سنیں پر یہ حدیث کیوں نہیں سنی پھر میں نے اپنی حدیثوں کی کتاب دیکھی تو اس میں حدیث ابو عثمان سے لکھی ہوئی ملی (اس وقت میری شک دور ہو گئی)

باب صحبت کا حق یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے[1]۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرتؐ کی بی بیوں میں کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی ام المومنین خدیجہؓ پر آئی حالانکہ میرے نکاح سے تین برس قبل ان کا انتقال ہو چکا تھا (اور مرے ہوئے شخص پر رشک کم آتی ہے) اس کی وجہ

---

[1] یعنی جس شخص سے بہت دنوں تک یک جائی اور دوستی رہی ہو اس کا خیال وضعدار آدمی کو ہمیشہ رکھنا چاہیے اس کے عزیزوں اور دوستوں سے بھی سلوک کرتے رہنا چاہیے نیک بخت لوگ اپنے والدین کے انتقال کے بعد بھی اپنے والدین کے دوستوں کا خیال رکھتے ہیں اور ان سے حسن سلوک کرتے رہتے ہیں ۱۲ منہ [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا۔

یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کا (اکثر) ذکر کیا کرتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ خدیجہؓ کو بہشت میں ایک گھر کی بشارت دیں جو خولدار موتی کا ہے اور آنحضرتؐ کبھی بکری کاٹتے پھر اس میں سے خدیجہؓ کی دوستوں کو حصہ بھیجتے۔

بَابُ ۵۷۵ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا۔

باب یتیم کو پالنے والے کی فضیلت۔

۹۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا مجھ سے والد نے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح (قریب قریب) ہونگے آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا۔

بَابُ ۵۷۶ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ۔

باب بیواؤں کی پرورش کرنے والے کا ثواب

۹۴۳- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے (جو تابعی ہیں) وہ اس حدیث کو (مرسلاً) روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین اور بیوائی کے لیے کوشش کرنے والا درجہ میں مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے یا اس شخص کی برابر ہے جو (ہر روز) دن کو روزہ رکھتا ہے اور (ہر) رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے۔

۹۴۴- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابو الغیث سے جو ابن مطیع کا غلام تھا اس نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ف۵ یتیموں اور بیواؤں کی پرورش اور انکی خبرگیری بڑی عبادت ہے جہاد کے برابر اس میں ثواب ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کو جہاد کا موقع مشکل سے مل سکتا ہے اس لیے ان کو لازم ہے کہ ہر ہر بستی میں مسلمان بیواؤں اور یتیموں کے لیے ایک ایک یتیم خانہ بنوائیں اور ساری بستی کے مسلمان مل کر اس میں تھوڑا چندہ حسب استطاعت دیا کریں جو مسلمان مفلس مر جاتے اس کی بیوہ یا یتیم اولاد کو کوئی ذریعہ پرورش اور معاش نہ ہو اس کی پرورش کریں اس کے ساتھ یتیم خانہ میں ایک واعظ ایک مدرس بھی مقرر کریں واعظ زبانی وعظ و نصیحت سے اور مدرس دین کی کتابیں پڑھا کر ان بیواؤں اور یتیموں کو عقاید اور احکام شرعیہ کی تعلیم کرے اس سے بڑھ کر کوئی عبادت اور ثواب کا کام نہیں ہے ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ و لوالدیہ والمؤمنین اجمعین یا رب العلمین۔ آمین۔

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

بَابٌ ۵۷۷ السَّاعِيْ عَلَى الْمِسْكِيْنِ۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ۔

بَابٌ ۵۷۸ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا اشْتَقْنَا اَهْلَنَا وَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيْقًا رَحِيْمًا فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ

سے یہی حدیث نقل کی[۱]

باب مسکین اور محتاجوں کی پرورش کرنے والا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیواؤں اور محتاجوں کی خبرگیری کرنے والا درجہ میں اس شخص کے برابر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو قعنبی کو اس میں شک ہے امام مالک نے (اس حدیث میں) یہ بھی کہا تھا اس شخص کے برابر جو (نماز میں) کھڑا رہتا ہے تھکتا ہی نہیں اور اس شخص کے برابر رکھے جاتا ہے[۲] افطار ہی نہیں کرتا۔

باب آدمیوں اور جانوروں سب پر رحم کرنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوسلیمان مالک بن حویرث (صحابی) سے انہوں نے کہا ہم جب (اپنے ملک سے مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس وقت ہم لوگ نوجوان قریب قریب ایک ہی عمر کے تھے ہم بیس راتوں تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے پھر آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ہم کو اپنے عزیزوں سے ملنے کا شوق ہے آپ نے ہم سے پوچھا تم اپنے عزیزوں میں کن کن کو (اپنے ملک میں) چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کر دیا آپ بہت نرم دل اور رحم والے تھے آپ نے فرمایا بس اب اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ وہاں اپنے ملک والوں کو (دین کی باتیں) سکھلاؤ ان کو حکم کرو اور جس طرح تم نے مجھ کو دیکھا اس طرح نماز پڑھتے رہو جب نماز کا وقت آیا کرے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں (عمر میں) بڑا ہو وہ امامت کرے[۳]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک

---

[۱] یہ مرسل ہے پہلی روایت مرسل ہے ۱۲ منہ [۲] دین کے فرائض بجالانے کا ۱۲ منہ [۳] آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو تم میں دین کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ امامت کرے کیوں (باقی حاشیہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ سُمَیٍّ مَوْلَی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اِشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا کَلْبٌ یَّلْهَثُ یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْکَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِیْ کَانَ بَلَغَ بِیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهٗ ثُمَّ اَمْسَکَهٗ بِفِیْهِ فَسَقَی الْکَلْبَ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا فَقَالَ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ۔

نے انہوں نے سمی سے جو ابو بکرؓ کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص رستے میں جا رہا تھا اس کو سخت پیاس لگی پھر ایک کنواں ملا تو وہ اس میں اترا پانی پیا جب باہر نکلا دیکھا تو ایک کتا پیاس کے مارے (پانی نہیں ملتا تو کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے دل میں کہا اس کتے کو بھی پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہو گی جیسے مجھ پر گزر چکی ہے آخر وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں اس کو تھام کر اوپر چڑھا کتے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی اس کو بخش دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو جانوروں پر بھی رحم کرنے میں ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ہر تازہ کلیجے والے پر ثوابؒ ملے گا۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا یُرِیْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اتنے میں ایک گنوار (ذو الخویصرہ یا اقرع بن حابس) نماز ہی میں دعا مانگنے لگا یا اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد پر بس اور کسی پر مت کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس گنوار سے فرمایا ارے تو نے کشادہ کو (یعنے اللہ کی رحمت کو جو کشادہ تھی) تنگ کر دیا۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر سے انہوں نے کہا میں نے نعمان ابن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سب مل کر ایک دوسرے پر رحم کرنے اور دوستی رکھنے اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں جسم میں ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے اعضا کو چین نہیں پڑتا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ یہ سب لوگ علم میں برابر تھے سب بیس دن تک آپ کی صحبت میں رہ چکے تھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؒ یعنے جس میں جان ہے رحم کرنے سے اس کو آرام دینے سے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔

نیند نہیں آتی بخار چڑھ آتا ہے[1]۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَاَكَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان اگر کوئی (میوہ دار) درخت جمائے پھر اس میں سے کوئی آدمی کھائے یا جانور اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے زید بن وہب نے کہا میں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (دوسروں پر) رحم نہ کرے گا پروردگار بھی اس پر رحم نہیں کرے گا

بَابُ ۵۶۹ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِلٰى قَوْلِهٖ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

باب ہمسایہ کے حقوق کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ کو پوجو اس کا شریک کسی کو مت بناؤ ماں باپ سے اچھا سلوک کرو[2] اخیر آیت مختالاً فخوراً تک۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُوْصِيْنِيْ جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا مجھ کو ابوبکر بن محمد نے خبر دی انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جبریلؑ برابر مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا اب اس کو وارث بھی بنا دیں گے[3]

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (محمد بن زید) سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اسی طرح ایک مسلمان کو اگر تکلیف ہو تو جہان بھر کے مسلمانوں کو اس وقت تک چین نہ آنا چاہیے جب تک اس کی تکلیف رفع نہ کر لیں ۱۲ منہ [2] اس آیت میں ذکر بھی ہے کہ قرابت دار ہمسایہ اور غیر ہمسایہ دونوں سے اچھا سلوک کرو ۱۲ منہ [3] اور عزیزوں کی طرح ہمسایہ ترکہ کا بھی مستحق ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَازَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

نے فرمایا جبرئیل برابر مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے آخر میں سمجھا اب اس کو وارث بھی بنا دیں گے۔

بَابٌ ۵۸۰ اِثْمِ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ يُوْبِقُهُنَّ يُهْلِكُهُنَّ مَوْبِقًا مَهْلِكًا۔

باب جس شخص کی تکلیف سے ہمسایوں کو ڈر ہو وہ کیسا گنہگار ہوگا قرآن شریف میں جو یوبقہن ہے اس کا معنی ان کو ہلاک کر ڈالے موبقا ہلاکت[51]۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ تَابَعَهٗ شَبَابَةُ وَاَسَدُ بْنُ مُوسٰى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَعُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو شریح سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار کی قسم، پروردگار کی قسم، پروردگار کی قسم وہ شخص (کبھی) مسلمان نہیں ہے جس کے ہمسایوں کو اس سے (بجائے آرام کے) ایذا ہی کا ڈر ہو عاصم کے ساتھ اس حدیث کو شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے بھی روایت کیا ہے اور حمید بن الاسود اور عثمان ابن عمر اور ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے اس حدیث کو ابن ابی ذئب سے یوں روایت کیا ہے انہوں نے مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے[52]

بَابٌ ۵۸۱ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا۔

باب کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کو ذلیل نہ سمجھے[53]

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان عورتو! کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کی حقارت نہ کرے اگر وہ (حصہ میں) ایک بکری کا کھر بھیجے۔

بَابٌ ۵۸۲ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ۔

باب جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسایہ کو نہ ستائے۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي حَصِينٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ

---

[51] چونکہ حدیث میں بوائق کا لفظ آیا تو امام بخاری نے ان دونوں لفظوں کی بھی جن کا مادہ وہی ہے تفسیر کر دی ۱۲منہ [52] بجائے ابو شریح کے انہوں نے ابوہریرہؓ کا نام لیا ۱۲منہ [53] ایسا کلمہ نہ کہے جس سے اس کی حقارت نکلے ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

۹۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَآءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے۔ اور جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ مہمان کی خاطرداری کرے اور جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو (وہ بری باتیں منہ سے نہ نکالے اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے ابو شریح عدوی سے انھوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تو میرے کانوں نے سنا آنکھوں نے دیکھا آپ فرماتے تھے جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ دستور کے مطابق مہمان کی خاطر کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دستور کیا ہے آپ نے فرمایا ایک دن رات تک (دو وقت کا کھانا کھلائے) اور تین دن تک بھی (نفل طور پر) مہمانی ہو سکتی ہے پھر اس کے بعد مہمان نہیں خیرات دینا ہے اور جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

بَابٌ ۵۸۳ حَقِّ الْجِوَارِ فِيْ قُرْبِ الْاَبْوَابِ

باب پڑوسیوں میں کونسا پڑوسی مقدم ہے۔

۹۵۸ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ابو عمران نے خبر دی کہا میں نے طلحہ بن عبداللہ بن عثمان سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہیں (پہلے) کس کو حصہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو۔

بَابٌ ۵۸۴ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

باب ہر ایک اچھی حق بات کہنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

۹۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر ایک اچھی بات میں صدقہ کا ثواب ہے۔

۹۶۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

besturdubooks.wordpress.com

بن ابی بردۃ بن ابی موسی الاشعری عن ابیہ عن جدہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کل مسلم صدقۃ قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل قال فیعین ذا الحاجۃ الملھوف قالوا فان لم یفعل قال فیأمر بالخیر او قال بالمعروف قال فان لم یفعل قال فیمسک عن الشر فانہ لہ صدقۃ۔

سعید بن ابی بردہ نے ابن ابی موسیٰ اشعری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید کے دادا (ابو موسیٰ اشعریؓ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے کہا اگر مقدور نہ ہو آپ نے فرمایا ہاتھوں سے محنت کرکے اپنے تئیں فائدہ پہنچائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے یا نہ کرے آپ نے فرمایا دوسرے عاجز محتاج کی مدد کرے انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے تو آپ نے فرمایا اچھی بات کا حکم کرے، انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا برائی سے بچا رہے اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔[1]

باب ۵۸۵ طیب الکلام وقال ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکلمۃ الطیبۃ صدقۃ

باب خوش کلامی کا ثواب ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نیک بات کرنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

۵۶۱۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عمرو عن خیثمۃ عن عدی بن حاتم قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم النار فتعوذ منھا واشاح بوجھہ ثم ذکر النار فتعوذ منھا واشاح بوجھہ قال شعبۃ اما مرتین فلا اشک ثم قال اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فان لم تجد فبکلمۃ طیبۃ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عمرو نے خبر دی انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا پھر دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا شعبہ نے کہا دو بار میں تو شک نہیں[2] پھر فرمایا تم دوزخ سے (صدقہ دے کر) بچو اگر کچھ نہیں ملتا تو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی ملائم بات کہہ کر[3]

باب ۵۸۶ الرفق فی الامر کلہ

باب ہر کام میں نرمی اور اخلاق عمدہ چیز ہے

۵۶۲۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ حدثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب عن عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت دخل رھط من الیھود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم قالت عائشۃ ففھمتھا فقلت وعلیکم السام و

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کچھ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور (مردود) کیا کہنے لگے السام علیکم (یعنی تم مرو) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں ان کی بات سمجھ گئی میں نے جواب دیا وعلیکم السام واللعنۃ (تم ہی مرو پھٹکار)[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] بقول شخصے عمر ابخیر ترا امید نیست شر مرسان ۱۲ منہ [2] مجھ کو یقیناً یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا لیکن تیسری بار میں شک ہے ۱۲ منہ [3] شیریں کلام بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا عورت غیر محرم مرد سے بات کر سکتی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللَّعْنَةَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

عائشہ ٹھہر (اتنا غصہ مت کر) اللہ تعالیٰ نرمی اور ملائمت کو ہر کام میں پسند کرتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ان (کمبختوں) کی بات نہیں آپ نے فرمایا (میں نے سنی) جواب تو دے دیا فقط وعلیکم کہہ دیا (اس کا یہی مطلب ہوا کہ جو تم نے کہا وہ تم ہی پر ہو)۔

۵۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف دوڑے (اس کو ماریں گھرکیں) آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (جب وہ پیشاب کر چکا) آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا وہاں بہا دیا گیا[۱]

بَابٌ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا ۵۸۷

باب ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا ضرور ہے۔

۵۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے انہوں نے ابی بردہ بن برید بن ابی بردہ سے کہا مجھ سے میرے دادا ابو بردہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے اس طرح ہے جیسے عمارت اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تھامے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) پھر آپ نے انگلیوں کو قینچی کر لیا اور ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص کچھ مانگتا یا حاجت طلب کرتا آیا آپ نے ہم لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا (تم خاموش کیوں بیٹھے رہتے ہو) غریب اور حاجت مندوں کی سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا ثواب مل جائیگا اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا (جیسا چاہے گا ویسا حکم دے گا تم اپنا ثواب کیوں کھوؤ)

---

[۱] سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے کتاب الطہارت میں ۱۲ منہ

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ يَتْلُوهُ الْجُزْءُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ

اللہ کے فضل سے چوبیسواں[۲۴] پارہ تمام ہوا۔ اب اسی کے فضل و کرم کے بھروسے پر پچیسواں[۲۵] پارہ شروع ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

پچیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

باب ۵۸۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا كِفْلٌ مِّنْهَا نَصِيْبٌ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى كِفْلَيْنِ اَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو بھی ایک حصہ اس کے ثواب[۱] سے ملے گا۔ اور جو شخص بری سفارش کرے اس کو بھی ایک حصہ اس کے عذاب سے ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ کفل کا معنی اس آیت میں حصہ۔ ابوموسیٰؓ نے کہا کفلین حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی دو اجر۔

۹۶۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْصَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے پاس کوئی سائل یا ضرورت والا آتا تو آپ (صحابہ سے) فرماتے تم بھی سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا۔ اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان سے حکم دے[۲] گا

---

[۱] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] یعنی ہوگا تو وہی جو حکم الٰہی ہے مگر اگر تم کسی محتاج یا ضرورت والے کی سفارش کرو گے تو تم کو اس کا اجر مل جائے گا گو اس کا مطلب پورا نہ ہو اور اولیاء اللہ نے ارباب حاجات کی مطلب براری اور سفارش میں ہمیشہ کوشش کی ہے۔ یہاں تک کہ دنیاداروں کے پاس جانا بھی انہوں نے قبول کیا ہے مگر اسی غرض سے کہ حاجت مندوں کے حاجات پورے ہوں اور ان کو سفارش کا ثواب ملے اپنی ذاتی غرض سے کر وہ کبھی دنیا داروں کے پاس نہیں جاتے اور جو نام کے درویش اپنے ذاتی مطالب اور اغراض کے لیے دنیاداروں کے دروازوں پر گھومتے رہتے ہیں وہ درویش نہیں ہیں مکار اور فریبی ہیں خدا ان سے بچائے رکھے کہتے ہیں لکھنؤ میں ایک بزرگ تھے وہ ایک غریب مسلمان کی مطلب براری کے لیے ایک نواب کے پاس گئے جو رافضی تھا اس نے مذہب سے کہہ دیا اس وقت فرصت نہیں ہے وہ بزرگ لوٹ کر چلے آئے دوسرے دن پھر گئے پھر یہی جواب ملا اسی طرح سات دن تک اس نے دوڑایا اخیر میں آٹھویں دن جب یہ بزرگ پھر گئے تو اندر سے باآواز بلند کہنے لگا یہ فقیر کتنا بے حیا ہے کہ بار بار میں اس کو پھیر دیتا ہوں لیکن اس کو شرم نہیں آتی پھر آن موجود ہوتا ہے بلا جب یہ اندر گئے تو بکمال بشاشت اور فرحت اس سے ملاقات کی اس کی بے اعتنائی کا ذرا بھی ملال ان کے چہرے پر نہ تھا چلتے وقت کہنے لگے کہ آپ میرے بار بار آنے سے خفا نہ ہوں میں تو ایک کتا ہوں اگر سو بار آپ اس کو دھتکار دیں گے تو برا نہیں ماننے کا چلا جائے گا پھر جب بلایئے تو چلا آئے گا اس نواب پر ان کے کلام کی ایسی تاثیر ہوئی کہ سارا بدن میں رعشہ پڑ گیا اور ٹوپی ان کے قدموں پر رکھ کر عذر تقصیر کا خواہاں ہوا انہوں نے گلے سے لگایا اور کہا تم نے کوئی تقصیر نہیں کہ میں معاف کروں بلکہ مجھ پر احسان کیا اگر تم بار بار مجھ کو نہ پھیرتے تو مجھ کو اتنا ثواب کبھی نہ ملتا اب اس غریب کا مطلب پورا کر دو نواب نے فوراً اس غریب کا کام نکال دیا اور وہ دعا دیتے چلے گئے ۱۲ منہ رحمہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۵۸۹ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا

۹۶۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَخْيَرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا۔

۹۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضـ اَنَّ يَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ۔

۹۶۸ - حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيٰى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت گو اور بدزبان نہ تھے۔

ہم سے حفص بن عمرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا کہا میں نے مسروق سے سنا انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے قتیبہ بن سعید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن عمروؓ معاویہؓ کے ساتھ کوفہ میں آئے تو ہم ان کے پاس گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہنے لگے آپ سخت گو اور بدزبان نہ تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہود (مردود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے السام علیکم (یعنی مرو) حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم مرو اللہ تم پر لعنت کرے اللہ کا غضب تم پر اترے آنحضرت نے فرمایا عائشہؓ ٹھہر نرمی اور ملائمت اختیار کر اور سختی اور بدزبانی سے پرہیز رکھ حضرت عائشہؓ نے کہا آپ نے ان مردودوں کی بات نہیں سنی آپ نے فرمایا تو نے میرا جواب نہیں سنا انہوں نے جو بہت بیہودہ کہا تھا میں نے وہی ان پر پھیر دیا (آپ نے وعلیکم فرمایا تھا) اور بات یہ ہے۔ کہ میری بددعا ان کے اوپر اثر کرے گی قبول ہوگی۔ ان کی بددعا مجھ پر قبول نہیں ہونے کی۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا ہم کو ابو یحیی فلیح ابن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے

قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَّلَا فَحَّاشًا وَّلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُوْلُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ۔

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گالی باز اور سخت گو بد زبان لعنت کرنے والے نہ تھے۔ اگر کبھی آپ کو ہم میں سے کسی پر غصہ آتا تو صرف اتنا فرماتے۔ اس کو کیا ہو گیا۔ اس کی پیشانی میں خاک لگے[1]۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقٰسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ حِيْنَ رَاَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى عَهِدْتِنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ۔

ہم سے عمرو بن عیسٰی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سواء نے کہا ہم سے روح بن قاسم نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی آپ نے فرمایا کیا بُرا آدمی ہے جب وہ (اندر آن کر) بیٹھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کھل کر خندہ پیشانی سے ملے جب وہ چلا گیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے تو پہلے اس کو دیکھتے ہی یوں فرمایا تھا۔ کیا بُرا آدمی ہے پھر آپ اس سے کھل کر بخندہ پیشانی کیوں ملے آپ نے فرمایا، عائشہؓ تو نے کب مجھ کو بدزبانی کرتے ہوئے پایا سب سے بڑا آدمی اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہو گا جس کی بدی سے لوگ ڈر کر اس کی ملاقات چھوڑ دیں[2]۔

بَابٌ ۵۹۰ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ وَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهٗ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِيْهِ ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاسْمَعْ مِنْ

باب خوش خلقی اور سخاوت کا بیان بخیلی کی بُرائی اور ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھی اور رمضان کے مہینے میں تو اور سب دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے[3] اور ابوذر غفاریؓ کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا تم ذرا سوار ہو کر اس ملک میں (یعنی مکہ میں) جاؤ اور اس شخص کی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ باتیں

---

[1] پس یہی آپ کی خوبی تھی اس کے سوا نہ آپ نے کسی کو گالی دی نہ کسی کو سخت سست کہا ۱۲منہ

[2] یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ پیغمبر صاحب نے اس کی غیبت کیسے کی حالانکہ غیبت سخت گناہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا یہ فرمایا غیبت مذموم نہیں ہو سکتا جب اس سے دوسرے مسلمان کو بچانا منظور تھا کیونکہ انما الاعمال بالنیات اگر واقع میں کوئی آدمی فریبی یا مکار ہو اور یہ ڈر ہو کر مسلمان اس کے فریب میں آکر نقصان اٹھائیں گے تو اس کا عیب ان سے بیان کر دینا تاکہ وہ اس کی شر سے بچے رہیں داخل غیبت مذموم نہیں ہو سکتا بلکہ ثواب ہو گا ۱۲منہ۔

[3] یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے ۱۲منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَوْلِهٖ فَرَجَعَ فَقَالَ رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ۔

سن کر تو آؤ (وہ مکہ میں آئے) اور لوٹ کر گئے تو (ابوذر سے کہنے لگے) وہ صاحب تو اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں۔[1]

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا اَوْ اِنَّهٗ لَبَحْرٌ۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر (جری) تھے ایک رات ایسا ہوا مدینہ کے لوگ (کچھ آواز سن کر) دشمن کے ڈر سے گھبرا گئے۔ اور آواز کی طرف چلے (خبر لانے کو) کیا دیکھتے ہیں سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے آرہے ہیں۔ آپ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ فرماتے جاتے ہیں کوئی ڈر کی بات نہیں آپ ابو طلحہؓ کے گھوڑے (مندوب) پر سوار تھے ننگی پیٹھ پر اس پر زین بھی نہ تھا اور گلے میں تلوار لٹک رہی تھی[2] فرمایا یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے (ایسا تیز اور بے تکان جاتا ہے)[3]

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی نے کچھ مانگا تو آپ نے نہیں، نہیں کی[4]

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا اِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمروؓ کے پاس بیٹھے تھے وہ ہم سے حدیثیں بیان کر رہے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یہ روایت بھی طول کے ساتھ اوپر مرمرلا گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] پہلے گھوڑا بالکل سست تھا جب آپ سوار ہوئے تو ۱۲ منہ [3] اصول فضائل جو آدمی کو کسب اور ریاضت اور محنت سے حاصل ہو سکتے ہیں تین ہیں عفت اور شجاعت اور سخاوت اور حسن و جمال یہ فضیلت رہتی ہے تو آپ کی ذات مجموعہ کمالات فطری اور کسبی تھی سبحان اللہ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۲ منہ [4] یہ آپ کی مروت کا حال تھا بلکہ اگر ہوا تو اسی وقت دے دیا ورنہ اس سے وعدہ فرماتے کہ میں عنقریب تجھ کو دوں گا اطمینان رکھ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَاِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِّلْقَوْمِ اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِیَ شَمْلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ هِیَ شَمْلَةٌ مَنْسُوْجَةٌ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْسُوْكَ هٰذِهٖ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَاٰهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحْسَنَ هٰذِهٖ فَاكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهٗ اَصْحَابُهٗ قَالُوْا مَا اَحْسَنْتَ حِيْنَ رَاَيْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهٗ اِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّهٗ لَا يُسْئَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهٗ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّیْ اُكَفَّنُ فِيْهَا۔

فحش گو بد زبان نہ تھے (کہ گالیاں منہ سے نکالیں) آپ فرمایا کرتے تھے تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابوحازم نے بیان کیا کہا انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بردہ لے آئی سہل نے لوگوں سے پوچھا تم جانتے ہو بردہ کسے کہتے ہیں لوگوں نے کہا شملہ سہل نے کہا ہاں لنگی جس میں حاشیہ بنا ہوتا ہے۔ خیر وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ یہ میں آپ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت لنگی کی احتیاج تھی آپ نے لے لی اور پہن لی آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (عبدالرحمن بن عوفؓ) نے یہ لنگی آپ کو پہنے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ کیا عمدہ لنگی ہے یہ مجھ کو عنایت فرمائیے آپ نے فرمایا اچھا لیو جب آپ مجلس سے اٹھے (اور اندر جاکر وہ لنگی تہہ کر کے عبدالرحمن کو بھیجدی) تو لوگوں نے ان کو ملامت کی ان سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا۔ تم جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لنگی کی احتیاج ہے۔ اس پر تم نے آپ سے کاہے کو مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے عبدالرحمن نے کہا میں نے یہ لنگی کچھ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ برکت کے خیال سے مانگی چونکہ آپ اس کو پہن چکے تھے میری غرض یہ تھی کہ میرا کفن اس لنگی میں کیا جائے [1]۔

[1] ہمارے مرشد مولینا فضل رحمن صاحب کا قاعدہ تھا لوگ صدہا طرح کے تحائف اور ہدایا آپ کے واسطے لاتے میں بھی جب گیا تھا تو ململ تحفہ کے ایک لنگی بھی لے گیا تھا اس کو دیکھ کر کہنے لگے بھائی یہ تحفہ خوب لائے اور اپنے خادم جان محمد سے فرمایا دیکھو یہ لنگی اندر چھپا کر رکھو یہ میں پہنوں گا کسی کو دینا نہیں میں آپ کے پاس سے اٹھ کر آیا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں ایک مسافر شیخ محمد کی اترے ہوئے تھے وہ لنگی ان کے ہاتھ میں ہے میں نے پوچھا یہ تم کہاں سے لائے انہوں نے کہا ابھی تو مولانا صاحب نے مجھ کو بلایا اور یہ لنگی عنایت فرمائی معلوم ہوا کہ مولانا صاحب لوگوں کا دل خوش کرنے کے لیے فرما دیتے تھے کہ یہ تحفہ بہت عمدہ ہے خاص میں اپنے لیے رکھوں گا پھر جب وہ چلے جاتے تو اس کو بھی تقسیم کر دیتے کٹھڑی میں بس دو جوڑے کپڑوں کے رہتے ایک تو بدن میں ایک دھوبی کے پاس اس سے زیادہ جتنے پارچے اور تحفہ تحائف اور ہدایا میں آتے وہ سب غرباء اور مسافروں کو تقسیم کیے جاتے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیَنْقُصُ الْعِلْمُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الْھَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْھَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جلدی جلدی گزرنے لگے گا۔ (یعنی غفلت کی وجہ سے خبر نہ ہو گی عمر گزر جائے گی) اور دین کا علم دنیا میں کم ہو جائے گا[1]۔ اور دلوں میں بخیلی سما جائے گی[2] اور ہرج بہت ہو گی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا خون ریزی خون ریزی[3]۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْکِیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا یَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے سلام بن مسکین سے کہا میں نے ثابت سے سنا کہا مجھ سے انسؓ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اس مدت میں آپ نے مجھ سے اُف کا کلمہ نہیں فرمایا[4]۔ نہ یہ فرمایا تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہیں کیا[5]۔

بَابُ ۵۹۱ کَیْفَ یَکُوْنُ الرَّجُلُ فِیْ اَھْلِہٖ

باب آدمی گھر میں کیا کرتا رہے۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ اَھْلِہٖ قَالَتْ کَانَ فِیْ مِھْنَۃِ اَھْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اپنے گھر کے کام کاج کرتے رہتے اور کیا کرتے جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لیے اٹھتے[6]۔

بَابُ ۵۹۲ اَلْمِقَۃُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

باب نیک آدمی کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی

ف۱ لوگ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر قرآن و حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے ۱۲ منہ ف۲ ہر شخص کو دولت جوڑنے کا خیال ہوگا ۱۲ منہ ف۳ ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چڑھے گی لڑائیوں کا میدان گرم ہوگا ۱۲ منہ ف۴ یہ عربی میں جھڑکی کا کلمہ ہے ۱۲ منہ ف۵ سبحان اللہ یہ حسن خلق اور اس قدر صبر اور وقار رسالت کی دلیل ہے ۱۲ منہ ف۶ دوسری روایت میں ہے کہ آپ سودا بازار سے خود لے آتے اور اپنا جوتا خود ٹانک لیتے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَآ اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی اَهْلِ الْاَرْضِ۔

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو پکارتا ہے۔ اللہ فلانے شخص سے محبت کرتا ہے۔ تو بھی اس سے محبت رکھ یہ سُن کر جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل سارے آسمان والے فرشتوں کو پکار دیتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ محبت رکھتا ہے۔ تم سب بھی اس سے محبت رکھو۔ اب سارے آسمان والے فرشتے بھی اس سے محبت رکھو۔ اب سارے آسمان والے فرشتے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد وہ زمین میں بھی (بندگان خدا کا) مقبول (اور محبوب) ہو جاتا ہے۔

بَابُ ۵۹۳ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ

باب اللہ کے لیے (نہ دنیا کی غرض سے) محبت رکھنے کی فضیلت۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَحَتّٰی اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْکُفْرِ بَعْدَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایمان کی حلاوت (شیرینی) اس وقت تک نہ پائے گا جب تک خاص اللہ تعالیٰ کے لیے کسی آدمی سے محبت نہ رکھے اور اس کو آگ میں جانا اچھا لگے پر ایمان کے بعد جب

ــــ اس حدیث میں صاف ندا کا لفظ ہے کہ یہاں وہ تاویل بھی نہیں چل سکتی جو معتزلہ وغیرہ نے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کرنے میں درخت میں کلام کی قوت پیدا کر دی تھی۔ بس ان لوگوں کا مذہب باطل ہو جو کہتے ہیں۔ اللہ کے کلام میں حرف اور صوت نہیں ہے۔ معلوم نہیں یہ مزخرفات انہوں نے کہاں سے نکالے ہیں ۱۲ منہ ــــ یہی مضمون مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے ؎ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت ۔ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت ایدیہا اعتراض نہ ہوگا کہ بعضے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول بندوں کے زمین والے دشمن ہو گئے ہیں ان کو طرح طرح کی ایذائیں دی ہیں کیوں کہ زمین والوں سے ساری زمین والے مراد نہیں ہیں بلکہ وہ زمین والے جو نیک اور صالح ہیں اس کے علاوہ اپنے محبوب اور مقبول بندوں کی حیات میں گو بعضے بدکار اور فجار اور فساق حسد اور بغض سے ان کے دشمن بن جاتے ہیں لیکن اخیر کو خود بھی ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد دوست دشمن سب ان کی تعریف کرنے لگتے ہیں۔ اس کی مثال دیکھو امام حسینؓ کی زندگی میں بنی امیہ اور ان کے حامی آپ کے دشمن تھے لیکن آپ کی شہادت کے بعد آج تک سب لوگ آپ سے محبت کرتے ہیں ہر شخص کی زبان پر آپ کا ذکرِ خیر رہتا ہے۔ امام احمد بن حنبل کی زندگی میں معتزلہ اور جہمیہ ان کے دشمن رہے کوئی مجسمہ کہتا رہا کوئی مشبہ لیکن وفات کے بعد اب تک لوگ ان کے مداح اور ثناخواں ہیں اور مذہب اسلام کا بڑا امام اور پیشوا ان کو جانتے ہیں امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ کو ان کے زمانہ کے مولویوں نے حسد سے کیسی کیسی تکلیفیں دیں لیکن بعد از وفات دشمن اور دوست سب متفق اللفظ کہتے لگے ہائے دین کا علم دنیا سے اٹھ گیا اتنا بڑا عالم امت محمدی میں بہت کم پیدا ہوا ہے جو علوم نقلیہ و عقلیہ سب میں ایک دریائے بے پایاں تھا رحمہ اللہ علیہ۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ وَحَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا۔

جب اللہ نے اس کو کفر سے چھڑا دیا پھر کافر ہو جانا پسند نہ ہو اور اللہ اور اس کے رسول سے اس کو سب سے بڑھ کر زیادہ محبت ہو[1]۔

بَابُ ۵۹۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجرات میں) یہ فرمانا مسلمانوں کوئی لوگ دوسرے لوگوں سے ٹھٹھا نہ کریں۔ ان کو حقیر نہ جانیں کیا معلوم شاید وہ ان سے (اللہ کے نزدیک) اچھے ہوں۔ اخیر آیت فاولٰئک ہم الظالمون تک۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ قَالَ بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے گوز لگاتے پر ہنسنے پر منع فرمایا[2]۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کوئی تم میں سے (صبح کو) اپنی جورو کو ایسے زور سے مارتا ہے۔ جیسے نر اونٹ کو (جو شریر ہو) پھر (شام کو) اسے گلے لگاتا ہے[3] اور سفیان ثوری[4] اور وہیب بن الو معاویہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ان کی روایتوں میں ہے جیسے غلام کو مارتا ہے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا (حجۃ الوداع میں) تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا

---

[1] اس حدیث سے مقلدین کو نصیحت لینا چاہیے جب تک اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تمام جہان کے لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ ایمان پورا نہیں ہو سکتا۔ اللہ اور رسول کی محبت تمام جہان سے زیادہ ہونا اس کے معنے یہی ہیں۔ یہی کہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد پر جان و مال قربان کرے جہاں قرآن کی آیت یا حدیث صحیح مل جائے بس اب کسی کا قول نہ ڈھونڈے امام ہو یا پیر یا مجتہد یا غوث یا قطب کوئی اس کے خلاف کہے تو کہا کرے اللہ اور رسول کی پیروی سب پر مقدم رکھے اگر سچ پوچھیے تو ایمان کامل اہل حدیث ہی کو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے اور زبانی ڈھونگ تو حنفی، شافعی سب لگاتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول کے نثار ہیں مگر جہاں اپنے امام کا قول حدیث کے خلاف پایا تو حدیث کی تاویل کرنے لگتے ہیں کبھی کہتے ہیں منسوخ ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [2] کیونکہ گوز ایک فطری چیز ہے اس پر ہنسنا نادانی اور حماقت ہے ۱۲ منہ [3] یہ بھی ایک نادانی اور بد وضعی ہے۔ ۱۲ منہ [4] ثوری اور وہیب کی روایتوں کو خود امام بخاری نے نکاح اور تفسیر میں وصل کیا اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا۔

بَابُ ۵۹۵ مَا يُنْهٰى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا

یہ حرمت والا دن ہے پھر پوچھا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے۔ پھر پوچھا جانتے ہو یہ مہینہ کونسا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا حرمت کا مہینہ ہے (ذیحجہ کا) پھر فرمایا اللہ نے تم مسلمانوں کے خون اور آبروئیں (عزتیں) اسی طرح ایک دوسرے پر حرام کر دی ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں۔

باب گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے کہا میں نے ابو وائل (شقیق) سے سنا وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے[1]۔ غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی۔

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے حسین بن ذکوان معلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابوالاسود دیلی نے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہے اور وہ درحقیقت

[1] یعنی ناحق پر لڑنا مثلاً ایک مسلمان نے کسی کا خون نہیں کیا ہے نہ ڈاکہ مارا ہے نہ زنا کی ہے نہ چوری نہ شراب خوری نہ کسی کو زنا کی تہمت لگائی ہے اب اس کو مارپیٹ کرنا اس کو ستانا صرف اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہے صریح کفر ہے ایسا وہی کرے گا جو واقع میں کافر ہے لیکن ظاہر میں لوگوں کے دکھانے یا اس وجہ سے کہ اس کے باپ دادا مسلمان تھے اسلام کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت اس میں اسلام کی بو تک نہیں ہے اگر سچا مسلمان ہوتا تو مسلمان سے بے وجہ شرعی ہرگز نہ لڑتا اس حدیث سے وہ لوگ نصیحت لیں جو کسی مسلمان بھائی کو آمین یا رفع یدین کے ترک پر ستائیں اور ماریں دونوں کا درجہ کہاں تک پہنچتا ہے غور کرو مولانا فضل رحمان صاحب فرماتے تھے کہ جو لوگ ائمہ مجتہدین علیہم الرحمۃ والغفران یعنی امام حنیفہ اور امام شافعی وغیرہ کو برا کہتے ہیں یہ چھوٹے رافضی ہیں رافضی صحابہ کو برا کہتے ہیں یہ تابعین اور تبع تابعین کو میں کہتا ہوں جو لوگ حدیث اور قرآن کو چھوڑ کر مجتہدین کا قول فعل آنحضرت کے قول فعل پر مقدم رکھتے ہیں رافضی سے بھی کئی درجہ بدتر ہیں اس لیے کہ رافضیوں نے اپنے اماموں کو جو اہل بیت نبوی تھے اور جن کی اتباع کا حکم آنحضرت نے دیا ہے فرمایا تو تمسکتم بہما لن تضلوا پیغمبر کے برابر کر دیا پیغمبر کی طرح ان کو خطا سے معصوم جانتے ہیں اور ان مقلدوں نے تو ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کو جن کی پیروی کا کوئی حکم آنحضرتؐ نے نہیں دیا پیغمبر صاحب سے بھی بڑھا دیا ہے جیسے کہتے ہیں مرا قال ابو حنیفہ درکار است قال قال درکار نیست اگر امام ابو حنیفہؒ زندہ ہوتے تو وہ ایسے لوگوں کے قتل کا حکم دیتے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ ۔

۹۸۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ ۔

۹۸۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۔

---

۹۸۵ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ

فاسق یا کافر نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے نہ گالیاں بکنے والے آپ کو بہت غصہ آتا تو اتنا فرماتے ارے اس کو کیا ہو گیا اس کی پیشانی میں خاک لگے[۱]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو قلابہ سے کہ ثابت بن ضحاک جو ان صحابہ میں تھے جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ وہ بیان کرتے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص کافر ہو جانے کی قسم کھائے[۲] تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی کافر) اور آدمی کی وہی نذر صحیح ہوتی ہے۔ اس کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے جو اس کے اختیار میں ہو[۳]۔ اور جو شخص دنیا میں کسی چیز سے[۴]۔ اپنے تئیں مارے اس کو قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب ہوتا رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر لعنت کرے تو ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے (وہ کافر نہ ہو) تو ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے سلیمان بن صرد سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے تھے ایسا ہوا دو شخصوں نے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[۱] یعنی اس پر محتاجی آئے یا ذلت اور خواری آپ کا یہ فرمانا بھی بطریق بددعا کے اثر نہ کرتا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے اللہ جل جلالہ سے یہ عرض کر لیا تھا یا رب اگر میں غصے میں کسی کو کچھ برا بھلا کہوں تو تو اس کے لیے بہتری کیجیو مولانا فضل رحمٰن صاحب بھی غصے میں لوگوں کو کہہ بیٹھتے خدا کرے تم تباہ ہو ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت آپ بزرگ آدمی ہیں آپ کے ایسا فرمانے سے ہم لوگوں کو ڈر ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا نہیں میں نے پروردگار سے یہ دعا کر لی ہے کہ میں جس کسی کو ایسا کہوں تو اس کو نیکی اور خوبی عطا فرما اس وقت سے لوگوں کو اطمینان ہو گیا ۱۲ منہ [۲] مثلاً کہے میں یہ کام کروں تو یہودی یا نصرانی ہوں پھر وہی کام کرے ۱۲ منہ [۳] نہ جو قدرت سے باہر ہو مثلاً اگر کہے فلاں کام ہو جائے تو میں پہاڑ اٹھا لوں گا یا آسمان پر چڑھ جاؤں گا یا فلانے کی جورو کو طلاق دے دوں گا یا فلانے کا بردہ آزاد کر دوں گا ۱۲ منہ [۴] مثلاً ہتھیار سے یا زہر سے یا ڈوب کر یا پانی کر۔۔

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتُرَى بِي بَأْسٌ أَمَجْنُونٌ أَنَا اذْهَبْ

۹۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

۹۸۷ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَسَابَبْتَ فُلَانًا

کے سامنے گالی گلوچ کی اور ایک کو اتنا غصہ آیا کہ اس کا منہ پھول کر رنگ بدل گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر غصہ کرنے والا شخص اس کو کہے تو (ابھی) اس کا غصہ جاتا رہتا ہے ایک دوسرا شخص اس کے پاس گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اس کی خبر اس کو کر دی اور کہا شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ وہ کیا کہنے لگا کیا مجھ کو دیوانہ بنایا ہے کیا مجھ کو کوئی روگ ہو گیا ہے[1]۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم کو بشر بن مفضل نے خبر دی انہوں نے حمید سے کہ انس نے کہا مجھ کو عبادہ بن صامتؓ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرے سے) باہر نکلے لوگوں کو شب قدر بتلانے کے لئے اتنے میں دو مسلمان شخص (عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک) لڑ پڑے (غل مچانے لگے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو (شب قدر) بتلانے کے لئے نکلا مگر فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا شاید اللہ نے اسی میں تمہارے لئے بہتری رکھی ہے اب ایسا کرو شب قدر (رمضان کے اخیر دہے کی) نویں اور ساتویں اور پانچویں رات میں ڈھونڈو[2]۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابوذر غفاری کو دیکھا وہ چادر اوڑھے ہوئے تھے ان کا غلام بھی ویسے ہی چادر اوڑھے تھا۔ میں نے کہا اگر تم غلام کی چادر لے کر پہن لو تو تمہارا جوڑا ایک رنگ ہو جائے گا غلام کو دوسرا کپڑا دے سکتے ہو انہوں نے کہا بھائی ایسا ہوا آنحضرتؐ کے عہد میں مجھ میں اور ایک شخص (بلالؓ) میں سخت گفتگو ہو گئی اس کی ماں عربی نہ تھی دوسرے ملک کی تھی میں نے اس کو ماں کی گالی دی (یہ کہا تیری ماں شریف ہوتی تو تو ایسا کیوں نکلتا) اس نے جا کر آنحضرتؐ صلی اللہ

[1] کہ میں اعوذ باللہ پڑھوں دیوانہ اور روگیا تو تھا ہی اتنا غصہ بھی جنون ہے اس سے زیادہ کونسا روگ ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنی پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں رات کو ۱۲ منہ [3] میاں اور غلام دونوں کا ایک لباس ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنِلْتَ مِنْ اُمِّهٖ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلٰى حِيْنِ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهٗ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ

علیہ وسلم سے عرض کرو آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے فلاں شخص سے گالی گلوچ کی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس کی ماں کو تو نے برا کہا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تجھ میں (اب تک) جہالت باقی ہے[۱] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تک باقی ہے اور میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا ہاں اب تک دیکھو غلام لونڈی (آدم کی اولاد اصل میں) تمہارے بھائی ہیں[۲]۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا تابعدار کر دیا ہے بس جو تم کھاؤ وہی ان کو بھی کھلاؤ اور جو تم پہنو وہی ان کو بھی پہناؤ[۳] اور ان سے ایسا کام مت لو جو ان سے نہ ہو سکے (تھک جائیں) اگر ایسا کام کرانے لگو تو تم بھی خود ان کی مدد کرو (ان میں شریک ہو جاؤ)

بَابُ ۵۹۶ مَا يَجُوْزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ

نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيْلُ وَالْقَصِيْرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهٖ شَيْنُ الرَّجُلِ۔

باب کسی آدمی کی نسبت یہ کہنا کہ وہ لنبا ہے یا ٹھنگنا ہے (بشرطیکہ اس کی تحقیر کی نیت نہ ہو) غیبت نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ذوالیدین یعنی لنبے ہاتھ والا کیا کہتا ہے[۴]۔ اسی طرح ہر بات جس سے عیب بیان کرنا مقصود نہ ہو[۵]۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر (بھولے سے) آپ نے سلام پھیر دیا اور مسجد کے سامنے ایک لکڑی (آڑی) لگی تھی اس پر ہاتھ ٹیک کر آپ کھڑے ہو رہے اس وقت لوگوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی موجود تھے لیکن ان کو بھی کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی[۶]۔ اور جلد باز لوگ مسجد کے باہر نکل گئے کہنے لگے شاید نماز میں (پروردگار کی طرف سے) تخفیف ہو گئی اس وقت لوگوں میں ایک شخص تھا جس کو لنبے ہاتھ ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ

[۱] یہ جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ ماں باپ کی شرافت جتا کر فخر کیا کرتے تھے ۱۲ منہ [۲] تمہاری طرح وہ بھی انسان ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ۱۲ منہ [۳] گویا ابوذرؓ نے وجہ بیان کر دی کہ میں نے جو اپنی ہی چادر کی طرح غلام کو چادر دی ہے اس کی وجہ یہ حدیث ہے ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے آگے بھی آتی ہے تو ایسا فرمانے سے یہ نکلا کہ اس قسم کے کلمے غیبت نہیں ہیں ۱۲ منہ [۵] بلکہ پہچاننے کی نیت سے یا اور کسی ضرورت سے کہی جائے ۱۲ منہ [۶] دوسری روایت میں اس کی وجہ مذکور ہے کہ آپ کے چہرے پر اس وقت غصہ معلوم ہوتا تھا اب کہاں ہیں وہ رافضی جو کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت نامہ لکھوانے نہ دیا بھلا حضرت عمرؓ یا کسی اور کی یہ مجال تھی کہ غصے کی حالت میں آپ سے بات بھی کر لیتا نہ لکھوانے دینے کی ایک ہی کہی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ۔

علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے[۱] اس نے (جرأت کرکے) عرض کیا۔ یارسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا حقیقت میں نماز کم ہوگئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز میں کمی ہوئی اس نے کہا نہیں یارسول اللہ آپ بھول گئے تب آپ نے فرمایا ذوالیدین سچ کہتا ہے (دوسرے صحابہ نے تصدیق کی، آپ نے (باقی کی) دو رکعتیں پڑہیں پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہہ کے ایک سجدہ معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے لنبا ادا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر دوسرا سجدہ معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے لنبا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا[۳]۔

بَابُ ۵۹۷ الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ۔

باب غیبت کے بیان میں[۴]۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ حجرات میں) فرمایا تم میں کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم اچھا نہ سمجھوگے اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے رحم والا۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ طاؤس سے روایت کرتے تھے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے فرمانے لگے ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ میں یہ عذاب نہیں ہو رہا ہے بات یہ ہے کہ ان میں ایک شخص تو پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا[۵]۔ دوسرا چغل خور تھا (لوگوں کی غیبت کرتا پھرتا) اس کے بعد آپ نے ایک ہری ٹہنی منگوائی اس کو چیر کے دو کرکے آدھی ایک قبر پر گاڑ دی آدھی دوسری قبر پر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں شاید ان کا عذاب ہلکا رہے (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

بَابُ ۵۹۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا انصار کے گھرانوں میں

---

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲منہ [۲] اگر کوئی کہے کہ ذوالیدین حضرت عمرؓ اور ابوبکرؓ سے زیادہ بہادر ہوگیا یہ کیونکر ہوسکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ذوالیدین بارگاہ رسالت میں مقرب شخص نہ تھا ایک عامی آدمی تھا ایسے لوگوں کو زیادہ لحاظ نہیں ہوتا لیکن مقرب لوگ بہت ڈرتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اللہ جل جلالہ سے ڈرتے اور اس کی عبادت میں بڑی محنت اٹھاتے ۱۲منہ [۳] بس اب اس کے بعد پھر قعدہ نہیں کیا نہ دوسرا سلام پھیرا جیسے حنفیہ کیا کرتے ہیں اس کی بحث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بھولے سے اگر نماز میں بات کرلے یا یہ سمجھ کر کہ نماز پوری ہوگئی تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور حنفیہ نے اس میں بھی خلاف کیا ہے ۱۲منہ [۴] یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کہنا جو اس کو ناگوار ہو ۱۲منہ [۵] یا پیشاب سے پاکی اچھی طرح نہیں کرتا تھا ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ۔

بَابُ ۵۹۹ مَا يَجُوْزُ مِنِ اغْتِيَابِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رض اَخْبَرَتْهُ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ اَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِيْ قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ اَيْ عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ

بَابُ ۶۰۰ النَّمِيْمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا

فلانا گھرانہ بہتر ہے[۱]۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابواسید ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے۔

باب مفسد اور شریر لوگوں کی یا جن پر گمان غالب برائی کا ہو ان کی غیبت درست ہونا[۲]۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ایک شخص (عیینہ بن حصن یا مخرمہ بن نوفل) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے (جب وہ باہر تھا) فرمایا اچھا اس برے آدمی کو اندر آنے کی اجازت دو جب وہ اندر آیا تو آپ نے بڑی نرمی سے اور اخلاق سے اس سے باتیں کیں جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ شخص (اپنی قوم میں) برا آدمی ہے پھر آپ نے اس سے نرم کلامی کیوں کی آپ نے فرمایا ہاں عائشہ بات یہ ہے کہ جس شخص کو لوگ اس کی سخت کلامی سے (اکھڑ کھرے پن) کی وجہ سے چھوڑ دیں وہ برا آدمی ہے[۳]۔

باب غیبت اور چغل خوری کبیرہ گناہ ہے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعبدالرحمٰن عبیدہ بن حمید نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے اس نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک باغ سے باہر نکلے اس وقت دو آدمیوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ

---

[۱] اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ کسی شخص کی یا قوم کی فضیلت بیان کرنا اس کو دوسرے اشخاص یا اقوام پر ترجیح دینا داخل غیبت نہیں ہے ۱۲ منہ
[۲] تاکہ دوسرے مسلمان ان کے شر سے بچے رہیں۔ ۱۲ منہ [۳] تو اس کے برے ہونے سے میں کیوں برا ہو جاؤں ۱۲ منہ

فَقَالَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوِ اثْنَتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

بَابٌ ۶۰۱ مَا يُكْرَهُ بِالنَّمِيمَةِ وَقَوْلِهِ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ، وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ يَعِيبُ۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

بَابٌ ۶۰۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ

میں نہیں[1]۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی احتیاط (یا پیشاب کرتے وقت آڑ) نہیں کرتا تھا[2]۔ دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی منگوا کر اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر دوسرا دوسری قبر پر لگا دیا فرمایا شاید جب تک یہ سوکھیں نہیں ان کا عذاب کچھ ہلکا ہو[3]۔

باب غیبت اور چغل خوری کی برائی اور اللہ تعالیٰ[4] نے فرمایا (سورۂ نون میں) عیب جو چغل خور (اور سورۂ ہمزہ میں) فرمایا ہر عیب جو آوازے کسنے والے کی خرابی ہے یہمز اور یلمز اور یعیب سب کے معنے ایک ہیں عیب بیان کرتا ہے طعنے مارتا ہے۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے امام بن حارث سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان سے کسی نے کہا ایک شخص یہاں ہے جو یہاں کی باتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لگاتا ہے[5]۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چغل خور بہشت میں نہیں جائے گا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں) فرمانا جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (کیسان ابو سعید) سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور فریب کرنا اور جہالت نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا

[1] یہاں بڑے گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس پر حد مقرر ہے جیسے زنا، چوری، رہزنی وغیرہ اس لئے ترجمہ باب کے خلاف نہ ہوگا ترجمہ باب میں کبیرہ سے لغوی معنے یعنی بڑا گناہ مراد ہے ۱۲ منہ [2] کپڑے یا بدن نجس کر لیتا لوگوں کے سامنے ستر کھول دیتا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے بعضے کہتے ہیں ہرا درخت یا ہری ٹہنی اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اس کی برکت سے صاحب قبر پر عذاب کی تخفیف ہوتی ہے بعضے کہتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لگانے کی برکت تھی اور کسی کے لگانے سے کچھ نہیں ہوتا مگر اس صورت میں یہ کیوں فرمایا جب تک سوکھیں نہیں اس کی وجہ نہیں کھلتی ۱۲ منہ [4] ولید بن مغیرہ یا ابوجہل کی شان میں ۱۲ منہ [5] جھوٹی شکایتیں ان تک پہنچاتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ۔

کھانا پانی چھوڑ دے[1]۔ احمد بن یونس نے کہا (یہ حدیث تو میں نے سنی تھی مگر اس کی سند (بھول گیا تھا) مجھ کو ایک شخص (ابن ابی ذئب) نے بتلا دی۔

بَابُ ۶۰۳ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ

باب دورویہ (دو رخہ منافق دوغلہ) کا بیان[2]۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے سامنے تم اس کو سب سے بدتر دیکھو گے جو دو رخہ ہو یہاں ایک منہ لے کر آئے وہاں دوسرا منہ لے کر جائے ہر جگہ لگی لپٹی بات کہے[3]۔

بَابُ ۶۰۴ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللّٰهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوسٰى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

باب اگر کوئی شخص دوسرے شخص کی گفتگو جو اس نے کسی کی نسبت کی ہو اس سے بیان کرے۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیانؒ ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص کہنے لگا[4] خدا کی قسم اس تقسیم سے تو حضرت محمدؐ کی غرض خدا کی رضامندی کی نہ تھی (ارے کم بخت) میں نے اس کا یہ کلام آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا اللہ موسیٰؑ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے بھی زیادہ ایذا دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

بَابُ ۶۰۵ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

۹۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي

باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا منع ہے۔

مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے بُرید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے انہوں نے

[1] یعنی جب جھوٹ فریب بری بری باتیں نہ چھوڑیں تو روزہ محض فاقہ ہو گیا اللہ تعالیٰ کو ہمارے فاقہ کشی کی کوئی احتیاج نہیں وہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہم روزہ رکھ کر بری باتوں اور بری عادتوں سے پرہیز کریں اور نفسانی خواہشوں کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابع کر دیں ۱۲ منہ [2] دورویہ وہ آدمی ہے جو ہر فریق میں ملا رہے جس صحبت میں جائے اُن کی سی کہے یعنی رکابی مذہب ۱۲ منہ [3] اس کی نیت دو دشمنوں کو لڑا دینے کی نہ ہو بلکہ لڑائے کی اور اپنے لئے نفع کمانے کی جہاں جائے وہاں ان کی سی کہے ۱۲ منہ [4] یہ منافق تھا (تو باقی برحاشیہ ۵۹۵)

besturdubooks.wordpress.com

بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَّیُطْرِیْهِ فِی الْمِدْحَةِ فَقَالَ اَهْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰی عَلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ یَقُوْلُهٗ مِرَارًا اِنْ کَانَ اَحَدُکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ کَذَا وَکَذَا اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّهٗ کَذٰلِکَ وَحَسِیْبُهُ اللّٰهُ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا قَالَ وُهَیْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَیْلَکَ۔

بَابُ مَنْ اَثْنٰی عَلٰی اَخِیْهِ بِمَا یَعْلَمُ وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَّمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

نے ابوموسٰیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص[1] سے سنا وہ دوسرے شخص کی بے حد تعریف کر رہا تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کو تباہ کیا یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی[2]۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا تو ایک شخص نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا تو نے اس کی گردن کاٹ ڈالی بار بار آپ یہی فرماتے رہے اگر تم میں سے شخص خواہ مخواہ کسی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں باقی العلم عند اللہ وہ ایسا ہے اگر اس کو یہ معلوم ہو کہ وہ ایسا ہے اور یوں نہ کہے کہ وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے[3]۔ اور وہیب نے اسی سند سے خالد سے یوں روایت کی ارے تیری خرابی تو نے اس کی گردن کاٹ ڈالی۔

باب اگر کسی کو اپنے بھائی مسلمان کا جتنا حال معلوم ہو اتنی ہی (بلا مبالغہ) تعریف کرے (تو یہ جائز ہے) سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا[4] میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے کسی آدمی کے متعلق یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جو زمین پر چلتا ہو کہ وہ جنتی ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۴) تھا اس کا نام معتب بن قشیر تھا ۱۲ منہ۔ حواشی صفحہ ہذا [1] حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن امام احمد اور بخاری نے ادب مفرد میں جو روایت کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف کرنے والا محجن بن اورع تھا اور جس کی تعریف کی شاید وہ عبداللہ ذوالبجادین مزنی ہوگا ۱۲ منہ [2] تعریف میں اسی طرح ہجو میں مبالغہ کرنا بیہودہ شاعروں اور خوشامدی لوگوں کا کام ہے ایسی تعریف سے وہ شخص جس کی تعریف کرو پھول کر مغرور بن جاتا ہے اور اس کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ میری مثل کوئی نہیں یہ خیال مہلک ہے کیونکہ اول تو غرور ہی آدمی کو دوزخی بنانے کے لئے کافی ہے دوسرے جب وہ پھول گیا تو اپنے تئیں کامل اور فاضل سمجھ کر آئندہ تحصیل کمالات سے محروم اور جہل مرکب میں گرفتار رہتا ہے افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمان نواب اور امیر اور رئیس جتنے خوشامد پسند ہیں اتنے میں نے کسی قوم میں نہیں دیکھے اس کی اصل وجہ جہل ہے اگر دین کا علم حاصل کریں تو خوشامد گویوں کو کبھی اپنے پاس بھی بھٹکنے نہ دیں ان کو پورا دشمن سمجھیں جو خوشامد کر کے نواب صاحبوں کو تباہ اور برباد کرنا چاہتے ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ خدا کے پاس جو اس کا حال ہے وہ اس کو معلوم نہیں ۱۲ منہ [4] یہ روایت موصولاً کتاب المناقب میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] بظاہر سعد کے قول میں اشکال ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے صحابہ میں سے دس شخصوں کو جنت کی بشارت دی ان میں خود سعد بھی تھے اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے لئے فرمایا سیدا شباب اہل الجنۃ اور حضرت فاطمہ کے سیدہ نساء اہل الجنۃ اور حضرت خدیجہ کے لئے بیت من قصب اور بلال کے لئے سمعت دف نعلیک فی الجنۃ وغیرہ خلاف قیاس ہے کہ سعد کو ان حدیثوں کی خبر نہ ہوئی بعضوں نے کہا چلتے میں یہ بشارت آپ نے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کو نہیں دی بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ ان یہودیوں میں سے جو مسلمان ہو گئے تھے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے یہ بشارت نہیں ہوئی واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ ذَکَرَ فِی الْاِزَارِ مَا ذَکَرَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اِزَارِیْ یَسْقُطُ مِنْ اَحَدِ شِقَّیْہِ قَالَ اِنَّکَ لَسْتَ مِنْهُمْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے میں جو فرمانا تھا وہ فرمایا[۱] تو ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ازار (کبھی) ایک طرف سے لٹک جاتی ہے آپ نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے نہیں (جو غرور سے ایسا کرتے ہیں)۔

بَابُ ۶۰ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ وَقَوْلِهٖ اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْہِ لَیَنْصُرَنَّہُ اللّٰہُ وَتَرْکِ اِثَارَۃِ الشَّرِّ عَلٰی مُسْلِمٍ اَوْ کَافِرٍ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نحل میں) فرمانا اللہ انصاف کرنے اور نیکی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بیحیائی اور بُری باتوں سے روکتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (اور سورۂ یونس میں) تمہاری نافرمانی اور شرارت کا وبال خود تم پر پڑے گا اور (سورۂ حج میں) جس پر (دوبارہ) زیادتی ہوئی تو اللہ اس کی مدد کرے گا اور اس باب میں فساد بھڑکانے کی برائی کا بھی بیان ہے مسلمان پر ہو یا کافر پر[۲]۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَکَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَا وَکَذَا یُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ یَاْتِیْ اَھْلَہٗ وَلَا یَاْتِیْ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقَالَ لِیْ ذَاتَ یَوْمٍ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ اَفْتَانِیْ فِیْ اَمْرٍ اسْتَفْتَیْتُہٗ فِیْہِ اَتَانِیْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُھُمَا عِنْدَ رِجْلَیَّ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رَاْسِیْ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَاْسِیْ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اتنے دنوں تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے اپنی بی بی سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ صحبت وحبت کچھ نہ کرتے ہوتے (یہ جادو کا اثر تھا) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک دن آپ مجھ سے کہنے لگے عائشہؓ اللہ جل جلالہ سے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اس نے مجھ کو بتلا دی ایسا ہوا میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل میکائیل) آئے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھا دوسرا میرے سرہانے تو پاؤں والے فرشتے نے سر والے فرشتے سے پوچھا ان صاحب کا کیا حال ہے اس نے کہا ان پر

---

[۱] کہ ایسا شخص بہشت میں نہیں جائے گا ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ میں جو واقعی بات تھی اس کی تعریف کی کہ وہ غرور نہیں کرتے ۱۲ منہ [۳] یہ مطلب امام بخاری نے جادو کی حدیث سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے جواب میں فرمایا اللہ نے مجھ کو تو تندرست کر دیا اب میں نے فساد بھڑکانا اور شور پھیلانا مناسب نہ سمجھا کیونکہ لبید بن اعصم جس نے جادو کیا تھا وہ کافر تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَعْنِي مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ ابْنُ اَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا الْبِئْرُ الَّتِي اُرِيتُهَا كَاَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَهَلَّا تَعْنِي تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِي وَاَمَّا اَنَا فَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ وَلَبِيدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِّيَهُودَ۔

بَابٌ ۶۰۸ مَا يُنْهٰى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

۱۰۰۱ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا

جادو ہوا ہے پھر اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم (یہودی) نے اس نے پوچھا کاہے میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں اس کے اندر کنگھی ہے اور کتان[1] کے تار ہیں اور یہ سامان اس نے ذروان کے کنوئیں میں ایک پٹان کے تلے دبا دیا ہے خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اس کنوئیں پر پہنچ کر فرمانے لگے یہی وہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھلایا گیا تھا وہاں کھجور کے درخت ایسے ڈراونے تھے جیسے سانپوں کے پھن اور اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا شیرہ آپ نے (صحابہ کو حکم دیا وہ جادو کا سامان باہر نکالا گیا[2] حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا (یا اس خبر کو مشہور کیوں نہیں کیا اس پوڑے کو کھولا کیوں نہیں) آپ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو تو تندرست کر دیا اب مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک فساد پھیلاؤں[3] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں یہ لبید کمبخت) بنی زریق کا ایک شخص اور یہودیوں کا حلیف تھا[4]۔

باب حسد کرنا اور ایک دوسرے سے ترک ملاقات کرنا منع ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فلق میں) فرمایا میں تیری پناہ میں آتا ہوں حسد کرنے والے کی شر سے جب وہ حسد کرے۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ کسی کا عیب نہ ٹٹولو اور حسد اور بغض نہ کرو اور ترک ملاقات نہ کرو اور سب مسلمان اللہ کے

۱؎ اصل میں کتان السی کو کہتے ہیں اس کے درخت کا پوست لے کر اس میں سے ریشم کی طرح تار نکالتے ہیں یہاں مراد وہ تار ہیں کتان ایک کپڑا بھی ہے جس کی نسبت شاعر کہتے ہیں کہ وہ چاند کے سامنے لایا جائے تو پھٹ جاتا ہے مگر یہ ایک شاعرانہ بات ہے جو صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ ۲؎ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گڑوا دیا کھولا نہیں ۱۲ منہ ۳؎ لوگ لبید کو سزا دیں پکڑیں وہ انکار کرے غل شور ہو ۱۲ منہ ۴؎ جو قول و قرار کر کے کسی قوم میں مل جاتا ہے یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

بندے ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض اور حسد نہ کرو ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی تین دن سے زیادہ وہ ترک ملاقات کرے[1]۔

بَابٌ ۶۰۹ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حجرات میں) یہ فرمانا مسلمانوں بہت گمان کرنے سے بچے رہو بعضا گمان گناہ ہوتا ہے اخیر آیت تک۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے[2]۔ اور ٹوہ نہ لگاؤ کسی کا عیب (خواہ مخواہ) نہ ٹٹولو اور نجش نہ کرو[3]۔ اور حسد اور بغض اور ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے سب بھائیوں کی طرح (ملاپ اور محبت سے) رہو۔

بَابُ ۶۱۰ مَا يَكُوْنُ مِنَ الظَّنِّ۔

باب گمان سے کوئی بات کہنا

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَّفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں[4] شخص ہمارے دین کی کوئی بات نہیں جانتے ہیں لیث نے کہا یہ دونوں شخص منافق تھے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

---

[1] بلکہ اگر اپنے بھائی مسلمان سے کچھ رنج ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کر لے ۱۲ منہ [2] کیونکہ آدمی کسی کی نسبت بدگمانی کر کے طرح طرح کی باتیں بناتا ہے۔ وہ جھوٹ ہوتی ہیں۔ بدگمانی وہی بری ہے کہ آدمی کسی کی نسبت محض گمان پر کوئی بات منہ سے نکالے لیکن حزم یعنی ہوشیاری اور احتیاط عقلمندی کی دلیل ہے اس میں کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا بلکہ اپنی حفاظت کی تدبیر کرتا ہے ۱۲ منہ [3] نجش کے معنے کتاب البیوع میں گزر چکے ہیں یعنی لڑیاپن وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے خواہ مخواہ اس کی قیمت بڑھائے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا ان کے نام مجھ کو معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ۔

پھر بھی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں لوگ ہم جس دین پر ہیں اس کو نہیں پہچانتے۔

بَابُ ۱۱۶ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

باب مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) سے انہوں نے اپنے چچا (محمد بن مسلم زہری سے) انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت کے سب لوگوں کو اللہ بخش دے گا مگر جو لوگ کھلم کھلا گناہ کریں (وہ نہیں بخشے جائیں گے) اور یہ ڈھیٹ پنا ہے کہ آدمی رات کو ایک (برا) کام کرے اللہ نے اس کو چھپائے رکھا ہو لیکن وہ صبح کو ایک ایک سے کہتا پھرے یارو میں نے گذشتہ رات کو یہ کیا یہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رات بھر اس کے عیب کو چھپائے رکھا اگر وہ صبح کو اللہ کا پردہ کھولنے لگا[1]

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صفوان بن محرز سے ایک شخص[2] نے ابن عمرؓ سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کانا پھوسی کے باب میں کیا سنا ہے (یعنے سرگوشی کے باب میں) انہوں نے کہا آنحضرتؐ فرماتے تھے (قیامت کے دن) تم مسلمانوں میں سے ایک شخص (جو گنہگار ہوگا اپنے پروردگار سے نزدیک ہو جائے گا۔ پروردگار اپنا بازو اس پر رکھ دے گا۔ اور فرمائے گا تو نے (فلاں دن دنیا میں) یہ یہ (برے) کام

[1] مثل مشہور ہے ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری اگر آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے نہ یہ کہ ایک ایک سے کہتا پھرے کہ میں نے فلانا گناہ کیا فلانا گناہ کیا یہ تو بےحیائی اور بےباکی ہے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس شخص کا نام مجھ کو معلوم نہیں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث بھی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ۔

کیے تھے وہ عرض کرے گا بیشک پھر فرمائے گا تو نے (فلاں فلاں دن) یہ یہ بُرے کام کیے تھے وہ عرض کرے گا بیشک (پروردگار مجھ سے خطائیں ہوئی ہیں پر تو غفور رحیم ہے) غرض سارے گناہوں کا) اس سے (پہلے) اقرار کرائیگا پھر فرمائے گا دیکھ میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے رکھے[1] تو آج میں ان گناہوں کو بخش دیتا ہوں[2]

بَابُ ۶۱۲ الْكِبْرِ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ثَانِيَ عِطْفِهِ مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عِطْفِهِ رَقَبَتِهِ۔

باب غرور اور گھمنڈ کی برائی مجاہد نے کہا یہ جو (سورۂ حج میں) ہے ثانی عطفہ اس سے مغرور مراد ہے عطف کے معنے گردن (یعنی گھمنڈ سے گردن موڑنے والا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم کو معبد بن خالد قیسی نے انہوں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں تم سے بہشتی لوگوں کو بیان کروں بہشتی وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) کمزور ناتوان (یا گمنام) ہیں اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ (کو ان کی اتنی خاطر ہے کہ) ان کی قسم سچی کر دے اور میں تم کو دوزخی لوگ بتلاؤں ہر ایک اکھڑ بدخلق مغرور اور محمد بن عیسٰی[3] نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی کہا ہم سے انسؓ بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کے خلق کا یہ حال تھا آپ) کا ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں میں سے ہاتھ پکڑ لیتی اور جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی[4]

بَابُ ۶۱۳ الْهِجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

باب ترک ملاقات کرنے کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے) کسی آدمی کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین رات سے زیادہ چھوڑ دے[5]۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) احادیث صفات میں سے ہے اس میں کنف اللہ کے لئے ثابت کیا گیا جیسے سمع اور بصر اور ید اور عین اور وجہ وغیرہ اہل حدیث اس کی تاویل نہیں کرتے بعضوں نے تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ کنف سے حجاب رحمت مراد ہے یعنے اپنے سایہ عاطفت میں اس کو چھپائے گا ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] تجھ کو لوگوں میں رسوا نہیں کیا ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ کیا عنایت اور کرم ہے ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا یہ امام بخاری کے زمانہ میں تھے اور شاید امام بخاری نے ان سے حدیث بطور مذاکرہ سنی ہوگی ۱۲ منہ [4] آپ اس کے ساتھ چلے جاتے انکار نہ کرتے یہ اخلاق نبوت کی دلیل ہیں ۱۲ منہ [5] اس کی ترک ملاقات کرے یعنی دنیاوی جھگڑوں کی وجہ سے لیکن فساق اور فجار اور اہل بدعت سے (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّهَا اَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اَهُوَ قَالَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ اَنْ لَّا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَبَدًا وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَهُمَا مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ لَمَّا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذُرَ قَطِيْعَتِيْ فَاَقْبَلَ بِهِ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عوف بن مالک بن طفیل بن حارث نے وہ حضرت عائشہ کے مادری بھتیجے تھے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کوئی چیز بیچی یا خیرات کی تو عبداللہ بن زبیر (جو ان کے بھانجے تھے) کہنے لگے حضرت عائشہؓ کو ایسے معاملوں سے باز رہنا چاہیئے نہیں تو پروردگار کی قسم میں ان پر حجر کر دوں گا[1]۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں سے پوچھا کیا عبداللہ بن زبیر نے ایسا کہا (کہ میں حجر کر دوں گا) انہوں نے کہا بے شک کہا تب حضرت عائشہؓ کہنے لگیں میں بھی اللہ کی یہ نذر کرتی ہوں کہ (اب ساری عمر) کبھی عبداللہ بن زبیر سے بات نہ کروں گی خیر ایک مدت اسی طرح گزری (حضرت عائشہ نے ان سے ترک کلام وسلام کیا) اس کے بعد عبداللہ بن زبیر لوگوں سے سفارش کرانے لگے (کہ حضرت عائشہؓ کو منا دیں) انہوں نے کہا پروردگار کی قسم میں تو اس مقدمہ میں کبھی سفارش نہیں سننے کی اور نہ اپنی نذر توڑوں گی خیر پھر ایک مدت یوں ہی گزری اس کے بعد عبداللہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے جو بنی زہرہ قبیلے کے (اور آنحضرت کے ننھیال والوں میں تھے) یہ کہا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم جس طرح ہو سکے مجھ کو (ایک بار) حضرت عائشہ کے پاس پہنچا دو (میرا ان کا سامنا کرا دو) حضرت عائشہ کو ناطا توڑنے کی

(بقیہ صفحہ سابقہ) ترک ملاقات کرنا جب تک وہ توبہ نہ کریں درست ہے مولانا عبدالجبار صاحب مہاجر مکہ جو بڑے محدث تھے ان کے پاس جمال الدین خاں مدار المہام ریاست بھوپال تشریف لے گئے مولانا اوپر بنگلہ پر تھے مدار المہام نے نیچے سے اطلاع کروائی کہ مولانا سے عرض کرو جمال الدین آپ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوا ہے یہ جمال الدین بڑے دیندار موحد اور متبع سنت شخص تھے پر انہوں نے نواب سکندر بیگم والیہ بھوپال سے نکاح ثانی کر لیا تھا اور چونکہ بیگم موصوف والیہ ریاست تھیں اس لیے حسب قاعدہ شرع جمال الدین صاحب کی اطاعت میں نہیں رہتی تھیں۔ نہ شرعی پردہ کرتی تھیں مولانا نے یہ خبر سن لی تھی توجیسے ہی جمال الدین صاحب کی آنے کی خبر ان لوگوں کر دی گئی مولانا نے فرمایا میں اس بدعتی سے ملتا نہیں جمال الدین صاحب صاحب نے پیچھے سے مولانا کا یہ ارشاد سن لیا اور اسی وقت رونے لگے با آواز بلند عرض کیا میں نے توبہ کی اور سکندر بیگم کو طلاق دیا بس یہ سنتے ہی مولانا صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا میرے بھائی جمال الدین کو جلدی بلاؤ میں اس سے ملنے کا مشتاق ہوں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء مولانا ضیاء الدین سنامی کی عیادت کو گئے جو سخت بیمار تھے اور اطلاع کروائی مولانا نے فرمایا میں بدعتی فقیروں سے نہیں ملتا چونکہ حضرت سلطان المشائخ کبھی کبھی سماع میں شریک رہتے مولانا اس کو بدعت اور ناجائز جانتے تھے حضرت سلطان المشائخ نے کہا مولانا سے عرض کر دیں میں نے سماع سے توبہ کی یہ سنتے ہی مولانا نے فرمایا ارے میرے سر کا عمامہ اتار کر بچھا دو اور حضرت سلطان المشائخ سے کہو اس پر پاؤں رکھتے ہوئے تشریف لائیں ۱۲ منہ

[1] حجر کے معنے اوپر گزر چکے ہیں یعنی حاکم کسی شخص کو کم عقل یا ناقابل سمجھ کر یہ حکم دے دے کہ اس کا کوئی تصرف بیع ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوْا قَالُوْا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوْا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوْا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُوْلَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِيْ وَتَقُوْلُ إِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ أَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا۔

نذر کرنا درست بھی نہیں (کیونکہ معصیت کی نذر ہے) مسور و عبدالرحمن نے کیا کیا اپنی چادریں لپیٹے ہوئے (عبداللہ بن زبیر کو بھی ساتھ لے کر) حضرت عائشہؓ کے گھر پر پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی کہنے لگے السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم (اندر آئیں انہوں نے کہا آؤ مسور اور عبدالرحمن نے کہا ہم سب آئیں انہوں نے کہا ہاں ہاں سب آؤ ؎ ان کو یہ خبر نہ تھی کہ عبداللہ بن زبیرؓ بھی ان کے ساتھ ہیں خیر جب یہ لوگ اندر پہنچے تو عبداللہ بن زبیرؓ پردے کے اندر چلے گئے۔ (حضرت عائشہ ان کی خالہ تھیں) اور اندر جا کر حضرت عائشہؓ کے گلے لگ گئے اور ان کو قسمیں دینے اور رونے لگے ادھر مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن (پردے کے باہر سے) حضرت عائشہ کو قسم دینے لگے اب آپ عبداللہ سے بات کیجیے اس کا عذر قبول فرمایئے اور آپ تو جانتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات نہ کرے خیر جب ان لوگوں نے بہت مبالغہ کیا اور حضرت عائشہ کا ناطا ملانے کی حدیثیں اور ناطا توڑنے کی برائیاں یاد دلائیں وہ بھی ان کو یہ حدیثیں یاد دلانے اور رونے لگیں کہنے لگیں میں نذر کو کیا کروں نذر کا توڑنا مشکل ہے لیکن مسور اور عبدالرحمن نے کسی طرح حضرت عائشہ کو نہ چھوڑا آخر انہوں نے عبداللہ سے بات کی اور نذر کے کفارے میں چالیس بردے آزاد کیے اس پر بھی حضرت عائشہ جب اپنی یہ نذر یاد کرتیں تو رو دیتیں اتنا روئیں کہ آنسو سے ان کی اوڑھنی تر ہو جاتی۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک

؎ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں غیر محرم مردوں سے بات کرتی تھیں اور پردے میں رہ کر ان کو گھر میں بلاتی تھیں خود قرآن شریف میں ہے واذا سالتموہن متاعا فاسالوہن من وراء حجاب۔ ۱۲ منہ ؎ کہنے لگے اب جو کچھ ہو آپ عبداللہ سے مل جایئے ۱۲ منہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ۔

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے نہ بغض رکھو نہ حسد نہ ترک ملاقات کرو بلکہ اللہ کے بندے سب بھائی بھائی طرح بسر کرو (دنیا چند روزہ ہے) کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان سے تین راتوں سے زیادہ خفا رہے اس کو چھوڑ دے۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَّلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین راتوں سے زیادہ اپنے بھائی مسلمان کو چھوڑ دے اس سے خفا رہے) دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ پھیر لیں اور ان دونوں سے اچھا وہ ہے جو سلام (اور ملاقات) کی ابتدا کرے۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصٰى

وَقَالَ كَعْبٌ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً۔

باب اگر کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو تو اس کی ملاقات چھوڑ دینا

جائز ہے۔ اور کعب بن مالک نے کہا (وہ قصہ بیان کیا) جب وہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے آپ نے مسلمانوں کو منع کر دیا کوئی ہم سے بات نہ کرے پچاس راتیں اسی حال میں گذریں[1]

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّكِ اِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ لَسْتُ اُهَاجِرُ اِلَّا اسْمَكَ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ میں تیرا غصہ پہچانتا ہوں اور تیری خوشی بھی پہچانتا ہوں میں نے کہا آپ کیوں کر پہچان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے محمدؐ کے پروردگار کی قسم (میرا نام لیتی ہے) اور جب ناخوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے ابراہیم کے پروردگار کی قسم میں نے کہا جی ہاں (آپ کا فرمانا بالکل صحیح) ہے۔ میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں[2]

---

[1] یہ قصہ پورا اوپر گذر چکا ہے حاشیہ[2] باقی دل سے آپ کی محبت دل سے تھوڑے جاتی ہے۔ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۶۱۵ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ۔

بَابٌ ۶۱۶ الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ

باب کیا آدمی اپنے دوست سے ہر روز (ایک بار) یا دو بار صبح اور شام مل سکتا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے تو جب سے اپنے ماں باپ کو پہچانا (اتنی سمجھ آئی) ان کو اسلام) کے دین پر پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام دو وقت ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔ ایک دن ہم اپنے والد ابوبکرؓ کے گھر میں بیٹھے تھے اس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت تھا اتنے میں ایک شخص کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ کے آنے کا یہ معمول وقت نہ تھا ابوبکر کہنے لگے اس وقت جو (خلاف معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی نیا واقعہ ہوا ہے۔ خیر آپؐ نے فرمایا مجھ کو مکہ سے نکلنے کی اجازت مل گئی۔

باب کوئی شخص ملاقات کو جائے اور جہاں جائے کھانا بھی کھائے اور سلمان فارسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابو الدرداء (صحابی) کی ملاقات کو گئے وہاں کھانا بھی کھایا[۱]

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے خالد خذاء سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے وہاں کھانا بھی کھایا جب چلنے لگے تو آپ نے حکم دیا اس گھر میں ایک جگہ بچھونے پر پانی چھڑکا گیا آپؐ نے وہاں

بقیہ صفحہ سابقہ) بعضوں نے کہا جب حدیث سے یہ نکلا کہ وہ منفرد رہنا بطریق ادب ہے تو کرنے کی وجہ سے خفا رہنا جائز ہو گا واللہ اعلم ۱ اس کو امام بخاری نے باب الہجرۃ الی المدینہ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲ آپ تشریف لائے اور ابوبکرؓ سے ۱۲ منہ ۳ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۴ یہ عتبان بن مالک کا گھر تھا بعضوں نے کہا ام سلیم کا گھر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کے لیے دعا کی تھی جیسے اوپر گزر چکا ہے۔ ۱۲ منہ ۵ جو پرانے بوریا کا تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ننضح له على بساط فصلى عليه ودعا لهم۔

باب[۱] من تجمل للوفود۔

۱۰۱۵ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الصمد قال حدثني ابي قال حدثني يحيى بن ابي اسحق قال قال لي سالم بن عبد الله ما الاستبرق قلت ما غلظ من الديباج وخشن منه قال سمعت عبد الله يقول رای عمر على رجل حلة من استبرق فاتى بها النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اشتر هذه فالبسها لوفد الناس اذا قدموا عليك فقال انما يلبس الحرير من لا خلاق له فمضى في ذلك ما مضى ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث اليه بحلة فاتى بها النبي صلى الله عليه وسلم فقال بعثت الي بهذه وقد قلت في مثلها ما قلت قال انما بعثت اليك لتصيب بها مالا فكان ابن عمر يكره العلم في الثوب لهذا الحديث

باب الاخاء والحلف وقال

ابو جحيفة اخى النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان وابي الدرداء وقال عبد الرحمن بن عوف لما قدمنا المدينة اخى النبي صلى الله عليه وسلم بيني وبين سعد بن الربيع۔

نماز پڑھی اور ان گھر والوں کے لیے دعا کی۔

باب جب دوسرے ملک کے لوگ ملاقات کو آئیں تو ان کے لیے اپنے تئیں آراستہ کرنا[۱]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا مجھ سے والد نے کہا مجھ سے یحیٰی بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے پوچھا استبرق کونسا کپڑا ہے میں نے کہا سنگین عمدہ ریشمی کپڑا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک شخص (عطارد) کے پاس ایک ریشمی جوڑا دیکھا وہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ یہ آپ مول لے لیجئے اور جس دن باہر کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اس دن پہنا کیجئے[۲] آپ نے فرمایا خالص ریشمی کپڑا تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ نصیب نہ ہوگا خیر اس بات کو ایک مدت گزر گئی پھر ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قسم کا ایک ریشمی جوڑا حضرت عمرؓ کو (تحفہ) بھیجا وہ اس جوڑے کو لے کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھ کو بھیجا ہے اور پہلے آپ اسی قسم کے جوڑے میں ایسا فرما چکے ہیں (کہ اس کو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ نصیب نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لیے (نہیں) بھیجا ہے کہ تو خود اس کو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ اس کے ٹکڑے کرکے[۳] ابن عمرؓ اسی حدیث کی رو سے ریشمی بیل بوٹا بھی کپڑے میں برا جانتے تھے۔

باب کسی سے بھائی چارہ اور دوستی کا قول قرار کرنا اور ابوجحیفہ

(وہب بن عبداللہ) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا[۴]۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جب ہم مدینہ میں (ہجرت کرکے) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا۔ (یہ حدیث بھی اوپر گذر چکی ہے)

---

۱ عمدہ کپڑے پہننا ۱۲ منہ ۲ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے ۱۲ ۳ بیچ کر اس کی قیمت اپنے کام میں لائے ۴ یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

١٠١٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جب عبدالرحمٰن ابن عوف (مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ میں) ہم لوگوں کے پاس آئے تو آپ نے ان میں اور سعد بن ربیع انصاری میں بھائی چارہ کرا دیا (پھر عبدالرحمٰن نے شادی کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا ولیمہ تو کر ایک بکری کا سہی۔

١٠١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان احول نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے کہا کیا تم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے (یعنی قول اقرار کرکے ایک قوم میں شریک ہو جانا جیسے جاہلیت میں دستور تھا) انہوں نے کہا (واہ) آنحضرت صلعم تو خود قریش اور انصار کے لوگوں میں حلف کرائے خاص میرے گھر میں۔

بَابُ ٦١٩ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى۔

باب مسکرانا اور ہنسنا اور جناب فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے ایک بات مجھ سے فرمائی تو میں ہنس دی (یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے) ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے (سورہ نجم میں فرمایا ہے وہی خدا ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔

١٠١٨۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی جورو کو تین طلاق دیدیے پھر عبدالرحمٰن بن زبیر نے ان سے نکاح کر لیا اب وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی لیکن اس نے آخری طلاق یعنی تیسرا طلاق بھی مجھ کو دے دیا میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا مگر خدا کی قسم یارسول اللہ اس کے پاس تو کپڑے کا کنارہ ہے اس نے اپنی اوڑھنی کا کنارہ (سرا) دکھلایا (جو بالکل نرم ہوتا ہے) اس وقت ابوبکر صدیقؓ آپ کے پاس بیٹھے تھے اور

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

سعید بن عاص کے بیٹے خالد آپ کے دروازے پر کھڑے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے وہ دروازے ہی پر سے ابوبکرؓ کو پکارنے لگے کہنے لگے ابوبکرؓ تم اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کیسی (بے شرمی کی) باتیں پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رہی ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا (نہ اس عورت کو ڈانٹا نہ خفا ہوئے) پھر آپ نے فرمایا معلوم ہوا شاید یہ چاہتی ہے کہ پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تو عبدالرحمٰن سے مزا نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے (یعنی دخول نہ ہو)

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے انہوں نے محمد بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی بیبیاں جو قریش قبیلہ کی تھیں آپ کے پاس بیٹھی تھیں (آپ پر خرچ دینے کے لیے تقاضا کر رہی تھیں) پکار کر بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں اتنے میں حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان کی آواز سنتے ہی سب پردے میں لپک کر (چھپ) گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی وہ اندر آئے آپ ہنس رہے تھے۔[۵] انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا (خوش و خرم) رکھے میرے ماں باپ آپ پر صدقے (آپ ہنستے کیوں) فرمایا مجھ کو یہ تعجب آیا کہ یہ عورتیں جو ابھی میرے پاس بیٹھی (تقاضا کر رہی) تھیں تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں ہو رہیں حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ان کو تو آپ سے زیادہ ڈرنا چاہئے پھر ان بیبیوں کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے اری اپنی جانوں کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں (حالانکہ آپ کے سامنے میری کیا حقیقت ہے) ان بی بیوں نے کہا بے شک ہم تم سے ڈرتی ہیں (تم

---

[۵] جب اس عورت نے یہ باتیں کہیں تو ۱۲ منہ [۵] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْہٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطٰنُ سَالِکًا فَجًّا اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ اَوْ نَفْتَحَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوْا عَلَی الْقِتَالِ قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوْھُمْ قِتَالًا شَدِیْدًا وَکَثُرَ فِیْھِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ فَسَکَتُوْا فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ بِالْخَبَرِ کُلِّہٖ۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتَی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلَکْتُ وَقَعْتُ عَلٰی اَھْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَۃً قَالَ لَیْسَ لِیْ قَالَ فَصُمْ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِیَ بِعَرَقٍ فِیْہِ

اجڈ اور اکھڑ آدمی ہو کہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہاں تم (آپ نرم دل اور رحم مزاج ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطاب کے بچے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر شیطان رستہ چلتے تم کو ملے تو (ڈر کے مارے) وہ رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے چلا جائے گا[1]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو العباس (سائب) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے بعد) جب طائف میں تھے تو فرمانے لگے کل انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹیں گے آپ کے صحابہ میں سے چند لوگوں[2] نے عرض کیا ہم تو طائف کو چھوڑنے والے نہیں جب تک اس کو فتح نہ کر لیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو (کل) صبح لڑائی شروع کرو صبح کو لوگ لڑائی پر گئے اور خوب لڑے بہت زخمی ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے یہ سن کر لوگ خاموش رہے (اب کے یہ نہیں کہا کہ ہم بن فتح کیے جانے کے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے[3] حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث پوری بیان کی[4]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے کہا کہ ابوہریرہؓ نے کہا ایک شخص[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا میں نے رمضان میں (دن کو روزے میں) اپنی بی بی سے صحبت کی آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کر دے کہنے لگا مجھ کو اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ کہنے لگا یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اس کا بھی مقدور نہیں پھر ایک

---

[1] سبحان اللہ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلی کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے اب یہ اشکال نہ ہوگا کہ حضرت عمرؓ کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نکلتی ہے کیونکہ یہ ایک خاص معاملہ ہے چور ڈاکو جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ

[2] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] طول کے ساتھ جو غزوہ طائف میں مذکور ہو چکی ۱۲ منہ [5] ان کا نام معلوم نہیں ہوا

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا

١٠٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

١٠٢٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا۔

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا

کھجور کا تھیلا آنحضرت ﷺ کے پاس آیا آپ نے پوچھا وہ شخص کدھر گیا جس نے روزہ توڑ ڈالا (کہنے لگا حاضر ہوں) فرمایا لے یہ کھجور فقیروں کو بانٹ دے کہنے لگا مجھ سے زیادہ کوئی فقیر ہو تو اس کو بانٹوں خدا کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں یہ سن کر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے اخیر کے دانت کھل گئے فرمایا پھر تو تم (میاں بی بی) ہی اس کو کھا لو [1]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق ابن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) جا رہا تھا آپ نجران کی چادر اوڑھے ہوئے تھے (جو یمن کا ایک شہر ہے) اس چادر کا حاشیہ موٹا تھا (کھرکھرا) اتنے میں ایک گنوار نے [2] آپ کو پکڑ لیا اور چادر کو زور سے گھسیٹا انس کہتے ہیں میں نے آپ کے مونڈھے کو دیکھا اس پر چادر گھسیٹنے سے نشان پڑ گیا اس زور سے گھسیٹا اس کے بعد کہنے لگا محمد اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلواؤ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیے اور اس کو کچھ دلوا دیا [3]

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (اپنے پاس آنے سے) کبھی نہیں روکا اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا کر (خندہ پیشانی) اور میں [4] نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑے پر میری ران نہیں جمتی آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا یا اللہ اس کی ران پڑی جما دے اور اس کو راہ دکھلانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے

---

[1] یہ حدیث کتاب الصوم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ قربان اس خلق کے کیا کوئی دنیا کا بادشاہ ایسا کر سکتا ہے یہ حدیث صاف آپ کی نبوت کی دلیل ہے ۱۲ منہ [4] جب آپ نے مجھ کو بت خانہ توڑنے کے لیے بھیجا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ
بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي
مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ
قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ
فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ
الْوَلَدِ۔

۱۰۲۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا
قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ

۱۰۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ
بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ
فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ
فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى
بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ
الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا

ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم (انس کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگیں یارسول اللہ اللہ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا اگر عورت کو مرد کی طرح احتلام ہو (خواب پڑے) تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے آپ نے فرمایا بے شک جب پانی دیکھے (یعنی تری کپڑے پر) یہ سن کر ام سلمہ ہنس دیں کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے[1]

ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان کو ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورا ہنستے نہیں دیکھا۔ (قاہ قاہ کرکے) کہ میں آپ کا کوا (تالو) دیکھتی بلکہ آپ کا ہنسنا مسکرانا تھا۔

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے ایک شخص[2] مدینہ میں جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے اور کہنے لگا یارسول اللہ پانی کا قحط ہو گیا ہے آپ پانی کے لیے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اس وقت ہم کو آسمان پر (ذرا بھی) ابر نہیں نظر آتا تھا آپ نے پانی برسنے کی دعا کی تو ابر کے ٹکڑے اٹھنے لگے ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کی طرف جانے لگا اور پانی برسنا شروع ہوا اتنا برسا کہ مدینہ کے نالے سب بہ نکلے

ے۱ جب منی نکلی تو احتلام سے کونسا امر مانع ہے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ ام سلمہ ہنسیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا۔

ے۲ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نقلع ثم قام ذلك الرجل او غيره والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال غرقنا فادع ربك يحبسها عنا فضحك ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا مرتين او ثلثا فجعل السحاب يتصدع عن المدينة يمينا وشمالا يمطر ما حوالينا ولا يمطر منها شيء يريهم الله كرامة نبيه صلى الله عليه وسلم واجابة دعوته

باب ۱؎ قول الله تعالى يايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصدقين وما ينهى عن الكذب

۱۰۲۷ حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن ابي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وان الرجل ليصدق حتى يكون صديقا وان الكذب يهدي الى الفجور وان الفجور يهدي الى النار وان الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا۔

۱۰۲۸ حدثنا ابن سلام حدثنا اسمعيل بن جعفر عن ابي سهيل نافع بن مالك بن عامر عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان

اور دوسرے جمعے تک برستا ہی رہا ابر کھلتا ہی نہ تھا پھر (دوسرے جمعہ میں) یہی شخص یا اور کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا اس وقت آپ خطبہ پڑھ رہے تھے یا رسول اللہ ہم تو ڈوب گئے (اس قدر برسات ہو رہی ہے) دعا فرمایئے اللہ پانی کو روک دے (اب نہ برسے) یہ سن کر آپ ہنس دیئے اور یوں دعا کی یا اللہ ہمارے گرد اگرد برسے ہم پر نہ برسے دو بار یا تین بار یہ دعا کی اس وقت مدینہ کے داہنے بائیں ابر پھٹنے لگا مدینہ کے اطراف میں تو بارش ہو رہی تھی اور مدینہ میں نہ تھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور دعا کی قبولیت تبلائی۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ براءت میں) فرمانا مسلمانو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اس باب میں جھوٹ کی ممانعت کا بھی بیان ہے۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی بہشت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اخیر میں صدیق کا مرتبہ حاصل کرتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتے بولتے آخر کو اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے ابو سہیل نافع بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کہے تو جھوٹ وعدہ کرے تو خلاف امانت رکھواؤ تو چوری کرے۔

۱؎ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۲۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذِبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے ابورجاء (عمران) نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گذشتہ رات خواب میں دیکھا دو فرشتے میرے پاس آئے[1] اُن فرشتوں نے کہا جس شخص کو تم نے دیکھا تھا اس کے جبڑے چیرے جاتے ہیں وہ دنیا میں بہت جھوٹ بولنے والا تھا جو ایک جھوٹ بات کہہ دیتا اور سارے ملک میں پھیل جاتی قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔

بَابٌ ۶۲۱ فِي الْهَدْيِ الصَّالِحِ

باب اچھی چال کا بیان

۱۰۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمُ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا اعمش نے تم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے شقیق سے سنا انہوں نے حذیفہ بن یمان سے وہ کہتے تھے سب لوگوں سے چال ڈھال اور وضع اور سیرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ عبداللہ بن مسعود ہیں جس وقت سے اپنے گھر سے نکلتے ہیں گھر میں گئے تک یہی حال رہتا ہے لیکن گھر میں جب اکیلے رہتے ہیں تو معلوم نہیں کیا کرتے رہتے ہیں (ابواسامہ نے کہا ہاں)

۱۰۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مخارق بن عبداللہ سے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے سب کلاموں میں اچھا کلام اللہ کا کلام ہے اور سب چالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال (یعنی وضع اور روش اور خصلت) اچھی ہے۔

بَابٌ ۶۲۲ الصَّبْرُ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

باب تکلیف پر صبر کرنے کا بیان اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے (سورۂ زمر میں) فرمایا صبر کرنے والے بے حد اپنا ثواب پائیں گے۔

۱۰۳۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے

[1] اور طویل قصہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا ہے اخیر میں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ وَلَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ إِنَّهُمْ يَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

سعید بن جبیر سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بری بات سن کر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی نہیں ہے لوگ معاذ اللہ کہتے ہیں اس کی اولاد ہے مگر وہ ہے کہ سب کو تندرستی اور روزی دیے جاتا ہے۔

۱۰۳۳ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ قُلْتُ أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے شقیق سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ حنین میں) جیسے ہمیشہ تقسیم کیا کرتے تھے کچھ مال تقسیم کیے تو ایک انصاری شخص[۱] کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی کی غرض نہ تھی میں نے اس کی یہ بات سن کر کہا میں تو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کروں گا آخر میں آپ پاس حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب میں تشریف رکھتے تھے میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے عرض کر دی آپ کو بہت شاق گزرا چہرے کا رنگ بدل گیا غصے ہوئے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں نے آپ کو خبر نہ کی ہوتی[۲] پھر آپ نے یہ فرمایا موسیٰ پیغمبر کو اس سے بھی زیادہ تکلیفیں دی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا (تو مجھ کو بھی صبر کرنا چاہیے۔)

بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

باب غصہ میں جن پر غصہ ہے ان کو مخاطب کرنا[۳]

۱۰۳۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عمر بن حفص غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لوگوں کو بھی اس کی اجازت دی لیکن بعضے لوگوں نے اس کا نہ کرنا اچھا جانا[۴] یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا

[۱] یہ معتب بن قشیر منافق تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [۲] کیونکہ عبداللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ آپ کو گویا میں نے رنج دیا ۱۲ منہ [۳] بلکہ یوں کہنا بعض لوگوں کا کیا حال ہے۔ ۱۲ منہ [۴] اور کرنا خلاف تقویٰ سمجھا۔ ۱۲ منہ

فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

بعضے لوگوں کا کیا حال ہے میں جس کام کو کرتا ہوں وہ اس سے بچنا چاہتے ہیں خدا کی قسم میں ان سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں[۱]

۱۰۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عبداللہ بن عتبہ سے سنا جو انس کے غلام تھے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شرم (اور مروت) اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ تھی جو اپنے پردے میں رہتی ہے آپ کو جب کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم آپ کے مبارک چہرے سے پہچان لیتے[۲]

بَابُ ۶۲ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

باب جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو جس میں کفر کی کوئی وجہ نہ ہو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

۱۰۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ

ہم سے محمد بن یحییٰ ذہلی (یا محمد بن بشار) اور احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا[۳]

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے نہیں فرمایا بلکہ بہ صیغہ غائب کہ بعضے لوگوں کا یہ حال ہے اس حدیث سے نکلا کہ اتباع سنت رسول کریم ہی تقوے اور یہی خدا ترسی ہے اور جو شخص یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل یا قول خلاف تقویٰ تھا یا اس کے خلاف کوئی فعل یا قول افضل ہے وہ صریح غلطی پر ہے اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں اللہ کو ان سے زیادہ پہچانتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات الٰہی بیان کیے ہیں مثلاً اترنا چڑھنا ہنسنا تعجب کرنا آنا جانا کرسی پر بیٹھنا آواز سے باتیں کرنا یہ سب صفات برحق ہیں اور جو متکلمین ان کی تاویل کرتے ہیں وہ گویا یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو آنحضرتؐ سے زیادہ پہچانتے ہیں کہو تم کیا جانو نقطا اپنے انکلیں دوڑاتے ہو۔ ۱۲ منہ [۲] گر مروت اور شرم کی وجہ سے آپ زبان سے کچھ نہ فرماتے ۱۲ منہ [۳] اگر جس کو کافر کہا وہ واقع میں کافر ہے تب وہ کافر ہوا اور جو کافر نہیں وہ کہنے والا کافر ہو گیا اس لیے تکفیر میں اہل حدیث نے بڑی احتیاط کی ہے وہ کہتے ہیں ہم کسی اہل قبلہ کو یعنی جو کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں کافر نہیں کہتے لیکن متاخرین حنفیہ نے بڑا شور و شغب کر دیا ہے وہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر اپنی کتابوں میں مخالفین کی تکفیر کرتے ہیں روافض اور خوارج اور معتزلہ کی تکفیر کرتے ہیں تو یہ صاحب درمختار نے جو ایک لاعلم شخص ہے سوا حنفی فقہ کے اس کو دنیا و مافیہا سے خبر نہ تھی یہ لکھ مارا ہے۔ فلعنۃ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفۃ۔ کہئے اس اصول کے موافق تو تمام ائمہ دین کافر ٹھہرے کیونکہ انہوں نے بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہ کے قول کو رد کیا ہے۔ خود امام ابو حنیفہ کے شاگردوں نے ان کی مخالفت کی ہے تو کیا صاحب درمختار کے نزدیک یہ بھی ملعون (باقی برصفحہ ۶۱۵

besturdubooks.wordpress.com

بَآءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عکرمہ بن عمار نے یحیٰی سے روایت کیا انہوں نے عبداللہ بن یزید سے سُنا انہوں نے ابوسلمہ سے سنا انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کہے وہ کافر ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ

ہم سے موسٰی بن اسمعیل نے روایت کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ثابت بن ضحاک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا اور کسی مذہب کی جھوٹ قسم کھائی (مثلاً یوں کہا اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو یہودی ہوں یا نصرانی) وہ اسی مذہب کا ہو جائے گا[1] اور جس نے اپنی جان کسی چیز سے لی (مثلاً ہتھیار وغیرہ سے) وہ اسی چیز سے دوزخ میں عذاب پاتا رہے گا اور مسلمان پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے برابر ہے اور جس نے مسلمان پر کفر کی تہمت لگائی تو ایسا ہے جیسے اس کو قتل کیا۔

بَابُ ۶۲۵ مَنْ لَّمْ يَرَ اِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَاَوِّلًا اَوْ جَاهِلًا وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكَ

باب اگر کسی نے کوئی وجہ معقول رکھ کر کسی کو کافر کہا یا نادانستہ تو وہ کافر نہ ہو گا اور حضرت عمرؓ نے حاطب بن ابی بلتعہ کی نسبت[2] منافق کہا۔[3] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا جانے اللہ تعالیٰ

(حاشیہ صفحہ سابقہ) اور مطرود تھے معاذ اللہ میں نے اس شعر کو یوں پلٹ دیا۔ فرحمتہ ربنا اعداد رمل ؛ علی من رد قول ابی حنیفۃ امام ابوحنیفہ کو معلوم نہیں ان لوگوں نے پیغمبر سمجھ لیا ہے یا خدا بنا لیا ہے یا کیا اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ امام ابوحنیفہ اور علماء دین کی طرح ایک عالم تھے ان سے صدہا مسائل میں خطا ہوئی ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو حدیث نہیں پہنچی انہوں نے قیاس کیا اور قیاس حدیث کے مخالف اترا اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو بلا تحقیق محض گمان پر مسلمانوں کو مشرک یا کافر کہہ دیتے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] کیوں کہ جب وہ جھوٹا ہے تو اپنے قول سے خود یہودی یا نصرانی ہوا ۔ ۱۲ منہ [2] جس نے مکہ کے مشرکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی تھی ۔ ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۔ ۱۲ منہ

bestUrdubooks.wordpress.com

لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

۱۰۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا سَلِيْمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الصَّلٰوةَ فَقَرَاَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا وَنَسْقِيْ بِنَوَاضِحِنَا وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ اَنِّيْ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلٰثًا اقْرَاْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَنَحْوَهَا۔

۱۰۴۰ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ اُقَامِرْكَ

تو بدر والوں کو (عرش پر سے) دیکھا فرمایا میں نے تم کو بخش دیا۔

ہم سے محمد بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید نے کہا ہم کو سلیم بن حیان نے خبر دی کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا ہم سے جابر بن عبداللہ نے انہوں نے کہا معاذ بن جبلؓ ایسا کرتے تھے کہ (فرض) نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھ لیتے پھر اپنی قوم والوں میں جاتے ان کی امامت کرتے ایک بار انہوں نے سورہ بقرہ شروع کی تو ایک شخص نے[1] (جماعت سے الگ ہو کر) مختصر سی نماز اکیلے پڑھ لی (اور چل دیا) یہ خبر معاذ کو پہنچی انہوں نے کہا وہ منافق ہے[2] اس شخص نے معاذ کا کہنا سنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگ سارے دن ہاتھ (پاؤں) سے محنت کرتے ہیں اور اونٹوں پہ پانی بھر کر لاتے ہیں معاذ نے کیا کیا گزشتہ رات کو نماز پڑھائی اس میں سورہ بقرہ شروع کی میں نے مختصر سی نماز الگ پڑھ لی تو معاذ مجھ کو منافق بتلاتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے تین بار فرمایا تو فساد کرانا چاہتا ہے ایسی سورتیں (جماعت میں پڑھا کر جیسے والشمس وضحاھا اور سبح اسم ربک الاعلی اور ان کے برابر والی۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالمغیرہ (عبدالقدوس بن حجاج) نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لات اور عزیٰ (یا دوسرے بتوں کی) قسم کھائے وہ (پھر سے) لا الہ الا اللہ کہے (تجدید ایمان کرے)[3] اور جس مسلمان نے دوسرے سے کہا آئیں تو مل کر جوا کھیلیں

[1] یہ حزم بن ابی بن کعب تھا ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ معاذ نے نادانستہ اس کو منافق کہا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لات اور عزیٰ یا بتوں یا ٹھاکروں کی قسم کھانا جائز نہ ہے نہیں بلکہ اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا منع ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے مطلب یہ ہے کہ اگر بھولے سے یا نادانستہ کسی کی زبان سے غیر اللہ کی قسم نکل جائے تو کلمہ توحید پڑھے اور تجدید ایمان کرے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

فَلْيَتَصَدَّقْ۔

وہ کفارے کے طور) کچھ خیرات کرے۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضٔ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمرؓ کو چند سواروں میں پایا وہ باپ کی قسم کھا رہے تھے[۱]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا فرمایا سن لو اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے جس کو قسم کھانا ہو تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے[۲]۔

باب ۶۲۷ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ۔

باب خلاف شرع کام پر غصہ اور سختی کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براءۃ میں) فرمایا اے پیغمبر کافر اور منافقوں پر جہاد کر اور ان پر سختی کر آخیر آیت تک۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ۔

ہم سے یسرہ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے قاسم ابن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر مورتیں بنی تھیں آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے بدل گیا اور وہ پردہ لیکر اس کو پھاڑ ڈالا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپ نے یہ بھی فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ مورتیں بناتے ہیں۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضٔ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا ایک شخص[۳] آنحضرت

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانے میں یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید اس نے غیر اللہ کو اللہ کے برابر معظم سمجھا اگر اس کی نیت ایسی نہ ہو کیوں کہ اگر عمداً ایسی قسم کھائے گا یہ سمجھ کر کہ غیر اللہ کی عظمت اللہ کی عظمت کی طرح ہے تب تو وہ حقیقی کافر ہو جائے گا غیر اللہ میں سب آگئے بت ہوں یا ٹھاکر یا اوتار یا پیغمبر یا شہید یا ولی یا فرشتے۔ ۱۲ منہ۔ حواشی صفحہ ہذا [۱] باپ کی قسم کھانا عرب میں رائج تھا ۱۲ منہ [۲] معلوم ہوا غیر اللہ کی قسم بہ سبیل عادت بنیت تعظیم بھی کھانا منع ہے اور یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے افلح وابیہ ان صدق شاید اس ممانعت سے پہلے کی ہے۔ ۱۲ منہ [۳] حزم بن ابی کعب یا سلیم۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میں جو صبح کی جماعت میں شریک نہیں ہوتا تو اس وجہ سے کہ فلاں شخص[1] (جو امامت کیا کرتے تھے) لمبی نماز پڑھا کرتے ہیں ابو مسعود کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپ فرمانے لگے لوگو تم میں بعضے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو (دین سے) نفرت کرا دیں[2]۔ دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ مقتدیوں میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام کاج والا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے عین قبلہ کی طرف دیکھا کسی نے بلغم تھوکا ہے آپ نے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا اور غصے ہوئے فرمایا جب کوئی تم میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے تو نماز میں اپنے منہ کے سامنے بلغم نہ تھوکے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے خبر دی کہا ہم کو ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد جہنی سے ایک شخص[3] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہ پھر اس کا سر بندھن اور ظرف پہچان رکھ اور خرچ کر ڈال اگر اس کا مالک آئے تو ادا کر (اپنے پاس سے دے) اس نے کہا یا رسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا اس کو پکڑ لے کیونکہ بکری یا تیرے کام آئے گی یا تیرے بھائی مسلمان کے (جس کی وہ بکری ہے) یا بھیڑیا اس کو چٹ کر جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں

[1] معاذ یا ابی بن کعب ۱۲ منہ [2] اتنی لمبی نماز پڑھیں کہ لوگ نماز میں آنا چھوڑ دیں ۱۲ منہ [3] وہ عمیر ابو مالک تھے بعضوں نے کہا زید بن خالد جہنی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ ثم قال مالک ولہا معہا حذاؤہا وسقاؤہا حتیٰ یلقاہا ربہا وقال المکی حدثنا عبد اللہ بن سعید ح وحدثنی محمد بن زیاد حدثنا محمد بن جعفر حدثنا عبد اللہ بن سعید قال حدثنی سالم ابو النضر مولی عمر ابن عبید اللہ عن بسر بن سعید عن زید بن ثابت قال احتجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجیرۃ مخصفۃ او حصیرا فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیہا قال فتتبع الیہ رجال وجاؤا یصلون بصلاتہ ثم جاؤا لیلۃ فحضروا وابطأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہم فلم یخرج الیہم فرفعوا اصواتہم وحصبوا الباب فخرج الیہم مغضبا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زال بکم صنیعکم حتی ظننت انہ سیکتب علیکم فعلیکم بالصلوۃ فی بیوتکم فان خیر صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ۔

یہ سن کر آپ کو غصہ آگیا اتنا غصے ہوئے کہ آپ کے دونوں گال لال ہو گئے فرمانے لگے ارے اونٹ سے تجھ کو کیا کام اس کا موزہ مشکیزہ اس کے پاس موجود ہے جب تک اس کا مالک آئے (وہ کھاتا پیتا رہتا ہے) اور مکی بن ابراہیم نے کہا (اس کو امام احمد اور دارمی نے وصل کیا) ہم سے عبداللہ بن سعید نے بیان کیا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن زیاد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے عبداللہ بن سعید نے کہا مجھ سے ابوالنضر سالم بن ابی امیہ نے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی چھال یا بوریے کا حجرہ سا بنا لیا وہاں آکر آپ (تہجد کی) نماز پڑھا کرتے تھے چند لوگوں نے بھی اگر آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کی پھر دوسری رات کو ایسا ہوا یہ لوگ تو (اپنے وقت پر) آگئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برآمد ہونے میں دیر کی آپ برآمد ہی نہ ہوئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں (اس لیے کہ آپ کو خبر ہو جائے) آپ غصے میں باہر نکلے اور فرمایا تم چاہتے ہو ہمیشہ یہ نماز پڑھتے رہو تا کہ تم پر فرض ہو جائے (اس وقت مشکل ہو) دیکھو اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھ لیا کرو فرض نماز کے سوا ہر نماز گھر ہی پڑھنا بہتر ہے۔

باب ۶۲۷ الحذر من الغضب لقول اللہ تعالیٰ والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش واذا ما غضبوا ھم یغفرون الذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔

باب غصے سے پرہیز کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ شوریٰ میں) فرمایا جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو تقصیر معاف کر دیتے ہیں (بدلہ نہیں لیتے) اور سورۂ آل عمران میں فرمایا جو لوگ کشادگی اور تنگی دونوں حالتوں میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کی خطا معاف کر دیتے ہیں اور اللہ ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۴۶ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک بن شہاب عن سعید بن المسیب

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے

bestardubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پہلوان نہیں ہے جو کشتی میں غالب ہو (سب کو دے مارے) پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنا مزاج تھامے رہے (بے قابو نہ ہو جائے)

۱۰۴۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا یَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا ہم سے سلیمان بن صرد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں دو شخصوں نے گالی گلوچ کی[1] ان میں سے ایک نے دوسرے کو سخت غصے میں آکر گالی دی اس کا منہ سرخ ہو گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ غصے والا شخص اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ یہ کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لوگوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر) اس شخص سے کہا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کا ارشاد نہیں سنا (یہ کلمہ کہہ) وہ کیا کہنے لگا کیا میں دیوانہ ہوں[2]

۱۰۴۸ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ

ہم سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے ابو صالح (ذکوان) سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (جاریہ بن قدامہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو کچھ نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کر بار بار آپ یہی فرماتے رہے[3]

بَابُ الْحَیَاءِ ۶۲۸

باب حیا اور شرم کا بیان

۱۰۴۹ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی السَّوَّارِ الْعَدَوِیِّ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالسوار (حسان بن حریث) سے

---

[1] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲منہ [2] یہ بھی غصے کی حالت میں اس نے کہا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں دیوانہ تھوڑے ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور یہ کلمہ پڑھ لیا ۱۲منہ [3] شاید وہ بڑا غصے والا ہوگا تو اسی کو یہی نصیحت سب پر مقدم کی اہل اللہ کو بالہام الٰہی بعضے شخصوں کے اعمال اور عادات معلوم ہو جاتے ہیں ویسی ہی نصیحت کرتے ہیں جو اس کے مناسب حال ہوتی ہے مولانا فضل رحمان صاحب کی عادت تھی بعد توبہ کرانے کے کسی کو نماز کی تاکید کرتے کسی کو روزے کی ایک غریب شخص آئے ان سے فرمایا دیکھو زکوٰۃ دیا کرو مجھ کو تعجب ہوا میں نے ان سے تنہائی میں پوچھا سچ کہو کیا تمہارے پاس کچھ روپیہ ہے انہوں نے کہا اپنا راز تم سے اس وقت ظاہر کرتا ہوں میرے پاس چار یا پانچ ہزار روپیہ نقد موجود ہیں جو میں نے چھپا کر رکھے ہیں اور ظاہر میں میرے لباس وغیرہ سے کوئی نہیں جان سکتا کہ یہ مالدار ہے ۱۲منہ

عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ۔

۱۰۵۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

۱۰۵۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ رض قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رض يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا

بَاب ۶۲۹ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

۱۰۵۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

انہوں نے کہا میں نے عمران بن حصین رض سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرم اور حیا سے ہمیشہ بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے بشیر بن کعب یہ حدیث سن کر کہنے لگے حکیموں کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ حیا سے وقار اور تمکین پیدا ہوتی ہے (جلدی اور شتابزدگی سے دور ہوتی ہے) عمران نے کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں اور تو اپنی (دوورقی) کتاب کی باتیں سناتا ہے[1]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم سے انہوں نے (اپنے والد) عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے جو حیا کی وجہ سے دوسرے شخص (اپنے بھائی) پر غصہ کر رہا تھا کہہ رہا تھا تو اتنی شرم کرتا ہے کہ اس شرم نے تجھ کو تباہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ شرم تو ایمان میں داخل ہے (ایمان کا ایک جزو ہے)۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس کے غلام سے امام بخاری نے کہا انس کے غلام کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ تھا انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے۔

باب جب آدمی بے حیائی اختیار کرے تو جو جی چاہے وہ کرے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے ......

[1] حالانکہ بشیر بن کعب نے حکیموں کی کتاب سے حدیث کی تائید کی تھی مگر عمران نے اس کو بھی پسند نہیں کیا کیونکہ حدیث یا آیت سننے کے بعد پھر اور کسی کلام کے سننے کی ضرورت نہیں جب آفتاب آگیا تو مشعل یا چراغ کی کیا ضرورت ہے اس حدیث سے ان مقلدوں کو نصیحت لینا چاہیے جو حدیث کا معارضہ کسی امام یا فقیر یا پیر یا درویش کے قول سے کرتے ہیں معاذ اللہ اگر عمران رض یہ دیکھتے تو کس قدر غصے ہوتے جب ان کو اسی پر غصہ آگیا کہ حدیث سننے کے بعد پھر حکیموں کا قول گو اس کی تائید ہی میں ہی کیوں لائے۔ ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا نہ اس کا نام معلوم ہوا نہ اس کے بھائی کا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

بَابُ ۶۳ مَا لَا يُسْتَحْيَى مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ رض حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ رض فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ

ابو مسعود انصاریؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے (بے حیا باش ہرچہ خواہی کن) یعنے جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو چاہے وہ کرو۔

باب شریعت کی باتیں پوچھنے میں شرم نہ کرنا چاہیئے [۱]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں) انہوں نے (اپنی والدہ حضرت بی بی ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم (انس کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ حق تعالیٰ کو سچی بات میں شرم نہیں آتی کیا عورت کو بھی اگر احتلام ہو تو غسل کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا ہاں جب منی کی تری دیکھے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایک ہرے بھرے درخت کی سی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں نہ جھڑتے ہیں اب لوگ باتیں بنانے لگے کوئی کہنے لگا یہ درخت مراد ہے کوئی کہنے لگا نہیں وہ درخت میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں اس وقت بالکل گبرو جوان تھا [۲] مجھ کو شرم آگئی آخر آنحضرتؐ نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے اور (اسی سند سے) شعبہ سے روایت ہے کہ ہم سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے ذکر کیا کہ میرے دل میں کھجور کا درخت آیا تھا لیکن شرم کی وجہ سے کہہ نہ سکا انہوں نے کہا واہ اگر تو اس وقت کہہ دیتا (شرم نہ کرتا) تو مجھ کو

---

[۱] اسی طرح علم حاصل کرنے میں یہ شرم نادانی اور ضعف نفس کی دلیل ہے علم ایسا جوہر ہے کہ جوان ہو یا بڈھا کوئی بھی جو ہم سے علم میں زیادہ ہو اس سے علم حاصل کرنا چاہیئے ۱۲ منہ [۲] اور بوڑھے بوڑھے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كذا۔

۱۰۵۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا

اتنا اتنا مال[۱] ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی[۲]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے مرحوم بن عبدالعزیز نے کہا میں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی وہ کہنے لگی یارسول اللہ میں اپنے تئیں آپ کے حوالے کرتی ہوں اگر آپ کو میری خواہش ہو یہ حدیث سن کر انسؓ کی صاحبزادی بولیں کیسی بے شرم عورت تھی انس نے کہا تجھ سے تو (کہیں) اچھی تھی اس نے (بری بات کیا کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے تئیں پیش کیا[۳]

بَابُ ۶۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا لوگوں پر آسانی کرو ان کو مشکل میں نہ ڈالو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر تخفیف اور آسانی کرنا پسند کرتے تھے۔

۱۰۵۶ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا قَالَ أَبُو مُوسٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا دیکھو تم دونوں (لوگوں) پر آسانی کرتے رہنا سختی نہ کرنا خوش کرتے رہنا (دین سے) نفرت نہ دلانا دونوں مل جل کر رہنا ابوموسیٰ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم اس زمین میں جاتے ہیں جہاں شہد کا شراب بنا کرتا ہے اس کو تبع کہتے ہیں اور جو کا شراب بنا کرتا ہے اس کو مزر کہتے ہیں آپ نے فرمایا (کوئی شراب ہو) جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔

۱۰۵۷ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح (یزید بن حمید ضبعی) سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[۱] اتنے اتنے سرخ اونٹ ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے اسی روایت سے باب کا مطلب نکالا کہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ کی اس شرم کو پسند نہ کیا جو دین کی بات بتلانے میں انہوں نے کی ۱۲ منہ [۳] یہ سعادت کہاں ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کو اپنی بی بی بنائیں ۱۲ منہ [۵] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا

(لوگوں پر) آسانی کرو لوگوں کو تسلی اور تشفی دو۔ نفرت نہ دلاؤ

۱۰۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ گناہ نہ ہوتا[۱] اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ اس سے پرہیز کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساری عمر) کبھی اپنی ذات خاص کے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیا ہاں اللہ تعالیٰ کی عظمت میں جو لوگ خلل انداز ہوتے ہیں[۲] ان سے تو محض اللہ کی رضامندی کے لیے بدلہ لیتے۔

۱۰۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهْرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُوْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِيْنَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيْرِهِ

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ازرق بن قیس سے انہوں نے کہا ہم اہواز میں (جو ایک شہر کا نام ہے ملک ایران میں) نہر کے کنارے پر تھے اس کا پانی سوکھ گیا تھا اتنے میں ابو برزہ اسلمی (صحابی) ایک گھوڑے پر سوار وہاں آئے وہ نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا گھوڑا بھاگا انہوں نے نماز چھوڑ دی گھوڑے کے پیچھے دوڑے اس کو پکڑ کر لائے پھر نماز پڑھنے لگے ہم لوگوں میں ایک شخص[۳] تھا وہ کمبخت خارجی تھا کیا کہنے لگا اس بوڑھے احمق کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی بعد اس کے ابو برزہ (نماز سے فارغ ہو کر) آئے کہنے لگے جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں مجھے کسی نے ملامت نہیں کی (آج اس خارجی نے کی) میرا گھر یہاں سے بہت دور ہے اگر نماز پڑھتا رہتا گھوڑے کو جانے دیتا تو رات تک بھی اپنے گھر نہ پہنچ سکتا ابو برزہ نے یہ بھی کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکا ہوں اور آپ کی آسانیوں کو دیکھ چکا ہوں[۴]

۱۰۶۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

---

[۱] بظاہر اس حدیث میں اشکال ہے کیونکہ جو کام گناہ ہوتا ہے اس کے لیے آپ کو کیسے اختیار دیا جاتا شاید یہ مراد ہو کہ کافروں کی طرف سے اگر اختیار دیا جاتا ۱۲ منہ "کافر مشرک وغیرہ ۱۲ منہ [۲] ۱۲ منہ [۳] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۴] میں اس خارجی کی بات کو کیا سمجھتا ہوں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ

انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو ابو ہریرہ نے کہ ایک گنوار[۲] نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کو مارنے دوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک ڈول پانی سے بھرا ہوا یا پانی کا ایک ڈول بہا دو دیکھو اللہ تعالیٰ نے تم کو آسانی کرنے کو بھیجا ہے نہ سختی کرنے کو[۳]

بَابُ ۶۳۲ الْإِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ

باب لوگوں سے کھل کر باتیں کرنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ۔

عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا لوگوں سے مل جل (ان سے باتیں کر) پر اپنے دین کو بچائے رکھو اس کو زخمی نہ کر اس باب میں اپنے گھر والوں سے مزاح (یعنی دل لگی) کا بھی بیان ہے۔

۱۰۶۱ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

مجھ سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو التیاح نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم بچوں سے بھی دل لگی کرتے ہیں یہاں تک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی ابو عمیر نامی تھا آپ اس سے فرمایا کرتے کہو ابو عمیر تمہاری چڑیا نغیر تو بخیر ہے[۴]

۱۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی میری ہجولیاں بھی ساتھ رہتیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ ڈر کر الگ جاتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پھر میرے پاس بھیج دیتے وہ

[۱] اس کو ذہلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کا نام ذوالخویصرہ یمانی تھا ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں ایسی حالت میں وہاں کی مٹی نکالنا ضروری تھی یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہی ابو عمیرہ بچہ تھا جو بچپن میں مر گیا تھا اور ام سلیم نے اس کے مرنے کی خبر ابو طلحہ اس کے والد سے چھپا رکھی یہاں تک کہ انہوں نے کھانا کھایا ام سلیم سے صحبت کی اس وقت انہوں نے کہا بچہ گزر گیا اس کو لے جا کر گاڑ دو یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

فَيَلْعَبْنَ مَعِي۔

(بیٹھ کر) میرے ساتھ کھیلتی رہتیں [1]

بَابُ ۶۳۳ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ

باب لوگوں کے ساتھ خاطر سے پیش آنا (گو وہ دل میں اپنے سے دشمنی رکھتے ہوں)

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ۔

اور ابوالدرداء صحابی سے منقول ہے ہم لوگوں سے ان کے منہ پر ہنستے ہیں (خاطر سے پیش آتے ہیں) مگر ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں [2]

۱۰۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے (جب وہ باہر تھا) فرمایا اچھا اس کو آنے دو (کمبخت) اپنی قوم کا برا آدمی ہے پھر وہ اندر آگیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ابھی تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ وہ برا آدمی ہے پھر وہ اندر آگیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں گفتگو کی آپ نے فرمایا عائشہ بات یہ ہے اللہ کے نزدیک وہ آدمی بہت ہی سب سے برا ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس کی ملاقات ترک کر دیں یا اس سے الگ رہیں۔

۱۰۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے (مرسلاً) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں ریشمی کپڑے کی جن میں سنہری گھنڈیاں تکمے لگے تھے تحفہ کے طور پر آئیں آپ نے اپنے اصحاب کو تقسیم کر دیں اور

---

[1] اسی حدیث سے بچیوں کے لیے گڑیوں سے کھیلنا بالاتفاق جائز رکھا گیا ہے اور گڑیوں کو ان مورتوں سے مستثنیٰ کیا ہے جن کا بنانا حرام ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی الدنیا اور ابراہیم حربی نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے کہ دوست دشمن سب کے ساتھ انسانیت اور اخلاق اور محبت سے پیش آنا یہ نفاق نہیں ہے نفاق یہ ہے کہ مثلاً ان سے کہے میں دل سے آپ سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ دل میں ان کی عداوت ہو ۱۲ منہ۔

وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ أَيُّوْبُ بِثَوْبِهِ إِنَّهُ يُرِيْهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ۔

ایک قبا مخرمہ کے لیے (جو اس وقت موجود نہ تھے) الگ رکھ لی جب مخرمہ آئے تو ان کے حوالہ کی فرمایا یہ میں نے تیرے لیے چھپا رکھی تھی ایوبؒ نے کہا یعنی اپنے کپڑے میں چھپا رکھی تھی آپ مخرمہ کو اس کے تکمے گھنڈیاں دکھلا رہے تھے (ان کا دل خوش کرنے کو) کیونکہ وہ ذرا بدمزاج آدمی تھے۔ اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب سے روایت کیا[۱] (اسی طرح مرسلا) اور حاتم بن وردانؒ نے کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قبائیں (تحفہ) آئیں پھر ایسی ہی حدیث بیان کی[۳]

بَابُ ۶۳ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

باب مسلمان کو ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈنگ نہیں لگتا[۴]

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَكِيْمَ إِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ

اور معاویہ بن ابی سفیان نے کہا آدمی تجربہ اٹھا کر دانا بنتا ہے۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگتا (ایک ہی بار دھوکا کھاتا ہے پھر ہوشیار رہتا ہے)۔

بَابُ ۶۳ حَقِّ الضَّيْفِ

باب مہمان کا حق

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے حسین نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

---

[۱] اس کو خود امام بخاری نے باب قسمۃ الامام مایقدم علیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشہادات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ گو حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بظاہر مرسل ہیں مگر فی الحقیقۃ موصول ہیں کیونکہ حاتم بن وردان کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے اس کو مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں ۱۲ منہ [۴] یعنی مسلمان کو جب ایک بار کسی چیز کا تجربہ ہو جاتا ہے اس سے نقصان اٹھاتا ہے تو پھر دوبارہ دھوکا نہیں کھاتا ہوشیار رہتا ہے بقول شخصے دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

باب ۶۳۶ إِكْرَامِ الضَّيْفِ

وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ۔

وَقَوْلِهِ تَعَالَى ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ

۱۰۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ

تشریف لائے فرمایا مجھ کو یہ خبر لگی ہے کہ تو رات بھر عبادت کرتا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے کیا یہ سچ ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اتنی محنت مت اٹھا عبادت بھی کر سو بھی روزہ بھی رکھ افطار بھی کر آخر تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے[۱] تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے[۲] اور میں سمجھتا ہوں تیری عمر لمبی ہو گی ہر مہینے میں تین روزے رکھنا تجھ کو کافی ہے اس لیے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو (تین روزوں کے تیس روزے ہو گئے) گویا ساری عمر روزے رکھے عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں[۳] میں نے اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا خیر ہر ہفتے میں تین روزے رکھ میں نے پھر اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ میں نے پوچھا ان کا روزہ کیسا تھا آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار گویا آدھی عمر کے روزے۔

باب مہمان کی خدمت اپنے ہاتھ سے کرنا اس کی خاطر داری کرنا۔

اور اللہ تعالیٰ کے قول ضیف ابراہیم المکرمین کی تفسیر۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح کعبی سے

---

[۱] اس سے باتیں کرے خاطر داری کرے ۱۲ منہ [۲] اس سے بھی صحبت اور دل لگی کرنا ضرور ہے سبحان اللہ کیا فلسفہ ہے لیکن مبتدی لوگ اس کی قدر کیا جانیں جو لوگ منتہی اور علوم و کمالات میں کامل ہیں وہی اس ارشاد کی قدر و منزلت کرتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے انسان کو ملکی اور بہیمی دونوں قوتیں دے کر ایک معجون مرکب کیا ہے اگر ایک قوت کو بالکل تباہ کر کے آدمی فرشتہ یا جانور بن جائے تو گویا اپنی فطرت بگاڑتا ہے نہیں آدمی کو آدمی رہنا چاہیے عبادت مولیٰ بھی ہو اور دنیا کے حظوظ بھی ہوں اور جن درویشوں نے برخلاف سنت نبوی رات دن عبادت اختیار کی ہے اور جورو بچوں یار دوستوں عزیز و اقربا سب کے حقوق کو بالائے طاق رکھا ہے وہ ہنوز نو آموز اور مبتدی ہیں کمال کے بعد وہ پہچان لیں گے کہ سنت نبوی پر چلنا ہی افضل اور اعلیٰ ہے ۱۲ منہ [۳] ایسا ہی ہوا عبداللہ بن عمرو بہت مدت تک زندہ رہے ۱۲ منہ [۴] اس وقت جوانی کے جوش میں۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَبِیْ شُرَیْحٍ اَلْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَّلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ

۱۰۶۸ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ مِثْلَہٗ وَزَادَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

۱۰۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَھْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

۱۰۷۰ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّہٗ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا یَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰی فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو اپنے مہمان کی خاطرداری کرنا ضرور ہے ایک دن رات تو مہمانی لازم ہے اور تین دن تک افضل ہے اس کے پھر صدقہ ہے مہمان کو بھی نہیں چاہیئے کہ میزبان کے پاس پڑا رہے اس کو تنگ کر ڈالے ؂

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ مہمان کی خاطرداری کرے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرتؐ سے عرض کیا آپ ہم کو روانہ کیا کرتے ہیں پھر ہم (راستے میں) کبھی ایسے لوگوں کے پاس اترتے ہیں جو ہماری مہمانی تک نہیں کرتے

؂ بلکہ حد درجہ تین دن تین راتیں اس کے پاس کھانا کھائے پھر اپنا کھانا پانی علیحدہ کرے مولوی عبدالحق بن فضل اللہ بنوت نوی جو امام شوکانی کے بلاواسطہ شاگرد تھے اور مترجم نے صغرسنی میں ان سے تلمذ کیا ہے بڑے متبع سنت اور حق پرست تھے مولوی صاحب موصوف کا قاعدہ تھا کہ تین دن تک کہیں جاتے تو ہاں کھانا کھاتے تین دن کے بعد چوتھے روز صبح کو یک بیک غائب ہو جاتے لوگ ڈھونڈتے رہتے تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتے کہ مولوی صاحب بازار سے لدے پھندے غلہ گھی لکڑی گوشت ترکاری وغیرہ سب اپنے اوپر خود لادے ہوئے ہیں لوگ کہتے اجی حضرت یہ آپ نے کیا کیا آپ کا کھانا ہم پر بار نہیں ہے تو فرماتے نہیں بس مہمانی ہو چکی اب تمہارا یہی احسان بس ہے کہ ہمارا کھانا پکوا دو فقط ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ نَّزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَکُمْ بِمَا یَنْبَغِیْ لِلضَّیْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْھُمْ حَقَّ الضَّیْفِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَھُمْ۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ۔

بَابٌ ۶۳۸ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّکَلُّفِ لِلضَّیْفِ

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَیْسِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَۃً فَقَالَ لَھَا مَا شَاْنُکِ قَالَتْ اَخُوْکَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَیْسَ لَہٗ حَاجَۃٌ فِی الدُّنْیَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَ کُلْ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰکِلٍ حَتّٰی تَاْکُلَ فَاَکَلَ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ ذَھَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ

تو آپ کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم لوگوں کے پاس جا کر اترو اور وہ جیسا دستور ہے مہمانی کے طور پر تم کو کچھ دیں تو منظور کرو اگر نہ دیں تو مہمانی کا حق قاعدے کے موافق سے وصول کر لو[۱]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے۔

باب مہمان کے لیے تکلف سے کھانا تیار کرنا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے ابوالعمیس (عتبہ بن عبداللہ) نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی اور ابوالدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا تو سلمان ابوالدرداء کی ملاقات کو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی بی بی ام درداء میلے کچیلے کپڑے پہنے ہیں سلمان نے پوچھا کیوں (بھاوج) کیا حال ہے[۲] انہوں نے کہا تمہارے بھائی ابوالدرداء میں دنیا داری نہیں رہی[۳] اتنے میں ابوالدرداء آئے انہوں نے سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور ان سے کہنے لگے تم کھاؤ میں تو روزے سے ہوں سلمان نے کہا میں تو نہیں کھانے کا جب تک تم بھی نہیں کھانے کے ابوالدرداء نے (روزہ توڑ

---

[۱] بعضے علماء نے کہا یہ حدیث منسوخ نہیں ہے اور مہمانی کا حق بجبر وصول کر سکتے ہیں اکثر علماء کہتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں پر تنگی تھی اس وقت مہمانی کرنا واجب تھی اس کے بعد مہمانی مستحب رہ گئی اور یہ حکم منسوخ ہو گیا ۱۲ منہ [۲] تم ایسی میلی کچیلی کیوں ہو ۱۲ منہ [۳] وہ جورو کی طرف مخاطب ہی نہیں ہوتے تو میں بناؤ سنگار کر کے اچھے کپڑے پہن کے کیا کروں اس روایت سے بھی غیر شرعی پردے کی جڑ اکھڑ جاتی ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ وَهْبُ الْخَيْرِ

ڈالا) سلمان کے ساتھ کھانا کھایا جب رات ہوئی تو ابوالدرداء (تہجد کے لیے) اٹھنے لگے سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ وہ سو رہے پھر اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ وہ سو رہے جب اخیر رات ہوئی تو سلمان نے کہا اب اٹھو خیر دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی پھر سلمان نے ابوالدرداء سے کہا (بھائی صاحب) تمہارے پروردگار کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جورو کا بھی تم پر حق ہے تو ہر ایک حق والے کا حق ادا کرو ابوالدرداء یہ سن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا سلمان سچ کہتا ہے ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے ان کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔

بَابُ ۶۳۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ

باب مہمانوں کے سامنے غصہ کرنا رنج ظاہر کرنا مکروہ ہے (کیونکہ اس سے مہمان متوحش ہوتے ہیں)۔

۱۰۷۳ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اطْعَمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید جریری نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا والد (صاحب) نے چند لوگوں کی دعوت کی اور مجھ سے کہا مہمانوں کی خبر رکھیو (ان کو تکلیف نہ ہونے پائے) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں میرے لوٹنے سے پہلے تو ان کو کھانا وغیرہ کھلا دیجیو (یہ کہہ کر والد چلے گئے) میں مہمانوں کے سامنے ماحضر لایا اور ان سے کہا نوش فرما لیجئے وہ کہنے لگے ہمارے صاحب خانہ کہاں ہیں میں نے کہا آپ کھانا نوش فرما لیجئے (ان کا انتظار نہ کیجئے معلوم نہیں وہ کب آئیں) لیکن انہوں نے نہ مانا کہنے لگے جب تک ہمارے صاحب خانہ نہ آئیں ہم کھانا نہیں کھائیں گے میں نے کہا نہیں آپ لوگ کھا لیجئے اگر آپ نہ کھائیں گے اور والد آ جائیں گے تو مجھ پر خفا ہوں گے انہوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا اب میں سمجھ گیا کہ والد آن کر ضرور مجھ پر خفا ہوں گے جب وہ آئے تو میں ایک طرف چلا گیا (چھپ گیا) انہوں نے

besturdubooks.wordpress.com

فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ فَقَالُوا صَدَقَ أَتَانَا بِهِ قَالَ فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الْأُولٰى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا

گھر میں آتے ہی پوچھا کیوں کیا ہوا[۱] - لوگوں نے جو حال گزرا تھا وہ کہہ سنایا انہوں نے پکارا عبدالرحمٰن میں (ڈر کے مارے) خاموش ہو رہا پھر پکارا عبدالرحمٰن جب بھی خاموش رہا آخر کہنے لگے پاجی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو باہر آ اس وقت میں نکل کر آیا میں نے کہا آپ اپنے مہمانوں سے تو پوچھئے[۲] مہمان کہنے لگے عبدالرحمٰن سچ کہتا ہے اس کا کوئی قصور نہیں) وہ کھانا لایا تھا (مگر ہم نے نہیں کھایا) والد نے کہا تو آپ لوگ میرا انتظار کرتے رہے میں تو قسم پروردگار کی آج رات کو کچھ نہیں کھانے کا مہمانوں نے کہا قسم پروردگار کی ہم بھی اس وقت تک نہیں کھانے کے جب تک آپ نہ کھائیں والد کہنے لگے بھائی میں نے ایسی خراب رات کبھی نہیں دیکھی اجی حضرت مہمان صاحبو آپ کو کیا ہو گیا ہے جو آپ ہماری طرف سے اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے خیر عبدالرحمٰن تو کھانا لے کر آ میں کھانا لایا والد صاحب نے بسم اللہ کہہ کر اس پر ہاتھ ڈالا[۳] والد نے کہا پہلی حالت[۴] شیطان کی طرف سے تھی غرض پھر والد صاحب نے کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔

بَابُ ۶۳ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ لَا آكُلُ حَتّٰى تَأْكُلَ فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مہمانوں کا اپنے ساتھی (میزبان) سے کہنا میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے اسی باب میں ابو جحیفہ کی حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

۱۰۷ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ فَأَمْسٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سلیمان بن طرخان سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن ابی بکر کہتے تھے ابو بکر صدیق کچھ مہمانوں کو اپنے گھر لے کر آئے اور آپ شام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے جب لوٹ کر آئے تو والدہ نے کہا[۵] تم رات کو اپنے مہمانوں

---

[۱] مہمانوں کو کھانا وغیرہ کھلانا ۱۲ منہ [۲] مجھ پر ناحق خفگی کیوں کرتے ہیں ۱۲ منہ [۳] مہمان بھی کھانے لگے ۱۲ منہ [۴] جس میں میں نے قسم کھائی تھی کہ آج رات کو کچھ نہیں کھانے کا ۱۲ منہ [۵] کیونکہ غصہ کی حالت تھی یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ ابو بکر صدیق نے مہمانوں کے سامنے جو عبدالرحمٰن پر غصہ کیا تھا قسم کھائی تھی اس کو شیطان کا اغوا قرار دیا تھا ۱۲ منہ [۶] یعنی ام رومان نے جو بنی فراس قبیلے کی تھیں ان کا نام زینب تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُوْ بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتّٰى يَطْعَمَهُ فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَّا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوْهُ حَتّٰى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رض كَأَنَّ هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا۔

بَابُ ٦٤ إِكْرَامِ الْكَبِيْرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

١٠٧٥ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ

کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے انہوں نے کہا کیا تو نے ان کو کھانا نہیں کھلایا والدہ نے کہا ہم نے کھانا ان کے سامنے رکھا لیکن انہوں نے انکار کیا نہیں کھایا یہ سن کر ابو بکر غصے ہوئے اور گالیاں دیں کوسا (خدا کرے تیرے کان کٹیں) اور قسم کھالی میں تو کھانا نہیں کھانے کا عبدالرحمن کہتے ہیں میں تو (ڈر کے مارے) چھپ گیا انہوں نے پکارا ارے پاجی (کدھر ہے) ادھر والدہ نے قسم کھالی جب تک تم نہ کھاؤ گے میں بھی نہیں کھانے کی اور مہمانوں نے بھی قسم کھائی جب تک تم نہ کھاؤ گے ہم نہیں کھانے کے آخر ابو بکر کہنے لگے یہ غصہ کرنا اور قسمیں کھانا شیطان کی طرف سے تھا اور کھانا منگوایا انہوں نے کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا جب وہ لوگ ایک لقمہ اٹھاتے تھے تو کھانا نیچے سے اس سے بھی زیادہ بڑھتا جاتا تھا ابو بکرؓ (والدہ سے) کہنے لگے اری بنی فراس والی دیکھ تو یہ کیا ہو رہا ہے (کھانا اور بڑھ گیا) وہ کہنے لگیں میرے نور چشم (یعنی آنحضرت) کی قسم جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا اس سے بھی یہ کھانا اب زیادہ ہے غرض سب لوگوں نے وہ کھانا کھایا اور ابو بکر نے اس کو آنحضرتؐ کے پاس بھیج دیا کہتے ہیں آنحضرتؐ نے بھی اس میں سے کھایا۔

باب جو عمر میں بڑا ہو اس کی تعظیم کرنا اور پہلے اسی کو بات کرنے اور پوچھنے دینا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے جو انصار کے غلام تھے انہوں نے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہؓ سے ان دونوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل بن ابی محیصہ بن مسعود دونوں خیبر میں گئے وہاں کھجور کے باغ میں جدا جدا ہو گئے عبداللہ بن سہل مارے گئے تو عبدالرحمن بن سہل اور حویصہ اور محیصہ مسعود کے دونوں بیٹے یہ تینوں آنحضرت

bestudubooks.wordpress.com

ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عبداللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو کرنے لگے پہلے تو عبدالرحمٰن نے بولنا چاہا وہ ان تینوں میں کم عمر تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کرو (پہلے اس کو بولنے دے) یحییٰ بن سعید نے یوں کہا کہ آنحضرتؐ نے جو فرمایا کبر الکبر اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بڑا ہے وہ پہلے بات کرے آخر ان تینوں نے عبداللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو کی[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں (کہ عبداللہ کو یہودیوں نے مارا ہے) تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے[2] انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم نے تو آنکھ سے مارتے نہیں دیکھا (ہم کیونکر قسمیں کھائیں) آپ نے فرمایا تو پھر یہودی لوگ پچاس قسمیں کھا کر اپنا پیچھا چھڑا لیں گے (بری ہو جائیں گے) انہوں نے کہا یارسول اللہ وہ تو[3] (کمبخت) کافر ہیں آخر آپ نے عبداللہ بن سہل کے وارثوں کو اپنے پاس سے دیت دلائی سہل کہتے ہیں ان دیت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے پکڑا وہ تھان میں گھس گئی اس نے ایک لات مجھ کو لگائی اور لیث نے کہا مجھ سے یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے بشیر سے انہوں نے سہل سے یحییٰ نے کہا میں سمجھتا ہوں بشیر نے یوں کہا مع رافع ابن خدیج[4] اور سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے انہوں نے بشیر سے انہوں نے صرف سہل سے روایت کی (اس میں رافع کا نام نہیں ہے)[5]۔

۱۰۷۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا تبلاؤ وہ درخت کونسا ہے جو مسلمان کی مثال ہے اللہ نے

---

[1] یعنی ایک بعد ایک ۱۲ منہ [2] یعنی چونکہ قتل بے گواہ پر دیت نہیں ہیں اس لیے قسامت ہو سکتی ہے قسامت کا بیان انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲ منہ [3] ان کو جھوٹی قسم کھانے میں کیا تامل ہوگا ۱۲ منہ [4] یعنی عن سہل مع رافع بن خدیج ۱۲ منہ [5] اس کو امام نسائی اور مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقُهَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِيْ قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُوْلَهَا لَوْكُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِيْ إِلَّا أَنِّيْ لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَابَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ

حکم سے ہر ہنگام پر اپنا میوہ دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے بات کرنا برا جانا کیونکہ ان صحابہ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ (جیسے بزرگ لوگ) موجود تھے جب انہوں نے کچھ جواب نہ دیا تو آنحضرتؐ نے خود ہی فرما دیا وہ کھجور کا درخت ہے اس کے بعد میں والد کے ساتھ وہاں سے نکلا تو میں نے (رستے میں) کہا باوا میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے کہا پھر تو نے کہہ کیوں نہ دیا اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو مجھ کو اتنا اتنا مال اسباب ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی میں نے کہا میں اس وجہ سے نہ کہہ سکا کہ آپ نے اور ابو بکر صدیق نے دونوں نے کوئی بات نہیں کی تو میں نے (آپ کے سامنے بات کرنا) برا جانا۔

بَابٌ ۶۴۱ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

باب شعر شاعری اور رجز اور حداء کا بیان اور یہ بیان کہ کون سی شعر مکروہ ہے[1]

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَهِيْمُوْنَ وَأَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ كُلِّ لَغْوٍ يَخُوْضُوْنَ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ شعراء میں) فرمایا شاعروں کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں کیا دیکھتا نہیں کہ وہ ہر جنگل میں سرگرداں پھرتے ہیں اور کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے اعمال کمائے اور اللہ کا بکثرت ذکر کیا اور بدلہ لیا پیچھے اس سے کہ ظلم کیے گئے تھے۔ اور ابھی جان جائیں گے وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہیں کونسی پھرنے کی جگہ پھر جاویں گے ابن عباسؓ نے کہا فی کل واد یہیمون کے معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغو بیہودہ بات میں گھستے ہیں۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو بکر بن عبدالرحمن نے ان سے

[1] کھجور کے درخت میں یہ خاصیت ہے کہ قحط کے زمانہ میں بھی خوب میوہ دیتا ہے جب اور درخت میوہ نہیں دیتے [2] رجز وہ شعر جو میدان جنگ میں پڑھی جاتی ہے اپنی بہادری جتلانے کے لیے اور حداء وہ موزون کلام جو اونٹوں کو سنایا جاتا ہے تا کہ وہ گرم ہو جائیں اور خوب چلیں۔ یہ حداء عرب میں ایسی رائج ہے کہ اونٹ اس کو سن کر مست ہو جاتے ہیں کہ کوس چلے جاتے ہیں اور تھکتے نہیں ۱۲ منہ [3] اس کو ابن حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

مروان بن حکم نے بیان کیا اس سے عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے ان سے ابی بن کعب نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر بن تو حکمت سے بھری ہوتی ہیں۔

۱۰۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ

وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد میں) چل رہے تھے آپ کو ایک پتھر کی ٹھوکر لگی اور پاؤں کی انگلی خون آلود ہو گئی اس وقت آپ نے یہ شعر فرمائی۔ تو تو ایک انگلی ہے اور کیا ہے جو زخمی ہو گئی ٭ کیا ہوا گر راہ مولیٰ میں تو زخمی ہو گئی[1]

۱۰۷۹ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبدالملک سے کہا ہم سے ابوسلمہ نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچا کلام جو شاعروں نے کہا لبید کا یہ مصرعہ ہے[2] حق تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے معدوم ہے (یعنی فنا ہونے والا ہے) اور امیہ بن ابی الصلت شاعر تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے[3]

۱۰۸۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے رات کے وقت خیبر کی طرف جا رہے تھے اتنے میں ایک شخص[4] نے عامر بن اکوع (میرے بھائی) سے کہا تم اپنی شعریں ہم کو نہیں سناتے سلمہ کہتے ہیں عامر شاعر آدمی تھے وہ اونٹ پر سے اتر کر حدا پڑھنے لگے اور یہ شعریں گانے لگے۔

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہِ عالی صفات

---

[1] یہ کلام رجز ہے شعر نہیں ہے اب اعتراض نہ ہوگا کہ آنحضرتؐ نے کبھی شعر نہیں کہے بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے شعر تصنیف نہیں کئے نفی نہیں ہے کہ آپ نے دوسرے شاعروں کے شعر بھی نہیں پڑھے ۱۲ منہ [2] لبید عرب کا ایک بڑا مشہور شاعر تھا ۱۲ منہ [3] اس کے کلام میں توحید اور بت پرستی کی مذمت بھری ہوئی ہے ۱۲ منہ [4] یہ اسید بن حضیر انصاری مشہور صحابی تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْ أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا

تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکات
تجھ پہ صدقے جب تلک دنیا میں ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو لڑائی میں عطا فرما ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات
جب وہ ناحق چیختے سنتے نہیں ہم ان کی بات!
چیخ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون اونٹ ہانکنے والا ہے جو حدی گا رہا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن اکوع آپ نے فرمایا اللہ اس پہ رحم کرے یہ کلام آپ کا سن کر ایک شخص (حضرت عمرؓ) کہنے لگے اب تو عامر شہید ہوئے[1] یا رسول اللہ کاش (اور چند روز) آپ ہم کو عامر سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں پھر ہم خیبر پہنچے ہم نے خیبر والوں کو گھیر لیا (وہ قلعہ میں تھے) اور ہم کو بڑی بھوک لگی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت انگاریں سلگائیں (جا بجا چولہے گرم کیے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انگاریں کیسی ہیں کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا گوشت پکا رہے ہیں آپ نے پوچھا کس جانور کا گوشت انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا آپ نے فرمایا یہ گوشت سب بہا دو اور ہانڈیاں بھی توڑ ڈالو اس پر ایک شخص[2] کہنے لگا یا رسول اللہ ہم گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں آپ نے فرمایا خیر ایسا ہی کرو جب خیبر والوں سے مقابلہ ہوا تو عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کو مارنے گئے لیکن تلوار الٹ کر خود عامر کے گھٹنے میں لگی وہ اسی زخم سے مر گئے جب لوگ خیبر سے لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو غمگین پایا پوچھا

---

[1] کیونکہ آپ جس کے لیے یرحمہ اللہ فرماتے وہ شہید ہوتا یہ ایک معجزہ تھا آپ کا اسی سے لوگوں نے اعتبار کر لیا ہے کہ مرتے ہوئے شخص کو رحم کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] یہ حضرت عمرؓ نہ تھے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ لِی مَالَكَ فَقُلْتُ فِدًى لَكَ اَبِی وَ اُمِّی زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ قَالَهُ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِیٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ۔

کیوں سلمہ کیا حال ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے لوگ کہہ رہے ہیں کہ عامر کے سب اعمال اکارت ہو گئے (وہ اپنے تئیں آپ مار کر مر گئے) آپ نے فرمایا کون کہتا ہے میں نے کہا فلاں شخص اور فلاں شخص اور فلاں شخص اور اسید بن حضیر انصاریؓ آپ نے فرمایا غلط کہتے ہیں عامر کو تو دوہرا ثواب ملا وہ تو عابد بھی تھا اور مجاہد بھی (تو عبادت اور جہاد دونوں کا ثواب اس نے پایا) عامر کی طرح تو بہت کم عرب پیدا ہوئے ہیں (ایسا بہادر اور نیک آدمی تھا)

۱۰۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِی قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ اَتَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ وَمَعَهُنَّ اُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوْهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کے پاس آئے جو اونٹوں پر جا رہی تھیں) ان کے ساتھ ام سلیم بھی تھیں (انس کی والدہ) آپ نے فرمایا افسوس انجشہ[1] ارے شیشوں کو آہستہ[2] لے چل[3] ابو قلابہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ ایسا کہا اگر تم میں کوئی ایسا فقرہ کہے تو تم اس پر عیب کرو یعنی سوقک بالقواریر[4]۔

بَابٌ ۶۴۳ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب مشرکوں کی ہجو کہنا درست ہے۔

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے

---

[1] انجشہ وہ غلام تھا جو خوش آوازی سے حدا گا کر اونٹوں کو تیز ہانک رہا تھا ۱۲ منہ [2] شیشوں سے مراد عورتیں جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں ۱۲ منہ
[3] انجشہ بڑا خوش آواز تھا اس کے گانے سے اونٹ مست ہو کر خوب بھاگ رہے تھے آپ کو ڈر ہوا کہیں عورتیں گر نہ جائیں اس لیے فرمایا آہستہ لے چل بعضے لوگوں نے کہا انجشہ چونکہ خوش آواز تھا تو آپ کو ڈر ہوا کہیں عورتیں اس کی آواز پر مفتون نہ ہو جائیں مگر یہ توجیہ صحیح نہیں ہے۔ انجشہ ایک غلام تھا اور امہات المومنین کا ایک غلام پر مفتون ہونا خلاف عقل اور خلاف قیاس ہے ۱۲ منہ [4] عیب اس طرح کرو کہ زبان عرب میں ساق خود متعدی ہے تو سوقک القواریر کہنا چاہیے تھا بالقواریر کہنا اور ب لانا ضرور نہ تھا مگر ابو قلابہ کا یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا زبان عرب میں ب زائد بھی آتی ہے اور آنحضرت صلعم تو خاص عربی اور افصح الفصحا تھے آپ کے کلام پر عیب کرنا چہ معنی دارد بعضوں نے کہا عیب یہ کہ آپ نے عورتوں کو شیشوں سے تشبیہ دی مگر اس میں بھی کوئی عیب نہیں یہ تشبیہ بہت عمدہ ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

رَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِيْ فَقَالَ حَسَّانُ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رض فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا حسان بن ثابتؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو کہنے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا ان کا میرا خاندان تو ایک ہے (تو میں بھی اس ہجو میں شریک ہو جاؤں گا) حسان نے کہا میں آپ کو اس بیں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں (اور اسی سند سے) ہشام بن عروہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ کے سامنے حسان کو بُرا کہنے لگا انہوں نے کہا حسان کو مت بُرا کہہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کو جواب دیتا تھا [1]

۱۰۸۳ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ اَبِيْ سِنَانٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذَالِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ

فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهُ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا
بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان کو ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ حالات اور قصے بیان کرتے کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے آپ فرماتے تھے تمہارا ایک بھائی (شاعر) جو بیہودہ نہیں بکتا وہ یوں کہتا ہے آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو مراد لیا۔

ایک پیغمبر خدا کا پڑھتا ہے اس کی کتاب
اور سناتا ہے ہمیں جب صبح کی پون پھٹتی ہے
ہم تو اندھے تھے اسی نے رستہ بتلا دیا
بات ہے اس کی یقینی دل میں جا کر کھبتی ہے

[1] چونکہ وہ حضرت عائشہ پر تہمت لگانے میں شریک تھے ۱۲ منہ [2] مشرکوں کی ہجو کرتا تھا آنحضرتؐ کی طرفداری کرتا تھا ان الحسنات یذہبن السیئات اس روایت سے حضرت عائشہ کی پاک نفسی اور دینداری اور پرہیزگاری معلوم ہوتی ہے کس درجہ کی پاک نفس اور فرشتہ خصلت تھیں چونکہ حسان نے اللہ اور رسول کی طرفداری اور حمایت کی تھی اس لیے اپنی ایذا کا جو ان کی طرف سے پہنچی تھی کچھ خیال نہ کیا اور ان کو بُرا کہنے سے منع فرمایا مسلمانو! تم کو کیا ہو گیا ہے تم حضرت عائشہ کی پیروی کیوں نہیں کرتے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں اور دین اسلام کی حمایت کرتے ہیں ان کو ادنیٰ وجوہ پر کہیں وہابی بتاتے ہو کہیں منکر اولیا قرار دیتے ہو اگر بالفرض وہ کسی ولی یا امام کو بُرا بھی کہتے ہیں تب بھی اللہ اور اس کے رسول سے تو محبت رکھتے ہیں تم کو اللہ اور رسول کی محبت کا خیال کر کے ان کو بُرا نہ کہنا چاہیے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ
تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

رات کو رکھتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ
کافروں کی خواب گاہ کو نیند بھاری کرتی ہے

یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا[1]

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا او ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے حسان بن ثابت سے انہوں نے ابو ہریرہ سے گواہی چاہی حسان کہنے لگے ابو ہریرہؓ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے حسان اللہ کے رسول کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دے اور آپ دعا کرتے تھے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر ابو ہریرہ نے کہا ہاں بے شک میں نے سنا ہے۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی ابن ثابت سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر اور جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔[2]

بَابُ ۶۴۳ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتّٰى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ

باب شعر شاعری میں اس طرح اوقات صرف کرنا منع ہے کہ اللہ کی یاد اور علم حاصل کرنے اور قرآن کی تلاوت

---

[1] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر اور طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] جب حضرت عمرؓ نے ان کو مسجد میں شعر پڑھنے پر ڈانٹا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْاٰنِ۔

کرنے سے آدمی باز رہے[1]

۱۰۸۶ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو حنظلہ نے خبر دی انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے[2]

۱۰۸۷ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھر جائے بس شعر ہی اس کو یاد ہوں اور کچھ اس کے پیٹ میں نہ ہو۔

بَابُ ۶۴۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَعَقْرٰى حَلْقٰى۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے یا تجھ کو زخم لگے تیرے حلق میں بیماری ہو[3]

۱۰۸۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے حجاب کا (پردہ کا) حکم اترنے کے بعد افلح جو ابو القعیس کا بھائی تھا (اور میرا رضاعی چچا ہوتا تھا) آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اس وقت تک اجازت نہ دوں گی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھ کو دودھ نہیں پلایا بلکہ (اس کی بھاوج) ابو القعیس کی جورو نے پلایا ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

---

[1] رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲منہ [2] پیٹ بھر جانے سے یہی مطلب ہے کہ سوا شعروں کے اور کچھ اس کو یاد نہ ہو نہ قرآن یاد کرے نہ حدیث دیکھے رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲منہ [3] یعنی تجھ پر مفلسی آئے تو اپنے ہاتھ سے گھر لیپے پوتے ۱۲منہ [4] یا بانجھ سر منڈی اصل میں عقرے حلقے عرب لوگ منحوس عورت کو کہتے ہیں اور یہ کلمات غصے اور پیار دونوں وقت کہے جاتے ہیں ان سے بد دعا دینا مقصود نہیں ہے ۱۲منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ ائْذَنِيْ لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

مجھ کو مردوئے نے تھوڑے دودھ پلایا ہے بلکہ عورت نے (اس لیے مردوئے کے سامنے میں کیسے نکل سکتی ہوں) آپ نے فرمایا نہیں اس کو اندر آنے کی اجازت دے وہ تیرا چچا ہوا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے عروہ نے کہا حضرت عائشہ اسی حدیث کی رو سے یہ کہتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْفِرَ فَرَاٰى صَفِيَّةَ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً لِاَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى لُغَةُ قُرَيْشٍ اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ اِذًا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (حجۃ الوداع) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ کی طرف) کوچ کرنا چاہا (جب حج سے فراغت ہوئی) تو خیمے کے دروازے پر ام المومنین صفیہ کو رنجیدہ اور غمگین پایا کیونکہ ان کو حیض آگیا تھا[1] آپ نے فرمایا عقری حلقی[2] یہ قریش کا محاورہ ہے[3] اب تو ہم کو روک رکھے گی پھر آپ نے پوچھا تو نے دسویں تاریخ طواف الافاضہ یعنی طواف الزیارۃ کیا تھا (جو فرض ہے) انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا[4] تو کوچ کر۔

بَابُ ۶۴۵ مَا جَاءَ فِيْ زَعَمُوْا

باب زعموا کہنے کا بیان[5]

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے ابومرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے انہوں نے ام ہانی سے سنا (جو حضرت علیؓ کی بہن تھیں) وہ کہتی تھیں جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی میں نے دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہؓ آپ کی

---

[1] وہ طواف الوداع نہیں کرسکتی تھیں ۱۲ منہ [2] تو زخمی ہو تیرے حلق میں درد ہو ۱۲ منہ [3] غصے اور پیار میں ایسے الفاظ کہتے ہیں ۱۲ منہ [4] پھر کیا غم ہے طواف الوداع کچھ ضرور نہیں ۱۲ منہ [5] زعموا کہنا بعضے لوگوں نے مکروہ جانا ہے کیونکہ یہ لفظ اکثر ایسی جگہ بولا جاتا ہے جہاں کہنے والے کو اپنی بات کی سچائی کا یقین نہ ہو عرب میں مثل ہے زعموا جھوٹ کی سواری ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اِبْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى۔

صاحبزادی ایک کپڑے سے آڑ کیے ہوئے ہیں میں نے (پردے کے پیچھے سے) آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی (یعنی تم اچھی آئیں) جب غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر ایک ہی کپڑا لپیٹے ہوئے آٹھ رکعتیں (چاشت کی نماز کی) پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت) یہ کہتے ہیں (زعم کرتے ہیں[۱]) وہ ہبیرہ کے بیٹے فلاں شخص کو مار ڈالیں گے جس کو میں نے پناہ دی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی جس کو تو نے پناہ دی ہم بھی اس کو پناہ دیں گے (ہرگز نہیں مارنے کے) ام ہانی نے کہا یہ وقت چاشت کا تھا۔

بَابُ ۶۴۷ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

باب تجھ پر افسوس کہنا درست ہے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس[رض] سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص[۲] کو دیکھا اونٹ ہانکے لیے جا رہا ہے (خود پیدل چل رہا ہے) آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے (جو حرم کو جا رہا ہے) آپ نے فرمایا سوار ہو جا پھر کہنے لگا وہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تجھ پر افسوس۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ ام ہانی نے زعم ابن امی کہا تو زعموا کہنا جائز ہے ۱۲ منہ [۲] اس کا نام حارث بن ہشام یا عبداللہ بن ابی ربیعہ یا زہیر بن ابی امیہ تھا ۱۲ منہ [۳] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ
أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَيُّوبَ عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَ
كَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ
يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي
بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ
كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ
أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا
أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ
يَعْلَمُ۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ
يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ

اونٹ ہانکے لیے جا رہا ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تجھ پر افسوس دوسری یا تیسری بار میں یوں فرمایا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند اور اس حدیث کو حماد نے ایوب سختیانی سے بھی انہوں نے قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ ایک غلام تھا کالا انجشہ نامی وہ حدا گا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی تین بار یہی فرمایا اگر کوئی تم میں سے کسی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں آگے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو نیک نہیں کہہ سکتا یعنی یوں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بھی نیک ہے [2]

مجھ سے عبدالرحمن بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ اور ضحاک سے ان دونوں نے ابو سعید خدری سے آپ نے فرمایا ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ کا مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ جو بنی تمیم قبیلے کا ایک شخص تھا

[1] حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [2] کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کے علم کی خبر نہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَا رَسُوْلَ اللهِ اِعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِّيْ فَلْاَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا اِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَّحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلٰى فَاُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کیا کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجئے آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس اگر میں (اللہ کا رسول ہو کر) انصاف نہ کروں گا تو پھر (دنیا میں) کون انصاف کرے گا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (یہ منافق معلوم ہوتا ہے) اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دیتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں اس کے کچھ جوڑ والے (میری امت میں) پیدا ہوں گے (خارجی مردود) تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز ناچیز جانو گے اور ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے حقیر سمجھو گے (لیکن ان سب باتوں پر ایسی عبادت پر) دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اس کی پیکان کو دیکھو تو اس میں کچھ نشان نہیں ملتا (نہ خون ہی نہ گوشت) پھر پیٹھے کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر لکڑی کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر پر کو دیکھو تو حال ہے وہ تو لید خون سب کو چھوڑ کر زن سے نکل گیا یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے گی (ایک خلیفہ پر متفق نہ ہوں گے) ان کی نشانی یہ ہے ان میں (سرشکر) ایک ایسا آدمی ہو گا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل ہل رہا ہو گا ابو سعید خدری کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور جب میں حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر ان لوگوں سے (نہروان میں) لڑا تھا تو لاشوں میں اس شخص کی تلاش کی گئی پھر دیکھا تو اس کا وہی حال ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا (اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح تھا)[1]

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت اور تقویٰ اور زہد کچھ کام نہیں آتا خدا کی بارگاہ میں اس کی وجہ سے آدمی مقبول ہو سکتا ہے جب تک اللہ اور اس کے رسول اور اہل بیت سے محبت نہ رکھے محبت ہی تو وہ چیز ہے جو تھوڑی سی عبادت پر آدمی کو ولایت کے درجہ پر پہنچا دیتی ہے محبت ہی میں وہ سب کچھ ہوتا ہے۔ مولانا فضل الرحمان صاحب فرماتے ہیں اللہ اور رسول پر جان قربان کرنا چاہیئے بس یہی ولایت ہے ۔ اے رسول من فدایت جان من ۔ بد جملہ فرزندان وخان ومان ۔ یہ محبت صرف دعوے کرنے سے یا زبان سے کہہ دینے سے یا مولود کی مجلسیں کرانے سے یا قصاید نعتیہ پڑھوانے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے سے اور ہر بات میں آپ کی سنت اور روش پر چلنے سے گو دنیا کے تمام لوگ اور عزیز واقربا دوست آشنا بیزار ہو جائیں بیزار (باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ مَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ۔

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک شخص[ا] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس (کہہ تو کیا حال ہے) وہ کہنے لگا میں رمضان میں (دن کو روزے میں) اپنی جورو پہ چڑھ بیٹھا آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کر دے کہنے لگا اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ لے کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اس کا بھی مقدور نہیں ہے اس کے بعد ایسا ہوا آنحضرتؐ کے پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا آپ نے فرمایا لے یہ لے جا اور فقیروں کو بانٹ دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کو چھوڑ دوں اور فقیروں کو بانٹوں خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کے دونوں طنابوں (یعنی دونوں سروں دونوں کناروں) میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں یہ سن کر آپ ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا جا تو ہی لے لے اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو یونسؒ نے بھی زہری سے روایت کیا[۲] اور عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے اس حدیث میں بجائے ویحک کے ویلک روایت کیا ہے[۳] (معنی ایک ہی ہے)

بقیہ صفحہ سابقہ۔ سے سب الگ ہو جائیں گالیاں دیں برا بھلا کہیں مگر حدیث شریف نہ چھوٹے ہر وقت حدیث کا دور رہے سفر ہو یا حضر صبح ہو یا شام حدیث کا مطالعہ حدیث پہ چلنے کا شوق حدیث کی کتاب سے محبت حدیث پر چلنے والوں سے الفت حدیث کو شائع کرنے والوں سے عشق بس یہی شیوہ رہے زندگی حدیث پر موت حدیث پر ہر وقت بغل میں حدیث ہی تمغہ رہے یا اللہ ہمارے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہو بجز قرآن کی تفسیر اور صحیح بخاری کا ترجمہ ہمارے پاس ہے جو قیامت کے دن تیرے سامنے لائیں گے تو رحیم و کریم ہے قبول کرنے والا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ ؎ سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر ۱۲ منہ۔ ۲ ؎ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ ؎ اس کو امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲ منہ (ایک مہینے کے روزے تو نبھ نہ سکے دو مہینے برابر مسلسل کیسے روزے رکھ سکوں گا ۱۲ منہ)

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

ہم سے سلیمان ابن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالولید نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگا (اس کی نیت ہجرت کی تھی) آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت (کو کیا سمجھا ہے) بہت مشکل ہے ارے تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہاں آپ نے پوچھا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے بولا جی ہاں آپ نے فرمایا بس سارے ملکوں کے پرے (سات سمندر پار) عمل کرتا رہ (دینی فرائض ادا کرتا رہ) اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا۔

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے واقد بن محمد بن زید سے کہا میں نے والد سے سنا وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے لوگو تم پر افسوس شعبہ نے کہا ان لوگوں نے (یعنی واقد وغیرہ نے) شک کی ہے کہ آنحضرت نے ویلکم کا لفظ فرمایا یا ویحکم کا کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ اور نضر نے شعبہ سے (اسی سند سے) ویحکم بدون شک کے نقل کیا ہے اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے ویلکم یا ویحکم [1]

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے جنگل والوں میں ایک شخص[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ تو فرمائیے قیامت کب قائم ہو گی آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس تو نے قیامت کے لیے کیا سامان تیار کر رکھا ہے کہنے لگا

[1] اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ذوالخویصرہ یمانی جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

میں نے تو کوئی سامان تیار نہیں کیا صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو انہی کے ساتھ (قیامت میں) ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے[1] یہ سن کر دوسرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا بھی یہی حال ہونا ہے آپ نے فرمایا بیشک[2] صحابہ کہتے ہیں اس دن ہم کو ایسی خوشی ہوئی بیحد خوشی اتنے میں مغیرہ کا ایک غلام نکلا جو میرے ہم سن تھا (یعنی بچہ) آپ نے فرمایا اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا آنے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی[3] شعبہ نے اس حدیث کو مختصر طور پر قتادہ سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلعم سے۔

بَابُ ۶۴۷ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

باب اللہ کی محبت کس کو کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا[4]

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی (قیامت میں) اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھتا ہو۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید

---

[1] ابھی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ خدا اور رسول کی محبت اصل الاصول ہے اس حدیث سے اس کی تصدیق ہوتی ہے آپ نے ان خارجیوں کو جو صائم النہار اور قائم اللیل بڑے عابد زاہد تھے دوزخی فرمایا اور اس بیچارے گنوار کو بہشتی قرار دیا وجہ یہ کہ خارجیوں کو اللہ اور رسول سے محبت نہ تھی حضرت علیؓ سے جو خلیفہ برحق اور محبوب رسول خدا تھے مقابلہ کرتے تھے مسلمان کو ذری ذری سی بات پر کافر بنا کر ان کو قتل کرتے تھے اس لیے ان کی عبادت اور پرہیزگاری کچھ کام نہیں آئی ۱۲ منہ
[2] یعنی تم لوگ سب دنیا سے گزر جاؤ گے موت بھی ایک قیامت ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے من مات فقد قامت قیامتہ باقی قیامت کبریٰ یعنی آسمان زمین کا پھٹنا فنا ہونا اس کا وقت تو بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ پیغمبر صاحب بھی نہیں جانتے تھے ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا محبت خدا و رسول یہی اتباع شریعت ہے ۱۲ منہ [4] تم بھی جس سے محبت رکھو گے قیامت میں اس کے ساتھ رہو گے ۱۲ منہ [5] اب کیا ہے بیڑا پار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے نجات ملنے کا یقین ہے ۱۲ منہ [6] وضاع ۱۲ منہ

جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ تَابَعَهٗ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَاَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے ایک شخص (ابو ذرؓ یا ابو موسیٰ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ اس شخص کے باب میں کیا فرماتے ہیں جس کو کچھ لوگوں سے محبت ہو لیکن ان کے سے عمال نہ کر سکے آپ نے فرمایا آدمی (قیامت کے دن) اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھے (گو اس کے برابر نیک اعمال نہ کر سکے)[1] جریر بن عبدالحمید کے ساتھ اس حدیث کو جریر ابن حازم اور سلیمان بن قرم اور ابو عوانہ نے بھی اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔[2]

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ تَابَعَهٗ اَبُوْ مُعٰوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کبھی ایسا ہوتا ہے ایک آدمی لوگوں سے کچھ محبت تو رکھتا ہے مگر ان کے سے نیک اعمال نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھے سفیان کے ساتھ اس حدیث کو ابو معاویہ اور محمد بن عبید نے بھی روایت کیا[3]

۱۱۰۳۔ حُدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے والد (عثمان مروزی) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک شخص[4] نے آنحضرت

---

[1] یا اللہ ہم امام حسن علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں ہم کو ان کے ساتھ رکھ آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ [2] جریر بن حازم کی روایت کو ابو نعیم نے کتاب المحبین میں اور سلیمان بن قرم نے روایت کو امام مسلم نے اور ابو عوانہ کی روایت کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] امام ابو نعیم نے اس حدیث یعنی المرء مع من احب کے سب طریقوں کو کتاب المحبین مع المحبوبین میں جمع کیا تو بیس صحابہ کے قریب اس کے راوی نکلے سبحان اللہ یہ حدیث بڑی خوش خبری کی حدیث ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ اور رسول کے اہل بیت اور صحابہ اور اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ [4] ان دونوں کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ ذوالخویصرہ یمانی تھا جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلوٰةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے ایسا کیا سامان کیا ہے[۱] وہ بولا میں نے تو کچھ سامان نہیں کیا ہے نہ میرے پاس بہت نمازیں ہیں نہ بہت روزے نہ بہت صدقے اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا (بس یہی کافی ہے) تو اسی کے ساتھ رہے جس سے محبت رکھے[۲]

بَابُ ۶۴۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ

باب کسی کو یہ کہنا چل دور ہو۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَمَا هُوَ قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا میں نے ابورجاء سے سنا کہا میں نے ابن عباس سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا اچھا میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں ٹھان لی ہے بتلا تو وہ کیا بات ہے وہ کہنے لگا دخ[۳] ہے آپ نے فرمایا چل دور ہو[۴]

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے کہ حضرت عمرؓ اور کئی اصحاب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے (جس کے دجال ہونے کا آنحضرتؐ کو گمان تھا) دیکھا تو وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے مکانوں میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو کھیل میں خبر ہی نہ ہوئی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمانے لگے تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں یہ

---

[۱] جو اس کا انتظار کر رہا ہے پوچھتا ہے کب آئے گی ۱۲ منہ [۲] بڑی محبت اللہ اور رسول کی یہ ہے کہ دین کی مدد کرے جو لوگ دین اسلام پر اعتراض کریں ان کو جواب دے دین کی کتابیں پھیلائے دین کے مدرسے جاری کرے دین کے واعظ مقرر کرے جو ملکوں کا دورہ کرتے پھریں اور اسلام کی دعوت کرتے رہیں بچوں اور عورتوں کو دین کی باتیں تعلیم کرنے کا بندوبست کرے ۱۲ منہ [۳] آپ نے یہ آیت ٹھانی تھی یوم تاتی السماء بدخان مبین ۱۲ منہ [۴] پورا دخان کا لفظ بھی نہیں بتلایا گیا ۱۲ منہ [۵] یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِيْ فِيْهِ أَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَّكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ

گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے پیغمبر ہیں اس کے بعد ابن صیاد نے آپ سے پوچھا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ نے اس کو ڈھکیل دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لایا پھر آپ نے اس سے پوچھا بتلا تجھ کو کیا دکھلائی دیتا ہے کہنے لگا میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں آتے ہیں آپ نے فرمایا پھر تو تیرا کام سب گول مول ہو گیا (اب تمیز کیسے ہو گی کونسی بات جھوٹ ہے کون سی سچ) پھر آپ نے فرمایا اچھا میں نے تیرے (بتانے کے) لیے ایک بات دل میں ٹھان لی ہے بھلا بتا تو وہ کہنے لگا درخ ہے آپ نے فرمایا چل دور ہو بس تیرا اتنا ہی حوصلہ ہے اس سے بڑھ کہاں سکتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں آپؐ نے فرمایا (نہیں) اگر یہ (کمبخت) دجال ہے تب تو تو اس کو مار ہی نہ سکے گا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے میں فائدہ ہی کیا ہو گا۔ سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا اس واقعہ کے بعد ایک بار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کو ساتھ لے کر اس باغ کے قصد سے چلے جہاں یہ ابن صیاد رہا کرتا تھا جب باغ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ٹہنیوں میں چھپنا شروع کیا آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور آپ اس کی باتیں سن لیں اس وقت ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک چادر اوڑھے پڑا گن گن کر رہا تھا لیکن ہوا یہ کہ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپ ٹہنیوں کی آڑ میں چھپ رہے تھے اور ابن صیاد کو خبر کر دی ارے صاف ارے صاف یہ ابن صیاد کا نام تھا

ؐ۱ آپ نے ایسا گول گول جواب دیا کہ ابن صیاد کی بات کا نہ اقرار کیا نہ انکار اس میں یہ حکمت تھی کہ وہ خفا نہ ہو جائے اور جو باتیں اس سے پوچھیں وہ بتلاتا رہے ۱۲ منہ ؐ۲ چلو خس کم جہاں پاک لوگ دجال سے بے فکر ہو جائیں ۱۲ منہ ؐ۳ شاید آئندہ مسلمان ہو جائے اور ایسی کفر کی باتوں سے توبہ کرے ۱۲ منہ

bestrurdubooks.wordpress.com

وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

بَابٌ ٦٢٩ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرْحَبًا بِابْنَتِي وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ

دیکھ یہ محمد آن پہنچے یہ سنتے ہی وہ خاموش ہو رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کی ماں چپ رہتی تو ابن صیاد کی باتوں سے کچھ اس کا حال معلوم ہوتا سالم نے کہا عبداللہ بن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی جیسے چاہیئے پھر دجال کا ذکر کیا فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ نوح پیغمبر نے بھی (جن کو ہزاروں برس گزر چکے) مگر میں تم کو دجال کی ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتلائی وہ کیا ہے دجال (مردود) کانا ہوگا اس پر خدائی کا دعوی کرے گا) خدا تعالی کانا نہیں ہے (وہ ہر عیب سے پاک ہے)۔[1]

باب مرحبا کہنا[2]

اور حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا کے لیے فرمایا (جب وہ تشریف لائیں) مرحبا میری بیٹی اور ام ہانی کہتی ہیں میں (فتح مکہ کے دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ابو التیاح (یزید بن حمید) نے انہوں نے ابو جمرہ (نصر بن عمران) سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب عبدالقیس قبیلے کے قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو جو آن پہنچے نہ وہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ مارے جاتے شرمندہ ہوتے) وہ کہنے

---

[1] امام بخاری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں خسأت الکلب یعنی میں نے کتے کو دھتکار دیا اسی سے ہے قرآن سورہ اعراف میں (قردۃ خاسئین) یعنی بندر دھتکارے ہوئے ۱۲ منہ [2] یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے جب کوئی ان کے گھر میں آتا ہے تو کہتے ہیں مرحبا اہلا وسہلا یعنی تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے مطلب یہ ہے کہ آیئے آیئے تشریف لائیے یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُوا بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں اور ہمارے اور آپ کے بیچ میں (کمبخت) مضر کے کافر حائل ہیں[1] تو ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں آسکتے ہیں (جس میں لوٹ گھسوٹ نہیں ہوتی) ہم کو ایسی ایک جچی ہوئی بات بتلا دیجئے جس پر ہم عمل کر کے بہشت حاصل کریں اور جو لوگ ہمارے ملک میں ہیں ان کو بھی اس کی دعوت دیں آپ نے فرمایا چار چار باتیں میں بتلاتا ہوں (چار کرنے کی چار نہ کرنے کی) نماز پڑھو زکوٰۃ دیا کرو رمضان کے روزے رکھا کرو کافروں سے جو لوٹ ملے اس کا پانچواں حصہ (میرے پاس) داخل کر دیا اور کدو کی تونبی سبز لاکھی مرتبان لکڑی کے کریدے برتن اور رال لگے ہوئے برتن میں کچھ نہ پیا کرو[2]

بَابُ ۶۵۰ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

باب لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر (قیامت کے دن) بلایا جانا۔

۱۱۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا یہ فلاں شخص فلاں کے بیٹے کی دغا بازی کا نشان ہے (سب لوگ اس کو دیکھ لو)

۱۱۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا) انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکار دیا جائے گا یہ فلاں شخص کی جو فلاں کا بیٹا تھا اس کی دغا بازی کا نشان ہے

بَابُ ۶۵۱ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي

باب آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیئے میرا نفس پلید ہو گیا[3]

[1] ان کے ملک پر سے ہو کر ہم کو آنا پڑتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے [3] کیونکہ پلید برا لفظ ہے جو کافروں سے خاص ہے مسلمان پلید نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہو گیا یوں کہے میرا نفس خراب یا پریشان ہو گیا۔

باب ۶۵۲

۱۱۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہو گیا بلکہ یوں کہے میرا دل خراب یا پریشان ہو گیا یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی ابن شہابؒ سے روایت کیا[۱]

بَابٌ ۶۵۳ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

باب زمانہ کو برا کہنا منع ہے[۲]

۱۱۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کا مالک تو میں ہوں رات اور دن سب میرے ہاتھ میں ہیں۔

۱۱۱۱- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہؓ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو[۳] اور نہ یوں کہو ہائے زمانہ کی خرابی کیونکہ زمانہ

---

[۱] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] کیونکہ زمانہ خود کچھ نہیں کر سکتا جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو زمانہ کو برا کہنا گویا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اکثر لوگوں کی عادت ہے جھٹ کہہ بیٹھتے ہیں کہ برا زمانہ ہے ۱۲ منہ [۳] عرب لوگ اس کو کرم اس لیے کہتے کہ شراب پینے سے سخاوت اور بزرگی پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

بَابُ ۶۵۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلّٰهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

بَابُ ۶۵۴ قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الزُّبَيْرُ۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ

تو اللہ کے اختیار میں ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں فرمانا:

کرم تو مسلمان کا دل ہے[۱]۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا یا کشتی زن پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے تئیں تھامے رہے[۲]۔ یا خدا کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے یعنی اور سب کی حکومتیں فنا ہونے والی ہیں اخیر میں اسی کی بادشاہت رہ جائے گی[۳] باوجود اس کے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام میں (سورۂ سبا میں) یوں فرمایا بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو (لوٹ کھسوٹ) کر خراب کر دیتے ہیں[۴]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں۔ کرم تو مسلمان کا قلب (دل) ہے۔

باب یوں کہنا میرے ماں باپ تم پر قربان اس باب میں زبیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[۵]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے یوں فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پہ قربان البتہ سعد بن ابی وقاص سے

---

۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کے دل کے سوا اور کسی چیز کو مثلاً انگور کو کرم نہ کہنا چاہیئے ۱۲ منہ ۲ اس کو امام ترمذی نے وصل کیا ۱۲ ۳ یہ حدیث ابوہریرہ سے اوپر موصولاً مذکور ہو چکی ہے ۱۲ منہ ۴ ان حدیثوں کو لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ انما کا کلمہ زبان عربی میں حصر کے لیے آتا ہے جیسے ما اور الا تو جب یہ فرمایا انما الکرم قلب المؤمن تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قلب مومن کے سوا اور چیزوں کو کرم کہنا درست نہیں ۱۲ ۵ تو یہاں ضرور ہے کہ بادشاہ سے معنی مجازی مراد ہو کیونکہ حقیقی بادشاہ تو فرمایا کہ سوا خدا کے کوئی نہیں ہے ۱۲ منہ ۶ کہ آنحضرتؐ نے جنگ خندق میں ان سے فرمایا تم پہ میرے ماں باپ صدقے یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ۔

بَابُ ۶۵۵ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا۔

۱۱۴۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ۔

بَابُ ۶۵۶ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

میں سمجھتا ہوں آپ نے احد کے دن یوں فرمایا تیر لگا تجھ پر میرے ماں باپ قربان۔

باب یوں کہنا اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر سے تصدق کرے۔

اور ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہم نے اپنے ماں باپ کو آپ پر سے تصدق کیا ہے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے وہ اور ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (خیبر سے لوٹے) آرہے تھے آپ کے ساتھ ایک اونٹنی پر حضرت صفیہؓ سوار تھیں ایک جگہ رستے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہ دونوں نیچے آرہے ابوطلحہ نے یہ حال دیکھ کر فوراً اپنے تئیں اونٹ سے گرادیا (جلدی میں اترنے کی بھی مہلت نہ لی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے کہنے لگے اللہ مجھ کو آپ پر سے قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر عورت کو دیکھو (اس سے پوچھو) ابوطلحہ کپڑا منہ پر ڈال کر حضرت صفیہؓ پاس گئے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور ابوطلحہ نے آپ کے لیے پالان مضبوط باندھا دونوں سوار ہوئے اور چلے جب مدینہ کے قریب پہنچے یا یوں کہا مدینہ دکھائی دینے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کو پوجنے والے اس کی تعریف کرنے والے یہی کلمے برابر کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

باب اللہ تعالیٰ کو کون سے نام بہت پسند ہیں

۵ے یہ حدیث موصولاً ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے باب الہجرۃ میں گزر چکی ۱۲ منہ ستر اللہ عیوبہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ يَا بُنَيَّ

اور کسی کو یوں کہنا بیٹا[1]

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم لوگ اس سے کہنے لگے ہم تجھ کو ابو القاسم نہیں پکاریں گے (کیونکہ ابو القاسم آنحضرت کی کنیت تھی) اس نے جا کر آنحضرت کو خبر کی آپ نے فرمایا اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمن رکھ[2]

بَابُ ۶۵۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو[3]

قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ انس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتّٰى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے سالم سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم میں ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا اس نے لڑکے کا نام قاسم رکھا (تاکہ لوگ اس کو ابو القاسم پکاریں) لیکن ہم نے اس سے کہا ہم تو تجھ کو ابو القاسم نہیں پکارنے کے جب تک آنحضرت سے پوچھ نہ لیں گے پھر آپ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی پیار سے گو وہ بیٹا نہ ہو ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا یہ نام اللہ کو پسند ہے جب تو آپ نے اس کے لڑکے کا نام یہ رکھا مگر حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ سب ناموں میں اللہ کو بہت پسند ہے جو باب کا مطلب تھا اور یہ مضمون صریحاً ایک حدیث میں وارد ہے کہ احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن ۱۲ منہ [4] اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی کیونکہ اس وقت ابو القاسم کنیت رکھنے سے آپ کو تکلیف ہوتی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم آپ نے اس طرف منہ کیا تو اس نے کہا میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس وقت ہے جب کسی کا نام محمد ہو تو وہ ابو القاسم کنیت نہ رکھے ۱۲ منہ [5] یہ روایت موصولاً کتاب البیوع میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِیْ۔

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوْا لَا نَكْنِيْكَ بِاَبِی الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے کہا ہم تو تیری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھنے کے نہ تیری آنکھ (اس کنیت سے پکار کر) ٹھنڈی کرنے کے آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا تو اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمن رکھ۔

بَابُ ۶۵۸ اِسْمِ الْحَزْنِ

باب حزن نام رکھنا[1]

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَاهُ جَآءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَآ اُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِیْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُوْنَةُ فِيْنَا بَعْدُ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے کہ ان کے باپ حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ کہنے لگے حزن آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے[2] انہوں نے کہا میں تو اپنا وہ نام نہیں بدلتا جو میرے باپ نے رکھا ہے سعید بن مسیب کہتے ہیں اس کا اثر یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں جب سے لے کر اب تک سختی اور مصیبت ہی رہی۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَحْمُوْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ بِهٰذَا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی اور محمود بن غیلان نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

بَابُ ۶۵۹ تَحْوِيْلِ الْاِسْمِ اِلٰى اِسْمٍ اَحْسَنَ مِنْهُ

باب برا نام بدل کر اچھا نام رکھ دینا۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان

---

[1] جو عربی میں دشوار گزار اور سخت زمین کو کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] سہل حزن کی ضد ہے یعنی نرم اور ہموار زمین ۱۲ منہ [3] بہرے دادا نے جو آپ کا فرمانا نہ سنا اپنا نام سہل نہیں رکھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُوْ أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

نے کہا مجھ سے ابوحازم نے انہوں نے سہل سے انہوں نے کہا جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے آپ نے اپنی ران پر بٹھلا لیا اس وقت ابواسید (ان کے والد بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے ابواسید نے اشارہ کیا لوگ منذر کو آپ کی ران پر سے اٹھالے گئے جب آپ کو فراغت ہوئی تو پوچھا وہ بچہ کہاں گیا ابواسید نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے اس کو گھر بھیج دیا آپ نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا ابواسید نے نام بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے پھر اسی دن یہی نام رکھا گیا۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيْلَ تُزَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ زینب بنت ابی سلمہ کا نام پہلے برہ رکھا گیا تھا (یعنی نیک اور صالح) لوگوں نے واہ (اپنے منہ میاں مٹھو) اپنی آپ تعریف کر رہی ہے آخر آنحضرتؐ نے ان کا نام زینب رکھ دیا[1]

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيْهِ أَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ ان کے دادا حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا حزن آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے وہ کہنے لگے میں تو اپنے باپ کا نام رکھا ہوا بدلنے والا نہیں سعید نے کہا اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی رہی[2]

[1] بعضے لوگوں نے کہا کہ یہ زینب بنت جحش ام المومنین کا نام رکھا گیا تھا۔ امام بخاری نے ادب مفرد میں نکالا کہ جویریہ کا بھی پہلے نام برہ رکھا گیا تھا آپ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا ۱۲ منہ [2] یہ سزا ہے اس کی جوان کے دادا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام قبول نہیں کیا معلوم نہیں حزن کا کیا خیال تھا اگر ہمارے تلو باپ دادا نے ایک نام رکھا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرا نام رکھیں تو ہم باپ دادا کے نام کا نام تک نہ لیں سب باپ دادا آنحضرتؐ پر تصدق ہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ٦٦ مَنْ سَمّٰى بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ

وَقَالَ اَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِيْ اِبْنَهٗ۔

١١٢٤ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قُلْتُ لِابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَاَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيْرًا وَلَوْ قُضِيَ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهٗ وَلٰكِنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔

١١٢٥۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔

١١٢٦۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جو شخص پیغمبروں کے نام رکھے

انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[1] نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا[2]

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد بجلی نے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا تم نے ابراہیمؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں وہ بچپن میں گزر گئے (دودھ پینے میں) اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہوتا کہ کوئی اور پیغمبر ہو تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد تو دوسرا کوئی پیغمبر ہونے والا تھا ہی نہیں[3]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے گزر گئے تو آپ نے فرمایا ان کو بہشت میں ایک انا دودھ پلا رہی ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں (میری زندگی میں دوسرا نہیں ہو سکتا) میں (اللہ کا مال) تم کو تقسیم کرتا ہوں اس حدیث کو انسؓ نے بھی آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے[4]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) باپ دادا نے کیا ہی کیا یہی نا کہ ہم کو جنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہماری دین اور دنیا دونوں درست کیے ہم کو عذاب دائمی سے بچایا اس لیے آپ کا احسان باپ دادوں سے کہیں زیادہ ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] تو آنحضرتؐ نے اپنے صاحبزادے کا نام ابراہیم رکھا جو پیغمبرؑ کا نام تھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اس لیے آپ کے صاحبزادے نہیں جیئے [4] یہ روایت کتاب البیوع میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے ابوحصین نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو اور جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے اس نے (صحیح) مجھ ہی کو دیکھا (یعنی جب میرے حلیہ پر دیکھے) اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جو شخص قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسٰى۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسٰی اشعری سے انہوں نے کہا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر مجھ کو دے دیا وہی لڑکا ابوموسٰی کی بڑی اولاد تھا۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا وہ کہتے تھے جس دن حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اسی دن (اتفاق سے) سورج گہن بھی ہوا اس کو ابوبکرہ نے بھی آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے[۱]۔

بَابُ ۶۶۱ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ

باب بچہ کا نام ولید رکھنا۔

۱۱۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع سے سر اٹھایا تو یوں دعا کی یا اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور دوسرے ناتوان مسلمانوں کو جو مکہ میں ہیں

---

[۱] یہ روایت باب الکسوف میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ۔

کافروں کی قید سے چھڑا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو سخت پکڑ یا اللہ ان پر ایسے قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں قحط ہوئے تھے۔

بَابُ ۶۶۲ مَنْ دَعَا صَاحِبَهٗ فَنَقَصَ مِنْ اِسْمِهٖ حَرْفًا

باب اگر کسی کے نام میں سے کچھ حرف کم کر کے اس کو پکارے۔

وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هِرٍّ

ابو حازم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابو ہر کہہ کے پکارا (حالانکہ ان کا نام ابو ہریرہؓ تھا۔)

۱۱۳۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا نَرٰى

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عائشؓ[1] یہ جبرئیل علیہ السلام تجھ کو سلام کرتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرتؐ ان چیزوں کو دیکھتے تھے جن کو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

۱۱۳۲- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَاَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوْقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ام سلیم بھی عورتوں میں تھیں (جو اونٹوں پر سوار جا رہی تھیں) اور انجشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ان اونٹوں کو ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا انجش (انجشہ کا انجش کر دیا) ذرا اس طرح (آہستگی سے) لے چل جیسے شیشوں کو لے جاتا ہے۔

بَابُ ۶۶۳ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ وَقَبْلَ اَنْ يُوْلَدَ لِلرَّجُلِ۔

باب بچہ کی کنیت رکھنا۔

۱۱۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ اَخٌ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ سب لوگوں سے بہتر تھے میرا ایک بھائی تھا

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] تو عائشہ کو آپ نے عائش کر دیا اخیر میں سے تائے تانیث نکال ڈالی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يُقَالُ لَهُ اَبُوْعُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهُ فَطِيْمٌ وَكَانَ اِذَا جَاءَ قَالَ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَيْرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهٖ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلٰوةَ وَ هُوَ فِيْ بَيْتِنَا فَيَاْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِيْ تَحْتَهٗ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَنَقُوْمُ خَلْفَهٗ فَيُصَلِّيْ بِنَا۔

(کم سن) ابوعمیر (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) میں سمجھتا ہوں اس کا دودھ چھٹ چکا تھا جب وہ آتا تو آپ پوچھتے کہو ابوعمیر تمہاری نغیر تو بخیر ہے نغیر ایک چڑیا تھی جس سے ابوعمیر کھیلا کرتا کبھی ایسا ہوتا نماز کا وقت آجاتا اور آنحضرتؐ ہمارے گھر میں ہوتے تو جس بوریے پر بیٹھے ہوتے اسی کو جھڑوا کر ذرا پانی چھڑکوا کر اس پر نماز پڑھ لیتے آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے آپ ہم کو نماز پڑھاتے۔

بَابُ ۶۶۴ التَّكَنِّيْ بِاَبِيْ تُرَابٍ وَّاِنْ كَانَتْ لَهٗ كُنْيَةٌ اُخْرٰى

باب ابوتراب کنیت رکھنا دوسری کنیت ہوتے ساتے۔

۱۱۳۴ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَبَّ اَسْمَاءِ عَلِيٍّ اِلَيْهِ لَاَبُوْ تُرَابٍ وَّاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اَنْ يُّدْعٰى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ اَبُوْ تُرَابٍ اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ اِلَى الْجِدَارِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهٗ فَقَالَ هُوَ مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَاَ ظَهْرُهٗ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَيَقُوْلُ اجْلِسْ يَا اَبَا تُرَابٍ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے ابوحازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا حضرت علی کو اپنے سب ناموں میں ابوتراب بہت پسند تھا جو کوئی ان کو اس نام سے پکارتا تو خوش ہوتے ان کا یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا ہوا یہ تھا کہ ایک روز حضرت علی حضرت فاطمہ پر غصے ہو کر مسجد کی دیوار پاس جا کر لیٹ رہے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ ان کو ڈھونڈ رہے تھے (کسی نے کہا وہ یہاں مسجد میں دیوار پاس لیٹے ہوئے ہیں) ان کی پیٹھ میں سب مٹی بھر گئی تھی آنحضرتؐ ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے اور فرمانے لگے ابوتراب اٹھ۔

بَابُ ۶۶۵ اَبْغَضِ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ

باب اللہ کو جو نام بہت ناپسند ہیں۔

۱۱۳۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن ذلیل سے ذلیل نام اس شخص کا ہوگا جس کو شہنشاہ کہا جائے لے

۱۱۳۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

لے کیونکہ شہنشاہ پروردگار ہے بندے شہنشاہ نہیں ہو سکتے افسوس ہے ہمارے زمانہ میں انگریز اور روس اور جرمن اور چین اور جاپان کے بادشاہ شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کو حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیے اور یہ لقب موقوف کر دینا چاہیے۔۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ

بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں سب سے بدتر نام کبھی سفیان نے یوں کہا سب ناموں میں بدتر اللہ کے نزدیک اس شخص کا نام ہے جس کو شہنشاہ کہیں حدیث میں ملک الاملاک ہے سفیان نے اس کے معنے شاہان شاہ کیے ہیں۔

بَابُ ۶۶۲ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ

باب مشرک کی کنیت کا بیان:

وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے[1] ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ابوطالب کا بیٹا[2]

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتّٰى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان کو اسامہ بن زید نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک فدک کی چادر پڑی تھی اور میں آپ کے پیچھے اسی گدھے پر بیٹھا آپ سعد بن عبادہ کی عیادت کرنے بنی حارث بن خزرج کے محلہ کی طرف چلے یہ واقعہ بدر سے پہلے کا ہے خیر دونوں اس گدھے پر سوار چلے رستے میں ایک مجلس دیکھی اس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا اس وقت تک وہ ظاہرا بھی مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ جمع تھے مسلمان مشرک بت پرست یہودی مسلمان میں عبداللہ بن رواحہ تھے جب گدھے کے پاؤں کا غبار مجلس تک پہنچا تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا اجی ہم پر گرد نہ اڑاؤ

[1] جب حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا ۱۲ منہ [2] میری بیٹی کو طلاق دے دے یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا کہ مشرک شخص کو کنیت سے یاد کر سکتے ہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے ابوطالب کا بیٹا کہا ابوطالب کنیت تھی اور وہ مشرک رہ کر مرے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَقَرَأَ عَلَیْہِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ بْنِ سَلُوْلَ اَیُّھَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ کَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِہٖ فِیْ مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَآءَکَ فَاقْصُصْ عَلَیْہِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاغْشَنَا فِیْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِکَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْیَھُوْدُ حَتّٰی کَادُوْا یَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّضُھُمْ حَتّٰی سَکَنُوْا ثُمَّ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَآبَّتَہٗ فَسَارَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ یُرِیْدُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ قَالَ کَذَا وَکَذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ اعْفُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ لَقَدْ جَآءَ اللّٰہُ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْکَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَھْلُ ھٰذِہِ الْبُحَیْرَۃِ عَلٰٓی اَنْ یُّتَوِّجُوْہُ وَیُعَصِّبُوْہُ بِالْعِصَابَۃِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰہُ ذٰلِکَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاکَ شَرِقَ بِذٰلِکَ فَذٰلِکَ فَعَلَ بِہٖ مَا رَاَیْتَ فَعَفَا عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ یَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا اور وہاں ٹھہر گئے سے اترے ان کو اللہ کی طرف بلایا (دین اسلام کی دعوت دی) ان کو قرآن پڑھ کر سنایا عبداللہ بن ابی کہنے لگا بھلے آدمی جو کلام تم نے پڑھا اس سے بہتر کلام نہیں ہوسکتا اگر یہ حق ہے جب بھی ہماری مجلسوں میں آن کر ہم کو نہ ستایا کرو اپنے ٹھکانے پر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصے سناؤ عبداللہ بن رواحہ کہنے لگے۔ نہیں یارسول اللہ ہماری مجلسوں میں تشریف لاکر ضرور ہم کو سنایا کیجئے کیونکہ ہم یہ کلام پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں اور مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو برابر دھیما کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہوئے اس وقت آپ اپنے جانور پر سوار ہوئے اور وہاں سے چلے سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے آپ نے سعد سے فرمایا آج تم نے سنا ابوالحباب نے کیا گفتگو کی یعنی عبداللہ بن ابی نے اس نے ایسی ایسی باتیں کیں سعد بن عبادہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ آپ پر صدقے اس کا قصور معاف کر دیجئے درگزر فرمائیے قسم اس پروردگار کی جس نے آپ پر کتاب اتاری اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام دے کر یہاں بھیجا جو آپ پر اتارا اور (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگوں نے یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے سر پہ تاج رکھیں اور اس کے سر پر سرداری کا پٹکا لپیٹیں (اس کو اپنا رئیس بنائیں) لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام دے کر یہاں بھیج دیا اور یہ تجویز موقوف رہی اس سبب سے اس کو جلن پیدا ہوئی ہے اور جلن کی وجہ سے اس نے یہ گفتگو کی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قصور معاف کر دیا اور (جہاد کا حکم اترنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مشرک اور اہل کتاب

سلہ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کنیت بیان کی ابوالحباب عبداللہ بن ابی کی کنیت تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَاَهْلِ الْكِتٰبِ كَمَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى الْاَذٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ الْاٰيَةَ وَقَالَ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَّا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ حَتّٰى اُذِنَ لَهٗ فِيْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيْدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مَنْصُوْرِيْنَ غَانِمِيْنَ مَعَهُمْ اُسَارٰى مِنْ صَنَادِيْدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا

لوگوں کے قصور معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا کرتے کیونکہ اللہ کا اس وقت یہی حکم تھا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا تم اگلی کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت تکلیف کی باتیں سنو گے اور (سورۂ بقرہ میں) فرمایا بہت اہل کتاب یہ چاہتے ہیں تم کو ایمان لانے کے بعد پھر کافر بنا دیں[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی آیتوں کے موافق کافروں اور مشرکوں کے قصور معاف کر دیتے جیسے اللہ نے حکم دیا تھا یہاں تک کہ آپ کو لڑائی کی اجازت ہوئی پھر جب آپ نے بدر کی جنگ کی اور اس جنگ میں قریش کے کئی عمائد اور سردار مارے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بفتح و فیروزی لوٹ کا مال لے کر لوٹے اور قریش کے کئی عمائد اور سرداروں کو بھی قید کر کے لائے تو اس وقت عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی جو مشرک تھے یہ کہنے لگے اب ان کا کام جم گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو اس وقت انہوں نے سلام پر بیعت کی اور (بظاہر) مسلمان ہو گئے (مگر دل میں نفاق رہا)۔

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ لَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک نے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ابو طالب کو بھی آپ سے کچھ فائدہ ہوا یا نہیں کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے آپ کے لیے مکہ کے مشرکوں پر غصے ہوتے تھے آپ نے فرمایا ہاں (فائدہ کیوں نہیں ہوا) وہ دوزخ میں اس جگہ پر ہیں جہاں ٹخنوں تک آگ ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نیچے کے طبقے میں رہتے (جہاں اور مشرک رہیں گے)۔

بَابُ ۶۶۷ الْمَعَارِيْضِ مَنْدُوْحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ۔

باب تعریض کے طور پر بات کہنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے[2]

---

[1] اس کے آخر میں یہ ہے کہ معاف کرو اور درگزر کرو جب تک اللہ تعالیٰ اپنا حکم نہ دے ۱۲ منہ [2] تعریض کہتے ہیں گول گول بات کہنے کو جس کے دو معنے (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَنَسًا مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ۔

اور اسحاق نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک بیٹا (ابو عمیر) گزر گیا (ابو طلحہ جب گھر آئے تو) انہوں نے ام سلیمؓ سے پوچھا بچہ کیسا ہے ام سلیم نے کہا اب اس کو سکون ہے اور میں سمجھتی ہوں وہ چین سے ہے ابو طلحہ اس کلام کا مطلب یہ سمجھے کہ ام سلیم سچی ہے۔

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے اور حدا پڑھنے والے نے حدا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل تجھ پر افسوس ہے۔

۱۱۴۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ يَعْنِي النِّسَاءَ ۱

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس اور ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کا ایک غلام انجشہ نامی اونٹوں کو حدا پڑھ کر (جلدی جلدی) ہانک رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل ابو قلابہ نے کہا آپ نے شیشوں سے عورتوں کو مراد رکھا۔

۱۱۴۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن بلال نے خبر دی کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدا پڑھنے والا غلام تھا اس کو انجشہ کہتے تھے وہ خوش آواز تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہو سکیں کہنے والا کچھ اور مطلب رکھے اور سننے والا کچھ اور سمجھے جیسے حضرت ابو بکر صدیق جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے بٹھلائے ہوئے مدینہ کو جا رہے تھے رستے میں مشرک لوگ ملے پوچھا ابو بکرؓ یہ تمہارے پیچھے کون ہے انہوں نے کہا رجل یہدینی السبیل اس کا مطلب کافر یہ سمجھے کہ کوئی رستہ بتانے والا ہے اور ابو بکر صدیق نے یہ معنے مراد رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دین کا سچا رستہ بتانے ہیں تو جھوٹ بھی نہ ہوا اور مطلب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ یعنی اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے یہ روایت موصولاً جنائز میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۲ یعنی یہ کہ بچہ اب اچھا ہے اور ام سلیم نے یہ معنے رکھے کہ بچہ مر گیا اس کو بیماری کی تکلیف سے نجات ملی یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۳ تو شیشوں سے عورتوں کی تعریض کی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ

نے اس سے فرمایا انجشہ آہستہ سے چل کہیں شیشوں[۱] کو توڑ نہ ڈالیو قتادہ نے کہا شیشوں سے ناتواں عورتیں مراد ہیں۔

۴۲ ۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا مدینہ میں دشمن کے حملہ کرنے کا خوف ہوا (کچھ آواز سنی گئی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے فرمانے لگے ہم نے تو کوئی (ڈر کی) بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہی دریا ہے[۲]۔

بَابُ ۶۶۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لِشَيْءٍ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَّهُوَ يَنْوِيْ اَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ۔

باب کوئی کہے یہ کوئی چیز نہیں اور اس کا مطلب یہ رکھے یعنی سچ نہیں،

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ بِلَا كَبِيْرٍ وَّاِنَّهُ لَكَبِيْرٌ۔

اور ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبر والوں کے حق میں فرمایا کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جاتے اور وہ بڑا گناہ ہے[۳]

۴۳ ۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كِذْبَةٍ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو یحییٰ بن عروہ نے خبر دی انہوں نے عروہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عائشہ نے کہا چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں (نجومیوں) کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (یعنی ان کی باتیں حق نہیں ہیں جھوٹی ہیں) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم تو کبھی کبھی دیکھتے ہیں ان کی کوئی بات سچ ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ وہ سچی بات ہوتی ہے جو شیطان (جن) فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے پھر اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مرغی کی طرح ٹکڑوں کر کے ڈال دیتا ہے۔ یہ کاہن اس ایک سچ میں سو باتیں جھوٹ ملاتے ہیں[۴]

بَابُ ۶۶۹ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ

باب آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا:

---

[۱] اور مدینہ کے باہر اکیلے جا کر سب دیکھ کر آئے ۱۲ منہ [۲] دریا سے آپ نے اشارہ کیا اس کے بے تکان اور تیز چلنے کا ۱۲ منہ [۳] اس کو امام بخاری نے کتاب الطہارۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے کو فرمایا بڑا نہیں تو سلب سے نفس کیا اور یہی مقصود باب ہے کہ شئے کو لیس شئی کہنا ۱۲ منہ [۵] اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَوْلِهِ تَعَالَى أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ غاشیہ میں) فرمایا کیا اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے اس کی خلقت کیسی ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے وہ کیونکر بلند کیا گیا ہے اور ایوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی [1]

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا إِلَى السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو جابر بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (سورۂ اقرا کی آیتیں اتر کر) پھر وحی (مدت تک) بند رہی اس کے بعد میں ایک بار (رستے میں) جا رہا تھا میں نے آسمان سے آواز سنی کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔[2]

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک رات میں (اپنی خالہ) ام المومنین میمونہؓ کے گھر رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ گیا یا یوں کہا کچھ حصہ رہ گیا تو آپ (بچھونے پر) اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیتیں (سورہ آل عمران کے اخیر کی) ان فی خلق السموات والارض پڑھنا شروع کیں اخیر اولی الالباب تک پڑھیں۔

بَابُ نَكْتِ الْعُودِ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ

باب کیچڑ پانی میں لکڑی مارنا۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

---

[1] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] جبرئیل کو آسمان زمین کے بیچ میں معلق ایک تخت پر دیکھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللهُ الْمُسْتَعَانُ۔

انہوں نے عثمان بن غیاث سے کہا ہم سے ابو عثمان نہدی نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے وہ مدینہ کے ایک باغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اس کو پانی اور کیچڑ میں مار رہے تھے (باغ کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا) اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا دروازہ اس کے لیے کھول دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں ابو بکر صدیقؓ ہیں میں نے دروازہ کھولا ان کو اور بہشت کی خوشخبری دی اس کے بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا ابو موسیٰ جا دروازہ کھول اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں گیا کیا دیکھتا ہوں حضرت عمر ہیں میں نے دروازہ کھولا ان کو بھی بہشت کی خوشخبری دی اس کے بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو اس وقت آنحضرتؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے لیکن سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابو موسیٰؓ جا دروازہ کھول اور اس کو بہشت کی خوشخبری دی اس مصیبت پر (جو دنیا میں) اس کو پیش آئے گی یا ہو گی میں گیا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں میں نے دروازہ کھولا اور ان کو بہشت کی خوشخبری دی اور جو آنحضرتؐ نے فرمایا تھا انہوں نے کہا خیر اللہ مددگار ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ۔ ۶۷۱

باب زمین پر کسی چیز کو مارنا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اور منصور سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے

ا اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حضرت عثمانؓ کو اخیر خلافت میں بڑی مصیبت پیش آئی لیکن انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۲ کہ ایک مصیبت ان کو پیش آئے گی وہ بھی بیان کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ۔

حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جنازے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس کو زمین پر مار رہے تھے پھر آپ نے فرمایا دیکھو تم میں ہر ایک کا ٹھکانا تجویز ہو چکا ہے یا بہشت میں یا دوزخ میں[۱] اس پر صحابہ نے عرض کیا پھر ہم (اپنی تقدیر کے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کریں (عمل سے کیا فائدہ) آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو جو شخص جس ٹھکانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس کو ویسی ہی توفیق دی جائے گی جیسے قرآن میں ہے (سورۂ واللیل میں) فاما من اعطی واتقی اخیر آیت تک[۲]۔

بَابُ ۶۷۳ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ۔

باب تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا کہ ام المومنین ام سلمہؓ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو تہجد کے لیے) بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ اللہ کی رحمت کے خزانے کتنے (آج رات کو) اترے اور کتنے فساد اور فتنے دیکھو ان حجروں والیوں (بیبیوں) کو کون جگاتا ہے تاکہ نماز پڑھیں بہت عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں پر آخرت میں ننگی ہوں گی[۳] اور ابن ثور نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیا آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر[۵]

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

---

[۱] پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی نیک اعمال کرتے رہو اگر تم سے نیک اعمال سرزد ہوتے رہیں گے تو یہ سمجھنے کا موقع ہوگا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں بہشت لکھی ہے اگر ہم برے اعمال میں مصروف رہیں گے تب یہ سمجھنا چاہیئے کہ شاید ہمارا ٹھکانا دوزخ میں لکھا گیا ہے اللہم احفظنا من النار [۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۴] نیک اعمال سے خالی ہوں گے ۱۲ منہ [۵] اس انصاری کی خبر پہ تعجب کیا جس سے یہ کہا تھا کہ آنحضرتؐ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِّنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا

انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین سے ان سے ام المومنین صفیہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں مسجد میں اعتکاف میں تھے میں آپ سے ملنے گئی اور ایک گھڑی عشاء کے وقت باتیں کر کے لوٹی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھ کو گھر تک پہنچا دینے کے لیے اٹھے جب میں مسجد کے دروازے پر پہنچی جہاں بی بی ام سلمہؓ کا گھر تھا تو دو انصاری آدمی ملے[1] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا فرمایا ذرا ٹھہرو سن لو یہ عورت صفیہ بنت حیی (میری بی بی) ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ یہ کیا بات ہے ان پر آپ کا یہ فرمانا شاق گزرا اس وقت آپ نے فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح پھرتا رہتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے[2]

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ۔

باب چھوٹے چھوٹے کنکر یا پتھر انگلیوں سے پھینکنے کی ممانعت

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ ابن صہبان ازدی سے سنا وہ عبداللہ بن مغفل مزنی سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے[3] منع فرمایا اور فرمایا خذف سے نہ تو شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے البتہ ہوتا ہے کہ کسی بیچارے کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے۔

بَابُ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

باب چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

[1] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] اس وجہ سے آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا بدگمان خیال فرمایا ۱۲ منہ [4] اس کو عربی زبان میں خذف کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] اور تم پیغمبر سے بدگمانی کر کے تباہ نہ ہو جاؤ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان اعمش نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا دو شخصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے ایک کو جواب دیا (اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا اس آپ سے عرض کیا گیا آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا (تو میں نے یرحمک اللہ بھی نہیں کہا)

بَابُ ۷۵ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ۔

باب جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کو جواب دینا۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے کہا میں نے معاویہ بن سوید ابن مقرن سے سنا انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا ہم کو حکم دیا ۱ بیمار پرسی کرنے کا ۲ جنازوں کے ساتھ جانے کا ۳ چھینک کا جواب دینے کا ۴ دعوت قبول کرنے کا ۵ سلام کا جواب دینے کا ۶ مظلوم کی مدد کرنے کا ۷ قسم سچا کرنے کا اور سات باتوں سے منع فرمایا ۱ سونے کی انگوٹھی یا چھلا پہننے سے ۲ ریشمی کپڑا پہننے سے ۳ دیبا پہننے سے ۴ سندس پہننے سے (یہ دونوں ریشمی کپڑوں کی قسم ہیں) اور ریشمی لال زین پوشوں سے [۳]

بَابُ ۷۶ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ۔

باب چھینک اچھی ہے اور جمائی بری ہے [۴]

---

[۱] یہ عامر بن طفیل اور ان کے بھتیجے تھے جیسے طبرانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] اکثر علماء کے نزدیک یہ سب باتیں واجب ہیں بعضوں نے کہا چھینک اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح جنازے کے ساتھ جانا باقی باتیں سنت ہیں ۱۲ منہ [۳] اس روایت میں کل پانچ باتیں مذکور ہیں دو چھوڑ دی ہیں وہ دوسری روایت میں مذکور ہیں قسی پہننے سے اور چاندی کے برتنوں سے ۱۲ منہ [۴] چھینک چستی اور ہوشیاری اور صفائی دماغ اور صحت کی دلیل ہے برخلاف اس کے جمائی سستی اور کاہلی اور ثقل اور امتلائے معدہ کی دلیل ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

باب ۶۷ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ

۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

باب ۶۸ لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللهَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد (ابوسعید) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کرنا ناپسند کرتا ہے جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمدللہ کہے تو ہر مسلمان پر جو سنے اس کا جواب دینا واجب ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (منہ بند کر لے) جب جمائی لینے والا (منہ کھول کر) ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

باب چھینک کا جواب کیونکر دے

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں چھینکے تو الحمدللہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے پھر جب وہ یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یوں کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم[1]

باب اگر چھینکنے والا الحمدللہ نہ کہے تو جواب دینا ضرور نہیں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکے آپ نے ایک کو جواب دیا (یرحمک اللہ فرمایا) دوسرے کو جواب نہ دیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے اس کو جواب دیا مجھ کو نہیں دیا آپ نے فرمایا اس نے الحمدللہ کہا تھا اور تو نے الحمدللہ نہیں کہا (اس لیے میں نے بھی جواب نہیں دیا)۔

---

[1] یعنی اللہ تم کو سچا رستہ دین کا بتلائے اور تمہارا کام سنوار دے۔ ۱۲ منہ

باب ۶۷۹ إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

باب ۶۸۰ بَدْءِ السَّلَامِ

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ

باب جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (ابو سعید کیسان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ چھینک کو اچھا جانتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب کوئی تم میں سے چھینکے اور الحمدللہ کہے تو جو مسلمان سنے اس پر یرحمک اللہ کہنا واجب ہے۔ لیکن جمائی وہ تو شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آنے لگے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھ کر) اس لیے کہ جب تم میں کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے[۱]

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

کتاب اذن مانگنے (اجازت لینے) کے بیان میں

باب سلام کے شروع ہونے کا بیان[۲]

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت[۳] پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب اللہ تعالیٰ ان کو بنا چکا تو فرمایا جاؤ وہ جو فرشتوں کا گروہ ہے ان کو سلام کرو اور سن وہ تجھ کو کیا جواب دیتے ہیں وہی جواب تیرا

[۱] وہ تو بنی آدم کا دشمن ہے تو آدمی کی سستی اور کاہلی دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے استئذان کے متصل سلام کا باب باندھا اس میں اشارہ ہے کہ جو سلام نہ کرے اسے اندر آنے کی اجازت نہ دی جاوے چنانچہ اگلے باب میں اس کی اجازت آوے گی ۱۲ منہ [۳] یا آدم کی اس صورت پر جو اللہ کے علم میں تھی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آدم پیدائش سے اسی صورت پر تھے جس صورت پر ہمیشہ رہے یعنی یہ نہیں ہوا کہ پیدا ہوتے وقت چھوٹے بچے سے ہوں پھر بڑے ہوئے ہوں جیسے ان کی اولاد میں ہوا کرتا ہے ۱۲ منہ۔

فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ۔

بَاب ۶۸۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ۔ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ اِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُوْرَهُنَّ وَرُءُوْسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اور تیری اولاد کا رہے گا آدم گئے اور فرشتوں سے) کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ کا لفظ بڑھایا اب آدم کی اولاد میں جتنے آدمی بہشت میں جائیں گے وہ آدم ہی کی صورت (قد و قامت) پر ہوں گے (ساٹھ ساٹھ ہاتھ لمبے) آدم کے بعد سے پھر خلقت کا قد و قامت کم ہوتا گیا اب تک ایسا ہی ہوتا رہا[1]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) یہ فرمانا مسلمانوں تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور ان سے سلام علیک کیے بدون نہ جایا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ حکم تم کو اس غرض سے دیا گیا ہے) کہ (جب ایسا موقع ہو تو تم (اس کا) خیال رکھو پھر اگر تم کو معلوم ہو کہ گھر میں کوئی آدمی موجود نہیں تو جب تک تمہیں (خاص) اجازت نہ ہو ان میں نہ جاؤ اور اگر گھر میں کوئی ہو اور) تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو (بے تامل) لوٹ آؤ یہ لوٹ آنا تمہارے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ غیر آباد مکان جن میں تمہارا اسباب ہو ان میں (بے اجازت) چلے جانے میں کچھ گناہ نہیں اور جو کچھ تم علانیہ کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے اور سعید بن ابی حسن نے امام حسن بصری سے کہا عجم کی عورتیں (یعنی عرب کے سوا دوسرے ملکوں کی) اپنے سینے اور سر کھولے رہتی ہیں[2] انہوں نے کہا تو اپنی نگاہ پھیرے[3] اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا

---

[1] ممکن ہے کہ آئندہ اور کم ہو جائے یہ زیادتی اور کمی ہزاروں برس میں ہوتی ہے انسان اس کو کیا دیکھ سکتا ہے جو لوگ اس قسم کی حدیثوں میں شبہ کرتے ہیں ان کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ آدمؑ کی صحیح تاریخ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے تو معلوم نہیں آدمؑ کو کتنے لاکھ برس گزر چکے ہیں نہ یہ معلوم ہے کہ آئندہ دنیا کتنے لاکھ برس اور رہے گی اس لیے قد و قامت کا کم ہو جانا قابل انکار نہیں کیونکہ تم کو جو اگلے لوگوں کی قبریں یا نعشیں ملیں وہ بہت کم مدت کی تھیں اور یہ انقلاب معلوم نہیں کتنے سالہائے دراز میں ہوتا ہے اس وقت تک کی نہ کوئی قبر مل سکتی ہے نہ نعش ۱۲ منہ

[2] اور کم بخت اسی طرح باہر پھرتی ہیں ہماری نظر ان پر پڑتی ہے ۱۲ منہ

[3] دوبارہ ان کے سینے اور سر پر نظر نہ ڈال پہلی نظر جو دفعتًہ پڑ جائے وہ معاف ہے اس اثر کو لا کر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ اصل میں اذن لینے کا حکم اسی لیے ہوا کہ نظر نہ پڑے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ۔

مسلمانوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) بچائے رہیں قتادہ نے کہا یعنی ان عورتوں پر نظر نہ ڈالیں جوان پر حرام ہیں (اجنبی اور غیر محرم عورتوں پر) اور (اسی سورت میں) فرمایا مسلمان عورتوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) بچائے رہیں دوسری آیت میں جو خائنۃ الاعین کا لفظ ہے اس کا معنی یہی ہے کہ جس عورت پر نظر ڈالنا منع ہے اس پر نظر ڈالنا اور زہری نے کہا جن عورتوں کو ابھی حیض نہیں آیا وہ کم سن ہیں تو اگر ان پر نظر ڈالنا اچھا لگتا ہے تب ان پر نظر ڈالنا درست نہ ہوگا گو وہ کم سن ہوں اور عطاء بن ابی رباح نے ان لونڈیوں پر نظر ڈالنا جو مکہ میں بکا کرتی ہیں مکروہ رکھا ہے۔ مگر جب خریدنے کا ارادہ ہو[1]

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سلیمان بن یسار نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عباس نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو فضل بن عباس کو اپنے پیچھے اونٹنی کے پچھلے پر بٹھا لیا وہ خوبصورت گورے آدمی تھے آنحضرتؐ تو اونٹنی پر سوار لوگوں کو مسئلے بتا رہے تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک خوبصورت عورت آئی وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مسئلہ پوچھتی تھی فضل اس کو دیکھنے لگے اس کا حسن و جمال ان کو بھلا معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے لا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑ کر ان کا منہ دوسری طرف کر دیا وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ اللہ کا فرض حج اس وقت فرض ہوا جب میرا باپ ضعیف بوڑھا ہے اونٹ پر بیٹھ بھی نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں تو کافی ہوگا آپ نے فرمایا ہاں۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے

[1] تو خریدنے والے کو اس کا ہر ایک عضو دیکھنا درست ہے اب تک مکہ سوق الجواری قائم ہے جہاں لونڈیاں بکتی رہتی ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَبُوعَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو رستوں پر مت بیٹھا کرو (کیونکہ آتے جاتے غیر عورتوں پر نظر پڑتی ہے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو اپنی مجلسوں (قہوہ خانوں وغیرہ) میں تو بیٹھنا ضرور پڑتا ہے وہیں ہم لوگ باتیں کرتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا جب تم نہیں مانتے مجلسوں میں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو ایسا کرو رستے کا حق ادا کرو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ رستے کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا اور راہ گیروں کو نہ ستانا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم دینا بری بات سے منع کرنا۔

باب ۶۸۲ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا۔

باب سلام اللہ کا ایک نام ہے اور اللہ تعالے نے (سورۂ نساء میں) فرمایا جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بڑھ کر اچھا جواب دو یا اتنا ہی۔

۱۱۶۰۔ **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم (پہلے) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو (قعدے میں) یوں کہتے اللہ پر سلام اس کے بندوں کی طرف سے جبریل پر سلام میکائیل پر سلام فلاں پر سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اللہ تو خود سلام ہے (اس لیے یوں نہ کہو اللہ پر سلام) جب کوئی تم میں نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب تم نے یہ کہا تو اللہ کے ہر نیک بندے

۱؎ وہاں بلاتے ہیں اللہ یہ مجلسیں اکثر رستوں پر ہوتی ہیں ۱۲ منہ ۲؎ تو السلام علیکم کے معنی یہ ہوئے کہ حق تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے ہر بلا سے بچائے رکھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنْ بَعْدِ الْكَلَامِ مَاشَآءَ

باب ۶۸۳ تَسْلِيْمِ الْقَلِيْلِ عَلَى الْكَثِيْرِ

۱۱۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَآرُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

باب ۶۸۴ تَسْلِيْمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ۔

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

باب ۶۸۵ تَسْلِيْمِ الْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا اَخْبَرَهٗ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ

کو زمین میں ہو یا آسمان میں تمہارا سلام پہنچ جائے گا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ پھر اس کے بعد نمازی جو چاہے وہ دعا مانگے (دین کی ہو یا دنیا کی)۔

باب تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کم عمر والا بڑے عمر والے کو پہلے سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو۔

باب سوار پہلے پیدل کو سلام کرے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو زیاد بن سعد نے انہوں نے ثابت سے سنا جو عبدالرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل کو (پہلے) سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

باب چلنے والا (پہلے) بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے ذکر کیا کہا ہم کو روح عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو زیاد نے خبر دی ان کو ثابت نے جو عبدالرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سوار (پہلے) پیدل کو سلام کرے اور چلنے

besturdubooks.wordpress.com

عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

بَابُ ۶۸۶ تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ

وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

باب کم عمر والا (پہلے) بڑی عمر والے کو سلام کرے اور ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے چھوٹا بڑے کو سلام کرے اسی طرح چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

بَابُ ۶۸۷ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب سلام کا فاش کرنا (یعنی ہر ایک مسلمان کو سلام کرنا اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو۔)

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے شیبانی سے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثا سے انہوں نے معاویہ بن سعید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازے کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا ناتواں کی مدد کرنے کا مظلوم کی کمک کرنے کا سلام فاش کرنے کا قسم کھانے والی کی قسم کو سچا کرنے کا اور آپ نے منع فرمایا چاندی کے برتن میں (کھانے) پینے کا سونے کی انگوٹھی پہننے سے ریشمی لال زین پوشوں پر سوار ہونے سے حریر اور دیبا اور قسی اور استبرق (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں ان کے) پہننے سے۔

بَابُ ۶۸۸ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ۔

باب پہچانت ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرنا۔

لہ اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ابونعیم نے اور بیہقی نے وصل کیا اور کرمانی نے غلطی کی جو کہا کہ امام بخاری نے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بطریق مذاکرہ سنی ہوگی اس لیے وقال ابراہیم کہا کیونکہ امام بخاری نے ابراہیم بن طہمان کا زمانہ نہیں پایا وہ امام بخاری کی ولادت سے ۲۶ سال پیشتر گزر چکے تھے اور ہم اوپر کئی بار لکھ آئے ہیں کہ علم حدیث میں عقلی قیاسات سے کچھ نہیں چلتا اخیر میں آدمی کا مضحکہ ہوتا ہے۔ خدا جزائے خیر دے حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ کو ان کی سی وسعت ہونا چاہیے جب آدمی علم حدیث میں کچھ لکھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰى مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید نے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام میں کونسا کام بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا محتاجوں کو، کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو۔

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا خَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین (راتوں) سے زیادہ چھوڑ دے (ترک ملاقات کر دے خفا رہے)، دونوں ملیں بھی تو یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے (مل جائے) سفیان کہتے تھے میں نے زہری سے یہ حدیث تین بار سنی ہے۔

بَابُ ۶۸۹- اٰيَةِ الْحِجَابِ

باب پردے کی آیت کا بیان

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهٗ وَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ اُنْزِلَ وَقَدْ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْاَلُنِيْ عَنْهُ وَكَانَ اَوَّلَ مَا نَزَلَ فِيْ مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت میری عمر دس برس کی تھی میں نے دس برس اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے آپ کی خدمت کی اور میں سب لوگوں سے زیادہ پردے کے حال سے واقف ہوں جب پردے کا حکم اترا ابی بن کعب صحابی بھی مجھ سے پردے کا حال پوچھا کرتے ہوا یہ کہ پردے کا حکم پہلے پہل اس وقت اترا جب آپ نے ام المومنین زینب بنت جحش سے صحبت کی۔ صبح کو آپ نوشاہ تھے

لہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔ بعضوں نے کہا ابوذر غفاری ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بہا عروسا فدعا القوم فاصابوا من الطعام ثم خرجوا وبقی منہم رھط عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطالوا المکث فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج وخرجت معہ کی یخرجوا فمشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومشیت معہ حتی جاء عتبۃ حجرۃ عائشۃ ثم ظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم خرجوا فرجع ورجعت معہ حتی دخل علی زینب فاذا ھم جلوس لم یتفرقوا فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجعت معہ حتی بلغ عتبۃ حجرۃ عائشۃ فظن ان قد خرجوا فرجع ورجعت فاذا ھم قد خرجوا فانزل آیۃ الحجاب فضرب بینی وبینہ سترا۔

آپ نے لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی وہ آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے لیکن چند آدمی[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بڑی دیر تک بیٹھے رہے آخر (مجبور ہو کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھ کر باہر تشریف لے چلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا (آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ لوگ اٹھ جائیں)، آپ چلے میں بھی آپکے ساتھ چلا حضرت عائشہؓ کے حجرے کے زہ پر پہنچے اس وقت آپنے خیال کیا شاید اب وہ لوگ چل دیئے ہونگے یہ خیال کرکے آپ لوٹے میں بھی لوٹا حضرت زینب کے حجرے میں گئے دیکھا تو وہ ابھی تک بیٹھے ہیں نہیں گئے آخر پھر آپ لوٹے میں بھی لوٹا آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے کی زہ تک پہنچے اس وقت خیال کیا شاید اب وہ لوگ اٹھ گئے ہونگے اور لوٹ آئے میں بھی آپکے ساتھ لوٹ آیا اب کے لوگ چل دیئے تھے۔ اس وقت اللہ تعالی نے پردے کی آیت اتاری۔ اور آنحضرت[3] نے مجھ میں اور حضرت زینب کے بیچ میں پردے کی آڑ کرلی۔

۶۸ ۱۱ ۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا معتمر قال ابی حدثنا ابو مجلز عن انس رض قال لما تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب دخل القوم فطعموا ثم جلسوا یتحدثون فاخذ کانہ یتہیأ للقیام فلم یقوموا فلما رای قام فلما قام قام من قام من القوم وقعد بقیۃ القوم وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء لیدخل فاذا القوم جلوس ثم انہم قاموا فانطلقوا فاخبرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء حتی

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہا والد نے کہا ہم سے ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے بیان کیا انہوں نے انس سے روایت کی، انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے نکاح کیا لوگ دعوت کھانے کو آئے اور کھانا کھا کے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آنحضرت نے ایسا کیا جیسے اٹھنا چاہتے ہیں لیکن وہ نہیں اٹھے آپ نے جب یہ حال دیکھا تو کھڑے ہو گئے آپ کے کھڑے ہونے پر بعضے لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ لیکن بعضے اب بھی بیٹھے رہے آپ اندر جانے کے لیے تشریف لائے دیکھا تو ابھی تک وہ لوگ بیٹھے ہیں اسکے بعد کہیں وہ اٹھے اور گئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لہ یہ تین آدمی تھے انکے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ ۲ہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ سمجھ کر اٹھ جائیں ۱۲ منہ ۳ہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر باہر تشریف لیگئے۔

besturdubooks.wordpress.com

دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْهِ مِنَ الْفِقْهِ اَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ حِيْنَ قَامَ وَخَرَجَ وَفِيْهِ اَنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقُوْمُوْا۔

کو خبر دی کہ اب وہ لوگ چلے گئے آپ تشریف لائے اندر گئے۔ میں بھی اندر جانے کو تھا کہ آپ نے مجھ میں اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (سورۂ احزاب کی) یاایھا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی اخیر تک۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ آنحضرتؐ جب اٹھ کھڑے ہوئے اور چلے ان سے اجازت نہیں لی اور یہ بھی نکلا کہ آپ نے ان کے سامنے اٹھنے کی تیاری کی۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ اٹھ جائیں۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْجُبْ نِسَآءَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ الْحِجَابِ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب نے خبر دی کہا مجھ سے والد (ابراہیم بن سعد) نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے آپ اپنی عورتوں کو پردے میں رکھیے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ (پردے کا حکم نہیں دیتے تھے) آپ کی بیبیاں رات برات کو نکلا کرتیں۔ مناصع کی طرف جاتیں (پاخانہ پھرنے کو) ایک رات سودہ بنت زمعہ جو لمبی تڑنگی عورت تھیں نکلیں حضرت عمرؓ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا ان کا مطلب یہ تھا کسی طرح پردے کا حکم جلدی اترے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (آنحضرتؐ کی بیبیوں کے لیے) پردے کا حکم اتارا۔

بَابُ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

باب اذن لینے کا اسی لیے حکم دیا گیا ہے کہ نظر نہ پڑے۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

لہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ازواج مطہرات کے لیے جس پردے کا حکم دیا گیا وہ یہ تھا کہ گھر کے باہر ہی نہ نکلیں یا نکلیں تو مخفی یا محمل وغیرہ میں کہ ان کا جثہ بھی معلوم نہ ہو سکے۔ مگر وہ پردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے خاص تھا دوسری مسلمان عورتوں کو ایسا حکم نہ تھا سادہ لباس پہن کر برابر نکلا کرتیں جیسے اوپر متعدد حدیثوں میں گزرا ۱۲ منہ۔ ع تو معلوم ہوا جب لوگ بیکار بیٹھے رہیں اور صاحب خانہ تنگ ہو جائے تو ان کی بغیر اجازت اٹھ کر چلے جانا یا ان کو اٹھانے کے لیے اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا اَنَّكَ هٰهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ جُحْرٍ فِيْ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

بن عیینہ نے زہری نے کہا مجھے اس حدیث کا ایسا یقین ہے وایسی یاد ہے، جیسے تیرے یہاں ہونے کا یقین ہے۔ انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی انہوں نے کہا ایک شخص[1] نے سوراخ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں جھانکا اس وقت آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا جس سے سر کھجلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا[2] اگر مجھ کو معلوم ہو جاتا تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پر مارتا۔ (آنکھ پھوڑ دیتا)، ارے بھلے آدمی پھر اجازت لینے کا حکم کیوں ہوا ہے۔ اسی لیے تاکہ نظر نہ پڑے[3]۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ اَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعَنَهٗ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا آپ تیر لے کر کھڑے ہوئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ چاہتے تھے کسی تدبیر سے اس کی آنکھ پر ماریں[4]۔

باب ۶۹۱ زِنَا الْجَوَارِحِ دُوْنَ الْفَرْجِ۔

باب اور اعضار کا بھی سوا شرمگاہ کے زنا کرنا۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَرَ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ ح وَ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا قرآن شریف میں جو لمم کا لفظ آیا ہے (سورۂ والنجم میں)، تو میں لمم ابوہریرہؓ کے قول سے زیادہ اور کسی چیز سے زیادہ مشابہ نہیں پاتا ہوں دوسری سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے

[1] بعضوں نے کہا یہ حکم بن ابی العاص بن امیہ تھا یعنی مروان کا باپ ۱۲ منہ [2] یعنی آپ کو جب یہ خبر پہنچی تو اس شخص سے ۱۲ منہ۔
[3] جب جھانک کر سب دیکھ لیا تو اب اجازت لینے سے کیا فائدہ ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے تو صاحب خانہ اس پر حملہ کر سکتا ہے۔ اگر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو صاحب خانہ کو اس کی دیت نہ دینا ہوگی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ۔

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں تم کو اس سے زیادہ کسی چیز سے مشابہ نہیں پاتا جو ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کا حصہ زنا میں سے لکھ دیا ہے (یعنی جتنے زنا وہ کرنے والا ہے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے) جس کو وہ ضرور کریگا تو آنکھ کی زنا (شہوت سے کسی غیر عورت کو) دیکھنا ہے اور زبان کی زنا (فحش باتیں) کرنا ہے اور آدمی کا نفس (زنا کی) خواہش کرتا ہے پھر شرم گاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے[1]۔

بَابٌ ۶۹۲ التَّسْلِيْمُ وَالْاِسْتِئْذَانُ ثَلٰثًا

باب تین بار سلام کرنا تین بار اذن چاہنا

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلٰثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم سے عبداللہ بن مثنی نے کہا ہم سے ثمامہ بن عبداللہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باہر سے اذن لیتے وقت) تین بار سلام کرتے[2] اور (جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار فرماتے[3]۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ اِذْ جَاءَ اَبُوْ مُوْسٰى كَاَنَّهُ مَذْعُوْرٌ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَاْذَنْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یزید بن خصیفہ نے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ابوموسیٰ اشعری آئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ڈرے ہوئے گھبرائے ہوئے ہیں۔ وہ کہنے لگے میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا تھا۔ میں نے (حدیث کے موافق) تین بار اذن مانگا لیکن مجھ کو اذن نہیں ملا آخر میں لوٹ گیا حضرت عمرؓ نے مجھ سے پوچھا تو کھڑا کیوں نہیں رہا (اور انتظار کیوں نہیں کیا)

[1] مطلب یہ ہے کہ نفس میں زنا کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اب اگر شرم گاہ سے زنا کی تب تو زنا کا گناہ لکھا گیا اور اگر خدا کے خوف سے زنا سے باز رہا تو خواہش غلط اور جھوٹ ہوگئی یعنی معاف ہو جائے گی ۱۲ منہ [2] اگر تیسری بار میں بھی جواب مل گیا اور اذن دیا گیا تو اندر جاتے ورنہ لوٹ جاتے ۱۲ منہ [3] یعنی وعظ و نصیحت میں تاکہ لوگ اس کو خوب سمجھ لیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُقِيْمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ بُسْرٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ بِهٰذَا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ أَرَادَ عُمَرُ التَّثَبُّتَ لَا أَنْ لَا يُجِيْزَ خَبَرَ الْوَاحِدِ۔

میں نے کہا میں نے تین بار اذن مانگا لیکن مجھ کو اذن نہ ملا اس لیے میں لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم میں سے تین بار اذن مانگے لیکن اس کو اذن نہ ملے تو لوٹ جائے حضرت عمرؓ نے یہ حدیث سن کر کہا خدا کی قسم کوئی گواہ اس حدیث کی صحت پر تجھ کو لانا چاہیئے تو کیا تم لوگوں میں سے بھی کسی نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس وقت ابی بن کعب کہنے لگے خدا کی قسم ابوموسیٰ کے ساتھ ہم میں سے وہ جائے جو سب لوگوں سے چھوٹا (کم عمر) ہو ابوسعیدؓ کہتے ہیں میں ہی سب لوگوں سے چھوٹا تھا میں ان کے ساتھ گیا اور حضرت عمرؓ کو خبر کر دی کہ واقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ابن مبارک نے کہا[1] مجھ کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا انہوں نے بسر بن سعید سے کہا میں نے ابوسعید سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی[2] امام بخاری نے کہا حضرت عمرؓ نے جو ابوموسے سے گواہ لانے کو کہا تو ان کا مطلب یہ تھا کہ حدیث کی اور زیادہ

بَابٌ ۶۹۳ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ قَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

باب اگر کوئی شخص بلایا جائے تو وہ بھی اذن لے یا نہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے کہا[4] قتادہ سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ [2] تو بسر کا سماع ابوسعید سے ثابت ہوا ۱۲ منہ

[3] بلکہ خبر واحد یعنی ایک راوی کی روایت بھی جب وہ ثقہ ہو حجت ہے اور قیاس کو اس کے مقابل ترک کر دیں گے اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ بھی یہی کہتے ہیں پر اس پر عمل نہیں کرتے خبر واحد کو کیا مشہور کو بھی قیاس سے رد کرتے ہیں یہ عجب انصاف ہے کہ اصول قانونی تو ایسے باندھتے ہیں جس سے آدمی یہ سمجھے کہ حنفیہ حدیث پر بہت چلنے والے ہیں مگر فروع میں ان اصول کا کچھ خیال نہیں رکھتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ حضرت عمر کے سے فاضل اور عالم شخص کو بعضے وہ حدیثیں بھی معلوم نہیں تھیں جو ادنے ادنے کم عمر صحابہ کو معلوم تھیں۔ پھر یہ سمجھنا کہ امام ابو حنیفہ یا امام شافعی کو کل حدیثیں معلوم تھیں نرا جہل ہوگا ۱۲ منہ [4] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ إِذْنُهُ۔

یوں نقل کیا ہے کہ بلانا ہی اس کا اذن ہے[عہ]۔

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ أَبَا هِرٍّ الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن ذر نے کہا ہم کو مجاہد نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں گیا آپ نے ایک دودھ کا پیالہ وہاں دیکھا تو فرمایا ابوہریرہ جا اور سائبان والے مہاجرین کو (جو محض محتاج اور متوکل تھے) بلا لا ابوہریرہ کہتے ہیں میں ان کے پاس گیا ان کو بلایا وہ آئے اور اجازت لے کر اندر گئے۔

بَابُ ۶۹۴ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سیار بن وردان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے وہ بچوں پر سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہنے لگے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے[عہ]۔

بَابُ ۶۹۵ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ۔

باب مرد عورتوں کو عورتیں مردوں کو سلام کریں[لہ]۔

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل سے انہوں نے کہا ہم (آں حضرت کے عہد میں) جمعہ کا دن آنے سے خوش ہوتے۔ ہماری قوم میں ایک بڑھیا تھی جو بضاعہ کی طرف کسی

[لہ] حدیث کی رو سے تو یہ جائز نکلتا ہے۔ مگر فقہا یہ کہتے ہیں کہ جوان عورتوں کو مردوں کا یا جوان مردوں کو عورتوں کا سلام کرنا بہتر نہیں۔ ایسا نہ ہو کوئی فتنہ پیدا ہو۔ میں کہتا ہوں فتنہ کے خیال سے شرعی حکم بدل نہیں سکتا جب کلام جائز ہے تو سلام کا منع ہونا عجیب ہے۔ حدیث میں تقرء السلام علی من عرفت وعلی من لم تعرف ہے جو عورت مرد سب کو شامل ہے ۱۲ منہ [لہ] حافظ نے کہا اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [عہ] اب پھر اذن لینے کی ضرورت نہیں باب کی حدیث میں باوجود دعوت کے اذن لینے کا ذکر ہے۔ دونوں میں تطبیق یوں کی ہے کہ اگر بلاتے ہی کوئی چلا آئے تب تو نئے اذن کی ضرورت نہیں ورنہ اذن لینا چاہیے ۱۲ منہ [عہ] بچوں کو بھی سلام کرتے سبحان اللہ آپ کے اخلاق کریمانہ سبحان اللہ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُوْلِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

کو بھجواتی ابن مسلمہ راوی نے کہا بضاعہ ایک کھجور کا باغ تھا مدینہ میں (یا کنواں تھا وہاں درخت بھی ہونگے) اور چقندر کی جڑیں منگواتی انکو ایک ہانڈی میں پکاتی اور جو کے تھوڑے دانے لیتی انکو پیستی دیہ آٹا ان جڑوں میں چھڑک دیتی) ہم لوگ جب جمعہ کی نماز پڑھ چکتے تو لوٹ کر اس بڑھیا پاس جاتے، اس کو سلام کرتے (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) وہ یہ چقندر کی جڑیں (آٹا ملی ہوئیں) ہمارے سامنے رکھتی (ہم ان کو کھاتے) بس جمعہ کی خوشی اسی لیے ہوتی اور ہم آنحضرت کے عہد میں، دوپہر کا آرام اور کھانا سب جمعہ کی نماز کے بعد کرتے۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَرٰى مَا لَا نَرٰى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُوْنُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهُ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ یہ جبرئیل (کھڑے) ہیں تم کو سلام کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ آپ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے[1] معمر کے ساتھ اس حدیث کو شعیبؓ[2] اور یونس اور نعمان نے بھی زہری سے روایت کیا یونس اور نعمان کی روایتوں میں وبرکاتہ زیادہ ہے۔

بَابٌ ۶۹۶ إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا۔

باب اگر گھر والا پوچھے کون ہے اس کے جواب میں کوئی کہے "میں ہوں" (اور نام نہ لے)

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قرضے کے مقدمہ میں

[1] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ کیونکہ فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت اور جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے تھے اور دحیہ مرد تھے تو ان کا حکم بھی مرد کا ہوا۔ اور حدیث سے مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو سلام کرنا ثابت ہوگیا اور وہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [2] شعیب اور یونس کی روایتوں کو خود امام بخاری نے استئذان اور مناقب میں اور نعمان کی روایت کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا۔

جو میرے والد پر تھا کچھ عرض کرنے کے لئے آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے (اندر سے) پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں (یعنی نام کیوں نہیں لیتا) آپ نے میں ہوں کہنا برا جانا[۱]

بَابٌ ۶۹۷ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْمَلٰئِكَةُ عَلَى آدَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

باب جواب میں صرف السلام علیکم بھی کہنا درست ہے۔

(گو ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نہ کہے) مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جبرئیل کے جواب میں یوں کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم ع کے جواب میں یوں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ (یہ دونوں حدیثیں اوپر موصولاً گزر چکی ہیں[۲]

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ

ہم سے اسحٰق بن منصور نے ذکر کیا کہا کہ ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی، کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انھوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے کہا ایک شخص[۳] مسجد میں آیا اور آنحضرت صلعم مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوتے تھے اس نے نماز پڑھی پھر آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام۔ (یہیں سے باب کا مطلب نکلا) جا پھر سے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر گیا، دوبارہ نماز پڑھی۔ پھر آن کر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام، جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، وہ پھر گیا اور سہ بارہ نماز پڑھی پھر آن کر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، آخر دوسری یا تیسری مرتبہ میں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو نماز پڑھنا سکھلائیں۔ آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اچھا پورا وضو کر۔ پھر قبلے کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہہ

---

[۱] کیونکہ بعضے وقت صرف آواز سے صاحب خانہ پہچان نہیں سکتا کون ہے اس لیے جواب میں اپنا نام بیان کرنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ رح

[۲] ان حدیثوں کو لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ بڑھانا بہتر ہے گو صرف وعلیکم السلام بھی کہنا درست ہے۔ ۱۲ منہ رح

[۳] اس کا نام خلاد بن رافع تھا۔ ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ فِي الْاٰخِرِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا

پھر جو قرآن آسانی سے پڑھ سکے وہ پڑھ۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سر اٹھا، سیدھا کھڑا ہو گیا، پھر اطمینان سے سجدہ کر۔ پھر سر اٹھا، اطمینان سے بیٹھ۔ پھر دوسرا سجدہ اطمینان سے کر پھر سر اٹھا۔ اطمینان سے بیٹھ۔ اسی طرح ساری نماز (آہستگی اور درستگی کے ساتھ) ادا کر۔ ابو اسامہ راوی نے دوسرے سجدے کے بعد یوں کہا، پھر سر اٹھا، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا تو اس میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں ہے۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے سعید مقبری نے بیان کیا انھوں نے اپنے والد (ابو سعید) سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے یہی حدیث نقل کی، اس میں یوں ہے پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا۔

باب ۶۹۸۔ اِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ۔

باب اگر کوئی شخص کسی سے کہے فلاں شخص نے تم کو سلام کہا ہے تو وہ کیا کہے۔؟

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہؓ نے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، جبریلؑ تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

باب ۶۹۹۔ اَلتَّسْلِيْمُ فِي مَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ۔

باب اگر کسی مجلس میں مسلمان مشرک سب طرح کے لوگ ہوں جب بھی مجلس والوں کو سلام کر سکتے ہیں

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے معمر سے، انھوں نے زہری سے۔ انھوں نے عروہ بن زبیر سے۔ کہا مجھ کو اسامہ بن زید نے خبر دی،

سلہ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الایمان والنذور میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ رحمہ۔ سلہ اور سلام کرنے والا مسلمانوں کی نیت کرے بعضوں نے کہا، یوں کہے، السلام علی من اتبع الھدی۔ ۱۲ منہ رحمہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا
عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ
وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ
بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحٰرِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ
فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ
عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللهِ
بْنُ أُبَيٍّ بْنُ سَلُولٍ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ
بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ
الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ
ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ
إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ
بْنُ أُبَيٍّ بْنُ سَلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ
هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي
مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ
مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ
اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ
فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ
وَالْيَهُودُ حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ
رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ
ابْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ
مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ
أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پہ پالان
تھی۔ اس پہ ایک چادر فدک کی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہ رضؓ کو
اپنے پیچھے بٹھا لیا (آپؐ سعد بن عبادہ کو پوچھنے بنی حارث بن خزرج
کے محلہ میں جا رہے تھے (وہ بیمار تھے) یہ اس وقت کا ذکر ہے جب
تک جنگ بدر نہیں ہوئی تھی۔ آپ (رستے میں) ایک مجلس پر سے
گزرے جس میں مسلمان مشرک بت پرست یہودی سب ملے جلے ہوئے
تھے، ان میں عبداللہ بن ابی بن سلول (مشہور منافق بھی تھا۔ اور
عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی شاعر) بھی تھے جب گدھے کی گرد
مجلس والوں تک پہنچنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک چادر سے
ڈھانک لی، پھر کہنے لگا ہم پر گرد مت اڑاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا۔ (یہیں سے باب کا مطلب نکلا۔
پھر آپ ٹھہر گئے۔ گدھے سے اتر کر ان کو اللہ کی طرف بلایا۔ (اسلام
کی دعوت دی)، قرآن پڑھ کر ان کو سنایا، تب عبداللہ بن ابی کہنے لگا
بھلے آدمی اس سے بہتر تو دوسرا کلام نہیں ہو سکتا (قرآن کی فصاحت
کا وہ بھی قائل ہوا)، مگر اگر تم سچے ہو تو ہم کو ہماری مجلسوں میں کیوں
پریشان کرتے ہو۔ اپنے گھر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے
اس کو یہ قصے سناؤ، اس پر عبداللہ بن رواحہ بولے نہیں یارسول
اللہ ہماری مجلسوں میں آپ ضرور تشریف لایا کیجئے اور ہم کو یہ کلام
سنایا کیجئے۔ ہم اس کو بہت پسند کرتے ہیں اس گفتگو پر مسلمان اور مشرک
اور یہودی گالی گلوچ کرنے لگے۔ قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں
لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دھیما کرتے رہے (سمجھاتے رہے
لڑو نہیں، لڑنے کی کیا بات ہے)۔ اس کے بعد آپ جانور پر سوار
ہوئے اور سعد بن عبادہ رضؓ کے پاس گئے۔ ان سے فرمایا تم نے آج ابوحباب
یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول کی تقریر نہیں سنی۔ اس نے ایسی ایسی
(بے ادبی کی) باتیں کیں۔ سعد نے کہا، یارسول اللہؐ! آپ معاف

besturdubooks.wordpress.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ عَلٰى اَنْ يُتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْنَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَنْ لَّمْ يُسَلِّمْ عَلٰى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَّلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهٗ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهٗ وَاِلٰى مَتٰى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِيْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوْا عَلٰى شَرَبَةِ الْخَمْرِ۔

۸۴۱۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا حَتّٰى كَمَلَتْ خَمْسُوْنَ لَيْلَةً وَّاٰذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ۔

کر دیجئے اور درگزر فرمائیے اللہ کی قسم اللہ نے جو مرتبہ آپ کو دیا ہے وہ دیا ہے (پیغمبری کا مرتبہ جو بادشاہت سے کہیں زیادہ ہے) ہوا یہ تھا کہ آپ کے تشریف لانے سے پیشتر اس ملک والوں نے یہ تجویز کی تھی کہ عبداللہ کے سر پر (بادشاہی کا تاج) رکھیں، سرداری کا عمامہ باندھیں جب اس تجویز کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبری دے کر چلنے نہ دیا تو اس کو حسد پیدا ہو گیا، اسی حسد کی وجہ سے اس نے ایسی ایسی گفتگو کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کا قصور معاف کر دیا۔

باب گناہ کرنے والے کو سلام نہ کرنا نہ اس کا جواب دینا۔ جب تک اس کی توبہ معلوم نہ ہو جائے اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ توبہ کب تک معلوم ہو سکتی ہے[۱] اور عبداللہ بن عمرو نے کہا، شراب خواروں کو سلام نہ کرو[۲]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے، کہ عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک سے سنا، وہ اس وقت کا قصہ بیان کرتے تھے۔ جب غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں آدمیوں سے بات کرنا منع کر دیا تھا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا، آپ کو سلام کرتا۔ (آپ پکار کر جواب نہ دیتے میں دل میں کہتا، آپ نے سلام کے جواب میں ہونٹ بھی ہلائے یا نہیں[۳] اسی طرح مجھ پر پچاس راتیں گزریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گناہ اللہ جل جلالہ کے پاس سے معاف ہونے کی خبر صبح کی نماز پڑھ کر دی۔

[۱] اس کی کوئی حد معین نہیں ہو سکتی بہرحال جب تک توبہ منکشف نہ ہو جائے اس سے ترک سلام و کلام کر سکتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

[۲] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ۔ [۳] گو سلام کا جواب دینا فرض ہے مگر یہ ترک جواب بھی بحکم الٰہی تھا۔ ۱۲ منہ

[۴] یہاں سے باب کا دوسرا مطلب نکلا گویا پچاس راتوں کے بعد توبہ معلوم ہوئی۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۷۰۱۔ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ۔

باب ۷۰۲۔ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

باب اگر ذمی کافر سلام کریں تو اُن کو کیونکر جواب دیں۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے، کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی۔ حضرت عائشہ نے کہا چند یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے السام علیک (تم مرو) میں سمجھ گئی، میں نے کہا علیکم السام واللعنۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ صبر کر اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی اور خوش اخلاقی کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ان کا کہنا (شاید نہیں سنا، آپ نے فرمایا (نہیں میں سن چکا) میں نے بھی تو جواب دیا وعلیکم (تم مرو)

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن دینار سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب یہودی تم کو سلام کرتے ہیں تو السلام کے بدل) سام کہتے ہیں (یعنی موت) تم بھی جواب میں وعلیک کہو۔

ہم سے عثمٰن بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا، ہم کو عبیداللہ بن ابی بکر نے خبر دی، کہا ہم سے (ہمارے دادا) انس بن مالک نے۔ انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تم کو سلام کریں تو ان کے جواب میں اتنا ہی کہہ دیا کرو وعلیکم۔

باب جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اس کو منگوا کر دیکھنا تاکہ اس کی اصل حقیقت معلوم ہو۔

ہم سے یوسف بن بہلول نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے۔ انھوں نے سعد بن عبیدہ سے۔ انھوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انھوں نے

besturdubooks.wordpress.com

السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا صَحِيْفَةٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرٰى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِيْ إِلَّا أَنْ أَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُوْنَ لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ

حضرت علی رضؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور ابو مرثد غنوی ان تینوں کو بھیجا۔ تینوں گھوڑے کے (اچھے سوار تھے۔ فرمایا روضہ خاخ پر جاؤ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے کچھ فاصلہ پر مکہ کی طرف) وہاں ایک مشرک عورتؓ ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مکہ کے مشرکوں کے نام لکھا ہے (وہ اس سے چھین لاؤ) ہم تینوں آدمی چلے اس عورت کو دیکھا، ایک اونٹ پر سوار جا رہی ہے اسی جگہ یہ عورت ملی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ خیر ہم نے اس سے پُوچھا تیرے پاس جو خط ہے، وُہ کہاں ہے وُہ کہنے لگی، میرے پاس کہاں کا خط ؟ کچھ نہیں۔ ہم نے اُس کا اونٹ بٹھلا کر اُس کا اسباب سب ٹٹولا، کوئی خط نہیں ملا میرے دونوں ساتھی کہنے لگے اس کے پاس خط نہیں ہے (اب لوٹ چلو اس عورت کو جانے دو) میں نے کہا واہ! تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کیا جھوٹ ہو سکتا ہے، آخر میں نے اُس سے کہا، اب تو خط دیتی ہے یا میں تجھ کو ننگا کروں؟ اُس نے جب میرا یہ ارادہ دیکھا تو اپنے نیفے کی طرف ہاتھ بڑھایا، وُہ ایک کمل باندھے ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا ہم تینوں اس خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے حاطب کو بلا بھیجا) فرمایا، حاطب یہ تو نے کیا حرکت کی، وُہ کہنے لگا بھلا مجھ کو کیا ہوا ہے جو میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں (یعنی میں منافق یا کافر نہیں ہوں) نہ میں نے اپنا مذہب یا دین کچھ بدلا ہے۔ میرا مطلب اس خط کے لکھنے سے اتنا ہی تھا کہ قریش کے لوگوں پر میرا ایک احسان ہو جائے، جس کی وجہ سے اللہ ان کو میرے گھر بار مال لوٹنے سے روک دے

ؓ اس کا نام سارہ تھا۔ ۱۲ منہ رحم۔

besturdubooks.wordpress.com

هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

بَابٌ ۷۰۳ كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بات یہ ہے کہ آپ کے اور جتنے مہاجرین اصحاب ہیں ان کے عزیز و اقربا وہاں موجود ہیں جو ان کے گھر بار مال اسباب کی حفاظت کر لیتے ہیں[۱] آپ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے اس کے حق میں تم کوئی بری بات نہ کہو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی[۲] آپ اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا عمرؓ تجھ کو معلوم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو (عرش پر سے) جھانکا اور فرمایا اب تم جیسے چاہو عمل کرو (بشرطیکہ شرک اور کفر نہ کرو) میں نے تو بہشت تمہارے لیے واجب کر دی۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں[۳]۔ اور کہنے لگے (میری تقصیر معاف ہو) اللہ اور رسول ہر کام کی مصلحت خوب جانتے ہیں

باب اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کو کیونکر خط لکھا جائے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے انھوں نے زہری سے، کہا مجھ کو عبیداللہ بن عتبہ نے ان کو عبداللہ بن عباس نے ان کو ابوسفیان بن حرب کہ ہرقل بادشاہ روم نے ان کو دوسرے قریش کے چند آدمیوں سمیت بلوا بھیجا جو تجارت کے لیے شام کے ملک میں گئے تھے۔ (اس وقت شام کا ملک ہرقل ہی کے پاس تھا۔) یہ لوگ اس کے پاس پہنچے۔ اخیر حدیث تک[۴] خیر ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا وہ پڑھا گیا، اس میں یہ مضمون تھا

---

[۱] میرا کوئی ایسا شخص وہاں نہ تھا اس لیے میں نے یہ خط ہی لکھ کر اپنا بچاؤ کیا۔ ۱۲ منہ رحمہ۔ [۲] ان کو ضرر پہنچانے کا قصد کیا، کافروں کو خبر کر دی۔ ۱۲ منہ رحمہ۔ [۳] اللہ کی عنایت اور کرم کو دیکھ کر خوشی سے رو دیئے۔ ۱۲ منہ رحمہ۔ [۴] جو اوپر شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ

بَابٌ بِمَنْ يَبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَائِيْلَ اَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِيْ جَوْفِهَا وَكَتَبَ اِلَيْهِ صَحِيْفَةً مِّنْ فُلَانٍ اِلٰى فُلَانٍ۔

بَابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْٓا اِلٰى سَيِّدِكُمْ۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَجَآءَ فَقَالَ قُوْمُوْٓا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

بندے اور رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو روم کا سردار ہے سلام اس شخص پر جو ہدایت کی راہ پر چلے اما بعد اخیر تک۔

باب خط میں پہلے کس کا نام لکھا جاتے (کاتب کا یا مکتوب الیہ کا)

لیث بن سعد نے کہا[1] مجھ پر جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے، انھوں نے ابوہریرہ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال بیان کیا۔ (یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے) اس نے ایک لکڑی لے کر اس کو کریدا اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اپنے دوست کے نام[2] اس میں رکھ دیا۔ عمر بن ابی سلمہ[3] نے اپنے باپ سے انھوں نے ابی ہریرہؓ سے یوں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نے ایک لکڑی خالی کی، اس کے جوف میں اشرفیاں رکھ دیں اور خط بھی رکھا، فلاں کی طرف سے فلاں کو معلوم ہو (پہلے کاتب کا نام لکھا۔)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہؓ سے یہ فرمانا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو (یعنی سعد بن معاذ کے)

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے سعد بن ابراہیم سے۔ انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے ابوسعید خدری سے کہ بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر (قلعہ سے اتر آئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا، وہ آئے، آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو یا یوں فرمایا، اس شخص کے لینے کو جو تم میں میں بہتر ہے پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے آپ نے فرمایا

---

[1] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ رح۔ [2] جس سے اشرفیاں قرض لی تھیں ۱۲ منہ رح۔ [3] اس کو بھی امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا حافظ نے کہا ابوطاہر مخلص کی جزو ثالث میں بھی یہ طریق مروی ہے۔ بغوی سے انھوں نے احمد بن منصور سے انھوں نے موسیٰ سے۔ ۱۲ منہ رح۔

besturdubooks.wordpress.com

هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّيْ أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ أَفْهَمَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِيْ عَنْ أَبِي الْوَلِيْدِ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ سَعِيْدٍ إِلٰى حُكْمِكَ۔

بَابُ الْمُصَافَحَةِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّأَنِيْ۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر اتر آئے ہیں اب تم کیا فیصلہ کرتے ہو، انھوں نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں وہ تو مار ڈالے جائیں اور ان کی عورتیں بچے قیدی بنائے جائیں۔ آپ نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم تھا، امام بخاری نے کہا، بعضے میرے ساتھیوں نے ابو الولید سے یوں نقل کیا الی حکمک (یعنی بجائے علی حکمک کے) ابو سعید خدری رض نے یوں ہی کہا۔ (بجائے علی کے الی) ۱؎

باب مصافحہ کا بیان

عبد اللہ بن مسعود نے کہا ۲؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تشہد سکھلایا اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا، اور کعب بن مالک نے کہا ۳؎ میں مسجد میں گیا، دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہیں۔ اس وقت طلحہ بن عبید اللہ دوڑتے ہوئے (سب لوگوں سے پہلے) اُٹھے اور مجھ سے مصافحہ کیا۔ مجھ کو (توبہ قبول ہونے کی) مبارک باد دی۔

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام نے انھوں نے قتادہ سے، میں نے انس رض سے، کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے، انھوں نے کہا، ہاں۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیات بن شریح نے خبر دی، کہا مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا، انھوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے سنا، انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱؎ تیسیر القاری میں ہے کہ اس حدیث سے بعض علماء نے کسی بزرگ کے آنے کے وقت کھڑے ہو جانا مستحب سمجھا ہے اور حق یہ ہے کہ سعد بن معاذ زخمی تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھ کر ان کو سواری سے اتارو اور تعظیم کے لئے کھڑا ہونا منع ہے میں کہتا ہوں بعضے لوگوں نے مجلس میلاد میں قیام تعظیمی کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر آئے اسی حدیث سے جائز رکھا ہے اور یہ استدلال فاسد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت حیات میں تو صحابہ کو قیام سے منع کیا جب آپ بلایا کرتے تو آپ کی ولادت کے ذکر پر آپ قیام کیوں کر پسند کریں گے اور اس باب میں بڑے بڑے مستقل رسالے مرتب ہوئے ہیں ۱۲ منہ۔

۲؎ یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری علیہ الرحمۃ نے وصل کی ۱۲ منہ ۳؎ یہ حدیث باب غزوۂ تبوک میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

بَابُ الْاَخْذِ بِالْيَدَيْنِ وَصَافَحَ

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ يَعْنِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ساتھ تھے، آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے (ان سے مصافحہ کیے ہوئے۔)

باب مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا

حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھ سے مصافحہ کیا۔ [1]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سیف بن سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا، وہ کہتے تھے مجھ سے ابومعمر عبداللہ بن سخبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تشہد اس طرح سکھلایا کہ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے۔ التحیات للہ والصلوٰت والطیبٰت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ یہ تشہد ہم اس وقت پڑھا کرتے تھے جب آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے آپ کی وفات کے بعد ہم السلام علیک ایہا النبی کے بدل السلام علی النبی کہنے لگے۔ فقط۔ [3]

---

[1] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ۔ [2] مصافحہ دونوں ہاتھ سے اور ایک ہاتھ سے دونوں طرح سنت ہے لیکن ہاتھ چومنا اکثر علماء نے مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے صرف اہل فضل جیسے عالم باعمل یا درویش متشرع کا ہاتھ چومنا جائز رکھا ہے لیکن دنیادار کا سب نے شدید مکروہ رکھا ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ

[3] اس سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت میں یعنی دوسرے ملکوں میں وہ کریں یوں کہنا درست ہے السلام علیک یا رسول اللہ کیونکہ اگر یہ کہنا درست ہوتا تو عبداللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشہد میں یوں کیوں بدلتے السلام علی النبی باوجودیکہ تشہد ایک ماثور ذکر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی سورت کی طرح ان کو سکھایا تھا اور اسی لیے ہمارے علماء نے تشہد میں اب بھی یوں پڑھنا جائز رکھا ہے السلام علیک ایہا النبی کیونکہ یہ ایسا ہی ہے جیسے قرآن میں ہے، یا ایہا النبی، یا ایہا الرسول اور حق یہ ہے کہ اگر کوئی قبر شریف کے پاس یوں کہے۔ السلام علیک یا رسول اللہ تب تو جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور زائر کا سلام سنتے ہیں مگر دوسرے مقاموں میں اس طرح کہنا مفید نہیں۔

اس لیے کہ آپ کا سننا دوسرے مقاموں میں کہیں ثابت نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ رحمہ۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ جل جلالہ کے فضل سے پچیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب چھبیسواں پارہ اس کے فضل وکرم کے بھروسے پر شروع ہوتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

هو القيوم

تبویب القرآن

فی

مضامین الفرقان

علامہ نواب وحید الزمان خان رحمہ اللہ

ناشر : خالد احسان پبلشرز لاہور

ملنے کا پتہ : نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً

ہر فرد کی دینی تعلیم کے لیے

اسلامی تعلیم

مکمل و مدلل

حصہ اوّل — تا — ششم

تالیف

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالسلام صاحب بستوی

تصحیح و تقدیم۔ عبدالرشید عبدالسلام بستوی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور ۲

besturdubooks.wordpress.com

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرہ آفاق تصنیف جن کا گھر میں ہونا از حد ضروری ہے ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور (۲)

صلوٰۃ الرسول	جمال مصطفےٰ	انوار التوحید	ریاض الاخلاق
سبیل الکونین	خطبہ رحمۃ للعالمین	ضرب حدیث	اعجاز حدیث
قرآنی شمعیں	اصلاح معاشرہ	مسلمان کا سفر آخرت	عالم مجتبےٰ
سبیل الرسول	ضرب الرسول	حج مسنون	رحمت عالم کی کہانیاں
انوار الزکوٰۃ	صد احادیث	تجلیات رمضان	جماعت مصطفےٰ
سرور دو عالم کا معلم اکبر	شان العاملین	ساقی کوثر	نماز جنازہ
بستان الاربعین	مقام والدین	بیاض الاربعین	قندیل حج
ارشادات شیخ عبد القادر جیلانی	نماز مقبول نورانی نماز	مراۃ النساء	تبویب القرآن علامہ وحید الزمان

ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور ۲ / پاکستان فون نمبر ۳۲۱۸۶۵ ● مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ فون ۸۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

حیاتِ صحابہؓ کے درخشاں پہلو

حصہ اول - حصہ دوم - حصہ سوم

صحابہ کرامؓ کی سیرت پر ایک ایمان افروز کتاب

جس میں

آغوشِ نبوت کی ان پروردہ ہستیوں کا تذکرہ نہایت دل نشیں انداز میں پیش کیا گیا ہے

- جن کے سینوں پہ انوارِ رسالت براہِ راست پڑے۔
- جنھوں نے دینِ حق کی سربلندی کے لیے اپنی ہر چیز راہِ خدا میں لٹا دی
- جن کی قدسی صفات کا تذکرہ قرآن مجید اور پہلی آسمانی کتابوں میں بھی کیا گیا
- بلاشبہ جن کی سیرت کا ہر پہلو ہمارے لیے درخشاں و تاباں ہے۔
- عمدہ اسلوب، سلیس زبان، رواں دواں ترجمہ، دیدہ زیب عنوان۔
- نفیس کتابت اور عمدہ طباعت
- ہر شعبۂ زندگی سے متعلق افراد کے لیے یکساں مفید
- اپنے دلوں کو منور کرنے کے لیے آج ہی اس کتاب کو اپنے قریبی بک سٹال سے طلب کیجیے

ترجمہ: از قلم محمد احمد غضنفر

مکمل تین حصے۔ حصہ اوّل/۲۰ روپے دوم/۴۰ روپے سوم/۴۰ روپے

رابطہ کے لیے: نعمانی کتب خانہ : حق سٹریٹ: اردو بازار لاہور

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

نام کتاب ــ ــ ــ ــ ــ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ــ ــ ــ ــ ــ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ــ ــ ــ ــ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالے

تصحیح و تحقیق ــ ــ ــ مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ــ ــ ــ ــ ــ بشیر احمد نعمانی

ناشر ــ ــ ــ ــ ــ ضیاء احسان پبلشرز

جلد ــ ــ ــ ــ ــ ششم

صفحات ــ ــ ــ ــ ــ ۸۲ (کاپیاں ۱/۲ ۱۰۴)

تعداد ــ ــ ــ ــ ــ

ایڈیشن ــ ــ ــ ــ ــ اوّل

تاریخ اشاعت ــ ــ ــ ــ جون ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ــ ــ ــ ــ

مطبع ــ ــ ــ ــ ــ

besturdubooks.wordpress.com

فہرست ابواب جلد ششم تیسیر الباری ترجمہ و شرح صحیح البخاری

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۱	معانقہ کا بیان	۲۴
باب ۲	کوئی بلائے تو جواب میں لبیک سعدیک کہنا	۲۶
باب ۳	کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔	۲۷
باب ۴	جب مسلمانو! تم سے کہا جائے مجلس میں کھل بیٹھو تو تم کھل بیٹھو۔	؍؍
باب ۵	اگر کوئی شخص اپنے ساتھیوں کے بے اجازت اپنی مجلس یا گھر سے اٹھ کھڑا ہو۔	۲۸
باب ۶	سر بن زمین پر لگا کر ہاتھوں کو پنڈلیوں پر جوڑ کر بیٹھنا۔	؍؍
باب ۷	اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھنا۔	۲۹
باب ۸	جو شخص کسی ضرورت یا غرض سے جلدی جلدی چلے۔	؍؍
باب ۹	چارپائی یا تخت کا بیان	؍؍
باب ۱۰	گاؤ تکیہ یا گدہ بچھانا	۳۰
باب ۱۱	جمعہ کی نماز پڑھ کر قیلولہ کرنا	۳۱
باب ۱۲	مسجد میں قیلولہ کرنا	۳۲
باب ۱۳	اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کو جائے اور دوپہر کو وہیں آرام کرے۔	۳۳
باب ۱۴	آسانی کے ساتھ آدمی جس طرح بیٹھ سکتا ہے	۲۴

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۱۵	لوگوں کے سامنے کانا پھوسی کرنا	۳۵
باب ۱۶	چت لیٹنے کا بیان	؍؍
باب ۱۷	تین آدمیوں میں سے دو سرگوشی نہ کریں	۳۶
باب ۱۸	دوسرے کا بھید چھپانا لازم ہے	۳۷
باب ۱۹	اگر کہیں تین سے زائد آدمی ہوں تو دو آدمی کانا پھوسی کر سکتے ہیں	۳۷
باب ۲۰	بڑی دیر تک سرگوشی کرنا	۳۸
باب ۲۱	سوتے وقت آگ گھر میں نہ چھوڑنا	؍؍
باب ۲۲	رات کو دروازہ بند کر دینا	۳۹
باب ۲۳	بوڑھا ہونے پر ختنہ کرنا اور بغل کے بال نوچنا	؍؍
باب ۲۴	آدمی جس کام میں مصروف ہو کر اللہ کی عبادت سے غافل ہو جائے وہ لہو میں داخل اور باطل ہے	۴۱
باب ۲۵	عمارت بنانا کیسا ہے	؍؍
	(دعاؤں کا بیان)	
باب ۲۶	ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے	
باب ۲۷	استغفار کے لیے افضل دعا کا بیان	۴۳
باب ۲۸	آنحضرتؐ کا رات اور دن استغفار کرنا	۴۴
باب ۲۹	توبہ کا بیان	۴۵
باب ۳۰	داہنی کروٹ پر لیٹنا	۴۶
باب ۳۱	وضو کر کے سونے کی فضیلت	۴۷

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۲	سوتے وقت کیا دعا پڑھے	۴۷
باب ۳۳	سونے میں داہنا ہاتھ داہنے رخسار سے کے تلے رکھنا	۴۸
باب ۳۴	داہنے کروٹ پر سونا	۴۹
باب ۳۵	اگر رات کو آدمی کی آنکھ کھل جائے تو کیا کہے	//
باب ۳۶	سوتے وقت اللہ اکبر سبحان اللہ کہنا	۵۱
باب ۳۷	سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنا اور قرآن پڑھنا۔	۵۲
باب ۳۸	پہلے باب سے متعلق	۵۳
باب ۳۹	آدھی رات کو دعا کرنا	//
باب ۴۰	پاخانے جاتے وقت کیا کہے	۵۴
باب ۴۱	صبح کو کیا دعا پڑھے	۵۵
باب ۴۲	نماز میں کونسی دعا پڑھے	۵۶
باب ۴۳	نماز کے بعد دعا کرنے کا بیان	۵۷
باب ۴۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اُن کے لیے دعا کر	۵۹
باب ۴۵	دعا میں سجع قافیہ لگانا مکروہ ہے۔	۶۲
باب ۴۶	اللہ تعالیٰ سے اپنا مقصد قطعی طور سے مانگے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں	۶۳
باب ۴۷	بندے کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ جلدی نہ کرے۔	۶۴
باب ۴۸	دعا میں ہاتھ اُٹھانا	//
باب ۴۹	قبلہ کے سوا اور کسی طرف رُخ کرکے دعا کرنا	۶۵
باب ۵۰	قبلہ کی طرف رخ کرکے دعا کرنا	//
باب ۵۱	آنحضرتؐ کا اپنے خادم کے لیے درازی عمر اور دولت کی دعا کرنا	۶۶
باب ۵۲	سختی اور مصیبت کے وقت کیا دعا کرو	//
باب ۵۳	بلا کی تکلیف سے پناہ مانگنا	۶۷
باب ۵۴	آنحضرتؐ کا یوں دعا کرنا یا اللہ میں بلند رفیقوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں	//
باب ۵۵	موت یا زندگی کی دعا کرنا اچھا نہیں	۶۸
باب ۵۶	بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا	۶۹
باب ۵۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا	۷۰
باب ۵۸	کیا آنحضرتؐ کے سوا کسی اور پر بھی درود بھیج سکتے ہیں؟	۷۲
باب ۵۹	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا پروردگار جس کو میں کچھ ایذا دوں تو اس کے گناہ معاف کردے اور اس پر رحمت اتار	۷۳
باب ۶۰	فتنے اور فساد سے پناہ مانگنا	//
باب ۶۱	دشمنوں کے غلبے سے پناہ مانگنا	۷۴
باب ۶۲	قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا	۷۵
باب ۶۳	بخیلی سے پناہ مانگنا	۷۶
باب ۶۴	زندگی اور موت دونوں کے فتنوں سے پناہ مانگنا	۷۶
باب ۶۵	گناہ اور ڈنڈ سے پناہ مانگنا	۷۷
باب ۶۶	نامردی اور سستی سے پناہ مانگنا	//
باب ۶۷	بخیلی سے پناہ مانگنا	۷۸
باب ۶۸	نکمی عمر سے پناہ مانگنا	//
باب ۶۹	وبا اور بیماری کے دفعیہ کے لیے دعا کرنا	//

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۷۰	نکمی عمر سے پناہ مانگنا اور دنیا اور دوزخ سے	۷۸
باب ۷۱	مالداری کے فتنہ سے پناہ مانگنا	۸۱
باب ۷۲	محتاجی کے فتنہ سے پناہ مانگنا	″
باب ۷۳	برکت کے ساتھ بہت مال کی دعا کرنا	۸۲
باب ۷۴	برکت کے ساتھ بہت اولاد ہونے کی دعا	۸۳
باب ۷۵	استخارے کی دعا کرنا	۸۴
باب ۷۶	وضو کے بعد دعا کرنا	″
باب ۷۷	ٹیلے پر چڑھتے وقت دعا کرنا	۸۵
باب ۷۸	جب نشیب میں اترے اس وقت دعا کرنا	
باب ۷۹	سفر میں جاتے وقت یا سفر سے لوٹتے وقت دعا کرنا	″
باب ۸۰	دولہا کو دعا دینا	″
باب ۸۱	جب اپنی جورو سے صحبت کرنے لگے کیا کہے	۸۶
باب ۸۲	ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ سے دعا کرنا	۸۷
باب ۸۳	دنیا کے فتنوں سے پناہ مانگنا	″
باب ۸۴	دعا میں ایک ہی فقرہ بار بار عرض کرنا	۸۸
باب ۸۵	مشرکوں پر بد دعا کرنا	۸۹
باب ۸۶	مشرکوں کی بھلائی کی دعا کرنا	۹۱
باب ۸۷	آنحضرتؐ کا یوں دعا کرنا یا اللہ میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کردے	۹۲
باب ۸۸	جمعہ کے دن جو ساعت ہے اس وقت دعا کرنا	۹۳
باب ۸۹	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ہماری دعا یہودیوں پر قبول ہوتی ہے ان کی ہمارے حق میں نہیں قبول ہوتی	۹۳
باب ۹۰	آمین کا بیان	۹۴

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۹۱	لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت	۹۴
باب ۹۲	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت	۹۷
باب ۹۳	اللہ تعالیٰ کی یاد کی فضیلت	″
باب ۹۴	لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت	۱۰۰
باب ۹۵	اللہ کے ایک کم سو نام ہیں	″
باب ۹۶	ٹھیر ٹھیر کے وعظ کرنا (دل کو نرم کرنے والی باتوں میں)	۱۰۱
باب ۹۷	صحت اور فراغت کا بیان	۱۰۱
باب ۹۸	آخرت کے سامنے دنیا کی کیا حقیقت ہے اس کا بیان	۱۰۳
باب ۹۹	دنیا میں اس طرح بسر کرے جیسے کوئی پردیسی ہو یا مسافر	″
باب ۱۰۰	آرزو کی رسی لمبی ہونا	۱۰۴
باب ۱۰۱	جس کی عمر ساٹھ برس کی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عذر کا موقع باقی نہیں رکھا۔	۱۰۵
باب ۱۰۲	جو عمل خالص خدا کی رضامندی کے لیے کیا جائے	۱۰۷
باب ۱۰۳	دنیا کی بہار اور رونق سے اور اس کی ریجھ کرنے سے ڈرانا	۱۰۸
باب ۱۰۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا لوگو! اللہ کا وعدہ برحق ہے	۱۱۲
باب ۱۰۵	نیک لوگوں کا قیامت کے قریب دنیا سے اٹھ جانا	۱۱۳
باب ۱۰۶	مال کے فتنے سے ڈرتے رہنا	″
باب ۱۰۷	یہ دنیا کا مال میٹھا ہرا بھرا ہے	۱۱۵
باب ۱۰۸	آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے وہی اس کا مال ہے	۱۱۶

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب نمبر۱۰۹	جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی آخرت میں نادار ہوں گے	۱۱۷
باب ۱۱۰	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اگر اُحد پہاڑ برابر سونا میرے پاس ہو تو بھی مجھ کو یہ پسند نہیں الخ	۱۱۹
باب ۱۱۱	مالدار وہ ہے جس کا دل غنی ہو	۱۲۱
باب ۱۱۲	فقیر کی فضیلت	۱۲۲
باب ۱۱۳	آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب کی گزران کا بیان	۱۲۴
باب ۱۱۴	عبادت میں میانہ روی اور اس پر ہمیشگی کرنے کا بیان	۱۳۰
باب ۱۱۵	اللہ تعالیٰ سے امید اور ڈر دونوں رکھنا	۱۳۴
باب ۱۱۶	حرام کاموں سے بچے رہنا	۱۳۵
باب ۱۱۷	اللہ تعالیٰ پر جو بھروسہ کرے تو اللہ اس کو بس کرتا ہے۔	۱۳۶
باب ۱۱۸	بے فائدہ بک بک لگانا منع ہے	″
باب ۱۱۹	زبان کو روکے رہنا	۱۳۷
باب ۱۲۰	اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت	۱۴۰
باب ۱۲۱	اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت	″
باب ۱۲۲	گناہوں سے باز رہنے کا بیان	۱۴۱
باب ۱۲۳	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اکثر روتے رہتے	۱۴۳
باب ۱۲۴	دوزخ نفسانی خواہشوں سے ڈھنکی ہوئی ہے	″
باب ۱۲۵	دوزخ اور بہشت جوتی کے تسمے سے زیادہ نزدیک ہیں	۱۴۴
باب ۱۲۶	آدمی دنیا میں ان لوگوں کو دیکھے جو اپنے سے کم ہیں اور ان کو نہ دیکھے جو اپنے سے بڑھ کر ہیں۔	″
باب ۱۲۷	بھلائی یا برائی کا قصد کرنا	۱۴۵
باب ۱۲۸	چھوٹے اور حقیر گناہوں سے بھی بچے رہنا	″
باب ۱۲۹	عملوں میں خاتمہ کا اعتبار ہے اور خاتمہ سے ڈرتے رہنا	۱۴۶
باب ۱۳۰	بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے	۱۴۷
باب ۱۳۱	دنیا سے ایمانداری اٹھ جانا	۱۴۸
باب ۱۳۲	ریا اور شہرت چاہنے کی برائی	۱۵۰
باب ۱۳۳	جو اللہ کی اطاعت کرنے کے لیے اپنے نفس کو دبائے اس کی فضیلت	۱۵۱
باب ۱۳۴	تواضع کا بیان	۱۵۲
باب ۱۳۵	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا میں اور قیامت دونوں ایسے نزدیک ہیں جیسے دونوں انگلیاں	۱۵۴
باب ۱۳۶	پہلے باب سے متعلق	۱۵۶
باب ۱۳۷	جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے	۱۵۷
باب ۱۳۸	موت کی بیہوشیوں کا بیان	۱۵۹

ستائیسواں پارہ

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۱۳۹	صور پھونکنے کا بیان	۱۶۳
باب ۱۴۰	اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا	۱۶۵
باب ۱۴۱	حشر کا بیان	۱۶۷
باب ۱۴۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا قیامت کی ہل چل ایک بڑی مصیبت ہوگی	۱۷۱
باب ۱۴۳	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ	۱۷۳

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
	ان کو ایک بڑے دن کے لیے پھر اٹھایا جائیگا	۱۷۳
باب ۱۴۴	قیامت کے دن بدلہ دیا جانا	۱۷۴
باب ۱۴۵	جس سے حساب میں ٹٹا ہوگا اسے عذاب ہوگا	۱۷۵
باب ۱۴۶	بہشت میں ستر ہزار آدمی بے حساب جائیں گے	۱۷۸
باب ۱۴۷	بہشت و دوزخ کے حالات	۱۸۱
باب ۱۴۸	صراط ایک پل ہے جو دوزخ پر بنایا گیا ہے	۱۹۴
باب ۱۴۹	حوض کوثر کا بیان	۱۹۸
بامب ۱۵	(تقدیر کا بیان)	
باب ۱۵۱	اللہ تعالیٰ کے علم میں جو کچھ تھا وہ سب لکھا جا کر قلم سوکھ گیا	۲۰۷
باب ۱۵۲	مشرکوں کی اولاد کا حال اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ اگر وہ بڑے ہوتے زندہ رہتے تو کیسے عمل کرتے	۲۰۸
باب ۱۵۳	اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا وہ ضرور ہو کر رہے گا	۲۰۹
باب ۱۵۴	اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے	۲۱۱
باب ۱۵۵	نذر کرنے سے تقدیر نہیں ٹلتی	۲۱۳
باب ۱۵۶	لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت	۲۱۴
باب ۱۵۷	معصوم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے	۲۱۵
باب ۱۵۸	اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس بستی کو ہم ہلاک کریں اس کا رجوع محال ہے	״
باب ۱۵۹	اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے جو تم کو دکھاوا دکھلایا تو لوگوں کو آزمانے کے لیے	۲۱۶
باب ۱۶۰	حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ میں جو اللہ تعالیٰ کے پاس بحث ہوئی اس کا بیان	۲۱۷
باب ۱۶۱	اللہ تعالیٰ کے دین کو کوئی روک نہیں سکتا	۲۱۸
باب ۱۶۲	بدقسمتی اور بدنصیبی سے پناہ مانگنا	۲۱۸
باب ۱۶۳	اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے بیچ میں آڑا آتا ہے۔	۲۱۹
باب ۱۶۴	اے پیغمبرؐ کہہ دے ہم کو وہی درپیش آئے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں لکھ دیا ہے	۲۲۰
باب ۱۶۵	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اگر اللہ تعالیٰ ہم کو رستہ نہ بتلاتا تو ہم کبھی سیدھا رستہ نہ پاتے	״
	(قسموں اور نذروں کا بیان)	۲۲۱
باب ۱۶۶	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا	۲۲۴
باب ۱۶۷	آنحضرت صلعم اکثر کیونکر قسم کھاتے تھے	۲۲۵
باب ۱۶۸	اپنے باپ دادوں کی قسمیں مت کھاؤ	۲۳۳
باب ۱۶۹	لات اور عزیٰ یا اور بتوں کی قسم کھانا کیسا ہے	۲۳۶
باب ۱۷۰	بن قسم دیے قسم کھانا	۲۳۷
باب ۱۷۱	اسلام کے سوا اور کسی ملت پر ہونے کی قسم کھائے تو کیا حکم ہے	״ ״
باب ۱۷۲	یوں کہنا منع ہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں	۲۳۸
باب ۱۷۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا یہ منافق اللہ تعالیٰ کی بڑی پکی قسمیں کھاتے ہیں	۲۳۹
باب ۱۷۴	اشہد باللہ یا شہدت باللہ قسم ہوگی یا نہیں	۲۴۱
باب ۱۷۵	جو شخص کہے تو کیا حکم ہے	״
باب ۱۷۶	اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی صفات اور کلمات کی قسم کھانا	۲۴۲
باب ۱۷۷	اللہ تعالیٰ کے بقا کی قسم کھانا	۲۴۳
باب ۱۷۸	اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرنے کا	״

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۱۷۹	بھولے سے قسم توڑ ڈالے تو کیا کرے؟	۲۴۴
باب ۱۸۰	غموس قسم کا بیان	۲۴۹
باب ۱۸۱	جو لوگ اللہ کا نام لے کر عہد کر کے قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں	۲۵۰
باب ۱۸۲	ملک حاصل ہونے سے پہلے یا گناہ کی بات کے لیے یا غصے کی حالت میں قسم کھانے کا حکم	۲۵۱
باب ۱۸۳	اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں آج بات نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا قرآن پڑھا وغیرہ تو اس کی نیت کے موافق حکم ہوگا	۲۵۳
باب ۱۸۴	اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے میں اپنی جورو پاس ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا اور وہ مہینہ ۲۹ دن کا ہو۔	۲۵۵
باب ۱۸۵	اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں بنیذ نہیں پیوں گا پھر اس نے طلا یا سکر یا عصیر پیا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹنے کی۔	″
باب ۱۸۶	اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا پھر کھجور سے روٹی کھائی۔	۲۵۶
باب ۱۸۷	قسم میں نیت کا اعتبار ہوگا	۲۵۸
باب ۱۸۸	اگر کوئی شخص نذر یا توبہ کے طور پر اپنا مال خیرات کر دے	۲۵۹
باب ۱۸۹	اگر کوئی شخص کوئی کھانا حرام کرے	″
باب ۱۹۰	نذر پوری کرنا واجب ہے	۲۶۰
باب ۱۹۱	نذر پوری نہ کرنے کا گناہ	۲۶۱
باب ۱۹۲	اسی نذر کا پورا کرنا واجب اور لازم ہے جو عبادت	

باب نمبر	مطالب	صفحہ
	اور طاعت کے کام کے لیے کی جائے	۲۶۲
باب ۱۹۳	ایک شخص نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر یا قسم کھائی کہ فلاں شخص سے بات نہ کروں گا۔ پھر مسلمان ہوگیا تو کیا حکم ہے۔	۲۶۳
باب ۱۹۴	اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے اوپر کوئی نذر ہو	″
باب ۱۹۵	اگر آدمی ایسی نذر کرے جس پر اس کی ملک نہیں یا گناہ کی۔	۲۶۴
باب ۱۹۶	اگر کسی شخص نے چند دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر کی اتفاق سے ان دنوں عید یا بقرعید ہوگئی	۲۶۶
باب ۱۹۷	اگر کسی نے مال کی نذر کی تو کیا مال میں زمین اور بکریاں اور دوسرے اسباب بھی داخل ہونگے۔	″
باب ۱۹۸	قسم کے کفاروں کے بیان میں	۲۶۸
باب ۱۹۹	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اللہ تعالیٰ نے تم پر ٹھیرا دیا ہے اپنی قسموں کا اتار کرنا	″
باب ۲۰۰	کفارہ ادا کرنے میں محتاج شخص کی امداد کرنا	۲۶۹
باب ۲۰۱	قسم کے کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہیے نزدیک کے رشتہ دار ہوں یا دور کے	۲۷۰
باب ۲۰۲	مدینہ والوں کا صاع اور آنحضرتؐ کے مد کا بیان	۲۷۱
باب ۲۰۳	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا ایک بردہ آزاد کرنا	۲۷۲
باب ۲۰۴	کفارہ میں مدبر اور ام ولد اور مکاتب اور ولد الزنا کا آزاد کرنا درست ہے۔	۲۷۳
باب ۲۰۵	جب کوئی شخص کفارہ میں بردہ آزاد کرے تو اس کی ولا کون لے گا۔؟	
باب ۲۰۶	اگر کوئی شخص قسم میں اِن شاء اللہ تعالیٰ کہے	۲۷۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۰۷	قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد دونوں طرح دے سکتا ہے	۲۷۵
	فرائض کا بیان ترکہ کے حصول کا بیان	۲۷۸
باب ۲۰۸	فرائض کا علم سکھانا	۲۷۹
باب ۲۰۹	آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے	۲۸۰
باب ۲۱۰	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا جو شخص مال اسباب چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا	۲۸۵
باب ۲۱۱	اولاد کو ماں باپ کے مال میں سے کیا ملے گا؟	"
باب ۲۱۲	بیٹیوں کے ترکہ کا بیان	"
باب ۲۱۳	پوتے کی میراث کا بیان جب میت کا بیٹا نہ ہو	۲۷۸
باب ۲۱۴	اگر بیٹی کے ساتھ پوتی بھی ہو	"
باب ۲۱۵	باپ یا بھائیوں کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث کا بیان	۲۸۸
باب ۲۱۶	اولاد کے ساتھ خاوند کو کیا ملے گا؟	۲۹۰
باب ۲۱۷	جورو اور خاوند کو اولاد وغیرہ کے ساتھ کیا ملے گا؟	"
باب ۲۱۸	بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ ہو جاتی ہیں	"
باب ۲۱۹	بھائی بہنوں کو کیا ملے گا؟	۲۹۱
باب ۲۲۰	کلالہ کے بیان میں	۲۹۲
باب ۲۲۱	اگر کوئی عورت مر جائے اور اپنے دو چچا زاد بھائی چھوڑ جائے ایک تو ان میں اس کا اخیافی بھائی ہو دوسرا اُس کا خاوند ہو	"

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۲۲	ذوی الارحام کا بیان	۲۹۳
باب ۲۲۳	لعان کرنے والی عورت بچہ کی وارث ہو	۲۹۴
باب ۲۲۴	بچہ اُسی کا کہلائے جس کی جورو یا لونڈی سے وہ پیدا ہو	"
باب ۲۲۵	غلام لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اس کو آزاد کر دے اور جو لڑکا رستے میں پڑا ہوا ملے اس کا وارث کون ہوگا	۲۹۵
باب ۲۲۶	سائبہ کی میراث کس کو ملے گی	۲۹۶
باب ۲۲۷	جو غلام اپنے اصلی مالکوں کو چھوڑ کر دوسروں کو مالک بنائے اس کا گناہ	۲۹۷
باب ۲۲۸	جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو اس کی میراث کا بیان	"
باب ۲۲۹	ولاء میں سے عورتوں کو کیا ملے گا	۲۹۹
باب ۲۳۰	جو شخص کسی قوم کا غلام ہو آزاد کیا گیا وہ اسی قوم میں شمار ہوگا	"
باب ۲۳۱	اگر کوئی وارث کافروں کے ہاتھ میں قید ہو گیا ہو تو اس کو ترکہ میں سے حصہ ملے گا یا نہیں	۳۰۰
باب ۲۳۲	مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا نہ کافر مسلمان کا	"
باب ۲۳۳	اگر کسی کا غلام نصرانی ہو تو اس کا مال مالک کو ملے گا	۳۰۱
باب ۲۳۴	جو شخص اپنے بھائی یا بھتیجے کا دعویٰ کرے	"
باب ۲۳۵	جو شخص اپنے واقعی باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بنے	۳۰۲
باب ۲۳۶	عورت کا دعویٰ کرنا کہ یہ میرا بچہ ہے	۳۰۲
باب ۲۳۷	قیافہ شناس کا بیان	۳۰۳
	حدوں کا بیان	۳۰۴
باب ۲۳۸	زنا اور شراب خواری کا بیان	۳۰۴
باب ۲۳۹	شراب پینے والے کی سزا کا بیان	"

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ٢٤٠	گھر کے اندر حد مارنا	٣٠٥
باب ٢٤١	شراب میں جوتی اور چھڑی سے مارنا	"
باب ٢٤٢	شراب پینے والے پر لعنت نہیں کرنی چاہیئے	٣٠٧
باب ٢٤٣	چور جب چوری کرتا ہے	٣٠٨
باب ٢٤٤	چور پر مطلق بے نام لیے لعنت کرنا درست ہے	"
باب ٢٤٥	حد قائم ہونے سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے	٣٠٩
باب ٢٤٦	مسلمان کی پشت محفوظ ہے ہاں جب کوئی حد کا کام کرے	"
باب ٢٤٧	حدوں کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حرمت جو کوئی توڑے اس سے بدلہ لینا	٣١٠
باب ٢٤٨	اشراف اور کم ذات سب لوگوں پر برابر حد قائم کرنا	"
باب ٢٤٩	جب حدی مقدمہ حاکم تک پہنچ جائے پھر سفارش کرنا منع ہے	٣١١
باب ٢٥٠	چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو	"
باب ٢٥١	چور کی توبہ کا بیان	٣١٤
	اٹھائیسواں پارہ	
	ان کافروں اور مرتدوں کے احکام میں جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں	
باب ٢٥٢	آپ نے مرتد لڑنے والوں کے زخم داغے نہیں یہاں تک کہ وہ مر گئے	٣١٨
باب ٢٥٣	مرتد لڑنے والوں کو پانی بھی نہ دینا یہاں تک کہ پیاس سے مر جائیں	"
باب ٢٥٤	مرتد لڑنے والوں کی آنکھوں میں سلائی پھروانا	٣١٩
باب ٢٥٥	جو شخص بے حیائی کے کام چھوڑ دے اس کی فضیلت	٣٢٠
باب ٢٥٦	زنا کرنے والوں کا گناہ	٣٢١
باب ٢٥٧	محصن کو زنا کی وجہ سے سنگسار کرنا	٣٢٢
باب ٢٥٨	اگر دیوانہ یا دیوانی زنا کرے تو اس کو رجم نہ کریں گے	٣٢٤
باب ٢٥٩	زنا کرنے والے کے لیے پتھروں کی سزا ہے	٣٢٥
باب ٢٦٠	بلاط میں رجم کرنا	٣٢٦
باب ٢٦١	عیدگاہ میں رجم کرنا	٣٢٧
باب ٢٦٢	اگر کسی نے حد سے کم درجہ کا کوئی گناہ کیا الخ	٣٢٨
باب ٢٦٣	اگر کوئی شخص امام کے سامنے گول گول بیان کرنے میں نے حدی جرم کیا ہے تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کر سکتا ہے	٣٢٩
باب ٢٦٤	جو شخص زنا کا اقرار کرے تو حاکم کا اس سے یوں پوچھنا نہیں تو نے بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا	٣٣٠
باب ٢٦٥	زنا کا اقرار کرنے والے سے یہ پوچھنا کیا تیرا نکاح ہو چکا ہے؟ الخ	"
باب ٢٦٦	زنا کا اقرار کب معتبر ہوگا	٣٣١
باب ٢٦٧	اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ پائی جائے اور وہ محصنہ ہو تو اس کو رجم کریں گے	٣٣٣
باب ٢٦٨	اگر کنوارا کنواری کے ساتھ زنا کرے تو دونوں پہ کوڑے پڑیں دونوں کا ۔ نکالا کیا جائے	٣٣٩
باب ٢٦٩	بدکاروں اور ہیجڑوں کو شہر بدر کرنا	٣٤٠
باب ٢٧٠	ایک شخص حاکم اسلام کے پاس نہ ہو لیکن اس کو	٣٤١

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
	حد لگانے کے لیے حکم دیا جائے	
باب ۲۷۱	آیۃ ومن لم یستطع منکم طولا الآیۃ کی تفسیر	۳۴۲
باب ۲۷۲	اگر لونڈی زنا کرائے	"
باب ۲۷۳	لونڈی کو ملامت نہ کرے نہ لونڈی جلا وطن کی جائے	۳۴۳
باب ۲۷۴	ذمی کافر اگر زنا کریں	"
باب ۲۷۵	اگر حاکم کے اور لوگوں کے سامنے کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگائے	۳۴۴
باب ۲۷۶	اگر کوئی شخص بے حاکم کی اجازت کے اپنے گھر والوں کو تنبیہ کرے	۳۴۶
باب ۲۷۷	جو اپنی جورو کو کسی مرد کے ساتھ زنا کرتے دیکھے اور اس کو مار ڈالے	۳۴۷
باب ۲۷۸	اشارے کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا	•
باب ۲۷۹	تنبیہ اور تعزیر کتنی ہونا چاہیئے	۳۴۸
باب ۲۸۰	اگر کسی شخص کی بے حیائی اور بے شرمی اور آلودگی پہ گواہ نہ ہوں پر قرائن سے یہ امر کھل جائے	۳۵۰
باب ۲۸۱	پاکدامن عورتوں کو تہمت لگانا سخت گناہ ہے	۳۵۲
باب ۲۸۲	غلام لونڈی کو زنا کی تہمت لگانا	۳۵۳
باب ۲۸۳	اگر امام کسی شخص کو حکم کرے جا فلانے شخص کو حد لگا جو غائب ہو	"
	دیتوں کا بیان	۳۵۴
باب ۲۸۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جس نے مرتے کو بچا لیا	۳۵۴
باب ۲۸۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا مسلمانو! جو لوگ تم میں قتل کیے جائیں ان کا قصاص لینا تم پر فرض کیا گیا ہے	۳۵۷
باب ۲۸۶	حاکم کا قاتل سے پوچھنا یہاں تک، کہ وہ اقرار کرے	۳۶۰
باب ۲۸۷	اگر کسی نے پتھر یا لکڑی سے خون کیا	"
باب ۲۸۸	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم نے یہودیوں کے لیے توریت میں یہ حکم دیا تھا کہ جان کے بدلے جان لی جائے	۳۶۱
باب ۲۸۹	پتھر سے قصاص لینے کا بیان	۳۶۲
باب ۲۹۰	جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے اس کو اختیار ہے دو باتوں میں جو بہتر سمجھے وہ اختیار کرے	"
باب ۲۹۱	جو شخص ناحق خون کرنے کی فکر میں ہو اس کا گناہ	۳۶۵
باب ۲۹۲	قتل خطا میں مقتول کے مرجانے کے بعد اس کے وارث کا معاف کرنا	"
باب ۲۹۳	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا مسلمان کو مسلمان کا مار ڈالنا درست نہیں مگر بھول چوک اور بات ہے	"
باب ۲۹۴	قتل میں قاتل کا ایک بار اقرار کرنا کافی ہے	۳۶۶
باب ۲۹۵	عورت کے بدل مرد کو قتل کریں گے	"
باب ۲۹۶	زخموں میں بھی مرد اور عورت میں قصاص لیا جائے گا۔	۳۶۷
باب ۲۹۷	اگر کوئی شخص اپنا حق یا قصاص خود لے لے حاکم کے پاس فریاد نہ کرے	۳۶۸
باب ۲۹۸	جب کوئی شخص ہجوم میں مر جائے یا مارا جائے تو اس کا کیا حکم ہے	"
باب ۲۹۹	اگر کوئی شخص اپنے تئیں چوک سے مار ڈالے تو	۳۶۹

باب نمبر	مطالب	صفحہ
	اس کے وارثوں کو دیت نہ ملے گی	۳۷۰
باب ۳۰۰	اگر کسی نے دوسرے کو دانتوں سے کاٹا پھر اس کے دانت نکل پڑے	۳۷۱
باب ۳۰۱	دانت کے بدل دانت توڑا جائے	"
باب ۳۰۲	انگلیوں کی دیت کا بیان	"
باب ۳۰۳	اگر کئی آدمی مل کر ایک کو قتل کریں تو اس کے قصاص میں کیا سب قتل ہو سکتے ہیں	"
باب ۳۰۴	قسامت کا بیان	۳۷۳
باب ۳۰۵	اگر کسی شخص نے کسی کے گھر میں جھانکا۔ گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کو دیت کا حق نہ ہوگا	۳۷۹
باب ۳۰۶	عاقلہ کا بیان	۳۸۰
باب ۳۰۷	پیٹ کے بچہ کا بیان	۳۸۱
باب ۳۰۸	پیٹ کے بچہ کا بیان اور اگر کوئی عورت خون کرے تو دیت اس کی ددھیال والوں پر لازم ہوگی نہ اس کی اولاد پر	۳۸۲
باب ۳۰۹	اگر کوئی شخص غلام یا چھوکرا مانگ کرے	۳۸۳
باب ۳۱۰	کان کا کام کرتے یا کنوئیں کا کام کرتے ہیں کوئی مر جائے تو اس کے خون کا کوئی بدلا نہیں ملے گا۔	"
باب ۳۱۱	بے زبان جانور اگر کچھ نقصان کرے تو اس کا تاوان نہیں	۳۸۴
باب ۳۱۲	اگر کوئی ذمی کافر کو بے گناہ مار ڈالے تو کتنا بڑا گناہ ہوگا	"
باب ۳۱۳	مسلمان کو کافر کے بدل قتل نہ کریں گے	۳۸۵
باب ۳۱۴	اگر مسلمان نے غصے میں یہودی کو طمانچہ لگایا	۳۸۶
	باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے اُن سے لڑنے کے بیان میں	۳۸۷
باب ۳۱۵	مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم	۳۸۹
باب ۳۱۶	جو شخص اسلام کے فرض ادا کرنے سے انکار کرے اور جو شخص مرتد ہو جاوے اس کا قتل کرنا	۳۹۲
باب ۳۱۷	اگر ذمی کافر اشارے کنائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے صاف نہ کہے جیسے السلام علیک کہے۔	۳۹۳
باب ۳۱۸	پہلے باب سے متعلق	۳۹۴
باب ۳۱۹	خارجیوں اور بے دینوں سے ان پر دلیل قائم کر کے لڑنا	۳۹۵
باب ۳۲۰	دل ملانے کے لیے خارجیوں کو قتل نہ کرنا	۳۹۷
باب ۳۲۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ لیسے آپس میں نہ لڑیں جن کا دعوی ایک ہی ہو	۳۹۹
باب ۳۲۲	تاویل کرنے والوں کا بیان	"
	زور زبردستی کرنے کا بیان	۴۰۴
باب ۳۲۳	کوئی شخص باوجود زور زبردستی کے کفر کی بات نہ کرے اور مار کھانا یا قتل ہونا یا ذلیل ہونا گوارا کرے	۴۰۵
باب ۳۲۴	مجبوری سے کوئی ہیچ کھوچ کرے	۴۰۷
باب ۳۲۵	زور زبردستی سے نکاح درست نہیں ہوتا	۴۰۸

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۲۶	اگر کسی نے اپنا غلام زور زبردستی سے بیچ ڈالا یا ہبہ کر دیا تو نہ ہبہ صحیح ہوگا نہ بیع صحیح ہوگی	۴۰۹
باب ۳۲۷	اکراہ کی برائی	”
باب ۳۲۸	اگر کسی کے کسی عورت سے زنا بالجبر کی تو عورت پر حد نہ پڑے گی۔	۴۱۰
باب ۳۲۹	اگر کوئی شخص دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی کہے اور اس پر قسم کھائے اس ڈر سے کہ اگر قسم نہ کھائے گا تو ایک ظالم اس کو مار ڈالے	۴۱۲
	(شرعی حیلوں کا بیان)	۴۱۵
باب ۳۳۰	حیلہ ترک کرنے کا بیان	”
باب ۳۳۱	نماز میں حیلہ کرنے کا بیان	۴۱۶
باب ۳۳۲	زکوٰۃ میں حیلہ کرنے کا بیان	”
باب ۳۳۳	پہلے باب سے متعلق	۴۱۹
باب ۳۳۴	خرید و فروخت میں حیلہ و فریب کرنا منع ہے	۴۲۱
باب ۳۳۵	بخشش کا منع ہونا	”
باب ۳۳۶	خرید و فروخت میں فریب کرنے کی ممانعت	”
باب ۳۳۷	یتیم لڑکی سے جو مرغوبہ ہو اس کا دلی فریب دے کر نکاح کرے تو یہ منع ہے	۴۲۳
باب ۳۳۸	اگر کسی شخص نے دوسرے کی لونڈی زبردستی چھین لی اور کہہ دیا وہ مر گئی ہے تو کیا حکم ہے	”
باب ۳۳۹	پہلے باب سے متعلق	۴۲۴
باب ۳۴۰	نکاح پر جھوٹی گواہی گزر جائے تو کیا حکم ہے	”
باب ۳۴۱	عورت کو اپنے خاوند یا سوکنوں سے چیرہ تر کرنے کی ممانعت	۴۲۶

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۴۲	طاعون سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرنا منع ہے	۴۲۸
باب ۳۴۳	ہبہ پھیر لینے یا شفعہ کا حق ساقط کرنے کے لیے حیلہ کرنا مکروہ ہے۔	۴۲۹
باب ۳۴۴	تحصیلدار کا تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا	۴۳۲
	(خواب کی تعبیر کے بیان میں)	۴۳۵
باب ۳۴۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وحی پہلے پہل شروع ہوئی تو یہی اچھا خواب تھی	”
باب ۳۴۶	نیک لوگوں کا خواب اکثر سچا ہوتا ہے	۴۳۷
باب ۳۴۷	اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے	۴۳۸
باب ۳۴۸	اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے	۴۳۹
باب ۳۴۹	اچھے خواب خوشخبریاں ہیں	۴۴۱
باب ۳۵۰	حضرت یوسفؑ کے خواب کا بیان	”
باب ۳۵۱	حضرت ابراہیمؑ کے خواب کا بیان	۴۴۲
باب ۳۵۲	خوابوں کا توارد	۴۴۳
باب ۳۵۳	قیدیوں اور مفسدوں اور مشرکوں کے خواب کا بیان	”
باب ۳۵۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا	۴۴۶
باب ۳۵۵	رات کو جو خواب دیکھے اس کا بیان	۴۴۷
باب ۳۵۶	دن کو جو خواب دیکھے اس کا بیان	۴۵۰
باب ۳۵۷	عورتوں کے خواب کا بیان	۴۵۱
باب ۳۵۸	برا خواب شیطان کی طرف سے ہے	۴۵۲
باب ۳۵۹	خواب میں دودھ دیکھنا	۴۵۳
باب ۳۶۰	اگر دودھ اعضا اور ناخنوں سے پھوٹ نکلے تو کیا تعبیر ہے؟	۴۵۴

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۶۱	خواب میں قمیص دیکھنا	۴۵۴
باب ۳۶۲	خواب میں کرتا گھسیٹنا	۴۵۵
باب ۳۶۳	خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا	"
باب ۳۶۴	عورت کو کھول کر خواب میں دیکھنا	۴۵۶
باب ۳۶۵	خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا	"
باب ۳۶۶	خواب میں کنجیوں کا ہاتھ میں دیکھنا	۴۵۷
باب ۳۶۷	کنڈی یا حلقے کو خواب میں پکڑ کر اس سے لٹک جانا	۴۵۸
باب ۳۶۸	ڈیرے کا ستون تکیے کے تلے دیکھنا	"
باب ۳۶۹	خواب میں سنگین ریشمی کپڑا دیکھنا یا بہشت میں جانا	۴۵۹
باب ۳۷۰	خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا	"
باب ۳۷۱	خواب میں پانی کا بہتا چشمہ دیکھنا	۴۶۰
باب ۳۷۲	خواب میں کنوئیں سے پانی کھینچنا، لوگوں کو سیراب کرنا	۴۶۱
باب ۳۷۳	کمزوری کے ساتھ کنوئیں سے ایک یا دو ڈول کھینچنا۔	۴۶۲
باب ۳۷۴	خواب میں راحت لینا آرام کرنا	۴۶۳
باب ۳۷۵	خواب میں محل دیکھنا	۴۶۴
باب ۳۷۶	سوتے میں کسی کو وضو کرتے دیکھنا	"
باب ۳۷۷	سوتے میں کعبہ کا طواف کرتے دیکھنا	۴۶۵
باب ۳۷۸	سوتے میں اپنا بچا ہوا دوسرے شخص کو دینا	۴۶۶
باب ۳۷۹	سوتے میں آدمی اپنے تئیں بے ڈر دیکھے	"
باب ۳۸۰	خواب میں داہنے طرف لے جاتے دیکھنا	۴۶۷
باب ۳۸۱	خواب میں پیالہ دیکھنا	۴۶۸
باب ۳۸۲	خواب میں اڑتے ہوئے دیکھنا	۴۶۹

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۸۳	خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھنا	۴۶۹
باب ۳۸۴	خواب میں پھونک مارتے دیکھنا	۴۷۰
باب ۳۸۵	اگر خواب میں یہ دیکھے ایک چیز کو ایک مقام سے نکال کر دوسری جگہ رکھا	"
باب ۳۸۶	کالی عورت کا خواب میں دیکھنا	۴۷۱
باب ۳۸۷	پریشان عورت خواب میں دیکھنا	"
باب ۳۸۸	خواب میں تلوار ہلانا	"
باب ۳۸۹	جھوٹا خواب بیان کرنے کی سزا	۴۷۲
باب ۳۹۰	جب کوئی برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے	۴۷۳
باب ۳۹۱	اگر پہلا تعبیر دینے والا غلط تعبیر دے تو اس کی تعبیر سے کچھ نہ ہوگا	۴۷۴
باب ۳۹۲	صبح کی نماز کے بعد تعبیر دینا جائز ہے	۴۷۵

انتیسواں پارہ (۲۹)

(کتاب فتنوں کے بیان میں)

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۹۳	اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس فتنے سے بچو جو ظالموں پر خاص نہیں رہتا	۴۸۱
باب ۳۹۴	آنحضرتؐ کا فرمانا تم میرے بعد ایسے ایسے کام دیکھو گے جو تم کو برے لگیں گے	۴۸۳
باب ۳۹۵	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا چند بیوقوف چھوکروں کی حکومت سے میری امت کی تباہی آئے گی	۴۸۶
باب ۳۹۶	آنحضرتؐ کا فرمانا ایک بلا سے جو نزدیک آن پہنچی عرب کی خرابی ہونے والی ہے	۴۸۷
باب ۳۹۷	فتنوں کا ظاہر ہونا	۴۸۸

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۹۸	ہر زمانہ کے بعد دوسرا زمانہ اُس سے بدتر آنا	۴۹۰
باب ۳۹۹	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا جو شخص ہم مسلمانوں پہ ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے	۴۹۲
باب ۴۰۰	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا	″
باب ۴۰۱	آنحضرتؐ کا فرمانا جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے شخص سے بہتر ہوگا	۴۹۶
باب ۴۰۲	جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں	۴۹۷
باب ۴۰۳	جب کسی شخص کی امامت پہ اتفاق نہ ہو تو لوگ کیا کریں؟	۴۹۸
باب ۴۰۴	مفسدوں اور ظالموں کی جماعت بڑھانا منع ہے	۵۰۰
باب ۴۰۵	اگر خراب لوگوں میں کوئی مسلمان رہ جائے تو کیا کرے؟	۵۰۱
باب ۴۰۶	فتنے فساد کے وقت جنگل میں جا رہنا	۵۰۲
باب ۴۰۷	فتنوں سے پناہ مانگنا	۵۰۴
باب ۴۰۸	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ فتنہ پورب کی طرف سے آئے گا۔	۵۰۵
باب ۴۰۹	اس فتنے کا بیان جو سمندر کی طرح موجیں مار کر اُمنڈ آئے گا۔	۵۰۸
باب ۴۱۰	پہلے باب سے متعلق	۵۱۲
باب ۴۱۱	پہلے باب سے متعلق	۵۱۴
باب ۴۱۲	کسی قوم پہ جب اللہ تعالیٰ عذاب اتارتا ہے	۵۱۶

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۴۱۳	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا امام حسنؓ کے لیے کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے الخ	۵۱۶
باب ۴۱۴	کوئی شخص لوگوں کے سامنے ایک بات کہے پھر ان کے پاس سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے۔	۵۱۹
باب ۴۱۵	قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک لوگ قبر والوں پر رشک نہ کریں	۵۲۲
باب ۴۱۶	قیامت کے قریب زمانہ کا رنگ بدلنا پھر بت پرستی شروع ہونا	″
باب ۴۱۷	ایک آگ نکلنا	۵۲۳
باب ۴۱۸	پہلے باب سے متعلق ہے	۵۲۵
باب ۴۱۹	دجال کا بیان	۵۲۷
باب ۴۲۰	دجال مدینہ طیبہ میں نہیں جانے کا	۵۳۱
باب ۴۲۱	یاجوج اور ماجوج کا بیان	۵۳۲
	حکومتوں اور قضا کا بیان	۵۳۴
باب ۴۲۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ تعالیٰ اور رسول کا اور حاکموں کا کہنا مانو	۵۳۴
باب ۴۲۳	امیر اور سردار ہمیشہ قریش قبیلے سے ہونا چاہیئے	۵۳۵
باب ۴۲۴	جو شخص اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ کرے اس کا ثواب	۵۳۷
باب ۴۲۵	امام اور بادشاہ اسلام کی بات سننا اور ماننا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ کی بات کا حکم نہ کرے	″
باب ۴۲۶	جس کو بن مانگے سرداری ملے تو اللہ اس کی مدد	۵۳۹

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
	کرے گا	۵۳۹
باب ۴۲۷	جو شخص مانگ کر حکومت اور سرداری لے اس کو اللہ تعالیٰ چھوڑ دے گا	۵۴۰
باب ۴۲۸	حکومت اور سرداری کی حرص کرنا منع ہے	〃
باب ۴۲۹	جو شخص رعیت کا حاکم بنے اور ان کی خیر خواہی نہ کرے اس کا عذاب	۵۴۱
باب ۴۳۰	جو شخص رعیت کا حاکم بنے اور ان کی خیر خواہی نہ کرے اس کا عذاب	۵۴۲
باب ۴۳۱	رستے چلتے کوئی فیصلہ کرنا یا فتویٰ دینا	۵۴۳
باب ۴۳۲	آنحضرت ؐ کا کوئی دربان نہ تھا	۵۴۴
باب ۴۳۳	ماتحت حاکم قصاص کا حکم دے سکتا ہے بڑے حاکم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں	۵۴۵
باب ۴۳۴	غصے کی حالت میں قاضی یا حاکم کو فیصلہ کرنا درست ہے یا نہیں	۵۴۶
باب ۴۳۵	قاضی کو اپنے ذاتی علم کے رو سے معاملات میں حکم دینا درست ہے	۵۴۷
باب ۴۳۶	مُہری خط پر گواہی دینے کا بیان	۵۴۸
باب ۴۳۷	قاضی بننے کے لیے کیا کیا شرطیں ہونا ضرور ہے	۵۵۱
باب ۴۳۸	حاکموں اور عاملوں کو تنخواہ لینا درست ہے	۵۵۳
باب ۴۳۹	مسجد میں فیصلہ کرنا اور لعان کرانا	۵۵۵
باب ۴۴۰	حد کا مقدمہ مسجد میں سننا پھر جب حد لگانے کا وقت آئے تو مجرم کو مسجد کے باہر لے جانا	〃
باب ۴۴۱	حاکم مدعی اور مدعیٰ علیہ کو نصیحت کر سکتا ہے۔	۵۵۶
باب ۴۴۲	اگر قاضی خود عہدہ قضا حاصل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو کیا اس کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے۔	۵۵۰
باب ۴۴۳	اگر بادشاہ دو شخصوں کو ایک ہی ملک کا حاکم کر کے بھیجے اور ان کو نصیحت کرے کہ مل کر رہنا ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرنا	۵۶۱
باب ۴۴۴	حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے	۵۶۲
باب ۴۴۵	حاکموں کو جو ہدیے تحفے دیے جائیں اُن کا بیان	۵۶۳
باب ۴۴۶	آزاد شدہ غلام کو قاضی یا حاکم بنانا	۵۶۴
باب ۴۴۷	چودھری یا نقیب بنانا	〃
باب ۴۴۸	بادشاہ کے سامنے تو خوشامد کرنا، پیٹھ پیچھے اس کو بُرا کہنا یہ منع ہے	۵۶۵
باب ۴۴۹	یکطرفہ فیصلہ کرنے کا بیان	۵۶۶
باب ۴۵۰	اگر کسی شخص کو حاکم دوسرے بھائی مسلمان کا مال دلا دے تو اس کو نہ لے	〃
باب ۴۵۱	کنوئیں کا مقدمہ فیصلہ کرنا	۵۶۸
باب ۴۵۲	ناحق مال اڑانے میں جو وعید ہے وہ تھوڑے اور بہت دونوں مالوں کو شامل ہے	۵۶۹
باب ۴۵۳	حاکم لوگوں کی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ بیچ سکتا ہے	〃
باب ۴۵۴	کسی شخص کی سرداری میں نادانی سے لوگ طعنہ کریں اور حاکم ان کو طعنہ کی پروا نہ کرے	۵۷۰
باب ۴۵۵	الد الخصم کا بیان	۵۷۱
باب ۴۵۶	اگر حاکم کا فیصلہ ظلمی یا علما کے خلاف ہو تو وہ رد کر دیا جائے گا	〃

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۵۷	امام لوگوں میں ملاپ کرانے کو اگر خود جائے	۵۷۲
باب ۵۸	لکھنے والا منشی ایماندار اور عقلمند ہونا چاہیئے	۵۷۳
باب ۵۹	امام یا بادشاہ کا اپنے نائبوں کو اور قاضی کا اپنے عملہ کو لکھنا	۵۷۵
باب ۶۰	کیا حاکم صرف ایک شخص کو کسی بات کے دریافت کرنے کے لیے بھیج سکتا ہے	۵۷۵
باب ۶۱	حاکم کے سامنے مترجم کا رہنا اور کیا ایک ہی شخص ترجمہ کے لیے کافی ہے؟	۵۷۸
باب ۶۲	امام یا بادشاہ اپنے عاملوں سے حساب لے سکتا ہے۔	۵۷۹
باب ۶۳	امام یا بادشاہ کا خاص مشیر	۵۸۰
باب ۶۴	امام لوگوں سے کن باتوں پر بیعت لے؟	۵۸۱
باب ۶۵	دو بار بیعت کرنا	۵۸۶
باب ۶۶	گنواروں کا بیعت کرنا	״
باب ۶۷	نابالغ لڑکے کا بیعت کرنا	۵۸۷
باب ۶۸	بیعت کے بعد اس کا فسخ کرانا	״
باب ۶۹	جو شخص محض دنیا کمانے کی نیت سے بیعت کرے اس کی سزا	۵۸۸
باب ۷۰	عورتوں سے بیعت لینا	۵۸۹
باب ۷۱	بیعت توڑنا گناہ ہے	۵۹۱
باب ۷۲	ایک خلیفہ مرتے وقت کسی اور کو خلیفہ کر جائے تو کیسا ہے	۵۹۲
باب ۷۳	پہلے باب سے متعلق	۵۹۵
باب ۷۴	جھگڑا اور فسق اور فجور کرنے والوں کو جب	۵۹۶

باب نمبر	مطالب	صفحہ
	ان کی پہچان ہو جائے گھروں سے نکلوا دینا	
باب ۷۵	کیا امام کو یہ درست ہے کہ جو لوگ مجرم اور گنہگار ہوں ان سے بات کرنے کی اور ملاقات کرنے کی لوگوں کی ممانعت کر دے	۵۹۷
	آرزوؤں کا بیان	
باب ۷۶	شہادت کی آرزو کرنا	۵۹۷
باب ۷۷	نیک کام کی آرزو کرنا	۵۹۸
باب ۷۸	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اگر مجھ کو پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا	۵۹۹
باب ۷۹	آنحضرتؐ کا یوں فرمانا کاش ایسا ہوتا	۶۰۰
باب ۸۰	قرآن اور علم کی آرزو کرنا	۶۰۱
باب ۸۱	جو آرزو کرنا منع ہے	۶۰۲
باب ۸۲	آدمی کا یوں کہنا درست ہے اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت نہ ہوتی	۶۰۳
باب ۸۳	دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو کرنا منع ہے	۶۰۴
باب ۸۴	اگر مگر کہنا کہاں پر درست ہے	״
	اُن حدیثوں کا بیان جن کو ایک شخص نے روایت کیا ہو	۶۰۹
باب ۸۵	ایک سچے شخص کی خبر پر اذان نماز روزے فرائض سارے احکام میں عمل کرنا	״
باب ۸۶	آنحضرتؐ کا زبیرؓ کو اکیلے بھیجنا کافروں کی خبر لانے کے لیے	۶۱۷
باب ۸۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا مسلمانو! پیغمبرؐ کے گھروں میں یعنی زنانہ میں نہ جاؤ مگر اجازت لے کر اور ظاہر	۶۱۸

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	صفحہ مطالب	صفحہ
	ہے کہ اجازت کے لیے ایک شخص کا بھی اذن دینا کافی ہے۔	
باب ٤٨٨	آنحضرت کا نائبوں اور ایلچیوں کو ایک کے بعد ایک بھیجا۔	٦١٩
باب ٤٨٩	آنحضرت کا عرب کے ایلچیوں کو یہ حکم کرنا کہ جن لوگوں کو تم اپنے ملک میں چھوڑ آئے ہو ان کو پہنچا دینا	٦٢٠
باب ٤٩٠	ایک عورت کی خبر کا بیان	٦٢٢
	قرآن اور حدیث کی پیروی کرنے کے بیان میں	٦٢٦
باب ٤٩١	آنحضرت کا یہ فرمانا میں جامع باتیں دے کر بھیجا گیا	//
باب ٤٩٢	آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنا	//
باب ٤٩٣	بے فائدہ بہت سوالات کرنا منع ہے	٦٣٥
باب ٤٩٤	آنحضرت کے کاموں کی پیروی کرنا	٦٤١
باب ٤٩٥	کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا یا علم کی بات میں جھگڑا کرنا اور دین میں یا بدعتوں میں غلو کرنا	٦٤٢
باب ٤٩٦	جو شخص بدعتی کو ٹھکانا دے	٦٥٠
باب ٤٩٧	دین کے مسائل میں رائے پر عمل کرنے کی مذمت	٦٥١
باب ٤٩٨	آنحضرت نے کوئی مسئلہ اپنی رائے یا قیاس سے نہیں بتلایا بلکہ جب آپ سے کوئی ایسی بات پوچھی جاتی جس بات میں کوئی وحی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے میں نہیں جانتا۔ یا وحی اترنے تک خاموش رہتے کچھ جواب نہ دیتے	٦٥٣

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ٤٩٩	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے مرد اور عورتوں کو وہی باتیں سکھلانا جو اللہ نے آپ کو سکھلائی تھیں۔ باقی رائے اور تمثیل آپ نے نہیں سکھلائی	٦٥٤
باب ٥٠٠	آنحضرت کا یہ فرمانا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پہ غالب ہو کر لڑتا رہے گا	٦٥٥
باب ٥٠١	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا یا تمہارے کئی فرقے کر دے	٦٥٦
باب ٥٠٢	ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے تشبیہ دینا	٦٥٦
باب ٥٠٣	قاضیوں کو کوشش کر کے اللہ کی کتاب کے موافق حکم دینا چاہیے	٦٥٨
باب ٥٠٤	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تم لوگ اگلے لوگوں کی چال پہ چلوگے	٦٦٠
باب ٥٠٥	جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس کا گناہ اسی طرح جو شخص بری رسم قائم کرے	//

تیسواں پارہ

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ٥٠٦	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالموں کے اتفاق کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے اس کی ترغیب دی ہے اور مکہ کے اور مدینہ کے عالموں کے اجماع کا بیان	٦٦٣
باب ٥٠٧	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر! تجھ کو اس کام میں کوئی دخل نہیں	٦٧٢
باب ٥٠٨	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا آدمی سب سے زیادہ	//

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
	جھگڑالو ہے	۶۷۳
باب ۵۰۹	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم نے تم کو اے مسلمانوں اس طرح بیچ کی ایک امت بنایا	۶۷۴
باب ۵۱۰	اگر قاضی یا حاکم یا اور کوئی عہدہ دار ایک مقدمہ میں کوشش کر کے رائے دے لیکن کم علمی کی وجہ سے وہ رائے حدیث کے خلاف نکلے تو منسوخ کر دی جائے گی۔	۶۷۵
باب ۵۱۱	اگر کوئی حاکم حق کی کوشش کر کے غلطی بھی کرے تب بھی اس کا ثواب	″
باب ۵۱۲	اس شخص کا رد جو یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے تمام احکام ہر ایک صحابی کو معلوم رہتے تھے	۶۷۶
باب ۵۱۳	آنحضرتؐ کے سامنے ایک بات کی جائے اور آپ اس پر انکار نہ کریں تو یہ حجت ہے۔ آنحضرتؐ کے سوا اور کسی کی تقریر حجت نہیں	۶۷۸
باب ۵۱۴	دلائل شرعیہ سے احکام کا نکالا جانا اور دلالت کے کیا معنی ہیں	۶۷۹
باب ۵۱۵	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اہل کتاب سے دین کی کوئی بات نہ پوچھو	۶۸۴
باب ۵۱۶	احکام شرعیہ میں جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان	۶۸۵
باب ۵۱۷	آنحضرتؐ جس کام سے منع کریں وہ حرام ہوگا مگر جس کا مباح ہونا معلوم ہو جائے۔	۶۸۷
باب ۵۱۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا مسلمانوں کا کام آپس کی صلاح	۶۸۸

باب نمبر	مطالب	باب نمبر
	اور مشورے سے چلتا ہے	
	(توحید کا بیان)	۶۹۲
باب ۵۱۹	آنحضرتؐ کا اپنی امت کو توحید خداوندی کی طرف بلانا	″
باب ۵۲۰	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ دے اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے پکارو اس کے تو سب نام اچھے ہیں	۶۹۵
باب ۵۲۱	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا روزی دینے والا میں ہوں زوردار مضبوط	۶۹۷
باب ۵۲۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا غیب کا جاننے والا وہ اپنا غیب کسی پر نہیں کھولتا	″
باب ۵۲۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہ سلام ہے اور مومن ہے	۶۹۸
باب ۵۲۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا سب آدمیوں کا بادشاہ	۶۹۹
باب ۵۲۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہ پروردگار عزت والا ہے حکمت والا	″
باب ۵۲۶	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا	۷۰۱
باب ۵۲۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ سنتا دیکھتا ہے	۷۰۲
باب ۵۲۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہہ دے وہ اللہ تعالیٰ قدرت والا ہے	۷۰۴
باب ۵۲۹	اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ بھی ہے مقلب القلوب یعنی دلوں کا پھیرنے والا	۷۰۵
باب ۵۳۰	اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں	۷۰۶

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۱	اللہ کے نام سے کر مانگنا ان کی پناہ چاہنا	۷۰۶
باب ۳۲	اللہ تعالیٰ کو ذات کہہ سکتے ہیں۔ اس کے صفات اور اسماء ہیں	۷۱۰
باب ۳۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ اپنے نفس سے تم کو ڈراتا ہے	۷۱۱
باب ۳۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہر چیز سوائے پروردگار کے منہ کے ہلاک اور برباد ہونے والی ہے	۷۱۲
باب ۳۵	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مطلب یہ تھا کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے	۷۱۳
باب ۳۶	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہی اللہ ہے ہر چیز کا بنانے والا، پیدا کرنے والا، نقشہ کھینچنے والا	〃
باب ۳۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تو نے اس کو کیوں سجدہ نہیں کیا جس کو میں نے خاص اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا	۷۱۴
باب ۳۸	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی شخص غیرت والا نہیں ہے	۷۱۹
باب ۳۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر! ان سے پوچھ کس شئے کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے۔	۷۲۱
باب ۴۰	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اس کا عرش پانی پر تھا اور فرمایا وہ بڑے عرش کا مالک ہے	〃
باب ۴۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا فرشتے اور روح اس پاک پروردگار تک ایک دن میں چڑھتے ہیں	۷۲۸
باب ۴۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا کچھ منہ اس دن تر و تازہ اور خوش خرم ہوں گے اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے	۷۳۲
باب ۴۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے	۷۵۱
باب ۴۴	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا آسمانوں اور زمینوں کو اللہ ہی تھامے ہوئے ہے وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے۔	۷۵۳
باب ۴۵	آسمان اور زمین اور دوسری مخلوقات کے پیدا کرنے کا بیان	〃
باب ۴۶	اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہم تو پہلے اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے باب میں یہی فرما چکے ہیں	۷۵۴
باب ۴۷	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم تو جب کوئی چیز بنانا چاہتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔	۷۵۸
باب ۴۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر! کہہ دے اگر میرے مالک کی باتیں لکھنے کے لیے سارا سمندر روشنائی ہو جائے تو میرے مالک کی باتیں ختم نہ ہوں	۷۶۰
باب ۴۹	مشیت اور ارادہ کا بیان	۷۶۱
باب ۵۰	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اور خدا تعالیٰ کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جس کو وہ حکم دے	۷۷۱

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۵۵۱	اللہ تعالیٰ کا حضرت جبرئیلؑ سے بات کرنا اور	
	فرشتوں کو پکارنا	۷۷۴
باب ۵۵۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہؑ نے اس قرآن کو جان کر	
	اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہ ہیں	۷۷۶
باب ۵۵۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا یہ گنوار لوگ چاہتے ہیں اللہ کا	
	کلام بدل ڈالیں	۷۷۸
باب ۵۵۴	اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن پیغمبر اور دوسرے	
	لوگوں سے باتیں کرنا	۷۸۷
باب ۵۵۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ نے موسیٰؑ سے بول کر	
	باتیں کیں	۷۹۳
باب ۵۵۶	اللہ تعالیٰ کا بہشتیوں سے باتیں کرنا	۷۹۹
باب ۵۵۷	اللہ اپنے بندوں کو حکم کرکے یاد کرتا ہے	۷۹۹
	اور بندے اس سے دعا اور عاجزی کرکے	
	اور اللہ کا پیغام دوسروں کو پہنچا کر اس کو یاد	
	کرتے ہیں	۸۰۱
باب ۵۵۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ کے شریک نہ بناؤ	۸۰۲
باب ۵۵۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ	
	کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہارے	
	کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے	
	تمہارے خلاف گواہی دیں گے الخ	
باب ۵۶۰	اللہ تعالیٰ کا فرمانا پروردگار	
	ہر دن ایک نیا کام کر رہا	
	ہے	
باب ۵۶۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر! اپنی زبان نہ	
	ہلایا کر۔	
باب ۵۶۲	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا تم آہستہ بات کرو یا پکار	
	کر، وہ تو دلوں تک کا خیال جانتا ہے	۸۰۷
باب ۵۶۳	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ایک وہ شخص جس کو اللہ	
	نے قرآن دیا ہے	۸۰۹
باب ۵۶۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا۔ اے پیغمبر! تیرے پروردگار	
	کی طرف سے جو تجھ پہ اترا اس کو لوگوں	
	کو پہنچا دے	۸۱۱
باب ۵۶۵	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا اے پیغمبر! کہہ دے	
	اچھا توریت لاؤ۔ اس کو پڑھ کر سناؤ	۸۱۲
باب ۵۶۶	آنحضرتؐ نے نماز کو عمل فرمایا	۸۱۶
باب ۵۶۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا آدم زاد دل کا کچا	
	بنایا گیا۔	〃
باب ۵۶۸	آنحضرتؐ کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا	۸۱۷
باب ۵۶۹	توریت شریف یا اور دوسری آسمانی کتابوں	
	مثلاً قرآن شریف کی تفسیر عربی زبان یا دوسری	
	کسی زبان میں کرنا۔	۸۱۹
باب ۵۷۰	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا جو قرآن کا جید حافظ ہو	
	وہ لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ	
	ہوگا	۸۲۰
باب ۵۷۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جتنا تم سے آسانی کے ساتھ	
	ہو سکے اتنا قرآن پڑھو	۸۲۳
باب ۵۷۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہم نے تو قرآن آسان	
	کر دیا	۸۲۴

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۵۷۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا قرآن بزرگی والا ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے	۸۲۵
باب ۵۷۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو	۸۲۷
باب ۵۷۵	فاجر و منافق کی قراءت کا بیان	۸۳۰
باب ۵۷۶	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازوئیں رکھیں گے	۸۳۲

besturdubooks.wordpress.com

جلد ۶

۲۶ چھبیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

بَابُ الْمُعَانَقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ اَصْبَحْتَ۔

۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا

باب معانقہ (گلے ملنے) کے بیان میں[1] اور ایک آدمی کا دوسرے سے پوچھنا کیوں آج صبح کیسا مزاج رہا؟

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو بشر بن شعیب نے خبر دی کہا مجھ کو میرے والد نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ بن کعب نے اُن سے عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مرض موت میں آپ کے) پاس سے حضرت علیؓ نکلے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب

---

[1] باب کی حدیث میں معانقہ کا ذکر نہیں ہے اور شاید امام بخاری اُس حدیث کو جو کتاب البیوع میں گزر چکی ہے یہاں لکھنا چاہتے ہوں گے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کو گلے لگایا مگر دوسری سند سے کیونکہ ایک ہی سند سے حدیث کو مکرر لانا امام بخاری کی عادت کے خلاف ہے پر اس کا موقع نہیں ملا اور باب خالی رہ گیا بعضے نسخوں میں المعانقہ کے بعد واؤ نہیں ہے اس صورت میں قول الرجل کیف اصبحت علیحدہ باب ہوگا اور یہ باب حدیث سے خالی ہوگا اب معانقہ کا حکم یہ ہے کہ وہ جائز نہیں ہے مگر جب کوئی سفر سے آئے تو اس سے معانقہ درست ہے کیونکہ جعفر جب حبش سے آئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے معانقہ کیا لیکن ذہبی نے میزان میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور اس کی سند واہی ہے البتہ آدمی اپنے بچہ کو پیار کے طور پر گلے لگا سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کو لگایا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور امام احمدؒ نے ابوذر سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اُن کو اپنے ساتھ چمٹایا اس کی سند میں ایک شخص مبہم ہے طبرانی نے معجم اوسط میں انسؓ سے روایت کی کہ صحابہ ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے سفر سے آتے تو معانقہ کرتے اور ترمذی نے نکالا کہ زید بن حارثہ جب مدینے میں آئے تو آنحضرتؐ نے اُن کو گلے لگایا پیار کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے بہرحال سفر سے جو لوٹ کر آئے اس سے معانقہ کرنا درست ہے لیکن عیدین وغیرہ میں معانقہ کا مصافحہ جو لوگوں میں معمول ہے اسی طرح صبح یا عصر یا نماز جمعہ کے بعد اس کی شریعت سے کوئی اصل نہیں اور اکثر علماء نے اس کو بدعت اور مکروہ قرار دیا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللهِ إِنِّي لَأُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلُهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا

زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ ابن کعب بن مالک نے خبر دی اُن کو عبداللہ بن عباسؓ نے جس بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اسی بیماری میں حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے لوگوں نے پوچھا ابوالحسن (یہ حضرت علی کی کنیت تھی) آج صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا رہا انہوں نے کہا اللہ کے فضل سے آج صبح کو تو مزاج اچھا رہا (اب صحت کی امید ہے) یہ سنتے ہی حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے خدا کی قسم تم آنحضرت [1] کو نہیں دیکھتے تین دن کے بعد تم دوسرے کے تابعدار ہو گے[2] میں تو اللہ کی قسم یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے گزر جائیں گے عبدالمطلب کی اولاد کا جب وہ مرنے والے ہوتے ہیں میں منہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں (کہ اب نہیں بچیں گے) بہتر یہ ہے کہ ہم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں اور آپ سے پوچھ لیں کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا اگر آپ ہم لوگوں (بنی ہاشم) کو خلافت دیتے ہیں تو ہم کو معلوم ہو جائے اگر کسی اور کو دیتے ہیں تو ہم آپ سے کہیں کہ جس کو دیتے ہیں اس کو ہمارا خیال رکھنے کی وصیت فرما دیں (تاکہ وہ ہم کو ستائے نہیں) حضرت علی نے کہا خدا کی قسم بات یہ ہے کہ اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھیں اور آپ ہم لوگوں کو خلافت نہ دیں تب تو (اور خرابی ہے) پھر تو لوگ کبھی ہم کو خلافت دینے والے نہیں[3] اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی یہ بات نہیں

---

[1] غور نہیں کرتے آپ کی صحت کی امید نہیں ہے ۱۲ منہ [2] کوئی اور خلیفہ ہو جائے گا تم کو اس کی اطاعت کرنا ہوگی حدیث میں عبدالعصا ہے جس کا لفظی ترجمہ لاٹھی کا غلام ہے مگر مطلب یہی ہے کہ دوسرا تم پر حکومت کرے گا تم اس کے تابعدار ہو گے ۱۲ منہ [3] یعنی اول سے ان کے دل ہماری طرف مائل نہیں ہیں اگر کہیں آنحضرتؐ نے صاف فرما دیا کہ تم کو خلافت نہیں مل سکتی تو پھر قیامت تک لوگ ہم کو خلیفہ نہیں کرنے کے اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس بات کو گول ہی رہنے دو۔ اس میں یہ اُمید ہے کہ اگر اب کی دفعہ میں ہم کو خلافت نہ ملی تو آئندہ مل جائے گی۔ حضرت علیؓ کی اس کلام سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ کے دل ان کی طرف ایسے مائل نہ تھے جتنے اوروں کی طرف تھے کیونکہ مہاجرین تو ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ کرنا چاہتے تھے اور انصار اپنی قوم میں سے کسی کو چاہتے تھے وہ خلیفہ ہو۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا ۔

پوچھنے کا (کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہو۔)

بَابُ ۲ مَنْ اَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ ۔

باب کوئی بلائے تو جواب میں لبیک (حاضر) اور سعدیک (آپ کی خدمت کے لیے مستعد) کہنا۔

۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهٗ ثَلٰثًا هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے معاذ بن جبلؓ سے انہوں نے کہا میں (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار تھا آپ نے پکارا معاذ میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک پھر پکارا پھر میں نے یہی کہا اسی طرح تین بار ہوا بعد اس کے آپ نے فرمایا معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے یہ حق ہے کہ اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کو نہ پوجیں پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد پکارا معاذ میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے[۲] جب وہ شرک نہ کرتے ہوں (موحد ہوں) یہ حق ہے کہ ان کو (دائمی) عذاب نہ ہو۔

۳۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے معاذ سے یہی حدیث نقل کی۔

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے کہا

[۱] ایسا پوچھنے میں ایک طرح کی بد فالی اور آنحضرت کو رنج دینا بھی تھا اس لیے حضرت علیؓ نے اس کو گوارا نہیں کیا اور اسی میں خدا کی حکمت اور مصلحت تھی کہ یہ مقدمہ گول گول رہے اور مسلمان اپنے صلاح اور مشورے اور رضامندی سے جس کو چاہیں حاکم بنالیں یہ طرز آنحضرتؐ نے وہ قائم کیا جس کو اب سارے اہل سیاست بڑے تجربوں کے بعد عین دانائی اور عقلمندی سمجھتے ہیں اور بڑی بڑی مہذب سلطنتیں بادشاہی اور حکومت اسی طرح لینے رعایا کی مرضی اور مشورے سے قائم کرتی ہیں یہ نہیں کہ بادشاہ سلامت کے بعد ان کا بیٹا بادشاہ ہو جائے خواہ لائق ہو یا نالائق اور افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس عمدہ اصول کو جو سب سے پہلے ان کے پیغمبر نے قائم کیا تھا چھوڑ دیا تھا آخر اس کا خمیازہ اٹھایا ان کے باپ دادا شاہ ایسے ایسے نالائق لوگ بن گئے جنہوں نے مسلمانوں کی صدہا برس کی دولتیں کمائی ہوئیں خاک میں ملا دیں آپ بھی تباہ ہو گئے رعایا کو بھی تباہ کیا اب بھیک مانگ رہے ہیں اور دشمنوں کی خدمتگاری کر رہے ہیں ذٰلک جزاءھم بما کانوا یعملون ۱۲ منہ [۲] جو کافروں اور مشرکوں کو ہو گا اللہ پر حق ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ایسا وعدہ فرمایا ہے باقی اللہ پر واجب تو کوئی چیز نہیں ہے وہ جو چاہے کرے اس کی مرضی میں کوئی دم نہیں مار سکتا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعا میں یوں کہنا درست نہیں ہے بحق محمد و آل محمد یا بحق اولیاء کرام و انبیاء علیہم السلام اور حق سے مراد یہی ہو گی۔ ۱۲ منہ ع ے

ع ے فاضل مترجم مرحوم کی یہ رائے صحیح نہیں، یہ طریقہ دعا غیر مسنون ہے، صحابہ و تابعین میں سے کسی نے بھی بحق فلاں وغیرہ کے الفاظ استعمال نہیں کئے۔ عبدالصمد ریالوی

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ اَبُوْذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا اُحُدًا فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا لِيْ ذَهَبًا يَاْتِيْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ اَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهِ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَالَ لِيْ مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا اَبَا ذَرٍّ حَتّٰى اَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى غَابَ عَنِّيْ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَتَخَشَّيْتُ اَنْ يَكُوْنَ عُرِضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحْ فَمَكَثْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ

ہم سے قسم خدا کی ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا کہا جب وہ ربذہ میں تھے (جو ایک مقام ہے مدینہ سے تین منزل پر) انہوں نے کہا میں عشا کے وقت مدینہ کی پتھریلی زمین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں احد کا پہاڑ سامنے آیا آپ نے فرمایا ابوذر اگر اس پہاڑ برابر سونا میرے پاس آئے اور میں ایک رات یا تین راتوں تک اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں تو یہ مجھ کو پسند نہیں ہے البتہ اگر کسی کا قرض مجھ پر آتا ہو اس کے ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں یہ دوسری بات ہے میں چاہتا ہوں وہ سب سونا اللہ کے بندوں کو ادھر اُدھر (داہنے بائیں سامنے) جو کوئی نظر آئے اس کو بانٹ دوں زید راوی نے کہا ابوذرؓ نے ہم کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا (تینوں طرف) پھر آپ نے پکارا ابوذر میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا دیکھ دنیا میں جو مالدار ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے (ان کو بہت کم اجر ملے گا) مگر وہ مالدار بندے جو اپنے مال کو ادھر اُدھر (غریبوں کو) بانٹ دیں پھر فرمایا ابوذرؓ جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو یہیں ٹھہرا رہیو اور آپ آگے بڑھ کر نظر سے غائب ہو گئے میں نے ایک آواز سنی مجھ کو ڈر ہوا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو اور میں نے قصد کیا آگے بڑھ کر دیکھوں لیکن آنحضرتؐ کے ارشاد کا خیال آیا آپ نے فرمایا تھا یہیں ٹھہرا رہیو اس لیے وہیں ٹھہرا رہا جب آپ لوٹ کر آئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کچھ آواز سنی تھی میں ڈرا کہیں آپ کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو (میں نے آگے بڑھ کر دیکھنا چاہا) لیکن آپ کا ارشاد یاد آیا میں اپنی جگہ کھڑا رہا آپ نے فرمایا یہ جبریل کی آواز تھی وہ میرے پاس آئے کہنے لگے تمہاری امت کا جو شخص مر جائے وہ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گو وہ (دنیا میں) زنا اور چوری کرتا رہا ہو (ایک حق اللہ اور ایک حق العباد) آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا رہا ہو [له]

له جب بھی ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہ سکتا ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قُلْتُ لِزَيْدٍ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ اَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهٗ وَقَالَ اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

نے کہا میں نے زید بن وہب سے کہا مجھ کو تو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابوالدرداء (صحابی) ہیں زید نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوذر نے یہ حدیث ربذہ میں مجھ سے بیان کی اعمش نے کہا (اسی سند سے) اور مجھ سے ابو صالح روغن فروش نے ایسی ہی حدیث ابوالدرداء صحابی سے نقل کی اور ابوشہاب (عبدربہ) نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا اس میں یوں ہے تین دن سے زیادہ میرے پاس رہے[1]۔

بَابٌ۳ــ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ

باب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے (جہاں وہ بیٹھ گیا ہو)

۵- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص کو اپنی جگہ سے اٹھا کر وہاں خود نہ بیٹھے۔

بَابٌ۴ــ اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا الْاٰيَةَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ فتح میں) فرمانا مسلمانو جب تم سے کہا جائے مجلس میں کھل بیٹھو (دوسرے مسلمانوں کو جگہ دو) تو کھل بیٹھو اللہ تعالیٰ تم کو کشائش عطا فرمائے گا (دنیا اور آخرت میں) اور جب تم سے کہا جائے (دوسروں کو جگہ دینے کے لیے) ذرا اُٹھو تو اُٹھ کھڑے ہو[2]۔

۶- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ اٰخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھایا جائے اور دوسرا شخص وہاں بیٹھے البتہ آپ نے یہ فرمایا کہ (جب جائے کی تنگی ہو تو) کھل بیٹھو دوسروں کو جگہ دو اسی

---

[1] یعنی اس روایت میں بجائے اس فقرے کے جو اگلی روایت میں تھا میں ایک رات یا تین رات تک اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں، یوں ہے میں تین دن سے زیادہ اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں یہ روایت موصولاً کتاب الاستقراض میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے کہا ہے یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے لیکن صحیح یہ ہے کہ عام ہے ہر مجلس کو شامل ہے۔ اس باب کو امام بخاری اس لیے لائے کہ اگلے باب میں دوسرے کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت تھی وہ اس حالت میں ہے جب خالی جگہ ہوتے ہوئے کوئی ایسا کرے لیکن اگر جگہ کی تنگی ہو اور لوگ اپنی جگہ پر کھل بیٹھیں اس شخص کو جگہ دیں تو اس جگہ بیٹھنا منع نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ -

سند سے مروی ہے کہ (عبداللہ بن عمرؓ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور وہاں بیٹھے[1]

باب ۵ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ -

باب اگر کوئی شخص اپنے ساتھیوں سے بے اجازت اپنی مجلس یا گھر سے اٹھ کھڑا ہو یا اٹھنے کی تیاری کرے اس کی غرض یہ ہو کہ وہ لوگ رخصت کریں تو یہ جائز ہے[2]

۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ

ہم سے حسن بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد سے سنا وہ ابو مجلز (لاحق بن حمید) سے روایت کرتے تھے وہ انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب سے نکاح کیا تو لوگوں کو دعوت دی انہوں نے کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے (اب کسی طرح اٹھتے ہی نہیں) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجبور ہو کر) ایسا کیا جیسے کوئی اٹھتا ہے جب بھی وہ نہ اٹھے اس وقت آپ یہ حال دیکھ کر خود اٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھ کر وہاں سے چل دیئے۔ لیکن تین آدمی اب بھی نہیں اٹھے جب آپ باہر جا کر پھر لوٹ کر آئے دیکھا تو اب بھی وہ بیٹھے ہیں خیر اس کے بعد وہ کہیں اٹھے اور روانہ ہوئے میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی (آپ ان کو بیٹھا دیکھ کر پھر چلے گئے تھے) اس وقت آپ تشریف لائے اور (حضرت زینبؓ کے) حجرے میں گئے میں بھی اندر جانے لگا لیکن آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب کی) یہ آیت اتاری مسلمانو تم پیغمبر کے گھروں میں اس وقت تک نہ گھسا کرو جب تک

---

[1] بلکہ جب کوئی ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہاں بیٹھتے ہی نہیں دوسری جگہ جا کر بیٹھ جاتے ۱۲ منہ [2] جب کوئی شخص دوسرے شخص کی ملاقات کو جائے تو تہذیب یہ ہے کہ اپنی غرض بیان کر کے اٹھ کھڑا ہو البتہ اگر صاحب خانہ بیٹھنے کے لیے کہے تو بیٹھے اس میں مضائقہ نہیں لیکن خواہ مخواہ بیٹھے رہنا اور دوسرے شخص کے کاموں میں ہرج ڈالنا تہذیب کے خلاف ہے اگر لوگ ایسا کریں تو صاحب خانہ کو بے ان کی اجازت کے اٹھ جانا یا اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے افسوس ہے کہ ہماری قوم والے مسلمان اس تہذیب کے قاعدے کا بہت کم برتاؤ کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ خود اپنا وقت لہو ولعب اور بیکاری میں صرف کرتے ہیں ان کو دوسرے کے وقت کی ہی قدر نہیں میں تو جس وقت حیدرآباد میں ایک جلیل خدمت پر مامور تھا میں نے ان غیر مہذب اشخاص سے تنگ آ کر اپنے حجرے کے دروازے پر جلی قلم سے ایک پرچہ لکھ کر چپا دیا تھا کہ جو صاحب تشریف لائیں وہ مہربانی فرما کر پانچ منٹ سے زیادہ نہ بیٹھیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَکُمُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمًا۔

اجازت نہ لو اخیر آیت ان ذلکم کان عند اللہ عظیما تک۔

بَابٌ اَلْاِحْتِبَاءِ بِالْیَدِ وَھُوَ الْقُرْفُصَاءُ۔

باب سرین زمین سے لگا کر ہاتھوں کو پنڈلیوں پر جوڑ کر بیٹھنا جائز ہے جس کو قرفصا کہتے ہیں [1]

۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ غَالِبٍ اَخْبَرَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْکَعْبَۃِ مُحْتَبِیًا بِیَدِہٖ ھٰکَذَا۔

ہم سے محمد بن ابی غالب نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن منذر حزامی نے خبر دی کہا ہم سے محمد بن فلیح نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد فلیح بن سلیمان سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے صحن میں اسی طرح بیٹھے دیکھا یعنی ہاتھ سے احتبا کیے ہوئے [2]

بَابٌ مَنِ اتَّکَاَ بَیْنَ یَدَیْ اَصْحَابِہٖ

باب اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر (ٹیکا دے کر) بیٹھنا

قَالَ خَبَّابٌ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَۃً قُلْتُ اَلَا تَدْعُو اللّٰہَ؟ فَقَعَدَ۔

خباب بن ارتؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ (کعبے کے پاس) ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا نہیں فرماتے یہ سنتے ہی آپ سیدھے ہو بیٹھے [3]

۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ایاس جریری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد (نفیعؓ) سے انہوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو وہ گناہ بتلاؤں جو بڑے سے بڑے گناہ ہیں ہم نے عرض کیا بتلائیے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کو ستانا۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَہٗ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ آنحضرتؐ تکیہ لگائے تھے پھر آپ سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا سن لو اور جھوٹ بولنا بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے چاہا کاش آپ چپ ہو جائیں [4]

---

[1] عربی زبان میں اس کو احتبا کہتے ہیں یعنی دونوں زانو کھڑا کر کے سرین پر بیٹھے اور ہاتھوں کو پنڈلیوں پر حلقہ کر کے رانوں کو پیٹ سے ملا دے ۱۲ منہ [2] بزار کی روایت میں یوں ہے دونوں ہاتھوں سے حلقہ کیے ہوئے ۱۲ منہ [3] کہ ہم لوگوں کو کافروں سے نجات ملے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث علامات نبوت میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی ہے اور دوسری حدیث میں بھی آپ کا تکیہ لگا کر بیٹھنا منقول ہے جیسے ضمام بن ثعلبہ اور سمرہ کی حدیثوں میں مہلب نے کہا عام لوگوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھنا درست ہے خواہ استراحت کے لیے ہو یا کسی عذر کی وجہ سے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۸ - مَنْ اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ لِحَاجَةٍ اَوْ قَصْدٍ

۱۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ، صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ۔

باب ۹ - السَّرِيْرِ

۱۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَسْطَ السَّرِيْرِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُوْنُ لِیَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَقُوْمَ فَاَسْتَقْبِلَهٗ فَاَنْسَلُّ انْسِلَالًا۔

باب ۱۰ - مَنْ اُلْقِیَ لَهٗ وِسَادَةٌ۔

۱۳ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ زَيْدٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ لِیْ: اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا

باب جو شخص کسی ضرورت یا غرض سے جلدی جلدی چلے

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے ابن ملیکہ سے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر (نماز سے فارغ ہو کر) جلدی جلدی گھر میں تشریف لے گئے[1]

باب چارپائی یا تخت کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر بیچ میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں قبلہ کی طرف آپ کے سامنے لیٹی ہوتی مجھ کو کھڑے ہو کر آپ کے سامنے آنا برا معلوم ہوتا میں ایک طرف سے کھسک جاتی۔

باب گاؤ تکیہ یا گدہ بچھانا

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے دوسری سند اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے کہا مجھ کو ابوالملیح (عامر یا زید بن اسامہ) نے خبر دی انہوں نے کہا ابوقلابہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس گیا انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزے رکھنے کا حال بیان کر دیا (میں ہمیشہ روزہ رکھا کرتا ہوں) آپ یہ سن کر میرے پاس تشریف لائے میں نے ایک چمڑے کا گدہ یا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی آپ کے واسطے بچھایا آپ (خالی) زمین پر بیٹھے اور وہ گدہ میرے اور

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے لوگوں کو آپ کے خلاف معمول جلد جلد چلنے پر تعجب ہوا۔ فرمایا میں اپنے گھر میں سونے کا ایک ڈلا گھر بھول آیا تھا میں نے اس کا گھر میں رہنا پسند نہیں کیا اس کے بانٹ دینے کا حکم دے دیا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ تِسْعًا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِحْدٰى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَ إِفْطَارُ يَوْمٍ۔

۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطٰنِ؟ يَعْنِي عَمَّارًا أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادَةِ؟ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ، كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى

اور آپ کے بیچ میں رہا آپ نے پوچھا کیا تجھ کو ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ (نہیں مجھ کو بہت قوت ہے)[1] آپ نے فرمایا اچھا ہر مہینے میں پانچ روزے میں نے کہا یا رسول اللہ (نہیں مجھ میں بہت طاقت ہے)[2] فرمایا اچھا ہر مہینے میں سات روزے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اچھا ہر مہینے میں نو روزے میں نے[3] کہا یا رسول اللہ فرمایا اچھا گیارہ روزے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا داؤد پیغمبر کے روزے سے کوئی روزہ افضل نہیں پورے آدھی عمر کے روزے یعنے ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے وہ شام کے ملک میں پہنچے دوسری سند اور ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ بن قیس شام کے ملک میں گئے مسجد میں جاکر دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دعا کی یا اللہ کوئی (اچھا) رفیق مجھ کو عنایت فرما پھر ابوالدرداء صحابی کے پاس گئے انہوں نے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو انہوں نے کہا کوفہ والوں میں سے ابوالدرداءؓ نے کہا تمہارے ملک میں کیا وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرتؐ کے محرم راز تھے یہ راز ان کے سوا کسی کو معلوم نہ تھے[4] یعنی حذیفہ بن یمان کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں[5] جن کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر یہ فرمایا کہ وہ شیطان کے شر سے محفوظ ہیں یعنی عمار بن یاسرؓ[6] کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور تکیہ لیے رہتے[7] یعنی عبداللہ بن مسعود بھلا یہ تو کہو عبداللہ بن مسعود اس سورت کو کیونکر پڑھتے واللیل اذا یغشی

ل نہیں مجھ میں اس سے بھی زیادہ زور ہے ۱۲ منہ ۲ نہیں مجھ میں اس سے بھی زیادہ بل بوتہ ہے ۱۲ منہ ۳ نہیں میں اس سے بھی زیادہ رکھ سکتا ہوں ۱۲ منہ ۴ آنحضرتؐ نے انکو منافقوں کے نام تلا دیے تھے ۱۲ منہ ۵ یا نہیں تھے یہ شعبہ راوی کی شک ہے ۱۲ منہ ۶ جو حضرت علی کے ساتھ ہو کر جنگ صفین میں شہید ہوئے ۷ ترجمہ باب یہیں نکلتا ہے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، فَقَالَ مَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكِّكُونِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَابُ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ۔

علقمہ نے کہا یوں پڑھتے والذکر والانثیٰ[۵۱] ابوالدرداءؓ کہنے لگے ان شام والوں نے تو مجھ کو دھوکا ہی دیا تھا قریب تھا مجھ کو شبہ آ جائے میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی سنا تھا (والذکر والانثیٰ)

باب جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرنا[۵۲]

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ہم جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد آرام کیا کرتے اور دن کا کھانا کھایا کرتے۔

باب مسجد میں قیلولہ کرنا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ کو اپنا نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تھا جب کوئی ان کو اس نام سے پکارتا تو خوش ہوتے۔ ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو حضرت علیؓ کو نہ پایا حضرت فاطمہؓ سے پوچھا تمہارے چچا کے بیٹے[۵۳] کہاں ہیں انہوں نے کہا مجھ میں اور ان میں کچھ تکرار ہوئی وہ غصے ہو کر چلے گئے انہوں نے دوپہر کا قیلولہ بھی میرے پاس نہیں کیا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا ذرا جاؤ دیکھو تو علیؓ کہاں ہیں وہ گیا اور آن کر کہنے لگا یا رسول اللہ علیؓ یہاں مسجد میں سو رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ لیٹے ہوئے ہیں ان کی چادر ایک طرف کھسک کر بدن میں سب مٹی لگ گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک ہاتھ سے مٹی پونچھنے اور فرمانے لگے ابوتراب اٹھ ابوتراب اٹھ۔

---

۵۱ مشہور قراءت یوں ہے وما خلق الذکر والانثیٰ مگر عبداللہ بن مسعود نے یوں ہی پڑھا ہے والذکر والانثیٰ ۱۲منہ ۵۲ قیلولہ کہتے ہیں دن کے وقت دوپہر کے قریب یا اس کے بعد یا عین دوپہر کے وقت آرام کرنے کو ۱۲منہ ۵۳ حالانکہ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے مگر عرب لوگ باپ کے چچا کو بھی چچا کہہ دیتے ہیں ۱۲منہ

بَابٌ ۱۳ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ ۔

۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ ۔

۱۸- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى

باب اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کو جائے اور دوپہر کو وہیں آرام کرے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ ام سلیم (ان کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک چمڑا بچھا آتیں آپ اسی چمڑے پر ان کے پاس دن کو سو رہتے جب آپ سو جاتے تو ام سلیمؓ کیا کرتیں آپ کے بدن کا پسینہ اور بالؑ ان کو لے کر ایک شیشی میں ڈالتیں اور خوشبو میں ملالیتیں (برکت کے لیے) آپ سوتے رہتے ثمامہ کہتے ہیں جب انسؓ مرنے لگے تو انہوں نے وصیت کی ان کے کفن پر وہی خوشبو لگائی جائے آخر وہی خوشبو ان کے کفن پر لگائی گئی۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا میں تشریف لے جاتے (جو ایک مقام ہے مدینہ سے دو میل پر) تو ام حرام بنت ملحان (انسؓ کی خالہ) کے پاس جاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتیں ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک بار جو آپ ان کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا آپ (کھانا کھا کر) وہیں سو رہے (دوپہر کا وقت تھا) پھر جاگے تو ہنس رہے تھے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہنسے کیوں آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے بیچا بیچ اس شان سے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ لوگ تختوں پر سوار ہوتے ہیں ام حرام

۱ؑ حافظ نے کہا یہ بال ام سلیم نے ابوطلحہ سے لیے تھے ابوطلحہ نے وہ بال اس وقت لے لیے تھے جب آپ نے منیٰ میں سر منڈایا تھا ایک روایت میں ہے کہ ام سلیم آپ کے بدن کا پسینہ جمع کر رہی تھیں اتنے میں آنحضرت جاگ گئے فرمایا ام سلیم یہ کیا کرتی ہے انہوں نے کہا ہم آپ کا پسینہ خوشبو میں ڈالنے کے لیے جمع کرتے ہیں وہ خود بھی نہایت خوشبودار ہے دوسری روایت میں ہے کہ ہم برکت کے لیے آپ کا پسینہ اپنے بچوں کے واسطے جمع کرتی ہیں ۱۲ منہ ۲ؑ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور پسینہ ملا ہوا تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْاَسِرَّةِ اَوْقَالَ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحَاقُ قُلْتُ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ۔ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ۔ فَقُلْتُ ادْعُوا اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ؎

نے کہا یارسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے مجھ کو بھی ان لوگوں میں شامل کر دے آپ نے دعا فرمائی پھر آپ (تکیہ پر) سر رکھ کر سو گئے پھر جاگے تو ہنس رہے تھے میں نے پوچھا یارسول اللہ آپ کیوں ہنسے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے بیچا بیچ اس شان سے سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت رواں پر سوار ہوتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کر دے آپ نے فرمایا تو تو پہلے لوگوں میں شریک ہو چکی پھر ایسا ہوا ام حرام (مجاہدین کے ساتھ) سمندر پر سوار ہوئیں جب سمندر پار ہوئیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر مرگئیں [1]

بَابُ ۱۴ الْجُلُوْسِ كَيْفَ مَا تَيَسَّرَ

باب آسائی کے ساتھ آدمی جس طرح بیٹھ سکے بیٹھ سکتا ہے

۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِّبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ ،۔ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِ الْاِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ ، وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک تو اشتمال صماء سے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے) دوسرے ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو اور دو بیعوں سے منع فرمایا ایک بیع ملامسہ سے دوسرے بیع منابذہ سے (ان دونوں کی تفسیر بھی اوپر گزر چکی [3]) سفیان بن عیینہ کے ساتھ اس حدیث کو

[1] آنحضرتؐ کی وفات کے بہت دنوں بعد معاویہؓ کی حکومت میں ۱۲ منہ [2] آنحضرتؐ کی دعا قبول ہو گئی ام حرام مجاہدین میں شریک رہیں اور شہید ہوئیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا من یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ اور جہاد کا حکم بھی ہجرت کی طرح ہے اس حدیث سے سمندر میں سفر کرنے کا جواز بھی نکلا اور حضرت عمرؓ سے اس کی کراہت منقول ہے جب حج یا جہاد کے لیے یہ سفر نہ ہو اور امام مالک نے عورتوں کا سمندر میں سوار ہونا مکروہ رکھا ہے کہ اس خیال سے کہ سمندر میں ان کی نظر مردوں کے ستر پر نہ پڑے [3] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوٹ مار کر اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کہ آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو اور اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو تو معلوم ہوا کہ گوٹ مار کر بیٹھنا کچھ منع نہیں ہے بلکہ اسی حالت میں منع ہے جب بے ستری کا ڈر ہو اس سے یہ نکلا کہ جس نشست میں یہ ڈر نہ ہو وہ جائز ہے کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے بعضوں نے کہا صرف چار زانوں بیٹھنا مکروہ ہے۔ ابن بطال نے ابن طاؤس سے نقل کیا کہ یہ نشست ہلاک کرنے والی ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیوں کہ اس حدیث میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ آپ فجر کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک چار زانو بیٹھے رہتے اس کو امام مسلم نے جابر بن سمرہ سے نکالا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؎

بَابُ ۱۵ مَنْ نَاجٰى بَيْنَ النَّاسِ

وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهٖ فَاِذَا مَاتَ اَخْبَرَ بِهٖ

۲۰ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِىْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: اِنَّا كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ جَمِيْعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْشِىْ لَا وَاللهِ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِىْ، ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ اِذَا هِىَ تَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهَا اَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهٖ خَصَّكِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِىَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّىَ قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِىْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِىْ قَالَتْ: اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِىْ فِى الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِىْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهٗ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ قَدْ

معمر اور محمد بن ابی حفص اور عبداللہ بن بدیل نے بھی زہری سے روایت کیا ؎۱

باب لوگوں کے سامنے کانا پھوسی کرنا اور کسی شخص کا راز اس کی موت کے بعد معلوم کرنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو عوانہ وضاح یشکری سے کہا ہم سے فراس بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے کہا مجھ سے ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیماری میں) ہم سب بی بیاں اکٹھا تھیں کوئی ایسی نہ تھی جو وہاں موجود نہ ہو اتنے میں حضرت فاطمہؓ پاؤں سے چلتی ہوئی تشریف لائیں خدا کی قسم ان کی چال بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے ملتی تھی جب آپ نے ان کو دیکھا تو فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر ان کو اپنے داہنے یا بائیں طرف بٹھا لیا اس کے بعد ان کے کان میں کچھ بات کہی وہ زور سے رونے لگیں۔ جب آپ نے ان کو رنجیدہ دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں ایک بات کہی اس وقت وہ ہنس دیں اب آپ کی بیبیوں میں صرف میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تم (پر اتنی عنایت فرمائی کہ اپنی راز کی بات تم سے کہہ دی) اور تم اس پر بھی رو رہی ہو خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا آنحضرت نے تم سے چپکے سے کیا فرمایا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس راز کو ظاہر نہ کروں گی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ؎۲ اس وقت میں نے ان سے کہا اب میں تم کو اپنے حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا تمہارے اوپر ہے (آخر میں تمہاری ماں ہوں) مجھ کو بتلاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے اس روز کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا اب اس کے بیان کرنے میں کوئی تامل نہیں پھر انہوں نے کہا جب آنحضرتؐ

؎۱ معمر کی روایت کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں اور محمد بن ابی حفص کی روایت کو ابن عدی نے اور عبداللہ بن بدیل کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ ؎۲ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔

بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ [16]

۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔

بَابُ لَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى إِلٰى قَوْلِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ۔ وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

نے پہلی بار مجھ سے کان میں بات کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ حضرت جبرئیل ہر سال قرآن کا دور مجھ سے ایک بار کیا کرتے اس سال انہوں نے دو بار دور کیا میں سمجھتا ہوں میری موت قریب ہے تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرے لیے آخرت میں اچھا پیش خیمہ ہوں گا اس وقت میں ایسا (زور سے) روئی جیسا تم نے دیکھا تھا جب آپ نے میری بیقراری دیکھی تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہؓ کیا تو اس سے خوش نہیں ہے کہ تو سب مسلمانوں کی عورتوں کی یا یوں فرمایا اس امت کی عورتوں کی (بہشت میں) سردار بنے [1]

باب چت لیٹنے کا بیان

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا ہم کو عباد بن تمیم نے خبر دی انہوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید انصاری) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے [2]

باب کہیں صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو اکیلا چھوڑ کر دو سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ قد سمع اللہ میں) فرمایا مسلمانو جب تم کانا پھوسی کرو تو گناہ اور ظلم اور پیغمبر کی نافرمانی پر کانا پھوسی نہ کرو بلکہ نیکی اور پرہیزگاری پر اخیر آیت وعلی اللہ فلیتوکل المومنون تک اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں فرمایا مسلمانو جب تم پیغمبر سے کانا پھوسی کرو تو کانا پھوسی کرنے سے پہلے کچھ خیرات نکالو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ ہے اگر تم کو خیرات کرنے کو کچھ نہ ملے تو خیر اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اخیر آیت واللہ خبیر بما تعملون تک [3]

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ [2] ایک حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے خطابی نے کہا وہ محمول ہے اس پر کہ جب ستر کھلنے کا ڈر ہو ۱۲ منہ [3] یہ آیت بعد کی آیت سے منسوخ ہو گئی کہتے ہیں اس پر کسی نے عمل نہیں کیا سوا حضرت علیؓ کے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کانا پھوسی کرنے سے پہلے کچھ خیرات نکالی۔ ان دونوں آیتوں کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جو کانا پھوسی درست ہے وہ بھی اسی شرط سے کہ گناہ اور ظلم کی بات کے لیے نہ ہو ۱۲ منہ

۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوا ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کہیں صرف تین آدمی ہو تو ایک کو علیحدہ چھوڑ کر دو کانا پھوسی نہ کریں (کیونکہ) اس میں تیسرے شخص کو رنج ہوگا۔

بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

باب اگر کوئی شخص راز کی بات کہے تو اس کا چھپانا واجب ہے

۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَسَرَّ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهِ اَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِي اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهِ

ہم سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا میں نے انس بن مالک سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک راز کی بات بتائی میں نے وہ کسی سے آپ کی وفات کے بعد بھی نہیں کہی یہاں تک کہ ام سلیم میری والدہ نے مجھ سے پوچھی میں نے ان سے بھی نہیں کہی [۲]

بَابُ اِذَا كَانُوا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَاْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاتِ ۔

باب اگر کہیں تین سے زائد آدمی ہوں تب دو آدمی کانا پھوسی کر سکتے ہیں۔

۲۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ اَجْلَ اَنْ يُحْزِنَهُ ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کہیں کل تین آدمی ہو تب تو دو مل کر تیسرے کو الگ رکھ کر کانا پھوسی نہ کرو اس لیے کہ اس کو رنج ہوگا البتہ اگر دوسرے آدمی بھی ہوں تو مضائقہ نہیں [۳]

---

[۱] دوسری روایت میں یوں ہے جب کوئی کسی کی صحبت میں بیٹھے تو وہ امانت دار ہے یعنی اس کی باتیں دل میں رکھے دوسروں سے لگاتا نہ پھرے مراد وہی باتیں ہیں جن کے افشا میں اس شخص کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام کے لیے بھیجا میں نے اپنی والدہ کے پاس جانے میں دیر لگائی انہوں نے وجہ پوچھی میں نے کہا آنحضرتؐ نے مجھ کو ایک کام کے لیے بھیجا تھا انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ ایک راز کی بات ہے جب انہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ کا راز کسی سے نہ کہیو بعضوں نے کہا اگر راز اس قسم کا ہو جس سے کسی مسلمان کی کرامت یا مدح نکلتی ہو تو اس کا بیان کرنا درست ہے گو جس کا راز ہے وہ اس کا افشا برا جانے البتہ اس راز کا کھولنا جس سے ایک مسلمان کو نقصان پہنچے حرام ہے ۱۲ منہ [۳] کم سے کم یہ ہے کہ ایک ہی آدمی اور ہو یعنی کل چار آدمی ہوں مگر جب چار یا زیادہ آدمی ہوں اس وقت بھی یہ درست نہیں ہے کہ ایک ہی شخص کو اکیلا چھوڑ کر باقی سب کانا پھوسی کریں کیونکہ اس میں بھی وہی علت موجود ہے یعنی اس کو رنج ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ قُلْتُ أَمَا وَاللهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ محمد بن میمون سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ (یعنی حنین) میں لوٹ کا مال بانٹا[۱] تو انصار میں سے ایک شخص (معتب) بول اٹھا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی کی غرض نہ تھی میں نے کہا خدا کی قسم میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤں گا[۲] پھر میں گیا دیکھا تو آپ بہت سے لوگوں میں بیٹھے ہیں میں نے چپکے سے آپ کے کان میں یہ بات نقل کی[۳] آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا پھر فرمایا موسیٰ پہ خدا کی رحمت ان کو اس سے بھی زیادہ رنج دیا گیا لیکن انہوں نے صبر کیا۔

بَابُ طُولِ النَّجْوٰى وَإِذْ هُمْ نَجْوٰى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنٰى يَتَنَاجَوْنَ۔

باب بڑی دیر تک سرگوشی کرنا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بنی اسرائیل میں) جو فرمایا واذ ھم نجوی تو نجوی مصدر ہے ناجیت سے اور یہاں ان لوگوں کی صفت پڑا ہے یعنی وہ سرگوشی کر رہے ہیں۔

۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا (عشا کی) نماز کی تکبیر ہوئی اور ایک شخص (نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرتا رہا برابر سرگوشی کیے گیا یہاں تک کہ آپ کے اصحاب سو گئے[۴] اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

بَابُ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

باب سوتے وقت آگ (مثلاً چراغ وغیرہ) گھر میں نہ چھوڑنا[۵]

۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

---

[۱] بعضوں کو سو سو اونٹ دیئے ۱۲ منہ [۲] آپ کو اس کی خبر کر دوں کا جو تو نے کہا ۱۲ منہ [۳] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کس لیے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت سرگوشی کی جب دوسرے کئی لوگ موجود تھے یہ شخص جس نے ایسی بے ادبی کی بات کہی تھی منافق تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [۴] دوسری روایت میں یوں ہے اونگھنے لگے [۵] کیونکہ اس سے اکثر نقصان پہنچتا ہے کبھی چوہا چراغ کی بتی گھسیٹ کر لے جاتا ہے اور گھر بھر میں آگ لگا دیتا ہے یہ مضمون اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ؎

۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ

۲۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ

بَابٌ ۲۲ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

۳۰- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ. قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ.

بَابٌ ۲۳ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ

نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب سونے لگو تو گھروں میں آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو)۔

ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا مدینہ میں رات کو ایک گھر میں آگ لگ گئی وہ جل گیا (ان گھر والوں کا نام معلوم نہیں ہوا۔) ان کا قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا یہ آگ تو تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو اس کو بجھا دیا کرو۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے کثیر بن شنظیر سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو دروازے بند کر دیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ چوہیا کمبخت کیا کرتی ہے کبھی بتی (منہ میں) گھسیٹ کر سارے گھر والوں کو جلا دیتی ہے۔

باب رات کو (سوتے وقت) دروازہ بند کر دینا

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رات کو سونے لگو تو چراغ کو بجھا دو دروازے بند کر دو مشکوں کے منہ باندھ دو کھانا پانی ڈھانپ دو ہمام نے کہا میں یہ سمجھتا ہوں عطاء نے اس حدیث میں یہ بھی کہا اگر کھانا پانی ڈھانکنے کو برتن نہ ملے تو ایک (آڑی) لکڑی ہی اس پر رکھ دو۔

باب ۱؎ بوڑھا ہونے پر ختنہ کرنا اور بغل کے بال نوچنا

۱؎ اس باب کی مناسبت کتاب الاستئذان سے مشکل ہے کرمانی نے کہا مناسبت یہ ہے کہ ختنے کی تقریب میں لوگ جمع ہوتے ہیں تو استئذان کی ضرورت پڑتی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّومِ۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ۔ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پیدائشی سنتیں پانچ ہیں ختنہ کرنا[1] اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور بغل کے بال نوچنا اور مونچھ کترانا اور ناخون ترشوانا[2]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اسّی برس کی عمر ہونے کے بعد تبر سے ختنہ کیا (یعنی کلہاڑے سے) جس کو قدوم بہ تخفیف دال کہتے ہیں۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبداللہ نے انہوں نے ابوالزناد سے یہی حدیث اس میں قدوم ہے بہ تشدید دال۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو عباد بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے (اپنے دادا) ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کس کی عمر کے تھے انہوں نے کہا آپ کی وفات کے وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا اور عرب لوگوں کی عادت تھی جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ ہوتا اس کا ختنہ نہ کرتے اور عبداللہ بن ادریس بن یزید[3] نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس

---

[1] اہلحدیث اور شافعیہ کے نزدیک ختنہ کرنا واجب ہے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ نے اس کو سنت کہا ہے اور امام بخاری کے ترجمہ باب سے بھی اس کا وجوب نکلتا ہے کیونکہ بڑے ہونے کے بعد بھی ختنہ کرنا انہوں نے لازم رکھا ہے علماء نے کہا ہے جب لڑکا اس عمر کو پہنچ جائے کہ اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے یعنی سات سے دس سال تک تو ختنہ میں جلدی میں کرنا چاہیئے ۱۲منہ [2] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے ختنہ کو پیدائشی سنت فرمایا اور عمر کی کوئی قید نہ کی تو معلوم ہوا کہ بڑھاپے میں بھی ختنہ ہو سکتا ہے اور آگے کی حدیث میں یہ مطلب صاف ہو جاتا ہے ۱۲منہ [3] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَتِيْنٌ۔

باب ۲۴ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ اِلٰى صَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

باب ۲۵ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ۔

سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

باب آدمی جس کام میں[1] مصروف ہو کر اللہ کی عبادت سے غافل ہو جائے وہ لہو میں داخل اور باطل ہے[2] اور جو شخص دوسرے سے کہے آ میں تجھ سے جوا کھیلوں اس کا کیا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ لقمان میں) فرمایا بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ سے بہکا دینے کے لیے کھیل کود کی باتیں مول لیتے ہیں[3]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے لات اور عزیٰ (بتوں) کی قسم کھائے وہ پھر سے (تجدید ایمان کرے) کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو شخص اپنے دوست سے کہے آؤ ہم تم جوا کھیلیں (تو وہ کفارے کے طور پر) کچھ خیرات نکالے۔

باب عمارت بنانا کیسا ہے ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ کالے اونٹوں کے چرانے والے لمبی لمبی عمارتیں ٹھونکیں گے (یہ حدیث کتاب الایمان میں موصولاً گزر چکی ہے[4])

---

[1] اس باب کی مناسبت بھی کتاب الاستئذان سے مشکل ہے اسی طرح حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے بعضوں نے پہلے امر کی یہ توجیہ کی ہے کہ جوا کھیلنے کے لیے جو بلائے اس کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دینا چاہیئے اور دوسرے کی یہ توجیہ کی ہے کہ لات اور عزیٰ کی قسم کھانا بھی لہو الحدیث میں داخل ہے جو حرام ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] گو وہ کام مباح ہو یا ثواب کا کام ہو مثلاً کوئی شخص قرآن کی تلاوت یا تفسیر یا مراقبہ کرتا رہے اور فرض کا وقت نکل جائے اب ان درویشوں کا کیا حال ہونا ہے جو سماع اور مزامیر میں مشغول رہ کر نماز قضا کر دیتے ہیں معاذ اللہ ایسا سماع سب کے نزدیک حرام اور شیطانی کام ہے ۱۲ منہ [3] ابن مسعودؓ نے کہا قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اس سے گانا مراد ہے ابن عباسؓ اور جابرؓ اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی منقول ہے امام حسن بصری نے کہا کہ یہ آیت غنا اور مزامیر کے باب میں اتری ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے بہ اشارہ کیا کہ بہت بہت لمبی لمبی اونچی عمارتیں بنوانا مکروہ ہے اور اس باب میں ایک صریح روایت بھی وارد ہے جس کو ابن ابی الدنیا نے نکالا کہ جب آدمی سات ہاتھ سے زیادہ اپنی عمارت اونچی کرتا ہے تو اس کو یوں پکارتے ہیں او فاسق تو کہاں جاتا ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے دوسری موقوف خباب کی صحیح (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ.

۳۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

بَابُ ۲۶ قَوْلُهُ تَعَالَى: ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے اپنے والد سعید بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے خود اپنا حال دیکھا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (رہنے کے لیے) ایک جھونپڑا اپنے ہاتھ سے آپ بنالیا تھا جو بارش اور دھوپ سے میرا آسرا کرتا اس کے بنانے میں اللہ کی کسی مخلوق نے میری مدد نہیں کی تھی۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے خدا کی قسم جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی میں نے کوئی اینٹ دوسری اینٹ پر نہیں رکھی اور نہ کوئی کھجور کا درخت سنبھالا یا سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کے گھر والوں میں کسی سے بیان کی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگا خدا کی قسم عبداللہ بن عمرؓ نے تو گھر بنوایا تھا سفیان نے کہا میں نے اس کو یہ جواب دیا شاید یہ ابن عمرؓ نے اس وقت کہا ہوگا جب تک انہوں نے یہ گھر نہ بنوایا ہوگا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب دعاؤں کے بیان میں

باب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مومن میں) فرمایا ہم سے دعا مانگو ہم قبول کریں گے جو لوگ ہماری عبادت سے کنیائیں (غرور سے سرتابی کریں

(بقیہ صفحہ سابقہ) حدیث میں جس کو ترمذی وغیرہ نے نکالا یوں ہے کہ آدمی کو ہر ایک خرچ کا ثواب ملتا ہے مگر عمارت کے خرچ کا ثواب نہیں ملتا طبرانی نے معجم اوسط میں نکالا جب اللہ کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا پیسہ عمارت میں خرچ کراتا ہے مترجم کہتا ہے مراد وہی عمارت ہے جو فخر اور تکبر کے لیے بے ضرورت بنائی جائے جیسے اکثر دنیا دار امیروں کی عادت ہے لیکن وہ عمارت جو دین کے کاموں کے لیے یا عام مسلمانوں کے فائدہ کے لیے بنائی جائے جیسے مساجد مدارس سرائیں یتیم خانے ان میں تو بے حد ثواب ملے گا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎ یعنی کوئی عمارت نہیں بنائی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ
وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَّدْعُوْ بِهَا وَأُرِيْدُ أَنْ أَخْتَبِئَ
دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّأُمَّتِيْ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ
لِيْ خَلِيْفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ
نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ
قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيْبَ فَجَعَلْتُ
دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

بَابُ ٢٧ أَفْضَلُ الْاِسْتِغْفَارِ

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ
غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ
بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ
لَّكُمْ أَنْهَارًا وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ
ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ
يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔

وہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں گے[1] اور اس حدیث کا بیان ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے (اور اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرتا ہے) میں چاہتا ہوں اپنی دعا کو چھوڑوں اور قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے کروں اور معتمر بن سلیمان نے کہا (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) میں نے اپنے والد سے سُنا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ہر پیغمبر نے (حق تعالیٰ سے) ایک ایک سوال کیا ہے یا ہر پیغمبر نے ایک ایک دعا کی ہے جس کو حق تعالیٰ نے قبول فرمایا اور میں نے اپنی یہ دعا (جس کا قبول ہونا یقینی ہے) قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے اٹھا رکھی ہے۔

باب استغفار کے لیے افضل دعا کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے

(سورہ نوح میں) فرمایا اپنے مالک سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہے تم ایسا کرو گے[2] تو آسمان کے دھانے تم پر کھول دے گا اور مال اور بیٹے تم کو سرفراز کرے گا اور باغ عطا فرماوے گا نہریں عنایت کریگا (اور سورہ آل عمران میں) فرمایا بہشت ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جن سے کوئی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے یا کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں (گناہ پر شرمندہ ہوتے ہیں) اور اللہ کے سوا ہے کون جو گناہوں کو بخشے اور اپنے

---

[1] اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ دعا بھی عبادت ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث وارد ہے جس کو امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا کہ دعا وہی عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ادعونی استجب لکم میں کہتا ہوں دوسری روایت میں یوں ہے دعا عبادت کا مغز ہے پس اب جو کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی سے دعا کرے اس سے اپنا مقصد مانگے یا مشکل کا رفع کرنا چاہے تو وہ صراحۃً مشرک ہوگا کیونکہ اس نے غیر اللہ کی عبادت کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے لا تعبدوا الا ایاہ ۱۲ منہ [2] اپنی خطاؤں کی بخشش چاہو گے ۱۲ منہ [3] موسلا دھار مینہ برسائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(بُرے) کام بے جان بوجھ کر ہٹ نہیں کرتے۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے حسین بن ذکوان معلم نے کہا ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے انہوں نے بشیر بن کعب سے کہا مجھ سے شداد بن اوس انصاریؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سید الاستغفار یہ دعا ہے یا اللہ تو میرا مالک ہے تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو ہی نے مجھ کو پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں میں نے جو (برے) کام کیے ہیں ان سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے احسان اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں میری خطائیں بخش دے تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں آپ نے فرمایا جو کوئی یہ دعا اس پر یقین رکھ کر دن کو پڑھے اور اس دن شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بہشت والوں میں ہوگا اور جو کوئی یہ دعا رات کو اس پر یقین رکھ کر پڑھے اور اسی رات کو صبح ہونے سے پہلے مر جائے وہ بھی بہشت والوں میں ہوگا۔

بَابُ ۲۸ اِسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات اور دن استغفار کرنا۔

۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم میں تو ہر روز ستر بار سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں [1]

[1] یہ استغفار اور توبہ آپ کا اظہار عبودیت کے لیے تھا یا امت کی تعلیم کے لیے یا بر طریق تواضع یا اس لیے کہ آپ کی ترقی درجات ہر وقت ہوتی رہتی تو ہر مرتبہ اعلیٰ پہ پہنچ کر مرتبہ ادنیٰ سے استغفار کرتے ستر بار سے مراد خاص عدد ہے یا بہت ہونا عرب کی عادت ہے جب کوئی چیز بہت بار کی جاتی ہے تو اس کو ستر بار کہتے ہیں امام مسلم کی روایت میں سَو بار مذکور ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۲۹ التَّوْبَةِ قَالَ قَتَادَةُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ.

۴۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدِيثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ فَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ

باب توبہ کا بیان - قتادہ نے کہا یہ جو اللہ نے (سورۂ تحریم میں) فرمایا مسلمانو! اللہ کی درگاہ میں توبہ نصوح کرو نصوح سے مراد سچی اخلاص کے ساتھ ہے[1]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے حارث بن سوید سے کہا ہم سے عبداللہ بن مسعودؓ نے دو حدیثیں بیان کیں ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ایک اپنی طرف سے یہ کہا مسلمان کو اپنے گناہ کا اتنا ڈر ہوتا ہے جیسے کوئی پہاڑ کے تلے بیٹھا ہوا اور وہ پہاڑ اس پر گرنے والا ہو اور بدکار شخص اپنے گناہ کو اتنا ہلکا سمجھتا ہے جیسے ناک پر سے مکھی چلی گئی اس نے ہاتھ سے اس طرح کیا ابوشہاب راوی نے یہ اشارہ ہاتھ کو ناک سے لگا کر بتلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ بیان کی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص خوش ہوتا ہے جو (سفر میں) ایک مقام پر اترے (جہاں کھانا پانی کچھ نہ ملتا ہو) ہلاکت کا مقام ہو اس کے ساتھ اس کی اونٹنی بھی ہو جس پر اس کا کھانا پانی لدا ہو پھر وہ تکیہ پر سر رکھ کر سو جائے اٹھے تو اونٹنی غائب (یا اللہ اب میں کیا کروں اس کے ڈھونڈنے کے لیے چاروں طرف پھرے) پیاس اور گرمی کی شدت ہو یا اللہ چاہے (یہ راوی کی شک ہے) آخر (تھک کر مجبور زندگی سے مایوس ہو کر) اسی جگہ چلا آئے جہاں پر وہ لیٹا تھا اور (موت کا یقین کر کے) پھر سو جائے تھوڑی دیر میں آنکھ جو کھلے تو کیا دیکھتا ہے اس کی اونٹنی (کھانا پانی لیے ہوئے) سامنے کھڑی ہے[2] ابوشہاب کے ساتھ اس حدیث کو ابوعوانہ اور جریر نے بھی اعمش سے روایت کیا اور ابواسامہ (حماد بن اسامہ) نے کہا (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا ہم سے

[1] یا جس کے بعد پھر گناہ نہ ہو ۱۲ منہ [2] خیال کرو اس کو کیسی خوشی ہو گی بے انتہا خوشی ۱۲ منہ [3] ابوعوانہ کی روایت کو اسمٰعیلی نے اور جریر کی روایت کو بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ - وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ -

عمارہ بن عمیر نے کہا میں نے حارث بن سوید سے سُنا اور شعبہ اور ابو مسلم (عبید اللہ بن سعید) نے اس کو اعمش سے روایت کیا انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں حارث بن سوید سے اور ابو معاویہ نے یوں کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے عمارہ سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے اور ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے۔

۱۴۱- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے کہا ہم سے انسؓ بن مالک نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ ایک بے آب ودانہ جنگل میں گم ہو جائے پھر ایک ہی ایکا وہ مل جائے۔

بَابُ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

باب داہنے کروٹ پر لیٹنا

۱۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں (تہجد اور وتر کی) پڑھا کرتے

---

۱ انہوں نے ابن مسعود سے یہ حدیث ۱۲ منہ ۲ تو شعبہ اور ابو مسلم نے ابو شہاب کا خلاف کیا یعنی اعمش کا شیخ بجائے عمارہ بن عمیر کے ابراہیم تیمی کو بیان کیا ۱۲ منہ ۳ تو ابو معاویہ نے عمارہ اور عبد اللہ بن مسعود میں ایک اور شخص یعنی اسود بن یزید کا واسطہ شریک کیا حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ شعبہ اور ابو مسلم کی روایتوں کو کس نے نکالا اور ابو معاویہ کی روایت کی نسبت یہ بیان کیا کہ اس طریق پر مجھ کو کسی کتاب میں موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ ۴ اور اسی پر کھانا پانی ضروریات ہوں ۱۲ منہ ۵ اس باب اور اس حدیث کی مناسبت جو اس باب میں مذکور ہے کتاب الدعوات سے معلوم نہیں ہوتی بعض نے کہا فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنے کروٹ پر لیٹ جانا بھی مثل ایک ذکر یا دعا کے ہے جس میں ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے حافظ نے کہا اس باب کو لا کر امام بخاری نے ان دعاؤں کی تمہید کی جو سوتے وقت پڑھی جاتی ہیں اور جن کو آگے چل کر بیان کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ ؛

جب صبح صادق نکل آتی تو آپ ہلکی پھلکی دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھتے پھر جب تک مؤذن آپ کو بلانے کے لیے آتا داہنے کروٹ پر لیٹ رہتے۔

بَابٌ ۳۱ إِذَا بَاتَ طَاهِرًا ؛

باب وضو کرکے سونے کی فضیلت

۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ـ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے منصور سے سنا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے کہا مجھ سے براء بن عازب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنی خواب گاہ پر (سونے کے لیے) آئے تو نماز کا سا وضو کرلے پھر داہنے کروٹ پر لیٹ اور یہ دعا پڑھ اللھم اسلمت نفسی اخیر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کردی اور اپنا سارا کام بھی تجھ کو سونپ دیا اور تجھ ہی پر میں نے تیرے عذاب سے ڈر کر اور تیرے ثواب کی امید کرکے بھروسہ کیا تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ یا چھٹکارے کی جگہ تیرے ہی سوا نہیں ہے میں اس کتاب پر جو تو نے اتاری[1] ایمان لایا اور ان پیغمبر (حضرت محمدؐ) پر جن کو تو نے بھیجا۔ آپ نے فرمایا اس دعا کو پڑھ کر تو سو جائے اور پھر مر جائے تو اسلام پر مرے گا (ایمان سلامت رہے گا) اور ایسا کرکہ یہ دعا سب باتوں کے اخیر (جو تو اس رات میں کرے) اخیر میں پڑھ براء نے کہا یارسول اللہ میں اس کو یاد کرلوں انہوں نے پڑھا تو یوں کہا وبرسولک الذی ارسلت آپ نے فرمایا نہیں یوں پڑھ وبنبیک الذی ارسلت[2]

بَابٌ ۳۲ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

باب سوتے وقت کیا دعا پڑھے

۴۴ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] تورات انجیل زبور قرآن اور سارے صحیفے اگلے پیغمبروں کے ان سب پر ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب الوضوء میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا قَامَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرا ہی مبارک نام لے کر جیتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر مرتا (سوتا) ہوں اور جب (سو کر) بیدار ہوتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے مارنے (سلانے) کے بعد پھر ہم کو جلایا (جگایا) اور قیامت کے دن بھی) اسی کے پاس (قبروں سے) اٹھ کر جانا ہے قرآن شریف میں جو "نُنشِزُھا" ہے اس کا معنے بھی یہی ہے یعنے اس کو نکال کر اٹھاتے ہیں۔

۴۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا وَحَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

ہم سے سعد بن ربیع اور محمد بن عرعرہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک انصاری) شخص کو حکم دیا (خود براء بن عازب کو) دوسری سند اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق سبیعی نے انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یوں وصیت کی فرمایا جب تو (سونے کے لیے) اپنی خوابگاہ پر آئے تو یہ کہہ یا اللہ میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنا سارا کاروبار بھی تجھ کو سونپتا ہوں اور اپنا منہ بھی تیرے ہی طرف اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں تیرے ثواب کی خواہش اور تیرے عذاب کا ڈر رکھ کر تجھ سے بھاگ کر جانے کا ٹھکانا اور پناہ بجز تیرے اور کہیں نہیں ہے میں اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس پیغمبر پر جس کو تو نے بھیجا ایمان لایا اگر یہ دعا پڑھ کر تو سوئے پھر مر جائے تو ایمان پر تیرا خاتمہ ہوگا۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ

باب سونے میں داہنا ہاتھ داہنے رخسارے کے تلے رکھنا[۵]

۴۶۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ

مجھ سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے

۵ باب کی حدیث میں داہنے کی صراحت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں داہنے کی صراحت ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

بَابٌ ٣٤ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ۔

٤٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ اِسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوتٌ۔ مُلْكٌ۔ مِثْلُ رَهَبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ۔ تَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ ؎

بَابٌ ٣٥ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

حذیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو آرام فرماتے تو اپنا ہاتھ اپنی گال کے تلے رکھ لیتے پھر یوں کہتے یا اللہ میرا مرنا اور جینا دونوں تیرے مبارک نام سے ہیں اور جب سو کر جاگتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے ہم کو مار کر پھر جلایا[۱] (سلا کر پھر جگایا) اور اسی کی طرف ہم کو (قیامت کے دن بھی) اٹھ کر جانا ہے۔

باب داہنے کروٹ پر سونا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے علاء بن مسیب نے کہا مجھ سے والد (مسیب بن رافع کاہلی) نے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر جانے تو داہنے کروٹ پر لیٹتے[۲] پھر یہ دعا کرتے یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اپنا منہ پوری طرح تیری طرف کیا اپنا کام سب تجھ کو سونپ دیا تیرا ہی بھروسہ ہے تیری عنایت اور کرم کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھ سے بھاگ کر جانے کا ٹھکانا یا چھٹکارے کا مقام بجز تیرے اور کہیں نہیں ہے میں تیری اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے اس پیغمبر پر جس کو تو نے بھیجا ایمان لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس دعا کو (سوتے وقت) پڑھ لے پھر اسی رات کو مر جائے تو اسلام پر اس کا خاتمہ ہو گا قرآن میں[۳] جو استرہبوہم کا لفظ آیا ہے یہ بھی رہبت سے نکلا ہے (رہبت کا معنے ڈر) ملکوت کا معنے ملک یعنی سلطنت جیسے کہتے ہیں رہبوت رحموت سے بہتر ہے یعنی ڈرانا رحم کرنے سے بہتر ہے۔

باب اگر رات کو آدمی کی آنکھ کھل جائے تو کیا کہے

[۱] کہتے ہیں النوم اخو الموت اور قرآن میں بھی توفی کا لفظ سونے کے لیے آیا ہے فرمایا وہو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنہار ۱۲ منہ [۲] مطلب یہ ہے کہ سونا داہنی کروٹ سے شروع کرتے ہیں اگر بائیں کروٹ اس کے بعد لے تو کچھ قباحت نہیں ۱۲ منہ [۳] چونکہ حدیث میں رہبۃ کا لفظ آیا ہے تو امام بخاری نے اس کی مناسبت سے استرہبوہم کی بھی تفسیر کر دی یعنے ان کو ڈرا دیا اور یہ لفظ سورۂ اعراف میں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَقَامَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ:- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا- قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وُلْدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ: عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں (ایک رات) ام المومنین میمونہؓ کے پاس رہ گیا (جو میری خالہ تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے حاجت کو گئے پھر منہ اور ہاتھ دھو کر سو رہے پھر اٹھے تو مشک پاس آئے اس کا سربندھن کھول دیا پھر ایک بیچ کا وضو کیا نہ بہت پانی بہایا (نہ بالکل کم) بلکہ پورا وضو کیا اس کے بعد (تہجد کی) نماز پڑھنے لگے میں بھی اٹھا اور انگڑائی لینے لگا میں اس کو برا سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال کریں میں آپ کو تک رہا تھا[۱] خیر میں نے بھی وضو کیا آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کے بائیں طرف جا کر کھڑا ہو گیا آپ نے میرا کان پکڑ کر مجھ کو (پیچھے سے) گھما کر داہنے طرف کر لیا تیرہ رکعتیں پڑھ کر آپ نے نماز ختم کی اس کے بعد لیٹ رہے اور سو گئے خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت تھی سونے میں خراٹے لیتے پھر بلالؓ نے آن کر آپ کو خبر دی کہ نماز تیار ہے آپ نے (صبح کی) نماز پڑھائی (دوبارہ) وضو نہیں کیا آپ (رات کو جو دعا کرتے تھے اس میں یوں فرماتے یا اللہ میرے دل میں روشنی دے میری آنکھ میں روشنی دے میرے کان میں روشنی میرے داہنے طرف روشنی میری بائیں طرف روشنی میرے اوپر روشنی میرے نیچے روشنی (یعنی بڑی روشنی) کریب راوی نے کہا آپ نے جسم کی سات چیزوں میں بھی روشنی مانگی پھر میں حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ایک شخص (علی بن عبداللہ بن عباسؓ) سے ملا تو اس نے ان چیزوں کو بیان کیا[۲] میرے پٹھے میرے گوشت میرے خون میرے بال میرے پنڈے میں اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا[۳]

۱؎ گویا ابن عباسؓ نے یہ دکھایا کہ میں ابھی تک غافل سو رہا تھا اب جاگا ہوں ۱۲ منہ ۲؎ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی کی دعا مانگی ۱۲ منہ ۳؎ دوسری (باقی صفحہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ- اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ-

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا، میں نے سلیمان بن ابی مسلم سے سنا، انھوں نے طاؤس سے، انھوں نے ابن عباسؓ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لیے رات کو کھڑے ہوتے تو نماز شروع کرنے سے پہلے یوں دعا کرتے، یا اللہ ساری تعریف تجھ ہی کو سجتی ہے تو آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے سب کا روشن کرنے والا ہے[1] تجھ ہی کو تعریف اور ستائش دیتی ہے[2] تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے سب کا روشن کرنے والا ہے۔ تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے اور تو سچا تیرا فرمودہ سچا تجھ سے ملنا سچ بہشت سچ، دوزخ سچ، قیامت سچ۔ پیغمبر سب سچے، محمدؐ سچے۔ یا اللہ میں نے تیرے حکم پر گردن رکھ دی، تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تجھ پر ایمان لایا تیری ہی طرف رجوع ہوا، تیری ہی مدد پر دشمنوں سے مقابلہ کیا، تیرے ہی سامنے اپنا قضیہ پیش کرتا ہوں، میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے سب گناہ بخش دے تو جس کو چاہے آگے کردے جس کو چاہے پیچھے کردے[3] یا تو ہی نے دُنیا میں مجھ کو اور پیغمبروں کے پیچھے بھیجا۔ آخرت میں سب سے آگے اٹھائے گا تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب سوتے وقت اللہ اکبر سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا!

۵۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقٰى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انھوں نے حکم بن عتیبہ سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت علیؓ سے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء شہزادی عالم وعالمیان نے یہ شکوہ کیا کہ چکی پیسنے سے ان کے مبارک ہاتھ کو صدمہ پہنچتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لونڈی مانگنے آئیں، اتفاق سے آنحضرت

(بقیہ صفحہ ۵۰) روایت میں دو چیزیں یہ ہیں، میری ہڈی میرے مغز اگر دے، ہیں بعضوں میں یوں ہے میری چربی میری ہڈی میں ۱۲ منہ [1] اگر تو نہ ہوتا تو نہ آسمان نہ زمین کچھ نہ ہوتا یا تو روشنی نہ دیتا تو سب اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا۔ ۱۲ منہ رحمہ۔ [2] اور کسی کے لیے تعریف نہیں سجتی چونکہ اور سب فانی اور کچھ نہ کچھ عیب رکھتے ہیں، بے عیب خدا کی ذات ہے ۱۲ منہ رحمہ [3] یا تو ہی نے دنیا میں مجھ کو اور پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، آخرت میں سب کے آگے اٹھائے گا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُومُ فَقَالَ مَكَانَكَ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ۔

نہ ملے۔ حضرت عائشہ رض سے انھوں نے اپنا مطلب کہہ دیا اور چلی گئیں، جب آنحضرت تشریف لائے تو حضرت عائشہ رض نے آپ سے ذکر کیا حضرت علی رض کہتے ہیں آنحضرت ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر سونے کے لیے جا چکے تھے، میں نے آپ کو دیکھ کر اٹھنا چاہا لیکن آپ نے فرمایا اٹھو نہیں) اپنی جگہ رہو۔ آپ تشریف لا کر ہم دونوں (میاں بی بی) کے بیچ میں بیٹھ گئے، میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک (جو بالکل میرے سینے سے لگ گئی تھی) اپنے سینے میں پائی[۲] آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو ایسی ترکیب[۳] بتلاؤں جو تمہارے لیے ایک خدمت گار سے بڑھ کر ہو جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جاتے لگو یا اپنی خوابگاہ پر تو ٣٤ بار اللہ اکبر کہو ٣٣ بار سبحان اللہ ٣٣ بار الحمد للہ یہ عمل ایک خدمتگار سے تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اسی سند سے شعبہ نے خالد حذاء سے انھوں نے ابن سیرین سے یہ حدیث روایت کی اس میں سبحان اللہ ٣٤ بار مذکور ہے۔

بَابُ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَنَامِ ٣

باب سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنا، قرآن پڑھنا!

٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب سے، کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خوابگاہ پر تشریف لے جاتے تو معوذات (سورۂ اخلاص اور فلق اور ناس) پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے ان کو (سارے) بدن

[۱] اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام تعظیمی سے منع فرمایا، ١٢ منہ رح [۲] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شہزادی صاحبہ سے پوچھا میں نے سنا ہے تو مجھ سے ملنے کو آئی تھیں لیکن میں نہیں تھا، کہو کیا کام ہے انھوں نے عرض کیا باداجان میں نے سنا ہے آپ کے پاس غلام اور لونڈی آئے ہیں ایک غلام یا لونڈی ہم کو بھی دیجیے جو آٹا روٹی تیار کرے، مجھ پر سخت مشقت ہو رہی ہے ١٢ منہ رح۔ [۳] سبحان اللہ! اس حدیث سے بڑھ کر دوسری دلیل آپ کے سچے پیغمبر ہونے کی کیا ہوگی، باوجودیکہ ہزارہا غلام لونڈی آپ کے پاس آئے اور آپ نے ادنے ادنے صحابیوں کو غلام لونڈیاں دیں، اگر آپ چاہتے تو ایک نہیں سو خدمتگار حضرت فاطمہ رض کو جو آپ کی ایک اکلوتی پیاری بیٹی تھیں دے سکتے تھے مگر آپ نے خاص اپنے یا اپنی اکلوتی بیٹی کے لیے دنیا کی اتنی راحت بھی گوارا نہیں فرمائی اور آخرت کو اختیار کیا، دوسری روایت میں یوں ہے، آپ نے فرمایا صفہ کے لوگ بھوکے ہیں میں ان بردوں کو بیچ کر ان کو کھلاؤں گا تم کو نہیں دے سکتا۔ ١٢ منہ رح۔

besturdubooks.wordpress.com

وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ ۔

بَابٌ ٣٨

٥٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ۔ وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ ٣٩

پر پھرتے۔

باب ٣٨

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر نے کہا، مجھ سے سعید بن ابی سعید نے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو ہریرہؓ سے، انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی (سونے کے لیے) اپنے بستر پر جائے تو اپنے ازار کے اندر کی طرف کے کپڑے سے (جو لٹکتا رہتا ہے،) بچھونا جھاڑ لے، معلوم نہیں اس کے پیچھے بچھونے پر کوئی کیڑا وغیرہ (جیسے سانپ یا بچھو) آ گیا ہو، پھر یوں کہے، میرے پروردگار! تیرا مبارک نام لے کر میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرا ہی مبارک نام لے کر (آئندہ) اس کو اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان (اس عالم میں) روک رکھے، (میں مر جاؤں) تو اس پر رحم فرما اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کو (گناہوں سے) اس طرح بچائے رکھ جیسے اپنے نیک بندوں کو بچائے رکھتا ہے۔ زہیر بن معاویہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو ضمرہ (انس بن عیاض) اور اسماعیل بن زکریا نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا ہے[۲] اور یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن مفضل نے اس حدیث کو عبید اللہ سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے[۳] اور امام مالک اور محمد بن عجلان نے بھی اسی طرح سعید سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (ابو سعید کا ذکر نہیں کیا)[۴]

باب آدھی رات کے بعد (صبح صادق نکلنے تک) دعا کرنے کی فضیلت

ؔ۱ پھر دُہ بدن میں آتے مین نذہ انھوں ؔ۲ ابو ضمرہ کی روایت کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور اسماعیل کی روایت کو حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ؔ۳ ان دونوں کی روایت میں ابو سعید کا واسطہ نہیں ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان کی روایت کو امام نسائی نے اور بشر کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے ۱۲ ؔ۴ امام مالک کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں اور ابن عجلان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے۔ ۱۲۔ ؔ۵ یہ وقت بڑی فضیلت کا ہے اور بندہ مومن کی دعا جو خالص نیت سے اس وقت کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اور تمام صلحاء اور اولیاء اللہ نے اس وقت کو دعا اور مناجات کے لیے اختیار کیا ہے اور ہر ایک ولی نے کچھ نہ کچھ قیام شب کیا ہے اور آنحضرتؐ نے تو اس پر ساری عمر مواظبت کی ہے، اہلحدیث کو لازم ہے کہ قیام شب ہرگز ترک نہ کریں اور تھوڑی یا بہت جو کچھ ہو سکے اس وقت عبادت اور دعا کرنا لازم سمجھیں کم از کم اگر آدمی اس وقت اٹھ کر وضو اور نماز نہ کر سکے تو لیٹے ہی لیٹے کچھ استغفار اور دعا کر لے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٥٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالکؒ نے انھوں نے ابن شہابؒ سے، انھوں نے سلمان ابوعبداللہ اغر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف سے، ان دونوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارا پروردگار تبارک و تعالٰی ہر رات کو جب اخیر تہائی حصہ رات کا رہ جاتا ہے پہلے آسمان پر اترتا ہے[1] جو ہم سے قریب ہے، اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے میں اس کو دوں، کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے میں اس کے گناہ بخش دوں۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب پاخانہ جاتے وقت کیا کہے!

٥٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عبدالعزیز بن صہیبؒ سے، انھوں نے انس بن مالکؓ سے۔ انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے جانے لگتے تو یوں فرماتے یا اللہ میں دیو بھوت اور بھتنیوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں[2]

ف١ یعنی خود پروردگار جل شانہ اپنی ذات سے اترتا ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ذات کی صراحت ہے، اب یہ تاویل کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا فرشتے اترتے ہیں محض فاسد ہے، اور تعجب ہے۔ حافظ ابن حجر اور قسطلانی وغیرہ سے کہ انھوں نے اس قسم کی تاویلات کو نقل کیا اور سکوت فرمایا۔ ہمارے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے خاص اس حدیث کی شرح میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام کتاب النزول ہے، اور اس میں مخالفین کے تمام شبہات اور اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نزول بھی پروردگار کی ایک صفت ہے جس کو ہم اور صفات کی طرح اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں لیکن اس کی کیفیت ہم نہیں جانتے اور یہ نزول اس کا مخلوقات کے نزول کی طرح نہیں ہے۔ اب اہل حدیث نے اس میں اختلاف کیا ہے جس وقت یہ نزول ہوتا ہے اس وقت عرش خالی ہو جاتا ہے یا نہیں، اکثر اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ عرش خالی نہیں ہوتا اور پروردگار عالم کے حق میں یہ محال نہیں ہے کہ وہ عرش پر بھی ہو اور آسمان دنیا پر بھی اور حافظ ابن مندہ نے جو بڑے محدثین میں ہیں یہ اختیار کیا ہے کہ نزول کے وقت عرش خالی ہو جاتا ہے۔ ترجمہ باب میں نصف لیل کا ذکر تھا اور حدیث میں آخری ثلث مذکور ہے۔ اس کا جواب حافظ صاحب نے یوں دیا ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا۔ جس کو دار قطنی نے نکالا اس میں شطر اللیل مذکور ہے۔ ابن بطال نے کہا امام بخاری نے قرآن کی آیت کو لیا جس میں نصفہ کا لفظ ہے یعنی قم اللیل الا نصفہ اور اسی کی متابعت سے باب میں نصف کا لفظ ذکر کیا۔ ١٢ منہ

ف٢ یہ حدیث اوپر کتاب الطہارت میں گزر چکی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پاخانہ کے اندر گھسنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے اس لیے کہ پاخانہ میں ذکر الٰہی جائز نہیں ہے اور حنفیوں کے فتاوے قنیہ میں یہ لکھا ہے کہ پاخانہ میں قرآن کی تلاوت جائز ہے۔ خدا کی پناہ ان پچھلے فقیہوں سے انھوں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا نام بدنام کر دیا ہے۔ اور معلوم نہیں کیا کیا لکھ مارا ہے۔ ١٢ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ

۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ

باب صبح کے وقت کیا دعا پڑھے

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے حسین معلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے بشیر بن کعب سے انہوں نے شداد بن اوس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سید الاستغفار یہ دعا ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء لک بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بک من شر ما صنعت اگر کوئی شام کو یہ دعا پڑھ لے پھر اسی رات کو مر جائے تو بہشت میں جائے گا یا یوں فرمایا وہ بہشت والوں میں ہوگا اور اگر کوئی صبح کو اس دعا کو پڑھ کے پھر اسی دن مر جائے وہ بھی بہشت میں جائے گا یا بہشت والوں میں ہوگا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرا ہی مبارک نام لے کر مرتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر زندہ ہوں گا اور جب سو کر بیدار ہوتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے مرنے کے بعد پھر ہم کو زندہ کیا اور اسی کی طرف ہم کو (قبر سے) اٹھ کر جانا ہے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے خرشہ ابن حر سے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنی خوابگاہ پر تشریف لے جاتے تو فرماتے یا اللہ تیرے ہی نام پر میں مرتا ہوں اور تیرے ہی نام پر جیوں گا پھر جب جاگتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے مرنے کے بعد ہم کو جلایا اور اسی کے پاس ہم کو

besturdubooks.wordpress.com

النُّشُوْرُ ۞

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ۔

۶۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا

اٹھ کر جانا ہے۔

باب نماز میں کون سی دعا پڑھے

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی دعا ایسی بتلایئے جس کو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یوں کہا کر یا اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے تو اپنی (خاص) مغفرت سے میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور عمرو بن حارث نے بھی اس حدیث کو یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اخیر تک[1]۔

ہم سے علی بن سلمہ لبقی نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن سعیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (سورہ بنی اسرئیل کی) یہ آیت ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا دعا کے باب میں اتری[2]۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم پہلے نماز میں (تشہد کے بعد) یوں کہا کرتے اللہ کو سلام فلانے کو سلام ایک دن آنحضرت

---

[1] عمرو بن حارث کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں وصل کیا، ۱۲ منہ [2] یعنی دعا بیچ کی آواز سے کیا کرو نہ بہت پکار کے نہ بہت آہستہ۔ ابن عباس اور مجاہد اور سعید بن جبیر اور مکحول اور عروہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن دوسرے لوگوں نے کہا نماز کی قرأت مراد ہے۔ ۱۲ منہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ ـ

باب ۴۳ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۶۱ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا تو نام خود سلام ہے تو یوں نہ کہو اللہ کو سلام، جب کوئی تم میں سے نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التحیات للہ اخیر عباد اللہ الصالحین تک جہاں کسی نے یہ کہا تو اللہ کے جتنے نیک بندے آسمان یا زمین میں ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا اس کے بعد یہ کہے، اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ ـ پھر اس کے بعد جو چاہے، اللہ تعالیٰ کی تعریف اس طرح کرے۔

باب نماز کے بعد دعاء کرنے کا بیان!

مجھ سے اسحاق بن منصور (یا اسحاق بن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی، کہا ہم کو ورقاء نے انھوں نے سمی سے انھوں نے

ف۱ ابو داؤد اور ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر آنحضرتؐ پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے وہ دعا کرے حافظ نے کہا نماز میں چھ جگہ دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے پہلے تکبیر تحریمہ کے بعد دوسرے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تیسرے خود رکوع میں چوتھے خود سجدے میں ان میں آپ یوں فرماتے اللہم اغفرلی پانچویں دونوں سجدوں کے بیچ میں چھٹے التحیات کے بعد اسی طرح قنوت میں بھی دعا کرتے تھے اور قرأت کی حالت میں بھی جب رحمت کی آیت پڑھتے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اس کے عذاب سے پناہ مانگتے اب حنفیوں نے اپنی نماز ایک نئی طور کی نماز کر دی ہے وہ سوا التحیات کے بعد کے اور کہیں دعا نہیں مانگتے اس میں بھی یہ قید لگاتے ہیں کہ دعائے ماثورہ ہو حالانکہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو چاہے وہ دعا مانگے اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ ف۲ حافظ نے کہا یہ باب لا کر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے نماز کے بعد دعا کرنا مشروع نہیں ہے اور دلیل لیتا ہے مسلم کی حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اس جگہ نہ ٹھہرتے مگر اتنا کہ اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام کہنے کے موافق یعنی یہ کہہ کر اٹھ جاتے اور اس حدیث کا یہ مطلب رکھا ہے کہ رو بہ قبلہ ہو کر نماز کی سی حالت پر آپ اتنی ہی دیر ٹھہرتے لیکن صحابہ کی طرف منہ کر کے دعا کرنے کی نفی اس سے نہیں نکلتی ہمارے شیخ امام ابن قیم نے کہا نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ ہی کی طرف منہ کیے ہوئے دعا کرنا کسی صحیح یا حسن حدیث سے ثابت نہیں ہے اور نہ آنحضرتؐ سے یہ منقول ہے نہ خلفاء راشدین میں سے حافظ نے کہا ابن قیم کا یہ قول صحیح نہیں آنحضرتؐ نے معاذ سے فرمایا تو ہر نماز کے بعد یہ کہتے رہیو اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور احمد اور ترمذی نے نکالا کہ آنحضرت ہر نماز کے پیچھے یہ دعا کیا کرتے اللہم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر اور سعد اور زید بن ارقم اور صہیب سے بھی اس باب میں روایتیں ہیں۔ اور ترمذی نے ابوامامہؓ سے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا وہ دعا زیادہ مقبول ہے جو رات کو اور فرض نماز کے بعد ہو اور طبری نے امام جعفر صادق سے نکالا کہ فرض نماز کے بعد دعا افضل ہے اس دعا سے جو نفل نماز کے بعد ہو اتنی جلدی فرض نماز سے افضل ہے **میں کہتا ہوں** امام ابن قیم کا کلام صحیح ہے اور حافظ صاحب کا اعتراض ساقط ہے اس وجہ سے کہ ان احادیث سے فرض نماز کے بعد دعا کرنے کا جواز نکلتا ہے اور وہ ممکن ہے کہ تشہد کے بعد ہو یا قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر دوسری طرف منہ کر کے اور امام ابن قیم نے جس کی نفی کی ہے وہ یہ ہے کہ قبلے ہی کی طرف منہ کیے رہے اور دعا کرتا رہے جیسے ہمارے زمانہ میں لوگوں نے عموماً یہ عادت کر لی ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد نماز ہی کی طرح بیٹھے بیٹھے رو بقبلہ کیے لمبی لمبی دعائیں کرتے رہتے ہیں اس کی اصل حدیث شریف سے بالکل نہیں ہے اور تعجب تو ان جاہلوں پر ہوتا ہے جو ایسا کرنا لازم اور ضرور جانتے ہیں اور نہ جاننے والے کو مطعون کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرماوے۔ آمین! ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا، وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلوٰةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۲ :- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ

ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے[۱] محتاج مہاجرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ دولت والے بڑے بڑے درجے اور ہمیشہ کا آرام لوٹ لے گئے آپ نے فرمایا کیوں (یہ کیا مطلب) انہوں نے کہا وہ نماز ہماری طرح پڑھتے ہیں جہاد وہ ہماری طرح کرتے ہیں[۲] اب وہ مال جو ان کی ضرورت سے زیادہ ہے اس کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں ہمارے پاس مال کہاں ہے[۳] آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی بات بتلاؤں جس کی وجہ سے تم اس امت کے اگلے لوگوں کے برابر ہو جاؤ اور پچھلوں سے آگے بڑھ جاؤ اور (قیامت کے دن) تمہارے جوڑ کا عمل کوئی شخص نہ لا سکے البتہ وہی لائے گا جو یہ عمل کرتا ہو تم ایسا کرو ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو ورقاء کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ عمری نے بھی سمی سے روایت کیا (اس کو امام مسلم نے نکالا) اور ابن عجلان نے اس کو سمی سے اور رجاء بن حیوہ دونوں سے روایت کیا (اس کو طبرانی نے نکالا) اور جریر بن عبدالحمید نے بھی اس کو عبدالعزیز بن رفیع سے روایت کیا انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو الدرداء سے (اس کو ابو یعلی نے اپنی مسند میں نکالا) اور سہیل بن ابی صالح نے بھی اس کو اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم نے نکالا)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مسیب بن رافع سے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے (منشی اور) غلام تھے انہوں نے کہا مغیرہ نے معاویہؓ کو ایک خط لکھا[۴] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز (فرض) کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ۔

۱؎ نسائی نے ان میں سے ابو الدرداءؓ کا نام ذکر کیا اور طبرانی نے اوسط میں ابو ذر غفاریؓ کا ۱۲ منہ ۲؎ تو ان نیکیوں میں تو ہمارے برابر ہو گئے ۱۲ منہ
۳؎ تو ہم کو ان کا درجہ کسی طرح نہیں مل سکتا ۱۲ منہ ۴؎ معاویہؓ کے خط کے جواب میں انہوں نے مغیرہ سے کوئی حدیث دریافت کی تھی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

كُلِّ صَلٰوةٍ إِذَا سَلَّمَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ.

لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد (اس کا ترجمہ کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے) اور (اسی سند سے) شعبہ نے منصور سے روایت کی کہا میں نے مسیب سے سنا[1]

بَابُ ۴۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ نَفْسِهٖ وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ.

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ برأت میں) یہ فرمانا اور ان کے لیے دعا کر کیونکہ تیری دعا سے ان کو تسلی ہوتی ہے اور یہ بیان ہے کہ آدمی اپنے تئیں چھوڑ کر دوسرے بھائی مسلمان کے لیے دعا کر سکتا ہے اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبید ابو عامر کیلیے دعا کی فرمایا یا اللہ اس کو بخش دے[2] فرمایا یا اللہ عبید بن قیس کے گناہ بخش دے[3]

۶۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِهِمْ يُذَكِّرُ تَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هٰذَا وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَحْفَظْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهٖ فَلَمَّا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے جو سلمہ بن اکوعؓ کے غلام تھے کہا ہم سے سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے (رستہ میں چل رہے تھے) اتنے میں ایک شخص (میرے چچا) عامر سے کہنے لگا عامر تم اپنا کلام کچھ اس وقت سناتے تو کیا اچھا ہوتا (رستہ کٹ جاتا) یہ سن کر عامر اونٹ پر سے اتر پڑے اور حدی گا نے لوگوں کو نصیحت کرنے لگے انہوں نے یہ مصرع پڑھا ؎ اے خدا گر تو نہ ہوتا تو نہ ملتی ہم کو راہ یحییٰ قطان نے کہا یزید بن ابی عبید نے اور بھی شعر پڑھے ہیں مگر وہ مجھ کو یاد نہیں رہے[4] خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کا گانا سن کر فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے (جو گا کر اونٹوں کو چلا رہا ہے) لوگوں نے کہا عامر بن اکوع آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے ایک شخص

---

[1] اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کے لانے سے یہ غرض ہے کہ منصور کا سماع مسیب سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [2] یہ ابو موسیٰ کے چچا تھے اس پر ابو موسیٰ نے کہا میرے لیے بھی دعا فرمایئے ۱۲ منہ [3] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو غزوہ اوطاس میں موصولاً مذکور ہو چکی ہے۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر اس شخص کا رد کیا جس نے اس کو مکروہ جانا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لیے دعا کرے اپنے تئیں چھوڑ دے عبداللہ بن عمرؓ اور ابراہیم نخعی سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ [4] یہ شعر اوپر کتاب المغازی میں گزر چکی ہیں ۱۲ منہ

صَاَتَ الْقَوْمُ قَاتَلُوْهُمْ فَاُصِيْبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهٖ فَمَاتَ، فَلَمَّا اَمْسَوْا اَوْقَدُوْا نَارًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النَّارُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ؟ قَالُوْا عَلٰى حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالَ: اَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَكَسِّرُوْهَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُهْرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ اَوْذَاكَ۔

(حضرت عمرؓ) نے آنحضرتؐ کا یہ فرمانا (اللہ اس پر رحم کرے) سن کر کہا یا رسول اللہ آپ نے اور چند روز تک ہم کو عامر سے فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا[1] پھر جب لڑائی کی صفیں باندھی گئیں اور لڑائی شروع ہوئی تو عامر خود اپنی تلوار کی انی (نوک) سے زخمی ہوئے[2] اور مر گئے شام کو لوگوں نے بہت سے چولہے سلگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی روشن ہے کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں آپ نے فرمایا ہانڈیوں میں جتنا یہ گوشت وغیرہ ہے وہ سب بہا دو اور ہانڈیاں بھی توڑ کر پھینک دو ایک شخص (حضرت عمرؓ یا اور کسی) نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم گوشت وغیرہ بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں تو کیسا آپ نے فرمایا اچھا

٦٤- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ فَقَالَ:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى ؂

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو سے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ اس کے لیے دعا کرتے فرماتے یا اللہ اس کی آل پر رحم کر[3] میرا باپ ابو اوفی بھی آپ کے پاس زکوٰۃ لے کر آیا آپ نے فرمایا یا اللہ ابو اوفی کی آل پر رحم کر[4]

٦٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرًا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے جریر ابن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ ذوالخلصہ کا جھگڑا تمام

---

[1] وہ جانتے تھے کہ آپ جس کے لیے یرحمہ اللہ کہتے ہیں وہ شہید ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] ایک یہودی کو مارتے تھے لیکن وہ الٹ کر خود ان کے لگی ۱۲ منہ
[3] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آپ نے صرف عامر کے لیے دعا کی اپنا ذکر نہیں کیا ۱۲ منہ [4] قسطلانی نے کہا اللہم صل علی فلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کو کہنا بہتر نہیں البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسا فرمانا درست تھا یہ آپ کے خصائص میں سے تھا۔ مگر پیغمبروں کے ضمن میں دوسرے پر بھی درود بھیج سکتے ہیں مثلاً یوں کہیں اللہم صل علی محمد و علی امام الحسن بن علیؓ ۱۲ منہ

وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا ۔

کر کے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا ذی الخلصہ (یمن میں) ایک بت خانہ تھا اس کو لوگ یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑے[1] پر میری ران پڑی خوب نہیں جمتی آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور اور یوں دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو ہدایت کرنے والا ہدایت یافتہ کر دے جریر کہتے ہیں پھر میں اپنی قوم احمس کے پچاس سوار لے کر (ذوالخلصہ کی طرف) روانہ ہوا کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا میں اپنی قوم کے چند آدمی لے کر نکلا ذوالخلصہ پہنچا اس کو جلا دیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (لوٹ کر) آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ پاس اس وقت آیا جب ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر چھوڑ آیا[2] آپ نے احمس قبیلے اور اس کے سواروں کے لیے (پانچ بار) دعا کی[3]

٦٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے ام سلیم (میری ماں) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ انسؓ آپ کا خادم ہے (اس کے لیے دعا فرمایئے) آپ نے یوں دعا دی یا اللہ اس کو بہت مال اور دولت اور اولاد دے اور جو تو اس کو عنایت فرمائے اس میں برکت دے[4]۔

---

٦٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان

---

[1] میں جانے کو حاضر ہوں لیکن مشکل یہ ہے کہ ۱۲ منہ [2] جلنے کے کالے کالے داغ اس پر موجود تھے ۱۲ منہ [3] باب کا مطلب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ انسؓ بڑے مالدار اور صاحب جائداد ہو گئے ایک سو بیس بیٹے بیٹیاں ان کے پیدا ہوئیں اور ننانوے یا ایک سو تیس یا ایک سو بیس یا ایک سو سات برس کی عمر پائی آپ کی دعا کی کیا پوچھنا آپ کے غلاموں کی دعا میں اللہ نے بڑے بڑے اثر دیے ہیں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ نے بنیے سے ایک پیسہ قرض لے کر اپنے مرشد حضرت بابا فرید شکر گنج قدس سرہ کو کھانا کھلایا اُس وقت حضرت نظام الدین پاس بجز ایک کہنہ ازار اور ایک بوسیدہ عمامہ کے کرتے تک نہ تھا حضرت بابا فرید نے کھانا کھا کر فرمایا نظام الدین کیا خوش ذائقہ کھانا تو نے پکایا حالانکہ اس میں سواتر کاری کے جڑوں اور نمک کے کچھ نہ تھا بھلا ایک پیسہ میں کیا کھانا ہوتا پھر فرمایا جا نظام الدین تیرے دسترخوان پر دو دفعہ چار ہزار آدمی کھانا کھائیں گے ایسا ہی ہوا ان کو فتوحات بے شمار شہر دہلی میں حاصل ہوئیں اور ہر روز دو دفعہ چار ہزار فقراء اور مساکین کو عمدہ عمدہ کھانے کھلایا کرتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً اَسْقَطْتُهَا فِيْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

٦٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى رَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ وَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

بَابُ ٤٥ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ

٦٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَبُوْ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيْتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے سنا (عبداللہ بن زید انصاری کو) آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص نے مجھ کو فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جو میں فلاں فلاں سورت میں بھول گیا تھا۔[1]

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو سلیمان بن مہران نے خبر دی انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوٹ کا مال تقسیم کیا اس پر ایک شخص (معتب بن قشیر منافق) کہنے لگا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی مقصود نہ تھی میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا (کہ معتب نے ایسا کہا) آپ سن کر بہت غصے ہوئے یہاں تک کہ غصے کا نشان میں نے آپ کے مبارک چہرے پر دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ موسےٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی پر انہوں نے صبر کیا۔[2]

باب دعا میں سجع قافیے لگانا مکروہ ہے

ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حبیب حبان ابن ہلال نے کہا ہم سے ہارون مقری نے کہا ہم سے زبیر بن خریت نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے یہ حکم دیا ہر جمعہ میں ایک بار لوگوں کو وعظ سنایا کر اگر اس سے زیادہ چاہے تو خیر دو بار اس سے بھی زیادہ چاہے تو تین بار (بس اس سے زیادہ نہ کر) اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتا نہیں (نفرت مت دلا) اور ایسا بھی مت کر کہ لوگ اپنے (کام کاج کی) باتوں میں مشغول ہوں اور تو جا کر

---

[1] حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا وہ کون کون سی آیتیں تھیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے موسیٰ پیغمبر کو دعا دی فرمایا اللہ ان پر رحم کرے کہتے ہیں حضرت موسیٰ کو بہت بہت تکلیفیں دی گئیں قارون نے ایک فاحشہ عورت کو بھڑکا کر زنا کی تہمت آپ پر لگائی بنی اسرائیل نے کہا آپ کو قتل کا عارضہ ہے کسی نے کہا آپ نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلَكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الِاجْتِنَابَ

ان کو وعظ سنانے لگے ان کی باتیں بند ہو کر ان کو نفرت پیدا ہو[۱] بلکہ تجھ کو خاموش رہنا چاہیے جب وہ خود کہیں (کہ کچھ فرمایئے) اس وقت ان کی خواہش کے موافق وعظ سنا اور دیکھ دعا میں سجع اور قافیہ بندی سے پرہیز رکھ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے وہ سجع اور قافیہ بندی سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے[۲]

بَابُ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

باب اللہ تعالیٰ سے اپنا مقصد قطعی طور سے مانگے اس لیے کہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔ (پھر یوں مانگنا خلاف ادب ہے اگر تو چاہے)

۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو عبدالعزیز ابن صہیب نے خبر دی انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ سے قطعی طور سے مانگے (کہ یہ چیز مجھ کو عنایت فرما) یوں نہ کہے اگر تو چاہے تو عنایت فرما اس لیے کہ اللہ پر کوئی زبردستی تھوڑے[۳]

۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں دعا نہ کرے یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے یا اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر[۴] بلکہ قطعی طور سے سوال کرے[۵] کیونکہ اللہ پر

---

[۱] وہ تیری وعظ سے اکتا جائیں ۱۲ منہ [۲] سیدھی سادھی دعا کیا کرتے بلا تکلف اور مختصر دوسری حدیث میں ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دعا اور طہارت میں مبالغہ کریں گے حد سے بڑھ جائیں گے مومن کو چاہیے کہ سنت کی پیروی کرے اور مقفٰی اور مسجع دعاؤں سے جو پچھلے لوگوں نے نکالی ہیں پرہیز رکھے جو دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند صحیح منقول ہیں وہ دنیا اور آخرت تمام مقاصد کے لیے کافی ہیں اب جو بعضے ماثور دعائیں بھی سجع ہیں جیسے اللھم منزل الکتاب مجری السحاب ہازم الاحزاب یا صدق اللہ وعدہ واعز جندہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ یا اعوذ بک من عین لا تدمع ومن نفس لا تشبع ومن قلب لا تخشع وہ مستثنیٰ ہوں گی کیونکہ یہ بلا قصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہیں اگر بلا قصد سجع ہو جائے تو قباحت نہیں ۱۲ منہ [۳] وہ جو کام کرتا ہے اپنی مرضی اور اختیار سے کرتا ہے ایک رتی برابر بھی کسی کا دباؤ اس پر نہیں ہے دوسری حدیث میں ہے۔ جب تم اللہ سے دعا کرو تو قبول ہونے کا یقین رکھ کر اور یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دعا (باقی بر صفحۂ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ ؎

بَابٌ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي ؎

بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

کسی کا زور تھوڑے ہے۔

باب بندے کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ جلدی نہ کرے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبید عبدالرحمٰن بن ازہر کے غلام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک کی دعا جب تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔؎۱

باب دعا میں ہاتھ اٹھانا (ہتیلیاں اوپر رکھنا۔ ابو داؤد)؎۲ اور

ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ میں خالد بن ولید کے کام سے بیزار ہوں (جب انہوں نے بنی جذیمہ کے لوگوں کو مار ڈالا تھا وہ صبانا صبانا کہہ رہے تھے) امام بخاریؒ نے کہا عبدالعزیز بن عبداللہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) قبول نہیں کرتا ۱۲ منہ ؎۴ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا اگر تو چاہے تو مجھ کو روزی دے کیونکہ ایسا کہنے میں ایک بے پرواہی نکلتی ہے اور پروردگار کو یہ پسند نہیں ہے بندے کو لازم ہے کہ اپنے مالک کے پیچھے پڑ جائے اس کا دامن نہ چھوڑے نہایت عاجزی اور گریہ زاری سے دعا کرے ایک حدیث میں ہے کہ بندہ اپنے مالک کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے تو سجدہ کرکے اپنے مالک سے یوں عرض کرنے میں تیرے قدم چھوڑنے والا نہیں جب تک تو میرا مقصد پورا نہ کرے غرض جتنی گریہ زاری اور الحاح اور بے قراری کرے اسی قدر مالک کو زیادہ پسند ہے اور اسی میں بہت جلد مطلب برآری کی امید ہے ۱۲ منہ ؎۵ میرا مقصد برلا کہیں تیری درگاہ سے میں محروم جا سکتا ہوں تو بادشاہوں کا بادشاہ اور سب سے زیادہ جواد اور کریم ہے ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) ؎۱ یعنی یاس کا کلمہ منہ سے نہ نکالے اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو مسلم اور ترمذی کی روایت میں ہے جب تک گناہ یا ناطہ توڑنے کی دعا نہ کرے دعا خود ایک عبادت ہے اس لیے آدمی کو لازم ہے کہ دعا سے کبھی اکتائے نہیں اگر بالفرض جو مطلب چاہتا تھا وہ پورا نہ ہوا تو یہ کیا کم ہے کہ دعا کا ثواب ملا دوسری حدیث میں ہے کہ مومن کی دعا ضائع نہیں جاتی یا تو دنیا ہی میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا ثواب ملے گا اور دعا کے قبول ہونے میں دیر ہو تو جلدی نہ کرے ناامید نہ ہو جائے پیغمبر کی دعا چالیس چالیس برس بعد قبول ہوئی ہے ہر بات کا ایک وقت اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے وہ وقت آنا چاہیے کل امر مرہون باوقاتہا مثل مشہور ہے اصل یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے لیے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ آدمی کا کھانا پینا پہننا رہنا سہنا سب حلال سے ہو حرام اور مشتبہ کمائی سے بچا رہے اس کے ساتھ باطہارت ہو کر رو بقبلہ خلوص دل سے دعا کرے اور اول اور آخر اللہ کی تعریف اور ثناء بیان کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ ۶۵

besturdubooks.wordpress.com

جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔

کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید اور شریک بن ابی نمر سے ان دونوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا میں) اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی۔

بَابُ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ ۴۹

باب قبلہ کے سوا اور کسی طرف رخ کرکے دعا کرنا۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس ؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک گنوار (نام نامعلوم) کھڑا ہو کہنے لگا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ ہم پر پانی برسائے (آپ نے دعا کی) آسمان پر ابر آیا پانی برسنے لگا۔ لوگوں کو گھر تک پہنچنا مشکل ہو گیا اور دوسرے جمعہ تک یکساں بارش ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ میں وہی شخص یا کوئی اور دوسرا کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے یہ برسات موقوف کرے ہم لوگ ڈوب گئے اس وقت آپ نے یوں دعا کی یا اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا اسی وقت ابر پھٹ کر مدینہ کے گرد اگرد ہو گیا اور مدینہ والوں پر بارش موقوف ہو گئی[۱]

بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ۵۰

باب قبلہ کی طرف رُخ کرکے دعا کرنا۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَدَعَا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زید انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عیدگاہ میں استسقاء (پانی مانگنے) کے لیے تشریف لائے آپ نے دعا کی اللہ تعالیٰ سے پانی مانگا پھر قبلے کی طرف منہ کیا اور چادر

بقیہ صفحہ سابقہ[۲] پھر دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرنا یہ بھی ابو داؤد نے روایت کیا ۱۲منہ [۳] یہ حدیث غزوہ حنین میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲منہ [۴] یہ بھی کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکا ہے ۱۲منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ آپ نے خطبے کی حالت میں دعا کی اور خطبہ میں قبلہ کی طرف پشت رہتی ہے ۱۲منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَقَلَبَ رِدَاءَهُ۔

بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ

۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:۔ قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ ؂

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

۷۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

الٹی لہ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خادم کے لیے درازی عمر اور دولت کی دعا کرنا۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میری والدہ (ام سلیم) نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا خادم انسؓ ہے۔ اس کے لیے دعا فرمائیے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ اس کو مال دولت اولاد بہت دے اور جو اس کو دیا ہے اس میں برکت عنایت فرما۔

باب سختی اور مصیبت کے وقت کیا دعا کرے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے ابو عالیہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یوں دعا کرتے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض رب العرش العظیم ؂

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن ابی عبداللہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یوں فرماتے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات ورب الارض ورب العرش الکریم اور وہب بن جریر بن حازم نے

لہ بظاہر یہ حدیث اس باب کے خلاف اور اگلے باب کے مطابق ہے کیونکہ اس میں غیر قبلے کی طرف دعا کرنے کا بیان ہے اور بعض نسخوں میں یہ حدیث اگلے ہی باب میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے یہ حدیث لاکر اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہو اس میں یوں ہے کہ جب آپ نے دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی جیسے کتاب الاستسقاء میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ ؂ یعنی اللہ کے سوا جو بڑی عظمت اور بڑے علم والا ہے کوئی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا جو آسمان اور زمین اور بڑے تخت کا مالک ہے کوئی سچا خدا نہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَقَالَ وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے پھر ایسی ہی حدیث بیان کی [1]

بَابُ ۵۳ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

باب بلا کی تکلیف سے پناہ مانگنا (جیسے افلاس کے ساتھ عیالداری۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے سمی نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا کی شدت اور بدبختی کی آفت اور تقدیر کی زحمت اور دشمنوں کی فرحت سے پناہ مانگتے [2] سفیان نے (اسی سند سے) کہا حدیث میں صرف تین باتوں کا ذکر تھا اور ایک چوتھی بات میں نے (اپنی طرف سے) بڑھا دی تھی (پہلے مجھ کو یاد تھی) اب مجھ کو یاد نہیں رہا وہ چوتھی بات جو میں نے بڑھائی تھی کونسی تھی [3]

بَابُ ۵۴ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں دعا کرنا یا اللہ میں بلند رفیقوں (ملائکہ اور انبیاء) کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ لَنْ يُقْبَضَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے اور عروہ بن زبیر اور کئی عالموں نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ صحت میں یوں فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرتا جب تک بہشت میں اپنا ٹھکانا نہیں دیکھ لیتا اور اس کو اختیار دیا جاتا ہے (اگر چاہے

[1] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض اس شخص کا رد ہے جو کہتا ہے قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں اور یہ حدیث ان چار میں نہیں ہے کیونکہ اگر قتادہ نے یہ حدیث ابو العالیہ سے نہ سنی ہوتی تو شعبہ ان سے یہ حدیث روایت نہ کرتے شعبہ تدلیس کرنے والے سے روایت نہیں کرتے جب تک اس کا سماع اپنے شیخ سے ان کو معلوم نہ ہو جاتا اور مسلم کی روایت میں سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے اس حدیث میں سماع کی صراحت ہے کہ ابو العالیہ نے ان سے بیان کیا ۱۲ منہ [2] دشمنوں کی فرحت یہ شماتت اعداء کا ترجمہ ہے یعنی آدمی پر مصیبت آنے کی وجہ سے اس کے دشمن خوشی کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] اسمٰعیل کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ وہ چوتھی بات شماتت اعداء تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخَیَّرَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَأْسُهٗ عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَی السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی. قُلْتُ اِذًا لَّا یَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِیْحٌ. قَالَتْ فَکَانَتْ تِلْكَ اٰخِرَ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَ بِهَا اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی ؛

تو اور دنیا میں رہے) پھر جب آپ بیمار ہوئے اور موت آن پہنچی اس وقت آپ کا مبارک سر میری ران پر تھا آپ ایک گھڑی تک بے ہوش رہے اس کے بعد ہوشیار ہوئے تو اپنی نگاہ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا یا اللہ میں بلند رفیقوں میں رہنا چاہتا ہوں تب میں نے (اپنے دل میں) کہا آپ دنیا میں ہمارے پاس رہنا اب پسند نہیں فرمائیں گے اور مجھ کو معلوم ہوا کہ جو بات آپ نے (حالت صحت میں) فرمائی تھی وہ صحیح تھی حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ یہ اللهم الرفیق الاعلیٰ آخری کلمہ تھا جو آپ کی مبارک زبان سے نکلا[۱]

بَابٌ ۵۵ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَیَاةِ ؛

باب موت یا زندگی کی دعا کرنا اچھا نہیں[۲]

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ اَتَیْتُ خَبَّابًا وَّقَدِ اکْتَوٰی سَبْعًا قَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَا بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ؛

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں خباب بن ارت (صحابی مشہور) کے پاس آیا (بیماری کی وجہ سے) انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگائے تھے (آگ سے جلایا تھا) میں نے ان سے سُنا وہ کہہ رہے تھے اگر آنحضرت نے ہم لوگوں کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا۔

✧ ✧ ✧

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ قَالَ اَتَیْتُ خَبَّابًا وَّقَدِ اکْتَوٰی سَبْعًا فِیْ بَطْنِهٖ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ: لَوْلَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَا بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ؛

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے کہا میں خباب بن ارت کے پاس گیا انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگائے تھے وہ کہتے تھے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا

---

[۱] کہ پیغمبروں کو مرتے وقت اختیار دیا جاتا ہے ۱۲ منہ [۲] اس کے بعد وفات تک کوئی بات نہیں فرمائی ۱۲ منہ [۳] بلکہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیے یہ اس صورت میں ہے جب دعا کرنے والے کو معلوم ہو کہ وہ زندگی میں اور گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لادنا چاہتا ہے اور اس پر بھی نوہ زندگی کے لیے دعا کرے لیکن جس شخص کا یہ حال ہو بلکہ نیک کاموں میں مصروف ہو وہ عمر کی دعا کر سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دے اور جیسی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہ دعا کرے یعنی اللهم احینی ما کانت الحیاة خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ ؏

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی پر کوئی مصیبت آئے تو وہ موت کی آرزو نہ کرے اگر ایسا ہی لاچار ہو (مرنا ہی چاہتا ہو) تو یوں کہے یا اللہ جب تک دنیا کی زندگی میرے حق میں بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھ کو دنیا سے اٹھا لے۔

بَابُ ۵۶ الدُّعَاۤءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَ مَسْحِ رُءُوْسِهِمْ۔ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ وَّدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ؏

باب بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا

ابوموسٰی اشعری نے کہا (یہ حدیث کتاب العقیقہ میں موصولاً گذر چکی ہے) میرا لڑکا پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برکت کی دعا دی۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ ؏

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے جعد بن عبدالرحمٰن[۱] سے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے میری خالہ (نام نامعلوم) مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی آپ سے عرض کی یا رسول اللہ یہ میری بہن (علیہ بنت شریح) کا بیٹا ہے اور بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھ کو برکت کی دعا دی بعد اس کے آپ نے وضو کیا۔ میں آپ کے وضو کا (مستعمل یا بچا ہوا) پانی پی گیا پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے (یا حجلہ[۲] کا انڈا)۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے سعید بن ایوب نے انہوں نے ابو عقیل

---

[۱] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال ابوعبداللہ ویقال جعد وجعید یعنی امام بخاری نے کہا اس راوی کا نام کسی نے جعد کہا ہے کسی نے جعید ۱۲ منہ

[۲] حجلہ ایک پرندہ ہوتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَبِیْ عَقِیْلٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ مِّنَ السُّوْقِ اَوْ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُوْلَانِ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ ؛

(زہرہ بن معبد) سے ان کے دادا عبداللہ بن ہشام ان کو بازار میں لے جاتے وہاں غلہ خریدتے پھر عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرؓ ان سے مل کر کہتے تم ہم کو بھی اپنی خرید میں شریک کر لو اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو برکت کی دعا دی ہے (تو ہر معاملہ میں تم نفع کماتے ہو) عبداللہ بن ہشام ان کو شریک کر لیتے کبھی ایسا ہوتا نفع میں ایک پورے اونٹ (کا غلہ) ان کو ملتا اور اس کو بجنسہ اسی طرح گھر میں بھیج دیتے۔

۸۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ ؛

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اولیسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی یہ محمود وہ شخص تھے جن کے منہ پر انہی کے کنوئیں سے پانی لے کر بچپنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر دی تھی[۱]

۸۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ فَاُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ؛

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے آپ ان کے لیے دعا کرتے ایک بچہ نے جس کو لے کر آئے تھے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس مقام پر بہا دیا اس کو دھویا نہیں۔

۸۷ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ؛

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر نے خبر دی ان کی (آنکھ یا منہ) پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا انہوں نے سعد بن ابی وقاص کو وتر کی ایک رکعت پڑھتے دیکھا۔[۲]

بَابٌ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

۱ یہ کلی آپ نے شفقت کی راہ سے محمود پر کر دی تھی جب وہ بچہ تھے باب کی مناسبت اس طرح ہے کہ بچوں پر آپ کا شفقت کرنا اس سے نکلتا ہے یہ کلی کرنا بھی گویا سر پر ہاتھ پھیرنے کی طرح ہے ۱۲ منہ ۲ یا امام حسن یا امام حسین یا ام قیس کے فرزند تھے ۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ: قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

بھیجنے کا بیان [۱]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا انہوں نے یوں کہا کعب بن عجرہ (صحابیؓ) مجھ سے ملنے کہنے لگے میں تجھ کو ایک تحفہ دوں (ایک عمدہ حدیث سناؤں) ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں پر برآمد ہوئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہو گیا۔ لیکن ہم درود آپ پر کیونکر بھیجیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ زبیری نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم اور عبدالعزیز دراوردی نے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو گیا لیکن آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللھم صل علی

---

[۱] صحیح حدیثوں میں جو درود کے صیغے آئے ہیں وہ معدودے چند ہیں جو حصن حصین میں جمع ہیں لیکن بعد کے لوگوں نے ہزاروں صیغے بڑے بڑے مبالغہ اور تک بندی کے ساتھ بنائے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے پڑھنے میں زیادہ ثواب ہوگا بلکہ ڈر ہے کہ مواخذہ نہ ہو کہ آپ نے دعا میں مبالغہ کرنے اور سجع وقافیہ لگانے کو منع فرمایا اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے ماثورہ درودوں پر قناعت نہ کر کے ہزار ہا نئی درودیں ایجاد کی ہیں منجملہ ان درود کی کتابوں کے ایک کتاب دلائل الخیرات بھی ہے جو بہت مروج ہے یہاں تک کہ اس کے مؤلف تک میں نے بھی مدینہ منورہ میں سند لی تھی اس کے شروع ہی میں جو حدیثیں فضیلت درود میں مذکور ہیں وہ اکثر موضوع ہیں باقی درود کے صدہا صیغے جو اس کتاب میں بڑے مبالغہ اور تحسین الفاظ کے ساتھ لکھے گئے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل منقول نہیں ہیں بعد والوں کی ایجاد ہیں اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا بڑا ثواب اور اجر رکھتا ہے اور صحیح حدیثیں اس کی فضیلت میں وارد ہیں مگر بہتر یہی ہے کہ وہی صیغے درود کے پڑھے جائیں جو حدیث سے ثابت ہیں اور جو مزہ اتباع سنت میں مومن کو آتا ہے وہ کسی چیز میں نہیں آتا ۱۲ منہ [۲] السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۲ منہ [۳] جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا فرمایا صلوا علیہ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ ۞

بَابٌ هَلْ يُصَلَّىٰ عَلَىٰ غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۞

۹۰ **حَدَّثَنَا** سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابن أبي أوفى قال كان إذا أتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم بصدقته قال: اللهم صل عليه فأتاه أبي بصدقته فقال: اللهم صل على آل أبي أوفى ۞

۹۱ **حَدَّثَنَا** عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله ابن أبي بكر عن أبيه عن عمرو بن سليم الزرقي قال أخبرني أبو حميد الساعدي أنهم قالوا: يا رسول الله كيف نصلي عليك؟ قال قولوا اللهم صل على محمد وأزواجه وذريته كما صليت على آل إبراهيم وبارك على محمد وأزواجه وذريته كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد ۞

محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم[1]

باب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی پر بھی درود بھیج سکتے ہیں[2]۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ توبہ میں اپنے پیغمبر سے) فرمایا ان پر درود بھیج (یعنی ان کے لیے دعا کر) کیونکہ تیری درود (دعا) سے ان کو تسلی ہوتی ہے[3]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ یوں فرماتے اللھم صل علیہ میرا باپ (ابو اوفیٰ) بھی اپنی زکوٰۃ لے کر آیا تو آپ نے یوں فرمایا اللھم صل علی آل ابی اوفی۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے زرقی سے کہا ہم کو ابو حمید ساعدی نے خبر دی صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللھم صل علی محمد و ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید[4]

---

[1] درود شریف میں ابراہیم کی تخصیص کی وجہ میں علماء نے کلام کیا ہے کہ کما صلیت علی ابراہیم فرمایا کما صلیت علی موسیٰ نہ فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰؑ کی تجلی جلالی تھی اور ابراہیمؑ کی تجلی جمالی اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کی طرح درود پڑھنے کا حکم فرمایا کہ آپ کے لیے تجلی جمالی کا سوال ہو ۱۲ منہ [2] یوں کہہ سکتے ہیں اللھم صل علی فلان ۱۲ منہ [3] بعضوں نے غیر انبیاء کے لیے بھی استقلالاً یوں کہنا درست رکھا ہے۔ اللھم صل علیہ اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے کیونکہ صلوٰۃ کے معنی رحمت کے ہیں تو اللھم صل کا معنی یہ ہوا کہ اس پر اپنی رحمت اتار اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم اجعل صلوتک و رحمتک علی آل سعد بن عبادہ بعضوں نے کہا مطلقاً درست نہیں نہ استقلالاً نہ تبعاً بعضوں نے کہا استقلالاً درست نہیں لیکن تبعاً اور ضمناً درست ہے یعنی انبیاء کے بعد اور کسی کا بھی نام لیا جائے مثلاً یوں کہے اللھم صل علی محمد و علی امامنا الحسن بن علی اور یہی مختار ہے ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے اس باب میں دو حدیثیں بیان کیں ایک سے بالاستقلال غیر انبیاء پر صلوٰۃ بھیجنے کا جواز نکالا دوسری سے تبعاً اس کا جواز نکالا امام مالک سے یہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود بھیجنا مکروہ ہے (باقی بر صفحہ ۷۳)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۵۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ اٰذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَّرَحْمَةً ؕ

۹۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؕ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا پاک پروردگار جس (مسلمان) کو میں کچھ ایذا دوں (برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں) تو اس کے گناہ معاف کر دے اس پر رحمت اتار[1]

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں جس مسلمان کو بُرا کہوں تو اس کے لیے قیامت کے دن میرا بُرا کہنا اپنی نزدیکی کا سبب کر دے۔

بَابُ ۶۰

۹۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ الْمَسْئَلَةَ

باب فتنے اور فساد سے پناہ مانگنا[3]

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا شروع کیے آپ کو تنگ کر دیا

(بقیہ صفحہ ۷۲) مگر صحیح یہ ہے کہ انہوں نے انبیاء کے سوا اوروں پر درود بھیجنا مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] مطلب یہ ہے کہ غصے میں میری زبان سے کچھ نکل جائے اور وہ درحقیقت لعنت اور برائی کا مستحق نہ ہو جیسے دوسری روایت میں اس کی صراحت موجود ہے ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں یوں ہے میں آدمی ہوں آدمیوں کی طرح غصے بھی ہوتا ہوں خوش بھی ہوتا ہوں جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو گالی دوں یا برا کہوں تو اس کے لیے گناہوں کی معافی اور رحمت کر یا گناہوں کا کفارہ اور اجر سبحان اللہ ۱۲ منہ [3] فتنہ سے مراد آزمائش الٰہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو بعضے گمراہی کے اسباب کھڑے کرکے آزماتا ہے کہ کون ان میں سے ایمان پر قائم رہتا ہے اور کون کفر اختیار کرتا ہے۔ مثلاً دجال کا آنا یہ ایک بڑا فتنہ ہوگا جس میں بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اسی طرح دجال کے پیش خیمہ جو ہر وقت پیدا ہوتے رہتے ہیں ہمارے زمانہ میں ایک شخص سید احمد نامی پیدا ہوا جس نے ایمان کے تمام اصول اور ارکان میں باطنیہ کی طرح تاویلیں کرکے ہزاروں مسلمانوں کو خراب کر دیا مگر جن کو اللہ تعالیٰ نے بچایا وہ محفوظ رہے ایک شخص قادیان میں اب بھی موجود ہے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے میں مثیل مسیح ہوں اب مسیح علیہ السلام دنیا میں نہیں آئیں گے ایک شخص حیرت نامی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھ کر آپ کے تمام معجزات کو اڑا دیا ہے گویا آپ سے کوئی خرق عادت صادر ہی نہیں ہوا اور اس پر قرآن و حدیث کے ترجمے لکھتا ہے کیا خوب ایک شخص ثناء اللہ نامی ہے جس نے قرآن کی تفسیر عربی زبان میں لکھی ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ میں اہلحدیث میں سے ہوں حالانکہ اس کی ساری تفسیر کفر اور الحاد سے بھری ہوئی ہے[5] ایک شخص عبداللہ چکڑالوی نکلا ہے جس نے نئے طور کی نماز ایجاد کی ہے اور حدیث شریف کو قابل اعتماد نہیں جانتا یہ سب لوگ دجال کے پیش خیمہ ہیں مسلمانوں کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیے اور قرآن اور صحیح بخاری کے خلاف جو کوئی کہے اس کو دروغ گو اور کذاب اور مفتری سمجھنا چاہیے یہی دونوں کتابیں ہمارے دین میں اصل الاصول ہیں ہر کتاب کو ان دونوں کتابوں سے ملا کر جانچتا جائے اگر موافق ہوں تو خیر ورنہ کالائے بد بریش خاوند ایسی کتاب کو اس کے مؤلف کے منہ پر پھینک دینا چاہیے ۱۲ منہ

[5] مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی تفسیر میں قابلِ اعتراض باتیں موجود ہیں۔ مگر کفر و الحاد کا فتویٰ لگانا درست نہیں۔ یہ تفسیر انتہائی مفید ہے۔ عبدالصمد ریالوی۔

besturdubooks.wordpress.com

فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَاِذَا رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِي؟ قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَاَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ اِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَاَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ:

باب ۶۱ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ:

۹۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ

(اتنا پوچھا) آخر آپ غصے ہو گئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا آج جو تم مجھ سے پوچھو گے میں بیان کر دوں گا انسؓ کہتے ہیں میں داہنے اور بائیں طرف دیکھنے لگا کیا دیکھتا ہوں ہر ایک شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے[۱] ایک شخص (عبداللہ نامی) جس کو لوگ جھگڑے اور تکرار کے وقت اس کے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا تبلاتے (نطفہ حرام کہتے) عرض کرنے لگا یا رسول اللہ تبلائیے واقعی میرا باپ کون ہے میں کس کے نطفہ سے ہوں آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے[۲] اس وقت حضرت عمرؓ (آپ کے غصے کا حال دیکھ کر) اٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہم اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے پہ بالکل راضی اور خوش ہیں[۳] اور ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح برائی اور بھلائی دونوں میں کوئی دن کبھی نہیں دیکھا ہوا یہ کہ بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویر مجھ کو اس (محراب کی) دیوار کے پرے دکھائی گئی[۴] قتادہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو (سورہ مائدہ) کی یہ آیت پڑھتے مسلمانوں ایسی باتیں (پیغمبر سے) مت پوچھو کہ اگر وہ تبلائی جائیں تو تم کو بری لگیں۔

باب دشمنوں کے غلبے سے پناہ مانگنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب جنگ خیبر کے لیے جانے لگے) ابوطلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا ایسا ڈھونڈھو جو (رستے میں) میرا کام کاج کرتا رہے یہ سن کر ابوطلحہ مجھ کو اپنے پیچھے (گھوڑے پر)

۱؎ آنحضرتؐ کے غصے کی وجہ سے سب ڈر گئے رونے لگے ۲؎ لوگ غلط کہتے ہیں جو تجھ کو دوسرے کا بیٹا تبلاتے ہیں ۱۲ منہ ۳؎ ہم کو دوسرے بے فائدہ سوالات کی اور امتحان لینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ ۴؎ گویا محراب کی دیوار بطریق خرق عادت مثل آئینہ کے جلا دار بن گئی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بي أبو طلحة يردفني وراءه، فكنت أخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما نزل فكنت أسمعه يكثر أن يقول: اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن والعجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال. فلم أزل أخدمه حتى أقبلنا من خيبر وأقبل بصفية بنت حيي قد حازها فكنت أراه يحوي وراءه بعباءة أو كساء ثم يردفها وراءه حتى إذا كنا بالصهباء صنع حيسا في نطع ثم أرسلني فدعوت رجالا فأكلوا وكان ذلك بناءه بها ثم أقبل حتى بدا له أحد قال: هذا جبيل يحبنا ونحبه. فلما أشرف على المدينة قال: اللهم إني أحرم ما بين جبليها مثل ما حرم به إبراهيم مكة، اللهم بارك لهم في مدهم وصاعهم.

باب ٦٢ التعوذ من عذاب القبر

٩٥ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا موسى بن عقبة قال سمعت أم خالد بنت خالد قال ولم أسمع أحدا سمع من النبي صلى الله عليه وسلم غيرها قالت سمعت النبي صلى الله عليه

بٹھا کر (خیبر کی طرف) نکلے میں (رستے بھر) جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرتے آپ کی خدمت کرتا رہا میں سنا کرتا تھا آپ اکثر یوں دعا فرماتے یا اللہ میں رنج اور غم دعاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور کمر توڑ قرضداری اور دشمنوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں خیر میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگ خیبر سے (لوٹ کر) مدینہ کی طرف چلے آنحضرتؐ نے صفیہؓ کو اپنے لیے چن لیا تھا۔ ان کو ساتھ لائے رستے میں میں دیکھتا تھا آپ ان کے لیے (سواری پر بیٹھنے کے لیے) چادر یا کمبل سے ایک گول گردہ بنا دیتے اس پر اپنے پیچھے ان کو سوار کر لیتے جب ہم لوگ صہبا میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو آپ نے حیس (یعنی ملیدہ کھجور گھی پنیر ملا کر) ایک چمڑے کے دسترخوان پر تیار کیا اور مجھ کو دعوت دینے کے لیے بھیجا میں نے کئی آدمیوں کو بلایا انہوں نے کھایا بس یہی صفیہؓ کے ساتھ صحبت کرنے کی دعوت تھی پھر (آپ مدینہ کی طرف) روانہ ہوئے۔ اتنے قریب پہنچے کہ احد پہاڑ دکھائی دینے لگا آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑی ہے جو ہم سے محبت کرتی ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں جب بالکل مدینہ سامنے آگیا تو فرمایا یا اللہ میں اس شہر کو دونوں پہاڑیوں کے درمیان اس طرح حرمت والا کرتا ہوں جیسے ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرمت والا کیا تھا یا اللہ مدینہ والوں کے صاع اور مد میں برکت دے۔

باب قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ام خالد بنت خالد بن سعید سے سنا موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ام خالد کے سوا اور کسی صحابی سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کچھ نہیں سنا ام خالد کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قبر کے

besturdubooks.wordpress.com

وسلم يتعوذ من عذاب القبر۔

کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

باب ٦٣ التعوذ من البخل۔

باب بخیلی سے پناہ مانگنا۔

٩٦۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك عن مصعب كان سعد يأمر بخمس ويذكرهن عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يأمر بهن: اللهم اني اعوذبك من البخل واعوذبك من الجبن واعوذبك ان ارد الى ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا يعني فتنة الدجال واعوذبك من عذاب القبر۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص رض پانچ باتوں کی دعا کا حکم دیا کرتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دعا کا حکم دیا ہے یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں نامردی سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں نکمی عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ میں دنیا کے فتنے یعنی دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

٩٧۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن ابي وائل عن مسروق عن عائشة قالت: دخلت على عجوزان من عجز يهود المدينة فقالتا لي: ان اهل القبور يعذبون في قبورهم فكذبتهما ولم انعم ان اصدقهما فخرجتا ودخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت له يا رسول الله ان عجوزين وذكرت له فقال: صدقتا انهم يعذبون عذابا تسمعه البهائم كلها، فما رايته بعد في صلاة الا تعوذ من عذاب القبر۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا مدینہ کے یہودی بڈھیوں میں سے دو بڈھیاں (نام نامعلوم) میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے میں نے کہا تم جھوٹی ہو مجھ کو ان کی بات ماننا اچھا نہیں لگا خیر وہ چلی گئیں اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس طرح دو (یہودی) بڈھیاں آئیں تھیں وہ یہ کہتی تھیں آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی تھیں بلاشک قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے ان کا عذاب سب جانور سنتے ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس کے بعد ہر نماز میں آنحضرت کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا۔

باب ٦٤ التعوذ من فتنة المحيا والممات۔

باب زندگی اور موت دونوں کے فتنوں سے پناہ مانگنا[2]

٩٨۔ حدثنا مسدد حدثنا المعتمر قال

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے

---

[1] نکمی عمر اسی یا سو سال کے بعد جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آ جاتا ہے عقل میں فتور پیدا ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] موت کا فتنہ قبر کا سوال اور وہاں کا عذاب ہے بعضوں نے کہا مرتے وقت شیطان کا بہکانا یا اللہ ہم کو اپنی پناہ میں رکھ اور شیطان کے اغوا سے بچا اور موت ہم پر آسان کر دے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: کَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ؃

اپنے والد (سلیمان بن طرخان) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انس بن مالکؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے یا اللہ میں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بے انتہا بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنوں سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بَابٌ ۶۵ التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ؃

باب گناہ اور ڈنڈ (چٹی تاوان) سے پناہ مانگنا۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ: اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، اللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؃

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میں سستی اور بے انتہا بڑھاپے اور گناہ اور ڈنڈ اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب اور مالداری کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اسی طرح محتاجی کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے بھی یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں سے دھو ڈال[۱] اور میرا دل گناہوں سے ایسا صاف پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو تو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا پورب اور پچھم میں فاصلہ ہے۔

بَابٌ ۶۶ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْکَسَلِ ؃

باب نامردی اور سستی سے پناہ مانگنا[۲]

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ؃

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں رنج اور غم اور عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور کمر توڑ قرض اور دشمنوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

[۱] برف اور اولوں کا پانی بہت صاف اور ستھرا ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] یعنے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے۔ کُسَالیٰ اور کسالی واحد یعنی قرآن میں جو آیا ہے واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ۔ تو یہ بضمہ کاف اور بفتحہ کاف دونوں طرح مروی ہے دونوں قراءتیں ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ٦٧ التعوذ من البخل. البخل والبخل واحد. مثل الحزن والحزن.

باب بخیلی سے پناہ مانگنا بخل اور بُخل دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی بخیلی جیسے حُزن اور حَزَن (دونوں کے معنی رنج)۔

١٠١ - حدثنا محمد بن المثنى حدثني غندر حدثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن مصعب بن سعد عن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه كان يأمر بهؤلاء الخمس ويحدثهن عن النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم اني اعوذ بك من البخل واعوذ بك من الجبن واعوذ بك ان ارد الى ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا واعوذ بك من عذاب القبر.

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک ابن عمیر سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے وہ ان پانچ چیزوں کی دعا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی دعا فرماتے تھے یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور نامردی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور نکمی عمر تک پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

باب ٦٨ التعوذ من ارذل العمر، اراذلنا، اسقاطنا.

باب نکمی عمر سے پناہ مانگنا (سورہ ہود میں جو) اراذلنا یعنی ہمارے میں کے کمینے پاجی لوگ[1]۔

١٠٢ - حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ يقول: اللهم اني اعوذ بك من الكسل واعوذ بك من الجبن واعوذ بك من الهرم واعوذ بك من البخل.

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں پناہ مانگتے آپ فرماتے یا اللہ میں سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور نامردی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بے انتہا بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

باب ٦٩ الدعاء برفع الوباء والوجع.

باب وبا اور بیماری کے دفعیہ کے لیے دعا کرنا۔

١٠٣ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مدینہ سے ہم کو ایسی محبت دے جیسی تو نے مکہ سے

---

[1] آیا ہے وہ اراذل کی جمع ہے جو باب کی حدیث میں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا۔

دی ہے یا اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کا بخار جحفہ میں بھیج دے (جو ایک مقام کا نام ہے مصر والوں کا میقات) یا اللہ ہمارے مد اور ہمارے صاع میں برکت دے۔

۱۰۴۔ **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى اَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَبِشَطْرِهٖ؟ قَالَ: اَلثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ، قُلْتُ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ، قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عامر بن سعد سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک بیماری کی وجہ سے جس میں میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا میری عیادت کی میں نے کہا یا رسول اللہ میری بیماری کا جو حال ہے وہ آپ ملاحظہ فرماتے ہیں اور میں مالدار ہوں میرا وارث ایک بیٹی (ام حکم کبری) کے سوا کوئی نہیں کیا میں اپنا دو تہائی مال تصدق کر ڈالوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں بس تہائی مال بہت ہے تہائی خیرات ۔۔۔ اہے بات یہ ہے کہ اگر تو وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج مفلس چھوڑ جائے وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے (بھیک مانگتے) پھریں اور تو اللہ کی رضامندی کے لیے (تھوڑا یا بہت) جو خرچ کرے گا اس کا ثواب پائے گا یہاں تک کہ اپنی جورو کے منہ میں جو لقمہ ڈالے گا (اس پر بھی ثواب پائے گا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) سے پیچھے ہو کر مکہ میں رہ جاؤں گا آپ نے فرمایا کیا ہو گا اگر پیچھے بھی رہ جائے گا۔ اور کوئی نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لیے کرے گا تو اس کی وجہ سے تیرا درجہ بڑھے گا بلند ہو گا اور شاید (ایسا معلوم ہوتا ہے) تو ابھی زندہ رہے گا تجھ سے کچھ لوگ (مسلمان) فائدہ اٹھائیں گے کچھ لوگ (کافر) نقصان اٹھائیں گے یا اللہ میرے اصحاب کی

ملے اس بیماری سے چنگا ہو جائے گا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

البائس سعد بن خولة، قال سعد رثى له النبي صلى الله عليه وسلم من ان توفي بمكة ؛

باب الاستعاذة من ارذل العمر ومن فتنة الدنيا وفتنة النار ؛

۱۰۵۔ حدثنا اسحاق بن ابراهيم اخبرنا الحسين عن زائدة عن عبد الملك عن مصعب عن ابيه قال تعوذوا بكلمات كان النبي صلى الله عليه وسلم يتعوذ بهن: اللهم اني اعوذ بك من الجبن واعوذ بك من البخل واعوذ بك من ان ارد الى ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا وعذاب القبر ؛

۱۰۶۔ حدثنا يحيى بن موسى حدثنا وكيع حدثنا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: اللهم اني اعوذبك من الكسل والهرم والمغرم والماثم، اللهم اني اعوذ بك من عذاب النار وفتنة النار وعذاب القبر وشر فتنة الغنى وشر

ہجرت پوری کردے اور ان کی ایڑیوں کے بل الٹا مت پھرا[1] ہاں افسوس ہے تو سعد بن خولہ کا ہے سعد بن ابی وقاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہ پہ افسوس کیا اس وجہ سے کہ وہ مکہ ہی میں مر گئے تھے[3]

باب نکمی عمر سے پناہ مانگنا اور دنیا اور دوزخ کے فتنے سے۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ (مجتہد مشہور) نے بیان کیا کہا ہم کو حسین بن علی جعفی نے خبر دی انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان سے پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نامردی سے پناہ مانگتا ہوں اور بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور نکمی عمر سے زندہ رہنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے یا اللہ میں سستی اور بے انتہا بڑھاپے اور ڈنڈ اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں دوزخ کے عذاب اور دوزخ کے فتنے اور قبر کے فتنے اور مال داری کے فتنے اور محتاجی کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میرے گناہ برف اور

۱؎ کہ جس مقام سے ہجرت کر چکے ہیں وہیں رہ جائیں ۱۲ منہ ۲؎ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ۱۲ منہ ۳؎ تو گویا ان کی ہجرت بگڑ گئی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سعد بن ابی وقاص اس بیماری سے چنگے ہو کر مدینہ میں آگئے اور ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے انہوں نے عراق فتح کیا اور مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچایا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ

(اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرا دل گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا پورب اور پچھم میں فاصلہ ہے [1]

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى

باب مال داری کے فتنے سے پناہ مانگنا۔

۱۰۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی خالہ سے (حضرت عائشہ صدیقہؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں قبر کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں مال داری کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور محتاجی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں [2] اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

باب محتاجی کے فتنے سے پناہ مانگنا

۱۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میں دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنہ اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ برائی فتنے مسیح دجال کے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میرا دل برف

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے بالکل میرا دل پھیر دے کہ مجھ کو ان کا خیال تک نہ آئے۔ جیسے پورب والوں کو پچھم والوں کا خیال تک نہیں آتا ۱۲ منہ

[2] مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی اپنی مال و دولت پر مغرور ہو جائے دوسرے بندگان خدا کو حقیر سمجھے عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول جائے مال کما نا زکوٰۃ نہ دے غریبوں کی خبر نہ لے محتاجی کا فتنہ یہ ہے کہ فکر معاش میں مبتلا ہو کر حرام ذریعوں سے مال کمانا چاہے روپیہ کی طمع میں مشرک اور بدعتیوں سے ملا رہے ان کے برے کاموں پر سکوت کرے یا ان کی سی کہنے لگے معاذ اللہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَلْبِيْ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ؟

اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرا دل گناہوں سے ایسا صاف اور پاک کر دے جیسے سپید کپڑا میل کچیل سے تو صاف پاک کرتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا پورب اور پچھم میں فاصلہ ہوتا ہے یا اللہ میں سستی اور گناہ اور ڈنڈ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ ؟

باب برکت کے ساتھ بہت مال ملنے کی دعا کرنا[1]

۱۰۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَآ اَعْطَيْتَهٗ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِّثْلَهٗ ؟

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ام سلیم سے انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا یا رسول اللہ انس آپ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمایئے آپ نے دعا دی یا اللہ اس کو بہت مال اور اولاد عنایت فرما اور جو اس کو عنایت فرمائے اس میں برکت دے[2] اور اسی سند سے ہشام بن زید بن انس سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ ؟

باب برکت کے ساتھ بہت اولاد ہونے کی دعا کرنا۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: اَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَآ اَعْطَيْتَهٗ ؟

ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ام سلیم (میری والدہ) نے (آنحضرت سے) عرض کیا انس آپ کا خادم ہے (اس کے لیے دعا فرمایئے آپ نے یوں دعا دی یا اللہ اس کو بہت مال اور بہت اولاد دے اور جو اس کو دے اس میں برکت عنایت فرما۔

---

[1] بعضے نسخوں میں بکثرۃ المال کے بعد والولد کا لفظ ہے یعنی بہت مال اور بہت اولاد ملنے کی دعا کرنا ۱۲ منہ [2] یہ دعا قبول ہوئی تمام صحابہ سے زیادہ انس کو اولاد ہوئی ابن قتیبہ نے معارف میں کہا بصرے میں تین آدمی ایسے گزرے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں سو سو اولادیں (مرد بچے) دیکھیں ابو بکرہ اور انس اور خلیفہ بن بدر ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَبُو مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّہَا کَالسُّوْرَۃِ مِنَ الْقُرْاٰنِ، اِذَا ہَمَّ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ، اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰہُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ

باب استخارے کی دعا بیان[1]

ہم سے ابو مصعب مطرف بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن ابی الموال نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کو (مباح) کاموں میں استخارہ کرنا اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن شریف کی سورت سکھلاتے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی (مباح[2]) کام کا قصد کرے (ابھی پکا عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعتیں (نفل) پڑھے اس کے بعد یوں دعا کرے یا اللہ میں تجھ سے (انجام) کی بھلائی چاہتا ہوں تیرے علم کے وسیلے سے اور قدرت (یا توفیق) چاہتا ہوں تیری قدرت کے وسیلے سے اور تیرا بڑا فضل و کرم مانگتا ہوں کیونکہ (ساری) قدرت تجھی کو ہے مجھ کو قدرت نہیں اور انجام کا علم بھی تجھ ہی کو ہے مجھ کو نہیں تو ہی غیب کی باتیں جانتا ہے (کہ آئندہ کیا ہوگا) یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا میں نے قصد کیا ہے) میرے دین دنیا اور انجام میں میرے لیے بہتر ہے تب تو وہ میرے حصے میں کر دے (اس کی توفیق دے) اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین دنیا اور انجام میں یا یوں فرمایا حال اور مال میں (میرے لیے برا ہے تو اس کو مجھ سے ہٹا دے اور مجھ کو اس سے ہٹا دے[3] اور پھر

---

[1] جب کسی شخص کو ایک کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو یا دو باتوں یا دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے میں تو باب کی حدیث کے موافق استخارہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر خواب میں یا اور کسی طرح جو اس کے حق میں بہتر ہوگا اس پر کھول دے گا اسی کی توفیق دے گا بعضے علماء نے کہا ہے دوگانہ استخارہ کی پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور یہ آیت پڑھے وربک یخلق ما یشاء ویختار اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص اور یہ آیت وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم اخیر تک اور دوگانہ کے بعد دعائے استخارہ پڑھے بس جو استخارہ بسند صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہ یہی ہے باقی استخارے جو شیعوں نے ایجاد کیا کرتے ہیں مثلاً تسبیح پر یا استخارہ ذات الرقاع ان کی اصل حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتی ۱۲ منہ

[2] یہ قید اس واسطے لگائی کہ جو کام ثواب کا ہے مثلاً واجب مستحب اس میں استخارہ دیکھنے کی ضرورت نہیں در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست اسی طرح جو کام شریعت کی رو سے ناجائز اور منع ہیں ان میں بھی استخارہ بے موقع ہے ان کو کسی حال میں نہ کرنا چاہیے ۱۲ منہ

[3] میرا دل اس کام سے پھیر دے یا وہ کام نہ ہونے دے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ ؂

جہاں جس کام میں میرے لیے بھلائی ہو وہ میرے حصے میں کردے اور مجھ کو اس پر راضی بنا دے (راضی برضا رکھ) دعا کے وقت اس کام کو بیان کرے لہ

بابٌ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ ؂

باب وضو کے بعد دعا کرنا۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ وَرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ ؂

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ عامر بن ابی موسٰی اشعری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی یا اللہ ابو عامر عبید کو بخش دے ابو موسٰی کہتے ہیں آپ نے اتنے ہاتھ اٹھائے کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سپیدی دیکھی آپ نے فرمایا یا اللہ عبید ابو عامر کو قیامت کے دن اپنی بہت خلقت سے بڑھ چڑھ کر رکھ۔

بابٌ الدُّعَاءِ اِذَا عَلَا عَقَبَةً قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ خَیْرٌ عُقْبًا عَاقِبَةً وَعُقْبًا وَعَاقِبَةً وَاحِدٌ وَهُوَ الْاٰخِرَةُ ؂

باب ٹیلے پر (بلندی پر) چڑھتے وقت دعا کرنا امام بخاری نے کہا قرآن میں جو آیا ہے خیر عقبا تو عاقبت اور عقب کے ایک ہی معنی ہیں مراد آخرت ہے۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَکُنَّا اِذَا عَلَوْنَا کَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰکِنْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا، ثُمَّ اَتٰی عَلَیَّ وَاَنَا اَقُوْلُ فِیْ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو عثمان ہندی سے انہوں نے ابو موسٰی اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں ؂ تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے (زور زور سے پکار کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اپنے اوپر آسانی کرو (اتنا چلانا کیا ضرور ہے) تم ایسے خدا کو پکارتے ہو جو بہرہ یا غائب نہیں ہے (رتی رتی) سنتا اور دیکھتا ہے اس کے بعد آپ میرے پاس تشریف

لہ زبان سے یا دل میں اس کا خیال کرے۔ یعنی یہ کام کا لفظ جو اس دعا میں ہے اس کی جگہ پر اس کام کا نام لے مثلاً ملانی عورت سے نکاح کرنا یا فلانی نوکری یا سوداگری کرنا یا فلانے ملک کا سفر کرنا ابن سنی کی روایت میں یوں ہے کہ سات بار یہ دعا پڑھے پھر اس کے بعد جو خیال پہلے دل میں آئے وہ کرے اس کے حق میں بہتر ہوگا مگر اس کی سند ضعیف ہے حاشیہ ؂ حافظ نے کہا معلوم نہیں کونسا سفر تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

نَفْسِی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَقَالَ: یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ قُلْ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّہَا کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ اَوْ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ ھِیَ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

لائے میں دل ہی میں آہستہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کر یہ بہشت کا ایک خزانہ ہے یا یوں فرمایا میں تجھ کو بہشت کا ایک خزانہ بتلا دوں وہ یہی کلمہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

بَاب۷۸ اَلدُّعَاءِ اِذَا ھَبَطَ وَادِیًا فِیْہِ حَدِیْثُ جَابِرٍ۔

باب جب نشیب میں اترے اس وقت دعا کرنا۔

اس باب میں جابر کی حدیث (جو کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے[۱]

بَاب۷۹ اَلدُّعَاءِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَوْ رَجَعَ۔

باب سفر میں جاتے وقت یا سفر سے لوٹتے وقت دعا کرنا[۲]

اس باب میں یحییٰ بن ابی اسحٰق نے انس سے روایت کی ہے۔

۱۱م حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَۃٍ یُکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ کر کے لوٹتے تو ہر بلندی (چڑھائی) پر چڑھتے وقت تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف زیب دیتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والے ہیں اس کی درگاہ میں توبہ کرنے والے اپنے پروردگار کے شکر گزار اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی ساری فوجوں کو اس نے اکیلے بھگا دیا[۳]

بَاب۸۰ اَلدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ۔

باب دولہ کو دعا دینا

---

[۱] اس میں یوں ہے ہم جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کہتے ۱۲ منہ [۲] جو کتاب الجہاد میں موصولاً گزر چکی اس میں یوں ہے جب مدینہ ہم کو دکھائی دینے لگا تو آپ نے یوں فرمایا آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون ۱۲ منہ [۳] امام بخاری نے سفر میں نکلتے وقت کی دعا اس باب میں بیان نہیں کی شاید ان کی کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ ملی ہوگی امام مسلم نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو جاتے سفر کو جاتے وقت تو تین بار تکبیر کہتے پھر یہ آیت پڑھتے۔ اللھم انا نسالك فی سفرنا ھذا البر والتقوی و من العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطوعنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والولد اللھم انی اعوذبك من وعثاء السفر وکابۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل والولد۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ أَوْ مَهْ؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ، بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف پر (ان کے بدن یا کپڑے پر) زرد دھبہ دیکھا پوچھا کہو تو کیا حال ہے (یہ زردی کیسی) انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے گٹھلی برابر سونا مہر مقرر کر کے ایک عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا بارک اللہ لک ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ ثَيِّبًا، قَالَ: هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟ قُلْتُ هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو، بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے تھے میرے والد (جنگ احد میں) شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) پھر میں نے ایک عورت سے نکاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابرؓ تو نے نکاح کیا میں نے عرض کیا جی فرمایا باکرہ (کنواری) یا ثیبہ (شوہر دیدہ) سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے آپ نے فرمایا ارے کنواری چھوکری کیوں نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے ہنستی بولتی تو اس سے ہنستا بولتا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہوا یہ کہ میرے باپ شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ انہی کی سی ایک اور (کم عمر) چھوکری بیاہ لاؤں[1] اس لیے میں نے ایک جہاندیدہ عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی رکھے[2]۔ تب آپ نے فرمایا بارک اللہ علیک سفیان بن عیینہ اور محمد بن مسلم نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے روایت کیا ان کی روایتوں میں یہ فقرہ نہیں ہے بارک اللہ تعالیٰ علیک[3]۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

باب جب اپنی جورو سے صحبت کرنے لگے تو کیا کہے

[1] وہ بھی کھیل کود میں ان کی شریک ہو جائے ۱۲ منہ [2] خبرگیری کرے ان کو گھرداری کی تمیز سکھلائے ۱۲ منہ [3] یہ دونوں روایتیں کتاب المغازی میں گزر چکی ہیں ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم میں اپنی جورو سے صحبت کرتے وقت (یعنی جب صحبت کا ارادہ کرے) یوں کہہ لے بسم اللہ یا اللہ ہم کو شیطان کے شر سے بچائے رکھ اور جو بچہ ہم کو عنایت فرمائے شیطان کو اس سے الگ رکھ پھر اگر ان کے حصے میں بچہ لکھا ہے اور بچہ پیدا ہو تو شیطان اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

بَابُ ۸۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً۔

باب ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ یہ دعا کرنا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں دعا فرماتے اللھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار[۱]۔

بَابُ ۸۳ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا۔

باب دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے عبیدہ بن حمید نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ پانچ دعائیں اس طرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی کسی کو لکھنا سکھاتا

---

[۱] یہ بڑی جامع دعا ہے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کا اس میں سوال ہے اب باقی کیا رہا اس قسم کی جامع دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت منقول ہیں جیسے۔ اللھم انی اسالک خیر الدنیا والآخرۃ ، یا۔ اللھم انی اسالک من الخیر کلہ واعوذ بک من الشر کلہ ، یا۔ اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ ۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؂

ہے (بڑی محنت اور احتیاط کے ساتھ) یا اللہ بخیلی سے تیری پناہ یا اللہ نامردی سے تیری پناہ یا اللہ نکمی عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ یا اللہ دنیا کے فتنے سے تیری پناہ یا اللہ قبر کے عذاب سے تیری پناہ۔

بَابُ ۸۴ تَكْرِيْرِ الدُّعَاءِ

باب دعا میں ایک ہی فقرہ بار بار عرض کرنا[۱]

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهٗ وَاَنَّهٗ دَعَا رَبَّهٗ ثُمَّ قَالَ : اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ ؟ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، قَالَ فِيْمَاذَا ؟ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ فَاَيْنَ هُوَ ؟ قَالَ فِيْ ذَرْوَانَ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِيْ بَنِيْ زُرَيْقٍ، قَالَتْ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا آپ کو ایسا خیال پیدا ہونا جیسے ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ وہ کام آپ نے نہ کیا ہوتا آخر آپ نے (مجبور ہو کر) پروردگار سے دعا کی (مجھ سے) کہنے لگے عائشہ تجھ کو معلوم ہوا میں نے جو بات اللہ تعالیٰ سے پوچھی تھی وہ اس نے بتلا دی حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کیوں کیسے بتلائیے آپ نے فرمایا ایسا ہوا میرے پاس دو مرد (دو فرشتے) آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا ایک پائنتیں ایک نے دوسرے سے پوچھا اجی بتلاؤ ان صاحب کو کیا ہو گیا ہے اس نے کہا ہو کیا گیا ہے ان پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرا بولا لبید بن اعصم نے پوچھا جادو کا سامان کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور بال (جو کنگھی کرنے میں جھڑتے ہیں) اور نر کھجور کے خوشے کا غلاف (انہی چیزوں میں جادو کیا) پوچھا اچھا یہ سارا سامان کہاں ہے دوسرے نے کہا ذروان میں[۲] حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت

---

[۱] اس باب میں امام بخاری جو حدیث جادو کی لائے ہیں اس سے باب کا مطلب نہیں نکلتا مگر انہوں نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے طب اور بدء الخلق میں نکالا اور امام مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے دعا کی پھر دعا کی اور اس باب میں صاف وہ روایت ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے عبداللہ بن مسعود سے نکالا اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار دعا کرنا اور تین بار استغفار کرنا پسند تھا ۱۲ منہ [۲] کہ مجھ کو یہ کیا عارضہ ہو گیا ہے ۱۲ منہ [۵] ذروان ایک کنواں تھا بنی زریق کے محلہ میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ. قَالَتْ فَأَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا. زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

بابٌ ۸۵ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ.

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ: اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

۱۲۱ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى

صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لے گئے لوٹ کر آئے تو مجھ سے فرمانے لگے عائشہ خدا کی قسم اس کنویں کے پانی کا رنگ ایسا تھا جیسے مہندی کا پانی اور وہاں پر جو کھجور کے درخت تھے وہ ایسے بھیانک جیسے سانپوں کے پھن (یا جنتوں کے سر) غرض آپ نے وہاں کا سب حال حضرت عائشہ کو سنایا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے اس سامان کو کھلوایا کیوں نہیں (یا کنویں سے نکلوایا کیوں نہیں یا جادو کا توڑا کیوں نہیں) آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ نے (اپنے فضل وکرم سے) مجھ کو تندرست کر دیا اب میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور پھیلاؤں عیسٰی بن یونس اور لیث بن سعد کی روایت میں جو انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کی ہے یوں ہی آپ نے دعا کی پھر دعا کی[1]

باب مشرکوں پر بد دعا کرنے کا بیان

اور عبداللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ مکہ کے مشرکوں پر حضرت یوسف کے زمانہ کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد کر[2] اور آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا یا اللہ ابوجہل کی تباہی اپنے اوپر لازم کرلے اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یوں دعا کی یا اللہ فلانے پر لعنت کر اور فلانے پر لعنت کر اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اتاری تجھ کو کچھ اختیار نہیں[3]

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے[4]

---

[1] اسی روایت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کیونکہ اس میں مکرر دعا کرنا مذکور ہے امام مسلم کی روایت میں فدعا ثم دعا تین بار مذکور ہے عیسٰی بن یونس کی روایت کو کتاب الطب میں اور لیث بن سعد کی روایت کو بدء الخلق میں خود امام بخاری نے روایت کیا ہے ۱۲ منہ [2] یہ روایت کتاب الاستسقاء میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث بھی کتاب الطہارۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث بھی کتاب المغازی اور تفسیر میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ؀

سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں کافروں کے لشکروں پر بد دعا کی فرمایا یا اللہ کتاب کے اتارنے والے حساب جلد لینے والے ان کافروں کی فوجوں کو بھگا دے ان کا پاؤں اکھیڑ دے۔

۱۲۲ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ؀

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی اخیر رکعت میں جب رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکتے اس وقت دعائے قنوت پڑھتے آپ یوں فرماتے یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو (کافروں کے پنجے سے) چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے[1] یا اللہ کمزور مسلمانوں (عورتوں بچوں) کو چھڑا دے یا اللہ ان مضر کے کافروں (قریش) کو سخت عذاب اتار روند ڈال یا اللہ ان پر ایسے قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں قحط آئے تھے۔

۱۲۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَاُصِيْبُوْا فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَيَقُوْلُ: اِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؀

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص (سلام بن سلیم نے) انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج کی ایک ٹکڑی روانہ کی جس کو قاریوں کی ٹکڑی کہتے تھے۔ کیونکہ اس میں اکثر لوگ قرآن کے قاری تھے۔) یہ ساری ٹکڑی شہید کی گئی میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کا اتنا رنج ہوا کہ اتنا رنج کبھی نہیں ہوا تھا اور ایک مہینہ تک فجر کی نماز میں آپ قنوت پڑھتے رہے اور فرماتے تھے کہ عصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی[2]

۱۲۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں

[1] یہ تینوں شخص مکہ میں کافروں کی قید میں تھے اور سخت تکلیفیں ان کے ہاتھ سے اٹھا رہے تھے ۱۲ منہ [2] ناحق ان بیچارے قاریوں کو فریب سے مار ڈالا۔

besturdubooks.wordpress.com

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: السَّامُ عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ.

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ.

بَابُ ۸۶ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ

نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو (کمبخت سلام کے بدل) سام کہتے حضرت عائشہ ان کا کہنا سمجھ گئیں انہوں نے یوں جواب دیا تم ہی پر سام (موت) اور لعنت پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی (خوش اخلاقی) کو پسند کرتا ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا (سلام کے بدل انہوں نے سام کہا) آپ نے فرمایا تو نے میرا جواب نہیں سنا میں نے جواب دیا علیکم[1]

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے کہا ہم عبیدہ سلمانی سے کہا ہم سے علی بن ابی طالبؓ نے انہوں نے کہا ہم خندق کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا اللہ ان کافروں کی قبروں اور گھروں کو انگار سے بھر دے جیسے ان کمبختوں نے ہم کو بیچ والی نماز (عصر کی نماز) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔

باب مشرکوں کے لیے بھلائی کی دعا کرنا[2]

ہم نے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا طفیل بن عمرو (دوس قبیلے کا سردار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ دوس کے لوگوں نے اللہ کی نافرمانی اور مسلمان ہونے سے انکار کیا آپ ان کے لیے بد دعا فرمایئے لوگ سمجھے کہ اب آپ ان پر بد دعا کریں گے لیکن آپ نے دعا کی اور فرمایا یا اللہ دوس والوں

[1] یعنی جو تم نے کہا وہ تم ہی کو مبارک رہے ۱۲ منہ [2] اس باب کا مضمون اگلے باب کے مخالف نہ ہوگا کیونکہ اگلے باب میں جو بددعا کا بیان ہے وہ اس پر محمول ہے جب مشرکوں کے ایمان لانے کی امید نہ رہی ہو اور یہ اس حالت میں ہے جب ان کے ایمان لانے کی امید ہو یا ان کا دل ملانا مقصود ہو بعضوں نے کہا مشرکوں کے لیے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھا اوروں کے لیے درست نہیں لیکن ہدایت کے لیے دعا تو اکثر نے جائز رکھی ہے ۱۲ منہ

دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ ؞

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ؞

۱۲۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي اَمْرِي كُلِّهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

۱۲۸۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا

کو ہدایت کر ان کو میرے پاس لے آ[1]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں دعا کرنا یا اللہ میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن صباح نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یوں دعا فرماتے[2] پاک پروردگار میری خطا معاف کر دے اور میری جہالت[3] اور زیادتی جو میں نے سارے کاموں میں کی اور جس کو تو خوب جانتا ہے یا اللہ میری بھول چوکوں کو اور جو کام میں نے قصداً کیا اور میری نادانی اور لغویت کو معاف کر دے یہ سب باتیں مجھ میں موجود ہیں یا اللہ میرے اگلے پچھلے چھپے اور کھلے سب گناہوں کو بخش دے تو جس کو چاہے آگے کر دے جس کو چاہے پیچھے ڈال دے تو سب کچھ کر سکتا ہے[4] اور عبیداللہ بن معاذ نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[5]۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن

---

[1] پھر ایسا ہی ہوا دوس والوں نے اسلام قبول کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے ۱۲ منہ [2] یہ دعا بہ طریق اظہار عبودیت تھی یا تعلیم امت کے لیے ۱۲ منہ [3] یہ آپ نے براہ تواضع فرمایا جیسے بندہ اپنے مالک کے سامنے کہتا ہے گو اس نے کوئی قصور نہ کیا ہو بندہ تو بال بال گنہگار ہے سبحان اللہ ان دعاؤں سے تو صاف یہ ثبوت ہوتا ہے کہ آپ سچے پیغمبر تھے مگر دشمنوں کا منہ کالا وہ ہنر کو عیب سمجھتے ہیں اگر آپ جھوٹے ہوتے تو جھوٹوں کی طرح لوگوں میں اپنی تعلی کرتے کہ میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں ۱۲ منہ [4] یہ استغنار الٰہی تو وہ چیز ہے جس سے بڑے بڑے پیغمبر اور مقرب بندے بھی تھرلتے اور رات دن بڑی عاجزی کے ساتھ اپنے قصور کا اقرار اور اعتراف کرتے رہتے ہیں اگر ذرا بھی انانیت کسی کے دل میں آئی تو پھر کہیں ٹھکانا نہ رہا حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمہ اللہ اپنی مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ پاک پروردگار ایسا مستغنی اور بے پرواہ ہے کہ اگر چاہے تو ہر روز حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمدؐ کی طرح لاکھوں آدمیوں کو پیدا کر دے اور اگر چاہے تو دم بھر میں جتنے مقرب بندے ہیں ان سب کو راندہ درگاہ بنا دے جل جلالہ ۱۲ منہ [5] پھر ایسی ہی حدیث روایت کی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ بُرْدَةَ اَحْسِبُهٗ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَايَ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ ۔

عبدالمجید نے کہا ہم سے اسرائیل نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے ابوبکر اور ابو بردہ سے (جو دونوں ابوموسیٰ اشعری کے بیٹے تھے) میں سمجھتا ہوں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یوں دعا کرتے یا اللہ میری خطا نادانی حد سے بڑھ جانا ہر ایک کام میں اور جو جو قصور تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ سب معاف کر دے یا اللہ جو قصور میں نے ٹھٹھے کی راہ سے کیا یا سوچ سمجھ کر یا بھول چوک سے کیا یا جان بوجھ کر سب کو بخش دے میں نے سب طرح کے قصور کیے ہیں۔

بَاب ۸۸ اَلدُّعَآءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔

باب جمعہ کے دن جو (قبولیت کی) ساعت ہے اُس وقت دعا کرنا۔

۱۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَّهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ خَيْرًا اِلَّآ اَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهٖ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے جو کوئی مسلمان بندہ اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی بات مانگے تو اللہ اس کو عنایت فرمائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان کرتے وقت ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہم اس کو مطلب یہ سمجھے کہ ساعت تھوڑی دیر تک رہتی ہے۔

بَاب ۸۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُوْدِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيْنَا ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ہم لوگ جو یہودیوں کے لیے دعا مانگیں گے وہ قبول ہوگی اور ان کی دعا ہمارے حق میں قبول نہیں ہونے کی۔

۱۳۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے السام علیک

فَقَالُوا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ وَعَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ. قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ ۔

باب التَّأْمِيْنِ ۔

۱۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

باب فَضْلِ التَّهْلِيْلِ ۔

(تم مرو) آپ نے یوں جواب دیا وعلیکم (تم ہی مرو) یا تم ہی مر دگے) حضرت عائشہ نے یوں جواب دیا تم مرو اللہ کی پھٹکار تم پر اللہ کا غضب تم پر[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ ذرا دم لے نرمی سے کام کر اور سختی اور فحش گوئی سے بچی رہ انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے ان کم بختوں کی بات نہیں سنی (انہوں نے آپ کو کوسا) آپ نے فرمایا تو نے کیا میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی تو ان کا کہنا انہی پر ڈال دیا اور میری بد دعا ان کے حق میں (بارگاہ الٰہی سے) قبول ہو گی ان کی بد دعا میرے حق میں قبول ہونے والی نہیں[2]

باب آمین کہنے کا بیان[3]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا زہری نے ہم سے سعید بن مسیب سے نقل کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب پڑھنے والا (نماز میں یا غیر نماز میں) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پھر جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑ جائے گی اس کے اگلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے۔

باب لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت[4]

---

[1] حضرت عائشہ کو غصہ آگیا یہ غصہ واجبی تھا کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ کو کوسا ۱۲ منہ [2] پھر ان کے کوسنے کاٹنے سے کیا ہوتا ہے جیسا آپ نے فرمایا تھا دیسا ہی یہودی بڑی ذلت کے ساتھ مارے گئے جلاوطن کیے گئے ان کی اولاد مسلمانوں کی لونڈی غلام بنی ۱۲ منہ [3] ہر دعا کے بعد دعا کرنے والے اور سننے والوں سب کو آمین کہنا مستحب ہے ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے یہودی جتنا سلام اور آمین پر تم سے جلتے ہیں اتنا کسی بات پر نہیں جلتے دوسری روایت میں ہے تو آمین بہت کہا کرو افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمان بھی آمین سے جلنے لگے ہیں اور جب اہلحدیث پکار کر نماز میں آمین کہتے ہیں تو وہ برا مانتے ہیں لڑنے پر مستعد ہوتے ہیں گویا یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں۔ [4] ایک حدیث میں یوں ہے افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ اور حضرات صوفیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ ذکر قلبی میں صرف اللہ اللہ دل سے کہنا افضل ہے یا لا الٰہ الا اللہ بعضوں نے کہا ابتداء میں لا الٰہ الا اللہ اور انتہا میں اللہ کیونکہ جب نفی ماسوا دل میں جم گئی اب اثبات ہی اثبات کافی ہے حکیم سنائی فرماتے ہیں ؎ تا بجاروب لا نہ روبی راہ کہ رسی در سرائے الا اللہ کا ذکر تجھ کو اس وقت فائدہ دے گا جب لا کہہ کر ماسوائے اللہ کے نفی کرے اور غیر حق کا خیال تک چھوڑ دے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ ؛

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ لِلرَّبِيْعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ؟ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، فَاَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ؟ فَقَالَ مِنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَاَتَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ؟

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر ایک دن میں سو بار کہے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا دس بردوں کو آزاد کرنے میں ملتا ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جائیں گی اور سارے دن میں وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہ لا سکے گا البتہ وہ شخص لا سکے گا جس نے اسی کلمہ کو سو بار سے بھی زیادہ پڑھا ہو[1]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے عمر بن ابی زائدہ نے انہوں نے ابو اسحاق تبلیغی سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا جو شخص یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر دس بار کہے اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے دس بردے آزاد کیے (اسی سند سے عمر بن ابی زائدہ نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن ابی السفر نے بھی شعبی سے روایت کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے یہی مضمون میں ربیع بن خثیم سے ملا اور میں نے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا عمرو بن میمون عودی سے یہ سن کر میں عمرو بن میمون کے پاس گیا ان سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا ابن ابی لیلیٰ سے یہ سن کر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس گیا میں نے کہا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا ابو ایوب

---

[1] سبحان اللہ کیا فضیلت والا کلمہ ہے بعضی روایتوں میں ولہ الحمد کے بعد یحیی ویمیت بعضی میں بیدہ الخیر زیادہ ہے ایک روایت میں فجر کی نماز کے بعد کی قید ہے لیکن اس میں دس بار پڑھنے کا ذکر ہے یہ کلمہ گناہ گاروں کے لیے اکسیر ہے خصوصاً ہم جیسے گناہ گاروں کے لیے جو ہر دن سیکڑوں گناہ کیا کرتے ہیں اگر سو بار اس کلمے کو پڑھ لیا کرتے تو سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ مِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَوْلَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ قَوْلَهٗ، وَقَالَ اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَوْلَهٗ، وَقَالَ الْاَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَوْلَهٗ، وَرَوَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

انصاری سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے[1] اور ابراہیم بن یوسف[2] نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے روایت کی انہوں نے دادا ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن میمون اودی نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابوایوب انصاریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور موسیٰ بن اسمٰعیل[3] (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسمٰعیل بن ابی خالد نے اس کو شعبی سے انہوں نے ربیع سے موقوفاً ان کا قول نقل کیا اور آدم بن ابی ایاس (امام بخاری کے شیخ) نے کہا (اس کو دارقطنی نے وصل کیا) ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے کہا میں نے ہلال بن یساف سے سنا انہوں نے ربیع ابن خثیم اور عمرو بن میمون دونوں سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے ان کا قول نقل کیا اور اعمش نے کہا (اس کو نسائی نے وصل کیا) اور حصین بن عبدالرحمٰن[4] نے ان دونوں نے ہلال بن یساف سے روایت کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے موقوفاً ان کا قول اور ابومحمد حضرمی نے اس حدیث کو ابوایوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا[5]

[1] عمر بن ابی زائدہ نے اس حدیث کو دو شیخوں سے سنا ایک ابواسحاق سے دوسرے عبداللہ بن ابی السفر سے پہلا طریق موقوف ہے اور دوسرا مرفوع ۱۲ منہ [2] اس کو ابوبکر بن ابی خیثمہ نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو حسین مروزی نے زیادات زہد میں وصل کیا مگر زیادات میں پہلے یہ روایت موقوفاً ربیع سے نقل کی اس کے اخیر میں یہ ہے شعبی نے کہا میں نے ربیع سے پوچھا تم نے یہ کس سے سنا انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے میں ان سے ملا اور پوچھا انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا میں ان سے ملا اور پوچھا تم یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہو انہوں نے کہا ابوایوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۲ منہ [4] اس کو محمد بن فضل نے کتاب الدعاء میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو امام احمد اور طبرانی نے وصل کیا بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال ابو عبداللہ والصحیح قول عمرو یعنی امام بخاری (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۹۲

۱۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ :

۱۳۵ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ :

باب ۹۳ فَضْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

۱۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ :

باب سبحان اللہ کہنے کی فضیلت۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمے سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن میں سو بار سبحان اللہ وبحمدہ کہے اس کے گناہ کو سمندر کی جھاگ (پھین) برابر ہوں جب بھی میٹ دیئے جائیں گے[1]

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارۃ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرۃ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں (ان کا کہنا آسان ہے) اور قیامت کے دن اعمال کے ترازو[2] میں بہت بھاری (وزن دار) ہوں گے پروردگار کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ العظیم۔

اللہ تعالے کی یاد کی فضیلت۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی یاد کرتا ہے اس کی مثال زندے کی سی ہے اور جو یاد نہیں کرتا اس کی مثال مردے کی سی ہے[3]

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے کہا عمرو کی روایت صحیح ہے حالانکہ اوپر عمرو کی روایت کوئی نہیں گزری بلکہ عمر بن ابی زائدہ کی حافظ ابوذر نے کہا عمر صحیح ہے اور واؤ لکھنا غلط ہے میں کہتا ہوں بعضے نسخوں میں یوں بھی ہے قال ابو عبداللہ الصحیح قول عبدالملک بن عمرو ۱۲ منہ [1] معاف ہو جائیں گے بعضوں نے اس سے یہ نکالا ہے کہ تسبیح تہلیل سے افضل ہے حالانکہ تہلیل سب اذکار سے افضل ہے اور اس میں صریح حدیث وارد ہے میں کہتا ہوں تسبیح تہلیل تکبیر تحمید سب میں فضیلت ہی فضیلت ہے اور اللہ کی یاد کسی طرح ہو دنیا و مافیہا سے افضل اور موجب قرب اور کفارہ معاصی ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ قیامت کے دن نیک اعمال اسی طرح برے اعمال جسم پکڑ لیں گے جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے ۱۲ منہ [3] اللہ کی یاد گویا نور زندگی ہے اور اللہ کو بھول جانا گویا ظلمت موت ہے بعضوں نے کہا اللہ کی یاد کرنے والے سے دوستوں کو فائدہ اور دشمنوں کو نقصان پہنچتا ہے اور اللہ کی یاد نہ کرنے والے سے کچھ نقصان نہیں پہنچتا تو وہ مردے کی طرح ہوا یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اللہ کے نیک بندوں کے ان کے مرنے کے بعد (باقی صفحہ ۹۸)

besturdubooks.wordpress.com

۱۳۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي، قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ، قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُولُ وَهَلْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرۃؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو رستوں میں پڑے پھرتے ہیں اور اللہ کی یاد کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں جہاں انہوں نے ایسے لوگ دیکھے جو اللہ کا ذکر کر رہے ہیں بس ایک دوسرے کو آواز دینے لگتے ہیں اجی ادھر آؤ تمہارا مطلب حاصل ہو گیا (اللہ کی یاد کرنے والے مل گئے بس یہ فرشتے وہاں جمع ہو کر پہلے آسمان تک اپنے پنکھوں (پروں) سے ان یاد کرنے والوں کے گرد امنڈتے رہتے ہیں (جب پروردگار پاس جاتے ہیں) تو پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ ہر ایک بات کو جانتا ہے[۱] میرے بندے کیا کہہ رہے تھے وہ عرض کرتے ہیں تیری تسبیح اور تکبیر اور تحمید اور تمجید[۲] کر رہے تھے وہ عرض فرماتا ہے کیا ان بندوں نے مجھ کو دیکھا ہے وہ کہتے ہیں قسم تیری ذات پاک کی انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کہیں وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو کیا ہوتا فرشتے کہتے ہیں پھر تو اس سے بھی زیادہ تیری عبادت کرتے تیری بڑائی بیان کرتے تیری تسبیح کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اچھا یہ تو کہو وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے

(حاشیہ صفحہ سابقہ) بھی فیوض اور برکات پہنچتے ہیں جیسے اس کا تجربہ بہت سے صالحین اور اولیاء اللہ نے کیا ہے کیونکہ یہ فیوض اور برکات ان کی ارواح مقدس سے پہنچتے ہیں وہ مردہ نہیں ہیں مردہ ان کا جسم ہے جو گل سڑ کر خاک ہو جاتا ہے اور پیغمبروں کے اجسام بھی مردہ نہیں وہ جسم سمیت اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے لیکن اہلحدیث کے ایک طائفہ علماء جیسے ابن تیم وغیرہ نے مردوں کے فیوض اور برکات زندوں کو پہنچنے کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ صحیح حدیث کی رو سے جہاں آدمی مر گیا اس کا عمل منقطع ہو گیا اور مردہ تو خود زندے کا محتاج ہے اس کی دعا اور ایصال ثواب وغیرہ کا امیدوار رہتا ہے ہم کہتے ہیں کہ عموماً یہ خیال بالکل صحیح ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا اور حال ہے وہ مرنے کے بعد بھی جب حکم الٰہی ہوتا ہے تو اپنے زائر پر توجہ فرماتے ہیں اور ان کی روح سے زائر کو بہت سے فیوض پہنچتے ہیں اور یہ امر بدون تجربہ کے ہر عامی ظاہر پرست شخص پر نہیں کھل سکتا اور اگر مردوں میں عموماً احساس اور سمع نہ ہوتا تو اہل قبور پر سلام کیوں مشروع ہوتا کیا لکڑی پتھر کو آنحضرت نے سلام کرنے کا حکم دیا اس کا وہی قائل نہ ہوگا جو نادان[عہ] ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کا سمع اور بصر ہر جائے کام کر رہا ہے رتی رتی دیکھ رہا ہے ۱۲ منہ [۲] سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہے تھے دوسری روایت میں اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے اتنا زیادہ ہے غرض یہ کلمہ ان سب باتوں کا (باقی بر صفحہ ۹۹)

عہ یہ فاضل مترجم کی ذاتی رائے ہے ادلۂ شرعیہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ عبدالصمد ریالوی

رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا، قَالَ يَقُوْلُ، فَكَيْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْهَا، قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ، رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؂

ہیں بہشت کا سوال کرتے ہیں اور کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہوں نے بہشت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں قسم تیری پاک ذات کی انہوں نے بہشت نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کہیں بہشت انہوں نے دیکھی ہوتی تو کیا ہوتا وہ کہتے ہیں اگر بہشت دیکھی ہوتی تب تو اس کو حاصل کرنے کے لیے اس سے بھی زیادہ اس کی حرص کرتے اس پر جان دیتے اس کی لو لگی رہتی پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اچھا کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں قسم تیری پاذات پاک کی دوزخ انہوں نے کہاں سے دیکھی ارشاد ہوتا ہے اگر کہیں دوزخ دیکھ لیتے تب کیا کیفیت ہوتی فرشتے کہتے ہیں اگر دوزخ دیکھ لیتے تب تو اور زیادہ اس سے بھاگتے رہتے اور بے انتہا ڈرتے رہتے اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے ان بندوں کو بخش دیا ایک فرشتہ عرض کرتا ہے پاک پروردگار ان یاد کرنے والے بندوں میں ایک شخص کسی کام کے لیے آکر وہاں بیٹھ گیا تھا وہ ان لوگوں میں شریک نہ تھا پروردگار ارشاد فرماتا ہے یہ ایسے بندے ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہو سکتا ؂ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا (اسی سے سند جوادپر گزر چکی ہے) لیکن اس کو مرفوع نہیں کیا ؂ اور سہیل نے بھی اس کو اپنے والد (ابو صالح) سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ؂

(بقیہ صفحہ سابقہ) جامع ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ منہ ؂۱ گو ان میں شریک نہ ہو کسی کام یا مطلب سے ان کے پاس بیٹھ گیا ہو۔ تو ان کی برکت اور طفیل سے وہ بھی بخش دیا گیا اسی حدیث سے اہل اللہ اور ذاکرین خدا کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی جو کسی ضرورت سے گیا ہو ان کے فیض اور برکت سے محروم نہیں رہتا اب افسوس ہے ان لوگوں پر جو پیغمبر صاحب کے ساتھ بیٹھنے والوں اور سفر اور حضر میں آپ کے ساتھ رہنے والوں کو بہشت سے محروم اور بدنصیب جانتے ہیں یہ کم بخت خود ہی محروم ہوں گے ایک بار امیر خسرو دہلوی ملول اور محزون تھے حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ نے پوچھا کیوں کیا فکر ہے انہوں نے عرض کیا فکر یہ ہے کہ آپ تو آخرت میں مراتب عالیہ ملیں گے مزے سے بہشت میں سدھاریں گے میں معلوم نہیں کہاں رہ جاتا ہوں اور کس کس بلا میں مبتلا ہوتا ہوں حضرت نظام الدین نے فرمایا ارے خسرو تو اطمینان رکھ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سرفراز فرمایا مجھ پر نوازش کی تو میں قسم کھاتا ہوں جب تک تجھ کو ساتھ نہ لے لوں گا ہرگز بہشت میں نہ جاؤں گا اس وقت امیر خسرو خوش ہو گئے ان کی ساری فکر جاتی رہی ۱۲ منہ ؂۲ بلکہ ابو ہریرہ کا قول بیان کیا اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ؂۳ مرفوعاً اس کو امام مسلم نے اور امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۹۴ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

۱۳۸ ؎ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَبَةٍ اَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادٰى فَرَفَعَ صَوْتَهٗ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ، قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا مُوسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ، قُلْتُ بَلٰى، قَالَ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

باب لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت

ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سلیمان بن طرخان نے انہوں نے عثمان نہدی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی میں گھسے یا ایک درے میں (جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہوتا ہے) جب اس کی بلندی پر پہنچے تو ایک مرد نے بلند آواز سے کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ابوموسیٰؓ کہتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا اتنا چلانا کیا ضرور ہے) تم کسی بہرے یا غائب کو تھوڑے پکارتے ہو پھر فرمایا ابوموسیٰ یا یوں فرمایا عبداللہ بن قیس (یہ ابوموسیٰ کا نام ہے) میں تجھ کو بہشت کے خزانے کا ایک کلمہ نہ بتلاؤں میں نے عرض کیا ضرور بتلائیے آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بَابٌ ۹۵ لِلّٰهِ مِائَةُ اسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ ؕ

۱۳۹ ؎ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ: لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُونَ اسْمًا مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وِتْرٌ

باب اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یہ حدیث ابوالزناد سے یاد رکھی انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے روایت کی انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت کی (آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے وہ (ایک نہ ایک دن) بہشت میں جائیگا

ؒ۵ یہ ننانوے نام ترمذی کی روایت میں مذکور ہیں پر اس کی اسناد ضعیف ہے اور طبرانی کی روایت میں تام اور دائم نام بھی آئے ہیں اور شدید اور اعلیٰ اور محیط اور مالک یوم الدین ابن حبان کی روایت میں رافع ابن خزیمہ کی روایت میں حاکم اور قریب اور ولی اور احد اور بیہقی کی روایت میں مغیث اور رب اور فرد اور کافی اور ظاہر اور مبین اور صادق اور جمیل اور بادی اور قدیم اور بار اور وفی اور برہان اور شدید اور واقی اور قدیر اور حافظ اور عادل اور علی اور عالم اور احد اور ابد اور وتر اور ذوالقوۃ علی بن حزم نے کہا اسی نام قرآن اور صحیح حدیثوں میں پائے جاتے ہیں ابن حزم نے کہا قرآن میں ۶۸ نام میں نے پائے ہیں حاصل یہ کہ اللہ کے اسماء توقیفی ہیں یعنی جو قرآن اور حدیث میں آئے ہیں انہی ناموں کا اطلاق جائز ہے اپنی طرف سے نام تراشنا درست نہیں ہے اب اختلاف ہے کہ اسم اعظم کون سا نام ہے بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ہر ایک نام اسم اعظم ہے بعضوں نے کہا ہے ہو کا لفظ ہے بعضوں نے کہا اللہ بعضوں نے کہا اللہ الرحمٰن الرحیم بعضوں نے کہا الرحمٰن الرحیم الحی القیوم بعضوں نے کہا الحی القیوم بعضوں نے کہا الحنان المنان بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام بعضوں نے کہا ذوالجلال والاکرام بعضوں نے کہا اللہ لا الٰہ الا ہو الاحد الصمد الذی لم یلد (باقی بر صفحہ آئندہ)

يُحِبُّ الْوِتْرَ ؛

اور اللہ تعالیٰ طاق ہے (ایک ہے) وہ طاق عدد کو پسند کرتا ہے [۱]

بَابٌ ٩٦ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ ؛

باب ٹھیر ٹھیر کر فاصلے سے وعظ نصیحت کرنا تاکہ لوگ [۲]

۱۴۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقُلْنَا أَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ وَلٰكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ؛

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود کا انتظار کر رہے تھے [۲] اتنے میں یزید بن معاویہ کوفی (جو ایک تابعی تھے) آئے ہم نے ان سے کہا بیٹھو (تم ہی کچھ بیان کرو) انہوں نے کہا میں اندر جاتا ہوں اگر ہو سکا تو عبداللہ بن مسعودؓ کو لاتا ہوں ورنہ میں بیٹھ جاؤں گا (یہ کہہ کر وہ اندر گئے) عبداللہ بن مسعودؓ ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر آئے اور کھڑے کھڑے کہنے لگے مجھ کو معلوم ہو گیا تھا کہ تم یہاں موجود ہو پر میں نہ نکلا تو اس وجہ سے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ متفرق دنوں میں ہم کو وعظ نصیحت کیا کرتے (فاصلہ دے کر) آپ کا مطلب یہ تھا کہ ہم اکتا نہ جائیں [۳]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابٌ ٩٧ مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَأَنْ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ؛

باب صحت اور فراغت کے بیان میں اور آنحضرتؐ کا یہ فرمانا زندگی درحقیقت آخرت ہی کی زندگی ہے [۴]

۱۴۱ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد بعضوں نے کہا رب رب بعضوں نے کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعضوں نے کہا اللہ اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم بعضوں نے کہا لا الہ الا اللہ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہی وجہ ہے کہ اس نے طاق بہت چیزیں رکھی ہیں جیسے آسمان سات زمینیں سات دن سات دوزخ کے فرشتے دوزخ کے فرض نمازوں کی رکعتیں سترہ پانچ نمازیں وغیرہ وغیرہ ۱۲ منہ [۲] کب برآمد ہو کر وعظ شروع کرتے ہیں ۱۲ منہ [۳] تو ہیں نے بھی آپ ہی کا طریقہ اختیار کیا اور روز روز تم کو وعظ نصیحت کرنا پسند نہ کیا ۱۲ منہ [۴] باقی دنیا کی زندگی موت سے بدتر ہے ہر وقت مرنے کا کھٹکا عذاب کا ڈر وان الدار الآخرۃ لہی الحیوان مرا در منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ - قَالَ عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ:

۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

۱۴۳ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے اور ان کو برباد کرتے ہیں ایک تو تندرستی دوسرے فرصت[۲] (فراغت بفکری) عباس بن عبدالعظیم عنبری نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی۔ نیک کر انصار اور پردیسیوں کو اے خدا (یہ حدیث اوپر جنگ خندق کے باب میں گزر چکی ہے۔)

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا ہم سے سہل بن سعد ساعدی نے انہوں نے کہا ہم جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ

---

[۱] یعنی جب اللہ تعالیٰ تندرستی اور فراغت دے تو جلدی جلدی بہت سے نیک کام کرے اور آخرت کا توشہ بنائے غفلت اور بطالت میں اپنی اوقات خراب نہ کرے وقت سے زیادہ عزیز دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے کوشش کرنا چاہیئے کہ کوئی گھڑی ان تین باتوں سے خالی نہ گزرے یا تو دنیا کے کمالات اور ہنر اور معاش کی تحصیل کر رہا ہو یا آخرت کے لیے خدا کی عبادت اور ثواب کے کاموں میں مصروف ہو یہاں تک کہ سو رہا ہو آرام کر رہا ہو ۱۲ منہ [۲] سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے مثل مشہور ہے تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اسی طرح فرصت اور دل کی فراغت بس سارے جہان کی نعمتوں سے یہ بڑھ کر ہیں اگر آدمی تندرست نہ ہو اور ساری دنیا کا مال دولت مل جائے تو اس پر لعنت وہ کس کام کا اسی طرح اگر سب کچھ ہو لیکن دل کو اطمینان نہ ہو تو کیا فائدہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں عطا فرمائی ہوں دنیا کی زندگی سے اسی نے حظ اٹھایا افسوس جاہل اور ظاہر بین لوگ مالداروں اور امیروں کو دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی عیش میں ہیں حالانکہ عیش ویش خاک کچھ نہیں ان کا دل ہی جانتا ہے جس عذاب میں گرفتار ہیں عیش وہی لوگ کرتے ہیں جن کی صحت اچھی ہے اور بہ قدر ضرورت اللہ تعالیٰ نے ان کو دولت بھی دی ہے نہ کسی کے قرض دار ہیں نہ کسی کے محتاج دل میں غنا اور تونگری سمائی ہوئی ہے بڑے سے بڑے دنیا کے بادشاہ اور رئیس کی بھی خوشامد کی ان کو ضرورت نہیں جو اپنے سے جھکا اس سے جھک جاتے ہیں جو اپنے سے رکا اس سے رک جاتے ہیں کچھ محنت مشقت تجارت زراعت ہنر دستکاری سے اپنی روٹی پیدا کر لیتے ہیں دنیا کے نوابوں کے سامنے دست بستہ کھڑے ہونے اور جھک کر رکوع سلام کرنے کو بہت برا جانتے ہیں اس سے پرہیز رکھتے ہیں اللہ کی محبت میں غرق ہیں جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ اس خالق کے حکم کے ارادہ اور مشیت سے ہو رہا ہے وہی ان کو پسند ہے راضی برضا ان کے سارے کام پروردگار کے حوالے ہیں اس کی مرضی وہ مردہ بدست زندہ کی طرح اپنے مالک کی کارروائی سے ہر طرح راضی اور خوش ہیں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ. فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ. تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بَابُ ۹۸ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ.

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ.

۱۴۴ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ ۹۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ.

۱۴۵ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ بنفس نفیس مٹی کھود رہے تھے اور ہم مٹی ڈھو رہے تھے آپ نے ہماری محنت کا حال دیکھ کر یہ شعر فرمائی ے زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی ÷ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خداؐ۔

باب آخرت کے سامنے دنیا کی کیا حقیقت ہے اس کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ حدید میں) فرمایا دنیا کی زندگی ہے کیا بس کھیل تماشا ہے اور کچھ نہیں اور بناؤ سنگار اترانا مال اولاد کی کثرت پر فخر کرنا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک مینہ برسے اور کھیتی ہری بھری ہو کر لہلہانے لگے کنبی (کاشتکار) اس کو دیکھ کر خوش ہوں پھر ایک ہی ایکا (آفت آئے) زرد ہو جائے سوکھ کر چورہ چورہ بن جائے (یہ دنیا کی آفت تو سہل ہے) آخرت میں دو باتیں ہیں یا تو سخت عذاب ہونا ہے یا خدا کی طرف سے گناہوں کی معافی اور اس کی رضامندی غرض دنیا کی زندگی ایک دھوکے کی ٹٹی ہے اور کچھ نہیں

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بہشت میں اتنی جگہ جتنے میں کوڑا رکھا جائے دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ دنیا میں اس طرح بسر کرے جیسے کوئی پردیسی ہو یا راہ چلتا مسافر۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

ے بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے تابعہ سهل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ مگر اوپر کی روایت تو سہل ہی کی ہے پھر متابعت کا مطلب نہیں بنتا شاید یہ عبارت کاتب کی غلطی سے یہاں درج ہو گئی اور صحیح مقام اس کا اگلی حدیث یعنی انس کی روایت کے بعد تھا قسطلانی نے کہا اکثر نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ ؛

محمد بن عبدالرحمٰن ابو منذر طفاوی نے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا مجھ سے مجاہد بن جبر نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں مونڈھے تھام کر فرمایا دنیا میں پردیسی یا راہ چلتے مسافر کی طرح گزارہ کر ابن عمرؓ کہا کرتے تھے جب شام ہو تو صبح کے انتظار میں مت رہ (جو نیک کام کرنا ہے وہ کر ڈال) اور جب صبح ہو تو شام کے انتظار میں مت رہ اور ایسا کر کہ تندرستی میں اپنی بیماری کا توشہ تیار کرے[1] اور زندگی میں موت کا سامان کرے[2]

بَابٌ فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ، ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ، وَقَالَ عَلِيٌّ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ ۔

بِمُزَحْزِحِهِ: بِمُبَاعِدِهِ ؛

باب آرزو کی رسی لمبی ہونا[3] اللہ تعالےٰ نے (سورۂ آل عمران میں فرمایا جو شخص دوزخ سے ہٹایا گیا اور بہشت میں بھیجا گیا وہی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے[4] سورہ بقرہ میں جو ہے بمزحزحہ اس کے معنے ہٹانے والا (سورہ حجر میں فرمایا) ان کو کھاتا پیتا مزے اڑاتا آرزو میں غافل چھوڑ دے۔ عنقریب (اس کا نتیجہ) ان کو معلوم ہو جائے گا اور حضرت علیؓ نے کہا دنیا تو پیٹھ دیئے ہوئے بھاگے چلی جاتی ہے اور آخرت سامنے منہ کیے چلی آتی ہے اور دنیا اور آخرت کے ہر ایک کے الگ الگ بچے ہیں تو تم آخرت کے بچے بنو دنیا کے بچے مت بنو کیونکہ آج (دنیا میں) عمل کا دن ہے (محنت کا بیج بونے کا) حساب کتاب کچھ نہیں کل آخرت کے دن حساب کتاب ہے عمل نہیں۔

۱۲۶ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے

---

[1] شاید بیماری میں عبادت نہ ہو سکے تو تندرستی میں خوب عبادت کرے ۱۲ منہ [2] کیونکہ موت کے بعد تو پھر کوئی عمل نہ ہو سکے گا ۱۲ منہ [3] یہ امل کا ترجمہ ہے امل کہتے ہیں خواہشات نفس پورے ہونے کی امید رکھنا مثلاً یہ خیال کرے کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے جلدی کیا ہے اخیر کی عمر میں توبہ کر لیں گے ۱۲ منہ [4] اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لمبی لمبی آرزوئیں کرنا نادانی ہے کیونکہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ تم ابھی زندہ رہو گے شاید موت آگئی ہو ایک دن کا بھی آدمی کو بھروسہ نہیں بلکہ ایک منٹ کا بھی ۱۲ منہ [5] یہ تفسیر امام بخاری نے اگلی آیت کی مناسبت سے ذکر کر دی اس میں زحزح کا لفظ ہے بمزحزحہ بھی اسی سے ہے اکثر نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے ۱۲ منہ [6] اس کو ابونعیم نے حلیہ میں ابن مبارک نے زہد میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا۔

۱۴۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْأَمَلُ وَهٰذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ۔

بَابٌ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهِ أَوَلَمْ

سے والد (سعید بن مسروق) نے انہوں نے منذر بن یعلی سے انہوں نے ربیع بن خثیم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین پر) ایک مربع بنایا اس کے بیچ میں ایک لکیر کی جو مربع سے باہر نکل گئی اور اس لکیر کے بازو جہاں سے لکیر شروع ہوئی چھوٹی چھوٹی لکیریں کیں اس کی شکل یہ ہے
پھر فرمایا (یعنی مربع کے اندر) آدمی ہے اور مربع اس کی موت ہے جو چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے ہے اور لمبی لکیر جو مربع سے باہر نکل گئی ہے آدمی کی آرزو (امید ہے) اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں عارضی اور آفات ہیں اگر ایک آفت سے بچ گیا تو دوسری نے آدبایا اگر اس سے بھی بچ گیا تو تیسری نے دبوچ لیا یہ آفتیں تو صدہا ہیں بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی [۱]

ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لکیریں (زمین پر) کیں اور فرمایا یہ آدمی کی آرزو ہے یہ اس کی عمر ہے اور وہ اپنی لمبی آرزو کے پھیر میں رہتا ہے اتنے میں نزدیک کی لکیر یعنی موت آپہنچتی ہے [۲]۔

جس کی عمر ساٹھ برس کی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

۱؎ آخر ایک نہ ایک دن آفت میں تشریف لے جائیگا اور آرزو کی لکیر آپ نے اجل کے خطوط سے یعنی مربع کی چاروں لکیروں سے باہر کردی اس میں یہ اشارہ ہے کہ انسان وہ وہ آرزوئیں لگاتا ہے جن کو اس کی عمر بھی کافی نہیں ہو سکتی اور انہی آرزوؤں میں گر بُر موت ایک ہی ایکا اگر اپنے پنجہ سے دبوچ لیتی ہے ساری آرزوئیں دل ہی دل میں رہ جاتی ہیں چلو چھٹی ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ فقیر کی دو آرزوئیں تھیں ایک تو قرآن شریف کا ترجمہ عام فہم اور صحیح موافق تفاسیر صحابہ اور تابعین کے مرتب ہو جانا دوسری صحیح بخاری کا بھی ترجمہ اسی طرح اختصار کے ساتھ تیار ہو جانا یہ دونوں آرزوئیں حق تعالیٰ نے انجام کے قریب پہنچائی ہیں تفسیر مع ترجمہ تو پوری طرح طبع بھی ہو گئی ہے اور ترجمہ صحیح بخاری یہاں تک مرتب ہو گیا اور گیارہ پارے چھپ بھی گئے ہیں اللہ سے امید ہے کہ میری زندگی ہی میں پوری چھپ جائے گی اب ان آرزوؤں کے بعد مجھ کو کوئی آرزو ایسی اہم نہیں ہے یوں تو بمقتضائے بشریت خیال آہی جاتے ہیں مگر میں موت کے لیے طیار بیٹھا ہوں اگر حضرت موت تشریف لائیں تو میرے دل میں کوئی حسرت نہیں ۱۲ منہ

۲؎ اب بھی اگر گناہ نہ چھوڑے تو سخت تاسف کے قابل ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۔

(سورۂ فاطر میں) فرمایا کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی کہ سمجھنے والا اس میں خود (حق بات کو سمجھ سکتا تھا[1] اور (لطف یہ ہے کہ) ڈرانے والا پیغمبر بھی تمہارے پاس آچکا[2]

۱۴۸ حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْذَرَ اللهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ۔

مجھ سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی بن عطا نے انہوں نے معن بن محمد سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے اس آدمی کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس تک دنیا میں مہلت دی۔ معن بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عجلان اور ابو حازم سلمہ بن دینار نے بھی مقبری سے روایت کیا[3]

۱۴۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو صفوان عبداللہ بن سعید نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے مگر دو چیزوں کی محبت میں اس کا دل جوان رہتا ہے ایک تو دنیا کی محبت میں دوسرے طول عمر کی خواہش میں اور لیث بن سعد نے کہا (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) مجھ سے یونس بن سعید نے بیان کیا اور عبداللہ بن وہب نے بھی (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) یونس سے روایت کی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی[4]

۱۵۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ

ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ

[1] اس عمر کی مقدار میں مفسرین کا اختلاف ہے کسی نے چالیس برس کہے ہیں کسی نے چھیالیس کسی نے ساٹھ کسی نے ستر ابو نعیم کی روایت میں مرفوعاً یوں ہے جس عمر میں آدمی کو عذر کی جگہ نہیں رہتی وہ ساٹھ سال ہیں ۱۲ منہ [2] جب بھی تم نے کفر اور شرک نہ چھوڑا ۱۲ منہ [3] محمد بن عجلان کی روایت کو طبرانی نے معجم اوسط میں اور ابو حازم کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] پھر یہی حدیث نقل کی اس روایت میں دنیا کے بدل مال کا لفظ ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبَرُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطُوْلُ الْعُمُرِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ٭

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو باتیں اس میں زیادہ ہوتی جاتی ہیں[۱] ایک تو مال کی محبت دوسرے طول عمر کی خواہش اس حدیث کو شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کیا[۲]

بَابٌ الْعَمَلِ الَّذِىْ يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ فِيْهِ سَعْدٌ ٭

باب جو عمل خالص خدا کی رضامندی کے لیے کیا جائے اس باب میں سعد بن ابی وقاص کی حدیث ہے آنحضرتؐ سے[۳]

۱۵۱ **حَدَّثَنَا** مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِىْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِىَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِىْ سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُّوَافِىَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِىْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ ٭

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو یاد ہیں اور آپ کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ نے ہمارے گھر کے ڈول سے لے کر (مجھ پر) کر دی تھی یہ محمود عتبان بن مالک سے نقل کرتے ہیں جو بنی سالم قبیلے کے تھے میں نے ان سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے قیامت کے دن جو کوئی بندہ ایسا آئے گا جس نے (دنیا میں) خالص اللہ کی رضامندی کے لیے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا۔

۱۵۲ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِعَبْدِىَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِىْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرے اس مسلمان بندے کا بدلہ جس کے دنیا کے پیارے کو میں اٹھا لوں (جیسے بیٹے بھائی وغیرہ کو) اور وہ صبر کرے (راضی برضا رہے کوئی ناشکری کا کلمہ زبان سے

---

[۱] یا جوان ہو جاتی ہے (ابو عوانہ) ۱۲ منہ [۲] اس کو امام مسلم نے وصل کیا اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کی تدلیس کا شبہ رفع ہو کیونکہ شعبہ تدلیس کرنے والوں سے اسی وقت روایت کرتے ہیں جب ان کے سماع کا یقین ہو جاتا ہے [۳] جو جنائز وغیرہ میں اوپر کئی بار گزر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو اگر پیچھے بھی رہ جائے پھر کوئی عمل خالص خدا کی رضامندی کے لیے کرے تو تیرا درجہ بلند ہو گا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

الا الجنة ؕ

باب ۱۰۳ ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها ؕ

۱۵۳ حدثنا اسمعيل بن عبد الله قال حدثني اسمعيل بن ابراهيم بن عقبة عن موسى بن عقبة قال ابن شهاب حدثني عروة بن الزبير ان المسور بن مخرمة اخبره ان عمرو بن عوف وهو حليف لبني عامر بن لؤي كان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح يأتي بجزيتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح اهل البحرين وامر عليهم العلاء بن الحضرمي فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدومه فوافته صلاة الصبح مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما انصرف تعرضوا له فتبسم حين راهم وقال اظنكم سمعتم بقدوم ابي عبيدة وانه جاء بشيء قالوا اجل يا رسول الله قال فابشروا واملوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكن اخشى عليكم ان تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتلهيكم كما الهتهم ؕ

نہ نکالے (یہی ہے کہ اس کو بہشت دوں۔

باب دنیا کی بہار اور رونق سے اور اس کی ریجھ کرنے سے ڈرانا۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے انہوں نے (اپنے چچا) موسیٰ بن عقبہ سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ نے ان کو عمرو بن عوف نے خبر دی جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیہ لانے کے لیے بھیجا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے یہ صلح کر لی تھی اور وہاں کا حاکم علاء بن حضرمی کو مقرر کیا تھا خیر ابو عبیدہ بحرین سے یہ روپیہ لے کر آئے (ایک لاکھ اسی ہزار درہم) انصار نے جو سُنا کہ آنحضرتؐ پاس اتنا روپیہ آیا ہے تو صبح کی نماز میں (سب دور دور سے آ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور سلام پھیرتے ہی آپ کے سامنے آئے (حسن طلب کے طور پر) آپ ان کو دیکھ کر مسکرا دیئے اور فرمانے لگے شاید تم ابو عبیدہ کے آنے کی اور روپیہ لانے کی خبر سن کر آئے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو (تم کو اس روپیہ میں سے ضرور ملے گا) خدا کی قسم مجھ کو تمہاری محتاجی کا کچھ ڈر نہیں ہے بلکہ مجھ کو تو یہ ڈر ہے کہیں تم کو دنیا کی فراغت اگلی امتوں کی طرح نہ ہو جائے پھر تم بھی اس کی محبت میں دیوانے ہو کر آخرت کو بھول جاؤ جیسے وہ بھول گئے تھے[۱]۔

[۱] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ صبر کرنا اور راضی برضا رہنا بھی ایک عمل ہے جو خالص خدا کے لیے کیا جاتا ہے اور اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے بہشت رکھا ہے[۲] اس حدیث میں آپ کا صریح معجزہ مذکور ہے آپ نے جیسے خبر دی تھی ویسا ہی ہوا مسلمانوں کو بڑی دولت اور حکومت ملی اور آخر انہوں نے دنیا میں غرق ہو کر دبا لی (رضوان)۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۵۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) نکل کر احد کے شہیدوں پاس گئے[۱] اور جیسے جنازے کی نماز میں دعا کرتے ہیں اس طرح ان شہیدوں کے لیے دعا کی پھر لوٹ کر (مدینہ میں) منبر پر آئے اور فرمایا لوگو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور قیامت کے دن تمہارے اعمال کی گواہی دوں گا اور خدا کی قسم میں تو جیسے اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں (یعنی حوض کوثر کو) اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی یا زمین کی کنجیاں[۲] عنایت فرمائیں اور میں خدا کی قسم اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد پھر مشرک بن جاؤ گے[۳] مگر مجھ کو (بڑا) ڈر اس بات کا ہے کہ تم کہیں دنیا کی رغبت نہ کرنے لگو۔

۱۵۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جو تم پر بڑا ڈر رکھتا ہوں وہ ان برکتوں کا جو اللہ تمہارے لیے زمین سے نکالے گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ زمین کی برکتوں سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا دنیا کا ساز و سامان[۴] اس وقت ایک شخص کہنے لگا (نام نامعلوم) کیا اچھی چیز سے بھی برائی پیدا ہوتی ہے[۵] یہ سن کر آنحضرت

(بقیہ صفحہ سابقہ) اللہ کو بھلا دیا اور لگے آپس میں لڑنے جھگڑنے رشک اور حسد کرنے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پھر دشمن ان پر غالب ہو گئے اور ان کی دولت اور حکومت چھین لی اب کہیں خال خال جو مسلمانوں کی حکومت رہ گئی وہ بھی تباہ حال میں ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو گرانے اور اپنے جمانے کی فکر میں ہے دولت کے استحکام اور تقویت کی اس کو فرصت ہی نہیں ملتی ادھر مسلمان رئیسوں اور بادشاہوں کا عجیب حال ہے دیکھتے جاتے ہیں کہ نصاری اپنے ملک میں ایک چھوٹا سا عہدہ بھی مسلمان کو نہیں دیتے لیکن یہ ہیں کہ لائق اور ذی علم مسلمان موجود ہوتے ہیں نصاری کو بلا بلا کر اپنے ملک کے عہدے اور خدمات دے رہے ہیں باوجودیکہ ان کو مسلمان رئیس سے ذرا بھی ہمدردی اور محبت نہیں ہوتی وہ تو اپنی حکومت کی خیرخواہی اور تقویت کی فکر میں رہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۱] یہ واقعہ جنگ احد سے آٹھ برس بعد کا ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی ان ملکوں کی جن کو آپ کی امت نے فتح کیا ۱۲ منہ [۳] کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے اب شرک اختیار کرنا ناممکن ہے ۱۲ منہ [۴] زراعت جانور سونا چاندی ۱۲ منہ [۵] یعنی مال و دولت اللہ کی نعمت سے برائی کیسے پیدا ہو گی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِيْنِهِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِيْنَ طَلَعَ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے ہم سمجھے آپ پر وحی اتر رہی ہے[1] پھر آپ پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور فرمایا وہ پوچھنے والا شخص کہاں گیا اس نے عرض کیا حاضر ہوں ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں ہم اس کی تعریف کرنے لگے[2] جب ہم کو یہ حال معلوم ہوا خیر آپ نے فرمایا دیکھو اچھی چیز سے تو اچھائی (بھلائی) ہی پیدا ہوتی ہے[3] یہ دنیا کا سازو سامان (ظاہر بیں) تر و تازہ اور شیریں ہے[4] جیسے ربیع کی فصل جو گھاس چارہ اگاتی ہے[5] کسی جانور کا پیٹ پھلا کر (بدہضمی کرا کر) مار ڈالتی ہے کسی کو مرنے کے قریب کر دیتی ہے البتہ جو جانور (اعتدال کے ساتھ) ہری ہری دوب چرے اور کوکھیں تنتے ہی دھوپ میں جا کر کھڑا ہو جگالی کرے تپلا ہگے پیشاب کرے (جب یہ غذا ہضم ہو جائے اس وقت) پھر آکر چرے (تو ایسا جانور ہلاک نہ ہوگا) اسی طرح دنیا کے مال کو سمجھو ظاہر بیں تو بہت شیریں (اور خوشنما) ہے مگر جو ایمانداری سے اس کو کمائے اور اچھے کاموں میں صرف کرے اس کے لیے تو یہ مال ثواب کمانے کا عمدہ ذریعہ ہوگا لیکن جو کوئی بے ایمانی سے ناحق (لوگوں کا) مال مارے[6] اس کی ایسی مثال ہوگی جیسے اس شخص کی جو کھاتا ہے پر اس کا پیٹ نہیں بھرتا (اس کو جوع البقر کا عارضہ ہو)[7]

۱۵۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے ابو جمرہ سے سنا کہا مجھ سے زہدم بن مضرب نے بیان کیا کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں بہتر میرے زمانہ

[1] پہلے تو ہم نے اس کے پوچھنے کو برا سمجھا تھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے شاید غصہ دلایا پھر ۱۲ منہ [2] کہ آنحضرتؐ اس کے پوچھنے سے ناراض نہیں ہوئے تعریف کی وجہ یہ تھی کہ اس کے سبب سے دین کی ایک بات معلوم ہوئی صحابہ کو اس سے بڑی خوشی ہوتی کہ باہر والا کوئی شخص آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی باتیں پوچھے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ [3] مگر دوسرے کسی عارضہ کی وجہ سے برائی آن پڑتی ہے ۱۲ منہ [4] مگر اس کا انجام کبھی خراب ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] وہ پیداوار کیسی عمدہ ہوتی ہے مگر ۱۲ منہ [6] یا اس کا حق ادا کرے زکوٰۃ وغیرہ نکالے ۱۲ منہ [7] آخر ہوکا ہو کر وہ مر جاتا ہے ایسے ہی جس شخص کے دل میں دنیا کی طمع ہو جائے حلال حرام کی قید نہ رکھے وہ ایک نہ ایک دن اسی طمع کی بدولت اپنی عزت یا جان کھوتا ہے اور مال سب کا سب پڑا رہ جاتا ہے ہزاروں آدمیوں کو اس پیر زال دنیا نے اسی مکر و فریب سے ہلاک کیا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِي
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ
يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ
وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ
فِيهِمُ السِّمَنُ ؛

کے لوگ ہیں (صحابہ) پھر جو ان کے بعد والے ہیں (تابعین) پھر جو ان کے بعد والے ہیں (تبع تابعین) عمران کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ نے دو بار فرمایا (ثم الذین یلونہم) یا تین بار[1] پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بن بلائے گواہی دینے کو ان موجود ہوں گے[2] اور امانت میں خیانت کریں گے ان کا کوئی بھروسا نہیں کرنے کا اور نذر اور منت مانیں گے لیکن اس کو پورا نہیں کرنے کے اور (خوب کھاپی کر) موٹے بنیں گے (ہٹے کٹے)۔

۱۵۷ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ
قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَ
أَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ ؛

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم لوگوں میں بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد والے ہیں پھر جو ان کے بعد والے ہیں پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے[3]

۱۵۸ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ
قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى
يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا
أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ
بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد کوفی نے انہوں نے قیس بن ابی حازم بجلی سے انہوں نے کہا میں نے خباب بن ارت (صحابی مشہور) سے سنا انہوں نے (بیماری کی وجہ سے) اسی دن اپنے پیٹ پر سات داغ لگائے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو موت کی دعا کرنے سے منع فرمایا اگر آپ نے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا (تاکہ اس تکلیف سے چھوٹ جاؤں) دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب دنیا سے گذر گئے اور دنیا ان کا کچھ بگاڑ

۱؎ اگر تین بار فرمایا ہو تو اتباع تبع تابعین بھی آ گئے جیسے امام بخاری وغیرہ ۱۲ منہ ۲؎ یا جس بات کو انہوں نے نہیں دیکھا اس کی جھوٹی گواہی دیں گے کہ ہم نے دیکھا ہے ۱۲ منہ ۳؎ مطلب یہ ہے کہ نہ ان کو گواہی دینے میں کچھ باک ہوگا نہ قسم کھانے میں کوئی تامل ہوگا کبھی گواہی دے کر قسمیں کھائیں گے کبھی قسمیں کھا کر اس کے بعد گواہی دیں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الدُّنْیَا بِشَیْءٍ وَّاِنَّا اَصَبْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا لَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ ؎

نہ کرسکی (بلکہ انہوں نے دنیا کو آخرت کا توشہ بنایا) اور ہم کو دنیا کی دولت اتنی ملی کہ ہم نے اس کو مٹی کے سوا اور کسی کام میں خرچ کرنے کا موقع نہیں پایا [1]

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ قَالَ اَتَیْتُ خَبَّابًا وَّهُوَ یَبْنِیْ حَائِطًا لَّهٗ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَنَا الَّذِیْنَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْیَا شَیْئًا وَّاِنَّا اَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَیْئًا لَّا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ ؎

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا میں خباب بن ارت کے پاس گیا وہ اپنے مکان کی دیوار بنوا رہے تھے کہنے لگے ہمارے ساتھی (دوسرے صحابہ) تو دنیا سے گزر گئے اور دنیا ان کا کچھ بگاڑ نہ کرسکی ان کے بعد ہم کو اتنا پیسہ ملا اس کو کہاں خرچ کریں اس مٹی (یا نی یعنی عمارت میں) ہم کو خرچ کرنے کا موقع ملا۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور اس کا قصہ بیان کیا [2]

باب۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْ حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؎ جَمْعُهٗ سُعُرٌ قَالَ مُجَاهِدٌ الْغَرُوْرُ الشَّيْطٰنُ ؎

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ فاطر میں) فرمانا لوگو اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے ایسا نہ ہو کہ دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں پھانس دے اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو بہلاوے دیکھو شیطان تمہارا دیکا دشمن ہے اس کو دشمن سمجھے رہنا وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس مطلب سے (برے کاموں کی طرف) بلاتا ہے کہ وہ دوزخی بن جائیں آیت میں سعیر کا لفظ ہے اس کی جمع سُعُر آئی ہے مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) غرور سے شیطان مراد ہے [3]

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن

---

[1] یعنی بے ضرورت عمارتیں بنوائیں جب آدمی کے پاس ضرورت سے زیادہ روپیہ ہوتا ہے تو اس کو یہی سوجھتی ہے کہ کوٹھیاں بنگلے عمارات بنواؤ ۱۲ منہ [2] جو اوپر کتاب الہجرۃ میں گزر چکا ہے اور آیندہ بھی باب فضل الفقر میں ان شاء اللہ مذکور ہو گا ۱۲ منہ [3] بعضوں نے کہا ہے ایک بہکا دینے والی چیز جو خدا سے غافل کر دے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الْقُرَشِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ ابْنَ اَبَانَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَتَیْتُ عُثْمَانَ بِطَهُوْرٍ وَّهُوَ جَالِسٌ عَلَی الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِیْ هٰذَا الْمَجْلِسِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوْا ؎

نے انہوں نے محمد بن ابراہیم قرشی سے کہا مجھ کو معاذ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ان کو حمران بن ابان نے انہوں نے کہا میں حضرت عثمان پاس وضو کا پانی لے کر آیا وہ مقاعد میں بیٹھے تھے (جو مدینہ میں ایک جگہ ہے) انہوں نے اچھی طرح وضو کیا پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ اچھی طرح وضو کرتے دیکھا وضو کے بعد آپ نے یہ فرمایا جو شخص اس طرح (پورا وضو کرے) پھر مسجد میں آکر (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں پڑھے پھر بیٹھے (دوسری نماز کا انتظار کرتا رہے) تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے حضرت عثمان نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اس پر مغرور نہ ہو جاؤ[۱]

بَابٌ ۱۰۵ ذَهَابِ الصَّالِحِیْنَ ؎

باب نیک لوگوں کا قیامت کے قریب دنیا سے اٹھ جانا

۱۶۲ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بَیَانٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَیَبْقٰی حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ یُقَالُ حُفَالَةٌ وَّحُثَالَةٌ ؎

ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس اسلمی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (قیامت کے قریب) نیک لوگ دنیا سے اٹھ جائیں گے ایک کے بعد ایک اور جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ ذرا بھی پروا نہ ہو گی امام بخاری نے کہا حفالہ اور حثالہ دونوں کے معنی ایک ہیں[۳]

بَابٌ ۱۰۶ مَا یُتَّقٰی مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؎

باب مال کے فتنے سے ڈرتے رہنا اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ تغابن میں فرمانا) تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے فتنہ ہیں (خدا کی آزمائش ہیں۔)

۱۶۳ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ

مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے

---

[۱] مسلم کی روایت میں یوں ہے فرض نماز اگر لوگوں کے ساتھ پڑھے ۱۲ منہ [۲] کہ سب گناہ بخش دیے گئے اب کیا فکر ہے کیونکہ تم کو کیا معلوم ہے کہ یہ نماز مقبول ہوئی یا نہیں گناہ اسی نماز سے بخشے جائیں گے جو قبول ہوئی دوسرے یہ بھی معلوم نہیں کون کون سے گناہ بخشے صغیرہ وکبیرہ دونوں یا صرف صغیرہ ۱۲ منہ [۳] یعنی بھوسہ کوڑا کچرا بعضی روایتوں میں حفالہ کا لفظ ہے بعضوں میں حثالہ کا اس لیے امام بخاری نے ان کی تفسیر کر دی کہ دونوں کا معنی ایک ہے بعضے نسخوں میں یہ عبارت قال ابو عبداللہ یقال حفالہ و حثالہ نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِیْفَةِ وَالْخَمِیْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ لَمْ یَرْضَ ؏

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَّا بْتَغٰی ثَالِثًا وَّ لَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ ؏

۱۶۵۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنَّ لَهٗ اِلَیْهِ مِثْلَهٗ وَلَا یَمْلَأُ عَیْنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا اَدْرِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ

ابوصالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ اور چادر کا بندہ اور سیاہ کملی کا بندہ یہ سب تباہ ہوئے (انہوں نے اپنی آخرت برباد کی) اگر ان کو ملا تو خوش نہ ملا تو ناخوش [1]

ہم سے عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی (کی تو حرص) کا یہ حال ہے اگر اس کے پاس دو جنگل بھر مال (یا سونا) ہو تو (اس پر بھی قناعت نہ کرے گا) تیسرا جنگل ڈھونڈے گا اور آدمی کا پیٹ (جب مرے گا جب ہی) مٹی سے بھرے گا اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف (دل سے) رجوع ہو (دنیا کی حرص چھوڑ دے)۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر آدمی کے پاس ایک جنگل بھر مال اسباب ہو جب بھی دوسرے جنگل کی آرزو کرے گا اور آدمی کی آنکھ اسی وقت بھرے گی جب مٹی میں گڑے گا اور اللہ اسی شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع ہو ابن عباس نے کہا میں نہیں جانتا یہ قرآن کی آیت ہے (جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی) یا قرآن

[1] یعنی ان میں حب فی اللہ کا نام نہیں جو ایمان کی نشانی ہے بلکہ دنیاوی غرض کے بندے ہیں جس سے کچھ دنیا کا فائدہ ہو اس کے دوست بن گئے نہیں تو دشمن بُرا کہنے کو موجود خدا ایسے لوگوں سے پناہ میں رکھے اگرچہ حب فی اللہ اس وقت اکثر ملکوں میں کم ہو گیا ہے خالص اللہ کے لیے کسی عالم یا درویش سے محبت۔ رکھنے والے بہت شاذ و نادر پائے جاتے ہیں مگر حیدرآباد میں تو اس کا قحط ہے یہاں جیسے عالم اور علمائے دین کی ناقدری ہے ویسی میں نے کسی ملک میں نہیں دیکھی رئیس اور نواب اور بادشاہ تو غریب یہاں کے عوام مسلمانوں کو بھی عالم کی طرف ذرا بھی التفات نہیں ہوتا جو کوئی ان کو دنیا کا کچھ فائدہ پہنچائے گو وہ کتنا ہی ملحد اور بے دین ہو اس کے غلام بنے رہتے ہیں اس کی تعریفوں کے پل باندھ دیتے ہیں اللہ پناہ میں رکھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

هُوَ اَمْ لَا. قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ ۞

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمٰنَ بْنِ الْغَسِيْلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ ابْنَ اٰدَمَ اُعْطِيَ وَادِيًا مَلْاً مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ اُعْطِيَ ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ ۞

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَادِيَانِ وَلَنْ يَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرٰى هٰذَا مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۞

بَابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَقَالَ اللّٰهُ

کی آیت نہیں (بلکہ حدیث) ہے[1] عطاء نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو حدیث منبر پہ بیان کرتے سنی (یعنی مکہ میں)۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل نے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو مکہ جب وہ خطبہ پڑھ رہے تھے یہ کہتے سُنا لوگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر آدمی کو ایک جنگل بھر سونا مل جائے (جب بھی قناعت نہیں کرنے کا) دوسرا جنگل چاہے گا۔ اگر دوسرا بھی مل جائے تو تیسرا چاہے گا بات یہ ہے کہ آدمی کا پیٹ مٹی ہی بھرتی ہے (یعنی موت) اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع ہو۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی پاس سونے کا ایک جنگل ہو تو پھر یہ چاہے گا کہ ویسے دو جنگل ہوں اس کے (حرص کے) منہ کو مٹی (موت) کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع ہو۔ امام بخاری نے کہا ہم سے ابوالولید (ہشام بن عبدالملک) نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے کہا ہم تو یہ قرآن کی عبارت سمجھتے تھے یہاں تک کہ سورہ الھٰکم التکاثر اتری[2]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا یہ دنیا کا مال (ظاہر میں) بہت شیریں ہرا بھرا ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران

---

[1] تو یہ تعلیق نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس وقت سے اس عبارت کی تلاوت جاتی رہی اور سورہ التکاثر کی تلاوت شروع ہوئی سورۂ تکاثر میں بھی یہی مضمون ہے کہ انسان کی حرص اور طمع کا بیان ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَعَالٰى، زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، قَالَ عُمَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اِلَّا اَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهٗ لَنَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ اُنْفِقَهٗ فِيْ حَقِّهٖ ؏

میں فرمایا لوگوں کو عموماً خواہشوں کی محبت اچھی معلوم ہوتی ہے جیسے عورتیں مرد بیٹے سونے چاندی کے ڈھیر کے ڈھیر عمدہ نشان کیے ہوئے گھوڑے بیل وکھیت یہ سب چیزیں دنیا کے ساز و سامان ہیں اور حضرت عمرؓ نے کہا (اس کو دارقطنی نے غرائب مالک میں وصل کیا) یا اللہ ہم سے تو بن نہیں پڑتا ان چیزوں کے ملنے سے خوش ہوتے ہیں جن کی محبت تو نے ہمارے دل میں ڈال دی ہے[1] یا اللہ میں یہ چاہتا ہوں ان چیزوں کو انہی کاموں میں خرچ کروں جن میں خرچ کرنا چاہیے۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ؏

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے وہ کہتے تھے مجھ کو عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (کچھ روپیہ مانگا) آپ نے عنایت فرمایا پھر سوال کیا پھر دیا پھر سوال کیا تو پھر دیا پھر فرمانے لگے یہ مال کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کا مال (ظاہر میں) تو ہرا بھرا شیریں (اور خوشنما) ہے لیکن جو کوئی اس کو سیر چشمی سے لے گا زیادہ حرص نہ کرے گا اس کو تو برکت ہوگی اور جو کوئی اسی میں نیت لگا کر (حرص اور طمع کے ساتھ) لے گا اس کو برکت نہ ہوگی اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا اور یہ بھی سمجھ رکھ کہ اوپر والا (دینے والا) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے

بَاب۱۰۸ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهٖ فَهُوَ لَهٗ ؏

باب آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے[2] وہی اس کا مال ہے۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے حارث بن سوید سے عبداللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال خود

[1] یعنی دنیا کے مال اسباب اولاد وغیرہ کی ۱۲ منہ [2] یعنی نیک اور ثواب کے کاموں میں ۱۲ منہ

وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّآ اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ۔

اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو لوگوں نے عرض کیا ایسا تو کوئی نہیں ہے ہر ایک کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے[1] آپ نے فرمایا پھر تو دیہ سمجھ لو کہ) آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا[2] اور جتنا مال چھوڑ گیا اس[3] کے وارثوں کا ہے[4]

بَابٌ اَلْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ، اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

باب جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی آخرت میں نادار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ہود میں) فرمایا جو شخص (نیکیاں کر کے) دنیا کا ساز و سامان اور اس کی زندگی کا طلب گار ہو گا ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں ان کو پورا دے دیں گے اور وہ دنیا میں گھاٹا نہیں اٹھانے کے پر ان لوگوں کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے دنیا میں جتنے نیک کام کیے وہ آخرت میں کچھ کام نہیں آنے کے سب (حرف غلط کی طرح) مٹ جائیں گے[5]

۱۷۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ وَلَيْسَ مَعَهٗ اِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَهٗ اَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْشِيْ فِيْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَبُوْ ذَرٍّ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ابوذر سے انہوں نے کہا میں ایک رات (اپنے گھر سے) باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے جا رہے ہیں ایک آدمی بھی آپ کے ساتھ نہیں ہے میں یہ سمجھ کر کہ شاید آپ نے کسی کو اپنے ساتھ لے چلنا پسند نہ کیا (آپ کے پاس نہیں گیا) دور رہی دور چاندنی سے الگ سایہ میں چلنے لگا[6] ایک بارگی آپ نے نگاہ جو پھیری تو مجھ کو دیکھ لیا پوچھا کون میں نے کہا میں ہوں ابوذر اللہ مجھ کو آپ پر سے قربان کرے فرمایا ابوذر ادھر آ اس وقت میں ایک

---

[1] یعنی ہر ایک یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مال سے آپ نفع اٹھائے یہ نہیں کہ مال تو اس کا خرچ ہو اور مزے دوسرے لوگ اڑائیں ۱۲ منہ [2] اللہ کی راہ میں دیا آخرت کے لیے ذخیرہ ہوا ۱۲ منہ [3] وہ اس کا مال درحقیقت نہیں ہے بلکہ ہے[4] ایک صاحب اپنا مال فقیروں میں تقسیم کر رہے تھے بڑا ہجوم تھا ان سے کسی نے پوچھا اجی یہ تم نے کیا ٹر لنگ مچا رکھا ہے انہوں نے کہا بھائی میں انتہا کا بخیل ہوں مال کی محبت میں غرق ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنا سارا مال اپنے ساتھ لے جاؤں اسی کا بندوبست کر رہا ہوں میں ان لوگوں کی سی سخاوت کہاں سے لاؤں جو عمر بھر کما کر محنت مشقت اٹھا کر پھر اپنا سارا مال دوسروں کو دے جاتے ہیں ۱۲ منہ [5] کیونکہ انہوں نے اللہ کی رضامندی اور بہبودی آخرت کے لیے تو کوئی نیک کام کیا ہی نہ تھا بلکہ اس لیے کہ دنیا کی زندگی چین کے ساتھ گزرے لوگ تعریف اور توصیف کریں پھر ایسی نیکی کا آخرت میں کیوں ثواب ملنے لگا ۱۲ منہ [6] اس سے یہ غرض تھی کہ آپ مجھ کو نہ دیکھیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَخَ فِيْهِ بِيَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَائَهُ وَعَمِلَ فِيْهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِيْ اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ فَاَجْلَسَنِيْ فِيْ قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِيْ اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّيْ فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّيْ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُوْلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِيْ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ

گھڑی تک آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہا پھر آپ نے فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے البتہ وہ شخص جس کو اللہ نے دولت دی ہو پھر وہ داہنے اور بائیں اور سامنے اور پیچھے (چاروں طرف) اس کو لٹائے (محتاجوں کو دے) اور دولت کو نیک کام میں خرچ کرے وہ آخرت میں نادار نہ ہوگا ابو ذرؓ کہتے ہیں پھر آنحضرتؐ نے مجھ کو ایک صاف ہموار میدان میں بٹھلا دیا جس کے گرداگرد پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں لوٹ کر آؤں تو یہیں بیٹھا رہیو ابو ذر کہتے ہیں یہ فرما کر آپ پتھریلی زمین میں تشریف لے گئے اتنے دور چلے گئے کہ میری نظر سے غائب ہو گئے اور بہت دیر لگائی اس کے بعد میں نے دیکھا آپ تشریف لا رہے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں گو زنا اور چوری کرے جب آپ آن پہنچے تو مجھ سے رہا نہیں گیا میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ مجھ کو آپ پر سے صدقہ کرے آپ اس پتھریلی زمین کے کنارے پر کس سے باتیں کر رہے تھے میں نے تو کسی شخص کی آواز نہیں سنی جو آپ کو کچھ جواب دیتا ہو فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اس کالی پتھریلی زمین کے کنارے میں مجھ سے ملے کہنے لگے تم اپنی امت کو یہ خوشخبری سنا دو جو کوئی تمہاری امت میں سے ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو (گو دوسرے گناہوں میں گرفتار ہو) وہ (ایک نہ ایک دن) ضرور بہشت میں جائے گا اس وقت میں نے کہا جبریلؑ گو وہ زنا اور چوری کرے۔ انہوں نے کہا ہاں (گو وہ زنا اور چوری کرے) پھر میں نے کہا گو وہ زنا اور چوری کرے انہوں نے کہا ہاں پھر میں نے کہا گو وہ زنا اور چوری کرے انہوں نے کہا ہاں[1] نضر بن شمیل نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی

[1] دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ ہے گو وہ شراب پئے اس حدیث کی شرح اوپر کئی بار گذر چکی ہے اہل سنت کا مذہب گناہگار مومن کے باب میں جو بن توبہ کیے مرجائے یہی ہے کہ اس کا امر اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے خواہ گناہ معاف کر کے اس کو بلا عذاب بہشت میں لے جائے یا چندروز عذاب کر کے اس کے بعد بہشت عطا فرمائے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بْنُ رُفَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ اِنَّمَا اَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ قِيْلَ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ اَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ اضْرِبُوْا عَلٰى حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا اِذَا مَاتَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

انہوں نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت اور اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا ان تینوں نے کہا ہم سے زید بن وہب نے (پھر یہی حدیث نقل کی)[1] امام بخاری نے کہا ابو صالح نے جو اس باب میں ابوالدرداء سے روایت کی وہ منقطع ہے (ابو صالح نے ابوالدرداء سے نہیں سنا) اور صحیح نہیں ہے ہم نے یہ بیان کر دیا تاکہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح ابوذر کی حدیث ہے[2] (جو اوپر مذکور ہوئی) کسی شخص نے امام بخاری سے پوچھا عطاء بن یسار نے بھی تو یہ حدیث ابوالدرداء سے روایت کی ہے انہوں نے کہا وہ بھی منقطع ہے اور صحیح نہیں ہے[3] آخر صحیح وہی ابوذر کی حدیث نکلی امام بخاری نے کہا ابوذر کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کہے (توحید پر خاتمہ ہو)[4] امام بخاری نے کہا ابوالدرداء کی حدیث چھوڑ دو سند لینے کے لائق نہیں کیونکہ وہ منقطع ہے

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر احد پہاڑ برابر سونا میرے پاس ہو تو بھی مجھ کو یہ پسند نہیں اخیر حدیث تک۔

۱۷۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) لیکن مرجیہ اور معتزلہ نے اس میں خلاف کیا ہے مرجیہ تو کہتے ہیں جب آدمی مومن ہو تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہ دے گا وہ بلا عذاب بہشت میں جائے گا اور معتزلہ کہتے ہیں اگر بن توبہ مر جائے تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] اس سند کے بیان سے امام بخاری نے عبدالعزیز کا سماع زید بن وہب سے کھول دیا اور اگلی روایت میں جو شبہ تدلیس کا ہوتا تھا اس کو رفع کر دیا ۱۲ منہ [2] اس میں بھی یہی مضمون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے پروردگار کے سامنے جانے کا ڈر رکھتا ہے اس کو بہشت ملے گی ابوالدرداء نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو ابوالدرداء نے پھر یہی کہا آپ نے پھر وہی جواب دیا تیسری بار میں یوں فرمایا گو ابوالدرداء کی ناک کو مٹی لگے ۱۲ منہ [3] کیونکہ عطاء بن یسار نے بھی ابوالدرداء سے نہیں سنا مگر حافظ نے کہا کہ ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی کی روایتوں میں اس کی صراحت ہے کہ عطاء نے ابوالدرداء سے سنا ہے ۱۲ منہ [4] وہ ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا گو کتنا گناہ گار ہو بعضے نسخوں میں یوں ہے قال ابو عبداللہ ہذا اذا تاب وقال لا الہ الا اللہ عند الموت یعنی ابوذر کی حدیث حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو گناہ سے توبہ کرے اور مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَهْبٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ عِنْدِيْ مِثْلَ اُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِيْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا شَيْئًا اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ ثُمَّ مَشٰى فَقَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِيَهٗ فَذَكَرْتُ قَوْلَهٗ لِيْ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمْ اَبْرَحْ حَتّٰى اَتَانِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهٗ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ

انہوں نے کہا ابوذر غفاری کہتے تھے میں مدینہ کی کالی پتھریلی زمین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں سامنے سے احد کا پہاڑ دکھلائی دیا آپ نے فرمایا ابوذر میں نے عرض کیا حاضر ہوں میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگر اس پہاڑ برابر سونا میرے پاس ہو اور میں تین دن سے زیادہ اس میں ایک اشرفی برابر سونا اپنے پاس رہنے دوں تو یہ مجھ کو اچھا نہیں لگتا (بلکہ تین دن کے اندر سب بانٹ دوں) البتہ اگر کسی کا قرض مجھ پر آتا ہو اس کے ادا کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے میں سارا سونا اللہ کے بندوں کو بانٹ دوں داہنے بائیں پیچھے (تینوں طرف والوں کو) یہ فرما کر آپ چلنے لگے پھر فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی ٹٹ پونجیے ہوں گے البتہ جو شخص اپنے مال دولت کو داہنے بائیں پیچھے تینوں طرف والوں کو تقسیم کرتا رہے (جوڑ کر نہ رکھے) وہ ٹٹ پونجیا نہ ہوگا اس قسم کے (سخی لوگ کم ہیں ابوذر کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو یہیں ٹھہرا رہیو یہاں سے سرکنا نہیں یہ فرما کر آپ اندھیری رات میں اتنے دور نکل گئے کہ نظر سے غائب ہو گئے پھر میرے کان میں کچھ آواز آئی اور آواز بھی پکارے کی میں ڈرا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی واقعہ نہ پیش آیا ہو (کسی دشمن نے حملہ کیا ہو) اور میں نے قصد کیا آگے بڑھ کر دیکھوں تو لیکن مجھ کو آپ کا یہ ارشاد یاد آ گیا کہ آپ نے فرمایا تھا جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو یہاں سے نہ سرکیو آخر میں اسی جگہ ٹھہرا رہا پھر آنحضرتؐ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی تھی تو ڈر گیا تھا کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچا ہو اور میرے دل میں جو آیا تھا وہ آپ سے بیان کر دیا[۵]

۵ کہ میں آگے بڑھ کر دیکھنے ہی کو تھا لیکن آپ کا ارشاد یاد آ گیا اور میں اسی جگہ ٹھہرا رہا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَمَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ ۞

آپ نے پوچھا ابوذرؓ تو نے یہ آواز سنی تھی میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ جبرئیل کی آواز تھی جبرئیل میرے پاس آئے کہنے لگے تمہاری امت میں سے جو کوئی اس حال میں مرجائے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائے گا میں نے کہا گو وہ زنا اور چوری کرے انہوں نے کہا گو وہ زنا اور چوری کرے۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَؓ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا تَسُرُّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ ۞

ہم سے احمد بن شبیب نے بیان کیا کہا ہم سے والد (شبیب بن سعید) نے انہوں نے یونس سے اور لیث بن سعد نے کہا[۱] مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو تو بھی میں اس پر خوش ہونگا کہ تین دن گزرنے سے پہلے اس میں سے کچھ میرے پاس باقی نہ رہے (سب تقسیم کردوں) البتہ اگر کسی کا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔

بَابٌ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى مِنْ دُونِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُونَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوهَا لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا ۞

باب مالدار وہ ہے جس کا دل غنی ہو[۲]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مومنون میں فرمایا کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو مال اور اولاد دے کر ان کی مدد کیے چلے جاتے ہیں۔ آخر آیت ولہم اعمال من دون ذلک ہم لہا عاملون تک[۳] سفیان بن عیینہ نے (اپنی تفسیر میں) کہا ہم لہا عاملون سے یہ مراد ہے کہ ابھی وہ اعمال انہوں نے نہیں کیے لیکن ضرور ان کو کرنے والے ہیں[۴]۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن

---

[۱] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] یعنی دل میں طمع اور حرص نہ ہو گو اس کے پاس روپیہ تھوڑا ہو اگر روپیہ بہت ہو لیکن دل میں بخیلی اور طمع اور لالچ ہے تو وہ درحقیقت غنی نہیں ہے بلکہ محتاج ہے آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ۱۲ منہ [۳] اس آیت کو لاکر بخاری نے یہ ثابت کیا کہ مطلق مالداری آدمی کے لیے کوئی اچھی چیز نہیں ہے بلکہ وہی مالداری بہتر ہے جو اللہ کی اطاعت اور پرہیزگاری کے ساتھ ہو ورنہ استدراج اور مکرالٰہی ہے جیسے اس آیت سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۴] کیونکہ ان کی قسمت میں دوزخ لکھی گئی ہے وہ خواہ مخواہ برے اعمال کریں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ ؞

بَابُ ۱۲۱ فَضْلِ الْفَقْرِ ؞

۱۴۷ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا

عیاش نے کہا ہم سے ابوحصین نے انہوں نے ابوصالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا امیری اور تونگری بہت مال اور اسباب ہونے سے نہیں ہوتی بلکہ دل کے غنی ہونے سے۔

باب فقیری کی فضیلت[1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا اس وقت آپ کے پاس ایک شخص (ابوذر غفاری) بیٹھے تھے آپ نے ان سے فرمایا تم اس شخص کے باب میں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا یہ شریف (مالدار) لوگوں میں سے ہے خدا کی قسم یہ شخص ایسا ہے اگر کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا پیغام منظور ہو گا اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اس کی سفارش سنیں گے یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے پھر اور ایک شخص (جعیل بن سراقہ یا اور کوئی) آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے انہی شخص (ابوذرؓ) سے پوچھا اس شخص کو تم کیسا سمجھتے ہو انہوں نے کہا یہ تو ایک مسلمان غریب آدمی ہے یہ بیچارہ اگر کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو کون منظور کرتا ہے اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش کون سنتا ہے آپ نے فرمایا (اللہ تعالے

[1] فقیری سے مراد مال دولت کی کمی ہے لیکن دل کے غنا کے ساتھ یہ فقیری محمود اور سنت ہے انبیاء اور اولیاء کی لیکن دل میں اگر محتاجی اور طمع اور حرص ہو تو اس فقیری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے شاہ غلام علی فرماتے ہیں فقیر وہی ہے جس میں فاقہ کشی اور قناعت اور یقین اور ریاضت ہو ایسے فقیر کی پہچان بہت سہل ہے اور ذرے سی صحبت میں عقلمند آدمی سچے فقیر کو پہچان لیتا ہے اگر یہ دیکھو کہ اس کو دنیا داروں کی طرف اور مالداروں کی طرف برابر توجہ ہے کسی امیر یا دنیا دار کی طرف بہ نسبت فقرا کے زیادہ التفات نہیں کرتا نہ اپنی ذاتی حوائج کے لیے دنیا داروں پاس جاتا ہے نہ بادشاہ نہ وزیر سے ملنے کی یا ان کے اپنے پاس آنے کی آرزو رکھتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کی ملاقات سے اس کو کراہت ہوتی ہے تب تو وہ سچا فقیر ہے ورنہ مکار جو فروش گندم نما ہے۔ اس سے وہ لوگ بمراتب بہتر ہیں جو اپنے تئیں دنیا دار کہتے ہیں اور فقیری کا دم نہیں بھرتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔

کے نزدیک یہ پچھلا (محتاج شخص اگلے مال دار شخص سے گو ویسے آدمی زمین بھر کر ہوں بہتر ہے[۵۱]۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ کہتے تھے ہم خباب بن ارت کی بیمار پرسی کے لیے گئے۔ تو کہنے لگے ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی (اپنا وطن چھوڑا) خالص اللہ کی رضامندی کے لیے اب ہم میں کوئی کوئی تو دنیا سے گزر گئے انہوں نے دنیا کا کوئی فائدہ ہی نہیں اٹھایا جیسے مصعب بن عمیرؓ جو احد کی لڑائی میں شہید ہوئے ان کے پاس ایک چادر کے سوا کچھ نہ تھا وہی ان کا کفن ہوئی (عیب اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کرو ان کا سر (چادر سے) ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو ہم نے ایسا ہی کیا) اور کوئی ہم میں ایسے ہوئے جن کے پھل خوب پکے وہ (مزے سے) چن چن کر کھا رہے ہیں[۵۲]۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا ہم سے ابو رجاء (عمران بن تمیم) نے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے بہشت میں جھانکا کیا دیکھتا ہوں وہاں وہ لوگ زیادہ ہیں جو دنیا میں فقیر اور محتاج تھے اور دوزخ میں بھی جھانکا وہاں عورتیں بہت تھیں ابو رجاء کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور عوف اعرابی نے بھی روایت

[۵۱] یعنی اگلے شخص کی طرح مالداروں سے اگر ساری دنیا پر ہو تو اکیلا یہ محتاج شخص ان سب سے بہتر ہے ۱۲ منہ

[۵۲] یعنی ان کو دنیا کی فتوحات ہوئیں خوب مال دولت ملا وہ مزے اڑا رہے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛

کیا اور صخر بن جویریہ اور حماد بن نجیح دونوں نے اس حدیث کو ابو رجاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کیا۔

۱۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ ؛

ہم سے ابو معمرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے دم تک کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا نہ باریک چپاتی کبھی تناول فرمائی ۔

۱۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ ؛

ہم سے ابوبکر عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور میرے توشہ خانہ میں کوئی غلہ نہ تھا جس کو کوئی جاندار کھاتا البتہ کچھ جو پڑے ہوئے تھے بس وہی (ایک مدت تک) کھاتی رہی آخر اکتا کر جب بہت دن گزرے وہ جو ختم نہیں ہوتے تھے تو میں نے ان کو ماپا جب وہ ختم ہوگئے۔[3]

بَابُ ۱۱۳ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا ؛

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی گزران کا بیان اور دنیا کے مزوں سے ان کا علیحدہ رہنا ۔

۱۷۹ - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ

مجھ سے ابونعیم نے یہ حدیث آدھی کے قریب بیان کی (اور آدھی دوسرے شخص نے) کہا ہم سے عمر بن ذر نے کہا ہم سے مجاہد نے ابوہریرہؓ کہا کرتے تھے قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے میں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں) مارے

سلہ ایوب کی روایت کو نسائی نے اور عوف کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا ۱۲ منہ سلہ ان دونوں روایتوں کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ سلہ عبداللہ بن محمد بن عمرو بن حجاج ۱۲ منہ سلہ یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا اناج ماپو اس میں برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ بیع اور شرا کے وقت ماپ لینا بہتر ہے لیکن گھر میں خرچ کرتے وقت ماپ تول ضروری نہیں اللہ کا نام لے کر چیز لینا جائے اور خرچ کرے اللہ

besturdubooks.wordpress.com

بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ
كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ
وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ
الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ
فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا
سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ
مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ
اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ
يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَ
عَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ
قَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ الْحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ
فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا
فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ قَالُوا
أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ قَالَ أَبَا هِرٍّ
قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقْ إِلَى
أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَ
أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا
يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَمَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ
إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ
وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ

بھوک کے اپنا پیٹ زمین سے لگا دیتا[1] کبھی ایسا ہوتا بھوک کی شدت میں ایک پتھر پیٹ پر باندھ لیتا ایک دن میں سر راہ جہاں پر سے لوگ گزرا کرتے تھے بیٹھا اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق گزرے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت پوچھی میرا مطلب یہ تھا کہ وہ مجھ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں یا اپنے ساتھ کھلانے کے لیے لے جائیں[2] لیکن وہ چل دیئے کھانے دانے کی تواضع نہیں کی پھر حضرت عمر ادھر سے گزرے میں نے ان سے بھی قرآن کی ایک آیت پوچھی میری غرض یہی تھی کہ مجھ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں (یا اپنے ساتھ لے جائیں) پر انہوں نے کچھ نہیں کیا چلتے نظر آئے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے آپ مجھ کو دیکھتے ہی مسکرا دیئے میرے دل کی کیفیت پہچان گئے میرے چہرے کی حالت سے سمجھ گئے (کہ میں بہت بھوکا ہوں[3]) آپ نے پکارا ابا ہر میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا آ میرے ساتھ آ یہ فرما کر آپ چلے میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا گھر پر پہنچے اور اجازت لے کر اندر گئے پھر مجھ کو بھی اجازت دی میں بھی اندر گیا وہاں ایک پیالہ دودھ بھرا رکھا تھا آپ نے گھر والوں سے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا انہوں نے کہا فلاں مرد یا عورت نے آپ کو تحفہ بھیجا ہے آپ نے فرمایا ابا ہر میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا جا سائبان کے فقیروں کو بلا لا[4] ابو ہریرہؓ کہتے ہیں یہ سائبان کے فقیر مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کا گھر تھا نہ مال اسباب نہ کوئی (دوست آشنا جس کے گھر جا کر رہتے) آپ کے پاس جب صدقہ کی کوئی چیز آتی

[1] ذرا زمین کی سردی سے بھوک کی حرارت کم ہو یا مراد یہ ہے کہ میں بھوک کے مارے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ۱۲ منہ [2] یعنی آیت کا پوچھنا بہانہ تھا اصل میں مطلب سعدی دیگر ست یہ خواہش تھی کہ وہ میری صورت دیکھ کر کھانے کی تواضع کریں ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ صدقے آپ کی دانائی اور فراست اور کرم اور رحم اور اخلاق کے ۱۲ منہ [4] جو مسجد نبوی کے سائبان میں پڑے رہتے نہ ان کا گھر تھا نہ بار ۱۲ منہ -

besturdubooks.wordpress.com

هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا
وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَنِي ذٰلِكَ فَقُلْتُ
وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ
أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ
شَرْبَةً أَتَقَوّٰى بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي
فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسٰى أَنْ
يَبْلُغَنِي مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ
طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ
فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَ
أَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا
أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ
فَأَعْطِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ
أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى
ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ
فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ
فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ
حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ
الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ
فَتَبَسَّمَ فَقَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ
صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ
فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ

تو ان لوگوں کو بھیج دیتے خود اس میں سے تناول نہ کرتے (کیونکہ صدقہ آپ پر حرام تھا) اگر تحفہ کے طور پر کوئی چیز آتی تو ان کو بلا بھیجتے خود بھی کھاتے ان کو بھی کھلاتے ابوہریرہؓ کہتے ہیں جب آنحضرتؐ نے یہ فرمایا جا سائبان کے فقیروں کو بلا لا تو مجھ کو برا لگا میں نے اپنے دل میں کہا بھلا یہ اتنا سا دودھ سائبان کے فقیروں میں کیا بسر آئیگا اس دودھ کا حقدار میں تھا میں اس میں سے کچھ پیتا تو ذرا مجھ میں طاقت آتی اور اگر یہ سائبان کے فقیر آئیں گے تو آنحضرتؐ مجھی کو حکم دیں گے کہ ان کو دودھ پلا جب وہ پینا شروع کر دیں گے تو اس کی امید نہیں کہ اخیر میں کچھ دودھ مجھ کو بھی ملے[1] مگر کرتا کیا اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ماننا ضرور تھا چار و ناچار میں ان کے پاس گیا ان کو بلایا وہ آن پہنچے اندر آنے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی وہ سب اپنی اپنی جگہ آن کر گھر میں بیٹھ گئے اس وقت آپ نے فرمایا اباہر میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لے پیالہ لے ان لوگوں کو دے میں نے پیالہ اٹھا کر ایک ایک شخص کو دینا شروع کیا جب وہ سیر ہو کر پی چکتا تو پیالہ مجھ کو پھیر دیتا میں دوسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا پھر پیالہ مجھ کو پھیر دیتا پھر تیسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا اس کے بعد پیالہ مجھ کو پھیر دیتا اسی طرح سب کے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اس وقت سائبان والے خوب چھک کر پی چکے تھے آنحضرتؐ نے پیالہ لے کر اپنے ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے فرمانے لگے اباہر میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اب میں اور تو دو آدمی باقی ہیں میں نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ سچ فرماتے ہیں فرمایا اب تو بیٹھ جا اور دودھ پی میں بیٹھ گیا اور دودھ پینا

[1] اتنی کے پینے بس نہ ہوگا غرض میں محروم رہ جاؤں گا۔ ۱۲ منہ

اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا قَالَ فَاَرِنِيْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ ؛

شروع کیا آپ نے فرمایا اور پی میں نے اور پیا پھر فرمایا اور پی آپ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اب تو اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میرے پیٹ میں جگہ ہی نہیں ہی کہاں اتاروں فرمایا اچھا اب مجھ کو دے دے پھر آپ نے اللہ کا شکر کیا اور بسم اللہ کہہ کر وہ بچا ہوا دودھ پی لیا[۱]۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَاِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ سَعْيِيْ ؛

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم نے اپنے تئیں اس وقت کو یاد کرتے پایا جب ہم کو سوا حبلہ اور سمر (دو کانٹے دار درخت) کے پتوں کے اور کوئی خوراک نہ ملتی ہم لوگوں کو اس وقت بکری کی طرح سوکھی مینگنیاں آیا کرتی ان میں تری کا نام نہ ہوتا اب بنی اسد کے لوگ مجھ کو اسلام کے احکام سکھلا کر درست کرنا چاہتے ہیں[۲] اگر میں اتنی مدت گزرنے پر بھی اسلام کے مسائل سے واقف نہ ہوا تو پھر میری کوشش سب برباد گئی میں بڑا کم نصیب ٹھہرا۔

* * *

۱۸۱۔ حَدَّثَنِيْ عُثْمٰنُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے مدینہ میں تشریف

[۱] سبحان اللہ اس حدیث میں آپ کا کھلا ہوا معجزہ ہے آپ نے جو دوسری بار ابوہریرہؓ کو دیکھ کر تبسم فرمایا وہ اس سے تھا کہ ابوہریرہؓ نے جو بے صبری کا خیال کیا تھا کہ دیکھیے دودھ میرے لیے بچتا ہے یا نہیں اس پر آپ مسکرائے ۱۲ منہ [۲] باوجود اتنے قدیم السلام ہونے کے ۱۲ منہ [۳] حالانکہ یہ بنو اسد کمبخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے اور طلیحہ بن خویلد کے جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا پیرو بن گئے تھے لیکن خالد بن ولید نے ان کو مار کر پھر مسلمان بنایا ان لوگوں نے سعد بن ابی وقاصؓ کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی تھی سعد کوفہ کے حاکم تھے یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے چہ خوش کل تو مسلمان ہوئے ہیں اور میری تعلیم کرتے ہیں ۱۲ منہ ؎

besturdubooks.wordpress.com

قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ ؁

لائے وفات تک کبھی تین رات برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی [۱]۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ هُوَ الْاَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا اَكَلَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْلَتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ اِلَّا اِحْدَاهُمَا تَمْرٌ ؁

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بغوی نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے انہوں نے مسعر بن کدام سے انہوں نے ہلال ابن حمید سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے ایک دن میں جب دو بار کھانا کھایا تو ایک کھانا کھجور تھا [۲]۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيْفٍ ؁

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توشک چمڑے کی تھی اس میں کھجور کی چھال (بجائے روئی کے) بھری ہوئی تھی۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ ؁

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے کہا ہم انس بن مالکؓ پاس جایا کرتے ان کا نان بائی (نام نامعلوم) کھڑا رہتا اور روٹیاں پکا پکا کر دیتا جاتا انسؓ لوگوں سے کہتے کھاؤ میں نے تو وفات تک بھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باریک چپاتی کھاتے نہیں دیکھا نہ آپ نے کبھی سموچی بھنی ہوئی بکری اپنی آنکھ سے دیکھی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

[۱] ایک روایت میں یوں ہے جو کی روٹی سے بھی دو دن پے در پے سیر نہیں ہوئے یعنی ایک دن روٹی ملی تو دوسرے دن نہ ملی یا پیٹ بھر کر نہ ملی ایک روایت میں ہے کہ ایک ایک ماہ تک آپ کے گھر میں چولہا نہ سلگتا کھجور اور پانی پر اکتفا کرتے ۱۲ منہ [۲] یعنی یہ نہیں ہوا کہ دونوں وقت کا کھانا آگ سے پکا ہوا اور تازہ ہو بلکہ ایک وقت اگر ایسا کھانا ملا تو دوسرے وقت کھجور پر اکتفا کی مجھ کو یاد ہے جب میں اور والد مغفور ۱۲۰۸ھ ہجری میں مدینہ منورہ گئے تھے تو والد صبح کو تو کھانا پکواتے اور شام کو آپ بھی کھجور کھاتے مجھ کو بھی کھجور کھلاتے مگر مدینہ منورہ کی کھجوریں سبحان اللہ ایسی عمدہ اور خوش ذائقہ تھیں کہ تمام کھانوں سے بہتر تھیں اگر پیچش کا ڈر نہ ہوتا تو شاید دونوں وقت ہم کھجور ہی کھایا کرتے ۱۲ منہ ؁

besturdubooks.wordpress.com

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے والد نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ کہتی تھیں ایک ایک مہینہ ہم پر سے گزر جاتا اور ہم گھر میں آگ نہ سلگاتے (کھانا نہ پکاتے) ہمارا کھانا بس یہی کھجور اور پانی ہوتا البتہ کہیں سے کچھ تھوڑا سا گوشت آجاتا تو اس کو بھی کھا لیتے)

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے عروہ سے کہا میرے بھانجے ہم دو مہینے میں تین نئے چاند دیکھتے تھے اور اس مدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ سلگائی جاتی (کھانا نہ پکایا جاتا) عروہ کہتے ہیں میں نے پوچھا پھر تمہاری گزر کس پر ہوتی تھی (کیا کھا کر رہتے تھے) انہوں نے کہا یہی دو کالی چیزیں پانی اور کھجور[1] پر سنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی انصاری لوگ پڑوسی تھے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) ان کے پاس دودھیل اونٹنیاں تھیں وہ اپنے گھروں سے آپ کے لیے دودھ بھیجتے تھے آپ ہم کو بھی دودھ پلاتے تھے۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد فضیل نے انہوں نے اپنے والد (فضیل بن غزوان) سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ (ہرم بن عمرو) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

[1] حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر عرب لوگوں کا محاورہ ہے کہ ایک کا نام یا وصف دوسری چیز پر بھی رکھ کر دیتے ہیں جیسے شمسین اور قمرین چاند اور سورج دونوں کو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ اٰلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔

وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے یا اللہ محمدؐ کی آل کو اتنی ہی روزی دے جتنی ضرور ہے[1]

بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ۔

باب عبادت میں میانہ روی اور اس پر ہمیشگی کرنے کا بیان۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رض اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ کَانَ یَقُوْمُ قَالَتْ کَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اشعث سے کہا میں نے والد (ابو الشعثا سلیم بن اسود) سے سنا کہا میں نے مسروق سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی عبادت پسند تھی انہوں نے کہا جو ہمیشہ کی جائے میں نے پوچھا آپ رات کو تہجد کے لیے کب اٹھتے انہوں نے کہا جب مرغ کی آواز سنتے (مرغ آدھی رات کے بعد دو تین بجے بانگ دیتا ہے۔)

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْهِ صَاحِبُهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نیک کام بہت پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرتا رہے۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی

[1] جتنے پر زندگی قائم رہ سکتی ہے باقی غنا اور تونگری اور کثرت مال کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی آپ کی وفات کے بعد آپ کی آل پر ہمیشہ دنیا کی تکلیفیں گزرتی رہیں حضرت فاطمہؓ آپ کی اکلوتی صاحبزادی نے تو تونگری اور دولت کا زمانہ ہی نہیں دیکھا وہ اس سے پہلے ہی رہگرائے عالم جاودانی ہوئیں اور ساری عمر تنگی اور تکلیف ہی میں گزرانی اس کے بعد امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو گو دنیا کی تنگی نہ تھی مگر ہمیشہ ان دونوں شہزادوں نے فقیرانہ بسر کی اور کئی بار اپنا سارا مال اسباب اللہ کی راہ میں لٹا دیا پھر امام حسنؓ کو زہر دے دیا گیا اور امام حسینؓ کس سختی کے ساتھ مع اپنے عزیز و اقربا کے شہید کیے گئے ان کے بعد جتنے امام ان دونوں اماموں کی اولاد میں گزرے وہ بنی امیہ اور عباسیہ حاکموں کے ہاتھوں ساری عمر تکلیف ہی میں رہے کوئی قید کیے گئے کوئی قتل کیے گئے کوئی چھپے رہے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اب تک دنیا کی حکومت اور دولت اور راحت نہ ملی دوسرے الغتے خوب چین کرتے رہے اخیر زمانہ میں مولانا اسمٰعیل صاحب دہلوی نے چاہا تھا کہ بنی فاطمہؓ کو امیر المومنین بنائیں اور سید احمد صاحب بریلوی سے بیعت بھی کی تھی مگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا سید صاحب مع اپنے رفقاء کے کفار سکھ کے ہاتھوں شہید ہوئے اب جو کچھ امید ہے وہ امام مہدی کے ظہور پر ہے واللہ المستعان ۱۲ منہ [2] یہ نہیں کہ چار دن کی پھر چھوڑ دی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنَجِّيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا ؛

ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو اپنے عملوں کی وجہ سے نجات نہ ہوگی (بلکہ پروردگار کے فضل وکرم سے) لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو فرمایا مجھ کو بھی نہ ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے[1] تم کو چاہیئے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو[2] اور میانہ روی اختیار کرو[3] صبح اور شام اسی طرح رات کو ذرا چل لیا کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے[4]

١٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا أَنْ لَّنْ يُّدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللّٰهِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور یہ سمجھ لو کہ اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی بہشت میں نہیں جانے کا (بلکہ پروردگار کے فضل وکرم سے) اور اللہ کو سب عملوں سے وہ عمل بہت

[1] قرآن شریف میں جو ہے وتلک الجنۃ التی اورثتموہا بما کنتم تعملون اس کے معارض نہیں ہے کیونکہ عمل صالح بھی منجملہ اسباب دخول جنت ایک سبب ہے لیکن اصلی سبب رحمت اور عنایت الٰہی ہے بعضوں نے کہا آیت میں ترقی درجات مراد ہے نہ محض دخول جنت اور ترقی درجات اعمال صالحہ کے لحاظ سے ہوگی اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اعمال صالحہ کرنے والے کو بہشت میں لے جانا اللہ پر واجب ہے معاذ اللہ ١٢ منہ [2] سبحان اللہ کیا عمدہ اور حکیمانہ تعلیم ہے مطلب یہ ہے کہ دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ ٹھوکر کھا کر گرتا ہے پھر ایک قدم بھی چلنے کے قابل نہیں رہتا اور منزل مقصود پر نہیں پہنچتا لیکن آہستہ ہر روز چلنے والا جو تھوڑا صبح شام تھوڑا رات کو بطور تفریح چلا کرے ہزاروں کوس کو طے کر لیتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے صبح اور شام اور رات کو تھوڑا چلنے سے مقصود یہ ہے کہ آدمی صبح اور شام کو اسی طرح رات کو تھوڑی سے عبادت کر لیا کرے اور ہمیشہ کرتا رہے بس اتنی عبادت اس کی نجات اور فائز المرام ہونے کے لیے کافی ہے یہ تین وقت نہایت متبرک وقت ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنا بہت فائدہ دیتا ہے حضرت جنیدؒ کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہو کیا حال ہوا انہوں نے وہ سب لطائف ظرائف عشقیہ باتیں ہوا ہو گئیں کچھ کام نہ آئیں سحر کے قریب جو ہم تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے وہ کام آئیں انہی کی بدولت نجات پائی اوپر گزر چکا ہے کہ تمام صالحین اور اولیاء اللہ نے قیام شب نہیں چھوڑا رات کو تھوڑی بہت عبادت سب نے کی ہے اور جو درویش شب بیداری نہیں کرتا اور ساری رات پڑا سوتا رہتا ہے وہ درویش نہیں ہے اہل حدیث کو لازم ہے کہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو کر جس قدر ہو سکے نماز اور تلاوت قرآن میں مصروف رہا کریں ١٢ منہ [3] یعنی سنت کے مطابق خلوص نیت سے ١٢ منہ [4] بہت محنت نہ اٹھاؤ کہ طبیعت اکتا جائے اور نیک عمل چھوڑ دے ١٢ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَاِنْ قَلَّ ۔

١٩٢۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ وَقَالَ اكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ ۔

١٩٣۔ حَدَّثَنِیْ عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَّاَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيْعُ ۔

١٩٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّهُ لَا يُدْخِلُ

پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے گو تھوڑا ہو۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کو کونسا نیک عمل پسند ہے آپ نے فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے گو تھوڑا ہو اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نیک کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی طاقت ہے (جو ہمیشہ نبھ سکے)

ہم سے عثمان ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر عبادت کیا کرتے تھے کیا کوئی خاص دن عبادت کیا کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں آپ کی عبادت مدامی تھی اور کون تم میں سے ایسی عبادت کر سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کر سکتے تھے[1]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن زبرقان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو جو نیک کام کرو وہ ٹھیک طور سے کرو[2] اور حد سے نہ بڑھ جاؤ بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی کرو نہ افراط نہ تفریط) اور خوش رہو

---

[1] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل و جگر تھا کہ نو بیبیاں ان کے سوا حرمین بال بچے خانگی فکریں سب رکھ کر پھر تعلیم امت اور تکمیل عموم خلق اور دعوت عام کے کل کام اس پر فوجی اور ملکی کام اس پر انتظامی اور سیاسی امور اس پر عبادت الٰہی یہ سب چیزیں نہایت اعتدال اور انتظام اور ہمیشگی کے ساتھ بجا لاتے تھے اور پھر خوش مزاج اور ہنس مکھ ہر ایک سے بڑی خوش اخلاقی اور مہربانی کے ساتھ ملاقات کرتے تھے کیا کسی فقیر اور درویش کی مجال ہے کہ آنحضرتؐ کی سی فکریں ایک عالم کی اپنے سر لے کر ایک دن بھی اس خوبی کے ساتھ گزار سکے ان سارے فقیروں اور درویشوں کی عبادت آنحضرتؐ کی ایک گھنٹہ کی عبادت کے برابر نہ تھی یہ بہت سہل ہے کہ ایک سونٹا لے کر لنگوٹ باندھ کر سب سے الگ ایک پہاڑ پر جا بیٹھے اور درویش بن گئے ۱۲ منہ

[2] سنت کے موافق خلوص کے ساتھ تاکہ قبول ہو۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّرَحْمَةٍ قَالَ اَظُنُّهُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَاَبْشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَدَادًا سَدِيْدًا صِدْقًا ؀

اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھو (اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو) اس لیے کہ عمدہ اعمال کسی کو بہشت میں نہیں لے جا سکتے (بلکہ کار بعنایت ست باقی ہمہ حکایت) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بھی عمدہ اعمال بہشت میں نہیں لے جائیں گے فرمایا مجھ کو بھی یہ اعمال بہشت میں نہیں لے جانے کے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی بخشش اور کرم سے لے جائے تو اور بات ہے[۱] علی بن عبداللہ مدینی نے کہا میں سمجھتا ہوں موسیٰ بن عقبہ نے یہ حدیث ابو سلمہ سے ابو النضر (سالم بن ابی امیہ) کے واسطے سے سنی ہے ابو سلمہ نے حضرت عائشہ سے اور عفان بن مسلم نے کہا ہم سے وہیب نے[۲] بیان کیا انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا درستی کے ساتھ عمل کرو اور خوش رہو مجاہد نے کہا اس کو فریابی اور طبرانی نے وصل کیا، قرآن میں (سورۂ احزاب میں) جو آیا ہے قولاً سدیداً تو سدید اور سداد کے معنی سچی ٹھیک بات ہے[۳]۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن فلیح نے، کہا ہم سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی، اس کے بعد آپ منبر پر چڑھ گئے اور مسجد میں ہاتھ سے قبلے کی طرف اشارہ کیا۔ فرمایا ابھی جب میں تم کو نماز پڑھا چکا، اس

[۱] مسلمانوں رونے کا مقام ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اعمال کا بھروسہ نہ تھا تو تمہاری عبادت اور پرہیزگاری کیا چیز ہے جس پر ناز کرو اور اللہ کے دوسرے بندوں کو حقیر سمجھو ہم کیا ہمارے اعمال کیا ۱۲ منہ [۲] جو امام بخاری کے شیخ تھے اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کو لا کر امام بخاری نے علی بن مدینی کا یہ گمان رفع کیا کہ اگلی روایت منقطع ہے کیونکہ اس میں موسیٰ کے سماع کی ابو سلمہ سے صراحت ہے ۱۲ منہ
[۳] حدیث میں سددوا کا لفظ آیا تھا سدید اور سداد کا بھی وہی مادہ ہے اس مناسبت سے امام بخاری نے اس کی تفسیر یہاں بیان کر دی ۱۲ منہ

وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ؂

دیوار کی طرف مجھ کو بہشت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی میں نے (ساری عمر میں آج کی طرح نہ کوئی بہشت کی سی خوبصورت چیز دیکھی نہ دوزخ کی سی ڈراونی [۱]

بَابُ الرَّجَآءِ مَعَ الْخَوْفِ

باب اللہ تعالیٰ سے امید اور ڈر دونوں رکھنا [۲]

وَقَالَ سُفْيٰنُ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰاةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؂

سفیان بن عیینہ نے کہا قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں، گزری جتنی (سورہ مائدہ کی) یہ آیت ہے اے پیغمبر کہہ دے تمہارا طریق (مذہب) کوئی چیز نہیں ہے جب تک توراۃ اور انجیل اور ان کتابوں پر جو تم پر اتریں پورا عمل نہ کرو [۳]

۱۹۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَّاَرْسَلَ فِيْ خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَّاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَاْمَنْ مِّنَ النَّارِ ؂

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عمرو بن ابی سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو بنایا اس کے سو حصے کیئے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ایک حصہ اپنی تمام مخلوقات کو عنایت فرمایا [۴] اگر کافر کو اللہ تعالےٰ کا پورا رحم معلوم ہو جائے تو (یا وجود کفر کے بہشت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ تعالےٰ کا پورا عذاب معلوم ہو جائے تو کبھی دوزخ سے نڈر نہ ہو [۵]

---

۱ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا مقصود یہ ہے کہ آدمی بہشت اور دوزخ کا ہمیشہ دھیان رکھے اور اس دھیان کی وجہ سے نیک عمل ہمیشہ کرتا رہے تو باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ ۲ یہی ایمان ہے اگر امید جاتی رہی اور بالکل ناامیدی تب بھی خرابی ہے نہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون اگر اپنے نیک اعمال کے بھروسے پر امید ہی امید رہ گئی ڈر جاتا رہا جب بھی خرابی ہے فلا تخشوہم واخشونی ۱۲ منہ ۳ یہ اثر کتاب التفسیر میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۴ اس آیت کی سختی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ فرمایا کہ جب تک کتاب الٰہی پر پورا پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کوئی چیز نہیں ہے ۱۲ منہ ۵ یہ اسی حصہ کا اثر ہے کہ آدمی ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں ۱۲ منہ ۶ مومن کتنے بھی نیک اعمال کرتا ہو لیکن ہر وقت اس کو ڈر رہتا ہے شاید میری نیکیاں بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہوئی ہوں اور شاید میرا خاتمہ برا ہو جائے ابوعثمان نے کہا گناہ کرتے جانا اور پھر نجات کی امید رکھنا بدبختی کی نشانی ہے علماء نے کہا ہے کہ حالت صحت میں اپنے دل پر خوف غالب رکھے اور مرتے وقت اس کے کرم و رحم کی زیادہ امید رکھے ۱۲ منہ ؂

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ١١٦ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ

اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ قَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ ۔

باب حرام کاموں سے بچے رہنا ان سے صبر کیے رہنا

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ زمر میں) فرمایا صبر کرنے والوں کو ان کا پورا ثواب بے حساب ملے گا[۱] اور حضرت عمرؓ نے کہا ہم نے تو عمدہ عیش صبر ہی میں پایا۔

۱۹۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْاَلْهُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا اَعْطَاهُ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ اَنْفَقَ بِيَدِهِ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ لَا اَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَاِنَّهُ مَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی ان کو ابوسعید خدریؓ نے انصار کے کئی لوگوں نے (جن کے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (روپیہ پیسہ مانگا) جس نے مانگا آپ نے اس کو دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا جب آپ نے دونوں ہاتھوں سے جو کچھ تھا وہ خرچ کر ڈالا اس وقت فرمایا دیکھو میرے پاس جو آئے گا میں اس کو تم سے اٹھا کر رکھنے والا نہیں بات یہ ہے کہ جو کوئی رحتے المقدور سوال سے بچنا چاہے گا اللہ بھی اس کو غیب سے دے گا سوال سے بچائے گا اور جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرنا چاہے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور جو شخص بے پروا رہنا پسند کریگا اللہ کو بے پرواہ کر دیگا[۲] اور اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت صبر سے بڑھ کر تم کو نہیں ملی[۳]۔

۱۹۸ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ اَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) اتنی نماز پڑھتے آپ کے پاؤں سوج یا پھول جاتے لوگ آپ سے کہتے[۴] تو آپ

---

[۱] صبر کہتے ہیں بری بات سے نفس کو روکنا اور زبان سے کوئی کلمہ شکوہ اور شکایت کا نہ نکالنا اللہ کے کرم و رحم کا منتظر رہنا ذوالنونؒ نے کہا صبر کیا ہے بری باتوں سے دور رہنا بلا کے وقت اطمینان رکھنا کتنی ہی محتاجی آئے مگر بے پرواہ رہنا ابن عطا نے کہا صبر کیا ہے بلائے الٰہی پر ادب کے ساتھ سکوت کرنا ۱۲ منہ [۲] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] لوگوں کا محتاج نہیں کرتے گا ۱۲ منہ [۴] صبر تلخ ست و لیکن بر شیرین دارد × صبر عجیب نعمت ہے صابر آدمی کی طرف اخیر میں سب کے دل مائل ہو جاتے ہیں سب اس کی ہمدردی کرنے لگتے ہیں ۱۲ منہ [۵] آپ کیوں اتنی عبادت کرتے ہیں اللہ نے تو آپ کے اگلے اور پچھلے سب قصور بخش دیئے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَيَقُولُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟

فرماتے کیا میں حق تعالیٰ کا شکر یہ نہ ادا کروں [۵۲]

باب ۱۱ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ -

باب اللہ پر جو بھروسا کرے تو اللہ اس کو بس کرتا ہے۔

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ ۔

اور ربیع بن خثیم (تابعی) نے کہا [۵۳] یہ جو اللہ فرماتا ہے جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے ایک نہ ایک نکلنے کی صورت بنا دے گا یعنی ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی ۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا میں نے حصین بن عبدالرحمن سے سنا وہ کہتے تھے میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب بہشت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ منتر کرتے ہیں نہ برا شگون لیتے ہیں اپنے پروردگار پر (ہر کام میں) بھروسا کرتے ہیں [۵۴]

باب ۱۸ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ ۔

باب بے فائدہ بک بک لگانا منع ہے ۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا مجھ سے کئی آدمیوں نے جیسے مغیرہ بن مقسم اور فلانے (مجالد بن سعید ان کی روایت کو ابن خزیمہ نے نکالا) اور ایک اور تیسرے شخص (داؤد بن ابی ہند) نے [۵۵] انہوں نے شعبی سے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا مجھ کو ایک حدیث لکھ بھیجو جو تم نے

---

[۵۱] کی اس عنایت و نوازش ۱۲ منہ [۵۲] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آپ نے عبادت الٰہی کے لیے محنت اور تکلیف اٹھانے پر صبر کیا اور نفس کو اپنی خواہش یعنی آرام و راحت سے باز رکھا [۵۳] اس کو طبرانی اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] بھروسے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اسباب کا حاصل کرنا چھوڑ دے نہیں اسباب حاصل کرے لیکن مقصود کا حاصل ہونا پروردگار کی مرضی اور ارادے پر منحصر سمجھے اور اگر مقصود حاصل ہو جائے تو یہ خیال نہ کرے کہ اسباب کی وجہ سے حاصل ہوا بلکہ پروردگار کی عنایت اور نوازش سمجھے ۱۲ منہ [۵۵] ان کی روایت کو ابن حبان نے نکالا یا زکریا یا اسمٰعیل نے جن کی روایتوں کو طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ [۵۶] سورہ طلاق میں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَّهَاتِ وَعُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مغیرہ نے جواب میں یہ لکھوایا ، میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر کہتے مغیرہ نے یہ بھی لکھوایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیفائدہ) بک بک سے منع فرماتے[1] اسی طرح بہت سوال کرنے سے (بے ضرورت مسئلے پوچھنے سے) اسی طرح پیسہ برباد کرنے سے اسی طرح جو دینا چاہیئے اس کو نہ دینے اور جو نہ لینا چاہیے اس کو مانگنے[2] سے اسی طرح ماؤں کی نافرمانی ایذا دہی سے اسی طرح لڑکیوں کو زندہ گاڑنے[3] سے اور (اسی سند سے) ہشیم سے روایت ہے کہا ہم کو عبدالملک بن عمیر نے خبر دی کہا میں نے وراد سے سنا (جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے) ، وہ یہی حدیث مغیرہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔

باب ۱۱۹ حِفْظِ اللِّسَانِ۔

باب زبان کو روکے رہنا[4]۔

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ

اور آنحضرتؐ کا یہ فرمانا جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے ورنہ خاموش رہے[5] اور اللہ تعالی نے (سورۂ قاف میں) فرمایا جہاں اس نے کوئی بات

---

[1] یعنی ان باتوں سے جن میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا ہمارے زمانہ میں بہت لوگوں نے اس حدیث کا خیال چھوڑ دیا ہے اور بیفائدہ غپ شپ لگانا اچھا سمجھتے ہیں کہتے اس میں دل بہلتا ہے ارے کم بخت دل بہلانے کے لیے دوسرے مفید کام کیا کم ہیں کوئی علم و ہنر سپاہ گری کے فنون سیکھو صنعت اور زراعت اور کیمیا کے تجربے کرو کیمیا سے وہ مراد نہیں ہے کہ تانبا یا رانگہ یا پیتل سے سونا چاندی بنانا یہ تو ایک حرکت لغو اور اضاعت مال اور اضاعت وقت ہے بلکہ کیمیا کا علم مراد ہے یعنی ہر چیز کی تحلیل اور ترکیب کا علم اسی طرح عمدہ عمدہ آلات اور مشینیں طیار کرو اور انواع واقسام کے ظروف اور اشیاء اور روشنی کے سامان ان میں ہم دنیاوی فائدہ ہے۔ ہم دین کی قوت ہے ۱۲ منہ [2] پیسہ برباد کرنا یعنی اسراف کرنا جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے جو دینا چاہیئے مثلاً جو سامان عاریت مانگا کرتے ہیں جیسے تو اتغاری پانی آگ برتن باسن وغیرہ اس کو روکنا نہ دینا جو نہ لینا چاہیئے مثلاً مال حرام سود وغیرہ ۱۲ منہ [3] جیسے عرب کے مشرک کیا کرتے تھے ۱۲ منہ [4] غیبت اور جھوٹ اور ان باتوں سے جو منع ہیں ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر بھی موصولاً گزر چکی ہے آگے بھی آتی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَتِيدٌ ؂

٭ ٭ ٭

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ اَبَاحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ ؂

۲۰۲۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ ؂

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ جَائِزَتُهٗ قِيْلَ مَا جَائِزَتُهٗ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ

منہ سے نکالی ایک چوکیدار فرشتہ اس کے لکھنے کو تیار ہے۔

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے سنا۔ انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ضمانت دے۔ اس چیز کی جو اس کے دونوں جبڑوں کے بیچ میں ہے (یعنی زبان کی) اور جو اس کے دونوں پاؤں کے بیچ میں ہے (یعنی شرمگاہ کی) تو میں اس کے لیے بہشت کی ضمانت کرتا ہوں[1]۔

مجھ سے عبد العزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے (بلکہ اس سے اچھا سلوک کرے مسلم) اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابو شریح خزاعی سے انہوں نے کہا میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ضیافت (مہمانداری) تین دن تک ہے مگر جو لازمی ہے وہ تو پوری کرو صحابہ نے عرض کیا لازمی کتنی ہے آپ نے فرمایا ایک دن رات[2] اور جو شخص اللہ اور

[1] زبان کی ضمانت یہ ہے کہ کفر اور شرک کا کلمہ زبان سے نہ نکالے غیبت اور جھوٹ سے پرہیز رکھے شرمگاہ کی ضمانت یہ ہے کہ زنا اور لواطت حرامکاری نہ کرے ۱۲ منہ [2] یعنی دو وقت صبح و شام کا کھانا کھلانا اس دن کھانے میں تکلیف کرنا چاہیے اور معمول سے اچھا کھانا چاہیے باقی دونوں میں جو ماحضر ہو وہ سامنے رکھ سکتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ ؁

۲۰۴۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ ؁

۲۰۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ ؁

پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے ورنہ خاموش رہے[۱]۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ تیمی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی ایک بات منہ سے نکال بیٹھتا ہے اس کو سوچتا نہیں[۲] اس کی وجہ سے دوزخ میں اتنی دور گر پڑتا ہے، (اتنا گڑھے میں چلا جاتا ہے) جتنی دور پورب ہے پچھم سے)

مجھ سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوالنضر سے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بندہ کبھی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس میں اللہ کی رضامندی ہوتی ہے وہ اس پر کچھ خیال نہیں کرتا (اس کو کوئی بڑی نیکی نہیں سمجھتا) حالانکہ اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور کبھی بندہ اللہ کی ناراضگی کی بات منہ سے نکال بیٹھتا ہے وہ اس کو کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے دوزخ میں گر جاتا ہے[۳]۔

---

[۱] منہ سے گالی گلوچ غیبت جھوٹ کفر شرک کی باتیں نکالنے سے خاموش رہنا بہتر ہے ؎ نیاموزد بہائم از تو گفتار ؛ تو خاموشی بیاموز از بہائم ۱۲ منہ [۲] کہ وہ کیسی کفر اور بے ادبی کی بات ہے ۱۲ منہ [۳] قسطلانی نے کہا اللہ کی رضامندی کی بات یہ ہے کہ کسی مسلمان کی بھلائی کی بات کہے جس سے اس کو فائدہ پہنچے اور ناراضی کی بات یہ ہے کہ مثلاً ظالم بادشاہ یا حاکم سے مسلمان بھائی کی برائی کرے اس نیت سے کہ اس کو ضرر پہنچے ابن عبدالبر سے ایسا ہی منقول ہے ابن عبدالسلام نے کہا ناراضی کی بات سے وہ بات مراد ہے جس کا حسن اور قبح معلوم نہ ہو ایسی بات منہ سے نکالنا حرام ہے تمام حکمت اور اخلاق کا خلاصہ اور اصل الاصول یہ ہے کہ آدمی سوچ کر بات کہے بن سوچے جو منہ پر آئے وہ کہہ دینا نادانوں کا کام ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ یہ بات جان کر بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور ٹرٹر بے فائدہ باتیں کیے جاتے ہیں ایسا علم بغیر عمل کے کیا فائدہ دیگا ۱۲ منہ

بابُ ۱۲۰ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ۔

بابُ ۱۲۱ الْخَوْفِ مِنَ اللهِ ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِاَهْلِهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَخُذُوْنِيْ فَذَرُّوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوْا بِهِ فَجَمَعَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِيْ اِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيْمَنْ كَانَ سَلَفَ اَوْ قَبْلَكُمْ اٰتَاهُ

باب اللہ کے ڈر سے رونے کی فضیلت

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ حشر کے دن (اپنے) سایہ میں رکھے گا جو (تنہائی میں) اللہ کی یاد کرے اس کی آنکھیں بہ نکلیں۔

باب اللہ سے ڈرنے کی فضیلت

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگلی امتوں (بنی اسرائیل) میں ایک شخص کو اپنے برے اعمال کا ڈر تھا وہ (مرتے وقت) اپنے لوگوں سے کہنے لگا جب میں مر جاؤں تو میرا لاشہ لے کر اس کو ریزہ ریزہ کر کے سخت گرمی کے دن میں (جب زور کی ہوا چلتی ہے) سمندر میں بکھیر دینا اس کے وارثوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے (بدن کے) سب اجزا جمع کئے اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا میں نے والد (سلیمان تیمی) سے سنا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے ابو سعید سعد بن مالک خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک اگلے زمانہ کے یا تم سے پہلے کے ایک شخص کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ

---

۵ یعنی ان میں سے ایک وہ شخص بیان کیا ۱۲ منہ ۲ اس کا ڈر نا پروردگار جل شانہ کو پسند آگیا وہ عجیب نکتہ نواز ہے دوسری روایت میں یوں ہے میرا لاشہ جلا کر پیس کر آدھی راکھ جنگل میں اور آدھی سمندر میں بکھیر دینا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللهُ مَالًا وَّ وَلَدًا يَعْنِيْ اَعْطَاهُ قَالَ
فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيْهِ اَيَّ اَبٍ كُنْتُ قَالُوْا
خَيْرَ اَبٍ قَالَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ
اللهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ
وَاِنْ يَّقْدَمْ عَلَى اللهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوْا
فَاِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ حَتّٰى اِذَا
صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِيْ اَوْ قَالَ
فَاسْهَكُوْنِيْ ثُمَّ اِذَا كَانَ رِيْحٌ عَاصِفٌ
فَاَذْرُوْنِيْ فِيْهَا فَاَخَذَ مَوَاثِيْقَهُمْ عَلٰى
ذٰلِكَ وَرَبِّيْ فَفَعَلُوْا فَقَالَ اللهُ كُنْ
فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَيْ عَبْدِيْ
مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ
اَوْ فَرَقٌ مِّنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَحِمَهُ
اللهُ فَحَدَّثْتُ اَبَا عُثْمٰنَ فَقَالَ سَمِعْتُ
سَلْمَانَ غَيْرَ اَنَّهٗ زَادَ فَاَذْرُوْنِيْ فِي
الْبَحْرِ اَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ
عُقْبَةَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۞

بَابُ ۱۲۲ الْاِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِيْ.

۲۰۹ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ
عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

نے اس کو مال اور اولاد دی تھی جب وہ مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا میں تمہارا کیسا باپ تھا انہوں نے کہا بہت اچھا (شفیق) باپ تب اس نے کہا دیکھو میں نے اللہ کی درگاہ میں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کی قتادہ نے اس کی تفسیر یوں کی یعنی کوئی نیکی اللہ کے پاس جمع نہیں رکھی اور اگر میں کہیں خدا کے سامنے پہنچ گیا تو ضرور مجھ کو عذاب ہو گا تم ایسا کرنا جب میں مر جاؤں تو میرا لاشہ جلا ڈالنا جب جل کر کوئلہ ہو جاؤں تو خوب پیسنا (ریزہ ریزہ کرنا) اور جس دن تیز آندھی ہو یہ راکھ ہوا میں بکھیر دینا (اڑا دینا) اس نے اپنی اولاد سے قسم دے کر یہ عہد و پیمان لیا (پھر دنیا سے رخصت ہوا) اس کی اولاد نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے ایک کلمہ فرمایا کن وہ شخص (سامنے) کھڑا ہو گیا [1] پروردگار نے پوچھا میرے بندے تو نے یہ حرکت کیوں کی اس نے عرض کیا پروردگار فقط تیرے ڈر یا خوف سے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ کیا اس پر رحم کیا (سارے گناہ بخش دیئے) سلیمان تیمی یا قتادہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے بیان کی انہوں نے کہا میں نے سلمان فارسی سے سنا وہ بھی ایسی ہی حدیث روایت کرتے تھے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میری راکھ سمندر میں بکھیر دینا یا کچھ ایسا ہی دوسرا کلمہ اور معاذ بن معاذ تیمی نے کہا [2] ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا کہا میں نے ابو سعیدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی۔

باب گناہوں سے باز رہنے کا بیان

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] وہاں کیا دیر ہے کن فرماتے ہی سب اجزاء جمع ہو گئے ۱۲ منہ [2] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ ؞

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا ؞

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو جو تمہاری طرف بھیجا ہے اور جو کلام دے کر بھیجا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی قوم والوں پاس آئے اور کہے میں دشمنوں کی فوج اپنی آنکھ سے دیکھ کر آیا ہوں میں ننگا ڈرانے والا ہوں[1] بھاگو بھاگو (اپنی جان بچاؤ) اب کچھ لوگ تو اس کی بات مان لیں اور رات ہی رات اطمینان سے نکل جائیں، انہوں نے تو اپنی جان بچالی اور کچھ لوگ اس کی بات نہ مانیں[2] پھر فجر ہی فجر دشمن کی فوج آن کر ان کو تباہ کر ڈالے[3]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص کی جس نے (اندھیری رات میں) آگ سلگائی جب گرداگرد روشنی پھیل گئی تو کیڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے وہ ان کو ہٹاتا ہے (کہتا ہے ارے کم بختو کیوں اپنی جان کھوتے ہو) لیکن وہ مانتے ہی نہیں اس میں گرے پڑتے ہیں میں بھی اسی طرح تمہاری کمریں تھامے ہوئے کہہ رہا ہوں ارے دوزخ سے بچو (کہتا ہوں) سے باز رہو) مگر تم ہو کہ سنتے ہی نہیں اس میں گرے پڑتے ہو۔

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] یہ عرب میں ایک مثل ہوگئی ہے ہوا یہ تھا کہ کسی زمانہ میں دشمن کی فوجیں ایک ملک پر چڑھ کر گئیں تھیں ان ملک والوں میں سے ایک شخص ان فوجوں کو ملا انہوں نے اس کو پکڑا اور اس کے کپڑے اتار لیے وہ اسی حال میں ننگ دھڑنگ بھاگ نکلا اور اپنے ملک والوں کو جاکر خبر دی کہ جلدی اپنا بندوبست کرلو دشمن آن پہنچا اس کے ملک والوں نے اس کی تصدیق کی چونکہ وہ برہنہ اور ننگا بھاگتا آرہا تھا اور اس کی عادت ننگے پھرنے کی نہ تھی ۱۲ منہ [2] اس کو جھوٹا سمجھیں اپنے مکانوں میں پڑے رہیں ۱۲ منہ [3] باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گناہوں سے اللہ کی ناراضی سے ڈرایا اور خبر دی کہ اللہ کا عذاب گناہ گاروں کے لیے طیار ہے تو گناہوں سے توبہ کر کے اپنا بچاؤ کرلو پھر جس نے آپ کی بات مانی اسلام قبول کیا ترک اور کفر اور گناہ سے توبہ کی وہ تو بچ گیا اور جس نے نہ مانی وہ صبح ہوتے ہی یعنی مرتے ہی تباہ ہوگیا عذاب ابدی میں گرفتار ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ؕ

فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن کو اللہ نے منع کیا ہے[1]

بَابُ ۱۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ؕ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں[2] تو تم (بہت) کم ہنستے اکثر روتے رہتے۔

۲۱۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ؕ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ابوہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تم لوگ وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے بہت۔

۲۱۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ؕ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے موسیٰ بن انس سے انہوں نے اپنے والد انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم وہ باتیں جانتے ہوتے جن کو میں جانتا ہوں تو ہنستے کم روتے بہت

بَابُ ۱۲۴ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب دوزخ نفسانی خواہشوں سے ڈھنکی ہوتی ہے[3]

۲۱۴ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] جب کہ فتح ہو گیا تو ہجرت کا حکم جاتا رہا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں کو جو مکہ کے بعد اسلام لائے خوش کرنے کے لیے یہ فرمایا کہ جو کوئی گناہوں اور بری باتوں کو چھوڑ دے وہ بھی مہاجر ہے اس قسم کے مہاجرین قیامت تک باقی رہیں گے ۱۲ منہ [2] اللہ کے جلال اور غضب اور دوزخ کے عذابات کو ۱۲ منہ [3] جو شخص نفسانی خواہشوں میں پڑ گیا اس نے گویا دوزخ کا حجاب اٹھا دیا اب دوزخ میں پڑ جائے گا قرآن شریف میں بھی یہی مضمون ہے فاما من طغی و آثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماوی واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ ؛

بَابٌ ۱۲۵ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ ؛

۲۱۵۔ **حَدَّثَنِيْ** مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ ؛

۲۱۶۔ **حَدَّثَنِيْ** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ؛

بَابٌ ۱۲۶ لِيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ ؛

۲۱۷۔ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

نے فرمایا دوزخ کا حجاب نفسانی خواہشیں ہیں[1] اور بہشت کا حجاب وہ باتیں ہیں جو نفس کو بری معلوم ہوتی ہیں[2]۔

باب دوزخ اور بہشت جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ نزدیک ہیں[3]۔

مجھ سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور بن معتمر اور اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں تقوٰی اور پرہیزگاری کرتا ہے تو یہ سمجھے کہ بہشت جوتی کے تسمے سے زیادہ نزدیک ہے اسی طرح (جب گناہ اور نافرمانی کرے تو) دوزخ بھی۔

مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہت سچا کلام جو ایک شاعر (لبید بن ربیعہ) نے کہا ہے یہ مصرع ہے۔ فانی ہے جو کچھ کہ ہے غیر خدا[4]۔

باب آدمی کو دنیا میں ان لوگوں کو دیکھنا چاہیئے جو[5] اپنے سے کم ہیں[6] اور ان کو نہیں دیکھنا چاہیئے جو اپنے سے بڑھ کر ہیں۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج

---

۱ جیسے زنا چوری شراب خواری وغیرہ ۱۲ منہ ۲ جیسے عبادت تقوے پرہیزگاری وغیرہ ۱۲ منہ ۳ مطلب یہ ہے کہ آدمی ثواب کی بات کو گو وہ ادنے درجہ کی ہو حقیر نہ سمجھے شاید وہی اللہ جل جلالہ کے پسند آجائے اور اس کو نجات ملجائے اسی طرح بری اور گناہ کی بات کو چھوٹی اور حقیر نہ سمجھے شاید اللہ تعالیٰ کو ناپسند آئے اور دوزخ میں اس کا ٹھکانا بنائے ۱۲ منہ ۴ اس کا دوسرا مصرع یہ ہے کوئی مزہ رہتا نہیں ہرگز سدا ۱۲ منہ ۵ مال و دولت دنیاوی شوکت میں ۱۲ منہ ۶ تاکہ اللہ کا شکر دل میں پیدا ہو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ ۔

بَابٌ ١٢٧ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ اَوْ بِسَيِّئَةٍ

٢١٨۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدٌ اَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً ۔

بَابٌ ١٢٨ مَا يُتَّقٰى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ

٢١٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ اِنْ كُنَّا نَعُدُّ عَلٰى عَهْدِ

سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جب آدمی کی نگاہ اس شخص پر پڑے جو مال اور جمال (حسنِ صورت) میں اپنے سے بڑھ کر ہو تو ان لوگوں کو دیکھے جو ان باتوں میں اس سے کم ہوں۔

باب بھلائی یا برائی کا قصد کرنا۔

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے، کہا ہم سے جعد بن دینار نے کہا ہم سے ابوعثمان رازی نے کہا ہم سے ابورجاء عطاردی نے انھوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے اپنے پروردگار سے روایت کی، پروردگار نے بھلائیاں اور برائیاں سب لکھ لیں، پھر اس کی تفصیل یوں بیان کی، جو شخص کسی بھلائی کا قصد کرے لیکن اس کو بجا نہ لائے، جب بھی اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھ لی جائے گی، اگر قصد کر کے اس کو بجا بھی لائے تو ایک نیکی کے بدل دس نیکیاں سات سو گنے تک لکھی جائیں گی[1] بہت گنے زیادہ تک اور جو شخص برائی کا قصد کرے لیکن (اللہ سے ڈر کر) باز رہے تو اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھی جائیگی[2] اگر قصد کے بعد اس کو کر ڈالے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی۔

باب چھوٹے اور حقیر گناہوں سے بھی بچے رہنا[3]۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے انھوں نے غیلان بن جریر سے، انھوں نے انس سے انھوں نے کہا، تم ایسے ایسے کام کرتے ہو جو تمھاری نظر میں بال سے بڑھ کر باریک ہیں (تم ان کو حقیر جانتے ہو بڑا گناہ نہیں سمجھتے) اور ہم لوگ

---

[1] جتنا اخلاص زیادہ ہوگا، اتنی ہی نیکیوں میں تضعیف زیادہ ہوگی، ایک کے بدل دس ادنے درجہ ہے اس سے زیادہ سات سو تک لکھی جا سکتی ہیں ۱۲ منہ [2] اگر برا کام کر ڈالے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی، یہ پروردگار کا فضل و کرم ہے اپنے بندوں پر ۱۲ منہ [3] ان کو حقیر نہ سمجھنا، گناہ ہر حال میں برا ہے، چھوٹا ہو یا بڑا اور بندے کو کیا معلوم ہے، شاید اللہ تعالیٰ اسی پر مواخذہ کر بیٹھے ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوبِقَاتِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُهْلِكَاتِ ؁

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان کاموں کو ہلاک کر دینے والا سمجھتے تھے۔ امام بخاری نے کہا حدیث میں جو موبقات کا لفظ ہے۔ اس کا معنی ہلاک کرنے والے۔

بَابُ ١٢٩ الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا ؁

باب عملوں میں خاتمہ کا اعتبار ہے اور خاتمہ سے ڈرتے رہنا (ایسا نہ ہو آخیر وقت برا عمل سرزد ہو)

٢٢٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَتَبِعَهٗ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا ؁

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں) ایک شخص (قزمان) کو دیکھا وہ مشرکوں سے خوب لڑ رہا تھا اور مسلمانوں کے بڑا کام آرہا تھا۔ فرمایا۔ جس شخص کو کوئی دوزخی آدمی دیکھنا منظور ہو وہ اس کو دیکھ لے یہ سن کر ایک شخص (اکثم بن ابی الجون) اس کے پیچھے ہوا، برابر اس کے ساتھ رہا، یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی قزمان) زخمی ہوا اور (زخموں کی تکلیف پر صبر نہ کرکے) یہ چاہا کہ جلدی سے مرجاؤں۔ اس نے کیا کیا، تلوار کی نوک اپنی چھاتیوں کے بیچ میں رکھی، اس پر اتنا بوجھ ڈالا کہ تلوار دونوں مونڈھوں کے درمیان پار نکل آئی[1] اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیکھو بعضا آدمی لوگوں کے خیال میں تو بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہے دوزخی اور بعضا آدمی لوگوں کی نظر میں تو دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا ہے بہشتی بات یہ ہے کہ عملوں میں خاتمہ کا اعتبار ہے[2]

---

[1] اس طرح اپنے تئیں حرام موت مارا ۱۲ منہ [2] یعنی اخیر مرتے وقت جس نے جیسا کام کیا اس کا اعتبار ہوگا اگر ساری عمر عبادت اور تقویٰ میں گذاری لیکن مرتے وقت گناہ میں گرفتار ہوا تو پچھلے نیک اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سوء خاتمہ سے بچائے رکھے اس حدیث سے یہ نکلا کہ کسی مسلمان کو گو وہ فاسق و فاجر ہو یا صالح اور پرہیزگار ہو ہم قطعی طور سے دوزخی یا بہشتی نہیں کہہ سکتے معلوم نہیں اس کا خاتمہ کیسا ہوتا ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا نام کن لوگوں میں لکھا گیا ہے۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان کو اپنے اعمال صالحہ پر مغرور اور فریفتہ نہ ہونا چاہیے اور ہمیشہ سوء خاتمہ سے ڈرتے اور لرزتے رہنا چاہیے اللہم احسن عواقب امورنا بالخیر۔ تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اہل حدیث اور ان لوگوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے عشق اور محبت رکھتے ہیں اکثر عمدہ خاتمہ ہوتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ١٣١ الْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَاطِ السُّوْءِ

٢٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَوْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٢٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ

باب: بُری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عطاء بن یزید نے خبر دی، ان سے ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا **دوسری سند** اور محمد بن یوسف فریابی نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے زہری نے انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ پوچھنے لگا یا رسول اللہ لوگوں میں کونسا شخص بہتر (افضل) ہے آپؐ نے فرمایا وہ شخص جو اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور وہ شخص جو کسی پہاڑ کی کھوہ میں[1] بیٹھ کر پروردگار کی عبادت کرے لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھے[2] شعیب کے ساتھ محمد بن ولید زبیدی اور سلیمان بن کثیر اور نعمان بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا[3] اور معمر بن راشد نے اس کو زہری سے انھوں نے عطاء سے یا عبیداللہ سے (شک کے ساتھ) انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا (اس کو امام احمد نے وصل کیا) اور یونس اور عبدالرحمن بن خالد بن مسافر اور یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی اس کو ابن شہاب سے روایت کیا، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے (صحابی کا نام نہ لیا[4])

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز ماجشون نے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے

[1] جنگل میں ایک گوشہ تنہائی میں ۱۲ منہ [2] نہ کسی کی غیبت کرے نہ کسی کو ستائے۔ امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے نماز درستی سے ادا کرے زکوٰۃ دیتا رہے یہاں تک کہ موت آن پہنچے ۱۲ منہ [3] زبیدی کی روایت کو امام مسلم نے اور سلیمان کی روایت کو ابوداؤد نے اور نعمان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] ان تینوں روایتوں کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ ؛

انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن ابی صعصعہ) سے، انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، ایک زمانہ (آیندہ) ایسا آئے گا مسلمان کا اچھا مال (جس میں اس کا دین آفتوں سے بچا رہے) یہ ہوگا، چند بکریاں جن کو وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور نالوں اور کھڈوں میں چراتا رہے، اپنے دین ایمان کو لے کر فسادوں سے ڈر کر (وہاں) بھاگ جائے[1]

باب ۱۳۱ رَفْعِ الْأَمَانَةِ ؛

باب (اخیر زمانہ میں) دنیا سے ایمانداری اُٹھ جانا۔

۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ؛

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایمانداری (دنیا سے) جاتی رہے تو قیامت کا منتظر رہ، ایک گنوار (نام نامعلوم) یہ سن کر کہنے لگا یا رسول اللہ ایمانداری کیونکر اٹھ جائے گی (یہ کیونکر ہوگا کہ سب بے ایمان ہو جائیں) آپ نے فرمایا (ایمانداری اٹھ جانے سے مراد یہ ہے) کہ حکومت (اور خدمت) ان لوگوں کو دی جائے گی جو اس کے لائق نہ ہوں ایسے وقت میں قیامت کا انتظار کرتا رہ[2]

[1] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو عزلت کو فضل جانتے ہیں اور حق یہ ہے کہ جیسا موقع ہو ویسا حکم دینا چاہیے کبھی عزلت افضل ہوتی ہے کبھی لوگوں سے مل کر رہنا افضل ہوتا ہے۔ اور باختلاف اشخاص بھی یہ حکم مختلف ہوتا ہے بعضوں کے لیے عزلت افضل ہے، بعضوں کے لیے اختلاط اور یہ بھی ضرور ہے کہ عزلت کرنے والا شخص شہرت اور ریا کی نیت سے عزلت نہ کرے بلکہ گناہوں سے بچنے کی نیت ہو اور جمعہ اور جماعت اور حقوق اسلام ترک نہ کرے اور تفصیل اس کی امام غزالی نے احیاء العلوم میں کی ہے ۱۲ منہ [2] ابن البطال نے کہا اللہ تعالیٰ نے بادشاہوں اور حاکموں کو اپنی امانت سپرد کی ہے اپنے بندوں پر ان کو اس لیے حاکم بنایا ہے کہ وہ ہر ایک ایماندار لائق شخص کو حکومت دیں۔ جب یہ لوگ بے ایمانوں اور نالائقوں کو حکومت دینے لگیں گے تو خدا کی امانت کو انھوں نے ضائع کر دیا اس میں خیانت کی، مترجم کہتا ہے جو بادشاہ یا حاکم نالائقوں کو اپنے ملک کی خدمات دیتا ہے یا ذی علم اور لائق لوگوں کی قدردانی نہیں کرتا تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی حکومت آج ہی کل میں جانے والی ہے اور عجیب نہیں کہ قیامت سے آپ کی مراد یہی ہو یعنی تغیر حکومت جس میں قیامت کی طرح بڑے بڑے انقلاب ہوتے ہیں۔ افسوس اول تو مسلمان بادشاہتیں اس زمانہ میں بہت کم رہ گئی ہیں اور جو کہیں خال خال باقی ہیں ان میں یہی شکایت سنی جاتی ہے کہ لائق اور ذی علم اور شریف اور خاندانی لوگ خدمت سے علاحدہ کیے جاتے ہیں اور جاہل مجہول النسب کم ذات لوگ بڑی بڑی خدمات پر مامور کیے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ تحصیل علوم اور کمالات میں سستی کرتے ہیں اور سارے (باقی صفحہ ۱۴۹)

besturdubooks.wordpress.com

٢٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُّؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا وَّيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهٗ وَمَا أَظْرَفَهٗ وَمَا أَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ وَّلَقَدْ أَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَّمَا أُبَالِيْ أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ الْإِسْلَامُ وَإِنْ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے انھوں نے زید بن وہب سے کہا ہم سے حذیفہ بن یمان نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک (کا ظہور) تو میں دیکھ چکا اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ایمانداری اللہ کی طرف سے لوگوں کے دلوں کی تہ پر اترتی ہے۔ پھر قرآن شریف سے پھر حدیث شریف سے اس کی مضبوطی ہوتی جاتی ہے اور آپ نے اس ایمانداری کے اٹھ جانے کا بھی حال بیان کیا۔ فرمایا آدمی ایک نیند لے گا اور (سوتے میں) ایمانداری اس کے دل پر سے اٹھالی جائے گی اور بے ایمانی کا مدھم داغ (ہلکا نشان) پڑ جائے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو (یہ بے ایمانی کا داغ مضبوط ہو جائے گا) اب اس کا نشان چھالے کی طرح ہو جائے گا۔ جیسے تو پاؤں پر چنگاری لڑھکائے تو ایک چھالا پھول آتا ہے (ظاہر میں) اس کو پھولا دیکھتا ہے پر اندر کچھ نہیں ہوتا[1] صبح کو ایسا ہوگا لوگ بیچ کھوچ (معاملہ) کرتے ہوں گے، مگر ایک شخص بھی ان میں ایماندار نہ ہوگا جو امانت ادا کرے۔ اخیر میں یہ نوبت پہنچے گی (ایماندار ایسے کم ہو جائیں گے) لوگ کہیں گے فلاں قوم کے لوگوں میں فلانا شخص ایماندار ہے اور لوگ کسی شخص کی نسبت یوں کہیں گے کیا عقلمند خوش مزاج جیوٹ آدمی ہے (اس کی تعریفیں کریں گے) حالانکہ (وہ محض بے ایمان ہوگا) اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ حذیفہ کہتے ہیں ایک زمانہ مجھ پر ایسا گزر چکا ہے۔ جب مجھ کو کچھ پرواہ نہ تھی کوئی شخص ہو کسی سے بھی معاملہ کروں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا

(بقیہ صفحہ ١٤٨) ملک میں جہالت اور بے تمیزی پھیل جاتی ہے اخیر میں دفعۃً منجانب اللہ تغیر حکومت کا حکم ہوتا ہے اور بادشاہ سلامت معزول ہو کر قید خانہ کی ہوا کھاتے ہیں اب آنکھ کھلی تو کیا فائدہ ١٢ منہ [1] مطلب یہ ہے کہ پہلی نیند میں تو ایمانداری کا نور اٹھ کر بے ایمانی کی ظلمت اور تاریکی ایک مدھم ہلکے داغ کی طرح نمود ہوگی پھر دوسری نیند پر یہ ظلمت زیادہ ہو کر چھالے کے داغ کی طرح ہو جائیگی جو مدت تک قائم رہتا ہے مٹتا نہیں ١٢ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَ فُلَانًا ؕ

تو اسلام کا دین اس کو حق کی طرف پھیر لاتا[۱]۔ اگر وہ کافر نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم لوگ (اس کو مجبور کر کے) میرا حق اس سے دلا دیتے اب آج کے زمانہ میں تو یہ حال ہے کہ میں کسی سے معاملہ ہی نہیں کرنا چاہتا[۲] ہاں فلاں فلاں شخص[۳]۔

٢٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةُ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً ؕ

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے آدمیوں کا حال اونٹوں کی طرح ہے سو اونٹ میں ایک اونٹ بھی تیز سواری کے قابل نہیں ملتا[۴]۔

بَابُ ١٣٢ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ ؕ

باب ریا اور شہرت چاہنے کی برائی۔

٢٢٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا **دوسری سند** امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے سلمہ بن کہیل سے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا اور (جندب سے یہ حدیث سننے کے بعد) پھر میں نے کسی صحابی سے یہ کہتے

---

[۱] وہ خدا سے ڈر کر میرا حق ادا کرتا ۱۲ منہ [۲] کوئی اعتبار کے قابل ہی نہیں ہے جدھر دیکھو بے ایمانوں کا نرغہ ہے ۱۲ منہ [۳] چند ہی آدمی اس قابل ہیں کہ ان سے معاملہ کروں۔ متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت اور زیادہ ہے قال الفربری قال ابوجعفر حدثت ابا عبداللہ فقال سمعت ابا احمد بن عاصم یقول سمعت ابا عبید یقول قال الاصمعی وابو عمرو وغیرہما جذر قلوب الرجال الجذر الاصل من کل شیء والوکت اثر الشیء الیسیر منہ والمجل اثر العمل فی الکف اذا غلظ یعنی محمد بن یوسف فربری نے کہا ابوجعفر محمد بن حاتم جو امام بخاری کے منشی تھے ان کی کتابیں لکھا کرتے تھے، کہتے تھے میں نے امام بخاری کو حدیث سنائی تو وہ کہنے لگے میں نے ابو احمد بن عاصم بلخی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو عبید سے سنا وہ کہتے تھے عبدالملک بن قریب اصمعی اور ابو عمرو بن علاء قاری وغیرہ لوگوں نے (سفیان ثوری نے) کہا جذر کا لفظ جو حدیث میں ہے اس کا معنی جڑ اور وکت کہتے ہیں ہلکے خفیف داغ کو اور مجل دم موٹا چھالا جو کام کرنے سے ہتھیلی میں پڑ جاتا ہے ۱۲ منہ [۴] سب لدو ہی لدو بوجھ لادنے کے قابل یعنی ایماندار اور لائق اور ہوشیار سو آدمیوں میں ایک بھی نہیں نکلتا تو باب کی مناسبت حاصل ہو گئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ ؞

؞ ؞ ؞

نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا[1] خیر میں جندب کے نزدیک گیا میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (خلقت کو) سنانے کے لیے نیک کام کرے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کی بدنیتی سب کو سنا دے گا اسی طرح جو کوئی (لوگوں کو) دکھانے کے لیے نیک کام کرے اللہ تعالیٰ بھی (قیامت کے دن) اس کو سب لوگوں کو دکھا دے گا[2]۔

بَاب ۱۳۳ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ ؞

باب جو اللہ کی اطاعت کرنے کے لیے اپنے نفس کو دبائے اس کی فضیلت[3]۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ!

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انھوں نے معاذ بن جبل سے انھوں نے کہا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (گدھے پر) سوار تھا، میرے اور آپ کے بیچ میں زین کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی، آپؐ نے فرمایا معاذ میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ! تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ معاذ!

---

[1] کرمانی نے کہا سلمہ بن کہیل کی کلام کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت جندب کے سوا اور کوئی صحابی وہاں باقی نہیں رہا تھا حافظ نے کہا کرمانی کا کلام غلط ہے اس وقت کوفہ میں کئی صحابہ موجود تھے جیسے ابو جحیفہ سوائے اور عبد اللہ بن ابی وغیرہ وغیرہ ۱۲ منہ

[2] کہ یہ ریا کار کہا اس لیے نیک عمل چھپا کر کرنا بہتر ہے مگر جہاں اظہار کے بغیر چارہ نہ ہو جیسے فرض نماز جماعت سے ادا کرنا یا دین کی کتابیں تالیف اور شائع کرنا۔ اکثر علماء نے کہا ہے کہ جو شخص پیشوا ہو اس کو اپنا نیک عمل ظاہر کرنا چاہیے۔ تاکہ دوسرے لوگ اس کی پیروی کریں بہرحال اصل یہ ہے انما الاعمال بالنیات اگر نیک عمل سے نیت اللہ کی رضامندی کی ہے تب اگر اظہار بھی ہو تو کوئی قباحت نہیں۔ اور جو شہرت اور ریا کی نیت ہے تو وہ عمل نامقبول بلکہ اور باعث وبال ہوگا۔ رہا گناہ کا چھپانا تو وہ ریا نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے ریا کی جڑ اس وقت کٹتی ہے جب آدمی کو فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اس وقت اس کی نگاہ میں اللہ کے سوا اور کوئی نظر ہی نہیں آتا۔ پھر ریا کس کے لیے کرے گا دوسری حدیث میں ہے کہ میں تم پر سب چیزوں سے زیادہ شرک خفی سے ڈرتا ہوں صحابہ نے پوچھا شرک خفی کیا ہے آپ نے فرمایا ریا۔ قرآن میں ہے فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولایشرک بعبادۃ ربہ احدًا تو عمل صالح سے وہی عمل مراد ہے جو خالص اللہ کی رضامندی کے لیے کیا جائے اس میں ریا یا شہرہ کی نیت نہ ہو اور شرک سے بھی وہاں یہی مراد رکھی ہے کہ ریا کی نیت ہو ۱۲ منہ

[3] نفس دو باتیں چاہتا ہے ایک تو شہوت اور غضب یعنی کھانے پینے، جماع، غصہ چلانے کی خواہش۔ دوسرے عبادت نہ کرنا آرام طلبی، مجاہدۂ نفس یہی ہے کہ اس کے شہوت اور غضب کو توڑے عبادت کی محنت اٹھائے بغیر مجاہدہ کے قرب الٰہی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ ؎

بَابُ ۱۳۴ التَّوَاضُعِ ؎

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ

میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا، معاذ! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں۔ فرمایا تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے۔ میں نے کہا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ پھر تھوڑی دیر چل کر فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے۔ جب بندے یہ بات بجا لائیں[1]۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ ان کو عذاب نہ کرے[2]۔

باب تواضع (یعنی عاجزی کرنے) کے بیان میں[3]۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے حمید طویل نے انھوں نے انس بن مالکؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی **دوسری سند** امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مروان بن معاویہ فزاری اور ابو خالد احمر نے خبر دی، ان دونوں نے حمید طویل سے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی اس کو عضباء کہا کرتے تھے وہ ایسی تیز تھی کسی اونٹ سے پیچھے

---

[1] اللہ ہی کی پوجا کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں ۱۲ منہ [2] عمرو بن میمون کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان کو بخش دے۔ ابو عثمان کی روایت میں یوں ہے ان کو بہشت میں لے جائے قسطلانی نے کہا یعنی جب کبیرہ گناہوں سے باز رہیں اور فرائض بجا لائیں ۱۲ منہ [3] یہ اصل الاصول ہے تمام اخلاقِ حسنہ کا اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت کام نہیں آنے کی دوسری حدیث میں ہے جو کوئی اللہ کی رضامندی کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ وحی بھیجی کہ تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ ؛

نہیں رہتی تھی پھر ایسا ہوا ایک گنوار (نام نامعلوم) ایک جوان اونٹ پر سوار آیا اور عضباء سے آگے نکل گیا مسلمانوں کو یہ امر ناگوار گزرا، کہنے لگے (ہائے افسوس) عضباء پیچھے رہ گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے، دنیا میں جس کو بڑھاتا ہے اس کو کبھی نہ کبھی، گھٹاتا بھی ہے[۱]۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ

مجھ سے محمد بن عثمان بن کرامہ نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن مخلد نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے شریک بن عبداللہ نے انھوں نے عطار بن یسار سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کو یہ خبر کیے دیتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا[۲] اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ[۳]) اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے

[۱] ترقی کے ساتھ تنزل اور اقبال کے ساتھ ادبار لگا ہوا ہے، آدمی کو کبھی اپنے اقبال پر مغرور نہ ہونا چاہیے وتلک الایام نداولہا بین الناس جو لوگ حدیث اور قرآن شریف کا مطالعہ غور کے ساتھ کرتے رہتے ہیں ان کے دل پر دنیاوی تغیرات اور انقلابات کا اثر بہت کم ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت دنیا میں یوں ہی جاری ہے کہ کوئی شے ہمیشہ ایک حال میں کبھی نہ رہے اور جن لوگوں کو حدیث اور قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا صرف اپنی تدبیرات پر نازاں رہتے ہیں ان کی تو حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ذرا سے تغیر اور انقلاب میں قریب بہ ہلاکت ہو جاتے ہیں بعضے خودکشی کر لیتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا حیدرآباد میں تین وزیر پے درپے جب ان کی وزارت گئی مارے رنج وغم کے چند ہی روز میں گذر گئے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۱۲ منہ۔ [۲] اس کو تباہ کروں گا، قسطلانی نے کہا ولی گناہوں سے محفوظ ہوتا ہے جیسے پیغمبر معصوم ہوتا ہے اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف کام کرتا ہو تو وہ ولی نہیں ہے بلکہ مغرور مکار ہے، قشیری نے کہا ولی کو اللہ تعالیٰ اس سے بچاتا ہے کہ گناہ اور فسق وفجور میں پڑا رہے اگر کبھی اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو توبہ کرتا ہے۔ بہرحال گناہ صادر ہونے سے ولایت میں خلل نہیں آتا، ولایت دو قسم کی ہے ایک ولایت عامہ اس میں تو تمام مومنین صحیح الاعتقاد کتاب اور سنت پر عمل کرنے والے داخل ہیں دوسری ولایت خاصہ محمدیہ یا ابراہیمیہ یا موسویہ یا عیسویہ یا آدمیہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پیغمبر کے نمونہ ہوتے ہیں اور کرامات اور مراتب قرب اور ولایت میں اس پیغمبر کے قدم بقدم چلتے ہیں ۱۲ منہ

[۳] ہمارے مرشد شیخ احمد مجدد سرہندی فرماتے ہیں، فرائض کے ادا کرنے میں جو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے نوافل میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا اس لیے پہلے فرائض کو بہت ادب اور احتیاط سے بجالانا چاہیے ان سے فراغت ہو تو پھر نوافل کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ ؎

بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر تو یہ حال ہوتا ہے کہ میں ہی اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے[1] وہ اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں وہ اگر کسی (دشمن یا شیطان) سے میری پناہ چاہتا ہے تو اس کو محفوظ رکھتا ہوں[2] اور مجھ کو کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد (پس وپیش) نہیں ہوتا جتنا اپنے مسلمان بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی کے) برا سمجھتا ہے اور مجھ کو بھی اس کو تکلیف دینا برا لگتا ہے[3]۔

باب ۱۳۵ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃَ کَھَاتَیْنِ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَۃِ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؎

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میں اور قیامت دونوں ایسے نزدیک ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں (کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی)، اور قیامت کا واقع ہونا تو بس ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ وہ (اس سے بھی) جلد تر ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

---

[1] دوسری روایت میں امام احمد اور بیہقی کے اتنا زیادہ ہے اور اس کا دل ہوتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے اور اس کی زبان ہوتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بندہ عین خدا ہوتا ہے جیسے معاذ اللہ حلولیہ اور اتحادیہ کا دعویٰ ہے کہاں خدا اور کہاں بندہ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور مرتبہ محبوبیت پر پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری اور باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں وہ ہاتھ پاؤں کان آنکھ سے وہی کام لیتا ہے جس میں میری مرضی ہے خلاف شریعت کوئی کام اس سے سرزد نہیں ہوتا ۱۲ منہ [2] اس فقرے سے حلولیہ اور اتحادیہ کا رد ہوگیا اگر بندہ عین خدا ہو جاتا تو پھر دعا قبول کرنے اور پناہ دینے کے معنی نہیں بنتے ۱۲ منہ [3] مگر اس تکلیف کا انجام اس کے لیے نہایت عمدہ ہے اس لیے اس کو راحت ابدی دینے کے لیے اس کی اس تھوڑی سی تکلیف کا لحاظ نہیں کرتا اس کو مار ڈالتا ہوں یہ بعینہ ایسا ہے جیسے باپ اپنے محبوب بیٹے کو کڑوی تلخ دوا پلاتا ہے۔ اور گو بیٹے کے رونے پیٹنے پر اس کو بھی ایک گونہ ملال ہوتا ہے مگر اس کے آیندہ کی فوائد پر خیال کر کے اس ملال کا خیال نہیں کرتا اور جبراً مار پیٹ کر وہ دوا پلا دیتا ہے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس میں اولیاء اللہ سے محبت رکھنے کا ان کی تعظیم کرنے کا حکم ہے اور یہ مستلزم ہے تواضع کو کیونکہ اکثر اولیاء اللہ غریب اور پریشان حال ہوتے ہیں۔ اس حدیث میں محدثین نے کلام کیا ہے اور اس کے راویوں میں سے خالد بن مخلد کو منکر الحدیث کہا ہے اور کہا ہے کہ شریک اس حدیث سے منفرد ہوا وہ حافظ نہیں ہے ابن عدی نے کہا یہ حدیث اگر جامع صحیح میں نہ ہوتی تو منکر گنی جاتی میں کہتا ہوں حافظ نے اس کے دوسرے طرق بھی بیان کیے ہیں اور گو وہ اکثر ضعیف ہیں پر سب طرق مل کر حدیث حسن ہو جاتی ہے اور خالد بن مخلد کو ابو داؤد نے صدوق کہا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۶۲۳۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هٰكَذَا وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا ؃

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے آپ نے اپنی دو انگلیوں (کلمے اور بیچ کی انگلی) کو لمبا کر کے بتلایا[1]۔

۶۲۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ ؃

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے قتادہ اور ابو التیاح (یزید) سے۔ انھوں نے انس بن مالکؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے ہیں[2]۔

۶۲۳۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؃

مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بکر بن عیاش نے خبر دی انھوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انھوں نے ابو صالح سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اور قیامت دونوں (اتنے نزدیک) بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں[3]۔ ابو بکر بن عیاش کے ساتھ اس حدیث کو اسرائیل نے بھی ابو حصین سے روایت کیا (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا[4])۔

---

[1] حالانکہ آنحضرتؐ کی وفات کو تیرہ سو برس سے زیادہ گذر چکے مگر اب تک قیامت نہیں آئی تو مطلب یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں اب کوئی نئے پیغمبر صاحب شریعت کا فاصلہ نہیں ہے اور میری امت آخری امت ہے اسی پر قیامت آئے گی ۱۲ منہ [2] شعبہ اس حدیث کے راوی نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو ملا کر تبلایا مطلب یہ ہے کہ میرا بھیجا جانا یہ بھی ایک قیامت کی نشانی ہے تو میں گویا قیامت سے ملا ہوا ہوں۔ ۱۲ منہ [3] آپ نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا ۱۲ طبری۔

[4] بعضوں نے کہا کہ امت اسلامیہ کی مدت ہزار برس سے زائد ہوگی لیکن ہزار پر پانسو برس سے زیادہ نہ گذریں گے کیونکہ دنیا کی مدت سات ہزار برس ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے ہزار کے آخر میں بھیجے گئے تھے۔ میں کہتا ہوں یہ سب قیاسی باتیں ہیں اور اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اب تو تیرہ سو سے زائد سال ہجرت پر گذر چکے ہیں اور ابھی تک نہ دجال نکلا نہ امام مہدی نکلے نہ حضرت عیسیٰ اترے اور دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ دجال آخری صدی پر اترے گا تو چودھویں صدی کا اب شروع ہے یعنی ۱۳۲۲ھ ہے اس کے آخر پر اگر دجال اترا اور چالیس برس تک حضرت عیسیٰ زمین میں رہے اس کے بعد آفتاب پچھم کی طرف سے نکلا تو پھر دنیا ایک سو بیس برس اور رہے گی جیسے دوسری حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر پہلے اور دوسرے نفخہ صور میں چالیس برس کا فاصلہ ہونا چاہیے یہ سب حساب کر دتو ایک ہزار پانسو برس سے زائد ہو گئے اور یہ کلام غلط نکلا اسی طرح یہ بھی جو مشہور تھا (باقی صفحہ ۱۵۶ پر)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۱۳۶

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ

باب ۱

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج پچھم کی طرف سے نہ نکلے گا۔ جب سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا اور لوگ (اللہ کی قدرت کی) یہ نشانی دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے۔ مگر یہ وہ وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا اس نے ایمان کے ساتھ ثواب کے کام نہ کر لیے ہوں گے۔[۱] اور قیامت کے قریب ایسا ہوگا کہ دو آدمی اپنا کپڑا بچھائے بیٹھے ہوں گے وہ اس کی بیچ کھوچ اور لپیٹنے سے ابھی فارغ نہ ہونگے کہ قیامت آجائے گی اور آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلے گا ابھی اس کو پیئے گا نہیں کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی اپنا حوض لیپ پوت رہا ہوگا (تاکہ اس میں پانی بھرے) پھر ابھی اس کا پانی پیا نہیں جائے گا کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی نوالہ (کھانے کے لیے) اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا، ابھی کھایا نہ ہوگا کہ قیامت

(بقیہ صفحہ ۱۵۵) کہ آنحضرتؐ اپنی قبر شریف میں ایک ہزار برس سے زائد نہیں رہیں گے اس کی بھی غلطی کھل گئی، بالجملہ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کی شریعت سے کوئی اصل نہیں ہے اور علاماتِ کبریٰ کے ظہور کا ٹھیک وقت بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔ دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ پیدا نہ شد تختۂ بر کنار۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابھی امتِ اسلامیہ اور کتنے ہزار برس باقی رہے گی، شاید ابھی دجال اور امام مہدی کے ظہور میں ہزاروں برس باقی ہوں۔ ان باتوں کو اللہ ہی خوب جانتا ہے اسی طرح یہ کشف بھی بعضے اولیاء کا غلط نکلا جو کہتے تھے چودھویں صدی شروع ہونے سے پہلے قیامت کے علاماتِ کبریٰ ظاہر ہو جائیں گے اور چودھویں یا پندرھویں صدی میں قیامت ضرور قائم ہو جائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث کہ دنیا کی مدت سات ہزار برس ہے گو مرفوعاً اور ابن عباس اور بعضے سلف سے منقول ہے مگر اس کی سند واہی اور ضعیف ہے اور اعتماد کے لائق نہیں ہے اہل چین کی اور اہل ہند کی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا لاکھوں برس سے قائم ہے اور اسی طرح قرن کے قرن گذرے جاتے ہیں اور کسی کو بجز خداوند کریم کے اس کی ٹھیک میعاد معلوم نہیں ہے۔ عکرمہ سے منقول ہے کہ دنیا کی مدت پچاس ہزار برس ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۱] اس میں کوئی ترجمہ منقول نہیں ہے گویا اگلے باب کی فصل ہے ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے کہا یہی سورج کا پچھم سے نکلنا پہلی نشانی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ دجال کا نکلنا پہلی نشانی ہے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَلَا يَطْعَمُهَا ؕ

آجائے گی۔[1]

بَاب ۱۳ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ؕ

باب جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ، قَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ اخْتَصَرَهٗ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے عبادہ بن صامتؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے یہ حدیث سن کر حضرت عائشہؓ یا اور کوئی بی بی بولیں یا رسول اللہ! موت کو تو ہم بھی برا جانتی ہیں آپ نے فرمایا (اللہ سے ملنے سے) موت مراد نہیں ہے (بلکہ) بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آلگتی ہے (مرنے کے قریب ہوتا ہے) تو اس کو اللہ کی رضامندی اور اس کی سرفرازی کی خوشخبری دی جاتی ہے وہ اس وقت ان باتوں سے زیادہ جو آگے اس کو ملنے والی ہیں کوئی بات پسند نہیں کرتا اور اللہ سے ملنے کی (جلد) آرزو کرتا ہے اور کافر بے ایمان پر جب موت آپڑتی ہے اس کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ اب اللہ کا عذاب اور اس کی سزا چکھنے کا وقت آن پہنچا تو وہ اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے کمبخت دنیا میں رہنا چاہتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔[2]

[1] اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت ایک ہی ایکا ناگہانی آئے گی لوگوں کو خبر نہ ہوگی وہ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے یعنی عوام لوگوں کو کیونکہ خاص خاص ذی علم لوگ تو علامات کبریٰ یعنی دجال مہدی عیسیٰؑ کے نکلنے سے اور سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے قیامت کا قرب پہچان لیں گے۔ گو ممکن ہے کہ قیامت کے قریب یہ سب لوگ گذر جائیں اور نرے جاہل ہی جاہل رہ جائیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ رہے گا ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کا مطلب بیان فرما دیا اب یہ اعتراض کا موقع نہ رہا کہ صحت اور تندرستی کی حالت میں تو ہر کوئی مرنا ناپسند کرتا ہے اور دوسری حدیث میں موت کی آرزو کرنا منع آیا ہے وہ بھی اس حدیث کے خلاف نہ رہی۔ بعضے لوگ ایسے بھی ہیں جو صحت کی حالت میں بھی موت کو ناپسند نہیں کرتے بلکہ موت ان کو نہایت شیریں اور خوشگوار معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں، الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب اور کہتے کہ اگر دنیا میں موت نہ ہوتی تو پھر دنیا کے برابر تلخ اور ناگوار کوئی چیز نہ ہوتی موت ہی تو وہ شے ہے جو بندے کو عالم قدس (باقی صفحہ ۱۵۸ پر)

besturdubooks.wordpress.com

اَبُوْ دَاؤُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

ابوداؤد طیالسی اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے مختصراً روایت کیا ہے[1] اور سعید بن ابی عروبہ نے اس کو قتادہ سے روایت کیا انھوں نے زرارہ بن ابی اوفیٰ سے انھوں نے سعد بن ہشام سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[2]۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ ؕ

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انھوں نے برید بن عبداللہ سے انھوں نے ابوبردہ سے انھوں نے ابوموسیٰؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ رِجَالٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذًا

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انھوں نے عقیل بن خالد سے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر اور کئی عالموں نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ ام المؤمنین کہتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اچھے خاصے تندرست تھے تو فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا جب تک بہشت میں اس کا ٹھکانا اس کو نہیں دکھلایا گیا اور اس کو اختیار نہیں دیا گیا[3]۔ جب آپ کی وفات قریب پہنچی تو آپ کا سر میری ران پر تھا ایک گھڑی تک آپ بے ہوش رہے اس کے بعد ہوش آیا تو چھت کی طرف ٹکٹکی لگا دی (نظر جما دی) دعا کرنے لگے یا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ رکھیو۔ تب میں نے اپنے

(بقیہ صفحہ ۱۵۷) کی سیر کرائے گی اللہ کے مقرب بندوں اولیاء اللہ اور پیغمبروں سے ملائے گی مگر ہم نہیں سمجھتے کہ ان کی یہ باتیں صمیم قلب سے ہیں یا صرف منہ سے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں سے خوب واقف ہے ۱۲ منہ [1] ابوداؤد کی روایت کو ترمذی نے اور عمرو کی روایت کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

[2] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] چاہے دنیا میں اور زندہ رہے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى ؕ

دل میں کہا۔ اب آپ ہم لوگوں کے ساتھ رہنا پسند نہیں کریں گے۔ اور مجھ کو اس حدیث کی تصدیق ہوئی جو آپ نے (تندرستی کی حالت میں) فرمائی تھی[1] بس یہی آخری کلام تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی ؕ

بَابٌ ۱۳۸ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ؕ

باب موت کی بیہوشیوں (سختیوں) کا بیان۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ فِيْهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ ؕ

مجھ سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انھوں نے عمر بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، ان سے ابو عمرو ذکوان نے بیان کیا جو حضرت عائشہؓ کے غلام تھے۔ کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں (وفات کے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا ایک پیالہ یا لکڑی کا کونڈا رکھا تھا۔ (یہ عمرو بن سعید راوی کو شک ہوئی) آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور منہ پر پھیرتے، فرماتے لاالٰہ الّا اللہ، موت میں بڑی سختیاں ہوتی ہیں، اخیر میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (دعا کی) یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھیو، اس حالت میں آپ کی وفات ہوگئی اور ہاتھ جھک پڑا[2]۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ اِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِيْ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی، انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے عرب کے کچھ گنوار لٹھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور پوچھتے، قیامت کب ہوگی، آپ دیکھتے، ان لوگوں میں جو بہت کم عمر ہوتا، فرماتے اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمھاری قیامت آجائے گی۔ (تم مرجاؤ گے۔ مرنا بھی قیامت ہے) ہشام نے کہا، حدیث میں جو ساعتکم

---

[1] کہ ہر پیغمبر کو مرتے وقت اختیار دیا جاتا ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ موت کی سختی کوئی بری نشانی نہیں ہے بلکہ اچھے بندوں پر اس لیے ہوتی ہے کہ ان کے درجات میں ترقی ہو یا ان کے قصوروں کا کفارہ ہو جائے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مَوْتُهُمْ ۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ وَّ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْیَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ ۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰى عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ كَعْبٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِیْحٌ وَّ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ الْمُؤْمِنُ

کا لفظ ہے اس کے معنی موت ہیں[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انھوں نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے انھوں نے معبد بن کعب بن مالک سے انھوں نے ابوقتادہ انصاریؓ سے وہ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا، آپ نے فرمایا، آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا (یعنی نیک بخت ہے یا بدبخت) صحابہ نے پوچھا آرام پانے والا یا آرام دینے والا اس کے کیا معنی ہیں فرمایا ایماندار بندہ تو مر کر دنیا کے تکالیف اور مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور بے ایمان بدکار کے مرنے سے دوسرے بندے اور ملک اور درخت اور چوپائے جانور سب آرام پاتے ہیں[2]۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے عبدربہ بن سعید انصاری سے انھوں نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے کہا مجھ سے معبد بن کعب نے بیان کیا انھوں نے ابوقتادہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (جب ایک جنازہ سامنے سے گزرا) یا تو یہ آرام پانے والا ہے یا (دوسرے بندوں کو) آرام دینے والا ہے

[1] آپ کا مطلب یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کا تو وقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں نہ اس کے دریافت کرنے سے کوئی غرض متعلق ہے اپنی اپنی فکر کرو ہر آدمی کی موت یہی اسکی قیامت ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ میں کہتا ہوں مناسبت اس طرح سے ہوسکتی ہے کہ موت کو آپ نے قیامت قرار دیا اور قیامت میں سب لوگ بیہوش ہوجائیں گے جیسے فرمایا فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض پس معلوم ہوا کہ موت میں بھی بیہوشی ہوتی ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ۔ [2] بندے اس طرح آرام پاتے ہیں کہ اس کے ظلم اور ستم سے چھوٹ جاتے ہیں یا وہ جو برے کام کیا کرتا تھا اگر اس کو منع کرتے تو ڈرتے ہیں کہیں ستائے نہیں اگر نہ منع کریں تو گناہ گار ہوتے ہیں، اس آفت سے نجات پاتے ہیں۔ ملک اس طرح آرام پاتے ہیں کہ اس کے گناہوں اور ظلم و تعدی کی نحوست سے ملک میں بیماری پھیلتی تھی قحط ہوتا تھا اب خس کم جہاں پاک ہوا۔ اور درخت اس طرح سے کہ وہ ظالم درختوں کو کاٹتا تھا، لوگوں کے باغات ویران کرتا تھا، رات دن جانور مارنے کے لیے درختوں پر پتھروں گولیوں چھروں کی بوچھاڑ کیا کرتا تھا، چوپائے جانور اس طرح سے کہ بے زبان جانوروں سے ان کی طاقت سے زیادہ محنت و مشقت لیا کرتا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

یَسْتَرِیْحُ ۔

ایماندار بندہ تو (مرکر) آرام پاتا ہے ۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَۃٌ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی مَعَہٗ وَاحِدٌ یَتْبَعُہٗ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے انھوں نے انس بن مالک رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ (قبر تک) تین چیزیں جاتی ہیں۔ اس کے گھر والے اس کی لونڈی غلام جانور وغیرہ مال اسباب، اس کے اعمال، پھر دو تو لوٹ آتے ہیں گھر والے اور مال اسباب اور اعمال اس کے ساتھ رہ جاتے ہیں[۱]۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ غُدْوَۃً وَّعَشِیًّا اِمَّا النَّارُ وَاِمَّا الْجَنَّۃُ فَیُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰی تُبْعَثَ ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام (جب تک وہ برزخ میں رہتا ہے) اس کا ٹھکانا اس کو بتلایا جاتا ہے۔ یا تو بہشت میں یا دوزخ میں اور اس سے (فرشتے) کہتے ہیں یہ تیرا ٹھکانا ہے یعنی حشر کے بعد[۲]۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاھِدٍ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے خبر دی۔ انھوں نے اعمش سے، انھوں نے

---

[۱] ان دونوں حدیثوں کی مناسبت بھی ترجمہ باب سے مشکل ہے قسطلانی نے کہا میت ان دو قسموں سے خالی نہیں اور ہر ایک پر موت کی سختی ہو سکتی ہے گویا موت کی سختی اس سے خاص نہیں ہے جو فاسق اور فاجر ہو بلکہ نیک بندے پر بھی ہوتی ہے اور اسی لیے اس کو آرام پانے والا فرمایا ۱۲ منہ۔

[۲] پس آدمی کو نیک اعمال ہی کی فکر رکھنا چاہیے، یہی قبر میں ساتھ آئیں گے باقی جورو بچے لونڈی غلام نوکر خدمت گار دوست آشنا سب زندگی کے ساتھی ہیں مرتے ہی قبر میں اکیلا ڈال کر چل دیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے اس کا نیک عمل اچھے خوب صورت شخص کی صورت میں بن کر اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے خوش ہو جا، میت پوچھتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ میت کے ساتھ لوگ اسی وجہ سے جاتے ہیں کہ موت کی سختی اس پر حال ہی میں گذری ہوتی ہے تو اس کی تسکین اور تسلی کے لیے ہمراہ رہتے ہیں ۱۲ منہ

[۳] اس حدیث کی مناسبت مشکل ہے بعضوں نے کہا موت کی سختیوں میں ایک سختی یہ بھی ہے کہ صبح و شام اس کا ٹھکانا بتلا کر اس کو رنج دیا جاتا ہے پہلے ہی سے ڈرتے رہتے ہیں البتہ نیک بندوں کے لیے خوشی ہے کہ ان کا بہشت میں ٹھکانا بتلایا جاتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا ؞	مجاہد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے۔ انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مر گئے ان کو برا نہ کہو، انھوں نے جیسے عمل کیے تھے (برے یا بھلے ویسا بدلہ پا لیا (اب برا کہنے سے کیا فائدہؔ)

لہ اس حدیث کی بھی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے، بعضوں نے کہا لوگ انہی مردوں کو برا کہا کرتے تھے جو موت کے وقت بہت سختی اٹھاتے تھے، یا حدیث میں جو ہے اپنے کیے ہوئے کو پہنچ گئے اس سے یہی مراد ہے کہ موت کی تکلیف اور سختی اٹھا چکے اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکے۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ؞

اللہ کا شکر ہے چھبیسواں پارہ تمام ہوا اب ستائیسواں پارہ اس کے فضل و کرم کے بھروسے پر شروع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؞

besturdubooks.wordpress.com

ستائیسواں پارہ ۲۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

بَابُ ۱۳۹ نَفۡخِ الصُّوۡرِ

قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوْقِ زَجْرَةٌ صَيْحَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاقُوْرُ الصُّوْرُ الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ

۲۴۴۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ

باب صُور پھونکنے کا بیان[۱]۔

مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) صور ایک سینگ کی طرح ہے اور سورۂ یٰسٓ میں جو ہے "فانما ہی زجرۃ واحدۃ" تو زجرہ کے معنی چیخ[۲] اور ابن عباس نے کہا ناقور[۳] صور کو کہتے ہیں[۴]۔ الواجفۃ (جو سورۂ والنازعات میں ہے) پہلے بار صور کا پھونکنا الرادفۃ (جو اسی سورت میں ہے) دوسرے بار کا پھونکنا۔

مجھ سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف اور عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے، ان دونوں نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ کہتے تھے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمدؐ کو سارے جہان پر برگزیدہ کیا۔ یہودی کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو سارے جہان پر برگزیدہ کیا یہ سنتے ہی مسلمان کو غصہ آگیا، اس نے یہودی کو ایک طمانچہ رسید کیا، یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] صور ایک جسم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے حضرت اسرافیلؑ کے حوالہ کیا ہے اس میں اتنے سوراخ ہیں جتنی روحیں ہیں اس صور کے پھونکتے ہی وہ روحیں نکل کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہوں گی یہ دوسرا پھونکنا ہے اور پہلے بار کے پھونکنے میں بدنوں سے نکل کر صور میں آجائیں گی واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] دوسرے بار پھونکنا اور صیحہ پہلے بار پھونکنا ۱۲ منہ [۳] جو سورۂ مدثر میں ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو طبرانی اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ فِي أَوَّلِ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسٰى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ ؕ

پاس گیا اور سارا قصہ مسلمان نے جو کیا تھا آپ سے عرض کیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا دیکھو مجھ کو موسیٰ پر فضیلت مت دو[1]۔ قیامت کے دن ایسا ہوگا (صور پھونکتے ہی) لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، مجھ کو سب سے پہلے ہوش آئے گا، میں کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں اب میں یہ نہیں جانتا کہ موسیٰ بھی بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا وہ ان لوگوں میں ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے[2]۔

٢٤٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت بیہوش ہونے کا وقت آئے گا لوگ بیہوش ہو جائیں گے۔

[1] اس وقت شاید آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہو کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں یا آپ نے برطریق تواضع فرمایا مطلب یہ ہے کہ اس طور سے فضیلت مت دو کہ حضرت موسیٰ کی تحقیر یا توہین نکلے یا ایسی فضیلت مت دو کہ جس سے لڑائی جھگڑا پیدا ہو اب یہاں سے عقلمند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ باوجودیکہ آنحضرت تمام پیغمبروں سے افضل تھے مگر آپ نے دوسرے پیغمبروں پر اپنے تئیں فضیلت دینے سے منع فرمایا تو جن لوگوں کی فضیلت ایک دوسرے پر نص قطعی سے ثابت نہ ہو ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا وہ بھی اسی طرح سے کہ دوسرے کی تحقیر نکلے کیونکر جائز ہوگا افسوس ہمارے زمانہ میں نام کے سُنی جادۂ اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں وہ شیخین کو حضرت علیؓ پر اس طرح سے فضیلت دیتے ہیں کہ حضرت علی کی توہین نکلتی ہے چنانچہ مولوی لطف اللہ نامی ایک شخص نے جو شیعوں کا رد کیا کرتے تھے شیخین کے فضائل ذکر کر کے پھر یوں لکھا ہے۔ برخلاف جناب رابع کہ دریں وقت پشیزی درراہ خدا صرف نہ گردیدہ، معاذ اللہ اس نام کے سُنی نے حضرت علی کو بخیل قرار دیا حالانکہ آپ کی سخاوت اس درجہ تھی کہ خود نہ کھاتے فاقہ پر فاقہ کرتے اور مسکینوں کو کھلا دیتے۔ میں کہتا ہوں مسئلہ تفضیل شیخین کا اوپر ذکر ہو چکا اور گو اہل سنت کے ایک جم غفیر اس طرف گئے ہیں کہ شیخین حضرت علی سے افضل ہیں مگر اگر سچ پوچھیے تو اس تفضیل پر کوئی نص قطعی نہیں ہے جب احادیث میں غور کیجیے تو ہر ایک کے فضائل بیشمار نکلتے ہیں بلکہ حضرت علیؓ کے فضائل اوروں سے زیادہ نکلتے ہیں اس لیے خواہ مخواہ اس پر اڑے رہنا کہ شیخین ہر بات میں حضرت علیؓ سے افضل ہیں محض مکابرہ اور تعصب معلوم ہوتا ہے۔ جمہور اہل سنت نے اگر اس کو اختیار کیا ہے تو اختیار کیا کریں ہم دلیل کے تابع ہیں نہ آبائی دجانی کے اور دلیل اس کو مقتضی ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے بعد ان چاروں کو صاحب فضیلت قرار دیں اور ہر ایک میں بعضے فضائل کے قائل ہوں جو دوسرے میں نہ تھے لیکن فضیلت کلی من جمیع الوجوہ یہ ایک گھڑی ہوئی بات ہے گو شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں اس کو بہت زور سے ثابت کیا ہے مگر سب اشارات اور استنباطات اور اس قسم کے صدہا اشارات ایسے بھی موجود ہیں جن سے حضرت علی کی فضیلت شیخین پر مفہوم ہوتی ہے والحق احق بالاتباع ١٢ منہ

[2] فرمایا الا من شاء اللہ جبریل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام اور حاملان عرش اور ملائکہ بیہوش نہ ہوں گے بعضوں نے کہا بہشت کے حور و غلمان بھی بیہوش نہ ہوں گے ١٢ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اَوَّلَ مَنْ قَامَ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؂

میں سب سے پہلے ہوش میں آکر کھڑا ہوں گا کیا دیکھوں گا، موسیٰؑ عرش کا کونا تھامے (کھڑے) ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا وہ بیہوش بھی ہوں گے یا نہیں[1]۔ اس حدیث کو ابو سعید خدری نے بھی آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے (یہ اوپر کتاب الاشخاص میں موصولاً گزر چکی ہے۔)

بَابٌ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ

باب اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا۔

رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؂

اس امر کو نافع نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (جو کتاب التوحید میں موصولاً آئے گا۔)

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ ؂

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن)، زمین اپنی مٹھی میں لے لے گا۔ اور آسمانوں کو (مٹھی کی طرح)، داہنے ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا۔ میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بادشاہ کہاں گئے[2]۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے خالد بن یزید سے انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں

[1] قسطلانی نے کہا اس خاص بات میں افضلیت کی وجہ سے حضرت موسیٰ کی فضیلت مطلقہ ہمارے پیغمبر پر ثابت نہیں ہوتی۔ مترجم کہتا ہے یہی انصاف کی بات ہے پھر اسی قاعدے کو تفضیل شیخین اور صحابہ میں بھی کیوں نہیں برتتے۔ حالانکہ ہمارے پیغمبر کے تفضیل کے لیے نص موجود ہے انا سید ولد آدم ولا فخر اور وہاں کوئی نص قطعی بھی ایسا نہیں ہے۔ رہا حضرت علیؓ کا یہ قول کہ جو کوئی مجھ کو شیخین پر فضیلت دے گا۔ میں اس کو مفتری کی طرح کوڑے ماروں گا اول تو اس کی صحت سند ثابت کرنا چاہیے۔ دوسرے ممکن ہے کہ یہ قول بسبیل تواضع ہو۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتفضلونی علی موسیٰ۔ تیسرے ممکن ہے کہ مراد حضرت علی کی یہ ہو کہ اس طرح سے جو فضیلت دے کہ شیخین کی اہانت یا تحقیر نکلے۔ چوتھے یہ کہ مطلب یہ ہو کہ جو کوئی مجھ کو فضیلت مطلقہ دے یعنی من جمیع الوجوہ۔ پانچویں یہ کہ یہ قول تو ہماری دلیل ہے نہ خصم کی ہم یہ کب کہتے ہیں کہ حضرت علی شیخین سے افضل ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ان چاروں میں باہمی کسی کو دوسرے سے افضل نہ کہو کیونکہ ہر ایک میں ایسے فضائل موجود ہیں جو دوسرے میں نہیں ہیں پس اس کا علم اللہ اور اس کے رسول پر چھوڑ دے ۱۲ منہ [2] جو دنیا میں اپنی بادشاہت پر نازاں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَتَکَفَّؤُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَکْفَأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقٰسِمِ اَلَا اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاِدَامِھِمْ قَالَ اِدَامُھُمْ بَالَامُ وَّنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا ھٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ یَاْکُلُ مِنْ زَائِدَۃِ کَبِدِھِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا ؀

نے ابو سعید خدری سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے بہشتیوں کی مہمانی کرنے کے لیے اس کو الٹے پلٹے گا، جیسا کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے۔ اس کے بعد ایک یہودی شخص آیا (نام نامعلوم)، وہ کہنے لگا ابو القاسم! اللہ تعالیٰ تم کو برکت دیوے میں بیان کروں قیامت کے دن بہشتیوں کی جو مہمانی ہوگی، آپ نے فرمایا اچھا بیان کر، وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی طرح یہی کہنے لگا، زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، آنحضرتؐ نے (یہودی سے) یہ سن کر ہماری طرف دیکھا اور اتنا ہنسے کہ آپ کے پچھلے دانت کھل گئے (داڑھیں یا کچلیاں)، پھر وہ یہودی کہنے لگا ابو القاسم! میں تم سے وہ بھی بیان کروں، بہشتیوں کا سالن کیا ہوگا۔ ان کا سالن بالام اور نون ہوگا، صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا؟ اس نے کہا بیل اور مچھلی[1]۔ یہ بیل اور مچھلی اتنے بڑے ہوں گے کہ ان کے کلیجے کا لٹکتا ہوا ٹکڑا (وہ) ستر ہزار آدمی کھائیں گے[2]۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَھْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰٓی اَرْضٍ بَیْضَآءَ عَفْرَآءَ کَقُرْصَۃِ نَقِیٍّ قَالَ سَھْلٌ اَوْ غَیْرُہٗ لَیْسَ فِیْھَا مَعْلَمٌ لِّاَحَدٍ ؀

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے بیان کیا، کہا میں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے سنا وہ کہتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، قیامت کے دن لوگوں کا حشر ایک سفید سرخی آمیز زمین پر ہوگا۔ جیسے میدے کی روٹی (صاف سفید) ہوتی ہے، سہل بن سعد یا کسی اور نے کہا[3] یہ زمین بے نشان ہوگی[4]۔

[1] بالام عبرانی لفظ ہے، اس کے معنی بیل بھی صحیح ہے اور نون تو مچھلی کو کہتے ہیں یہ عربی زبان کا لفظ ہے ۱۲ منہ [2] جو بہشت میں بلاحساب و کتاب جائیں گے ۱۲ منہ [3] یہ راوی کی شک ہے، حافظ نے کہا مجھ کو اس دوسرے شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [4] یعنی اس میں کوئی مکان یا ٹیلہ یا پہاڑ نہ ہوگا بلکہ صاف ہموار ہوگی۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ كَيْفَ الْحَشْرُ

۲۴۹ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا ؁

باب حشر کا بیان[1]

ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انھوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انھوں نے اپنے والد طاؤس سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا (قیامت سے پہلے) لوگوں کے تین فرقے ہوں گے جو (شام کی طرف) حشر کیے جاویں گے۔ ایک فرقہ تو رغبت کے ساتھ انجام سے ڈرتا ہوگا[2]۔ دوسرا فرقہ تو ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار بلکہ دس دس آدمی بیٹھ کر نکلیں گے[3] اور تیسرے فرقے کو آگ لے کر چلے گی وہ آگ (عجیب آگ ہوگی) جہاں پر یہ لوگ دوپہر کو آرام کرنے کے لیے ٹھہریں گے آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جہاں رات کو ٹھہریں گے یہ آگ بھی وہیں ٹھہری رہے گی، صبح کو بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی[4]۔

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حشر کی زمین دوسری ہوگی جیسے قرآن میں ہے یوم تبدل الارض غیر الارض، عبداللہ بن مسعود سے موقوفاً عبدالرزاق اور بیہقی وغیرہ نے باسناد صحیح ایسا ہی نکالا کہ یہ زمین چاندی کی طرح ہوگی اس پر نہ کوئی خون ہوا ہوگا نہ گناہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی۔ نبی کریم نے فرمایا تم لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں بن ختنہ حشر کیے جاؤ گے حشر چار ہیں دو تو دنیا میں ایک وہ جس کا ذکر سورہ حشر میں ہے ہو الذین کفروا من اہل الکتاب من دیارہم لاول الحشر، دوسرے جو قیامت کے قریب ہوگا جس کا ذکر حدیثوں میں ہے کہ عدن سے یا حضرموت سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو شام کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔ ایک حدیث میں ہے، قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لے جائے گی۔ جہاں لوگ ٹھہر جائیں گے وہ بھی ٹھہر جائیگی ہمارے اگلے علما اس آگ کی تفسیر میں بہت متردد ہوئے ہیں اور کسی نے کچھ کہا ہے کسی نے کچھ ہم کہتے ہیں کہ اس آگ سے ریل مراد ہے اور آپ کا مطلب یہ ہے کہ قیامت سے پہلے ریل گاڑی تمام دنیا میں پھیل جائے گی مشرق سے لوگوں کو لے کر مغرب تک جائے گی۔ یہ جو فرمایا شام کے ملک کی طرف یہ بھی صحیح ہے اب شام سے ایک ریل بجانب حجاز بن رہی ہے یہ جو فرمایا قعر عدن یا حضرموت سے یہ بھی صحیح ہے۔ عنقریب عدن کے حوالی اور حضرموت میں سے ایک ریل نکلے گی جو حجاز ریلوے سے مل جائے گی اور لوگوں کو شام تک پہنچائے گی یہ بھی ممکن ہے کہ آگ سے کفر اور ضلالت کا فتنہ مراد ہو، یہ جو فرمایا پورب سے پچھم کی طرف ہانک لے جائے گی تو پورب میں ایشیا ہے اور پچھم میں یورپ مطلب یہ ہوگا کہ ایشیا والے گمراہ ہو کر یورپ کا طریق اختیار کریں گے جیسے اس زمانہ میں ہو رہا ہے اب رہے آخرت کے دو حشر تو ایک تو قبروں سے محشر کی طرف دوسرا محشر سے بہشت اور دوزخ کی طرف ۱۲ منہ [2] یہ تو مزے سے اس وقت چلے جائیں گے جب نہ سواریوں کی قلت ہوگی نہ زاد راہ کی ۱۲ منہ [3] اس وقت نکلے گا جب سواریوں کی قلت ہو جائے گی ۱۲ منہ [4] بعضوں نے کہا اس حدیث سے آخرت کا حشر مراد ہے جو قبروں سے ہوگا، حلیمی اور غزالی اور تورپشتی نے یہی کہا ہے مگر میں کہتا ہوں اگر آخرت کا حشر مراد ہو تو وہاں اونٹ کہاں سے آئیں گے دوسرے امام احمد اور نسائی اور بیہقی کی روایت میں (باقی صفحہ ۱۶۸)

besturdubooks.wordpress.com

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَآ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰٓى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا ؛

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس بن محمد بغدادی نے کہا ہم سے شیبان نحوی نے، انھوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے ایک شخص (نام نامعلوم) نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کافر اپنے منہ کے بل کیونکر حشر کیا جائے گا (آدمی منہ کے بل کیونکر چلے گا)، آپ نے فرمایا جو خدا اس کو دو پاؤں پہ چلاتا ہے کیا وہ قیامت کے دن اس کو منہ کے بل نہیں چلا سکتا، قتادہ نے یہ حدیث روایت کر کے کہا کیوں نہیں ہمارے مالک کی عزت کی قسم (بیشک وہ منہ کے بل چلا سکتا ہے[۱]

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا قَالَ سُفْيٰنُ هٰذَا مِمَّا نَعُدُّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، تم لوگ (قیامت کے دن) اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن پیدل چلتے ہوئے بن ختنہ ملو گے، سفیان بن عیینہ نے کہا یہ حدیث بھی ان (نو یا دس) حدیثوں میں سے ہے جن کو ابن عباسؓ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا[۲]۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

(بقیہ صفحہ ۱۶۷) یوں ہے کہ اس وقت سواریوں کی بڑی قلت ہوگی آدمی ایک عمدہ باغ ایک اونٹ کے بدلے دے ڈالے گا تو قیامت کے دن یہ باغ کہاں سے اس لیے اور یہ خرید و فروخت کیونکر ہوئی مگر اسی روایت میں قیامت کا لفظ موجود ہے یعنی قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین طرح کے گروہوں میں ہوگا، یہ ذرا مشکل پڑتا ہے، میں کہتا ہوں قیامت کے دن سے قیامت کا قرب مراد ہے یا اس دن کو بھی مجازاً قیامت کا دن فرمایا کیونکہ اس قسم کی بھاگڑ اور پریشانی کے دن کو قیامت کہا کرتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ میں ہندوستان میں ۱۸۵۷ء میں جو غدر ہوا تھا اس میں لوگ جان کے ڈر سے ایسا ہی بھاگے تھے اس کو لوگ قیامت ہی کا نمونہ کہتے تھے ۱۲ منہ

[۱] یہ سوال اس شخص نے اس وقت کیا ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہوگا کہ کافر اوندھے منہ حشر کیا جائے گا کہتے ہیں کافر کو یہ سزا اس لیے ملے گی کہ اس نے دنیا میں پروردگار کو سجدہ نہیں کیا تو آخرت میں منہ کے بل اس کو چلائیں گے تاکہ برابر اس کا منہ زمین سے رگڑتا رہے ۱۲ منہ [۲] یعنی بلا واسطہ دوسرے صحابہ کے ابن عباسؓ کی اکثر حدیثیں دوسرے صحابہ کے واسطہ سے سنی ہوئی ہیں کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہت کم سن تھے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ؀

بن عیینہ نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے سعید بن جبیرؓ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ سنا رہے تھے، فرماتے تھے تم اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ ملوگے[1]

۲۵۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ الْاٰيَةَ وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ الْحَكِيْمُ قَالَ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انھوں نے مغیرہ بن نعمان سے انھوں نے سعید بن جبیرؓ سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا، تم لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن حشر کیے جاؤ گے۔ جیسے (قرآن میں) فرمایا جس طرح ہم نے تم کو شروع میں پیدا کیا اسی طرح دوبارہ بھی پیدا کریں گے اور سب سے پہلے تمام خلقت میں حضرت ابراہیمؑ کو (بہشتی جوڑا) پہنایا جاوے گا[2] اور ایسا ہوگا فرشتے میری امت کے کچھ لوگوں کو لاکر بائیں طرف والوں میں (دوزخ کی طرف) لے جائیں گے۔ میں (پروردگار سے) عرض کروں گا، پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں (میری امت ہیں)، ارشاد ہوگا تم کو نہیں معلوم انھوں نے جو جو نئی باتیں تمھارے بعد نکالیں[3]۔ اس وقت میں وہی فقرہ کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا ہے وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اخیر آیت الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک[4] پھر فرشتے کہیں گے یہ لوگ ہمیشہ

---

[1] یہ حدیث ابوسعید کی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس کو ابوداؤد نے نکالا کہ انھوں نے مرتے وقت نئے کپڑے منگا کر پہنے اور کہا میں نے آنحضرت سے سنا آپ نے فرمایا میت انہی کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے کیونکہ قبر سے اٹھتے وقت لوگ اپنے اپنے کپڑوں میں باہر آئیں گے پھر حشر میں وہ سب گل سڑکر بدن سے جدا ہو جائیں گے اس لیے کہ حشر کا دن ایک ہزار برس کا ہوگا لوگ ننگے رہ جائیں گے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ابوہریرہ کی حدیث جو ابھی اوپر گزری جس میں حشر کے تین فرقوں کا ذکر ہے وہ دنیا کے حشر کے متعلق ہے کس لیے کہ آخرت کے حشر میں تو سب پاپیادہ ہوں گے ۱۲ منہ [2] ان کے بعد حضرت محمدؐ کو جیسے ابن مبارک نے زہد میں نکالا ۱۲ منہ [3] کفر یا دین میں طرح طرح کے بدعات معاذ اللہ بدعت ایسا ہی گناہ ہے جس کا نتیجہ دوزخ میں جانا ہے ہر مسلمان آدمی کو لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تلاش کرتا رہے، اور جہاں تک ہو سکے سنت کی پیروی کرے اور بدعت سے پرہیز رکھے ۱۲ منہ [4] یہ آیت سورۂ مائدہ کے اخیر میں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلٰٓی اَعْقَابِهِمْ۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقٰسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُّهِمَّهُمْ ذَاكِ۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا

اپنی ایڑیوں کے بل پھرے ہی رہے [۵۱]۔

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حاتم بن ابی صغیرہ نے انھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا مجھ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے بیان کیا، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ (قیامت کے دن) ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جائیں گے میں نے عرض کیا یارسول اللہ مرد اور عورت سب ایک دوسرے کے ستر کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ اس کا خیال بھی کوئی نہیں کرے گا [۵۲]۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابواسحاق سبیعی سے انھوں نے عمرو بن میمون سے انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا ایسا ہوا ہم ایک (چمڑے کے) ڈیرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سارے بہشت والوں میں چوتھائی تم لوگ ہو (یعنی مسلمان)، ہم نے کہا ہم اس پر راضی اور خوش ہیں پھر فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سارے بہشت والوں میں تہائی تم لوگ ہو ہم نے کہا ہم راضی ہیں، پھر فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ سارے بہشت والوں میں آدھے تم ہو۔ ہم نے کہا ہم راضی ہیں، پھر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے

[۵۱] یعنی اسلام سے پھر گئے مرتد ہو گئے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے تھے، حضرت ابوبکر نے ان کو قتل کیا وہ کفر پر مرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت تک جتنے بدعتی اور گمراہ ہوتے جاتے ہیں وہ سب مراد ہوں، مطلب یہ ہوگا کہ ان کو ہر چند سمجھاتے رہے کہ حدیث و قرآن پر عمل کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلو مگر انھوں نے ایک نہ مانا اپنی ہی ٹن پر قائم رہے اور بدعات کو نہ چھوڑا ۱۲ منہ

[۵۲] کہ دوسرے کا ستر دیکھے وہاں جان پر بنی ہوگی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَمَآ اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ ؂

ہاتھ میں محمدکی جان ہے مجھ کو تو یہ امید ہے کہ سارے بہشت والوں میں آدھے تم لوگ ہو گے (آدھے میں دوسری سب امتیں) اس لیے کہ بہشت میں وہی جائے گا جو اللہ کو ایک مانتا ہو، شرک نہ کرتا ہو اور تمھارا (یعنی موحدوں کا) شمار مشرکوں کے مقابل ایسا ہے جیسے کالا بیل ہو، اس کا ایک بال سفید ہو یا لال بیل ہو اس کا ایک بال کالا ہو[1]۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰدَمُ فَتَرَآءٰى ذُرِّيَّتُهٗ فَيُقَالُ هٰذَا اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ كَمْ اُخْرِجُ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَآ اُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَمَاذَا يَبْقٰى مِنَّا قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ فِي الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ ؂

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انھوں نے سلیمان بن بلال سے انھوں نے ثور بن زید دیلی سے انھوں نے ابوالغیث (سالم) سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی یاد ہوگی ان کی اولاد سامنے ہوگی ان سے کہا جائے گا یہ تمھارے باوا آدم ہیں، خیر آدمؑ عرض کریں گے پروردگار حاضر ہوں جو ارشاد، حکم ہوگا، اپنی اولاد میں سے دوزخ کا گروہ نکال، وہ عرض کریں گے پروردگار کتنے آدمیوں کو نکالوں حکم ہوگا فیصدی ننانوے ۹۹ نکال (فیصدی ایک بہشتی ہوگا)، یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم میں رہا کیا جب ننانوے فیصدی ہم میں سے دوزخ میں گئے۔ آپ نے فرمایا (تم میں سے کاہے کو) بات یہ ہے کہ میری امت کی تعداد دوسری (کافر اور مشرک) امتوں کے سامنے ایسی ہے جیسے کالے بیل میں ایک بال سفید ہو[2]۔

بَابُ ۱۴۲ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ زَلْزَلَةَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں) فرمانا۔ قیامت کی

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے جیسے سفید بیل میں ایک بال کالا ہو مقصود یہ ہے کہ دنیا میں مشرکوں کی تعداد بہت بڑی ہے اور اللہ کے موحد بندے ان مشرکوں سے فی ہزار یا فیصدی ایک یا دو کی نسبت رکھتے ہیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں اگر تم سارے بہشت والوں کا نصف حصہ ہو کیونکہ اگلی امتیں گو بہت گذر چکی ہیں پر ان میں بھی مشرک بہت تھے اور موحد خال خال پس جتنے مسلمان موحد اب سے قیامت تک پیدا ہوں گے وہ ان امتوں کے موحدین کے برابر ہو سکتے ہیں ۱۲ منہ

[2] اس لیے اگر ۹۹ فیصدی بھی دوزخ میں جائیں گے تو تم کو فکر نہ کرنا چاہیے ایک فیصدی آدم کی اولاد میں سارے مسلمان آجائیں گے بلکہ دوسری امتوں کے (باقی صفحہ ۱۷۲ پر)

besturdubooks.wordpress.com

السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ۔

ہل چل ایک بڑی مصیبت ہوگی اور (سورۂ نجم میں) ازفت الازفۃ یعنی قیامت قریب آن پہنچی۔

٢٥٧۔ حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ قَالَ یَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَۃٍ وَتِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ فَذَاکَ حِیْنَ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّنَا ذٰلِکَ الرَّجُلُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفٌ وَمِنْکُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ فِیْ یَدِہٖ اِنِّیْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰہَ وَکَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ فِیْ یَدِہٖ اِنِّیْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَکُوْنُوْا

مجھ سے یوسف بن موسیٰ قطان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابوصالح سے انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے انھوں نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا۔ آدم، وہ عرض کریں گے حاضر ہوں جو ارشاد ساری بھلائی تیرے اختیار میں ہے[1]۔ حکم ہوگا دوزخ کا لشکر نکال آدم عرض کریں گے دوزخ کا لشکر کتنا نکالوں فرمائے گا ہر ہزار میں نوسو ننانوے[2] ٩٩٩۔ یہی وہ (پریشانی کا) وقت ہوگا جب (مارے ہول کے) بچہ بوڑھا ہو جائے گا۔ پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا اور لوگ دیکھنے میں ایسے معلوم ہوں گے جیسے بدمست (بے ہوش) ہیں۔ حالانکہ وہ بدمست نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے[3]۔ جب یہ حدیث آنحضرتؐ نے فرمائی تو صحابہ بہت گھبرائے، کہنے لگے یارسول اللہ (اب کیا امید ہے، بھلا ہزار میں ایک شخص معلوم نہیں وہ کون ہوگا، آپ نے فرمایا (گھبراؤ نہیں) خوش ہو جاؤ! یاجوج ماجوج کے کافروں کا شمار کرو تو تم میں سے ایک کے مقابل ان میں سے ہزار پڑتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو تو یہ امید ہے کہ سارے بہشت والوں کی تہائی تم لوگ ہوگے، ابوسعیدؓ کہتے ہیں یہ سن کر ہم نے اللہ کی تعریف کی اللہ اکبر کہا پھر آپ نے

(بقیہ صفحہ ١٧١) موحد شخص بھی اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ کی آبادی یعنی مردم شماری بہ نسبت بہشت کے صد چند ہوگی یا اللہ تو دوزخ سے اور اپنے غذاب سے بچائیو ١٢ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] حالانکہ برائی بھی اسی کے اختیار میں ہے مگر ادب کی وجہ سے اس کو بیان نہیں کیا جیسے حدیث میں ہے الخیر منک ولدیک والشر لیس الیک ١٢ منہ [2] یہ اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں فیصدی ٩٩ کا ذکر ہے کیونکہ عدد خاص مقصود نہیں ہے بلکہ دوزخیوں کا شمار زائد ہونا، بعضوں نے کہا وہ حدیث اس امت والوں سے متعلق تھی اور یہ حدیث اگلی امت والوں سے واللہ اعلم ١٢ منہ [3] اس کے ڈر سے بے حواس معلوم ہوں گے ١٢ منہ

besturdubooks.wordpress.com

شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو تو یہ امید ہے کہ سارے بہشت والوں کے آدھے تم لوگ ہو گے کیونکہ تمھاری نسبت دوسری امتوں کے ساتھ ایسی ہے جیسے کالے بیل کی کھال میں ایک بال سفید یا جیسے ٹیکہ (داغ) گدھے کے ہاتھ میں۔

⁂ ⁂ ⁂

بَابٌ ۱۴۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ قَالَ الْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مطففین میں) یہ فرمانا، کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ ان کو ایک بڑے دن کے لیے پھر اٹھایا جائے گا جس دن سب لوگ سارے جہان کے مالک کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اور ابن عباسؓ نے کہا[۱] وتقطعت بھم الاسباب (جو سورہ بقر میں ہے) اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا کے رشتے علاقے سب قطع ہو جائیں گے۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

ہم سے اسمٰعیل ابن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں یوم یقوم الناس لرب العالمین کہ لوگ اپنے پسینوں میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو آدھے کانوں تک پہنچے گا۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَّ يُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ۔

مجھ سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انھوں نے ثور بن زید سے۔ انھوں نے ابوالغیث سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا کہ زمین پر پھیلے گا پھر زمین میں ستر ہاتھ تک پہنچے گا (اتنی دور تک زمین اندر سے تر ہو جاوے گی)، اور لوگ منہ تک اس پسینے میں غرق ہوں گے بلکہ آدھے کانوں تک[۲]۔

[۱] اس کو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں یوں ہے کسی کے ایڑی تک پسینہ پہنچے گا کسی کے آدھی پنڈلی تک (حاشیہ صفحہ ۱۷۴ پر)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۴۴ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ ؛

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ ؛

۲۶۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ؛

۲۶۲ - حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ

باب قیامت کے دن بدلہ لیا جانا۔

قیامت کو حاقہ بھی کہتے ہیں[۱] کیونکہ اس دن بدلہ ملے گا اور وہ کام ہوں گے جو ثابت اور حق ہیں، حقّہ اور حاقّہ کے ایک ہی معنی ہیں اور قارعہ اور غاشیہ اور صاخہ بھی قیامت کو کہتے ہیں[۲]۔ اسی طرح یوم التغابن بھی کیونکہ اس دن بہشتی لوگ کافروں کی جائداد[۳] دبالیں گے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق بن سلمہ نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلے فیصلہ خون خرابے کا ہوگا[۴]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے سعید مقبری سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کسی بھائی مسلمان کا کچھ حق نکلتا ہو تو وہ (آج دنیا میں) اس کا فیصلہ کرلے[۵] اس لیے کہ قیامت کے دن نہ روپیہ ہوگا نہ اشرفی بلکہ اس کی نیکیاں لے کر اس کے بھائی کو (جس کا حق نکلتا تھا) دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جاویں گی۔

مجھ سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن

(بقیہ صفحہ ۱۷۳) کسی کے گھٹنے تک کسی کے رانوں تک کسی کے کمر تک کسی کے منہ تک کوئی بالکل پسینے سے ڈھنپ جائے گا آپ نے اپنا ہاتھ سر پر مارا (تیسری روایت میں یوں ہے لوگوں نے پوچھا پھر مومن لوگ کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا سونے کی کرسیوں پر اور ابر کا ان پر سایہ ہوگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا) [۱] جیسے قرآن میں ہے الحاقۃ ما الحاقۃ ۱۲ منہ [۲] یہ سب لفظ قرآن میں وارد ہیں قارعہ یعنی دلوں کو ہلا دینے والی ٹھونکنے والی غاشیہ اپنی سختیوں سے لوگوں کو ڈھانپ لینے والی صاخہ بہرا کر دینے والی ۱۲ منہ [۳] ان کے گھر بہشت میں بنے ہیں ۱۲ منہ [۴] مقتول قاتل کو پکڑ کر پروردگار کے سامنے لائے گا اور اپنے خون کا دعویٰ کرے گا۔ دوسری حدیث میں جو ہے کہ پہلے نماز کی پرسش ہوگی وہ اس کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ حقوق العباد میں پہلے خون کی اور حقوق اللہ میں پہلے نماز کی پرسش ہوگی۔ روز محشر کہ جان گداز بود اولین پرسش نماز بود ۱۲ منہ [۵] یا تو ادا کرے یا معاف کرالے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا ؛

زریع نے انھوں نے یہ آیت (سورۂ اعراف کی) پڑھی۔ اور ہم بہشتی لوگوں کے دلوں میں سے بیر (حسد اور بغض) نکال لیں گے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابوالمتوکل (علی بن داؤد) ناجی سے انھوں نے ابوسعید خدری رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایماندار لوگ دوزخ سے پار ہو کر پھر ایک پُل پر اٹکائے جائیں گے۔ جو دوزخ اور بہشت کے بیچ میں ہوگا[۵۱] اب ان میں آپس میں جو حقوق ایک کے دوسرے پر رہ گئے تھے[۵۲] ان کا تصفیہ کیا جائے گا مظلوم کو ظالم سے بدلہ ملے گا۔ جب صاف پاک ہو جائیں گے (کسی کا حق دوسرے پر نہیں رہے گا) اس وقت ان کو بہشت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے تم میں سے ہر ایک اپنا مکان بہشت میں اس سے زیادہ پہچان لے گا جتنا وہ دنیا میں اپنا مکان پہچانتا تھا[۵۳]

بَابٌ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

باب جس شخص سے حساب میں ٹنٹا ہوگا (یعنی خوب جانچ اور پڑتال)

۲۶۳ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى فَسَوْفَ

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انھوں نے عثمان بن اسود سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس سے حساب میں ٹنٹا کیا جاوے گا اس کو عذاب ہوگا حضرت عائشہ رض نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو (سورۂ انشقاق میں) فرماتا ہے پھر اس سے آسانی سے حساب لیا جاوے گا آپ نے

---

[۵۱] شاید یہ پلصراط کے سوا دوسرا کوئی پل ہوگا بعضوں نے کہا اسی کا ایک کنارہ جو بہشت کے قریب ہوگا ۱۲ منہ [۵۲] دنیا میں ان کا فیصلہ نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ [۵۳] اس کی وجہ یہ ہے کہ برزخ میں ہر ایک آدمی کو صبح اور شام اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے اب یہ جو عبداللہ بن مبارک نے زہد میں نکالا، کہ فرشتے ان کو داہنے بائیں بہشت کے رستے بتلائیں گے یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ اپنا مکان پہچان لینے سے یہ ضرور نہیں کہ شہر کے سب رستے بھی معلوم ہوں اور بہشت تو بہت بڑا شہر ہوگا اللہ اکبر کہ اس کے سامنے ساری دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ ۔

فرمایا اس حساب سے اعمال کا پیش کر دینا (اعمال نامہ دکھا دینا) مراد ہے۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَأَيُّوبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انھوں نے عثمان بن اسود سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی سنا، عثمان بن اسود کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریج اور محمد بن سلیم اور ایوب سختیانی اور صالح بن رستم نے بھی ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[1]۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقٰسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا عُذِّبَ ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے حاتم بن ابی صغیرہ نے کہا ہم سے عبد اللہ ابن ابی ملیکہ نے کہا مجھ سے قاسم بن محمد نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس سے (کھینچ تان کر) حساب لیا جائے گا وہ تباہ ہوگا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تو فرماتا ہے جس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا، آپ نے فرمایا اس حساب سے عملوں کا پیش کرنا مراد ہے، اور جس سے کھینچ تان کر حساب لیا جائے گا اس کو تو عذاب ہوگا۔

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد ہشام دستوائی نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، دوسری سند اور مجھ سے محمد بن معمر نے بیان کیا، کہا ہم

[1] ابن جریج اور محمد بن سلیم کی روایتوں کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں اور ایوب سختیانی کی روایت کو امام بخاری نے تفسیر میں اور صالح کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؛

سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انھوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے قیامت کے دن کافر کو لے کر آئیں گے اس سے کہیں گے بھلا بتا تو سہی اگر تیرے پاس (اس وقت) زمین بھر سونا ہو کیا تو اپنے چھڑائی میں دے دے وہ کہے گا بیشک دیدوں پھر فرشتے اس سے کہیں گے دنیا میں تو ایک بہت سہل بات تجھ سے کہی گئی تھی[۱]

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا مجھ سے اعمش نے کہا مجھ سے خیثمہ نے انھوں نے عدی بن حاتم سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس سے اللہ قیامت کے دن (اپنی ذات سے) بے ترجمان (درمیانی) کے بات نہ کرے[۲] پھر وہ دیکھے گا تو اپنے سامنے (سوا اپنے اعمال کے) اور کچھ نہ پائے گا[۳] پھر سامنے دیکھے گا تو دوزخ دکھلائی دے گی[۴] اب تم میں جو کوئی دوزخ سے بچ سکے وہ بچے گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (اللہ کی راہ میں) دے کر، اسی سند سے اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا انھوں نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے عدی بن حاتم سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے بچو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا (گویا دوزخ کی آگ دیکھ رہے تھے) پھر فرمایا۔

---

[۱] کہ تو اللہ کو اکیلا سمجھ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کر لیکن تو نے نہ مانا شرک پر اڑا رہا اب زمین بھر کر سونا دینے کو تیار ہے ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں ہے بے حجاب کے اور بے ترجمان کے یعنی کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات سے بات کرے گا۔ یہ نہیں کہ اس کی طرف سے کوئی مترجم بات کرے اب یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں صدہا زبانیں ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر زبان میں کلام کرے گا اور یہ کلام حرف اور صوت کے ساتھ ہوگا ورنہ آدمی اس کی بات کیسے سمجھیں گے اور کیونکر سنیں گے اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں بلکہ معتزلہ اور جہمیہ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ کلام ہی نہیں ہے کسی دوسری چیز میں کلام کرنے کی قوت پیدا ہے خذلہم اللہ تعالیٰ ولعنہم لعنا کبیرا۔ ۱۲ منہ [۳] امام مسلم کی روایت میں یوں ہے داہنی طرف دیکھے گا۔ تو اپنے اعمال نظر آئیں گے بائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال سامنے نظر کرے گا تو منہ کے سامنے دوزخ نظر آئے گی ۱۲ منہ [۴] کیونکہ دوزخ ہی پر سے رستہ ہوگا اسی پر سے جانا ہوگا پل صراط اسی پر بنا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

دوزخ سے بچو پھر منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا تین بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ دوزخ کو دیکھ رہے ہیں اس کے بعد فرمایا دوزخ سے بچو گو کھجور کا ایک ٹکڑا (اللہ کی راہ میں صدقہ) دے کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر[1]۔

بابٌ ۱۴۶ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

باب بہشت میں ستر ہزار آدمی بے حساب جائیں گے۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ لَهُمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے دوسری سند اور مجھ سے اسید بن زید نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر واسطی نے انھوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے کہا میں سعید ابن جبیر پاس بیٹھا تھا انھوں نے کہا مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی امتیں (معراج کی رات کو) میرے سامنے لائی گئیں کسی پیغمبر کے ساتھ تو ایک امت تھی (بہت سے آدمی) اور کسی پیغمبر کے ساتھ تھوڑے سے آدمی کسی پیغمبر کے ساتھ دس ہی آدمی کسی کے ساتھ پانچ ہی آدمی کوئی پیغمبر اکیلا ہی گزرا (اس کا ایک بھی امتی نہ تھا) اور میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ میری امت ہے انھوں نے کہا نہیں تم آسمان کے کنارے پر دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جبریلؑ نے کہا یہ تمھاری امت ہے ان کے آگے آگے جو ستر ہزار آدمی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جس سے نہ حساب لیا جاوے گا نہ ان کو عذاب ہو گا (بے حساب و کتاب بہشت میں داخل ہوں گے) میں نے پوچھا اس کی وجہ کیا انھوں نے کہا یہ دنیا میں نہ انگارے سے داغ

[1] جس سے کسی کو ہدایت ہو مثلاً خدا رسول کی بات یا جس سے کوئی جھگڑا رفع ہو لوگوں میں ملاپ ہو جائے یا جس سے کسی کا غصہ دور ہو جائے معلوم ہوا ایسی عمدہ بات کہنے میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ ادْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ ۔

لگاتے تھے[۱] نہ کوئی منتر کرتے تھے (جھاڑ پھونک، نہ برا شگون لیتے تھے (ہر حال میں) اپنے پروردگار پر ان کو اعتماد تھا۔ یہ حدیث سن کر عکاشہ بن محصن (ایک صحابی) کھڑے ہوئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا یا اللہ عکاشہ کو ان لوگوں میں کر دے۔ پھر ایک اور شخص (سعد بن عبادہؓ) کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میرے لیے بھی دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا بس عکاشہ ان لوگوں میں سے ہو چکا۔

٭ ٭ ٭

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ادْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ادْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ ۔

ہم سے معاذ بن اسد مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ان سے ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک گروہ (بہشت میں) جائے گا جن کے منہ ایسے چمکتے (اور روشن) ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں یہ حدیث سن کر عکاشہ بن محصن اسدی اپنی دھاری دار کملی جو اوڑھے تھے اٹھاتے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ خدا سے دعا فرمائیے مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے دعا کی یا اللہ عکاشہ کو ان لوگوں میں سے کر دے اس کے بعد انصار میں کے ایک اور شخص (سعد بن عبادہؓ) کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا فرمائیے آپ نے فرمایا عکاشہ تجھ سے پہلے دعا کرا چکا (اب دعا کا موقع نہیں رہا)

[۱] قرآن اور حدیث کے سوا ۱۲ منہ [۲] اب ہر روز عید نیست کہ حلوہ خورد کسے اگر ہر شخص کے لیے یہی دعا فرماتے جاتے تو پھر سارے دن تک بھی یہ سلسلہ ختم نہ ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دور ہونے کی وجہ سے اپنی امت کو نہ پہچانا ہوگا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ میں وضو کے نشان دیکھ کر اپنی امت کو پہچان لوں گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٢٧٠. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِينَ أَخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ؎

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انھوں نے سہل بن سعدؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ[50] اس طرح سے بہشت میں جائیں گے ایک کو ایک تھامے ہوئے (یعنی برابر برابر صفیں باندھ کر ہاتھ میں ہاتھ لیے یعنی آگے پیچھے نہ ہوں گے) یہاں تک کہ اگلے اور پچھلے سب بہشت میں پہنچ جائیں گے ان کے منہ ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند۔

٢٧١. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ ؎

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد ابراہیم بن سعد نے انھوں نے صالح بن کیسان سے کہا ہم سے نافع نے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جب بہشت والے بہشت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جا چکیں گے اس وقت ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) دوزخ اور بہشت کے بیچ میں کھڑا ہو کر یوں منادی کریگا دوزخیو اب تم کو موت نہیں ہے[51]، بہشتیو اب تم کو موت نہیں ہے[52]۔

٢٧٢. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ ؎

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہشتیوں سے کہا جائے گا تم کو ہمیشہ بہشت میں رہنا ہے اب موت نہیں آنے کی اور دوزخیوں سے کہا جائے گا تم کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب موت نہیں آنے کی۔

بَابٌ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب بہشت اور دوزخ کے حالات۔

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

اور ابو سعید خدریؓ نے کہا (یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے)

---

[51] ہمیشہ دوزخ میں پڑے جلتے رہو ۱۲ منہ [52] ہمیشہ بہشت ہی میں مزے اڑاتے رہو ۱۲ منہ [50] راوی کو شک ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ عَدْنٌ خُلْدٌ عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَقَمْتُ وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبِتِ صِدْقٍ ؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا کھانا جس کو بہشتی لوگ کھائیں گے مچھلی کے کلیجے کی بڑھی ہوئی نوک ہو گی عدن[1] کے معنی ہمیشہ رہنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَدَنْتُ بارض یعنی میں نے اس سرزمین میں قیام کیا اسی سے ہے معدن[2] فی معدن صدق (یا فی مقعد صدق جو سورۂ قمر میں ہے) یعنی سچائی پیدا ہونے کی جگہ۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ ؛

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے انھوں نے ابو رجاء عمران عطاردی سے انھوں نے عمران بن حصین سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے (شب معراج میں یا خواب میں) بہشت کو جھانکا کیا دیکھتا ہوں وہاں کے اکثر لوگ وہ ہیں جو (دنیا میں) فقیر اور محتاج تھے اور میں نے دوزخ کو جھانکا کیا دیکھتا ہوں وہاں عورتیں بہت ہیں۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے انھوں نے ابو عثمان نہدی سے انھوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے، انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو کیا دیکھا، اس میں اکثر وہ لوگ گئے جو (دنیا میں) محتاج تھے اور مال دار لوگ (ایک طرف) روکے گئے ہیں (ان سے حساب لیے جانے کو) باقی جو لوگ دوزخی تھے وہ تو دوزخ میں بھیج دیے گئے[3] اور میں دوزخ کے

[1] چونکہ یہ بات بہشت کے بیان میں ہے اور قرآن مجید میں بہشت کا نام جنۃ عدن آیا ہے اس لیے امام بخاری نے عدن کے لفظ کی تفسیر کر دی ۱۲ منہ [2] یعنی کان جس میں چاندی سونا لوہا کوئلہ وغیرہ قرار پکڑتا ہے ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے کہ یہ مالدار جو بہشت کے دروازے پر روکے گئے تھے وہ لوگ تھے جو ایماندار اور بہشت میں جانے کے قابل تھے لیکن دنیا کی دولت مندی کی وجہ سے وہ روکے گئے اور فقیر لوگ جھٹ بہشت میں پہنچ گئے باقی جو لوگ کافر تھے تو وہ دوزخ میں بھجوا دیے گئے یہ حدیث بظاہر مشکل ہے کیونکہ ابھی دوزخ اور بہشت میں جانے کا وقت کہاں سے آیا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ماضی اور مستقبل اور حال سب واقعات ایک سان موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ واقعہ اس طرح دکھلا دیا جیسے اب ہو رہا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ ۞

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَّا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ ۞

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ ۞

دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں اس میں عورتیں بہت گئیں۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن محمد بن زید نے انھوں نے اپنے والد محمد بن زید بن عبداللہ سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ (اپنے دادا) سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے اس وقت موت کو لے کر آئیں گے اور دوزخ اور بہشت کے بیچ میں اس کو ذبح کر دیں گے[1] پھر ایک پکارنے والا (فرشتہ) یوں پکارے گا، بہشتیو اب تم کو موت نہیں ہے دوزخیو اب تم کو موت نہیں ہے اس وقت بہشتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی، اور دوزخیوں کو رنج پر رنج ہوگا۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام مالکؒ نے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو پکارے گا فرمائے گا بہشتیو، وہ عرض کریں گے پروردگار حاضر جو ارشاد. فرمائے گا اب تم خوش ہوئے عرض کریں گے اب بھی خوش نہ ہوں گے تو نے ایسی ایسی نعمتیں ہم کو عطا فرمائیں جو اپنی ساری خلقت میں کسی کو نہیں دیں، ارشاد ہوگا، اب ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت سے تم کو سرفراز کرتا ہوں، عرض کریں گے اب ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی یا اللہ! ارشاد ہوگا میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں اب میں کبھی تم پر

[1] یہ موت ایک مینڈھے کی شکل میں مجسم ہو کر آئے گی اس لیے اس کا ذبح کیا جانا عقل کے خلاف نہیں ہے بعضوں نے کہا ذبح سے معنی مجازی یعنی موت کا فنا ہو جانا مراد ہے اب اختلاف ہے کہ کون ذبح کریگا بعضوں نے کہا حضرت یحییٰ علیہ السلام بعضوں نے کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام واللہ اعلم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَبَدًا۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَّكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرٰى تَرٰى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَّإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ لِّلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ أَخْبَرَنَا

غصے نہ ہوں گا۔[1]

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق فزاری نے انھوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے حارثہ بن سراقہ جو ایک کم سن بچہ تھا بدر کے دن شہید ہوا (اس کو ایک تیر آ لگا) تب اس کی ماں[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اگر وہ (دنیا سے اٹھ کر) بہشت میں گیا ہے تو خیر میں صبر کروں، اور ثواب کی امید رکھوں[3] اور اگر دوسری کیفیت ہو (وہ بہشت میں نہ گیا ہو کسی تکلیف میں مبتلا ہو) تو آپ دیکھیں میں کیسا اس کے لیے روتی ہوں (تڑپتی ہوں)، آپ نے فرمایا ارے دیوانی کیا وہاں ایک ہی بہشت ہے، بہت سی بہشتیں ہیں اور حارثہ (تیرا لڑکا) تو سب سے بلند، اور اونچی بہشت (فردوس) میں ہے۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم کو فضیل بن غزوان نے انھوں نے ابوحازم سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کافر (دوزخ میں اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس) کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اچھے تیز سوار کی تین دن کی راہ ہوگی[4] امام بخاریؒ نے کہا اسحاق بن راہویہ نے کہا (جو امام بخاری

[1] سبحان اللہ ورضوان من اللہ اکبر یہ سب نعمتوں سے بڑھ چڑھ کر ہے حور قصور موتی محل وغیرہ سب اُس پر سے تصدق ہیں بندے کا کوئی شرف اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کا آقا اس سے راضی اور خوش ہو جائے یا اللہ ہم نے تو ساری عمر تیری نافرمانی اور گناہ میں خرچ کی ہم کس منہ سے تیری یہ سرفرازی مانگیں۔ مگر تیرے رحم و کرم کے سب امیدوار ہیں ہم گناہ گار بھی اسی کے امیدوار ہیں اپنی مغفرت اور رحمت ہم پر اتار اور اپنی رضامندی عنایت فرما آمین یارب العالمین ۱۲ منہ [2] ربیع بنت نضر جو انس کی پھوپھی تھیں ۱۲ منہ [3] بلا سے مجھ سے چھٹ گیا آرام میں تو ہے ۱۲ منہ [4] اس جثہ کے بڑھ جانے سے یہ غرض ہوگی کہ اور زیادہ عذاب کا احساس ہو حسن بن سفیان کی مسند میں پانچ دن کی راہ مذکور ہے اور امام احمد نے ابن عمر سے مرفوعاً نکالا کہ دوزخ میں دوزخی بڑے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ کان کی لو سے ان کے مونڈھے تک سات سو برس کی راہ ہوگی۔ ابن المبارک نے زہد میں نکالا کہ کافر کا دانت قیامت کے دن احد پہاڑ سے بڑا ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

المغيرة بن سلمة حدثنا وهيب عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها قال ابو حازم فحدثت به النعمان بن ابي عياش فقال حدثني ابو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة لشجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها۔

۲۷۹۔ حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز عن ابي حازم عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليدخلن الجنة من امتي سبعون او سبع مائة الف لا يدري ابو حازم ايهما قال متماسكون اخذ بعضهم بعضا لا يدخل اولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر ليلة البدر۔

۲۸۰۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز عن ابيه عن سهل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة ليتراءون الغرف في الجنة كما تتراءون الكوكب

کے شیخ ہیں) ہم کو مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا انھوں نے ابوحازم سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے (سدرۃ المنتہیٰ یا طوبیٰ) جس کے سایہ میں اگر سو برس تک سوار چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔ ابوحازم نے (اسی سند سے) کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا مجھ سے ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر اچھے چالاک گھوڑدوڑ کے لیے تیار کیے ہوئے یا تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلتا رہے جب بھی اس کو ختم نہ کر سکے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انھوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ ابوحازم نے شک کی سہل نے کونسا لفظ کہا ایک دوسرے کو تھامے ہوئے بہشت میں داخل ہوں گے اگلا شخص اس وقت تک بہشت میں نہیں جانے کا جب تک پچھلا (سب سے اخیر والا) شخص بھی داخل نہ ہو، ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشتی لوگ بہشت میں اپنے سے اوپر والے محلوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں تاروں

besturdubooks.wordpress.com

فِی السَّمَآءِ قَالَ اَبِیْ فَحَدَّثْتُ النُّعْمٰنَ بْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ فَقَالَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ یُّحَدِّثُ وَیَزِیْدُ فِیْهِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِی الْاُفُقِ الشَّرْقِیِّ وَالْغَرْبِیِّ ۔

کو دیکھتے ہو عبدالعزیز نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے ابوسعید خدریؓ کو یہ حدیث بیان کرتے سُنا وہ اتنا زیادہ بیان کرتے تھے جیسے تم ڈوبتے ستارے کو آسمان کے پوربی یا پچھمی کنارے میں دیکھتے ہو۔[۱]

۲۸۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِیْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِیْ ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابوعمران جونی سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جس کو سب دوزخیوں سے ہلکا عذاب ہوگا (یعنی ابوطالب کو) اگر تیرے پاس اس وقت ساری زمین کا مال اسباب ہو، کیا تو اپنی چھڑائی میں دے دے گا وہ کہے گا بیشک دیدوں گا (جان ہے تو جہان) اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ارے میں نے تو تجھ سے اس کے بہ نسبت بہت سہل بات چاہی تھی۔ جب تو آدم کی پشت میں تھا۔ میں نے یہ کہا تھا تو دنیا میں جاکر شرک نہ کیجیو، لیکن تو نے نہ مانا آخر شرک کیا۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِيْرُ قَالَ الضَّغَابِيْسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ

ہم سے ابوالنعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے اس طرح نکلیں گے جیسے ثعاریر (ثائے مثلثہ سے) حماد کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا ثعاریر کسے کہتے ہیں انھوں نے کہا

[۱] بعضوں نے عازب کے بدل اس حدیث میں غابر پڑھا ہے، یعنی اس ستارے کو جو باقی رہ گیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے ستارہ بہت دور اور چمکتا نظر آتا ہے ویسے ہی بہشت میں بلند درجہ والوں کے مکانات بہت دور سے نظر آئیں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ثَمُّهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ آبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُخْرَجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ ؕ

چھوٹی ککڑیاں[1] اور ہوا یہ تھا کہ (اخیر عمر میں) عمرو کے دانت گر پڑے تھے[2] حماد نے یہ بھی کہا میں نے عمرو بن دینار سے کہا ابو محمد (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) کیا تم نے جابر بن عبداللہؓ سے یہ سنا ہے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کچھ لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکالے جائیں گے انھوں نے کہا ہاں (بے شک میں نے سُنا ہے)

٢٨٣۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ؕ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انھوں نے قتادہؒ سے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ میں جل کر کالے پیلے ہونے کے بعد وہاں سے نکلیں گے ان کو بہشت والے جہنمی پکاریں گے[3]

٢٨٤۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انھوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ) سے انھوں نے ابو سعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا۔ جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے[4] تو اللہ تعالیٰ یہ حکم دے گا جس

---

[1] بعضوں نے کہا ثعاریر ایک قسم کی دوسری ترکاری ہے جو سفید ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ پہلے دوزخ میں جل جل کر کوئلہ کی طرح کالے پڑ جائیں گے۔ پھر جب شفاعت کے سبب سے دوزخ سے نکلیں گے اور ماء الحیاۃ میں نہلائے جائیں گے تو ثعاریر کی طرح سپید ہو جائیں گے اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں مومن دوزخ میں نہیں جانے کا اسی طرح ان لوگوں کا جو کہتے ہیں شفاعت سے کوئی فائدہ نہ ہوگا جیسے معتزلہ اور خوارج کا قول ہے بیہقی نے حضرت عمرؓ سے نکالا انھوں نے خطبہ سنایا فرمایا عنقریب اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو رجم کا انکار کریں گے دجال کا انکار کریں گے، قبر کے عذاب کا انکار کریں گے شفاعت کا انکار کریں گے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت ان لوگوں کے واسطے ہوگی جو میری امت میں سے کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں اللھم ارزقنا شفاعتہ محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ١٢ منہ [2] ان سے "ث" کا حرف نہیں نکلتا تھا تو وہ ثعاریر کے بدل شعاریر کہتے ١٢ منہ [3] ابن حبان اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے ان کی گردن میں یہ لکھ دیا جائے گا یہ دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں امام مسلم کی روایت میں ہے پھر وہ لوگ اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر سے یہ نام محو کر دے گا ١٢ منہ۔
[4] ایک مدت کے بعد جو اللہ کو منظور ہوگی ١٢ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهُ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً ؕ

شخص کے دل میں رتی برابر (رائی کے دانے برابر) ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو یہ لوگ نکالے جائیں گے لیکن جل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے۔ پھر ان کو چشمہ حیات میں ڈالا جائے گا۔ تو اس طرح سے ابھر آئیں گے جیسے بہیا کے کچرے کوڑے میں دانہ ابھر آتا ہے (خوب زور سے جلدی اُگتا ہے)۔ بعضے راویوں نے حمیل السیل کے بدل حمیۃ السیل کہا ہے[1]۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، تم نہیں دیکھتے ایسا دانہ[2] زرد زرد جھکا ہوا کیسا (بارونق) اُگتا ہے[3]۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ تُوْضَعُ فِيْ أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِيْ مِنْهَا دِمَاغُهٗ ؕ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ابو اسحاق سبیعی سے سنا۔ وہ کہتے تھے، میں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے ہلکا عذاب قیامت میں اس شخص کو (ابوطالب کو مسلم) ہوگا جس کے تلووں پر انگارا رکھ دیا جائے گا اس کی گرمی سے بھیجہ (دماغ) ابلتا رہے گا[4]۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ عَلٰى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ ؕ

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے انھوں نے ابو اسحاق سبیعی سے، انھوں نے نعمان بن بشیر سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب ایک شخص کو ہوگا (ابوطالب کو) اس کے تلووں پر دو انگارے رکھ دیے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا بھیجہ پتیلی یا کیتلی کی طرح ابلے گا[5]۔

---

[1] یعنی جہاں پر بہیا کا زور شور ہو ۱۲ منہ [2] جو بہیا کے کنارے کوڑے کچرے پر جم جاتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [4] مسلم کی روایت میں یوں ہے آگ کی دو جوتیاں اس کو پہنا دی جائیں گے ۱۲ منہ [5] کیتلی سے چائے دان مراد ہے جس میں پانی کو جوش دیتے ہیں۔ بعضے نسخوں میں بجائے والقمقم کے بالقمقم ہے۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح والقمقم ہے یہ واؤ عطف اسماعیلی کی روایت میں اوالقمقم ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ؃

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عمرو بن مرّہ سے انھوں نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن جعفی سے انھوں نے عدی بن حاتم طائی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور منہ پھیر کر اس سے پناہ مانگی پھر ذکر کیا اور منہ پھیر کر اس سے پناہ مانگی پھر فرمایا دیکھو دوزخ سے بچو (صدقہ دے کر) گو ایک کھجور کا ٹکڑا اسی اگر کسی سے یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات ہی کہہ کر۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضؓ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهٖ ؃

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے انھوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے۔ انھوں نے عبداللہ بن خباب سے انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا جناب ابو طالب کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا امید تو ہوتی ہے کہ میری سفارش سے قیامت کے دن ان کو کچھ فائدہ ہوؔ[1] وہ دوزخ میں ایک اُتھلے (پایاب) مقام میں رہیں گے جہاں ٹخنوں تک آگ ہو مگر اس سے بھی ان کا اصلی بھیجا پکتا رہے گا۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ قیامت کے دن لوگوں کو اکٹھا کرے گا[2] آخر (حیران ہو کر) صلاح کریں گے بھائی ایسا تو بھی کرو کسی کی سفارش پروردگار کے پاس کراؤ وہ اس آفت

[1] حالانکہ قرآن میں ہے فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین لیکن آیت میں نفع سے یہ مراد ہے کہ دوزخ سے نکال لیے جائیں یہ فائدہ کافروں اور مشرکوں کے لیے نہیں ہو سکتا، اس صورت میں حدیث اور آیت میں اختلاف نہیں رہے گا مگر دوسری آیت میں یوں ہے فلا یخفف عنھم العذاب، اس کا جواب بھی یوں دے سکتے ہیں کہ جو عذاب ان پر شروع ہو گا وہ ہلکا نہیں ہو گا یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ بعضے کافروں پر شروع ہی سے ہلکا عذاب مقرر کیا جائے، بعضوں کے لیے سخت تجویز ہو ۱۲ منہ

[2] وہ سب ایک میدان میں کھڑے دھوپ اور گرمی سے تکلیف اٹھا رہے ہوں گے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِىْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهٗ وَيَقُوْلُ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهٗ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِى اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهٗ ائْتُوْا مُوْسَى الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْٓئَتَهٗ ائْتُوْا عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِىْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ

کی جگہ سے ہم کو نجات دلوائے یہ صلاح کر کے آدم پیغمبر کے پاس جائیں گے کہیں گے تم وہ شخص ہو جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور تم میں اپنی (بنائی ہوئی خاص) روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ تم کو سجدہ کریں انھوں نے سجدہ کیا اب اتنا تو کرو، پروردگار پاس ہماری سفارش کرو۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے[۵۱] کہیں گے تم ایسا کرو نوح پیغمبر پاس جاؤ وہ پہلے (شریعت والے) پیغمبر ہیں[۵۲] جن کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے (سفارش چاہیں گے) وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں[۵۳] گے۔ کہیں گے ایسا کرو تم لوگ ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل (دوست) ہیں لوگ یہ سن کر ان کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطائیں یاد کریں گے[۵۴] تم ایسا کرو موسیٰؑ پیغمبر کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالےٰ نے کلام کیا، یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے (ایک قبطی کا خون) لیکن تم ایسا کرو عیسیٰؑ پیغمبر کے پاس جاؤ آخر لوگ ان کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں[۵۵] تم ایسا کرو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اللہ نے ان کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف کر دی ہیں۔ خیر[۵۶] یہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں (اٹھ کھڑا ہوں گا) اور پروردگار پاس جا کر (حضوری کی) اجازت چاہوں گا (اجازت ملے گی)، جب میں پروردگار کو دیکھوں گا۔

---

۵۱ یعنی اس درخت میں سے کھانا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا ۱۲ منہ ۵۲ گو حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے شیثؑ اور ادریسؑ آ چکے تھے مگر شاید ان کی کوئی جدید شریعت نہ ہوگی بلکہ حضرت آدمؑ کی شریعت پر عمل کرتے ہوں گے تو حضرت آدم کے بعد صاحب شریعت جتنے پیغمبر آئے ان میں حضرت نوحؑ سب سے اول ہوئے ۱۲ منہ ۵۳ یعنی اپنے کافر بیٹے کے لیے دعا کرنا ۱۲ منہ ۵۴ تین جھوٹ جو دنیا میں انھوں نے بولے تھے ۱۲ منہ

۵۵ حضرت عیسیٰؑ اپنی کوئی خطا بیان نہیں کریں گے لیکن امام مسلم کی روایت میں ابو سعیدؓ سے ہے اللہ کے سوا لوگ مجھ کو پوجتے رہے ۱۲ منہ

۵۶ سب جگہوں سے مایوس ہو کر ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتّٰى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ۔

تو اسی وقت، سجدے میں گر پڑوں گا پروردگار جب تک اس کو منظور ہوگا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا پھر فرمائے گا محمدؐ اپنا سر اٹھا اور مانگ کیا مانگتا ہے ہم تجھ کو دیں گے کہہ کیا کہتا ہے۔ ہم تیری بات سنیں گے سفارش کرتا ہے تو کر ہم قبول کریں گے۔ میں (حسب الارشاد) سر اٹھاؤں گا اور پروردگار کی وہ ثنا و صفت کروں گا جو اس وقت مجھ کو سکھلائے گا[۱]۔ اس کے بعد سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی[۲] میں اس حد کے اندر جو لوگ ہوں گے ان کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جاؤں گا[۳] پھر میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور اول بار کی طرح سجدے میں گر پڑوں گا[۴] غرض اس طرح تیسری یا چوتھی بار میں (راوی کو شک ہے) میں عرض کروں گا پروردگار اب تو دوزخ میں وہی لوگ رہ گئے ہیں جو قرآن کے بموجب ہمیشہ وہاں رہنے کے قابل ہیں (یعنی کافر اور مشرک[۵]) قتادہ (من حبسہ کی تفسیر میں) کہا کرتے تھے یعنی جن لوگوں پر ہمیشہ دوزخ میں رہنا واجب ہوا۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے حسن بن ذکوان سے کہا ہم سے ابورجاء نے بیان کیا کہا مجھ سے عمران بن حصین رض نے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا کچھ (مسلمان) لوگ میری سفارش سے دوزخ میں سے نکالے جائیں گے وہ بھی بہشت میں داخل ہوں گے لوگ

---

[۱] میرے دل میں ڈالے گا دوسری روایت میں یوں ہے ایسی ثنا و صفت کروں گا کہ ویسی کسی نے مجھ سے پیشتر نہیں کی اور نہ میرے بعد کوئی کریگا ۱۲ منہ [۲] مثلاً ان لوگوں کی سفارش کر سکتا ہے جنھوں نے اکثر نماز پڑھی لیکن جماعت سے نہیں پڑھی پھر اس کے بعد یہ حد ہوگی کہ ان لوگوں کی سفارش کر سکتا ہے جنھوں نے اکثر نماز پڑھی کبھی ناغہ کی پھر یہ حد ہوگی جنھوں نے ایمان کے ساتھ شراب خواری اور زنا نہیں کی۔ علیٰ ہذا القیاس ۱۲ منہ [۳] باقی گناہگار دہیں پڑے رہیں گے ۱۲ منہ [۴] پھر ایک حد مقرر ہوگی ۱۲ منہ [۵] ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے۔ اب مشرک لوگ موحدوں سے کہیں گے تم کو تمھاری توحید سے کیا فائدہ ہوا ہم تم یکساں ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہے اس وقت غیرتِ خداوندی جوش میں آئے گی اور پروردگار عالم بذاتِ خاص ان موحدوں کو بھی دوزخ سے نکال لے گا اور صرف مشرک اس میں رہ جائیں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وسلّم فيدخلون الجنّة يسمّون الجهنّميّين ۔

ان کو جہنمی کے نام سے پکاریں گے ۔

۲۹۱ حدّثنا قتيبة حدّثنا اسمٰعيل بن جعفر عن حميد عن انس ان امّ حارثة اتت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وقد هلك حارثة يوم بدر اصابه غرب سهم فقالت يا رسول الله قد علمت موقع حارثة من قلبي فان كان في الجنّة لم ابك عليه والّا سوف ترى ما اصنع فقال لها هبلت اجنّة واحدة هي انّها جنان كثيرة وانّه في الفردوس الاعلى وقال غدوة في سبيل الله او روحة خير من الدّنيا وما فيها ولقاب قوس احدكم او موضع قدم من الجنّة خير من الدّنيا وما فيها ولو انّ امرأة من نساء اهل الجنّة اطّلعت الى الارض لاضاءت ما بينهما ولملأت ما بينهما ريحًا ولنصيفها يعني الخمار خير من الدّنيا وما فيها ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انھوں نے حمید طویل سے انھوں نے انسؓ سے کہ حارثہ بن سراقہ بن حارث بن عدی کی ماں (ربیع بنت نضر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ یہ حارثہ بدر کے دن ایک ناگہانی تیر سے مارے گئے تھے۔ (یعنی جس کا مارنے والا معلوم نہیں ہوا) خیر انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ کی محبت میرے دل میں کیسی تھی[۱] اب اگر حارثہ (دنیا سے اٹھ کر) بہشت میں گیا ہے (چین سے ہے) تو میں نہیں روؤں گی۔ (میرے دل کو تسلی رہے گی) ورنہ آپ دیکھتے ہیں کیا کرتی ہوں[۲]۔ آپ نے فرمایا اری نادان کیا وہاں (اللہ کے پاس) ایک بہشت تھوڑی ہے بہت سی بہشتیں ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اونچی بہشت (فردوس) میں ہے آپ نے یہ بھی فرمایا اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں صبح کو ذرا سا چلنا یا شام کو ذرا سا چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور دیکھو بہشت میں ایک کمان برابر یا کوڑے (یا قدم) برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور اگر بہشت کی کوئی عورت بہشت میں سے زمین پر جھانکے (اپنا مکھڑا زمین کی طرف کرے) تو آسمان سے لے کر زمین تک روشنی ہو جائے اور آسمان سے لے کر زمین تک سب خوشبو پھیل جائے اور اس کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے[۳]۔

---

[۱] ان کا بیٹا ہی تھا ماں کی محبت بیٹے سے بیحد ہوتی ہے ۱۲ منہ [۲] رو رو کر اپنا حال کیسا خراب کرتی ہوں ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں یوں ہے کہ سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جائے ابن عباسؓ کی روایت میں ہے اس کی اوڑھنی کے سامنے سورج کی روشنی ایسے ماند ہو جائے جیسے بتی کی روشنی سورج کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے اگر اپنی ہتھیلی دکھلائے تو ساری خلقت اس کے حسن کی شیفتہ ہو جائے۔ بعض ملحدوں نے اس قسم کی حدیثوں پر یہ شبہ کیا ہے کہ جب حور کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہے یا وہ اتنی معطر ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک اس کی خوشبو پہنچتی ہے تو بہشتی لوگ اس کے پاس کیونکر جا سکیں گے اور اتنی خوشبو اور روشنی کی تاب کیونکر لا سکیں گے ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت میں ہم لوگوں کی زندگی اور طاقت اور قسم کی ہوگی جو ان سب باتوں کا تحمل کر سکیں گے جیسے دوسری آیتوں اور حدیثوں میں دوزخیوں کے ایسے ایسے عذاب بیان ہوئے ہیں کہ دنیا میں اس کا عشر عشیر بھی عذاب اگر کسی کو دیا جائے تو وہ فوراً مر جائے لیکن دوزخی ان عذابوں کا تحمل کریں گے اور زندہ رہیں گے بہرحال آخرت کے حالات کو دنیا کے حالات پر قیاس کرنا اور ہر ایک بات میں استبعاد کرنا صریح نادانی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً ؏

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بہشت میں جائیگا اس کو دوزخ میں بھی اس کا ٹھکانا بتلایا جائیگا۔ یعنی اگر وہ برے کام کرتا تو اس میں جاتا اس سے یہ غرض ہے کہ وہ اور زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے[۱]۔ اور جو شخص دوزخ میں داخل ہوگا اس کو بہشت میں اس کا ٹھکانا دکھلایا جائے گا یعنی اگر وہ اچھے کام کرتا تو اس میں رہتا تاکہ اور زیادہ رنج اور افسوس کرے۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَّا يَسْاَلُنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ ؏

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انھوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انھوں نے سعید بن ابی سعید سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا زیادہ حق دار کون ہوگا، آپ نے فرمایا ابوہریرہؓ میں سمجھ چکا تھا تجھ سے پہلے یہ بات مجھ سے کوئی نہیں پوچھنے کا۔ کیونکہ تجھ کو میری حدیث سننے کا سب سے زیادہ شوق ہے۔ اب سن لے، سب سے زیادہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حق دار وہ ہوگا (اس کو یہ سعادت ملے گی) جس نے اپنی خوشی سے خلوص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا[۲]۔

---

[۱] یعنی خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی آفت اور بلا سے بچایا بعضوں نے کہا یہ دکھانا قبر میں ہوگا بسوال کے بعد بعضوں نے کہا ہر شخص کے لیے دو ٹھکانے تیار ہوئے ہیں ایک بہشت میں ایک دوزخ میں ۱۲ منہ [۲] یہاں شفاعت سے وہ شفاعت مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ والوں کی خبر سن کر امتی امتی فرمائیں گے پھر ان سب لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا، لیکن وہ شفاعت جو میدانِ حشر سے بہشت میں لے جانے کے لیے ہوگی وہ پہلے ان لوگوں کو نصیب ہوگی جو بلا حساب وکتاب بہشت میں جائیں گے پھر ان کے بعد ان لوگوں کو جو حساب کے بعد بہشت میں جائیں گے قاضی عیاض نے کہا شفاعتیں پانچ ہوں گی ایک تو حشر کی تکالیف سے نجات دلانے کے لیے یہ ہمارے پیغمبر سے خاص ہے اسی کو شفاعت عظمیٰ کہتے ہیں اور مقام محمود بھی اسی مرتبہ کا نام ہے دوسرے بعضے لوگوں کو بے حساب بہشت میں لے جانے کے لیے تیسرے حساب کے بعد ان لوگوں کو جو عذاب کے لائق ٹھہریں گے بے عذاب بہشت میں لے جانے کو۔ چوتھے ان گناہ گاروں کے لیے جو دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے ان کے نکالنے کے لیے پانچویں بہشت والوں کو ترقی درجات کے لیے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٢٩٤۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِؓ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ کَبْوًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّیْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَکَانَ یُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ۞

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انھوں نے منصور بن معتمر سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے عبیدہ سلیمانی سے انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب کے بعد دوزخ سے نکلے گا اور سب کے بعد بہشت میں جائے گا۔ سب سے اخیر دوزخ میں کے سے ایک شخص نکلے گا گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے[۱] اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اب جا بہشت میں جا وہ جا کر دیکھے گا ساری بہشت بھری ہوئی ہے (کوئی مکان اس کو خالی نہیں ملے گا) تب لوٹ کر پروردگار کے پاس آئے گا عرض کرے گا پروردگار بہشت تو ساری بھری ہوئی ہے کوئی مکان میں نے خالی نہیں پایا حکم ہوگا تو بہشت میں داخل ہو جا وہ جا کر دیکھے گا ساری بہشت بھری ہوئی ہے تب (پھر) لوٹ کر پروردگار کے پاس جا کر عرض کریگا پروردگار بہشت تو ساری بھری ہوئی ہے حکم ہوگا تو جا تجھ کو دنیا اور اس کے دس گنے اور برابر جائے ملے گی وہ عرض کریگا پروردگار کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹھا کرتا ہے۔ یا ہنسی کرتا ہے عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث بیان کر کے اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت کھل گئے آنحضرت کے زمانہ میں لوگ کہتے تھے یہ شخص سارے بہشتیوں میں کم درجہ کا ہوگا[۲]

٢٩٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انھوں نے عبدالملک بن عمیر سے انھوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انھوں نے عباس بن عبدالمطلب سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا ابوطالب کو آپ سے کچھ

[۱] کبھی چلے گا کبھی گر پڑے گا اسی طرح گرتا پڑتا دوزخ سے پار ہو جائے گا ۱۲ منہ [۲] تو بلند درجے والوں کا کیا کہنا ان کو کیسے کیسے وسیع مکان ملیں گے حافظ نے کہا یہ کلام بھی دوسری روایت سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کو امام مسلمؒ نے ابوسعید سے نکالا۔

besturdubooks.wordpress.com

اَبَا طَالِبٍ بِشَیْءٍ ؛

فائدہ پہنچا[1]

بَابٌ ۱۴۸ اَلصِّرَاطُ جِسْرُ جَهَنَّمَ ؛

باب صراط ایک پل ہے جو دوزخ پر بنایا گیا ہے[2]

۲۹۶ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَّعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اُنَاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَاْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید اور عطاء بن یزید نے خبر دی ان کو ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی دوسری سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا کچھ لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے مالک کو قیامت کے دن دیکھیں گے آپ نے فرمایا جب سورج پر ابر وغیرہ کچھ نہ ہو تو تم کو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف (اڑچن) ہوتی ہے، انھوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا چودھویں رات کے چاند پر جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو تو تم کو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے انھوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا بس اسی طرح بن تکلیف تم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھو گے۔ ایسا ہوگا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) لوگوں کو اکٹھا کریگا فرمائے گا جو شخص (دنیا میں) جس کو پوجتا تھا اسی کے ساتھ ہو جائے اب جو لوگ سورج پرست تھے وہ سورج کے ساتھ اور جو لوگ چاند پرست تھے وہ چاند کے ساتھ اور جو لوگ بت شیطان وغیرہ کو پوجتے تھے وہ ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور یہ امت (یعنی مسلمانوں کی امت) منافقوں سمیت رہ جائے گی[3] پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی صورت میں آئے گا

---

[1] یہ روایت مختصر ہے پوری کتاب الادب میں گزر چکی ہے حضرت عباسؓ نے کہا ابو طالب آپؐ کے لیے لوگوں پر غصہ کرتے تھے آپ کو بچاتے تھے ان کو اس وجہ سے کوئی فائدہ ہوا یا نہیں آپ نے فرمایا ہاں فائدہ ہوا وہ ٹخنوں تک آگ میں ہیں اگر میں نہ ہوتا (یعنی ان کی سفارش نہ کرتا) تو دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ہوتے ۱۲ منہ [2] اس کے نیچے جہنم ہے اس پل پر سے سب مسلمان گزر کر بہشت میں جائیں گے ہندوستان میں اس پل کا نام چینود پل بیان کیا گیا ہے صحیح مسلم میں ابوسعیدؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا صراط تلوار سے زیادہ تیز بال سے زیادہ باریک ہے دوسری روایت میں ہے اس کے دونوں طرف آکڑے (آنکڑے) ہیں جن سے دوزخی کھینچ کر دوزخ میں گرا دیے جائیں گے ایک ایک آکڑے سے ربیعہ اور مضر قبیلوں سے زیادہ آدمی کھینچے جا سکتے ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ منافق بھی بظاہر خدا ہی کو پوجتے تھے اس لیے وہ بھی مسلمانوں سے ملے جلے رہیں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا اَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهٖ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ اَمَا رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ مِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِعَلَامَةِ

جس کو وہ نہ پہچانتے ہوں گے[۱] فرمائے گا میں تمھارا پروردگار ہوں۔ وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہم تو یہیں ٹھہرے رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار نہیں آئے گا، جب ہمارا پروردگار تشریف لائے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے (کیونکہ حشر میں اس کو ایک بار دیکھ چکے ہوں گے) پھر حق تعالیٰ اسی صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہے گا (آؤ میرے ساتھ ہولو) میں تمھارا پروردگار ہوں یہ دیکھتے ہی سارے مسلمان اس کے ساتھ ہولیں گے اور ایسا ہوگا کہ دوزخ کی پشت پر صراط کا پل رکھا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے میں اس پل کے پار ہو جاؤں گا[۲]۔ اس دن پیغمبر بھی یہی دعا کریں گے یا اللہ بچائیو یا اللہ بچائیو، اس پل پر آنکڑے ہوں گے اس صورت کے جیسے سعدان کے کانٹے ہوتے ہیں. تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں. صحابہ نے عرض کیا جی ہاں دیکھے ہیں۔ آپ نے فرمایا بس اسی صورت کے (ٹیڑھے منہ کے) دوزخ کے آنکڑے (آکوڑے) ہوں گے اتنی بات ہے کہ یہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے یہ اللہ ہی کو معلوم ہے[۳]۔ خیر یہ آنکڑے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے اعمال کے لحاظ سے دوزخ میں گھسیٹ لیں گے کوئی تو بالکل ہی ہلاک ہو جائے گا[۴]۔ کوئی چھل چھلا کر گرتے گرتے بچ جائے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا اور یہ چاہے گا کہ دوزخ میں سے اپنے بندوں کو نکالنا چاہے گا نکال لے، یہ ان میں سے ہوں گے جو اس بات کی گواہی دیتے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا

[۱] یعنی حشر میں جو صورت دیکھی ہوگی اس کے سوا دوسری صورت میں۔ اس حدیث میں پروردگار کی دو صفتوں کا اثبات ہے ایک آنے کا دوسرے صورت کا پچھلے متکلمین تاویل پر مرتے جاتے ہیں اور ایسی صفات کی دور از قیاس تاویلیں کرتے ہیں اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسکتا ہے جا سکتا ہے اتر سکتا ہے، چڑھ سکتا ہے اسی طرح جس صورت میں چاہے تجلی فرما سکتا ہے اس کو سب طرح کی قدرت ہے بس اتنی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو ہم مخلوقات کی صفات سے مشابہت نہیں دے سکتے جیسے اس کی ذات کو خلق سے مشابہت نہیں دے سکتے ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں یوں ہے میں اور میری امت سب سے پہلے اس پل پر سے پار ہوگی ۱۲ منہ [۳] یعنی سعدان کے کانٹوں سے صورت میں مشابہ ہوں گے نہ مقدار میں، مقدار تو ان کا بہت بڑا ہوگا، سعدان ایک گھانس کا نام ہے جس میں ٹیڑھے منہ کے کانٹے ہوتے ہیں ۱۲ منہ [۴] دوزخ میں گر جائے گا جیسے منافق وغیرہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَآءٌ يُقَالُ لَهٗ مَآءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِىْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِىْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِىْ ذَكَآءُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِىْ عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ فَيَقُوْلُ لَعَلَّكَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ اَنْ تَسْاَلَنِىْ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ فَيَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَا رَبِّ قَرِّبْنِىْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِىْ غَيْرَهٗ وَيْلَكَ ابْنَ اٰدَمَ مَآ اَغْدَرَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ لَعَلِّىْ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ تَسْاَلُنِىْ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ فَيُعْطِى اللّٰهَ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهٗ فَيُقَرِّبُهٗ

معبود نہیں ہے تو فرشتوں کو ان کے نکالنے کا حکم دیگا وہ (دوزخ میں جا کر) ان لوگوں کو سجدے کی نشانی سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر سجدے کے مقام کا جلانا حرام کر دیا ہے[۱]۔ اور دوزخ سے ان کو نکال لائیں گے وہ جل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے ان پر حیات کے چشمے کا پانی ڈالا جائے گا یہ پانی ڈالتے ہی ایسے جلد ابھر آئیں گے (پھر اعضاء وغیرہ سب سالم نکل آئیں گے) جیسے دانہ بہیا کے کوڑے کچرے میں جلد اگ آتا ہے۔ اور ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا[۲]۔ وہ عرض کرے گا پروردگار دوزخ کی بدبو نے مجھ کو پریشان کر دیا ہے اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا مارا ہے[۳] ذرا میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھرا دے۔ برابر یہی دعا کرتا رہے گا آخر پروردگار فرمائے گا دیکھ اگر میں یہ تیرا مطلب پورا کر دوں تو پھر تو مجھ سے کچھ نہیں مانگنے کا۔ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم، اب اور کوئی درخواست نہیں کرنے کا۔ پروردگار اس کا منہ (دوزخ کی طرف سے) پھرا دے گا[۴]۔ پھر یوں عرض کرے گا پروردگار مجھ کو بہشت کے دروازے پر ڈال دے پروردگار فرمائے گا تو نے یہ اقرار نہیں کیا کہ اب کوئی درخواست نہیں کرنے کا ارے آدمی تو کیسا دغاباز ہے وہ برابر یہی دعا کرتا رہے گا۔ آخر ارشاد ہوگا اچھا اگر یہ مطلب بھی تیرا پورا کر دیں تو پھر تو کچھ نہیں مانگنے کا (اس کا اقرار کر) وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب اور کچھ درخواست نہیں کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات پر (بڑے بڑے) عہد اور اقرار کرے گا تب اللہ تعالیٰ

---

[۱] سجدے کے مقام پیشانی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں قدم یا صرف پیشانی مراد ہے مطلب یہ ہے کہ اور سارا بدن جل کر کوئلہ ہو گیا ہوگا مگر یہ مقام سالم ہوں گے اسی سے فرشتے پہچان لیں گے کہ یہ مسلمان ہے ۱۲ منہ [۲] یہی شخص سب کے بعد بہشت میں جائے گا اوپر گزر چکا ہے کہ وہ کفن چور تھا، جس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا تھا مجھ کو جلا دینا اور دارقطنی نے غرائب مالک میں نکالا کہ اخیر شخص جو بہشت میں جائے گا وہ جہینہ کا ایک شخص ہوگا۔ سہیلی نے کہا اس کا نام ہناد ہوگا حکیم نے نوادر الاصول میں بسند ضعیف نکالا کہ سب سے زیادہ مدت تک جو شخص دوزخ میں رہے گا وہ وہ ہوگا جو سات ہزار برس تک وہاں رہے گا اس کے بعد نکل کر بہشت میں جائے گا ۱۲ منہ [۳] یعنی تجھ سے اتنا چاہتا ہوں اور کچھ نہیں ۱۲ منہ [۴] بہشت کی طرف اس کا منہ کر دے گا اب وہاں کی بہار دیکھ کر للچائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى ثُمَّ يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ لَهُ هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا قَالَ وَأَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ ۔

اس کو بہشت کے دروازے پر ڈال دے گا وہاں پر سے وہ بہشت کی نعمتیں دیکھ کر[1] ایک مدت تک جب تک اللہ کو منظور ہوگا خاموش رہے گا اس کے بعد یوں دعا کرے گا پروردگار مجھ کو بہشت میں جانے دے پروردگار فرمائے گا ارے کیا تو نے اقرار نہیں کیا تھا کہ اب اور کچھ درخواست نہیں کرنے کا ارے آدم زاد تو کیسا دغا باز ہے وہ کہے گا پروردگار اپنی ساری خلقت میں مجھ کو بدنصیب مت کر (سب تیری رحمت سے سرفراز ہیں کیا ایک میں ہی محروم رہوں) اور برابر یہی دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ پروردگار ہنس دے گا[2] ہنستے ہی اس کو بہشت میں جانے کی پروانگی ملے گی جب بہشت میں جائیگا تو اس سے کہا جائیگا اب آرزو کر (فلانی چیز مانگ فلانی چیز مانگ) وہ آرزو کرے گا (ایسا محل ہونا ایسا سامان ہونا) پھر کہا جائے گا اور آرزو کر یہ تو مانگ یہ تو مانگ ، وہ برابر آرزوئیں کرتا رہے گا (یہ ہو نا وہ ہونا) یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گے، اس وقت ارشاد ہوگا یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور ہم نے تجھ کو دیں۔ ابوہریرہؓ نے (اسی سند سے) کہا یہ شخص وہ ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جائے گا عطاء بن یزید کہتے ہیں جب ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی تو ابوسعید خدریؓ (صحابی) وہاں بیٹھے تھے انھوں نے کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا اخیر میں جب ابوہریرہؓ نے یہ کہا یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور ہم نے تجھ کو دیں تو ابوسعیدؓ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا تھا۔ ہم نے یہ سب چیزیں تجھ کو دیں اور ان کی دس گنی اور ابوہریرہؓ نے کہا نہیں میں نے یوں ہی سنا ہے۔ یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور۔

---

[1] للچائے گا لیکن اپنا عہد اور اقرار خیال کرکے ۱۲ منہ [2] قربان اس پاک پروردگار کے رحم و کرم کے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یعنی ہنسنے کا اثبات ہے اور جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے متکلمین نے اس کا انکار کیا ہے ان کی قسمت میں رونا لکھا ہے اہل حدیث خوشی خوشی اس صفت کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں کرتے نہ اس کو مخلوق کی ہنسی سے مشابہت دیتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۱۴۹ فِي الْحَوْضِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ؁

۲۹۷ ـ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ

باب حوض کوثر کے بیان میں[۱]۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ کوثر میں) فرمایا ہم نے تجھ کو کوثر دیا[۲] اور عبد اللہ بن زید مازنی نے کہا (یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) فرمایا اس وقت تک صبر کیے رہنا کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملو۔

مجھ سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انھوں نے سلیمان اعمش سے انھوں نے شقیق سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمھارا پیش خیمہ ہوں گا[۳]۔

اور مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد ابن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے مغیرہ بن مقسم سے انھوں نے کہا میں نے ابو وائل سے سنا انھوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا۔ میں حوض کوثر پر تمھارا پیش خیمہ ہوں گا اور کچھ لوگ تم میں سے ایسے ہوں گے جو حوض کوثر پر لائے جائیں گے[۴] اتنے میں وہ ہٹا دیے جائیں گے[۵] میں کہوں گا پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں (میری امت والے ہیں)، اس وقت فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے انھوں نے جو تمھارے

---

[۱] جو قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا آپ کی امت کے لوگ اس میں سے پانی پئیں گے اب اختلاف ہے کہ اس حوض کا پانی پلصراط پر گزرنے سے پہلے پئیں گے یا اس کے بعد صحیح یہی ہے کہ پہلے کیونکہ قبروں سے پیاسے اٹھیں گے لیکن امام بخاریؒ اس باب کو پلصراط کے بعد لائے اس سے یہ نکلتا ہے کہ پلصراط پر سے گزرنے کے بعد اس میں سے پئیں گے اور ترمذی نے جو انسؓ سے روایت کی ہے اس سے بھی یہی نکلتا ہے اس میں یہ ہے کہ انسؓ نے آپ سے شفاعت چاہی آپ نے وعدہ فرمایا انسؓ نے کہا آپ اس دن کہاں ملیں گے فرمایا پہلے مجھ کو پلصراط پاس دیکھو انھوں نے کہا اگر آپ وہاں نہ ملیں فرمایا ترازو کے پاس دیکھنا۔ انھوں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملیں فرمایا حوض کے پاس دیکھنا، ایک حدیث میں ہے کہ ہر پیغمبر کو ایک حوض ملے گا جس میں سے وہ اپنی امت والوں کو پانی پلائے گا۔ اور مکڑی لیے وہاں کھڑا رہے گا ۱۲ منہ [۲] یعنی حوض کوثر جو ایک نہر ہے بہشت میں یہی معنی کوثر کا صحیح اور مشہور اور حدیث سے ثابت ہے، بعضوں نے کہا اولاد بعضوں نے کہا خیر کثیر مراد ہے ۱۲ منہ [۳] تمھارے وہاں پہنچنے سے پہلے سب سامان تیار رکھوں گا ۱۲ منہ [۴] میں چاہوں گا ان کو پانی پلاؤں ۱۲ منہ [۵] فرشتے ان کو دھکیل دیں گے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بعد نئی باتیں نکالیں۔ اس حدیث کو اعمش کے ساتھ عاصم بن ابی النجود نے بھی ابو وائل سے روایت کیا[1] اور حصین بن عبدالرحمٰن نے ابو وائل سے اس کو روایت کیا انھوں نے حذیفہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم نے وصل کیا)

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمھارے سامنے (قیامت کے دن) میرا حوض ہوگا وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرباء سے اذرح تک فاصلہ ہے[2]۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَلْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيْدٍ اِنَّ اُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ النَّهَرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ۔

مجھ سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر اور عطاء بن سائب نے خبر دی انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا کوثر سے خیر کثیر (بہت بھلائی) مراد ہے جو اللہ نے آپ کو عنایت فرمائی ابو بشر کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے کہا لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت میں۔ انھوں نے کہا بہشت میں جو نہر ہے وہ بھی اس خیر کثیر میں داخل ہے۔ جو اللہ نے آپ کو عنایت فرمائی۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو نافع نے خبر دی۔ انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن عمروؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار اس

[1] اس کو حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] جرباء اور اذرح شام کے ملک میں دو گاؤں ہیں جن میں تین دن کی راہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے دوسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلا اور صنعاء میں ہے تیسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ مدینہ اور صنعاء میں ہے چوتھی حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلا سے عدن تک ہے پانچویں میں جتنا فاصلہ ایلہ سے تحفہ تک ہے یہ سب آپ نے تقریباً لوگوں کو سمجھانے کے لیے بیان فرمایا جو جو مقام وہ پہچانتے تھے ان کا ذکر کیا اس سے حقیقی طول و عرض کا بیان منظور نہیں ہے وہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے اس لیے یہ اختلاف مضر نہیں کرتا اور ممکن ہے کہ کسی روایت میں طول کا بیان ہو، کسی میں عرض کا۔ قسطلانی نے کہا یہ سب مقام قریب قریب ایک ہی فاصلہ رکھتے ہیں یعنی آدھے مہینہ کی مسافت یا اس سے کچھ زائد ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا۔

پر آسمان کے ستاروں کے شمار میں کوزے (آبخورے) رکھے ہوئے ہیں جو کوئی اس حوض کا پانی پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَآءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَآءِ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انھوں نے یونس بن یزید ایلی سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ سے صنعاء (یہ دونوں بستیاں یمن کے ملک میں ہیں)، اور اس پر آسمان کے تاروں کی گنتی میں (یعنی بے انتہا) آبخورے رکھے ہوئے ہیں۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **دوسری سند** امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا میں بہشت میں جا رہا تھا۔ (یعنی شب معراج میں)، اتنے میں ایک نہر دکھلائی دی جس کے کناروں پر خولدار موتیوں کے گنبد بنے تھے میں نے جبریل سے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے کہا یہی تو وہ کوثر ہے جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو عنایت فرمایا پھر میں نے دیکھا اس کی کیچڑ یا اس کی خوشبو (یہ ہدبہ راوی کی شک ہے) تیز مشک کی سی ہے[۱]۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتّٰى عَرَفْتُهُمْ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر آئیں گے۔ میں ان کو پہچان لوں گا۔ لیکن اسی وقت وہ ہٹا دیے جائیں گے میں کہوں گا

[۱] ابوالولید کی روایت میں شک نہیں ہے اور کیچڑ مذکور ہے اور بیہقی کی روایت میں بھی یوں ہی ہے نرا بہ مسک یعنی اس کی مٹی مشک تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ؟

۴۰۳ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيْدُ فِيْهَا فَأَقُوْلُ إِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بُعْدًا يُقَالُ سَحِيْقٌ بَعِيْدٌ وَأَسْحَقَهُ أَبْعَدَهُ ۔ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ الْحَبَطِيُّ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَهْطٌ مِّنْ أَصْحَابِيْ فَيُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُوْلُ

(یا اللہ یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد جو نئے گن کیے (یعنی گناہ)۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا جو شخص (مسلمان) مجھ پر سے گزریگا وہ اس حوض میں سے پیئے گا اور جو اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پھر پیاسا نہ ہوگا دیکھو کچھ وہاں میرے پاس ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں وہ مجھ کو پہچانتے ہیں لیکن میرے اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائے گی ابو حازم نے (اسی سند سے) کہا نعمان بن ابی عیاش نے مجھ کو یہ حدیث بیان کرتے سُنا تو پوچھنے لگے کیا تم نے یہ حدیث سہل بن سعد سے اسی طرح سنی ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو سعید خدری سے میں نے یہ حدیث سنی وہ اس میں اتنا بڑھاتے تھے میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں اس وقت میں کہوں گا ہاں ایسا ہے تو پھر دور رہوں دور ہوں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد (اپنا دین) بدل ڈالا (اسلام سے پھر گئے) اور ابن عباسؓ نے کہا سحقا کا معنی دوری اسی سے ہے (سورہ حج میں) فی مکان سحیق یعنی دور دراز جگہ میں سحقہ اور اسحقہ (مجرد اور مزید) دونوں کے معنی یہ ہیں اس کو دور کیا اور احمد بن شبیب بن سعید حبطی نے کہا (اس کو ابو عوانہ نے وصل کیا) ہم سے والد نے بیان کیا انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگ میرے اصحاب میں سے میرے سامنے آئیں گے لیکن حوض کوثر پر سے ہٹا دیئے

ـه اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ؏

جائیں گے میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئے گُن کیے تھے یہ پیٹھ پھیر کر الٹے لوٹ گئے تھے (اسلام سے پھر گئے تھے)۔

۳۰۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّئُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيُحَلَّئُونَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کرتے تھے (ابو ہریرہؓ کا نام نہیں لیا) کہ آپ نے فرمایا میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اتنے میں فرشتے ان کو ہٹا دیں گے میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا تم کو نہیں معلوم جو نئے گُن انہوں نے تمہارے بعد کیے یہ تو پیٹھ پھیر کر الٹے (اسلام سے) پھر گئے تھے اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کی (اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا) کہ ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے وہ نکال دیے جاویں گے اور عقیل نے زہری سے فیحلئون نقل کیا ہے یعنی ہانک دیئے جائیں گے اور محمد بن ولید زبیدی نے بھی اس حدیث کو زہری سے انہوں نے امام باقر سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (اس کو دارقطنی نے افراد میں وصل کیا)۔

۳۰۶ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے والد فلیح بن سلیمان نے کہا مجھ سے ہلال بن ابی میمونہ نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا تو ایک گروہ میرے سامنے آئے گا میں ان کو

لے ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو تمام ہر ایک کے اعمال نہیں سنائے جاتے بلکہ مجملاً امت کے اعمال آپ پر پیش کیے جاتے ہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ پیر اور جمعرات کے روز مجھ پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِيْ وَ بَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَمَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِيْ وَ بَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ ۞

۳۰۷۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ ۞

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ۞

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

پہچان لوں گا اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا وہ (اللہ کا فرشتہ ہوگا) اس گروہ سے کہنے لگے گا ادھر آؤ میں پوچھوں گا کیوں ان کو کدھرے چلے وہ کہے گا دوزخ کی طرف اور کہاں خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں پوچھوں گا وجہ کیا (ان سے کیا قصور ہوا) وہ کہے گا یہ لوگ تمہاری وفات کے بعد الٹے پاؤں پلٹ گئے تھے خیر اس کے بعد ایک اور گروہ نمودار ہوگا میں ان کو بھی پہچان لوں گا (کہ یہ میری امت کے مسلمان لوگ ہیں) اتنے میں میرے اور ان کے بیچ میں سے ایک شخص نکلے گا وہ ان سے کہے گا دوزخ کی طرف اللہ کی قسم دوزخ کی طرف میں پوچھوں گا ان کی کہے گا دوزخ کی طرف اللہ کی قسم دوزخ کی طرف میں پوچھوں گا ان کی خطا وہ کہے گا تمہاری وفات کے بعد یہ لوگ الٹے پاؤں (اسلام سے) پھر گئے تھے میں سمجھتا ہوں ان گروہوں میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچنے کا سب کو دوزخ میں لے جائیں گے)۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے خبیب بن عبد الرحمن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے بیچ میں (جو زمین کا ٹکڑا ہے) یہ بہشت کے چمنوں میں سے ایک چمن ہوگا (اکھیڑ کر بہشت میں رکھ دیا جائے گا) اور میرا یہ جو منبر (دنیا میں) ہے یہ (قیامت کے دن میرے حوض پر رکھا جائے گا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد عثمان بن جبلہ نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے کہا میں نے جندب بن عبد اللہ بجلی سے سنا کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوگا۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

---

۵۱ کہ یہ میری امت کے مسلمان لوگ ہیں ۱۲ منہ ۵۲ اسلام سے مرتد ہو کر کافر بن گئے تھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَ اِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ مَآ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَ لٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا ۞

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَ صَنْعَآءَ وَ زَادَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ حَوْضُهٗ مَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْاَوَانِيْ قَالَ لَا قَالَ

انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور احد والوں کے لیے (جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) اس طرح دعا کی جیسے میت کے لیے (جنازے کی نماز میں) دعا کرتے ہیں اس کے بعد لوٹ کر منبر پہ آئے فرمایا (لوگو) میں تمہارا پیش خیمہ ہوں[۱] اور میں تمہارے اعمال کو دیکھتا رہوں گا اور خدا کی قسم میں تو اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو زمین کی کنجیاں یا زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یہ راوی کو شک ہے) عنایت فرمائیں اور خدا کی قسم مجھ کو اب یہ ڈر نہیں رہا کہ تم میرے بعد پھر مشرک بن جاؤ گے مگر میں ڈرتا ہوں کہیں تم دنیا کے لالچ میں نہ پڑ جاؤ (اور ایک دوسرے سے رشک اور حسد کرنے لگو۔)

ہم سے علی ابن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے معبد بن خالد سے انہوں نے حارثہ بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حوض کوثر کا ذکر کیا تو فرمایا وہ اتنا بڑا ہے جیسے مدینہ سے صنعا (جو پندرہ دن کی راہ ہے) اور محمد بن ابراہیم بن ابی عدی نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا انہوں نے معبد بن خالد سے انہوں نے حارثہ بن وہب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حارثہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بیان کیا کہ آپ کا حوض اتنا بڑا ہے جتنا صنعا سے مدینہ تو مستورد بن شداد صحابی نے ان سے کہا کیا تم نے اس کے برتنوں کے باب میں آنحضرت سے کچھ نہیں سنا حارثہ نے کہا نہیں مستورد نے

[۱] اس لیے آگے جاتا ہوں گویا آپ نے اشارہ کیا کہ میری وفات قریب ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی وفات کے بعد بھی تمہارے اعمال مجھ پہ پیش ہوتے رہیں گے جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے ۱۲ منہ [۳] یہ ارشاد تھا روم اور ایران وغیرہ کی فتح کا ۱۲ منہ [۴] کیونکہ توحید تمہارے دلوں میں رچ گئی ہے شرک سے نفرت ہوگئی ہے ۱۲ منہ [۵] صنعا یمن کا پایۂ تخت ہے یہ شہر اب تک قائم ہے ۱۲ منہ [۶] اس کو امام مسلم اور اسماعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

الْمُسْتَوْرِدُ تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ ۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ ۔

کہا اس پر اتنے برتن رکھے دکھائی دیں گے جیسے آسمان کے تارے (یعنی بے شمار)۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے نافع بن عمر سے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر رہ کر تم میں سے آنے والوں کو دیکھتا رہوں گا کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے نزدیک آجانے کے بعد پکڑ لیے جائیں گے میں کہوں گا پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں میری امت ہیں فرشتے کہیں گے تم کیا جانو انہوں نے جو تمہارے بعد گن کیے خدا کی قسم یہ برابر (الٹے پاؤں) ایڑیوں کے بل اسلام سے پھرے رہے ابن ابی ملیکہ یہ حدیث بیان کر کے یوں دعا کرتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ایڑیوں کے بل پھر جائیں یا دین کے فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔ امام بخاریؒ نے کہا (سورہ مومنون میں جو ہے) علیٰ اعقابکم تنکصون اس کا معنی یہی ہے اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پھرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

كِتَابُ التَّقْدِيرِ

بَابٌ فِي الْقَدَرِ ۔

باب تقدیر کے بیان میں

۵۱ ابن ابی ملیکہ کا یہ قول اسی سند سے مروی ہے تعلیق نہیں ہے ۱۲منہ ۵۲ تقدیر پر ایمان لانا فرض اور جزو ایمان ہے یعنی جو کچھ برا بھلا چھوٹا بڑا دنیا میں قیامت تک ہونے والا تھا وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ٹھہر چکا تھا اسی کے مطابق ظاہر ہوگا اور بندے کو ایک ظاہری اختیار دیا گیا ہے جس کو کسب کہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ نہ بندہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل مختار ہے اہل سنت وجماعت اور صحابہ کرام اور سلف صالحین کا یہی اعتقاد تھا پھر قدریہ اور جبریہ پیدا ہوئے قدریہ کہنے لگے کہ بندے کے افعال میں اللہ کو کچھ دخل نہیں ہے وہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اور جو کرتا ہے اپنے اختیار سے کرتا ہے جبریہ کہنے لگے کہ بندہ جمادات کی طرح بالکل مجبور ہے اس کو اپنے کسی فعل میں کوئی اختیار نہیں ہے ایک نے افراط کی دوسرے نے تفریط کی اہل سنت بیچ بیچ میں ہیں امام جعفر صادق نے فرمایا لا جبر ولا تفویض ولکن امر بین امرین ابن سمعانی نے کہا تقدیر اللہ تعالیٰ کا سر ہے جو دنیا میں کسی پر ظاہر نہیں ہوا یہاں تک کہ پیغمبروں پر بھی ۱۲منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

۳۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ ٭

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو سلیمان اعمش نے خبر دی میں نے زید بن وہب سے سُنا انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا آپ سچے تھے اور اللہ نے جو وعدہ کیا تھا وہ سچا تھا فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں نطفہ رہتا ہے پھر خون کی پھٹکی بن جاتا ہے چالیس دن تک یہی رہتا ہے (پھر چار مہینے بعد) اللہ تعالےٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کو چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے اس کی روزی اس کی عمر اس کی نیک بختی اس کی بدبختی تو خدا کی قسم تم میں سے کوئی شخص اس کا اس کی روزی اس کی عمر اس کی نیک بختی اس کی بدبختی تو خدا کی قسم تم میں سے کوئی شخص یا کوئی آدمی (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اس سے ایک ہاتھ یا ایک باع رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے وہ بہشتیوں کا سا کام کرتا ہے اور بہشت میں جاتا ہے اور کوئی آدمی (ساری) عمر بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے بہشت اس سے ایک ہاتھ یا دو ہاتھ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے وہ دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے آخر دوزخ میں جاتا ہے آدم بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں یوں کہا ایک ہاتھ پر رہ جاتی ہے۔

؎۱ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے تو روح چار مہینے کے بعد پھونکی جاتی ہے ابن عباس کی روایت میں یوں ہے چار مہینے دس دن بعد حافظؒ نے کہا قاضی عیاض نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ روح ایک سو بیس دن کے بعد پھونکی جاتی ہے اور مشاہدہ اور جنین کی حرکت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے میں کہتا ہوں اس زمانہ کے ڈاکٹروں اور حکیموں نے مشاہدہ اور تجربہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ چار مہینے گذرنے کے پیشتر ہی جنین میں جان پڑ جاتی ہے اب جن روایتوں میں روح پھونکنے کا ذکر نہیں ہے جیسے امام بخاری کی اس روایت میں ان میں تو کوئی اشکال ہی نہ ہوگا لیکن جن روایتوں میں اس کا ذکر ہے تو حدیث غلط نہیں ہو سکتی بلکہ ڈاکٹروں اور حکیموں کا دعویٰ غلط کہنا چاہیئے شاید ان کو دھوکا ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ روح حیوانی چار مہینے سے پیشتر جنین میں پڑ جاتی ہو لیکن حدیث میں روح سے مراد روح انسانی یعنی نفس ناطقہ ہے وہ چار مہینے دس دن کے بعد ہی بدن سے متعلق ہوتا ہوگا ۱۲ منہ ؎۲ اور شک نہیں کہ اس کو امام بخاری نے توحید میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَّلَ اللهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ؎

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ پروردگار سے (سب حال) عرض کرتا رہتا ہے پروردگار ابھی نطفہ ہے اب پھٹکی ہوا اب گوشت کا مچہ ہوا جب اللہ تعالیٰ بچہ کی پیدائش پوری کرنا چاہتا ہے تو وہ پوچھتا ہے پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت نیک بخت ہوگا یا بدبخت اور اس کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے پھر (جیسا حکم ہوتا ہے) ویسا ہی جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے لکھ دیا جاتا ہے۔

بَابُ ۱۵۱ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللهِ وَأَضَلَّهُ اللهُ عَلٰى عِلْمٍ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ ؎

باب اللہ کے علم میں جو کچھ تھا وہ سب لکھا جا کر قلم سوکھ گیا (یعنی فراغت ہو چکی[1]) اور اللہ نے (سورہ جاثیہ میں) فرمایا جیسا اللہ کے علم میں تھا اس موافق اس کو گمراہ کر دیا اور ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا جو کچھ تجھ سے ملنے والا ہے اس کو لکھ کر قلم سوکھ گیا ابن عباسؓ نے کہا (سورہ مومنون میں) جو ہے ہم لہا سابقون یعنی ان کی تقدیر میں پہلے ہی سے نیک بختی لکھ دی گئی تھی[2]۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الرِّشْكُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ يُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے یزید رشک[3] نے کہا میں نے مطرف بن عبد اللہ سے سنا وہ عمران بن حصینؓ سے روایت کرتے تھے ایک شخص (خود عمران بن حصین نے) کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بہشتی اور دوزخی لوگ پہچانے جا چکے ہیں (یعنی اللہ کے علم میں الگ الگ ہو چکے ہیں) آپ نے فرمایا بیشک اس شخص نے کہا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں آپ نے

---

[1] یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث میں مذکور ہے جس کو امام احمد اور ابن حبان نے نکالا اس میں یوں ہے اسی لیے میں کہتا ہوں جف القلم علی علم اللہ یہ قول عبد اللہ بن عمر کا ہے ۱۲ منہ

[2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] رشک بہ کسر راء ان کا لقب ہے چونکہ ان کی داڑھی بہت لمبی تھی کہتے ہیں ان کی داڑھی میں ایک بچھو گھس گیا تھا تین دن اسی میں رہا ان کو خبر نہیں ہوئی ۱۲ منہ [4] بے فائدہ محنت اٹھاتے ہیں جو تقدیر میں ہے وہ ہوگا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ ۞

بَابُ ۱۵۲ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۞

۳۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۞

۳۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۞

۳۱۷ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

فرمایا بات یہ ہے کہ جو جس کے لیے پیدا ہوا ہے اس کی تقدیر میں ہے (بہشت یا دوزخ) اسی کے موافق اس کو اعمال کرنے کی توفیق دی جاتی ہے[1]

باب اس بیان میں کہ مشرکوں کی اولاد کا حال اللہ ہی کو معلوم تھا کہ اگر وہ بڑے ہوتے زندہ رہتے تو کیسے عمل کرتے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر بن محمد جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کہاں جائے گی (بہشت میں یا دوزخ میں) فرمایا اللہ خوب جانتا تھا جو وہ (بڑے ہو کر) عمل کرتے[2]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے (انہوں نے کچھ اور بیان کیا) اور کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا کیا حال ہونا ہے آپ نے فرمایا اللہ ہی خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ پیدائشی دین اسلام پر پھر اس

---

[1] آپ کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا علم بندے کو نہیں ہے نہ بندے کو اس سے کوئی غرض ہونا چاہیئے ہر شخص کو لازم ہے کہ نیک اعمال کے لیے کوشش کرے اب جس شخص کی تقدیر میں بہشتی ہی لکھا ہے اس کو نیک اعمال کی اور جس کی تقدیر میں دوزخی ہونا لکھا ہے اس کو برے اعمال کی توفیق ہو گی ۱۲ منہ [2] تو اپنے علم کے موافق ان کا فیصلہ کرے گا جو اگر بڑے ہوتے تو اچھے عمل کرتے ان کو بہشت میں لے جائے گا جو بڑے ہو کر برا عمل کرتے ان کو دوزخ میں لے جائے گا مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جرم کرنے سے پہلے سزا دینا عدل اور انصاف کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مالک کا کوئی فعل عدل کے خلاف نہیں ہے سب اس کی ملک ہیں اپنے ملک میں تصرف کرنا ظلم نہیں ہو سکتا مشرکین کی اولاد میں بہت سے قول ہیں بعضوں نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو ہونے والا ہے۔ ربنا لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العزیز الحکیم ۱۲ منہ [3] اس میں اسلام کی قابلیت ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْبَهِيْمَةَ هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ؟

کے ماں باپ (یار دوست بہکا کر) اس کو یہودی یا نصرانی (یا بدھ یا ہندو یا پارسی) بنا ڈالتے ہیں جیسے تم اپنے جانور (گائے بکری اونٹنی) کو جناتے ہو کوئی بچہ کن کٹا بھی دیکھتے ہو (کوئی نہیں سب اچھے پورے اعضا کے پیدا ہوتے ہیں) پھر تم ہی ان کو کن کٹا بناتے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ کم سنی میں مرجائے اس کا کیا حال ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا تھا (بڑا ہو کر) جیسا عمل والا وہ تھا۔

بَابٌ ۱۵۱ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ؟

باب اللہ نے جو حکم دیا ہے (تقدیر میں لکھ دیا ہے) وہ ضرور ہو کر رہے گا (اس سے بچاؤ ممکن نہیں)۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ؟

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن سوکن کا حصہ بھی مار لینے کے لیے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ وہ اس کو طلاق دے دے بلکہ یوں ہی (بلا شرط) نکاح کر لے جو اس کے نصیب میں ہے اتنا ہی اس کو ملے گا[1]

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَسُوْلُ اِحْدٰى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ اَنَّ ابْنَهَا يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ اِلَيْهَا لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰى كُلٌّ بِاَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب کی طرف سے ایک شخص (نام نامعلوم) آپ کے بلانے کو آیا اس وقت آپ کے پاس سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل بیٹھے ہوئے تھے وہ شخص کہنے لگا ان کا بیٹا (علی بن ابوالعاص) دم چھوڑ رہا تھا آپ نے (اسی آدمی کے ہاتھ سلام) کہلا بھیجا اللہ ہی کا مال ہے جو وہ لے لے اور جو وہ عنایت فرمائے اور ہر چیز کی ایک مدت مقرر

[1] سوکن کو طلاق ہو جانے سے زیادہ نہیں مل سکتا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَلْتَحْتَسِبْ ۞

مدت مقرر ہے صبر کرو اور اللہ ہی سے ثواب چاہو[1]

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ ۞

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے یونس بن یزید نے بیان کیا انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ بن محیریز جمحی سے خبر دی ان کو ابوسعید خدری نے وہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک انصاری شخص[2] آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ہم کو باندیاں قید میں ملتی ہیں مگر ہم ان کے کوڑے کرنا چاہتے ہیں یعنی بیچ کر تو آپ کیا فرماتے ہیں اگر ہم ان سے عزل کریں[3] آپ نے فرمایا تم ایسا کرتے ہو کچھ قباحت نہیں اگر تم ایسا نہ کرو کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ تعالے نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہو گی۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ ۞

ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا اور قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی تھیں وہ سب بیان فرمائیں اب جس کو یاد رہیں اس کو یاد رہیں اور جس کو بھول گئیں اس کو بھول گئیں بعضی بات ایسی تھی جب وہ ظاہر ہوتی تو میں پہچان لیتا (کہ آنحضرتؐ نے اس کا ذکر کیا تھا) جیسے کوئی شخص کسی کو پہچانتا ہو[4] مگر وہ غائب ہو پھر سامنے آئے تو اس کو پہچان لے۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس سے ہر چیز کی مدت مقرر ہونا اور ہر کام کا اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہونا نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] ابوصرمہ بن قیس یا ابوسعید یا مجدی بن عمرو ضمری ۱۲ منہ [3] یعنی انزال کے وقت ذکر باہر نکال لیں ۱۲ منہ [4] اس کی صورت اس کے دل میں نقش ہو ۱۲ منہ۔

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُوْدٌ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ وَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى اَلْاٰيَةَ ؛

سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس کو زمین پر مار رہے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے خواہ دوزخ میں خواہ بہشت میں یہ سن کر ایک شخص (سراقہ بن مالک بن جعشم) کہنے لگا یا رسول اللہ کیا ہم اس تقدیر کے لکھے پر بھروسہ کر لیں (محنت کرنا چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر ایک کو وہی راستہ آسان کیا جائیگا اسی کی توفیق ملے گی جس کے لیے پیدا کیا گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی اخیر تک۔

بَابٌ الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيْمِ ؛

باب اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَاَثْبَتَتْهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تَحَدَّثْتَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے حبان ابن موسی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ایک شخص کے حق میں جو (بظاہر) اسلام کا دعوی کرتا تھا فرمایا دوزخی ہے خیر جب جنگ شروع ہوئی تو یہ شخص خوب لڑا ایسا لڑا کہ سخت زخمی ہو گیا اور حرکت کے قابل نہ رہا اس وقت ایک شخص آپ کے صحابہ میں سے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے جس شخص کو فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے وہ تو اللہ کی راہ میں لڑا اور خوب لڑا اور سخت زخمی ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کچھ ہو) وہ دوزخی ہے یہ سن کر بعضے صحابہ کو شک پیدا ہونے کو تھی اسی اثنا میں وہ شخص جو بہت زخمی ہو گیا تھا اس کو تکلیف ہونے لگی اس نے کیا کیا اپنی ترکش کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک تیر نکالا اور اپنے تئیں مار لیا (ہلاک کر ڈالا) یہ حال دیکھتے ہی کئی مسلمان دوڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ اللہ نے آپ کا فرمانا سچ کیا اس شخص

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ ۔

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ اَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ

نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال اٹھ اور لوگوں میں منادی کر دے بہشت میں وہی جائے گا جو دل سے ایمان دار ہے اور اللہ تعالیٰ بدکار (منافق شخص) سے بھی اس دین کی مدد کرائے گا[1]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا (قزمان نامی) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں مسلمانوں کے بہت کام آیا (مسلمانوں کی طرف سے خوب لڑ رہا تھا کافروں کو خوب مار رہا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا جو کوئی یہ چاہتا ہو دوزخ والوں میں سے کسی کو دیکھے وہ اس شخص کو دیکھے آپ کا یہ ارشاد سن کر مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن ابی الجون خزاعی) اس کے پیچھے ہوا (ساتھ ساتھ چلا) اس شخص (یعنی قزمان) کا یہ حال تھا کافروں پر سخت حملے کر رہا تھا یہاں تک کہ خود بھی زخمی ہو گیا اور جلدی مرنے کے لیے اس نے تلوار کی نوک اپنی چھاتیوں کے بیچ میں رکھی (اس پر زور ڈالا) تلوار مونڈھوں کے بیچ میں پار نکل آئی (اور مر گیا[2]) یہ حال دیکھتے ہی وہ شخص جو اس کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا (یعنی اکثم) دوڑتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں آپ بیشک اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے پوچھا کہ تو کیا قصہ ہے وہ کہنے لگا آپ نے فلاں شخص (قزمان) کی نسبت یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھے حالانکہ وہ مسلمانوں کی طرف سے (اس جنگ میں) بڑا کام آ رہا تھا میں سمجھا وہ تو

---

[1] جیسے اس منافق شخص سے کرائی جو اپنی ناموری کے لیے لڑ رہا تھا اس کے دل میں ایمان نہ تھا خدا کی رضامندی مقصود نہ تھی اس لیے اس نے زخموں کی تکلیف پر صبر نہ کیا اور خودکشی کرلی ۱۲ منہ [2] اگلی روایت میں یوں ہے کہ اس نے تیر سے اپنے تئیں ہلاک کیا اس میں یہ ہے کہ تلوار کی نوک سے شاید یہ الگ الگ قصے ہوں یا تیر اور تلوار دونوں سے مارا ہو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَا يَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ ؏

دوزخی ہو کر مرنے والا نہیں خیر جب زخمی ہو گیا تو اس نے کیا کیا جلدی مرنے کے لیے خودکشی کی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو ایک بندہ (ساری عمر) دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن وہ بہشتی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے) اور ایک بندہ (ساری عمر) بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے اس کا خاتمہ برا ہوتا ہے تو اعتبار خاتمہ ہی کا ہے[1]

بَابُ ۱۵۵ اِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ اِلَى الْقَدَرِ ؏

باب نذر کرنے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی (وہی ہو گا جو تقدیر میں ہے[2])۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ؏

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ ہمدانی سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کرنے سے (منت ماننے سے) منع فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی بلکہ نذر بخیل کے دل سے پیسہ نکالتی ہے[3]

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام ابن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے

---

[1] یا اللہ ہمارا اور سب سچے مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر کر ۱۲ منہ [2] اکثر لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا پیسہ نہیں خرچتے جب کوئی مصیبت آن پڑتی ہے اس وقت طرح طرح کی منتیں اور نذریں مانتے ہیں باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر اور منت ماننے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی ہوتا وہی ہے جو تقدیر میں ہے مسلم کی روایت میں صاف یوں ہے کہ نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی حالانکہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے مگر آپ نے جو نذر سے منع فرمایا وہ اسی نذر سے جس میں یہ اعتقاد ہو کہ نذر کرنے سے بلا ٹل جائے گی جیسے اکثر جاہلوں کا اعتقاد ہوتا ہے لیکن اگر یہ سمجھ کر نذر کرے کہ نافع اور ضار اللہ ہی ہے اور جو اس نے تقدیر میں لکھا ہے وہی ہو گا تو ایسی نذر منع نہیں بلکہ اس کا پورا کرنا ایک عبادت اور واجب ہے مترجم کہتا ہے جب اللہ کی نذر ماننے سے آپ نے منع فرمایا اور یہ جتلا دیا کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی تو واے برحال ان لوگوں کے جو خدا کو چھوڑ کر دوسرے بزرگوں یا درویشوں کی نذر مانیں وہ تو علاوہ گنہگار ہونے کے اپنا ایمان بھی کھوتے ہیں کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور غیراللہ کی نذر کرنے والا مشرک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] یوں تو اس کے دل سے پیسہ نکلتا نہیں جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو نذر مانتا ہے اور اتفاق سے اس کا مطلب پورا ہو گیا تو اب پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے جھک مار کر اس وقت خرچتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ لَا يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ‪.‬

فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) آدمی کو منت ماننے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو میں نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی بلکہ منت ماننا خود تقدیر سے ہوتا ہے بس تقدیر میں منت ماننا کر کے بخیل کے دل سے پیسہ نکالتا ہوں

بَاب ۱۵۶ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ‪.‬

باب لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت[1]

۳۲۷ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو خالد خدا نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم جب کسی ٹیلے پر چڑھتے یا بلندی پر پہنچتے یا نشیب میں اترتے تو پکار کر اللہ اکبر کہتے یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے فرمایا لوگو اپنے تئیں آرام دو (آہستہ ذکر الٰہی کرو) کیونکہ تم ایسے کو نہیں پکارتے ہو جو بہرا یا غائب ہے تم تو اس خدا کو پکارتے ہو جو (سب کچھ) سن رہا ہے دیکھ رہا ہے (دونوں تک کی بات جانتا ہے) پھر فرمانے لگے عبداللہ بن قیس (یہ ابوموسیٰ اشعری کی کنیت ہے) میں تجھ کو ایک کلمہ سکھلاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے

---

[1] یہ بڑی برکت کا کلمہ اور شیطان اور تمام بلاؤں سے بچنے کی عمدہ سپر ہے اس کا معنی یہ ہے کہ آدمی کو گناہ یا بلا سے بچانے والا اور عبادت کی توفیق اور طاقت اور نعمت دینے والا اللہ ہی ہے ہمارے مرشد حضرت شیخ احمد مجدد فرماتے ہیں جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو وہ ہر روز پانچ سو بار لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھے اس طرح کہ اول و آخر سو سو بار درود شریف پڑھ کر تو اللہ اس کی مصیبت دور کر دے گا ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہر وقت جب فرصت ہو کھڑے یا بیٹھے یا لیٹے اس ذکر پر مواظبت کی ہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ لا الہ الا اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر اس ذکر میں عجیب برکت ہے جو کوئی آدمی ہمیشہ ہر وقت اس ذکر پر مواظبت کرے اس کو وسعت رزق غنا اور تونگری حاصل ہوتی ہے ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہوتی ہے کہ اس کے سب گناہ بخش دیے جائیں رات اور دن میں ہر وقت یہ ذکر کرتا رہے اور صبح اور شام تین بار یہ دعا پڑھ لیا کرے بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت بسم اللہ ما شاء اللہ لا یاتی بالخیر الا اللہ بسم اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ بسم اللہ ما شاء اللہ ما بکم من نعمۃ فمن اللہ بسم اللہ ما شاء اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیئ علما۔ اور ہر شام کو سورۂ ملک یعنی تبارک الذی اور سورۂ واقعہ اور تہجد۔

الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

بَابٌ ۵۵ اَلْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ۔

عَاصِمٌ مَانِعٌ قَالَ مُجَاهِدٌ سَدًّا عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُوْنَ فِي الضَّلَالَةِ دَسَّاهَا أَغْوَاهَا۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيْفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ۔

بَابٌ ۵۶ وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ أَنَّهُ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

وہ کیا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

باب معصوم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ (گناہوں سے) بچائے رکھے۔

سورہ ہود میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لاعاصم الیوم من امر اللہ) عاصم کے معنی روکنے والا مجاہد نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ جو (سورہ یٰس میں) فرمایا وجعلنا من بین ایدیہم سدا یعنی ہم نے حق بات ماننے سے اُن پر آڑ کر دی ہے وہ گمراہی میں ڈگمگا رہے ہیں (سورہ والشمس میں جو) دسّٰہا (ہے) اس کا معنی گمراہ کیا۔[۲]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا ہم سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی شخص حاکم ہوتا ہے تو اس کے صلاح کار اور مشیر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اچھی اور نیک باتیں کرنے کے لیے کہتے ہیں ایسی ہی باتوں کی ترغیب دیتے رہتے ہیں دوسرے وہ جو بری باتیں کرنے کے لیے کہتے ہیں[۴] ایسی ہی باتوں کی ترغیب دیتے رہتے ہیں اب بری باتوں سے معصوم وہی رہتا ہے جس کو اللہ بچائے رکھے[۵]

باب اللہ نے (سورۂ انبیاء میں) فرمایا وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اور (سورۂ ہود میں فرمایا) لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ

۱؎ امام بخاری کی عادت ہے کہ وہ ترجمہ الباب میں کوئی آیت یا حدیث نہیں ملتی تو قول صحابی نقل کر دیتے ہیں اور درمیان میں کوئی نیا لفظ آ جائے تو تفسیر کرتے کرتے حل لغت شروع کر دیتے ہیں معنی کی مناسبت سے سدا کی بھی تفسیر بیان کر دی کیونکہ عاصم کے معنی مانع کے ہوئے اور سد بھی مانع ہوتی ہے اب سد کی مناسبت سے دسّٰہا کی بھی تفسیر کی کیونکہ سد اور دس دونوں کے حروف ایک ہی ہیں تقدیم و تاخیر کا فرق ہے ۱۲ منہ ۲؎ بہکایا خراب کیا یہ فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ ۳؎ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کے دل میں دو طرح کی قوتیں (یعنی صفتیں) ہوتی ہیں ایک تو یہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے یعنی قوت ملکیہ دوسرے وہ جو بری بات کا حکم کرتی ہے یعنی قوت شیطانیہ ۱۲ منہ ۴؎ جیسے ظلم اسراف فسق فجور وغیرہ ۱۲ منہ ۵؎ اللہ جس حاکم اور بادشاہ کو بچانا چاہتا ہے وہ تو ان بدکار اور خوشامدی مصاحبوں کے دم میں نہیں آتا باقی اکثر بادشاہ ان بدکار مصاحبوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور غفلت میں پڑ جاتے ہیں آخر ان کی سلطنت برباد ہو جاتی ہے ۱۲ منہ ۶؎ ابوبکر اور حمزہ اور کسائی نے وحِرمٌ پڑھا ہے ۱۲ منہ۔

اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا وَقَالَ مَنْصُوْرُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّحِرْمٌ بِالْحَبْشِيَّةِ وَجَبَ ۞

۳۲۹۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

بَابُ ۵۹ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ۞

اور (سورہ نوح میں) فرمایا ولا یلدوا الا فاجرا کفارا اور منصور بن نعمان یشکری (یا منصور بن معتمر) نے عکرمہ سے نقل کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حرم[۱] حبشی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی ضرور اور واجب[۲]۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا یہ جو لمم کا لفظ قرآن میں آیا ہے[۳] تو میں لمم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی بات نہیں پاتا جو ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کی قسمت میں جو زنا (حرام کاری) کا حصہ لکھ دیا ہے اس میں وہ خواہ مخواہ مبتلا ہو گا (تقدیر کا لکھا پورا ہو گا) آنکھ کی زنا دیکھنا ہے (یعنی بیگانی مرد یا عورت کو بدنیتی سے) اور زبان کی زنا (فحش اور شہوت) کی بات کرنا ہے[۴] اور نفس (کمبخت) آرزو کرتا ہے[۵]۔ اس شرمگاہ آنکھ اور زبان اور نفس کو کبھی سچا کرتی ہے (اگر زنا کر لی) کبھی جھوٹا کرتی ہے (اگر خدا کے ڈر سے باز رہا) شبابہ بن سوار نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم سے ورقاء بن عمر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۶]۔

باب اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں) فرمایا ہم نے جو تجھ کو دکھاوا دکھلایا[۷] تو لوگوں کو آزمانے کے لیے اس کا بیان

[۱] کا لفظ جو پہلی آیت میں ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا تو ترجمہ آیت کا یوں ہو گا جس بستی کو ہم کھپانا چاہتے ہیں یہ بات ضرور ہے کہ وہاں کے لوگ۔ اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یعنی شرارت اور کفر نہیں چھوڑتے اس آیت کی تفسیر اور کئی طرح پر بھی کی گئی ہے دیکھو تفسیر وحیدی ۱۲ منہ [۳] الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ۱۲ منہ [۴] ابن مسعود کی روایت میں یوں ہے آنکھیں زنا کرتی ہیں دیکھ کر ہونٹ زنا کرتے ہیں چوم کر بوسہ دے کر ہاتھ زنا کرتے ہیں چھو کر چپٹا کر پاؤں زنا کرتے ہیں چل کر ۱۲ منہ [۵] اسی میں خواہش پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ [۶] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ طاؤس نے یہ حدیث خود ابوہریرہؓ سے بھی سنی ہے جیسے اگلی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابن عباس کے واسطہ سے سنی حافظؒ نے کہا شبابہ کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی۔ اس حدیث کی مناسبت تقدیر کے باب سے ظاہر ہے کیونکہ اس میں یہ بیان ہے کہ آدمی کی تقدیر میں جتنی زنا لکھ دی گئی ہے اس میں وہ ضرور مبتلا ہو گا ۱۲ منہ [۷] یعنی آنکھ کا دکھاوا بعضوں نے کہا خواب ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ؕ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا اس آیت وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس میں رویا سے آنکھ سے دیکھنا مراد ہے (یعنی معراج جو حالت بیداری میں ہوا تھا) رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس تک لے گئے تھے اور شجرہ ملعونہ سے تھوہڑ کا درخت مراد ہے [۱]

بَاب ۱۶۰ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ ؕ

باب حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ میں اللہ کے پاس جو بحث ہوئی اس کا بیان [۲]

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ يَا مُوْسٰى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد رکھی انہوں نے طاؤس سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ میں بحث ہوئی حضرت موسیٰؑ نے کہا آدم تم ہمارے باپ ہو تم ہی نے ہم کو بدنصیب بنایا اور (ممنوع درخت سے کھا کر) ہم سب کو بہشت سے نکلوایا [۳] حضرت آدم نے کہا اجی موسیٰؑ تم ہی تو وہ شخص ہو کہ اللہ نے اپنی کلام کے لیے تم کو برگزیدہ کیا اور تمہارے لیے (توراۃ کی تختیاں) اپنے ہاتھ سے لکھیں [۴] تم مجھ کو ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس برس پہلے میری قسمت میں لکھ دیا تھا آخر

---

[۱] اس باب کی مناسبت کتاب القدر سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے تو یہ توجیہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی تقدیر میں یہ بات لکھ دی تھی کہ وہ معراج کا قصہ جھٹلائیں گے

[۲] ظاہر یہی ہے کہ یہ بحث اس وقت ہوئی تھی جب حضرت موسیٰؑ دنیا میں تھے بعضوں نے کہا قیامت کے دن یہ بحث ہوگی اور امام بخاری نے عند اللہ کہہ کر اسی طرف اشارہ کیا حافظ نے کہا عند اللہ کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ بحث قیامت ہی میں ہو اور ابوداؤد نے ابن عمر سے جو روایت کی اس میں صاف یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے درخواست کی کہ اے رب ہم کو آدم دکھلا جس نے ہم کو بہشت سے نکالا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو آدم کو دکھلایا اخیر تک ۱۲ منہ [۳] ورنہ آج کیسے چین میں ہوتے نہ موت کی فکر نہ حشر کا دغدغہ [۴] اتنا علم اور اتنا مرتبہ ہونے پر ایسا رکیک اعتراض کرتے ہو ۱۲ منہ [۵] یہیں سے کتاب القدر کی مناسبت نکلی دوسری روایت میں یوں ہے آسمان زمین پیدا کرنے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ثَلٰثًا قَالَ سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۞

حضرت آدمؑ (بحث میں) حضرت موسیٰ پر غالب آئے (وہ کچھ جواب نہ دے سکے) سفیان نے (اسی اسناد سے) کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

۞ ۞ ۞

بَاب ١٦١ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَى اللّٰهُ ۞

باب اللہ تعالیٰ کے دین کو کوئی روک نہیں سکتا۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِیْ لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعٰوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اكْتُبْ اِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلٰوةِ فَاَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَلْفَ الصَّلٰوةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدَةُ اَنَّ وَرَّادًا اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا ثُمَّ وَفَدْتُّ بَعْدُ اِلٰى مُعٰوِيَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَاْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ۞

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے عبدہ بن ابی لبابہ نے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے انہوں نے کہا معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ کو لکھا تم مجھ کو وہ دعا لکھ بھیجو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فرض) نماز کے بعد کیا کرتے تھے جو تم نے سنی ہے مغیرہ نے جواب میں مجھ سے لکھوایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یوں دعا مانگتے سنا اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں یا اللہ جو تو دے (عنایت فرمائے) اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو روک دے اس کو کوئی دے نہیں سکتا[۱] اور تیرے سامنے دولت والے کی دولت کچھ کام نہیں آسکتی[۲] اور ابن جریج نے کہا مجھ کو عبدۃ بن ابی لبابہ نے خبر دی اور ان کو وراد نے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے پھر یہی حدیث نقل کی عبدہ نے کہا پھر میں پیغام لے کر معاویہ پاس گیا (شام کے ملک میں) میں نے خود ان سے سنا وہ لوگوں کو (نماز کے بعد) یہی دعا مانگنے کا حکم دیتے[۳]

بَاب ١٦٢ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ۔

باب بدقسمتی اور بدنصیبی سے پناہ مانگنا

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۞

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر کہہ میں صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوقات کی بدی سے[۴]

---

[۱] یہیں سے کتاب القدر کی مناسبت نکلی ۱۲ منہ [۲] یا تدبیر کرنے والے کی تدبیر کچھ کارگر نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ [۳] اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ عبدہ کا سماع وراد سے ثابت کریں کیونکہ اگلی روایت عن عن کے ساتھ ہے اس میں اس سماع کی صراحت نہیں ۱۲ منہ [۵] یہ آیت لا کر امام بخاری نے معتزلہ اور قدریہ کا رد کیا جو کہتے ہیں بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے کس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس کے افعال سے اللہ کی پناہ لینا بے معنی ہو جاتا ۱۲ منہ [۶] عطاء ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ؎

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (لوگو) بلا اور آفت کی شدت اور بدبختی سے اور تقدیر کی خرابی اور دشمنوں کی ہنسی سے اللہ کی پناہ چاہو۔

باب ۱۶۳ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ؎

باب اس آیت کا بیان کہ اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے بیچ میں آڑا آتا ہے[۱]۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ؎

ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے نہیں مقلب القلوب (یعنی دلوں کو پھیرنے والے) کی قسم۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ ؎

ہم سے علی بن حفص اور بشر بن محمد نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا (یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے بتلا میرے دل میں کیا ہے) میں نے تیرے (آزمانے کے لیے) دل میں ایک بات ٹھان لی ہے ابن صیاد نے کہا دخ ہے[۲] آپ نے فرمایا چل دور بس تو اپنی بساط سے تھوڑے بڑھ سکتا ہے[۳] حضرت عمر نے عرض کیا حکم ہو تو اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا نہیں جانے دے اگر یہ کمبخت) دجال ہے تب تو تو اس کو مار ہی نہیں سکے گا اور دجال نہیں ہے (یہ دوسرا شخص ہے) تو اس کا مار ڈالنا (ناحق خون کرنا) تیرے لیے اچھا نہیں[۴]۔

---

[۱] یعنی کافر کو ایمان اور طاعت کی طرف مائل نہیں ہونے دیتا اور مسلمان کو کفر اور معصیت کی طرف اس سے بھی تقدیر الٰہی کا ثبوت ہوتا ہے کہ کفر اور ایمان سب اس کے ارادے اور تقدیر سے ہیں ۱۲ منہ [۲] آپ نے اس آیت کو ٹھانا تھا یوم تاتی السماء بدخان مبین ۱۲ منہ [۳] خس کم جہاں پاک آئندہ دجال کا اندیشہ ہی نہ رہے ۱۲ منہ [۴] اس حدیث کی مناسبت کتاب القدر سے یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تب تو (باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۱۶۴ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا قَضٰى قَالَ مُجَاهِدٌ بِفَاتِنِيْنَ بِمُضِلِّيْنَ اِلَّا مَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اَنَّهٗ يَصْلَى الْجَحِيْمَ قَدَّرَ فَهَدٰى قَدَّرَ الشَّقَآءَ وَالسَّعَادَةَ وَهَدَى الْاَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا ◌

باب (سورہ توبہ کی) اس آیت کا بیان اے پیغمبر کہہ دے ہم کو وہی درپیش آئے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں لکھ دیا ہے اور مجاہد نے بفاتنین کی تفسیر میں کہا تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے[۱] مگر اس کو جس کی قسمت میں اللہ نے دوزخ لکھ دی ہے اور (مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں) کہا والذی قدر فھدی یعنی جس نے نیک بختی اور بدبختی سب تقدیر میں لکھ دی اور جس نے جانوروں کو ان کی چراگاہ بتلائی۔

۲۳۶ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ فِيْ بَلَدٍ يَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ ◌

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا طاعون کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب تھا وہ اپنے جن بندوں پر چاہتا تھا اتارتا تھا لیکن مومنوں کے لیے اس کو رحمت کر دیا ہے جو مومن بندہ ایسے شہر میں ہو جہاں طاعون آئے پھر وہ صبر کر کے ثواب کی امید پر وہیں ٹھہرا رہے اور اس کو یقین ہو کہ قسمت کا لکھا ضرور پورا ہو گا (گو وہ طاعون میں مبتلا نہ ہو گا)۔

باب ۱۶۵ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ◌

باب اللہ کا سورۂ اعراف میں) یہ فرمانا اگر اللہ تعالیٰ ہم کو سیدھا نہ بتلاتا تو ہم کبھی سیدھا رستہ (ہدایت کا) نہ پاتے اور (سورۂ زمر میں یہ فرمانا اگر اللہ مجھ کو ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگار ہوتا[۳]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) تو اس کو مار ہی نہ سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر یوں لکھ دی ہے کہ دجال قیامت کے قریب نکلے گا لوگوں کو گمراہ کرے گا اس کی تقدیر کے خلاف تو نہیں کر سکتے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] جو سورۂ والصافات میں ہے اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] جو سورۂ اعلیٰ میں ہے اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یعنی کیا بلا ہے بیماری ہے یا عذاب ہے طاعون کا ذکر اوپر گزر چکا ہے وہ ایک ورم ہے جو بغل یا گردن وغیرہ میں ظاہر ہوتا ہے پہلے سخت بخار لاحق ہوتا ہے دوسرے یا تیسرے روز ورم نمودار ہو جاتا ہے اس میں سخت سوزش ہوتی ہے اور مریض اسی دن یا ایک روز بعد دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے آج کل یہ عارضہ جس کو عذاب الٰہی یا رحمت الٰہی کہنا چاہیے ہمارے ملک میں پھیل ہوا ہے ۱۲ منہ [۴] ان آیتوں کو لا کر امام بخاری نے معتزلہ اور قدریہ کے مذہب کا رد کیا ہے کیونکہ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں خدا کی طرف سے ہیں امام ابو منصور نے کہا معتزلہ سے تو کافر بہتر ہو گا جو آخرت میں یوں کہے گا ان اللہ ہدانی لکنت من المتقین ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۳۷- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ:

لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم کو جریر بن حازم نے خبر دی انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خندق کے دن ہمارے ساتھ مل کر بہ نفس نفیس مٹی ڈھو رہے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے۔

اے خدا اگر تو نہ ہوتا تو نہ ملتی ہم کو راہ
اور نہ روزے رکھتے ہوتے اور نہ پڑھتے ہم صلوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے لڑائی میں عنایت کر ثبات
بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم سے چڑھ آئے ہیں
کہتے ہیں کافر نہ سنتے نہیں ہم ان کی بات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان ۔

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

کتاب قسموں اور نذروں کے بیان میں

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا اللہ تم کو لغو اور لایعنی قسمیں پر نہیں پکڑنے کا بلکہ ان قسموں پر پکڑے گا جو تم پکی طور سے کھاؤ اس کا اتار (اگر تم قسم توڑ ڈالو) دس مسکینوں کو معمولی کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا جس سے یہ کوئی بات نہ ہو سکے وہ تین روزے رکھے تمہاری قسم کا

لے یہ حدیث اوپر غزوۂ خندق میں گزر چکی ہے اس حدیث سے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہیے کہ قومی کاموں میں ادنیٰ اعلیٰ سب برابر ہیں بادشاہ سے کر ایک غریب تک سب کو اپنے ہاتھ پاؤں سے محنت کرنا چاہیے اور قومی اور دینی کاموں میں شیخی کرنا اسلام کا شیوہ نہیں دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود صحابہ کے ساتھ مٹی ڈھوئی اب ان ٹٹ پونجئے دنیا کے بادشاہوں کی کیا حقیقت رہی جو اپنی شان بلند سمجھیں اس شہنشاہ کے سامنے دنیا کے بادشاہ اور غریب سب یکساں ہیں اس حدیث کی مناسبت کتاب القدر سے ظاہر ہے کیونکہ حدیث سے یہ نکلا کہ ہدایت اور گمراہی سب خدا ہی کی طرف سے ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۲ جو بے قصد اور بے ارادہ عادت کے طور پر زبان سے نکل جاتی ہیں امام ابوحنیفہ نے کہا لغو قسم وہ ہے کہ آدمی ایک بات کو سچ سمجھ کر اس پر قسم کھائے پھر وہ جھوٹ نکلے ۱۲ منہ ۳ یعنی قسم کی نیت سے آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے لیے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

نِصْيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؕ

یہی کفارہ (اوتار) ہے اور ایسا کرو اپنی قسموں کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ اپنے حکم تم پر اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم اس کا شکر کرو۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رض لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنٍ قَطُّ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ وَقَالَ لَآ اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِلَّآ اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ ؕ

ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (میرے والد) ابوبکر صدیق کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے (بلکہ اس کو پورا کرتے تھے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ اتارا اس وقت کہنے لگے اب اگر میں کسی بات کی قسم کھاؤں گا اور اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھوں گا تو جو کام بہتر ہے وہ کروں گا قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُوْتِيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے امام حسن بصری نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن سمرہ نے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن حکومت (عہدے خدمت) کی درخواست نہ کر اگر درخواست پر تجھ کو ملے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا تو جان تیرا کام جانے اور جو بن درخواست کے ملے گی تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام جس کو اچھا سمجھے کر[1]

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَآ اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَآ اَحْمِلُكُمْ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے غیلان بن جریر سے انہوں نے ابوبردہ بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں اور کئی اشعری آدمیوں کے ساتھ سواری مانگنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تو تم کو سواری نہیں دوں گا

[1] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے بھی کفارہ دے سکتا ہے کفارہ دے کر پھر قسم توڑے جیسے قسم توڑ کر کفارہ دینا بھی درست ہے اہل حدیث اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا کافی نہیں ۱۲ منہ

[2] آپ سے سواری مانگی یہ غزوہ تبوک کا ذکر ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ
تَلْبَثَ ثُمَّ اُتِيَ بِثَلٰثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى
فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا اَوْ قَالَ
بَعْضُنَا وَاللّٰهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ
اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَارْجِعُوْا بِنَآ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرُهٗ
فَاَتَيْنَاهُ فَقَالَ مَآ اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ
اللّٰهُ حَمَلَكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
لَآ اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا
خَيْرًا مِّنْهَآ اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ
وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اَوْ اَتَيْتُ
الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ
يَمِيْنِيْ ؞

۱۴۳ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ
بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ
الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ
لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ
لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ

پھر جتنی دیر اللہ کو منظور تھا ہم ٹھہرے رہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس تین اونٹ عمدہ سفید کوہان والے آئے آپ نے وہ اونٹ ہم کو عنایت فرمائے جب ہم وہ اونٹ لے کر چلے تو آپس میں کہنے لگے اللہ کی قسم یہ اونٹ تو ہمارے لیے راس نہ آئیں گے (مبارک نہ ہوں گے) کیونکہ جب ہم نے آپ سے سواری مانگی تھی تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا تھا میں تم کو سواری نہیں دینے کا باوجود اس کے آپ نے ہم کو سواری دی (شاید غفلت میں آپ کو اپنی قسم یاد نہ رہی بھائی لوٹ چلو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال عرض کرو خیر ہم لوٹ کر آئے[۵۱] فرمایا (میری قسم سچی رہی ٹوٹی نہیں) کیونکہ میں نے یہ سواری تم کو نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی اور میرا تو یہ حال ہے خدا کی قسم اگر اللہ کو منظور ہوتا تو میں ایک بات کی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو بہتر معلوم ہوتا ہے یا وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں[۵۲]

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے کہا یہ حدیث وہ ہے جو ابوہریرہؓ نے ہم سے بیان کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم مسلمان لوگ دنیا میں تو اگلی امتوں کے بعد آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے[۵۳] اور آپ نے یہ بھی فرمایا اگر کوئی اپنے گھر والوں کے باب میں اپنی قسم پر اڑا رہے جس سے اس کے گھر والوں کو نقصان ہوتا ہو، تو وہ خدا کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ گار ہوگا اگر اپنی قسم توڑ کر اس کا

---

۵۱ اور آپ سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی قسم کھائی تھی ۱۲ منہ ۵۲ یہ راوی کا شک ہے کہ یوں فرمایا یا یوں فرمایا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طرح فرمایا مطلب یہ ہے کہ دونوں طرح جائز ہے پہلے کفارہ دے پھر قسم توڑے یا پہلے قسم توڑے پھر کفارہ دے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ ۵۳ سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اُفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ٭

۳۴۲۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ يَعْنِي بْنَ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِيْ أَهْلِهِ بِيَمِيْنٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ ٭

کفارہ ادا کرے جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔

ہم سے اسحاق (بن راہویہ یا ابن منصور) نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر والوں کے مقدمہ میں اپنی قسم پر اڑا رہے) اور اس سے گھر والوں کو تکلیف پہنچتی ہو) تو بہ گناہ اس سے گھر والوں کو تکلیف توڑ ڈالے اور کفارہ دے اس کو چاہیئے کہ (قسم توڑ ڈالے) لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے[۱]

بَابُ ۱۶۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ ٭

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا وایم اللہ[۳]

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ ابن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو مقرر کیا اب بعضے لوگ (عیاش بن ابی ربیعہ وغیرہ) اسامہ کی سرداری پر اعتراض کرنے لگے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا) فرمایا تم لوگ اگر اسامہ کی سرداری پر اعتراض کرتے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس سے پہلے

۱؎ جیسے کہتے ہیں آزردن دل دوستان جہل وکفارۂ یمین سہل مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی غصہ میں آن کر ایسی بات کی قسم کھائے جس سے اس کے گھر والوں یا دوست آشنا کو ضرر پہنچتا ہو تو ایسی قسم کا توڑ ڈالنا بہتر ہے اس میں اتنا گناہ نہ ہوگا جتنا اس قسم پر اڑے رہنے میں گناہ ہوگا کیونکہ قسم توڑنے میں جو گناہ ہوتا ہے وہ کفارے سے اتر جاتا ہے اور قسم پر اڑے رہنے میں اپنے گھر والوں یا بھائی مسلمانوں کو تکلیف دینا ہے وہ سخت گناہ ہے۔ مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست ۱۲ منہ ۲؎ بعضے نسخوں میں یوں ہے فہو اعظم اثما لیس تغنی الکفارۃ تو ترجمہ یوں ہوگا یہ قسم پر اڑے رہنا بڑا گناہ ہے جس کا اتار نہیں ۱۲ منہ ۳؎ یہ بھی قسم کا لفظ ہے مالکیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے امام احمد سے بھی صحیح روایت یہی ہے شافعیؒ کہتے ہیں اگر قسم کی نیت ہو تب قسم ہوگی ورنہ قسم نہ ہوگی ۱۲ منہ ۴؎ یہ وہی لشکر تھا جو جیش اسامہ کہلاتا ہے جس کو آپ نے وفات کے قریب بھیجنا چاہا تھا حالانکہ اس لشکر میں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور بڑے بڑے صحابہ شریک تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو سردار بنایا تھا یہ قصہ کتاب الجہاد میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۵؎ کہنے لگے بوڑھے بوڑھے لوگ موجود تھے آپ نے ایک نوجوان کو سردار بنایا ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین۔ ۱۲

تَطْعُنُوْنَ فِیْ اِمْرَةِ اَبِیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ اَیْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَةِ وَ اِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَ اِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَهٗ ؏

بَابٌ ۱۶۷ كَیْفَ كَانَتْ یَمِیْنُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ سَعْدٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ وَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا هَا اللّٰهِ اِذًا یُقَالُ وَاللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سُفْیٰنَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ یَمِیْنُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ ؏

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا

تم اس کے باپ (زید بن حارثہ) کی سرداری پر اعتراض کرتے رہے واَیم اللہ زید سرداری کے لائق تھا اور سب سے زیادہ میرے پسندیدہ لوگوں میں سے تھا اب اس کے بعد اسامہ (اس کا بیٹا) ان لوگوں میں سے ہے جو مجھ کو بہت پسند ہیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیونکر قسم کھاتے تھے۔

اور سعد بن ابی وقاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور ابو قتادہ نے کہا ابو بکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوں کہا لاہا اللہ اذاً امام بخاری نے قسم میں واللہ باللہ تاللہ سب طرح سے کہتے ہیں۔[۱]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے تھے نہیں مقلب القلوب (دلوں کو پلٹنے والے) کی قسم[۳]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح یشکری) نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے جابر بن سمرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اب جو قیصر (روم کا بادشاہ) ہے وہ مرا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور اب جو کسریٰ (ایران کا بادشاہ ہے (وہ مرا تو اس کے بعد دوسرا کوئی کسریٰ نہ ہوگا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں (ملکوں

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

[۱] یہ حدیث اوپر مناقب عمرؓ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر جنگ حنین کے قصے میں موصولاً گزر چکی ہے جس میں یہ بیان تھا کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کو مارا تھا لیکن اس کے ہتھیار سامان وغیرہ ایک دوسرا شخص مانگ رہا تھا اس وقت حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھا کر عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا کرنے والے نہیں کہ اللہ کے ایک شیر کو جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے محروم کر دیں اور تجھ کو اس کا سامان دلا دیں ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے یہ نکلا کہ صفات اللہ کی قسم کوئی کھائے تو وہ بھی شرعی قسم ہوگی یعنی اس میں کفارہ لازم ہوگا بعضوں نے کہا یہ ان صفات میں ہے جو اللہ تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے مقلب القلوب خالق السموات والارض وغیرہ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؎

کو فتح کرلو گے ان) کے خزانوں کو اللہ کی راہ خرچ کرو گے۔[1]

۴۶ ۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؎

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں یہ کسریٰ مرا تو اس کے بعد دوسرا کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جہاں یہ قیصر مرا تو اس کے بعد دوسرا قیصر نہ ہوگا (اب دونوں سلطنتوں کا خاتمہ ہے) قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۴۷ ۳۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا ؎

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا محمدؐ کی امت والو خدا کی قسم اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں کہ آخرت میں آدمی پر جو مصیبتیں آنے والی ہیں، تو تم بہت کم ہنستے اکثر روتے رہتے۔

۴۸ ۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْعَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَدَّهٗ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیوہ بن شریح نے کہا مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ حضرت عمر کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں ایک میرے نفس سے زیادہ تو میں نہیں کہہ سکتا آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہارا ایمان اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے نفس سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھو یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا اگر یہ بات ہے تو اب تو

[1] اس میں ایک بڑا معجزہ ہے آپ کا جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ایران اور روم دونوں مسلمانوں نے فتح کر لیے ان کے خزانے سب ہاتھ آئے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ ٭

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ میرے نفس سے بھی زیادہ مجھ کو محبوب ہیں آپ نے فرمایا ہاں عمر اب تیرا ایمان پورا ہوا[1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد سے ان دونوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص نامعلوم جھگڑتے آئے ایک کہنے لگا (یارسول اللہ) اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے دوسرا جو زیادہ سمجھدار تھا وہ کہنے لگا جی ہاں یارسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے آپ نے فرمایا اچھا کرنے کی اجازت دیجئے[2] آپ نے فرمایا اچھا بیان کر اس نے بیان کیا کہنے لگا میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا امام مالک نے کہا حدیث میں عسیف کا لفظ ہے اس کا معنی وہی ہے نوکر اس نے کیا کیا جورو سے زنا کی اب عالم لوگوں نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ میرا بیٹا سنگسار کیا جائے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی (اس شخص کو) دے کر اپنے بیٹے کی جان بچالی پھر اس کے بعد جو میں نے (دوسرے) عالموں سے پوچھا تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہئیں اور ایک سال تک دیس نکالا البتہ اس کی جورو سنگسار ہونی چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر (اور فریق ثانی کا بھی اقبال معلوم کر کے) یوں ارشاد فرمایا

[1] مسلمانو اس حدیث میں غور کرو اگر اپنا ایمان پورا کرنا چاہتے ہو تو تمام جہان عزیز و اقربا راستاد پیر یا مرشد امام یا مجتہد یہاں تک کہ اپنی ذات سے بھی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھو۔ محبت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ زبان سے کہہ لیا یا انگلیاں آپ کا نام آتے وقت چوم لیں یا نعتیہ قصائد تصنیف کر دیئے یا مجلس میں پڑھوا دیے یا ولادت کا ذکر آتے وقت تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے یہ سب رسمی اور اوداعائے پروردگار کے سامنے کچھ کام نہیں آنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمانیہ کام آئے گی وہ یہ کہ آپ کے ارشاد پر جان مال اولاد عزیز و اقربا و پیر و مرشد مجتہد امام سب کو فدا کرے جہاں یہ معلوم ہو گیا کہ آپ نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا بس آپ کے قول کا تابعدار بن جائے اسی پر عمل کرے اس کے مخالف جو قول یا فعل ہو اس کو چھپر پر پھینک مارے گوز شتر کی طرح بے وقعت اور لغو سمجھے اسی وقت ایمان پورا ہو گا ۱۲ منہ [2] چونکہ اس نے واقعات بیان کرنے کی اجازت مانگی اس لیے اس کو زیادہ سمجھ دار کہا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسَ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ؛

قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا اپنی بکریاں اور لونڈی تو واپس لے لے پھر آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے ایک سال تک دیس سے باہر رہنے کا حکم دیا اور انیس بن ضحاک اسلمی سے فرمایا تو اس دوسرے شخص کی جورو کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقبال کرے تو اس کو سنگسار کر ڈال انیس اس کے پاس گئے (اس سے پوچھا) اس نے زنا کا اقبال کیا تب انہوں نے اس کو سنگسار کر ڈالا۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ ؛

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا مجھ سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بھلا بتلاؤ اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے قبیلے والے تمیم اور عامر اور غطفان اور اسد والے گھاٹے میں رہے اور نقصان میں پڑے (یا نہیں) انہوں نے کہا بے شک آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشک اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ والے ان سے بہتر ہیں۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو ابو حمید ساعدی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے) ایک تحصیلدار بھیجا (عبداللہ بن لتبیہ اس کا نام تھا) وہ اپنا کام پورا کر کے آنحضرتؐ پاس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ تو آپ کا ہے اور مسلمانوں کا یعنی زکوٰۃ کا مال ہے) اور یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا تو اپنے ماں یا باوا کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا پھر دیکھتا کوئی تجھ کو تحفہ دیتا ہے یا نہیں اس کے بعد شام کو نماز کے بعد آپ خطبہ سنانے کو

ل ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهٗ فَيَأْتِيْنَا فَيَقُوْلُ هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيْ أَفَلَا قَعَدَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ وَأُمِّهٖ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدٰى لَهٗ أَمْ لَا فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى عُنُقِهٖ إِنْ كَانَ بَعِيْرًا جَاءَ بِهٖ لَهٗ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ حَتّٰى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلٰى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُ ؛

۳۵۲ ـ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقٰسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا ؛

۳۵۳ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ ظِلِّ

کھڑے ہوئے پہلے تشہد پڑھا اللہ تعالیٰ کی جیسی چاہیئے ویسی تعریف کی پھر فرمایا امابعد تحصیلداروں کا عجب حال ہے ہم ان کو مقرر کرتے ہیں پھر تحصیل کرکے لوٹ کر آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال تو سرکاری تحصیل کا ہے اور یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا بھلا یہ لوگ اپنے میاں باوا کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہتے دیکھیں اس وقت ان کو کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو کوئی تم میں سے زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ چرائے گا تو قیامت کے دن اس کو اپنی گردن پر لادے ہوئے آئے گا اگر اونٹ ہوگا وہ بڑبڑ کر رہا ہوگا اس کو لے کر آئے گا اگر گائے ہوگی وہ ہمیں ہمیں کر رہی ہوگی اس کو لے کر آئے گا دیکھو اگر بکری ہوگی وہ میں میں کر رہی ہوگی اس کو لے کر آئے گا دیکھو میں تو پروردگار کا حکم تم کو پہنچا چکا ابوحمید ساعدی کہتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اتنے اٹھائے کہ ہم کو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی ابوحمید کہتے ہیں یہ حدیث میرے ساتھ زید بن ثابت نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ان سے پوچھ لو۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم لوگوں کو وہ باتیں (وہ مشکلات جو آخرت میں پیش آئیں گی) معلوم ہو جائیں تو بہت رؤو اور کم ہنسو۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابوذر سے انہوں نے کہا میں آنحضرتؐ کے پاس پہنچا آپ اس وقت

besturdubooks.wordpress.com

الْكَعْبَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ
مَا شَاْنِیْ اَیُرٰی فِیَّ شَیْءٌ مَا شَاْنِیْ
فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ فَمَا
اسْتَطَعْتُ اَنْ اَسْكُتَ وَتَغَشَّانِیْ
مَا شَآءَ اللّٰهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ
اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا
وَهٰكَذَا۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ
حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمٰنُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ
عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ
یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَطَافَ
عَلَیْهِنَّ جَمِیْعًا فَلَمْ یَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ
وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَیْمُ الَّذِیْ
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ
عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ اُهْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِیْرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ
یَتَدَاوَلُوْنَهَا بَیْنَهُمْ وَیَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهَا

کعبے کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے فرما رہے تھے کعبے کے مالک کی قسم یہ لوگ ٹوٹے میں آگئے (تباہ ہوئے) کعبے کے مالک کی قسم یہ لوگ ٹوٹے میں آگئے میں نے پوچھا میرا حال تو فرمائیے مجھ میں بھی کوئی نقصان کی بات ہے میرا حال تو فرمائیے آخر میں آپ کے پاس بیٹھ گیا آپ یہی فرما رہے تھے مجھ سے چپ نہ رہا گیا اللہ کو جو منظور تھا (یعنی بیقراری اور اضطراب) وہ مجھ پر طاری ہو گیا میں پوچھ اٹھا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا وہی لوگ جن کے پاس مال دولت بہت ہے البتہ ان میں سے یہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو اپنے مال کو ادھر ادھر (سامنے داہنے بائیں خرچ کرتے رہیں) اللہ کی راہ میں دیتے رہیں)۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن اعرج نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان پیغمبرؑ نے کہا (خدا کی قسم میں آج رات کو نوے (عورتوں کے پاس جاؤں گا ان سے صحبت کروں گا) ہر ایک عورت ایک لڑکا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کا رفیق کہنے لگا انشاء اللہ کہو (وہ بھول گئے) انشاء اللہ نہیں کہا اور رات ان سب نوے عورتوں کے پاس گئے مگر کسی کو پیٹ نہیں رہا ایک عورت کو پیٹ رہا وہ بھی ادھورا بچہ جنی قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر ان شاء اللہ کہتے تو سب عورتیں ایک ایک بچہ جنتیں اور (سب بچے بڑے ہو کر) گھوڑے پر سوار رہ کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا گیا لوگ اس کو دست بدست لینے لگے اور اس کی نرمی اور خوش نمائی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا

besturdubooks.wordpress.com

وَلِيْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْهَا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَاِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ؛

کیا تعجب کرتے ہو اس پر انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے سعد بن معاذ کے منہ پونچھنے کے رومال بہشت میں اس سے عمدہ ہیں اس حدیث کو شعبہ اور اسرائیل نے بھی ابو اسحاق سے روایت کیا اس میں یہ نہیں ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے[1]۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ اَخْبَاءٍ اَوْ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَّذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ اَخْبَائِكَ اَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيٰى ثُمَّ مَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ اَهْلُ اَخْبَاءٍ اَوْ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّعِزُّوْا مِنْ اَهْلِ اَخْبَائِكَ اَوْ خِبَائِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ قَالَ لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ ؛

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ ابن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے کہا ہند بنت عتبہ بن ربیعہ (معاویہؓ کی ماں) نے عرض کیا یا رسول اللہ ساری زمین پر جتنے ڈیرے والے ہیں (یعنی عرب لوگ جو اکثر ڈیروں اور خیموں میں رہا کرتے) ان میں کسی کا ذلیل اور خوار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں تھا جتنا آپ کا یحییٰ بن بکیر راوی کو شک ہے ڈیرے کا لفظ بہ صیغہ مفرد کہا یا بہ صیغہ جمع) اب کوئی ڈیرے والا یا ڈیرے والے ان کو عزت اور آبرو حاصل ہونا مجھ کو آپ کے ڈیرے والوں سے زیادہ پسند نہیں ہے (یعنی اب آپ کی اور مسلمانوں کی سب سے زیادہ خیر خواہ ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی کیا ہے تو اور زیادہ خیر خواہ بنے گی[2] قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے پھر ہند کہنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان تو ایک ہی بخیل آدمی ہے مجھ پر گناہ تو نہیں ہونے کا اگر میں اس کے مال میں سے (اپنے بال بچوں کو کھلاؤں) آپ نے فرمایا نہیں اگر تو دستور کے موافق خرچ کرے[3]۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا

ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن

[1] شعبہ کی روایت کو امام بخاری نے مناقب میں اور اسرائیل کی روایت کو لباس میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] کیونکہ ہند کا باپ عتبہ جنگ بدر میں حضرت امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا ہند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت تھی یہاں تک کہ جب حمزہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو ہندہ نے ان کا جگر نکال کر چبایا بعد اس کے جب مکہ فتح ہوا تو اسلام لائی ۱۲ منہ [3] اسلام کی محبت تیرے دل میں اور زیادہ ہوتی جائے گی ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر کتاب النفقات میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

شریح بن مسلمة حدثنا ابراهيم عن ابيه عن ابی اسحٰق سمعت عمرو بن میمون قال حدثنی عبد الله بن مسعود قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم مضیف ظهره الی قبة من ادم یمان اذ قال لاصحابه اترضون ان تکونوا ربع اهل الجنة قالوا بلی قال افلم ترضوا ان تکونوا ثلث اهل الجنة قالوا بلی قال فوالذی نفس محمد بیده انی لارجوا ان تکونوا نصف اهل الجنة۔

۳۵۸۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالک عن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی سعید ان رجلا سمع رجلا یقرأ قل هو الله احد یرددها فلما اصبح جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک له وکان الرجل یتقالها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده انها لتعدل ثلث القرآن۔

۳۵۹۔ حدثنا اسحاق اخبرنا حبان حدثنا همام حدثنا قتادة حدثنا انس بن مالک انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول اتموا الرکوع والسجود

مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے (دادا) ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے عمرو ابن میمون سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چمڑے کے یمنی ڈیرے پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا تم اس بات پر خوش ہو کہ بہشت والوں میں چوتھائی تم لوگ ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم اس بات پر خوش ہو کہ بہشت والوں کی تہائی تم لوگ ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم اس (پروردگار) کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے مجھ کو امید ہے کہ بہشت والوں کے آدھے لوگ تم ہو گے[1]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ تعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے رات کو (ایک شخص (خود ابوسعیدؓ نے دوسرے شخص قتادہ بن نعمان) کو بار بار قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا جب صبح ہوئی تو ابوسعیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا گویا انہوں نے اس سورت کا پڑھنا کم درجہ خیال کیا (کیونکہ مختصر صورت ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس (پروردگار) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ سورت تو تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی اجر و ثواب میں)[2]

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دیکھو رکوع اور سجدے کو پورا کرو

[1] یعنی بہشت میں آدھے آدمی مسلمان ہوں گے آدھے میں دوسری باقی امتیں ۱۲ منہ [2] تو جس نے تین بار یہ سورت پڑھی گویا اس نے سارا قرآن شریف پڑھا اتنا اتنا ثواب پائے گا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا مَا رَکَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ ؎

۳۶۰۔ حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَآ اَوْلَادٌ لَّهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ قَالَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ ؎

اچھی طرح سے ادا کرو) قسم اس (پروردگار) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم کو (نماز میں) جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں؎۱

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے (اپنے دادا) انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ تھی آپ نے فرمایا قسم اس (پروردگار) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم انصاری لوگ سب لوگوں سے زیادہ میرے محبوب ہو تین بار آپ نے یہی ارشاد فرمایا؎۲

بَابٌ ۶۸ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ

باب باپ دادا کی قسم کھانا منع ہے۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ یَسِیْرُ فِیْ رَكْبٍ یَحْلِفُ بِاَبِیْهِ فَقَالَ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهٰىكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ سے ملے وہ چند سواروں میں جا رہے تھے اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آپ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے؎۳ جو شخص قسم کھانا چاہے یا تو اللہ کی قسم کھائے یا

؎۱ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہ آپ کی خصوصیت تھی حق تعالیٰ نے آپ کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھنے کی قوت عطا فرمائی تھی ۱۲ منہ ؎۲ انصاری لوگوں نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ان کو چاہتے تھے انہی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ملک میں جگہ دی آپ کے ساتھ ہو کر اسلام کے دشمنوں سے لڑے اسلام کو جو کچھ قوت حاصل ہوئی وہ سب انصاریوں کی طفیل سے پھر آپ کی وفات کے بعد بھی انصاری ہی لوگوں نے آپ کے اہل بیت سے محبت رکھی اور اسی محبت پر ان کا خاتمہ ہوا رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ ؎۳ ابن ابی شیبہ نے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی قسم کھائے تو بھی تباہ ہوگا اور عیسیٰ تمہارے باپ دادا سے بہتر ہیں اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افلح وابیہ ان صدق تو ابن عبدالبر نے کہا یہ لفظ منکر ہے صحیح روایتوں میں نہیں ہے میں کہتا ہوں صحیح مسلم میں ایک حدیث میں ہے فَاَبِیْكَ لَاُنَبِّئَنَّكَ اور ابوبکر صدیق نے کہا وابیک ما لیلک بلیل سارق اب اس کا جواب یوں دیا ہے کہ بے اختیاری میں یہ لفظ زبان سے نکل گئے عمداً اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانا منع ہے بعضوں نے کہا یہ حدیثیں ممانعت سے پہلے کی ہیں ۱۲ منہ۔

بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ ۞

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا قَالَ مُجَاهِدٌ اَوْ اَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ يَاْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهٗ عُقَيْلٌ وَّالزُّبَيْدِيُّ وَاِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ ۞

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ

خاموش رہے (اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے)[1]

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب سے میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں تے نہ اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی زبانی نقل کی[2] مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) (سورۂ احقاف میں جو) اثارۃ من علم ہے اس کا معنے یہ ہے کہ علم کی کوئی بات نقل کرتا ہو[3] یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل[4] اور محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا[5] اور سفیان بن عیینہ اور معمر نے اس کو زہری سے روایت کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے حضرت عمرؓ کو (غیر اللہ کی) قسم کھاتے سُنا[6]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ

---

[1] دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائے وہ کافر یا مشرک ہو گیا اس کو ترمذی نے نکالا اور کہا حسن ہے حاکم نے کہا صحیح ہے یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شخص نے کعبے کی قسم کھائی تھی اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی مالکیہ اس کو مکروہ کہتے ہیں حنابلہ حرام کہتے ہیں جمہور شافعیہ کراہت تنزیہی کے قائل ہیں میں کہتا ہوں یہ اختلاف اس میں ہے جب عادت کے طور پر زبان سے سوا دوسرے کسی کی قسم نکل جائے جیسے ہمارے ملک میں بھی لوگ کہتے ہیں آپ کے سر کی قسم باوا کی قسم دادا کی قسم پیر مرشد کی قسم حافظ نے کہا اگر غیر اللہ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی طرح دل میں رکھ کر اس کی قسم کھائے تب تو حرام ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو بلکہ جتنی اس کی واقعی عظمت ہے اتنا ہی اعتقاد رکھ کر قسم کھائے تو کافر نہ ہو گا اور نہ یہ قسم منعقد ہو گی یعنی اس کے توڑنے میں کفارہ واجب ہو گا ماوردی نے کہا اگر حاکم کسی غیر اللہ کی قسم دے تو اس کا معزول کرنا واجب ہے کیونکہ وہ جاہل ہے حکومت کے لائق نہیں ۱۲ [2] یعنی کسی اور سے جو غیر اللہ کی قسم کھائے میں نے اس کا کلام حکایت کے طور پر بھی نقل نہیں کیا ۱۲ منہ [3] حدیث میں جو اثرا کا لفظ آیا تو امام بخاری نے اس کی مناسبت سے اثارۃ کی تفسیر بیان کر دی اس لیے کہ دونوں کا مادہ ایک ہے ۱۲ منہ [4] عقیل کی روایت کو ابو نعیم نے اور زبیدی کی روایت کو نسائی نے اور کلبی کی روایت کو ان کے مشیخہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] سفیان بن عیینہ کی روایت کو حمیدی نے اپنی مسند میں اور معمر کی روایت کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ ۞

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَ الْقَاسِمِ التَّيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَّاِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مِنَ الْمَوَالِيْ فَدَعَاهُ اِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهٗ فَقَالَ قُمْ فَلَاُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَاكَ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَصْبِ اِبِلٍ فَسَاَلَ عَنَّا فَقَالَ اَيْنَ النَّفَرُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ وَاللّٰهِ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ

سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم مت کھاؤ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں ابوقلابہ اور قاسم تیمی سے انہوں نے زہدم سے (جو جرم قبیلے کے تھے) انہوں نے کہا جرم قبیلے والوں اور اشعری لوگوں میں دوستی اور برادری تھی ایک بار ایسا ہوا ہم ابوموسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں کھانا ان کے سامنے لایا گیا اس میں مرغی کا گوشت تھا وہاں بنی تیم قبیلے کا بھی ایک شخص سرخ رنگ والا موجود تھا شاید وہ غلاموں میں سے تھا خیر ابوموسیٰؓ نے اس کو بھی کھانے کے لیے بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا اس لیے مجھ کو اس سے نفرت آئی میں نے قسم کھائی کہ اب مرغی کا گوشت نہیں کھانے کا ابوموسیٰ نے کہا ادھر سے اٹھ تو میں تجھ سے اس مقدمہ میں (یعنی قسم کا علاج کرنے میں) ایک حدیث بیان کروں گا ہوا یہ کہ میں اور کئی اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے گیا آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو سواری نہیں دینے کا میرے پاس سواری نہیں ہے اس کے بعد کیا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کے کچھ اونٹ آئے آپ نے پوچھا وہ اشعری لوگ کہاں گئے (جو مجھ سے سواری مانگتے تھے) یہ سن کر ہم لوگ حاضر ہوئے آپ نے (نہایت عمدہ) سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہمارے حوالے کیے جب ہم اونٹ لے کر آپ کے پاس سے چلے تو آپس میں یوں کہنے لگے یہ ہم نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہیں دینے کے باوجود اس کے آپ نے ہم کو سواری دی ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غفلت میں رکھا آپ کو قسم یاد نہیں دلائی خدا کی قسم ہم کبھی مراد والے نہیں ہونے کے (کیونکہ اللہ کے پیغمبر کو دھوکا دیا) یہ گفتگو

besturdubooks.wordpress.com

فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّا اَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا ؕ

ہونے پر ہم پھر لوٹ کر آئے اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم آپ کے پاس اس لیے آئے تھے کہ آپ ہم کو سواری عنایت فرمائیں لیکن آپ نے قسم کھائی تھی میں سواری نہیں دینے کا اور آپ کے پاس سواری تھی بھی نہیں اب جو آپ نے ہم کو سواری دی تو شاید غفلت میں آپ کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا آپ نے (ہمارے جواب میں) فرمایا (نہیں مجھ کو قسم یاد تھی) بات یہ ہے کہ میں نے تم کو یہ سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور خدا کی قسم میں تو جب کسی بات کی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو بہتر بات کر لیتا ہوں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں [1]

بَابٌ ۶۹ لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ ؕ

باب لات اور عزّٰی یا بتوں کی قسم کھانا کیسا ہے [2]

۳۶۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (اللہ کے سوا اور کسی کی) قسم کھائے جیسے لات اور عزّی کی تو وہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور جو شخص اپنے دوست سے کہے آؤ ہم

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانے کا اس میں ذکر ہے بلکہ دو بار ذکر ہے ایک بار تو پہلے غصے میں دوسری بار خوشی میں اور دونوں بار آپ نے اللہ کی قسم کھائی ۱۲ منہ

[2] ہر چند غیر اللہ کی مطلق قسم کھانا منع ہے مگر لات اور عزّٰی یا دوسرے بتوں اور اوتاروں اور ٹھاکروں کی جن کو مشرک پوجتے ہیں اور زیادہ منع بلکہ سخت حرام ہے کیونکہ اس میں کفار کی مشابہت ہوتی ہے بعضوں نے کہا اگر ان کی تعظیم کی نیت سے کھائے گا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ جو کوئی ایسا کرے وہ پھر سے تجدید ایمان کرے یعنی کلمہ توحید پڑھے قسطلانی نے کہا لات اور عزی اور بتوں کی قسم کھانے والے کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور وہ کافر ہو جائے گا۔ اس کا قتل درست ہوگا یا نہیں اس میں کلام ہے حافظؒ نے کہا اسی طرح جو کوئی یوں قسم کھائے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بیزار ہوں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزار ہوں (یا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو) تو اس کو بھی استغفار کرنا چاہیئے اور ایسی قسم لغو ہوگی اس میں کوئی کفارہ واجب نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] آپ دیتے کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۔

جو کھیلیں تو وہ خیرات نکالے (کفارہ) کے طور پر کچھ صدقہ دے۔)

بَابٌ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَمْ يُحَلَّفْ ۔

باب بن قسم دیے قسم کھانا[1]

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی آپ اس کو پہنا کرتے تھے اور نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف رکھتے لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی سونے کی انگوٹھیاں) بنوائیں اس کے بعد آپ منبر پر بیٹھے اور انگوٹھی اتار ڈالی فرمایا میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا تھا اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا پھر وہ انگوٹھی پھینک دی فرمانے لگے خدا کی قسم اب میں اس کو کبھی نہیں پہننے کا لوگوں نے بھی یہ دیکھ کر اپنی اپنی انگوٹھیاں (اتار کر) پھینک دیں[2]

بَابٌ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوٰى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ

باب جو شخص اسلام کے سوا اور کسی (مذہب) ملت پر ہونے کی قسم کھائے تو کیا حکم ہے[3]

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ ۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث بھی موصولاً گزر چکی ہے) جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے وہ لا الٰہ الا اللہ کہے[4] لیکن اس کو کافر نہیں فرمایا

---

[1] یہ مضمون اوپر کی حدیثوں میں سے نکلتا ہے۔ بعضے شافعیہ نے اس کو بھی مکروہ جانا ہے لیکن ان کا قول صحیح نہیں ہے امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے قسم کھا کر فرمایا اب میں انگوٹھی نہیں پہننے کا حالانکہ آپ کو کسی نے قسم نہیں دی تھی قسطلانی نے کہا شافعیہ نے جو بغیر قسم دیے قسم کھانا مکروہ رکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں کوئی ضرورت اور مصلحت نہ ہو ۱۲ منہ [3] مثلاً یوں کہے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی یا پارسی یا آریہ یا برہم سماج یا بدھ وغیرہ پھر وہ کام کرے باب کی حدیث سے تو یہ نکلتا ہے کہ کافر ہو جائے گا بعضوں نے کہا یہ بطور تہدید کے آپ نے فرمایا اگر اس کی نیت میں اس دین کی تعظیم نہ ہو تو کافر نہ ہوگا لیکن اگر قسم کھاتے وقت اس کی نیت یہ ہو کہ میں جب یہ کام کروں تو اس مذہب کو خوشی سے اختیار کر لوں گا اس صورت میں فوراً کافر ہو جائے گا اور صحیح یہ ہے کہ ایسا کہنے سے قسم منعقد نہ ہوگی نہ کفارہ لازم ہوگا لیکن امام اوزاعی اور ثوری اور حنفیہ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک قسم منعقد ہو جائے گی اور کفارہ لازم ہوگا ۱۲ منہ [4] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لات اور عزیٰ کی قسم کھانے والے کو بھی آنحضرتؐ نے صراحتہً کافر نہیں فرمایا اور نہ پورے طور سے ایمان لانے کا حکم دیتے صرف یہ فرمایا کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لے پس معلوم ہوا کہ جب تک غیر اللہ کی تعظیم مثل اللہ کے اس کی نیت میں نہ ہو آدمی غیر اللہ کی قسم کھانے سے کافر نہیں ہوتا اسی طرح اس قسم میں بھی کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں کافر نہ ہوگا جب تک اس کی نیت میں یہ نہ ہو کہ اسلام کے سوا دوسرا کوئی دین حق ہے امام بخاریؒ کے ایسا کہنے سے ان لوگوں کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں حلف بغیر اللہ مطلقاً شرک اور کفر ہے جیسے ہمارے زمانہ میں بعضے غلو کرنے والوں نے اختیار کیا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَىْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ ؃

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ثابت بن ضحاک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا اور کسی مذہب ملت پر ہو جانے کی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہو جائیگا[1] اور جو شخص کسی چیز سے اپنے تئیں مار ڈالے (مثلاً ہتھیار سے یا زہر سے) تو دوزخ میں اسی چیز سے عذاب[2] دیا جائیگا اور مسلمان پر لعنت کرنا اس کو مار ڈالنے کے برابر ہے اسی طرح مسلمان کو کافر کہنا بھی اس کو مار ڈالنے کے برابر ہے۔

بَابٌ لَا يَقُوْلُ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ وَهَلْ يَقُوْلُ اَنَا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ

باب یوں کہنا منع ہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں اور کیا کوئی شخص یوں کہہ سکتا ہے مجھ کو اللہ ہی کا آسرا ہے پھر آپ[3] کا

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً فِىْ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِىَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ؃

اور عمرو بن عاصم نے کہا (یہ حدیث موصولاً اخبار بنی اسرائیل میں گزر چکی ہے ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے ان سے ابوہریرہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا (پھر سارا قصہ بیان کیا) فرشتے کو کوڑھی پاس بھیجا وہ اس سے کہنے لگا میری روزی کے سارے ذریعے کٹ گئے ہیں۔ اب اللہ ہی کا آسرا ہے۔ پھر تیرا (یا اب اللہ ہی کی مدد درکار ہے پھر تیری)۔

[1] یعنی اسلام سے نکل کر اسی ملت کا ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] یعنی آخرت کی سزا اور عذاب میں ۱۲ منہ [3] امام بخاری اپنے مطلب کے لیے کوئی حدیث نہیں لائے حالانکہ اس باب میں صریح حدیثیں وارد ہیں کیونکہ وہ ان کی شرط پر نہ ہوں گی نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی یوں کوئی نہ کہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں بلکہ یوں کہے اللہ چاہے پھر آپ چاہیں ایک روایت میں یوں ہے ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا تم مسلمان شرک کرتے ہو یوں کہتے ہو جو اللہ نے چاہا اور تو نے چاہا اور کہتے ہو کعبہ کی قسم اس وقت آپ نے صحابہ کو حکم دیا یوں کہو جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں اور یوں کہو کعبے کے مالک کی قسم ایک روایت میں ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کا برابر والا کر دیا یوں کہو اللہ چاہے بس عبدالرزاق نے ابراہیم نخعی سے نکالا وہ یوں کہنا برا نہیں جانتے تھے جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں اور یوں کہنا مکروہ جانتے تھے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی البتہ یوں کہنے میں قباحت نہیں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر آپ کی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بابٌ۱۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ :

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ بِالَّذِيْ اَخْطَاْتُ فِي الرُّؤْيَا قَالَ لَا تُقْسِمْ ؛

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعٰوِيَةَ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ ؛

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَاُبَيٌّ اَنَّ ابْنِيْ قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَاَرْسَلَ يَقْرَاُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ .

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) فرمانا یہ منافق اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھاتے ہیں ؛

اور ابن عباس نے کہا (یہ حدیث کتاب التعبیر میں آگے موصولاً مذکور ہو گی ابوبکر صدیق نے کہا اللہ کی قسم یارسول اللہ مجھ سے بیان فرمائیے میں نے تعبیر دینے میں کیا غلطی کی آپ نے فرمایا قسم مت کھا[1]

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **دوسری سند** امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براءؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھانے والے کو سچا کرنے کا حکم فرمایا[2]

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم کو عاصم احول نے خبر دی کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا وہ اُسامہ بن زید سے نقل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی[3] (حضرت زینبؓ) نے آپ کو بلا بھیجا اس وقت آپ کے پاس میں تھا اور سعد بن عبادہؓ اور ابی بن کعب بھی بیٹھے تھے صاحبزادی صاحبہ نے کہلا بھیجا کہ ان کا بچہ مرنے کے قریب ہے آپ تشریف لائیے آپ نے ان کے جواب میں یوں کہلا بھیجا میرا سلام کہو اور کہو سب اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور جو

---

[1] یہ حدیث لاکر امام بخاریؒ نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے قسم دینے سے قسم منعقد ہو جاتی ہے کیونکہ اگر قسم منعقد ہو جاتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بیان کرتے کہ ابوبکرؓ نے فلاں فلاں بات میں غلطی کی ہے اس لیے کہ آپ نے قسم کو سچا کرنے کا حکم دیا ہے بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مصلحت سے ابوبکر کی قسم پوری نہیں کی اور پورا کرنا وہاں واجب ہے جہاں کوئی مفسدہ نہ ہو ۱۲ منہ [2] یعنی جو بات وہ چاہے اس کو پورا کرنے کا تاکہ اس کو قسم سچی ہو ۱۲ منہ [3] علی بن ابی العاص یا عبداللہ بن عثمان جو حضرت رقیہ کے پیٹ سے تھے یا محسن بن حضرت فاطمہؓ زہرا یا امامہ بنت زینب ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ وَأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ۔

عنایت فرمایا اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے صبر کرو اللہ سے ثواب کی امید رکھو صاحبزادی صاحبہ نے قسم دے کر پھر کہلا بھیجا نہیں آپ ضرور تشریف لائیے اس وقت آپ اٹھے ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھے جب آپ (صاحبزادی صاحبہ کے گھر پر پہنچے وہاں جا کر) بیٹھے تو بچہ کو اٹھا کر آپ کے پاس لائے آپ نے اس کو گود میں بٹھا لیا وہ دم توڑ رہا تھا یہ حال (پر ملال) دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے (آپ رونے لگے) سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا (یہ تو آپ کی شان کے برخلاف ہے)، آپ نے فرمایا یہ رونا رحم کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے دل میں چاہتا ہے رحم رکھتا ہے بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔[۱]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں مگر صرف قسم اتارنے کے لیے۔[۲]

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے معبد بن خالد سے کہا میں نے حارثہ بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں تم لوگوں کو نبلاؤں بہشتی کون لوگ ہیں ہر ایک غریب ناتوان جو اگر اللہ کے فضل و کرم کے (بھروسے) پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے (اس کا مطلب پورا کرے) اور دوزخی کون لوگ ہیں ہر ایک موٹا لڑاکو اینٹھو (مغرور)

---

[۱] یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس میں قسم دینے کا ذکر ہے ۱۲ منہ [۲] قسم سے مراد اللہ کا یہ فرمودہ ہے وان منکم الا واردہا یعنی تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے ہو کر نہ جائے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۱۷۴ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَوْ شَهِدْتُ بِاللّٰهِ

۳۷۲۔ **حَدَّثَنَا** سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ اَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ اَنْ نَّحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ ؀

بَابٌ ۱۷۵ عَهْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ؀

۳۷۳۔ **حَدَّثَنِيْ** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَوْ قَالَ اَخِيْهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ قَالَ سُلَيْمٰنُ فِيْ

باب اگر کسی نے کہا اشہد باللہ یا شہدت باللہ (تو یہ قسم ہو گی یا نہیں؟)[1]۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا میرے زمانہ کے (یعنی صحابہ) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے[2] ابراہیم نخعی نے (اسی سند سے) کہا جب ہم بچے تھے تو ہمارے بزرگ ہم کو منع کرتے تھے کہ ہم گواہی یا عہد میں قسم کھائیں[3]۔

باب جو شخص علیّ عہد اللہ کہے تو کیا حکم ہے[4]۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن اعمش اور منصور بن معتمر سے ان دونوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے کسی مسلمان کا مال (یا حق) مار لینے کو یا یوں فرمایا اپنے بھائی کا مال (یا حق) مار لینے کو تو وہ جب اللہ سے (حشر کے دن) ملے گا اللہ اس پر غصے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی اس کی تصدیق اتاری (سورۃ آل عمران میں) فرمایا ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا[5] اعمش

---

[1] حنفیہ اور حنابلہ کہتے ہیں قسم ہوگی اور شافعیہ نے اس میں خلاف کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ گواہی دینے میں ان کو کوئی باک نہ ہوگا نہ جھوٹ بولنے سے ڈریں گے جلدی میں پہلے قسم کھالیں گے پھر گواہی دیں گے کبھی گواہی دینے لگیں گے پھر قسم کھائیں گے ۱۲ منہ [3] یعنی یوں کہیں اشہد باللہ یا علیّ عہد اللہ کیونکہ ایسے کلمے منہ سے نکالنے سے کہیں قسم کھانے کی عادت نہ ہو جائے ۱۲ منہ [4] یعنی اللہ کا عہد مجھ پر ہے میں فلانا کام کروں گا امام اوزاعی اور امام احمد اور اہل کوفہ کے نزدیک یہ قسم ہے اگر توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا اور شافعی اور اسحاق اور ابو عبیدہ نے کہا قسم نہیں ہے مگر جب نیت کرے قسم کی ۱۲ منہ [5] آیت میں عہد اللہ کا لفظ ہے اس سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَدِيثِهِ فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللهِ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا ؛

نے اپنی روایت میں یوں کہا اس کے بعد اشعث بن قیس (صحابی) ادھر سے گزرے[1] انہوں نے لوگوں سے پوچھا عبداللہ تم سے کیا حدیث بیان کررہے تھے انہوں نے بیان کیا اشعث نے یہ کہا کہ یہ آیت تو میرے اور میرے ساتھی کے باب میں اتری ایک کوئیں کا ہم دونوں میں جھگڑا تھا۔

بَابٌ الْحَلِفِ بِعِزَّةِ اللهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ ؛

باب اللہ کی عزت اور عظمت اور اس کی صفات اور کلام کی قسم کھانا[2]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ ؛

اور ابن عباس نے کہا (اس کو خود امام بخاری نے توحید میں وصل کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں اور ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ایک شخص دوزخ اور بہشت کے بیچ میں رہ جائے گا وہ یوں دعا کرے گا پروردگار (اتنا کہ) میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے بس قسم تیری عزت کی میں اور کوئی سوال نہیں کرنے کا اور ابوسعید نے کہا (یہ روایت بھی اسی حدیث میں گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی لے اور اس کا دس گنا اور اور ایوب پیغمبر نے کہا (یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں موصولاً گزر چکی ہے) پروردگار تیری عزت کی قسم میں تیری برکت سے تھوڑے بے پرواہ ہو سکتا ہوں۔

۴۷ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ برابر یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا۔

---

[1] عبداللہ بن مسعودؓ یہی حدیث بیان کر رہے تھے ۱۲ منہ [2] ان چیزوں کی قسم کا وہی حکم ہے جو اللہ تعالیٰ کی قسم کا ہے کیونکہ صفات ذات سے جدا نہیں ہیں صفات میں سب صفات آگئے ذاتی ہوں جیسے علم قدرت عزت عظمت جلال وغیرہ یا فعلی ہوں جیسے اترنا چڑھنا آنا جانا بعضوں نے صفات ذاتی اور فعلی میں فرق کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ صفات فعلی کی قسم جب منعقد ہو گی جب قسم کی نیت ہو ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الرقاق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

تَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ؎

اس وقت کہنے لگے گی بس بس (میں بھر گئی) تیری عزت کی قسم اور سمٹ جائے گی[1] اس حدیث کو شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے[2]

بَابُ ۷۷ قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللّٰهِ -

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ ؎

باب اللہ کے لقا کی قسم کھانا[3]

ابن عباسؓ نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ جو (سورۂ حجر میں) فرمایا لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون یہاں عمرک سے آنحضرتؐ کی زندگی مراد ہے (اللہ نے اسکی قسم کھائی)

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ ؎

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے حجاج بن منہال نے کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا میں نے عروہ ابن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے ان سب نے حضرت عائشہ پر جو طوفان لگایا گیا تھا اس کا قصہ بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو ان کی پاک دامنی ظاہر کی ان میں سے ہر شخص نے حدیث کا ایک ایک ٹکڑا مجھ سے نقل کیا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) کے مقابلہ میں لوگوں سے مدد چاہی یہ سن کر اسید بن حضیر (صحابی) کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے اللہ کے لقا کی قسم ہم اس کو مار ڈالیں گے[4]

بَابُ ۷۸ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ؎

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں فرمانا اللہ تعالیٰ لغو[5] قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرنے کا لیکن اس پر مواخذہ کرے گا جو تم اپنے دل سے قصد کرو اور اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے۔

---

[1] اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے قدم کا اثبات ہے اہل حدیث اس کو تسلیم کرتے ہیں اور ید اور وجہ کی طرح اس کو اپنی ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں لیکن مخلوقات کے قدم سے مشابہت نہیں دیتے اور پچھلے متکلمین نے اور صفات کی طرح اس کی بھی تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں قدم سے اس کا حکم مراد ہے یا اس کا جوش بجھا دینا ۱۲ منہ [2] یہ امام بخاریؒ نے قتادہ کی تدلیس کا شبہ رفع کرنے کے لیے بیان کیا کیونکہ شعبہ انہی لوگوں سے روایت کرتے تھے جن کے سماع کا حال ان پر کھل جاتا ۱۲ منہ [3] حنفیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ قسم منعقد ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے نزدیک نیت شرط ہے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ کتاب المغازی وغیرہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] لغو قسم وہ ہے جو عادۃً تکیہ کلام کے طور پر زبان سے نکل جائے بھائی واللہ باللہ تاللہ جیسے بعضے لوگوں کا طریقہ ہوتا ہے باتوں میں واللہ باللہ کہتے جاتے ہیں ان کی نیت قسم کھانے کی نہیں ہوتی امام ابو حنیفہ نے کہا لغو وہ قسم ہے کہ ایک بات کو ایک آدمی سچ سمجھ کر اس پر قسم کھائے (باقی حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۳۷۶۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ قَالَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِیْ قَوْلِهٖ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ۔

مجھ سے محمد ابن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم میں لغو قسم سے یہ مراد ہے آدمی کا (باتوں میں) لا واللہ بلیٰ واللہ کہنا۔

بَابُ ۱۷۹ اِذَا حَنِثَ نَاسِیًا فِی الْاَیْمَانِ۔

باب اگر قسم کھانے کے بعد بھولے سے اس کو توڑ ڈالے (تو کفارہ لازم ہوگا یا نہیں)[۱]

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَقَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم نے خطا کی اس میں تم پر گناہ نہیں اور فرمایا بھول چوک میں مجھ پر مواخذہ نہ کرو۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا وَسْوَسَتْ اَوْ حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَكَلَّمْ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے زرارہ بن اوفیٰ نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دل کا وسوسہ یا دل میں جو خطرہ آئے وہ معاف کر دیا ہے (اس پر مواخذہ نہ ہوگا) جب تک اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نکالے[۲]

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْهَیْثَمِ اَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ عِیْسَی بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا هُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ اِذْ قَامَ

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے عثمان بن ہیثم سے (یہ امام بخاری کو شک ہے) انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن شہاب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ ذی الحجہ کو خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (نام معلوم) کھڑا

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر وہ غلط نکلے تو یہ گذشتہ زمانہ سے خاص ہوئی بعضوں نے کہا مستقبل میں بھی لغو قسم ہو سکتی ہے ربیعہ اور مالک اور اوزاعی کا یہ قول ہے امام احمدؒ سے اس باب میں دو روایتیں ہیں بعضوں نے کہا لغو وہ قسم ہے جو غصہ میں کھائی جائے اب گذشتہ بات پر عمداً جھوٹی قسم کھائے یعنی اس کو جھوٹ جان کر تو اس کو یمین غموس کہتے ہیں یہ بہت سخت گناہ ہے اور حنفیہ اور اکثر علماء کے نزدیک اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا لیکن شافعیہ کے نزدیک اس میں بھی کفارہ ہے ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس میں اختلاف ہے حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک کفارہ دینا ہوگا اور امام احمد اور شافعی اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ کفارہ واجب نہ ہوگا۔ امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] امام بخاری نے بھول چوک کو بھی وسوسہ پر قیاس کیا ایک روایت میں صاف اس کی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو بھول چوک معاف کر دی اس کو ابن ماجہ نے نکالا مگر امام بخاری شاید اپنی شرط پر نہ ہونے سے اس حدیث کو نہ لا سکے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلٰثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ؎

٣٧٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ ؎

٣٨٠۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ

ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے سمجھا کر (حج کا) فلانا کام فلانے کام سے پہلے کرنا چاہیئے (اور میں نے ویسا ہی کر لیا) پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میں سمجھا یہ کام اس سے پہلے کرنا چاہیے ان تین کاموں کی نسبت دونوں شخصوں نے پوچھا (یعنی حلق اور نحر اور رمی کی نسبت) آپ نے فرمایا اب کرلے کچھ حرج نہیں ان تینوں کاموں کی نسبت اس دن یہی جواب دیا اور اس دن جو بات آپ سے پوچھی آپ نے یہی فرمایا اب کرلے کچھ حرج نہیں[1]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارۃ کر لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں دوسرا شخص بولا میں نے ذبح سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں تیسرا شخص بولا میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک شخص (خلاد بن رافع) مسجد (نبوی) میں آیا نماز پڑھنے لگا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف رکھتے تھے نماز پڑھ کر اس نے آن کر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں وہ پھر گیا دوبارہ نماز پڑھی اور لوٹ کر آیا) آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا فرمایا جا لوٹ جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی آخر تیسری بار میں اس نے کہا مجھ کو بتلایئے تو بھی (میں کیسے نماز پڑھوں) آپ نے فرمایا

[1] امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ حج کے کاموں میں چوک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کفارے کا حکم نہیں دیا نہ فدیہ کا تو اسی طرح اگر قسم بھی چوک سے توڑ ڈالے تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ
ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ
قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ
حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى
تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا
ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ؞

جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پورا وضو کر اچھی طرح سے پھر قبلے کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہہ اور جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکے اتنا قرآن پڑھ اس کے بعد اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سر اٹھا تو سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سر اٹھا اطمینان سے سیدھا بیٹھ پھر دوسرا سجدہ بھی اطمینان سے کر پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا اسی طرح ساری نماز میں کر لے[1]

۳۸۱ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ
هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً
تُعْرَفُ فِيهِمْ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ
اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ
هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ
فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَ
اللَّهِ مَا انْحَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ
حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ
فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ
حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ؞

ہم سے فروہ ابن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہوا یہ کہ جنگ احد میں (پہلے پہل) کافروں کو نمایاں شکست ہوئی اس وقت ابلیس ملعون نے یوں آواز دی خدا کے بندو پیچھے جو لوگ آ رہے ہیں ان سے بچو یہ سنتے ہی آگے والے مسلمان پیچھے والوں پر پلٹ پڑے اور آپس ہی میں جنگ ہونے لگی[2] حذیفہ بن یمان (صحابی) نے دیکھا لوگ ان کے والد کو (کافر سمجھ کر) مار ڈال رہے ہیں انہوں نے پکارا ابھی لوگ بھائیو میرے والد ہیں (ان کو نہ مارو) مگر سنتا کون تھا حضرت عائشہ کہتی ہیں مسلمانوں نے ان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا کام تمام کیا[3] آخر حذیفہؓ کہنے لگے اللہ تم کو بخشے خدا کی قسم حذیفہ جب تک زندہ رہے ان کے دل میں اس کا (یعنی اپنے باپ کے مارے جانے کا) رنج اور افسوس ہی رہا[4]

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب مشکل ہے مگر شاید امام بخاری نے یہ روایت لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب الصلوٰۃ میں گذرا اس میں یوں ہے کہ تیسری بار میں وہ شخص کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا ۱۲ منہ [2] ابلیس ملعون نے دھوکا دیا پیچھے سے مسلمان آ رہے تھے ان کو کافر تبلا دیا اور آگے والے مسلمانوں کو ان سے زیادہ گھبراہٹ میں اپنے ہی لوگوں پر پلٹ پڑے جنگ میں ایسے اتفاقات بہت ہوتے ہیں ۱۲ منہ [3] ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو قتل کیا تھا ۱۲ منہ [4] ایک روایت میں بقیۃ خیر کا لفظ ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ حذیفہ میں مرنے تک اس خیر و برکت کا اثر رہا یعنی اس دعا کا جو انہوں نے مسلمانوں کے لیے کی تھی کہ اللہ تم کو بخشے اس روایت کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ حضرت عائشہ نے قسم کھا کر کہا فواللہ مازالت فی حذیفۃ بعضوں نے کہا مطابقت اس طرح پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جنہوں نے حذیفہ کے باپ کو چوک سے مار ڈالا تھا تو اسی طرح بھول چوک سے اگر قسم توڑے تو بھی کفارہ واجب نہ ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۳۸۲۔ حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَّمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ نَاسِیًا وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ ۔

مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ کہا مجھ سے عوف اعرابی نے انہوں نے خلاس بن عمرو اور محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے میں بھول کر کچھ کھالے وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ (اس نے خود نہیں کھایا بلکہ) اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا[1]

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ فَمَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِیْمَهٗ فَکَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَسَلَّمَ ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ظہر کی) نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے نہیں بھولے سے اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ نماز پڑھتے گئے جب نماز پوری کر چکے اس وقت لوگ سلام کے منتظر تھے اتنے میں آپ نے سلام سے پہلے اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا پھر سجدے سے سر اٹھا کر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر سلام پھیرا[2]

۳۸۴۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِیْزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ مِنْهَا قَالَ مَنْصُوْرٌ لَا اَدْرِیْ اِبْرَاهِیْمُ وَهِمَ اَمْ عَلْقَمَةُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ کَذَا وَکَذَا

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالعزیز بن عبدالصمد سے سنا کہا ہم سے منصور بن معتمر نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اس میں (بھولے سے) کچھ کمی یا بیشی ہو گئی منصور بن معتمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا یہ شک (کہ نماز میں کمی ہوئی یا بیشی) ابراہیم نخعی کو ہوئی یا علقمہ کو خیر (نماز کے بعد) لوگوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا یہ کیا بات انہوں نے بیان کیا آپ نے اتنی رکعتیں پڑھیں ابن مسعودؓ

[1] اس حدیث کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ بھول کر کھا پی لینے سے جب روزہ نہیں ٹوٹتا تو اسی قیاس پر بھول کر قسم کے خلاف کرنے سے قسم بھی نہیں ٹوٹے گی ۱۲ منہ

[2] وجہ مناسبت وہی ہے کہ بھول کر قعدہ اولیٰ چھوٹ جانے سے نماز نہیں ٹوٹی بس یہی حکم قسم میں ہو گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ؏

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا

۳۸۶۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقُ جَذَعٍ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَيَقِفُ فِي

کہتے ہیں پھر آپ نے (سہو کے) دو سجدے کیے اور فرمایا یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جس کو یاد نہ رہے کہ اس نے نماز میں کمی کی یا بیشی کی اس کو چاہیے سوچ کر جو ٹھیک معلوم ہو اس حساب سے نماز پوری کرلے پھر (سہو کے) دو سجدے کرلے[1]

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہا ہم سے ابی بن کعبؓ نے بیان کیا انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورۂ کہف میں ہے) لا تواخذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ پہلا سوال جو موسیٰؑ[2] نے کیا تھا وہ بھولے سے[3] تھا امام بخاری نے کہا محمد بن بشار نے مجھ کو لکھ بھیجا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عون نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے کہا براء بن عازب پاس ایک مہمان اترے تھے انہوں نے (بقر عید کے دن) اپنے لوگوں سے کہا میں جب تک عید کی نماز پڑھ کر لوٹوں تم اس سے پہلے ہی قربانی کر لینا تاکہ مہمان کو کھانا مل جائے آخر انہوں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی[ع] اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا پھر قربانی کرو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب تو میرے پاس ایک حلوان ہے ( ) ابھی دودھ پیتی ہے مگر وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے ابن عون راوی شعبی سے یہ حدیث نقل کر کے یہاں پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد ابن سیرین سے بھی ایسی ہی حدیث نقل کرتے تھے اور اس جگہ پر ٹھہر جاتے تھے پھر کہتے تھے میں نہیں جانتا کہ یہ اجازت

---

[1] وجہ مناسبت وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں مذکور ہے ۱۲ منہ [2] نوف بکالی کہتا ہے کہ جو موسیٰ خضر کے ساتھ رہے تھے وہ موسیٰ بنی اسرائیل والے نہ تھے بلکہ دوسرے موسیٰؑ تھے ۱۲ منہ [3] حضرت موسیٰ کو اس شرط کا خیال نہیں رہا تھا جو انہوں نے خضرؑ سے کی تھی وجہ مناسبت وہی ہے کہ سہو اور نسیان کو حضرت موسیٰؑ نے مواخذہ کے قابل نہیں سمجھا ۱۲ منہ۔ [ع] یعنی ان کے گھر والوں نے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا رَوَاهُ أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

(جو آنحضرتؐ نے اس پٹھیا کی قربانی کی دی) صرف براءؓ کے لیے تھی یا اوروں کو بھی ہے اس حدیث کو ایوب سختیانی نے بھی ابن سیرین سے انہوں نے انسؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]۔

٣٨٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ عِيْدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ ؛

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے کہا میں نے جندب سے سنا وہ کہتے تھے میں بقر عید کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھ لی پھر خطبہ سنایا بعد اس کے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو وہ اب اللہ کے نام پر قربانی کرے۔

بَابٌ ١٨ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ

باب غموس قسم کا بیان[2]

وَلَا تَتَّخِذُوْا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ دَخَلًا مَكْرًا وَخِيَانَةً ؛

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا (مکر و فریب کا) ذریعہ مت بناؤ اس لیے کہ اسلام پر لوگوں کا قدم جمے پیچھے پھر اکھڑ جائے اور خدا کی راہ سے روکنے کے بدل تم کو دوزخ کا عذاب چکھنا پڑے تم کو سخت سزا دی جائے[3]۔ اس آیت میں جو دخلا کا لفظ ہے اس کا معنی دغا اور فریب[4]۔

٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے فراس بن یحییٰ نے

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الاضاحی میں وصل کیا دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ابو بردہ بن نیار پر گزرا تھا جو براءؓ کے ماموں تھے اب یہ شاید دوسرا واقعہ ہوگا حافظ نے کہا سند اور قصہ وغیرہ سب ایک ہے اس لیے دوسرا واقعہ کہنا مشکل ہے شاید اس روایت میں راوی سے سہو ہو جو ابو بردہ کے بدل براءؓ کا نام لیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ براءؓ نے ابو بردہ کے ساتھ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا ہو اس لیے راوی نے ان کا نام لے دیا خیر یہ تو ہوا اختلاف روایت اب اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے سمجھ نہیں آتی۔ کرمانی نے کہا وجہ مناسبت یہ ہے کہ آپ نے براءؓ کو معذور رکھا بوجہ جہالت کے کیونکہ ان کو قربانی کا عیب وقت معلوم نہ تھا اور اسی لیے ایک برس کی پٹھیا قربانی کرنے کی ان کو اجازت دی تو نسیان بھی معذوری نکل آئی اور جندب کی حدیث جو آگے مذکور ہوتی ہے اس کی بھی وجہ مناسبت یہی ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی گذشتہ بات پر عمداً جھوٹی قسم کھانا اس کو غموس اس لیے کہتے ہیں کہ غمس کے معنی ڈبا دینا یہ قسم بھی قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈبو دے گی ۱۲ منہ

[3] اس آیت کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ مکر و فریب کی قسم پر اس میں سخت عذاب کی وعید ہے ایسا ہی غموس قسم میں بھی سمجھنا چاہیے ۱۲ منہ

[4] یہ عبدالرزاق نے قتادہ سے نکالا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ ؛

بیان کیا کہا میں نے شعبی سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو ستانا ناحق خون کرنا غموس (جھوٹی قسم کھانا

بَابٌ ۱۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ـ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا جو لوگ اللہ کا نام لے کر عہد کر کے قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ تعالیٰ ان سے بات تک نہیں کرنے کا نہ رحمت کی نگاہ سے قیامت کے دن ان کو دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا ان کو تکلیف کا عذاب ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اللہ کو قسمیں کھا کر نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں میل کرا دینے کی روک نہ بناؤ اور اللہ سنتا ہے جانتا ہے اور سورۂ نحل میں فرمایا اللہ کا عہد کر کے دنیا کا تھوڑا سا مول مت لو اللہ کے پاس جو کچھ (ثواب اور اجر) ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو اور (اسی سورت میں فرمایا اور اللہ کا نام لے کر جو عہد کرو اس کو پورا کرو اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد پھر نہ توڑو (کیسے توڑو گے) تم اللہ کی ضمانت اپنی بات پر دے چکے ہو[۵]

۳۸۹ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح لشکری) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجبور ہو کر (یعنی حاکم کے حکم سے جس کی تعمیل کرنا اگریز ہو) قسم کھائے اور قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال (ناحق) مار لے تو وہ جب اللہ سے (آخرت میں) ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی کتاب میں اتاری اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا (جو سورۂ آل عمران میں ہے) عبداللہ یہ حدیث

---

[۵] یعنی اللہ تعالیٰ کو اس بات کا شاہد اور رقیب بنا چکے ۱۲ منہ

فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ۔

بَابُ ۱۸۲ الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ ۔

۳۹۰ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ انْطَلِقْ

بیان کر چکے تھے اتنے میں اشعث بن قیس (دوسرے صحابی) آن پہنچے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کیوں عبداللہ بن مسعودؓ نے تم سے کیا حدیث بیان کی انہوں نے کہا ایسی ایسی (اس حدیث کا ذکر کیا) اشعث نے کہا اجی یہ آیت تو میرے ہی مقدمہ میں اتری ہے ہوا یہ تھا میرے ایک چچازاد بھائی تھے[1] ان کی زمین پر میرا ایک کنواں تھا[2] میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (اپنے کنویں کا دعویٰ کیا) آپ نے فرمایا گواہ لاؤ یا مدعی علیہ سے قسم لے میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھالے گا (مجھ کو ڈبا دے گا) آپ نے فرمایا دیکھو جو کوئی مجبور ہو کر (یعنی بحکم حاکم) جھوٹی قسم اس غرض سے کھائے کہ کسی مسلمان کا مال مار لے تو جب اللہ سے قیامت کے دن ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوگا۔

باب ملک حاصل ہونے سے پہلے یا گناہ کی بات کے لیے یا غصے کی حالت میں قسم کھانے کا حکم[3]

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میری قوم والوں (اشعری لوگوں) نے مجھ کو سواریاں مانگنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں آپ پاس گیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تو تم کو کوئی سواری نہیں دوں گا (میں یہ سن کر لوٹ گیا اور اپنی قوم والوں کو خبر کر دی

---

۱ معدان یا جریران کا لقب جشنیش تھا۔ دوسری روایت میں یوں ہے میرے اور ایک یہودی میں زمین کی تکرار تھی شاید یہ چچازاد بھائی پہلے یہودی ہوں گے پھر مسلمان ہو گئے ہوں گے ۱۲ منہ ۲ لیکن بھائی نے اس پر قبضہ کر لیا تھا ۱۲ منہ ۳ ملک حاصل ہونے سے پہلے اس کی مثال یہ ہے مثلاً کوئی قسم کھالے میں لونڈی کو آزاد نہیں کرنے کا یا اپنی عورت کو طلاق نہیں دینے کا اور ابھی اس کے پاس نہ کوئی لونڈی ہو نہ کوئی عورت نکاح میں ہو اس کے بعد لونڈی خریدے یا کسی عورت سے نکاح کرے پھر لونڈی کو آزاد کرے یا عورت کو طلاق دے تو قسم کا کفارہ لازم نہ ہوگا اسی طرح اگر کوئی کسی عورت کی نسبت کہے اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا اگر میں یہ لونڈی خریدوں تو وہ آزاد ہے پھر اس عورت سے نکاح کرے یا وہ لونڈی خریدے تو نہ طلاق پڑے گا نہ لونڈی آزاد ہوگی اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اس کے خلاف کہا ہے ۱۲ منہ

إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ ٭

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِيْ بَرَاءَتِيْ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُّؤْتُوْا أُولِي الْقُرْبَى الْآيَةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا ٭

کو خبر کر دی تھوڑی ہی دیر میں بلال نے مجھ کو پکارا) میں آنحضرتؐ پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا اپنی قوم والوں کے پاس جا اور کہہ اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو سواریاں دیتا ہے[1]

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب طوفان والوں نے ان کی نسبت طوفان اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکدامنی اتاری یہ قصہ ان چاروں میں سے ہر ایک نے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور کی) یہ آیت اتاری ان الذین جاؤا بالافک اخیر دس آیتوں تک اور ان میں میری پاکدامنی بیان فرمائی واقعہ کے بعد ابو بکر صدیق نے جو رشتہ داری کی وجہ مسطح بن اثاثہ سے (جو ان کا خالہ زاد بھائی تھا) کچھ سلوک کیا کرتے تھے یہ کہا خدا کی قسم اب میں مسطح سے کبھی کچھ سلوک نہیں کرنے کا جب اس نے احسان کا بدلہ) یہ کیا کہ عائشہ پر (جو خود مسطح کی بھتیجی ہوتی تھیں) یہ طوفان جوڑا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربی اخیر تک ابو بکر صدیق نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بخش دے اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا اور کہنے لگے خدا کی قسم میں کبھی یہ سلوک بند نہیں کرنے کا[2]

[1] تو آپ نے جس وقت سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی اس وقت وہ سواریاں آپ کے ملک میں نہ تھیں جب ملک میں آئیں اس وقت دینے سے قسم نہیں ٹوٹی نہ کفارہ لازم ہوا۔ یہ حدیث غصہ میں قسم کھا لینے کی بھی مثال ہو سکتی ہے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ ایمانداری اور خدا ترسی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ختم تھی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۳۹۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ قَالَ وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا ؕ

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو مقعد) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے قاسم بن عاصم سے انہوں نے زہدم بن مضرب جرمی سے انہوں نے کہا ہم ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا میں اور کئی اشعری شخصوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے قسم کھالی میں تم کو سواریاں نہیں دینے کا[1] پھر فرمایا خدا کی قسم اللہ نے چاہا تو میں جس بات پر قسم کھالوں گا اور اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں گا تو جو کام بہتر ہے وہ کروں گا اور قسم (کفارہ دے کر) اتار دوں گا[2]

بَابٌ ۱۸۲ إِذَا قَالَ وَاللهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلّٰى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلٰى نِيَّتِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُو سُفْيٰنَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا

باب اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں آج بات نہیں کروں گا[3] پھر نماز پڑھی یا قرآن پڑھا یا تسبیح اور تکبیر اور تہلیل کی تو اس کی نیت کے موافق حکم ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کلاموں سے افضل چار کلام ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (اس کو امام نسائی نے ابو ہریرہؓ سے وصل کیا) اور ابو سفیان نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل (شاہ روم) کو یہ لکھا کہ کتاب والو اس بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں برابر مانی جاتی

(بقیہ صفحہ سابقہ) باوجودیکہ مسطح نے ایسا برا قصور کیا تھا کہ ان کی پیاری بیٹی پر جو خود مسطح کی بھی بھتیجی ہوتی تھیں اس قسم کا طوفان جوڑا اور قطع نظر اس سلوک کے جو ابو بکر صدیق ان سے کیا کرتے تھے اور قطع نظر احسان فراموشی کے انہوں نے قرابت کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا حضرت عائشہ کی بدنامی خود مسطح کی بھی ذلت اور خواری تھی مگر شیطان کے چکمہ میں آگئے شیطان اسی طرح آدمی کو ذلیل کرتا ہے اس کی عقل اور فہم بھی سلب ہو جاتی ہے اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو مسطح نے یہ حرکت ایسی کی تھی کہ ساری عمر سلوک کرنا تو کجا کبھی ان کی صورت دیکھنا بھی گوارا نہ کرتا مگر آفرین حضرت ابو بکرؓ کی خدا ترسی پر اور مہربانی اور شفقت پر کہ انہوں نے مسطح کا معمول بدستور جاری کر دیا اور ان کے قصور سے چشم پوشی کی ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ ابو بکر صدیق نے ایک نیکی کی بات یعنی عزیزوں سے سلوک کرنے کے ترک پر قسم کھالی تھی تو اس قسم کو توڑ ڈالنے کا حکم ہوا پھر جو کوئی کسی گناہ کرنے پر قسم کھائے اس کو تو بطریق اولیٰ یہ قسم توڑ ڈالنا ضرور ہوگا یہ غصہ میں قسم کھانے کی بھی مثال ہو سکتی ہے کیونکہ ابو بکر صدیقؓ نے بیٹے غصہ میں قسم کھالی تھی کہ میں مسطح سے سلوک نہ کروں گا ۱۲ منہ (حواشی مفوذ ہذا) [1] اس کے بعد سواریاں آپ پاس آئیں تو آپ نے ہم کو بھی عنایت فرمائیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے غصے میں قسم کھانا اور اس کا کفارہ دینا ثابت ہوا ابن بطال نے کہا اس حدیث سے اس شخص کا رد ہوا جو کہتا ہے غصے میں قسم کھانا لغو ہے اس کا کفارہ ضروری نہیں ۱۲ منہ [3] اگر بات سے اس نے دنیا کی باتیں مراد رکھی تھیں تب تو نماز یا قرآن کی تلاوت یا ذکر الٰہی سے اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر بات سے مطلق کلام مراد رکھا تھا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کفارہ لازم ہوگا امام بخاری اس باب میں جو حدیثیں لائے ان سے یہ ثابت کیا کہ کلام ان کو بھی شامل ہے ۱۲ منہ ـ

besturdubooks.wordpress.com

فَبَيَّنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوَى لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ‌۔

٣٩٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ ‌۔

٣٩٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ‌۔

٣٩٥۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ

ہیں (تو توحید الٰہی کی بات فرمایا) اور مجاہد نے کہا (اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا) تقویٰ یعنی پرہیزگاری کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے اپنے والد مسیب بن حزن) سے انہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے فرمایا (چچا) تم لا الٰہ الا اللہ یہ کلمہ کہو لو بس میں (قیامت کے دن) اللہ کے پاس تمہارے لیے حجت کروں گا (یعنی تمہاری بخشش کے لیے سفارش کروں گا)۔[1]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے عمارۃ بن قعقاع نے خبر دی انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان پہ ہلکے (یعنی مختصر) ہیں اور (قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں بھاری نکلیں گے اللہ کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ایک کلمہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہوگا وہ دوزخ میں

---

[1] یہ حدیث اوپر شروع کتاب پہلے پارے میں موصولاً گزر چکی ہے حنفیہ کا یہ قول ہے کہ ہر حال میں قسم ٹوٹ جائے گی کیونکہ ذکر الٰہی بھی بات کرنے میں داخل ہے لیکن جمہور کا یہ قول ہے کہ مطلقاً حانث نہ ہوگا اس لیے کہ بات کرنا عرف میں اسی کو کہتے ہیں کہ دنیا کی بات کسی آدمی سے کرے اور قرآن میں ہے کہ حضرت مریم نے یہ روزہ رکھا تھا کہ میں آج کسی سے بات نہیں کرنے کی باوجود اس کے وہ اس روز عبادت اور ذکر الٰہی میں مصروف رہیں حنفیہ یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت مریمؑ نے مطلقاً کلام نہ کرنے کا روزہ نہیں رکھا تھا بلکہ کسی آدمی سے بات نہ کرنے کا حنفیہ اسی وجہ سے امام کے خطبہ پڑھتے وقت ہر طرح کا کلام منع جانتے ہیں اور اہل حدیث ذکر الٰہی اس وقت جائز رکھتے ہیں ۱۲ منہ

[2] جس کا ذکر سورہ فتح میں ہے والزمہم کلمۃ التقویٰ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقُلْتُ اُخْرٰی مَنْ مَّاتَ لَا یَجْعَلُ لِلّٰہِ نِدًّا اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ ؕ

جائے گا اور ایک کلمہ میں اپنی طرف سے کہتا ہوں[۱] یعنی جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو گا (بلکہ موحد ہو گا) تو وہ (ایک نہ ایک دن ضرور) بہشت میں جائے گا۔

٭ ٭ ٭

باب ۱۸۴ مَنْ حَلَفَ اَنْ لَّا یَدْخُلَ عَلٰۤی اَھْلِہٖ شَھْرًا وَّ کَانَ الشَّھْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ؕ

باب اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے میں اپنی جورو پاس ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا اور (اتفاق سے) وہ مہینہ انتیس دن کا ہو[۲]

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِہٖ وَکَانَتِ انْفَکَّتْ رِجْلُہٗ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اٰلَیْتَ شَھْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّھْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ؕ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان ابن بلال نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے (ایک مہینہ کا) ایلا کیا آپ کے پاؤں میں موچ بھی آ گئی تھی آپ انتیس راتوں تک ایک (ماڑی) یا بالاخانے میں رہے اس کے بعد اترے (بیبیوں پاس تشریف لے گئے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا فرمایا ہاں مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

باب ۱۸۵ اِنْ حَلَفَ اَنْ لَّا یَشْرَبَ نَبِیْذًا فَشَرِبَ طِلَآءً اَوْ سَکَرًا اَوْ عَصِیْرًا لَمْ یَحْنَثْ فِیْ قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَیْسَتْ ھٰذِہٖ بِاَنْبِذَۃٍ عِنْدَہٗ ؕ

باب اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں نبیذ نہیں پیوں گا پھر اس نے طلاء یا سکر یا عصیر پیا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹنے کی۔

بعضے لوگوں (یعنی حنفیہ) کا یہی قول ہے اس لیے کہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں[۳]

[۱] جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے میں نے نکالا ہے ۱۲ منہ [۲] انتیس دن کے بعد اپنی جورو پاس جائے تو حانث نہ ہو گا یہ اس صورت میں ہے جب مہینہ کے شروع پر اس نے یہ قسم کھائی ہو لیکن اگر مہینہ کے درمیان میں ایسی قسم کھائے تب بھی یہی حکم ہے یا پورے تیس دن کرنا چاہئیں اس میں اختلاف ہے اکثر علماء نے پہلا قول اختیار کیا ہے ۱۲ منہ [۳] عرب لوگوں میں نبیذ کے دو معنی ہیں ایک تو ہر قسم کا شراب جس میں نشہ ہو دوسرے کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو کر اس کا میٹھا شربت بنانا جس میں نشہ نہیں ہوتا اور طلا کہتے ہیں انگور کے شیرے کو جو پکایا جائے حنفیہ کہتے ہیں جب ایک تہائی جل جائے اگر دو تہائی جل جائے تو وہ مثلث ہے آدھا جل جائے تو منصف ہے تھوڑا سا جلے تو وہ باذق یعنی بادہ ہے سکر کہتے ہیں انگور کے شراب کو عصیر کہتے ہیں انگور یا کھجور کے شیرے کو حافظ نے کہا طلاء کو اتنا پکائیں کہ وہ جم جائے تو اس کو دبس اور رب کہتے ہیں اس وقت اس کو نبیذ نہیں کہیں گے اگر پتلا رہے تو البتہ عرف میں نبیذ کہیں گے خیر یہ تو ہوا اب امام بخاری کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حنفیہ کا قول صحیح ہے نبیذ نہ پینے کی قسم کھائے تو طلاء یا سکر یا عصیر پینے سے حانث نہ ہو گا کیونکہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ نام زبان عرب میں ہیں اور نبیذ اور نقیع تو اسی کو کہتے ہیں جو کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں اس کا شربت لیں اور سہل اور سودہ کی حدیث سے اس (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۳۹۷۔ حَدَّثَنِیْ عَلِیٌّ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا اُسَیْدٍ صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِہٖ فَکَانَتِ الْعَرُوْسُ خَادِمَھُمْ فَقَالَ سَھْلٌ لِّلْقَوْمِ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْہُ قَالَ اَنْقَعَتْ لَہٗ تَمْرًا فِیْ تَوْرٍ مِّنَ اللَّیْلِ حَتّٰی اَصْبَحَ عَلَیْہِ فَسَقَتْہُ اِیَّاہُ ؛

مجھ سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے سنا انہوں نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے سہل بن سعد سے کہ ابواسید ساعدی کی شادی ہوئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی اور ان کی دلہن (ام اسید بنت وہب بن سلامہ) خود کام کاج کرتی تھیں سہل نے لوگوں سے کہا (جن سے یہ حدیث بیان کی) تم جانتے ہو ام اسید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا انہوں نے کہا کیا تھا رات کو ایک کونڈے میں کھجوریں بھگو دی تھیں صبح کو یہی شربت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عِکْرَمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ سَوْدَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاۃٌ فَدَبَغْنَا مَسْکَھَا ثُمَّ مَازِلْنَا نَنْبِذُ فِیْہِ حَتّٰی صَارَتْ شَنًّا ؛

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے انہوں نے کہا ہماری ایک بکری مر گئی تھی ہم نے اس کی کھال کی دباغت کر لی اس میں نبیذ بنایا کرتے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

بَابٌ ۱۸۶ اِذَا حَلَفَ اَنْ لَّا یَأْتَدِمَ فَاَکَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَّمَا یَکُوْنُ مِنَ الْاُدْمِ ؛

باب اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا پھر کھجور سے روٹی کھائی [1]

(بقیہ صفحہ سابقہ) مطلب پر استدلال کیا کیونکہ سہل کی حدیث میں نقیع سے اور سودہ کی حدیث میں نبیذ سے یہی مراد ہے اس لیے کہ طلاء اور سکر وغیرہ تو حلال نہیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا استعمال کیسے فرماتے میرے نزدیک امام بخاری کا صحیح مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیثیں لا کر حنفیہ کے قول کی تائید کی لیکن ابن بطال وغیرہ اکثر شارحین نے یہ کہا کہ امام بخاری کو حنفیہ کا رد منظور ہے حافظ نے اس کی توجیہ یوں کی کہ سہل کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو کھجور یا انگور ابھی تھوڑے عرصے سے بھگوئے جائیں تو اس کے پانی کو نبیذ کہتے ہیں گو اس کا پینا درست ہے اور سودہ کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مگر یہ توجیہ میری سمجھ میں نہیں آتی اس لیے کہ سہل اور سودہ کی حدیثوں میں یہ صراحت کہاں ہے کہ طلاء یا سکر کو بھی نبیذ کہتے ہیں پھر حنفیہ کا رد کیونکر ہوگا حافظ نے کہا اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ ایسی قسم میں جس شراب کو عرف میں نبیذ کہتے ہیں اس کے پینے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ البتہ اگر کسی خاص شراب کی نیت کرے تو اس کی نیت کے موافق حکم ہوگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] تو اس کی قسم ٹوٹے گی یا نہیں اس میں اختلاف ہے بعضوں نے سالن کے معنے عام رکھے ہیں یعنی جو روٹی کے ساتھ ملا کر کھائیں تو یہ کھجور اور نمک اور دہی اور بالائی وغیرہ سب کو شامل ہے بعضوں نے کہا کھجور سالن نہیں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهٰذَا

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ نخعی) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سالن[1] کے ساتھ پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ اور محمد بن کثیر[2] نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عابس نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا (پھر یہی حدیث نقل کی)[3]

۴۰۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ابوطلحہ نے ام سلیم (اپنی بی بی) سے کہا آج میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ضعف پایا میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے (تو دے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دوں) ام سلیم نے کہا ہاں ہے پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اپنی اوڑھنی لی۔ اس میں یہ روٹیاں لپیٹ دیں اور مجھ کو دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجیں میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں۔ آپ کے ساتھ کئی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں وہاں جا کر چپکا کھڑا ہو رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی مجھ سے پوچھا کیا ابوطلحہ نے تجھ کو بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں یہ سنتے ہی آپ نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا چلو اٹھو وہ چلے میں ان کے آگے آگے (جلدی سے) جا کر ابوطلحہؓ کو خبر دے دی (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے آدمیوں کو لیے ہوئے تشریف لا رہے ہیں) انہوں نے ام سلیم سے کہا (اب کیا کرنا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آن پہنچے اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے جو

---

[1] اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کھجور سالن نہیں ہے کیونکہ کھجور تو ہر وقت آنحضرتؐ کے گھر میں موجود رہتی ۱۲ منہ [2] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ [3] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ عابس کی ملاقات حضرت عائشہؓ سے ثابت ہو جائے کیونکہ اگلی روایت عن عن کے ساتھ ہے ۱۲ منہ

مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا

باب ١٨٧ النِّيَّةِ فِي الْاَيْمَانِ

١٠١ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ

ان لوگوں کو کافی ہو ام سلیم نے کہا (تم کو کیا فکر) اللہ اور رسول (اپنی مصلحت) خوب جانتے ہیں خیر ابوطلحہ (گھر سے نکل کر) چلے اور (رستہ ہی میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے پھر ابوطلحہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر آئے اور گھر میں گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم سے فرمایا جو کچھ کھانا تیرے پاس ہے وہ حاضر کر ام سلیم وہی روٹیاں لے کر آئیں آپ نے حکم دیا روٹیاں توڑی گئیں۔ ام سلیم نے اوپر سے (گھی کی) کپی ان پر نچوڑ دی یہی گویا سالن تھا[1] پھر جو دعا اللہ کو منظور تھی وہ آپ نے اس کھانے پر کی (فرمایا بسم اللہ یا اللہ[2] اس میں بہت برکت دے) اور ابوطلحہ سے فرمایا باہر سے دس آدمیوں کو بلا لے انہوں نے دس آدمیوں کو اجازت دی وہ (آئے) پیٹ بھر کر کھا کر چلتے ہوئے پھر فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلا لے ابوطلحہ نے ان کو بھی اجازت دی انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا غرض اسی طرح سب آدمیوں نے سیر ہو کر کھایا یہ سب لوگ شمار میں ستر یا اسی آدمی تھے۔

باب قسم میں نیت کا اعتبار ہوگا[3]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ کہتے تھے۔ مجھ کو محمد بن ابراہیم تیمی نے خبر دی انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ اعمال میں نیت کا اعتبار ہے اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جیسی اس کی نیت ہو پھر جو کوئی اللہ اور رسول کے لیے دیس چھوڑے

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا معلوم ہوا کہ گھی سالن ہے ١٢ منہ [2] اس کو امام احمدؒ نے نکالا ١٢ منہ [3] یعنی قسم کھانے والے کی نیت کا مثلاً کسی نے قسم کھائی میں زید کے گھر نہیں جاؤں گا اس کی نیت یہ تھی کہ ایک سال یا ایک ماہ تک تو اس کے بعد اگر جائے گا تو حانث نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ قسم کھائی میں زید سے بات نہیں کروں گا اور نیت یہ تھی کہ اس کے مکان میں جا کر تو دوسری جگہ بات کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جس کے لیے قسم کھائے اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جس صورت میں کہ حاکم کسی کو قسم کا حکم دے تو قسم حاکم ہی کی نیت کے موافق ہوگی اور وہاں توریہ بالاتفاق کچھ مفید نہ ہوگا ١٢ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی (ہجرت کا ثواب ملیگا) اور جو کوئی کسی عورت کے بیاہنے یا دنیا کا مال کمانے کی نیت سے دیس چھوڑے اس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی (اس کو کچھ ثواب نہیں ملنے کا)

بَابُ ۱۸۸ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

باب اگر کوئی شخص نذر یا توبہ کے طور پر اپنا مال خیرات کر دے

۴۰۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالکؓ نے (انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن کعب سے یہ عبداللہ کعب کو لے کر چلا کرتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے کعب (اپنے والد) سے سنا وہ اس آیت (جو سورۂ توبہ میں ہے) وعلى الثلثة الذين خلفوا کا قصہ بیان کرتے تھے[۱] اخیر میں کعبؓ نے یہ کہا یا رسول اللہ میں اپنی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں خیرات کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں تھوڑا مال اپنے لیے بھی رکھ لے یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا[۲]

بَابُ ۱۸۹ إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ

باب اگر کوئی شخص کوئی کھانا حرام کر لے اور اللہ تعالیٰ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ۔

نے (سورہ تحریم میں) فرمایا اے پیغمبر تو ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال کی ہیں تو اپنی بی بیوں کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور تم پر قسموں کا کھول ڈالنا لازم کیا ہے اور (سورۂ مائدہ میں) فرمایا اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو۔

۴۰۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن

---

[۱] یہ قصہ بڑے طول کے ساتھ غزوۂ تبوک میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ [۲] کعب کا یہ کہنا گویا بطریق نذر ہی کے تھا گو اس میں نذر کے لفظ کی صراحت نہیں ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی سارا مال صدقہ کرنے کی منت مانے تو کیا سارا مال خیرات کر دینا ہوگا یا ایک ثلث کافی ہوگا اکثر علماء نے یہ کہا ہے ایک ثلث خیرات کر دینا کافی ہوگا لیکن حنفیہ کے نزدیک سارا مال خیرات کرنا لازم ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا

محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا عطاء بن ابی رباح نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُم المومنین زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرا کرتے وہاں شہد پیا کرتے (اس پر ہم کو رشک ہوتی) میں نے اور حفصہؓ نے مل کر یہ صلاح کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے جس کے پاس جائیں وہ یوں کہے آپ کے منہ سے گوند کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر (ایک قسم کا بدبودار گوند) کھایا ہے خیر آپ ہم میں سے ایک کے پاس گئے اس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہیں (میں نے گوند نہیں کھایا) بلکہ زینبؓ بنت جحش کے پاس شہد پیا تھا اب آئندہ سے میں شہد نہیں پینے کا[۱] اس وقت یہ آیت اتری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اس آیت تک ان تتوبا الی اللہ یہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کی طرف خطاب ہے یہ جو فرمایا پیغمبر نے اپنی ایک بی بی سے راز کی بات کہی اس سے یہی مراد ہے کہ میں نے شہد پیا تھا اب نہیں پینے کا) ابراہیم بن موسیٰ نے بھی اس حدیث کو ہشام بن یوسفؒ سے روایت کیا (انہوں نے ابن جریج سے) اس میں یوں ہے میں اب شہد نہیں پیوں گا اس کی قسم کھا چکا تو اس بات کا ذکر کسی سے نہ کیجیو[۲]

بَابُ ۱۹۰ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ وَقَوْلِهِ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ

باب نذر و منت پوری کرنا واجب ہے اللہ تعالیٰ نے

سورۃ دہر میں، فرمایا اپنی منت پوری کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمانؒ نے کہا ہم سے سعید بن حارثؒ نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کیا تم کو نذر کرنے سے ممانعت نہیں ہوئی[۳] پھر کہنے لگے

---

[۱] آپ کے مزاج مبارک میں بدرجہ غایت نفاست و نظافت تھی آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ آپ کے کپڑے یا بدن میں کسی قسم کی بُری بو آئے ۱۲ منہ [۲] یہ روایت طلاق میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] پورا قصہ اس کا حاکم نے مستدرک میں نکالا۔ سعید بن حارث سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں بنی کعب کا ایک شخص مسعود بن عمرو ان کے پاس آیا اور کہنے لگا ابو عبدالرحمن میرا بیٹا ایران کے ملک میں عمر بن عبیداللہ بن معمر کے ساتھ تھا وہاں سخت وبا پڑی میں نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو سلامت لائے گا تو میں پیدل بیت اللہ کا حج کروں گا آخر میرا بیٹا ایران سے اس حالت میں آیا کہ بیمار تھا اور یہاں آکر مرگیا اب آپ کیا حکم دیتے ہیں اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کیا تم کو منت ماننے کی ممانعت نہیں ہوئی آخر تک

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ

٤٠٥ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

٤٠٦ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ۔

بَابُ (١٩١) إِثْمِ مَنْ لَا يَفِي بِالنَّذْرِ

٤٠٧ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر (یعنی منت ماننے سے) کوئی بات (جو تقدیر میں لکھی ہے) آگے پیچھے نہیں ہوتی بلکہ نذر کی وجہ سے اتنا ہوتا ہے کہ بخیل کے دل سے کچھ مال نکالا جاتا ہے[1]

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن مرہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر (منت) ماننے سے منع فرمایا اور کہا کہ اس سے کچھ نہیں ہوتا جو آفت تقدیر میں ہے وہ نہیں ٹلتی[2] صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بخیل کے دل سے کچھ روپیہ نکالا جاتا ہے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر ماننے سے آدمی کو کوئی فایدہ نہیں ملتا جو اس کی تقدیر میں نہیں ہے بلکہ نذر آدمی کو اسی امر کی طرف لے جاتی ہے جو اس کی تقدیر میں ہے اور اللہ تعالیٰ نذر کی وجہ سے بخیل کے ہاتھ سے کچھ مال نکالتا ہے اللہ فرماتا ہے آدمی نذر کر کے مجھ کو وہ دیتا ہے جو نذر سے پہلے نہیں دیتا[3]۔

باب نذر پورا نہ کرنے کا گناہ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ قطان سے انہوں نے

---

1. وہ یوں تو اللہ کی راہ میں دیتا نہیں مصیبت کے وقت منت مانتا ہے اسی بہانہ سے اس کا مال خرچ ہوتا ہے ۱۲ منہ 2. یہ نہی بطور کراہت کے ہے نہ بطور حرمت کے اگر نذر کرنا حرام ہوتا تو پھر اس کے پورا کرنے کا کیوں حکم دیا جاتا ۱۲ منہ 3. جب اللہ تعالیٰ کی نذر ماننا کچھ مفید ہو بلکہ مکروہ ہو تو وائے برحال ان لوگوں کے جو اللہ کے سوا دوسروں کی نذر نیاز کریں بھلا وہ کیا فائدہ کی توقع کر سکتے ہیں بلکہ غیر اللہ کی نذر ماننے سے کافر ہو جاتے ہیں اپنا ایمان بھی کھوتے ہیں اگر نذر سے شرعی نذر جو عبادت ہے مراد رکھتے ہیں اگر نذر نیاز اللہ کی ہو لیکن ایصال ثواب کسی کی روح کو ہو تو یہ اور بات ہے اس سے کافر نہ ہوں گے مگر اس صورت میں یوں کہنا چاہیئے نذر اللہ ہے اور ثواب بر روح فلاں۔ افسوس ہمارے زمانہ میں جاہلوں نے اپنے ایمان کا بھی خیال چھوڑ دیا ہے اور نذر و نیاز میں ایسے مصروف ہو گئے ہیں کہ فرض عبادات نماز روزے کا بھی ان کو خیال نہیں ہے مگر سال میں کم سے کم دو چار نیازیں کرنا ضرور جانتے ہیں وہ بھی غیر اللہ کی معاذ اللہ ثواب تو کجا ایمان بھی چٹ ہو جاتا ہے اب اختلاف اس میں ہے کہ اگر کوئی جانور کے سوا اور کسی چیز کی نسبت کہے کہ یہ فلاں بزرگ کی نذر یا نیاز ہے مثلاً شیرینی وغیرہ کو تو اس کا کھانا حرام ہے یا نہیں اکثر علماء نے حرام کہا ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ جَمْرَةَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا اَدْرِيْ ذَكَرَ اثْنَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا بَعْدَ قَرْنِهٖ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

شعبہ بن حجاج سے کہا مجھ سے ابوجمرہؓ نے کہا ہم سے زہدم بن مضرب نے کہا میں نے عمران بن حصین سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں (یعنی صحابہؓ) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تبع تابعین) عمران کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ نے اپنے زمانہ کے بعد ثم الذین یلونہم دو بار فرمایا یا تین بار[1] پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو نذریں مانیں گے پھر پوری نہیں کریں گے اور خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے اور بن گواہی چاہے گواہی دیں گے اور ان میں مٹاپا پھوٹ پڑے گا (حرام کا مال کھا کر کے خوب سنڈے بنیں گے۔

بَابُ ۱۹۲ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ

باب اسی نذر کا پورا کرنا لازم ہے جو عبادت اور اطاعت کے کام کے لیے کی جائے نہ کہ گناہ کے لیے[2]

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَاِنَّ اللهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جو تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو (یا شیطان کی راہ میں) اللہ کو اس کی خبر ہے اسی طرح جو نذر تم مانو اخیر آیت تک۔

۴۰۸ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ۔

ہم سے ابونعیمؒ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کے کام کی نذر کرے وہ پوری کرے اور جو شخص گناہ کے کام کی نذر کرے وہ گناہ کا کام نہ کرے (ایسی نذر پوری نہ کرے)

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور اس کو ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل کیا ہے بعضوں نے کہا وما اہل بہ لغیر اللہ جانور سے خاص ہے اور شیرینی وغیرہ جو کسی بزرگ کی قبر پر چڑھائی جائے وہ حرام نہیں ہے بہرحال مشتبہ ہونے میں تو شک نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من وقع فی الشبہات یوشک ان یقع فی الحرام ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] اگر تین بار فرمایا ہو تو امام بخاری اور ترمذی بھی خیر القرون میں داخل ہوں گے کیوں کہ انہوں نے تبع تابعین کو دیکھا ہے جب صحابہؓ کا زمانہ خیر القرون ٹھہرا تو اب رافضیوں کا یہ خیال کہ صحابہؓ باستثناء معدودے چند ظالم اور غاصب تھے معاذ اللہ کیوں کر صحیح ہوگا اگر ایسا ہو تو ان کا زمانہ شر القرون ہوتا ہے نہ خیر القرون ۱۲ منہ [2] مثلاً نماز روزہ حج یا صدقہ کی کوئی نذر کرے اگر گناہ کے کام کی کوئی نذر مانے مثلاً بدعات وغیرہ کی جیسے قبروں پر چراغ صندل لگانے کی تو اس کو ہرگز پورا نہ کرے ایسی نذر لغو اور باطل ہے بعضوں نے کہا اس میں کفارہ لازم ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

باب ۱۹۳ اِذَا نَذَرَ اَوْ حَلَفَ اَنْ لَّا یُکَلِّمَ اِنْسَانًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ ثُمَّ اَسْلَمَ

۴۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

باب ایک شخص نے جاہلیت کے زمانہ میں (جب وہ کافر تھا) نذر کی یا قسم کھائی کہ فلاں شخص سے بات نہ کروں گا پھر مسلمان ہوگیا تو کیا حکم ہے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں یہ منت مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا (اب آپ کیا فرماتے ہیں) فرمایا اپنی منت پوری کر[1]۔

باب ۱۹۴ مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ نَذْرٌ

وَاَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَةً جَعَلَتْ اُمُّهَا عَلٰی نَفْسِهَا صَلٰوةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ صَلِّیْ عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ۔

باب اگر کوئی شخص مرجائے اس کے اوپر کوئی نذر ہو (تو اس کا وارث اس کی طرف سے پورا کرے)

اور عبداللہ بن عمر نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی منت مانی تھی کہ تو اس کی طرف سے نماز پڑھ لے[2] اور ابن عباس نے بھی ایسا ہی کہا ہے[3]۔

۴۱۰ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیَّ اسْتَفْتٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّهٖ فَتُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ یَّقْضِیَهٗ عَنْهَا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس نے کہ سعد بن عبادہ انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا ان کی ماں پر ایک نذر تھی وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے مرگئیں آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کر پھر یہی طریقہ قائم ہوگیا۔

۴۱۱ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوبشر سے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ ابن عباس سے روایت کرتے تھے ایک شخص (عقبہ بن عامر جہنی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر کی نذر صحیح ہے تذر پر قسم کا بھی قیاس کیا گیا ہے تو جو اسلام لانے سے پہلے نذر مانے یا قسم کھائے اس کا پورا کرنا واجب ہے گا شافعی اور ابوثور کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں حنفیہ مالکیہ کا یہی قول ہے اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں طبری نے کہا ان کے نزدیک بھی پورا کرنا واجب ہے ۱۲ منہ

[2] یہ اثر موصولاً نہیں ملا بلکہ امام نے موطا میں ابن عمر سے اس کے خلاف نکالا کہ کوئی دوسرے کی طرف سے نہ نماز پڑھے نہ روزہ رکھے ۱۲ منہ

[3] اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مگر نسائی نے ابن عباس سے یوں نکالا کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے اب دونوں قولوں میں جمع اس طور سے کیا گیا ہے کہ زندہ زندہ کی طرف سے نماز روزہ نہیں پڑھ سکتا لیکن زندہ مردہ کی طرف سے پڑھ سکتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ

باب ۱۹۵ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ

۴۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ

۴۱۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رض۔

پاس آیا کہنے لگا میری بہن (نام نامعلوم) نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ (منت پوری کرنے سے پہلے) مرگئی آپ نے فرمایا اگر اس پر کچھ قرضہ ہوتا تو ادا کرتا یا نہیں وہ شخص بولا جی ہاں ادا کرتا آپ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض بھی ادا کر اس کا ادا کرنا تو اور زیادہ مقدم ہے[1]

باب اگر آدمی ایسی نذر کرے جس پر اس کی ملک نہیں یا گناہ کی[2]

ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت (نیک کام) کی نذر کرے وہ اس کو بجالائے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی (گناہ) کی نذر کرے وہ ہرگز وہ کام نہ کرے[3]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانؒ نے انہوں نے حمیدؒ سے انہوں نے ثابتؒ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک بوڑھے (ابواسرائیل) کو فرمایا اللہ کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنے تئیں تکلیف دے یہ بوڑھا اپنے دو بیٹوں پر ٹیکا لگائے ہوئے (پیدل حج کے لیے) جا رہا تھا[4]۔ اور مروان بن معاویہ فزاری نے اس حدیث کو حمید سے روایت کیا اس میں یوں ہے مجھ سے ثابت نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے[5]

---

[1] یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں ان سے ترجمہ باب کا جزو ثانی یعنی گناہ کی نذر کا حکم مفہوم ہوتا ہے مگر جزو اوّل یعنی نذر فیما لایملک کا نہیں حکم نکلتا ہے اس کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ نذر معصیت کے حکم نکلنے سے نذر فیما لایملک کا بھی حکم نکل آیا کیونکہ دوسرے کے ملک میں تصرف کرنا بھی معصیت میں داخل ہے ۱۲ منہ [3] اب ایسے کام کی نذر ہی لغو ہوگی مثلاً کوئی عید کے دن روزہ رکھنے کی یا کسی بزرگ یا ولی کی قبر پر جانور کاٹنے کی یا بچہ کا سر منڈانے کی یا وہاں عرس یا چراغان یا صندل مالی یا شیرینی یا روپیہ چڑھانے کی نذر کرے امام مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا کفارہ واجب ہوگا ۱۲ منہ [4] آپ نے وجہ پوچھی تو معلوم ہوا اس نے پیدل حج کرنے کی منت مانی تھی پھر یہ حدیث فرمائی اور اس کو سوار ہو جانے کا حکم دیا ۱۲ منہ [5] اس سند کے ذکر کرنے سے حمید کا سماع ثابت سے ثابت کرنا منظور ہے اس روایت کو خود امام بخاریؒ نے کتاب الحج میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۱۴ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ اَوْغَيْرِهٖ فَقَطَعَهٗ۔

ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو کعبہ شریف کا طواف کر رہا تھا ناک ڈوری یا اور کسی چیز سے بندھا ہوا آپ نے وہ رسی کاٹ ڈالی

۴۱۵ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمٰنُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاؤُسًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُوْدُ اِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِيْ اَنْفِهٖ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَقُوْدَهٗ بِيَدِهٖ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ سے سلیمان احول نے بیان کیا ان سے طاؤس نے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو اس کی ناک میں ایک رسی ڈال کر طواف کرا رہا ہے آپ نے وہ رسی کاٹ دی فرمایا ہاتھ پکڑ کر اس کو طواف کرا ؔ

۴۱۶ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْاِسْرَاۗئِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالدؒ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک آدمی کو دیکھا (دھوپ میں) کھڑا ہوا ہے آپ نے اس کا حال پوچھا لوگوں نے کہا یہ شخص ابواسرائیل ہے (قیشر یا یسیر یا قیصر) اس نے یہ منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا نہ سایہ میں آئیگا نہ بات کرے گا نہ کھائے گا نہ پئے گا بلکہ روزہ رکھے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کہو بات کرے سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے ؔ عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً ابن عباس کا ذکر نہیں کیا)

ؔ ان دونوں آدمیوں کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا یہ بشر اور ان کے بیٹے طلق تھے طبرانی کی روایت میں ایسا ہی مذکور ہے ۱۲ منہ ؔ آپنے یہ نذر لغو کر دی کہ دھوپ میں دن بھر کھڑا رہے گا کسی سے بات نہ کرے گا معلوم ہوا کہ ان کاموں میں ہماری شریعت میں کوئی ثواب نہیں تو فعل لغو ہوا اور فعل لغو جس میں اپنے تئیں تکلیف ہو اور ثواب نہ ملے گناہ کی طرح ہے کیونکہ بے فائدہ نفس کو ستانا ہے باقی مباح کاموں کی نذر کرنے میں کوئی قباحت نہیں جیسے داؤد اور بیہقی نے نکالا کہ ایک عورت نے نذر مانی تھی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے صحیح سلامت تشریف لائیں گے تو آپ کے سر پر دف بجاؤں گی آپ نے اس سے فرمایا اپنی نذر پوری کر بعضوں نے کہا مباح کاموں کی نذر جائز نہیں اور دف بجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کی خوشی کے لیے تھا وہ ثواب کے کاموں میں داخل ہے ۱۲ منہ۔

باب ۱۹۶ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّصُوْمَ اَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ اَوِ الْفِطْرَ

۴۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ اَبِىْ حُرَّةَ الْاَسْلَمِىُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ اَنْ لَّا يَاْتِىَ عَلَيْهِ يَوْمُ الْاَصَامِ فَوَافَقَ يَوْمَ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرٰى صِيَامَهُمَا۔

۴۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَاءَ اَوْ اَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنُهِيْنَا اَنْ نَّصُوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهٗ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِ۔

باب ۱۹۷ هَلْ يَدْخُلُ فِى الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ الْاَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزُّرُوْعُ وَالْاَمْتِعَةُ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَّمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ

باب اگر کسی شخص نے چند معین دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر کی اتفاق سے ان دنوں عید یا بقرعید ہو گئی۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے حکیم بن ابی حرۃ اسلمی نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا ان سے کسی نے پوچھا اگر کسی شخص نے یوں نذر کی فلاں دن جب آئے گا تو میں روزہ رکھوں گا اتفاق سے اس دن عید یا بقرعید ہو گئی انہوں نے کہا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے آپ عید اور بقرعید میں روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں روزہ رکھنا درست جانتے تھے[۲]۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زیاد بن جبیرؓ سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) نے ان سے پوچھا میں نے یہ نذر کی تھی کہ ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھا کروں گا اتفاق سے اس دن بقرعید ہو گئی عبداللہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور بقرعید کے دن ہم کو روزہ رکھنے کی ممانعت ہوئی اس نے پھر پوچھا (صاف مسئلہ بتائیے اس دن روزہ رکھوں یا نہ رکھوں۔ عبداللہ نے پھر یہی کہا[۳]۔

باب اگر کسی نے مال کی نذر کی تو کیا مال میں زمین اور بکریاں اور دوسرے اسباب (گھوڑے ہتھیار کپڑے وغیرہ) بھی داخل ہونگے[۴]

اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے ایک زمین پائی اس سے عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا

---

[۱] تو اس دن روزہ نہ رکھے اور یہ نذر صحیح نہ ہو گی جمہور کا یہی قول ہے اور حنابلہ سے ایک روایت یہ ہے کہ قضا واجب ہو گی اور امام ابو حنیفہ نے کہا اگر اس دن روزہ رکھ لے تو نذر ادا ہو جائے گی ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ ان دنوں روزہ رکھنا درست نہیں جانتے تھے۔ اس صورت میں یہ حکیم کا قول ہو گا ۱۲ منہ [۳] گویا خود عبداللہ کو بھی اس مسئلہ میں تردد تھا کیونکہ دلیلیں متعارض ہیں ۱۲ منہ [۴] امام بخاری نے اسی کو ترجیح دی کہ داخل ہوں گے بعضوں نے کہا مال صرف چاندی سونے کو کہتے ہیں دوسرے سامان مال نہیں ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنْهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ لِحَائِطٍ لَهُ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ۔

۴۱۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِ الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِ الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل کو روک رکھ اور اس کی پیداوار خیرات کر دے [1] اور ابوطلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا میرے سب مالوں میں مجھ کو بیرحا زیادہ پسند ہے بیرحا ایک باغ تھا مسجد نبوی کے سامنے (یہ بھی کتاب الوصایا میں موصولاً گذر چکی ہے)

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابوالغیث سے جو ابن مطیع کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے [2]۔ وہاں ہم کو لوٹ میں سونا چاندی نہیں ملا البتہ مال ملے (اونٹ بکریاں وغیرہ) اور کپڑے دوسرے سامان [3] بنی ضبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام تحفہ گذرانا جس کا نام مدعم تھا اس کے بعد آپ وادی القری کی طرف چلے جب وہاں پہنچے تو مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کجاوے سے اتار رہا تھا اتنے میں ایک تیر آ لگا جس کا مارنے والا معلوم نہ ہوا اور مدعم مر گیا لوگ کہنے لگے اس کو بہشت مبارک ہو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے جو خیبر کے دن لوٹ کے مال میں سے ایک کملی چرائی تھی وہ آگ ہو کر اس پر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا تو ایک شخص (ڈر کر) جوتی کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا (شاید اس نے لوٹ کے مال میں سے یہ لے لیے ہوں گے) آپ نے فرمایا (اگر یہ ان کو داخل نہ کرتا تو مرے بعد) یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ ہو کر اس کو جلاتے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

---

[1] یہ حدیث کتاب الوصایا میں موصولاً گذر چکی ہے تو حضرت عمرؓ نے زمین کو مال کہا یہ زمین بنی حارثہ یہودیوں کی تھی جس کو ثمغ کہتے تھے ۱۲ منہ [2] یعنی جنگ خیبر میں موجود تھے کیونکہ ابوہریرہؓ تو اس وقت آئے تھے جب خیبر فتح ہو گیا تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] میں سے ترجمۂ باب نکلا کس لیے کہ چاندی سونے کے سوا دوسری چیزوں کو بھی مال کہا بعضے نسخوں میں یوں ہے الا الاموال الثیاب والمتاع تو اموال کی تفسیر ثیاب اور متاع ہے ۱۲ منہ۔

باب ۱۹۸ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ[1]

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ أَوْ فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ

۴۲۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْنُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ وَمَسَاكِينُ سِتَّةٌ۔

باب ۱۹۹ قَوْلُهُ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ اللهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ

باب قسم کے کفاروں کے بیان میں[1] اور اللہ تعالیٰ نے

(سورۂ مائدہ میں) فرمایا پھر قسم کا کفارہ یہ ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اور جب یہ آیت (سورہ بقرہ کی) اتری ففدیۃ من صیام اور صدقہ اونسک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو کیا حکم دیا (یہ حدیث آگے آتی ہے) اور ابن عباسؓ اور عطاء بن ابی رباح اور عکرمہ[2] سے منقول ہے جہاں قرآن میں اَوْ اَوْ آیا ہے[3] تو وہاں آدمی کو اختیار ہے جو کفارہ چاہے ادا کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو بھی اختیار دیا تھا (جونسا فدیہ چاہے دے)

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب عبدربہ بن نافع نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا نزدیک آ میں نزدیک گیا آپ نے فرمایا تجھ کو سر کی جوؤں سے سیف ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا (سر منڈا ڈال) فدیہ دے روزے رکھ یا خیرات کر یا قربانی کر (اسی سند سے ابوشہابؒ نے کہا) مجھ کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے کہا روزے تین ہیں اور قربانی سے ایک بکری اور خیرات سے چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا مراد ہے[4]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ تحریم میں) یہ فرمانا اللہ تعالیٰ

نے تم پر ٹھہرا دیا ہے اپنی قسموں کا اتار کرنا (یعنی کفارہ دینا واجب کر دیا ہے) اور اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے وہ علم والا ہے حکمت والا اور کفارے کا

---

[1] بعضے نسخوں میں یوں ہے کتاب کفارات الایمان ۱۲منہ [2] ابن عباسؓ کے قول کو سفیان ثوری نے تفسیر میں اور عطاء اور عکرمہ کے قول کو طبری نے وصل کیا ۱۲منہ [3] جیسے اس آیت میں ففدیۃ من صیام اور صدقۃ اونسک ۱۲منہ [4] حالانکہ کعبؓ بن عجرہ کی حدیث حج کے فدیہ میں ہے اس کو قسم کے فدیہ سے کوئی تعلق نہیں مگر امام بخاریؒ اس کو اس باب میں اس لیے لائے کہ جیسے حج کے فدیہ میں اختیار ہے تینوں میں سے جو چاہے وہ کرے ایسے ہی قسم کے کفارے میں بھی قسم کھانے والے کو اختیار ہے کہ تینوں کفاروں میں سے جو قرآن میں مذکور ہیں جونسا کفارہ چاہے ادا کرے ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ۔

۴۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ۔

بَابٌ ۲۰ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

۴۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مالدار اور محتاج دونوں پر واجب ہونا۔[۱]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے انہوں نے زہریؒ سے سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث زہری کے منہ سے سنی انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ صخر بیاضی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا (یا رسول اللہ) میں تباہ ہو چکا آپ نے فرمایا کچھ کہہ تو حال کیا ہے کہنے لگا میں رمضان میں (دن کو) اپنی عورت سے لگ گیا آپ نے فرمایا اچھا تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے۔ وہ کہنے لگا نہیں مجھ کو اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا دو مہینے پے در پے (لگاتار) روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا بیٹھ جا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا جس میں پندرہ صاع کھجور سماتی ہے آپ نے فرمایا یہ بورہ لے جا اور (فقیروں کو) خیرات کر دے اس نے کہا یا رسول اللہ کس پر خیرات کروں اس پر جو ہم سے بڑھ کر محتاج ہو۔[۲] یہ سن کر آپ اتنا ہنسے آپ کے پچھلے دانت کھل گئے آپ نے فرمایا خیر اپنے ہی جورو بچوں کو کھلا دے۔[۳]

باب کفارہ ادا کرنے میں محتاج کی مدد کرنا

ہم سے محمد بن محبوب البصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد ابن زیاد نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ

۱؎ حالانکہ جو حدیث امام بخاری نے اس باب میں بیان کی وہ رمضان کے کفارے کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو اس پر قیاس کیا ۱۲ منہ ۲؎ حالانکہ سارے مدینہ میں ہم لوگوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے ۱۲ منہ ۳؎ اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ کفارہ ہر شخص پر واجب ہے گو وہ محتاج ہو کیونکہ یہ شخص بہت محتاج تھا مگر آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ تجھ کو کفارہ معاف ہے بلکہ کفارہ دینے میں اس کی مدد کی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

بَابُ ۲۰۱ يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ

میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیا وجہ کہنے لگا میں اپنی عورت سے دن کو رمضان میں لگ گیا آپ نے فرمایا تجھے ایک بردہ مل سکتا ہے کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا دو مہینے پے درپے روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں راوی نے کہا اتنے میں ایک انصاری کھجور کا ایک بورہ لے کر آیا جس کو عرق کہتے ہیں[1] آپ نے اس شخص سے فرمایا چل یہ لے جا اور فقیروں کو خیرات کر دے اس نے کہا یا رسول اللہ اس کو خیرات کروں نا جو ہم سے بڑھ کر محتاج ہو قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا مدینہ کے دو کناروں میں (پتھریلے سروں میں) اس سرے سے اس سرے تک کوئی گھر والے ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا اچھا جا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔

باب قسم کے کفارے میں دس مسکینوں کو کھلانا چاہیے۔ نزدیک کے رشتہ دار ہوں یا دور کے۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیا ہوا کہنے لگا رمضان میں (روزے میں) میں اپنی عورت سے لگ گیا آپ نے فرمایا اچھا ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے کہنے لگا نہیں پوچھا اچھا لگاتار دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں اتنے میں آپ کے پاس کھجور کا ایک بورہ آیا آپ نے فرمایا چل یہ لے جا اور خیرات کر دے وہ کہنے لگا خیرات تو ان کو کروں جو ہم سے زیادہ محتاج ہوں مدینہ کے دونوں سروں میں اس سرے سے لے کر اس سرے تک کوئی ہم سے بڑھ کر محتاج

[1] اس میں پندرہ صاع کھجور سماتی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَهْلَكَ

بَابٌ ۲۰ صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ۔

۴۲۴ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

۴۲۵ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكٰوةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْأَوَّلِ وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں فرمایا اچھا تو ہی لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا دے[۱]۔

باب مدینہ والوں کے صاع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد اور اس میں برکت ہونے کا اور مدینہ والوں میں جس صاع کا رواج قرناً بعد قرن چلا آیا ہے اس کا بیان[۲]۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قاسم بن مالک مزنی نے کہا ہم سے جعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صاع اس وقت کے ایک مد اور تہائی مد کا تھا[۳] پھر عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں صاع بڑھ گیا[۴]

ہم سے منذر بن ولید جارودی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوقتیبہ سلم شعیری نے کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ فطر کا صدقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے نکالا کرتے (جو ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے) یعنی اگلے زمانہ کا مد[۵] اور قسم کے کفارے میں بھی اسی مد کے حساب سے ابوقتیبہ نے (اسی سند سے

[۱] گھر والوں میں نزدیک اور دور کے سب رشتہ دار آگئے اور گو یہ حدیث کفارہ رمضان کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو بھی اس پر قیاس کیا ۱۲ منہ

[۲] مدینہ والوں کا مد ایک رطل اور تہائی رطل تھا اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُد بھی تھا اور صاع چار مُد کا تھا یعنی پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا۔ ہر رطل ایک سو اٹھائیس درم اور ۴/۷ درم کا صاع کے چھ سو پچاسی اور ۵/۷ درم ہوئے تمام اہل حدیث سلف اور خلف کا صاع اور مُد میں اسی پر عمل رہا ہے کیونکہ شریعت سب مدینہ سے جاری ہوئی اور مدینہ میں جو رواج تھا اسی پر سب احکام لیے جائیں گے لیکن امام ابوحنیفہ نے بھی صاع آٹھ رطل کا اور مد دو رطل کا رکھا ہے کوفہ والوں میں اسی کا رواج تھا مگر ہم کو کوفہ والوں سے کیا غرض ہمارے صاحب شرع مدنی تھے ہم کو مدینہ والوں کا اتباع کرنا چاہیے امام ابو یوسف جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے ان سے ہارون الرشید کے سامنے امام مالک نے صاع اور مد کے بارے میں بحث کی اخیر میں امام ابویوسف کو کچھ جواب نہ آیا اور انہوں نے اہل کوفہ اور ابوحنیفہ کا قول ترک کرکے مدینہ والوں کا قول اختیار کیا انصاف پسند لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں امام محمد امام ابوحنیفہ کے دوسرے شاگرد نے بھی کتاب الحج میں امام ابوحنیفہ کے بہت سے قول چھوڑ دیئے ہیں اور اہل مدینہ کے ساتھ اتفاق کیا ہے جگہ جگہ لکھتے ہیں قول اہل المدینۃ فی ذالک احب الی من قول ابی حنیفۃ سچے حنفی یہ لوگ تھے جو امام ابوحنیفہ کی ہدایت اور تعلیم کے موافق چلتے تھے انہوں نے یہی کہا ہے کہ دلیل کی پیروی کرو اور جو قول میرا حدیث کے خلاف پاؤ اس کو دیوار پر پھینک مارو نہ اس زمانہ کے حنفی یہ تو اپنے امام کی ہدایت کے برخلاف چلتے ہیں اور صحیح حدیث پاکر بھی امام کے قول پر جمے رہتے ہیں امام ایسے مقلدوں سے سخت بیزار ہیں اور قیامت کے دن علیحدہ ہو جائیں گے یہ بیچارے آفت میں گرفتار ہوں گے ۱۲ منہ

[۳] کیونکہ سائب نے جس وقت یہ حدیث بیان کی اس وقت مد چار رطل کا ہو گیا تھا اس پر ایک تہائی اور بڑھائی جائے تو پانچ رطل اور ایک تہائی ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع اتنا ہی تھا ۱۲ منہ

[۴] معلوم نہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں صاع کتنا بڑھ گیا تھا اگر اس وقت کے چار مد کا تھا تو صاع سوا رطل کا ہوا ۱۲ منہ

[۵] بعد کے زمانہ میں بنی امیہ نے مد کی تعداد بڑھا دی ایک مد دو رطل کا ہو گیا اور صاع آٹھ رطل کا حنفیہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع چھوڑ کر بنی امیہ کی پیروی کی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ مُدُّنَا اَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ اِلَّا فِيْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِيْ مَالِكٌ لَوْ جَاءَكُمْ اَمِيْرٌ فَضَرَبَ مُدًّا اَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُوْنَ قُلْتُ كُنَّا نُعْطِيْ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَلَا تَرَى اَنَّ الْاَمْرَ اِنَّمَا يَعُوْدُ اِلٰى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا امام مالک نے کہا ہمارا (یعنی مدینہ والوں) مد تمہارے مد سے بڑا ہے (یعنی بنی اُمیہ کے مد سے)[1] اور ہم تو اسی مد کو افضل جانتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مد تھا اور امام مالکؒ نے مجھ سے کہا اگر فرض کرو ایک اور حاکم آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے بھی چھوٹا مد جاری کرے تو تم صدقہ فطر اور کفارہ وغیرہ کس مد کے حساب سے دو گے میں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے دیں گے انہوں نے کہا آخر تم لوٹ پھیر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد پر آئے (تو اب بھی اسی مد کا حساب رکھو بنی اُمیہ سے تم کو کیا غرض ان کا مد کیوں لیتے ہو)

۴۲۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو یوں دعا دی یا اللہ ان کے ماپ اور صاع اور مد میں برکت دے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ وَاَيُّ الرِّقَابِ اَزْكٰى

باب اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا (سورۂ مائدہ میں قسم کے کفارے میں) اور تحریر رقبہ یعنی ایک بردہ آزاد کرنا[2] اور کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے[3]

۴۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن رشید نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے انہوں نے ابوغسان محمد بن مُطرّف سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے انہوں نے سعید بن مرجانہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مسلمان بردہ آزاد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدل آزاد کرنے والے کا عضو دوزخ سے ......

---

[1] بڑا ہے یعنی از روئے برکت اور بھلائی اور درجہ کے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے مد کے لیے برکت کی دعا کی ہے اور بنی اُمیہ کے مد گو مقدار میں مدینہ کے مد سے زیادہ ہے مگر اس میں برکت نہیں ۱۲ منہ [2] قسم کے کفارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ قید نہیں لگائی کہ بردہ مومن ہو جیسے قتل کے کفارے میں لگائی تو ابوحنیفہ نے مومن کا فر ہر طرح کا بردہ قسم کے کفارے میں آزاد کرنا درست رکھا ہے شافعی کہتے ہیں ہر کفارے میں قسم کا ہو یا ظہار کا یا رمضان کا مومن بردہ آزاد کرنا ضرور ہے ۱۲ منہ [3] یہ مضمون باب کی حدیث سے نہیں نکلتا امام بخاری نے اُس حدیث کی طرف اشارہ کیا جو کتاب العتق میں گزر دی۔ اس میں یوں ہے میں نے کہا کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جو بیش بہا اور مالک کو زیادہ پسند ہو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَہٗ بِفَرْجِہٖ

آزاد کرے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدل آزاد کرنے والے کی شرمگاہ بھی۔

باب ۲۰۴ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُکَاتَبِ فِی الْکَفَّارَۃِ وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا وَقَالَ طَاؤُسٌ یُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَاُمُّ الْوَلَدِ۔

باب کفارے میں مدبر اور ام ولد اور مکاتب کا آزاد کرنا

درست ہے اسی طرح ولد الزنا کا اور طاؤس (تابعی) نے کہا ام ولد اور مدبر کا آزاد کرنا کافی ہوگا[1]

۴۲۸ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْکًا لَّہٗ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ غَیْرُہٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْہِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاہُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَۃِ دِرْھَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ عَبْدًا قِبْطِیًّا مَاتَ عَامَ اَوَّلَ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک انصاری شخص (ابو مذکور) نے اپنے ایک غلام (یعقوب نامی) کو مدبر کیا تھا[2] اس کے پاس دوسرا کچھ مال نہ تھا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے اس غلام کا نیلام کیا فرمایا کون اس کو خریدتا ہے پھر نعیم بن نحام نے اس کو آٹھ سو درم کو خرید لیا عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے یہ غلام قبطی تھا (فرعون کی قوم کا) پہلے ہی سال مر گیا[3]۔

باب ۲۰۵ اِذَا اَعْتَقَ فِی الْکَفَّارَۃِ لِمَنْ یَکُوْنُ وَلَاؤُہٗ

باب جب کوئی شخص کفارے میں بردہ آزاد کرے (یا مشرک بردہ آزاد کرے) تو اس کی ولاء کون لے گا۔

۴۲۹ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَۃَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَیْھَا الْوَلَاءَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِیْھَا اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عیتبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے بریرہ کو مول لینا چاہا لیکن اس کے مالکوں نے یہ شرط لگائی کہ بریرہ کی ولاء ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کر دے) ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک کافی نہیں اور شافعیؒ نے کہا مدبر کا آزاد کرنا کافی ہے مکاتب اور مدبر اور ام ولد ان سب کے معنے کتاب العتق میں بیان ہو چکے ہیں ولد الزنا کا کفارے میں آزاد کرنا حضرت علی اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے مکروہ جانا ہے یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا اگر مولا میں ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے اس کا جواز روایت کیا گیا ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اس سے یوں کہا۔ تھا تو میرے مرنے کے بعد آزاد ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکالا کہ جب مدبر کی بیع درست ہے تو اس کا آزاد کرنا بطریق اولیٰ درست ہوگا یہ حدیث کتاب العتق میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۰۶ الاستثناء فی الایمان

۴۳۰ حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا حماد عن غیلان بن جریر عن ابی بردة بن ابی موسی عن ابی موسی الاشعری قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رهط من الاشعریین استحمله فقال والله لا احملكم ما عندی ما احملكم ثم لبثنا ما شاء الله فاتی بابل فامر لنا بثلاثة ذود فلما انطلقنا قال بعضنا لبعض لا یبارك الله لنا اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم نستحمله فحلف ان لا یحملنا فحملنا فقال ابو موسی فاتینا النبی صلی الله علیه وسلم فذكرنا ذلك له فقال ما انا حملتكم بل الله حملكم انی والله ان شاء الله لا احلف علی یمین فاری غیرها خیرا منها الا كفرت عن یمینی واتیت الذی هو خیر۔

۴۳۱ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد وقال الا كفرت عن یمینی واتیت الذی هو خیر او اتیت الذی هو خیر وكفرت۔

باب اگر کوئی شخص قسم میں انشاء اللہ کہہ دے[۱]۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؒ نے انہوں نے غیلان بن جریر سے انہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا میں کئی اور اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے آیا آپ نے فرمایا میں تو خدا کی قسم تم کو سواری نہیں دوں گا۔ پھر جتنی دیر خدا نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اس کے بعد آپ کے پاس کچھ اونٹ آئے آپ نے تین اونٹ ہم کو دلائے جب ہم آپ کے پاس سے چلے تو آپس میں کہنے لگے یہ اونٹ تمہارے حق میں راس نہیں آئیں گے (مبارک نہ ہوں گے) کیونکہ ہم جب آپ سے سواری مانگنے گئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی میں تم کو سواری نہیں دوں گا پھر (شاید غفلت میں) آپ نے ہم کو سواریاں دیں ابوموسیٰ کہتے ہیں ہم لوگ پھر (لوٹ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کر دیا آپ نے فرمایا میں نے یہ سواریاں تم کو تھوڑی دی ہیں (میری قسم اب تک قائم ہے) بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں اور میں تو خدا کی قسم جو اللہ چاہے[۲] جب کسی بات پر قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر معلوم ہوتا ہے وہ کرتا ہوں۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر ہے وہ کرتا ہوں یا یوں فرمایا میں جو کام بہتر ہے وہ کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

۱؎ جب آدمی انشاء اللہ کے ساتھ قسم کھائے مثلاً یوں کہے خدا نے چاہا تو قسم خدا کی میں ایسا کروں گا اب اس کی قسم ٹوٹنے والی نہیں نہ قسم کے خلاف کرنے سے کفارہ لازم ہوگا انشاء اللہ کا زبان سے کہنا ضروری ہے دل میں صرف نیت کرنا کافی نہیں ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ انشاء اللہ اسی کلام کے ساتھ ملا کر کہے اگر بیچ میں سکوت کیا یا دوسرا کلام کیا پھر انشاء اللہ کہا تو کچھ مفید نہ ہوگا بلکہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم ہوگا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امام احمد کے نزدیک اسی مجلس میں جب تک ہو جب تک کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر کے نزدیک چار مہینے تک ابن عباس کے نزدیک ایک برس تک مجاہد کے نزدیک دو برس تک ۱۲ منہ ۲؎ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ آپ نے واللہ کے بعد انشاء اللہ فرمایا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۳۲ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَیْرٍ عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ سُلَیْمٰنُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا یُّقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ قَالَ سُفْیٰنُ یَعْنِی الْمَلَكَ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَنَسِیَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَاْتِ امْرَاَۃٌ مِّنْهُنَّ بِوَلَدٍ اِلَّا وَاحِدَۃٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ یَرْوِیْہِ قَالَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَّہٗ فِیْ حَاجَتِہٖ وَقَالَ مَرَّۃً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَثْنٰی وَحَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ مِثْلَ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام حجیرؒ سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا حضرت سلیمان پیغمبرؑ نے کہا میں آج رات کو اپنی نوے بیبیوں پاس ہو آؤں گا۔ ہر بی بی سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کریگا ان کے ساتھی سفیان نے کہا یعنی فرشتے نے ان سے کہا اجی انشاء اللہ تو کہو لیکن وہ انشاء اللہ کہنا بھول گئے خیر رات کو سب عورتوں پاس گئے لیکن کوئی بھی نہ جنی ایک عورت جنی وہ بھی ادھورا بچہ ابوہریرہؓ نے (آنحضرتؐ سے) روایت کی اگر سلیمان انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم سچی ہو جاتی اور جو مطلب تھا وہ پورا ہو جاتا کبھی ابوہریرہؓ نے یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان استثنا کرتے (یعنی انشاء اللہ کہتے) سفیان بن عیینہ نے (اسی سند سے) کہا یہ حدیث ہم سے ابوالزناد نے بھی اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اسی طرح نقل کی۔

بَابُ الْكَفَّارَۃِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَہٗ۔

باب قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد دونوں طرح دے سکتا ہے[۱]

۴۳۳ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی وَكَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ هٰذَا الْحَیِّ مِنْ جَرْمٍ اِخَاءٌ وَّمَعْرُوْفٌ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُہٗ قَالَ وَقُدِّمَ فِیْ طَعَامِہٖ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَیْمِ اللّٰہِ اَحْمَرُ كَاَنَّہٗ مَوْلًی

ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیمؒ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے قاسم تیمی سے انہوں نے زہدم جرمی سے انہوں نے کہا ہم ابوموسیٰ اشعری کے پاس تھے اور ہم لوگوں میں[۲] اور جرم قبیلے کے لوگوں میں بھائی چارہ دوستی پنا تھا خیر ابوموسیٰ پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا اس وقت لوگوں میں بنی تیم اللہ قبیلے کا سرخ رنگ کا ایک شخص بیٹھا تھا معلوم ہوتا تھا غلام ہے[۳]

---

[۱] ربیعہ اور اوزاعی اور مالک اور لیث اور احمد اور اہل حدیث اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے بھی دے سکتا ہے اور بعد بھی اور حدیثوں میں دونوں طرحیں مذکور ہیں لیکن امام ابوحنیفہ نے قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز نہیں سمجھا اور احادیث صریحہ صحیحہ کے خلاف یہ رائے قائم کی ۱۲ منہ [۲] یعنی اشعریوں میں حالانکہ زہدم خود جرم قبیلے کے تھے مگر انہوں نے ابوموسیٰ کے لوگوں میں یعنی اشعریوں میں اپنے تئیں شمار کیا ۱۲ منہ [۳] یعنی دوسرے ملک کا ہے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ فَلَمْ يَدْنُ قَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَقِيلَ أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا ارْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا أَوْ فَعَرَفْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ قَالَ انْطَلِقُوا

وہ کھانے پر نہیں آیا ابوموسیٰ نے کہا ارے آ کیوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سے کھاتے دیکھا ہے وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا مجھ کو گھن آئی تو میں نے قسم کھا لی اب مرغی نہیں کھانے کا ابوموسیٰ نے کہا بھلے آدمی آ میں تجھ کو قسم کا علاج بھی بتاتا ہوں ہوا یہ کہ ہم اشعری لوگ مل کر کئی آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں مانگنے گئے اس وقت آپ صدقے کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے ایوب راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں قاسم نے یہ بھی کہا اس وقت آپ غصے میں تھے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو سواریاں نہیں دینے کا اور میرے پاس سواریاں ہیں بھی نہیں خیر ہم چلے گئے پھر ایسا ہوا لوٹ کے کچھ اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا یہ اشعری لوگ (جو سواریاں مانگتے تھے) کدھر گئے (بلال نے ہم کو آواز دی) ہم پھر آئے آپ نے نہایت عمدہ سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہم کو عنایت فرمائے[1] ہم ان اونٹوں کو لے کر چلے میں نے اپنے ساتھ والوں سے کہا بھیا ہم جب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں مانگنے گئے تھے تو آپ نے قسم کھا لی تھی ہم کو سواریاں نہیں دینے کے پھر آپ نے بلا بھیجا اور یہ سواریاں عنایت فرمائیں ہم سمجھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم یاد نہیں رہی خدا کی قسم اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قسم یاد نہ دلائیں اور غفلت دے کر یہ اونٹ لے جائیں تو کبھی ہماری بھلائی نہیں ہونے کی ایسا کرو سب مل کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اور آپ کو قسم یاد دلاؤ خیر ہم لوٹے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم جب آپ کے پاس سواریاں مانگنے آئے تھے تو آپ نے ہم کو سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے یہ سواریاں عنایت فرمائیں ہم سمجھتے ہیں یا ہم کو گمان ہے شاید آپ اپنی

[1] اور ایک روایت میں تین اونٹوں کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے ممکن ہے کہ پہلے تین اونٹ دیئے ہوں پھر دو اور دیئے ہوں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَاِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَیْبِیِّ۔

۴۳۴ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا

۴۳۵ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا۔

۴۳۶ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا وَاِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ عَلَیْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ تَابَعَهُ

بھول گئے ہیں آپ نے فرمایا اجی جاؤ بھی (میں قسم نہیں بھولا) بات یہ ہے کہ یہ سواریاں اللہ نے تم کو دی ہیں (میں نے نہیں دیں) اور میں تو خدا کی قسم اللہ چاہے تو کسی بات پر قسم کھاؤں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں تو جو کام بہتر ہو وہ کروں اور قسم کا اتار دوں[1] اسمٰعیل کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ اور قاسم بن عاصم کلیبی سے روایت کیا (اس کو خود امام بخاری نے باب فرض الخمس میں وصل کیا)

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ اور قاسم تمیمی سے انہوں نے زہدم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے قاسم سے انہوں نے زہدم سے یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر بن فارس نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دنیا کی حکومت (خدمت یا عہدہ) اپنی طرف سے مت مانگ اگر بن مانگے تجھ کو ملے گی تو اللہ تیری مدد کرے گا اور جو مانگنے پر ملے گی تو اللہ تجھ کو چھوڑ دے گا تو جانے تیرا کام اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے پھر تو اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھے تو جو اچھا سمجھے وہ کام کر اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے عثمان بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو

[1] ان روایتوں میں جو امام بخاری نے اس باب میں بیان کیں پہلے قسم توڑنا پھر کفارہ مذکور ہے لیکن پہلے کفارہ دینے کی پھر قسم توڑنے کی روایتیں اوپر گذر چکی ہیں اگر حنفیہ کہیں کہ ان روایتوں میں واؤ کا لفظ ہے جو ترتیب کو مقتضی نہیں ہے تو ان کا جواب یہ ہے کہ ابو داؤد کی روایت میں صاف یوں وارد ہے نکفر عن یمینک ثم ات الذی ہو خیر اور حاکم نے حضرت عائشہ سے بھی ثم کے لفظ کے ساتھ ہی طرح نکالا اور طبرانی نے ام سلمہؓ سے نکالا اس میں بھی یوں ہے فلیکفر عن یمینہ ثم لیفعل الذی ہو خیر اب حنفیہ کا یہ کہنا کہ حنث یعنی قسم توڑنا ہی کفارے کا موجب ہے تو کفارہ اس پر مقدم کیونکر ہو سکتا ہے قیاس ہے نص کے مقابلہ میں اور ایسا قیاس خود اس کے نزدیک فاسد ہے اس کے علاوہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حنث کا ارادہ کرنا یعنی جب قسم کے خلاف کوئی کام کرنا بھلا معلوم ہو یہی کفارے کا موجب ہو سکتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَّتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكٌ وَّ ابْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَّحُمَيْدٌ وَّقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَّهِشَامٌ وَّ الرَّبِيعُ ۔

اشہل بن حاتم نے بھی عبداللہ بن عون سے روایت کیا اس کو ابوعوانہ اور حاکم نے وصل کیا) اور عبداللہ بن عون کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حربؒ اور حمید اور قتادہ اور منصور اور ہشام اور ربیع نے بھی روایت کیا[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب فرائض (یعنی ترکہ کے حصّوں) کے بیان میں۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے مقدمہ میں تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ مرد بچے کو دوہرا حصّہ اور بیٹی کو اکہرا حصہ ملے گا اگر میت کا بیٹا نہ ہو نری بیٹیاں ہوں (دو یا) دو سے زیادہ تو ان کو دو تہائی ترکہ ملے گا اگر میت کی ایک ہی بیٹی ہو تو اس کو آدھا ترکہ ملے گا اور میت کے ماں باپ ہر ایک کو ترکہ میں سے چھٹا چھٹا حصّہ ملے گا۔ اگر میت کی اولاد ہو (بیٹا یا بیٹی پوتا یا پوتی) اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تہائی حصّہ (باقی سب باپ کو) ملے گا۔ اگر (ماں باپ کے سوا) میت کے کئی بھائی بہنیں ہوں تب ماں کو چھٹا حصّہ[2] یہ سارے حصّے میت کی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد کیے جائیں گے۔[3] تم کیا جانو باپ یا بیٹوں میں سے تم کو کس سے زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے (اس لیے اپنی رائے کو دخل نہ دو) یہ حصّے اللہ کے مقرر کیے ہوئے ہیں (وہ اپنی مصلحت خوب جانتا ہے) کیونکہ اللہ بڑے علم اور حکمت والا ہے اور تمہاری جو روئیں جو مال اسباب

[1] یونس کی روایت کو خود امام بخاری نے باب من سال الامارۃ میں روایت کیا اور سماک بن عطیہ کی روایت کو امام مسلم نے اور سماک بن حرب کی روایت کو طبرانی اور عبداللہ بن احمد نے زیادات میں اور حمید کی روایت کو امام مسلم نے اور قتادہ اور منصور کی روایتوں کو بھی امام مسلم نے اور ہشام کی روایت کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور ربیع کی روایت کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] باقی سب باپ کو ملے گا بھائی بہنوں کو کچھ نہیں ملنے کا باپ کے ہوتے ہوئے بھائی بہن ترکہ سے محروم ہیں لیکن ماں کا حصّہ کم کر دیتے ہیں یعنی ان کے وجود سے ماں کا تہائی حصّہ کم ہو کر چھٹا حصّہ رہ جاتا ہے ۱۲ منہ [3] مگر وصیت میت کے تہائی مال تک جہاں تک پوری ہو سکے پوری کریں گے باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے اور قرض کی ادائی سارے مال سے کم کی جائے گی اگر کل مال قرض میں چلا جائے تو وارثوں کو کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لَمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔

۶۷۲۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي فَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ

بَابُ ۲۰۸ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ۔

چھوڑ جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو (نہ بیٹا نہ بیٹی) تب تو تم کو آدھا ترکہ ملے گا اگر اولاد ہو تو چوتھائی یہ بھی وصیت اور قرضہ ادا کرنے کے بعد اسی طرح تم جو مال اسباب چھوڑ جاؤ اور تمہاری اولاد (بیٹا بیٹی) کوئی نہ ہو تو تمہاری جوروؤں کو اس میں سے چوتھائی ملے گا اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ یہ بھی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد اور اگر کوئی مرد یا عورت مر جائے اور وہ کلالہ ہو (نہ اس کا باپ ہو نہ بیٹا) بلکہ (ماں جائے) ایک بھائی یا بہن ہو[۱] (یعنی اخیافی) تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اگر اسی طرح کی (اخیافی) کئی بھائی بہنیں ہوں تو سب مل کر ایک تہائی پائیں گے یہ بھی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد بشرطیکہ میت نے وارثوں کو نقصان پہنچانے کے لیے وصیت نہ کی ہو (یعنی ثلث مال[۲] سے زیادہ کی) یہ سارا فرمان ہے اللہ کا اور اللہ (ہر ایک کا حال) خوب جانتا ہے بڑے تحمل والا ہے[۳]۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؓ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ پاؤں سے چلتے ہوئے مجھ کو پوچھنے آئے جب آپ میرے پاس پہنچے اس وقت میں بے ہوش تھا آپ نے اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھ کو ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ ترکے کی آیت (یوصیکم اللہ فی اولادکم) اتری

باب فرائض کا علم سکھانا اور عقبہ بن عامرؓ نے کہا (دین کا)

علم سیکھو اس سے پہلے کہ اٹکل کرنے والے پیدا ہوں یعنی جو رائے اور قیاس سے فتویٰ دیں (حدیث قرآن سے جاہل ہوں[۵])۔

---

[۱] یہاں بھائی بہن سے ماں جائے یعنی اخیافی بھائی بہن مراد ہیں یہ لوگ ذوی الفروض میں ہیں لیکن حقیقی یا علاقی بھائی بہنوں کا حکم جدا ہے اور تعجب ہے اس شخص سے جس نے اپنے ترجمہ قرآن میں بھائی بہن کی کوئی صراحت نہیں کی اور عوام کو مغالطہ میں ڈالا ۱۲ منہ [۲] مرد عورت سب کو برابر یہ نہ ہوگا کہ مرد کو حصہ ملے اور عورت کو اکہرا ۱۲ منہ [۳] جلدی عذاب نہیں کرتا ۱۲ منہ [۴] حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ

(باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۴۳۸ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گمان سے بچے رہو (یعنی جس کی دلیل نہ ہو) کیونکہ گمان نہایت جھوٹی بات ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ جاسوسی نہ کرو آپس میں بیر نہ رکھو ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھاؤ (ترک ملاقات کر کے) بلکہ بھائی بھائی اللہ کے بندے بن کر رہو۔

بَابُ ۲۰۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

۴۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيْهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف یمانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباس دونوں (آنحضرتؐ کی وفات کے بعد) ابوبکرؓ صدیق پاس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگتے تھے یعنی جو زمین آپ کو فدک میں تھی اور خیبر میں جو حصّہ تھا ابوبکرؓ نے یہ جواب دیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ یہ ہے کہ حضرت محمدؐ کی آل اس مال میں سے کھاتے پیتے رہیں گے[ل] ابوبکرؓ نے یہ بھی کہا میں تو خدا کی قسم جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا ہی کیا کروں گا آپ کا کوئی کام چھوڑنے والا نہیں (ایسا نہ ہو میں گمراہ ہو جاؤں) یہ سن کر حضرت فاطمہؓ نے ابوبکر صدیق سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵ عقبہ کے قول میں گو فرائض کے علم کی تخصیص نہیں مگر وہ علم فرائض کو بھی شامل ہے امام احمد اور ترمذی نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً نکالا فرائض کا علم سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں اور وہ زمانہ قریب ہے جب یہ علم دنیا سے اٹھ جائے گا دو آدمی ترکے میں جھگڑا کریں گے کوئی فیصلہ کرنے والا ان کو نہ ملے گا دوسری حدیث میں جس کو ترمذی نے نکالا یوں ہے کہ علم فرائض سیکھو آدھا حصّہ علم کا یہ علم ہے اور سب سے پہلے میری امت سے یہ علم اٹھا لیا جائے گا مترجم کہتا ہے آنحضرت کا فرمانا بالکل صحیح ہوا ہمارے زمانہ میں لوگ صدرا اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں اور رات دن موشگافیوں اور بیہودہ گوئیوں میں مصروف رہتے ہیں مگر ایک ذرا سا مسئلہ فرائض کا پوچھو تو ہکا بکا رہ جاتے ہیں اور علم فرائض کو اچھی طرح جاننے والے بہت کم ہوتے جاتے ہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [ل] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ جب آدمی کو قرآن و حدیث کا علم نہ ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلہ کرے گا حکم دیگا اس میں علم فرائض

besturdubooks.wordpress.com

تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ

ملنا چھوڑ دیا وفات تک ان سے بات نہیں کی۔[۱]

۴۴۰ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

۴۴۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِيْ مِنْ حَدِيْثِهٖ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَاَتَاهُ حَاجِبُهٗ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا قَالَ

ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے کہا مجھ کو مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی ابن شہابؒ نے کہا محمد بن جبیر ابن مطعم نے مجھ سے مالک بن اوس کی کچھ حدیث پہلے بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے بیان کیا میں گیا اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا اتنے میں ان کا دربان (عرض بیگی) یرفا نامی آیا اور کہنے لگا حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو آنے دے یرفا نے ان کو اجازت دی پھر یرفا کہنے لگا حضرت علیؓ اور عباسؓ آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا اچھا آنے دے (وہ آئے) حضرت عباسؓ کہنے لگے امیرالمومنین میرا اور ان کا (یعنی علیؓ کا) فیصلہ کر دیجئے۔[۲]

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۵] جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کھاتے پیتے تھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہاں شیعہ یہ شبہ کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جگر تھیں ان کو غصہ دلانا یا ناراض کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا تھا ابوبکر صدیقؓ نے اس کو کیوں گوارا کیا ان کا جواب یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے ان کو ناراض نہیں کیا بلکہ حدیث شریف سنا دی جس کو خود ابوبکرؓ نے اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور ابوبکر صدیقؓ اس حدیث کا خلاف نہیں کر سکتے تھے اب حضرت فاطمہؓ کی ناراضگی بمقتضائے صاحبزادگی تھی اس کا کوئی علاج نہ تھا علاوہ اس کے دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر صدیقؓ حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا پھر وہ راضی ہوگئیں گو اس روایت میں یہ ہے کہ مرنے تک ان سے بات نہیں کی بات یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین اور خلیفہ تھے انہوں نے چاہا سب وہی انتظام قائم رہے جیسا آنحضرت کے وقت میں تھا اس میں سرمو فرق نہ ہونے پائے ان کی نیت بخیر تھی خدانخواستہ ابوبکرؓ نے اس جائیداد کو غصب نہیں کیا بلکہ انہی کاموں میں خرچ کرتے رہے جن میں آنحضرت خرچ کرتے تھے یعنی آپ کی اولاد اور بی بیوں کا سب خرچہ اسی میں سے کرتے رہے ابوبکر صدیقؓ نے اپنا ذاتی سارا مال آنحضرتؐ پر تصدق کر دیا تو آنحضرت کا مال بھلا کیونکر لے سکتے تھے ۱۲ منہ [۲] ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ نے یہ سب جائیداد جو حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت میں حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ کو نہیں دی تھی (باقی صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّیْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْفَیْءِ بِشَیْءٍ لَّمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهُ وَبَثَّهَا حَتّٰى بَقِیَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْ هٰذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِیَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهٗ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّعَبَّاسٍ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ فَتَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ

حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں مراد لیا اس وقت حضرت عثمان اور ان کے ساتھی کہنے لگے بے شک آنحضرت نے تو ایسا فرمایا ہے پھر حضرت عمرؓ حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف مخاطب ہوئے اور کہنے لگے کیا تم دونوں جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے انہوں نے کہا ہاں آنحضرتؐ نے ایسا فرمایا ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں اب تم سے حقیقت حال بیان کرتا ہوں ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے لوٹ کا وہ مال جو بن جنگ ہاتھ آئے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص کیا اس میں کسی اور کا حصہ نہیں رکھا جیسے سورۂ حشر میں فرمایا ما افاء اللہ علی رسولہ قدیر تک تو یہ بنی نضیر اور خیبر اور فدک وغیرہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال تھے مگر خدا کی قسم آپ نے ان کو اپنی ذات کے لیے نہیں رکھ چھوڑا نہ تم کو چھوڑ کر خاص اپنے مزے میں خرچ کیا بلکہ تم ہی لوگوں کو دیا تم ہی میں تقسیم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اپنے گھر والوں کا ایک سال کا خرچہ اس مال میں سے نکال لیتے اور جو باقی بچتا اس کو ان کاموں میں صرف کرتے جن میں بیت المال (قومی خزانہ) کا روپیہ خرچ ہوتا ہے (یعنی مصالح اور منافع عامہ میں) آپ اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے کیوں تم کو اللہ کی قسم کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ والوں نے کہا بے شک معلوم ہے پھر حضرت علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے ان سے کہا تم کو خدا کی قسم کہو تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں دونوں نے کہا بے شک معلوم ہے پھر حضرت عمرؓ کہنے لگے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے حوالے کر دی تھی اس شرط پر کہ وہ اس جائیداد کو انہی کاموں میں خرچ کرتے رہیں گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے یعنی یہ سپردگی محض انتظام کے طور پر تھی نہ بطور تملیک اور تقسیم کے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رض
أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا
وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْتُهَا
سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَ
أَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ
مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هٰذَا يَسْأَلُنِي
نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ
شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ
فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ
فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ
وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ
ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا
فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اٹھا لیا تو ابوبکرؓ (خلیفہ ہوئے) انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی (کام چلانے والا) ہوں انہوں نے ان کی جائیدادوں کو اپنے قبضہ میں رکھا اور جن جن کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچتے تھے انہیں کاموں میں خرچتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو بھی اٹھا لیا میں نے یہ کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی کا ولی ہوں اور دو برس تک میں نے یہ سب جائیدادیں اپنے قبضے میں رکھیں اور جن جن کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ ان کو خرچتے تھے انہی میں خرچ کرتا رہا پھر علیؓ اور عباسؓ تم (دونوں میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں کی زبان ایک تھی دل ایک تھا (یعنی آپس میں ملاپ تھا) عباسؓ تم نے تو یہ کہا میرے بھتیجے کے مال میں سے مجھ کو حصہ دلاؤ اور علیؓ تم نے یہ کہا کہ میری بی بی کا حصہ ان کے والد کے مال میں سے دلاؤ میں نے کہا (پیغمبر کا مال بٹ نہیں سکتا) البتہ میں اسی شرط پر یہ سب جائیداد (انتظاماً) تمہارے حوالے کر سکتا ہوں[1] اب تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس جائیداد کی نسبت کوئی دوسرا فیصلہ کر دوں تو یہ (ممکن نہیں) قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں میں قیامت تک کوئی دوسرا فیصلہ کرنے والا نہیں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے اگر تم لوگوں سے اس جائیداد کی نگرانی نہیں ہو سکتی تو پھر میرے حوالے کر دو میں (جہاں ہزاروں کام کرتا ہوں) اس کا بھی بندوبست کر لوں گا[2]۔

ل یعنی اس شرط پر کہ تم اس کو انہی کاموں میں خرچ کرتے رہو گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے تم نے قبول کیا میں نے یہ جائیداد تم لوگوں کے قبضے میں دے دی ۱۲ منہ۔ ۲ تو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں جو یہ جائیداد حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے حوالے کر دی تھی وہ اس طور پر نہ تھی کہ ترکے کی طرح ان کو تقسیم کر دی تھی کیونکہ پیغمبر کا مال ترکے کے طور پر تقسیم نہیں ہو سکتا اور حضرت عمرؓ حضرت صدیقؓ کے فیصلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتے تھے بلکہ حضرت عمرؓ کے وقت میں فتوحات بہت زیادہ ہو گئی تھیں اور ایک وسیع حصہ ملک کا انتظام ان کے سپرد تھا انہوں نے اس کو غنیمت سمجھا کہ اس جائیداد کا انتظام حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کر لیں اور ان کو کچھ سبکدوشی حاصل ہو اس وقت وہ دونوں ملے جلے تھے ان میں کوئی نزاع نہ تھا جب دونوں میں نزاع پیدا ہوا تو حضرت عمرؓ نے یہ تقریر کی رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۴۲ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث لوگ اگر میں ایک اشرفی بھی چھوڑ جاؤں اس کو تقسیم نہیں کر سکتے بلکہ جو جائیداد میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بی بیوں اور عملہ کا خرچ نکال کر جو بچے وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کیا جاوے۔

۴۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَسْاَلْنَهٗ مِيْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبیؒ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو آپ کی بی بیوں نے یہ قصد کیا کہ حضرت عثمانؓ کو اپنی طرف سے ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجیں اور اپنے ترکے کا مطالبہ کریں۔ اس وقت میں نے کہا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔[1]

[1] حضرت فاطمہ زہراؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی اور ان کو قرآن کی آیتیں دیکھ کر یہ گمان ہوا تھا کہ پیغمبروں کا بھی ترکہ دوسرے لوگوں کی طرح ان کے وارثوں کو ملنا چاہیئے جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا وورث سلیمان داود اور حضرت زکریا نے فرمایا فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب اس لیے وہ ابوبکر صدیقؓ سے خفا ہو گئیں اور ان کی خفگی بجا تھی اگرچہ حدیث سے قرآن کی ان آیتوں کی صحیح تفسیر معلوم ہوتی ہے یعنی ان آیتوں میں نبوت اور علم کی وراثت مراد ہے نہ دنیاوی مال اسباب کی مگر یہ توجیہ حضرت زکریاؑ کے کلام میں خوب چسپاں نہیں ہوتی کیونکہ اس میں یوں ہے وانی خفت الموالی من وراءی یعنی مجھ کو اندیشہ ہے کہیں میرے غلام لونڈی وغیرہ میرے بعد میرا مال جائیداد وغیرہ تباہ نہ کر ڈالیں حافظ نے کہا اگر یہ مان بھی لیں کہ حضرت زکریاؑ کے کلام میں وراثت سے مال اسباب کی وراثت مراد ہے جب بھی حدیث واجب العمل رہتی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہو مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اسی حدیث کے دوسرے طریق میں یوں ہے نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً سب انبیاء میں یہی حکم اور یہی قاعدہ ہے اب یہ جو فرمایا یوصیکم اللہ تو کم میں خطاب امت کی طرف ہے اس میں پیغمبر صاحب اس حدیث کی رو سے داخل نہیں ہو سکتے غرض کچھ بھی کہیئے میرے نزدیک یہ واقعہ قابلِ افسوس ہوا حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی مجبور تھے حکم نبوی کے خلاف نہیں کر سکتے تھے اور حضرت فاطمہؓ کا فرمانا بھی بجا تھا وہ قرآن کی ظاہری آیتوں سے استدلال کرتی تھیں جو استدلال بالکل صحیح ہے ذرا سا دل میں یہ امر کھٹکتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ اس وقت بحد رنج و غم میں گرفتار تھیں بھائی بہنیں سب گزر گئی تھیں پدر بزرگوار کا بھی سایہ اٹھنے کا تازہ زخم تھا ایسے وقت میں حضرت صدیقؓ کو حضرت سیدہ کی دلجوئی تشفی اور تسلی کرنا تھی کہ اس مال کی کیا حقیقت ہے سارا مال جو ہم سب لوگوں کے پاس ہے آپ ہی کا ہے آپ جس طرح چاہیں اس کو اٹھائیں اور جس کو چاہیں دیں ہم سب آپ کے خادم اور تابعدار ہیں دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت صدیقؓ نے ایسا کیا تھا اور حضرت فاطمہؓ کو راضی کر لیا تھا رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۱۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ

۴۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

باب ۲۱۱ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيضَتَهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔

۴۴۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

باب ۲۱۲ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص مال اسباب چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں مسلمانوں پر خود ان کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں (ان پر خود ان سے زیادہ مہربان ہوں) اگر کوئی مسلمان مر جائے اور قرض داری چھوڑ جائے ادائی کے لیے جائیداد نہ ہو تو ہم اس کا قرضہ (بیت المال سے) ادا کریں گے۔ اور جو مسلمان مال دولت چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا حق ہوگا[۱]۔

باب اولاد کو ماں باپ کے مال میں سے کیا ملے گا۔

زید بن ثابتؓ نے کہا (جو فرائض کے بڑے عالم تھے) اگر کوئی مرد یا عورت ایک ہی بیٹی چھوڑ جائے تو وہ آدھا مال لے گی اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو دو تہائی پائیں گی اگر ان بیٹیوں کے ساتھ کوئی بیٹا ہو[۲] تب تو بیٹیوں کا کوئی مقرری حصہ نہ ہوگا بلکہ دوسرے ذوی الفروض حصہ والوں کو (مثلاً باپ یا ماں کو) دے کر جو مال بچے گا اس میں سے مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ ملے گا[۳]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیبؒ نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤسؒ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ذوی الفروض یعنی حصہ والوں کو ان کا مقرری حصہ دے دو جو مال (ان کا حصہ دے کر) بچ رہے وہ قریب کے مرد رشتہ دار (یعنی عصبہ) کا ہے۔

باب بیٹیوں کے ترکے کا بیان۔

---

[۱] ہم کو کوئی غرض نہیں ۱۲ منہ [۲] ان کا حقیقی یا علاتی بھائی ہے ۱۲ منہ [۳] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۴۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَبِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَأُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي فَقَالَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ قَالَ سُفْيَانُ وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہریؒ نے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں (حجۃ الوداع میں) ایسا بیمار ہوا مرنے کے قریب ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بہت مالدار ہوں ایک بیٹی (ام حکم کبریٰ) کے سوا اور کوئی میرا وارث نہیں کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا بس تہائی مال بہت ہے بات یہ ہے کہ اگر تو اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تجھ کو ہر ایک خرچ پر ثواب ملے گا (جو اللہ کی رضامندی کے لیے کرے) یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو اپنی جورو کے منہ تک اٹھائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میری ہجرت بگڑ جائے گی میں پیچھے رہ جاؤں گا[1] آپ نے فرمایا اگر تو (بالفرض) میرے بعد بھی (مکہ میں) رہ گیا تو کیا ہوگا جو عمل تو اللہ کی رضامندی کے لیے کریگا اس پر (تجھ کو ثواب ملے گا) تیرا درجہ بلند ہوگا تیری شان بڑھے گی اور شاید تو میرے بعد تک زندہ رہے (تیری عمر دراز ہو) تجھ سے کچھ لوگ فائدہ اٹھائیں کچھ نقصان پائیں (تو تو اچھا رہا) مگر سعد بن خولہ بیچارہ تباہ ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہ پر افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ ہی میں مرگئے تھے (حالانکہ وہاں سے ہجرت کرچکے تھے[2]) سفیان بن عیینہؒ نے کہا سعد بن خولہ ایک شخص تھے بنی عامر بن لوی کے قبیلے سے[3]۔

---

[1] یعنی مکہ میں مروں گا جہاں سے ہجرت کرچکا ہوں ۱۲ منہ [2] اور جس ملک سے آدمی ہجرت کر جائے پھر وہاں مرنا اچھا نہیں یہ اس زمانہ میں تھا جب ہجرت فرض تھی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ۱۲ منہ [3] یہ بدری صحابی تھے حجۃ الوداع میں مکہ میں آن کر مرگئے یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۴۷ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَأَمِيرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى الْابْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النضر نے کہا ہم سے ابو معاویہؒ شیبان نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے اسود بن یزیدؒ سے انہوں نے کہا معاذ بن جبلؓ یمن میں ہمارے پاس آئے لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے یا حاکم بن کر ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا اگر ایک شخص مرگیا اور ایک بیٹی ایک بہن چھوڑ گیا تو کیا حکم ہوگا۔ انھوں نے بیٹی کو آدھا مال دلایا آدھا بہن کو[1]۔

بَابُ ۲۱۳ مِيرَاثِ ابْنِ الْابْنِ إِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ

وَقَالَ زَيْدٌ وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْابْنِ مَعَ الْابْنِ۔

باب پوتے کی میراث کا بیان جب میت کا بیٹا نہ ہو

زید بن ثابت نے کہا[2] بیٹوں کی اولاد مثل اپنی اولاد کے ہے جب میت کا کوئی (صلبی) بیٹا نہ ہو۔ بیٹوں کے بیٹے اپنے بیٹوں کی طرح اور بیٹوں کی بیٹیاں اپنی بیٹیوں کی طرح ہیں بیٹوں کی اولاد بیٹوں کی طرح وارث ہوتی ہے اور دوسرے وارثوں کو بیٹوں کی طرح محروم کرتی ہے البتہ اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹے کی اولاد کو کچھ نہ ملے گا۔

۴۴۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیبؒ نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ذوی الفروض کے حصے دے دو پھر جو بچ رہے وہ اس کو ملے گا جو مرد میت کا بہت نزدیک رشتہ دار ہو[3]۔

بَابُ ۲۱۴ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ

باب اگر بیٹی کے ساتھ پوتی بھی ہو۔

۴۴۹ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے کہا ہم سے ابو قیس (عبدالرحمن بن ثروان) نے کہا میں نے ہزیل بن شرحبیل سے سنا وہ کہتے تھے ابو موسیٰ اشعریؓ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا اگر کوئی شخص مرجائے

---

[1] کیونکہ بیٹی کے ساتھ بہن عصبہ ہو جاتی ہے اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] مثلاً بیٹا ہو تو پوتے کو کچھ نہ ملے گا پوتا ہو تو پڑپوتے کو کچھ نہ ملے گا اگر کوئی میت خاوند اور باپ اور بیٹی اور پوتا پوتی چھوڑ جائے تو خاوند کو چوتھائی باپ کو چھٹا حصہ بیٹی کو آدھا حصہ دے کر مابقی پوتا پوتی میں تقسیم ہوگا للذكر مثل حظ الانثيين جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن بعضوں نے کہا کہ مابقی سب پوتے کا ہے اسی حدیث کی رو سے ہم کہتے ہیں اس حدیث میں میت کا بہت نزدیک رشتہ دار مذکور ہے اور پوتا پوتی سے زیادہ نزدیک کوئی نہیں ہے بلکہ دونوں برابر ہیں تو وہ اس آیت میں داخل ہیں۔ فی اولادکم للذكر مثل حظ الانثيين ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ابْنٍ وَّاُخْتٍ فَقَالَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ۔

اور ایک بیٹی ایک پوتی ایک بہن چھوڑ جائے انہوں نے کہا بیٹی کو آدھا ملے گا آدھا بہن کو (پوتی محروم ہوگی) لیکن تو ایسا کر عبداللہ بن مسعودؓ پاس جا ان سے بھی پوچھ شاید وہ بھی ایسا ہی کہیں گے وہ شخص گیا عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا اور ابوموسیٰ نے جو فتویٰ دیا تھا وہ بھی ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں اگر ایسا فتویٰ دوں تو گمراہ ہو چکا اور ٹھیک رستے سے بھٹک گیا میں تو اس مسئلہ میں وہی حکم دوں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا یعنی بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ تاکہ دو تہائیاں پوری ہو جائیں مابقی بہن کا پوچھنے والا کہتا ہے پھر ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس سے لوٹ کر ابوموسیٰؓ کے پاس آئے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا جب تک یہ عالم (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) تم میں موجود ہیں مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو[1]

بَابٌ ۲۱۵ مِيْرَاثُ الْجَدِّ مَعَ الْاَبِ وَالْاِخْوَةِ

وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ الْجَدُّ اَبٌ وَّقَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا بَنِيْ اٰدَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَائِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ اَحَدًا

باب باپ یا بھائیوں کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث کا بیان[2]۔ اور ابوبکرؓ اور ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے کہا دادا باپ کی طرح ہے۔ (یعنی جب باپ نہ ہو[3]) اور ابن عباسؓ نے یہ آیت (سورۂ اعراف کی) پڑھی یا بنی آدم[4]۔ اور (سورۂ یوسف کی) یہ آیت واتبعت ملة آبائی ابراہیم واسحاق ویعقوب[5] اور ابوبکر صدیقؓ نے جب دادا کو باپ

---

[1] سلمان فارسی بھی اس معاملہ میں یہی حکم دیتے تھے جو ابوموسیٰ نے دیا تھا کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے اس کے بعد اپنے قول سے رجوع کیا یہاں سے مقلدین کو سبق لینا چاہیے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے جب حدیث بیان کی تو ابوموسیٰ نے اپنے قیاس اور رائے کو چھوڑ دیا بلکہ ایسی عاجزی ظاہر کی کہ عبداللہ بن مسعودؓ کے سامنے اپنے تائیں ناقابل فتویٰ قرار دیا سبحان اللہ صحابہؓ کی ایمانداری اور انصاف پروری برخلاف اس کے آج کل کے زمانہ میں مولویوں کی بات کی پچ ایسی آپڑتی ہے کہ جو کچھ کہیں اس کے خلاف لاکھ دلیلیں سنیں مگر کسی طرح نہیں مانتے اپنی ہی ٹن پر قائم رہتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس پر تو اتفاق ہے کہ باپ کے ہوتے ہوئے دادا کو کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ [3] ابوبکر صدیقؓ کے قول کو دارمی نے اور ابن عباسؓ کے قول کو محمد بن نصر مروزی نے کتاب الفرائض میں وصل کیا ہے اور ابن زبیرؓ کا قول اسی کتاب میں باب المناقب میں موصولاً گذر چکا ہے اکثر علماء کے نزدیک دادا سب باتوں میں باپ کی طرح ہے جب میت کا باپ موجود نہ ہو مگر چند باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ باپ سے حقیقی اور علاتی بھائی محروم ہوتے ہیں اور دادا سے محروم نہیں ہوتے امام ابوحنیفہ کے نزدیک دادا سے بھی محروم ہو جاتے ہیں دوسرے یہ کہ خاوند یا جورو اور باپ کے ساتھ ماں کو مابقی کا ثلث ملتا ہے اور دادا کے ساتھ مال کا ثلث ملتا ہے امام ابویوسف کے نزدیک اس بات میں بھی دادا باپ کی طرح ہے تیسرے یہ کہ دادی کو باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ملتا مگر دادا کے ہوتے ہوئے وہ وارث ہوتی ہے ۱۲ قسطلانی [4] اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ دادا باپ کی طرح ہے ۱۲ منہ [5] حالانکہ آدمؑ دادا تھے مگر سب لوگوں کو ان کا بیٹا کہا ۱۲ منہ [6] حالانکہ ابراہیمؑ اور اسحاقؑ دادا تھے مگر حضرت یوسفؑ نے ان کو اپنا باپ کہا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

خَالَفَ اَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَاَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُوْنَ اِخْوَتِي وَلَا اَرِثُ اَنَا ابْنَ ابْنِي وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدٍ اَقَاوِيْلُ مُخْتَلِفَةٌ۔

کی طرح قرار دیا تو کسی صحابی نے خلاف نہیں کیا حالانکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت صحابہؓ موجود تھے (گویا سب کا اجماع سکوتی ہوگیا) اور ابن عباسؓ نے کہا پوتا[۱] تو میرا وارث ہو اور بھائی محروم ہوں اور میں اپنے پوتے کا وارث نہ ہوں یہ کیونکر ہوسکتا ہے[۲]۔ اور حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ سے اس باب میں مختلف اقوال منقول ہیں[۳]۔

۴۵۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

ہم سے سلیمان بن حربؓ نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ذوی الفروض کو ان کے حصے دے دو پھر جو مال بچ رہے وہ اس ناطہ دار مرد کو ملے گا جو میت سے بہت نزدیک کا رشتہ رکھتا ہو۔

۴۵۱ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيْلًا لَّاتَّخَذْتُهٗ وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ اَوْ قَالَ خَيْرٌ فَاِنَّهٗ اَنْزَلَهٗ اَبًا اَوْ قَالَ قَضَاهُ اَبًا

ہم سے ابو معمرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعیدؓ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے کہا انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس شخص کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں اس امت کے لوگوں میں سے کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اس کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی ہی افضل ہے یا بہتر ہے اس نے (یعنی ابوبکر صدیقؓ نے) تو دادا کو باپ کی جگہ رکھا یا یوں کہا دادا کی نسبت یہ حکم دیا کہ وہ باپ کی طرح ہے۔

[۱] اسکو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] ابن عباسؓ کے استدلال کا ماحصل یہ ہے کہ جب پوتا بیٹے کا حکم رکھتا ہے یعنی جسوقت بیٹا نہ ہو تو دادا بھی باپ کا حکم رکھیگا جب باپ نہ ہو اور جیسے پوتے سے بھائی محروم ہوجاتے ہیں ایسے ہی دادا سے بھی بھائی محروم ہوجائیں گے جیسے امام ابوحنیفہ کا قول ہے ۱۲ منہ [۳] حضرت عمر کہتے ہیں دادا کو ایک یا دو بھائیوں کے ساتھ مقاسمہ ہوگا اگر اس سے زیادہ ہوں تو دادا کو ثلث مال دیا جائیگا اور اولاد کے ساتھ دادا کو چھٹا حصہ ملیگا یہ دارمی نے نکالا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے دادا کے باب میں مختلف فیصلے کیے ہیں ایک کے ایک مخالف اور ابن ابی شیبہؒ اور محمد بن نصر نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ دادا کو چھ بھائیوں کے ساتھ ایک بھائی کی مثل حصہ دلایا اور عبداللہ بن مسعودؓ سے دارمی نے نکالا کہ انہوں نے میت کے مال میں سے خاوند کو آدھا حصہ اور ماں کو مابقی کا ثلث یعنی کل مال کا سدس اور بھائی کو ایک حصہ اور دادا کو ایک حصہ دلایا اور زید بن ثابت سے عبدالرزاق نے نکالا کہ وہ ثلث مال تک دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے جب ثلث مال تک پہنچ جاتا تو دادا کو ایک ثلث دلا دیتے اور مابقی بھائیوں کو اور علاتی بھائی کے ساتھ دادا کا باقی برموازنہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۱۶ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

۴۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

باب ۲۱۷ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

۴۵۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

باب ۲۱۸ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً

۴۵۴ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

باب اولاد کے ساتھ خاوند کو کیا ملے گا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے ورقا یشکری سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اسلام کے شروع زمانہ میں میت کا مال سب اس کی اولاد کو ملتا اور ماں باپ کے لیے جو میت وصیت کر جاتا وہ ان کو دیا جاتا پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جتنا چاہا وہ منسوخ کر دیا اور مرد کو عورت کا دوہرا حصہ دلایا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ اور جورو کو آٹھواں یا چوتھا حصہ اور خاوند کو آدھا حصہ اگر میت کی اولاد نہ ہو یا چوتھا حصہ (اگر میت کی اولاد ہو)

باب جورو اور خاوند کو اولاد وغیرہ کے ساتھ کیا ملیگا

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیثؒ بن سعدؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے سعیدؒ بن مسیبؒ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت (ملیکہ بنت عویم یا عویمر) کا یہ فیصلہ کیا جس کے پیٹ کا بچہ[1] مرا ہوا گرا دیا گیا تھا کہ مارنے والی عورت ایک بردہ دے غلام ہو یا لونڈی پھر ایسا ہوا جس عورت کو بردہ دینے کا حکم دیا گیا تھا (یعنی گرانے والی) مر گئی تو آپ نے اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو دلایا اور کنبے والوں کو نہیں دلایا اور دیت ادا کرنے کا حکم اس کے کنبے والوں کو دیا تھا[2]۔

باب بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ ہو جاتی ہیں۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ بن حجاجؒ سے انہوں نے سلیمان اعمشؒ سے انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) مقاسمہ کرتے لیکن پھر وہ مال حقیقی بھائی کو دلا دیتے اور ماں کے ساتھ اخیافی بھائی کو کچھ نہ دلاتے قسطلانی نے کہا دوسرے فقہا نے زید کا خلاف کیا ہے انہوں نے کہا حقیقی بھائی ہوتے ہوئے علاتی کو کچھ نہ ملے گا تو مقاسمہ کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] ایک دوسری عورت ام عفیفہ بنت مسروح کی مار سے جو اس نے پتھر یا ڈیرے کی لکڑی سے لگائی تھی ۱۲ منہ [2] کیونکہ خطا یا شبہ عمد کی دیت قاتل کے عاقلہ یعنی کنبے والوں پر ہوتی ہے اس کا ذکر انشاء اللہ کتاب الدیات میں آئے گا۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ترکہ عورت کے خاوند اور بیٹوں کو دلایا تو معلوم ہوا کہ خاوند اولاد کے ساتھ وارث ہوتا ہے اور جب خاوند اولاد کے ساتھ اپنی جورو کا وارث ہوا تو جورو بھی اولاد کے ساتھ اپنے خاوند کی وارث ہوگی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَضٰى فِيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفُ لِلْاِبْنَةِ وَالنِّصْفُ لِلْاُخْتِ ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ قَضٰى فِيْنَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۵۵ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ۔

باب ۲۱۹ مِيْرَاثِ الْاَخَوَاتِ وَالْاِخْوَةِ

۴۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِیْ اَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ۔

انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں معاذ بن جبلؓ نے ہم یمن والوں میں یہ حکم دیا کہ آدھا ترکہ بیٹی کا اور آدھا بہن کا ہے (جب میت کے یہی دو وارث ہوں) پھر سلیمان نے جو اس حدیث کو روایت کیا تو اتنا ہی کہا معاذؓ نے ہم یمن والوں میں یہ حکم دیا یہ نہیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے انہوں نے ابو قیس (عبدالرحمٰن بن غزوان) سے انہوں نے ہزیل بن شرجبیل سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے (ابو موسیٰ اشعریؓ کا فتویٰ سن کر) یہ کہا میں تو اس مسئلہ میں وہی حکم دونگا جو آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا بیٹی کو آدھا حصہ ملے گا اور پوتی کو چھٹا حصہ اور رہا باقی بہن کو (تو بہن عصبہ ہوئی)

باب بھائی بہنوں کو کیا ملے گا۔

ہم سے.... عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمارپرسی کے لیے تشریف لائے آپ نے وضو کا پانی منگوایا وضو کیا پھر وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا (میں بیہوش تھا پانی ڈالتے ہی) مجھ کو ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میری کئی بہنیں ہیں[1] اس وقت فرائض کی آیت اتری[2]

[1] نہ والدین نہ اولاد ہے یعنی میں کلالہ ہوں یا امنہ [2] یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ جو سورۂ نساء کے اخیر میں ہے کیونکہ اس میں بھائی بہنوں سے حقیقی یا علاتی بھائی بہنیں مراد ہیں لیکن یوصیکم اللہ فی اولادکم میں جو آیا ہے وان کان رجل یورث کلالۃ ولہ اخ او اخت یہاں بھائی بہن سے ماں جائے بھائی بہن یعنی اخیافی مراد ہے اخیافی بھائی بہن ذوی الفروض میں سے ہیں ان میں ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ یا اگر کئی ہوں تو سب کے لیے تیسرا حصہ مقرر ہے اور ذکور واناث برابر ہیں لیکن حقیقی یا علاتی بھائی بہنیں ان کا حکم اولاد کا سا ہے اگر اکیلا ایک ہی بھائی ہو تو وہ بیٹے کی طرح سارا مال لے لیگا اگر اکیلی ایک بہن ہو تو بیٹی کی طرح آدھا مال لیگی اگر دو بہنیں ہوں تو دو بیٹیوں کی طرح دو ثلث مال پائیں گی اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں تو للذکر مثل حظ الانثیین بیٹے اور بیٹیوں کی طرح ان میں ترکہ کی تقسیم ہو گی افسوس ہمارے زمانہ میں جہالت کی گرم بازاری ہو گئی ہے اور لوگوں نے دین کا علم یعنی قرآن و حدیث حاصل کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے یہانتک کہ ایک صاحب نے جو اسوقت قاضی القضاۃ ہیں مجھ سے یہ پوچھا کہ جناب والا قرآن شریف میں ایک مقام پر تو بہن بھائی کو رباقی آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۲۰ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

۴۵۷ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

باب ۲۲۱ ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِلْأُمِّ وَالْآخَرُ زَوْجٌ۔

وَقَالَ عَلِيٌّ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) یہ فرمانا لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہدے اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے باب میں یہ حکم دیتا ہے اگر کوئی شخص مرجائے اس کی اولاد نہ ہو (یعنی بیٹا) ایک ہی بہن ہو (سگی یا علاتی) تو اس کو آدھا ترکہ ملے گا اسی طرح یہ شخص اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کا کوئی بیٹا نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں تو وہ دو تہائی ترکے کی پائیں گی اگر بھائی بہن سب ملے جلے ہوں تو مرد کو دوہرا حصہ عورت کو اکہرا ملے گا اللہ تعالیٰ یہ حکم تم سے اس لیے بیان کیے دیتا ہے کہیں تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا اخیر آیت جو آنحضرتؐ پر اتری وہ ہے جو سورہ نساء کے اخیر میں ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ[۱]

باب اگر کوئی عورت مرجائے اور اپنے دو چچازاد بھائی چھوڑ جائے ایک تو ان میں سے اس کا اخیافی بھائی ہو دوسرا اس کا خاوند ہو[۲] اور حضرت علیؓ نے کہا[۳] خاوند کو آدھا حصہ ملے گا اور اخیافی بھائی کو چھٹا حصہ (بموجب فرض کے) پھر جو مال بچ رہے گا یعنی ایک ثلث وہ دونوں میں برابر برابر تقسیم ہوگا (کیونکہ دونوں عصبہ ہیں[۴])

(بقیہ صفحہ سابقہ) چھٹا حصہ دلایا گیا ہے اور دوسرے مقام میں بہن کو آدھا حصہ تجویز کیا گیا ہے یہ صریح تعارض ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نیک توفیق دے کہ ذرہ قرآن اور حدیث کی طرف توجہ کریں معاذ اللہ جب قاضی القضاۃ کی علم و فضیلت کا یہ حال ہو تو وائے برحال عام مسلمانوں کے۔ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا)

[۱] اخیر سے یہ مراد ہے کہ آخر زمانہ میں اتری کیوں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے رستے میں اتری ہے پھر جب آپ عرفات میں کھڑے تھے یہ آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم اس کے بعد اکیاسی دن تک زندہ رہے پھر سود کی آیت اتری پھر یہ آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اس کے بعد آپ کل اکیس دن دنیا میں رہے پھر سفر آخرت کر گئے [۲] اس کی صورت یوں بیان کی ہے مثلاً زید نے ہندہ سے نکاح کیا اس سے عمرو پیدا ہوا پھر زید نے زینب سے نکاح کیا اس سے بکر پیدا ہوا بعد اس کے زید نے زینب کو طلاق دے دیا اور زید کے بھائی خالد نے اس سے نکاح کر لیا اب خالد اور زینب کی ایک بیٹی صالحہ پیدا ہوئی تو یہ صالحہ بکر کی اخیافی بہن اور اس کے چچا کی بیٹی بھی ہے اب اس صالحہ نے کیا کیا عمرو سے نکاح کر لیا جو اس کا چچازاد بھائی تھا بعد اس کے صالحہ مر گئی تو اپنے دونوں چچازاد بھائیوں کو یعنی عمرو اور بکر کو چھوڑ گئی لیکن عمرو تو اس کا خاوند بھی ہے اور بکر اس کا اخیافی بھائی بھی ہے ۱۲ منہ [۳] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اور حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ کا یہ قول ہے کہ خاوند کو آدھا حصہ ملے گا اور باقی سب دوسرے چچا کے بیٹے کو جو اخیافی بھائی بھی ہے اور حضرت علیؓ کا قول زیادہ موجہ اور زیادہ معقول ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۴۵۸ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا اَوْ ضَيَاعًا فَاَنَا وَلِيُّهُ فَلِاُدْعٰى لَهُ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مومنوں پر ان کی ذات سے زیادہ حق رکھتا ہوں پھر جو کوئی مومن مرجائے اور مال اسباب چھوڑ جائے وہ اس کے عصبہ وارثوں کو ملے گا اور جو شخص بوجھ (قرض واری) اہل وعیال چھوڑ جائے (جن کا کوئی خبر گیراں نہ ہو) تو میں اس کا ولی ہوں مجھ کو بلا بھیجو دیں اس کے قرض اور اہل وعیال کا بندوبست کرونگا

۴۵۹ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے روح بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ذوی الفروض کے حصے پہلے دے دو پھر جو مال بچ رہے وہ اس رشتہ دار مرد کا حق ہے جو میت کا سب سے زیادہ نزدیک والا ہو[1]

بَابُ ۲۲۲ ذَوِی الْاَرْحَامِ

باب ذوی الارحام (ان رشتہ داروں کے) بیان میں[2]

۴۶۰ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ اِدْرِيْسُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْاَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهِ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابواسامہ سے کہا تم سے ادریس بن یزید نے یہ حدیث بیان کی ہے کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت جو اتری والذین عقدت ایمانکم یہ ابتدائے اسلام کی ہے۔ جب مہاجرین مدینہ میں آئے تھے اور آپؐ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا تھا) تو انصاری کا وارث وہی مہاجر ہوتا اس کے دوسرے رشتہ دار وارث نہ ہوتے اس بھائی چارے کی وجہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کرا دیا تھا اس کے بعد جب آیت اتری ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون تو یہ آیت والذین عقدت ایمانکم منسوخ ہوگئی[3]

[1] ان دونوں حدیثوں کو لاکر امام بخاری نے حضرت علیؓ کا قول ثابت کیا کیونکہ یہاں دونوں میت کے عصبہ ہیں اور قرابت میں برابر ہیں ۱۲ منہ [2] جو نہ عصبہ ہیں نہ ذوی الفروض جیسے ماموں۔ خالہ۔ نانا۔ نواسہ۔ بھانجا وغیرہ ۱۲ منہ [3] اب ناطہ والے رشتہ داران دینی بھائیوں سے زیادہ ترکہ کے مستحق قرار پائے ہم نے جو ٹھیک تھا اس کا موافق ترجمہ کیا ہے اور اکثر نسخوں میں یہاں یہ جو عبارت ہے کہ والذین عقدت ایمانکم نے ولکل جعلنا موالی کو منسوخ کر دیا یہ کاتب کی غلطی ہے ۱۲ منہ

باب ۲۲۳ مِيرَاثُ الْمُلَاعَنَةِ

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔

باب ۲۲۴ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ رض بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى

باب لعان کرنیوالی عورت اپنے بچہ کی وارث ہوگی (لیکن اس کا خاوند بچہ کے مال کا وارث نہ ہوگا)

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص (عویمر) نے اپنی عورت (خولہ بنت قیس) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لعان کیا اور اس کے بچے کو کہا یہ میرا بچہ نہیں ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں جدائی کردی اور بچہ عورت سے ملا دیا۔[۱]

باب بچہ اسی کا کہلائے گا جس کی جورو یا لونڈی سے وہ پیدا ہو (اور زنا کرنے والے پر پتھر پڑیں گے)

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاصؓ (جب مرنے لگے تو انہوں) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ کو وصیت کی کہ زمعہ بن قیس کی لونڈی (نام نامعلوم) کا لڑکا میرا نطفہ ہے تو اس کو اپنے قبضے میں کر لیجیو جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس لڑکے (عبدالرحمن) کو لے لیا کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے بھائی نے اس کے لینے کی مجھ کو وصیت کی تھی یہ حال دیکھ کر عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے کہنے لگے (واہ واہ) یہ تو میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا ہے دونوں میں پکڑ ہو گئی اور ایک دوسرے کو لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سعد نے کہا یا رسول اللہؐ وہ میرا بھتیجا ہے۔ میرا بھائی اس کے مقدمہ میں وصیت کر گیا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے آپ نے فرمایا عبد بن زمعہ یہ بچہ تو لے لے بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا اور زنا کرنے والے پر پتھر پڑتے ہیں باوجود اس کے آپ نے سودہ بنت زمعہ سے (جو اس لڑکے کی بہن ہوتی تھیں) یہ فرمایا تو اس سے پردہ کر

[۱] یعنی اس کا نسب ماں سے کر دیا باپ سے کوئی تعلق نہ رکھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔

کیوں کہ آپ نے دیکھا اس لڑکے کی صورت عتبہ بن ابی وقاص سے ملتی تھی غرض حضرت سودہ رض کو اس لڑکے نے مرنے تک نہیں دیکھا۔

۴۶۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بچہ اسی کا ہوگا جس کی جورو یا لونڈی وہ بچہ جنے۔

بَابُ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ وَقَالَ عُمَرُ اللَّقِيطُ حُرٌّ

باب غلام لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اس کو آزاد کرے

اور جو لڑکا رستے میں پڑا ہوا ملے اس کا وارث کون ہوگا اس کا بیان۔
حضرت عمر رض نے کہا رستے میں جو لڑکا پڑا ہوا ملے (اس کے ماں باپ معلوم نہ ہوں) تو وہ آزاد ہوگا۔[1]

۴۶۴ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض رَأَيْتُهُ عَبْدًا۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے حکم بن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا۔[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اور ایسا ہوا کہ بریرہ پاس خیرات کی (ایک بکری) آئی آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ بکری بریرہ کو خیرات ملی ہے اور ہمارے لیے (اس کی طرف سے) تحفہ ہے حکم بن عیینہ نے (اسی سند سے) کہا بریرہ کا خاوند (مغیث) آزاد تھا۔ امام بخاری نے کہا حکم کا یہ قول مرسل ہے[3] اور ابن عباس رض کہتے ہیں میں نے خود اس کو آنکھوں سے دیکھا تھا۔ وہ غلام تھا۔[4]

۴۶۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک رح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت

---

[1] یہ قول اوپر کتاب الشہادات میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] لیکن اس کے مالکوں نے کہا ولاء ہم لیں گے مجھ کو تردد ہوا ۱۲ منہ [3] کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہ رض کا زمانہ نہیں پایا ۱۲ منہ [4] یہ قول اوپر طلاق میں موصولاً گذر چکا ہے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ ابن عباس رض کا قول زیادہ اعتبار کے لائق ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود تھے اور حکم نے وہ زمانہ نہیں پایا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

بَابُ ۲۲۶ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

باب سائبہ کی میراث کس کو ملے گی

۴۶۶ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوقیس (عبدالرحمن بن ثروان) سے انہوں نے ہذیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا مسلمان تو سائبہ نہیں چھوڑتے۔ البتہ جاہلیت کے مشرک لوگ سائبہ چھوڑا کرتے تھے۔

۴۶۷ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رض اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَقَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا قَالَ وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَصَحُّ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح یشکری) نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا اور بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط کر لی کہ ولاء ہم لیں گے انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا لیکن اس کے مالک ولاء کی شرط کرتے ہیں (کہ ولاء وہ لیں گے) آپ نے فرمایا تو بریرہ کو مول لے کر آزاد کر دے کیوں کہ ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے یا یوں فرمایا قیمت دے اسود کہتے ہیں پھر حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خریدا اور آزاد کر دیا اسود کہتے ہیں بریرہ کو اختیار ملا اس نے خاوند کو چھوڑ دینا اختیار کیا اور کہنے لگی اگر مجھ کو اتنی اتنی دولت بھی ملے جب بھی میں اس کے پاس نہ رہوں گی اسود نے کہا اس کا خاوند (مغیث) آزاد تھا امام بخاری نے کہا اسود کا یہ قول منقطع ہے اور ابن عباسؓ کا قول کہ میں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ غلام تھا زیادہ صحیح ہے۔

---

۱ ان دونوں حدیثوں کو لا کر امام بخاری نے باب کا مطلب یعنی لقیط کی میراث کو اس طرح ثابت کیا کہ جب لقیط آزاد سمجھا گیا تو اب اس کا اٹھانے والا اور پالنے والا اس کا وارث نہ ہوگا کیونکہ وارث جب ہوتا کہ وہ اس کو آزاد کرتا امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ لقیط کا ترکہ بیت المال میں داخل ہوگا ۱۲ منہ

۲ سائبہ وہ غلام یا لونڈی جس کو مالک آزاد کر دے اور کہہ دے تیری ولاء کا حق کسی کو نہ ملے گا یہ ماخوذ ہے اس سائبہ جانور سے جس کو مشرک اپنے اوتاروں کے نام پر چھوڑا کرتے تھے ہندی میں ایسے جانور کو سانڈ کہتے ہیں ۱۲ منہ ۳ ایک شخص ان کے پاس آیا کہنے لگا میں نے ایک غلام کو سائبہ کر کے آزاد کر دیا اب اس کا ترکہ کون لے گا ۱۲ منہ ۴ اس کی میراث تو لے اگر تو نہ لے گا تو ہم بیت المال میں داخل کر لیں گے ۱۲ منہ ۵ اگلے خاوند پاس رہے یا اس کو چھوڑ دے ۱۲ منہ ۶ کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل نہیں کیا ۱۲ منہ ۷ کیوں کہ ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قصے کے وقوع کے وقت موجود تھے اسود اس زمانہ میں مدینہ میں نہ تھے ۱۲ منہ۔

باب ۲۲۷ إِثْمُ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ

۶۸۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللهِ غَيْرَ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ قَالَ وَفِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

۶۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

باب ۲۲۸ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وِلَايَةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

باب جو غلام اپنے اصلی مالکوں کو چھوڑ کر دوسروں کو مالک بنائے (اُن سے موالاۃ کرے)

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمیدؒ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمیؒ سے انہوں نے اپنے والد یزید بن شریک بن طارق تیمی سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے کہا ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے جس کو ہم پڑھتے ہوں البتہ یہ ایک ورق ہے پھر اس کو نکالا دیکھا تو اس میں کئی باتیں لکھی ہیں زخموں کے احکام اور اونٹوں کے نصاب[1]۔ راوی نے کہا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مدینہ طیبہ عیر سے لے کر ثور تک (یہ دونوں پہاڑ ہیں مدینہ میں) حرم ہے جو کوئی اس میں نئی بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل اور جو غلام اپنے اصلی مالکوں کی اجازت بغیر دوسرے لوگوں سے موالات کرے تو اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنیٰ مسلمان امان دے سکتا ہے جس نے مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور ہبہ سے منع کیا[2]۔

باب جب کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اس کا وارث ہوتا ہے یا نہیں اور امام حسن بصریؒ کہتے تھے وہ اس کا وارث نہیں ہوتا[3]۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی۔

[1] زکوۃ یا دیت میں اس اس عمر کے اونٹ ہونا چاہییں ۱۲ منہ [2] کیونکہ ولاء ایک حق ہے اور حقوق کی بیع ہماری شریعت میں درست نہیں رکھی گئی اس پر ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا اتفاق ہے مگر حضرت عثمانؓ اور حضرت عباسؓ سے اس کا جواز نقل کیا گیا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے نکالا حسنؒ سے کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوتا البتہ اگر چاہے تو اپنا مال دینے کے لیے اس کو وصیت کر سکتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ۔

جو آزاد کرے[1] (یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے) اور تمیم بن اوس داری سے منقول ہے انہوں نے مرفوعاً روایت کی کہ وہ زندگی اور موت دونوں حالوں میں سب لوگوں سے زیادہ اس پر حق رکھتا ہے[2] لیکن اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے۔[3]

۷۰م حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عائشہؓ ام المومنین نے ایک لونڈی کو خرید کر کے آزاد کرنا چاہا (یعنی بریرہ کو) اس کے مالک کہنے لگے ہم تو اس شرط پر تمہارے ہاتھ بیچیں گے کہ اس کی ولاء ہم کو ملے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو ایسا کہنے سے اپنے ارادے سے باز نہ آ (خرید کر کے آزاد کر دے) ولاء تو بس اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔

۷۱م حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا

مجھ سے محمد بن سلام (یا محمد بن یوسف بیکندی) نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کو خریدا اس کے مالکوں نے یہ شرط کی کہ ولاء ہم لیں گے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو (خرید کر) آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو چاندی دے (زرِ خرچ کرے یعنی خریدے) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے (مول لے کر) اس کو آزاد کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا اب تجھ کو اختیار ہے اپنے (اگلے) خاوند کا نکاح قائم رکھ یا فسخ کر ڈال

[1] اس حدیث کو لا کر امام بخاریؒ نے یہ ثابت کیا کہ تمیم داری کی روایت کے موافق جس کے ہاتھ پر کوئی شخص مسلمان ہو وہ اس کا وارث نہیں ہو سکتا کس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء (یعنی ترکہ پانا) اسی شخص کے لیے منحصر کر دیا جو آزاد کرے امام بخاریؒ نے تاریخ میں کہا کہ تمیم داری کی حدیث اس صحیح حدیث کا معارضہ نہیں کر سکتی ابوزرعہ نے تمیم داری کی حدیث کو بھی حسن صحیح کہا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور ابوداؤد اور ابن ابی عاصم اور طبرانی اور باغندی نے وصل کیا کہ تمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ فرماتے تھے اس شخص کے باب میں جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے ۱۲ منہ [3] امام شافعیؒ نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں اس کے اسناد میں عبداللہ بن موہب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے نہ وہ مشہور شخص ہے ترمذی نے کہا اس کا اسناد متصل نہیں ہے ابن منذر نے کہا اس کے اسناد میں اضطراب ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

بَابُ ۲۲۹ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ

۴۷۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۴۷۳ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ۔

بَابُ ۲۳۰ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ

۴۷۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ۔

۴۷۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بریرہ کہنے لگی اگر وہ مجھ کو اتنی اتنی دولت بھی دے جب بھی میں ایک رات اس کے پاس نہیں رہنے کی آخر اپنے خاوند سے الگ ہو گئی (اسود نے کہا) اس کا خاوند آزاد تھا۔

باب عورتوں کو بھی ولاء ملتی ہے۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خریدنا چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کے مالک ولاء کی شرط کرتے ہیں (یعنی ولاء وہ لیں گے) آپ نے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کر دے) ولاء تو اسی کو ملے گی جو غلام لونڈی کو آزاد کرے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو چاندی دے اور احسان کرے (یعنی آزاد کرے)

باب جو شخص کسی قوم کا غلام ہو آزاد کیا گیا وہ اسی قوم میں شمار ہوگا اسی طرح کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوگا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے معاویہ بن قرہ اور قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر ایک قوم کا غلام جو آزاد کیا گیا ہو اسی قوم میں شمار ہوگا اسی طرح کسی قوم کا بھانجا بھی اس قوم میں داخل ہوگا[1]۔

ہم سے ابو ولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] بیان شمار ہونے اور داخل ہونے سے مراد یہ ہے کہ احسان اور سلوک اور شفقت میں اس کا حکم اسی قوم کا سا ہوگا بعضوں نے کہا مراد میراث ہے جیسے حنفیہ کا قول ہے کہ ذوی الارحام عصبوں کی طرح وارث ہوتے ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اَوْمِنْ اَنْفُسِهِمْ

باب ٢٣١ مِيْرَاثُ الْاَسِيْرِ

قَالَ وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْاَسِيْرَ فِيْ اَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُوْلُ هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ وَقَالَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَجِزْ وَصِيَّةَ الْاَسِيْرِ وَعَتَاقَهٗ وَمَا صَنَعَ فِيْ مَالِهٖ مَالَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاِنَّمَا هُوَ مَالُهٗ يَصْنَعُ فِيْهِ مَا يَشَاۤءُ۔

٤٧٦۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا۔

باب ٢٣٢ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَاِذَا اَسْلَمَ قَبْلَ اَنْ يُّقْسَمَ الْمِيْرَاثُ فَلَا مِيْرَاثَ لَهٗ۔

٤٧٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

آپ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوگا۔

باب اگر کوئی وارث کافروں کے ہاتھ میں قید ہوگیا

ہو تو اُس کو ترکہ میں سے حصّہ ملے گا یا نہیں امام بخاریؒ نے کہا شریح (کوفہ کے قاضی) قیدی کو ترکہ دلاتے تھے اور کہتے تھے وہ تو اور زیادہ محتاج ہے[1] اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا قیدی کی وصیت[1] و اس کی آزادی اس کے مال میں نافذ ہوگی جب تک وہ اپنے دین سے[2] پھر نہ جائے کیونکہ مال اسی کا مال رہتا ہے (قید ہونے سے اس کی ملکیت جاتی نہیں رہتی) وہ اپنے مال میں جو تصرف چاہے کر سکتا ہے (اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا[1])

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے انہوں نے عدی بن ثابت انصاری سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مال اسباب چھوڑ مرے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو شخص بوجھہ (قرضداری اہل وعیال) چھوڑ مرے اس کا بندوبست ہمارے ذمہ ہے۔

باب مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا نہ کافر مسلمان کا اگر

کوئی شخص میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو جائے (اور جس وقت مورث مرا تھا کافر ہو) تو اس کو میراث نہ ملے گی[3]۔

ہم سے ابوعاصمؒ نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہابؓ سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسینؓ سے انہوں نے عمر بن عثمان بن عفانؓ سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا[4]۔

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے اور دارمی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابن بطال نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ قیدی کا حصّہ ترکہ میں سے الگ کیا جائے یہاں تک کہ اس کا فیصلہ ہو۔ سعید بن مسیبؓ نے کہا قیدی وارث نہیں ہوتا یعنی جو مسلمان کافروں کے ہاتھ میں قید ہوگیا ہو ۱۲ منہ [3] کیونکہ ترکے میں حق مورث کی موت سے پیدا ہوتا ہے جب موت کے وقت وہ کافر تھا تو اب میراث اس کو کہاں سے ملے گی بعضوں نے کہا اگر تقسیم سے پہلے مسلمان ہو جائے تو میراث پائے گا لیکن یہ قول جمہور کے خلاف اور بلا دلیل ہے ۱۲ منہ [4] اس پر سب کا اتفاق ہے اسی طرح مسلمان مرتد کا وارث نہ ہوگا امام مالک اور شافعی کا یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ثوری کے نزدیک وارث ہوگا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۳۳ مِيرَاثُ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ

وَمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ۔

باب ۲۳۴ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ۔

باب ۲۳۵ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ

باب اگر کسی کا غلام نصرانی ہو یا مکاتب نصرانی ہو وہ

مرجائے تو اس کا مال اس کے مالک کو ملے گا (نہ بطریق وراثت بلکہ بوجہ غلامی اور مملوکیت) اور جو شخص بلا وجہ اپنے بچہ کو کہے یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ اس کا گناہ[1]

باب جو شخص اپنے بھائی یا بھتیجے کا دعوٰے کرے[2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن زمعہؓ نے ایک بچہ (عبدالرحمٰن) میں جھگڑا کیا سعدؓ کہنے لگے یارسول اللہ میرے بھائی عتبہ ابن ابی وقاص نے مرتے وقت مجھے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے آپ اس کی صورت دیکھئے عتبہ سے کیسی ملتی ہے اور عبد بن زمعہ کہنے لگے یا رسول اللہؐ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو دیکھا تو کھلی مشابہت عتبہ سے پائی لیکن آپؐ نے یہ حکم دیا عبد بن زمعہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کی جورو یا لونڈی ہو اور حرام کار کے لئے پتھر ہیں باوجود اس کے ام المومنین سودہؓ بنت زمعہ سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو۔ اس بچہ نے ساری عمر سودہؓ کو نہیں دیکھا۔

باب جو شخص اپنے واقعی باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بنے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحانؒ نے کہا ہم سے خالد بن مہران حذاء نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنے اصلی باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ

---

[1] اس باب میں امام بخاری کوئی حدیث نہیں لائے شاید کوئی حدیث لکھنے والے ہوں مگر موقع نہ ملا بچہ کا نفی نسب کرنا اس باب میں تو صحیح حدیث وارد ہے جس کو ابو داؤد اور نسائی نے نکالا ابن حبان اور حاکم نے کہا صحیح ہے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی اولاد کا انکار کرے تو قیامت کے دن اللہ کا دیدار اسکو نصیب نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] باب میں جو حدیث بیان کی اس میں صرف بھتیجے کے دعوے کا ذکر ہے مگر بھتیجے پر بھائی کو قیاس کیا ۱۲ منہ [3] حالانکہ وہ اس کی بہن ہوتی تھیں ۱۲ منہ

غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۸۰- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ۔

بنائے جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر بہشت حرام ہوگی ابو عثمان نہدی نے کہا میں نے یہ حدیث ابوبکرہ صحابی سے بیان کی۔ تو انہوں نے کہا میرے کانوں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور اس کو یاد رکھا۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث مصری نے انہوں نے جعفر بن ربیعہؓ سے انہوں نے عراک بن مالکؓ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم اپنے باپ دادوں سے منحرف نہ ہو (دوسروں کو اپنا باپ نہ بناؤ) جو شخص اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنائے اس نے ناشکری کی[1]

بَابٌ ۲۳۶ إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

باب عورت کا دعویٰ کرنا کہ یہ میرا بچہ ہے[2]

۶۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) دو عورتیں تھیں (نام نامعلوم) ہر ایک کا ایک بچہ تھا اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا اب دونوں جھگڑنے لگیں ایک نے دوسری سے کہا تیرا بچہ لے گیا وہ کہنے لگی نہیں تیرا بچہ لے گیا آخر دونوں حضرت داؤد پیغمبرؑ کے پاس فیصلے کے لیے حاضر ہوئیں انہوں نے وہ بچہ بڑی عمر والی عورت کو دلا دیا[3]۔ پھر یہ دونوں عورتیں (دوبارہ فیصلہ کرنے کے لیے) حضرت سلیمان پیغمبرؑ کے پاس آئیں اور ان سے اپنا اپنا دعویٰ بیان کیا (اس وقت حضرت سلیمان کی عمر گیارہ برس کی تھی) انہوں نے یہ حکم دیا چھری لاؤ میں

[1] یعنی جان بوجھ کر اپنا اصلی باپ کسی اور کو بنائے جیسے ہمارے زمانہ میں بعضے مکار لوگ کیا کرتے ہیں کہ ہوتے ہیں پٹھان یا مغل لیکن شیخ یا سید بن جاتے ہیں یہ سخت گناہ ہے فقد کفر سے کفر حقیقی مراد نہیں ہے بلکہ کفرانِ نعمت اسی لیے ہم نے ناشکری ترجمہ کیا ۱۲ منہ [2] ابن بطال نے کہا عورت اپنے بچہ کا نسب خاوند سے ملحق نہیں کر سکتی جب وہ انکار کرے اگر گواہ لائے اور کسی کے نکاح میں ہو تب اس کا قول قبول ہوگا اگر کسی کے نکاح میں نہ ہو لیکن بچہ کا اور کوئی دعویٰ شہ کرے تو اس کا قول قبول ہوگا بچہ اس کا وارث ہوگا وہ بچہ کی وارث ہوگی ۱۲ منہ [3] شاید یہ بچہ اس کے قبضے میں ہوگا یا کسی اور قرینے سے پہچان لیا ہوگا اگر یہ بچہ اس کا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَىٰ لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَىٰ بِهِ لِلصُّغْرَىٰ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَّمَا كُنَّا نَقُوْلُ إِلَّا الْمُدْيَةُ۔

اس بچہ کو آدھا آدھا کر کے دونوں کو دے دیتا ہوں یہ سن کر کم عمر والی عورت بول اٹھی ایسا نہ کیجئے اللہ تم پر رحم کرے یہ بچہ اسی عورت کا ہے یعنی بڑی عمر والی کا آخر انہوں نے وہ بچہ کم عمر والی عورت کو دلا دیا ابو ہریرہؓ راوی نے کہا میں نے چھری کے لیے سکین کا لفظ اسی حدیث میں سنا ہم لوگ چھری کو مدیہ کہا کرتے[1]۔

بَابُ ٢٣٧ الْقَائِفِ

باب قیافہ شناس کا بیان۔

٤٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَىٰ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش خوش تشریف لائے خوشی سے آپ کی پیشانی کی بٹیں چمک رہی تھیں فرمایا تو نے دیکھا مجزز بن اعور بن جعدہ مدلجی (جو بڑا قیافہ شناس تھا) اس نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا یہ قدم تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں (یعنی باپ بیٹوں کے ہیں[2])

٤٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأَىٰ أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَّعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشی خوشی میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے عائشہ تو نے دیکھا مجزز مدلجی یہاں آیا اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا دونوں ایک چادر اوڑھے سر کو ڈھانپے تھے ان کے پاؤں کھلے ہوئے تھے کہنے لگا یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں[3]۔

[1] امام ابن قیمؒ نے اپنی کتاب القضاء میں اس حدیث سے بہت سے مسائل نکالے ہیں علماء نے کہا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک حاکم دوسرے حاکم کا فیصلہ منسوخ کر سکتا ہے جیسے ہمارے زمانہ میں عدالتوں میں دستور ہے جب اپیل ہوتی ہے یعنی مرافعہ ثانیہ یہ بھی نکلا کہ قرائن قویہ قطعیہ پر حاکم فیصلہ کر سکتا ہے حضرت سلیمانؑ نے شفقت مادری سے پہچان لیا کہ وہ بچہ اسی عورت کا ہے ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ زید بن حارثہ بہت گورے چٹے آدمی تھے اور اسامہ کالے تھے تو لوگ شبہ کرتے تھے شاید اسامہ زید کے نطفے سے نہیں ہیں جب قیافہ شناس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر یہ کہا تو آنحضرتؐ خوش ہوئے دونوں باپ بیٹے ایک چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے۔ پاؤں باہر کھلے ہوئے تھے جیسے دوسری روایت میں آتا ہے ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ قیافہ شناس کی رائے پر حکم دیا جا سکتا ہے۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے اور قیافہ پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ الْحُدُوْدِ

وَمَا یُحْذَرُ مِنَ الْحُدُوْدِ

بَابُ ۲۳۸ لَا یُشْرَبُ الْخَمْرُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُنْزَعُ مِنْهُ نُوْرُ الْاِیْمَانِ فِی الزِّنَا۔

۴۸۴ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا النُّهْبَةَ۔

بَابُ ۲۳۹ مَا جَاءَ فِیْ ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

۴۸۵ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

کتاب حدوں (سزاؤں) کے بیان میں

اور حدی گناہوں کی وعید

باب زنا اور شراب خوری کے بیان میں ابن عباسؓ

نے کہا زنا کرنے میں ایمان کا نور اٹھا لیا جاتا ہے (اس کو ابن ابی شیبہ نے کتاب الایمان میں وصل کیا[1])

مجھ سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے ابوبکرؓ بن عبدالرحمٰن ابن حارث سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا (یعنی کامل الایمان) اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور لٹیرا جب ایسی لوٹ کرتا ہے جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (اور اس کو روک نہ سکیں) تو وہ مومن نہیں ہوتا اور ابن شہابؒ نے سعید بن مسیبؒ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے دونوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

باب شراب پینے والے کی سزا کا بیان[2]

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور ہم سے آدم بن ابی ایاسؓ نے

---

[1] طبری نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً نکالا جو شخص زنا کرتا ہے اللہ ایمان کا نور اس سے سلب کر لیتا ہے پھر اگر چاہتا ہے تو پھیر دیتا ہے اور ابوداؤد نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نکالا جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں سے نکل کر سائبان کی طرح اس پر رہتا ہے جب زنا سے توبہ کرتا ہے تو ایمان پھر لوٹ آتا ہے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا شراب خمر کی حد میں اختلاف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایتوں میں چالیس ماریں تے ادھر طبری سے منقول ہیں بعضوں نے امام ادر حاکم کی رائے پر رکھا ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ اسی کوڑے مقرر کیے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ۔

بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں جوتوں اور چھڑیوں سے مارا اور ابوبکر صدیقؓ نے (اپنی خلافت میں) چالیس کوڑے لگائے۔

باب ۲۴۰ مَنْ اَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ

باب گھر کے اندر حد مارنا

۴۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيْءَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْهُ فَكُنْتُ اَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہؓ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا اس نے شراب پیا تھا (نشہ میں تھا) آنحضرتؐ نے گھر میں جو لوگ تھے ان کو حکم دیا اس کو حد مارو انہوں نے مارا۔ عقبہ کہتے ہیں میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اس کو جوتوں سے مارا[1]۔

باب ۲۴۱ الضَّرْبِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ

باب شراب میں جوتے اور چھڑی سے مارنا

۴۸۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِنُعَيْمَانَ اَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَاَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْهُ فَضَرَبُوْهُ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيْمَنْ ضَرَبَهُ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوبؒ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا وہ نشے میں تھا آپ کو یہ امر سخت ناگوار گذرا[2]۔ جو لوگ اس وقت گھر میں تھے اُن سے فرمایا اس کو مارو انہوں نے چھڑیوں جوتوں سے اس کو مارا عقبہؓ نے کہا میں بھی ان مارنے والوں میں شریک تھا۔

۴۸۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

[1] معلوم ہوا گھر میں بھی حد مار سکتے ہیں مگر بعضوں نے کہا علانیہ لوگوں کے سامنے مارنا چاہیے کیونکہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ابوشحمہ نے شراب پیا تھا عمرو بن عاص نے چپکے سے گھر میں انکو حد لگائی حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو عمرو بن عاصؓ پر انکار کیا اور ابوشحمہ کو بلا کر سب لوگوں کے سامنے حد لگائی اس کو ابن سعد اور عبدالرزاق نے بہ سند صحیح نکالا اللہ اکبر حضرت عمرؓ کی عدالت اور پاک نیتی یہاں سے سمجھ لینا چاہیے اور جو لوگ ایسے عدالت مآب خلیفہ کو برا جانتے ہیں ان کو حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیے ۱۲ منہ [2] کیونکہ آپ نے اپنے ایک امتی کو گناہ میں مبتلا پایا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوْ بَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ اضْرِبُوْهُ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُوْ حُصَيْنٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيْدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍؓ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيْمَ حَدًّا عَلٰى أَحَدٍ فَيَمُوْتَ فَأَجِدَ فِيْ نَفْسِيْ إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهٗ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهٗ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُعَيْدِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نُؤْتٰى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ إِلَيْهِ بِأَيْدِيْنَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چھڑی اور جوتے سے مارا اور ابو بکر صدیقؓ نے چالیس کوڑے لگائے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاضؒ نے انہوں نے یزید بن ہادؒ سے انہوں نے محمد بن ابراہیمؒ سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ کے سامنے ایک شخص (نعیمان یا عبداللہ حمار) لایا گیا اس نے شراب پیا تھا آپ نے (صحابہؓ) سے فرمایا اس کو حد مارو ابوہریرہؓ کہتے ہیں آپ کا یہ ارشاد سن کر ہم میں سے کسی نے اس کو ہاتھ سے مارا کسی نے جوتے سے کسی نے کپڑے سے جب وہ (مار کھاکر) لوٹ کر چلا تو بعضے لوگ (حضرت عمرؓ) کہنے لگے ارے اللہ تجھ کو ذلیل کرے آپ نے فرمایا ایسی بات کیوں کہتے ہو ایسا نہ کہو اس کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کرو۔[1]

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہابؒ نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے ابوحصین (عثمان بن عاصم اسدی) نے میں نے عمیر بن سعید سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علیؓ سے سُنا وہ کہتے تھے اگر میں کسی کو شرعی حد ماروں اور وہ مر جائے تو مجھ کو کچھ تردد نہ ہوگا (مرگیا تو مرگیا) لیکن شراب پینے والے کو حد ماروں وہ مر جائے تو میں اس کی دیت دوں گا اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں کوئی حد مقرر نہیں کی۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے جعید بن عبدالرحمن سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی شروع خلافت میں شراب پینے والا ہمارے سامنے لایا جاتا تو ہم اُٹھ کر ہاتھوں جوتوں چادروں سے اس کو مارتے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی

---

[1] کیوں کہ شیطان تو بنی آدم کا دشمن ہے وہ آدمی کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جب ایسی بددعا کی کہ تو ذلیل ہو تو گویا شیطان کو مدد دی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَتّٰى كَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰى اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ۔

باب ۲۴۲ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَاِنَّهٗ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنَ الْمِلَّةِ

۴۹۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهٗ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَّكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۴۹۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانَ

اخیر خلافت کا زمانہ ہوا اس وقت انہوں نے شرابی کو چالیس کوڑے لگائے جب لوگوں نے شرارت شروع کی اور زیادہ شراب پینا شروع کیا تو انہوں نے اسّی کوڑے لگائے۔

باب شراب پینے والا اسلام سے باہر نہیں ہوگا نہ اس پر لعنت کرنا چاہیئے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے ایک شخص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ اس کو عبداللہ حمار کہا کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب کی حد بھی لگائی تھی ایک بار ایسا ہوا لوگ اس کو لے کر آئے (اس نے شراب پیا تھا یہ واقعہ غزوۂ خیبر میں ہوا تھا) آپ نے حکم دیا اس کو کوڑے لگائے گئے اتنے میں لوگوں میں ایک شخص (حضرت عمرؓ) بول اٹھے یا اللہ اس پر لعنت کر کمبخت کتنی بار شراب کی علت میں آچکا ہے (بار بار پیے جاتا ہے باز نہیں آتا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (ہا ہائیں) اس پر لعنت نہ کرو خدا کی قسم میں تو یہی جانتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے[۲]۔

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے کہا ہم سے عبداللہ بن شداد بن ہاد نے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک متوالا لایا گیا آپؐ نے

---

[۱] کیا کرتا بازار سے چیز لاکر آپ کو تحفہ کے طور پر دیتا پھر قیمت کا اس پر تقاضا ہوتا تو مالک مال کو لاکر آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا کر دیتا کہتا قیمت تو دیجئے آپ تبسم فرماتے اور قیمت دیدیتے اسی طرح ہنسی اور مزاح کی باتیں کیا کرتا اسی لیے لوگ اسکو عبداللہ حمار کہتے یعنی گدھا بیوقوف ۱۲ منہ [۲] اور اللہ اور رسول کی محبت پر ایمان کا مدار ہے اللہ اور رسول کی محبت تمام عیبوں اور گناہوں کی کیمیا ہے اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہوا جو مرتکب کبیرہ کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ بھی نکلا کہ کسی مسلمان معین شخص پر لعنت کرنا منع ہے البتہ غیر معین فساق اور فجار پر لعنت کرنا درست ہے اور امام بلقینی نے معین پر بھی لعنت کرنا درست رکھی ہے اور اس حدیث سے حجت لی ہے کہ جس عورت کو (باقی بر صفحہ آئندہ)

فَاَمَرَ بِضَرْبِهٖ فَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُهٗ بِيَدِهٖ وَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُهٗ بِنَعْلِهٖ وَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُهٗ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مَّا لَهٗ اَخْزَاهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى اَخِيْكُمْ۔

اس کو حد مارنے کا حکم دیا (یا حد مارنے کے لیے اُٹھے) اب ہم میں سے کوئی اس کو ہاتھ سے مارنے لگا کوئی اپنے جوتے سے کوئی اپنے کپڑے سے جب وہ مار کھا کر لوٹا تو ایک شخص (حضرت عمرؓ) کہنے لگے کمبخت اس کو کیا ہو گیا ہے (بار بار شراب پیتا ہے) اللہ اس کو ذلیل کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائیں اپنے بھائی کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کرو۔

بَابُ ۲۴۳ اَلسَّارِقِ حِيْنَ يَسْرِقُ

باب چور جب چوری کرتا ہے۔

۴۹۴ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤُدَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے کہا ہم سے فضیل بن غزوان نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

بَابُ ۲۴۴ لَعْنِ السَّارِقِ اِذَا لَمْ يُسَمَّ

باب چور پر مطلق بے نام لیے لعنت کرنا درست ہے

۴۹۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ قَالَ الْاَعْمَشُ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ بَيْضُ الْحَدِيْدِ وَالْحَبْلُ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ مِنْهَا مَا يَسْوٰى دَرَاهِمَ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے (کمبخت) انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے[1]۔ اعمش نے کہا لوگوں کا خیال تھا کہ انڈے سے لوہے کا خود مراد ہے اور رسی سے بھی رسی مراد ہے جو کئی (یعنی کم از کم چار) درہم کے مساوی قیمت رکھتی ہو۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کا خاوند ہم بستری کے لیے بلائے وہ نہ آئے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں میں کہتا ہوں اس حدیث سے استدلال پورا نہیں ہوتا کیوں کہ یہ عورت غیر معین ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس حدیث سے اہل ظاہر اور خوارج نے اس پر دلیل لی ہے کہ قلیل کثیر ہر ایک چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اہلحدیث اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علماء کے نزدیک ربع دینار کی مالیت سے کم چیز کے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دس درہم سے کم مالیت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اس حدیث کی تاویل یوں کی ہے کہ شاید یہ اس وقت آپ نے فرمائی جب تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ چوتھائی دینار سے کم میں قطع نہیں ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں بیضہ سے انڈا مراد نہیں ہے بلکہ خود جو لڑائی میں پہنتے ہیں اور رسی سے کشتی کی بڑی رسی ان کی مالیت ربع دینار سے زائد ہوتی ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۲۴۵ اَلْحُدُوْدُ كَفَّارَةٌ۔

۴۹۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُوْنِي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ۔

باب حد قائم ہونے سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے[1]۔

ہم سے محمد بن یوسف (فریابی یا بیکندی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؓ نے انہوں نے زہریؒ سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا مجھ سے ان باتوں پر بیعت کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا چوری نہ کرنا زنا نہ کرنا اور یہ آیت (سورۂ ممتحنہ کی) پڑھی یاایہا النبی اذا جاءک المومنات اخیر آیت تک فرمایا پھر جو کوئی ان شرطوں کو پورا کرے اس کو تو اللہ کے پاس ثواب ملے گا اور جو ان گناہوں میں سے کسی گناہ میں پھنس جائے پھر اسکو (دنیا میں) سزا مل جائے (حد کھائے) تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی[2] اور جو کوئی ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے لیکن اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اس کا قصور چھپائے رکھے تو (آخرت میں) اللہ کو اختیار ہے اگر چاہے اس کا گناہ بخش دے چاہے اس کو عذاب کرے۔

بَابٌ ۲۴۶ ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ۔

۴۹۷ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا أَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُوْنَهٗ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوْا أَلَا شَهْرُنَا هٰذَا قَالَ أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُوْنَهٗ أَعْظَمُ

باب مسلمان کی پشت محفوظ ہے ہاں جب کوئی حد کا کام کرے تو اس کی پیٹھ پر مار لگا سکتے ہیں۔

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن علیؓ نے کہا ہم سے عاصم بن محمدؓ نے انہوں نے واقد بن محمدؓ سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے سنا کہ (میرے دادا) عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا لوگو! تم جانتے ہو کون سا مہینہ بڑی حرمت (ادب) کا ہے انہوں نے عرض کیا یہی مہینہ ذی الحجہ کا پھر آپؐ نے فرمایا کون سا شہر بڑی حرمت کا ہے لوگوں نے

[1] اہلحدیث اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حد لگنے سے گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ لیکن حنفیہ سے اس کے خلاف منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ حد لوگوں کی عبرت کیلئے لگائی جاتی ہے اور گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا اور احادیث صحیحہ سے اہلحدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] لیکن بزار نے مرفوعاً یوں ایت کیا میں نہیں جانتا کہ حدیں کفارہ ہیں یا نہیں اور حاکم نے اسکو صحیح کہا اس کا جواب دیا ہے کہ اول تو یہ حدیث متعدد احادیث صحیحہ کے معارض نہیں ہو سکتی کیونکہ حاکم کی تصحیح کا چنداں اعتبار نہیں ہے دوسرے یہ اس وقت کا فرمودہ ہے جب آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہوگا کہ حد سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] منیٰ میں خطبہ سنایا دسویں تاریخ میں ۱۲ منہ

حُرْمَةً قَالُوْا أَلَا بَلَدُنَا هٰذَا قَالَ أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُوْنَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوْا أَلَا يَوْمُنَا هٰذَا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيْبُوْنَهُ أَلَا نَعَمْ قَالَ وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب ۲۴۷ إِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَالْاِنْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللّٰهِ

۴۹۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ وَاللّٰهِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِيْ شَيْءٍ يُؤْتٰى إِلَيْهِ قَطُّ حَتّٰى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ۔

باب ۲۴۸ إِقَامَةِ الْحُدُوْدِ عَلَى الشَّرِيْفِ وَالْوَضِيْعِ

۴۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

عرض کیا یہی شہر (مکہ معظمہ) پھر آپ نے فرمایا کون سا دن بڑی حرمت کا ہے لوگوں نے کہا یہی دن (یعنی یوم النحر) تب آپ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور مال اور آبروئیں ایک دوسرے پر حرام کر دی ہیں مگر ہاں کسی حق کے بدل جیسے اس دن کی حرمت ہے اس شہر اس مہینے میں سن لو میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا تین بار یہی فرمایا ہر بار لوگ جواب دیتے تھے بیشک آپ نے اللہ کا حکم پہنچا دیا پھر آپ نے فرمایا دیکھو کمبختو کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ۔

باب حدوں کا قائم کرنا اور اللہ کی حرمت جو کوئی توڑے اس سے بدلہ لینا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی دو کاموں میں سے ایک کام کرنے کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو زیادہ آسان ہوتا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور خدا کی قسم آپ نے اپنی ذات کے لیے جب وہ آپ کے سامنے لایا گیا کسی سے بدلہ نہیں لیا[1]۔ البتہ اللہ کی حرمت کسی نے توڑی تو آپ اللہ کے لیے اس سے بدلہ لیتے[2]۔

باب اشراف اور کم ذات سب لوگوں پر برابر حد قائم کرنا (یہ نہیں کہ اشراف کو چھوڑ دینا)

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ اسامہ بن زیدؓ نے (جو آنحضرتؐ کے بڑے چہیتے تھے) ایک عورت کی سفارش کی[3]۔ آپ نے فرمایا (واہ واہ) تم سے پہلے جو امتیں گذریں ؤ

[1] جس نے آپ کا کوئی ذاتی قصور کیا اس کو معاف کر دیا ۱۲ منہ [2] یہ بدلہ کچھ نفسانی جذبہ نہ تھا بلکہ حکم الٰہی کی تعمیل تھی ۱۲ منہ [3] اس کا نام فاطمہ مخزومیہ تھا جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھی اس عورت نے کچھ زیور چرایا تھا جب پکڑی گئی تو لوگوں نے کہا آنحضرتؐ سے اس کی کون سفارش کر سکتا ہے کہ آپ کا ہاتھ نہ کاٹیں کسی کی جرات نہ ہوئی آخر اسامہ نے

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ فَاطِمَةُ فَعَلَتْ ذَالِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

اسی وجہ سے تو تباہ ہوئیں وہ کیا کرتے تھے کم ذات (غریب آدمی) پر تو (شرعی) حد قائم کرتے تھے اور شریف کو چھوڑ دیتے تھے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہؓ (میری بیٹی) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں[1]۔

بَابٌ ۲۴۹ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

باب جب حد کا مقدمہ حاکم تک پہنچ جائے تو پھر سفارش کرنا منع ہے۔

۵۰۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَنَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا۔

ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہؒ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کی وجہ سے بڑی فکر ہوئی (وہ چوری میں گرفتار ہوئی تھی) وہ کہنے لگے اس کے مقدمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے (تاکہ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں اور کوئی سزا دیں یا معاف کر دیں) لوگوں نے کہا بھلا اتنی جرأت اسامہؓ کے سوا اور کون کر سکتا ہے وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہیں۔ کہہ سکتے ہیں خیر اسامہؓ نے اس کے باب میں عرض کیا آپ نے (غصے سے) فرمایا ارے تو اللہ کی حد میں سفارش کرتا ہے اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ سنایا فرمایا لوگو تم سے پہلے اگلی امتیں یوں ہی تو گمراہ ہوگئیں۔ وہ کیا کرتے جب کوئی شریف آدمی ان میں چوری کرتا اس کو تو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) آدمی چوری کرتا اس پر اللہ کی حد قائم کرتے خدا کی قسم اگر فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی بھی چوری کرے تو محمدؐ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالے گا[2]۔

بَابُ ۲۵۰ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا وَفِي كَمْ يُقْطَعُ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْكَفِّ وَقَالَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں) فرمانا چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتنی مالیت کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جائے اور حضرت علیؓ نے چور کا ہاتھ پہنچے

[1] سبحان اللہ کیا عدل اور انصاف تھا ۱۲ منہ [2] حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہؓ کو ایسی باتوں سے محفوظ رکھا تھا مگر آنحضرتؐ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا کہ اگر بالفرض فاطمہؓ بھی یہ حرکت کرے تو میں اس کی بھی کچھ رعایت نہ کروں اس کا بھی ہاتھ کٹوا ڈالوں مسلمانو دیکھو اسلام کی بنا کیسی سچی معدلت اور (باقی صفحہ آئندہ)

قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا لَيْسَ إِلَّا ذٰلِكَ۔

پر سے کٹوایا[۱] اور قتادہ نے کہا[۲] اگر کسی عورت نے چوری کی اور غلطی سے اس کا بایاں ہاتھ کاٹ ڈالا گیا تو بس اب داہنا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا[۳]۔

۵۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعدؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار کی مالیت چرانے میں کاٹا جائے گا یا اس سے زیادہ مالیت میں ابراہیم بن سعدؒ کے اس حدیث کو عبدالرحمٰن ابن خالد اور زہری کے بھتیجے اور معمر نے بھی زہری سے روایت کیا[۴]۔

۵۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار یا اس سے زائد کی مالیت چرانے میں کاٹا جاوے گا۔

۵۰۳ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رضی حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے گا۔

۵۰۴ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) انصاف پروری پر قائم ہوئی تھی یہ خالص انصاف آپ کی پیغمبری کی بڑی نشانی ہے دنیا دار لوگ انصاف انصاف نام لیتے ہیں مگر جہاں اپنا کچھ فائدہ ہوا انصاف سے چشم پوشی کرتے ہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کو دار قطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو امام احمد نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] ابن مسعودؓ نے فاقطعوا ایدیھما کے بدل فاقطعوا ایمانھما پڑھا ہے یعنے ان کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ چور کا داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پہلی بار کی چوری میں پھر بایاں پاؤں کاٹا جائے گا دوسری بار کی چوری میں پھر بایاں ہاتھ تیسری بار کی چوری میں پھر داہنا پاؤں چوتھی بار کی چوری میں پھر اگر چوری کرے تو کچھ اور سزا دیں گے بعضوں نے کہا قتل کریں گے ۱۲ منہ [۴] عبدالرحمٰن بن خالد کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں اور معمر کی روایت کو امام احمدؒ نے اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ۔

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا مگر ڈھال کی قیمت میں۔

۵۰۵ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن عبدالرحمن نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

۵۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا چور کا ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم قیمت چیز میں نہیں کاٹا جاتا تھا یہ دونوں چیزیں قیمت دار ہیں[۱] اس کو وکیع اور عبداللہ بن ادریس ودی نے ہشام سے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے مرسل روایت کی۔

۵۰۷ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ

مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہ ہشام بن عروہ نے ہم کو اپنے والد سے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور کا ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم قیمت میں نہیں کاٹا جاتا تھا ان میں سے ہر ایک چیز قیمت دار تھی۔

۵۰۸ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سپر کے بدل چور کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درم تھی امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی روایت کیا[۲] اور لیث بن سعد نے یوں کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا ان کی روایت میں ثمنہ کے بدل قیمتہ ہے[۳]۔

[۱] حدیث شریف میں حجفۃ اور ترس ہے حجفہ وہ سپر جو لکڑی یا ہڈی سے چمڑہ منڈھ کر بنائی جائے اور ترس بھی ڈھال کو کہتے ہیں مگر اس میں کھالیں دلائی جاتی ہیں قسطلانی نے کہا ڈھال کی قیمت ربع دینار سے اکثر کم نہیں ہوتی ۱۲ منہ [۲] اسکو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] مطلب ایک ہی ہے اسکو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٥٠٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سپر کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درم تھی۔

٥١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درم تھی۔

٥١١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ (انس بن عیاض) نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سپر کے چور کا ہاتھ کاٹا اس کی قیمت تین درم تھی[1]

٥١٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابوصالح سے سنا کہا میں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے رسّی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے[2]

بَابُ ٢٥١ تَوْبَةِ السَّارِقِ

باب چور کی توبہ کا بیان۔

٥١٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا

---

[1] نصاب سرقہ میں جس کے چرانے سے ہاتھ کاٹا جائے بہت اختلاف ہے بعضوں نے کہا قلیل کثیر سب ہیں۔ اہل ظاہر اور خوارج اور امام حسن بصریؒ سے ایسا منقول ہے۔ ابراہیم نخعی نے کہا چالیس درم یا چار دینار ربیعہ نے کہا ایک درم۔ بعضوں نے کہا تین درم بعضوں نے کہا ربع دینار۔ شافعیہ اور اکثر اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ ربع دینار کے پانچ درم ہوتے ہیں بعضوں نے کہا دس درم امام ابوحنیفہؒ اور ثوری نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو امام بخاریؒ اخیر میں لائے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جب نصاب سرقہ میں مختلف احادیث وارد ہوئیں ہیں تو اولیٰ یہ ہے کہ اس حدیث پر عمل کریں جس میں ہر چیز کے چور پر ہاتھ کاٹنا کہا گیا ہے یعنے اہل ظاہر کے قول کو ترجیح دی اور قرآن میں بھی مطلق سارق کا لفظ ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور عورت (فاطمہ مخزومیہ) کا ہاتھ کٹوایا تھا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اس سزا کے بعد وہ عورت ہمارے پاس آیا کرتی بلکہ میں اس کو جو کام ہوتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیتی غرض اس نے توبہ کی اور خوب توبہ کی[۱]

۵۱۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذٰلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے کہا میں نے اور کئی آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے فرمایا میں تم سے ان باتوں پر بیعت لیتا ہوں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرنا اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا اپنی طرف سے کسی پر تہمت نہ اٹھانا کسی اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرنا پھر جو کوئی ان شرطوں کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی خطا کر بیٹھے پھر دنیا میں سزا پائے تو وہ اس کا کفارہ ہو جائے گی اس کو پاک کر دے گی اگر اللہ تعالیٰ اس کی خطا چھپالے تو اب (آخرت میں) اللہ کا اختیار ہو گا چاہے اس کو عذاب دے چاہے معاف کر دے امام بخاریؒ نے کہا چور ہاتھ کاٹے جانے کے بعد توبہ کرلے تو اس کی گواہی قبول ہو گی اسی طرح ہر حد میں جب توبہ کرلے تو گواہی قبول ہو گی۔

[۱] مطلب یہ ہے کہ چور اگر توبہ کرلے تو اب اس کی گواہی قبول ہو گی ۱۲ منہ۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ

اللہ کے فضل سے ستائیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب خدا چاہے تو اٹھائیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

اٹھائیسواں پارہ ۲۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْمُحَارِبِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

کتاب ان کافروں اور مرتدوں کے احکام میں جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوْا أَوْ يُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے پھرتے ہیں[1] یہ ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا پھانسی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے یعنی داہنے بائیں کاٹے جائیں یا جلاوطن دریا قیدی کیے جائیں[2]

۵۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوْا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابو قلابہ جرمی نے انھوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا عکل قبیلے کے چند آدمی (تین سے دس تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اسلام قبول کیا پھر مدینہ کی ہوا ان کو ناموافق آئی (پیٹ پھول گئے) آخر آنحضرتؐ نے (علاج کے طور پر) ان کو یہ حکم دیا تم زکوٰۃ کے اونٹوں میں (جو شہر کے باہر رہتے تھے) چلے جاؤ۔ ان کا دودھ موت پیو انہوں نے ایسا ہی کیا جب بھلے چنگے

---

[1] مسافروں کو لوٹتے ہیں ڈاکہ مارتے ہیں رہزنی کرتے ہیں ۱۲ منہ [2] امام ابو حنیفہؒ نے نفی من الارض کے معنی قید اور حبس کے رکھے ہیں اور دوسرے لوگوں نے ملک بدر یعنی جلاوطن اور اخراج کے مطلب یہ ہے کہ حاکم اسلام کو اختیار ہے ان سزاؤں میں سے جو سزا مناسب سمجھے دے جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ان مسلمانوں کے باب میں ہے جو ملک میں ڈاکہ اور رہزنی اور فساد مچائیں بعضوں نے کہا کافروں اور مرتدوں کے باب میں یہ آیت اتری جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کی تھی امام بخاریؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا۔

باب ۲۵۲ لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا۔

۵۱۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ الْعُرَنِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا۔

باب ۲۵۳ لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّونَ الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا۔

۵۱۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا

ہوئے تو اسلام سے پھر گئے اور چرواہوں کو جان سے مار کر اونٹ بھی بھگا لے گئے آپ نے ان کے تعاقب میں (بیس سواروں کو) بھیجا وہ گرفتار ہو کر آئے آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں سیدھے الٹے کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی ان کے زخم تلے نہیں گئے[۱] یہاں تک کہ (تڑپ تڑپ کر) مر گئے[۲]

باب آپ نے مرتد لڑنے والوں کے زخم داغے (تلے) نہیں یہاں تک کہ وہ (خون بہہ بہہ کر) مر گئے۔

ہم سے محمد بن صلت ابو یعلی توزی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے اوزاعی نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ کے لوگوں کو داغا نہیں یہاں تک کہ وہ (خون بہتے بہتے) مر گئے[۳]

باب مرتد لڑنے والوں کو پانی بھی نہ دینا یہاں تک کہ پیاس سے مر جائیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے وہیب بن خالد سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عکل قبیلے کے کچھ لوگ (سنہ ۶ ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یہ لوگ مسجد کے سائباں میں ٹھہرے وہیں رہا کرتے تھے ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم کو دودھ منگوا دیجئے[۴] آپ نے فرمایا دودھ کہاں سے لاؤں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم پیغمبر صاحب کے اونٹوں میں چلے جاؤ (وہیں چند روز رہو دودھ پیو) آخر وہ اونٹوں میں چلے گئے اور دودھ اور موت

---

۱ تاکہ خون بند ہو جاتا بلکہ یوں ہی چھوڑ دیے گئے ۱۲ منہ ۲ یہ حدیث اوپر کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے آپ نے ایسی سخت سزا جو ان کو دی درحقیقت ہزاروں لاکھوں آدمیوں پر رحم کیا ان کی جان بچائی ۱۲ منہ ۳ کیونکہ ان کا مارنا مقصود تھا ۱۲ منہ ۴ کیونکہ اپنے ملک میں ہم دودھ پر گزارہ کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

وَسَمِنُوْا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيْخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ فَاَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ اُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا سُقُوْا حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

پینے لگے اچھے تندرست اور موٹے تازے ہو گئے (اس احسان کا بدلہ یہ کیا کہ) چرواہے کو جان سے مار ڈالا اور اونٹ بھی ہانک لے گئے[1] ایک چلانے والے نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے تلاش کرنے والے سواروں کو ان کے پیچھے روانہ کیا ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو کر آئے آپ نے حکم دیا سلائیاں گرم کی گئیں وہ ان کی آنکھوں میں پھرائی گئیں پھر اُلٹے سیدھے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے ان کو داغا نہیں (خون بہنے دیا) اس کے بعد مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دیئے گئے (پیاس کے مارے) پانی مانگتے تھے لیکن کسی نے پانی نہ دیا یہاں تک کہ مر گئے۔ ابو قلابہ (راوی) نے کہا ان لوگوں نے (بڑے بڑے سخت جرم کیے تھے) اونٹوں کی چوری چرواہے کو (ناحق) جان سے مار ڈالا اللہ اور اس کے رسول سے لڑنا[2]

بَابٌ ۲۵۴ سَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ الْمُحَارِبِيْنَ

باب مرتد لڑنے والوں کی آنکھوں میں سلائی پھروانا۔

۵۱۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ اَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَشَرِبُوْا حَتّٰى بَرِءُوْا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ میں سمجھتا ہوں عکل کا لفظ کہا مدینے میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند دودھیل اونٹنیاں دلوائیں اور فرمایا ان کو لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ ان کا دودھ موت پیو (کیونکہ وہ بیمار ہو گئے تھے) انہوں نے ایسا ہی کیا دودھ موت پیتے رہے جب بھلے چنگے ہوئے تو (نیکی برباد گناہ لازم) چرواہے (بیچارے) کو جان سے مار ڈالا اور اونٹنیاں ہنکا کر لے بھاگے یہ خبر صبح سویرے آپ کو پہنچی آپ نے

[1] کہ اس طرح اونٹ لے کر بھاگے جاتے ہیں ۱۲ منہ [2] اسلام سے پھر جانا نیکی کے بدل برائی نمک حرامی جس رکابی میں کھائیں اسی میں چھید کرنا۔ تو ایسے نمک حراموں بدمعاشوں کے لیے ایسی ہی سخت سزا واجبی تھی تاکہ دوسروں کو عبرت ہو ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ آثَارِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيْءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَأُلْقُوْا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

سواروں کو (جن کے افسر کرز بن جابر تھے) ان کے تعاقب میں بھیجا یا ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو کر آئے آپ نے حکم دیا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی اور مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دیئے گئے پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا گیا (یہاں تک کہ مر گئے) ابو قلابہ راوی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چوری کی خون کیا ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی۔

بَابٌ ۲۵۵ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ۔

باب جو شخص بے حیائی کے کام (جیسے زنا غلام وغیرہ) چھوڑ دے اس کی فضیلت۔

۵۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِيْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلٰى نَفْسِهَا قَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ (عاطفت) میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا دوسرا کوئی سایہ نہ ہو گا ایک تو عادل بادشاہ کو دوسرے اس جوان کو جو جوانی کی اُمنگ سے اللہ کی عبادت میں مشغول رہا (گناہوں سے پرہیز کرتا رہا اسی حال میں مرا) تیسرے اس شخص کو جس نے تنہائی (خلوت) میں اللہ کو یاد کیا اور (خوف خدا سے) اس کے آنسو جاری ہو گئے چوتھے اس شخص کو جس کا دل مسجد سے لگا رہتا ہے[1] پانچویں ان دو شخصوں کو جنہوں نے خالص خدا کی رضامندی کے لیے آپس میں محبت رکھی[2] چھٹے اس مرد کو جس کو ایک عالی خاندان خوبصورت عورت نے حرامکاری کے لیے بلایا لیکن اس نے (قبول

[1] ایک نماز پڑھ کر آتا ہے تو دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہے ۱۲ منہ [2] نہ کسی دنیاوی غرض یا مطلب سے۔ ہمارے زمانہ میں اس قسم کی محبت تو بالکل مفقود ہو رہی ہے اگر الا ماشاء اللہ شاذونادر کہیں نکلے تو شاید اہل حدیث میں آپس میں ہو باقی جس فرقہ میں دیکھو۔ اللہ کے لیئے محبت رکھنے والے بالکل عنقا ہو رہے ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ۔

نہ کیا) کہنے لگا میں اللہ سے ڈرتا ہوں ساتویں اس شخص کو جس نے نفل صدقہ اتنا چھپا کر دیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی جو داہنے ہاتھ نے دیا اس کی خبر نہ ہوئی۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے اپنی شرمگاہ اور اپنی زبان کا ضامن[1] ہو تو میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں[2]۔

بَابٌ ۲۵۲ إِثْمِ الزُّنَاةِ

باب زنا کرنے والوں کا گناہ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) فرمایا اور زنا نہیں کرتے اور (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمایا زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو کیونکہ زنا بڑی بے حیائی اور بڑی بدچلنی ہے۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَزْنُونَ ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۔

۵۲۱۔ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَ إِمَّا قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا

ہم سے داؤد بن شبیب نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم کو انس نے خبر دی انہوں نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد پھر تم سے کوئی اس کو بیان نہیں کرے گا[3] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں یہ ہے یا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک یہ باتیں نہ لیں دین کا علم دنیا سے اٹھ جانا اور جہالت پھیل جانا[4]، شراب کا استعمال بہت ہونا، زنا علانیہ ہونا، مردوں

---

[1] شرمگاہ سے حرام کاری نہ کرے اور زبان سے برے الفاظ نہ نکالے ۱۲ منہ [2] اکثر گناہ دنیا میں انہی دونوں چیزوں سے صادر ہوتے ہیں جس نے ان دونوں کو بند میں رکھا وہ کامیاب ہوگیا ۱۲ منہ [3] یعنی ایسا شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، کیونکہ انسؓ سب صحابہ کے بعد بصرے میں مرے ۱۲ منہ [4] جیسے ہمارے زمانہ میں ہو رہا ہے فیصدی ایک مسلمان بھی ایسا نہیں نکلتا جو اپنے بچوں کو دین کا علم سکھائے جس کو دیکھو بس دنیا کمانے کی فکر میں ہے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس نے اس زمانہ میں دین کی کتابوں کے اردو میں ترجمے کرا دیئے، اگر یہ ترجمے نہ ہوئے ہوتے تو شاید دین کی باتیں جاننے والا ہزار مسلمانوں میں ایک بھی نہ نکلتا کیونکہ عربی زبان کی تحصیل کرنے والے بہت کم لوگ ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

٥٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهَا فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

٥٢٣- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّالتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ۔

٥٢٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ وَّ

کی کی عورتوں کی اتنی کثرت کہ پچاس عورتوں کی خبر ایک مرد لیا کرے گا[1]۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم کو اسحاق بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو فضیل بن غزوان نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اور قاتل جس وقت مسلمان کو قتل کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا[2]، عکرمہ نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا ایمان کیسے الگ ہو جاتا ہے، انہوں نے کہا اس طرح سے پہلے انگلیوں کو قینچی کیا پھر نکال لیں اور کہا اگر وہ توبہ کرتا ہے تو پھر ایمان اس میں اس طرح لوٹ کر آجاتا ہے انگلیوں کو قینچی کیا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا، اور شرابی جب شراب پیتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا پر ان سب آدمیوں کے لئے توبہ کا موقع باقی ہے[3]۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور بن معتمر اور

---

[1] قسطلانی نے کہا شاید یہ اس زمانہ میں ہوگا جب زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا اس وقت کے لوگ جہالت سے پچاس پچاس عورتیں رکھیں گے میں کہتا ہوں یہ امر تو ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے۔ بہت سے رئیس اور امیر لوگ باوجودیکہ ایک عورت کو بھی سنبھالنے کی قوت نہیں رکھتے لیکن ہوس کے مارے انہوں نے سو سو دو دو سو بلکہ ہزار ہزار بی بیاں اور خواصین رکھ چھوڑی ہیں اللہ ان کو ہدایت کرے ۱۲ منہ

[2] ان گناہوں کے وقت ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] توبہ کریں تو پھر مومن ہو سکتے ہیں، اس حدیث سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوا کہ ایمان میں اعمال صالحہ داخل ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ دَعْهُ دَعْهُ۔

سلیمان اعمش دونوں نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے میسرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا برابر والا کسی اور کو ٹھیرائے حالاں کہ تجھ کو اللہ ہی نے پیدا کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا گناہ آپ نے فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ ان کو کھلانا پلانا پڑے گا میں نے عرض کیا پھر کون سا گناہ آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جورو سے زنا کرے، یحییٰ بن سعید قطان نے کہا، اور ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے واصل بن حبان نے، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر یہی حدیث نقل کی عمرو بن علی فلاس نے کہا میں نے یہ حدیث[1] عبدالرحمان بن مہدی سے بیان کی، عبدالرحمان بن مہدی نے ہم سے یہ حدیث یوں نقل کی تھی[2] سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش اور منصورؒ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو میسرہ سے تو انہوں نے کہا اس سند کو جانے بھی دے جانے بھی دے (چھوڑ دے)۔

بَابُ ۲۵۷ رَجْمِ الْمُحْصَنِ

باب محصن[3] کو زنا کی علت میں سنگسار کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ زَنٰى بِأُخْتِهِ حَدُّهُ حَدُّ الزَّانِي۔

اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بہن سے زنا کرے تو اس پر زنا کی حد پڑے گی[4]

---

[1] جس میں ابو میسرہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ [2] جس میں ابو وائل اور عبداللہ بن مسعودؓ کے بیچ میں ابو میسرہ کا واسطہ نہیں ہے ۱۲ منہ [3] محصن اس کو کہتے ہیں جو نکاح صحیح کر کے جماع کر چکا ہو ایسا شخص اگر زنا کرے تو ہماری شریعت میں اس کو پتھروں سے مار ڈالنا یعنی رجم کرنا چاہیئے ۱۲ منہ [4] اگر غیر محصن ہے تو سو کوڑے پڑیں گے اگر محصن ہے تو سنگسار کیا جائے گا یہ قول لا کر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا کہ جو کوئی محرم عورت سے زنا کرے وہ قتل کیا جائے اور ابوداؤد اور دارقطنی نے براءؓ سے نکالا میں اپنے ماموں سے ملا ان کے ساتھ ایک جھنڈا تھا انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا ہے اس لئے کہ میں ایک شخص کو قتل کروں جس نے اپنے باپ کی جورو سے نکاح کر لیا ہے۔ ہمارے امام احمد بن حنبل اسی کے قائل ہیں کہ محرم سے زنا کرنے کی سزا قتل ہے محصن ہو یا غیر محصن

besturdubooks.wordpress.com

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حِيْنَ رَجَمَ الْمَرْاَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلمہ بن کہیل نے کہا میں نے شعبی سے سنا وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے تھے جب انہوں نے جمعہ کے دن ایک عورت (شراحہ ہمدانیہ) کو رجم کیا تو کہنے لگے میں نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق رجم کیا۔[1]

۵۲۶۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ هَلْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَبْلَ سُوْرَةِ النُّوْرِ اَمْ بَعْدُ قَالَ لَا اَدْرِيْ

مجھ سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے پوچھا سورۂ نور کے اترنے سے پہلے[2] یا اس کے بعد انہوں نے کہا یہ مجھ کو معلوم نہیں۔[3]

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ اَنَّهُ قَدْ زَنٰى فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ اُحْصِنَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک شخص اسلم قبیلے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (ماعز نامی) اس نے بیان کیا کہ میں نے زنا کی اور چار بار زنا کا اقرار کیا (اپنے اوپر گواہی دی) تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رجم (سنگسار کرنے کا حکم دیا وہ رجم کیا گیا وہ محصن تھا۔[4]

بَابٌ ۲۵۸ لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُوْنُ وَالْمَجْنُوْنَةُ

باب اگر دیوانہ یا دیوانی زنا کرے تو اس کو رجم نہ کرینگے[5]

---

[1] اسمٰعیلی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہ کی کتاب کے موافق کوڑے لگادئیے ہمارے امام احمد اور بعض علماء کا یہی قول ہے کہ زانی محصن کو پہلے سو کوڑے لگائیں گے پھر کوڑے لگا کر رجم کریں گے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کوڑے نہ لگائیں صرف رجم کردیں گے امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز اسلمی کو رجم کرایا اس میں کوڑے مارنے کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ [2] جس میں زنا میں سو کوڑے لگانے کا حکم ہے ۱۲ منہ [3] گو عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو اس کا علم نہ ہو مگر دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے اس سورت کے اترنے کے بعد رجم کیا کیونکہ سورۂ نور ۳ھ یا ۴ھ یا ۵ھ ہجری میں اتری اور ابو ہریرہؓ خود ایک رجم میں شریک تھے حالانکہ ابو ہریرہؓ ۷ھ ہجری میں مسلمان ہوئے ہیں بعد جنگ خیبر کے تو سورۂ نور کی آیت خاص ہوگی غیر محصن سے اور یہ تخصیص حدیث مشہور سے جائز ہے رجم کی حدیث مشہور ہے علاوہ اس کے قرآن کی آیت میں رجم موجود تھا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا اخیر تک مگر اس آیت کی تلاوت منسوخ ہوگئی اور حضرت عمرؓ نے برسر منبر فرمایا رجم اللہ کی کتاب میں ہے ایسا نہ ہو آئندہ کوئی شخص یہ کہے میں رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حضرت عمرؓ اور علیؓ نے اپنی اپنی خلافتوں کے زمانہ میں برابر رجم کیا اس لئے جو کوئی اس کا انکار کرے وہ بدعتی اور گمراہ ہے ۱۲ منہ [4] یعنی اس کا نکاح ہو چکا تھا ۱۲ منہ [5] جب جنون کی حالت میں زنا کے مرتکب ہوں اگر زنا کے بعد دیوانے ہو جائیں تو رجم میں دیر نہ کریں گے مگر کوڑے اس وقت تک نہ ماریں گے جب تک ان کی دیوانگی رفع نہ ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى رَدَّدَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهِ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَاَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ۔

بَابٌ ۲۵۹ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

اور حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں ایک تو دیوانہ جب تک سیانا نہ ہو دوسرے بچہ جب تک جوان نہ ہو تیسرے سونے والا جب تک بیدار نہ ہو۔[1]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ اور سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (ماعز بن مالک اسلمی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے اس نے آپ کو آواز دی کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اس نے یہی کہا جب چار بار اس نے اپنے اوپر گواہی دی (چار بار اقرار کیا) تو آپ نے اُس کو اپنے پاس بلایا پوچھا کیا تجھ کو جنون ہے (تو دیوانہ ہے) وہ کہنے لگا نہیں (میں دیوانہ نہیں ہوں) آپ نے فرمایا کیا [illegible] ہے (تیرا نکاح ہو چکا ہے) اس نے کہا جی ہاں آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو لے جاؤ سنگسار کرو ابن شہاب نے کہا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جابر بن عبداللہ سے سُنا ہے (یعنے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے) جابر نے کہا میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا ہم لوگوں نے عیدگاہ میں لے جا کر اس کو رجم کیا جب اس کو پتھروں کی مار سے بیقراری ہوئی تو لگا بھاگنے (ہم اس کے پیچھے چلے) مدینہ کے پتھریلے میدان میں اس کو پایا اور رجم کر ڈالا۔[2]

باب زنا کرنے والے کے لئے پتھروں کی سزا ہے

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے

[1] اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک عورت دیوانی لائی گئی وہ حاملہ بھی تھی اس نے زنا کرائی تھی حضرت عمرؓ نے اس کو رجم کرنا چاہا اس وقت حضرت علیؓ نے یہ حدیث سنائی حضرت عمرؓ نے کہا تم سچ کہتے ہو اس کو چھوڑ دیا اس کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان نے بھی نکالا ان کی روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ وہ حاملہ تھی ۱۲ منہ

[2] مارے پتھروں کے مار ڈالا ایک روایت میں یوں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کا قصور معاف کر دیتا اس کو ابوداؤد نے نکالا اور حاکم اور ترمذی نے صحیح کہا اسی حدیث سے شافعیہ نے حجت لی ہے کہ اگر رجم اقرار کی بنا پر ہو رہا ہو اور وہ بھاگے تو رجم ساقط ہو گا مالکیہ کے نزدیک ساقط نہ ہو گا بلکہ اس کے پیچھے پڑ کر اس کو رجم کر ڈالیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

بَابُ ۲۶ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ

ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص اور عبد ابن زمعہ نے (عبد الرحمٰن ایک بچہ میں جھگڑا کیا[1]۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا عبد بن زمعہ یہ بچہ تو لے بچہ اسی کو ملے گا جس کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے وہ پیدا ہو سودہ تو اس بچہ سے پردہ کر امام بخاری نے کہا اس حدیث میں قتیبہ نے لیث سے اتنا اور زیادہ کیا ہے۔ زنا کرنے والے پر پتھر پڑیں گے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اسی کو ملتا ہے جس کی جورو یا لونڈی سے وہ پیدا ہو اور حرام کار کے لئے پتھر ہیں۔

باب بلاط میں رجم کرنا[2]

ہم سے محمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن مخلد نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی (نام نامعلوم) اور ایک یہودن (بسرہ نامی) لائے گئے انہوں نے بدکاری کی تھی آنحضرت نے یہودیوں سے پوچھا تم اپنی کتاب (تورات شریف) میں اس کی سزا کیا پاتے ہو وہ کہنے لگے ہمارے عالموں (مولویوں) نے تو منہ کالا کرنا دم کی طرف منہ کرکے سوار کرانا[3] اس کی سزا فرمائی ہے یہ سن کر عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یا رسول اللہ توراۃ شریف تو ان سے منگوالیے (آپ نے منگوائی) وہ آئی ایک یہودی نے کیا کیا رجم کی آیت پر تو اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد کی آیتیں پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت اس

---

[1] جو زمعہ کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ۱۲ منہ [2] بلاط ایک مقام کا نام تھا مسجد نبوی کے سامنے وہاں پتھروں کا فرش تھا ۱۲ منہ [3] یعنے گدھے پر دُم کی طرف منہ کرکے بٹھانا اور پھرانا بعضوں نے کہا تجبیہ کے معنے یہ ہیں کہ ایک جانور پر زانی اور زانیہ کو اس طرح بٹھانا کہ ایک کا منہ ایک طرف رہے اور دوسرے کا دوسری طرف بعضوں نے کہا جھکا کر کھڑا کرانا جیسے رکوع کرتے ہیں ۱۲ قسطلانی۔

besturdubooks.wordpress.com

تَحْتَ يَدِهٖ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَاَيْتُ الْيَهُوْدِيَّ اَحْنٰى عَلَيْهَا۔

بَابُ[۲۶] الرَّجْمِ بِالْمُصَلّٰى

۵۳۲۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّآ اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّصَلّٰى عَلَيْهِ لَمْ يَقُلْ يُوْنُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

کے ہاتھ تلے نکل آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ دونوں رجم کیے گئے عبداللہ بن عمر کہتے ہیں دونوں بلاط پاس رجم کیے گئے اور میں نے دیکھا یہودی یہودن پر جھک گیا تھا[عہ]۔

باب عیدگاہ میں رجم کرنا[۱]۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے ایک شخص اسلم قبیلے کا (ماعز بن مالک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، یہاں تک کہ اس نے چار بار اپنے اوپر گواہی دی (چار بار زنا کا اقرار کیا) تب آپ نے اس سے پوچھا کہیں تو دیوانہ تو نہیں ہے وہ کہنے لگا نہیں پھر آپ نے پوچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے کہنے لگا۔ جی ہاں پھر آپ نے اس کے رجم کرنے کا صحابہ کو حکم دیا وہ عیدگاہ میں رجم کیا گیا جب پتھروں کی مار اس کو لگی تو بھاگ نکلا لیکن لوگوں نے پتھریلے میدان میں اس کو پکڑ پایا وہاں مارا یہاں تک کہ مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اچھا کلمہ کہا اور اس پر جنازے کی نماز پڑھی[۲] یونس اور ابن جریج نے زہری سے فصلی علیہ کا لفظ بیان نہیں کیا۔

---

[۱] یعنی عیدگاہ کے پاس یا خود عیدگاہ میں کیونکہ عیدگاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں آنے کا حکم دیا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [۲] ایک روایت میں یوں ہے کہ نہیں پڑھی مگر اثبات مقدم ہے نفی پر اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ امام بھی اس پر نماز پڑھے، اور امام احمد سے یہ منقول ہے کہ امام اور اہل فضل کو اس پر نماز پڑھنا مکروہ ہے باقی لوگ پڑھ لیں لیکن غامدیہ کی حدیث میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ماعز کے حق میں بھی فرمایا کہ کوئی توبہ ماعز کی توبہ سے افضل نہیں ہے ایک روایت میں ہے ماعز نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت پر بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو نسائی کی روایت میں یوں ہے میں نے ماعز کو دیکھا وہ بہشت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے عیش کر رہا ہے۔ سبحان اللہ گو ماعز سے ایک قصور ہو گیا مگر اس قصور کی انہوں نے ایسی تلافی کی کہ باوجود شاید اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ کی اور خوشی سے توبہ کر کے جان دی میرے نزدیک تو تمام جہان کے درویشوں اور فقیروں سے جو صحابی نہیں ہیں ماعز کا مرتبہ کہیں افضل اور اعلیٰ ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ۔

[عہ] اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۶۶۲ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا دُوْنَ الْحَدِّ فَاَخْبَرَ الْاِمَامَ فَلَا عُقُوْبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ اِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا قَالَ عَطَاءٌ لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ مِمَّ ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِامْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ لَهٗ تَصَدَّقْ قَالَ مَا

باب۔ اگر کسی نے حد سے کم درجہ کا کوئی گناہ کیا[1] پھر امام سے مسئلہ پوچھنے آیا اس کو خبر دی تو اب توبہ کے بعد اس کو کوئی سزا نہ دی جائیگی عطا ابن ابی رباح نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی[2] اور ابن جریج نے کہا کہ آنحضرت نے اس کو کوئی سزا نہیں دی (سلمہ بن صخر کو) جس نے دن کو رمضان میں جماع کیا تھا[3] اور حضرت عمرؓ نے اس شخص (قبیصہ بن جابر) کو کوئی سزا نہیں دی جس نے (احرام کی حالت میں) ہرن کا شکار کر لیا تھا (بلکہ ایک بکری قربانی کرنے کا حکم دیا اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا) اور اسی باب میں وہ حدیث مروی ہے جو ابو عثمان نہدی سے روایت کی ابن مسعودؓ[4] سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ بن صخر یا اور کسی) نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا تجھ کو ایک بردے کا مقدور ہے وہ کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے وہ کہنے لگا نہیں فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے اور لیث بن سعد نے عمرو بن حارث سے روایت کی[5] انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ بن صخر یا اور کوئی) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میں تو (دوزخ کی آگ میں) جل چکا آپ نے فرمایا کیوں، کیا ہوا کہنے لگا میں رمضان میں اپنی جورو سے لگ گیا آپ نے فرمایا تو صدقہ دے کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے پھر بیٹھ گیا اتنے

---

[1] مثلاً اجنبی عورت کا بوسہ لیا یا اُس سے مساس کیا ۱۲ منہ [2] جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھ سے ایک خطا ہو گئی اور اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی، آپ نے فرمایا نماز تیرے گناہ کا کفارہ ہو گئی ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [4] بعضے نسخوں میں ابن مسعود کے بدل ابو مسعود ہے۔ وہ غلط ہے۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا اس وقت یہ آیت اُتری اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ۱۲ منہ [5] اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں اور طبرانی نے اوسط میں وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عِنْدِیْ شَیْءٌ فَجَلَسَ وَ اَتَاہُ اِنْسَانٌ یَسُوْقُ حِمَارًا وَّ مَعَہٗ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَآ اَدْرِیْ مَا ھُوَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ ھَآ اَنَا ذَا قَالَ خُذْ ھٰذَا فَتَصَدَّقْ بِہٖ قَالَ عَلٰٓی اَحْوَجَ مِنِّیْ مَا لِاَھْلِیْ طَعَامٌ قَالَ فَکُلُوْہُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ اَبْیَنُ قَوْلُہٗ اَطْعِمْ اَھْلَکَ۔

بَابٌ ۲۶۳ اِذَا اَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ یُبَیِّنْ ھَلْ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّسْتُرَ عَلَیْہِ

۵۳۴ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْکِلَابِیُّ حَدَّثَنَا ھَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ قَالَ وَلَمْ یَسْاَلْہُ عَنْہُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَامَ اِلَیْہِ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ صَلَّیْتَ مَعَنَا قَالَ

میں ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک گدھا ہانکتا ہوا اس پر کھانا لدا تھا عبدالرحمٰن بن قاسم نے جو اس حدیث کا راوی ہے یہ کہا معلوم نہیں اس پر کون سا کھانا تھا[1] خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو دوزخ میں جل چکا کہاں ہے اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا چل یہ کھانا لے جا اور اس کو خیرات کر دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کس کو خیرات کروں اس کو نا جو ہم سے زیادہ محتاج ہو، میرے گھر والوں کے پاس ذرا بھی کھانا نہیں ہے، آپ نے فرمایا اچھا تم ہی لوگ کھالو امام بخاری نے کہا پہلی حدیث[2] زیادہ صاف ہے اس میں یوں ہے اچھا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔

باب اگر کوئی شخص امام کے سامنے گول گول بیان کرے کہ میں نے حد کا جرم کیا ہے تو کیا امام اسکی پردہ پوشی کر سکتا ہے[3]

مجھ سے عبدالقدوس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم کلابی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص (ابوالیسر کعب بن عمرو) آپکے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حد کا ایک گناہ کیا ہے مجھ کو حد لگایئے آپ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا (کونسا گناہ کیا ہے) اتنے میں نماز کا وقت آگیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے ایک حدی گناہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھ کو سزا دیجئے، آپ نے فرمایا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ کہنے لگا جی ہاں پڑھی تو سہی، آپ نے

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے کھجور لدی تھی ۱۲ منہ [2] جو ابوعثمان نہدی سے مروی ہے ۱۲ منہ [3] یا صاف پوچھنا ضرور ہے کونسا جرم کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نعم قال فان الله قد غفر لك ذنبك او قال حدك

باب ۲۶۴ هل يقول الامام للمقر لعلك لمست او غمزت۔

۵۳۵۔ حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا وهب بن جرير حدثنا ابي قال سمعت يعلى بن حكيم عن عكرمة عن ابن عباس قال لما اتى ماعز بن مالك النبي صلى الله عليه وسلم قال له لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا يا رسول الله قال انكتها لا يكني قال فعند ذلك امر برجمه۔

باب ۲۶۵ سؤال الامام المقر هل احصنت۔

۵۳۶۔ حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن ابن المسيب وابي سلمة ان ابا هريرة قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل من الناس وهو في المسجد فناداه يا رسول الله اني زنيت يريد نفسه فاعرض عنه النبي صلى الله عليه وسلم فتنحى لشق وجهه الذي اعرض قبله فقال يا رسول الله اني زنيت

فرمایا بس اللہ تعالےٰ نے تیرے گناہ یا تیری سزا کو معاف کر دیا۔[1]

باب جو شخص زنا کا اقرار کرے تو حاکم کا اُس سے یوں پوچھنا نہیں تو نے مساس کیا ہوگا یا آنکھ سے اشارہ کیا ہوگا۔[2]

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے والد (جریر بن حازم) نے کہا میں نے یعلےٰ بن حکیم سے سنا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب ماعز بن مالک اسلمیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (انہوں نے زنا کا اقرار کیا) تو آپ نے ان سے پوچھا شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا یا آنکھ سے دیکھا ہوگا انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ نے صاف صاف پوچھا کیا تو نے اس سے دخول کیا (انہوں نے کہا جی ہاں) جب آپ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

باب زنا کا اقرار کرنے والے سے یہ پوچھنا کیا تیرا نکاح ہو چکا ہے؟ اور نکاح کے بعد صحبت کر چکا ہے؟[3]

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہؓ سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور پکار کر کہنے لگا، یا رسول اللہ میں نے زنا کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا وہ اس طرف سے آیا جدھر آپ نے منہ پھیر لیا تھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کی آپ نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا پھر وہ

۱؎ بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اگر کوئی حدی گناہ کر کے توبہ کرتا ہوا امام یا حاکم کے سامنے آئے تو اس پر سے حد ساقط ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا اس شخص نے کوئی صغیرہ گناہ کیا تھا کیونکہ نماز یا وضو سے وہی گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو صغیرہ ہیں۔ میں کہتا ہوں برزنجی کی روایت میں اس کی تصریح ہے کہ یہ گناہ زنا تھا بعضوں نے یوں تاویل کی ہے شاید اس نے مقدمات زنا کو بھی زنا سمجھا واللہ اعلم ۱۲ منہ ۲؎ اس کو تلقین کہتے ہیں اکثر علماء نے اس کو مستحب سمجھا ہے کہ امام اقرار کرنے والے سے یوں پوچھے کیونکہ شاید اس کو دھوکا ہوا ہو اس نے ان چیزوں کو بھی زنا سمجھا ہو ۱۲ منہ ۳؎ یہ پوچھنا جب ضرور ہے جب امام کو اس کے محصن ہونے کا علم نہ ہو اگر علم ہو تو ضرور نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ۔

آیا ادھر سے جدھر آپ نے منہ پھرایا تھا اور کہنے لگا یارسول اللہ میں نے زنا کی جب چار بار اس نے زنا کا اقرار کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پاس بلایا پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے کہنے لگا نہیں یارسول اللہ میں دیوانہ نہیں ہوں آپ نے پوچھا اچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ اس وقت آپ نے صحابہ کو حکم دیا اس کو لے جاؤ اور رجم کر ڈالو ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جابر بن عبداللہ سے سنا (یعنے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے) جابر نے کہا میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا ہم نے عیدگاہ میں لے جا کر اس کو رجم کیا جب پتھروں کی چوٹ اس کو لگی تو بھاگ نکلا ہم لوگ اس کے پیچھے ہوئے اور مدینہ کی پتھریلی زمین میں اس کو پکڑ پایا مارے پتھروں کے مار ڈالا[1]

باب ۲۶۶ الِاعْتِرَافِ بِالزِّنَا

باب زنا کا اقرار کب معتبر ہوگا؟[2]

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا یہ حدیث ہم نے زہری کے منہ سے سن کر یاد رکھی کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد سے سنا ان دونوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یارسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا مقدمہ فیصل کر دیجئے یہ سن کر اس کا دشمن (یعنے دوسرا فریق) کھڑا ہوا وہ ذرا اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہنے لگا جی ہاں یارسول اللہ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اور مجھے مقدمہ بیان کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر اس نے کہا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس شخص (فریق ثانی) پاس نوکر

[1] لوگ تو اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تھے لیکن عبداللہ بن انیس نے اونٹ کی ایک ہڈی اس کو ماری وہ مر گیا، دوسری روایت میں یوں ہے کہ اور لوگوں نے بھی مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا ۱۲ منہ [2] یعنے کم سے کم چار بار اقرار کرنا ضرور ہے جیسے ماعز نے چار بار اقرار کیا اس وقت آپ ان کی طرف مخاطب ہوئے حنفیہ اور حنابلہ کا قول یہی ہے، اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے، کیونکہ ہر ایک اقرار ایک ایک گواہ کے قائم مقام ہے، اور شافعیہ اور مالکیہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ایک بار بھی اقرار کرنا کافی ہے ۱۲ منہ

فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشُكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ أَلَا

تھا اس نے کیا کیا اس کی جورو سے زنا کی[1] میں نے سو بکریاں اور ایک غلام دے کر اپنے بیٹے کو (اس کے ہاتھ سے) چھڑا لیا اس کے بعد میں نے کئی عالموں[2] سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بیان کیا تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑنا چاہئیں اور ایک برس تک دیس نکالا اور اس کی جورو پر رجم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دوں گا سو بکریاں اور ایک غلام جو تو نے دیا ہے وہ سب پھیر لے (تیرا مال ہے) تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے، ایک برس تک پردیس میں رہنا ہوگا اور انیس (بن ضحاک) تو ایسا کر صبح کو اس دوسرے شخص کی جورو کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے[3] تو اس کو رجم کر پھر اس عورت نے اقرار کر لیا تو انیس نے اُسے رجم کیا علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا جس شخص کا بیٹا تھا اس نے یوں نہیں کہا کہ عالموں نے مجھ سے بیان کیا کہ تیرے بیٹے پر رجم ہے انہوں نے کہا مجھ کو اس میں شک ہے کہ زہری سے میں نے یہ سنا ہے یا نہیں اس لئے میں نے کبھی اس کو بیان کیا کبھی (نہیں بیان کیا) سکوت کیا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمر کہتے تھے میں ڈرتا ہوں، کہیں بہت زمانہ گزر جائے، اور لوگ یہ کہنے لگیں ہم کو تو اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں رجم کا حکم نہیں ملتا پھر اللہ نے جو حکم ٹھہرایا ہے اس کو چھوڑ کر گمراہ بن جائیں دیکھو سُن لو جو مسلمان محصن ہو کر زنا کرے، اور زنا پر گواہ قائم ہو جائیں یا عورت کا حمل نمود ہو یا زنا کرنے والا اقرار کرے تو اس کو رجم کریں گے سفیان نے کہا مجھے تو یہ حدیث اسی طرح یاد ہے سن لو آنحضرت صلی اللہ

[1] جورو کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [3] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے گویا امام بخاری نے وہی مذہب اختیار کیا کہ زنا کا اقرار ایک بار کرنا کافی ہے کیونکہ اس حدیث میں آپ نے یوں نہیں فرمایا، اگر چار بار اقرار کرے۔ مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اس سے نفی بھی نہیں نکلتی اور ممکن ہے کہ انیس کو زنا کے اقرار کا حکم معلوم ہو کہ چار بار کرنا چاہیئے، اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت نہیں کی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ

بَابُ ۲۶۷ رَجْمِ الْحُبْلٰی مِنَ الزِّنَآ إِذَآ أَحْصَنَتْ

۵۳۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَیْنَمَآ أَنَا فِیْ مَنْزِلِہٖ بِمِنًی وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْٓ اٰخِرِ حَجَّۃٍ حَجَّهَآ إِذْ رَجَعَ إِلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَوْ رَأَیْتَ رَجُلًا أَتٰٓی أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْیَوْمَ فَقَالَ یَآ أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هَلْ لَّكَ فِیْ فُلَانٍ یَقُوْلُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَایَعْتُ فُلَانًا فَوَاللّٰہِ مَا كَانَتْ بَیْعَۃُ أَبِیْ بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَۃً فَتَمَّتْ فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّیْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَقَآئِمٌ الْعَشِیَّۃَ فِی النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ أَنْ یَّغْصِبُوْهُمْ أُمُوْرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ یَآ أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ یَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَآءَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِیْنَ یَغْلِبُوْنَ عَلٰی قُرْبِكَ حِیْنَ

علیہ وسلم نے زانی کو رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔

باب اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ پائی جائے اور وہ محصنہ ہو تو اس کو رجم کریں گے[1]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں مہاجرین میں سے کئی شخصوں کو تعلیم دیا کرتا[2] ان لوگوں میں عبدالرحمٰن بن عوف بھی تھے ایک روز ایسا ہوا، اخیر حج جو حضرت عمرؓ نے کیا (۲۳ سنہ ہجری میں) اس میں مِنٰی میں عبدالرحمٰن بن عوف کے مکان میں تھا وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے ہوئے تھے اتنے میں عبدالرحمٰن لوٹ کر آئے اور کہنے لگے کاش تم بھی یہ واقعہ دیکھتے ایسا ہوا) ایک شخص (نام نامعلوم) آج حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہنے لگے امیرالمومنین تم فلاں شخص کے باب میں کیا کہتے ہو (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہتا ہے اگر عمر مر گئے تو میں فلاں صاحب (طلحہ بن عبیداللہ) سے بیعت کروں گا[3] کیونکہ قسم خدا کی ابوبکر صدیق سے تو ناگہانی (بن سوچے سمجھے) بیعت ہو گئی تھی یہ سن کر حضرت عمرؓ (بہت) غصے ہوئے[4] اس کے بعد کہنے لگے انشاء اللہ میں شام کو لوگوں میں کھڑا ہو کر خطبہ سناؤں گا اور ان کو ان لوگوں سے ڈراؤں گا جو زبردستی (دخل در معقولات کرنا چاہتے ہیں[5] عبدالرحمٰن بن عوف نے یہ سن کر کہا امیرالمومنین (برائے خدا) ایسا نہ کیجئے (اس موقع پر یہ بیان نہ کیجئے) یہ تو حج کا موسم ہے یہاں ہر قسم کے کم ظرف پنچمیل لوگ جمع ہیں آپ جب خطبہ سنانے کھڑے ہونگے تو آپ کے پاس پاس (قریب قریب) اسی قسم کے لوگ اکٹھا ہو جائینگے

---

[1] یعنے بچہ جننے کے بعد کیوں کہ حمل کی حالت میں رجم کرنا جائز نہیں اسی طرح کوڑے مارنا اس لئے کہ اس میں بچہ کی ہلاکت کا خوف ہے اسی طرح اگر حاملہ عورت پر قصاص واجب ہو تب بھی وضع حمل کے بعد قصاص لیں گے ۱۲منہ [2] قرآن اور دین کے مسائل سکھلاتا حالانکہ ابن عباس بہ نسبت اُن کے بہت کم عمر تھے ۱۲منہ [3] بلاذری کے انساب سے معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والے شخص حضرت زبیر تھے انہوں نے یہ کہا تھا اگر عمر گزر جائیں گے تو ہم حضرت علیؓ سے بیعت کریں گے یہی صحیح ہے ۱۲منہ [4] اتنا غصے میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا ۱۲منہ [5] جو کام اپنی حیثیت اور استعداد سے باہر ہے چاہتے ہیں بزور و ظلم اس میں دخل دیں ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَقُوْمُ فِی النَّاسِ وَاَنَا اَخْشٰی اَنْ تَقُوْمَ فَتَقُوْلَ
مَقَالَةً يُّطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَّاَنْ لَّا يَعُوْهَا
وَاَنْ لَّا يَضَعُوْهَا عَلٰی مَوَاضِعِهَا فَاَمْهِلْ حَتّٰی
تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ
فَتَخْلُصَ بِاَهْلِ الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُوْلَ
مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعِيَ اَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ
وَيَضَعُوْنَهَا عَلٰی مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ اَمَا وَ
اللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَقُوْمَنَّ بِذٰلِكَ اَوَّلَ
مَقَامٍ اَقُوْمُهُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِیْ عَقِبِ ذِی الْحِجَّةِ
فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْنَا الرَّوَاحَ حِيْنَ
زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی اَجِدَ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا اِلٰی رُكْنِ الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ
حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِیْ رُكْبَتَهُ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ
خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ مُقْبِلًا
قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ
لَيَقُوْلَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ
اُسْتُخْلِفَ فَاَنْكَرَ عَلَیَّ وَقَالَ مَا عَسَيْتَ
اَنْ يَقُوْلَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَی
الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُوْنَ قَامَ فَاَثْنٰی
عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ
قَائِلٌ لَّكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِیْ اَنْ اَقُوْلَهَا لَا
اَدْرِیْ لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَیْ اَجَلِیْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا

میں ڈرتا ہوں آپ جو بات فرمائیں اس کا مطلب معلوم نہیں یہ لوگ کیا کریں اور مطلب نہ سمجھ کر اس پر کیا کیا حاشیے چڑھائیں اس لئے مناسب یہی ہے کہ آپ ٹھہر جائیں جب مدینہ پہنچیں جو ہجرت اور سنت کا مقام[1] ہے وہاں آپ کو سمجھ دار اور شریف لوگوں سے سابقہ پڑے گا اطمینان سے آپ جو چاہیں سو فرما سکتے ہیں وہ لوگ علم والے ہیں آپ کی گفتگو یاد بھی رکھیں گے اور جو صحیح مطلب ہے وہی بیان کریں گے حضرت عمرؓ نے کہا اچھا خدا کی قسم میں مدینہ پہنچ کر پہلے پہل جو خطبہ سناؤں گا اس میں یہی بیان کروں گا ابن عباسؓ کہتے ہیں پھر ہم لوگ مدینہ میں اس وقت آئے جب ذی الحجہ کا مہینہ اخیر ہو گیا تھا (صرف چند روز باقی تھے) جمعہ کے دن ہم سویرے سورج ڈھلتے ہی نماز کے لئے چلے مسجد میں پہنچ کر دیکھا تو سعید بن زید عمرو بن نفیل (جو عشرہ مبشرہ میں اور حضرت عمرؓ کے رشتہ دار تھے) منبر کی جڑ کے پاس بیٹھے ہیں میں بھی ان کے آس پاس بیٹھ گیا[2] میرے گھٹنے اُن کے گھٹنوں سے لگ رہے تھے تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ حضرت عمرؓ برآمد ہوئے جب میں نے ان کو آتے دیکھا تو سعید بن زید سے کہا آج حضرت عمرؓ وہ باتیں کہیں گے جو انہوں نے خلافت کے وقت سے اب تک نہیں کہیں انہوں نے اس کو نہ مانا اور کہنے لگے مجھ کو تو یہ امید نہیں ہے کہ وہ ایسی باتیں کہیں جو اس سے پہلے نہیں کہی تھیں خیر حضرت عمرؓ منبر پر بیٹھے جب اذان دینے والے (اذان دے چکے) خاموش ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف ... جیسی چاہیے ویسی کی پھر کہنے لگے اما بعد میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا تھا مجھ کو معلوم نہیں شاید یہ گفتگو میری آخری گفتگو موت کے قریب کی ہو[3] پھر جو کوئی اس بات کو سمجھے اور یاد رکھے اس کو لازم ہے کہ جہاں تک اس کی

[1] یعنی سنت نبوی یعنی حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے لوگ قرآن اور حدیث سے خوب واقف ہیں ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں ہے ان کے بازو بیٹھ گیا ۱۲ منہ
[3] یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب موت نزدیک آن پہنچی اور ایسا ہی ہوا اس خطبہ کے بعد ہی ابھی ذی الحجہ کا مہینہ ختم بھی نہیں ہوا تھا (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللَّهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي

اونٹنی پہنچے اس بات کو مشہور کرے اور جو کوئی نہ سمجھے تو میں کسی کے لئے یہ درست نہیں جانتا کہ مجھ پر جھوٹ باندھے دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن اتارا، اسی قرآن میں رجم کی آیت بھی اللہ نے اتاری ہم نے اس کو پڑھا اس کا مطلب سمجھا اس کو یاد رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کیا زنا کرنے والے کو رجم کیا اور ہم لوگ بھی آپ کی وفات کے بعد زانی کو رجم کرتے رہے اب میں ڈرتا ہوں کہیں ایک مدت گزر جائے اور کوئی کہنے والا یوں کہے خدا کی قسم رجم کی آیت تو ہم اللہ کی کتاب میں نہیں پاتے اور اللہ کا ایک فرض جس کو اس نے اتارا ترک کر کے گمراہ ہو جائے دیکھو (ہوشیار رہو) جو شخص مرد ہو یا عورت محصن ہو کر زنا کرے اس پر اللہ کی کتاب میں رجم برحق ہے یہ زنا گواہوں سے ثابت ہو یا حمل نمود ہونے سے یا اقرار سے اللہ کی کتاب میں ہم دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی پڑھتے تھے اپنے باپ دادوں کو چھوڑ کر دوسروں کو باپ دادا بناؤ یہ کفر ہے (یعنی اپنے باپ دادوں کو چھوڑ کر دوسروں کو باپ دادا بنانا صریح ناشکری ہے) سن لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسٰےؑ کی تعریف میں مبالغہ کیا (بندے سے خدا بنا دیا) یوں کہو میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوںؐ مجھ کو یہ خبر بھی

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ ابولولو ملعون نے آپ کو شہید کیا بعضے روایتوں میں یوں ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی وہ خواب یہ تھا انہوں نے دیکھا ایک مرغ ان کو چونچیں مار رہا ہے بعضی روایتوں میں ہے حضرت عمرؓ نے خود دعا کی یا اللہ اب میرا ملک وسیع ہو گیا ہے اور میری رعایا بہت ہو گئی ہے اب تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے اس حال میں کہ مجھ سے افراط تفریط نہ ہو ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) لہ خدا کو خدا بندے کو بندہ سمجھو یہ نہیں کہ خدا کو بندہ بندے کو خدا کر دو جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل صوفی کہتے پھرتے ہیں اور اپنے پیر مرشدوں سے یہ کلام نقل کرتے ہیں آنچہ شما اورا محمد میدانید ما اورا خدا میدانیم و آنچہ شما اورا خدا میدانید ما اورا محمد میخوانیم چہ خوش شرعیت کیا ہوئی گویا ہنسی ٹھٹھا ہے جو بات چاہی منہ سے نکال دی اگر حضرت عمرؓ کے سامنے یہ صوفی صاحب ایسی بات کہتے تو خوب ٹھیک بنائے جاتے ایک بیوقوف کو یہ بھی کہتے سنا وہ کیا کہتا تھا حضرت محمد کو اللہؐ کا محبوب اللہ کا حبیب کہو لیکن بندہ اور غلام نہ کہو معاذ اللہ اس شخص کو اپنا شعور نہیں کہ ہر روز نماز میں پانچ وقت یوں پڑھا جاتا ہے اشہدان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ پھر عبد کے معنے کیا ہیں یہی بندہ اور غلام بلکہ عبودیت غلامی سے بھی فروتر ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اللہ کا بندہ کہو میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو قرآن میں ہے فلما قام عبد اللہ معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا خبط ہو گیا ہے شیطان نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے وہ جس کا کلام سنتے ہیں اس کو مان لیتے ہیں ارے بھائیو وہی کلام ماننے کے لائق ہے جو قرآن اور حدیث کے برخلاف نہ ہو اور جس شخص کا کلام بڑا ہو یا چھوٹا قرآن اور حدیث کے خلاف ہو وہ محض لغو اور گوزشتر ہے بعضے لوگوں کو یہ خبط سما گیا ہے کہ رات دن ایسی بیہودہ کلاموں کی تاویلیں کیا کرتے ہیں اور عجب عجب موشگافیاں کر کے اس کلام کو درست بناتے ہیں کہو اس کی ضرورت ہی کیا آن پڑی ہے تاویل کی ضرورت تو حدیث (بقیہ بر ص ۲۳۶)

أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ
بَايَعْتُ فُلَانًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ أَنْ يَقُولَ
إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ أَلَا
وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا
وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ
أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا
الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا وَإِنَّهُ
قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ
نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ
فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ
عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَ
اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا

پہنچی ہے تم میں کسی نے یوں کہا اگر عمرؓ مر گیا تو میں فلاں شخص سے بیعت کر لوں گا دیکھو تم میں سے کسی کو یہ دھوکا نہ ہو باوجودیکہ ابوبکر صدیقؓ سے ناگہانی (بن سوچے سمجھے) بیعت ہوئی تھی لیکن وہ چل گئی بات یہ ہے بیشک ابوبکر صدیقؓ کی بیعت ناگہانی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ناگہانی بیعت میں جو برائی ہوتی ہے اس سے تم کو بچائے رکھا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ابوبکرؓ کا سا متقی اور پرہیزگار اور خدا ترس (تم میں کون ہے جس سے ملنے کے لئے اونٹ چلائے جاتے ہوں (لوگ سفر کرتے ہوں)[1] دیکھو خیال رکھو کوئی شخص کسی سے بغیر مسلمانوں کی صلاح اور مشورے (اور اتفاق یا غلبہ آرا) کے بیعت نہ کرے جو کوئی ایسا کرے گا[2] اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ بیعت کرنے والا اور جس سے بیعت کی دونوں اپنی جان گنوائیں گے[3] اور سنو ابوبکر صدیق کی بیعت کا حال سنو جب[4][5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انصاری ہمارے خلاف ہوگئے (انہوں نے کسی انصاری کو خلیفہ کرنا چاہا) اور سب کے سب جا کر بنی ساعدہ کے منڈوے میں اکٹھا ہوئے (وہاں خلافت کا مشورہ کرنے لگے) ادھر حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ اور ان کے ساتھ والے (بنی ہاشم) بھی مخالف[6] تھے لیکن باقی سب مہاجرین ابوبکرؓ کی طرف رجوع ہوئے ان کے پاس جمع ہو گئے میں نے ابوبکرؓ سے کہا چلو اپنے

(بقیہ صفحہ سابقہ) قرآن میں پڑتی ہے اس لئے کہ اس کا فرمانا الاغلاط سے معصوم ہے پھر جہاں ایک آیت یا حدیث دوسری آیت یا حدیث کے بظاہر خلاف معلوم ہو تو تاویل کر کے دونوں کو منطبق اور موافق کرتے ہیں مگر خدا اور رسول کے سوا دوسرے لوگوں کی کلاموں میں ہم کو تاویل اور تکلف کی حاجت نہیں کالائے بد بریش خاوند ایسا کلام جو قرآن اور حدیث کے مخالف ہو اس کے کہنے والے کے منہ پر مار دینا چاہئیے کائنا من کان ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] ایسے ہی اور لوگوں سے بھی ہم جب چاہیں گے بن سوچے سمجھے بن صلاح اور مشورہ کئے بیعت کرلیں گے تو کوئی قباحت نہ ہوگی ۱۲ منہ [2] حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ خلافت اور بیعت ہمیشہ سوچ سمجھ کر مسلمانوں کے مشورے اور صلاح سے ہونا چاہیئے اور ابوبکر صدیق کی اگر کوئی نظیر دے کہ ان کی بیعت دفعۃً ہوگئی تھی باوجود اس کے اس سے کوئی برائی پیدا نہیں ہوئی تو یہ اس کی بیوقوفی ہے کیونکہ یہ ایک اتفاقی بات تھی کہ ابوبکر صدیقؓ تھے ہی افضل اور خلافت کے لائق اور اتفاق سے انہی سے بیعت بھی ہوگئی ہر وقت ایسا نہیں ہوتا کہ لوگ ایسے ہی شخص سے بیعت کریں بلکہ جب جلدی سے بلا صلاح و مشورہ کسی کو حاکم بنا لیتے ہیں تو اکثر وہ نالائق اور بدکار اور چور نکلتا ہے اور اسی کی وجہ سے تمام بیعت کرنے والے مسلمان تباہ ہوتے ہیں سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا ارشاد کیا ہے ایک ایک فقرہ اس کا در بے بہا ہے اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج یہ روز بد ان کو دیکھنا کیوں نصیب ہوتا ۱۲ منہ [3] بن صلاح اور مشورہ اور اتفاق یا غلبہ رائے کے کسی کو حاکم بنالیگا ۱۲ منہ [4] کیونکہ جب دوسرے مسلمان اس کی حکومت اور امامت کے برخلاف ہوں گے تو وہ جنگ پر مستعد ہوں گے اخیر میں امام صاحبؓ اور مقتدی صاحب دونوں کی جان معرض خطر میں پڑے گی اور جب مسلمانوں کے صلاح اور مشورے اور اتفاق یا غلبہ آرا سے کوئی حاکم ہوگا اس کو کوئی ڈر نہ ہوگا اگر کوئی مخالف ہو اسی وقت پیٹ دیا جائے گا ۱۲ منہ [5] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں من خبرنا بار موحدہ سے، بعضے نسخوں میں من خیرنا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا ابوبکر صدیق جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی ہمارے بہتر لوگوں میں تھے وان الانصار علیحدہ کلام ہوگا ۱۲ منہ [6] وہ بھی ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانا نہیں چاہتے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى إِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمُ اقْضُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا يُوعَكُ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلٰى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتّٰى سَكَتَ فَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ

بھائیوں انصاریوں پاس چلو ہم اس ارادے سے نکلے جب ان کے قریب پہنچے تو رستے میں دو نیک بخت (انصاری) آدمی ملے[1] انہوں نے بیان کیا کہ انصاری آدمیوں نے یہ بات ٹھہرائی ہے (سعد بن عبادہ کو خلیفہ بنائیں) اور ہم سے پوچھا مہاجرین بھائیو تم کہاں جا رہے ہو ہم نے کہا اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں انہوں نے کہا دیکھو وہاں مت جاؤ (وہ دوسری فکر میں ہیں) تم کو جو کرنا ہے کر ڈالو لیکن میں نے کہا خدا کی قسم ہم تو ضرور ان کے پاس جائینگے آخر ہم گئے دیکھا تو ان انصاریوں میں ایک شخص کپڑا اوڑھ لپیٹے بیٹھا ہے میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا سعد بن عبادہ ہیں (خزرج کے سردار) میں نے پوچھا کیوں کیا حال ہے انہوں نے کہا ان کو بخار آ رہا ہے خیر تھوڑی دیر ہم وہاں بیٹھے اتنے میں ان کے خطیب (ثابت بن قیس بن شماس یا اور کسی) نے تشہد پڑھا اور جیسی چاہیئے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر کہنے لگے اما بعد ہم لوگ انصار اللہ (یعنے اللہ کی مدد کرنے والے) ہیں اور اسلام کی فوج ہیں اور مہاجرین بھائیو تم لوگ تھوڑے سے لوگ ہو (ایک قلیل جماعت) تمہاری یہ ذرا سی ٹکڑی اپنی قوم (یعنی قریش) سے نکل کر ہم لوگوں میں آ رہی اب تم لوگ چاہتے ہو کہ ہماری بیخ کنی کر دو اور ہم کو خلافت سے محروم کر کے آپ خلیفہ بن بیٹھو (یہ کبھی نہیں ہو سکتا) جب خطیب یہ خطبہ [illegible] تو میں نے گفتگو کرنی چاہی [illegible] ایک عمدہ تقریر اپنے ذہن میں تیار کر رکھی تھی میں نے [illegible] ابوبکر سے بات کرنے سے [illegible] اس کو شروع کر دوں[2] اور انصار کی تقریر سے جو ابوبکرؓ کو غصہ پیدا ہوا ہے اس کو دور کر دوں جب میں نے بات کرنا چاہا تو ابوبکرؓ نے کہا ذرا ٹھہرو میں نے ان کو ناراض کرنا برا جانا آخر انہوں ہی نے تقریر شروع کی اور خدا کی قسم وہ مجھ سے زیادہ عقلمند اور مجھ سے زیادہ سنجیدہ (اور متین) تھے میں نے جو تقریر اپنے دل میں سوچ لی تھی اس میں سے انہوں نے کوئی بات نہیں چھوڑی فی البدیہہ وہی کہی بلکہ اس سے بھی بہتر پھر خاموش ہو گئے، ابوبکرؓ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا انصاری بھائیو تم نے جو اپنی فضیلت

[1] عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں وہ تقریر یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے بلکہ آپ بے ہوش ہو گئے ہیں عنقریب ہوش میں آئیں گے اور منافقوں اور کافروں کی گردنیں اڑائیں گے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ وَلَنْ يُعْرَفَ هٰذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ إِلَيَّ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى فَرِقْتُ

اور بزرگی بیان کی وہ سب درست ہے اور تم بے شک اس کے سزاوار ہو مگر خلافت قریش کے سوا اور کسی خاندان والوں کے لئے نہیں ہو سکتی کیونکہ قریش از روئے نسب اور از روئے خاندان کے تمام عرب کی قوموں میں بڑھ چڑھ کر ہیں[۱] اب تم لوگ ایسا کرو ان دو آدمیوں میں سے کسی سے بیعت کر لو ابوبکرؓ نے میرا اور ابوعبیدہ بن جراح کا ہاتھ تھاما وہ ہم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے مجھ کو ابوبکر کی کوئی بات بری نہیں معلوم ہوئی مگر ایک یہی بات[۲] خدا کی قسم اگر آگے بڑھا کر میری گردن ماری جائے اور میں کسی گناہ میں مبتلا نہ ہوں تو یہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند تھا کہ میں ان لوگوں کی سرداری کروں جن میں ابوبکرؓ موجود ہوں میرا اب تک یہی خیال ہے یا اور بات ہے کہ مرتے وقت میرا نفس مجھ کو بہکا دے اور میں کوئی دوسرا خیال کروں جواب نہیں کرتا[۳] خیر پھر انصار میں ایک کہنے والا (حباب بن منذر) یوں کہنے لگا سنو سنو میں وہ لکڑی ہوں جس سے اونٹ اپنا بدن رگڑ کر کھجلی کی تکلیف رفع کرتے ہیں اور میں وہ باڑ ہوں جو درخت کے گرد لگائی جاتی ہے[۴] میں ایک عمدہ تدبیر بتاتا ہوں ایسا کرو دو خلیفہ رہیں (دونوں مل کر کام کریں) ایک ہماری قوم کا اور ایک قریش والو تمہاری قوم کا[۵] اب خوب گلخپ ہونے لگی (کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا) غل مچ گیا میں ڈر گیا کہاں مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جاتی ہے[۶]

---

[۱] اس کی دلیل ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قریش کے قبیلے سے بھیجا ۱۲ منہ [۲] جو انہوں نے کہی کہ عمر یا ابوعبیدہ سے بیعت کر لو ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے کہ میں تو مرتے دم تک اسی خیال پر ثابت قدم ہوں کہ ابوبکرؓ پر میں مقدم نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں میں ابوبکرؓ موجود ہوں میں ان کا سردار نہیں بن سکتا اب تک تو اسی اعتقاد پر مضبوط ہوں لیکن اگر آئندہ شیطان یا نفس مجھ کو بہکائے اور کوئی دوسرا خیال میرے دل میں ڈال دے تو یہ اور بات ہے آفرین صد آفرین حضرت عمرؓ کے عجز اور انکسار پر اس میں کچھ شک نہیں کہ ابوبکر صدیق کو قدامت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور رفاقت میں حضرت عمرؓ پر بہت ترجیح تھی مگر ملک داری اور سیاست اور قوت انتظامی میں حضرت عمرؓ کہیں بڑھے ہوئے تھے اس پر بھی انہوں نے ہر بات میں اپنے تئیں ابوبکر صدیق سے کم سمجھا اور ان کے ہوتے ہوئے خود سردار بننا گناہ خیال کیا رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ [۴] تاکہ درخت آندھی میں گرنے سے محفوظ رہے مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صاحب الرائے اور عقلمند اور مرجع قوم ہوں لوگ ہر جھگڑے اور ہر قضیے میں میری طرف رجوع ہوتے ہیں اور میں ایسی عمدہ رائے دیتا ہوں جو کسی کو نہیں سوجھتی گویا تنازع اور جھگڑے کی کھجلی میرے پاس آکر اور مجھ سے رائے لے کر رفع کرتے ہیں اور تباہی اور بربادی کی ڈر میں میری پناہ لیتے ہیں میں ان کی باڑ ہو جاتا ہوں صرصر حوادث اور بلاؤں کی آندھیوں سے ان کو بچاتا ہوں ۱۲ منہ [۵] واہ ری عقل کیا عمدہ تدبیر بتائی اسی فہم پر یہ ناز اور تکبر کہیں ایک نیام میں دو تلواریں بھی رہ سکتی ہیں مثل مشہور ہے دو بادشاہ در اقلیمی نہ گنجدان حضرت نے تو مسلمانوں کا خاتمہ ہی کرانا چاہا تھا ایسی رائے دی تھی کہ ایک دن بھی کام نہ چلتا اور جو نقشہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی محنت اٹھا کر قائم کیا تھا وہ بالکل مٹ جاتا ۱۲ منہ [۶] خدانخواستہ اگر اس وقت پھوٹ پڑتی تو بس اسلام کا خاتمہ ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنا وعدہ پورا کرنا تھا، اس نے اسلام کو جما دینے اور مسلمانوں کو حکومت دینے کا وعدہ کر لیا تھا یہ تائید الٰہی سمجھنا چاہیے کہ سب لوگوں نے ابوبکر صدیق پر اتفاق کر لیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهٗ فَبَايَعْتُهٗ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْاَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَاِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيْمَا حَضَرْنَا مِنْ اَمْرٍ اَقْوٰى مِنْ مُّبَايَعَةِ اَبِيْ بَكْرٍ خَشِيْنَا اِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ اَنْ يُّبَايِعُوْا رَجُلًا مِّنْهُمْ بَعْدَنَا فَاِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلٰى مَالَا نَرْضٰى وَاِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُوْنُ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشُوْرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَالَّذِيْ بَايَعَهٗ تَغِرَّةً اَنْ يُّقْتَلَا۔

آخر میں کہہ اٹھا ابوبکرؓ اپنا ہاتھ بڑھاؤ انہوں نے ہاتھ بڑھایا میں نے ان سے بیعت کی اور مہاجرین نے بھی (جتنے وہاں موجود تھے) انہوں نے بھی بیعت کر لی پھر انصاریوں سے بھی بیعت کر لی (چلو جھگڑا تمام ہوا جو منظور الٰہی تھا وہی ظاہر ہوا) اس کے بعد ہم سعد بن عبادہ کی طرف بڑھے (انہوں نے بیعت نہیں کی) ایک شخص (نام نامعلوم) انصار میں سے کہنے لگا بھائیو سعد بن عبادہ (بیچارے) کا تم نے خون کر ڈالا[1] میں نے کہا اللہ تعالیٰ اس کا خون کریگا[2] حضرت عمرؓ نے (اس خطبے میں) یہ بھی فرمایا اس وقت ہم کو ابوبکرؓ کی خلافت سے زیادہ کوئی چیز ضروری معلوم نہیں ہوئی کیونکہ ہم کو یہ ڈر پیدا ہوا کہیں ایسا نہ ہو ہم لوگوں سے جدا رہیں اور ابھی انہوں نے کسی سے بیعت نہ کی ہو وہ کسی اور شخص سے بیعت کر بیٹھیں تب دو صورتوں سے خالی نہ ہوتا یا تو ہم بھی جبراً قہراً (دل نہ چاہتا) اسی سے بیعت کر لیتے یا لوگوں کی مخالفت کرتے تو آپس میں فساد پیدا ہوتا پھوٹ پڑ جاتی[3]، دیکھو پھر یہی کہتا ہوں جو شخص کسی شخص سے بن سوچے سمجھے بن صلاح اور مشورہ بیعت کرے تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کریں نہ اس کی جس سے بیعت کی گئی کیوں کہ دونوں اپنی جان گنوائیں گے[6]۔

بَابٌ ۲۶۸ اَلْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ۔

باب کنوارا کنواری کے ساتھ زنا کرے (یعنی دونوں غیر محصن ہوں) تو دونوں پر کوڑے پڑیں، دونوں کو دیس نکالا کیا جائے۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت دونوں کو سو سو کوڑے مارو اور اگر تم اللہ اور پچھلے دن (آخرت) پر یقین رکھتے ہو تو اللہ کا حکم چلانے میں تم کو ان پر کچھ شفقت نہ آنا چاہیئے اور جب ان کو سزا

[1] اس کو خلافت کی بڑی امید تھی لیکن محروم رہ گیا ۱۲ منہ [2] ہم نے سعد بن عبادہ کا خون نہیں کیا ۱۲ منہ [3] اس کو دنیا سے اٹھالے گا تاکہ مسلمانوں میں آپس میں نااتفاقی اور پھوٹ پیدا نہ ہو یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی ایسا ہی ہوا سعد بن عبادہ نے ابوبکر صدیقؓ سے بیعت نہ کی اور غصے میں خفا ہو کر شام کے ملک میں چل دیئے وہاں حمام میں ایک ہی ایکا مردہ ملے غیب سے ایک آواز آئی ہم نے سعد بن عبادہ خزرج کے سردار کو اس کے دل پر دو تیر لگا کر مار ڈالا ۱۲ منہ [4] اس لئے آنحضرتؐ کی تجہیز و تکفین کا کام حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ انصرام دے رہے تھے اور عرب میں قاعدہ بھی یہی تھا کہ میت کے غسل اور کفن کا اہتمام اس کے عزیز واقربا ہی کرتے لوگ اس میں شریک نہ ہوتے اسی وقت سے عموماً رواج پڑ گیا ہے کہ جب کوئی خلیفہ یا بادشاہ مرجاتا ہے تو پہلے کوئی اس کا جانشین ہو جاتا ہے اس کے بعد تجہیز و تکفین اور دفن کا انتظام کیا جاتا ہے اب تک یہ قاعدہ مسلمان بادشاہوں میں جاری ہے ۱۲ منہ [5] اگر سچ پوچھو تو حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے وہ کام کیا کہ اس کا احسان قیامت تک ہر مسلمان مانتا رہے گا، مسلمانوں کو تباہی سے بچا لیا ۱۲ منہ [6] اور ابوبکرؓ کی بیعت پر قیاس نہ کرو ان کی بات اور تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأْفَةٌ إِقَامَةُ الْحُدُودِ.

دی جائے تو مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں حاضر رہے[1] اور دیکھو زنا کرنے والا مرد جب نکاح کرے گا تو (اکثر) بدکار یا مشرک عورت ہی سے نکاح کرے گا اسی طرح زنا کرنے والی عورت بھی جب نکاح کرے گی تو (اکثر) بدکار یا مشرک مرد ہی سے نکاح کرے گی (ہر شخص اپنے ہم جنس کو پسند کرتا ہے) اور مسلمانوں پر تو یہ[2] حرام ہے سفیان بن عیینہ نے (اپنی تفسیر میں) کہا ولا تاخذکم بھما رافة کا یہ مطلب ہے کہ ان کو حد لگانے میں رحم مت کرو[3]۔

٥٤٠۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَا وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبَ عَامٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن سلمہ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ اس شخص کے لئے جو کنوارا ہو کر زنا کرے یہ حکم دیتے کہ سو کوڑے اس پر لگائے جائیں اور ایک سال تک جلا وطن کیا جاوے (اسی سند سے) ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عمرؓ نے (زانی کو) جلا وطن کیا پھر یہی طریقہ قائم ہو گیا[4]۔

٥٤١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو کنوارا ہو کر زنا کرے یہ فیصلہ کیا کہ اُس کو حد لگائی جائے اور سال بھر تک شہر بدر رہے۔

بَابُ ٢٦٩ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ

باب بدکاروں اور ہیجڑوں کو شہر بدر کرنا

٥٤٢۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ

---

[1] یعنی سب لوگوں کے سامنے کوڑے لگا دئے جائیں نہ یہ کہ گھر میں چپکے سے ١٢ منہ [2] سب جگہ رحم و کرم اچھا ہے مگر اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں دینے میں) ہرگز رحم نہ کرنا چاہیے کیونکہ ایسے مقام پر رحم کرنا ہزاروں بندگان خدا پر بے رحمی کرنا ہے کیا تم نے سعدی کا قول نہیں سنا ؎ نکوئی با بدان کردن چنان ست ۔ کہ بد کردن بجائے نیک مردان ١٢ [3] بدکار عورتوں سے نکاح کرنا ١٢ منہ [4] دوسری روایتوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو کوڑے مارے اور جلا وطن کیا حضرت صدیقؓ نے بھی ایسا ہی کیا حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا ان حدیثوں سے حنفیہ کا مذہب رد ہوتا ہے جو زانی کے لئے جلا وطنی کی سزا نہیں تجویز کرتے اور کہتے کیا ہیں قرآن میں صرف سو کوڑے مذکور ہیں ہم کہتے ہیں جن سے تم کو قرآن پہنچا ہے انہی نے زانی کو جلا وطن کیا اور حدیث بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے ١٢ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ وَ اَخْرَجَ فُلَانًا وَاَخْرَجَ فُلَانًا۔

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑوں پر اور ان عورتوں پر جو مرد بنیں لعنت کی اور فرمایا ان کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو اور آپ نے فلاں ہیجڑے (انجشہ) کو نکال دیا اور حضرت عمرؓ نے بھی فلاں ہیجڑے (مانع) کو نکلوا دیا۔

بَابٌ ۲۷ مَنْ اَمَرَ غَيْرَ الْاِمَامِ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ۔

باب ایک شخص حاکم اسلام کے پاس نہ ہو (کہیں اور ہو) لیکن اس کو حد لگانے کے لئے حکم دیا جائے۔

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ مَا عَلٰى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيْدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ایک گنوار شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ (مسجد میں) بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے یہ سن کر اس کا دشمن (فریق ثانی کھڑا ہوا عرض کرنے لگا جی ہاں سچ کہتا ہے یا رسول اللہ ہم دونوں کا اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کر دیجئے ہوا یہ کہ میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا اس نے اس کی جورو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہئیے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ میں دے کر اس کو چھڑا لیا اس کے بعد جو میں نے (دوسرے) عالموں سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا نہیں تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہوگا، آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا بکریاں اور لونڈی تو اپنی واپس لے لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے[۱] ایک برس کے لئے جلاوطن ہوگا پھر آپ نے انیس سے فرمایا تو کل صبح اس دوسرے شخص

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگانے کا اور فریق ثانی کی جورو کو رجم کرنے کا حکم دیا حالانکہ یہ دونوں آنحضرتؐ کے پاس موجود نہ تھے غائب تھے۔ قسطلانی نے کہا آپ نے جو انیس کو فریق ثانی کی جورو کے پاس بھیجا وہ زنا کی حد مارنے کے لئے نہیں بھیجا کیونکہ زنا کی حد لگانے کے لئے تجسس کرنا یا ڈھونڈنا درست نہیں اگر کوئی خود آکر زنا کا اقرار کرے اس کے لئے بھی تلقین مستحب ہے یعنے یوں کہنا شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا جیسے اوپر گزر چکا بلکہ آپ نے انیس کو اس لئے بھیجا کہ اس عورت کو خبر کر دیں کہ فلانے شخص نے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اب وہ حد قذف کا مطالبہ کرتی ہے یا معاف کرتی ہے جب انیس اس کے پاس پہنچے تو اس عورت نے زنا کا اقبال کیا اس اقبال پر انیس نے اس کو رجم کر دیا ۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَارْجُمْهَا فَغَدَا اُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

بَابُ ۲۷۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَّلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

بَابُ ۲۷۲ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا

کی جورو پاس جا اس کو (اگر وہ زنا کا اقرار کرے) رجم کر انیس صبح کو اس کے پاس گئے[1] انیس نے اس کو رجم کیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا تم میں سے جس کو مسلمان آزاد بی بیوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو وہ مسلمان لونڈیوں ہی سے نکاح کر لے جو تمہارے ملک میں ہوں اور اللہ تمہارا ایمان کا حال خوب جانتا ہے تم سب ایک دوسرے کے چٹے بٹے ہو (یعنے اولاد آدم ہو ہم جنس ہو) تو لونڈیوں کے مالکوں سے اجازت لے کر ان سے نکاح کر لو اور ان کے مہر دستور کے موافق ادا کرو یہ لونڈیاں نکاح کر کے اپنے تئیں حرام کاری سے بچانے والی ہوں نہ رنڈیوں کی طرح شہوت بجھانے والی نہ خانگیوں کی طرح آشنائی کرنے والی پھر جب قید نکاح میں آجائیں اس کے بعد اگر حرام کاری کریں تو ان کو آزاد عورتوں کی آدھی سزا دی جائے گی (سو کوڑوں کے بدل پچاس کوڑے پڑیں گے اور رجم نہ ہوگی) یہ لونڈیوں سے نکاح کرنے کی اجازت اس کے لئے ہے جو زنا میں مبتلا ہو جانے سے ڈرتا ہو اس پر بھی اگر تم صبر کیے رہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے[3]

باب اگر لونڈی زنا کرائے

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اگر کوئی لونڈی زنا کرائے اور حرام کاری سے اپنے تئیں نہ بچائے تو اس کو سو کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرائے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرائے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر (چوتھے بار اگر زنا کرائے) تو اس کو بیچ ڈالو بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل

لہ اس نے زنا کا اقرار کیا ۱۲ منہ ۲ے بی بی سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھتا ہو اور ۱۲ منہ ۳ے حافظ نے کہا علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ لونڈی کا احصان کیا ہے بعضوں نے کہا نکاح کرنا بعضوں نے کہا آزاد ہونا پہلے قول پر اگر نکاح سے پہلے لونڈی زنا کرائے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی ابن عباسؓ اور ایک جماعت تابعین کا یہی قول ہے اور اکثر علماء کے نزدیک نکاح سے پہلے بھی اگر لونڈی زنا کرائے تو اس پر پچاس کوڑے پڑیں گے اور آیت میں جو احصان کی قید لگائی اس سے یہ غرض ہے کہ لونڈی گو محصنہ ہو پر وہ رجم نہیں ہو سکتی کیونکہ رجم میں تنصیف ممکن نہیں ہے بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے غیر مسافحات زوانی ولا متخذات اخدان اخلاء یعنے مسافحات کے معنے حرام کرانے والیاں اخلاء کے معنے آشنا ۱۲ منہ ۴ے زنا سے بچے رہو۔ اور لونڈیوں سے بھی نکاح نہ کرو ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

سہی ابن شہاب نے (اسی سند سے) کہا مجھ کو یاد نہیں رہا بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد۔

بَابٌ ۲۷۳ لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى۔

باب لونڈی کو (شرعی سزا دینے کے بعد پھر) ملامت نہ کرے نہ لونڈی جلا وطن کی جائے۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ تَابَعَهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (کیسان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی حرام کاری جب کھل جائے تو اُس کو کوڑے لگائے زبان سے سخت سُست نہ کہے پھر اگر زنا کرائے تو پھر کوڑے لگائے اور زبان سے ملامت نہ کرے[۲] پھر اگر تیسری بار زنا کرائے تو اس کو (جو دام ملے) بیچ ڈالے بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل سہی لیث کے ساتھ اس حدیث کو اسماعیل بن امیہ نے بھی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا[۳] انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ ۲۷۴ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ۔

باب ذمی کافر اگر زنا کریں اور ان کا مقدمہ حاکم اسلام کے سامنے لایا جائے۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدَهُ قَالَ لَا أَدْرِي تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) سے رجم کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو رجم کیا میں نے پوچھا سورۂ نور کی آیت[۴] اترنے سے پہلے یا اس کے بعد انہوں نے کہا میں نہیں جانتا[۵] عبدالواحد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر اور خالد بن

---

[۱] یعنی جو قیمت آئے اس کے بدل دے ڈالو اس لئے کہ حرام کار لونڈی کا گھر میں رکھنا باعث نحوست ہے دوسرے اس کے دیکھا دیکھی دوسری عورتوں کے خراب ہو جانے کا ڈر ہے ۱۲ منہ [۲] کیونکہ جب سزا دی گئی تو وہ گناہ کا کفارہ ہو گئی اب زبان سے سخت سُست کہنا بے موقع ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ صرف زبان سے ملامت کرنے پر اکتفا نہ کرو جیسے جاہلیت کے زمانہ میں قاعدہ تھا کہ حرام کار لونڈی کو سخت سُست کہہ لیتے بس اسی پر اکتفا کرتے کوڑے وغیرہ نہ مارتے بلکہ اس کو کوڑے بھی لگاؤ ۱۲ منہ [۳] اس کو امام نسائی نے وصل کیا اس میں سعید اور ابوہریرہؓ کے درمیان ان کے باپ کا واسطہ نہیں ہے ۱۲ منہ [۴] جس میں زانی کو کوڑے مارنے کا حکم ہے ۱۲ منہ [۵] بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے نکالا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک یہودی اور ایک یہودن کو رجم کیا عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ عالم کو (باقی بر صفحہ ۳۴۴)

وَالْمُحَارِبِيُّ وَعَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

عبداللہ اور عبدالرحمان محاربی اور عبیدہ بن حمید نے بھی شیبانی سے روایت کیا[1] اور بعضے راویوں نے سورۂ نور کے بدل) سورۂ مائدہ کہا (یعنی عبیدہ بن حمید نے) اور اگلی روایت[2] زیادہ صحیح ہے[3]۔

۵۴۷ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ (۴ھ ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ بیان کر ان میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا توراۃ شریف میں زنا میں رجم کرنے کی بابت کیا لکھا ہے[4] انہوں نے کہا توراۃ شریف میں تو یہ حکم ہے کہ ہم زنا کرنے والوں کو فضیحت کریں اُن پر کوڑے پڑیں یہ سن کر عبداللہ ابن سلام نے کہا تم جھوٹے ہو توراۃ شریف میں رجم کا حکم موجود ہے اچھا توراۃ لے کر آؤ (وہ لے کر آئے) اس کو کھولا ایک یہودی (عبداللہ بن صوریا) نے کیا کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے اگلی اور پچھلی آیتیں پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو سرکا اس نے جو ہاتھ اُٹھایا تو اس کے تلے سے رجم کی آیت نکلی[5] کہنے لگے محمد عبداللہ بن سلام سچ کہتے ہیں بے شک تورات شریف میں رجم کی آیت موجود ہے آخر آپ نے حکم دیا وہ دونوں زنا کرنے والے مرد اور عورت رجم کئے گئے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے (رجم کرتے وقت) مرد کو دیکھا عورت پر جھک جھک پڑتا تھا اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا۔

بَابٌ ۲۷۵ إِذَا رَمٰى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ

باب اگر حاکم کے اور لوگوں کے سامنے کوئی شخص اپنی عورت

(بقیہ صفحہ سابقہ) جب کوئی بات اچھی طرح معلوم نہ ہو تو یوں کہے میں نہیں جانتا اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور جو کوئی اس کو عیب سمجھ کر اٹکل پچو سے ہر بات کا جواب دے دیا کرے وہ احمق ہے عالم نہیں ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] علی بن مسہر کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے اور خالد کی روایت کو خود امام بخاری نے باب رجم المحصن میں اور عبدہ کی روایت کو اسماعیلی نے وصل کیا لیکن محاربی کی روایت معلوم نہیں کس نے وصل کی ۱۲ منہ [2] اس لئے کہ سورۂ مائدہ میں زنا کے احکام مذکور نہیں ہیں تو اس سے کیا تعلق ۱۲ منہ [3] رجم کا حکم اس میں موجود ہے یا نہیں ۱۲ منہ [4] اب کیا کریں سخت شرمندہ ہوتے ۱۲ منہ [5] جس میں سورۂ نور مذکور ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ۔

۵۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

یا دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگائے تو حاکم کو کیا یہ لازم ہے کہ کسی شخص کو عورت کے پاس بھیج کر اس تہمت کا حال دریافت کرائے[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے بیان کیا دو مرد (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک کہنے لگا ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے دوسرا جو ذرا زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ ہم دونوں کا اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کر دیجئے اور اجازت دیجئے تو میں مقدمہ کے واقعات بیان کروں (آپ نے فرمایا اچھا بیان کر) کہنے لگا ایسا ہوا میرا بیٹا اس شخص کے (یعنی فریق ثانی) پاس عسیف تھا امام مالکؒ نے کہا یعنی نوکر تھا اس نے کیا کیا اس کی جورو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہئے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا (سنگساری سے بچایا) اس کے بعد میں نے دوسرے عالموں سے جو مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کیلئے ملک بدر ہوگا (کیونکہ وہ غیر محصن تھا) اور اس کی عورت البتہ سنگسار ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا سنو اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا تیری بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس اور آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا اور انیس اسلمی (صحابی) سے فرمایا تم ایسا کرو اس دوسرے شخص کی جورو پاس جاؤ[2] اگر اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر[3] اس نے زنا کا اقرار کیا تب انہوں نے اس کو سنگسار کر ڈالا[4]

---

[1] باب کی حدیث میں دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگانے کا ذکر ہے لیکن اپنی عورت کو تہمت لگانا اس سے نکلا کہ اس وقت عورت کا خاوند بھی حاضر تھا اس نے اس واقعہ کا انکار نہیں کیا گویا اس نے بھی اپنی عورت کو تہمت لگائی ۱۲ منہ [2] اس سے پوچھو اگر وہ انکار کرے تب تو تہمت لگانے والے کو حد قذف پڑے گی ۱۲ منہ

[3] انیس اس کے پاس گئے اس سے پوچھا ۱۲ منہ [4] ترجمہ باب یہیں سے نکلا آپ نے انیس کو اس عورت کے پاس بھیجا یا معلوم ہوا کہ امام کو ایسا کرنا واجب ہے نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۲۷۶ مَنْ اَدَّبَ اَهْلَهٗ اَوْ غَيْرَهٗ دُوْنَ السُّلْطَانِ۔

وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ وَفَعَلَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍؓ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَعَاتَبَنِيْ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ وَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَكَزَنِيْ لَكْزَةً شَدِيْدَةً

باب اگر کوئی شخص بے حاکم کی اجازت کے اپنے گھر والوں اور غیر کا تنبیہ کرے [۱]

اور ابو سعید خدریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے [۲] آپ نے فرمایا اگر کوئی تم میں سے نماز پڑھ رہا ہو اور سامنے سے ایک شخص گزرنا چاہے تو اس کو ہٹائے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے [۳]، اور ابو سعید خدریؓ ایک شخص سے لڑ چکے ہیں [۴]۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا (غزوۂ بنی مصطلق میں) ابو بکر صدیق میرے پاس آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھے (آرام فرما رہے) تھے ابو بکرؓ کیا کہنے لگے (میرے اوپر خفا ہوتے) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام لوگوں کو ایسی جگہ اٹکا دیا جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ کچھ (یہ کیا آفت ہے) غرض انہوں نے مجھ پر غصہ کیا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کونچے لگانے لگے میں ضرور تڑپتی مگر کیا کرتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا (اس وجہ سے نہ ہل سکی ایسا نہ ہو آپ جاگ اٹھیں)، اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری [۵]۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو بن حارث نے ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ابو بکر صدیق میرے پاس آئے انہوں نے ایک سخت گھونسا میرے لگایا اور کہنے لگے تو نے

---

[۱] یہاں اس باب کے لانے سے یہ مقصود ہے کہ مالک کو اپنی لونڈی غلاموں کو بلا اذن امام کے حد لگانا درست ہے اس مسئلہ میں اختلاف ہے اہل حدیث اور شافعی وغیرہ نے اس کو جائز رکھا ہے لیکن حنفیہ کہتے ہیں بغیر امام یا حاکم کی اجازت کے مالک حد نہیں لگا سکتا ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث موصولاً کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] بھلا یہ کیا شرارت کہ ہٹانے سے بھی نہیں مانتا ۱۲ منہ [۴] جو نماز میں ان کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ یہ واقعہ بھی اوپر گزر چکا ہے کہ ابو سعیدؓ نے اس کو ایک مار لگائی تھی پھر مروان کے پاس مقدمہ گیا۔ اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب غیر شخص کو بے امام کی اجازت کے مارنا اور دھکیل دینا درست ہوا تو آدمی اپنے غلام یا لونڈی کو بطریق اولیٰ زنا کی حد لگا سکتا ہے ۱۲ منہ [۵] یہ حدیث اوپر کتاب التفسیر میں گزر چکی ہے باب کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ ابو بکرؓ نے حضرت عائشہ کی تنبیہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی ۱۲ منہ ✦

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَوْجَعَنِي نَحْوَهُ لَكَزَ وَوَكَزَ وَاحِدٌ

لوگوں کو ایک ہار کے لئے روک دیا میں مرنے کے قریب ہو گئی اس قدر مجھ کو درد ہوا لیکن کیا کر سکتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا لکز و وکز کے ایک معنے ہیں۔

بَابٌ ٢٧٧ مَنْ رَاٰى مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَهٗ

باب جو اپنی جورو کو کسی مرد کے ساتھ زنا کرتے دیکھے اور اس کو مار ڈالے[1]

۱۵۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِي لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے انہوں نے وراد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا سعد بن عبادہ نے کہا اگر میں اپنی جورو کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کر دوں (یعنی اس کو زندہ نہ چھوڑوں) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے صحابہ سے فرمایا تم سعد کی غیرت اور حمیت پر تعجب کرتے ہو اور بات یہ ہے کہ میں اس سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی بڑھ کر غیرت دار ہے۔

بَابٌ ٢٧٨ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيْضِ -

باب اشارے کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا (جس کو تعریض کہتے ہیں)

۵۵۲ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ قَالَ اُرَاهُ عِرْقٌ

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گنوار آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا میری عورت ایک سانولا لڑکا جنی ہے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا یہ تو کہہ تیرے پاس اونٹ ہیں کہنے لگا جی ہاں ہیں آپ نے فرمایا کس رنگ کے کہنے لگا سرخ آپ نے فرمایا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے کہنے لگا ہاں ہے آپ نے فرمایا پھر رنگ کہاں سے آیا کہنے لگا میں سمجھتا ہوں کسی رگ نے یہ رنگ

---

[1] امام بخاری نے اس کو گول گول رکھا ہے کوئی حکم بیان نہیں کیا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جمہور علماء نے کہا کہ اس پر قصاص لازم ہوگا اور امام احمد اور اسحاق نے کہا کہ اگر گواہ قائم کرے کہ اس کی جورو فعل شنیعہ کرا رہی تھی تب تو اس پر سے قصاص ساقط ہوگا اور شافعی نے کہا کہ عند اللہ وہ قتل کرنے سے گناہ گار نہ ہوگا اگر زنا کرنے والا محصن ہو لیکن ظاہر شرع میں اس پر قصاص ہوگا میں کہتا ہوں اس زمانہ میں امام احمد اور اسحاق کا قول مناسب ہے، اگر وہ گواہوں سے یہ ثابت کرے کہ غیر مرد اس کی جورو سے فعل شنیعہ کر رہا تھا یا ایسی حالت میں مارے کہ دونوں اس فعل میں مصروف ہوں تب تو قصاص ساقط ہونا چاہیئے اور نصاریٰ نے جو قانون اس ملک ہندوستان میں جاری کیا ہے اس کا بھی منشا یہی ہے کہ سخت اشتعال طبع میں قاتل سے قصاص نہیں لیا جاتا لیکن حنفیہ اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ قصاص واجب جانتے ہیں ۱۲ منہ [2] یہی تعریض کی مثال ہے اس نے صاف یوں نہیں کہا کہ وہ لڑکا حرام کا ہے مطلب یہی ہے کہ غیر کے نطفے سے وہ لڑکا ہے کیونکہ میں گورا ہوں میرا لڑکا ہوتا تو میری طرح گورا ہوتا ۱۲ منہ [3] جب ماں باپ دونوں سرخ رنگ کے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نَزَعَہٗ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَہٗ عِرْقٌ

بَابٌ ۲۷۹ كَمِ التَّعْزِيْرُ وَالْاَدَبُ

۵۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ۔

۵۵۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُقُوْبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ۔

۵۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَہٗ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ اِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ الْاَنْصَارِيَّ

کھینچ لیا آپ نے فرمایا پھر ایسا ہی ممکن ہے تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو[۱]۔

باب تنبیہ اور تعزیر (یعنی حد سے کم سزا) کتنی ہونی چاہیے[۲]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبدالرحمان بن جابرؓ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دس کوڑوں سے زیادہ (کسی جرم میں) نہ مارنا چاہیئے مگر اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے مسلم بن ابی مریم نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن جابر نے انہوں نے اس شخص سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا (یعنی جابر یا ابوبردہؓ سے) آپ نے فرمایا دس کوڑوں سے زیادہ حد کے سوا اور کسی جرم میں نہ ماریں گے۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر بن عبداللہ اشج نے بیان کیا انہوں نے کہا ایسا ہوا میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں عبدالرحمٰن بن جابر آ گئے انہوں نے سلیمان بن یسار کو حدیث سنائی پھر سلیمان ہماری طرف متوجہ ہوتے کہنے لگے مجھ سے عبدالرحمٰن ابن جابر نے بیان کیا اُن سے ان کے والد (جابر بن عبداللہ انصاری) نے انہوں نے ابوبردہ انصاریؓ سے

[۱] حکیموں نے لکھا ہے کہ رنگ کے اختلاف سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس کا لڑکا نہیں ہے، اس لئے کہ بعضے اوقات ماں باپ دونوں گورے ہوتے ہیں مگر لڑکا سانولا پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ماں حمل کی حالت میں کسی سانولے مرد کو یا کالی چیز کو دیکھتی رہتی ہے اس کا رنگ بچہ کے رنگ پر اثر کرتا ہے البتہ اعضا میں مناسبت ماں باپ سے ضرور ہوتی ہے مگر وہ بھی ایسی مخلوط جس کو قیافہ کا علم نہ ہو وہ نہیں سمجھ سکتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تعریض کے طور پر قذف کرنے میں حد نہیں پڑتی امام شافعی اور امام بخاری کا یہی قول ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حد لگاتے مالکیہ کے نزدیک باپ کے سوا اور کوئی تعریض کے ساتھ بھی قذف کرے مثلاً کسی سے یوں کہے اجی میں زانی یا لوطی تھوڑے ہوں (یعنی تو زانی یا لوطی ہے) تو حد لازم ہوگی ۱۲ منہ [۲] ہمارے امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک تعزیر میں دس کوڑے سے زیادہ نہیں مارنا چاہیئے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے انہوں نے کہا کم سے کم جو حد ہے یعنی چالیس کوڑے غلام کیلئے اس سے ایک کم تک یعنی انتالیس کوڑے تک تعزیر ہو سکتی ہے ہماری دلیل وہ حدیثیں ہیں جو امام بخاری نے اس باب میں بیان کیں اور حنفیہ کو بھی اپنے (باقی برصفحہ ۳۴۹)

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْلِدُوْا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ -

سُنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے دس کوڑوں سے زیادہ (کسی جرم میں) نہیں مارنے کے مگر کسی حد میں اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے۔

۵۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مِثْلِيْ إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِيْنَ أَبَوْا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (طے کے روزے رکھنے) سے منع فرمایا اس پر چند مسلمان آپ سے کہنے لگے یارسول اللہ آپ تو وصال کیا کرتے ہیں فرمایا (میں تم برابر) تم میں کون شخص میری طرح ہے میں تو رات کو اپنے پروردگار پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے[1] جب لوگوں نے نہ مانا اور طے کے روزے رکھنا نہ چھوڑے تو آنحضرت نے اُن کے ساتھ وصال کیا ایک دن پھر دوسرے دن پھر (عید کا) چاند ہو گیا آپ نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور طے کرتا یہ آپ نے لوگوں کو سزا دینے کے طور پر کیا[2] جب انہوں نے آپ کا فرمانا نہ سُنا عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ اور یحییٰ بن سعید انصاریؓ اور یونس بن یزید نے بھی زہری سے روایت کیا[3] اور عبدالرحمن بن خالد فہمی نے اس کو ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے (یہ روایت آگے کتاب الاحکام میں مذکور ہوئی)۔

۵۵۷ - حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا

مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) امام کا قول اس مسئلہ میں ترک کرنا چاہیئے اور صحیح حدیث پر عمل کرنا چاہیئے اُن کے امام نے ایسی ہی وصیت کی ہے ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] یعنی مجھ میں ایسی قوت عطا فرما دیتا ہے جو آدمی کو کھانے پانی سے حاصل ہوتی ہے بعضوں نے کہا بہشت کا کھانا پانی مراد ہے مگر اگر یہ مراد ہو تو پھر وصال نہ رہا واللہ اعلم ۱۲ منہ۔ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ نے ان کو سزا دینے کے طور پر ایک دن بھوکا رکھا پھر دوسرے دن بھوکا رکھا اتفاق سے چاند ہو گیا ورنہ آپ اور روزے رکھے جاتے دیکھیں کہاں تک یہ لوگ صبر کرتے ہیں یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہ سُنا آپ کی عدول حکمی کی یہ امر صحابہ کی شان کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا منع فرمانا بطور حکم کے نہ تھا ورنہ صحابہ اس کے خلاف ہرگز نہ کرتے بلکہ ان پر شفقت اور مہربانی کے طور پر تھا جب انہوں نے یہ آسانی پسند نہ کی تو آپ نے فرمایا اچھا یوں ہی سہی اب دیکھیں کتنے دن تک تم طے کر سکتے ہو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام یا حاکم قول یا فعل سے یا جس طرح چاہے مجرم کو تعزیر دے سکتا ہے، اسی طرح مالی نقصان دے کر یعنی جرمانہ وغیرہ کر کے ہمارے امام ابن قیم نے اپنی کتاب القضا میں اس کی بہت سی دلیلیں بیان کی ہیں کہ تعزیر بالمال ہماری شریعت میں درست ہے مگر حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [3] شعیب کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الصیام میں اور یحییٰ بن سعید کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں اور یونس کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ٭

besturdubooks.wordpress.com

عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا اَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ۔

نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو اس پر مار پڑتی کہ جب غلہ کے ڈھیریوں ہی خریدیں بن ماپے اور تولے اور اس کو اسی جگہ (دوسرے کے ہاتھ) بیچ ڈالیں ہاں جب وہ غلہ اُٹھا کر اپنے ٹھکانے لے جائیں (پھر بیچیں) تو کچھ سزا نہ ہوتی[۱]

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ يُؤْتٰى اِلَيْهِ حَتّٰى تُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لئے کوئی بدلہ نہیں لیا جب کبھی ایسا مقدمہ آپ کے سامنے لایا گیا (بلکہ معاف کر دیا درگذر کی) البتہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا کوئی مرتکب ہوتا تو اس سے خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے بدلہ لیتے۔

بَابٌ ۲۸۔ مَنْ اَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ۔

باب اگر کسی شخص کی بے حیائی اور بے شرمی اور آلودگی پر گواہ نہ ہوں پر قرائن سے یہ امر کھل جائے[۲]

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا اِنْ اَمْسَكْتُهَا قَالَ فَحَفِظْتُ ذٰلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا وَكَذَا كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے سہل بن سعد (صحابی) سے یوں روایت کی میں اس وقت موجود تھا جب (آنحضرتؐ کے زمانہ میں) جورو اور خاوند میں لعان ہوا (یعنی عویمر عجلانی اور اس کی جورو خولہ میں) لعان کے بعد آپ نے جورو خاوند میں جدائی کر دی پھر خاوند کہنے لگا یا رسول اللہ اگر اب میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ بنایا سفیان نے کہا میں نے اس حدیث میں زہری سے سن کر یہ بھی یاد رکھا کہ آنحضرتؐ نے لعان کے بعد یہ فرمایا دیکھو اگر اس عورت کا بچہ اس شکل کا پیدا ہوا تب تو خاوند سچا ہے جورو نے

---

[۱] اس سے یہ نکلا کہ عقود فاسدہ مثلاً سودی خرید و فروخت وغیرہ پر امام سزا دے سکتا ہے اسی طرح بازار میں محتسب مقرر کر سکتا ہے ہماری شریعت میں یہ سب جرائم تقریری ہیں رستے پر غیر عورتوں کو گھورنا ان سے ہنسی ٹھٹھا کرنا رستے میں کوئی ایذا دہ چیز ڈالنا۔ مرغ بازی۔ پتنگ بازی۔ شطرنج۔ گنجفہ چوسر۔ گانا بجانا جو خلاف شرع ہو حال قال وجد تواجد امانت میں خیانت جعل سازی، دغا بازی اغلام وطی خلاف وضع فطری بے رحمی حیوان جادو ٹونا وغیرہ نماز میں دیر کرنا جماعت کا بلا عذر ترک کرنا رمضان کا روزہ بلا عذر نہ رکھنا رمضان میں علانیہ کھانا پینا ہمسایہ کی عورت پر نگاہ ڈالنا، کسی شخص کو بلا وجہ شرعی ستانا علی ہذا القیاس ۱۲ منہ [۲] یعنی وہ بات بہت مشہور ہو پر قاعدہ کا ثبوت نہ ہو مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ ایسی حالت میں اس کو سزا دینا درست نہیں کیونکہ یہ مسئلہ قانون اور شرع دونوں میں مسلم ہے کہ شبہ کا فائدہ مجرم کو ملتا ہے اور جب تک جرم کا باضابطہ ثبوت نہ ہو سزا نہیں دی جا سکتی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

نَحْوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ۔

حرام کاری کرائی ہے) اور اگر اس شکل کا ماٹھنی کی طرح سُرخ رنگ کا پیدا ہوا تو خاوند جھوٹا ہے سفیان کہتے تھے میں نے زہری سے سنا پھر وہ عورت بُری طرح کا بچہ جنی۔[1]

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَاَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے لعان کرنے والوں کا فیصلہ بیان کیا تو عبداللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہ عورت وہی تھی جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں کسی عورت کو بن گواہوں کے رجم کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباسؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا نہیں یہ عورت دوسری تھی جس کا فاحشہ پن کھل گیا تھا۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ اَهْلِهٖ فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَ اَهْلِهٖ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرًا لِلَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے عبدالرحمان بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا مذکور ہوا تو عاصم بن عدی (عجلانی) نے ایک بات کہی (جس میں شیخی نکلتی تھی) پھر ایسا ہوا کہ انہی کی قوم (بنی عجلان) کا ایک شخص (عویمر نامی ان کے پاس آیا اُس کا شکوہ یہی تھا کہ اس نے اپنی جورو (خولہ) کے ساتھ ایک غیر مرد وا پایا، عاصم نے کہا میں نے جو (بڑی) بات منہ سے نکالی تھی اسی وجہ سے اس بلا میں مبتلا ہوا، خیر عاصم اس شخص کو اپنے ساتھ آنحضرتؐ کے پاس لے گئے اور آپ سے یہ قصہ بیان کیا کہ اس نے اپنی جورو کے ساتھ ایک غیر مرد وئے کو دیکھا یہ شخص (یعنی جورو کا خاوند) زرد رنگ دبلا پتلا سیدھے بال والا تھا اور جس شخص سے تہمت کی تھی وہ گندمی رنگ موٹا تازہ پرگوشت آدمی تھا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ جو اصل حال ہے وہ ہم پر کھول دے پھر اس کی جورو

[1] یعنی اس مرد کی طرح جس سے تہمت لگائی تھی۔ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رجم نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن پر کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا جب تک باضابطہ ثبوت نہ ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ

ایک بچہ جنی جس کی صورت اس مرد ؤئے سے ملتی تھی جس سے تہمت لگائی گئی تھی آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جورو اور خاوند میں لعان کرایا یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبداللہ بن شداد) نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا وہی عورت تھی جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباسؓ نے کہا نہیں یہ تو ایک دوسری عورت تھی جس کی بد چلنی مسلمانوں میں کھل گئی تھی[1]

بَابُ ۲۸۱ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ

باب پاکدامن عورتوں کو تہمت لگانا سخت گناہ ہے۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغٰفِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَوْلِ اللهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا الآية

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا جو لوگ پاک دامن آزاد عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ (رؤیت کے) نہیں لاتے ان کو اسّی کوڑے لگاؤ اور اُن کی گواہی کبھی منظور نہ کرو یہی بدکار لوگ ہیں ہاں جو ان میں سے اس کے بعد توبہ کرلیں اور نیک چلن ہو جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک جو لوگ پاکدامن آزاد بھولی بھالی ایمان دار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) ملعون ہوں گے اور اُن کو ملعون ہونے کے سوا) بڑا عذاب بھی ہوگا۔

۵۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبٰوا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغٰفِلَاتِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا وہ کون سے گناہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا جادو کرنا جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق مارنا[2] سود کھانا یتیم کا مال ناحق اڑا جانا کافروں کے مقابلہ سے (جب وہ دو چند سے زیادہ نہ ہوں) بھاگنا مسلمان آزاد بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا[3]

۱؎ اس کے اوضاع اور اطوار سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فاحشہ ہے ۱۲ منہ ۲؎ حق سے مارے تو گناہ نہیں مثلاً قصاص وغیرہ میں ۱۲ منہ ۳؎ حافظ نے کہا اس حدیث میں کبیرہ گناہ سات ہی مذکور ہیں لیکن دوسری حدیثوں سے اور بھی کبیرہ گناہ ثابت ہیں جیسے ہجرت کرکے پھر توڑ ڈالنا زنا، چوری، جھوٹی قسم والدین کی نافرمانی، حرم (باقی بر ص ۳۵۳)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۲۸۲ قَذْفِ الْعَبِيدِ

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ

باب ۲۸۳ هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ

باب غلام لونڈی کو زنا کی (ناحق) تہمت لگانا (بڑا گناہ ہے)

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنے غلام لونڈی کو (بدکاری کی) تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن اس کو کوڑے پڑیں گے[1]

باب اگر امام کسی شخص کو حکم کرے جا فلانے شخص کو حد لگا جو غائب ہو (یعنی امام کے پاس موجود نہ ہو) حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے[2]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گنوار (نام نامعلوم) آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں ہم لوگوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے یہ سن کر اس کا (دشمن فریق مقابل) کھڑا ہوا وہ ذرا اس کی نسبت سمجھدار تھا[3] اس نے کہا یا رسول اللہ سچ کہتا ہے بیشک میرا اور اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اور اجازت دیجئے تو مقدمہ کے واقعات بیان کروں آپ نے فرمایا اچھا بیان کر کہنے لگا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس کے گھر میں کام کاج کے لئے نوکر تھا اُس نے کیا کیا اس کی جورو سے زنا کی (اس نے میرے بیٹے کو پکڑا) میں نے (اس کو) سو بکریاں اور ایک بردہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر جو میں نے عالموں سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے

(بقیہ صفحہ سابقہ) میں بے حرمتی شراب خواری، جھوٹی گواہی، چغل خوری، پیشاب سے احتیاط نہ کرنا مال غنیمت میں خیانت کرنا، امام پر بغاوت کرنا، جماعت سے الگ ہو جانا قسطلانی نے کہا جھوٹ بولنا اللہ کے عذاب سے بے ڈر ہو جانا غیبت کرنا اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا شیخین یعنے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو برا کہنا عہد شکنی کرنا کبیرہ کی تعریف کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا جس پر کوئی حد مقرر ہوئی، بعضوں نے کہا جس پر قرآن یا حدیث میں وعید آئی ۱۲ منہ [۵] اور اسی سورت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو لوگ اپنی جوروں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ نہیں ہیں اخیر آیت تک ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] گو دنیا میں اپنے غلام لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے سے حد قذف نہیں پڑتی مگر آخرت میں اس کی سزا ملے گی ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے نکالا ۱۲ منہ [3] سمجھ داری اس سے معلوم ہوئی کہ اس نے واقعات مقدمہ بیان کرنے کے لئے آپ سے اجازت چاہی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَّاَنَّ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ وَّيَا اُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَسَلْهَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

اور ایک برس کے لئے خارج البلد ہوگا (یعنی دیس کے باہر کیا جائے گا) اور اس کی عورت سنگسار ہوگی آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا تو نے جو سو بکریاں بردے سمیت اس کو دی ہیں وہ سب پھیر لے تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے، اور ایک برس کے لئے جلاوطن ہوگا اور انیس تو ایسا کر کل صبح اس دوسرے شخص کی جورو پاس جا[1] اگر وہ زنا کا اقرار کرے تب اس کو رجم کر انیس اس کے پاس گئے اس نے زنا کا اقرار کیا انیس نے اس کو رجم کروڈالا[2]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الدِّيَاتِ

کتاب دیتوں کے بیان میں[3]

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے اس کا بدلہ دوزخ ہے اخیر آیت تک[4]۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقَهَا وَ

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرجیل سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا ایک شخص (خود عبد اللہ بن مسعودؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے آپؐ نے فرمایا اللہ کے برابر والا کسی اور کو بنانا حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا[5] اس نے پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ اس کو کھلانا پلانا پڑے گا پوچھا پھر کونسا گناہ فرمایا اپنے پڑوسی کی جورو سے حرام کاری کرنا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی تصدیق اتاری (سورہ فرقان میں) فرمایا

---

[1] اس سے کہہ کہ فلاں شخص نے تجھ پر زنا کی ہے اب تو کیا چاہتی ہے ۱۲ منہ [2] اسی مضمون کا ایک ترجمہ باب پہلے گزر چکا ہے اور بعضوں نے دونوں میں کچھ خفیف فرق کیا ہے تاکہ تکرار نہ ہو ۱۲ منہ [3] امام بخاریؒ نے اس باب میں قتل عمد کا بھی بیان کیا جس میں قصاص لازم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قتل عمد میں بھی جب وارث قصاص معاف کر دیں اور دیت پر راضی ہو جائیں تو دیت دلائی جاتی ہے ۱۲ منہ [4] اب اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ خلود سے اس آیت میں بہت دنوں تک رہنا مراد ہے نہ ہمیشہ رہنا کیونکہ ہمیشہ تو دوزخ میں وہی رہے گا جو کافر مرے گا بعضوں نے کہا جو مسلمان کو اسلام کی وجہ سے مارے اس آیت میں وہی مراد ہے ایسا شخص تو کافر ہی ہوگا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ [5] وہی خالق ہے اس کو بھول جانا کیسی نمک حرامی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ الْاٰيَةَ۔

اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہیں پکارتے اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق نہیں مارتے نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کام کرے گا وہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

ہم سے علی بن الجعد نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا دین برابر کشادہ رہتا ہے (اس کو ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے) جب تک ناحق خون نہ کرے [1]

۵۶۷۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ لَا مَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهٗ فِيْهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ۔

مجھ سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے کہا میں نے اپنے والد سے سُنا وہ عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے کہا ہلاکت کا بھنور جس میں گر کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ خون ناحق کرنا ہے جس کو اللہ نے حرام کیا۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلے آپس کے خون خرابے کا فیصلہ کیا جائے گا [2]

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرِو الْكِنْدِيَّ حَلِيْفَ بَنِيْ زُهْرَةَ حَدَّثَهٗ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَقِيْتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِيْ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عطاء بن یزید نے بیان کیا ان سے عبیداللہ بن عدی بن خیار نے ان سے مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے حلیف تھے وہ بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر میں ایک کافر سے مقابلہ کروں اس سے لڑائی شروع ہو وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ اڑا دے پھر ایک درخت کی آڑ لے کر کہنے لگے میں اللہ کا تابعدار بن گیا (مسلمان ہوگیا)

---

[1] جہاں ناحق خون کیا تو مغفرت کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [2] پہلے حضرت خاتون جنت اپنے دونوں صاحب زادوں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے خون کا دعویٰ کریں گی جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ پہلے نماز کی پرسش ہوگی کیونکہ نماز حقوق اللہ میں ہے اور خون حقوق العباد میں مطلب یہ ہے کہ حقوق اللہ میں پہلے نماز کی اور حقوق العباد میں پہلے خون کی پرسش ہوگی فقط ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ طَرَحَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا اَقْتُلُهٗ قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاَنْتَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ وَقَالَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ اِذَا كَانَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ يُّخْفِيْ اِيْمَانَهٗ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَاَظْهَرَ اِيْمَانَهٗ فَقَتَلْتَهٗ فَكَذٰلِكَ كُنْتَ اَنْتَ تُخْفِيْ اِيْمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ۔

کیا ایسا کہنے پر بھی میں اس کو قتل کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں اس کو قتل نہ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (یہ تو بڑی مشکل ہے) اس نے میرا ایک ہاتھ اڑا دیا (مجھ کو لنجہ کر دیا) اب ایسا کرنے کے بعد (اپنے بچانے کے لئے) کہتا ہے میں خدا کے لیے مسلمان ہو گیا کیا میں اس کو قتل کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں اس کو قتل نہ کر اگر تو اس کو (اسلام لانے کے بعد) قتل کرے گا تو وہ تو ایسا ہو جائے گا جیسا تو اس کے قتل کرنے سے پہلے تھا (یعنی مظلوم معصوم الدم) اور تو ایسا ہو جائے گا جیسا وہ تھا اسلام لانے سے پہلے (یعنی ظالم مباح الدم[1]) اور حبیب بن ابی عمرہ نے سعید بن جبیر سے روایت کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقداد بن اسودؓ سے فرمایا جب کافروں کے ساتھ ایک مومن آدمی ہو جو (ڈر کے مارے) اپنا ایمان ان سے چھپاتا ہو (تقیہ کرتا ہو) پھر وہ اپنا ایمان ظاہر کر دے اور تو اس کو مار ڈالے (یہ کیونکر درست ہو گا) خود تو بھی مکہ میں پہلے اپنا ایمان چھپاتا تھا۔

بَابٌ ۲۸۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ اَحْيَاهَا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں) یوں فرمانا جس نے مرتے کو بچا لیا اس نے گویا سب لوگوں کی جان بچالی

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا اِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيْعًا۔

ابن عباسؓ نے کہا[2] من احیاھا کا معنے یہ ہے جس نے ناحق خون کرنا حرام رکھا گویا سب لوگوں کی جان بچالی[3]۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ

---

[1] کیونکہ مسلمان کے قتل کرنے کی وجہ سے تیرا خون کرنا درست ہو جائے گا اس کے قصاص میں بعضوں نے کہا یہ تغلیظاً فرمایا کیونکہ مسلمان اگر کافر کو اسلام لانے کے بعد بھی کسی تاویل سے مار ڈالے مثلاً یہ سمجھ کر کر وہ جان کے ڈر سے مسلمان ہوا ہے دل سے نہیں ہوا ہے تو اس کا مار ڈالنا درست ہے جب بھی مسلمان مباح الدم نہ ہو گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے کہ اسامہ بن زید نے ایک کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا تھا لیکن آنحضرتؐ نے اسامہ سے قصاص نہیں لیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس لئے کہ ناحق خون ایک کرے یا ہزار کرے گناہ میں برابر ہیں اور جس نے ناحق خون سے پرہیز کیا تو گویا سب لوگوں کی جان بچائی ۱۲ منہ [4] اس کو بزار اور طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا ۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب (دنیا میں) کہیں کوئی (ناحق) خون ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے قابیل پر اس کے گناہ کا ایک حصہ ڈالا جاتا ہے[1]۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو واقد بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ[2]۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے کہا میں نے ابوزرعہ سے سنا جو عمرو بن جریر کے بیٹے تھے انہوں نے اپنے دادا جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا لوگوں کو تو خاموش کر (جب جریر نے ان کو خاموش کیا تو آپ نے فرمایا) دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا اس حدیث کو ابوبکرہ اور ابن عباسؓ صحابیوں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (ان کی روایتیں کتاب الحج میں گزر چکی ہیں)۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو ستانا یا عمداً جھوٹی قسم کھانا یہ شعبہ کی شک ہے اور معاذ بن معاذ عنبری نے کہا (اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا) ہم سے شعبہ نے بیان کیا اس روایت میں یوں ہے کہ بڑے گناہ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک

---

[1] کیونکہ اسی نے دنیا میں ناحق خون کی بنیاد ڈالی اور جو کوئی برا طریقہ قائم کرے تو قیامت تک جو جو اس پر عمل کرتا رہے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ اس کرنے والے پر پڑتا رہے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا مسلمان کا قتل آدمی کو کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ یا وہ قتل مراد ہے جو حلال جان کر ہو اس سے تو کافر ہی ہو جائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ اَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَبَائِرُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَۃَ حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ ظَبْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْحُرَقَۃِ مِنْ جُہَیْنَۃَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَہَزَمْنَاہُمْ قَالَ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْہُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِیْنَاہُ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ فَکَفَّ عَنْہُ الْاَنْصَارِیُّ فَطَعَنْتُہٗ بِرُمْحِیْ حَتّٰی قَتَلْتُہٗ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِیْ یَا اُسَامَۃُ اَقَتَلْتَہٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا کَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ اَقَتَلْتَہٗ بَعْدَ اَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُہَا عَلَیَّ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔

کرنا اور عمداً جھوٹی قسم کھانا اور ماں باپ کو ستانا یا یوں کہا خون کرنا۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد بن وارث نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکرؒ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے سے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا ماں باپ کو ستانا، جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے خبر دی کہا ہم کو حصین بن عبدالرحمان نے کہا ہم سے ابوظبیان (حصین بن جندب) نے بیان کیا کہا میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حرقہ قبیلے کی طرف بھیجا جو جہینہ قبیلے کی ایک شاخ ہے (یہ واقعہ رمضان ۷ھ یا ۸ھ ہجری کا ہے) اسامہ کہتے ہیں ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا اور ان کو شکست دی اور ہوا یہ کہ میں اور ایک انصاری آدمی (نام نامعلوم) دونوں نے ان میں کے ایک کافر (مرداس بن عمرو) پر حملہ کیا جب ہم نے اس کو گھیر لیا (وہ سمجھا کہ اب بچ نہیں سکتا) تو لا الٰہ الا اللہ کہنے لگا انصاری تو علیحدہ ہوگیا لیکن میں نے اس کو برچھے سے مار کر مار ڈالا جب ہم مدینہ پہنچے تو یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی آپ نے مجھ سے پوچھا اسامہ کیا تو نے اس کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے اپنی جان بچانے کو کلمہ پڑھا تھا (دل سے ایمان نہیں لایا تھا) آپ نے فرمایا تو نے اس کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا اسی دن مسلمان ہوا ہوتا کہ اگلے گناہ میرے اوپر نہ رہتے[ل۵]

ل۵ دوسری روایت میں یوں ہے کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا مطلب یہ ہے کہ دل کا حال اللہ کو معلوم ہے جب اس نے زبان سے کلمہ توحید پڑھا تو اس کو چھوڑ دینا تھا مسلمان سمجھنا تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٥٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رض قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عسیلہ صنابحی سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے کہا میں اُن نقیبوں میں تھا جنہوں نے (لیلۃ العقبہ منیٰ میں) آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے چوری نہیں کرینگے زنا نہیں کرینگے جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو نہیں ماریں گے نہ لوٹ مچائیں گے نہ اللہ کی نافرمانی کریں گے اس کے بدل ہم کو بہشت ملے گی، اگر ان گناہوں میں سے کوئی گناہ ہم سے ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے (چاہے عذاب کرے چاہے معاف کر دے)۔

٥٧٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنے مسلمان نہیں ہے[1]) اس حدیث کو ابوموسیٰ اشعریؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[2]۔

٥٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي

ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی اور یونس نے ان دونوں نے امام حسن بصریؒ سے انہوں نے احنف بن قیس سے انہوں نے کہا میں (گھر سے) نکلا اس نیت سے کہ ان صاحب (یعنے حضرت علیؓ) کی مدد کروں (جنگ جمل میں) رستے میں مجھ کو ابوبکرہؓ (صحابی) ملے اور پوچھا کہو کیا قصد ہے میں نے کہا حضرت علیؓ کی مدد کو جاتا ہوں انہوں نے کہا نہیں اپنے گھر لوٹ جائیو کیوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں (ایک دوسرے کو مارنے لگیں) تو قاتل اور

---

[1] اگر مباح سمجھ کر اٹھاتا ہے تو کافر ہو گیا اور جو مباح نہیں سمجھتا تو کافر تو نہیں ہوا پر کافروں کا سا کام کیا اس لئے تغلیظاً اس کو فرمایا کہ وہ بھی مسلمان نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] یہ روایت کتاب الفتن میں موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ۔

مقتول دونوں دوزخی ہوں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو خیر دوزخی ہوگا مگر مقتول کا کیا قصور (وہ کیوں دوزخی ہونے لگا) آپ نے فرمایا آخر وہ بھی اپنے ساتھی کو مارنے کی فکر میں تھا۔[۱]

بَابُ ۲۸۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ط اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں) فرمانا مسلمانوں جو لوگ تم میں قتل کیے جائیں ان کا قصاص لینا تم پر فرض کیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدل مارا جائے، اور غلام غلام کے بدل عورت عورت کے بدل پھر جس قاتل کو اس کے بھائی (یعنے مقتول کے وارث) کی طرف سے قصاص کا کوئی حصہ معاف کر دیا جائے تو معاف کرنے والا دستور کے موافق قاتل سے دیت مانگے اور قاتل کو چاہیئے کہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے یہ معافی اور دیت کی تجویز تمہارے مالک کی طرف سے تم پر ایک آسانی اور مہربانی ہے اب اس کے بعد بھی جو کوئی زیادتی کرے[۲] تو اس کو تکلیف کا عذاب ہوگا۔[۳]

بَابُ ۲۸۶ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتّٰى يُقِرَّ وَالْاِقْرَارِ فِي الْحُدُوْدِ۔

باب حاکم کا قاتل سے پوچھنا (دریافت کرنا) یہاں تک کہ وہ اقرار کرے اور حدوں میں اقرار کرنا

۶۵۰۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى اَقَرَّ بِهٖ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رض سے ایسا ہوا ایک یہودی (نام نامعلوم) نے ایک چھوکری کا سر دو پتھروں میں کچل ڈالا لوگوں نے اس چھوکری سے پوچھا[۴] تجھ کو فلاں شخص نے مارا یا فلاں شخص نے مارا اس نے کچھ جواب نہ دیا) یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا[۵] آخر وہ یہودی (گرفتار ہو کر) آنحضرت کے سامنے لایا گیا آپ اس سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس نے خون کا اقبال کیا آخر اس کا سر بھی پتھر سے کچلا گیا۔[۶]

بَابُ ۲۸۷ اِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ اَوْ بِعَصًا

باب اگر کسی نے پتھر یا لکڑی سے خون کیا۔[۷]

---

[۱] مگر اتفاق سے یہ موقعہ اس کو نہ ملا خود مارا گیا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بلا وجہ شرعی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو مارنے کی نیت کرے لیکن حضرت علی کی لڑائی ایسی نہ تھی وہ بوجہ شرعی تھی، اس لئے ابوبکرہ کی رائے صحیح نہ تھی احنف نے اس کے بعد پھر ابوبکرہ کی رائے پر عمل نہیں کیا اور سب جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ رہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] دیت لے کر پھر قاتل کو ستائے یا مار ڈالے ۱۲ منہ [۳] امام بخاری نے اس باب میں صرف آیت قرآنی پر اکتفا کی کوئی حدیث بیان نہیں کی ۱۲ منہ [۴] ابھی اس میں کچھ جان باقی تھی ۱۲ منہ [۵] تب اس نے اشارے سے کہا ہاں اس نے مارا ہے ۱۲ منہ [۶] اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جائے گا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مرد عورت کے بدل قتل کیا جائے گا ۱۲ منہ [۷] امام بخاری نے باب کا ترجمہ گول رکھا کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ ایسی صورت میں (باقی بر صفحہ ۳۶۱)

besturdubooks.wordpress.com

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُوْدِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيْءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَاْسَهَا فَاَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَاْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَخَفَضَتْ رَاْسَهَا فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهٗ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ۔

ہم سے محمد (بن عبداللہ بن نمیر یا محمد بن سلام) نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن ادریس نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ہشام ابن زید بن انسؓ سے انہوں نے اپنے دادا انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا (انصار کی) ایک لڑکی مدینہ میں (گھر سے) نکلی وہ چاندی کا زیور پہنے ہوئے تھی ایک یہودی (کمبخت نام نامعلوم) نے کیا کیا پتھر سے اس کو مارا[1] آخر وہ لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی اس میں کچھ جان باقی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تجھ کو فلاں شخص نے مارا، اس نے سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں آپ نے پھر پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا اس سے پھر سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں پھر تیسری بار میں آپ نے اس سے پوچھا کیا فلاں (یہودی) نے تجھ کو مارا جب اس نے سر جھکا کر اشارہ کیا ہاں آپ نے اس یہودی کو بلوا بھیجا[2] تب آپ نے دو پتھروں سے کچل کر اس کو قتل کرایا[3]۔

بَابُ ۲۸۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مائدہ) میں یہ فرمانا ہم نے یہودیوں کے لئے تورات شریف میں یہ حکم دیا تھا کہ جان کے بدل جان لی جائے اور آنکھ کے بدل آنکھ ناک کے بدل ناک، کان کے بدل کان، دانت کے بدل دانت اسی طرح زخموں میں برابر کا بدلہ لیا جائے[4]، پھر جو کوئی بدلہ معاف کر دے تو یہ معافی اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگی، اور جو حاکم اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم کے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) قاتل کو بھی پتھر یا لکڑی سے قتل کریں گے یا تلوار سے حنفیہ کہتے ہیں ہمیشہ قصاص تلوار سے لیا جائے گا اور جمہور کہتے ہیں جس طرح قاتل نے قتل کیا ہے اسی طرح بھی قصاص لے سکتے ہیں باب کی حدیث سے امام ابوحنیفہ کا وہ قول بھی رد ہوتا ہے کہ پتھر یا لکڑی سے مارنا قتل عمد نہیں ہے اور اس میں قصاص لازم نہ ہوگا بلکہ دیت لازم ہوگی کیونکہ یہ قتل شبہ عمد ہے۔ جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں جب ایسی چیز سے مارے جس سے غالباً آدمی مر جاتا ہے تو وہ قتل عمد ہوگا اور قانون بھی اسی کو مقتضی ہے، امام مالک فرماتے ہیں میں نہیں جانتا قتل شبہ عمد کیا چیز ہے قتل یا عمد ہے یا خطا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] ادھ موا کر دیا زیور اتار لے گیا ۱۲ منہ [2] اس سے پوچھا تو اس نے جرم کا اقرار کیا ۱۲ منہ [3] حنفیوں نے اس کے خلاف اپنے مذہب پر اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ قصاص نہیں ہے مگر تلوار سے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند میں اختلاف ہے ابن عدی نے کہا اس کے سب طریق ضعیف ہیں ۱۲ منہ [4] یعنی جن زخموں کا برابر کا بدل ہو سکتا ہے ۱۲ منہ ✦

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّيْنِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ ۔

ہم سے اعمش نے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آدمی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں تو اس کا خون کرنا بغیر تین صورتوں کے درست نہیں ایک یہ کہ کسی کو ناحق قتل کرے اس کے قصاص میں دوسرے یہ کہ محصن ہو کر زنا کرے، تیسرے یہ کہ اسلام سے پھر جائے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے [1]

بَابٌ ۲۸۹ مَنْ اَقَادَ بِالْحَجَرِ ۔

باب پتھر سے قصاص لینے کا بیان

۵۸۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَّهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيْءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَّا ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَّا ثُمَّ سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ نَّعَمْ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انسؓ سے ایسا ہوا ایک یہودی نے ایک (انصاری) چھوکری کو چاندی کا زیور لینے کے لئے پتھر سے مار ڈالا (ادھ موا کر دیا) اس چھوکری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس میں ذری سی جان باقی تھی آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھ کو فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں پھر پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں پھر تیسری بار پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا تب اس نے سر سے اشارہ کیا ہاں آخر آپ نے اس یہودی کو بھی دو پتھروں میں کچل کر قتل کرایا (کیونکہ اس نے اقرار کیا)۔

بَابٌ ۲۹۰ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ ۔

باب جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس کو اختیار ہے دو باتوں میں جو بہتر سمجھے وہ اختیار کرے [2]۔

[1] کافروں میں شریک ہو جائے بعضوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ اجماع کا منکر بھی کافر ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اجماعی اس بات کا منکر کافر ہے جس کا وجوب شریعت سے بداہتہ یا تواتراً ثابت ہو لیکن جس مسئلہ کا ثبوت حدیث صحیح متواتر یا آیت قرآن سے نہ ہو اور اس میں کوئی اجماع کا خلاف کرے تو وہ کافر نہ ہوگا قاضی عیاض نے کہا جو عالم کے حدوث کا منکر ہو اس کو قدیم کہے وہ کافر ہے اور جماعت کے چھوڑنے میں باغی اور رہزن اور مسلمانوں سے لڑنے والے امام برحق سے مخالفت کرنے والے بھی آ گئے ان کا بھی قتل درست ہے لیکن نماز کے ترک کرنے والے کا قتل اس حدیث کی رو سے جائز نہیں رہتا میں کہتا ہوں امام احمد اور اسحاق اور اہلحدیث نے اس کو کافر قرار دیا ہے تو وہ تیسری صورت میں داخل ہو گیا ۱۲ منہ [2] خواہ قاتل سے قصاص لے یا دیت اس میں مقتول کے وارث کا اختیار ہے قاتل کی رضامندی شرط نہیں امام بخاری نے باب کی حدیثیں لاکر اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کی فمن عفی لہ من اخیہ شئی کہ مراد اس سے دیت ہے اور [illegible] سارے اہل سنت کا اتفاق ہے کہ قتل [illegible] میں بھی جب قاتل اور مقتول کے ورثہ دیت پر راضی ہو جائیں تو دیت دلائی جائے گی اور تعجب ہے شبلی نعمانی سے اس نے اپنے تئیں نعمانی قرار دے کر امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو بھی بدنام کیا اس نے [illegible] مارا (باقی برصفحہ ۳۶۳)

besturdubooks.wordpress.com

٥٨٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ خزاعہ قبیلہ والوں نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا اور عبداللہ بن رجاء نے کہا[1] ہم سے حرب بن شداد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا خزاعہ والوں نے بنی لیث کے ایک شخص (ابن اثوع) کو قتل کر ڈالا کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں بنی لیث نے خزاعہ کے ایک شخص (احمر نامی) کو قتل کر ڈالا تھا[2]۔ یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ سے (ابرہہ بادشاہ یمن کے) ہاتھی کو روک دیا[3] لیکن اللہ نے اپنے پیغمبر اور مسلمانوں کو مکہ پر غالب کر دیا (انہوں نے مکہ فتح کر لیا) دیکھو مکہ کے شہر میں مجھ سے پہلے کسی کے لئے لڑنا بھڑنا درست نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے درست ہوگا اور میرے لئے بھی جو درست ہوا تو دن کو صرف ایک ساعت کے لئے اب اس وقت سے اس کی حرمت پھر قائم ہو گئی[4] وہاں کا کانٹا نہ اکھیڑا جائے وہاں کا درخت نہ تراشا جائے وہاں کی پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے[5] اور دیکھو جس کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس کو اختیار ہے دو باتوں میں جو بھلی لگے وہ کرے یا تو دیت لے یا قصاص کرے یہ وعظ سن کر ابوشاہ جو یمن کا رہنے والا تھا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وعظ مجھ کو لکھوا دیجئے آپ نے لوگوں سے فرمایا اچھا ابوشاہ کو یہ وعظ لکھ دو اس کے بعد قریش کے ایک شخص (حضرت عباسؓ) کھڑے ہوئے، کہنے لگے یارسول اللہ مکہ کے درختوں میں سے اذخر گھانس توڑنے کی اجازت دیجئے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ قتل عمد میں دیت نہیں ہو سکتی افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعضے ایسے لوگ مولوی بن بیٹھے ہیں جنہوں نے پورا قرآن بھی سمجھ کر نہیں پڑھا آپ بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسرے بندگان خدا کو بھی گمراہ کرتے ہیں اس پر جہل مرکب میں گرفتار ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم بھی امت محمدیہ کے ایک بڑے عالم ہیں اور کبھی نصاریٰ کے دیئے ہوئے خطاب پر پھول جاتے ہیں نصاریٰ ہمارا دین کیا جانیں اور وہ ہمارے علماء کو کیا پہچانیں وہ تو سعی و سفارش سے یا ملکی اغراض سے شمس العلماء کا خطاب ایسے لوگوں کو دیتے ہیں جو نجم العلماء بھی ہونے کے لائق نہیں ١٢ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ١٢ منہ [2] اسی ابن اثوع نے احمر کو مار ڈالا تھا جب مکہ فتح ہوا تو دوسرے روز یہ ابن اثوع مکہ میں آیا اس کو دیکھ کر خزاعہ والوں میں سے خراش بن امیہ یا ہلال بن امیہ نے اس کو مار ڈالا، بعضوں نے کہا یہ مقتول جندب بن الاکوع تھا واللہ اعلم ١٢ منہ [3] عذاب کے پرندے بھیجے جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے، ١٢ [4] جو قیامت تک قائم رہے گی ١٢ منہ [5] بلکہ پڑا رہنے دیں یہاں تک کہ خود مالک آکر اپنی چیز اٹھا لے ١٢ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفِيْلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ إِمَّا أَنْ يُّقَادَ أَهْلُ الْقَتِيْلِ

ہم لوگ اس گھانس کو اپنے گھروں اور قبروں میں بچھاتے ہیں (وہ خوش بو دار ہوتی ہے) آپ نے فرمایا اچھا اذخر توڑنے کی اجازت ہے حرب بن شداد کے ساتھ اس حدیث کو عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی شیبان سے روایت کیا اس میں بھی ہاتھی کا ذکر ہے[۱] بعضے لوگوں[۲] نے ابونعیم سے فیل کے بدل قتل کا لفظ روایت کیا ہے[۳] اور عبیداللہ بن موسیٰ نے اپنی روایت میں (جس کو امام مسلم نے نکالا) واما یقاد کے بدل یوں کہا (اما ان یعطی الدیۃ) واما ان یقاد اہل القتیل[۴]

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ فِي بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَّقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ قَالَ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ أَنْ يَّطْلُبَ بِمَعْرُوْفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے مجاہد بن جبر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بنی اسرائیل میں قصاص کا رواج تھا دیت کا قاعدہ نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتاری کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ اخیر آیت فمن عفی لہ من اخیہ شیٔ تک ابن عباسؓ نے کہا فمن عفی لہ سے یہی مراد ہے کہ مقتول کے وارث قتل عمد میں دیت پر راضی ہو جائیں اور اتباع بالمعروف سے یہ مراد ہے کہ مقتول کے وارث دستور کے موافق قاتل سے دیت کا تقاضا کریں واداء الیہ باحسان سے یہ مراد ہے کہ قاتل اچھی طرح خوش معاملگی سے دیت ادا کر دے۔

---

[۱] یعنی اللہ نے مکہ سے ہاتھی کو روک دیا مراد وہ بڑا ہاتھی ہے جس کا نام محمود تھا جب یہ لوگ مکہ کے قریب پہنچے تو یہ ہاتھی بیٹھ گیا ہزار اس کو مارتے تھے لیکن وہ آگے نہ بڑھا اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] یعنے محمد بن یحییٰ ذہلی نے ۱۲ منہ [۳] یعنی اللہ نے مکہ والوں سے قتل کو ہٹا دیا یعنے ان کو قتل ہونے نہیں دیا ۱۲ منہ [۴] معلوم ہوا کہ اما اور اما زبان عرب میں ہمیشہ حصر کے لئے نہیں آتا بلکہ کبھی صرف منع جمع کے لئے مستعمل ہوتا ہے تو تیسری صورت بھی ہو سکتی ہے جیسے یہاں ایک تیسری صورت یعنی بالکل معاف کر دینا بھی جائز ہے، اور اس سے اس شخص کا جہل ظاہر ہوتا ہے جس نے سورہ محمدؐ کی اس آیت فاما منا بعد واما فداء سے یہ نکالا ہے کہ مسلمانوں کے دین میں قیدیوں کا قتل درست نہیں، حیدر آباد میں ایک شخص تھا چراغ علی نامی اس کے عقائد بالکل ملحدوں کے سے تھے اور علی گڑھی نیچر کا وہ مرید تھا اس سے میری اکثر اس مسئلہ میں بحث ہوتی رہتی تھی اس شخص کی عجیب عادت تھی کہ قرآن کی ایک آدھ آیت اپنے مطلب کی لے لیتا اور دوسری آیتوں سے کچھ غرض نہ رکھتا دماغ بگڑ گیا تھا اس کے دل میں یہ خبط سما گیا تھا کہ قرآن کو لندن کے نصاریٰ کے رسوم کے موافق کر دیا جائے کہتا تھا قرآن میں ایک ہی بی بی کرنے کی اجازت ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ اور دوسری جگہ فرمایا ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء کہتا تھا قرآن میں کہیں لونڈی غلام کا ذکر نہیں ہے حالانکہ قرآن میں صاف صاف آیتیں رقیت کی اثبات کی موجود ہیں ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنٰت المومنات فما ملکت ایمانکم من فتیٰتکم المومنات۔ ولعبد مومن خیر من مشرک۔ فما الذین فضلوا برادی رزقہم علی ما ملکت ایمانہم ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃ ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علی شیٔ ھل لکم مما ملکت ایمانکم من شرکاء فیما رزقناکم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۲۹۱ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

۵۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ

باب جو شخص ناحق خون کرنے کی فکر میں ہو اس کا گناہ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سب سے زیادہ ان تین آدمیوں کا دشمن ہے ایک تو اس کا جو حرم میں بے اعتدالی کرے (مثلاً خون خرابہ شکار وغیرہ) دوسرے وہ جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے[1] تیسرے وہ جو کسی آدمی کا ناحق خون کرنے کے لئے اس کے پیچھے لگے۔

بَابُ ۲۹۲ الْعَفْوِ فِي الْخَطَإِ بَعْدَ الْمَوْتِ

۵۸۶ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ يَا عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَبِي أَبِي فَقَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ

باب قتل خطا میں مقتول کے مر جانے کے بعد اس کے وارث کا معاف کرنا۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا احد کی جنگ میں (پہلے پہل) مشرکوں کو شکست ہوئی دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مروان یحییٰ بن زکریا نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا (کمبخت) ابلیس چلا کر کہنے لگا اللہ کے بندو (مسلمانو) اپنے پیچھے والوں سے بچو (حالاں کہ پیچھے والے بھی مسلمان ہی تھے) یہ سنتے ہی آگے والے پیچھے والوں پر پلٹ پڑے (لگی تلوار چلنے) یہاں تک کہ مسلمان حذیفہ کے والد یمان کو بھی مارنے لگے حذیفہ پکارتے ہی رہے ارے ارے یارو کیا غضب کرتے ہو یہ تو میرا باپ ہے میرا باپ[2] اس (بیچارے) کو جان سے مار ڈالا اس وقت حذیفہ کہنے لگے (بھائیو) اللہ تمہاری خطا بخشے ان کافروں میں سے کچھ لوگ تو ایسے شکست کھا کر بھاگے کہ طائف میں جا کر دم لیا[3]۔

بَابُ ۲۹۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یوں فرمانا مسلمانوں کو

---

[1] مثلاً جاہلیت والوں کی طرح شادی اور غمی میں رسوم کرے ایک کو دوسرے کے بدل مار ڈالے یا ایک کے جرم کا دوسرے سے مواخذہ کرے ۱۲ منہ [2] لیکن سنتا کون تھا گھبراہٹ میں ۱۲ منہ [3] طائف ایک مشہور بستی ہے مکہ سے تین منزل پر۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ مسلمانوں نے خطا سے حذیفہ کے والد کو جو مسلمان تھے مار ڈالا اور حذیفہ نے معاف کر دیا یعنے دیت کا بھی مطالبہ نہیں کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے حذیفہؓ کو دیت دلا دی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً وَّمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

مسلمان کا مار ڈالنا درست نہیں مگر بھول چوک اور بات ہے پھر اگر کوئی مسلمان کو بھول چوک سے مار ڈالے تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو دیت دے مگر جب وہ معاف کر دیں اگر مقتول مسلمان اور اس قوم کا ہو جس سے تمہاری دشمنی ہے تو بس ایک بردہ آزاد کرنا کافی ہے دیت دینا ضروری نہیں اور جو ایسی قوم کا ہو جس سے تم سے مصالحہ اور عہد ہو تو مقتول کے وارثوں کو دیت دینا اور بردہ آزاد کرنا دونوں کام ضروری ہیں اگر کسی کو بردے کا مقدور نہ ہو تو دو مہینے لگاتار روزے رکھے یہ توبہ کی شکل اللہ کی ٹھہرائی ہوئی ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑا حکمت والا ہے۔

بَابٌ ۲۹۴ اِذَا اَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهٖ

باب قتل میں قاتل کا ایک بار اقرار کرنا کافی ہے[1]۔

۵۸۷ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَأَتْ بِرَاْسِهَا فَجِيْءَ بِالْيَهُوْدِيِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا (یا اسحق بن راہویہ نے) کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے ایسا ہوا ایک یہودی نے (انصاری) چھوکری کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا اس چھوکری سے پوچھا (جس میں ذری) (جان باقی تھی) اری تجھ کو کس نے مارا فلاں شخص نے یا فلاں شخص نے نام لیتے لیتے ایک یہودی کا نام لیا تب اس نے سر کے اشارے سے ہاں کہا آخر اس یہودی کو (پکڑ کر) لائے اس سے پوچھا تو اس نے اقرار کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کو سر بھی پتھر سے کچلا گیا ہمام نے کبھی یوں کہا دو پتھروں سے کچلا گیا۔

بَابٌ ۲۹۵ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْاَةِ

باب عورت کے بدل مرد کو (اور اسی طرح مرد کے بدل عورت کو) قتل کریں گے

۵۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُوْدِيًّا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو ایک چھوکری کے

---

[1] اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی صرف آیت قرآنی پر اکتفا کی ۱۲ منہ [2] یعنی زنا کی طرح چار بار اقرار کرنا ضروری نہیں، اکثر علماء اور ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے بعضوں نے قتل میں دو بار اقرار کرنا ضروری سمجھا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا

بدل قتل کرایا اس نے اس چھوکری کا چاندی کے زیور پر خون کیا تھا یعنے اس کی طمع میں)۔

بَابُ ۲۹۶ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ۔

باب زخموں میں بھی عورت اور مرد میں قصاص لیا جائے گا (جیسے جان میں لیا جاتا ہے)۔

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَإِبْرَاهِيمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ

اکثر عالموں نے یہی کہا ہے عورت کے بدل مرد کو قتل کریں گے[1] اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے عورت سے مرد کے قتل عمد یا اس سے کم دوسرے زخموں کا قصاص لیا جائے[2] اور عمر بن عبدالعزیزؒ اور ابراہیم نخعی اور ابوالزناد اور ابوالزنادؒ کے ساتھ والوں (جیسے اعرج اور قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر) کا یہی قول[3] ہے اور ربیع بنت نضر کی بہن (ام حارثہ) نے ایک آدمی کو زخمی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصاص لیا جائے گا[4]۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تُلِدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ رض فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے موسیٰ بن ابی عائشہؓ نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم نے (موت کی) بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دوا ڈالی، آپ نے فرمایا دیکھو میرے حلق میں دوا مت ڈالو ہم سمجھے کہ بیمار آدمی کو دوا سے نفرت ہوتی ہے اس وجہ سے آپ فرما رہے ہیں میرے حلق میں دوا نہ ڈالو (نہ بطور نہی شرعی کے) خیر جب آپ کو ہوش آیا تو فرمایا دیکھو گھر میں کوئی شخص باقی نہ رہے سب کے حلق میں دوا ڈالی جائے[5] ایک عباس کو چھوڑ دو وہ اس وقت موجود نہ تھے[6]۔

۱؎ لیکن ایک روایت حضرت علیؓ اور عطا اور حسن سے اس کے خلاف آئی ہے اور حنفیہ نے زخموں کے قصاص میں اختلاف کیا ہے یعنے عورت اور مرد میں جان سے کم دوسرے زخموں میں قصاص نہ لیا جائے گا امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ حضرت علیؓ سے جو روایت آئی ہے وہ ضعیف یا شاذ ہے ۱۲ منہ ۲؎ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ عمر بن عبدالعزیزؒ اور ابراہیم نخعی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور ابوالزناد کے قول کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ اس کو امام مسلم نے نکالا بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے خود ربیع بنت نضر نے جو انسؓ کی پھوپھی تھیں ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا تھا آپ نے قصاص کا حکم دیا تھا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے امام ابن حزم نے کہا غلطی نہیں ہے بلکہ یہ دو واقعہ ہیں ربیع نے ایک عورت کا دانت توڑا تھا اور ایک مرد کو بھی زخمی کیا تھا بہرحال بہن کا لفظ یہاں صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ ۵؎ یعنی قصاص کے طور پر گھر میں عورتیں بھی تھیں تو مرد کا قصاص عورت سے لینا ثابت ہوا کہتے ہیں گھر میں ام المومنین میمونہ بھی تھیں وہ روزے سے تھیں لیکن آپ کے حکم کے موافق اُن کے حلق میں بھی دوا ڈالی گئی ۱۲ منہ ۶؎ یعنی جب آنحضرتؐ کے حلق میں دوا ڈالی گئی ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۹۷ مَنْ اَخَذَ حَقَّهٗ اَوِ اقْتَصَّ دُوْنَ السُّلْطَانِ۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِاِسْنَادِهٖ لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَّلَمْ تَاْذَنْ لَهٗ حَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ اِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ۔

بَابٌ ۲۹۸ اِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ اَوْ قُتِلَ

۵۹۲۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

باب اگر کوئی شخص اپنا حق یا قصاص خود لے لے حاکم کے پاس فریاد نہ کرے[1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیبؒ نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے انہوں نے ابوہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہم مسلمان (دنیا میں تو) اخیر میں آئے ہیں لیکن (قیامت کے دن سب امتوں سے) آگے ہوں گے اور اسی سند سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بے اجازت تیرے گھر میں جھانکے اور تو ایک کنکر پھینک کر مارے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا (نہ گناہ نہ دنیا کی سزا)

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید طویل سے ایک شخص نے (حکم بن ابی العاص[2]) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اس کی آنکھ میں مارنے کے لئے سیدھا کیا یحییٰ کہتے ہیں میں نے حمید سے پوچھا تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا انس بن مالکؓ نے۔

باب جب کوئی شخص ہجوم میں مرجائے یا مارا جائے تو اس کا کیا حکم ہے[3]؟

مجھ سے اسحاق بن منصور کوسج نے بیان کیا کہا ہم کو ابواسامہ (حماد بن اسامہ) نے خبر دی کہ ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے انہوں نے

---

[1] اس پر تمام اماموں کا اتفاق ہے کہ بغیر حاکم یا بادشاہ کے پاس فریاد کئے کسی کو یہ جائز نہیں کہ اپنا حق خود مدعی علیہ سے وصول کرلے یا اپنے عزیز کے خون کا قاتل سے قصاص لے بلکہ حاکم یا بادشاہ کے پاس مقدمہ کا رجوع کرنا ضرور ہے کیونکہ اگر یہ امر جائز رکھا جائے تو اس میں بے انتظامی اور خرابی کا ڈر ہے اب باب کی حدیث تغلیظ پر محمول ہے میں کہتا ہوں اس کی دلیل کیا ہے تو جتنا حدیث میں آیا ہے اتنا جائز رکھنا چاہیئے یعنی کوئی بے اذن گھر میں جھانکے اور گھر والا اس کی آنکھ پھوڑ دے تو نہ قصاص ہوگا نہ دیت امام شافعی رح اور اہلحدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ روپیہ نکلتا ہو لیکن گواہ نہ ہوں نہ دوسرا ثبوت ہو پھر اس شخص کو اس کا کچھ مال ہاتھ آ جائے تو اس میں سے اپنے حق کے موافق لے لینا درست ہے اسی طرح اپنے غلام لونڈی کو حد لگانا درست ہے اس لئے کہ یہ مضمون حدیث سے ثابت ہو چکے ہیں ۱۲ منہ [2] یہ مروان کا باپ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مدینہ سے نکلوا دیا تھا ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے اس کو گول رکھا کیونکہ اس میں اختلاف ہے امام احمد کا قول یہ ہے کہ اس کی دیت بیت المال سے دی جائیگی بعضوں نے کہا حاضرین کو دیت دینا ہوگی امام مالک کے نزدیک اس کا خون ہدر ہوگا یعنے کسی پر اس کی دیت واجب نہ ہوگی امام شافعی نے کہا مقتول کے ولی سے کہا جائے گا تو قسم کھا اور حاضرین میں سے جس پر چاہے خون کا دعویٰ کر اگر وہ قسم کھالے گا تو دیت کا مستحق ہوگا اور اگر نکول کرے گا تو مدعی علیہ سے نفی پر حلف لی جائیگی اور مدعی کا دعویٰ ساقط ہوگا ۱۲ منہ +

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ.

حضرت عائشہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا (پہلے پہل) کافروں کو شکست ہوئی اس وقت (کمبخت) ابلیس نے یوں پکارا، ارے خدا کے بندو (مسلمانو) ذرا اپنے پیچھے والوں سے بچو، گھبراہٹ میں آگے کے مسلمان پیچھے والوں (مسلمانوں) پر پلٹ پڑے اور لگی آپس ہی میں تلوار چلنے اتنے میں حذیفہ نے دیکھا لوگ ان کے والد یمان کو مار ڈال رہے ہیں انہوں نے پکارا ارے خدا کے بندو یہ میرا باپ (مسلمان) ہے[۱] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں لیکن مسلمان ان کے والد سے الگ نہیں ہوئے ان (بیچارے) کو مار ہی کر چھوڑا تب حذیفہ کہنے لگے خیر اللہ تمہاری خطا بخش دے اور مرتے تک حذیفہؓ کو اپنے باپ کے اس طرح مارے جانے کا رنج رہا[۳]۔

بَابٌ ٢٩٩ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ

باب اگر کوئی شخص اپنے تئیں چوک سے مار ڈالے تو اس کے وارثوں کو دیت نہ ملے گی[۵]

٥٩٣ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے رستے میں ایک شخص (اسید بن حضیرؓ) میرے چچا عامر سے کہنے لگے، عامر ذری اپنی شعریں سناتے جاؤ (رستہ بہل جائیگا) عامر نے گا گا کر اپنی شعریں پڑھنا شروع کیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون گا گا کر اونٹوں کو ہانک رہا ہے لوگوں نے کہا عامر ہیں آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہم کو عامر سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا[۶] خیر پھر ایسا ہوا پھر اسی رات کی صبح کو عامر (اپنی تلوار سے آپ) زخمی ہو گئے[۷] لوگ کہنے لگے ان کی ساری نیکیاں اکارت ہو گئیں،

[۱] مردود نے پیچھے والوں کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے ۱۲ منہ [۲] اس کو کیوں مار ڈالتے ہو ۱۲ منہ [۳] حذیفہ کے اس کہنے پر بھی ۱۲ منہ [۴] یا مرتے تک وہ اپنے باپ کے قاتلوں کے لئے دعا اور استغفار کرتے رہے ۱۲ منہ [۵] اسی طرح اگر عمداً کوئی خودکشی کرے امام بخاری نے چوک کی قید اس واسطے لگائی کہ اس میں اختلاف ہے امام اوزاعی اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک بیت المال سے اس کی دیت دلائی جائے گی اگر وہ زندہ رہے تو خود اس کو ورنہ اس کے وارثوں کو اور جمہور کی دلیل عامر کی حدیث ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے عامر کی دیت نہیں دلائی جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [۶] صحابہ کو معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کی نسبت یوں فرماتے ہیں رحمہ اللہ تو وہ اکثر شہید ہوتا ہے کہتے ہیں یہ کہنے والے حضرت عمرؓ تھے ۱۲ منہ [۷] ایک یہودی کو مارتے تھے تلوار چھوٹی تھی پلٹ کر ان ہی کو لگ گئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ۔

انہوں نے خودکشی کی (حرام موت مرے) جب میں وہاں سے لوٹا لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے اعمال اکارت ہوگئے میں آں حضرتؐ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صدقے لوگ کہتے ہیں عامر کے اعمال سب اکارت ہوگئے آپ نے فرمایا کون کہتا ہے جھوٹا ہے عامر کو تو دوہرا ثواب ملا (ایمان کا اور شہادت کا) وہ تو جاہد بھی ہے (اللہ کی راہ میں محنت اٹھانے والا) مجاہد (غازی) بھی کوئی موت عامر کی موت سے بڑھ کر نہیں ہے[۱]

بَابٌ ۳ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ

باب اگر کسی نے دوسرے کو دانتوں سے کاٹا پھر اس کے دانت نکل پڑے۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے زرارہ بن ابی اوفیٰ سے سنا انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا ایک شخص (یعلی بن امیہ) نے دوسرے شخص (نام نامعلوم) کا ہاتھ کاٹا اس نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو یعلے کے سامنے کے دانت نکل پڑے اب دونوں جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے[۲] آں حضرتؐ نے فرمایا واہ اونٹ کی طرح کوئی تم میں اپنے بھائی (مسلمان کا ہاتھ چباتا ہے[۳] دیت ویت خاک نہیں ملنے کی۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں ایک جہاد (غزوہ تبوک) میں گیا وہاں ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے (جو ہاتھ کھینچا تو) دوسرے کا دانت نکال لیا آں حضرتؐ نے اس کے دانت کی کچھ دیت نہیں دلائی[۴]

[۱] کسی موت میں اس سے زیادہ ثواب نہیں ہے ۱۲منہ [۲] یعلی اپنے دانتوں کی دیت چاہتے تھے ۱۲منہ [۳] اوپر سے دیت مانگتا ہے ۱۲منہ [۴] کیونکر ہاتھ کھینچنے والے نے کوئی قصور نہیں کیا اس بیچارے نے اپنا ہاتھ بچانے کے لئے کھینچا اگر نہ کھینچتا تو کیا کرتا کیا ہاتھ اس کو فراغت سے چبانے دیتا وہ اونٹ کی طرح چبا جاتا قسطلانی نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب اس کو اپنا ہاتھ چھڑانا دوسری طرح سے ممکن نہ ہوا تکلیف ہو رہی ہو لیکن اور طرح سے مثلاً مار لگا کر یا اس کے جبڑے کھول کر ہاتھ چھڑانا ممکن ہو اور خواہ مخواہ اس طرح ہاتھ کھینچے کہ اس کے دانت نکل پڑیں تو دیت واجب ہوگی میں کہتا ہوں یہ عجیب رائے ہے ایسے وقت میں آدمی کو اتنا خیال کہاں رہتا ہے کہ اس طرح سے ہاتھ چھڑانا ممکن ہے یا نہیں اور گھبراہٹ میں ہر ایک آدمی اپنا ہاتھ کھینچتا ہے اب کسی صورت میں دیت نہ واجب ہونا چاہیئے کیونکہ قصور اصل میں ہاتھ کاٹنے (بقیہ صفحہ ۳۷۱)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۰۱ السِّنِّ بِالسِّنِّ

۵۹۶ ۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ ۔

باب دانت کے بدل دانت توڑا جائے گا۔

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انسؓ سے کہ نضر بن انس کی بیٹی (ربیع) نے ایک چھوکری کو طمانچہ لگا کر اس کا دانت توڑ دیا اس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

بَابُ ۳۰۲ دِيَةِ الْاَصَابِعِ

۵۹۷ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ

باب انگلیوں کی دیت کا بیان

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ انگلی (یعنے چھنگلیا) اور یہ انگلی (یعنے انگوٹھا) دونوں کی دیت برابر ہے[1]۔

۵۹۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث جو اوپر گزری۔

بَابُ ۳۰۳ اِذَا اَصَابَ قَوْمٌ مِّنْ رَّجُلٍ هَلْ يُعَاقَبُ اَوْ يُقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ ۔

وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهٗ سَرَقَ فَقَطَعَهٗ عَلِيٌّ ثُمَّ جَآءَا بِاٰخَرَ وَقَالَا اَخْطَاْنَا فَاَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَاُخِذَا بِدِيَةِ

باب اگر کئی آدمی مل کر ایک کو قتل کریں تو اس کے قصاص میں کیا سب قتل ہو سکتے ہیں[2]؟

اور مطرف بن طریف نے شعبی سے یوں روایت کی ہے (اس کو امام شافعی نے وصل کیا) دو شخصوں نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اس نے چوری کی حضرت علیؓ نے اُس کا ہاتھ کٹوا ڈالا، اب یہ گواہ ایک اور شخص کو لے کر آئے (کہنے لگے چور یہ ہے)، ہم سے غلطی ہوئی جو پہلے شخص کو ہم نے چور بتلایا حضرت علیؓ نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) والے کا ہے اس نے اپنا دانت آپ گنوایا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] ہر انگلی کی دیت دس اونٹ یا سو دینار یا ہزار درم ہیں کیونکہ پوری دیت آدمی کی ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ ہیں اور انگلی کی دیت اس کا دسواں حصہ ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور ثوری اور ابو حنیفہؒ اور شافعی اور اسحاق اکثر علماء کا یہی قول ہے اور انگلیاں انگلیاں سب برابر ہیں ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا تو شریح نے کہا ارے کمبخت حدیث کے خلاف قیاس مت کر ۱۲ منہ [2] بے شک قتل ہو سکتے ہیں جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن ابن سیرین کہتے ہیں کہ ایک کو قتل کریں گے باقی لوگوں سے دیت لیں گے شعبی کہتے ہیں مقتول کے وارث کو اختیار ہے ان قاتلوں میں سے جس کو چاہے قتل کرے اور باقی کو معاف کرے بعضے سلف سے یہ بھی منقول ہے کہ ایسی حالت میں قصاص ساقط ہوگا اور دیت واجب ہوگی ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

الْاَوَّلِ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُّمَا لَقَطَعْتُكُمَا وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيْلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوِ اشْتَرَكَ فِيْهَا اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ وَقَالَ مُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَرْبَعَةً قَتَلُوْا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَاَقَادَ اَبُوْبَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِنْ لَطْمَةٍ وَاَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ وَاَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوْشٍ۔

ان کی گواہی لغو کر دی (یعنے دوسرے شخص کے خلاف) اور پہلے شخص کے ہاتھ دیت ان سے دلوائی اور فرمایا اگر میں جانوں کہ تم نے عمداً ایسا کیا (جھوٹی گواہی دی) تو تمہارے ہاتھ کٹوا ڈالوں۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن بشار نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک بچہ (اصیل نامی) فریب سے مارا گیا حضرت عمرؓ نے کہا اگر سارے صنعا والے (یمن کے لوگ) اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو اس کے قصاص میں قتل کرا دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کیا[ا] کہ چار آدمیوں نے مل کر ایک لڑکے کو قتل کیا پھر حضرت عمرؓ کا یہی قول نقل کیا[۲] اور ابوبکر صدیقؓ اور عبداللہ بن زبیر اور حضرت علیؓ اور سوید بن مقرن نے طمانچہ کا قصاص دلوایا (یعنے طمانچہ کے بدل طمانچہ لگایا)[۳] اور حضرت عمرؓ نے دُرّے کی جو مار (ایک شخص کو) لگائی تھی اس کا بدلہ لینے کے لئے فرمایا[۴] اور حضرت علیؓ نے تین (زیادہ کوڑوں کا قصاص لینے کا حکم دیا[۵] اور شریح (کوفہ کے قاضی) نے کوڑے کی مار اور کھال

ا؎ پورا قصہ یوں ہے۔ صنعا میں ایک عورت تھی اس کا خاوند سفر میں گیا اپنی بی بی اور ایک بچے اصیل نامی کو جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھا گھر میں چھوڑ گیا عورت نے کیا کیا خاوند کی پیٹھ پیچھے ایک دوسرے شخص سے آشنائی کی اور اپنے دہگڑ سے کہنے لگی اس بچہ کو مار ڈال یہ ہم کو فضیحت کرے گا اس نے نہ مانا لیکن عورت نے اصرار کیا آخر عورت اور اس کے دہگڑ اور غلام اور ایک اور شخص چار نے مل کر اس بچہ کو مار ڈالا اور اعضا کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک تھیلے میں لپیٹ کر ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیے جب خاوند سفر سے لوٹ کر آیا تو عورت کا دہگڑ گرفتار کیا گیا اس نے جرم کا اقبال کیا پھر دوسروں نے بھی اقبال کیا یعلی اس زمانہ میں حضرت عمرؓ کی طرف سے صنعا کے حاکم تھے انہوں نے حضرت عمر کو لکھا اور اس باب میں فتوے چاہا حضرت عمر نے جواب میں یہ لکھا کہ ان چاروں کو قتل کرا اور کہنے لگے خدا کی قسم اگر سارے صنعا والے اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرتا اس سے حنفیہ کے اس مذہب کا رد ہوتا ہے کہ اگر دو آدمی مل کر ایک شخص کو اس طرح ماریں کہ ایک اس کو تھامے رہے اور دوسرا اس کو قتل کرے تو قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائیگا بس تھامنے والے کو قید کی سزا دیں گے کیونکہ جب قتل میں کئی آدمی شریک ہوں تو تھامنے والا اور قتل کرنے والا اور پہرہ دینے والا سب برابر ہیں اور سب کو سزائے قتل دی جا سکتی ہے قانون عقلی بھی یہی ہے ۱۲ منہ ۲؎ ان چاروں اثروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو مارنے میں چار شخص شریک تھے اس کو عبدالرزاق نے نکالا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے کہا میں مکہ کے رستے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا انہوں نے ایک درخت کے تلے پیشاب کیا ایک شخص نے اس حال میں ان کو پکارا انہوں نے اس کو ایک دُرّہ لگایا وہ کہنے لگا آپ نے (ناحق) جلدی میں مجھ کو دُرّہ لگایا حضرت عمرؓ نے دُرّہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لے اس نے انکار کیا حضرت عمرؓ نے کہا نہیں بدلہ لے اس نے کہا نہیں میں نے بخش دیا، امام مالک نے بھی مؤطا میں اس کو منقطعاً نکالا سبحان اللہ حضرت عمر کی دینداری اور پرہیزگاری اور خدا ترسی معلوم کرنے کے لئے یہ روایت بس کرتی ہے جو شخص ایسا خدا ترس اور پرہیزگار ہو اس کی نسبت یہ اتہام لگانا کہ آنحضرتؐ کے اہل بیت پر اس نے ظلم کیا یا ان کا حق چھین لیا کیونکر قرین قیاس ہوگا خدا ان جھوٹوں سے سمجھے ۱۲ منہ ۴؎ اس کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے نکالا عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا میں حضرت علیؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے چپکے سے کچھ آپ سے کہا آپ نے اپنے غلام قنبر سے فرمایا جا اس کو کوڑے لگا پھر وہ شخص کوڑے کھا کر آیا اور (بقیہ بر صفحہ ۳۷۳)

besturdubooks.wordpress.com

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض لَدَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا لَا تَلُدُّونِي قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةٌ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ رض فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

چھیلنے کا بدلہ دلایا[1]۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نے مرض موت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دوا ڈالی آپ (بیماری میں) اشارے سے فرما رہے تھے میرے حلق میں دوا نہ ڈالو لیکن ہم سمجھے کہ آپ کا فرمانا (بطور حکم کے نہیں ہے) اس طرح ہے جیسے ہر بیمار کو دوا سے نفرت ہوتی ہے اس کے بعد جب آپ کو افاقہ ہوا (بولنے کی طاقت ہوئی) تو آپ نے فرمایا کیوں میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ میرے حلق میں دوا مت ڈالو ہم نے عرض کیا بیشک مگر ہم یہ سمجھے کہ آپ (معمولی طور سے) فرماتے ہیں جیسے ہر بیمار کو دوا سے نفرت ہوا کرتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب تم لوگوں کی سزا یہ ہے) دیکھو جتنے لوگ (اس گھر میں) ہیں کوئی باقی نہ رہے سب کے حلق میں میری آنکھوں کے سامنے دوا ڈالی جائے ایک عباسؓ کے حلق میں نہ ڈالنا کیونکہ وہ میرے حلق میں دوا ڈالتے وقت موجود نہ تھے[2]۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

باب قسامت کا بیان[3]

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ

اور اشعث بن قیس نے کہا (یہ حدیث کتاب الشہادات میں موصولاً گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا دعویٰ جب ثابت ہوگا جب دو گواہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہنے لگا قنبر نے مجھ کو تین کوڑے زیادہ لگائے آپ نے اس سے فرمایا اچھا تو قنبر کو تین کوڑے لگا لے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس کو ابن سعد اور سعید بن منصور نے وصل کیا ایک شخص شریح کے پاس آیا کہنے لگا اپنے چپراسی سے میرا قصاص دلوایئے شریح نے چپراسی سے پوچھا کیا معاملہ ہے اس نے کہا ان لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا تھا تو میں نے اس کو ایک کوڑا لگایا شریح نے اس کو قصاص دلوایا ۱۲ منہ [2] وہ میں تجویز میں شریک نہ تھے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے اپنے ایک کا بدلہ بہت لوگوں سے لیا ۱۲ منہ [3] قسامت اس کو کہتے ہیں کہ ایک خون ہو جائے لیکن رویت کے گواہ نہ ہوں لوث ثابت ہو تو مقتول کے وارثوں کو پچاس قسمیں دی جاتی ہیں کہ تم کس کو قاتل سمجھتے ہو اب اگر وہ قسمیں کھالیں تو قاتل پر قصاص لازم ہوتا ہے یا اس سے دیت دلائی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے اگر مقتول کے وارث قسم کھانے سے انکار کریں تو جن لوگوں پر ان کا گمان ہے ان سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں اگر وہ قسم کھالیں تو بری ہو جاتے ہیں ورنہ ان کو دیت دینا ہوگی شافعی کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ قسامت میں مقتول کے وارثوں کو قسمیں نہیں دیں گے بلکہ صرف اُن لوگوں کو جن پر ان کا گمان ہے یعنے مدعا علیہم کو اور ایک جماعت سلف نے قسامت کو بالکل ناجائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ اصول شرعیہ کے برخلاف ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أو يمينه، وقال ابن أبي مليكة لم يقد
بها معاوية وكتب عمر بن عبد العزيز
إلى عدي بن أرطاة وكان أمره على
البصرة في قتيل وجد عند بيت من
بيوت السمانين إن وجد أصحابه بينة
وإلا فلا تظلم الناس فإن هذا لا يقضى فيه إلى يوم القيامة
٦٠٠ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سعيد
بن عبيد عن بشير بن يسار زعم أن
رجلا من الأنصار يقال له سهل بن أبي
حثمة أخبره أن نفرا من قومه انطلقوا إلى
خيبر فتفرقوا فيها ووجدوا أحدهم
قتيلا وقالوا للذي وجد فيهم قتلتم
صاحبنا قالوا ما قتلنا ولا علمنا قاتلا
فانطلقوا إلى النبي صلى الله عليه وسلم
فقالوا يا رسول الله انطلقنا إلى خيبر
فوجدنا أحدنا قتيلا فقال الكبر
الكبر فقال لهم تأتون بالبينة
على من قتله قالوا ما لنا بينة

لائے نہیں تو مدعی علیہ سے قسم لے[1] اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا[2] معاویہ بن ابی سفیان نے قسامت میں قصاص کا حکم نہیں دیا (صرف دیت دلائی)[3] اور عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے عدی بن ارطاۃ کو جو ان کی طرف سے بصرے کے حاکم تھے ایک مقتول کے باب میں لکھا جو گھی والوں کے ایک گھر پر مرا پڑا تھا اگر اس کے وارث گواہ لائیں تو فبہا ورنہ خلق اللہ پر ظلم نہ کر کیونکہ ایسے معاملہ کا (جس پر گواہ نہ ہوں) قیامت تک فیصلہ نہیں ہو سکتا[4]۔

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عبید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد نے جس کو سہل بن ابی حثمہ کہتے تھے مجھ کو خبر دی وہ کہتے تھے ان کی قوم (انصار) کے چند لوگ[5] خیبر کی طرف گئے وہاں پہنچ کر الگ الگ ہو گئے پھر اُن میں سے ایک شخص (عبداللہ ابن سہل) کو دیکھا اس کو کسی نے قتل کر ڈالا ہے (تین) آدمیوں نے ان خیبر والوں سے کہا جہاں عبداللہ بن سہل قتل کئے گئے تھے تم ہی لوگوں نے ہمارے یار کو مار ڈالا ہے وہ (یعنی یہودی) کہنے لگے ہم نے نہیں مارا نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ کس نے مارا آخر یہ تینوں (عبدالرحمن اور حویصہ اور محیصہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خیبر کی طرف گئے تھے وہاں ہم میں کا ایک شخص قتل کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی عمر والے کو پہلے بات کرنے دے بڑی عمر والے کو بات کرنے دے[6] آنحضرت نے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں جنہوں نے قاتل کو قتل کرتے دیکھا ہو انہوں نے کہا

[1] امام بخاری لے یہ حدیث لاکر امام ابوحنیفہ کے مذہب کی تائید کی کہ قسامت میں مدعی علیہم سے قسم لینا چاہیے نہ مدعیوں سے امام شوکانی نے کہا اہل حدیث کا مذہب اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے موافق ہے ۱۲ منہ [2] اس کو حماد بن سلمہ نے اپنی مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] مگر بیہقی نے معاویہؓ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ انہوں نے قسامت میں قصاص کی اجازت دی اور کرابیسی نے مروان سے بھی قصاص نقل کیا اور عبدالملک بن مروان سے بھی ایسا ہی نقل کیا زہری اور ربیعہ اور ابوالزناد اور مالکؒ اور لیث اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور شافعی سے دو قول منقول ہیں ابوالزناد کہتے ہیں ہم نے قسامت میں اس وقت قصاص لیا جب بہت سے صحابہ موجود تھے میں سمجھتا ہوں ہزار صحابہ تھے کسی نے اس میں خلاف نہیں کیا ۱۲ منہ [4] قیامت کے دن اللہ ہی اُس کا فیصلہ کرے گا اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مگر حماد بن سلمہ نے عمر بن عبدالعزیزؒ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ قسامت میں انہوں نے قصاص دلایا جب مدینہ کے حاکم تھے اور احتمال ہے کہ پہلے وہ اس کے قائل ہوں پھر اس سے رجوع کیا واللہ اعلم ۱۲ منہ [5] محیصہ اور حویصہ مسعود کے بیٹے اور عبداللہ اور عبدالرحمن سہل کے بیٹے ۱۲ منہ [6] اور عبدالرحمان نے جو تینوں میں کم سن تھے ۱۲ منہ [7] تب حویصہ نے جو سب میں بڑے تھے کل حال عرض کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ فَيَحْلِفُونَ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ۔

نہیں گواہ کہاں سے آتے آپ نے فرمایا پھر تو یہودی (پچاس) قسمیں کھائیں گے[1] انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (یہودی کافر ہیں) ہم تو ان کی قسموں پر راضی نہیں ہونے کے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بُرا جانا کر عبداللہ بن سہل کا خون یوں ہی بیکار جائے[2] آپ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اس کے وارثوں کو دیت کے سو اونٹ دلوائے۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ قَالَ لَا قُلْتُ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بشر اسماعیل بن ابراہیم اسدی نے کہا ہم سے حجاج بن ابی عثمان نے کہا مجھ سے ابو رجاء سلمان نے جو ابو قلابہ کے خاندان کا غلام تھا اس نے کہا مجھ سے ابو قلابہؓ نے بیان کیا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ایک روز دربار عام کیا اور (عام خاص) سب لوگوں کو باریابی کی اجازت دی پھر اُن سے پوچھا قسامت کے باب میں تمہاری کیا رائے ہے[3] بعضوں نے کہا قسامت میں قصاص کا حکم دینا صحیح ہے اور اگلے خلیفوں[4] نے قسامت کی بنا پر قصاص کا حکم دیا ہے ابو قلابہ کہتے ہیں پھر عمر بن عبدالعزیز میری طرف مخاطب ہوئے پوچھا ابو قلابہ تم اس باب میں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا لوگوں سے بحث کرنے کے لئے مجھ کو آگے کر دیا میں نے کہا امیرالمومنین (اللہ کے فضل سے) تمہارے پاس فوج کے سردار اور عرب کے رئیس لوگ موجود ہیں بھلا بتایئے اگر ان میں سے پچاس آدمی ایک محصن شخص کی نسبت جو دمشق کے ملک میں ہو انہوں نے اس کو نہ دیکھا ہو یہ گواہی دیں کہ اس نے زنا کی ہے تو کیا اس گواہی کی بنا پر آپ اس کو رجم کریں گے[5] انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا بھلا بتلایئے اگر اُن میں سے پچاس آدمی ایک شخص کی نسبت جو حمص میں ہو (حمص شام کا ایک شہر ہے) اور انہوں

---

[1] اور قسمیں کھا کر اپنا پنڈ چھڑا لیں گے ۱۲ منہ [2] نہ قصاص ہو نہ اس کے وارثوں کو دیت ملے ۱۲ منہ [3] آیا قسامت مشروع ہے اور اس میں قصاص یا دیت کا حکم ہو سکتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [4] جیسے معاویہ اور ابن زبیر اور عبدالملک بن مروان وغیرہ ۱۲ منہ [5] ابو قلابہ نے قصاص کو حد پر قیاس کیا کہ جیسے حد بدون رویت کے گواہوں کے ثابت نہیں ہو سکتی گو لاکھ آدمی سنی سنائی گواہی دیں اسی طرح قصاص بھی بغیر گواہان معائنہ کے ثابت نہیں ہو سکتا پچاس آدمیوں کے قسم کھانے سے یا پچاس قسموں سے قصاص کا حکم کیوں کر دیا جائے گا جب انہوں نے اپنی آنکھ سے کچھ نہیں دیکھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ

نے اس کو نہ دیکھا ہو یوں گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے تو کیا آپ ان کی گواہی کی بنا پر اس شخص کا ہاتھ کٹوا ڈالیں گے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا تو پھر سن لیجئے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی شخص کے خون کرنے کا حکم کبھی نہیں دیا جب تک وہ ان تین باتوں میں سے کسی بات کا مرتکب نہ ہو یا تو حق خون کا مرتکب ہوا اپنے جرم کی سزا میں وہ قتل کیا جائے یا محصن ہو کر زنا کرے یا اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ کرے اسلام سے پھر جائے (مرتد بن جائے) یہ سن کر لوگ بولے کیا[1] انس بن مالکؓ نے یہ حدیث نہیں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوروں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں پھر ان کو دھوپ میں ڈلوا دیا (وہ تڑپ تڑپ کر مر گئے) ابو قلابہ نے کہا سنو میں تم سے انس کی یہ حدیث بیان کرتا ہوں مجھ سے خود انس نے بیان کیا کہ عکل قبیلے کے آٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام پر آپ سے بیعت کی (مسلمان ہو گئے) اس کے بعد ایسا ہوا مدینے کی آب و ہوا ان کو ناموافق آئی بیمار پڑ گئے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا آپ نے فرمایا تم ایسا کیوں نہیں کرتے ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ (یعنے جہاں وہ چرا کرتے ہیں) وہاں جا کر ان کا دودھ موت پیتے رہو انہوں نے کہا بہت خوب ہم ایسا ہی کرتے ہیں اور اونٹوں میں چل دیئے ان کا دودھ موت پیتے رہے اور بھلے چنگے ہو کر کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا جانور بھی ہانک لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، آپ نے ان کے تعاقب میں سواروں کو روانہ کیا[2] خیر یہ لوگ گرفتار ہوئے جب ان کو لے کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ان کے ہاتھ اور پاؤں

[1] لوگوں کا مطلب ابو قلابہ پر اعتراض کرنے کا تھا کہ تم تو کہتے ہو تین باتوں کے سوا اور کسی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں حالانکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کی علت میں بھی قتل کرایا ابو قلابہ نے اس کا جواب دیا اس حدیث کا پورا قصہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو صرف چوری کی وجہ سے قتل نہیں کرایا تھا بلکہ یہ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اللہ اور رسول سے لڑے تھے خون کیا تھا ۱۲ منہ [2] اس ٹکڑی کے سردار کرز بن جابر تھے اس میں بیس سوار تھے یہ واقعہ ۶ھ ہجری کا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا قُلْتُ وَاَيُّ شَيْءٍ اَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا وَسَرَقُوْا فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ اَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيْثِيْ يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ وَاللّٰهِ لَا يَزَالُ هٰذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَّا عَاشَ هٰذَا الشَّيْخُ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِيْ هٰذَا سُنَّةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوْا عِنْدَهٗ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَقُتِلَ فَخَرَجُوْا بَعْدَهٗ فَاِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَرَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِهٖ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَنْ تَظُنُّوْنَ اَوْ تَرَوْنَ قَتَلَهٗ قَالُوْا نُرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ قَتَلَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ اَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هٰذَا قَالُوْا

(اُلٹے سیدھے کاٹے گئے اور آنکھوں میں گرم سلائی چلائی گئی) پھر آپ نے ان کو دھوپ میں ڈلوا دیا (وہیں تڑپ تڑپ کر) مر گئے۔ ابوقلابہ نے کہا بتلائیے ان لوگوں نے جو جو جرم کیے تھے ان سے بڑا اور جرم کیا ہوگا (کمبخت) اسلام سے پھر گئے چرواہے کو مار ڈالا، جانور چرا لے گئے۔ یہ سن کر عنبسہ بن سعید نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی یہ حدیث نہیں سنی ابوقلابہ نے کہا عنبسہ کیا تم میری حدیث پر اعتراض کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں (میں تو تعریف کرتا ہوں) تم نے حدیث کو ٹھیک ٹھیک روایت کیا خدا کی قسم شام کے لوگ اس وقت تک چین سے بسر کریں گے جب تک ابوقلابہ کا سا عالم شخص اُن میں موجود رہے گا۔ ابوقلابہ نے کہا اب اور سنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی اس باب میں موجود ہے[۱] ہوا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے چند لوگ آئے اور آپ سے باتیں کرکے ان میں کا ایک شخص آگے ہی خیبر کی طرف روانہ ہو گیا وہ وہاں مارا گیا۔ جب اس کے دوسرے ساتھی خیبر کو گئے تو کیا دیکھتے ہیں اُن کا یار خون میں لوٹ رہا ہے (سخت زخمی ہو کر تڑپ رہا ہے) آخر اس کے ساتھی لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ہمارا یار جس نے ہمارے ساتھ رہ کر آپ سے گفتگو کی تھی وہ ہم سے آگے ہی خیبر کی طرف چل دیا تھا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں وہ خون میں لوٹ رہا ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں سے یا مسجد میں سے) باہر آئے اور پوچھا تم کیا سمجھتے ہو اس کو کس نے مارا ہے انہوں نے کہا ہمارا تو گمان یہی ہے کہ یہودیوں نے اس کو مار ڈالا ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلا بھیجا ان سے پوچھا کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے انہوں نے

۱؎ یعنی خاص قسامت کے باب میں اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے پہلے اولیاء مقتول یعنے مدعیوں کو قسم دی ہو بلکہ پہلے مدعی علیہم سے قسم لینا تجویز فرمایا گویا ابوقلابہ نے اس قول کو قوت دی جس کے امام ابوحنیفہ اور اہل حدیث قائل ہیں کہ قسامت میں صرف مدعی علیہم سے قسمیں لینا چاہئیں اگر وہ قسمیں کھا لیں گے تب تو اُن پر کوئی الزام نہ رہے گا اور جو قسم نہ کھائیں تو صرف دیت دینا ہوگی لیکن قصاص کسی حال میں ان سے نہیں لیا جائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَا قَالَ اَتَرْضَوْنَ نَفْلَ خَمْسِيْنَ مِنَ الْيَهُوْدِ مَا قَتَلُوْهُ فَقَالُوْا مَا يُبَالُوْنَ اَنْ يَقْتُلُوْنَا اَجْمَعِيْنَ ثُمَّ يَحْلِفُوْنَ قَالَ اَفَتَسْتَحِقُّوْنَ الدِّيَةَ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهٖ قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوْا خَلِيْعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَحَذَفَهٗ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهٗ فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ فَاَخَذُوا الْيَمَانِيَّ فَرَفَعُوْهُ اِلٰى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوْا قَتَلَ صَاحِبَنَا فَقَالَ اِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوْهُ فَقَالَ يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْ هُذَيْلٍ مَا خَلَعُوْهُ قَالَ فَاَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ رَجُلًا وَّقَدِمَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مِّنَ الشَّامِ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يُّقْسِمَ فَافْتَدٰى يَمِيْنَهٗ مِنْهُمْ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَاَدْخَلُوْا مَكَانَهٗ رَجُلًا اٰخَرَ فَدَفَعَهٗ

کہا نہیں (ہم نے نہیں قتل کیا ہے) آپ نے مدعیوں سے فرمایا اچھا تم اس پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے پچاس آدمی یوں قسمیں کھائیں کہ ہم نے اس کو نہیں مارا انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہودیوں کو جھوٹی قسم کھانے میں، کیا باک وہ تو ہم سب کو مار ڈالیں گے پھر قسم کھالیں گے (کہ ہم نے نہیں مارا ہم نہیں جانتے) آپ نے فرمایا اچھا تم میں سے پچاس آدمی یوں قسمیں کھائیں (کہ یہودیوں نے اس کو مارا ہے) اس وقت تم دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے[1] انہوں نے کہا ہم تو ایسی قسمیں نہیں کھا سکتے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سہیل کی دیت اپنے پاس سے (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے) ادا کی ابو قلابہ نے کہا ایسا ہوا ہذیل قبیلے نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کو ذات باہر کر دیا تھا[2] اس نے کیا کیا یمن کے ملک میں بطحاء میں ایک شخص کے مکان میں رات کو (چوری کرنے کے لیے) گھسا لیکن اتفاق سے گھر والوں میں سے ایک شخص جاگ اٹھا اور تلوار کا وار کر کے اس کو قتل کر ڈالا اب ہذیل قبیلے کے لوگ وہاں پہنچے انہوں نے اس قاتل کو گرفتار کر لیا یہ مقدمہ حج کے موسم میں حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا ہذیل کے لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اس شخص نے ہماری قوم والے کا خون کیا ہے وہ کہتا تھا اول تو وہ چور تھا دوسرے) ان لوگوں نے اس کو ذات باہر کر دیا تھا[3] حضرت عمرؓ نے حکم دیا ہذیل قبیلے کے پچاس آدمی یوں قسم کھائیں کہ ہم نے اس کو ذات باہر نہیں کیا تھا آخر ان میں سے انچاس آدمیوں نے یہ (جھوٹی) قسم کھائی، ایک شخص ان کی قوم کا شام کے ملک سے آیا تھا اس سے بھی کہا تو بھی قسم کھا لے تاکہ پچاس کا عدد پورا ہو جائے۔ لیکن اس نے کہا تم ہزار درم مجھ سے لے لو اور قسم سے مجھ کو معاف کرو[4] اور اس کے

---

[1] کیونکہ ہم نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا ۱۲ منہ [2] یعنی اپنے خاندان سے اس کا نام نکال دیا تھا عرب میں ایسے شخص کو خلیع کہتے تھے یعنی نکالا ہوا جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ حلف اور اقرار کر کے غیر شخص کو اپنے قبیلے میں شریک کر لیتے اس کو حلیف کہتے اسی طرح اگر اپنی قوم والا سخت قصور کرتا تو اس کو اپنے خاندان سے خارج کر دیتے اور اس سے پھر کوئی تعلق نہ رکھتے ۱۲ منہ [3] تو اب کیسے اس کے خون کا دعویٰ کرتے ہیں ۱۲ منہ [4] ہذیل نے ایسا ہی کیا ہزار درم لے کر اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ قَالُوا فَانْطَلَقَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةَ أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا جَمِيعًا وَأَفْلَتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّامِ۔

بدل ہذیل کا ایک دوسرا شخص شریک کیا (اس نے قسم کھائی، پھر یہ قاتل مقتول کے بھائی کے ہاتھ میں دیا گیا[1] اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا کہتے ہیں یہ پچاس آدمی (جنہوں نے قسم کھائی تھی)، مع قاتل اور مقتول کے بھائی کے وہاں سے چلے جب نخلہ میں پہنچے[2]، وہاں پانی برسنے لگا یہ لوگ (بارش سے بچنے کے لیے) پہاڑ کی ایک کھوہ میں گھس گئے اسی وقت پہاڑ ان پر آ رہا پچاسوں آدمی جنہوں نے قسم کھائی تھی سب کے سب مر گئے اور قاتل اور مقتول کا بھائی یہ دونوں وہاں سے بھاگ نکلے پھر ایسا ہوا مقتول کے بھائی پر بھی ایک پتھر لگا اس کا پاؤں ٹوٹ گیا، وہ بھی ایک سال زندہ رہ کر مر گیا[3] ابو قلابہ کہتے ہیں میں نے یہ بھی کہا عبد الملک بن مروان نے (اپنی خلافت میں) قسامت کرا کر ایک شخص سے قصاص لیا۔ پھر اپنے کیے پر شرمندہ ہوا اور جن پچاس آدمیوں نے قسامت میں قسمیں کھائیں تھیں حکم دیا ان کا نام دفتر سے نکال ڈالا گیا[4]۔ اور ان کو شام کے ملک کی طرف جلا وطن کیا گیا۔

بَابُ ۳۰۵ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ۔

باب اگر کسی شخص نے کسی کے گھر میں (بے اذن) جھانکا، گھر والوں نے (کچھ مار کر) اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کو دیت کا حق نہ ہوگا۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے انہوں نے اپنے دادا انس سے ایک شخص[5] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں ایک سوراخ سے جھانکا آپ تیر لے کر اُٹھے۔ اور چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو ماریں[6]۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سہل بن سعد ساعدیؓ نے خبر دی انہوں نے کہا ایک مرد نے دروازے کے روزن میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] اس لیے کہ وہ اس کو قتل کرے ۱۲ منہ [2] جو ایک مقام کا نام ہے مکہ سے ایک منزل پر ۱۲ منہ [3] جھوٹی قسم کھانے کی سزا ملی اس قصے سے بھی ابو قلابہ نے یہ ثابت کیا کہ جب قاتل نے ایک امر کا دعویٰ کیا کہ وہ ہذیل کے خاندان سے خارج شدہ ہے اور ہذیل نے انکار کیا تو گویا وہ مدعا علیہ ہوئے اور قسم انہی کی دی گئی تو معلوم ہوا کہ قسامت میں بھی مدعیٰ علیہ کو قسم دینا چاہیے نہ مدعی کو جیسے عمومی قاعدہ ہے ۱۲ منہ [4] ماہواریں موقوف کر دی گئیں ۱۲ منہ [5] حکم بن ابی العاص مروان کے باپ ۱۲ منہ [6] اس حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا یعنی یہ کہ اس کو دیت کا استحقاق نہ ہوگا مگر امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں اس کی صراحت ہے کہ اس کو دیت نہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنْ تَنْتَظِرَنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ۔

گھر میں جھانکا اُس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک لوہے کی نوک دار کنگھی تھی جس سے سر کھجلایا کرتے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھ کو جھانک رہا ہے تو میں یہ کنگھی تیری آنکھ میں مار دیتا آپ نے فرمایا اذن لینے کا جو حکم دیا گیا ہے، وہ اسی لیے تو ہے کہ نظر نہ پڑے[1]

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بے تیری اجازت کے تیرے گھر میں جھانکے پھر تو ایک کنکر پھینک کر اس پر مارے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا (نہ دیت لازم آئے گی نہ قصاص نسائی)۔

بَابُ ۳۰۶ الْعَاقِلَةِ

باب عاقلہ کا بیان[2]

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے مطرف بن طریف نے بیان کیا کہا میں نے شعبی سے سنا کہا میں نے ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ سے) سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپ کے پاس (اللہ کا کلام) کچھ اور بھی ہے جو قرآن میں نہیں ہے یا دوسرے لوگوں کے پاس نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو بنایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ جو اپنے کسی بندے کو قرآن کی سمجھ عطا فرمائے[3] یہ اور بات ہے اور ایک ورق اور ہے میں نے پوچھا اس ورق میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدی کو چھڑانے کا بیان اور یہ مسئلہ کہ مسلمان کافر کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا[4]

---

[1] ایسا نہ ہو کہ کسی ستر پر نگاہ پڑ جائے جب جھانک لیا اور دیکھ لیا تو اب اذن لینے سے کیا نتیجہ ہے ۱۲ منہ [2] ہر آدمی کا عاقلہ وہ لوگ ہیں جو اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں یعنی اس کے ددھیال والے ۱۲ منہ [3] وہ قرآن میں غور کر کے دین کے مسائل نکالے ۱۲ منہ [4] امام احمد اور شافعی اور مالک اور اہل حدیث کا (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

۶۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدٰهُمَا الْأُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

۶۰۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رض أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهِ

۶۰۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السِّقْطِ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ

باب پیٹ کے بچہ کا بیان (جو ابھی پیدا نہ ہوا ہو)

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہذیل قبیلے کی دو عورتیں (ام عفیف اور ملیکہ) لڑیں ایک نے (ام عفیف نے) دوسری نے (ملیکہ کو پتھر سے) مارا اس کو پیٹ کا بچہ گر پڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ایک بردہ غلام یا لونڈی دیت میں دیا جائے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ سے رائے لی اگر کوئی عورت کا کچا بچہ گرا دے تو اس میں کیا دیت دینا ہوگی مغیرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک بردے کا حکم دیا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا جا اپنے ساتھ ایک اور گواہ لے کر آ جو اس بات کی گواہی دے پھر محمد بن مسلمہ انصاری نے بھی گواہی دی کہ میں اس وقت موجود تھا جب آنحضرت نے یہ حکم دیا تھا۔

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو قسم دی کیا تم میں سے کسی نے کچے بچے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اس پر مغیرہ بن شعبہ کہنے لگے ہاں[۱] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں سنا ہے آپ نے ایک بردہ دلایا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ[۲] نے کہا ایک اور گواہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) یہی قول ہے کہ مسلمان کو کافر کے بدل قتل نہیں کرنے کے گو وہ کافر ذمی ہو مگر امام ابوحنیفہ کا یہ قول ہے کہ ذمی کافر کے بدل مسلمان قتل کیا جائیگا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے دلیل لی ہے النفس بالنفس ہم کہتے ہیں کہ نفس تو کافر حربی کو بھی شامل ہے مگر تم اس کے قتل سے مسلمان کو قتل کرنا درست نہیں سمجھتے اور یہ تخصیص حدیث سے ثابت ہے تو النفس بالنفس سے مراد مسلمان رہے گا یعنے مسلمان مسلمان کے بدل قتل کیا جائے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس سے نبی یہی حدیث سنی ہے ۱۲ منہ [۲] اس نے حضرت عمر کا یہ مطلب نہ تھا کہ خبر واحد مقبول نہیں ہے خبر واحد ہر طرح قبول کے لائق ہے اس لئے کہ صحابہ سب ثقہ ہیں حضرت عمرؓ کی یہ غرض تھی کہ حدیث کی اور مضبوطی ہو جائے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَعَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَا اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا

جو تیرے ساتھ مل کر اس بات کی گواہی دے محمد بن مسلمہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں آپ نے اس بات کا حکم دیا۔

۶۰۹ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِيْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ مِثْلَهُ۔

مجھ سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق فارسی نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے صحابہ سے مشورہ لیا کہ کچے بچے کا کیا حکم ہے (اگر کوئی اس کو گرا دے) پھر ایسی ہی حدیث نقل کی۔

بَابُ ۳۰۸ جَنِيْنِ الْمَرْاَةِ

باب پیٹ کے بچے کا بیان

وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ

اور اگر کوئی عورت خون کرے تو دیت اس کی ددھیال والوں پر لازم ہو گی نہ اس کی اولاد پر۔

۶۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے باب میں جس کے پیٹ کا بچہ (حمل) گرا دیا گیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ ایک بردہ غلام یا لونڈی دیت میں دیا جائے پھر جس عورت کو یہ بردہ دینے کا حکم ہوا تھا (یعنی قاتلہ) وہ مر گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ترکہ اس کے خاوند اور اولاد کو ملے گا اور دیت اس کی ددھیال والوں کو دینا ہو گی۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى دِيَةَ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا ہذیل قبیلے کی دو عورتیں لڑیں ایک نے دوسری پر پتھر مارا وہ بھی مر گئی اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا اب دونوں طرف کے لوگوں نے یہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ ہے غلام ہو یا لونڈی اور قاتلہ عورت کی دیت اس کی ددھیال والے ادا کریں۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۳۰۹ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا اَوْصَبِيًّا وَيُذْكَرُ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ اِلٰى مُعَلِّمِ الْكِتَابِ ابْعَثْ اِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُوْنَ صُوْفًا وَلَا تَبْعَثْ اِلَيَّ حُرًّا

۶۱۲۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَخَذَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهٗ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا۔

باب اگر کوئی شخص غلام یا چھوکرا مانگ کر لے[1]

اور روایت ہے (اس کو ثوری نے اپنی جامع میں اور عبدالرزاق نے مصنف میں وصل کیا) کہ ام سلیم (انس کی والدہ) نے مدرسہ کے استاد کو کہلا بھیجا میرے پاس کچھ لڑکے ایسے بھیج دے جو اون دھنکیں لیکن آزاد لڑکوں کو نہ بھیجو (بلکہ غلاموں کو بھیج)[2]۔

مجھ سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسماعیل بن ابراہیم نے خبر دی انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ میں تشریف لائے تو ابوطلحہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ انسؓ ایک عقلمند چھوکرا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا انسؓ کہتے ہیں پھر میں حضر اور سفر دونوں میں آپ کی خدمت کرتا رہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس برس کی مدت میں اگر میں نے کوئی کام کیا تو خفگی سے) یوں نہیں فرمایا تو نے اس کام کو اس طرح کیا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا تو یوں نہیں فرمایا تو نے اس کام کو ایسے کیوں نہیں کیا۔

بَابٌ ۳۱۰ اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَ

باب کان کا کام کرتے یا کنویں کا کام کرتے میں کوئی مر جائے تو اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے زبان جانور اگر کسی کو زخمی کرے تو اس کا کچھ بدلہ نہیں ملے گا[3] اسی طرح جو کوئی کنویں کا کام کرتے میں مر جائے یا زخمی ہو جائے

[1] اس باب کی مناسبت اس باب سے یہ ہے کہ اگر غلام مانگ کر لیا اور اس سے ایسا کام کرایا کہ وہ ہلاک ہو گیا تو مانگنے والے پر اس کی قیمت کا ضمان ہو گا اسی طرح بالغ چھوکرے کی دیت کا اگر عاقل بالغ شخص کو اس کی مرضی سے یا اجرت پر کام پر لگائے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالاتفاق اس پر ضمان نہ ہو گا بشرطیکہ جس کام میں لگائے اس کام میں جان کا خطرہ نہ ہو اگر جان کا خطرہ ہو تو اس میں بھی ضمان لازم ہو گا ۱۲ منہ [2] تاکہ اگر وہ اس کام میں ہلاک ہو جائیں تو میں ان کا ضمان دوں آزاد شخص کا تو ضمان لازم نہیں آتا ۱۲ منہ [3] یعنی جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا نہ ہو اور دن کو وہ کسی کو نقصان پہنچائے تو ضمان نہ ہو گا لیکن اگر رات کو نقصان پہنچائے تو ہر حال میں اور دن کو جب اس کے ساتھ ہانکنے والا یا چلانے والا ہو ضمان لازم ہو گا ۱۲ قسطلانی

besturdubooks.wordpress.com

الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

اسی طرح جو کوئی کان کا کام کرتے میں ہلاک یا زخمی ہو اور جو مال کافروں کا زمین میں گڑا ہوا ملے اس میں سے پانچواں حصہ سرکار کا ہے [1]

بَابُ ۳۱۱ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ كَانُوا لَا يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ وَيُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ الْعِنَانِ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيْحٌ لَا تُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يَضْمَنْ

باب بے زبان جانور اگر کچھ نقصان کرے تو اس کا تاوان نہیں

اور محمد بن سیرین (مشہور تابعی) نے کہا[2] جانور اگر کسی کو لات مارتا تو اس کا تاوان نہیں دلاتے تھے لیکن اگر کوئی اس پر سوار ہو اور باگ موڑتے وقت وہ پاؤں سے کسی کو نقصان پہنچائے تو تاوان دینا ہوگا اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا[3] اگر جانور لات مارے تو اس کا تاوان نہیں ہے پر اگر کوئی اس کو چھیڑے اور وہ لات مارے تو چھیڑنے والے کو تاوان نہیں دینا ہوگا اور شریح قاضی نے کہا[4] اگر کوئی جانور کو مارے اور وہ اس مارنے کے بدل دولتی جھاڑے تو مالک پر تاوان نہ ہوگا اور حکم بن عتیبہ اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا[5] اگر گدھے والا گدھے کو ہانکے اس پر ایک عورت سوار ہو کر وہ گر پڑے تو اس پر[6] تاوان نہ ہوگا اور شعبی نے کہا[7] اگر جانور کو بری طرح سے ہانکے اس پر سختی کرے[8] اور وہ کچھ نقصان کر ڈالے تو ہانکنے والا ضامن ہوگا اور اگر جانور کے پیچھے رہ کر اس کو (معمولی طور سے آہستگی سے ہانک رہا ہو[9] تو ہانکنے والا ضامن نہ ہوگا[10]

۶۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے تو اس کی دیت کچھ نہیں ہے اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے[11] اسی طرح کنویں میں کام کرنے سے اور جو کافروں کا مال گڑا ہوا مال ملے اس میں سے پانچواں حصہ سرکار میں لیا جائے گا۔

بَابُ ۳۱۲ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ

باب اگر کوئی ذمی کافر کو بے گناہ مار ڈالے تو کتنا بڑا گناہ

[1] جو بیت المال میں داخل ہوگا باقی پانے والا کا ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ ان دونوں اثروں کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] کیونکہ گدھا بغیر ہانکنے نہیں چلتا ۱۲ منہ [7] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] زور زور مار لگائے کہ وہ بے تحاشا بھاگے ۱۲ منہ [9] پھر وہ کسی کا نقصان کر دے ۱۲ منہ [10] کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے یہ اتفاقی واردات ہے جس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا معلوم ہوا اگر کوئی بے تحاشا جانور یا گاڑی کو سخت بھگائے اور شارع عام میں اور اس سے کسی کو نقصان پہنچے تو تاوان دینا ہوگا قانون میں بھی یہ فعل داخل جرم ہے ۱۲ منہ [11] تو اس کی بھی دیت نہ ملے گی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

جُرْمٍ

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

بَابٌ ۳۱۳ لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَّا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ إِلَّا فَهْمًا يُّعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

ہوگا۔

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیادہ نے کہا ہم سے حسن بن عمرو فقیمی نے کہا ہم سے مجاہد نے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ایسی جان کو مار ڈالے جس سے عہد کر چکا ہو (اس کو امان دے چکا ہو[۱] جیسے ذمی کافر کو) تو وہ بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔

باب مسلمان کو (ذمی) کافر کے بدلے قتل نہ کریں گے[۲]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے مطرف ابن طریف نے ان سے عامر شعبی نے بیان کیا ابو جحیفہ سے روایت کر کے کہا میں نے حضرت علیؓ سے کہا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے صدقہ بن فضل نے کہا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے مطرف بن طریف نے بیان کیا کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ بیان کرتے تھے میں نے ابو جحیفہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا تمہارے پاس اور بھی کچھ آیتیں یا سورتیں ہیں جو اس قرآن میں نہیں ہیں۔ (یعنی مشہور مصحف میں) اور کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا جو عام لوگوں کے پاس نہیں ہیں حضرت علیؓ نے کہا قسم اس خدا کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو پیدا کیا ہمارے پاس اس قرآن کے سوا اور کچھ نہیں ہے البتہ ایک سمجھ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی جس کو چاہتا ہے، عنایت فرماتا ہے اور وہ جو اس ورق میں لکھا ہوا ہے، ابو جحیفہ نے کہا اس ورق میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا دیت اور قیدی چھڑانے کے احکام اور یہ مسئلہ کہ مسلمان کافر کے بدل قتل نہ کیا جائے[۳]

---

[۱] اس میں وہ سب کافر آگئے جن کو دارالاسلام میں امان دیا گیا ہو خواہ بادشاہ اسلام کی طرف سے جزیہ یا صلح پر یا کسی مسلمان نے اسکو امان دی ہو لیکن اگر یہ بات نہ ہو تو اس کا کو مارنا یا اس کا مال لوٹنا شرع اسلام کی رو سے درست ہے مثلاً وہ کافر جو دار الاسلام سے باہر سرحد پر رہتے ہوں ان کی سرحد میں جا کر ان کو یا ان کی کافر رعیت کو لوٹنا مارنا حلال ہے اسمٰعیلی کی روایت میں یوں ہے کہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور طبرانی کی ایک روایت میں سو برس مذکور ہیں دوسری روایت میں پانسو برس اور فردوس دیلمی کی روایت میں ہزار برس مذکور ہیں اور یہ تعارض نہیں ہے اس لیے کہ جب ہزار برس کی راہ سے بہشت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے تو پانسو یا سو یا چالیس برس کی راہ سے اور زیادہ تیز محسوس ہوگی ۱۲ منہ [۲] لیکن دوسری کوئی سزا بادشاہ وقت دے سکتا ہے ۱۲ منہ [۳] حنفیہ نے اس صحیح حدیث کو (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ٣١٤ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦١٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ

٦١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ

باب اگر مسلمان نے غصے میں یہودی کو طمانچہ (تھپڑ) لگایا[1] (تو قصاص نہ لیا جائے گا)۔

اس کو ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[2]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو اور پیغمبروں سے مجھ کو فضیلت مت دو[3]

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ بن ابی الحسن مازنی) سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا یہود میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کو کسی نے طمانچہ لگایا تھا کہنے لگا محمد تمہارے اصحاب میں سے ایک انصاری شخص (نام نامعلوم) نے مجھ کو طمانچہ مارا آپ نے (لوگوں سے) فرمایا اس کو بلاؤ تو انہوں نے بلایا (وہ حاضر ہوا) آپ نے پوچھا تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ایسا ہوا میں یہودیوں پر سے گزرا میں نے سنا یہ یہودی یوں قسم کھا رہا تھا۔ قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو سارے آدمیوں میں سے چن لیا میں نے کہا کیا حضرت محمد سے بھی وہ افضل ہیں اور مجھ کو غصہ آ گیا میں نے ایک طمانچہ لگا دیا (غصے میں یہ خطا مجھ سے ہو گئی) آپ نے فرمایا دیکھو خیال رکھو اور پیغمبروں پر مجھ کو فضیلت نہ دو قیامت کے دن

(بقیہ صفحہ سابقہ) جو اہل بیت رسالت سے مروی ہے چھوڑ کر ایک ضعیف حدیث سے دلیل لی ہے جس کو دارقطنی اور بیہقی نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے ایک مسلمان کو کافر کے بدل قتل کرایا حالانکہ دارقطنی نے خود صراحت کر دی ہے اور بیہقی نے کہا کہ یہ حدیث راوی کی غلطی ہے اور بحالت انفراد ایسی روایت حجت نہیں خصوصاً جب کہ مرسل بھی ہو اور مخالف ہو احادیث صحیحہ کے حافظ نے کہا اگر تسلیم بھی کر لیں کہ یہ واقعہ صحیح نہایت ہے یہ حدیث اس حدیث سے منسوخ ہو گی کیونکہ یہ حدیث لا یقتل مسلم بکافر آپ نے فتح مکہ کے دن فرمائی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض اگلے باب کے مطلب کو تقویت دینا ہے کہ جب طمانچہ میں مسلمان اور کافر میں قصاص نہ لیا گیا تو قتل میں بھی قصاص نہ لیا جائے گا مگر یہ حجت ان ہی لوگوں کے مقابلے میں پوری ہو گی جو طمانچہ میں قصاص تجویز کرتے ہیں حنفیہ تو طمانچہ میں قصاص جائز ہی نہیں کہتے ہیں ان کے مقابلہ میں یہ استدلال صحیح نہ ہو گا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین یا تحقیر نکلے یا اس طرح سے کہ لوگوں میں جھگڑا فساد پیدا ہو حالانکہ اس روایت میں طمانچہ کا ذکر نہیں ہے مگر آگے کی روایت میں موجود ہے یہ روایت اس کی مختصر ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يُصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ۔

ایسا ہو گا سب لوگ (ہیبت خداوندی سے) بیہوش ہو جائیں گے پھر میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا کیا دیکھوں گا موسیٰؑ (مجھ سے بھی پہلے) عرش کا ایک کونا تھامے کھڑے ہیں اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا کوہ طور پر جو (دنیا میں) بے ہوش ہو چکے تھے اس کے بدل وہ آخرت میں بے ہوش ہی نہ ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ وَقِتَالِهِمْ وَاِثْمِ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

کتاب باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے اور ان سے لڑنے کے بیان میں اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کے گناہ اور دنیا اور آخرت میں اس کی سزا کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ٥ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥

اللہ تعالیٰ نے سورہ لقمان میں فرمایا شرک بڑا گناہ ہے اور (سورۂ زمر میں) فرمایا اے پیغمبر اگر تو بھی شرک کرے تو تیرے سارے نیک اعمال اکارت ہو جائیں گے اور ٹوٹا پانے والوں (یعنی کافروں اور مشرکوں) میں شریک ہو جائے گا۔[1]

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰى قَوْلِ لُقْمٰنَ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کو گناہ سے آلودہ نہیں کیا (یعنی ظلم سے) تو آنحضرتؐ کے صحابہ کو بہت گراں گذری وہ کہنے لگا بھلا ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ایمان کے ساتھ کوئی ظلم (یعنی گناہ) نہ کیا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت میں ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے (بلکہ شرک مراد ہے) کیا تم نے حضرت لقمانؑ کا قول نہیں سنا شرک بڑا ظلم ہے۔[2]

---

[1] حالانکہ پیغمبروں سے شرک نہیں ہو سکتی مگر یہ برسبیل فرض اور تقدیر فرمایا اور اس سے اُمت کو ڈرانا منظور ہے کہ شرک ایسا سخت گناہ ہے کہ اگر آنحضرتؐ سے بھی سرزد ہو جائے تو جہاں سے زیادہ اللہ کے مقرب اور محبوب بندے ہیں تو ساری عزت چھل جائے اور راندہ درگاہ ہو جائیں معاذ اللہ پھر دوسروں کا کیا ٹھکانا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ جو بات بالاتفاق شرک ہے اس سے اور جس بات کے شرک ہونے میں اختلاف ہے اس سے بھی بچا رہے ایسا نہ ہو وہ شرک ہو اور اس کے ارتکاب سے تباہ ہو جائے تمام اعمال بربادہ ہو جائیں ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا کہ شرک صرف یہی نہیں ہے کہ آدمی بے ایمان ہو خدا کا منکر ہو یا دو خداؤں کا قائل ہو بلکہ کبھی ایمان کے ساتھ بھی آدمی شرک میں آلودہ ہو جاتا ہے جیسے دوسری آیت میں وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون قاضی عیاض نے کہا ایمان کا شرک سے آلودہ کرنا یہ ہے کہ اللہ کا قائل ہو اور اس کی توحید مانتا ہو (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۶۲۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ ثَلٰثًا أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ایاس جریری نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو سعید جریری نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (ابوبکرہ صحابیؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ماں باپ کو ستانا ان کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا جھوٹی گواہی دینا تین بار یہی فرمایا یا یوں فرمایا اور جھوٹ بولنا برابر بار بار آپ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کاش آپ خاموش ہو رہتے۔

۶۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ۔

ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ کوفی نے کہا ہم کو شیبان نحوی نے خبر دی انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اس نے پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا ماں باپ کو ستانا پوچھا پھر کون سا گناہ آپ نے فرمایا غموس قسم کھانا عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ غموس قسم کیا ہے آپ نے فرمایا جان بوجھ کر کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لیے جھوٹی قسم کھانا۔

۶۲۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے منصور اور اعمش سے انہوں نے وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) مگر عبادت میں اوروں کو بھی شریک کرے مترجم کہتا ہے جیسے ہمارے زمانہ کے گور پرستوں اور پیر پرستوں کا حال ہے اللہ کو مانتے ہیں پھر اللہ کے ساتھ اوروں کی بھی عبادت کرتے ہیں ان کی نذر نیاز منت مانتے ہیں ان کے نام پر جانور کاٹتے ہیں دکھ بیماری میں ان کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے ہیں ان کی قبروں پر جا کر سجدہ اور طواف کرتے ہیں ان سے وسعت رزق یا اولاد یا شفا طلب کرتے ہیں یہ سب لوگ فی الحقیقت مشرک ہیں گو نام کے مسلمان کہلائیں تو کیا ہوتا ہے ایسا ظاہری برائے نام اسلام آخرت میں کچھ کام نہیں آنے کا عرب کے مشرک بھی اللہ کو مانتے تھے خالق آسمان و زمین اسی کو جانتے تھے مگر غیر خدا کی عبادت اور تعظیم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو مشرک قرار دیا اگر تم قرآن شریف کا ترجمہ خوب سمجھ کر پڑھو تو شرک کا مطلب اچھی طرح سمجھ لو گے مگر افسوس تو یہ ہے کہ تم ساری عمر میں ایک بار بھی قرآن اول سے لے کر آخر تک سمجھ کر نہیں پڑھتے صرف اس کے الفاظ رٹ لیتے ہو اس سے کام نہیں چلتا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔

انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے جو گناہ (اسلام لانے سے پہلے) جاہلیت کے زمانہ میں کیے ہیں کیا ان کا مواخذہ ہم سے ہوگا آپ نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا (اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا) اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی برے کام کرتا رہا اس سے دونوں زمانوں کے گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔

بَابُ ۳۱۵ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ

باب مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم[1]

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ وَاسْتِتَابَتِهِمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا أَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ۞ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۞ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ إِنَّ الَّذِيْنَ

اور عبداللہ بن عمر اور زہری اور ابراہیم نخعی نے کہا مرتد عورت قتل کی جائے[2] اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ مرتدوں سے توبہ لی جائے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیوں ہدایت کرنے لگا جو ایمان لا کر پھر کافر بن گئے حالانکہ (پہلے) یہ گواہی دے چکے تھے کہ حضرت محمدؐ سچے پیغمبر ہیں اور ان کی پیغمبری کی کھلی کھلی دلیلیں ان کے پاس آ چکیں اور اللہ تعالیٰ ایسے ہٹ دھرم لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی پھٹکار پڑے گی۔ اس پھٹکار کی وجہ سے عذاب میں ہمیشہ پڑے رہیں گے کبھی ان کا عذاب ہلکا نہ ہوگا۔ نہ ان کو مہلت ملے گی البتہ جن لوگوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی اپنی حالت درست کر لی تو اللہ (ان کا قصور) بخشنے والا مہربان ہے بے شک جو لوگ

[1] ابن منذر نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مرتد مرد ہو یا عورت قتل کیا جائے یعنی جب اس کے شبہ کا جواب دے دیا جائے اس پر بھی وہ مسلمان نہ ہو کفر پر قائم رہے حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ عورت کو لونڈی بنا لیں عمر بن عبدالعزیز نے کہا جلا وطن کی جائے ثوری نے کہا قید کی جائے امام ابوحنیفہ نے کہا اگر وہ آزاد ہو تو قید کی جائے اگر لونڈی ہو تو اس کے مالک کو حکم دیا جائے وہ اس کو جبراً مسلمان کرے ۱۲ منہ [2] یعنی جب توبہ نہ کرے ابن عمر کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور زہری اور ابراہیم کے اثروں کو عبدالرزاق نے وصل کیا اور امام ابوحنیفہ نے عاصم سے انہوں نے ابورزین سے انہوں نے ابن عباس سے یوں روایت کی کہ عورتیں اگر مرتد ہو جائیں تو ان کو قتل نہیں کریں گے اس کو ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے جابر سے نکالا کہ ایک عورت مرتد ہو گئی تھی تو آنحضرتؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا حافظ نے کہا امام ابوحنیفہؒ نے جو روایت کی (اول تو وہ موقوف ہے) ایک جماعت حفاظ حدیث نے ان کے الفاظ سے اختلاف کیا میں کہتا ہوں جب مرفوع حدیث وارد ہے تو اس کے خلاف ایسی موقوف روایتیں وہ بھی ضعیف حجت نہیں ہو سکتیں اور صحیح حدیث میں بدل دینہ فاقتلوہ عام ہے مرد اور عورت دونوں کو شامل ہے اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے ابراہیم نخعی سے جو ابوحنیفہ کے استاذ الاستاذ ہیں یوں روایت کی ہے کہ مرتد مرد اور مرتد عورت سے توبہ لی جائے اگر توبہ کریں تو فبہا ورنہ قتل کیے جائیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ۔ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ۔ وَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۔ وَقَالَ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۔ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۔ لَا جَرَمَ يَقُولُ حَقًّا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۔ إِلَىٰ قَوْلِهِ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ

ایمان لائے پیچھے پھر کافر ہو گئے پھر ان کا کفر بڑھتا گیا ان کی تو توبہ بھی قبول نہ ہوگی[1] اور یہی لوگ تو (پہلے سرے کے) گمراہ ہیں اور[2] فرمایا مسلمانو اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ کا کہا مانو گے تو وہ ایمان لائے پیچھے تم کو کافر بنا چھوڑیں گے اور (سورۂ نساء کے بیسویں رکوع میں) فرمایا جو لوگ اسلام لائے پھر کافر بن بیٹھے پھر اسلام لائے پھر کافر بن بیٹھے پھر کفر بڑھاتے چلے گئے ان کو تو اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا نہ (کبھی ان کو راہ راست پر لائے گا اور (سورۂ مائدہ کے آٹھویں رکوع میں) فرمایا جو کوئی تم میں اپنے دین سے پھر جائے تو (اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں) وہ ایسے لوگوں کو حاضر کر دے گا جن کو وہ چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں مسلمانوں پر نرم دل کافروں پر کڑے اخیر آیت تک اور (سورۂ نحل کے چودھویں رکوع میں) فرمایا لیکن جو لوگ ایمان لائے پیچھے جی کھول کر (یعنی خوشی اور رغبت سے) کفر اختیار کریں ان پر تو خدا کا غضب اترے گا اور ان کو بڑا عذاب ہو گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں نے دنیا کی زندگی (کے مزوں) کو آخرت سے زیادہ پسند کیا اور یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا یہی لوگ تو وہ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے (وہ خدا سے بالکل غافل ہو گئے ہیں) تو آخرت میں چار و ناچار یہ لوگ ٹوٹا اٹھائیں گے آخر آیت ان ربک من بعدہا لغفور رحیم تک اور (سورۂ بقرہ ستائیسویں رکوع میں) فرمایا یہ کافر تو سدا تم سے لڑتے رہیں گے جب تک ان کا بس چلے تو وہ اپنے دین سے تم کو پھرا دیں (مرتد بنا دیں) اور تم میں جو لوگ اپنے دین (اسلام) سے پھر جائیں اور مرتے وقت کافر مریں ان کے سارے نیک اعمال دنیا اور آخرت میں گئے گذرے وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے[3]

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے

[1] کیونکہ وہ دل سے توبہ ہی نہیں کرتے یا اس وقت توبہ کرتے ہیں جب مرنے لگتے ہیں ۱۲ منہ [2] اسی سورت کے دسویں رکوع میں ۱۲ منہ [3] امام بخاری نے یہاں ان سب آیات کو جمع کر دیا جو مرتدوں کے باب میں قرآن شریف میں آئی تھیں ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رض بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ پاس بے دینؔ لوگ لائے گئے آپ نے ان کو جلوا دیا یہ خبر عبداللہ بن عباسؓ کو پہنچی تو انہوں نے کہا اگر میں حاکم ہوتا تو ان کو کبھی نہ جلاتا (دوسری طرح سزا دیتا) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ میں جلانے سے منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا آگ اللہ کا عذاب ہے تم اللہ کے عذاب سے کسی کو مت عذاب دو میں ان کو قتل کروا ڈالتا کیوں کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام سے پھر جائے اس کو قتل کر ڈالو ؔ

٦٢٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا مجھ سے حمید بن ہلال نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبردہؓ نے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میرے ساتھ اشعر قبیلے کے دو شخص تھے (نام نامعلوم) ایک میرے داہنے طرف تھا دوسرا بائیں طرف اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواک کر رہے تھے دونوں نے آنحضرت سے خدمت کی درخواست کی (یعنے حکومت اور عہدے کی) آپ نے فرمایا ابوموسیٰؓ یا عبداللہ بن قیسؓ (راوی کو شک ہے میں نے اس وقت عرض کیا یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی تھی اور مجھ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں شخص خدمت چاہتے ہیں ابوموسیٰ کہتے ہیں جیسے میں اس وقت آپ کی سواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے نیچے اٹھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا جو کوئی ہم سے

ؔ جن کو عربی میں زندیق کہتے ہیں جیسے نیچری طبعی دہری وغیرہ جو خدا کے قائل نہیں ہیں یا جو شریعت اور دین کو ٹھٹھا سمجھتے ہیں جہاں جیسا موقع ہوا ویسے بن گئے مسلمانوں میں مسلمان ہندوؤں میں ہندو نصاریٰ میں نصرانی بعضوں نے کہا یہ لوگ جو حضرت علیؓ کے سامنے لائے گئے تھے سبائی فرقہ کے تھے جن کا رئیس عبداللہ بن سبا ایک یہودی تھا جو بظاہر مسلمان ہو گیا تھا لیکن دل میں مسلمانوں کو تباہ اور برباد اور گمراہ کرنا اس کو منظور تھا اس نے ان لوگوں کو یہ سمجھایا کہ حضرت علیؓ خدا کے اوتار ہیں جیسے ہندو مشرک سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں آدمی یا جانور کے بھیس میں آتا ہے اور اس کو اوتار کہتے ہیں حضرت علیؓ جب ان لوگوں کے اعتقاد پر مطلع ہوئے تو ان کو گرفتار کیا اور آگ میں جلوا دیا لعنہم اللہ ١٢ منہ ؔ یعنی توبہ لینے کے بعد اگر وہ توبہ نہ کرے بعضوں نے کہا زندیق سے توبہ لینے کی ضرورت نہیں ١٢ منہ

عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَہٗ وَلٰکِنِ اذْھَبْ اَنْتَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَوْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ اِلَی الْیَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَہٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَیْہِ اَلْقٰی لَہٗ وِسَادَۃً قَالَ انْزِلْ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَہٗ مُوْثَقٌ قَالَ مَا ھٰذَا قَالَ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ تَھَوَّدَ قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَآ اَجْلِسُ حَتّٰی یُقْتَلَ قَضَآءُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِہٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاکَرْنَا قِیَامَ اللَّیْلِ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اَمَّا اَنَا فَاَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاَرْجُوْ فِیْ نَوْمَتِیْ مَآ اَرْجُوْ فِیْ قَوْمَتِیْ۔

خدمت کی درخواست کرتا ہے ہم اس کو خدمت نہیں دیتے[۱] لیکن ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس تو یمن کی حکومت پر جا (خیر ابوموسیٰ روانہ ہوئے اس کے بعد آپ[۲] نے معاذ بن جبل کو بھی ان کے پیچھے روانہ کیا جب معاذ (یمن میں) ابوموسیٰ پاس پہنچے تو ابوموسیٰ نے ان کے بیٹھنے کے لئے گدہ بچھوایا اور کہنے لگے لیو سواری سے اترو (گدے پر بیٹھو) اس وقت ان کے پاس ایک شخص تھا (نام نامعلوم) جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں معاذ نے ابوموسیٰ سے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا اب پھر یہودی ہو گیا ہے اور ابوموسیٰ نے معاذ سے کہا آپ تم (سواری پر سے اتر کر) بیٹھو تو اور انہوں نے کہا میں نہیں بیٹھنے کا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق یہ قتل نہیں کیا جائے گا تین بار یہی کہا آخر ابوموسیٰؓ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا[۳] پھر (معاذ بیٹھے) اب دونوں نے رات کی عبادت (تہجد گزاری) کا ذکر نکالا معاذ نے کہا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے میں[۴]

بَابُ ۳۱۶ قَتْلِ مَنْ اَبٰی قَبُوْلَ الْفَرَائِضِ وَمَا نُسِبُوْآ اِلَی الرِّدَّۃِ۔

باب جو شخص اسلام کے فرض ادا کرنے سے انکار کرے[۵] اور جو شخص مرتد ہو جائے اس کا قتل کرنا۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر

[۱] کیوں کہ درخواست کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چکھنے کی نیت ہے ورنہ سرکاری خدمت ایک بلا ہے پرہیزگار اور عقلمند آدمی ہمیشہ اس سے بھاگتا رہتا ہے خصوصاً تحصیل یا عدالت کے خدمات ان میں اکثر ظلم اور جبر اور خلاف شرع کام کرنا ہوتا ہے ان دونوں کو تو میں کوئی خدمت نہیں دینے کا ۱۲ منہ [۲] آپ نے ولایت یمن کے دو حصے کر کے ایک حصہ کی حکومت ابوموسیٰ کو اور دوسرے کی معاذ کو عنایت فرمائی ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں ہے اس سے توبہ کرنے کو کہا گیا تھا لیکن اس نے انکار کیا ۱۲ منہ [۴] کیوں کہ جب آدمی کا کھانا پینا سونا سب اس لیے ہو کہ عبادت کی طاقت پیدا ہو تو اس کے ہر کام میں ثواب ملتا ہے اس کی صراحت دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ [۵] مثلاً زکوٰۃ دینے سے انکار کرے تو اس سے جبراً زکوٰۃ وصول کی جائے اگر نہ دے اور لڑے تو اس سے لڑنا چاہیئے یہاں تک کہ زکوٰۃ دینا قبول کرے امام مالک نے مؤطا میں کہا ہمارے نزدیک حکم یہ ہے جو کوئی کسی فرض سے باز رہے اور مسلمان اس سے نہ لے سکیں

أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَوٰةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

بَابُ ۳۱۷ إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَرِّحْ نَحْوَ قَوْلِهِ السَّامُ عَلَيْكَ۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ

بن گئے[1] تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک حکم ہوا جب تک وہ لاالہ الا اللہ نہ کہیں پھر جس نے لاالہ الا اللہ کہہ لیا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا البتہ کسی حق کے بدل اس کی جان یا مال کو نقصان پہنچایا جائے تو یہ اور بات ہے[2] اب اس کے دل میں کیا ہے اس کا حساب لینے والا اللہ ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا میں تو خدا کی قسم اس شخص سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے[3] اسلئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز جسم کا حق ہے) خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ نہ دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ان سے لڑوں گا حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی اسکے بعد میں سمجھ گیا کہ ابوبکر کے دل میں جو لڑائی کا ارادہ ہوا ہے یہ اللہ نے انکے دل میں ڈالا ہے اور میں پہچان گیا کہ ابوبکر کی رائے حق ہے[4]۔

باب اگر ذمی کافر اشارے کنائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے صاف نہ کہے جیسے یہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (السلام علیک کے بدل) السام علیک کہا کرتے تھے۔

ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن زید بن انسؓ سے وہ کہتے تھے میں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ پر گذرا کہنے لگا السام علیک (یعنی تم مرو) آنحضرت صلی اللہ نے جواب میں صرف وعلیک کہا (تو بھی مرے گا) پھر آپ نے صحابہؓ سے فرمایا تم کو معلوم ہوا اس نے کیا کہا اس نے السام علیک کہا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (حکم ہو تو)

[1] ابن خزیمہ کی روایت میں یوں ہے اکثر عرب کے قبیلے کافر ہو گئے شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ مراد غطفان اور فزارہ اور بنی سلیم اور بنی یربوع اور بنی تمیم کے بعض قبائل ہیں ان لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا آخر ابوبکر نے ان سے لڑنا کا ارادہ کیا ۱۲ منہ [2] مثلاً کسی کا خون کرے یا کسی کا مال مارے ۱۲ منہ [3] کیونکہ نماز بدن کا حق ہے اور زکوٰۃ مال کا حق ہے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ بھی نماز کے منکر سے لڑنا درست جانتے تھے لیکن زکوٰۃ میں انکو شبہ ہوا تو حضرت صدیق نے بیان کر دیا کہ نماز اور زکوٰۃ دونوں کا حکم ایک ہے دونوں اسلام کے فرائض ہیں ۱۲ منہ [4] گویا حضرت عمرؓ کا اجتہاد ابوبکر صدیق کے اجتہاد کے مطابق ہو گیا کہ حضرت عمرؓ نے ان کی تقلید کی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اللہِ نَقْتُلُہٗ قَالَ لَا اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتِ اسْتَاذَنَ رَھْطٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قُلْتُ وَعَلَیْکُمْ۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیٰنَ وَمَالِکِ بْنِ اَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ ابْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْیَھُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلٰٓی اَحَدِکُمْ اِنَّمَا یَقُوْلُوْنَ سَامٌ عَلَیْکَ فَقُلْ عَلَیْکَ

بَابٌ ۳۱۸

۶۲۹۔ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللہِ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ فَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْھِہٖ وَیَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ

اس کو مار ڈالیں آپ نے فرمایا نہیں جب کتاب والے یہود اور نصاریٰ تم کو سلام کیا کریں تو تم بھی یہی کہا کرو وعلیکم[1]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا انھوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہودیوں میں سے چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی اجازت چاہی (جب آئے تو) کہنے لگے السام علیک میں نے جواب میں یوں کہا علیکم السام واللعنۃ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے انکا کہنا نہیں سنا آپ نے فرمایا میں نے بھی تو جواب دے دیا وعلیکم[2]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے اور امام مالک سے ان دونوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی لوگ جب تم مسلمانوں میں سے کسی کو سلام کرتے ہیں تو سام علیک کہتے ہیں تم بھی جواب میں علیک کہا کرو۔

باب[4]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق ابن سلمہ نے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جیسے میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں[5] آپ ایک پیغمبر (حضرت نوحؑ) کی حکایت بیان کر رہے تھے ان کی قوم والوں نے ان کو اتنا مار کر لہولہان کر دیا وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے اور یوں دعا کرتے جاتے پروردگار

[1] چونکہ اس یہودی نے علانیہ پیغمبر صاحب کو برا نہیں کہا تھا صرف مرنے کی دعا کی تھی جو کچھ گالی نہیں ہے اس وجہ سے آپ نے اسکے قتل کا حکم نہیں دیا ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ اگر ذمی کافر پیغمبر صاحب کو صریح گالی دے تو اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے اور اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اگر مسلمان ایسا کرے تو مرتد ہو جاتا ہے بعضوں نے کہا اس سے توبہ کرانا بھی ضرور نہیں ہے اور فوراً قتل کیا جائے ۱۲ منہ [2] سلام کے بدل انہوں نے سام کہا ۱۲ منہ [3] یعنی تم بھی مرو گے موت سے کوئی بچنے والا نہیں ۱۲ منہ [4] اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب کی فصل ہے ۱۲ منہ [5] بعضے فقراء نے عبداللہ کے اس قول سے یہ دلیل لی ہے کہ تصور شیخ جائز ہے کیونکہ عبداللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کیا ہم کہتے ہیں کہ اس تصور میں کوئی قباحت نہیں یہ تو اکثر جب آدمی کسی کی بات نقل کرتا ہے تو اسکی صورت آئینہ خیال میں مرتسم ہو جاتی ہے کلام اس شیخ کے تصور میں ہے جو وظیفہ یا عبادت کے وقت بعضے فقراء اپنے پیر مرشد کی صورت صفحہ خیال میں جماتے ہیں اور یہ تصور کرتے ہیں کہ مرشد کے سینے سے ہو کر فیض انکے سینے میں آتا ہے اس قسم کا تصور بدعت ہے جسکی اصل کتاب و سنت سے

لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

بَابُ ۳۱۹ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلٰى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔

۶۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَوَاللّٰهِ

میری قوم والوں کو بخش دے وہ نادان ہیں [1]

باب خارجیوں اور بے دینوں سے ان پر دلیل قائم کر کے لڑنا۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ کے ۱۴ رکوع میں) فرمایا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت کرنے کے بعد (یعنی ایمان کی توفیق دینے کے بعد) ان سے مواخذہ کرے جب تک ان سے بیان نہ کر دے کہ فلاں فلاں کاموں سے بچے رہو[2] اور عبداللہ بن عمرؓ (اسکو طبری نے وصل کیا) خارجی لوگوں کو بدترین خلق اللہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے انہوں نے کیا کیا جو آیتیں کافروں کے باب میں اتری تھیں ان کو مسلمانوں پر چپیپ دیا[3]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے خثیمہ بن عبدالرحمن نے کہا ہم سے سوید بن غفلہ نے کہا حضرت علیؓ نے کہا جب میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو قسم خدا کی اگر

[1] بعضوں نے کہا یہ آنحضرتؐ نے خود اپنی حکایت بیان کی احد کے دن مشرکوں نے آپ کے چہرے اور سر پر پتھر مارے لہولہان کر دیا ایک دانت بھی آپکا شہید کر ڈالا لیکن آپ یہی دعا کرتے رہے یا اللہ میری قوم والوں کو بخش دے وہ نادان ہیں سبحان اللہ کوئی قومی جوش اور محبت پیغمبروں سے سیکھے نہ کہ اس زمانہ کے ٹیچروں سے جو قوم قوم پکارتے پھرتے ہیں لیکن دل میں ذرا بھی قوم کی محبت نہیں ہے اپنا گھر بھرنا چاہتے ہیں اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب پیغمبر صاحب نے اس شخص کے لیئے بددعا نہ کی جس نے آپ کو زخمی کیا تھا تو اشارہ اور کنایہ سے بُرا کہنے والا کیوں کر قابل قتل ہوگا ۱۲ منہ [2] پھر بیان کرنے کے بعد اگر وہ اس کام کے مرتکب ہوں تو بے شک ان سے مواخذہ ہوگا اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ خارجی یا رافضی وغیرہ لوگوں سے اگر حاکم اسلام لڑائی کرے تو پہلے ان کا شبہ رفع کر دے ان کو سمجھا دے اگر اس پر بھی نہ مانیں تو ان سے جنگ کرے آیت سے یہ بھی نکلا کہ شریعت میں جس بات سے منع نہیں کیا گیا اگر کوئی اس کو کرے تو وہ گمراہ نہیں کہا جائے گا نہ اس سے مواخذہ ہوگا ۱۲ منہ [3] امام مسلم نے ابوذرؓ سے روایت کیا خارجی تمام خلق اور مخلوقات میں بدتر ہیں اور بزار نے مرفوعاً حضرت عائشہ سے نکالا آنحضرتؐ نے خارجیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ میری امت کے برے لوگ ہیں ان کو میری امت کے اچھے لوگ قتل کریں گے خارجی ایک مشہور فرقہ ہے جس کی ابتدا حضرت عثمانؓ کے اخیر خلافت سے ہوئی یہ لوگ ظاہر میں بڑے عابد زاہد اور قاری قرآن تھے مگر دل میں ذرا بھی قرآن کا نور نہ تھا حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو شروع شروع میں یہ لوگ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے جب جنگ صفین ہو چکی اور تحکیم کی رائے قرار پائی اس وقت یہ لوگ حضرت علیؓ سے بھی الگ ہو گئے ان کو برا کہنے لگے کہ انہوں نے تحکیم کیسے قبول کی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان الحکم الا للہ ان کا سردار عبداللہ بن کوا تھا حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباس کو ان کے سمجھانے کے لیئے بھیجا اور خود بھی سمجھایا مگر انہوں نے نہ مانا آخر حضرت علیؓ نے ان کو نہروان میں قتل کیا چند لوگ بچ کر بھاگ نکلے ان ہی میں کا ایک عبدالرحمن بن ملجم ملعون تھا جس نے حضرت علیؓ کو شہید کیا یہ کمبخت خوارج حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیر اور حضرت عائشہؓ کی تکفیر کرتے ہیں اور کبیرہ گناہ کرنے والے کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ کافر ہے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور حیض کی حالت میں عورت پر نماز کی قضا کرنا واجب جانتے ہیں غرض یہ ساری گمراہی ان کی اس وجہ سے ہوئی کہ قرآن کی تفسیر اپنے دل سے کرنے لگے اور صحابہ اور سلف صالحین کی تفسیر کا خیال نہ رکھا جو آیتیں کافروں کے باب میں تھیں وہ مومنوں کی شان میں کر دیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَکْذِبَ عَلَیْهِ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خِدْعَةٌ وَّاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهُمَا اَتَیَا اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِیَّةِ اَسَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَدْرِیْ مَا الْحَرُوْرِیَّةُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَخْرُجُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ یَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَکُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ اَوْ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ

میں آسمان سے نیچے گر پڑوں یہ مجھ کو اس سے اچھا لگتا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں ہاں جب مجھ میں تم میں آپس میں گفتگو ہو تو اس میں بنا کر بات کہنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ (آنحضرت نے فرمایا ہے) لڑائی تدبیر اور مکر کا نام ہے[1] دیکھو میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ[2] قریب ہے جب ایسے لوگ (مسلمانوں میں) نکلیں گے جو نوعمر بے وقوف ہوں گے (ان کی عقل میں فتور ہوگا ظاہر میں) تو ساری خلق کے کلاموں میں جو بہتر ہے (یعنی حدیث شریف) وہ پڑھینگے[3] مگر درحقیقت ایمان (کا نور) ان کے حلق کے تلے نہیں اترنے کا[4] وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) تم ان لوگوں کو جہاں پانا (بے تامل) قتل کرنا ان کو جہاں پاؤ قتل کرنے میں قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا کہا مجھ کو محمد بن ابراہیم تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور عطاء بن یسار سے وہ دونوں ابو سعید خدریؓ پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا تم نے حروریہ کے باب میں کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے[5] انہوں نے کہا حروریہ (وروریہ) تو میں جانتا نہیں مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے اس امت میں اور یوں نہیں فرمایا اس امت میں سے[6] کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے سامنے حقیر جانو گے[7] اور قرآن کی تلاوت بھی کریں گے مگر قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترنے کا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا)

لہ اس میں توریہ اور کنایہ اور تعریض سب درست ہے اور آنحضرتؐ بھی جنگ میں توریہ کرتے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۲ہ یعنی صحابہ کا اخیر زمانہ یا خلافت کا اخیر زمانہ اور یہی صحیح ہے کیونکہ یہ خارجی ۳۷ھ ہجری میں نکلے تھے اور صحابہ کا آخری زمانہ تو ۱۱۰ھ ہجری تک پہنچا ۱۲ منہ ۳ہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو ساری خلق کے کلام سے بہتر ہے یعنی قرآن کی آئتیں پڑھیں گے ۱۲ منہ ۴ہ کیونکہ وہ صرف الفاظ رٹینگے اس کے معنے اور مطلب سے جس کا بیان حدیث شریف میں ہے کچھ غرض نہ رکھیں گے ۱۲ منہ ۵ہ حروریہ یہ نسبت ہے حروراء کی طرف نجدہ عامری خارجیوں کا رئیس وہیں سے نکلا تھا ۱۲ منہ ۶ہ مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے ان لوگوں کو اپنی امت میں شریک نہیں کیا ان کو کافر سمجھا مگر امام مسلم کی روایت میں من امتی ہے تو شاید اس روایت میں امت سے امت اجابت اور صحیح مسلم کی روایت میں امت دعوت مراد ہے ۱۲ منہ ۷ہ وہ تم سے کہیں زیادہ یا تم سے کہیں عمدہ اچھی طرح نماز پڑھیں گے ۱۲ منہ

فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

تیر مارنے والا تیر کو دیکھتا ہے پھر تیر کے پیکان کو دیکھتا ہے پھر اس کے بار کو دیکھتا ہے (کہیں کچھ نہیں) اس کے بعد جڑ میں (جو کمان سے لگتا ہے) اس کو شک ہوتی ہے شاید اس میں خون لگا ہو (مگر وہ بھی صاف ہے)[1]

۶۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر خطاب نے ان کے والد نے عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا انہوں نے حروریہ (خوارج) کا ذکر کیا اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی شان میں) یوں فرمایا ہے وہ اسلام سے طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکاری جانور سے پار نکل جاتا ہے۔

بَابٌ ۳۲ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ۔

باب دل ملانے کے لیے کسی مصلحت سے کہ لوگوں کو نفرت نہ پیدا ہو خارجیوں کو قتل نہ کرنا۔

۶۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن

[1] اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خارجی لوگ محض کفار ہیں ان میں ذرا بھی ایمان نہیں ہے مگر سلف اہل حدیث نے خارجی اور رافضی اور معتزلی اور تمام اہل قبلہ کو اسلام سے خارج نہیں کیا ہے بلکہ ان کو مسلمان سمجھا ہے ہم کہتے ہیں کہ رافضی اور معتزلی کی بات اور ہے یہ لوگ اگرچہ بہت سی باتوں میں اہل سنت کے خلاف ہیں اور رافضی صحابہ کو بھی برا کہتے ہیں مگر وہ پیغمبر صاحب کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں رافضی لوگ اپنی غلط فہمی سے جن صحابہ کو برا سمجھتے ہیں وہ اسی وجہ سے کہ انہوں نے اپنی دانست میں ان صحابہ کو پیغمبر صاحب اور آپ کے اہل بیت کرام کا مخالف خیال کیا لیکن خارجی لوگ تو معاذ اللہ پیغمبر صاحب کے دشمن ہیں کس لیے کہ آپ کے اہل بیت سے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں حضرت علیؓ سے یا امام حسنؓ اور امام حسین سے دشمنی رکھنا گویا آنحضرت سے دشمنی رکھنا ہے اور ایمان کا مدار محبت خدا اور رسول پر ہے لاکھ نماز پڑھو لاکھ روزے رکھو تہجد گذار ہو جب دل میں پیغمبر صاحب کی محبت نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں خاتمہ ہمارے زمانہ میں ایک بلا اور پھیل گئی ہے وہ یہ کہ ہمارے سلف اہل حدیث نے جو کسی اہل قبلہ یعنی رافضی خارجی معتزلی وغیرہ کو کافر نہیں سمجھا ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ سب فرقے اصول اسلام کو مانتے تھے مثلاً توحید اور نبوت اور ملائکہ اور حشر اور نشر کو اب اس زمانہ میں جو ایک فرقہ نیچریوں کا نکلا ہے اور وہ نہ فرشتوں کو مانتا ہے نہ حشر اجساد کو نہ بہشت کو نہ دوزخ کو نہ شیطان کو یہ فرقہ اہل قبلہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور جو کوئی اس فرقہ کو روافض اور خوارج اور معتزلہ کی طرح اہل قبلہ میں داخل سمجھے وہ گمراہ ہے یہ فرقہ صریح کافر ہے اور جو کوئی اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے اور افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعضے مولویوں نے ایک مجلس بنام ندوۃ العلماء قائم کی تھی جس کے اغراض شروع شروع میں بہت عمدہ تھے یعنی عمومی مذہبی کاموں میں سب اہل قبلہ کامل کر دنیا و دین کی ترقی کے لیے کوشش کرنا اور بیجا تعصب اور عناد کی بیخ کنی کرنا مگر افسوس کو ہماری قوم کا اوبار کہنا چاہیے انہوں نے کیا غلطی کی کہ نیچریوں کو بھی اپنی مجلس میں شریک کر لیا اور ان کا اختلاف معتزلہ اور روافض کے اختلاف کی طرح قرار دیا دوسری غلطی یہ ہے کہ اہل حدیث کو اپنی مجلس سے متنفر کر دیا گیا لگے ائمہ حدیث کو برا بھلا کہنے اس افراط اور تفریط پر بہت سے سچے مسلمان اس ندوے سے علیحدہ ہو گئے یا اللہ ندوہ والوں کو نیک توفیق دے کہ وہ اپنی جماعت میں ان ہی

(باقی بر صفحہ آئندہ م)

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ جَآءَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ذِی الْخُوَیْصِرَۃِ التَّمِیْمِیُّ فَقَالَ اعْدِلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَیْلَكَ مَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَہٗ قَالَ دَعْہُ فَاِنَّ لَہٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَہٗ مَعَ صَلَاتِہٖ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِہٖ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنْظَرُ فِیْ قُذَذِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ فِیْ نَصْلِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ فِیْ رِصَافِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ فِیْ نَضِیِّہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُہُمْ رَجُلٌ اِحْدٰی یَدَیْہِ اَوْ قَالَ ثَدْیَیْہِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَۃِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَشْہَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْہَدُ اَنَّ عَلِیًّا قَتَلَہُمْ وَاَنَا مَعَہٗ جِیْءَ بِالرَّجُلِ عَلَی النَّعْتِ الَّذِیْ نَعَتَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَزَلَتْ فِیْہِ وَمِنْہُمْ

بن عوف سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا اتفاق ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کر رہے تھے[۲] اتنے میں عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آن پہنچا کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کرو آپ نے فرمایا ارے تیری خرابی اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر (دنیا میں) کون انصاف کرے گا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے اس کی گردن اڑا دوں[۳] آپ نے فرمایا نہیں جانے دے اس کے کچھ ساتھی ہوں گے جن کی نماز کو دیکھ کر تم لوگ اپنی نماز حقیر جانو گے اور جن کا روزہ دیکھ کر تم لوگ اپنا روزہ حقیر جانو گے[۴] (اور دراصل حقیقت میں) دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار ہو جاتا ہے تیر کے پر کو دیکھے تو اس میں بھی کچھ لگا نہیں پیکان کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہیں باڑ کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہیں اس کی لکڑی کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہیں وہ تو لید گوبر خون سب کے پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا (صاف ستھرا نکل گیا) ان لوگوں کی (جب یہ پیدا ہوں گے) نشانی یہ ہے ان میں ایک شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا یوں فرمایا گوشت کے تھل تھل کرتے لوتھڑے کی طرح ہوگا یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب مسلمانوں میں پھوٹ پڑی ہو گی[۶] ابو سعید خدری کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ نے (نہروان میں) ان لوگوں کو قتل کیا میں بھی ان کے ساتھ تھا[۸] یہ شخص لایا گیا اس کی وہی شکل تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی ابو سعیدؓ نے کہا اسی عبداللہ بن ذی الخویصرہ کے باب میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) لوگوں کو شریک کریں جو واقعی اہل قبلہ ہیں اور اصول اسلام کو بلا تاویل تسلیم کرتے ہیں جیسے ملائکہ اور شیطان اور حشر اور نشر اور دوزخ اور بہشت کو اور جو لوگ اصول اسلام کی بھی قرامطہ اور باطنیہ کی طرح تاویل کرتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ کے نیچریوں کا حال ہے کہ وہ فرشتوں اور شیطان کو ایک قوت بتلاتے ہیں حشر اجساد کا انکار کرتے ہیں وہ ہرگز اہل قبلہ نہیں ہیں ان کو فوراً اپنی مجلس سے علیحدہ کر دیں حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لانفاق فیہ وفسطاط نفاق لاایمان فیہ ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] وہ سونا جو حضرت علیؓ نے یمن سے بھیجا ۹ھ ہجری میں ۱۲ منہ [۲] یہ سونا آپ نے چار آدمیوں کو دے دیا اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن اور علقمہ بن علاثہ اور زید طائی کو ۱۲ منہ [۳] اس کی نسل سے کچھ لوگ آئندہ پیدا ہوں گے ۱۲ منہ [۴] ظاہر میں ایسے عابد زاہد متقی ہوں گے ۱۲ منہ [۵] دو گروہ ہوں گے جیسے حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے زمانہ میں ہوا ۱۲ منہ [۶] جب لڑائی ہو چکی تو مردوں میں سے ۱۲ منہ [۷] ایک ہاتھ پستان کی طرح تھل تھل کرتا ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مَنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

(سورہ توبہ کی یہ آیت اتری بعضے لوگ ایسے ہیں جو تجھ پر خیرات کی تقسیم میں عیب لگاتے ہیں ۔

۶۳۴ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَأَهْوٰى بِيَدِهٖ قِبَلَ الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا ہم سے یسیر بن عمرو نے کہا میں نے سہل بن حنیفؓ (صحابی بدری) سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خارجیوں کے باب میں بھی کچھ سنا ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ہاتھ سے عراق کی طرف اشارہ کیا فرماتے تھے اس ملک سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن تو پڑھیں گے لیکن ان کی ہنسلیوں کے نیچے نہیں اترنے کا یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور کے پار نکل جاتا ہے ۔

بَابُ ۳۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ ایسے آپس میں نہ لڑیں جس کا دعویٰ ایک ہی ہو[1]

۶۳۵ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا دعویٰ ایک ہی ہو (دونوں اسلام کا دعویٰ کریں) ۔

بَابُ ۳۲۲ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِينَ ۔

باب تاویل کرنے والوں کا بیان[2]

[1] ہر ایک کہے ہم حق پر ہیں مراد معاویہؓ اور حضرت علیؓ کا گروہ ہے یہ دونوں گروہ اسلام کے مدعی تھے اور ایک سمجھتا تھا کہ میں حق پر لڑ رہا ہوں چنانچہ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے معاویہؓ کے گروہ کی نسبت فرمایا اخواننا بغوا علینا ہمارے بھائی جو ہم پر چڑھ آئے ۱۲ منہ [2] زبان عرب میں تاویل کے بہت سے معنے آئے ہیں یہاں تاویل سے مراد توجیہ ہے جو کوئی کسی کام کے لیے کوئی وجہ شرعی قائم کر کے اس کو کرے حافظ نے کہا اگر مسلمان کو بلا تاویل یعنی بلا وجہ شرعی کافر کہا تو وہ خود کافر ہو جائے گا اور اگر تاویل سے کہا اور تاویل نادرست ہے تب بھی گناہ گار اور قابل مذمت ہوگا مگر کافر نہ ہوگا اور اگر تاویل درست ہے تو قابل مذمت نہ ہوگا مگر حجت قائم کر کے اس کو صواب کی طرف لائیں گے جو علماء نے کہا کہ تاویل کرنے والا معذور ہے وہ گنہگار نہ ہوگا اس سے مراد وہی تاویل جو لغت عرب اور محاورے اور وجہ شرعی سے درست ہو مترجم کہتا ہے ایسی تاویلیں کرنا جو لغت عرب اور محاورے کے اعتبار سے نادرست ہوں یا دوسرے نصوص صحیحہ شرعیہ کے برخلاف ہوں تحریف اور تکذیب کے حکم میں ہیں اور اس قسم کی تاویل کرنے والے باتفاق علماء زندیق اور کافر ہیں جیسے قرامطہ باطنیہ آیات

(باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ فَاِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَانْتَظَرْتُهٗ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ اَوْ بِرِدَائِيْ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ بِسُوْرَةِ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اِقْرَاْ يَا هِشَامُ فَقَرَاَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَؤُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

اور لیث بن سعد نے کہا (اس کو اسمعیلی نے وصل کیا) مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبد قاری نے بیان کیا انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے ہشام بن حکیم (صحابی) کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کان لگا کر جو سنتا ہوں تو معلوم ہوا وہ ایسی بہت سی قراتوں پر پڑھ رہے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں پڑھائی تھیں قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر حملہ کر بیٹھوں مگر میں ٹھہرا رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے اسی کی چادر یا اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی (کہیں بھاگ نہ جائیں) میں نے ان سے پوچھا تم کو یہ سورت کس نے پڑھائی وہ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا تم غلط کہتے ہو خدا کی قسم یہی سورۃ جو تم نے پڑھی اور میں نے سنی مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی ہے آخر میں انکو گھسیٹتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ان کو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے سنا یعنے اس کے خلاف جس طرح پر آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے حالاں کہ یہ سورت خود آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر ہشام کو چھوڑ دے پھر ہشام سے فرمایا پڑھ انہوں نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے ان کو پڑھتے سنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا عمرؓ تو پڑھ میں نے پڑھا آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح اتری ہے اس کے بعد فرمایا دیکھو یہ قرآن سات طرح پر (سات زبانوں پر عرب کے) اترا ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) قرآن کی کیا کرتے تھے مثلاً کہتے تھے اللہ عالم ہے یعنی علم عطا فرماتا ہے قادر ہے یعنی قدرت عطا فرماتا ہے فی ذاتہ وہ علم و قدرت سے موصوف نہیں ہے کعبہ سے مراد مومن کا نفس ہے شیطان سے مراد قوت شہویہ اور غضبیہ ہے جبرائیل سے مراد قوت الہامیہ ہے بہشت سے مراد نفس کی لذت ہے اوراک علوم اور معارف میں دوزخ کی آگ سے مراد جہالت اور نادانی کا رنج اور شہوات جسمانی کے چھٹ جانیکا غم ہمارے زمانہ میں ان قرامطہ کے پیرو چند لوگ پیدا ہوئے جن کو نیچر کہتے ہیں انکی تاویلات بھی اسی قسم کی ہیں وہ

(باقی ...)

besturdubooks.wordpress.com

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

٦٣٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضـ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

٦٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَقُولُوهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُوَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

جس طرح آسان معلوم ہو، پڑھو۔ؔ

ہم نے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اتری الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بہت سخت گذری وہ کہنے لگے ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ظلم (یعنی گناہ) نہ کیا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کا وہ مطلب نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو بلکہ ظلم سے وہ (شرک) مراد ہے جو لقمان کے اس کلام میں ہے یا بنی لاتشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ؔ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی کہا میں نے عتبان بن مالک سے سنا انہوں نے کہا صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان پر تشریف لائے اور پوچھا مالک بن دخشن کہاں ہے ایک شخص (خود عتبان) کہنے لگا یا رسول اللہ وہ منافق ہے اللہ اور رسول سے اس کو محبت نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو یہ گمان نہیں ہے کہ وہ اللہ کی رضا مندی کے لئے لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس نے کہا ہاں یہ تو ہے (یعنی لا الہ الا اللہ تو کہتا ہے) آپ نے فرمایا بس جو کوئی قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کو لے کر آئے گا اللہ اس پر دوزخ حرام کر دے گا۔ ؔ

(بقیہ صفحہ سابقہ) بھی کافر ہیں ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) ؎۱ اور تم اس کے خلاف پڑھتے ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲ منہ ؎۲ باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو حکیم کے گلے میں چادر ڈالی انکو کھینچتے ہوئے لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی مواخذہ نہیں کیا کیونکہ حضرت عمر اپنے نزدیک یہ سمجھے کہ وہ ایک ناجائز قرأت کر رہے ہیں گویا تاویل کرنیوالے ٹھہرے ۱۲ منہ ؎۳ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ ترجمہ باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت نے ظلم کی تاویل شرک کے ساتھ کی کیونکہ ظلم کا ظاہری معنے تو گناہ ہے جو ہر گناہ کو شامل ہے اور یہ تاویل خود شارع نے بیان کی ایسی تاویل بالاتفاق مقبول ہے قسطلانی نے کہا مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جب انہوں نے ظلم کی تاویل مطلق گناہ سے کی بلکہ ان کو دوسرا صحیح معنے بتلا دیا ۱۲ منہ ؎۴ یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جس میں کافر اور مشرک رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت نے ان لوگوں پر جنہوں نے مالک کو منافق کہا کوئی مواخذہ نہیں کیا اس لئے کہ وہ تاویل کرنے والے تھے یعنی مالک کے حالات دیکھ کر اس کو منافق سمجھتے تھے گو ان کا گمان غلط ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٦٣٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ مَا هُوَ لَا أَبَا لَكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ مَا هُوَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاجٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ هٰكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ حَاجٍ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأْتُونِي بِهَا فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا وَكَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى مَعَهَا كِتَابًا قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے فلاں شخص (سعید بن عبیدہ) سے انہوں نے کہا ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن ربیعہ) اور حبان بن عطیہ نے جھگڑا کیا ابوعبدالرحمٰن حبان سے کہنے لگے میں جانتا ہوں جس وجہ سے تمہارے صاحب یعنی حضرت علیؓ کو اس خونریزی کی جرأت ہوئی ہے حبان نے کہا بتلاتو وہ کیا ہے تیرا باپ نہیں[1] ابوعبدالرحمٰن نے کہا حضرت علی کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر بن عوام اور ابومرثد غنوی تینوں کو جو گھوڑے کے سوار تھے۔ بھیجا فرمایا تم روضۂ خاخ پر جاؤ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے بارہ میل پر) ابوسلمہ[2] کہتے ہیں ابوعوانہ نے (خاخ کے بدل) حاج کہا ہے[3] وہاں ایک عورت ملے گی (سارہ نامی) اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو مکہ کے مشرکین کے نام ہے تم وہ خط اس سے چھین لاؤ ہم لوگ گھوڑوں پر سوار روانہ ہوئے اس عورت کو پکڑ لیا۔ جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہیں وہ عورت ملی ایک اونٹ پر سوار جارہی تھی حاطب نے اس خط میں مکہ کے مشرکوں کو خبر کر دی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بڑی فوج لے کر) ان کی طرف آنے والے ہیں خیر ہم نے اس عورت سے کہا اب وہ خط کہاں ہے جو تو لائی ہے اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے آخر ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا اور اس کے اسباب میں خط کو تلاش کیا لیکن کوئی خط نہیں ملا میرے رفیق (زبیر اور ابومرثد) کہنے لگے خط تو اس کے پاس نکلا نہیں اب اس کو چھوڑ دینا چاہیے) میں نے کہا یہ کیونکر ہوسکتا ہے ہم کو تو اس کا یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یہ ایک کلمہ ہے جو عرب کے محاورے میں اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص ایک عجیب بات کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ تیرا کوئی سکھانے والا ادب دینے والا نہ تھا جب تو تو ایسا نالائق رہا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اور بیان ہو چکا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن عثمانی تھے یعنی حضرت عثمان کو حضرت علیؓ سے افضل جانتے تھے اور حبان بن عطیہ حضرت علیؓ کے جانبدار تھے حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل سمجھتے تھے یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ عبدالرحمٰن کا یہ گمان حضرت علی کی نسبت غلط تھا حضرت علی کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ بے وجہ شرعی مسلمانوں کی خونریزی کرتے انہوں نے جو کچھ کیا بہ حکم شرعی کیا ۱۲ منہ

[2] موسیٰ بن اسمٰعیل امام بخاری کے شیخ ۱۲ منہ [3] نووی نے کہا یہ ابوعوانہ کی غلطی ہے اور صحیح خاخ ہے ۱۲ منہ

ثُمَّ حَلَفَ عَلِیٌّ وَالَّذِی یُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْ لَاُجَرِّدَنَّكِ فَاَهْوَتْ اِلٰی حُجْزَتِهَا وَهِیَ مُحْتَجِزَةٌ بِکِسَاءٍ فَاَخْرَجَتِ الصَّحِیفَةَ فَاَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَالْمُؤْمِنِینَ دَعْنِی فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِی اَنْ لَا اَکُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلٰکِنِّی اَرَدْتُ اَنْ یَکُونَ لِی عِنْدَ الْقَوْمِ یَدٌ یُدْفَعُ بِهَا عَنْ اَهْلِی وَمَالِی وَلَیْسَ مِنْ اَصْحَابِكَ اَحَدٌ اِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ یَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ قَدْ صَدَقَ لَا تَقُولُوا لَهُ اِلَّا خَیْرًا قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِینَ دَعْنِی فَلِاَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ اَوَلَیْسَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَمَا یُدْرِیكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ اَوْجَبْتُ لَکُمُ الْجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ۔

جھوٹ نہیں فرماتے اس کے بعد میں نے اس عورت سے کہا خدا قسم تو خط نکالتی ہے تو نکال نہیں تو میں تجھ کو ننگا کروں گا جب اس نے اپنا ہاتھ نیفے کی طرف بڑھایا ایک چادر باندھے ہوئے تھی (اوپر سے کمر کس لی تھی) اور خط نکال کر دیا پھر (ہم تینوں شخص) وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں نے اس کا مضمون آپ کو پڑھ کر سنایا حضرت عمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی مجھ کو اس کی گردن مارنے دیجئے آپ نے فرمایا حاطب کہہ تو نے ایسا کام کیوں کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے میری کیا عقل ماری گئی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں[1] میرا مطلب اس خط کے لکھنے سے یہ تھا کہ میرا ایک احسان ان مکہ کے کافروں پر ہو جائے جس کی وجہ سے میں اپنی جائداد اور بال بچوں کو (ان کے ہاتھ سے) بچالوں بات یہ ہے کہ آپ کے جتنے دوسرے اصحاب ہیں ان کے عزیز و اقربا وہاں موجود ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے بال بچوں اور جائداد پر کوئی آفت نہیں آنے دیتا[2] آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حاطب کی نسبت وہی بات کہو جو بھلی ہے کوئی بری بات ان کے حق میں نہ کہو حضرت عمرؓ نے پھر وہی کہا یا رسول اللہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی ہے اس کی گردن مارنے دیجئے آپ نے فرمایا کیا حاطب بدر والوں میں سے نہیں ہے اور عمرؓ تو کیا جانے بدر والوں کو تو اللہ تعالیٰ نے (عرش پر سے) جھانکا اور فرمایا تم کیسے بھی عمل کرو (بشرطیکہ کفر اور شرک نہ کرو) میں تو تمہارے لیے بہشت میں جانا لازم کر چکا یہ سن کر حضرت عمرؓ آبدیدہ ہو گئے (خوشی سے آنکھوں میں آنسو آگئے) اور کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول (ہم لوگوں سے زیادہ ہر بات کی حقیقت) جانتا ہے[3]

[1] کافر مشرک ہو جاؤں ابن عباس کی روایت میں ہے خدا کی قسم میں اللہ اور اس کے رسول کا سچا خیر خواہ ہوں ۱۲ منہ [2] اور میرے تو وہاں کوئی ایسے عزیز و اقربا نہیں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے۔ باب کا مطلب اس سے اس طرح نکلا کہ حضرت عمرؓ نے اپنے نزدیک حاطب کو خائن سمجھا بلکہ ایک روایت میں یوں ہے کہ ان کو منافق بھی کہا مگر چونکہ حضرت عمرؓ کے ایسا خیال کرنے کی ایک وجہ تھی یعنی ان کا خط پکڑا جانا جس میں اپنی قوم کا نقصان تھا تو گویا وہ تاویل کرنے والے تھے اور اسی لیے آنحضرتؐ نے ان سے کوئی مواخذہ نہ کیا اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ایک بار جب آنحضرتؐ نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ الْإِكْرَاهِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. وَقَالَ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً وَّهِيَ تَقِيَّةٌ وَقَالَ إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ إِلٰى قَوْلِهٖ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا فَعَذَرَ اللّٰهُ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَمْتَنِعُوْنَ مِنْ تَرْكِ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِّنْ فِعْلِ مَآ أُمِرَ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ التَّقِيَّةُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْمَنْ يُّكْرِهُهٗ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا ہے

کتاب زور زبردستی کرنے کے بیان میں۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا مگر اس پر گناہ نہیں جس پر زور زبردستی کی جائے اور اس کا دل ایمان پر مضبوط ہو البتہ جو کوئی دل کھول کر (خوشی سے) کفر اختیار کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غصہ اترے گا اور اُن کو بڑا عذاب ہوگا اور (سورۂ آل عمران میں) فرمایا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تم کافروں سے اپنے تئیں[۱] بچانے کے لیے کچھ بچاؤ کر لو (ظاہر میں ان کے دوست بن جاؤ) یعنی تقیہ کرو اور (سورۂ نساء میں) فرمایا جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے فرشتے جب ان کی جان نکالتے ہیں تو پوچھتے ہیں تم دنیا میں کیسے کام کرتے رہے وہ کہتے ہیں (ہم کیا کرتے) بالکل دنیا میں کمزور تھے (دشمنوں سے ڈرتے تھے) آخیر آیت واجعل لنا من لدنک نصیرا تک امام بخاری نے کہا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کمزور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام بجا نہ لانے پر معذور کہا اور جس پر زور زبردستی کی جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ نے جس بات سے منع کیا ہے اس کے ارتکاب پر مجبور کیا جاتا ہے اور امام حسن بصری نے کہا تقیہ قیامت تک قائم رہے گا اور ابن عباس نے کہا[۲] (اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اگر چور ڈاکو

(بقیہ صفحہ سابقہ) حاطب کی نسبت یہ فرمایا کہ وہ سچا ہے تو پھر دوبارہ حضرت عمرؓ نے ان کو مار ڈالنے کی اجازت کیونکر چاہی اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی رائے ملکی اور شرعی قانون ظاہری پر مبنی ہے جو شخص اپنے بادشاہ یا اپنی قوم کا راز دشمنوں پر ظاہر کرے اس کی سزا موت ہے اور ایک بار آنحضرتؐ کے فرمانے سے کہ وہ سچا ہے ان کی پوری تشفی نہیں ہوئی کیونکہ سچے ہونے کی صورت میں بھی ان کا عذر اس قابل نہ تھا کہ اس جرم کی سزا سے وہ بری ہوتے جب آنحضرتؐ نے دوبارہ یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے سب قصور معاف کر دیے ہیں تو اب ان کو تسلی ہو گئی پروردگار بادشاہ خود مختار ہے اس کو اختیار ہے کہ بڑے سے بڑے جرم کو بھی معاف کر دے سبحان اللہ جب اہل بدر کا یہ درجہ ہو کہ ان کے لیے بہشت میں جانا اللہ تعالیٰ نے لازم کر دیا ہے گو وہ کیسے ہی قصور کریں تو اب شیعہ کس منہ سے بدری صحابیوں پر الزام دھرتے ہیں اور ان کے بہشتی ہونے میں شبہ کرتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوزخ لازم کر دی ہے یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ۱۲۔

حواشی صفحہ ہذا [۱] تقیہ ہماری شریعت میں جائز ہے جب آدمی کو اپنی جان مال یا عزت آبرو جانے کا ڈر ہو اس پر بھی اگر تقیہ نہ کرے اور مصیبت پر صبر کرے تو اور زیادہ اجر ملے گا لیکن ہم لوگ رافضیوں کی طرح تقیہ کو اپنا شعار نہیں کر لیتے کہ ضرورت بے ضرورت ہر وقت تقیہ کرتے رہیں یہ بڑی بزدلی اور بے شرمی کی دلیل ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

بَابُ ۳۲۳ مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ

کسی پر زبردستی کریں اور اسی سے اس کی جورو کو طلاق دلوادیں تو طلاق نہیں پڑنے کا ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ اور شعبی اور حسن بصری کا بھی یہی قول ہے[۱] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام عمل نیت سے صحیح ہوتے ہیں[۲]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے ہلال بن اسامہ سے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (عشاء کی) نماز میں (قنوت کی دعا مانگتے تھے (جب رکوع سے سر اٹھاتے) یوں فرماتے یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات دلوادے یا اللہ کمزور مسلمانوں کو (جو مکہ کے کافروں کی قید میں تھے) نجات دلوا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب زور سے پیس ڈال اور ان پر حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی طرح قحط سالیاں بھیج[۳]

باب اگر کوئی شخص باوجود زور زبردستی کے کفر کی بات نہ کرے اور مار کھانا یا قتل ہونا یا ذلیل ہونا گوارا کرے[۴]

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب طائفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید جرمی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ (اس کی حلاوت) پائے گا ایک تو یہ اس کو اللہ اور رسول سے سب لوگوں سے زیادہ محبت ہو دوسرے کسی سے (مرد مومن سے) اللہ کے لیے محبت رکھے

---

[۱] ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ کے اثروں کو حمیدی نے اپنی جامع میں اور بیہقی نے وصل کیا اور شعبی کے اثر کو عبدالرزاق نے اور حسن بصری کے اثر کو سعید بن منصور نے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث کتاب الایمان میں موصولاً گزر چکی ہے۔ اس حدیث سے بھی امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جس شخص سے زور زبردستی سے طلاق دلایا جائے تو طلاق واقع نہ ہوگا کیونکہ اس کی نیت طلاق کی نہ تھی ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ کمزور مسلمان مکہ کے کافروں کے ہاتھ میں گرفتار تھے اُن کے زور زبردستی سے ان کے کفر کے کاموں میں بھی شریک رہتے ہوں گے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں اُن کو مومن فرمایا اگر زور زبردستی سے کفر کی باتیں کرنا کفر ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مومن نہ فرماتے ۱۲ [۴] تو اس کی فضیلت بعضوں نے کہا ہے کہ قتل کا جب ڈر ہو تو کلمہ کفر منہ سے نکال دینا اور جان بچانا بہتر ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے صحیح یہی ہے کہ صبر کرنا افضل ہے اور اس باب میں بلال کی حدیث بھی جو اوپر گذر چکی کہ امیہ بن خلف ان کو سخت سخت تکلیفیں دیتا اور وہ صبر کرتے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ۔

۶۴۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ سَمِعْتُ قَيْسًا سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ مُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ وَلَوِ انْقَضَّ أُحُدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ۔

۶۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو لَنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ

(نہ دنیاوی غرض سے) تیسرے پھر کافر بننا اس کو اتنا ناگوار ہو جتنا آگ میں جھونکا جانا سلہ

ہم سے سعید بن سلیمان واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا کہ میں نے قیس بن ابی حازم سے سُنا کہا میں نے سعید بن زید سے وہ کہتے تھے میں نے اپنے تئیں اس حال میں دیکھا ہے کہ عمرؓ (میرے بہنوئی) نے مجھ کو مسلمان ہو جانے پر باندھ کے رکھا تھا (مارا پیٹا بھی تھا) اور عثمانؓ پر جو تم نے ظلم کیا ہے اگر اس ظلم پر احد پہاڑ پھٹ کر گر جاتا تو بے شک بجا ہوتا سلہ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے خباب بن ارتؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس وقت ہم نے آپ سے کافروں کی ایذا دہی کا شکوہ کیا اور ہم نے کہا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں چاہتے دعا نہیں فرماتے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اگلے زمانہ میں لوگوں کو اتنی تکلیف دی جاتی کہ زمین میں ایک گڑھا کھود کر اس میں گاڑ دیتے اوپر سے آرہ لا کر اس کے سر پر چلاتے چیر کر دو ٹکڑے کر دیتے اور لوہے کی کنگیاں اس کے گوشت پر چلاتے ہڈی تک پہنچاتے جب بھی اللہ کے سچے دین سے باز نہ آتا (اپنے ایمان پر قائم رہتا تم کیوں گھبراتے ہو) خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس کام کو (یعنی دین اسلام کی اشاعت کو) ضرور پورا کرے گا ایسا ہو جائے گا کہ ایک شخص صنعا سے سوار ہو کر حضر موت تک (جو کئی منزل پر ہے)

سلہ اس باب کا مطلب یوں نکلا کہ قتل اور خواری اور ضرب سب اس سے آسان ہے کہ آدمی آگ میں جلایا جائے جب کفر اختیار کرنا اس نے آگ میں جلائے جانے کے برابر سمجھا تو مار پیٹ یا ذلت یا قتل کو وہ آسان سمجھے گا لیکن کفر کا کلمہ نکالنا گوارا نہ کرے گا ۱۲ منہ سلہ باب کا مطلب یوں نکلا کہ سعید بن زید اور ان کی بی بی نے جو حضرت عمرؓ کی بہن تھیں ذلت خواری مار پیٹ سب گوارا کی لیکن اسلام سے نہ پھرے اور حضرت عثمانؓ نے قتل گوارا کیا مگر باغیوں کا کہنا منظور نہ کیا تو کفر بطریق اولیٰ وہ قتل ہو جانا گوارا کرتے ۱۲ منہ سلہ ان کا محاصرہ کیا کھانا پانی بند کیا اخیر مار ڈالا ۱۲ منہ سلہ واہ واہ ابتدا ہی سے یہ حال ہو گیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِلَّا اللّٰهُ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

جائے گا اور اللہ کے سوا اس کو کسی (کافر) کا ڈر نہ ہو گا اپنی بکریوں پر بھی بھیڑیے کے سوا اور کسی کا اس کو ڈر نہ ہو گا مگر تم جلدی مچاتے ہو[1]

بَابٌ ۳۲۴ فِيْ بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهٖ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهٖ۔

باب مجبوری سے کوئی بیع کھوچ یا اور کوئی معاملہ کرے۔[2]

۶۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا إِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذٰلِكَ أُرِيْدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (کیسان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور فرمانے لگے چلو یہودیوں کے پاس چلو ہم آپ کے ساتھ چلے ان کے مدرسہ پر (جہاں وہ توراۃ وغیرہ پڑھا کرتے تھے) پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے فرمایا یہودیو دیکھو مسلمان ہو جاؤ تم (دین دنیا سب میں) بچے رہو گے (ہر آفت سے سلامت رہو گے) انہوں نے کہا آپ نے جو پہنچانا تھا (خدا کا حکم وہ) پہنچا دیا آپ نے فرمایا میرا بھی مطلب یہی تھا کہ خدا کا حکم تم کو پہنچا دوں) پھر فرمایا دیکھو یہودیو مسلمان ہو جاؤ تم محفوظ رہو گے وہ کہتے آپ نے (خدا کا حکم پہنچا دیا) آپ نے پھر تیسری بار یہی فرمایا اس کے بعد یوں کہا دیکھو زمین سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تم کو اس ملک سے نکالنا چاہتا ہوں اگر تم میں سے کسی کو اپنے مال سے الفت ہو تو (جلا وطن ہونے سے پہلے) اس کو بیچ ڈالے ورنہ یہ سمجھ رکھو کہ زمین سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

[1] چاہتے ہو ابھی سب کام ہو جائے یہ کیونکر ہو سکتا ہے اللہ نے جو وقت مقرر کیا ہے اس وقت ہو گا۔ یہ بشارت آپ کی پوری ہوئی صنعاء سے حضر موت کیا چیز ہے سارا عرب کا ملک کافروں سے صاف ہو گیا بلکہ ایران توران شام روم مصر بھی مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے ترجمہ باب اس سے نکلا کہ خباب نے آخر کافروں کے ہاتھ سے مار پیٹ ذلت سب اٹھائی ہو گی جب تو شکوہ کیا مگر اسلام پر قائم رہے آپ نے خباب کی درخواست پر فوراً دعا نہ کی کیونکہ انبیاء تقدیر اور حکم الٰہی سے واقف کیے جاتے ہیں جب تک حکم نہیں ہوتا دعا بھی نہیں کرتے یہ ان کے علو شان کی وجہ سے ہے عوام مومنین جیسے ہم لوگ ہیں وہ تو ایک کانٹا بھی لگے تو اپنے مالک سے دعا کرنے لگتے ہیں ہماری یہی حیثیت ہی لساط ہے نہ کہ ہر کس لقدر ہمت اوست ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے مضطر کی بیع جائز رکھی ہے اور باب کی حدیث اس پر سند لی مضطر سے مراد وہ ہے جو لاچار ہو کر اپنا مال بیچے جیسے باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ٣٢٥ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهِ

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

٦٤٤ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا ۔

٦٤٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو هُوَ ذَكْوَانُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ

باب زور زبردستی سے نکاح درست نہیں ہوتا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں کہ ان کو بدکاری اور فحش پہ مجبور نہ کرو اور اگر کوئی ان کو مجبور کرے تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور ہونے پر ان (لونڈیوں) کے گناہ بخشنے والا مہربان ہے[1]

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور مجمع سے یہ دونوں یزید بن جاریہ انصاری کے بیٹے تھے انہوں نے خنساء بنت خذام انصاریہ سے ان کے والد (خذام) نے ان کا نکاح کر دیا وہ ثیبہ تھیں[2] لیکن وہ اس نکاح کو پسند نہیں کرتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے نکاح فسخ کر دیا[3]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ذکوان ابوعمرو سے (جو حضرت عائشہ کے غلام تھے) انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا عورتوں سے نکاح میں اجازت لی جائے آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کنواری سے اجازت لی جاتی ہے

---

[1] جمہور علماء کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے مکرہ کا نکاح صحیح رکھا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی جب لونڈی کا مالک زبردستی اس سے زنا کرائے تو سارا گناہ مالک کے سر پر رہے گا اس لونڈی بیچاری کی جو خطا ہے وہ اللہ بخش دے گا کیونکہ وہ مجبور تھی اس آیت کا تعلق اس باب سے کچھ نہیں کھلتا بعضوں نے کہا جب ناجائز کام میں اگر وہ منع ہوا تو جائز کام میں بطریق اولیٰ منع ہوگا میں کہتا ہوں غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ جب لونڈی کے خلاف مرضی چلنا منع ہوا حالانکہ وہ لونڈی ہے تو آزاد شخص کی خلاف مرضی چلنا زبردستی اس کو نکاح پہ مجبور کرنا حالانکہ وہ نکاح اور تاہل سے بچنا چاہتا ہے کیونکہ جائز ہوگا یہ مطلب مجھ کو اس وقت ظاہر ہوا جب میں امام بخاری کے روح کی طرف رجوع ہوا اور میں نے ان سے کہا آپ جو بتلائیں گے میں لکھ دوں گا اس وقت میرے دل میں دفعۃً یہ وجہ مناسبت ظاہر ہوئی واللہ الموفق ۱۲ منہ [3] پہلے بنی عوف کے ایک شخص سے ان کا نکاح ہوا تھا اور بکارت زائل ہو چکی تھی ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ مکرہ کا نکاح صحیح نہیں حنفیہ کہتے ہیں کہ ان کا نکاح صحیح ہی نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ ثیبہ بالغہ تھیں ان کی اجازت اور رضامندی صریح ضرور تھی ہم کہتے ہیں حدیث میں فرد نکاحہا اگر نکاح صحیح ہی نہ ہوتا تو آپ فرما دیتے کہ نکاح ہی نہیں ہوا اور حدیث میں یوں ہوتا۔ فابطل نکاحہا اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے جبر سے ایک عورت سے نکاح کیا دس ہزار درہم مہر مقرر کر کے حالانکہ اس کا مہر مثل ایک ہزار تھا تو ایک ہزار لازم ہوں گے نو ہزار باطل ہو جائیں گے ہم کہتے ہیں اکراہ کی وجہ سے جیسے مہر کی زیادتی باطل کہتے ہو ویسے ہی اصل نکاح کو بھی باطل کہو ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَتَسْتَحِي فَتَسْكُتُ قَالَ سُكَاتُهَا إِذْنُهَا۔

تو وہ شرم کے مارے چپ ہو جاتی ہے[1] آپ نے فرمایا اس کا چپ ہونا ہی اجازت ہے[2]۔

بَابٌ ٣٢٦ إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فَإِنْ نَذَرَ الْمُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ وَكَذَلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ۔

باب اگر کسی نے اپنا غلام زور زبردستی سے بیچ ڈالا یا ہبہ کر دیا تو ہبہ صحیح ہوگا نہ بیع صحیح ہوگی[3] اور بعضے لوگوں (حنفیہ) نے کہا اگر مکرہ سے کوئی چیز خریدے اور خریدنے والا اس میں کوئی نذر کرے یا کوئی غلام مکرہ سے خریدے اور خریدنے والا اس کو مدبر کر دے تو یہ مدبر کرنا درست ہوگا[4]

٦٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ۔

ہم نے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے ایک انصاری مرد نے (ابو مذکور) اپنے ایک غلام (یعقوب) کو مدبر کر دیا اس کے سوا اور کوئی مال نہ رکھتا تھا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے نعیم بن نحام نے آٹھ سو درم کے بدل اس کو خرید لیا عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابرؓ سے سنا یہ غلام یعقوب قبطی تھا[5] وہ پہلے ہی سال مر گیا[6]

بَابٌ ٣٢٧ مِنَ الْإِكْرَاهِ كُرْهٌ وَكَرْهٌ وَاحِدٌ۔

باب اکراہ کی برائی۔

کرہ اور کرہ دونوں کے معنی ایک ہیں[7]

٦٤٧ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ

ہم سے حسین بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے اسباط محمد نے

[1] زبان سے صاف نہیں کہتی ۱۲ منہ [2] جب قرینہ سے معلوم ہو کر وہ راضی ہے اگر ناراضی ظاہر ہو جیسے سر پیٹ لے یا چیخنے لگے تو اس وقت میں یہ خاموشی اجازت نہیں سمجھی جائے گی ۱۲ قسط [3] معلوم ہوا کہ مکرہ کی بیع صحیح نہیں ہے اوراوپر جو باب امام بخاری نے قائم کیا تھا باب بیع المکرہ ونحوہ اسی میں مکرہ سے مراد مضطر تھا یعنی جو لاچار ہو کر اپنا مال بیچے بیچتے وقت اس پر کوئی جبر نہ کرے اپنی خوشی سے بیچے جیسے یہود نے اس ڈر کے مارے کہ ان کی جائداد ضبط ہو جائے گی کہ اس کو بیع کیا تھا ۱۲ منہ [4] مہلب نے کہا اس پر علماء کا اجماع ہے کہ بیع اور ہبہ مکرہ کا صحیح نہیں ہے لیکن حنفیہ نے یہ کہا ہے کہ اگر مکرہ سے خریدے ہوئے غلام یا لونڈی کو کوئی آزاد کر دے یا مدبر کر دے تو خریدار کا یہ تصرف جائز ہوگا امام بخاری کے اعتراض کا ماحصل یہ ہے کہ حنفیہ کے کلام میں مناقضہ ہے اگر مکرہ کی بیع صحیح اور مفید ملک ہے تو سب تصرفات خریدار کے درست ہونا چاہئیں اگر صحیح اور مفید ملک نہیں ہے تب نہ نذر صحیح ہونا چاہیئے نہ تدبیر (یعنی مدبر کرنا) اور نذر اور تدبیر کی صحت کا قائل ہونا اور پھر مکرہ کی بیع صحیح نہ سمجھنا دونوں میں مناقضہ ہے ۱۲ منہ [5] یعنی مصر والا قبط کی قوم میں سے ۱۲ منہ [6] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب کا یوں نکالا کہ جب غلام کا مدبر کرنا آنحضرتؐ نے لغو کر دیا حالانکہ اس کے مالک نے اپنی خوشی سے اس کو مدبر کیا تھا اور وجہ یہ ہوئی کہ وارثوں کے لیے اور کوئی مال اس شخص کے پاس نہ تھا تو گویا وارثوں کی ناراضی کی وجہ سے جن کی ابھی ملک اس غلام سے متعلق بھی نہیں ہوئی تھی تدبیر نا جائز ٹھہری پس وہ تدبیر یا ہبہ یا بیع کیونکر جائز ہو سکتی ہے جس میں خود مالک ناراض ہو [7] باقی آئندہ صفحہ

حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ بِذٰلِكَ۔

باب ۳۲۸ إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ وَ

کہا ہم سے سلیمان بن فیروز شیبانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور شیبانی نے یہ بھی کہا مجھ سے ابوالحسن عطاء سوائیؒ نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا یہ جو اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا مسلمانو تم کو یہ درست نہیں کہ عورتوں کو ترکے کی طرح مال سمجھ کر زبردستی ان پر قبضہ کرلو تو ہوا یہ تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں یہ (برا) دستور جاری تھا جب کوئی مرجاتا تو اس کے وارث اس کی جورو کے بھی حق دار بنتے[۵۱] اب ان کا اختیار تھا چاہتے تو خود اس سے نکاح کرلیتے (گو وہ راضی نہ ہوتی) چاہتے تو کسی اور سے اس کا نکاح کردیتے چاہتے تو یوں ہی لٹکا کر رکھتے کسی سے نکاح نہ کرنے دیتے یہ میت کے وارث اس عورت پر عورت کے وارثوں سے زیادہ حق رکھتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری[۵۲]

باب اگر کسی نے کسی عورت سے زنا بالجبر کی تو عورت پر حد نہ پڑے گی کیونکہ قرآن میں ہے۔ (سورۂ نور میں) جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اللہ ان کے مجبور ہونے کی وجہ سے بخشنے والا مہربان ہے[۵۳] اور لیث بن سعد نے کہا[۵۴] مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ صفیہ بنت ابی عبید نے[۵۵] ان کو خبر دی انہوں نے کہا ایسا ہوا خلیفہ (حضرت) عمرؓ کے ایک غلام (نام نامعلوم) نے ایک لونڈی (نام نامعلوم) سے جو خمس[۵۶] میں شریک تھی زنا بالجبر کی اس کی بکارت زائل کی حضرت عمرؓ نے غلام کو کوڑے مارے اور ملک بدر کیا لیکن لونڈی کو حد

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) جبر سے کی جائے ۱۲ منہ [۵۰] اکثر علماء کا بھی یہی قول ہے بعضوں نے کہا کرہ بہ فتحہ کاف یہ ہے کہ دوسرا شخص زبردستی کرے اور کرہ بہ ضمہ کاف یہ ہے کہ آپ ہی خود ایک کام کو ناپسند کرتا ہو اور کرے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [۵۱] جیسے اور مال اور اسباب کے حق دار ہوتے ۱۲ منہ [۵۲] اس آیت سے عورتوں پر اکراہ اور زبردستی کرنے کی ممانعت نکلی باب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲ منہ [۵۳] اس آیت سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جب عورت پر زبردستی کی وجہ سے زنا کا گناہ نہیں ہوا تو حد بھی لازم نہ آئے گی ۱۲ منہ [۵۴] اس کو امام بغوی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۵] جو عبداللہ بن عمر کی جورو تھیں قسطلانی نے غلطی کی جو صفیہ کو عبداللہ بن عمر کی بیٹی لکھ دیا ۱۲ منہ [۵۶] مال غنیمت کے پانچویں حصے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَلَمْ يُجْلَدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ يُقِيمُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَذْرَاءِ بِقَدْرِ قِيمَتِهَا وَيُجْلَدُ وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الْأَئِمَّةِ غُرْمٌ وَّلٰكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ۔

٦٤٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ۔

نہیں لگائی کیونکہ غلام نے زبردستی اس سے زنا کی تھی[۱] زہری نے کہا اگر کوئی آزاد مرد باکرہ لونڈی کی ازالہ بکارت کرے تو حاکم اس شخص سے اتنے دام بھرلے جتنے بکارت جاتے رہنے کی وجہ سے اس کے دام کم ہو گئے ہیں[۲] اور اس کو کوڑے بھی لگائے اگر آزاد مرد ثیبہ لونڈی سے زنا کرے تب دین کے اماموں نے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ اس کو کچھ مالی تاوان دینا پڑیگا بلکہ صرف حد لگائی جائے گی۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے سارہ (اپنی بی بی) کو لے کر ہجرت کی اور ایک گاؤں (حران یا اردن یا مصر) میں پہنچے وہاں ایک ظالم بادشاہ حکومت کرتا تھا اس نے (جبراً) ابراہیم کو یہ حکم دیا کہ سارہ کو میرے پاس بھیج دو۔ حضرت ابراہیمؑ نے (مجبور کیا کرتے) بھیج دیا بادشاہ سارہ پر ہاتھ ڈالنے کے لئے کھڑا ہوا ادھر سارہ کھڑی ہو کر وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گئیں اور یوں دعا کرنے لگیں یا اللہ اگر میں تجھ پر اور پیغمبر پر ایمان رکھتی ہوں تو اس ظالم کو مجھ پر قابو نہ دے پھر ایسا ہوا وہ (کمبخت) بادشاہ (ایک ہی ایکا) خراٹے لینے اور (گرگر) پاؤں ہلانے لگا[۳]

[۱] ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے نکالا کہ ایک عورت سے زبردستی زنا کی گئی تو آنحضرت نے اس کو حد نہیں لگائی مگر اس کا اسناد ضعیف ہے ۱۲ منہ [۲] مثلاً وہ باکرہ لونڈی پانسو روپیہ قیمت کی تھی اب بکارت جاتے رہنے سے اس کی قیمت سو روپیہ رہ گئی تو چارسو روپیہ اس زانی سے ڈنڈ لیوے ۱۲ منہ [۳] عراق سے شام یا بیت المقدس سے مصر کو ۱۲ منہ [۴] جیسے کسی کا گلا گھونٹو تو وہ زور زور سے سانس کی آواز حلق سے نکالتا ہے یہ اللہ کا عذاب تھا جو اس ظالم بادشاہ پر نازل ہوا۔ یہ دنیا کے نالائق اور نابکار بادشاہ اور رئیس سمجھے کیا ہیں جو دل میں آتا ہے کرگزرنا چاہتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ ایک شہنشاہ عالی جاہ بڑی قدرت اور طاقت والا ان کے سر پر موجود ہے وہ دم بھر میں تمہاری ساری نخوت ناک کی راہ نکال دے گا تم ہو کیا مال جیسے اس کے دوسرے ہزاروں لاکھوں بندے ہیں تم بھی ایک بندہ ہو شکر کرو کہ اس نے تم کو ظاہری حکومت عنایت کی ورنہ اور کوئی دوسری فضیلت اس کے باقی بندوں پر تم کو حاصل نہیں ہے اس قصے کی مناسبت باب سے بیان کرتے ہیں لوگ حیران ہوئے ہیں اور مجھ کو جو کچھ کھلا وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے مجبوراً سارہ کو اس ظالم بادشاہ کے پاس بھیج دیا اگر اللہ کا عذاب اس کمبخت پر نہ اترتا تو ضرور وہ سارہ سے حرام کاری کرتا مگر سارہ حد کے لائق نہ ہوتیں کیونکہ وہ مجبور تھیں بس معلوم ہوا کہ زبردستی جس عورت سے زنا کی جائے (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۳۲۹ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ إِنَّهُ أَخُوهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ وَكَذَالِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَخْذُلُهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ وَإِنْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ هِبَةً وَّتَحُلُّ عُقْدَةً أَوْ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَسِعَهُ ذَالِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَنَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يَسَعْهُ لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَهُ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ

باب اگر کوئی شخص دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی کہے اور اس پر قسم کھالے اس ڈر سے کہ اگر قسم نہ کھائے گا تو ایک ظالم اُس کو مار ڈالے گا یا کوئی اور سزا دے گا[1] اسی طرح ہر شخص جس پر زبردستی کی جائے اور وہ ڈرتا ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اُس کی مدد کرے ظالم کا ظلم اُس پر سے دفع کرے اُس کے بچانے کے لیے جنگ کرے اُس کو دشمن کے ہاتھ میں چھوڑ دے پھر اگر اُس نے مظلوم کی حمایت میں جنگ کی اور اُس کے بچانے کی غرض سے ظالم کو مار بھی ڈالا تو اُس پر قصاص لازم نہ ہوگا (نہ دیت لازم ہوگی)[2] اور کسی شخص سے یوں کہا جائے تو شراب پی جا یا مردار کھالے یا اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے قرض کا اقرار کر لے (یا اُس کی دستاویز لکھ دے) یا فلاں چیز ہبہ کر دے یا کوئی اور یعنی عقد توڑ ڈال[3] نہیں تو ہم تیرے دینی باپ یا بھائی کو مار ڈالیں گے[4] تو اُس کو یہ کام کر لینے درست ہو جائیں گے[5] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے[6]۔ اور بعضے لوگ (حنفیہ) کہتے ہیں اگر اُس سے یوں کہا جائے تو شراب پی لے یا مردار کھالے نہیں تو ہم تیرے بیٹے یا باپ یا محرم رشتہ دار (بھائی چچا ماموں وغیرہ) کو مار ڈالیں گے تو اُس کو یہ کام کرنے درست نہ ہوں گے نہ وہ مضطر کہلائے گا[7] پھر ان لوگوں نے خود اپنے قول کا (دوسرے مسئلہ میں) خلاف کیا

بقیہ صفحہ سابقہ۔ اس کو حد نہ پڑے گی اور یہی ترجمہ باب ہے بعضوں نے کہا حضرت سارہ نے جو اس ظالم بادشاہ سے خلوت کی اُس میں وہ ملامت کے لائق نہ ٹھیریں گے کیونکہ مجبور تھیں تو جب جبر کی وجہ سے خلوت قابل ملامت نہ ٹھیری اسی طرح زنا بھی قابل الزام نہ ٹھیرے گی اور جب قابل الزام نہ ٹھیری تو حد بھی واجب نہ ہوگی اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا

[1] مثلاً ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے گا تو اُس کو کچھ گناہ نہ ہوگا نہ کفارہ لازم ہوگا۔ امام مالک اور شافعی اور احمد اور اہلحدیث اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اُس کا خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کفارہ واجب ہوگا ۱۲ منہ

[2] اہلحدیث اور امام بخاری کا یہی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک اُس پر قصاص لازم ہوگا حنفیہ بھی اسی کے قائل ہیں ۱۲ منہ

[3] مثلاً جورو کو طلاق دے دے یا غلام لونڈی کو آزاد کر دے ۱۲ منہ

[4] دینی باپ اور بھائی میں حقیقی باپ اور بھائی بھی آگئے ہیں اسی طرح ہر ایک مسلمان گو اُس سے قرابت نسبی نہ ہو ۱۲ منہ

[5] ایک مسلمان باپ یا بھائی کی جان بچانے اور اس کو چھڑانے کے لیے اور کچھ گنہگار نہ ہوگا بلکہ ثواب پائے گا۔ اس حالت میں اُس نے جو اقرار کیا ہے یا بیع کی ہے یا طلاق یا عتاق وغیرہ وہ سب لغو ہوں گے ۱۲ منہ

[6] نہ اُس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ساتھ ملے یہ حدیث اوپر باب الظلم میں موصولاً گذر چکی ہے

[7] کیونکہ مضطر جب ہوتا ہے جب خود اُس کو قتل کی دھمکی دی جاتی اس لیے اُس کو لازم ہے کہ ان حرام کاموں کو نہ کرے اور باپ یا بیٹے یا دوسرے رشتہ دار کے قتل پر صبر کرے اگر ایسی حالت میں ان حرام کاموں کا مرتکب ہوگا تو گنہگار رہوگا حنفیہ کا یہی قول ہے اور اہلحدیث کے نزدیک گنہگار نہ ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اِبْنَكَ اَوْ لَتَبِيْعَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ اَوْ
تُقِرُّ بِدَيْنٍ اَوْ تَهَبُ يَلْزَمُهُ فِي
الْقِيَاسِ وَلٰكِنَّا نَسْتَحْسِنُ
وَنَقُوْلُ الْبَيْعُ وَالْهِبَةُ وَكُلُّ
عُقْدَةٍ فِيْ ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَرَّقُوْا
بَيْنَ كُلِّ ذِيْ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ وَّ
غَيْرِهٖ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَّلَا
سُنَّةٍ وَّقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ

کہتے ہیں اگر کسی شخص سے یوں کہا جائے ہم تیرے باپ یا بیٹے کو مار ڈالتے ہیں نہیں تو یہ اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے قرضہ کا اقرار کر لے (یا دستاویز لکھ دے) یا فلاں چیز ہبہ کر دے[۱] تو قیاس یہ ہے کہ یہ سب معاملے صحیح اور نافذ ہوں گے[۲] مگر ہم اس مسئلہ میں استحسان پر عمل کرتے ہیں[۳] اور یہ کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں بیع اور ہبہ اور ہر ایک عقد (اقرار وغیرہ) باطل ہو گا[۴] ان لوگوں (یعنی حنفیہ) نے ناطہ دار اور غیر ناطہ دار میں بھی فرق کیا ہے[۵] جس پر قرآن اور حدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث

[۱] اور وہ بیچارہ ڈر کر ان کاموں کو کرے۔ ۱۲ منہ [۲] اور بیع اور اقرار اور ہبہ وغیرہ سب اُس پر لازم ہوں گے اس لیے کہ وہ مضطر نہیں تھا کیوں کہ مضطر اُن کے نزدیک وہی ہے جس کے قتل کو خود دھمکی دی جائے ۱۲ منہ [۳] حنفیہ نے ایک استحسان نکالا ہے قیاس خفی جس کی اصل شریعت میں کچھ نہیں ہے وہ کیا کرتے ہیں جس مسئلہ میں اپنے ہی قواعد اور اصول موضوعہ کا خلاف کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کیا کریں قیاس تو یہی تھا کہ ان اصول اور قواعد کے مطابق حکم دیا جاتا مگر استحسان کی رو سے ہم نے اس مسئلہ میں یہ حکم دیا۔ امام بخاری نے حنفی پر طعن کیا کہ آپ ہی تو ایک قاعدہ باندھیں پھر جب چاہیں استحسان کا بہانہ کر کے اُس قاعدے کو توڑ ڈالیں یہ تو من مانی کارروائی ہوئی نہ شریعت کی پیروی ہوئی نہ قانون کی اور عینی نے جو استحسان کے جواز پر آیت فیتبعون احسنہ اور حدیث مارآہ المسلمون حسنا سے دلیل لی یہ استدلال فاسد ہے کیوں کہ آیت میں یستمعون القول سے کلام الٰہی مراد ہے اور مارآہ المسلمون حسنا یہ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے مرفوعاً ثابت نہیں ہے اور حدیث موقوف کوئی حجت نہیں ہے علاوہ اس کے مسلمون سے اس قول میں جمیع مسلمین مراد ہیں یا صحابہ اور تابعین ورنہ عینی کے قول پر یہ لازم آئے گا کہ تمام اہل بدعات اور فساق اور فجار جس بات کو اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہو اس کے سوا ہم یہ کہیں گے کہ اسی قول میں یہ بھی ہے کہ جس چیز کو مسلمان بُرا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی بُری ہے اور اہل حدیث کا گروہ حنفیہ کے استحسان کو بُرا سمجھتا ہے تو وہ اللہ کے نزدیک بھی بُرا ہوا اب استحسان استحسان نہیں رہا بلکہ استہجان یا استقباح ہوا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ صاحب تیسیر القاری اور کرمانی کے تعصب پر ہم کو تعجب آتا ہے آپ کیا لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے جو اس قسم کے مسائل وغیرہ میں بحث کی یہ موضوع کتاب سے خارج اور بے موقع ہے میں کہتا ہوں افسوس ہے گو سالہا پیر شدو گاؤ نشد ساری صحیح بخاری کی شرح لکھ ڈالی اگر آپ کو اب تک امام بخاری کا موضوع معلوم نہیں ہوا ان کا موضوع اس کتاب میں صرف جمع احادیث نہیں ہے بلکہ جمع احادیث اور تفسیر آیات قرآنی اور استنباط احکام فقہی اور رد اور ابطال اقوال مخالف صحیح دا اللہ علی نقول شہید ۱۲ منہ [۴] ایسے ہی شراب پی لینے یا مردار کھا لینے کو بھی استحسان کے رو سے ایسی حالت میں درست کہو ایک جگہ استحسان کو لینا دوسری جگہ اُس کو چھوڑ دینا عجیب سامان ہے ۱۲ منہ [۵] صاحب تیسیر القاری نے اس مقام پر ایک ایسی بات لکھی ہے جس پر ہنسی آتی ہے انہوں نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا زمانہ امام بخاری سے پہلے تھا اور وہ مجہد سو ثقہ تابعین سے روایت کرتے ہیں تو اُن کی نسبت یہ کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس باب میں کوئی حدیث نہ سُنی ہو گی کیا خوب کیا ایسا گمان کہ امام ابو حنیفہ نے کوئی حدیث اپنے موافق ضرور سُنی ہو گی کچھ کام آسکتا ہے اور ایسے گمان کی بنا پر ہم صحیح حدیث کو جو ہم تک پہنچی چھوڑ سکتے ہیں اللہ اُن پر رحم کرے ان کی خطا معاف کرے ۱۲ منہ [۶] حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر کسی سے یوں کہا گیا اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے قرضے کا اقرار کر یا ہبہ کر ورنہ ہم اس مسلمان کو مار ڈالیں گے اور اس نے یہ کام ڈر سے کر لیے تو سب صحیح اور نافذ ہوں گے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

لِامْرَاَتِهٖ هٰذِهٖ اُخْتِيْ وَذَالِكَ فِي اللّٰهِ وَقَالَ النَّخَعِيُّ اِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ۔

اوپر موصولاً گزر چکی ہے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی (سارہ) کو فرمایا یہ میری بہن ہے اللہ کی راہ میں (یعنی دین کی رو سے)[1] اور ابراہیم نخعی نے کہا اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اُسی کی نیت معتبر ہوگی[2]

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَؓ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے اُن کو سالم نے خبر دی اُن کو عبداللہ بن عمرؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اُس پر ظلم کرے[3] نہ اُس کو ظالم کے ہاتھ میں چھوڑ دے اور جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی حاجت پوری کرنے میں مصروف ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجتیں اور مرادیں بر لائے گا[4]

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن سلیمان واسطی نے کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی انہوں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی مسلمان کی (ہر حال میں)

(بقیہ صفحہ سابقہ) یہاں استحسان پر عمل نہیں کرتے یہ عجیب خود پسندی ہے برادری گو اپنے سے قرابت نسبی نہ رکھتا ہو مگر اتحاد دینی یہ رشتہ کیا کم ہے بلکہ قرابت نسبی سے بھی زیادہ ہے صحابہ نے اپنے نسبی رشتہ داروں کو قتل کیا مگر دینی بھائیوں پر جان تصدق کی اور حدیث میں صاف حکم ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے قرآن میں صاف موجود ہے انما المومنون اخوۃ دوسری حدیث میں ہے انصر اخاک ظالما او مظلوما افسوس ہے استحسان کو تو حجت سمجھیں اور حدیث و قرآن سے چشم پوشی کریں ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ غیر شخص کو بھی جس کی قرابت نسبی نہ ہو بھائی یا بہن کہہ سکتے ہیں غرض یہ ہے کہ حنفیہ کو نسبی رشتہ داروں کو قتل کی دھمکی اور دوسرے بھائی مسلمانوں کے قتل کی دھمکی دونوں کا حکم ایک رکھنا تھا ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ جو مظلوم ہو قسم اُس کی نیت کے موافق رہے گی اور ظالم کتنا ہی بچا کر پیر پیا کر کے قسم کھائے مگر اُس کے کلام کا مطلب مظلوم ہی کی نیت کے موافق رکھا جائے گا امام مالک اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر حاکم کے سامنے قسم کھائی جائے تو حاکم کی نیت معتبر ہوگی اور اگر دوسرے مقام میں کھائی جائے تو کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا مدعی کے پاس جب گواہ نہ ہوں لیکن دعویٰ سچا ہو تو وہ مظلوم قسم لینے والا ہوگا ۱۲ منہ [a] امام ابوحنیفہ کے استاذ الاستاذ ۱۲ منہ [b] اس کو امام محمد نے کتاب الآثار میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] کہ وہ اس پر ظلم کرتا رہے اور دوسرے مسلمان منہ دیکھتے بیٹھے رہیں انہیں اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرنا چاہیے ۱۲ منہ [4] اسی حدیث کی رو سے اولیاء اللہ اور اہل اللہ نے دوسرے حاجت مندوں کے لیے جہاں تک اُن سے ہو سکا کوشش کی ہے اور ایسا کرنے میں مطلق شرم نہیں کی ذلت بھی اٹھائی مگر سب گوارا کیا البتہ اپنی حاجت اللہ کے سوا اور کسی کے سامنے نہیں لے گئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحِيَلِ

بَاب ۳۳ فِيْ تَرْكِ الْحِيَلِ

وَاِنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فِي الْاَيْمَانِ وَغَيْرِهَا۔

۱۷۵ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ

مدد کر ظالم ہو یا مظلوم اس پر ایک شخص (نام نامعلوم) بولا اگر وہ مظلوم ہو تو بیشک میں اُس کی مدد کروں گا مگر ظالم ہونے کی صورت میں یا رسول اللہ اُس کی کیسے مدد کروں آپ نے فرمایا ظالم ہونے کی صورت میں اس طرح مدد کر کہ ظلم سے اُس کو باز رکھ (سمجھا بجھا کر یا ڈرا دھمکا کر) یہی اُس کی مدد ہے[۱]

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب شرعی حیلوں کے بیان میں[۲]

باب حیلہ ترک کرنے کا بیان۔

کیونکہ یہ حدیث ہر مرد کو وہی ملے گا جیسے اُس کی نیت ہو قسم وغیرہ (سب عبادات اور معاملات) کو شامل ہے۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے خطبے میں سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ

---

۱ یہ حدیث اوپر باب المظالم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۲ حیلہ کہتے ہیں ایک پوشیدہ تدبیر سے اپنا مقصود حاصل کر لینے کو اگر حیلہ کر کے حق کا ابطال یا باطل کا اثبات کیا جائے تب تو یہ حیلہ حرام ہوگا اور اگر حق کا اثبات اور باطل کا ابطال کیا جائے تو وہ واجب یا مستحب ہوگا اور اگر کسی آفت سے بچنے کے لیے کیا جائے تو مباح ہوگا اگر ترک مستحب کے لیے کیا جائے تو مکروہ ہوگا اب اختلاف ہے علماء کا پہلی قسم کا حیلہ کرنا صحیح ہے یا غیر صحیح اور نافذ ہے یا غیر نافذ اور ایسا حیلہ کرنے سے گنہگار ہوگا یا نہیں جو لوگ صحیح اور جائز کہتے ہیں وہ حضرت ایوبؑ کے قصے سے حجت لیتے ہیں کہ انہوں نے سو لکڑیوں کے بدل سو جھاڑو کے تنکے لے کر مار دیے اور قسم پوری کر لی اور اس حدیث سے کہ آنحضرتؐ نے ایک ناتواں شخص کے لیے جس نے زنا کی تھی یہ حکم دیا کہ کھجور کی ڈالی لے کر جس میں سو شاخیں ہوں ایک ہی بار اُس کو مار دو اور اس حدیث سے کہ ردی کھجور کو روپیوں کے بدل بیچ کر پھر روپیہ کے بدل عمدہ کھجور لے کر۔ جو لوگ ناجائز کہتے ہیں وہ اصحاب سبت اور یہود کی حدیث سے کہ چربی اُن پر حرام ہوئی تو بیچ کر اُس کی قیمت کھائی اور نجش کی حدیث اور لعن اللہ المحلل والمحلل سے دلیل لیتے ہیں اور حنفیہ کے مذہب میں بہت سے شرعی حیلے منقول ہیں بلکہ اُن کے امام ابویوسف نے اُن حیلوں میں خاص ایک کتاب لکھی ہے تاہم محققین حنفیہ کہتے ہیں کہ وہی حیلے جائز ہیں جو احقاق حق کے قصد سے کیے جائیں ۱۲ فتح ملخصاً مترجم کہتا ہے قول محقق اس باب میں یہ ہے کہ ضرورت شرعی سے یا کسی مسلمان کی جان. اور عزت بچانے کے لیے حیلہ کرنا درست ہے لیکن جہاں یہ بات نہ ہو بلکہ صرف اپنا فائدہ کرنا مقصود ہو اور دوسرے بھائی مسلمان کا اس سے نقصان ہوتا ہو تو ایسا حیلہ کرنا حرام اور ناجائز ہے جیسے ایک بخیل کی نقل ہے وہ کیا کرتے سال بھر کی زکوٰۃ بہت سے روپیہ اشرفیاں نکال کر ایک مٹی کے ٹکڑے میں بھرتے اوپر سے اناج وغیرہ ڈال کر ایک فقیر کو دیتے پھر وہ گھڑا قیمت دے کر اس فقیر سے خرید کر لیتے وہ یہ سمجھتا کہ اُس میں غلہ ہی غلہ ہے اور غلہ کے نرخ سے تھوڑی سی زائد قیمت پر انہی کے ہاتھ بیچ ڈالتا ایسا حیلہ کرنا بالاتفاق حرام اور

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

بَابٌ ٣٣١ فِي الصَّلٰوةِ

٦٥٢۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

بَابٌ ٣٣٢ فِي الزَّكٰوةِ

وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

٦٥٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ رض أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لوگو ہر ایک عمل میں نیت کا اعتبار ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسی اس کی نیت ہو[1] پھر جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف سمجھی جائے گی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہوگی اس کی ہجرت ان ہی کاموں کے لیے سمجھی جائے گی[2]

باب نماز میں حیلہ کرنے کا بیان

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جب تک کر وضو نہ کرے[3]

باب زکوٰۃ میں حیلہ کرنے کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ کے ڈر سے جو مال اکٹھا ہو اس کو جدا جدا اسی طرح جو جدا جدا ہو اس کو اکٹھا نہ کریں۔

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے والد[4] نے کہا ہم سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیقؓ نے زکوٰۃ کا حکمنامہ ان کے لیے لکھا جو

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے حیلوں کے عدم جواز پر دلیل لی کیونکہ حیلہ کرنے والے کی نیت دوسری ہوتی ہے اس لیے حیلہ اس کے حق میں کچھ مفید نہیں ہو سکتا۔ ۱۲ منہ [2] نہ خدا اور رسول کے لیے اس کو کچھ ثواب نہیں ملنے کا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے حنفیہ کا رد کیا جو کہتے ہیں اگر اخیر قعدہ کر کے آدمی گوز لگا دے نماز پوری ہو جائے گی گویا یہ حیلہ ہے نماز پوری کرنے کے لیے اہل حدیث کہتے ہیں کہ نماز صحیح نہ ہوگی کیونکہ سلام پھیرنا بھی نماز کا ایک رکن ہے بموجب صحیح حدیث وتحلیلها التسلیم کے تو گویا ایسا ہوا کہ نماز کے اندر حدث ہوا اور ایسی نماز باب کی حدیث کے رو سے صحیح نہیں ہے۔ ۱۲ منہ [4] عبداللہ بن مثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالک رض ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

الصَّدَقَةَ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرایا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ جو مال جدا جدا (دو مالکوں کا) ہو وہ اکٹھا اور جو مال اکٹھا ہو (ایک ہی مالک کا) وہ جدا جدا نہ کیا جائے۔[1]

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ قَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ قَالَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ حِقَّتَانِ فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا أَوْ وَهَبَهَا أَوِ احْتَالَ فِيهَا فِرَارًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے ابو سہیل (نافع) سے انہوں نے اپنے والد (مالک بن ابی عامر) سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے ایک گنوار سر پریشان (ضمام بن ثعلبہ یا اور کوئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ کو بتلایے اللہ نے کون سی نمازیں مجھ پر فرض کیں ہیں آپ نے فرمایا (ہر دن رات میں) پانچ نمازیں ان کے سوا جو تو پڑھے وہ نفل ہوگی پھر اس نے پوچھا بتلایئے اللہ تعالیٰ نے کون سے روزے مجھ پر فرض کیے ہیں آپ نے فرمایا رمضان کے روزے اس کے سوا جو تو روزے رکھے وہ نفل ہوں گے کہنے لگا بتلایئے زکوٰۃ اللہ نے مجھ پر کون سی فرض کی ہے طلحہ کہتے ہیں آپ نے اس کو زکوٰۃ کے مسائل بھی اور دوسرے مسئلے بھی شریعت کے بتلائے پھر وہ کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو عزت دی میں تو جو اللہ نے فرض کیا ہے اس میں کچھ نہ بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو کامیاب ہوگا یا بہشت میں داخل ہوگا[2] اور بعضے لوگوں (یعنی حنفیہ) نے کہا ہے ایک سو بیس اونٹوں میں دو حقے (تین تین برس کی دو اونٹنیاں جو چوتھے برس میں لگی ہوں) زکوٰۃ کے لازم آتے ہیں پھر اگر کسی نے ان اونٹوں کو عمداً تلف کر ڈالا (مثلاً ذبح

---

[1] باب کی مناسبت یہ ہے کہ حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو کوئی حیلہ کر کے اللہ کے فرائض میں گھٹائے یا بڑھائے گا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ اللہ کے پاس اس کا کوئی عذر قبول ہوگا اور تعجب ہے فقہا سے کہ انہوں نے زکوٰۃ ساقط کرنے کا یہ حیلہ اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب سال پورا ہونے لگے اس وقت مال زکوٰۃ کسی کے نام ہبہ کر دے پھر سال گذر جانے کے بعد اس سے واپس لے لے اسی طرح ہر سال کرتا رہے تو کبھی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی اس حیلے کے حرام ہونے میں شک نہیں اور ایسے ہی فقیہوں کی نسبت شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ خدا کا قرب ان سے دور رہنے میں حاصل کرنا چاہیے معاذ اللہ ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی پوری شرح اور مثال کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ۞

٦٥٥۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ فَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ قَالَ وَاللّٰهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يَبْسُطَ يَدَهُ فَيُلْقِمَهَا فَاهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنْ زَكّٰى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسَنَةٍ جَازَتْ عَنْهُ ۞

کر دیا، کسی کو ہبہ کر دیا یا اور کوئی حیلہ کیا[1] تو زکوٰۃ اس پر سے ساقط ہو گئی

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی کا خزانہ (جس کی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو) ایک گنجے سانپ کی شکل بن جائے گا خزانہ کا مالک اس کو دیکھ کر بھاگے گا (یہ بلا کہاں سے آئی) وہ پیچھے لگے گا اور کہے گا (ارے بھاگتا کیوں ہے) میں تیرا خزانہ ہوں نا آنحضرتؐ نے فرمایا وہ برابر اس کے پیچھے رہے گا یہاں تک کہ خزانہ کا مالک (مجبور ہو کر) اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے منہ میں دے دے گا (خیر ہاتھ جائے مگر جان تو بچے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب چوپائے جانوروں کا مالک اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن ان جانوروں کو اس پر قابو دی جائے گی وہ کیا کریں گے اپنے پاؤں سے اس کا منہ کچل ڈالیں گے[2] اور بعضے لوگ (حنفیہ) کہتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس اونٹ ہوں اس کو ڈر ہو کہ اب زکوٰۃ دینا پڑے[3] گی (سال قریب الختم ہو) پھر وہ کیا کرے اپنی اونٹوں کو ویسے ہی اونٹوں کے بدل یا گایوں یا بکریوں یا روپیہ کے بدل سال ختم ہونے سے ایک دن پہلے بھی بیچ ڈالے اس نیت سے کہ زکوٰۃ واجب نہ ہو تو کوئی قباحت نہیں اور خود یہی لوگ (یعنے حنفیہ) اس کے بھی قائل ہیں کہ اگر کسی نے اپنے اونٹوں کی ایک دن یا ایک سال پہلے پیشگی زکوٰۃ دے دی تو درست ہے[4]

[1] سال پورے ہونے سے ایک دن پہلے بھی ۱۲ منہ [2] شافعیہ بھی اس کے قائل ہیں مگر ایسا حیلہ کرنے والے کو ملامت کے قابل سمجھتے ہیں لیکن مالکیہ اور اہل حدیث کہتے ہیں کہ جو کوئی زکوٰۃ سے بچنے کے لیے اس قسم کے حیلے کرے گا تو زکوٰۃ اس پر سے ساقط نہ ہو گی حنفیہ نے ایک اور عجیب حیلہ لکھا ہے یعنی اگر کسی عورت کو اس کا خاوند نہ چھوڑتا ہو اور وہ اس کے ہاتھ سے تنگ ہو تو خاوند کے بیٹے سے اگر زنا کرائے تو خاوند پر حرام ہو جائے گی امام شافعی کا مناظرہ اس مسئلہ میں امام محمد کے ساتھ مشہور ہے اہل حدیث کے نزدیک یہ حیلہ چل نہیں سکتا کیونکہ ان کے نزدیک مصاہرت کا رشتہ زنا سے قائم نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا اس میں مذکور ہے اور یہ عام ہے اس کو بھی شامل ہے جو کوئی حیلہ نکال کر زکوٰۃ اپنے اوپر ساقط کرے ۱۲ منہ [4] امام بخاری کا مطلب حنفیہ کا تناقض اور تعارض ثابت کرنا ہے کہ آپ ہی تو زکوٰۃ کا دینا

(باقی بر صفحہ آیندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَفْتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّهٖ تُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِذَا بَلَغَتِ الْاِبِلُ عِشْرِیْنَ فَفِیْهَا اَرْبَعُ شِیَاهٍ فَاِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ اَوْ بَاعَهَا فِرَارًا وَّاحْتِیَالًا لِّاِسْقَاطِ الزَّکٰوةِ فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ وَکَذٰلِكَ اِنْ اَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَیْءَ فِیْ مَالِهٖ ؛

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا سعد بن عبادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا ان کی ماں پر ایک منت تھی لیکن وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے مر گئیں (اب کیا کرنا چاہیئے) آپ نے فرمایا تو اپنی ماں کی طرف سے ادا کرنے[۱] اور بعضے لوگ (امام ابو حنیفہؒ) یہ کہتے ہیں کہ جب بیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں زکوٰۃ کی چار بکریاں لازم ہیں اگر اونٹوں کا مالک سال گذرنے سے پہلے ان کو بیچ ڈالے یا ہبہ کر دے اس نیت سے کہ زکوٰۃ ساقط ہو جائے تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا اسی طرح اگر ان اونٹوں کو تلف کر ڈالے اس کے بعد مر جائے تو اس کے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا ضرور نہیں[۲]

بَابٌ ۳۳۳ فِی النِّکَاحِ ؛

باب نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ یَنْکِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع کیا عبید اللہ کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا شغار کیا چیز ہے انہوں نے کہا شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی بیٹی سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) سال گذرنے سے پہلے درست جانتے ہیں اس سے یہ نکلتا ہے کہ زکوٰۃ کا وجوب سال گذرنے سے پہلے ہی ہو جاتا ہے گو وجوب ادا سال گذرنے پر ہوتا ہے جب سال سے پہلے ہی زکوٰۃ کا وجوب ہو گیا تو اب مال کا بدل ڈالنا اس کے لیے کیونکر مسقط زکوٰۃ ہوگا اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ان سب صورتوں میں اس کے ذمہ سے زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی اور شافعی کا یہ قول ہے کہ جب اونٹ کے بدل اونٹ ہی لے تو زکوٰۃ بدستور پہلے اونٹوں کی ملنے کی تاریخ سے واجب رہے گی۔ اگر دوسرے جانور مثلاً گائے بکریاں لے یا نقد روپیہ کے بدل بیچے تب سال کا شمار از سر نو شروع ہوگا امام احمد نے کہا اگر نقد روپیوں کے بدل بیچے تو بیع کے دن سے چھ ماہ بعد روپیہ کی زکوٰۃ ادا کرے ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب منت مر جانے سے ساقط نہ ہوئی اور ولی کو اس کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا تو زکوٰۃ بہ طریق اولیٰ موت یا حیلے سے ساقط نہ ہو گی ۱۲ منہ [۲] یعنی وارثوں پر لازم نہیں کہ اس کے ذمہ جو زکوٰۃ واجب تھی وہ اس کے مال میں سے ادا کریں یہ مسئلہ حنفیہ کا صریح سعد کی حدیث کے خلاف ہے کیونکہ سعد کی ماں مر گئی تھیں مگر آنحضرتؐ نے ان کے ذمہ جو نذر رہ گئی تھی سعد کو اس کے ادا کرنے کا حکم دیا یہی حکم زکوٰۃ میں بھی ہونا چاہیے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ ؛

۶۵۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَمَتَّعَ

اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بیٹی اس کو بیاہ دے گا بس یہی مہر ہو اور کچھ مہر نہ ہو یا ایک آدمی دوسرے کی بہن سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بہن اس کو بیاہ دے گا بس اس کے سوا کوئی مہر مقرر نہ ہو اور بعضے لوگوں (امام ابوحنیفہؒ) نے کہا اگر کسی نے حیلہ کر کے نکاح شغار کر لیا تو نکاح کا عقد درست ہو جائیگا اور شرط لغو ہوگی (ہر ایک کو مہر مثل عورت کا ادا کرنا ہوگا) اور انہی (امام ابوحنیفہؒ) نے متعہ میں یہ کہا ہے کہ وہاں نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل ہے[1] اور بعضے حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ متعہ اور شغار دونوں جائز ہوں گے[2] اور شرط باطل ہے

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے امام حسنؓ اور امام عبداللہ سے جو دونوں امام محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے تھے انہوں نے اپنے والد سے کہ جناب علی مرتضیٰؓ سے کسی نے کہا کہ عبداللہ بن عباسؓ متعہ میں کوئی قباحت نہیں کہتے ہیں تو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا[3] اور بعضے لوگوں (امام ابوحنیفہؒ) نے کہا اگر کسی نے حیلہ سے متعہ کا نکاح کر لیا

[1] وہاں یوں نہیں کہا کہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہوگا بظاہر یہ ترجیح بلا مرجح ہے کیونکہ متعہ اور شغار دونوں کی ممانعت یکساں حدیث سے ثابت ہے بلکہ متعہ تو کئی بار حلال ہوا لیکن نکاح شغار کبھی حلال نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] اور شرط باطل ہوگی ہر ایک میں مہر مثل لازم ہوگا یہ قول امام زفر کا ہے جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے اور عینی نے جو حافظ صاحب پر اعتراض جمایا ہے کہ زفر کا یہ قول نہیں بلکہ زفر نے یوں کہا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مدت معین کر کے ایک عورت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو جائے گا اور مدت کی شرط باطل ہوگی اور ابوحنیفہ اور صاحبین کے نزدیک نکاح ہی باطل ہوگا یہ عجیب اعتراض ہے کیونکہ نکاح موقت اور متعہ ایک ہی چیز ہے گو الفاظ مختلف ہوں ۱۲ منہ [3] اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ متعہ کے باب میں جو ممانعت آئی ہے وہ اسی لفظ سے کہ نہی عن المتعہ اور شغار سے بھی ممانعت اسی لفظ سے ہے جیسے اوپر گذر چکی پھر ایک عقد کو صحیح کہنا اور دوسرے کو باطل کہنا جیسے حنفیہ نے اختیار کیا ہے کیونکر صحیح ہو سکتا ہے حافظ نے کہا حنفیہ دونوں میں یہ فرق کرتے ہیں کہ شغار اپنے اصل سے مشروع ہے لیکن اپنی صفت سے فاسد ہے اور متعہ اپنی اصل ہی سے غیر مشروع ہے ہم کہتے ہیں کہ اس ہندی کی چندی سے کیا فائدہ ہے متعہ اپنے اصل سے مشروع ہے ابن مسعود کی قراءت میں ہے فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمّٰی اور کئی بار ہماری شریعت میں مشروع ہو چکا ہے اور نسخ کا حکم اہل قبلہ میں مختلف فیہ ہے امامیہ اور ہمارے مذہب میں سے بھی شاذ ونادر بعض علماء اس کی اباحت کے قائل رہے ہیں (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ ؎

بَابٌ ۳۳۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ ؎

وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهٖ فَضْلُ الْكَلَاءِ۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهٖ فَضْلُ الْكَلَاءِ ؎

بَابٌ ۳۳۵ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ ؎

بَابٌ ۳۳۶ مَا يُنْهٰى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ ؎

وَقَالَ اَيُّوْبُ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ كَمَا يُخَادِعُوْنَ اٰدَمِيًّا لَوْ اَتَوُا الْاَمْرَ عِيَانًا كَانَ اَهْوَنَ عَلَيَّ ؎

تو نکاح فاسد ہوگا اور بعضے حنفیہ (امام زفر) یہ کہتے ہیں نکاح جائز ہو جائے گا اور (میعاد کی) شرط باطل ہوگی (جیسے اوپر گذر چکا۔

باب خرید فروخت میں حیلہ اور فریب کرنا منع ہے

اور کسی کو نہیں چاہیے کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو روک رکھے تاکہ اس کی وجہ سے گھانس بھی رکی رہے[۱]

ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچا ہوا بے ضرورت پانی اس لیے نہ روکا جائے کہ اس کی وجہ سے بچی ہوئی بے ضرورت گھانس بھی محفوظ رہے[۲]

باب بخش کا منع ہونا وہ بھی ایک حیلہ ہے یعنی لاڑ یا پن[۳]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخش سے منع فرمایا۔

باب خرید و فروخت میں فریب کرنے کی ممانعت

ایوب سختیانی نے کہا کمبخت خدا سے بھی فریب کرتے ہیں جیسے آدمیوں سے ریچ کھوچ میں (فریب کرتے ہیں اگر صاف صاف کھول کر کہہ دیں کہ ہم اتنا نفع لیں گے تو یہ میرے نزدیک آسان ہے[۵]

(بقیہ صفحہ سابقہ) برخلاف شغار کے وہ تو ایک بار بھی مشروع نہیں ہوا اور اس کے نامشروع ہونے میں کسی اہل قبلہ کا اختلاف نہیں ہے اس لیے حنفیہ کو بالعکس رائے دینا تھی کہ شغار میں نکاح بالکل درست نہ ہوگا اور متعہ میں درست ہو جائے گا انہوں نے ترجیح بلا مرجح نہیں بلکہ ترجیح مرجوح کی ۱۲ (حاشی صفحہ ہذا) [۱] اس حدیث کی تفسیر اوپر کتاب الشرب میں گذر چکی ہے امام بخاری نے بیع کے متعلق اس باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید وہ لکھنا چاہتے ہوں گے مگر اتفاق نہ ہوا ۱۲ [۲] اس حدیث کی مناسبت کتاب الحیل سے یہ ہے کہ جنگل کی گھانس گو کسی خاص شخص کی ملک نہیں بلکہ ہر ایک کو حق ہے کہ اپنے جانور وہاں چرائے لیکن اپنے کنویں پر ہر شخص کو اختیار ہے اب کوئی شخص کیا کرے ایسے جنگل میں جہاں اور کوئی کنواں نہیں ہے اسی کا کنواں ہے اپنی ضرورت سے زیادہ پانی کو روک کے کسی کو نہ لینے دے تو گویا اس نے ایک حیلہ کیا یعنی الیسا کر کے اس نے وہاں کی گھانس بھی محفوظ کر لی کیونکہ جس جنگل میں پانی نہ ملے گا وہاں کوئی شخص اپنی جانوروں کو چرانے کے لیے نہیں لائے گا ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

٦٦١ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ؃

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص (حبان بن منقذ) خرید و فروخت میں دغا کھا جاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو ایسا کر معاملہ کرتے وقت یوں کہہ دیا کر (بھائی) دغا فریب کا کام نہیں ہے [۱]

بَابٌ ٣٣٧ مَا يُنْهٰى مِنَ الْاِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيْمَةِ الْمَرْغُوْبَةِ وَأَنْ لَّا يُكَمِّلَ صَدَاقَهَا۔

باب یتیم لڑکی سے جو مرغوبہ ہو اس کا ولی فریب دے کر (یعنی مہر مثل سے کم مہر مقرر کر کے) نکاح کرے تو یہ منع ہے [۲]

٦٦٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ فِي حِجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيْدُ أَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِأَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ نِسَآئِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِّكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ؃

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے (سورۂ نساء کی) اس آیت کو پوچھا وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء انہوں نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو پھر اس کے حسن و جمال پر ولی فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کرنا چاہے مگر مہر مثل سے کم مہر مقرر کر کے تو ایسے نکاح سے ممانعت ہوئی مگر جب انصاف سے پورا پورا مہر مقرر کرے۔ اس آیت کے اترنے کے بعد پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تب (اسی سورت کی) یہ آیت اتری ویستفتونک فی النساء اخیر تک [۳]

بَابٌ ٣٣٨ إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ فَقُضِيَ بِقِيْمَةِ

باب اگر کسی شخص نے دوسرے کی لونڈی زبردستی چھین لی اب لونڈی کے مالک نے اس پر دعویٰ کیا تو چھیننے والے نے یہ کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵۳ بحث کی تفسیر کتاب البیوع میں گذر چکی ہے یعنی کسی چیز کا خریدنا منظور نہ ہو مگر دوسرے خریداروں کو بہکانے کے لیے اس کی قیمت بڑھانا ۱۲ ۵۴ اس کو وکیع نے اپنے مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵ کیونکہ اس میں کوئی فریب نہیں خریدار کو اختیار ہے لے یا نہ لے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۵۱ اب اگر ایسا کہہ دینے پر بھی کوئی فریق دغا اور فریب کرے تو معاملہ ناجائز ہوگا اہل حدیث اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک معاملہ صحیح ہو جائے گا پر دغا کرنے والا خدا کا گنہ گار ہوگا ۱۲ منہ ۵۲ اس پر بھی اگر کرے گا تو اہل ظاہر کے نزدیک وہ نکاح بھی صحیح نہ ہوگا اور جمہور علماء کہتے ہیں نکاح تو صحیح ہو جائے گا مگر اس کو حکم دیں گے کہ پورا مہر ادا کرے ۱۲ منہ ۵۳ یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے کتاب النکاح اور کتاب التفسیر وغیرہ میں ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ وَيَرُدُّ الْقِيمَةَ وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ ثَمَنًا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيمَةَ وَفِي هٰذَا احْتِيَالٌ لِمَنِ اشْتَهَى جَارِيَةَ رَجُلٍ لَا يَبِيعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةَ غَيْرِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

کہ وہ لونڈی مرگئی حاکم نے قیمت اس سے دلادی اب اس کے بعد مالک کو وہ لونڈی (زندہ) مل گئی تو وہ اپنی لونڈی لے لے گا۔ اور چھیننے والے نے جو قیمت دی تھی وہ اس کو واپس کر دے گا یہ نہ ہوگا کہ جو قیمت چھیننے والے نے دی وہ لونڈی کا مول ہو جائے اور لونڈی چھیننے والے کی ملک ہو جائے بعضے لوگوں (امام ابو حنیفہؒ) نے کہا وہ لونڈی چھیننے والے کی ملک ہو جائے گی کیونکہ مالک اس لونڈی کا مول اس سے لے چکا یہ فتوی کیا ہے گویا جس لونڈی کی آدمی کو خواہش ہو اس کے حاصل کر لینے کی ایک تدبیر ہے وہ کیا کرے گا۔ جس کی چاہے گا اس کی جبراً چھین لے گا جب مالک دعوی کرے گا تو کہہ دے گا وہ مرگئی اور قیمت مالک کے پلوں میں ڈال دے گا اس کے بعد بے فکری سے پرائی لونڈی سے مزے اڑاتا رہے گا[۱] کیونکہ وہ اس کے لیے حلال ہوگی[۲] حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں[۳] ایک دوسرے کے مال تم پر حرام ہیں اور فرماتے ہیں[۴] قیامت کے دن ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا کیا جائے گا[۵]

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهِ ؕ

ہم سے ابو نعیم (فضل ابن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا ہوگا[۶]

---

[۱] حنفیہ کے مذہب پر لونڈی جب چاہو کسی کا گھوڑا یا جانور جو پسند ہو چھین لو اور جواب دعوے میں کہو وہ مرگیا یا میں نے اس کو ذبح کر ڈالا اور قیمت مدعی کے حوالے کر دو پھر مزے سے وہ جانور اپنے کام میں لاؤ ایسی کیا حنفیہ کے نزدیک اگر کسی عورت پر جھوٹے گواہ قائم کر دیے کہ وہ میری منکوحہ ہے اور قاضی صاحب نے ثبوت نکاح کی ڈگری دیدی تو بس پھر کیا ہی خوب پرائی عورت سے مزے اڑاؤ وہ حلال ہو گئی کیونکہ قاضی کی قضا ان کے نزدیک ظاہراً اور باطناً دونوں میں نافذ ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [۲] حدیث کتاب الحج میں موصولاً گذر چکی ہے [۳] یہ حدیث آگے آتی ہے ۱۲ منہ [۴] تاکہ سب کو اس کی دغابازی معلوم ہو اور فرماتے ہیں میں بشر ہوں اور کوئی تم میں بڑا زبان آور ہوتا ہے میں اگر اس کے بیان پر اس کے بھائی کا حق اس کو دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں جب حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے دوسرے کا مال حلال نہ ہو تو قاضی جونپور کا فیصلہ کیونکر موجب حلت ہوگا تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کا قول خود ان کی وصیت کے موافق چھپر پر ماریں اور حدیث پر عمل کریں وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ [۵] جس سے لوگ پہچان لیں گے یہ دنیا میں دغا بازی کرتا تھا ۱۲ منہ۔

باب ۳۳۹

۶۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

باب ۳۴۰ فِي النِّكَاحِ

۶۶۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَلَا الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذَا سَكَتَتْ۔ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ لَمْ تُسْتَأْذَنِ الْبِكْرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْ زُورٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي

باب[1]

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا میں بھی آدمی ہوں[2] تم میرے سامنے جھگڑتے ہوئے آتے ہو کبھی ایسا ہوتا ہے کوئی اپنی دلیل دوسرے فریق کی نسبت اچھی طرح[3] بیان کرتا ہے اور میں[4] جو سنتا ہوں اس پر فیصلہ کر دیتا ہوں پھر اگر میں کسی کو اس کے بھائی مسلمان کا کوئی حق (غلطی سے) دلا دوں تو وہ ہرگز نہ لے میں اس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں[5]

باب نکاح پر جھوٹی گواہی گزر جائے تو کیا حکم ہے[6]؟

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن ابی عبداللہ نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کنواری عورت کا بھی نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اسی طرح بیوہ عورت کا بھی نکاح جب تک (زبان سے) اس کا حکم نہ لیں نہ کیا جائے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کنواری کیوں کر اجازت دے گی (وہ تو شرم کرتی ہے) آپ نے فرمایا اس کا (سن کر) چپ ہو جانا بھی اذن ہے اور بعضے لوگوں (امام ابوحنیفہؒ) نے کہا اگر کسی کنواری عورت سے نہ اذن لیا گیا نہ نکاح کیا گیا مگر ایک شخص نے دو جھوٹے گواہ اس امر پر قائم کر دیے کہ اس کنواری عورت نے اپنی رضامندی سے مجھ سے نکاح کیا تھا اور قاضی نے

---

1 اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں یہ اگلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ 2 لوازم بشریت سے پاک نہیں ہوں ۱۲ منہ 3 فصاحت اور بلاغت خوش تقریری کے ساتھ ۱۲ منہ 4 ظاہری مقدمہ کی روئیداد اور پر ۱۲ منہ 5 اس حدیث سے امام ابوحنیفہ کا مذہب بالکل رد ہو جاتا ہے یہ حدیث اس قاعدے کے خلاف نہیں ہے کہ پیغمبر صاحب اخطائے اجتہادی پر قائم نہیں رہ سکتے تھے اللہ تعالیٰ آپ کو مطلع کر دیتا کیوں کہ یہ خطائے اجتہادی نہیں ہے بلکہ وجہ ثبوت پر فیصلہ کرتا ہے جس سے ہر ایک حاکم مجبور ہے ۱۲ منہ 6 کیا وہ عورت اس دعویٰ کرنے والے پر جو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ جھوٹ ہے حلال ہو جائے گی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

نِكَاحَهَا وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ اَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَّطَاَهَا وَهُوَ تَزْوِيْجٌ صَحِيْحٌ

نکاح ثابت کر دیا حالاں کہ مدعی جانتا ہے کہ یہ جھوٹی گواہی ہے[1] لیکن اس عورت سے جماع کرنا اس کو درست اور نکاح بھی صحیح ہو گیا۔

٦٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقٰسِمِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ وَّلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ اَنْ يُّزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى شَيْخَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ جَارِيَةَ قَالَا فَلَا تَخْشَيْنَ فَاِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ اَنْكَحَهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ قَالَ سُفْيٰنُ وَاَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عَنْ اَبِيْهِ اِنَّ خَنْسَاءَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے کہا ہم سے یحیٰی بن سعید انصاری نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے کہا جعفر بن ابی طالب کے خاندان کی ایک عورت تھی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اس کو یہ ڈر پیدا ہوا کہیں اس کا ولی جبراً اس کا نکاح نہ پڑھا دے وہ نکاح سے ناراض تھی آخر اس نے دو بڈھے انصاریوں عبدالرحمٰن بن جاریہ[2] اور مجمع بن جاریہ کے پاس (یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے) کسی کو بھجوایا انہوں نے کہلا بھیجا تو کاہے کو ڈرتی ہے خنساء بنت خذام کا نکاح اس کے باپ نے جبراً کر دیا تھا وہ ناراض تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح لغو کر دیا سفیان بن عیینہ نے (اسی سند سے) کہا عبدالرحمٰن بن قاسم بھی اس حدیث کو اپنے والد سے روایت کرتے تھے اس طرح کہ خنساء بنت خذام کا نکاح اخیر تک[3]

٦٦٧ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنِ احْتَالَ اِنْسَانٌ بِشَاهِدَىْ زُوْرٍ عَلٰى تَزْوِيْجِ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خاوند کر چکی ہو اس سے تو جب تک (زبان سے) حکم نہ لیا جائے اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کنواری کا بھی نکاح بے اذن نہ کیا جائے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کنواری کیوں کر اذن دے گی، (وہ تو شرمیلی ہوتی ہے) آپ نے فرمایا اس کا خاموش رہنا، یہی اذن ہے اور بعضے لوگوں (امام حنیفہ) نے کہا اگر کسی نے حیلہ کر کے ایک ثیبہ عورت پر دو جھوٹے گواہ قائم کر دیے اس کے حکم سے

[1] قاضی کا فیصلہ ہو جانے کے بعد ۱۲ منہ [2] جاریہ ان کے دادا کا نام تھا باپ کا نام یزید ہے عبدالرحمٰن اور مجمع دونوں بھائی تھے ۱۲ منہ [3] اس میں عبدالرحمٰن بن جاریہ اور مجمع بن جاریہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِمَا أُمِّهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هَذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا

نکاح ہوا ہے اور قاضی نے گواہی کی بنا پر نکاح ثابت کر دیا حالاں کہ وہ مرد (جو نکاح کا دعوی کرتا ہے) یہ جانتا ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے (اور گواہی محض جھوٹی ہے) جب بھی یہ نکاح اس کے حق میں صحیح ہو جائے گا اور اس کو اس عورت کے پاس رہنا درست ہو جائے گا[1]

۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ قُلْتُ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي قَالَ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ

ہم سے ابو عاصم (ضحاک بن مخلد) نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت سے بھی نکاح میں اجازت لی جائے میں نے کہا وہ تو شرم کرتی ہے (اجازت کیونکر دے گی) آپ نے فرمایا اسکی اجازت یہی ہے چپ ہو جانا اور بعضے لوگوں (امام ابو حنیفہ) نے کہا اگر کوئی شخص کسی شوہر دیدہ یا کنواری چھوکری پر فریفتہ ہو جائے اور وہ نکاح پر راضی نہ ہو یہ شخص حیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ اس بات کے لے آئے کہ اس نے اس چھوکری سے نکاح کیا تھا پھر اس کے بعد وہ چھوکری جوان ہوئی اور اس نکاح سے راضی ہوگئی اور قاضی اس گواہی کو منظور کر لے حالانکہ وہ شخص وہ جانتا ہو کہ یہ سارا معاملہ جھوٹ اور فریب ہے تب بھی اس چھوکری سے جماع کرنا اس کو درست ہو جائے گا۔

بَابُ ۳۴۱ مَا يُكْرَهُ مِنِ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

باب عورت کو اپنے خاوند یا سوکنوں سے چتر کرنے کی ممانعت

اور اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کا کلام اترا[2]

---

[1] ان تمام مسائل کی جن کے امام ابو حنیفہ قائل ہوئے ہیں اور امام بخاری نے ان پر طعن کیا ہے وہی درجہ ہے کہ قاضی کی قضا ان کے نزدیک ظاہراً اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے یہ کلیہ غلط ہے اور احادیث صحیحہ کے برخلاف قائم کیا گیا ہے اس پر جتنے مسائل متفرع کئے ہیں وہ بھی غلط ہوں گے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا جب صحت نکاح کے لیے ثیبہ عورت کا حکم دینا ضرور ہے اور مانحن فیہ میں اس نے کوئی حکم نہیں دیا تھا تو نکاح کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اور خاوند کے لیے فیما بینہ وبین اللہ وہ عورت کیونکر حلال ہو سکتی ہے ۱۲ منہ [2] مراد سورۂ تحریم کی آیتیں ہیں لم تحرم ما احل اللہ لک اخیر تک اس آیت کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے کہ وہ شہد پینے کے یا ماریہ سے صحبت کرنے کے باب میں اتری ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ أَجَازَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَهْدَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ تُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكِ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِرَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد کو (بہت) پسند کرتے تھے آپ جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی بیبیوں کے پاس تشریف لے جاتے ان سے اختلاط کرتے ایک بار ایسا ہوا آپ ام المومنین حفصہؓ کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ ان کے پاس ٹھیرے رہے میں نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی آپ نے کہا حفصہؓ کی قوم والی ایک عورت نے اس کو شہد تحفہ بھیجا تھا تو حفصہؓ نے اس کا شربت مجھ کو پلایا[1] (اس وجہ سے دیر ہوئی) میں نے کہا خدا کی قسم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز تر کروں گی میں نے سودہ بنت زمعہ ام المومنین سے یہ قصہ بیان کیا اور ان کو یہ صلاح دی کہ جب آنحضرت تمہارے پاس آئیں اور تم سے نزدیک بیٹھیں تو کہنا یا رسول اللہ آپ نے مغافیر کا گوند کھایا ہے (اس کی بدبو آرہی ہے) آپ فرمائیں گے نہیں تو تم کہنا تو پھر یہ بدبو کاہے کی آرہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ کو سخت ناگوار گزرتا اگر کسی قسم کی بدبو آپ (کے کپڑے یا بدن) میں سے آتی (آپ ازحد نفاست پسند اور لطیف المزاج تھے) خیر آپ فرمائیں گے کہ حفصہؓ نے مجھ کو شہد کا شربت پلایا تھا تم کہنا شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط کا درخت چوسا[2] اور میں بھی (جب آپ میرے پاس آئیں گے) ایسا ہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی ایسا ہی کہنا خیر جب آنحضرتؐ ام المومنین سودہ پاس گئے[3] سودہ مجھ سے کہتی تھیں قسم خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے ابھی آنحضرت ؐ دروازے ہی پر تھے (میرے پاس تک نہیں آئے تھے) لیکن میں نے تمہارے ڈر سے یہ چاہا کہ جلدی سے وہ بات کہہ ڈالوں جو تم نے

---

[1] اکثر روایتوں میں حضرت زینبؓ کے پاس شہد پینا منقول ہے اور احتمال ہے کہ یہ قصہ متعدد بار ہوا ہو ۱۲ منہ [2] اسی میں سے مغافیر کا گوند نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] حضرت عائشہ بہت کم اور نو عمر تھیں جوانی کے چونچلے عورتوں میں طبعی ہوتے ہیں شاذ و نادر کوئی عورت ان سے محفوظ رہتی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

دَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا ھٰذِہِ الرِّیْحُ قَالَ سَقَتْنِیْ حَفْصَۃُ شَرْبَۃَ عَسَلٍ قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُہُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیَّ قُلْتُ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ وَدَخَلَ عَلٰی صَفِیَّۃَ فَقَالَتْ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰی حَفْصَۃَ قَالَتْ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَسْقِیْکَ مِنْہُ قَالَ لَا حَاجَۃَ لِیْ بِہٖ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَۃُ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَقَدْ حَرَمْنَاہُ قَالَتْ قُلْتُ لَھَا اسْکُتِیْ

مجھ کو سکھلائی تھی[1] جب آپ میرے نزدیک آئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کا گوند کھایا ہے آپ نے فرمایا نہیں تو میں نے کہا پھر یہ بدبو کہاں سے آرہی ہے آپ نے فرمایا حفصہؓ نے مجھ کو شہد کا شربت پلایا تھا میں نے کہا اس شہد کی مکھی نے عرفط کا درخت چوسا ہوگا (اسی کی بو شہد میں آگئی) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی یہی کہا اور اُم المومنین صفیہؓ کے پاس گئے انہوں نے بھی ایسا ہی کہا اس کے بعد جو آنحضرتؐ (دوسرے روز) اُم المومنین حفصہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو شہد کا اور شربت پلاؤں آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرورت نہیں ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں سودہؓ مجھ سے کہنے لگیں سبحان اللہ (یہ ہم نے کیا کیا) گویا شہد آپ پر حرام کر دیا میں نے کہا چپ رہو (کہیں آنحضرتؐ سن نہ لیں یا ہمارا چرتر فاش نہ جائے)۔

بَابٌ ۳۴۲ مَا یُکْرَہُ مِنَ الْاِحْتِیَالِ فِی الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب طاعون سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرنا منع ہے۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ خَرَجَ اِلَی الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَہٗ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِھَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ حضرت عمر (۱۸ھ ہجری ماہ ربیع الثانی میں) شام کے ملک کی طرف روانہ ہوئے جب سرغ میں پہنچے (جو ایک بستی ہے شام کے قریب) تو ان کو یہ خبر پہنچی کہ شام کے ملک میں وبا شروع ہوگئی ہے (یعنے طاعون عمواس) عبدالرحمن بن عوف نے ان سے یہ حدیث بیان کی جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پڑا ہے تو وہاں جاؤ بھی نہیں اور جب اسی ملک میں طاعون آئے جہاں تم ہو تو وہاں سے بھاگ کر نکلو بھی نہیں

[1] حضرت عائشہ کا رعب دوسری بی بیوں پر بہت تھا وہ اس وجہ سے ڈرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سے بہت محبت رکھتے تھے دوسری عورتوں کو یہ ڈر رہتا کہیں آنحضرتؐ کو ہم سے خفا نہ کر دیں اس لیے ان کی بات سننا ضرور پڑتی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

یہ حدیث سنتے ہی حضرت عمرؓ سرغ سے (مدینہ کو) لوٹ آئے اور اسی سند سے ابن شہاب سے مروی ہے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ ان کے دادا حضرت عمرؓ عبدالرحمٰن بن عوف کی حدیث سن کر لوٹ آئے۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ نے خبر دی انہوں نے اسامہ بن زید سے سنا وہ سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا فرمایا طاعون (اللہ کا) ایک عذاب ہے جو اس نے بعض امتوں پر اتارا تھا اسی عذاب میں سے دنیا میں کچھ رہ گیا کبھی آتا ہے کبھی موقوف ہو جاتا ہے[۱] پھر جو کوئی سنے کہ کسی ملک میں طاعون پڑا ہے تو اس ملک میں نہ جائے اور اگر اس سرزمین میں طاعون آجائے جہاں وہ رہتا ہو تو بھاگے بھی نہیں[۲]

بَابُ ۳۴۳ فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ

باب ہبہ پھیر لینے یا شفعہ کا حق ساقط کرنے کے لیے حیلہ کرنا مکروہ ہے[۳]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ وَهَبَ هِبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتّٰى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِيْنَ وَاحْتَالَ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيْهَا

اور بعضے لوگوں (امام ابوحنیفہ) نے کہا اگر کسی شخص نے دوسرے کو ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کیے اور یہ درہم موہوب لہ پاس برسوں رہ چکے پھر واہب نے حیلہ کر کے ان کو لے لیا ہبہ میں رجوع کر لیا

---

[۱] اس کا اصلی سبب کچھ سمجھ میں نہیں آتا یونانی لوگ جدوار خطائی سے اور ڈاکٹر لوگ برف کا ٹکڑا ورم کے مقام پر رکھ کر اور بدوی لوگ داغ دے کر اس کا علاج کرتے مگر اکثر لوگ اس بیماری سے مرجاتے ہیں شاذ و نادر بچ جاتے ہیں ۱۲ منہ [۲] کیونکہ موت سے بھاگنا کچھ مفید نہیں ہوتا وہ اپنے وقت پر ضرور آنے گی طاعون سے بھاگنے کا حیلہ یہ ہے کہ مثلاً ظاہر میں سوداگری یا تبدیل آب وہوا کا بہانہ کر کے طاعونی ملک سے چلا جائے اگر اسی ملک میں رہ کر ایک گھر سے یا ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں چلا جائے تو یہ بھاگنے میں داخل نہ ہوگا بلکہ ہمارے زمانہ میں تخفیف مرض کے لیے اس کا تجربہ ہوا ہے کہ جس بستی میں طاعون آئے تو اس بستی کو خالی کر دیں اور چند روز تک بستی والے جنگل یا پہاڑ پر جا کر رہیں اور مکانات کو صاف پاک کرائیں ۱۲ منہ [۳] مگر حنفیہ میں سے امام ابویوسف نے اس قسم کے حیلے جائز رکھے ہیں اور وہ فقہ کی کتابوں میں بتفصیل مذکور ہیں حنفیہ کے نزدیک واہب اگر اجنبی شخص کو کوئی چیز ہبہ کرے تو قبضہ کے بعد بھی اس میں رجوع کر سکتا ہے امام بخاری نے اس کی قباحت اور حرمت پر صحیح حدیث سے استدلال کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَ الرَّسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ

تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی اور ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا خلاف کیا جو ہبہ میں وارد ہے اور ابطال (باوجود سال گزرنے کے) اس میں زکوٰۃ ساقط کی۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کر کے پھر اس کو پھیر لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹنے جاتا ہے ہم مسلمانوں کے لیے ایسی مثال نہ ہونا چاہیئے[1]

۶۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ إِنِ اشْتَرَى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرَى سَهْمًا مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِيَ وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَهُ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق اُن جائدادوں میں رکھا جو تقسیم نہ ہوئی ہوں (اور ایک شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے تو دوسرا شریک اور لوگوں سے زیادہ اس کا حقدار ہوگا) لیکن جب حدیں پڑ جائیں اور ہر شریک کے رستے الگ الگ پھیر دیے جائیں تو اب شفعہ نہیں رہا اور بعضے لوگ (یعنے ابوحنیفہؒ) کہتے ہیں ہمسایہ کو بھی شفعہ کا حق ہے پھر خود ہی کیا کیا جس حق کو مضبوط کیا تھا اس کو اڑا دیا اور کہنے لگے اگر کسی شخص نے ایک گھر خریدا اور اس کو ڈر ہوا کہیں شفیع شفعہ کا دعویٰ نہ کرے تو اس کو چاہیئے پہلے اس گھر کے سو حصوں میں سے ایک حصہ (مشاع کے طور پر) خریدے پھر باقی گھر خریدے اب شفیع ہمسایہ کو صرف ایک حصے میں جو سو واں حصہ ہے حق شفعہ ہوگا لیکن باقی ننانوے حصوں میں اس کو حق

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ موہوب لہ کے قبضہ ہو جانے کے بعد پھر ہبہ میں رجوع کرنا حرام اور ناجائز ہے اور جب رجوع ناجائز ہوا تو موہوب لہ پر ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی اہلحدیث کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب رجوع جائز ہوا گو مکروہ ان کے نزدیک بھی ہے تو نہ واہب پر زکوٰۃ ہوگی نہ موہوب لہ پر اور یہ حیلہ کر کے دونوں زکوٰۃ سے محفوظ رہ سکتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَنْ يَّحْتَالَ فِيْ ذٰلِكَ

شفعہ خریدار کے مقابل نہ رہے گا[1]

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيْدِ قَالَ جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ اِلٰى سَعْدٍ فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ اَلَا تَاْمُرُ هٰذَا اَنْ يَّشْتَرِيَ مِنِّيْ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْ دَارِيْ فَقَالَ لَآ اَزِيْدُهٗ عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةٍ اِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَّاِمَّا مُنَجَّمَةٍ قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهٗ وَلَوْلَآ اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ مَا بِعْتُكَهٗ اَوْ قَالَ مَا اَعْطَيْتُكَهٗ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ اِنَّ مَعْمَرًا لَّمْ يَقُلْ هٰكَذَا قَالَ لٰكِنَّهٗ قَالَ لِيْ هٰكَذَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّبِيْعَ الشُّفْعَةَ فَلَهٗ اَنْ يَّحْتَالَ حَتّٰى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ فَيَهَبَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحُدُّهَا وَيَدْفَعُهَا اِلَيْهِ وَيُعَوِّضُهُ الْمُشْتَرِيْ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا يَكُوْنُ لِلشَّفِيْعِ فِيْهَا شُفْعَةٌ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے کہا میں نے عمرو بن شرید سے سنا انہوں نے کہا مسور بن مخرمہ میرے پاس آئے اور میرے مونڈھے پر ہاتھ رکھا میں اور وہ دونوں مل کر سعد بن ابی وقاصؓ پاس گئے ابو رافع نے مسور سے کہا تم سعد بن ابی وقاص سے یہ نہیں کہتے وہ میرا گھر جو ان کی حویلی میں ہے خرید کر لیں سعد نے کہا میں چار سو سے زیادہ اس گھر کے نہیں دوں گا وہ بھی اقساط کے ساتھ ابو رافع نے کہا واہ اس گھر کے مجھ کو پانسو نقد ملتے تھے تب تو میں نے دیا نہیں اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی آپ فرماتے تھے ہمسایہ اپنے پڑوس کی جائداد کا زیادہ حق دار ہے تو میں تمہارے ہاتھ بیچتا بھی نہیں یا یوں کہا تم کو دیتا ہی نہیں علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا معمر نے تو اس روایت میں اس طرح نہیں نقل کیا[2] سفیان نے کہا مجھ سے تو ابراہیم بن میسرہ نے یہ حدیث اس طرح نقل کی بعضے لوگوں (یعنی امام ابو حنیفہ) نے کہا اگر کوئی چاہے کہ شفعہ کا حق شفیع کو نہ رہے تو اس کے لیے حیلہ کر سکتا ہے اور حیلہ یہ ہے کہ جائداد کا مالک خریدار کو وہ جائداد ہبہ کر دے پھر خریدار (یعنی موہوب لہ) اس ہبہ کے معاوضہ میں مالک جائداد کو ہزار درہم مثلاً ہبہ کر دے اس صورت میں شفیع کو شفعہ کا استحقاق نہ رہے گا (کیوں کہ شفعہ بیع میں ہوتا ہے نہ ہبہ میں)[3]

[1] کیونکہ خریدار اس گھر کا شریک ہے اور شریک کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے اور ان لوگوں نے خریدار کے لیے اس قسم کا حیلہ کرنا جائز رکھا حالاں کہ اس میں ایک مسلمان کا حق تلف کرنا ہے اور امام ابو حنیفہ سے تعجب ہے کہ وہ اس قسم کے حیلوں کو جائز رکھتے ہیں بعضے لوگوں نے کہا یہ حیلہ امام ابو یوسف نے نکالا ہے اور امام محمد اس کو سخت مکروہ جانتے تھے ۱۲ منہ [2] معمر کی روایت کو نسائی نے نکالا معمر کی روایت میں بھی یوں ہی ہے الجار احق بصقبہ تو شاید علی بن مدینی کا مطلب یہ ہے کہ معمر نے اس کو عمرو بن شرید سے انہوں نے اپنے والد شرید سے روایت کیا اور اس روایت میں عمرو بن شرید راوی ہے ۱۲ منہ [3] ہم کہتے ہیں کہ ہبہ بالعوض بھی بیع کے حکم میں ہے تو شفیع کا حق شفعہ قائم رہنا چاہیئے اور ایسا حیلہ کرنا بالکل ناجائز ہے اس میں ایک مسلمان کی حق تلفی کا ارادہ کرنا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ لَمَا أَعْطَيْتُكَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابو رافع سے کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک گھر اُن سے چار سو مثقال (چاندی یا سونے کے بدل) چکایا ابو رافع نے کہا اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی کہ ہمسایہ اپنے پڑوس کے مکان کا زیادہ حق دار ہے تو میں تم کو یہ مکان نہ دیتا اور بعضے لوگوں (امام ابو حنیفہ) نے کہا اگر کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفیع کا حق شفعہ باطل کرنا چاہے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ جو حصہ اس نے خریدا ہے وہ اپنے نابالغ بچہ کو ہبہ کر دے اب نابالغ پر قسم بھی نہ آئے گی[۱]

بَابُ ۳۴۴ احْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهْدَى لَهُ

باب تحصیلدار (یا دوسرے کسی سرکاری ملازم) کا تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا

مجھ سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن لتبیہ نامی ایک شخص کو بنی سلیم کی زکوٰۃ کا تحصیلدار مقرر کیا جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے) آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا اس نے سرکاری مال علیحدہ کیا اور کچھ مال کی نسبت کہنے لگا کہ یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے میاں باوا کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ تحفہ تجھ کو ملتا جب جانتے تو سچا ہے اس کے بعد آپ نے ہم کو خطبہ سنایا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا اما بعد میں ایک شخص کو ان کاموں میں سے جو اللہ تعالٰی نے مجھ کو عنایت فرمائے ہیں ایک کام پر مامور کرتا ہوں جب وہ لوٹ کر آتا ہے تو کہتا ہے یہ تو

---

[۱] کیونکہ بالغ بچہ کو اگر ہبہ کرے گا تو شفیع اس سے قسم لے سکتا ہے کہ یہ ہبہ حقیقی ہے اور سب شروط کے ساتھ نافذ ہے یا نہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي۔

۶۷۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَيَنْقُدَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ الْأَلْفَ فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ لِأَنَّ الْبَيْعَ

تمہارا (سرکاری) مال ہے اور یہ مجھ کو تحفہ ملا ہے بھلا اپنے میا باوا کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ تحفہ اس کے پاس آتا جب جانتے (کہ یہ تحفہ ہے) خدا کی قسم (زکوٰۃ کے مال میں سے) جو شخص ناحق کوئی چیز لے گا تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے اس چیز کو (اپنی گردن پر) لادے ہوئے آئے گا دیکھو ایسا نہ ہو میں (قیامت کے دن) تم میں سے ایک شخص کو پہچانوں وہ اللہ کے سامنے اونٹ لادے ہوئے آئے جو بڑبڑ کر رہا ہو یا گائے لادے ہوئے آئے وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہو یا بکری لادے ہوئے آئے وہ میں میں کر رہی ہو پھر اپنے دونوں ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی دکھلائی دی اور دعا کی یا اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہونچا دیا (تو گواہ رہیو) ابوحمید کہتے ہیں میری آنکھوں نے آنحضرتؐ کا یہ فرمانا دیکھا اور میرے کانوں نے سنا

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ اپنے پڑوس کے مکان کا زیادہ حق دار ہے اور بعضے لوگوں (امام ابوحنیفہ) نے کہا اگر کسی شخص نے ایک گھر بیس ہزار درم کو خریدا تو (شفعہ کا حق ساقط کرنے کے لیئے) یہ حیلہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں کہ مالک مکان کو نو ہزار نو سو ننانوے درم ادا کرے اب بیس ہزار کے تکملہ میں جو باقی رہے (یعنے دس ہزار اور ایک درم) اس کے بدل مالک مکان کو ایک دینار (اشرفی) دے دے اس صورت میں اگر شفیع اس مکان کو لینا چاہے گا تو اس کو بیس ہزار درم پر لینا ہوگا ورنہ وہ اس گھر کو نہیں لے سکتا ایسی صورت میں اگر بیع کے بعد یہ گھر (بائع کے سوا) اور کسی کا نکلا تو خریدار بائع سے وہی قیمت پھیرلے گا جو اس نے دی ہے یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درم اور ایک دینار (بیس ہزار درم نہیں پھیر سکتا) کیونکہ جب وہ گھر کسی اور کا

besturdubooks.wordpress.com

حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّينَارِ فَإِنْ وَجَدَ بِهٰذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَّلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَأَجَازَ هٰذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ

نکلا تو اب وہ بیع صرف جو بائع اور مشتری کے بیچ میں ہوئی تھی باطل ہوگئی (تو اصل دینار پھیرنا لازم ہوگا نہ کہ اس کے ثمن یعنے دس ہزار اور ایک درم) اگر اس گھر میں کوئی عیب نکلا لیکن وہ بائع کے سوا کسی اور کی ملک نہیں نکلا تو خریدار اس گھر کو بائع کو واپس اور بیس ہزار درم اس سے لے سکتا ہے[1] امام بخاری نے کہا تو ان لوگوں نے مسلمانوں کے آپس میں مکر اور فریب کو جائز رکھا (یہ عجیب مسلمانی ہے) اور آنحضرت نے تو فرمایا ہے مسلمان کی بیع میں جو مسلمان کے ساتھ ہو نہ عیب ہونا چاہیئے (بیماری) نہ خیانت نہ کوئی آفت[2]

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ وَّقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابراہیم بن میسرہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن شرید سے کہ ابورافع نے سعد سے ایک مکان کی قیمت چار سو مثقال چکائی اور کہنے لگے اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ ہمسایہ اپنے پڑوس کے مکان کا زیادہ حق دار ہے تو میں یہ مکان تم کو نہ دیتا (اور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالتا)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

---

[1] اور یہ صاف تناقض ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب البیوع میں عداء بن خالد کی روایت سے گزر چکی ہے امام بخاری نے اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ پر دو اعتراض کیے ایک تو مسلمانوں کے آپس میں فریب اور دغا بازی کو جائز رکھنا دوسرے ترجیح بلا مرجح کہ استحقاق کی صورت میں تو مشتری صرف نو ہزار نو سو ننانوے درم اور ایک دینار پھیر سکتا ہے اور عیب کی صورت میں پورے بیس ہزار پھیر سکتا ہے حالاں کہ بیس ہزار اس نے دیے ہی نہیں صحیح مذہب اس مسئلہ میں اہل حدیث کا ہے کہ مشتری عیب یا استحقاق دونوں صورتوں میں بائع سے وہی ثمن پھیر لیگا جو اس نے بائع کو دی ہے یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درم اور ایک دینار اور شفیع بھی اس قدر رقم دے کر اس جائداد کو مشتری سے لے سکتا ہے گو حنفیہ نے ہندی کی چندی کے طور اپنی مذہب کے لیے عقلی ڈھکوسلے بیان کیے ہوں مگر ایسے ڈھکوسلے احادیث صحیحہ کے برخلاف کچھ فائدہ نہیں دے سکتے امام بخاری نے تو اس باب میں چند ہی مسائل حنفی فقہ کے بیان کیے جو کتاب اور سنت اور عقل سلیم کے مخالف ہیں لیکن اگر کوئی نظر غور کے ساتھ حنفی مذہب فقہ کی بڑی بڑی کتابیں جیسے قاضی خان عالم گیری قنیہ خانیہ بزازیہ القرادی رد المختار وغیرہ مطالعہ کرے تو صدہا مسائل اس قسم کے ان کتابوں میں پائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

كِتَابُ التَّعْبِيْرِ

باب ۳۴۵ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَكَانَ يَأْتِيْ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَتُزَوِّدُهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ

کتاب خواب کی تعبیر کے بیان میں[۱]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وحی پہلے پہل شروع ہوئی تو یہی اچھا خواب تھی۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم سے معمر نے کہ زہری نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا پہلے پہل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی وہ یہی تھی کہ سوتے میں آپ اچھا خواب دیکھتے آپ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صاف صاف نمود ہوتا آپ کیا کرتے حرا کی غار میں چلے جاتے وہاں عبادت میں مصروف رہتے کئی کئی راتیں آپ اسی غار میں بسر کرتے اور توشہ اپنے ساتھ لے جاتے پھر حضرت خدیجہؓ پاس آتے وہ اتنا ہی توشہ اور تیار کر کے دیدیتیں (ایک مدت تک یہی حال رہی اور اسی طرح گزری) یہاں تک کہ ایک ہی ایکا آپ پر وحی آن پہنچی آپ غار ہی میں تھے کہ حضرت جبریلؑ آئے اور کہنے لگے پڑھو آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں آپ فرماتے ہیں جبریلؑ نے یہ سن کر مجھ کو دابا ایسا دابا کہ میں بے طاقت ہوگیا (یا انہوں نے اپنا زور ختم کر دیا) پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں انہوں نے دوبارہ

[۱] خواب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ معاملہ جو روح کو معلوم ہوتا ہے بہ سبب اتصال عالم ملکوت کے اس کو رویا کہتے ہیں دوسرے شیطانی خیال اور وساوس جو اکثر بہ سبب فساد معدہ اور امتلا کے ہوا کرتے ہیں ان کو عربی میں حلم کہتے ہیں جیسے ایک حدیث میں آیا ہے رویا اللہ کی طرف سے ہے اور حلم شیطان کی طرف سے ہمارے زمانہ میں بعضے بے وقوفوں نے ہر طرح کی خوابوں کو بے اصل خیالات قرار دیا ہے معلوم ہوا ان کو تجربہ نہیں ہے کیونکہ وہ رات دن دنیا کے عیش اور عشرت میں مشغول ہیں خوب ڈٹ کر کھاتے پیتے ہیں ان کی خواب کہاں سے سچے ہونے لگے آدمی جیسے راستی اور پاکیزگی اور تقویٰ اور طہارت کا التزام کرتا جاتا ہے ویسے ہی اس کے خواب سچے اور قابل اعتبار ہوتے جاتے ہیں اور جھوٹے شخص کی خواب بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ
ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا
بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي
الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ حَتّٰى بَلَغَ مَا لَمْ يَعْلَمْ
فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ
عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي
فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ
يَا خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ قَدْ
خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ كَلَّا
أَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا
إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ
وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ
عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ
حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ
بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ
عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً
تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ
الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ
الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَ
كَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ
خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ

مجھ کو دابا اور خوب دابا کہ میں بے طاقت ہو گیا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں تیسری بار پھر خوب زور سے دابا کہ میں بے طاقت ہو گیا کہنے لگے اپنے مالک کے نام سے پڑھو جس نے ہر ایک چیز پیدا کی (یعنے سورہ اقرأ پڑھائی) مالم یعلم تک آنحضرتؐ یہ آیتیں سن کر اس غار سے لوٹے آپ کے مونڈھوں کے گوشت (ڈر کے مارے) پھڑک رہے تھے حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے ان سے کہنے لگے مجھ کو کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو لوگوں نے آپ کو کپڑا اڑھا دیا جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو (حضرت خدیجہؓ سے) فرمانے لگے خدیجہ مجھے کیا ہو گیا ہے اپنا سارا حال بیان کیا فرمانے لگے مجھ کو اپنی جان جانے کا ڈر ہے یہ سن کر حضرت خدیجہؓ نے کہا خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا آپ خوش رہیے اللہ آپ کو کبھی خراب نہیں کرنے کا آپ تو ناطے والوں سے سلوک کرتے ہیں (ہمیشہ) سچی بات کہا کرتے ہیں لوگوں کے بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے سر لے لیتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں ہر ایک معاملہ میں حق بجانب رہتے ہیں پھر ایسا ہوا کہ خدیجہؓ آنحضرتؐ کو اپنے ساتھ لے کر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزےٰ بن قصی کے پاس پہنچیں اُن کے والد حضرت خدیجہؓ کے والد (خویلد) کے بھائی تھے یہ ورقہ جاہلیت کے زمانہ میں (بت پرستی چھوڑ کر) نصرانی بن گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے انجیل مقدس میں سے جو اللہ کو منظور ہوتا عربی میں ترجمہ کیا کرتے تھے[1] اور بڑے بوڑھے ہو کر اندھے ہو گئے تھے خیر خدیجہؓ نے اُن سے کہا بھائی ذرا اپنے بھتیجے کی کیفیت تو سنو

---

[1] اس حدیث سے کتاب الٰہی کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنے کا جواز نکلتا ہے اور اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ نے تو قرآن کا ترجمہ نماز میں بھی پڑھنا جائز رکھا ہے اور بڑے بڑے اکابر علماء نے قرآن شریف کے ترجمے دوسری زبانوں میں لکھے ہیں جیسے شیخ سعدی اور شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین صاحب نے اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو قرآن کا ترجمہ کرنا ناجائز کہتا ہے اور پھر لطف یہ کہ اپنے تئیں حنفی بھی کہتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ

بَابُ ۳۴۶ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

انھوں نے پوچھا کہو بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب حال بیان کیا اس وقت ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ پر اترا تھا ہائے ہائے کاش میں تمہاری پیغمبری کے زمانہ میں جوان ہوتا کاش میں اس وقت تک جیتا رہتا جب تمہاری قوم کے لوگ تم کو نکال باہر کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائیں (میں نے کیا قصور کیا) کیا میری قوم والے مجھ کو نکال دیں گے ورقہ نے کہا بیشک (ایک تم پر کیا موقوف ہے) جو کوئی تمہاری طرح پیغمبر ہو کر آیا وحی اور اللہ کا کلام لایا لوگ اس کے دشمن ہو گئے خیر اگر میں اس وقت تک زندہ رہا میں نے یہ دن پایا تو تمہاری بہت زور کے ساتھ مدد کروں گا اس کے چند ہی روز بعد ورقہ گزر گئے اور وحی کا آنا بھی بند رہا ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وحی کے بند ہو جانے کا سخت رنج رہا کئی بار تو آپ نے رنج کے مارے یہ چاہا کہ پہاڑ کی چوٹی سے اپنے تئیں گرا دیں آپ جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر اس ارادے سے چڑھتے تو جبرئیل نمود ہوتے اور کہتے (ہائیں کوئی ایسا کرتا ہے) تم تو اللہ کے سچے پیغمبر ہو یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک گونہ قرار آ جاتا کچھ تسلی ہو جاتی آپ (اس ارادے سے باز آکر) لوٹ آتے جب ایک مدت گزر جاتی اور وحی بند ہی رہتی تو آپ اسی ارادے سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے (کہ گرا کر اپنے تئیں ہلاک کر ڈالیں گے) اتنے میں جبرئیل نمود ہوتے اور یہی کہنے لگتے (ہائیں تم اللہ کے سچے پیغمبر ہو آپ اس عزم سے باز آ جاتے) ابن عباسؓ نے کہا (سورہ انعام میں) جو ہے فالق الاصباح تو اصباح سے مراد دن کو سورج کی اور رات کو چاند کی روشنی ہے۔[1]

باب نیک لوگوں کا خواب اکثر سچا ہوتا ہے۔

[1] یہ حدیث اوپر بدء الوحی میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ کا خواب سچا ہوا کرتا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انا فتحنا میں) فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو سچا خواب دکھلایا تھا کہ ان شاء اللہ تم مسلمان لوگ بے خوف وخطر مسجد حرام میں داخل ہوگے کچھ لوگ تو تم سے سر منڈائیں گے کچھ بال کترائیں گے تم کو کسی کا ڈر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ کو وہ بات معلوم تھی جو تم کو معلوم نہیں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے ابھی سر دست تم کو ایک فتح کرا دی (یعنے خیبر کی فتح)[1]

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک بخت شخص کا اچھا خواب پیغمبری کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصہ ہے[2]

بَابٌ ۳۴۷ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ

باب اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے سنا کہا میں نے ابو قتادہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب (ہولناک) شیطان[3] کی طرف سے ہے

---

[1] ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں یہ خواب دیکھا کہ مسلمان لوگ مکہ میں داخل ہوئے ہیں کوئی حلق کر رہا ہے کوئی قصر جب کافروں نے آپکو مکہ میں جانے نہ دیا اور قربانی کے جانور وہیں حدیبیہ میں کاٹ دیے گئے تو صحابہ نے کہا آپ کا خواب تو برابر نہیں نکلا اس وقت یہ آیت اتری مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کا خواب ہمیشہ سچ ہوتا ہے جھوٹ نہیں ہو سکتا اگر اب نہیں تو آیندہ پورا ہوگا اور پروردگار کو اپنی مصلحت خوب معلوم ہے مکہ میں داخل ہونے سے پیشتر تم کو ایک فتح حاصل کرا دینا اس کو مناسب معلوم ہوا اور وہ فتح یہی صلح حدیبیہ ہے یا فتح خیبر غرض صحابہ یہ سمجھے کہ ہر خواب کی تعبیر فوراً ظاہر ہوتا ہے فروز یہ ان کی غلطی تھی بعض خوابوں کی تعبیر سالہا سال کے بعد ظاہر ہوتی ہے حضرت یوسفؑ نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر ساٹھ برس کے بعد ظاہر ہوئی ۱۲ منہ

[2] ان چھیالیس حصوں کا علم اللہ اور اس کے رسول ہی کو ہے بعضوں نے کہا آپ نبوت کے بعد ۲۳ برس زندہ رہے ہر حصہ چھ مہینے کا تو کل ۴۶ ہوئے یہ سب گمانی باتیں ہیں اب نبوت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی لیکن اس کے ایک حصے کا دنیا میں باقی رہنا ختم نبوت کے منافی نہیں ہے کیونکہ نبوت ان چھیالیس اجزاء کا مجموعہ ہے اور ہر ہر جز کو نبوت نہیں کہیں گے ۱۲ منہ

[3] وہ آدمی کا دشمن ہے اور کچھ نہیں ہو سکتا تو بدخوابی کرا کر ڈراتا ہے ۱۲ منہ

عــہ اسی خواب کی تعبیر تھی کہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۶۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے (اچھا) خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو سمجھ لے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جب کوئی برا خواب دیکھے جسکو ناپسند کرتا ہے تو سمجھ لے وہ شیطان کی طرف سے ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے اس کو کچھ نقصان نہیں ہونے کا[1]۔

بَابٌ ۳۴۸ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

باب اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔

۶۸۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر نے مسدد نے ان کی تعریف کی اور کہا میں اُن سے یمامہ میں ملا تھا انہوں نے اپنے والد سے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے انہوں نے ابوقتادہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے) اور بائیں طرف (تین بار) تھو تھو کرے اس کو کچھ نقصان نہیں ہونے کا اور (اسی سند سے) یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہا ہم سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد ابوقتادہ سے انہوں نے آنحضرت سے یہی حدیث نقل کی[2]۔

---

[1] جب خواب اچھا دیکھے اللہ کی حمد کرے خوش ہو اپنے دوست سے بیان کرے نہ دشمن سے جب برا خواب دیکھے تو اللہ کی پناہ مانگے خواب کے شر سے بائیں طرف جاگتے ہی تین بار تھو کے کسی سے بیان نہ کرے ایک روایت میں ہے کہ کروٹ بھی بدل لے بعضوں نے کہا آیۃ الکرسی پڑھ لے ایک روایت میں یہ دعا آئی ہے اعوذ بما عاذت بہ ملائکۃ اللہ و رسلہ من شر رویائی ہذہ ان یصیبنی فیہا ما اکرہ فی دینی و دنیای ایک روایت یہ دعا ہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر غضبہ و عذابہ و شر عبادہ و من ہمزات الشیاطین و ان یحضرون ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو اس باب میں لانے کی وجہ ظاہر نہیں ہوتی زرکشی نے امام بخاری پر اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث اس باب سے غیر متعلق ہے میں کہتا ہوں زرکشی امام بخاری کی طرح (باقی بر صفحہ آئندہ)

۶۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصّہ ہے [1]۔

۶۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ ثَابِتٌ وَّحُمَيْدٌ وَّإِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَشُعَيْبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے [2] اس حدیث کو ثابت بنانی اور حمید طویل اور اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ اور شعیب بن حجاب نے بھی انسؓ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [3]۔

۶۸۶ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم اور عبدالعزیز دراوردی نے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) وقت نظر کہاں سے لاتے اور اس پہ اعتراض کر بیٹھے امام بخاری یہ حدیث شروع میں اس لیے لائے کہ آگے کی حدیث میں جس خواب کے نسبت یہ بیان ہوا ہے کہ وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اس سے مراد اچھا خواب ہے جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ جو خواب شیطان کی طرف سے ہو وہ نبوت کا جزء نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] تو جس مسلمان کا خواب اکثر سچا ہوتا ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا ایک حصہ اس کو عطا فرمایا ہے ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ اور ایک روایت میں ستر حصوں میں سے ایک حصہ اور طبرانی کی روایت میں چھہتر حصوں میں سے ایک حصہ ابن عبدالبر کی روایت میں چھبیس حصوں میں سے ایک حصہ ترمذی کی روایت میں چالیس حصوں میں سے ایک حصہ طبری کی ایک روایت میں چوالیس حصوں میں سے ایک حصہ مذکور ہے یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ روز بروز آنحضرت کے علوم نبوت میں ترقی ہوتی جاتی اور نبوت کے نئے نئے حصے معلوم ہوتے جاتے جتنا جتنا علم بڑھتا جاتا اتنے ہی حصوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا قسطلانی نے کہا مشہور یہی روایت ہے چھیالیس حصوں کی ۱۲ منہ [3] ثابت اور اسحاق کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب میں وصل کیا اور حمید کی روایت کو امام احمد نے اور شعیب کی روایت کو ابن مندہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۴۹ اَلْمُبَشِّرَاتُ

۶۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

باب اچھے خواب خوشخبریاں ہیں[1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نبوت (کے حصوں) میں سے (میری وفات کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا مگر خوش خبریاں رہ جائیں گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ خوشخبریاں کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھے خواب[2]۔

بَابُ ۳۵۰ رُؤْيَا يُوسُفَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ه قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ ه وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَبَتِ هٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ

باب حضرت یوسفؑ کی خواب کا بیان

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ یوسف میں) فرمایا جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا ابا جان میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں انہوں نے کہا بیٹا کہیں اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کیجیو وہ (بیٹھے بیٹھے) تجھ کو نقصان پہنچانے کے لیے ایک منصوبہ کریں گے۔ کیونکہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو تجھ کو اسی طرح (میری اولاد میں سے) چن لے گا اور تجھ کو خواب کی تعبیر سکھلائیگا اور جیسے اس نے اپنا احسان تیرے دادا پر پہلے پورا کیا اسی طرح تجھ پر اور یعقوبؑ کی اولاد پر اپنا احسان پورا کرے گا (پیغمبری عطا فرمائے گا) کیونکہ تیرا مالک (سب کچھ) جانتا ہے حکمت والا اور فرمایا بابا جان میری خواب کی جو میں نے پہلے دیکھا تھا اب تعبیر ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس خواب کو سچا کر دکھایا اور (اس کے سوا) اس نے مجھ پر احسان کیا[3] مجھ کو قید خانہ سے نجات دلوائی اور (حالانکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے دشمنی ڈلوا دی تھی۔ لیکن وہ سب کو گاؤں گنویں سے یہاں سے لے آیا بیشک میرا مالک جو کرنا چاہتا ہے

---

[1] اللہ کی طرف سے جن کا ذکر اس آیت میں ہے لهم البشرٰی فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ۱۲ منہ [2] جو آدمی خود دیکھے یا دوسرا شخص اس کے نسبت دیکھے ۱۲

[3] اسی سورت میں حضرت یوسفؑ کی زبان پر ۱۲ منہ [4] حکومت اور دولت عنایت فرمائی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لِمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ فَاطِرٌ وَّالْبَدِيْعُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ مِّنَ الْبَدْءِ بَادِئَةٍ

بڑی باریکی سے اس کو نمود کرتا ہے[1]۔ وہ ہر ایک بات کا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے پروردگار تو مجھ کو (دنیا کی) بادشاہت تو دے چکا اور خواب کی تعبیریں بھی مجھ کو سکھلائیں (اب اپنی محبت عنایت فرما) تو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا اور (دنیا اور آخرت میں میرا کام بنانے والا ہے (ایسا کر کہ) دنیا سے مجھ کو ایمان پر اٹھا اور اپنے نیک بندوں سے ملا دے۔ امام بخاری نے کہا فاطر اور بدیع اور مبتدع اور باری اور خالق سب کے معنے ایک ہیں (یعنی پیدا کرنے والا) من البدو یعنی جنگل اور دیہات سے۔

بَاب ۳۵ رُؤْيَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا بیان

وَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَ نَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ اَسْلَمَا سَلَّمَا مَا اُمِرَا بِهٖ وَ تَلَّهٗ وَضَعَ وَجْهَهٗ بِالْاَرْضِ

اللہ تعالیٰ نے (سورۃ والصافات) میں فرمایا جب اسماعیل اتنے بڑے ہوئے کہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ چلنے پھرنے لگے تو حضرت ابراہیم نے ان سے کہا بیٹا میں نے خواب میں دیکھا تجھ کو ذبح کر رہا ہوں تم سوچو تو اس باب میں تمہاری کیا رائے ہے[2] حضرت اسمعیل نے کہا بابا جان جیسا اللہ نے آپ کو حکم دیا ویسا بجا لاؤ (کر گذرو) آپ دیکھ لو گے۔ خدا چاہے میں صبر ہی کروں گا۔ جب باپ بیٹے دونوں خدا کا حکم بجا لانے پر مستعد ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو اوندھا گرایا[3]۔ اور ہم نے (اسی وقت) ابراہیم کو پکارا ابراہیم (بس بس) تم نے اپنا خواب سچا کر دکھایا[4] ہم نیک بختوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ مجاہد نے کہا۔ (اس کو فریابی نے وصل کیا) فلما اسلما سے مراد ہے کہ دونوں تعمیل حکم پر راضی ہو گئے۔ بیٹے نے ذبح ہونا اور باپ نے ذبح کرنا تسلیم کر لیا وتلہ یعنی ان کا منہ زمین سے لگا دیا (اوندھا لٹایا)۔

---

[1] لوگوں کو ایک بات کا گمان بھی نہیں ہوتا اور وہ ظاہر ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] تا کہ اُن کے منہ پر نظر نہ پڑے ایسا نہ ہو شفقت پدری جوش میں آجائے اور تعمیل حکم خداوندی میں دیر ہو ۱۲ منہ [3] تو باپ بیٹے دونوں خوش ہو گئے شکرانہ الٰہی بجا لائے ۱۲ منہ [4] ان دونوں بابوں میں امام بخاری نے آیات قرآنی پر اکتفا کی اور کوئی حدیث نہ لائے۔ شاید ان کو اپنی شرط کے موافق اس باب میں کوئی حدیث نہ ملی ہو گی ۱۲ منہ۔

عہ میں اس خواب پر جو حکم الٰہی ہے عمل کروں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۳۵۲ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

۶۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ -

باب خوابوں کا توارد (یعنی ایک ہی خواب کئی آدمی دیکھیں)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا (صحابہ میں سے) چند لوگوں کو شب قدر رمضان کے پچھلی سات راتوں میں تبلائی گئی (یعنی خواب میں) اور کچھ لوگوں کو رمضان کی پچھلی دس راتوں میں آنحضرتؐ نے فرمایا اب ایسا کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی سات راتوں میں تلاش کرو[۱]۔

باب ۳۵۳ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ٥ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ٥ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ

باب قیدیوں اور مفسدوں اور مشرکوں[۲] کے خواب کا بیان۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ یوسف میں) فرمایا اور (ایسا اتفاق ہوا کہ یوسفؑ کے ساتھ اور دو دربادشاہی، غلام بھی قید خانے میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا میں (خواب میں) یہ دیکھتا ہوں جیسے انگور کا شیرہ شراب بنانے کے لیے نچوڑ رہا ہوں دوسرا کہنے لگا میں یہ دیکھتا ہوں جیسے میرے سر پر روٹیاں لدی ہیں۔ پرندے ان کو کھا رہے ہیں[۳]۔ ہم دیکھتے ہیں تم نیک آدمی ہو۔ بھلا ان خوابوں کی تعبیر تو ہم کو بتلاؤ۔ یوسفؑ نے کہا تمہارا روز کا کھانا جو آیا کرتا ہے اس کے آنے سے پیشتر ہی میں تم کو ان خوابوں کی تعبیر تبلا دوں گا۔ یہ تعبیر کا علم ان علموں میں سے ہے جو پروردگار نے مجھ کو سکھلائے ہیں۔ میں تو لوگوں کا طریق چھوڑے بیٹھا ہوں جن کو اللہ پر ایمان نہیں اور آخرت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ اور میں اس طریق کا پیرو ہوں جو میرے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوبؑ کا طریق تھا (یعنی توحید کا طریقہ) دیکھو ہم لوگوں کو یہ زیبا

---

[۱] کیوں کہ ان پر دونوں گروہوں کے خواب متفق ہیں۔ اگرچہ اس روایت میں توارد اور توافق کی صراحت نہیں ہے۔ مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب قیام اللیل میں گذر چکا ہے۔ اس میں صاف یوں ہے ارے رؤیاکم قد تواطات فی السبع الاواخر ۱۲ منہ۔

[۲] امام بخاری کا یہ ہے کہ کبھی اس قسم کے لوگوں کے بھی خواب سچے ہوتے ہیں ۱۲ منہ [۳] کوئی اچک لے رہے ہیں۔ ۱۲ منہ

شَیْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ
عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَشْكُرُوْنَ ٥ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ
مُّتَفَرِّقُوْنَ وَ قَالَ الْفُضَيْلُ لِبَعْضِ الْاَتْبَاعِ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ٥ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ
سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ٥ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ
اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَ
اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ
مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ
تَسْتَفْتِيٰنِ وَ قَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ
نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ
فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ
فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ وَ قَالَ
الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ
سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں (اگر سچ پوچھتے ہو) تو یہ اللہ کا کرم ہے جو اس نے ہم پر اور دوسرے بندوں پر کیا (توحید کی توفیق دی مگر بات یہ ہے کہ اکثر لوگ اللہ کا شکر کہاں کرتے ہیں (کم بخت ناشکرے مشرک ہیں) قید خانے کے ساتھیو بھلا تم ہی کہو الگ الگ (جھوٹے) کئی خدا بہتر ہیں یا ایک (سچا) خدا جو سب سے زبردست ہے۔ فضیل بن عیاض (جو اولیار اللہ میں سے تھے) اس آیت کو پڑھ کر اپنے مریدوں سے کہنے لگے دیکھو الگ الگ کئی خدا اچھے ہیں یا ایک سچا خدا زبردست بات یہ ہے تم جن ٹھاکروں کو اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ نرے نام ہی نام ہیں (ان کی ہستی تک نہیں) جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (نادانی اور حماقت سے) رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے انکی کوئی دلیل نہیں اتاری (دیکھو تمام جہان میں) اللہ کے سوا اور کسی کی حکومت نہیں ہے۔ اسی نے یہ حکم دیا ہے اسکے سوا کسی کو نہ پوجو یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ نادان ہیں[1] میرے قید خانے کے یارو (تمہارے خواب کی تعبیر سنو) تم میں سے ایک شخص تو (قید سے چھٹ کر) اپنے صاحب کو شراب پلایا کریگا اور دوسرا سولی پہ چڑھے گا۔ اسکے سر کا گوشت پرندے نوچ نوچ کر کھائیں گے تم نے جو دریافت کیا اس کا فیصلہ پروردگار کی طرف سے ہو چکا[2] خیر اب یوسف نے کیا کیا ان دونوں میں سے جس کو رہائی ہونے والی تھی (یعنی ساقی) اس سے کہا مجھ کو بھو لیو نہیں) میرا حال اپنے صاحب سے ضرور کہیو[3] لیکن شیطان نے اپنے صاحب کے پاس یوسف کا تذکرہ کرنا اس کو بھلا دیا اور یوسف کئی برس تک قید خانہ میں پڑا رہا[4] اسی اثنا میں کیا ہوا (ایک روز) بادشاہ (اپنے مصاحبوں سے) کہنے لگا میں نے خواب

---

[1] سیدھے دین توحید کو چھوڑ کر شرک میں پڑ جاتے ہیں ۱۲ منہ [2] کیوں کہ خواب کی جب تعبیر دی گئی تو ویسا ہی واقع ہوتا ہے۔ خصوصاً پیغمبروں کی تعبیر وہ ہمیشہ سچی ہوتی ہے۔ ابویعلی نے انس سے مرفوعاً روایت کیا خواب کی تعبیر وہی ہوگی جو پہلا تعبیر دینے والا دے۔ ایک حدیث ہے خواب گویا پرندے کے پیر پر رکھا ہے تعبیر دی کہ واقع ہو گیا ۱۲ منہ [3] کہ میں بے قصور قید ہوں اور ایسا علم اور فضل رکھتا ہوں ۱۲ منہ

[4] سات یا بارہ یا چودہ برس تک ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَّأُخَرَ يَابِسَاتٍ
يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ
إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۝ قَالُوا
أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ
الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ وَقَالَ الَّذِي نَجَا
مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا
أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ۝
يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي
سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ
وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى
النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ
تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا
حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا
قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ
بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا
قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا
تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ
يَعْصِرُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي
بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ
إِلَى رَبِّكَ وَادَّكَرَ افْتَعَلَ مِنْ
ذَكَرَ أُمَّةٍ قَرْنٍ وَيُقْرَأُ أَمَهٍ نِسْيَانٍ

دیکھا سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھائے چلی جارہی ہیں اور سات بالیاں ہری ہیں (سات) دوسری سوکھی مصاحبو بتلاؤ تو اگر تم کو خواب کی تعبیر دینا آتی ہے میرے اس خواب کی کیا تعبیر ہے انہوں نے کہا یہ خواب کیا ہے ادہر ادہر کے پریشان خیالات کا مجموعہ ہے اور ایسے (واہیات) خیالوں کی تعبیر ہم کو نہیں آتی (یہ سنتے ہی) اُس قیدی کو جس نے رہائی پائی تھی ایک مدت کے بعد یوسف کا خیال آیا اور[1] کہنے لگا مجھ کو ذرا قید خانے تک جانے دو تو میں اس خواب کی تعبیر تم کو بتلادوں (پھر وہ قید خانے میں یوسف کے پاس پہنچا اور) کہنے لگا یوسف سچی تعبیر دینے والے اس خواب کی تعبیر تو بتلاؤ سات موٹی گائیں ہیں ان کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہری ہیں اور (سات) دوسری سوکھی اسکی تعبیر بتلاؤ تو میں لوٹ کر لوگوں کے پاس جاؤں (تمہارا حال کہہ سناؤں) اُنکو معلوم ہو (کہ تم کیسے باکمال شخص ہو) یوسف نے (خواب سنتے ہی یہ تعبیر بیان کر دی) ایسا ہوگا تم لوگ (مصر والے) سات برس تک تو بدستور کھیتی باڑی کروگے مگر ایسا کرنا فصل کاٹنے پر غلہ بالیوں ہی میں رہنے دینا تھوڑا سا اپنے کھانے کے موافق نکال لینا پھر اسکے بعد سات برس بالکل سوکھے سخت قحط کے آئیں گے تم نے جتنا غلہ چارہ وغیرہ ان سالوں کے لیے اٹھا رکھا ہوگا وہ سب کا سب تمام کر دینگے تھوڑا سا تخم کے لیے رہ جائیگا اب آٹھواں سال جو آئیگا اس میں خوب سماں اچھا ہنگام ہوگا بارش بھی ہوگی (انگور بھی پیدا ہونگے) لوگ انکے شیرے نکالینگے بادشاہ نے حکم دیا یوسف کو میرے پاس لے آؤ جب بادشاہی بلانیوالا ہرکارہ یوسف[2] کے پاس آیا تو وہ (قید خانہ سے نہیں اٹھے) کہنے لگے بادشاہ کے پاس لوٹ جا اخیر تک ادکر ذکر سے نکلا ہے اس کو باب افتعال میں لے گئے[3] امۃ ایک زمانہ نے ایک قرن کے بعد بعضوں نے اُمّۃ کے بدل اَمہٍ پڑھا ہے[4] یعنی بھول جانیکے بعد

[1] بادشاہ اور درباریوں سے ۱۲ منہ [2] ساقی یہ سن کر آیا اور بادشاہ اور درباریوں سے بیان کی سب کو سخت تعجب ہوا کہ ایسا عالم و فاضل شخص اور قید میں پڑا رہے ۱۲ منہ [3] پھر تے کو ذال میں ادغام کرکے ذال کو دال سے بدل دیا ۱۲ منہ [4] یہ قرأت ابن عباس سے منقول ہے مگر شاذ ہے ۱۲ منہ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْصِرُوْنَ الْاَعْنَابَ وَالدُّهْنَ تُحْصِنُوْنَ تَحْرُسُوْنَ۔

ابن عباسؓ نے کہا یعصرون کا معنے تیل اور شیرہ نکالنے کے ہیں تحصنون کا معنے حفاظت کرو گے۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ اَتَانِي الدَّاعِيْ لَاَجَبْتُهُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زہری سے کہ سعید بن مسیب اور ابوعبید (سعد بن عبید) نے انکو خبر دی، ان دونوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اتنے دنوں قید میں پڑا رہتا جتنے دنوں یوسفؑ پڑے رہے پھر (بادشاہی) بلانیوالا میرے پاس آتا تو فوراً چلا جاتا[1]

بَابٌ ۳۵ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِذَا رَاٰهُ فِيْ صُوْرَتِهٖ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی خواب میں مجھ کو دیکھے وہ عنقریب (یعنی مرنے کے بعد) مجھ کو بیداری میں بھی دیکھے گا[2] اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ امام بخاری نے کہا محمد بن سیرین نے کہا[3] اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو خواب میں مجھ کو میری صورت یعنی میرے حلیہ میں دیکھے[4]

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ

ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے

---

[1] مجھ سے حضرت یوسفؑ کا سا صبر نہ ہو سکتا آپ نے حضرت یوسفؑ کے صبر اور استقلال کی تعریف کی ۱۲ منہ رح [2] بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ ہجرت کر کے میرے پاس آ جائیگا اور بیداری میں مجھ سے ملیگا ۱۲ منہ رح [3] اس کو اسمٰعیل قاضی نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [4] اس کا خواب سچا ہے بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس صورت میں دیکھے اس نے آنحضرت صلعم ہی کو دیکھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھنا گویا آپ ہی کو دیکھنا ہے اور شیطان کو یہ قدرت نہیں ہے کہ آپ کی صورت بن کر آئے مگر خواب میں جو حکم آپ دیں اگر وہ شریعت کے احکام کے برخلاف ہو تو اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے اس پر سب علماء کا اتفاق ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ [5] اس کو ابی حاتم نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَخَیَّلُ بِیْ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَّکْرَهُهٗ فَلْیَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلٰثًا وَّلْیَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَزَایَا بِیْ۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِیٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِی الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ تَابَعَهٗ یُوْنُسُ وَابْنُ اَخِی الزُّهْرِیِّ۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَکَوَّنُنِیْ۔

بَابُ ۳۵۵ رُؤْیَا اللَّیْلِ رَوَاهُ سَمُرَةُ۔

بیشک مجھ کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا اور مسلمان کا (نیک) خواب نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی جعفر سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی انہوں نے ابو قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے، پھر جو کوئی بُرا خواب دیکھے اُس کو چاہیے کہ بائیں طرف (کروٹ لے کر) تین بار تھو تھو کرے اور شیطان سے پناہ مانگے (اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم کہے) یہ بُرا خواب اس کو کچھ نقصان نہیں دینے کا، اور شیطان میری صورت میں اپنے تئیں نہیں دکھا سکتا[۱]

ہم سے خالد بن خلی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حرب نے کہا مجھ سے محمد بن ولید زبیدی نے انہوں نے زہری سے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا ابو قتادہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے (خواب میں) مجھ کو دیکھا اُس نے سچ (مجھی کو) دیکھا زبیدی کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی روایت کیا[۲]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جس نے مجھ کو دیکھا اُس نے سچ (مجھی کو) دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت پر نہیں ہو سکتا۔

باب رات کو جو خواب دیکھے اُس کا بیان[۳]

---

[۱] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں لایتزایا بی کی ہو بعضے نسخوں میں لا یتزایا بی ہے یعنی وہ میری شکل نہیں بن سکتا ۱۲ منہ رح [۲] ان کی روایتوں کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [۳] امام بخاری کا مقصود اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ رات اور دن دونوں کا خواب معتبر اور برابر ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے ابوسعیدؓ کی حدیث کی طرف اشارہ کیا کہ رات کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے بعضوں نے کہا جو خواب شروع رات میں دیکھے اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوتی ہے اور اخیر شب میں خصوص سحر کے وقت جو خواب دیکھے اُس کی تعبیر جلدی ظاہر ہوتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

besturdubooks.wordpress.com

٦٩٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتّٰى وُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا۔

٦٩٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمن طفاوی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے مجھ کو باتوں کی کنجیاں عنایت فرمائیں[1] اور میرا رعب دشمنوں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی، اور ایسا ہوا گذشتہ رات کو میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کی کنجیاں لاکر میرے ہاتھ میں دیدی گئیں[2] ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کرکے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور تم ان کنجیوں کو الٹ پلٹ رہے ہو (یا نکال رہے ہو یا لوٹ رہے ہو)[3]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میں نے دیکھا کہ میں کعبے کے پاس ہوں اتنے میں ایک گندمی رنگ کا شخص بہت اچھا گندمی رنگ جو تم نے دیکھا ہوا آیا سر پر کاندھوں تک بال بہت اچھے بال جو تم نے دیکھے ہوں ان میں کنگھی کی ہوئی پانی ٹپک رہا ہے دو مردوں پر ٹیکا دیئے ہوئے یا یوں فرمایا دو مردوں کے کاندھوں پر ٹیکا دیئے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے، میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہیں انہوں نے کہا مسیح مریمؑ کے بیٹے[4] اتنے میں اور ایک شخص دکھلائی دیا جو بہت گھونگریال والا داہنی ہاتھ کا کانا تھا اُس کی آنکھ ایسی تھی جیسے کہ پھولا ہوا انگور میں نے پوچھا یہ کون ہے، انہوں نے کہا کہ یہ

---

[1] یعنی میری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں لفظ تھوڑے اور معانی اور مطالب انتہا ہوتے ہیں، ایک روایت میں مفاتیح الکلم کے بدل جوامع الکلم ہے ۱۲ منہ

[2] زمین سے مراد وہ ملک ہیں جہاں تک اسلام کی حکومت پہنچی، اور مسلمانوں نے اُن کو فتح کیا وہاں کے خزانے لوٹے، یہ حدیث آپکی نبوت کی کھلی دلیل ہے، ایسی صاف پیشین گوئی پیغمبرؐ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا ۱۲ منہ رح

[3] بعضے نسخوں میں تنتقلونہا بعضوں میں تنتثلونہا بعضوں میں تنتفونہا ہے اس لیے تین ترجمے ہم نے بر ترتیب لکھے ۱۲ منہ رح

[4] اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور اسلام کے طریقے پر کعبے کا طواف کریں گے، اور قادیانی کا دعویٰ کہ میں مثیل مسیح ہوں اور اب مسیح دنیا میں آنے والے نہیں ہیں، محض غلط اور فریب ہے، ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

besturdubooks.wordpress.com

مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

۶۹۷ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَإِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدُ۔

مسیح الدجال ہے[1] (لعنہ اللہ)

ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ ابن عباسؓ بیان کرتے تھے ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے خواب میں رات کو دیکھا اخیر ایت تک[2] زہری کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن کثیر نے بھی روایت کیا (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) اور زہری کے بھتیجے نے اور[3] سفیان بن حسین نے[4] اس کو زہری سے روایت کیا انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکن محمد بن ولید زبیدی نے اس کو یوں روایت کیا زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے کہ ابن عباسؓ یا ابو ہریرہؓ نے اُن سے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) اور شعیب بن ابی حمزہ اور اسحاق بن یحییٰ نے اس کو زہری سے روایت کیا کہ ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور[5] معمر بن راشد اس حدیث کو پہلے متصلاً نہیں بیان کرتے تھے[6] پھر متصلاً بیان کرنے لگے[7]

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب احادیث الانبیاء میں گذر چکی ہے اور دجال جو مکہ اور مدینہ میں نہیں جائیگا اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکی حکومت اور شوکت ظاہر ہونے کے بعد اور یہ واقعہ اُس سے بیشتر کا ہوگا، یعنی ابھی دجالی دعویٰ اُس نے نہ کیا ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ دجال کا دعویٰ کرنے سے پیشتر مسلمانوں کے طریق پر ہوگا، پھر بدتر ہو جائیگا، اس کو گمراہ کریگا اور وہ خدائی کا دعویٰ کرنے لگیگا۔ قادیانی دجال کا بھی یہی حال ہے پہلے تو مہدی ہونے کا دعویٰ کیا پھر مثیل مسیح ہونے کا۔ اب سنتے ہیں کہ اپنے تئیں محمد رسول اللہ کہنے لگا ہے، آئندہ شاید خدائی کا دعویٰ بھی کریگا سہ یا رہا امسال دعوی نبوت کردہ است ؛ سال آئندہ خدا خواہد خدا خواہد شدن ؛ ۱۲ منہ رح [2] یہ حدیث آگے مذکور ہوگی باب من لم یرالرؤیا لاول عابر اذا لم یصب ۱۲ منہ رح [3] محمد بن عبداللہ بن مسلم زہری ۱۲ منہ رح [4] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [5] اس کو احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ رح [6] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [7] عبیداللہ بن عبداللہ کا واسطہ چھوڑ کر زہری سے یوں نقل کرتے تھے کہ ابن عباسؓ کہتے تھے کہ ابو ہریرہؓ بیان کرتے تھے ۱۲ منہ رح [8] عبیداللہ کا نام لینے لگے اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۲۵۶ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ۔

۶۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ

باب دن کو جو خواب دیکھے اُس کا بیان

اور عبداللہ بن عون نے کہا محمد بن سیرین سے نقل کیا کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے [۱]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سُنا، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان پاس (جو آپ کی رضاعی خالہ تھیں) جایا کرتے وہ عبادۃ بن صامت (صحابی) کے نکاح میں تھیں، ایک دن جو آنحضرت صلعم اُن کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپؐ کو کھانا کھلایا، اور آپؐ کے سر کے بال دیکھنے لگیں (جوئیں نکالنے لگیں) آپ سو گئے، پھر جاگے تو (خوشی سے) ہنس رہے تھے، ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم! آپ کیوں ہنسے فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے اس سمندر کے بیچا بیچ اس شان و شوکت سے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر سوار ہوتے ہیں۔ اسحٰق راوی کو شک ہے کہ مُلوکًا علی الاسرۃ فرمایا مِثْلَ الملوک علی الاسرۃ ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! دُعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی، اس کے بعد پھر سر تکیہ پر رکھ کر سو گئے، پھر جاگے تو ہنستے ہوئے، ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کو جا رہے ہیں وہی کلمہ فرمایا جو پہلے فرمایا تھا [۲] ام حرام نے کہا یا رسول اللہ صلعم! دُعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان

---

[۱] اس کو قیروانی نے کتاب التعبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ رح [۲] یعنی اس شان و شوکت سے جیسے بادشاہ سوار ہوتے ہیں ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

لوگوں میں کرے، آپ نے فرمایا تو تو پہلے لوگوں میں شریک ہو چکی، پھر ایسا ہوا کہ ام حرام معاویہؓ کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئیں اور وہاں سے نکلیں تو جانور پر سے گر کر مرگئیں [۱]

بَابُ ۳۵۷ رُؤْيَا النِّسَاءِ۔

باب عورتوں کے خواب کا بیان [۲]

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِينَ قُرْعَةً قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی کہ ان کی ماں ام علاء نے جو ایک انصاری عورت تھی، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اُن سے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم نے قرعہ ڈ کر مہاجرین کو بانٹ دیا [۳] ام علاء کہتی ہیں ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعون (مہاجر) آئے، ہم نے ان کو اپنے گھروں میں اتارا، وہ اُس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انہوں نے وفات پائی۔ جب اُنکی وفات ہوگئی اور غسل اور کفن سے فراغت ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میری زبان سے یہ نکل گیا ابو السائب (یہ عثمان بن مظعون کی کنیت تھی) اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عزت دی،

[۱] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے آپ کی نبوت کی دلیلوں میں سے یہ حدیث بھی ایک بڑی دلیل ہے، کسی شخص کے حالات کی ایسی صحیح پیشینگوئی کرنا بجز پیغمبرؐ کے اور کسی سے نہیں ہو سکتا، ابن تین نے کہا بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ معاویہؓ کی خلافت صحیح تھی حالانکہ حدیث سے یہ نہیں نکلتا کیونکہ یہ واقعہ اس وقت ہوا جب معاویہؓ حضرت عثمان کی طرف سے شام کے حاکم تھے، اور حدیث میں نہ خلافت کا اثبات ہے نہ اُسکی نفی ہے، اگر یہ مان بھی لیں کہ یہ واقعہ معاویہ کی خلافت میں ہوا تو اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں یہ مذکور ہے کہ خلافت میرے بعد تیس برس تک رہے گی کیونکہ اُس حدیث میں خلافت سے خلافت نبوت مراد ہے، اور معاویہ بادشاہوں کی طرح تھے گو (مجازاً) ان کو خلیفہ بھی کہیں کذا فی الفتح، میں کہتا ہوں معاویہ اور اُنکے بعد والے سلاطین بنی امیہ کو تمام علماء نے بادشاہ گنا ہے نہ خلیفہ، اور جس نے خلافت کا لفظ ان کی حکومت پر اطلاق کیا ہے تو اس سے مراد بادشاہت ہے کیونکہ خلافت راشدہ جناب امام حسن علیہ السلام پر ختم ہوگئی اور ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے جو غنیۃ الطالبین میں فرمایا واما خلافۃ معاویۃ فثابتۃ تو خلافت سے انکی مراد یہی دنیاوی بادشاہت ہے ۱۲ منہ رح

[۲] کہتے ہیں کہ عورتیں ایسا خواب دیکھیں جو اُن کے مناسب حال نہ ہو تو وہ اُنکے خاوندوں کے لئے ہوگا جیسے غلام کا خواب مالک کے لئے ہوتا ہے اور لڑکے کا ماں باپ کے لئے، ابن بطال نے کہا عورت کا نیک خواب بھی نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے ۱۲ منہ رح

[۳] جس مہاجر کا نام جس انصاری کے نام پر نکلا وہ اُسی کے گھر میں اُترا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

اللهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللهَ اَكْرَمَهٗ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَنْ يُّكْرِمُهُ اللهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هُوَ فَوَاللهِ لَقَدْ جَآءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَوَاللهِ مَآ اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِيْ فَقَالَتْ وَاللهِ لَآ اُزَكِّيْ بَعْدَهٗ اَحَدًا اَبَدًا۔

۷۰۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ مَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ وَاَحْزَنَنِيْ فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ لِعُثْمٰنَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ۔

بَابٌ ۳۵۸ اَلْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ۔

یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو عزت دی، میں نے کہا یا رسول اللہ صلعم میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر اور کن لوگوں کو اللہ عزت دیگا اگر عثمان ہی کو عزت نہ دیگا جو ایسے ایماندار اور مخلص آدمی تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم عثمان کی موت تو آن پہنچی، اور میں تو اُن کی بہتری کی اُمید رکھتا ہوں (لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں، لیکن مجھ کو معلوم نہیں کہ میرا کیا ہونا ہے[1] اُس وقت ام العلاء نے کہا اب (آج سے) خدا کی قسم میں کسی کو پاک صاف نہیں کہنے کی[2]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، انہوں نے زہری سے یہی حدیث اس میں یوں ہے کہ میں نہیں جانتا عثمان کا کیا حال ہونا ہے، ام علاء کہتی ہیں مجھے آنحضرت صلعم کے ایسا فرمانے سے رنج ہوا میں سو گئی تو کیا دیکھتی کہ عثمان کے لئے ایک چشمہ بہ رہا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہ اُن کا عمل ہے[3]

باب بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے، جب کوئی ایسا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوکے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے۔

[1] شاید یہ حدیث آپ نے اُس وقت فرمائی جب سورۂ فتح کی یہ آیت لیغفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر نہیں اُتری تھی یا یہ ممکن ہے کہ آپ نے تفصیل حالات معلوم ہونے کی نفی کی ہو اور اجمالاً آپ کو اپنی نجات کا یقین ہو جیسے قرآن میں ہے وان ادری ما یفعل بی ولا بکم اور بے دین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب خود آپ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا تو اپنی امت کو کیا بخشوائیں گے، یہ اعتراض لغو ہے کس لیے کہ بندہ کیسا ہی مقبول اور بڑے درجہ کا ہو لیکن آخر بندہ ہے حق تعالیٰ کے استغناء اور بے پروائی کو دیکھ کر وہ ہر حال میں کانپتا رہتا ہے خصوصاً مقرب بندوں کو زیادہ خوف رہتا ہے کیا انہوں نے یہ نہیں سنا ع نزدیکاں را بیش بود حیرانی ۱۲ منہ رح [2] اللہ ہی کو معلوم ہے کہ حقیقت میں اس کا کیا حال ہے گو اس روایت میں باب کا مطلب مذکور نہیں ہے مگر اس کے بعد کے طریق میں باب کا مطلب مذکور ہے اس کی مناسبت سے اس حدیث کو بھی لائے ۱۲ منہ رح [3] کہتے ہیں ان کا ایک صالح بیٹا سائب نامی چھوڑ گئے تھے جو جنگ بدر میں شریک ہوا تھا، یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں چوکی پہرہ دیتے تھے، دوسری روایت میں ہے کہ ہر میت کا عمل موت سے تمام ہو جاتا ہے مگر اللہ کی راہ میں جس نے چوکی پہرہ دیا ہو اُس کا عمل بڑھتا ہی چلے جاتا ہے قیامت تک بڑھتا رہیگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ

besturdubooks.wordpress.com

٧٠١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الْحُلْمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوقتادہ انصاری سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور آپ کے (ہمراہی کے) خاص سواروں میں سے تھے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے، جب کوئی تم میں سے بُرا خواب دیکھے جو اُس کو ناگوار ہو تو اپنے بائیں طرف تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے، اُس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

بَابُ ٣٥٩ اللَّبَنِ

باب خواب میں دُودھ دیکھنا

٧٠٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ بن عبداللہ نے انہوں نے (اپنے والد) عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے، ایک بار میں سو رہا تھا (تنے میں) دُودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، میں نے دُودھ پیا اتنا پیا، میں (خواب ہی میں کیا دیکھتا ہوں جیسے دودھ کی تراوت میرے ناخونوں سے پھوٹ نکلی میں نے پی کر پھر (بچا ہوا دُودھ) عُمر کو دیدیا، صحابہؓ نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسُول اللہ صلعم آپ نے فرمایا علم، اور کیا[1]

[1] اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلی، حقیقت میں حضرت عمرؓ تمام علوم میں خصوصاً علم سیاست اور تدبیر مدن میں تو اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے، یا اللہ اب بھی مسلمانوں میں ایک اور شخص حضرت عمرؓ کی طرح پیدا کر دے جو دشمنان اسلام کو مغلوب اور مقہور کر دے، حکیم سنائی حدیقہ میں لکھتے ہیں کہ آگ کا خواب میں دیکھنا غصہ کی دلیل ہے، پانی کا دیکھنا آنکھ کا نور ہے، خواب میں رونا خوشی کی دلیل ہے، غلام ہونا آزادی کی نشانی ہے، شطرنج اور چوسر کھیلنا جنگ فساد کا سبب ہے، شیریں اور صاف پانی حلال روزی ہے، گدلا پانی ناخوشی کی دلیل ہے، خاک دیکھنا خصوصاً کاشتکار کے لئے روزی کا باعث ہے، ہوا گرم ہو یا سرد رنج اور غم کی نشانی ہے، اگر معتدل طور سے بدن پر لگتی ہوئی دیکھے تو خوشی کا موجب ہے، مُرشد کو کوئی چیز دینا مال و اسباب تباہ ہونے کی نشانی ہے ہنسنا رنج و غم کی نشانی ہے، پانی پینا اور پیاس نہ بجھنا شوق علم کی دلیل ہے، طبلہ بجنا راز کا فاش ہونا بوق جنگ کی دلیل ہے، بیڑی میں گرفتاری شریعت کی پابندی باغ غذائے (باقی بر صفحہ ۴۵۴)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ٣٦٠. إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ.

٧٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ.

بَابٌ ٣٦١. الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

٧٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ

باب اگر دُودھ اعضاء اور ناخونوں سے پھوٹ نکلے تو کیا تعبیر ہے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا اتنے میں دُودھ کا پیالہ میرے پاس لایا گیا میں نے اس کو پیا، یہاں تک کہ دُودھ کی تازگی میرے اعضاء کے کناروں سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دُودھ عمرؓ کو دے دیا، جو لوگ آپ کے گرد بیٹھے تھے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اس کی کیا تعبیر دیتے ہیں، فرمایا کہ علم اور کیا۔

باب خواب میں قمیص (کرتہ) دیکھنا

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابو امامہ بن سہل نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے سُنا، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں اور وہ کرتہ پہنے ہیں، کسی کا کرتہ چھاتیوں تک،

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵۳) روحانی ہے، میوہ بادشاہ سے فائدہ ہونا۔ ہاتھ کا لمبا ہونا، سخاوت ہے۔ ہاتھ کا چھوٹا ہونا، بخل ہے۔ سیدھا ہاتھ فرزند ہے۔ بایاں ہاتھ، دختر ہے۔ انگلیاں، اولاد، آنت، ماں باپ۔ سینہ اور پستان، خزانہ۔ اسی طرح پیٹ جگر اور دل بھی خزانہ۔ ساق اور زانو، رنج اور تکلیف مغز، پوشیدہ مال۔ پہلو، عورت۔ عضو تناسل، فرزند۔ ہاتھ دھونا، نا امید ہونا۔ ناچنا، بے شرمی، ننگی کرچھ۔ جہاز، خادم۔ بربط بجانا، جوڑو کرنا کشتی کرنا، کسی کو ستانا۔ دوا کھانا، بیماری سے نجات۔ خوشبو لگانا، خوشی ہونا۔ خوشبو اس کے بدن یا کپڑے سے چھڑانا۔ رنج اور غم۔ دھواں، نقصان، بیماری، خوشبو نئے کپڑے موت ہے۔ کشتی میں ناچنا، غرق ہونا۔ قید میں ناچنا، رہائی۔ بدن سے خون بہنا، حلال مال پانا۔ اگر زخم نہ ہو زخم دیکھے، تو تکلیف مغلسی۔ عورت کا شرمگاہ سے خون بہتے دیکھنا، حمل ساقط ہونا۔ کھجور کا شراب پی کر نشہ ہونا خرابی کی دلیل ہے۔ انگور کے شراب سے نشہ ہونا مال اور دولت ملنے کی دلیل ہے، دودھ، مال کا نفع، حلال روزی۔ پورانے کپڑے، رنج و غم۔ نئے کپڑے، دولت۔ گدھا، سستی و نادانی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَا أَوَّلْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

کسی کا اس سے بھی چھوٹا (یا اس سے بڑا) پھر عمرؓ میرے سامنے آئے، اُن کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ وہ اس کو گھسیٹ رہے تھے (زمین پر رُلتا جاتا تھا) صحابہؓ نے پوچھا، اس کی تعبیر آپ کیا دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا دینداری اور کیا۔

بَابٌ ۳۶۲ جَرُّ الْقَمِيْصِ فِي الْمَنَامِ۔

باب خواب میں کرتہ گھسیٹنا۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْتَرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنُ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا ہم کو ابوامامہ بن سہل نے خبر دی، انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ میں سو رہا تھا، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں، وہ کُرتے پہنے ہیں، بعضوں کے کرتے چھاتیوں تک، بعضوں کے اس سے بھی کم (یا زیادہ) اور عمرؓ جو سامنے لائے گئے ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ اس کو (زمین پر) گھسیٹ رہے تھے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی تعبیر آپ کیا دیتے ہیں فرمایا کہ دین اور کیا[1]

بَابٌ ۳۶۳ الْخُضْرُ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةُ الْخَضْرَاءُ۔

باب خواب میں سبزی یا سبز خواب دیکھنا

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا، کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے قرہ بن خالد نے انہوں محمد بن سیرین سے کہ قیس بن عباد نے کہا، میں لوگوں کے حلقے میں بیٹھا تھا، ان لوگوں میں سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر بھی تھے، اتنے میں عبداللہ بن سلام سامنے سے نکلے، لوگوں نے کہا یہ شخص بہشت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵۴) گھوڑا، عورت۔ اونٹ، سفر دور و دراز۔ گائے، ارزانی۔ شیر۔ دشمن غالب۔ ہاتھی بادشاہ مہیب۔ بکری، مال و دولت۔ ریچھ، مکار دشمن۔ آفتاب، بادشاہت۔ چاند، عورت۔ مریخ یا زحل، رنج اور غم۔ مشتری، وزیر۔ زہرہ، عیش و راحت واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ (حاشیہ صفحہ ھٰذا) [1] کرتہ بدن کو چھپاتا ہے، گرمی سردی سے بچاتا ہے، اسی طرح دین بھی روح کو بچاتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ۔

besturdubooks.wordpress.com

رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّهُمْ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّمَا رَاَيْتُ كَاَنَّمَا عَمُوْدٌ وُضِعَ فِيْ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيْهَا وَفِيْ رَاْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِيْ اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيْفُ فَقِيْلَ ارْقَهْ فَرَقِيْتُهٗ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔

بَابُ ۳٦۴ كَشْفِ الْمَرْاَةِ فِي الْمَنَامِ۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةِ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاكْشِفْهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ۔

بَابُ ۳٦۵ ثِيَابِ الْحَرِيْرِ فِي الْمَنَامِ

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ

والوں میں سے ہیں، میں نے لوگوں کی یہ بات اجاکر، عبداللہ بن سلام سے بیان کی، انہوں نے کہا سبحان اللہ! ان لوگوں کو جو بات معلوم نہیں اُس کو زبان سے نکالنا کیا ضرور تھا، اصل حقیقت یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جیسے ایک ہرے بھرے باغ میں ایک ستون کھڑا کیا گیا ہے اس کی چوٹی پر ایک کنڈہ لگا ہے اور نیچے ایک غلام کھڑا ہے، مجھ سے کہا گیا اس ستون پر چڑھ جا، میں چڑھ گیا اور اوپر جا کر کنڈا تھام لیا، پھر میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپؐ نے فرمایا عبداللہ بن سلام اس کنڈے کو مضبوط تھامے ہوئے مرے گا۔[1]

باب عورت کو کھول خواب میں دیکھنا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا کہ ایک شخص تجھ کو اُٹھائے ہوئے ہے (وہ حضرت جبریلؑ تھے) ایک ریشمی کپڑے میں اور کہہ رہا ہے یہ تمہاری بی بی ہے، میں نے کپڑا کھول کر جو دیکھا تو تُو نظر آئی، اُس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ کی یہی مرضی ہے تو ضرور پوری ہو گی۔[2]

باب خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا۔

ہم سے محمد (بن علاء یا بن سلام یا بن مثنیٰ) نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا

---

[1] یعنی ایمان پر اُن کا خاتمہ ہو گا، دُوسری روایت میں یوں ہے کہ باغ سے مراد اسلام ہے اور یہ کنڈا اسلام کا کنڈا ہے صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن سلام نے کہا، مجھ کو امید ہے کہ میں بہشت والوں میں سے ہونگا ۱۲ منہ رح [2] تو میرے نکاح میں دے گی ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ قَبْلَ اَنْ اَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ رَاَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقُلْتُ لَهٗ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ ثُمَّ اُرِيْتُكِ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقُلْتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تیرا نکاح ہونے سے پیشتر میں نے دوبار تجھ کو خواب میں دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ تجھ کو ایک ریشمی کپڑے میں لپیٹے اٹھائے ہوئے ہے، میں نے اس سے کہا کپڑا تو کھول اُس نے جو کھولا تو اندر تُو تھی، میں نے کہا یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو ضرور پورا ہوگا[۱] پھر (دوبارہ) تو مجھے خواب میں دکھائی گئی، میں کیا دیکھتا ہوں (کہ ایک فرشتہ) تجھ کو ایک ریشمی کپڑے میں لپیٹے اٹھائے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا کپڑا کھول، اُس نے جو کھولا تو اندر تو تھی، میں نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے ضرور پورا ہوگا۔

بَابُ ٣٦٦ الْمَفَاتِيْحِ فِي الْيَدِ۔

باب خواب میں کنجیوں کا ہاتھ میں دیکھنا

٧٠٩ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبَلَغَنِيْ اَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ اَنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ الْاُمُوْرَ الْكَثِيْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهٗ فِي الْاَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْاَمْرَيْنِ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ مجھ کو ایسی باتیں دی گئیں جن کے الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہیں، اور میرا رُعب دشمنوں کے دل میں ڈال کر میری مدد کی گئی، اور ایک بار میں سو رہا تھا، اتنے میں زمین کے خزانوں کے کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں محمد بن مسلم زہری (یا امام بخاری) نے کہا مجھ کو یہ بات پہنچی کہ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ اگلے زمانہ میں بہت سی باتیں جو اُوپر کتابوں میں لکھی جاتی تھیں وہ اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو باتوں میں آپ کے لیے جمع کر دیں[۲]

---

[۱] لفظی ترجمہ یوں ہے کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کریگا، مگر مطلب وہی ہے جو ہم نے ترجمہ میں لکھا، کیونکہ آپ کو اس خواب کے اللہ کی طرف سے ہونے میں کچھ شک نہ تھی، پیغمبروں کا خواب وحی ہوتا ہے ١٢ منہ [۲] جوامع الکلم سے قرآن اور حدیث دونوں مراد ہو سکتے ہیں، کنجیاں ہاتھ میں رکھی جانا اگر خواب میں دیکھے تو اس کی یہی تعبیر ہے کہ بادشاہت اور حکومت ملے گی، اگر یہ دیکھے کہ کنجی سے ایک دروازہ کھولا تب اس کی حاجت کسی صاحب قوت کی امداد سے پوری ہوگی ١٢ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ٣٦٧ التَّعْلِيقِ بِالْعُرْوَةِ وَ الْحَلْقَةِ ۔

۱۰۷ ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ وَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ ۔

بَابٌ ٣٦٨ عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ ۔

باب کنڈے یا حلقے کو خواب میں پکڑ کر اس سے لٹک جانا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے دوسری سند اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاویہ عنبری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا ہم سے قیس بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سلام سے انہوں نے کہا میں نے خواب میں ایسا دیکھا جیسے میں ایک باغیچہ میں ہوں، اور اس کے بیچا بیچ ایک ستون گڑا ہوا ہے ستون کی چوٹی پر ایک کنڈا لگا ہے مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خادم آیا اُس نے میرا کپڑا اٹھایا میں چڑھ گیا، اور اوپر جا کر کنڈا مضبوط تھام لیا میں اس کو تھامے ہی تھا اسی اثنا میں آنکھ کھل گئی، یہ خواب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپؐ نے فرمایا، باغ تو اسلام کا باغ ہے اور ستون بھی اسلام کا ستون ہے، اور کنڈے سے مراد وہ مضبوط کنڈا ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى اور مرتے تک تو اسلام کو تھامے رہیگا۔

باب ڈیرے کا ستون تکیہ کے تلے دیکھنا ۱؎

۱؎ اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی، شاید اُن کی شرط پر نہ ملی ہوگی، اور انہوں نے اشارہ کیا اس حدیث کی طرف جس کو یعقوب بن سفیان اور طبرانی اور حاکم نے نکالا، اور کہا صحیح ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ دین کا ستون میرے سر کے تلے سے اٹھایا گیا، پس اس کو برابر دیکھتا رہا، آخر وہ شام کے ملک میں رکھا گیا، دیکھو جب فتنے اور فساد پیدا ہونگے تو ایمان شام کے ملک میں رہ جائیگا۔ دوسری روایت میں ہے میں نے معراج کی رات کو ایک سفید ستون جھنڈے کی طرح دیکھا جس کو فرشتے اٹھائے ہوئے تھے، میں نے پوچھا یہ کیا ہے، انہوں نے کہا عمود الکتاب یعنی دین کا ستون، اور ہم کو حکم ہے کہ شام کے ملک میں اس کو رکھیں۔ تیسری روایت میں ہے میں سو رہا تھا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ عمود الکتاب میرے تکیے کے تلے سے اُچک لیا گیا، میں سمجھا شاید اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر تجلی کی اور میں اس کو برابر دیکھتا رہا وہ ایک چمکتا نور تھا آخر شام کے ملک میں رکھا گیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۳۶۹ الْإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

بَابُ ۳۷۰ الْقَيْدِ فِي الْمَنَامِ۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَقُولُ هٰذِهِ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا

باب خواب میں سنگین ریشمی کپڑا دیکھنا، یا بہشت میں جانا۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے[1]۔ میں بہشت میں جس جگہ پر جانے کا قصد کرتا ہوں سو یہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا مجھ کو وہاں اُڑائے جاتا ہے میں نے یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہؓ سے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تیرا بھائی یا یوں فرمایا عبداللہ ایک نیک بخت آدمی ہے[2]

باب خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا۔

ہم سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے عوف بن ابی جمیل سے سُنا، کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (قیامت کا) زمانہ نزدیک آلگیگا یا جب دن رات برابر معتدل زمانہ ہوگا) تو مسلمان کا خواب بالکل جھوٹ نہ ہوگا (ہمیشہ سچ ہوگا) اور مسلمان کا خواب کیا ہے، نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے، محمد بن سیرین نے کہا (جو علم تعبیر کے بڑے عالم تھے) نبوت کا حصہ جھوٹ نہیں ہوسکتا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں[3] خواب تین طرح کے ہیں، ایک تو نفسانی خیالات[4] دوسرے شیطان کا ڈراوا[5]، تیسرے اللہ کی طرف سے خوش خبری، اب جو

---

۱ اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ ٹکڑا سنگین ریشمی کپڑے کا ٹکڑا تھا، مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں صاف یوں ہے کانما فی یدی قطعۃ استبرق ۱۲ منہ ۲ دوسری روایت میں یوں ہے، کہ عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا ہوتا، آپ کے یہ فرمانے کے بعد پھر عبداللہ نے تہجد پڑھنا شروع کیا اور عمر بھر پڑھتے رہے ۱۲ منہ ۳ ترمذی اور نسائی کی روایت میں یوں ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ ۴ جیسے کہتے ہیں بلی کے خواب میں چھیچھڑے ۱۲ منہ ۵ اسی میں احتلام بھی داخل ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَرَوَى قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْيَنُ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَا تَكُونُ الْأَغْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْنَاقِ۔

بَابُ ۳۷ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ

۱۳ا۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنَى

شخص ایسا خواب دیکھے جو اُس کو ناگوار ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور نیند سے اٹھ کر نماز پڑھے۔ محمد بن سیرین نے کہا ابوہریرہؓ خواب میں طوق کا گلے میں دیکھنا بُرا سمجھتے تھے[1] اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا اچھا سمجھتے تھے، لوگ کہتے تھے بیڑی کی تعبیر یہ ہے کہ دینداری میں مضبوط رہیگا، اور اس حدیث کو قتادہ اور یونس اور ہشام اور ابو ہلال (محمد بن سلیم) نے بھی ابن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[2] اور بعضوں نے ساری حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ[3] بیان کیا ہے[4] لیکن عوف اعرابی کی روایت زیادہ صاف ہے اور یونس نے اپنی روایت میں یوں کہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بیڑی کی یہ تعبیر آنحضرت صلعم سے منقول ہے[5] امام بخاری نے کہا اغلال یعنی طوق ہمیشہ گردنوں ہی میں ہوتے ہیں[6]

باب خواب میں پانی کا بہتا چشمہ دیکھنا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے اُنہوں نے ام علاء سے جو انہی کے خاندان کی ایک عورت تھی، (یعنی انصاری عورت) اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ کہتی تھیں کہ جب انصار نے مہاجرین پر قرعہ ڈالا[6] تو ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعون

---

[1] کیونکہ گلے میں طوق دوزخیوں کی نشانی ہے ۱۲ منہ رح [2] قتادہ کی روایت کو امام مسلم اور نسائی نے اور یونس کی روایت کو بزار نے مسند میں اور ہشام کی روایت کو امام احمد نے اور ابو ہلال کی روایت کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ رح [3] اس نے آنحضرتؐ کا فرمودہ الگ اور ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کا قول جداگانہ بیان کیا ہے جیسے اوپر گذرا ۱۲ منہ رح [4] انہوں نے اس کے رفع اور وقف میں شک کی ۱۲ منہ رح [5] جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم۔ امام بخاری نے یہ کہہ کر ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں اغلال ہاتھوں میں بھی ہوتے ہیں اور قرآن میں ہے وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ مغلول غل سے نکلا ہے، میں کہتا ہوں امام بخاری کا کلام قابل تسلیم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غلت ایدیہم اور شاید اغلال کا لفظ گردنوں سے خاص ہو، واللہ اعلم ۱۲ منہ [6] یعنی کون انصاری کس مہاجر کو اپنے گھر رکھے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى تُوُفِّيَ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكِ قُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللَّهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ۔

آئے وہ بیمار ہو گئے، ہم اُن کی تیمارداری کرتے رہے، یہاں تک کہ انہوں نے انتقال کیا، ہم نے اُن کو (غسل دیکر) کفن پہنایا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میری زبان سے یہ نکلا ابوالسائب (یہ عثمان کی کنیت تھی) تم پر اللہ کی رحمت ہے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت اور آبرو دی، یہ سُن کر آنحضرت صلعم نے پوچھا تجھ کو کہاں سے معلوم ہوا، میں نے کہا بیشک مجھ کو معلوم نہیں ہے، خدا کی قسم آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ عثمان تو مر گئے اور مجھ کو اللہ سے اُن کی بھلائی کی امید ہے (رہا یقین وہ تو نہیں ہے) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں لیکن یہ نہیں جانتا کہ مجھ کو کیا پیش آئیگا اور تم کو کیا پیش آنیوالا ہے، ام علاء نے کہا میں تو اب عثمان کے بعد اور کسی کی پاکی نہیں بیان کرنے کی (کیونکہ اللہ ہی جانتا ہے اس کا کیا حال ہے) ام علاء کہتی ہیں میں نے (خواب میں) دیکھا عثمان کے لئے ایک چشمہ بہ رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا یہ عثمان کا نیک عمل ہے جس کا ثواب ان کو مرنے کے بعد بھی مل رہا ہے [1]

بَابٌ ۷۲۳ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتَّى يَرْوَى النَّاسُ۔

باب خواب میں کنوئیں سے پانی کھینچنا، لوگوں کو سیراب کرنا۔

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کو ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہو گی۔

۱۴۷ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے کہا ہم سے نافع نے ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب میں) ایک کنوئیں پر تھا، پانی نکال رہا تھا اتنے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے کہتے ہیں یہ عثمان بہت مالدار آدمی تھے، شاید کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہوں، امام بخاریؒ اس حدیث کو یہاں اس لئے لائے ہیں کہ چشمے سے نیک عمل کی تعبیر ہوتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

بَابٌ ۳۷۳ نَزْعِ الذَّنُوبِ وَالذَّنُوبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ۔

۷۱۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

۷۱۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

آن پہنچے، اور ابو بکرؓ نے ڈول لیا، ایک ۲ ڈو ڈول کھینچے، وہ بھی کمزوری کے ساتھ، اللہ ان کو بخشے، اس کے بعد خطاب کے بیٹے (یعنی عمرؓ) نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا، وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ہو کر چرسہ بن گیا (یعنی موٹھ کا ڈول) پھر میں نے تو ایسا شاہ زور آدمی لوگوں میں نہیں دیکھا جو اُن کا سا کام کرے، (اتنا پانی کھینچا اور پلایا) کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو خوب پلا کر بٹھانے کی جگہ میں لے گئے [1]

باب کمزوری کے ساتھ کنوئیں سے ایک یا دو ڈول کھینچنا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو آپ نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کے متعلق دیکھا تھا آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) لوگ ایک کنوئیں پر جمع ہیں پہلے ابو بکرؓ کھڑے ہوئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ، اللہ انکو بخشے، پھر خطاب کا بیٹا عمرؓ کھڑا ہوا (اُس نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا) وہ ڈول (بڑا ہو کر) چرسہ ہو گیا میں نے تو لوگوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو انکا سا کام کرتا ہو (اتنا پانی کھینچا) کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر تھانوں میں لیگئے

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو

---

[1] یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی بڑی دلیل ہے، اس میں یہ اشارہ ہے کہ ابو بکر صدیقؓ کی خلافت ایک یا دو سال رہے گی، اس میں بھی وہ جوش اور زور نہ ہوگا جو عمرؓ کی خلافت میں ہوگا، پھر ابو بکرؓ کے ہی ہاتھ سے عمرؓ کو خلافت پہنچے گی، وہ ایسے زور سے چلائیں گے کہ ماشاء اللہ سینکڑوں ملک فتح کر کے مسلمانوں کو مالا مال کر دیں گے، آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، حدیث سے یہ مقصود نہیں ہے کہ ابو بکرؓ کی خلافت میں کوئی نقص ہوگا یا اُن خود میں کوئی عیب ہوگا، مگر مطلب یہ ہے کہ ان کی خلافت تھوڑی مدت تک رہے گی، اور اس میں بڑی بڑی فتوحات بھی نہ ہوں گے۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا احسان سارے مسلمانوں کی گردنوں پر قیامت تک باقی ہے، مگر جو ناشکرا محسن کش ہو وہ حضرت عمرؓ کو (باقی بر صفحہ ۴۶۳)

besturdubooks.wordpress.com

أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

سعید بن مسیب نے خبر دی، اُن کو ابو ہریرہؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا کہ مَیں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر گیا ہوں وہاں ایک ڈول پڑا ہے جتنا اللہ کو منظور تھا مَیں نے اس میں سے پانی نکالا، پھر ابو قحافہ کے بیٹے (ابوبکر) نے وہ ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اللہ انکی مغفرت کرے، پھر کیا ہوا وہ ڈول بڑا ہو کر چرسہ ہو گیا، اور عمر نے اس کو سنبھالا، مَیں نے ان کا سا شاہ زور آدمی نہیں دیکھا جو اُن کی طرح پانی کھینچے، اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو سیراب کر کے اپنے اپنے تھانوں میں لے جا کر بٹھلا دیا[۱]

بَابُ ۲۷ الِاسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

باب خواب میں راحت لینا آرام کرنا

۱۷ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سُنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا میں ایک دفعہ سو رہا تھا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا مَیں ایک حوض پر ہوں، لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر آئے اور مجھ کو آرام دینے کے لئے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا[۲] اور دو ڈول کمزوری کے ساتھ (کنوئیں میں سے) نکالے (حوض میں ڈالے) اللہ انکو بخشے، اس کے بعد خطابؓ کے بیٹے آئے اور ابو بکرؓ کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶۲) بُرا کہیگا۔ باقی جس میں رتی برابر بھی عقل ہوگی اُن کا شکریہ عمر بھر کرتا رہے گا، رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ رح

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [۱] سبحان اللہ اس شہ زوری اور پہلوانی کا کیا کہنا اسلام کو وہ رونق دی کہ سارا زمانہ بے اختیار کہہ اُٹھا، ع

این کار از تو آید مرداں چنیں کنند۔ اور پھر فقط فتوحات نہیں بلکہ موافق اور مخالف سب پہ وہ دھاک کہ چوں کرنے کی مجال کسی کو نہیں ہوئی کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے دس برس خلافت کی اس دس برس کے عرصے میں شام اور مصر اور ایران اور عراق اور روم کے اکثر شہر فتح ہو گئے، چار ہزار بڑے بڑے شہر مع برکات ممالک محروسۂ اسلام میں شریک ہوئے، اور بے شمار خزانے اور اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے، سارے مسلمان مالا مال ہو گئے، سبحان اللہ! خلافت ہو تو ایسی ہو، اگر حضرت عمرؓ دس برس اور زندہ رہ جاتے تو یورپ اور افریقہ اور ایشیا سب کے صاف ہو جاتے اور ہر طرف اسلام ہی اسلام نظر آتا، مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایسی ہی تھی جو واقع ہوئی، ویفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید ۱۲ منہ رح [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ
وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ۔

بَابُ ۳۷۵ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا
نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ
فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ قُلْتُ
لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ
أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغَارُ

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ
بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ
لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِي
أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ
غَيْرَتِكَ قَالَ وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

بَابُ ۳۷۶ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ۔

ہاتھ سے ڈول لے لیا وہ برابر پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہوکر) چل دیے اور حوض سے لبالب پانی ابل رہا تھا

باب خواب میں محل دیکھنا۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا میں نے سوتے میں دیکھا میں بہشت میں ہوں اور ایک محل ہے اس کے ایک کونے میں ایک عورت وضو کر رہی ہے[۵۱] میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا حضرت عمرؓ کا یہ سنتے ہی میں پیٹھ موڑ کر وہاں سے چلتا ہوا مجھ کو عمرؓ کی غیرت کا خیال آیا ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے جو یہ سنا تو رو دیے کہنے لگے میرے ماں باپ یا رسول اللہ آپ پر صدقے ہوں بھلا میں آپ پر غیرت کروں گا[۵۲]

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر ابن سلیمان نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بہشت میں گیا (یعنے خواب میں) وہاں سونے کا ایک محل دیکھائی دیا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا قریش کے ایک شخص (یعنے حضرت عمرؓ) کا خطاب کے بیٹے میں جو اس محل کے اندر نہیں گیا تو تمہاری غیرت کا خیال کر کے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میں غیرت کروں گا[۵۳]

باب سوتے میں کسی کو وضو کرتے دیکھنا۔

۵۱ اس کا نام ام سلیم تھا وہ اس وقت تک زندہ تھی ۱۲ منہ ۔ ۵۲ آپ تو تمام مومنین کے ولی اور مثل والد بزرگوار کے ہیں دوسرے حضرت عمرؓ کی عزیز بیٹی حضرت حفصہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں، داماد اپنے بیٹے کی طرح عزیز ہوتا ہے اس پر کون غیرت کرتا ہے ۱۲ منہ ۔ ۵۳ آپ پر سے تو جان و مال، بی بیاں اولاد سب تصدق ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

besturdubooks.wordpress.com

۷۲۰ ۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَآئِمٌ رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَاِذَا امْرَاَۃٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِعُمَرَ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَہٗ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ وَقَالَ عَلَیْکَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغَارُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہا ابوہریرہؓ نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا سوتے میں مَیں نے دیکھا میں بہشت میں ہوں اور ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی ہے[۱] میں نے (فرشتوں سے) پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمرؓ کا مجھ کو اُن کی غیرت کا خیال آیا اور پیٹھ موڑ کر وہاں سے چلا آیا یہ سُن کر حضرت عمرؓ رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صدقے بھلا آپ پر میں غیرت کروں گا۔

بَابُ ۳۷۷ اَلطَّوَافِ بِالْکَعْبَۃِ فِی الْمَنَامِ۔

باب سوتے میں کعبے کا طواف کرتے دیکھنا

۷۲۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَآئِمٌ رَاَیْتُنِیْ اَطُوْفُ بِالْکَعْبَۃِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ بَیْنَ رَجُلَیْنِ یَنْطِفُ رَاْسُہٗ مَآءً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا ابْنُ مَرْیَمَ فَذَھَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِیْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا الدَّجَّالُ اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَھًا ابْنُ قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَۃَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی اُن کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں میں کعبے کا طواف کر رہا ہوں اور ایک شخص ہے گندمی رنگ سیدھے بال والا دو مردوں پر ٹیکا دیے اِس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ ہیں مریم کے بیٹے اُن کے بعد میں چلا اِدھر اُدھر دیکھا ایک اور شخص دیکھائی دیا سرخ رنگ موٹا گھونگھر بال والا داہنی آنکھ کانی اِس کی آنکھ ایسی جیسے پھولا انگور مَیں نے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ دجال ہے اِس کی صورت عبدالعزے بن قطن سے بہت ملتی تھی یہ عبدالعزے بنی مصطلق میں تھا جو خزاعہ قبیلے کی ایک شاخ ہے[۲]

---

[۱] وضو سے مراد ہاتھ پاؤں صاف کرنے کیلئے دھوتا ہے شرعی وضو مراد نہیں ہے کیونکہ بہشت عیش کا گھر ہے نہ عمل کا ۱۲ منہ رح (باقی بر صفحہ ۴۶۶)

بَابٌ ۳۷۸ اِذَا اَعْطٰى فَضْلَهٗ غَيْرَهٗ فِي النَّوْمِ۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَجْرِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلَهٗ عُمَرَ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

بَابٌ ۳۷۹ الْاَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّوْنَهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَاَنَا غُلَامٌ حَدِيْثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ اَنْ اَنْكِحَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ

باب سوتے میں اپنا بچا ہوا (دودھ) دوسرے شخص کو دینا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ہے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی اُن کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا اتنے میں دودھ کا پیالہ میرے سامنے لایا گیا میں نے اتنا پیا کہ دودھ کی تازگی (ہر رگ و پے میں جاری ہو گئی اُس کے بعد میں بچا ہوا دودھ عمر کو دیا صحابہ نے پوچھا آپ اِس کی کیا تعبیر دیتے ہیں فرمایا علم اور کیا ہے[۵]

باب سوتے میں آدمی اپنے تئیں بے ڈر دیکھے[۲]

مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے، کہا ہم سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے اصحاب میں سے کئی شخص خواب دیکھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے آپ جو اللہ کو منظور ہوتا ویسی تعبیر دیتے ان دونوں میں ایک کم سن لڑکا تھا اور میرا نکاح بھی نہیں ہوا تھا خانہ خدا ہی میرا گھر تھا (رات دن وہیں پڑا رہتا) میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا اگر تو بھی کچھ اچھا آدمی ہوتا تو ان لوگوں کی طرح تو بھی خواب دیکھتا، خیر ایک رات ایسا ہوا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶۵) [۲] بعضوں نے کہا ہے دجال مکہ میں جائیگا صرف مدینہ میں نہ جا سکیگا لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے مکہ اور مدینہ دونوں کو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے گا، اور حدیث کا مطلب وہی ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی دجال اپنی شوکت اور حکومت حاصل کرنے سے پیشتر مکہ میں جائیگا اور طواف کریگا، شاید وہ پہلے مسلمان ہوگا پھر مرتد ہو کر خدائی کا دعویٰ کرنے لگیگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] معلوم ہوا کہ حضرت عمر جہاں اور فضائل رکھتے تھے وہاں علم نبوی کے حامل بھی تھے، دوسری حدیث میں ہے اگر میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو عمرؓ پیغمبر ہوتے ۱۲ منہ
[۲] علمائے تعبیر نے کہا ہے اگر سوتے میں آدمی اپنے تئیں بے ڈر دیکھے تو ڈر پیدا ہوگا، اگر ڈرتا دیکھے تو امن سے رہیگا، غرض اسکی تعبیر بالعکس ہے ۱۲ منہ

لَوْكَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هٰؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِ بِي إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللّٰهَ اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تُرَاعَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تُكْثِرُ الصَّلٰوةَ فَانْطَلَقُوا بِي حَتّٰى وَقَفُوا بِي عَلٰى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ لَهُ قُرُونٌ كَقَرْنِ الْبِئْرِ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَأَرَى فِيهَا رِجَالًا مُعَلَّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رُءُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ۔

میں لیٹ رہا اور میں نے دعا کی، یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ مجھ میں کچھ بھلائی ہے تو مجھ کو بھی کوئی اچھا خواب دکھلا یہ دعا کر کے میں سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ دو فرشتے میرے پاس آئے، ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ایک گرز تھا، وہ مجھ کو دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے اور میں دونوں کے بیچ میں یہ دعا کر رہا تھا، الٰہی دوزخ سے تیری پناہ پھر میں نے دیکھا ایک اور فرشتہ آیا اُس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا گرز تھا، وہ کہنے لگا ڈر نہیں (کاہیکو ڈرتا ہے)، تُو تو اچھا آدمی ہے اگر نماز بہت پڑھا کرے، آخر یہ تینوں فرشتے مجھ کو دوزخ کے کنارے لیکر پہنچے، کیا دیکھتا ہوں کہ دوزخ ایک گول کنوئیں کی طرح ہے اس کے دونوں طرف منکے بنے ہیں[1] ہر دو منکوں کے بیچ میں ایک فرشتہ لوہے کا گرز ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا ہے، میں نے کچھ لوگ اُس کنوئیں میں ایسے بھی دیکھے جو اُلٹے (سر تلے پاؤں اوپر) زنجیروں میں لٹک رہے ہیں، ان میں بعضے آدمیوں کو میں نے پہچانا بھی جو قریش قبیلے کے تھے، پھر وہ تینوں فرشتے مجھ کو (دوزخ دکھلا کر) داہنی طرف لیگئے، میں نے یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہؓ سے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا عبد اللہ ایک نیک آدمی ہے (اگر رات کو تہجد پڑھتا ہوتا)۔ نافع کہتے ہیں عبد اللہ ابن عمر نے جب سے یہ خواب دیکھا تو وہ (نفل) نماز بہت پڑھا کرتے[2]

بَابُ الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ

باب خواب میں داہنی طرف لیجاتے دیکھنا

۴۲۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام

---

[1] جیسے کنوئیں پر ہوتے ہیں جن پر موٹھ کی لکڑی لگائی جاتی ہے ۱۲ منہ رح [2] دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ شب کو بہت کم سوتے اکثر رات عبادت اور تہجد گذاری میں صرف کرتے، سُبحان اللہ نماز ایسی ہی عبادت ہے جس کی وجہ سے دوزخ کا بچاؤ ہوتا ہے، خصوصًا شب کی نماز یہ وقت نہایت متبرک ہوتا ہے اکثر لوگ سوتے رہتے ہیں اور سکوت اور خاموشی کی وجہ سے نماز میں خوب مزہ آتا ہے، اہلحدیث بھائیو! میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ قیام شب کو ہرگز نہ چھوڑنا، تھوڑی یا بہت جو ہو سکے شب کو عبادت کرتے رہنا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ۔

بَابُ ۳۸۱ الْقَدَحِ فِي النَّوْمِ۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک نوجوان مجرد تھا، مسجد ہی میں رات بسر کرتا اور صحابہ میں سے جو کوئی کچھ خواب دیکھتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا، میں نے بھی یہ دعا کی کہ یا اللہ اگر میں تیرے نزدیک کچھ بھی اچھا شخص ہوں تو مجھ کو بھی ایک خواب دکھلا، جس کی تعبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمائیں، خیر میں (یہ دعا کر کے) سو رہا میں نے (خواب میں) دیکھا دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھ کو لے چلے، پھر ایک اور فرشتہ ملا وہ کہنے لگا کہ ڈر نہیں تو اچھا آدمی ہے یہ دونوں فرشتے مجھ کو دوزخ کی طرف لے گئے، کیا دیکھتا ہوں وہ گول اندارے کی طرح تہ بر تہ بنی ہوئی ہے، اس میں کچھ لوگ ایسے بھی میں نے دیکھے جن کو میں پہچانتا تھا، صبح کو یہ خواب میں نے ام المؤمنین حفصہؓ سے کہا، حفصہؓ کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیا آپ نے فرمایا کہ عبداللہ نیک بخت آدمی ہے، اگر رات کو بہت نماز پڑھتا ہوتا زہری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد عبداللہ رات کو بہت نماز پڑھا کرتے۔

باب خواب میں پیالہ دیکھنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، میں نے اس کو پیا پھر بچا ہوا دودھ عمرؓ کو دے دیا، صحابہؓ نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے، آپ نے فرمایا علم اور کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۳۸۲ اِذَا طَارَ الشَّیْءُ فِی الْمَنَامِ۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَیْدَةَ بْنِ نَشِیْطٍ قَالَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْیَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ ذَکَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ اَنَّهٗ وُضِعَ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَکَرِهْتُهُمَا فَاُذِنَ لِیْ فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِیُّ الَّذِیْ قَتَلَهٗ فَیْرُوْزُ بِالْیَمَنِ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلِمَةُ۔

باب خواب میں اُڑتے ہوئے دیکھنا[۱]

ہم سے سعید بن محمد نے بیان کیا کہ ہم یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انھوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے عبداللہ بن عبیدہ بن نشیط سے اُنھوں نے کہا، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خواب پوچھا جو آپ نے بیان کیا ہو، انھوں نے کہا مجھ سے یوں بیان کیا (یہ بیان کرنے والے ابوہریرہؓ تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ سونے کے دو کنگن میرے ہاتھ میں ڈالے گئے میں نے اُن کو بُرا جان کر کاٹ ڈالا پھر مجھ کو حکم ہوا، میں نے ان پر پھونک ماری وہ دونوں اُڑ گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ کی ہے کہ ان کنگنوں سے دو جھوٹے شخص مراد ہیں جو پیغمبری کا جھوٹا دعوےٰ کرکے، زور دینگے (اخیر میں ہارے جائیں گے اور تباہ ہونگے) عبیداللہ نے کہا۔ یہ دونوں جھوٹے ایک تو اسود عنسی تھا اس کو فیروز دیلمی نے یمن میں قتل کیا دوسرے مسیلمہ[۲]

باب ۳۸۳ اِذَا رَاٰی بَقَرًا تُنْحَرُ۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اُرَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّکَّةَ اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ

باب خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھے

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انھوں نے برید بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے، انھوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے راوی نے کہا، میں سمجھتا ہوں ابوموسیٰؓ نے یہ حدیث آنحضرتؐ سے نقل کی آپ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں مکہ سے ہجرت کرکے ایسے ملک میں گیا ہوں

۱؎ یعنی اس چیز کو جو اڑنے والی نہ ہو اہل تعبیر کہتے ہیں اگر کوئی شخص خواب میں اتنا اونچا اڑتے دیکھے کہ آسمان میں جاکر غائب ہو جائے، پھر نہ لوٹے تو اس کی تعبیر موت ہے، اگر لوٹ آئے تو بیماری سے چنگا ہو جائے گا، اگر جوڑا اُٹھے، تو سفر در پیش ہوگا، اور مرتبہ بلند ہوگا، اسی طرح اگر کوئی سیڑھی پر چڑھتا دیکھے اور چڑھ کر اُترے نہیں، تو اس کی تعبیر موت ہے، اگر اتر آئے تو بیماری کے بعد بچ جائے گا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲؎ کذاب بن حبیب حنفی یمامہ کا رہنے والا بڑا شعبدہ باز اس کو وحشی نے مارا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْهَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَّاللهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي أَتَانَا اللهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

بَابُ ۳۸۴ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

بَابُ ۳۸۵ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

جہاں کھجور کے درخت ہیں، میرا خیال یمامہ یا ہجر کی طرف گیا[۱] پھر (اللہ کا کرنا ایسا) وہ مدینہ نکلا، اور میں نے خواب میں گائے دیکھی[۲] اور یہ آواز سُنی کہ کوئی کہہ رہا ہے اللهُ خَيْرٌ (یعنی اللہ بہتر ہے) تو گائے سے مراد وہ مسلمان ہیں جو احد کے دن شہید ہوئے، اور خیر سے مراد وہ لوٹ کا مال ہے، اور سچائی کا بدلہ (ثواب) جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد ہم کو عنایت فرمایا۔

باب خواب میں پھونک مارتے دیکھنا

مجھ سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے وہ کہتے تھے یہ وہ حدیث ہے جو ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے ہم کو سُنائی، آپؐ نے فرمایا ہم مسلمان دنیا میں تو آخر میں آئے لیکن آخرت میں (دوسری امتوں سے) آگے ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانے میرے سامنے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ڈالے گئے، مجھے ناگوار گذرا اور رنج ہوا[۳] پھر مجھ کو حکم دیا گیا اُن پر پھونک مار، میں نے پھونکا تو دونوں اڑ گئے (غائب غلہ) ان کی تعبیر میں نے یہ کی کہ ان کنگنوں سے وہ دو جھوٹے شخص مراد ہیں جو میری دونوں طرف ہیں، میں اُنکے بیچ میں ہوں، ایک تو اسود بن کعب عنسی (صنعاء والا دوسرا (مسیلمہ کذاب) یمامہ والا۔

باب اگر خواب میں یہ دیکھے کہ ایک چیز کو ایک مقام سے نکال کر دوسری جگہ رکھا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے

---

[۱] یمامہ مکہ اور یمن کے بیچ میں ایک ملک ہے، وہاں ایک چھوکری تھی جو تین دن کے رستے سے سوار کو دیکھ لیتی، اس کا نام یمامہ تھا بستی اس کے نام سے موسوم ہو گئی، ہجر بحرین کا پائے تخت ہے یا یمن میں ایک شہر ہے ۱۲ منہ رح [۲] اس روایت میں اس کے ذبح ہونے کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا، جس کو امام احمد نے نکالا، اسمیں صاف یوں ہے بقراً تنحر تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی ۱۲ منہ
[۳] کیونکہ آپ کی شریعت میں مرد کو سونے کا زیور پہننا حرام تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؞

حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا۔

بَابُ ۳۸۶ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ۔

بَابُ ۳۸۷ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ

۳۷۱۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ۔

بَابُ ۳۸۸ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ۔

بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک کالی عورت پریشان سر مدینہ سے نکل گئی اور مہیعہ (جحفہ) میں جا کر کھڑی ہوئی[1] میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ مدینہ کی وبا جحفہ میں چلی گئی۔

باب کالی عورت کا خواب میں دیکھنا

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے انہوں نے (اپنے والد) عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو آپؐ نے مدینہ کے باب میں دیکھا تھا، آپؐ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک کالی عورت سر پریشان مدینہ سے نکل کر مہیعہ میں جا کر اتر گئی میں نے اس کی یہ تعبیر دی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ یعنی جحفہ میں پہنچی،

باب سر پریشان عورت خواب میں دیکھنا

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوبکرؓ بن ابی اویس نے کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک کالی عورت پریشان سر والی (خواب میں) دیکھی جو مدینہ سے نکل کر مہیعہ میں (یعنی جحفہ میں) جا کر اتری، میں نے اسکی تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وبا جحفہ میں پہنچی،

باب خواب میں تلوار ہلانا۔

[1] یہ مقام مدینہ سے چھ کوس پر ہے، وہاں اُس وقت یہودی لوگ رہا کرتے تھے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں وبا کا زور رہا کرتا تھا، آپ نے دعا فرمائی تو وبا مدینہ سے جاتی رہی، اور جحفہ میں جا کر جم گئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَا أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ۔

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ تلوار ہلا رہا ہوں، ایک ہی ایکا وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، پھر دوبارہ جو ہلایا تو اچھی خاصی درست ہوگئی، اب ٹوٹنے کی تعبیر وہ ہوئی جو اُحد کے دن مسلمانوں پر آفت آئی (ستر مسلمان شہید ہوئے) اور درست ہو جانے کی تعبیر وہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد مکہ فتح کرا دیا مسلمانوں کا جتھا بڑھ گیا۔

بَاب ۳۸۹ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ۔

باب جھوٹا خواب بیان کرنے کی سزا

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ قَالَ سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاهُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص بن دیکھے (جھوٹ) خواب بیان کرے تو (قیامت کے دن) اس کو یہ حکم دیا جائیگا کہ دو گرہ دیکر جوڑے اور وہ جوڑ نہ سکے گا اس پر مار کھاتا رہیگا، اور جو شخص دوسرے لوگوں کی بات سننے کیلئے کان لگائے وہ اُس کا سننا پسند نہ کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے پھرتے ہوں[۱] تو قیامت کے دن اُس کے کانوں میں رانگا (سیسہ) پگھلا کر ڈالا جائے گا، اور جو شخص (کسی جاندار کی) صورت بنائے اُس پر عذاب ہوگا، اُس سے کہا جائیگا اب اس میں جان بھی ڈال، وہ ڈال نہ سکیگا، سفیان نے کہا ایوب نے ہم سے یہ حدیث موصولاً بیان کی، اور قتیبہ بن سعید نے کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا جو شخص بن دیکھے جھوٹا خواب بیان کرے آخر حدیث تک (تو حدیث کو موقوفاً نقل کیا)

[۱] کہیں وہ ہماری بات سُن نہ لے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ هَاشِمِ الرُّمَّانِیِّ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی قَوْلَهٗ مَنْ صَوَّرَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَ مَنِ اسْتَمَعَ۔

اور شعبہ نے ابو ہاشم ربانی (یحییٰ بن دینار سے) روایت کی (اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا) کہا میں نے عکرمہ سے سنا کہ ابو ہریرہ کہتے تھے (یعنی انہی کا قول موقوفاً) جو شخص مورت بنائے جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے جو شخص کان لگا کر دوسرے لوگوں کی بات سُنے (یعنی یہی حدیث نقل کی)

۷۴۳۔ حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهٗ تَابَعَهٗ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهٗ

ہم سے اسحٰق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے جو شخص کان لگا کر دوسروں کی بات سُنے اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اور جو شخص مورت بنائے ایسی ہی حدیث نقل کی موقوفاً ابن عباس رضی سے) خالد حذاء کے اس حدیث کو ہشام بن حسان فردوسی نے بھی عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے موقوفاً روایت کیا[1]

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَى الْفِرَى اَنْ يُّرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار نے جو ابن عمر رضی کے غلام تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بہتانوں میں بڑا بہتان یہ ہے کہ جو خواب آنکھوں نے (نہ دیکھا ہو کہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔

بَابٌ ۳۹۰ اِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرْ بِهَا وَلَا يَذْكُرْهَا۔

باب جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ وَاَنَا كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَّا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد ربہ بن سعید سے کہا میں نے ابو سلمہ رضی سے سُنا وہ کہتے تھے میں ایک خواب دیکھتا اُس کے ڈر سے بیمار ہو جاتا ہوں میں نے ابو قتادہ سے سُنا وہ کہنے لگے میرا بھی یہی حال تھا کہ ایک خواب دیکھتا اس کے ڈر سے بیمار ہو جاتا یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے جب کوئی تم میں سے خواب دیکھے تو اُس شخص سے بیان کرے جو اپنا دوست ہو اور جب

---

[1] مگر اسمٰعیل نے اس کو رفع کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [2] حافظ نے کہا یہ روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

بِهٖ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلٰثًا وَّلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ۔

برا خواب دیکھے تو اس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے، اور تین بار (بائیں طرف) تھوتھو کرے اور کسی سے بیان نہ کرے، اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ۔

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اللہ کا شکر کرے اور (اپنے دوست سے) بیان کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو اس کی بدی سے اللہ کی پناہ مانگے، اور کسی سے بیان نہ کرے، اس کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

بَابُ ۲۹۱ مَنْ لَّمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ اِذَا لَمْ يُصِبْ۔

باب اگر پہلا تعبیر دینے والا غلط تعبیر دے تو اس کی تعبیر سے کچھ نہ ہوگا۔ ؎

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَاءِ فَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَعَلَا بِهٖ ثُمَّ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے ابن عباسؓ بیان کرتے تھے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کا ٹکڑا ہے اس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں کسی نے بہت لیا کسی نے کم، اتنے میں ایک رسی نمودار ہوئی جو آسمان سے زمین تک لگی ہوئی ہے، پہلے آپ آئے یا رسول اللہ اور اس رسی کو تھام کر اوپر چڑھ گئے، پھر ایک دوسرے شخص نے وہ رسی تھامی وہ بھی اوپر

؎ امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ انہوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواب کی تعبیر وہی ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنیوالا دے اسی طرح ابوداؤد اور ترمذی کی یہ حدیث کہ خواب پرندے کے سر پر ہے، جہاں تعبیر دی کہ واقع ہو گیا' ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلا تعبیر دینے والا علم تعبیر کا عالم ہو اور صحیح اور درست تعبیر دی، تب تعبیر اسی کے بیان کے موافق ہوگی، ورنہ جو شخص ٹھیک تعبیر دے اسکے موافق تعبیر ہوگی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْ قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

بَابُ ۹۲ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ [۳]

۷۳۹۔ حَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ

چلا گیا، پھر ایک تیسرے شخص نے تھامی وہ بھی اوپر چلا گیا، پھر ایک چوتھے شخص نے وہ رسی تھامی تو وہ ٹوٹ کر گر پڑی، لیکن پھر جڑ گئی (وہ بھی چڑھ گیا) یہ سن کر ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے خدا کی قسم اس کی تعبیر مجھے کہنے دیجئے، آپ ؐ نے فرمایا، اچھا کہو، انہوں نے کہا ابر کا ٹکڑا تو اسلام کا دین ہے اور شہد اور گھی جو اس میں سے ٹپکتا ہے اس سے مراد قرآن اور اس کی شیرینی ہے اب کوئی شخص بہت قرآن سیکھتا ہے کوئی کم، رہی رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکتی تھی اس سے مراد وہ سچا طریق ہے جس پر آپ ہیں آپ اسی پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھا لیگا۔ پھر آپ کے بعد ایک شخص اس طریق کو لیگا (جو آپ کا خلیفہ ہوگا) وہ بھی مرتے تک اس پر قائم رہیگا۔ پھر ایک اور شخص لیگا اس کا بھی یہی حال ہوگا، پھر ایک اور شخص لیگا تو اس کا معاملہ (خلافت کا) کٹ جائے گا پھر جڑ جائے گا[۱] تو وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ یا رسول اللہ! بتلائیے میں نے یہ صحیح تعبیر دی یا اس میں غلطی کی؟ آپ نے فرمایا تو نے کچھ صحیح تعبیر دی، کچھ غلط دی۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم بتلائیے میں نے کیا غلطی کی آپ نے فرمایا کہ قسم مت کھا[۲]

باب صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے[۳] تعبیر دینا جائز ہے

ہم سے ابو ہشام موسیٰ بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابو رجاء نے

[۱] یعنی کٹنے کے قریب ہو جائے گا۔ جب باغیوں نے حضرت عثمان کو بہت تنگ کیا تو اُن کے دل میں آیا تھا کہ خلافت سے دست بردار ہو جائیں، لیکن اُنہوں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا عثمان ؓ جو کرتہ اللہ نے تجھ کو پہنایا ہے اُس کو نہ اتاریو، انہوں نے بیدار ہو کر عزم صمیم کر لیا کہ مرتے تک خلافت سے دست بردار نہ ہونگے، اور صبر کیا آخر شہید ہوئے، رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ رح [۲] آپ نے ابوبکر صدیق کے قسم کھانے پر بھی اُن کی قسم سچی نہ کی حالانکہ دوسری حدیث میں قسم کے سچا کرنے کا حکم ہے، اس لئے کہ وہ حدیث اس موقع پر ہے جہاں قسم پوری کرنے میں کسی دینی قباحت کا اندیشہ نہ ہو، اور اس خواب کی تفصیل بیان کرنے میں بڑے بڑے اندیشے تھے۔ اس لئے آپ نے سکوت فرمانا مناسب سمجھا۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ صحابہ ؓ نے آپ کے چہرے پر ناراضی کا اثر پایا، کیونکہ اس خواب سے آپ کو رنج ہوا کہ ایک خلیفہ میرا آفتوں میں گرفتار ہوگا ۱۲ منہ رح [۳] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ وہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ عورت سے خواب بیان نہ کرنا چاہیئے، نہ سورج نکلنے سے پہلے اُن کا قول بے دلیل ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَآءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُصَّ وَاِنَّهٗ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ اِنَّهٗ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَاِنَّهُمَا قَالَا لِيَ انْطَلِقْ وَاِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ وَّاِذَا اٰخَرُ قَآئِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَّاِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ فَيَثْلَغُ رَاْسَهٗ فَيَتَهَدْهَدُ الْحَجَرُ هٰهُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَاْخُذُهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ قَالَ قَالَا لِيَ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّسْتَلْقٍ لِّقَفَاهُ وَاِذَا اٰخَرُ قَآئِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ وَّاِذَا هُوَ يَاْتِيْ اَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنَهٗ اِلٰى قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ اَبُوْرَجَآءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ

کہا ہم سے سمرہ بن جندبؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے پوچھا کرتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے، سمرہ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔ ایک دن صبح کے وقت[1] ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے، (جبریلؑ اور میکائیلؑ) دونوں نے مجھ کو اٹھایا، اور کہنے لگے چلو میں انکے ساتھ چلا، ایک آدمی پاس پہنچے جو کروٹ پر لیٹا ہے[2] اور ایک دوسرا شخص (فرشتہ) پتھر لئے ہوئے اُس کے سر پر کھڑا ہے، وہ کیا کرتا ہے جھک کر پتھر سے اُس کا سر کچل ڈالتا ہے، اور پتھر ڈھلک کر اُدھر آجاتا ہے وہ شخص (فرشتہ) پتھر کو سنبھالنے کے لیے جاتا ہے، اور جب پتھر لے کر آئے اس لیٹے ہوئے کا سر جڑ کر جیسے پہلے تھا ویسا ہی درست ہو جاتا ہے، پھر وہ پتھر مار کر اس کا سر کچلتا ہے (ایسا ہی برابر ہو رہا ہے) میں نے ان فرشتوں سے پوچھا سُبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں، انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی نہ پوچھو) خیر ہم (تینوں) پھر چلے، اور ایک شخص پر پہنچے جو چت لیٹا ہوا ہے اور اس کے پاس ایک اور شخص (فرشتہ) لوہے کی سنسی لیئے کھڑا ہے وہ کیا کرتا ہے اُس کے منہ کے ایک طرف جا کر اُس کا کَلّ پھڑا گدی تک پھاڑ ڈالتا اور نتھنی اور آنکھ کو بھی اسی طرح گدی تک چیر دیتا ہے عوف اعرابی نے کہا کبھی ابو رجا راوی نے اس حدیث میں بجائے فیشرشر کے فیشق کہا ہے (معنے ایک ہی ہے) پھر منہ کی دوسری طرف جا کر بھی ایسا ہی کرتا ہے[3] اور جب ایک طرف کا چیرتا ہے تو دوسری طرف کا بالکل درست ہو کر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے پھر اس کو چیرتا ہے تو یہ درست

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب سورج نکلنے سے پہلے صحابہؓ سے بیان کیا ۱۲ منہ رح [2] جریر کی روایت میں یوں ہے کہ چت لیٹا ہوا تھا ۱۲ منہ رح [3] گلپھڑا اور نتھنا اور آنکھ کی گدی تک چیر ڈالتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ
الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ
قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى
مِثْلِ التَّنُّوْرِ قَالَ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ فَاطَّلَعْنَا
فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا
هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا
أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قَالَ قُلْتُ
لَهُمَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ
انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ
حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ
وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَى
شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً
كَثِيرَةً وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا
يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ
الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا
فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا
رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَانِ قَالَ قَالَا لِي
انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا
عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا
أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ
يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا
هٰذَا قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ

ہو جاتا ہے (ایسا ہی برابر ہو رہا ہے) میں نے (اپنے ساتھ والے) فرشتوں سے پوچھا، سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں انہوں نے کہا! چلو چلو (ابھی کچھ مت پوچھو) خیر پھر ہم تینوں چلے ایک گھڑے پر پہنچے جو تندور کی طرح تھا۔ سمرہ بن جندب کہتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اس تندور میں غل اور شور ہو رہا تھا، ہم نے جو جھانک کر دیکھا تو اس میں مرد اور عورتیں ہیں لیکن سب ننگے (برہنہ) اور جب اُن کے نیچے سے آگ کی ڈیک (لپٹ) اُن پر آتی ہے تو وہ چلاتے ہیں، مَیں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم تینوں چلے اور ایک ندی پر پہنچے، سمرہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کا پانی خون کی طرح لال تھا اور ایک شخص اُس ندی میں تیر رہا تھا، ندی کے کنارے ایک اور شخص کھڑا تھا جس نے اپنے سامنے بہت سے پتھر اکٹھا کر رکھے تھے، یہ شخص جو ندی میں تیر رہا تھا تیرتے تیرتے اس کنارے والے شخص کے پاس آتا اور اپنا منہ کھول دیتا وہ اس کے منہ میں ایک پتھر دے دیتا تو پھر ندی میں چل دیتا پھر لوٹ کر آتا تو کنارے والا شخص ایک اور پتھر اُس کے منہ میں دیدیتا، غرض جب لوٹ کر آتا یہی ہوتا، مَیں نے اپنے ساتھ والے (فرشتوں سے پوچھا) یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم تینوں چلے، چلتے چلتے ایک نہایت بدصورت بدشکل مرد کے پاس پہنچے بہت ہی بد صورت جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو، وہ کیا کر رہا تھا آگ سلگا رہا تھا اور اُس کے گرد دوڑ رہا تھا، مَیں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم تینوں چلے، چلتے چلتے ایک بہت گھنے سبز باغیچے پر پہنچے

besturdubooks.wordpress.com

نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ
رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا
فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ
أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ
لَهُمَا مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا
لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا
فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ
رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ
قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا
فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ
بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا
بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا
فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ
مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ
كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا
فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ
مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ
فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ
رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ
عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ
قَالَا لِي هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ
مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا
قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ
قَالَا لِي هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ
لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ

اس میں ہمہ قسم کے پھول تھے، اس کے بیچا بیچ ایک لمبے قد کا آدمی
تھا، اتنا لمبا کہ مجھ کو اس کا سر دیکھنا مشکل ہو گیا، اور اس کے
گرداگرد بہت سے لڑکے جمع ہیں اتنے بہت لڑکے میں نے کبھی
نہیں دیکھے، میں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ لمبا
شخص کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں، انہوں نے کہا چلو چلو
(ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم تینوں چلے اور ایک بڑے باغ پر
پہنچے، ایسا بڑا اور عمدہ باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا میرے
ساتھ والے فرشتوں نے مجھ سے کہا، اس باغ میں ایک درخت
تھا، اس پر چڑھ جا ہم تینوں اس پر چڑھ گئے اور جاتے جاتے
ایک شہر پر پہنچے، جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا
تھا ہم نے اس شہر کے دروازے پر آکر دروازے کو کھلوایا
دروازہ کھولا گیا ہم اس کے اندر گئے وہاں ہم کو ایسے آدمی
ملے کہ ان کا آدھا دھڑ تو نہایت خوبصورت بہت ہی
خوبصورت جو تم نے کبھی دیکھا ہو۔ میرے ساتھ والے
فرشتوں نے ان سے کہا جاؤ اس ندی میں گر پڑو (غوطہ
لگاؤ) وہاں ایک اور ندی دکھائی دی جو عرض میں بہ رہی
تھی اُس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا غرض یہ آدمی اس
ندی میں کود پڑے پھر جو لوٹ کر ہمارے پاس آئے تو اُن کی
بدصورتی بالکل جاتی رہی اور اُن کا سارا دھڑ نہایت خوبصورت
ہو گیا اب میرے ساتھ والے فرشتے کہنے لگے یہ شہر
جنۃ العدن ہے (ہمیشہ رہنے کا باغ) اور یہی تمہارا مقام
ہے میری آنکھ جو اوپر اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں ایک محل
ہے سفید ابر کی طرح ان فرشتوں نے کہا یہ تمہارا
گھر ہے میں نے کہا اللہ تم کو برکت دے، مجھ کو چھوڑ
میں اپنے گھر میں جاؤں، انہوں نے کہا نہیں، ابھی تم اُس گھر

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

قَالَا اَمَّا الْاٰنَ فَلَا وَاَنْتَ دَاخِلُهٗ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ مُنْذُ اللَّیْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِیْ رَاَیْتُ قَالَ قَالَا لِیْ اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ یَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَیَرْفُضُهٗ وَیَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰی قَفَاهُ وَمَنْخِرُهٗ اِلٰی قَفَاهُ وَعَیْنُهٗ اِلٰی قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ یَغْدُوْ مِنْ بَیْتِهٖ فَیَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ الْعُرَاةُ الَّذِیْنَ فِیْ مِثْلِ بِنَآءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِیْ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یَسْبَحُ فِی النَّهَرِ وَیُلْقَمُ الْحَجَرَ فَاِنَّهٗ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِیْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِیْ عِنْدَ النَّارِ یَحُشُّهَا وَیَسْعٰی حَوْلَهَا فَاِنَّهٗ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِیْلُ الَّذِیْ فِی الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِیْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ

میں نہیں جا سکتے (تمہاری دنیا میں رہنے کی عمر ابھی باقی ہے) لیکن (عنقریب مرنے کے بعد) تم اس میں داخل ہو گے۔ میں نے کہا اچھا خیر اس رات کو میں نے جو عجیب عجیب باتیں دیکھیں ہیں اُن کی تو حقیقت بیان کرو، انہوں نے کہا ہاں اب ہم تم سے اُن کی حقیقت بیان کرتے ہیں پہلا شخص جو تم نے دیکھا جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جس نے دنیا میں قرآن سیکھ کر اس کو چھوڑ دیا تھا) فرض نماز کا وقت قضا ہو جاتا وہ سوتا پڑا رہتا۔ اور وہ شخص جس کے کلپھڑے اور نتھنے اور آنکھیں گدی تک چیرے جاتے تھے وہ دنیا میں کیا کرتا تھا، صبح کو گھر سے نکلتے ہی ایک جھوٹی خبر تراشتا (لوگوں سے کہتا) وہ خبر سارے جہان میں پھیل جاتی۔ اور ننگے مرد اور عورت جو تم نے تندور میں دیکھے، وہ زنا کرنے والے اور زنا کرنے والیاں ہیں۔ اور وہ شخص جو ندی میں تیر رہا تھا اس کے منہ میں پتھر دیئے جاتے تھے، یہ سود خوار ہے۔ اور وہ بدصورت شخص جو آگ سلگا رہا تھا اور اُس کے گرد دوڑ رہا تھا وہ دوزخ کا داروغہ ہے مالک نامی، لمبا شخص جو باغیچہ میں ملا تھا وہ ابراہیم علیہ السلام پیغمبر ہیں، اُن کے گرد وہ لوگ ہیں جو اسلام کی فطرت پر مرے (یعنی توحید پر) سمرہ کہتے ہیں بعضے مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اور مشرکوں کے بچے جو نا بالغ مرتے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں، آپؐ نے فرمایا ہاں مشرکوں کے بچے بھی[1] اب رہے وہ لوگ جن کا آدھا

[1] کیونکہ ہر ایک بچہ اسلام ہی کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر ماں باپ کے گمراہ کرنے سے وہ گمراہ ہو جاتا ہے اس لیے جو بچہ کمسنی میں مر جائے اس کا حکم وہی ہو گا جو مسلمانوں کی اولاد کا ہے، مشرکوں کی اولاد میں بہت اختلاف ہے کہ وہ کہاں ہیں گے اس حدیث (باقی آگے)

besturdubooks.wordpress.com

اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنًا وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحًا فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔	آدھا دھڑ خوبصورت تھا اور آدھا دھڑ بدصورت، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے (دنیا میں) اچھے اور بُرے سب طرح کے کام کیئے، اللہ تعالیٰ نے اُن کے قصور معاف کر دیئے [1]

(بقیہ حاشیہ سابقہ) سے تو نکلتا ہے کہ وہ بھی بہشتی ہیں اور قرین قیاس بھی یہی ہے کس لیئے کہ وہ بے قصور ہیں اور اسلامی فطرت پر پیدا ہوئے تھے، بعضوں نے کہا ان کا امتحان لیا جائیگا، بعضوں نے کہا اپنے ماں باپ کے ساتھ وہ بھی دوزخ میں رہیں گے واللہ اعلم ۱۲ منہ رح (حواشی متعلقہ صفحہ ھٰذا) [1] سبحان اللہ کیا کرم اور رحم ہے، صدقے اس کے کرم اور رحم کے، یا اللہ ہم کو اپنے ان غلاموں میں کر دے اور ہماری خطائیں معاف فرما، ہم تو اس لائق بھی نہیں کہ ان لوگوں میں گنے جائیں، سر سے پا تک ہم گناہوں میں مبتلا ہیں ہمارے پاس تو نیک عمل ایک بھی اس لائق نہیں ہے کہ تیری درگاہ میں پیش کیا جائے، مگر تو اپنی عنایت اور نوازش سے اگر قبول کرے تو یہ تیرا فضل اور احسان ہے، ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنا خواب کسی سے بیان کرے تو وہ یوں کہے خیر لنا وشر لاعدائنا یہ عبدالرزاق نے نکالا، اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن سند منقطع ہے، طبرانی اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے، کہ آپ صبح کی نماز پڑھ کر صحابہؓ سے پوچھتے تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک بار ابن زمل نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! میں نے دیکھا ہے، آپؐ نے فرمایا خیرًا تلقاہ وشرًا تتوقاہ وخیر لنا وشر لاعدائنا والحمد للہ رب العالمین۔ مگر اس کی سند ضعیف ہے، قسطلانی نے کہا تعبیر دینے والے کو چاہیئے کہ طلوع اور غروب آفتاب اور زوال کے وقت تعبیر نہ دے، اسی طرح رات کو، اور خواب اُس وقت اعتبار کے لائق ہوتا ہے جب آدمی راست گو ہو، اور داہنے کروٹ پر باوضو سوئے، اور سوتے وقت والشمس، واللیل، والتین، اور اخلاص اور معوذتین پڑھ لے اور یہ دعا پڑھ کر سوئے، اللّٰھم انی اعوذ بك من سیئ الاحلام واستجیر بك من تلاعب الشیطان فی الیقظۃ والمنام اللّٰھم انی اسألك رؤیا صالحۃ صادقۃ نافعۃ حافظۃ غیر منسیۃ اللّٰھم ارنی فی منامی ما احب اور عورت اور دشمن اور جاہل سے اپنا خواب بیان نہ کرے بلکہ ایسے شخص سے تعبیر پوچھے جو دیندار عالم پرہیزگار اور راز دار ہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعیٰ فیہ ولوالدیھم اجمعین

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اللہ کے فضل سے اٹھائیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب اُس کے فضل و کرم کے بھروسے پر انتیسواں پارہ

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

شروع ہوتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

انتیسواں پارہ ۲۹

کتاب الفتن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

باب ۳۹۳ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں یہ فرمانا) کہ اُس فتنے[۱] سے بچو، جو ظالموں پر خاص نہیں رہتا بلکہ ظالم غیر ظالم عام و خاص سب اُس میں پس جاتے ہیں[۲]، اس کا بیان، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنی امت کو فتنوں سے ڈراتے تھے اُس کا ذکر۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلٰی حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ یَرِدُ عَلَيَّ فَیُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِّنْ دُوْنِي فَأَقُوْلُ أُمَّتِي فَیَقُوْلُ لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَی الْقَهْقَرٰی قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ نَّرْجِعَ عَلٰی أَعْقَابِنَا،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن سری نے کہا ہم سے نافع بن عمر نے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے، اُنہوں نے کہا کہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی، آپ فرماتے تھے (کہ قیامت کے دن) میں اپنے حوض پر ہونگا اتنے میں کچھ لوگ میرے پاس آنے پائیں گے، اُن کو فرشتے گرفتار کر لیں گے، میں کہوں گا یہ تو میری اُمت کے لوگ ہیں[۳]، جواب ملے گا تم نہیں جانتے کہ یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے[۴] ابن ابی ملیکہ (اس حدیث کو روایت کرکے) یوں دُعا کرتے یا اللہ ہم ایڑیوں کے بل لوٹ جانے

۱؎ فتنے سے مراد یہاں ہر ایک آفت ہے، دینی ہو یا دنیاوی، لغت میں فتنہ کے معنی سونے کو آگ میں تپانے کے ہیں تاکہ اُس کا کھرا یا کھوٹا پن معلوم ہو کبھی فتنہ عذاب کے معنی بھی آتا ہے جیسے اس آیت میں ذوقوا فتنتکم کبھی آزمانے کے معنی میں ۱۲ منہ رح

۲؎ یہاں فتنے سے مراد وہ گناہ ہے جسکی سزا عام ہوتی ہے مثلاً بُری باتوں کو دیکھ کر خاموش رہنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سستی اور مداہنت کرنا پھوٹ نا اتفاقی بدعت کا شیوع جہاد میں سُستی، امام احمد اور بزار نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے نکالا میں نے جنگ جمل کے دن زبیرؓ سے کہا تم ہی لوگوں نے تو حضرت عثمانؓ کو نہ بچایا وہ مارے گئے، اب اُنکے خون کا دعویٰ کرنے کے لئے آئے ہو، زبیرؓ نے کہا ہم نے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں یہ آیت پڑھی واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ اور ہم کو یہ گمان نہ تھا کہ ہم لوگ اس فتنے میں مبتلا ہونگے یہاں تک کہ جو ہونا تھا وہ ہوا یعنی اس بلا میں ہم لوگ خود گرفتار ہوئے ۱۲ منہ رح

۳؎ اُن کو آنے کیوں نہیں دیتے ۱۲ منہ

۴؎ یعنی اسلام سے مرتد ہو گئے، حافظ نے کہا اس صورت میں تو کوئی اشکال نہ ہو گا، اگر بدعتی یا دوسرے گنہگار مراد ہوں تو بھی ممکن ہے کہ اُس وقت حوض پر آنے سے روک دیئے جائیں، پھر آگے چل کر آپ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

أَوْ نُفْتَنَ۔

۶۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

۶۷۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا

اور فتنوں میں پڑنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تم لوگوں کا پیش خیمہ ہونگا، اور تم میں سے کچھ لوگ مجھ تک اٹھائے جائیں گے (میرے پاس لائے جائیں گے) جب میں انکو (پانی) دینے کیلئے جھکونگا تو وہ ہٹا دیئے جائیں گے، میں عرض کرونگا پروردگار! یہ تو میری (امت کے) لوگ ہیں، ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے کہ انہوں نے جو جو (دین میں) نئی باتیں تمہارے بعد نکالیں[۱]۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اسمیں سے پیئے گا اور جو اس میں پیئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور کچھ لوگ حوض پر ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں وہ مجھ کو پہچانتے ہیں[۲] پھر وہ (روک دیئے جائیں گے) مجھ میں اور اُن میں آڑ کر دی جائے گی۔ ابو حازم نے کہا نعمان بن ابی عیاش نے سنا میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کر رہا تھا پوچھا کیا تم نے سہل سے یہ حدیث اسی طرح سے سنی، میں نے کہا ہاں، نعمان نے کہا میں گواہی دیتا ہوں

[۱] معاذ اللہ دین میں نئی بات یعنی بدعت نکالنا کتنا بڑا گناہ ہے، ان بدعتیوں کو پہلے آنحضرت کے پاس لاکر پھر جو ہٹالے جائیں گے اس سے یہ مقصود ہوگا کہ انکو اور زیادہ رنج ہو جیسے کہتے ہیں سہ قسمت تو دیکھیے کہ کہاں ٹوٹی جا کمند۔ دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا۔ یا اس لیئے کہ دوسرے مسلمان انکا حال پراختلال اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ بدعت سے بھاگتے رہو، حضرت مجددؒ فرماتے ہیں میں کسی بدعت میں ظلمت اور تاریکی کے سوا مطلق نور نہیں پاتا۔ آنحضرت صلعم کی سنّت پر چلنا لازم کرلو اسمیں دین اور دنیا دونوں کے فائدے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ رحمہ [۲] یا جنکو میں پہچان لونگا وہ مجھ کو پہچان لیں گے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلَى اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهٗ يَزِيْدُ فِيْهِ قَالَ اِنَّهُمْ مِنِّىْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِىْ مَا بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِىْ۔

میں نے ابو سعید خدریؓ سے یہی حدیث سُنی ابو سعید اس میں اتنا بڑھاتے تھے آنحضرتؐ کہیں گے یہ لوگ تو میری امت کے ہیں ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں (دین میں) نکالیں[۵] اُس وقت میں کہوں گا جس شخص نے میرے بعد دین بدل ڈالا وہ دُور ہو دور ہو[۱]

بَابُ ۲۹۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِىْ اُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ عَلَى الْحَوْضِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (انصار سے) یوں فرمانا تم میرے بعد ایسے ایسے کام دیکھو گے جو تم کو بُرے لگیں گے

اور عبداللہ بن زید بن عامر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) یہ بھی فرمایا تم اِن کاموں پر حوض کوثر پر مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا[۲]

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِىْ اَثَرَةً وَّاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے (جو لوگ مستحق نہیں ہیں انکو تو حکومت ملے گی تم محروم رہو گے) اور ایسی باتیں جنکو تم برا (خلاف شرع) سمجھو گے یہ سُن کر صحابہؓ نے عرض کیا پھر (ایسے وقت میں) آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا اُس وقت کے حاکموں کو اُنکا حق ادا کردو (زکوٰۃ وغیرہ) اور تم اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو[۳]

---

[۱] معاذ اللہ آنحضرت صلعم کو بدعت کے نام سے نفرت ہے یہ سنتے ہی کہ ان لوگوں نے دین میں نئی باتیں نکالی تھیں، یا دین کی اصلی باتوں کو بدل کر دوسری باتیں اختیار کر لی تھیں، آپ کو غصہ آجائیگا یا تو پہلے شفقت تھی یا یوں ارشاد ہوگا، دُور ہو دُور ہو، مسلمانو! اس حدیث سے تم سمجھ سکتے ہو کہ ہمارے پیغمبر صاحبؐ کا دست شفقت کن مسلمانوں پر ہے، انہی مسلمانوں پر جو ہر بات میں سنت کی پیروی کرتے ہیں اور بدعت پر چلنے والے کتنی ہی نیکی اور عبادت کریں سب بیکار ہے، کس لیئے کہ جب آنحضرت ہی ناراض ہوئے تو ہم اپنی عبادت کو لیکر کیا کریں گے، چاٹیں گے یا خاک میں جھونکیں گے، ہم لوگوں کو تو یہ کوشش کرنا چاہیئے کہ اعتقاد اور عمل دونوں میں سلف صالحین یعنی صحابہ اور تابعین کے طریق پر رہیں اور پچھلے متکلمین میں جو نئی باتیں اعتقادات میں اور پچھلے فقہاء نے جو نئی باتیں اعمال میں نکالی ہیں ان سب کو دریا بتائیں ہم کو اپنے پیغمبرؐ کی عنایت اور شفقت درکار ہے ہمارے پیغمبر ہم سے راضی ہوں تو ہمارا بیڑا پار ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ رح [۲] یہ حدیث اوپر کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ رح [۳] یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ انکو انصاف اور حق کی توفیق دے، جیسے ثوری کی روایت میں ہے یا اللہ انکے بدل تم پر دوسرے حاکم جو عادل اور منصف ہوں مقرر کرے، مسلم اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ یا رسول اللہ ہم اُن سے لڑیں نہیں، آپ نے فرمایا نہیں جب وہ نماز پڑھتے رہیں، (بقیہ برصفحہ ۴۸۴) [۵] یا دین میں کیا کیا بدل ڈالا ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَرِهَ مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا فَلْیَصْبِرْ فَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ الْجَعْدِ اَبِیْ عُثْمٰنَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَصْبِرْ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِیْضٌ

ہم سے مسدد نے بیان کیا اُنہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے جعد صیرفی سے انہوں نے ابو رجاء عطاردی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص دین کے مقدمہ میں حاکم کی کوئی بات ناپسند کرے تو اس کو صبر کرنا چاہیے اس لیے کہ بادشاہ اسلام کی اطاعت سے اگر کوئی بالشت برابر باہر ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہو گی۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو عثمان جعد صیرفی سے کہا مجھ سے ابو رجاء بن ملحان نے بیان کیا کہا میں نے ابن عباسؓ سے سُنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بادشاہ سے ایسی بات دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہو تو صبر کرےؑ اس لیے کہ جو کوئی بالشت برابر بھی جماعت سے جدا ہو گیا اور اُسی حال مرا تو اُس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ نے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں بکیر بن عبداللہ اشج سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے انہوں نے کہا ہم عبادہ بن صامت پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۳) معلوم ہوا جب مسلمان حاکم نماز پڑھنا بھی چھوڑ دے تو پھر اس سے لڑنا اور اس کا خلاف کرنا درست ہو گیا، بے نمازی حاکم کی اطاعت ضرور نہیں ہے اس پر تمام اہل حدیث کا اتفاق ہے ۱۲ منہ رح (حواشی صفحہ هٰذا) لے حافظ نے کہا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا، اور کفر پر مریگا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جاہلیت والوں کا کوئی امام نہیں ہوتا، اسی طرح اُس کا بھی نہ ہو گا، دوسری روایت میں یوں ہے جو شخص جماعت سے بالشت برابر جُدا ہو گیا اُس نے اسلام کی رتی اپنی گردن سے نکال ڈالی، ابن بطال نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمان حاکم گو ظالم یا فاسق ہو اُس سے بغاوت کرنا درست نہیں، اور فقہائے نے اس پر اجماع کیا ہے کہ ظالم حاکم کے ساتھ رہ کر کافروں سے جہاد کرنا درست ہے اور اس کی اطاعت واجب ہے، البتہ اگر صریح کفر اختیار کرے تب اس کی اطاعت جائز نہیں بلکہ جس کو قدرت ہو اُس کو اُس پر جہاد کرنا واجب ہے۔ میں کہتا ہوں کہ امام حسین علیہ السلام نے جو یزید پر خروج کیا تو اوّل تو آپ نے اُس سے بیعت نہیں کی تھی اور اُس کی خلافت قبول نہیں کی تھی، دوسرے یزید نے وہ باتیں کرنی شروع کیں جو صراحةً کفر تھیں جیسے شراب اور زنا اور جمع بین الاختین کی حلت وغیرہ اور ایسی حالت میں اُس سے لڑنا اور اُس پر جہاد کرنا واجب تھا، اور امام نے جو کیا وہ بجا کیا، آپ نے دین اور شریعت کی حفاظت کیلئے اُس پر خروج کیا، اور اللہ کی راہ میں شہید ہوئے، درجات عالیہ حاصل کیئے ۱۲ منہ رح ؎۵ لڑائی اور بغاوت نہ کرے

قُلْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ حَدِّثْ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ۔

اللہ تمہارا بھلا کرے ہم سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو اللہ تم کو اُس کی وجہ سے فائدہ دے انہوں نے کہا ایسا ہوا (لیلۃ العقبہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلا بھیجا ہم نے آپ سے بیعت کی آپ نے بیعت میں ہم سے یہ اقرار لیا کہ خوشی اور ناخوشی تکلیف اور آسانی ہر حال میں آپ کا حکم سُنیں گے اور بجا لائیں گے گو ہماری حق تلفی ہو (ہم محروم کیے جائیں اور دوسروں کو عہدے اور خدمات ملیں) آپ نے یہ بھی اقرار لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے ہم اُس سے جھگڑا نہ کریں[1] البتہ جب تم علانیہ اُس کو کفر کرتے دیکھو تو اللہ کے پاس تم کو دلیل

۷۴۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے ایک شخص (خود اسید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص (عمرو بن عاص) کو حاکم بنا دیا اور مجھ کو حکومت نہیں دی آپ فرمایا تم (انصاری لوگ) میرے بعد اپنی حق تلفیاں دیکھو گے تو قیامت (کے دن) مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا۔

---

[1] امام احمد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے گو تم اپنے تئیں حکومت کا حق دار سمجھو جب بھی اس سے بر سر جنگ نہ چلو بلکہ حاکم وقت کی اطاعت کرو اس کا حکم سنو یہاں تک کہ اگر اللہ کو منظور ہے تو بن لڑے بھڑے تم کو حکومت مل جائے گی ابن حبان اور امام احمد کی روایت میں ہے گو یہ حاکم تمہارا مال کھالے تمہاری پیٹھ پر مار لگائے (یعنی جب بھی صبر کرو) ۱۲ منہ[2] اور اس سے لڑنے پر تم کو مواخذہ نہ ہوگا دوسری روایت میں یوں ہے جب تک وہ تم کو صاف اور صریح کفر کی بات کا تم کو نہ حکم دے تیسری روایت میں ہے جو حاکم اللہ کی نافرمانی کرے اُس کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے ابن ابی شیبہ کی روایت میں یوں ہے عجب تم پر ایسے لوگ حاکم ہونگے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم کریں گے جو تم نہیں پہچانتے اور ایسے کام کریں گے جن کو تم برا جانتے ہو تو ایسے حاکموں کی اطاعت کرنا تم کو ضرور نہیں یہ جو فرمایا اللہ کے پاس تم کو دلیل مل جائے گی یعنی اُس سے لڑنے اور اُس کی مخالفت کرنے کی سند تم کو مل جائے گی اس سے یہ نکلا یہ جب تک حاکم کے قول یا فعل کی کوئی تاویل شرعی ہو سکے اُس وقت تک اُس سے لڑنا یا اُس پر خروج کرنا جائز نہیں البتہ اگر صاف و صریح و شرع کے مخالف حکم دے اور قواعد اسلام کے برخلاف چلے جب تو اُس پر اعتراض کرنا اور اگر نہ مانے تو مقابلہ کرنا درست داؤدی نے کہا کہ اگر ظالم حاکم کا معزول کرنا بغیر فتنہ اور فساد کے ممکن ہو تب واجب ہے کہ وہ معزول کر دیا جائے ورنہ صبر کرنا چاہیے بعضوں نے کہا ابتداء فاسق کو حاکم بنانا درست نہیں اگر حکومت ملتے وقت عادل ہو پھر فاسق ہو جائے تو اُس پر خروج کرنے میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ خروج اُس وقت تک جائز نہیں جب تک علانیہ کفر نہ کرے اگر علانیہ کفر کی باتیں کرنے لگے اس وقت اُس کو معزول کرنا اور اُس سے لڑنا واجب ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۳۹۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ -

۴۸۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسَى هٰؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ -

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا چند بیوقوف چھوکروں[1] کی حکومت سے میری امت کی تباہی آئے گی -

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحیٰی بن سعید بن عمرو بن سعید نے کہا مجھ سے میرے دادا (سعید) نے بیان کیا میں مسجد نبوی میں مدینہ میں ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھا تھا اور مروان بھی وہیں تھا اتنے میں ابوہریرہؓ نے کہا میں نے پیغمبر صاحبؐ سے سنا جو سچے تھے اور اللہ نے اُن کو سچا کیا تھا آپ فرماتے تھے قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھ میری امت تباہ ہوگی مروان نے کہا اللہ اُن پر لعنت کرے چھوکروں کے ہاتھ سے ابوہریرہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو اُن کے نام بیان کردوں فلانے کے بیٹے فلانے کے بیٹے[2] عمرو بن یحیٰی کہتے ہیں میں اپنے دادا کے ساتھ مروان کی اولاد پاس جایا کرتا جب وہ شام کے ملک میں حاکم بن گئے تھے میرے دادا جب ان کم عمر لڑکوں کو دیکھتے تو کہتے شاید یہ چھوکرے بھی اُس حدیث میں داخل ہوں ہم لوگ کہتے تم جانو[3]

---

[1] چھوکروں کی حکومت خرابی اور بربادی کی جڑ ہے یہ خرابی اسلام میں یزید پلید کے زمانہ سے شروع ہوئی وہ کم بخت ایک کمسن چھوکرا تھا بوڑھے بوڑھے صحابہ اس وقت تک موجود تھے اسکو کسی قاعدے سے خلافت کا حق نہ تھا لیکن زور زبردستی حاکم بن بیٹھا آخر مسلمان پر وہ تباہی آئی کہ پناہ بخدا مسلمانوں کے سردار امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے جن سے اسلام کی زینت تھی اور مدینہ منورہ کی بے حرمتی ہوئی بہت سے صحابہ اور تابعین کو یزید کے لشکر نے مدینہ میں آن کر شہید کیا لعنۃ اللہ علی یزید و علی اتباعہ ۱۲ منہ [2] انہوں نے نام بنام ظالم حاکموں کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنے تھے مگر ڈر کی وجہ سے بیان نہیں کر سکتے تھے مروان خود ان چھوکروں میں داخل تھا گویا اُس نے اپنے اوپر لعنت کی کئی حدیثوں میں جن کو طبرانی وغیرہ نے نکالا یہ موجود ہے کہ آنحضرتؐ نے مروان کے باپ حاکم پر لعنت کی اور اسکی اولاد پر بھی لعنت کی ۱۲ منہ [3] شک کی وجہ یہ تھی کہ ابوہریرہؓ نے ان چھوکروں کے نام نہیں بیان کیے تھے۔ حافظ نے کہا اُن چھوکروں میں پہلا چھوکرہ یزید پلید تھا اور ابن ابی شیبہ نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نکالا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں چھوکروں کی حکومت سے اگر تم اُن کا کہنا مانو تو دین کی تباہی ہے اگر نہ سنو تو وہ تم کو تباہ کریں دوسری روایت میں ابن ابی شیبہ کے یوں ہے ابوہریرہؓ بازار میں چلتے چلتے یہ دعا کرتے یا اللہ ۶۰ھ ہجری مجھ کو مت دکھلانا چھوکروں کی حکومت ۶۰ھ ہجری میں یزید خلیفہ ہوا اور ابوہریرہ کی دعا قبول ہوئی وہ ایک سال پہلے دنیا سے گذر گئے تفتازانی نے کہا جس نے امام حسین کو قتل کیا یا آپ کے قتل کا حکم دیا یا آپ کے قتل کو جائز رکھا یا اُس سے خوش ہوا وہ بالاتفاق ملعون ہے اور یزید سے یہ باتیں بتواتر ثابت ہیں اس پر اور اس کے مددگاروں پر سب پر لعنت کی ۱۲ منہ ؎

besturdubooks.wordpress.com

باب ۳۹۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَآ أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ایک بلا سے جو نزدیک آن پہنچی عرب کی خرابی ہونے والی ہے۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے سُنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام حبیبہؓ سے انہوں نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن سے انہوں نے کہا ایک دِن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے سے جاگے آپ کا منہ گھبراہٹ کی وجہ سے سُرخ تھا فرمانے لگے لا الٰہ الا اللہ ایک بلا سے جو نزدیک آن پہنچی عرب کی خرابی ہونے والی ہے[1] آج یاجوج اور ماجوج کے روک کی دیوار میں اتنا روزن ہوگیا سفیان بن عیینہ نے نوّے یا سَو کا اشارہ کرکے بتلایا[2] ام المومنین زینب نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اچھے نیک لوگوں کے رہنے پر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے (خُدا کا عذاب اُترے گا) آپ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے گی[3]

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

---

[1] قسطلانی نے کہا اس بلا سے مراد وہ اختلاف ہے جو حضرت عثمانؓ کی اخیر خلافت میں ہوا یا وہ جنگ جو حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ میں ہوئی ۱۲ منہ [2] نوے کا اشارہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کے کلمے کی اور سو کا اشارہ بھی اسی کے قریب قریب ہے اسی وجہ سے شک ہوئی ۱۲ منہ۔ [3] برائی سے مراد زنا ہے یا اولاد زنا یا دوسرے فسق و فجور جب یاجوج ماجوج کی سد آنحضرت کے زمانہ میں اتنی کھل گئی تھی تو اب تک معلوم نہیں کتنی کھل گئی ہوگی اور ممکن ہے کہ گر کر برابر ہو یا پہاڑوں میں چھپ گئی ہو اور اسی وجہ سے جغرافیہ والوں کی نظر اس پر نہیں پڑی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ۔

علیہ وسلم مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے اور صحابہ سے پوچھا جو میں دیکھتا ہوں وہ تم دیکھتے ہو انہوں نے کہا نہیں یارسول اللہ آپ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں ٹپک رہے ہیں

بَابٌ ۳۹۷ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ۔

باب۔ فتنوں کا ظاہر ہونا[۱]۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّمَ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُوْنُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ جلدی گزرنے لگے گا[۲] اور نیک اعمال گھٹ جائیں گے (یا علم اٹھ جائے گا) اور بخیلی دلوں میں سما جائے اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے اور ہرج بہت ہوگی صحابہ نے پوچھا ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا قتل خونریزی اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ اور یونس اور لیث بن سعد اور زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) نے زہری سے روایت کیا انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۳]

[۱] مراد وہی فتنے ہیں جیسے قتل عثمانؓ جنگ صفین جنگ جمل واقع حرہ جو یزید کی حکومت میں ہوا قتل امام حسین علیہ السلام واقع کربلا قتل عبداللہ بن الزبیر مکہ کی بے حرمتی وغیرہ وغیرہ اب تک یہ فتنے مسلمانوں میں پائے گئے ۱۲ منہ [۲] یعنی لوگ عیش اور عشرت اور غفلت میں پڑ جائیں گے ان کو ایک سال ایسا گزرے گا جیسے ایک ماہ ایک ماہ ایسے جیسے ایک ہفتہ ایک ہفتہ جیسے ایک دن یا یہ مراد ہے کہ دن رات برابر ہو جائیں گے یا دن رات چھوٹے ہو جائیں گے گویا یہ بھی قیامت کی ایک نشانی یا شر اور فساد نزدیک آجائے گا کہ کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا یا دولتیں اور حکومتیں جلد جلد بدلنے اور گھٹنے لگیں گی یا عمریں چھوٹی ہو جائیں گی یا زمانہ میں سے برکت جاتی رہے گی جو کام اگلے لوگ ایک ماہ میں کرتے تھے وہ ایک سال میں بھی پورا نہ ہوگا ۱۲ منہ [۳] شعیب کی روایت کو امام بخاری نے کتاب الادب میں اور یونس کی روایت کو امام مسلم نے صحیح میں اور لیث کی روایت کو طبرانی نے معجم اوسط میں اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو بھی طبرانی نے معجم اوسط میں وصل کیا مطلب یہ ہے کہ ان چاروں نے معمر کا خلاف کیا انہوں نے زہری کا شیخ اس حدیث میں حمید کو بیان کیا اور امام بخاری نے دونوں طریقوں کو صحیح سمجھا جب تو ایک طریق یہاں بیان کیا اور ایک کتاب الادب میں کیونکہ احتمال ہے زہری نے اس حدیث کو سعید بن مسیب اور حمید دونوں سے سنا ہو ۱۲ منہ؛

besturdubooks.wordpress.com

۷۵۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوْسٰى فَقَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ تھا دونوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب کچھ پہلے ہی ایسے دن آئیں گے جن میں جہالت اُتر آئے گی اور (دین کا) علم اُٹھ جائے گا اور ہرج یعنے خون ریزی بہت ہوگی۔

۷۵۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ وَأَبُوْ مُوْسٰى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو وائل شقیق بن سلمہ نے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسیٰ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری ہرج حبشی زبان کا لفظ ہے اُس کا معنی خون ریزی

۷۵۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوْسٰى فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا میں عبداللہ اور ابو موسیٰ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسیٰؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے سنا پھر اس حدیث کی طرح بیان کیا ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

۷۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الْهَرْجِ يَزُوْلُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيْهَا الْجَهْلُ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے واصل بن حیان سے انہوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ نے ابو وائل نے کہا میں سمجھتا ہوں عبداللہ بن مسعودؓ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا قیامت کے سامنے ہرج (خون ریزی) کے دن آئیں گے (دین کا) علم مٹ جائے گا[1]

[1] اس طرح کہ دین کے عالم گذر جائیں گے اور جو لوگ باقی رہیں گے وہ ہمہ تن دنیا کمانے میں غرق ہونگے ان کو دینی علوم کا بالکل شوق ہی نہیں رہے گا۔ ہمارے زمانہ میں یہ آثار شروع ہو گئے ہیں ہزارہا بلکہ لاکھوں مسلمان اپنے بچوں کو صرف انگریزی تعلیم دلاتے ہیں قرآن و حدیث سے بقیہ بر صفحہ آئندہ

besturdubooks.wordpress.com

عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَعْلَمُ الْاَيَّامَ الَّتِیْ ذَكَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْوَهٗ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَآءٌ۔

ابوموسٰی نے کہا ہرج حبشی زبان میں خون ریزی کو کہتے ہیں اور ابوعوانہ (وضاح بن عبداللہ یشکری) نے عاصم سے روایت کی انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابوموسٰی اشعری سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا تم وہ دن جانتے ہو جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خون ریزی کے دن ہوں گے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بدترین لوگ وہ ہونگے جو قیامت قائم ہوتے وقت زندہ ہوں گے[1]

بَابُ ۳۹۸ لَا يَاْتِیْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ۔

باب ہر زمانہ کے بعد دوسرے زمانہ کا اُس سے بدتر آنا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِیْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے زبیر بن عدی سے انہوں نے کہا ہم انس بن مالکؓ کے پاس آئے ہم نے اُن سے حجاج بن یوسف (ظالم) کا شکوہ کیا جو جو مصیبتیں اُس کی طرف سے ہم کو پہنچ رہی تھیں انسؓ نے کہا ابھی صبر کرو اس کے بعد جو زمانہ آئے گا وہ اس سے بھی بدتر ہو گا اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے مل جاؤ گے میں نے یہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) بالکل بے بہرہ رکھتے ہیں الا ماشاء اللہ کچھ کچھ جو دین کے عالم رہ گئے ہیں قیامت کے قریب یہ بھی نہ رہیں گے علم دین کو محض بیکار سمجھ کر لوگ اُس کی تحصیل چھوڑ دینگے ۱۲منہ۔ حواشی صفحہ ہذا [1] کیونکہ اچھے لوگ قیامت سے پہلے اُٹھ جائیں گے جیسے امام مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا بھیجے گا جو حریر سے زیادہ ملائم ہوگی اُس کے لگتے ہی جس شخص کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہو گا وہ اُٹھ جائے گا دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت جب تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ایک حدیث میں ہے قیامت تک میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا تو اس سے یہ نکلتا ہے کہ قیامت اچھے لوگوں پر بھی ہو گی کیونکہ اس حدیث میں قیامت تک یہ مراد ہے کہ اس ہوا چلنے تک جس کے لگتے ہی ہر ایک مومن مر جائے گا اور کفار ہی دنیا میں رہ جائیں گے انہی پر قیامت آئے گی ۱۲ قسطلانی [2] اب یہ کبھی اعتراض نہ ہو گا کہ بعد کا زمانہ اگلے زمانہ سے بہتر ہو گا مثلاً کوئی بادشاہ عادل اور متبع شرع پیدا ہو گیا ہے جیسے عمر بن عبدالعزیز جن کا زمانہ حجاج کے بعد تھا وہ نہایت عادل اور متبع سنت تھے کیونکہ ایک آدھ شخص کے بعد عمدہ پیدا ہونے سے اُس زمانہ کی فضیلت اگلے زمانہ پر لازم نہیں آتی حجاج گو ظالم تھا مگر اُس کے زمانہ میں جتنے صحابہ اور تابعین زندہ تھے وہ عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں زندہ نہ تھے تو حجاج کا زمانہ عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ سے اچھا ہوا ۱۲منہ

besturdubooks.wordpress.com

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

باب ۲۹۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ہند بنت حارث فراسیہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت ایک رات جاگے گھبرائے ہوئے آپ فرما رہے تھے سبحان اللہ اس رات کو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خزانے اتارے (جو مسلمانوں کے ہاتھ آئے جیسے روم اور ایران کے خزانے) اور کیا کیا فتنے اور فسادات[1] اور حجرے والیوں (ازواج مطہرات) کو کون جگاتا ہے تاکہ (اٹھیں اور) تہجد پڑھیں، دیکھو بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں، لیکن آخرت میں ننگی (نیکیوں سے خالی) ہوں گی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص ہم مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے (یعنی مسلمانوں میں) سے نہیں ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے[2]۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

[1] جو دنیا میں آپ کی وفات کے بعد ہوئے ۱۲ منہ [2] بلکہ کافر ہے اگر مسلمان پر ہتھیار اٹھانا درست جانتا ہے اگر درست نہیں جانتا تو ہمارے طریق یعنی سنت پر نہیں ہے اس لیے کہ ایک امر حرام کا ارتکاب کرتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا۔

وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اُٹھائے وہ ہم میں سے (مسلمانوں میں سے) نہیں ہے۔

ہم سے محمد ابن یحیی ذہلی یا محمد بن رافع[۱] نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے کہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار نہ اٹھائے (گو کھیل ہی کے طور پر ہو) کیونکہ شاید شیطان اُس کے ہاتھ سے ہتھیار چلوا دے اور مسلمان کو مار کر وہ دوزخ کے گڑھے میں جا گرے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا ابو محمد (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) تم نے جابرؓ سے یہ حدیث سنی ہے وہ کہتے تھے مسجد میں ایک شخص (نام نامعلوم) تیر لے کر گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نوکیں تھام لے عمرو نے کہا ہاں میں نے سنی ہے[۲]۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے ایک شخص مسجد (نبوی) میں تیر لیے ہوا گذرا اُن کی نوکیں کھلی ہوئی تھیں آنحضرت نے یہ حکم دیا اُن کے پھلوں کو تھام لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کے چبھ جائیں۔

[۱] حافظ نے کہا احتمال ہے کہ یہ محمد بن رافع ہوں کیونکہ امام مسلم نے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے روایت کی عینی کی عقل جاتی رہی انہوں نے حافظ صاحب پر اعتراض جمایا کہ مسلم نے جو محمد بن رافع سے روایت کی یہ اس کو مستلزم نہیں ہے کہ بخاری نے بھی انہی سے روایت کی ہو ارے مرد آدمی حافظ نے یحتمل کا لفظ کہا اور اس کا قرینہ یہ بیان کیا کہ امام مسلم نے اس حدیث کو انہی کے واسطہ سے عبدالرزاق سے روایت کیا اور اکثر حدیثوں میں امام بخاری اور مسلم کے شیوخ متفق ہیں پھر اس میں استلزام کی بحث لانا کمال فہم کی دلیل ہے ۱۲ منہ

[۲] آپ نے نوکیں تھامنے کا اسی لیے حکم دیا ایسا نہ ہو کہ مسلمان کے لگ جائے اس کو زخم پہنچے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں تیر لے کر گذرے تو اس کی پیکان تھام لے یا یوں فرمایا اپنی ہتھیلی میں رکھ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اس سے تکلیف پہنچے [1]

بَابٌ ۴۰۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق ابووائل بن سلمہ نے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو بُرا کہنا گالی دینا گناہ ہے [2] اور اس سے بلا وجہ شرعی لڑنا کفر ہے [3]۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو واقد بن محمد نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے دیکھو میرے بعد کہیں ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔

---

[1] ہر ہتھیار کا یہی حکم ہے جس سے ایذا پہنچنے کا احتمال ہو حیدرآباد میں اکثر لوگ بندوقیں بھری ہوئی مسجد میں لے کر آتے ہیں ان کو اس بات سے باز رہنا چاہیے ۱۲ منہ [2] ایسا کرنے میں آدمی فاسق ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی کافر کا سا فعل ہے جیسے کافر مسلمانوں سے ناحق لڑتے ہیں ایسے ہی اس شخص نے بھی کیا گویا کافروں کی طرح عمل کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان سے لڑا وہ کافر ہو گیا ہے جیسے خارجیوں کا مذہب ہے اس لیے کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اور دونوں گروہوں کو مومن قرار دیا اور صحابہ نے آپس میں لڑائیاں کیں گو ایک طرف والے خطائے اجتہادی میں تھے مگر کسی نے ان کو کافر نہیں کہا خود حضرت علیؓ نے معاویہ والوں کے حق میں فرمایا اخواننا بغوا علینا۔ خارجی مردود مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو کر سارے مسلمانوں کو کافر قرار دینے لگے بس اپنے ہی تئیں مسلمان سمجھے اور پھر لطف یہ کہ ان خارجیوں ہی مردودوں نے مسلمانوں کے سردار جناب علیؓ کو قتل کیا امام حسین کو بھی انہوں ہی نے شہید کیا حضرت عائشہ اور حضرت عثمانؓ اور اجلائے صحابہ کو کافر قرار دیا کہو جب یہ لوگ کافر ہوئے تو تم کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ فَكَانَ كَذٰلِكَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ ابْنُ قُدَامَةَ قَالَ أَشْرِفُوا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے کہا ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوبکرہؓ سے اور محمد بن سیرین نے اِس حدیث کو اور ایک شخص (حمید بن عبدالرحمٰن) سے بھی سنا اور کہا وہ میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے افضل تھے[1] انہوں نے بھی ابوبکرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے (یوم النحر کو منیٰ میں) خطبہ سنایا اور فرمانے لگے تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے صحابہ نے کہا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے ابوبکرہ کہتے ہیں (آپ اتنی دیر خاموش رہے) کہ ہم سمجھے شاید آپ اس دن کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم لوگوں نے کہا بیشک یوم النحر ہے یارسولؐ اللہ آپ نے فرمایا اچھا یہ شہر کون سا شہر ہے کیا حرمت والا شہر (مکہ) نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یارسول اللہ حرمت والا شہر مکہ ہے آپ نے فرمایا پھر دیکھو تمہاری جان مال عزت آبرو بدن کے چمڑے ایک دوسرے پر اس طرح سے حرام ہیں جیسے اِس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں سُن لو میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا یا نہیں ہم نے کہا بے شک آپ نے پہنچا دیا اُس وقت آپ نے دعا کی یا اللہ گواہ رہیو اور فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرا یہ کہنا اُن لوگوں کو پہنچا دیں موجود نہیں ہیں[2] اس لیے کبھی ایسا ہوتا ہے جس کو کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ اُس بات کے سُننے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتا ہے محمد بن سیرین نے کہا آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا[3] اور آنحضرت نے یہ بھی فرمایا دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کہتے ہیں جب وہ

[1] کیونکہ یہ حمید بڑے زاہد اور عابد اور اولیا اللہ میں سے تھے ۱۲ منہ [2] یعنی دوسرے مسلمانوں کو جو اُس وقت وہاں حاضر نہ تھے اسی طرح اُن مسلمانوں کو جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے ۱۲ منہ [3] یعنی بعد کے لوگ جن کو حاضرین نے یہ حدیث پہنچائی اُن سے زیادہ حافظ نکلے اور انہوں نے اُس کو خوب یاد رکھا ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

عَلَىٰ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هٰذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ۔

وہ دن آیا جس دن عبداللہ بن عمرو حضرمی کو جاریہ بن قدامہ نے (ایک مکان میں گھیر کر) جلادیا تو جاریہ نے اپنے لشکر والوں سے کہا ذرا ابوبکرہ کو تو جھانکو (وہ کس خیال میں ہیں) انہوں نے کہا یہ ابوبکرہ موجود ہیں تم کو دیکھ رہے ہیں عبدالرحمٰن ابن ابی بکرہ کہتے ہیں مجھ سے میری والدہ (ہالہ بنت غلیظ) نے کہا ابوبکرہؓ نے کہا اگر یہ لوگ (یعنی جاریہ کے لشکر والے) میرے گھر میں بھی گھس آئیں (اور مجھ کو مارنے لگیں) تو بھی ایک بانس کی چھڑی ان پر نہیں چلانے کا[1]

۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

ہم سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے اپنے والد فضیل بن غزوان سے انہوں نے عکرمہ انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر مرتد نہ بن جانا۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ

ہم سے سلیمان بن حرب زادی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے میں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے سنا انہوں نے اپنے دادا جریر بن

[1] جب جاریہ کے لشکر والوں کی یہ گفتگو سنی کہ شاید ابوبکرہ ہتھیار سے مقابلہ کریں یا زبان سے برا بھلا کہیں تو ۱۲ منہ [2] چہ جائیکہ ہتھیار سے لڑوں کیوں کہ ابوبکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سن چکے تھے کہ مسلمان کو مارنا اس سے لڑنا کفر ہے عبداللہ بن عمرو حضرمی کا قصہ یہ ہے کہ وہ معاویہ کا بھیجا ہوا بصرے میں آیا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ بصرے والوں کو اغوا کر کے حضرت علی کا مخالف کروائے گویا امیر معاویہ کی یہ پولٹیکل چال تھی جب حضرت علی نے یہ سنا تو جاریہ بن قدامہ کو اس کی گرفتاری کے لیے روانہ کیا حضرمی ایک مکان میں چھپ گیا جاریہ نے اس کو گھیر کر مکان میں آگ لگادی اور حضرمی مکان سمیت جل کر خاک ہوگیا یہ واقعہ ۳۸ھ ہجری کا ہے اور ابن ابی شیبہ اور طبری نے نکالا کہ عبداللہ بن عباسؓ جو حضرت علی کی طرف سے بصرے کے حاکم تھے وہ وہاں سے نکلے اور زیاد بن سمیہ کو اپنا خلیفہ کر گئے اس وقت معاویہ نے موقع پاکر عبداللہ بن عمرو حضرمی کو بھیجا کہ جاکر بصرے پر قبضہ کرے وہ بنی تمیم کے محلہ میں اترا اور حضرت عثمان کے طرف دار جو لوگ تھے وہ اس کے شریک ہوگئے زیاد نے حضرت علی کو اس واقعہ کی خبر کی اور مدد چاہی حضرت علی نے پہلے اعین بن ضبیعہ ایک شخص کو روانہ کیا لیکن وہ دغا سے مار ڈالا گیا پھر جاریہ بن قدامہ کو بھیجا انہوں نے حضرمی کو اس کے چالیس یا ستر رفقاء سمیت ایک مکان میں گھیر لیا اور اس کو آگ لگادی اور اس کے ساتھی سب جل کر خاک ہوگئے چلو خس کم جہاں پاک ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وداع میں مجھ سے فرمایا ذرا لوگوں کو تو خاموش کر پھر فرمایا دیکھو میرے ایسا نہ کرنا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ۔

بَابٌ ۱۴۰ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ الْقَاعِدُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ۔

باب۔ آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ایک ایسا فتنہ نمود ہو گا جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے شخص سے بہتر ہو گا۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ اِبْرَاہِیْمُ وَحَدَّثَنِیْ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَہَا تَسْتَشْرِفْہُ فَمَنْ وَجَدَ فِیْہَا مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِہٖ۔

ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ابراہیم بن سعد نے کہا اور مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں سے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی فتنے ایسے ہوں گے جن میں بیٹھے رہنے والا شخص کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا جو شخص دور سے ان کو جھانکے گا وہ اس کو بھی سمیٹ لیں گے[1] اُس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اُس چلا جائے[2]

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے

[1] آفت میں مبتلا کر دیں گے[2] تاکہ ان فتنوں سے محفوظ رہے مراد وہ فتنہ ہے جو مسلمانوں میں آپس میں پیدا ہو اور یہ نا معلوم ہو سکے کہ حق کس کی طرف ہے ایسے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے بعضوں نے کہا اُس شہر سے ہجرت کر جائے جہاں ایسا فتنہ واقع ہو اگر وہ آفت میں مبتلا ہو جائے اور کوئی اس کو مارنے آئے تو صبر کرے مارا جائے پر مسلمان پر ہاتھ نہ اٹھائے بعضوں نے کہا اپنی جان یا مال کو بچا سکتا ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جب کوئی گروہ امام سے باغی ہو جائے تو امام کے ساتھ ہو کر اُس سے لڑنا جائز ہے جیسے حضرت علیؓ کی خلافت میں ہوا اور اکثر اکابر صحابہ نے اُنکے ساتھ ہو کر امیر معاویہ کے باغی گروہ سے مقابلہ کیا اور یہی حق ہے مگر بعضے صحابہ جیسے سعد و ابن عمرؓ اور ابوبکرہ دونوں فریق سے الگ ہو کر گھر میں بیٹھے رہے ۱۲ منہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ۔

باب ۴۰۲ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ لَّمْ يُسَمِّهٖ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَرَجْتُ بِسِلَاحِيْ لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ اُرِيْدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيْلَ فَهٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ يُّحَدِّثَانِيْ بِهٖ فَقَالَا اِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْحَسَنُ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ۔

خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی ایسے فتنہ ہوں گے جن میں بیٹھ رہنے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے جو شخص ان (فتنوں) کو جھانکے گا وہ ان میں مبتلا ہو جائے گا (ایسے وقت میں) جو شخص پناہ کی جگہ پاوے وہاں پناہ پکڑے۔

باب جب دو مسلمان تلواریں لیکر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایک شخص سے (جس کا نام نہیں لیا)[1] انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا میں فتنے کے زمانہ یعنی جنگ صفین وجنگ جمل میں اپنے ہتھیار لگا کر نکلا[2] رستے میں ابوبکرہ (صحابی) ملے انہوں نے پوچھا کہاں جاتے ہو میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی (یعنی حضرت علیؓ) کی مدد کو جاتا ہوں ابوبکرہ نے کہا (لوٹ جا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں تو دونوں دوزخی ہوں گے لوگوں نے پوچھا خیر جو قاتل ہو وہ تو دوزخی ہو گا مگر جو مارا گیا (یعنے مقتول) وہ کیوں دوزخی ہونے لگا آپ نے فرمایا نہیں وہ بھی دوزخی ہے وہ اپنے ساتھی کو مار ڈالنے کی نیت کر چکا تھا حماد بن زید کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے بیان کی میرا مطلب یہ تھا وہ خود[3] یہ حدیث مجھ سے بیان کریں انہوں نے کہا اس حدیث کو حسن بصری[4] نے احنف بن قیس سے روایت کیا انہوں نے ابوبکرہ سے

---

[1] یہ شخص عمرو بن عبید تھا معتزلہ کا سردار اہلحدیث نے حدیث کی روایت میں اس کو غیر معتبر قرار دیا ہے بعضوں نے کہا ہشام بن حسان فردوسی تھا ۱۲ منہ [2] تاکہ حضرت علی کا شریک ہوں ۱۲ منہ [3] تو ہتھیار لے کر احنف بن قیس نکلے تھے نہ حسن بصری [4] مطلب یہ ہے کہ عمرو بن عبید نے اپنی روایت میں غلطی کی جو احنف کا نام چھوڑ دیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۷۷۲ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا وَقَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے یہی حدیث نقل کی اور مؤمل بن ہشام نے کہا[1] ہم سے حماد بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب اور یونس اور ہشام اور معلی بن زیاد نے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے احنف بن قیس سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور معمر نے بھی اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا[2] اور بکار بن عبدالعزیز نے اس کو اپنے باپ سے انہوں نے ابوبکرہ سے روایت کیا (اس کو طبرانی نے وصل کیا[3]) اور غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (پھر ایسی ہی حدیث نقل کی[4]) اور سفیان ثوری نے بھی اس حدیث کو منصور بن معتمر سے[5] روایت کیا پر یہ روایت مرفوع نہیں ہے[6]۔

بَابٌ ۴۰۳ كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

باب جب کسی شخص کی امامت پر اتفاق نہ ہو تو لوگ کیا کریں

۷۷۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہا مجھ سے بسر بن عبیداللہ حضرمی نے بیان کیا انہوں نے ابوادریس خولانی سے سُنا انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلی باتوں سے پوچھا کرتے اور میں برائی (فتنے اور فساد)

---

[1] اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا اور امام احمد نے ۱۲ منہ [2] انہوں نے حسن سے انہوں نے احنف بن قیس سے اس کو مسلم اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] طبرانی کے الفاظ یہ ہیں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فتنۃ کائنۃ القاتل والمقتول فی النار المقتول قد اراد قتل القاتل ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد نے وصل کیا ان کے الفاظ یہ ہیں اذا التقی المسلمان حمل احدھما علی الآخر السلاح فھما علی جرف جھنم فاذا قتلہ وقعا فیہا جمیعا ترجمہ جب دو مسلمان بھڑ جائیں ایک دوسرے پر ہتھیار اُٹھائے تو دونوں دوزخ کے کنارے لگ گئے ہیں اگر خون ہو جائے یعنی دونوں میں سے کوئی مارا جائے تو دونوں دوزخ میں گر پڑیں گے ۱۲ منہ [5] انہوں نے ربعی سے انہوں ابوبکرہ سے ۱۲ منہ [6] بلکہ ابوبکرہ کا قول ہے اس کو نسائی نے نکالا اس لفظ سے اذا حمل الرجلان المسلمان السلاح احدھما علی الآخر فھما علی جرف جھنم فاذا قتل احدھما الآخر فھما فی النار ترجمہ وہی ہے جو امام احمد کی روایت کا اوپر گزرا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ
وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ
وَّشَرٍّ فَجَآءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ
هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ
بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ
دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ
يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ
وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ
مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ
جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ

کو پوچھا کرتا اس ڈر سے کہیں اُس میں گرفتار نہ ہو جاؤں (ایک دن)
میں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور خرابی میں گرفتار تھے
پھر اللہ تعالیٰ یہ بھلائی ہم پر لے کر آیا (اسلام کی توفیق دی) اب
اس بھلائی کے بعد کیا پھر برائی پیدا ہو گی آپ نے فرمایا ہاں میں نے
پوچھا پھر اس بُرائی کے بعد پھر بھلائی ہو گی آپ نے فرمایا ہاں مگر اُس
میں دھواں ہو گا[1] میں نے عرض کیا دھواں کیا بات آپ نے فرمایا ایسے
لوگ پیدا ہوں گے جو (پورا پورا) میری سُنت پر نہیں چلنے کے[2]
اُن کی کوئی کوئی بات اچھی ہو گی کوئی کوئی بُری خلاف شرع[3] میں نے
پوچھا پھر اس بھلائی کے بعد برائی ہو گی آپ نے فرمایا ہاں اس وقت
دوزخ کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں
گے جو کوئی اُن کی بات مانے گا بس اُس کو دوزخ میں جھونک دیں
گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن لوگوں کی صفت تو بیان

[1] یعنی خالص بھلائی نہ ہو گی ظلمت اور کدورت برائی کی بھی ملی ہو گی ۱۲ منہ [2] گو یہ ظاہر اسلام کا دعویٰ کریںگے ۱۲ منہ [3] محدثین نے کہا پہلی برائی سے وہ فتنے مراد ہیں جو حضرت عثمانؓ کے بعد ہوئے اور دوسری بھلائی سے عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور انکے بعد کا اس زمانہ میں کوئی خلیفہ عادل ہوتا متبع سُنت کوئی ظالم ہوتا بدعتی جیسے خلفاء عباسیہ میں مامون رشید بڑا ظالم اور اہل حدیث کا مخالف گذرا پھر متوکل علی اللہ اچھا گذرا اُس نے امام احمد کو قید سے مخلصی دی اور معتزلہ کی خوب سرکوبی کی بعضوں نے کہا پہلی بُرائی سے حضرت عثمان کا قتل دوسری بھلائی سے حضرت علیؓ کا زمانہ مراد ہے اور دھوئیں سے خارجیوں اور رافضیوں کے پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے اور دوسری بُرائی سے بنی امیہ کا زمانہ مراد ہے جب حضرت علیؓ کو برسر منبر برا کہا جاتا میں کہتا ہوں آنحضرت کی مراد اس حدیث سے واللہ اعلم یہ ہے کہ ایک زمانہ تک تو جو نقشہ میرے وقت میں ہے یہی چلتا رہے گا اور بھلائی قائم رہے گا یعنی لوگ کتاب و سنت کی پیروی کرتے رہیں گے جیسے ۳۰۰ھ ہجری تک رہا اس کے بعد برائی پیدا ہو گی یعنی لوگ تقلید شخصی میں گرفتار ہو کر کتاب و سُنت ہی سے بالکل منہ نہ موڑیں گے بلکہ قرآن و حدیث کی تحصیل ہی چھوڑ دیں گے قرآن و حدیث کے بدل دوسری کتابیں پڑھنے لگیں گے دین کے مسائل بعوض قرآن و حدیث کے اُن کتابوں سے نکالے جائیں گے جیسے شرح منہاج شرح لمعہ در مختار ہدایہ شامی طحطاوی قہستانی کیلانی وغیرہ سے پھر اس کے بعد ایک مدت دراز گذرنے پر لوگ ذرا قرآن و حدیث کی طرف مائل ہونگے اور تقلید شخصی کا بھنڈارہ پھوٹے گا یہ لوگ اہل حدیث کہلائیں گے ان میں بھلائی ہو گی مگر خالص بھلائی نہ ہو گی کچھ کچھ تقلید یا تعصب کی ظلمت اُن میں باقی رہے گی مثلاً دیکھو اس وقت میں جو ایک جماعت اہل حدیث کی کہلاتی ہے وہ باوجود دعویٰ اتباع سُنت کے کبھی کبھی اپنے علماء کے جیسے ابن تیمیہ شاہ ولی اللہ اور شوکانی اور مولانا اسمٰعیل شہید کے ایسے مقلد بن جاتے ہیں کہ ان کی رائے کے خلاف دلیل بیان کرنے والے کی دلیل نہیں سُنتے یہی ظلمت اور تاریکی ہے یا اگلے ائمہ دین جیسے امام ابو حنیفہ امام شافعی وغیرہ ہیں یا دوسرے اولیاء اللہ یا صوفیہ کرام ان کی توہین کرتے ہیں خیر ایک مدت گزرنے کے بعد پھر کچھ لوگ پیدا ہونگے جو صریح کفار ہوں گے لوگوں کو دوزخ کی طرف بلانے اُن میں بھلائی کا نام نہ ہو گا اس سے مراد نیچری اور چکڑالوی اور ندوانی اور قادیانی فرقے ہیں ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

فرمایئے (تاکہ ہم اُن کو پہچان لیں) آپ نے فرمایا یہ لوگ (بظاہر) تو ہماری جماعت (یعنی مسلمانوں میں سے ہوں گے ہماری ہی زبان بولیں گے (عربی، فارسی، اردو)[1] میں نے کہا یارسول اللہ اگر میں یہ زمانہ پاؤں تو کیا کروں آپ نے فرمایا ایسا کر مسلمانوں کی جماعت اور امام کے ساتھ رہ میں نے کہا اگر اس وقت جماعت نہ ہو اور نہ امام ہو[2] فرمایا تو پھر ایسا کر ان کل فرقوں سے الگ رہ (جنگل میں دور دراز چلا جا) اگر وہاں (کچھ کھانے کو نہ ملے) ایک درخت کی جڑ مرتے تک چباتا رہے (تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے)

بَابٌ ۴۰۴ مَنْ كَرِهَ اَنْ يُّكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ۔

باب مفسدوں اور ظالموں کی جماعت بڑھانا منع ہے[3]

۴۷ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ

ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے حیوہ بن شریح وغیرہ[4] نے کہا ہم سے ابوالاسود (محمد بن عبدالرحمٰن اسدی) نے

---

[1] اسلام اور مسلمانوں کی خیرخواہی اور اصلاح کا دم بھرینگے مگر درحقیقت منافق اور بدباطن اور بدخواہ اسلام ہونگے وہ کفار کا تقرب حاصل کرنے کے لیے درپردہ یہ چاہیں گے کہ دین اسلام کی بیخ کنی ہو جائے اور مسلمانوں میں جو کچھ رہی سہی اسلام کی عظمت باقی ہے وہ بھی نہ رہے ظاہراً اور باطناً ہر طرح نصاریٰ کے خیرخواہ بن جائیں اور معاشرت اور رسم و رواج اور ہر امر میں ان کی تقلید اختیار کریں گویا اپنی قوم کو محض فنا کر کے ایک دوسری قوم میں غرق ہو جائیں اتنا غرق ہوں کہ اپنی قوم کا کوئی نام و نشان بحز صفحہ تواریخ کے اور کہیں باقی نہ رہے سبحان اللہ اگر کوئی عاقل شخص ذرا بھی غور کرے تو یہ سمجھے گا کہ یہ لوگ مسلمانوں اور اسلام کے بہی خواہ نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے رہے سہے نام و نشان کو بھی دبانا چاہتے ہیں مسلمانوں کا خیرخواہ وہی شخص ہو سکتا ہے جو اسلام کے اصول اور اعتقادات کی مضبوطی میں کوشش کرے مسلمانوں کو عموماً قرآن اور حدیث اور مذہبی کتابیں پڑھنے پر مجبور کرے بالفرض اگر مسلمانوں نے اسلام کے اصول اور اعتقادات کو چھوڑ کر دنیا بھی کمائی اور مالدار بن گئے تو کیا فائدہ ہوا وہ مسلمان ہی نہ رہے مسلمان رہ کر دنیاوی ترقیات کریں تو اس کو اسلامی ترقی کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یعنے لوگوں میں اتفاق نہ ہو اور انہوں نے کسی کو بالاتفاق امام نہ بنایا ہو تو ایسی حالت میں کیا کروں حذیفہ نے جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی تھی ہمارے زمانہ میں وہی بات ہو رہی ہے مسلمانوں کا کوئی امام نہیں ہے جس کی بالاتفاق وہ اطاعت کریں اس کی بات مانیں ہر فرقہ نے مولویوں مرشدوں کو امام بنا رکھا ہے کوئی کسی کی نہیں سنتا ۱۲ منہ [3] یعنی ان کی جماعت میں جا کر شریک ہونا ان کی تعداد بڑھانا منع ہے ابویعلیٰ نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کی جو شخص کسی قوم کی جماعت کو بڑھائے وہ انہی میں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے کاموں سے راضی ہو وہ گویا خود وہ کام کر رہا ہے اس حدیث سے اہل بدعات اور فسق کی مجلسوں میں شریک ہونے کی اور ان کا شمار بڑھانے کی ممانعت نکلتی ہے گو یا آدمی اُنکے اعتقاد اور عمل میں شریک نہ ہو متاخرین علماء نے تو یہ لکھا ہے کہ جو کوئی کافروں یا مشرکوں یا میلے ٹھیلے جیسے ہولی دسہرہ دیوالی وغیرہ میں شریک ہو تماشا کے طور پر جائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے یعنی جورو نکاح سے باہر ہو جاتی ہے میں کہتا ہوں جو کوئی حال قال چراغاں عرس گانے بجانے کی محفل میں شریک ہو وہ بدعتیوں میں گنا جائے گا گو ان کاموں کو اچھا نہ جانتا ہو ۱۲ منہ [4] وغیرہ سے ابن لہیعہ مراد ہے وہ ضعیف ہے ۱۲ منہ ؔ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ۔

دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا ابوالاسود نے کہا مدینہ والوں کو بھی ایک فوج بھیجنے کا حکم دیا گیا[1] میرا بھی نام اُس فوج میں لکھا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا اُن سے بیان کیا تو انہوں نے مجھ کو اس فوج میں شریک ہونے سے سخت منع کیا اور کہنے لگے مجھ سے ابن عباس نے بیان کیا مشرکوں کے ساتھ کچھ مسلمان بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ان کی جماعت بڑھانے کے لیے نکلتے پھر (مسلمانوں کی طرف سے) تیر آکر ان کو لگتا یا تلوار کی ضرب پڑتی وہ مارے جاتے اُن کے شان میں اللہ نے (سورۂ نساء کی) یہ آیت اتاری جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے ہیں اور وہ گنہ گار ہیں اخیر آیت تک[2]۔

بَابٌ ۴۰۵ إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ

باب اگر خراب لوگوں میں (کوڑا کرکٹ میں) کوئی مسلمان رہ جائے تو کیا کرے

۶۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے زید بن وہب سے کہا ہم سے حذیفہ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک کا تو ظہور میں دیکھ چکا ہوں دوسری کے ظہور کا انتظار کر رہا ہوں آپ نے فرمایا ایمان داری آدمیوں کے دلوں کی جڑ پر اتاری (یعنی پیدائش سے دلوں میں ایمان ہوتا ہے) پھر انہوں نے قرآن سیکھا حدیث سیکھی (تو اس ایمانداری کو اور زور ہو گیا) اور آنحضرتؐ نے ہم سے اس ایمان داری کے اُٹھ جانے کا حال بیان کیا آپ فرمایا ایسا ہو گا ایک آدمی سو جائے گا پھر ایمان داری اُس کے دل سے اُٹھائی جائے گی اُس کا نشان ایک کالے داغ کی طرح رہ جائے گا پھر جو سوئے گا تو داری بھی

[1] یعنے عبداللہ بن زبیر کی خلافت میں شام والوں سے مقابلہ کرنے کے لیے ۱۲ منہ [2] مطلب عکرمہ کا یہ ہے کہ یہ مسلمان مسلمانوں سے لڑنے کے لیے نہیں نکلتے تھے بلکہ کافروں کی جماعت بڑھانے کے لیے تب بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو ظالم اور گنہ گار فرمایا بس اسی قیاس پر جو لشکر مسلمانوں سے لڑنے کے لیے نکلے گا وہ گنہ گار ہو گا گو اس کی نیت مسلمانوں سے جنگ کرنے کی نہ ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

ایمان داری اُٹھائی جائے گی اب اُس کا ایک ہلکا نشان آبلہ کے نشان کی طرح رہ جائے گا جیسے تو ایک انگارہ اپنے پاؤں پر پھرلے اور ایک آبلہ پھول آئے وہ پھولا دکھائی دیتا ہے مگر اُس کے اندر کچھ نہیں ہوتا اور (قیامت کے قریب) ایسا ہوگا لوگ خرید و فروخت کریں گے اُن میں کوئی ایمان دار نہیں ہونے کا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے فلاں قوم یا خاندان میں ایک شخص ایماندار ہے (اتنی ایمان داروں کی قلت ہوگی) اور کسی شخص کی نسبت یوں کہا جائے گا کیا عقل مند عمدہ بہادر آدمی ہے لیکن اُس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہوگا حذیفہ کہتے ہیں مجھ پر ایک زمانہ ایسا گذر چکا ہے جب مجھ کو کچھ پروانہ ہوتی تھی جس سے چاہوں خرید و فروخت (معاملہ) کروں[1] اگر میں جس سے معاملہ کرتا وہ مسلمان ہوتا تب تو اُس کا اسلام اُس کو مجبور کرتا وہ بے ایمانی نہ کر سکتا اگر نصرانی ہوتا تو اُس کے حاکم لوگ اُس کو دباتے ایمان داری پر مجبور کرتے مگر آج کے دِن (اس زمانہ میں) تو میں کسی سے معاملہ خرید و فروخت نہیں کرتا مگر فلاں فلاں آدمیوں سے[2]

بَابُ ۲۰۶ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ.

باب فتنے فساد کے وقت جنگل میں جا رہنا[3]

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے وہ حجاج بن یوسف (ظالم)[4] کے پاس گئے[5] تو حجاج کہنے لگا

[1] کیونکہ اس وقت اکثر لوگ ایمان دار تھے ۱۲ منہ [2] حذیفہ نے چند آدمیوں کا نام لیا جو اس زمانہ میں ایمانداری میں مشہور ہونگے یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی ہے [3] اگرچہ اس حدیث میں ترجمہ باب کی صراحت نہیں ہے مگر اشارۃً اُس سے مطلب نکلتا ہے اور ترجمہ باب صراحۃً ایک حدیث میں مذکور ہے جس کو ابن حبان نے ابوہریرہ سے نکالا اُس میں صاف یوں ہے تو کیا کرے گا جب ناقص کوڑا کرکٹ لوگوں میں رہ جائے گا پھر فرمایا ایسے وقت تو خاص اپنے نفس کی فکر کر اور عامہ خلائق کو اُنکے حال پر چھوڑ دے مگر یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر نہ تھی اس وجہ سے اُس کو نہ لا سکے ۱۲ منہ [4] یعنی جس شہر میں ہجرت کی ہو اُس کو چھوڑ کر جنگل میں جا کر رہ جانا آنحضرت کے زمانہ میں یہ امر حرام تھا مگر جس کو آپ نے اجازت دی اُسکے لیے جائز تھا بعضے نسخوں میں تعرب ہے غین معجمہ سے بعضوں میں تعزب زاء معجمہ سے صاحب مطالع نے کہا یہ غلط ہے اگر صحیح ہو تو تعزب کے معنے یہاں یہ ہونگے کہ دور ہونا لوگوں سے الگ رہنا ۱۲ منہ [5] جب حجاج حجاز کا حاکم بنا عبداللہ بن زبیر کو شہید کر کے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَاَةً وَوَلَدَتْ لَهٗ اَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتّٰى قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ۔

اکوع کے بیٹے تو (اسلام سے) ایڑیوں کے بل پھر گیا پھر جنگلی بن گیا[1] سلمہ بن اکوع نے کہا میں اسلام سے نہیں پھرا بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خاص اجازت دی جنگل[2] میں رہنے کی اور یزید بن ابی عبید سے مروی ہے جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو سلمہ بن اکوع مدینہ سے نکل کر جاکر ربذہ میں رہے اور وہاں ایک عورت سے نکاح کیا اُس سے اولاد بھی پیدا ہوئی سلمہ عمر بھر وہیں رہے مرنے سے چند[3] راتیں پہلے مدینہ میں آگئے (اور وہیں ان کا انتقال ہوا)

٦٦٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کیلئے سب سے بہتر مال یہ ہو گا کہ چند بکریاں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر چلا جائے اپنا دین فتنوں سے بچانے کو بھاگتا پھرے[4]۔

[1] حجاج مردود نہایت بے ادب اور گستاخ تھا اُس نے سلمہ کی صحابیت کا کچھ ادب نہیں کیا اور لگا اُن کو مرتد بنانے کہتے ہیں اُس مردود نے سلمہ بن اکوع کو قتل کرنا چاہا اور قتل کے لیے یہ بہانہ ڈھونڈا کہ تو نے پھر جنگل میں جاکر اپنی ہجرت توڑ دی اور مرتد ہو گیا طبرانی نے جابر بن سمرہ سے مرفوعاً نکالا جو شخص ہجرت کے بعد پھر جنگل میں جاکر رہ جائے (مدینہ چھوڑ دے) اس پر اللہ تعالیٰ اُسکی لعنت کی ہاں اگر فتنہ ہو تو اور بات ہے کیونکہ جنگل میں رہنا فتنہ میں رہنے سے بہتر ہے [2] منہ [5] جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہے وہیں ابوذر غفاری بھی جاکر رہ گئے تھے [3] منہ [3] حضرت عثمانؓ ۳۵ھ میں شہید ہوئے اور سلمہ اسی سنہ میں مدینہ سے نکل کر جاکر ربذہ میں رہ گئے ۷۴ ہجری میں انہوں نے مدینہ میں انتقال کیا تو چالیس برس کے قریب ربذہ ہی میں گذارے اور اخیر وقت مدینہ میں آگئے جہاں ہجرت کی تھی وہیں آن کر مرے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھیے سلمہ پر کہ رات کو اسی مقام پر مارا جہاں انہوں نے ہجرت کی تھی اور اپنے پیغمبر کے جوار میں دفن ہوئے سلمہؓ نے جو جو جانثاریاں آنحضرت کے ساتھ کی ہیں وہ حجاج کے باپ کو بھی نصیب نہیں ہوئیں بقول شخصے موچی کو عطر کی کیا قدر! اور المغازی میں اوپر گذر چکا کہ سلمہ نے اکیلے اتنے بہت ڈاکوؤں سے سب اونٹ چھڑا لیے اُن کے بھائی عامر بن اکوع جنگ خیبر میں شہید ہوئے اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہمارے پیادوں میں آج سلمہ سب سے بہتر ہے حجاج مردود کاہے کا مسلمان تھا اُس نے نہ صحابی ہونے کا خیال کیا نہ تابعی ہونے کا نہ بندگی نہ فضیلت نہ تقویٰ نہ پرہیزگاری کا ستر ہزار صحابہ اور تابعین کو ناحق قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو حرم مکہ جاکر شہید کیا پھر اُن کی لاش سولی پر لٹکتی ہوئی چھوڑ دی اسماء بنت ابی بکرؓ جو آنحضرت کی بڑی سالی تھیں اُن سے بے ادبی کی معاذ اللہ اسماء کو بھی قتل کرنا چاہتا تھا یہ عجب اسلام ہے ایسے سلام کو دور ہی سے سلام [4] منہ باقی صفحہ آئندہ پر

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا

باب فتنوں سے پناہ مانگنا۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات شروع کیے یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر ڈالا اُس وقت آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا لوگو تم مجھ سے جو بات (غیب کی) پوچھو وہ میں بیان کر دونگا انسؓ کہتے ہیں میں نے داہنے اور بائیں طرف جو دیکھا ہر شخص کو کپڑا لپیٹے روتا ہوا پایا (وہ ڈر گئے کہیں آپ کے غصّے کی وجہ سے اللہ کا عذاب نہ اترے) اتنے میں ایک شخص[۱] جس کو لوگ اُس کے باپ کے سوا ایک اور کا بیٹا کہا کرتے تھے اُس نے پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے اُس کے بعد حضرت عمرؓ اٹھے اور کہنے لگے[۲] ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے پیغمبر ہونے پر (دل سے) راضی اور خوشی ہیں اور فتنوں کی خرابی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح کوئی اچھی اور بری چیز نہیں دیکھی (اچھی تو بہشت اور بری دوزخ) بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویر مجھ کو دکھائی گئی میں نے دونوں کو اس دیوار یعنی محراب کی دیوار کے ادھر ہی دیکھ لیا[۳] قتادہ نے کہا یہ حدیث اس آیت کے ساتھ بیان کی جاتی ہے (جو سورۂ مائدہ میں ہے) یاایہا الذین آمنوا لاتسالوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اور عباس بن ولید نرسی نے کہا اس کو ابو نعیم نے تخرج میں وصل کیا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے اُن سے انسؓ نے یہی حدیث

---

[۴] معلوم ہوا فتنے کے وقت عزلت اور گوشہ گیری بہتر ہے اگر فتنہ کا ڈر نہ ہو اکثر علماء نے اختلاط کو افضل کہا ہے کیونکہ اُس میں جمعہ اور جماعت اور تعلیم اور تعلیم کا موقع ملتا ہے ۱۲ منہ [۱] قیس یا خارجہ یا عبداللہ ۱۲ منہ [۲] ہم کو آپ کے سچے پیغمبر ہونے میں کوئی شبہ نہیں ۱۲ منہ [۳] تصویر تو آسمان یا زمین یا پہاڑ کی ایک ذرا سی جگہ میں آسکتی ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ بہشت اور دوزخ اتنی بڑی ہو کر مجد میں کیونکر سمائیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ثم أسه في ثوبه يبكي وقال عائذا بالله من سوء الفتن او قال اعوذ بالله من سوء الفتن وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد و معتمر عن ابيه عن قتادة ان انسا حدثهم عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وقال عائذا بالله من شر الفتن۔

باب ٤٠ قول النبي صلى الله عليه وسلم الفتنة من قبل المشرق۔

٧٧٩۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا هشام بن يوسف عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قام الى جنب المنبر فقال الفتنة الفتنة ههنا من حيث يطلع قرن

بیان کی (جو اوپر گذری) انسؓ نے کہا ہر شخص کپڑے میں اپنا سر لپیٹے ہوئے رو رہا تھا اور فتنے سے اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں کہہ رہا تھا اعوذ باللہ من سوء الفتن[1] امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ اور معتمر بن سلیمان نے انہوں نے معتمر کے والد (سلیمان بن طرخان) سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا پھر یہی حدیث آنحضرتؐ سے نقل کی اس میں یوں ہے عائذا باللہ من شر الفتن (یعنے بجائے سوء کے شر کا لفظ ہے)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ فتنہ پورب کی طرف سے آئے گا[2]

مجھ سے عبداللہ بن سندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر کے پاس (یا منبر پر ترمذی) کھڑے ہوئے اور فرمایا دیکھو فتنہ ادھر سے آئے گا

[1] اس روایت کے لانے سے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ سعید کی روایت میں سوء ہی شک کے ساتھ مذکور ہے جتنے صحابہ وہاں موجود تھے سب رونے لگے کیونکہ ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ آنحضرتؐ بوجہ کثرت سوالات بالکل رنجیدہ ہو گئے ہیں اور آنحضرتؐ کا رنجیدہ ہونا خدا کے غضب کی نشانی ہے جب کثرت سوالات سے آپ کو غصہ آیا تو خیال کرنا چاہیئے کہ جو شخص آپ کے ارشاد سن کر اس پر عمل نہ کرے اور دوسرے چیلے چاپڑوں کی بات سنے اس پر آپ کا غصہ کس قدر ہوگا اور اس کو خدا کے غضب سے کتنا ڈرنا چاہیے میں اوپر لکھ چکا تھا کہ اہل ہند کی غفلت اور بے اعتنائی اور حدیث اور قرآن کو چھوڑ دینے کی سزا میں کئی سال سے ان پر طاعون کی بلا نازل ہوئی ہے معلوم نہیں آیندہ اور کیا عذاب اترتا ہے ابھی یہ پارہ ختم نہیں ہوا تھا یعنی ماہ صفر ۱۳۲۲ ہجری میں پنجاب سے خبر آئی کہ وہاں سخت زلزلہ ہوا اور ہزاروں لاکھوں مکانات تہ خاک ہو گئے صدہا ہزارہا آدمی مر گئے اور جو بچ رہے ہیں ان کی بھی حالت تباہ ہے نہ رہنے کو گھر نہ بیٹھنے کا ٹھکانا غرض اہل ہند کسی طرح خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور تعصب اور ناحق شناسی نہیں چھوڑ دیتے معلوم نہیں آئندہ اور کیا کیا عذاب آنے والے ہیں یا اللہ سچے مسلمانوں پر رحم کر اور ان کو ان عذابوں سے بچا لے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

[2] مدینہ کے پورب کی طرف نجد، عراق، عرب اور ایران اور ہند یہ سب ممالک واقع ہیں قیامت کے قریب انہی ملکوں میں سے فتنہ شروع ہوگا اور اب تک بھی اکثر فتنے اسی سمت سے اٹھے ہیں بڑا فتنہ تاتاریوں کا تھا جنہوں نے خلافت اسلامی کو درہم برہم کر دیا اور ہزارہا مسلمانوں کو قتل کیا بغداد کو جو اسلام کا دار السلطنت تھا خراب اور برباد کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الشَّيْطَانِ وَقَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

ادہر سے (یعنی پورب کی طرف اشارہ کیا (مسلم) جہاں سے شیطان کی چوٹی نکلتی ہے یا سورج کا سرا نمودار ہوتا ہے

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ پورب کی طرف منہ کیے ہوئے تھے فرماتے تھے فتنہ ادہر سے نمودار ہوگا ادہر سے جہاں سے شیطان کی چوٹی نکلتی ہے۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ہمارے شام ملک میں برکت دے یا اللہ ہمارے یمن کے ملک میں برکت دے صحابہ نے عرض کیا یہ بھی فرمایئے ہمارے نجد کے ملک میں آپ نے پھر بھی دعا کی یا اللہ ہمارے شام کے ملک میں برکت دے یا اللہ ہمارے یمن کے ملک میں برکت دے صحابہ نے عرض کیا یہ بھی فرمایئے ہمارے نجد کے ملک میں میں سمجھتا ہوں تیسری بار جب صحابہؓ نے یہ عرض کیا (کہ نجد کے لیے بھی دعا فرمایئے) تو آپ نے فرمایا وہیں تو زلزلے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے وہیں سے شیطان کی چوٹی نمود ہوگی [1]

[1] یعنے دجال جو مشرق کے ملک سے آئے گا اُسی طرف سے یاجوج ماجوج آئیں گے نجد سے مراد وہ ملک ہے عراق کا جو بلندی پر واقع ہے آنحضرتؐ نے اس کے لیے دعا نہیں فرمائی کیونکہ ادھر سے بڑی بڑی آفتوں کا ظہور ہونے والا تھا امام حسین بھی اُسی سرزمین میں شہید ہوئے کوفہ بابل وغیرہ یہ سب نجد میں داخل ہیں بعضے بیوقوفوں نے نجد کے فتنے سے محمد بن عبدالوہاب کا نکلنا مراد رکھا ہے اُن کو یہ معلوم نہیں کہ محمد بن عبدالوہاب تو مسلمان اور موحد تھے وہ تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلاتے تھے اور شرک و بدعت سے منع کرتے تھے اُن کا نکلنا تو رحمت تھا نہ فتنہ اور اہل مکہ کو جو رسالہ انہوں نے لکھا ہے اس میں سراسر یہی مضامین ہیں کہ توحید اور اتباع سنت اختیار کرو اور شرکی اور بدعتی امور سے پرہیز کرو اپنی اپنی قبریں مت بناؤ قبروں پر جاکر نذریں مت چڑھاؤ منتیں مت مانو یہ سب (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۷۸۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ بَیَانٍ عَنْ وَّبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا اَنْ یُّحَدِّثَنَا حَدِیْثًا حَسَنًا قَالَ فَبَادَرَنَا اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِی الْفِتْنَةِ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ اِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَاتِلُ الْمُشْرِكِیْنَ وَكَانَ الدُّخُوْلُ فِیْ دِیْنِهِمْ فِتْنَةً وَّلَیْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَی الْمُلْكِ۔

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے وبرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن عبداللہ بن عمرؓ ہم لوگوں پر برآمد ہوئے ہم کو امید ہوئی کہ وہ کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے[۱] اتنے میں ایک شخص (حکیم) نے اُن سے جلدی کر کے پوچھا ابوعبدالرحمٰن فتنے میں لڑنا کیسا ہے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے اُن سے لڑو تا کہ فتنہ نہ رہے (تو فتنے میں لڑنا بہتر ٹھیرا[۲]) انہوں نے کہا ارے تو جانتا ہے فتنہ کس کو کہتے ہیں (خدا کرے تو مرے) تیری ماں تجھ کو روئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ رفع کرنے کے لیے مشرکوں سے لڑتے تھے شرک میں پڑنا یہ فتنہ ہے کیا آنحضرتؐ کی لڑائی تم لوگوں کی طرح بادشاہت حاصل کرنے کے لیے تھی[۳]

(بقیہ صفحہ سابقہ) امور تو نہایت عمدہ اور سنت نبوی کے موافق ہیں آنحضرتؐ اور حضرت علیؓ نے بھی اونچی قبروں کو گرا دینے کا حکم دیا تھا پھر محمد بن عبدالوہاب نے اگر پیغمبر کی پیروی کی تو کیا قصور کیا ۱۲ منہ۔ [حواشی صفحہ ہذا] [۱] جس میں رحمت اور بشارت کا ذکر ہو گا ۱۲ منہ [۲] عبداللہ بن عمرؓ کا یہ مذہب تھا کہ جب مسلمانوں میں آپس میں فتنہ ہو تو لڑنا درست نہیں دونوں طرف والوں سے الگ رہ کر خاموش گھر میں بیٹھنا چاہیئے اور اسی لیے عبداللہ بن عمرؓ نہ معاویہؓ کی طرف شریک ہوئے نہ حضرت علیؓ کے اس شخص نے گویا عبداللہ بن عمر کا رد کیا کہ اللہ تو فتنہ رفع کرنے کے لیے لڑنے کا حکم دیتا ہے اور تم فتنے میں لڑنے کے لیے منع کرتے ہو ۱۲ منہ [۳] تو اس آیت وقاتلوہم حتی لاتکون فتنۃ میں فتنہ سے مراد شرک ہے یعنی مشرکوں سے لڑو اس لیے کہ دنیا میں شرک باقی نہ رہے اللہ کی توحید پھیل جائے آنحضرت کی کل لڑائیاں اسی غرض سے ہیں بادشاہت حاصل کرنے کی غرض سے ہرگز نہ تھیں یہی وجہ تھی کہ جب معاویہ اور علیؓ میں لڑائی ہوئی تو عبداللہ بن عمر اُن میں سے کسی کی طرف شریک نہیں ہوئے اور حضرت علیؓ گو خلیفہ برحق تھے اور معاویہ والے باغی تھے مگر عبداللہ بن عمرؓ حضرت علیؓ کے لشکر میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے ابھی تک حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی تھی وہ اس انتظار میں تھے دیکھیں آئندہ معاملات کی کیا صورت پیدا ہوتی ہے اگر حضرت علیؓ پر سب کا اتفاق ہو گیا تو میں بھی بیعت کر لیں گے عبداللہ بن عمرؓ کا یہ خاص خیال تھا کہ جب تک لوگوں کا اتفاق کسی پر نہ ہو جائے اس کی خلافت صحیح نہیں ہے مگر تعجب یہ ہوتا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اختلاف کی وجہ سے حضرت علیؓ کی بیعت کرنے میں تو تامل کیا لیکن یزید سے کیونکر بیعت کر لی حالانکہ اہل مدینہ اور اہل مکہ سے بہت سے اصحاب اور اہل بیعت اُس کی بیعت کے خلاف میں تھے بعضے کہتے ہیں عبداللہ بن عمر نے یزید سے اس وقت بیعت کر لی تھی پھر اُس کے برے اطوار دیکھ کر اہل مدینہ نے انکی بیعت توڑ دی اس پر یزید نے مسلم بن عقبہ کو لشکر دے کر مدینہ والوں کے قتل کے لیے بھیجا عبداللہ بن عمرؓ سے کیونکہ انہوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی اور عبدالملک بن مروان سے عبداللہ بن عمرؓ نے اُس وقت بیعت کی جب وہ عبداللہ بن زبیر پر غالب آگیا اور عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے اور سب جگہ مسلمانوں نے (بقیہ بر صفحہ آئندہ ۵۰۸)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۷۰۹ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهٰذِهِ الْأَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ

الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً
تَسْعٰى بِزِيْنَتِهَا لِكُلِّ جَهُوْلٍ
حَتّٰى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوْزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيْلٍ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوْهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيْلِ

باب اس فتنے کا بیان جو سمندر کی طرح موجیں مار کر اُمنڈ آئے گا سفیان بن عیینہ نے خلف بن حوشب سے روایت کیا اگلے لوگ فتنے کے وقت امرالقیس شاعر کی یہ بیتیں پڑھنا پسند کرتے تھے (بعضوں نے کہا یہ بیتیں عمرو بن معدیکرب کی ہیں)

ابتدا میں ایک جوان عورت کی صورت ہے یہ جنگ
دیکھ کر نادان اُسے ہوتے ہیں عاشق اور دنگ
جب کہ بھڑکے شعلے اُس کے پھیل جائیں ہر طرف
تب وہ ہو جاتی ہے بوڑھی اور بدل جاتا ہے رنگ
ایسی بدصورت کو رکھے کون چونڈا ہے سپید
سونگھنے اور چومنے سے اُس کے سب ہوتے ہیں تنگ

۶۸۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق نے کہا میں نے حذیفہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار ایسا ہوا ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے پوچھا فتنے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم میں سے کس کو یاد ہے حذیفہ نے کہا اس فتنے کے باب میں جو آدمی کو اُس کے گھر بار مال اولاد میں پیدا ہوا کرتا ہے (اُن کی محبت میں خدا کو بھول جاتا ہے) ایسے فتنے کا کفارہ نماز ہے اور صدقہ اور امر بالمعروف (اچھی بات کا حکم کرنا) نہی عن المنکر (بری بات سے منع کرنا) حضرت عمرؓ نے کہا میں یہ (چھوٹے چھوٹے) فتنے نہیں پوچھتا اُس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی طرح اُمنڈ آئے گا۔ حذیفہ نے کہا اس فتنے سے آپ کو کچھ ڈر نہیں امیر المومنین آپ اور اُس فتنے کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا بھلا یہ دروازہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) عبدالملک کی حکومت تسلیم کرلی ورنہ عبداللہ بن عمرؓ کی نیت تھی کہ اگر عبداللہ بن زبیر غالب ہو جائیں اور عبدالملک مغلوب تو عبداللہ بن زبیر ہی سے بیعت کرلیں ۱۲ منہ (حوشی صفحہ ہذا) لہ تمام جہان پر اس کا اثر پھیل جائیگا لوگوں کی عقلیں جاتی رہیں گی ۱۲ منہ سلہ اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَلْ بُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قُلْتُ أَجَلْ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ۔

توڑ ڈالا جائے گا یا کھولا جائے گا حذیفہ نے کہا توڑ ڈالا جائیگا[1] حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو وہ دروازہ کبھی بند نہ ہوگا[2] حذیفہ نے جی ہاں شقیق کہتے ہیں ہم نے حذیفہ سے پوچھا کیا حضرت عمرؓ اس دروازے کو جانتے تھے انہوں نے کہا ایسا یقین کے ساتھ جانتے تھے جیسے یہ بات آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے اس کی وجہ یہ تھی میں نے اُن ایک حدیث بیان کی تھی جو کچھ اٹکل پچو بات[3] نہ تھی شقیق کہتے ہیں کہ حذیفہ سے یہ پوچھنے میں ڈرے وہ کون تھا ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو انہوں نے پوچھا حذیفہؓ نے کہا وہ دروازہ خود حضرت عمرؓ تھے[4]۔

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ الْيَوْمَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت ضروری کے لیے مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا جب آپ باغ کے اندر گھس گئے تو میں دروازے پر بیٹھ رہا میں نے کہا آج میں آپ کا دربان ہوں گا گو آپ نے مجھ کو دربان بننے کا حکم نہیں دیا تھا[5] خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] وہ دروازہ حضرت عمرؓ تھے توڑنا یہ کہ شہید کیے جائیں گے ۱۲ منہ [2] بند کیسے ہوگا جب ٹوٹ پھوٹ گیا ۱۲ منہ [3] بلکہ آنحضرت سے سنی ہوئی یقینی بات تھی ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی ذات مسلمانوں کی پشت پناہ تمام آفتوں اور بلاؤں کی روک تھی جب سے یہ ذات مقدس اٹھ گئی مسلمان مصیبت میں مبتلا ہوگئے آئے دن ایک ایک آفت ایک ایک مصیبت اگر حضرت عمرؓ زندہ ہوتے تو ان کی جاہلیت رجا ل بد رولیشوں اور صوفیوں اور ان جو معاذ اللہ ہر چیز کو خدا اور عابد اور معبود کو ایک بکتے ہیں پیغمبروں اور آسمانی کتابوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان بدعتی گور پرستوں اور پیر پرستوں اور ان رافضیوں اور خارجیوں دشمنان صحابہ واہل بیت کی کچھ دال گلنے پاتی کبھی نہیں ہرگز نہیں یا اللہ حضرت عمرؓ کی طرح اور ایک شخص کو مسلمانوں میں بھیج دے جو اسلام کا جھنڈا از سر نو بلند کرے اور دشمنان اسلام کو سرنگوں کردے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ [5] مگر اوپر ایک روایت میں گزر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دروازے کی نگہبانی کا حکم دیا شاید جب ابوموسیٰ کے دل میں ایسا خیال آیا ہو تو آنحضرت نے روشن ضمیری سے اُن کی خواہش معلوم کرکے اُن کو دربانی پر مقرر کر دیا ۱۲ منہ رحمہ

besturdubooks.wordpress.com

بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي
فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضٰى
حَاجَتَهٗ وَجَلَسَ عَلٰى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ
سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ
يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ
حَتّٰى اَسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ
يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا
اَنْتَ حَتّٰى اَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَّسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي
الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ
مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا
اَنْتَ حَتّٰى اَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُّصِيْبُهٗ فَدَخَلَ
فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ
حَتّٰى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلٰى شَفَةِ الْبِئْرِ
فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي

باغ کے اندر جاکر حاجت سے فراغت کی اور وہاں سے آکر کنویں کی مینڈ پر بیٹھ گئے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں اتنے میں حضرت ابوبکرؓ صدیق آئے انہوں نے اندر جانے کی اجازت مانگی میں نے کہا ٹھیر جاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لوں وہ ٹھیر گئے میں اندر گیا اور عرض کیا یارسول اللہ ابوبکرؓ آئے اور آپ پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں آپ نے کہا جا ان کو اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری بھی خیر ابوبکر اندر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف بیٹھے انہوں نے بھی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں اتنے میں حضرت عمرؓ آئے میں نے کہا ٹھیرو میں آنحضرتؐ سے اجازت لے لوں (اور میں نے اندر جاکر آپ سے عرض کیا) آپ نے فرمایا ان کو بھی اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری بھی خیر وہ بھی آئے اور اسی کنویں کی مینڈ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بائیں طرف بیٹھ گئے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں لٹکا دیں اب مینڈ بھر گئی اُس پر بیٹھنے کی جگہ نہیں رہی اتنے میں حضرت عثمانؓ آئے میں نے کہا ٹھیرو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لوں (اور اندر جاکر میں نے عرض کیا) آپ نے فرمایا اُن کو بھی اجازت دے اور خوشخبری بھی سُنا - مگر ایک بلا کے ساتھ جو (دنیا میں) اُن پر آئے گی[1] پھر وہ بھی اندر گئے مینڈ پر تو بیٹھنے کی جگہ نہیں رہی تھی وہ دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جاکر بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر

[1] بلا سے باغیوں کا بلوہ اُنکو گھیر لینا اُنکے ظلم اور تعدی کی شکایتیں کرنا خلافت سے اتار دینے کی سازشیں کرنا مراد ہے گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوئے مگر اُن پر یہ آفتیں نہیں آئیں بلکہ ایک کافر نے دھوکے سے اُن کو مار ڈالا وہ بھی عین نماز میں باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کی نسبت یہ فرمایا کہ ایک بلا یعنے فتنے میں مبتلا ہونگے اور یہ فتنہ بہت بڑا تھا اُسی کی وجہ سے جنگ جمل اور جنگ صفین واقع ہوئی جس میں ہزارہا مسلمان شہید ہوئے ۱۲ منہ [2] میں نے اُن سے جاکر کہا تو انہوں نے کہا الحمد للہ واللہ المستعان ۱۲ منہ

الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمُ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ۔

کنویں میں لٹکا دیں ابوموسیٰ کہتے ہیں اُس وقت مجھ کو آرزو ہوئی کاش میرا بھائی (ابوبردہ یا ابورہم) بھی اس وقت آجاتا اور میں دعا کرنے لگا یا اللہ اِس کو بھی بھیج دے[1] سعید بن مسیب کہتے ہیں میں نے اس واقعے کی یہ تعبیر نکالی کہ آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبریں ایک ہی جگہ بنیں (کیونکہ تینوں ایک ہی مینڈ پر بیٹھے تھے اور حضرت عثمانؓ اکیلے ایک علیحدہ جگہ میں دفن ہوئے۔

٧٠٨٥ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ آمُرُ

مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا میں نے ابووائل سے سُنا وہ کہتے تھے لوگوں نے اسامہ بن زیدؓ سے کہا (جو آنحضرتؐ کے محبوب تھے) یہ کہا کہ تم حضرت عثمانؓ سے گفتگو کرو[2] اسامہ نے کہا میں پوشیدہ اُن سے گفتگو کر چکا ہوں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ علانیہ اُن کو بُرا بھلا کہہ کے فتنے اور فساد کا دروازہ[3] پہلے کھولنے والا میں بنوں اور میں (خوشامدی) ایسا شخص بھی نہیں ہوں کہ کوئی دو آدمیوں پر حاکم بن جائے تو میں اُس کو (خوش کرنے کے لیے خواہ مخواہ) یوں کہوں تم اچھے آدمی ہو[4] جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سُنی ہے میں نے آپ سے سُنا آپ فرماتے تھے (قیامت کے دن) ایک آدمی کو لے کر آئیں گے اُس کو دوزخ میں ڈال دیں گے[5] وہ اُن کو لیے ہوئے) اس طرح چکر مارتا رہے گا۔ جیسے چکی کا گدھا گھومتا رہتا ہے دوزخ کے لوگ اُس گرد جمع ہو جائیں گے پوچھیں گے بھلے آدمی تو تو (دنیا میں اچھا آدمی تھا

---

[1] تاکہ بہشت کی بشارت وہ بھی پالے ۱۲ منہ [2] اُن کو سمجھاؤ کہ تم نے ولید بن عقبہ وغیرہ اپنے عزیزوں کو حاکم بنا دیا ہے وہ شراب کثراب اڑاتے ہیں لوگوں پر ظلم کرتے ہیں [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ [4] یعنی نسبت میری تم لوگ یہ خیال نہ کرنا کہ میں عثمان کو نیک بات سمجھانے میں مداہنت اور سُستی کرتا ہوں اور عثمانؓ کی اس وجہ سے کہ وہ حاکم ہیں خواہ مخواہ خوشامد کے طور پر تعریف کرتا ہوں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دو آدمیوں پر بھی حاکم بنے میں اُس کی تعریف کرنے والا نہیں اس لیے کہ حکومت بڑے مواخذہ کی چیز ہے حاکم کو عدل اور انصاف اور رعایا کی پوری خبرگیری کا انتظام کرنا چاہیے تو حاکم شخص کے لیے یہی غنیمت ہے کہ حکومت کی وجہ سے اور مواخذہ میں گرفتار نہ ہو چہ جائیکہ بھلائی اور ثواب حاصل کرے ۱۲ منہ [5] اُس کی انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اَفْعَلُهٗ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَفْعَلُهٗ۔

بَاب ۱۴۱۰ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِى اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ اَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوْا ابْنَةَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْيَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الْاَسَدِىُّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ اِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ

لوگوں کو نیک بات کا حکم دیتا تھا بُری بات سے منع کرتا تھا (تو اس آفت میں کیوں گرفتار ہوا) وہ کہے گا بیشک میں لوگوں کو تو اچھی بات کا حکم کرتا لیکن خود نہ کرتا اور بری بات سے منع کرتا لیکن خود باز نہ آتا اور برے کام کرتا[۱]

باب[۲] ۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے امام حسن بصریؒ سے انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے کہا جنگ جمل کے واقعہ میں اللہ نے مجھ کو ایک کلمہ سے فائدہ دیا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ہوا یہ کہ جب آنحضرتؐ کو یہ خبر پہنچی کہ ایران والوں نے (بوران) کسرے (شیرویہ بن پرویز بن ہرمز) کی بیٹی کو بادشاہ بنایا تو آپ نے فرمایا وہ قوم کبھی پنپنے والی نہیں جو ایک عورت کو اپنا حاکم بنائیں[۳]۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے کہا ہم سے ابوحصین نے کہا ہم سے ابومریم عبداللہ بن زیاد اسدی نے انہوں نے کہا جب طلحہ بن عبیداللہ اور زبیر حضرت عائشہ کے ساتھ بصرے کی طرف گئے[۴] تو حضرت علیؓ نے (۳۶ھ ہجری میں)

---

[۱] اسامہ نے یہ حدیث بیان کر کے لوگوں کو یہ سمجھایا کہ تم میری نسبت یہ گمان نہ کرنا کہ میں عثمان کو نیک صلاح نہیں دیتا کوتاہی کرتا ہوں کیا میں قیامت کے دن اپنا حال اسی شخص کا سا کروں گا جو انتڑیاں اٹھائے ہوئے گدھے کی طرح گھومے گا یعنی اگر میں تم لوگوں کو یہ کہوں کہ بری بات دیکھنے پر منع کیا کرو اور جو کوئی برا کام کرے اس کو سمجھا کر ایسے کام سے باز رکھا کرو اور خود میں ایسا نہ کروں بلکہ برے کاموں کو دیکھ کر خاموش رہ جاؤں تو میرا حال اسی شخص کا سا ہونا ہے ۱۲ منہ [۲] اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں گویا پہلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ [۳] اور جنگ جمل میں ایسا ہی ہوا تھا کہ حضرت عائشہ اس فریق کی سردار تھیں جس نے حضرت علی سے مقابلہ کیا تھا تو ابوبکرہ نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ حضرت عائشہؓ کا فریق کامیاب نہیں ہو سکتا اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت عائشہ کو جن لوگوں نے بڑھا کر لڑایا تھا وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور کچھ مارے گئے حضرت عائشہ اونٹ پر تن تنہا رہ گئیں حضرت علی نے ان کو مدینے روانہ کر دیا اور جنگ ختم ہوئی اسی لڑائی میں طلحہ حضرت عائشہ کی طرف سے شہید ہوئے اور زبیر میدان جنگ سے لوٹ کر ایک جگہ جا کر سو رہے تھے وہاں ایک شخص نے ان کا سر کاٹ لیا ۱۲ منہ [۴] ہوا یہ کہ جب حضرت عثمان مدینہ میں شہید کیے گئے تو حضرت عائشہؓ اس وقت مکہ میں تھیں انہوں نے لوگوں کو ترغیب دی کہ حضرت عثمان کے خون کا بدلہ ان کے قاتلوں سے لینا چاہیے طلحہ اور زبیر دونوں مدینہ میں تھے حضرت علیؓ سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے عمرے

besturdubooks.wordpress.com

عَلِیٌّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ وَّحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ فَقَدِمَا عَلَیْنَا الْکُوْفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ فَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِیْ اَعْلَاهُ وَقَامَ عَمَّارٌ اَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا اِلَیْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا یَقُوْلُ اِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ اِلَى الْبَصْرَةِ وَوَاللّٰهِ اِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِیِّکُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى ابْتَلَاکُمْ لِیَعْلَمَ اِیَّاهُ تُطِیْعُوْنَ اَمْ هِیَ۔

عمار بن یاسر اور امام حسن علیہ السلام کو روانہ کیا یہ دونوں صاحب کوفہ میں ہمارے پاس آئے اور منبر پر چڑھے امام حسن علیہ السلام تو منبر کے اوپر کے درجے پر کھڑے ہوئے اور عمار اُن سے نیچے ہم سب لوگ (خطبہ سننے کے لیے) اُن کے پاس جمع ہو گئے عمار نے کہا دیکھو حضرت عائشہ بصری کی طرف چلی گئی ہیں اور خدا کی قسم حضرت عائشہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں دنیا اور آخرت دونوں مقاموں میں[1] مگر اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو آزمایا ہے کہ تم اُس (یعنے پروردگار کی) اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ کی[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی اجازت حضرت علیؓ سے لی مکہ میں آئے حضرت عائشہؓ سے اُن کے ساتھ شریک ہو گئے حضرت عائشہؓ ایک اونٹ پر جس کا نام عسکر تھا اور یعلی بن امیہ نے اُس کو دو سو اشرفیوں سے خریدا تھا سوار ہو کر بصرے کی طرف روانہ ہوئیں تین ہزار آدمیوں کا لشکر اُنکے ہمراہ تھا طلحہ اور زبیر بھی اُسی لشکر میں تھے رستے میں بنی عامر کے ایک چشمہ پر پہنچے جس کو حواب کہتے تھے حضرت عائشہ نے پوچھا اس چشمے کا نام کیا ہے لوگوں نے کہا حواب وہاں کتے بھونکنے لگے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے تم بی بیوں میں سے ایک بی بی کا کیا حال ہوگا جب حواب کے کتے اس پر بھونکیں گے بزار کی روایت میں ابن عباسؓ سے یوں ہے آنحضرتؐ نے اپنی بی بیوں سے فرمایا تم میں وہ عورت کون ہے جو اونٹ پر سوار ہو کر نکلے گی حواب کے کتے اس کو بھونکیں گے اس کے گرد پیش بہت سے [illegible] مارے جائیں گے اور مشکل سے اُس کی جان بچے گی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ اُس حدیث کو یاد کر کے نادم ہوئیں اور اُن کا ارادہ جنگ کا نہ تھا مگر دونوں طرف کے لونڈوں نے لڑائی شروع کرا دی پہلے گالی گلوچ کی پھر تیر مارنے شروع کر دیے یہ لڑائی بصرے میں ہوئی حضرت عائشہ کے لشکر والوں نے بصرے کے گرد خندق کھود لی تھی آخر حضرت علی کا لشکر غالب ہوا حضرت علیؓ نے حکم دے دیا تھا کہ جو بھاگے اُس کا تعاقب نہ کرنا کسی کے گھر میں نہ گھسنا جو دروازہ بند کر لے یا ہتھیار ڈال دے اُس سے معترض نہ ہونا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اگر میں جنگ جمل میں نہ جاتی اپنے گھر بیٹھی رہتی تو مجھ کو اس سے زیادہ اچھا لگتا کہ میں آنحضرتؐ کے نطفے سے دس بیٹے جنتی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یعنی اُن کی عزت اور حرمت میں کلام نہیں ۱۲ منہ [2] عمار کا مطلب یہ تھا حضرت علیؓ خلیفہ برحق ہیں اور خلیفہ کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت ہے حضرت عائشہ گو پیغمبر کی بی بی اور بڑی عزت حرمت والی ہیں مگر خلیفہ برحق کے خلاف لوگوں نے بھڑکا کر اُن کو بغاوت پر مجبور کیا ہے وہ عورت ذات پھسلاتے میں آگئیں تو تم لوگ کہیں حضرت عائشہ کے ساتھ شریک ہو کر اللہ کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو جانا اسمٰعیل کی روایت میں یوں ہے کہ عمار نے لوگوں کو حضرت عائشہ سے لڑنے کیلئے برانگیختہ کیا اور امام حسن نے حضرت علیؓ کی طرف سے پیغام سنایا میں لوگوں کو خدا کی یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ بھاگیں نہیں اگر میں مظلوم ہوں تو اللہ میری مدد کرے گا اور اگر میں ظالم ہوں تو اللہ مجھ کو تباہ کرے گا خدا کی قسم طلحہؓ اور زبیرؓ نے خود مجھ سے بیعت کی پھر بیعت توڑ کر حضرت عائشہؓ کے ساتھ لڑنے کے لیے نکلے عبداللہ بن بدیل کہتے ہیں میں جنگ شروع ہوتے وقت حضرت عائشہ کے کجاوے کے پاس آیا میں نے کہا ام المومنین جب عثمان شہید ہوئے تو میں آپ کے پاس آیا آپ نے خود فرمایا کہ اب علی بن ابی طالبؓ کے ساتھ رہنا اور پھر اب آپ خود اُن سے لڑنا چاہتے ہیں یہ کیا بات ہے حضرت عائشہ نے کچھ جواب نہ دیا آخر اُن کے اونٹ کی کونچیں کاٹی گئیں پھر میں اور اُن کے بھائی محمد بن ابی بکر دونوں اُترے اور کجاوے کو اٹھا کر حضرت علیؓ کے پاس لائے حضرت علیؓ نے اُن کو گھر میں زنانہ میں بھیج دیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَاب ۱۱۴

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَسَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا

باب[1]

ہم سے ابو نعیم بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الملک بن ابی غنیہ سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عمار بن یاسرؓ کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہؓ کا[2] اور اُن کے بصرے کی طرف (بارادہ جنگ) چلے جانے کا ارادہ کیا اور کہنے لگا وہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا اور آخرت میں بی بی ہیں مگر (مگر تقدیر کا لکھا ضرور پورا ہونا ہے) اللہ نے تمہاری آزمایش کی ہے[3]

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عمرو بن مرہ نے خبر دی کہا میں نے ابو وائل سے سُنا وہ کہتے تھے ابو موسیٰ اشعریؓ اور ابو مسعود انصاری دونوں عمار بن یاسرؓ کے پاس اس وقت گئے جب حضرت علیؓ نے اُن کو کوفہ بھیجا تھا اس لیے کہ لوگوں کو لڑنے کے لیے مستعد کریں[4] ابو موسیٰ اور ابو مسعود دونوں عمار سے کہنے لگے جب سے تم

---

[1] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں اور بعضے نسخوں میں باب کا لفظ ساقط ہے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس باب کی حدیث اگلی حدیث کا ایک جزو ہے ۱۲ منہ

[2] حضرت عائشہ کی عزت اور حرمت میں کلام نہیں ۱۲ منہ [3] دیکھیں اس فساد میں تم حق کی پیروی کرتے ہو یا نہیں عمار بن یاسر بڑے اعلیٰ درجہ کے صحابی اور آنحضرتؐ اور آپ کے اہل بیت کے جانثار تھے انہوں نے گو حضرت عائشہ سے بدرجہ مجبوری لوگوں کو لڑنے کے لیے ترغیب دی مگر جیسے حق پرست لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے حضرت عائشہ کی فضیلت اور عزت اور حرمت میں کوئی کلام نہیں کیا یہاں حافظ صاحب اور قسطلانی نے انکی پیروی سے ایک عجیب بات لکھ ماری اُنہوں نے یہ کہا کہ عمار جو منبر پر نیچے کھڑے ہوئے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ امام حسن اُن لوگوں کے بن کو حضرت علیؓ نے بھیجا تھا سردار تھے اور خلیفہ وقت کے صاحبزادے تھے اس لیے اور پر کھڑے ہوئے گو عمار فضیلت میں امام حسن پر راجح تھے یا عمار نے تواضع کی راہ سے ایسا کیا میں کہتا ہوں عمار اگرچہ بڑے درجہ کے صحابی تھے مگر امام حسن پر وہ راجح نہیں ہو سکتے امام علیہ السلام صحابی بھی تھے دوسرے آنحضرت کے نواسے بیٹے کی جگہ تھے عمار کسی طرح اُن سے افضل نہیں ہو سکتے عمار اور دوسرے سب صحابہ باستثنا جناب عباسؓ اور حمزہ اور علی مرتضیٰ کے اُن کے خادموں کی طرح تھے واللہ علی ما نقول شہید ولا نخاف فی سبیل اللہ لومۃ لائم ۱۲ منہ

[4] حضرت علیؓ نے اس لیے جلدی کی کہ کہیں فتنہ بڑھ نہ جائے اور بہت سے لوگ حضرت عائشہ کے شریک ہو کر باغی نہ بن جائیں اس وقت اس فتنہ کا بجھانا مشکل ہو جاتا بقول شخصے ؎

سر چشمہ شاید گرفتن بہ میل　چو پر شد نہ شاید گذشتن بہ پیل

besturdubooks.wordpress.com

الْاَمْرِ مُنْذُ اَسْلَمْتَ فَقَالَ عَمَّارٌ مَا رَاَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ اَسْلَمْتُمَا اَمْرًا اَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ اِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوْا اِلَى الْمَسْجِدِ۔

مسلمان ہوئے ہم نے کوئی بات تمہاری اس سے زیادہ بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں[1] جلدی کر رہے ہو عمارؓ نے جواب دیا میں نے بھی جب سے تم دونوں مسلمان ہوئے ہو تمہاری کوئی بات اس سے زیادہ بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں دیر کر رہے ہو[2] ابو مسعود نے عمار اور ابو موسٰی دونوں کو ایک ایک کپڑے کا نیا جوڑا پہنایا پھر تینوں مل کر مسجد کو سدھارے[3]

٦٧٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي مَسْعُوْدٍ وَاَبِي مُوْسٰى وَعَمَّارٍ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ اَصْحَابِكَ اَحَدٌ اِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيْهِ غَيْرَكَ وَمَا رَاَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيَبَ عِنْدِي مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ عَمَّارٌ يَا اَبَا مَسْعُوْدٍ وَمَا رَاَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هٰذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ اِبْطَائِكُمَا فِي هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَكَانَ مُوْسِرًا

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے کہا میں (کوفہ میں) ابو مسعود اور ابو موسٰی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا تھا اتنے میں ابو مسعودؓ نے عمار سے کہا تمہارے ساتھ والے جتنے لوگ ہیں میں اگر چاہوں تو تمہارے سوا ان میں سے ہر ایک کا کچھ نہ کچھ عیب بیان کر سکتا ہوں (لیکن ایک تم بے عیب ہو) اور جب سے تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی میں نے کوئی عیب کا کام تمہارا نہیں دیکھا ایک یہی عیب کا کام دیکھتا ہوں کہ تم اس امر میں (یعنی لوگوں کو جنگ کے لیے اٹھانے میں) جلدی کر رہے ہو عمار نے کہا ابو مسعودؓ تم اور تمہارے ان ساتھی (ابو موسٰی اشعریؓ) سے جب سے تم دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی میں نے کوئی عیب کا کام اس سے زیادہ نہیں دیکھا جو تم دونوں اس کام میں دیر کر رہے ہو[4]

[1] یعنی لوگوں کو حضرت عائشہ سے لڑنے کے لیے برانگیختہ کرنے میں ١٢ منہ [2] کیونکہ خلیفہ وقت کا حکم فوراً بجا لانا چاہیے جیسے پیغمبر صاحب کا حکم ہے ١٢ منہ [3] تاکہ نماز جمعہ ادا کریں عمار دور دراز سفر کر کے مدینہ سے کوفہ میں آئے تھے اُن کے کپڑے میلے کچیلے ہو گئے تھے تو ابو مسعود نے انکو نئے کپڑے پہنائے اور چونکہ یہ مناسب نہ تھا کہ اُن کو پہناتے اور ابو موسٰی مُنہ دیکھتے رہتے اس لیے ان کو بھی پہنائے ١٢ منہ [4] ہوا یہ تھا کہ ابو موسٰی اشعری حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے حضرت علیؓ نے بھی انہی کو قائم رکھا جب حضرت عائشہ ایک فوج کثیر کے ساتھ بصرے تشریف لے گئیں اور طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں حضرت علیؓ کی بیعت توڑ کر ان کے ساتھ ہو گئے تو حضرت علی نے ابو موسٰی کو کہلا بھیجا کہ مسلمانوں کو جنگ کیلئے تیار رکھو اور حق کی مدد کرو ابو موسٰی نے سائب بن مالک اشعری سے رائے لی انہوں نے یہی رائے دی کہ خلیفہ وقت کے حکم پر چلنا چاہیے لیکن ابو موسٰی نے نہ سنا اور اُلٹا لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ جنگ کا ارادہ نہ کرو آخر حضرت علیؓ نے قرظہ بن کعب کو کوفہ کا حاکم کیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَاَعْطٰى اَحَدَهُمَا اَبَا مُوْسٰى وَالْاُخْرٰى عَمَّارًا وَّ قَالَ رُوْحَا فِيْهِ اِلَى الْجُمُعَةِ۔

پھر ابن مسعودؓ نے جو ایک مال دار آدمی تھے اپنے غلام سے کہا ارے چھوکرے کے کپڑے دو (نئے) جوڑے لے کر آوہ لے کر آیا ابو مسعودؓ نے ایک جوڑا ابو موسیٰؓ کو دیا اور ایک عمارؓ کو لہ اور کہنے لگے (بھائی) یہ کپڑے پہن کر جمعہ کی نماز کو چلو

بَاب ۴۱۲ اِذَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا۔

باب کسی قوم پر جب اللہ تعالیٰ عذاب اتارتا ہے (تو اس میں سب طرح کے لوگ شامل ہو جاتے ہیں)

۶۰۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ۔

ہم سے عبدان عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ بن عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی انہوں نے اسے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر اپنا عذاب اتارتا ہے تو اس قوم کے سب لوگ عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں (اچھے ہوں یا برے) پھر قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اُس کے اعمال کے موافق ہوگا ؎

بَاب ۴۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا السَّيِّدُ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امام حسنؓ کے لیے یہ فرمانا میرا یہ بیٹا (مسلمانوں کا) سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کو ایک دوسرے سے لڑنا چاہتے ہونگے ملا دے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور ابو موسیٰؓ کو معزول کیا اُدھر طلحہؓ اور زبیرؓ نے بصرے جا کر کیا کیا کہ حضرت علیؓ کے نائب ابن حنیف کو گرفتار کر لیا یہ تو علانیہ بغاوت اور عہد شکنی ٹھہری اور ایسے لوگوں سے لڑنا بموجب نص قرآنی فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفیٔ الی امر اللہ ضرور تھا اور حضرت عمارؓ کی رائے بالکل ٹھیک تھی کہ خلیفہ وقت کی تعمیل حکم میں دیر نہ کرنا چاہیے اور آنحضرتؐ نے خود حضرت علیؓ سے فرمایا تھا یا علی تم بیعت توڑنے والوں سے اور باغیوں سے لڑو گے کہتے ہیں جب جنگ جمل شروع ہوئی ۳۶ھ ہجری ۱۵ جمادی الاول کو تو ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آیا کہنے لگا تم ان لوگوں سے کیسے لڑتے ہو انہوں نے کہا میں حق پر لڑتا ہوں وہ کہنے لگا وہ بھی یہ کہتے ہیں ہم حق پر لڑتے ہیں حضرت علیؓ نے کہا میں اُن سے بیعت شکنی اور جماعت کو چھوڑ دینے پر لڑتا ہوں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) لہ دونوں کو اچھے کپڑے پہنائے ۱۲ منہ ؎ قیامت کے دن جو لوگ اُس قوم میں اچھے اور نیک ہونگے وہ عذاب میں شریک نہیں کیے جائیں گے کیونکہ قیامت انصاف کا دن ہے وہاں ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق جزا اور سزا ملے گی ابن حبان نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نکالا اور اور کہا صحیح ہے اللہ تعالیٰ جب اپنا زور (دنیا میں) اُن کو دکھلاتا ہے جن پر اُن کا غصہ ہوتا ہے تو اچھے نیک لوگ بھی بروں کے ساتھ بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن قیامت

(باقی آئندہ صفحہ پر)

١٥٩١ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ اَبُوْ مُوْسٰى وَ لَقِيْتُهٗ بِالْكُوْفَةِ جَآءَ اِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ اَدْخِلْنِيْ عَلٰى عِيْسٰى فَاَعِظَهٗ فَكَاَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رض اِلٰى مُعٰوِيَةَ بِالْكَتَآئِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعٰوِيَةَ اَرٰى كَتِيْبَةً لَّا تُوَلِّيْ حَتّٰى تُدْبِرَ اُخْرٰهَا قَالَ مُعٰوِيَةُ مَنْ لِّذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَنَقُوْلُ لَهُ الصُّلْحَ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَآءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوموسٰی (اسرائیل بن موسٰی) نے سفیان نے کہا میں ابوموسٰی سے کوفہ میں ملا تھا وہ عبداللہ بن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) کے پاس آئے تھے اور اُن سے کہتے تھے مجھ کو عیسٰی (بن موسٰی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ) کے پاس لے چلو[1] میں اُن کو نصیحت کروں گا لیکن ابن شبرمہ ابوموسٰی کی حق گوئی سے ڈرتے تھے وہ اُن کو (عیسٰی کے پاس) نہیں لے گئے[2] خیر ان ابوموسٰی نے کہا ہم سے امام حسن بصری نے بیان کیا جب امام حسن علیہ السلام فوجیں لے کر معاویہؓ کی طرف چلے تو عمرو بن عاصؓ معاویہؓ سے کہنے لگے یہ فوج تو میں ایسی دیکھتا ہوں جو پیٹھ موڑنے والی نہیں جب تک اُس کے مقابل فوج پیٹھ نہ پھیرے[3] اس وقت معاویہ نے کہا اگر لڑائی ہو (اور یہ مسلمان مارے جائیں) تو اُن کی اولاد کی کون خبر گیری کرے گا کوئی نہیں[4] اس وقت عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمن بن سمرہ نے کہا (یہ دونوں قریشی تھے) ہم امام حسن علیہ السلام سے ملتے ہیں اور اُن صلح کا پیغام دیتے ہیں[5] حسن بصری نے کہا میں نے ابوبکرہ سے سنا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کے دن اپنی اپنی نیت اور عمل کے موافق اٹھائے جائیں گے اصحاب سنن نے ابوبکرہ سے مرفوعاً نکالا جب لوگ کسی بری بات کو دیکھیں اور اس کو نہ روکیں تو قریب میں اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب میں مبتلا کریگا یعنی گنہگاروں کو اُنکے گناہ پر اور دوسروں کو گناہ سے نہ روکنے اور منع نہ کرنے پر

حواشی صفحہ ہذا [1] وہ منصور عباسی کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے ۱۲ منہ [2] اس ڈر سے کہ ابوموسٰی صاف گو آدمی ہیں ایسا نہ ہو عیسٰی اُن کو ایذا دے ۱۲ منہ [3] یا جب تک اُس کا آخری حصہ پیٹھ نہ موڑے - دوسری روایت میں یوں ہے یہ فوج اُس وقت تک پیٹھ موڑنے والی نہیں جب تک اپنے مقابل والوں کو مار نہیں لیگی یہ عمرو بن عاصؓ معاویہ کے صاحب اور مشیر خاص مثل وزیر کے تھے ۱۲ منہ [4] اگرچہ حدیث میں انا کا لفظ ہے اور ظاہری ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ عمرو نے کہا میں خبری گیری کروں گا مگر یہ صحیح نہیں ہے عمرو کا ایسا کہنا کسی روایت میں منقول نہیں ہے حافظ نے کہا یہ انّی ہے یعنی پھر کون خبر گیری کریگا کوئی نہیں ۱۲ منہ [5] پھر وہ دونوں امام حسن کے پاس آئے اور صلح کی تجویز ٹھہر گئی امام حسنؓ کے ساتھ بے حد اور بے حساب ٹڈی دل لشکر تھا اور آپنے سب لوگوں سے موت پر بیعت لی تھی بھلا ایسے لشکر سے معاویہؓ کیا کیا مقابلہ کر سکتے تھے انہوں نے پولیٹکل چال کر کے صلح کر لی امام حسنؓ کے مقدمہ لشکر کے سردار قیس بن سعد تھے یہ دونوں لشکر کوفہ کے قریب ایک دوسرے سے ملے امام حسنؓ نے ان لشکروں کی تعداد پر نظر ڈالی کر معاویہ کو پکارا فرمایا میں نے اپنے پروردگار کے پاس جو ملنے والا ہے اس کو اختیار کیا اگر خلافت اللہ نے تمہارے لیے لکھی ہے تو مجھ کو ملنے والی نہیں اگر میرے لیے لکھی ہے تو میں نے تم کو دے ڈالی اس وقت معاویہ کے لشکر والوں نے تکبیر کہی اور مغیرہ بن شعبہ نے یہ حدیث سنائی

(باقی صفحہ آئندہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ایک دن آنحضرتؐ خطبہ سُنا رہے تھے امام حسن علیہ السلام تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دو گروہ مسلمان کے درمیان صلح کرا دے۔

۶۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلٰى اُسَامَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ رَاَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اُسَامَةُ اِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَسْاَلُكَ الْاٰنَ فَيَقُوْلُ مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهٗ يَقُوْلُ لَكَ لَوْ كُنْتَ فِيْ شِدْقِ الْاَسَدِ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ هٰذَا اَمْرٌ لَمْ اَرَهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ شَيْئًا فَذَهَبْتُ اِلٰى حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ وَّابْنِ جَعْفَرٍ فَاَوْقَرُوْا لِيْ رَاحِلَتِيْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے امام محمد باقر نے بیان کیا ان کو حرملہ نے خبر دی جو اسامہ بن یزید کے غلام تھے عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے خود بھی حرملہ کو دیکھا تھا[1] حرملہ کہتے تھے اسامہ بن یزیدؓ نے (مدینہ سے) مجھ کو حضرت علیؓ کے پاس (کوفہ میں) بھیجا (اسامہ کچھ روپیہ چاہتے) اسامہ نے حرملہ سے کہہ دیا تھا حضرت علی تم سے کچھ پوچھیں گے کہیں گے تمہارے صاحب (یعنی اسامہ) گھر میں کیوں بیٹھ رہے[2] تو تم کہنا اگر (خدانخواستہ) تم شیر کے منہ میں بھی ہو تو میں تمہارے ساتھ رہنا پسند کروں لیکن یہ معاملہ ایسا ہے (یعنی مسلمانوں کی آپس کی جنگ) کہ میں اس میں شریک نہیں ہو سکتا حرملہ کہتے ہیں میں حضرت علیؓ کے پاس گیا اسامہ کا پیغام پہنچایا لیکن انہوں نے کچھ نہیں دیا[3] پھر میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور عبداللہ بن جعفر سے ملا[4] انہوں نے کیا کہا کہ اتنا مال و اسباب مجھ کو دیا جتنا میرا اونٹ اٹھا سکتا تھا[5]

حواشی صفحہ سابقہ

ان ابنی ھذا سید الیٰ اخیر تک پھر امام حسنؓ نے خطبہ سنایا اور خلافت معاویہؓ کے سپرد کر دی اس شرط پر کہ وہ اللہ کی کتاب اور سنت پر عمل کریں۔ لوگ امام حسنؓ کو کہنے لگے یا عار المسلمین یعنی مسلمانوں کے ننگ۔ آپ نے جواب دیا العار خیر من النار جو صلح نامہ قرار پایا تھا اس میں یہ بھی شرط تھی کہ معاویہ کے بعد پھر خلافت امام حسنؓ کو ملے گی محمد بن قدامہ نے بہ سند صحیح اور ابن ابی خیثمہ نے ایسا ہی روایت کیا ہے کہ امام حسنؓ نے معاویہؓ سے اسی شرط پر بیعت کی تھی کہ ان کے بعد امام حسن خلیفہ ہوں گے لیکن معاویہؓ نے بدعہدی کی مرنے سے پہلے اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ بنا دیا حالانکہ وہ کسی طریق سے خلافت کا مستحق نہ تھا ۱۲ منہ حواشی صفحہ

[1] مگر یہ حدیث میں نے ان سے نہیں سُنی ۱۲ منہ [2] کی جنگ میں انہوں نے میری رفاقت نہ کی ۱۲ منہ [3] کیونکہ یہ بیت المال کا روپیہ لڑنے والوں کا حصہ ہے ۱۲ منہ [4] ان سے بیان کیا گیا اسامہ کو کچھ روپیہ کی احتیاج ہے ۱۲ منہ [5] امام حسینؓ کو اسامہ کا حال معلوم تھا آنحضرتؐ ایک ران پر امام صاحب کو ایک ران پر اسامہ کو بٹھلاتے اور فرماتے یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں انہوں نے اس قدر مال و اسباب اسامہ کے لیے بھجوا دیا جتنا اونٹ پر لد سکتا تھا ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۱۴ إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ۔

۶۷۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلٰى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ تُبَايَعَ رَجُلٌ عَلٰى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ۔

باب کوئی شخص لوگوں کے سامنے ایک بات کہے پھر اُنکے پاس نکل کر دوسری بات کہنے لگے (تو یہ دغا بازی ہے)

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا جب مدینہ والوں نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے گھر والوں لونڈی غلاموں اولاد وغیرہ کو جمع کیا [1] اور کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا [2] دیکھو ہم تو اس شخص (یزید) سے اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق بیعت کر چکے ہیں اب میں اس سے بڑھ کر کوئی دغا بازی نہیں سمجھتا کہ اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق ایک شخص سے بیعت کی جائے پھر بیعت توڑ کر اُس سے لڑنے کا سامان کیا جائے اور دیکھو مدینہ والو تم میں سے جو کوئی یزید کی بیعت توڑ کر دوسرے کسی سے بیعت کرے تو اُس میں اور مجھ میں کوئی تعلق نہیں رہا میں اُس سے الگ ہوں [3]۔

---

[1] جو یزید سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے اپنی بیعت نہیں توڑی تھی ۱۲ منہ [2] کہیں وہ بھی مدینہ والوں کے ساتھ ہو کر یزید کی بیعت نہ توڑ ڈالیں ۱۲ منہ [3] تاکہ لوگ اُسے پہچان لیں کہ یہ دغا باز تھا ۱۲ منہ [4] ہوا یہ تھا کہ پہلے پہل مدینہ والوں نے یزید کو اچھا سمجھ کر اُس سے بیعت کر لی تھی پھر لوگوں کو اُسکے دریافت حال کے لیے بھجوایا تو معلوم ہوا وہ کمبخت فاسق فاجر شراب خور ہے تب انہوں نے یزید کے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا اور یزید کی بیعت توڑ دی یزید یہ حال سن کر غصے ہوا اور مسلم بن عقبہ کو فوج کثیر دے کر اُسے مدینہ پر بھیجا اور یہ حکم دیا کہ جب مدینہ والوں پر غالب ہو تو تین دن تک قتل و غارت اور خون ریزی کرتے رہنا اُس نے ایسا ہی کیا کہتے ہیں خود معاویہؓ نے مرتے وقت یزید کو وصیت کی تھی کہ اہل مدینہ سے تجھ کو تکلیف پہنچے گی تو مسلم بن عقبہ کو فوج کا سردار کر کے وہاں بھیجنا مجھے اُس کی خیر خواہی پر پورا اعتماد ہے اس کمبخت مسلم بن عقبہ نے مدینہ والوں کو بے دریغ قتل کیا پھر اُن سے فارغ ہو کر مکہ کو چلا عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لیے لیکن رستے ہی میں فی النار و سقر ہوا لطف تو یہ ہے کہ یہ مسلم بن عقبہ مرتے وقت کہنے لگا یا اللہ میں نے کوئی نیکی اس سے زیادہ نہیں کی ہے کہ مدینہ والوں کو قتل کیا اُنکا مال اسباب لوٹا لعنۃ اللہ علیہ و علی من ارسلہ ۱۲ منہ [5] عبداللہ بن عمرؓ کو معاویہؓ نے دو لاکھ روپیہ بھیج کر یہ خواہش کی تھی کہ وہ اُن کی زندگی ہی میں یزید اُنکے صاحبزادے سے بیعت کر لیں مگر عبداللہ نے کہا کہ شاید معاویہؓ مجھے دو لاکھ روپے کا عوض یہ چاہتے ہیں تو کیسے ہو سکتا ہے میں اپنے دین کو ایسے سستے داموں میں بیچ ڈالوں (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

٦٩٤٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ أَلَا تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللَّهِ أَنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِي

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب (عبدربہ بن نافع) اُنہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے ابو المنہال سے انہوں نے کہا جب ابن زیاد اور مروان شام میں حاکم ہوئے[1] اور عبداللہ بن زبیر مکہ میں خلافت پر آدھمکے اُدھر خارجیوں نے (جن کا رئیس نافع بن ازرق تھا) بصرے میں زور جمایا تو میں اپنے والد (سلامہ ریاحی) کے ساتھ ابو برزہ اسلمی صحابہ پاس گیا ہم اُن کے گھر میں گئے وہ بانس کے ایک بالاخانے کے سایہ میں بیٹھے تھے ہم بھی اُن کے پاس جا کر بیٹھے میرے والد نے چاہا وہ کچھ باتیں کریں انہوں نے کہا ابو برزہ نے پہلی جو بات کی وہ میں نے سنی انہوں نے کہا میں جو ان قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں تو محض اللہ کی رضامندی کے لیے اللہ میرا اجر دینے والا ہے عرب کے لوگو تم جانتے ہو پہلے تمہارا کیا حال تھا

(حواشی بقیہ سابقہ) شریعت کی رو سے دو امیروں سے ایک دم بیعت نہیں ہوسکتی غرض جب معاویہ مرگئے تو عبداللہ بن عمرؓ نے انکے بیٹے یزید کو لکھ بھیجا کہ میں نے تم سے بیعت کرلی یزید بہت خوش ہوا اور اسی وجہ سے عبداللہ اسکی آفتوں سے ہمیشہ محفوظ رہے عبداللہ کا یہ مذہب تھا کہ گو یزید فاسق ہو مگر فسق وفجور کی وجہ سے امام معزول نہیں ہوسکتا جیسے ہمارے زمان کے اکثر فقہوں کا قول ہے ہم کہتے ہیں یزید کی امامت ہی صحیح نہ تھی کیونکہ اہل حل وعقد نے اس سے بیعت نہیں کی تھی سب کے سردار اس وقت امام حسین علیہ السلام تھے انہوں نے اور دوسرے معتبر اہل بیعت اور صحابہ نے اُس کی بیعت نہیں کی تھی دوسرے یزید کی خلافت دغا بازی اور زبردستی پر مبنی تھی اُسکے بزرگوار یہ شرط قبول کرچکے تھے کہ امام حسنؑ نے تاحیات خلافت میرے سپرد کی ہے پھر معاویہ کے بعد خلافت اپنے اصلی حقدار کی طرف رجوع کرے گی اصلی حقدار امام حسنؑ اور اُن کے بعد امام حسینؑ تھے لیکن یزید نے امام حسنؑ کو زہر دلوا دیا اور اُن کی وفات پر بہت خوش ہوا۔ بلکہ یہ کہا کہ امام حسنؓ ایک انگارہ تھے جس کو اللہ نے بجھا دیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ معاویہؓ بھی اس سازش میں شریک اور رازدار تھے اس پر طرہ یہ کیا کہ آپکو ایک حین حیاتی وہ بھی مستعار خلافت کا حق حاصل تھا آپکو کیا اختیار تھا کہ عہد شکنی کرکے اپنے بیٹے کو خلافت دے جائیں اگر معاویہ صحابی نہ ہوتے تو ہم اُنکی شان میں بہت کچھ کہہ سکتے صحابیت کا ہم ادب کرکے سکوت کرتے ہیں اور یہ معاملہ حق تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں[عہ] ۱۲ منہ

[1] یہ ابن زیاد مردود وہی ہے جو امام حسینؓ سے لڑنے آیا تھا اور جس کے لشکر والوں نے امام حسین کو شہید کیا یزید نے اُسکو بصرے کا حاکم کیا تھا یہ زیاد بن ابی سفیان کا بیٹا تھا یعنی یزید کا چچازاد بھائی بقول شخصے سگ زرد برادر شغال جب یزید ملعون فی النار ہوا تو بصرے والوں نے چند روز کے لیے اُس سے کہا تم ہی حاکم رہو یہاں تک کہ کوئی خلیفہ مقرر ہو اُسکے بعد خلافت کے کئی ٹکڑے ہوگئے عبداللہ بن زبیر مکہ میں خلیفہ ہوئے اور بصرے میں خوارج کا زور ہوا تو ابن زیاد بصرے سے بھاگ کر شام میں چلا گیا مروان سے جاکر مل گیا مروان عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرنا چاہتا تھا لیکن اسنے منع کیا اور مروان کو خلیفہ بنایا ۱۲ منہ

عہ حضرت معاویہؓ ایک جلیل القدر صحابی تھے ان کے متعلق ایسی رائے رکھنا درست نہیں، فاضل مترجم نے جو کچھ لکھا ہے وہ شیعہ کی ضعیف اور موضوع روایات سے ماخوذ ہے۔ - عبدالصمد ریالوی -

besturdubooks.wordpress.com

عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَنْقَذَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِىْ اَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ اِنَّ ذَاكَ الَّذِىْ بِالشَّامِ وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُوْنَ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ ذَاكَ الَّذِىْ بِمَكَّةَ وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا۔

(یعنے آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے) جہان بھر کے ذلیل خدائی خوار تمہارا کیا شمار گمراہی میں گرفتار پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طفیل سے اور اپنے پیغمبر برحق حضرت محمدؐ کے صدقے سے تم کو اس بری حالت سے نجات دی یہاں تک کہ تم اس مرتبہ کو پہنچے دنیا کے حاکم اور سردار بن گئے (پھر اس دنیا نے تم کو خراب کر دیا دیکھو یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیٹھا ہے (یعنی مروان) دنیا کے لیے لڑتا ہے اور یہ خارجی لوگ جو تمہارے گرد اگرد ہیں (جو اپنے تئیں بڑا قاری کہتے ہیں) خدا کی قسم یہ بھی دنیا کے لیے لڑتے ہیں اور یہ شخص جو مکہ میں خلیفہ بن بیٹھا ہے۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّوْنَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُوْنَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے واصل احدب سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آج کل کے منافق کم بخت ان منافقوں سے بھی بدتر ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے وہ تو اپنا نفاق چھپاتے تھے یہ تو علانیہ نفاق کرتے ہیں[۲]۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابوالشعثاء سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا نفاق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک تھا (کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا کہ فلاں شخص منافق ہے) لیکن اس زمانہ میں تو یا آدمی مومن ہے یا کافر[۳]۔

---

[۱] ابوبرزہ کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت سب آپے دھاپے میں گرفتار ہیں ہر شخص چاہتا ہے میں سب کا سردار بنوں اور سب سے بڑا ہو کر رہوں کسی کی غرض یہ نہیں ہے کہ دین کی ترقی ہو اسلام پھیلے جیسے اگلے خلیفوں اور پیغمبر صاحب کی نیت تھی باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ مروان یا خوارج یا عبداللہ بن زبیر لوگوں سے تو یہ کہتے کہ ہم دین کے لیے لڑتے ہیں اور در پردہ طلب دنیا کی نیت تھی تو جیسا لوگوں کے سامنے کہتے تھے اس کے خلاف نیت رکھتے تھے ۱۲ منہ [۲] یعنی نفاق کی باتیں مثلاً حاکم وقت سے بغاوت لوگوں کو بہکانا بیعت کے بعد (باقی صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۴۱۵ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُغْبَطَ اَهْلُ الْقُبُوْرِ۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَكَانَهٗ۔

باب قیامت اُس وقت تک نہ ہوگی جب تک لوگ قبر والوں پر رشک نہ کریں [1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر گذر کر یوں نہ کہے گا کاش میں اُسکی جگہ (قبر میں) ہوتا (مرگیا ہوتا)۔

باب ۴۱۶ تَغْیِیْرُ الزَّمَانِ حَتّٰی یَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلَیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِیَةُ دَوْسٍ الَّتِیْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ

باب قیامت کے قریب زمانہ کا رنگ بدلنا (عرب میں) پھر بت پرستی شروع ہونا

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہا مجھ کو ابوہریرہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دوس قبیلے کی عورتیں ذوالخلصہ کے بت خانہ میں چوتڑ مٹکاتی نہ پھریں ذوالخلصہ ایک مقام کا نام ہے جہاں پر دوس قبیلے کا بت تھا جاہلیت کے زمانہ میں اس کو پوجا کرتے تھے [2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر بیعت توڑ دیا ۱۲ منہ [3] حذیفہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس زمانہ میں نفاق کا وجود نہیں ہوسکتا نفاق کا وجود ہر زمانہ میں ہوسکتا ہے حذیفہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد چونکہ وحی بند ہوگئی اس لیے اب یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ فلاں شخص منافق ہے اسلیے کہ دل کا حال معلوم نہیں ہوسکتا بظاہر حال یا آدمی مومن ہوگا یا کافر ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] آرزو نہ کریں کاش ہم بھی مرکر قبر میں گڑ گئے ہوتے کہ آفتیں اور بلائیں نہ دیکھتے بعضوں نے کہا یہ اُس وقت ہوگا جب قیامت کے قریب فتنوں کی کثرت ہوگی دین ایمان جاتے رہنے کا ڈر ہوگا کیونکہ گمراہ کرنے والوں کا ہر طرف سے نرغہ ہوگا ایماندار مغلوب ہونگے وہی یہ آرزو کرینگے لیکن مسلم کی روایت میں یوں ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قبر پر سے گزریگا اس پر لوٹ جائے گا کہیگا کاش میں اس قبر والے کی جگہ پر ہوتا اور یہ کہنا اس کا کچھ دینداری کے وجہ سے نہ ہوگا بلکہ بلاؤں اور آفتوں کی وجہ سے ہوگا ابن مسعودؓ نے کہا ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اگر موت بکتی ہو تو اس کے مول لینے پر مستعد ہونگے ۱۲ منہ [2] چوتڑ مٹکانے سے مراد یہ ہے کہ اس کے گرد طواف کرینگی معلوم ہوا کہ کعبے کے سوا اور کسی قبر یا جھنڈے یا شدے یا بت کا طواف کرنا شرک ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے اُنہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قحطانؓ قبیلے کا ایک شخص لوگوں کو اپنی چھڑی سے نہ ہانکے گا[1][2]

بَابُ ۱۷۱ خُرُوجِ النَّارِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ۔

باب (حجاز کے ملک سے) ایک آگ نکلنا اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نشانی قیامت کی (یعنی علامات کبریٰ میں سے) ایک آگ ہے یعنی حجاز کے ملک میں جو لوگوں کو پورب سے پچھم کی طرف لے جائے گی[3]

(بقیہ صفحہ سابقہ) اِس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پہلے شرک اور بت پرستی عورتوں سے بھی پھیلے گی کیونکہ عورتیں ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں جلدی سے کفر کی باتیں اختیار کر لیتی ہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت کے دن تک کچھ نہ کچھ اسلام باقی رہے گا مگر ضعیف ہو جائے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے بَدَأَ الاسلام غریبًا وسیعود کما بدء عرب ہی کے ملک سے سارے جہان میں توحید پھیلی ہے قیامت کے قریب وہاں بھی شرک ہونے لگے گا دوسرے ملکوں کا کیا پوچھنا وہ تو اب بھی شرک اور مشرکوں سے پٹے پڑے ہیں دوسری روایت میں یوں ہے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لات اور عزیٰ کی پرستش پھر نہ شروع ہو گی تیسری روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ میری امت کے کئی قبیلے بت پرستی شروع نہ کر دیں گے حاکم کی روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ بنی عامر کی عورتوں کے مونڈھے ذی الخلصہ کے پاس نہ لڑیں اور ٹکر نہ کھائیں ایک روایت میں یوں ہے کہ یہاں تک میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں معاذ اللہ ہمارے پیغمبر صاحب دنیا میں اسی لیے تشریف لائے تھے کہ اللہ کی توحید جاری کریں شرک اور کفر اور بت پرستی کی کمر توڑیں پس جو شخص شرک اور شرک کے مقامات کو یعنے بتوں اور تھانوں اور جھنڈوں اور قبروں اور گنبدوں کو جہاں پر شرک کی جاتی ہے تباہ اور مسمار اور برباد کرے وہی درحقیقت پیغمبر صاحب کا پیرو ہے اور یوں تو ہر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ میں پیغمبر صاحب کا عاشق ہوں پر علانیہ شرک ہوتے دیکھتا ہے اور منہ سے ایک حرف نہیں نکالتا ایسا زبانی دعویٰ کچھ کام نہیں آنے کا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] کہتے ہیں یہ قحطانی مہدی کے بعد نکلے گا اور اُنہی طریق پر چلے گا یہ نعیم بن حماد نے نکالا اور انہوں ہی نے عبدالرحمن بن قیس بن جابر صدفی سے انہوں نے باپ سے انہوں نے دادا سے مرفوعًا نکالا کہ امام مہدی کے بعد قحطانی آئیگا وہ اُن سے کم نہ ہوگا شاید وہ حضرت عیسیٰ کا نائب ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنی اُن کا بادشاہ فرمان روا بنے گا بعضوں نے کہا حقیقۃً لکڑی سے ہانکے گا بندگان خدا کو جانوروں کی طرح سمجھے گا اس کا نام جہجاہ ہوگا جیسے صحیح مسلم کی روایت میں ہے حافظ نے کہا چونکہ جہجاہ قریش کے خاندان سے نہ ہوگا جن کو خلافت اور حکومت کا حق ہے یہ گویا زمانہ کا تغیر ہوا کہ خلافت غیر مستحق کو ملی تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی اسی طرح اگلی حدیث سے اُس میں کفر اور شرک سے زمانہ کا تغیر ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث باب الہجرۃ میں موصولاً گذر چکی ہے حجاز عرب کے اُس قطعہ کو کہتے ہیں جس میں مکہ مدینہ طائف واقع ہیں کہتے ہیں یہ آگ آچکی ہے ساتویں صدی ہجری میں ماہ جمادی الثانی ۶۵۴ھ ہجری میں مدینہ میں زلزلہ ہوا لوگوں نے جانا قیامت آئی پھر ایک طرف سے زمین پھٹ گئی اُس میں سے ایک آگ نکلی اور چالیس دن تک (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

٨٠٠ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے کہ سعید بن مسیب نے کہا مجھ کو ابوہریرہؓ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آگ حجاز کی زمین سے نکلے گی جو بصرے تک (بصری ایک شہر ہے شام میں دمشق کے قریب) کے اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی۔[1]

٨٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ

ہم سے عبداللہ بن سعید کندی نے بیان کیا کہا ہم سے عقبہ بن خالد نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبیداللہ کے دادا حفص بن عاصم بن عمر سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ فرات کی ندی میں ایک خزانہ نمود ہوگا جو کوئی وہاں (یہ خزانہ نکلتے وقت) موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے[2] (اسی سند سے) عقبہ بن خالد نے کہا ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کی روشنی رہی لوہا پتھر اُس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سینکڑوں کوس تک اُس کی روشنی جاتی تھی مترجم کہتا ہے اس قسم کے واقعہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں ابھی ابھی پنجاب میں ایسے زور کا زلزلہ آیا کہ ہزارہا مکانات گر گئے لوگ مر گئے بعد اُس کے خبر آئی کہ تبت کی طرف ایک پہاڑ میں سے آگ نظر آئی زلزلہ کا سبب اکثر حکیموں نے یہی کہا ہے کہ زمین میں ایک قسم کا سائل مادہ جمع ہوتا ہے وہ باہر نکلنا چاہتا ہے لیکن پہاڑ اس کو روکتے ہیں اُس کے تصادم کی وجہ سے زمین کے اجزاء میں غیر معمولی حرکت پیدا ہوتی ہے مگر مدینہ میں اس قسم کے شدید زلزلے بہت کم آتے ہیں اسلئے ممکن ہے کہ آنحضرت کی مراد اس آگ سے یہی واقعہ ہو جو ۶۵۴ھ ہجری میں ہوا اور ممکن ہے کہ حجاز میں آگ نکلنے سے آپ کی یہ مراد ہو کہ حجاز میں ریل جاری ہوگی اور یہ فرمانا آپ کا صحیح ہوا آج کل بڑی مستعدی سے حجاز میں ریل بن رہی ہے اور مشرق سے مغرب تک لوگوں کو لے جائے گی اِس کا مطلب بھی ریلوے پر خوب چسپاں ہوتا ہے یعنے جب یہ ریل جاری ہو کر بغداد ریلوے سے جو ابھی بن رہی ہے مل جائے گی اُس وقت ایشاؤ والے جو مشرق والے ہیں یورپ کا سفر جو مغرب میں ہے اسی ریل پر کریں گے ١٢ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] یعنے اُس کی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ شام کے ملک تک پہنچے گی وہاں کی ایک اونٹ دکھلائی دیں گے یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا اور عرب کی زبان میں ایسے مبالغے رائج ہیں جس صورت میں کہ اس آگ سے حجاز ریلوے مراد ہو تو مطلب حدیث کا صاف ہے یعنی حجاز سے شام تک یہ ریل جاری ہوگی بصرے دمشق کے پاس ہے یہ ریل دمشق ہی سے حجاز تک بن رہی ہے ١٢ منہ [2] کیونکہ اس خزانہ پر بڑا کشت و خون ہوگا دوسری روایت میں ہے سو آدمی میں سے ننانوے مارے جائیں گے ایک زندہ بچے گا ایسا سونا کس کام کا جس کے بعد سونا پڑے مثل مشہور ہے بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان ١٢

besturdubooks.wordpress.com

الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ یَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ فرات ندی میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہوگا تو خزانہ کے بدل پہاڑ کا لفظ ہے[1]

بَاب ۴۱۸

باب

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَیَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَّمْشِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ اَخُوْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِاُمِّهٖ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے کہا ہم سے معبد بن خالد نے بیان کیا کہا میں نے حارثہ بن وہب سے سنا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا لوگو جو خیرات کرنا ہو کر عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر پھرتا رہے گا اور کوئی شخص ایسا نہ ملیگا جو اس خیرات کو قبول کرے مسدد نے کہا حارثہ بن وہب عبیداللہ بن عمر کے اخیافی بھائی تھے[2]

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ یَکُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے بڑے بڑے دو گروہوں میں لڑائی نہ ہوگی جن دونوں کا دین ایک ہی ہوگا مراد صفین کی لڑائی ہے دونوں طرف والے مسلمان تھے اور قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک جھوٹے دجال پیدا نہ ہولیں یہ تیس کے قریب ہونگے ان میں کا ہر ایک یہ دعوے کرے گا میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور قیامت اس وقت تک نہ ہوگی

---

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے کہا امام بخاریؒ نے اس حدیث کو اس باب میں لا کر یہ اشارہ کیا کہ یہ خزانہ اسی وقت نکلے گا جب یہ آگ نکلے گی اور لوگ اس سے ڈر کر بھاگ رہے ہونگے ۱۲ منہ [2] یہ زمانہ اخیر وقت قیامت کے قریب ہوگا جب دنیا کی آبادی بہت کم رہ جائے گی اور مال و دولت کی بوجہ کثرت کوئی قدر نہ رہے گی ایسے وقت میں کون خیرات قبول کرے گا بعضوں نے یہ کہا کہ یہ زمانہ ہو چکا عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت میں مال کی ایسی ہی کثرت ہو گئی تھی ۱۲ منہ [3] دونوں کی ماں ام کلثوم بنت جرول تھی ۱۲ منہ۔

يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ يَعْنِي آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔

جب تک جھوٹے دجال پیدا نہ ہولیں یہ تیس کے قریب ہوں گے اُن میں کا ہر ایک یہ دعوٰے کرے گا میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور قیامت اُس وقت تک نہ ہو گی یہاں تک کہ (دین کا) علم دنیا سے اٹھ جائے اور زلزلے بہت ہونگے (یعنے معمول کے خلاف زور سے یا جلد جلد) اور زمانہ میں برکت نہ رہے (عیش و غفلت کی وجہ سے جلد جلد گذرے) اور فتنے (دین کے فسادات) نمود ہونگے اور ہرج بہت ہو (یعنی خون ریزی) اور مال بہت ہو کر نکلے اتنا کہ مال والے کو اس کی فکر رہے گی دیکھئے اُس کی خیرات کوئی لیتا ہے یا نہیں ایک شخص کو خیرات دینے جائے گا وہ کہے گا کچھ حاجت نہیں مجھ کو ضرورت نہیں اور لوگ خوب لمبی لمبی عمارتیں ٹھونکیں گے اور ایک شخص دوسرے شخص کی قبر پر سے گذرے گا اور کہے گا کاش میں اس جگہ ہوتا (مرگیا ہوتا) اور سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا جب ادہر سے نکلے گا اور سب لوگ دیکھ لیں گے تو سب کے سب خدا پر ایمان لائیں گے مگر اُس وقت کا ایمان لانا اُس شخص کے لیے کچھ مفید نہ ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لاچکا تھا یا (ایمان لاکر) کچھ نیک کام نہیں کرچکا تھا[1] اور قیامت ایسی اچانک آجائے گی کہ دو آدمی کپڑا پھیلائے بیچ کھوچ کر رہے ہوں گے ابھی بیچنے سے فراغت نہیں کریں گے اور کپڑا تہ تک نہ کریں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے جا رہا ہوگا ابھی پینے کی نوبت نہیں آئی ہوگی کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی اپنا حوض لیپ پوت رہا ہوگا اپنے جانوروں کو اُس میں پانی نہ پلایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی نوالہ مُنہ تک اٹھا چکا ہوگا ابھی کھایا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی ۔

---

[1] مگر جو پچھم سے سورج نکلنے سے بیشتر ایمان لاچکے یا ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی کرچکا ایسے لوگوں کو اُن کا ایمان فایدہ دیگا اس صورت میں معتزلہ کا یہ استدلال پورا نہ ہوگا کہ مومن گنہگار جس نے اعمال خیر نہ کیے ہونگے ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۱۲ منہ رح

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۴۱۹ ذِكْرُ الدَّجَّالِ۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔

باب دجال کا بیان[1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے کہا دجال کو جتنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اتنا کسی سے نہیں پوچھا میں اکثر دجال کا حال آپ سے پوچھا کرتا تھا آپ نے فرمایا تجھ کو دجال سے کچھ نہیں ڈر دکیونکہ میں ابھی زندہ ہوں) میں نے عرض کیا یارسول اللہ لوگ کہتے ہیں کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ندی ہوگی آپ نے فرمایا پھر اس سے کیا ہوتا ہے اگر یہ بات بھی ہو جب بھی اللہ کے نزدیک وہ کچھ مال نہیں[2]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے امام بخاری نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اسکی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور ہے[3]

---

[1] دجال دجل سے نکلا ہے جس کا معنی حق کو چھپانا اور ملمع سازی کرنا جادو اور شعبدہ بازی کرنا ہر شخص کو جس میں یہ صفتیں ہوں دجال کہہ سکتے ہیں چنانچہ اوپر گذرا کہ اس امت میں تیس کے قریب دجال پیدا ہوں گے اُن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کریگا ہمارے زمانہ میں جو ایک مرزا قادیان میں پیدا ہوا ہے وہ بھی اُن تیس میں کا ایک ہے اور بڑا دجال وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا عجیب عجیب شعبدے دکھلائے گا خدائی کا دعویٰ کریگا لیکن مردود کانا ہوگا یہ باب اسی کے حالات میں ہے اللہ تعالیٰ اُس شر سے محفوظ رکھے ایک حدیث میں ہے جو کوئی تم میں سے سنے دجال نکلا تو اس سے دور رہے (یعنی جہاں تک ہو سکے اُس کے پاس نہ جائے ۱۲ منہ [2] یعنی باوجود اس بات کے کہ اُسکے پاس روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں جب بھی وہ اللہ کے نزدیک اس لائق نہ ہوگا کہ لوگ اسکو خدا سمجھیں گے کیونکہ وہ کانا اور عیب دار ہوگا اور اُس کی پیشانی پر کفر کا لفظ مرقوم ہوگا جس کو دیکھ کر سب مسلمان پہچان لیں گے کہ یہ جعلیہ مردود ہے دوسری میں ہے کوئی تم میں سے مرے تک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا اور دجال کو لوگ دنیا میں دیکھ لیں گے تو معلوم ہوا وہ جھوٹا ہے اس حدیث سے اُن لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں دنیا میں بیداری میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوتا ہے صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اس کو اتر کر قتل کریں گے ۱۲ منہ [3] اس باب میں مختلف روایتیں آئی ہیں کسی میں داہنی آنکھ کا کانا مذکور ہے غرض ایک آنکھ اُسکی کانی ہوگی اور اختلاف اس پر محمول ہے کہ راویوں کو بہ تحقیق یاد نہ رہا کہ آپ نے داہنی آنکھ کا کانا فرمایا یا بائیں آنکھ کا بعضوں نے کہا ایک آنکھ کانی اور دوسری میں پھلی ہوگی کس بوتے پر اتنا پانی مردود اتنا بڑا تو عیب رکھتا ہوگا اس پر خدائی کا دعویٰ کیا زیب دیگا

besturdubooks.wordpress.com

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مشرق کی طرف سے (خراسان سے) آئے گا اور مدینہ کے قریب آن کر اترے گا پھر مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا اور جتنے کافر اور منافق ہیں وہ (ڈر کے مارے) مدینہ سے نکل کر دجال کے پاس چل دیں گے[1]

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے دادا ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابو بکرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مدینہ والوں پر دجال کا رعب نہیں پڑنے کا اُس دن مدینہ کے سات دروازے[2] ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دیتے) ہونگے۔ علی بن عبداللہ نے

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُوْ بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

کہا محمد بن اسحاق نے صالح بن ابراہیم سے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ ابراہیم (بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے کہا میں بصرہ میں گیا وہاں ابوبکرہ نے مجھ سے بیان کیا میں نے آنحضرت سے سُنا یہی حدیث (اوپر والی بیان کی[3]

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے اُن کے والد

دجال صاحب پہلے اپنی آنکھ تو درست کر و پھر دوسروں کی خبر لو ۱۲ منہ [1] جو پکے مومن ہیں وہی مدینہ میں رہ جائیں گے دوسری روایت میں ہے وہ سب شہروں میں جائے گا۔ سوا مکہ اور مدینہ کے ان شہروں کی فرشتے حفاظت کریں گے ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشن گوئی بالکل صحیح ہوئی مدینہ کے گرد شہر پناہ بن گئی ہے پہلے چھ دروازے تھے چند سال سے ساتواں دروازہ بھی بن گیا ہے دوسری روایت میں ہے دجال دور ہی سے آپ کا روضہ مبارک دیکھ کر کہے گا اخاہ مرد کا یہی سفید محل ہے ۱۲ منہ [3] اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کا سماع ابوبکرہ سے ثابت ہو جائے کیونکہ بعض محدثین نے ابراہیم کی روایت ابوبکرہ سے منکر کہی ہے اس لیے کہ ابراہیم مدنی ہیں اور ابوبکرہ حضرت عمرؓ کے زمانہ سے اپنی وفات تک بصرہ میں رہے ۱۲ منہ حج

besturdubooks.wordpress.com

إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف بیان کی پھر دجال کا تذکرہ کیا فرمایا میں بھی تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر پیغمبر نے اپنی اُمت کو اس سے ڈرایا ہے مگر میں اُس کی ایک نشانی تم سے کہے دیتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتلائی وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے[1]

۸۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعَرِ يَنْطُفُ أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ۔

ہم سے یحیٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار سوتے میں میں نے دیکھا میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اتنے میں ایک شخص گندم گوں سیدھے بال والا دکھلائی دیا اُس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ ہیں مریم کے بیٹے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پھر میں نے دوسری طرف نگاہ کی تو ایک سرخ رنگ کا موٹا شخص نظر آیا اس کے بال گھونگرالے تھے آنکھ کانی جیسے پھولا انگور میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اس کی صورت عبدالعزےٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی (یہ ایک شخص تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا[2])

۸۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضـ

ہم سے عبدالعزیز بن اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے

---

[1] دوسری روایت میں ہے نوح کے بعد جتنے پیغمبر گذرے ہیں سب نے اپنی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے ایک روایت میں ہے نوح نے بھی ڈرایا کانا ہونا ایک بڑا عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کتاب التعبیر میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے[۱]

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَّمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دجال کے ساتھ پانی ہوگا آگ بھی ہوگی لیکن اُس کی آگ حقیقت میں ٹھنڈا پانی اور اُس کا پانی حقیقت میں آگ ہے حذیفہ کی یہ حدیث سن کر ابو مسعود انصاری نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلعم سے سُنی ہے[۲]

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ فِيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پیغمبر ایسا نہیں نہیں آیا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے دجال سے نہ ڈرایا ہو سُن لو وہ مردود کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[۳]

---

[۱] یہ امت کی تعلیم کے لیے تھا اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے پہلے آپ کو یہ خبر نہیں دی گئی تھی دجال کب نکلے گا آپ کو یہ خیال تھا شاید میری زندگی ہی میں نکل آئے ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں یوں ہے تم میں سے جو کوئی اُس کا زمانہ پائے تو اسکی آگ میں چلا جائے وہ نہایت شریں ٹھنڈا عمدہ پانی ہوگی مطلب یہ ہے کہ دجال ایک شعبدہ باز ہوگا اور ساحر ہوگا پانی کو آگ اور آگ کو پانی کر کے لوگوں کو بتلائے گا یا اللہ تعالیٰ اُس کو ذلیل کر کے اُلٹ کر دے گا جن لوگوں کو وہ پانی دے گا اُن کے لیے وہ پانی آگ ہو جائے گا اور جن مسلمانوں کو وہ مخالف سمجھ کر آگ میں ڈال دے گا ان کے حق میں آگ پانی ہو جائے گا جن لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ آگ اور پانی دونوں مختلف حقیقتیں ہیں اُن میں انقلاب کیسے ہوگا درحقیقت وہ پرلے سرے کے بیوقوف ہیں یہ انقلاب تو دنیا میں رات دن ہو رہا ہے عناصر کا کون و فساد برابر جاری ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کوئی دجال کا کہنا مانے گا وہ اُس کو ٹھنڈا پانی دے گا تو درحقیقت یہ ٹھنڈا پانی آگ ہے یعنی قیامت میں وہ دوزخی ہوگا اور جس کو مخالف سمجھے گا اور اس آگ میں ڈالے گا اُسکے حق میں یہ آگ پانی ہوگی یعنی قیامت کے دن وہ بہشتی ہوگا اُس کو بہشت کا ٹھنڈا پانی ملے گا ۱۲ منہ [۳] یہ دونوں حدیثیں اوپر احادیث الانبیاء میں موصولاً گزر چکی ہیں دوسری روایت میں ہے کہ مومن پڑھ لے گا خواہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو کافر نہ پڑھ سکے گا گو لکھا پڑھا بھی ہو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہوگی نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ حقیقۃً یہ لفظ

(باقی بر صفحہ آیندہ)

بَابٌ ۴۱۹ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

باب دجال مدینہ طیبہ میں نہیں جانے کا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابن مسعود نے بیان کیا کہ ابوسعید خدریؓ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا لمبا قصہ بیان فرمایا اُس میں یہ بھی تھا کہ دجال پر مدینہ کے اندر جانا حرام کر دیا گیا ہے وہ کیا کرے گا (مدینہ کے باہر) ایک کھاری زمین میں اُترے گا جو مدینہ کے قریب ہوگی اُس وقت مدینہ والوں میں سے ایک آدمی جو سب میں اچھا آدمی ہوگا اُس کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرما گئے تھے دجال اپنے لوگوں سے کہے گا دیکھو اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تب تم کو میرے باب میں (میرے سچے ہونے کی) کچھ شک نہیں رہنے کی وہ کہیں گے نہیں (پھر کیا شک رہے گی) دجال کیا کرے گا اُس شخص کو مار ڈالے گا پھر جلائے گا تب وہ شخص کہے گا اب تو مجھ کو اور یقین ہو گیا تو ہی (کم بخت) دجال ہے پھر دجال اُس کو مار ڈالنا چاہے گا تو مار نہ سکے گا[1]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ایمان کا ایسا نور دیگا کہ وہ دجال کو دیکھتے ہی پہچان لیں گے کہ یہ کافر جعلساز بدمعاش ہے اور کافر کی عقل پر پردہ ڈال دیگا وہ سمجھے گا کہ دجال سچا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)[1] دوسری روایت میں ہے یہ شخص مسلمان ہوگا اور لوگوں سے پکار کر کہے گا مسلمانو یہی دجال ہے جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی ایک روایت میں ہے کہ دجال اُس کو آرے سے چیر ڈالے گا ایک روایت میں ہے کہ تلوار سے دو نیم کر دے گا اور یہ جلانا کچھ دجال کا معجزہ نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے کافر کو معجزہ نہیں دیتا بلکہ خدا کا ایک فعل ہوگا جس کو وہ اپنے بندوں کو آزمانے کے لیے دجال کے ہاتھ ظاہر کرے گا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ولی کی بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ شریعت پر قائم ہو اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف چلتا ہو اور مردے کو بھی زندہ کر کے دکھلائے جب بھی اُس کو نائب دجال سمجھنا چاہیے ۱۲ منہ ؒ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَآئِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ يَأْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُوْنُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔

بَابُ ۴۲۲ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَآ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَآ إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ

ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے رستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں اُس میں نہ طاعون آئے گا نہ دجال۔

مجھ سے یحیےٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دجال مدینہ پر آئے گا دیکھے گا تو فرشتے وہاں پہرہ دے رہے ہیں تو مدینہ کے پاس نہ پھٹک سکے گا اسی طرح طاعون بھی خدا چاہے تو مدینہ میں نہ آسکے گا[1]

باب یاجوج اور ماجوج کا بیان[2]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دُوسری سند اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے بیان کیا اُن سے

[1] یہ آنحضرت کی برکت ہے کہ مدینہ ان بلاؤں سے محفوظ ہے ہیضہ تو مدینہ میں آتا ہے میں نے خود دیکھا ہے اس لیے طاعون سے مراد ورم ہے جو بغلی یا ران یا گردن میں ہوتا ہے بڑی جلن اور سوزش اور بخار کے ساتھ یعنی پلیگ جو آج کل ہندوستان میں شایع ہے بعضوں نے کہا آپ نے انشاء اللہ کے ساتھ فرمایا تو یہ بیماری بھی مدینہ میں جا سکتی ہے ۱۲ منہ [2] صحیح یہ ہے کہ یاجوج ماجوج آدمی ہیں یافث بن نوح کی اولاد سے بعضوں نے کہا وہ آدم کی اولاد ہیں مگر حوا کی اولاد نہیں آدم م کا نطفہ مٹی میں مل گیا تھا اس سے پیدا ہوئے مگر یہ قول محض بے دلیل ہے ابن مردو یہ اور حاکم نے حذیفہ سے مرفوعاً نکالا کہ یاجوج ماجوج دو قبیلے ہیں یافث بن نوح کی اولاد ہیں اُن میں کوئی شخص اُس وقت تک نہیں مرتا جب تک ہزار اولاد اپنی نہیں دیکھ لیتا اور ابن ابی حاتم نے نکالا آدمیوں اور جنوں کے دس حصے ہیں ان میں نو حصے یاجوج ماجوج ہیں ایک حصے میں باقی لوگ کعب سے منقول ہیں یاجوج ماجوج کے کئی لوگ کئی قسم کے ہیں بعضے توشمشاد کی طرح لمبے بعضے طول عرض دونوں میں چار چار ہاتھ بعضے اتنے بڑے کان رکھتے ہیں کہ ایک کو بچھاتے ایک کو اوڑھ لیتے ہیں اور حاکم نے ابن عباسؓ سے نکالا یاجوج ماجوج کے لوگ ایک ایک بالشت کے لوگ ہیں بہت لمبے اُن میں وہ ہیں جو تین بالشت کے ہیں ابن کثیر نے کہا ابن ابی حاتم نے اُن کے اشکال اور حالات اور قد و قامت اور کانوں کے باب باب میں عجیب عجیب حدیثیں نقل کی ہیں جن کی سندیں صحیح نہیں ہیں کہتا ہوں جتنا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے وہ اسی قدر ہے کہ یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں آدمیوں کی قیامت کے قریب وہ نہایت ہجوم کریں گے اور ہر بستی میں گھس آئیں گے اس کو تباہ و برباد کریں گے واللہ اعلم ۱۲ منہ

أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے انہوں نے ام المومنین زینب بنت جحش سے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے آپ فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی ایک آفت سے جو نزدیک ہی آن پہنچی آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ کرکے بتلایا یہ سن کر ام المومنین زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھے نیک بخت لوگ زندہ رہنے پر بھی ہم تباہ اور برباد ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جب بدکاری بہت پھیل جائے گی۔

٨١٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هٰذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی وہیب نے نوے کا اشارہ کرکے بتلایا اس اشارے کا ذکر اوپر گذر چکا [1]

---

[1] ہمارے زمانہ میں بہت سے لوگ اس میں شبہ کرتے ہیں کہ جب یاجوج ماجوج اتنی بڑی قوم ہے کہ اس میں کا کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک ہزار آدمی اپنی نسل کے نہیں دیکھ لیتا تو یہ قوم اس وقت دنیا کے کس حصے میں آباد ہے اہل جغرافیہ نے تو ساری زمین کو چھان ڈالا ہے یہ ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا سا جزیرہ ان کی نظر سے رہ گیا ہو مگر اتنا بڑا ملک جس میں ایسی کثیر التعداد قوم بستی ہے نظر نہ آنا قیاس سے دور ہے دوسرے اس زمانہ میں لوگ بڑے بڑے اونچے پہاڑوں پر چڑھ جاتے ہیں ان میں ایسے ایسے سوراخ کرتے ہیں جس میں سے ریل چلی جاتی ہے تو یہ دیوار ان کو کیونکر روک سکتی ہے سخت سے سخت چیز دنیا میں فولاد ہے اس میں بھی بآسانی سوراخ ہو سکتا ہے کتنی ہی اونچی دیوار ہو آلات کے ذریعہ سے اس پر چڑھ سکتے ہیں ۔ ڈائنامنٹ سے اس کو دم بھر میں گرا سکتے ہیں ان شبہوں کا جواب یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دیوار اب تک موجود ہے اور یاجوج ماجوج کو روکے ہوئے ہے البتہ آنحضرت کے زمانہ تک ضرور موجود تھی اور اس وقت تک دنیا میں صنعت اور آلات کا ایسا رواج نہ تھا تو یاجوج ماجوج کی وحشی قومیں اس دیوار کی وجہ سے رکی رہنے میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اور یہ کہ یاجوج ماجوج کے کسی شخص کا نہ مرنا جب تک وہ ہزار آدمی اپنی نسل سے نہ دیکھ لے یہ بھی ممکن ہے کہ اسی وقت تک کا بیان ہو جب تک آدمی کی عمر ہزار دو ہزار سال تک ہوا کرتی تھی نہ ہمارے زمانہ کا جب عمر انسانی کی مقدار سو برس یا ایک سو بیس برس رہ گئی ہے آخر یاجوج ماجوج بھی انسان ہیں ہماری عمروں کی طرح ان کی عمریں بھی گھٹ گئی ہونگی اب یہ جو آثار صحابہ اور تابعین سے منقول ہے کہ ان کے قد و قامت اور کان ایسے ہیں ان کی سندیں صحیح اور قابل اعتماد نہیں ہیں اور جغرافیہ والوں نے جن قوموں کو دیکھا ہے انہی میں سے دو بڑی قومیں یاجوج اور ماجوج ہیں اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کونسی قومیں ہیں بعضوں نے قیاس سے روس اور تاتاری یعنی چینی اور جاپانی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْاَحْكَامِ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورۂ نساء میں) اللہ اور رسول کا اور اپنے حاکموں (سرداروں) کا کہا مانو[1]

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی (کیونکہ میں اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہوں) اس طرح جس نے میرے مقرر کیے ہوئے حاکم کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے اُس کی نافرمانی کی گویا میری نافرمانی کی۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو

(بقیہ صفحہ سابقہ) قوموں کو یاجوج ماجوج کہا ہے بعضوں نے انگریز اور روس کو۔ انگریز کی قوم کوئی بڑی تعداد کی قوم نہیں روس تاتار چین جاپان یہ دونوں یاجوج ماجوج ہو سکتے ہیں مسلم کی حدیث میں ہے کہ یاجوج ماجوج بحیرہ طبریہ پر سے گذریں گے تو اُسکا پانی تمام کر دیں گے امام احمد کی روایت ہے جس پر سے گذریں گے اس کو تباہ کریں گے جس پانی پر سے گذریں گے اس کو پی جائیں گے مسلم کی ایک حدیث میں ہے ... وہ کہیں گے اب زمین والوں کو تو ہم ... چکے لاؤ آسمان والوں کو بھی ماریں پھر آسمان کی طرف تیر ماریں گے اللہ تعالیٰ اُس کو خون سے رنگ کر لوٹا دے گا ابن جریر اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے وہ کہیں گے اب ہم آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے ایک حدیث میں ہے کہ وہ زمین کے سب جانور سانپ بچھو تک بھی کھا جائیں گے اور ہاتھی اور سور بھی اُن کا مقدمۃ الجیش شام میں ہو گا تو ساقہ (لشکر کا اخیر حصہ) خراساں میں لیکن اللہ مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس کو اُن سے بچائے رکھے گا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] امام بخاری نے اس آیت کو لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ صحیح اور راجح قول یہی ہے کہ اولی الامر منکم سے بادشاہ اور سردار مراد ہیں بعضوں نے عالم مراد لیے ہیں قسطلانی نے کہا بادشاہوں اور حاکموں کی اطاعت اُسی وقت تک واجب ہے جب تک وہ خود بھی مسلم رہیں جب ... خلاف شرع حکم کریں تو اُن کی اطاعت واجب نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

تم میں سے ہر شخص حکومت رکھتا ہے اور ہر شخص سے اُس کی رعیت کی باز پرس ہو گی بادشاہ تو بڑا حاکم ہے اُس سے تو اُس کی رعایا کی پوچھ ہو گی لیکن دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے گھر والوں کے حاکم ہیں دگھر کے لوگ اسکی رعیت ہیں) اُن کی باز پرس اُس سے ہو گی اور عورت اپنے خاوند کے گھر والوں کی نگہبان ہے اُس سے ان کی پوچھ ہو گی اسی طرح آدمی کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اُس سے اسکی پوچھ ہو گی (کچھ چرائی یا تلف تو نہیں کی) غرض ہر شخص حکومت رکھتا ہے اور اُس سے اپنی رعیت کی پرسش ہونا ہے

بَابٌ ۴۲۳ اَلْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

باب امیر اور سردار اور خلیفہ ہمیشہ قریش قبیلے سے ہونا چاہیئے[1]

۸۲۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُّحَدِّثُ اَنَّهٗ بَلَغَ مُعٰوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهٗ فِيْ وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُّحَدِّثُ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے وہ قریش کے چند لوگوں کے ساتھ معاویہؓ کے پاس گئے تھے (ان کو مدینہ والوں نے بھیجا تھا معاویہؓ سے بیعت کرنے کے لیے جب امام حسنؓ نے خلافت اُن پر سپرد کر دی تھی) معاویہؓ کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب ایک شخص قحطان کا بادشاہ ہو گا (یعنے قحطان قبیلے کا جیسے ابوہریرہؓ کی روایت سے بھی اوپر گذر چکا) معاویہؓ یہ سن کر غصے ہوئے

---

[1] یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث کا لفظ ہے جس کو طبرانی نے نکالا لیکن چونکہ وہ بخاری کی شرط پر نہ تھے اس لیے اُس کو نہ لا سکے جمہور علماء سلف اور خلف کا یہی قول ہے کہ امامت اور خلافت کے لیے قریشی ہونا شرط ہے اور غیر قریشی کی امامت اور خلافت صحیح نہیں ہے اور حضرت ابوبکر صدیق نے اسی حدیث سے استدلال کر کے انصار کے دعوے کو رد کیا جب وہ کہتے تھے کہ ایک امیر انصار میں سے رہے ایک قریش میں سے اور تمام صحابہؓ نے اس پر اتفاق کیا گویا صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا کہ غیر قریشی کے لیے خلافت نہیں ہو سکتی البتہ خلیفہ وقت کا وہ نائب رہ سکتا ہے جیسے آنحضرتؐ نے اور خلفاء راشدین نے اور خلفاء بنی امیہ اور عباسیہ نے اپنے عہد میں غیر قریشی لوگوں کو اپنا نائب اور عامل مقرر کیا ہے حافظ نے کہا خارجی اور معتزلیوں نے اس مسئلہ میں خلاف کیا وہ غیر قریشی کی امامت اور خلافت جائز رکھتے ابن طیب نے کہا اُن کا قول التفات کے لائق نہیں ہے جب حدیث سے ثابت ہے کہ قریش کا حق ہے کہ ہر قرن میں مسلمانوں نے اسی اصول پر عمل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سب علما کا یہی مذہب ہے کہ امام کے لیے قریشی ہونا شرط ہے اور یہ اجماعی مسائل میں سے ہے اور خارجی اور معتزلہ نے یہ شرط نہیں رکھی اُن کا قول تمام مسلمانوں کے خلاف ہے مترجم کہتا ہے اب سلطان روم خلیفہ شرعی نہیں ہو سکتے البتہ بادشاہ اسلام یا نائب خلیفہ ہو سکتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رجالا منكم يحدثون أحاديث ليست في كتاب الله ولا تؤثر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأولئك جهالكم فإياكم والأماني التي تضل أهلها فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن هذا الأمر في قريش لا يعاديهم أحد إلا كبه الله على وجهه ما أقاموا الدين تابعه نعيم عن ابن المبارك عن معمر عن الزهري عن محمد بن

اور خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر کہنے لگے امابعد مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تم میں سے چند لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کا ثبوت اللہ کی کتاب (قرآن) سے نہیں ہے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں[1] ایسے لوگ بڑے جاہل ہیں تم لوگ ایسے خیالات سے بچے رہو جو گمراہ کرنے والے ہیں میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ امر یعنے خلافت اور سرداری قریش میں رہے گی جب تک وہ دین اور شریعت کو قائم رکھیں گے[2] اور جو کوئی ان میں سے (یعنی قریشی خلیفوں سے دشمنی کرے گا اللہ اس کو اوندھے منہ دوزخ میں گرا دے گا۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو نعیم بن حماد نے بھی ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے

[1] یہ معاویہؓ کا کہنا بے معنی نہ تھا کیونکہ عبداللہ بن عمر اس حدیث کو آنحضرت سے نقل کرتے تھے اور ابوہریرہ اور ابن عمر نے بھی اس کو روایت کیا ہے شاید معاویہ کا یہ مطلب ہوگا کہ عبداللہ بن عمروؓ جو اس حدیث سے یہ سمجھے ہیں کہ اوائل زمانہ اسلام میں ایسا ہوگا یعنی قحطانی بادشاہ ہوگا یہ غلط ہے آنحضرت نے ایسا نہیں فرمایا ہے بلکہ امت اور خلافت کو قریش سے خاص رکھا ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب ایسا ہوگا یعنی ایک قحطانی شخص بادشاہ ہوگا ۱۲ منہ [2] جب دین اور شریعت کی پیروی چھوڑ دیں گے تو انکی خلافت بھی مٹ جائے گی ایسا ہی ہوا جب خلفائے عباسیہ نے دین کی پیروی چھوڑ دی اور شراب خوری اور عیش اور عشرت میں پڑ گئے اللہ تعالیٰ نے خلافت اُن کے خاندان سے نکال لی اُس زمانہ سے اب تک پھر خلافت قریشی لوگوں کو نصیب نہیں ہوئی البتہ یمن یا مغرب یا مصر میں بعضے بعضے حاکم قریشی بلکہ سادات میں سے ہوئے مگر اب اُن کی بھی حکومت باقی نہ رہی اب سارے عرب اور روم میں ایک مسلمان بادشاہ رہ گیا ہے جو خانوادۂ ترک میں سے ہے اسی طرح مصر کا بادشاہ بھی ترکی ہے ایران کا قاچاری ہے افغانستان کا بارک زئی ہے پٹھان. بخارا کا اوزبک ہے غرض قریشی کوئی خلیفہ نہ رہا اور یہی امر اہل اسلام کی تباہی کا باعث ہو رہا ہے اب بھی اگر سب مسلمان مل کر ایک قریشی بلکہ بنی فاطمہ میں سے متقی اور عالم شخص کو اپنا خلیفہ بنائیں اور سارے جہان کے مسلمان اس کے تابع حکم رہیں تو ابھی پھر اسلام چمک جاتا ہے مولانا اسمٰعیل شہید نور اللہ مرقدہ نے تیرہویں صدی کے شروع میں ایسا کرنا چاہا تھا اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی کو خلیفہ قرار دیا تھا لیکن اللہ کو منظور نہ تھا چند ہی روز میں مولانا صاحب اور سید صاحب سب ہی شہید ہوئے سفاقی نے کہا حدیث سے یہ نکلا کہ اگر قریشی خلیفہ بھی کفر یا بدعت کی طرف لوگ بلائے تو اُس سے لڑنا اور اس کا معزول کرنا درست ہے میں کہتا ہوں یہی قول صحیح ہے اور اسی لیے امام حسین علیہ السلام نے یزید پلید[3] پر خروج کیا تھا باوجود یہ کہ قریشی تھا کیونکہ یزید لوگوں کو گناہ اور معصیت کی طرف لے جانا چاہتا تھا اور قسطلانی نے جو اس پر اعتراض کیا کہ مامون اور معتصم اور واثق خلق قرآن کے قائل تھے اور بدعت کی طرف دعوت کرتے تھے علماء اہل سنت کو ستاتے تھے مگر کسی نے اُن پر خروج کرنے کو واجب نہیں کہا یہ اعتراض لغو ہے کیوں کہ اس وقت لوگ مجبور ہونگے اس لیے مجبوری سے ترک واجب پر گنہ گار نہ ہوئے ۱۲ منہ

[3] یزید تمام اہل سُنت کے نزدیک ایک مسلمان شخص تھا اُس کو خبیث یا پلید کے القاب سے ذکر کرنا درست نہیں۔ عبدالصمد ریالوی۔

جُبَيْرٍ۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

بَابٌ ۴۲۴ أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

بَابٌ ۴۲۵ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً۔

محمد بن جبیر سے روایت کیا[۱]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا میں نے والد (محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ) سے وہ کہتے تھے دادا صاحب یعنی عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت اور سرداری ہمیشہ قریش ہی میں رہے گی جب تک قریش کے دو آدمی بھی باقی رہیں گے

باب جو شخص اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ کرے اُس کا ثواب کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا جو لوگ اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہی گنہگار ہیں (معلوم ہوا جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ کریں اُن کو ثواب ملے گا)

ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی پر رشک نہ ہونا چاہیے مگر دو آدمیوں پر ایک تو اُس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال دیا ہے اور وہ اُس کو نیک کاموں میں خرچ کر رہا ہے دوسرے اُس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے (یعنی دین کا علم قرآن حدیث کا) وہ اُس کے موافق فیصلہ کرتا ہے لوگوں کو تعلیم کرتا ہے[۲]

باب امام (اور بادشاہ اسلام) کی بات سننا اور ماننا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ کی بات کا حکم نہ دے[۳]

---

[۱] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] یعنی اور لوگ رشک کے قابل ہی نہیں ہیں یہ دو شخص البتہ رشک کے قابل ہیں کیونکہ ان دونوں شخصوں نے دین اور دنیا دونوں حاصل کر لی دنیا میں نیک نام ہوئے اور آخرت میں شادکام بعضے بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی گذرے ہیں جن کو یہ دونوں نعمتیں سرفراز ہوئی ہیں اُن پر بے حد رشک ہوتا ہے نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دین کا علم بھی دیا تھا اور دولت بھی عنایت فرمائی تھی انہوں نے اپنی دولت بہت سے نیک کاموں میں جیسے اشاعت کتب حدیث وغیرہ میں صرف کی اللہ تعالیٰ انکے درجے بلند کرے اور اُن کی نیکیاں قبول فرمائے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
[۳] ورنہ واجب نہیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوالتیاح (یزید بن حمید ضبعی) سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سردار کی بات) سنو اور مانو گو تم پر ایک حبشی غلام سردار کیا جائے جس کا سر منقے کی طرح چھوٹا ہو (یعنی بے وقوف ہو)[۱]

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے جعد بن دینار سے انہوں نے ابورجا عمران عطاردی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے کوئی بری بات دیکھے تو صبر کرے اس لیے کہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر الگ ہو کر مرے اُس کی موت جاہلیت کی سی موت ہو گی[۲]

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان پر اپنے امام اور بادشاہ اسلام کی اطاعت واجب ہے خوشی یا ناخوشی ہر حال میں جب تک گناہ کا حکم اس کو نہ دیا جائے پھر جب امام یا بادشاہ اسلام کی طرف سے اس کو گناہ (ناجائز کام) کا حکم دیا جائے تو نہ سنے نہ اطاعت کرے[۳]

---

[۱] اس کا مطلب یہ نہیں کہ حبشی غلام خلیفہ ہو کیونکہ خلافت تو قریشی کے سوا اور کسی کی صحیح نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خلیفہ اگر ایک حبشی غلام کو کہیں کا سردار یا حاکم مقرر کرے تو ان لوگوں کو اسکی اطاعت کرنا چاہیے ۱۲ منہ [۲] جماعت سے الگ ہونا اس سے یہ مراد ہے کہ امام اور حاکم اسلام سے الگ ہو کر رہے اسکی اطاعت سے نکل جائے جیسے خارجیوں نے حضرت علیؓ کی خلافت میں کیا تھا حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مشرک یا بدعتوں کی جماعت میں شریک رہے اُن سے الگ ہونا واجب ہے جیسے قرآن میں ہے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے اگلی حدیث کی تفسیر ہو گی کہ جماعت میں وہیں تک شریک رہنا ضرور ہے جب تک جماعت خلاف شرع کام کا حکم نہ دے اگر ایسی بات کا حکم دے تو اس جماعت کو سلام کرنا چاہیے اکیلے ہی رہ کر اپنی زندگی گذارنا اور حق تعالیٰ کے حکم پر قائم رہنا بہتر ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٨٢٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلٰى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِّنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے سعد بن عبیدہ نے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سنہ ۹ ہجری) میں ایک لشکر بھیجا اُس کا سردار ایک انصاری (عبداللہ بن حذافہ سہمی) کو مقرر کیا اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ اُن کی اطاعت کریں (رستے میں ایسا اتفاق ہوا) عبداللہ بن حذافہ اُن لوگوں پر غصے ہوئے کہنے لگے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میری اطاعت کرنا انہوں نے کہا بیشک یہ حکم تو دیا تھا عبداللہ نے کہا تو میں تم سے بضد ہو کر یہ کہتا ہوں تم لکڑیاں جمع کرو انگار سلگاؤ (اُس میں گھس جاؤ) انہوں نے لکڑیاں جمع کیں آگ سلگائی جب اُس میں گھسنے کا قصد کیا تو ایک دوسرے کو تکنے لگے کہنے لگے ہم نے جو اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی تو محض (دوزخ کی) آگ سے بچنے کے لیے اب ہم پھر آگ میں داخل ہو جائیں (تو اسلام لانے سے اتنی تکلیف اُٹھانے سے نتیجہ ہی کیا ہوا) اتنے میں آگ (خود بخود) بجھ گئی اور عبداللہ کا غصہ بھی جاتا رہا پھر یہ قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا اگر یہ لشکر والے اُس آگ میں گھس جاتے تو کبھی اُس میں سے نہ نکلتے[1] (حاکم کی) اطاعت اسی کام میں کرنا چاہیے جو جائز ہو[2]۔

بَابٌ ٤٢٦ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللّٰهُ

باب جس کو بن مانگے سرداری ملے تو اللہ اُس کی مدد کرے[3] گا

[1] ہمیشہ کے لیے دوزخی ہو جاتے ہیں [2] نہ کہ گناہ کے کام میں ۱۲ منہ [3] اُس کی سرداری نیک نامی کے ساتھ گذرے گی اور جو شخص مانگ کر پیچھے پڑ کر حکومت حاصل کرے اللہ تعالیٰ اپنی مدد اُس سے اٹھائے گا ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کو خبط ہو گیا ہے خصوص حیدر آباد میں جس کو دیکھئے حکومت اور تعلقداری کا طالب ہے .... اے بھائیو حکومت بڑے مواخذہ کا کام ہے روٹی کمانے کے ہزار ہا طریق ہیں طبیب ہو ڈاکٹر ہو انجینیر ہو سوداگر ہو کاشتکار ہو کوئی ہنر یا پیشہ کرو مگر عدالت اور مال کی خدمت کرو اگر زبردستی بادشاہ اسلام تم کو ایسی خدمت پر مامور کرے تو اللہ سے مدد چاہو اور اس سے ڈر کر اپنی خدمت ایمانداری کے ساتھ ادا کرو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۲۸ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے امام حسن بصریؒ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عبدالرحمٰن حکومت اور سرداری کی درخواست نہ کر کیونکہ اگر مانگے پر تجھ کو حکومت اور سرداری ملے گی تو اللہ اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا (تو جانے تیرا کام جانے) اور بن مانگے (زبردستی) تو سردار بنایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کریگا اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور جو کام بہتر معلوم ہو وہ کر۔

باب ۴۲۷ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ عَلَيْهَا۔

باب جو شخص مانگ کر حکومت اور سرداری لے اس کو اللہ چھوڑ دے گا (وہ جانے اس کا کام جانے)

۸۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے امام بصری سے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن سمرہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عبدالرحمٰن حکومت اور سرداری کی درخواست نہ کیجیو اگر درخواست پر تجھے ملے گی تو چھوڑ دیا جائے گا (تو جانے تیرا کام جانے) اور اگر بن درخواست ملے گی تو اللہ تیری مدد کریگا اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو جو کام بہتر ہے وہ کر اور قسم کا کفارہ دیدے۔

باب ۴۲۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ۔

باب حکومت اور سرداری کی حرص کرنا منع ہے۔

۸۳۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم لوگ قریب میں حکومت اور سرداری کی حرص کروگے اور قیامت کے دن تم کو اس کی وجہ سے ندامت اور شرمندگی ہوگی حکومت اور

besturdubooks.wordpress.com

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَوْلَهٗ۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰیؓ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِيْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اَمِّرْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَهٗ فَقَالَ اِنَّا لَا نُوَلِّيْ هٰذَا مَنْ سَاَلَهٗ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ۔

بَابٌ ۴۲۹ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ

سرداری ایک انّا کی طرح ہے دُودھ پلاتے وقت تو مزہ ہے اور دُودھ چھُٹتے وقت تکلیف[۱] اور محمد بن بشار نے کہا ہم سے عبداللہ بن حمران نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عمر بن حکم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اُن کا قول نقل کیا یہی جو اوپر گذرا[۲]

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے اپنے دادا ابوبریرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا میں ایک قوم والے دو شخصوں کے ساتھ ان میں ابوموسیٰ کے نہیں ہوئے۔ طبرانی کی روایت میں ہے ایک ان میں ابوموسیٰ کے چچازاد بھائی تھے آنحضرتؐ کے پاس گیا ان میں ایک کہنے لگا یارسول اللہ ہم کو کہیں کی حکومت دیجئے دوسرے نے بھی یہی عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا ہم اس شخص کو حکومت نہیں دیتے جو اس کی درخواست کرے یا حرص کرے۔

باب جو شخص رعیت کا حکم دے اور انکی خیرخواہی نہ کرے اُن کا عذاب۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاشہب جعفر بن

---

[۱] سبحان اللہ آنحضرت نے کیا عمدہ مثال دی ہے آدمی کو حکومت اور سرداری ملتے وقت بڑی لذت ہوتی ہے خوب روپیہ کماتا ہے مزے اڑاتا ہے لیکن اس کو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ سدا قائم رہنے والی چیز نہیں ایک دن چھن جائے گی تو جتنا مزہ اُٹھایا ہے وہ سب کرکرا ہو جائے گا اور اُس رنج کے سامنے جو سرداری اور حکومت جاتے وقت ہوگا یہ خوشی کوئی چیز نہیں ہے عاقل کو چاہیئے کہ جس کام کے انجام میں رنج ہو اُس کو تھوڑی سی لذت کی وجہ سے ہرگز اختیار نہ کرے عاقل وہی کام کرتا ہے جس میں رنج اور دکھ کا نام نہ ہو نری لذت ہی لذت ہو گو یہ لذت مقدار میں تھوڑی ہو لیکن اُس لذت سے بدرجہا بہتر ہے جس کے بعد رنج سہنا پڑے لاحول ولاقوۃ الا باللہ لعنت خدا کی دنیا کی حکومت پر سرداری اور بادشاہت درحقیقت ایک عذاب الیم ہے اسی لیے عقلمند بزرگ اُس سے ہمیشہ بھاگتے رہے امام ابوحنیفہؒ نے مار کھائی قید میں رہے مگر حکومت نہ کی دوسری حدیث ہے جو شخص عدالت کا حاکم یعنے قاضی (جج) بنایا گیا وہ بن چھری ذبح کیا گیا ہمارے شہر حیدرآباد میں ہم نے آنکھوں سے دیکھا کئی شخصوں کو وزارت کا عہدہ ملا اور انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا مگر چند ہی سال میں یہ عہدہ ان سے چھن گیا اور چھنتے ہی انکو ایسا رنج ہوا کہ اُسی رنج میں دنیا سے چلتے ہوئے بعضوں نے خودکشی کرلی ۱۲ منہ

[۲] تو اس طریق میں دو باتیں اگلے طریق کے خلاف ہیں ایک تو سعید مقبری اور ابوہریرہؓ میں عمر بن حکم کا واسطہ ہونا دوسرے حدیث کو موقوفاً نقل کرنا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

حیان) نے انہوں نے امام حسن بصری سے کہ عبید اللہ بن زیاد نے معقل بن یسار صحابی کی مرض موت میں عیادت کی معقل نے اس سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص ایسا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو رعیت کی نگہبانی پر مقرر کیا ہو وہ خیر خواہی کے ساتھ اُن کی نگہبانی نہ کرے[1] تو قیامت کے دن وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (بہشت میں جانا کہاں[2]

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَائِدَةُ ذَكَرَهٗ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُوْدُهٗ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

ہم سے اسحاق بن منصور کوسج نے بیان کیا، کہا ہم کو حسین بن علی جعفی نے خبر دی کہ زائدہ بن قدامہ نے یہ حدیث ہشام بن حسن سے نقل کی انہوں نے امام بصری سے انہوں نے کہا ہم عیادت (بیمار پرسی) کے لیے معقل بن یسار صحابی کے پاس گئے اتنے میں عبید اللہ بن زیاد بھی وہاں آیا معقل نے اُس سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ نے فرمایا جو بادشاہ یا حاکم مسلمانوں پر حکومت کرتا ہو اور اُن کی بدخواہی پر اُس کا خاتمہ ہو تو بہشت اُس پر حرام ہے۔

بَابٌ ۴۲۳ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

باب جو شخص بندگان خدا کو ستائے (مشکل میں پھنسائے) اللہ تعالیٰ اُس کو ستائے گا (مشکل میں پھنسائے گا)

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيْفٍ اَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُّ صَفْوَانَ وَجُنْدُبًا وَاَصْحَابَهٗ

مجھ سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ طحان نے انہوں نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے ابو تمیمہ طریف بن مجالد سے انہوں نے کہا میں

---

[1] بلکہ اُن پر ظلم و تعدی کرے یا ظلم و تعدی ہونے دے اس کا بندوبست نہ کرے ۱۲ منہ [2] طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے حالانکہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے محسوس ہوتی ہے طبرانی کی دوسری روایت میں سبب کہ یہ عبید اللہ بن زیاد ایک ظالم سفاک چھوکرا تھا جس کو معاویہؓ نے حاکم بنایا تھا وہ بہت خونریزی کیا کرتا تھا آخر عبد اللہ بن معقل بن یسار صحابی نے اُس کو نصیحت کی کہ ان کاموں سے باز رہ اخیر تک ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَهُوَ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَمَنْ يُّشَاقِقْ يَشْقُقِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهٖ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدَبٌ قَالَ نَعَمْ جُنْدَبٌ۔

اس وقت موجود تھا جب صفوان بن محرز اور ان کے ساتھیوں کو جندب بن عبداللہ بجلی صحابی نصیحت کر رہے تھے لوگوں نے ان سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہاں سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص لوگوں کو سنانے (ریا اور ناموری) کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس ریاکاری کا حال لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص بندگان خدا پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر سختی کرے گا یہ سن کر لوگوں نے کہا ہم کو (اور) نصیحت کرو انہوں نے کہا (یعنی جندب نے) دیکھو آدمی کی پہلی چیز جو (مرے بعد) سڑتی ہے وہ پیٹ ہے اب جس سے ہو سکے وہ پیٹ میں حلال ہی لقمہ ڈالے (حرام سے پرہیز رکھے) اور جس سے ہو سکے وہ چلو بھر لہو بہا کر (یعنی ناحق خون کر کے) بہشت میں جانے سے اپنے تئیں نہ روکے فربری کہتے ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا اس حدیث میں یہ قول میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کس کا قول ہے جندب کا ہے انہوں نے کہا ہاں۔

بَابُ ۱۴۳ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيْقِ وَقَضٰى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلٰى بَابِ دَارِهٖ۔

باب رستے چلتے چلتے کوئی فیصلہ کرنا یا فتویٰ دینا

اور یحییٰ بن یعمر (تابعی مشہور) نے رستے میں فیصلہ کیا (اس کو ابن سعد نے طبقات میں وصل کیا) اور شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا (اس کو بھی ابن سعد نے وصل کیا)[1]

۸۳۵- حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں مسجد کے دروازے پر

[1] اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ نے بازار میں فیصلہ کیا مطلب یہ ہے امام بخاری کا کہ فیصلہ کرنے کے لیے کوئی خاص مقام جیسے محکمہ یا مسجد شرط نہیں ہے ۱۲ منہ

رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ۔

بَاب ۴۳۰ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ بَوَّابٌ۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ لِامْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهٖ تَعْرِفِيْنَ فُلَانَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّيْ فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِّنْ مُّصِيْبَتِيْ قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضٰى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ إِلٰى بَابِهٖ فَلَمْ تَجِدْ

ایک شخص ملا (نام نامعلوم) اور کہنے لگا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان طیار کر رکھا ہے یہ سنتے ہی وہ جیسے دب گیا (شرمندہ ہو گیا عاجز بن گیا) اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے تو قیامت کے لیے نہ ایسا بہت کچھ روزہ طیار کیا ہے نہ نماز نہ صدقہ بس اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے گا[1]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دربان نہ تھا (نہ عرض بیگی بلکہ ہر شخص کو آپ کے پاس جانے کی اجازت تھی)

ہم سے اسحاق بن منصور کوسج نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد بن الوارث نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے اپنی بی بی سے پوچھا کہ تو فلانی[2] عورت کو پہچانتی ہے اس نے کہا ہاں پہچانتی ہوں انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سے گذرے وہ ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو وہ کہنے لگی اجی جاؤ بھی تم پر یہ مصیبت تھوڑے ہے یہ سن کر آنحضرتؐ آگے بڑھ گئے اس وقت ایک اور شخص (فضل بن عباس) اس عورت پر سے گذرے اور پوچھنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے کیا فرمایا وہ کہنے لگی میں نے نہیں پہچانا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے (میں سمجھی کوئی اور شخص ہیں) انہوں نے کہا وہ آنحضرتؐ تھے یہ سن کر وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی دیکھا

---

[1] ترجمہ باب اس نکلا کہ آپ نے مسجد کے دروازے پر چلتے چلتے اس کو یہ فتویٰ سنایا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اور بڑی امید کی حدیث ہے خصوصاً ہم گنہ گاروں کے لیے جن کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے اللہم ارزقنی حبک وحب من یحبک ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا نہ انس کی بی بی کا نہ اس عورت کا نام معلوم ہوا ۱۲

عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ اَوَّلِ صَدْمَةٍ۔

تو آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہیں ہے کہنے لگی یارسول اللہ (تقصیر معاف فرمایئے) خدا کی قسم میں نے اس وقت آپ کو نہیں پہچانا (اب صبر کرتی ہوں) آپ نے فرمایا صبر تو اسی وقت اجر رکھتا ہے جب صدمہ شروع ہو[۱]

بَابُ ۳۳۴ اَلْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلٰى مَنْ وَّجَبَ عَلَيْهِ دُوْنَ الْاِمَامِ الَّذِيْ فَوْقَهٗ۔

باب ماتحت کا حاکم قصاص کا حکم دے سکتا ہے بڑے حاکم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں[۲]

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ۔

ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا قیس بن سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح رہا کرتے جیسے کوتوال امیر کے پاس رہا کرتا ہے[۳]

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَاَتْبَعَهٗ بِمُعَاذٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے قرہ سے کہا مجھ کو حمید بن ہلال نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبردہ نے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابوموسیٰ کو (یمن کی طرف) بھیجا پھر اُن کے پیچھے ہی معاذ بن جبل کو روانہ کیا (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محبوب بن حسن نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوبردہ سے اُنہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے

---

[۱] ورنہ رو دھو کر تو سب کو اخیر میں صبر آجاتا ہے یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] اور قصاص کی طرح حد بھی ہے تو ہر ملک کا عامل حدود اور قصاص شرع کے موافق جاری کر سکتا ہے بڑے بادشاہ یا خلیفہ سے اجازت لینا شرط نہیں ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ عاملوں کو ایسا کرنا درست نہیں بلکہ شہر کے سردار حدیں قائم کریں ابن قاسم نے کہا قصاص دارالخلافہ ہی میں لیا جاوے گا جہاں خلیفہ رہتا ہو یا اس کی تحریری اجازت سے اور مقاموں میں اشہب نے کہا جس عامل یا والی کو خلیفہ اجازت دے۔ حدود اور قصاص قائم کرنے کی وہ قائم کر سکتا ہے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ [۳] اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیس بن سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوتوال تھے کیونکہ کوتوال کا عہدہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا نہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں بلکہ بنی امیہ کی حکومت میں یہ عہدہ ایجاد ہوا اور انہی کا اثر اس عہد میں آگیا اکثر کوتوال ظالم سفاک اور بے رحم ہوتا ہے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ مَا لِهٰذَا قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَضَاءَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(آنحضرتؐ کے زمانہ میں) ایک شخص (نام نامعلوم) مسلمان ہو گیا تھا پھر یہودی ہو گیا وہ شخص ابوموسیٰ کے سامنے لایا گیا اتنے میں معاذ بن جبل آن پہنچے ابوموسیٰ سے پوچھا کیوں اس شخص کا کیا حال ہے (یعنی اس کی مشکیں بندھی ہوئی تھیں) انہوں نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد یہودی ہو گیا (مرتد ہو گیا) معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور رسول کے موافق اس کو قتل نہ کر لوں[1]

بَابٌ ۴۳ هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ۔

باب غصے کی حالت میں حاکم یا قاضی کو فیصلہ کرنا درست ہے یا نہیں۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ بِأَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے سنا ابوبکرہ نے اپنے بیٹے (عبیداللہ) کو لکھا جو سجستان میں قاضی تھا جس وقت تو غصے میں ہو تو آدمیوں کا فیصلہ نہ کر کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی حاکم دو آدمیوں کا اس وقت فیصلہ نہ کرے جب غصہ میں ہو[2]

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ ابن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلیم بن حارث یا اور کوئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ خدا کی قسم میں صبح کی جماعت میں اس وجہ سے شریک نہیں ہو سکتا کہ فلاں صاحب (معاذ بن جبل یا ابی بن کعبؓ) اس نماز کو لمبا کرتے ہیں ابومسعودؓ کہتے ہیں ہم نے کسی وعظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ معاذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے انہوں نے قتل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی ۱۲منہ

[2] غصے کی حالت میں آنحضرت کے سوا اور لوگوں کو فیصلہ کرنا منع ہے اور حنابلہ کے نزدیک غصے کی حالت میں جو حکم دے وہ نافذ نہ ہو گا ۱۲منہ

اَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُّنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوْجِزْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

غصے نہیں دیکھا جتنا اُس دن غصے ہوئے بعد اس کے فرمایا لوگو تم میں بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت دلانا چاہتے ہیں جب کوئی تم میں لوگوں کا امام بنے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اُن میں کوئی بوڑھا ہوتا ہے کوئی کمزور کوئی کام ضرورت والا۔

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوْبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا۔

ہم سے محمد بن ابی یعقوب بیان کیا کہا ہم سے حسان بن ابراہیم نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہ زہری نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی اُن کو اُن کے والد عبد اللہ بن عمرؓ نے انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی جورو (آمنہ بنت غفار) کو طلاق دے دیا حضرت عمرؓ نے اس کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ غصے ہوئے اور فرمایا عبد اللہ کو چاہیے کہ رجعت کرلے اور عورت کو (اپنے پاس) رہنے دے یہاں تک وہ حیض سے پاک ہو پھر حیض آئے پھر پاک ہو اب اگر چاہے اس کو طلاق دے دے۔

بَابٌ ۴۳۵ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُوْنَ وَالتُّهَمَةَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَّشْهُوْرًا۔

باب قاضی کو اپنے ذاتی علم کی رو سے معاملات میں حکم دینا درست ہے (نہ حدود اور حقوق اللہ میں) بہر بھی جب کہ بدگمانی اور تہمت کا ڈر نہ ہو[۲] اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند (ابوسفیان کی جورو) کو یہ حکم دیا تو ابوسفیان کے مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے موافق تجھ کو اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا

[۱] یہ حدیث لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ غصے میں جو حکم دینے کی ممانعت اگلی حدیث میں ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور لوگوں کے لیے ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصے میں حکم دینا جائز تھا کیونکہ آپ غصے میں بھی حق سے تجاوز نہ کرتے آپ پوری طرح اپنے نفس پر قادر تھے اور لوگوں میں یہ بات نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] حنفیہ کا یہی قول لیکن دوسرے علماء کے نزدیک معاملات میں بھی قاضی کو اپنی ذاتی علم پر حکم دینا درست نہیں ہے قسطلانی نے کہا اگر گواہوں کی گواہی قرینہ عقل یا مشاہدہ کے یا ظن غالب کے خلاف ہو جب اُس گواہی پر بالاتفاق حکم دینا درست نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَتْ جَآءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَّذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَآئِكَ وَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَّعِزُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَآئِكَ ثُمَّ قَالَتْ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ اَنْ اُطْعِمَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُطْعِمِيْهِمْ مِّنْ مَّعْرُوْفٍ۔

حضرت عائشہؓ نے کہا ہند عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ خدا کی قسم ساری زمین پر کوئی گھر والے ایسے نہیں تھے جن کا میں ذلیل اور خوار ہونا اتنا پسند کرتی نہیں جتنا آپ کے گھر والوں کا (کیونکہ ہند کے باپ اور عزیزوں کو جنگ بدر میں علی اور حمزہؓ نے قتل کیا تھا) اور اب آج یہ حال ہے کہ ساری زمین پر کسی گھر والوں کو عزت اور آبرو حاصل ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں جتنا آپ کے گھر والوں کا (کیونکہ میں مسلمان ہو گئی ہوں) پھر کہنے لگی ابوسفیان بہت ہی بخیل ممسک آدمی ہے (اس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا) کیا مجھ پر کچھ گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے بے اس کے پوچھے اپنے بال بچوں کو کھلاؤں آپ نے فرمایا نہیں کچھ نہیں گناہ ہونے کا اگر دستور کے موافق کھلائے[1]

بَابُ ۴۳۶ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُوْمِ

وَمَا يَجُوْزُ مِنْ ذٰلِكَ وَمَا يَضِيْقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابِ الْحَاكِمِ اِلٰى عَامِلِهٖ وَالْقَاضِيْ اِلَى الْقَاضِيْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَآئِزٌ اِلَّا فِي الْحُدُوْدِ ثُمَّ قَالَ اِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاً فَهُوَ جَآئِزٌ لِاَنَّ هٰذَا مَالٌ بِزَعْمِهٖ وَاِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ اَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ فَالْخَطَاُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى عَامِلِهٖ فِي الْحُدُوْدِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ سِنٍّ كُسِرَتْ

باب مہری خط پر گواہی دینے کا بیان (کہ یہ فلاں شخص کا خط ہے) اور کونسی گواہی اس مقدمہ میں جائز ہے کونسی ناجائز اور حاکم جو اپنے نائبوں کو پروانے لکھے اسی طرح ایک ملک کا قاضی دوسرے ملک کے قاضی کو اس کا بیان اور بعضے لوگوں (امام ابوحنیفہؒ) نے کہا حاکم جو پروانے اپنے نائبوں کو لکھے ان پر عمل ہو سکتا ہے مگر حدود شرعیہ میں نہیں ہو سکتا (کیونکہ ڈر ہے کہیں پروانہ جعلی نہ ہو) پھر خود ہی کہتے ہیں کہ قتل خطا میں پروانے پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ان کی رائے پر مثل مالی دعووں کے ہے[2] حالانکہ قتل خطا مالی دعوں کی طرح نہیں ہے بلکہ ثبوت کے بعد اس کی سزا مالی ہوتی ہے تو قتل خطا اور عمد دونوں کا حکم ایک ہونا چاہیئے (دونوں میں پروانے کا اعتبار

---

[1] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ میں اپنے ذاتی علم پر حکم دیا آپ کو معلوم تھا کہ یہ ہند ابوسفیان کی جورو ہے اس سبب یہ حکم نہیں دیا کہ پہلے گواہ لے کر آ کہ تو کون ہے اور ابوسفیان کی جورو ہے یا نہیں [2] قتل خطا میں دیت لازم ہوتی ہے تو مالی دعاوی کی طرح ٹھیرا ۱۲ منہ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَالْحَسَنَ وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَامِرَ بْنَ عَبِيدَةَ وَعَبَّادَ بْنَ مَنْصُورٍ يُجِيزُونَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ فَإِنْ قَالَ الَّذِي جِيءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُورٌ قِيلَ لَهُ اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ

نہ ہونا چاہیئے[1] اور حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو حدود میں پروانے لکھے ہیں[2] اور عمر بن عبد العزیزؒ نے دانت توڑنے کے مقدمہ میں[3] پروانہ لکھا[4] اور ابراہیم نخعی نے کہا[5] ایک قاضی دوسرے قاضی کے خط پر عمل کرے جب اُس کی مہر اور خط کو پہچانتا ہو تو یہ جائز ہے اور شعبی مہری خط کو جو ایک قاضی کی طرف سے آئے جائز رکھتے تھے (اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے نکالا) اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے[6] اور معاویہ بن عبد الکریم ثقفی نے کہا میں عبد الملک بن یعلی بصرے کے قاضی اور ایاس بن معاویہ (بصرے کے قاضی) اور حسن بصری (بصرے کے قاضی) اور ثمامہ بن عبد اللہ بن انس (بصرے کے قاضی) اور بلال بن ابی بردہ (بصرے کے قاضی) اور عبد اللہ بن بریدہ (مرو کے قاضی) اور عامر بن عبیدہ (کوفہ کے قاضی) اور عباد بن منصور (بصرے کے قاضی) ان سبھوں سے ملا ہوں یہ سب ایک قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام بغیر گواہوں کے منظور کرتے[7] اگر فریق ثانی جس کو اُس خط سے ضرر ہوتا ہے یوں کہے کہ خط جعلی ہے تو اس کو حکم دیں گے کہ اچھا اس کا ثبوت دے اور قاضی کے خط پر سب سے پہلے ابن ابی لیلے (کوفہ کے قاضی) اور سوار بن عبد اللہ (بصرے کے قاضی) نے گواہی چاہی[8] اور ہم سے ابو نعیم

[1] امام بخاری کے اعتراض کا ماحصل یہ ہے کہ رجوع مقدمہ کے وقت قتل خواہ خطا ہو یا عمد مالی دعوے نہیں گنا جاتا اسی لیئے قتل کا دعوے فوجداری دعوے کہلاتا ہے اور مالی دعوے دیوانی کا دعوے اب یہ کہنا کہ خطا ثابت ہونے کے بعد قاتل سے مال دلایا جاتا ہے اس لیئے وہ مالی دعوی ہوا صحیح نہیں ہے کس لیئے کہ کبھی قتل عمد میں بھی جب وارث دیت پر راضی ہوجائیں تو دیت کا حکم دیا جاتا ہے حالانکہ قتل عمد بالاتفاق مالی دعوی نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یعلی بن امیہ کو زنا کے مقدمہ میں پروانہ لکھا تھا بعضے نسخوں میں سنّے الجارود کے بدل سے الجارود ہے جارود ایک شخص تھا عبد القیس قبیلے کا سردار اس نے آکر حضرت عمرؓ کے پاس قدامہ بن مظعون عامل پر یہ گواہی دی کہ وہ شراب پی کر متوالا ہوگیا تھا حضرت عمرؓ نے اس باب میں قدامہ کو لکھا پھر اس کو حد لگائی یہ قصہ عبد الرزاق نے بہ سند صحیح روایت کیا ۱۲ منہ [3] اپنے عامل زریق بن حکیم کو ۱۲ منہ [4] اس کو ابوبکر خلال نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] حافظ نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ کا اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [7] جب فریق ثانی کو اُس کی صحت میں کچھ کلام نہ ہوتا ۱۲ منہ [8] یہ دونوں اخیر زمانہ کے قاضی تھے ابن ابی لیلی تو ولید بن یزید کی طرف سے اور سوار منصور عباسی کی طرف سے انہوں نے صرف خط منظور نہ کیا بلکہ یوں کہا دو گواہوں کو ساتھ لاؤ جو یہ گواہی دیں کہ یہ خط فلاں قاضی کا لکھا ہوا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَجَازَهُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو قِلَابَةَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتَّى يَعْلَمَ مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا فَلَا تَشْهَدْ۔

(فضل بن دکین) نے کہا ہم سے عبید اللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں نے موسیٰ بن انس بصرے کے قاضی کے پاس اس مدعی پر گواہ پیش کیے کہ فلاں شخص پر میرا اتنا حق آتا ہے اور وہ کوفہ میں ہے پھر میں اُن کا خط لے کر قاسم بن عبد الرحمٰن کوفے کے قاضی کے پاس آیا انہوں نے اس کو منظور کیا اور امام حسن بصری اور ابو قلابہ نے کہا وصیت نامہ پر اس وقت تک گواہی کرنا مکروہ ہے جب تک اُس کا مضمون نہ سمجھے ایسا نہ ہو وہ ظلم اور خلاف شرع ہو[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خط بھیجا (یہ حدیث کتاب القسامۃ میں موصولاً گذر چکی ہے) یا تو اس شخص کی (یعنی عبد اللہ بن سہل) کی دیت دو جو تمہاری بستی میں مارا گیا ورنہ جنگ کے لیے مستعد ہو جاؤ اور زہری نے کہا اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اگر عورت پردے کی آڑ میں ہو اور تو اُس کو پہچانتا ہو (آواز وغیرہ سے) جب تو اس پر گواہی دے سکتا ہے ورنہ نہیں[2]۔

۶۴۴۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ وَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے قتادہ سے سُنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا جب ۶ھ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم والوں کو پروانہ لکھنا چاہا تو صحابہ کہنے لگے روم والے اُسی خط کو پڑھتے ہیں (قابل اعتماد سمجھتے ہیں) جس پر مہر لگی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر چاندی کی ایک مہر بنوائی گویا میں اس وقت اس کی چمک

[1] لیکن امام مالک نے وصیت نامہ پر گواہی کرنا جائز رکھا ہے گو گواہ کو اس کے مضمون کا علم نہ ہو اسی طرح بند کتاب پر حسن بصری کے اثر کو دارمی نے اور ابو قلابہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک جب تک عورت اپنا منہ گواہ کو نہ دکھلائے اُس پر گواہی دینا درست نہیں کیونکہ آواز دوسری آواز کے مشابہ ہوتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی لیے ہماری شریعت میں عورت کا منہ اور دونوں ہتھیلیاں ستر نہیں رکھی گئی ہیں اور ضرورت کے وقت مثلاً قاضی یا گواہ کے سامنے اُس کا کھولنا درست ہے ۱۲ منہ بخ

besturdubooks.wordpress.com

نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

بَابٌ ۴۳۷ مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَآءَ وَقَالَ الْحَسَنُ اَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ اَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ثُمَّ قَرَاَ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ وَقَرَاَ اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا اسْتَوْدِعُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا

دیکھ رہا ہوں اس کا کندہ یہ تھا محمد رسول اللہ۔[1]

باب قاضی بننے کے لیے کیا کیا شرطیں ہونا ضرور ہے

اور امام حسن بصری نے کہا اس کو ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں وصل کیا اللہ تعالیٰ نے حاکموں سے یہ عہد لیا ہے (اُن پر لازم کیا ہے) کہ خواہش نفس کی پیروی نہ کریں اور لوگوں کا ڈر نہ رکھیں (کہ حق فیصلہ کرنے سے کوئی ناراض ہو جائے گا ہو جائے بیزار) سے (اور اس کی آیتوں کے بدل (دنیا کا) تھوڑا مول نہ لیں پھر اُنہوں نے یہ آیت (سورۂ ص کی پڑھی اے داؤد ہم نے تجھ کو زمین کا حاکم بنایا تو انصاف کے ساتھ لوگوں کا فیصلہ کیا کر اور نفس کی خواہش پر نہ چل نفس کی خواہش تجھ کو خدا کے ٹھیک رستے سے ڈگا دے گی جو لوگ اللہ کی راہ (حق اور انصاف سے ڈگ (بہک) جاتے ہیں اُن کو بدلے اور حساب کا دن بھول جانے کی وجہ سے سخت سزا ملے گی اور امام حسن بصری نے (سورۂ مائدہ کی یہ آیت بھی پڑھی بیشک ہم نے توریت اُتاری اُس میں ہدایت ہے اور روشنی خدا کے تابعدار پیغمبر جو حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل میں آئے یہودیوں کو اُسی کے موافق حکم دیتے رہے اور پیغمبروں کے علاوہ مشائخ اور مولوی بھی اُسی پر حکم دیتے رہے اس لیے کہ اللہ کی کتاب کے وہ نگہبان اور امانت دار بنائے گئے تھے اُس کی نگہبانی کرتے رہے

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خط پر عمل ہو سکتا ہے اور قاضی کا خط مالکیہ کے نزدیک حجت ہے اُس پر مہر ہو یا نہ ہو طحاوی نے کہا اور تمام فقہا نے امام مالک کا خلاف کیا ہے کیونکہ ایک خط دوسرے خط کے مشابہ ہوتا ہے ابن بطال نے کہا اس پر علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ گواہ کو صرف اپنا خط دیکھ کر گواہی دینا درست نہیں جب اُس کو وہ معاملہ یاد نہ ہو ۱۲ منہ [2] شافعیہ نے کہا قضا کی شرط یہ ہے کہ آدمی مسلمان پرہیزگار مکلف آزاد مرد سنتا دیکھتا بولتا ہو تو کافر یا نابالغ یا مجنون یا غلام یا لونڈی یا خنثیٰ یا عورت یا بہرے یا گونگے یا اندھے کی قضا درست نہیں ہے اہلحدیث اور شافعیہ کے نزدیک قضا کے لیے مجتہد ہونا بھی ضرور ہے یعنے قرآن اور حدیث اور ناسخ اور منسوخ کا عالم ہونا اسی طرح قضایائے صحابہ اور تابعین سے واقف ہونا اور ہر مقدمہ میں اللہ کی کتاب کے موافق حکم دے اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ملے تو حدیث کے موافق اگر حدیث میں بھی نہ ملے تو صحابہ کے اجماع کے موافق اگر صحابہ میں اختلاف ہو تو جس کا قول قرآن و حدیث کے زیادہ موافق دیکھیں اس پر حکم دیں اور اہل حدیث اور محققین علماء نے مقلد کی قضا جائز نہیں رکھی اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ
يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ
هُمُ الْكٰفِرُوْنَ وَقَرَأَ دَاوُدَ وَ
سُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ
إِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَ
كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِيْنَ فَفَهَّمْنٰهَا
سُلَيْمَانَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا
وَعِلْمًا فَحَمِدَ سُلَيْمٰنَ وَلَمْ
يَلُمْ دَاوُدَ وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللّٰهُ
مِنْ أَمْرِ هٰذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ
الْقُضَاةَ هَلَكُوْا فَإِنَّهٗ أَثْنٰى
عَلٰى هٰذَا بِعِلْمِهٖ وَعَذَرَ
هٰذَا بِاجْتِهَادِهٖ وَقَالَ
مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ قَالَ لَنَا
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ خَمْسٌ
إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِيْ مِنْهُنَّ
خَصْلَةً كَانَتْ فِيْهِ وَصْمَةٌ
أَنْ يَكُوْنَ فَهِمًا حَلِيْمًا
عَفِيْفًا صَلِيْبًا
عَالِمًا سَؤُوْلًا

تو یہود یو دیکھو لوگوں سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدل دنیا کا تھوڑا مول مت لو یعنی رشوت کھا کر خلاف شرع فیصلہ نہ کرو، اور جو لوگ اللہ کے اتارے موافق حکم نہ دیں وہی کافر ہیں اور امام حسن بصری نے (سورۂ انبیا کی) یہ آیت بھی پڑھی اور اے پیغمبر داؤد اور سلیمان کو یاد کر جب دونوں ایک کھیت یا باغ کا فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت چر پڑی تھیں اور ہم اُن کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے پھر ہم نے اُس مقدمہ کا ...... ٹھیک فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے ہر ایک کو داؤد اور سلیمان دونوں میں فیصلہ کرنے کی سمجھ دی تھی اور علم دیا تھا تو اللہ نے سلیمان کی تعریف کی اور داؤد پر بھی ملامت نہیں کی گو اُن کا فیصلہ ٹھیک نہ تھا اور اگر قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ اُن دونوں پیغمبروں کا ذکر نہ کرتا تو میں سمجھتا ہوں قاضی لوگ تباہ ہی ہو جاتے[1] مگر اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ سلیمان کی تو تعریف کی اور داؤد کو اُن کی خطا اجتہادی میں معذور رکھا[2] اور مزاحم بن زفر نے کہا اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ہم سے عمر بن عبد العزیز خلیفہ نے کہا قاضی کے لیے پانچ باتیں ضرور ہیں اگر اُن میں سے ایک بات بھی نہ ہو تو وہ عیب دار ہے سمجھ والا ہو (قرآن و حدیث میں فہم سلیم رکھتا ہو) دوسرے بردبار ہو غصیلا نہ ہو، تیسرے حرام کاموں اور بدکاری سے پاک ہو یعنی متقی پرہیزگار ہو، چوتھے حق اور انصاف پر پکا اور مضبوط ہو[3]

---

[1] کس لیے کہ قاضیوں سے اکثر رائے اور اجتہاد میں غلطی ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا پیغمبر بھی اجتہاد کرتے ہیں اور کبھی اُن سے اجتہاد میں خطا بھی ہوتی ہے مگر وہ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سے اُن کو مطلع کر دیتا ہے جب پیغمبروں سے اجتہاد میں خطا ہونا ممکن ہوا تو ائمہ اربعہ ایسے کہاں کے بڑے بڑے آئے جن سے خطا نہ ہو سکتی ہو مقلدین کو اس پر غور کرنا چاہیے اور لطف یہ ہے کہ مقلدین اپنے اصول میں یہ فقرہ پڑھتے ہیں المجتہد یخطی ویصیب باوجود اس کے اپنے مجتہد کی خطا پر جمے رہتے ہیں اور حق بات کو قبول نہیں کرتے وہل ہذا الا ظلم عظیم ۱۲ منہ [3] انصاف کرنے میں اُس کو کسی کا ڈر یہاں تک کہ بادشاہ کا بھی ڈر نہ ہو اگر قضا کا عہدہ جاتا رہا تو بیزار سے جا رہے خواہش کس کو ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الْعِلْمِ۔

بَابُ ۴۳۸ رِزْقُ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِيْنَ

عَلَيْهَا وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِيْ يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا وَّ قَالَتْ عَائِشَةُ يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهٖ وَأَكَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ۔

۶۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ بْنُ أُخْتِ نَمِرٍ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى أَخْبَرَهٗ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِيْ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيْدُ إِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِيْ أَفْرَاسًا وَّأَعْبُدًا وَّأَنَا بِخَيْرٍ وَّأُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ عُمَرُ

پانچویں عالم ہو اور علم کی باتیں (دوسرے عالموں سے بھی) خوب تحقیق کرتا رہے[1]

باب حاکموں اور عالموں کو تنخواہ لینا درست ہے[2]

اور شریح (کوفہ کے قاضی جو حضرت عمرؓ کی طرف سے مقرر ہوئے تھے) قضا کی تنخواہ لیتے[3] تھے اور حضرت عائشہ نے کہا جو شخص میت کا وصی ہو وہ اپنی محنت کے موافق یتیم کے مال میں سے کھا سکتا ہے[4] اور ابوبکر اور عمرؓ نے بھی بیت المال میں سے تنخواہ لی[5]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سائب بن یزید نمر کے بھانجے نے اُن کو حویطب بن عبدالعزیٰ نے اُن کو عبداللہ بن سعدی نے وہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں اُن کے پاس آئے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے سُنا ہے تو عام لوگوں کے کاموں میں سے (جیسے تحصیلداری قضاۃ وغیرہ) ایک خدمت بجا لاتا ہے جب اُس کی تنخواہ تجھ کو دی جاتی ہے تو اُس کا لینا برا جانتا ہے عبداللہ بن سعدی نے کہا ہاں یہ بات سچ ہے حضرت عمرؓ نے کہا پھر اس سے تیرا مطلب کیا ہے عبداللہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو گھوڑے غلام لونڈی (سب طرح کے مال) عنایت فرمایا ہے میں جانتا ہوں مسلمانوں کی خدمت بجا لاؤں حضرت عمرؓ نے کہا نہیں ایسا مت کریں میں نے بھی

---

[1] یہ نہیں کہ اپنے علم پر نازاں ہو دوسرے سب لوگوں کو اپنے مقابل نہ سمجھے اگر کسی قاضی کو یہ خیال ہو تو وہ جونپور کا قاضی اور گدھا ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک کو ایک سے بڑھ کر عالم پیدا کیا ہے تو علم حاصل کرنے میں ہرگز شرم نہ کرنا چاہیے جو بات اپنے تئیں معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے بے دریغ پوچھے دریافت کرے ۱۲ منہ [2] جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ حکومت اور قضا کی اجرت لینا درست ہے حنفیہ کہتے ہیں اگر قاضی محتاج ہو تب تو بقدر کفایت اجرت قبول کرے اگر مالدار ہو تو افضل یہ ہے کہ اجرت نہ لے ۱۲ منہ [3] اس کو عبدالرزاق اور سعید بن منصور نے وصل کیا کہ مسروق قضا کی تنخواہ نہیں لیتے تھے اور شریح لیا کرتے تھے [4] وصی پر قاضی کا بھی قیاس ہو سکتا ہے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] جب خلیفہ ہوئے اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَا تَفْعَلْ فَإِنِّيْ كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِيْ أَرَدْتَّ
فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ
إِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى أَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا
فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ
وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا
الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ
فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ
أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ
يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي
الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّيْ
حَتّٰى أَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ
مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَ
تَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا
الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ
فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ایسا ہی کرنا چاہا تھا (کہ اپنی خدمت کا اجورہ نہ لوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دے رہے تھے میں کہہ رہا تھا یہ روپیہ آپ اُس کو کیوں نہیں دیتے جو مجھ سے زیادہ اُس کی احتیاج رکھتا ہے ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرتؐ نے ایک خدمت کے بدل مجھ کو کچھ روپیہ دینا چاہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو آپ نے فرمایا نہیں لے لے مالدار بن جا پھر تیرا جی چاہے تو فقیروں کو خیرات کر دے اور دیکھ جو مال تیرے پاس (اللہ کا بھیجا ہوا) آجائے تو نے اُس کی تاک نہ لگائی ہو نہ سوال کیا ہو تو اُس کو لے لے اور جو مال اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے مت پڑ اور اسی سند سے زہری سے مروی ہے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کچھ عنایت فرماتے تو میں کہتا اُس کو دیجئے نا جو مجھ سے بڑھ کر محتاج ہے ایک بار آپ نے مجھ کو کچھ روپیہ دیا میں نے عرض کیا اُس کو دیجے نا جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہے آپ نے فرمایا لے لے اور مالدار بن جا اور دیکھ اگر تجھ کو احتیاج نہیں ہے (تو خیرات کر دے)[ل] دنیا کا مال جو بن تیرے تاکے اور مانگے تیرے پاس آئے اُس کو لے اور جو (اس طرح) نہ آئے اس کے پیچھے مت لگ۔

ل سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمدہ رائے بتلائی جو حضرت عمرؓ کو بھی نہیں سوجھی تھی یعنی اگر حضرت عمرؓ اس مال کو نہ لیتے صرف واپس کر دیتے تو اُس میں اتنا فائدہ نہ تھا جتنا لے لینے میں اور پھر اللہ کی راہ میں خیرات کرنے میں کیوں کہ صدقہ کا ثواب بھی اس میں حاصل ہوا محققین صوفیہ فرماتے ہیں کہ بعضے وقت مال کے رد کرنے میں بھی نفس کو ایک خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ہم ایسے بے پروا ہیں کہ لوگ روپیہ لاتے ہیں اور ہم واپس لاتے ہیں اگر نفس میں یہ بات پیدا ہو تو فوراً لے لینا چاہیئے اور لے لینے کے بعد پھر دوسرے موقع پر محتاجوں کو خیرات کر دے غرض تصوف میں اصل الاصول یہ ہے کہ نفس کو موٹا نہ ہونے دے یہ ظالم جو بات کہے اُس کے خلاف کرے ۱۲ منہ

بَابٌ ۴۳۹ مَنْ قَضٰی وَلَاعَنَ فِی الْمَسْجِدِ وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَضٰی شُرَیْحٌ وَّالشَّعْبِیُّ وَیَحْیٰی بْنُ یَعْمَرَ فِی الْمَسْجِدِ وَقَضٰی مَرْوَانُ عَلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْیَمِیْنِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَکَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَۃُ بْنُ اَوْفٰی یَقْضِیَانِ فِی الرَّحْبَۃِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ الزُّہْرِیُّ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَہِدْتُّ الْمُتَلَاعِنَیْنِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ فُرِّقَ بَیْنَہُمَا۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ شِہَابٍ عَنْ سَہْلٍ اَخِیْ بَنِیْ سَاعِدَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُہٗ فَتَلَاعَنَا فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاہِدٌ۔

بَابٌ ۴۴۰ مَنْ حَکَمَ فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی اِذَا اَتٰی عَلٰی حَدٍّ اَمَرَ اَنْ یُّخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَیُقَامَ وَقَالَ عُمَرُ اَخْرِجَاہُ

باب جو شخص مسجد میں فیصلہ کرے یا لعان کرائے اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس لعان کرایا اور شریح قاضی اور شعبی اور یحیٰ بن یعمر نے مسجد میں قضا کا کام کیا[1] اور مروان نے زید بن ثابت کو مسجد میں منبر نبوی کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا اور امام حسن بصری اور زرارہ بن اوفی دونوں مسجد کے باہر ایک دالان میں بیٹھ کر قضا کا کام کیا کرتے (ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے عین مسجد میں)

ہم سے علی بن عبداللہ نے روایت کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے سہل بن سعد سے روایت کی میں اُس وقت موجود تھا جو رو خاوند دونوں نے لعان کیا اُس وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی پھر لعان کے بعد دونوں میں جُدائی کردی گئی[2]

ہم سے یحیٰی بن جعفر بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو ابن شہاب نے انہوں نے کہا سہل بن سعد سے جو بنی ساعدہ قبیلے کے ایک شخص تھے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد (عویمر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا بتلائیے اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو (برا کام کرتے) پائے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے پھر (ایسا ہوا کہ عویمر اور اُس جورو دونوں نے مسجد کے اندر لعان کیا اس وقت میں موجود تھا۔

باب حد کا مقدمہ مسجد میں سُننا پھر جب حد لگانے کا وقت آئے تو مجرم کو مسجد سے باہر لے جانا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا اس مجرم کو مسجد کے باہر لے جاؤ (اور حد لگاؤ اس کو ابن

---

[1] شریح اور یحیٰ بن یعمر کے اثروں کو ابن ابی شیبہ نے اور شعبی کے اثر کو سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے جامع سفیان میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] حالانکہ اس روایت سے باب کا مطلب نہیں نکلتا مگر آگے کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ لعان عین مسجد میں ہوا تھا ۱۲ منہ رع یہ اثر کتاب الشہادات میں موصولاً گذر چکا ہے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الْمَسْجِدِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ۔

ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے وصل کیا، اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے[1]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ اور سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک شخص (ماعز اسلمی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور (وہ دوسری طرف سے آیا اور یہی کہا) جب چار بار اس نے اقرار کیا تو آپ نے اس سے پوچھا کہیں تو دیوانہ تو نہیں ہے اس نے کہا جی نہیں (میں خاصا چنگا سیانا ہوں) اس وقت آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو (باہر) لے جاؤ اور سنگسار کرو ابن شہاب نے (اسی سند سے) کہا مجھ کو اس شخص (ابوسلمہ) نے بیان کیا جس نے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس شخص کو عیدگاہ میں سنگسار کیا اس حدیث کو یونس بن یزید اور معمر اور ابن جریج نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا[2]

بَابٌ ۲۴۱ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ

باب حاکم مدعی اور مدعا علیہ کو نصیحت کر سکتا ہے

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَؓ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے

---

[1] اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا اس کی سند ضعیف ہے اس میں یوں ہے کہ ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آیا اور آپ کے پاس آیا اور آپ سے سرگوشی کی آپ نے قنبر سے کہا اس کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور حد لگاؤ ۱۲ منہ [2] تو ان تینوں کی روایت عقیل کے خلاف ہے عقیل نے اس کو ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے جابر سے روایت کیا ان تینوں کی روایتیں اوپر موصولاً اسی کتاب میں باب الحدود میں گذر چکیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي نَحْوَ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

بَابٌ ۲۴۷ الشَّهَادَةُ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَةِ الْقَضَاءِ أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ لِلْخَصْمِ وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ ائْتِ الْأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ

ام المؤمنین ام سلمہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو میں بھی آدمی ہوں (لوازم) بشریت سے پاک نہیں ہوں تم آپس میں جھگڑتے ہوئے میرے پاس آتے ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے تم میں سے ایک فریق (مدعی یا مدعی علیہ) بحث کرنے میں دوسرے فریق سے زیادہ چالاکی کر دیتا ہے[1] اور میں اُس کی بحث سن کر اُس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں (مجھ کو غیب کا علم نہیں ہے) اب اگر میں کسی فریق کو (ظاہری روئداد پر) اُس کے بھائی کا کچھ حق دلا دوں[2] تو میں اسکو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں[3]

باب اگر قاضی خود عہدۂ قضا حاصل ہونے کے بعد یا اُس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو کیا اسکی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے[4] اور شریح کوفہ کے قاضی سے ایک آدمی (نام نامعلوم) نے کہا تم اس مقدمہ میں گواہی دو[5]، انہوں نے کہا تو بادشاہ کے پاس جا کر فریاد کر وہاں میں گواہی دوں گا[6] اور عکرمہ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے پوچھا اگر تو خود اپنی آنکھ سے کسی کو زنا یا چوری کا جرم کرتے دیکھے اور تو امیر ہو تو کیا اُس کو حد لگا دیگا عبدالرحمٰن نے کہا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا آخر تیری گواہی ایک مسلمان کی گواہی کی طرح ہو گی یا نہیں عبدالرحمٰن نے کہا بیشک سچ کہتے ہو[7] حضرت عمرؓ نے کہا

[1] بہت فصاحت اور خوش تقریری سے بحث کرتا ہے ۱۲ منہ [2] جس کا وہ واقع میں حقدار نہ ہو ۱۲ منہ [3] وہ اپنے حق میں اُس کو درست نہ سمجھے ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اہلحدیث اور جمہور علماء کا مذہب ثابت ہوا کہ قاضی کا فیصلہ ظاہر میں نافذ ہوتا ہے لیکن اُس کے فیصلے سے جو شے حرام ہے وہ حلال نہیں ہوتی نہ حلال حرام ہوتی ہے اور امام ابوحنیفہ کا قول رد ہو گیا کہ قاضی کا فیصلہ ظاہراً اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتا ہے اور اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہ تھا البتہ اللہ تعالیٰ اگر آپ کو بتلا دیتے تو معلوم ہو جاتا ۱۲ منہ

[5] یعنی اپنی شہادت اور واقفیت کی بنا پر اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور امام بخاری کے نزدیک راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ قاضی کو خود اپنے علم یا گواہی پر فیصلہ کرنا درست نہیں بلکہ ایسا مقدمہ بادشاہ وقت یا دوسرے قاضی کے پاس رجوع ہونا چاہیئے اور اُس قاضی کو مثل دوسرے گواہوں کے وہاں گواہی دینا چاہیئے ۱۲ منہ [6] کیونکہ تم کو اس کا حال خوب معلوم ہے میں تم کو گواہ کر چکا تھا ۱۲ منہ [7] اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا ۱۲ منہ [8] اس کو ثوری اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ کو یہ معلوم تھا کہ

(باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ عُمَرُ لَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُ اٰيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِيْ وَاَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا اَرْبَعًا فَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهٗ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا اَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ وَقَالَ الْحَكَمُ اَرْبَعًا۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَّهٗ بَيِّنَةٌ عَلٰى قَتِيْلٍ قَتَلَهٗ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ لِاَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيْلٍ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَّشْهَدُ لِيْ فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِيْ فَذَكَرْتُ اَمْرَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اگر لوگ یوں نہ کہیں کہ عمرؓ نے اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے بڑھا دیا تو میں رجم کی آیت مصحف میں اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا اور ماعز اسلمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چار بار زنا کا اقرار کیا آپ نے اُس کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا اور یہ منقول نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے اقرار پر حاضرین کو گواہ کیا ہو اور حماد بن ابی سلیمان (امام ابوحنیفہ کے اُستاد) نے کہا اگر زنا کرنے والا حاکم کے سامنے ایک بار بھی اقرار کرے تو وہ سنگسار کیا جائے گا[1] اور حکم بن عتیبہ نے کہا جب تک چار بار اقرار نہ کرے سنگسار نہیں ہو سکتا (اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا)[2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمر بن کثیر سے انہوں نے ابو محمد نافع سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ سے کہ حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص کسی کافر کے مار ڈالنے پر گواہ رکھتا ہو اُس کا سامان اُسی کو ملے گا یہ سُن کر میں اُٹھا کہ میں نے جس کافر کو مارا تھا اُس کے مار ڈالنے پر کوئی گواہ تلاش کروں لیکن کوئی گواہ نہ ملا پھر میرے دل میں آیا لاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر تو کروں اور میں نے آپ سے اس کا مار ڈالنا بیان کر دیا ایک شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا

(بقیہ صفحہ سابقہ) الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ قرآن کی آیت ہے عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جب آپ کو معلوم ہے تو پھر مصحف میں شریک کر دیجیے اُس وقت حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا کہ گو میں اس وقت خلیفہ اور بادشاہ ہوں مگر معاملات میں صرف میری گواہی پر فیصلہ نہیں ہو سکتا جب تک دوسرا کوئی گواہ نہ ہو اور میری گواہی ایک مسلمان کی گواہی کی مثل ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ ایک دوسرا مسئلہ امام بخاری نے اس باب میں بیان کر دیا یعنے اگر مدعی علیہ حاکم کے سامنے اقرار کرے تو حاکم کو اُس کی بناپر (اقرار کی بنا پر) فیصلہ صادر کرنا درست ہے یہ ضرور نہیں کہ دو گواہوں کو بلائے اور اُن کے سامنے اقرار کرائے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے اس حدیث کو لا کر امام بخاری .... نے جمہور کا مذہب ثابت کیا اور ان لوگوں کا رد کیا جو ایسی حالت میں گواہوں کا بلانا اور مدعا علیہ کے اقرار پر اُن لوگوں کو گواہ کرنا ضروری جانتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس مسئلہ کا ذکر اوپر کتاب الحدود میں ہو چکا ہے ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيْلِ الَّذِىْ يَذْكُرُ عِنْدِىْ قَالَ فَأَرْضِهٖ مِنْهُ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهٖ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِّنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَىَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهٗ قَالَ لِىْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَىَّ وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِىْ بِعِلْمِهٖ شَهِدَ بِذٰلِكَ فِىْ وِلَايَتِهٖ أَوْ قَبْلَهَا وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهٗ لِاٰخَرَ بِحَقٍّ فِىْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهٗ لَا يَقْضِىْ عَلَيْهِ فِىْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهٗ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعَ أَوْ رَاٰهُ فِىْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضٰى بِهٖ وَمَا كَانَ فِىْ غَيْرِهٖ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِىْ بِهٖ لِأَنَّهٗ

تھا کہنے لگا　اُس کا سامان میرے پاس ہے آنحضرت نے فرمایا اچھا تو جان ابوقتادہ کو راضی کر دے[1] یہ سن کر ابوبکر صدیق نے کہا ایسا کبھی نہیں ہو سکتا آپ قریش کی ایک چڑیا (ایک چھوٹے بچہ) کو تو سامان دلا دیں اور اللہ کے ایک شیر کو محروم کر دیں جو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے ابوقتادہ رضہ کہتے ہیں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو حکم دیا اُس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا میں نے اُس کے بدل ایک باغ خریدا یہ پہلی جائداد تھی جو میں نے حاصل کی[2] امام بخاری نے کہا عبداللہ بن صالح نے (مجھ سے) کہا انہوں نے لیث بن سعد سے روایت کی یہی حدیث اس میں یوں ہے پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھ کو دلا دیا اور اہل حجاز (امام مالک وغیرہ) نے کہا قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں خواہ اُس معاملہ پر عہدہ قضا حاصل ہوئے بعد گواہ ہوا ہو یا اُس سے پہلے اور اگر مدعی علیہ اُس کے سامنے اقرار کرے مجلس قضا میں جب بھی بعضے لوگ کہتے ہیں قاضی کو اُس اقرار کی بنا پر فیصلہ کرنا درست نہیں یہاں تک کہ دو گواہ بلائے اور اُن کو اُس کے اقرار پر گواہ کر دے[3] اور بعضے عراق والوں (امام ابوحنیفہ وغیرہ) نے کہا اگر قاضی مجلس قضا میں کوئی بات سنے یا دیکھے تو اُس کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے لیکن اگر غیر مجلس قضا میں کسی فریق سے کوئی بات دیکھے تو اُس کی بنا پر فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک دو گواہ یہ گواہی نہ دے کہ اُس فریق نے ایسا کہا تھا اور بعضے عراق والے (امام ابویوسف وغیرہ) کہتے ہیں

[1] بعضے نسخوں میں فارضہ منی ہے اس صورت میں یہ کلام اُسی شخص کا ہوگا جس کے پاس سامان تھا مطلب یہ ہے کہ ابوقتادہ کو راضی کر دیجیے کہ اُس کا سامان میرے پاس ہی رہنے دیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس اس دوسرے شخص کے اقرار پر وہ سامان ابوقتادہ کو دلا دیا اور اس کے اقرار پر آپ نے گواہ نہیں کیے ۱۲ منہ [3] لیکن یہ قول ابوقتادہ کی حدیث سے اور نیز ہلال اسلمی کی حدیث سے رد ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ذ ط

besturdubooks.wordpress.com

مُؤْتَمَنٌ وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ
مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ
الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعِلْمِهِ
فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا
وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ
أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ
غَيْرِهِ مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ
شَهَادَةِ غَيْرِهِ وَلَكِنَّ فِيهِ تَعَرُّضًا
لِتُهْمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَ
إِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ
كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الظَّنَّ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ صَفِيَّةُ

نہیں قاضی جو بیان سنے[1] اس کی بنا پر حکم دے سکتا ہے کیوں کہ قاضی کی ایمانداری پر بھروسہ کیا گیا ہے آخر گواہی لینے سے کیا غرض ہے یہی ناکہ جو امر حق ہے وہ کھل جائے پھر قاضی کا علم تو گواہی سے بھی بڑھ کر ہے[2] اور بعضے عراق والوں (امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف) نے کہا قاضی کو دیوانی مقدمات میں اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست ہے[3] دوسرے (فوجداری) مقدمات میں درست نہیں[4] اور قاسم بن محمد بن ابی بکر نے کہا[5] حاکم کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا نہیں چاہیئے جیسے دوسرے کسی شخص کے علم پر اگرچہ قاضی کا ذاتی علم قوت میں دوسرے کی شہادت سے زیادہ ہے لیکن اس میں لوگوں کو تہمت کا موقع ملتا ہے اور مسلمانوں کو بدگمانی پیدا ہوتی ہے (کہ قاضی صاحب نے ایک فریق کی رعایت کر کے ناجائز فیصلہ کر دیا) اور آنحضرت صلی علیہ وسلم نے بدگمانی کو برا جانا جیسے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا یہ صفیہ (میری بی بی) ہے[6]

---

[1] خواہ مجلس قضا میں یا غیر مجلس قضا میں ۱۲ منہ [2] امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست ہے امام مالک کہتے ہیں اگر یہ امر جائز رکھا جائے تو اس میں بڑا ڈر ہے بعضے قاضی بے ایمان ہوتے ہیں وہ اُن لوگوں کو جن سے دشمنی ہوگی اپنے علم کی بنا پر پھانسی دیں گے اور سزا دیں گے امام شافعی سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا اگر بدمعاش قاضی دنیا میں نہ ہوتے تو میں یہ کہتا کہ قاضی کو اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ [3] مثلاً حدود و قصاص وغیرہ ۱۲ منہ [4] تو اگر حاکم قاضی نے کسی شخص کو زنا یا چوری یا خون کرتے دیکھا تو صرف اپنے علم کی بنا پر مجرم کو سزا نہیں دے سکتے جب تک باقاعدہ شہادت سے ثبوت نہ ہو امام احمد سے بھی ایسا ہی مروی ہے امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں قیاس تو یہ تھا کہ ان سب مقدمات میں بھی قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا جائز ہوتا لیکن میں قیاس کو چھوڑ دیتا ہوں اور استحسان کی رو سے یہ کہتا ہوں کہ قاضی ان مقدمات میں اپنے علم کی بنا پر حکم نہ دے مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ایک تو تقویٰ اور پرہیزگاری اور خدا ترسی کا کال ہوگیا ہے دوسرے اگلے زمانہ میں خیر بعضے قاضی بدمعاش ہوتے تھے لیکن پھر مسلمان ہوتے تھے مسلمان سے کبھی تو توقع ہوتی ہے کہ خدا سے ڈرے گا مگر اب تو قاضی ایسے لوگ کیے جاتے ہیں جو مسلمان بھی نہیں ہیں اور کفار کی حکومت میں تو ایسا کیے جانے پر تعجب نہیں ہوتا لیکن افسوس ہے کہ اسلامی حکومتیں بھی اب غیر مسلم کو قاضی مقرر کرتی ہیں حیدر آباد میں، ہندو اور پارسی اور نصرانی قاضی بنائے گئے ہیں کیا خوب اسی طرح سنا جاتا ہے کہ مصر میں بھی نصرانی قاضی ہیں کیا ان اسلامی حکومتوں کو اتنا نہیں معلوم ہے کہ عہدہ قضا کے لیے بالاتفاق مسلمان ہونا شرط ہے جب اصل سے عہدہ قضا ہی صحیح نہ ہو تو اب قاضی کے علم پر فیصلہ ہونا یہ تو اس کی فرع ہے اس لیے ہمارے زمانہ میں یہی قول مختار ہے کہ قاضی کو کسی معاملہ میں دیوانی ہو یا فوجداری اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں اور اگر قاضی خود کسی مقدمہ میں گواہ ہو تو ایسا مقدمہ کسی دوسرے قاضی پاس رجوع کیا جائے اور یہ قاضی دوسرے گواہوں کی طرح اُس کے پاس جا کر گواہی دے تاکہ مدعی کا حق تلف نہ ہو ۱۲ منہ [5] یا قاسم بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعودؓ نے ۱۲ منہ [6] یہ حدیث اوپر مذکور ہو چکی ہے اور آگے بھی آتی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں (باقی برصفحہ آئندہ)

(باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتِ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِيْ عَتِيْقٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ملنے کو) آئیں (اس وقت آپ مسجد میں اعتکاف میں تھے) جب وہ لوٹ کر جانے لگیں تو آپ (گھر تک اُن کو پہنچا دینے کو) اُن کے ساتھ گئے رستے میں دو انصاری آدمی (نا معلوم) ملے آپ نے اُن کو بلایا اور فرمایا یہ صفیہ بنت حی ہے (میری بی بی) وہ کہنے لگے سبحان اللہ، آپ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا پھرتا ہے اس حدیث کو شعیب اور عبدالرحمن بن خالد بن مسافر اور ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحیٰ نے بھی زہری سے روایت کیا انہوں نے امام زین العابدین سے انہوں ام المومنین صفیہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ ۴۴ أَمْرِ الْوَالِيْ إِذَا وَجَّهَ أَمِيْرَيْنِ إِلٰى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا۔

باب اگر بادشاہ دو شخصوں کو ایک ہی ملک کا حاکم کر کے بھیجے اور اُن کو نصیحت کرے کہ مل کر رہنا ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرنا

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيْ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن عمرو عقدی نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا دیکھو دونوں لوگوں پر آسانی

(بقیہ صفحہ سابقہ) بدگمانی کا موقع پیدا ہوتا ہے اور آنحضرت صلعم نے بدگمانی پیدا کرنے کو برا جانا جب تو ان صحابیوں سے فرمایا کہ یہ عورت کوئی غیر عورت نہیں ہے بلکہ صفیہ میری بی بی ہے نہ حافظ نے قسطلانی نے بیان کیا کہ قاسم کے اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) لہ آپ ایسا کیوں فرماتے ہیں کہ ہم آپ پر کوئی بُرا گمان کر سکتے ہیں ۱۲ منہ ۲ نہیں یہ بات نہیں اصل یہ ہے ۱۲ منہ ۳ میں ڈرا ایسا نہ ہو تمہارے دل میں کوئی وسوسہ ڈالے ۱۲ منہ ۴ شعیب اور ابن مسافر اور ابن ابی عتیق کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب میں اور اسحاق بن یحیٰ کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ؎

besturdubooks.wordpress.com

وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّهٗ يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَقَالَ النَّضْرُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رہنا سختی نہ کرنا خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور دونوں مل کر رہنا (اختلاف نہ کرنا) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے ملک میں ایک (شہد کا) شراب بنا کرتا ہے جس کو بتع کہتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے (شہد کا ہو یا کسی اور چیز کا) اس حدیث کو نضر بن شمیل اور ابوداؤد طیالسی اور یزید بن ہارون اور وکیع نے بھی روایت کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے والد سے انہوں نے سعید کے (دادا ابوموسیٰ اشعری) سے انہوں نے آنحضرت صلعم سے[1]

بَابٌ ۴۴۴ اِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ وَقَدْ اَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدًا لِّلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

باب حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے[2] اور حضرت عثمانؓ نے مغیرہ کے غلام (نام نامعلوم) کی دعوت قبول کی[3]

۸۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيٰنَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَجِيْبُوا الدَّاعِيَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے بیان کیا انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مسلمان قید ہو جائے اُس کو قید سے چھڑاؤ[4] اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو[5]

[1] یزید کی روایت کو ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں اور باقی شخصوں کی روایتوں کو خود امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] کیونکہ دعوت قبول کرنے کی حدیثیں عام ہیں حاکم اور غیر حاکم سب کو شامل ہیں علما نے کہا ہے کہ حاکم کو جیسے قاضی یا نائب یا صوبہ یا تعلقدار یا تحصیلدار وغیرہ ہیں کسی شخص کی خاص دعوت نہ قبول کرنی چاہیے البتہ عام دعوت میں جا سکتے ہیں ۱۲ منہ [3] حضرت عثمان اسکی دعوت میں گئے لیکن روزہ دار تھے تو برکت کی دعا دیکر چلے آئے اس کو ابومحمد بن صاعد نے زوائد البر والصلہ لابن المبارک میں بہ سند صحیح وصل کیا ۱۲ منہ [4] کافروں کو فدیہ وغیرہ دے کر ۱۲ منہ [5] خصوصاً ولیمہ کی دعوت اُس کا قبول کرنا بعضے شافعیہ نے واجب کہا ہے ابن بطال نے امام مالکؒ سے نقل کیا قاضی کوئی دعوت قبول نہ کرے صرف ولیمہ کی دعوت قبول کرے میں کہتا ہوں امام مالک نے اہل فضل کے لیے یہ مکروہ رکھا ہے کہ جو کوئی انکو دعوت دے اسکی دعوت میں چلے جائیں اور ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے اہل فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے اور آنحضرتؐ جولاہے اور قصاب اور غلام ہر ایک کی دعوت میں تشریف لے جاتے اور ایسا ہی خلفائے راشدین سے منقول ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اہل فضل اور صلاح کے لیے یہ مناسب ہے کہ امراء اور دنیاداروں نوابوں کی دعوت میں اگر نہ جائیں تو خیر مگر غریبوں کی دعوت میں جنکی کمائی حلال کی ہو ضرور جائیں تاکہ نفس شکنی ہو حضرت ضیاء الدین (بقیہ صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۴۴۵ هَدَايَا الْعُمَّالِ ۔

۸۵۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُّقَالُ لَهُ ابْنُ الْاُتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيٰنُ اَيْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهٗ فَيَاْتِيْ يَقُوْلُ هٰذَا لَكَ وَهٰذَا لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ فَيَنْظُرُ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْتِيْ بِشَيْءٍ اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اَلَا هَلْ

باب حاکموں کو جو ہدیے تحفے دیئے جائیں (ان کا بیان) ؎۱

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے سُنا کہ ہم کو ابوحمید ساعدی نے خبر دی انہوں نے کہا ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک شخص (عبداللہ ابن اتبیہ ؎۲) کو زکوٰۃ کا تحصیلدار بنا کر بھیجا جب وہ لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا یہ مال تو (زکوٰۃ کا) آپ کا اور مسلمان کا ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ میں ملا ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے سفیان نے یوں کہا منبر پر چڑھے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا یہ تحصیلداروں کا کیا حال ہے ہم ان کو زکوٰۃ تحصیلنے کے لیے بھیجتے ہیں جب وہ لوٹ کر آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال آپ کا ہے یہ مال ہمارا ہے (ہم کو تحفہ ملا ہے) بھلا اپنے باوا یا اپنی میّا کے گھر بیٹھے رہتے تو معلوم ہوتا کوئی اُن کو تحفہ لا کر دیتا ہے یا نہیں ؎۳ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص زکوٰۃ کے مال میں سے تحفہ کے طور پر کچھ لے گا تو قیامت کے دن اُس کو اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے گا اگر اونٹ لیا ہے تو وہ بڑبڑ کر رہا ہو گا گائے لی ہے تو وہ بھیں بھیں کر رہی ہو گی بکری لی ہے تو وہ میں میں کر رہی ہو گی اس کے بعد آپ نے (دعا کے لیے) دونوں ہاتھ اتنے اُٹھائے کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی فرمایا سُن لو میں نے خدا کا حکم تم کو

بقیہ صفحہ سابقہ ابوالنجیب سہروردی نے قیدیوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا ان کو اپنے ساتھ بٹھایا اگر امیروں کی دعوت میں گئے اور غریبوں کی دعوت میں نہ گئے تو سمجھ لو کہ بس تم نے نفس کی پیروی کی پھر صلاح و تقوے اور خدا ترسی تم سے رخصت ہوئی ۱۲ منہ۔ حواشی صفحہ ہذا ؎۱ حاکم کو کسی رعیت کا ہدیہ یا تحفہ قبول کرنا ناجائز ہے البتہ امام یا بادشاہ کی اجازت سے قبول کر سکتا ہے ۱۲ منہ ؎۲ بہ ضم ہمزہ و سکون تا و کسر بائے موحدہ و یا نشدید یا و تحتانی اور بعضے نسخوں میں لتبیہ ہے کہ بر ضمہ لام و سکون تا و کسر باو تشدید یا ۱۲ منہ ؎۳ کون دیتا کوئی ایک پیسہ کا مال بھی بن غرض نہیں دیتا اسی حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ قاضی یا حاکم کو اس شخص کا تحفہ لینا درست ہے جو عہدہ ملنے سے پیشتر بھی اُسکے پاس تحفہ بھیجتا رہا تھا لیکن عہدہ ملنے کے بعد جو لوگ تحفہ بھیجیں ان کا تحفہ نہ لینا چاہیے ۱۲ منہ

بَلَغْتُ ثَلَاثًا قَالَ سُفْيٰنُ قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أُذُنِي خُوَارٌ صَوْتٌ وَالْجُؤَارُ مِنْ تَجْأَرُونَ كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ۔

بَابُ ۴۴۶ اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ

بَابُ ۴۴۷ الْعُرَفَاءِ لِلنَّاسِ۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي

پہنچا دیا تین بار یہی فرمایا سفیان بن عیینہ نے کہا اس حدیث کو زہری نے ہمیں سنایا اور ہشام کی روایت میں اپنے والد سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے اتنا زیادہ ہے ابوحمید نے کہا میرے کانوں نے آنحضرتؐ کا یہ فرمانا سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور تم لوگ زید بن ثابت صحابی سے پوچھ لو انہوں نے بھی یہ حدیث میرے ساتھ سنی ہے سفیان نے کہا زہری نے یہ لفظ نہیں کہا میرے کان نے سنا امام بخاری نے کہا حدیث میں خوار کا لفظ ہے یعنے گائے کی آواز یا جوار کا لفظ جو تجارون سے نکلا ہے جو سورۂ مومنون میں ہے یعنے گائے کی طرح آواز نکالتے ہوں گے۔

باب آزاد شدہ غلام کو قاضی یا حاکم بنانا[1]

ہم سے عثمان بن صالح مصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے کہ سالم جو ابوحذیفہ کے آزاد شدہ غلام تھے مہاجرین اولین کی اور دوسرے اصحاب کی مسجد قبا میں (نماز میں) امامت کیا کرتے تھے اُن اصحاب میں ابوبکر اور عمر اور ابوسلمہ اور زید بن حارثہ اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی تھے[2]

باب چودھری یا نقیب بنانا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا

---

[1] حدیث میں نماز کی امامت کا ذکر ہے اور قضا اور تولیت اُس پر قیاس کی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو جو آپ کے آزاد شدہ غلام تھے لشکر کا سردار مقرر کر کے بھیجا ۱۲ منہ [2] اس کی وجہ یہ تھی کہ سالم قرآن کے بڑے قاری تھے جیسے دوسری حدیث میں ہے قرآن چار شخصوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود اور سالم مولی ابی حذیفہؓ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبلؓ سے ایک روایت میں ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک بار آنحضرتؐ کے پاس آنے میں میں نے دیر لگائی آپ نے وجہ پوچھی میں نے کہا ایک قاری کو نہایت عمدہ طور سے میں نے قرآن پڑھتے سنا یہ سنتے ہی آپ چادر لے کر باہر نکلے دیکھا تو وہ سالم ہیں مولی ابی حذیفہ کے آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری امت میں ایسا شخص بنایا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ اَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاۤؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاۤؤُهُمْ فَرَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا۔

اُن کو مروان اور مسور بن مخرمہ نے خبر دی جب مسلمانوں نے جنگ حنین کے بعد ہوازن کے قیدی آزاد کرانے کی اجازت دے دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے جانوں، کس نے اجازت دی ہے کس نے اجازت نہیں دی کیونکہ ہزاروں مسلمان وہاں موجود تھے تم لوگ ایسا کرو اس وقت لوٹ جاؤ اور تمہارے نقیب یا چودھری ہم سے بیان کریں گے تم لوگ راضی ہو یا نہیں یہ سن کر سب لوگ لوٹ گئے اور ان کے چودھریوں اور نقیبوں نے ان سے گفتگو کی بعد اُس کے آنحضرتؐ پاس گئے اور آپ کو خبر دی کہ لوگوں نے خوشی سے اجازت[1] دی

بَاب ۴۴۸ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاۤءِ السُّلْطٰنِ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

باب۔ بادشاہ کے سامنے (منہ در منہ) تو خوشامد کرنا پیٹھ پیچھے اُس کو بُرا کہنا یہ منع ہے (کیونکہ دغابازی اور نفاق ہے

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا چند لوگوں[2] نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا ہم لوگ اپنے بادشاہ وقت پاس جاتے ہیں تو اُن سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو وہاں سے نکلنے کے بعد نہیں کرتے[3] تے عبداللہ نے کہا[4] ہم تو اس کو نفاق سمجھتے[5]

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعید نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب میں بُرا وہ آدمی ہے

[1] قیدیوں کو چھوڑ دینے کی ۱۲ منہ [2] جیسے عروہ بن زبیر اور ابو اسحاق شیبانی اور ابو الشعثاء نے ۱۲ [3] یعنی منہ پر زیادہ تعریف اور خوشامد کرتے ہیں پیٹھ پیچھے اُتنی نہیں کرتے ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ۱۲ منہ [5] اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کیا بُرا آدمی ہے جب وہ اندر آیا تو اس سے بکشادہ پیشانی ملے تو یہ نفاق نہیں ہے کیونکہ آپ نے اُس سے ملنے کے بعد اُس کے حق میں تعریف کا کوئی کلمہ نہیں کہا رہا اخلاق اور مروت سے ملنا تو یہ دوست دشمن سب کے ساتھ ہونا چاہیے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ۔

بَاب ۴۴۹ اَلْقَضَآءِ عَلَی الْغَآئِبِ

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَاَحْتَاجُ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَّالِهٖ قَالَ خُذِیْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

بَاب ۴۵۰ مَنْ قُضِیَ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّ قَضَآءَ الْحَاكِمِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا وَّلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ

جو دو غلا دو رخہ ہو ان کے پاس جائے تو ایک منہ سے کر اُنکے پاس جائے تو دوسرا منہ لے کر لے

باب یک طرفہ فیصلہ کرنے کا بیان ۲

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ہندہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابو سفیان ایک ہی بخیل آدمی ہے اور مجھے اُس کا روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے ۳ آپ نے فرمایا تو اتنا روپیہ لے سکتی ہے جتنا دستور کے موافق تجھ کو اور تیری اولاد کو کافی ہو ۴

باب اگر کسی شخص کو حاکم دوسرے بھائی مسلمان کا مال (ناحق) دلادے اس کو نہ لے حاکم کے فیصلہ سے نہ حرام حلال ہو سکتا ہے نہ حلال حرام ۵

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے

---

۱ مطلب یہ ہے کہ ایک فرقہ میں جاکر اُن کی تعریف کرے اور دوسرے فرقہ میں جاکر اُن کی برائی بیان کرے قسطلانی نے کہا اگر کسی کی نیت دو جماعتوں کو ملا دینے کی ہو اور مسلمانوں میں اصلاح کرا دینے کی ہو تو ایسے موقع پر بات بنانے میں قباحت نہیں بلکہ اچھا ہے ۱۲ منہ ۲ یعنی مدعی علیہ کی غیبت میں اس قسم کا فیصلہ حنفیہ نے مطلق جائز نہیں رکھا لیکن مالک اور شافعی اور اہلحدیث اور امام احمد نے دیوانی معاملات میں جائز رکھا ہے حقوق اللہ میں جائز نہیں لہذا اگر غائب مجرم پر چوری کے گواہ پیش ہوں تو صرف مال کی ڈگری دی جائے گی نہ ہاتھ کاٹنے کی علماء نے کہا ہے ایسی صورت میں لازم ہے کہ مدعی علیہ کو تین بار آواز دی جائے اگر وہ حاضر نہ ہو تو یک طرفہ فیصلہ صادر کیا جائے ۱۲ منہ ۳ آخر بال بچوں کو کہاں سے کھلاؤں خود کیا کھاؤں وہ تو خرچ نہیں دیکر جاتا ۱۲ منہ ۴ ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ حکم ابو سفیان کی غیبت میں دیا تو قضا علی الغائب ثابت ہوئی بعضوں نے کہا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ قصہ مکہ میں ہوا اور ابو سفیان وہاں موجود تھا ہم کہتے ہیں مکہ میں موجود ہونے سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ جس وقت آنحضرتؐ نے ہند کو یہ اجازت دی اُس وقت بھی ابو سفیان اس مجلس میں حاضر ہوا تھا تو امام بخاری کا استدلال صحیح ہے مگر ابن مندہ کی ایک روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابو سفیان اس وقت بھی موجود تھا جب ہند نے یہ گفتگو کی اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ شاید یہ دوسرا واقعہ ہو ۱۲ منہ ۵ یہ مطلب اُوپر کئی بار بیان ہو چکا ہے اور حنفیہ نے صحیح حدیثوں کا خلاف کر کے یہ حکم دیا ہے کہ قاضی کی قضا نکاح اور طلاق میں ظاہراً اور باطناً نافذ ہو جاتی ہے اور دلیل لی انہوں نے اس حدیث سے شاہداک زوجاک حافظ نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں اور قرطبی نے کہا اس مسئلہ کی وجہ سے حنفیہ پر قدیماً اور حدیثاً بہت تشنیع ہوئی ہے اور تعجب یہ ہے کہ انہوں نے قاضی کی قضا سے مالی دعاوی میں تو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ مال مدعی کیلئے درست ہو جائے گا مگر شرم گاہ کو جائز کر دیا حالانکہ شرم گاہ کا خیال مال سے زیادہ ہونا چاہیے تھا ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا۔

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی اُن کو زینب بنت ابی سلمہ نے اُن کو بی بی ام سلمہؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے دروازے پر کچھ جھگڑے کی آواز سنی تو باہر تشریف لے گے اور فرمایا میں بھی آدمی ہوں میرے پاس ایک مقدمہ آتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے تم میں سے کسی کی تقریر دوسرے سے عمدہ ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اُس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں پھر جس کسی کو (میں ظاہری روئداد پر بھروسا کر کے) دوسرے مسلمان کا حق دلا دوں وہ اس کو لے یا چھوڑ دے (اختیار ہے) میں اُس کو درحقیقت دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں[1]۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (جو کافر مرا تھا اسی نے آنحضرتؐ کا دندان مبارک شہید کیا تھا) اپنے بھائی سعید بن ابی وقاصؓ کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا جو بیٹا ہے وہ میرے نطفہ سے ہے تو اُس کو لے لیجیو خیر جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اُس بچہ کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے اور بھائی نے اُس کے لے لینے کی مجھ کو وصیت کی تھی عبد بن زمعہ اُٹھے اور کہنے لگے (واہ اچھی ٹھہری) یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے غرض دونوں ایک کے بعد ایک جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے سعد نے کہا یا رسول اللہ میرا بھتیجا ہے

[1] تو اگر کسی نے جھوٹے گواہ نکاح یا طلاق یا مال واسباب یا حقوق پر قائم کر دیے اور قاضی نے بحق مدعی فیصلہ کر دیا تب بھی مدعی کو عند اللہ وہ لینا درست نہ ہوگا قسطلانی نے کہا لیکن مجتہدین کے خلاف مسائل میں قاضی کی قضا باطناً بھی نافذ ہو جائے گی مثلاً اگر حنفی قاضی ایک شافعی ہمسایہ کو حق شفعہ دلا دے تو مدعی اُس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ۱۲ منہ ؒ

besturdubooks.wordpress.com

اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُوَلَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَۃَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی۔

بَاب ۱۴۵ اَلْحُکْمِ فِیْ الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ یَقْتَطِعُ مَالًا وَّهُوَ فِیْهَا فَاجِرٌ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ وَهُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰہِ الْاٰیَۃَ فَجَاءَ الْاَشْعَثُ وَعَبْدُ اللّٰہِ یُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِیَّ نَزَلَتْ وَفِیْ رَجُلٍ خَاصَمْتُهٗ فِیْ بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَکَ بَیِّنَۃٌ قُلْتُ لَا قَالَ

بھائی نے اُس کے لینے کی مجھ کو وصیت کی تھی عبد بن زمعہ بولے (حضرت) یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے آپ فیصلہ کیجئے عبد یہ بچہ تیرا ہے (تیرا بھائی ہے) پھر فرمایا بچہ اُسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور زنا کرنے والے کے لیے پتھروں کی سزا ہے باوجود اس فیصلے کے آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا تو اس سے پردہ کر (حالانکہ وہ ان کا بھائی ہوا) کیونکہ آپ نے دیکھا اُس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی [1]

باب کنویں کا مقدمہ فیصل کرنا۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور اور اعمش سے انہوں نے ابووائل سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسی قسم کھالے جس سے اس کا حق ثابت ہو جائے حالانکہ وہ قسم جھوٹی ہو اس کی وجہ سے کسی دوسرے شخص کا مال مارلے تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اللہ اس پر غصے ہوگا اس کے بعد یہ آیت اُتری ان الذین یشترون بعہداللہ الآیہ (جو سورۂ آل عمران میں ہے) عبداللہ یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ اشعث بن قیس آن پہنچے انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی باب میں اتری ہے ہوا یہ تھا کہ مجھ میں اور ایک شخص (جفشیش یا جریر) میں ایک کنوئیں پر تکرار ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تیرے پاس

[1] سبحان اللہ بخاری کے باریک فہم پر آفرین انہوں نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ اگر قاضی کی قضا ظاہر اور باطن یعنے عندالناس وعنداللہ دونوں طرف نافذ ہو جاتی جیسے حنفیہ کہتے ہیں تو جب آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بچہ زمعہ کا بیٹا ہے تو سودہ کا بھائی ہو جاتا اور اس وقت آپ سودہ کو اس سے پردہ کرنے کا کیوں حکم دیتے جب پردے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قضائے قاضی سے باطنی اور حقیقی امر نہیں بدلتا گو ظاہر میں وہ ان کا بھائی ٹھہرا مگر حقیقتہً اور عنداللہ بھائی نہ ٹھہرا اور اسی وجہ سے پردے کا حکم دیا ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

فَلْيَحْلِفْ قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْآيَةَ۔

بَابُ ۴۵۲ الْقَضَاءِ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ۔

۸۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا۔

بَابُ ۴۵۳ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ۔

گواہ ہیں میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو تیرا مدعی علیہ قسم کھائیگا میں نے کہا یارسول اللہ وہ تو قسم کھاکر میرا مال اُڑا لے گا اُس وقت یہ آیت اُتری ان الذین یشترون بعہد اللہ الآیۃ[1]۔

باب ناحق مال اڑانے میں جو وعید ہے وہ تھوڑے اور بہت دونوں مالوں کو شامل ہے[2] اور سفیان بن عیینہ نے کہا ابن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) نے کہا دعوے تھوڑا ہو یا بہت سب کا فیصلہ یکساں ہے[3]۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے اُن کو زینب بنت ابی سلمہ نے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے دروازے پر کچھ تکرار کی جھنجھٹ سنی تو باہر نکلے فرمایا دیکھو میں بھی آدمی ہوں میرے سامنے مقدمہ آتا ہے تو ایک فریق دوسرے سے خوش تقریر ہوتا ہے میں اس کے موافق فیصلہ کرتا ہوں وہ سچا ہے پھر جس شخص کو میں غلطی سے کسی مسلمان کا حق دلادوں اُس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں اب اُس کو اختیار ہے لے یا چھوڑ دے۔

باب حاکم (بیوقوف اور غائب) لوگوں کی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ بیچ سکتا ہے[4]۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام نعیم بن نحام کے ہاتھ بیچ ڈالا[5] یہ حدیث آگے آتی ہے

---

[1] اس حدیث اور آیت سے بھی امام بخاری نے حنفیہ کا رد کیا کیونکہ اگر قاضی کے فیصلے سے دوسرے مسلمان کا حق یا مال درست ہو جاتا باطنًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے لیے وعید کیوں فرماتے مگر مال میں تو حنفیہ بھی کہتے ہیں کہ قاضی کے فیصلے سے درست نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنے دونوں میں برابر گناہ ہے جیسے ایک لاکھ روپیہ کسی کا ناحق اڑا لینا ایسے ہی ایک پیسہ بھی ناحق اڑا لینا ۱۲ منہ [3] یعنے ہر ایک کا حکم ایک ہے یا بڑے یا چھوٹے ہر ایک دعویٰ کے فیصلہ کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے بلکہ بعضے وقت چھوٹے سے دعویٰ میں مشکلات یا پیچیدگیاں آن پڑتی ہیں جو بڑے دعوے میں نہیں پڑتیں حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں لیکن عینی نے کہا اس کو سفیان ثوری نے اپنی مسند میں ابن شبرمہ سے نقل کیا ۱۲ منہ [4] حالانکہ حدیث میں صرف غلام کے بیچنے کا ذکر ہے مگر غیر منقولہ جائداد کا اس پر قیاس کر لیا یہ ابو مذکور جس نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا تھا درحقیقت سفیہ کے حکم میں تھا کیونکہ اور کوئی جائداد نہیں رکھتا تھا ایسی حالت میں اُس کا اپنے غلام کو مدبر کر دینا حماقت پر مبنی تھا ۱۲ منہ [5] ان کا قرض ادا کرنے کے لیے یا اور کسی غرض سے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے سلمہ بن کہیل نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (ابو مذکور) نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا[1] اس شخص کے پاس اُس غلام کے سوا اور کوئی جائداد نہ تھی آپ نے کیا کیا اُس غلام کو آٹھ سو درہم پر بیچ دیا اور وہ روپیہ اُس شخص (ابو مذکور) کے پاس بھیج دیئے۔

بَابُ ۴۵۷ مَنْ لَّمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَّا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا۔

باب کسی شخص کی سرداری میں نادانی سے لوگ طعنہ کریں، اور حاکم اُن کے طعنہ کی پرواہ نہ کرے۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِّلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج روانہ کی (روم کے نصاریٰ سے لڑنے کے لیے) اُس کا سردار اسامہ بن زید کو مقرر کیا اب لوگوں نے اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارنا شروع کیا آپؐ نے (منبر پر چڑھ کر) فرمایا لوگو اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) اس سے پہلے تم اس کے باپ کی سرداری پر طعنہ مار چکے ہو اور اللہ کی قسم وہ سرداری کے لائق تھا (تو تمہارا طعنہ لغو تھا) اور ان لوگوں میں سے تھا جو مجھ کو بہت محبوب ہیں اب اُس کا یہ بیٹا اسامہ اس کے بعد ان لوگوں میں سے ہے جو مجھ کو محبوب ہیں[2]۔

[1] یعنی یوں کہہ دیا تو میرے مرنے پر آزاد ہے ۱۲ منہ [2] حالانکہ اس لشکر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور بڑے بڑے صحابہ شریک تھے ۱۲ منہ [3] کہ بوڑھے بوڑھے لوگ ہوتے ہوئے آپ نے ایک چھوکرے کو سردار بنایا حالانکہ آپ کا کوئی فعل مصلحت اور دور اندیشی سے خالی نہ تھا ہوا یہ تھا کہ اسامہ کے والد زید بن حارثہ ان رومی کافروں کے ہاتھ شہید ہوئے تھے آپ نے اُن کے بیٹے کو اسلئے سردار بنایا کہ وہ اپنے باپ کے مارنے والوں کے ساتھ بڑے جوش کے ساتھ لڑینگے دوسرے یہ کہ اسامہ کے دل کو ذرا تسلی ہوگی ۱۲ منہ [4] حضرت زید کو آنحضرت نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابٌ ۴۵۵ اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُوْمَةِ لُدًّا عُوْجًا۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

باب الد الخصم کا بیان، یعنی اُس شخص کا جو ہمیشہ لوگوں سے لڑتا جھگڑتا رہے، (سورۂ مریم میں جو ہے وتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا) یہاں لُدًّا کا معنی ٹیڑھی اور کج ہے (یعنے گمراہی کی طرف جانیوالے

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سُنا وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کیا کرتے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب لوگوں میں زیادہ برا وہ شخص ہے جو لڑتا کا جھگڑالو ہو (آئے دن ایک نہ ایک سے لڑتا اور جھگڑتا رہے)

بَابٌ ۴۵۶ اِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ اَوْ خِلَافِ اَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا ح وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلَى بَنِي جَذِيْمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوْا

باب اگر حاکم کا فیصلہ ظلمی یا علماء کے خلاف ہو تو وہ رَدّ کر دیا جائے گا (اُس کا ماننا ضرور نہ ہوگا۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بھیجا دُوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا (اسلام کی دعوت دینے کو) ان لوگوں کی زبان سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) بیٹا بنایا تھا جب وہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے تو ایک اکلوتا بیٹا اسامہ چھوڑ گئے تھے آنحضرتؐ اُن کو بے انتہا چاہتے تھے یہاں تک کہ ایک ران پر اُس کو بٹھاتے اور ایک ران پر امام حسن کو اور فرماتے یا اللہ میں اِن دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر اس حدیث کے لانے سے یہاں یہ غرض ہے کہ آنحضرتؐ نے لوگوں کے لعن طعن اور تشنیع پر کچھ خیال نہیں کیا اور اسامہ کو سرداری سے علیحدہ نہیں کیا اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ کی بے اصل شکایات پر سعد بن ابی وقاص کو کیوں معزول کر دیا کیونکہ ہر زمانہ اور ہر موقع کی مصلحت جداگانہ ہوتی ہے گو سعد کی شکایت جب حضرت عمرؓ نے دریافت کیں تو بے اصل نکلیں مگر کسی فتنے یا فساد کے ڈر سے حضرت عمرؓ کو ان کا علیحدہ ہی کر دینا قرین مصلحت نظر آیا اور آنحضرتؐ کو ایسے کسی فتنہ اور فساد کا اندیشہ نہ تھا بہر حال یہ امر امام کی رائے کی طرف مفوض ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ سردار بنا کر بنی جذیمہ کی طرف روانہ کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَنْ یَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَقَالُوْا صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ یَقْتُلُ وَیَأْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰی کُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِیْرَهٗ فَاَمَرَ کُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا اَنْ یَّقْتُلَ اَسِیْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِیْرِیْ وَلَا یَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ اَسِیْرَهٗ فَذَکَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مَرَّتَیْنِ۔

اچھی طرح یہ تو نہ نکلا کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں یوں کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل دیا لیکن خالد نے اُن کو قتل کرنا شروع کیا اور ایک ایک قیدی ہم میں سے ہر شخص کو دے کر یہ حکم کیا کہ اپنے اپنے قیدی کو مار ڈالے عبداللہ کہتے ہیں میں نے تو قسم کھالی میں کبھی اپنے قیدی کو نہیں مارنے کا اور جو شخص میرا ساتھ دے وہ بھی نہ مارے خیر پھر جب ہم اُس جنگ سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ یوں دعا کرنے لگے یا اللہ خالد بن ولید نے جو کیا میں اُس سے بیزار ہوں دوبار آپ نے یہی دعا کی[۲]

باب ۵۷ اَلْاِمَامُ یَاْتِیْ قَوْمًا فَیُصْلِحُ بَیْنَهُمْ

باب امام (یا بادشاہ) لوگوں میں ملاپ کرانیکو اگر خود جائے[۳]

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ الْمَدِیْنِیُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ قِتَالٌ بَیْنَ بَنِیْ عَمْرٍو فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُمْ یُصْلِحُ بَیْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَاَذَّنَ بِلَالٌ وَّاَقَامَ وَاَمَرَ اَبَا بَکْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ فِی الصَّلٰوةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰی قَامَ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ فَتَقَدَّمَ فِی الصَّفِّ الَّذِیْ یَلِیْهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَکَانَ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ابو حازم مدینی نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا بنی عمرو بن عوف کے قبیلے کے لوگ آپس میں لڑ پڑے تھے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ ظہر کی نماز پڑھ کر اُن میں ملاپ کرانے کے لیے تشریف لے گئے اتنے میں عصر کی نماز کا وقت آگیا اور آنحضرت لوٹ کر نہیں آئے تھے بلالؓ نے اذان اور اقامت کہی اور ابو بکر صدیقؓ سے نماز پڑھانے کو کہا وہ امامت کے لیے آگے بڑھے نماز شروع کر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت آئے جب نماز شروع کر چکے تھے آپ صفیں چیر کر اُس صف میں شریک ہوئے جو ابو بکرؓ کے قریب تھی (یعنی پہلی صف میں)[۴] سہل کہتے ہیں

---

[۱] مطلب وہی تھا کہ شرک چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ۱۲ منہ [۲] تو خالد کا غلط فیصلہ آپ نے رد کر دیا اور خالد کو سزا نہ دی کیونکہ وہ مجتہد تھے اور حاکم تھے حاکم اور مجتہد اگر غلطی کرے تو اس پر تاوان لازم نہیں آتا مگر عبداللہ بن عمرؓ نے جو خالد کا غلط حکم نہ سنا اس سے صاف ثابت ہوا کہ حاکم کا جو حکم خلاف شرع ہو اس کی تعمیل نہ کرے اور پہلے اس حاکم کو نرمی اور ملائمت سے سمجھانا چاہیے کہ تیرا حکم خلاف شرع ہے اس کو واپس لے اگر وہ کسی طرح نہ مانے اور اپنی رائے پر جما رہے تب اللہ سے مدد مانگ کر اس کمبخت حاکم سے لڑنا اور اسکو معزول کرنا چاہیے ۱۲ منہ [۳] یہ آپ کے لیے

besturdubooks.wordpress.com

اَبُوْ بَکْرٍ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ لَمْ یَلْتَفِتْ حَتّٰی یَفْرُغَ فَلَمَّا رَاَی التَّصْفِیْحَ لَا یُمْسَکُ عَلَیْہِ الْتَفَتَ فَرَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَہٗ فَاَوْمَأَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ امْضِہْ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَلَبِثَ اَبُوْ بَکْرٍ ھُنَیَّۃً یَحْمَدُ اللّٰہَ عَلٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَی الْقَھْقَرٰی فَلَمَّا رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ تَقَدَّمَ فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اِذْ اَوْمَأْتُ اِلَیْکَ اَنْ لَّا تَکُوْنَ مَضَیْتَ قَالَ لَمْ یَکُنْ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یَّؤُمَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْقَوْمِ اِذَا نَابَکُمْ اَمْرٌ فَلْیُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْیُصَفِّحِ النِّسَآءُ۔

بَابٌ ۴۵۸ یُسْتَحَبُّ لِلْکَاتِبِ اَنْ یَّکُوْنَ اَمِیْنًا عَاقِلًا

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَبُوْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ اِلَیَّ اَبُوْ بَکْرٍ لِمَقْتَلِ اَھْلِ

لوگوں نے یہ حال دیکھ کر (عین نماز میں) دستک دینا شروع کی مگر ابوبکرؓ کی عادت تھی وہ جب نماز شروع کرتے تو نماز سے فراغت کیے تک کسی طرف خیال نہ کرتے جب دستک پر دستک ہونے لگی بند نہ ہوئی تو انہوں نے نگاہ پھیری دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پیچھے کھڑے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اشارہ کیا (عین نماز میں) کہ نماز پڑھائے جاؤ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی جگہ رہو لیکن انہوں نے کیا کیا ذرا سی دیر ٹھہر کر اللہ کا شکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت ایسا فرمایا (مجھ کو امامت کے لائق سمجھا) اُس کے بعد اُلٹے پاؤں صف میں آ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھ کر آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابوبکرؓ میں نے تم کو اشارہ بھی کیا جب بھی تم اپنی جگہ ٹھہرے اور نماز پڑھاتے نہ رہے انہوں نے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ سزاوار ہو سکتا ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا امام بنے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا سنو جب نماز میں تم کو کوئی سانحہ پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں عورتیں دستک دیں

باب لکھنے والا منشی ایماندار اور عقلمند ہونا چاہیئے۔

ہم سے ابو ثابت محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید بن سباق سے انہوں نے زید ثابت سے انہوں نے کہا یمامہ کی لڑائی (مسیلمہ کذاب کے لوگوں سے) ہوئی (اور اس میں

بقیہ صفحہ سابقہ) جائز تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں کہ صفوں کو چیر کر آگے کی صف میں چلا جائے بعضوں نے کہا ہر امام اور ہر بادشاہ کو ایسا کرنا درست ہے ابوداود کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ جاتے وقت بلال سے فرما گئے تھے اگر نماز کا وقت آجائے اور میں لوٹ کر نہ آؤں تو ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں گے ۱۲ منہ **(حواشی صفحہ ہذا)** لہ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ لہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خاص لوگوں میں ملاپ کرانے کے لیے تشریف لے گئے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اليمامة وعنده عمر فقال ابو بكر ان عمر
اتاني فقال ان القتل قد استحر يوم
اليمامة بقراء القران واني اخشى ان
يستحر القتل بقراء القران في المواطن
كلها فيذهب قران كثير واني ارى
ان تامر بجمع القران قلت كيف افعل
شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال عمر هو والله خير فلم
يزل عمر يراجعني في ذلك حتى شرح الله
صدري للذي شرح له صدر عمر و
رايت في ذلك الذي راى عمر قال زيد
قال ابو بكر وانك رجل شاب عاقل
لا نتهمك قد كنت تكتب الوحي لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القران
فاجمعه قال زيد فوالله لو كلفني
نقل جبل من الجبال ما كان باثقل
علي مما كلفني من جمع القران
قلت كيف تفعلان شيئا لم يفعله
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ابو بكر هو والله خير فلم يزل

قرآن کے بہت سے قاری شہید ہوئے، تو ابوبکر صدیقؓ نے مجھ کو
بلا بھیجا وہاں حضرت عمرؓ بھی موجود تھے (میں گیا) ابوبکرؓ نے کہا یہ
عمرؓ میرے پاس آئے کہتے ہیں یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے بہت
سے قاری مارے گئے میں ڈرتا ہوں اسی طرح اگر دوسری لڑائیوں
میں بھی قاری لوگ شہید ہوں تو کہیں قرآن کا ایک بڑا حصہ نہ
اُٹھ جائے میری رائے یہ ہے کہ تم قرآن کو (ایک مصحف میں)
جمع کرنے کا حکم دے دو یہ سن کر میں نے حضرت عمرؓ سے کہا بھلا
میں ایسا کام کیوں کر کروں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کیا[1] لیکن عمرؓ نے یہ کہا خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اور عمرؓ برابر
مجھ سے یہی کہتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے میرے
دل میں بھی ڈال دیا کہ عمرؓ سچ کہتے ہیں اور ان کی میری
ایک رائے ہو گئی زید کہتے ہیں ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا تم ایک
جوان عقلمند آدمی ہو ہم تم کو جھوٹا نہیں سمجھتے (یعنے ایماندار
بھی ہو[2]) اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی
قرآن لکھا کرتے تھے تم ایسا کرو قرآن کی (جا بجا) تلاش
کر کے اس کو اکٹھا کرو زید کہتے ہیں اگر ابوبکرؓ مجھ کو ایک پہاڑ
ڈھونے کے لیے کہتے تو وہ بھی مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا جتنا
یہ کام مجھ پر سخت گذرا اور میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں
سے کہا تم دونوں ایسا کام کیوں کرتے ہو جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کیا ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم یہ کام بہت

[1] کیونکہ اس وقت تک قرآن لوگوں کے سینوں میں تھا اور کچھ کچھ لکھا ہوا بھی تھا مگر متفرق جا بجا قطعوں میں سب ایک مصحف میں
جمع نہ تھا ۱۲ منہ [2] اس قول سے صاف نکلتا ہے کہ صحابہؓ کو دین کی اس بات کے کرنے میں تامل ہوتا جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کی پس جس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؒ کسی نے نہ کیا ہو مثلاً
مجلس میلاد یا عرس یا سوم یا چہلم یا نیازات اور فاتحے وغیرہ ان میں سچے مسلمانوں کو ضرور تامل ہوگا اور اگر ان باتوں کو بدعت
سمجھ کر ان سے باز رہیں تو مستحق ثواب ہوں گے نہ قابل ملامت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے ۱۲ منہ [3] یہیں
سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] اس میں دین کی بڑی حفاظت اور مصلحت ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللّٰهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَيَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ اٰخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى اٰخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفَ۔

عمدہ ہے اور برابر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے دل میں بھی وہی ڈال دیا جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے دل میں ڈالا تھا میری رائے اور ان کی رائے ایک ہو گئی آخر میں نے قرآن کی تلاش شروع کی ہر جگہ سے اکٹھا کرنا شروع کیا کہیں کھجور کی چھڑیوں پر کہیں پرچوں پر کہیں چوڑے پتھروں پر دریا ٹھیکریوں پر مجھ کو لکھا ملا کچھ لوگوں کو زبانی یاد تھا سورہ توبہ کی اخیر آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الآیہ خزیمہ بن ثابت یا ابوخزیمہ کے پاس (لکھی ہوئی ملی گو یاد بہتوں کو تھی) اب یہ مصحف جو طیار ہوا ابوبکرؓ کی زندگی بھر ان کے پاس رہا پھر جب اللہ نے ان کو اٹھا لیا تو عمرؓ کی زندگی بھر ان کے پاس رہا پھر عمرؓ کے بعد اُن کی بیٹی ام المومنین حفصہؓ کے پاس رہا محمد بن عبیداللہ نے کہا حدیث میں لخاف کے لفظ سے ٹھیکرے مراد ہیں۔

بَابُ ۴۵۹ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ۔

باب امام یا بادشاہ کا اپنے نائبوں کو اور قاضی کا اپنے عملہ کو لکھنا[1]۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى ح حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِّنْ كُبَرَآءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابولیلیٰ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے ابولیلیٰ کو سہل اور ان کی قوم کے دوسرے بڑے لوگوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود دونوں کھانے کی تکلیف اُٹھا کر خیبر کی طرف گئے (وہاں سے کچھ کھجور ہی لے کر آئیں) جب وہاں پہنچے (اور الگ الگ ہو گئے) تو محیصہ کو

[1] قاضی کا عملہ جیسے ناظر امین مہتمم تعمیل داروغہ مجلس کوتوال وغیرہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ
قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَاللَّهِ
ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ
فَذَكَرَ لَهُمْ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ
حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَ
هُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ
كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ
حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ
يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بِهِ فَكَتَبَ
مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَ
تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا
لَا قَالَ أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ
قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى
أُدْخِلَتِ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِي

خبر آئی کہ عبداللہ بن سہل کو کسی نے مار کر پانی کے چشمہ میں ڈال دیا ہے[1]۔ یہ حال دیکھ کر محیصہ (خیبر کے) یہودیوں کے پاس گئے اور اُن سے کہنے لگے خدا کی قسم تم ہی لوگوں نے اس کا خون کیا ہے وہ مکر گئے کہنے لگے واہ واہ خدا کی قسم ہم نے اس کو نہیں مارا آخر محیصہ (خیبر سے لوٹ کر) اپنی قوم والوں کے پاس آئے اُن سے یہ واقعہ بیان کیا پھر وہ اُن کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل یہ تینوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے محیصہ نے چاہا میں گفتگو شروع کروں کیونکہ وہی (عبداللہ کے ساتھ) خیبر میں گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دے بڑے کو بات کرنے دے یعنی جو عمر میں بڑا ہے پہلے اس کو بولنے دے تب حویصہ نے (جو عمر میں سب سے بڑے تھے) گفتگو کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہودی تمہارے ساتھی (عبداللہ) کی دیت دیں نہیں تو اُن کو لڑائی کی نوٹس دی جائے پھر آپ نے یہودیوں کو اس مقدمہ میں لکھا انہوں نے جواب میں یہ لکھا کہ ہم نے اس کو نہیں مارا آپ نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا اب تم لوگ قسم کھاؤ کہ یہودیوں نے اُس کو مارا ہے تو تمہارے ساتھی کا خون اُن پر ثابت ہو جائے گا انہوں نے کہا ہم قسم نہیں کھانے کے آپ نے فرمایا تو پھر یہودیوں سے قسم لی جائے گی (کہ ہم نے اس کو نہیں مارا) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مسلمان نہیں[2]۔ آخر عبداللہ کی دیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹنیاں دیں سہل کہتے ہیں یہ سب اونٹنیاں

[1] اُن کی گردن توڑ کر پانی میں ڈال دیا تھا (ابن اسحاق) ۱۲ منہ [2] کافر ہیں اُن کو قسم کھانے میں کیا باک وہ تو ہم سب کو مار ڈالیں گے اور پھر قسم کھا لیں گے ہم نے نہیں مارا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنْهَا نَاقَةٌ۔

بَابُ ۷۹۔ هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَّبْعَثَ رَجُلًا وَّحْدَهٗ لِلنَّظَرِ فِي الْاُمُوْرِ

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاۤءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَقَالُوْا لِيْ عَلٰى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِيْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ

ہمارے میں لائی گئیں (مجھ کو یاد ہے) ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری تھی۔[1]

باب کیا حاکم صرف ایک شخص کو کسی بات کے دریافت کرنے کے لئے بھیج سکتا ہے[2]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارے مقدمہ کا فیصلہ کر دیجئے یہ سن کر اس کا حریف کھڑا ہوا کہنے لگا بیشک کہا یارسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارے جھگڑے کا فیصلہ کر دیجئے اب وہ گنوار کہنے لگا یارسول اللہ مقدمہ یہ ہے کہ میرا بیٹا اس کے یہاں نوکر تھا اس نے کیا کیا اس کی جورو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار کیا جائے گا میں نے بکریاں اور ایک لونڈی اس کو دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا جو میں نے دوسرے عالموں سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا تیرا بیٹا (سنگسار نہ ہوگا) سو کوڑے کھائے گا ایک برس کے لیے دیس سے نکالا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا بکریاں اور لونڈی اپنی واپس لے لے تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑیں گے ایک برس کے لیے دیس باہر ہوگا انیس تو ایسا کر کل اس دوسرے شخص کی جورو کے پاس جا اگر وہ

[1] اس حدیث کے کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ حدیث میں یہ ذکر کہاں ہے کہ آپ نے نائب کو لکھا یا امین کو بعضوں نے کہا جب یہودیوں کو لکھا وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایا تھے تو اپنے ہی رعایا کو خط لکھا اس سے امین کو لکھنے کا جواز طریق اولیٰ نکل آیا بعضوں نے کہا آخر آپ نے جو خط بھیجا مقاد کسی ایک خاص یہودی کا تھا اس کے نام ہوگا جو سارے خیبر کے یہودیوں کا سردار ہوگا وہی گویا نائب کے مثل ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی بطور حاکم کے نہ بطور گواہ کے کیونکہ ایک شخص کی گواہی پر قاضی کو کوئی حکم دینا جائز نہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا۔

زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر صبح کو انیس اس کے پاس گئے اس نے زنا کا اقرار کیا انیس نے اس کو سنگسار کر ڈالا[1]۔

بَابُ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُوْدِ حَتّٰى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهٗ وَاَقْرَاْتُهٗ كُتُبَهُمْ اِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهٗ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُوْلُ هٰذِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهِمَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهِمَا وَقَالَ اَبُوْ جَمْرَةَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ۔

باب حاکم کے سامنے مترجم کا رہنا، اور کیا ایک ہی شخص ترجمہ کے لئے کافی ہے[2] اور خارجہ بن زید بن ثابت نے زید بن ثابت سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں کی تحریر سیکھنے کا حکم دیا تو زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط جو آپ یہود کو لکھواتے لکھتے اور یہود کے خط جو آپ کے پاس آتے پڑھ کر آپ کو سناتے[3] اور حضرت عمرؓ نے (عبدالرحمن بن حاطب سے) کہا یہ لونڈی (نوبیہ) کیا کہتی ہے اس وقت حضرت عمرؓ کے پاس حضرت علی اور عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بیٹھے تھے انہوں نے کہا یہ کہتی ہے کہ فلاں غلام (برعوس) نے مجھ سے زنا کی[4] اور ابوجمرہ نے کہا میں ابن عباس اور لوگوں کے بیچ میں مترجم رہا کرتا اور بعض لوگ (امام محمد اور امام شافعی) کہتے ہیں حاکم کے سامنے ترجمہ کرنے کے لیے کم سے کم دو مترجموں کا ہونا ضرور ہے[5]۔

---

[1] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اپنا نائب بنا کر بھیجا تھا اور انیس کے سامنے اس کے اقرار کا وہی حکم ہوا جیسے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اقرار کرتی اگر انیس گواہ بنا کر بھیجے گئے ہوتے تو ایک شخص کی گواہی پر اقرار کیسے ثابت ہو سکتا ہے حافظ نے کہا امام بخاری نے یہ باب لاکر امام محمد کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا ان کا مذہب یہ ہے کہ قاضی کسی شخص کے اقرار پر کوئی حکم نہیں دے سکتا جب تک دو عادل شخصوں کو جو قاضی کی مجلس میں رہا کرتے ہیں اس کے اقرار پر گواہ نہ بنا دے اور جب وہ دونوں اس کے اقرار پر گواہی دیں تب قاضی ان کی شہادت کی بنا پر حکم دے ۱۲ منہ [2] جب وہ ثقہ اور عادل ہو امام مالک کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں امام بخاری کا بھی یہی قول ہے (معلوم ہوتا ہے) لیکن شافعی نے کہا جب حاکم فریقین یا ایک فریق کی زبان نہ سمجھتا ہو تو دو شخص عادل بطور مترجم کے ضرور ہیں جو حاکم کو اس کا بیان ترجمہ کرکے سنائیں ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا۔ کہتے ہیں زید بن ثابت ایسے ذہین تھے کہ پندرہ دن کی محنت میں یہود کی کتاب پڑھنے لگے اور لکھنے لگے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں کی زبان اور تحریر دونوں سیکھنا درست ہے خصوصاً جب ضرورت ہو کیونکہ آنحضرتؐ نے زید سے فرمایا تھا مجھ کو یہودیوں سے لکھوانے پر اطمینان نہیں ہوتا ۱۲ منہ [4] حاملہ ہوں اس کو عبدالرزاق اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر کتاب العلم میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [6] تو ترجمہ کو انہوں نے شہادت پر قیاس کیا یہاں سے ان لوگوں کا جواب ہو گیا جو کہتے ہیں امام بخاری نے بعض الناس کے لفظ سے امام ابوحنیفہ کی تحقیر کی ہے کیونکہ بعض الناس کوئی تحقیر کا کلمہ نہیں اگر تحقیر کا کلمہ ہوتا تو امام شافعی کے لیے کیونکر استعمال کرتے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۶۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباسؓ نے اُن سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے ان کو قریش کے اور کئی سواروں کے ساتھ بلا بھیجا پھر اپنے ترجمان[1] سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ میں اس شخص سے (یعنی ابوسفیان سے) کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم کہہ دینا یہ جھوٹا ہے پھر اخیر تک ساری حدیث بیان کی (جو شروع کتاب میں گذر چکی ہے) اخیر میں ہرقل نے اپنے ترجمان (مترجم) سے کہا اس شخص (یعنی ابوسفیان) سے کہہ اگر تونے جو کہا وہ سچ ہے (اس پیغمبر کا یہی حال ہے) تو وہ عنقریب اُس ملک کا بھی مالک ہو جائیگا جو اس وقت میرے دونوں پاؤں کے تلے ہے

بَابُ ۶۶۲ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ۔

باب امام یا بادشاہ اپنے عاملوں سے حساب لے سکتا ہے[2]

۶۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اتبیہ کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے تحصیلدار بنایا جب وہ (زکوٰۃ وصول کرکے) آنحضرت صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے اُس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو تمہارا (یعنی زکوٰۃ کا مال ہے اور یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا ہے

---

[1] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ ہرقل کا فعل کیا حجت ہے وہ تو کافر تھا نصرانی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ گو ہرقل کافر ہو مگر اگلے پیغمبروں کی کتابوں اور ان کے حالات سے خوب واقف تھا تو گویا اگلی شریعتوں میں بھی ایک ہی مترجم کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا جاتا تھا بعضوں نے کہا ہرقل کے فعل سے غرض نہیں بلکہ ابن عباسؓ نے جو اس امت کے عالم تھے اس قصّے کو نقل کیا اور اس پر یہ اعتراض نہ کیا کہ ایک شخص کا ترجمہ غیر کافی تھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص کی مترجمی کافی سمجھتے تھے ۱۲ منہ [2] اور جو سرکاری روپیہ انہوں نے کھایا ہو وہ ان سے وصول کر سکتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَبَيْتِ اُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُكُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَبَيْتِ اُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَوَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا جَاءَ اللّٰهَ يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا فَلَاَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَعِيْرٍ لَّهٗ رُغَاءٌ اَوْ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو اپنے باوا یا اپنی میّا کے گھر بیٹھا رہتا اور پھر یہ تحفہ تجھ کو ملتا تو دیکھتے اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنایا اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اما بعد میں تم لوگوں میں سے بعضوں کو تحصیلدار بناتا ہوں اور وہ خدمتیں لیتا ہوں جو اللہ نے مجھ کو عنایت فرمائی ہیں جب وہ لوٹ کر آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال تو تمہارا ہے اور یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا ہے بھلا اگر وہ سچا ہے تو اپنے باوا میّا کے گھر بیٹھا رہتا پھر یہ تحفہ اس کے پاس آتا تو خیر قسم خدا کی زکوٰۃ کے مال میں سے اگر کوئی شخص کوئی چیز لے گا ہشام راوی نے اتنا اور زیادہ کیا ناحق تو وہ قیامت کے دن اُس کو لادے ہوئے آئے گا سن لو میں اس کو پہچان لوں گا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ایک اونٹ لیے ہوئے آئے گا وہ بڑبڑا رہا ہو گا یا ایک گائے لیے ہوئے وہ بھیں بھیں کر رہی ہو گی یا ایک بکری لیے ہوئے وہ میں میں کر رہی ہو گی اُس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھ لی اور فرمایا سُن رکھو میں نے خدا کا حکم تم کو پہنچا دیا۔

بَابُ ۷۶۳ بِطَانَةِ الْاِمَامِ وَاَهْلِ مَشُوْرَتِهِ الْبِطَانَةُ الدُّخَلَاءُ۔

باب امام یا بادشاہ کا مشیر خاص جس کو بطانہ بھی کہتے ہیں، (یعنی رازدار دوست)

۸۷۳ ـ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر یا پیغمبر کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دو طرح کے رفیق نہ ہوں ایک رفیق تو اُس کو اچھی باتیں کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اُن کی رغبت دلاتا ہے اور ایک رفیق بری باتیں کرنے کا ان کی رغبت

besturdubooks.wordpress.com

تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِي عَتِيقٍ وَمُوسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَمُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دلاتا ہے لیکن جس کو اللہ بری باتوں سے بچائے رہے وہ بچا رہتا ہے[1] اور سلیمان بن بلال نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کیا کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی (اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا) اور ابن ابی عتیق اور موسیٰ بن عقبہ سے بھی ان دونوں نے ابن شہاب سے یہی حدیث (اس کو بیہقی نے وصل کیا) اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے یوں روایت کیا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدری سے اُن کا قول (یعنی حدیث کو موقوفاً نقل کیا) اور امام اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[2] اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین اور سعید بن زیاد نے اس کو ابوسلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے موقوفاً (یعنی ابوسعید کا قول)[3] اور عبداللہ بن ابی جعفر نے کہا مجھ سے صفوان بن سلیم نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوایوب سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (اس کو امام نسائی نے وصل کیا)[4]

بَابٌ كَيْفَ يُبَايِعُ الْاِمَامُ النَّاسَ

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عُبَادَةَ

باب امام لوگوں سے کن باتوں پر بیعت لے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا مجھ کو عبادہ بن ولید نے خبر دی کہا مجھ کو میرے والد نے انہوں نے

[1] مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کو بھی شیطان بہکانا چاہتا ہے مگر وہ اُس کے دام میں نہیں آتے کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن کو معصوم رکھنا چاہتا ہے باقی دوسرے خلیفے اور بادشاہ کبھی بدکار مشیر کے دام میں پھنس جاتے ہیں اور برے کام کرنے لگتے ہیں بعضوں نے کہا نیک رفیق سے فرشتہ اور برے رفیق سے شیطان مراد ہے بعضوں نے کہا نفس امارہ اور نفس مطمئنہ ۱۲ منہ [2] اوزاعی کی روایت کو امام احمد نے اور معاویہؓ کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا ان دونوں نے راوی حدیث ابوہریرہؓ کو قرار دیا اور اوپر کی روایتوں میں ابوسعیدؓ تھے ۱۲ منہ [3] عبداللہ بن ابی حسین اور سعید کی روایتوں کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] حاصل یہ ہے کہ اس حدیث میں ابوسلمہ پر راویوں کا اختلاف ہے کوئی کہتا ہے ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا کوئی کہتا ہے ابوایوب سے کوئی ابوسعید سے موقوفاً نقل کرتا ہے کوئی مرفوعاً ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَّقُوْمَ اَوْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

(اپنے والد) عبادہ بن صامت سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا حکم سننے اور ماننے پر بیعت کی خوشی اور ناخوشی دونوں حالوں میں اور اس شرط پر کہ جو شخص سرداری کے لائق ہوگا (مثلاً قریش میں سے ہو اور شرع پر قائم ہو) اس کی سرداری قبول کرلیں گے اس سے جھگڑا نہ کریں گے اور جہاں کہیں رہیں گے وہاں حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے اور اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرنے کے۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَّالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ،
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

فَاَجَابُوْا:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو سردی کے وقت برآمد ہوئے دیکھا تو مہاجرین اور انصاری خندق کھود رہے ہیں آپ یہ شعر پڑھنے لگے ؎ فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ہے۔ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا! انہوں نے جواب میں یہ شعر پڑھے ؎

اپنے پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت ہم نے کی
جان جب تک ہے لڑینگے کافروں سے ہم سدا

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کرتے تھے کہ آپ کا حکم سنیں گے اور مانیں گے تو آپ فرماتے یوں کہو جہاں تک ممکن ہوگا (یعنے ہو سکے گا)[1]

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیے بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے

[1] یہ آپ کی کمال شفقت اور مہربانی تھی اپنی امت پر تاکہ وہ جھوٹے نہ ہوں ۱۲ منہ

دِيْنَارٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ اِنِّيْ اُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ مَا اسْتَطَعْتُ وَاِنَّ بَنِيَّ قَدْ اَقَرُّوْا بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا میں اُس وقت موجود تھا جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان پر اتفاق کر لیا تو عبداللہ بن عمرؓ نے بیعت کا خط اس مضمون کا لکھا میں اللہ کے بندے عبدالملک بن مروان کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ کی شریعت اور اس کے پیغمبر صلعم کی سنت کے موافق جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میرے بیٹے بھی ایسا ہی اقرار کرتے ہیں ؎۔

٨٧٨۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِيْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے سیار بن وردان نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا حکم سننے اور ماننے پر بیعت کی تو آپ نے مجھ کو یہ کلمہ سکھلا دیا یوں کہہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میں نے اس امر پر بھی آپ سے بیعت کی کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا

٨٧٩۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان سے بیعت کر لی تو عبداللہ بن عمرؓ نے بھی اُس کو یوں خط لکھا اللہ کے بندے

ل عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد ۱۲ منہ ۲ ہوا یہ جب کہ یزید خلیفہ ہوا تو عبداللہ بن زبیرؓ نے اس سے بیعت نہیں کی یزید کے مرتے ہی عبداللہ بن زبیرؓ نے خلافت کا دعویٰ کیا ادھر معاویہ بن یزید بن معاویہ خلیفہ ہوا کچھ لوگوں نے عبداللہ سے کچھ لوگوں نے معاویہ بن یزید سے بیعت کی لیکن یہ معاویہ جیا نہیں چالیس ہی دن سلطنت کر کے مر گیا اور مروان خلیفہ بن بیٹھا وہ چھ مہینے جی کر مر گیا اور اپنے بیٹے عبدالملک کو خلیفہ کر گیا عبدالملک نے حجاج بن یوسف ظالم کو عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لیے روانہ کیا جب حجاج غالب ہوا اور عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے تو اب سب لوگوں کا اتفاق عبدالملک پر ہو گیا اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹوں سمیت اُس سے بیعت کر لی عبداللہ بن عمر کے بیٹوں کے نام یہ تھے عبداللہ، ابوبکر، ابو عبیدہ، بلال اور عمر یہ سب صفیہ بنت ابی عبید کے بطن سے تھے اور عبدالرحمن ان کی ماں علقمہ بنت نافس تھی اور سالم و عبیداللہ اور حمزہ ان کی ماں لونڈی تھی اسی طرح زید ان کی ماں بھی لونڈی تھی ۱۲ منہ ؒ

besturdubooks.wordpress.com

الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَاِنَّ بَنِيَّ قَدْ اَقَرُّوْا بِذٰلِكَ

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوْا فَتَشَاوَرُوْا قَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَسْتُ بِالَّذِيْ اُنَافِسُكُمْ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ وَلٰكِنَّكُمْ اِنْ شِئْتُمْ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فَجَعَلُوْا ذٰلِكَ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَمْرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى مَا اَرٰى اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يَتْبَعُ اُولٰئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ وَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشَاوِرُوْنَهٗ تِلْكَ اللَّيَالِيْ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ

امیر المومنین عبدالملک بن مروان کو معلوم ہو میں اللہ کی شریعت اور اس کے پیغمبر کی سنت کے موافق تیرا حکم سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میرے بیٹے بھی یہی اقرار کرتے ہیں۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبیدہ سے میں نے سلمہ بن اکوع سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے دن کس بات پر بیعت کی تھی انہوں نے کہا (لڑ کر) مر جانے پر۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے ان سے مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر (مرتے وقت) جن چھ آدمیوں کو خلافت کے لیے نامزد کر گئے تھے (یعنی علی عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف) یہ سب جمع ہوئے انہوں نے مشورہ کیا (کون خلیفہ ہو) آخر عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا مجھ کو کچھ خلافت کی آرزو نہیں ہے لیکن اگر تم کہو تو میں تم میں سے کسی کو خلافت کے لیے چن سکتا ہوں (میری رائے پر رکھ دو) انہوں نے ایسا ہی کیا (عبدالرحمٰن کو اختیار دے دیا کہ وہ جس کو چاہیں چن لیں) اب لوگ سب عبدالرحمٰن کی طرف[1] جھکے ایک آدمی بھی ان باقی آدمیوں کے ساتھ نہیں رہا ان کے پیچھے پیچھے چلتا تھا اور جس کو دیکھو وہ راتوں کو عبدالرحمٰن سے مشورہ کر رہا ہے (کس کو خلیفہ کرنا چاہیے) مسور ابن مخرمہ کہتے ہیں جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان رضؓ

[1] دنیا ہوا کی ساتھی ہے جب ان کو معلوم ہو گیا کہ خلافت عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں ہے تو بس انہی پر جھک پڑے جس کو دیکھو ان کے ساتھ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ قَالَ الْمِسْوَرُ طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ أَرَاكَ نَائِمًا فَوَاللّٰهِ مَا اكْتَحَلْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيرِ نَوْمٍ انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ ادْعُ لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِّنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلٰى طَمَعٍ وَّقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَخْشٰى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَأَرْسَلَ إِلٰى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَأَرْسَلَ إِلٰى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ وَكَانُوا وَافَوْا تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلٰى نَفْسِكَ سَبِيلًا فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی تو تھوڑی رات گئے عبدالرحمٰن بن عوف میرے پاس آئے دروازہ کھٹکھٹایا میں سوتے سے جاگ اُٹھا مجھ سے کہنے لگے واہ تم سو رہے ہو میں تو اس رات (یا ان تین راتوں) میں کچھ زیادہ نہیں سویا جاؤ زبیرؓ بن عوام اور سعدؓ بن ابی وقاص کو بلا لاؤ میں اُن کو بلا لایا عبدالرحمٰن ان سے مشورہ کرتے رہے پھر مجھ کو بلایا اور کہا جاؤ حضرت علیؓ کو بلا لاؤ۔ میں اُن کو بھی بلا لایا آدھی رات تک اُن سے کاناپھوسی (سرگوشی) کرتے رہے جب حضرت علیؓ اُن کے پاس سے اُٹھے تو ان کو یہی امید تھی کہ عبدالرحمٰن مجھ ہی کو (خلافت کے لیے) تجویز کریں گے۔ مگر تھا یہ کہ عبدالرحمٰن کے دل میں ذرا حضرت علیؓ کی طرف سے کچھ ڈر[1] تھا۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا اب حضرت عثمانؓ کو بلا لاؤ۔ میں اُن کو بلا لایا اُن سے اس وقت تک سرگوشی رہی کہ صبح کی اذان ہوئی اذان کے وقت دونوں جدا ہوئے۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھی اور یہ چھیوں آدمی منبر کے پاس جمع ہو گئے تو عبدالرحمٰن نے جتنے مہاجرین اور انصار مدینہ میں حاضر تھے اور جتنے فوجوں کے سردار وہاں موجود تھے جو اتفاق سے اس سال حج کے لیے آئے تھے اور حضرت عمرؓ کے ساتھ اُنہوں نے حج کیا تھا سب کو بُلا بھیجا۔ جب سب لوگ اکٹھے ہو گئے اس وقت عبدالرحمٰن نے تشہد پڑھا اور کہنے لگے علیؓ تم بُرا نہ ماننا میں نے سب لوگوں سے اس معاملہ میں گفتگو کی (میں کیا کروں) وہ عثمانؓ کو مقدم رکھتے ہیں ان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ پھر عثمانؓ سے کہا (ہاتھ لاؤ) میں تم سے اللہ کے دین اور اُس کے رسول کی سنت اور آپ کے بعد

[1] عبدالرحمٰن یہ ڈرتے تھے کہ حضرت علیؓ کے مزاج میں ذرا سختی ہے اور عام لوگ اُن سے خوش نہیں ہیں ان سے خلافت سنبھلتی ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کوئی فتنہ کھڑا ہو جائے بعضے کہتے ہیں حضرت علیؓ کی مزاج شریف میں ظرافت اور خوش طبعی بہت تھی۔ عبدالرحمٰن کو یہ ڈر ہوا کہ اس مزاج کے ساتھ خلافت کا کام اچھی طرح سے چلے گا یا نہیں چنانچہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے اسی ظرافت اور خوش طبعی کی نسبت کہا ہذا الذی اخرک الی الرابعۃ ۱۲ منہ

مِنْ بَعْدِہٖ فَبَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ۔

بَابُ ۴۵ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَلَا تُبَايِعُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي۔

بَابُ ۴۶ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا

دونوں خلیفوں (ابوبکرؓ اور عمرؓ) کے طریق پر بیعت کرتا ہوں - یہ کہہ کر عبدالرحمٰن نے حضرت عثمانؓ سے بیعت کرلی - اور جتنے مہاجرین اور انصار اور فوجوں کے سردار اور عام مسلمان وہاں موجود تھے اُنہوں نے بھی بیعت کرلی[1]

باب دوبار بیعت کرنا (یعنی ایک ہی امام سے)

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا اُنہوں نے یزید بن ابی عبید سے اُنہوں نے سلمہ بن اکوع سے اُنہوں نے کہا میں نے حدیبیہ میں درخت رضوان کے تلے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پھر آپ نے فرمایا سلمہ تو بیعت نہیں کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پہلے ہی بار بیعت کرچکا آپ نے فرمایا دوسری بار پھر سہی[2] -

باب گنواروں (دیہاتیوں) کا (اسلام اور جہاد پر) بیعت کرنا -

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے محمد منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک گنوار (نام نامعلوم) نے (مدینہ میں آکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر اس کو بخار آگیا - اس نے کہا یارسول اللہ میری بیعت فسخ کردیجئے آپ نے انکار کیا پھر کہنے لگا میری بیعت فسخ کردیجئے - آپ نے انکار کیا۔ آخر وہ مدینہ سے نکل کر اپنے جنگل کی طرف چل دیا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے پلید چیز (میل کچیل) کو دُور

---

[1] یہاں تک کہ حضرت علی نے بھی بیعت کرلی امر الٰہی یہی تھا کہ پہلے حضرت عثمان خلیفہ ہوں اور نہ اخیر میں جناب مرتضوی کو خلافت ملے اگر جناب مرتضےٰ علیؓ شیر بیشہ شریعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی خلافت مل جاتی جب بھی آپ اس کے مستحق تھے[ع]۔ مگر حق تعالیٰ جل شانہ کو ان چاروں بزرگوں کو خلافت کا شرف یکے بعد دیگرے دینا منظور تھا وکان امر اللہ مفعولا ۱۲ منہ

[2] سلمہ بن اکوع بڑے بہادر اور لڑنے والے شخص تھے خصوصاً تیر اندازی اور دوڑ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے ان سے دوبار بیعت لی ۱۲ منہ

[ع] فاضل مترجم کی یہ ذاتی رائے ہے تمام اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے مستحق خلافت تھے۔ عبدالصمد ریالوی

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

وَيَنْصَعُ طِيبُهَا۔

کر دیتا ہے اور خالص پاکیزہ کو رکھ لیتا ہے[1]۔

بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ۔

باب نابالغ لڑکے کا بیعت کرنا

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن یزید نے کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے اُنہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے اُنہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (بچپنے میں) دیکھا تھا۔ اُن کی ماں زینب بنت حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزےٰ بن قصی اُن کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی تھیں۔ اُنہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اس سے بیعت کر لیجئے آپ نے فرمایا وہ ابھی کم سن ہے[2] آپ نے اُنکے سر پہ ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی اور عبداللہ بن ہشام کا دستور تھا وہ اپنے سب گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے[3]۔

بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ۔

باب بیعت کے بعد اس کا فسخ کرانا (نہیں ہو سکتا)

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے ایک گنوار نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ میں اُس کو تپ آنے لگی۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے انکار کیا۔ پھر دوبارہ آپ کے پاس آیا۔ کہنے لگا!

---

[1] بیشک آپ کا فرمانا صحیح ہے۔ مدینہ طیبہ ایسا ہی شہر ہے برے لوگ وہاں ٹھہرنے نہیں پاتے خود بخود نکل کر چل دیتے ہیں مدینہ میں وہی لوگ اقامت کرتے ہیں جو نیک اور صالح ہوتے ہیں اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک ۱۲ منہ [2] یہاں سے یہ نکلا کہ نابالغ کی بیعت صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ [3] یہی سنت ہے کہ ہر ایک گھر کی طرف سے عید اضحیٰ میں ایک بکری قربانی کی جائے سارے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری کافی ہے۔ اب یہ جو رواج ہو گیا ہے کہ بہت سی بکریاں قربانی کرتے ہیں یہ سنت نبوی کے خلاف ہے اور صرف فخر کے لیے لوگوں نے ایسا کرنا اختیار کر لیا ہے۔ جیسے کتاب الاضحیہ میں گذر چکا ہے۔ حافظ نے کہا عبداللہ بن ہشام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے بہت مدت تک زندہ رہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَیَنْصَعُ طِیْبُہَا۔

یارسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے انکار کیا آخر وہ بھی مدینہ سے نکل کر چل دیا اُس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ پلید میل کچیل کو چھانٹ ڈالتا ہے اور ستھرا خالص مال رکھ لیتا ہے۔

بَابٌ ۶۹ مَنْ بَایَعَ رَجُلًا لَا یُبَایِعُہٗ اِلَّا لِلدُّنْیَا۔

باب جو شخص محض دنیا کمانے کی نیت سے بیعت کرے اُس کی سزا۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِیْقِ یَمْنَعُ مِنْہُ ابْنَ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا یُبَایِعُہٗ اِلَّا لِدُنْیَاہُ اِنْ اَعْطَاہُ مَا یُرِیْدُ وَفٰی لَہٗ وَاِلَّا لَمْ یَفِ لَہٗ وَرَجُلٌ یُبَایِعُ رَجُلًا بِسِلْعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ محمد بن میمون سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات تک نہ کرے گا نہ انکو (گناہوں سے) پاک صاف کرے گا بلکہ اُن کو دکھ کی مار پڑے گی۔ ایک تو وہ شخص جس کے پاس رستے میں بے ضرورت پانی ہو (یعنی اُس کی حاجت سے زیادہ) اور وہ مسافر کو نہ دے[1]۔ دوسرے جو شخص محض دنیا کمانے کی غرض سے کسی امام سے بیعت کرے اگر وہ اس کو دنیا کا روپیہ پیسہ دے تب تو بیعت پوری کرے ورنہ پوری نہ کرے۔ تیسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد بازار میں کچھ سامان بیچنے کو نکالے۔ اور اللہ کی جھوٹی قسم کھائے کہ اس

[1] جس کو پانی کی احتیاج ہو معاذ اللہ یہ کیسی سخت دلی اور قساوت قلبی ہے۔ بزرگوں نے تو یہ کیا ہے کہ مرتے وقت بھی خود پانی نہ پیا اور دوسرے بھائی مسلمان کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ جنگ یرموک میں جس میں بہت سے صحابہ شریک تھے ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں اپنے چچازاد بھائی یا کسی جو زخمی ہو کر گر پڑا تھا پانی لے کر گیا اتنے میں اس کے پاس ایک اور مسلمان زخمی پڑا تھا اُس نے پانی مانگا میرے بھائی نے اشارے سے کہا پہلے اس کو پلاؤ جب میں اُن کے پلانے کو گیا تو ایک اور زخمی نے پانی مانگا اس نے اشارے سے کہا اس کے پاس لے جاؤ۔ مگر میں جب تک پانی لے کر اس کے پاس پہنچوں وہ جان بحق تسلیم ہوا لوٹ کر آیا تو وہ شخص بھی مر چکا تھا جس کے پلانے کے لیے میرے بھائی نے کہا تھا آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں میرا بھائی بھی مر گیا ہے۔ رضی اللہ عنہم۔ جب ادنیٰ مسافر کو پانی نہ دینے کی یہ سزا ہو تو خیال کر لینا چاہیے کہ جن اشقیا نے امام حسین علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے فرات ایک ندی کا پانی روک دیا اور انکو پیاسا شہید کیا انکو کتنا عذاب ہوگا معاذ اللہ کوئی جانور کے ساتھ بھی ایسی بے دردی نہیں کرتا جو ان اشقیا بدنہاد نے صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ کی۔ ان مردودوں کو آنحضرت کا بھی خیال نہ آیا کہ آپ ہی کی جوتیوں کی طفیل سے اس درجہ کو پہنچے کہ حکومت اور سرداری ملی ورنہ ننگ دھڑنگ جانوروں کی طرح جنگل میں مارے پھرتے تھے پوچھتا کون تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ. فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا۔

بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ

مال کا مول مجھ کو اتنا ملتا تھا لیکن میں نے نہ بیچا) اور اس کی قسم کے اعتبار پر کوئی وہ سامان خرید لے حالانکہ وہ جھوٹا ہو اُس کو اتنا مول نہیں ملتا تھا[1]۔

باب عورتوں سے بیعت لینا۔ اُس کو ابن عباسؓ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (یہ حدیث باب العیدین میں مذکور ہو چکی ہے)۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا (اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا) مجھ سے یونس نے بیان کیا اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوادریس (عائذ اللہ) خولانی نے خبر دی اُنہوں نے عبادہ بن صامت سے سنا وہ کہتے تھے ہم مجلس میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم مجھ سے ان شرطوں پر بیعت کرتے ہو۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے اور چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون ناحق نہ کرو گے (جیسے شرک کے زمانہ میں بعضے اپنی بیٹیوں کو مار ڈالتے) اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان طوفان نہ جوڑو گے[2] اچھی بات میں نافرمانی نہ کرو گے۔ پھر جو کوئی ان شرطوں کو پورا کرے اُس کا ثواب اللہ دیگا اور جس سے ان میں سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے (یعنی شرک کے سوا دوسرے گناہوں میں سے کوئی گناہ) پھر دنیا ہی میں اُس کی سزا مل جائے (حد کھائے) تو وہ سزا اس کے گناہ کا اتار ہو جائے گی اگر سزا نہ ہو)

---

[1] مسلم کی روایت میں تین آدمی اور ہیں ایک بوڑھا حرام کار دوسرے جھوٹا بادشاہ تیسرے مغرور فقیر۔ ایک روایت میں ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والا دوسرا خیرات کر کے احسان جتانے والا تیسرا جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا مذکور ہے۔ ایک روایت میں قسم کھا کر کسی کا مال چھین لینے والا مذکور ہے ۱۲ منہ

[2] اکثر گناہ ہاتھ اور پاؤں ہی سے صادر ہوتے ہیں اس لیے افترا میں انہی کا بیان کیا۔ بعضوں نے کہا یہ محاورہ ہے۔ جیسے کہتے ہیں، بما کسبت ایدیکم اور پاؤں کا ذکر محض تاکید کے لیے ہے۔ بعضوں نے کہا بین ایدیکم وارجلکم سے قلب مراد ہے افترا پہلے قلب سے کیا جاتا ہے آدمی دل میں اس کی نیت کرتا ہے پھر زبان سے نکالتا ہے ۱۲ منہ

عَاقَبَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذَالِكَ۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَآءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيَّ اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَاَةٌ مِّنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ فُلَانَةُ اَسْعَدَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ

اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اُس کا گناہ چھپائے رکھے تو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کا اختیار ہو گا چاہے تو اُس کو عذاب کرے چاہے تو معاف کر دے (عبادۃ کہتے ہیں) ہم نے انہی شرطوں پر آپ سے[1] بیعت کی۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے زبانی بیعت لیتے اسی آیت کے موافق (جو سورۂ ممتحنہ میں ہے) ان لایشرکن باللہ شیئا اخیر تک حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی (غیر) عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا۔ البتہ اُس عورت کو آپ نے ہاتھ لگایا جو آپ کی بی بی یا لونڈی تھی[2]۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے مجھ کو یا ہم کو سورۂ ممتحنہ کی یہ آیت سنائی ان لایشرکن باللہ شیئا اخیر تک اور ہم کو میت پر نوحہ کرنے (چلا کر رونے پیٹنے) سے منع فرمایا ایک عورت نے کیا کیا خود ام عطیہ یا کسی اور عورت نے بیعت کے وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا[3]۔

[1] بہ ظاہر اس حدیث کا تعلق ترجمہ باب سے سمجھ میں نہیں آتا۔ مگر امام بخاری کی باریک بینی اللہ اکبر یہ ہے کہ یہ شرطیں سورۂ ممتحنہ میں قرآن شریف میں عورتوں کے باب میں مذکور ہیں یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لایشرکن باللہ شیئا اخیر آیت تک تو امام بخاری نے عبادہ کی حدیث بیان کر کے اس آیت کی طرف اشارہ کیا جس میں صراحۃً عورتوں کا ذکر ہے۔ بعضوں نے کہا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف یوں مذکور ہے کہ عبادہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ان شرطوں پر بیعت لی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے چوری نہ کریں گے اخیر تک ۱۲ منہ [2] نسائی اور طبری کی روایت میں یوں ہے۔ امیمہ بنت رقیقہ کئی عورتوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی کہنے لگی ہاتھ لائیے ہم آپ سے مصافحہ کریں آپ نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ یحییٰ بن سلام نے اپنی تفسیر میں شعبی سے نکالا کہ عورتیں کپڑا رکھ کر آپ کا ہاتھ تھامتیں یعنی بیعت کے وقت ۱۲ منہ [3] اس سے یہ نکلتا ہے کہ عورتیں بھی بیعت کے وقت آپ سے ہاتھ ملاتیں (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

اَنْ اُجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَتِ امْرَاَةٌ اِلَّا اُمُّ سُلَيْمٍ وَّاُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ اَبِيْ سَبْرَةَ امْرَاَةُ مُعَاذٍ اَوِابْنَةُ اَبِيْ سَبْرَةَ وَامْرَاَةُ مُعَاذٍ۔

بَابُ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعْنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ فَبَايَعَهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِيْ فَاَبٰى فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا

اور کہنے لگی یارسول اللہ فلانی عورت (نام نامعلوم) نے میری ایک میت میں میری مدد کی تھی (میرے ساتھ مل کر نوحہ کیا تھا) میں چاہتی ہوں اس کا بدلہ کردوں (اس کے بعد نوحہ سے توبہ کروں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ نہیں فرمایا وہ گئی اور پھر لوٹ کر آئیؔ۔ ام عطیہ کہتی ہیں پھر یہ شرطیں ام سلیم (انسؓ کی والدہ) اور ام علاء اور ابو سبرہ کی بیٹی معاذ کی جورو یا ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی جورو کے سوا اور عورتوں نے پوری نہیں کیںؔ۔

باب بیعت توڑنا گناہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فتح میں) فرمایا جو لوگ تجھ سے (اے پیغمبرؐ) بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ خدا سے بیعت کر رہے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ پھر جو کوئی بیعت کرکے اپنا اقرار توڑے وہ اپنا آپ نقصان کرے گا۔ اور جو کوئی اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ باندھا اس کو اللہ تعالےٰ بہت بڑا ثواب دیگا۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا۔ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا۔ وہ کہتے تھے ایک گنوار (نام نامعلوم یا قیس بن ابی حازم) آں حضرت صلعمؐ کے پاس آیا کہنے لگا۔ یارسول اللہ اسلام پر مجھ سے بیعت لیجئے۔ آپنے اس سے بیعت لے لی۔ پھر دوسرے دن بخار میں ہلہلاتا آیا کہنے لگا میری بیعت فسخ کردیجئے۔ آپ نے انکار کیا (بیعت فسخ نہیں کی) جب وہ پیٹھ موڑ کر

(بقیہ صفحہ سابقہ) کپڑا رکھ کر ہاتھ ملاتی ہونگی بعضوں نے کہا۔ ہاتھ کھینچنے سے مراد یہ ہے کہ بیعت کی شرطیں قبول کرنے میں اُس نے توقف کیا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) ؔ نسائی کی روایت میں صاف یوں ہے آپ نے فرمایا جا اس کا بدلہ کر آ وہ گئی اور پھر آئی اور آپسے بیعت کی شاید یہ نوحہ اس قسم کا نہ ہوگا جو قطعاً حرام ہے یا یہ اجازت خاص طور سے اس عورت کے لیے ہوگی بعضے مالکیہ کا یہ قول ہے کہ نوحہ حرام نہیں ہے۔ مگر نوحہ میں جاہلیت کے افعال حرام ہیں جیسے کپڑے پھاڑنا منہ یا بدن نوچنا خاک اڑانا۔ بعضوں نے کہا اس وقت نوحہ حرام نہیں ہوا تھا۔ قسطلانی نے کہا صحیح یہ ہے کہ پہلے نوحہ جائز تھا پھر مکروہ تنزیہی ہوا پھر مکروہ تحریمی ۱۲ منہ ؔ یہ راوی کو شک ہے کہ ابو سبرہ کی بیٹی وہی معاذ کی جورو تھی یا معاذ کی جورو اسکے سوا تھی۔ حافظ نے کہا صحیح واو عطف کے ساتھ ہے۔ کیونکہ معاذ کی جورو ام عمرو بنت خلاد تھی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَيَنْصَعُ طِيبُهَا۔

چلتا ہوا تو فرمایا مدینہ کیا ہے (لوہار کی) بھٹی ہے۔ پلید اور ناپاک (میل کچیل) کو چھانٹ ڈالتا ہے اور کھرا ستھرا مال رکھ لیتا ہے۔

بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ۔

باب۔ ایک خلیفہ مرتے وقت کسی اور کو خلیفہ کر جائے تو کیسا۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض وَاثُكْلِيَاهُ وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ۔

ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو سلیمان بن بلال نے خبر دی۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے سُنا وہ کہتے تھے حضرت عائشہؓ کے سر میں درد ہوا، کہنے لگیں ہائے سر پھٹا جاتا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا ہوا اور میں زندہ رہا تو تیرے لیے بخشش ! چاہوں گا دعا کروں گا (یعنی اگر تو میرے سامنے مرگئی) حضرت عائشہؓ نے کہا ہائے مصیبت! خدا کی قسم میں سمجھتی ہوں آپ میرا مرنا چاہتے ہیں مرجاؤں تو آپ اسی دن شام کو دوسری عورت سے شادی کریں آں حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں میں کہتا ہوں ہائے سر پھٹا جاتا ہے (آپ کو وحی سے معلوم ہوگیا تھا کہ میں پہلے مروں گا۔ حضرت عائشہؓ ابھی بہت دنوں تک زندہ رہیں گی) میں نے یہ قصد کیا ابوبکر اور اُن کے بیٹے کو بلا بھیجوں۔ ابوبکرؓ کو خلیفہ بنا دوں۔ ایسا نہ ہو (میری وفات کے بعد) لوگ کچھ اور کہنے لگیں (کہیں خلافت ہمارا حق ہے) یا آرزو کرنے والے کچھ اور آرزو کریں (خود خلیفہ بننا چاہیں) پھر میں نے (اپنے دل میں) کہا اللہ تعالےٰ کو خود ابوبکر کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں ہے۔ نہ مسلمان اور کسی کو خلیفہ ہونے دیں گے (اس لیے پہلے سے خلیفہ بنانا بیکار ہے)[1]

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے مرض موت میں فرمایا عائشہ اپنے باپ اور بھائی کو بلالے۔ تاکہ میں اُن کے لیے لکھ دوں یعنی ابوبکرؓ کی خلافت لکھ جاؤں۔ اس کے اخیر میں بھی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اور مسلمان لوگ ابوبکر کے سوا اور کسی کی خلافت نہیں ماننے کے (بقیہ برصفحہ آیندہ)

besturdubooks.wordpress.com

٨٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَ إِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ رَاهِبٌ وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا لِي وَ لَا عَلَيَّ لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَ مَيِّتًا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو ان سے کہا گیا آپ کسی کو خلیفہ نہیں کر جاتے۔ انہوں نے کہا اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں (تو یہ بھی ممکن ہے) جو شخص مجھ سے بہتر تھے یعنی ابوبکر وہ خلیفہ کر گئے تھے اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں (مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دوں) تو یہ بھی ہوسکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ نہیں بنا گئے جو مجھ سے بہتر تھے[1] پھر لوگوں نے اُن کی تعریف شروع کی اُنہوں نے کہا بات یہ ہے کوئی تو دل سے میری تعریف کرتا ہے کوئی مجھ سے ڈر کر[2] اور میں تو یہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ خلافت کے مقدمہ میں برابر چھوٹ جاؤں نہ مجھ کو ثواب ملے نہ عذاب ہو میں نے خلافت کا بوجھ اپنی زندگی بھر اُٹھایا اب مرنے پر میں یہ بوجھ اپنی گردن پر نہیں اُٹھاتا[3]۔

٨٩٣۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی اُنہوں نے معمر بن راشد سے اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی انھوں نے حضرت عمرؓ کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر کی خلافت ارادہ الٰہی اور مرضی نبوی کے موافق تھی اور جو لوگ ایسے پاک نفس خلیفہ کو غاصب اور ظالم جانتے ہیں وہ خود ناپاک اور پلید ہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] سبحان اللہ حضرت عمر کی احتیاط انہوں نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی کو خلیفہ نہیں کیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑا اور ابوبکر صدیق خلیفہ کر گئے تو وہ ایسے رستے چلے جس میں دونوں کی پیروی ہو جاتی ہے۔ یعنی کچھ مشورہ پر چھوڑا کچھ مقرر کر دیا انہوں نے چھ آدمیوں کو جو اس وقت افضل اور اعلیٰ تھے معین کیا۔ پھر ان چھ میں سے کسی کی تعیین مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دی گویا دونوں سنتوں پر عمل کیا دوسرے تقوی شعاری دیکھئے کہ عشرہ مبشرہ میں سے سعید بن زید بھی زندہ تھے۔ مگر ان کا نام تک نہ لیا اس خیال سے کہ وہ حضرت عمرؓ سے کچھ رشتہ رکھتے تھے۔ ہائے حضرت عمرؓ کی طرح مسلمانوں میں کون بے نفس اور عادل اور منصف پیدا ہوا ہے۔ ان کا ایک ایک کام ایسا ہے جو ان کی فضیلت پہچاننے کے لیے کافی ہے۔ اور افسوس ہے ان عقل کے اندھوں پر جو ایسے فرد فرید کو جس کا نظیر اسلام میں نہیں ہوا برا جانتے ہیں ۱۲ منہ [2] یا کوئی شخص خلافت کو رغبت کے ساتھ چاہتا ہے کوئی اس سے ڈرتا ہے۔ کیوں کہ خلافت بڑے مواخذہ کا کام ہے ۱۲ منہ [3] اس لیے میں کسی معین شخص کو خلیفہ نہیں کرتا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

حِيْنَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ ذَالِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَ اَبُوْبَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَعِيْشَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا يُرِيْدُ بِذَالِكَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرَهُمْ فَاِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ نُوْرًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ هَدَى اللهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِي اثْنَيْنِ فَاِنَّهٗ اَوْلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِاُمُوْرِكُمْ فَقُوْمُوْا فَبَايِعُوْهُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذَالِكَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ اصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

دوسرے دن انہوں نے سنایا پہلے خطبہ میں تو انہوں نے کہا تھا کہ آنحضرتؐ کی وفات نہیں ہوئی جو کوئی ایسا کہے گا میں اس کی گردن اڑا دوں گا، انہوں نے تشہد پڑھا ابوبکر صدیق خاموش بیٹھے رہے کوئی بات نہیں کی۔ پھر حضرت عمر کہنے لگے مجھ کو تو یہ امید تھی کہ آنحضرتؐ اس وقت تک زندہ رہیں گے کہ ہم سب دنیا سے اٹھ جائیں گے آپ ہم سب کے بعد وفات فرمائیں گے خیر اب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم گذر گئے تو اللہ تعالیٰ نے تم میں ایک نور باقی رکھا ہے (یعنی قرآن) جس کی وجہ سے تم راہ پاتے رہو گے اسی نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی راہ بتلائی اور دیکھو (مسلمانو) ابوبکر صدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رفیق ہیں ثانی اثنین اذ ہما فی الغار (یعنی غار ثور میں دوسرے شخص جو آنحضرت کے ساتھ تھے) تمام مسلمانوں میں ان کو خلافت کا زیادہ حق ہے اٹھو ان سے بیعت کرو حضرت عمر نے یہ خطبہ اس وقت سنایا جب مسلمانوں کا ایک گروہ پہلے ہی بنی ساعدہ کے منڈوے میں ابوبکر سے بیعت کر چکا تھا لیکن وہ خاص بیعت تھی (یہ عام بیعت ہوئی منبر پر (وفات کے دوسرے روز) اسی سند سے زہری نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ اس روز ابوبکر صدیق سے برابر یہی کہتے رہے اٹھو منبر پر چڑھو (آخر وہ چڑھے) اور لوگوں نے عام طور سے اُن سے بیعت کی۔[1]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جبیر

---

[1] باب کی مناسبت اس سے نکلی کہ حضرت عمرؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی نسبت فرمایا وہ تم سب میں خلافت کے زیادہ مستحق اور زیادہ لائق ہیں شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت صدیق کی خلافت حضرت عمرؓ ہی کے زور اور اصرار سے ہوئی۔ ورنہ صدیق بالکل درویش صفت اور منکسر المزاج اور خلافت سے متنفر تھے۔ ہم کہتے ہیں اگر ایسا ہی ہو جب بھی کیا قباحت ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے نزدیک جس کو خلافت کے لائق سمجھا اس کے لیے زور دیا اور حق پسند لوگوں کا یہی قاعدہ ہوتا ہے۔ اگر حضرت عمرؓ کی یہ رائے غلط ہوتی تو دوسرے صدہا ہزارہا صحابہ جو وہاں موجود تھے۔ وہ کیوں اتفاق کرتے غرض باجماع صحابہ ابوبکر صدیق خلافت کے اہل اور قابل ٹھہرے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ۔

بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور آپ سے ایک امر میں کچھ عرض کیا آپ نے فرمایا پھر آئیو اس نے کہا یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنے آپ کی وفات ہوگئی ہو تو کیا کروں) فرمایا اگر مجھ کو نہ پائے تو ابوبکر پاس آئیو[1]۔

۸۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے قیس بن مسلم نے بیان کیا۔ انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابوبکر صدیق سے انہوں نے بزاخہ قبیلہ کے پیغام لانے والوں سے کہا تم (جنگل میں) اونٹ چراتے رہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے خلیفہ اور دوسرے مہاجرین کو کوئی ایسا امر بتلائے جس کی وجہ سے وہ تمہارا قصور معاف کریں[2]۔

باب ۴۷۳

۸۹۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اثْنَا

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے کہا میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (میری امت میں) بارہ امیر (سردار) ہوں گے

[1] یہ حدیث صاف دلیل ہے اس بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آپ کے بعد ابوبکر خلیفہ ہونگے۔ دوسری روایت میں جس کو طبرانی اور اسمٰعیلی نے نکالا یوں ہے کہ آنحضرت سے ایک گنوار نے بیعت کی پوچھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو کس کے پاس آؤں آپ نے فرمایا ابوبکر کے پاس۔ پوچھا اگر وہ بھی گذر جائیں فرمایا عمر کے پاس ۱۲ منہ

[2] یہ بزاخہ والے بہت سے لوگ تھے طے اور اسد اور غطفان قبیلوں کے' انہوں نے کیا کیا آں حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور طلیحہ بن خویلد اسدی پر ایمان لائے جس نے آنحضرت کے بعد پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید جب مسیلمہ کے قتل و قمع سے فارغ ہوئے تو ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ آخر ان پر غالب آئے انہوں نے عاجز ہو کر توبہ کی اور اپنی طرف سے چند لوگوں کو معافی قصور کے لیے ابوبکر صدیق کے پاس بھجوایا ابوبکر نے فرمایا یا تو جنگ اختیار کرو مال اسباب گھر بار اہل و عیال سے ہاتھ دھوؤ یا ذلت کی صلح اختیار کرو۔ انہوں نے پوچھا ذلت کی صلح کیا ہے۔ ابوبکر نے فرمایا ہتھیار اور سامانِ جنگ ہم سب تم سے لے لیں گے اور جو لوٹ کا مال ہاتھ آیا ہے وہ مسلمانوں پر تقسیم ہو جائے گا۔ جو لوگ ہم میں سے مارے گئے اُن کی دیت دو تم میں سے جو لوگ مارے گئے ان کو داخل جہنم سمجھو اور تم غریب رعیت کی طرح جنگل میں اونٹ چراتے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے خلیفہ اور مہاجرین کو وہ بات بتلائے جس سے وہ تمہارا قصور معاف کریں ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

عَشَرَ اَمِيْرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَّمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِیْ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ ۔

اس کے بعد ایک کلمہ فرمایا جس کو میں نے نہیں سنا میرے باپ سمرہ نے مجھ سے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

بَابُ اِخْرَاجِ الْخُصُوْمِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ عُمَرُ اُخْتَ اَبِیْ بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ ۔

باب جھگڑا اور فسق اور فجور کرنے والوں کو جب انکی پہچان ہوجائے گھروں سے نکلوا دینا۔ اور حضرت عمرؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی بہن (ام فروہ) کو گھر سے نکلوا دیا جب انہوں نے نوحہ کیا۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ مِرْمَاةٌ مَا بَيْنَ ظِلْفِ الشَّاةِ مِنَ اللَّحْمِ مِثْلُ مِنْسَاةٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے یہ قصد کیا لکڑیاں اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کی اذان دینے کا حکم دوں اذان ہوچکنے کے بعد میں ایک شخص سے کہوں وہ نماز پڑھائے اور میں پیچھے سے ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں (جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے) انکے گھر جلا دوںؒ قسم اس پروردگار کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان لوگوں میں سے (جو جماعت میں نہیں آتے) کسی کو یہ معلوم ہوجائے کہ اسکو گوشت کی ایک موٹی ہڈی یا بکری کے دو اچھے کھر ملیں گے تو عشا کی جماعت میں (حالانکہ وہ رات کو ہوتی ہے) ضرور شریک ہو محمد بن یوسف فربری نے کہا یونس نے کہا محمد بن سلیمان نے کہا امام بخاری نے کہا مرماۃ وہ گوشت ہے جو بکری کے کھروں میں ہوتا ہے بروزن منساۃ

لے دوسری روایت میں ہے یہ دین برابر عزت سے رہے گا بارہ خلیفوں کے زمانہ تک ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے یہ دین برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفہ ہوں گے اور سب پر امت اتفاق کرے گی۔ یہ بارہ خلیفے آنحضرت کی امت میں گذر چکے ہیں حضرت صدیق سے لیکر عمر بن عبدالعزیز تک چودہ شخص حاکم ہوئے ہیں ان میں سے دو کا زمانہ بہت قلیل رہا ایک معاویہ بن یزید دوسرے مروان کا ان کو نکال ڈالو تو وہی بارہ خلیفے ہوتے ہیں جنہوں نے بہت زور شور کے ساتھ خلافت کی۔ عمر بن عبدالعزیز کے بعد پھر زمانہ کا رنگ بدل گیا۔ اور امام حسن علیہ السلام اور عبداللہ بن زبیر پر گو سب لوگ جمع نہیں ہوئے تھے مگر اکثر لوگ تو جمع ہو گئے۔ پہلے اس لیے ان دونوں صاحبوں کی بھی خلافت حق اور صحیح ہے۔ امامیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ بارہ امام مراد ہیں یعنی حضرت علی سے لے کر امام محمد بن حسن مہدی تک مگر اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ امام حسن کے بعد پھر کسی امام پر لوگ جمع نہیں ہوئے نہ انکو شوکت اور حکومت حاصل ہوئی بلکہ اکثر جان کے ڈر سے چھپے رہے تو یہ لوگ اس حدیث سے کیسے مراد ہو سکتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ ۲ے اپنے بھائی ابوبکر صدیق پر ۱۲ منہ ۳ے اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴ے امام ابن قیم نے اس حدیث سے اور دوسری حدیثوں سے یہ دلیل لی ہے کہ ہماری شریعت میں تعزیر بالمال ہے اور حنفیہ نے اسکو جائز نہیں رکھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَمِيضَاةُ الْمِيمِ مَحْفُوظَةٌ ـ

اور میضاۃ بہ کسرہ میم ۔

بَابٌ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ ـ

باب کیا امام کو یہ درست ہے کہ جو لوگ مجرم اور گناہگار ہوں ان سے بات کرنے کی اور ملاقات کرنے کی لوگوں کو ممانعت کردے ۔

۸۹۸ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا ـ

مجھ سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ ابن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن کعب سے جو کعب کو اندھے ہو جانے کے بعد لے کر چلا کرتے ۔ انہوں نے کہا میں نے کعب سے وہ قصہ سنا جب وہ غزوۂ تبوک میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ گئے تھے ۔ (یہ قصہ اوپر تفصیل سے گذر چکا ہے) کعب نے سارا قصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منع کردیا ہم سے کوئی بات تک نہ کرے ۔ ہم نے پچاس راتیں اسی حال میں کاٹیں ۔ پھر آپ نے یہ خبر سنائی کہ اللہ تعالے نے ہمارا قصور معاف کردیا۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ التَّمَنِّي

کتاب آرزوؤں کے بیان میں[2]

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

باب شہادت کی آرزو کرنا

۸۹۹ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے ۔ انہوں نے ابوسلمہ اور سعید بن مسیب سے کہ ابوہریرہ نے کہا ۔

[1] معلوم ہوا بوجہ شرعی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کر سکتے ہیں بلا وجہ شرعی تین دن سے زیادہ منع ہے ۱۲ منہ

[2] جس کو عربی میں تمنے کہتے ہیں یعنی آدمی کا یوں کہنا کاش ایسا ہوتا تمنے اور ترجی میں یہ فرق ہے کہ تمنی اس بات میں بھی ہوتی ہے جو محال ہو۔ جیسے کاش جوانی پھر آجاتی اور ترجی ہمیشہ انہی باتوں میں ہوتی ہے جو ممکن ہوں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا بَعْدِيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ۔

میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ بعضوں لوگوں کو میرا ساتھ چھوڑ کر (جہاد سے) پیچھے رہ جانا ناگوار گزرتا ہے[1] اور میں اُن کو سواریاں نہیں دے سکتا تو میں فوج کی ہر ٹکڑی کے ساتھ نکلتا[2] اور مجھ کو تو یہ آرزو ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں[3]۔

۹۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَدِدْتُ اَنِّيْ لَاُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا فَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقُوْلُهُنَّ ثَلٰثًا اَشْهَدُ بِاللّٰهِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے یہ آرزو ہے میں اللہ کی راہ میں لڑوں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں راوی نے کہا میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ ابوہریرہ یہ کلمہ تین بار کہتے تھے[4]۔

بَابُ تَمَنِّي الْخَيْرِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ اُحُدٌ ذَهَبًا۔

باب نیک کام جیسے خیرات وغیرہ کی آرزو کرنا

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا۔

۹۰۱- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدِيْ اُحُدٌ ذَهَبًا لَاَحْبَبْتُ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے سنا آپ نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو تو میری آرزو یہ ہے کہ میں تین دن نہ گزرنے دوں سب

[1] اور ان لوگوں کو اتنا مقدور نہیں کہ ہر لڑائی میں میرے ساتھ جائیں اتنی سواریاں اور سامان کہاں سے آئے گا ۱۲ منہ
[2] ہر لڑائی میں شریک ہوتا ۱۲ منہ [3] اخیر ختم شہادت پر کیا کیونکہ مقصود وہی تھی گو آنحضرت کو بتلا دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر جنگ میں آپکی جان کی حفاظت کریگا جیسے فرمایا واللہ یعصمک من الناس لیکن یہ آرزو محض شہادت کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے آپ نے کی گو وہ حاصل ہونے والی بات آپ کے لیے نہیں تھی ۱۲ منہ [4] جیسے اس روایت میں ہے اگلی روایت میں چار بار ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلٰثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ۔

۹۰۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا۔

۹۰۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلْنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ

خرچ کر ڈالوں ایک اشرفی بھی جس کو کوئی لیتا قبول کرے نہ رکھ چھوڑوں (بلکہ دے ڈالوں) البتہ کسی کا قرض مجھ پر آتا ہو اُس کے ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے[1]۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر مجھ کو پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع) میں، فرمایا اگر مجھ کو اپنا حال پہلے سے معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور (عمرہ کر کے، دوسرے لوگوں کی طرح جب انہوں نے احرام کھولا میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

ہم سے حسن بن عمر جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع بصری نے انہوں نے حبیب بن ابی قریبہ سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگوں نے حج کی نیت سے لبیک کہی اور (مکہ میں ذی حجہ کی چوتھی تاریخ پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف اور (صفا مروہ کی سعی کر کے ہم اپنے حج کو (جس کی نیت باندھ چکے تھے، عمرہ کر ڈالیں اور (احرام کھول دیں البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو

[1] بس اصل درویشی یہ ہے جو آنحضرتؐ نے بیان فرمادی کہ کل کیلئے کچھ نہ رکھ چھوڑے جو روپیہ یا مال متاع آئے وہ غرباء اور مستحقین کو فوراً تقسیم کر دے اگر کوئی شخص خواہ اپنے لیے جمع کرے اور تین دن سے زیادہ روپیہ پیسہ اپنے پاس رکھ چھوڑے تو اُس کو درویش نہ کہیں گے بلکہ دنیا دار کہیں گے ہم ایک بزرگ کے پاس روپیہ آیا انھوں نے پہلے چالیسواں حصہ اس میں سے زکوٰۃ کا نکالا پھر باقی ۳۹ حصے بھی تقسیم کر دیئے اور کہنے لگے میں نے زکوٰۃ کا ثواب حاصل کرنے کے لیے پہلے چالیسواں حصہ نکالا اگر سب ایک بارگی خیرات کر دیتا تو اس فرض کے ثواب سے محروم رہتا حیدر آباد میں بہت سے مشائخ اور درویش ایسے نظر آتے ہیں کہ دنیاداران سے بمراتب بہتر ہیں افسوس اُن کو اپنے تئیں درویش کہتے ہوئے شرم نہیں آتی وہ تو ساہوکاروں کی طرح مال و دولت اکٹھا کرتے ہیں ان کو مہاجن یا ساہوکار کا لقب دینا چاہیے نہ شاہ اور فقیر کا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَنَا هَذِهِ خَاصَّةً قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدٍ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهُرَ فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحَجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ

بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا

وہ احرام نہ کھولے (جب تک حج سے فارغ نہ ہو) اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے سوا ہم میں سے کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہ تھا اتنے میں حضرت علیؓ بھی یمن سے تشریف لائے ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے وہ کہنے لگے میں نے تو احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی خیر جب آں حضرت نے صحابہ کو یہ حکم دیا۱؎ وہ کہنے لگے کیا ہم منا کو ایسی حالت میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو (یعنی جماع پر کچھ دن نہ گذرے ہوں)۲؎ یہ سن کر آپ نے فرمایا اگر مجھ کو وہ بات معلوم ہوتی جو اب معلوم ہوئی تو میں بھی اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا اگر قربانی کے جانور میرے ساتھ نہ ہوتے تو میں بھی (تمہاری طرح) احرام کھول ڈالتا اور سراقہ بن مالک بن جعشم (اسی حجۃ الوداع میں) آپ سے اس وقت ملے جب آپ بڑے شیطان کو کنکریاں مار رہے تھے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ (یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا) خاص ہم لوگوں کے لئے ہے آپ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے جابر نے کہا اور حضرت عائشہؓ جب مکہ پہنچیں تو ان کو حیض آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ حج کے سب کام (دوسرے حاجیوں کی طرح) کرتی جائیں صرف بیت اللہ کا طواف نہ کریں نماز نہ پڑھیں جب تک پاک نہ ہو لیں۔ خیر جب لوگ حج سے فارغ ہو کر محصب میں اترے (مدینہ جانے لگے) تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ لوگ تو ایک حج ایک عمرے کا ثواب لے کر گھر کو لوٹتے ہیں اور میرا تو فقط حج ہی ہوا آپ نے ان کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہا تم ان کو لے کر تنعیم میں (عمرہ کرا لاؤ) انہوں نے عین ذی حجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا۳؎

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں فرمانا کاش ایسا ہوتا۔

۱؎ کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالو عورتوں سے صحبت کرو ۱۲ منہ ۲؎ حج تو بالکل قریب آگیا ہے ۱۲ منہ ۳؎ اس حدیث کی پوری بحث کتاب الحج میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

٩٠٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هٰذَا قِيلَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ۔

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ۔

٩٠٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے سُنا انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کہتی تھیں ایسا ہوا ایک رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھُل گئی (آپ کی نیند اچاٹ ہو گئی) آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت شخص اس رات کو میری نگہبانی کرے (چوکی پہرہ دے) اتنے میں ہم نے ہتھیار کی کھڑکھڑاہٹ سنی۔ آپ نے پوچھا کون ہے جواب ملا سعد بن ابی وقاص آپ کا چوکی پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہے یہ سنتے ہی آپ بے فکر ہو کر سو گئے ہیں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی[۱] امام بخاری نے کہا حضرت عائشہ کہتی ہیں بلال جب نئے نئے مدینہ میں آئے اور بخار سے حیران ہوئے تو یہ شعر پڑھتے تھے:

کاش میں مکہ کی پاؤں ایک رات
گرد میرے ہوں جلیل اذخر نبات

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا[۲]

باب قرآن اور علم کی آرزو کرنا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی پر رشک کرنا اچھا نہیں مگر دو شخصوں پر ایک تو اس پر جس کو اللہ تعالےٰ نے قرآن یاد کرایا ہے وہ رات اور دن کے وقتوں میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس پر کوئی شخص رشک کر کے یوں کہہ سکتا ہے کاش مجھ کو بھی یہ نعمت ملتی تو میں بھی اس کی طرح کیا کرتا دوسرے

[۱] یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ شروع شروع مدینہ میں تشریف لائے تھے دشمنوں کا ہجوم تھا آپ کی دعا سعد کے حق میں قبول ہوئی ۱۲ منہ
[۲] کہ بلال یہ شعر پڑھتے ہیں انکے کلام میں کاش کا لفظ تھا تو باب کا مطلب ثابت ہوا یہ حدیث کتاب الہجرۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ۔

اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال دیا ہے وہ اُس کو نیک کاموں میں جن میں خرچ کرنا چاہیئے خرچ کرتا ہے۔ اس پر کوئی شخص یوں رشک کر سکتا ہے۔ اگر مجھ کو بھی اس طرح دولت ملتی تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسے وہ کر رہا ہے۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهٰذَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے پھر یہی حدیث بیان کی۔

بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّيْ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔

باب جو آرزو کرنا منع ہے۔ اور (اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء) میں فرمایا اللہ نے جو تم میں سے کسی کو دوسرے سے زیادہ (مال) دیا ہے تو اس کی ہوس نہ کرو مرد اپنی کمائی کا ثواب پائیں گے عورتیں اپنی کمائی کا اور (اللہ سے اس کا فضل مانگو (لوگوں کو دیکھ کر ہوس کرنا کیا ضرور ہے)، بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (ہر ایک کی حالت سے واقف ہے، اس نے جتنا جس کو دیا ہے اسی میں کچھ حکمت ہے)

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے نضر بن انس سے کہ انس بن مالک نے کہا اگر میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرو تو میں موت کی آرزو کرتا[1]۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا ہم لوگ خباب بن ارت صحابی کی بیمار پرسی کو گئے

[1] حضرت انسؓ کی عمر بہت طویل ہوئی تھی انہوں نے طرح طرح کے فتنے اور فساد مسلمانوں میں دیکھے مثلاً حضرت عثمان کی شہادت امام حسین علیہ السلام کی شہادت خارجیوں کا زور ظلم اس وجہ سے موت کو پسند کرنے لگے۔ قسطلانی نے کہا اگر آدمی کو دین کی خرابی اور فتنے میں پڑنے کا ڈر ہو تب تو موت کی آرزو کرنا بلا کراہت جائز ہے میں کہتا ہوں ایک حدیث میں ہے اذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون دوسری حدیث میں ہے ایسے وقت میں یوں دعا کرنا بہتر ہے۔ اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ۔

انہوں نے سات جگہ داغ لگایا تھا کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو عبید (سعد بن عبید) سے جو غلام تھے عبدالرحمٰن بن ازہر کے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ نیک شخص ہے (زندہ رہے) تو اور نیکیاں کرے گا اور اگر گنہگار (برا) شخص ہے جب بھی (زندہ رہے تو) شاید توبہ کر لے۔

بَابُ ۸۲ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا۔

باب آدمی کا یوں کہنا درست ہے اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت نہ ہوتی۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ۞ نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا اِنَّ الْاُلٰى وَرُبَّمَا قَالَ الْمَلَا قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ۞ اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا اَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو والد (عثمان بن جبلہ) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے روایت کی کہا ہم سے ابو اسحاق نے بیان کیا انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا خندق کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی (بہ نفس نفیس) ہم لوگوں کے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے۔ میں نے دیکھا آپ کے مبارک پیٹ کی سفیدی کو مٹی نے ڈھانپ لیا تھا آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ اے خدا اگر تو نہ ہوتا تو کہاں ملتی نجات ۞ کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ ۞ اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات ۞ بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں ۞ جب وہ فتنہ چاہیں تو سنتے نہیں ہم ان کی بات ۞ آپ بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے۔

لہ بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبداللہ ابو عبید اسمہ سعد بن عبید مولی عبدالرحمٰن بن ازہر یعنی امام بخاری نے کہا ابو عبید کا نام سعد بن عبید ہے وہ عبدالرحمٰن بن ازہر کا غلام تھا ۱۲ منہ لہ یعنی تو ہدایت نہ کرتا ۱۲ منہ لہ اس کا مصرع ثانی اس روایت میں متروک ہے۔ بارہویں پارے میں گذر چکا ہے۔ پاؤں جما دے لڑائی میں تو دے ہم کو ثبات ۱۲ منہ ۞

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۸۳ كَرَاهِيَةِ التَّمَنِّي لِقَاءَ الْعَدُوِّ

وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ۔

بَابُ ۸۴ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ

باب دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو کرنا منع ہے

اس کو اعرج نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے (یہ روایت کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے)۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے اور ان کے منشی بھی تھے انہوں نے کہا عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) نے عمر بن عبیداللہ کو ایک خط لکھا تھا میں نے اس کو پڑھا۔ اس میں یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرو (اگر ہو جائے تو صبر کرو) اور اللہ سے امن و سلامتی (و ہر بلا سے بچانے) کی دعا کرتے رہو۔

باب اگر مگر کہنا کہاں پر درست ہے[1]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے کہا ابن عباس نے لعان کرنے والوں کا قصہ بیان کیا تو عبداللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا اگر میں کسی کو بن گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا انہوں نے کہا نہیں یہ دوسری عورت تھی جس کی بدکاری کھل گئی تھی (مگر قاعدے سے ثبوت نہ تھا)

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

---

[1] امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ مسلم نے جو ابوہریرہ سے روایت کی کہ اگر مگر کہنا شیطان کا کام کھولتا ہے۔ اور نسائی نے جو روایت کی جب تجھ پہ کوئی بلا آئے تو یوں نہ کہہ اگر میں ایسا کرتا اگر یوں ہوتا بلکہ یوں کہہ اللہ کی تقدیر میں یونہی تھا اس نے جو چاہا وہ کیا تو ان روایتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر مگر کہنا مطلقاً منع ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ اور رسول کے کلام میں اگر کا لفظ کیوں آتا بلکہ ان روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ اپنی تدبیر پر کی مشیت سے غافل ہو کر اگر مگر کہنا منع ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلٰوةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُوْلُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ أَوْعَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيٰنُ أَيْضًا عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلٰوةِ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُوْلُ إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ وَقَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا ہم سے عطار بن ابی رباح نے بیان کیا ایک رات ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشار کی نماز میں دیر کی آخر حضرت عمرؓ نکلے اور کہنے لگے یارسول اللہ نماز پڑھیے عورتیں اور بچے تو سونے لگے اس وقت آپ (حجرے سے، برآمد ہوئے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا غسل کر کے باہر تشریف لائے) فرمانے لگے اگر میری امت پر یا یوں فرمایا۔ لوگوں پر دشوار نہ ہوتا سفیان بن عیینہ نے یوں کہا میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں اس وقت (اتنی رات گئے) ان کو یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ اور ابن جریج نے (اسی سند سے سفیان سے انہوں نے ابن جریج سے) عطار سے روایت کی انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلعم نے اس نماز (یعنی عشار کی نماز) میں دیر کی حضرت عمرؓ آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ عورتیں بچے تو سو گئے یہ سن کر آپ باہر تشریف لائے اپنے سر کی ایک جانب سے پانی پونچھ رہے تھے فرما رہے تھے اس نماز کا (عمدہ) وقت یہی ہے۔ اگر میری امت پر شاق نہ ہو عمرو بن دینار نے اس حدیث میں یوں نقل کیا ہم سے عطار نے بیان کیا اور (ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن عمرو نے یوں کہا آپکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ابن جریج کی روایت میں یوں ہے آپ سر کے ایک جانب سے پانی پونچھ رہے تھے اور عمرو نے کہا آپنے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا اور ابن جریج نے کہا آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو اس نماز کا (افضل) وقت تو یہی ہے۔ اور ابراہیم بن منذر (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے معن بن عیسٰی نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن مسلم نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطار بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی) حدیث نقل کی[1]

[1] تو اس میں ابن عباس کا ذکر ہے اب جس روایت میں یوں ہے کہ ابن عباس کا ذکر نہیں کیا وہ وہم ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ کندی سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں مسواک کا حکم اُن کو دیتا (یعنی واجب کر دیتا[1])

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے اخیر مہینے میں طے کے روزے رکھے۔ دوسرے چند لوگوں نے بھی ایسا کیا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر رمضان کا مہینہ اور باقی رہتا (عید کا چاند نہ ہو جاتا) تو میں اتنے طے کے روزے رکھتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس چھوڑ دیتے[2] میں کچھ تمہاری طرح تھوڑے ہوں مجھ کو تو میرا مالک کھلاتا پلاتا رہتا ہے[3] حمید کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن مغیرہ نے بھی ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا (اس کو امام مسلم نے وصل کیا)

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا (اس کو دارقطنی نے وصل کیا) مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے زہری سے ان کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا تم میں میری طرح کون ہے۔

---

[1] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے تابعہ سلیمان بن مغیرۃ عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حافظ نے کہا یہ غلطی ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی جو عبادت میں خلاف سنت تشدد اور سختی کرنا چاہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی حقیقۃً بہشت کا کھانا پانی تو اس صورت میں آپ کا وصال ظاہری ہوگا نہ حقیقۃً یا کھانے پینے سے مجازی معنی مراد ہے۔ یعنی وہ قوت مجھ کو دیتا رہتا ہے جو تم کو کھانے پینے سے حاصل ہوتی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

ثُمَّ وَاصَلَ قَالَ اَيُّكُمْ مِثْلِي اِنِّي اَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَنْتَهُوْا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ۔

میں تورات کو اپنے پروردگار پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے۔ آخر ایسا ہوا کہ جب صحابہ نے کسی طرح نہ مانا وطے کے روزے رکھنا نہ چھوڑے، تو آپ نے اُن کے ساتھ طے کا روزہ رکھا۔ ایک دن کچھ نہیں کھایا دوسرے دن بھی کچھ نہیں کھایا تیسرے دن عید کا چاند ہو گیا آپ نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور کئی دن نہ کھاتا[1] گویا آپ نے اُن کو تنبیہ کرنے کے لیے ایسا فرمایا۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْصِقَ بَابَهُ فِي

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے کہا ہم سے اشعث بن ابی الشعثاء نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا حطیم کعبہ میں داخل ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر لوگوں کو کیا ہو گیا تھا انہوں نے حطیم کو کعبے میں کیوں نہیں شریک فرمایا تیری قوم قریش کے پاس روپیہ کی قلت تھی[2] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کعبے کا دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا گیا (کہ آدمی بن سیڑھی کے اندر نہیں جا سکتا) آپ نے فرمایا یہ تیری قوم والوں (قریش) نے کیا۔ اُن کا مطلب (دروازہ اونچا رکھنے سے) یہ تھا کہ جس کو چاہیں اندر لے جائیں اور جس کو چاہیں اندر نہ آنے دیں[3]۔ بات یہ ہے اگر تیری قوم کے جہالت کا زمانہ ابھی حال ہی میں نہ گذرا ہوتا۔ اور ان کے دلوں میں انکار آجانے کا مجھ کو ڈر نہ ہوتا تو میں کعبے کو گرا کر حطیم کو کعبہ میں شریک کر دیتا اور اس کا دروازہ نیچا

---

[1] دیکھنا تم میرے ساتھ کہاں تک طے کر سکتے ہو ۱۲ منہ [2] کہ میری ریس کی سزا تم کو ملتی ۱۲ منہ [3] اس لیے حطیم کو کعبے کی عمارت میں شریک نہ کر سکے۔

[4] اگر دروازے کی زمین نیچی ہوتی تو ہر شخص بلا کلفت گھس جاتا کہاں تک روکتے اب تک یہ ہوتا ہے کہ داخلی کے وقت ایک سیڑھی لگائی جاتی ہے اور شیبی صاحب ایک ایک ریال لوگوں سے لے کر داخل کراتے ہیں وہ بھی کس مشکل سے، حبشی زور آور اور غلام دروازے پر کھڑے رہتے ہیں اور بازو پکڑ پکڑ کر جس کو منظور ہوتا ہے اوپر کھینچ لیتے ہیں وہ وہ چپقلش ہوتی ہے کہ معاذ اللہ کعبہ کی داخلی کرنا کچھ ضرور نہیں ہے۔ لوگوں کو چاہیے داخلی کا خیال چھوڑ دیں اور یہ ریال جو مال داروں کے تھیلے بن جاتے ہیں مکہ معظمہ کے غریب اور محتاج لوگوں کو دیں۔ اس میں داخلی سے زیادہ ثواب کی امید ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْاَرْضِ۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا وَّ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا تَابَعَهٗ اَبُو التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الشِّعْبِ۔

زمین پر لگاتا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نے مکہ سے مدینہ میں ہجرت نہ کی ہوتی تو میرا شمار بھی انصاریوں میں ہوتا[۱] اور (مجھ کو انصار سے اتنی محبت ہے) اگر لوگ ایک رستے پر چلیں اور انصار دوسرے رستے یا درے میں تو میں تو اسی رستے یا درے میں چلا جاؤں جدھر سے انصار جا رہے ہوں۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عمرو بن یحیی سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید مازنی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں ایک انصاری آدمی ہوتا۔ اور اگر (دنیا جہان کے لوگ) ایک رستے یا درے میں چلیں (اور انصار دوسرے رستے یا درے میں) تو میں انصار کے درے اور رستے میں چلا جاؤں۔ عباد کے ساتھ اس حدیث کو ابوالتیاح نے بھی انسؓ سے روایت کیا انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں بھی درے کا ذکر ہے (یہ حدیث اوپر

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

لے دوسری روایت میں یوں ہے اس کے دو دروازے رکھتا ایک مشرقی ایک مغربی۔ عبداللہ بن زبیر نے اپنی خلافت میں یہ حدیث حضرت عائشہ سے سن کر جیسا منشا آں حضرت کا تھا اسی طرح کعبہ کو بنا دیا مگر خدا حجاج ظالم سے سمجھے اس کم بخت نے کیا کیا عبداللہ کی ضد سے پھر کعبہ توڑ کر جیسا جاہلیت کے زمانہ میں تھا ویسا ہی کر دیا اگر کعبہ میں دو دروازے رہتے تو داخلہ کے وقت کیسی راحت رہتی۔ ہوا آتی اور روشنی رہتی۔ اب ایک ہی دروازہ اور روشن دان بھی ندارد ادھر لوگوں کا ہجوم داخلہ کے وقت وہ تکلیف ہوتی ہے کہ معاذ اللہ۔ اور گرمی اور گھس کے مارے نماز بھی اچھی طرح اطمینان سے نہیں پڑھی جاتی ۱۲ منہ [۱] یعنی میں بھی ایک انصاری گنا جاتا اس حدیث سے انصار کی فضیلت بیان کرنا منظور ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنا خاندان یا نسب بدل ڈالتا کیونکہ یہ حرام ہے اور قطع نظر اس کے آپ کا خاندان اور نسب تو سارے عرب میں عمدہ اور افضل اور اعلیٰ تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

کتاب المغازی میں موسوم بہ پہلی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کِتَابُ اَخْبَارِ الْاٰحَادِ

بَابٌ مَا جَاءَ فِيْ اِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوْقِ فِي الْاَذَانِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْاَحْكَامِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَآئِفَةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِيْ مَعْنَى الْاٰيَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ایک سچے شخص کی خبر پر اذان نماز روزے فرائض سارے احکام میں عمل ہونا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ توبہ میں) فرمایا۔ ایسا کیوں نہیں کرتے ہر فرقہ میں سے کچھ لوگ نکلیں۔ تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور لوٹ کر اپنی قوم کے لوگوں کو ڈرائیں۔ اس لیے کہ وہ تباہی سے بچے رہیں[۲] اور ایک شخص کو بھی طائفہ کہہ سکتے ہیں جیسے (سورۂ حجرات کی) اس آیت میں فرمایا اگر مسلمانوں کے دو طائفے لڑ پڑیں۔ اور اس میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں جو آپس میں لڑیں (تو ہر ایک مسلمان ایک طائفہ ہوا[۳]) اور (اسی سورت میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانو (جلدی مت کیا کرو) اگر تمہارے پاس بدکار شخص کچھ خبر لائے تو اس کو تحقیق کر لیا کرو[۴] اور (اگر خبر واحد مقبول نہ ہوتی

[۱] اس باب میں امام بخاری نے ان حدیثوں کو جمع کیا جن میں اگر کا لفظ ہے تو معلوم ہوا کہ اگر مگر کہنا مطلقاً منع نہیں ہے۔ اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے اگر مگر سے بچارہ وہ خاص مقاموں پر محمول ہے یعنی جب کسی کار خیر کا ارادہ کرے اور اس پر قدرت ہو تو اس کو کر ڈالے اس میں اگر مگر نہ نکالے۔ دوسرے جب کوئی مصیبت پیش آئے کچھ نقصان ہو جائے تو اللہ کی تقدیر اور اس کے ارادے سے سمجھے۔ اس میں بھی اگر مگر نکالنا اور یوں کہنا اگر ہم ایسا کرتے تو یہ آفت نہ آتی منع ہے۔ کیوں کہ اس میں تقدیر الٰہی پر بے اعتمادی اور اپنی تدبیر پر بھروسہ نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] جن کو اصطلاح اہل حدیث میں خبر واحد کہتے ہیں اکثر صحیح حدیثیں اسی قسم کی ہیں کہ ان کو ایک یا دو صحابہ یا ایک یا دو تابعینوں نے روایت کیا ہے۔ خبر واحد کا جب راوی سچا اور ثقہ اور معتبر ہو تو اس کا قبول کرنا تمام اماموں نے واجب رکھا ہے اور ہمیشہ قیاس کو ایسی حدیث کے مقابل ترک کر دیا ہے۔ بلکہ امام ابو حنیفہ نے تو اور زیادہ احتیاط کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مرسل اور ضعیف حدیث یہاں تک کہ صحابی کا قول بھی حجت ہے۔ اور قیاس کو اس کے مقابلہ میں ترک کر دیں گے اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ کو جزائے خیر دے وہ اہل سنت یعنی اہل حدیث کے پیشوا تھے۔ ہمارے زمانہ میں جو لوگ اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں اور صحیح حدیث کو سن کر بھی قیاس کی پیروی نہیں چھوڑتے وہ سچے حنفی نہیں ہیں۔ بلکہ بدنام کنندۂ نکو نامے چند اپنے امام کے جھوٹے نام لیوا ہیں۔ سچے حنفی (اہل حدیث ہیں جو امام ابو حنیفہ کی ہدایت اور ارشاد کے مطابق چلتے ہیں اور تمام عقاید اور صفات اللہ اور رسول میں ان کے ہم اعتقاد اور ہم عمل ہیں ۱۲ [۳] اس آیت سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلتا ہے۔ کیونکہ طائفہ ایک شخص کو بھی کہہ سکتے ہیں اور بعضے فرقے میں صرف تین ہی آدمی ہوتے ہیں ۱۲ منہ [۴] اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ اگر نیک اور سچا اور معتبر شخص کوئی خبر لائے تو اس کو مان لینا چاہیے اس میں تحقیق کی ضرورت نہیں کیوں کہ اگر اس کی خبر کا بھی یہی حکم ہو جو بدکار کی خبر کا ہے (باقی بر صفحہ آیندہ)

besturdubooks.wordpress.com

أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ۔

تو آنحضرت صلعم ایک شخص کو حاکم بنا کر اور اس کے بعد دوسرے شخص کو کیوں بھیجتے اور یہ کیوں فرماتے کہ اگر پہلا حاکم کچھ بھول جائے تو دوسرا حاکم اس کو سنت کے طریق پر لگاوے[1]۔

---

۹۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے کہا ہم سے مالک بن حویرث نے بیان کیا ہم کئی جوان پٹھے ایک ہی عمر کے (اپنی قوم کی طرف سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور بیس راتوں تک آپ کی صحبت میں رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نرم دل تھے۔ آپ جب یہ سمجھے کہ ہم لوگ اپنے گھروں کو جانا چاہتے ہیں تو پوچھا تم لوگ (اپنے عزیزوں میں سے) کن کو گھروں میں چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کیا آپ نے فرمایا اب تم ایسا کرو اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ وہیں جا کر رہو اور اپنے لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھلاؤ۔ اسلام کے فرائض اور واجبات بجا لانے کا ان کو حکم دو۔ ابوقلابہ نے کہا مالک بن حویرث نے اور کئی باتیں بیان کیں کچھ یاد ہیں کچھ نہیں ہیں (جو یاد ہیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ)، آپ نے فرمایا جیسے تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھتے رہنا اور جب نماز کا وقت آ جائے۔ اس وقت تم میں سے ایک شخص اذان دے۔ اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے[2]۔

---

۹۲۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو نیک اور بدکار دونوں کا یکساں ہونا لازم آئے گا۔ ابن کثیر نے کہا آیت سے یہ بھی نکلا کہ فاسق اور بدکار شخص کی روایت کی ہوئی حدیث حجت نہیں۔ اسی طرح مجہول الحال کی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اور اس کی غلطی ظاہر کر دے۔ اگر خبر واحد قبول کے لائق نہ ہوتی تو ایک شخص واحد کو حاکم بنا کر بھیجنا یا ایک شخص واحد کا دوسرے کی غلطی ظاہر کرنا اس کو ٹھیک رستے پر لگانا اس کے کچھ معنی نہ ہوتے ۱۲ منہ۔

[2] ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اذان دے تو معلوم ہوا کہ ایک شخص کے اذان دینے پر لوگوں کو عمل کرنا اور نماز پڑھ لینا درست ہے آخر یہ بھی خبر واحد ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

بن سعید قطان نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلالؓ کی اذان تم لوگوں کو سحری کھانے سے نہ روکے۔ کیونکہ وہ رات رہے سے اس لیے اذان دیتا ہے کہ جو شخص نماز میں کھڑا ہوا ہے (عبادت کر رہا ہے)، وہ ذرا آرام کرنے یا کھانے پینے کے لیے، لوٹ جائے۔ اور جو سو رہا ہے وہ جاگ اٹھے (تہجد پڑھے) اور فجر (یعنی صبح صادق) اس طرح (لمبی دھاری) نہیں ہوتی۔ اور یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر بتلایا جب تک اس طرح سے روشنی نہ ہو جائے[1] یحییٰ نے کلمے کی انگلیاں کو پھیلا کر بتلایا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب سے سنا۔ انہوں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بلال رات رہے سے اذان دے[2] دیتا ہے۔ تم لوگ اس وقت تک کھایا پیا کرو جب تک عبداللہ بن ام مکتوم اذان دے[3]۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولے سے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں (جب سلام پھیرا)، تو لوگوں نے کہا کیا نماز بڑھ گئی (یعنی چار سے پانچ رکعتیں پڑھنے کا حکم ہوا)، آپ نے فرمایا یہ کیا بات لوگوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے[4]،

[1] یعنی چوڑے آسمان کے کنارے کنارے پھیلی ہوئی ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے صرف ایک شخص بلال یا عبداللہ بن ام مکتوم کی اذان کو کافی سمجھا ۱۲ منہ [3] اگرچہ اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ یہ کہنے والے کہ آپ نے (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین ایک شخص تھا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا نماز (اللہ کی طرف سے) کم کر دی گئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگوں سے پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے انہوں نے کہا جی ہاں اس وقت آپ نے کھڑے ہو کر اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا۔ پھر اللہ اکبر کہہ کے ایک سجدہ کیا جیسے معمولی سجدہ کیا کرتے تھے یا اس سے کچھ لمبا پھر سجدے سے سر اٹھایا۔ پھر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ ویسا ہی کیا پھر سر اٹھایا۔[1]

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے کہا ایسا ہوا لوگ صبح کی نماز مسجد قبا میں پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا۔ اور کہنے لگا رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف اترا اور آپ کو (نماز میں) کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہ سنتے ہی (عین نماز میں) انہوں نے کعبے کی طرف منہ کر لیا۔ پہلے پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے۔ اُدھر ہی سے گھوم کر کعبے کی طرف منہ کر لیا۔[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) پانچ رکعتیں پڑھیں۔ کئی آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو خود انہوں نے کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی خمسا میں روایت کیا اس میں یہ صیغہ مفرد یوں ہے۔ قال صلیت خمسا تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی۔ اس لیے کہ آنحضرت صلعم نے ایک شخص کے کہنے پر عمل کیا حافظ نے کہا اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اور سلام پھیر دیا تشہد نہیں پڑھا اس کی بحث گذر چکی ہے۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کیونکہ آپ نے ذوالیدین اکیلے ایک شخص کا بیان منظور کر لیا اور دوسرے لوگوں سے جو پوچھا تو تاکید اور مضبوطی کے لیے۔ اگر ایک شخص کی خبر قابل لحاظ نہ ہوتی تو آپ ذوالیدین کے کہنے پر کچھ خیال ہی نہ فرماتے ۱۲ منہ [2] باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ایک شخص کی خبر پر مسجد قبا والوں نے عمل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحٰق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب (مکہ سے ہجرت کر کے) مدینہ میں تشریف لائے تو سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے۔ مگر آپ کی خواہش یہ تھی کہ کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو جائے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت اتاری ہم تیرا بار بار آسمان کی طرف منہ پھرانا دیکھ رہے ہیں۔ جو قبلہ تو پسند کرتا ہے ہم وہی تجھ کو عنایت فرمائیں گے (اور کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو گیا) ایک شخص (عباد بن بشر) نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز (کعبہ کی طرف پڑھی) پھر انصار کے کچھ لوگوں پہ گذرا (جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے تھے، رکوع میں تھے۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو چکا۔ یہ سنتے ہی رکوع ہی میں وہ کعبے کی طرف پھر گئے[1]

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا

مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے کہا میں (شراب حرام ہونے سے پہلے) ابوطلحہ انصاری اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو کھجور کا شراب پلا رہا تھا۔ اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) آیا اور کہنے لگا۔ سنتے ہو شراب پینا حرام ہو گیا۔ اسی وقت ابوطلحہ نے کہا انسؓ اٹھ اور شراب کے یہ سب مٹکے توڑ ڈال۔ انسؓ کہتے ہیں میں ایک ہاون دستہ لے کر اٹھا۔

[1] یہ واقعہ تحویل قبلہ کے پہلے دن مسجد بنی حارثہ یعنی مسجد قبلتین کا ہے۔ بعضی روایتوں میں ظہر کی نماز مذکور ہے۔ اور اگلی حدیث کا واقعہ دوسرے روز کا مسجد قبا کا ہے تو دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہا۔ باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهِ حَتّٰى انْكَسَرَتْ۔

اور نیچے کی طرف اس سے مار مار کر سب مٹکوں کو توڑ ڈالا۔ (شراب بہ گیا)[۱]

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَهْلِ نَجْرَانَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران (ایک شہر ہے یمن میں) وہاں کے لوگوں سے فرمایا[۲] میں تمہارے پاس ایک شخص کو بھیجوں گا وہ ایمان دار ہے ایمان دار بھی کیسا پکا ایمان دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یہ سن کر منتظر رہے دیکھیں آپ کس کو بھیجتے ہیں (آپ کی رائے میں کون اس صفت سے موصوف ہے) پھر آپ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیجا[۳]۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خالد بن مہران سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین (معتمد علیہ شخص) ہوتا ہے۔ اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے[۴]۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غَابَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا انصاریوں میں ایک شخص تھا (اوس بن خولی نامی) جب وہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کہیں جاتا تو میں

---

[۱] سبحان اللہ صحابہ کی ایمان داری اور تقوی شعاری ایمان ہو تو ایسا ہو باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ انہوں نے ایک شخص کی خبر پر شراب کے حرام ہو جانے میں اعتماد کر لیا ۱۲ منہ [۲] جب انہوں نے درخواست کی کسی ایماندار شخص کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے ۱۲ منہ [۳] یہ ایمان داری اور امانت داری میں فرد فرید تھے۔ گو اور سب صحابہ بھی ایمان دار تھے مگر ان کا درجہ اس خاص صفت میں بہت بڑھا ہوا تھا جیسے حضرت عثمان کا درجہ حیا اور شرم میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شجاعت میں رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [۴] اس حدیث کو اس باب میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔ مگر اگلی حدیث باب سے متعلق تھی اس کو بھی اس کی مناسبت سے ذکر کر دیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِيْ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حاضر رہتا اور جو بات آپ کی سنتا یا دیکھتا اس کی خبر اس کو کر دیتا۔ اسی طرح جب میں کہیں جاتا تو وہ آپ کے پاس حاضر رہتا اور جو کچھ بات آپ کی سنتا یا دیکھتا اس کی خبر مجھ کو کر دیتا۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوْهَا فَأَرَادُوْا أَنْ يَدْخُلُوْهَا وَقَالَ آخَرُوْنَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ أَرَادُوْا أَنْ يَدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلُوْهَا لَمْ يَزَالُوْا فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِيْنَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے۔ کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے زبید سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا۔ اور ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ سہمی) کو اس کا سردار مقرر کیا اس نے کیا کیا آگ سلگائی۔ اور لشکر والوں سے کہنے لگا۔ اس میں گھس جاؤ۔ انہوں نے چاہا گھس جائیں[۲] اور بعضوں نے کہا ہم تو آگ ہی سے بھاگ کر (حضرتؐ کے پاس) آئے ہیں۔ پھر لوگوں نے اس کا تذکرہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے اس آگ میں گھسنا چاہا تھا اگر گھس جاتے تو پھر قیامت تک اسی میں رہتے (قبر میں بھی عذاب ہوتا رہتا) اور جو لوگ نہیں گھسنا چاہتے تھے ان سے فرمایا۔ دیکھو اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرنا چاہیئے۔ اطاعت اسی کام میں ضرور ہے جو شرع کے موافق ہو[۳]۔

---

[۱] یہ حدیث اوپر کتاب العلم اور کتاب التفسیر میں طول کے ساتھ گزر چکی ہے۔ یہاں اس لیے لائے کہ اس سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلتا ہے۔ کیوں کہ حضرت عمر اس کی خبر پر اعتماد کرتے وہ ان کی خبر پر اعتماد کرتا ۱۲ منہ [۲] باقی خدا و رسول کے حکم کے خلاف کسی کا حکم نہ ماننا چاہیئے۔ بادشاہ ہو یا وزیر سب چھپر پر رہے۔ ہمارا بادشاہ حقیقی اللہ ہے۔ یہ دنیا کے جھوٹے بادشاہ گویا گڑیوں کے بادشاہ ہیں یہ کیا کر سکتے ہیں۔ بہت ہوا تو دنیا کی چند روزہ زندگی لے لیں گے وہ بھی جب بادشاہ حقیقی چاہے گا ورنہ ایک بال ان سے بیکا نہیں ہو سکتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں نکلتی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز باتوں میں سردار کی اطاعت کا حکم دیا۔ حالانکہ وہ ایک شخص ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بعضے صحابہ نے اس کی بات سنی اور آگ میں بھی گھسنا چاہا ۱۲ منہ [۳] کیوں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار کی اطاعت کرنے کا حکم دیا تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَإِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ فَاغْدُ عَلَى

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی ان کو ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی نے کہ دو شخصوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا مقدمہ پیش کیا **دوسری سند** امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ ابو ہریرہ نے کہا ایسا ہوا ہم ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک گنوار شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق میرا فیصلہ کر دیجئے۔ پھر اس کا حریف (فریق ثانی) کھڑا ہوا کہنے لگا سچ کہتا ہے یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق اس کا فیصلہ کر دیجئے۔ اور مجھ کو اجازت دیجئے۔ تو میں مقدمہ کے واقعات بیان کروں۔ آپ نے فرمایا اچھا بیان کر۔ وہ کہنے لگا میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا اس نے کیا کیا اس کی جورو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کو دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا۔ پھر جو میں نے عالموں سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا اس کی جورو سنگسار کی جائے گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے ایک سال کے لیے جلا وطن ہوگا یہ سن کر آنحضرت نے فرمایا خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا بکریاں اور لونڈی تو واپس لے لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑینگے ایک سال کے لیے جلا وطن ہوگا۔ اور انیس تو ایسا کر یہ انیس اسلم قبیلے کا ایک شخص تھا، صبح کو اس کی جورو کے پاس جا

besturdubooks.wordpress.com

امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا اُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

اس سے پوچھ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر ڈال انیس صبح کو اس عورت کے پاس گیا اس نے زنا کا اقرار کیا انیس نے اس کو سنگسار کر ڈالا[1]۔

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زبیر کو اکیلے بھیجنا کافروں کی خبر لانے کے لیے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهُ اَيُّوْبُ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَاِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ اَنْ تُحَدِّثَهُمْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو بلایا تو سب سے پہلے زبیرؓ حاضر اور مستعد ہوئے پھر بلایا تو وہی پہلے آئے۔ پھر بلایا تو وہی پہلے آئے تین بار ایسا ہی ہوا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک رفیق (یا مددگار خاص) ہوتا ہے۔ اور میرا رفیق زبیر ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے اس حدیث کو محمد بن منکدر سے یاد رکھا۔ اور ایوب سختیانی نے محمد بن منکدر سے کہا ابو بکر (یہ محمد بن منکدر کی کنیت ہے) تم جابرؓ کی حدیثیں لوگوں کو سناؤ لوگوں کو یہ بہت

[1] باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ آپ نے ایک شخص واحد انیس کو حکم دیا اس نے حکم شرعی یعنی رجم جاری کیا بعضوں نے کہا آپ نے ہر فریق کی جو ایک تن تنہا تھا بات قبول کی اس کی تصدیق فرمائی۔ امام ابن قیم نے فرمایا خبر واحد تین قسم کی ہے۔ ایک یہ کہ قرآن کے موافق ہو دوسرے یہ کہ اس میں قرآن کی تفصیل ہو تیسرے یہ کہ اس میں ایک نیا حکم ہو جو قرآن میں نہیں ہے۔ ہر حال میں اس کا اتباع واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے علاوہ رسول کی اطاعت کا جداگانہ حکم دیا پس اگر خبر واحد وہی قابل قبول ہو جو قرآن کے موافق ہے تو رسول کی اطاعت علیحدہ اور خاص نہیں ہوئی۔ اور حنفیہ جو کہتے ہیں کہ قرآن پر زیادتی خبر واحد سے نہیں ہو سکتی بلکہ خبر مشہور یا متواتر ہونا ضرور ہے انہوں نے بہت سے مسائل میں اپنے اس اصول کے خود خلاف کیا ہے جیسے نبیذ تمر سے وضو کے جواز اور نصاب سرقہ اور مہر دس درم سے کم نہ ہونا اور ایک عورت اور اسکی پھوپھی یا خالہ میں جمع حرام ہونا اور شفعہ اور رہن اور صدہا مسائل ہیں جن میں آحاد حدیثیں وارد ہیں اور باوجود اسکے حنفیہ نے ان سے کلام اللہ پر زیادت کی ہے میں کہتا ہوں حنفیہ کا کوئی اصول جما ہی نہیں ہے۔ اصول میں تو یہ لکھتے ہیں کہ خبر واحد اور قول صحابی بھی حجت ہے نیز ترک بہ القیاس اور پھر صدہا مسائل میں حدیث کے خلاف قیاس پر عمل کرتے ہیں۔ اصول میں لکھتے ہیں کہ کتاب اللہ پر زیادت کے لیے خبر مشہور یا متواتر ضرور ہے۔ اور پھر صدہا مسائل میں خبر واحد سے زیادات کرتے ہیں۔ اور جہاں چاہتے ہیں وہاں خبر مشہور کو بھی یہ بہانہ کر کے کہ مخالف کتاب اللہ ہے ترک کر دیتے ہیں۔ مثلاً یمین مع الشاہد الواحد کی حدیثوں کو غرض یہ اصول عجب ہیں جو کچھ سمجھ میں نہیں آتے اور حق یہ ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول نہیں ہیں خود پچھلوں نے قائم کیے ہیں۔ اور وہی حق تعالیٰ کے پاس جواب دہ ہوں گے اللہ انصاف نصیب کرے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ جَابِرًا فَتَابَعَ بَیْنَ اَحَادِیْثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْیٰنَ فَاِنَّ الثَّوْرِیَّ یَقُوْلُ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ فَقَالَ کَذَا حَفِظْتُہٗ کَمَا اَنَّکَ جَالِسٌ یَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْیٰنُ ھُوَ یَوْمٌ وَّاحِدٌ وَّ تَبَسَّمَ سُفْیٰنُ۔

بھلا لگتا ہے کہ تم جابر کی حدیثیں ان کو سناؤ اس پر محمد بن منکدر نے اسی مجلس میں کہا میں نے جابرؓ سے سنا اور (چار) حدیثوں میں پے در پے یہ کہا میں نے جابرؓ سے سنا علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان ثوری اس حدیث میں یوں روایت کرتے ہیں کہ آں حضرتؐ نے بنی قریظہ کے دن ایسا فرمایا (یعنی لوگوں کو بلایا تو پہلے زبیر حاضر ہوئے) انہوں نے کہا میں نے تو محمد بن منکدر سے اس طرح سے سنا جیسے تم اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہو انہوں نے یہی کہا خندق کے دن پھر سفیان نے کہا خندق کا دن اور بنی قریظہ کا دن ایک ہی ہے اور مسکرا اٹھے۔[1]

بَابٌ ۴۸ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ فَاِذَآ اَذِنَ لَہٗ وَاحِدٌ جَازَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ احزاب میں) فرمانا مسلمانو پیغمبرؐ کے گھروں میں یعنی زنانہ میں نہ جاؤ مگر اجازت لیکر
جب تم کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور ظاہر ہے کہ اجازت کے لیے ایک شخص کا بھی اذن دینا کافی ہے[2]۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَآئِطًا وَّاَمَرَنِیْ بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَآءَ رَجُلٌ یَّسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَاِذَآ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ جَآءَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ کے) ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ اور مجھ سے فرمایا تم دربانی کرو (کوئی بے اجازت اندر آنے نہ پائے) اتنے میں ایک شخص آئے وہ اجازت مانگتے تھے۔ آپ نے فرمایا اُن کو اجازت دے اور بہشت کی خوش خبری سنا دے

[1] بنی قریظہ کے دن سے وہ دن مراد ہے جب جنگ خندق میں آنحضرت نے بنی قریظہ کی خبر لانے کے لیے فرمایا تھا وہ دن مراد نہیں ہے جب بنی قریظہ کا محاصرہ کیا اور ان سے جنگ شروع کی کیوں کہ یہ جنگ جنگ خندق کے بعد ہوئی جو کئی دن تک قائم رہی تھی۔ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے ایک شخص زبیر کو خبر لانے کے لیے بھیجا اور ایک شخص کی خبر قابل اعتماد سمجھی ۱۲ منہ۔

[2] جمہور کا یہی قول ہے کیوں کہ آیت میں کوئی قید نہیں کہ ایک شخص یا اتنے شخص اجازت دیں۔ بلکہ اذن کے لیے شخص غیر عادل کا بھی اجازت دینا کافی ہے۔ کیوں کہ ایسے معاملوں میں جھوٹ بولنے کا دستور نہیں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عُمَرُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔

کیا دیکھتا ہوں وہ ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمرؓ آئے آپ نے فرمایا ان کو بھی اجازت دے اور بہشت کی خوش خبری سنادے پھر حضرت عثمان آئے آپ نے فرمایا ان کو بھی اجازت دے اور بہشت کی خوش خبری سنادے[۱]۔

۹۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا میں[۲] جو آیا دیکھا تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بالاخانہ (ماڑی) میں تشریف رکھتے ہیں ایک کالا غلام (رباح نامی) زینے کی چوٹی پر (پہرے کے طور سے) بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا اندر جاکر عرض کر کہ عمر حاضر ہے آپ نے اجازت دی[۳]۔

بَاب ۸۲ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نائبوں اور ایلچیوں کو ایک کے بعد ایک بھیجنا

اور ابن عباس نے کہا (یہ بدء الوحی میں موصولاً گذر چکا ہے) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کو اپنا خط دے کر بصرے کے رئیس کی طرف بھیجا[۴] اور اس سے کہلا بھیجا کہ یہ خط روم کے بادشاہ کو پہنچا دے[۵]۔

۹۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس نے کہ آں حضرت

---

[۱] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے ایک شخص یعنی ابوموسیٰ کی اجازت کو کافی سمجھا ۱۲ منہ [۲] یہ خبر سن کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیا ۱۲ منہ [۳] تو ایک شخص کی اجازت کافی ہوئی اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [۴] اس کا نام حارث بن ابی شمر تھا ۱۲ منہ [۵] اور حاطب بن ابی بلتعہ کو خط دے کر مقوقس بادشاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا یہ خط اب تک موجود ہے۔ اس کی عکسی تصویریں حال ہی میں شائع ہوئی ہیں۔ اور شجاع بن ابی شمر کو بلقاء کے حاکم کے پاس بھیجا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلٰی کِسْرٰی فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ یَدْفَعُہٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا قَرَاَہٗ کِسْرٰی مَزَّقَہٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کسریٰ (پرویز بادشاہ ایران) کے نام پہ (عبداللہ بن حذافہ کے ہاتھ) بھیجا۔ آپ نے عبداللہ بن حذافہ سے فرمایا تم یہ خط بحرین کے رئیس (منذر بن ساوی) کو دینا وہ کسریٰ کے پاس پہنچا دے گا۔ غرض جب یہ خط کسریٰ کے پاس پہنچا اس (مردود) نے پڑھ کر پھاڑ ڈالا زہری نے کہا میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے اس حدیث میں اتنا اور بیان کیا پھر آنحضرت صلعم نے ایران والوں کو بددعا دی الٰہی ان کو بھی بالکل پھاڑ ڈال[1]۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ اَذِّنْ فِیْ قَوْمِکَ اَوْ فِی النَّاسِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اَنَّ مَنْ اَکَلَ فَلْیُتِمَّ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَکَلَ فَلْیَصُمْ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلے کے ایک شخص (ہند بن اسماء بن حارثہ) سے عاشورے کے دن فرمایا لوگوں میں یا اپنی قوم والوں میں یوں منادی کر دے۔ آج جس نے کچھ کھا لیا ہو وہ اب باقی دن کچھ نہ کھائے (امساک کرے) اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزے کی نیت کر لے[2]۔

بَابُ ۴۸۹ وَصَاۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُفُوْدَ الْعَرَبِ اَنْ یُّبَلِّغُوْا مَنْ وَّرَآءَھُمْ قَالَہٗ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب کے ایلچیوں کو یہ حکم کرنا کہ جن لوگوں کو تم اپنے ملک میں چھوڑ آئے ہو ان کو (دین کی باتیں) پہنچا دینا یہ مالک بن حویرث صحابی نے نقل کیا

(یہ حدیث بھی موصولاً گذر چکی ہے)

---

[1] ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ ان کی حکومت کا نام و نشان نہ رہے۔ ایسا ہی ہوا ایران والوں کی سلطنت حضرت عمرؓ کی خلافت میں بالکل نابود ہو گئی اور پھر آج تک پارسیوں کو سلطنت نصیب نہیں ہوئی جہاں ہیں دوسروں کی رعیت ہیں انکی شہزادیاں تک قید ہو کر مسلمانوں کے تصرف میں آئیں اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہوگی۔ مردود کسریٰ پرویز ایک ذرے سے ملک کا بادشاہ ہو کر یہ دماغ رکھتا تھا کہ پروردگار عالم کے محبوب کا خط جو آنکھوں پر رکھنا تھا اس نے حقیر جان کر پھاڑ ڈالا اس کی سزا ملی یہ دنیا کے دجاہل، بادشاہ درحقیقت طاغوت ہیں معلوم نہیں اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں کو جیسے تم ویسے ہی خدا کی دوسری مخلوق تم میں کیا لعل لٹکتے ہیں جوں جوں دنیا میں علم کی ترقی ہوتی جاتی ہے وہ وہ بادشاہوں کے ناک کے کیڑے جھڑتے جاتے ہیں۔ اور ایک زمانہ وہ آنے والا ہے کہ کوئی ان جاہل بادشاہوں کو ایک کوڑی برابر بھی نہیں پوچھنے کا عظمت اور عزت کا تو کیا ذکر ہے ۱۲ منہ

[2] ترجمہ باب اس سے یہ نکلا کہ آپ نے ایک ہی شخص کو اپنی طرف سے ایلچی مقرر کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۹۳۸- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِیْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُقْعِدُنِیْ عَلٰی سَرِیْرِهٖ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ کُفَّارُ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا فَسَأَلُوْا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَّأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِیْمَانِ بِاللّٰهِ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِیْمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِیْتَاءُ الزَّکٰوةِ وَأَظُنُّ فِیْهِ صِیَامُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے کہا ابن عباس مجھ کو (خاص) اپنے پلنگ پر بٹھا لیتے۔ ایک بار مجھ سے کہنے لگے کہ عبدالقیس قبیلے کے کچھ ایلچی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم کس قوم کے ایلچی ہو۔ انہوں نے کہا ربیعہ قبیلے کے (عبدالقیس اسی قبیلے کی ایک شاخ ہے) آپ نے فرمایا واہ کیا اچھے ایلچی آئے۔ یا یوں فرمایا کیا اچھے لوگ آئے تم نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ[۱]۔ وہ کہنے لگے یارسول اللہ (بڑی مشکل ہے) ہم میں اور آپ کے بیچ میں مضر کا فروں کا ملک پڑتا ہے[۲]۔ اس لیے ہم کو ایسی بات بتلا دیجئے جس کو کر کے ہم بہشت میں پہنچ جائیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) ہیں ان کو بھی اس کی خبر کر دیں۔ پھر انہوں نے شراب کے برتنوں کو پوچھا[۳] آپ نے چار باتوں سے ان کو منع فرمایا اور چار باتوں کا حکم دیا ایمان کا حکم دیا پھر فرمایا جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے انہوں نے کہا (ہم کیا جانیں) اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے اس بات کی (صدق دل سے) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور نماز درستی سے ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ (امام وقت کے پاس) داخل کرنا اور ان کو کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور نرال کے برتن اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن سے منع فرمایا

[۱] اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ ذلیل ہوتے قید ہوتے ۱۲ منہ [۲] ہم ہر وقت آپ پاس آ نہیں سکتے ۱۲ منہ [۳] کہ ان میں کھانا پینا کیسا ہے ۱۲ منہ

وَالنَّقِيْرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَبْلِغُوْهُنَّ مَنْ وَّرَآئَكُمْ۔

برتن سے منع فرمایا (اس زمانہ میں ان برتنوں میں شراب بناکرتا تھا) بعضی روایتوں میں نقیر کے بدل مقیر کا لفظ ہے (یعنی قار لگا ہوا۔ قار وہ روغن ہے جو کشتیوں پر ملا جاتا ہے)، آں حضرت نے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے ملک والوں کو پہنچا دو۔

باب ۷۹۔ خَبَرِ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ

باب ایک عورت کی خبر کا بیان

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ اَرَاَيْتَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيْبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ اَوْ سَنَةٍ وَّنِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ لَحْمٍ فَنَادَتْهُمُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَاَمْسَكُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا اَوِ اطْعَمُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ اَوْ قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ شَكَّ فِيْهِ وَلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ۔

ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے توبہ بن کیسان عنبری سے انہوں نے کہا مجھ سے عامر بن شعبی نے کہا تم دیکھتے ہو۔ امام حسن بصری کتنی حدیثیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلا) نقل کرتے ہیں۔ اور میں تو دو برس یا اڑھائی برس کے قریب عبداللہ بن عمر کی صحبت میں رہا میں نے ان کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت کرتے نہیں سنا۔ صرف یہی حدیث سنی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب جن میں سعد بن ابی وقاص بھی تھے ایک گوشت کھانے کو تھے اتنے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (ام المؤمنین میمونہؓ) نے پکار کر کہا یہ گوہ کا گوشت ہے یہ سن کر وہ رک گئے۔ اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (مزے سے)، کھاؤ اور کھلاؤ۔ گوہ حلال ہے۔ یا یوں فرمایا اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ جانور میری خوراک نہیں ہے (مجھ کو اس کے کھانے سے ایک قسم کی نفرت آتی ہے)۔

لہ جو یہاں نہیں آئے ۱۲ منہ ؎۲ اس حدیث کی شرح اوپر کئی بار گذر چکی ہے۔ ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے کہ اپنے ملک والوں کو پہنچا دو کیوں کہ یہ عام ہے۔ ایک شخص بھی ان میں کا یہ باتیں دوسروں کو پہنچا سکتا ہے ۱۲ منہ ؎۳ اگر یہ عورت ثقہ ہو تو وہ بھی واجب القبول ہے ۱۲ منہ ؎۴ شعبی کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ حسن بصری جھوٹے ہیں۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ حسن بصری حدیث بیان کرنے میں بہت جرأت کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ تابعی ہیں عبداللہ صحابی ہو کر بہت کم حدیثیں بیان کرتے تھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب قرآن وحدیث کی پیروی کرنے کے بیان میں

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مِّسْعَرٍ وَّغَيْرِهٖ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ اَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيٰنُ مِنْ مِّسْعَرٍ وَّمِسْعَرٌ قَيْسًا وَّقَيْسٌ طَارِقًا۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے مسعر بن کدام وغیرہ [1] سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے ایک یہودی (کعب احبار اسلام لانے سے پہلے) حضرت عمرؓ سے کہنے لگے امیرالمومنین تمہارے قرآن میں (سورۂ مائدہ میں) ایک آیت ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اگر یہ آیت ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو جس دن یہ آیت اتری عید (خوشی) کا دن مقرر کر لیتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو خوب معلوم ہے یہ آیت کب اور کہاں اتری، عرفہ کے دن (عرفات میں) جمعہ کے روز۔ امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث مسعر سے سنی ہے اور مسعر نے قیس سے اور قیس نے طارق [2] سے۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِيْنَ بَايَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَّاسْتَوٰى عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے۔ انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے۔ کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے حضرت عمر کا وہ خطبہ سنا جو آں حضرت کی وفات کے دوسرے روز انہوں نے پڑھا۔ جب مسلمانوں نے ابوبکر صدیق سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمرؓ

---

[1] وغیرہ سے شاید سفیان ثوری مراد ہوں۔ کیوں کہ امام احمد نے اس حدیث کو انہی کے طریق سے نکالا ۱۲ منہ [2] تو اس دن مسلمانوں کی دو عیدیں یعنے عرفہ اور جمعہ تھیں اور اتفاق سے یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی عیدیں بھی اسی دن آ گئی تھیں اس سے پیشتر کبھی ایسا نہیں ہوا تھا

[3] حدیث میں عن عن کے ساتھ روایت تھی اس لیے امام بخاری نے سماع کی تصریح کر دی اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر اس آیت میں احسان جتایا کہ میں نے آج تمہارا دین پورا کر دیا اپنا احسان تم پر تمام کر دیا یہ جب ہی ہوگا کہ امت اللہ اور رسول کے احکام پر قائم رہے قرآن وحدیث کی پیروی کرتی رہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَهُ۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر چڑھے۔ اور ابو بکرؓ کے خطبہ سنانے سے پہلے انہوں نے تشہد پڑھا۔ پھر کہنے لگے اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبرؐ کے لیے دنیا کی نعمتوں سے جو تمہارے پاس ہیں وہ نعمتیں زیادہ پسند کیں جو اس کے پاس ہیں (یعنے آخرت کی نعمتیں۔ اور یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کے سبب سے اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کو (دین کا) سیدھا رستہ دکھلایا تو اس کو (مضبوط) تھامے رہو تم سیدھا رستہ پاؤ گے یعنی وہ رستہ جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو تبلایا[1]۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینے سے لگایا اور یوں دعا کی۔ یا اللہ اس کو قرآن کا علم دے[2]۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا الْمِنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ

ہم سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے عوف اعرابی سے سنا ان سے ابو المنہال نے بیان کیا انہوں نے ابو برزہ صحابی سے

---

[1] اگر قرآن کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے قرآن کا مطلب حدیث سے کھلتا ہے تو قرآن اور حدیث یہی دین کی اصلیں ہیں۔ ہر مسلمان کو ان دونوں کو تھامنا یعنے سمجھ کر پڑھنا اور انہی کے موافق اعتقاد اور عمل کرنا فرض ہے۔ جس شخص کا اعتقاد یا عمل قرآن اور حدیث کے موافق نہ ہو وہ کبھی اللہ کا ولی اور مقرب بندہ نہیں ہو سکتا اور جس شخص میں جتنا اتباع قرآن و حدیث زیادہ ہے اتنا ہی ولایت میں اس کا درجہ بلند ہے۔ مسلمانو خوب سمجھ رکھو موت سر پر کھڑی ہے۔ اور آخرت میں پروردگار اور اپنے پیغمبر کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم وہاں شرمندہ بنو اور اس وقت کی شرمندگی کچھ فائدہ نہ دے۔ دیکھو یہی قرآن اور حدیث کی پیروی تم کو نجات دلوانے والی اور تمہارے بچاؤ کے لیے ایک عمدہ دستاویز ہے۔ باقی سب چیزیں ڈھونگ ہیں۔ کشف و کرامات تصور شیخ درویشی کے شطحیات دوسرے خرافات جیسے حال قال نیاز اعراس میلے ٹھیلے چراغاں صندل یہ چیزیں کچھ کام آنے والی نہیں ہیں۔ ایک شخص نے حضرت جنید کو جو رئیس الاولیاء تھے خواب میں دیکھا پوچھا کہو کیا گذری۔ انہوں نے کہا وہ درویشی کے حقائق اور دقائق اور فقیری کے نکتے اور ظرائف سب گئے گذرے کچھ کام نہیں آئے۔ چند رکعتیں تہجد کی جو ہم سحر کے قریب دسنت کے موافق، پڑھا کرتے تھے۔ انہوں ہی نے ہم کو بچایا۔ یا اللہ قرآن اور حدیث پر ہم کو جمائے رکھ اور شیطانی علوم اور وسوسوں سے بچائے رکھ آمین ثم آمین ۱۲ منہ [2] آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ابن عباس اس امت کے بڑے عالم ہوئے خصوصاً علم تفسیر میں تو وہ بے نظیر تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُغْنِيكُمْ أَوْ نَعَشَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے تم کو مالدار کر دیا (یا تمہارا درجہ بلند کر دیا) اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے (ورنہ اسلام سے پہلے تم ذلیل اور محتاج تھے)[۱]

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ وَأُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر نے عبدالملک کو ایک خط لکھا[۲] اس میں عبدالملک کی بیعت قبول کی اور یہ لکھا کہ میں تیرا حکم سنوں گا اور مانوں گا۔ بشرطیکہ اللہ کی شریعت اور اس کے پیغمبر کی سنت کے موافق ہو جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔

باب ۵۹۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میں جامع باتیں دیکر بھیجا گیا (یعنی جن کے لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہیں)

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُونَهَا أَوْ تَرْغَثُونَهَا أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جامع باتیں دے کر بھیجا گیا اور میرا رعب دشمنوں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی۔ اور ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا زمین کے خزانوں کی کنجیاں لاکر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ ابوہریرہ اس حدیث کو روایت کر کے کہتے تھے پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو (عالم آخرت) کو سدھارے اور تم اس دنیا کے مال و اسباب کو مزے سے چکھتے ہو (یا چوستے ہو) یا کوئی ایسا ہی کلمہ کہا۔[۳]

---

۱ بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے یُنْظَرُ فی اصل کتاب الاعتصام جو میں نے ایک علیحدہ کتاب لکھی ہے ان کو دیکھو یہ کتاب بھی امام بخاری کی ہے ۱۲ منہ ۲ جب عبداللہ بن زبیر شہید ہو چکے اور لوگوں کا اتفاق عبدالملک کی خلافت پر ہو گیا تو ۱۲ منہ ۳ حدیث میں تلغثونہا ہے یہ کلمہ لغیث سے نکلا ہے لغیث کہتے ہیں کھانے کو جس میں جو ملے ہوں یعنی جس طرح اتفاق پڑے اس کو کھاتے ہو یا ترغثونہا ہے جو رغث سے نکلا ہے عرب لوگ کہتے ہیں رغث الجدی امہ یعنی بکری کے بچے نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۶۴۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أُومِنَ أَوْ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ فَأَرْجُوْ أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے والد (کیسان) سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کو کچھ کچھ نشانیاں (معجزے) ایسے دیئے گئے جن پر خلقت کو ایمان نصیب ہوا یا خلقت ایمان لائی۔ اور مجھ کو (بڑا) معجزہ جو دیا گیا وہ قرآن ہے جس کو اللہ نے مجھ پر بھیجا (قرآن قیامت تک باقی ہے۔ دوسرے پیغمبروں کے معجزے گذر کر حکایت رہ گئے) اس لیے مجھ کو امید ہے کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والے شمار میں بہت ہوں گے۔[1]

بَابُ ۹۲۲ الْإِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا قَالَ أَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي هٰذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا وَالْقُرْآنُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنا

اور (اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان) میں فرمایا پروردگار ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے (مجاہد نے) کہا یعنی امام کہ ہم لوگ اگلے لوگوں (صحابہ اور تابعین) کی پیروی کریں اور ہمارے بعد جو لوگ آئیں وہ ہماری کریں۔ اس کو فریابی اور طبری نے وصل کیا۔ اور عبداللہ بن عون نے کہا[2] تین باتیں ایسی ہیں جن کو میں خاص اپنے لیے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کے لیے پسند کرتا ہوں ایک تو یہ حدیث شریف مسلمانوں کو چاہیئے

[1] قرآن ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک باقی ہے آج قرآن اترے پر چودہ سو برس ہونے ہیں۔ لیکن کسی سے قرآن کی ایک سورت نہ بن سکی۔ باوجودیکہ ہر زمانہ میں قرآن کے صدہا مخالف اور دشمن گذر چکے اب کوئی یہ نہ کہے کہ مردم شماری کے رو سے نصاریٰ کی تعداد بہ نسبت مسلمانوں کے زیادہ معلوم ہوتی ہے تو مسلمانوں کا شمار آخرت میں کیونکر زیادہ ہوگا اس لیے کہ نصاریٰ جو حضرت عیسٰی کی امت کہلانے کے لائق ہیں وہی ہیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک گذر چکے۔ ان میں بھی وہ نصاریٰ جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی سچی شریعت پر قائم ہیں یعنی توحید الٰہی کے قائل اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بندہ اور پیغمبر سمجھتے تھے ان نصاریٰ سے قیامت کے دن مسلمان تعداد میں زیادہ ہوں گے۔ اس زمانہ کے نصاریٰ درحقیقت حضرت عیسٰی کی امت اور سچے نصاریٰ نہیں ہیں وہ صرف حضرت عیسٰی کے نام لیوا ہیں انہوں نے اپنا دین بدل ڈالا اور دین کے بڑے رکن یعنی توحید ہی کو خراب کر دیا۔ افسوس اسی طرح نام کے مسلمانوں نے بھی اپنا دین بدل ڈالا اور شرک کرنے لگے اس قسم کے مسلمان بھی درحقیقت مسلمان نہیں ہیں نہ امت محمدی میں ان کا شمار ہو سکتا ہے ۱۲ منہ

[2] اس کو محمد بن نصر مروزی نے کتاب السنۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَالْقُرْاٰنُ اَنْ يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْأَلُوْا عَنْهُ وَيَدَعُوا النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ۔

اس کو سیکھیں اور حدیث کے عالموں سے پوچھتے رہیں دوسرے قرآن اس کو سمجھ کر پڑھیں[1] اور لوگوں سے قرآن کے مطالب کی تحقیق کرتے رہیں۔ تیسرے یہ کہ مسلمانوں کا ذکر نہ کریں[2] مگر خیر اور بھلائی کے ساتھ۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى شَيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ اِلَيَّ عُمَرُ فِيْ مَجْلِسِكَ هٰذَا فَقَالَ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِيْهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ قَالَ هُمَا الْمَرْاٰنِ يُقْتَدٰى بِهِمَا۔

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے واصل ابن حیان سے انہوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے انہوں نے کہا میں شیبہ بن عثمان حجبی پاس (جو کعبے کے کلید بردار تھے) اس مسجد میں (یعنی مسجد حرام میں) بیٹھا رہا وہ کہنے لگے جہاں تم بیٹھے ہو یہیں (ایک دن) حضرت عمرؓ میرے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے میں نے قصد کیا کہ کعبے میں جو اشرفیاں یا روپیہ (بطریق نذر اللہ کے) آتے ہیں وہ ایک نہ چھوڑوں۔ سب مسلمانوں کو بانٹ دوں میں نے اُن سے کہا تم ایسا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے پوچھا کیوں۔ میں نے کہا اس لیے کہ تم سے پیشتر جو دو صاحب گذرے ہیں[3] انہوں نے ایسا نہیں کیا[4]۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیشک یہ دونوں صاحب ایسے گذرے ہیں جن کی پیروی کرنا چاہیے۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَاَلْتُ الْاَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے پوچھا انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی کہا میں نے حذیفہ بن یمان سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا فرمایا ایمانداری آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑ پہ اتری ہے آدمی کی فطرت میں داخل ہے، اور قرآن بھی (آسمان سے) اترا

---

[1] مطلب میں غور کر کے ۱۲ منہ [2] غیبت نہ کریں یا مسلمانوں کو خیر اور بھلائی کی طرف بلاتے رہیں وعظ و نصیحت کرتے رہیں۔ یہ دوسرا ترجمہ اس وقت ہے جب حدیث میں ویدعوا الناس الی خیر ہو ۱۲ منہ [3] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ ۱۲ منہ [4] بلکہ اس روپیہ کو کعبے ہی کے لیے چھوڑ دیا کہ وہاں کی مرمت اور درستی وغیرہ میں صرف ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الرِّجَالِ وَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَقَرَؤُا الْقُرْاٰنَ وَ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیَّ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَ اَحْسَنَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ شَرَّ

پھر لوگوں نے اس کو پڑھا اور حدیث شریف سے قرآن کا مطلب سمجھا[1] تو قرآن اور حدیث دونوں سے اس ایمانداری کو جو فطرتی تھی پوری قوت مل گئی،

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو عمرو بن مرہ نے خبر دی کہا میں نے مرہ ہمدانی سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا وہ کہتے تھے سب کلاموں سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام (یعنی قرآن شریف ہے) اور سب طریقوں میں عمدہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور سب کاموں میں برے وہ کام ہیں جو (دین میں) نئے نکالے جائیں (جن کو بدعت کہتے ہیں[2]) اور دیکھو جن باتوں کا (آخرت میں) تم سے وعدہ ہے

[1] قرآن کی تفسیر حدیث شریف ہے۔ بغیر حدیث کے قرآن کا صحیح مطلب معلوم نہیں ہوتا جتنے گمراہ فرقے اس امت میں ہیں وہ کیا کرتے ہیں قرآن کو لے لیتے ہیں اور حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں اور چونکہ قرآن کی بعضی آیتیں گول مول ہیں ان میں اپنی رائے کو دخل دے کر گمراہ ہو جاتے ہیں اس لیے مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن کو حدیث کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور جو تفسیر حدیث کے موافق ہو اسی کو اختیار کریں۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس آخری زمانہ میں جب طرح طرح کے فتنے مسلمانوں میں نمود ہو رہے ہیں۔ اور دجال اور شیطان کے نائب ہر جگہ پھیل رہے ہیں اس تے عام مسلمانوں کا ایمان بچانے کے لیے قرآن کی ایک مختصر اور صحیح تفسیر یعنی تفسیر موضحۃ الفرقان مرتب کرا دی۔ اب ہر مسلمان بڑی آسانی کے ساتھ قرآن کا صحیح مطلب سمجھ سکتا ہے۔ اور ان دجالی اور شیطانی پھندوں سے اپنے تئیں بچا سکتا ہے وللہ الحمد ۱۲ منہ [2] دوسری مرفوع حدیث میں جابر کی کل بدعۃ ضلالۃ اور حضرت عائشہ کی حدیث میں ہے من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد اور عرباض بن ساریہ کی حدیث میں ہے ایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ اس کو ابن ماجہ اور حاکم اور ابن حبان نے صحیح کہا حافظ نے کہا بدعت شرعی وہ ہے جو دین میں نئی بات نکالی جائے جس کی اصل شرع سے نہ ہو۔ ایسی ہر بدعت مذموم اور قبیح ہے۔ لیکن لغت میں بدعت ہر نئی بات کو کہتے ہیں اس میں بعضی بات اچھی ہوتی ہے بعضی بری۔ امام شافعی نے کہا ایک بدعت محمود ہے جو سنت کے موافق ہو دوسری مذموم جو سنت کے خلاف ہو اور امام بیہقی نے مناقب شافعی میں ان سے نکالا انہوں نے کہا نئے کام دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جو کتاب و سنت اور آثار صحابہ اور اجماع کے خلاف ہیں وہ بدعت ضلالت ہیں۔ دوسرے وہ جو ان کے خلاف نہیں ہیں وہ گو محدث ہوں مگر مذموم نہیں ہیں میں کہتا ہوں بدعت کی تحقیق میں علماء کے مختلف اقوال ہیں اور انہوں نے اس باب میں جداگانہ رسائل اور کتابیں تصنیف کیے ہیں۔ اور بہتر رسالہ مولانا اسمعیل صاحب کا ہے۔ ایضاح الحق ابن عبدالسلام نے کہا۔ بدعت پانچ قسم ہے۔ بعضی بدعت واجب ہے جیسے علم صرف اور نحو کا حاصل کرنا جس سے قرآن و حدیث کا مطلب سمجھ میں آئے بعضے مستحب ہیں جیسے تراویح میں جمع ہونا مدرسے بنانا سرائیں بنانا بعضے حرام ہیں جو خلاف سنت ہیں جیسے قدریہ مرجیہ مشبہہ کے بدعات بعضے مباح ہیں جیسے مصافحہ نماز فجر یا نماز عصر کے بعد اور کھانے پینے کی لذتیں وغیرہ بعضے مکروہ اور خلاف اولے ہیں کہتا ہوں ابن عبدالسلام کی مراد بدعت سے بدعت لغوی ہے۔ بیشک اس کی کئی قسمیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن بدعت شرعی جس کی کوئی اصل کتاب و سنت سے نہ ہو اور قرون ثلثہ کے بعد دین میں نکالی جاتے وہ نری گمراہی ہے۔ ایسی بدعت کوئی اچھی نہیں ہو سکتی اور صرف و نحو کا علم حاصل کرنا یا مدرسے یا سرائیں بنانا یا نماز تراویح میں جمع ہونا بدعت شرعی نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی اصل کتاب و سنت سے پائی جاتی ہے۔ اور ان میں کی بعضی باتیں صحابہ اور (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَإِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۔

۹۵۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

۹۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّأْبٰى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى۔

۹۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

(حشر ونشر عذاب قبر وغیرہ) وہ سب ہونے والی ہیں۔ اور تم پروردگار سے بچ کر کہیں جا نہیں سکتے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے دونوں نے کہا ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں دو گنوار لڑتے آئے، آپ نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دوں گا[1]۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے سب لوگ (گو وہ گنہ گار ہوں ایک نہ ایک دن) بہشت میں جائیں گے مگر جو میری نافرمانی کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نافرمانی کرنے سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے میری بات سنی (میری اطاعت سب کی اطاعت پر مقدم رکھی) وہ تو بہشت میں جائے گا جس نے میری بات نہ سنی[2] وہ دوزخ میں جائے گا۔

ہم سے محمد بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم کو سلیم بن حیان نے (یزید نے ان سلیم کی تعریف کی)۔ کہا ہم سے سعید بن میناء نے۔ کہا ہم سے جابر بن عبد اللہ نے۔ وہ کہتے تھے سوتے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آئے

(بقیہ صفحہ سابقہ) تابعین کے وقت میں شروع ہو گئی تھیں۔ بدعت شرعی وہ ہے جو صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد دین میں نکالی جائے اور اس کی اصل کتاب اور سنت سے نہ ہو۔ (۲) مصافحہ عصر اور فجر کی نماز کے بعد تو گو ابن عبد السلام نے اس کو مباح کہا۔ مگر اکثر علماء نے اس کو باعث مذموم قرار دیا ہے۔ اسی طرح عیدین کے بعد بھی مصافحہ اور معانقہ سے منع کیا ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ حدیث مفصل طور سے اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[2] حدیث کے خلاف کسی مجتہد یا امام یا پیر یا درویش کا کہنا سننا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَقُوْلُ جَاءَتْ مَلٰئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّ الْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً وَّبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ

(جبریل اور میکائیل) ایک کہنے لگا وہ سو رہے ہیں دوسرے نے کہا کیا ہوا ان کی آنکھ (ظاہر میں) سوتی ہے پر دل بیدار اور ہوشیار ہے (ہر وقت ذاکر پروردگار رہے) پھر کہنے لگے اس پیغمبرؐ کی ایک مثال ہے تو وہ مثال اس کے لیے بیان کرو ایک کہنے لگا وہ سو رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا ان کی آنکھ سوتی ہے پر دل بیدار ہے۔ انہوں نے کہا اس کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے ایک گھر بنایا۔ پھر کھانا تیار کرایا۔ اب ایک شخص کو دعوت دینے کے لیے بھیجا۔ جس نے دعوت دینے والے کی بات سُنی وہ گھر میں آیا مزے مزے سے، کھانا کھایا۔ اور جس نے اس کی بات نہیں سنی وہ نہ گھر میں آیا نہ اس نے کھانا کھایا۔ پھر کہنے لگے اس مثال کی شرح تو بیان کرو کہ یہ پیغمبر اس کو سمجھ لیں۔ اس پر ایک فرشتہ بولا (کیا فائدہ، وہ تو سو رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا بھائی! دکھ تو دیا) اُن کی آنکھ (ظاہر میں) سوتی ہے دل بیدار ہوشیار ہے۔ اس وقت دوسرے فرشتے نے کہا گھر سے مراد بہشت ہے اور دعوت دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے) پھر جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی اور مانی اس نے اللہ کی بات سنی اور مانی۔ اور جس نے حضرت محمدؐ کی بات نہ مانی اس نے اللہ کی بھی بات نہ مانی[1] حضرت محمدؐ کیا ہیں گویا اچھے کو بُرے سے جدا کرنے والے ہیں۔

[1] وہ کم بخت بہشت سے محروم رہا اور وہاں کے کھانے سے بھی مسلمانو دیکھو اگر تم کو مرے بعد بہشت میں جانا منظور ہے تو قرآن اور حدیث پر فدا رہو رات اور دن قرآن اور حدیث کا مطالعہ کرتے رہو۔ جو حدیث کے خلاف بکے بڑا ہو یا چھوٹا اس کی بات چھپر پہ مار دہیں اس سے غرض ہی کیا ہے بڑے تھے تو اپنے گھر کے بڑے تھے ہمارے پروردگار نے ہم کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا دوسرے کسی کی اطاعت کا حکم نہیں دیا بس ہم کو حضرت محمدؐ سے کام ہے۔ اور انہی کا سایہ عاطفت اور رعنایت ہم کو کافی اور وافی ہے بڑے ہوں یا چھوٹے سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار اور غلام اور کفش بردار ہیں۔ ہم آقا کو چھوڑ کر نمک حرام بننا نہیں چاہتے دوسروں کی پیروی تم ہی کو مبارک رہے ہم تو حافظ صاحب کا یہ مصرع پڑھا کرتے ہیں ع طاعت غیر تو در مذہب ما نتواں کرد ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَيْنَ النَّاسِ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ

محمد بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید نے بھی لیث سے روایت کیا انھوں نے خالد بن یزید مصری سے انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے انھوں نے جابر سے کہ آنحضرت ہم پر برآمد ہوئے۔ پھر یہی حدیث نقل کی (اس کو امام ترمذی نے وصل کیا)

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے ہمام بن حارث سے انھوں نے حذیفہ بن یمان سے انھوں نے کہا قرآن اور حدیث کے پڑھنے والو تم (قرآن اور حدیث پر جمے رہو) تو بہت آگے بڑھ جاؤ گے[1] اگر تم قرآن اور حدیث پر نہ جمو گے ادھر ادھر داہنے بائیں رستہ لو گے[2] تو بس گمراہ ہو گئے کیسے گمراہ بہت گمراہ۔

ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انھوں نے برید سے انھوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انھوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا میں نے (دشمن کا لشکر اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور میں ننگ دھڑنگ[3] تم کو ڈرانے کے لیے (بھاگ کر) آیا ہوں تو بھاگو بھاگو (اپنے تئیں بچاؤ) اب کچھ لوگوں نے تو اس کا کہنا مانا وہ راتوں ہی رات اطمینان سے بھاگ کر چل دیئے کچھ لوگوں نے کہا یہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور اپنے ٹھکانوں ہی میں پڑے رہے۔ آخر صبح سویرے

---

[1] یعنی اگلے لوگوں سے کہیں افضل ہو گے جو تمہارے بعد آئیں گے یہ ترجمہ اس وقت ہے۔ جب حدیث میں فقد سبقتم بہ صیغہ معروف ہو تو ترجمہ یہ ہوگا۔ تم حدیث اور قرآن پر جم جاؤ کیونکہ دوسرے لوگ حدیث اور قرآن کی پیروی کرتے ہیں تم سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں یعنے دور نکل گئے ہیں ۱۲ منہ۔

[2] دوسرے لوگوں کی رائے پر چلو گے ۱۲ منہ [3] عرب میں قاعدہ تھا جب دشمن نزدیک آن پہنچتا اور کوئی شخص اس کو دیکھ لیتا اس کو یہ ڈر ہوتا کہ میرے پہنچنے سے پہلے یہ لشکر میری قوم پر پہنچ جائے گا تو ننگا ہو کر چیختا چلاتا بھاگتا۔ بعضے کہتے ہیں اپنے کپڑے اتار کر جھنڈے کی طرح ایک لکڑی پر لگاتا اور چلاتا ہوا بھاگتا ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ۔

(دشمن کا) لشکر ان پر آپڑا ان کو مارا برباد کر دیا۔ بس یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے میرا کہنا سنا اور جو حکم میں لے کر آیا اس کو مانا۔[1] اور ان لوگوں نے جنہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور جو حکم میں لے کر آیا اس کو جھٹلایا (شیطان کے لشکر نے ان کو آدبوچا اور تباہ کر دیا دوزخ میں ڈلوا دیا)

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے اور عرب کے کئی قبیلے پھر گئے۔ (ابوبکرؓ نے ان سے لڑنا چاہا) تو حضرت عمرؓ ابوبکر سے کہنے لگے تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے مجھے اس وقت تک لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا ہے جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ پھر جس نے یہ گواہی دی (لا الٰہ الا اللہ) کہا اس نے اپنی دولت اور جان مجھ سے بچا لی۔ البتہ کسی حق کے بدل ہو تو وہ اور بات ہے (مثلاً کسی کا مال مارے یا کسی کا خون کرے) اب اس کے باقی اعمال کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔ ابوبکرؓ صدیق نے یہ سن کر جواب دیا میں تو خدا کی قسم اُس شخص سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے[3] زکوٰۃ مال کا حق ہے[4]۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک رسی (جس سے جانور باندھتے ہیں) نہ دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتے تھے تو میں اُسکے نہ دینے پر اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عمر کہتے ہیں پھر جو میں نے غور کیا

---

[1] انہوں نے شیطان کے شر سے اپنے تئیں بچا لیا ۱۲ منہ [2] وہ تو کلمہ گو ہیں صرف زکوٰۃ نہیں دیتے ۱۲ منہ [3] نماز پڑھے لیکن زکوٰۃ نہ دے دونوں برابر کے فرض ہیں ۱۲ منہ [4] جیسے نماز سلامتی جسم کا حق ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَّآ أَنْ رَّاَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ
أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ
ابْنُ بُكَيْرٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنَاقًا
وَّهُوَ أَصَحُّ۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ
اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ
بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيْهِ الْحُرِّ
بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَّكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ
يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّآءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ
عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِمْ كُهُوْلًا كَانُوْا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ
عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيْهِ يَا ابْنَ أَخِيْ هَلْ لَكَ وَجْهٌ

تو میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کے دل میں لڑائی کی تجویز ڈالی ہے اور ان ہی کی رائے حق ہے ابن بکیر نے اور عبداللہ بن صالح نے لیث سے اس حدیث میں بجائے عقالا کے عناقا روایت کیا ہے۔ یعنی بکری کا بچہ وہی زیادہ صحیح ہے[1]۔

مجھ سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباس نے کہا عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر (مدینہ میں) آیا اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس اترا[2] حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جن کو حضرت عمر کا قرب حاصل تھا اور حضرت عمر کے مقرب اور مشیر وہی لوگ رہتے جو قرآن کے قاری (اور عالم) ہوتے جوان ہوں یا بوڑھے[3] خیر عیینہ نے حر سے کہا میرے بھتیجے تم کو امیرالمومنین کے پاس وجاہت اور عزت

---

[1] کیونکہ زکوٰۃ میں بکری کا بچہ تو کبھی آجاتا ہے۔ مگر رسی زکوٰۃ میں نہیں دی جاتی۔ بعضوں نے کہا آنحضرت نے جب محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ تحصیلنے کے لیے بھیجا تو وہ ہر شخص سے زکوٰۃ کے جانوروں کے ساتھ ایک رسی بھی ان کے باندھنے کے لیے لیتے اس طرح گویا رسی بھی تبعاً زکوٰۃ میں دی جاتی ہے۔

[2] یہ عیینہ بن حصن آنحضرت کے عہد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر جب طلیحہ اسدی نے آنحضرت کی وفات کے بعد نبوت کا دعوی کیا تو عیینہ بھی اس کے معتقدوں میں شریک ہو گیا ابوبکر کی خلافت میں طلیحہ پر مسلمانوں نے حملہ کیا وہ تو بھاگ گیا لیکن عیینہ قید ہو گیا اس کو مدینہ میں لے کر آئے۔ ابوبکرؓ نے اس سے کہا توبہ کر اس نے توبہ کی ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ علم کی قدردانی تب ہی ہوتی ہے جب بادشاہ اور رئیس عالموں کو مقرب رکھتے ہیں۔ علم ایسی ہی چیز ہے کہ جوان میں ہو یا بوڑھے میں ہر طرح اس سے افضلیت پیدا ہوتی ہے۔ ایک جوان عالم درجہ اور مرتبہ میں اس سو برس کے بوڑھے سے کہیں زائد ہے۔ جو کم بخت زاہد خشک ہو۔ حضرت عمر میں جہاں اور فضیلتیں جمع تھیں وہاں علم کی قدردانی بھی بدرجہ کمال ان میں تھی۔ اب ہمارے زمانہ کے بادشاہوں کو دیکھو عالموں کی قدردانی تو کجا عالموں کے جانی دشمن اور جاہل پرست ہیں۔ جہاں کسی عالم کا نام سنا اس کو نکلوایا موقوف کیا ذلیل کیا اور جاہلوں کے لیے وزارت عدالت مال سب صیغے کھلے ہوئے ہیں۔ ہنسی تو ان بے وقوفوں پر آتی ہے جو کہتے ہیں جہاں آدمی عالم ہوا پھر وہ دنیا کے انتظامی کاموں اور ریاست کے اعلےٰ عہدوں کے لائق نہیں رہتا۔ ارے خدا کی مار تم پر تم ایسے ہی لوگوں نے تو دنیا میں جہالت کی گرم بازاری کر دی ہے۔ اور علم کو صفحہ دنیا سے مفقود کر دیا ہے۔ ارے مردود علم ہی سے تو آدمی دنیا اور دین دونوں کے کاموں کی لیاقت پیدا کرتا ہے۔ تم بیچارے ہو کیا اور تم عالم کے سامنے کیا کام کر سکتے ہو۔ عالم لوگ تمہاری تحریروں اور تقریروں کو گائے کا موت اور گوزِ شتر خیال کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَتَسْتَاْذِنَ لِيْ عَلَيْهِ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِاَنْ يَقَعَ بِهٖ فَقَالَ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ۔

حاصل ہے مجھ کو بھی ان کے پاس اجازت مانگ کرلے چلو۔ حر نے کہا اچھا میں اجازت لوں گا ابن عباس کہتے ہیں پھر حر نے عیینہ کو لانے کی اجازت (حضرت عمرؓ سے) لی۔ عیینہ جونہی دربار میں پہنچا تو کیا کہنے لگا خطاب کے بیٹے نہ تو تو ہم کو مال کا گجھا دیتا ہے نہ انصاف کرتا ہے حضرت عمرؓ یہ (بے ادبی کی گفتگو) سن کر غصے ہوئے اور قریب تھا کہ عیینہ کو مار بیٹھیں حر نے عرض کیا امیرالمومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہے معافی کا شیوہ اختیار کر اور اچھی بات کا حکم کر اور جاہلوں کی گفتگو سے چشم پوشی کر حر نے جونہی یہ آیت پڑھی (حضرت عمرؓ بس جیسے سہم گئے) انہوں نے ذرا حرکت بھی نہ کی ان کی عادت تھی اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے[1]۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍؓ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ قَالَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ اَرَهُ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا۔ انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے۔ انہوں نے کہا سورج گہن کے وقت میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئی دیکھا تو وہ نماز میں کھڑی ہیں لوگ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے (نماز ہی میں) ان سے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا (کیا آفت آئی جو ایسے پریشان ہیں) انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگیں سبحان اللہ میں نے کہا کیا اللہ کی قدرت کی کوئی نشانی ہے (یا عذاب کی نشانی ہے) انہوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا خیر جب آنحضرت (گہن کی) نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ کی مدح و ثنا کی پھر فرمایا آج اس جگہ پر دنیا اور آخرت کی کوئی چیز باقی نہ رہی جس کو

[1] سبحان اللہ خلاف ایسے لوگوں کا ... ادار ہے جو قرآن اور حدیث کے ایسے تابع اور مطیع ہوں اب ان جاہلوں سے پوچھنا چاہیئے کہ عیینہ بن حصن تو تمہارا ہی بھائی تھا پھر اس نے ایسی بے تمیزی کیوں کی۔ اگر ذرا بھی علم رکھتا ہوتا تو ایسی بے ادبی کی بات منہ سے نہ نکالتا۔ حر بن قیس جو عالم تھے ان کی وجہ سے اس کی عزت بچ گئی ورنہ حضرت عمر کے ہاتھ سے وہ مار کھاتا کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ۔

۹۵۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

بَابُ ۴۹۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ وَ

میں نے نہ دیکھ لیا ہو یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی اور اللہ نے مجھ کو یہ بتلایا کہ قبر میں تم لوگوں کا امتحان ہوگا اور امتحان بھی کیسا سخت اس کے قریب قریب جو دجال کے سامنے ہوگا۔ پھر جو شخص مومن ہے یا مسلمان ہے فاطمہ کہتی ہیں مجھ کو یاد نہ رہا اسماء نے کونسا لفظ کہا مومن یا مسلم، وہ کہے گا یہ حضرت محمدؐ ہیں اللہ کی نشانیاں اور معجزے لیکر ہمارے پاس آئے ہم نے ان کا کہنا مان لیا ان پر ایمان لائے فرشتے اس سے کہیں گے تو نیک ہے آرام سے قبر میں، سوجا یا اچھی طرح سوجا، ہم تو پہلے ہی سے جانتے تھے کہ تو ایمان اور یقین والا ہے اور منافق یا شکی معلوم نہیں اسماء نے کونسا لفظ کہا وہ کہے گا میں نہیں جانتا یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا، میں نے لوگوں سے جیسا سنا ویسا بک دیا۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے۔ انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس بات کا ذکر میں تم سے نہ کروں وہ مجھ سے نہ پوچھو (یعنی بلاضرورت سوالات نہ کرو) اس لیے کہ اگلی امتیں اسی (بے فائدہ) پوچھنے اور اپنے پیغمبروں پر اختلاف کرنے کی وجہ سے تباہ ہو چکی ہیں۔ جب کسی کام سے تم کو منع کر دوں۔ تو اس سے بچے رہو۔ اور جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس کو بجا لاؤ۔

باب بے فائدہ بہت سوالات کرنا منع ہے

اسی طرح بے فائدہ سختی اٹھانا اور وہ باتیں بنانا جن میں کوئی فائدہ

---

۱ جب آنحضرتؐ کے باب میں اس سے پوچھیں گے یہ کون شخص ہیں ۱۲ منہ ۲ یہ حدیث کتاب العلم اور کتاب الکسوف میں گذر چکی ہے۔ اس باب کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ ہم نے ان کا کہنا مان لیا ان پر ایمان لائے ۱۲ منہ ۳ اور جب نہ ہو سکے تو مواخذہ ہوگا مثلاً کوئی گناہ کے کام پر مجبور کیا گیا یا حلق میں نوالہ اٹک گیا پانی نہیں ہے تو شراب سے اتار لیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً فَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ

نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں فرمایا مسلمانوں ایسی باتیں نہ پوچھو کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو بری لگیں[1]۔

ہم سے عبداللہ بن یزید مقری نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے۔ انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا قصوروار وہ مسلمان ہے جو ایک بات (خواہ مخواہ بے فائدہ) پوچھے وہ حرام نہ ہو لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو جائے[2]۔

ہم سے اسحاق بن منصور کوسج نے بیان کیا کہا ہم کو عفان بن مسلم صفار نے خبر دی کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ابو النضر سے سنا وہ بسر بن سعید سے روایت کرتے تھے وہ زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی گھیر کر ایک حجرہ بنا لیا اور رمضان کی کئی راتوں میں اس میں عبادت کرتے رہے (تراویح پڑھتے رہے) کئی لوگ بھی جمع ہونے لگے (وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے) ایک رات ایسا ہوا لوگوں نے آپ کی آواز بالکل نہ سنی وہ سمجھے آپ سو گئے یہ خیال کر کے بعضے لوگ کھنگارنے لگے تاکہ آپ برآمد ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے حال سے واقف ہوا میں اس خیال سے نہ نکلا ایسا نہ ہو کہ یہ نماز (تراویح اور تہجد کی) تم پر فرض ہو جائے پھر تم اس کو بجا نہ لا سکو لوگو تم اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھ لیا کرو افضل نماز وہی ہے جو گھر میں ہو۔ ایک فرض نماز

[1] اور بعضوں نے اس ممانعت کو عام رکھا ہے ہر زمانہ کے لیئے اور کہا ہے جب تک کوئی حادثہ واقع نہ ہو تو خواہ مخواہ فرضی سوالات کرنا منع ہے جیسے فقہا کی عادت ہے۔ بعضوں نے کہا یہ ممانعت زمانہ وحی سے خاص تھی۔ کیونکہ اس وقت یہ ڈر تھا کہیں سوال کی وجہ سے وہ شے حرام نہ ہو جائے ۱۲ منہ [2] گو سوال تحریم کی علت نہیں ہے۔ مگر جب اس کی حرمت کا حکم سوال کے بعد اترا تو گویا سوال ہی اسکی حرمت کا باعث ہوا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

الْمَكْتُوبَةَ۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعٰوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ

مسجد میں پڑھنا افضل ہے[1]۔

ہم سے یوسف بن موسٰی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے انہوں نے برید بن ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسٰی اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے چند باتیں ایسی پوچھیں جن کا پوچھنا آپ کو بُرا لگا[2] جب لوگ برابر پوچھتے ہی چلے گئے (باز نہ آئے) تو آپ غصے ہوئے۔ فرمانے لگے (اچھا یوں ہی سہی) اب پوچھتے جاؤ۔ اتنے میں ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ) کھڑا ہوا کہنے لگا یارسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا۔ پھر دوسرا شخص (سعد بن سالم) اٹھا اس نے پوچھا یارسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم تھا شیبہ بن ربیعہ کا غلام۔ جب حضرت عمرؓ نے دیکھا آپ کے (مبارک) چہرہ پر غصہ تھا تو عرض کرنے لگے ہم لوگ پروردگار کی بارگاہ میں (آپ کو غصہ دلانے سے) توبہ کرتے ہیں۔

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح یشکری نے) کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر کوفی نے۔ انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے۔ انہوں نے کہا معاویہ نے مغیرہ ابن شعبہ کو لکھا تم نے کوئی حدیث آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مجھ کو لکھ بھیجو۔ انہوں نے جواب میں یہ لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت و لاینفع ذاالجد منک الجد۔

[1] یا جو نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے جیسے عیدین گہن کی نماز وغیرہ یا تحیۃ المسجد کہ وہ خاص مسجد ہی کے تعظیم کے لیے ہے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ ان لوگوں کو مسجد میں اس نماز کا حکم نہیں ہوا تھا مگر انہوں نے اپنے نفس پر سختی کی آپ نے اس سے باز رکھا معلوم ہوا کہ سنت کی پیروی افضل ہے۔ اور خلاف سنت عبادت کے لیے سختی اٹھانا قیدیں لگانا کوئی عمدہ بات نہیں ہے ۱۲ منہ [2] کسی نے یہ پوچھا میری اونٹنی اس وقت کہاں ہے۔ کسی نے پوچھا قیامت کب آئے گی کسی نے پوچھا ہر سال حج فرض ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلٍ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَّهَاتِ۔

اور یہ بھی لکھوایا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے فائدہ بک بک اور بہت سوالات کرنے اور مال دولت کو ضایع کرنے اور ماؤں کو ستانے اور لڑکیوں کو جیتا گاڑ دینے اور دوسروں کا حق نہ دینے اور (بے ضرورت) مانگنے سے منع فرماتے تھے۔[۱]

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ہم حضرت عمرؓ کے پاس تھے تو ہم کو تکلف[۲] سے منع کیا گیا۔[۳]

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا قَالَ أَنَسٌ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے ہی باہر نکلے۔ اور ظہر کی نماز (اول وقت) پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا[۴] فرمایا قیامت سے پہلے کئی بڑی بڑی باتیں ہوں گی۔ پھر فرمایا جس کو کچھ پوچھنا منظور ہو وہ پوچھ لے قسم خدا کی میں جب تک اس جگہ رہوں گا۔ جو بات تم پوچھو گے میں تبلادوں گا انسؓ کہتے ہیں یہ سن کر لوگ بہت رونے لگے (آپ کے غصے سے ڈر گئے کہیں عذاب نہ اترے) اور آپ بار بار یہی فرماتے جاتے تھے پوچھو نا پوچھو نا۔

---

[۱] بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبداللہ کانو یقتلون بناتہم فی الجاہلیۃ فحرم اللہ ذلک۔ امام بخاری نے کہا عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بیٹیوں کو مار ڈالتے پھر اللہ نے اس کو حرام کر دیا ۱۲ منہ [۲] یعنی سختی اور تشدد اور بے فائدہ ایک بات کے پیچھے لگ جائے ۱۲ منہ

[۳] ابو نعیم نے مستخرج میں نکالا انس سے کہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس تھے وہ چار پیوند لگے ہوئے ایک کرتہ پہنے تھے اتنے میں انہوں نے یہ آیت پڑھی وفاکھۃ وابا تو کہنے لگے فاکہہ تو ہم کو معلوم ہے لیکن اَبّ کیا چیز ہے۔ پھر کہنے لگے ہائیں ہم کو تکلف سے منع کیا گیا اور اپنے تئیں آپ پکارنے لگے کہنے لگے اے عمر کی ماں کے بیٹے یہی تو تکلف ہے۔ اگر تجھ کو یہ معلوم نہ ہو کہ اَبّ کیا چیز ہے تو کیا نقصان ہے ۱۲ منہ [۴] آپ کو یہ خبر تھی کہ چند منافق لوگ آپ کو تنگ کرنے کے لیے آپ سے سوالات کرنا چاہتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَدْخَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَ اَنَا اُصَلِّيْ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

آخر ایک شخص (نام نامعلوم) اُٹھا پوچھنے لگا یارسول اللہ میں (مرے بعد) کہاں جاؤں گا آپ نے فرمایا دوزخ میں[1] (ایک اور شخص نے پوچھا میں کہاں جاؤں گا کیا بہشت میں آپنے فرمایا ہاں بہشت میں (طبرانی) پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ میرا باپ (واقعی) کون تھا (لوگ اور کچھ بتاتے ہیں) آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا۔ پھر آپ بار بار یہی فرمانے لگے پوچھے جاؤ پوچھے جاؤ تا یہ حال (آپ کے غصے کا) حضرت عمرؓ دیکھ کر (ادب سے) دو زانو ہو بیٹھے اور کہنے لگے ہم اپنے پروردگار کے رب ہونے سے اسلام کے دین ہونے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے راضی ہیں۔ انس کہتے ہیں پھر آپ خاموش ہو رہے (آپ کا غصہ جاتا رہا) جب آپ نے حضرت عمرؓ کی یہ بات سنی[2] اس کے بعد فرمایا تم خوش ہوتے یا نہیں (یا یوں فرمایا اولی یعنی تم پہ افسوس) قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ابھی بہشت اور دوزخ دونوں میرے سامنے اس دیوار کے عرض میں لائی گئیں (یعنی ان کی تصویریں) اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے آج کے دن کی طرح نہ کبھی کوئی اچھی چیز (یعنی بہشت) نہ بری چیز (یعنی دوزخ) دیکھی۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو موسے بن انس نے خبر دی۔ کہا میں نے انس بن مالک سے سنا۔ ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ) نے کہا یارسول اللہ میرا باپ

[1] شاید یہ شخص منافق ہوگا۔ حافظ نے کہا شاید صحابہ نے اس کا نام عمداً بیان نہیں کیا تاکہ اس کا پردہ چھپا رہے ۱۲ منہ۔

[2] دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ اٹھے آپ کے پاؤں چومے اس میں اتنا زیادہ ہے اور قرآن کے امام ہونے سے یارسول اللہ معاف فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے گا برابر یہی کہتے رہے یہاں تک کہ آپ خوش ہو گئے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

نَبِیَّ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فُلَانٌ وَّ نَزَلَتْ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ الْاٰیَۃَ۔

کون تھا آپ نے فرمایا فلاں شخص اور یہ آیت (سورۂ مائدہ کی) اتری۔ مسلمانوں ایسی باتیں نہ پوچھو جو اگر کھول دی جائیں تو تم کو بری لگیں۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّبْرَحَ النَّاسُ یَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ۔

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے ورقا بن عمرو نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (ابوطوالہ) سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ بھی کہیں گے اچھا اللہ تو ہوا جس نے سب کو پیدا کیا اب اللہ کو کس نے پیدا کیا۔[۱]

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ یَتَوَکَّاُ عَلٰی عَسِیْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ سَلُوْہُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا تَسْأَلُوْہُ لَا یُسْمِعُکُمْ مَّا تَکْرَھُوْنَ فَقَامُوْا اِلَیْہِ فَقَالُوْا یَا اَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ سَاعَۃً یَّنْظُرُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ یُوْحٰی اِلَیْہِ

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں مدینہ میں ایک کھیت میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ ایک کھجور کی چھڑی ٹیکتے جا رہے تھے۔ اتنے میں چند یہودی ملے اور وہ آپس میں، کہنے لگے ان پیغمبر صاحب سے پوچھو روح کیا چیز ہے۔ بعضوں نے کہا نہ پوچھو ایسا نہ ہو وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تم کو ناگوار ہو[۲] آخر وہ آنحضرتؐ پاس آن کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ابوالقاسم بیان تو کرو روح کیا چیز ہے آپ ایک گھڑی تک خاموش (آسمان کی طرف) دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا

---

[۱] معاذاللہ یہ شیطان ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالے گا۔ دوسری روایت میں ہے جب ایسا وسوسہ آئے تو اعوذ باللہ پڑھو۔ یا آمنت باللہ کہو یا اللہ احد اللہ الصمد اور بائیں طرف تھو کو اعوذ باللہ پڑھو ۱۲ منہ [۲] ان یہودیوں نے آپس میں یہ صلاح کی تھی کہ ان سے روح کو پوچھو اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں جب تو سمجھ جائیں گے کہ یہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں۔ چونکہ کسی پیغمبر نے روح کی حقیقت بیان نہیں کی اگر یہ بھی بیان نہ کریں تو معلوم ہوگا کہ پیغمبر ہیں اس پر بعضوں نے کہا نہ پوچھو اس لیے کہ اگر انہوں نے بھی روح کی حقیقت بیان نہیں کی تو انکی پیغمبری کا ایک اور ثبوت پیدا ہوگا اور تم کو ناگوار گذرے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَتَاَخَّرْتُ عَنْهُ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ وَ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ۔

بَابُ ۴۹۲ الْاِقْتِدَآءِ بِاَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ

کہ آپ پر وحی آرہی ہے اور پیچھے سرک گیا یہاں تک کہ وحی موقوف ہوگئی۔ پھر آپ نے (سورۂ بنی اسرائیل کی) یہ آیت سنائی لوگ تجھ سے روح کو پوچھتے ہیں۔ کہہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے[1]۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں کی پیروی کرنا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ایسا ہُوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی) سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ آپ نے فرمایا میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی (تو تم سبھوں نے بھی بنوالیں) پھر آپ نے اس کو اُتار کر پھینک دیا اور فرمایا اب میں کبھی نہیں پہننے کا یہ حال دیکھ کر لوگوں نے

[1] روح کی حقیقت میں حضرت آدم سے لے کر تا ایں دم ہزارہا حکیموں نے غور کیا اور اب تک اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی۔ اب امریکہ کے حکیم روح کے پیچھے پڑے ہیں لیکن ان کو بھی اب تک پوری حقیقت دریافت نہ ہو سکی پر اتنا تو معلوم ہوگیا کہ بیشک روح ایک جوہر ہے جس کی صورت ذی روح کی صورت کی سی ہوتی ہے۔ مثلاً آدمی کی روح اس کی صورت پر کتے کی روح اس کی صورت پر اور یہ جوہر ایک لطیف جوہر ہے۔ جس کا ہر جزو جسم حیوانی کے ہر جزو میں سما جاتا ہے۔ اور بوجہ شدت لطافت کے اس کو نہ پکڑ سکتے ہیں نہ بند کر سکتے ہیں۔ روح کی لطافت اس درجہ ہے کہ شیشہ میں سے بھی پار ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ہوا اور پانی دوسرے اجسام لطیفہ اس میں سے نہیں نکل سکتے یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اس نے روح کو اپنی ذات مقدس کا ایک نمونہ اس دنیا میں رکھا ہے تاکہ جو لوگ صرف محسوسات کو مانتے ہیں وہ روح پر غور کر کے مجردات یعنی جنوں اور فرشتوں اور پروردگار کو بھی مانیں۔ کیوں کہ روح کے وجود سے انکار کرنا یہ ممکن نہیں ہو سکتا ہے۔ ہر آدمی جانتا ہے کہ ساٹھ برس اُدھر میں فلانے ملک میں گیا تھا۔ میں نے یہ یہ کام کیے تھے۔ حالانکہ اس ساٹھ برس میں اس کا بدن کئی بار بدل گیا یہاں تک کہ اس کا کوئی جزو قائم نہ رہا۔ پھر وہ چیز کیا ہے جو نہیں بدلی اور جس پر میں کا اطلاق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کا عجز دکھانے کے لیے روح کی حقیقت پوشیدہ کر دی۔ پیغمبروں کو اتنا ہی تبلایا گیا کہ وہ پروردگار کا امر یعنی حکم ہے۔ مثلاً ایک آدمی کہیں کا حاکم ہو تعلقدار یا تحصیل دار یا ڈپٹی کلکٹر پر اس کی موقوفی کا حکم بادشاہ کے پاس سے صادر ہو جائے دیکھو وہ شخص وہی رہتا ہے جو پہلے تھا اس کی کوئی چیز نہیں بدلتی۔ لیکن موقوفی کے بعد اس کو تعلقدار یا تحصیل دار یا ڈپٹی کلکٹر نہیں کہتے۔ آخر کیا چیز اس میں سے جاتی رہی۔ وہی حکم بادشاہ کا جاتا رہا۔ اسی طرح روح بھی پروردگار کا ایک حکم ہے۔ یعنی حیات کی صفت کا ظہور ہے۔ جہاں یہ حکم اٹھ گیا حیوان مر گیا۔ اس کا جسم وغیرہ سب ویسا ہی رہتا ہے۔ ۱۲ منہ اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعیٰ فیہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر ڈال دیں۔[1]

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ۔

باب کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا یا علم کی بات میں

(بے موقع فضول) جھگڑا کرنا اور دین میں یا بدعتوں میں غلو کرنا حد سے بڑھ جانا منع ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء) میں فرمایا۔ کتاب والو اپنے دین میں حد سے مت بڑھو۔[2]

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طے کے روزے نہ رکھو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو طے کرتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں میں تو رات اپنے مالک کے پاس رہتا ہوں۔ وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے۔ آخر وہ طے کے روزے رکھنے سے باز نہ آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا کہ دو دن یا دو رات برابر طے کا روزہ رکھا پھر (اتفاق سے عید کا) چاند ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اگر ابھی چاند نہ ہوتا تو میں اور طے کرتا۔ گویا ان کو سزا دینے کے لیے آپ نے فرمایا۔[3]

---

[1] یہیں سے ترجمۃ الباب نکلتا ہے۔ حضور کا انگوٹھی کو پہننا یا نہ پہننا دین کے فرائض، واجبات یا ضروریات میں سے نہ تھا۔ مگر اس کے باوجود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا جذبۂ اطاعت اور حضور سے جذبۂ عقیدت اتنا گہرا تھا کہ وہ حضور کے ہر ہر عمل پر نظر رکھتے تھے اور اسی کی پیروی کرتے تھے۔ آج کل کے لوگوں کی طرح وہ کسی کام کے کرنے اور نہ کرنے کے وجوہ دریافت نہیں کرتے تھے [2] جیسے یہود نے حضرت علیٰؑ کو گھٹایا۔ یہاں تک کہ انکی پیغمبری سے بھی انکار کیا اور نصاریٰ نے چڑھایا یہاں تک کہ خدا بنا دیا دونوں باتیں غلو ہیں غلو اسی کو کہتے ہیں کہ ایک امر مستحب کو فرض بنا دینا یا مباح کو حرام کر دینا یا حرام کو شرک کہہ دینا یہ امر مسلمانوں میں بھی ہے اللہ رحم کرے ۱۲ منہ [3] گو یہ روایت باب کے مطابق نہیں ہے۔ مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف یوں مذکور ہے کہ میں اتنی طے کرتا کہ یہ سختی کرنے والے اپنی سختی چھوڑ دیتے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر عبادت اور ریاضت اسی طرح دین کے سب کاموں میں آں حضرتؐ کے ارشاد اور آپ کی سنت کی پیروی کرنا ضرور ہے۔ اسی میں زیادہ ثواب ہے۔ باقی کسی بات میں غلو کرنا یا حد سے بڑھ جانا مثلاً ساری رات جاگتے یا ہمیشہ روزہ رکھنا یہ کچھ افضل نہیں ہے۔ کیا تم نے وہ شعر نہیں سنا۔ بہ زہد و ورع کوش وصدق وصفا ۔ ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ + اسی طرح یہ جو بعضے مسلمانوں نے عادت کر لی ہے کہ ذرا سے مکروہ کام کو دیکھا تو اس کو حرام کہہ دیا یا سنت یا مستحب پر (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۹۶۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رض عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ

ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم بن یزید تیمی نے کہا مجھ سے والد نے کہا حضرت علی نے ہم کو اینٹوں کے منبر پہ (کھڑے ہوکر) خطبہ سنایا وہ تلوار باندھے تھے۔ اس میں ایک کاغذ لٹک رہا تھا کہنے لگے خدا کی قسم ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جو پڑھی جاتی ہو۔ اور اس کاغذ کے سوا پھر اس کاغذ کو کھولا تو اس میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا کہ دیت میں اتنی اتنی عمر کے اونٹ دیئے جائیں) اور اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مدینہ طیبہ کی زمین عیر سے لے کر یہاں (یعنی ثور تک یہ دونوں مدینہ کے پہاڑ ہیں) حرم ہے جو کوئی اس جگہ نئی بات نکالے (بدعت) اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی پھٹکار اللہ تعالیٰ اس کا نہ فرض قبول کریگا نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا مسلمانوں کا ذمہ (عہد) ایک ہے ایک ادنیٰ مسلمان اس میں کام کر سکتا ہے۔ سو جس نے مسلمان کا ذمہ توڑا اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کریگا نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا جس نے اپنے صاحبوں کو چھوڑ کر اور کسی کو مولے بنایا تو اس پر اللہ تعالےٰ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی پھٹکار۔ اللہ تعالےٰ نہ اس کا فرض

(بقیہ صفحہ سابقہ) فرض واجب کی طرح سختی کی یا حرام یا مکروہ کام کو شرک قرار دے دیا اور مسلمان کو مشرک بنا دیا یہ طریقہ خوب نہیں ہے وہ غلو میں داخل ہے وہ لاتقولوا ہٰذا حلال و ہٰذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا) لہ باب کا مطلب یہیں سے نکلا اور گو حدیث میں اس جگہ کی قید ہے۔ مگر بدعت کا حکم ہر جگہ ایک ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے اس میں یہ بھی تھا کہ جو اللہ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے ذبح کرے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی زمین کا نشان چرا لے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی اپنے باپ پر لعنت کرے اس پر اللہ نے لعنت کی۔ اور جو شخص کسی بدعتی کو اپنے یہاں ٹھکانا دے اس پر اللہ نے لعنت کی اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شیعہ لوگ جو بہت سی کتابیں جناب امیر کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسے صحیفہ کاملہ وغیرہ یا جناب امیر کا کوئی اور قرآن اس مروج قرآن کے سوا جانتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اسی طرح سورۂ علی جو بعضے شیعوں نے اپنی کتابوں میں نقل کی ہے پوری مفتری مفروض ہے لعنۃ اللہ علیہ علی واضعہ البتہ بعض روایتوں سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ جناب امیر کے قرآن شریف کی ترتیب دوسری طرح پر تھی یعنے باعتبار تاریخ نزول کے اور ایک تابعی کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن شریف موجود ہوتا تو ہم کو بہت فائدے حاصل ہوتے یعنے سورتوں کی تقدیم اور تاخیر معلوم ہو جاتی باقی قرآن یہی تھا۔ جواب مروج ہے۔ اس سے زیادہ اس میں کوئی سورت نہ تھی ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا تَرَخَّصَ فِیْهِ وَ تَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُهٗ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَ اَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْیَةً۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ کَادَ الْخَیِّرَانِ اَنْ یَّهْلِکَا اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِیْ تَمِیْمٍ اَشَارَ اَحَدُهُمَا بِالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیِّ اَخِیْ بَنِیْ مُجَاشِعٍ وَّ اَشَارَ الْاٰخَرُ بِغَیْرِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لِعُمَرَ اِنَّمَا

قبول کرے گا نہ نفل۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا (مثلاً افطار یا نکاح) اس کی اجازت دی بعضے لوگوں نے اس سے پرہیز کرنا بچنا اختیار کیا[1] یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے (خطبہ سنایا) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا بعضے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے میں ایک کام کو کرتا ہوں وہ اس سے بچتے ہیں خدا کی قسم میں ان سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے واقف[2] اور ان سب[3] زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔

ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے نافع بن عمر سے انہوں نے ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا یہ دو بڑے نیک آدمی یعنی ابو بکرؓ اور عمرؓ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تھے (لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا) ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی تمیم کے ایلچی آئے (انہوں نے یہ درخواست کی کسی کو ہمارا سردار بنا دیجئے) تو ابو بکرؓ اور عمرؓ میں سے ایک نے (یعنی عمرؓ نے) یہ کہا اقرع بن حابس حنظلی کو جو بنی مجاشع میں سے تھا سردار بنا دیجئے اور دوسرے (یعنی ابو بکر صدیق) نے کسی اور کو (قعقاع بن سعید بن زرارہ کو) سردار بنانے کی رائے دی

[1] اس کو ادنیٰ درجہ کا سمجھے اور کہنے لگے آنحضرتؐ کی بات اور ہے۔ اور اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں۔ آپ کو تھوڑی سی ہی عبادت کافی ہے لیکن ہم کو بہت زیادہ محنت اٹھانا چاہیئے ۱۲ [2] اس کی مرضی پہچاننے والا ۱۲ منہ [3] داؤدی نے کہا آنحضرتؐ نے جو کام کیا اس سے بچنا اس کو خلاف تقویٰ سمجھنا بڑا گناہ ہے بلکہ الحاد اور بے دینی ہے میں کہتا ہوں جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو تقویٰ یا اولیٰ کے خلاف یا آپ کی عبادت کو بے حقیقت سمجھے اس سے کہنا چاہیئے تجھ کو تقوے کہاں سے معلوم ہوا اور تو نے عبادت کیا سمجھی نہ تو نے خدا کو دیکھا نہ تو خدا سے ملا جو کچھ تو نے علم حاصل کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پھر خدا کی مرضی تو کیا جانے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا یا بتلایا اسی میں خدا کی مرضی ہے ۱۲ منہ

خلاف پیمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَرَدْتَ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمٌ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَالِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ۔

اس وقت ابوبکرؓ عمرؓ سے کہنے لگے (تم کو مصلحت سے غرض نہیں ہے) بس مجھ سے اختلاف کرنا چاہتے ہو۔ عمر کہنے لگے نہیں میری نیت اختلاف کی نہیں ہے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں آخر (سورۂ حجرات کی) یہ آیت اتری۔ مسلمانوں پیغمبر کی آواز پر اپنی آواز مت بلند کیا کرو اخیر آیت عظیم تک۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا عبداللہ بن زبیر کہتے تھے اس آیت کے اترنے کے بعد حضرت عمرؓ نے یہ طریقہ اختیار کیا اور ابوبکر نے اپنے نانا کا ذکر نہیں کیا۔ وہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آں حضرتؐ کو ان کی بات سنائی نہ دیتی۔ تو آپ دوبارہ پوچھتے کیا کہا[1]۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں یہ حکم دیا ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔ اس پر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ابوبکر (بڑے نرم دل آدمی ہیں) وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو آپ کی یاد میں، روتے روتے ان کی آواز بھی نکل نہ سکے گی۔ اس لیے عمر کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے آپ نے پھر یہی فرمایا ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں اس وقت میں نے حفصہؓ سے کہا اب تم عرض کرو کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو روتے روتے ان کی آواز تک نہیں نکلے گی عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے حفصہؓ نے ایسا ہی عرض کیا آپ نے فرمایا تم تو یوسف پیغمبر کے

[1] اس حدیث کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں جھگڑا کرنے کا ذکر ہے۔ کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں تولیت کے باب میں جھگڑ رہے تھے یعنی کس کو حاکم بنایا جائے یہ ایک علم کی بات تھی ۱۲ عینی۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرٌ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَيَقْتُلُهٗ اَتَقْتُلُوْنَهٗ بِهٖ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَ فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقُرْاٰنَ خَلْفَ عَاصِمٍ فَقَالَ لَهٗ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكُمْ قُرْاٰنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا

ساتھ والیاں ہو دل میں تو کچھ اور ہے لیکن زبان سے دوسرا بہانہ کرتی ہو) ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں آنحضرتؐ کا یہ ارشاد سن کر ام المومنین حفصہؓ حضرت عائشہؓ سے کہنے لگیں مجھ کو تم سے کچھ بھلائی پہنچے یہ نہیں ہو سکتا۔[1]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب زہری نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا عویمر عجلانی عاصم بن عدی صحابی کے پاس آیا۔ (جو اس کی قوم والے تھے) اور پوچھنے لگا بتلاؤ اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مردوے کو (برا کام کرتے) پائے تو کیا کرے۔ اس کو مار ڈالے تو تم اس کو (قصاص) میں مار ڈالو گے[2] عاصم تم ایسا کرو میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔ عاصم نے آپ سے پوچھا آپ نے ایسے سوالوں کو برا جانا اور پوچھنے والے پر عیب لگایا۔ آخر عاصم اپنے گھر لوٹ آئے اور عویمر سے کہہ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سوالوں کو برا جانا اور کچھ جواب نہیں دیا) عویمر نے کہا خدا کی قسم میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا (اور آپ سے پوچھوں گا) خیر عویمر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اللہ تعالیٰ پہلے ہی عاصم کے لوٹ جانے کے بعد قرآن کی آیتیں (یعنی لعان کی) اتار چکا تھا آپ نے عویمر سے فرمایا اللہ نے تم لوگوں کے باب میں قرآن اتارا ہے۔ پھر آپ نے عویمر اور اس کی جورو (خولہ) دونوں کو بلا بھیجا ان میں لعان کرایا لعان کے بعد عویمر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اب اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹا طوفان کیا غرض عویمر نے

[1] تم نے بھڑکا کر مجھ سے ایک بات کہلوائی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ پر غصہ کرایا۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے اس باب میں اس لیے لائے کہ اس سے اختلاف کرنے کی یا بار بار ایک ہی مقدمہ میں عرض کرنے کی جھگڑا کرنے کی برائی نکلتی ہے ۱۲ منہ۔

[2] اگر نہ مارے تو ایسی بے غیرتی پر صبر بھی مشکل ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِّثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ۔

اس کو چھوڑ دیا آں حضرت نے اس کو چھوڑ دینے کا حکم نہیں دیا۔ اس کے بعد لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ جاری ہو گیا کہ لعان ہوتے ہی جورو خاوند جدا ہو جاتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عویمر کی جورو کے باب میں) یہ بھی فرمایا۔ تم لوگ دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ لال لال پست قد باھنی کی طرح پیدا ہو تو میں سمجھتا ہوں (وہ بچہ عویمر کا ہے) عویمر نے عورت پر جھوٹا طوفان کیا۔ اور اگر سانولے رنگ کا بڑی آنکھ والا بڑے چوتڑ والا پیدا ہو تو جب میں سمجھوں گا عویمر سچا ہے۔ پھر اس عورت کا بچہ اسی مکروہ صورت کا (یعنی جس مرد سے بدنام ہوئی تھی اسی کی صورت کا) پیدا ہوا۔[1]

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِّنْ ذَالِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمٰنَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا فَقَالَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو مالک بن اوس نصری نے خبر دی ابن شہاب کہتے ہیں۔ محمد بن جبیر بن مطعم بھی اس حدیث کا کچھ حصہ مجھ سے بیان کر چکے تھے۔ پھر میں مالک بن اوس پاس گیا ان سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا میں چلا حضرت عمر پاس پہنچا میں ان کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کا دربان یرفا نامی آیا اور کہنے لگا آپ سے عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص سے ملنا چاہتے ہیں وہ آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ان کو آنے دے وہ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ اس کے بعد پھر یرفا آیا اور کہنے لگا آپ سے علی بن ابی طالب اور عباس ملنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو بھی اجازت دی (وہ بھی آئے) اس وقت حضرت عباسؓ کہنے لگے امیر المومنین میرا اور اس ظالم (یعنے حضرت علیؓ) کا فیصلہ کر دیجئے۔ دونوں

[1] یہ حدیث لعان کے باب میں گذر چکی ہے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت نے ایسے سوالات کو برا جانا ان پر عیب کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَ اَصْحَابُهٗ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا
مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ اتَّئِدُوْا اَنْشُدُكُمْ بِاللهِ
الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ
هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا
صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ
ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ
اَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ
عُمَرُ فَاِنِّيْ مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللهَ كَانَ
خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ
لَمْ يُؤْتِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ فَاِنَّ اللهَ يَقُوْلُ مَا اَفَآءَ اللهُ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ الْاٰيَةَ فَكَانَتْ
هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَ بِهَا
عَلَيْكُمْ وَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ
مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِّنْ هٰذَا
الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ
فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

صاحبوں نے آپس میں سخت گفتگو کی[1] اس وقت حاضرین یعنی عثمان اور ان کے ساتھ والے کہنے لگے ہاں بہتر ہے امیرالمومنین ان کا فیصلہ ہی کر دیجئے دونوں کو آرام حاصل ہو[2]۔ حضرت عمرؓ نے کہا ٹھیرو (ذرا صبر کرو) میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم کو یہ معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ حاضرین نے کہا بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے۔ اُس وقت حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے۔ میں تم دونوں کو پروردگار کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے اُنہوں نے کہا بیشک فرمایا تو پھر حضرت عمرؓ نے کہا بس اب تم سے اس معاملہ کی ساری حقیقت بیان کرتا ہوں۔ یہ جو لوٹ کا مال بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے وہ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کو دیا تھا۔ دوسرے کسی کو نہیں دیا تھا چنانچہ (سورۂ حشر میں) فرماتا ہے۔ ما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ اخیر آیت تک۔ تو یہ مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ مگر آپ نے اس کو خاص اپنے اوپر خرچ نہیں کیا نہ اپنی ذاتی جائداد بنایا بلکہ تم ہی لوگوں کو دیا تم ہی لوگوں میں تقسیم کیا۔ تقسیم کے بعد یہ بچ رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔ ان میں سے اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچہ نکال لیتے اور باقی جو رہتا وہ بیت المال میں (مسلمانوں کی عام ضرورتوں کے لیے) شریک کر دیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت عباس نے کہا میرا اور اس جھوٹے قصوروار دغاباز چور کا فیصلہ کر دیجئے۔ حضرت عباس بزرگ تھے۔ انہوں نے شفقت اور غصے کی راہ سے جیسے اپنے چھوٹوں پر کیا کرتے ہیں یہ کلمات حضرت علی کی نسبت کہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ حضرت عباس حضرت علی کو ایسا سمجھتے تھے ۱۲ منہ۔ [2] رات دن کے ٹنٹے بکھیڑے سے نجات ملے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّ عَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُوْبَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِيْنَئِذٍ وَّأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيْهَا كَذَا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيْهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا عَلٰى كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّأَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ جِئْتَنِيْ تَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ وَأَتَانِيْ هٰذَا يَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَ امْرَأَتِهٖ مِنْ أَبِيْهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ تَعْمَلَانِ

اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے۔ حاضرین! میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں پھر کہا تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا بیشک معلوم ہے پھر علی اور عباس سے کہا تم کو خدا کی قسم یہ بات جانتے ہو یا نہیں انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا خیر پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا (ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے) وہ کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی (کارپرداز) ہوں، ابوبکرؓ نے اس جائداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا ہی کیا (جن جن کاموں میں آپ خرچ کرتے انہی کاموں میں خرچ کرتے رہے) اس کے بعد حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے۔ کہنے لگے تم دونوں اس وقت یہ سمجھتے تھے کہ ابوبکرؓ اس معاملہ میں خطاوار ہیں[1]۔ حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ابوبکرؓ اس معاملہ میں حق پر اور سچے اور ایماندار تھے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ابوبکرؓ کو دنیا سے اٹھا لیا (میں خلیفہ ہوا) میں نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ دونوں کا ولی ہوں میں نے دو برس تک اس جائداد کو اپنے قبضے میں رکھا۔ اور جیسے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کرتے تھے کرتا رہا۔ پھر تم دونوں مل کر میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں کی ایک ہی بات تھی ملے جلے تھے کوئی اختلاف نہ تھا عباس تم آئے اپنے بھتیجے (یعنی آنحضرتؐ) کا ترکہ مانگتے ہوئے اور علی تم آئے اپنی بی بی کا ترکہ ان کے والد کے مال میں سے مانگتے ہوئے میں نے تم سے یہ کہا یہ جائداد تقسیم تو نہیں ہو سکتی لیکن اگر تم چاہتے ہو تو میں (اہتمام کے طور پر)

[1] تم دونوں اپنا اپنا حصہ اس جائداد میں سے چاہتے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِمَا عَمِلْتُ فِيْهَا مُنْذُ وُلِّيْتُهَا وَاِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ فِيْهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ اَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيْهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ فَاَنَا اَكْفِيْكُمَاهَا۔

تمہارے قبضے میں دے دیتا ہوں۔لیکن اس شرط سے تم کو اللہ کا عہد و پیمان کہ اس جائداد کی آمدنی میں سے وہی سب کام کرتے رہو گے جو آنحضرت صلعم اور ابوبکرؓ کرتے رہے اور میں اپنی خلافت کے شروع سے اب تک کرتا رہا نہیں تو اس جائداد کے بارے میں مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو تم نے یہ کہا نہیں اسی شرط پر یہ جائداد ہمارے حوالے کر دو۔ میں نے اسی شرط پر تمہارے حوالے کر دی۔کیوں حاضرین! تم کو خدا کی قسم اسی شرط پر میں نے ان کو یہ جائداد دی نا اس پر حاضرین کہنے لگے بیشک سچ ہے۔پھر علی اور عباس کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے کیوں تم کو خدا کی قسم اسی شرط پر میں نے یہ جائداد تم کو دی ہے نا۔ انہوں نے کہا بیشک تب حضرت عمرؓ نے کہا پھر اب اس کے سوا اور کونسا فیصلہ مجھ سے کرایا چاہتے ہو قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں میں اس فیصلے کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ قیامت تک نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے اگر تم سے اس جائداد کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر میرے حوالے کر دو میں[1] اس کا انتظام بھی کر لوں[2] گا۔

بَابُ ۴۹۶ اِثْمِ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا

رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب جو شخص بدعتی کو ٹھکانا دے (اس کو اپنے پاس ٹھہرائے)، اس باب میں حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے روایت کی[3] ہے۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[1] جہاں اور بہت سارے کاروں خلافت کے کام دیکھتا ہوں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ اور ترجمہ باب کی مطابقت اس طرح سے ہے۔ کہ حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے علیؓ اور عباس کے تنازع اور اختلاف کو برا سمجھا۔ جب تو حضرت عمرؓ سے کہا ان دونوں کا فیصلہ کر کے ان کو آرام دیجئے ۱۲ منہ۔

[3] جو اوپر کے باب میں موصولاً گذر چکی ہے اور نیز باب الجزیہ میں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَوْ آوَى مُحْدِثًا۔

عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے۔ میں نے انس سے کہا کیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی زمین کو بھی حرم قرار دیا۔ انہوں نے کہا ہاں یہاں سے (عیر سے) لے کر وہاں (ثور) تک آپ نے فرمایا اس جگہ کا درخت کوئی نہ کاٹے۔ اور جو کوئی یہاں بدعت نکالے۔ اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔ عاصم نے کہا مجھ سے موسیٰ بن انس نے یہ حدیث بیان کی۔ اس میں اتنا زیادہ ہے یا بدعت نکالنے والے کو جائے دے (وہاں رکھے)[1]

بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ وَلَا تَقْفُ لَا تَقُلْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ

باب دین کے مسائل میں رائے پر عمل کرنے کی مذمت اسی طرح بے ضرورت قیاس کرنے کی[2]

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے۔ کہا مجھ سے عبدالرحمن بن شریح وغیرہ (ابن لہیعہ نے) انہوں نے ابوالاسود (محمد بن عبدالرحمن) سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص حج کے لیے آئے تھے ہم سے ملے میں نے اُن سے سُنا

---

[1] معاذ اللہ بدعت سے آنحضرت کو کتنی نفرت تھی۔ کہ فرمایا جو کوئی بدعتی کو اپنے پاس اتارے جائے دے اس پر بھی لعنت۔ مسلمانو! اپنے پیغمبر صاحب کے فرمانے پر غور کرو۔ بدعت سے اور بدعتیوں کی صحبت سے بچتے رہو۔ اور ہر وقت سنت نبوی اور سنت پر چلنے والوں کے عاشق رہو۔ اگر کسی کام کے بدعت حسنہ یا سیئہ ہونے میں اختلاف ہو جیسے مجلس میلاد یا قیام وغیرہ تو اس سے بھی بچنا ہی افضل ہوگا اس لیے کہ اس کا کرنا کچھ فرض نہیں ہے اور نہ کرنے میں احتیاط ہے۔ مسلمانو تم جو بدعت کی طرف جاتے ہو یہ تمہاری نادانی ہے۔ اگر آخرت کا ثواب چاہتے ہو تو آنحضرت کی ایک ادنیٰ سنت پر عمل کر لو جیسے فجر کی سنت کے بعد ذرا سا لیٹ جانا اس میں ہزار مولود سے زیادہ تم کو ثواب ملے گا ۱۲ منہ [2] یا تکلف کے ساتھ قیاس کرنے کی۔ جیسے حنفیہ نے استحسان نکالا ہے یعنی قیاس جلی کے خلاف ایک باریک علت کو لینا ہماری شرع میں ان باتوں کو کسی صحابی نے پسند نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ کتاب اور سنت پر عمل کرتے رہے۔ جس مسئلہ میں کتاب و سنت کا حکم نہ ملا اس میں اپنی رائے کو دخل دیا وہ بھی سیدھے سادھے طور سے اور پیچ دار وجہوں سے ہمیشہ پرہیز کیا۔ ترجمہ باب میں رائے کی مذمت سے وہی رائے مراد ہے جو نص کے ہوتے ساتھ دی جائے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوْهُ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقٰى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُوْنَ بِرَأْيِهِمْ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلٰى عَبْدِ اللهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو۔

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ (قیامت کے قریب) یہ نہیں کرنے کا کہ علم تم کو دے کر پھر تم سے چھین لے (تمہارے دل سے بھلا دے) بلکہ علم اس طرح اٹھالے گا کہ عالم لوگ مرجائیں گے انکے ساتھ علم بھی چلا جائے گا اور چند جاہل لوگ رہ جائیں گے ان سے کوئی مسئلہ پوچھے گا تو اپنی رائے سے بیان کریں گے[لہ]۔ آپ بھی گمراہ ہونگے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ میں نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ (اپنی خالہ) سے بیان کی اتنے میں عبداللہ بن عمر پھر حج کو آئے حضرت عائشہؓ نے کہا میرے بھانجے تو ایسا کر پھر عبداللہ کے پاس جا اور جو حدیث ان سے سن کر تو نے مجھ سے نقل کی تھی اس کو دوبارہ ان سے سن کر خوب مضبوط کرے۔ میں ان کے پاس گیا انہوں نے دوبارہ بھی اس حدیث کو اسی طرح بیان کیا جس طرح پہلی بار بیان کیا تھا۔ میں نے آکر حضرت عائشہ کو خبر کی۔ ان کو تعجب ہوا کہنے لگیں عبداللہ بن عمرؓ نے خدا کی قسم خوب یاد رکھا[عہ]۔

---

۹۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابو حمزہ نے خبر دی میں نے اعمش سے سنا کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا تم جنگ صفین میں موجود تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے سہل بن حنیف صحابیؓ سے (اسی جنگ کے وقت سنا) دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا سہل بن حنیف نے کہا لوگو اپنی

لہ باوجود اس کے کہ وہ مسئلہ حدیث و قرآن میں موجود ہو گا ۱۲ منہ عہ کہ اتنی مدت کے بعد بھی حدیث میں ایک لفظ کا فرق نہیں کیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ایک زمانہ ایسا آسکتا ہے جس میں کوئی مجتہد نہ ہو جمہور کا یہی قول ہے۔ لیکن حنابلہ وغیرہ نے اس کو جائز نہیں رکھا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر غالب رہے گا جب تک اللہ کا حکم یعنی قیامت آئے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَّلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهٗ وَمَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ غَيْرَ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَبِئْسَتْ صِفُّوْنَ۔

بَابٌ ۹۸ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ اَوْ لَمْ يُجِبْ حَتّٰى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَّلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى بِمَآ اَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوْحِ فَسَكَتَ حَتّٰى نَزَلَتْ۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

رائے کو دین کے مقدمہ میں غلط سمجھو میں نے (صلح حدیبیہ میں) خود اپنے تئیں دیکھا جب ابوجندل (زنجیروں میں بندھا) آگیا تھا اگر مجھ کو کچھ بھی گنجائش ہوتی تو میں اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرتا[۱] اور ہم نے جب کسی مہم پر اپنی تلواریں کاندھوں پر رکھیں (لڑائی شروع کی) تو ان تلواروں کی بدولت ہم کو ایک آسانی مل گئی جس کو ہم پہچانتے تھے مگر ایک اسی مہم[۲] میں اعمش نے کہا ابووائل نے کہا میں صفین میں موجود تھا اور صفین کی لڑائی بھی کیا بری لڑائی تھی (جس میں مسلمان آپس میں کٹ مرگئے)[۳]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسئلہ رائے یا قیاس سے نہیں تبلایا بلکہ جب آپ سے کوئی ایسی بات پوچھی جاتی جس باب میں کوئی وحی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے میں نہیں جانتا یا وحی اترنے تک خاموش رہتے۔ کچھ جواب نہ دیتے۔ کیوں کہ اللہ تعالے نے (سورہ نساء میں) فرمایا۔ تاکہ اللہ جیسا تجھ کو بتلائے اس کے موافق تو حکم دے اور عبداللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا روح کیا چیز ہے آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ یہ آیت اتری[۴]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[۱] جب آپ نے ابوجندل کو قریش کے حوالہ کردیا اور قریش سے لڑتا۔ لیکن حکم رسول کے سامنے ہم لوگوں نے کچھ دم نہ مارا ۱۲ منہ۔

[۲] یعنی جنگ صفین میں ہم مشکل میں گرفتار رہیں۔ دونوں طرف والے اپنے دلائل پیش کرتے ہیں ۱۲ منہ [۳] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابوعبداللہ اتھموا رایکم یقول مالم یکن فیہ کتاب ولا سنتہ ولا ینبغی لہ ان یفتی امام بخاری نے کہا اتھموا رایکم جو سہل کی کلام میں ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر مسئلہ میں جب تک کتاب اور سنت سے کوئی دلیل نہ ہو تو اپنی رائے کو صحیح نہ سمجھو اور رائے پر فتویٰ نہ دو۔ بلکہ کتاب سنت میں غور کرکے اس میں سے اس کا حکم نکالو۔ ابن عبدالبر نے کہا رائے مذموم سے وہی رائے مراد ہے کہ کتاب وسنت کو چھوڑ کر آدمی قیاس پر عمل کرے ۱۲ منہ [۴] ویسألونک عن الروح یہ حدیث ابھی موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي قَالَ فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ۔

سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے۔ میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے کہا میں بیمار ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ پاؤں سے چلتے ہوئے میرے دیکھنے کو آئے میں بے ہوش پڑا تھا۔ آپ نے وضو کیا۔ اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھ کو ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ایک مرتبہ سفیان نے یوں کہا اے رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری[۱]۔

بَابُ ۹۹۔ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمْثِيلٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے مرد اور عورتوں کو وہی باتیں سکھلانا جو اللہ نے آپ کو سکھلائی تھیں باقی رائے اور تمثیل[۲] آپؐ نے نہیں سکھلائی۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے عبد الرحمٰن بن اصبہانی سے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم یا اسماء بنت یزید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ آپ کی سب حدیثیں

[۱] حدیث سے آپ کا سکوت نکلا آیت اترنے تک لیکن یہ فرمانا کہ میں نہیں جانتا ابن حبان کی روایت میں ہے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کونسی جگہ افضل ہے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ دارقطنی اور حاکم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا حدود گناہ کرنے والوں کا کفارہ ہیں یا نہیں۔ مہلب نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مشکل مقامات میں سکوت فرمایا۔ لیکن آپ ہی نے اپنی امت کو قیاس کی تعلیم فرمائی۔ ایک عورت سے فرمایا، اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں۔ تو اللہ کا حق ضرور ادا کرنا ہوگا۔ یہ عین قیاس ہے۔ اور امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے بالکل قیاس نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسا قیاس جو اصول شرعیہ کے خلاف ہو یا کسی دلیل شرعی پر مبنی نہ ہو صرف ایک خیالی بات ہو نہ کرنا چاہیئے۔ اور یہ مسئلہ تو علماء کا اجماعی ہے کہ نص موجود ہوتے ہوئے قیاس جائز نہیں اور جو شخص حدیث خلاف کرے حالانکہ وہ دوسری حدیث سے اس کا معارضہ نہ کرتا ہو نہ اس کے نسخ کا دعویٰ کرے نہ اس کی سند میں قدح کرے تو اس کی عدالت جاتی رہے گی وہ لوگوں کا امام کہاں ہو سکتا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ تو سر آنکھوں پر ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ کے مختلف قولوں میں سے کوئی قول چن لیں گے۔ میں کہتا ہوں پس حنفیہ کو اپنے امام کے قول پر چلنا چاہیئے ۱۲ منہ [۲] یعنی ایک چیز کا حکم دوسری چیز کی مثل قرار دینا بوجہ علت جامع کے جس کو قیاس کہتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِعَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اثْنَيْنِ قَالَ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔

مردوں ہی نے مار لیں (یاد کرلیں) آپ ہم عورتوں کے لیے بھی ایک دن مقرر فرمائیے اس دن ہم آپکے پاس آیا کریں۔ آپ ہم کو بھی وہ باتیں سکھلائیں جو اللہ نے آپ کو سکھلائیں۔ آپ نے فرمایا اچھا فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ میں تم اکٹھا ہوا کرو۔ وہ اکٹھا ہوئیں۔ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور جو باتیں اللہ نے آپ کو سکھلائیں تھیں وہ ان کو سکھلائیں[1] پھر فرمایا دیکھو جو کوئی عورت اپنے تین بچوں کو (اللہ کے پاس) آگے بھیج چکی ہو تو قیامت کے دن وہ اس کے لیے دوزخ سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت نے پوچھا ام سلیم یا ام ایمن یا ام مبشر نے، یارسول اللہ اگر دو بچے بھیجے ہوں۔ اس عورت نے دو کا لفظ دو بار کہا۔ آپ نے فرمایا اور دو اور دو اور دو بھی۔

بَابٌ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُوْنَ وَهُمْ اَهْلُ الْعِلْمِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہو کر لڑتا رہے گا۔

امام بخاری نے کہا اس گروہ سے دین کے عالموں کا گروہ مراد ہے[2]۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ۔

ہم سے عبیداللہ بن موسٰے نے بیان کیا۔ انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ برابر غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آن پہنچے۔ وہ اس وقت تک غالب ہی رہیں گے[3]۔

---

[1] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کرمانی نے کہا اس قول سے کہ وہ اسکے لیے دوزخ سے آڑ ہونگے کیونکہ یہ امر بغیر خدا کے تبلائے قیاس اور رائے سے معلوم نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [2] یہ دوسری حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت بدترین خلق اللہ پر قائم ہوگی۔ کیونکہ یہ بدترین لوگ ایک مقام میں ہوں گے اور وہ گروہ دوسرے مقام میں ہوگا (بقیہ صفحہ آئندہ) [3] علی بن مدینی نے کہا جو امام بخاری کے استاد ہیں۔ اہل حدیث کا گروہ مراد ہے ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيٰنَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّيُعْطِي اللّٰهُ وَلَنْ يَّزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْحَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو حمید نے خبر دی کہا میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ خطبہ میں کہہ رہے تھے۔ میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور میں تو بانٹنے والا ہوں دینے والا اللہ ہے اور اس امت کا کام قیامت تک برابر بنا رہے گا یا یوں فرمایا جب تک اللہ کا حکم آجائے[1]۔

بَابٌ ۱۰۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انعام میں) یوں فرمانا یا تمہارے کئی فرقے کر دے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے جب یہ آیت (سورۂ انعام کی) اتری۔ قل ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تیرے مبارک منہ کی پناہ۔ او من تحت ارجلکم یا اللہ تیرے مبارک منہ کی پناہ۔ پھر جب یہ آیت اتری او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض تو آپ نے فرمایا یہ دونوں باتیں سہل ہیں[2]۔

بَابٌ ۱۰۶ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَّعْلُومًا

باب ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) یا اس حدیث میں امر اللہ سے یہ مراد ہے، یہاں تک کہ قیامت قریب آن پہنچے تو قیامت سے کچھ پہلے یہ فرقہ والے مر جائیں گے اور برے برے لوگ رہ جائیں گے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب ایک ہوا چلے گی جس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] معلوم ہوا اسلام کا دین قیامت تک قائم رہے گا اور رپادری جو بکتے پھرتے ہیں کہ اب اسلام چند صدیوں کا اور مہمان ہے یہ ان کی بے وقوفی ہے۔ محال است کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے اوشاں گیرند ۱۲ منہ [2] یہ حدیث تفسیر سورۂ انعام میں گذر چکی ہے۔ من فوقکم سے پتھروں یا بارش کا عذاب مراد ہے۔ من تحت ارجلکم سے زلزلہ اور دھنسنا مراد ہے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ۔

تشبیہ دینا جس کا حکم اللہ نے بیان کر دیا ہے۔ تاکہ پوچھنے والا سمجھ جائے[1]

۹۸۱- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَ إِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک گنوار (ضمضم بن قتادہ یا فزارہ بن ذبیان) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جورو ایک کالا بچہ جنی ہے۔ جس کو میں اپنا نہیں سمجھتا (یعنی دل میں گو زبان سے اس نے انکار نہیں کیا)، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ تیرے پاس اونٹ ہیں، بولا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ کہنے لگا سرخ ہیں۔ آپ نے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے کہنے لگا ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ پھر یہ خاکی رنگ کہاں سے آیا۔ (جب ماں باپ دونوں سرخ رنگ تھے) کہنے لگا کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا شاید تیرے بچہ کا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا بہر حال آپ نے اس کو یہ اجازت نہ دی کہ اس بچہ کی نسبت یوں کہے۔ میرا بچہ نہیں ہے۔

۹۸۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

[1] اسی کو قیاس کہتے ہیں۔ باب کی دونوں حدیثوں سے قیاس کا جواز نکلتا ہے۔ لیکن ابن مسعودؓ نے صحابہ میں سے اور عامر شعبی اور ابن سیرین نے فقہا میں سے قیاس کا انکار کیا ہے۔ باقی تمام فقہاء نے قیاس کے جواز پر اتفاق کیا ہے۔ جب اس کی ضرورت ہو۔ اور جمہور صحابہ اور تابعین سے قیاس منقول ہے۔ اور اوپر جو امام بخاری نے رائے اور قیاس کی مذمت بیان کی ہے۔ اس سے مراد وہی قیاس اور رائے ہے جو فاسد ہو۔ لیکن قیاس صحیح شرائط کے ساتھ وہ بھی جب حدیث اور قرآن میں وہ مسئلہ صراحت کے ساتھ نہ ملے اکثر علماء نے جائز رکھا ہے اور بغیر اس کے کام چلنا دشوار ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا الَّذِيْ لَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

انہوں نے ابن عباسؓ سے ایک عورت (سنان بن سلمہ جہنی کی جورو۔ یا اس کی پھوپھی) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی۔ میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی۔ لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مرگئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر بھلا بتلا تو سہی اگر تیری ماں پر کچھ قرض ہو تو ادا کرے گی۔ اس نے کہا بیشک ادا کروں گی۔ آپ نے فرمایا تو پھر اللہ کا بھی قرض ادا کر۔ اس کا قرض ادا کرنا تو اور زیادہ ضروری ہے۔

بَابُ ۳۰۵۔ مَا جَاءَ فِيْ اجْتِهَادِ الْقُضَاةِ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِقَوْلِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِيْنَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهٖ وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ اَهْلَ الْعِلْمِ۔

باب قاضیوں کو کوشش کر کے اللہ کی کتاب کے موافق حکم دینا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اللہ کے اتارے موافق حکم نہ کریں۔ وہی لوگ ظالم ہیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم والے کی تعریف کی جو علم کے موافق حکم دیتا ہے۔ اور لوگوں کو سکھلاتا ہے (یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے۔ اس باب میں بھی آتی ہے) اور اپنی طرف سے کوئی بات نہیں بناتا اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ خلیفوں نے اہل علم سے مشورہ لیا ہے، ان سے مسئلہ پوچھا ہے۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَاٰخَرُ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ

ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے۔ انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر نہ ہونا چاہیے۔ ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ نے روپیہ پیسہ دیا ہے، اچھے کاموں میں اس کے ہاتھ سے خرچ کراتا ہے۔ دوسرے

يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

۶۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ هِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ

وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت[1] دیا ہے وہ اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے اس کی تعلیم کرتا ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے یہ پوچھا کوئی کسی پیٹ والی عورت کے پیٹ پر مارے اس کا بچہ گر پڑے تو اس باب میں کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے۔ میں نے کہا، ہاں میں نے سنی ہے۔ انہوں نے کہا بیان کرو۔ میں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ اس میں ایک بردہ دینا لازم ہوتا ہے، غلام ہو یا لونڈی۔ حضرت عمر رضہ نے کہا خبردار تو چھوٹ نہیں سکتا جب تک اس حدیث پہ دوسرا گواہ کوئی نہ لائے۔ یہ سن کر میں نکلا، میں نے محمد بن مسلمہ صحابی کو پایا۔ میں ان کو لے کر آیا۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔ آپ فرماتے تھے اس میں ایک بردہ لازم ہوگا۔ غلام ہو یا لونڈی۔[2] ہشام بن عروہ کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی الزناد نے بھی اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے، انہوں نے مغیرہ سے

[1] یعنے دین کا علم قرآن حدیث کا ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب اس سے نکلا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ وقت تھے۔ مگر انہوں نے دوسرے صحابہ سے یہ مسئلہ پوچھا اب یہ اعتراض نہ ہوگا۔ کہ حضرت عمر رضہ نے جو صرف مغیرہ کا بیان قبول نہ کیا تو خبر واحد کیونکر حجت ہوگی۔ حالانکہ وہ حجت ہے جیسے اوپر گذر چکا۔ کیوں کہ حضرت عمرؓ نے مزید احتیاط اور مضبوطی کے لیے دوسری گواہی طلب کی۔ نہ اس لیے کہ خبر واحد ان کے پاس حجت نہ تھی۔ کیوں کہ محمد بن مسلمہ کی شہادت کے بعد بھی یہ خبر واحد نہ رہی ۱۲ منہ

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعیٰ فیہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

الْمُغِيْرَةِ۔

بَابٌ ۵۰۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِيْ بِأَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولٰئِكَ۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔

بَابٌ ۴۹۹ إِثْمِ مَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ

روایت کیا (اس کو محاملی نے وصل کیا)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تم لوگ (یعنی مسلمان بھی) اگلے لوگوں کی چال پر چلو گے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت بھی اگلی امت کی چال پر نہ چلے گی۔ بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگلی امتوں سے کون لوگ مراد ہیں پارسی اور نصرانی آپ نے فرمایا پھر اور کون[1]۔

ہم سے محمد بن عبدالعزیز رملی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو عمر صنعانی نے (جو یمن کے رہنے والے تھے) انہوں نے زید بن اسلم سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ تم اگلے لوگوں کی چالوں پر چلو گے بالشت بالشت ہاتھ ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوڑ پھوڑ کی سوراخ میں گھسیں گے تو تم بھی گھس جاؤ گے ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگلے لوگوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر کون[2]۔

باب جو شخص گمراہ کی طرف بلائے اس کا گناہ

[1] جب مسلمانوں کی سلطنت ہوئی پہلے انہوں نے ایرانیوں کی چال ڈھال وضع قطع اختیار کی۔ پھر بعد کے زمانہ میں مغلیہ سلاطین کی سلطنت ۱۲ تک رہی تو انہیں کی سب باتیں جاری ہوئیں یہاں تک کہ سن الٰہی جاری ہو گیا۔ اس کے بعد انگریزوں کی حکومت ہوئی اب اکثر مسلمان ان کی مشابہت کر رہے ہیں کھانے پینے لباس معاشرت نشست برخاست سب رسموں میں انہی کی پیروی کر رہے ہیں ۱۲ منہ [2] گوڑ پھوڑ کے بل میں گھسنے کا مطلب یہ ہے کہ انہی کی سی چال ڈھال اختیار کر دگے اچھی ہو یا بری ہر حال میں ان کی چال چلنا پسند کرو گے۔ ہمارے زمانے میں بعینہٖ یہی حال ہے مسلمانوں سے قوت اجتہادی اور اختراعی کا مادہ بالکل سلب ہو گیا ہے۔ بس جیسے انگریزوں کو کرتے دیکھا وہی کام خود بھی کرنے لگتے ہیں۔ کچھ سوچتے ہی نہیں کہ آیا یہ کام ہمارے ملک اور ہماری آب و ہوا کے لحاظ سے مناسب اور قرین عقل بھی ہے یا نہیں۔ اللہ رحم کرے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ الْآيَةَ۔

اسی طرح جو شخص بری رسم قائم کرے[1] اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اُن لوگوں کا بھی بوجھ اُٹھائیں گے جن کو بے علمی کی وجہ سے گمراہ کرتے ہیں۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی آدمی ظلم سے ناحق مارا جاتا ہے اس کے گناہ کا ایک حصہ آدمؑ کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ڈالا جاتا ہے (جس نے ہابیل اپنے بھائی کو ناحق مار ڈالا تھا) کبھی سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں یوں کہا اس کے خون کے گناہ کا ایک حصہ۔ کیوں کہ (روئے زمین پر) ناحق خون کی بنا (رسم) اسی نے قائم کی[2]

تَمَّ الْجُزْءُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّلَاثُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

اللہ کے فضل وکرم سے انتیسواں پارہ تمام ہُوا۔ اب تیسواں پارہ خدا چاہے تو شروع ہوگا۔

منور حسین خوشنویس محلہ بہاول پورہ
حافظ آباد

---

[1] اس باب میں صریح حدیثیں وارد ہیں۔ مگر امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے سے شاید ان کو نہ لا سکے۔ امام مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نکالا۔ آں حضرت نے فرمایا جو شخص گمراہی کی طرف بلائے گا اس پر اس کا گناہ اور ان لوگوں کا جو اس پر عمل کرتے رہیں گے پڑتا رہے گا عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔ اور امام مسلم نے جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت کیا جو شخص اسلام میں بری رسم قائم کرے اس پر اس کا بوجھ اور عمل کرنے والوں کا بوجھ پڑتا رہے گا عمل کرنے والوں کا بوجھ کچھ کم نہ ہوگا ۱۲ منہ

[2] بدعت نکالنے والے کو اس حدیث سے ڈرنا چاہیے۔ اس کو ہلکا نہ سمجھے قیامت تک اس کم بخت پر بوجھ پڑتا رہے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

تیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۵۰۷ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالموں کے اتفاق کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے اس کی ترغیب دی ہے۔ اور مکہ اور مدینہ کے عالموں کے اجماع کا بیان[1] اور مدینہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین انصار کے متبرک مقامات ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز گاہ اور منبر اور قبر کا بیان۔

۹۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک گنوار (قیس بن ابی حازم یا قیس بن حازم یا اور کوئی) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ میں اس کو تپ آنے لگا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجیے۔ آپ نے انکار کیا

---

[1] اکثر علما کا یہ قول ہے۔ کہ اجماع جب معتبر ہوتا ہے کہ تمام جہان کے مجتہدین اسلام اس مسئلہ پر اتفاق کریں۔ ایک کا بھی اختلاف نہ ہو، اور امام مالکؒ نے اہل مدینہ کا اجماع بھی حجت رکھا ہے۔ امام بخاری کے کلام سے یہ نکلتا ہے۔ کہ اہل مکہ اور اہل مدینہ دونوں کا اجماع بھی حجت ہے۔ مگر حافظ نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اہل مدینہ اور اہل مکہ کا اجماع حجت ہے۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ اختلاف کے وقت اس جانب کو ترجیح ہو گی۔ جس پر اہل مکہ اور مدینہ اتفاق کریں۔ بعضے لوگوں نے اہل بیت اور خلفائے اربعہ کا اتفاق۔ بعضوں نے ائمہ اربعہ کا اتفاق اجماع سمجھا ہے۔ مگر جمہور کا وہی قول ہے۔ کہ ایسے اتفاقات اجماع نہیں ہو سکتے۔ جب تک تمام جہان کے مجتہدین اسلام اتفاق نہ کریں۔ امام شوکانی نے کہا۔ اجماع کا دعوے ایک ایسا دعوے ہے۔ کہ طالب حق کو اس سے خوف نہ کرنا چاہیے میں کہتا ہوں اس وقت حرمین شریفین میں بہت سے بدعات اور امور خلاف شرع جاری ہیں۔ اس لیے اہل حرمین کا اجماع کوئی حجت نہیں ہے۔ اور ہمیشہ طالب حق کو دلیل کی پیروی کرنا چاہیئے۔ اور جس قول کی دلیل قوی ہو اس کو اختیار کرنا چاہیے۔ گو اس کے قائل قلیل ہوں۔ البتہ مسائل جن پر تمام جہان کے علماء نے شرقاً اور غرباً اتفاق کیا ہے۔ ایک مجتہد یا عالم سے بھی اس میں اختلاف منقول نہیں ہے۔ ایسے مسائل میں بے شک اجماع کا خلاف کرنا جائز نہیں ۱۲ منہ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِی بَیْعَتِی فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِی بَیْعَتِی فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَیَنْصَعُ طِیْبُہَا۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ کُنْتُ اُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا کَانَ اٰخِرَ حَجَّۃٍ حَجَّھَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِمِنًی لَوْ شَھِدْتَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتَاہُ رَجُلٌ قَالَ اِنَّ فُلَانًا یَقُوْلُ لَوْ مَاتَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ لَبَایَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ الْعَشِیَّۃَ فَاُحَذِّرُ ھٰؤُلَاءِ الرَّھْطَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّغْصِبُوْھُمْ قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ الْمَوْسِمَ یَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ یَغْلِبُوْنَ عَلٰی مَجْلِسِکَ فَاَخَافُ اَنْ لَّا یُنْزِلُوْھَا عَلٰی وَجْھِھَا فَیُطِیْرُ بِھَا کُلُّ مُطِیْرٍ فَاَمْھِلْ حَتّٰی تَقْدَمَ

پھر آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے انکار کیا۔ پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے انکار کیا۔ آخر وہ مدینہ سے نکل کر (اپنے جنگل کو) چل دیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح میل کچیل کو چھانٹ ڈالتا ہے۔ اور کھرے پاکیزہ مال کو رکھ لیتا ہے[1]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں عبدالرحمٰن بن عوف کو قرآن پڑھایا کرتا جب حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) آخری حج کیا۔ تو عبدالرحمٰن بن عوف منیٰ میں مجھ سے کہنے لگے۔ ابن عباسؓ کاش تم (آج کے دن) امیرالمومنین کے پاس ہوتے۔ ہوا یہ کہ ایک شخص (نام نامعلوم) ان کے پاس آیا۔ کہنے لگا۔ فلاں شخص (نام نامعلوم) کہتا ہے۔ اگر عمر جائیں تو ہم فلاں شخص[2] سے بیعت کر لیں گے۔ یہ سن کر امیرالمومنین نے کہا۔ میں آج سہ پہر کو کھڑے ہو کر خطبہ سناؤں گا۔ اور ان لوگوں کو ڈراؤں گا جو (عام مسلمانوں کا حق) غصب کرنا چاہتے ہیں[3]۔ میں نے کہا۔ نہیں امیرالمومنین ایسا نہ کرو۔ (یہاں پر یہ خطبہ نہ سناؤ) کیونکہ یہ حج کا موسم ہے یہاں ہر قسم کے (شریف) رذیل لوگ جمع ہیں۔ یہ سب کثرت سے آپ کی مجلس میں اکٹھا ہو جاویں گے۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ کی کلام کا مطلب یہ سمجھ کر کچھ اور نہ معنے کر لیں۔ اور منہ در منہ

[1] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ جب مدینہ سب شہروں سے افضل ہوا تو وہاں کے علماء کا اجماع ضرور معتبر ہوگا۔ کیوں کر مدینہ میں برے اور بدکار لوگ ٹھہر ہی نہیں سکتے۔ وہاں کے علماء سب اچھے اور نیک اور صالح ہی ہوں گے۔ میں کہتا ہوں یہ حکم خاص تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات سے ورنہ بعد آپ کی وفات کے بہت سے اجلائے صحابہ مدینہ سے نکل گئے۔ اور دوسرے ملکوں میں جا کر مرے۔ جیسے علیؓ اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ اور ابوذر اور عمار اور حذیفہ اور عبادہ بن صامت وغیرہمؓ ۱۲ منہ [2] طلحہ بن عبیدہ یا حضرت علیؓ ۱۲ منہ [3] یا اپنی حیثیت سے زیادہ باتیں بناتے ہیں چھوٹا منہ بڑی بات۔ حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے۔ کہ خلافت میں رائے دینے کا حق تمام مسلمانوں کو ہے۔ پس جس پر اکثر لوگ اتفاق کریں اس سے بیعت کرنا چاہیے یہ کیا بات ہے کہ ہم فلانے سے بیعت کر لیں گے فلانے سے بیعت کر لیو گے ایک تم ہی تھوڑے سے ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنَزِّلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ۔

اس کو اڑاتے پھریں آپ ٹھہر جائیے جب مدینہ میں پہنچئے جو ہجرت اور سنت نبوی کا مقام ہے وہاں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اور انصار خالص ایسے ہی لوگ ملیں گے جو آپ کا کلام یاد رکھیں گے اور اس کا مطلب بھی ٹھیک بیان کریں گے (وہاں فراغت سے خطبہ سنائیے) امیر المومنین نے کہا خیر خدا کی قسم میں مدینہ پہنچ کر جو پہلا خطبہ جو کھڑے ہو کر سناؤں گا۔ اس میں اس کا بیان کروں گا۔ ابن عباس کہتے ہیں پھر ہم مدینہ پہنچے (حضرت عمرؓ جمعہ کے دن دوپہر ڈھلی برآمد ہوئے اور خطبہ سنایا) انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اور آپ پر قرآن بھیجا۔ اس قرآن میں رجم کی آیت بھی تھی (اخیر حدیث کتاب الحدود میں مفصل طور سے گزر چکا ہے)[1]

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي جُنُونٌ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرینؒ انہوں نے کہا ہم ابو ہریرہؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ وہ کتان کے دو کپڑے گیرو سے رنگے ہوئے پہنے تھے۔ اتنے میں انہوں نے انہیں کپڑوں میں ناک سنکی اور کہنے لگے واہ واہ ابو ہریرہؓ کو دیکھو کتان کے کپڑوں میں ناک سنکتا ہے (اب ایسا مالدار ہو گیا) اور میں نے (ایک زمانہ میں خود اپنے تئیں دیکھا ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان (جہاں پر اب قبر شریف ہے) بے ہوش پڑا رہتا تھا کبھی کوئی آنے والا آتا تو اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا میں دیوانہ ہوں (جیب تو رستے میں اس طرح چوپٹ پڑا ہوں) حالانکہ میں دیوانہ نہ تھا۔ بھوک کے مارے میرا یہ حال ہو جاتا۔[2]

[1] اس روایت کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں مدینہ کی فضیلت مذکور ہے کہ وہ دار السنت ہے یعنی حدیث شریف کا گھر ہے تو وہاں کے علماء کا اجتماع بہ نسبت اور شہر والوں کے اجماع کے زیادہ معتبر ہوگا۔ حافظ نے کہا صحابہ کا اجماع حجت ہے یا نہیں اس میں بھی اختلاف ہے ۱۲ منہ

[2] بے ہوش رہنے میں گر جانا تن بدن کا کچھ خیال نہ رہنا ابو ہریرہ کا مطلب یہ ہے کہ یا تو ایسے افلاس اور تنگی میں گرفتار تھے کہ کھانے کو روٹی کا ایک ٹکڑا نہ ملتا یا اب ایسے مالدار ہیں کہ کتان کے کپڑے میں جو بہت قیمتی ہوتے ہیں ناک سنکتے ہیں اس حدیث کا تعلق ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۹۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ سے پوچھا کیا تم عید کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے انہوں نے کہا ہاں اور میں اس وقت کم سن تھا۔ اگر آنحضرتؐ سے مجھ کو اتنا نزدیک کا رشتہ نہ ہوتا۔ اور میں کم سن نہ ہوتا تو آپ کے ساتھ کبھی نہیں رہ سکتا[1]۔ آنحضرتؐ گھر سے نکل کر، اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے قریب ہے وہاں عید کی نماز پڑھائی اس کے بعد خطبہ سنایا۔ ابن عباسؓ نے عید کی نماز میں اذان اور اقامت کا بیان نہیں کیا خیر خطبہ کے بعد آپ نے (عورتوں کو) نصیحت کی ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا۔ عورتیں اپنے کان اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں آپ نے بلال کو حکم دیا۔ وہ عورتوں کے پاس آئے[2]۔ اس کے بعد بلال لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے[3]۔

۹۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبا کی مسجد میں (جو مدینہ سے دو میل پر ہے پیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح آیا کرتے۔

۹۹۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) عبداللہ بن زبیر کو یہ وصیت کی مجھ کو میری سوکنوں کے ساتھ (بقیع میں) گاڑ دینا اور حجرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گاڑنا میں نہیں چاہتی کہ آپ کی دوسری بی بیوں سے زیادہ لوگ میری تعریف کریں[4]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا بیان ہے اور قبر شریف کا ۱۲ منہ (صفحہ ہذا) [1] کیونکہ آپ عورتوں کو بھی وعظ سنانے گئے تھے ۱۲ منہ [2] عورتوں نے خیرات کا زیور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔ ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں آنحضرتؐ کا کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تشریف لے جانا وہاں عید کی نماز پڑھنا مذکور ہے ۱۲ منہ [4] کہیں وہ بقیع میں دفن ہیں۔ یہ خاص آنحضرتؐ کے پاس تو ان کا درجہ بہت بڑا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ إِي وَاللَّهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا۔

اور اسی سند سے، ہشام سے مروی ہے انہوں نے اپنے والد سے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس (جب وہ زخمی ہوئے تھے) کسی کو بھیجا اور اپنے دونوں ساتھیوں[1] کے پاس گڑنے کی اجازت چاہی انہوں نے کہا بیشک خدا کی قسم میں اجازت دیتی ہوں عروہ کہتے ہیں دوسرے صحابہ جب حضرت عائشہؓ سے اس کی اجازت مانگتے تو وہ کہتیں نہیں خدا کی قسم میں ان کے ساتھ کسی اور کو نہیں گڑنے دوں گی[2]

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ

ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہ ابن شہاب نے کہا۔ مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر آپ (عصر کی نماز پڑھ کر) ان گاؤں میں جاتے جو مدینہ کی بلندی پر واقع ہیں۔ وہاں پہنچ جاتے اور سورج بلند رہتا[3] لیث نے بھی اس حدیث کو یونس سے روایت کیا[4] اس میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ گاؤں مدینہ سے تین یا چار میل پر واقع ہیں۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قاسم بن مالک نے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صاع ایسا تھا جیسا تمہارے وقت کا ایک مد اور تہائی مد پھر صاع کا مقدار بڑھ گیا[5]۔ امام بخاری نے کہا قاسم بن مالک نے جعید بن عبدالرحمٰن سے سنا ہے

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا۔ انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق ابن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن

---

[1] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ ۱۲ منہ [2] حضرت عائشہؓ نے براہ تواضع یہ نہیں منظور کیا۔ کہ دوسری بی بیوں سے بڑھ چڑھ کر رہیں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہوں کہتے ہیں اب حجرہ شریفہ میں صرف ایک قبر کی جگہ اور باقی ہے وہاں حضرت عیسٰی علیہ السلام دفن ہونگے طبرانی نے ایسا ہی روایت کیا ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب سے مطابقت اس طرح ہے کہ مدینہ کے بلند گاؤں جن کو عوالی کہتے ہیں۔ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے ہیں وہ متبرک مقامات میں سے ہیں ۱۲ منہ [4] انہوں نے زہری سے اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یعنی عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں وہ چار مد کا ہو گیا۔ ایک رطل عراقی کا ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ [6] اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ یاد حجر دیکھ (باقی بر صفحہ آیندہ)

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔

مالک رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو دعا دی فرمایا یا اللہ ان کے ماپ میں برکت دے ان کے صاع اور مدمیں برکت دے۔

٩٩٧ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ زَنَيَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِّنْ حَيْثُ تُوْضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابوضمرہ (انس بن عیاض نے) کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد (نام نامعلوم) اور ایک عورت (بسرہ) کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ وہ دونوں مسجد کے قریب اس مقام پر سنگسار کئے گئے جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں۔[1]

٩٩٨ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهٗ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُحُدٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (سفر سے لوٹتے وقت) احد پہاڑ دکھلائی دیا۔ آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے۔ ہم اس کو چاہتے ہیں۔ یا اللہ ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ میں مدینہ کو دونوں پتھریلے کناروں کے بیچ میں حرم بناتا ہوں۔ انس بن مالک کے ساتھ اس حدیث کو سہل بن سعد صحابی نے بھی آنحضرت سے روایت کیا مگر اس میں صرف احد پہاڑ کا ذکر ہے۔ یہ دعا مذکور نہیں یہ روایت اوپر معلقاً گزر چکی ہے)

٩٩٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّهٗ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِيْ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابوغسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا مسجد کے قبلے کی دیوار اور منبر کے

بقیہ صفحہ سابقہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں صاع کی مقدار بڑھ گئی لیکن احکام شرعیہ میں جیسے صدقہ فطر وغیرہ ہے اسی صاع کا اعتبار رہا جو اہل مدینہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ۱۲ منہ (صفحہ ہذا) [1] باب کی مطابقت اس طرح سے کہ مسجد کے قریب یہ مقام متبرک ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہیں کھڑے ہو کر آخر جنازے کی نماز پڑھاتے ہوں گے۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ

بیچ میں اتنا فاصلہ تھا کہ اس میں سے بکری نکل جائے [۱]

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرے (یا قبر) اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے [۲] اور منبر میرا (قیامت کے دن) حوض کوثر پر رکھا جائے گا [۳]

۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتِ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا وَأَمَدُهَا إِلَى الْحَفْيَاءِ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی۔ اب جو گھوڑے شرط کے لیے تیار کیے گئے تھے۔ ان کی دوڑ حفیا سے ثنیۃ الوداع تک رکھی (دونوں مقاموں کے نام ہیں) اور جو شرط کے لیے تیار نہیں کیے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک رکھی (بنی زریق انصار کا ایک قبیلہ ہے) اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے شرط کے گھوڑے دوڑائے تھے۔

۱۰۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی اور عبداللہ بن ادریس اور یحیٰی بن عبدالملک بن حمید بن ابی غنیہ نے انہوں نے ابوحیان (یحیٰی بن سعید) سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا [۴]

---

[۱] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی یہ منبر جو دنیا میں ہے۔ یا آخرت کا ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث مختصر ہے اوپر کتاب الاشربہ میں تفصیل گزر چکی ہے کہ حضرت عمرؓ نے منبر پر فرمایا شراب وہ ہے جو عقل کو چھپا لے۔ ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھتے سنا

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (نہانے کے لیے) یہ لگن رکھی جاتی تھی۔ ہم دونوں اس میں سے پانی لیتے جاتے (اور نہاتے)

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عباد نے کہا ہم سے عاصم احول نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار میں میرے گھر میں بھائی چارہ کرایا مدینہ میں اور آپ ایک مہینہ تک (رکوع کے بعد نمازوں میں) قنوت پڑھتے رہے بنی سلیم کے چند قبیلوں پر بد دعا کرتے تھے[1]

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ

مجھ سے ابوکریب نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے کہا میں مدینہ میں آیا۔ تو عبداللہ بن سلام مجھ سے ملے کہنے لگے میرے ساتھ گھر کو چلو میں تم کو اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا ہے۔ اور تم اس جگہ نماز بھی پڑھنا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بھی پڑھی تھی۔ یہ سن کر میں ان کے ساتھ گیا۔ انہوں نے مجھ کو ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں۔ اور ان کی نماز کی جگہ میں نے نماز پڑھی۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا۔ کہا ہم علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت

[1] جنہوں نے قاریوں کو دغا سے مار ڈالا تھا۔ یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ وَقَالَ هٰرُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ رات کو ایک فرشتہ پروردگار کے پاس سے میرے پاس آیا۔ اس وقت میں عقیق میں تھا۔ اس نے کہا اس برکت والے میدان میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ اور حج (دونوں کی نیت کرتا ہوں)[1]۔ اور ہارون بن اسمٰعیل نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی (اس میں یوں ہے کہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا)[2]

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کا میقات قرن اور شام والوں کا جحفہ اور مدینہ والوں کا ذوالحلیفہ مقرر کیا ابن عمرؓ کہتے تھے یہ تینوں تو میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے اور دوسرے شخص کے ذریعے سے مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کا میقات یلملم مقرر کیا پھر عراق والوں کا ذکر آیا[3]۔ انہوں نے کہا عراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہاں فتح ہوا تھا۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ

ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ذوالحلیفہ میں آخیر رات میں اترے ہوئے تھے۔ وہاں خواب میں آپ سے کہا گیا تم برکت والے میدان میں ہو[4]۔

[1] عقیق ایک میدان ہے مدینہ کے باہر یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے کہ آپ ہجرت کے نویں سال حج کے لیے چلے جب اس میدان میں پہنچے جس کا نام عقیق تھا۔ تو یہ حدیث فرمائی ۱۲ منہ [2] اس کو عبد بن حمید نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی کسی نے عبداللہ سے پوچھا عراق والے کہاں سے احرام باندھیں ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا امام بخاری نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں اس سے مدینہ کی فضیلت بیان کی اور اس کی فضیلت میں شک کیا ہے وہاں وحی اترتی رہی۔ وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے اور منبر ہے جو بہشت کی ایک کیاری ہے کلام اس میں ہے کہ مدینہ کے عالم کیا دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہیں تو اگر یہ مقصود ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب تک صحابہ مدینہ میں جمع تھے تو یہ مسلم ہے اگر یہ مراد ہو کہ ہر زمانہ میں تو اس میں نزاع ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ مدینہ کے عالم ہر زمانہ میں دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہوں (باقی صفحہ...)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۵۰۷۔ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ الْفَجْرِ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔

باب ۵۰۸۔ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اَلَا تُصَلُّوْنَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ آل عمران میں فرمایا اے پیغمبر تجھ کو اس کام میں کوئی دخل نہیں۔ آخیر آیت تک۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فجر کی نماز میں آخیر رکعت میں رکوع سے سر اٹھا کر یوں فرمایا اللھم ربنا ولک الحمد یا اللہ فلانے کافر پر لعنت کر فلانے کافر پر لعنت کر اس وقت یہ آیت اتری لیس لک من الامر شیئ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ کہف میں) یہ فرمانا آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے (اور سورۂ عنکبوت میں) یوں فرمانا کتاب والوں یہود اور نصاریٰ سے جھگڑا نہ کرو۔ مگر اچھی طرح سے[1]۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عتاب بن بشیر نے خبر دی انہوں نے اسحٰق بن راشد سے کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام نے ان کو انکے والد ماجد امام حسین علیہ السلام نے انہوں نے کہا حضرت علی کہتے تھے ایک رات ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو میرے اور حضرت فاطمہ الزہرا اپنی صاحبزادی علیہا السلام کے پاس تشریف لائے فرمایا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے (کیا ساری رات سویا ہی کرو گے) حضرت علی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہماری جانیں سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جب چاہے گا تو ہم کو جگا دیگا ہم نماز پڑھینگے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس لیے کہ آئمہ مجتہدین کے زمانے کے بعد پھر مدینہ میں ایک بھی عالم ایسا نہیں ہوا۔ جو دوسرے ملکوں کے کسی عالم سے بھی زیادہ علم رکھتا ہو چہ جائیکہ دوسرے ملکوں کے سب عالموں سے بڑھ کر ہو۔ بلکہ مدینہ میں ایسے ایسے بدعتی اور بدطینت لوگ جا کر رہے جن کی بدنیتی اور بدطینتی میں کوئی کلام نہیں ہو سکتی انتہیٰ مختصراً ۱۲ منہ صفحہ ہذا)

[1] یعنی نرمی کے ساتھ اللہ کے پیغمبروں اور اس کی کتابوں کا ادب رکھ کر ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَهٗ ذٰلِكَ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیْهِ شَیْئًا ثُمَّ سَمِعَهٗ وَهُوَ مُدْبِرٌ یَضْرِبُ فَخِذَهٗ وَهُوَ یَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ۞ مَا اَتَاكَ لَیْلًا فَهُوَ طَارِقٌ وَیُقَالُ الطَّارِقُ النَّجْمُ وَالثَّاقِبُ الْمُضِیْءُ یُقَالُ اَثْقِبْ نَارَكَ لِلْمُوْقِدِ

۱۰۱۲ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِیْدُ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِیْدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ

جونہی میں نے یہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھ موڑ کر چلے اور کچھ جواب نہ دیا۔ اب پیٹھ موڑ کر جب جا رہے تھے۔ تو میں نے سنا آپ اپنی ران پر ہاتھ مارتے اور کہتے جاتے تھے۔ آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے[۵]۔ امام بخاری نے کہا رات کو جو شخص تیرے پاس آئے اس کو طارق کہیں گے اور قرآن میں جو والطارق کا لفظ آیا ہے۔ اس سے مراد ستارہ ہے ثاقب کا معنے چمکتا ہوا۔ عرب لوگ آگ سلگانے والے سے کہتے اثقب نارک یعنی آگ روشن کر۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد ابو سعید کیسان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک مرتبہ ہم مسجد نبوی میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں آنحضرتؐ گھر سے برآمد ہوئے فرمایا چلو یہودیوں کے پاس چلو ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ان کے مدرسے پر پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے ان کو آواز دی فرمایا یہودیو دیکھو مسلمان ہو جاؤ ہر آفت سے بچے رہو گے۔ وہ کہنے لگے ابوالقاسم تم نے (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا یہی مطلب تھا۔ (کہ تم اقرار کر لو کہ میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا) پھر آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ ہر آفت سے بچے رہو گے۔ وہ کہنے لگے ابوالقاسم تم نے (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا۔ آپ نے فرمایا میرا مطلب یہی تھا۔ پھر تیسری بار ان سے فرمایا۔ دیکھو مسلمان ہو جاؤ اس کے بعد فرمایا یہ سمجھ رکھو ساری دنیا اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تم کو اس ملک سے

۵ حضرت علی نے یہ جواب بطریق انکار کے نہیں دیا۔ مگر ان سے نیند کی حالت میں یہ کلام نکل گیا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے پر اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے تو اور زیادہ افضل ہوتا۔ اگرچہ حضرت علی نے جو کہا وہ بھی درست تھا۔ مگر کسی شخص کا جگانا اور بیدار کرنا بھی اللہ ہی کا جگانا اور بیدار کرنا ہے حضرت علی اس موقعہ پر یہ کہنا کہ جب اللہ ہم کو جگائے گا تو اٹھیں گے محض مجادلہ اور بیکار تھی اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے ہوئے تشریف لے گئے اور تہجد کی نماز کچھ فرض نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مجبور کرتے دوسرے ممکن ہے۔ کہ حضرت علی اس کے بعد اٹھے ہوں اور تہجد کی نماز پڑھی ہو ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

أُجْلِيكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ

باہر کرنے والا ہوں۔ اگر کسی شخص کو تم میں سے اس کی جائیداد کی قیمت ملتی ہو تو بیچ ڈالے ورنہ چھوڑ کر جاتا ہوگا۔

بَاب ۵۰۹ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا ہم نے تم کو اے مسلمانوں اس طرح بیچ کی ایک امت بنایا (یعنی معتدل اور سیدھی راہ پر چلنے والی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ جماعت کے ساتھ رہو جماعت سے مراد اس امت کے عالم لوگ ہیں۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح (ذکوان) نے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایسا ہوگا۔ فرشتے حضرت نوح پیغمبر کو لے کر آئیں گے۔ ان سے کہا جائے گا۔ کیا تم نے اللہ کا پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا۔ وہ کہیں گے جی ہاں پروردگار۔ ان کی امت سے پوچھا جائے گا تو وہ مکر جائے گی کہے گی (دنیا میں تو) ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر آیا ہی نہیں اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ سے پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں۔ وہ عرض کریں گے میرے گواہ حضرت محمدؐ اور ان کی امت کے لوگ ہیں پھر تم مسلمانوں کو فرشتے لے کر آئیں گے اور تم گواہی دو گے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ وکذلک جعلناکم امۃ وسطاً۔ وسطاً کا معنی عادل (میانہ رو) تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر تم پر گواہ بنےؐ اسحٰق بن منصور نے اس حدیث کو جعفر بن عون سے بھی روایت کیا انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو صالح سے

لہ حالانکہ مسلمانوں نے حضرت نوح کو دنیا میں نہیں دیکھا نہ ان کی امت والوں کو مگر یقین کے ساتھ گواہی دیں گے۔ کیونکہ جو بات اللہ اور رسول کے فرمانے سے اور تواتر کے ساتھ سنی جائے وہ مثل دیکھی ہوئی بات کے یقینی ہوتی ہے اور دنیا میں بھی ایسی گواہی لی جاتی ہے مثلاً ایک شخص کسی کا بیٹا ہو اور سب لوگوں میں مشہور ہو تو یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ وہ فلاں شخص کا بیٹا ہے حالانکہ اس کو پیدا ہوتے بوقت آنکھ سے نہیں دیکھا۔ اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ اجماع حجت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو امت عادلہ فرمایا اور یہ ممکن نہیں کہ ساری امت کا اجماع ناحق اور باطل پر ہو جائے ۱۲ منہ ؂

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

بَاب ۵۱۰ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ۔

بَاب ۵۱۱ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو

انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

باب اگر قاضی یا حاکم یا اور کوئی عہدیدار ایک مقدمہ میں کوشش کرکے رائے دے لیکن کم علمی کی وجہ سے وہ رائے حدیث کیخلاف نکلے تو منسوخ کردی جائے گی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے[۵]

ہم سے اسمٰعیل بن ادریس نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے بھائی (ابوبکر) سے انہوں نے سلیمان ابن بلال سے انہوں نے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ان سے ابوسعید خدریؓ اور ابوہریرہؓ دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے ایک شخص (سواد بن غزیہ) انصاری کو خیبر کا تحصیل دار بنایا۔ وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہی (عمدہ) ہوتی ہیں۔ اس نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ خدا کی قسم ہم اس کھجور کا ایک صاع دو صاع الم غلم کھجور دے کر خریدتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کھجور جب کھجور کے بدل بیچو تو برابر برابر یا یوں کرو الم غلم کھجور نقد داموں پر بیچ ڈالو پھر یہ کھجور اس کے بدل خرید کر لو اسی طرح ہر چیز کو جو تل کر بکتی ہے (اس کا حکم اپنی چیزوں کا سا ہے جو ناپ کر بکتی ہیں

باب اگر کوئی حاکم حق کی کوشش کرکے غلطی بھی کرے تب بھی اس کا ثواب۔

ہم سے عبداللہ بن یزید مقری مکی نے بیان کیا کہا ہم سے حیوۃ بن شریح نے کہا ہم سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے محمد ابراہیم بن حارث سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوقیس (عبدالرحمن بن ثابت) سے جو عمرو بن عاص کے غلام تھے

---

[۵] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

انہوں نے عمرو بن عاص سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب حاکم اجتہاد کرکے (یعنی حق کی بات دریافت کرنے کی کوشش کرکے) کوئی حکم دے پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے۔ اور جب حاکم اجتہاد کرکے کوئی حکم دے اس میں براہ بشریت (غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ملے گا یزید بن عبداللہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم[1] سے بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایسی ہی حدیث روایت کی اور عبدالعزیز بن مطلب نے (جو مدینہ کا قاضی تھا) اس حدیث کو عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کیا[2] اس نے ابوسلمہ سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[3]

بَاب ٥١٢ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيْبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُوْرِ الْإِسْلَامِ

باب اس شخص کا رد جو یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام ہر ایک صحابی کو معلوم رہتے تھے۔ اس باب میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ بہت سے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے غائب رہتے تھے اور ان کو اسلام کی کئی باتوں کی خبر نہ ہوتی تھی[4]

[1] جو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا بیٹا تھا یہ بھی مدینہ کا قاضی تھا ۱۲ منہ [2] یعنی مرسلاً روایت کی اس کے والد نے موصولاً روایت کی تھی اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر مسئلہ میں حق ایک ہی امر ہوتا ہے لیکن مجتہد اگر غلطی کرے تو بھی اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔ بلکہ اس کو اجر اور ثواب ملے گا۔ یہ اس صورت میں ہے جب مجتہد جان بوجھ کر نص یا اجماع کا خلاف نہ کرے ورنہ گنہگار ہوگا۔ اور اس کی عدالت جاتی رہے گی۔ جیسے اوپر گزر چکا ہے اس حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ ہر قاضی مجتہد ہونا چاہیئے ورنہ اس کی قضا صحیح نہ ہوگی۔ اہلحدیث کا یہی قول ہے اور یہی راجح ہے اور حنفیہ نے مقلد قاضی کی بھی قضا جائز رکھی ہے اور یہ کہا ہے کہ مقلد کو اپنے امام کے حکم کے برخلاف حکم دینا جائز نہیں مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے ممکن ہے کہ آدمی کچھ مسائل میں مقلد ہو کچھ مسائل میں مجتہد ہو جس مسئلہ میں آدمی تمام دلائل کو اچھی طرح دیکھ لے اس میں وہ مجتہد ہو جاتا ہے اور جب اس مسئلہ میں مجتہد ہو گیا تو اب اس کو اس مسئلہ میں تقلید درست نہیں ہے بلکہ دلیل پر عمل کرنا چاہیے۔ یہی قول حق اور یہی صواب ہے اور جس نے اس کے خلاف کہا ہے کہ دلیل معلوم ہونے پر بھی اس کو خلاف اپنے امام کے قول پر جمے رہنا چاہیے اس کا قول نامعقول اور غلط ہے دلیل معلوم ہونے کے بعد دلیل کی پیروی کرنا ضرور ہے۔ اور تقلید جائز نہیں اور اللہ تعالیٰ نے جابجا قرآن مجید میں ایسے مقلدوں کی مذمت کی ہے جو دلیل معلوم ہو جانے پر تقلید پر جمے رہتے ہیں یہ صریح جہالت اور ناانصافی ہے اللہ تعالیٰ مقلدوں کو آنکھ اور عقل دے ۱۲ منہ [3] ... [4] تو بعضی بات اکابر صحابہ پر جیسے حضرت عمرؓ یا عبداللہ بن مسعود تھے پوشیدہ رہ جاتی جب دوسرے صحابہ سے سنتے تو فوراً اس پر عمل کرتے اور اپنی رائے سے رجوع کرتے صحابہ تابعین ائمہ دین سب کے زمانوں میں یہی ہوتا رہا کہ کچھ حدیثیں ان کو پہنچیں کچھ نہ پہنچیں کیونکہ اس زمانہ میں حدیث کی کتابیں جمع نہ تھیں اب حنفیہ کا یہ سمجھنا کہ امام ابوحنیفہ کو سب حدیثیں پہنچی (باقی صفحہ آیندہ)

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسٰى عَلٰى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ فَأْتِنِي عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ سے عطا بن ابی رباح نے بیان کیا، انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے کہا ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کے پاس جانے کی اجازت مانگی (لیکن اجازت نہ ملی) ابو موسیٰؓ یہ سمجھ کر کہ حضرت عمرؓ کسی کام میں مشغول ہیں لوٹ کر چل دیئے تھوڑی دیر (حضرت عمرؓ نے (لوگوں سے) کہا ابھی ابو موسیٰؓ کی آواز آئی تھی نا ان کو اندر آنے کی اجازت دو (دیکھا تو وہ چل دیئے ہیں) آخر ان کو بلا کر لائے جب آئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا (یعنی لوٹ کر کیوں چلے گئے تم کو انتظار کرنا چاہیے تھا) انہوں نے کہا ہم کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) یہی حکم ملا ہے[1] حضرت عمرؓ نے کہا تم اس بات پر کسی اور کو گواہ لاؤ ورنہ میں تم کو سزا دوں گا[2]۔ ابو موسیٰ یہ سن کر انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے یہ قصہ بیان کیا اس وقت ابو سعید خدریؓ ان کے ساتھ کھڑے ہوئے انہوں نے بھی جا کر حضرت عمرؓ سے کہا بیشک (آنحضرت کی طرف سے) ہم کو ایسا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) تھیں بالکل خلاف عقل اور خلاف واقع ہے ایسا ہوتا تو خود امام ابوحنیفہ یہ کیوں فرماتے جہاں تم کو آنحضرتؐ کی حدیث مل جائے تو میرا قول چھوڑ دو۔ جب حضرت عمرؓ کو سب حدیثیں نہ پہنچیں ہوں تو امام ابوحنیفہ کی نسبت یہ خیال کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اور جب حضرت عمرؓ سے بعضے مسائل میں غلطی ہوئی ہے تو اور امام یا مجتہدین کس شمار قطار میں ہیں ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] کہ تین بار اجازت مانگو اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ ۱۲ منہ [2] حضرت عمرؓ نے مزید احتیاط کے لیے فرمایا تاکہ لوگ حدیث بیان کرنے میں احتیاط رکھیں۔ ابو موسیٰؓ اجلائے صحابہ میں تھے یہ نہیں کہ خبر واحد قبول کرنے کے لائق نہیں ہے خود حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف کی خبر واحد طاعون اور مجوس کے جزیے کے باب میں اور عمرو بن حزم کی خبر واحد دیت کے باب میں قبول کی ہے اس حدیث کے مطابق باب سے ظاہر ہے کہ اس حدیث کی خبر حضرت عمرؓ کو نہ تھی جب حدیث سن لی تو اپنی رائے سے رجوع کیا مسلمانوں دیکھو حضرت عمرؓ حدیث میں ایسی احتیاط برتتے تھے کہ ابو موسیٰؓ کے سے ثقہ صحابی کے نقل کرنے پر بھی انہوں نے اکتفا نہ کی اور ایک دوسرے صحابی کی شہادت چاہی پھر تمہارے سامنے ہر ایک بوالفضل ہرزہ گو جو حدیث بیان کر دے تم اس کے بیان پر بھروسہ نہ کیا کرو بلکہ جب کوئی حدیث بیان کرے اس سے پوچھو کہ یہ حدیث کس محدث نے باسناد روایت کی ہے اور اس کے راویوں کو رجال کتاب سے جانچو اور یہ بھی دیکھو کہ حدیث کے اماموں نے اس کو صحیح اور معتبر کہا ہے یا نہیں ہمارے زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیلی ہے کہ جاہل صوفی اور درویش اور واعظ عوام کو بہکانے کے لیے جھوٹ موٹ بیان کر دیتے ہیں حدیث میں یہ آیا ہے اور اس قصہ خوانی کو لوگ حدیث بیانی کہتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ بھی یاد رکھو کہ تصوف کی کتابوں میں یا اگلے درویشوں کے ملفوظات وغیرہ میں جو حدیثیں بلا سند ملیں ان پر ہرگز بھروسہ نہ کرنا چاہیئے جب تک حدیث کی کتابوں میں ان کی سند نہ ملے پھر سند مسلسل ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک موصول ہو راوی سب ثقہ اور معتبر ہوں۔ ۱۲ منہ ؎

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

١٠١٧- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الْاَعْرَجِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مِّسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَّبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ ثُمَّ يَقْبِضُهُ فَلَنْ يَّنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّيْ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

بَابُ ٥١٣ مَنْ رَاٰى تَرْكَ النَّكِيْرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُجَّةً

حکم ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں سنی مجھ پر پوشیدہ رہی بات یہ ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے کی وجہ سے میں (اس حدیث سے) غافل رہ گیا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ لوگوں سے کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں نقل کیں[١]۔ خیر اللہ تعالیٰ سے ایک روز ملنا ہے (اس روز جھوٹ سچ معلوم ہو جائے گا) بات یہ ہے کہ میں ایک فقیر محتاج آدمی تھا۔ اپنا پیٹ بھرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑتا اور دوسرے مہاجرین بازاروں اپنے اپنے دھندوں میں پھنسے رہتے۔ اور انصاری لوگ اپنی کھیتی باڑی کے کام میں لگے رہتے۔ ایک دن ایسا ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ نے فرمایا جب تک میں اپنی تقریر ختم کروں۔ اس وقت تک اگر کوئی اپنی چادر بچھائے رکھے اور میری تقریر ختم ہونے پر اس کو سمیٹے تو وہ کوئی بات جو مجھ سے سنی ہو نہیں بھولنے کا میں نے یہ سن کر اپنی چادر بچھا دی[٢] قسم خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا۔ میں آپ کی کوئی بات نہیں بھولا۔ جو آپ سے سنی تھی[٣]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بات کی جائے اور آپ اس پر انکار نہ کریں (جس کو تقریر کہتے ہیں) تو یہ حجت

[١] دوسرے صحابہ نے اتنی نہیں نقل کیں۔ اس لیے ان کی حدیثوں میں شبہ رہتا ہے ١٢ منہ [٢] پھر آپ کی تقریر ختم ہونے پر سمیٹ لی ١٢ منہ

[٣] قسطلانی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ کبھی بڑے درجے کے صحابی پر جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحبت رہی ہو اور علم وسیع رکھتا ہو دین کی کوئی کوئی بات پوشیدہ رہتی اور دوسرے صحابی کو معلوم ہوتی جیسے حضرت ابوبکر صدیق نے جدہ کی میراث محمد بن مسلمہ اور مغیرہ سے حدیث سن کر معلوم کی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے استیذان کا مسئلہ ابو موسیٰؓ سے سن کر معلوم کیا ١٢ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُوْلِ

ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کی تقریر حجت نہیں

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے حماد بن حمید نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ معاذ نے کہا ہم سے والد (معاذ بن حسان) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے سعد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا۔ وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے میں نے کہا تم اس بات پر قسم کیوں کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات پر قسم کھاتے تھے اور آپ نے انکار نہیں کیا۔

بَابٌ ۵۱۴ الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى الدِّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا۔

باب دلائل شرعیہ سے احکام کا نکالا جانا اور دلالت کے کیا معنے ہیں؟

[۱] کیونکہ آپ خطا سے معصوم اور محفوظ تھے اور آپ کا انکار نہ کرنا اس فعل کے جواز کی دلیل ہے دوسرے لوگوں کا سکوت جواز کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بعضوں نے کہا ہے اگر ایک صحابی نے دوسرے صحابی کے سامنے یا ایک مجتہد نے ایک بات کہی اور دوسرے صحابہ نے یا دوسرے مجتہدوں نے اس کو سن کر اس پر سکوت کیا تو یہ اجماع سکوتی کہلایا جائے گا پھر بھی حجت ہے جیسے حضرت عمرؓ نے متعہ کی حرمت بر سر منبر بیان کی اور دوسرے صحابہ نے اس پر انکار نہیں کیا تو گویا اس کی حرمت پر اجماع سکوتی ہو گیا ۱۲ منہ [۲] معلوم نہیں شاید دجال ابن صیاد نہ ہو اور کوئی شخص ہو ۱۲ منہ [۳] اگر ابن صیاد دجال نہ ہوتا تو آپ ضرور حضرت عمرؓ کو اس پر قسم کھانے سے منع فرماتے یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس کی گردن مارنا چاہی تو آپ نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تو تو اس کی گردن نہ مار سکے گا۔ اگر دجال نہیں ہے تو اس کا مارنا تیرے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دجال ہونے میں شبہ تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے عمرؓ کے قسم کھانے پر انکار کیوں نہ کیا اس کا جواب یہ ہے کہ شاید پہلے آنحضرتؐ کو اس کے دجال ہونے میں شبہ ہو پھر جب حضرت عمرؓ نے قسم کھائی اس وقت معلوم ہو گیا کہ وہی دجال ہے۔ ابوداؤد نے ابن عمرؓ سے نکالا وہ قسم کھاتے تھے اور کہتے تھے بیشک ابن صیاد وہی مسیح دجال ہے اور ممکن ہے کہ آنحضرت نے حضرت عمرؓ پر اس لیے انکار نہ کیا۔ کہ ابن صیاد بھی ان تیس دجالوں میں کا ایک دجال ہو جن کے نکلنے کا ذکر دوسری حدیث میں ہے اس معنی کر اس کا دجال ہونا یقینی ہوا اور مسلم نے تمیم داری کا قصہ نکالا کہ انہوں نے دجال کو ایک جزیرے میں دیکھا اور آنحضرت نے یہ قصہ نقل کیا اور مسلم نے ابوسعید سے نکالا کہ ابن صیاد کا اور میرا مکہ تک ساتھ ہوا وہ کہنے لگا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے مجھ کو دجال کہتے ہیں کیا تم نے آنحضرت سے یہ نہیں سنا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں نہیں جائے گا۔ میں نے کہا بیشک سنا ہے کیا تم نے آنحضرت سے یہ نہیں سنا کہ اس کی اولاد نہ ہوگی۔ میں نے کہا بیشک سنا ہے ابن صیاد نے کہا میری تو اولاد بھی ہوئی ہے اور میں مدینہ میں پیدا ہوا اور مکہ جا رہا ہوں اور ابوداؤد نے جابرؓ سے روایت کیا، کہ ابن صیاد واقعہ حرہ میں گم ہو گیا بعضوں نے کہا وہ مدینہ میں مرا اور لوگوں نے اس پر نماز پڑھی ایک روایت میں ہے کہ ابن صیاد نے کہا۔ البتہ یہ تو ہے میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ جانتا ہوں یہ بھی جانتا ہوں اب وہ جہاں ہے یہ سنتے ہی ابوسعید خدریؓ نے کہا ارے کمبخت تیری تباہی ہو سارے دن یعنی تو نے پھر شبہ ڈال دیا ایک روایت میں عبدالرزاق کی بہ سند صحیح ابن عمرؓ سے یوں ہے کہ ابن صیاد کی ر باقی بر صفحہ آئندہ

besturdubooks.wordpress.com

وَقَدْ اَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْرَ الْخَیْلِ وَغَیْرِھَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّھُمْ عَلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَآ اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ وَ اُکِلَ عَلٰی مَآئِدَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِاَنَّہٗ لَیْسَ بِحَرَامٍ

۱۰۱۹ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ لِثَلٰثَۃٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰی رَجُلٍ وِّزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ فَمَآ اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِھَا ذٰلِکَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَۃِ کَانَ لَہٗ حَسَنَاتٍ وَّلَوْ اَنَّھَا قَطَعَتْ طِیَلَھَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَانَتْ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں وغیرہ کے حکم بیان کیے۔ پھر آپ سے گدھوں وغیرہ کا حکم پوچھا گیا تو یہ آیت بتائی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ (یہ حدیث آگے آتی ہے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ گھوڑپھوڑ آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔ مگر دوسرے صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اس کو کھایا۔ اس سے ابن عباس رضؓ نے یہ نکالا۔ کہ وہ حرام نہیں ہے (یہ بھی دلالت کی مثال ہے یہ حدیث بھی آگے آتی ہے۔)

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ کسی کے لیے تو ثواب اور اجر ہیں کسی کے لیے برابر سرابر (نہ ثواب نہ عذاب) کسی کے لیے عذاب ہیں جو شخص گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے باندھے پھر کسی رمنے یا چمن میں ان کی رسی لمبی کردے وہ اس رسی کے لنباؤ میں اس رمنے یا چمن میں جہاں تک چریں اس کو نیکیاں ہی نیکیاں ملیں گی۔ اگر کہیں انہوں نے رسی تڑالی اور ایک یا دو زغن مارے تو ان کے ٹاپوں کے نشان ان کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ایک آنکھ پھول گئی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا تیری آنکھ کب سے پھولی اس نے کہا میں نہیں جانتا میں نے کہا تو جھوٹا ہے آنکھ تیری تیرے سر میں ہے اور کہتا ہے میں نہیں جانتا یہ سن کر اس نے اپنی آنکھ پر ہاتھ پھیرا اور تین بار گدھے کی سی آواز نکالی میں نے اس کا ذکر ام المومنین حفصہؓ سے کیا انہوں نے کہا تو اس سے بچا رہ کیونکہ میں نے لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ دجال کو غصہ دلایا جائے گا اس وقت وہ نکل پڑے گا پھر صحابہ کو اس میں شبہ ہی رہا۔ کہ ابن صیاد دجال ہے یا نہیں۔ امام احمد نے ابوذر سے نکالا اگر میں دس بار یہ قسم کھاؤں کہ ابن صیاد دجال ہے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں ہے۔ ۱۲ منہ ؎۵ دلائل شرعیہ یعنی اصول شرع وہ دو ہیں۔ قرآن اور حدیث اور بعضوں نے اجماع اور قیاس کو بھی بڑھایا ہے لیکن امام الحرمین اور غزالی نے قیاس کو خارج کیا ہے اور سچ یہ ہے کہ قیاس کوئی حجت شرعی نہیں ہے یعنی حجت ملزمہ اس لیے کہ ایک مجتہد کا قیاس دوسرے مجتہد کو کافی نہیں ہے تو حجت ملزمہ دو ہی چیزیں ہوئیں کتاب اور سنت البتہ قیاس حجت مظہرہ ہے یعنی ہر مجتہد جس مسئلہ میں کوئی نص کتاب اور سنت سے نہ ہو تو اپنے قیاس پر عمل کر سکتا ہے۔ البتہ اجماع حجت ملزمہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ اجماع ہو اگر ایک مجتہد کا بھی اس میں خلاف ہو تو اجماع باقی علما کا حجت نہ ہوگا دلالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شے جس میں کوئی خاص نص نہ ہو اور اس کو کسی شے منصوص کے حکم میں داخل کرنا بدلالت عقل جس کی مثال آگے خود امام بخاری نے

besturdubooks.wordpress.com

آثارها وأرواثها حسنات له، ولو أنها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد أن يسقي به كان ذلك حسنات له، وهي لذلك الرجل أجر، ورجل ربطها تغنيا وتعففا ولم ينس حق الله في رقابها ولا ظهورها فهي له ستر، ورجل ربطها فخرا ورياء فهي على ذلك وزر. وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمر قال ما أنزل الله علي فيها إلا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره۔

۱۰۲۰۔ حدثنا يحيى حدثنا ابن عيينة عن منصور بن صفية عن أمه عن عائشة أن امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا محمد هو ابن عقبة حدثنا الفضيل بن سليمان النميري البصري حدثنا منصور بن عبد الرحمن بن شيبة حدثتني أمي عن عائشة رض أن امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الحيض كيف تغتسل منه قال تأخذين فرصة ممسكة فتوضئين بها قالت كيف أتوضأ بها يا رسول الله قال النبي صلى الله عليه وسلم توضئي قالت كيف أتوضأ بها يا رسول الله قال النبي صلى الله عليه وسلم توضئين بها قالت عائشة فعرفت الذي يريد

لیدین سب اس کے لیے نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی۔ اگر کسی ندی پر جا کر پانی پی لیں لیکن مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو۔ جب بھی اس کے لیے نیکیاں ہی لکھی جائیں گی۔ اور جو شخص گھوڑے اپنی ضرورت کام کاج کے لیے باندھے تاکہ دوسروں سے سواری مانگنے کی ضرورت نہ پڑے اور اللہ کا جو حق ان کی گردن اور پیٹھ میں ہے[1] اس کو فراموش نہ کرے[2] تو اس کے لیے نہ ثواب ہے نہ عذاب اور جو شخص فخر اور تکبر اور نمائش کے لیے باندھے وہ اس کے لیے عذاب ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گدھوں کے باب میں کیا حکم ہے (پوچھنے والا شاید صعصعہ بن معاویہ تھا) آپ نے فرمایا[3]۔ صرف ایک یہی اکیلی (بے نظیر) اور جامع آیت ہے۔ فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یرہ

ہم سے یحییٰ بن جعفر بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن صفیہ سے انہوں نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے ایک عورت (اسماء بنت شکل) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمن نے کہا مجھ سے والد (صفیہ بنت شیبہ) نے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کو پوچھا یعنی حیض کا غسل کیونکر کرے۔ آپ نے فرمایا ایک لتہ مشک لگا ہوا لے اس سے پاکی کرے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پاکی کیوں کر کروں آپ نے فرمایا اری پاکی کرے حضرت عائشہ رض نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ کا مطلب سمجھ گئی۔ میں نے اس کو پکڑ کر کھینچ لیا

۱؎ یعنی کسی سوار درماندے کو سوار کر لینا یا ضرورت کے وقت کسی مسلمان کو مانگے پر دینا یا مجاہدین کو جہاد کرنے کے لیے دینا ۱۲ منہ ۲؎ حنفیہ نے کہا یعنی زکوٰۃ دے ۱۲ منہ ۳؎ گدھوں کے باب میں تو کوئی خاص حکم نہیں اترا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا۔

١٠٢١۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ ابْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ۔

١٠٢٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِيْ طَبَقًا فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا فَقَرَّبُوْهَا

اور اس کو سمجھا دیا[1]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ام حفید بنت حارث بن حزن نے جو ام المومنین میمونہ کی بہن تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی اور پنیر اور گھوڑ پھوڑ تحفہ بھیجے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منگوا بھیجا۔ پھر یہ گھوڑ پھوڑ آنحضرتؐ کے دسترخوان پر کھائے گئے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسے کوئی نفرت کرتا ہے ان کو نہ کھایا (یہ نفرت طبعی تھی) اگر گھوڑ پھوڑ حرام ہوتے تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائے جاتے نہ آپ (دوسرے صحابہ کو) ان کے کھانے کا حکم دیتے[2]۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے (یعنی کچی) وہ ہم سے الگ رہے یا یوں فرمایا ہماری مسجد سے الگ رہے اپنے گھر میں بیٹھا رہے (جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہو جب تک اس کے منہ میں بو رہے) جابرؓ نے یہ بھی کہا آنحضرتؐ کے پاس ایک طباق لایا گیا۔ اس میں کچھ بھاجیاں (ساگ) ترکاریاں تھیں آپ نے دیکھا تو اس میں سے بو آتی ہے پوچھا تو لوگوں نے بیان کر دیا فلاں فلاں بھاجیاں ترکاریاں ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ان کے پاس سے

[1] کہ پاکی سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس لتے کو خون کے مقاموں پر پھیر تاکہ خون کی بدبو رفع ہو جائے۔ ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ حضرت عائشہؓ بدلالت عقل سمجھ گئیں۔ کہ لتے سے دھونا تو ہو نہیں سکتا تو تو جنگی سے آپ کی مراد یہ ہے۔ کہ اس کو بدن پر پھیر کر پاک کرے ۱۲ منہ [2] گھوڑ پھوڑ تو حرام ہو ہی نہیں سکتا وہ تو عربوں کی اصلی غذا ہے خصوصاً ان عربوں کی جو صحرا نشین ہیں چنانچہ فردوسی کہتا ہے۔ ز شیر شتر خوردن و سوسمار: عرب را بجائے رسید است کار: ۔ ن حدیث سے امام بخاری نے دلالت شرعیہ کی مثال دی کہ جب گھوڑ پھوڑ آنحضرت کے دسترخوان پر دوسرے لوگوں نے کھائے تو معلوم ہوا کہ حلال ہیں۔ رام ہوتے تو آپ اپنے دسترخوان پر رکھنے بھی نہ دیتے چہ جائیکہ کھانا ۱۲ منہ:

اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ كَانَ مَعَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَ اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ اَوْ فِي الْحَدِيْثِ

جاؤ (یعنی ابوایوب انصاریؓ کے پاس) جو آپ کے ساتھ رہتے تھے[1] ابوایوب نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا تو انہوں نے بھی اس کا کھانا پسند نہیں کیا لیکن آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تم کھاؤ (میری اور بات ہے) میں ان فرشتوں سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم سرگوشی نہیں کرتے سعید بن کثیر بن عفیر نے (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) عبداللہ بن وہب سے اس حدیث میں یوں روایت کیا آنحضرتؐ کے پاس ایک ہانڈی گئی جس میں ترکاریاں تھیں۔ اور لیث اور ابوصفوان (عبداللہ بن سعید اموی) نے بھی اس حدیث کو یونس سے روایت کیا پر انہوں نے ہانڈی کا قصہ نہیں بیان کیا اب میں نہیں جانتا کہ ہانڈی کا قصہ حدیث میں داخل ہے یا زہری نے بڑھا دیا ہے[2]

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَعَمِّيْ قَالَا حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ ۔

مجھ سے عبداللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے والد (سعد) اور چچا[3] نے ان دونوں نے کہا ہم سے والد نے بیان کیا (ابراہیم بن سعد نے) کہا مجھ کو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی ان کو والد جبیر بن مطعم نے ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کسی مقدمہ میں کچھ گفتگو کی۔ آپ نے حکم بھی دیا پھر وہ کہنے لگی یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (تو کیا کروں) آپ نے فرمایا ابوبکرؓ کے پاس آئیو۔ امام بخاری نے کہا حمیدی نے روایت میں ابراہیم بن سعد سے اتنا بڑھایا ہے۔ آپ کو نہ پاؤں اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی وفات ہو جائے[4]

---

[1] کیونکہ آپ جب مدینہ میں آئے تو انہی کے مکان میں اترے تھے ۱۲ منہ [2] لیث کی روایت کو زہریات میں ذہلی نے وصل کیا اور ابوصفوان کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں ۱۲ منہ [3] یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف [4] اس حدیث کو امام بخاری دلالت کی مثال کے طور پر لائے کہ آنحضرتؐ نے عورت کے یہ کہنے سے اگر میں آپ کو نہ پاؤں یہ سمجھ لیا کہ مراد اس کی موت ہے بعضوں نے کہا اس میں دلالت ہے ابوبکر صدیقؓ کے خلیفہ ہونے کی اور حضرت عمرؓ نے جو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۵۱۵ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوْا أَھْلَ الْکِتَابِ عَنْ شَیْءٍ وَقَالَ أَبُو الْیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ أَخْبَرَنِی حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ مُعٰوِیَۃَ یُحَدِّثُ رَھْطًا مِّنْ قُرَیْشٍ بِالْمَدِیْنَۃِ وَ ذَکَرَ کَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ کَانَ مِنْ أَصْدَقِ ھٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِیْنَ الَّذِیْنَ یُحَدِّثُوْنَ عَنْ أَھْلِ الْکِتَابِ وَإِنْ کُنَّا مَعَ ذٰلِکَ لَنَبْلُوْ عَلَیْہِ الْکَذِبَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) سے دین کی کوئی بات نہ پوچھو۔

ابوالیمان نے کہا جو امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے معاویہ سے سنا وہ قریش کے کئی لوگوں سے جو مدینہ میں تھے حدیث بیان کرتے تھے[1]۔ معاویہ نے کعب احبار کا ذکر کیا[2]۔ اور کہنے لگے جتنے لوگ اہل کتاب سے حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ ان سب میں کعب احبار بہت سچے تھے۔ اور باوجود اس کے کبھی کبھی ان کی بات جھوٹ نکلتی تھی (یعنی غلط نکلتی تھی یہ مطلب نہیں ہے کہ کعب احبار جھوٹ بولتے تھے۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ أَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ کَانَ أَھْلُ الْکِتَابِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰۃَ بِالْعِبْرَانِیَّۃِ وَیُفَسِّرُوْنَھَا بِالْعَرَبِیَّۃِ لِأَھْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا أَھْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْھُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا کتاب والے (یہود) تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور عربی میں ترجمہ کر کے مسلمانوں کو سمجھاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا۔ یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر اترا (یعنی قرآن پر) اور اس پر جو تم پر اترا (تورات وغیرہ) اخیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کو صراحت کے ساتھ باقی اشارے کے طور پر تو کئی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ کرنا چاہتے تھے مثلاً یہ حدیث اور مرض موت میں ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کی وہ حدیث اور حضرت عائشہؓ کی وہ حدیث کہ اپنے بھائی اور باپ کو بلا بھیج میں لکھ دوں ایسا نہ ہو کوئی آرزو کرنے والا کچھ اور آرزو کرے۔ اور وہ حدیث کہ صحابہ نے آپ سے پوچھا ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ کریں فرمایا ابوبکرؓ کو خلیفہ کرو گے تو وہ ایسے ہیں عمرؓ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں علیؓ کو کرو گے تو وہ ایسے ہیں۔ مگر مجھ کو امید نہیں کہ تم علیؓ کو کرو گے اس حدیث میں بھی ابوبکرؓ کو پہلے بیان کیا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں اس بحث کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] جب انہوں نے اپنی خلافت میں حج کیا تھا۔ ۱۲ منہ [2] جو یہود کے بڑے عالم اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمُ الْآيَةَ

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ

آیت تک (جو سورۂ بقرہ میں ہے)۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ ابن عباسؓ نے کہا تم اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) سے کیا پوچھتے ہو۔ تمہاری کتاب تو نبی اللہ کے پاس سے اتری ہے تم خالص اس کو پڑھتے ہو۔ اس میں کچھ ملونی نہیں ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم سے فرما دیا۔ کہ کتاب والوں نے اپنا دین بدل ڈالا۔ اور وہ اپنے ہاتھ سے ایک کتاب لکھتے تھے (معلوم نہیں اس میں کیا کیا ملاتے تھے) پھر کہتے تھے یہ اللہ کے پاس سے اتری ہے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ دنیا کا تھوڑا سا مول کما لیں دیکھو تم کو جو اللہ نے علم دیا (قرآن اور حدیث) اس میں اس کی ممانعت ہے کہ تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں) پوچھو خدا کی قسم[۱] اور ہم نے اہل کتاب میں سے ایک شخص کو نہیں دیکھا جو وہ باتیں پوچھے جو تم پر اتریں۔ (پھر تم کا ہیکو ان سے پوچھتے ہو[۲])۔

بَابُ ۵۱۶ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

باب احکام شرعیہ میں جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے سلام بن ابی مطیع سے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے جندب بن عبد اللہ بجلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن پڑھا کرو جب تک تمہارے دل ملے رہیں پس جب اختلاف کرو تو اٹھ کھڑے ہو۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

ہم سے اسحٰق بن منصور یا حنظلی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد

---

[۱] یہ بڑے شرم کی بات ہے تم تو ان سے پوچھو ۱۲ منہ ۔ [۲] بہت سے عالموں نے اس حدیث کی رو سے توراۃ اور انجیل اور اگلی آسمانی کتابوں کا مطالعہ کرنا بھی مکروہ رکھا ہے کیونکہ ان میں تحریف اور تبدیل ہوئی ہے ایسا نہ ہو ضعیف الایمان لوگوں کا اعتقاد بگڑ جائے لیکن جس شخص کو یہ ڈر نہ ہو اور وہ اہل کتاب سے مباحثہ کرنا چاہے اور اسلام پر جو اعتراضات وہ کرتے ہیں ان کا جواب دینا تو اس کے لیے مکروہ نہیں ہے بلکہ باعث اجر ہے۔ انما الاعمال بالنیات ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۲۸ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ

بن عبدالوارث نے خبر دی. کہا ہم سے ہمام (ابن یحییٰ بصری) نے کہا ہم سے ابو عمران جونی نے انہوں نے جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھا کرو جب تک تمہارے دل ملے رہیں پس جب اختلاف واقع ہو تو اٹھ جاؤ[1]۔ اور یزید بن ہارون واسطی نے کہا انہوں نے ہارون اعور سے روایت کی کہا ہم سے عمران نے جندب سے بیان کیا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو دارمی نے وصل کیا)

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت ہوا۔ اس وقت گھر میں چند لوگ تھے۔ جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ حضرتؐ نے فرمایا میرے پاس (لکھنے کا سامان) لاؤ میں تمہیں ایسی نوشت لکھدوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ پر بیماری کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے تو قرآن ہمیں (گمراہی سے بچنے کے لیے) کافی ہے (آپ کو لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہیں) اور جو لوگ گھر میں موجود تھے انہوں نے اختلاف کیا۔ اور آپس میں جھگڑنے لگے بعض تو کہتے تھے۔ (قلم دوات وغیرہ) آپ کے پاس لاؤ تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نوشتہ لکھوادیں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو۔ اور بعضے وہی بات کہتے تھے جو حضرت عمرؓ نے کہی۔ جب جھگڑا اور شور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ ہوا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ عبید اللہ نے کہا[2] ابن عباسؓ کہا کرتے تھے۔ بھاری مصیبت تو وہ تھی جو رسول اللہ،

[1] یعنی جب کوئی شبہ درپیش ہو اور جھگڑا اٹھے تو اختلاف نہ کرو بلکہ اس وقت قرات ختم کر کے علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ مراد حضرت کی جھگڑے سے ڈرانا ہے نہ قرات سے منع کرنا کیونکہ نفس قرات منع نہیں ۱۲ منہ [2] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ پہلی سند سے موصول ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

باب ۵۱۷ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذٰلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ حِينَ أَحَلُّوا أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا

صلی اللہ علیہ وسلم اور اس نوشت لکھوانے کے درمیان حائل ہوئے یعنی جھگڑا اور شور۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کام سے منع کریں۔ وہ حرام ہوگا۔ مگر جس کا مباح ہونا قرائن یا دوسری دلیلوں سے معلوم ہو جائے اسی طرح آپ جس کام کا حکم کریں[۵] جیسے حجۃ الوداع میں جب صحابہ نے احرام کھول ڈالا تھا۔ تو آپ نے فرمایا عورتوں سے صحبت کرو جابر نے کہا کچھ صحبت کرنا آپ نے واجب نہیں کر دیا بلکہ مطلب یہ تھا کہ صحبت کرنا تم کو مباح ہو گیا[۶] اور ام عطیہ نے کہا ہم عورتوں کو جنازوں کے ساتھ ساتھ جانے سے منع کیا گیا۔ لیکن حرام نہیں ہوا یہ حدیث کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا عطاء ابن ابی رباح نے کہا جابر نے کہا دوسری سند امام بخاری نے کہا محمد بن بکر برسانی نے کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا اس وقت میرے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ وہ کہتے تھے ہم صحابہ نے خالص حج کی نیت سے احرام باندھا۔ عمرے کی نیت نہ تھی عطاء نے کہا جابر نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ صبح کو مدینہ میں تشریف لائے جب ہم لوگ مدینہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو احرام کھولنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا احرام کھول ڈالو اور عورتوں سے صحبت کرو عطاء نے کہا جابر نے کہا لیکن آپ نے کچھ صحبت کرنا واجب نہ کیا۔ پھر آپ کو یہ خبر پہنچی۔ ہم لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ عرفہ کے دن میں صرف پانچ دن باقی ہیں۔ کیا ہم اپنی عورتوں سے صحبت کریں اور

---

[۵] وہ واجب ہو جائے گا مگر جب قرینہ یا دلیل سے معلوم ہو جائے کہ واجب نہیں ہے ۱۲ [۶] اس اثر کو اسمٰعیل نے وصل کیا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اصل میں امر وجوب کے لیے اور نہی تحریم کے لیے موضوع ہے مگر جہاں قرائن یا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے کہ وجوب یا تحریم مقصود نہیں ہے۔ تو وہاں امر اباحت کے لیے اور نہی کراہت کے لیے ہو سکتی ہے ۱۲۔

besturdubooks.wordpress.com

فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ قَالَ وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ فَحِلُّوا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

عرفات میں اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے مذی یا منی ٹپک رہی ہو عطاء نے کہا جابر نے ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ اس طرح مذی ٹپک رہی ہو) اس کو ہلایا۔ آخر آنحضرتؐ (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا لوگو تم جانتے ہو کہ میں تم سب میں اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اور تم سب میں زیادہ سچا اور زیادہ نیک ہوں۔ اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول ڈالتا اور اگر مجھ کو پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا۔ جابر کہتے ہیں آنحضرتؐ کے اس ارشاد پر ہم لوگوں نے احرام کھول ڈالا آپ کا حکم سن لیا اور مان لیا[۱]۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے حسین بن ذکوان معلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے کہا مجھ سے عبداللہ بن مغفل نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مغرب کی نماز سے پہلے (نفل کا دوگانہ) پڑھو (تین بار یہی فرمایا) تیسری بار میں یوں فرمایا جو کوئی چاہے آپ کو برا معلوم ہوا کہیں لوگ اس کو لازمی سنت نہ سمجھ لیں[۲]۔

بَابُ ۵۱۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ وَأَنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ شوریٰ میں) فرمانا مسلمانوں کا کام آپس کی صلاح اور مشورے سے چلتا ہے۔

(اور سورۂ آل عمران میں) فرمانا اے پیغمبر ان سے کاموں میں مشورہ لے اور یہ بھی بیان ہے کہ مشورہ ایک کام کا مصمم عزم اور اس کے بیان کر دینے سے پہلے لینا چاہیے (جیسے اسی صورت میں) فرمانا پھر جب ایک بات ٹھہرا لے (یعنی صلاح و مشورے کے بعد)

[۱] باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ عورتوں سے صحبت کرنے کا جو حکم آپ نے دیا تھا وہ وجوب کے لئے نہ تھا۔ قرآن میں بھی ایسے امر موجود ہیں جیسے فرمایا وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا یعنی جب تم احرام کھول ڈالو تو شکار کرو حالانکہ شکار کرنا کچھ واجب نہیں ہے

[۲] یعنی سنت مؤکدہ جو واجب کے قریب ہوتی ہے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اصل میں امر وجوب کے لیے ہے جب تو آپ نے تیسری بار میں لمن شاء فرما کر یہ وجوب رفع کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَشَاوَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْمُقَامِ وَالْخُرُوْجِ فَرَاَوْا لَهُ الْخُرُوْجَ فَلَمَّا لَبِسَ لَاْمَتَهٗ وَعَزَمَ قَالُوْا اَقِمْ فَلَمْ يَمِلْ اِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ لَاْمَتَهٗ فَيَضَعُهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَاُسَامَةَ فِيْمَا رَمٰى اَهْلُ الْاِفْكِ عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَجَلَدَ الرَّامِيْنَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلٰى تَنَازُعِهِمْ وَلٰكِنْ حَكَمَ بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ وَكَانَتِ الْاَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيْرُوْنَ الْاُمَنَاءَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْاُمُوْرِ الْمُبَاحَةِ لِيَاْخُذُوْا بِاَسْهَلِهَا فَاِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ اَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اللہ پر بھروسہ کر اس کو کر گزر[1] پھر جب آنحضرت مشورہ لینے کے بعد) ایک کام ٹھہرالیں اب کسی آدمی کو اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنا درست نہیں (یعنی دوسری رائے دینا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں اپنے اصحاب سے مشورہ لیا کہ مدینہ میں رہ کر لڑیں یا باہر نکل کر جب آپ نے زرہ پہن لی اور باہر نکل کر لڑنا ٹھہرالیا۔ اب بعض لوگ کہنے لگے مدینہ ہی میں رہنا اچھا ہے آپ نے ان کے قول کی طرف التفات نہیں کیا کیونکہ (مشورے کے بعد) آپ ایک بات ٹھہرا چکے تھے[2] آپ نے فرمایا جب پیغمبر (لڑائی پر مستعد ہو کر) اپنی زرہ پہن لے (ہتھیار وغیرہ باندھ کر لیس ہو جائے اب بغیر اللہ کے حکم کے اس کو اتار نہیں سکتا (اس حدیث کو طبرانی نے ابن عباس سے وصل کیا) اور آنحضرت نے حضرت علی اور اسامہ بن زید سے حضرت عائشہ پر جو بہتان لگایا گیا تھا۔ اس مقدمہ میں مشورہ کیا اور ان کی رائے سنی۔ یہاں تک کہ قرآن اترا اور آپ نے تہمت لگانے والوں کو کوڑے مارے اور علی اور اسامہ میں جو اختلاف رائے تھا۔ اس پر کچھ التفات نہیں کیا (علی کہتے تھے حضرت عائشہ کو چھوڑ دیجئے۔) بلکہ آپ نے اللہ کے ارشاد کے موافق حکم دیا[3]۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جتنے امام خلیفہ ہوئے وہ ایماندار لوگوں سے اور عالموں سے مباح کاموں میں مشورہ لیا کرتے تاکہ جو کام آسان ہو[4] اس کو اختیار کریں پھر جب ان کو قرآن اور حدیث کا حکم مل جاتا۔ تو اس کے خلاف کسی کی نہ سنتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی

[1] سبحان اللہ عمدہ اخلاق حاصل کرنے کے لیے قرآن سے زیادہ کوئی کتاب نہیں ہے اس آیت میں وہ طریقہ اختصار کے ساتھ بیان کر دیا جو بڑی بڑی پوٹ کتابوں کا لب لباب ہے حاصل یہ ہے کہ آدمی کو دینی اور دنیاوی کاموں میں صرف اپنی منفرد رائے پر بھروسہ کرنا باعث تباہی اور بربادی ہے ہر کام میں عقلاء اور علماء سے مشورہ لینا چاہیے پھر بعضے لوگ کیا کرتے ہیں۔ مشورہ ہی لیتے لیتے وہمی مزاج ہو جاتے ہیں ان میں قوت فیصلہ بالکل نہیں ہوتی ایسے آدمیوں سے بھی کوئی کام پورا نہیں ہوتا تو فرمایا جب مشورہ کرنے کے بعد ایک کام ٹھہرا لے اب کوئی وہم نہ کر اور اللہ کے بھروسے پر کر گزر یہی قوت فیصلہ ہے ۱۲ منہ [2] اب اگر پھر اس کو فسخ کر دیتے تو قوت فیصلہ کا ابطال ہوتا اور یہ آدمی میں بڑا عیب گنا جاتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے۔ ۱۲ منہ [4] اس میں کسی خرابی کا ڈر نہ ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَرَاٰی اَبُوْبَکْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّکٰوۃَ فَقَالَ عُمَرُ کَیْفَ تُقَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِذَا قَالُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَہٗ بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ یَلْتَفِتْ اَبُوْبَکْرٍ اِلٰی مَشُوْرَۃٍ اِذْ کَانَ عِنْدَہٗ حُکْمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَاَرَادُوْا تَبْدِیْلَ الدِّیْنِ وَاَحْکَامِہٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ وَکَانَ الْقُرَّآءُ اَصْحَابَ مَشُوْرَۃِ عُمَرَ کُھُوْلًا کَانُوْا اَوْ شُبَّانًا وَکَانَ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۰۳۱ ۔ حَدَّثَنَا الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ وَابْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَۃُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ عَائِشَۃَ حِیْنَ قَالَ لَھَا اَھْلُ الْاِفْکِ قَالَتْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَاُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ

سب پر مقدم ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ان لوگوں سے جو زکوٰۃ نہیں دیتے تھے لڑنا مناسب سمجھا تو حضرت عمرؓ نے کہا تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے آنحضرت صلعم نے تو یہ فرمایا ہے مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لاالٰہ الا اللہ کہیں جب انہوں نے لاالٰہ الا اللہ کہہ لیا تو اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچالیا۔ ابوبکر نے جواب دیا میں تو ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا۔ جو ان فرضوں کو جدا کریں جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یکساں رکھا۔ اس کے بعد عمرؓ کی بھی وہی رائے ہوگئی۔ غرض ابوبکرؓ نے عمرؓ کے مشورے پر التفات نہ کیا۔ کیونکہ ان کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود تھا۔ کہ جو لوگ نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں دین کے احکام اور ارکان کو بدل ڈالیں ان سے لڑنا چاہیے۔ (وہ کافر ہو گئے) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام سے پھر جائے) اس کو مار ڈالو اور حضرت عمرؓ کے مشورے میں وہی صحابہ شریک رہتے جو قرآن کے قاری تھے (یعنی عالم لوگ) جوان ہوں یا بوڑھے اور حضرت عمر رضی اللہ کی کتاب کا کوئی حکم سنتے بس ٹھہر جاتے اس کے موافق عمل کرتے اس کے خلاف کسی کا مشورہ نہ سنتے[لہ]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے، ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عائشہؓ سے بہتان کا قصہ روایت کیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہ بن زید کو بلوا بھیجا کیونکہ وحی اترنے میں دیر ہوئی۔ آپ نے

لہ۔ یہ سب حدیثیں اوپر موصولاً گزر چکی ہیں امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حاکم اور بادشاہ اسلام کو سلطنت کے کاموں میں علما اور عقلمندوں سے مشورہ لینا چاہیئے لیکن جس کام میں اللہ اور رسول کا حکم صاف صاف موجود ہے اس میں مشورہ کی حاجت نہیں اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے اگر مشورے والے اس کے خلاف مشورہ دیں تو اس کو گوزشتر سمجھنا چاہیئے۔ اللہ اور رسول پر کسی کی تقدیم جائز نہیں ہے ۱۲ منہ۔

حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيْرُ
هُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ
بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهٖ وَاَمَّا عَلِيٌّ
فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا
كَثِيْرٌ وَّسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ
هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيْبُكِ قَالَتْ مَا
رَاَيْتُ اَمْرًا مِّنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ
تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ
فَتَاْكُلُهٗ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ
رَّجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَا
عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ
بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ
حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ
اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُشِيْرُوْنَ عَلَيَّ
فِيْ قَوْمٍ يَسُبُّوْنَ اَهْلِيْ مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِمْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ ۔ وَعَنْ عُرْوَةَ
قَالَ لَمَّا اُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْاَمْرِ
قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان دونوں کی رائے پوچھی ان سے مشورہ لیا۔ کیا میں اس بی بی سے جدا ہو جاؤں (اس کو طلاق دے دوں) اسامہ تو جانتے تھے۔ کہ آپ کی بی بیاں ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہیں۔ ویسا ہی انہوں نے مشورہ دیا[1]۔ اور حضرت حضرت علیؓ نے یہ کہا اللہ تعالے نے کچھ آپ پر تنگی نہیں کی۔ عائشہؓ کے سوا بہت سی عورتیں ہیں آپ ذرا بریرہ سے تو پوچھئے۔ وہ سچ سچ عائشہؓ کا حال بیان کر دے گی آخر آپؐ نے بریرہؓ کو بلوا بھیجا اور اس سے فرمایا عائشہ کی تو نے کبھی کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے بدگمانی پیدا ہو۔ وہ کہنے لگی یارسول اللہ میں نے کبھی کوئی بات بدگمانی کی نہیں دیکھی ہیں اتنا جانتی ہوں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ رکھے ابھی کمسن چھوکری ہیں آٹا گندھا چھوڑ کر سو جاتی ہیں۔ بکری آن کر آٹا کھا جاتی ہے[2] یہ سنتے ہی آپ منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا مسلمانوں اگر میں اس شخص سے بدلہ لوں جس نے میری بیوی پر تہمت اٹھا کر مجھ کو ستایا۔ تو کون کون لوگ مجھ کو معذور رکھیں گے[3] خدا کی قسم میں تو اپنی بیوی کو نیک ہی (پاعصمت) سمجھتا ہوں اور حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا قصہ بیان کیا[4] اور ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے نقل کیا۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن ابی زکریا غسانی نے انہوں نے۔ ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا۔ پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہنے لگے تم لوگ کیا رائے دیتے ہو میں ان شخصوں کو کیا سزا دوں جو میری بی بی کو بدنام کرتے ہیں۔ میں نے تو اس کی کوئی برائی کبھی نہیں دیکھی۔ اور عروہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب

[1] کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب جھوٹ ہے حضرت عائشہؓ بالکل پاک دامن اور معصوم بی بی ہیں ۱۲ منہ [2] بے چاری بالکل بھولی بھالی وہ ایسے برے کاموں کو کیا جانیں ۱۲ منہ [3] میری حمایت اور طرفداری کریں گے ۱۲ منہ [4] جو اللہ نے کتاب میں اتارا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

حضرت عائشہؓ کو اس بہتان کی خبر ہوئی۔ تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ کو اپنے گھر والوں میں جانے کی ذرا اجازت دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جا اور ایک چھوکرا ان کے ساتھ کر دیا۔ انصار کے ایک آدمی (ابو ایوبؓ) کہنے لگے سبحانک مایکون لنا ان نتکلم بہذا سبحانک ہذا بہتان عظیم (اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی فقرہ قرآن میں اتارا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ التَّوْحِيْدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں اور جہمیوں وغیرہ کا ردؔ[1]

بَابُ ۵۱۹ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو توحید خداوندی کی طرف بلانا۔

[1] امام بخاری جب اعمال کے بیان سے فارغ ہوئے تو عقائد کا بیان شروع کیا گویا ادنےٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کی اوپر خوارج اور روافض کا رد ہو چکا تھا۔ اب قدریہ اور جہمیوں کا رد اس کتاب میں کیا۔ یہی چار فرقے بدعتیوں کے سرکردہ ہیں۔ جہمیہ منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف جو ایک بدعتی شخص ہشام بن عبدالملک کی خلافت میں ظاہر ہوا تھا۔ یہ اللہ کی صفات کی جو قرآن و حدیث میں وارد ہیں۔ بالکل نفی کرتا تھا۔ گویا اپنے نزدیک تنزیہ میں مبالغہ کرتا تھا اور اہل حدیث کو مشبہ اور مجسمہ قرار دیتا آخر سلم بن احوز نے اس کی گردن کاٹی کمبخت کا منہ کالا ہو گیا امام ابو حنیفہ نے کہا جہم نے نفی تشبیہ میں یہاں تک مبالغہ کیا کہ اللہ کو لاشے اور معدوم بنا دیا۔ میں کہتا ہوں ہمارے زمانے میں بھی اللہ رحم کرے جہم کے متبعین کا ہجوم ہو رہا ہے اور اللہ تعالےٰ کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کسی مکان اور جہت میں نہیں ہے نہ اترتا ہے نہ چڑھتا ہے نہ بات کرتا ہے نہ سنتا ہے نہ تعجب کرتا ہے معاذ اللہ اہل حدیث ان سب صفات کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس عرش کے اوپر ہے مگر وہ عرش کا محتاج نہیں عرش فرش سب اس کے محتاج ہیں وہ جب چاہتا ہے آواز اور حروف کے ساتھ بات کرتا ہے جس لغت میں چاہتا ہے کلام کرتا ہے جہاں چاہتا ہے اترتا ہے تجلی فرماتا ہے پھر عرش کی طرف چڑھ جاتا ہے وہ دیکھتا ہے سنتا ہے ہنستا ہے تعجب کرتا ہے عرش پردہ کر رتی رتی تحت الثریٰ تک سب جانتا ہے اس کے علم سمع اور بصر سے کوئی چیز باہر نہیں ہو سکتی وہ علم سے سب کے ساتھ ہے مدد سے مومنوں کے ساتھ ہے اور رحمت اور کرم سے نیک بندوں کے ساتھ ہے اس کے ہاتھ ہیں پاؤں ہیں منہ ہے آنکھ ہے انگلیاں ہیں کمر ہے جیسے اس کی ذات مقدس کو لائق ہے نہ یہ کہ مخلوق کے ہاتھوں اور پاؤں یا منہ انگلیوں یا آنکھوں یا کمر کی طرح جیسے اس کی ذات مخلوق کی ذات کے مشابہ نہیں ہے ویسے ہی اس کے صفات بھی مخلوقات کے صفات سے نہیں ملتیں نہ اس کی کسی صفت کو ہم تشبیہ دے سکتے ہیں۔ وہ جس صورت میں چاہے تجلی فرما سکتا ہے آنحضرتؐ نے اسے ایک جوان مرد کی صورت میں دیکھا اور قیامت کے دن بھی ایک صورت میں ظاہر ہو گا۔ پھر دوسری صورت میں اور مومنین اور نیک بندے اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے یہ خلاصہ ہے اہل حدیث کے اور اہل سنت کے اعتقاد کا جس میں کسی اگلے امام کا اختلاف نہیں اللہ تعالیٰ سچے مسلمانوں کو اسی اعتقاد پر قائم رکھے اور اسی (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوْا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيْرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ۔

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے ابو معبد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن علاء نے کہا ہم سے اسمٰعیل ابن امیہ نے انہوں نے یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے ابو معبد سے سنا جو عبداللہ بن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو (حاکم بنا کر) یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا دیکھو تم کو اہل کتاب کے کچھ لوگ ملیں گے تو پہلے ان کو اللہ کی توحید کی طرف بلائیو[1] جب وہ یہ توحید سمجھ لیں (اس کو مان لیں) تو اب ان سے یہ کہیو کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز بھی پڑھنے لگیں تو اب ان سے کہیو اللہ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ بھی فرض کی ہے ان میں جو مالدار ہے اس سے لیجائے گی اور ان میں جو محتاج ہے اس کو دے دی جائے گی۔ جب وہ اس کو بھی مان لیں تو اس سے زکوٰۃ وصول کر[2] اور زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال لینے سے بچا رہ[3]۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اعتقاد پر مارے اسی اعتقاد پر حشر کرے اور پچھلے مولویوں کی گمراہی سے بچائے رکھے جنہوں نے اپنے عقائد بدل ڈالے اور صحابہ اور تابعین اور مجتہدین امت یعنی امام ابوحنیفہ اور شافعی اور امام مالک اور احمد بن حنبل اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور اسحٰق بن راہویہ اور امام بخاری اور ترمذی اور طبرانی اور ابن جریر اور شیخ عبدالقادر جیلانی اور ابن حزم اور ابن تیمیہ اور ابن قیم اور عبداللہ بن مبارک وغیرہ ہم رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے خلاف اپنا اعتقاد یوں قائم کیا کہ اللہ کی کلام میں حرف اور صوت نہیں ہے۔ نہ وہ عرش کے اوپر ہے نہ فرش پر نہ آگے نہ پیچھے نہ داہنے نہ بائیں نہ اوپر نہ نیچے نہ وہ اتر سکتا ہے نہ چڑھ سکتا ہے نہ بات کر سکتا ہے نہ کسی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے نہ اس کا منہ نہ ہاتھ نہ پاؤں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] جو سورۂ اخلاص میں مذکور ہے اللہ اکیلا ہے اللہ بے نیاز ہے کسی چیز کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ جنا گیا اس کے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا زکوٰۃ بھی ایک فرض ہے نماز کی طرح اور جو کوئی زکوٰۃ نہ دے اس سے لڑنا چاہیے اور امام اس کو سزائے مالی بھی دے سکتا ہے اور سزائے مالی کی دلیل وہ ہے جو ابوداؤد اور نسائی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کی اور کہا صحیح ہے بہز بن حکیم سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو زکوٰۃ نہ دے تو ہم اس سے بالجبر لیں گے اور اس کا آدھا مال تاوان ہے خدا کی طرف سے اہل حدیث نے اس حدیث (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوحصین (عثمان بن عاصم) ہندی اور اشعث بن سلیم سے ان دونوں نے اسود بن ہلال سے سنا انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے معاذ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی پوجا کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر فرمایا معاذ تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ کرے۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ زَادَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا ایک شخص نام نامعلوم نے دوسرے شخص (قتادہ بن نعمان) کو سنا وہ بار بار قل ہو اللہ احد پڑھ رہا تھا۔ صبح کو سننے والا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ سے بیان کیا وہ قل ہو اللہ کا پڑھنا ایک کم درجہ کی عبادت سمجھتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قل ہو اللہ احد (ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے[۵]۔ اسمٰعیل بن جعفر نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید سے یوں روایت کیا میرے بھائی قتادہ بن نعمان رض نے

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) کی رو سے تعزیر بمال درست رکھی ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا۔ لیکن حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا۔ یہ حدیث ان پر حجت ہے ۱۲ منہ ۵ بلکہ اوسط درجہ کا مال سے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵ قرآن کے تین حصے ہیں ایک حصہ توحید الٰہی اور اس کے صفات و افعال کا بیان۔ دوسرا قصص کا بیان۔ تیسرا احکام شریعت کا بیان۔ تو قل ہو اللہ میں ایک حصہ موجود ہے۔ اس لیے تہائی قرآن کے برابر ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۰۳۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ ۔

بَابُ ۵۱۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۔

۱۰۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو قتادہ بن نعمان کا ذکر زیادہ کیا (یہ روایت اوپر مذکور ہو چکی ہے فضائل القرآن میں)

ہم سے محمد بن یحییٰ (ذہلی) نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن صالح نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے عمرو بن حارث مصری نے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے ان سے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے اپنی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (کلثوم بن زہدم یا کسی اور) کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا وہ نماز میں (ہر رکعت میں) اپنی قرأت قل ھو اللہ احد پر ختم کرتا[۱] ۔ جب لشکر کے لوگ لوٹ کر مدینہ میں آئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس سے پوچھو ایسا کیوں کرتا ہے لوگوں نے پوچھا وہ کہنے لگے اس سورت میں اللہ کی صفتیں مذکور ہیں مجھ کو اس کا پڑھنا اچھا لگتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو اللہ تجھ سے محبت رکھتا ہے ۔

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (سورۃ بنی اسرائیل میں) اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دے اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے پکارو اس کے تو سب نام اچھے ہیں[۲] ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابومعاویہ (محمد بن حازم)

---

[۱] یعنی دوسری سورتوں کے ساتھ قل ھو اللہ بھی ضرور پڑھتا ۱۲ منہ [۲] تو دو پر نو نام تو بہت مشہور ہیں ترمذی کی حدیث میں وارد ہیں ۔ اور ان کے سوا بھی بہت اسماء اور صفات قرآن و حدیث میں وارد ہیں ۔ ان سب سے اللہ کی یاد کر سکتے ہیں لیکن اپنی طرف سے کوئی نام یا صفت تراشنا جائز نہیں حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے مبارک ناموں میں عجیب آثار ہیں ۔ بشرطیکہ آدمی باطہارت ہو کر ادب سے ان کو پڑھا کرے اور یہ بھی ضرور ہے کہ حلال کا لقمہ کھاتا ہو حرام سے پرہیز کرتا ہو ۔ مثلاً غنا اور توانگری کے لیے یا غنی یا مغنی کا ورد رکھے شفا اور تندرستی کے لیے یا شافی یا کافی یا معافی کا حصول مطالب کے لیے یا قاضی الحاجات یا کافی المہمات کا دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے یا عزیز یا قہار کا ازدیاد عزت اور آبرو کے لیے یا رافع یا معز کا علیٰ ہذا القیاس ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ۔

نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے اور ابوظبیان سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (یا آخرت میں رحم نہیں کرے گا) جو اس کے بندوں پر (دنیا میں) رحم نہیں کرتے[1]

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں آپ کی ایک صاحبزادی (علیا حضرت زینبؓ) کی طرف سے ایک شخص آپ کو بلانے کو آیا[2] کہنے لگا۔ ان کا بچہ مرنے کے قریب ہو رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور زینب سے کہہ دے اللہ ہی کا سب مال ہے جو چاہے لے لے اور جو چاہے دے اور ہر ذی روح کی حیات کا اللہ کے پاس ایک وقت مقرر ہے (وہ اتنا ہی جیئے گا) اس سے کہہ دے کہ صبر کر اور اللہ سے صبر کا ثواب مانگ[3]۔ لیکن حضرت زینب نے دوبارہ اس کو بھیجا اور قسم دی آپ ضرور تشریف لایئے اس وقت آپ کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبلؓ بھی گئے حضرت زینبؓ نے بچہ کو (آپ کی گود میں) ڈال دیا اس کی جان نکل رہی تھی (دم ٹوٹ رہا تھا) جیسے پرانی مشک کا حال ہوتا ہے یہ کیفیت دیکھ کر آنحضرت کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا[4]۔ آپ نے فرمایا یہ رونا رحم کی وجہ سے ہے جو اللہ نے

---

[1] عبادت بجز خدمت خلق نیست ۔ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست ۔ اللہ کے بندوں پر رحم کرنا ان کے آرام اور راحت کی فکر کرنا ایسی عبادت ہے جو ہر شریعت میں مکت اور نجات کی باعث ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اللہ کی صفت رحم ہے تو رحمن اور رحیم کے نام سے اس کو پکار سکتے ہیں ۱۲ [2] اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] یہ سن کر وہ گیا آنحضرتؐ کا پیغام پہنچا یا ۱۲ منہ [4] آپ کی شان کے تو خلاف ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے اور اللہ انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں[۱]۔

باب ۵۲۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ والذاریات میں) یوں فرمایا روزی دینے والا میں ہوں زوردار مضبوط[۲]

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِىِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

ہم سے عبدان نے کہا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے زیادہ تکلیف کی بات سن کر صبر کرنے والا[۳] کوئی نہیں ہے کمبخت مشرک کہتے ہیں اللہ اولاد رکھتا ہے[۴] باوجود ایسی باتوں کے وہ ان مشرکوں کو چنگا بھلا کرتا ہے ان کو روزی دیتا ہے[۵]۔

باب ۵۲۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا۔ وَاِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ وَاَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ۔ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ۔ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا وَّالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۃ جن میں فرمانا غیب کا جاننے والا وہ اپنا غیب کسی پر نہیں کھولتا۔

اور سورۃ لقمان میں) فرمایا اللہ ہی کو معلوم ہے قیامت کب آئے گی اور (سورۃ نسا میں) فرمانا اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے جو اس نے تجھ پر اتارا جان بوجھ کر (یعنی علم کے ساتھ) اس کو اتارا اور سورۃ حم سجدہ میں) فرمانا اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا نہ وہ جنتی ہے مگر اس کو معلوم ہے اور اسی سورۃ میں فرمانا قیامت کب آئے گی۔ اس کا علم اسی کے حوالے ہے یحییٰ بن زیاد فراء نے کہا ہر چیز پر ظاہر ہے یعنی علم کی وجہ سے اور ہر چیز پر باطن ہے یعنی علم کی وجہ سے۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن

---

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلا کہ اللہ کے لیے رحم کی صفت کا اثبات ہوا ۱۲ منہ [۲] قرآن میں یوں ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین۔ امام بخاری نے ترجمہ باب میں یوں لکھا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ابن مسعودؓ کی یہی قرأت ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی مہلت دینے والا عذاب میں دیر کرنے والا ۱۲ منہ [۴] حالانکہ وہ اولاد وغیرہ سے پاک اور برتر ہے ۱۲ منہ [۵] اس حدیث میں صفت رزاقیت کا اثبات ہے اللہ تعالیٰ کو تکلیف نہیں ہوسکتی مطلب یہ ہے کہ اس کے پیغمبروں اور نیک بندوں کو مشرک ایسی باتیں کرکے تکلیف دیتے ہیں ۱۲ منہ [۶] تو صفت علم کا اثبات ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ۔

بَابُ ۵۲۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

بلال نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جن کو اللہ ہی جانتا ہے (پیٹوں کا گھٹنا بڑھنا ان میں ایک بچہ ہے یا زیادہ پورا ہے یا ادھورا) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کل کیا ہوگا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا مینہ کب برسے گا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جاندار کس سرزمین میں مرے گا اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہوگی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔[1]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد بجلی سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ تو سورۃ انعام میں فرماتا ہے۔ آنکھیں اس کو نہیں پا سکتیں[2]۔ اور جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمدؐ غیب کی بات جانتے تھے۔ وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ سورۃ نمل میں فرماتا ہے۔ کسی کو غیب کا علم بجز خدا کے نہیں ہے[3]۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ حشر میں) فرمانا وہ سلام ہے (یعنی تمام عیبوں سے پاک) اور مومن ہے[4]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ

---

[1] اس باب کی دونوں حدیثوں میں صفت علم کا اثبات ہے ۱۲ منہ [2] یہ حضرت عائشہ کا اجتہاد تھا دوسرے صحابہ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کہتے ہیں لا تدرکہ الابصار سے یہ مراد ہے کہ دنیا میں اس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور مطلق رویت کی نفی مراد نہیں ہے ورنہ آخرت میں مومنوں کو دیدار کیونکر ہو سکے گا۔ جو صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے کلام سے حضرت موسیٰ کو سرفراز فرمایا۔ اور رویت سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۲ منہ [3] اس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ غیب کا علم آنحضرتؐ کو بھی نہ تھا۔ مگر جو بات اللہ آپ کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی ابن اسحاق نے مغازی میں نقل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی تو ابن صلیت کہنے لگا محمد اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں اور آسمان کے حالات تم سے بیان کرتے ہیں لیکن ان کو اپنے تئیں اونٹنی کی خبر نہیں وہ کہاں ہے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا ایک شخص ایسا ایسا کہتا ہے اور میں تو قسم خدا کی وہی بات جانتا ہوں جو اللہ نے مجھ کو بتلائی اور اب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتلا دیا وہ اونٹنی فلاں گھاٹی میں ہے ایک درخت پر اٹکی ہوئی ہے آخر صحابہ گئے اور اس کو لے کر آئے ۱۲ منہ [4] اپنے بندوں کو امن دینے والا اپنے وعدے کو سچ کرنے والا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

بَاب ۵۲۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى مَلِكِ النَّاسِ۔

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

بَاب ۵۲۵ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللهِ وَصِفَاتِهِ۔

جعفی نے کہا ہم سے مغیرہ بن مقسم نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے تو یوں کہتے (یعنی تشہد میں) اللہ پر سلام آنحضرتؐ نے (جب نماز سے فارغ ہوئے) فرمایا یوں نہ کہو اللہ پر سلام (اللہ تو خود سلام ہے (سب کا بچانے والا) بلکہ یوں کہا کرو التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک یہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ الناس میں) فرمانا ملک الناس یعنی سب آدمیوں کا بادشاہ۔

اس باب میں ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[1]

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا۔ اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے (جھوٹے) بادشاہ کہاں گئے (کوئی بولتا تک نہیں) اس حدیث کو شعیب اور محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا انہوں نے ابوسلمہ سے[2]۔

باب اللہ تعالیٰ کا (کئی جگہ قرآن میں) یوں فرمانا وہ پروردگار عزت والا ہے حکمت والا۔

اور (سورۃ والصافات میں) اے پیغمبر تیرا مالک جو عزت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ کافر بناتے ہیں اور (سورۃ منافقون میں) عزت

[1] جو آگے موصولاً مذکور ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمان زمین اپنے ہاتھ میں لے کر فرمائے گا۔ انا الملک ۱۲ منہ [2] شعیب کی روایت کو دارمی نے اور زبیدی کی روایت کو ابن خزیمہ نے اور اسحاق بن یحییٰ کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ جَھَنَّمُ قَطْ قَطْ وَ عِزَّتِکَ وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْقٰی رَجُلٌ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ اٰخِرُ اَھْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَصْرِفْ وَجْھِیْ عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِکَ لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَھَا قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَکَ ذٰلِکَ وَعَشَرَۃُ اَمْثَالِہٖ وَقَالَ اَیُّوْبُ وَعِزَّتِکَ لَاغِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ۔

اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے اور جو شخص اللہ کی عزت اور دوسری صفات کی قسم کھائے تو وہ قسم منعقد ہو جائیگی اگر قسم کے خلاف کرے گا تو کفارہ دینا ہوگا[۱]۔ اور انس نے کہا یہ حدیث کتاب التفسیر میں موصولاً گزر چکی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ دوزخ میں اپنا پاؤں رکھ دے گا، تو وہ کہے گی بس بس قسم تیری عزت کی (میں بھر گئی) اور ابوہریرہؓ نے کہا[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (جہینہ) دوزخ اور بہشت کے بیچ میں رہ جائے گا۔ یہ ان دوزخیوں میں سے ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جائے گا۔ وہ کہے گا پروردگار ایک ذرا میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھرا دے تیری عزت کی قسم بس اور کوئی سوال تجھ سے نہیں کرنے کا[۳] اس حدیث میں ابو سعید خدریؓ نے یوں کہا آنحضرتؐ نے کہا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی لے اور اس سے دس گنی نعمتیں اور لے اور ایوبؑ پیغمبر علیہ السلام[۴] نے عرض کیا پروردگار قسم تیری عزت کی کہاں میں تیری عنایت اور سرفرازی سے کبھی بے پرواہ ہو سکتا ہوں[۵]۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَۃَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے حسین معلم نے کہا مجھ سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہتے اس پروردگار کی عزت کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے پروردگار تجھ ہی کو موت نہیں ہے باقی جنات اور آدمی سب کو موت ہے۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے

---

[۱] بعضوں نے کہا صفات ذاتیہ جیسے علم قدرت سمع بصر کلام حیوۃ کی قسم کھائے تو قسم منعقد ہوگی۔ اگر صفات فعلیہ جیسے استواء نزول صعود رزق وغیرہ کی قسم کھائے تو حانث نہ ہوگا ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث کتاب الرقاق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] پھر سارا قصہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا ہے۔ ۱۲ منہ [۴] جب سونے کی ٹڈیاں ان پر برسیں وہ کپڑے میں بٹورنے لگے ۱۲ منہ [۵] یہ حدیث بھی کتاب الطہارت میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَ كَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتَّى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ۔

حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوزخ میں لوگ برابر پڑتے رہیں گے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے تیسری سند اور خلیفہ بن خیاط نے اس حدیث کو معتمر بن سلیمان سے بھی روایت کیا کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر گنہگار لوگ دوزخ میں پڑتے رہیں گے اور وہ یہی کہتی جائے گی۔ اور کچھ ہیں اور کچھ ہیں[1] آخر پروردگار اپنا (مبارک) قدم اس پر رکھ دے گا۔ اس وقت وہ سمٹ کر (چھوٹی ہو جائے گی) عرض کرے گی۔ بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم (میں بھر گئی اب گنجائش نہیں رہی) اور بہشت کسی طرح نہیں بھرے گی اس میں بہت خالی جگہ رہے گی آخر اللہ تعالٰے اور ایک مخلوق پیدا کرے گا۔ اور بہشت کی خالی جگہ ان کو رہنے کے لیے دے گا۔[2]

بَابٌ ۵۲۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ۔

باب اللہ تعالٰی کا (سورۃ انعام میں) فرمانا وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔[3]

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ طَاؤُسٍ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے

---

[1] یعنی ابھی بہت جگہ خالی ہے اور لاؤ اور لاؤ ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے قدم کا ثبوت ہوتا ہے۔ اہل حدیث نے ید اور وجہ اور عین اور حقو اور اصبع کی طرح اس کی بھی تاویل نہیں کی، لیکن تاویل کرنے والے کہتے ہیں قدم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالٰی اس کو ذلیل کر دے گا ۱۲ منہ [3] یعنی اپنا وجود پہچاننے کے لیے اس لیے مصنوع سے صانع پر استدلال ہوتا ہے بعضوں نے کہا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اس آیت سے یہ ثابت کریں کہ اس کے کلام پر حق کا اطلاق ہوتا ہے یعنی آسمان زمین کو کلمہ کُن سے جو حق ہے پیدا کیا حق کا اطلاق خود پروردگار پر بھی ہوتا ہے۔ یعنی ہمیشہ قائم اور باقی کبھی فنا ہونے والا نہیں ۱۲ منہ ؒ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُكَ۔

طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو یوں دعا کرتے (یعنی تہجد کے وقت) یا اللہ تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا مالک ہے تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان کا بھی جو ان دونوں میں رہتے ہیں۔ (آدمی جن فرشتے) تجھی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا نور ہے۔ تیرا کلام سچا تیرا وعدہ سچا تجھ سے ملنا سچ ہے بہشت سچ ہے دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیرا تابعدار بن گیا تجھ پر ایمان لایا تجھ پر بھروسہ کیا تیرے ہی طرف رجوع ہوا۔ اور تیرے ہی مدد سے میں نے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور تجھ ہی سے جھگڑے میں انصاف چاہتا ہوں میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی میرا معبود نہیں۔

١٠٤٦۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ۔

ہم سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے تو حق ہے تیرا کلام حق ہے۔

بَاب ٥٢٧ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَكَانَ اللهُ سَمِيعًا بَصِيرًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (قرآن میں کئی جگہ) فرمایا اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے۔

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا۔

اور اعمش نے تمیم بن سلمہ سے روایت کی اس نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ساری تعریف اللہ ہی کیلئے سزاوار ہے جو ساری آوازوں کو سنتا ہے (پھر خولہ بنت ثعلبہ کا قصہ بیان کیا اور کہا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (سورۃ مجادلہ کی)

١٠٤٧۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا

مجھ سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا ہم حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم جب کسی چڑھاؤ پر چڑھتے تو زور سے

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا قَرِيْبًا ثُمَّ اَتٰى عَلَيَّ وَاَنَا اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِهٖ۔

۱۰۴۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ

چلا کر) اللہ اکبر کہتے آنحضرتؐ نے فرمایا لوگو اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہو۔ (آہستہ اللہ کی یاد کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو تھوڑے پکارتے ہو۔ تم اس (پروردگار) کو پکارتے ہو جو (رتی رتی) سنتا اور دیکھتا ہے اور (علم اور سمع اور بصر کے لحاظ سے) نزدیک ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں دل ہی دل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا عبداللہ بن قیس لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ راوی نے کہا یا آپ نے یوں فرمایا عبداللہ بن قیس میں تجھ کو بہشت کا ایک خزانہ بتلاؤں[1]

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا کہ ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسی دعا بتلائیے جس کو

[1] وہ بھی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ غائب نہیں ہے اس کا یہ معنی ہے کہ وہ ہر جگہ ہر چیز کو ہر آواز کو دیکھ اور سن رہا ہے ہر آواز کیا چیز ہے وہ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے یہ جو کہا کرتے ہیں اللہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اس کا بھی یہی معنی ہے کہ کوئی چیز اس کے علم اور سمع اور بصر سے پوشیدہ نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے جیسے جہمیہ ملاعنہ سمجھتے ہیں کہ اللہ اپنی ذات قدسی صفات سے ہر مکان یا ہر جگہ میں موجود ہے ذات مقدس تو بالائے عرش ہے مگر اس کا علم اور سمع اور بصر ہر جگہ ہے حضور کا یہی معنے ہے خود امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں اللہ آسمان پر ہے زمین میں نہیں ہے یعنی اس کی ذات مقدس بالائے آسمان اپنے عرش پر ہے اور دین کے کل اماموں کا یہی مذہب ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے یہ کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ عجب پر اثر کلمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ میں یہ اثر رکھا ہے کہ جو کوئی اس کو ہمیشہ پڑھا کرے وہ ہر شے سے محفوظ رہتا ہے ہمارے پیر و مرشد حضرت مجدد کا ختم روزانہ یہی تھا کہ سو سو بار اول و آخر درود شریف پڑھتے اور پانسو مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور دنیا و آخرت کے تمام مہمات اور مقاصد حاصل ہونے کے لیے یہ بارہ کلمے میں نے تجربہ کئے ہیں جو کوئی ان کو ہر وقت جب فرصت ہو بلا قید پڑھتا رہے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی کل مرادیں پوری ہوں گی۔ ایسا ہوا ایک ملحد بے دین شخص اہلحدیث اور اہل علم کا بڑا دشمن تھا اور اس قدر طاقتور ہو گیا تھا کہ اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا ہر شخص کو خصوصاً دینداروں کو اس کے شر سے اپنی عزت و آبرو سنبھالنی دشوار ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کلموں کے طفیل سے اس کا قلع قمع کر دیا۔ اور اپنے بندوں کو راحت دی جب اس کے فی النار والسقر ہونے کی خبر آئی تو دفعتاً یہ مادہ تاریخ دل میں گزرا مصرع چونکہ بوجہل رفت از دنیا ؎ گشتہ تاریخ او بماذ مرہ ہ راے بیرون کن دیگر حدیث ،

besturdubooks.wordpress.com

دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

١٠٤٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ۔

بَاب ٥٢٨ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ

١٠٥٠۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

میں نماز میں پڑھا کروں، آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی من عندک مغفرۃ انک انت الغفور الرحیم۔ ؎۵

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ نے مجھ کو پکارا کہنے لگے تمہاری قوم قریش کی باتیں سن لیں اور جو انہوں نے تم کو جواب دیا وہ بھی سن لیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۃ انعام میں، فرمانا کہہ دے وہ پروردگار قدرت والا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن ابی الموالی نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا۔ وہ عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے حدیث بیان کرتے تھے کہتے تھے میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ہر کام میں (جو مباح ہے) استخارہ کرنا سکھاتے تھے اور اس طرح سکھاتے تھے (احتیاط کے ساتھ) جیسے قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے

؎۵ اس حدیث میں مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اسی وقت فائدہ دے گا جب وہ سنتا دیکھتا ہو تو آپؐ نے جو ابوبکر صدیقؓ کو یہ دعا مانگنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا وہ سنتا دیکھتا ہے میں کہتا ہوں سبحان اللہ امام بخاری کی باریکی فہم اس دعا میں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کیا ہے۔ یہ صیغہ امر اور بکاف خطاب اور اللہ تعالیٰ کا مخاطب کرنا اسی وقت صحیح ہوگا۔ جب وہ سنتا دیکھتا اور حاضر ہو ورنہ غائب شخص کو کون مخاطب کرے گا۔ پس اس دعا سے باب کا مطلب ثابت ہوگیا۔ دوسرے یہ کہ حدیث میں وارد ہے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے۔ اور سرگوشی کی حالت میں کوئی بات کہنا اسی وقت درست ہوگی جب مخاطب بخوبی سنتا ہو تو اس حدیث کو اس حدیث کے ساتھ ملانے سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کا سمع بے انتہا ہے وہ عرش پر رہ کر بھی نمازی کی سرگوشی سن لیتا ہے۔ اور یہی باب کا مطلب ہے منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ۔

بَابُ ۵۲۹ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ

آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو پہلے دو رکعتیں نفل پڑھے پھر (سلام کے بعد یا تشہد کے بعد یا سجدے میں یہ دعا پڑھے یا اللہ میں تیرے علم کی طفیل سے اس کام میں خیریت چاہتا ہوں (یعنی دین دنیا کی بھلائی) اور تجھ سے قدرت چاہتا ہوں۔ تیری قدرت کی طفیل سے اور تیرا فضل چاہتا ہوں تو ہی قدرت رکھتا ہے۔ مجھ کو یہ علم نہیں ہے اور تو ہی علم رکھتا ہے (کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے) مجھ کو یہ علم نہیں ہے تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جانتا، یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں پر اس کام کا بیان کرے جس کے لیے استخارہ کرتا ہے (زبان سے اس کا نام لے یا دل میں تصور کرے)، میرے لیے فی الحال اور (دنیا) اور (انجام کے لیے بہتر ہے تو اس کو میری قسمت میں (مقدر) کر دے اور اس کو آسان کر پھر اس میں برکت دے یا اللہ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا اور انجام کے لیے برا ہے یا یوں فرمایا۔ فی الحال اور آئندہ کے لیے برا ہے تو اس کو مجھ پر سے ہٹا دے (دور کر دے کہ میں اس کو نہ کر سکوں) اور پھر جو امر بہتر ہو جہاں ہو میرے لیے مقدر کر دے پھر اس کو مجھ پر راضی اور خوش رکھ[1]

باب اللہ کی ایک صفت یہ بھی ہے مقلب القلوب یعنی دلوں کا پھیرنے والا۔

اور سورۃ انعام میں، اللہ نے فرمایا اور ہم ان کے دل اور آنکھیں پھیر دیں گے۔

ہم سے سعید بن سلیمان نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں فرمایا کرتے

[1] یہ حدیث اوپر کتاب التہجد اور کتاب الدعوات میں گزر چکی ہے یہاں اس کو اس لیے لائے کہ اس میں قدرت الٰہی کا اثبات ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ

بَابٌ ۵۳۰ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ اِسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ الْبَرُّ اللَّطِيفُ۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ۔

بَابٌ ۵۳۱ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةِ بِهَا۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ

تھے۔ نہیں [1] قسم اس کی جو دلوں کا پھیرنے والا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا (اس کو ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا) ذوالجلال کا معنی بڑائی اور بزرگی والا اور بر [2] کا معنی لطیف باریک بین [3]۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نودے نو (۹۹) نام ہیں (یعنی ایک کم سو) جو کوئی ان کو یاد کرے (یعنی ان پر عمل کرے) تو وہ جنت میں جائے گا [4]۔

باب اللہ کے نام لے کر مانگنا ان کی پناہ چاہنا [5]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں جب کوئی اپنے بچھونے پر سونے کے لیے آئے تو اپنی چادر (رومال) کے کونے سے اس کو تین بار جھٹک لے [6] اور یہ دعا پڑھے (پاک) پروردگار میں تیرا نام لے کر اپنی کروٹ بچھونے پر رکھتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک

[1] میں یہ کام نہیں کروں گا یا یہ بات نہیں کہوں گا ۱۲ منہ [2] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یا نیکی اور احسان کرنے والا ۱۲ منہ [4] یہ ننانوے نام ایک روایت میں وارد ہیں لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے اس لیے امام بخاری اس کو اس کتاب میں نہ لا سکے اہلحدیث کے نزدیک اللہ کے اسماء اور صفات اس کی ذات کی طرح غیر مخلوق ہیں اور جہمیہ نے ان کو مخلوق کہا ہے لعنہم اللہ تعالیٰ ننانوے ۹۹ کا عدد کچھ حصر کے لیے نہیں ہے ان کے سوا بھی اور نام قرآن اور حدیثوں میں وارد ہیں جیسے مقلب القلوب ذوالجبروت ذوالملکوت ذوالکبریا ذوالعظمۃ کافی دائم صادق ذی الفضل ذی المعارج غالب وغیرہ ۱۲ منہ [5] یہ باب لا کر امام بخاری نے اہلحدیث کا مذہب ثابت کیا کہ اسم عین مسمی ہے اور مسمی کی طرح غیر مخلوق ہے اور جہمیوں کا رد کیا۔ کیونکہ اگر اسم مخلوق ہوتا اور مسمی کا غیر ہوتا تو غیر خدا سے مانگنا اور غیر خدا سے پناہ چاہنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [6] ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ بیٹھا ہو ۱۲ منہ [7] یعنی تیرے نام کی مدد سے ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ تَابَعَهُ يَحْيٰى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَّأَبُوْ ضَمْرَةَ وَإِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ۔

رکھے (پھر بدن میں نہ آنے دے یعنی مرجاؤں) تو اس کے گناہ بخش دے اور اگر تو اس کو پھر بدن میں جانے کے لیے چھوڑ دے تو اس کو ہر بلا سے اس طرح محفوظ رکھ جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے عبدالعزیز کے ساتھ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن مفضل نے بھی عبیداللہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا[۱]۔ اور زہیر بن معاویہ اور ابوضمرہ اور اسمٰعیل بن زکریا نے اس حدیث کو یوں روایت کیا عبیداللہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے (تو سعید کے والد کا واسطہ زیادہ کیا[۲]) اور محمد بن عجلان نے اس حدیث کو سعید سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۳] محمد بن عجلان کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی اور عبدالعزیز دراوردی اور اسامہ بن حفص نے بھی روایت کیا۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوْتُ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربیع بن حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر سونے کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے یا اللہ تیرا ہی نام لے کر میں جیتا ہوں اور تیرے ہی نام پر مروں گا۔ اور جب صبح ہوتی تو فرماتے شکر اس پاک پروردگار کا جس نے مرے بعد ہم کو جلایا۔ اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے (یعنی حشر کے دن)

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شیبان نے

[۱] یحییٰ کی روایت کو امام نسائی نے اور بشر کی روایت کو مسدد نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] زہیر کی روایت اوپر اسی کتاب میں کتاب الدعوات میں گزر چکی ہے۔ اور ابوضمرہ کی روایت کو امام مسلم نے اور اسمٰعیل کی روایت کو حارث بن ابی اسامہ نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے خرشہ بن حر سے انہوں نے ابوذرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر جاتے (خواب گاہ) پر تو فرماتے (یا اللہ) تیرے ہی نام پر ہم جیتے ہیں۔ تیرے ہی نام پر مرتے ہیں۔ (یعنی سوتے ہیں) پھر جب نیند سے جاگتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے مرے بعد ہم کو جلایا اور اسی کی طرف (قبر سے) اٹھ کر جانا ہے۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِاسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی جب اپنی بی بی سے صحبت کرنے لگے اس وقت یوں کہے میں اللہ کا نام لے کر صحبت کرتا ہوں یا اللہ ہم کو شیطان سے بچا دے اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو اولاد تو ہم کو عنایت فرمائے تو اگر ان کی قسمت میں اولاد ہوگی تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن عیاض (مشہور ولی کامل) نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم بن نخعی سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے عدی بن حاتم طائی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا میں اپنے تعلیم یافتہ کتوں کو شکار کے جانور پر چھوڑتا ہوں (کیا وہ جانور کھاؤں) آپ نے فرمایا جب تو اپنے تعلیم یافتہ کتوں کو اللہ کا نام لیکر چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ لیں (مار ڈالیں پر اس کو کھائیں نہیں) تو اس جانور کو کھا اور جب تو بن بھال کے تیر (یعنی لکڑی) سے کوئی شکار مارے لیکن وہ نوک سے لگ کر جانور کا گوشت چیر دے (اس میں گھس جائے) تو اس کو کھا[۱]۔

[۱] اگر عرض کی طرف سے پڑے اور جانور اس کی وجہ سے مر جائے تو مت کھا وہ مردار ہے ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو خالد احمر نے کہا میں نے ہشام بن عروہ سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے۔ وہ حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یہاں چند ایسے آدمی ہیں جو نو مسلم ہیں (ابھی ان کا شرک کا زمانہ گزرا ہے) وہ ہمارے پاس کٹا ہوا گوشت (بیچنے کو) لاتے ہیں ہم کو معلوم نہیں انہوں نے ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا یا نہیں لیا آپ نے فرمایا تم اللہ کا نام لے کر کھا لو۔ ابو خالد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عبد الرحمٰن اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے بھی (ہشام بن عروہ سے) روایت کیا۔[۱]

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی اللہ کا نام لے کر قربانی کی اور اللہ اکبر کہا۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بن عبد اللہ بجلی سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ موجود تھے آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا۔ پھر فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو وہ اللہ کے نام پر قربانی کاٹے۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ورقا بن عمر خوارزمی نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ جس شخص کو قسم کھانا منظور ہو وہ اللہ کی قسم کھائے۔[۲]

[۱] محمد بن عبد الرحمٰن طفاوی اور اسامہ بن حفص کی روایتیں خود اسی کتاب میں موصولاً گزر چکی ہیں اور عبد العزیز کی روایت کو عدی نے وصل کیا ۱۲ منہ
[۲] ورنہ خاموش رہے ترمذی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا اور حاکم نے کہا صحیح ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کی۔ اس باب میں امام بخاری نے متعدد حدیثیں لا کر یہ ثابت کیا کہ اسم مسمیٰ کا عین ہے اگر غیر ہوتا تو نہ اسم سے مدد لی جاتی (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۵۲۲ - مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللهِ۔

وَقَالَ خُبَيْبٌ وَّذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْاِلٰهِ فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالٰى۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِّنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِيْنَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ ؎

وَلَسْتُ أُبَالِي حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْاِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

باب اللہ تعالیٰ کو ذات کہہ سکتے (اسی طرح شخص) اس کے صفات اور اسماء ہیں۔

اور خبیب بن عدی صحابی نے (مرتے وقت) کہا یہ سب تکلیف اللہ کی ذات مقدس کے لیے ہے تو اللہ کے نام کے ساتھ انہوں نے ذات کا لفظ لگایا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن ابی جاریہ نے جو بنی زہرہ کا حلیف اور ابوہریرہؓ کے ساتھیوں میں سے تھا۔ کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عضل اور قارہ والوں کی درخواست پر) دس آدمیوں کو ان کے پاس بھیجا ان میں خبیب بن عدی انصاری بھی تھے (اور عاصم اس ٹکڑی کے سردار تھے[۲]) ابن شہاب نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عیاض نے خبر دی ان کو حارث کی بیٹی زینب نے کہ جب بنی حارث خبیب کو قتل کرنے کے لیے اکٹھا ہوئے تو انہوں نے زینب سے ایک استرہ صفائی کرنے کے لیے مانگا جب وہ خبیب کو حرم کے باہر قتل کرنے کے لیے لے چلے تو انہوں نے یہ شعر پڑھیں ؎

جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ گروں
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں
وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں
تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائیگا
اس کے جوڑوں پردہ برکت دے فزوں

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) نہ اسم پر ذبح کرنا جائز ہوتا نہ اسم پر کتا چھوڑنا علی ہذا القیاس ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کے سوا احادیث الانبیاء میں گزر چکا ہے حضرت ابراہیم کے قصے میں ثنتین فی ذات اللہ اور ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے تفکروا فی کل شیئے ولا تفکروا فی ذات اللہ اور قرآن میں ویحذرکم اللہ نفسہ نفس اور ذات ایک ہی ہے ۱۲ منہ [۲] یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے کہ بنی لحیان کے دو سو آدمیوں نے ان کو گھیر لیا آخر سات شخص شہید ہوئے اور تین آدمیوں کو قید کر کے لے گئے ان میں خبیب کو بنی حارث نے خرید کر لیا اور ایک مدت تک قید رکھ کر ان کو قتل کیا۔ رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا۔

آخر عقبہ بن حارث نے ان کو مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن اپنے اصحاب کو ان کے مارے جانے کی خبر کر دی۔

بَابُ ۵۳۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ آل عمران میں) فرمانا اللہ اپنے نفس و ذات سے، تم کو ڈراتا ہے۔

اور (سورہ مائدہ میں) تو جانتا ہے جو میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت دار نہیں ہے۔ اسی لیے اس نے بے حیائی کی باتیں (جیسے زنا وغیرہ) حرام کی ہیں، اور اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں ہے[۱]۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے جب خلقت کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں خود اپنے نفس (ذات) پر یہ کہا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے یہ کتاب عرش پر اس کے پاس رکھی ہوئی ہے۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابوصالح سے سنا

---

[۱] آدمی کے لیے یہ عیب ہے کہ اپنی تعریف پسند کرے لیکن پروردگار کے حق میں عیب نہیں ہے کیونکہ وہ تعریف کے سزاوار ہے اس کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ امام بخاری نے اس کو لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اپنی عادت کے مطابق اشارہ کیا یہ طریق تفسیر سورۃ انعام میں گزر چکا ہے۔ اس میں اتنا زائد ہے۔ و. لذلک مدح نفسہ تو نفس کا اطلاق پروردگار پر ثابت ہوا کرمانی نے اس پر خیال نہیں کیا، اور جس حدیث کی شرح کتاب التفسیر میں کر آئے تھے اس کو یہاں بھول گئے۔ انہوں نے کہا مطابقت اس طرح سے ہے کہ احد کا لفظ بھی نفس کے لفظ کے مثل ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَّاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَّاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

انہوں نے ابوہریرۃؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں[1]۔ اور وہ جب میری یاد کرے تو میں (اپنے علم اور اپنے فضل و کرم سے) اس کے ساتھ ہوں اگر اپنے دل میں میری یاد کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کی یاد کرتا ہوں۔ اور اگر اک جماعت میں (علانیہ) میری یاد کرے تو میں اس سے بہتر جماعت (یعنی مقرب فرشتوں کی جماعت) میں اس کی یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہو تو میں ایک بام (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں[2]۔

بَابٌ ۵۲۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔

باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا (سورۂ قصص میں) ہر چیز سوا پروردگار کے ہلاک اور برباد ہونے والی ہے[3]۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِکَ فَقَالَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِکَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جب یہ آیت (سورۃ انعام کی) اتری اے پیغمبر کہہ دے وہ اللہ ایسی قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیجے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میں تیرے (مبارک) منہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر یہ اترا یا تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

---

[1] یعنی میرا بندہ جیسا میرے ساتھ گمان رکھے گا۔ میں اسی طرح اس سے پیش آؤں گا۔ اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کے قصور معاف کر دوں گا تو ایسا ہی ہوگا۔ اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کو عذاب کروں گا تو ایسا ہی ہوگا۔ حدیث سے یہ نکلا کہ رجا کا جانب بندے میں غالب ہونا چاہیئے اور پروردگار کے ساتھ نیک گمان رکھنا چاہیئے۔ اگر گناہ بہت ہیں تو بھی یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیئے ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ہو الغفور الرحیم ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا یعنی اس کی ہر نیکی کا ثواب اس کی نیکی سے کسی حصہ زیادہ دیتا ہوں دوڑنا اور ایک ہاتھ یا ایک بام نزدیک ہونا یہ صرف مجازات میں یا بطور مشاکلت کے ہیں جیسے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یا فانا منکم کما تسخرون ۱۲ منہ [3] غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ منہ کا اطلاق پروردگار پر قرآن اور حدیث دونوں میں آیا ہے اور گمراہ جہمیہ نے اس کا انکار کیا ہے انہوں نے منہ سے ذات اور ایسے قدرت مراد لی ہے امام ابوحنیفہ رح نے اس کا رد کیا ہے ۱۲ منہ۔

أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَيْسَرُ۔

بَاب ۵۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ تُغَذّٰى وَقَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ تَجْرِيْ بِأَعْيُنِنَا۔

۱۰۶۷۔ **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلٰى عَيْنِهٖ وَإِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔

۱۰۶۸۔ **حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِنَّهٗ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ۔

بَاب ۵۳۶ قَوْلِ اللّٰهِ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ۔

۱۰۶۹۔ **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسٰى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ

اور آپس میں لڑا دے تو فرمایا یہ (بہ نسبت اگلے عذابوں کے آسان ہے (کیونکہ ان میں سب تباہ ہو جاتے ہیں)

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ طٰہٰ میں) یہ فرمانا مطلب یہ تھا کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے۔ اور سورۃ قمر میں) فرمایا نوح کی کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے پانی پر تیر رہی تھی[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر آیا۔ تو فرمایا سچا خدا تم پر چھپ نہیں سکتا (وہ مردود تو کانا ہوگا) اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے (اس کی دونوں آنکھیں سالم اور بے عیب ہیں۔ آنحضرتؐ نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا۔[2] فرمایا دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا انگور۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے کہا ہم کو قتادہ نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ یاد رکھو وہ مردود کانا ہوگا۔ اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حشر میں فرمانا وہی اللہ ہر چیز کا بنانے والا پیدا کرنے والا نقشہ کھینچنے والا۔

ہم سے اسحٰق بن منصور (یا اسحٰق بن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے ابن محیریز سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ

[1] اس باب کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آنکھیں ہیں اہلحدیث کا یہی قول ہے۔ مخالفین نے تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ آنکھ سے صفت بصر مراد ہے۔
[2] اس سے ان لوگوں کا رد ہوا جو آنکھ کی تاویل بصر سے کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا۔

سے انہوں نے کہا غزوۂ بنی مصطلق میں لوگوں نے قیدیں عورتیں پکڑیں انہوں نے چاہا۔ ان سے محبت کریں۔لیکن ان کو پیٹ نہ رہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے[۱] آپ نے فرمایا عزل کیوں نہ کرو (عزل کرنے میں کوئی قباحت نہیں) کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قیامت تک جس کا پیدا ہونا لکھ دیا ہے۔ وہ ضرور پیدا ہوگا اور مجاہد نے قزعہ سے روایت کیا کہا میں نے ابوسعید خدریؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جان ایسی نہیں جس کی قسمت میں پیدا ہونا لکھا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ضرور اس کو پیدا کرے گا۔

بَابُ ۵۲۷ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ ص میں) فرمانا (یعنی شیطان سے) تو نے اس کو کیوں سجدہ نہیں کیا جس کو میں نے خاص اپنے ہاتھوں سے بنایا[۲]

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضـ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفِّعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا

مجھ سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی طرح جیسے ہم دنیا میں جمع ہوتے ہیں مومنوں کو اکٹھا کرے گا۔ وہ گرمی وغیرہ سے پریشان ہو کر کہیں گے۔ کاش ہم کسی کی سفارش بھی تو اپنے مالک کے پاس کرائیں وہ ہم کو اس جگہ سے (جہاں سخت تکلیف ہے) نکال کر آرام دے پھر (سب مل کر) آدمؑ کے پاس آئیں گے ان سے کہیں گے اے آدمؑ آپ لوگوں کا حال نہیں دیکھتے کس بلا میں گرفتار ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے ہاتھ سے بنایا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور ہر چیز کے نام آپ کو بتلائے ہر لغت میں بولنا بات کرنا سکھلایا[۳] اب اس

---

[۱] عزل کے معنی اوپر گزر چکے۔ یعنی انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا تاکہ عورت کو حمل نہ رہے ۱۲ منہ [۲] اس باب میں صفت ید کا بیان ہے اہلحدیث اللہ تعالےٰ کے ہاتھوں کو ثابت کرتے ہیں۔ ان کی تاویل نہیں کرتے امام ابوحنیفہ نے کہا ید کی تاویل قدرت یا نعمت سے کرنا قدریہ اور معتزلہ کا طریق ہے۔ ۱۲ منہ [۳] بعضے بیوقوفوں نے اگلے زمانہ میں یہ خیال کیا تھا۔ کہ عالم قدیم ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آتا ہے۔ اور اس پر دلیل یہ قائم کی تھی کئی بچوں کو پیدائش سے لے کر الگ مکان میں رکھا ان کو بات نہ کرنے دی۔ جب وہ بڑے ہوگئے (باقی برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا

وقت پروردگار کے پاس ہماری کچھ سفارش کیجئے تاکہ ہم کو اس جگہ سے نجات ہو کر آرام ملے آدمؑ کہیں گے میں اس لائق نہیں ان کو وہ گناہ یاد آ جائے گا جو انہوں نے کیا تھا (ممنوع درخت میں سے کھانا) مگر تم لوگ ایسا کرو نوحؑ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا[1] آخر وہ لوگ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی جواب دیں گے میں اس لائق نہیں اپنی خطا جو انہوں نے (دنیا میں) کی تھی یاد کریں گے کہیں گے۔ تم لوگ ایسا کرو ابراہیم پیغمبر کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ (ان کے پاس جائیں گے) وہ بھی اپنی خطائیں یاد کر کے کہیں گے۔ میں اس لائق نہیں تم موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ اللہ نے ان کو توراۃ عنایت فرمائی۔ ان سے بول کر باتیں کیں یہ لوگ موسیٰ کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں اپنی خطا جو انہوں نے دنیا میں کی تھی یاد کریں گے مگر تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کے خاص کلمہ اور خاص روح ہیں یہ لوگ عیسیٰ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی اگلی پچھلی سب خطائیں بخش دی گئی ہیں۔ آخر یہ سب لوگ (جمع ہو کر) میرے پاس آئیں گے میں چلوں گا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مانگوں گا۔ مجھ کو اجازت ملے گی۔ میں اپنے پروردگار کو دیکھتے

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) تو بالکل گونگے تھے۔ کوئی بات نہیں کر سکتے تھے۔ اس سے انہوں نے یہ نکالا۔ کہ اگر عالم حادث ہوتا تو سب لوگ گونگے ہی ہوتے۔ یہ استدلال جدید فلسفہ کی رو سے غلط نکلا۔ علم جیالوجی سے صاف عالم کا حدوث ثابت ہو گیا۔ اب یہ کہ لوگ گونگے کیوں نہ ہوئے۔ اس کا جواب وہی ہے کہ جیسا قرآن و حدیث میں وارد ہے۔ وہی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب زبانیں تعلیم کیں۔ انہوں نے اپنی اولاد سے مختلف زبانوں میں باتیں کیں اور اس طرح دنیا میں بولنا اور بات کرنا لوگوں نے سیکھا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] ہمارے پیغمبر کے سوا کوئی پیغمبر ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ تو مراد یہ ہو گی کہ طوفان کے بعد جو لوگ دنیا میں بچے تھے۔ وہ اس وقت ساری زمین والے تھے۔ کیونکہ باقی سب لوگ ڈوب کر ہلاک ہو گئے تھے گو حضرت شیثؑ حضرت نوحؑ سے پہلے تھے۔ مگر ان کی کوئی نئی شریعت نہ تھی۔ بلکہ آدم علیہ السلام کی ہی شریعت پہ چلتے تھے۔ تو شریعت والے پیغمبروں میں آدمؑ کے بعد سب سے پہلے نوحؑ آئے تھے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ لِیَ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ یُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ رَبِّیْ بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِیْہَا ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَرْجِعُ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ یُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ رَبِّیْ بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِیْہَا رَبِّیْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَرْجِعُ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ یُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُ رَبِّیْ بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِیْہَا ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ

ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ اور جب تک اس کو منظور ہے۔ وہ مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔[1] اس کے بعد حکم ہوگا۔ محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری عرض سنی جائے گی۔ تمہاری درخواست منظور ہوگی۔ تمہاری سفارش مقبول ہوگی۔ اس وقت میں اپنے مالک کی ایسی ایسی تعریفیں کروں گا۔ جو وہ مجھ کو سکھا چکا ہے۔ (یا سکھلائے گا) پھر لوگوں کی سفارش شروع کر دوں گا۔ سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔[2] میں ان کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا۔ اور اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ جب تک پروردگار چاہے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہوگا۔ محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ جو تم کہوگے سنا جائے گا۔ اور سفارش کروگے تو قبول ہوگی۔ پھر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کروں گا۔ جو اللہ نے مجھ کو سکھلائیں (یا سکھلائے گا) اس کے بعد سفارش کر دوں گا۔ لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں[3] ان کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا۔ اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ جب تک پروردگار چاہے گا مجھ کو سجدہ میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد حکم ہوگا۔ محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ جو تم کہوگے سنا جائے گا۔ اور سفارش کروگے تو قبول ہوگی۔ پھر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اللہ نے مجھ کو سکھلائیں (یا سکھلائے گا) اس کے بعد سفارش شروع کر دوں گا۔ لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں ان کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے

[1] بڑی دیر تک پروردگار آپ کو سجدے میں ہی پڑا رہنے دے گا تاکہ عبودیت اور الوہیت کی شان سب پر کھل جائے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ہی مقرب اور شان والے سہی۔ مگر پروردگار کے بندے اور غلام ہیں۔ اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑیں گے۔ جیسے غلام اپنے مالک کے پاؤں پر گرتا ہے ۱۲ منہ [2] اور اس قسم کے بندوں کی سفارش کرو ۱۲ منہ [3] جو لوگ اس اس حد کے اندر ہوں گے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ثُمَّ اَسْجُدُ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً۔

پاس حاضر ہوں گا۔ عرض کروں گا یا پاک پروردگار اب تو دوزخ میں ایسے ہی لوگ رہ گئے ہیں۔ جو قرآن کے بموجب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہنے کے لائق ہیں۔ (یعنی کافر اور مشرک) انسؓ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے۔ جنہوں نے (دنیا میں) لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں ایک جو کے برابر ایمان ہوگا۔ پھر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ اور ان کے دل میں گیہوں بھر ایمان ہوگا۔ (گیہوں جو سے چھوٹا ہوتا ہے) پھر وہ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ اور ان کے دل میں چیونٹی بھر ابر (یا بھنگے بھر ابر) ایمان ہوگا[۱]

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ وَقَالَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی۔ رات دن اس کی بخشش جاری ہے۔ (جود و عطا کا دریا بہار ہا ہے) فرمایا بتلاؤ اللہ نے جب سے آسمان اور زمین پیدا کیے کتنا کچھ خرچ کیا ہوگا۔ مگر اس کے ہاتھ میں جو تھا وہ کچھ کم نہیں ہوا[۲]۔ فرمایا اس کا عرش پانی پر تھا[۳]۔ پروردگار کے دوسرے ہاتھ میں[۴] ترازو ہے کسی کو پست کر دیتا کر دیتا ہے کسی کو بلند[۵]۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

ہم سے مقدم بن محمد نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے میرے چچا

[۱] یہ حدیث اوپر کتاب التفاسیر میں گزر چکی ہے۔ یہاں اس کو اس لیے لائے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا بیان ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں خاص اپنے مبارک ہاتھوں سے بنائیں۔ تورات اپنے ہاتھ سے لکھی۔ آدم کا پتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا۔ جنت العدن کے درخت اپنے ہاتھ سے لگائے ۱۲ منہ [۲] ویسا ہی ہاتھ بھرا ہے جیسے پہلے بھرا تھا ۱۲ منہ [۳] آسمان زمین پیدا کرنے سے پہلے ۱۲ منہ [۴] ہندوؤں کی قدیم کتابوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں تھا پانی ہی پانی اور نارائن یعنی پروردگار کا تخت پانی پر تھا۔ پانی میں سے ایک بخار نکلا جس سے ہوا پیدا ہوئی۔ ہواؤں کے آپس میں لڑنے سے آگ پیدا ہوئی۔ پانی کی تلچھٹ اور درد سے زمین کا مادہ بنا واللہ اعلم ۱۲ منہ [۵] خلقت کے چڑھاؤ اتار کا ۱۲ منہ [۶] کسی کا اقبال ہوتا ہے کسی کا ادبار ہر ایک قوم کا چڑھاؤ اس کے ہاتھ میں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمٰوٰتُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ

قاسم بن یحییٰ نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ سے آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن پروردگار (ساتوں) زمینوں کو ایک مٹھی میں لے لے گا۔ اور (ساتوں) آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے پھر فرمائے گا۔ (سچا) بادشاہ میں ہوں۔ اس حدیث کو سعید بن داؤد بن ابی زبیر نے امام مالک سے روایت کیا[1] اور عمرو بن حمزہ نے کہا[2] میں نے سالم سے سنا۔ کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور ابوالیمان نے کہا (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے) ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی۔ کہ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ زمین کو ایک مٹھی میں لے لے گا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا۔ انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے منصور بن معتمر اور سلیمان اعمش دونوں نے بیان کیا۔ انہوں نے ابراہیم بن نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلیمانی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی (نام نامعلوم یا یہودیوں کا عالم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا محمدؐ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر درختوں کو ایک انگلی پر۔ ساری خلقت کو ایک انگلی پر اٹھائے گا۔ پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے (مبارک) دانت کھل گئے اور آپ نے یہ آیت (سورۂ زمر کی) پڑھی۔ ان لوگوں نے اللہ کا مرتبہ جیسے چاہیئے تھا ویسا نہیں جانا[3] یحییٰ بن سعید قطان نے

[1] اس کو دارقطنی اور لالکائی نے وصل کیا ۱۲ [2] اس کو امام مسلم اور ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] جب تو اس کے لیے شریک ٹھہرائے اولاد ثابت کی۔ ان حدیثوں کے لیے مٹھی اور انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے۔ امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ تعجب سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

فِيْهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيْقًا لَّهٗ۔

کہا اس حدیث میں فضیل بن عیاض نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اتنا بڑھایا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اس کی بات پر تعجب کرکے اور اس کے قول کی تصدیق کرکے (اس کو امام مسلم نے وصل کیا)[1]

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا۔ میں نے ابراہیم نخعی سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے علقمہ بن قیس سے وہ کہتے تھے علقمہ بن مسعود بیان کرتے تھے۔ اہلِ کتاب میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ ابوالقاسم اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پہ اور زمینوں کو ایک انگلی پہ اور درخت اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پہ اور خلقت کو ایک انگلی پر روک لے گا (تھام لے گا) پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یہ سن کر اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت کھل گئے۔ پھر یہ آیت پڑھی ما قدروا اللہ حق قدرہ۔

بَابُ ۵۳۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اللہ تعالیٰ سے

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) ہنسے اور اس یہودی کے کلام کی تصدیق کرنے کے لیے ابن خزیمہ کی روایت میں ہے۔ تصدیقا لقولہ اب بعضوں نے جو کہا ہے کہ انگلی کا ذکر صحیح حدیثوں میں نہیں ہے۔ یہ اُن کی غلطی ہے۔ اس حدیث کے سوا مسلم کی ایک حدیث میں ان قلب ابن آدم بین اصبعین من اصابع الرحمٰن۔ اسی طرح بعضوں نے جو کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی کی جہالت پہ ہنسے آپ کا ہنسنا گویا انکار تھا اس کے کلام کا یہ بھی غلط ہے۔ امام حافظ ابن خزیمہ نے اس قول کو خوب رد کیا ہے۔ اور ابن صلاح نے کہا ہے کہ اگر آپ کی ہنسی کا مطلب انکار ہوتا تو راوی لوگ یہ کیسے کہتے تصدیقاً لہ یا تصدیقاً لقولہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے یہ بعید تھا۔ کہ آپ لوگوں کو اللہ کی ذات اور صفات کے مقدمہ میں باطل اور غلط خیال پہ قائم رکھتے اور اوپر ایک صحیح حدیث میں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری زمین کو قیامت کے دن ایک روٹی کی طرح اپنے ہاتھ سے اُلٹ پلٹ کرے گا۔ ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] حافظ ابن صلاح نے کہا جب ثقہ راویوں کے نقل سے یہ لفظ ثابت ہو یعنی تصدیقاً لہ اور شیخین یعنی بخاری مسلم دونوں اس پر متفق ہوں تو یہ مثل متواتر کے ہوگا۔ اور اس کا انکار کرنا ثقہ راویوں کو مطعون کرنا ہے اور صحیح حدیث کو رد کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی جرأت اور دلیری سے بچائے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ۔
وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ

بڑھ کر کوئی غیرت دار نہیں ہے [۱]

اور عبداللہ بن عمر نے کہا انہوں نے عبدالملک سے لا شخص اغیر من اللہ کے معنی وہی ہیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے۔ انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس) نے کہا اگر میں اپنی جورو کے پاس غیر مرد کو پاؤں تو تلوار کی دھار سے ماروں (اس کا کام ہی تمام کر دوں) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی۔ آپ نے (انصار) سے فرمایا تم کو سعد کی غیرت (اور حمیت) پر تعجب آتا ہوگا۔ خدا کی قسم میں سعد سے زیادہ غیرت دار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت دار ہے۔ اور غیرت ہی کی وجہ سے اس نے بیشرمی کے چھپے اور کھلے سب کام حرام کر دیئے ہیں۔ اور اللہ سے زیادہ کسی کو حجت قائم کرنا عذر کا کوئی موقع باقی نہ رکھنا پسند نہیں ہے۔ اس لیے اس نے پیغمبروں کو دنیا میں) بھیجا جو (مومنوں) کو خوش خبری اور کافروں کو ڈراوا دینے والے [۲]۔ اور کسی کو اپنی تعریف ہونا اللہ سے زیادہ پسند نہیں ہے۔ اور اس لیے اس نے [۳] بہشت کا

---

[۱] اس باب میں امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں۔ اور جنہوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ ان کا رد کیا حافظ صاحب نے کہا عبیداللہ کے سوا اور راویوں کی روایت میں بھی شخص کا لفظ وارد ہے۔ اسی صورت میں خطابی کا یہ اعتراض کہ عبیداللہ اس لفظ سے منفرد ہے۔ غلط ہے اور صحیح روایتوں کا رد کرنا اور حدیث کے اماموں پر طعن کرنا زیبا نہیں۔ باوجود ممکن ہونے تاویل کے کہ میں کہتا ہوں۔ تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔ شخص کے لیے جسم لازم ہونا ضروری نہیں بلکہ شخص ایک فرد کو کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرد ہے۔ اس کے علاوہ ہماری شریعت میں کوئی ایک دلیل بھی اس امر کی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم نہیں ہے۔ یا جسم ہے۔ اور جسم کا اطلاق جیسے پروردگار پر درست نہیں ایسے ہی جسم کی نفی بھی درست نہیں اور پچھلے متکلمین نے جو اللہ کے تنزیہ میں یہ بڑھایا ہے۔ کہ وہ جسم نہیں۔ یہ ان کی تراشی ہوئی تنزیہ ہے۔ شرعی تنزیہ نہیں ہے۔

[۲] تاکہ آخرت میں اس کے بندوں کو کوئی عذر کا موقع نہ رہے ۱۲ منہ۔

[۳] اپنے نیک بندوں کے لیے جو اس کی تعریف کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

الْجَنَّۃَ

بَابُ ۵۳۹ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً

وَسَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَفْسَهٗ شَيْئًا قُلِ اللّٰهُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِّنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ اَمَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا۔

بَابُ ۵۴۰ قَوْلِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

وعدہ کیا ہے۔[۵۱]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ انعام میں) فرمایا اے پیغمبر ان سے پوچھ کس شے کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے تئیں شے فرمایا جیسے آگے ارشاد ہوتا ہے۔ قل اللہ شہید بینی وبینکم[۵۲] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو شے فرمایا[۵۳] حالانکہ قرآن اللہ کا کلام اس کی ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ قصص) میں فرمایا۔ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر اس کا منہ[۵۴]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا۔ کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (نام نامعلوم) سے فرمایا[۵۵] تیرے پاس قرآن میں سے کوئی شے ہے۔ وہ کہنے لگا جی ہاں فلانی سورہ فلانی سورۃ کئی سورتوں کا اس نے نام لیا۔

باب[۵۶] اللہ تعالیٰ کا (سورۃ ہود) میں فرمانا اس کا عرش پانی پر تھا۔ (یعنی تخت) اور سورۃ توبہ میں فرمایا وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

---

۵۱ اس حدیث کو عبیداللہ بن عمرو نے بھی عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا ہے۔ اس کو دارمی نے وصل کیا اس میں یوں ہے اللہ سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے ۱۲ منہ ۵۲ عربی میں شے کہتے ہیں موجود کو اللہ تعالیٰ موجود ہے بلکہ درحقیقت وجود اسی کا وجود ہے تو وہ شے بھی ہوا۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا جو اللہ کو شے نہیں کہتے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں۔ اللہ شے ہے مگر اور اشیا کی طرح نہیں ہے۔ جو بے وقوف اللہ کو شے نہیں کہتے۔ ان سے پوچھنا چاہیئے جب اللہ شے نہ ہوا۔ تو معاذ اللہ لاشے ہوگا۔ اس لیے کہ ارتفاع نقیضین محال ہے اور لاشے کہتے ہیں۔ معدوم ٹھہرا۔ تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا۔ وہ تو موجود ہے اور موجود بھی کیسا موجود حقیقی کہ اس کے وجود کے مقابل کسی کا وجود نہیں ہے۔ بناہ بلندی و پستی توئی۔ ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی ۱۲ منہ ۵۳ اور جب صفت شے ہوئی تو موصوف بطریق اولی شے ہوگا ۱۲ منہ ۵۴ تو معلوم ہوا کہ پروردگار کا منہ بھی ایک شے ہے ۱۲ منہ
۵۵ جیسے آگے باب کی حدیث میں آتا ہے ۱۲ منہ ۵۵ جب اس نے کہا یا رسول اللہ اگر اس عورت کی آپ کو خواہش نہیں تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے ۱۲ منہ ۵۶ اس باب کی حدیث میں امام بخاری نے عرش کا اور اللہ کے عرش پر ہونے کا اثبات کیا اور جہمیہ کا رد کیا جو استویٰ علی العرش کے منکر ہیں ان کا پیشوا جہم ابن صفوان کہا کرتا تھا۔ اور مجھ سے ہو سکتا تو میں استوا کی آئتیں مصحف میں سے چھیل ڈالتا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ ارْتَفَعَ فَسَوّٰهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوٰى عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ الْمَجِيْدُ الْكَرِيْمُ وَالْوَدُوْدُ الْحَبِيْبُ يُقَالُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ كَاَنَّهٗ فَعِيْلٌ مِّنْ مَّاجِدٍ مَحْمُوْدٌ مِّنْ حَمِيْدٍ۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ

ابوالعالیہ نے کہا۔ استویٰ الی السماء یعنی آسمان کی طرف چڑھ گیا، بلند ہوا[1] فسوّٰھن (جو سورۂ بقرہ میں ہے) اس کا معنے بنایا۔ اور مجاہد نے کہا اس کو فریابی نے وصل کیا، استویٰ علی العرش یعنی عرش پر بلند ہوا[2]۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، اس کو ابن ابی حاتم نے تفسیر میں وصل کیا) (مجید) کے معنی (ذوالعرش المجید) میں بزرگی والا۔ اور ودود کا معنی (جو سورۂ بروج میں ہے) محبت رکھنے والا عرب لوگ کہتے ہیں۔ حمید مجید۔ مجید ماجد سے نکلا ہے (یعنی بزرگی والا اور محمود حمید سے نکلا ہے یعنی تعریف کیا گیا[3]۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ اتنے میں بنی تمیم کے کچھ لوگ آئے۔ آپ نے فرمایا بنی تمیم کے لوگو تم خوشخبری قبول کرو۔ انہوں نے کہا آپ ہمکو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں[4]۔ کچھ[5] دلوایئے۔ اس کے بعد کچھ یمن کے لوگ آئے[6]۔ آپ نے فرمایا۔ یمن والو تم تو ہی خوشخبری قبول کرو۔ بنی تمیم والوں نے تو نہیں قبول کی (اور دنیا کے طالب ہوئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو یہ خوشخبری قبول (اور بدل منظور) ہے۔ ہم تو آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور یہ دریافت کریں کہ عالم کی ابتدائے پیدائش کیونکر ہوئی[7]؟ آپ نے فرمایا ایسا ہوا[8] اللہ تعالیٰ موجود تھا۔

[1] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی عرش پر بیٹھا استویٰ کا سب سے صحیح معنی یہی ہے۔ اور معتزلہ اور جہمیہ نے کہا استویٰ کا معنی زور زبردستی سے غالب ہوا ہم کہتے ہیں اس کا مقابل کون تھا جس پر وہ زور زبردستی سے غالب ہوا۔ اور ہم نے خاص اس صفت یعنی صفت استویٰ کے بیان میں ایک جداگانہ کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے الانتھاق الاستوی ۱۲ منہ [3] اس نسخہ میں یوں ہی ہے اور صحیح نسخہ وہ معلوم ہوتا ہے جس میں یوں ہے وحمید من محمود سے نکلا ہے مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ حمید اور مجید گو دونوں فعیل کے وزن پر ہیں۔ مگر مجید بمعنی اسم فاعل اور حمید بمعنی اسم مفعول ہے ۱۲ منہ [4] ہم تو دنیا کی طلب میں آئے ہیں ۱۲ منہ [5] دنیا کا مال ۱۲ منہ [6] اشعری لوگ ابوموسیٰ کی قوم والے ۱۲ منہ [7] اہل اللہ اور نیک بندوں کے پاس جانے کا اصل مقصد خدا کی طلب ہونا چاہیئے۔ اگر دنیا کی طلب منظور ہے۔ تو تجارت، زراعت نوکری وغیرہ دنیا کے دھندوں میں مشغول ہوں اہل اللہ کے پاس جا کر پھر دنیا کی خواہش کرنا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

[8] ہم عرش پر بیٹھنے کا ذکر قرآن و حدیث میں چونکہ نہیں ہے اس لیے استویٰ علی العرش کے معنی صرف یہی کہا گے کہ عرش پر برابر ہوا کیونکہ استواء مستلزم جلوس نہیں ہے (عبدالصمد ریالوی)

besturdubooks.wordpress.com

اللہ ولم یکن شیء قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض وکتب فی الذکر کل شیء ثم اتانی رجل فقال یا عمران ادرک ناقتک فقد ذھبت فانطلقت اطلبھا فاذا السراب ینقطع دونھا وایم اللہ لوددت انھا قد ذھبت ولم اقم۔

اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ اس کا تخت پانی پر تھا[۵۱]۔ پھر آسمان اور زمین پیدا کئے اور لکھنے کے مقام (یعنی لوح محفوظ) میں ہر چیز کو لکھا۔ جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھی (عمران رضؓ کہتے ہیں۔ آپ یہی بیان کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی (نام نامعلوم) آیا اور کہنے لگا۔ عمران (بیٹھا کیا ہے) تیری اونٹنی چل دی ہیں یہ سن کر اس کے ڈھونڈنے کو چلا دیکھا تو وہ (اتنی دور چل دی ہے) (چمکتی ریتی[۵۲] اس کے بھی پرے نکل گئی ہے۔ خدا کی قسم مجھ کو یہ آرزو رہی اونٹنی چل دیتی تو چل دیتی۔ مگر میں آنحضرت کے پاس سے نہ اٹھتا[۵۳]۔

۷۰۱۸۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ھمام حدثنا ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان یمین اللہ ملأی لا یغیضھا نفقۃ سحاء اللیل والنھار ارایتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانہ لم ینقص ما فی یمینہ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے کہا ہم سے ابو ہریرہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالی کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ کوئی خرچ اس میں جو خزانہ ہے اس کو کم نہیں کرتا رات اور دن فیض کا چشمہ اس میں سے جاری ہے۔ بتلاؤ تو آسمان زمین جب سے بنے ہیں۔ اس نے (اب تک) کتنا کچھ خرچ کیا ہوگا مگر اس پر بھی جو خزانہ اس کے داہنے ہاتھ میں تھا وہ کم نہیں ہوا (بلکہ جوں کا توں ہے) اس کا تخت پانی پر ہے اس کے دوسرے ہاتھ میں بھی فیض (یعنی جود

بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) بڑی کم نصیبی اور بدبختی ہے۔ ہمارے زمانہ میں مرید اور مرشد دونوں بگڑ گئے مرید تو اس لیے مرید ہوتے ہیں کہ پیر صاحب کی بدولت دنیا کے فوائد حاصل کریں حکومت اور عہدہ ملے دنیا وآبرو حاصل ہو پیر صاحب ایسے مریدوں کی فکر میں رہتے ہیں جس سے خوب خوب نذریں ہاتھ آئیں۔ رات دن حلوے مانڈے پر ہاتھ چلے۔ اسے لعنت خدا یہ پیری مریدی ہے یا مکاری اور دنیا طلبی ہے۔ ایسے پیر اور ایسے مرید دونوں سے بھاگنا چاہیئے۔ اگلے اہل اللہ کے پاس اگر کوئی شخص دنیا طلبی کی نیت سے آتا تو اس کو نکال کر باہر کرتے اور کہتے فقیروں کے پاس تمہارا کیا کام ہے امیروں اور نوابوں کے پاس جاؤ ۱۲ منہ ۵۰ عالم کی خلقت سے پہلے ہمیشہ سے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ پہلے اس نے پانی پر تخت بنایا ۱۲ منہ ۵۲ سراب جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ ۵۳ یہ مزے مزے کی باتیں ابتدائے آفرینش عالم کی سنتا رہتا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ ۔

۱۰۷۵ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهِ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ

اور عطا) ہے یعنی راویوں نے فیض کے بدل قبض نقل کیا ہے یعنی دوسرے ہاتھ سے جانیں قبض کرتا ہے[۱] یعنی بعضے لوگوں کو بڑھاتا ہے۔ ترقی دیتا ہے، بعضوں کو گراتا ہے (تنزل کرتا ہے)

ہم سے احمد بن سیار مروزی نے نقل کیا ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا زید بن حارثہ اپنی بی بی (حضرت زینب) کا شکوہ کرتے آئے (کہ وہ مجھ سے بدزبانی کرتی ہیں مجھ کو حقیر سمجھتی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے تھے ارے مرد خدا اللہ سے ڈر اپنی بی بی کو رہنے دے (اس کو طلاق نہ دے) حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے[۲] انس رض کہتے ہیں بی بی زینب آنحضرت کی دوسری بی بیوں پر فخر کیا کرتیں۔ تم کو تمہارے لوگوں نے بیاہا۔ اور مجھ کو تو اللہ تعالے نے سات آسمانوں کے اوپر (اپنے عرش پر) سے بیاہ دیا[۳] اور اسی سند سے ثابت بنانی

[۱] گویا داہنے ہاتھ سے تمام مخلوقات کو نعمتیں اور غذائیں دے کر پرورش کرتا ہے۔ بائیں ہاتھ سے فنا کرتا ہے کہ جو ہندو مشرک اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ برہما الگ ذات ہے۔ جو پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح بشن پالتا ہے۔ مہادیو مارتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہو الخالق و ہو المحیی و ہو الممیت جل شانہ ۱۲ منہ

[۲] وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ۔ اس آیت میں اللہ تعالے نے اپنے پیغمبروں پر عتاب فرمایا کہ دل میں اور کچھ اور زبان پر اور کچھ یہ پیغمبروں کی شان نہیں۔ ہوا یہ تھا کہ آپ زبان سے تو زید کو یہ نصیحت کر رہے تھے۔ کہ اپنی بی بی کو رہنے دے اس کو مت چھوڑ وہ کہہ رہے تھے نہیں میرا اس کا گذر نہیں ہو سکتا۔ میں طلاق دے دیتا ہوں۔ آپ طلاق سے منع کرتے تھے، مگر آپ کے دل میں بی بی زینب کی محبت آگئی تھی۔ چونکہ وہ قریش کی شریف زادی اور بڑی حسین اور جمیل تھیں۔ دل میں آپ کے یہ تھا۔ کہ اگر زید طلاق دے دے گا تو میں ان سے نکاح کر لوں گا۔ یہ امر عوام کے حق میں کچھ گناہ نہیں ہے۔ لیکن پیغمبروں کی شان بڑی ہوتی ہے۔ ان کو اتنی سی بات پر بھی تنبیہ کی گئی۔ حضرت عائشہ رضہ صدیقہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس آیت میں ایک شرم کی بات مذکور ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپا رکھتے عام لوگوں کو نہ سناتے لیکن آپ نے نہیں چھپایا۔ بلکہ اترتے ہی سنا دیا۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی اور جس نے ایسا گمان کیا اس کا گمان غلط ہے۔ ۱۲ منہ

[۳] فرمایا ہم نے تیرا نکاح زینب سے کر دیا۔ اسی لیے آپ نے نہ ان سے عقد کیا نہ کچھ بس ایک ہی ایکا ان کے پاس چلے گئے ان سے صحبت کی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ

سے مروی ہے ۔ یہ آیت (سورہ احزاب کی) وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس۔ زینب اور زید بن حارثہ کی شان میں اتری ہے ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن طہمان نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے حجاب کی آیت (یاایہا الذین آمنوا لاتدخلوا بیوت النبی جو سورہ احزاب میں ہے) زینب بنت جحش ام المومنین کے باب میں تری آپ نے ان کے ولیمہ کا کھانا کیا۔ گوشت روٹی لوگوں کو اس دن کھلایا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بی بیوں پر فخر کرتی تھیں کہتی تھیں اللہ نے میرا نکاح آسمان پر سے کر دیا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب خلقت پیدا کر چکا تو اس نے عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا میرا رحم میرے غضب سے آگے بڑھ گیا ہے ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے والد (فلیح بن سلیمان) نے کہا مجھ سے ہلال نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز درستی سے ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے ۔ تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کو بہشت میں لے جاوے خواہ اس نے اپنے مالک سے اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا نہ کی ہو۔ وہیں رہا ہو جہاں پیدا ہوا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو اس کی خبر کر دیں۔ (انکو

besturdubooks.wordpress.com

بِذٰلِكَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ۔

خوشخبری دے دیں (آپ نے فرمایا) اور سنو (بہشت میں اوپر تلے سو درجے ہیں۔ جو اللہ تعالٰے نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر درجے میں دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان زمین میں ہے پھر جب تم اللہ تعالٰے سے مانگو تو فردوس مانگو وہ بہشت کا بیچا بیچ اور سب سے بلند درجہ ہے (یا بہشت کا عمدہ ترین اور بلند ترین درجہ ہے[1]۔ اس کے اوپر اللہ کا عرش ہے۔ اور فردوس ہی سے بہشت کی سب نہریں نکلتی ہیں۔ (ان کا منبع وہیں ہے)

ہم سے یحیٰی بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے انہوں نے ابوذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا میں مسجد میں گیا دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھے ہیں جب سورج ڈوبنے لگا تو آپ نے فرمایا ابوذر تو جانتا ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ جا کر سجدے کی اجازت مانگتا ہے اس کو اجازت ملتی ہے اس وقت آگے بڑھ جاتا ہے ایک دن ایسا ہو گا اس سے یوں کہا جائیگا جا جہاں سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ جا۔ وہ لوٹ کر پچھم سے نکلے گا اور پورب کی طرف چلے گا اس کے بعد آپ نے سورۃ یٰسٓ کی یہ آیت پڑھی۔ ذٰلک مستقر لھا عبداللہ بن مسعود کی قرات یوں ہی ہے[2]

---

[1] اگر بہشت کے درجے بطور دوائر کے ہوں۔ تب تو فردوس بیچا بیچ اور بلند ترین درجہ ہو سکتا ہے۔ اگر اور طرح پر ہوں تو اوسط سے عمدہ ترین مراد ہوگی۔ ابن خزیمہ کی روایت میں یوں ہے۔ کرسی پانی کے اوپر ہے اور اللہ تعالٰے عرش پر ہے۔ اور تمہارا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے۔ کہ سورج حرکت کرتا ہے اور زمین ساکن ہے جیسے اگلے فلاسفہ کا قول تھا اور ممکن ہے حرکت سے مراد یہ ہو کہ ظاہر میں جو سورج حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر اس صورت میں لوٹ جانے کا لفظ ذرا غیر چسپاں ہوگا دوسرا شبہ اس حدیث میں یہ ہوتا ہے۔ کہ طلوع اور غروب سورج کا باعتبار اختلاف اقالیم اور بلدان تو ہر آن میں ہو رہا ہے پھر لازم آتا ہے سورج ہر آن میں سجدہ کر رہا ہے اور اجازت طلب کر رہا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک ہر آن میں وہ ایک ملک میں طلوع دوسرے [illegible] غروب کر رہا ہے۔ اور ہر آن میں اللہ تعالٰی کا سجدہ گزار اور طالب حکم ہے اس میں کوئی استبعاد نہیں سجدے سے یہ سجدہ متعارف مراد ہے۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی عَنْ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةٌ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم بن سعد سے کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہوں نے عبید بن سباق سے کہ زید بن ثابت نے کہا۔ دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا۔ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن سباق سے ان سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے مجھ کو بلا بھیجا (میں گیا) پھر سارا قصہ جو اوپر گذر چکا بیان کرکے انہوں نے کہا میں نے قرآن کی جا بجا تلاش شروع کی سورۂ توبہ کے آخیر کی یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم آخیر سورۃ تک یعنی رب العرش العظیم "تک کسی کے پاس نہ ملی ایک ابوخزیمہ کے پاس (لکھی ہوئی) ملی (گو یاد بہتوں کو تھی)[۱]

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے پھر یہ حدیث نقل کی اس میں یوں ہے۔ ابوخزیمہ انصاری کے پاس یہ آیت ملی۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے لا الہ الا اللہ العلیم الحلیم[۲]۔ لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم۔ لا الہ الا اللہ رب السموٰت ورب الارض ورب العرش العظیم۔

بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) جیسے آدمی سجدہ کرتا ہے۔ بلکہ سجدہ قہری اور حالی یعنی اطاعت اور امر خداوندی دوسرے روایت میں ہے کہ وہ عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے۔ یہ بھی بالکل صحیح ہے معلوم ہوا پروردگار کا عرش بھی کردی ہے اور سورج ہر طرف سے اس کے تلے واقع ہے۔ کیونکہ عرش عالم کے اوپر اور تمام عالم کو محیط ہے اب یہ اشکال رہے گا۔ فَاِنَّہَا تَذْہَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ میں حتیٰ کے کیا معنے رہیں گے اس کا جواب یہ ہے کہ حتیٰ یہاں تعلیل کے لیے ہے یعنی وہ اس لیے چل رہا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ عرش کے تلے سربسجود اور مطیع امر خداوندی رہے ۱۲ منہ عہ مشہور قرأت لمستقر لہا ہے ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا)
[۱] باب کی مناسبت یہ ہے کہ اس میں عرش عظیم کا ذکر ہے ۱۲ منہ [۲] بعض روایتوں میں العظیم الحلیم ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ) سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ کیا دیکھوں گا موسیٰ پیغمبر عرش کا ایک پایہ پکڑے (کھڑے) ہیں اور عبدالعزیز ماجشون نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش تھامے ہوئے ہیں۔

بَابُ ۵۳۵ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ۔

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَخِيهِ اعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلٰٓئِكَةُ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ معارج میں) فرمانا فرشتے اور روح اس پاک پروردگار تک ایک دن میں چڑھتے ہیں۔

اور سورۃ فاطر میں) فرمانا پاکیزہ کلمہ یعنی (لا الٰہ الا اللہ) اس پاک پروردگار تک چڑھ جاتا ہے[۵]۔ اور ابو جمرہ (نصر بن عمران ضبعی) نے ابن عباسؓ سے روایت کی ابو ذرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا تم (جاؤ) اس پیغمبر کی خبر لاؤ جو کہتا ہے مجھ پر آسمان سے خبر آتی ہے[۵] اور مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) نیک عمل پاکیزہ کلمے کو اٹھا لیتا ہے (اللہ تک پہنچا دیتا ہے[۵]) بعضوں نے کہا ذوالمعارج سے یہی مراد ہے

[۵] اس باب میں امام بخاری نے اللہ جل جلالہ کے علو اور فوقیت کے اثبات کے دلائل بیان کئے ہیں۔ اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت فوق میں ہے اور اللہ کو اوپر سمجھنا ہر انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ جاہل سے جاہل شخص جب مصیبت کے وقت دعا کرتا ہے۔ تو منہ اوپر اٹھا کر فریاد کرتا ہے۔ مگر جہمیہ اور ان کے اتباع نے خلاف شریعت و برخلاف فطرت انسانی و فوقیت رحمانی کا انکار کیا ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ جہمیہ نماز میں بھی بجائے سبحان ربی الاعلیٰ کی بجائے سبحان ربی الاسفل کہا کرتا لعنۃ اللہ علیہ ۱۲ منہ [۵] یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس سے یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۵] بیہقی نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ پاکیزہ کلمہ سے ذکر الٰہی مراد ہے اور نیک عمل سے دین کے فرائض اور آیت کا مطلب ہے کہ جو شخص اللہ کے فرائض ادا کرے اس کا ذکر مقبول ہوگا۔ اللہ تک پہنچے گا۔ اور جو فرائض ادا نہ کرے اس کا ذکر واپس کر دیا جائے گا۔ پروردگار تک پہنچنے نہ پائے گا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَعْرُجُ اِلَى اللّٰهِ ۔

۱۰۸۸ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَ مَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُوْلُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَ اَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا الطَّيِّبُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَ رَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا الطَّيِّبُ ۔

کہ وہ پاک پروردگار فرشتوں والا ہے ۔ جو اس کی طرف چڑھتے رہتے ہیں ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو زناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور فجر اور عصر کے وقت دن اور رات دونوں کے فرشتے اکٹھے ہو جاتے ہیں ۔ پھر اسکے جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہ چکے تھے وہ چڑھ جاتے ہیں ۔ پروردگار ان سے پوچھتا ہے ۔ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں جب ہم انکے پاس سے نکلے (یعنی فجر کے وقت) اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ۔ اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے (یعنی عصر کے وقت) اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ۔ امام بخاری نے کہا خالد بن مخلد نے [۱] کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا ۔ کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو شخص حلال کمائی میں سے ایک کھجور برابر خیرات نکالے اور اللہ کی طرف وہی خیرات چڑھتی ہے جو حلال کمائی میں سے ہو تو اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اسکی پرورش اس طرح سے کرتا رہتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خیرات (جو کھجور کے برابر تھی) پہاڑ برابر ہو جاتی ہے اس حدیث کو ورقاء بن عمر نے بھی عبداللہ بن دینار سے روایت کیا ۔ انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں بھی یہ فقرہ ہے کہ اللہ کی طرف وہی خیرات چڑھتی ہے جو حلال کمائی میں سے ہو [۲] ۔

[۱] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۔ اس کو ابوبکر جوزقی نے جمع بین الصحیحین میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا امام بخاری کی غرض اس سند کے لانے کی یہ ہے کہ ورقاء اور سلیمان دونوں نے روایت میں اتنا اختلاف ہے کہ ورقاء اپنا شیخ الشیخ سعید بن یسار کو بیان کرتا ہے اور سلیمان (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

١٠٨٩ - حدثنا عبد الاعلى بن حماد
حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن
قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس ان
نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو بهن
عند الكرب لا اله الا الله العظيم الحليم
لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا
الله رب السموت ورب العرش الكريم۔

١٠٩٠ - حدثنا قبيصة حدثنا سفين
عن ابيه عن ابن ابي نعم او ابي نعم شك
قبيصة عن ابي سعيد قال بعث الى النبي
صلى الله عليه وسلم بذهيبة فقسمها بين
اربعة وحدثني اسحق بن نصر حدثنا
عبد الرزاق اخبرنا سفين عن ابيه عن
ابن ابي نعم عن ابي سعيد الخدري قال
بعث علي وهو باليمن الى النبي صلى الله عليه
وسلم بذهيبة في تربتها فقسمها بين
الاقرع بن حابس الحنظلي ثم احد بني
مجاشع وبين عيينة بن بدر الفزاري وبين
علقمة بن علاثة العامري ثم احد
بني كلاب وبين زيد الخيل الطائي ثم
احد بني نبهان فتغضبت قريش والانصار
فقالوا يعطيه صناديد اهل نجد و
يدعنا قال انما اتالفهم فاقبل

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرب اور سختی کی حالت میں ان کلموں سے دعا کرتے تھے۔ لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم۔ لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم۔ لا الہ الا اللہ رب السموت ورب العرش الکریم۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد سعید بن مسروق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے یا ابونعم سے یہ شک قبیصہ راوی کو ہوئے۔ انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے جب وہ یمن میں تھے۔ آنحضرتؐ کے پاس سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا۔ آپ نے کیا کیا وہ سونا چار شخصوں میں تقسیم کر دیا۔ دوسری سند اور مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا حضرت علی نے جب وہ یمن میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا۔ آپ نے کیا کیا وہ سونا اقرع بن حابس حنظلی کو بنی مجاشع میں سے تھا اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری کو جو بنی کلاب میں سے تھا۔ اور زید خیل طائی کو جو بنی نبہان میں سے تھا۔ ان چار آدمیوں کو تقسیم کر دیا۔ یہ حال دیکھ کر قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے آنحضرت کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ نجد کے رئیسوں کو تو دیتے ہیں۔ مگر ہم کو نہیں دیتے[۵] آپ نے فرمایا میں نے یہ مال نجد والوں کو دیا ہے۔ تو ایک مصلحت کیلئے

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) ابوصالح کو سب باقی باتوں سے اتفاق ہے ۱۲ منہ ۔ (حواشی صفحہ ہذا) ۵ حالانکہ ہمارا حق کہیں زیادہ ہے۔ ۱۲ منہ

رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُطِيْعُ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِيْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنِيْ فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا

لیے میں ان کا دل بہلاتا ہوں[۱]۔ اتنے میں ایک شخص آن پہنچا عبداللہ ذوالخویصرہ جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں پیشانی ابھری ہوئی ڈاڑھی بہت گھنی ہوئی گلے پھولے ہوئے سر گھٹا ہوا[۲] (مردود) کیا کہنے لگا محمد خدا سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میں اللہ کا رسول ہو کر اس کی نافرمانی کرونگا تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا۔ وہ تو زمین والوں پر مجھ کو امین جانتا ہے (جب تو اس نے مجھ کو پیغمبر اور اپنا نائب بنا کر بھیجا) اور تم میرا اعتبار نہیں کرتے ایک شخص مسلمانوں میں سے (خالد بن ولید یا عمر بن خطاب)، کہنے لگے یا رسول اللہ حکم ہو تو اس کی گردن اڑا دیں آپ نے اجازت نہ دی جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا۔ (کمبخت) اس کی نسل سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے۔ جو قرآن کے (حرف لفظ) پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے[۳] گا یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکاری جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) یہ کمبخت کیا کریں گے مسلمانوں کو تو ماریں گے (کہیں گے تم کافر ہوگئے) اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ (ان پر جہاد نہیں کریں گے) اگر میں نے کہیں ان کا زمانہ پایا تو عاد کی قوم کی طرح ان کو نیست و نابود کر دوں گا[۴]۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے انہوں نے ابوذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو پوچھا والشمس تجری لمستقر لہا (جو سورۂ یٰسین میں ہے)، آپ نے فرمایا سورج کا مستقر

[۱] تاکہ وہ اسلام پر قائم رہیں ابھی تو نو مسلم ہیں اور تم لوگ تو پرانے مسلمان ہو ۱۲ منہ [۲] معاذ اللہ خدا اس حلیہ سے پناہ میں رکھے اکثر ایسا آدمی اُجڈ اور بے ایمان مکار ہوتا ہے ۱۲ منہ [۳] کیونکہ سمجھ کر نہیں پڑھنے کے ان کے دل پر کچھ اثر نہ ہوگا ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے اس باب میں امام بخاری اس کو اس لیے لائے۔ کہ اس کے دوسرے طریق میں یوں ہے جو کتاب المغازی میں گذرا کہ میں اس پاک پروردگار کا امین ہوں جو آسمان میں یعنی آسمان کے اوپر عرش پر ہے۔ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس طریق کی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تَحْتَ الْعَرْشِ۔

بَابُ ۵۴۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَّهُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوْا۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ الْيَرْبُوْعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ

عرش کے تلے ہے[۱]

باب اللہ تعالےٰ کا (سورۂ قیامت) میں فرمانا کچھ منہ اس دن تر و تازہ اور خوش و خرم ہوں گے اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے[۲]۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے اور ہشیم نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا ہم آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا۔ فرمایا تم ضرور (یعنی مرنے کے بعد آخرت میں) اپنے پروردگار کو اس طرح (بے تکلف) دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی اڑچن یعنی کشمکش نہیں ہوگی[۲] اب اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ سورج نکلنے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے یعنی فجر کی اسی طرح سورج ڈوبنے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے (یعنی عصر کی) یہ دونوں نمازیں تم سے فوت نہ ہونے پائیں۔

ہم سے یوسف بن موسٰی نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن یوسف یربوعی نے کہا ہم سے ابوشہاب نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے

[۱] ان کی سب حدیثوں سے امام بخاری نے علو اور فوقیت باری تعالیٰ کی اور اس کے لیے جہت فوق ثابت کی۔ جیسے اہل حدیث کا مذہب ہے، اور ابن عباسؓ کی روایت میں جو رب العرش ہے۔ اس سے بھی یہی مطلب نکالا۔ کیونکہ عرش تمام اجسام کے اوپر ہے اور رب العرش عرش کے اوپر ہوگا اور تعجب ہے ابن منیر سے کہ انہوں نے امام بخاری کے مشرب کے خلاف یہ کہا کہ اس باب سے ابطال جہت مقصود ہے اگر امام بخاری کی یہ غرض ہوتی تو وہ صعود اور عروج کی آیتیں اور علو کی حدیثیں اس باب میں کیوں لاتے معلوم نہیں کہ فلاسفہ کے چوزوں کا اثر ابن منیر اور ابن حجر اور ایسے علماء حدیث پر کیونکر پڑ گیا جو اثبات جہت کی دلیلوں سے الٹا مطلب سمجھتے ہیں (یعنی ابطال جہت) ان ہذا الشئی عجاب ۱۲ منہ [۲] یہ تشبیہ رؤیت کی ہے ساتھ رؤیت کے جیسے چاند کی رؤیت ہر شخص کو بے دقت اور تکلیف کے میسر ہوتی ہے اسی طرح آخرت میں پروردگار کا دیدار بھی ہر مومن کو بے دقت اور تکلیف حاصل ہوگا۔ اب قسطلانی نے جو صعلوکی سے نقل کیا کہ اس کی رؤیت بلا جہت ہوگی تمام جہات میں کیونکہ وہ جہت سے پاک ہے۔ یہ عجیب کلام ہے جس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور منشا ان خیالات کا وہی تقلید ہے فلاسفہ اور پچھلے متکلمین کی کیسے اللہ نے یا اس کے رسولؐ نے کہاں فرمایا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ جہت یا جسمیت سے پاک اور منزہ ہے۔ یہ دل کی تراشی ہوئی باتیں ہیں ۱۲ منہ۔ [۳] اس باب میں امام بخاری نے دیدار الٰہی کا اثبات کیا جس کا جہمیہ اور معتزلہ اور روافض نے انکار کیا ہے ۱۲ منہ

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

١٠٩٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ۔

١٠٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ شَافِعُوْهَا اَوْ مُنَافِقُوْهَا شَكَّ

انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریدہ بن حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے پروردگار کو کھلم کھلا ضرور آنکھوں سے دیکھو گے (حجاب اٹھ جائیگا)۔

ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہوں نے زائدہ سے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے کہا ہم سے جریر بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں شب کو ہم پر برآمد ہوئے اور فرمایا تم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی اڑچن (کشمکش) نہ ہوگی۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا بتاؤ تم کو چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جس وقت سورج صاف ہو ابر نہ ہو۔ اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی اڑچن ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بس اسی طرح ؎ تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے ہوگا یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو (مومن ہوں یا کافر مشرک) اکٹھا کرے گا اسکے بعد فرمائے گا، دیکھو دنیا میں جو جس کو پوجتا تھا۔ اس کے ساتھ ہو جائے۔ جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہو جائے جو شخص چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کے پیچھے لگ جائے جو شخص بتوں شیطانوں کو پوجتا تھا۔ وہ ان کے ہمراہ ہو جائے (یہ سن کر ہر قوم اپنے معبود کے ساتھ چل دے گی) اور اس امت کے لوگ رہ جائیں گے۔ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو (بڑے

؎ بے تکلف بے مشقت بے ہجوم ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِبْرَاهِيمُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا

درجہ کے شفاعت کرنے والے ہیں، یا یوں فرمایا جو دنیا میں منافق تھے[1] خیر پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا[2]۔ اور فرمائے گا۔ میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے (اللہ کی پناہ) ہم تو اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے جب تک ہمارا مالک تشریف لائے تشریف لاتے ہی ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں تجلی فرمائے گا (تشریف لائیگا) جس کو وہ پہچانتے ہوں اور فرمائے گا۔ میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے بیشک تو ہمارا خدا ہے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے[3] اور صراط کا پل دوزخ کی پشت پر نصب کیا جائے گا۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں سب سے پہلے میں پار ہوں گا میری امت کے لوگ پار ہوں گے۔ اس وقت پیغمبروں کے سوا کوئی بات نہیں کر سکتے گا اور پیغمبر بھی یہی کہیں گے۔ یا اللہ بچائیو یا اللہ بچائیو[4] ادھر دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے رکھے ہوں گے (تم نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جی ہاں دیکھا ہے۔ (اس کی نوک خم ہوتی ہے

[1] لیکن بظاہر مسلمان گنے جاتے تھے۔ ابراہیم بن سعد کو شک ہے کونسا لفظ کہا ۱۲ منہ [2] ایک اور صورت میں اس صورت کے سوا جس میں پہلے اس کو دیکھ چکے تھے ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے یہاں فلاسفہ اور پچھلے متکلمین کی تقلید کر کے آنے کی تاویل کی اور کہا اللہ تعالیٰ کے آنے سے اس کے کسی فرشتے کا آنا مراد ہے یا آنا وہ آنا ہے جس میں حرکت اور انتقال نہ ہو یہ بالکل فاسد تاویل ہے بھلا فرشتہ اگر آتا تو وہ یہ کیسے کہتا انا ربکم جیسے آگے مذکور ہے اور اللہ تعالیٰ پر حرکت اور ایک مکان سے دوسرے مکان میں جانا یہ کس دلیل کی رو سے منع ہے۔ اس کی مخلوق تو یہ قدرت رکھیں اور وہ نہ رکھے معاذ اللہ ان لوگوں کے دل میں شیطان کے اغوا سے کیسے کیسے وسوسے جم گئے ہیں۔ کیا ہمارا پروردگار معاذ اللہ مجبور یا اپاہج ہے۔ کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت نہیں کر سکتا۔ تو وہ ایسی جلد حرکت کر سکتا ہے کہ کوئی مخلوق اس قدر جلد حرکت نہیں کر سکتی اور دم بھر میں آسمان سے زمین زمین سے آسمان پر وہاں سے عرش پر جا سکتا ہے حالانکہ یہ ہزاروں برس کی راہ ہے۔ ارے لوگو غور کرو تم کو کیا خبط ہو گیا ہے تمہاری روح یکایک تو دم بھر میں آسمان تک پہنچ سکتی ہے باوجودیکہ وہ پروردگار کی ادنیٰ مخلوق ہے اور خالق کریم کو اس کی قدرت نہ ہو وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکتا ہو۔ یہ کیسی واہی بات ہے حافظ امین سے جو بڑے محدث ہیں کسی نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ جب نزول فرماتا ہے اس وقت عرش اس سے خالی ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں خالی ہو جاتا ہے مطلب حافظ صاحب کا یہ تھا کہ نزول سے اس کا حقیقی معنے یعنی اترنا بلا تاویل سمجھو گے گو اللہ تعالیٰ کی قدرت ایسی عجیب ہے کہ وہ نزول بھی فرماتا ہے اور عرش پر بھی رہتا ہے یہ امر کہ ایک وقت میں دو جگہ نہیں رہ سکتی ان چیزوں میں محال ہے جو مخلوق کی طرح تمکن رکھتی ہیں خالق کریم کی شان بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ وللہ المثل الاعلیٰ ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ کیا عمدہ وقت ہوگا جو لوگ اللہ کی محبت میں غرق ہیں ان کو نہ قیامت کا ڈر اور نہ وہاں کے اہوال کا نہ موت کا نہ موت کی سختیوں کا۔ وہ تو کہتے ہیں خدا کرے جلد مر جائیں ابھی قیامت آجائے اپنے محبوب پروردگار کی قدم بوسی نصیب ہو عاشقاں را روز محشر باقیامت کار نیست۔ کار عاشق جز تماشائی رخ دلدار نیست ۱۲ منہ [5] کہیں دوزخ میں نہ گر پڑیں۔ معاذ اللہ کیا سخت اور ہولناک وقت ہوگا ۱۲ منہ

۔ ۔ ۔

besturdubooks.wordpress.com

مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ
مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ
بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بَقِيَ
بِعَمَلِهِ أَوِ الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ
الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ.
ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ
الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ
بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ
الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ
مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ
أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ
بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا
أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ
تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ
النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ
مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا
تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ
ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ
وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ
عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ
دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ
اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ

آپ نے فرمایا بس اسی کانٹے کی طرح وہاں آنکڑے ہوں گے۔ مگر اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ یہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے موافق اچک لیں گے (دوزخ میں گھسیٹ لیں گے) کوئی تو اپنے (برے) عمل کی وجہ سے بالکل ہی تباہ ہو جائے گا جیسے کافر مشرک کوئی چھل چھلا کر رہ جائیگا کسی کو تکلیف پہنچے گی (لیکن بچ جائے گا) یا کچھ ایسا ہی کلمہ فرمایا راوی کو شک ہے۔ خیر پھر اس کے بعد اللہ تعالٰے ظاہر ہوگا۔ (دربار میں بیٹھے گا) جب لوگوں کا فیصلہ کر چکے گا۔ تو اپنی رحمت سے بعضے دوزخیوں کے لیے جن کو دوزخ سے نکالنا چاہئے گا فرشتوں کو یہ حکم دے گا۔ دیکھو جن لوگوں نے دنیا میں میرے ساتھ شرک نہیں کی تھی (بلکہ موحد تھے) ان کو دوزخ سے نکال لو یہ وہ لوگ ہوں گے۔ جن پر کلمہ گویوں یعنی لا الہ الا اللہ کہنے والوں میں سے اللہ تعالٰی رحم کرنا چاہے گا۔ فرشتے دوزخ میں جا کر ان لوگوں کو سجدے کے نشانوں سے پہچان لیں گے۔ کیونکہ دوزخ کی آگ سارے بدن کو کھائے گی۔ پر سجدے کے مقام (یعنی پیشانی ناک ہتھلیاں وغیرہ) سالم رہیں گی۔ اللہ تعالٰے نے وہ دوزخ پر حرام کر دیئے ہیں۔ یہ لوگ کالے کوئلے کی طرح دوزخ سے نکلیں گے۔ پھر ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا۔ تو اس پانی کے پڑتے ہی ایسے اُگ آئیں گے جیسے دانہ بہیا کے کوڑے کچرے میں (کس زور سے) اگتا ہے۔ آخر اللہ تعالٰے سب بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا لیکن ایک شخص رہ جائے گا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا۔ یہ شخص تمام دوزخیوں کا آخری شخص ہوگا جو بہشت میں جائیں گے۔ جو سب کے بعد بہشت میں جائیگا[۵]

۵ حذیفہ کی حدیث میں ہے۔ یہ شخص بنی اسرائیل میں کا ایک کفن چور ہوگا۔ اور دار قطنی نے غرائب مالک میں نکالا۔ کہ وہ جہینہ کا ایک شخص ہوگا سہیلی نے کہا اس کا نام ہناد ہوگا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَيَدْعُو اللّٰهَ حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ

وہ عرض کرے گا پروردگار اتنا احسان کر میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے۔ اس کی بدبو نے میرا ناک میں دم کر دیا ہے اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا ڈالا ہے اور جو دعائیں اللہ چاہے گا وہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ اچھا خیر اگر میں تیری یہ درخواست قبول کر لوں تب تو دوسری اور درخواست کرے گا۔ (آدمی کی عادت میں یہ داخل ہے) وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب میں تجھ سے کوئی اور درخواست نہیں کرنے کا اور جیسے جیسے اللہ کو منظور ہوں گے ویسے مضبوط عہد و پیمان کرے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ دوزخ کی طرف سے اس کا منہ پھیر کر بہشت کی طرف اس کا منہ کر دے گا جب وہ بہشت کو دیکھے گا۔ تو جب تک جتنی مدت تک) اللہ کو منظور ہے۔ خاموش رہے گا[1] پھر عرض کرے گا۔ پروردگار اتنا احسان کر مجھ کو بہشت کے دروازے پر ڈال دے[2]۔ پروردگار فرمائے گا۔ ارے تو نے کیا کیا عہد و پیمان دیکھے زور کے ساتھ کئے تھے کہ اب میں کبھی کوئی اور درخواست نہیں کرنے کا۔ ارے آدمزاد تو بھی کیا دغاباز ہے۔ وہ کہے گا بیشک پروردگار میں نے یہ قول قرار کیا تھا۔ پر اللہ سے دعا کرتا رہے گا[3]۔ آخر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ اب میں تیری یہ درخواست بھی منظور کر لوں تب تو کوئی اور درخواست کرے گا۔ وہ عرض کرے گا پروردگار نہیں تیری عزت کی قسم اب اور کوئی درخواست نہیں کرنے کا[4]۔ اور جیسے جیسے اللہ کو منظور ہیں۔ ویسے ویسے قول قرار بڑی سختی کے ساتھ

[1] اس کو شرم آئے گی کہ اتنا جلد اپنا اقرار کیسے توڑوں ۱۲ منہ [2] خیر بہشت میں نہیں گیا تو نہیں گیا۔ دروازے ہی پر پڑا رہوں گا یا اللہ صدقے تیرے کرم اور رحم کے ہم گناہگاروں کے لیے تو یہی معراج ہے کہ بہشت کے دروازے ہی پر پڑے رہیں بہشتوں کی کفش برداری کیا کریں۔ تو اپنے فضل و کرم سے بچاوے ۱۲ منہ [3] صدقے اس کے رحم و کرم کے ہم کیا ہمارا قول و قرار کیا ۱۲ منہ [4] اب کے خطا ہوئی اب نہیں ہوگی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ
الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى
مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ
مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ
أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ
اللّٰهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ
وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ
مَا أُعْطِيتَ فَيَقُولُ وَيْلَكَ يَا
ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ
رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا
يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ
فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ ادْخُلِ
الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهُ
تَمَنَّهْ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى حَتَّى
إِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهُ يَقُولُ كَذَا
وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ
قَالَ اللّٰهُ لَهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ
مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ

کرے گا۔ اس وقت اللہ تعالے اس کو بہشت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جونہی بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا۔ اور بہشت اس پر نمود ہوگی۔ تو وہاں کی آرائشیں چین لذتیں خوشیاں دیکھ کر جب تک اللہ کو منظور ہے خاموش رہے گا۔ (بہشتیوں کو دیکھ کر ترستا رہے گا) آخر نہ رہا جائے گا۔ کہہ اٹھے گا۔ پروردگار مجھ کو بہشت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالے فرمائے گا۔ واہ رے آدمی تو نے کیا کیا اقرار عہد و پیمان کئے تھے کہ اب کوئی اور درخواست نہیں کرنے کا۔ ارے تیری خرابی کیا دغا باز نکلا۔ وہ عرض کرے گا۔ بیشک (میں نے سب کچھ قول قرار کئے تھے) مگر کیا میں ہی ایک تیرے تمام (موحد) بندوں میں سے بدنصیب ہوں[1] پھر برابر دعا اور گریہ زاری کا تار باندھ دے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالے اس پر ہنس دے گا[2] ہنستے ہی حکم صادر ہوگا۔ چل جا بہشت میں جا۔ جب وہ بہشت میں جائے گا۔ تو پروردگار فرمائے گا۔ اب کچھ آرزوئیں تو کرو۔ وہ جو اس کے دل میں آئے گا مانگے گا۔ پروردگار اس کو یاد دلاتا جائے گا۔ یہ بھی تو مانگ یہ بھی تو مانگ[3] یہاں تک کہ اس کی سب آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اس وقت پروردگار فرمائے گا یہ سب تجھ کو دیا اور اتنا ہی اور عطاء بن یزید راوی کہتے ہیں۔ ابوہریرہ رض

[1] سب کو بہشت ملے چین اڑائیں۔ میں ترستا رہوں ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ زہے قسمت اس شخص کی کہ مالک اس کو دیکھ کر ہنس دے گا۔ جب پروردگار ہنس دیا تو پھر کیا ہے ساری نعمتیں مار لیں قسطلانی وغیرہ نے اپنی عادت کے موافق (ابن بطال) یہ تاویل کی ہے کہ ہنسنے سے اس کا لازم رضامندی مراد ہے۔ میں کہتا ہوں یہ تاویل فاسد ہے ہنسنا پروردگار کی ایک علیحدہ صفت ہے۔ رضامندی دوسری چیز ہے۔ افسوس ان لوگوں نے اتنا نہ سوچا۔ کہ اگر ہنسنے سے رضامندی مراد ہو تو رضامندی سے بھی ہنسنا مراد ہو سکتا ہے۔ پھر جہاں اللہ تعالے نے فرمایا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ وہاں اگر کوئی یہ معنے کرے۔ کہ اللہ ان سے ہنستا رہے گا۔ اور وہ اللہ سے ہنستے رہیں گے۔ تو کیا کہو گے اس کو منظور نہ کرو گے۔ پس معلوم ہوا کہ رضا اور ایک صفت ہے اس کا استعمال اپنے موقع پر ہوا ہے۔ اور ہنستا ایک دوسری صفت ہے۔ اس کا استعمال اپنے موقع پر ہوا ہے۔ ایک کو دوسرے پر لے جانا نری نادانی اور نافہمی ہے۔ افسوس یہ لوگ سننے اور دیکھنے کی تو اس کے لازم یعنی علم کے ساتھ تعبیر نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں سمع اور بصر علم کے سوا علیحدہ صفتیں ہیں۔ اور ضحک کی تاویل کرتے ہیں۔ اس کا لازمی معنے رضا مراد لیتے ہیں۔ اور لغت اور عقل سلیم دونوں کا خلاف کرتے ہیں۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ
حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ
أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ
مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَشَرَةُ
أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا
حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ
ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ؓ
فَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ
تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا
كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ
لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا
كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ
يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ
إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ
أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ وَ
أَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَ

نے جب یہ حدیث بیان کی تو ابو سعید خدری صحابیؓ بیٹھے ہوئے تھے وہ چپ چاپ سنتے رہے۔ ابو ہریرہؓ کی کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ جب ابو ہریرہؓ نے یہ آخیر کا فقرہ بیان کیا۔ پروردگار فرمائے گا۔ یہ سب تجھ کو دیا۔ اور اتنا ہی اور تو ابو سعیدؓ کہنے لگے ابو ہریرہؓ اور اس کا دس گنا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے تو یہی آپ کا قول یاد رکھا ہے۔ یہ سب تجھ کو دیا اور اتنا اور ابو سعیدؓ نے کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں۔ کہ میں نے آنحضرتؐ سے اس حدیث کو یوں یاد رکھا ہے۔ یہ سب تجھ کو دیا اور اس کا دس گنا اور خیر ابو ہریرہؓ نے کہا یہ شخص وہ ہوگا۔ جو سب بہشتیوں کے بعد بہشت میں جائے گا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ہم لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے مالک کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا بھلا جب آسمان صاف ہو۔ تو تم کو چاند سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ ہم نے کہا نہیں آپ نے فرمایا۔ بس اسی طرح تم کو قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیدار میں بھی کوئی تکلیف نہیں ہونے کی۔ اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی چاند سورج کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔ اس کے بعد یوں فرمایا قیامت کے دن ایک منادی ہوگی۔ دیکھو ہر گروہ اپنے اس معبود کی طرف جائے۔ جس کو وہ دنیا میں پوجا کرتا تھا اس منادی ہونے پر زسول (صلیب) پوجنے والے نصاری صلیب

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) ادبل ہذا لالحکم ۱۲ منہ ۵۳ یعنی بہشت کے لوازم سامان عیش وعشرت تو مانگ ۱۲ منہ ۵۴ سبحان اللہ تو وہ داتا ہے کہ سیری نہیں دیتے سے تجھے لذت جود سے پھر مانگ سکھایا مجھ کو ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ
حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتٰى
بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ
فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ
قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ بْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ
كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَّلَا
وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ قَالُوْا نُرِيْدُ
أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوْا فَيَتَسَاقَطُوْنَ
فِيْ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارٰى مَا
كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا
نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ بْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ
كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ
وَّلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ
نُرِيْدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوْا
فَيَتَسَاقَطُوْنَ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ
كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ
فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ
وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ
فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا
إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِيْ لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا

کے ساتھ اور پوجنے والے اپنے بتوں کے ساتھ اور ہر ایک معبود والے اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ ہو جائیں گے[۱] صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو (دنیا میں) خدا پرست تھے خواہ نیک ہوں یا گنہگار اور کچھ بچے ہوئے یہود اور نصاریٰ نے اس کے بعد دوزخ کو سامنے لائیں گے۔ وہ اس چمکتی ریتی کی طرح معلوم ہوگی۔ جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اب یہودیوں سے پوچھا جائے گا۔ تم دنیا میں کس کو پوجتے تھے۔ وہ کہیں گے حضرت عزیز کو جو خدا کے فرزند تھے۔ ان کو جواب ملے گا تم جھوٹے ہو۔ اللہ کی تو نہ کوئی جورو ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ خیر اب تم چاہتے کیا ہو کہو۔ وہ کہیں گے ہم کو پانی پلاؤ، حکم ہوگا جو (اسی چمکتی ریتی کی طرف جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے چلیں گے) دوزخ میں جا کر گر پڑیں گے۔ اب نصاریٰ سے پوچھا جائیگا کہو تم دنیا میں کس کی پرستش کرتے تھے۔ وہ کہیں گے خداوند یسوع مسیح کی جو اللہ کے فرزند تھے جواب ملے گا تم جھوٹے ہو اللہ کی تو نہ کوئی جورو ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد (بیٹا بیٹی) ہے اب تم کیا چاہتے ہو کہو وہ کہیں گے ہم کو پانی پلاؤ حکم ہوگا۔ اچھا اس ریتی کی طرف جاؤ (جیوں جاتے ہی) دوزخ میں گریں گے اب وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص اللہ کے پوجنے والے تھے۔ ان میں اچھے برے سب طرح کے لوگ ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا تم لوگ یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہو اور لوگ تو سب چل دیئے۔ وہ کہیں گے (چل دیئے تو اچھا ہوا) ہم دنیا میں ان سے الگ رہے جہاں ان کے زیادہ محتاج تھے[۲] بات یہ ہے کہ ہم نے ایک منادی سنی۔ ہر گروہ اس معبود سے مل جائے۔ جس کو وہ دنیا میں

۱؎ جیسے قبر پوجنے والے قبروں کے ساتھ شدے تعزیے جھنڈے علم پوجنے والے ان کے ساتھ ۱۲ منہ ۲؎ تو آج ہم کو ان کے ساتھ رہنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ :۔

كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ

پوجا کرتا تھا[۱]۔ اسی انتظار میں کھڑے ہیں۔ وہ آئے تو اس کے ساتھ چلے جائیں گے) اس کے بعد کیا ہوگا۔ پروردگار اس صورت کے سوا جس صورت میں یہ لوگ اس کو پہلے دیکھ چکے ہوں گے۔ ایک دوسری صورت میں نمودار ہوگا۔ اور فرمائے گا (ادھر آؤ) میں تمہارا معبود ہوں (جب اس کو پہچان لیں گے) تو کہیں گے۔ بیشک تو ہمارا معبود ہے۔ اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا۔ صرف پیغمبر بات کریں گے۔ وہ ارشاد فرمائے گا تم اپنے معبود کو کس نشانی سے پہچانتے ہو۔ عرض کریں گے ساق (یعنی پنڈلی) کی نشانی سے[۲] پھر پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا۔ اور ہر مومن اس کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑے گا[۳]۔ اور جو شخص دنیا میں ریاء (دکھلاوے) کے لیے اور لوگوں کو سنانے کے لیے سجدہ کرتا تھا (اس کے دل میں ایمان نہ تھا) وہ بھی سجدہ کرنا چاہے گا لیکن اس کی پیٹھ کی ہڈیاں جڑ کر ایک تختہ ہو جائیں گی۔ (وہ سجدہ نہ کر سکے گا) اس کے بعد پل صراط کو لائیں گے۔ اور دوزخ کی پشت پر رکھیں گے[۴] ہم نے پوچھا یا رسول اللہ یہ پل صراط کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ایک پھسلوان گرنے کا مقام ہے۔ اس پر نسیان ہیں۔ آنکڑے ہیں چوڑے چوڑے کانٹے ہیں۔ ان کا سر خم دار سعدان کے کانٹوں کی طرح جو نجد کے ملک میں ہوتے ہیں۔ مسلمان اس پر سے پلک مارنے کی طرح اور بجلی کی طرح اور آندھی کی طرح اور تیز گھوڑوں کی طرح سانڈنیوں کی طرح

---

[۱] ہم دنیا میں ایک اکیلے پروردگار کو پوجا کرتے تھے۔ شرک سے بیزار تھے ۱۲ [۲] حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے اپنے بندوں کو بشارت دی ہے کہ اس دن پروردگار اپنی نورانی پنڈلی کھولے گا۔ تو بندے یہی عرض کریں گے کہ ہمارے پروردگار کی نشانی پنڈلی کھولنا ہے۔ بعضوں نے پنڈلی سے ایک عظیم الشان نور مراد لیا ہے۔ لیکن یہ تاویل ہے۔ اور اہل حدیث کا محقق مذہب وہی ہے کہ جیسے ید اور وجہ اور عین وغیرہ سے معانی ظاہرہ مراد ہے۔ ویسے ہی ساق سے بھی ظاہری معنے پنڈلی مراد ہے۔ بلا تشبیہ اور تمثیل کے اور اس کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے ۱۲ منہ [۳] سبحان اللہ کیا خوشی ہوگی جب اپنے مالک کے قدم دیکھیں گے ۱۲ منہ [۴] اس پل صراط کا ذکر ژند و ستا میں بھی ہے۔ یعنی پارسیوں کی کتاب میں اس کا نام چنیود پل لکھا ہے ۱۲ منہ

فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَّنَاجٍ مَّخْدُوْشٌ وَّ
مَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى
يَمُرَّ اٰخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا
اَنْتُمْ بِاَشَدَّ لِيْ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ
قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ
لِّلْجَبَّارِ وَاِذَا رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا
فِيْ اِخْوَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِخْوَانُنَا
كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا
وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اذْهَبُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ
مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ
وَيُحَرِّمُ اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ
فَيَاْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ
فِي النَّارِ اِلٰى قَدَمِهٖ وَاِلٰٓى اَنْصَافِ
سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا
ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا
فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ
نِصْفِ دِيْنَارٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ
مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَقُوْلُ
اذْهَبُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ
فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا
قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاِنْ لَّمْ تُصَدِّقُوْنِيْ

گذر جائیں گے [لہ] بعضے تو صحیح سلامت وہاں سے بچ کر نکل جائیں گے بعضے کچھ زخمی ہو کر جھل جھلا کر بعضے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ اخیر شخص جو پل صراط سے پار ہوگا۔ اس کو کھینچ کھینچ کر پار کریں گے تم لوگ آج کے دن اپنا حق کھلے بندوں تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو۔ اس سے زیادہ مسلمان لوگ اللہ سے تقاضے اور مطالبہ کریں گے۔ یعنی جب خود نجات پا جائیں گے۔ تو اپنے بھائی مسلمانوں کو دوزخ سے نجات دلانے کے لیے بار بار پروردگار سے عرض کریں گے کہیں گے پروردگار یہ لوگ ہمارے مسلمان بھائی تھے۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے دوسرے نیک اعمال کیا کرتے تھے۔ ان کو بھی دوزخ سے نجات عطا فرما۔ پروردگار فرمائیگا اچھا جاؤ جس شخص کے دل میں ایک اشرفی برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو اللہ تعالیٰ ان گنہگار مسلمانوں کے منہ دوزخ پر حرام کر دیگا۔ جب یہ نیک مسلمان ان کو نکالنے وہاں آئیں گے تو دیکھیں گے بعضے تو پاؤں تک آگ میں ڈوبے ہوں گے۔ بعضے آدھی پنڈلیوں تک خیر جن جن لوگوں کو یہ نیک مسلمان پہچانیں گے ان کو نکال لیں گے پھر دوبارہ پروردگار کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض معروض کریں گے، حکم ہوگا اچھا جاؤ جس کے دل میں آدھی اشرفی برابر ایمان ہو اس کو بھی نکال لو وہ ایسے لوگوں کو بھی نکال لیں گے پھر لوٹ کر پروردگار کے پاس حاضر ہوں گے و عرض معروض کریں گے حکم ہوگا اچھا جاؤ جس کے دل میں چیونٹی برابر بھی ایمان دیکھو۔ اس کو بھی نکال لو۔ وہ آن کر جن جن کو پہچانیں گے نکال لیں گے ابو سعید خدریؓ نے کہا اگر تم مجھ کو

[لہ] یعنی درجہ بدرجہ جو اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ وہ اس قدر جلد پار ہو جائیں گے جیسے آنکھ کی جھپک یا بجلی کی چمک پھر ان سے اتر کر آندھی کی طرح پھر ان سے اتر کر گھوڑوں کی طرح پھر ان سے اتر کر تیز اونٹوں کی طرح ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

فَاقْرَءُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

۱۰۹۷۔ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ

مجھ کو سچا نہیں سمجھتے۔ تو قرآن کی یہ آیت (جو سورۃ نساء میں ہے) پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرنے کا۔ بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اس کو دونا کر دے گا۔ غرض پیغمبر اور فرشتے اور (نیک) مسلمان سب (اپنے اپنے درجہ اور محل پر) شفاعت کریں گے[۱] پروردگار فرمائے گا۔ اب خاص میری شفاعت باقی رہی اور دوزخ میں سے ایک مٹھی نکال لے گا۔ یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے لیکن بہشت کے سرے پر جو آب حیات کی نہر ہے اس میں ڈال دیئے جائیں گے۔ اس نہر کے دونوں کناروں پر ایسے ابھریں گے جیسے بہاؤ کے کچرے کوڑے میں دانہ (خوب زور سے) ابھرتا ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا یہ دانہ کبھی پتھر کے نزدیک اگتا ہے کبھی درخت کے نزدیک پھر جس پر دھوپ پڑتی ہے وہ تو سبز رہتا ہے اور جو سایہ میں ابھرتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ غرض یہ لوگ اس نہر میں سے جب نکلیں گے تو موتی کی طرح چمکتے ان کی گردنوں پر مہر کر دی جائے گی۔ (کہ یہ اللہ کے آزاد کئے ہوئے غلام ہیں) پھر وہ بہشت میں جائیں گے تو بہشتی کہیں گے یہ لوگ اللہ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے نہ کوئی عمل کیا نہ کوئی ثواب کا کام کر کے آگے بھیجا[۲]۔ اب ان لوگوں سے ارشاد ہوگا تم نے جو نعمتیں (بہشت میں) دیکھیں وہ سب کو اور اتنی ہی اور لو[۳]

اور حجاج بن منہال نے کہا (جو امام بخاری کے

---

[۱] جب سب کی شفاعت ختم ہو چکے گی ۱۲ منہ [۲] بلکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو آزاد کر دیا ۱۲ منہ [۳] اس میں اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو لوگ اپنی خاص مٹھی سے نکالے گا۔ یہ کون لوگ ہوں گے۔ بعضوں نے کہا جنہوں نے توحید اور رسالت کو مانا ہو لیکن بالکل اعمال خیر نہ کئے ہوں۔ بعضوں نے کہا مراد وہ کفار ہیں۔ جو موحد رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے کسی پیغمبر کو نہیں مانا لیکن یہ قول ضعیف ہے۔ کیونکہ دوسری بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے کافروں کا دوزخ میں ابدالآباد رہنا نکلتا ہے۔ قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اس امت کے گنہگار لوگ دوزخ میں جائیں گے پھر شفاعت سے نکالے جائیں گے اور صحیح مذہب یہی ہے اور اس پر بہت سے نصوص دلالت کرتے ہیں۔ بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس امت کے گنہگار لوگ جو مومن ہوں گے وہ دوزخ میں نہیں جانے کے لیکن یہ قول غلط ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ ان گنہگار مسلمانوں کا عذاب کافروں اور مشرکوں کی طرح کا نہیں ہوگا۔ ان کا سارا بدن نہیں جلنے کا۔ نہ آگ میں غرق ہوں گے (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهِمُّوا بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ اٰدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ اٰدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا قَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ

شیخ ہیں) ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ قیامت کے دن ایماندار لوگ (گرم میدان میں) رُک کے رُکے ملول ہو جائیں گے۔ آخر صلاح کر کے، کہیں گے۔ چلو بھائی اپنے مالک کے پاس کسی کی سفارش تو بہی کرائیں تاکہ اس تکلیف سے نجات پائیں آخر سب ملکر آدم پیغمبر کے پاس آئیں گے۔ ان سے کہیں گے آپ آدم ہیں سب لوگوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا پتلہ خاص اپنے ہاتھ سے بنایا آپ کو بہشت میں بسایا۔ اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا ہر چیز کا نام آپ کو بتلایا۔ (ہر زبان میں بات کرنا سکھلایا) اب ہماری پروردگار کے پاس کچھ سفارش کیجئے۔ ہم اس تکلیف سے نجات پائیں (دھوپ میں جل رہے ہیں پسینے میں غرق ہیں) وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنے گناہ کو یاد کریں گے جو انہوں نے اس درخت میں سے کھایا تھا جس کا کھانا اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا تھا۔ مگر تم ایسا کرو نوحؑ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جن کو (نئی شریعت کے ساتھ) اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف بھجوایا تھا۔ آخر یہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے (ان سے عرض کریں گے) وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اپنا گناہ یاد کریں گے۔ جو انہوں نے ناوانستہ اپنے بیٹے (کنعان) کے مقدمہ میں معروضہ کیا تھا۔ مگر تم ایسا کرو ابراہیمؑ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں پھر سب لوگ ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے۔ میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنے تین جھوٹ جو انہوں نے دنیا میں بولے تھے۔ ان کو یاد کریں گے۔ مگر تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ (ایسے شان) والے بندے ہیں۔

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) بلکہ اعضائے سجود اور منہ وغیرہ محفوظ رہیں گے اور دوزخ میں جاتے ہی بے ہوش ہو جائیں گے یعنی مر جائیں گے ابو سعیدؓ کی حدیث میں اس کی صراحت ہے تو ان کا عذاب یہی ہوگا۔ کہ ان کے بدن کے کچھ حصے جلیں گے اور بہشت میں فوراً داخل ہونے سے رُکے رہیں گے جیسے زیر دریا قیدی ہوتے ہیں۔ برخلاف کفار کے ان کے موت نہ ہوگی۔ تاکہ خوب عذاب کی تکلیف چکھیں ۱۲ منہ

التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ
فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ
النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ
اللهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللهِ وَ
كَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ
اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي
فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ
وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ
أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ
تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ
قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى
رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ
فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمْ

جن کو اللہ تعالیٰ نے توراۃ عنایت فرمائی۔ ان سے بات کی نزدیک کرکے ان سے سرگوشی کی۔ یہ سن کر سب لوگ موسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنا وہ گناہ یاد کریں گے جو ایک قبطی کا خون ان کے ہاتھ سے ہوگیا تھا۔ مگر تم ایسا کرو عیسیٰؑ پیغمبر کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کے روح خاص اس کے کلمہ خاص ہیں۔ یہ سنکر سب لوگ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں۔ تم ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے شان والے بندے ہیں جنکے اگلے پچھلے گناہ سب اللہ تعالیٰ نے بخشدیئے ہیں۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔ یہ سنکر سب لوگ میرے پاس آئیں گے[1]۔ میں پروردگار کے در دولت (یعنی عرش معلّٰی[2]) جاکر اذن چاہوں گا۔ مجھ کو اذن ملے گا میں پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ پروردگار جب تک اس کو منظور ہوگا۔ مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دیگا۔ اس کے بعد فرمائے گا محمدؐ اپنا سر اٹھا کہہ تیرا کہنا ہم سنیں گے سفارش کریگا تو ہم مانیں گے مانگے گا تو ہم دیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اس ارشاد پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی وہ وہ تعریف اور ثنا کرونگا جو اس وقت مجھکو سکھلائے گا پھر سفارش شروع کردوں گا۔ لیکن میری سفارش کے لیے ایک حد مقرر

[1] اور عرض کریں گے سب در ہو آئے۔ اب آپ ہی کا در باقی ہے مرحبا سید مکی مدنی العربی۔ دل و جان پر فدایت چہ عجب خوش لقبی۔ ما ہمہ تشنہ لبانیم وتوئی آب حیات۔ رحم فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی۔ اور فقیر آخر میں یہ عرض کرے گا۔ سیدی انت حبیبی وطبیب القلب ایں وعید آمدہ پیشت پے درمان طلبی۔ یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا۔ کہ جب مسلمان لوگ یہ حدیث سن چکے ہیں۔ اور جان چکے ہیں کہ دوسرے پیغمبر سب جواب دے دیں گے۔ تو پھر ان کے پاس کیوں جائیں گے کیونکہ ایماندار لوگ حضرت آدم کے وقت سے قیامت تک کے سب یہ صلاح کریں گے اور اگلے پیغمبروں کی امت کے لوگ اس حدیث سے واقف نہ ہوں گے دوسرے قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا۔ کہ اس وقت کوئی بات یاد نہ رہے گی۔ جیسے لوگ صلاح دیں گے۔ اس پر عمل کریں گے۔ ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے کہا پروردگار کے گھر سے بہشت مراد ہے۔ اور اضافت تشریف کے لیے ہے جیسے کہتے ہیں بیت اللہ مصابیح والے نے کہا کہ ترجمہ یوں ہے میں اپنے مالک سے اجازت چاہوں گا۔ جب میں اس کے گھر یعنی جنت میں ہوں گا میں کہتا ہوں کہ سب تاویلات فاسد ہیں اور یہاں گھر سے مراد خاص وہ مقام ہے۔ جہاں پروردگار اس وقت تجلی فرما ہوگا۔ وہ کیا ہے عرش معلّے اور عرش معلّے کو صحابہ نے خدا کا گھر کہا ہے۔ ایک صحابی فرماتے ہیں وکان مکان اللہ اعلیٰ وارفع ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الجنۃ قال قتادۃ و سمعتہ ایضا
یقول فاخرج فاخرجہم من النار
وادخلہم الجنۃ ثم اعود فاستاذن
علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ
فاذا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی
ماشاء اللہ ان یدعنی ثم یقول
ارفع محمد و قل یسمع واشفع
تشفع وسل تعط قال فارفع
راسی فاثنی علی ربی بثناء و
تحمید یعلمنیہ قال ثم
اشفع فیحد لی حدا فاخرج
فادخلہم الجنۃ قال قتادۃ و
سمعتہ یقول فاخرج فاخرجہم
من النار وادخلہم الجنۃ ثم
اعود الثالثۃ فاستاذن علی ربی
فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا
رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی
ماشاء اللہ ان یدعنی ثم یقول
ارفع محمد وقل یسمع واشفع
تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی
فاثنی علی ربی بثناء و تحمید یعلمنیہ
قال ثم اشفع فیحد لی حدا

کر دی جائے گی۔ میں پروردگار کے دردولت سے نکل کر ان لوگوں کو دوزخ سے نکال کر، بہشت میں لے جاؤں گا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس رضؓ سے یہ بھی سنا آنحضرتؐ نے فرمایا میں ان لوگوں کو بہشت میں داخل کر کے پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور درِ دولت پر پہنچ کر اذن مانگوں گا مجھ کو اذن ملے گا میں اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ اور جب تک وہ چاہے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا پھر فرمائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا اور کہہ ہم سنیں گے سفارش کر ہم مانیں گے۔ مانگ ہم دیں گے آنحضرتؐ نے فرمایا پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور پروردگار کی وہ ثنا اور تعریف کروں گا۔ مجھ کو سکھلائے گا پھر سفارش شروع کروں گا۔ لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں وہاں سے نکل کر (دوزخ) پر جا کر ان لوگوں کو نکال لوں گا اور بہشت میں داخل کر دوں گا۔ قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے سنا۔ جب میں ان کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر چکوں گا۔ اس وقت پھر لوٹ کر تیسری بار اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا۔ اور درِ دولت پر پہنچ کر اذن چاہوں گا۔ مجھ کو اذن ملے گا۔ میں اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ اور جب تک اس کو منظور ہے۔ وہ مجھ کو سجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا اس کے بعد فرمائے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھا کہہ کیا کہنا ہے ہم سنیں گے سفارش کرتا ہے تو کر ہم مانیں گے۔ مانگتا ہے تو مانگ ہم دیں گے[1] میں اس ارشاد پر سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی (اس کی عنایت اور نوازش شاہانہ کے شکریہ میں) وہ ثنا اور تعریف کروں گا جو مجھ کو سکھلائے گا پھر سفارش شروع کروں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر

[1] یہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بارگاہ خداوندی میں معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ تین تین بار آپ اجازت چاہیں گے۔ اور آپ کو اجازت دی جائے گی۔ اتنا تقرب کسی پیغمبر کو حاصل نہیں ہے۔ حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے حقیقت محمدیہ تمام حقائق سے بالاتر اور بالکل مرتبہ الوہیت سے نزدیک ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی کہ قصہ مختصر ۱۲ منہ ۔ عہ مترجم کا یہ ذاتی خیال ہے ورنہ عہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک عبدالصمد ریالوی

besturdubooks.wordpress.com

فَاَخْرُجُ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ. قَالَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کر دی جائے گی۔ میں وہاں سے نکل کر دوزخ پر جاؤں گا[۵] اور بہشت میں لے جاؤں گا۔ قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا۔ جب میں ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر چکوں گا۔ تو اب دوزخ میں وہی لوگ رہ جائیں گے۔ جو قرآن کے رو سے ہمیشہ دوزخ ہی میں رہنے کے لائق ہیں (یعنی کافر اور مشرک) پھر انسؓ نے یہ حدیث بیان کر کے (سورۃ بنی اسرائیل کی) یہ آیت پڑھی عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا کہنے لگے مقام محمود یہی ہے۔ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا[۶]۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ.

ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے میرے چچا (یعقوب بن ابراہیم بن سعد) نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا۔ جب انہوں نے لوٹ کی تقسیم پر ناراضگی ظاہر کی تھی۔ اور ایک ڈیرے میں ان سب کو اکٹھا کیا۔ فرمایا دیکھو اس وقت تک صبر کئے رہو۔ کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے مل جاؤ[۷] کیونکہ میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر ہوں گا۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنِيْ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ

مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے۔ تو فرماتے یا اللہ مالک ہمارے تجھ ہی کو ساری تعریف سجتی ہے۔ تو آسمان زمین کا تھامنے والا اور

---

[۵] حد کے اندر جو لوگ ہوں گے ان کو وہاں سے نکال کر ۱۲ منہ [۶] تو مقام محمود وہ رفیع الشان درجہ ہے۔ جو خاص ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوگا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ اس مقام پر اگلے اور پچھلے سب رشک کریں گے۔ اب جس جاہل فقیر نے اپنے پیر مرشد کی تعریف میں یہ کہا ہے۔ کہ مقام محمود ان کا ایک ادنیٰ مقام ہے۔ وہ بڑا بے ادب اور سخت سزا کے لائق ہے۔ اس کے پیر مرشد تو کیا بڑے بڑے پیغمبر اس مقام کو نہیں پہنچ سکیں گے ۱۲ منہ [۷] ترجمہ باب کی مطابقت اس سے نکل کہ فرمایا تم اللہ سے مل جاؤ۔ یعنی اللہ کا دیدار تم کو حاصل ہو ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ
الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
مَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَ
وَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ
وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ خَاصَمْتُ
وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهٖ مِنِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَّاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ
قَيَّامٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
وَقَرَاَ عُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى
حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنْ
خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ
اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ
تُرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَّحْجُبُهٗ۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ
عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ

قائم رکھنے والا ہے۔ تجھی کو تعریف سجتی ہے۔ تو آسمان زمین کا مالک ہے اور ان کا جو آسمان زمین کے درمیان رہتے ہیں تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے۔ تو آسمان اور زمین کا اور ان کا جو آسمان زمین کے بیچ میں ہے۔ روشن کرنے والا ہے۔ تو سچا تیرا قول سچا تیرا وعدہ سچا۔ تجھ سے ملنا سچ بہشت سچ دوزخ سچ قیامت سچ ہے۔ یا اللہ میں تیرا تابعدار بن گیا۔ تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسا کیا۔ تیرے ہی پاس اپنا جھگڑا لاتا ہوں۔ تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے سب گناہ بخش دے۔ وہ گناہ بھی بخشدے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ امام بخاری نے کہا قیس بن سعد اور ابوالزبیر نے اس حدیث میں طاؤس سے بجائے قیم السموات کے قیام السموات نقل کیا ہے[1]۔ اور مجاہد نے کہا اس کو فریابی نے وصل کیا۔ قیوم کے معنی ہر چیز کو قائم رکھنے والا[3]۔ اور حضرت عمرؓ نے (آیۃ الکرسی میں) اللہ لا الہ الا اللہ ھو الحی القیام پڑھا ہے۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا مجھ سے اعمش نے انھوں نے خیثمہ بن عبدالرحمن سے انھوں نے عدی بن حاتم سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ ضرور بات کرے گا۔ وہ بھی اس طرح کہ بیچ میں کوئی مترجم نہ ہوگا۔ نہ حجاب (بلکہ ہر مومن اللہ تعالیٰ کو بے حجاب دیکھے گا)

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبدالصمد نے انھوں نے ابوعمران سے انھوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے انھوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے انھوں نے

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] قیام مبالغہ کا صیغہ ہے معنی وہی ہے یعنی خوب تھامنے والا۔ قیس کی روایت کو مسلم اور ابوداؤد نے اور ابوالزبیر کی روایت کو امام مالک نے موطا میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ [3] کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقاء میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ۔ الْآيَةَ۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں دو باغ چاندی کے ہیں۔ ان کے برتن اور سب سامان چاندی کے اور دو باغ سونے کے ہیں۔ ان کے برتن اور سب سامان سونے کے اور جنۃ العدن میں لوگوں اور اللہ پاک کے دیکھنے میں کوئی چیز حائل نہ ہوگی فقط ایک بندگی کی چادر حائل ہوگی جو پروردگار کے منہ پر پڑی ہوگی [۱]

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن اعین اور جامع بن ابی راشد نے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مارلے تو وہ جب (قیامت کے دن) اللہ سے ملے گا۔ اللہ اس پر غصے ہوگا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے (یہ حدیث بیان کر کے) (سورہ آل عمران کی) یہ آیت پڑھی۔ ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا اولئك لاخلاق لهم فی الاخرة ولا یکلمهم الله۔ اخیر تک [۲]

ہم سے عبداللہ بن سندی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سمان انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات تک نہیں کرنے کا نہ ان پر [۳] شفقت کی نگاہ ڈالے گا۔

[۱] جب پروردگار کو منظور ہوگا اس چادر کو اپنے منہ سے ہٹا دے گا۔ اور بہشتی اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ معلوم ہوا۔ کہ جنۃ العدن خاص پروردگار کا درِ دولت ہے۔ اور تمام حجابوں کے پرے ہے (جنۃ العدن میں جب آدمی پہنچ گیا۔ تو اس نے سارے حجابوں کو طے کر لیا۔ اگر یہ بزرگی کی چادر پروردگار پر نہ پڑی رہتی تو ہر وقت اس کا دیدار ہوتا رہتا ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے باب کی مطابقت اس سے نکلی لقی اللہ وھو علیہ غضبان ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ

حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ کَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ وَّرَجُلٌ مَّنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ

ایک تو وہ شخص جو کسی چیز کی نسبت جھوٹی قسم کھائے۔ کہ مجھ کو اس کی اتنی قیمت ملتی تھی۔ حالانکہ اتنی قیمت نہ ملتی ہو بلکہ کم دوسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھائے اس لیے کہ کسی مسلمان کا مال (ناحق) مارے۔ تیسرے وہ شخص جو بچا ہوا (اپنی ضرورت سے زیادہ) پانی روک رکھے (کسی کو پینے یا پلانے نہ دے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائے گا میں بھی آج اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں۔ جیسے تو نے وہ بچی ہوئی چیز روک رکھی۔ جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا[1]

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذَالْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ گھوم گھما کر پھر اصلی حالت پر آگیا۔ جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے تھے۔ دیکھو سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے۔ ان مہینوں میں چار ادب والے مہینے ہیں۔ تین تو پے در پے ذیقعد اور ذوالحجہ اور محرم اور ایک الگ یعنی مضر کا رجب[2] جو جمادی الاخر اور شعبان کے بیچ میں پڑتا ہے۔ بتلاؤ یہ مہینہ کونسا مہینہ ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ پھر آپ نے خود ہی فرمایا کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا بیشک ذیحجہ کا مہینہ ہے

[1] بلکہ اللہ نے بنایا تھا یعنی پانی ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے یہاں اس کو اس لیے لائے کہ اس میں پروردگار سے ملنے کا ذکر ہے۔ رجب اس لیے کہا کہ مضر اس مہینے کا بہت ادب کرتے تھے۔ تو یہ مہینہ انہی کی طرف منسوب ہو گیا۔ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَ
رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا
اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ
اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ
ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ
حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ
اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی
قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُہٗ قَالَ وَاَعْرَاضَکُمْ
عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ
ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ
ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْأَلُکُمْ
عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا
بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَّضْرِبُ بَعْضُکُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ
الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ یُّبَلِّغُہٗ
اَنْ یَّکُوْنَ اَوْعٰی مِنْ بَعْضِ مَنْ
سَمِعَہٗ فَکَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَکَرَہٗ
قَالَ صَدَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ
اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ ۔

پھر فرمایا یہ کون سا شہر ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ اس کے بعد آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا یہ مکہ کا شہر نہیں ہے۔ ہم نے کہا۔ بے شک مکہ کا شہر ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا یہ دن کون سا دن ہے۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے آپ اس کا نام کچھ اور رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے کہا بے شک یوم النحر ہے آپ نے فرمایا دیکھو تمہارے خون اور مال محمد بن سیرین نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوبکرہ نے یہ بھی کہا۔ تمہاری عزتیں اور آبروئیں آپس میں ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اس مہینے میں اور تم (ایک دن) ضرور اپنے پروردگار سے ملو گے[1] وہ تمہارے اعمال کی تم سے پرسش کرے گا۔ تو ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر گمراہ بن جاؤ دیکھو جو لوگ اس وقت موجود ہیں وہ میری یہ حدیث ان لوگوں کو سنادیں۔ جو موجود نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس کو ایک بات پہنچائی جاتی ہے۔ وہ اس سے زیادہ یاد رکھتا ہے جس نے خود سنی ہوتی ہے محمد بن سیرین حدیث کے اس فقرے کو بیان کر کے کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا[2] اس کے بعد آپ نے (لوگوں سے) فرمایا دیکھو میں نے (خدا کا حکم تم کو) پہنچا دیا۔ دیکھو (خدا کا حکم میں نے تم کو پہنچا دیا۔

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] بہت سے پچھلے حدیث کے سننے والے اگلوں سے زیادہ حافظ ہوئے۔ چنانچہ آخری زمانہ میں امام بخاری اور امام مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی حدیث کے بڑے بڑے حافظ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے ہزاروں لاکھوں حدیثوں کو یاد رکھا۔ اور صحیح حدیثوں کو ضعیف حدیثوں سے جدا کیا اللہ ان کو جزائے خیر دے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

باب ۵۴۳ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّ رَحْمَةَ اللهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ اعراف میں (یوں فرمانا اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم احول نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے اسامہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینبؓ) کا بیٹا گزر رہا تھا انہوں نے آنحضرتؐ کو بلا بھیجا۔ آپ نے جواب میں یہ کہلا بھیجا اللہ ہی کا سب مال ہے۔ جو اس نے لیا اور جو دیا۔ اور ہر چیز کی ایک میعاد مقرر ہے۔ تو صبر کرو اللہ سے ثواب چاہو۔ انہوں نے پھر قسم دے کر پھر آپ کو بلا بھیجا۔ آخر آپ اٹھے میں بھی اٹھا۔ اور معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ اور عبادہ بن صامتؓ یہ سب آپ کے ساتھ چلے۔ جب صاحبزادی صاحبہ کے گھر پر پہنچے تو ان لوگوں نے کیا کیا بچہ کو لاکر آنحضرتؐ کے حوالے کر دیا۔ اس کی جان سینے میں تڑپ رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پرانی مشک یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے۔ سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ روتے ہیں۔ (آپ سے تعجب ہے) فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں بندوں پر رحم کرے گا جو دوسرے بندوں پر رحم کرتے ہیں[۱]۔

ہم سے عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ

[۱] دوسری روایت میں ہے۔ یہ رحم اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کسی شخص کی مصیبت اور تکلیف دیکھ کر دل کو رنج اور صدمہ ہونا ایک فطری بات ہے۔ اور جس شخص کا دل پتھر کی طرح سخت ہو وہ کسی کی تکلیف پر رحم نہ کرے۔ تو یہ کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔ بلکہ اس کو حق تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کر خدا بھی اس پر رحم نہ کرے ۱۲ منہ ؂

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلٰى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَعْنِي أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِيْ أُصِيْبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهٖ أَحَدًا وَإِنَّهٗ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيْهَا فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ثَلٰثًا حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَتَمْتَلِئُ وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ أَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پروردگار کے سامنے دوزخ اور بہشت دونوں میں جھگڑا ہوا۔ بہشت نے کہا پروردگا میرا کیا حال ہے۔ مجھ میں وہی لوگ آ رہے ہیں۔ جو (دنیا میں) کمزور ناتواں مفلس محتاج تھے۔ اور دوزخ کہنے لگی مجھ میں تو وہ لوگ آرہے ہیں جو بڑائی کرنے والے تھے۔ (یعنی دنیا کے متکبر مغرور) اس وقت اللہ تعالیٰ نے بہشت سے فرمایا۔ تو میری رحمت ہے[1]۔ اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے۔ میں جس کو چاہتا ہوں۔ اس کو تیری وجہ سے عذاب دیتا ہوں۔ اور تم دونوں میں سے ہر ایک کی بھرتی ہونے والی ہے۔ بہشت کی تو اس طرح سے کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرنے کا[2]۔ اور دوزخ کی اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے گا دوزخ کے لیے پیدا کرے گا۔ وہ اس میں ڈالی جائے گی۔ اس کے بعد دوزخ کہے گی۔ اور کچھ مخلوق ہے (میں ابھی خالی ہوں) تین بار ایسا ہی ہوگا[3] آخر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا اس وقت بھر جائے گی۔ ایک پر ایک اُلٹ کر سمٹ جائے گی۔ کہنے لگے گی بس بس بس میں بھر گئی۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگوں پر ان کے گناہ کی وجہ سے دوزخ میں جلنے کا ایک دھبہ رہ جائے گا یہ ان کے گناہ کی سزا ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے ان کو بہشت میں لے جائے گا۔ ان کو لوگ جہنمی کہا کریں گے۔ ہمام نے کہا

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ [2] اس لیے جو نیک بندے ہیں وہ ضرور اپنی نیکی کا بدلہ پائیں گے ۱۲ منہ [3] یعنی لوگ اس میں جھونکے جائیں گے، وہ کہے گی اور ہیں اور ہیں ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہ حدیث ہم سے قتادہ نے بیان کی۔ کہا ہم سے انس نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ روایت کتاب الرقاق میں موصولاً گزر چکی ہے[۱])

باب ۵۴۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا.

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ فاطر میں) یہ فرمانا آسمانوں اور زمینوں کو اللہ ہی تھامے ہوئے ہے۔ وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح لشکری) نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا یہود کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگا یا محمد (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگل پر اور زمین کو ایک انگل پر اور پہاڑوں کو ایک انگل پر اور درخت اور ندیوں کو ایک انگل پر اور باقی مخلوق کو ایک انگل پر رکھیگا۔ پھر ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے۔ اور یہ آیت پڑھی۔ وما قدروا اللہ حق قدرہ (جو سورۃ زمر میں ہے)

باب ۵۴۵ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ مَخْلُوقٌ مُكَوَّنٌ.

باب۔ آسمان اور زمین اور دوسری مخلوقات کے پیدا کرنے کا بیان۔ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک فعل ہے۔ اور اس کا حکم ہے تو پروردگار اپنے صفات اور افعال اور امر اور کلام سمیت خالق ہے۔ سب کا پیدا کرنے والا اس کے صفات اور افعال اور امر اور کلام (اس کی ذات کی طرح) مخلوق نہیں ہیں لیکن جو چیزیں اس کے فعل یا امر یا خلق یا تکوین سے بنی ہیں وہ سب مخلوق اور مکوّن ہیں[۲]

---

[۱] اس طریق کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ قتادہ کا سماع انس سے ثابت کریں ۱۲ منہ [۲] یہ باب لا کر امام بخاری نے اہل سنت کا مذہب ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے صفات خواہ ذاتیہ ہوں جیسے علم قدرت خواہ فعالیہ ہوں جیسے خلق ترزیق کلام نزول استواء وغیرہ۔ یہ سب غیر مخلوق ہیں اور معتزلہ اور جہمیہ کا رد کیا۔ امام بخاری نے رسالہ خلق افعال العباد میں لکھا ہے کہ قدریہ تمام افعال کا خالق بشر کو جانتے ہیں (بقیہ برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۹ ۱۱ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں ایک رات اپنی خالہ (ام المومنین میمونہؓ کے پاس رہ گیا اس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی کے پاس تھے ۔ میرا مطلب یہ تھا دیکھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) کیونکر پڑھتے ہیں خیر آپ نے (عشاء کی نماز کے بعد) تھوڑی دیر اپنی بی بی (ام المومنین میمونہ) سے باتیں کیں ۔ اس کے بعد سو رہے ۔ جب آخری تہائی حصہ رات کا آن پہنچا ۔ یا اس کا کوئی حصہ باقی رہا ۔ اس وقت (نیند سے اٹھ کر) بیٹھ گئے ۔ اور آسمان کی طرف دیکھا (سورہ آل عمران کی) یہ آیت پڑھی ان فی خلق السمٰوٰت والارض اولی الالباب تک اس کے بعد کھڑے ہوئے ۔ مسواک کی ۔ وضو کیا پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں پھر بلالؓ نے صبح کی اذان دی ۔ آپ نے دو رکعتیں (فجر کی سنت کی) پڑھیں ۔ پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز لوگوں کو پڑھائی[۱]

باب ۵۴۶ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۔

باب :۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ والصافات میں) فرمانا ہم تو پہلے ہی اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے باب میں یہ فرما چکے ہیں کہ (ایک روز) ان کی مدد ہوگی اور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا۔[۲]

بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) اور جبریہ تمام افعال کا خالق اور فاعل خدا کو کہتے ہیں ۔ اور جہمیہ کہتے ہیں فعل اور مفعول ایک ہے ۔ اسی وجہ سے کلمہ کن کو بھی مخلوق کہتے ہیں ۔ اور سلف اہل سنت کا یہ قول ہے کہ تخلیق اللہ تعالیٰ کا فعل ہے ۔ اور مخلوق ہمارے افعال ہیں ۔ نہ اللہ تعالیٰ کے افعال وہ تو اللہ کی صفات ہیں ۔ اللہ کی ذات صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق ہیں ۔ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے پیدائش اور اس میں غور کرنے کا ذکر فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ میں اختلاف ہے ۔ امام ابوحنیفہ نے ان کو بھی قدیم کہا ہے ۔ اور اشعریہ اور محققین اہل حدیث کہتے ہیں ۔ کہ صفات فعلیہ جیسے کلام نزول استوا تکوین وغیرہ یہ سب حادث ہیں اور ان کے حدوث سے پروردگار کا حادث لازم نہیں آتا ۔ اور یہ قاعدہ فلاسفہ کا باندھا ہوا کہ حوادث کا محل بھی حادث ہوتا ہے ۔ محض لغو اور غلط ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہر روز ہزاروں کام کرتا ہے فرمایا کل یوم ھو فی شان پر کیا اللہ تعالیٰ حادث ہے ۔ ہرگز نہیں وہ قدیم ہے ۔ اب جن لوگوں نے صفات فعلیہ کو بھی قدیم کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے ۔ کہ اصل صفت قدیم ہے مگر اس کا تعلق حادث ہے مثلاً خلق کی صفت قدیم ہے لیکن زید سے اس کا تعلق حادث ہے اسی طرح صفت استوا قدیم ہے ۔ مگر عرش سے اس کا تعلق حادث ہے ۱۲ منہ

[۲] یہ باب لا کر امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا (بقیہ برصفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب خلقت کو پیدا کرچکا۔ تو اس نے اپنے عرش کے اوپر ایک کتاب میں یوں لکھا میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے[1]

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رض حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهٖ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهٗ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهٗ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَأَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا۔ کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا آپ سچے تھے۔ آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ تھا۔ تم میں سے ہر شخص کا نطفہ اس کے ماں کے پیٹ میں چالیس دن یا چالیس رات جمع رہتا ہے۔ پھر ایک چلہ کے بعد وہ ایک خون کی پھٹکی بن جاتا ہے۔ پھر ایک چلہ کے بعد گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے۔ اس کو چار باتوں کا حکم ہوتا ہے۔ اس کی روزی اس کا عمل اس کی عمر اس کی نیک بختی یا بدبختی لکھنے کا پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ (یعنی روح انسانی جس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں[2]) اور (تم میں سے کوئی ساری عمر) بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اس وقت

بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) کہ صفات افعال جیسے کلام وغیرہ قدیم نہیں ہیں۔ ورنہ ان میں سبقت اور تقدم اور تاخر کیونکر ہو سکتا ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا) [1] معلوم ہوا کہ رحم اور غصہ دونوں صفات افعالیہ میں سے ہیں۔ جب تو ایک دوسرے سے آگے ہو سکتا ہے۔ آیت سے کلام کے قدیم نہ ہونے کا اور حدیث سے رحم اور غصے کے قدیم نہ ہونے کا اثبات کیا ۱۲ منہ۔

[2] یہ روح حیوانی پر سوار ہے۔ اسی روح کی وجہ سے آدمی دوسرے جانوروں سے ممتاز ہے اور اسی روح کی وجہ اس کے لیے عذاب ثواب رکھا گیا ہے۔ موت کیا ہے اس روح کی سواری کا بدلا جانا۔ موت سے روح حیوانی تو تحلیل اور فنا ہو جاتی ہے لیکن روح انسانی اس سواری کو چھوڑ کر دوسری سواری لیتی ہے۔ وہ فنا نہیں ہوتی بدستور باقی رہتی ہے۔ البتہ نفخ صور کے وقت بے ہوش ہو جائے گی۔ پھر دوسرے نفخ پر ہوش میں آجائے گی۔ اور کہے گی ہم کیا میٹھی نیند سو رہے تھے۔ کس نے ہم کو جگا دیا ۱۲ منہ

فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتٰبُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هٰذَا كَانَ الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

اللہ کا لکھا (جو اس کی پیدائش کے وقت لکھا گیا تھا) پورا ہوتا ہے اور وہ دوزخیوں کا سا کام کر کے دوزخ میں جاتا ہے اور کوئی تم میں سے (ساری عمر) دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے۔ جب اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس وقت اللہ کا لکھا اس پر پورا ہوتا ہے وہ بہشتیوں کا سا کام کر کے بہشت میں جاتا ہے۔ تو اعتبار خاتمہ کا ہے[1]۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے کہا میں نے اپنے والد (ذر بن عبداللہ) سے سنا وہ سعید بن جبیر سے نقل کرتے تھے۔ وہ ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے فرمایا تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو۔ اس سے زیادہ کیوں نہیں آیا کرتے اس وقت یہ آیت (سورہ مریم) کی اتری۔ ہم فرشتے تو جب تیرے پروردگار کا حکم ہوتا ہے۔ اسی وقت اترتے ہیں۔ (بن حکم نہیں آسکتے) اسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے بیچ میں ہے۔ اور تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیل سے جو فرمایا تھا۔ اس کا جواب اس آیت میں اترا[2]۔

ہم سے یحییٰ (بن جعفر یا یحییٰ بن موسیٰ) نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی

---

[1] اس حدیث سے (امام بخاری نے یہ دلیل کی۔ کہ اللہ کا کلام حادث ہوتا ہے کیونکہ جب نطفے پر چار مہینے گزر لیتے ہیں۔ اس وقت فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اللہ تعالٰے ان چار باتوں کے لکھنے کا اس کو حکم دیتا ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث اور آیت سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالٰے کا کلام اور حکم حادث ہوتا ہے۔ کیونکہ فرشتوں کو وقتاً فوقتاً ارشادات اور احکام صادر ہوتے رہتے ہیں اور رد ہوا ان لوگوں کا جو اللہ کا کلام قدیم اور ازلی جانتے ہیں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے بلکہ اس کی ذات کی طرح غیر مخلوق ہے۔ باقی اس میں آواز ہے حروف ہیں۔ جس لغت میں منظور ہوتا ہے اللہ تعالٰے اس میں کلام کرتا ہے۔ یہی اعتقاد ہے اہل حدیث کا اور جن متکلمین نے اس کے خلاف اعتقاد قائم کئے ہیں۔ وہ آپ بھی بہک گئے دوسروں کو بھی بہکا گئے۔ ضلوا فاضلوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْئَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَسِيْبٍ وَّاَنَا خَلْفَهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْئَلُوْهُ

سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا۔ آپ ایک کھجور کی لکڑی پر ٹیکا دیئے چل رہے تھے۔ اتنے میں چند یہودیوں پر سے گزر ہوا وہ آپس میں کہنے لگے ان سے پوچھو روح کیا چیز ہے بعضوں نے کہا نہ پوچھو۔ آخر انہوں نے پوچھا ہی سہی۔ آنحضرت یہ سنتے ہی اس لکڑی پر ٹیکا دے کر کھڑے ہو رہے۔ میں آپ کے پیچھے تھا میں سمجھ گیا۔ کہ آپ پر وحی آ رہی ہے۔ تھوڑی دیر میں آپ نے (سورۂ بنی اسرائیل کی) یہ آیت سنائی۔ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ روح کیا چیز ہے کہہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے۔ اور تم بندوں کو (کیا کچھ بہت علم ملا ہے نہیں) تھوڑا ہی سا علم ملا ہے۔ اب آپس میں یہودی کہنے لگے۔ کیونکہ ہم نے نہیں کہا تھا مت پوچھو[۱]۔

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يُرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهٖ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے اس کو اللہ کے کلام کا جو اس نے قرآن میں فرمایا ہے دل سے) یقین ہو۔ تو اللہ اس کا ضامن ہے یا تو اس کو شہادت کا درجہ دے کر) بہشت میں لے جائے گا۔ یا اپنے گھر کو ثواب

[۱] گر تم نے نہ مانا پوچھ ہی کر چھوڑا۔ اب تو ان کی پیغمبری کا ایک اور ثبوت ہو گیا انہوں نے آپس میں صلاح کی تھی۔ اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں۔ تب تو معلوم ہو جائے گا۔ یہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں۔ کیونکہ حکیموں نے اپنی عقل کے موافق روح کی تفسیر کی ہے اور پیغمبروں نے روح کی حقیقت بیان نہیں کی۔ اس کا علم اللہ ہی پر رکھا ہے۔ روح اللہ کا ایک حکم ہے۔ یعنی ایک ارشاد ہے اس ارشاد کی مدت ختم ہوتے ہی آدمی وہی رہتا ہے۔ وہی آنکھ وہی ناک وہی جسم مگر وہ عہدہ جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کو دیا تھا جس کی وجہ سے اس کو بہت سی قدرت بہت سا اختیار تھا۔ وہ نکل جاتا ہے اب آدمی کنکر پتھر کی طرح بے حس اور بے ارادہ رہ جاتا ہے جیسے ایک آدمی سرکار کی طرف سے مجسٹریٹ ہو ایک ہی ایکا مجسٹریٹی چھن جائے فرمایئے اس میں سے کیا چیز کم ہو گئی جس سے اس کا اختیار جو رعایا پر تھا جاتا رہا۔ نہ اس کا رعب داب رعایا کے دلوں پر باقی رہا روح کی بعینہٖ یہی مثال ہے ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

اور لوٹ کا مال دلا کر مع الخیر لوٹا لائے گا۔[1]

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (لاحق بن ضمیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پوچھنے لگا یا رسول اللہ بعض آدمی (اپنی عزت بچانے کے لیے) حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے۔ بعضا بہادری کی وجہ سے بعضا دکھلانے اور سنانے کی نیت سے (تاکہ لوگوں میں تعریف ہو) تو ان میں سے کون لڑنا اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔ آپ نے فرمایا جس لڑائی سے یہ غرض ہو کہ اللہ کا بول بالا ہو۔ (شرک اور کفر دب جائے) وہ اللہ کی راہ میں لڑنا ہے[2]۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نحل میں) یہ فرمانا ہم تو جب کوئی چیز بنانا چاہتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہو جا وہ ہو جاتی ہے[3]

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ۔

ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ایک گروہ حق پر غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا امر آئے (یعنی قیامت کا حکم صادر ہو)

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس میں اللہ کے کلام کا ذکر ہے ۱۲ منہ [2] باقی ان لڑائیوں میں سے کوئی لڑائی اللہ کی راہ میں نہیں ہے۔ اسی طرح اگر مال و دولت یا حکومت یا ملک کے لیے لڑے وہ بھی اللہ کی راہ میں لڑنا نہیں ہے ۱۲ منہ [3] اور سورہ یٰسین میں یوں فرمایا۔ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون مطلب اس باب سے امام بخاری کا یہ ہے کہ قول اور امر دونوں سے ایک ہی چیز مراد ہے یعنی حق تعالیٰ کا کلمہ کن فرمانا۔ بویطی نے کہا اللہ نے سب مخلوق کو کلمہ کن سے پیدا کیا۔ اگر کن بھی مخلوق ہوتا تو مخلوق کا مخلوق سے پیدا کرنا لازم آتا ۱۲ منہ ؛

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن زید بن جابر نے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کا ایک گروہ برابر اللہ کے حکم پر (قرآن حدیث پر) قائم رہے گا۔ کوئی ان کو جھٹلائے اور ان کا خلاف کرے۔ تو ان کا کچھ نقصان نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا۔ اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔ (قرآن حدیث پر چل رہے ہوں گے) یہ سن کر مالک بن یخامر نے کہا میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ گروہ شام کے ملک میں ہوگا۔ اس وقت معاویہ نے کہا مالک بن یخامر یہ کہتا ہے۔ کہ اس نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ یہ گروہ شام کے ملک میں ہوگا۔

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب مسیلمہ کذاب اپنے ساتھیوں کو لئے ہوئے مدینہ میں آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہوئے فرمایا اگر تو یہ لکڑی کا ٹکڑا (جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں تھا) مجھ سے مانگے تو بھی میں نہیں دینے کا[1]۔ اور اللہ نے جو حکم تیرے باب میں دے رکھا ہے۔ تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو اسلام سے پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ہلاک کرے گا[2]۔

[1] جب جائے کہ میں اپنے بعد تجھ کو خلیفہ کروں مسیلمہ کی یہی درخواست تھی ۱۲ منہ [2] مسیلمہ کذاب نے یمامہ میں نبوت کا دعوی کیا تھا اور بہت سے لوگ اس کے پیرو ہو گئے تھے وہ بڑا شعبدہ باز آدمی تھا لوگوں کو شعبدے دکھا کر دام میں لے آیا تھا وہ مدینہ آیا اور آنحضرت سے یہ درخواست کی اگر آپ اپنے بعد مجھ کو خلیفہ کر جائیں تو میں مع اپنے ساتھیوں کے آپکا تابعدار ہو جاتا ہوں اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ خلافت تو بڑی چیز ہے میں ایک چھڑی کا ٹکڑا بھی تجھ کو نہیں دینے کا آخر مسیلمہ اپنے ساتھیوں کو لیکر چلا گیا اور یمامہ کے ملک میں اس کی جماعت بہت ہو گئی آنحضرت نے وفات پائی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں پر لشکر کشی ہوئی اس میں بہت مسلمان شہید ہوئے لیکن آخر وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ أَنْ يَجِيءَ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هٰكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا۔

باب ۵۴۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمٰتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ إِنَّ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں مدینہ کے ایک کھیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں چند یہودیوں پر سے گزر ہوا وہ آپس میں کہنے لگے ان سے روح کو پوچھو۔ بعضوں نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری لگے اس پر دوسروں نے کہا نہیں ہم ضرور پوچھیں گے آخر ان میں کا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا ابوالقاسم بتلاؤ تو روح کیا چیز ہے آپ خاموش ہو رہے میں سمجھ گیا آپ پر وحی آ رہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتوا من العلم الا قلیلا۔ اعمش نے کہا ہم نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے (عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت یہی ہے مشہور قرأت میں وما اوتیتم ہے)

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ کہف میں) فرمانا اے پیغمبر کہدے اگر میرے مالک کی باتیں لکھنے کے لیے سارا سمندر روشنائی ہو جائے تو میرے مالک کی باتیں ختم نہ ہوں اور سمندر تمام ہو جائے گو اتنا ہی ایک اور سمندر ہم اس کی مدد کو لائیں اور (سورہ لقمان میں) فرمانا اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ان سب کے قلم بنائے جائیں اور سمندر روشنائی بنے اس کے بعد سات سمندر اور اتنی ہو بڑے روشنائی بنیں جب بھی اللہ کی

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ مسیلمہ کو فی النار والسقر کیا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسا ہی ہوا مسیلمہ ہلاک ہوا اس کے ساتھی سب تتر بتر ہو گئے کہتے ہیں اب بھی کہیں شاذ و نادر مسیلمہ کے پیرو باقی ہیں ان کو صادقیہ کہتے ہیں مسیلمہ نے دو کتابیں چھوڑیں جن کو وہ کتاب آسمانی کہتا تھا ایک فاروق اول ثانی ایک فاروق ثانی مسیلمہ نے کئی باتوں میں برخلاف شریعت اسلامی حکم دیا تھا مثلاً آخر میں یہ کہ اس نے زنا کو حلال کر دیا تھا لعنۃ اللہ علیہ وعلی اتباعہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ۔

باتیں ختم نہ ہوں اور (سورۂ اعراف میں) فرمایا بے شک تمہارا مالک اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر تخت پر بیٹھ گیا رات سے دن کو ڈھانپتا ہے اور دن کو رات سے رات دن کے پیچھے لگی دوڑی آرہی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا وہ سب اس کے حکم کے تابعدار ہیں سن لو اسی کی خلقت ہے اسی کا حکم چلتا ہے بڑی برکت والا ہے اللہ جو سارے جہان کا مالک ہے سخر کا معنے تابعدار کیا[1]

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهٖ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهٖ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے صرف اسی وجہ سے نکلے کہ اس کو اللہ کے کلموں کا یقین ہو اور اس کی یہی نیت ہو۔ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو اللہ اس کا ضامن ہے۔ یا تو (شہادت کا درجہ دے کر) اس کو بہشت میں لے جائے گا۔ یا ثواب اور لوٹ کا مال دے کر اس کو مع الخیر اس کے گھر لوٹا لائے گا۔

بَابٌ ۵۴۹ فِي الْمَشِيئَةِ وَالْاِرَادَةِ

وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

باب مشیت اور ارادہ کا بیان[2]۔ اور اللہ تعالٰے نے (سورۂ انفطرت میں) فرمایا تم کچھ نہیں چاہ سکتے جب تک اللہ نہ چاہے (اور سورۂ آل عمران میں) فرمایا تو جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور (سورۂ کہف میں) فرمایا کسی بات کو مت کہہ کل میں اس کو کروں گا مگر یہ شرط لگا کر اگر اللہ چاہے اور (سورۂ قصص میں) فرمایا تو جس کو چاہے اس کو راہ پر نہ

[1] ان آیتوں کو لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ امر خلق میں داخل نہیں جب تو فرمایا الا لہ الخلق والامر اور دوسری آیتوں اور حدیثوں میں کلمات سے وہی اوامر اور ارشادات الٰہی مراد ہیں ۱۲ منہ [2] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے یہ مشیت اور ارادہ دونوں کو ثابت کریں دونوں ایک ہی ہیں امام شافعی سے بیہقی نے نکالا انہوں نے کہا مشیت اللہ کا ارادہ ہے کرلیسیہ نے ان دونوں میں فرق کیا ہے قرآن کی آیتوں سے دونوں کا ایک مطلب ثابت ہوتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ نَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔

لگا سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جس کو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد سے نقل کیا (یہ روایت کتاب التفسیر میں موصولاً گزر چکی ہے) یہ آیت ابوطالب کے باب میں اتری اور (سورۂ بقرہ میں) فرمایا[۱] اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے۔ اور تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوْا فِي الدُّعَآءِ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے۔ انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو قطعی طور سے مانگو (یعنے فلاں چیز ہم کو عنایت فرما) یوں نہ کہو اگر تو چاہے تو ہم کو دے کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (پھر مشیت کی قید لگانا لغو ہے۔)

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ اَلَا تُصَلُّوْنَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَآ اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادریس نے بیان کیا کہا مجھ سے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام سے ان سے امام حسین رض نے بیان کیا ان سے حضرت علی رض نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات ان کے اور حضرت فاطمہ رض کے گھر تشریف لائے ان سے فرمایا تم نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد کی نماز) حضرت علی رض نے عرض کیا یا رسول اللہ (بات یہ ہے) ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب ہم کو اٹھانا چاہے گا اٹھاوے گا حضرت علی رض کہتے ہیں جب میں نے یہ کہا تو یہ جواب سن کر آنحضرت[۲] لوٹ گئے

[۱] بیان تریدکا لفظ جو ارادہ سے نکلا ہے ۱۲ منہ [۲] تو ہر کام اپنے ارادے سے کرتا ہے اس ۱۲ منہ

بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُوْلُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيْئُ وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيْحُ تُكَفِّئُهَا فَإِذَا سَكَنَتِ اعْتَدَلَتْ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ

کچھ جواب نہیں دیا پھر جب آپ پیٹھ موڑ کر جا رہے تھے اس وقت میں نے سنا اپنی ران پر ہاتھ مارتے جاتے تھے۔ اور یہ آیت پڑھ رہے تھے (جو سورۂ کہف میں ہے)، وکان الانسان اکثر شئے جدلا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودے کی سی ہے جدھر کی ہوا آئی ہے ادھر اس کے پتے جھکتے ہیں وہ بھی جھک جاتا ہے پھر جب ہوا تھم جاتی ہے تو سیدھا ہو جاتا ہے یہی حال مسلمان کا ہے بلاؤں اور مصیبتوں سے وہ جھک جاتا ہے اپھر ایمان کی وجہ سے صبر کرکے سیدھا ہو جاتا ہے) اور کافر کی مثال شمشاد کے درخت کی سی ہے وہ سخت اور سیدھا ہی رہتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس کو جڑ سے اکھیڑ ڈالتا ہے[۵]

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر کھڑے

[۵] بس جہاں کافر پر مصیبت آئی پھر نہیں بچتا بلکہ دنیا سے چلتا ہوتا ہے کیونکہ اس کو ایمان نہیں اور اللہ کے فضل وکرم پر بھروسہ نہیں مصیبت آتے ہی اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے کم بخت خدا کی رحمت سے ناامید ہو جاتا ہے اور دنیا سے چل بستا ہے اس حدیث کا مجھ کو متواتر تجربہ ہو چکا ہے کافر ملحد اور بدجاہل دنیا پرست اپنی دولت و اقبال پر مغرور رہتے ہیں بیمار تک نہیں ہوتے مگر جہاں ان کے اقبال کا زمانہ ختم ہوا کوئی بلا آئی۔ وہیں جان دے دیتے ہیں یا تو رنج کے مارے خود مر جاتے یا خودکشی کر لیتے ہیں مومن پر ہزاروں مصائب آتے ہیں مگر وہ خدا سے بھلائی کی امید رکھ کر صبر کیے رہتا ہے اور اسی امید پر اس کی زندگی قائم رہتی ہے ان مع العسر یسرا سہ رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماندہ بین الناس خود میری نسبت بعضے دشمنوں نے یہ خیال کیا تھا کہ زوال عہدہ اور فقدان معاش اور کثرت اخراجات وغیرہ سے ان کا زندہ رہنا مشکل ہے مگر اللہ تعالیٰ نے سب کام آسان کر دیئے جب میں عہدے پر مامور تھا اس سے بھی زیادہ مجھ کو متمول اور غنی اور مالدار کر دیا تھا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور ایسی عظیم الشان خدمت مجھ سے متعلق کی جس کا فیض ابد ثواب قیامت تک باقی رہے گا کسی دشمن کے مٹاتے مٹ نہ سکے گا تمام دنیاداروں کی اور دنیادار بادشاہوں کی یادگاریں مٹ جائیں گی مگر میری یادگار قیامت تک لازوال اور مستحکم ہے فاللہ ہو المولیٰ وہو یحیی الموتی وہو علیٰ کل شئ قدیر ٭ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم
على المنبر إنما بقاؤكم فيما سلف قبلكم
من الأمم كما بين صلاة العصر إلى
غروب الشمس أعطي أهل التوراة التوراة
فعملوا به حتى انتصف النهار ثم عجزوا فأعطوا
قيراطا قيراطا ثم أعطي أهل الإنجيل
الإنجيل فعملوا به حتى صلاة العصر ثم عجزوا
فأعطوا قيراطا قيراطا ثم أعطيتم القرآن
فعملتم به حتى غروب الشمس فأعطيتم
قيراطين قيراطين قال أهل التوراة
ربنا هؤلاء أقل عملا وأكثر أجرا
قال هل ظلمتكم من أجركم من شيء
قالوا لا فقال فذلك فضلي أوتيه
من أشاء

۱۱۲۵ - **حدثنا** عبد الله المسندي
حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري
عن أبي إدريس عن عبادة بن الصامت
قال بايعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم في رهط فقال أبايعكم على أن
لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا
ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم ولا
تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم

تھے فرماتے تھے تمہاری (یعنی تم مسلمانوں کی) عمر (دنیا میں بقا) اگلی امتوں کے مقابل ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک ہوا یہ کہ توراۃ والوں کو توراۃ ملی انہوں نے دوپہر دن تک اس پر عمل کیا پھر عاجز ہوگئے (دن پورا نہ کرسکے) آخر ایک ایک قیراط ان کو مزدوری ملی اس کے بعد انجیل والوں کو انجیل ملی انہوں نے دوپہر سے عصر کی نماز تک اس پر عمل کیا اس کے بعد عاجز ہوگئے (سارا دن پورا نہ کرسکے) ان کو بھی ایک ایک قیراط کی مزدوری ملی پھر تم کو قرآن دیا گیا تو تم نے سورج ڈوبنے تک اس پر عمل کیا (کام پورا کردیا) تم کو دو دو قیراط مزدوری کے ملے اب توراۃ والے کہنے لگے[1] پروردگار ان مسلمانوں نے کام تو کم کیا اور ان کو مزدوری زیادہ ملی پروردگار نے فرمایا پھر تم کو کیا میں نے تمہارا کچھ حق دبا رکھا انہوں نے کہا نہیں (حق تو ہمارا پورا ملا) پروردگار نے فرمایا پھر یہ میرا افضل ہے میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں (اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے)۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوادریس (عائذ اللہ) سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے کہا میں نے اور کئی آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے فرمایا میں تم سے ان شرطوں پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون نہ کرو گے کوئی بہتان اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے اٹھا کر کھڑا

---

[1] اس روایت میں اتنا ہے کہ توراۃ والوں نے یہ کہا اور ان کا وقت مسلمانوں کے وقت سے زیادہ ہونے میں کچھ شبہ نہیں جس روایت میں یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ دونوں نے یہ کہا اس سے حنفیہ نے دلیل لی ہے کہ عصر کی نماز کا وقت دو مثل سایہ سے شروع ہوتا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اور اس روایت کے الفاظ پر تو استدلال کا کوئی محل ہی نہیں ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ
فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ
وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ
بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَطَهُوْرٌ
وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللهِ
إِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَإِنْ شَاءَ
غَفَرَ لَهٗ

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ
حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَانَ لَهٗ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ
اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْيَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ
وَلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ
فَطَافَ عَلَى نِسَائِهٖ فَمَا وَلَدَتْ
مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ
قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنٰى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ
مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهٗ
فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ إِنْ
شَاءَ اللهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهُوْرٌ

نہ کرو گے اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں سے ان شرطوں کو پورا کرے اللہ اس کو ثواب دے گا اور جو کوئی ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے اور دنیا ہی میں اس کی سزا مل جائے (حد شرعی پڑ جائے) تو یہی اس کی کفارہ اور پاکیزگی ہو گی (گناہ معاف ہو جائے گا) اگر (دنیا میں سزا نہ ملے) اللہ اس کا گناہ چھپائے رکھے تو (آخرت میں) اللہ کا اختیار ہے چاہے اس کو عذاب دے چاہے اس کا گناہ بخش دے۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت سلیمان پیغمبر کی ساٹھ بی بیاں تھیں۔ انہوں نے کہا میں آج شب کو اپنی سب عورتوں پاس ہو آؤں گا اور ہر عورت حاملہ ہو کر ایک بچہ جنے گی جو گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ خیر انہوں نے ایسا ہی کیا رات کو اپنی سب بی بیوں کے پاس گئے (ان سے صحبت کی) پھر کوئی عورت نہ جنی (کسی کو حمل نہ رہا) ایک عورت جنی وہ بھی ادھورا بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان انشاء اللہ کہتے تو ہر عورت کو پیٹ رہ جاتا اور اس کا بچہ پیدا ہوتا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتا [1]۔

مجھ سے محمد بن سلام (یا محمد بن مثنیٰ) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالحمید ثقفی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار (قیس بن ابی حازم ایاس) اس کے پوچھنے کو تشریف لے گئے (وہ بخار سے بیمار تھا) آپ نے فرمایا کچھ فکر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تجھ کو گناہوں سے

[1] ترجمہ باب انشاء اللہ کے لفظ سے نکلا کیونکہ اس میں مشیت الٰہی کا ذکر ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا۔

پاک کردے گی (یا تو اچھا ہو جائے گا، وہ کیا کہنے لگا واہ واہ یہ تو بخار ہے جو ایک بڑے بوڑھے شخص پر زور مار رہا ہے اس کو قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا آپ نے فرمایا ہاں تجھ کو ایسا خیال ہے تو ایسا ہی ہوگا۔[۵]

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّؤُا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلَّى۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وہ قصہ بیان کیا جب لوگ سو گئے تھے اور صبح کی نماز قضا ہو گئی تھی۔[۵] تو کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانیں جب تک چاہا روک رکھیں اور جب چاہا چھوڑ دیں (تم جاگ اٹھے) آخر لوگوں نے حاجت پوری کی اور وضو کیا اتنے میں سورج پورا نکل آیا اور سفید ہو گیا اس وقت آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسٰى

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب سے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک مسلمان (حضرت ابوبکرؓ صدیق) اور یہودی (فنحاص) میں تکرار ہوئی مسلمان کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفٰے کو سارے جہان والوں پر چن لیا یہودی کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو سارے جہان والوں پر چن لیا

---

[۵] طرانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو ہماری بات نہیں مانتا تو جیسا تو سمجھتا ہے ویسا ہی ہوگا اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا پھر دوسرے دن شام بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ دنیا سے گزر گیا ۱۲ منہ [۵] یہ قصہ باب الاذان میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

چن لیا یہ سن کر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو ایک طمانچہ رسید کیا یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (فریاد کرنے کو) گیا اور سارا قصہ جو اس میں اور مسلمان میں گزرا تھا آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا (مسلمانوں دیکھو) مجھ کو موسیٰ سے مت بڑھاؤ[۱] قیامت کے دن (پہلا صور پھونکنے پر) لوگ بے ہوش ہو جائیں گے پھر (دوسرا صور پھونکنے پر) سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا کیا دیکھوں گا موسیٰ پیغمبر (مجھ سے پہلے) عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا وہ ان لوگوں میں داخل ہیں جن کا اللہ نے اس آیت میں استثناء کیا[۲]۔

۱۱۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي عِيسٰى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلٰئِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

ہم سے اسحاق بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ پر آئے گا دیکھے گا تو وہاں فرشتے پہرہ دے رہے ہیں تو اگر خدا نے چاہا مدینہ میں دجال نہ آسکے گا نہ طاعون۔

۱۱۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کو ایک ایک دعا ایسی ملی ہے جس کے قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا ہے میں خدا چاہے تو اپنی یہ دعا

---

[۱] یعنی موسیٰ پر فضیلت نہ دو یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا یا مطلب یہ ہے کہ اس طرح سے فضیلت نہ دو کہ حضرت موسیٰ کی توہین نکلے یا یہ واقعہ پہلے کا ہے جب تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ۱۲ منہ [۲] فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا من شاء اللہ (جو سورۂ زمر میں ہے) باب کا مطلب اس سے نکلا کہ آیت میں الا من شاء اللہ کا لفظ ہے اللہ کی مشیت مذکور ہے الا من شاء اللہ سے جبرائیل میکائیل اسرافیل عزرائیل رضوان خازن بہشت مالک خازن دوزخ حاملان عرش مراد ہیں یہ بے ہوش نہ ہوں گے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھوں گا ۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ ۔

ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری رض سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا خواب میں کیا دیکھتا ہوں ایک کنویں پر کھڑا ہوں میں نے اس میں سے جتنا اللہ کو منظور تھا اتنا پانی نکالا پھر پانی کا ڈول (میرے ہاتھ سے) ابوبکر صدیق نے لیا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ سے اللہ ان کو بخشے پھر وہ ڈول عمر بن خطاب نے (ابوبکر کے ہاتھ سے) لے لیا ان کے لینے ہی وہ یا تو ڈول تھا یا چرسہ ہو گیا (جس سے کھیت سینچتے ہیں) میں نے عمر کا سا شہ زور شخص نہیں دیکھا جوان کی طرح پانی نکالتا ہو اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے جانوروں کو سیراب کر کے بٹھلانے کی جگہ لے گئے ۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسے رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل یا کوئی احتیاج والا آتا تو آپ صحابہ سے فرماتے تم بھی اس کی سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا[۱]

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

ہم سے یحییٰ بن موسے جعفی نے (یا یحییٰ بلخی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلا کیونکہ حدیث میں مشیت کا ذکر ہے ۱۲ منہ [۲] تم کو نیک کام میں سفارش کرنے کا یا کسی مسلمان کی کارروائی کے لیے سفارش کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ مطلب حاصل ہو یا نہ ہو یہ اللہ کا اختیار ہے باب کا مطلب حدیث کے اس لفظ سے نکلا ویقضی اللہ علی لسان رسولہ ما شاء ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

١١٣٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى أَهُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَإِ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَأُوحِيَ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى

انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی یوں نہ کہے یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے مجھ کو روزی دے، بلکہ قطعی طور سے مانگے (یا اللہ مجھ کو بخش دے رحم کر روزی دے) اس لیے کہ اللہ تو وہی کام کرتا ہے جو چاہتا ہے اس پر زبردستی کرنے والا کوئی نہیں [۱]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوحفص عمرو بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حر بن قیس بن حصن فزاری سے اس میں جھگڑا کیا کہ موسیٰ علیہ السلام جن صاحب سے جا کر ملے تھے وہ خضر تھے یا اور کوئی اتنے میں ابی بن کعب صحابیؓ ادھر سے گزرے ابن عباسؓ نے ان کو بلایا اور کہا مجھ میں اور میرے اس ساتھی میں یہ بحث ہو رہی ہے کہ موسیٰؑ نے جن صاحب سے ملاقات کی خواہش کی تھی وہ کون تھے کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے یہ قصہ سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک بار موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کے سرداروں (یا جماعت) میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا پوچھنے لگا تم اپنے سے بڑھ کر بھی کسی عالم کو جانتے ہو انہوں نے کہا نہیں (حضرت موسیٰ کا یہ کہنا جناب احدیت کو ناگوار ہوا) وحی آئی تجھ سے بڑھ کر عالم ہمارا ایک بندہ خضر موجود ہے حضرت موسیٰؑ نے پروردگار سے درخواست کی مجھ کو اس بندے سے ملا دے اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے

[۱] باب کا مطلب اس سے نکلا یفعل ما یشاء ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيدُ الْمُحَصَّبَ۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَقْفُلُ

دیئے نشانی مقرر کیا اور فرمایا جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے وہیں لوٹ آؤ بندہ تجھ سے ملے گا تو حضرت موسیٰ دریا میں اسی مچھلی کے نشان پر جا رہے تھے اتنے میں موسیٰ کے خادم (یوشع) نے نے کہا سنو تو جب ہم صخرے کے پاس ٹھیرے تھے (تم سو گئے تھے) تو میں مچھلی کا قصہ ہی کہنا بھول گیا اور یہ شیطان ہی کا کام تھا اس نے مجھ کو مچھلی کی یاد بھلا دی حضرت موسیٰ نے کہا واہ واہ ہم تو اسی فکر میں تھے[1] آخر دونوں باتیں کرتے ہوئے اپنے قدموں کی نشانی پر لوٹے (کیونکہ آگے بڑھ گئے تھے) وہاں خضر سے ملاقات ہوئی پھر وہ قصہ گزرا جو اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا[2]۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور احمد بن صالح نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ تھے) ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے تو بنی کنانہ کے ٹیکرے (محصب) پر اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کافر رہنے کی (اور بنی ہاشم اور بنی مطلب سے ترک معاملہ کرنے کی) قسم کھائی تھی۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوالعباس (سائب بن فروخ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کو گھیر لیا اس کو فتح نہیں کیا آخر آپ نے فرمایا کل خدا چاہے تو ہم (مدینہ کو) لوٹ چلیں گے اس پر مسلمان بولے واہ ہم بغیر فتح کیے

۱؎ کہ مچھلی گم ہوتی ہے وہیں تو خضر سے ملاقات ہوگی ۱۲ منہ ۲؎ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس میں حضرت خضر اور موسیٰ کے قصے کی طرف اشارہ ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے اور قرآن میں حضرت موسیٰؑ کا یہ قول اسی قصہ میں مذکور ہے ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَكَأَنَّ ذٰلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لوٹ جائیں آپ نے فرمایا ایسا ہے تو پھر کل سویرے لڑائی شروع کرو صبح کو مسلمان لڑنے گئے لیکن (قلعہ فتح نہیں ہوا) مسلمان زخمی ہوئے[1] پھر آپ نے فرمایا صبح کو خدا چاہے تو ہم مدینہ میں لوٹ چلیں گے اس پر مسلمان خوش ہوئے (اب کسی نے یہ نہیں کہا ہم بغیر فتح کئے کیسے جائیں) یہ حال دیکھ کر آنحضرتؐ مسکرائے۔

بَابٌ ۵۵۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَلَمْ يَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَقَالَ مَسْرُوقٌ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ سبا میں) فرمانا اور خدا کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جس کو وہ حکم دے جب ان کے (یعنے فرشتوں کے) دل سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو آپس میں کہتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا دوسرے کہتے ہیں حق فرمایا (بجا ارشاد ہوا) اور وہ بلند ہے بڑا تو فرشتوں نے یوں کہا پروردگار نے فرمایا یوں نہیں کہا پروردگار نے کیا بنایا کیا پیدا کیا[2] اور (آیۃ الکرسی میں) فرمایا کون ایسا ہے جو اس کے بن حکم یعنی بن اجازت

---

[1] قلعہ والوں نے اندر سے تیر مارے مسلمانوں کے تیر وہاں تک نہیں پہنچتے تھے ۱۲ منہ [2] یہ باب لاکر امام بخاری نے معتزلہ اور متکلمین کا رد کیا معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ کا کلام معاذ اللہ مخلوق ہے اور مخلوقات کی طرح متکلمین کہتے ہیں کہ اللہ کے کلام میں نہ حروف ہیں نہ آواز ہیں بلکہ اللہ کا کلام عبارت ہے ایک کلام نفسی سے جو ایک صفت ازلی ہے اس کی ذات سے قائم ہے اور سکوت کے منافی ہے اسی کلام سے اگر عربی میں تعبیر کرو تو وہ قرآن ہے عبرانی میں تو وہ توراۃ ہے میں کہتا ہوں یہ ایک لغو خیال ہے جو متکلمین نے ایک قاعدہ فاسدہ کی بنا پر باندھا ہے انہوں نے یہ تصور کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے کلام میں حروف اور اصوات ہوں اور وہ ہر وقت جب اللہ چاہے اس سے صادر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ حوادث کا محل ہو جائے گا اور جو حوادث کا محل ہو وہ حادث ہوتا ہے حالانکہ یہ قاعدہ خود ایک ڈھکوسلا ہے اور مبنی علی الفاسد فاسد ہے ایک ذات قدیم فاعل مختار سے نئی نئی باتیں صادر ہونا اس کے حدوث کو مستلزم نہیں بلکہ اس کے کمال پر دال ہیں اور ہماری شریعت اور نیز اگلی شریعتیں سب اس بات سے بھری ہوئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے اس وقت کلام کرتا اور فرشتے اس کا کلام سنتے ہیں اس کے حکم کے موافق تعمیل کرتے ہیں حضرت موسیٰ نے اس کا کلام سنا جس میں آواز تھی اللہ تعالیٰ ہر روز ہر آن نئے نئے احکام صادر فرماتا ہے نئی نئی مخلوقات پیدا کرتا ہے کیا اس سے اس کے قدیم اور ازلی ہونے میں کوئی فرق آیا ہرگز نہیں آیا خود فلاسفہ جنہوں نے اس قاعدہ فاسدہ کی بنا ڈالی ہے وہ کہتے ہیں عقل فعال قدیم ہے حالانکہ ہزارہا حوادث اور اشیاء اس سے صادر ہوتے ہیں غرض مسئلہ کلام میں ہزاروں آدمی گمراہ ہو گئے ہیں اور انہوں نے جادۂ مستقیم سے منہ موڑ کر وہی تاویلات اختیار کی ہیں اور اپنی دانست میں یہ لوگ بڑے محقق اور دانشمند بنے ہیں حالانکہ محض بے عقلی ہیں اللہ تعالیٰ جو ہر شئے پر قادر اور تمام کمالات سے موصوف ہے اور اس نے اپنے ایک ادنیٰ مخلوق انسان کو کلام کی طاقت دی ہے وہ تو کلام نہ کر سکے نہ اپنی آواز کسی کو سنا سکے اور اس کی مخلوق فراغت سے جب چاہیں باتیں کیا کریں یہ کیا نادانی کا خیال ہے صحیح مذہب اہل حدیث اور محققین حنابلہ کا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے اور جس زبان میں چاہے کلام فرماتا ہے اور قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اس کے کلام ہیں اور ازلی اور غیر مخلوق ہیں اس کے کلام میں حروف اصوات ہیں وہ جب چاہتا ہے کلام کرتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمٰوٰتِ شَيْئًا فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوْا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ

اس کے پاس سفارش کرے اور مسروق بن اجدع تابعی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے[۱] اللہ تعالیٰ جب وحی بھیجنے کے لیے بولتا ہے تو آسمان والے (فرشتے) کچھ سنتے ہیں[۲] پھر جب ان کی گھبراہٹ جاتی رہتی ہے اور (پروردگار کی) آواز تھم جاتی ہے پہچان لیتے ہیں کہ یہ کلام برحق ہے اور ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کیوں پروردگار نے کیا فرمایا دوسرے کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا اور جابرؓ نے عبداللہ بن انیس صحابی سے روایت کی[۳] انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ (قیامت کے دن) بندوں کا حشر کرے گا پھر آواز سے ان کو پکارے گا اس کی آواز نزدیک اور دور والے سب برابر سنیں گے فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں ہر ایک کے (اعمال کا) بدلہ دینے والا ہوں۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم دیتا ہے[۴] تو فرشتے عاجزی سے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں یعنی اس کا ارشاد سن کر جس میں ایسی آواز ہوتی ہے جیسے ایک (لوہے کی) زنجیر چکنے پتھر پر چلاؤ علی بن مدینی کہتے ہیں سفیان کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں بجائے صفوان کے بہ فتح فا صفوان روایت کیا ہے[۵] یہ آواز فرشتوں تک پہنچتی ہے جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے

[۱] اس کو امام بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] ایک آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر کو گھسیٹو ویسی آواز ہوتی ہے اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور امام احمد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] طبرانی کی روایت میں ہے جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے ۱۲ منہ [۴] ابوسفیان نے صفوان بہ سکون فا روایت کیا ہے دونوں کے معنے ایک ہیں یعنی چکنا صاف سپاٹ پتھر ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هٰكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا۔

تو وہ مقرب فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہو پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا وہ کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا وہ بلند بڑا ہے علی بن مدینی نے کہا اور ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ عمرو بن دینار نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے یہی حدیث روایت کی سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو نے میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کیا عمرو بن دینار نے یوں کہا میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا ہاں علی نے یہ بھی کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا ایک آدمی نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً یوں روایت کی ہے کہ آیت میں فرّغ (یعنی جیسے مشہور قرات ہے) سفیان نے کہا عمرو بن دینار اس آیت میں اسی طرح پڑھتی تھی اب میں یہ نہیں جانتا کہ انہوں نے یہ قرات عکرمہ سے سنی یا نہیں سفیان نے کہا ہم بھی یوں پڑھتے ہیں (یعنی فرّغ ہم بھی یوں ہی پڑھتے تھے (یعنی فرّغ)[1]

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کسی بات کو اتنا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جتنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھنا متوجہ ہو کر سنتا ہے جو خوش آوازی سے اس کو پڑھتا ہے۔ ابوہریرہؓ کے ایک ساتھی نے کہا اس حدیث میں

[1] اور ابن عامر نے فزّع پڑھا ہے بہ صیغہ معروف بعضوں نے فرّغ پڑھا ہے رائے مہملہ سے جب ان کے دلوں کو فراغت حاصل ہو جاتی ہے مطلب وہی ہے کہ ڈر جاتا رہتا ہے ان سندوں کو بیان کر کے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اوپر کی روایت جو عن عن کے ساتھ ہے وہ متصل ہے ۱۲ منہ ؂

صَاحِبٌ لَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْهَرَ بِهٖ۔

١١٤٠ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ فَيُنَادٰى بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا اِلَى النَّارِ۔

١١٤١ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَّا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَبُّهٗ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ۔

بَابُ ١٥١٥ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيْلَ وَنِدَاءِ اللّٰهِ الْمَلٰٓئِكَةَ

وَقَالَ مَعْمَرٌ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ اَىْ يُلْقٰى عَلَيْكَ وَ تَلَقَّاهُ اَنْتَ اَىْ تَاْخُذُهٗ عَنْهُمْ وَ مِثْلُهٗ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ

تیغنی بالقرآن یہ معنے ہے کہ اس کو پکار کر پڑھتا ہے۱؎

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح (ذکوان) نے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ (قیامت کے دن) آدم سے فرمائے گا آدم وہ عرض کریں گے حاضر ہوں تیری خدمت کے لیے مستعد ہوں پھر بلند آواز سے ان کو پکارے گا۲؎ اللہ تجھ کو یہ حکم دیتا ہے تو اپنی اولاد میں سے دوزخ کا لشکر نکال۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو اتنی رشک اپنی کسی سوکن پر نہیں آئی جتنی حضرت خدیجہؓ پر آئی اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو حکم دیا کہ خدیجہؓ کو بہشت میں ایک گھر کی بشارت دیں۳؎۔

باب اللہ تعالیٰ کا حضرت جبرئیلؑ سے بات کرنا اور فرشتوں کو پکارنا معمر بن مثنے (ابو عبیدہ) نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے (سورۃ نمل میں) فرمایا اے پیغمبر تجھ کو قرآن اس کی طرف سے ملتا ہے جو حکمت والا خبردار ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن تجھ پر ڈالا جاتا ہے اور تو اس کو لیتا ہے جیسے (سورۃ بقر میں) فرمایا فتلقے آدم من ربہ کلمات

۱؎ بظاہر اس حدیث کا تعلق باب سے معلوم نہیں ہوتا کرمانی نے کہا امام بخاری نے اذن کے معنے اجازت دینے کے سمجھے نہ متوجہ ہو کر سننے کے اور اسی لیے وہ اس حدیث کو اس باب میں لائے میں کہتا ہوں امام بخاری کا مطلب اس حدیث کے یہاں لانے سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا متوجہ ہو کر سننا اس حدیث سے ثابت ہو اور سننا بھی ایک صفت ہے مخلوق کی جیسے بولنا پھر سننے کا تو اقرار کرتے ہیں یعنی حق تعالےٰ کے سمع کے قائل اور کلام کا انکار کرتے ہیں۔ یہ نری ہٹ دھرمی ہے ۱۲ منہ ؎

۲؎ یہاں سے اللہ کے کلام میں آواز ثابت ہوئی اور ان نادانوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں نہ آواز ہے نہ حروف ہیں معاذ اللہ کلام اللہ کے لفظوں کو کہتے ہیں یہ اللہ کے کلام نہیں ہیں کیونکہ الفاظ اور حروف اور اصوات سب حادث ہیں امام احمد نے فرمایا یہ کمبخت لفظیہ جہمیہ سے بدتر ہیں ۱۲ منہ ۳؎ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ کا کلام صرف نفسی اور قدیم نہیں ہے بلکہ وقتاً فوقتاً وہ کلام کرتا رہتا ہے چنانچہ حضرت خدیجہؓ کو بشارت دینے کے لیے اس نے کلام کیا ۱۲ منہ ؎

کَلِمَاتٍ ۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِی السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ وَیُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِیْ اَهْلِ الْاَرْضِ ۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْكُمْ فَیَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ كَیْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ

یعنی آدمؑ نے اپنے پروردگار سے چند کلمے حاصل کئے ان کا استقبال کرنے لگے[۵]

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو پکارتا ہے آواز دیتا ہے، دیکھو اللہ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تو بھی اس سے محبت رکھ پھر جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کے بعد جبرئیل سارے آسمان میں منادی کر دیتے ہیں دیکھو اللہ تم کو فلاں شخص سے محبت ہے تم سب بھی اس سے محبت رکھو پھر سارے آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے اور زمین کے لوگوں میں بھی وہ شخص مقبول ہو جاتا ہے[۶]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کے فرشتے باری باری تمہارے پاس آتے رہتے ہیں اور عصر اور فجر کی نماز میں رات اور دن دونوں کے فرشتے اکٹھا ہو جاتے ہیں پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ان کے پاس گئے تھے،

[۵] اصل میں تلقی کے معنے آگے جاکر ملنے یعنی استقبال کرنے کے ہیں چونکہ آنحضرتؐ وحی کے انتظار میں رہتے اس وقت وحی اتری تو گویا آپ وحی کا استقبال کرتے اس قول کو امام بخاری نے یہ نکالا کہ اللہ کے کلام میں حروف اور الفاظ ہیں ورنہ پیغمبر لوگ اس کو کیسے لے سکتے سورۂ بقرہ کی آیت میں صاف کلمات کا لفظ ہے یعنے آدمؑ نے جو الفاظ سیکھے تھے وہ اللہ تعالےٰ کے بتلائے ہوئے تھے ۱۲ منہ [۶] اس کی تعظیم اور محبت سب کے دل میں سما جاتی ہے مراد یہ ہے کہ زمین میں جو نیک لوگ ہیں ان کے دلوں میں اس کی محبت سما جاتی ہے نہ یہ کہ فساق فجار بدعتی لوگوں کے دلوں میں وہ تو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں اللہ کا جو دوست ہوگا اس کے بھی دشمن ہوں گے کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَهُوَ يُصَلُّوْنَ

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى۔

بَابُ ۵۵۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُوْنَ

قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَ

اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے[1]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کبرطے واصل سے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے کہا میں نے ابوذرؓ سے سنا۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے مجھ کو یہ خوشخبری دی کہ جو شخص مر جائے گا وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو (بلکہ موحد ہو) تو ایک نہ ایک دن وہ بہشت میں جائے گا میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو انہوں نے کہا گو زنا اور چوری کرتا ہو[2]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا اللہ تعالیٰ نے

اس قرآن کو جان کر اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہ ہیں[3] اور مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) یہ جو سورۂ طلاق میں فرمایا ان ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کے حکم اترتے رہتے ہیں یعنی ساتویں آسمان سے لے کر ساتویں زمین تک۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے کہا ہم سے ابواسحاق ہمدانی نے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلانے (یعنی براء بن عازبؓ سے) جب تو سونے کے لیے اپنے بستر پر جائے تو یوں کہہ یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا منہ تیری طرف کر لیا اور اپنا کام سب تجھ کو

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کلام کرتا ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا دوسری آیت میں یہ ہے کہ وما نتنزل الا بامر ربک تو حضرت جبریل اسی وقت اترے تھے جب اللہ کا حکم ہوتا تھا اس لیے یہ بشارت جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی بامر الٰہی تھی گویا اللہ نے حضرت جبریلؑ سے فرمایا کہ جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دے پس باب کی مطابقت حاصل ہو گئی تھی ۱۲ منہ [3] اس باب میں امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ قرآن اللہ کا اتارا ہوا کلام ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کو یہ کلام سنایا تھا اور جبریل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو یہی قرآن یعنی الفاظ اور معانی اللہ کا کلام ہیں اسی کو اللہ نے اتارا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مخلوق نہیں ہے جیسے جہمیہ اور معتزلہ نے گمان کیا ہے ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّآ اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ فِیْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ اَجْرًا۔

سونپ دیا اور اپنی پیٹھ تیرے فضل وکرم کے بھروسے پر ٹیک دی یہ سب تیرے ثواب کی امیدوار اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھ سے بھاگ کر یا بچ کر جانے کا ٹھکانا بجز تیرے ہی پاس کے اور کہیں نہیں ہے میں اس کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے اتارا[۵۱] اور اس پیغمبر پر جس کو تو نے بھیجا جب تو یہ دعا پڑھ کر سوئے گا پھر اگر اسی رات کو مر جائے گا تو اسلام پر مرے گا اور اگر جیتا رہا صبح ہوئی تو ثواب کمائے گا۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِهِمْ زَادَ الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے[۵۲] جلدی حساب لینے والے ان کافروں کی فوجوں کو بھگا دے ان کا پاؤں ڈگمگا دے حمیدی نے اس کو یوں روایت کیا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے عبداللہ بن اوفیٰ سے سنا کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا[۵۳]

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَسَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتّٰی يَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن بشیر سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے یہ جو (سورۂ بنی اسرائیل کی) آیت ہے اور نماز نہ اتنی چلا کر پڑھ نہ اتنی آہستہ یہ اس وقت اتری جب آپ مکہ میں چھپ کر بسر کرتے تھے پھر جب آپ قرآن پکار کر پڑھتے اور مشرک سنتے تو قرآن مجید کو برا بھلا کہتے اسی طرح اس کو جس نے قرآن اتارا (یعنے جبریلؑ) کو اسی طرح اس کو جو قرآن لے کر آیا (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) تب اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا اور نماز نہ اتنی چلا کر پڑھ کہ مشرکوں کے کان تک آواز نہ جائے اور نہ اتنی آہستہ کہ اپنے اصحاب کو بھی

[۵۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۵۲] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۵۳] اس سند میں سفیان کے سماع کی ابن ابی خالد سے اور ابن ابی خالد کے سماع کی عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے صراحت ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتّٰى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ۔

(جو تیرے مقتدی ہوں) نہ سنائی دے اور بیچ بیچ کا رستہ اختیار کر لے مطلب یہ ہے کہ اتنی آواز سے پڑھ کر تیرے اصحاب سن لیں اور قرآن سیکھ لیں چلا کر نہ پڑھ۔

باب ۵۵۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُرِيدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ لَقَوْلٌ فَصْلٌ حَقٌّ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ بِاللَّعِبِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ فتح میں) فرمانا یہ گنوار لوگ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل ڈالیں (یعنی اللہ نے جو وعدے حدیبیہ کے مسلمانوں سے کیے تھے کہ ان کو بلا شرکت غیرے ایک لوٹ ملے گی) اور سورہ طارق اور ایسا قرآن فیصلہ کرنے والا کلام ہے وہ کچھ ہنسی دل لگی نہیں ہے۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تو ارشاد فرماتا ہے آدم کا بیٹا مجھ کو تکلیف دیتا ہے وہ کیا کرتا ہے زمانہ کو برا کہتا ہے (اس کو کاٹنا کوستا ہے، حالانکہ زمانہ کیا کر سکتا ہے) میں زمانہ کا پیدا کرنے والا ہوں سارا کام میرے ہاتھ میں ہے میں رات اور دن کو الٹ پلٹ کرتا ہوں۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَاَكْلَهٗ وَشُرْبَهٗ مِنْ اَجْلِيْ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کہا اللہ فرماتا ہے روزہ خاص میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار اپنی خواہش کی چیزیں (یان تسا کو جماع وغیرہ) کھانا پینا سب میری (رضامندی) کے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ (درحقیقت) گناہوں کی سپر ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو افطار کے وقت

ــــــ

ؔ اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اللہ کا کلام کچھ قرآن سے خاص نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے بحسب ضرورت اور موقع کلام کرتا ہے چنانچہ صلح حدیبیہ میں جب مسلمان بہت رنجیدہ تھے اپنے پیغمبر کے ذریعہ سے ان سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کو بلا شرکت غیرے ایک لوٹ ملے گی یہ بھی اللہ کا کلام تھا اسی طرح باب کی حدیثوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے کلام نقل کیے ہیں وہ سب اسی کے کلام ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَىٰ رَبَّهٗ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادٰى رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ

ہوتی ہے (دنیا میں) اور ایک خوشی (آخرت میں) اس وقت ہوگی جب اپنے پروردگار سے ملے گا[1] اور روزہ دار کی منہ کی باس اللہ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہے[2]۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے ہمام سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا ایوب پیغمبر ننگے نہا رہے تھے اتنے میں سونے کی ٹڈیوں کا دل ان پر گرا (آسمان سے بن برسے) وہ کیا کرنے لگے اپنے کپڑے میں بٹورنے لگے اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو پکار (آواز دی) ایوب کیا میں تجھ کو (مال دار بنا کر) ان ٹڈیوں سے بے پرواہ نہیں کر دیا ہے انھوں نے عرض کیا کیوں نہیں بیشک تو نے مجھ کو بے پرواہ (مالدار) کیا ہے مگر تیرے (فضل وکرم اور) برکت سے بھی میں کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں[3]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام

---

[1] سبحان اللہ شریعت اسلامی بھی کیسا سچا فلسفہ اور سچی حکمت ہے انسان کی عمدہ زندگی یہی ہے کہ اس کی اوقات خوشی اور خرمی میں گزریں ہر وقت ہر کام میں اس کو فرحت اور لذت تازہ ملے اگر خوشی نہ ہو تو ہفت اقلیم کی سلطنت بھی ایک بلائے جان ہے بات یہ ہے کہ جس کام کو آدمی ہمیشہ کرتا رہے اور اس کی عادت کرے تو پھر اس کی خوشی مٹ جاتی ہے انسان کی بڑی خوشی دنیاوی خوشیوں میں کھانے پینے جماع کرنے کی ہے جب کوئی شخص روزانہ ان کاموں کو کرتا رہے تو وہ عادت کے طور پر کرنے لگتا ہے اس کو مطلق خوشی ان کاموں میں نہیں آتی اور زندگی سے جو مقصود ہے وہ فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کر کے یہ چاہا کہ اپنے بندوں کی یہ خوشی بھی از سر نو قائم کر دے آخرت کے فوائد روزے میں ہیں وہ تو الگ رہے یہ فائدہ کہ از سر نو آدمی کو کھانے پینے اور جماع میں فرحت تازہ اور لذت بے اندازہ ملنے لگے کیا کم ہے ۱۲ منہ

[2] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو اللہ کا کلام فرمایا[3] کتنا ہی مال دار بنوں بادشاہ ہفت اقلیم ہو جاؤں جب بھی تیرا محتاج رہوں گا سبحان اللہ حضرت ایوب نے کیسا عمدہ جواب دیا کہ پروردگار اور خوش ہو گیا ہمارے مالک خداوند ہم تو ہمیشہ تیرے در کے بھیک منگتے ہیں ہم تجھ سے بھیک مانگنا چھوڑ دیں یہ نہیں ہو سکتا تو ساری دنیا کی بادشاہت دے جب بھی ہاتھ کر تجھ سے اور مانگیں گے ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا آقا ہے بندے کا کام یہی ہے کہ ہر وقت اپنے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلانا بھیک مانگنا پاؤں پڑنا گڑگڑانا عاجزی کرتا رہے یا اللہ ہم کو ایسی مالداری سے بچائے رکھ جس کے نشہ میں ہم تجھ کو بھول جائیں تیرے سامنے ہاتھ پھیلانا بھیک مانگنا چھوڑ دیں ہم ایسی مالداری سے مفلسی بہت پسند کرتے ہیں ہم کو نہ تو روپیہ سے اتنی خوشی ہوتی ہے نہ مال سے نہ دولت سے نہ دنیا کے دوسرے سامان اور شوکت سے جتنی خوشی ہم کو اس میں ہے کہ آخر رات میں اٹھ کر تیرے سامنے ہاتھ پھیلا رہے ہوں تجھ سے مانگ رہے ہوں تیرے قدموں پر گر رہے ہوں بار بار تیرے قدموں میں اپنے سر رکھ رہے ہوں بس یہ خوشی ہم کو کافی اور وافی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔

مالک نے انہوں نے ابن ابی شہاب سے انہوں نے ابوعبداللہ سلمان اغر سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا مالک بلند برکت والا ہر رات کو نزدیک والے آسمان پر اس وقت اترتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے اور یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں کوئی مانگنے والا ہے میں اس کو سرفراز کروں کوئی اپنے گناہوں کی بخشش چاہنے والا ہے میں اس کو بخش دوں۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اللّٰهُ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْكَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے بیان کیا اس نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم دنیا میں گو سب امتوں کے بعد آئے لیکن آخرت میں سب سے آگے رہیں گے اور اسی سند سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا اللہ کے بندوں پر اپنا روپیہ خرچ کر میں بھی اپنا روپیہ تجھ پر خرچ کروں گا[1]۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ اَتَتْكَ بِاِنَآءٍ فِیْهِ طَعَامٌ اَوْ اِنَآءٍ فِیْهِ شَرَابٌ فَاَقْرِئْهَا مِنْ رَّبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ۔

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے (حضرت جبریلؑ نے آنحضرتؐ سے کہا) یہ خدیجہ ہیں جو کھانے یا پانی کا برتن تمہارے پاس لے کر آئی ہیں ان کو پروردگار کی طرف سے سلام کہو اور بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو خول دار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اس میں غل اور شور ہے نہ کوئی رنج اور تکلیف ہے (بلکہ چین ہی چین ہے۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

[1] تجھ کو مال دولت عنایت کروں گا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ

میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ وہ بہشت کی نعمتیں) تیار کر رکھی ہے جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا نہ کسی آدمی کے خیال پر گزریں۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو سلیمان احول نے ان کو طاؤس یمانی نے انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا کرتے یا اللہ تجھ کو تعریف سجتی ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے (اگر نور نہ ہوتا تو نہ آسمان ہوتے نہ زمین) تجھی کو تعریف سجتی ہے تو آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا ہے تجھی کو تعریف سجتی ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا جو آسمان زمین کے درمیان ہیں تو سچا تیرا وعدہ سچا تیرا کلام سچا۔ تجھ سے ملنا سچ بہشت سچ پیغمبر سچے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیرا تابعدار بن گیا تجھ پر ایمان لایا تجھ پر ہی بھروسا کیا تیرے ہی طرف میں رجوع ہوا تیرے ہی سامنے اپنا جھگڑا پیش کرتا ہوں تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا میں کسی کا پوجا نہیں کرتا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن مسعود سے ان سبھوں نے حضرت عائشہؓ سے طوفان کا قصہ نقل کیا جب طوفان لگانے والوں نے یہ طوفان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکدامنی

ف۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِيْ بَرَاءَتِيْ وَحْيًا يُّتْلٰى وَلَشَأْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُّتْلٰى وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ ۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِيْ أَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةٍ ۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

اتاری زہری کہتے ہیں ان چاروں شخصوں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا جو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا حضرت عائشہؓ کہتی تھیں خدا کی قسم بات یہ تھی مجھ کو کبھی یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی کے لیے وحی اتارے گا جو قیامت تک پڑھی جائے گی میں اپنے دل میں اپنی شان اس سے کہیں حقیر جانتی تھی کہ اللہ جل شانہ (اتنا بڑا بادشاہ) میرے مقدمہ میں ایسا کلام کرے جس کو لوگ (قیامت تک پڑھتے رہیں)۔ بلکہ مجھ کو یہ امید تھی کہ آنحضرتؐ کوئی خواب ایسا دیکھیں گے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو اس طوفان سے پاک کر دے گا[2] آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں (سورۂ نور کی) اتاریں (برابر دس آیتیں ان الذین جاؤا بالافک سے اخیر تک[3]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا کوئی بندہ گناہ کا قصد کرے تو ابھی اس پر یہ گناہ مت لکھو جب تک وہ اس کو کرے نہیں اگر کر ڈالے تب اتنا ہی لکھو (ایک گناہ کے بدل ایک گناہ) اور اگر مجھ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے نہ کرے تو ایک نیکی اس کے لیے لکھو اور اگر میرا کوئی بندہ نیکی کرنا چاہے تو اسی وقت ایک نیکی اس کے لیے لکھ لو گو ابھی اس نے وہ نیکی نہ کی ہو اگر کر ڈالے تب تو دس ویسی ہی نیکیاں اس کے لیے لکھو سات سو نیکیوں تک (سبحان اللہ کیا عنایت ہے)

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے معاویہ بن ابی مزرد سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۲؎ پیغمبروں کا خواب بھی وحی ہوتا ہے ۱۲ منہ ۳؎ یہ قصہ تفصیل سے اوپر کئی بار گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ فَقَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ قَالَ فَذَالِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ۔

١١٥٩۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مُطِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللّٰہُ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ كَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِیْ۔

١١٦٠۔ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ اِذَآ اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَآئِیْ اَحْبَبْتُ لِقَآءَہٗ وَاِذَا كَرِہَ لِقَآئِیْ كَرِھْتُ لِقَآءَہٗ۔

١١٦٠۔ **حَدَّثَنَا** اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہوا تو ناطہ کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا کہتا ہے ٹھیر اس نے کہا میں اس لیے کھڑا ہوں تیری پناہ چاہتا ہوں کوئی مجھ کو توڑے نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے جو کوئی تجھ کو جوڑے میں بھی اس کو جوڑوں اور جو کوئی تجھ کو کاٹے میں بھی اپنا فضل اس سے کاٹ دوں (اس پر رحم نہ کروں) ناطے نے عرض کیا پروردگار میں اس پر راضی ہوں فرمایا میں نے یہ تجھ کو دیا اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے یہ آیت (سورۂ محمد کی) پڑھی اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم یہی کرو گے ملک میں فساد مچاتے پھرو گے ناطے توڑو گے[1]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے زید بن خالد جہنیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مینہ برسا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج صبح کو میرے بندے کچھ تو کافر ہیں کچھ مومن[2]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے (یعنی جب موت سامنے آجاتی ہے زندگی سے ناامیدی ہوتی ہے) میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جو کوئی میرا ملنا ناپسند کرتا ہے میں اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے

[1] یہ حدیث اور کتاب التفسیر میں گزر چکی ہے دوسری روایت میں یوں ہے ناطہ نے پروردگار کی کمر تھام لی عبد اللہ بن عمر کی روایت میں امام احمد کے پاس یوں ہے ناطہ نے فصیح چلتی ہوئی زبان سے یہ گفتگو کی ترجمہ باب اس سے نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ناطہ سے کلام فرمایا ۱۲ منہ [2] یہ روایت مختصر ہے اوپر مفصل طور سے گزر چکی ہے کافر تو وہ ہے جو کہتا ہے ستاروں کی گردش سے پانی پڑا اور مومن وہ ہے جو کہتا ہے اللہ کے فضل سے اور رحمت سے پانی پڑا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي۔

۱۱۶۲۔ **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ۔

۱۱۶۳۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے موافق سلوک کرتا ہوں۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے (بنی اسرائیل میں سے جو کفن چور تھا) اس نے کوئی نیکی کبھی نہیں کی تھی مرتے وقت یہ وصیت کی کہ مرے بعد اس کو جلا ڈالنا اور راکھ آدھی خشکی میں آدھی دریا میں بکھیر دینا خدا کی قسم اگر کہیں خدا نے مجھ کو پکڑ پایا تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب سارے جہان میں کسی کو نہیں کرنے کا[1] آخر[2] اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم دیا اس نے اس کے بدن کے سب اجزاء جو اس میں گئے تھے اکٹھا کیے پھر خشکی کو حکم دیا اس نے سب اجزاء کو جو اس میں پھیل گئے تھے اکٹھا کیا پروردگار نے (اس کو سامنے کھڑا کیا) پوچھا کیوں تو نے ایسا کیوں کیا وہ کہنے لگا تیرے ڈر سے اور تو خوب جانتا ہے اللہ نے اس کو بخش دیا[3]۔

ہم سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے سنا کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بندے نے گناہ کیا (یا یوں کہا ایک گناہ کیا) اب پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہوگیا پروردگار نے (اس کی یہ دعا سن کر) ارشاد فرمایا میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا بھی ہے اور گناہ پر

[1] کیونکہ میں نے عمر بھر گناہ ہی کیے ایک بھی نیکی نہیں کی ۱۲ منہ [2] جب وہ مرگیا اور اس کی راکھ خشکی اور دریا میں بکھیر دی گئی ۱۲ منہ [3] کیونکہ وہ شخص گو گنہگار تھا پر موحد تھا اہل توحید کے لیے معفرت ذنوب کی بڑی امید ہے آدمی کو چاہیے کہ شرک سے ہمیشہ بچتا رہے اور توحید پر قائم رہے اگر شرک پر مرا تو مغفرت کی امید بالکل نہیں ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ
الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي
ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ
ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ
أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ
غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ
ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا
قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ أَوْ أَذْنَبْتُ آخَرَ
فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ
لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ
بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلٰثًا فَلْيَعْمَلْ
مَا شَاءَ

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ
فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي أَعْطَاهُ

پکڑتا بھی ہے (سزا بھی دیتا ہے) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھیرا رہا اس کے بعد گناہ کیا (یا یوں کہا) ایک گناہ کیا) اب پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے اور گناہ ہو گیا[1] تو بخش دے پروردگار نے (یہ دعا سن کر) فرمایا میرا بندہ یہ سمجھتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے اچھا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھیرا رہا اس کے بعد گناہ کیا (یا یوں کہا ایک گناہ اور کیا) اب پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہو گیا (یا یوں کہا ایک اور گناہ ہو گیا) اس کو بخش دے پروردگار نے فرمایا میرا بندہ یہ جانتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے جاؤ میں نے اپنے بندے کو تین بار بخش دیا اب وہ جیسے چاہے اعمال کرے[2] میں تو اس کی مغفرت کر چکا۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا مجھ سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اگلے زمانہ کے ایک شخص کا ذکر کیا یا یوں فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں (بنی اسرائیل) ان میں کا ایک شخص (نام نامعلوم) مرنے لگا آپ نے ایک کلمہ فرمایا وہ یہ کلمہ تھا اللہ نے اس کو مال اور اولاد سب کچھ دیا تھا۔

[1] یا یوں کہا مجھ سے ایک اور گناہ ہو گیا ۱۲ منہ [2] یعنی اب وہ جتنے گناہ کرے بشرطیکہ ان سے نادم ہوتا جائے اور استغفار کرتا جائے تو اس کو کچھ ضرر نہ ہوگا اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ مالک کو بہت پسند ہے ایک حدیث میں ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخشش چاہیں یعنی استغفار کریں اکثر علماء نے کہا ہے کہ استغفار کی تین شرطیں ہیں گناہ سے الگ ہو جانا نادم ہونا یعنی پچھتانا آگے کے لیے یہ نیت کرنا کہ اب نہ کروں گا اس نیت کے ساتھ اگر پھر وہ گناہ ہو جائے تو پھر استغفار کرے دوسری حدیث میں ہے اگر ایک دن میں ۷۰ بار وہی گناہ کرے لیکن استغفار کرتا رہے تو اس نے اصرار نہیں کیا اصرار کے یہ معنے ہیں کہ گناہ پر نادم ہوا اور اس کے پھر کرنے کی نیت رکھیں اگر گناہ کے پھر کرنے کی نیت ہو اور صرف زبان سے استغفار کرے تو ایسا استغفار کسی کام کا نہیں بلکہ اور عذاب کا ڈر ہے چنانچہ رابعہ فرماتی ہیں ہم لوگوں کا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْحَكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ

١١٦٥ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِزْ فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ ـ

خیر جب موت آن پہنچی اس وقت اپنے بیٹوں سے کہنے لگا دیکھو میں تمہارا کیسا باپ تھا انہوں نے کہا بہت اچھا باپ[1] کہنے لگا دیکھو میں نے کوئی نیکی اللہ کی درگاہ میں نہیں بھیجی ہے اور اگر کہیں اللہ نے مجھے پکڑ پایا تو (سخت) عذاب کرے گا تم کیا کرنا جب میں مر جاؤں تو میری لاش جلا ڈالنا جب جل کر کوئلہ ہو جائے اس وقت (خوب) پیسنا اور جس دن زور کی آندھی ہو اس دن یہ راکھ آندھی میں اڑا دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم پروردگار کی اس شخص نے اپنی اولاد سے یہی عہد لے لیا آخر انہوں نے اس کے مرے بعد ایسا ہی کیا (جلا کر راکھ کر ڈالا) پھر آندھی کے دن یہ راکھ اس میں اڑا دی اللہ تعالیٰ نے کن کا لفظ) فرمایا[2] تو وہ شخص (فوراً) سامنے کھڑا تھا (کن فرماتے ہی پھر کیا دیر ہے) پروردگار نے اس سے پوچھا میرے بندے یہ تو نے کیا کیا اس نے کہا اے پروردگار تیرے ڈر یا تیرے خوف سے اللہ تعالیٰ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ اس پر رحم کیا دوسری بار راوی نے یوں کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو سوا اس کے (کہ اس سے پوچھا) اور کوئی سزا نہیں دی سلیمان نے کہا میں نے یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے بیان کی انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو سلمان فارسیؓ سے سنا اس میں یوں ہے جس دن تیز آندھی ہو اس دن سمندر میں میری راکھ بکھیر دینا یا کچھ ایسا ہی بیان کیا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں لم یبتئر ہے[3]۔ اور خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی اس میں لم یبتئز ہے (زائے معجمہ سے) قتادہؓ نے اس کے معنے یہ کیے ہیں یعنی کوئی نیکی آخرت کے لیے ذخیرہ نہیں کی۔

؎1 اپنے بیٹوں پر بہت شفقت کرنے والا ۱۲ منہ ؎2 یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ؎3 اگلی روایت میں شک کے ساتھ تھا لم یبتئر (رائے مہملہ سے) یا لم یبتئز (زائے معجمہ سے ۱۲ منہ ؓ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۵۴ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى شَيْءٍ فَقَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ اِلَيْهِ يَسْاَلُهٗ لَنَا عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَاِذَا هُوَ فِيْ قَصْرِهٖ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحٰى فَاسْتَاْذَنَّا فَاَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ

باب اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن پیغمبر اور دوسرے لوگوں سے باتیں کرنا۔

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن عبداللہ یربوعی نے کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس رض سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن میری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا۔ پروردگار جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان ہو اس کو بھی بہشت عنایت فرما (یہ درخواست منظور ہو گی) ایسے لوگ (سب بہشت میں پہنچا دیے جائیں گے پھر میں عرض کروں گا پروردگار جس کے دل میں ذرا سا بھی کچھ ایمان ہو[1] اس کو بھی بہشت میں لے جا انس رض کہتے ہیں گویا میں آنحضرت کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں[2]۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے معبد بن ہلال عنزی نے انہوں نے کہا ہم بصرے کے کئی لوگ اکٹھا ہوئے اور انس بن مالک کے پاس گئے اپنے ساتھ ثابت کو بھی لیتے گئے تاکہ وہ ان سے شفاعت کی حدیث ہم کو سنانے کے لیے پوچھیں انس رض اپنے محل میں تھے[3] اتفاق سے ہم اس وقت پہنچے جب انس رض چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے ہم نے اندر آنے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا بھائی، دیکھو پہلے اور کوئی بات نہ پوچھنا شفاعت کی حدیث پوچھنا آخر انہوں نے

---

[1] گو رائی کے دانہ سے بھی کم ہو ۱۲ منہ [2] آپ انگلیوں کو جوڑ کر یہ اشارہ کرتے تھے کہ اتنا ذرا سا ایمان بھی ہو اس حدیث کی مطابقت باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے کہ پیغمبر اللہ تعالیٰ سے بات کریں گے مگر یہ کہاں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے کلام کرے گا اور شاید امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابو نعیم نے مستخرج میں نکالا اس میں یوں ہے مجھ سے کہا جائے گا دیکھے پروردگار فرمائے گا جس کے دل میں ایک جو برابر ایمان ہے یا رائی برابر ایمان ہے یا کچھ بھی ایمان ہے اس کو تو دوزخ سے نکال سکتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [3] جو زاویہ میں تھا بصرے سے چھ میل پر ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَأَنَسَ لَهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ

انہوں نے کہا ابو حمزہ بصرہ سے تیرے بھائی آئے ہیں تجھ سے حدیث شفاعت پوچھتے ہیں پس اس نے کہا ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا قیامت کے دن ایسا ہوگا سب لوگ بے قرار ہو جائیں گے (ایک دوسرے پر ہجوم، آخر سب مل کر آدم پیغمبر کے پاس جائیں گے کہیں گے اپنے پروردگار سے ہماری کچھ سفارش کرو اس تکلیف سے نجات ملے) وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو ابراہیم پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں یہ سن کر سب لوگ ان کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے کلیم ہیں[1] یہ سن کر سب لوگ موسیٰ پیغمبر کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے روح اور اس کا کلمہ ہیں یہ سن کر وہ سب لوگ عیسیٰ پیغمبر کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ آخر یہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا بے شک میں اس کام کو کروں گا[2] اور میں اپنے پروردگار کے پاس جا کر اذن مانگوں گا مجھ کو اذن ملے گا اور اس وقت ایسا ہوگا کہ پروردگار میرے دل میں ایسے ایسے تعریف کے کلمے ڈال دے گا جو اس وقت مجھ کو یاد نہیں ہیں میں ان کلموں سے اس کی تعریف کروں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا۔ (شفاعت کا اذن مانگوں گا) ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھا جو تو کہے گا ہم سنیں گے جو مانگے گا ہم دیں گے سفارش کرے گا تو ہم مان لیں گے[3]

[1] یعنی اللہ نے ان سے کلام کیا ہے باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ آفرین باد بر ہمت مردانہ تو ۱۲ منہ [3] یعنی شفاعت کا اذن ہے جو قیامت کے دن آپ کو ملے گا جیسے قرآن میں ہے پروردگار کے پاس کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گا مگر جس کو پروردگار اذن دے گا یعنی سفارش کرنے کی اجازت دے گا اب جو لوگ کہتے ہیں کہ شفاعت کا اذن آپ کو ہو چکا ہے وہ بے وقوف ہیں ان حدیثوں سے غافل ہیں ان سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر کر اللہ کی بے حد تعریفیں کر کے یہ اذن حاصل کریں گے ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ

اس وقت میں عرض کروں گا پروردگار میری امت پر رحم کر میری امت پر رحم کر[1] حکم ہوگا اچھا جا اور جس کے دل میں جو برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لے میں جا کر ایسا ہی کروں گا پھر لوٹ کر (پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا) اور یہی تعریفیں کر کے سجدے میں گر پڑوں گا ارشاد ہوگا محمد سر اٹھا کہہ جو کہے گا۔ ہم سنیں گے۔ جو مانگے گا ہم دیں گے سفارش کر ہم منظور کریں گے میں عرض کروں گا اچھا جا اور جس کے دل میں چیونٹی یا رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لے میں جا کر ایسا ہی کروں گا پھر لوٹ کر (پروردگار کی بارگاہ میں) حاضر ہوں گا) اور یہی تعریفیں کر کے سجدے میں گر پڑوں گا ارشاد ہوگا محمد سر اٹھا کیا کہتا ہے ہم سنیں گے مانگ جو مانگے گا وہ دیں گے سفارش کر ہم منظور کریں گے میں عرض کروں گا پروردگار میری امت پر رحم کر پروردگار میری امت پر رحم کر حکم ہوگا اچھا جا اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لے میں جا کر ایسا ہی کروں گا[2] معبد کہتے ہیں جب ہم (یہ حدیث سن کر) انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے میں نے اپنے

[1] سبحان اللہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل وجگر ہوگا کہ ایسے سخت وقت ایسے بڑے شہنشاہ کے سامنے جو جلال اور غضب میں ہوگا اپنی امت کے لیے عرض کریں گے دوسرے پیغمبروں کا تو یہ حال ہوگا ان کو اپنی اپنی فکر پڑے گی نفسی نفسی کہہ رہے ہوں گے مسلمانو دیکھو اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اس نے تم کو ایسا پیغمبر عنایت فرمایا جس کو اپنے نفس سے زیادہ تمہارا خیال ہے آپ اپنی ذات کے لیے خاص اپنے عزیز واقربا کے لیے ایک کلمہ بھی نہ فرمائیں گے سجدے سے سر اٹھاتے ہی اپنی گنہگار امت کے بچانے کی فکر کریں گے ایسے رحیم کریم دل سوز خیر خواہ شفیق پیغمبر کو ہم چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی بات سنیں اور آپ کی حدیث پر عمل نہ کریں تو خیال کر لینا چاہیے ہم کیسے ناشکرے نمک حرام احسان فراموش ہوں گے نہیں جب آنحضرت کو ہماری بہبودی کا اتنا خیال ہے کہ اپنے ذات کی فکر نہیں مگر ہماری فکر ہے تو ہم کو لازم ہے کہ آپ کے ارشاد پر جان و مال نثار کریں اگر سارا عالم ایک طرف ہو سارے جہان کے مولوی ملا ایک بات کہیں اور آنحضرت کا ارشاد اس کے خلاف ہو تو ہم آنحضرت کے ارشاد پر عمل کریں گے اور سب مولوی ملاؤں کی بات چولہے میں جھونکیں گے ہم کو ان سے مطلب ہی کیا ہے پہلے اپنے پیغمبر کو راضی رکھنے کی ہم کو فکر رکھنا چاہیے ان چلیے چاپڑوں کی کیا فکر ہے یہ تو خود بخود جب پیغمبر صاحب ہم سے راضی ہوں گے راضی اور خوش ہو جائیں گے کیا تم نے نہیں سنا جس کو پیا چاہے وہی سہاگن اور اگر پیغمبر صاحب ہم سے ناراض ہوئے تو پھر ان کی رضامندی ہم لے کر کیا کریں گے بھاڑ میں جھونکیں گے یا خاک میں ڈالیں گے ۱۲ منہ [2] یعنی حد ہو گئی اب دوزخ میں وہی لوگ رہ جائیں گے جو مشرک یا کافر تھے ان میں ذرا بھی ایمان نہ تھا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَصْحَابَنَا لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ
فِيْ مَنْزِلِ اَبِيْ خَلِيْفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا
اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ
فَاَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَآ اَبَا سَعِيْدٍ
جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ اَخِيْكَ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا
فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيْهِ فَحَدَّثْنَاهُ
بِالْحَدِيْثِ فَانْتَهٰى اِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ
فَقَالَ هِيْهِ فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰى
هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ وَهُوَ جَمِيْعٌ
مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَآ اَدْرِيْ
اَنَسِيَ اَمْ كَرِهَ اَنْ تَتَّكِلُوْا فَقُلْنَا
يَآ اَبَا سَعِيْدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَ
قَالَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا مَا
ذَكَرْتُهُ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ
اُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِيْ كَمَا حَدَّثَكُمْ
بِهِ قَالَ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ
فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ
سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَ
سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ
لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ایک ساتھی سے کہا بھائی چلو امام حسن بصری کے پاس چلیں وہ ان دنوں (حجاج ظالم کے ڈر سے) ابو خلیفہ طائی کے مکان میں چھپے ہوئے تھے اور ان سے انس کی حدیث بیان کریں پھر ہم ان کے پاس پہنچے ان کو سلام کیا انہوں نے اندر آنے کی اجازت دی ہم نے کہا ابو سعید (یہ امام حسن بصری کی کنیت ہے) ہم تمہارے (دینی بھائی) انس بن مالک کے پاس سے آرہے ہیں انہوں نے ہم سے شفاعت کی حدیث ایسی بیان کی ویسی ہم نے کبھی نہیں سنی انہوں نے کہا بیان کرو ہم نے یہی حدیث بیان کرنا شروع کی جب اس مقام پر پہنچے جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم ایمان ہو انہوں نے کہا بیان کرو بیان کرو ہم نے کہا بس انسؓ نے ہم سے اتنی ہی حدیث بیان کی یہاں پر ختم کر دی اس سے زیادہ کچھ نہیں بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے انس نے یہ حدیث بیس برس کے پہلے بیان کی اس وقت ان کے ہوش حواس بہت اچھے تھے۱؎ اب میں نہیں جانتا کہ انس اس کو بھول گئے یا انہوں نے (عمداً) تم سے بیان نہیں کیا ایسا نہ ہو تم اس کے بھروسہ کر بیٹھو (اور نیک اعمال میں کوشش کرنا چھوڑ دو) ہم نے کہا ابو سعید بیان کرو تم سے انسؓ نے اور زیادہ کیا بیان کیا تھا یہ سن کر وہ ہنس دیئے کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا آدمی پیدائش سے جلد باز بنایا گیا ہے میں نے جو تم سے اس کا تذکرہ کیا تھا۲؎ اسی لیے کہ میں تم سے یہ پوری حدیث بیان کروں گا۳؎ دیکھو آنحضرتؐ نے فرمایا میں چوتھی بار پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور ایسی ہی تعریفیں کر کے سجدے میں گر پڑوں گا ارشاد ہوگا محمدؐ اپنا سر اٹھا کہہ تیری بات ہم سنیں گے مانگ ہم دیں گے سفارش کر ہم قبول کریں گے میں

۱؎ اتنے بوڑھے نہیں ہوئے تھے جیسے اب ہو گئے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ تم کو صبر کرنا تھا یہ کہنا کیا ضروری تھا بیان کرو بیان کرو ۱۲ منہ ۳؎ مجھ سے انسؓ نے یہ بھی بیان کیا تھا ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ ذٰلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ

عرض کروں گا پروردگار مجھ کو ان لوگوں کے بھی دوزخ سے نکالنے کی اجازت دی جنہوں نے (دنیا میں) لاالہ الا اللہ کہا ہو[1] پروردگار فرمائے گا میری عزت اور جلال اور بزرگی کی قسم ایسے (موحد) لوگوں کو میں خود دوزخ سے نکالوں گا جنہوں نے لاالہ الا اللہ کہا ہوگا۔[2]

ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کے بعد جو شخص بہشت میں جائے گا وہ سب کے بعد دوزخ سے نکلے گا وہ ایک شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا دوزخ سے نکلے گا پروردگار اس سے فرمائے گا (یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے) ارے جا بہشت میں جا وہ عرض کرے گا پروردگار بہشت تو (بالکل ٹھنسا ٹھنس) بھری ہوئی ہے (اس میں خالی جگہ کہاں ہے) تین بار پروردگار اس سے یہی فرمائے گا ارے جا بہشت میں جا۔ آخر پروردگار فرمائے گا ارے تیرا گھر تو دس دنیا کے برابر ہے اتنا وسیع ہے (اور فرشتوں کو حکم ہوگا اس کو اس کا گھر بتلا دو)۔

ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) بات کرے گا وہ بھی بلا واسطہ اپنی ذات سے کوئی مترجم درمیانی شخص بیچ میں

---

[1] موحد ہوں گو انہوں نے دوسرے کوئی نیک اعمال نہ کیے ہوں [2] دوسری روایت میں یوں ہے ان لوگوں کا نکالنا تمہارا کام نہیں یہ میرا کام ہے اب بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو توحید اور رسالت دونوں کو مانتے ہوں پر ایمان کے ثمرات یعنی فرائض وغیرہ بجا نہ لائے ہوں اور بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو صرف توحید الٰہی کے معترف تھے اور رسالت کا مضمون ان کو نہیں پہنچا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھی دوزخ سے نکال دے گا جب مشرک ان پر طعنہ کریں گے کہ ہم تم برابر رہے تم بھی دوزخ میں ہم بھی دوزخ میں تمہاری توحید تم کو کیا کام آئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ.

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى

نہ ہوگا وہ داہنے طرف تو جو اعمال اس نے دنیا میں کئے تھے وہی دکھلائی دیں گے بائیں طرف دیکھے گا تو بھی یہی اعمال دکھلائی دیں گے آگے دیکھے گا تو دوزخ منہ کے سامنے ہوگی اس لیے لوگو خیرات کرکے دوزخ سے بچاؤ کرو گو کھجور کا ٹکڑا ہی ہو اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے یہی حدیث نقل کی ان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگر کچھ خیرات نہ کر سکو تو اچھی بات ہی کہہ کر[1]

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا یہودیوں کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں کو ایک انگلی پر اور ساتوں زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور خلقت کو ایک انگلی پر رکھے گا پھر انگلیوں کو ہلا کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں اور عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس عالم کی بات سن کر ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے آپ نے اس کی بات سے تعجب کیا اس کی کلام کی تصدیق کی پھر (سورۂ زمر کی) یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ اخیر آیت یشرکون تک

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صفوان بن محرز سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سرگوشی کے باب میں کیا سنا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے

---

[1] اپنے تئیں دوزخ سے بچاؤ یعنی سائل کا دل خوش کر دو اگر تمہارے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تو نرمی سے اس کو جواب دو کہو بھائی تم دوسرے کسی وقت آؤ اس وقت میں تم کو دوں گا یا اللہ سے دعا کرو مجھ کو کچھ مقدور ہو تو تمہاری ضرور خدمت کروں گا بعضوں نے کہا اچھی بات یہ ہے کہ دو لڑتے ہوئے شخصوں میں میل کرا دے ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ يَدْنُوا أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قیامت کے دن کرے گا انہوں نے کہا ایسا ہوگا (قیامت کے دن تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار سے نزدیک ہو جائے گا پروردگار اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا (تاکہ دوسرے محشر والے اس کی گفتگو نہ سنیں) پھر اس سے فرمائے گا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیا میں کیا تھا وہ کہے گا بے شک پروردگار پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیا میں کیا تھا وہ کہے گا بیشک پروردگار غرض اسی طرح سب گناہوں کا اس سے اقرار کرالے گا اس کے بعد فرمائے گا میں نے تیرے گناہ دنیا میں چھپائے رکھے اور آج تجھ کو بخشے دیتا ہوں اور آدم بن ابی ایاس نے کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے صفوان بن محرز نے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا [۲]

بَابُ ۵۴۹ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا

باب اللہ تعالےٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا اللہ نے موسیٰ سے بول کر باتیں کیں [۳]

۱۱۷۲ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا ہم سے حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے

---

[۱] باب کی مطابقت ظاہر ہے اب کہاں گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں اللہ کا کلام ایک قدیم نفسی صفت ہے نہ اس میں آواز ہے نہ حروف ہیں فرمایئے یہ قدیم صفت موقع بموقع کیونکر حادث ہوتی رہتی ہے اگر کہیے اس کا تعلق حادث ہے جیسے سمع اور بصر وغیرہ میں تو وہاں مسموع اور مبصر ذات الٰہی کا غیر ہے اس لیے تعلق حادث ہو سکتا ہے یہاں تو کلام اسی کی صفت ہے اس کا غیر نہیں ہے اگر اس کے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں تو پھر پیغمبروں نے اس کا کلام کیونکر سنا اور متواتر حدیثوں میں جو آتا ہے کہ اس نے دوسرے لوگوں سے بھی کلام کیا اور خصوصاً مومنوں سے آخرت میں کلام کرے گا تو یہ کلام جب اس میں آواز اور حروف نہیں ہیں کیونکر سمجھ میں آیا اور آسکتا ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ اتنے عقلمند ہو کر اور اتنا علم پڑھ کر پھر اس مسئلہ پر بے وقوفی کی چال چلے اور معلوم نہیں کیا کیا تاویلات کرتے ہیں اس قسم کی تاویلیں درحقیقت صفت کلام کا انکار کرنا ہے پھر سرے سے یوں نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کلام ہی نہیں کرتا جیسے جعد بن درہم مردود کہتا تھا ۱۲ منہ

[۲] اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ صفوان سے قتادہ کی سماع کی تصریح ہو جائے اور انقطاع کا احتمال رفع ہو جاوے چونکہ قتادہ کے مدلس ہیں اور پہلی سند میں عن صفوان ہے ۱۲ منہ

[۳] اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کا رد کیا جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کلام حقیقۃً کلام نہ تھا بلکہ معنی مجازی مراد ہے یعنی کسی فرشتے یا درخت نے موسیٰ سے کلام کیا تھا اللہ نے اس میں بات کرنے کی قوت پیدا کر دی تھی یہ عجیب سفیہانہ خیال ہے اگر ایسا ہوتا تو پھر موسیٰؑ کی فضیلت کیا ہوتی ہر فرد بشر موسیٰ کی طرح ہے کیونکہ ہم سب جس سے کلام کرتے ہیں اس میں اللہ ہی نے کلام کی قوت پیدا کر دی ہے اس آیت میں کلم اللہ کے بعد پھر تکلیما فرما کر اس کی تاکید کی یعنی خود اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے بلا توسط غیرے باتیں کیں اور اسی لیے حضرت موسیٰؑ کو کلیم اللہ کہتے ہیں اور ان کو دوسرے پیغمبروں پر اسی وجہ سے افضلیت حاصل ہوئی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ میں بحث ہوئی موسیٰ نے کہا تم ہی وہ آدم ہو جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنی اولاد کو بہشت سے نکالا آدم نے کہا تم ہی وہ موسیٰ ہو کہ اللہ نے تم کو اپنی پیغمبری اور کلام سے برگزیدہ کیا (تم سے بلاواسطہ باتیں کیں) اور پھر تم مجھ کو (اتنا علم اور اتنی فضیلت رکھ کر) اس کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا[۱] غرض آدم (بحث میں) موسیٰ پر غالب آئے۔

۱۷۳۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ الْمَلَائِكَةَ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں کو اکٹھا کرے گا وہ (وہاں کی تکلیف سے تنگ آکر) کہیں گے ہم کسی کی سفارش تو بھی اپنے مالک پاس کرائیں کہ اس تکلیف سے ہم کو نجات دے آخر سب مل کر آدمؑ کے پاس جائیں گے ان سے کہیں گے آپ آدم ہیں سارے آدمیوں کے باپ اللہ تعالیٰ نے آپ کا پتلا خاص اپنے ہاتھ سے بنایا اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھلائے (آپ سے بڑھ کر ہم پر کون مہربان ہوگا) ہماری سفارش پروردگار پاس کیجئے کہ اس تکلیف سے ہم کو نجات دے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے جو ان سے ہوگئی تھی[۲]

۱۷۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان ابن بلال نے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے

---

[۱] موسیٰ اس کا کچھ جواب نہ دے سکے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث مختصر ہے اور امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب التفسیر میں گزر چکا ہے اس میں یہ ہے حضرت آدمؑ نے کہا تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا ان کو تورات عنایت فرمائی اور اوپر کتاب التوحید میں بھی گزرا اس میں یوں ہے موسیٰؑ پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تورات عنایت فرمائی اور ان سے بول کر باتیں کیں ان دونوں طریقوں میں باب کا مطلب صاف مذکور ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ إِنَّهُ جَاءَهُ
ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ
نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ
أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ
فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ
تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ
لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَتَنَامُ
عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ
الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ
قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتَّى احْتَمَلُوهُ
فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ
مِنْهُمْ جِبْرِيلُ فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا
بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبَّتِهِ حَتَّى فَرَغَ
مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ
مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ
ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ
مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً
فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ يَعْنِي
عُرُوقَ حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ

جس رات آپ کو کعبے کی مسجد میں معراج ہوا اس کا قصہ یہ ہے
کہ آپ پر وحی اترنے سے پہلے تین فرشتے آپ کے پاس آئے آپ
مسجد حرام میں سو رہے تھے [1] پہلا فرشتہ کہنے لگا ان تینوں میں وہ
کون ہے اس میں بیچ کا فرشتہ بولا جو ان تینوں میں بہتر ہیں پچھلا
فرشتہ بولا جو بہتر ہیں انہی کو لے رہا [2] اپنے ساتھ لے چلو اس
رات کو اتنا ہی واقعہ ہوا آنحضرتؐ نے ان فرشتوں کو نہیں دیکھا
پھر اس کے بعد ایک رات کو دوبارہ وہ فرشتے آئے [3] اس وقت
آنحضرتؐ کی یہ حالت تھی کہ آپ کا دل بیدار تھا آنکھیں بظاہر
سو رہی تھیں کیونکہ آپ کا دل نہیں سوتا تھا اور تمام پیغمبروں کا یہی
حال ہے ان کی آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے [4] نہیں
سوتا خیر ان فرشتوں نے آنحضرتؐ سے کوئی بات نہیں کی آپ کو
اٹھا لیا اور زمزم کے کنویں پر لے گئے جبریلؑ نے یہ کام اپنے ذمے
لیا آپ کا پیٹ سینہ سے لے کر گلے تک چیر ڈالا اور سینے اور
پیٹ کو تمام انسانی خواہشوں اور آلائشوں سے خالی کیا اور
اپنے ہاتھ سے زمزم کے پانی سے دھویا آپ کا پیٹ خوب صاف
پاک کیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک آفتابہ رکھا
تھا جو ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا حضرت جبریل نے کیا کیا آپ کا
سینہ اور حلق کی رگیں سب اس سے بھر دیں بعد اس کے سینہ سی دیا
اور آپ کو لے کر پہلے نزدیک والے آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں دروازوں
میں سے ایک دروازے پر دستک دی آسمان والے فرشتوں نے پوچھا کون

[1] آپ بیچ میں تھے ایک طرف حضرت حمزہؓ دوسری طرف جعفر بن ابی طالب تھے ۱۲ منہ [2] جس کے لیے معراج کا حکم ہوا ہے ۱۲ منہ [3] حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ دوبارہ جو یہ فرشتے آئے تو کتنی مدت کے بعد آئے اور ظاہر یہ ہے کہ دوبارہ اس وقت آئے جب آپ پیغمبر ہو چکے تھے آپ پر وحی آنے لگی تھی ۱۲ منہ [4] اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو معراج کو خواب کی حالت میں کہتے ہیں معاویہؓ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن جمہور اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ آپ کو معراج بیداری کی حالت میں ہوا ورنہ مشرکین جھٹلاتے کیوں اور شریک راوی نے غلطی کی جو خواب کی حالت میں اس کو بیان کیا وہ اس روایت کے ساتھ منفرد ہے حافظ نے کہا شریک منفرد نہیں ہے بلکہ کثیر بن خنیس نے اس کی متابعت کی اس روایت کو سعید بن یحییٰ اموی نے کتاب المغازی میں نکالا بعضوں نے کہا آپ کو معراج دو بار ہوا تھا ایک بار حالت خواب میں ایک بار بیداری میں اب کوئی اشکال نہ رہے گا ۱۲ منہ

اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ اَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هٰذَا فَقَالَ جِبْرِيْلُ قَالُوْا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا فَمَرْحَبًا بِهٖ وَاَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهٖ اَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ اَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا اٰدَمَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ هٰذَا اَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ اٰدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا بِابْنِيْ نِعْمَ الْاِبْنُ اَنْتَ فَاِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهْرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ مَا هٰذَانِ النَّهْرَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضٰى بِهٖ فِي السَّمَاءِ فَاِذَا هُوَ بِنَهْرٍ اٰخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهٗ فَاِذَا هُوَ مِسْكٌ قَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ خَبَاَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْاُوْلٰى مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالُوْا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَقَدْ بُعِثَ

جبریلؑ نے کہا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ ہیں آسمان والوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں جبریلؑ نے کہا ہاں انہوں نے کہا خوب اچھے آئے اپنے لوگوں میں آئے آسمان والے فرشتے آپ کے تشریف لانے سے خوش ہو رہے تھے بات یہ ہے کہ آسمان کے فرشتوں کو اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی جو انتظام اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا ہے جب تک اللہ ان کو خبر نہیں کرتا[1] خیر آنحضرتؐ پہلے آسمان میں حضرت آدمؑ سے ملے جبریلؑ نے بتلایا یہ تمہارے باپ آدمؑ ان کو سلام کرو آنحضرت صلی اللہ نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا آؤ پیارے بیٹے تم اپنے لوگوں میں آئے کیا اچھے بیٹے ہو آپ نے پہلے ہی آسمان میں دو بہتی ندیاں دیکھیں جبریلؑ سے پوچھا یہ کونسی ندیاں ہیں انہوں نے کہا یہ نیل اور فرات ندیوں کی (جو زمین پر ہیں) جڑ ہیں پھر جبریلؑ آپ کو اسی آسمان میں پھرانے لگے ایک اور ندی دیکھی جس پر زمرد اور موتی کا ایک بنا ہوا تھا۔ آنحضرتؐ نے اس ندی پر ہاتھ مارا دیکھا تو اس کی مٹی نری مشک ہے دیا خوشبودار مشک ہے آپ نے پوچھا جبریل یہ کونسی ندی ہے انہوں نے کہا یہی تو کوثر کی ندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے چھپا رکھی ہے اس کے بعد جبریلؑ آپ کو دوسرے آسمان پر چڑھا لے گئے وہاں بھی فرشتوں سے وہی جواب سوال ہوا جو پہلے آسمان پر ہوا تھا انہوں نے پوچھا کون جبریلؑ نے کہا جبریل انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے واہ واہ خوب اچھے آئے اپنے لوگوں میں آئے پھر جبریلؑ آپ کو تیسرے آسمان پر چڑھا لے گئے وہاں بھی ایسا ہی جواب سوال ہوا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر ہوا تھا پھر چوتھے آسمان پر چڑھا لے گئے وہاں بھی یہی سوال جواب ہوا

[1] یعنی کسی مقرب فرشتے کی معرفت جیسے حضرت جبریل کے وغیرہ کے ذریعہ سے ۱۲ منہ ؛

besturdubooks.wordpress.com

إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ
عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ
مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ
عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ
ذَٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ
فَقَالُوا مِثْلَ ذَٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ
السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَٰلِكَ ثُمَّ
عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا
لَهُ مِثْلَ ذَٰلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ
قَدْ سَمَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي
الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَ
آخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ وَإِبْرَاهِيمَ
فِي السَّادِسَةِ وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ
بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى رَبِّ
لَمْ أَظُنَّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ ثُمَّ عَلَا
بِهِ فَوْقَ ذَٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ
حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى وَدَنَا
الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ مِنْهُ
قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى اللَّهُ فِيمَا
أَوْحَى إِلَيْهِ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ كُلَّ
يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ
مُوسَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ
قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَٰلِكَ فَارْجِعْ

پھر پانچویں آسمان پر چڑھائے گئے وہاں بھی ایسا ہی سوال جواب ہوا پھر چھٹے آسمان پر چڑھائے گئے وہاں بھی یہی گفتگو رہی پھر ساتویں آسمان پر وہاں بھی ایسی ہی گفتگو ہوئی ہر آسمان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک پیغمبر سے ملے آپ نے ان کے نام بیان فرمائے لیکن مجھ کو یوں یاد رہا کہ ادریس پیغمبر دوسرے آسمان پر ملے اور ہارون پیغمبر چوتھے آسمان پر اور پانچویں پر کون سے پیغمبر ملے مجھ کو یاد نہیں رہا چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیمؑ ملے اور ساتویں آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے (دنیا میں) کلام کیا تھا اس وجہ سے ان کو یہ فضیلت ملی[1] حضرت موسیٰؑ نے آنحضرتؐ کو دیکھ کر بارگاہ الٰہی میں یوں معروضہ کیا پروردگار مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ مجھ سے بھی زیادہ کسی پیغمبر کا مرتبہ بلند ہوگا پھر اس کے بعد حضرت جبریلؑ آنحضرتؐ کو اور اوپر لے گئے اللہ تعالیٰ ہی اس کا حال جانتا ہے یہاں تک کہ آپ سدرۃ المنتہیٰ پاس پہنچے اور پروردگار نیچے اتر کر آپ سے نزدیک ہوگیا آپ میں اور اس میں دو کمان برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اس وقت پروردگار نے جو آپ کو وحی بھیجی اس میں ہر دن رات میں پچاس نمازوں کا آپ کی امت کو حکم دیا گیا۔ آپ وہاں سے نیچے اتر کر حضرت موسیٰ پاس آئے حضرت موسیٰ نے آپ کو روک لیا پوچھا محمدؐ یہ تو کہو پروردگار نے تم کو کیا حکم دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن میں پچاس نمازیں پڑھنے کا یہ سن کر حضرت موسیٰؑ نے کہا واہ واہ تمہاری امت بھلا کہیں پچاس نمازیں پڑھ سکے گی پھر پروردگار پاس لوٹ جاؤ اس سے تخفیف کراؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰؑ کی رائے سن کر حضرت جبریلؑ کی طرف دیکھا آپ ان کی صلاح چاہتے تھے انہوں نے کہا ہاں اچھا بہتر ہے، اگر آپ چاہتے ہیں تو لوٹ کر جائیے آخر

---

[1] کہ سب کے اوپر ساتویں آسمان پر ان کو ٹھکانا ملا باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۔

besturdubooks.wordpress.com

فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ
فِي ذٰلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ نَعَمْ إِنْ
شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ
يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ
هٰذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ
إِلَى مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَى
إِلَى رَبِّهِ حَتَّى صَارَتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ
ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي
عَلَى أَدْنَى مِنْ هٰذَا فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ
فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا
وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ
رَبُّكَ كُلَّ ذٰلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذٰلِكَ
جِبْرِيلُ فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ
أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ
فَخَفِّفْ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
قَالَ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُ
عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ
أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ
عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ
فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا
قَالَ مُوسَى قَدْ وَاللّٰهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

جبرئیل پھر آپ کو اوپر چڑھا لے گئے اور آپ نے اسی مقام پر کھڑے ہوکر[1] یہ معروضہ کیا پروردگار ہم لوگوں پر کچھ تخفیف کر دے میری امت سے یہ پچاس نمازیں ہر روز نہیں ہو سکیں گی اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں تخفیف کر دیں (چالیس رہ گئیں) پھر آنحضرت حضرت موسیٰ کے پاس لوٹ کر آئے انہوں نے آپ کو روک لیا اسی طرح برابر (تخفیف کے لیے) بار بار آپ کو پروردگار پاس لوٹاتے رہے آخر پچاس کی پانچ نمازیں رہ گئیں حضرت موسیٰ نے جب بھی آنحضرت کو روکا کہنے لگے محمد میں نے بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں پڑھوانا چاہیں (صرف دو نمازیں صبح اور شام کی) لیکن یہ بھی ان سے نہ ہو سکیں انہوں نے چھوڑ دیں اور تمہاری امت تو بنی اسرائیل سے بھی جسمی کمزوری اور دلی ناتوانی اور بدنی ناطاقتی اور بینائی اور شنوائی کا ضعف رکھتی ہے[2] جاؤ پھر اپنے پروردگار پاس لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار جبرئیل کی صلاح لینے کے لیے ان کی طرف دیکھتے اور جبرئیل اس بات کو ناپسند نہ کرتے آخر پانچویں بار وہ پھر آنحضرت کو لے گئے آپ نے عرض کیا پروردگار میری امت کے جسم اور دل اور کان آنکھ اور بدن سب ضعیف اور ناتوان ہیں ان پر تخفیف کر ارشاد ہوا۔ محمد آپ نے عرض کیا حاضر ہوں تیری خدمت کے لیے مستعد ہوں فرمایا میری بات نہیں بدلتی لوح محفوظ میں تجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو پانچ نمازوں کی جو تیری امت پر فرض ہوئیں وہی پچاس نمازیں ہوئیں جیسے لوح محفوظ میں لکھی گئی تھیں یہ سن کر آنحضرت لوٹے حضرت موسیٰ کے پاس آئے انہوں نے پوچھا کیوں تم نے کیا کیا آپ نے فرمایا پروردگار نے ہم پر بہت تخفیف فرمائی ہر نیکی کے بدل دس نیکیوں کا ثواب عطا فرمایا حضرت موسیٰ کہنے لگے (تم جانو) میں نے تو خدا کی قسم بنی اسرائیل سے

۱؎ جہاں پہلے کھڑے ہوئے تھے اور اللہ نے آپ پر وحی بھیجی تھی ۲؎ اس سے پانچ نمازیں ہر روز کیسے بن سکیں گی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَلٰی اَدْنٰی مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ اَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوْسٰی قَدْ وَاللّٰهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ مِمَّا اخْتَلَفْتُ اِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللّٰهِ قَالَ وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِيْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

پانچ سے بھی کم نمازیں پڑھوانا چاہیں تو ان سے نہ ہو سکا انہوں نے چھوڑ دیں دیکھو بھائی پھر جاؤ اور پروردگار سے اور تخفیف کراؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ خدا کی قسم اب تو مجھے شرم آتی ہے میں کئی بار اپنے پروردگار پاس جا چکا اس وقت جبرئیلؑ نے کہا اب اللہ کا نام لے کر زمین پر اترو اس کے بعد آنحضرتؐ مسجد حرام ہی میں تھے جاگ اٹھے[۱]

بَابٌ ۵۵۶ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب اللہ تعالیٰ کا بہشتیوں سے باتیں کرنا

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا بہشتیو وہ عرض کریں گے حاضر تیری خدمت کے لیے مستعد ساری بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے فرمائے گا اب تم خوش ہوئے وہ عرض کریں گے بھلا اب بھی خوش نہ ہوں گے تو نے ہم کو وہ عنایت فرمایا جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں دیا[۲] اس وقت فرمائے گا اب میں تم کو وہ نعمت دیتا ہوں جو

[۱] جاگ اٹھنے کا مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے بعد آن کر اپنی جگہ سو گئے ہوں گے یا جاگ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ حالت معراج کی جاتی رہی اور پھر حالت بشریت میں آ گئے بہر حال محدثین نے شریک کی اس روایت پر بہت طعن کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی دس وائیں منکر ہوتی ہیں اسی شریک نے یہ بیان کیا ہے کہ معراج سوتے میں ہوا باقی سب روایتوں میں بیداری میں مذکور ہے حافظ نے کہا شریک نے اس روایت میں دس جگہ دوسرے ثقہ راویوں کا خلاف کیا ہے ایک تو پیغمبروں کے مقاموں میں دوسرے اس میں معراج نبوت سے پہلے ہوا تیسرے یہ کہ معراج خواب میں ہوا چوتھے یہ کہ سدرۃ المنتہیٰ ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے حالانکہ وہ ساتویں یا چھٹے آسمان میں ہے پانچویں یہ کہ نیل اور فرات کا منبع پہلے آسمان میں ہے حالانکہ وہ ساتویں آسمان میں چھٹے معراج کے وقت شق صدر ہونا ساتویں نہر کوثر کا پہلے آسمان پر ہونا حالانکہ وہ بہشت میں ہے آٹھویں دنیٰ فتدلّٰی سے اللہ تعالیٰ کا نزدیک آنا مراد ہے حالانکہ یہ جبرئیلؑ کے باب میں ہے نویں یہ کہ پانچویں بار کے بعد آپ نے لوٹنا موقوف کر دیا حالانکہ دوسری روایتوں میں نو بار لوٹنا مذکور ہے دسویں پانچ نمازوں کا حکم ہونے کے بعد پھر لوٹنا دوسری روائتوں میں یوں ہے کہ آپ پانچ کے بعد پھر نہیں لوٹے اور فرمایا مجھ کو شرم آتی ہے ۱۲ منہ [۲] بہشتی لوگ تو یہ بہشت میں عرض کریں گے مگر میں دنیا ہی میں جب اپنی حالت میں غور کرتا ہوں تو بے اختیار دل سے یہ نکلتا ہے یا اللہ تو نے مجھ کو وہ وہ نعمتیں عطا فرمائیں جو اس ملک میں تو کسی کو مجموعۃً نہیں دیں گے یعنی حسن جمال صحت وعافیت قوت جسمانی اہل اولاد علم دین شرافت نسب حدت ذہن جفاکشی خوش نویسی زود نویسی دنیاوی علوم وفنون مقبولیت تصانیف تو الیف غنا اور تونگری شہرت اور ناموری ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

اَلَا اُعْطِيكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا۔

ان سب نعمتوں سے افضل ہے وہ عرض کریں گے پروردگار ان (بہشت کی نعمتوں سے افضل کونسی نعمت ہوگی فرمائے گا وہ نعمت میری رضامندی ہے اب میں تم پر اپنی رضامندی اتارتا ہوں اس کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔ [۱]

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ اَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَاِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَجِدُ هٰذَا اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ فَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی شخص (نام نامعلوم) بھی بیٹھا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا ایک بہشتی شخص نے اپنے مالک سے یہ درخواست کی پروردگار تو اجازت دے تو میں (بہشت میں) کھیتی کروں پروردگار نے فرمایا ارے (تجھ کو کھیتی کی کیا ضرورت ہے بہشت میں تو جو تو چاہے وہ موجود ہے) اس نے عرض کیا بیشک مگر میرا دل کھیتی کرنا چاہتا ہے خیر اس نے جلدی سے (کھیتی کا سامان کیا زمین تیار کی) اور بیج ڈالا ایک پلک مارتے ہیں ہوگئے اگ آئے بڑھ گئے سیدے ہو گئے کٹنے کے لائق ہوگئے اناج کا ڈھیر بھی کھریان میں پہاڑوں کی طرح لگ گیا اس وقت اللہ تعالے نے فرمایا ارے آدم زادے اب کھیتی بھی لے آدمی کا پیٹ کسی طرح نہیں بھرتا (یعنی اس کی ہوس نہیں بجھتی) یہ سن کر وہ دیہاتی شخص کہنے لگا یا رسول اللہ یہ شخص جس نے کھیتی کی درخواست کی قریش قبیلے کا ہوگا یا انصار میں کا یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں باقی ہم لوگ [۲] زراعت پیشہ نہیں ہیں (بلکہ سپاہی پیشہ ہیں) یہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے

[۱] اس پر سب نعمتیں تصدیق ہیں غلام کے لیے اس سے بڑھ کر خوشی کسی چیز میں نہیں ہوتی جتنی اس میں ہوتی ہے کہ اس کا مالک اس سے راضی ہو اسی لیے قرآن میں دوسری نعمتوں کے بعد فرمایا ورضوان من اللہ اکبر مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہ فرمایا کرتے تھے ہم کو تو نہ حور کی ہوس ہے نہ قصور کی ہمارے پاس حوران بہشتی بھی آئیں گی تو ہم ان سے یہی کہیں گے بی بیو ذرا قرآن تو سنو ہم تو اپنے مالک کا کلام پڑھتے ہیں سب چیزوں سے زیادہ لذت آتی ہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رح غنا اور سماع سے محترز رہتے دوسرے صوفیوں نے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا غنا اور سماع میں مجھ کو لذت ہی نہیں آتی قرآن شریف کی تلاوت میں مجھ کو بعید لذت آتی ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی بدوی جن کو اصحاب القبائل کہتے ہیں ۱۲ اشتہ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۵۵ ذِكْرُ اللهِ بِالْاَمْرِ وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَآءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالْاِبْلَاغِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللهِ فَعَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ط غُمَّةً هَمٌّ وَّضِيْقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوْٓا اِلَيَّ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ يُقَالُ افْرُقْ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ اِنْسَانٌ يَّاْتِيْهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُوْلُ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ اٰمِنٌ حَتّٰى يَاْتِيَهٗ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ وَحَتّٰى يَبْلُغَ مَاْمَنَهٗ حَيْثُ جَآءَهُ النَّبَاُ

باب اللہ اپنے بندوں کو حکم کر کے یاد کرتا ہے اور بندے اُس سے دعا اور عاجزی کر کے اللہ کا پیغام دوسروں کو پہنچا کر اُس کو یاد کرتے رہتے ہیں جیسے[۱] (سورہ بقرہ میں) فرمایا تم میری یاد کرو میں تمہاری یاد کروں گا[۲] اور (سورہ یونس میں) فرمایا اے پیغمبر اُن کو نوح کا قصہ سُنا جب اُس نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اگر میرا رہنا تم میں اور خدا کی آیتیں پڑھ کر سنانا (تذکیر بآیات اللہ) تم پر گراں گذرتا ہے تو میں نے اللہ پر اپنا کام چھوڑ دیا (اُس پر بھروسا کیا) تم بھی اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر ایک تجویز (میرے قتل یا اخراج کی) ٹھہرالو پھر اُس تجویز کے پورا کرنے میں کچھ تردد اور تشویش نہ کرو بے تامل کر ڈالو مجھ کو ابھی فرصت نہ دو[۲] اگر تم میری باتیں نہ مانو تو خیر میں تم سے کچھ (دنیا کی) اجرت تھوڑے مانگتا ہوں میری اجرت تو اللہ پر ہے اُسی کی طرف سے مجھ کو تابعداروں میں شریک رہنے کا حکم ملا ہے۔ اس آیت میں غمہ کا معنے غم اور تنگی ہے[۳]۔ مجاہد نے کہا اس کو فریابی نے وصل کیا ثم اقضوا الی، کا معنی یہ ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اُس کو پورا کر ڈالو (مجھ کو مار ڈالو قصہ تمام کرو) عرب لوگ کہتے ہیں افرق یعنی فیصلہ کر دے اور مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ (جو سورۂ توبہ میں ہے) یہ کہا (اس کو بھی فریابی نے وصل کیا) یعنی اگر کوئی کافر آنحضرت کے پاس اللہ کا کلام اور جو آپ پر اترا اُس کو سننے کے لیے آئے تو اُس کو امن دے جب تک وہ اس طرح سے آتا اور اللہ کا کلام سنتا رہے اور جب تک وہ اُس امن کی جگہ نہ پہنچ جائے جہاں سے وہ آیا تھا۔

[۱] اس باب کو لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ ذکر الٰہی کچھ اس سے خاص نہیں ہے کہ اللہ کا نام زبان سے رٹتا رہے بلکہ لوگوں کو دین کا علم سکھانا اللہ اور رسول کی باتیں بتانا یہ سب ذکر الٰہی میں داخل ہے علماء نے کہا ہے اللہ کا ذکر زبان سے ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں سے اور دل سے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے ذکر کرے لیکن حضور دل کے ساتھ بعضوں نے کہا ذکر قلبی سب سے افضل ہے گو زبان سے کچھ نہ کہے صوفیہ کا یہی قول ہے لیکن علماء ظاہر نے کہا ہے جب تک زبان سے نہ کہے تو اُس کے ذکر کا کوئی اعتبار نہیں جیسے حدیث میں ہے۔ لایزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ۱۲ منہ [۲] دیکھو اللہ تم مجھ کو بچاتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [۳] اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا کہ حضرت نوح جو وعظ نصیحت اپنی قوم کو کرتے تھے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا کر اس کو یاد کرتے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ۔

بَابُ ۵۵۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ

وَتَجْعَلُونَ لَهٗ أَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ وَقَوْلِهٖ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِينَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِيمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهٗ وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

اور سورۂ نبا میں نبأ عظیم سے قرآن مراد ہے (یہ فریابی نے مجاہد سے نقل کیا) اُسی سورہ میں وقال صوابا جو ہے تو صواب سے حق بات کہنا اور اس پر عمل کرنا مراد ہے[۱]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا اللہ کے شریک نہ بناؤ اور (سورہ حم سجدہ میں) تم دوسروں کو اس کا برابر والا سمجھتے ہو حالانکہ وہ سارے جہان کا مالک ہے اور دوسرے سب عاجز بندے ہیں اُن کو ایک دمڑی کا اختیار نہیں) اور (سورہ فرقان میں) جو لوگ اللہ کے ساتھ دوسرے کسی خدا کو پکارتے اور (سورہ زمر میں) اے پیغمبر تجھ کو اور تجھ سے پہلے پیغمبروں کو بھی حکم دے چکا ہے اگر تو نے اللہ کے ساتھ کہیں شرک کی بس تیرا سارا کام مٹی میں مل گیا اور تو گھاٹے میں پڑ گیا تو کافروں کا کہنا ہرگز مت سن اور خاص اللہ ہی کی پرستش کرتا رہ اسی کا شکر کرتا رہ اور (سورہ یوسف میں) اکثر لوگ اللہ پر تو یقین رکھتے ہیں مگر شرک میں مبتلا ہیں عکرمہ نے کہا (اس کو طبری نے وصل کیا) اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان سے پوچھو تم کو اور آسمان زمین کو کس نے پیدا کیا تو کہتے ہیں اللہ نے یہی اُن کا ایمان ہے مگر اس کے ساتھ (وہ شرک میں مبتلا ہیں) یعنی غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں[۲] اس باب میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ بندے کے افعال اُن کا کسب سب مخلوق الٰہی ہیں[۳] کیونکہ اللہ تعالیٰ

---

[۱] اس آیت سے بھی امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرآن سننا یہ بھی ذکر الٰہی میں داخل ہے اسی طرح قرآن سنانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ ایسے شخص جو ذکر الٰہی سننا چاہے امان دیجائے اور جبتک وہ اپنے اصلی ٹھکانے نہ پہنچ جائے اس سے کوئی متعرض نہ ہو ۱۲ منہ

[۲] ان آیتوں کو لاکر امام بخاری نے توحید کا مفہوم بیان کیا کہ توحید شرعی صرف اسی سے عبارت نہیں۔ ہے کہ آسمان اور زمین اور سارے عالم کا پیدا کرنے والا اللہ ہی کو جانے یہ تو مشرک بھی جانتے تھے اس کا اقرار کرتے تھے مگر اللہ نے اُن کو مشرک فرمایا اس وجہ سے کہ وہ یہ جان بوجھ کر پھر اللہ کے سوا دوسرے ٹھاکروں اوتاروں پیروں بزرگوں فرشتوں بتوں شیطانوں جنوں پیغمبروں کی عبادت کرتے تھے عبادت کہتے ہیں بڑی ذلت اور عاجزی کے ساتھ کوئی کام کرنا توحید یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت خاص اللہ ہی کے لیے کی جائے عبادت میں سب عبادتیں آگئیں نماز روزہ نذر نیاز منت دعا ذبح طواف رکوع سجدہ وغیرہ اگر یہ کام کوئی شخص سوا خدا کے دوسروں کی تعظیم کے لیے کرے بس وہ کافر اور مشرک ہو چکا اور اُس کے سارے اعمال خیر لغو ہو گئے اُس کی آخرت میں کبھی نجات ملنے والی نہیں

[۳] نہ جیسا معتزلہ اور شیعہ اور قدریہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنی افعال کا آپ خالق ہے کیونکہ اگر بندہ بھی کسی چیز کا خالق ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شریک و برابر والا ہو گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا تجعلوا للہ اندادا امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ معتزلہ اور قدریہ درحقیقت مشرکوں کی طرح ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا بندے کو بھی خالق قرار دیا امام بخاری نے اس باب میں ایک علیحدہ رسالہ بھی بنایا ہے جس کا نام ہے خلق افعال العباد والرد علی اصحاب الجہم والتعطیل حاصل یہ کہ مذہب کا یہ ہے کہ خالق جمیع افعال کا تو اللہ تعالیٰ ہے مگر اپنے فعل کا سبب بندہ ہے اور وہ اس کسب کی وجہ سے وہ فعل بندہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور بندے کو اس کی سزا جزا ملتی ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمُ الْمُبَلِّغِينَ الْمُؤَدِّينَ مِنَ الرُّسُلِ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ عِنْدَنَا وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنُ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ۔

(سورۂ فرقان میں) فرمایا اسی پروردگار نے ہر چیز کو پیدا کیا[۱] پھر ایک اندازے سے اُس کو درست کیا اور مجاہد نے کہا[۲] (سورہ حجر میں جو ہے) تنزل الملائکۃ[۳] الا بالحق اس کا معنی کہ فرشتے اللہ کا پیغام اور اُس کا عذاب لے کر اُترتے ہیں[۴] اور (سورۂ احزاب میں) جو فرمایا سچوں سے اُن کی سچائی کا حال پوچھے یعنی پیغمبروں سے جو اللہ کا حکم پہنچاتے ہیں[۵] اور (سورۂ حجر میں) فرمایا ہم قرآن کے نگہبان ہیں (مجاہد نے کہا) یعنی اپنے پاس (اُس کو فریابی نے وصل کیا) اور (سورۂ زمر میں) فرمایا اور جو شخص سچی بات لے کر آیا یعنی قرآن اور جس نے اُس کو سچا جانا یعنی مومن جو قیامت کے دن پروردگار سے عرض کرے گا تو نے مجھ کو یہی قرآن دیا تھا میں نے اُس پر عمل کیا[۶]

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تو اللہ کا برابر والا کسی اور کو ٹھہرائے حالانکہ اللہ نے تجھ کو پیدا کیا میں نے کہا خیر یہ تو بڑا گناہ ہوا اب اس سے اُتر کر کون سا بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ وہ کھانے پینے میں تیرے ساتھ شریک ہوں گے میں نے کہا پھر اُس سے اُتر کر کون سا بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جورو سے زنا کرنا[۷]

[۱] اس میں بندہ اور اُس کے افعال سب آ گئے ۱۲ منہ [۲] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یہ بھی ایک قرأت ہے مشہور قرأت یوں ہے ما ننزل الملائکۃ ۱۲ منہ [۴] اُن کا اترنا اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے ۱۲ منہ [۵] معلوم ہوا کسب بندے کا کام ہے جب تو پیغمبروں کو سچا فرمایا ۱۲ منہ [۶] اس کو طبری نے مجاہد سے نقل کیا تو تصدیق کو بندے کی طرف منسوب کیا معلوم ہوا بندے کو بھی دخل ہے ورنہ اُس کو سزا جزا کیوں ملتی اور جہمیہ اور جبریہ کا رد ہوا جو بندے کو مجبور محض جانتے ہیں انہوں نے یہ غور نہیں کیا کہ ہمارے افعال بعضے اضطراری ہیں جیسے رعشہ کی حرکت بعضے اختیاری جیسے اپنی خواہش سے کوئی عضو ہلانا اگر بندہ بالکل مجبور محض ہوتو دونوں طرح کے افعال یکساں نہ ہوتے ۱۲ منہ [۷] امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ قدریہ اور معتزلہ جو بندے کو اپنے افعال کا خالق کہتے ہیں وہ گویا اللہ کا برابر والا بندے کو بناتے ہیں تو اُن کا اعتقاد بہت بڑا گناہ ہوا معاذ اللہ ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بَابُ ۵۵۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ـ

۱۱۷۸ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ اَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهُ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰيَةَ ـ

بَابُ ۵۶۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا وَاَنَّ حَدَثَهٗ لَا يُشْبِهُ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ حم سجدہ میں) فرمانا تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف (قیامت کے دن) گواہی دیں گے (تم تو قیامت کے قائل ہی نہ تھے) تم سمجھے تھے کہ اللہ کو ہمارے بہت سارے کاموں کی خبر تک نہیں۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر عبداللہ بن سنجرہ) سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ایسا ہوا خانہ کعبہ کے پاس دو شخص ثقیف قبیلے کے اور ایک قریش کا یا دو قریش کے اور ایک ثقیف قبیلے کا (غرض تین شخص) جمع ہوئے تھے تو موٹے تازے پیٹ میں خوب چربی بھری ہوئی تھی لیکن ان کے دلوں میں عقل تھوڑی تھی اُن میں کا ایک اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہو تم کیا سمجھتے ہو ہم بات کریں اس کو اللہ سنتا ہے یا نہیں دوسرا بولا پکار کر بات کریں تو سنتا ہے اگر چپکے سے کریں تو نہیں سنتا تیسرا بولا (جو ذرا سمجھ دار تھا) یہ کیا بات اگر وہ پکار کر بولنا سنتا ہے تو آہستہ بولنا بھی سن لے گا[1] تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم اخیر تک

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ رحمان میں) فرمانا پروردگار ہر دن ایک نیا کام کر رہا ہے[2] اور (سورہ انبیاء میں) فرمانا ان کے پاس اُن کے مالک کی طرف سے کوئی نیا حکم نہیں آتا اخیر تک اور (سورۂ طلاق میں) فرمانا شاید اللہ تعالیٰ اُس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا

---

[1] کیونکہ عرش سات آسمانوں کے پرے ہے اور ایک آسمان سے لے کر دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے پھر جو عرش پر سے ہمارا پکارنا سن لے گا وہ ہماری آہستہ بات بھی سن لے گا اتنے فاصلہ پر پکار اور آہستہ دونوں میں فرق ہی کیا ہے انسان کی آواز تو ایک کوس تک بھی نہیں جاتی گو کتنا ہی چلائے ۱۲ منہ [2] یہ باب لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ جیسے کلام کرنا جلانا مارنا پیدا کرنا معدوم کرنا اترنا چڑھنا ہنسنا تعجب کرنا اتارنا چڑھانا وقتاً فوقتاً حادث ہوتے رہتے ہیں اسی طرح ہر ساعت اُس پروردگار کے نئے نئے انتظامات نمود ہوتے ہیں نئے نئے احکام صادر ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے صفات فعلیہ کا اس بنا پر انکار کیا ہے کہ وہ حادث ہیں اور اللہ تعالیٰ حوادث کا محل نہیں ہو سکتا وہ بے وقوف ہیں قرآن اور حدیث دونوں سے یہ ثابت ہے کہ وہ نئے نئے کام کرتا ہے نئے نئے احکام اتارتا ہے ۱۲ منہ۔

حَدَثَ الْمَخْلُوْقِیْنَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا یَشَآءُ وَاِنَّ مِمَّآ اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِی الصَّلٰوةِ۔

کرے[1] صرف اتنی بات ہے کہ اللہ کا نیا کام کرنا مخلوق کے نئے کام کرنے سے مشابہت نہیں رکھتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ شوریٰ میں) اُس کے مثل کوئی چیز نہیں، (نہ ذات میں نہ صفات میں) اور وہ سنتا ہے دیکھتا[2] اور عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ جو چاہے نئے نئے حکم دیتا ہے اُس نے ایک نیا حکم یہ دیا ہے کہ نماز میں بات نہ کیا کرو (اس کو ابو داؤد نے وصل کیا)

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَآ اَیُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَیْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتٰبِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ اَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ مَحْضًا لَّمْ یُشَبْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے کہا ہم سے حاتم بن وردان نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے تم کتاب والوں یہود اور نصاریٰ سے اُن کی کتابوں کا حال کیوں پوچھتے ہو تمہارے پاس تو اللہ کی وہ کتاب موجود ہے جو اس کی سب کتابیں نئی اتری ہوئی ہے اور وہ خالص ہے بن ملونی اس میں ذرا بھی ملونی نہیں ہوئی[3]

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَآ اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ كَیْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتٰبِ عَنْ شَیْءٍ وَّكِتَابُكُمُ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ مَحْضًا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا مسلمانو تم اہل کتاب سے دین کی کوئی بات کیوں پوچھتے ہو حالانکہ جو کتاب اللہ نے تمہارے پیغمبر پر اتاری وہ اللہ کی خبر دینے والی کتابوں میں سب سے نئی ہے اور پھر خالص اُس میں ذرا بھی ملونی نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ تو تم سے بیان کر چکا ہے کہ اہل کتاب یہود اور نصاریٰ نے اپنی کتابوں کو

---

[1] ان سب آیتوں سے اللہ کا ایک نیا کام کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] پہلے یہ فرمایا اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے یہ تنزیہ ہوئی پھر فرمایا وہ سنتا جانتا ہے یہ اثبات ہوا اس کے صفات کا اہل حدیث اسی اعتقاد پر ہیں جو متوسط ہے درمیان تعطیل اور تشبیہ کے معطلہ جہمیہ اور معتزلہ ہیں جو اللہ کے تمام اوران صفات کا انکار کرتے ہیں جو مخلوق میں بھی پائے جاتے ہیں جیسے سننا دیکھنا بات کرنا اترنا چڑھنا ہنسنا تعجب کرنا اور مشبہ مجسمہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو مخلوق سے مشابہت دیتے ہیں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی آدمی کی طرح گوشت پوست خون سے مرکب ہے ہماری طرح منہ آنکھ ہاتھ پاؤں سب رکھتا ہے ۱۲ منہ [3] اہل کتاب کی کتابیں ایک تو پرانی دوسرے ان میں ملونی ہوئی ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ بَدَّلُوْا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ وَغَيَّرُوْا فَكَتَبُوْا بِاَيْدِيْهِمْ قَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِذٰلِكَ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَآءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْاَلَتِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

بَابُ ۱۱۵۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا مَعَ عَبْدِيْ حَيْثُمَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔

۱۱۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ

بدل ڈالا وہ کیا کرتے ہاتھ سے ایک کتاب (مضمون بدل سدل کر) لکھتے اور کہتے یہ بعینہٖ وہی کتاب ہے جو اللہ کے پاس سے اتری (اسی کے مطابق ہے) ان کی غرض دنیا کا تھوڑا سا مول کمانا ہوتا تم کو جو خدا نے قرآن و حدیث کا علم دیا ہے کیا وہ تم کو اس سے منع نہیں کرتا کہ تم دین کی باتیں اہل کتاب سے پوچھو قسم خدا کی عجیب حال ہے ہم نے ایک یہودی یا نصرانی کو مسلمانوں سے قرآن کی باتیں پوچھتے نہیں دیکھا[۱]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مزمل میں) فرمانا اے پیغمبر (وحی اترتے وقت) اپنی زبان نہ ہلایا کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (اس آیت کے اترنے سے پہلے) وحی اترتے وقت ایسا کرنا اور ابوہریرہؓ نے کہا[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے اس وقت تک ساتھ ہوں جب تک وہ میری یاد کرتا رہے اپنے ہونٹ (میری یاد میں) ہلاتا رہے[۳]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ نے جو (سورہ مزمل میں) فرمایا لا تحرک بہ لسانک تو ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا اترنا ایک سخت بار ہوتا تھا آپ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتے رہتے تھے

---

[۱] پھر تم کو کیا خبط ہوگیا ہے کہ تم ان سے پوچھتے ہو حالانکہ اگر وہ تم سے پوچھتے تو ایک بات تھی کیونکہ تمہاری کتاب محفوظ اور نئی ہے۔ ۱۲ منہ۔ [۲] امام احمد اور امام بخاری نے خلق افعال العباد میں اس کو وصل کیا ۱۲ منہ۔ [۳] اس حدیث سے علماء ظاہر کی تائید ہوتی ہے کہ ذکر وہی معتبر ہے جو زبان سے کیا جائے اور جب تک زبان نہ ہلے صرف دل سے یاد کرنا اعتبار کے لائق نہیں ہے اس کو ذکر نہیں کہنے کے جزری نے حصن حصین میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ لیکن حضرات صوفیہ نے ذکر قلبی پر بہت زور دیا ہے میں کہتا ہوں بہتر یہ ہے کہ زبان سے آہستہ آہستہ ذکر کیا جائے بحضور قلب سب سے افضل ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول اور ذکر جہری جو بعضے صوفیہ نے ابتدائی حالات میں تجویز کیا ہے وہ بہتر نہیں ہے خلاف سنت ہے اور ایک حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے البتہ جن اذکار کا جواز ثابت ہے جیسے اذان وغیرہ ان میں جہر کرنا منع نہیں اور اگلی درویشوں کے اتباع پر پیغمبر صاحب کی سنت کا اتباع مقدم ہے قادری ہوں یا چشتی یا سہروردی یا نقشبندی سب اسی بارگاہ کے غلام اور اسی باغ کے ایک ادنٰی خوشہ چین ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ۔

(حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ ہی ساتھ پڑھتے جاتے تھے ایسا نہ ہو بھول جائیں) ابن عباسؓ نے سعید سے کہا میں اپنے ہونٹ ہلا کر تم کو یہ بتاتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہونٹ ہلاتے تھے اور سعید نے موسیٰ سے کہا میں تم کو ہونٹ ہلا کر بتاتا ہوں جس طرح ابن عباسؓ نے ہونٹ ہلا کر مجھ کو بتلائے تھے پھر سعید نے اپنے ہونٹ ہلائے ابن عباس نے کہا آنحضرتؐ ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یعنی تمہاری سینے میں قرآن کا جما دینا اور اُس کو پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم (جبرئیلؑ کی زبان پہ) اُس کو پڑھ چکیں اُس وقت تم اُس کے پڑھنے کی پیروی کرو مطلب یہ ہے کہ جبرئیلؑ کے پڑھتے وقت کان لگا کر سنتے رہو اور خاموش رہو یہ ہمارا ذمہ ہے ہم تم سے ویسا ہی پڑھوا دیں گے ابن عباسؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت کیا کرتے جب حضرت جبرئیلؑ آتے (قرآن سناتے) تو آپ کان لگا کر سنتے رہتے جبرئیلؑ جب چلے جاتے تو آپ لوگوں سے اُسی طرح پڑھ کر سنا دیتے جیسے جبرئیلؑ نے آپکو پڑھ کر سنایا تھا[1]

[1] یعنی اس طرح پڑھو جس طرح جبرئیل کی زبان پر ہم نے پڑھ کر تم کو سنایا [2] یہ حدیث پہلے پارے شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ قرآن کی قرآت اسی وقت صحیح اور درست ہوگی جب زبان سے اُس کو پڑھے اگر صرف دل میں تصور کرے تو وہ قرائت نہیں کہلائے گی۔ تلاوت کا ثواب اس میں ملے گا۔ بعضوں نے کہا امام بخاری کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس شخص کا رد کریں۔ جو قرآن کی قرأت یعنی ان الفاظ کو جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں۔ غیر مخلوق کہتا ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ ہمارے افعال سب مخلوق خداوندی ہیں۔ تو قرأت حادث اور مخلوق ہے۔ اور مقروء یعنی قرآن غیر مخلوق ہے۔ اور اللہ کا کلام ہے۔ میں کہتا ہوں۔ امام بخاری کا یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ وہ لفظ جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں۔ اسی طرح وہ نقش قرآن کے جو ہم اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں۔ حادث اور مخلوق ہیں۔ اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے مگر جس زمانہ میں یہ بات امام بخاری نے کہی تھی اُس وقت جہمیہ اور معتزلہ کا بڑا زور تھا جو قرآن کو مخلوق کہتے تھے اور اہل حدیث ان کا دھڑا دھڑ رد کر رہے تھے چنانچہ بڑے رد کرنے والے ان کے امام احمد بن حنبل تھے۔ اس لیے اس وقت اماموں نے یہ کہنا بھی برا جانا کہ قرآن کے لفظ جو ہم اپنی زبان سے نکالتے ہیں۔ وہ مخلوق ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ رفتہ رفتہ کوئی قرآن کو مخلوق کہنے لگے یہ امام احمد نے ایسا کہنے والوں کو بھی برا کہا۔ اور فرمایا یہ لفظیہ کم بخت جہمیہ سے بدتر ہے۔ اور محمد بن یحییٰ ذہلی نے جو بڑے محدث اور امام بخاریؒ کے شیخ تھے۔ اس کلام پر امام بخاری کو مطعون کیا کہ یہ بدعتی ہیں۔ جو لفظ بالقرآن کو مخلوق کہتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ ذہلی کو ناحق کا دھوکا ہو گیا۔ اور امام بخاری کو بے سبب انہوں نے بدنام اور مطعون کیا یہاں تک کہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

besturdubooks.wordpress.com

باب ۵۶۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ يَتَخَافَتُوْنَ يَتَسَارُّوْنَ۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَاِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَیْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَؓ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ملک میں) یوں فرمانا تم آہستہ بات کرو۔ یا پکار کر (دونوں وہ سنتا ہے) وہ تو دلوں تک کا خیال جانتا ہے کیا وہ ان چیزوں کو نہیں جانتا جو اس نے پیدا کیں لہ (جو قرآن میں آیا ہے۔ اس کا معنی چپکے باتیں کرتے ہیں)

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن بشیر سے کہا ہم کو ابوالبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے یہ جو اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمایا اپنی نماز میں نہ چلا کر زور سے قرأت کر نہ بالکل آہستہ یہ اُس وقت اترا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مشرکوں کے ڈر سے) مکہ میں چھپے رہتے جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے۔ مشرک (کم بخت) اس کو سن کر قرآن کو اور قرآن کے اتارنے والے (جبریل) اور لانے والے (حضرت محمدؐ) سب کو برا کہتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ کو یہ حکم دیا کہ نماز میں قرآن اتنا پکار کر بھی نہ پڑھ کہ مشرکوں تک اُس کی آواز پہنچے۔ وہ قرآن کو برا کہیں۔ نہ اتنا آہستہ پڑھ کہ تیرے اصحاب بھی (جو مقتدی ہوں) نہ سنیں۔ بلکہ بیچ بیچ میں ایک رستہ اختیار کر لے۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ امام بخاری کو بخارا سے نکلنا پڑا اور لوگوں نے ان پر بلوہ کیا حالانکہ امام بخاری کا یہ مطلب نہ تھا۔ کہ قرآن شریف کے الفاظ مخلوق ہیں۔ معاذ اللہ قرآن شریف کے الفاظ اور معنی دونوں غیر مخلوق ہیں۔ اور اللہ کا کلام ہیں۔ بلکہ بخاری کا مطلب تھا۔ کہ وہ الفاظ جو ہماری زبان سے سنتے ہیں۔ وہ تو ہمارا ایک فعل ہیں۔ بندوں کے افعال خود بندوں کی طرح سب مخلوق الٰہی ہیں۔ ان کے مخلوق ہونے میں کیا شک ہے امام بخاری نے اس تفریع کے لیے اور اپنے اوپر طعن رفع کرنے کے لیے ایک خاص رسالہ اس باب میں لکھا جس کا نام ہے خلق افعال العباد حنفیہ کے نزدیک الفاظ قرآن کلام الٰہی نہیں ہیں۔ بلکہ مضمون قرآن کلام الٰہی ہے۔ اور قدیم ہے۔ اس صورت میں قرآن کا ترجمہ کہلائے گا۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے۔ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ قُرْآنًا اَعْجَمِيًّا اور یہ حدیث کان یکتب الانجیل بالعربیۃ کیونکہ عربی ترجمہ کو بھی راوی نے انجیل کہا۔ میں کہتا ہوں یہ دونوں استدلال فاسد ہیں اور یہاں تفصیل کا موقع نہیں ہے۔ ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا لہ تمہاری زبان سے جو الفاظ نکلتے ہیں۔ وہ اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ اس لیے وہ ان کو خوب ہی جانتا ہے ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَتْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَزَادَ غَيْرُهٗ يَجْهَرُ بِهٖ۔

بَاب ۵۶۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ اللّٰهُ اَنَّ قِيَامَهٗ بِالْكِتَابِ

انہوں نے کہا یہ آیت (سورۂ بنی اسرائیل کی) ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا دعا کے باب میں اتری ہے۔ (یعنے دعا نہ بہت چلّا کر مانگے نہ بہت آہستہ)

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعاصم نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا ہم کو ابن شہاب نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے۔ وہ ہم مسلمانوں کے طریق پر نہیں ہے[۱] ابوہریرہؓ کے سوا دوسرے لوگوں نے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے یعنی اس کو پکار کر نہ پڑھے[۲]

باب[۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن دیا ہے۔ وہ اس کو رات اور دن ہر وقت پڑھا کرتا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے۔ اگر میں بھی وہی دیا جاتا جو یہ دیا گیا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا وہ کرتا ہے۔ یعنے رات دن پڑھتا رہتا تو قرآن پڑھتے رہنا اس کا فعل ہوا اور بندوں نے

[۱] بعضوں نے من لم یتغن بالقرآن کے یہ معنی کیا ہے۔ جس کو قرآن سے غنا اور تونگری نہ پیدا ہو۔ وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث جب مل جائے۔ اب کسی کتاب کی حاجت نہیں سب سے بے پرواہ ہو جائے۔ یا قرآن جس کو حاصل ہو وہ دنیاداروں سے بے پرواہ رہے۔ ان کی خوشامد نہ کرے۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے اس کو بڑی دولت دی ہے۔ ایک صاحب نے مجھ سے یہ کہا کہ جو تم نے تفسیر وحیدی لکھی ہے۔ اس کا ایک نسخہ بادشاہ وقت کو بھی دو۔ میں نے کہا تفسیر وحیدی اس شہنشاہ عالی جاہ کے فرمان کی شرح ہے جس کے تمام بادشاہ وقت ایک ادنیٰ غلام ہیں۔ میں کیوں دوں کیا میں ان کا محتاج ہوں۔ ان کو سو بار غرض ہو تو وہ منگوا کر دیکھیں۔ اگر نہیں منگواتے تو نہ منگوائیں حق تعالیٰ نے مجھ کو اتنا غنی اور بے پرواہ کر دیا ہے۔ کہ مجھ کو کسی دنیادار رئیس یا نواب یا بادشاہ کی امداد کی ضرورت نہیں ایک صاحب ترجمہ قرآن یا ترجمہ صحیح بخاری مطبوعہ دیکھ کر عش عش کرنے لگے۔ واہ کیا عمدہ ترجمہ ہے۔ اور طبع بھی کیسا عمدہ ہے۔ کہنے لگے اگر آپ درخواست کرو تو حکومت سے آپ کو مدد بھی ملے گی۔ میں نے کہا حکومت اپنی مدد اپنے پاس ہی رکھ چھوڑے حکومت کو بہت سے اخراجات درپیش ہیں۔ میں حکومت کی مدد کا محتاج نہیں مجھے عامہ مسلمین کی مدد کافی ہے۔ آپ ہیں کسی خیال میں یہ کتابیں اب دوبارہ سہ بارہ پھر چھپا چاہتی ہیں الحمد للہ الذی اغنانا عن عبادہ ۱۲ [۲] اگلی حدیث اور اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ قرآن کے الفاظ جو ہم زبان سے نکالتے ہیں۔ وہ ہمارے افعال ہیں۔ اور ہمارے افعال مخلوق ہیں اور دلیل اس کی یہ ہے۔ کہ ان الفاظ کی قرأت کو سر اور جہر سے موصوف کرتے ہیں اسی طرح تغنی سے اور اس سے اس کا مخلوق ہونا نکلتا ہے۔ ابن منیر نے کہا بے شک امام بخاری کا یہ کہنا اعتقاد صحیح ہے۔ لیکن سلف نے قرآن کے الفاظ کی نسبت جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں یہ کہنا درست نہیں رکھا کہ وہ مخلوق ہیں ایسا نہ ہو آدمی بدعتیوں میں شریک ہو جائے جو قرآن کو مخلوق کہتے ہیں۔ اور امام بخاری سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا جو مجھ سے یوں نقل کرتا ہے۔ باقی صفحہ آئندہ پر

هُوَ فِعْلُهُ فَقَالَ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

سب فعل مخلوق ہیں) اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ روم میں) فرمایا اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کو پیدا کرتا ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا علیحدہ علیحدہ ہونا[1] اور (سورۂ حج میں) فرمایا اور نیکی کرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو[2]

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاۤءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاۤءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ عَمِلْتُ فِيْهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ نے قرآن دیا ہے۔ وہ اس کو رات اور دن کے اوقات میں پڑھا کرتا ہے۔ اب دوسرا شخص رشک کرنے والا یوں کہے اگر مجھ کو بھی وہ (یعنی قرآن) دیا جاتا جیسے اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی ایسا ہی کرتا۔ دوسرے وہ شخص جس کو اللہ نے (دنیا کا) مال و دولت دیا ہے۔ وہ اس کو واجبی کاموں میں[3] خرچ کرتا ہے۔ اب دوسرا شخص یوں کہے اگر مجھ کو بھی وہ مال و دولت دیا جاتا جو اس کو دیا گیا ہے۔ تو میں بھی اس میں یہی کرتا اسی طرح نیک کاموں میں خرچتا تو اس میں کو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاۤءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاۤءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے سالم سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیے مگر دو آدمیوں دو آدمیوں ایک تو اس پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے۔ وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کو نماز میں کھڑے ہو کر پڑھا کرتا ہے دوسرے وہ شخص جس کو اللہ نے روپیہ پیسہ دیا ہے وہ رات

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ کہ میں نے کہا لفظی بالقرآن مخلوق وہ جھوٹا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے صرف یوں کہا تھا کہ ہمارے افعال مخلوق ہیں۔ ۱۲ منہ [3] اس باب کو لا کر بھی امام بخاری نے وہی ثابت کیا کہ بندوں کی قرأت ان کا ایک فعل ہے۔ اور بندوں کے سب افعال مخلوق خداوندی ہوتے ہیں۔

حواشی صفحہ ہذا

[1] وہ بھی اس میں آگئے ۱۲ منہ [2] تو نیکی میں قرآن کی تلاوت بھی آگئی وہ بھی ایک فعل ہے۔ تو مخلوق ٹھیری ۱۲ منہ [3] جن میں روپیہ خرچ کرنا چاہیے یعنی نیک کاموں میں ۱۲ منہ

يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيٰنَ مِرَارًا لَمْ اَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيْحِ حَدِيْثِهٖ ۔

بَاب ۵۴۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللّٰهِ الرِّسَالَةُ وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ وَقَالَ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اِذَآ اَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

اور دن کے اوقات میں اس کو خرچ کرتا رہتا ہے علی بن عبداللہ نے کہا میں نے اس حدیث کو سفیان بن عیینہ سے کئی بار سنا انہوں نے یوں نہیں کہا ہم کو زہری نے خبر دی باوجود اس کے حدیث صحیح (اور متصل ہے)[1]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ مائدہ میں) فرمانا اے پیغمبر تیرے[2] رب کی طرف سے جو تجھ پر اترا اس کو (بے کھٹکے) لوگوں کو پہنچا دے اگر تو ایسا نہ کرے تو تو نے (جیسے) اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا[3] اور زہری نے کہا، (اس کو حمیدی اور خطیب نے وصل کیا) اللہ کی طرف سے رسالت پیغمبر بھیجنا ہے۔ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام پہنچایا ہے اور اوپر اس کا ماننا (تسلیم کرنا) ہے[4] اور (سورۃ جن) میں فرمایا اس لیے کہ وہ یعنی پیغمبر جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا اور (سورۃ اعراف میں) فرمایا (نوح اور ہود کی زبان پر) میں تم کو اپنے مالک کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور کعب بن مالک جب آنحضرت کو چھوڑ کر (غزوہ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے (یہ حدیث اوپر کئی بار موصولاً گزر چکی ہے)[5] انہوں نے کہا عنقریب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام کو دیکھ لے گا اور حضرت عائشہ نے کہا جب تجھ کو کسی کا کام اچھا لگے تو یوں کہہ عمل کیے جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارا کام دیکھ لیں گے کسی کا نیک عمل تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے[6] اور معمر (ابو عبیدہ) نے کہا

---

[1] بلکہ یوں کہا زہری نے کہا ۱۲ منہ [2] کیونکہ سفیان زہری کے شاگردوں میں سے تھے۔ تو ان کی روایت سماع پر محمول ہوگی۔ اور اسماعیل کی روایت میں اس کی صراحت ہے اس میں یوں ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا ۱۲ منہ [3] کیونکہ پیغام میں سے جب کچھ چھپا لیا نہیں پہنچایا تو گویا پیغام ہی نہیں پہنچایا اس باب سے غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ اللہ کا پیغام یعنی قرآن غیر مخلوق ہے۔ لیکن اس کا پہنچانا اور اس کا سنانا یہ پیغمبر صاحب کا فعل ہے جب تو فرمایا وان لم تفعل اور بشر کا فعل مخلوق ہے۔ تو قرآن کا سنانا پڑھنا اور پہنچانا یہ سب مخلوق ہوں گے ۱۲ منہ [4] جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسر و چشم اس کو قبول کر لینا اگر تمام جہان اس کے خلاف بکتا ہے تو بکتا رہے بیزار ہے [5] تو کعب نے اس کا نام عمل رکھا اور عمل بشر کا فعل ہے جو مخلوق ہے ۱۲ منہ [6] اس کو امام بخاری نے خلق العباد میں وصل ۱۲ منہ [7] تو اس کو اچھا شخص سمجھ لے یہ حضرت عائشہ نے ان لوگوں کے باب میں فرمایا تھا جو بظاہر قرآن کے بڑے قاری تھے۔ اور بڑے نمازی مگر عثمان سے باغی ہو گئے۔ ان کے قتل پر مستعد ہوئے حضرت عائشہ کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی ایک آدھ اچھی بات دیکھ کر یہ اعتقاد نہ کر لینا چاہیے کہ وہ اچھا شخص ہے جب تک اس کے دوسرے اعمال کو نہ جانچے کہ قرآن اور حدیث کے موافق ہیں یا نہیں اس کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت ہے یا نہیں ہمارے زمانہ میں اکثر بے وقوف جاہل اور فاسق درویشوں کی ایک آدھ اچھی بات دیکھ کر جلدی سے ان کے معتقد ہو جاتے ہیں ان کو ولی سمجھ لیتے ہیں یہ کم عقلی اور بے وقوفی ہے۔ سب سے پہلے ولی ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ علم دین بقدر ضرورت رکھتا ہو اور اس کا اعتقاد اور عمل دونوں حدیث اور اہلحدیث کے مطابق ہو ورنہ وہ شخص ہرگز ولی نہیں ہو سکتا بلکہ ای بسا ابلیس آدم روئے ہست۔ پس بہر دستے نباید داد دست۔ اس اثر کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے قرآن کو ایک عمل قرار دیا اور عمل مخلوق ہے اور ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ بَيَانٌ وَّ دِلَالَةٌ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَا رَيْبَ لَا شَكَّ تِلْكَ اٰيَاتُ يَعْنِيْ هٰذِهٖ اَعْلَامُ الْقُرْاٰنِ وَمِثْلُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِيْ بِكُمْ وَقَالَ اَنَسٌ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهٗ حَرَامًا اِلٰى قَوْمِهٖ وَقَالَ اَتُؤْمِنُوْنِيْ اُبَلِّغُ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ۔

(سورۂ بقرہ میں) یہ جو فرمایا ذلک الکتب لاریب فیہ تو کتاب سے مراد قرآن ہے۔ وہ ہدایت کرنے والا یعنی راہ بتانے والا سچا رستہ سوجھانے والا پرہیزگاروں کو (جیسے دوسری جگہ (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا یہ اللہ کا حکم ہے اس میں کوئی شک نہیں یعنی بلاشک یہ اللہ کی اتاری ہوئی آیتیں ہیں۔ یعنی قرآن کی نشانیاں (مطلب یہ ہے کہ دونوں آیتوں میں ذلک سے ہذا مراد ہے[1]۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے سورۂ یونس میں جرین بہم سے جرین بکم[2] مراد ہے اور انس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی قوم بنی عامر کی طرف بھیجا حرام نے ان سے جا کر کہا کیا تم مجھ کو امان دیتے ہو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تم کو پہنچا دوں۔ اور ان سے باتیں کرنے لگے[3]۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا اَنَّهٗ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن جعفر رقی نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن عبید اللہ ثقفی بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے انہوں جبیر بن حیہ سے کہ مغیرہ بن شعبہ نے کہا (ایران کی فوج کے سامنے) ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اللہ کے اس پیغام کی خبر دی ہے کہ جو کوئی ہم میں سے کافروں کے مقابلہ میں مارا جائے گا۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے کہا بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جو کوئی تجھ سے یہ بیان کرے کہ آنحضرت نے وحی میں سے جو کچھ چھپا لیا[5] دوسری سند اور محمد یوسف فریابی نے (یا دوسرے کسی محمد نے) کہا ہم سے ابو عامر

[1] ذلک زبان عرب میں اشارہ بعید کے واسطے ہے۔ مگر ان دونوں آیتوں میں ذالک سے مراد ہے۔ جو اشارہ قریب کے واسطے آتا ہے ۱۲ منہ
[2] تو ضمیر حاضر کی جگہ غائب کی ضمیر رکھ دی۔ ایسے ہی ان دو آیتوں میں بجائے اسم اشارہ کا استعمال کیا اس آیت کو یہاں بیان کرنے کی مناسبت یہ ہے۔ کہ تبلیغ اور پیغام رسانی بھی ایک عام ہدایت ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ [4] اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے آکر برچھا مارا وہ شہید ہو گئے ۱۲ منہ [5] عام لوگوں سے بیان نہیں کیا۔ ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِّنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ۔ الْاٰيَةَ۔

بَابُ ۵۶۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ فَأْتُوْا

عفذی نے بیان کیا کہا، ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جو کوئی تجھ سے کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے جو کچھ چھپا رکھا تو ہرگز اس کو سچا مت جان (وہ جھوٹا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے پیغمبر جو تجھ پر تیرے مالک کی طرف سے اترا اُس کو بے کھٹکے پہنچا دے اخیر آیت تک (تو آنحضرتؐ حکم خداوندی کے خلاف کیونکر کر سکتے تھے)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرجیل سے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ایک شخص نے (خود عبداللہ بن مسعودؓ نے) آنحضرت سے پوچھا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کونسا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ اللہ نے تو تجھ کو پیدا کیا ہے اور تو اس کے برابر والا کسی اور کو ٹھیرائے (معاذ اللہ کتنی بڑی نمک حرامی ہے) اس نے پوچھا پھر اس سے اتر کر کون سا بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوگی۔ اس نے پوچھا پھر اس سے اتر کر کونسا بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ اپنے پڑوسی کی جورو سے (جس کا بڑا حق ہوتا ہے) تو زنا کرے پھر اللہ تعالیٰ نے اس تصدیق میں (سورۃ فرقان کی) یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہیں پکارتے (اس کی عبادت نہیں کرتے) اور جس جان کو مارنا اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کو ناحق نہیں مارتے اور زنا نہیں کرتے جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ سے بھر جائے گا[1]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ عمران میں) یوں فرمانا اے پیغمبر

[1] یا آثام جو دوزخ کا نالہ ہے۔ اس میں جائے گا۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرتؐ کی تبلیغ دو قسم کی تھی ایک تو یہ کہ خاص قرآن کی جو آیتیں اترتیں وہ آپ لوگوں کو سنا دیتے۔ دوسرے قرآن سے جو آپ باتیں نکال کر بیان کرتے پھر اللہ تعالیٰ آپ کے استنباط اور ارشاد کے مطابق قرآن میں صاف وہی اترتا ۱۲ منہ

بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرٰةِ التَّوْرٰةَ
فَعَمِلُوْا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيْلِ الْإِنْجِيْلَ
فَعَمِلُوْا بِهِ وَأُعْطِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ
بِهِ وَقَالَ أَبُوْ رَزِيْنٍ يَتْلُوْنَهٗ يَتَّبِعُوْنَهٗ
وَيَعْمَلُوْنَ بِهٖ حَقَّ عَمَلِهٖ يُقَالُ يُتْلٰى
يُقْرَأُ حَسَنُ التِّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ
الْقُرْاٰنِ لَا يَمَسُّهٗ لَا يَجِدُ طَعْمَهٗ وَنَفْعَهٗ
إِلَّا مَنْ اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ وَلَا يَحْمِلُهٗ بِحَقِّهٖ
إِلَّا الْمُوْقِنُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَثَلُ الَّذِيْنَ
حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ
الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَسَمَّى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيْمَانَ
عَمَلًا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ
أَخْبِرْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي
الْإِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى
عِنْدِيْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ
وَسُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ

کہہ دے اچھا توراۃ لاؤ اس کو پڑھ کر سناؤ اگر تم سچے ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (حدیث آگے موصولاً آتی ہے) توراۃ والے توراۃ دیئے گئے، انہوں نے اس پر عمل کیا انجیل والے انجیل دیئے گئے انہوں نے اس پر عمل کیا تم قرآن دیئے گئے تم نے اس پر عمل کیا، اور ابورزین (مسعود بن مالک تابعی) نے کہا یتلونہ حق تلاوتہ کا معنی یہ ہے کہ اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اس پر جیسا عمل کرنا چاہیے ویسا عمل کرتے ہیں تو تلاوت ایک عمل ٹھہری (عرب لوگ کہتے ہیں یتلی یعنی پڑھا جاتا ہے اور کہتے ہیں فلاں شخص کی تلاوت یا قرأت اچھی ہے اور قرآن میں سورۃ واقعہ میں ہے لا یمسہ الا المطہرون یعنی قرآن کا مزہ وہی پائیں گے اس کا فائدہ وہی اٹھائیں گے جو کفر سے پاک یعنی قرآن پر ایمان لائے ہیں اور قرآن کو اس کے حق کے ساتھ وہی اٹھائے گا جس کو آخرت پر یقین ہو گا کیونکہ سورۃ جمعہ میں فرمایا ان لوگوں کی مثال جن پر توراۃ اٹھائی گئی پھر انہوں نے اس کو نہیں اٹھایا (اس پر عمل نہیں کیا) ایسی ہے جیسے گدھے کی مثال جس پر کتابیں لدی ہوں جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اُن کی ایسی ہی بری گت ہے اور اللہ ایسے شریر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان دونوں کو عمل فرمایا (جیسے جبریل کی حدیث میں اوپر گذر چکا) ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا تم مجھ سے اپنا وہ زیادہ امید کا عمل بیان کرو جس کو تم نے اسلام کے زمانہ میں کیا ہو۔ انہوں کہا یا رسول اللہ میں نے اسلام کے زمانہ میں اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا ہے کہ میں نے جب وضو کیا تو اس کے بعد (تحیۃ الوضو کی

ف۱ اس باب سے یہ غرض ہے کہ تلاوت ایک عمل ہے اور عمل عامل کا ایک فعل ہوتا ہے۔ تو تلاوت مخلوق ہوئی اور قرأت بھی وہی تلاوت ہے۔ تو وہ بھی مخلوق ہوگی ۱۲ منہ ف۲ یعنی اس کو پڑھا یا پڑھا۔ تو قرأت ایک فعل ہوئی اور فعل مخلوق ہے ۱۲ منہ ف۳ اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ف۴ فلاں شخص کی بری ہے۔ تو معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن کے سوا دوسری چیز ہے۔ ورنہ قرآن کو اچھا برا نہیں کہہ سکتے ۱۲ منہ ف۵ یعنی ان کو عمل کرنے کے لیے دی گئی ۱۲ منہ ف۶ مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ لا یمسہ میں جو مس کا لفظ آیا ہے اس کے معنی یہ ہے کہ کہ ایک کتاب کو اس طرح اٹھانا یعنی پڑھنا اور یاد کرنا کہ اس پر عمل کرے اس کے حکموں کی پیروی کرے جن باتوں سے وہ کتاب منع کرے اس سے باز رہے اور مس سے عام ہے کیونکہ تلاوت اس کو بھی کہیں گے کہ آدمی ایک کتاب کو پڑھے لیکن اس پر عمل نہ کرتا ہو ۱۲ منہ

اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَنْ سَلَفَ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهٖ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتٰبِ هٰٓؤُلَاۤءِ اَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَّاَكْثَرُ اَجْرًا قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَآءُ۔

دو رکعتیں) نماز پڑھی (یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی[1]) اور آنحضرت[2] سے پوچھا گیا[3] کون سا عمل افضل ہے آپؐ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر وہ حج جس کے بعد گناہ نہ ہو[3]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دنیا میں رہنا اگلی امتوں کے مقابل ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج ڈوبنے تک یہودیوں کو توراۃ دی گئی، انہوں نے صبح سے لے کر آدھے دن تک اس پر عمل کیا اس کے بعد تھک کر کام چھوڑ دیا (دن پورا نہیں کیا) ان کو (اجرت کا) ایک ایک قیراط ملا پھر انجیل والوں (نصاری) کو انجیل دی گئی انہوں نے (دوپہر دن سے لے کر) عصر کی نماز ہو چکنے تک اس پر عمل کیا اس کے بعد تھک کر کام چھوڑ دیا۔ ان کو بھی (اجرت کا) ایک ایک قیراط ملا پھر تم مسلمانوں کو قرآن دیا گیا۔ (تم نے عصر کی نماز سے لے کر) سورج ڈوبنے تک کام کیا (اور کام پورا کر دیا) تم کو اجرت کے دو دو قیراط ملے۔ اب کتاب والے یہود اور نصاری کہنے لگے ان مسلمانوں نے کام تو تھوڑا کیا[4] اور مزدوری ہم سے زیادہ پائی (ہم کو ایک ایک قیراط ملا ان کو دو دو قیراط ملا) اللہ نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری (جو ٹھیری تھی) کچھ دبالی انہوں نے کہا نہیں تب اللہ نے فرمایا پھر میرے احسان میں تمہارا کیا اجارہ ہے۔ میں جس پر چاہوں کروں۔

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرآن کی قرأت ایک عمل ہے۔ کیونکہ نماز میں قرأت ضرور ہوتی ہے۔ اور بلال نے اس کو عمل کہا ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ جب دین کے تمام کام یہاں تک کہ ایمان جس میں تصدیق قلبی بھی ایک جزء ہے۔ عمل ہوئے تو قرآن کی قرأت بھی ایک عمل ہوگی اور عمل سب مخلوق ہیں۔ تو قرأت بھی مخلوق ہوگی جو قاری کا ایک فعل ہے ۱۲ منہ

[4] یعنی یہ بنسبت یہود اور نصاری دونوں کے کہ مسلمانوں کا وقت بہت کم تھا جس میں انہوں نے کام کیا۔ کیونکہ کہاں صبح سے لے کر عصر تک کہاں عصر سے سورج ڈوبنے تک اب حنفیہ کا یہ استدلال نہیں چلے گا۔ کہ عصر کا وقت دو مثل سایہ سے شروع ہوتا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

باب ۵۶۶ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ عَمَلًا وَّقَالَ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ۔

۷۱۹۱- حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيْدِ وَحَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْأَسَدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

باب ۵۶۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا هَلُوْعًا ضَجُوْرًا۔

۷۱۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطٰى قَوْمًا وَّمَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوْا فَقَالَ إِنِّيْ أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ أُعْطِيْ أُعْطِيْ أَقْوَامًا لِّمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

باب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمل فرمایا[1] اور آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہ ہوگی[2]

مجھ سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ولید بن عیزار سے دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عباد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم کو عباد بن عوام نے خبر دی انہوں نے سلیمان بن شیبانی سے عیزار سے انہوں نے ابوعمرو (سعد بن ایاس سے) انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک شخص (خود عبداللہ بن مسعود) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ سال سائل میں) فرمانا اور انسان کا کچا بنایا گیا جہاں اس پر کوئی مصیبت آئی رونے پیٹنے لگتا ہے اور جب روپیہ پیسہ ملا تو بخیل بن جاتا ہے[3] ہلوعا کا معنی بے صبرا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا انہوں نے امام حسن بصری سے کہا ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا آپ نے چند لوگوں کو اس میں سے دیا چند لوگوں کو نہیں دیا پھر آپ کو خبر پہنچی کہ جن کو نہیں دیا وہ خفا ہو گئے آپ نے فرمایا لوگو میں ایک شخص کو دنیا کا مال دیتا ہوں ایک کو نہیں دیتا حالانکہ جس کو نہیں دیتا میں اس سے زیادہ چاہتا ہوں جس کو دیتا ہوں میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دل میں

[1] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے۔ گویا وہی اگلے باب کا مضمون ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے آتی ہے نماز میں قرأت بھی ہوتی ہے تو وہ بھی عمل ہوئی ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر موصول گذر چکی ہے۔ اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے۔ کہ جب بغیر قرأت فاتحہ کے نماز درست نہ ہوئی تو نماز کا جزو اعظم قرأت قرآن ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث میں نماز کو عمل فرمایا تو قرأت بھی ایک عمل ہوگی۔ ۱۲ منہ [4] اس باب کے یہاں لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے۔ ویسے ہی اس کے صفات اور اخلاق کا بھی وہی خالق ہے اور جب صفات اور اخلاق کا بھی خالق خدا ہوا تو اس کے افعال کا بھی خالق وہی ہوگا۔ اور معتزلہ کا رد ہوا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى
مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ
مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو مَا اُحِبُّ
اَنَّ لِىْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ۔

بَاب ۵۶۸ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهٖ عَنْ رَّبِّهٖ۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ
حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْهَرَوِىُّ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ
رَبِّهٖ قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَىَّ شِبْرًا
تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّىْ
ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِذَا اَتَانِىْ
مَشْيًا اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ
التَّيْمِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ
قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّىْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ
مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّىْ ذِرَاعًا
تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوْعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ
سَمِعْتُ اَبِىْ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَّبِّهٖ
عَزَّ وَجَلَّ۔

بے صبری اور حرص پاتا ہوں اور بعضے لوگوں کو کہ ان کے دلوں میں اللہ نے جو بے پرواہی اور بھلائی رکھی ہے اس کے بھروسے پر چھوڑ دیتا ہوں کچھ نہیں دیتا ایسے عمدہ لوگوں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے عمرو بن تغلب کہتے ہیں یہ کلمہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت فرمایا اس کے بدلہ اگر لال لال اونٹ مجھ کو ملتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا۔

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوزید سعید بن ربیع نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا پروردگار نے جب کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ہاتھ بھر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور جب کوئی بندہ ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک بام اس سے قریب ہو جاتا ہوں جب وہ چلتا ہوا میری طرف آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں[1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا ابوہریرہؓ نے کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک باع قریب ہوتا ہوں یا ایک بوع[2] اور معتمر بن سلیمان نے کہا (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) میں نے اپنے والد سلیمانؓ سے سنا کہا میں نے انسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں[3]

---

[1] غرض یہ ہے کہ اس کے عمل سے کہیں زیادہ ثواب دیتا ہوں ۱۲ منہ [2] دونوں کے معنی بام ہیں یعنی دونوں ہاتھ پھیلا کر مع بازو اور سینہ کے ۱۲ منہ [3] پھر بھی حدیث نقل کی جو اوپر گزری۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ تمہارے پروردگار سے روایت کرتے ہیں پروردگار نے ارشاد فرمایا ہر گناہ ایک کفارہ ہے جس سے وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے اور روزہ خاص میرے لیے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی باس اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهٖ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَقُوْلَ اِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهُ اِلٰى اَبِيْهِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے پروردگار سے روایت کی پروردگار نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیئے میں یونس بن متی پیغمبر سے افضل ہوں آپ نے یونس کو ان کے والد متی کی طرف نسبت دی [1]

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ اَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيْهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ مُعٰوِيَةُ يَحْكِيْ قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ

ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا کہا ہم کو شبابہ بن سوار نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا کہا انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا آپ سورۃ فتح یا سورۃ فتح کی آیتیں پڑھ رہے تھے اور آواز دھرا دھرا کر (پہلے پست آواز سے پھر بلند آواز سے) شعبہ نے کہا یہ حدیث بیان کر کے معاویہ نے اس طرح آواز دھرا کر قرأت کی جیسے عبداللہ بن مغفل کرتے تھے اور معاویہ نے کہا اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے۔ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کوئی شخص اپنے تئیں حضرت یونسؑ سے افضل نہ کہے دوسرے یہ کہ مجھ کو یعنی پیغمبر صاحبؐ کو یونسؑ سے افضل نہ کہے۔ دوسری صورت میں یہ مطلب ہو گا کہ اس طور سے افضل نہ کہے کہ حضرت یونس کی حقارت نکلے یا یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ کو نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعٰوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيعُهُ قَالَ آآآ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

جمع ہو جائیں گے اور تم پر ہجوم کریں گے تو میں اسی طرح آواز دوہرا کر قرأت کرتا جیسے عبداللہ بن مغفل آنحضرتؐ کی طرح آواز دوہراتے تھے شعبہ نے کہا میں نے معاویہ سے پوچھا ابن مغفل کیونکر آواز دوہراتے تھے انہوں نے کہا آآآ تین بار (مد شد کے ساتھ)

بَابٌ ۵۶۹ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرٰىةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى فَأْتُوا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيٰنَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ وَيَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْآيَةَ۔

باب توراۃ شریف یا دوسری آسمانی کتابوں مثلاً قرآن شریف کی تفسیر (اور ترجمہ) عربی زبان یا دوسری کسی زبان میں کرنا

اس کی دلیل سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے اسے پیغمبر کہہ دے توراۃ لاؤ اس کو پڑھو اگر سچے ہو[1] اور ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابو سفیان صخر بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل بادشاہ روم نے اپنے ترجمان کو بلایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو (آگے خط کا مضمون تھا) اور یہ آیت لکھی تھی کتاب والو اس بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں یکساں مانی جاتی ہیں۔ اخیر آیت تک[2]

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتٰبِ يَقْرَءُونَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ کیا کرتے تھے توراۃ عبرانی زبان میں پڑھتے اور اس کا ترجمہ عربی زبان میں کر کے مسلمانوں کو سمجھاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھ کر فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا بلکہ یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہماری طرف اتری،

[1] اس باب سے امام بخاری نے ان بے وقوفوں کا رد کیا جو آسمانی کتابوں یا دوسری کتابوں مثلاً حدیث کی کتابوں کا ترجمہ دوسری زبان میں کرنا بہتر نہیں جانتے اور اس آیت سے اس پر اس طرح استدلال کیا کہ توراۃ اصلی عبرانی زبان میں تھی اور عربوں کو لا کر سنانے کا جو حکم دیا تو یقیناً اس کا یہ مطلب ہوگا کہ عربی میں ترجمہ کر کے سناؤ کیونکہ عرب لوگ عبرانی زبان نہیں سمجھتے تھے اور ترجمہ اور تفسیر کے جواز پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔ ۱۲ منہ [2] یہ حدیث شروع کتاب میں موصولاً گزر چکی ہے۔ اس حدیث سے امام بخاری نے ترجمہ کا جواز نکالا کیونکہ آنحضرتؐ نے ہرقل کو عربی زبان میں خط لکھا حالانکہ آپ جانتے تھے کہ ہرقل عربی نہیں سمجھتا اس لیے اس نے ترجمان کو بلوایا تو گویا آپؐ نے ترجمہ کی اجازت دی ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ

١١٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُودِ مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا قَالُوا نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ فَجَاءُوا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ يَا أَعْوَرُ اقْرَأْ فَقَرَأَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلٰكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ۔

بَابٌ ٥٧ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اخیر آیت تک (جو سورۃ بقر میں ہے)[1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک یہودی مرد اور عورت لائے گئے[2]۔ انہوں نے زنا کی تھی آپ نے یہودیوں سے پوچھا تم لوگ زنا میں کیا سزا دیتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں (اور گدھے پر الٹا سوار کر کے) ان کو ذلیل کرتے ہیں[3] آپ نے فرمایا اگر سچے ہو تو توراۃ لا کر سناؤ توراۃ لے کر آئے اور اپنے میں ایک شخص (عبداللہ بن صوریا) سے جس کو پسند کرتے تھے کہنے لگے ارے کانے پڑھ کر سنا (وہ کانا تھا) اس نے کیا کیا توراۃ پڑھنی شروع کی اور ایک مقام پر اپنا ہاتھ اس پر رکھ لیا (لگا آگے پیچھے کی آیتیں پڑھنے۔) اس وقت عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا ہاتھ جو اٹھایا تو نیچے رجم کی آیت چمکتی ہوئی نکلی اب کیا کہنے لگا محمد توراۃ میں تو بیشک رجم ہے لیکن ہم اس کو چھپاتے رہے آخر آپ نے حکم دیا وہ یہودی مرد اور عورت دونوں سنگسار کیے گئے ابن عمر نے کہا رجم کرتے وقت میں نے دیکھا مرد اس عورت کو پتھروں کی مار سے بچا رہا تھا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو قرآن کا جید حافظ

[1] اس حدیث سے حنفیہ نے دلیل لی ہے۔ کہ قرآن کا فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں بھی پڑھنا درست ہے اور اگر کوئی بے عذر بھی نماز میں دوسری زبان میں قرآن پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی لیکن اہلحدیث کے نزدیک اگر دوسری زبان میں پڑھے تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ اگر عاجز ہو عربی زبان میں تلاوت نہ کر سکتا ہو تو نماز کے باہر دوسری زبان میں تلاوت کر سکتا ہے۔ لیکن نماز کے اندر ایک ایسی حالت میں یہ حکم ہے کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ یا اور کوئی کلمہ مکرر سہ کرر پڑھ لے یہ اس کی کفایت کرے گا اسی طرح جو کوئی نو مسلم ہو اور عربی قرآن نہ پڑھ سکے۔ تو اس کا ترجمہ پڑھے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ اگر اہل کتاب کی کتاب سچ بولیں تو ان کی کتاب کا ترجمہ بھی وہی ہوگا جو اللہ کی طرف سے اترا۔ امام بیہقی نے کہا اللہ کا کلام باختلاف لغات مختلف نہیں ہو تا میں کہتا ہوں بعضے جاہل حنفی مذہب رکھ کر پھر ترجمہ قرآن کو ناجائز کہتے ہیں۔ ان کو یہ خبر نہیں کہ ان کے امام نے تو بلا عذر کے بھی نماز میں ترجمہ پڑھنا جائز رکھا ہے۔ تو غیر نماز میں ترجمہ کرنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔ ۱۲ منہ [2] مرد کا نام معلوم نہیں ہوا عورت کا نام بسرہ بعضوں نے کہا ہے۔ ۱۲ منہ [3] بازار میں اس طرح پھراتے ہیں۔ ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبرانی زبان نہیں جانتے تھے۔ پھر جو آپ نے حکم دیا کہ توراۃ لا کر سناؤ تو گویا ترجمہ کرنے کی اجازت دی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۶

besturdubooks.wordpress.com

الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ

۱۲۰۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا الخ

ہو (یا بے تکلف تلاوت کرتا ہو) وہ (قیامت کے دن) لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو عزت دار اور خدا کے تابعدار ہیں اور یہ فرمایا کہ قرآن کو اپنی آواز سے زینت دو[۱]۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ اتنا متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا اس پیغمبر کا قرآن پڑھنا سنتا ہے جو خوش آواز ہو اور پکار کر پڑھ رہا ہو[۲]۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ پر جو طوفان لگایا گیا تھا اس کا قصہ سنایا اور ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا (خیر یہ قصہ اوپر مذکور ہو چکا ہے) حضرت عائشہ کہتی ہیں میں (روتے روتے) اپنے بچھونے پر پڑ رہی مجھ کو اس کا یقین تھا چونکہ میں بے گناہ ہوں اللہ تعالیٰ میری پاک دامنی ضرور ظاہر کرے گا پر میں یہ نہیں سمجھتی تھی کہ (اتنی دھوم دھام سے) قرآن کی آیتیں میرے باب میں اتریں گی جو قیامت تک پڑھی جائیں گی میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ اللہ جل شانہ میرے باب میں قرآن اتارے جس کی تلاوت کی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور کی) یہ دس آیتیں اتاریں، ان الذین جاءوا بالافک الخ

[۱] یعنے خوش آوازی سے پڑھو اس کو ابوداؤد نے وصل کیا اس باب کے لانے سے بھی امام بخاری کی یہی غرض ہے کہ تلاوت یا حفظ کسی طرح پر ہے کوئی جید کوئی غیر جید کوئی خوش آوازی کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ تلاوت اور حفظ یہ قاری کی صفت ہے اور مخلوق ہے ۱۲ منہ۔ [۲] صاحب تیسیر القاری نے اذن کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اذن نہیں دیا حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے حدیث کا مطلب ہی اس ترجمہ پر سمجھ میں نہیں آتا ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

بِالْاُذُنِ الْعَشْرِ الْاٰیٰاتِ کُلِّھَا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ اُرَاہُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِشَاءِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا اَوْ قِرَاءَۃً مِّنْہُ۔

انجیمک (قربان اس کے کرم و رحم کے)

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عشا کی نماز میں سورۂ والتین پڑھ رہے تھے میں نے کوئی شخص آپ سے بڑھ کر خوش آواز یا عمدہ قرات کرنے والا نہیں دیکھا

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْہَالٍ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِیًا بِمَکَّۃَ وَکَانَ یَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَاِذَا سَمِعَ الْمُشْرِکُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَاءَ بِہٖ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْہَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مشرکوں کے ڈر سے) مکہ میں چھپے رہتے اور جب قرآن بلند آواز سے پڑھتے تو مشرک لوگ قرآن کو اور اس کے لانے والے دونوں کو برا کہتے آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَۃَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِکَ اَوْ بَادِیَتِکَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوۃِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّہٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہ ابوسعید خدری صحابی نے اُن سے کہا میں دیکھتا ہوں تم کو جنگل میں رہنا بکریاں پالنا بہت پسند ہے تو ایسا کرو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کی اذان دو تو خوب بلند آواز سے دو اس لیے کہ موذن کی آواز جہاں تک کوئی سنے گا جن ہو یا آدمی یا اور کوئی وہ قیامت کے دن اس کا گواہ بنے گا ابوسعید نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

لہ اس باب کی پہلی حدیث میں قرآن کو اچھی آواز سے زینت دینے کا دوسری حدیث میں اس کی تلاوت کا تیسری حدیث میں قرآن کی عمدگی خوش آوازی کا چوتھی حدیث میں قرأت بلند یا پست آواز سے کرنے کا پانچویں حدیث میں اذان بلند آواز سے دینے کا بیان ہے ان سب حدیثوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرأت اور چیز ہے قرآن اور چیز ہے قرات ان صفات سے متصف ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ قاری کی صفت اور مخلوق ہے، برخلاف قرآن کے وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھا کرتے اور آپ کا (مبارک) سر میری گود میں ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَابُ ٥٧ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مزمل میں) فرمانا جتنا تم سے آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن پڑھو (یعنے نماز میں)

١٢٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے ان دونوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کان لگا کر جو سنتا ہوں کیا دیکھتا ہوں وہ ایسی قرائتیں اس میں پڑھ رہے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں پڑھائی تھیں میں قریب تھا نماز ہی میں ان پر حملہ کر بیٹھوں لیکن میں صبر کیے رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے چادر ان کے گلے میں ڈالی (ایسا نہ ہو چل دیں) اور پوچھا تم کو یہ سورت کس نے پڑھائی جو میں نے ابھی تم کو پڑھتے ہوئے سنی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کس نے میں نے کہا (واہ واہ) کیا جھوٹا ہے آنحضرتؐ نے تو خود مجھ کو یہ سورت دوسری طرز پر پڑھائی ہے تم جیسا پڑھتے ہو اس طرز پر نہیں آخر میں ان کو کھینچتا ہوا آنحضرت کے پاس لے گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورۂ فرقان اور طرح پڑھتے ہیں آپ نے مجھ کو اس طرح نہیں پڑھائی آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے پھر ان سے فرمایا ہشام پڑھو انہوں نے اس قرأت سے پڑھی جس طرح میں سن چکا تھا آپ نے فرمایا۔ (صحیح ہے) ......

besturdubooks.wordpress.com

هِشَامٌ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

یہ سورت اسی طرح اتری پھر مجھ سے فرمایا عمرؓ اب تو پڑھ میں نے وہ قرأت سنائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سکھائی تھی آپ نے فرمایا (صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح اتری ہے دیکھو یہ قرآن عرب کی سات بولیوں پر اتارا گیا ہے جو تم سے آسانی کے ساتھ ہو سکے اس طرح پڑھو[۱]۔

بَابُ ۵۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ قمر میں) فرمانا ہم نے تو قرآن کو (سمجھنے یا یاد کرنے کے لیے) آسان کر دیا ہے[۲] لیکن کوئی نصیحت لینے والا بھی ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث آگے آتی ہے) ہر شخص کے لیے وہی امر آسان کیا جائے گا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے[۳] میسر یعنی تیار کیا گیا۔ (آسان کیا گیا) مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) ولقد یسرنا القرآن للذکر کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو تیری زبان میں آسان کر دیا یعنی اس کا پڑھنا تجھ پر آسان کر دیا اور مطر وراق نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر کا مطلب یہ ہے کوئی شخص ہے جو علم کی خواہش رکھتا ہو پھر اللہ[۴]

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيْدُ حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فِيْمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے یزید بن ابی یزید نے کہا مجھ سے مطرف بن عبداللہ نے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر عمل کرنے والوں کو عمل کرنے سے فائدہ ہی کیا[۵] آپ نے فرمایا نہیں ہر آدمی جس امر کے لیے پیدا کیا گیا ہے[۶] اس کو ویسے ہی کام آسان کر دیے جائیں گے

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا

---

[۱] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرأت اور چیز ہے قرآن اور چیز ہے اس لیے قرأت میں اختلاف ہو سکتا ہے جیسے عمر اور ہشام کی قرأت میں ہوا مگر قرآن میں اختلاف نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [۲] چونکہ آیت میں یسرنا کا ذکر تھا اس لیے ان کی مناسبت سے اس حدیث کو بیان کر دیا اس میں میسر کا لفظ ہے دونوں کا مصدر ایک ہے یعنی تیسیر ۱۲ منہ [۳] جب اللہ تعالیٰ نے پیشتر سے ہر بات تقدیر میں لکھ دی ہے ۱۲ منہ [۴] تقدیر کا لکھا ضرور پورا ہوگا ۱۲ منہ [۵] بہشت کے لیے یا دوزخ کے لیے ۱۲ منہ [۶] تو اچھے عمل نشانی ہیں حسن عاقبت کی ۱۲ منہ ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ۔

ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور اور اعمش سے ان دونوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا انہوں نے ابو عبد الرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ایک جنازے میں تشریف رکھتے تھے آپ نے ایک چھڑی لی اس سے زمین کریدنے لگے فرمایا دیکھو تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا (پہلے ہی) لکھ دیا گیا ہے، دوزخ یا بہشت میں لوگوں نے کہا پھر تقدیر کے لکھے پر ہم بھروسا کر لیں (عمل کرنا چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا نہیں (نیک) عمل کیے جاؤ بات یہ ہے ہر شخص کو وہی آسان معلوم ہوگا (جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے) پھر سورۂ واللیل کی یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی آخر تک[1]

باب ۵۷۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ

وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يَسْطُرُونَ يَخُطُّونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ مَا يَلْفِظُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يُحَرِّفُونَ يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَاعِيَةٌ حَافِظَةٌ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بروج میں) فرمانا یہ قرآن بزرگی والا ہے۔ جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے[2] اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے طور پہاڑ کی اور اور اس کتاب کی جو مسطور ہے قتادہ نے کہا[3] مسطور کا معنی لکھی گئی اور اسی سے ہے یسطرون یعنی لکھتے ہیں[4] فی ام الکتاب یعنی مجموعی اصلی کتاب میں[5] یہ جو (سورۂ ق میں) فرمایا ما یلفظ من قول[6] اس کا معنی یہ ہے کہ جو بات وہ منہ سے نکالتا ہے اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے[7] اور ابن عباسؓ نے کہا[8] نیکی اور بدی یہ فرشتہ لکھتا ہے[9] یحرفون الکلم عن مواضعہ لفظوں کو اپنے ٹھکانوں سے ہٹا دیتے ہیں کیونکہ اللہ کی کتاب میں سے کوئی لفظ بالکل نکال ڈالنا یہ کسی سے نہیں ہو سکتا[10] مگر اس میں تحریف کرتے ہیں یعنے ایسے معنی بیان کرتے ہیں جو اس کے اصلی۔

---

[1] یعنی جس کی قسمت میں بہشت ہے اس کو خود بخود اعمال خیر کی توفیق ہو گی وہ نیک کاموں میں راغب ہوگا اور جس کی تقدیر میں دوزخ ہے اس کو نیک کاموں سے نفرت اور برے کاموں کی رغبت ہو گی اس سے برے ہی کام سرزد ہوتے رہیں گے یہ دونوں حدیثیں اوپر گزر چکی ہیں یہاں صرف میسر کے لفظ کی مناسبت سے ان کو لائے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے خلق افعال العباد میں کہا کہ قرآن یاد کیا جاتا ہے لکھا جاتا ہے زبانوں سے پڑھا جاتا ہے یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں ہے مگر کاغذ اور سیاہی اور جلد یہ سب چیزیں مخلوق ہیں ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو عبد بن حمید نے قتادہ سے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یعنی لوح محفوظ میں اس کو عبد الرزاق نے قتادہ سے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی حاتم نے قتادہ سے انہوں نے امام حسن بصری سے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو طبری اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] باقی مباح باتیں جن میں نہ ثواب ہے نہ عذاب وہ نہیں لکھتا ۱۲ منہ [9] اس لیے کہ اس کے ہزاروں نسخے لوگوں میں شائع رہتے ہیں ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

وَتَعِيَهَا تَحْفَظُهَا وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ يَعْنِي اَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ فَهُوَ لَهٗ نَذِيْرٌ۔

۱۲۰۹۔ وَقَالَ لِي خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهٗ غَلَبَتْ اَوْقَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ

معنی نہیں ہیں [1] وان کنا عن دراستہم میں دراست سے تلاوت مراد ہے واعیہ (جو سورہ حاقہ میں ہے) یاد رکھنے والا نعیہا یعنی یاد رکھے اور یہ جو (سورۂ یونس میں) ہے، واوحی الی ھذا القراٰن لانذرکم تو کم سے خطاب مکہ والوں کو ہے ومن بلغ سے دوسرے تمام جہان کے لوگ ان سب کو یہ قرآن ڈرانے والا ہے امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا میں نے اپنے والد (سلیمان) سے سُنا انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابورافع سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب خلقت کا پیدا کرنا ٹھہرا چکا (یا جب خلقت پیدا کر چکا تو اس نے اپنے پاس ایک کتاب لکھ کر رکھی اس میں یوں ہے میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے یا میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے [2]

مجھ سے محمد بن ابی غالب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل بصری نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بیان کیا ان سے ابورافع نے انھوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے خلقت پیدا کرنے سے پہلے [3] ایک کتاب لکھی اور اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ سے

[1] بلکہ ان کے دل تراشے ہوئے۔ ابن عباسؓ نے اگلی کتب سماوی میں تحریف لفظی کا انکار کیا ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ابن عباسؓ کے کلام سے یہ نکلا کہ قرآن کے ایسے معنی کرنا جو صحابہ اور تابعین سے ماثور نہیں ہیں درحقیقت تحریف ہے اللہ بچائے رکھے قسطلانی نے کہا بعض لوگ تحریف لفظی کے قائل ہیں اور اسی لیے موجودہ توراۃ اور انجیل کی عزت نہیں کرتے حالانکہ اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ باوجود تحریف لفظی مسلم ہونے بھی ان میں بہت کچھ کلام الٰہی باقی ہے بعضوں نے کہا اس پر اجماع ہے کہ ان کتابوں کا مطالعہ اور ان میں اشتغال جائز نہیں حافظ نے کہا صحیح یہ ہے کہ ان کا مطالعہ مکروہ تنزیہی ہوگا نہ حرام اور اولیٰ یہ ہے کہ جو شخص مضبوط الایمان ہو اور وہ اس لیے ان کا مطالعہ کرے کہ اہل کتاب کا رد کرے اس کے لیے مطالعہ جائز ہے اور اگلے علماء نے یہود اور نصاریٰ کو جواب دینے کے لیے قدیماً وحدیثاً ایسا کیا ہے لیکن جو مضبوط الایمان نہ ہو اس کے لیے مطالعہ درست نہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لوح محفوظ عرش کے پاس ہے حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صفات افعال جیسے رحم اور غضب وغیرہ یہ حادث ہیں ورنہ قدیم میں سابقیت اور مسبوقیت نہیں ہوسکتی ۱۲ منہ [3] اگلی روایت میں یہ گزرا کہ خلقت پیدا کر چکنے کے بعد یہ کتاب لکھی تو دونوں میں اختلاف ہوا اس کا جواب یوں دیا ہے کہ قضی الخلق سے یہی مراد ہے کہ خلقت پیدا کرنا ٹھان لیا اگر یہ مراد ہو کہ پیدا کر چکا تب بھی موافقت اس طرح ہوگی کہ اس حدیث کے پیدا کرنے سے پہلے کتاب لکھنے سے یہ مراد ہے کہ کتاب لکھنے کا ارادہ تو اللہ تعالیٰ ازل میں کر چکا تھا اور خلقت پیدا کرنے سے پہلے تھا ۱۲ منہ۔

besturdubooks.wordpress.com

إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ

بَابُ ۵۷۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاللهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بَيَّنَ اللهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ

وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَقَالَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ

بڑھ گئی اور وہ کتاب پروردگار کے پاس عرش پر ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ الصافات میں) فرمانا اللہ نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو[1] اور (سورۂ قمر میں فرمایا) ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا[2] اور مورت بنانے والوں سے قیامت کے دن (ٹھٹھے کے طور پر) یہ کہا جائے گا تم نے جو پیدا کیا[3] اب اس میں جان بھی ڈالو اور (سورۂ اعراف میں) فرمایا بے شک تمہارا مالک اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر آسمان زمین بنا کر وہ تخت پر چڑھا رات سے دن کو ڈھانپتا ہے اور دن کو رات سے رات دن کے پیچھے لگی دوڑ آرہی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بھی اسی نے بنایا سب اس کے حکم کے تابعدار ہیں سن لو اسی نے سب کچھ بنایا اسی کا حکم چلتا ہے بڑی برکت والا ہے اللہ جو سارے جہان کا مالک ہے سفیان بن عیینہ رحمہ نے کہا[4] اللہ تعالیٰ نے امر کو خلق سے جدا کیا تب تو یوں فرمایا الا لہ الخلق والامر تو امر اس کا کلام ہے (وہ مخلوق نہیں ہے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو بھی عمل فرمایا ابوذر اور ابوہریرہؓ نے کہا (یہ دونوں حدیثیں اوپر عتق اور ایمان اور حج میں موصولاً گزر چکی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ تعالیٰ نے (بہشتیوں کے حق میں) فرمایا جزاء بما کانوا یعملون (عمل میں ایمان بھی ہے) اور عبدالقیس کے ایلچیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم کو دین کی چند جامع اور کلی باتیں تبلائیے اگر ہم ان پر عمل کریں تو بہشت میں جائیں پھر آنحضرت نے ان کو ایمان اور توحید کی شہادت اور نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا

---

[1] اس سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ بندہ اور بندے کے افعال دونوں اللہ تعالیٰ کے مخلوق ہیں کیونکہ خالق اللہ کے سوا اور نہیں ہے فرمایا ہل من خالق غیر اللہ اور امام بخاری خلق افعال العباد میں یہ حدیث لائے ہیں ان اللہ یصنع کل صانع وصنعتہ یعنی اللہ ہی ہر کاریگر اور اس کی کاریگری کو بناتا ہے اور رد ہوا معتزلہ اور قدریہ اور شیعہ کا جو بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں ۱۲ منہ رحمۃ اللہ [2] ہر چیز میں بندے کے افعال بھی آ گئے ۱۲ منہ [3] حالانکہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا اللہ ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے کتاب الرد علی الجہمیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا۔

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب چیزوں کو عمل میں داخل کیا ۔

ہم سے عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ اور قاسم تمیمی سے انہوں نے زہدم سے (جو جرم قبیلے کے ہے) انہوں نے کہا جرم اور اشعر قبیلے والوں میں دوستی اور برادری تھی تو ہم ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں کھانا ان کے سامنے لایا گیا جس میں مرغ کا گوشت تھا اتفاق سے وہاں ایک شخص بنی تیم اللہ قبیلے کا بھی بیٹھا تھا وہ عرب کے غلام لوگوں سے معلوم ہوتا تھا خیر ابوموسیٰؓ نے اس کو بھی کھانے کے لیے بلایا وہ کیا کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا اس لیے مجھ کو نفرت پیدا ہوئی میں نے قسم کھائی اب مرغی نہیں کھاؤں گا[1] ابوموسیٰؓ نے کہا ارے آ (کھانے میں شریک ہو) میں تجھ سے قسم کا علاج بھی کرتا ہوں ہوا یہ کہ میں چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرتؐ کے پاس آیا ہم لوگ آپ سے سواری مانگتے تھے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تم کو سواری نہیں دوں گا میرے پاس سواری داری نہیں ہے ۔ (ہم لوگ خاموش ہو کر لوٹ گئے) پھر ایسا ہوا کہ آپ کے پاس لوٹ کے اونٹ آئے آپ نے پوچھا ارے یہ اشعری لوگ کہاں گئے (جو ابھی سواری مانگتے تھے) پس پانچ سفید کوہان والے عمدہ اونٹ ہم کو عنایت فرمائے ہم اونٹ لے کر چلتے ہوئے رستے میں ہم لوگوں نے آپس میں کہا ارے بھائی غضب یہ ہم لوگوں نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی ہم کو سواری نہیں دینے کے فرمایا تھا میرے پاس سواری نہیں ہے پھر ہم نے غفلت میں آپ سے اونٹ لے لیے آپ کو قسم یاد نہیں دلائی خدا کی قسم ہماری کبھی بھلائی نہیں ہوگی[2]

۱ لہذا آپ کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہونے کی معافی چاہتا ہوں ۱۲ منہ ۲ کیونکہ ہم نے اللہ کے رسول کو دھوکا دیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

besturdubooks.wordpress.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ وَاللّٰهِ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ لَسْتُ اَنَا اَحْمِلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا

۱۲۱۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُّضَرَ وَاِنَّا لَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ اَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْا اِلَيْهَا مَنْ وَّرَآءَنَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اٰمُرُكُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَتُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ لَّا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

یہ گفتگو کر کے ہم پھر آپ کے پاس لوٹ کر آئے ہم نے عرض کیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی (تو میری قسم نہیں ٹوٹی) بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو سواری عنایت فرمائی اور میرا تو خدا کی قسم یہ حال ہے اگر کسی بات کی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو جو کام بہتر معلوم ہوتا ہے وہ کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں[۲]۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے ... کہا ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ہم سے ابو جمرہ ضبعی نے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا (کوئی حدیث ہم سے بیان کرو) انہوں نے کہا ایسا ہوا عبد القیس قبیلے کے ایلچی (چودہ نفر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (جس سال مکہ فتح ہوا) اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم میں اور آپ میں مضر قبیلے کے کافر حائل ہیں ہم آپ کے پاس صرف حرام مہینوں میں آ سکتے ہیں تو ہم کو کچھ ایسی دین کی جامع اور مختصر باتیں بتلا دیجئے اگر ان پر عمل کریں تو بہشت میں جائیں اور جو لوگ ہمارے پرے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو بھی ان پر عمل کرنے کے لیے کہیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں ایمان باللہ کا تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے ... وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نماز کا اور زکوٰۃ کا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ ... (امام کے پاس) داخل کرنے کا اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں کدو کی تنبی اور لکڑی کے کریدے برتن اور روغنی رالی برتنوں اور سبز لاکھی برتن میں مت پیا کرو[۳]۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

---

[۱] کہ آپ نے ایسی قسم کھائی تھی باوجود اس کے آپ نے ہم کو اونٹ دیے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث کئی بار اوپر گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ بندے کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے جب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس میں ایمان کو عمل فرمایا تو ایمان اور اعمال کی طرح مخلوق الٰہی ہو گا کیونکہ بندے کی ایک صفت ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ.

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِيْرَةً.

بَابُ ۵۷۵ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَاَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا جن کو تم نے بنایا تھا اب ان میں جان بھی ڈالو۔[1]

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویر بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا جن کو تم نے بنایا تھا اب ان میں جان بھی ڈالو۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح کسی پیدا کرنا چاہے (اس کی مورت بنائے) اچھا تو پھر پیدا کریں نا ایک چیونٹی تو بنائیں یا ایک دانہ گیہوں یا جو وغیرہ[2]

باب فاجر اور منافق کی تلاوت کا بیان اور اس کا بیان کہ ان کی آواز حلق کے نیچے نہیں اترتی (دل پر کچھ اثر نہیں کرتی)[3]

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انسؓ نے انہوں نے ابو موسیٰ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا خوشبو بھی اچھی اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ....

---

۱ شاید مراد وہ لوگ ہیں جو تصویر بنانا حلال سمجھ کر اس کو بنائیں وہ تو کافر ہی ہوں گے بعضوں نے کہا یہ بطور زجر کے ہے کیونکہ مسلمان ہمیشہ کے لیے عذاب میں نہیں رہ سکتا ۱۲ منہ ۲ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حیوان بنانا تو بہت مشکل ہے بھلا نباتات کی ہی قسم سے جو حیوان سے ادنیٰ تر ہے دانہ یا پھل بنا دیں جب نباتات بھی نہیں بنا سکتے تو بھلا حیوان کیا بنائیں گے ۱۲ منہ ۳ اس باب کو لا کر امام بخاری نے وہی مسئلہ ثابت کیا کہ تلاوت قرآن کے مغائر ہے جب تو تلاوت تلاوت میں فرق وارد ہے کیا مومن منافق اور فاسق کی تلاوت کو فرمایا کہ وہ حلق کے نیچے نہیں اترتی بس تلاوت مخلوق ہوگی اور قرآن غیر مخلوق ہے ۱۲ منہ ۱۲ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

besturdubooks.wordpress.com

وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا۔

کھجور کی مثال ہے مزہ تو عمدہ لیکن خوشبو بالکل نہیں اور اس فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے (اس کے لفظ رٹ لیتا ہے پر اس پر عمل نہیں کرتا) ایسی ہے جیسے دونا مروہ خوشبو تو اچھی پر مزہ کڑوا اس فاسق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی ہے جیسے اندرائن کا پھل (کمبخت) مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی ندارد (سب سے بدتر یہ ہے)

۱۲۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رض سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے **دوسری سند** امام بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا چند آدمیوں (ربیعہ بن کعب اور ان کی قوم کے لوگوں) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں[1] کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی بات تو ان کی جو وہ کہتے ہیں سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا یہ وہ بات ہوتی ہے جس کو جن (شیطان فرشتوں سے سن کر) اڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں مرغی کی طرح کڑکڑا کر ڈال جاتا ہے پھر وہ اس میں سو جھوٹ سے زیادہ (اپنی طرف سے) ملاتے ہیں (اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں[2])

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابوالنعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون آزادی نے کہا میں نے محمد بن سیرین سے سنا انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کچھ لوگ میرے بعد مشرق کی طرف سے نکلیں گے[3] وہ

[1] جو عرب کے ملک میں اس زمانہ میں ہوا کرتے تھے جنوں سے تعلق رکھتے تھے آئندہ کی بات بتلانے کا دعویٰ کرتے تھے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی باب سے مناسبت یہ ہے کہ کاہن بھی شیطان کے ذریعہ سے اللہ کا کلام اڑا لیتا ہے۔ لیکن اس کا بیان کرنا یعنی تلاوت کرنا برا ہے منافق کی تلاوت کی طرح اسی طرح شیطان کا تلاوت کرنا حالانکہ فرشتے جو اسی کلام کی تلاوت کرتے ہیں وہ اچھی ہے تو معلوم ہوا کہ تلاوت متلو کے مغائر ہے ۱۲ منہ
[3] یعنی عراق میں سے جو مدینہ سے مشرق کی طرف ہے مراد خارجی لوگ ہیں جو حضرت علی رض کی خلافت میں نکلے ۱۲ منہ:

قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰى فُوْقِهٖ قِيْلَ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ اَوْ قَالَ التَّسْبِيْدُ

(بظاہر مسلمان ہوں گے) قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلوں کے نیچے نہیں اترنے کا یہ لوگ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکاری جانور میں سے پار نکل جاتا ہے) پھر دین میں داخل نہیں ہوں گے (کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہوگا) یہاں تک کہ تیر اپنے چلہ پر پھر لوٹ آئے [1] لوگوں نے پوچھا حضرت ان کی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا سر منڈانا [2] یا یوں فرمایا تبسید [3]۔

باب ۵۷۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ وَاَنَّ اَعْمَالَ بَنِىْ اٰدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوْزَنُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقِسْطَاسُ الْعَدْلُ بِالرُّوْمِيَّةِ وَيُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَاَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ انبیاء میں فرمانا اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازوئیں رکھیں گے اور آدمیوں کے اعمال اور اقوال ان میں تولے جائیں گے [4] مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) قسطاس کا لفظ (جو قرآن میں آیا ہے) رومی لفظ ہے اس کا معنی ڈنڈی (طبری نے کہا ترازو) کہتے ہیں قسط بالکسر مقسط کا مقسط کے معنی عادل اور منصف اور (سورۂ جن میں) جو قاسطون کا لفظ آیا ہے وہ قاسط کی جمع ہے مراد ظالم اور گنہگار ہیں۔

۱۲۱۹- حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ

ہم سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو خداوند کریم کو بہت پسند ہیں زبان پر ہلکے ہیں (قیامت کے دن) اعمال کے ترازو میں بوجھل اور وزنی ہوں گے وہ کیا ہیں

---

[1] یہ محال ہے تو ان کا دین میں پھر آنا بھی ایسا ہی ہے ۱۲ منہ [2] یعنی ہمیشہ سر منڈے رہنا صحابہ حج میں یا کسی ضرورت سے سر منڈاتے تھے ہمیشہ سر منڈے رہنا سنت کے خلاف ہے۔ ۱۲ منہ [3] اس کا معنی بھی سر منڈانا ہے یا خوب گھٹوانا کہ کھونٹی تک نہ رہے ۱۲ منہ

[4] امام بخاری نے اس باب میں میزان یعنی اعمال تولنے کا اثبات کیا اہل سنت کا اس پر اجماع ہے اور معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ افعال اور اقوال خود تولے جائیں گے یا ان کے دفتر۔ بعضوں نے کہا دفتر۔ بعضوں نے کہا قیامت میں اعمال واقوال مجسم نظر آئیں گے۔ تم ان کے خود تولے سے کیا مانع ہے میزان کے ثبوت میں بہت سی آیتیں اور حدیثیں ہیں جیسے والوزن یومئذ الحق اور فمن ثقلت موازینہ وغیرہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلٰثُوْنَ وَبِہٖ کَمَلَ الْکِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِکَاتِبِہٖ

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر ہر بن مو زبان ہو جائے تو بھی تیری اس نعمت عظمیٰ کا شکر مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا کہ تو نے ایک عرصہ قلیل میں اس کتاب عظیم النصاب کے ترجمہ اور شرح سے فراغت بخشی جو بعد تیری کتاب پاک کے دنیا کی تمام کتابوں سے زیادہ افضل اور زیادہ صحیح ہے۔ اس کتاب مستطاب کا ترجمہ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۱ھ ہجری کو شروع ہوا تھا۔ اور تمام ہوا دوسری ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ ۱۳۲۳ھ کو ماہ ولادت و یوم ولادت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں اس حساب سے کل مدت تالیف اکیس ماہ ۲۶ یوم ہوتی ہے۔ یا اللہ اس ترجمہ اور شرح کو محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرما لے کیونکہ میں نے یہ سب محنت اور مشقت اس عالم پیری اور ناتوانی میں خاص تیری ہی رضامندی کے لیے اٹھائی ہے۔ تو ہر ایک کی نیت سے خوب واقف ہے۔ آمین یا ربّ العالمین۔ علاوہ ان بارہ سندوں کے جو مقدمہ کتاب میں لکھی گئی ہیں مترجم کو ایک سند مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے بھی حاصل ہوئی ہے۔ مولانائے مرحوم اس کتاب کو مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب سے روایت کرتے ہیں۔ وہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے باقی وہی سند ہے۔ جو گیارھویں سند میں مقدمہ کتاب میں بیان ہوئی ہے۔ یا اللہ ان سب بزرگوں کے طفیل سے گناہ گار مترجم اور اس کے والدین اور بھائی بہنوں عزیز و اقربا اور تمام مومنین اور مومنات کو بخشش دے خاص کر ان مومنین اور مومنات کو جو اس ترجمہ کو پڑھیں پڑھائیں سنیں سنائیں آمین یا ربّ العالمین اور خاص کر میاں شیخ احمد فرزند شیخ محی الدین مرحوم کو جنہوں نے اس کتاب کے

ل اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے وزن کا اثبات کیا اور آخر کتاب میں اس حدیث کو اس لیے بیان کیا کہ مومن کے معاملات جو دنیا سے متعلق تھے۔ وہ سب وزن اعمال پر ختم ہوں گے اس کے بعد یا دوزخ میں چند روز کے لیے جاتا ہے۔ یا بہشت میں ہمیشہ کے لیے امام بخاری کے کمال کو ملاحظہ فرمایئے۔ اپنی کتاب کو شروع کیا انما الاعمال بالنیات سے اور ختم کیا اس حدیث پر۔ انما الاعمال بالنیات سے اس لیے شروع کیا کہ ہر عمل کی مشروعیت نیت سے ہوتی ہے۔ اور نیت ہی پر ثواب ملتا ہے اور اس حدیث پر ختم کیا کیونکہ وزن اعمال کا انتہائی نتیجہ ہے۔ غرض انہوں نے اپنی اس کتاب میں عجیب و غریب لطائف اور ظرائف رکھے ہیں۔ جو غور کے بعد دلالت کرتے ہیں۔ ان کی کمال عقل اور وفور فہم اور دقت اور باریکی استنباط پر اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ وہ ہم فقہ میں امام الفقہاء اور ہم حدیث میں امیر المومنین تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا برزخ میں اور حشر میں اور روضۂ رضوان میں ساتھ کرے۔ آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ یا اللہ میں نے اس کتاب کی اردو تحریر کو تیری ہی مدد سے ختم کیا اور بطفیل اس پاک کتاب۔ تیرے ہی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اگرچہ میرے گناہ بے شمار ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

طبع اور اشاعت میں بڑی کوشش فرمائی اور زرِ خطیر کا صرفہ گوارا کیا یا اللہ ان کی تجارت میں برکت دے اور ان کے والد کو مرتبہ عالیہ عطا فرما جنہوں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ اشاعت حدیث میں صرف کیا۔ آمین یا ربّ العالمین فقط

تاریخ ابتدائے ترجمہ از مترجم

ہوا اس ترجمہ کا جب آغاز　لقب جس کو ملا تیسیر باری

دعا کی میں نے یارب اس کی تاریخ　ہوا الہام کہہ شرح بخاری

۱۳ ۰۰

تاریخ اختتام ترجمہ از مترجم

ہوئی کامل جب یہ شرح بخاری　تو حالت ذوق کی تھی مجھ پہ طاری

ادھر تھی فکر تاریخ تمامی　ادھر تھا فیض ربانی بھی جاری

ندا آئی بریدہ کر سر کفر　عجب دل کش ہوئی تیسیر باری

۲۰ ۲۲ ۱۳